ضمیمہ الفضل قادیان ۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء

THE ALFAZL QADIAN

ZAKIR HUSAIN LIBRARY JAMIA NAGAR DELHI
RARE BOOK,

فہرست مضامین

اخبار

دارالامان
قادیان

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

ایڈیٹر - غلام نبی ❊ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۱ تا ۱۰۲	از ۴ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء تا ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۲ء	جلد ۹

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مضامین خطبات تقریریں مکتوبات ڈائری

(ا)

(خطبہ) اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دو .. نمبر ۲ صفحہ ۵
(خطبہ) اپنی پیدائش کی غرض کو مدنظر رکھو .. نمبر ۱۹ صفحہ ۵
(خطبہ) الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت .. نمبر ۱۸ صفحہ ۶
(خطبہ) ایک رنگ میں رنگے جاؤ .. .. .. نمبر ۲۰ صفحہ ۵
(خطبہ) اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو .. .. نمبر ۳۰ صفحہ ۵
(خطبہ) ایمان کی خوشبو .. .. نمبر ۳۸ صفحہ ۶
(۱) ایک عام نصیحت (۲) تخفیف اخراجات (۳) منافق ہمیشہ ناکام رہینگے - (۴) سوال بند کرنے کا طریق .. نمبر ۴۴ صفحہ ۷
(خطبہ) (۱) انذار وعدہ (۲) سلسلہ خطبات کا مدعا - نمبر ۴۶ صفحہ ۵
(خطبہ) انتظام سلسلہ کے لئے ضروری تحریکیں نمبر ۴۸ صفحہ ۵
(خطبہ) اپنی زندگیوں کو زندہ بناؤ ...... نمبر ۵۱ صفحہ ۶
ارشاد: شاملین جلسہ کا دوسروں کو تحفہ (شہزادہ ویلز کو تحفہ - بیت المال کیلئے تحریک) نمبر ۵۲ صفحہ ۲
(خطبہ) ایک غلط فہمی کا ازالہ اور معافی (۲) شعائر اللہ کی تعظیم .. نمبر ۶۵ صفحہ ۶
(مکتوب) اسمہ احمد .. .. نمبر ۷۵ صفحہ ۳
(خطبہ) احباب قادیان کو ہدایت ... نمبر ۸۵ صفحہ ۷
ارشاد .. .. نمبر ۹۶ صفحہ ۲
(خطبہ) ایمان پر ثبات اور مخلوق کی گواہی .. نمبر ۹۶ صفحہ ۶
(خطبہ) اپنے کام کے مقابلہ میں خدا کے انعام پر نظر کرو نمبر ۹۸ صفحہ ۵
(خطبہ) احکام الٰہی افضال الٰہی ہیں .. .. نمبر ۹۹ صفحہ ۵
تحریک رمضان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد .. .. .. نمبر ۱۰۱ صفحہ ۱
اسلام کی ترقی کے غیبی سامان .. .. .. نمبر ۹۲ صفحہ ۶
(خطبہ) ایمان سرچشمہ راحت ہے .. .. نمبر ۱۰ صفحہ ۵
خطبہ نکاح: احمدیوں کا وطن .. .. نمبر ۱۰ صفحہ ۶

(ب)

بیعت .. .. نمبر ۲۹ صفحہ ۶

(پ)

(خطبہ) پل صراط ۔۔ ۔۔ ۔۔ نمبر ۳۲ ص۳
پرنس آف ویلز کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کا تحفہ اور اس کا جواب } نمبر ۴۳ ص۲
(خطبہ) پابندی نماز کے متعلق فرمان ۔۔ ۔۔ نمبر ۳۴ ص۲
(خطبہ) پابندی صلوٰۃ اور رہبانیت ۔۔ نمبر ۳۹ ص۹
(خطبہ) پنجاب میں تبلیغی دورے ۔۔ نمبر ۴۷ ص۱

(ت)

تین باتیں (خلیفۃ المسیح کی ایک تقریر) ۔۔ ۔۔ نمبر ۲۹ ص۳
(خطبہ) تعزیرات عظیمہ ۔۔ ۔۔ نمبر ۹۶/۹۷ ص۹
تقریر مستورات کے جلسہ میں ۔۔ ۔۔ نمبر ۶۹ ص۱۲
(خطبہ) توکل کے متعلق لاہور میں خطبہ جمعہ ۔۔ نمبر ۵ ص۶
تربیت اولاد ۔۔ ۔۔ نمبر ۹۲ ص۶
(خطبہ) تجارت پیشہ احمدیوں کے لئے نصائح ۔۔ نمبر ۱۰۱/۱۰۲ ص۱

(ج۔چ۔ح)

(خطبہ) جماعت احمدیہ کا پروگرام ۔۔ نمبر ۵ ص۵
چند سوالات کے جواب ۔۔ ۔۔ نمبر ۸۶ ص۵
(خطبہ) حفاظت ایمان ۔۔ ۔۔ نمبر ۹ ص۵

(خ)

خطبہ نکاح ۔۔ ۔۔ نمبر ۵ ص۶
(حضرت) خلیفۃ المسیح کا تازہ کلام ۔۔ ۔۔ نمبر ۱ ص۱
(حضرت) خلیفۃ المسیح کا ارشاد غرباء کے متعلق ۔ نمبر ۲۲ ص۱
(حضرت) خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۔۔ ۔۔ نمبر ۲ ص۲
" " " " ۔۔ نمبر ۹ ص۱
" " " " ۔۔ نمبر ۳۳ ص۱
" " " " ۔۔ نمبر ۱۳ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۴۳ ص۱
(حضرت) خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۔۔ نمبر ۳۹ ص۳
" " " " ۔۔ نمبر ۴۹ ص۳
" " " " ۔۔ نمبر ۴۳ ص۱
" " " " ۔۔ نمبر ۴۳ ص۳
" " " " ۔۔ نمبر ۵۳ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۴۴ ص۳
" " " " ۔۔ نمبر ۴۴ ص۴
" " " " ۔۔ نمبر ۴۹ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۴۹ ص۴
" " " " ۔۔ نمبر ۵۰ ص۱۲
" " " " ۔۔ نمبر ۵۲ ص۸
" " " " ۔۔ نمبر ۵۴ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۵۵ ص۷
" " " " ۔۔ نمبر ۶۴ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۶۷ ص۷
" " " " ۔۔ نمبر ۶۴ ص۷
" " " " ۔۔ نمبر ۶۹ ص۷
" " " " ۔۔ نمبر ۷۱ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۷۲ ص۲
" " " " ۔۔ نمبر ۷۳ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۷۵ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۷۷ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۸۰/۸۱ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۸۶ ص۲
" " " " ۔۔ نمبر ۸۸ ص۲
" " " " ۔۔ نمبر ۸۹ ص۲
" " " " ۔۔ نمبر ۹۱ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۹۳/۹۴ ص۵
" " " " ۔۔ نمبر ۹۶ ص۶
" " " " ۔۔ نمبر ۹۹ ص۵
خطبہ نکاح ۔۔ ۔۔ نمبر ۳ ص۶
" ۔۔ ۔۔ نمبر ۵۵ ص۶
(حضرت) خلیفۃ المسیح کا ایک ضروری اعلان نمبر ۵۴ ص۳
(مکتوب) حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد سودا فروشی کے متعلق نمبر ۴۵ ص۱
(حضرت) خلیفۃ المسیح کی ہدایت جلسہ پر آنیوالوں کے لئے ضروری ہدایات } نمبر ۴۹ ص۱
(حضرت) خلیفۃ المسیح کا سفر لاہور ۔۔ ۔۔ نمبر ۴۷ ص۱
" " " ۔۔ نمبر ۴۹ ص۳
(حضرت) خلیفۃ المسیح کی تقریر جلسہ مستورات میں ۔۔ نمبر ۶۹ ص۳
خطبہ جمعہ ۔۔ ۔۔ نمبر ۷۰ ص۶
خطبہ جمعہ (خدا کی عطا کردہ نعمت و شکرگزاری) نمبر ۹ ص۳
خلیفۃ المسیح کا بیان (عدالت گورداسپور میں) نمبر ۱۰۱/۱۰۲ ص۱

(د)

دوستی علماء ۔۔ ۔۔ نمبر ۴۹ ص۳
" ۔۔ ۔۔ نمبر ۷۵ ص۳
(خطبہ) دیانت ۔۔ ۔۔ نمبر ۹۱ ص۱

(ر)

(خطبہ) رمضان المبارک ۔۔ ۔۔ نمبر ۶۹ ص۵
(خطبہ) رقابت سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں ۔۔ نمبر ۹۱ ص۲
(خطبہ) روزے سے تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے ۔۔ نمبر ۹۲ ص۵
(خطبہ) رشتہ داریوں میں ایک نقص ۔۔ نمبر ۱۰۱ ص۲

(س)

(خطبہ) سورہ کوثر میں اسلام کے چار رکن ۔۔ نمبر ۲۳ ص۱
(خطبہ) سالانہ جلسہ کے لئے خدمات پیش کرنے کی تحریک } ۔۔ نمبر ۴۱ ص۵
ستیارتھ پرکاش پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ریویو ۔۔ نمبر ۵۲ ص۱
(خطبہ) سورۃ الانعام کے رکوع گیارہ کا درس ۔ نمبر ۸۳ ص۵
(مکتوب) مقام خلافت ۔۔ ۔۔ نمبر ۸۶ ص۲
(مکتوب) سحری وقت ۔۔ ۔۔ نمبر ۵ ص۹

(ش۔ص)

(خطبہ) شعائر اللہ کی تعظیم کے متعلق ۔۔ نمبر ۴۹ ص۵
(خطبہ) صفائی نیت سے السلام علیکم کہو ۔۔ نمبر ۸۱ ص۲
(خطبہ) صحابی بننا چاہتے ہو ۔ لازم ۔۔ نمبر ۴۹ ص۵

RARE BOOK

(ض-ط)

(خطبہ) ضرورت تبلیغ متعلق تقریر .. .. .. نمبر ۹ ص ۵
طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نصائح .. نمبر ۹۷ ص ۶

(ع-غ)

(خطبہ نکاح) عورت مرد کے حقوق و فرائض .... نمبر ۳۴ ص ۶
(مکتوب) عمر کا گھٹنا بڑھنا .. .. .. نمبر ۷ ص ۵
غرباء کی امداد کے متعلق .. .. .. نمبر ۲۲ ص ۱

(ف-ق)

(خطبہ) فلسفہ صوم و صلوٰۃ .. نمبر ۹ ص ۵
(خطبہ) قوم کا [illegible] .. نمبر [illegible]
(مکتوب) ضرورت دعا .. .. .. نمبر ۷ ص ۴
[illegible] (اقتباس) .. .. .. نمبر ۱ ص ۵
(خطبہ نکاح) قدرت خدا کا کرشمہ .. .. نمبر ۳۵ ص ۵
(خطبہ) قرب الٰہی کی راہیں .. .. .. نمبر ۵۹ ص ۵

(ک)

(خطبہ) کلمہ [illegible] احمدیت .. .. نمبر ۱۳ ص ۷
(خطبہ) مسلمان بننے کے لئے اسلام کے ہر ایک حکم پر عمل کرو ... نمبر ۱ ص ۸
ملفوظات خلیفۃ المسیح میں سے کچھ .. .. نمبر ۲ ص ۵
(خطبہ) مومن کا سفر .. .. .. نمبر ۲۸ ص ۵

مکتوبات امام .. .. نمبر ۵۲ ص ۴
" .. .. نمبر ۶ ص ۴
(۱) دائمی نجات (۲) دجال کی حکومت میں [illegible] (۳) دو اعتراضوں کا جواب } نمبر ۵۷ ص ۵
(۱) خدمت اسلام (۲) موجودہ سیاسی تحریکات اور احمدی (۳) تربیت اولاد } نمبر ۱۸ ص ۷
(۱) منتری کی رسوم (۲) ملازمت کے لئے سفارش (۳) [illegible] پنشن کے بال (۴) مباہلہ کے متعلق (۵) جماعت سے علیحدہ کرنا (۶) خدا [illegible] تصور (۷) غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے والا (۸) فاتحہ خوانی کی رسم (۹) بہشتی مقبرہ (۱۰) [illegible] علاج (۱۱) خواب کی تعبیر (۱۲) گورنمنٹ [illegible] کا فیصلہ (۱۳) رشتہ کیلئے احمدی ہونا
(۱) طاعون سے وفات پانا (۲) طاعون سے بچنے کی [illegible] (۳) حضرت ام المومنین (۴) انفاق فی سبیل [illegible] } نمبر ۹۸ ص ۶
(۱) ایک شخص کے سوالات کے جواب (۲) پنجابی [illegible] (۳) رسول کریم اور مسیح موعود [illegible] صحابہ (۴) منافق کی حالت } نمبر ۹۷ ص ۵
(۱) خدا تعالیٰ سے دعا مانگنا (۲) درخواست دعا کرنا (۳) سفری ملازمت اور روزہ (۴) بیمار کا روزہ (۵) غیر مبایعین کے متعلق چند سوال اور ان کا جواب (۶) تعبیر الرؤیا (۷) سینما دیکھنا (۸) البوسی کمیٹی میں شمولیت۔ } نمبر ۱۹ ص ۵
مکتوبات امام - زکوٰۃ .. .. .. نمبر ۹۳/۹۴ ص ۷
مکتوبات امام - غیر مبایع اور بہشتی مقبرہ .. نمبر ۹۹ ص ۷

مکتوبات امام - چند اہم سوالات کے تسلی بخش جواب نمبر ۱ ص ۷
(۱) بدعت (۲) غیر مامور کا الہام۔ (۳) فطرت کی سنتیں (۴) دین کے لئے چندہ (۵) زکوٰۃ (۶) مخالف کی گالیوں کے مقابلہ میں (۷) غیر احمدیوں کے مدارس کی ممبری (۸) خدا سے ہمیشہ خیر طلب کرو (۹) تازہ جوش سے فائدہ اٹھانا چاہیئے (۱۰) روحانی رشتہ کے مقابلہ میں خونی رشتہ (۱۱) امام الصلوٰۃ۔
(خطبہ) مشاورۃ .. .. .. نمبر ۸۵ ص ۵

(ن)

نکاح میں تقویٰ کی ضرورت .. .. نمبر ۷۳ ص ۶
نظم { مجھ سے [illegible] / دل پہ قابو نہیں اپنا یہی دشواری ہے } نمبر ۹ ص ۱
[illegible] { [illegible] ذرا دیکھو تو / [illegible] کا باب کھلا ہے [illegible] دیکھو تو } نمبر [illegible]
نظم { حضرت عشق گر ہوتا جو سچی جستجو ہوتی / تلاش یار ہر ہر در پہ [illegible] } نمبر ۲۵ ص ۱

(ہ)

ہدایات { افریقہ میں جانیوالے دوسرے مبلغ کے لئے } نمبر ۹۵ ص ۳
(خطبہ) ہر مومن خلیفۃ اللہ ہے .. .. نمبر ۷ ص ۶

اپنی جماعت کے متعلق مضامین

(ا)

الفضل کا سال گذشتہ .. .. .. نمبر ۲ ص ۳
ایک نہایت ضروری گذارش (بک ڈپو کے متعلق) .. نمبر ۴ ص ۹
انگلستان میں تبلیغ اسلام .. .. نمبر ۸ ص ۳
احمدی خواتین کی توجہ کے قابل .. .. نمبر ۸ ص ۷
امریکہ میں قحط اور ہمارا مشن .. .. نمبر ۱ ص ۳
(خطبہ) اپنی اپنی حدود میں رہو .. .. نمبر ۱ ص ۶
آسنور کشمیر میں احمدیہ جلسہ .. .. نمبر ۸ ص ۱
ایام قحط میں کھانا کھلانا .. .. نمبر ۲۱ ص ۷
امتحان کا وقت اور تقویٰ اللہ کی ضرورت نمبر ۲۲ ص ۶
احمدی وفد مونگھیر میں .. .. نمبر ۲ ص ۸

ایک احمدی بزرگ صحابی مسیح موعود کا انتقال .. نمبر ۴۲ ص ۹
جلسہ کے آنے کے متعلق اعلان .. .. نمبر ۲۸ ص ۹
احمدی خواتین میں غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیئے نمبر ۴۳ ص ۷
استخارہ سفر کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد نمبر ۴۵ ص ۷
ایک انگریزی اخبار کے اجراء کی تجویز .. .. نمبر ۴۶ ص ۹
اعلان برائے بھرتی انڈین ٹیریٹوریل فوج .. نمبر ۴۷ ص ۲
احمدیت اور سال نو .. .. نمبر ۵۰ ص ۳
ارشاد (بیت المال کے لئے قرض کی تحریک) نمبر ۶۲ ص ۹
ایسٹر کی تعطیلات میں احمدیہ کانفرنس .. .. نمبر ۶۲ ص ۱
ایک عجیب خواب .. .. نمبر ۶۵ ص ۸
اسمہ احمد کا مصداق .. .. .. نمبر ۶۶ ص ۲
انجمن احمدیہ فیض آباد کا جلسہ .. .. نمبر ۷۱ ص ۹
(مرحوم ماسٹر) احمد حسین فرید آبادی .. .. نمبر ۷۲ ص ۹
احمدیہ کانفرنس کے متعلق ضروری اعلان .. نمبر ۷۴ ص ۱۲
" " " " .. نمبر ۷۹ ص ۱
ایک ضروری تحریک (رمضان میں خیرات اور لنگر کے متعلق) } .. نمبر ۹۰ ص ۱
انفاق فی سبیل اللہ کا قابل تقلید نمونہ .. نمبر ۹۶ ص ۱
انسانی ہمدردی کی قابل قدر مثال .. .. نمبر ۹۰ ص ۱۲

(ب۔ پ)

بک ڈپو تالیف و اشاعت .. .. .. نمبر ۶۲ ص ۸
پہلا تبلیغی دورہ .. .. .. نمبر ۴ ص ۱۲
پہلا تبلیغی دورہ شروع .. .. .. نمبر ۵ ص ۱۲
پرنس آف ویلز کی پنجاب میں تشریف آوری . نمبر ۶۸ ص ۵

(ت)

تبلیغی سکرٹری صاحبان کی کارگزاری بابت ماہ جون ۱۹۲۱ء ضمیمہ } .. نمبر ۲ ص ۱۳
(خطبہ) تشبہ بالباری اختیار کرو .. .. نمبر ۶ ص ۵
تبلیغی ٹریکٹ .. .. .. نمبر ۹ ص ۸
تبلیغی مدرسے .. .. .. نمبر ۹ ص ۲
تبلیغ کے متعلق جماعت کیا کر رہی ہے .. نمبر ۹۰ ص ۳
تبلیغی کامیابی کا راز .. .. .. نمبر ۹۰ ص ۸
تبلیغ اسلام میں سستی .. .. نمبر ۱۰۲ ص ۱۲

(ٹ)

ٹیریٹوریل کمپنی میں دو مہینے .. .. نمبر ۴۲ ص ۷
ٹیریٹوریل کمپنی میں بھرتی .. .. نمبر ۹۰ ص ۲

(ج)

جماعت احمدیہ کا ایڈریس بخدمت ہز ایکسیلنسی اور اس کا جواب از جانب حضور وائسرائے ہند } نمبر ۱ ص ۳
جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان .. .. نمبر ۱۰ ص ۹
جلسہ سالانہ کے لئے آٹا .. .. .. نمبر ۱۹ ص ۷
" " " " .. نمبر ۲۱ ص ۸
جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق تمام احمدی احباب کے لئے فیصلہ نمبر ۱۰ ص ۱۲
جماعت احمدیہ لکھنؤ کا شاندار جلسہ .. نمبر ۲۲ ص ۷
جلسہ پر آنے والے احباب کے لئے ڈاکٹری ہدایات نمبر ۴۳ ص ۱
جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ بابت ۱۹۲۲ء نمبر ۵۰ ص ۳
" " " " " " نمبر ۵۳ ص ۳
" " " " " " نمبر ۵۴ ص ۳
" " " " " " نمبر ۵۵ ص ۳
" " " " " " نمبر ۵۶ ص ۳
جذبات پر قابو .. .. نمبر ۵۳ ص ۲
جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق ایک ضروری یادداشت } .. نمبر ۶۱ ص ۲
جالندھر چھاؤنی میں حضرت مسیح موعود کی یادگار نمبر ۸۷ ص ۵
جماعت کی تعلیم و تربیت .. .. .. نمبر ۹۰ ص ۳

چ

چندہ خاص کی فراہمی کے متعلق اعلان .. نمبر ۸۴ ص ۱
چندہ خاص کے متعلق بعض اطلاعات .. نمبر ۹۲ ص ۹

(ح)

حیات فردیہ اور حیات اجتماعیہ .. .. نمبر ۶ ص ۸
" " " " .. نمبر ۷ ص ۷
" " " " .. نمبر ۱۰ ص ۷
حیات الدنیا .. .. .. نمبر ۸ ص ۲
" " " .. نمبر ۹ ص ۷
حیات کاملہ .. .. نمبر ۱۲ ص ۲

(خ)

(حضرت) خلیفۃ المسیح کشمیر میں .. .. نمبر ۱ ص ۱
" " " " .. نمبر ۴ ص ۱
" " " " .. نمبر ۷ ص ۱
" " " " .. نمبر ۸ ص ۸
" " " " .. نمبر ۱۱ ص ۱
" " " " .. نمبر ۱۴ ص ۱
" " " " .. نمبر ۱۵ ص ۱
" " " " .. نمبر ۱۶ ص ۱
" " " " .. نمبر ۱۹ ص ۱
" " " " .. نمبر ۲۰ ص ۱
" " " " .. نمبر ۲۲ ص ۱۲
" " " " .. نمبر ۲۳
" " " " .. نمبر ۴۲ ص ۱۲
خاندان نبوت کا خطبہ اخراجات سالانہ جلسہ کیلئے نمبر ۱۰ ص ۸
(خطبہ) خدا کو خوش کرنے کی عاشقانہ راہ .. نمبر ۱۵ ص ۵
خدمت دین اور احمدی مستورات .. .. نمبر ۱۰ ص ۹
خطبہ نکاح .. .. نمبر ۵۵ ص ۶

(د)

(خطبہ) دعائیں کرو .. .. .. نمبر ۲ ص ۵
درس القرآن .. .. .. نمبر ۳۰ ص ۴
دنیا میں احمدیت .. .. .. نمبر ۳۸ ص ۶
دنیا کا نقشہ .. .. .. نمبر ۳۷ ص ۸
دارالامان میں آخری عشرہ رمضان .. .. نمبر ۹۳/۹۴ ص ۱
درس القرآن فی رمضان کا ایک رکوع .. .. نمبر ۹۳/۹۴ ص ۳
دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام .. .. نمبر ۹۵ ص ۳

(ر)

ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت زیر نگرانی تالیف و اشاعت اور تشحیذ } .. نمبر ۹۳/۹۴ ص ۳

روزے کی خوبیاں نمبر۸۹ ص۳
زائرین مدینۃ المسیح کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی زرین ہدایات نمبر۴۶ ص۳

(س)

ساتواں تبلیغی دورہ نمبر۵ ص۲
سالانہ جلسہ کے متعلق ضروری تجاویز نمبر۴۵ ص۹
(مسٹر) ساگرچند کا ارتداد نمبر۱۱ ص۴
سالانہ جلسہ نمبر۴۴ ص۳
سرکاری کاغذات میں لفظ احمدی نمبر۴۶ ص۴
سرپرستان الحکم اور احمدی جماعت کی خدمت میں التماس .. نمبر۴۲ ص۷
سیلون احمدی تکالیف میں نمبر۸۹ ص۴

(ش)

(خطبہ) شعار اسلام کی پابندی کرو نمبر۵ ص۹
شفاخانہ نور کا زنانہ کمرہ .. .. .. نمبر[illegible]
شمس الاسلام نمبر۱۴
(حضور) شہزادہ ویلز کی آمد [illegible] کا تحفہ نمبر[illegible]

(ض - ط)

ضلع سیالکوٹ کا تبلیغی دورہ نمبر۹
طلباء مدرسہ احباب کی خدمت میں نمبر۱۱

(ع)

(حضرت مولوی) عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا ذکر ایک انگریز کے قلم سے } نمبر۳۶ ص۳
عبداللہ ناصر کی شہادت پر احباب کی تعزیت نمبر۱۷
(مولوی) عبدالقادر صاحب مرحوم لودھیانوی کے سوانح نمبر۸۱

(غ)

(خطبہ) غفلت گناہوں کا باعث ہوتی ہے نمبر۴ ص۷
(خطبہ) غیرت نمبر۱۳ ص۱

(ف - ق)

فلسفۂ زکوٰۃ نمبر۸ ص۹
قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں عقل نمبر۴۳ ص۷
قادیان کا سالانہ جلسہ نمبر۴۸/۵۰ ص۲
قادیان کی رپورٹ نمبر۶ ص۴
قبولیت تحفہ (شہزادہ ویلز) نمبر۷۹ ص۱
قاضی اور محتسب کا تقرر نمبر۷۷ ص۱۳
قرآن کریم پڑھنے کے شائقین کے لئے مژدہ .. نمبر۸۱/۸۱ ص۲

(ک)

کیا ہماری بہنیں جاگتی ہیں ؟ نمبر۹ ص۷
کلکتہ میں تبلیغی جلسہ نمبر۴۲ ص۸
کولمبو میں لیکچر نمبر۲۵ ص۹
کانفرنس کے وقت پر مدرسہ احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد } نمبر۳۶ ص۷
کتب مسیح موعود کا امتحان نمبر۸۶ ص۸

(ل)

لغویات سے بچو نمبر۶۷/۶۸ ص۹

(م)

مبلغین کے دورے .. .. .. { نمبر۲ ص۸ نمبر۱۱ ص۱۱
مسائل عید الاضحیٰ نمبر۱۱ ص۹
مشکلات کی کسوٹی نمبر۴ ص۳
مدرسہ احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد نمبر۳۷ ص۸
مجلس شوریٰ احمدیہ کا انعقاد نمبر۸۱/۸۲ ص۱
مسجد احمدیہ پشاور نمبر۳۹ ص۸
مسیحیوں کی تبلیغی کوششیں نمبر۷۹ ص۳

(ن)

(خطبہ) نماز باجماعت نمبر۱۴ ص۹
نیا سال اور ہمارا کام نمبر۷۵ ص۱
نیا سال اور عہد فاروقی نمبر۴۶ ص۹
ناظر خاص نمبر۲۹ ص۳

(و)

وصیتوں کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب ۔ نمبر۷ ص۲
وصیت صادق نمبر۷۵ ص۱
واعظ کیسے ہوں ؟ نمبر۷۵ ص۹

(ہ)

ہمارے لئے تبلیغ کا مسئلہ موت و حیات کا مسئلہ ہے ۔ نمبر۲ ص۶
ہم کیسے خدا کے [illegible] .. نمبر۲ ص۲
(خطبہ) ہمارا نصب العین نمبر۲ ص۷
ہدایات برائے تبلیغ نمبر۲ ص۸
ہماری آئندہ نسل اور ہائی سکول قادیان .. نمبر۷۰ ص۸
ہفتہ وار احمدی انگریزی اخبار نمبر۲۹ ص۲

(ی)

(خطبہ) یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری ۔ نمبر ص۲

غیر مبایعین کے متعلق مضامین

(ا)

ایک مسلم لیڈر کی ضرورت نمبر۶
ایک لیڈر کی پیروی کی ضرورت نمبر۹ ص۶
اصحاب کبار مسیح موعود کا مذہب دربارہ مسئلہ نبوت ۔ نمبر۲ ص۸
(حضرت) احمد اور اعجاز احمدیہ نمبر۳۴ ص۳
اتمام حجت نمبر۳ (واہ کیا حلفی شہادت ہے) .. نمبر۶۵ ص۵

ایک غیر مبایع کی خوش فہمی ... نمبر ۹۸ صـ۸
اتمام حجت نمبر ۴ پر نظر ... نمبر ۹۸ صـ۷
ایک پر لطف حکم پر پیغام کی بیہودہ سرائی ... نمبر ۹۹ صـ۷

(پ)
پیغام کے سو اعلان ... نمبر ۱۲ صـ۵
پیغامی مبلغ کی ایمانداری ... نمبر ۲۵ صـ۳
پیغام اور مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانیوں پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش ... نمبر ۱۹ صـ۵
پیغام نافرجام کا حملہ ناکام ... نمبر ۴۶ صـ۸
پیغام نے الفضل کا مطالبہ پورا نہیں کیا ... نمبر ۶۶ صـ۹
پیغام کا کھلا چیلنج منظور ... نمبر ۷۱ صـ۶
پیغام کی غلط بیانی ... نمبر ۹۳ صـ۳

(ت ۔ ٹ)
تحریر امام اور پیغام نافرجام ... نمبر ۵ صـ۹
ٹریکٹ اتمام الحجۃ نمبر ۲ کا جواب ... نمبر ۶۰ صـ۳
" " " نمبر ۸۵ صـ۱ نمبر ۹۵ صـ۲
" " " نمبر ۳ کا جواب ... نمبر ۹۶ صـ۳

(ح)
حجت ملزمہ (بجواب اتمام الحجۃ) ... نمبر ۳۵ صـ۲
حلف اٹھا سکینگے ... نمبر ۶۶ صـ۲
حجۃ اللہ بجواب اتمام الحجۃ نمبر ۳ ... نمبر ۸۶ صـ۳

(خ)
خواجہ پیغام کا حملہ ناکام ... نمبر ۳ صـ۷
(حضرت) خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا نمبر ۱ صـ۸
" " " نمبر ۵۵ صـ۸
خلیفہ برحق پر پیغام کا افترا ... نمبر ۲۷ صـ۹
ختم نبوت اور عسل مصفےٰ ... نمبر ۱۷ صـ۹
خاتم النبیین کے بعد نبی حضرت خلیفہ اول کا عقیدہ نمبر ۱۹ صـ۹

(ز)
زندہ باد مرہم عیسےٰ ... نمبر ۳۸، ۳۹ صـ۱۳

(س ۔ ص)
۱۹۲۲ء کی سب سے پہلی پیغامی حماقت ۔ نمبر ۵۲ صـ۹
صادق پٹیالوی سے ایک حوالہ کا مطالبہ ۔ نمبر ۵۴ صـ۷
" " " نمبر ۵۵ صـ۷

(غ)
غیر مبایعین مسٹر گاندھی کے پیچھے ... نمبر ۱۶ صـ۳
" " " نمبر ۲۶ صـ۳
غیر مبایعین سے صلح ... نمبر ۴۱ صـ۳
غیر مبایعین کا رویہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ۔ نمبر ۴۲ صـ۲
غیر مبایعین کے سابقہ عقاید ... نمبر ۴۸ صـ۳
غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا ... نمبر ۹۸ صـ۷

(ک)
کشمیر میں نئے احمدی ... نمبر ۱۸ صـ۱
کیا مولوی محمد علی صاحب گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں ۔ نمبر ۳۳ صـ۴
کیا پیغام نے مطالبہ پورا کر دیا ... نمبر ۹۰ صـ۷
(خواجہ) کمال الدین اور اسلامی فقر ... نمبر ۱۰۰ صـ۸

(ل)
لندن میں احمدیوں کی عید اضحیٰ ... نمبر ۲۴ صـ۵

(م)
(مولوی) محمد علی صاحب کی النبوۃ فی الاسلام ... نمبر ۱۳ صـ۸
(مفتی) محمد صادق اور ایڈیٹر پیغام کا ذنب ... نمبر ۱۳ صـ۱
(مولوی) محمد علی صاحب کا بیت العنکبوت ... نمبر ۱۷ صـ۹
(مولوی) محمد علی صاحب لاہوری سے خطاب ... نمبر ۲۷ صـ۹
(مولوی) محمد علی صاحب کے متعلق نوٹ کی تصحیح ... نمبر ۳۳ صـ۷
(حضرت) مسیح موعود کے قدیمی صحابہ کرام کا مذہب نمبر ۴۳ صـ۹
(مولوی) محمد علی صاحب کی قادیان میں آمد و روانگی ۔ نمبر ۴۴ صـ۱
(حضرت) مسیح موعود اور [illegible] ... نمبر ۴۲ صـ۴
(حضرت مفتی) محمد صادق صاحب کا مذہب درباره نبوت مسیح موعود ۔ نمبر ۴۲ صـ۸
" " " نمبر ۴۵ صـ۸
مولوی محمد علی صاحب کا ایک ضروری اعلان ... نمبر ۴۴ صـ۳
(مولوی) محمد علی صاحب نے اپنے ضروری اعلان کا کہاں تک پاس کیا ... نمبر ۴۷ صـ۲
(مولوی) محمد علی صاحب کی عہد شکنی ... نمبر ۵۸ صـ۸
" " " نمبر ۷۳ صـ۵
(مولوی) محمد علی صاحب کا چیلنج منظور ... نمبر ۵۷ صـ۲
(مولوی) محمد علی صاحب کا نکتہ لطیفہ ... نمبر ۶۶ صـ۷
(حضرت) مسیح موعود کی نبوت پر حضرت خلیفہ اول کی شہادت نمبر ۷۵ صـ۹
(مولوی) محمد علی صاحب سے گفتگو ... نمبر ۸۱، ۸۲ صـ۶
(حضرت) مسیح موعود کے ایک الہام کی تصحیح ... نمبر ۹۶ صـ۲
(مولوی) محمد علی صاحب کا پرانا خط نبوت کے متعلق ... نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ صـ۹

(و)
واقعہ ڈیرہ ٹانک کے متعلق نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی ... نمبر ۳۶ صـ۸
" " " نمبر ۳۷ صـ۷

غیر احمدیوں کے متعلق مضامین

(ا)
ابن [illegible] خان کی سرکار سے معافی ... نمبر ۱ صـ۹
امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات کے حوالہ کی حقیقت نمبر ۵ صـ۷
(حضرت) امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ... نمبر ۸ صـ۹

اثبات نبوت بروزی ... نمبر۹ ص۳
امیر شریعت کے متعلق کشمکش ... نمبر۱۰ ص۲
اسلام اور حریت و مساوات ۔ نمبر۱۳ ص۵ ۔ نمبر۱۴ ص۶
" " " " نمبر۱۶ ص۵ ۔ نمبر۱۷ ص۵
" " " " نمبر۱۲ ص۱ ۔ نمبر۲۴ ص۲
" " " " نمبر۲۵ ص۵ ۔ نمبر۲۶ ص۵ ۔ نمبر۱ ص۵
احمدی اور ذبح البقر ... نمبر۱ ص۲
اس زمانہ کے علماء کی حالت ... نمبر۹ ص۱۲
ایڈیٹر صاحب اتحاد روشنی ڈالیں ... نمبر۱۹ ص۶
احمدی وفد کا ورود میرٹھ میں ... نمبر۲۰ ص۶
اہلحدیث کے ایک نامہ نگار کی شرارت ... نمبر۳۰ ص۶
آبادی بانو بیگم کا لیکچر کیا رسول کریم خیبر کے یہودی تھے نمبر۳ ص۱
آیہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم / تصدیق احمدیت از مولانا روم } ... نمبر۹ ص۱
اودھ کی سنگلاخ زمین ... نمبر۱۴ ص۲
[illegible] کی تازہ غلط بیانی کی تردید ... نمبر۱۵ ص۶
اہلحدیث اپنے قول سے پھرنا چاہتا ہے ... نمبر۲ ص۶
اہلحدیث کا قدم بقدم پیچھے ہٹنا ... نمبر۵ ص۹
ایک مولوی کی تنگ دلی ... نمبر۲۶ ص۷
انی مہین من اراد اہانتک ... نمبر۲۷/۲۸ ص۱۱
ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جواب ... نمبر۷ ص۸
اخبار اہلسنت کا بے جا افسوس ... نمبر۲۷ ص۵
اہلحدیث میں وفات مسیح کا ذکر ... نمبر۲۷ ص۵
اخبار نویسانہ دیانتداری ... نمبر۷ ص۶
ایک دشمن حق کی عبرتناک موت ... نمبر۷ ص۶
اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ ... نمبر۸ ص۸
اشاعت اسلام میں مسلمانوں کی رخنہ اندازیاں نمبر۸۱/۸۲ ص۳
آسمان سے کوئی نہیں آئیگا ... نمبر۸۷ ص۴
ایک نو زائیدہ رسالہ ... نمبر۱۹ ص۳
اہلحدیث افترا پرداز اور جھوٹا ثابت ہو گیا ۔ نمبر۹ ص۷

(ب)
بیت المقدس کی تولیت کا مستحق کون ہے؟ .. نمبر۳ ص۳
بت پرست مسلمان ... نمبر۷ ص۲

(پ)
پیر جماعت علی صاحب کی بزدلی پیشگوئیاں ۔ نمبر۶ ص۱۲
پرائے شگون میں اپنی ناک کٹانا ... نمبر۹ ص۳
پنجاب میں مسلمانوں کا روزانہ انگریزی اخبار نمبر۷ ص۴
پچاس روپے انعام ... نمبر۱۰ ص۸

(ت ۔ ٹ)
تحفہ شہزادہ ویلز پر معاصر ذوالفقار کا ریویو ۔ نمبر۶ ص۴
" " " " نمبر۷ ص۶
ترکی اور شودھی تحریک ... نمبر۲۳ ص۵

(ث)
مولوی ثناء اللہ کا خطاب اہالیان امرتسر سے نمبر۳ ص۶
مولوی ثناء اللہ کا تازہ جھوٹ ... نمبر۶ ص۴
مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانی اور افترا پردازی نمبر۱۳ ص۷
(مولوی) ثناء اللہ کی بیہودہ سرائی ... نمبر۱۳ ص۴
(مولوی) ثناء اللہ کا مشغلہ کذب بیانی ... نمبر۱۹ ص۱۲
ثنائی جوابات پر نظر ... نمبر۲ ص۸
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چیلنج منظور نمبر۱۵ ص۲
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری / اپنے چیلنج سے پھر گئے } ... نمبر۲۳ ص۱۳
مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اپنے چیلنج سے کھلا کھلا فرار نمبر۲۴ ص۶
(مولوی) ثناء اللہ امرتسری کو جواب ... نمبر۷ ص۱۱
(مولوی) ثناء اللہ صاحب کے لئے آخری چانس ... نمبر۲۷ ص۱۲
(مولوی) ثناء اللہ کو تین سو روپیہ انعام لینے کی ہمت نہیں پڑی نمبر۸ ص۸
(مولوی) ثناء اللہ کی حیثیت ... نمبر۸ ص۴
(مولوی) ثناء اللہ الفقیہ کی نظر میں ... نمبر۹ ص۴

(ج)
جھوٹ یا جاہلانہ غلطی ... نمبر۴ ص۶
جماعت احمدیہ کے ایڈریس پر اخبار الخلیل کی بیجا نکتہ چینی نمبر۱۱ ص۷
جمعیۃ العلماء اور خلاف ورزی قانون ... نمبر۱۹ ص۵
جبراً مسلمان بنانا ... نمبر۲۴ ص۳
جمعیۃ العلماء اور تبلیغ اسلام ... نمبر۲۶ ص۵
[illegible] کے بہانے سعی کا کام ۔ نمبر۹ ص۳ و نمبر۱۲ ص۵ و نمبر۲۳ ص۶ و نمبر۲۹/۳۰ ص۸ و نمبر۳
جھوٹا مدعی نبوت ... نمبر۷ ص۴

(ح)
حق کے طالبوں کو بشارت ... نمبر۷ ص۵
حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر کو پچاس روپیہ انعام نمبر۸ ص۹
حج کے لئے جانا چاہیئے ... نمبر۹ ص۱۲

(خ)
خلافت کمیٹی اور زمیندار ۔ نمبر۷ ص۱۳ و نمبر۱۱ ص۱۳
خیالی مہدی کی شان ... نمبر۲۸ ص۵
خیالی مہدی کی [illegible] ... نمبر۲۴ ص۱۵
خطبہ جمعہ سامعین کی زبان میں ہونا چاہیئے ۔ نمبر۱۱/۱۲ ص۵

(د)
دیوبندیوں کی دربارہ مباہلہ ذلت و رسوائی ... نمبر۳ ص۱۲
دیوبند میں تبلیغ احمدیت ... نمبر۱۰ ص۸

(ر)
رسالہ ترک موالات اور ایک معزز غیر احمدی ۔ نمبر۹ ص۸
ریاست حیدرآباد میں مسلمانوں کی مذہبی حالت ... نمبر۹ ص۴
رسول کریم کے گیارہ بیٹے ... نمبر۹۳/۹۴ ص۹

(ز)
زمیندار گورنمنٹ انگریزی کے متعلق کیا چاہتا ہے ۔ نمبر۷ ص۵
زمیندار کا عذر گناہ ... نمبر۱۲ ص۴
زمانہ کا سبق مسلمانوں کو ... نمبر۲۷ ص۵
زمیندار اور بندے ماترم ... نمبر۹ ص۴

(س)
سہارنپور میں تبلیغ احمدیت ... نمبر۱۵ ص۷
سنہ ۱۳۴۰ھ سے مسلمانوں کی امیدیں ... نمبر۳۳ ص۴

سیاسی لیڈر مذہبی لباس میں ... نمبر ۲۶ ص ۳
سنت نبوی اور مسٹر گاندھی ... نمبر ۳۸ ص ۱۱
سفر کشمیر و زیارت قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... نمبر ۷ ص ۱
سب نماز بیٹھ کر پڑھنے کا اصل کس نے سکھایا نمبر ۱۷ ص ۵
سوراج اور خلافت ... نمبر ۸۵ ص ۳

(ش)

شمس الاسلام پر رسالہ صوفی کا ریویو ... نمبر ۷۳ ص ۵
شمس الاسلام ... نمبر ۷۲ ص ۸

(ص - ظ)

صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی ... نمبر ۷ ص ۶
ظہور مہدی کیلئے دوبارہ پیدا کرانا ... نمبر ۷۶ ص ۹

(ع)

(خواجہ) عباد اللہ صاحب اختر کے مضمون کا جواب۔ نمبر ۱۳ ص ۲
عیسائیوں سے مذہبی مقابلہ میں عدم تعاون کی ضرورت نمبر ۱۳ ص ۲
" " " " " " نمبر ۱۹ ص ۳
(مولوی) عبد الباری کو قتل کی دھمکیاں ... نمبر ۱۴ ص ۲
علی گڑھ گزٹ تصحیح کرے (متعلق مباحثہ علی گڑھ) نمبر ۲ ص ۲
(مولوی) عبد الحق صاحب پروفیسر / مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی قرآن دانی ... نمبر ۲۱ ص ۲
(مولوی) عبد الباری صاحب کی ایک مذہبی فرمان سے روگردانی نمبر ۲۱ ص ۵
عقائد غیر احمدیاں کا اللہ اور رسول اور اس کے خلفاء پر حملہ نمبر ۷ ص ۷
(مولوی) عبد الباری کا چرخا ... نمبر ۹ ص ۲
(حضرت) عیسیٰ و امام مہدی کیا ۱۳۴۰ھ میں آئیں گے۔ نمبر ۸۳ ص ۳
عورتوں کی آزادی ... نمبر ۸۵ ص ۳

(غ)

غدار قوم کا ساتھی ... نمبر ۱۱ ص ۲
غیر احمدیوں کا جلسہ ... نمبر ۷۶ ص ۱ نمبر ۷ ص ۸
غیر احمدی علماء سے چند سوالات ... نمبر ۷ ص ۱۱

(ف)

فسخ نکاح کے لئے ارتداد ... نمبر ۹۹ ص ۲

(ق)

قومی نشان اور مسلمان لیڈر ... نمبر ۹ ص ۵
قادیان کا ہمسر پیدا نہیں ہو سکتا ... نمبر ۸ ص ۱۱
قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست۔ نمبر ۱۰ ص ۲

(ک)

کیا وکیل لیڈر کا نام بتا سکتا ہے ... نمبر ۲ ص ۵
کبھی سنت یوسفی اور کبھی مجرمانہ سزایابی ... نمبر ۱۴ ص ۳
کتاب الاسماء و الصفات امام بیہقی ... نمبر ۷۵ ص ۹
کابل میں احمدیوں کو آزادی ... نمبر ۶ ص ۳
کیا مسٹر گاندھی مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں ... نمبر ۶ ص ۳
کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے / اسلام میں کوئی نیا فرقہ بنایا۔ ... نمبر ۷۲ ص ۱
کیا مسٹر گاندھی کو حضرت عیسیٰ سے کوئی مشابہت ہے نمبر ۸۷ ص ۳
کیا مخالفین اسلام پر تشدد کرنا قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ نمبر ۸۰ ص ۳
کیا ہندوؤں سے مسلمانوں کا اتحاد / اپنی حفاظت کے لئے ہے ... نمبر ۱۰۱/۱۰۲ ص ۵

(گ)

گورنمنٹ ترکی کے شیرازے میں کمزور دھاگے۔ نمبر ۵ ص ۹
(مسٹر) گاندھی کی پیغمبری ... نمبر ۷ ص ۷
(مسٹر) گاندھی کی اندھی تقلید ... نمبر ۱۲ ص ۲
(مسٹر) گاندھی کے کفر پر رشک ... نمبر ۹۴ ص ۵
گفتہ او گفتۂ اللہ بود ... نمبر ۷۵ ص ۶

(ل)

لکھنؤ کا مناظرہ اور ہمدم ... نمبر ۱۰ ص ۲
لشکر یاجوج و ماجوج ... نمبر ۹۴ ص ۷
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا ... نمبر ۶۲ ص ۲
لیڈر سبق سمجھ کر اختیار کریں ... نمبر ۹۶ ص ۲
لاہور کا قومی کالج اور مسلمان ... نمبر ۱۰۳ ص ۵

(م)

مسلمانوں کا سچا لیڈر ... نمبر ۱۲ ص ۲
(مولوی) محمد ابراہیم سیالکوٹی کی بے خبری / تاویل حدیث یدفن معی فی قبری ... نمبر ۹ ص ۲
مخالفان عدم تعاون کے لئے خطرہ ... نمبر ۹ ص ۱۰
مسلمان کس کی بات مانیں ... نمبر ۴۴ ص ۵
مسیح کے متعلق ثنائی جوابات اور ان پر تنقید ... نمبر ۹۲ ص ۲
مسلمانوں کے لئے دنیا کے قابل عبرت واقعات ... نمبر ۴۴ ص ۳
مسلمانوں کی خانہ جنگی میں احمدیوں کا حصہ نہیں ... نمبر ۴۳ ص ۳
معاہدہ افغانستان اور مسلمانان ہند ... نمبر ۴۵ ص ۳
مولویوں پر تبلیغ احمدیت ... نمبر ۹۴ ص ۸
(مولوی) محمد احسن صاحب کے متعلق اہلحدیث کا سوال / اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جواب ... نمبر ۴۹ ص ۵
مباحثہ لاہور ... نمبر ۵۰/۵۱ ص ۱۳
موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا سب سے بڑا مستقی / مرا یاد و ترا فراموش (کھلی چٹھی) ... نمبر ۷۵ ص ۸
(حضرت) مہدی کے ظہور کی آخری حد ... نمبر ۵۰ ص ۶
منتظرین امام مہدی کی تاویلات ... نمبر ۶ ص ۲
موجودہ ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ... نمبر ۹۶ ص ۱۱
مرزائی کا لفظ ہمارے لئے استعمال نہ کرو ... نمبر ۹۶ ص ۲
مسلمانوں کی جدوجہد دینی امور کیلئے ہے یا سیاسی؟ نمبر ۷۵ ص ۲
مصلح ربانی کی ضرورت ... نمبر ۸۱/۸۲ ص ۱۴
(حضرت) مرزا صاحب کی پردہ خوشہ چینی کافی نہیں۔ نمبر ۸۰ ص ۲
میر محمد و احمد لبانیری کو پچاس روپیہ انعام ... نمبر ۸۹ ص ۵
مسلمان قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ ہند کو چٹھی ... نمبر ۱۹ ص ۵
مسلمانوں کی مذہبی کمزوری کی وجہ ... نمبر ۹۶ ص ۲
مسلمانوں کو غلط خیالات سے بچانے کی ضرورت ... نمبر ۹۶ ص ۵
مسلمان قیدی رمضان میں ... نمبر ۹۷ ص ۲
مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ ... نمبر ۹۸ ص ۳
مسلمان قیدیوں کے متعلق ہماری درخواست ... نمبر ۹۹ ص ۲
مسلمانوں کے نفاق و اتحاد کی ایک ہی سبیل ... نمبر ۹۹ ص ۲

(ن - و)

نامہ نگار اہلحدیث کو نوٹس ... نمبر ۸۴ ص ۲
وحی الٰہی کا دروازہ بند نہیں ... نمبر ۱۳ ص ۸
وفات مسیح اور حافظ شیرازی ... نمبر ۷۱ ص ۵
وکیل اور بت پرست مسلمان ... نمبر ۹۷ ص ۵

وکیل کو جواب … … نمبر۸۸ ص۳
وکیل اور الفضل … … نمبر۹۰ ص۵

(ھ)

ہم اور ہمارے مخالفین … … نمبر۳ ص۱
ہمارے ایڈیٹر پر اردو اخبارات کی نکتہ چینی … نمبر۴ ص۱
ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت … … نمبر۱۰ ص۱
ہندو مسلمانوں میں سے کس نے اپنے اصول کو قربان کیا … نمبر۳ ص۴

ہندو مسلم اتحاد اور گائے کی قربانی پر }
ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی } … نمبر۱۳ ص۶
ہندوؤں کا زبردستی مسلمان بنانا … … نمبر۳۲ ص۳
ہم مسلمان نہ سہی صاحب ایمان تو رہے … نمبر۳۸ ص۳
ہندو اور گائے کا گوشت کھانیوالے … نمبر۴۵ ص۴
ہمارا بہتان عظیم … … نمبر۶۶ ص۱
ہندو مسلم اتحاد … … نمبر۷۰ ص۳
ہمارے ایڈیٹر پر وکیل کی نکتہ چینی … نمبر۳۷ ص۳

(ی)

یہودیت کا اعتراف اور امیر شریعت کا انتخاب … نمبر۵ ص۳
یک نہ شد دو شد … … نمبر۷ ص۵
یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے … … نمبر۱۱ ص۵
یہودیوں کی طرح بے خانماں ہونے کا خطرہ … نمبر۳ ص۴
(حضرت) یونس اور مسٹر گاندھی … نمبر۷۷ ص۶

عیسائیوں کے متعلق مضامین

(ا)

ایک یورپین مسیحی عورت کا ادعاء قرآن دانی … نمبر۲ ص۵
ایشیاء کے متعلق عیسائیوں کے ارادے … نمبر۱ ص۵
اسلام اور عیسائیت … … نمبر۱۰ ص۳
اگر یسوع مسیح امریکہ میں تشریف لاتے … نمبر۱۲ ص۱

(پ۔ت)

پادری اور شراب … … نمبر۲ ص۲
پادری والٹر صاحب ایم اے اور سلسلہ احمدیہ … نمبر۳۳ ص۱
(حضور) پرنس آف ویلز کو دعوۃ الی الاسلام … نمبر۸ ص۱

تحفہ پرنس آف ویلز پر اخبار سول کا ریویو … نمبر۳۳ ص۴

ش

شیطانی حکومت کا خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے … نمبر۸ ص۴
(حضور) شہزادہ ویلز کی آمد لاہور اور احمدیوں کا تحفہ نمبر۷ ص۳

(ع)

عیسائیت کی بنیاد پر ضرب … … نمبر۲۵ ص۳

(ک)

کثرت ازدواج اور ایک (انگلیسی مورخ) … نمبر۹ ص۱

(م)

مذہبی معاملات میں مساوات (اسلام اور عیسائیت) نمبر۲ ص۳
مکہ لندن میں … … نمبر۲۴ ص۵

(ی)

یسوع یا محمدؐ … … نمبر۱۰ ص۸

آریوں اور سناتنیوں کے متعلق مضامین

(ا)

آواگون کے عقیدے کو ترک کرنے کی ضرورت … نمبر۴ ص۶
آریہ سماج کا تنزل … … نمبر۷ ص۶
آریہ سماج پر ایک الزام … … نمبر۹ ص۴
آریہ سماج اور بیوہ کی شادی … … نمبر۱۰ ص۵
اسلام کا خدا زندہ خدا ہے … … نمبر۱۲ ص۳
آریہ گزٹ تردید کرے … … نمبر۱۲ ص۴

آنحضرت صلعم کی جعلی تصویر … … نمبر۱۰ ص۵
آریہ سماج کا زوال … … نمبر۲۲ ص۵
اسلام اور آریہ سماج … … نمبر۲۲ ص۵
آریوں سے مباحثہ (مسئلہ تناسخ) … نمبر۳۱ ص۸
اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز اور آریہ صاحبان … نمبر۳۳ ص۴
آریہ سماج سے مطالبہ … … نمبر۳۸ ص۱
آریہ سماج کے اصول کا واضع کون ہے … نمبر۴۶ ص۳
(مسٹر) امیر علی و پروفیسر رام دیو … نمبر۴۹ ص۳ نمبر۵۰ ص۳

(مسٹر) امیر علی و پروفیسر رام دیو … نمبر۶۱ ص۳ و نمبر۶۲ ص۳
" " " نمبر۶۳ ص۳ و نمبر۶۵ ص۳
آریوں کے دعووں کی حقیقت }
آریہ سماج کی تنگدلی } … نمبر۷۰ ص۵
آریہ سماج کو اپنی تنگدلی کا اعتراف … نمبر۸ ص۶
آریہ سماج اور مذہبی مباحثے }
آریہ سماج کے لٹریچر کا اردو میں ترجمہ کرنا }
سماج کی جڑ کاٹنا ہے } … نمبر۸ ص۵

احمدیت کی اشاعت نمبر۹۰ ص۲
اچھوت اقوام کی اصلاح نمبر۹۹ ص۴

(ب - پ)

[illegible] آریہ سماج اور موجودہ گورنمنٹ نمبر۹۸ ص۲
پرکاش نے الفضل کا مطلب غلط سمجھا .. نمبر۳۱ ص۵
پروفیسر رام دیو صاحب سے خطاب نمبر۳۴ ص۴
پرکاش کی ایک غلط بیانی کی تردید نمبر۴۳ ص۵
پرنس آف ویلز کے استقبال میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شمولیت نمبر۲۷ ص۵

(ج - چ)

جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو نمبر۹ ص۱
حفاظت گاؤ اور ہندو نمبر۱۹ ص۵

(ز)

زوال گاندھی نمبر۲۷ ص۳

(س)

سناتنی ہندوؤں میں بیوہ کی شادی نمبر۱ ص۴
ستیارتھ پرکاش کی اصلاح نمبر۵ ص۴
ستیارتھ پرکاش عربی میں نمبر۹۵ ص۲

(ص)

صیغہ تعلیم پنجاب میں مسلمانوں کے حقوق .. نمبر۹ ص۲

(ق)

قرآن کریم الہامی ہے یا وید نمبر۲ ص۲

(ک)

سری کرشن جی اور مسٹر گاندھی نمبر۱ ص۵
کیا مسٹر گاندھی خودکشی کریں گے نمبر۱۹ ص۶
کیا مادہ اور ارواح ازلی ہیں۔ نمبر۹ ص۵ و نمبر۹۹ ص۲

(گ - ل)

(مسٹر) گاندھی کی پرارتھنا نمبر۶۳ ص۳
مسٹر گاندھی کا ایک جھوٹ نمبر۹۳ ص۲
(مسٹر) گاندھی صاحب کا زوال نمبر۸ ص۵
لاہور میں آریہ سماج سے مناظرہ نمبر۴۱ ص۲

(م)

مندر کی بنیاد غیر ہندوؤں کے ہاتھوں .. نمبر۱۱ ص۲
مذہب میں ہار جیت نمبر۴۳ ص۵
[illegible] پرستی کی خوفناک مثال نمبر۳ ص۱
مسلمانوں سے گائے چھڑا کر ہندو کیا چھوڑ دیں گے .. نمبر۴۴ ص۲
میونسپل کمیٹی کے ذریعہ گاؤکشی کے روکنے کی کوشش نمبر۱۰ ص۵
مالابار کے ہندو اور موپلے نمبر۷۷ ص۲
مسلمانوں کے خلاف آریوں کی جدوجہد نمبر۱۰ ص۳
مصر میں قطع و برید نمبر۲۰ ص۲

(و)

وید سنسکرت بنیاد میں نمبر۱۴ ص۲
وید کامل اور ناقص ہیں نمبر۸ ص۲
وزیر تعلیم پنجاب اور ہندو اخبارات نمبر۱۹ ص۲

(ہ)

ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کی ترقی ہندوؤں کو مسلمانوں سے اندیشہ .. نمبر۴۷ ص۵
ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیئے۔ نمبر۳ ص۲
ہم گائے چھوڑ کر ہندوؤں سے کیا مانگتے ہیں۔ نمبر۳۴ ص۵
ہندو عورتوں کی تصویریں اتارنا نمبر۸۴ ص۴

(ی)

یہ جائز نہیں نمبر۲۹ ص۴

مختلف مذاہب کے متعلق مضامین

(ا)

ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی خودکشی نمبر۷ ص۲
ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کا چیلنج اور اس کی منظوری نمبر۷ ص۵

(ب)

بہائی مذہب امریکہ میں نمبر۹۳ ص۶

(خ)

خانہ خدا کی تعمیر میں سکھوں کی روکاوٹ نمبر۱۱۵ ص۲

(س)

سکھوں کا اذان کہنے سے روکنا نمبر۸۱ ص۲

(گ)

گورو نانک صاحب کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر .. نمبر۱۱ ص۵

(م)

مسیح ناصری کی وفات قادیان میں نمبر۷۲ ص۵
مسلمانوں اور سکھوں میں اتحاد نمبر۹۹ ص۲

(ہ)

ہاتوا برہانکم یا ایہا البہار نمبر۶۶ ص۵

متفرق مضامین

(ا)

بیمارات پنجاب کا ذکر سرکاری رپورٹ میں .. نمبر۲۴ ص۶

اسلام میں دانتوں کی صفائی کا حکم نمبر۲ ص۶

انسداد رشوت ستانی کے متعلق اعلان عام .. نمبر۱۰ ص۲

ایڈیٹر کے نام گمنام خطوط نمبر۲۲ ص۲

(ب - پ)

بنگالہ کانفرنس کے استقبالیہ ایڈریس کے متعلق کچھ نمبر۱۸ ص۳

پچھڑوانا شدھ و چھوڑنا گمرہی نمبر۲۸ ص۳

پیرس میں مسجد کی تعمیر نمبر۷ ص۵

(ہز رائل ہائی نس) پرنس آف ویلز کی خدمت میں ہماری جماعت کا ایڈریس } .. نمبر۲۷ ص۳

(ت - ٹ)

تمباکو نوشی نمبر۳۳ ص۶

ٹیکسوں اور محصولوں میں اضافہ نمبر۹ ص۵

(ح - خ)

حجاز کی آزادی نمبر۱۷ ص۵

خودکشی نمبر۳۲ ص۳

(د)

دینی رہنما اور دنیوی لیڈر میں فرق نمبر۲۳ ص۴

دولت افغانیہ ترقی کے میدان میں نمبر۱۹ ص۳

(ر)

روزے کا ایک فائدہ نمبر۱۵ ص۴

(س - ش)

سرکاری اشتہارات اور الفضل نمبر۱۳ ص۴

شاہد اللہ زاری کا فتنہ اور مسٹر گاندھی نمبر۷ ص۳

شعر مرا با مدرسہ کہ برد نمبر۱۵ ص۹

(ع)

عدم تعاون اور تشدد نمبر۱۲ ص۵

عجائبات امریکہ نمبر۲۸/۲۹ ص۱۳

(ک)

کمیٹیوں سے دیہات کا نقصان نمبر۳۴ ص۱

کیا سوراج مل گیا نمبر۲۹ ص۴

(گ)

مسٹر گاندھی کا تشدد نمبر۲۰ ص۵

مسٹر گاندھی منتظر ہیں کہ خون کی ندیاں بہیں .. نمبر۲۴ ص۵

مسٹر گاندھی اپنے پیرووں سے قبول غلطی پر رضا کے .. نمبر۳۶ ص۴

مسٹر گاندھی کے نزدیک تشدد کس وقت جائز ہے .. نمبر۳۶ ص۲

(ل)

لیڈران ملک کو سیاہ دل خیالات کی دعوت .. نمبر۱۶ ص۳

(م)

مسلم یونیورسٹی کے ریکٹر صاحب کا خطبہ نمبر۱۹ ص۸

(و)

ویکسین سے مواد نمبر۱۳ ص۷

(ہ)

ہندوستانیوں اور یورپینوں میں نسلی کشمکش .. نمبر۱۲ ص۹

منظومات

قصیدہ در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ .. نمبر۸ ص۹

ذوالفقار گوہر میرے ناکیشوں میں ہوں ۔ رد الزام کرتو نمبر۱ ص۱

مخبر صادق العین سے خطاب نمبر۱۱ ص۳

شامانوں کی حالت نمبر۱۴ ص۱

ذوالفقار گوہر کہاں چھپا ہے تو .. نمبر۱۴ ص۱

ان کو جو ظلم نہ کرنا تھا وہ کر کے ہی ہٹے نمبر۱۶ ص۱

جو نخل گریہ سے کہیں مشتعل طغیانی نہ ہو نمبر۱۷ ص۱

درماں سمجھ رہا ہوں جنوں کے اثر کو میں نمبر۲۲ ص۲

اشک ندامت کے چند قطرے نمبر۲۵ ص۱

شیدا حسن و احسان تیرے یارب ہر طرف دیکھو .. نمبر۲۶ ص۱

بتان ہند کو اک روز رام کریں گے نمبر۳۱ ص۱

دردناک مکالمہ نمبر۳۳ ص۱

اسلام ایسا دین ہے اس پر ہمیں یقین ہے نمبر۳۴ ص۹

دیوانۂ احمد کو ضرورت نہیں گھر کی نمبر۳۷ ص۹

میرا چین گیا میری نیند گئی نمبر۳۳ ص۱

بزم محمود نمبر۳۸/۳۹ ص۱۹

جماعت احمدیہ اپنے امام کے حضور نمبر۴۱ ص۱

اسلام کی خیر نمبر۴۴ ص۱

او منکر تجھے قرآن کا دیدار بھی ہے نمبر۴۶ ص۹

پیغام بحضور امام نمبر۴۵ ص۱

منتبہ میں بہشت سے زمین ہو گئی ہے نمبر۴۹ ص۹

[illegible] ... نمبر [illegible]
اذکار نو ... نمبر [illegible]
قصیدہ در بیان معجزات و اظہار عقیدت نو بانسبت ذکر مبارک حضرت مسیح موعود ... نمبر [illegible]
حالات حاضرہ ... [illegible]
الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا [illegible] ... نمبر [illegible]
[illegible] قاب لطیفہ ... نمبر [illegible]
بازار گرم ہوا اشتہار دو ... نمبر [illegible]

درشان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ... نمبر ۶۲ صا
القصیدۃ الجوابیہ ... نمبر ۶۳ [illegible]
" ... نمبر ۷۵ [illegible]
[illegible] کامل تو خوف امتحاں کیوں ہو ... نمبر ۷۱ صا
[illegible] ... نمبر ۶۵ [illegible]
نظم [illegible] ... نمبر [illegible]
[illegible] (یاد [illegible] ہمدم دنیا [illegible]) ... نمبر ۷۳ [illegible]

گلدستۂ جذبات ... نمبر ۷۳ [illegible]
" ... نمبر ۷۸ [illegible]
دل سپردہ دل بہ بہشت دادہ ... نمبر ۷۳ [illegible]
خمخانۂ وحدت کا ایک جام عرفان ... نمبر ۸۰ [illegible]
القصیدۃ العربیہ ... نمبر [illegible]
[illegible] کا سراغ ... نمبر [illegible]
قادیان [illegible] ... نمبر [illegible]
باتوں [illegible] ... نمبر [illegible]

بیرونی ممالک میں تبلیغ

انگلستان

[illegible] لندن ... نمبر ۲ صا و نمبر [illegible]
" ... نمبر ۱۵ [illegible] و نمبر ۱۶ صا
" ... نمبر ۲۴ [illegible] و نمبر ۶۱ [illegible]
پیرس سے خط ... [illegible]
ایک نومسلم کا خط [illegible] اسلام ... نمبر [illegible]
احمدیہ مشن لندن کی رپورٹ ... نمبر [illegible]

امریکہ

شمس الاسلام ... نمبر ۲ صا
[illegible] صادق ... نمبر ۲ صا و نمبر ۱۳ [illegible] و نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible] و نمبر ۲۷ [illegible] و نمبر [illegible]
امریکہ کا ایک معزز اخبار میں اسلامی تبلیغ کا ذکر ... نمبر [illegible]
امریکہ میں تبلیغ احمدیت ... نمبر ۹۳ صا و نمبر [illegible]

امریکہ میں تبلیغ اسلام ... نمبر ۹۶ صا

افریقہ

نامہ نیر (مغربی افریقہ میں احمدیت) ... نمبر ۲ صا
" (دس ہزار نو احمدی) ... نمبر [illegible] و نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
[illegible] عبدالرحیم صاحب نیر کی گفتگو [illegible] کے تمام مقام سے ... نمبر [illegible]
نائیجیریا میں تبلیغ اسلام ... نمبر [illegible]
مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... و نمبر [illegible] و نمبر [illegible]
" ... و نمبر [illegible] و نمبر [illegible]

[illegible] احمدیت ... نمبر [illegible]
گولڈ کوسٹ میں اسلام ... نمبر [illegible]
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
" ... نمبر [illegible]
افریقہ میں [illegible] ... نمبر [illegible]
مغربی افریقہ میں تبلیغ ... نمبر [illegible]
[illegible] ... نمبر [illegible]
[illegible] دلچسپ گفتگو [illegible] اسلام [illegible] ... نمبر [illegible]

اقتباس

اسلام و [illegible] صاحب ۔ [illegible] ... نمبر [illegible]
مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور پیغامیوں کا [illegible] ... نمبر [illegible]
ست ایڈیشن ۔
ایک آریہ کے چند سوالوں کا جواب ... نمبر [illegible]

مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر ... نمبر [illegible]
اسباق الاخلاق ... نمبر [illegible]
[illegible] حصہ اول و دوم ... نمبر [illegible]
[illegible] اسلامی) ... نمبر [illegible]

اعجاز ۔ صراط مستقیم ... نمبر [illegible]
نگار ... نمبر [illegible]
ایک نیا رسالہ (خلافت و امامت) ... نمبر [illegible]

(باہتمام [illegible] الاسلام پریس قادیان میں [illegible] شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

اخبار احمدیہ ص۱
[illegible] احمدیہ کو ہدایت [illegible] ص۲
ڈاکٹر [illegible] کا جواب ص۷
[illegible] ص۹
اشتہارات ص۱۱

نمبر ۱	مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء	دوشنبہ	مطابق [illegible] شوال سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

دارالامان میں خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے

یکم جولائی کو خطبہ جمعہ جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ جس میں لوکل حالات کے مناسب مفید اور ضروری نصائح فرمائیں۔

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے جن سے سبقاً ترجمۃ القرآن پڑھایا جاتا تھا رمضان کی وجہ سے ملتوی ہو گیا تھا۔ شوال کے بعد جاری کر دیا۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتاب شہادۃ القرآن کا درس مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیتے ہیں۔

گرمی کی شکایت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور بارش کا اثر بالکل زائل ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا رحم کرے۔

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت سری نگر پہنچ گئے

سری نگر سے ۹ جون کی برقی اطلاع مرسلہ میر محمد اسحاق صاحب بی اے مظہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر از قادیان تا راولپنڈی

قادیان سے ۲۵ جون روانہ ہو کر بخیریت تمام بٹالہ پہنچے راستے میں تمام وقت ابر رہنے کی وجہ سے گرمی سے امن رہا۔ بٹالہ میں سخت آندھی آئی اور اسی آندھی میں سوار ہوئے۔ امرتسر کے سٹیشن پر تمام جماعت موجود تھی۔ سٹیشن پر ریزرو گاڑی پہلے ہی موجود تھی۔ حضرت صاحب سوار ہو گئے حضرت ام المومنین کھڑکی گرنے کی وجہ سے دو انگلیاں ہاتھ کی کچل گئیں۔ اور سخت تکلیف ہوئی۔ لاہور دس بجے کے قریب پہنچے۔ یہاں خوب بارش ہوئی۔ سٹیشن پر اکثر احباب موجود تھے۔ بارش ہی میں ڈاکٹر مستری موسیٰ صاحب کی دعوت کا کھانا گاڑیوں میں پہنچا۔ لاہور سے لیکر راولپنڈی تک اکثر مقامات پر جہاں جہاں احمدی احباب کو اطلاع ہو چکی تھی۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے آئے تھے اور اسی وجہ سے حضور قریباً رات بھر بالکل نہ سو سکے۔ ۲۶ جون کو راولپنڈی پہنچے۔ یہاں کی جماعت کے دوستوں نے بڑی سرگرمی سے استقبال کیا۔ اور موٹروں اور تانگوں پر سوار کرا کر تمام قافلہ کو فرودگاہ پر لے گئے۔ سٹیشن پر ایک مسلمان ٹکٹ کلکٹر نے ہم کو اور ہمارے احباب کو ہر طرح سے تنگ کیا

مگر خدا نے اس کے شر سے محفوظ رکھا

راولپنڈی میں حضور کا قیام بابو نور الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ کے ہاں ہوا۔ کچھ احباب کیمبل پور۔ نوشہرہ [illegible] وغیرہ سے حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائے [illegible] حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

راولپنڈی سے روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۲۸ جون کو اسٹیشن راولپنڈی سے لاریوں پر سوار ہو کر سری نگر کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں [illegible] شیخ [illegible] صاحب اور [illegible] عبد الرحمن صاحب خان مری سے موٹر پر سوار ہو کر حضور کے استقبال کے لئے آئے۔ اور [illegible] ملاقات [illegible] کرنے کے [illegible] لا کر [illegible] حضور [illegible] کے قریب مری پہنچے [illegible] مذکورہ بالا احباب [illegible] دوست شیخ عبد الغنی صاحب [illegible] شیخ مشتاق احمد صاحب احمدی کو [illegible] نہایت پر تکلف [illegible] کا انتظام کیا۔ [illegible] کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اسباب مری [illegible] کی طرف سے شام [illegible] ایک اور بات [illegible] اور وہ یہ کہ ایک معزز انگریز کی لیڈی نے [illegible] سے بھائی شیخ اللہ بخش صاحب کی معرفت [illegible] بدیں الفاظ [illegible] کہ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات [illegible] اور ان کے خلیفہ [illegible] ساتھ [illegible] اور رات کو کوہالہ کے ڈاک بنگلہ [illegible] حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

کوہالہ سے روانگی

کوہالہ [illegible] ہو کر انگریزی علاقہ اور ریاست کشمیر کے علاقہ کی سرحد پر واقع ہے۔ [illegible] ساڑھے پانچ بجے روانہ ہو کر ۱۳۲ میل کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ساڑھے سات بجے سری نگر پہنچے۔ یہاں خلیفہ نور الدین صاحب جموں اور ان کے پسر خلیفہ عبد الرحیم صاحب اور خواجہ عبد الرحمن صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ایک [illegible] ہاؤس بوٹ پر تمام اسباب وغیرہ رکھا گیا۔ اور [illegible] ہی رات گذاری۔ اب ارادہ ہے۔ کوٹھی اور [illegible] تبدیل کیا جائے۔ حضرت صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور ہمراہی بھی تندرست ہیں۔

خاکسار [illegible] حشمت اللہ ۲۹ جون

احمدی جماعتوں کے امیر اور ان کے فرائض

بیرونی جماعتوں کے لئے جو امیر مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے فرائض یہ ہوں گے۔

۱۔ جماعت کے تمام انتظام کا ذمہ دار امیر ہوگا۔

۲۔ [illegible] امیر کثرت رائے کا احترام کریگا۔ مگر جو [illegible] ہو گیا اس کا حق ہو گا کہ جس وقت کسی تجویز کو سلسلہ کے لئے مضر یا مخل امن و انتظام دیکھے۔ اپنے اختیار سے روک دے۔ اور اس صورت میں [illegible] پیش [illegible] ہو گی۔ یا یہ لکھنا ہو گا کہ بعض ایسی وجوہ کی بناء پر [illegible] کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔ جن کا بیان کرنا میں مفاد سلسلہ کے خلاف سمجھتا ہوں۔ تاکہ [illegible] لوگوں کو امیر کے طرز عمل کے خلاف شکایت ہو تو اس سے وجوہ دریافت کی جا سکیں (یعنی خلیفہ وقت یا اس کے قائم مقام کی طرف سے)

امیر [illegible] استحقاق حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی اس طریق پر عمل کی کارروائی چلائی جائے۔ کہ ہر ایک امر اتفاق رائے سے پاس ہو۔ کثرت رائے کی ضرورت بہت کم ہی ہونی چاہیئے۔

خاکسار شیر علی ناظر اعلیٰ قادیان

ایک بھائی کی مدد

یہاں سکرنڈ (سندھ) کے [illegible] میں تھوڑے عرصہ میں ایک آدمی کی ساٹھ بکریاں مر گئیں۔ اس کے پڑوسی بھائیوں میں سے ہر ایک نے چند بکریاں دے کر اس کی ضرورت کو پورا کیا۔ کیونکہ وہ بہت عیالدار آدمی تھا۔ اور اس کا گذارہ مال پر ہی تھا۔ گذشتہ زمانہ میں [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہمدردی کا [illegible] وہ تھا۔ آج وہ ہمدردی کا نمونہ احمدی جماعت میں دیکھا گیا ہے۔ مولا کریم ہر ایک کو سمجھ عطا کرے۔ آمین

بندہ عاجز محمد پریل احمدی از سکرنڈ (سندھ)

کالج میں کامیاب احمدی طلباء

[illegible] سال سوائے لاہور کے کالجوں کے احمدی طالب علموں کے بیرونی مقامات کے احمدی طلباء کی ہمیں اطلاع نہیں ملی۔ حالانکہ ایسی اطلاعیں [illegible] ہیں۔ احباب توجہ کریں۔ [illegible] ایک احمدی کے بی اے پاس ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ جو کہ [illegible] پسر جناب ڈاکٹر کرم الہی صاحب [illegible] ہیں

درخواست دعا

مولا کریم اپنے فضل و کرم سے میری تمام دینی و دنیاوی مشکلات دور کر کے خادم دین بنا دے۔ میرے رشتہ داران کو قبولیت حق کی توفیق دیوے۔ میری اہلیہ و لڑکی بیمار ہے۔ اس کو صحت عطا ہو

خاکسار [illegible] احمدی [illegible]

میرا لڑکا مسمی محمد دین [illegible] بخار بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی استدعا ہے۔ حافظ احمد دین [illegible] بخار سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرماویں۔ اور یہ بھی عرض ہے کہ یہاں کی جماعت کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔

خاکسار [illegible] عبد اللہ احمدی [illegible] مالابار

ایڈیٹر کی ضرورت

[illegible] کے لئے ایک ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ [illegible] علوم سے ماہر و واقف خدمت سلسلہ کیلئے جوش رکھنے والا احمدی ہو۔ مولوی فاضل انگریزی دان کو ترجیح ہو گی۔ تنخواہ [illegible] ہو گی۔

انگریزی اور عربی اخبارات سے ترجمہ کرنے کی قابلیت لازمی ہے۔ دوسرے شرائط کا فیصلہ بذریعہ تحریر یا بالمشافہ ناظر تالیف و اشاعت سے کیا جاوے

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دار الامان ۔

جماعت احمدیہ کا ا

بخدمت

ہز ایکسلنسی حضور [illegible]

---

۲۳ جون ۱۹۲۱ء کو شملہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ صاحب بالقابہ وائسرائے کی خدمت میں جو ایڈریس پیش ہوا تھا اس کے متعلق مختصر سی اطلاع مذہب سے پہلے دی جا چکی ہے۔ وہ اور اس کا جواب درج کیا جاتا ہے:۔

ممبران وفد

ایڈریس پیش کرنے والے معززین کے نام۔ انہیں سے نمبر ۱ و ۱۵ و ۲۶ کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔

(۱) سردار امام بخش خان صاحب آنریری کورٹ [illegible]
(۲) خان محمد علی خان صاحب جاگیر دار ۔ ما
(۳) خان بہادر راجہ پائندہ خان صاحب جنجوعہ
(۴) مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے خلف ال
(۵) مرزا شریف احمد صاحب آنریری رسالدار
(۶) غلام محمد خان صاحب آنریری کپتان
(۷) غلام محمد خان صاحب آنریری لفٹنٹ
(۸) خان بہادر محمد حسین صاحب بی اے سابق سب
(۹) خان بہادر عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ
(۱۰) خانصاحب نعمت اللہ خان صاحب آنریری مجس
(۱۱) ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ۔ گجرات
(۱۲) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سوداگر ۔ سکندر آباد
(۱۳) چودہری نصر اللہ خان صاحب ۔ وکیل ہائیکورٹ ۔ سیالکوٹ
(۱۴) چودہری ظفر اللہ خان صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ۔ لاہور
(۱۵) شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لا ۔ لاہور
(۱۶) خان صاحب چودہری محمد خان صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ ۔ گجرات
(۱۷) فتح محمد خان صاحب سوبیدار میجر پنشنر ضلع جہلم
(۱۸) پیر اکبر علی صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۱۹) مرزا سرور علی صاحب ۔ وکیل ہائیکورٹ ۔ فیروز پور
(۲۰) قاضی محمد شفیق صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر پشاور
(۲۱) چودہری سلطان علی صاحب سفید پوش ۔ گجرات
(۲۲) میاں محمد صدیق صاحب سوداگر ۔ کلکتہ
(۲۳) میاں محمد عیسیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی ۔ کلکتہ
(۲۴) مولوی لطاف الرحمن صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کلکتہ
(۲۵) مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل مدرسہ احمدیہ قادیان
(۲۶) میاں محمد ابراہیم صاحب سوداگر چرم لاہور
(۲۷) سید بشارت احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن
(۲۸) مولوی عبد الماجد صاحب بی اے پروفیسر جوبلی کالج بھاگلپور
(۲۹) مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تعلیم قادیان
(۳۰) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سابق وائس پرنسپل سلطانیہ کالج شام ۔ ناظر تالیف و اشاعت ۔ قادیان ۔
(۳۱) مولوی محمد دین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔
(۳۲) مولوی ذو الفقار علیخان صاحب ۔ آف رامپور ناظر امور عامہ
(۳۳) خلیفہ رشید الدین صاحب ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان ۔

ایڈریس

رائٹ آنریبل ریفس ڈینیل آئزک
پی ۔ سی ۔ جی ۔ سی ۔ بی ۔ جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی
ایس ۔ ای ۔ کے ۔ سی ۔ وی ۔ او

ارل آف ریڈنگ
وائسرائے و گورنر جنرل ہند

خوش آمدید جناب عالی! قائم مقامان جماعت احمدیہ سب سے پہلے جناب کے تقرر عہدۂ وائسرائلٹی پر جناب کو اپنے امام کی طرف سے اپنی جماعت کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور جناب کو اور جناب کے توسط سے ہز ایکسلنسی لیڈی ریڈنگ کو اس ملک میں تشریف آوری کے موقعہ پر تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں ؛

سلسلہ احمدیہ کی بنیاد جناب عالی! ہماری جماعت نسبتاً تھوڑا ہی قلیل عرصہ سے قائم ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ کی بنیاد پڑے کو صرف اکتیس برس ہوئے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پنجاب کے ایک رئیس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس کا حال سر لیپل گریفن کی کتاب چیفس میں درج ہے۔ ان کے والد نے شورش غدر کے فرو کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھکر خدمات کی تھیں۔ اور ان کے بڑے بھائی خود سیالکوٹ کی باغی فوج کے مقابلہ میں تریموں گھاٹ پر جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ اور جنرل نکلسن نے اپنی ایک تحریر میں تسلیم کیا ہے کہ آپ کا خاندان اس شورش کے زمانہ میں اپنے ضلع کے سب خاندانوں سے زیادہ وفادار ثابت ہوا ہے۔ آپ نے ۱۸۹۱ء میں اس موعود ہونے کا دعویٰ کیا جسے مسلمانوں کی کتب میں مہدی و مسیح اور مسیحیوں کی کتب میں مسیح کرکے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ ایسے موقعہ پر ہوا کرتا ہے۔ ان کا یہ دعویٰ کرنا تھا کہ ہندوستان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک ان کی مخالفت کا سخت جوش پیدا ہو گیا۔ اور تمام مذاہب کے پیروؤں نے عموماً اور [illegible] ان کی اور ان کے ماننے والوں کی جن کی تعداد پہلے سال ایک سو سے زیادہ نہ تھی۔ اسقدر سخت مخالفت کی کہ اس زمانہ کے نبیوں کے اور انکے ماننے والوں کے سوا کسی مذہبی فرقہ کی اسقدر مخالفت نہیں پائی جاتی۔

جناب عالی! یہ وہ وقت تھا کہ ہندوستان میں ایسا دعویٰ کرنا معمولی بات نہ تھی۔ گورنمنٹ برطانیہ متواتر او

تمام مجبوروں کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچ چکی تھی کہ جب کبھی جہادی منوادار ہوا۔ ساری وقت ملک کا امن برباد ہو جائیگا اور بے گناہ لوگوں کی جانیں مذہب کے نام پر ظلم کے دیوتا کی بھینٹ چڑھائی جائینگی۔

مشکلات کے باوجود ترقی

مگر باوجود ان تمام روکوں کے بانی سلسلہ علی رؤس الاشہاد اس بات کا اعلان کرتے تھے کہ وہ ان سب مشکلات پر غالب آجائینگے۔ اور ان کا سلسلہ دنیا کے کناروں تک پھیل جائیگا۔ کیونکہ ان کو خدا نے بتایا ہے کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔ اور دنیا کی بعید ترین مسافتوں سے لوگوں کو تیرے پاس کھینچ کر لاؤں گا۔ مہینے کے بعد مہینہ اور سال کے بعد سال اس دعویٰ کے بعد گزرتا گیا۔ اور مخالفت منظم طور سے بار بار زیادہ سے زیادہ شدید صورتوں میں ظاہر ہوتی چلی گئی۔ لیکن باوجود اس کے ایک ایک کر کے اس سلسلہ میں لوگ داخل ہوتے چلے گئے۔ اور آج سے تیرہ سال پہلے جب بانی سلسلہ علیہ السلام فوت ہوئے۔ تو ان کی جماعت کی تعداد ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک پہنچ چکی تھی۔

دنیا میں قیام امن کے لئے بانی احمدیت کی خدمت

جناب عالی! دنیا کی اس مذہبی خدمت کے ذکر کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ جو ہمارے سلسلہ کے بانی نے کی ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ جناب اس خدمت کو معلوم کر کے خوش ہونگے۔ جو انہوں نے دنیا کے امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ جس وقت آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ اسوقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپے کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اسقدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گذرے تھے۔ کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔ جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے تھے وہ تو اس امر کی سچائی کے قائل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت سے سخت مخالف تھے۔ اور جنہوں نے جہاد کے معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں میں رائج تھے۔ بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ ان کو بھی دلائل کے زور سے تنگ آ کر اپنے خیالات کو بدلنا پڑا۔ اور مخالف علماء میں سے کئی نے صاف لفظوں میں اس تعلیم کو تسلیم کر لیا۔ جو اس مسئلہ کے متعلق بانی سلسلہ دیتے تھے۔ حتیٰ کہ پائنیر نے سرحدی حالات کے ضمن میں اس امر کو تسلیم کیا۔ کہ اس سلسلہ کی اشاعت نے لوگوں کے خیالات میں ایک عجیب تغیر پیدا کر دیا ہے۔

قیام امن کی تعلیم

شروع دن سے وہ اس پر زور دیتے رہے ہیں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق جو شخص جس حکومت کے ماتحت ہو اس کی وفاداری اس کا فرض ہے۔ اور اس کے سوا حکومت میں امن کا قیام اسپر منحصر ہے۔ یہ تعلیم ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ اگر دنیا اس تعلیم پر عمل کرے۔ تو نہ صرف اندرونی فساد ہی دور ہو جائیں۔ بلکہ بہت سی جنگوں کا بھی سدباب ہو جائے۔ کیونکہ ایک قوم دوسری قوم کے خلاف اسی خیال کی وجہ سے جنگ پر آمادہ ہوتی ہے۔ کہ خود اسی کے بعض افراد اس حملہ آور قوم کے ساتھ ملکر ملک کو برباد کر دینگے۔ اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ اس کے سب افراد میدان جنگ میں جان دیدینگے اور حکومت کا ساتھ دینگے۔ تو وہ اعلان جنگ کرنے سے پہلے کافی طور پر غور کرنے پر مجبور ہوگی۔

سلسلہ احمدیہ کی وسعت

جناب عالی! بانی سلسلہ کے حالات اور اس کی تعلیم کے بیان کرنے کے بعد ہم جناب کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ گو یہ سلسلہ تھوڑے ہی عرصہ سے قائم ہوا ہے۔ مگر اس کی شاخیں اسوقت تک مندرجہ ذیل ممالک میں قلیل یا کثیر تعداد میں قائم ہو چکی ہیں۔ ہندوستان تو اس کا مولد ہے ہی۔ اس کے تمام علاقوں کے علاوہ یہ سلسلہ افغانستان۔ ایران۔ بخارا۔ عرب۔ شام۔ سٹریٹس سٹلمنٹ اور سیلون کے علاقوں میں براعظم ایشیا پر پھیل چکا ہے۔ اور براعظم افریقہ میں ساؤ

ٹ افریقہ یوگنڈا۔ بلجیم ایسٹ افریقہ۔ شمال مصر
الیون۔ نائیجیریا۔ ماریشس میں اس کی شاخیں قائم
ہیں۔ اور پچھلے دو ماہ کے عرصہ میں گولڈ کوسٹ کے
پانچ ہزار کے قریب آدمی اس سلسلہ میں داخل
ہوئے ہیں۔ براعظم یورپ میں بھی اس کے افراد
ہیں۔ پانچ سال سے احمدیہ مشن انگلستان میں قائم ہے۔
ت تک سو سے زیادہ انگریز اور دوسری
قوام کے آدمی اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور
ایک مسجد تیار کرنے کے لئے زمین خرید لی گئی
میں بھی بعض آدمی اپنے طور پر اس سلسلہ میں
ہوئے ہیں۔ براعظم امریکہ کی طرف ہمارا مشن
سال سے ہوا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں [illegible]
کے قریب امریکن اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔
سے لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ کوئی
سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی قوت جذب کی وجہ سے
یا میں پھیل رہا ہے۔ اور ہر سال اس کی جڑ زمین
سے زیادہ دھنستی جاتی ہے۔ اور اس کا تنہ
مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ مگر اس ترقی کے مقام پر
کی سڑک پر سے گذرتے ہوئے نہیں پہنچے
اس پہنچنے میں ہم نے ہر ایک عزیز شے کو
کیا ہے۔ حتیٰ کہ افغانستان میں ہمارے دو آدمی جنہیں
ایسی بڑی وجاہت کا عالم تھا کہ امیر حبیب اللہ خاں
کی تاجپوشی کی رسم اسی نے ادا کی تھی۔ محض اس
میں داخل ہونے کے سبب سے مارے بھی گئے

ٹ کی وفاداری

جناب عالی! جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ ہمیں اپنے
طرف سے یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے
ہم رہیں۔ اس کے پورے طور پر فرمانبردار
ر اس کے امن میں خلل کبھی نہ ڈالیں۔ اور یہ تعلیم ہمارے
نظر رہی ہے۔ ہم نے ہر مشکل کے وقت
اسی کے زمانہ میں برطانیہ کی گورنمنٹ کی وفاداری
۔ اور جناب کے پیشرو کے ان الفاظ سے بھی
تی پائی ہے۔ جو انہوں نے اپنے ایک خط

بھی ہماری جماعت کے موجودہ امام کے نام لکھے تھے چنانچہ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کی معرفت ایسا [illegible]۔

میں حضور وائسرائے کی خواہش کے مطابق [illegible] ان کی طرف سے جناب کی چٹھی موصول ہوئی جس میں اپنی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کی ان کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے فسادات پنجاب کے دوران میں قیام امن کے لئے کیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گو اس سے پہلے بھی حضور وائسرائے کو پنجاب گورنمنٹ کے ذریعہ آپ کی خدمات کا اعتراف گورنمنٹ پنجاب ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ کر چکی ہے اور بھیجا جا چکا ہے۔ مگر وہ آپ کے کام کی تفصیل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو ایسے مشکلات کے مقابلہ میں گورنمنٹ سے اظہار وفاداری کی مبارکباد دوں۔

جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تو تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی۔ اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی۔ جس کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہو جانے کے رک گئی۔ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھوا چکے تھے۔ اور خود ہمارے سلسلہ کے بانی کے چھوٹے صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔ اسی موجودہ [illegible] کے موقعہ پر جو کچھ ہماری جماعت نے خدمات موجودہ امن کے قیام میں ایک بڑا حصہ لیا اور یقیناً یہ ہمارے امام کی کتاب ترک موالات بروئے احکام اسلام ہی تھی۔ جس نے ہندوستان [illegible] علماء کا منہ بند کر دیا جو گورنمنٹ سے ترک موالات کا فتویٰ از روئے شریعت اسلام دے رہے تھے اور جس کی مدد سے ہماری جماعت نے [illegible] کی رو کے روکنے میں بہت کچھ خدمت کی۔ جناب عالی! یہ ایک نہایت ہی مختصر [illegible] جو ہمارا سلسلہ قیام امن کے لئے [illegible] وفاداری میں کر رہا ہے۔ اور اس [illegible] یہ ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم جناب کو [illegible] درج کو لیکر ہم آج جناب کی خدمت میں [illegible]۔ اور اسی رویے کے ساتھ ہم جناب کو [illegible] کا ہے بڑا قائم [illegible] سمجھ کر یقین [illegible] ہر ممکن اور جائز طریقہ سے جناب کے [illegible] کے ارادوں اور تجویزوں کو کامیاب [illegible] کوشش کرینگے۔ اور ہندوستان میں قیام امن اور اس کی ترقی کے لئے سعی مخلصانہ کوشش کے ساتھ مل کر آپ کا ہاتھ بٹائینگے۔ اور مخالفوں اور دشمنوں کی دشمنی انشاء اللہ ہمیں اس مقصد سے ہٹا نہ سکیگی۔

ہم ایسے نہیں

جناب عالی! ہمارے دشمن ہمیں خوشامدی کہتے ہیں۔ اور بعض [illegible] کے حکام یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم بوجہ قلیل التعداد [illegible] ہونے کے ہم گورنمنٹ کی وفاداری کا اظہار [illegible] ہیں۔ لیکن نہ اول الذکر نے کبھی یہ سوچا ہے [illegible] غرض سے خوشامد کرتے ہیں اور نہ ثانی الذکر [illegible] امر پر توجہ کی ہے۔ کہ جبکہ گورنمنٹ کی تائید کرکے [illegible] تکالیف دئے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی لیڈروں کے [illegible] مل جاتے۔ تو وہ ہم کو سر دل پر اٹھائے پھرتے [illegible] گورنمنٹ کی وفاداری کے اظہار میں کیا فائدہ [illegible] جناب اپنے عملہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم نے [illegible] گورنمنٹ سے اپنی خدمات کا صلہ طلب نہیں [illegible] اور ہم ایسا کرنا اپنے اصول کے خلاف خیال کرتے [illegible] ہم من حیث الجماعت جو خدمت کرتے ہیں اور [illegible] خدمت بڑی خدمت ہے۔ اس کے بدلے میں ہم [illegible] صلہ کے نہ طالب ہوئے ہیں اور نہ انشاء اللہ آئندہ [illegible] گے۔

جناب عالی! گو ہم تھوڑے ہیں مگر ہماری جماعت نہایت منتظم ہے۔ اور ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایک امام کی اتباع میں کام کر رہی ہے۔ بعض خدمات ہم ایسی انجام دے سکتے ہیں۔ جو بڑی بڑی معتبر [illegible] بھی نہیں دے سکتیں۔ ہم نسبتاً کمزور ہیں۔ اور تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ذرائع دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے۔ مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جب کبھی بھی ملکی خدمت کا سوال پیدا ہوا۔ اور حضور ملک معظم کی وفاداری کے اظہار کا موقعہ آیا۔ آپ ہمارے دلوں کو خدا کے فضل کے ماتحت چھوٹا نہیں پائینگے۔

امن کس طرح ہو سکتا ہے

ہم آخر میں جناب کی خدمت میں اس عظیم الشان خدمت کی نسبت بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جس کے انجام دینے کے لئے حضور ملک معظم نے جناب کو منتخب کیا ہے۔ کیونکہ یہی مرحبا وہی ہے۔ جسمیں عملی طور پر کوئی فائدہ پہنچایا گیا ہو۔ ایسی مرحبا جو محض لفظی ہے ایسی قابل قدر نہیں۔

جناب عالی! ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں جو ہر جانیوالے کی مذمت کرتے اور ہر آنیوالے کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم جناب کو یقین دلاتے ہیں کہ ملک کی اسوقت کی خطرناک حالت آپ کے پیشرو کے کسی فعل کا نتیجہ نہیں۔ اور محض حکام کی تبدیلی اسمیں تغیر پیدا نہیں کر سکتی۔ یہ حالت لمبے سلسلہ واقعات کا نتیجہ ہے۔ جو بیسیوں سال سے چلا آرہا ہے اور کوئی اعلان خواہ کتنی ہی آزادی کا مشعر ہو اپنی ذات میں اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ جناب من ہمارے نزدیک اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ حکام اور رعایا دونوں کو اچھی طرح یقین دلایا جائے کہ وہ خدا نہیں ہیں۔ وہ محض انسان ہیں۔ جب تک حکام اس امر کو نہ سمجھ لیں کہ وہ انسان ہیں۔ ان سے غلطیوں کا ہونا ناممکن نہیں۔ اور ان کا یا ان کے افسروں کا ان غلطیوں کو تسلیم کر لینا انکی حقیقت کے منافی نہیں۔ تب تک کوئی امن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک ہندوستانی اس امر کو نہ سمجھ لیں۔ کہ وہ بھی انسان ہیں۔ اور برطانوی حکام بھی انسان ہیں۔ اسلئے نہ تو یہ ناممکن ہے کہ ان سے کوئی غلطی ہو۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ حکام سے کوئی غلطی نہ ہو۔

مگر چونکہ پچھلی بات پہلی بات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے اور چونکہ ملک کی اصلاح ایسی آسان نہیں جیسے ایک خاص طبقہ کی اصلاح۔ اس لئے ہم جناب کی خدمت میں باادب التجا کرینگے کہ جناب حکام میں ایسا رجحان پیدا کرنے کی کوشش فرماویں کہ

(۱) اگر ان سے یا ان کے ماتحتوں سے کوئی غلطی ہو۔ تو وہ کسی غیر حقیقی عزت کی حفاظت کی فکر میں نہ پڑ جایا کریں۔ بلکہ اس مقصد کو مدنظر رکھا کریں جس کے پورا کرنے کے لئے حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے ان کو منتخب فرما کر ہزاروں میل کے فاصلہ پر بھیجا ہے۔ اور

(۲) ان کا سلوک ہندوستانیوں سے برادرانہ ہونا چاہیئے نہ کسی اور قسم کا۔

ہمارے نزدیک ان باتوں کی اگر اصلاح ہو جائے تو ہندوستانی طریق عمل خود بخود بدل جائیگا۔ لیکن جناب من یہ کام آسان نہیں ہے۔

جناب من! جناب نے اعلان فرمایا ہے کہ آپکے عہد حکومت کا نصب العین تمام اقوام میں برابری ہوگا۔ مگر ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ صرف اقوام میں ہی برابری نہ ہو تمام مدارج میں بھی برابری برتی جائے۔ تب جاکر امن قائم ہوگا ٭

نوآبادیوں کے متعلق

اس اندرونی انتظام کے متعلق کچھ عرض کرنے کے بعد ہم جناب کی خدمت میں بیرونی سیاست کے متعلق بھی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو عموماً اس سلوک کے خلاف شکایت ہے۔ جو ان کے ساتھ دوسری برٹش کالونیز میں کیا جاتا ہے۔ اور اس شکایت میں وفادار سے وفادار آدمی بھی اس گروہ کے ساتھ شامل ہے۔ جو حد سے بڑھا ہوا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب کی توجہ اس طرف خاص طور پر رہیگی۔ اور نہ صرف جناب اس برائی کے دور کرنے کی کوشش فرماوینگے۔ بلکہ اس کوشش سے اہل ہند کو بھی پورے طور پر واقف رکھینگے تاکہ وہ دھوکے میں نہ رہیں ٭

معاملات ٹرکی کے متعلق مشورہ

دوسرا مسئلہ ٹرکی کے سوال کا ہے جس کے متعلق ہم جناب سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم لوگ مذہباً سلطان ٹرکی کو [illegible] مانتے اور اس وجہ سے اپنے آپ کو ان کے وطن کا [illegible] سمجھتے ہیں۔ مگر ہم اس کے ساتھ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم کو ترکی حکومت سے بہت ہمدردی ضرور ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اس سے اس طرح معاملہ نہیں کیا گیا۔ [illegible] اور ہمارے نزدیک جو کچھ بھی غلطی ہوئی ہے ہر وقت اصلاح ہو سکتی ہے۔ تو اگر گورنمنٹ ہند اس کے لئے جد و جہد کرے۔ اگر پچاس سال کے بعد برٹش گورنمنٹ کی کوشش سے السس لورین فرانس کو واپس مل سکتا ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ موجودہ تصفیہ کے بعد سمرنا اور [illegible] جن میں یقیناً ترکی عنصر زیادہ ہے۔ ترکوں کو واپس نہ دیئے جاسکیں ٭

حجاز کی آزادی

مگر ہمارے نزدیک اس سے بھی زیادہ اہم سوال حجاز کا ہے۔ کہ حجاز کی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں آنا چاہیئے۔ جب حجاز کی آزادی کا سوال اٹھا تو اسوقت یہی سوال ہر ایک شخص کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ کہ کیا ترکوں سے اس ملک کو آزاد کرانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ بوجہ بنجر علاقہ ہونے کے اس کی آمد کم ہوگی۔ اور حکومت کے چلانے کے لئے ان کو غیر اقوام سے مدد لینی پڑیگی۔ اور اس طرح کوئی یورپین حکومت اسکو مدد دے کر اسے اپنے حلقۂ اثر میں لے آئیگی۔

نئی خبریں اس شبہ کو بہت تقویت دینے لگی ہیں۔ رویٹر نے پچھلے دنوں مسٹر چرچل جو وزیر نوآبادیات ہیں انکی ایک سکیم کا ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حجاز گورنمنٹ اپنے بیرونی تعلقات کو برطانیہ گورنمنٹ کی نگرانی میں دیدے۔ اور اندرون ملک کے امن کا ذمہ لے۔ تو گورنمنٹ برطانیہ اس کو سالانہ مالی امداد دیا کریگی۔ جناب من! اس سکیم سے تین شبہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ جن کے ازالہ کی طرف جناب کو فوراً ہوم گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے۔

اول یہ سکیم وزیر آبادیات کی طرف سے [illegible] ہے جسکا آزاد ممالک سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲) خارجی تعلقات کا کسی حکومت کے سپرد کر دینا آزادی کے صریح منافی ہے۔

(۳) اندرون ملک میں امن کے قیام کی شرط آزادی کے مفہوم کو اور بھی باطل کر دیتی ہے۔

یہ تو گورنمنٹ کے اصل الفاظ [illegible] شرط [illegible] اگر کوئی دشمن [illegible] فساد ہوگا تو برطانیہ [illegible] کافی ہوگا۔ اس کی حکومت کو بدل دے یا وہاں کے انتظام میں دخل دے یا فوجی دخل اندازی کرے۔ یقیناً اس قسم کی آزادی کوئی آزادی نہیں۔ [illegible] ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے۔ کہ برطانیہ حجاز پر براہ راست حکومت نہ کریگی۔ بلکہ ایک مسلمان سردار کی معرفت حکومت کریگی۔ اگر حجاز کی حکومت اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتی تو اس کو ترکوں کو انہی شرائط پر واپس کر دینا چاہیئے جن شرائط پر کہ مسٹر چرچل اسے انگریزی حکومت کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔

پس ہم امید کرتے ہیں کہ جناب اس غلط قدم کے اٹھانے کے خطرناک نتائج پر ہوم گورنمنٹ کو فوراً توجہ دلائینگے۔ اور اس کے نتائج کو جلد شائع فرمائینگے۔

مبارکباد

ہم آخر میں پھر جناب کو اس عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہو کر ہندوستان تشریف لانے پر مبارکباد اور خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کے قدم کو صحیح راستہ پر چلائے۔ اور خدا کرے کہ آپکے ذریعہ سے ہندوستان کا بگڑا ہوا امن پھر قائم ہو۔ اور زخمی دلوں پر مرہم لگے۔ خدا آپ کو دین و دنیا میں سچے راہ کی طرف ہدایت کرے ٭

کر ہی بھی۔ اس ـــ

ہزایکسیلینسی وائسرائے ہند کا جواب

آپ صاحبان سے جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں آج مجھے ملکر بہت خوشی ہوئی۔ اور آپ نے جو سیکرٹری صاحب کے ذریعہ سے مجھے وائسرائے بننے پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے سلسلہ اور ترقی کے بیان کو نہایت دلچسپی سے سنا ہے آپ کی جماعت نے جو خدمات شہنشاہ معظم کی انجام دی ہیں انکو سنکر مجھے نہایت اطمینان ہوا ہے۔

آپ صاحبان میں مختلف قسم کے لوگ اور قائمقام ہیں جنہیں دیکھ کر میں سمجھتا ہوں اور خاص کر یہ دیکھ کر کہ اس وقت آپ کے مقدس بانی کے دو فرزند بھی شامل ہیں کمال خوشی ہوئی ہے ۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

اور یہ بات اور بھی موجب ہے۔ کہ بہت سے آدمی جو اپنے لباس۔ اپنی وردی اور اپنے سینہ کے تمغوں سے یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ امن کو برقرار رکھنے کے لئے جو انہیں حضور رہے ہے۔ اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بھی اسی طرح تیار ہونگے۔ جیسے کہ وہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں آپ کی خدمات کا اپنے پیشرو سے کم قدر نہ آپ نے جو وفاداری کی روح بعض دفعہ مشکلات کا سامنا کرکے ظاہر کی ہے جو آپکی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچی۔ مبارکباد ہے ۔

اہم مسائل

اسوقت میری گورنمنٹ کو درپیش ہیں۔ آپ نے ایڈریس میں معتدل الفاظ میں ذکر کیا۔ متعلق آپ نے بعض حل بھی پیش مسائل جو مشرق قریب سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپنے پر بہت زور دیا ہے۔ ہندوستان کے اندرونی معاملات سے جو گورنمنٹ کو مشکلات درپیش ہیں۔ انکی طرف بھی آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اور ہندوستانیوں کے شہریت کے حقوق جو انکو برطانوی علاقوں اور مقبوضات اور نوآبادیوں میں حاصل ہونے چاہئیں۔ ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ تسلیم کرینگے ان تمام دقیق اور پیچیدہ مسائل کو مفصل بیان کرنے کی اس ایڈریس کے جواب میں گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ آپکو یہ سہولت ہے کہ آپ نے اپنی معروضات پیش کرکے ایک طرح سے اپنی ذمہ واری سے فراغت حاصل کرلی ہے۔ مگر مجھ کو عملی جامہ پہنانے کی مشکل تمام گورنمنٹ کے کندھوں پر باقی رہتا ہے۔ لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ تمام سوالات ہمیشہ پورے طور پر گورنمنٹ کے مدنظر رہتے ہیں۔

عہدنامہ سیورس

آپ خاص طور پر اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ گورنمنٹ ہند ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہے۔ کہ ترکی کے ساتھ شرائط صلح ایسے طریق پر ہوں جنمیں مسلمانان ہندوستان کے مذہبی جذبات کا زیادہ لحاظ رکھا جائے۔ میں ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ لارڈ چیمسفورڈ یا مسٹر مانٹیگو پر ہندوستانی مسلمان جائز طور پر کوئی حرف نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ان دونو جلیل القدر صاحبان نے نہایت زور سے مسلمانان ہندوستان کے خیالات کی نمائندگی کی ہے۔ اور اتحادی اقوام کے سامنے پیش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اگر اہل ہند کو واقعات کا زیادہ صحیح علم ہوتا۔ تو ہندوستان کے ان دو ممتاز دوستوں کی خدمات زیادہ فراخ دلی سے تسلیم کی جاتیں۔ جب سے میں ہندوستان میں اپنے موجودہ عہدہ پر آیا ہوں۔ میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ کہ حضور ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کرتا رہوں۔ مسلمانان ہندوستان کی کوششیں ناکام نہیں رہیں۔ آپکے ہم وطن بھائیوں کے تازہ وفد نے مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم اور ملک معظم کی گورنمنٹ کے سامنے ان خیالات کو ظاہر کیا ہے۔ اور جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ اس وفد سے نہایت ہی ہمدردانہ سلوک کیا گیا ہے۔ میری اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک چیز جو انھوں نے مانگی انکو اس سے وعدہ کیا گیا۔ یہ تو بہت مشکل تھا اور درحقیقت وزیر اعظم صاحب نے تشریح بھی کردی تھی۔ کہ وہ انکی تمام معروضات کو قبول نہیں کرسکتے۔ لیکن جیسا کہ آپ تسلیم کرینگے۔ کہ انہوں نے معاہدہ سیورس کو ترکی کے حق میں مناسب طور پر ترمیم کرانے کے متعلق جو وعدہ کیا اور جس طرح انہوں نے اپنے اختیارات کو برتا۔ ان کی کوئی معمولی بات نہیں۔

رہی یہ بات کہ یہ شرائط اب تک وفد متعلقہ نے قبول نہیں کیں اسمیں وزیر اعظم یا گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی قصور نہیں۔ کاش! یہ واقعات جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ زیادہ لوگوں تک پہنچ کر تسلیم کئے جاتے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ بہت سے مسلمان کھلے طور پر اس بات کو تسلیم کرینگے۔ کہ وزیر اعظم نے وفد کا ہمدردانہ رنگ میں جو استقبال کیا ہے۔ اس سے حالت بہت کچھ سدھر گئی ہے۔ اور بعد ازاں مسٹر مانٹیگو کے ان بیانات نے جو انکشاف کیا ہے۔ جنمیں وہ شرائط بھی شامل ہیں۔ جو گورنمنٹ برطانیہ یونان اور ترکی کو پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور جن کو منوانے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے۔ ان سے ملکی حالت میں اور بھی زیادہ تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کی ان کوششوں کا اعتراف کریں۔ جو مسلمانوں میں اطمینان اور قناعت پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کر رہی ہے۔ سلطنت انگریزی پر نکتہ چینی کرنے اور گورنمنٹ ہند کو پریشان کرنے کے زیادہ خواہشمند رہتے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کا رویہ کمال پاشا کے متعلق

اسوقت بعض لوگوں کا رجحان اس طرف زیادہ ہے کہ کو دشمن اسلام کے

ظاہر کیا جائے۔ اور انگورا میں کمال پاشا کی حکومت کے مقابلہ میں۔ ہمارے ملک معظم کی گورنمنٹ کی جو روش ہے۔ اسکی طرف انگشت نمائی کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ واقعات اس کی تائید نہیں کرتے۔ یہ افواہ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے کمال پاشا کو الٹی میٹم دیا ہے۔ جہانتک میرا علم ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ افواہ کہاں سے پھیلی ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے متعلق کوئی بات بھی نہیں سنی۔ ملک معظم کے وزرا نے اکثر موقعوں پر اس امر کی تردید کی ہے کہ وہ ایشیائے کوچک کی جنگ میں یونانیوں کو کسی قسم کی امداد دے رہے ہیں۔ جن لوگوں نے ہندوستان میں یہ خیالات پھیلائے ہیں۔ کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے کمال پاشا کی حکومت کے معاملے میں جو کارروائی کی ہے۔ اس سے اسکی اسلام کی مخالفت کا ایک اور ثبوت ملتا ہے اور ایک آخری اسلامی حکومت کو کچل دینے کی ایک تازہ مثال قائم کی ہے۔ ان پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس بیان میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ اس سے بڑھکر اور کونسی بات صداقت سے دور ہوگی۔ جو یہ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ اسلامی طاقت کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آیا ہے۔ مسلمانان ہندوستان کے دلوں میں بے چینی اور تکلیف پیدا کرنے کے لئے اس سے بڑھکر کسی بیان کی حاجت معلوم نہیں ہوتی۔

گورنمنٹ برطانیہ اور ٹرکی

اس وقت جو واقعات ہو رہے ہیں۔ اور ملک معظم کی گورنمنٹ کی طرف سے جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ مسٹر ونسٹن چرچل کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ ان سے امید پڑتی ہے۔ کہ ٹرکی کے ساتھ ایک معقول صلح نامہ ہو جانے کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ یونان و ٹرکی کی جنگ میں جس غیر جانبداری کا ملک معظم کی گورنمنٹ نے اب پھر اعلان کیا ہے۔ وہ بدستور جاری رہے گی۔ اور اگر مشرق قریب میں یہ جد و جہد کچھ دیر اور ہوتی رہی۔ تو برطانیہ اپنی مشہورہ پالیسی سے ہٹنے پر مجبور نہیں ہو گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اتحادی طاقتوں کی کوششوں کے نتیجہ میں یونان اور ٹرکی میں ایسی صلح ہو جائیگی۔ جو انصاف اور معقولیت پر مبنی ہو۔ اور جو اسلامی دنیا کے اطمینان کا موجب ہوگی۔ اور خاصکر مسلمانان ہند کے لئے جو ملک معظم کی رعایا کا ایک بیش قیمت حصہ ہیں۔

ہندوستانی انگریزی مقبوضات میں۔

میں دوسرے معاملات ذکر کرکے آپ کا زیادہ [illegible] نہیں لینا چاہتا۔ صرف اتنا اور کہنا باقی ہے۔ کہ برطانوی [illegible] اور نوآبادیوں میں ہندوستانیوں کی جو حالت ہے [illegible] وجہ سے یہاں ہندوستان میں بھی بہت سی [illegible] پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جن کا مجھے قدرتی طور پر [illegible] گورنمنٹ ہند ہمیشہ اس معاملے میں ہندوستانیوں کے لئے پوری جد و جہد کرتی رہی ہے۔ اس [illegible] ہندوستان کے نمائندے لندن میں موجود ہیں [illegible] عنقریب امپیریل کانفرنس (مجلس شاہی) ہو[illegible] ہونگے۔ اور نوآبادیوں کے نمائندوں کے [illegible] ہندوستان کے لوگوں کے خیالات [illegible] پیش ہو جائینگے۔ اور مجھے یہ کہنے کی ضرورت [illegible] کہ میں خود بھی اس نہایت ضروری مسئلے پر پوری توجہ دونگا۔ جس کا یہی بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ ہندوستانیوں سے [illegible] برطانیہ میں ہندوستان کی جو پوزیشن ہے۔ [illegible] بڑا اثر پڑتا ہے۔ میں خود بھی خوش قسمتی سے ان [illegible] کانفرنس یا شاہی مجلس جنگ میں ان تمام لوگوں [illegible] ملا ہوں۔ جو ملک معظم کے مقبوضات کی طرف سے نمائندے بن کر آئے تھے۔ وہ ایسے مدبر ہیں جو معقول باتوں پر [illegible] کہ خیالات سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ لوگ ہندوستانیوں کی معروضات پر پوری پوری توجہ دینگے۔ کیونکہ وہ [illegible] اپنی ذمہ داریاں بھی بھول نہیں ہیں۔ جو ان پر ان ملک اور اہل ملک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں۔ اور میرے لئے یہ بات بہت ہی خوش کن ہے کہ وہ لوگ کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے [illegible]

لینگے۔ اور ان مسائل کو زیر بحث لائینگے۔ ایسے اجلاس ہمیشہ کے لئے امید اور اعتماد کا باعث ہوئے ہیں۔

اندرونی معاملات

جب سے میں ہندوستان میں آیا ہوں۔ ہندوستان کے اندرونی معاملات کی طرف متواتر توجہ دے رہا ہوں۔ میری اور میرے رفقا کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسی پولیٹیکل حالت پیدا ہو جائے۔ جو زیادہ پرامن اور زیادہ خوشگوار ہو۔ اور جو باہمی سمجھوتہ۔ باہمی ادب و لحاظ باہمی ہمدردی اور قومی مساوات پر مبنی ہو۔ اور میں آپ سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں۔ کہ غلطیوں کو بے جا فخر کے ساتھ اہمیت نہیں ہونی چاہیئے اور نہ فرضی رعب کو قائم رکھنے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ اور میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک مجرم کو بلا خوف اور بلا رو رعایت سزا دینی چاہیئے۔ انگریز ہو یا ہندوستانی ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ صبر اور درگذر اور عزم، جو کہ استحکام امن رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اور امن پسند رعایا [illegible] رعایا کی حفاظت کرنے کے ذریعہ ہندوستان میں [illegible] اور حکام کے درمیان بہتر تعلقات پیدا کئے جا سکیں۔

برطانوی افسروں کا سلوک ہندوستانیوں سے

آپ کے ایڈریس کے مضمون کے متعلق ایک بات میں ضرور کہوں گا۔ اور اسلئے کہ آپ نے انگریز افسروں کے سلوک کا ذکر کیا [illegible] جو وہ ہندوستانیوں سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں [illegible] سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد سول [illegible] عہدہ داروں) سے ہے۔ تو میرا یقین ہے کہ [illegible] اس قسم کے شکایات ہوتی ہیں۔ لیکن دانستہ نہیں کی [illegible] فیصلہ کرتے وقت ہم سب غلطی کر سکتے ہیں لیکن [illegible] بے بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ کہ برطانوی عہدیدار [illegible] ہندوستانی سے متعلق قومی برتری ظاہر کرنے کی [illegible] ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ آپ نے یہی بات [illegible] لیکن چونکہ آپ کے الفاظ کے یہ معنے لئے جا سکتے [illegible] اسلئے میں بغیر ریمارک کرنے کے ان سے نہیں [illegible] پاس جو دور دراز کے صوبوں کے افسروں کے

کاموں کے متعلق رپورٹیں آئی ہیں۔ انکو میں بڑے غور سے مطالعہ کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ شملہ اور دہلی دونو جگہ ہم اپنے بہت سے عہدے داروں سے دور رہتے ہیں۔ لیکن اب تک جو میرا تجربہ ہے۔ میں نے یہی دیکھا ہے جس طور پر میں اس دیکھ بھال کو نہایت غور کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کہ وہ بھی جو ملک معظم اور ہندوستان کے خادم ہیں اپنے اپنے ضلع پر حکومت کرنے میں اپنی ذمہ داری کو خوب پہچانتے ہیں۔ اور اپنے اندر فرض شناسی کا اعلیٰ احساس رکھتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ دیانتداری اور انصاف سے کام کریں۔ پس اگر آپ کی مراد برطانوی قومی افسروں سے ہے۔ جنھوں نے کہ آپکا بھروسہ حاصل کیا ہے۔ تو پھر بھی میں آپکا مطلب نہیں سمجھا یہاں شملے میں جو نوٹس انہوں کے افسران کو اپیل اور ان کے ماتحت دیگر ملازمتی افسر ہیں۔ دوران ملاقات میں ان سے خاص طور سے دریافت کیا چاہتا ہوں۔ کہ آیا یہ بات واقعی سچ ہے کہ برطانوی افسر ہندوستانیوں پر بیجا نسلی امتیاز قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو میرے تخیال میں وہ مجھے یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ میں یہ باتیں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ جو بات آپ کی طرف سے ایڈریس میں بیان ہوئی ہے۔ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ مگر ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہ کیجئے ہم لوگ جو شملے میں رہتے ہیں یا دور دراز اضلاع میں حکومت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ انسانی فیصلہ بات میں غلطی ہو جاتی ہے جو کچھ ہم کر سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بادشاہ معظم اور ہندوستان کے متعلق اپنے فرض کو اعلیٰ ترین خواہش کے ساتھ اپنی عزت اور ضمیر کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں

ہندوستان کا سفر عظیم

آخر میں میں آپ کا بہت شکر گذار ہوں۔ کہ آپ نے لیڈی ریڈنگ کو جو ان دنوں اپنے فرائض کی ادائگی میں بڑھتا ہوا اطمینان اور خوشی پاتی ہیں۔ دلی مبارکباد اور دعا دی ہے اپنے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے مدد کے وعدہ سے میری ہمت افزائی ہوئی ہے۔

ہندوستان سلطنت جمہوری اور برٹش امپائر میں دوسرے ممالک میں مساوات کے عظیم الشان بحری سفر پر نکلا ہے۔ میں اپنے دل سے اس کی کامیابی چاہتا ہوں۔ مجھے یہ فخر ہے۔ کہ شہنشاہ معظم نے اس جہاز کے چلانے اور حفاظت کے ساتھ ٹھیک ٹھیک منزل پر پہنچانے کا بھاری کام ایک وقت کے لئے میرے سپرد کیا ہے۔ لیکن کپتان جہاز جو جہاز کے چلانے والا ہے یقیناً ان مسافروں کی دلی اور مستعدانہ مدد کے جو جہاز پر سوار ہوں۔ خواہ وہ جہاز کے اعلیٰ و ادنیٰ کارکنان ہوں یا مسافر۔ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور معزز حاضرین مجھے یقین ہے۔ کہ یہ امداد مجھے آپ کی طرف سے ضرور ملیگی۔ خواہ کسی حیثیت میں آپکو اس مدد کے لئے بلایا جائے۔ میں آپ کی طرف سے وفادارانہ جذبات کے اظہار پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیز اس بات کا بھی شکر گذار ہوں۔ جو آپ نے یہ اظہار کیا ہے۔ کہ ہر ضرورت کے وقت آپ سب پر اعتماد کیا جا سکتا ہے +

اب ظفر علیخان کی سرکار سے معافی

زمیندار کے دور اول میں مسٹر ظفر علیخان نے ولولہ خیزی کی گرمی پیدا کرکے ایک طوفان مچایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ضمانتیں اور پریس ضبط ہوئے۔ مسٹر موصوف کو نظر بند ہونا پڑا۔ اس سے نجات نہ دیکھ کر آپنے گورنمنٹ پنجاب سے معافی لے لی۔ اس سے آپ شورش پسندوں کی نگاہ میں جتنے باوقار تھے۔ اُتنے ہی ذلیل ہو گئے۔ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو قائم کرنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔ مگر بات نہ بنی آخر اسی میدان میں جس سے توبہ کرکے نکلے تھے۔ کود پڑے۔ گورنمنٹ نے پھر پکڑا۔ اور نظر بندی کی بجائے جیل خانے میں بھیجدیا

یہ بات قابل تعریف ہے۔ کہ جس بات کو انسان حق سمجھے اسکی خاطر ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہے۔ ایسے انسان جس مقصد و مدعا کو لیکر کھڑے ہوں اسے ان کی ذات پر فخر ہو سکتا ہے۔ لیکن جو لوگ محض نام و نمود یا دنیاوی لوٹ کھسوٹ کے لئے دھوکہ بازی کرتے اور ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ہوتے ہیں۔ وہ جس تحریک کے ساتھ بھی ہوں۔ اس کے لئے کلنک کا ٹیکا ہوتے ہیں۔

مسٹر ظفر علی جس دھوم دھام سے جیل میں گئے۔ اُسنے اگرچہ ان کے گذشتہ رویہ کو بھلا نہ دیا۔ لیکن اسپر پردہ ضرور ڈالدیا۔ مگر ان کے خلف الصدق مسٹر اختر علی نے آبائی تقلید کرتے ہوئے اسے چاک کر دیا ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار اور ویش نے یہ راز طشت از بام کیا ہے کہ گورنمنٹ زمیندار کے بعض مضامین کی وجہ سے مسٹر اختر علی پر مقدمہ چلانے لگی تھی۔ کہ وہ لالہ ہرکشن لال کی وساطت سے سرجان مینارڈ پریذیڈنٹ پنجاب کونسل سے شملہ جا کر ملے۔ اور آپ سے تحریک کرائی۔ جس کے باعث مقدمہ سے گلو خلاصی ہوئی۔ یہ خبر نہایت وثوق کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق زمیندار کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تردید کرے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مشہور ہے۔ کہ مسٹر اختر علی خان نے شملہ جا کر نہ صرف اپنے اوپر سے مقدمہ ٹلانے کے لئے حکام کی منت خوشامد کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے زمیندار کے رویہ کی نسبت اطمینان دلایا ہے۔ بلکہ مسٹر ظفر علیخاں کی رہائی کے لئے بھی درخواست کی ہے۔ اور اس کے علاوہ منٹگمری جیل میں جا کر اپنے والد سے آزادانہ ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ جن کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مسٹر ظفر نے اسبات کا اطمینان ہو جانے پر کہ ان کی معافی منظور ہو جائیگی۔ علی برادران کی تقلید میں معافی مانگنی منظور کر لی ہے۔

اگر یہ بھی درست ہے۔ تو حال ہم مسٹر ظفر علی کی رہائی کی خبر سننے کے منتظر ہیں۔ وہاں اسبات پر بھی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس صورت میں وہ قید خانہ سے کچھ کھو کر نکلینگے۔ نہ کہ کچھ حاصل کر کے۔

اشتہار

ایک ضروری اعلان

قادیان میں سکنی زمین لینے والے توجہ فرماویں

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل وہ احباب جو قادیان میں سکنی زمین لینا چاہتے ہیں۔ ان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ چونکہ اب بفضلہ تعالیٰ قادیان کی آبادی بہت ترقی کر رہی ہے۔ اسلئے اس بات کی مستقل ضرورت پیش آرہی ہے کہ نئی آبادی کے متعلق ایک کمیٹی بنا دیجائے جو نئی آبادی کا نقشہ سڑکوں اور گلیوں کی تقسیم بازاروں اور چوکوں کا تعین مساجد اور مدرسوں کی جگہ کا تقرر نالیوں اور ان کے بہاؤ کا فیصلہ کریں۔ اور اپنی زیر نگرانی نئی آبادی کو چلائیں۔ اب تک یہ کام سرسری طور پر ہماری معرفت ہو رہا ہے لیکن کام چونکہ بہت بڑھ گیا ہے اور پیچیدہ ہو رہا ہے۔ اسلئے ایک سب کمیٹی کا بنایا جانا نہایت ضروری ہے اس کمیٹی میں ایک اوورسیر ایک ڈاکٹر اور ایک تجارت پیشہ صاحب بھی ہونگے اسلئے ضروری ہے کہ اب ایک موقعہ تک جب تک ان تمام امور کا تصفیہ ہو جاوے۔ آیندہ فروخت اراضی کا کام روک دیا جاوے۔ لیکن چونکہ کچھ زمین جس کا نقشہ تجویز ہو چکا ہے۔ ابھی قابل فروخت باقی ہے۔ اور بعض احباب بہت جلد زمین خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد اپنی درخواستیں معہ رقبہ مطلوبہ وقیمت ارسال فرماویں۔ اس موجودہ رقبہ کے ختم ہو جانے کے بعد جب تک نیا انتظام قائم نہ ہو جاوے۔ زمین نہیں مل سکیگی۔ نیز یہ یاد رکھیں۔ کہ محض درخواست پر زمین نامزد نہیں کی جا سکتی۔ پوری قیمت ساتھ آنی چاہیئے۔ قیمت محلہ دار الفضل میں ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔ اندرون محلہ اور پندرہ روپیہ فی مرلہ بر لب سڑک کلاں جو موضع کھارہ کو جاتی ہے۔ اور اگر کسی صاحب نے سالم کا سالم کھیت لینا ہو اور اپنی مرضی کے مطابق راستے چھوڑنے ہوں تو دس روپیہ فی مرلہ قیمت ہوگی۔ محلہ دار الرحمت میں ہندو سٹور کے پاس یعنی قادیان کی آبادی کے بالکل قریب حسب موقعہ فی مرلہ ۳۰ عہ و ۲۵ عہ و ۱۷ عہ۔

دوم وہ احباب۔ جو زمین لینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے پوری قیمت ادا نہیں کی۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اور بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے۔ کوئی ٹکڑا کسی صاحب کیلئے روکا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس سے شکایت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ زمین لینا چاہتے ہیں تو فوراً اپنی بقیہ قیمت ادا فرماویں۔ ورنہ وہ مطلع رہیں کہ آج کی تاریخ یعنی ۲۸ جون ۱۹۲۱ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہیگا۔ اور زمین دوسرے درخواست کنندگان کو دیدی جائیگی۔ براہ مہربانی اس قاعدہ سے کوئی صاحب اپنے آپ کو مستثنیٰ تصور نہ فرماویں۔

سوم وہ احباب جو زمین لے چکے ہیں۔ اور قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے وہاں مکان نہیں بنایا۔ ان کی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ ان کا زمین خرید کر مکان نہ بنانا کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اوّل۔ دور دور مکانات ہونے کیوجہ سے یعنی اسوجہ سے کہ درمیان میں جگہ خالی رہتی ہے۔ اور الگ الگ مکان بنا رکھے ہیں۔ آئے دن چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور منتشر آبادی کیوجہ سے حفاظت کا انتظام بھی مشکل ہو رہا ہے۔ دوسرے جب کوئی نیا مکان بنتا ہے۔ تو چونکہ اس کی جگہ کے تعین کیلئے دور سے نشان نکالکر لانا پڑتا ہے۔ اسلئے بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے اور سارا نقشہ خراب ہو جاتا ہے۔ سوم موجودہ صورت منظر کے لحاظ سے بھی نہایت بدنما ہے۔ اسلئے ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنی خالی زمینوں میں جلد مکانات تعمیر کروائیں۔ اخراجات تعمیر دن بدن گراں ہو رہے ہیں۔ اور اگر کچھ توقف ہو۔ تو کم از کم اتنا تو فوراً کرا دیا جائے کہ اپنی جگہ کی چار دیواری کروا دی جائے اور اس کے بعد جلد مکان بنوا لیا جاوے۔ ورنہ نظارت امور عامہ کو انتظامی طور پر اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ موجودہ صورت بہت تکلیف دہ ہے۔ اور آیندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرمالیں کہ صرف ان احباب کو زمین دیجاویگی جنہوں نے جلد مکان تعمیر کرانا ہو *

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

تلک سوراجیہ فنڈ ۵۵ لاکھ سے زیادہ ہوگیا بمبئی ۳۰ جون۔ اطلاع ہے کہ آج ۴ بجے دن تک تلک سوراجیہ فنڈ میں کل ۵۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ مسٹر گاندھی اور آپ کے ساتھیوں کو یقین کے ساتھ امید ہے۔ کہ جب ضلع وار صوبوں کی کانگریس کمیٹیوں کی قطعی رپورٹیں وصول ہونگی۔ تو فنڈ پورا ایک کروڑ روپیہ ہو جائیگا

ہند میں سونے کی پیداوار اس ماہ میں جو سونا ہندوستان کی مختلف کانوں سے [illegible] ٹکسال میں پہنچا ہے۔ اس کی تخمینی قیمت ۱۱ لاکھ [illegible] ۵۴۵ روپے بارہ آنے سات پائی ہے

ایک لڑکی کی پچاس روپے میں علی پور عدالت کی [illegible] میں ایک مقدمہ کی تفصیلات [illegible] ہیں۔ ایک مسلمان چچا اور چچی نے پچاس روپیہ میں اپنی بھتیجی کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا جو چکلہ کے لئے لڑکیوں کی خرید و فروخت کرتا ہے۔ اس شخص نے لڑکی کو بدچلنی پر مجبور کیا۔ لڑکی کے راضی نہ ہونے پر اسے مارا پیٹا۔ اس کے بال کاٹ ڈالے۔ لڑکی کا چچا اور چچی ماخوذ ہیں۔ نیز خریدنے والے پر بھی مقدمہ چلایا جانے والا ہے

سیلاب سے ریلوے حادثہ ۲۵ جون کو تین بجے صبح کے وقت دہلی اور مراد آباد کے درمیان ریلوے لائن سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔ امروہہ اور چاند پور اسٹیشنوں کے درمیان بیسویں میل پر نمبر [illegible] پسنجر ٹرین پٹڑی سے اتر گئی۔ اور انجن معہ چار گاڑیوں کے پانی میں چلا گیا۔ اس حادثہ میں ۲۰ مسافر گم ہو گئے ہیں۔ [illegible] کو خفیف ضربات پہنچی ہیں۔

انڈی پنڈنٹ پر لائبل کا فیصلہ انڈی پنڈنٹ۔ الہ آباد کے سابق ایڈیٹر سید حسین کے خلاف مسٹر بی۔ سی۔ بالی والا نے ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ اسمیں ایڈیٹر مذکور کو ساڑھے سات ہزار روپیہ ادا کرنے کی سزا دیگئی ہے

اموات طاعون شملہ ۲۸ جون۔ ساری ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۱۱ جون میں پلیگ کی ۱۶۶ وارداتیں اور ۱۳۱ موتیں ہوئیں۔ پنجاب میں صرف دو موتیں واقع ہوئیں

ایرانی سفیر ہندوستان میں نواب بصیر الملک سفیر اعلیٰ ایک ہفتہ کے دورہ کے واسطے شملہ پہنچ گئے۔ جہاں آپ [illegible] کے مہمان ہونگے

شادیوں کے اندراج گورنمنٹ پنجاب کی رائے ہے کہ شادیوں کے اندراج کو اگر لازمی [illegible] جائے۔ تو یہ بھی [illegible]

مجلس وضع قوانین پنجاب کا اجلاس ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵ جولائی کو بروز شنبہ کونسل کا اجلاس ہو۔ کونسل کا اجلاس کونسل چیمبر لاہور میں اس تاریخ کو ۱۱ بجے صبح سے شروع ہوگا

مولوی ظفر اللہ اور صوفی اقبال احمد کی معافی ضبط شملہ ۲۷ جون۔ گورنمنٹ پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پانی پت کے مولوی ظفر اللہ اور صوفی اقبال احمد کی جو ۱۹۱۵ء میں [illegible] بجرم بغاوت سزایاب ہوئے تھے۔ معاملہ زمین کی جو معافی تھی۔ وہ ضبط کر لی گئی ہے

ایک ریاست میں ترک موالات کا داخلہ بند کلکتہ ۲۳ جون۔ [illegible] ریاست کیونجھر (اڑیسہ) نے حکم جاری کیا ہے کہ اس ریاست میں کوئی تارک موالات داخل نہ ہو۔ جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اسپر مقدمہ چلایا جائیگا

انگورہ کے متعلق برطانیہ کا رویہ شملہ ۲۶ جون۔ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ یا اتحادی گورنمنٹیں روپیہ یا سامان جنگ سے یونانیوں کو مدد دے رہی ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے کھلم کھلا برسر جنگ ہے

فجی میں ہندوستانیوں کی تحقیق کیلئے کمیٹی شملہ ۲۶ جون۔ حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو جزائر فجی جائیگی تاکہ فجی کی جانب ہندوستانی تارکان وطن کے جانے کی اسکیموں کی عام مناسبت کی جانچ کرے۔ نیز دریافت کرے کہ اسوقت جو ہندوستانی وہاں موجود ہیں۔ انکی حالت کیسی ہے۔ ان کی بے چینی کے اسباب کیا ہیں اور مشورہ دیگی کہ تمام حالات کو دیکھ کر فجی میں ہندوستانی تارکان وطن کا جانا مناسب ہے یا نہیں

سردار سرودل سنگھ کو پانچ سال قید کالاپانی سردار سرودل سنگھ کویشر کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ سردار صاحب کو پانچ سال کی جلاوطنی کی سزا دیگئی ہے

پریس ایکٹ منسوخ کمیٹی پریس ایکٹ نے اپنا کام ختم کر کے رپورٹ لکھدی ہے۔ جو تمام ممبران کی متفقہ رائے سے تیار کیگئی ہے۔ پریس ایکٹ منسوخ کیا گیا ہے۔ کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انمیں اخبارات کی نکتہ چینی کے متعلق ہندوستانی والیان ریاست کو کوئی خاص مراعات نہیں دی گئیں۔ آئندہ اخبارات پر ایڈیٹر کا نام شائع کرنا لازمی ہو گا۔ ممنوعہ پمفلٹ اور دیگر زہر آلود لٹریچر سی کسٹمز ایکٹ اور پوسٹ آفس ایکٹ کی زد میں آئینگے۔ آئندہ پریس ضبط نہیں کیا جائیگا

ایک پارسی کا تین لاکھ بمبئی ۲۸ جون۔ مسٹر اردشیر گودرج نے جو آہنی صندوقوں کے کارخانے [illegible] کے مالک ہیں۔ تلک سوراج فنڈ کے لئے تین لاکھ روپیہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر کچلو کو تنبیہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ڈیرہ دون اور دیگر مقامات صوبہائے متحدہ میں جو تقریریں کی تھیں۔ انکی نسبت گورنمنٹ مذکور نے پنجاب گورنمنٹ کے توسط سے ان کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اس قسم کی تقریروں کا اعادہ صوبہائے متحدہ میں کیا۔ تو ان پر گذشتہ تقریروں کی بناء پر مقدمہ چلایا جائیگا

اسلام ترک کرنے پر شادی فسخ نہ ہو پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں چودہری محمد امین یہ قرارداد پیش کرینگے کہ ایک ایسا قانون نافذ کیا جائے کہ کسی مسلمان عورت کے مذہب اسلام ترک کرنے پر اس کی شادی فسخ

ممالک غیر کی خبریں

لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ میں اتفاق رائے لنڈن ۱۹ جون۔ اطالوی وزیراعظم کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد دول اتحادی کی طرف سے یونان کو وہ شرائط روانہ کئے گئے جو ایم برائنڈ اور لارڈ کرزن نے باہمی اتفاق رائے سے طے کئے ہیں۔ اور جن کی بنا پر دول متحدہ یونان اور ترکی کے درمیان مصالحت کرانا چاہتے ہیں۔ اگر یونان [illegible] منظور ہوا۔ تو انکو ان شرائط سے مطلع کیا جائیگا۔ اور [illegible] ترکوں سے گفتگو کی جائے گی بالمشافہ [illegible] میں بھی لارڈ کرزن اور ایم برائنڈ میں اتفاق [illegible] ہو گیا ۔

اگر یونان نے ترکی علاقوں کو خالی نہ کیا لنڈن ۲۰ جون۔ روما کا ایک برقی پیام مظہر ہے۔ کہ [illegible] نے پیرس میں ایک ملاقات کے دوران میں مسائل مشرقیہ کے تصفیہ کے متعلق کہا کہ اگر یونان نے ترکی کے ان علاقوں کو خالی نہ کیا۔ جن پر وہ ناجائز طور پر قابض ہے تو ترکی اتحادیوں کی مداخلت کو تسلیم نہیں کریگی ۔

حکومت یونان کی ضد لنڈن ۲۱ جون۔ اخبار "ڈیلی میل" کو ایتھنز سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یونان ایسی تجویز کو نامنظور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جو اس قریب الوقوع جنگی کارروائی کو معرض التوا میں ڈالنے کا موجب ہو۔ جو مشرق قریب میں امن قائم کرنے کا تنہا فوری اور زبردست ذریعہ ہے ۔

آئرلینڈ کے متعلق انگریزی بولنے والوں کی خواہش لنڈن ۲۱ جون۔ بادشاہ سلامت مع بیگم صاحبہ جس وقت بلفاسٹ پہنچے ہیں۔ تو ان کا بہت پرجوش استقبال کیا گیا۔ بادشاہ سلامت نے تقریر میں کہا کہ انگریزی بولنے والی دنیا کی دلی خواہش ہے کہ مسئلہ آئرلینڈ تسلی بخش صورت میں طے ہو جائے آئرلینڈ

والوں کو آزاد جماعتوں کے ساتھ [illegible] پر سلطنت کا انحصار ہے۔ وزراء [illegible] سوالات کی صورت میں مل کر کام کرنا چاہیئے ۔

کشتیوں پر آئرلینڈ کا جھنڈا نیویارک ۱۸ جون۔ "ٹریبیون" نے ایک سن فین افسر کا بیان نقل کیا ہے۔ کہ وہ آبدوز کشتیاں جو امریکہ اور آئرلینڈ کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ ان پر آئرلینڈ کا جھنڈا ہے۔ ڈی ویلرا صدر جمہوریہ آئرلینڈ اور دیگر سن فین لیڈر انہیں کے ذریعہ آتے جاتے ہیں۔

قلعہ برنارڈ پر آتشزدگی لنڈن ۲۱ جون۔ [illegible] کی جائے قیام قلعہ برنارڈ کو گذشتہ رات مسلح آدمیوں نے آگ لگا دی۔ جو بالکل جل گیا۔ [illegible] اغوا کئے گئے۔ اب پتہ نہیں کہ کہاں ہیں۔

ایک ریل گاڑی کی تباہی لنڈن ۲۴ جون۔ بلفاسٹ سے ڈبلن کی طرف جو ریل گاڑی جا رہی تھی۔ اس کے پٹڑی سے اتر جانے سے بہت سے سپاہی اور گھوڑے زخمی ہوئے۔ یہ گاڑی بلفاسٹ سے ان سپاہیوں کو لا رہی تھی جو پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر وہاں موجود تھی فوج کی جو کمپنی تباہ ہوئی ہے۔ وہ بلفاسٹ میں اعلیٰ حضرت کے جلوس کے ہمراہ تھی۔

نقصان جان بعد کا پیام مظہر ہے کہ چار سپاہی ہلاک اور تیرہ زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حادثہ ایک سرنگ کے پھٹنے سے وقوع ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدہ پردازوں نے پہلے ریل کی پٹڑی کو بیکار کر دیا تھا۔ اور دونوں لائنوں کے درمیان بم کے گولے رکھے ہوئے تھے ۔

زخمی گھوڑے لنڈن ۲۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس حادثہ میں تقریباً ایک سو چار گھوڑے زخمی ہوئے۔ جنمیں سے اکثر کو بعد میں گولی کا نشانہ بنا دینا پڑا۔

کردستان حکومت برطانیہ کا منشاء کردستان میں انگریزوں کی تعداد کو کم کر دینے کا ہے

چنانچہ [illegible] کمشنر نے تجویز کیا ہے کہ ایک [illegible] چھ فوجی کمانڈر نیز تین اعلیٰ اور اکتالیس ادنیٰ افسر کم کئے جائیں ۔

مصر کی نیابت لنڈن ۲۳ جون۔ قاہرہ کی عدالت کے صدر نیز دیگر ججوں نے اعلان کیا ہے کہ ہمیں عدلی پاشا اور سرکاری وفد پر پورا پورا اعتماد ہے۔ رشید پاشا بھی وفد میں شامل ہونے کے لئے لنڈن گئے ہیں۔

زاغلول پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مصر کی [illegible] حکومت کا اعتبار کھو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں صرف انگلستان کے مقابلہ کے لئے کمربستہ ہونا چاہیئے ۔

پرانے سکوں کا خزانہ [illegible] ۲۳ جون۔ طہران [illegible] قزوین کی [illegible] ہیں۔ جو روس کی [illegible] کے پاس ایک [illegible] مظفر الدین شاہ کے زمانہ کا [illegible] وہ بہت ہی کام کے [illegible] ۱۳۲۰ بھی لکھا ہوا ہے ۔

فلسطین میں انکشافات یروشلم ۲۰ جون۔ عسقلان میں کھدائی سے [illegible] کے زمانہ کے ایک اعتکاف خانہ کا پتہ لگا ہے۔ جس میں [illegible] کا ایک عظیم الشان مجسمہ بھی پایا گیا ہے ۔

آئرلینڈ کا مسودہ ہوم رول لنڈن ۱۸ جون۔ [illegible] لارڈوں میں ۴۷ کے مقابلہ میں ۲۲ ووٹوں سے لارڈ [illegible] کی یہ تجویز منظور کر دی ہے کہ آئرلینڈ کے مسودہ ہوم رول میں کچھ ترامیم کی جائیں اور سن فائنروں کے ساتھ [illegible] جاری کیا جائے۔

شاہ یونان کا دورہ میدان جنگ سمرنا کا تار ہے کہ شاہ یونان نے میدان جنگ کا دورہ دو ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے

برہما پر لارڈ سڈنہم کا خیال لنڈن ۲۲ جون۔ لارڈ سڈنہم نے ہاؤس آف لارڈز میں اعلان کیا ہے کہ برہما اس قابل نہیں کہ اس پر قانون اصلاحات ہند کا اطلاق کیا جائے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین
مدینۃ المسیح۔ نامہ لنڈن صہ ۱
اخبار احمدیہ صہ ۲
الفضل کا سال گذشتہ صہ ۲
ایک یورپین مسیحی عورت کا اعتراف قرآن [illegible]
کیا وکیل لیڈر کا نام [illegible]
ہمارے تبلیغ کا مسئلہ [illegible]
سلاطین کے دورے صہ ۹
اشتہارات صہ [illegible]
خبریں صہ ۱۱-۱۲

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

نمبر ۲ | مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۳۰ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب روزانہ درس قرآن کریم بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں دیتے ہیں۔ مسجد نور میں مرزا برکت علی صاحب [illegible] کو سبقاً قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔

قبل ازیں مہمان خانہ میں کنواں لگوایا جا چکا ہے۔ جس سے مہمانوں کو بہت آرام پہنچ رہا ہے۔ اب لنگر خانہ کے احاطہ میں کنواں کھدوایا جا رہا ہے۔ تاکہ وہاں جس قدر پانی کی ضرورت ہے۔ وہ باسانی حاصل کیا جا سکے۔

نامۂ لنڈن

دو نئے احمدی

ایک معزز برہمن کا قبول اسلام

ہندوستانی احمدی لنڈن میں۔

ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت انگلستان کو ہر طرح سے کامیابی و ترقی ہوئی۔ ان دنوں یہاں ہندوستانی احمدیوں کی تعداد اسقدر ہے کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ہم سب ۱۳ اکٹھے ہیں جنہیں کر میاں کرم دین کے والد [illegible] آپ لوگ واقف ہیں۔ جو بغیر کسی قسم کے سرو سامان کے انگلستان پہنچ گئے تھے دو ماہ کے قریب ہمارے پاس ٹھہرے۔ اس کے بعد ایک ہندوستانی دوست جو لنڈن میں قریباً بیس سال سے رہتے ہیں۔ اور قاضی عبد اللہ صاحب کے زمانہ میں احمدی ہوئے۔ ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اور انکی مدد اور ہدایت کے ماتحت کام شروع کر دیا ہے۔ جس سے اتنا کما لیتے ہیں کہ ان کی گذارہ اچھی طرح چل جاتا ہے۔ ویرزقہ من حیث لا یحتسب کا نظارہ ہے۔

شمشاد علی خان صاحب جو نئی سی احمدیت کا نمونہ ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ وہ اپنے جس مقصد کے لئے انہوں نے سفر انگلستان کیا تھا اسمیں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اور متعدد ہندوستانیوں میں سے ڈپٹی کمشنری کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ بظاہر کوئی صورت نظر

نتیجہ [illegible]

مکرمی محمد حسین صاحب بیرسٹر نے بھی آخری امتحان بیرسٹری کا پورا کر لیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم میاں نظام [illegible] پر خاص فضل کیا ہے۔ یہ دونوں صاحب اکٹھے [illegible] رہتے ہیں۔ وہ تحریری کام میں میری مدد کرتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے غربت میں وطن کا لطف رہتا ہے۔

اس کے علاوہ میاں عبد الرحیم خان صاحب خالد اور چودہری [illegible] صاحب نے اپنے [illegible] مشغول ہیں۔ اور بیرسٹری کے بعض امتحان [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] عبد الرحیم [illegible] صاحب اور [illegible] الرشید [illegible] رہتے ہیں۔ ان دونوں [illegible] کی صحبت سے [illegible] کے حاصل [illegible] اور عبادت میں [illegible] فاصلے پر [illegible] ہیں۔ اور خطوط [illegible] کی خیریت کی [illegible] احباب ان کی کامیابی اور عافیت کے لئے دعا کریں۔

نو احمدی

[illegible] نئے دوست احمدی جماعت میں داخل ہوئے۔ [illegible] اس سے پہلے [illegible] اسلامی حالات [illegible] احمدی مبلغین کے لیکچروں سے [illegible] انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا ہے۔ [illegible] صاحب ڈاکٹر [illegible] سلیمان ہیں۔ جن کا [illegible] احمدی مبلغین کے ساتھ تعلق تھا۔ لیکن [illegible] باقاعدہ احمدی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ ماہ جولائی [illegible] ان کا آخری امتحان ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ڈاکٹر صاحب [illegible] قوم سے ہیں۔ اصل وطن کیپ ٹاؤن ہے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ نیروبی افریقہ میں پریکٹس کریں۔ غالباً ماہ اگست میں لندن سے روانہ ہو جائیں گے۔

ہندو قوم اور اسلام

از [illegible] محمد یوسف

لولا ان تفندون (الآیۃ) و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین ۔ ہندو اور سکھ قوم میں سے جو لوگ مذہب اسلام میں داخل ہو چکے ہیں ان لوگوں کی صداقت و شرافت سے تمام احمدی احباب خوب واقف ہیں۔ یہ ایک نیک شگون ہے جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندو قوم عنقریب مسلمان ہونے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو بت پرستی سے جو غلامی اور ذلت کا موجب ہے۔ آزاد کرنے والا ہے۔ برادرم محمد امین صاحب بیرسٹر کے بعد انگلستان میں خالد بینرجی جو ایک نہایت ہی ہوشیار اور شریف بنگالی برہمن ہیں۔ مسلمان ہوئے ہیں۔ ایسے تعلیم یافتہ شریف اور خوشحال لوگوں کا بغیر کسی قسم کی غرض کے اسلام قبول کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اب [illegible] کا [illegible] ہندوستان کے متعلق کیا ہے ممکن ہو کہ [illegible] ہمیں اس زندگی میں ہند کے مسلم ہو جانے کا نظارہ دکھلا دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جو [illegible] میں بھیجا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ عرب عجم ترک تاتار اسلام کی خدمت کر چکے۔ اب پنجاب اور ہند کی باری ہے۔ اور ہندو قوم کے دل خاص طور پر اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ہندو قوم کے بعض خاص لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اور ان لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر ہندو قوم کے سامنے فوائد اسلام عقلمندی اور محبت کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آئندہ بیس سال کے اندر اندر ان کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہو جائے۔ ہندو ایک شریف اور بہادر قوم ہے ان لوگوں میں وفاداری اور محبت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور واقعی ان لوگوں نے بتوں کی اسقدر وفاداری کی کہ حیرت ہوتی ہے۔ جب اس قوم نے بتوں کی اسقدر وفاداری کی ہے تو اگر حقیقی خدا ان پر ظاہر ہو گا۔ تو کیا کچھ نہ کر دکھائیں گے یہ باتیں میں نے [illegible] تجربہ اور بہت سوچ بچار کے بعد لکھی ہیں۔ احمدی

اخبار احمدیہ

ادائگی قرضہ کی تجویز

برادرم عبد العزیز صاحب [illegible] ٹرانسپورٹ کمپنی ۱۱۵ بریگیڈ ۵۳ ڈویژن ۱۸ میسوپوٹامیہ سے صدر انجمن کے قرضہ کی ادائگی کی یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی ایک ایک روپیہ اس مد میں دے۔ جو چندہ عام سے الگ ہونا چاہئے تاکہ اس آمد پر اثر نہ پڑے۔ اور خود پانچ روپے اس میں بھیجے ہیں۔

درخواست دعا

جو احباب چاہتے ہیں کہ ان کی دعائیں [illegible] وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث دعوة المرء المسلم لاخیه بظهر الغیب مستجابة عند راسه ملك موكل كلما دعا لاخیه بخیر قال الملك الموكل به آمین ولك بمثل کو مد نظر رکھتے ہوئے عاجز کے والد سید حاجی احمد علی [illegible] کی صحت کے لئے جو کہ بعارضہ [illegible] سخت بیمار ہیں دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

خاکسار عبد الحکیم [illegible] متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

میں کچھ دنوں سے بیکار ہو گیا ہوں۔ نیز بہت بیمار بھی ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے اور ذریعہ معاش کی صورت پیدا ہو جائے۔

خاکسار عبد الرحمن [illegible] احمدی [illegible] کلکتہ

خدا تعالیٰ میری مشکلات اور بیماریوں کو دور فرماتے ہوئے کامیابیوں کے دروازے کھول دے۔

خاکسار سراج الحق مختار خان بہادر خلیفہ صاحب پٹیالہ

نماز جنازہ

مسماة سیدی بی بی والدہ چودہری الٰہی بخش صاحب ذیلدار و چودہری احمد الدین صاحب رائے پور تحصیل ظفروال فوت ہو گئیں احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

مرزا احمد بیگ برانچ پوسٹ ماسٹر خانپور سیداں

مسمی جھنگا احمدی ساکنہ [illegible] بروز جمعرات ۲۷ شوال ۱۳۳۹ کو فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

نظام الدین سکرٹری انجمن [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۷ - جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

الفضل کا سال گذشتہ

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے [illegible] بوجہ سے الفضل کی آٹھویں جلد ختم ہو کر نویں کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "الفضل" نے سال گذشتہ میں جو کچھ کیا اسے مختصر طور پر احباب کرام کے سامنے پیش کیا جائے ۔

"الفضل" نے اس سال حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ اور مختلف تقریریں شائع کر کے جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے بہت کچھ سامان مہیا کیا۔ علاوہ ازیں خاص طور پر اسی سال حضور کی ڈائری مرتب کر کے شائع کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ جسے احباب نے بہت پسند فرمایا اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے ڈائری کا سلسلہ متواتر جاری نہ رہ سکا۔ لیکن ہم ناظرین کرام کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آیندہ خاکسار "الفضل" اپنی طرف سے اس کی تیاری میں پوری کوشش اور سعی سے کام لیگا۔ و باللہ التوفیق ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے دو زبردست مضامین کا سلسلہ جاری رہا جنمیں سے ایک تو خواجہ عباد اللہ صاحب اختر امرتسری کے اس مضمون کے متعلق تھا۔ جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ایک مکتوب پر معترضانہ حیثیت سے لکھا تھا۔ اور دوسرا پروفیسر رام دیو صاحب آریہ کے متعلق تھا جنھوں نے اپنی ایک تقریر میں اسلام پر اعتراض کئے تھے۔ خواجہ صاحب نے تو افسوس ہے۔ کہ اصل مسئلہ کو چھوڑ کر غلط بحث شروع کر دیا۔ اور جو کچھ وہ بے نتیجہ مباحثہ میں پڑ گئے۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بذات خود ان سے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ اور پروفیسر رام دیو صاحب نے ان امور کے متعلق جو اسلامی مسائل پر تحریری بحث کرنے کے لئے ان کی حسب منشا پیش کئے گئے تھے تا حال کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر پروفیسر صاحب اس بحث کو منظور کر لیتے۔ جس کے معقول اور نتیجہ خیز ہونے کا انہیں خود بھی اعتراف تھا۔ تو اسلامی مسائل کے متعلق قابل قدر لٹریچر تیار ہو جاتا۔ لیکن افسوس انہوں نے خموشی اختیار کر لی۔ اب بھی ہم پروفیسر صاحب سے صرف یہ گذارش کرینگے۔ کہ وہ مجوزہ مباحثہ کو انجام تک پہنچانے کی طرف توجہ فرماویں۔ اور ضروری ابتدائی مراحل طے کر کے بحث شروع کر دیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم فرمودہ مضامین کے علاوہ اس سال حضور کی کئی ایک نہایت پُر اثر نظمیں شائع کرنے کا بھی فخر حاصل ہوا۔

الفضل نے احباب کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا تصنیفات سے بہرہ اندوز ہونے کا جو موقع بہم پہنچایا۔ یہ اتنی بڑی خدمت ہے کہ جس کو پیش کر کے ہم جائز طور پر اپنی جماعت سے اخبار کی قدر دانی کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ اخبار کو ہر رنگ میں اعلیٰ پیمانہ پر پہنچانے اور زیادہ مفید بنانے کے لئے اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کی جائیگی ۔

چونکہ سال زیر رپورٹ میں خلافت ٹرکی کا مسئلہ ہندوستان میں بڑے زوروں پر رہا۔ اور وہ لوگ بھی جو تا حال اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں یعنی غیر مبائعین اس رو میں بہ گئے اسلئے الفضل کو اس کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی پڑی۔ اور جہاں مسلمانوں کو انکی غلط راہ روی سے حتی الامکان آگاہ کیا گیا۔ وہاں غیر مبائعین کے مقابلہ میں بھی ثابت کیا گیا۔ کہ ان کا رویہ نہایت تباہ کن اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے خلافت ٹرکی کو "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیا تھا۔ اور جنہوں نے "سلطان ٹرکی" کو اپنا خلیفہ مان لیا تھا۔ ایسے خاموش اور دم بخود ہوئے۔ کہ "الفضل" کے مضامین کے جواب میں نہ وہ خود اور نہ ان کے ساتھی کچھ لکھ سکے۔ اور حضرت مسیح موعود کے جو حوالے پیش کئے گئے تھے۔ ان کی طرف توجہ نہ کر سکے۔ حالانکہ بار بار جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ اور پے در پے یاد دہانی کرائی گئی ۔

پھر انھوں نے اپنے رویہ کی غلطی کا اس طرح اقرار کیا کہ یہی مولوی محمد علی صاحب جو ابتداء میں شملہ سے اس وفد میں شامل ہو کر وائسرائے ہند کے پاس گئے تھے۔ جس نے کہا تھا۔ کہ اگر خلافت ٹرکی کا فیصلہ ان کی منشاء کے مطابق نہ کیا گیا۔ تو وہ وفادار نہ رہینگے گویا گورنمنٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دینگے جنہوں نے "خلافت ٹرکی" کی حمایت میں اپنا سارا زور قلم صرف کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ٹرکی کا عرب سے علیحدہ کرنا اور خارجی پابندیوں میں جکڑنا، احساس کا موجب ہو گا۔ کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے سب ہو چکنے پر نہ صرف کچھ نہ کیا۔ بلکہ "خلافت ٹرکی" کی تحریک سے ہی بالکل الگ ہو گئے۔ در پردہ کچھ تعلق اور واسطہ ہو۔ اور اندر ہی اندر وہ خلافت کی حمایت میں کچھ کرتے رہے ہوں۔ تو اس کا ہمیں علم نہیں لیکن ظاہر طور پر وہ اسطرح علیحدہ ہو گئے۔ کہ گویا خلافت ٹرکی کی بحالی کا عظیم الشان کام سر انجام دے کر فارغ ہو چکے ہیں یا ان کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ یا [illegible] کی عقیدت رو بچکر ہو گئی۔ اور انہیں جلدی ہی معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے الگ ہو کر خلافت ٹرکی کی حمایت میں اور گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت میں کھڑا رہنا ان کے لئے کوئی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔

ممکن ہے کہ اس تبدیلی روش کے اور بھی

لیکن ہمارے خیال میں "الفضل" نے انکو متنبہ کرنے کے لئے جو کچھ لکھا۔ اس کا بھی اثر ہوا۔ گو وہ لوگ ہمیں نقصان پہنچانے اور ایذا دینے کے لئے ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نام لیوا ہیں اسلئے ہمیں خوشی ہے۔ کہ انکو کسی حد تک بیدار کرنے اور خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے جو کوشش کی گئی۔ وہ ان کے کام آگئی۔ اور انہوں نے اگر اپنے سینوں کو بالکل صاف نہیں کر لیا۔ تو کم از کم ظاہری طرز عمل کو فی الحال ضرور بدل دیا۔

اس کو بھی ہم الفضل کی اس سال کی خدمات میں سے ایک بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں کہ

کافر کنند دعویٰ حب پیمبرم

کے رو سے انہیں ہمارے ساتھ جو نسبت ہے۔ اسکو نظر رکھکر ہم انہیں بہت بڑا فائدہ پہنچا سکے۔

غیر احمدیوں کے متعلق جو مضامین لکھے گئے ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر وہ مضامین ہیں۔ جو "تحریک ہجرت" اور گورنمنٹ سے عدم تعاون کے نقصانات سے آگاہ کرنے اور ان کے راہنماؤں اور لیڈروں کے تباہ کن طرز عمل کو واضح کرنے کے لئے نہایت بہادری کے ساتھ لکھے گئے۔ اگرچہ ایسے مضامین کو ان لوگوں نے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا۔ جو اشتعال اور جوش کی وجہ سے متانت کے ساتھ کسی بات پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن سمجھدار اور معقول پسند لوگوں نے انکی قدر کی اور غیر احمدی اخبارات نے خلاف معمول اس سال اسقدر الفضل کے مضامین کو اپنے خاص صفحات میں نقل کیا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ جن اخبارات نے "الفضل" کے مضامین اپنے صفحات میں درج کئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:

"مشرق" گورکھپور۔ "وطن" لاہور۔ "حق" روزانہ لاہور۔ "شیعہ کالج نیوز" لکھنؤ۔ "التحقیق" گورکھپور۔ "ہندوستانی" لکھنؤ۔ "القریش" امرتسر۔ "اثنا عشری" دہلی۔ مصور ماہواری رسالہ "دلکش" مراد آباد۔ انہیں سے بعض نے متعدد مضامین شائع کئے۔

مخالف اخبارات (آریہ۔ غیر احمدی) کے متعدد اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اور انکی غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کی تردید کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کے غلط عقائد اور قابل افسوس اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

"عصمت انبیاء" پر ایک ضخامت اور قابل قدر سلسلہ مضامین شائع کیا گیا۔ جو مکرم سید محمد اسحٰق صاحب کے لیکچروں سے مرتب کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کے متعلق نہایت زبردست مضامین شائع ہوئے۔

احمدی مستورات کو دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ جس کے لئے محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کے متعدد مضامین اور انکی عملی سرگرمی قابل داد ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کئی مقامات پر احمدی مستورات نے نمایاں طور پر خدمات سلسلہ میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اپنا الگ چندہ جمع کرکے بھیجتی ہیں امید ہے۔ ان کی کوششیں دن بدن ترقی کرتی جائینگی۔ اور ان کی امداد بہت مبارک ثابت ہوگی۔

اگرچہ گذشتہ جلد کے آخری حصہ سے اخبار میں مختصر نوٹ جنہیں ضروری معاملات اور مفید امور بیان ہوتے ہیں۔ لکھنے شروع کئے گئے تھے لیکن سال زیر رپورٹ میں زیادہ اہتمام کے ساتھ ان کا سلسلہ جاری رہا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ احباب نے ان کو پسند کیا۔

اسی سال احباب کے اصرار پر متفرق خبروں کے دو صفحے رکھے گئے۔ اگرچہ یہاں تازہ خبروں کا مہیا کرنا اور پھر تین یا چار دن کے بعد شائع ہونیوالے اخبار کے ذریعہ ان کا جلدی باہر پہنچانا قطعاً ناممکن ہے تاہم خبروں کے انتخاب اور ان کے اندراج میں جس قدر کوشش اور سعی سے کام لیا جاتا رہا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بعض وہ خبریں جو "الفضل" میں شائع ہوئیں۔ انہی کو دوسرے مقامات کے روزانہ اخبارات نے اس سے کئی کئی دن کے بعد شائع کیا۔ اس کی ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۸ ستمبر ۱۹۲۱ء کے "الفضل" میں رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کرنے کی جو خبر شائع ہوئی۔ اسے روزانہ "بندے ماترم" نے اپنے ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں شائع کیا۔ اسی طرح ۲ ستمبر کے "الفضل" میں مارشل لا کے قیدیوں کی رہائی کیلئے ڈیپوٹیشن کی جو خبر چھپی۔ اسے روزانہ اخبار "وکیل" امرتسر نے اپنے ۷ ستمبر کے پرچہ میں شائع کیا۔

"بندے ماترم" اور "وکیل" پنجاب کے روزانہ اخبارات میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی ان مثالوں کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ الفضل کے لئے کس قدر محنت اور کوشش سے خبروں کا انتخاب کیا جاتا رہا۔

یہ مختصر طور پر الفضل کے سال گذشتہ کی کارگذاری ہے۔ جو اس لئے پیش کی گئی ہے۔ کہ احباب اگر الفضل کی خدمات کو مفید سمجھتے ہیں۔ تو اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ کارکنان الفضل اسے اور زیادہ مفید بنانے کے قابل ہو سکیں۔ کئی ایک اصلاحیں نہایت ضروری اور اہم ہیں۔ لیکن اسوقت تک محض فنڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً اسی سال اخبار کے روزانہ کرنے کی تحریک ہوئی جس کا یوں تو بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن چونکہ وہ اصحاب جنہوں نے اپنی رضامندی سے ہمیں مطلع کیا۔ اور جو ہر طرح سے مدد دینے کے لئے تیار تھے۔ ان کی تعداد بہت کم تھی۔ اسلئے اخبار کے روزانہ کرنے کے متعلق عملی طور پر کچھ نہ کیا جا سکا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ درس قرآن کو شائع کرنے کے لئے جو تجویز کی گئی تھی۔ وہ بھی عملی جامہ نہ پہن سکی۔ حالانکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف نہایت زور سے کیا جاتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ احباب اخبار کی ترقی اشاعت کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ تو اچھی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض اصحاب ایسے ہیں۔ جو سال میں کئی کئی خریدار بناتے ہیں۔ اور جن کے ہم ممنون احسان ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے

اسلئے ضرورت ہے کہ سب احباب اپنی اپنی جگہ کوشش کریں۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ باوجود اسکے کہ ہماری جماعت میں اچھے اچھے لکھنے والے موجود ہیں۔ مگر ابھی بہت کم ایسے اصحاب ہیں۔ جو مضامین لکھنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر سوائے چند ایک اصحاب کے جنہیں حکیم محمد سیف الدین صاحب فیروزپور، مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور، صاحب اکمل اور جناب مفتی فضل حسین صاحب قابل ذکر ہیں۔ کسی نے ایسے رنگ میں مضمون نویسی کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ اسے الفضل کا نامہ نگار کہا جا سکے۔ سارے سال میں کوئی ایک آدھ مضمون لکھ دینا یا کسی جلسہ یا مباحثہ کی رپورٹ ارسال کر دینا باقاعدہ مضمون نویسی میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اہل علم اصحاب کو چاہیے کہ وہ کم از کم دو تین مضامین تو ماہ بماہ ضرور لکھا کریں۔ اور اپنے علم سے دوسروں کو مستفیض کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمیں سب سے زیادہ افسوس مرکز میں رہنے والے اہل علم اصحاب پر ہے۔ بیشک ان کی مصروفیتیں بہت زیادہ ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے زیادہ نہیں۔ حضور کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے کئی ایک نہایت جامع مانع اور مفصل مضامین شائع کرنے کا تو اخبار کو فخر حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر وہ اصحاب جو ہمارے مدنظر ہیں۔ ان کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مضمون دیکھنے کے لئے بھی نہیں ملتا۔ ایسے اصحاب کی خدمت میں ہم نہایت ادب کے ساتھ عرض کرینگے۔ کہ وہ اپنے اوقات گرامی کا ایک حصہ خواہ وہ کس قدر ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ اس کام میں لگائیں۔ اور اپنے فیوض علمی سے دنیا کو سیراب کریں۔

خدا کرے کہ ہم آئندہ سال نمبر کے ساتھ ایک بہت سے معزز اور محترم اہل علم اور اہل قلم اصحاب کے مضامین کا رپورٹ میں ذکر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

آخیر میں درخواست ہے کہ احباب کرام دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ کارکنان کو اپنے فضل سے آئندہ بہت زیادہ خدمات دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور الفضل کے مضامین میں اثر اور برکت ڈالے۔

ایک یورپین مسیحی عورت کا ادعاء قرآن دانی

یورپین لوگ اپنی قابلیت ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم سے واقف اور آگاہ ہونے کے متعلق بڑی بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ اسی قسم کی حرکت حال میں ایک یورپین عورت نے کی ہے جس کا علم ہمیں امرتسر کے اخبار "قومی رپورٹ" مدراس کے ذریعہ ہوا ہے جس میں ایک انگریزی مسلمانوں کے مجلس دین کے عنوان سے مسز فوربس کے ایک لیکچر کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ جو اس نے اپنے سفر افریقہ کی واپسی کے موقعہ پر لنڈن میں دیا۔ عورت مذکورہ نے اپنے لیکچر میں نہ صرف اپنی عربی دانی کا اظہار کیا ہے بلکہ اپنے عالم قرآن ہونے کا ادعا اس طرح کیا ہے کہ

"مجھے بعض اوقات قرآن کے علم سے فائدہ ہوا"

اس کا ثبوت یہ دیا ہے کہ۔

"جس وقت میں ایک خطرناک مقام پر پہنچی تھی۔ عربوں نے جو اونٹ والے تھے اونٹوں کو کھول دیا۔ اور کہا۔ کہ ہم خدا پر توکل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میں نے فوراً قرآن کی آیت پڑھی کہ اول اپنے اونٹوں کے پاؤں باندھو پھر خدا پر توکل کرو۔ اس کا بہت اثر ان لوگوں پر پڑا۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ میں ایک مقدس عورت ہوں۔"

قرآن کریم کے متعلق بہت تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا انسان بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ عورت مذکور نے جس مضمون کی آیت کا ذکر کیا ہے۔ وہ قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہے۔ اور اس سے اس کی قرآن دانی کی حقیقت خوب واضح ہو جاتی ہے۔

دوران لیکچر میں جب یہ دعویٰ اور اس کا ثبوت پیش کیا گیا ہو گا۔ تو ممکن ہے۔ سامعین عش عش کر اٹھے ہوں۔ کیونکہ وہ بھی قرآن کریم سے ایسے ہی ناواقف ہونگے۔ جیسے لیکچر دینے والی تھی۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ قومی رپورٹ نے جو ایک مسلمان اخبار ہے۔ بغیر کسی ریمارک کے کیوں اس کو شائع کیا۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ خصوصاً انگریزی خوانوں میں جنہیں ساری عمر قرآن کریم کو کھول کر دیکھنے کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ چہ جائیکہ وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ کہ اس میں کیا ہے۔ ایسے لوگ اگر قومی رپورٹ کو پڑھکر اس لیڈی کے اس بیان کو درست سمجھ لیں۔ تو کوئی عجب نہیں۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ یورپ سے یہ آواز آئے۔ جسے وہ تعلیم یافتہ وحی آسمانی سے بڑھکر قابل اعتبار سمجھتے ہیں۔

چونکہ ہماری آواز "قومی رپورٹ" کے تمام ناظرین تک نہیں پہنچ سکیگی۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ وہ خود اصلاح کر دے۔ تا کہ کوئی ناواقف غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔

* * *

کیا وکیل "لیڈر" کا نام بتا سکتا ہے

اخبار ذوالفقار کے ان الفاظ پر جو اس نے مسٹر اختر علی ابن مسٹر ظفر علی کے متعلق شائع کئے تھے۔ اخبار وکیل کو اس بنا پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا۔ کہ اس کے شائع کردہ الفاظ کی ذوالفقار کے الفاظ کے ساتھ تطبیق پائی جاتی تھی۔ وکیل نے خود تو اب بھی "ایک مشہور لیڈر کے لڑکے" کا نام نہیں بتایا۔ بالفاظ اس کے "جس کی جیب سے امرتسر کے ایک ہوٹل میں ایک نازک اندام عورت ایک ہزار روپے کا نوٹ اڑا لے گئی"۔ اور الٹا ذوالفقار کے ساتھ الفضل سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ "کیا یہ دونوں اخبار اپنے اس کی تائید میں کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں"۔

ذوالفقار نے ایک واقعہ کا کھلے الفاظ میں ذکر کر دیا ہے۔ اور وکیل کو ابھی تک اس کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسکے متعلق الفضل سے مطالبہ کو وہ صریح غلط بیانی کہکر بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کا یہ کہنا تسلی بخش ہو سکتا ہے کہ "زیر بحث لیڈر نہ تو پنجاب کا رہنے والا ہے اور نہ ہی مسلمان ہی ہے"۔ کیونکہ جب تک لیڈر کا نام نہ بتایا جائے۔ اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ نہ ذوالفقار کے مقابلہ میں اسے درست ماننے کیلئے کوئی تیار ہو سکتا ہے۔ کیا وکیل میں اتنی ہمت ہے کہ زیر بحث لیڈر اور اس کے لڑکے کا نام ظاہر کر سکے۔ اور اس کے متعلق

ہمارے لئے تبلیغ کا مسئلہ موت و حیات کا مسئلہ ہے

تبلیغ کے متعلق مسیح موعود کا عمل

ہم میں بہت سے ایسے احباب ابھی موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آنحضور کی باتیں اپنے کانوں سے سنیں۔ اور وہ بیسیوں ہیں کہ جن کو ابھی تک یاد ہے کہ حضور نے تبلیغ کی راہ میں کیا کیا استقلال دکھلایا۔ اور کن کن مشکلات کا مقابلہ کیا۔ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت کو ایسے احباب کے ذہن نشین کرنے کے لئے میرے لئے عقلاً ایمان اور رائے کی رو سے ان کے اپنے آقا و ہادی کا سبق آموز عملی نمونہ ہی کافی ہونا چاہیئے۔ اس بات کو جاننے کے لئے کہ تبلیغ کا مسئلہ ہمارے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اصحاب مسیح موعود کے لئے بس یہی کافی ہے۔ کہ انھوں نے مسیح موعود کی تبلیغی قربانیوں سے ایک مردہ قوم کو زندہ ہوتے دیکھا۔ انھیں بغیر منطقی دلائل کے یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ تبلیغ جیسے اہم امر سے ذرا سی بھی غفلت کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انھوں نے اپنی موت کے سامان پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور ان کا ایک قدم بھی اس راہ میں ٹھہر جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اپنے الٹے پاؤں اسی وادی ظلمت میں جا گرینگے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نکالا ہے۔

ہم نہیں جانتے اور نہ ہی پوری طرح جان سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی محبت کی کٹھن سے کٹھن اور پیچیدہ در پیچیدہ راہوں میں کس کس طرح اور کتنی بار اپنے آپ کو قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک موت نہیں۔ بلکہ کئی موتیں انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہیں۔ اور ہم کبھی بھی صحیح اور کامل طور پر ذہن میں نہیں لا سکتے۔ کہ آنحضور نے اپنے اللہ کو پالنے کے لئے اپنے آپ کو ان موتوں میں سے کس کس موت کے گھاٹ اتارا۔ اب ہمارا یہی مقصود ہے کہ ہم میں بھی اپنے معبود حقیقی کو پانے کے لئے وہی عاشقانہ تڑپ ہو۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ اور پھر آپ کے عاشقانہ محبت سے بھرے ہوئے دل جیسے دل کو پہلو میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈنے کے لئے بھٹکتے ہوئے نکل پڑیں۔ جو ہو سو ہو۔ اسی صورت میں شاید ہمیں کچھ معلوم ہو سکے۔ تو ہو سکے۔ کہ اللہ کی محبت کیسی نعمت ہے اور اس کی راہ میں موت کے کیا معنے ہیں اگرچہ ہم ابھی تک اس حقیقت کو نہیں پا سکے۔ تاہم اتنا ہم ضرور جان گئے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جانا اصل مرنا نہیں۔ بلکہ زندہ ہو جانا ہے۔ کیونکہ ہم نے بچشم خود دیکھ لیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ زندگی پائی۔ کہ جس سے نہ صرف وہ ابد الآباد تک زندہ رہنے کے لئے زندہ ہو گئے بلکہ اس زندگی سے ہم جیسے مردہ جسموں میں بھی ایک [illegible] سرایت کر گئی ہے۔ اور زندگی کی ... ایک ایسی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اگر ہم اسے آج قائم رکھنے اور اس کے بڑھانے کی فکر نہ کرینگے۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسیح موعود زندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ہی محبت میں ہم زندہ ہو سکیں گے۔ تبلیغ کے ذریعہ سے مسیح موعود نے ہم میں حقیقی زندگی کی روح پھونکی۔ اس زندگی کی روح کہ جس سے زمانہ کے انقلابات مضطرب نہیں کر سکتے۔ جس کی بڑھتی ہوئی رو کو کوئی بھی زمینی ہاتھ روک نہیں سکتا۔ وہ زندگی کی رو جس کا قبلہ رخ ابدی سعادت ہے۔ اور پھر تبلیغ ہی کے ذریعہ سے ہم اس زندگی کو احسن صورت میں اپنے اندر قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور تبلیغ ہی کے ذریعہ سے اسکو دوسروں میں پھونک سکتے ہیں +

کامیابی کے لئے محبت الٰہی کی ضرورت

یاد رہے کہ زندگی کے کسی اعلیٰ مقصد تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک کہ دل ہمارے اللہ کی محبت سے بھرے ہوئے نہ ہوں۔ اور آنکھیں ہماری اس کی محبت کے نشہ سے مخمور نہ ہوں۔ میں ان الفاظ کو لکھ رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرا ذرہ ذرہ وجود اس امر کو محسوس کرتے ہوئے اعتراف کر رہا ہے کہ بیشک یہ حقیقت ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہماری کامیابی اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے۔ میں کیا بتلاؤں کہ اس احساس کی کیفیت سے میں کس مزہ میں ہوں۔ میرے احباب بھی اس کیفیت سے بڑھکر کیفیت محبت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مسیح موعود کے جذبات محبت میں اپنی طینت کو گوندھ کر اپنے وجود میں سے لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرنیوالا ایک زندہ پتلا کھڑا کریں۔ جو قال سے پہلے حال سے لوگوں میں منادی کرے۔ ربنا انّنا سمعنا منادیًا ینادی للایمان فامنا الخ

یعنی اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار کو سنا۔ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ پس ہم بھی اس کی پکار کو سنکر ایمان لے آئے کہ تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ تو ہی اس لائق ہے۔ کہ ہم تجھ سے پیار کریں۔ اور ایسا پیار کریں کہ جیسے ایک پیارے سے پیار کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر۔ یہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور وہ نصب العین ہے جس کو ہم نے اس چند روزہ زندگی میں حاصل کرنا ہے۔ اور جسے ہم نے خود اپنے اندر اور غیروں کے درمیان تبلیغ کے ذریعہ سے اس طور سے کھڑا کرنا ہے۔ کہ وہ نظروں سے کسی حالت میں بھی کبھی اوجھل نہ ہو۔

پس احباب سب کے سب اور خصوصاً وہ دوست جنہوں نے تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں کہ انھوں نے کس بات کی تبلیغ کرنی ہے تبلیغ انّنا سمعنا منادیًا ینادی للایمان فامنا الخ کے مضمون کی کرنی ہے۔ جب تک ایمان کی ساری کیفیات کو ہم اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے رہینگے۔ ہماری ساری تبلیغی کوششیں بے سود ہونگی۔ جب تک ہم بیگانوں اور یگانوں پر ثابت نہیں کر دینگے۔ کہ ہم "امنا" کے اقرار کو اپنے لئے

حرکات و سکنات میں حتی الوسع مدنظر رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا سارا تبلیغی شور و غل رائیگاں جائیگا۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کو دلوں میں پیدا کرنا ہی ہمارا مقصود اعلیٰ ہے۔ اور یہ وہ اسلامی مقصود ہے۔ جس کو بلند آواز سے پکار پکار کر لوگوں کو ہر روز پانچ مختلف اوقات میں مؤذنانہ سنایا جاتا ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ ہم لوگوں کو سنائیں ضروری ہے کہ میں اور آپ سب اپنے اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی منادی کی ندا کا ہمارا جواب "فآمنا" کہاں تک درست ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہمارے اندر کہاں تک پہنچ گئی ہے۔

لیکن اگر ہمارے دل اس جذبہ محبت سے خالی ہیں۔ جو موت کے گھاٹوں سے اتار چڑھا کر مُردے انسان کو آب حیات کے کنارے پر لا کھڑا کرتا ہے۔ تو یقیناً ہم زندہ نہیں۔ بلکہ مردہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں "عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی۔ اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے"۔

تبلیغ زندگی کا مدار ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ لو کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیسی زندگی پائی۔ آنحضور کے آثار محبت کا مشاہدہ کرلو کہ مُردے کیسے زندہ ہو گئے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کو ایک عجیب زندگی بخشتی ہے۔ تو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ تبلیغ اس زندگی کو زندہ قوم میں اسی طرح قائم رکھتی ہے۔ جس طرح پانی درخت کو سرسبز رکھتا ہے۔ اور جس طرح پانی کے منقطع ہو جانے سے درخت سوکھ جاتا ہے اور زمینی روئیدگیاں کوڑا کرکٹ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے مفقود ہو جانے سے وہ قوم مردہ ہو جاتی ہے۔ مگر کونسی تبلیغ ہے۔ جس پر ہماری زندگی کے قائم رہنے کا سارا دار و مدار ہے۔ یہ وہ تبلیغ ہے جس کی بنیاد، جس کی عمارت، جس کا سبھی کچھ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ہماری تبلیغ ریاکاری کے سوائے اور کچھ نہیں۔

تبلیغ سے آثار زندگی

"تاریخ کا مطالعہ کرو۔ آپ پر ظاہر ہو جائیگا۔ کہ جب سے مسلمانوں میں سے تبلیغ کی حرکت مدھم ہونی شروع ہوئی تب ہی سے ان پر ادبار کا آغاز ہوا۔ اور آج دیکھ لو کہ جونہی تبلیغ کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے از سر نو شروع ہوا۔ تو ایک مسلمانوں ہی میں زندگی کی ایک نئی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور قرآن مجید بھی سورۃ عصر میں اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ یعنی وہ قوم کہ ایمان جس کے دل میں ہے اور اعمال صالحہ کا لباس اس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ اور پھر وہ آپس میں حق کی پند و نصیحت صبر و استقلال سے کرتے رہتے ہیں ایسی قوم زمانے کے گوناگوں حادثات کے باوجود بھی کبھی خسارہ پانے کی نہیں۔ وہ قوم جب تک کہ زمانہ چلا جارہا ہے۔ زندہ رہیگی۔ اور زندگی کی ساری نعمتوں سے وہ پورا پورا حظ اٹھائیگی۔ ورنہ انسان کی زندگی بغیر ایمان و اعمال صالحہ کے رائیگاں ہے یہ نہیں کہ اس نے ایمان و اعمال صالحہ کو کھو کر فقط دو ہی چیزیں کھو دیں۔ نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی ساری عمر کو ضائع کر دیا۔ یہی نہیں۔ کہ اس نے ایمان و اعمال صالحہ کو ضائع کر کے اپنی زندگی کے چالیس برس ضائع کر دیئے۔ نہیں بلکہ جسمانی اور روحانی نعمتیں جو اسے اس چالیس پچاس سال کے ایک ایک لمحہ میں حاصل کرنے کا موقعہ دیا گیا تھا۔ وہ سب کی سب ضائع کر دیں۔ اگر انسان کے دل میں ایمان نہیں۔ ایمان کے ساتھ محبت کا احساس نہیں اور محبت کے احساس کے ساتھ ظاہر میں آثار نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ نہ کھانے میں راحت ہے نہ پینے میں مزہ ہے۔ نہ مال و دولت سے خوشی۔ نہ بیوی بچوں سے اطمینان قلب۔ اگر طمانیت و لذت ہے تو ایمان میں اور ایمان کے ساتھ اللہ کی محبت میں۔

یہ ہے وہ مدعائے تبلیغ جس کی طرف میں اپنے پیارے احباب کو ترغیب دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اسی میں حقیقی زندگی ہے۔ اور اسی میں کامرانی ہے۔ پس مبارک ہے وہ مبلغ جس کا دل اس محبت سے معمور ہو اور اس کی آنکھیں محبت کے آنسو بہا رہی ہوں۔

احمدی مبلغوں سے خطاب

میرے پیارو! اٹھو اس محبت کو ہاتھ میں لیکر اٹھو۔ اور جیسے تمہارا معبود (وسعت رحمتی کل شیءٍ) ہمارے عالم کے لئے سراسر رحمت ہے۔ ایسے ہی تم بھی لوگوں کے لئے رحمت بن کر رہو۔ جب لوگ محسوس کر لینگے۔ کہ آپ اپنی گفتار میں اپنی کردار میں اور اپنے سارے معاملات میں محبت و رحمت کا سلوک اخلاص سے نہ کہ ریاکاری سے شفقت و خیر خواہی سے نہ کہ عداوت و تعصب سے کرتے ہو تو پھر آپ کو یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ وہ خود جان لینگے۔ کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ لوگوں کو اپنا دشمن نہ بناؤ۔ بلکہ ان کو اپنا دوست بنانے کی کوشش صبر و تحمل کے ساتھ کرتے جاؤ۔ کیونکہ آپ غیروں کو غیر بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنا محبت کرنے والا اپنا بنانے کے لئے اٹھے ہو۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اپنے اقوال سے پہلے اعمال سے ان کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ آپ کے دل میں ان کے لئے محبت ہے۔ اور آپ کے سارے حرکات و سکنات ان کے دکھ دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی بہتری کے لئے وقف ہو چکے ہیں۔ آپ ان کی دل آزاری کا موجب نہیں۔ بلکہ ان کی تسلی و تشفی کا موجب ہو رہے ہیں۔ اور انسان ایسا بن سکتا ہے۔ اگر وہ آنکھیں کھول کر ایسی نعمتوں اور موقعوں کی تلاش میں رہے۔ جو ایک آن میں آتے اور ایک آن میں غائب ہو جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے دکھ رسیدہ ہیں۔ جن کو آپ اگر مال نہیں دے سکتے میٹھی محبت بھری زبان سے ان کے دکھ کو کم کر سکتے ہیں

بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جو خندہ پیشانی سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہونگے۔ کہ اگر آپ ان کے ساتھ چلتے چلتے ان کے رستے سے کانٹوں کو چن کر ہاتھ سے ہٹا دیں۔ تو وہ آپ کے قریب ہو جائیں۔ غرض انسان کو بہت سے ایسے قیمتی مواقع ملتے ہیں۔ مگر وہ اپنی غفلت اور سستی سے انہیں ضائع کر دیتا ہے۔ مگر آپ نے جو زبان مسیح موعود علیہ السلام حضور نے مسیح موعود کی پیغامبری کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ ایسے موقعوں کو ضائع کرنے والوں میں سے نہ بنائے

اس دنیا میں اس طرح زندگی بسر کریں۔ کہ گویا آپ ایسی تنگ پگڈنڈی پر چل رہے ہیں۔ جو کانٹوں دار گھنی جھاڑیوں میں سے بل کھاتے ہوئے گذرتی اور ہر قدم پر نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ پس احتیاط اور ہوشیاری اور دیکھ بھال سے اپنے کپڑوں کو ادھر ادھر سے سنبھالتے ہوئے قدم قدم پر ٹھہر ٹھہر کر آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنے جسم کو چپ راستے سے بچاتے ہوئے ایسے موقعہ پر چلنا چاہئیے بعینہ اسی طرح دنیا کی پگڈنڈیوں پر آپ چلیں۔ کیونکہ اسی قسم کے چلنے کا نام وہ تقویٰ ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید ہمیں بار بار توجہ دلاتا ہے۔ اور اگر آپ اس تقویٰ کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ کے دل میں اللہ کی محبت ہے۔ اور آپ کے سینہ میں ہمدردی خلائق کا جوش ہے مگر پھر بھی لوگ آپ سے عداوت کرتے ہیں۔ اور آپکو تنگ کرتے ہیں۔ تو آپ صبر کریں۔ اور ان کی مطلق پروا نہ کریں۔ کیونکہ جس کے دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے۔ اور جس کے اعمال تقویٰ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ ذرا ذرا بات پر چڑ نہیں جایا کرتا۔ اور صبر و تحمل کو ہاتھ سے کھو نہیں بیٹھا کرتا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ آپ کے دشمن بھی آپ کے آقا مسیح موعود کے کئی ایک دشمنوں کی طرح آپ کے دوست بن جاویں ۔

زین العابدین
ناظر تالیف و اشاعت ۔ قادیان

مُبلغین کے دورے

اس سے پہلے مبلغین کے متعلق جو درخواستیں آیا کرتی تھیں۔ وہ اس طرح آیا کرتی تھیں کہ درخواست کنندگان کی خواہش کو پورا کرنے میں نظارت کو بہت سا مال خرچ کرنا پڑتا تھا جس کا نتیجہ اس خرچ کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ مثلاً کراچی سے درخواست آئی۔ کہ ہم انہیں فوراً مبلغ بھیجیں۔ پھر نظارت کی طرف سے مبلغ بھیجے جاتے۔ جو تین چار صد روپیہ خرچ کرنے کے بعد قادیان دارالامان واپس آتے۔ پھر ایک اور درخواست مثلاً بہاولپور سے آئی۔ کہ بہاولپور ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ اب اگر وہاں پر مبلغ بھیجا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے اپنے پہلے تین چار صد روپیہ سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اگر بہاولپور کی درخواست کے مطابق بھیج دیا جائے۔ تو پھر اس کے واپس آنے پر ملتان سے ایک درخواست آتی ہے۔ کہ وہاں مبلغ جانا چاہئیے۔ وعلیٰ ہذا القیاس پچھلے دنوں تین ہزار روپیہ کے قریب مبلغوں کے اخراجات سفر پر خرچ ہوا۔ مگر تھوڑے ہی وہ مقامات ہیں۔ جہاں تبلیغ ہوئی۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جہاں سے آئے دن شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ ہمارے پاس مبلغ نہیں آئے۔ میں نے اس مشکل کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام درخواستوں کو جو کہ میرے عہد میں اس دفتر میں آئی ہیں۔ جمع کر رکھا ہے۔ اور سائلین کو جواب دیتا رہا ہوں۔ کہ میں مبلغ بھیجونگا اور بعضوں نے تنگ آکر مجھے یہ بھی لکھا کہ آپ ٹالتے رہتے ہیں۔ حالانکہ میری جواب دیتے وقت کبھی بھی ٹالنے کی نیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ تبلیغ کو ایک عمدہ صورت میں قائم کرنے کی نیت سے میں نے ان کی درخواستوں کو اب تک زیر غور رکھا ہے اور اب میں ذیل میں وہ پروگرام شائع کرتا ہوں۔ جس وقت کے مطابق میں اپنے مبلغوں کو دورہ کرانا چاہتا ہوں۔ میں نے ان کو چند دوروں اور چند وقفوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک دورہ ایک ایک ریلوے لائن پر ہوگا۔ اور اس کے آس پاس جتنے دیہات و مقامات میں ہماری جماعتیں ہونگی۔ وہ وہاں پہنچیں گے۔ خط وحدانی کے اندر وہ مقامات ہیں جہاں سے درخواستیں آ چکی ہیں۔ اور ہم نے ان سے مبلغ بھیجنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور خط کشیدہ مقامات وہ ہیں۔ جہاں جہاں ہماری انجمنیں اور ہمارے احمدی دوست ہیں۔

پس میں اس پروگرام کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ انجمنیں اگر اپنے مقامات میں تبلیغی وفود سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ تو ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کے اندر اندر مجھے بذریعہ ڈاک لکھیں۔ اور ساتھ ہی کم از کم پانچ روپیہ اپنی انجمن سے مجھے داخل کر دیں۔ تاکہ میں انکی امداد سے اپنے روپے کو ملا کر ان تمام مقامات میں کما حقہ تبلیغ کرنے کا انتظام کر سکوں۔ ان کے جواب آنے پر میں ایک اور پروگرام شائع کرونگا۔ جس میں یہ بتلایا ہوگا۔ کہ کون کون احباب تبلیغ کے لئے روانہ کئے جائینگے اور کن کن مقامات پر کتنے کتنے دن ٹھہرینگے۔ امید ہے جلد سے جلد اس امر کے متعلق احباب مجھ سے خط و کتابت کرینگے۔

یو۔ پی کے متعلق میں ایک علیحدہ پروگرام بنا کر کسی دوسرے وقت میں شائع کرونگا۔ اس کی بھی اطلاع کر دونگا

زین العابدین۔ ناظر تالیف و اشاعت ۔ قادیان

دورہ نمبر ۱

بٹالہ ۔ وزیر آباد ۔ جامکے ۔ (اکھونگر) (گجرات) (لکھو کھر) (شادیوال) (گولیکے) (چھالیہ) ([illegible]) جہلم ۔ گوجر خان ۔ جنگا بنگیال ۔ سہالہ ۔ راولپنڈی ۔ سرائے کالا ۔ حضرو ۔ کیمل پور ۔ (نوشہرہ) مردان ۔ پشاور ۔

دورہ نمبر ۲

بٹالہ ۔ گوجرانوالہ ۔ فیروز والہ ۔ (کوٹھڑی) وزیر آباد

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کی ذمہ واری خود مشتہر پر ہوگی (الفضل ایڈیٹر)

سمبڑیال ۔ (سیالکوٹ) جموں ۔ چونڈہ ۔ (رائے پور)
نارووال ۔ عینو والی (ڈیریابانوالہ) (دادو)
(بھینی)

دورہ نمبر ۳

لاہور ۔ (اوکاڑہ) چیچا وطنی (اگرہ بیٹی)
مخدوم رشید ۔ عبدالحکیم ۔ (بستی باگر) شورکوٹ
(گوجرہ) (جھنگ مگھیانہ) سلانوالی (جوگی والہ)
ہنڈسے والی ۔ (چک نمبر ۹۹ و ۹۹) ۔ چیر ناکی
سرگودہ ۔ بھیوال ۔ چک نمبر ۲۹ ۔ ملکوال ۔
بھیرہ ۔ خوشاب ۔ (کنڈیال)

دورہ نمبر ۴

(پھیرو چیچی) ۔ (گلانوالی) (ونجواں) (ڈیرہ بابا نانک)
(کھونڈی راماں) (فتح گڑھ) امرتسر ۔ گوروسرائی
(بھینی) بجھیار ۔ لاہور ۔ قصور ۔ فیروزپور
(فریدکوٹ)

دورہ نمبر ۵

بٹالہ ۔ امرتسر ۔ جالندھر (بنگہ) نواں شہر
(کریام) راہوں ۔ پھگواڑہ ۔ لدھیانہ ۔ سرہندبسی
خان پور ۔ راجپورہ ۔ پٹیالہ ۔ سنور (سامانہ)
انبالہ ۔ (پانی پت) ۔ جالندھر ۔ کپورتھلہ

دورہ نمبر ۶

کراچی اور روہڑی ۔ یہ دورہ جب تک اور درخواستیں نہ آئیں ۔ ملتوی رہیگا ۞

معلم کی ضرورت

موضع جوگی والہ ڈاکخانہ ساہی وال سرگودہ میں ایک معلم کی ضرورت ہے۔ جو احمدی کے بچوں کو پڑھائے وعظ وغیرہ سے تبلیغ سلسلہ بھی کرے۔ ایسے معلم کی وجہ معاش کا بندوبست کیا جائیگا ۔ درخواستیں بنام

ناظم صیغہ تربیت قادیان

ست اپدیش

بجواب تجویز مصنفہ ایڈیٹر صاحب بانی گزٹ لکھا جا چکا۔ مضمون کاتب کے حوالہ کر دیا گیا۔ ایڈیٹر صاحب وائی گزٹ کو اپنی اس تصنیف پر بڑا ناز اور فخر ہے۔ اور اپنے زعم میں انہوں نے ست بچن اور بابا نانک کا مذہب نامی کتب کا جواب دیا ہے۔ مگر ست اپدیش میں ایڈیٹر صاحب وائل گزٹ کی اس تصنیف کی کس طرح دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ اور کس طرح سکھ مذہب کے سب لٹریچر پر برقی روشنی ڈالی گئی ہے اور باوا صاحب کے اسلام پر کس قدر براہین قاطع اور دلائل ساطع مہیا کئے گئے ہیں یہ سب باتیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ قیمت کا قبل از وقت بتلانا مشکل ہے۔ مگر دس کے قریب ہوگی ۞

ضرورت ہے کہ ایسی کتاب بکثرت سکھوں میں مفت تقسیم کی جائے۔ پیشگی درخواست کے ساتھ نقد روپیہ بھیجنے والوں کو محصول ڈاک معاف ہوگا ۔ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

ضرر رسیدوں کو معاوضہ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ایک ریزولیوشن کی منشاء کے مطابق ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب نے ایک کمیٹی بدیں غرض مقرر فرمائی ہے کہ وہ کامل معاوضہ ان اشخاص کے پسماندگان کیلئے جو کہ ۱۹۱۹ء کے فسادات میں بمقام جلیانوالہ باغ یا دیگر مقامات پنجاب میں مقتول ہوئے یا جنکو جسمانی ضرر پہنچا۔ یا جنکی جائداد کا نقصان ہوا۔ اسی پیمانہ پر تجویز کرے جس کے رو سے یورپین صاحبان کو معاوضہ دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل صاحبان اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔

(۱) اے لینڈنگ صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای کمشنر قسمت لاہور پریذیڈنٹ
(۲) دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔
(۳) مولوی محرم علی صاحب چشتی وکیل ہائیکورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۴) چودھری محمد امین صاحب وکیل ہائیکورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔
(۵) بخشی ٹیک چند صاحب وکیل ہائیکورٹ۔

جو شخص کہ معاوضہ لینا چاہے۔ پریذیڈنٹ کمیٹی (یعنی راقم) کے پاس تحریری درخواست قبل از ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء روانہ کرے۔ جن صاحبان کو ایسے مقتول اشخاص کے پسماندگان اور مجروح اشخاص کے نام اور پتے معلوم ہوں۔ جو فسادات ۱۹۱۹ء میں مقتول یا زخمی ہوئے ۔ وہ بھی راقم کو ایسے اشخاص کے نام اور پتوں سے اطلاع دے سکتے ہیں ۔ المشتہر ۔ اے لینڈنگ [illegible]

تریاق چشم

ہمارا مجربہ تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ۔ اور چیپڑ دکے کر متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے ۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں ۔ یا گرمی کی وجہ سے اُبل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں ۔ گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو ۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں ۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) رہتا ہو یا شب کوری ہو ۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے ۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے ۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے ۔ اس کے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی قلیل مقدار میں ۔ [illegible] تجربہ کر کے دیکھا گیا اور اکسیر پایا ۔ اور [illegible] کہ ہم یونانی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں اور کراماتی دواؤں سے اسطرح نفرت ہے ۔ جس طرح مسلمان کو خنزیر سے ۔ کئی مریض صرف کیا کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے ۔ اور سادھوؤں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا ۔ مگر بے سود ۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہو گئی ہیں ۔ حالانکہ مدت کے بیمار تھے ۔ اور تریاق چشم کی قیمت [illegible] پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے پچیس روپے فی تولہ ہو تو بھی کم ہے ۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں ۔ اگر کسی کو شک شبہ ہو ۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کر سکتے ہیں :-

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)
(۲) لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر۔ گجرات (غیر احمدی)
(۳) چودھری جلال خان صاحب نائب تحصیلدار محال سرکردہ
(۴) منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری بدایوں (روہیل کھنڈ) غیر احمدی
(۵) خان آصف سلیمان صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسر (غیر احمدی)
(۶) خان شاہنواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (")
(۷) منہا سوار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر۔ گجرات (")
(۸) مولوی عبد الحق صاحب محافظ دفتر فارسی گجرات (")
(۹) مرزا احمد دین صاحب پلیڈر صاحبزادہ بہادر ڈپٹی ریونیو گجرات (")
(۱۰) منشی برکت علی صاحب پلیڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات (")
(۱۱) چودھری مرزا خان صاحب انچارج روڈ کمپنی شاہ جگنی کیمپ فیلڈ ۳۳۴۳ (غیر احمدی)
(۱۲) حاجی چودھری غلام قادر صاحب چک پنیا ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع گوجرات۔ (غیر احمدی)
(۱۳) مسٹر ناصر الدین صاحب مسیحی مشنری شفاخانہ میڈیکل ہال جلالپور
(۱۴) لالہ کرپا رام صاحب محرر جوڈیشل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(۱۵) مکرمی میاں مولا بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور۔ گوجرات (احمدی)
(۱۶) بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)
(۱۷) مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمبل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)
(۱۸) منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس پیلی بھیت (احمدی)
(۱۹) منشی حسن خان صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ جھنگ (احمدی)
(۲۰) بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی وارد ... (")

اسکے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں

پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے۔ اور پھر اسپر جو بغیر تجربہ کے نکتہ چینی کرے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں کہ حلفیہ قسم بذریعہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کردینگے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ محصول ۲/ر

المشتہر۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم۔ گواہی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

دارالامان میں مکان بنانیوالوں کو مژدہ

مجھے قادیان میں بھٹہ کا کام شروع کیا ہے اینٹیں تیار ہیں۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ دریافت کرلیں۔ اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہوں تو اس کا بھی تصفیہ کرلیں۔

المشتہر: عبد الحمید محمد افضل ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

ہم

میرٹھ کی مشہور قینچیاں۔ چاقو و لوٹے وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کرسکتے ہیں۔ تمام احمدی دوست عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کرکے امتحان کریں۔

منیجر احمدی کمرشل ہاؤس میرٹھ یوپی

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور سبز نما نگینہ خالص عقیق ہے۔ جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ بڑا ہی خوشنما چمکیلے اور پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ کھدوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی جس پر پوری سورہ قل ہو اللہ تحریر ہے عہ مع نام عہ

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

زمین فروخت ہوتی ہے

ایک زمین ۱۲ مرلے منشی محمد صادق صاحب کے مکان کے ساتھ کی اور ایک ۸ مرلے۔ اس کے قریب ہی قابل فروخت ہے۔ ان کے دونوں طرف راستے ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہتے ہوں۔ ایڈیٹر الفضل کی معرفت خط و کتابت کریں۔

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے ۱۲ سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اسکے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ عہ ۶ ماشہ ۳ ماشہ عہ

المشتہر

سید عزیز الرحمن قادیان

عشق زد جام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو بڑا مجرب خواص فوائد میں بےمثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں مستورات کیلئے بھی بیحد مفید ہے۔ دنیا اسکی ... سے سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں ۴ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں اسکا نام ہم نے قند بے بہار رکھا ہے قیمت گولیاں فی ڈبیہ عہ

المشتہر۔ سید عزیز الرحمن قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) بنارسی عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ ٹانسو۔ سلک۔ موزے سلک گوٹہ لچکے۔ پیتل بنارسی پائدار۔ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کیجئے ضرور ہے۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ہندوستان کی خبریں

مقدمہ ننکانہ صاحب ۲۸ر جون کو عدالت سیشن میں بمقدمہ ننکانہ قتل عام جو مقدمہ پیش تھا۔ **ہری ناتھ ملزم کا اقبال** ہری ناتھ جوگی نے جو مہنت نرائن داس کا چیلہ ہے۔ اور جو قتل کی رات یعنی ۲۱ر فروری کی رات کو ننکانہ صاحب میں تھا۔ یکایک اٹھ کر عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے جرم کیا ہے۔ میں اقبال جرم کرتا ہوں اور تمام سچی سچی باتیں عدالت میں کہہ دینے کو تیار ہوں۔ ہری ناتھ کے اس بیان سے عدالت میں سنسنی پھیل گئی۔ ہری ناتھ نے یہ بھی کہا کہ مجھے پٹھان ملزم مہنت کے بھڑکانے پر مار دینگے۔ لہذا مجھے ان سے علیحدہ رکھا جائے۔ جس پر عدالت نے ہری ناتھ کو باقی ملزمان سے علیحدہ رکھے جانے کا حکم دیا ۔

دربار میسور میں غیر برہمنوں کا جھگڑا میسور ۲۹ر جون۔ میسور کی مجلس وضع قوانین میں کئی مقررین نے ظاہر کیا کہ غیر برہمن جو ۹۰ فیصدی ٹیکس گذار ہیں۔ ریاست میں ۵ فیصدی ملازمتوں پر راضی نہیں ہو سکتے۔ کسی جماعت کو اس لئے سزا نہیں دی جانی چاہیئے۔ کہ ایک خاص ذات سے اس کا تعلق ہو۔

تعلقہ داران اودھ کا وفد تیس سے قریب تعلقہ داران اودھ نے گورنر صوبہ متحدہ کے پاس حاضر ہو کر درخواست کی ہے۔ کہ ان کے بندوبست کی میعاد تیس سے پچاس سال تک کر دی جائے۔ ہز ایکسیلنسی نے معلوم ہوا ہے۔ ان سے کہا ہے کہ ایسا کرنے سے یہ ایک تمام ہندوستان کا سوال بن جائیگا۔ پھر اسمیں مشکل ہوگی ۔

فراہمی چندہ اور مدراس گورنمنٹ کا حکم مدراس گورنمنٹ نے سرکاری ملازمین کے نام فرمان شائع کیا ہے کہ وہ کسی جمہوری یا مقامی فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے میں بلا اجازت حصہ نہ لیں ۔

سلطنت کیلئے نیا انتظام عمل کل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۲ر جولائی کو لکھنؤ میں ہوگا۔ اس اجلاس میں ایسا انتظام عمل تجویز کیا جائیگا۔ جس سے مجوزین کے نزدیک اس سال سے انشاء اللہ مظالم پنجاب کا ازالہ ہو سکے۔ مسئلہ خلافت طے ہو سکے۔ اور سوراج قائم کیا جا سکے ۔

سرحدی ملا کی سرگرمیاں ملا سید اکبر خان ایک سرحدی ملا انگریزوں کے خلاف تبلیغ کرتا پھرتا ہے۔ اور سرحدی قبائل کو بغاوت کا سبق پڑھا رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ خیبر ریلوے پر کام بند کرو۔ اس کے ساتھ سرحدی سرکاری ملازموں کو لوٹتے ہیں۔ خاصہ داروں کا ایک گروہ ملا کے آدمیوں کے قابو چڑھ گیا۔ اور کچھ زخمی اور کچھ قتل ہوئے۔ باقیوں کو وہ گرفتار کر کے لے گئے ۔

جابرانہ قوانین کی کمیٹی جابرانہ قوانین پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ وہ اپنے اجلاس ۱۲ر جولائی سے شملہ میں شروع کرے گی ۔

ایک وکیل پر مقدمہ کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک وکیل پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ وکیل نے اول ایک فریق سے اسکے مقدمات کے حالات سن لئے۔ پھر اس کی طرف سے پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کے فریق مخالف کی طرف سے پیروی شروع کر دی۔ جو پیشہ وکالت کے لئے ناجائز ہے ۔

آتشزدگیوں کے ذمہ دار حامی عدم تعاون ہیں الہ آباد ۲۱ر جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس امر کی کافی شہادت بہم پہنچ چکی ہے کہ کماؤں کی پہاڑیوں میں آتشزدگیاں حامیان عدم تعاون اور فتنہ پرداز لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہیں۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔

ریاست خیرپور کا میر گدی پر خیرپور کے میر کو شاندار تقاریب سے باقاعدہ خیرپور کی گدی پر بٹھایا گیا۔ مسٹر پوپ کلکٹر سکھر نے جو پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں انہیں وائسرائے کا خریطہ پیش کیا۔ اس تقریب کی خوشی میں قیدیوں کو رہا کیا گیا ۔

تلک سوراج فنڈ ایک کروڑ سے زائد ہو گیا بمبئی یکم جولائی۔ ایک جلسہ میں مسٹر گاندھی نے دوران تقریر میں کہا کہ تلک سوراج فنڈ کے لئے اب ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ فراہم ہو چکا ہے۔

ہندوستانی دوائیں دہلی یکم جولائی۔ امریکہ کے ڈاکٹر این۔ آر جوشی کو ایک لاکھ روپیہ ہندوستانی دوائیوں کو ترقی دینے کے لئے حوالہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف امریکہ میں نو سال تک قیام فرما چکے ہیں۔ اور آپ نے رنگون میں ایک دوائی خانہ کھول رکھا تھا ۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کا افتتاح ڈھاکہ یکم جولائی۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج ڈھاکہ یونیورسٹی کا باقاعدہ طور پر افتتاح ہوا۔ امید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں منتظمہ کمیٹی تعلیمی مجلس و دیگر مجالس مرتب ہو جائینگی ۔

مدراس میں ہڑتال کی خطرناک صورت خبر ہے کہ ہڑتال کی حالت دن بدن نازک ہوتی جاتی ہے۔ لوگ [illegible] پولیس کے آدمیوں پر جو چلتے جاتے ہیں۔ ان پر اینٹ پتھر پھینکے جاتے ہیں ان کے اور دوسرے ہڑتالیوں کے درمیان کشیدگی نازک حالت اختیار کرے گی۔ کل رات بلیاں تھوپ پیری کے کوارٹروں میں جہاں آدمی دراوڑی مزدور رہتے ہیں۔ پھر آگ لگ گئی۔ تقریباً ایک سو جھونپڑے جل گئے۔ ہوا زور کی چل رہی تھی۔ اسلئے نقصان بہت ہوا ۔

فوج طلب کر لی گئی مدراس ۲ر جولائی۔ آدی دراوڑی مزدوروں کے جھونپڑوں میں کل رات کی آتشزدگی کے متعلق مزید رپورٹ منظر ہے۔ کہ پولیس کے لئے اس خوف سے مقام آتشزدگی کو جانا مشکل تھا کہ کہیں رستے میں اسپر ہڑتالی کمین گاہ

سے گولیاں چلائیں گے۔ چونکہ پولیس اس حالت سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلئے فوج طلب کی گئی فوج کی مدد سے اس موقعہ پر بھی۔ ہڑتالی زوال کو چلے گئے۔ رات کو فوج ہٹالی گئی۔ اور مسلح پولیس متعین کی گئی۔ جو رات بھر نگہبانی کر کے پہرہ دیتی رہی ❊

دو ہزار لوگ بے گھر
جوہنسبرگ آج صبح کو آتشزدگی کا ایک واقعہ ہوا۔ جس سے تقریباً تمام جھونپڑے جنہیں آدمی دراوڑی مزدور بستے تھے جل گئے۔ دو ہزار اشخاص بے گھر بار ہو گئے اس واقعہ سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

دھاروار (بمبئی) میں فساد
بمبئی ۲ر جولائی۔ چونکہ خلافت کے دو والنٹیروں کو ڈاکے جرم میں چھ چھ ماہ کی قید ہو گئی تھی قیدیوں کے ساتھ ایک بڑا ہجوم جیل تک گیا۔ اور بعد ازاں شراب کے ٹھیکہ اور ان کے گھروں پر پتھر برسنا شروع ہو گئے۔ شام کے وقت ایک جلسہ ہوا۔ جس کے بعد ہجوم نے شراب کی دو دکانوں پر حملہ کیا گیا۔ انکو نذر آتش کر دیا گیا۔ اور سامان چرا لیا گیا۔ دو دکانوں کو آگ لگانے کی تین دفعہ کوشش کی گئی۔ پولیس نے آگ کو بجھا دیا ہجوم نے پھر پولیس پر حملہ کیا۔ جس نے آخر کار مجبور ہو کر فائر کیا۔ بلوہ کرنے والوں میں سے دو آدمی مارے گئے۔ اور یقین ہے کہ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

یورپین کی جگہ ہندوستانی وزیر
حیدرآباد ۲ر جولائی۔ سرکار نظام نے مسٹر اے حیدری ہوم سکرٹری کو مسٹر گلینسی کی جگہ وزیر مال مقرر کیا ہے۔

صوبجات متحدہ کی میونسپلٹیوں کی مالی حالت
الہ آباد ۳ر جولائی۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا ایک بیان مظہر ہے کہ الہ آباد۔ فیض آباد۔ لکھنؤ۔ کانپور بریلی۔ بنارس۔ آگرہ اور نینی تال وغیرہ مقامات کی میونسپل کمیٹیوں کی مالی حالت خراب ہے۔ اور وہ سب کی سب امداد یا قرضہ یا دونوں کے لئے گورنمنٹ کو چشم امید سے دیکھتی ہیں ❊

ممالک غیر کی خبریں

پارلیمنٹ کے ڈیلیگیٹ ہندوستان آنیوالے ہیں
نوآبادیوں کے قائمقاموں کو امپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن نے ہاؤس آف لارڈز کی شاہی گیلری میں ایک ضیافت دی۔ ہائوس سپیکر کے سیسل کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے لارڈ برکن ہیڈ نے اس امر کا اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کی طرف سے عنقریب ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان جانے والا ہے اس خبر پر حاضرین نے دلی مسرت کا اظہار کیا ❊

برطانیہ کا قرضہ
لنڈن ۲۳ر جون۔ جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا کل قرضہ خارجہ ۳۱ر مارچ گذشتہ کو ایک ارب ۱۴ کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ ہوتا ہے۔ متحدہ امریکہ کا برطانیہ پر سب سے زیادہ قرضہ ہے۔ جسے ۸۵ کروڑ پونڈ ادا کرنا ہوگا۔ اور اس کے بعد کنیڈا ہے۔

وزیراعظم کی چٹھی ڈی ولیرا کے نام
مسٹر لائیڈ جارج نے جمہوریہ آئرلینڈ کے پریذیڈنٹ ڈی ولیرا کے نام ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ اس بات کی بہت آرزو مند ہے کہ ملک معظم نے مصالحت کے لئے جو اپیل کی ہے وہ بیکار نہ ہو جائے۔ اس لئے میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ یا آپ کا کوئی رفیق کار جنکو بحفاظت لیا جائیگا۔ لنڈن آکر شمالی آئرلینڈ کے وزیراعظم (سر جیمس کریگ) کے ساتھ ملکر معاملہ طے کرنے کے امکانات پر غور کریں۔ وزیراعظم نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس صدیوں کے اختلاف کو جس نے انگلستان اور آئرلینڈ کے لوگوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ دور کیا جائے۔ اہل آئرلینڈ و انگلستان کا اتحاد عمل نہ صرف سلطنت کیلئے مفید ہو گا بلکہ بنی نوع انسان کے لئے۔ سر جیمس کریگ کے پاس بھی وزیراعظم نے اسی سلسلہ میں ایک خط لکھا ہے ❊

وزیراعظم کی تجاویز
لنڈن ۲۷ر جون۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ السٹر میں وزیراعظم کی تجاویز کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ بلفاسٹ کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر ڈی ولیرا کو سر جیمز کریگ سے ہرگز ملاقات نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ بے گناہ انسانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں ❊

روئی کے کارخانے دوشنبہ کو کھل جائینگے
لنڈن ۲۵ر جون۔ روئی کے کارخانہ کے ملازمین کی اجرت کے متعلق راضی نامہ پر جس سے کہ یقین دلایا جاتا ہے کہ ۱۹۲۲ء تک اس کاروبار میں کوئی جھگڑا رونما نہ ہوگا۔ دستخط ہو گئے ہیں۔ اور دوشنبہ کے روز کارخانے دوبارہ کھل جائینگے ❊

ترکوں کی فتح
لنڈن ۲۷ر جون۔ پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ قسطنطنیہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یونانیوں کو حال ہی میں آوا بانا کے مقام پر شکست فاش ہوئی۔ اور یونانی اسمد کے محاذ کی طرف پسپا ہو گئے۔ مگر ترکان احرار نے اسمد پر بھی قبضہ کر لیا۔

یونانی فوج سخت خطرے میں
لنڈن ۲۷ر جون۔ ایتھنز سے سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ غنیم نے نکومیڈیا کے علاقہ میں بہت سختی سے حملہ کر کے یونانیوں کے دو سو آدمیوں کو ہلاک کر دیا یونانی فوج کچھ عرصہ کے لئے سخت خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ مگر کمک کے لگاتار پہنچنے پر غنیم ہر جگہ پسپا ہو رہا ہے ❊

اتحادی تجاویز مسترد
پیرس ۵ر جون۔ ایتھنز سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت یونان نے اتحادی تجاویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ یونانیوں نے اتحادیوں کو بذریعہ نوٹ اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوجی نقطہ خیال سے معاملات پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ جنگ کو اس طرح ختم کرنا یونانیوں کیلئے مضر ہو گا ❊

قاہرہ سے بغداد تک نیا راستہ
لنڈن ۲۹ر جون۔ مصر سے براہ فلسطین و بغداد تک کا ایک نیا ہوائی راستہ تجویز ہوا ہے۔ جو صحرا کے پانسو میل سے گزرتا ہے ❊

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

[illegible] کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

فہرست [illegible]

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی ◆ اسسٹنٹ۔ [illegible]

نمبر | مورخہ ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۷ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ایک تبلیغی وفد جو ضلع گورداسپور کے دیہات میں دورہ کریگا۔ اور جس کا پروگرام اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے۔ روانہ ہو گیا ہے۔ ضلع ہذا میں پورے طور پر تبلیغ کرنے کے لئے دفتر تالیف و اشاعت نے جو انتظام کیا ہے۔ اسکے ماتحت یہ پہلا وفد روانہ ہوا ہے۔

۱۰ر جولائی کو شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کی دعوت ولیمہ تھی۔ جسمیں لوگوں کی خاصی تعداد مدعو تھی ◆

ایام زیر رپورٹ میں اگرچہ آسمان ابر آلود رہا لیکن سوائے معمولی بوندا باندی کے کچھ نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرمائے +

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۴ر جولائی کو حضرت اقدس کی طبیعت مبارک بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور قریباً بارہ بجے دوپہر تک مشاغل تصنیف میں مصروف رہتے ہیں اور بعد از نماز ظہر و مغرب نماز کے کمرے میں تشریف رکھتے ہیں۔ جہاں دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہتا ہے۔ اکثر احباب باہر کے بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہو کر مستفیض ہوتے ہیں۔ ۴ جولائی کو بعد نماز ظہر ایک پارسی صاحب جو کہ پارسیوں کے ایک فرقہ کے دستور (یعنی لیڈر) ہیں۔ حضور کی زیارت کو حاضر ہوئے قریباً تین گھنٹے تک حضور سے مختلف موضوع پر گفتگو کرتے رہے۔ علاوہ سیاسی گفتگو کے مذہبی گفتگو بھی ہوئی جس کی مختصر رپورٹ انکے بعد میں انشاء اللہ بھیجوں گا۔ یہ صاحب ایک معمر اور بہت ہی بااخلاق شخص ہیں۔ گفتگو کے درمیان نماز عصر کا وقت آگیا حضور نے نماز پڑھائی۔ اس اثناء میں پارسی صاحب نے بھی اپنے طریق پر ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز کے بعد سلسلہ کلام جاری رہا۔ پارسی صاحب بہت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ بعد نماز مغرب حضور نے جناب خلیفہ نورالدین صاحب سے کشمیر میں توسیع جماعت [illegible] کے متعلق گفتگو فرمائی۔

۵ر جولائی کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی رہی اور حضور نے فرمایا کہ آج قریباً تین ماہ کے بعد ٹمپریچر نارمل ہوا ہے۔ حضور بعد از نماز عصر کشتی میں بیٹھ کر سیر کو تشریف لے گئے۔

۶ر جولائی کو بھی طبیعت بہت اچھی رہی۔ دستور کی جماعت حضور کی زیارت کو حاضر ہوئی۔ حضور بعد نماز ظہر ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ عصر کے بعد حضور سیر کو تشریف لیگئے۔

۷ر جولائی حضور معہ خاندان نبوت اور اہلبیت اور خدام نشاط باغ کی سیر کو تشریف لیگئے۔ تمام دن وہیں گذارا۔ عصر کے بعد حضور کو کچھ حرارت ہوگئی۔ بوجہ حرارت کی زیادتی کے حضور نے

قادیان خود نہ پڑھائیں ۔

۸ جولائی کو آپ کی نماز جمعہ بوجہ بیماری کے تشریف نہ لا سکے ۔ مگر خطبہ جمعہ حضور نے ہی پڑھایا ۔ طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے فالحمد للہ علی ذالک ۔ خاکسار سید محمود اللہ شاہ

اخبار احمدیہ

چودھری فتح محمد صاحب سیال کی لنڈن سے واپسی چودھری فتح محمد صاحب سیال بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۲۱ء کو بمعہ [illegible] ولایت سے روانہ ہو گئے ہیں اور بعد از حج ۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء (انشاء اللہ) قادیان پہنچیں گے ۔ انشاء اللہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیر و عافیت یہاں لاوے ۔

مفت اخبار شیخ مختار احمد صاحب [illegible] نارتھ ویسٹرن ریلوے انجینئرنگ [illegible] بندر روڈ سکھر ۔ ترقی عہدہ کے شکریہ میں ۳ ماہ کے لئے کسی ایسے غریب بھائی احمدی کے نام الفضل جاری کرانا چاہتے ہیں ۔ جس کی تصدیق سکرٹری انجمن احمدیہ کر دیں ۔ اور اپنے عہدہ پر استقلال کی دعا کی استدعا سب بھائیوں سے کرتے ہیں ۔ مینیجر الفضل

بصرہ کے احمدی بھائی توجہ کریں بصرہ سے ایک صاحب تصدق حسین نام بی ایم ۔ ٹی کمپنی ملینہ بصرہ لکھتے ہیں ۔ کہ ان کو احمدی احباب جو اس علاقہ میں رہتے ہوں ان کے حال اور احمدیت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائیں ۔

امتحان میں کامیابی خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خاص دعاؤں کی برکت سے اس سال امتحان ایف ای ایل (یعنی امتحان وکالت سال اول) میں کامیاب ہو گیا ہے ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔

خاکسار غلام حیدر احمدی متعلم لاء کالج لاہور از [illegible] گجرات

اعلان نکاح ۳ جون ۱۹۲۱ء کو سید سلیم شاہ صاحب ابن سید نظام شاہ صاحب [illegible] کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر آمنہ بنت سید محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ کلرک بیت المال قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا ۔ خدا مبارک کرے ۔

ولادت مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۳۰ شوال ۱۳۳۹ھ بروز جمعرات بوقت ۶ بجے صبح عاجز کے گھر میں دوسرا فرزند نرینہ متولد ہوا ہے جس کا نام احمد مصطفٰی خان رکھا گیا ۔ میں تمام احمدی احباب سے ملتمس ہوں ۔ کہ وہ مولود کے حق میں دلی جوش سے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو دین و دنیا میں ایک شاندار انسان بنائے ۔ آمین

عاجز محمد خان شہاب [illegible] اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

درخواست دعا میں اور میرا تمام خاندان (ہم سب احمدی) ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں احمدی احباب دعا فرماویں ۔

خاکسار الطاف حسین احمدی انجولی ۔

نماز جنازہ میری اہلیہ بچہ پیدا ہونے کے چھ روز بعد اس دار فانی سے عالم جاودانی کو چل بسی ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔ محمد شفیع سکرٹری لودیکا

میری اہلیہ بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء بقضائے الٰہی ایک عرصہ بیمار رہ کر اس فانی دنیا سے بطرف جاودانی انتقال کیا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں ۔

شیخ تجمل حسین احمدی از بلور ضلع بجنور ۔

خاکسار کے بڑے بھائی شیخ علی احمد صاحب گرداور قانونگوئی جو ایک بڑے ہی متقی احمدی تھے ۔ چند روز بعارضہ نمونیا بیمار رہ کر اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے (تاریخ وفات ۲ جولائی ۱۹۲۱ء) احباب سے درخواست نماز جنازہ غائب ہے ۔

خاکسار شیخ مظفر احمد ہیڈ کلارک توپخانہ ۳۸ ۔ کوہاٹ

خاکسار کی اہلیہ ۲۰ جون کو اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو رحلت کر گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ احباب سے جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے ۔ خاکسار عبد الرحیم خیاط [illegible]

بعارضہ بخار نجابت علی خان صاحب کے [illegible] معافیدار سرکار [illegible] کریام ضلع جالندھر [illegible] جولائی

پہلا تبلیغی دورہ شروع

پہلا دورہ تبلیغ شروع ہو گیا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے ۔ اس میں امیر وفد حافظ جلال احمد صاحب ہونگے اور ان کے ساتھ شیخ چراغ دین صاحب نومسلم ۔ فلاسفر اللہ دین صاحب ۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی شہزادہ [illegible] اور مولوی زین العابدین صاحب انکے انیس ہونگے ۔ دیگر [illegible] اصحاب کو باری باری ان کے ساتھ ایک ایک [illegible] کے لئے رہنا ہوگا ۔

۱۱ جولائی صبح ۔	قادیان	سے	ہرچووال
۱۲ " "	ہرچووال	سے	بیری
۱۳ " "	بیری	سے	پھیروچیچی
۱۴ "	قیام پھیروچیچی ۔		
۱۵ جولائی صبح ۔	پھیروچیچی	سے	شتینہ بھٹیاں
۱۶ " " ۔	شتینہ بھٹیاں	سے	گھول
۱۷ " "	گھول	سے	بھنڈیاں
۱۸ " "	بھنڈیاں	سے	کاہنووان
۱۹ " "	کاہنووان	سے	سٹھیالی
۲۰ جولائی ۔	قیام سٹھیالی		
۲۱ " " ۔	سٹھیالی	سے	لیل کلاں
۲۲ " "	لیل کلاں	سے	بہادر
۲۳ " "	بہادر	سے	غازی کوٹ
۲۴ " "	غازی کوٹ	سے	بھنگواں
۲۵ " "	بھنگواں	سے	طالب پورہ
۲۶ " "	طالب پورہ	سے	پنڈوری
۲۷ " "	پنڈوری	سے	واپس قادیان

ضلع گورداسپور کے پورے دورے کے چار حصے کئے گئے ہیں جنمیں سے یہ پہلا حصہ ہے ۔ زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت

منشی اور مولوی فاضلوں کو اطلاع

جو اصحاب امتحان مولوی فاضل یا منشی فاضل پاس کر چکے ہیں وہ اگر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں چھ ماہ کے لئے ٹریننگ [illegible]

الفضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان - ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

ہمارے ایڈریس پر

اردو اخبارات کی نکتہ چینی

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں جو ہمارا ایڈریس پیش ہوا۔ اس پر اور اس کے جواب پر ہندوستان کے تقریباً تمام اخبارات نے اپنے اپنے رنگ میں رائے زنی کی ہے۔ اور خاص کر مسلمان اردو اخبارات نے بہت کچھ لکھا ہے۔ جن سیاسی امور کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان کے متعلق تو ہم اسی قدر کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ ہر ایک اپنی رائے کا آپ ذمہ دار ہے۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ ان پر کسی قسم کی بحث کریں۔ اور نہ ہمارے اخبار کے دائرہ عمل میں یہ بات داخل ہے۔ ہاں مسئلہ جہاد چونکہ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ہمارے ایڈریس کا حوالہ دیکر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمارے ایڈریس کا وہ حصہ جس پر جہاد کے متعلق نکتہ چینی کی گئی ہے یہ ہے کہ:۔

"جسوقت آپ (حضرت مرزا صاحب) نے دعویٰ کیا ہے۔ اسوقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپہ کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف ایک دیاسلائی کا محتاج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور کی تحریک شروع کی۔ کہ ابھی چند سال نہیں گذرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا موجب بنا۔"

اسپر معاصر ہمدم اپنی اشاعت ۵ر جولائی میں لکھتا ہے کہ (۱) "احمدیہ وفد نے ایڈریس میں جہاد کے اسلامی مسئلہ پر بھی جس طرز سے اظہار خیالات کیا گیا جس سے مخالفین دین اسلام پر نکتہ چینی کرنے کا بھی موقع مل سکتا ہے۔ کیونکہ احمدیہ ایڈریس میں خاص طور سے نائب السلطنت ہند کو توجہ دلائی گئی ہے کہ جماعت مذکور کے بانی نے تلوار کے جہاد کو بالکل ممنوع قرار دیا ہے۔ اور اس کو موجودہ وقت کی اسپرٹ کے سراسر منافی سمجھا ہے۔ حالانکہ مشہور آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے بموجب مذہب اسلام کے جملہ اصول قیامت تک کے لئے معین ہو چکے ہیں۔"

(۲) "یورپ کا اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہی ہے کہ وہ بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ حالانکہ اسلام مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر و تشدد کرنے سے روکتا ہے اور جہاد جس کو مخالفین کی طرف سے ایسی خطرناک صورت میں دکھایا جاتا ہے۔ صرف آخری وقت بمقابلہ اعداء اپنی جانوں سے بڑھ کر عقائد مذہبی کی حفاظت کرنے کے لئے روا رکھا گیا ہے یہ صورت اگر باقی نہ رہے۔ تو نظام عالم کا سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔ اور ظالموں کو ان کی شقاوت آمیز حرکات سے روکنے والا کوئی ذریعہ باقی نہ رہے۔"

(۳) "اسلامی جہاد" ایسی تمام خود غرضیوں اور جابرانہ طریقوں سے بری ہے۔ اور جن مقاصد پر وہ مبنی کیا ہے۔ ان پر مسلمانوں کی حیات قومی کا دارومدار ہے یہ درحقیقت اسلام پر ایک سخت ظلم ہے۔ کہ اس کے اہم ترین مسئلہ جہاد کو اس زمانہ کے نامناسب قرار دیا جائے۔"

(۴) "اس ایک بات سے قادیانی جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو تمام اہل اسلام سے الگ کر لیا ہے۔ اور مخالفین اسلام کو اسپر حملہ کرنے کے لئے ایک ہتھیار بہم پہنچا دیا ہے۔"

ہمیں معاف کیا جائے۔ اگر ہم کہیں کہ ہمارے خلاف "ہمدم" کی اس خامہ فرسائی کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس نے ہمارے عقیدہ متعلقہ جہاد کے سمجھنے کی کوشش نہیں کی حقیقت یہ کہ جہاد کے صحیح معنوں اور مفہوم پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض اگر ہے۔ تو ان معنوں پر ہے۔ جو بد قسمتی سے اس زمانہ کے مسلمانوں میں خلاف منشاء خدا اور رسول رواج پا گئے۔ اور جن کے اب تک وہ لوگ قائل ہیں۔ جو ایسے "امام مہدی" کے آنے کے منتظر ہیں جس کا کام ہی یہ ہو گا۔ کہ تلوار کے ذریعہ تمام غیر مذاہب کے لوگوں کو ہلاک کر دے یا مسلمان بنا لے۔

ہم خیال نہیں کرتے۔ کہ "ہمدم" مسلمانوں کے اس عقیدہ سے ناواقف ہو گا۔ لیکن اگر ناواقف ہو۔ تو اسے امام مہدی کا انتظار کرنے والوں سے پوچھ لینا چاہئے۔ کہ وہ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ان کی کیا کیا امیدیں وابستہ ہیں۔

کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ آکر "جہاد" کا اعلان کرینگے۔ اور تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلائینگے۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ قادیان میں غیر احمدیوں کا ہمارے خلاف جو جلسہ ہوا۔ اسمیں بڑے بڑے جبہ پوشوں نے بڑے زور کے ساتھ یہ اعتراض بھی پیش کیا۔ کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ جس وقت آئینگے اسوقت تمام مذاہب کو مٹا دینگے۔ اور صرف اسلام ہی باقی رہ جائیگا۔ دیگر مذاہب کا کوئی ایک بھی شخص باقی نہیں رہیگا۔ غیر مسلم یا تو مسلمان ہو جائینگے یا قتل کر دئے جائینگے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا اس لئے وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہیں۔

یہ اعتراض دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی انور شاہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے کیا۔ اور مولوی ثناء اللہ نے تو کندھوں پر ڈنڈا رکھکر

یہ شعر پڑھا کرتے

جدوں کھاں غرشوں آئیاں اچھال آیا ڈنڈا
ڈنڈے باجھوں سجدا ناہیں بیٹھے دینی دا گنڈا

اور یہاں حضرت علی ان کے مصداق ہونگے۔ ان کے پاس ڈنڈا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب لوگ اسلام قبول کر لینگے۔ یا قتل کر دیئے جائینگے۔

یہ ہے وہ جہاد جو مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور جس کی امید انہوں نے حضرت مسیح اور امام مہدی سے لگا رکھی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اسی کا رد کیا۔ اور اسی کا ذکر ایڈریس میں کیا گیا۔ چنانچہ لکھا گیا کہ:-

"جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے تھے۔ وہ تو اس امر کی سچائی کے قائل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت سے سخت مخالف تھے۔ اور جنہوں نے جہاد کے معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں میں رائج تھے۔ بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ ان کو بھی دلائل کے زور کے آگے اپنے خیالات کو بدلنا پڑا"

گویا حضرت مسیح موعود نے جہاد کے ان معنوں کا انکار کیا۔ جو لوگوں میں رائج ہو گئے تھے۔ نہ کہ جہاد کے صحیح اور درست معنوں کا آپ نے انکار کیا۔ یا اسلام نے جہاد کا حکم دیا ہے۔ اس کو منسوخ یا رد کر دیا۔ اگر آپ ایسا کرتے۔ تو "ہمدم" وغیرہ کو یہ کہنے کا حق تھا کہ مرزا صاحب نے شریعت اسلام میں تغیر کر دیا۔ لیکن جب ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ لوگوں میں جہاد کے جو غلط اور خلاف اسلام معنی رائج تھے۔ ان کی تردید کی گئی۔ اور اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ اور ایسے زبردست دلائل کے ذریعہ کی گئی۔ کہ جن کے مقابلہ کی تاب بعض اشد مخالفین بھی نہ لا سکے۔ اور انہیں آپ کا ہمنوا ہونا پڑا۔ تو یہ کونسی قابل اعتراض بات ہے۔ اور کس طرح الیوم اکملت لکم دینکم کے خلاف ہے۔

اگرچہ ہمدم نے خود جو تعریف جہاد کی دوران اعتراض میں کی ہے۔ وہ بہت حد تک ہمارے معنوں کی مؤید ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ عام مسلمان جہاد کی یہ صورت نہیں مانتے بلکہ عوام میں جہاد کے جو معنے مروج ہیں۔ ان پر عمل سرحد میں ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک عیسائی اور ہر ایک ہندو اور ہر ایک سکھ کا خون اور مال اور عزت و آبرو ان نام نہاد غازیوں کیلئے حلال ہے۔ حالانکہ اس لوٹ کھسوٹ کی اسلام میں اجازت ہی نہیں۔

اختلاف مذہب کے باعث کسی کی جان لینا۔ عورتوں پر جبر کرنا۔ مال لوٹنا۔ اور اپنے اس فعل شنیع کا نام جہاد رکھنا غلط ہے۔ پھر جس حکومت کے ماتحت مسلمان رہتے ہوں۔ اس کے ساتھ اس کے ملک میں بیٹھے ہوئے کسی تکالیف کے باعث یا اپنے ہم قوم و ہم مذہب لوگوں کی تکالیف کے باعث جنگ کرنا اور اس کو جہاد کے نام سے موسوم کرنا جہاد کے غلط معنے اور اسلامی جہاد کا غلط استعمال ہے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی صورتیں ہیں۔ جن کو ہم جہاد کا نام دینے کے لئے تیار نہیں اور ان معنوں میں لفظ جہاد کا استعمال قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں۔

حیرت ہے کہ ہمارے ایڈریس میں جہاد کے غلط معنوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسپر تو اس قدر شور مچایا جا رہا ہے۔ لیکن ان دنوں اس مقدس اسلامی اصطلاح کی جس قدر تذلیل بعض ہندو بلکہ مسلمان اخباروں میں ہو رہی ہے۔ اس کی طرف خیال بھی نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اخبارات میں اس قسم کے جلی عنوانوں کے ماتحت خبریں شائع کی جا رہی ہیں کہ:-

"شاہدان بازاری کے خلاف جہاد" (وکیل ۱۰ جولائی)

یا "شراب کے خلاف جہاد" (ریاست ۴ جولائی)

جن لوگوں نے "جہاد" ان باتوں کو سمجھ رکھا ہو۔ ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس کے بے جا استعمال اور غلط مفہوم کا انکار کرنے والوں پر زبان طعن دراز کریں۔

ہمارے نزدیک شریعت اسلام نے جو جہاد بتایا ہے وہ تین قسم کا ہے۔ (۱) اعلیٰ (۲) اوسط (۳) ادنیٰ یا جہاد اکبر۔ جہاد کبیر اور جہاد اصغر اور جہاد بالسیف جہاد کی تیسری قسم ہے۔ اور یہ اسوقت جائز ہوتی ہے جبکہ کوئی حکومت بالجبر اسلام کے احکام پر عمل کرنے سے روکے یا مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کرے۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو ہم اس سے جہاد کرینگے۔ مگر اس کے ملک میں رہ کر نہیں۔ بلکہ اول ہمیں اس کے ملک سے ہجرت کرنی پڑیگی۔ اس صورت میں ہمیں شریعت اسلام اجازت دیتی ہے۔ کہ ہم اس مخالف طاقت کے مقابلہ میں تلوار کو بے نیام کریں۔ پھر مر جائیں یا مار دیں۔

لوگوں نے جہاد کے جو معنے سمجھ رکھے ہیں ہم ان کو غلط سمجھتے ہیں۔ یورپ کا اعتراض بھی انہی معنوں پر ہے۔ اور انہی معنوں اور انہی کے مطابق عمل کا نتیجہ ہے۔ کہ یورپ میں اسلام کی صورت ڈراؤنی دکھلائی گئی ہے۔ مگر ہمعصر "ہمدم" کے نزدیک ہمارا جہاد کے غلط مفہوم کا انکار مخالفین اسلام کے لئے ایک اعتراض کرنے کا موجب ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اصل اسلام کا چہرہ تو اعتراض سے پاک ہے۔ البتہ جو اسلام لوگوں کے ذہن میں ہے اور جس کے لئے جہاد کے غلط معنے کئے گئے ہیں۔ اس پر اعتراض ضرور ہوگا اور ہونا چاہیئے۔

ہم نے جو صورت جہاد کی پیش کی ہے۔ اس کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت شاہد ہے۔ سورہ حج کے رکوع ششم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ و ان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ لوگوں کو لڑائی کی اجازت دیگئی ہے۔ اسلئے کہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور اللہ ان کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔ یہ مظلوم لوگ ہیں۔ جو اپنے وطنوں سے ناجائز طریق سے محض اسلئے نکالے گئے کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ یعنی مسلمان ہو گئے۔

ایسی حالت جب بھی پیدا ہو۔ جہاد بالسیف کی اجازت ہوگی۔ لیکن جب تک ایسا نہ ہو۔ دین کیلئے تلوار اٹھانا۔ یا یہ خیال رکھنا کہ کسی وقت ایسا کیا جائیگا سخت غلطی ہے۔ اور اسکو جہاد نہیں کہا جا سکتا۔

آنیوالے مسیح اور مہدی کے متعلق جو جو خیالات مسلمانوں کے ہیں۔ اور جن کی بناء پر وہ متوقع ہیں۔ کہ مسیح و مہدی آ کر تمام کفار کا صفایا کر دینگے۔ اور ان کے خزائن

دو فانی پر مسلمان بلاشرکت غیرے قابض و متصرف ہو جائینگے۔ ان کو کمینہ اور احمقانہ خیالات کہا گیا ہے جو شخص ان بدترین خیالات کو اسلام کے لئے عزت کا موجب خیال کرتا۔ وہ مختار ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خیالات اسلام کی ہتک کرنیوالے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ کارنامہ ہے۔ کہ آپ نے ان خیالات کو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ میں سے نکالا ہے۔

کہا گیا ہے کہ بانی احمدیت نے جو کچھ جہاد کے سلسلے میں کہا۔ وہ کوئی نئی بات نہ تھی" بلکہ [illegible] سر سید اعظم کی [illegible] کو تسلیم کرنا [illegible] اور [illegible] سر سید نے اگر جہاد کے خلاف [illegible] ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ ان کے نزدیک امام مہدی کے فرائض نہیں۔ جو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے مہدی کے وجود سے ہی انکار کیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے مہدی اور مسیح کی خبر کا انکار نہیں کیا۔ (بل) ان کے متعلق جو ناواجب توقعات تھیں۔ ان کو غلط ثابت کیا ہے۔ اگر [illegible] صاحب کو حضرت مرزا صاحب کے لئے پیشرو بنایا جائے گا۔ اسلئے کہ انہوں نے جہاد کے خلاف ایک آدھ دفعہ کچھ کہا تو کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے واعظان توحید کو بھی آنحضرت ؐ کا پیشرو کہا جائیگا۔

علاوہ ازیں کتنے لوگ ہیں۔ جو سرسید کی کسی بات کو بلاچون وچرا تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں خوب یاد ہے۔ حال ہی میں جب ان کے وہ مضامین شائع کئے گئے۔ جنمیں انہوں نے خلافت ترکی کا انکار کیا ہے۔ تو صاف طور پر کہدیا گیا۔ کہ سرسید کوئی ہمارے مذہبی راہ نما نہیں ہیں۔ کہ ہم ان کی باتیں ماننے کے پابند ہوں۔ لیکن بالمقابل اس کے لاکھوں ایسے انسان ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کے ہر ایک فیصلہ کا ماننا اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر سرسید نے جہاد کے غلط معنوں کا رد کیا۔ تو اس بارے میں وہ عام لوگوں کو اپنا ہم نوا نہ بنا سکے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے لاکھوں انسانوں کے دلوں سے ان کے پرانے اور غلط خیالات کو دور کردیا ۔

اخبار "قومی رپورٹ مدراس" نے اپنی اشاعت ۹ جون ۱۹۲۱ء میں بعنوان "قادیانی وفد اور لارڈ ریڈنگ" جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں شیعوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے متعلق لکھا ہے:-

"حضرات شیعہ کو جو خلافت حاضرہ کا اعتقاد نہیں ہے۔ انہیں ان کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ وہ اپنے ایک اصولی مسئلہ کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خلافت موروثی ہے مگر جماعت قادیان کا ایسا کوئی بے غرضانہ اصول نہیں ہے۔ اس جماعت کا انکار خود غرضی کے اصول پر مبنی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خلافت مرزا صاحب کی مسلم ہے"

تعجب ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب قومی رپورٹ حضرات شیعہ کو محض "خلافت حاضرہ" سے بے اعتقاد بتاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ "خلافت حاضرہ" سے ہی نہیں۔ خلافت راشدہ کے تین اولوالعزم ارکان کی خلافت سے بھی حضرات شیعہ کو انکار تھا۔ اور ہے۔ حتیٰ کہ ان اولیاء اللہ کی شان مقدس میں ان کی زبان سے بے محابا ایسے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ جو نہایت گندے اور ناپاک ہوتے ہیں۔

پھر کہا گیا ہے کہ شیعوں کا خلافت حاضرہ سے انکار ایسے اصول کے باعث ہے۔ کہ خلافت موروثی ہے۔ اور اسلئے یہ خود غرضانہ انکار نہیں۔ مگر ہمارے خیال ہی میں نہیں۔ ہر شخص کے نزدیک وراثت کی بحث ہی خود غرضی سے ہوتی ہے۔ جو شخص وراثت میں قربانی نہیں کرسکتا۔ وہ کہاں بے نفس انسان ہوسکتا ہے۔ شیعوں کی تاریخ کو پڑھو۔ اور نہیں تو ناسخ التواریخ کی .... ورق گردانی کرو۔ کہ معمولی شیعہ نہیں۔ ان کے بڑے بڑے اس خود غرضی میں مبتلا نظر آتے ہیں اور خلافت کے حصول کے لئے بے تاب ہوئے جاتے ہیں۔

شیعوں کے مقابلہ میں "خلافت حاضرہ" سے ہمارے انکار کو خود غرضی پر مبنی بتانا [illegible] کی ناواقفی ہے۔ کیونکہ جس طرح شیعوں کے ہاں وراثت کی بحث ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں کسی وراثت کا جھگڑا نہیں۔ ہمارے نزدیک چونکہ اسلامی خلافت کا اہل وہی انسان ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا۔ جس نے اسلام کی صداقت کو عظیم الشان نشانات کے ذریعہ ظاہر کیا جس نے لاکھوں انسانوں کی ایسی جماعت بنا دی۔ جو اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور جس نے اپنی زندگی کا حقیقی مقصد اشاعت اسلام قرار دے رکھا ہے۔ نہ کہ وہ لوگ جو بھولے سے بھی اشاعت اسلام کا خیال نہیں کرتے بادشاہ اور خلیفہ کہلا کر اسلام کو مٹتا دیکھتے ہیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اسلامی احکام کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ اور اسلام کو قابل مضحکہ سمجھتے ہیں۔

پس حضرت مرزا صاحب کی خلافت کا سوال ہمارے لئے اصولی سوال ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کی خلافت ہمارے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہاں ترک چونکہ مسلمان کہلاتے ہیں اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل ہیں۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب کے اس ارشاد کے ماتحت کہ ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوے حب پیمبرم

ہمیں ان کی تکالیف سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ہم اپنے اصول کو قائم رکھتے ہوئے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو کچھ کرسکتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اسی اصل کے ماتحت ایڈریس میں ٹرکی کے متعلقہ معاملات کی طرف گورنمنٹ کو ایسی صفائی اور عمدگی کے ساتھ توجہ دلائی گئی ہے کہ متین اور سنجیدہ اخبارات مثلاً پیسہ اخبار۔ علی گڈھ گزٹ وغیرہ نے قوت استدلال کا نہایت کھلے طور پر اعتراف کیا ہے۔ اور خود قومی رپورٹ نے جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ:-

اس میں شک نہیں کہ وفد نے ترکی گورنمنٹ کی حمایت کا حق پوری دلیری اور جرأت سے ادا کیا۔ اگر اور اس کے خلاف ... انگلستان کو پریشان کر دیا۔ قادیانی وفد نے ترکی حکومت کی تائید میں جو طریق سب جانب سے اتحادیوں اور دولت برطانیہ پر کیا ہے۔ یقیناً سخت زبردست تھا۔ جو شخص وفد کے سیکرٹری کی تقریر کو پڑھیگا۔ وہ ضرور اس بات کا قائل ہوگا کہ وفد کی ... کی کوشش میں کچھ ... کامیابی حاصل نہیں کی۔

حجاز کے متعلق سوال کو ایڈریس میں جس زبردست طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اسی سلسلہ میں وفد قادیان نے ایک اور تیر پھینکا ہے۔ جس سے یورپ کی سیاسی چال کے چلنے میں سوراخ پڑ گئے ہیں۔"

پس ہم ترکوں کے لئے جو کچھ کہ سکتے ہیں۔ اس سے ہمیں دریغ نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ہم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم خلافت ترکی کے بھی قائل ہو جائیں۔ تو سراسر فضول ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے مذہبی اعتقادات کے قطعاً خلاف ہے۔

* * *

آواگون کے عقیدہ کو ترک کرنے کی ضرورت

اخبار ہند ماترم "دیسی ریاستوں کے ظلم و ستم کی داستان بیان کرتا ہوا ریاستی ہندوؤں کے مظالم کو خاموشی سے برداشت کرنے کی یہ وجہ قرار دیتا ہے کہ:۔

"ہندو جو آواگون (تناسخ) کو ماننے والے ہیں یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایک واحد شخص کو لاکھوں آدمیوں کی جان و مال اور عزت پر تصرف حاصل ہوتا ہے تو یہ کیوں وجہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس کے پورو جنم (گذشتہ زندگی) کے کرم اس کو اس پدوی (درجہ) کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے ایک راجہ کے احکام کو شردھا (اخلاص) سے ماننا ایشور یہ آگیا (خدائی حکم) کو ماننا سمجھا جاتا ہے۔"

اگر یہ وجہ ٹھیک ہے اور ضرور ٹھیک ہونی چاہیئے۔ تو قبل اس کے ریاستوں کے مظالم کو دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ ہندوؤں کو آواگون کا عقیدہ چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو تسلیم کرتے ہوئے جہاں وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ راجاؤں کو ان پر بغیر کسی وجہ کے تصرف حاصل ہے وہاں ان کی سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آسکتی کہ انکو جو تکالیف اور دکھ پہنچتے ہیں۔ وہ بھی بلا وجہ ہیں۔ بلکہ وہ جس طرح یہ یقین رکھتے ہیں کہ راجا کو "پورو جنم کے کرم" کی وجہ سے ان پر قبضہ و تصرف کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح انکو "پورو جنم کے کرم" کی وجہ سے وہ حالت نصیب ہوئی ہے۔ جس میں انکی زندگی بسر ہوتی ہے۔ اس میں راجا کا کچھ دخل ہی نہیں۔ اگر انکی پہلی زندگی کے عمل اچھے ہوتے۔ تو وہ اچھی زندگی بسر کرتے۔ آرام میں رہتے۔ مظالم نہ سہتے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلئے ان کے اعتقاد کے رو سے یہ "پورو جنم کے کرم" کے باعث ہے۔ اور جب تک ان کرموں کی سزا پوری نہ ہو لے ممکن نہیں کہ ان کی تکالیف دور ہو سکیں۔

ان حالات میں تناسخ کے ماننے والوں کو یہ سمجھانا کہ کوئی ایسا بھی طریق ممکن ہے۔ جس سے انکی تکالیف دور ہو سکتی ہیں۔ وہ مظالم سے بچ سکتے ہیں اور آرام کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ قطعاً ناممکن ہے۔ اس لئے ان کی حالت سدھارنے کے لئے ضروری ہے کہ آواگون کے عقیدہ کو ان کے دلوں سے دور کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ یہ ہندو دھرم کا ایک بڑا ناسور ہے جسے دوسری کئی ایک سنسکاروں کی طرح باقی نہیں رہنا چاہیئے۔ اور یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ انسان کوشش اور سعی سے بشرطیکہ وہ کوشش صحیح طور پر اور جائز طریق سے ہو۔ آرام و آسائش کی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور ... کے مظالم سے بچ سکتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آواگون ہندو مذہب کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اور اسکو ترک کرنے کی وجہ سے ہندو دھرم میں بہت بڑا رخنہ پڑ جائیگا۔ لیکن جب اس دھرم کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں اور اس کے سوا چارہ بھی نہیں۔ تو ہندو اخبارات کو جرأت اور دلیری سے اس کام کو کر ڈالنا چاہیئے۔

کیا اگر اور نہیں تو ہند ماترم جو کہ دیسی ریاستوں کے باشندوں کے مظالم سہنے کی وجہ آواگون تسلیم کرتا ہے۔ اس وجہ کو دور کرنے کی کوشش کریگا۔

* * *

جھوٹ یا جاہلانہ غلطی

۲۷ جون کے اہلحدیث میں "ذوق اسلام پر غبار" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اسکی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے

صُبَّتْ علیَّ مصائبٌ لو انّہا
صُبَّتْ علی الایام صِرْنَ لیالیا

اس کو مولوی ثناء اللہ نے عرب کے کسی مصیبت زدہ شخص کا شعر بتا کر یہ ترجمہ کیا ہے کہ:۔

"مجھ پر وہ مصیبتیں آئی ہیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر آتیں تو تاریک تکلیف دہ راتیں ہو جاتے۔ مگر میں ایسا سخت دل اور مضبوط گردہ کا ہوں کہ مجھے کوئی بلا یا مصیبت کمزور نہیں کر سکتی۔ بلکہ میری ہمت بدستور قائم ہے۔"

یکم جولائی کے اثنا عشری نے "خاتون محشر سے استہزاء یا تجاہل عامیانہ" کے عنوان سے اس شعر پر دو کالم کا مضمون اس بنا پر لکھا ہے کہ:۔

"اس شعر کی مصنفہ علیا خاتون فخر مریم و حوا شفیعہ روز جزا البضعۃ الرسول حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا ہیں۔"

مولوی ثناء اللہ جو غلطی اور جھوٹ میں تمیز نہیں کیا کرتا اور جو سہو قلم کو بھی جھوٹ کہدیا کرتا ہے۔ جیسا کہ اس کے "کذبات مرزا" کے عنوان والے مضمون سے ظاہر ہے۔ بتائے کہ اس نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ جناب فاطمہ کے شعر کو عرب کے کسی شاعر مصیبت زدہ کا شعر بنا دیا یا یہ کہ اس کی غلطی ہے جو جہالت کی وجہ سے کی گئی۔ اور ہم اسے کیا ... کے متعلق ثنائی اکاذیب" میں ایک اور کا اضافہ سمجھیں۔

خطبہ جمعہ

مکہ مکرمہ میں احمدیت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
فرمودہ ۲۴ر جون سنہ ۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کا ہر لفظ پُر حکمت ہے قرآن شریف ایک ایسی بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے کہ اس کا کوئی لفظ اور کوئی شوشہ حکمت سے خالی نہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں لفظ قرآن کریم میں قافیہ یا وزن کے لئے آیا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کوئی لفظ آتا ہے۔ وہاں ہی مناسب ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی سمجھ میں نہ آئے۔ لیکن جس شخص کو سو میں سے ۹۵ یا ۹۶ یا ۹۷ باتیں عالی قدر مراتب سمجھ میں آ جائیں یا جس کو خود سمجھ میں نہ آسکے۔ بلکہ سمجھنے والوں کو جانتا ہو۔ تو اسے قیاس کرے کہ اگر میری سمجھ میں نہیں آیا تو میری غلطی ہے۔ آیات کے آخر میں جو لفظ آتے ہیں آیا وہ قافیہ کے لئے ہیں یا حکمت کے لئے۔ اس کا جواب اگر خود نہیں دے سکتا۔ تو وہ ان لوگوں کے علم کی بنا پر تسلی کر سکتا ہے۔ جو اس بات کو جانتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بیس مقامات سے واقف ہے۔ تو وہ تیس مقام کے واقف سے تسلی کر سکتا ہے۔ اور تیس کا واقف چالیس مقامات کے واقف سے اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں قافیہ بندی نہیں۔ بلکہ ہر ایک لفظ اپنے اندر حکمت رکھتا ہے۔

دنیا میں بہت تمہیدیں ہوا کرتی ہیں۔ جن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے بعد لوگ اپنا مضمون بیان کیا کرتے ہیں۔ مگر آج یہی مناسب ہے کہ میں تمہید باندھوں۔ اور چھوڑ دوں۔ ہر شخص خود غور کرے اور اس علم کی بنا پر غور کرے۔ جو اسکو خدا نے سورہ فاتحہ کے متعلق دیا ہے۔ اور ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے۔ جن کے لئے مسیح موعود کے وقت میں بلایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص سورہ فاتحہ پر یوں غور کریگا کہ اگر قرآن میں کوئی لفظ قافیہ بندی کے لئے نہیں ہے تو کیوں ہے۔ اور اگر اس نکتہ کو مد نظر رکھ کر سورہ فاتحہ کو پڑھیگا تو آئندہ زمانہ کے حالات کا اس پر انکشاف ہو گا ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ظہور اس کے بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رؤیا ہے کہ آپ نے دجال اور مسیح کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا بعض دفعہ صرف مسیح کو اور بعض دفعہ صرف حواریوں کو پھر یہ بھی دیکھا کہ دجال خانہ کعبہ کے ارد گرد طواف کرتا تھا۔ اور مسیح کا اندر۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہی زمانہ ہے جس کا یہ نقشہ تھا عجیب بات ہے کہ اس زمانہ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ عیسائیت حجاز میں اپنا تصرف جمانا چاہتی ہے جو کہ اب تک عیسائیت کے قبضہ سے باہر تھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ عیسائی مشنری اور حکومت اس علاقہ میں تصرف کرنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں اگرچہ وہ لوگ منکر ہیں۔ جن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر مسلمانوں میں یہی مشہور ہے۔ اور اس کے کسی قدر آثار بھی ہیں۔ لیکن خواہ یہ بات سچی ہو یا غلط۔ اتنی بات ضرور سچی ہے کہ حجاز کا ارد گرد عیسائیت کے اثر سے گھرا ہوا ہے یمن۔ بصرہ و بغداد۔ فلسطین وغیرہ کے علاقے غرض چاروں طرف سے کعبہ کا طواف عیسائیت کر رہی ہے اس سے پہلے وہاں اس کا اتنا اثر نہ تھا۔

مکہ میں احمدی ابھی پچھلے دنوں ایک خط مکہ سے ملا ہے جس سے اس پیشگوئی کا مقصد واضح ہوتا ہے۔ مولوی میر محمد سعید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ امسال حج کے لئے جائیں۔ ان کی مدت سے خواہش تھی کہ عرب میں تبلیغ ہو۔ اب وہ بڑھاپے کے باوجود وہاں گئے ہیں۔ وہ اپنے اس خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ مکہ میں ۱۴ شخصوں نے بیعت کی ہے اور پچاس کے قریب بیعت کے لئے تیار ہیں۔ عرب میں احمدیت کی تبلیغ کا اسوقت شروع ہونا جبکہ عیسائیت کے متعلق آثار ظاہر ہیں کہ وہ حجاز کا احاطہ کریگی۔ اور خدا کو چھوڑنیوالے اور مسیح کے جھوٹے مسیحی قبضہ کرینگے۔ بتاتا ہے کہ اسوقت خدا تعالیٰ اپنے سچے مسیح کو وہاں قبضہ دیگا۔ اس مسیح کو جس کا آنا اسلام کی حفاظت کے لئے ضروری تھا۔ چونکہ ان دونوں باتوں نے ہونا تھا۔ اسلئے دکھایا گیا کہ ایک ہی وقت طواف کر رہے ہیں مگر ان دونوں کے طواف کرنے میں فرق ہے۔ مسیح دجال کا طواف باہر سے اور مسیح کا اندر۔ اس لئے کہ جب وہ چکر لگاتا لگاتا اس کے اندر دیکھے تو اسکو نظر آئے۔ کہ گھر محفوظ ہے۔

احمدیت کی طاقت یہ بات یقینی ہے کہ احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت نہیں ٹھہر سکتی۔ آج تلوار سے نہیں۔ دلائل سے مذہب چلتا ہے۔ غیر احمدی خواہ کتنے ہی کمزور ہوں مگر تھوڑی بہت حکومت ان کی ہے جس پر انہیں ناز ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی بڑی حکومت تو کیا ایک ریاست بھی نہیں۔ باوجود اس کے عیسائیت کے پیرو خواہ کسی بڑی سے بڑی حکومت و بادشاہت اور پارلیمنٹ کے بادری ہوں۔ ہم کو ان پر فضیلت ہے کیونکہ قلوب کے فتح کرنے کے لئے جنگی بیڑے کی ضرورت نہیں نہ اس کیلئے توپیں کام آسکتی ہیں نہ دماغ پر تصرف کرنے کے لئے جنگی رسالے کام آسکتے ہیں۔ یہ تو حق و صداقت ہے جسکو دل و دماغ پر قبضہ کرنے کی طاقت دیگئی ہے اور یہ چیز خدا کے فضل سے احمدیت کے پاس ہے +

ہماری تدریجی ترقی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عرب ابتدا ہی میں سارے کا سارا احمدی ہو جائیگا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ ترقی ہوگی جب حضرت صاحب نے دعویٰ کیا تھا تو کس کو وہم تھا کہ اتنے بھی لوگ ساتھ ہو جائینگے جتنے کہ اسوقت اس مسجد میں بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب کے وقت کے آخری سالانہ جلسہ میں اتنے آدمی ہونگے۔ جتنے اسوقت میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب اس دن سیر کو گئے اور واپس آگئے تو گھر میں فرمایا کہ اس دفعہ تو اس قدر لوگ

آئے ہیں کہ میں ان کی وجہ سے آگے نہ جا سکا یہ وجہ جھوٹی تھی۔ تو بانڈو کا حصہ یہ تھا۔ جو اب شامل کیا گیا ہے لیکچر میں میں نے دیکھا کہ اس سے زیادہ تو وہم ہی تھے لیکن اب یہ حالت ہو کر سوالیا جھولا میں یہ سب کچھ ہو جاتی ہے۔

پس اس وقت عرب میں احمدیت بیج کی صورت میں ہے جو آہستہ آہستہ درخت بن جائیگا۔ اور پھر اس سے اور بہت سے درخت پیدا ہونگے۔

احمدیت کے پھیلنے کیلئے دو مضبوط قلعے

بچپن سے میرا یہ خیال ہے اور میں نے دوستوں کے سامنے کئی دفعہ ذکر بھی کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لئے اگر کوئی نہایت مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے اور دوسرے درجہ پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے وہاں سے ہر ملک کا جہاز گذرتا ہے لٹریچر تقسیم کئے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت صاحب کا نام پہنچ جائے جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے۔ مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آ سکتے ہیں۔

بعض لوگ گھبراتے ہیں کہ عرب کے مسلمان کیسے ابھر۔ مگر میں انکو کہتا ہوں کہ جب وہ لوگ نہایت پست حالت میں ایک نبی کے خیالات میں پرورش پاتے ہیں تو ان کی آہستہ آہستہ تربیت ہوگی۔ وہ حالات کو آہستگی سے بدل سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ مسلمان ہیں وہ چند سال میں ہو سکتے ہیں۔ پس جیسے عرب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جب وہاں دجالی فتنہ کا خیال ہوا۔ اسوقت وہاں اللہ تعالیٰ نے مسیح کے قدم کو جما دیا۔

اصحاب قادیان سے خطاب

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بیماری اور کمزوری صحت اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے ماتحت میں پہاڑ پر انشاء اللہ جاؤں گا۔ میں پہلے بھی سمجھاتا تھا اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو۔ بات بات میں جھگڑے نہ پیدا کرو۔ ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب ہے۔ اور خدا کا خانہ کم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خصوصیت سے فتنے اسوقت رونما ہوتے ہیں جب میں باہر جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ [illegible] ہے یا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر اب کوئی نگران نہیں ہیں۔ دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انہوں نے سلسلہ کو قبول کیا اور صداقت کے نشانوں کو دیکھ لیا ہے اور پھر ایک آدھ نشان نہیں سینکڑوں نشانات کو دیکھا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کے وقت ہی میں نشان نہیں دیکھے۔ بلکہ آپ کے بعد سے اب تک دیکھ رہے ہیں۔ پھر اب وہ وقت کب آئیگا جب اپنے اخلاق کو درست کرینگے۔ اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں۔ بیشک ایمان کے مدارج ہیں۔ اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا رہ جاتا ہے کہ اسکو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو ہونے سے خالی کافر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جنہیں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا۔ تو دنیا پر آسمان سے یکلخت بجلی گرتی۔ اور اسکو تباہ کر دیتی۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے۔ ابوجہل نمرود شداد۔ فرعون وغیرہ سب کے سب کافر تھے۔ مگر انہیں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات کے لئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضروری ہے۔ پس جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کے لئے ایمان کی جو ہے نہیں بچتی۔ اور ضروری ہے کہ اپنے فوائد کو قربان کریں۔ اگر اس درجہ سے انسان ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی ہٹ جائے۔ تو وہ ایمان کے درجہ سے ہٹنے لگتا ہے۔

خدا کی نصرتیں

پس بڑی بات یہی ہے کہ کم از کم اقل درجہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ذاتی فوائد کو قربان کر دو گے تو دیکھو گے کہ خدا کی نصرت کیا کریگی۔ یہ نہ کہو کہ ہم خدا کی نصرت دیکھ رہے ہیں۔ نصرتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسروں کے طفیل۔ ایک اپنے ذریعہ۔ اب تک جو کچھ دیکھ رہے ہو یہ دوسروں کے طفیل سے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم کو وہ نصرتیں ملیں۔ جو تمہاری ذات کے باعث ہوں تو پھر تم قیاس کر سکتے ہو۔ کہ ان کی کیا شان ہوگی مگر جب تم اپنی ذات کو اس قابل بنا لو گے تو پھر ذاتی نصرت ہی نہیں ملیگی۔ بلکہ ایک تیسری قسم کی نصرت حاصل ہوگی۔ جب جماعت کا کثیر حصہ ایسا ہو جائیگا تو پھر اور انعام ہونگے۔ وہ جماعت کا احسان ہوگا۔ لیکن تیسری قسم کا فیضان جاری نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے دو فیضان جاری نہ ہوں۔ اگر تم اخلاق کی درستی کرو گے اور اپنے حقوق کو دوسروں کیلئے چھوڑ دو گے تو دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فیضان کس شان سے آتے ہیں۔

افسر ماتحت کے فرائض

یہ مراحل طے ہوں اور کوشش ہو جائیگی کہ اور دین کی خدمت میں لگے رہو۔ باہر والوں کے لئے نمونہ بنو غریبوں سے پیار اور شفقت کرو۔ حاکم اپنے سے کسی کو کم نہ سمجھے۔ تمہاری حکومت طاقت سے نہیں تم میں سے کون ہے جو یہ کہے کہ وہ اپنی طاقت سے حاکم ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ایک نظام قائم کیا اور بہت سی گردنیں تمہارے آگے جھکا دیں۔ یہ غلطی ہوگی۔ اگر کوئی سمجھے کہ اس کی طاقت یا حکمت سے اسکو حکومت مل گئی۔ افسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور محبت و پیار کا سلوک کریں۔ افسر یاد رکھیں کہ انکو حکومت یا افسری محض خدا کی طرف سے احسان کے طور پر ملی ہے۔ اور یہ تبھی تک قائم رہیگی جب تک کہ وہ جھکے رہینگے۔

اسی طرح ماتحت یاد رکھیں کہ ان پر حکومت طاقت دنیا و [illegible] بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ نظام بنایا ہے اور خدا تب کو افسری دیتا ہے۔ اور انکی مدد بھی کرتا ہے جو انکے مقاصد میں روک ڈالتے ہیں۔ خدا ان کو تباہ کر دیتا ہے۔

افسر خدا کا شکر کریں کہ انکی آواز کو با اثر بنایا مگر وہ آپکے ماتحت بے جا غصہ سے کام نہ لیں اور ماتحتوں کے لئے آزار کا موجب نہ ہوں کیونکہ افسری ان کی اسی لئے ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی خدمت کریں اور جو کسی کے ماتحت کام کرتا ہے وہ نہایت تن دہی اور فرمانبرداری سے کام کرے۔

یہ سلسلہ روحانی ہے جس کی حکومت جبر سے نہیں۔ سیاست کے پاس تلوار ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اس کے پاس خدا کی تلوار ہوتی ہے۔ دونوں پر خدا کا احسان ہے۔

میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ امن سے رہیں اور فتنہ و فساد کی راہوں سے بچیں۔ جو لوگ خدا کے لئے اپنے آپ کو گرا دینگے انکو جو عزت ملیگی۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ہوگی۔ جس کو کوئی نہیں لے سکیگا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو اپنا مخلص بندہ بنائے۔ اور آپ کا انجام بخیر کرے۔

ایک نہایت ضروری گذارش

تالیف و اشاعت کا بُک ڈپو

ہمارے اکثر احباب کو بجا طور پر شکایت ہے کہ کتب کی اشاعت کا انتظام ٹھیک نہیں۔ اور ضروری کتب مثلاً تقاریر جلسہ۔ ترجمہ قرآن وغیرہ کی اشاعت میں ضرورت سے زیادہ دیر لگ جاتی ہے اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نایاب کتب کو دوبارہ چھپوانے کا سوال درپیش ہے۔ مگر اس میں مالی مشکلات بہت بڑی روک ہیں جن کا حل صرف ایک ہی طرح ہو سکتا ہے کہ اس صیغہ کے بک ڈپو کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی فروخت کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اور اس طرح جو آمد ہو۔ اس سے نئی کتابیں چھپوائی جائیں ؛

اس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سی کتابیں ڈپو میں ایسی پڑی ہیں۔ جن کو شائع ہوئے مدت ہو چکی ہے۔ مگر اب تک ان کی فروخت کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اس صورت میں جبکہ نئی کتابوں کا شائع کرنا بہت سی مشکلات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے بک ڈپو کا از سر نو انتظام کیا ہے۔ اور اگر احباب نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ سلسلہ کی اشاعت انشاء اللہ کس قدر ترقی ہوتی ہے۔

اس وقت تین باتیں قابل توجہ ہیں :-

اول یہ کہ ہمیں بک ڈپو کے مستقل خریداروں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے تحریک کی گئی تھی مگر بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ پس آپ ایک تو بک ڈپو کے خود مستقل خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو خریدار بنائیں ؛

(۲) تمام کتابوں کے آرڈر ہمیں بھیجے جائیں۔ کتابیں تو آپ ضرور منگواتے ہیں۔ پھر کیوں نہ آپ ہم سے منگوا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ کتابیں حاصل کرنے کے علاوہ سلسلہ کی بھی مدد کریں۔ اسی کو ہم خرما و ہم ثواب کہتے ہیں۔

آپ کو سلسلہ کی جس کتاب کی بھی ضرورت ہو۔ آپ ہمیں اطلاع دیں۔ انشاء اللہ ہر آرڈر کی فوری تعمیل کی جائیگی۔ اور فوری تعمیل نہ ہونے پر اگر مجھے معلوم ہوا تو میں اس صیغہ کو مسئول ٹھہراؤں گا ؛

(۳) پارہ قرآن انگریزی اور اردو کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جب تک پہلے پارہ کی اشاعت نہ ہوگی باقی پارے شائع ہونے مشکل ہیں۔ پس احباب ترجمہ قرآن کے مستقل خریدار بہم پہنچائیں۔ اور پہلا پارہ خرید کر تقسیم کریں۔

میں نے یہ مختصراً عرض کر دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ دوست اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھ کر امداد کے لئے فوراً کوشش شروع کر دینگے ؛

زین العابدین۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ترک موالات اور احکام اسلام

کا

انگریزی ترجمہ

اس عظیم الشان تصنیف کے اردو ایڈیشن کا ختم ہو جانا احباب کو بہت ناگوار تھا۔ وہ یہ سنکر یقیناً خوش ہونگے۔ کہ اب اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے ؛

یہ کتاب عمدہ اور ولایتی کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ جو ہمیں کسی جگہ سے سستا ہی مل گیا تھا۔ اسلئے قیمت صرف ۸ر فی کاپی رکھی گئی ہے۔ مضمون کسی کی تعریف کا محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا نام ہی کافی ہے۔ احباب جلد منگوائیں۔ تاکہ ختم ہو جانے پر انھیں افسوس نہ کرنا پڑے ؛

زین العابدین
ناظر تالیف و اشاعت قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا۔ اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (دھ کگردوں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزا نہایت لطیف اور نایاب ہیں اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا۔ اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں اور کہ اشتہاری داؤں سے اس طرح نفرت ہے جس طرح مسلمانوں کو خنزیر سے۔ کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے۔ اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مدت کے بیمار تھے۔ اور تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے پچیس روپے فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل سے دریافت کر سکتے ہیں:

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب۔ [illegible]

(۳) لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر ۔ گجرات ۔
چوہدری جلال خان صاحب نائب تحصیلدار [illegible] (غیر احمدی)
(۴) منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری بدایوں (روہیل کھنڈ) غیر احمدی
(۵) خان آصف علی خان صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسر (غیر احمدی)
(۶) خان شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (")
(۷) مرزا اسد اللہ بیگ صاحب اسسٹنٹ ناظر ۔ گجرات (")
(۸) مولوی حب الحق صاحب [illegible] قادری (")
(۹) مرزا احمد دین صاحب ریڈر صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول گجرات (")
(۱۰) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات (")
(۱۱) چوہدری مرزا خان صاحب انچارج [illegible] کیمپ فیلڈ ۳۴۳ (غیر احمدی)
(۱۲) حاجی چوہدری غلام قادر صاحب چک پنیار ڈاکخانہ نوشہرہ ۔ ضلع گجرات (غیر احمدی)
(۱۳) مسٹر امام الدین صاحب [illegible] مشنری [illegible]
(۱۴) لالہ کرپا رام صاحب [illegible] تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(۱۵) کرم میاں [illegible] صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ [illegible] گجرات (احمدی)
(۱۶) بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)
(۱۷) مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)
(۱۸) منشی عنایت حسین خانصاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] احمدی
(۱۹) بابو اللہ دتہ صاحب پرسنل کلرک چھاؤنی [illegible] احمدی
(۲۰) منشی حسن خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل تھانہ جنڈانہ "

اسکے علاوہ اور بہت سے سرٹیفکیٹ اور خطوط ہمارے پاس موجود ہیں ۔

بس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اس پر جو بغیر تجربہ کے بد ظنی کرے ۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو ۔ تو ہم عند الشرعی و قانونی ذمہ دار ہیں کہ حلفیہ قسم بذریعہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے ۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے ۔ محصول ڈاک ۶ر

المشتہر ۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی
موجد تریاق چشم گراہی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

روغن مسیحائی عہ

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خان صاحب احمدی رئیس شاہ آباد ہردوئی ہے ۔ جنہوں نے ۱۰ سال تجربہ کیا ہے ۔ یہ مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے ۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے ۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے ۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ اس وقت جس کے صدہا شاہد موجود ہیں ۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے ۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے ۔ فی تولہ [illegible] ۶ ماشہ ۔ ۳ ماشہ عہ

المشتہر
سید عزیز الرحمٰن قادیان

عشق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے ۔ جواہرات سے بنا خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے ۔ علاوہ مردوں کے مستورات کے لئے بھی بے حد مفید ہے ۔ ذیابیطس اور [illegible] سے سبقت لے گیا ہے ۔ اس نام میں پورا نسخہ موجود ہے ۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں ہم سے نسخہ روانہ فرمائیں اس کا نام [illegible] رکھا ہے ۔ قیمت گولیاں فی دبیہ ایک روپیہ

المشتہر سید عزیز الرحمٰن قادیان

بنارسی تحفے ۵/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے ۔ کمخواب ۔ تھان ۔ کاشی سلک ۔ موزے سلک ۔ گوٹہ ٹھپہ ۔ بستری ۔ بنارسی پائیدار ۔ فینسی چوڑیاں ۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً ملتی ہیں ۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس [illegible]

یا الٰہی خیر مفرح نوری عہ یا الٰہی خیر

یہ گولی مرکب ہے ۔ مفصلہ ذیل امراض کے لئے بے نظیر ہے ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ دق ۔ زردی رنگ ۔ تنگی نفس ۔ درد مفاصل ۔ استسقاء ۔ درد سینہ ۔ محلل ریاح و جاذب رطوبات ہے ۔ گرمی ۔ جذام و دیگر زخموں کو بہت جلد صحت پر لاتی ہے ۔ علاوہ ان کے معدہ جگر و دماغ کے لئے بہت مفید ہے ۔ اور قوت اعضاء رئیسہ کے لئے بے نظیر چیز ہے ۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک شام کھانے کے دو منٹ بعد ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری ۔ سوتی و ریشمی موجود ہیں ۔ کلاہ زری سچا طلاء و جھوٹا ہر ایک قسم کے یہاں مل سکتے ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ہم ۳/

میرٹھ کی مشہور قینچیاں چاقو ۔ ٹوپی وغیرہ وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں ۔ تمام احمدی دوست عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کر کے امتحان کریں ۔

مینیجر احمدی کمرشل ہاؤس میرٹھ یو ۔ پی

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۵/۱۲

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما چمکیلا اور پائیدار کندہ نہایت ہی عمدگی کے ساتھ تحریر ہے ۔ کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے ۔ قیمت ۱۲ فی انگوٹھی ۔ اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو [illegible] انگوٹھی جس پر پوری سورۃ قل [illegible] تحریر ہے [illegible] مع نام

ملنے کا پتہ ۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی ۔ پانی پت

ہندوستان کی خبریں

وائسرائے کی تازہ تقریر یو۔پی لبرل لیگ کے وفد کو جواب ۷ر جولائی کو حضور وائسرائے کی خدمت میں یو۔پی لبرل لیگ کا وفد پیش ہوا۔ وفد نے پنجاب اور خلافت کا سوال اور وائسرائے کی کونسل میں ذمہ وار عنصر کا داخلہ اور زیادہ ہندوستانیوں کا بری و بحری فوج میں لئے جانا اور گورنمنٹ کی مالی پالیسی کا بے چینی کا موجب ہونا وغیرہ مسائل پیش کئے۔ وائسرائے بہادر نے ان سوالات کے جواب میں پنجاب کی قابل افسوس غلطیوں کو تسلیم کر کے ان پر افسوس کیا۔ اور فرمایا کہ مارشل لا کے قیدیوں کے متعلق جلد اپنے نتائج شائع کروں گا معاہدہ ترکی میں ترمیم کئے جانے کے لئے کوشش جاری ہے۔ نو آبادیوں میں ہندوستانیوں کے جانے میں جو رکاوٹیں ہیں ان کے دور کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ موجودہ صورت گورنمنٹ عارضی ہے۔ اور مزید ترقی ہندوستانیوں کے تعاون کرنے پر منحصر ہے۔ فوج میں ہندوستانیوں کے لینے میں احتیاط فوج کے اعلیٰ معیار میں فرق آنے کے باعث ہے۔

سوداگران پارچات کو مسٹر گاندھی کا الٹی میٹم تھوک فروش سوداگران پارچہ مسٹر گاندھی کی تازہ تحریک یعنی غیر ملکی مال کو بائیکاٹ کرنے کی تحریک سے بے چینی محسوس کر رہے تھے۔ حال ہی میں مسٹر گاندھی اور سوداگران پارچہ کے درمیان سرسری مشورہ ہوا۔ جس میں مسٹر گاندھی نے سوداگروں کو ایک ماہ کی مہلت دی۔ کہ اس عرصہ میں وہ اپنا سابقہ مال نکال دیں۔ اور اپنے آرڈر منسوخ کرا دیں۔ اگر تم نے دو ماہ تک غیر ملکی کپڑے کا کاروبار نہ چھوڑا۔ تو تمہاری دوکانوں پر پہرہ لگنا شروع ہو جائیگا۔ بعض سوداگروں نے اس مطلب کے اقرار نامہ پر دستخط کر دئے ہیں کہ ہم غیر ملکی کپڑا نہیں منگائینگے۔ باقی مستقبل کو بڑی تشویش سے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس وقت غیر ملکی کپڑے کی ۷۵ ہزار گانٹھیں جن کی قیمت ۵ کروڑ کے قریب ہے بندرگاہ میں اتری پڑی ہیں۔ اور اس کے علاوہ بہت سا غیر ملکی کپڑا دوکانوں میں بھی موجود ہے۔

خالصہ کالج امرتسر شملہ ۷ر جولائی۔ وزیر ہند نے انڈین ایجوکیشنل سروس میں کے لئے یورپین پروفیسر مسٹر اے۔ بی۔ ہارڈی کو مستقل طور پر خالصہ کالج امرتسر میں پروفیسر تاریخ مقرر کرنے کو منظور دیدیا ہے۔

پرنس آف ویلز کی آمد سے متعلق کمیٹی کا اجلاس شملہ ۹ر جولائی۔ حضور پرنس آف ویلز کے دورہ کے متعلق جو کمیٹی مشاورت مرتب ہوئی ہے اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضور پرنس آف ویلز کو خیر مقدم کرنے کی تجویز لالہ ہرکشن لال نے پیش کی جو متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

شرح محصول شملہ ۸ر جولائی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ممالک غیر کا محصول ہر پانچ شلنگ یا اس سے کم رقم کے لئے ایک روپیہ بارہ آنہ ہوگا۔

مسز اینی بیسنٹ مدراس ۷ر جولائی۔ مسز اینی بیسنٹ تھیاسوفیکل سوسائٹی کی مزید سات سال کے لئے صدر منتخب ہوئی ہیں۔

مسٹر گاندھی اور حضور پرنس آف ویلز مسٹر گاندھی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان ایک ایسے نظام حکومت کے نمائندے کی خیر مقدم نہیں کرتا۔ جس سے اس کی جان عذاب میں آئی ہوئی ہے۔ اگر شاہزادہ ولیعہد باوجود اس بات کے کہ ہندوستان اس کا بالکل خواہاں نہیں زبردستی تشریف لائینگے۔ تو ان کی تشریف آوری پر اسی قسم کی ہڑتال ہوگی۔ جیسی کہ ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری پر ہوئی تھی۔

فسادات مالی گاؤں کا نتیجہ بمبئی ۷ر جولائی۔ فسادات مالیگاؤں کے متعلق حکومت بمبئی نے ۴۶۰۰۰ روپے سے زیادہ کے خرچ پر ایک سال کے لئے شہر مذکور میں ایڈیشنل پولیس کا تقرر منظور کیا ہے یہ رقم مسلمانوں پر ٹیکس لگا کر وصول کی جائیگی۔

عدن کی ہندوستان سے علیحدگی تجویز کیا جا رہا ہے کہ عدن کو ہندوستان کی حکومت سے علیحدہ کر کے نوآبادیات کے دفتر کو سپرد کر دیا جائے۔ امپیریل انڈین سٹیزن شپ ایسوسی ایشن نے سخت اظہار ناراضی و اختلاف کیا ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ عدن کا انتظام بدستور گورنمنٹ بمبئی کے ماتحت رکھا جائے۔

لائسنس دینے سے انکار سوامی شردھانند گورو کل کانگڑی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجنور کو لکھا تھا۔ کہ گوروکل کے اسسٹنٹ گورنر کو گوروکل کے خزانہ کی حفاظت کے لئے بندوق کا لائسنس دیا جائے لیکن مجسٹریٹ نے لائسنس دینے سے انکار کیا ہے۔

فسادات علیگڈھ ۲۵ گرفتاریاں علی گڈھ ۷ر جولائی۔ مسلم یونیورسٹی کی تعلیم بدستور جاری ہے۔ اس پر شہر کے بلووں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ لکھنؤ ۷ر جولائی۔ صدر علی گڈھ ریفارم لیگ کا تار ہے کہ کل ۲۵ گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں۔ کمشنر اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل آج پہنچ گئے۔ بازار ابھی تک بند ہے۔

فساد علیگڈھ سے متعلق حکیم اجمل خان کا بیان دہلی ۹ر جولائی۔ حکیم اجمل خان نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ مجھے علی گڈھ میں جو شہادتیں ملی ہیں۔ ان سے بہت سی ایسی باتوں کی تردید ہوتی ہے۔ جو سرکاری بیان میں درج ہیں۔

خلافت کی تحقیقاتی کمیٹی کو صوبہ سرحد میں داخلہ کی ممانعت صوبہ سرحد کے واقعات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے سنٹرل خلافت کمیٹی نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ لاہور سے سوار ہو کر بنوں کی طرف گئی۔ جب گاڑی ماڑی انڈس میں پہونچی۔ تو کپتان میلم اسسٹنٹ کمشنر نے کمیٹی کے ممبروں کو قانون تحفظ کے ماتحت ایک تحریری حکم دیا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ممبران کمیٹی صوبہ سرحد میں داخل نہ ہوں۔ ممبران کمیٹی کو اسسٹنٹ کمشنر نے یہ بھی کہا کہ جب تک آپ لوگ ٹرین کا

انتظار کرتے ہیں۔ اسوقت تک آپکی نقل و حرکت کی نگرانی کی جائے۔

الٰہ آباد سے حکومت کی علیحدگی الٰہ آباد ۔ ۹ جولائی ۔ بسر شو چرن لعل ممبر کونسل صوبجات متحدہ کے زیر صدارت باشندگان الٰہ آباد کا ایک جلسہ منٹو ہال میں ہوا۔ اس امر کے خلاف اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ الٰہ آباد سے رفتہ رفتہ دار الحکومت اٹھایا جا رہا ہے۔

حادثہ چاندپور کے متعلق کانگریس کمیٹی کی رپورٹ کانگریس کمیٹی چاندپور نے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ مسٹر [illegible] نے اپنی رپورٹ شایع کر دی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ قلیوں کو مع ان کے بیوی بچوں کے سرکاری افسروں کی موجودگی میں عمداً اور دانستہ زدوکوب کیا گیا ہے۔ ان سرکاری افسروں نے یہ معلوم کرنے کی پرواہ نہ کی۔ کہ ان کو کیا کیا چوٹیں آئی ہیں۔ اور کتنی طبی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ امر واقعہ کہ باہر کے لوگوں کو آنے سے روکنے کے لئے پولیس کی گاردیں مقرر کرنے میں خاص احتیاط کی گئی تھی۔ اور اس ظالمانہ فعل کے آغاز سے پہلے سٹیشن کے لیمپ گل کر دئے گئے تھے۔ ظاہر کرتا ہے کہ ان غریبوں کو زدوکوب کرنے کی تجویز ان افسروں کے درمیان ایک کانفرنس کے بعد کی گئی تھی۔ جو اس موقعہ پر موجود تھے۔ اس حادثہ کے ذمہ وار مسٹر ڈے کمشنر اور مسٹر حامد اس ہیں۔ کمیٹی یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس سے پہلی رات کو سب ڈویژنل افسر پر حملہ ہوا تھا۔ وہ بالکل بلا اشتعال تھا۔

بمبئی کونسل میں شراب نوشی بند کرنے کا قانون بمبئی ۹ جولائی۔ ایک سرکاری ممبر نے اس مطلب کا ایک مسودہ قانون بمبئی کونسل میں پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ کہ صوبہ بمبئی میں شراب نوشی کی بالکل ممانعت کر دی جائے۔

آل انڈیا کانگرس کا اجلاس۔ الٰہ آباد ۔ ۱۰ جولائی ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۸ جولائی کو لکھنؤ کی بجائے بمبئی میں ہوگا

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ میں صلح کی امیدیں مسٹر ڈی ویلرا اور مسٹر کنیتس کے ساتھ جنوبی آئرلینڈ کے قدامت پسندوں کی کانفرنس آج ڈبلن میں شروع ہوئی۔ مسٹر ڈی ویلرا کی آمد پر نعرہ تحسین بلند کئے گئے۔ لارڈ میر ڈبلن نے میونسپلٹی میں تقریر کرتے ہوئے اس کانفرنس کا حوالہ دیکر کہا کہ اب امن کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ کانفرنس ۸ جولائی تک ملتوی ہو گئی ہے۔ سرکاری طور پر بیان دیا جاتا ہے۔ کہ کچھ باتوں کا تصفیہ بھی ہو گیا ہے۔

جنرل سمٹس آئرلینڈ میں لنڈن ۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل سمٹس ڈی ویلرا سے ملنے کے لئے آئرلینڈ گئے ہیں۔ وہ اخباری قائم مقاموں اور فوٹوگرافروں سے بچنے کے لئے بڑے خفیہ طریق سے ڈبلن گئے یہاں تک کہ جو لوگ آئرلینڈ میں انھیں ملنے آئے تھے وہ ان سے نہ مل سکے۔

آئرلینڈ میں فوجی کارروائی کا التوا لنڈن ۵ جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کل کی ڈبلن کانفرنس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ آئرلینڈ میں دونوں طرف کی فوجیں کسی قسم کی کارروائی نہ کریں گی۔

امیر فیصل بصرہ میں لنڈن ۔ یکم جولائی ۔ ۲۸ جون کو امیر فیصل بصرہ پہنچ گئے جہاں نہایت ہی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ انھیں انکی قیام گاہ پر جلوس کے ساتھ لے گئے۔ سڑکوں کو نہایت ہی آراستہ کیا گیا تھا۔

آذربائیجان کا وفد بیان کیا جاتا ہے کہ آذربائیجان کی خود مختاری کے تحفظ کی کمیٹی نے ایک وفد ترتیب دیا ہے۔ یہ علاوہ ترکی ایران مصر افغانستان جانے کے ہندوستان بھی آئیگا۔ وفد اسلامی دنیا کو بالشویکی کے مظالم سے آگاہ کرنے کے لئے سفر پر روانہ ہوا ہے۔

ٹراٹسکی کی چٹھی مصطفیٰ کمال پاشا کے نام لنڈن ۴ جولائی۔ ریول کا تار مظہر ہے کہ ٹراٹسکی نے مصطفیٰ کمال کے نام ایک پرائیویٹ خط بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ مشترکہ دشمن برطانیہ سے گفتگو مصالحت نہ کریں۔

شاہ و ملکہ بلجیم کا خیر مقدم لنڈن میں لنڈن ۳ جولائی۔ [illegible] گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ نے بلجیم کو جو مدد دی۔ اس کے شکریہ کے طور پر اظہار ملت کرنے کے لئے شاہ و ملکہ بلجیم نے انگلستان کی سیاحت کی ہے۔ بمقام ڈوور شاہزادہ ویلز نے ان کی ملاقات کی۔ اور وکٹوریہ اسٹیشن پر شاہ معظم و ملکہ معظمہ ملکہ الگزینڈرا، ڈیوک آف یارک، شہزادی میری، مسٹر لائیڈ جارج اور لارڈ کرزن اور دیگر حکام نے استقبال کیا۔ جلوس شہر لنڈن میں نعرہ ہائے مسرت کے ساتھ لیجایا گیا۔

بیماری کے اثر سے چوری کی خواہش نیویارک کی پولیس کورٹ میں ایک عورت سے جس پر نقب زنی کا الزام لگایا گیا تھا کہا مجھے میری بیماری نے ایسا کر دیا۔ ڈاکٹر نے اسے سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ اسے ایسی مرض کی شکایت ہے کہ جس سے بعض اوقات اسے مجرمانہ حرکات کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ مجسٹریٹ نے اسے رہا کر دیا تاکہ اپنا علاج کرائے۔

ایران کے شمالی محاذ سے برطانی افسران کی واپسی طہران ۵ جولائی۔ زنجان۔ رشت اور صوبہ مازندران سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایرانی باغی فوجیں سرگرم ہیں۔ اور کہ استرآباد میں ترکمان بھی سرگرم ہیں۔ بالشویک ایک مخالف بالشویک ارمنی جمعیت پر حملے کر رہے ہیں جس کا اب تک زنجیزور پر قبضہ ہے۔ ایران کے شمالی محاذ سے تمام برطانی افسران چلے آئے ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ کا مقابلہ۔ انگلستان کے پاس اسوقت ۲۲ زرہ پوش کشتیاں ہیں اور آٹھ تیار ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے پاس ایسی کشتیوں کی تعداد ۱۰ ہے۔ اور ۱۲ ۔ ۱۵ تیار ہو رہی ہیں۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مکان کلیو شایع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ

دنیا کی نصرت [illegible] | [illegible] | [illegible] محمود

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ حضرت مسیح موعود

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

مدینۃ المسیح و اخبار احمدیہ

پیر جماعت علی صاحب کی بناوٹی پیشگوئی [illegible]

ایک مسلم لیڈر کی ضرورت

آریہ سماج کا تنزل

مولوی ثناء اللہ کا تازہ جھوٹ

مسئلہ قتل مدعی کی تعبیر

خطبہ [illegible]

[illegible]

اشتہارات

[illegible] ۱۲۰۱۱

ایڈیٹر غلام نبی ✽ اسسٹنٹ مہر محمد خان ✽

جلد ۹	مطابق ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۹ھ	پنجشنبہ	مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء	نمبر ۶

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

مدینۃ المسیح

چونکہ سکولوں میں عنقریب چھٹیاں ہونیوالی ہیں۔ اس لئے جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے انتظام فرمایا ہے۔ کہ جو استاد صاحبان تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکیں۔ ان کے تبلیغی وفود باقاعدہ شروع ہو جائیں۔ امید ہے کہ بہت جلدی یہ وفد روانہ ہو جائینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح

کشمیر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت میں ترقی ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ بقیہ جو حضور نے خود پڑھا جمعہ [illegible] امیر المومنین [illegible] خدا [illegible]

۱۷ و ۱۸ کو تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی۔ آجکل موسم کسی قدر خوشگوار ہے

اخبار احمدیہ

شمس الاسلام باوجود تنگی اخراجات کے میں نے ہمت کرکے یہاں رسالہ جاری کر دیا ہے۔ اور آنحضرت نبی کریم فخر ولد آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے نکلیگا اس کا نام "مسلم سن رائز" رکھا ہے۔ فی الحال سہ ماہی جاری کیا ہے رفتہ رفتہ ماہواری کیا جائیگا۔ اور حجم بڑھایا جائیگا قیمت مبلغ پانچ روپیہ سالانہ رکھی ہے۔ احباب ناظر صاحب تالیف قادیان کو خریداری کے لئے لکھیں۔ ناظر صاحب قیمت دینے والوں کے نام سے ہفتہ وار اطلاع کرتے رہینگے۔ بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب اپنی طرف سے قیمت دیکر یہاں کے باشندوں کے نام مفت جاری کرائیں تاکہ انہیں اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو۔ پہلے نمبر پر قریباً تین سو ڈالر خرچ ہوگا۔ دوسرے پر کم ہوگا۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

74 Victor Ave High land Park mich (U. S. A)

انجمن احمدیہ بغداد پہلی انجمن کے عہدیداران کے ہندوستان واپس چلے جانے پر دوبارہ عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ امیر جماعت صوفی عبد الرحیم صاحب کلرک ڈائرکٹر آف سول سپلائز اور سکرٹری منشی [illegible] اور میرا اور محاسب منشی جعفر علی صاحب مقرر [illegible] [illegible] نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ [illegible] روپیہ چندہ [illegible] امریکن مشن [illegible] روپیہ ناظر صاحب بیت المال کو بھیج لیا [illegible]

میں چار ہزار احمدی ہونے کی خوشی میں تحریک چندہ کی گئی۔ جس پر ایک سو تیس روپیہ اسنے جمع ہوئے بعض افسران کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ اور سلسلہ کی کتابیں بھی گئیں۔

خاکسار برکت علی سکرٹری

احمدیان ایسٹ افریقہ توجہ فرماویں

برادران! چونکہ ہمارا مرکز افریقہ کے لوگوں کا ہم پر حق ہے۔ کہ جہاں ملک ہماری جسمانی پرورش [illegible] دست کا ذریعہ ہے۔ وہاں ہم اسکو روحانی پانی اور غذا سے سیراب اور سرسبز کرنے کا انتظام کریں۔ گو اصلی باشندوں کے لئے ہماری باتوں کا سمجھنا شاید مشکل ہو تاہم ہمارے ہندوستانی بھائی جو علاقہ ممباسا نیروبی میں بکثرت آباد ہیں۔ کیونکہ ہم ان کی بیداری کا انتظام کریں۔ پس عاجز بذریعہ اخبار الفضل تمام برادران مقیم ایسٹ افریقہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ اپنی توجہ کو اس امر کی طرف منعطف فرماویں۔ میرا خیال ہے کہ اپنی خاص کمیٹی قائم کرکے کچھ روپیہ جمع فرماویں۔ اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں کسی مبلغ کے لئے درخواست بھیجیں یا کم از کم اتنا انتظام تو فرماویں کہ لنڈن اور امریکہ کی اخبار احمدیہ ہر ہفتہ یا ہر روز اخبار انگریزی میں شایع فرماویں۔ فی الحال عاجز اس کام کے لئے دس روپیہ کا وعدہ کرتا ہے۔

عاجز محمد ایوب سٹیشن ماسٹر اٹھی ٹانگانیکا ٹیری ٹیری

کوہاٹ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد

کوہاٹ میں مسجد احمدیہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی ذی اثر آدمی ایسا ہے۔ کہ مستقل طور پر ایک مکان دیدے یا کرایہ پر لے دے تاکہ مستقل طور پر وہ انجمن کے کام آوے۔ مدت سے یہ تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ آخر "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" والا معاملہ ہوا۔ ہمارے معزز محترم خان بہادر خان محمد علی صاحب آف احمد کوٹ متصل کوہاٹ پولیٹکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وزیرستان نے وعدہ فرمایا کہ وہ اس [illegible] دینگے۔ زمین تو صاحب ممدوح نے تجویز کردی ہے۔ عمارت کے متعلق بھی وعدہ فرمایا ہے کہ بہت عمدہ تیار کرادونگا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ جو جگہ صاحب ممدوح نے تجویز فرمائی ہے اسمیں مخالفین روک ڈالنا چاہتے ہیں۔ احباب کامیابی کی دعا فرماویں۔ علاقہ سرحدی میں احمدیہ مسجد کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ نیک نمونہ احمدی کیلئے۔

خاکسار صدر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ

اعلان نکاح

دختر عطاء محمد صاحب کا نکاح خوشی محمد سے سو روپیہ مہر پر حاجی چودہری غلام احمد خان صاحب امیر جماعت [illegible] اور [illegible] قادیان نے پڑھا۔ [illegible] کوئی رسم نہیں ہوئی۔

خاکسار عبد الغنی خان سکرٹری انجمن احمدیہ کریام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشمیر تشریف لیجانے کی خبر درج کرتے وقت ہی حضور کا پتہ شایع کردیا گیا تھا لیکن چونکہ انکے متعلق احباب کے خطوط آرہے ہیں اسلئے پورا پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سری نگر کشمیر"

نومبایع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماسٹر چراغ دین صاحب مدرس چاک نمبر ۱۳۲ جنوبی اور حکیم صالح محمد صاحب امام مسجد [illegible] علاقہ سلانوالی احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور انکی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھجوادی گئی ہے۔ احباب انکی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام

منظور احمد منظور بھیروی از سلانوالی

گمشدہ چیز کی تلاش

مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو برادرم منشی عبد الکریم صاحب ایجنٹ کارخانہ ناہن سنڈیکیٹ بٹالہ کارخانہ کے دروازہ میں چارپائی پر سے کسی دوست کے کپڑوں کے ساتھ ملکر نادانستگی سے میری ایک گٹھڑی چلی گئی ہے۔ جسمیں نیا اور کورا کپڑا ہے۔ ہر چہار جلد براہین احمدیہ اور ایک جلد جنگ مقدس کی تھیں۔ ہر دو کتب کے اوپر سرخ رنگ چمڑا لگا ہوا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو براہ نوازش و شفقت خاکسار [illegible] احمدی کو معرفت [illegible] اطلاع فرمائیں۔

اخبار کی درخواست

عاجز کے نام الفضل آتا تھا مگر اب بوجہ آئندہ وی پی وصول کر سکنے کے بند ہو گیا ہے۔ عاجز کی حالت نہایت کمزور ہے۔ اسلئے میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی بھائی میرے نام اخبار جاری کراکے ثواب حاصل کریں۔

عبد الرحیم خیاط کمپو مکان نمبر ۱۰۱ - کانپور۔

ایک احمدی مجاہد عازم حجاز

منشی ممتاز علی صاحب ان نوجوانوں میں سے ہیں۔ جنھوں نے حسب التحریک حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہے اور عہد کیا ہے کہ جہاں کہیں حضرت اقدس حکم فرماوینگے بلا طلب زاد راہ وغیرہ جاوینگے۔ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے منشی ممتاز علی صاحب توکل علی اللہ عازم حجاز ہوگئے ہیں۔ بمبئی تک جانے کی نیت کرکے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کیلئے سامان مہیا فرمادیا۔ چنانچہ مشہور و معروف خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب حج کیلئے تشریف لیجا رہے تھے۔ انھوں نے منشی صاحب موصوف کے لئے بھی انتظام فرمادیا جو کہ فرسٹ کلاس میں سفر کر رہے ہیں اور حجاز کی طرف جارہے ہیں۔ یہ اخلاص کا نتیجہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ جو اللہ کے لئے ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے اللہ خود انتظام کرتا ہے۔

منشی ممتاز علی صاحب میرے مکرم دوست مولوی ذوالفقار علی خان صاحب آف رامپور حال مہاجر قادیان کے بڑے صاحبزادے ہیں

[illegible] والسلام - زین العابدین [illegible] قادیان

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان - ۲۱ جولائی ۱۹۲۱ء

پیر جماعت علی صاحب کی بناوٹی پیشگوئیاں

فیصلہ کی آسان صورت

کچھ عرصہ ہوا۔ پیر جماعت علی صاحب علی پوری نے لائل پور میں ایک جلسہ کے [illegible] تقریر کی۔ اسمیں ہمارے متعلق یہ غلط بیانی کی کہ:

"میں نے اس سے پہلے دو مرتبہ پیشگوئی کی تھی۔ ایک دفعہ تو مرزا کے وقت میں۔ دوسری مرزا کے حواری عبدالحکیم کے بیٹے۔ خدا کا شکر ہے کہ دونوں پوری ہوئیں۔"

یہ تو وہ الفاظ ہیں۔ جو خطبہ صدارت میں بیچ ہیں مگر جو الفاظ رسالہ انوار الصوفیہ بابت ۱۰ مارچ میں شایع ہوئے۔ وہ گو مضمون کے لحاظ سے ان کے مختلف نہیں۔ لیکن پیر صاحب کی شیریں بیانی کے زیادہ مظہر ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ:۔

"قبل ازیں میری دو پیشگوئیاں خداوند کریم نے پوری کر دی ہیں۔ جو کہ پنجاب کے اکثر لوگوں پر روشن ہیں۔ جو مرزا کادیانی ملعون اور عبدالحکیم سیالکوٹی اس کے حواری کے متعلق ہیں۔"

چونکہ یہ صاف جھوٹ اور صریح کذب بیانی تھی۔ اسلئے ہمارے سلسلہ کے سخت ترین دشمن مولوی ثناء اللہ نے بھی اپنے اخبار اہلحدیث یکم اپریل میں لکھا کہ:۔

"جلسے میں دو واقعات من گھڑت بتلائے ہیں۔ ایک مرزا کی بابت۔ دوسری مولوی عبدالحکیم حواری مرزا کی بابت پیشگوئی کی تھی۔ حالانکہ بالکل غلط محض کذب۔ حافظ صاحب سچے ہیں۔ تو ہمیں اس کا ثبوت دیں۔ ہمارے پاس حافظ صاحب کی غلط بیانی پر کافی ثبوت ہے۔"

مولوی ثناء اللہ کے مطالبہ کا جواب تو پیر صاحب نے اور نہ ان کے کسی عقیدت شعار نے جواب دیا۔ تو ہمارے ایک نامہ نگار نے اس خیال سے کہ آجکل کے پیروں کا دین و ایمان ہی زر ہے۔ اور اسکے لالچ سے وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پیر صاحب کے لئے انعام مقرر کر کے دریافت کیا کہ:۔

"(۱) آپ نے کونسی دو پیشگوئیاں کی تھیں۔ جن کا ذکر لائلپور کی تقریر میں کیا۔ [illegible] ان کی عبارت سے مطلع [illegible]

(۲) [illegible] قبل از وقت کسی اخبار وغیرہ میں شایع کرایا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر کرایا تھا۔ تو اس کا پتہ بتائیں۔"

یہ مطالبے ۲۵۔ اپریل کے الفضل میں کئے گئے تھے جن کے جواب میں ۲۰ جون کے الفقیہ میں ایک مضمون غلام احمد اختر امرتسری کا بعنوان "وہابی اور مرزائی" شائع ہوا ہے۔ جسمیں پیر صاحب کی جعلی اور بناوٹی پیشگوئیوں کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

قبل اسکے کہ ہم اصل مضمون کی طرف آئیں۔ یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اختر نے مولوی ثناء اللہ کے پیر صاحب کی "غلط بیانی" کا اعلان کرنے اور اس کا ثبوت مانگنے کی جو وجہ قرار دی ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اصل وجہ یہی ہے کہ پیر صاحب کی غلط بیانی ایسی صاف اور کھلی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کو باوجود احمدیت سے بغض رکھنے کے اس کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ ورنہ کہاں مولوی ثناء اللہ اور کہاں "مرزائیوں کی حمایت"۔

اختر صاحب کو پیر صاحب کی غلط بیانی کے متعلق مولوی ثناء اللہ کی شہادت بہت کھٹکی ہے اور واقعی کھٹکنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ پیر صاحب کے جھوٹ اور غلط ہونے کی شہادت مولوی ثناء اللہ جیسا بدترین دشمن سلسلہ دے۔ اسے ہمارے مخالفین آسانی سے جھوٹ سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس طرح پیر صاحب کی پیری پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر اختر نے اس شہادت کو کمزور بنانے کے لئے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ خود چونکہ غلط اور جھوٹ ہے۔ اسلئے بجائے کمزور ہونے کے وہ شہادت اور زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔

اختر لکھتا ہے:۔

"تھوڑے دن ہوئے وہابیوں نے قادیان میں ایک جلسہ کیا تھا۔ اور اسمیں یہ خصوصیت رکھی گئی تھی کہ صرف وہابی مقلد (یعنی دیوبندی سنی) اور وہابی غیر مقلد اسمیں شامل ہوں۔ اسمیں مرزائیوں نے [illegible] وہابیوں کا ناک میں دم کر دیا۔ اور دیوبندی مولوی ایسے مبہوت ہوئے۔ کہ الامان! غیر مقلد وہابیوں نے اپنی خفت مٹانے کے لئے لکھ دیا کہ چالیس آدمی کے قریب مرزائی مسلمان ہوئے۔ مگر ایسے طریق پر لکھا کہ مرزائیوں کو اسپر بھی اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا۔ ایک تو تعداد صحیح نہ تھی معہ ہذا باوجودیکہ لکھنے والا جلسہ میں موجود تھا۔ پھر بھی لکھتا ہے کہ سنا ہے کہ اتنے مرزائی تائب ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ نے اپنی خفت مٹانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس غرض سے کہ مرزائی جو آج کل ان کے جلسہ کے مطالبات کے متعلق خوب لتھاڑ رہے ہیں اس روش سے باز آجاویں۔ اور خاموش ہو جائیں ایک معاملہ میں ان کی حمایت پر کھڑے ہو گئے اگرچہ مرزائیوں نے اس کی حمایت کا خلاصہ اپنے اخبار میں شایع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ بعض للظلمین بعدکا کی پوری تصدیق ہوئی۔ مگر مولوی ثناء اللہ کا مدعا پورا نہ ہوا۔ اور اس حمایتی کارروائی کے بعد بھی وہ ان کے ممنون احسان نہ ہوئے بلکہ بدستور لتھاڑ رہے ہیں۔"

یہ صحیح ہے۔ کہ ہم نے ان لوگوں کا جو بڑے طمطراق سے قادیان میں جلسہ کرنے کے لئے آئے تھے اور

جو نہ صرف وہابی تھے۔ بلکہ مقلد، بدعتی وغیرہ بھی۔ بذریعہ اشتہارات زبردست مطالبات کر کے ناطقہ بند کر دیا۔ چنانچہ ہمارے ان اشتہاروں میں سے کسی ایک کا بھی جواب ان سے نہ بن پڑا۔ اور نہ صرف اسوقت وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ بلکہ اب تک انکو اس کی جرأت نہ ہو سکی۔

پھر یہ بھی صحیح ہے کہ جلسہ میں بیعت فسخ کرنیوالوں کی جو تعداد بتائی گئی۔ وہ بالکل غلط تھی۔ اور اس کے متعلق ہم نے جب ثبوت طلب کیا۔ اور ثابت کرنیوالے کے لئے چار سو روپیہ انعام رکھا۔ تو کسی نے چون و چرا نہ کی۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ وہ مولوی ثناء اللہ ہی تھا۔ جس نے باوجود جلسہ میں موجود ہونے کے لکھا تھا کہ ۲۵ - ۳۰ کے درمیان تائبین کا شمار سنا گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ اس خفت اور شرمندگی کو مٹانے اور ہمارے مطالبات سے بچنے کے لئے پیر جی کی پیشگوئیوں کے متعلق مولوی ثناء اللہ نے لکھا کہ "بالکل غلط محض کذب" ہیں۔ کیونکہ یہ بات اس نے ۹ جون کے اہل حدیث میں لکھی۔ اور ہم نے [illegible] کے جلسہ کی مفصل روئداد کا پہلا نمبر ۳۱ مارچ کے الفضل میں شائع کیا۔ جو یقیناً ثناء اللہ کو اپنا اخبار شائع کرنے کے بعد ملا۔ اور بیعت فسخ کرنے والوں کے متعلق ہم نے اس سے بھی بعد مطالبہ کیا۔

پس مولوی ثناء اللہ نے پیر جی کی پیشگوئی کی تغلیط ہماری خاطر نہیں کی۔ بلکہ فی الواقعہ اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ پیر جی نے کوئی پیشگوئی اس مضمون کی کبھی قبل از وقت کی تھی۔ اگر ہے۔ تو اسکو پیش کیا جائے۔

عجیب بات ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کے لئے تو کہا گیا کہ اس نے ہمارے اعتراضات سے بچنے کے لئے پیر جی کی جھوٹی پیری کی قلعی کھولی ہے۔ مگر کیا انہوں نے اپنے اسی مضمون میں اور اسی طرز عبارت میں حضرت ثناء اللہ کی مخالفت کے لئے ہماری تائید کی ہے۔

اب ہم پیر جی کی پیشگوئیوں کی طرف آتے ہیں۔ ان کا ادعا ہے کہ:۔

"میں نے اس سے پہلے دو مرتبہ پیشگوئی کی تھی۔ ایک دفعہ مرزا کے وقت میں دوسری دفعہ مرزا کے حواری عبدالکریم کے لئے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ دونوں پوری ہوئیں"

اس کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ دونوں پیشگوئیاں جن کے کرنے اور پورا ہونے کا پیر جی کو دعویٰ ہے۔ کبھی شائع ہوئیں یا نہیں۔ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں۔ بلکہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں کہ:۔

"حضور قبلہ عالم کی پیشگوئیاں کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں"

پس جب یہ پیشگوئیاں کسی اخبار کسی رسالے کسی اشتہار میں قبل از وقوع شائع نہیں ہوئیں تو بعد از وقوع سنگھڑت واقعات کو پیشگوئیاں بنانا اور پیش کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ پیر جی موصوف کا کل سرمایہ "نبوت" بھی وہ پیشگوئیاں ہیں۔ مگر انہوں نے صرف یہی نہیں لکھا کہ پیر جی کی یہ پیشگوئیاں کبھی شائع نہیں ہوئیں بلکہ ان کے شائع نہ ہونے کی سب ذیل وجوہ بھی پیش کی ہیں:۔

"یہ شائع نہ کرنے کی وجوہ یہ ہیں کہ اول تو حضرت شاہ صاحب قبلہ کی یہ غرض نہ تھی کہ انہیں کوئی شخص نبی مان لے۔ بلکہ ان کا ایمان اور اعتقاد ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص دعوئے نبوت کرے تو وہ ملعون بحکم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کذاب اور دجال ہے۔ تو شائع کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ پیشگوئی کے واقع ہونے تک اسقدر قلیل مدت تھی کہ قبل از وقوع اسکی اشاعت ہو نہیں سکتی تھی"

ان وجوہ کی نامعقولیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ ایک طرف تو کہا گیا ہے کہ چونکہ پیر جی اپنے آپ کو نبی نہیں منوانا چاہتے تھے۔ اسلئے انہوں نے ان [illegible] پیشگوئیوں کو شائع نہ کیا۔ اور دوسری طرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ ان کی اشاعت کے لئے وقت ہی نہ تھا۔ ہم کہتے ہیں۔ اگر پیر جی نے قبل از وقت اس لئے ان پیشگوئیوں کو شائع نہ کیا تھا کہ انہیں ڈر تھا کوئی انہیں نبی نہ مان لے۔ تو اب یہ ڈر کیونکر دور ہو گیا۔ اور کیوں انہوں نے ان کو شائع کرا دیا۔ کیا وہ اپنے آپکو نبی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور اپنے مسلمات کے رو سے "ملعون"۔ "کذاب"۔ "دجال" کے مصداق بن گئے ہیں۔

دوسری وجہ پیشگوئی کے شائع نہ کرنے کی یہ بتائی گئی ہے کہ "پیشگوئی کے واقع ہونے تک اسقدر قلیل مدت تھی کہ قبل از وقوع اسکی اشاعت نہیں ہو سکتی تھی"۔ اس کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ اگر پہلی وجہ صحیح ہے تو خواہ کتنا ہی زیادہ وقت پیر جی کے پاس ہوتا۔ تب بھی انکو شائع کرنے کی جرأت نہیں کرنا چاہئے تھی کیونکہ پہلے عذر کی موجودگی میں کہ وہ نبی نہیں بننا چاہتے تھے۔ اور جو پیشگوئی شائع کرے۔ وہ نبی ہو جاتا ہے۔ اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو نبوت کا مدعی ہو۔ وہ ملعون کذاب۔ دجال ہے۔ خواہ حضرت عیسیٰ ہی آسمان سے اتر کر اپنی نبوت بذریعہ دعویٰ پیش کر کے منوانے کی کوشش کریں۔ تو دوسرا عذر محض جھوٹ ہے لیکن اگر دوسرا عذر باوجود پہلے کے ان کے نزدیک وزن دار ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ پیر جی کے پاس وقت نہ تھا۔ کہ ان پیشگوئیوں کو شائع کرتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پیر جی کے پاس بہت وقت تھا۔ اور وہ بہت آسانی اور خوش اسلوبی سے ان پیشگوئیوں کو شائع کر سکتے تھے۔ لیکن یہ تو تب ہوتا۔ جب کوئی بات بھی ہوتی۔ یہ تو واقعہ ہی بعد میں گھڑا گیا ہے۔

یہ ہمارا دعویٰ ہی نہیں کہ پیر جی کے پاس بہت وقت تھا۔ اگر وہ ان سنگھڑت پیشگوئیوں کو قبل از وقت شائع کرنا چاہتے۔ بلکہ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی ہے اور بہت زبردست ہے۔ جو مسلمات خصم سے ہے نہ صرف زبانی بلکہ تحریری اور تحریر بھی اس شخص کی جو ان جعلی پیشگوئیوں کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے گویا نیلگری کی بلند چوٹی پر سے چلا رہا ہے اس سے ہماری مراد غلام احمد اخگر ہی ہے۔ جس کا مضمون زیر بحث ہے۔

پیرجی کی حمایت کے لئے یہ تو کہہ دیا گیا۔ کہ ان پیشگوئیوں کے شائع کرنے کے لئے وقت نہ تھا۔ مگر دروغگو را حافظہ نباشد کے ماتحت اسی مضمون کی اگلی سطور میں اس دعویٰ کو بیہودہ بنا دیا گیا۔

پیرجی کی پہلی پیشگوئی حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کی وفات کے متعلق ہے۔ یہ پیشگوئی کب کی گئی۔ اور کیوں کی گئی۔ اس کے لئے اخگر لکھتا ہے:۔

"سنہ ۱۹۰۴ء میں عبدالکریم مذکور مرزا کے مذہب باطل کی تبلیغ اور فاسد اعتقادات کی ترویج کے لئے سیالکوٹ گیا تھا۔ حکیم حسام الدین کے طویلہ میں آپ نے لیکچر دیا۔"

اور آگے لکھا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس لیکچر میں آنحضرت کی ہتک کی۔ جس کے لئے ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے پر اکتفا کر کے منشی اخگر کی اگلی عبارت نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

"عبدالکریم مذکور کے ان ہفوات کی اطلاع حضور قبلہ عالم (جماعت علی) کو ملی۔ تو ان کی غیرت اسلامی اور حمیت اسلامی جوش میں آکر رہی۔ دو دروازے والی مسجد میں آپ نے وعظ فرمایا۔ اور عبدالکریم کی اس بیہودہ سرائی کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ شخص عنقریب ذلت کی موت سے مریگا۔"

نومبر سنہ ۱۹۰۴ء میں یہ لیکچر ہوا۔ جس کے بعد پیرجی نے بقول خود پیشگوئی کی۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ہوئی۔ گویا دونوں واقعات میں کم از کم ساڑھے دس ماہ کا فاصلہ ہے۔ اب کیا کوئی ایسا انسان دنیا میں ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے وقت نہ تھا۔ اگر ساڑھے دس مہینہ میں چند سطریں جو اوپر نقل کی گئیں۔ شائع نہیں ہو سکتی تھیں اور ان کے لئے یہ وقت ناکافی تھا۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ چند صفحے کی تحریر کے لکھنے اور چھپوا کر شائع کرنے کے لئے پیرجی کو کتنی مدت درکار ہوگی۔ اتنے طویل عرصہ کو مدت قلیل کہنا کیا صریح دھوکہ بازی یا کم از کم فریب خوردگی نہیں ہے۔ غضب خدا کا ایک واقعہ کو ساڑھے دس مہینہ قبل کی ایک پیشگوئی کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے۔ لیکن جب سوال ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ تمہاری پس گوئی "پیشگوئی" تھی۔ تو تم نے قبل از وقوع کیوں نہ شائع کی۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ وقت نہ تھا۔ کیا اس سے صریح جعلسازی اور مکاری اور جھوٹی کرامت اور ولایت کا پتہ نہیں لگتا۔ جب اس طویل مدت کو بھی "مریداں می پرانند" کا مصداق بنا کر مدت قلیل کہکر پیرجی چھڑانا چاہتا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے لئے جو پیشگوئی یا پس گوئی تصنیف ہوئی۔ اور جس میں چار روز کا فاصلہ بتایا جاتا ہے۔ وہ تو اس کے نزدیک بالکل ہی تنگ وقت تھا۔

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیرجی کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کا فتنہ بہت بڑا فتنہ تھا۔ اور پیرصاحب باوجود پیرانہ سالی کے پانچ ہزار روپیہ در صورت مقابلہ دینے کو تیار رہتے۔ تو کیوں اس عظیم الشان پیشگوئی کی اشاعت کے لئے انہوں نے اس پانچ ہزار روپیہ میں سے ایک ہزار روپیہ خرچ کر کے چار دن میں اسے شائع نہ کر دیا۔ جبکہ وہ لاہور جیسے مقام میں موجود تھے۔ جہاں جلد سے جلد ہر قسم کے اشتہار اور اعلان کے شائع کرنے کے کافی سامان میسر آسکتے ہیں۔ لیکن بات یہی ہے۔ کہ یہ سب بعد کے ڈھکوسلے ہیں۔ جو پیشگوئی کی بجائے پس گوئی کہے جانے کے مستحق ہیں۔

اخگر نے پیرجی کی بعد از وقت بڑوں کو پیشگوئی ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہ پا کر یہ لکھا ہے کہ:۔

"ان کے شاہد ایک دو چار پانچ دس بیس آدمی نہیں۔ بلکہ سیالکوٹ اور لاہور میں ہزارہا اشخاص ہیں۔"

اگر یہ صحیح ہے۔ تو فیصلہ آسان ہے۔ سیالکوٹ اور لاہور کے ان "ہزارہا اشخاص" میں سے ہر ایک مقام کے ایک ایک ہزار شخص کی حلفی شہادت مؤکد بعذاب دلا دی جائے۔ جو ایک مقررہ مقام اور مقررہ تاریخ پر جو حلف اٹھانے والے لوگ بالفاظ ذیل اپنی شہادت ادا کریں کہ:۔

"ہم اس خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں ہماری جان ہے اور جو جھوٹے فریبی اور دغاباز لوگوں کو کبھی عزت نہیں دیتا۔ اور جو اپنے پیاروں کے مقابلہ میں ضرور جھوٹے مکاروں کو ذلیل کرتا ہے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے پیر جماعت علی شاہ کی زبان سے دو دروازے والی مسجد سیالکوٹ میں مولوی عبدالکریم صاحب کی موت کی پیشگوئی سنی تھی (یہ سیالکوٹ والے کہیں۔ اور لاہور والے اپنی شہادت میں کہیں) ہم نے شاہی مسجد لاہور میں مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت پیشگوئی اپنے کانوں سے سنی تھی۔ اور ہم اسی خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ جس کے قبضہ میں ہماری جان ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی موتیں واقع ہوئیں۔ اگر ہم نے اس شہادت میں خلاف واقعہ کوئی بات کہی ہو تو اسے خدا سچے کی عزت اور جھوٹے کی ذلت ظاہر کرنے کے لئے ہمیں اور ہماری اولاد کو ہلاک کر۔ اور دنیا کو دکھا دے کہ جھوٹوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔"

اس شہادت کے لئے اگر ہزارہا میں سے دو ہزار بھی پیش نہ کئے گئے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ بھی ایک جھوٹ تھا۔ جو پیرجی کے جھوٹوں کو سہارا دینے کے لئے بولا گیا۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے پیرجی کی پیشگوئیوں کے جھوٹے اور بناوٹی ہونے کے لئے حلف کی ضرورت ہو تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

پس پیرجی کی پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کرنے کی یہ آسان صورت ہے۔ جو ہم نے پیش کر دی ہے۔ کیا پیر جماعت علی صاحب یا ان کے چیلے اس کے لئے تیار ہیں۔

[illegible]

ایک مسلّمہ لیڈر کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوا لالہ لاجپت رائے صاحب کے اخبار بندے ماترم نے جماعت احمدیہ پر مردم پرستی کا الزام اس بناء پر لگایا تھا۔ کہ یہ جماعت ایک شخص کو واجب الاطاعت لیڈر سمجھتی ہے۔ اور اس کے احکام کو بجالانا اپنا فرض قرار دیتی ہے۔ اسوجہ سے بندے ماترم ہماری جماعت کو مردم پرست کہنے میں کہاں تک حق بجانب تھا۔ اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اسوقت ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وہی لوگ جو کسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کو "پیدائشی آزادی" اور خودمختاری کے خلاف قرار دیکر مردم پرستی کا الزام لگاتے تھے۔ وہ واحد اور قابل اطاعت لیڈر کی تلاش میں کس طرح سرگرداں ہو رہے ہیں۔

روزانہ اخبار ہمدم ۱۵ر جولائی "ہندوستان کے لئے ایک مسلمہ لیڈر کی ضرورت" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کہ:۔

"کلکتہ کے مہاشے قوم پرست آرگن امرت بازار پتریکا نے مذکورہ صدر سرخی پر حال میں ایک سلسلہ مضامین لکھا ہے۔ جسمیں معاصر موصوف نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو لازم ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کو اپنا سب سے بڑا لیڈر تسلیم کریں۔ جو ہر لحاظ سے موجودہ وقت میں ہندوستان کا مسلمہ رہنما بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اور جب وہ ایسا مسلمہ رہنما منتخب کریں۔ تو پھر انکو لازم ہے۔ کہ اس کے ہر مشورہ و حکم کے سامنے بلا چون و چرا سر تسلیم خم کر دیا کریں۔ اور اپنی اطاعت و انقیاد سے اس کی پوزیشن کو مضبوط بنائیں۔"

معاصر ہمدم نے بڑے زور کے ساتھ اس کی تائید کرتے ہوئے ایک طویل مضمون میں لکھا ہے کہ:۔

"اسمیں کلام نہیں کہ ہندوستان کو اسوقت ایک مسلّمہ لیڈر کی شدید ضرورت ہے۔ فی الواقع کوئی قوم اسوقت تک بام رفعت پر نہیں پہنچ سکتی۔ جب تک وہ ایک مسلمہ لیڈر اور رہنما نہ رکھتی ہو۔ اور اس کے ہر حکم اور مشورہ کے سامنے بلا چون و چرا سر تسلیم خم نہ کر دیتی ہو۔ شکر ہے کہ اب یہ بات لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسی شخصیت کونسی ہوگی۔ جس کو وہ مسلمہ لیڈر تسلیم کرکے اس کے ہر ایک حکم کو اپنے لئے واجب العمل قرار دینگے۔ اسوقت ان لوگوں کے نزدیک ہندوستان میں سب سے اعلیٰ پوزیشن مسٹر گاندھی کو حاصل ہے۔ چنانچہ امرت بازار پتریکا نے بھی انہی کو مسلمہ لیڈر کے طور پر پیش کیا اور یہانتک لکھ دیا ہے کہ:۔

"ہمیں یہ بتلانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ ہندوستان کو ایک مسلمہ لیڈر مہاتما گاندھی میں مل گیا ہے۔"

لیکن ہمدم اس سے اختلاف کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

"یہ امر کہانتک درست ہے کہ مہاتما گاندھی جی کیلئے ہندوستان کے مسلمہ لیڈر کا منصب بالکل محفوظ ہو گیا ہے۔ بلکہ ابھی مہاتما جی اور اہل ہند۔ دونوں کو اس کے متعلق کچھ مزید کام کرنا باقی ہے؟"

خیر یہ الگ بات ہے کہ ان لوگوں کو کوئی مسلمہ لیڈر ملے یا نہ ملے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا اسی حالت میں یقین رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کا کوئی ایک واجب الاطاعت لیڈر ہو گا۔

اسموقعہ پر کیا ہم اپنے غیر مبائع بھائیوں سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ انہیں تا حال یہ بات سمجھ آئی ہے یا نہیں کہ ترقی کے لئے ایک ہی واجب الاطاعت امام کی ضرورت ہوا کرتی ہے نہ کہ کوئی انجمن اس کام کو سرانجام دے سکتی ہے۔

آریہ سماج کا تنزل

ہم اس پیشگوئی کو نہیں بھول سکتے۔ جو خدا کے مسیح موعود نے اپنی مبارک کتاب تذکرۃ الشہادتین میں فرمائی کہ سو سال کے اندر اندر بحیثیت مذہب کے آریہ سماج کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ ہم اس کے بہت سے آثار دیکھ رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً آریہ سماج کی اپنی شہادتیں سنتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج کی گاڑی کو چلانے کے لئے جنہوں نے زیادہ کوشش اور سعی کی وکالت پیشہ اصحاب نے کی ہے۔ لیکن اب یہ لوگ اس گاڑی کو دھکا دیکر اس سے الگ ہو رہے ہیں اور اس نقصان کو آریہ سماجی لوگ خاص طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار پرکاش لکھتا ہے کہ:۔

"جو آریہ سماجی وکیل آریہ سماج کو اپنا سمجھ اور اپنی تنگی [illegible] کے لئے وکالت ترک کرنے کو سالہا سال کی پریکٹس کے بعد تیار نہ تھے۔ وہ مہاتما گاندھی کی تحریک شروع ہوتے ہی وکالت ترک کرکے کھدر پوش بن گئے جو آریہ سماجی سالہا سال تک آریہ سماج میں رہکر چندہ مانگنے کو پاپ اور ذلت سمجھتے رہے۔ انہوں نے تلک سوراجیہ فنڈ کے لئے جھولی پھیلا لی اور بھکشا کرنے لگے۔ جو آریہ سماجی آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر دان دیتے ہوئے بھی تنگ نظر آتے تھے۔ انہوں نے تلک سوراجیہ فنڈ کے لئے تھیلی کا منہ کھول دیا؟"

اسکے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ آریہ سماج کے کارکن لوگ آریہ سماج سے اکتا کر عملاً الگ ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے لئے نیا میدان تجویز کر لیا ہے۔ اس کی وجہ "پرکاش" یہ بتاتا ہے کہ:۔

"محض مہاتما گاندھی کے بتوں کا نتیجہ ہے بعض لوگ مہاتما گاندھی کے اتنے سنگ رہنا چاہتے ہیں۔"

گویا آریہ سماج کے بانی سے مسٹر گاندھی کا پلہ زیادہ زبردست ہے۔ کہ لوگ اول الذکر کے مشن میں رہ کر بڑا زور دینے کے باوجود جو کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے وہ موخر الذکر کے مشن میں داخل ہوکر خود بخود بڑی خوشی سے کر رہے ہیں۔ یہ آثار ہیں جو آریہ سماج کے تنزل اور ادبار کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک وقت آریہ سماج کا بالکل نام و نشان مٹ جائیگا۔ کیونکہ زمینی مذہب ہے۔ آسمانی نہیں۔

مولوی ثناء اللہ کا تازہ جھوٹ

جس شخص نے بار بار اعلان کیا ہو کہ ہم گورنمنٹ سے کوئی انعام اور صلہ اپنی کسی خدمت کا نہیں چاہتے جس نے متواتر تحریر اور تقریر میں اس بات کا اظہار فرمایا ہو کہ اگر گورنمنٹ ہمیں کوئی خطاب وغیرہ دے تو وہ اس سے ہماری عزت افزائی نہیں کریگی۔ بلکہ ہتک کریگی اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ کا اپنے اخبار میں یہ شائع کرنا کہ:۔

"خلیفہ قادیان اس قابل ہے کہ کچھ نوکر و نواح قادیان کے لئے آنریری ڈپٹی بنایا جائے۔"

(اہلحدیث ۸ رجولائی ۲۱ء حاشیہ)

صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم مولوی ثناء اللہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا ثبوت دے کہ خلیفہ قادیان آنریری ڈپٹی کے عہدے کے امیدوار رہے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے ساعی ہیں اور وہ اس کا کوئی ثبوت نہ دے سکے۔ اور یقیناً نہیں دے سکتا۔ تو اس کو اپنی افترا پردازی پر شرمانا چاہیئے۔

مسٹر گاندھی کی پیمبری

مسٹر محمد علی نے مسز اینی بیسنٹ کو جواب دیتے ہوئے اپنے ایک حال کے مضمون میں لکھا ہے کہ:۔

"کیا کوئی شخص ہم پر اس راز کی تشریح کریگا کہ مسز بیسنٹ کی سی روحانی ہستی روحانیت کے سچے پیغمبر مہاتما گاندھی کو کیوں نہیں سمجھ سکتی۔"

(ہمدرد ۹ رجولائی)

مسٹر گاندھی کو روحانیت کا "سچا پیغمبر" قرار دینا انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو یا تو پیغمبر کی حقیقت کو ہی نہیں سمجھتے۔ یا جان بوجھ کر اس مقدس اسلامی اصطلاح کی تحقیر اور تذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ خادم اسلام ہیں اور انہیں مسلمان کہلانے کا کوئی حق ہے۔ مسلمانوں کو اپنے راہنماؤں کی ایسی بے راہ روی کو خوشی سے برداشت نہیں کرنا چاہیئے بلکہ انکی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خطبہ جمعہ

غفلت گناہوں کا باعث ہوتی ہے

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۵۔ جولائی ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان میں غفلت ایسی چیز ہے کہ بہت سے نقصان اسکے باعث پہنچتے ہیں۔ اگر تدبر سے کام لیا جائے تو انسان کے لئے قدم قدم پر غفلت سے بچانے کے ذریعہ ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر قرآن کریم کے چھوٹے چھوٹے احکام اور آیتوں پر ہی غور کیا جائے تو وہی ہدایت کے لئے کافی ہو جاتی ہیں۔

مجھے خیال آتا ہے کہ ایک احمدی کے لئے جو اقرار رکھا گیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریگا۔ جب کوئی شخص سچے دل سے یہ اقرار کریگا۔ اور یہ سوچیگا کہ اس شخص کے ہاتھ پر یہ اقرار کر رہا ہوں۔ جو خدا کا مسیح ہے اور جس کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے کے لئے کہا گیا ہے کہ اسکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو اس کے لئے یہ اقرار تمام غلطیوں سے بچنے کا ذریعہ ہو جائیگا۔ کیونکہ عہد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان العہد کان مسئولا۔ ممکن ہی نہیں کہ اس بات کو جانتا ہوا عہد کرنیوالا شخص بدی میں مبتلا ہو۔ ہاں جو اس سے غافل ہوگا یا غفلت کریگا وہ بدی کا مرتکب ہوگا۔ پس غفلت ہی گناہ کا موجب ہوتی ہے۔

سورہ فاتحہ میں دو عہد ہیں۔ جو پانچ وقت کی نمازوں میں متعدد بار دہرائے جاتے ہیں۔ اول ایاک نعبد دوم وایاک نستعین۔ عبادت کے معنے وسیع ہیں۔ کسی کے حکم کو واجب التعمیل سمجھتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرنا عبادت کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص خدا کے احکام کو بجا لاتا ہے۔ وہ اس کی عبادت کرتا ہے۔ اگر انسان اس اقرار پر غور کرے۔ جو وہ اس طرح کرتا ہے کہ خدایا میں تیری عبادت کرتا ہوں۔ تو وہ ہر قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے۔ اور اسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کا اقرار محض منہ سے ہے یا اس کے ساتھ عمل بھی شامل ہے۔ جب وہ یوں غور کریگا تو اگر اس کے رویہ میں غلطی ہوگی تو اسکو شرم آجائیگی۔ اور وہ آئندہ غلطی سے بچنے کی کوشش کریگا۔

اسی طرح ایاک نستعین میں اقرار کرتا ہے کہ خدایا میں تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔ لیکن اگر وہ خدا کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا معین سمجھے۔ تو یہ اس اقرار کے خلاف ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک کام کے لئے انسان کی فاعلی سعی کو بطور شرط کے رکھا ہے۔ اسلئے سعی کرنا استعانت کے خلاف نہیں اگر انسان کوشش کرے۔ اور خدا کا حکم سمجھ کر کرے تو یہ اس کیلئے بطور عبادت کے ہو جاتی ہے۔ دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ایسے امور کو عبادت بتایا ہے جن کو عموماً عبادت نہیں خیال کیا جا سکتا۔ مثلاً فرمایا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اس لئے ایک لقمہ کھانا کھلاتا ہے۔ کہ یہ خدا کا حکم ہے۔ تو اس کا یہ عمل عبادت میں شمار کیا جائیگا۔ پس جن باتوں کے کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ انہیں سے ہر ایک پر عمل کرنا عبادت ہے۔

میں اپنے خطبوں میں انہی باتوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں جو غفلت کے باعث کمزوری کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ میں نے بتا دیا ہے۔ کہ ساری کمزوریاں غفلت سے ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ غفلت کے دور کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ اگر احباب میری اس درخواست پر توجہ کرینگے۔ کہ ان کا ہر کام جو وہ کرنے لگیں۔ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا مخالف۔ تو وہ خدا کی نافرمانیوں سے بچ جائینگے۔ اور ان کو اپنی غلطی پر پشیمانی ہوگی۔ اور پشیمانی ہی غلطی سے بچانے کا موجب ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور دوستوں کو بھی اپنی نافرمانی سے بچنے کی توفیق دے۔ اور غفلت کے دور کرنے اور اپنی محبت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

آمین۔

حیات فردیہ و حیات اجتماعیہ

(نمبر ۲)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

اس مضمون کا پہلا نمبر ۹ دسمبر کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ احباب سلسلہ مضمون کو ملانے کے لئے اس کو مدنظر رکھ لیں (ایڈیٹر)

اگر ہم اپنی خواہشات اور رغبات اور احساسات اور جذبات اور دیگر معنوی اور مادی قوتوں کی جانچ پڑتال کر کے انکو مختلف الفاظ میں بیان کرنا چاہیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ قسم جو آپ فردیہ یعنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے انسان میں پیدا کی گئی ہیں۔ مثلاً کھانے پینے۔ سونے وغیرہ کی خواہشات۔ چلنے پھرنے۔ اٹھنے بیٹھنے۔ آرام کرنے کی خواہشیں۔ نفرت و رنج۔ امن و سرور۔ غضب و نفرت کے احساسات اور جذبات یہ سب کے سب فرد انسان کی اپنی فردی یعنی ذاتی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے خالق فطرت نے انہیں رکھ دیئے ہیں۔ اور دوسری وہ جو انسانی نوع کے بقا کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ مثلاً شہوت و محبت۔ عدل و انصاف۔ غیرت انتقام وغیرہ وغیرہ جیسے جذبات۔

زندگی کا سب سے بڑھ کر مظہر کیا ہے۔ حرکت۔ جدھر دیکھو حرکت ہی حرکت ہے۔ کیا اپنے وجود کے اندر ہر ہر ذرہ میں یا کیا بیرونی عالم کے سارے موجودات نباتات کے پتے پتے میں حرکت ہے۔ حیوانات اور پرندوں میں حرکت ہے۔ بادلوں اور ہواؤں میں حرکت ہے۔ پانیوں میں حرکت ہے۔ آسمان کے ستاروں اور سیاروں میں چاند اور سورج میں حرکت ہے چمکتی ہوئی روشنیوں میں۔ حرارت میں اتھر میں اور ان جیسے جتنے لطیف سے لطیف قوائے مخفیہ ہیں۔ اور یہ زمین جو ہمارے پاؤں تلے ہے حرکت کر رہی ہے۔ اسمیں بھی حرکت ہے۔ غرض ہر شے میں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور ان کا محسوس مظہر حرکت ہے۔ اور یہ جو ہمارے نفس کے اندر امیال و رغبات و جذبات و احساسات و افکار و خیالات ہیں یہ بھی درحقیقت ایک حرکت ہیں۔ کسی چیز کو چاہنا اور اس کی طرف جھکنا یا کسی سے نفرت کرنا اور اس سے ہٹنا سوائے حرکت کے کچھ نہیں۔ پس اگر ہم زندگی کی صحیح صحیح حقیقت دریافت کر کے اس کی کماحقہ تعریف نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم سب کائنات و حوادث پر ایک مجمل و مفصل نظر ڈالکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ زندگی کا مظہر حرکت ہے۔ ایک پوشیدہ قوت ہے جو اس حرکت کو جنکو (زندگی) سے چند طوروں میں نمایاں کر دیتی ہے۔ جہاں جہاں زندگی ہے۔ وہیں حرکت ہے۔ خواہ ایسی حرکت ہو جو ایک شے کو اس کے اپنے مرکز پر ثابت رکھتی ہے یا ایسی حرکت جو ایک دائرہ میں ایک شے کو چکر دیتی ہو یا ایسی جو کسی شے کو خط طولانی پر چلا رہی ہے۔ اگر ہم ذرا غور سے دنیا کی مختلف حرکتوں کو دیکھیں۔ تو وہ ہمیں دو قسم کی نظر آئیں گی۔ ایک ایسی جو ایک شے کو اپنے مرکز پر قائم رکھتی ہے۔ اور اسے ادھر ادھر ہٹنے نہیں دیتی اور یہ جنبش گو وہ اثر کر رہی ہوتی ہے۔ وہ ہمیں ظاہر میں بالکل ساکن معلوم دیتی ہے۔ لیکن دراصل وہ ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے۔ اور اس کی حرکت ہمیں نظر نہیں آ رہی یا محسوس نہیں ہو رہی۔ اور ایک دوسری حرکت وہ ہے۔ جو کسی شے کو اس کے مرکز سے باہر کی طرف نکال رہی ہے یا پھیلا رہی ہے۔ جیسے ایک خط مستقیم پر یا دائرے کی صورت میں حرکت کرنے والی شے کی حرکت ہو۔ ان دونوں قسم کی حرکتوں کی مثال ہم بائیسکل میں پاتے ہیں۔ راکب سوار ہونے والا شخص اسمیں دو حرکتیں پیدا کرتا ہے ایک تو وہ حرکت جو کشش ثقل یعنی زمین کی اپنے مرکز کی طرف کھینچنے والی قوت جاذبیہ کا مقابلہ کر کے بائیسکل کو اپنے مرکز پر قائم رکھتی ہے۔ اور اسکو ادھر ادھر گرنے سے بچاتی ہے۔ اور دوسری وہ حرکت جو اس بائیسکل کو آگے کو دھکیلے لئے جاتی ہے۔ ایک کو ہم سہولت بیان کیلئے مرکزی حرکت کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسری کو طولانی حرکت ان دونوں حرکتوں میں سے مقصود بالذات اور زیادہ ضروری وہ حرکت ہے جو بائیسکل کو خط طولانی پر چلا رہی ہے اور مرکزی حرکت یعنی وہ جو بائیسکل کو مرکز پر قائم رکھنے والی حرکت تو مقصود بالذات نہیں۔ کیونکہ ہم بائیسکل میں اسکو مرکز پر قائم رکھنے کے واسطے صرف اس لئے حرکت پیدا کرتے ہیں تا وہ اپنے مرکز پر قائم رہ کر آگے کو بڑھ سکے۔ اگر بائیسکل کو خط طول پر چلانا مقصود نہ ہوتا تو بائیسکل کو ادھر ادھر گرنے سے بچانے کے لئے ہمیں کسی قسم کی حرکت پیدا کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ہم اسکو صرف اسی لئے مرکز پر قائم رکھتے ہیں تا وہ قائم رہ کر آگے کو بڑھ سکے۔ ہم بائیسکل پر اس لئے نہیں چڑھتے کہ اسے صرف ایک مرکز پر قائم رکھنے میں ادھر ادھر جھکنے جھکانے میں قوت صرف کریں۔ اور اسے گرنے سے بچائیں۔ بلکہ اسلئے چڑھتے اور اپنی قوت کو خرچ کرتے ہیں۔ کہ تا وہ اپنے مرکز پر قائم رہ کر خط طولانی کی حرکت کو پیدا کر سکے۔ اسلئے میں نے کہا ہے۔ کہ طولانی حرکت مقصود بالذات ہے۔ اور مرکزی حرکت مقصود بالذات نہیں۔ یعنی وہ خود اپنی ذات کے لئے مقصود نہیں بلکہ کسی اور شے کے پیدا کرنے کے لئے مقصود ہے۔ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ دونو حرکتوں میں زیادہ ضروری حرکت طولانی ہے اور وہ اسلئے کہ جب بائیسکل میں حرکت طولانی پیدا ہو جائے۔ تو اسوقت مرکزی حرکت خود بخود جاری ہو جائیگی۔ اور بغیر اس کے کہ ہم اس کے لئے کوئی محسوس قوت خرچ کریں۔ وہ خود بخود جاری رہیگی۔ جب تک بائیسکل خط طول پر چلایا جا رہا ہے مرکزی حرکت بھی موجود رہے گی۔ اور جونہی کہ بائیسکل کی خط طولانی کی حرکت بند ہو جائے گی۔ مرکزی حرکت بھی بند ہو جائیگی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ بائیسکل کے اپنے مرکز پر قائم ہونے کے ساتھ ہی اس کی خط طولانی کی حرکت بھی پیدا ہو جائے۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو بائیسکل پر سواری کرنا نہیں جانتے اور وہ اس کے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ مرکزی حرکت کے قائم کرنے کے لئے کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف جھکتے۔ اور بائیسکل کو گرنے سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ بائیسکل آگے کو بھی چل پڑے۔ لیکن یہ لازمی طور پر

ضرور ہوتا ہے کہ جو نہی کہ بائیسکل خط طولانی پر چلنا شروع کرے۔ اور جب تک کہ وہ چلتا جائے۔ اس کی مرکزی حرکت بھی موجود ہے۔ سو ہو بہو اسی طرح حیات بشریہ کی دو حرکتیں ہیں۔ جو ہر ایک فرد بشر کی زندگی میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور انہی دو حرکتوں کے مطابق اس کے نفس میں جذبات اور احساسات اور افکار اور اعمال پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ حرکت ہے جو انسان کی ذات کو اپنے مرکز پر قائم رکھتی ہیں۔ اور ایک وہ حرکت ہے۔ جو اسکو اپنے مرکز سے باہر کی طرف حرکت دے رہی ہیں۔ جس طرح بائیسکل کو گرنے کے لئے زمین کشش کا مرکز ہی ہوتی ہے۔ [illegible] اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے [illegible] ہیں آگے۔ اور حرکت پیدا کرتے ہیں۔ تو [illegible] قائم کرے اور اس کا چشمہ مرکز پر قائم [illegible] دنیا کی ہم اپنی زندگی کے ضعیف و نابود [illegible] یا معدوم کر جانے والے اسباب سے [illegible] کے مقابل میں ان اسباب کی تلاش کرتے ہیں جو زندگی کو قائم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اگر کوئی درندہ ہم پر حملہ کرے۔ اور ہم خوف کھا کر بھاگتے ہیں یا اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا ہی ہم دواؤں کو کام میں لاکر کسی آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے اسباب کو مہیا کرکے مستعد اور ہوشیار رہتے ہیں۔ نہ صرف ہم بائیسکل کی طرح خوف و خطرے اور ہلاکت کے گڑھے میں اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ ہم بنی نوع انسان اپنی زندگی کو نوعی حیثیت میں بعینہٖ بائیسکل کی طولانی حرکت کی طرح آگے کو بڑھانے کی بھی کوشش یا اس کی تمنا و خواہش کرتے ہیں۔ اپنے خیال اپنے افکار و احساسات اپنے اخلاق و عادات غرض اپنی ساری انسانی زندگی کو کم و بیش کے تغیرات کے ساتھ اپنی اولاد کی صورت و شکل میں منتقل کرتے ہوئے ہم ٹھیک اسی طرح آگے آگے کو چلے جاتے ہیں جس طرح کہ ایک بائیسکل ؎

ہماری زندگی کا اپنے مرکز سے باہر کو بڑھاؤ نہ صرف بائیسکل کی طرح ایک خط طولانی پر ہو رہا ہے بلکہ اس کی حرکت اپنے سارے محیط میں بھی پھیل رہی ہے۔ ہم اکیلے نہیں ہمارے ساتھ ہمارے ارد گرد ہمارے جیسے بہت ہیں۔ ہماری اپنی زندگی ہمارے رفیقوں کی زندگی سے ایک بنتے ہوئے کپڑے کے تار و پود کی طرح آپس میں ملی جلی ہے۔ جس طرح تار و پود جدا ہو جانے سے کپڑا کپڑا نہیں رہتا ہے۔ ہم انسان اپنے ہم جنسوں سے الگ ہو کر ایک انسان نہیں رہتے۔ ان کے بغیر ہماری زندگی کی دوسری حرکت بالکل نابود ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان کے بغیر ہماری اپنی (فردی) ذاتی زندگی بھی بالکل نیست ہو جاتی ہے۔ فرض کریں کہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک پہاڑ پر یا جنگل میں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ اور کوئی [illegible] نہ ہو [illegible] ہوگا۔ کہ [illegible] نوع کی ترقی تو کجا [illegible] ہی موقوف ہو جائیگی۔ نہ کوئی اجتماع ہوگا۔ نہ کسی نوع بشری کے باقی رہنے کی امید۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ موت سب افراد کا خاتمہ اس کی ہستی ایسی جگہ پر کر دیگی نہ فرد رہیگا نہ اجتماع بشری نہ نوع انسانی اور نہ کچھ ؎

لیکن اجتماع بشری کو کسی صورت میں رکھنے والا اجتماع ہی رہے گا۔ اور اس لئے افراد ہمیشہ افراد ہی ہونگے بلکہ کچھ زیادہ۔ اجتماع کے باقی رہنے سے ضرور ہے کہ افراد رہیں۔ لیکن افراد کے افراد کی صورت میں رہنے سے نہ ان کا اجتماع رہتا ہے اور نہ افراد کا رہنا ضروری و لازمی ہوتا ہے۔ بالکل ایسا ہی جیسا کہ بائیسکل کی خط طولانی کی حرکت کے جاری رہنے سے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کی مرکزی حرکت بھی قائم رہے۔ مگر اس کے بند ہونے سے یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ یہ مرکزی حرکت بھی قائم رہے۔ بلکہ اغلب اور بہت ہی اغلب ہے۔ کہ یہ مرکزی حرکت اس کے بند ہوتے ہی حالت تزلزل و اضطراب میں پڑ کر آخر کار نابود ہو جائے ؎

میں نے ابتدا سے مضمون میں دو واقعوں کا ذکر کرکے دو نتیجے نکالے تھے۔ اول یہ کہ اجتماعی اصل الاصول یعنی وہ قاعدہ جو اجتماع کو اپنی صورت غائیہ پر قائم رکھ سکتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک سب کیلئے اور سب ہر ایک کیلئے یعنی جب ایک فرد اپنی زندگی کو بائیسکل کی طرح اپنے اصلی مرکز پر قائم رکھتے ہوئے دائرہ اجتماع میں اس طرح حرکت کرتا ہے کہ اس کی عملی زندگی کی حیات تاثیر سے ہر فرد بشر میں سرایت کرے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ سب کے سب افراد اس فرد کیلئے کام کرنے لگ جائینگے۔ اس کی کامل مثال انبیاء علیہم السلام کے وجود میں ملتی ہے وہ مقدس انسان اپنی نفسانیت و فردیت کو سب کیلئے محو کر دیتے ہیں اور سب کے سب ابد الآباد تک ان ہی کیلئے ہو جاتے ہیں۔ میں اس کی تفصیل آئندہ کرونگا۔ دوسرا نتیجہ یہ تھا کہ جب ہر ایک فرد میں نفس پرستی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی جب اس کی تمام کوشش اور ساری غرض یہ ہو جاتی ہے کہ وہ ان اسباب کو حد سے زیادہ مہیا کرنے میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ منہمک ہو جائے کہ جن کی غرض محض اس کی اپنی ذات فردی کو ضرورت سے بڑھ چڑھ کر پالنا اور بڑھانا ہے رات دن اس کا شغل اس کا ہم و غم یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنی شہوات کے مقتضیات کو حاجت سے زیادہ پورا کرے۔ اور اس کی اسکو مطلق پروا نہیں ہوتی کہ کوئی خواہ مرے یا جئے یا جہنم میں جائے جب کسی اجتماع کے افراد میں یہ روح غالب ہو جاتی ہے۔ تو ضرور ہے اور بہت قریب ہے کہ وہ اجتماع اور ساتھ ہی اس کے افراد بھی مضمحل اور تباہ ہو جائیں۔ وہ جس نے کہ آج اپنی فردانہ زندگی کی ضروریات کو از بس مہیا کرنے میں اجتماعی زندگی کی ضروریات کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ اس کی مثال بالکل اسی شخص کی طرح ہے جو بائیسکل کو صرف اسی ہی مرکز پر قائم رکھنے کی کوشش میں کبھی دائیں طرف جھکتا ہے اور کبھی بائیں طرف۔ اور اس طرح اپنی قوت کو بے ضرورت بے سود حد سے زیادہ صرف کرتا ہوا آخر کو گر جاتا ہے ٹھیک ایسے ہی وہ انسان بھی جو اپنی ذات فردانہ کی ضرورت سے پورا کرنے میں عیاشی اور فضول خرچی کو اپنا شیوہ بنا لیتا اور افراط و تفریط کے مابین حرکت کرتا ہوا ایک ٹمٹماتے ہوئے چراغ

اشتہارات

(یہاں) اشتہار۔ کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عدالت سب جج صاحب سرکار ریاست مالیرکوٹلہ

بعدالت منشی فاضل مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب سب جج

[illegible] ضابطہ دیوانی

مدعا علیہ	مدعی
بچنتا ولد کشن سنگھ قوم جٹ سکنہ راؤ سیانہ حال آباد موضع ننکن والی تحصیل احمد گڑھ	ولیم [illegible] سکنہ [illegible] انگریزی بخشا [illegible] [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] سکنہ شہر مالیرکوٹلہ

دعویٰ دلا پانے ۵۰ روپیہ سکہ کلدار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بچنتا مدعا علیہ پر اثبات تعمیل سمن نہیں ہوئی۔ اور رپورٹ تعمیل کنندہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ پیشی ۲۳- جولائی سنہ ۱۹۲۱ء پر اصالتاً یا وکالتاً مدعا علیہ حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کی برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط

محمد نواب خان ثاقب

الخطبہ

لڑکا عمر ۲۲ سال۔ انٹرنس پاس۔ گڈس کلرک ملتان تنخواہ ۴۴ روپے۔ رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی عمر ۱۱ سال کے لئے بھی ضلع ملتان جھنگ مظفرگڑھ منٹگمری میں۔

خط وکتابت مولوی نور محمد مختار شیخ محمد راجو صاحب موضع ایٹ آر ۹ ڈاکخانہ مخدوم پور ضلع ملتان

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا۔ اور چھپڑوں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دکھتی ہوں یا فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں [illegible] نکلتی ہوں۔ یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار بوجہ ککروں اچھا نہ رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو ازسرنو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیرخوار بچہ سے لیکر بڈھوں تک سب کو یکساں مفید اور بےضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزا نہایت لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم ویدی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ اور کہ اشتہاری دواؤں سے اسطرح نفرت ہے جس طرح مسلمانوں کو خنزیر سے۔ کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے۔ اور [illegible] (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مدت کے بیمار تھے۔ اور تریاق چشم کی قیمت پرکھ کر اگر پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے پچیس روپے فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک وشبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کر سکتے ہیں:۔

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)

(۲) لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر گجرات

(۳) چودھری جلال خان صاحب نائب تحصیلدار حال سرگودھا (غیر احمدی)

(۴) منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری [illegible] غیر احمدی

(۵) خان آصف علیخاں صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسری (غیر احمدی)

(۶) خان شاہنواز خاں صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات

(۷) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر۔ گجرات

(۸) مولوی عبدالحق صاحب محافظ دفتر فارسی گجرات

(۹) مرزا احمد دین صاحب ریڈر صاحب بہادر ڈسٹرکٹ وجوڈیشل گجرات

(۱۰) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات

(۱۱) چوہدری مرزا [illegible] صاحب [illegible] کمپنی [illegible] کیمپ فیلڈ [illegible] (غیر احمدی)

(۱۲) حاجی چودھری غلام قادر صاحب چک چنیا ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع گجرات (غیر احمدی)

(۱۳) مسٹر امام الدین صاحب مسیحی مشنری نیشنل میڈیکل ہال [illegible]

(۱۴) لالہ کرپا رام صاحب [illegible] تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۱۵) مکرم میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور۔ گجرات (احمدی)

(۱۶) بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)

(۱۷) مرزا ابوسعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمبل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی) (احمدی)

(۱۸) منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible]

(۱۹) منشی حسن خاں صاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ جھنگ (احمدی)

(۲۰) بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی [illegible]

اسکے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اسپر بلا تجربہ کے بدظنی کرے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی وقانونی کرتے ہیں۔ کہ حلفیہ قسم بذریعہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ۶ر

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موجد تریاق چشم

گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب

ہندوستان کی خبریں

کابلی طلبا ہندوستان میں - ہز میجسٹی امیر صاحب کابل نے تین سو طلبا ممالک غیر میں بغرض حصول تعلیم بھیجا ہے جنہیں سے ایک سو طالب علم یورپ میں گئے ہیں۔ اور دو سو ہندوستان کو بھیجے جن کیلئے نگران ساتھ بھیجے جائینگے۔ اور انہیں خاص قواعد کے ماتحت رکھا جائیگا۔

مارواڑی ایسوسی ایشن کا وفد وایسرائے کی خدمت میں ۱۳ جولائی کو شملہ میں حضور وائسرائے کی خدمت میں مارواڑیوں کا ایک وفد پیش ہوا جس نے کہا کہ یہ امر نہایت خوشی کا ہے کہ بجٹ میں دیسی مصنوعات پر کوئی نیا محصول عاید نہیں کیا گیا مگر پارچہ فروشوں کی مخالفت برآمدات پر محصول کے اضافے سے بارے میں ہندوستانیوں کے اس مطالبہ کی ہم تائید کرتے ہیں کہ ہندوستان کو پورے مالی اختیارات ملنے چاہئیں۔

حضور وائسرائے نے جواب میں فرمایا کہ ہندوستان کو جو مالی مراعات دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ ملک ان سے پورا فائدہ اٹھائیگا۔ اگرچہ ملک کی خوشحالی برآمد و اندرونی تجارت پر منحصر ہے مگر گذشتہ جنگ نے سبق دیا ہے کہ کوئی ملک بیرونی تجارت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

ہندوستان کی خودمختاری اور علی برادران کا اعلان مسٹر گاندھی لکھتے ہیں کہ علی برادران اس امر کے اظہار میں بالکل حق بجانب ہیں کہ اگر پنجاب اور خلافت کے معاملہ میں ہندوستان کے ساتھ انصاف نہ کیا گیا تو وہ کانگرس کے آئندہ اجلاس میں خودمختاری کا اعلان کر دینگے

ہندوستان کی جمہوریت مسٹر شوکت علی صاحب نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اکتوبر میں ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ کامل سوراج حاصل کرینگے اگر برطانیہ نے ہم سے صلح نہ کی تو وہ طاقت جو جرمنوں کے لئے کافی تھی ایک کمزور قوم سے شکست فاش کھائیگی۔ اگر اکتوبر تک گورنمنٹ کا مزاج درست نہ ہوا اور ہمیں سوراج نہ دیا اور مسٹر گاندھی سے سمجھوتہ نہ کیا تو دسمبر کی کانگریس احمدآباد میں اس لئے جمع ہوگی کہ ہندوستان کی سب سے پہلی جمہوریت کا اعلان کر دیا جائے

ڈیڑھ سو سال میں کتنے انگریز پھانسی دئے گئے مسٹر فیاض خاں آئندہ اجلاس لیجسلیٹو اسمبلی میں یہ سوال کرینگے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو سال میں کس قدر یورپین اور اینگلو انڈین کو غیر ہندوستانیوں کو قتل کرنے کے جرم میں پھانسی دی گئی اور قید کیا گیا۔ نیز کس قدر ہندوستانیوں کو یورپین اور اینگلو انڈین اصحاب کو ہندوستان میں قتل کرنیکیلئے پھانسی دی گئی اور قید کیا گیا۔

قتل اولاد اور خودکشی بنگلور ۱۲ جولائی۔ سدا گھاٹا زاج بنگلور کی خبر ہے کہ بعض خانگی جھگڑوں کی وجہ سے ایک آدمی نے پانی سے بھرے ہوئے کنوئیں میں اپنے تین نوجوان بچوں کو پھینکدیا۔ اور پھر آپ بھی اسمیں کود پڑا۔ چاروں لاشیں نکالی گئیں۔

دارالحکومت صوبجات متحدہ کا انتقال لکھنؤ ۱۱ جولائی۔ [illegible] نے اس بیان کی تردید کی ہے کہ سول سکریٹریٹ کا حصہ عظیم موسم سرما میں لکھنؤ منتقل کر دیا جائیگا۔

ہندوستان میں پرتگالی مردم شماری پرتگالی مقبوضات ہند گوا ڈمن۔ ڈیو اور نگر اولی (گجرات) کی مجموعی تازہ مردم شماری ۵ لاکھ ۷۰ ہزار ۵۱۶ ہے گذشتہ مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء میں اعداد ۵ لاکھ ۴۸ ہزار ۲۴۲ تھے ۲۲ ہزار ۲۷۴ کا اضافہ ہوا ہے۔

خلافت کمیٹی علیگڈھ میں گرفتاری علیگڈھ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ غنی نامی ایک شخص جسکا متعدد عینی شاہدوں نے نام لیا ہے۔ خلافت کمیٹی کے دفتر میں گرفتار کیا گیا ہے ایک اور شخص اسی قسم کے چال چلن کا اسمٰعیل نامی بھی گرفتار ہوا ہے۔

خواجہ عبدالمجید صاحب کے مکان کی تلاشی علی گڑھ ۱۴ جولائی۔ علیگڈھ میں اب بالکل امن قائم ہے ابھی تک پولیس شہر میں گشت کرتی ہے۔ رات کے وقت ایک گشتی دستہ نے سول لائن میں خواجہ عبدالمجید صاحب صدر خلافت کمیٹی کے مکان کی تلاشی لی۔

میسور میں ہندو مسلمانوں کا فساد بنگلور ۱۲ جولائی۔ ضلع کولار میں ایک ہندو مندر مسمار کر دیا گیا جبکہ ایک ہندو بارات گذر رہی تھی۔ چنتاپلی کے مقام پر ایک مسلم عبادت خانہ میں جو ہندو مکانات سے گھرا تھا۔ شدید فساد ہوا۔ فریقین کے لوگ سخت زخمی ہوئے۔ ہائی کورٹ نے ۴۰ مسلمانوں کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

سر سنکرن نائر کو گورنری صوبہ متوسط میں یہ خبر بہت گرم ہے۔ کہ موجودہ گورنر سر فرینک سلائی کی پنشن قریب ہے جو بہت جلد ہونے والی ہے۔ اسکی جگہ ایک ہندوستانی گورنر مقرر ہوگا۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ سر سنکرن نائر نے اس عہدے کو منظور کر لیا ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس - شملہ ۱۵ جولائی لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس یکم ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو شملہ میں شروع ہوگا۔

بمبئی میں غیر ملکی کپڑے کا بائیکاٹ بمبئی ۱۵ جولائی ملٹی پراونشل کانگرس کمیٹی نے تمام ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹیوں سے التجا کی ہے کہ وہ غیر ملکی کپڑے کے بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے مسٹر گاندھی کی ہدایت پر عمل کریں۔ لوگوں کی غیر ملکی پوشاکیں لیکر انہیں جلانے یا سمرنا بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

دہلی کے سوداگران پارچہ کا خیال دہلی ۱۵ جولائی سوداگران پارچہ دہلی کی زیادہ تعداد کا خیال ہے کہ مسٹر گاندھی کی غیر ملکی کپڑے کی بائیکاٹ کی تحریک ناکام رہیگی۔

گوردوارہ سدھار کے متعلق گورنمنٹ کا تازہ اعلان شملہ ۱۵ جولائی۔ گورنمنٹ پنجاب نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ پنجاب میں رواج کی بنا پر اس امر کا عام یا خاص انتہا رد کیا جا سکتا ہے کہ جب کسی مہنت کا چال چلن ایسا ہو جسکا اثر اس انسٹی ٹیوشن پر جسکے ساتھ اسکا تعلق ہے۔ نقصان دہ پڑتا ہو۔ تو اس مہنت کو برطرف کر دیا جائے۔ اگرچہ خاص مقدمات میں یہ رواج اور مہنت کی بدچلنی کا مندر کے فوائد اور اسکے پوجا کرنیوالوں پر بد اثر عدالت میں ثابت کرنا ہوگا۔

ایک پنجابی ڈاکو کی گرفتاری :- شملہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شاہ پوری پولیس نے ایک مشہور ڈاکو طورا کو گرفتار کر لیا ہے یہ ایک گروہ کا سرغنہ تھا جسنے پنجاب کے مغربی اضلاع میں وارداتیں کی تھیں۔

ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کی واپسی :- بمبئی ۱۶ جولائی ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور آج صبح ڈاک جہاز میں غیر ممالک کا دورہ کرکے واپس آگئے ہیں

ممالک غیر کی خبریں

سلطنت برطانیہ کے لنڈن ۹ر جولائی۔ سلطنت برطانیہ کے وزراء کی کانفرنس میں مہاراجہ **وزراء کی کانفرنس** نے کہا کہ پارلیمنٹری گورنمنٹ سے ہندوستان کو بہت امیدیں ہیں۔ مسٹر شاستری نے نوآبادیوں کا یہ حق تسلیم کر لیا کہ وہ اپنے ہاں بیرونی لوگوں کے داخلہ کے متعلق جس قسم کے قواعد چاہیں بنائیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہندوستانی اور سلطنت کے کسی اور حصہ کے تارک الوطنوں کے درمیان نسل یا رنگ کی بناء پر کسی قسم کا امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ تمام ہندوستانیوں کو ہر ایک نوآبادی میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے اور وہاں انکو وہی حقوق حاصل ہوں جو وہاں کے باشندوں کو حاصل ہیں

انگلستان کی پارلیمنٹ میں پھوٹ کے آثار لنڈن ۹ر جولائی۔ لارڈ ڈربی نے ساؤتھ پورٹ میں تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کی مبہم پالیسی پر نکتہ چینی کی۔ لارڈ ڈربی کی تقریر کے بعد سر ولیم جوئنسن ہکس کی اس چٹھی سے کہ ملک اور پارلیمنٹ میں جو پارٹی غالب ہے اس کا ایک جلسہ کیا جائے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ متحدہ وزارت میں پھوٹ کے آثار زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی امید کی جاتی ہے کہ مسٹر چیمبرلین جو قدامت پسند پارٹی کے لیڈر ہیں۔ وہ اس طوفان کو نمودار نہیں ہونے دینگے

یونانیوں کی پیشقدمی ایتھنز ۱۲ر جولائی۔ سمرنا کا تار ہے کہ یونانیوں نے فوج کشی پھر شروع کر دی اور تیزی سے بڑھ رہے ہیں ۔

یونانیوں کا نقصان پیرس ۱۲ر جولائی۔ قسطنطنیہ کا تار ہے کہ یونانی اسمد کی طرف بڑھ رہے ہیں وہاں کے باشندوں نے باقاعدہ فوج کی مدد سے چھپکر حملہ کیا۔ اور یونانیوں کو محصور کر دیا۔ یونانیوں کے ۳۰۰ آدمی زخمی و ہلاک ہوئے ۔

آئرلینڈ میں امن لنڈن ۱۲ر جولائی۔ عارضی التوائے جنگ کے ۲۴ گھنٹے سکون سے گذر گئے۔ اور کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ جو اس امر سے ظاہر ہے کہ اس عرصہ میں ڈبلن سے کسی تازہ حادثہ کی خبر نہیں آئی ہے۔

ڈی ویلرا کا دلچسپ استقبال لنڈن ۱۲ر جولائی۔ مسٹر ڈی ویلرا اور ان کے ہمراہیوں کا یوسٹن پر عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ تین ہزار آئرش سین فین کے نعرے لگاتے ہوئے [illegible] تھے۔

انگریزوں کی باطل پرستی اور ضعیف الاعتقادی لنڈن ۱۳ر جولائی۔ کل شام اس امید پر کہ سٹیڈیم سے ہوائیاں چھوڑی گئیں کہ بارش ہو۔ ہزاروں لوگ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بیشمار ضعیف الاعتقاد چھتریاں ساتھ لئے گئے تھے۔ مگر ایک بوند بھی نہ پڑی۔

لنڈن میں ریل کے کرایہ میں تخفیف موٹر لاریوں کی کثرت کے باعث جو ریلوے کے محکموں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ لنڈن میں ریل کے کرایہ میں تخفیف کر دی گئی ہے ۔

رشت پر روسیوں کا قبضہ طہران ۱۳ر جولائی۔ خبر ہے کہ روسی افواج نے پھر رشت پر قبضہ کر لیا ہے۔ طہران اور قسطنطنیہ کے درمیان تبریز تا باطوم کے راستے نامہ و پیام کا سلسلہ پھر قائم ہو گیا ہے۔

یورپ و امریکہ میں ناقابل برداشت خشک سالی نیویارک ۱۱ر جولائی۔ امریکہ میں گرمی کی شدت ناقابل برداشت ہے۔ بڑے شہروں میں بہت لوگ لو لگنے سے مر رہے ہیں۔ فائر بریگیڈ سٹیشن کے گرد جمع رہتے ہیں اور وہاں آگ بجھانے کی نالیوں سے ان پر پانی برسایا جاتا ہے۔ کئی آدمی گرمی کی شدت سے پاگل ہو گئے ہیں۔

فرانس میں ۱۰۱ درجہ گرمی پڑی۔ کئی مقامات پر پانی کا ایک ڈول ایک فرینک کو بک رہا ہے۔ زیادہ مصیبت یہ ہوئی کہ جہاں فصلیں انگور وغیرہ اُسکے ہوئے تھے وہاں اخروٹ کے برابر اولے پڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ر جولائی۔ لنڈن میں گرمی کی شدت بدستور ہے اور بارش کے آثار کوئی نہیں۔ ایک جگہ دھوپ کی شدت سے ایک مکان جل گیا۔ ایک دن رات میں لنڈن میں ۳۶ مکانوں میں آگ لگی ۔

ایک ہوا باز کی موت لنڈن ۱۲ر جولائی۔ ہیری ہاکر مشہور ہوا باز جس نے بحر اطلانٹک میں بخط مستقیم اس پار سے اس پار تک اُڑنے کی کوشش کی تھی وہ ہنڈن میں مشین کے پھٹ جانے سے ہلاک ہو گیا۔

افغانی وفد امریکہ پہنچ گیا لنڈن ۱۳ر جولائی۔ واشنگٹن کی خبر ہے۔ کہ جنرل محمد ولی افغانستان کی حکومت تسلیم کرانے کے مقصد سے ملک امریکہ سے گفتگو کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا یا اس سارے معاملہ پر [illegible] طور پر غور ہو گا

آلات پرواز بادلوں کی تلاش میں لنڈن ۱۲ر جولائی۔ ہوا بازوں نے کل [illegible] تک آسمان پر پرواز کی۔ اور محکمہ آب و ہوا نے [illegible] کر دی کہ بادل کا ایک ٹکڑا تک دکھائی نہیں دیتا۔

علی برادران کا ذکر پارلیمنٹ میں وائکونٹ کرزن کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ حکومت ہند نے اس کے پاس یہ رائے ظاہر نہیں کی۔ کہ علی برادران کی تحریر کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ اور جب سے وائسرائے نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی ہے۔ ہندوستان کے فسادات میں کوئی ایسی خبر نہیں موصول ہوئی۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ فسادات براہ راست مسٹر گاندھی اور علی برادران کی طرف منسوب کئے جا سکتے ہیں ۔

عرب مشیر کرنل لارنس کی روانگی حجاز کو لنڈن ۱۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دفتر نوآبادیات کے عرب مشیر کرنل لارنس حجاز جا رہے ہیں۔ کہ شاہ حسین سے دونوں حکومتوں سے متعلق معاملات بالخصوص حجاج کی حفاظت پر گفت و شنید کریں۔

اٹلی میں خوف و دہشت ۔ لنڈن ۱۳ر جولائی۔ روما کی خبر ہے کہ کوڈرلو کے باشندوں نے اس خوف سے کہ کمیٹی نے شہر پر [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کی طرف سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

[illegible]

ایڈیٹر۔ غلام نبی اسسٹنٹ۔ ظہور محمد خان

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں روزانہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوتی رہی۔ درس و تدریس حسب معمول جاری ہیں۔

ایک گذشتہ پرچہ میں نقب زنی کی اطلاع [illegible] کا جو ذکر کیا تھا۔ اس کے متعلق سید علی حسین صاحب سب انسپکٹر [illegible] شاہزادہ [illegible] سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور [illegible] ملک مہدی علی صاحب [illegible] کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ جنہوں نے بڑی محنت سے ان کو برآمد کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سری نگر
کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند روز کی ڈائری ارسال خدمت ہے۔

حضرت اقدس کو پہلے قریبا دس بارہ روز تک کچھ بخار ہو جاتا رہا۔ مگر اب ایک ہفتہ سے بفضلہ تعالیٰ طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ حضور مختلف مقامات مثلاً چشمہ شاہی نشاط باغ اور شالامار باغ کی سیر کو تشریف لیگئے۔ اب دن بدن صحت میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب کل حضور سے کئی دفعہ ملنے کے لئے گئے۔ پہلے دو روز تو بہائی ازم اور بہائی ازم پر گفتگو کرتے رہے پھر حقیقۃ النبوۃ اور معیار نبوت پر گفتگو ہوتی رہی۔ شہر میں جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب کا درس باقاعدہ ہر روز بعد نماز مغرب ہوتا ہے۔ مخالفت جو بہت تیز ہو گئی تھی۔ اب دھیمی پڑ گئی ہے۔ بیس بائیس کے قریب دوسرے لوگ بھی آتے ہیں درس کے بعد سوالات ہوتے ہیں۔ جن کے جواب جناب حافظ صاحب بڑی وضاحت سے دیتے ہیں اس طرح اکثر دفعہ گیارہ بجے اور اس سے بھی زیادہ دیر تک سلسلہ سوالات شروع رہتا ہے اب بہت مشکل اور محنت کے بعد ایک مکان شہر میں پچاس روپے کرایہ پر لیا گیا ہے۔ حضور کی ملاقات کے لئے جماعت آسنور دشوپیان و دیگر اردگرد کے علاقوں کے احمدی برادران حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

خاکسار سید محمود اللہ شاہ۔

نامۂ نیر

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

دس ہزار نو احمدی

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر از لیگوس نائیجیریا ۔ [illegible])

میں صحتیاب ہو گیا [illegible] ایام [illegible] میں [illegible] معاف [illegible] مکان اور بارش [illegible] جہاں موسمی گرمی شروع ہوا ہے میں نے باوجود ضعف اور نقاہت کے اور اللہ سے توفیق پاکر روزے رکھے ۔ اور ہفتہ میں تین دن کھلے جلسوں اور ہزاروں کے مجمع میں تبلیغ کرنے کا سلسلہ جاری کیا ۔ [illegible] عشرہ رمضان میں اگرچہ بخار کے ذریعہ صاحب فراش [illegible] اور [illegible] ہو گیا [illegible] پر ڈاکٹر [illegible] تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی زیارت اور میری [illegible] مسیح موعود کے [illegible] دیکھنے کے بعد مجھے شفا بخشی ۔ اور اب پھر کام میں [illegible] ہے ۔ الحمدللہ ۔

میری صحت دورانِ علالت میں جبکہ میں اپنے [illegible] میں اپنے مولا کے حضور [illegible] بشری کے لئے تیار اور فرض تبلیغ کی ادائیگی کے بعد [illegible] میں جانے کی دعوت خوشی سے قبول کرنے کا احساس قلب میں پایا ۔ [illegible] میری زبان پر [illegible] اشعار جاری ہیں ۔ اور یہ میری خواہشات کی ترجمانی کر [illegible] دوست اور جماعت اس غریب کی خواہشات کو [illegible] کرلیں ۔ اور میرا سردار میرا پیارا آقا خلیفہ برحق تو اس سے واقف ہی ہے ۔ اور وہ اشعار یہ تھے ۵

اللہ [illegible] ساتھی [illegible] تیری [illegible]
میری [illegible] بیماری [illegible]
[illegible] احباب ہم سفر کرتے ہیں ۔
[illegible] میری [illegible] تبلیغ میں [illegible] ہیں ۔ اور میری
[illegible] مغربی افریقہ میں کسی [illegible] تعین ضرور کیا جائے ۔

پھر [illegible] نے مجھے یہ بھی مجبور کیا ۵

عالم بیماری [illegible]
یعنی یہ کہ میری بیوی کو تکلیف نہ پہنچنے دیں ۔ اس کی طبیعت بہلانے کی کوشش کریں ۔

اللہ تعالیٰ غیب کے جاننے والا ہے ۔ مگر ان ممالک میں جہاں آب و ہوا خوراک ۔ مچھر ۔ کیڑوں ۔ جیسے دشمنوں سے مقابلہ ہے ۔ یہ ناممکن نہیں کہ اچانک اللہ تعالیٰ سے وصال کا موقعہ آجائے ۔ اور ہندوستان میں مہینوں کے بعد خبر ہو ۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس دل کی حالت کو حوالہ قلم کر دوں ۔

دس ہزار احمدی خدا [illegible] اور قادر ہے ۔ [illegible] کے بعد مجھے [illegible] عید دکھا دی ۔ بیماری کے [illegible] بعد اہل قرآن نام جماعت کے دس ہزار نفوس مرد و زن و بچگان نے احمدیت کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی محمود مصلح کی بیعت نیر کے ہاتھ پر کی ۔ اس جماعت کا امام اور [illegible] اکابر کل جماعت کی طرف سے [illegible] اور یہ اظہار کیا کہ آپ کی تقاریر سننے اور اپنے مرحوم امام کی پیشگوئی کا تطابق پاکر کہ ایک سفید آدمی سمندر کی طرف سے مسیح موعود کی خبر لائیگا ۔ اور قرآن کی صداقت کا اظہار کرے گا ۔ کہا کہ آپ وہ سفید آدمی ہیں ۔ اور ہم آپ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں ۔ چنانچہ اس عاجز نے اپنے ہاتھ پر ان سب اکابر سے انکی جماعت کی طرف سے بیعت لی ۔ والحمدللہ ثم الحمدللہ ۔ نیر مغرب سے طلوع ہوا ۔ مسیح موعود نے سرزمین بلال کو فتح کیا ۔ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر دیکھنے میں آیا ۔ احباب اس جماعت کی استقامت کے لئے دعا فرماویں ۔

نماز عید الفطر نماز عید الفطر جماعت احمدیہ لیگوس نے کھلے میدان میں آبادی سے باہر ادا کی ۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے احمدی [illegible] کامیابی اور خوشی کے ساتھ [illegible] عیدگاہ احمدیہ کے دروازہ پر انگریزی حروف میں "Ahmadia Movement in Islam" لکھا ہوا تھا ۔ [illegible] لیگوس میں [illegible] باہر [illegible] فوٹوگرافر ۔ یورپین [illegible] عید کا نظارہ دیکھنے اور انگریزی میں خطبہ Sermon سننے کے لئے آئے ۔ [illegible] نصف درجن موٹریں [illegible] رنگ برنگی [illegible] اپنی شان کے ساتھ اس عید کی خصوصیت کو نمایاں کرتا تھا ۔ اس جلوس کے ساتھ چاندی کا عصائے امارت ایک شخص بلند کئے اس ادنیٰ خادم [illegible] کے سامنے چلتا تھا ۔ اور صل علی محمد کے نعرہ ہائے مسرت کے ساتھ جلوس [illegible] عیدگاہ [illegible] ہوں ۔ اللھم صل علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود ۔

دعاؤں کا خواستگار
مقدس محمود کا ادنیٰ غلام [illegible] دس ہزار [illegible] کا سردار
عبدالرحیم نیر

تشریح

گذشتہ پرچہ میں منشی ممتاز علی صاحب کے عازم حجاز ہونے کی جو اطلاع شائع کی گئی ہے ۔ اسمیں اسبات کی تشریح نہیں تھی کہ وہ بمبئی سے کس طرح روانگی کی نیت کر رہے تھے ۔ بات یہ ہے کہ وہ بمبئی سے کراچی پہنچ کر اور وہاں سے پیدل جانے کے لئے تیاری کر رہے تھے ۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے سامان مہیا کر دیا ۔ اور وہ بذریعہ جہاز روانہ ہو گئے ۔

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۲۱ء

"خلافت ٹرکی اور زمیندار"

مسلمانانِ ہند نے معاملات ترکی کو گورنمنٹ برطانیہ سے وجہ ناراضی قرار دیتے ہوئے سلطان ٹرکی کے متعلق کیا کیا نہیں کہا۔ "خلیفۃ المسلمین" اور "امیر المومنین" ان کو قرار دیا۔ ان کے احکام کی اطاعت اپنے لئے "مذہبی فرض" بتائی۔ ان کو اپنی جان و مال کا مالک ٹھہرایا۔ ان کے ملک اور اختیارات میں دست اندازی اسلام میں دست اندازی کہی۔ لیکن اب جبکہ گورنمنٹ برطانیہ مصطفےٰ کمال پاشا کی بجائے جو ان کے خلیفۃ المسلمین سلطان ٹرکی کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے علیحدہ ہو چکا ہے سلطان ٹرکی کا ساتھ دے رہی ہے۔ اور سلطان ٹرکی گورنمنٹ برطانیہ کے سلوک کے شکر گذار ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ سلطان ٹرکی کی خلافت ختم ہو گئی۔ چنانچہ اخبار زمیندار اپنے ۱۲ جون کے پرچہ میں افواہ انگلشین کی اس رائے کے متعلق کہ اگر مصطفےٰ کمال پاشا کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو "خلیفۃ المسلمین" سلطان ٹرکی کی طرفداری میں اور ان کے اغراض و مقاصد کی حمایت میں ہوگی۔ لکھتا ہے۔

"ہم یہ پوچھتے ہیں کہ موجودہ خلیفہ کو خلیفۃ المسلمین کے سے اختیارات و اقتدار [illegible] حاصل ہیں یا نہیں یقیناً نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ تو [illegible] کے جنگی جہازوں کی زد میں زندگی [illegible] ہوئے ہیں اپنا [illegible] شروع کا زمانہ اسیری [illegible]"

گویا اس وقت سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کی خلافت کو "بروئے شرع" ساقط قرار دیتے ہیں۔ چلو فیصلہ ہوا۔

سلطان ٹرکی کو خلافت سے جواب دیتے ہوئے زمیندار نے ساتھ ہی "خلافت اسلامیہ" کے منصب کو خالی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اس کو اس طرح پر کر دیا ہے کہ:

"ہمیں سلطان المعظم کی ذات سے کچھ مطلب نہیں۔ کیونکہ وہ غیر مسلم طاقتوں کے اسیر ہیں ہمیں تو صرف خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام سے مطلب ہے۔ ان کی حفاظت کے لئے جو طاقت سب سے زیادہ کوشاں ہے اور جس کی طرف تمام دنیائے اسلام امید و احترام کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ وہی طاقت ہمارے نزدیک عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب خلافت کا سہرا سلطان ٹرکی کے سر سے اتار کر "غازی مصطفےٰ کمال پاشا" کے سر باندھ دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو یہ نئی "خلافت اسلامیہ" مبارک ہو۔ لیکن اگر خلافت کا یہ انتقال محض اس وجہ سے ہوا ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی اس وقت اتحادیوں سے کشیدگی ہے۔ اور یہ فضیلت سلطان ٹرکی کو حاصل نہیں۔ تو خطرہ ہے کہ جب ان کی کشیدگی بھی رفع ہو جائیگی۔ اور اگر رفع نہ ہوگی۔ تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا جو سلطان ٹرکی کا ہوا۔ تو اس وقت کسی اور انتخاب کی ضرورت پیش آئیگی۔ اور کسی ایسی طاقت کی جستجو کرنا ہوگی جو عملاً "خلافت اسلامیہ" ہو۔

اس موقعہ پر ہم اپنے اس خدشہ کو بھی صاف کرا لینا چاہتے ہیں کہ اگر "خلافت اسلامیہ" کسی ایسی طاقت کی طرف منتقل کی جا سکتی ہے۔ جو "خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام" اور ان کی بحالی کے لئے زیادہ کوشاں ہو۔ تو کیا کسی وقت مسٹر گاندھی کی تحریک کے متعلق یہ نہیں کہہ دیا جائیگا کہ "یہی طاقت ہمارے نزدیک عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔" کیونکہ مسٹر گاندھی بھی قیام خلافت اور اماکن مقدسہ کی بحالی اپنا فرض بتلاتے [illegible] کوشاں رہنے کے مدعی ہیں اور خود مسلمان بھی ان کے متعلق یہی یقین رکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی پیروی کر رہے ہیں۔

سلطنت ٹرکی نے جنگ میں داخل ہو کر جو نتیجہ پایا۔ وہ ظاہر ہے۔ ملک الگ ہاتھ سے گیا اور خلافت سے علیحدہ جواب مل گیا۔ اب اگر "غازی کمال پاشا" نے زبانی جمع صفائی کرنے کی بجائے بذریعہ جنگ قسمت آزمائی کرنا چاہی۔ تو اس کا نتیجہ بھی کوئی اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ امیر فیصل اور فرانس کی کشیدگی اور جنگ آزمائی کا جو انجام ہوا۔ اس کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ مصطفےٰ کمال پاشا کی طاقت اور جمعیت بھی کوئی ایسی نہیں جو ناممکنات کو ممکنات بنا دے۔ اس صورت میں کیا انہیں اتحادیوں کے خلاف طاقت استعمال کرنے کی وجہ سے "خلافت اسلامیہ" کے منصب پر بٹھایا جا سکتا ہے۔ امیر صاحب کابل پہلے ہی عملی طور پر خلافت کے متعلق کچھ کرنے سے الگ ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ سے ان کے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ جو اور زیادہ استوار ہو رہے ہیں۔ اس لئے لے دے کر مسٹر گاندھی ہی رہ جاتے ہیں۔ جو خلافت کے لئے کوشاں اور سرگرم عمل ہیں۔ اس وقت اسی اصل کے ماتحت جس کی رو سے مصطفےٰ کمال پاشا کو "عملاً خلافت اسلامیہ" تصور کیا گیا ہے۔ کیا خلافت ان کے سپرد نہ کر دی جائیگی۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہو۔ تو ہم سے زیادہ اس بات پر کسی کو خوشی نہ ہوگی۔ لیکن اس امر کا کیا جواب ہوگا کہ جو بات مصطفےٰ کمال پاشا کو سلطان ٹرکی سے خلافت چھین کر دلا سکتی ہے، وہ جب ان کی بجائے مسٹر گاندھی میں پائی جائے۔ تو ان کو عملاً خلافت کیوں نہیں دلا سکتی۔

بات دراصل یہ ہے کہ خلافت کا شور مچانے والے نہ تو یہ جانتے ہیں کہ خلافت کسے کہتے ہیں۔ اور نہ خلافت کی کچھ قدر و قیمت ان کے دلوں میں ہے۔ جب جی چاہا کسی کو "خلیفۃ المسلمین" اور کیا سے کیا بنا دیا۔ اور جب چاہا معزول کر کے بٹھا دیا۔ یہ تو سیاسی کھیل کھیلنے کا ایک بہانہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے ایڈریس [illegible]

کو دیا گیا جب خلافت ترکی کا ذکر کیا تو دیکھا تھا۔ سے علاوہ زمیندار نے بھی اس پر بڑا شور مچایا تھا۔ حالانکہ سارا انکار اپنے مذہبی اصول کی بنا پر تھا۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ جب ان کے نزدیک سلطان ترکی کو خلیفہ بننے کے لئے اختیارات و اقتدارات کا حاصل ہونا لازمی نہیں۔ اور انکی خلافت ساقط ہو چکی ہے۔ تو ہم سے اس خلافت کا اعتراف کرانے کا کیا مطلب ؟

خدا تعالے کے فضل و کرم سے ہم تو اس خلافت کو ماننے والے ہیں۔ جسے نہ کوئی چھین سکتا ہے۔ اور نہ وہ چھینی جا سکتی ہے۔ اور خلافت حقہ کی یہی علامت ہے۔ مسلمانوں کو اگر اس کا علم نہ ہو تو حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کا واقعہ یاد کریں۔ مخالفین نے ان کو خلافت سے دست بردار ہونے کے لئے کس قدر مجبور کیا۔ لیکن انہوں نے صاف اعلان کر دیا کہ خلافت کی ردا جو مجھے خدا تعالے نے پہنائی ہے۔ کوئی اسے اتار نہیں سکتا۔ آخر انہوں نے دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہونا پسند کیا۔ مگر یہ گوارا نہ کیا کہ انکی خلافت ساقط ہو جائے۔

پس یہ ہے خلیفہ برحق اور خلافت صادقہ کی شان کہ تمام اختیارات اور اقتدارات سے جواب مل جانے پر بھی خلافت ساقط نہ ہو جائے۔ اور پھر بھی خلیفۃ المسلمین ہونے میں کوئی فرق نہ آئے ۔

* * *

اسلام میں دانتوں کی صفائی کا حکم

شریعت اسلام چونکہ خدا علیم و خبیر کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تدوین خدا تعالے کے دیئے ہوئے علم کی بنا پر کی ہے۔ اس لئے اس کے سب اوامر و نواہی پر حکمت اور انسان کے فائدے کے لئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج جس قدر صحیح تحقیقاتیں ہو رہی ہیں ان سے اسلام کے احکام کی حکمت اور صداقت ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام کے بے شمار احکام میں سے ایک حکم دانتوں کی صفائی کے متعلق ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق ارشاد فرمایا ہے کہ

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء و بالسواک عند کل صلوٰۃ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ باب السواک ص ۴۴)

اگر میری امت پر یہ بار نہ ہوتا۔ تو میں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کریں اور روزانہ پانچوں نمازوں کے وقت مسواک کیا کریں۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسواک کی تاکید شارع اسلام نے کس زور سے فرمائی ہے۔ اور اس طرح دانتوں کی صفائی پر کس قدر زور دیا ہے۔ حال ہی میں اخبار وکیل نے ہلاکت خیز دانت کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جو بتاتا ہے کہ مسواک کے متعلق اسلامی حکم کیسا اہم اور پر حکمت ہے۔ [illegible] کرمانی نے لکھا۔

”حفظ دندان کی کوئی مکمل کوشش لوگوں کو اور ماؤں کو اپنے بچوں کے دانت صاف رکھنے کی تعلیم نہیں دیگی۔ یہ سبق پڑھانا بہت مشکل ہے کیونکہ دانتوں کی بیماری عجیب و غریب ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ابتدا میں کسی قسم کا درد محسوس نہ ہو اور جب درد ہو یا بیماری کی کوئی علامت نظر نہ آئے۔ تو لوگ عام طور پر اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔

پائیوریا (دانتوں کی ایک بیماری) جس کی پہلے پہل مسوڑوں کے ارد گرد جبڑوں میں زخم سے ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں ادھر ادھر پھیل جاتا ہے آہستہ آہستہ تمام دانتوں کو خراب کرنے کا موجب ہوتی ہے اس بیماری سے اور بھی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اگر ہر شخص کو صحت دندان کی شدید ترین ضرورت کا احساس کرا دیا جائے۔ تو قوم کے لاکھوں پونڈ اور بے شمار جانیں بچ جائینگی۔ اور دانتوں کو صاف کرنیوالا برش بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اگر اسے نہ صرف صبح و شام بلکہ کھانا کھانے کے بعد پوری طور پر استعمال کیا جائے ۔“ (وکیل ۱۲ جولائی)

یورپین محققین نے دانتوں کی صفائی کی ضرورت کو اب محسوس کیا ہے۔ مگر جس طرح انگریزی طرز لوگوں میں برش کو رواج دیں۔ مگر اسلام کے مقدس بانی نے نہ صرف آج سے کئی سو سال پہلے اس ضرورت کو بیان فرما دیا۔ بلکہ اس کو پورا کرنے کا بھی خاص انتظام کر دیا۔ ایک مسلمان اگر یہ نہ بھی جانتا ہو کہ دانتوں کی صفائی کس قدر ضروری ہے۔ تو بھی وہ رسول کریم کے ارشاد پر عمل کرتا ہوا مسواک استعمال کریگا۔ اور اس طرح اس حکم کی اطاعت کر کے اپنے دانتوں کو خطرناک امراض کے حملے سے محفوظ کر لیگا ۔

* * *

شاہدان بازاری کا فتنہ اور مسٹر گاندھی

جس وقت مسٹر گاندھی نے کانگریس کے ایک کروڑ ممبر بنانے کے لئے فاحشہ عورتوں کو ممبر بننے کی اجازت صرف اس شرط پر دی تھی کہ ان کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ اور چار آنہ سالانہ چندہ ادا کریں۔ اسی وقت ہم نے لکھا تھا :-

”کیا کسی نے اس پہلو پر بھی غور کیا ہے کہ ایسی عورتوں کا ان کی ہم پیشہ سہیلیوں کے ساتھ خلا ملا اور میل جول کسی خطرہ کا باعث تو نہیں ہوگا۔ افسوس ہے کہ مسٹر گاندھی نے جنھیں روحانیت کا بڑا دعویٰ ہے۔ صرف تعداد پوری کرنے کی غرض سے طوائفوں کو اپنے ساتھ ملا لینا ضروری سمجھا۔ کیا کسی روحانی انسان کی غیرت گوارا کر سکتی ہے کہ ایسے ذلیل ترین طبقہ مخلوق سے اپنے کام میں کسی قسم کی امداد قبول کرے۔ اور حرام کے مال کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کے لئے وصول کرے۔“

ہم نے جس خطرہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جو بالکل صاف طور پر نظر آ رہا تھا۔ اس کے متعلق ان لوگوں نے جو اندھا دھند مسٹر گاندھی کی ہر ایک بات پر آمنا و صدقنا کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں کوئی نوٹس نہ لیا۔ لیکن اب تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں نظر آ گیا ہے کہ مسٹر گاندھی نے فاحشہ عورتوں کو ممبری کی اجازت دینے میں کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ اور کیسی خطرناک برائیوں کا دروازہ

لکھوا رہا ہے۔

چنانچہ مسٹر اینڈریوز نے اس خرابی کے متعلق بطور مثال کے ایک مقام گونڈہ (بنگال) کے متعلق لکھا ہے۔

"معلوم ہوا کہ فاحشہ عورتوں نے عدم تعاون کی حامی بننے کا ثبوت یہ دیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے پاس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ جو عدم تعاون کے مخالف ہے۔ دوسری خبر جو اس سے کچھ زیادہ اخلاقی گراوٹ کا ثبوت ہے۔ یہ ہے کہ جب ایک سیاسی جلسہ عدم تعاون نے جلوس نکالا تو کسبیاں بھی قومی گیت گاتی ہوئی شامل ہوئیں اس حالت میں ان کے منہ میں سگرٹ تھے"

اسپر اخبار پرتاپ لکھتا ہے:۔

"اگر گستاخی میں داخل نہ سمجھا جائے۔ تو ہم کہینگے کہ اس خرابی کی بنیاد اس وقت پڑی ہے۔ جب مہاتما گاندھی نے فاحشہ عورتوں کو بھی کانگرس کے ممبر بننے کی اجازت دیدی۔ ہم سمجھتے ہیں اخلاق کے نام پر ان کو ممبر نہ بنانا چاہیئے"

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس خرابی کی بنیاد انہی "مقدس" ہاتھوں نے رکھی۔ جو اس "بدقسمت گروہ" کی طرف بے تابانہ طریق سے بڑھے۔ لیکن جب یہ بنیاد پڑی تھی اس وقت کیوں نہ اسے اکھیڑ دیا گیا یا اب کیوں زور اور جرأت کے ساتھ اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی جاتی۔ اور کیوں مسٹر گاندھی کے اس ارشاد کی تعمیل نہیں کی جاتی کہ:۔

"یہ نہیں ہو کہ سوراجیہ کی سپرٹ کو نشوونما سے روکیں۔ اپنے اندرونی خیالات کو بے خوفی سے کہنے کی دلیری بھی پیدا کرنی چاہیئے"

(پرتاپ۔ ۱۰ر جولائی)

"زمیندار" نے "شاہدان بازاری کا فتنہ" کے عنوان سے ۱۷ر جولائی کے پرچہ میں مضمون لکھتے ہوئے اس فتنہ کو زیادہ خطرناک سمجھا ہے جیسا کہ اس نے مسٹر اینڈریوز کے مندرجہ بالا بیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"اگر یہی حال ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سال کانگرس کے اجلاس میں اس طبقے کی عورتیں بھی شریک ہونگی۔ کیونکہ کانگرس کی رکنیت کا حق تو انہیں حاصل ہی ہے۔ ڈیلیگیٹ بننے کیا دیر لگتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی شرکت سے شدید نقصانات کا احتمال ہے شریف و باعصمت اور حیادار ہندوستانی خواتین کے پاس یہ ذلیل عورتیں بیٹھینگی۔ اور کوئی تمیز نہ کر سکے گا۔ کہ شریف خاتون کونسی ہے اور بازاری کونسی۔ یقیناً یہ طبقہ نسواں کی شدید ترین توہین اور بے عزتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کا وجود نوجوان خدام کانگرس کے لئے کس قدر مضر اور مخرب اخلاق ثابت ہوگا اس کا اندازہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے"

یہ اسی قسم کے خطرات ہیں۔ جن کی طرف ہم بہت پہلے توجہ دلا چکے ہیں۔ چونکہ شاہدان بازاری کے فتنہ کے بانی مسٹر گاندھی ہیں۔ اسلئے جو کچھ ان کی طرف سے ظہور پذیر ہوا یا آئندہ ہوگا۔ اس کی ساری ذمہ داری انہی پر عائد ہوتی ہے۔ کیا وہ اپنی اس غلطی کی اصلاح کرنے کے لئے تیار ہیں۔

* * *

یک نہ شد دو شد

ہم نے اختر علی ابن مسٹر ظفر علی کے متعلق اخبار "ذوالفقار" کا جو اقتباس شائع کیا تھا۔ اسپر "وکیل" کو اس کے بیان کردہ ایک واقعہ کی بنا پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا تھا۔ جس کی وہ جرأت نہ کر سکا۔ "ذوالفقار" نے اب مسٹر اختر علی کا دوسرا ساتھی مسٹر گاندھی کا صاحبزادہ بتایا ہے۔ اور وکیل کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ:۔

"اگر ہمعصر میں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنے لکھے کو ثابت کر سکے۔ تو ہم ہمعصر کو اسقدر تقویت اور مدد دے سکتے ہیں کہ نوٹ کا نمبر اور وہ طوائف جس نے وہ نوٹ نکال لیا یا اڑا لیا ظاہر کر سکتے ہیں اگر ہمعصر اس کا خواہشمند ہو"

چونکہ اس معاملہ نے اب پہلے سے بھی اہم صورت اختیار کر لی ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب ذوالفقار نے اسکے متعلق اپنی چشمدید شہادت کا ذکر کرتے ہوئے "کافی ثبوت" دینے پر آمادگی بھی ظاہر کی ہے۔ اسلئے اسکو صاف ہو جانا چاہیئے۔

کیا معاصر "وکیل" توجہ کریگا۔ جس کا بیان کردہ واقعہ اس ساری عمارت کی بنیاد ہے۔ خلافت کمیٹی کے غبن شدہ چھ ہزار روپیہ کی سراغ رسانی کو بھی یہ بڑا کارنامہ ہوگا۔ اگر "وکیل" اپنے بیان کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیگا۔

"زمیندار" گورنمنٹ انگریزی کے متعلق کیا چاہتا ہے

ہمارے ایڈیٹر پر بیہودہ نکتہ چینی کرتے ہوئے زمیندار نے ہمیں طنزاً "گورنمنٹ کا وفادار" کہا۔ اور ہمارے اس بیان پر کہ ہم جس گورنمنٹ کے ماتحت ہیں اس کے ساتھ وفادار رہنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایسی ناشائستہ رنگ میں پیش کیا کہ عوام میں جنکو آجکل گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت اور عداوت کا سبق پڑھایا جا رہا ہے ہمارے خلاف اشتعال پیدا ہو۔

ہم تو چونکہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے ارشاد الٰہی کے ماتحت گورنمنٹ کی اطاعت اور وفا شعاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں نہ کہ کسی قسم کی طمع کے خیال سے اس کے پابند ہیں۔ اسلئے گورنمنٹ کا وفادار ہونا ہمارے لئے کوئی شرم کی بات نہیں ہے۔ لیکن ذرا زمیندار کے حوصلہ اور ہمت کو دیکھئے جو مسٹر گاندھی کی پیروی میں گورنمنٹ برطانیہ کو "شیطانی حکومت" قرار دیتا اور اسکے متعلق لوگوں میں بددلی اور نفرت پھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اسے جب ذرا بھی گورنمنٹ کی طرف سے چشم نمائی ہوتی ہے تو وہ نہ صرف ذلت آمیز طریق سے معافی مانگتا ہے بلکہ گورنمنٹ کی ہوا خواہی کا راگ گانے لگتا ہے۔

حال ہی میں پنجاب گورنمنٹ نے زمیندار کے بعض مضامین کو قابل اعتراض قرار دیکر جب تنبیہ کی تو جہاں اس نے یہ اقرار کیا کہ "آئندہ اس امر کا خیال رکھا جائیگا" وہاں یہ بھی لکھا کہ "ہم دل سے چاہتے ہیں کہ تمام دنیا میں انگریزی انصاف کا سکہ چلے"

اس فقرہ کا صاف مطلب یہ ہے کہ زمیندار گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اسکی خواہش ہے کہ تمام دنیا میں انگریزی ہی حکومت ہو

صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی

مسٹر نواب الدین اسٹیشن ماسٹری نے ایک مضمون [illegible] صاحب کی تصویر کے عنوان سے اہل حدیث میں چھپوایا ہے۔ آپ اس سے پہلے بھی دو تین مرتبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ جواب دینے کی اسلئے ضرورت نہ سمجھی گئی کہ جو شخص اصول بحث و مباحثہ کرے اس سے [illegible] کسی شریف انسان کا عہدہ برآ نہیں ہو سکتا [illegible] ذکر سلسلہ کے اندر [illegible] پر بحث نہایت چھوڑ گئی ہے۔ البتہ ان مضامین سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ بعض [illegible] والوں نے انہیں اپنے اخبار میں درج کر کے [illegible] حضرت مسیح موعود کے مخالفین [illegible] اصل [illegible] ایک [illegible] مضمون زیر تنقید میں مسٹر نواب الدین نے اپنی ہمت [illegible] مارا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی عبارتوں میں تضاد دکھایا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ سطحی نظر سے دیکھنے والا انسان اس سے دھوکہ کھا سکتا ہے۔ مگر [illegible] جو ایک بات کو تمام معانی دیکھنے کے عادی ہیں اس سے کوئی دھوکہ نہیں کھاتے بلکہ وہ تو تضاد میں صداقت کا [illegible] دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی آنکھیں بینا ہیں اور کان شنوا۔ مسٹر نواب الدین نے ایک صفحہ تو اس بات پر سیاہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود پہلے نبی کی اور تعریف کرتے تھے بعد میں اور کرنے لگے۔ یہ امر نفس مرتبہ نبوت سے ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں قباحت کی کیا بات ہے نعوذ باللہ [illegible] محمد مصطفےٰ جن کو علم الاولین والآخرین ارشاد [illegible] باوجود اقرأ باسم ربک الذی خلق کی زبردست وحی کے جس میں پانچ کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں اور باوجود جبریل کے بار بار یقین دلانے کے کہ آپ برحق رسول ہیں اڑھائی سال تک اس بات پر قائم نہ ہوئے کہ میں خلعت نبوت سے سرفراز کیا گیا ہوں تو کیا ہوا اگر آپ کا غلام نبی کی ایک تعریف کی رو سے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھے۔ حالانکہ جو مفہوم نبوت کا ہے اسکی رو سے ابتدا سے لیکر [illegible] تک دعووں میں فرق نہیں آیا یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] پہلے ہی [illegible] کثرت مکالمہ و مخاطبہ [illegible] فرماتے رہے۔ پہلے [illegible] سکتے [illegible] باعلام الٰہی [illegible] ماموریت کا علم الٰہی سے ہے۔ یہ سب نفسی اسباب کا [illegible] نہیں ہوتا کہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو بڑا بنائے۔ ایک نیک دل انسان کیلئے تو یہی واقعہ حجت قویہ ہے۔ اس کے برعکس آپ کو مفتری کذاب کہنے والے انہی لوگوں کے بھائی ہیں جو پہلے انبیاء علیہم السلام کو ایسا کہتے رہے۔ کیا وہ شخص مفتری ہو سکتا ہے جو باوجود بار بار نبی کہا جانے کے ان الہامات کی تاویل کرے جو اس پر اسکے اپنے ایمان و ایقان کے مطابق خداوند سمٰوات والارض کی طرف سے نازل ہوتے۔

آہ ان بدباطنوں کے دل کیسے سیاہ ہیں جو اس مقدس انسان کی نسبت کہتے ہیں کہ اس نے [illegible] شروع کر دیا اور مریدوں کی کثرت [illegible] نبوت کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ میں نے ایک عیسائی کی کتاب پڑھی جس نے لکھا ہے کہ خود قرآنی وحی سے ثابت ہے کہ پہلے پہلے سیدنا محمد (مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) صرف ایک توحید کے واعظ کے رنگ میں ظاہر ہوئے پھر نذیر کا خطاب اختیار کیا پھر نبی اور رسول کا بلکہ خاتم النبیین کا۔ پھر مدینہ میں جا کر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اللہ و رسولہ [illegible] ہونے لگا۔ گویا ایک ہی ذات ہے وغیرہ ذالک ٹھیک اسی طرح اس [illegible] کے قدم بقدم چلکر آج کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے کیا لطیف [illegible] نہیں سوچتے کہ نبوت کا نام تو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کیا نبوت کا کام اور [illegible] الٰہی اور نصرت اور مقصد میں کامیابی بھی اپنے اختیار میں ہے۔ مسٹر نواب الدین لکھتے ہیں کہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۹۶ پر یہ عبارت درج ہے۔

"عوام اپنی نادانی سے نبی کی جو حقیقت بتاتے ہیں اسکے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے مگر اسکے معنے صرف یہ ہونگے کہ آپ عوام کی اصطلاح کے رو سے نبی نہ تھے یعنی شریعت جدیدہ نہ لائے تھے۔"

اور القول الفصل صفحہ ۱۲ پر ہے۔

"حضرت مسیح موعود نے حقیقی نبی کے [illegible] کئے ہیں [illegible] شریعت والے [illegible] ان معنوں کے لحاظ سے ہم [illegible] حقیقی نبی نہیں مانتے۔"

دونوں عبارتوں میں تضاد ہے۔ پہلے حوالہ میں تو [illegible] کی اصطلاح عوام کی نادانی قرار دیا ہے [illegible] بتایا ہے گویا عامی اور نادان مسیح موعود ہوئے۔ حضرت [illegible] نورالدین صاحب خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے [illegible] الہامات کی سمجھ آ سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ [illegible] شرک میں مبتلا ہیں۔ اور [illegible] کی حکومت [illegible] نور سے دل پر [illegible] ہوتی ہے۔ اور الہامات کی بات کو بھی [illegible] سمجھنے نہیں دیتی۔ مسٹر [illegible] جو دو حوالے دئے ہیں۔ ان کو غور سے دیکھئے۔ پہلے حوالہ میں صرف نبی کا لفظ ہے اور دوسرے میں حقیقی نبی کا۔ عوام کی اصطلاح تو یہ ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت جدیدہ لائے۔ مگر حضرت مسیح موعود کی طرف دوسرے حوالہ میں جو بات منسوب ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ شریعت جدیدہ دینے والے کو حقیقی نبی فرماتے ہیں۔ حضور نے یہ سمجھایا کہ ایک نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت جدیدہ لائے۔ ایک وہ جو پہلے نبی کی شریعت پر عامل ہوتا ہے۔ مگر براہ راست ہوتا ہے اصطلاحی الفاظ تجویز فرماتے پہلے کو حقیقی نبی فرمایا دوسرے کو مستقل نبی۔ پس نہ تو ان عبارتوں میں تضاد ہے اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح نے عوام کی نادانی والی اصطلاح اور حضرت مسیح موعود کی اصطلاح کو ایک قرار دیا۔

دوسرا اعتراض مسٹر نواب الدین نے کیا ہے کہ حقیقۃ النبوۃ [illegible] پر لکھا ہے۔

"آنحضرت صلعم کی بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینا [illegible] یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلعم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپکی بعثت کے بعد اللہ نے اس انعام کو بند کر دیا۔ [illegible] کہ اس عقیدہ سے آنحضرت رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اسکے خلاف۔"

اور تریاق القلوب صفحہ [illegible] پر یہ لکھا ہے۔

"سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر تکمیل دائرہ ہو جو حقیقت آدم ہے ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اسکی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے پیدا نہ ہو"

اب بتایئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہوتے سے رحمۃ للعالمین دنیا کے لئے عذاب ہو سکتے ہیں۔ تو مسیح موعود کیا ٹھہرے جن کے بعد کوئی کامل انسان پیدا نہیں ہو گا۔

یہاں بھی آپ نے غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ آپ ابھی تریاق القلوب کا ماخذ پڑھ لیجئے جہاں سے یہ عبارت اقتباس کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"وہ خاتم الاولاد ہے یعنی انسان کے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کریگی ۔ بجز ناقص فرزندوں کے جو اس کی غایت میں ہوں"

دیکھئے یہاں یہ نہیں لکھا کہ کامل انسانوں کی پیدائش دنیا اور ان برگزیدہ قسموں کو بھی بتانا ہے کہ جیسے بعد حق و حقیقت کی راہ میرے فرزندوں کی نسلوں سے وابستہ ہوگی۔ کیونکہ پھر ان کے کوئی کامل انسان نہیں ہوگا اس کے علاوہ اپنے بعد کا مطلب ہی بتا رہا ہے۔ مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے۔ اور اس کی تعلیم پر قائم رہینگے۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح نے جو بات فرمائی ہے۔ وہ اور ہے۔ آپ نے تو یہ ارشاد کیا ہے کہ جو دوسرا اصحاب کو اس بات کا موجب ٹھہراتا کہ نبوت بند ہو گئی۔ انکو بانی جماعت کے نعوذ باللہ منہ زحمت قرار دینا ہے۔ اور مسیح موعود کے بعد کسی کامل انسان کا نمونہ اور باقی کیونکہ اس کی وجہ آپ کا وجود نہیں۔ بلکہ جیسا کہ حضور نے خود لکھا ہے:۔

"بعد میں اس گھڑی اور ساعت الفنا کا انتظار ہے جس کا علم بجز خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں۔" (تریاق صفحہ ۱۵۶)

میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ مسٹر نواب الدین جیسے آپ اپنی حد سے باہر نکلکر سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم فرسائی کیا کرینگے۔

(الحکم ۔ قادیان)

حیات فردیہ و حیات اجتماعیہ کے مابین امتیاز

(نمبر ۳)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

واضح ہو کہ حیات فردیہ اور حیات اجتماعیہ میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ (۱) حیات فردیہ کا دائرہ حرکت بہت تنگ ہے اس کا تعلق صرف مادی حیات یعنی کھانے پینے اور شہوت پرستی اور اپنے بدن کے محفوظ رکھنے کے سامان سے ہے۔ اور اس کے سوا اس کا کوئی مدعا اور مقصد نہیں ہوتا۔ لیکن حیات اجتماعیہ کا دائرہ بہت ہی وسیع ہے۔ اس کا تعلق نہ صرف افراد کی مادی حیات کے سامان ہی سے ہے۔ بلکہ اخلاقی حیات کے ساتھ بھی ہے۔ کیونکہ اجتماع میں انسان کو ایثار، عفو، قناعت، صبر، شفقت و مرحمت، سخاوت اور دادگستری جیسے اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ تن تنہا کسی پہاڑ کی کھوہ میں ہے۔ تو وہاں نہ اسکو اس قسم کے اخلاق کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور نہ اسکو ان کے ظاہر کرنے کا کوئی موقع ملتا ہے۔

(۲) حیات فردیہ اور حیات اجتماعیہ کے درمیان مابہ الامتیاز یہ ہے کہ حیات فردیہ زمانے کے لحاظ سے خود ایک فرد کی زندگی یا زیادہ سے زیادہ اس کی اولاد ہی کی زندگی تک محدود ہے۔ لیکن حیات اجتماعیہ کا زمانہ اگر لامحدود نہیں تو محدود بھی نہیں ہو سکتا۔ جانتے ہو کہ ہماری موجودہ اجتماعی زندگی آج کل کی پیدائش نہیں۔ بلکہ اس خاص موجودہ ہیئت و صورت میں ظاہر کرنے کے لئے نہ صرف دس یا بارہ صدیوں کی مجموع زندگیوں کے تجربات نے کام کیا ہے۔ بلکہ اس کے بنانے میں ان سابق اجتماعی زندگیوں نے حصہ لیا ہے۔ جو انسانی پیدائش کے وقت سے اب تک مختلف شکلوں میں ظہور پذیر ہوتی رہی ہیں۔ اجتماع بشری کی مثال اسی موج کی طرح سمجھئے۔ جو جوں جوں آگے کو بڑھتی جاتی ہے۔ بڑی اور بڑی لہر کی شکل اختیار کرتی جاتی ہے۔ یا یوں سمجھو ایسی زنجیر سمجھئے جس کا ہر ایک حلقہ اپنے سے پہلے حلقے سے کشادہ ہے۔ اور وہ آپس میں ایسے ملے ہوئے ہیں کہ ایک میں حرکت پیدا کرنے سے سب میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ آج جس وسعت پر اجتماع بشری ہے اور یورپ اور سارے عالم کے افراد میں پیدا ہو گئی ہیں وہ ایک سال پہلے نہیں تھی۔ اور نہ ہی ایک سو سال بعد اسطرح رہینگے کیا آپ نے اس لڑائی کے دنوں میں دیکھا نہیں کہ مغرب نے اجتماع بشری کو صدمہ پہنچایا ہے اور مشرق میں اجتماع بشری وردنگے کیسے انقلابات اور نہ معلوم کہ وسعت اجتماعیہ آئندہ کیا شکل اختیار کریگی۔

اگر ہم آج ہم مر جائینگے اور ہمارے بعد ہماری اجتماعی زندگی ختم ہو جائیگی نہ دنیا بلکہ ہم جیسے ہماری اولاد اور نسلوں میں یہ زندگی ایک بڑے دائرے میں ظاہر ہوگی۔ اور جب وہ مر جائینگے۔ تو ان جیسے اوروں میں یہ زندگی کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ زیادہ بڑے دائرے میں نمودار ہوگی۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کہاں ختم ہوگی۔ کیونکہ یہ زندگی زید، بکر اور عمر جیسے افراد کا نام نہیں۔ بلکہ اس زندگی کا نام ہے جو حضرت آدم سے لیکر اب تک مجموعی طور پر افراد میں ظاہر ہوئی۔ اور آئندہ ظاہر ہوتی رہیگی۔ اسلئے اس کا زمانہ فردی زندگی کی طرح محدود نہیں۔

(۳) ان دونو زندگیوں میں تیسرا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ اجتماعی زندگی کے بگڑنے یا تباہ ہو جانے سے ضرور بالضرور فردی زندگی بگڑ جاتی یا تباہ ہو جاتی ہے لیکن ایک فرد کی زندگی کے ضائع ہو جانے سے یہ ضروری نہیں کہ حیات اجتماعیہ بھی ضائع ہو جائے۔ بلکہ وہ ویسی کی ویسی قائم رہتی ہے۔ جس طرح کہ کل کے نابود ہو جانے سے اس کے اجزا بھی نابود ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک جز کے ضائع ہو جانے سے لازمی نہیں ہوتا کہ کل بھی ضائع ہو جائے۔ میں نے بائیسکل کی دو حرکتوں کی مثال دیکر واضح کیا تھا کہ اس کی حرکت طولانی کے جاری رہنے کے ساتھ مرکزی حرکت بھی جاری رہتی ہے۔ لیکن مرکزی حرکت کے قائم رہنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ طولانی حر

قائم رہتی ہے۔ بالکل یہی نسبت حیات اجتماعیہ اور حیات فردیہ سے سمجھ لینی ہے۔

(۳) ان دونوں زندگیوں کے درمیان ایک جو فرق ہے ابھی بیان کیا ہے اور وہ اقتصادی نقطۂ نظر کے اعتبار سے ہے اقتصاد یہ ہے کہ کم سے کم قوت خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ نتیجہ پیدا کیا جائے۔ ہماری ضرب المثل اسکو یوں بیان کرتی ہے۔ کہ [illegible] حیات فردیہ کے قائم رکھنے میں یہ اقتصادی شرط بالکل ہی غائب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسمیں انسان اپنے سارے قویٰ کو محض اپنے لئے خرچ کر دیتا ہے۔ کہ اسکی فردی حیات قائم رہے۔ حالانکہ اس کے قائم رکھنے کے لئے اتنی بڑی قوتوں کے خرچ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں [illegible] بھی کرتے۔ لیکن جیسا کہ میں آگے بتلاؤنگا اسکی حیات فردیہ بجائے محفوظ رہنے کے بگڑ جاتی ہے۔ بجائے قائم رہنے کے ہلاکت کے خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ مگر حیات اجتماعیہ میں مذکورہ بالا اقتصادی اصول کا حقہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جونہی حیات اجتماعیہ کی حرکت بالکل کی طرح شروع ہو جاتی ہے۔ ضروری کہ اس اجتماع میں فردی حیات کی حرکت کا مرکز اپنی جگہ جا پہنچ [illegible] قوت کے خرچ کرنے کے ساتھ صحیح و سالم رہے۔ اور جب تک وہ اجتماع ہے۔ اور جس صورت میں وہ حرکت کر رہا ہے۔ ضرور ہے کہ جب تک اس [illegible] صورت میں فردی حیات بھی حرکت کرتی رہے لیکن اگر حیات اجتماعیہ کی ضروریات کو نظر انداز کر کے انسان اپنی ساری قوت و ہمت کو اپنی حیات فردیہ کے قائم رکھنے میں صرف کر دے، تو اس کا آخر الامر یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ اس کی قوت بعد کو زیادہ خرچ ہو کر حیات فردیہ کو بجائے قائم رکھنے کے خطرے کا نشانہ بنا دے گی اور ایک نہ ایک دن ضرور یہ انسان [illegible] کی طرح اپنے مدار سے نکل کر [illegible] دیکھے۔

غرض یہ موٹے موٹے چند فرق ہیں جو حیات اجتماعیہ و حیات فردیہ کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر کرنا میں یہاں مناسب سمجھتا ہوں۔ ایک کا دائرہ حرکت نہ کیا محافظ [illegible] بہت وسیع ہے اور دوسرے کا دائرہ حرکت بہت ہی محدود ہے ایک اخلاقی کو [illegible] سے تنزل کرتا ہے۔ اور دوسری انہیں خود [illegible] کر دیتی ہے۔ ایک انسانی قویٰ کو کماحقہ وسیع [illegible] کے وسیع [illegible] ہے۔ اور دوسری انہیں ایک محدود خود غرضی کے لئے [illegible] نتیجہ پیدا کرتی ہے۔

انہیں ایک دوسرے کے لئے بطور ضروری ضامن اور محافظ کے ہے۔ لیکن دوسری لازمی طور پر دوسری کے لئے محافظ اور ضامن نہیں۔ بلکہ اغلب حالات میں دوسری کے لئے خطرناک ہو جاتی ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ وہ اپنی ان قوتوں کو جو اجتماعی حیات کے قائم کرنے اور اس کے پھیلانے کے لئے مقصود تھیں اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ قائم کرنے میں صرف کر دیتی ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ وہ اجتماع میں ایک برا نمونہ دکھلا کر اپنی بد تاثیر کو دوسرے افراد تک بھی پہنچاتی ہے۔

لیکن با ایں ہمہ حیات فردیہ اپنی ذات میں نہایت ہی ضروری اور اہم شے ہے کیونکہ وہ حیات اجتماعیہ کیلئے اس سرچشمہ ہے۔ اسی سے حیات اجتماعیہ بنتی ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے اس کا ارتقا جاری رہتا ہے۔ اگر افراد نہ ہوں تو ان کا اجتماع کبھی بھی وجود میں نہ آئے۔ اور نہ کچھ ترقی کر سکے اسلئے مذکورہ بالا فرقوں کے بیان کرنے سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ میں نے اس کی اپنی اہمیت کو کم کرنا چاہا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا وجود تو باعتبار اسکے کہ وہ حیات اجتماعیہ کیلئے بطور مبداء کے ہے حیات اجتماعیہ سے کچھ بڑھ کر ضروری لازمی ہے۔ لیکن چونکہ انسان و حیوان کے درمیان اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف حیات اجتماعیہ کو ہی مابہ الامتیاز بنایا ہے یعنی حیات فردیہ کے لحاظ سے انسان و حیوان دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں مجبور تولید شہوت خوردنی حیات کے قائم کرنے کیلئے از بس ضروری ہیں وہ حیوان و انسان ہر دو میں پائے جاتے ہیں مگر حیات اجتماعیہ کے سبب اگر درمیان زمین و آسمان کا بعد و فرق ہو جاتا ہے۔ وہ [illegible] عظیم الشان بعد و فرق یعنی فرق یہ انسان کو کبھی بھی میسر نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر یہ انسانی حیات اجتماعیہ کی ضروریات کو حیات فردیہ کی ضروریات پر مقدم نہ کرتے۔ انسان و حیوان کے درمیان یہ امتیاز کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر انسان حیات فردیہ کو قائم رکھ کر میں حیات اجتماعیہ کو نظر انداز کر دے۔ چونکہ انسان کی حیات سے [illegible] اسکو نہایت لمبے اور وسیع جادہ ترقی پر چلا رہا ہو کہ اس کی حیات اجتماعیہ ہے اور وہ ایسی حیات ہے۔ کہ جب انسان اسے مقدم کرتا ہے تو اس کا ضروری نتیجہ انسانی حیات فردیہ کا قائم رہنا ہے۔ اور وہ ایسی حیات ہے کہ الٰہی شان یعنی اخلاق حسنہ اور صفات حمیدہ جو انسان کی فطرت میں مرکوز تھیں وہ سب کے سب اسی کے طفیل ظہور پذیر ہو کر جلوہ گر ہوتی ہیں اگر حیات اجتماعیہ نہ ہوتی۔ تو شان الٰہی انسان میں ایسی ہی مخفی رہتی جیسی کہ ایک دوسرے حیوان میں۔ اسلئے وہ حیات اپنی ذات کے اندر عظیم الشان ہے۔ اور حیات فردیہ بلحاظ حیات فردیہ ہونے کے اپنی ذات میں ایسی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ جیسے کہ ایک حیوان فردی حیات۔ اور اسے جو کچھ اہمیت ہے۔ وہ محض اسلئے ہے۔ کہ وہ حیات اجتماعیہ کے لئے ایک مبداء و مصدر کا کام دیتی ہے۔ اگر وہ حیات اجتماعیہ کے لئے سرچشمہ نہ ہوتی۔ تو پھر وہ باقی حیوانات کی زندگیوں کی طرح ایک معمولی زندگی ہے۔ اور اس سے طبعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ حیات فردیہ کی قدر و قیمت اسی قدر زیادہ ہوگی۔ جس قدر کہ زیادہ وہ حیات اجتماعیہ کے لئے منبع فیض بنیگی۔ اور جس قدر کہ زیادہ نشوونما اور وسعت و ارتقا کسی اجتماع میں ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ حیات فردیہ اس اجتماع میں قیمت دار ہے۔

اسلئے میرے بیان کردہ فرقوں سے کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ میں نے اسے ایک معمولی چیز قرار دیا ہے۔ جس ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اہل و لائق بنایا ہے وہ ترقی اسی طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ انسان کا ابتدا حیات فردیہ سے شروع ہو کر حیات اجتماعیہ کی شکل اختیار کرے اور پھر وہ حیات فردیہ ایک اعلیٰ عظیم الشان حیات میں منتقل ہونے کے قابل ہو جائے۔

سالانہ جلسہ کے متعلق ضروری تجاویز

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدر انجمن احمدیہ نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۱ء کے انتظام کے لئے ابھی سے تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اشیاء کی فراہمی کے علاوہ جلسہ سالانہ کے متعلق تمام کوائف بھی معلوم کرلوں۔ پس اس [illegible] کے ذریعہ احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق [illegible] مطلع فرماویں۔

(۱) آپ کے خیال میں جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو انتظامی نقص کی وجہ سے کیا کیا تکالیف پہنچا کرتی ہیں؟ اور ان کا کیا سدباب کرنا چاہیئے۔

(۲) جلسہ کے اخراجات میں کن اخراجات کی تخفیف ہوسکتی ہے۔ اور وہ کیا تخفیف ہے۔

(۳) جلسہ کے لئے وہ کونسے اخراجات ضروری ہیں۔ جو کرنے چاہییں۔ مگر انہیں کوتاہی ہوتی ہے۔

(۴) جلسہ گاہ اور پروگرام کے متعلق کیا کیا تجاویز جناب کے خیال میں ہیں؟

(۵) اگر بجائے اس کے کہ دو جگہ مہمانوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہو۔ ایک دارالعلوم میں اور دوسرے شہر میں بلکہ صرف ایک جگہ یعنی دارالعلوم میں پورا انتظام ہو۔ تو کیا نقائص ہیں؟ شہر میں صرف عورتیں ٹھہریں۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دار اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے مکان پر ٹھہرا کرتی ہیں ان کے لئے باہر سے ہی کھانا آجایا کرے۔

(۶) گذشتہ جلسہ پر ساڑھے پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جو واقعہ میں بہت زیادہ ہے۔ اگر اس دفعہ یہ کیا جائے کہ جلسہ کی طرف سے صرف دال روٹی اور سالن روٹی حسب دستور سابق مہیا کئے جاویں۔ باقی چائے۔ ناشتہ۔ باریک چاول کھچڑی یا دودھ علیحدہ انہیں دیئے نہ جاویں۔ تو کیا حرج ہے۔ ان اشیاء کا انتظام بذریعہ دکانوں کے کیا جائے کہ وہ اپنے نفع اور احمدی احباب کے آرام کے لئے ہر قسم کے کھانے تیار رکھیں۔ جن صاحب کو چائے کی ضرورت ہو۔ وہاں سے خرید سکتے ہیں۔ ایسی اشیاء کے لنگر خانہ میں پکنے کا ایک برا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض احباب کو شکایت ہوتی ہے۔ کہ فلاں چیز ہم کو نہیں ملی۔ یا ہمارے لئے مہیا نہیں کی گئی۔ مثلاً چائے ایسی چیز ہے کہ ماہ دسمبر میں عادی اور غیر عادی دونو کو درکار ہوتی ہے۔ اسلئے اگر یہ تیار کی جائے۔ تو دیگوں کی دیگیں ختم ہو جاویں۔ مگر حاجتمند پھر بھی باقی رہینگے۔ پچھلے جلسہ پر صرف چائے کے لئے چینی سو من سے زیادہ خرچ ہوئی۔ اور دو [illegible] دو سو روپیہ کا [illegible]۔ اسلئے اس دفعہ سالن روٹی کا انتظام کیا جائے۔ اور چائے وغیرہ کے لئے دکانیں ہوں گی۔ ان سے احباب بخوشی خرید سکتے ہیں۔ اور اگر مثلاً کوئی غیر احمدی معزز مہمان آجاویں۔ اور ان سے یہ کہنا مناسب نہ ہو۔ کہ وہ خود ایسی چیزیں خرید لیں۔ تو ان کے لئے لنگر خانہ دکانوں سے خرید سکتا ہے۔ غرض خود تیار کرلینے میں جو خصوصیت ہو جاتی ہے۔ وہ دکانوں کی صورت میں نہ ہوگی۔ احباب مطلع فرماویں کہ یہ تجویز عملاً چل سکتی ہے یا نہیں۔

غرض جلسہ سالانہ کے متعلق ہر قسم کی تجویزوں سے آگاہ فرماویں۔ اور بہت جلدی مطلع فرماویں میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔ یہ قومی کام ہے۔ اور آپ ہی کے آرام کے لئے ہے۔ امید ہے کہ بجائے جلسہ کے بعد کسی شکایت کے اظہار کے تمام احباب تمام تکالیف و تجاویز کا اسوقت اظہار فرمادینگے۔ تمام جماعتوں کے سکرٹریوں یا امیروں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرا یہ مضمون اپنی جماعتوں کو سنا کر ان سے رائے دریافت کرکے جواب تحریر فرمادیں اور توقف نہ فرماویں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق

افسر جلسہ سالانہ۔ قادیان ۱۱/۷/۲۱

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چند نایاب کتب یہ ہیں

سرمہ چشم آریہ ۱۲ ازالہ اوہام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اردو و انگریزی ۔ تبلیغ مکمل مجلد۔ تحفہ گولڑویہ ۱۲ چشمہ معرفت [illegible] براہین احمدیہ [illegible] خزینۃ المعارف ۱۲ سراج منیر ۸ مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین [illegible] قرآن کریم مترجم [illegible] قرآن کریم [illegible] رفیع [illegible] مبشر [illegible] نصر الباری فی ترجمۃ البخاری صرف ۸ پارے۔ فتح المبین حدیث ۸ قادیان کے آریہ اور ہم ۳ تبلیغ اسلام ۳ توضیح مرام ۳ [illegible] ۸ نشان آسمانی ۳ خطبہ الہامیہ [illegible] کشتی نوح ۵ [illegible] احمدی ۴ [illegible] ۴ [illegible] ۴ لیکچر لاہور ۵ تصدیق النبی ۵ [illegible] ۳ [illegible] ۶ چشمہ توحید ۲ [illegible] ۲ اربعین ۱۲ آخری لیکچر ۱ خطبہ عید الفطر ۱ تحفۃ الملوک ۴ قبولیت دعا کے طریق ۳ حقیقۃ الوحی ۴ مدارج تقوی ۲ نصائح مبلغین ۳ [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ تصدیق المسیح۔ کلام محمود ۱ معیار المسیح ۸ [illegible] مہدی والی ۱ مرزا مہدی ۱ گلزار نبوۃ ۴ گلزار معرفت ۵ اسلام میں اختلاف کا آغاز [illegible] تقدیر الٰہی ۶ عرفان الٰہی ۱۰ انوار خلافت ۱۰ حقیقۃ الرؤیا ۱۰ حقائق القرآن ۸ برکات خلافت ۳ [illegible] مروارید ہر سہ حصہ ۴ سوانح عمری نبی کریم مصنفہ [illegible] پرکاش ۶ کتاب الصرف [illegible] کتاب النحو [illegible] اسلام کی پہلی ہر سہ حصہ ۱۵ مترجم حمائل احمدی [illegible] حمائل فیروزپوری [illegible] وفات عیسٰی ۱ اسلام اور گرنتھ صاحب ۴ منظر دلکش خطبات نور ہر دو حصہ [illegible] بلوغ المرام حدیث ۵ سچ بیان ہر دو حصہ ۵ گلدستہ احمدی ۱ چمکار محمدی ۴ [illegible] مباحثہ [illegible] ۳

ملنے کا پتہ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

تشحیذ ماہ اگست کا قابل دید ہوگا

اسمیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور سید محمد اسحٰق صاحب [illegible] فاضل قادیان کا تحریری مباحثہ نبوۃ و صداقت مسیح موعود پر چھپے گا۔

روغن مسیحائی

روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی ابو الحسین خان صاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے ۱۲ سال تجربہ کیا ہے۔ جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible]

[illegible]

المشتہر

سید عزیز الرحمن قادیان

عشق زوجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجزانہ خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے مستورات کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور نکس وامیکا سے سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں ۲ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں۔ اسکا نام [illegible] رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن [illegible]

المشتہر :- سید عزیز الرحمن۔ قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے، دوپٹے (زنانہ و مردانہ) ساڑیاں کامدار کمخواب، تھان۔ کالنس۔ سلک موزے سلک گوٹہ ٹھپہ۔ بنارسی یا سہارنپوری فینسی چوڑیاں لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایکبار آزمائش کیجئے۔ فہرست مفت۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے اور آرڈر کے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس سٹی

دینیات احمدیہ حصہ اول

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور تصنیفات سے پر نصائح اور دلچسپ اسباق اخذ کئے گئے ہیں۔ جو بچوں اور عورتوں اور مبتدیوں کے مطالعہ کیلئے از حد مفید ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو منگا کر اپنے بچوں اور عورتوں کے زیر مطالعہ رکھیں۔ اس میں حضرت صاحب کی بیان فرمائی ہوئی کہانیاں اور نظمیں قابل حفظ بھی درج ہیں۔ قیمت صرف [illegible]

طریق النجات

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم [illegible] بمبئی تقطیع پر چھپی ہے۔

کتاب گھر قادیان

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ مگر سرعت میں یکساں کام دیتا ہے۔ کسی قسم کا پیچ کا جھنجھٹ نہیں ہے بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاپیاں بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتی ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھپوانا چاہیں یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے لئے تو ضرور لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پریس اخبار کا بھی کام دے سکتا ہے۔ جب چاہیں مضمون لکھکر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز تین روپیہ۔ لیٹر سائز [illegible] فل اسکیپ سائز [illegible] سیاہی فی شیشی [illegible]

محمد [illegible] مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

آزاد ہند لیسی

[illegible] کے آزاد ہند جو اپنی نفاست [illegible] بے نظیر ہیں۔ اور اسی وجہ سے دور دور ملکوں تک مشہور اور بطور تحفہ کے بھیجے جاتے ہیں۔ گول اور چوکور [illegible] نہایت ہی خوشنما حاشیہ اور بیل بوٹوں سے مزین [illegible] کشیدہ کاری کے علاوہ مستورات کے پہننے کے لائق موتی ستاروں کے سنہری کلابتوں والے نہایت اعلیٰ [illegible] کے خوشنما [illegible] زیورات جن کی نظیر ملنی محال ہے۔ مثلاً [illegible] چند [illegible] نہایت نفیس [illegible] بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں۔ ہر ایک [illegible] ہر قسم کا مال نہایت عمدہ [illegible] کیا جاتا ہے۔ نرخ طلب کرنے پر روانہ ہوگا۔ مزید حالات کیلئے آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ جو مال آپکو درکار ہو [illegible] کے ساتھ ہوگا۔ پتہ:- منیجر ایم اسلم اینڈ کمپنی مالکان کارخانہ آزاد ہند لیسی اینڈ جنرل سپلائرز لدھیانہ۔ پنجاب

[illegible]

میرٹھ کی مشہور قینچیاں۔ صابون۔ [illegible] وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر [illegible] کر سکتے ہیں۔ تمام احمدی دوست [illegible] ایک مرتبہ معاملہ کرکے امتحان کریں۔

منیجر احمدی کمرشل ہاؤس میرٹھ یو پی

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

[illegible] اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت [illegible] نگینہ خالص عقیق کا ہے۔ جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما [illegible] اور باریک حروف میں ایسی صنعت کیساتھ کندہ ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ قیمت [illegible] انگوٹھی [illegible] اپنا نام بھی ساتھ کندہ ہو سکتا ہے۔ [illegible]

[illegible] شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

ہندوستان کی خبریں

پریس ایکٹ کمیٹی کی متفقہ رپورٹ شملہ ۲۰ جولائی کو پریس ایکٹ کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوئی۔ رپورٹ متفقہ ہے مختصر طور پر رپورٹ کا مطلب یہ ہے۔ (۱) پریس ایکٹ منسوخ ہونا چاہیے۔ (۲) اخبارات کے اشتعال دلانیوالے مضامین کے متعلق جو قانون ہے وہ بھی منسوخ کیا جائے (۳) قانون پریس اور رجسٹریشن کتب قانون پوسٹ آفس قانون سمندری محصولات میں حسب ضرورت ترمیم کی جائے (۴) جس شخص کا نام اخبارات و کتب کی رجسٹری کے قانون کے ماتحت بحیثیت ایڈیٹر درج ہو وہ بالغ ہونا چاہیے (۵) تمام اخبارات کے سرورق پر ایڈیٹر کا نام چھپنا چاہیے۔ اور ایڈیٹر اخبارات کے مضامین کیلئے ویسا ہی دیوانی اور فوجداری طور پر ذمہ وار ہوگا جیسا کہ پرنٹر اور پبلشر (۶) پریس ایکٹ کے دفعات کے ماتحت جو اخبارات ضبط کئے گئے ہیں وہ واپس کئے جائیں (۷) افسران محصول اور ڈاک ان کتب کو ضبط کرسکتے ہیں۔ جو زیر دفعہ ۱۲۴ الف قابل مواخذہ ہوں کتب کا مالک عدالت میں اس حکم کے خلاف اپیل کرسکتا ہے (۸) پریس اور رجسٹری کتب ایکٹ کے دفعات ۱۲ و ۱۳ ۱۴-۱۵ میں سزا تخفیف کرکے ۶ ماہ کردیجائے۔

پریس ایکٹ کمیٹی رپورٹ پر پاؤنیر کی رائے الہ آباد ۲۰ جولائی۔ اخبار پاؤنیر نے پریس ایکٹ کی سفارشوں سے اتفاق رائے کرتے ہوئے اس تجویز پر اعتراض کیا ہے کہ ایڈیٹر کا نام اخبار پر لازمی طور سے ہوا کرے۔

بمبئی میں غیر ملکی کپڑے کی ہولی بمبئی ۱۹ جولائی پراونشل کانگریس کمیٹی بمبئی نے ہر ایک گھر سے غیر ملکی کپڑے جمع کرنیکا انتظام کیا ہے۔ یہ کپڑے یکم اگست کو یا تو ڈھیر لگا کے جلا دئے جائیں گے یا اگر کپڑے کے مالکوں کی خواہش ہو تو سمرنا کے مصیبت زدگان کو بھیجدئے جائینگے۔

مسٹر تصدق احمد شروانی قید میں علیگڑھ ۱۹ جولائی مسٹر تصدق احمد خاں شروانی بیرسٹر کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند ایک سال قید بامشقت کی سزا دیگئی ہے۔

صوبجات متحدہ کا آئندہ گورنر بنارس۔ لکھنؤ میں یہ افواہ بہت گرم ہے کہ سرہارکورٹ بٹلر بمبئی جائینگے۔ اور ان کی جگہ سر ولیم میرس صوبجات متحدہ میں آئینگے۔

صوبہ بہار میں انتظامی اور عدالتی اختیارات کی علیحدگی پٹنہ۔ رائے بہادر دوارکا ناتھ کی تحریک پر بہار کونسل میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس ہوا۔ کہ انتظامی اور عدالتی اختیارات کو علیحدہ کردیا جائے اور اسکو عملی صورت دینے والی سکیم مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے۔

صوبہ سرحد میں بم کا رواج:۔ ایک سرکاری اعلان بتاتا ہے۔ کہ ۳ جولائی کو ۱۱ بجے رات کے [illegible] کی پکٹ پر جو کوہاٹ کے دو میل شمال میں واقع ہے۔ غنیم نے [illegible] بم پھینکے۔ ایک بم پکٹ کے اندر آ گرا۔ ایک نائک [illegible] افسر نے قبل اس کے کہ وہ پھٹے۔ اسے اٹھا کر باہر پھینکدیا۔ اس کے بعد غنیم نے پکٹ پر ایک زبردست آتشباری کی مگر گولیوں اور بموں سے انہیں دھکیل دیا گیا۔ ایک گھنٹہ بعد وہ پھر پلٹ آئے۔

مسٹر تلک کا بت۔ بمبئی ۱۹ جولائی۔ سردار گرہ ہوٹل جہاں مسٹر تلک کا انتقال ہوا تھا۔ اس کے منتظموں نے انکا ایک بت طیار کیا ہے۔ جو بعینہٖ اسی حالت میں ہے جس میں انکا انتقال ہوا تھا۔

مسٹر یعقوب حسن کی رہائی:۔ ۱۷ جولائی کی شام کو مسٹر یعقوب حسن کو ترچناپلی جیل سے رہا کردیا گیا۔ گورنمنٹ مدراس کا ان کی رہائی کے متعلق ایک اعلان مظہر ہے کہ انکو ہمیشہ اجازت تھی کہ وہ جب چاہیں اقرارنامہ پر دستخط کرکے رہائی حاصل کرلیں۔ اب تک مسٹر یعقوب حسن نے ایسا کرنے سے انکار کیا تھا۔ اب بلاری جیلخانہ کے قریب ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ اور مسٹر یعقوب حسن کی صحت خراب ہے۔ انہوں نے تحریری وعدہ کرلیا ہے کہ رہا کئے جانے کے بعد وہ ضلع مالابار میں نہیں جائینگے۔ چنانچہ زیر دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ نے مسٹر یعقوب حسن کو رہا کردیا۔

ہندوستانی مسافروں کو جبراً گاڑی سے نکالنے کا مقدمہ انسپکٹر سیالکوٹ کے میجر ینگ کے خلاف زیر دفعہ ۱۳۰ قانون ریلوے اس الزام میں جو مقدمہ مسٹر [illegible] آسن ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی عدالت میں چل رہا تھا کہ اس نے چار ہندوستانی مسافروں کو درجہ دوم کے ریلوے خانہ سے جبراً باہر نکالدیا۔ اسکا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ میجر ینگ کو ۳۰ روپے جرمانے کی برائے نام سزا دیکر چھوڑ دیا گیا ہے۔

دیوبندی رسالہ کی ضبطی:۔ اردو رسالہ موسومہ ترک موالات یا اسکا ترجمہ مصنفہ مولوی بشیر احمد عثمانی۔ شائع کردہ حبیب الرحمن اسسٹنٹ منیجر مدرسہ دیوبند مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند سرکاری طور پر ضبط کر لیا گیا ہے۔

ڈیرہ دون سے مسوری تک ٹرامیوے ڈیرہ دون سے مسوری تک ٹرامیوے لگائے جانیکی منظوری دیدی گئی ہے۔

خلافت کمیٹی گجرات میں جھگڑا:۔ امرتسر کی طرح گجرات میں بھی خلافت فنڈ کے متعلق بد عنوانی کی شکایت پیدا ہوئی ہے خلافت کمیٹی گجرات نے ایک جلسہ میں ملوث اشخاص کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجویز منظور کی ہے۔ انپر فوجداری مقدمہ چلایا جائیگا۔

امتحان کیلئے عمر کی قید نہیں رہی:۔ قانونی کونسل صوبجات متحدہ کے پاس شدہ ایک ریزولیوشن کے ماتحت نیز اسکول لیونگ کلاس بورڈ کی رائے سے گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے اسکول لیونگ کلاس کے امتحان کیلئے کم سے کم عمر کی قید اٹھا دی ہے۔

ہندوستان کے انگریز اور غیر ملکی مال کا مقاطعہ بمبئی ۱۲ جولائی مسٹر گاندھی نے ینگ انڈیا میں ایک کھلی چٹھی ہندوستان کے تمام انگریزوں کے نام شائع کی ہے جسمیں درخواست کی ہے کہ وہ بھی برطانوی مال کے مقاطعہ و انسداد شراب نوشی کی تحریک میں مدد دیں۔

آتشزدگی کے متعلق گورنمنٹ کو چیلنج:۔ لکھنؤ ۱۸ جولائی بر [illegible] کماؤں پریزیڈنٹ نے چیلنج دیا ہے کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ اس بات کو صحیح ثابت کرے جو الزام کماؤں نے جنگلوں میں آتش

ممالک غیر کی خبریں

وزیر اعظم اور ڈی ویلیرا کی ملاقات لنڈن ۱۴ جولائی۔ سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر ڈی ویلیرا نے ایک گھنٹہ گفتگو کی۔

بلفاسٹ میں فساد لنڈن ۱۵ جولائی۔ بلفاسٹ میں آج باہمی جنگ رہی۔ ایک لڑکی ہلاک اور چار زخمی ہوئے جن میں السٹر پارلیمنٹ کے ممبر بھی شامل ہیں۔

سولہ برس قید لنڈن ۱۵ جولائی۔ مانچسٹر کی آتشزدگی کے سلسلہ میں دو اشخاص کو ۱۵ سال کی قید تنہائی کی سزا دی گئی ہے۔

انگلستان میں بارش لنڈن ۱۴ جولائی۔ سلطنت متحدہ کی طویل خشک سالی آج خدا خدا کر کے ختم ہوئی۔ انگلستان کے مغرب اور جنوب میں آندھیاں آئیں اور خوب مینہ برسا۔ لنڈن میں بھی خفیف سی بارش ہوئی۔

مسز اینی بیسنٹ کا مقدمہ خارج لنڈن ۱۵ جولائی۔ مسز اینی بیسنٹ نے "ڈیلی گرافک" کے خلاف جو ... ہزار پونڈ ہرجانہ کا دعویٰ کیا تھا جس کی سماعت ۱۲ جولائی کو ایڈنبرگ میں شروع ہوئی۔ اس کے متعلق جیوری نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ مدعا علیہم کا یہ بیان حق بجانب ہے کہ مدعیہ نے اخبار "نیو انڈیا" میں جو مضامین لکھے تھے۔ وہ باغیانہ تھے۔ کیونکہ ان سے اضطراب اور بے چینی پیدا ہوگی۔

مصطفےٰ کمال فوج کی کمان کرینگے لنڈن ۱۷ جولائی۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مصطفےٰ کمال ترکی فوج کی کمان کرنے کے لئے انگورا سے محاذ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

یونانیوں کا ادعائے کامیابی لنڈن ۱۹ جولائی۔ ایک یونانی اعلان مجریہ ۱۸ جولائی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک جنگ عمومی کے بعد یونانی فوجوں نے ان لائنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو غنیم نے تیار کی تھیں۔ یونانی تمام مقامات پر ایک زبردست لڑائی میں جو تمام دن جاری رہی۔ فتحیاب رہے۔ یونان کی پیش قدمی نے ترکوں کو پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ اسکے بعد [illegible] تعاقب کیا گیا اور یونانیوں کا دعویٰ ہے کہ ترکوں کا زور ٹوٹ رہا ہے اور کوتاہیہ پر [illegible] قبضہ ہو جانے کے پورے پورے آثار ہیں۔

یونانیوں کی پیش قدمی لنڈن ۱۵ جولائی۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ یونانی فوجیں اسکی شہر اور کوتاہیہ کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ اور راستہ میں ان کی کوئی بھی زبردست مزاحمت نہیں ہوئی۔

مظالم سے یونانیوں کا انکار ایتھنز ۱۴ جولائی۔ پارلیمنٹ یونان میں مسٹر گونارس وزیر اعظم نے کہا کہ جب غیر ترک باشندے ترکوں کے ماتحت ہیں۔ اسوقت تک ترکی کے ساتھ صلح ناممکن ہے۔ اسمیں مظالم بھڑکے ہوئے باشندوں سے کئے گئے تھے جن کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا تھا۔ افواج نے ان مظالم کے ارتکاب میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ امن و امان بحال کیا۔

بروصہ کے مشرق میں یونانی حملہ لنڈن ۱۷ جولائی۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ یونانی فوجیں خط [illegible] سرحد پر اور بروصہ کے مشرق میں گھس آئی ہیں۔ کمال فوجیں اعلیٰ افسران کے احکام کے مطابق واپس ہو رہی ہیں۔

یونان کے خلاف ترکوں کو امداد لنڈن ۱۷ جولائی۔ ہیلسنگفورس کا پیام مظہر ہے۔ کہ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ نے روس میں عام فوجی اجتماع کا حکم دیا ہے۔ یہ فوجی اجتماع ایستھونیا۔ لٹویا یا لتھوانیا کے خلاف ہے یا یونانیوں کے خلاف ترکوں کی مدد کیواسطے کیا جا رہا ہے۔

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں جاپان کی مشروط شرکت لنڈن ۱۵ جولائی۔ ٹوکیو سے ٹائمس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاپان کے نیم سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں اس شرط پر شریک ہوگا کہ اس سے اسکے بحری پروگرام میں کوئی فرق نہ آئے۔

آذربائیجان میں شورش لنڈن ۱۹ جولائی۔ [illegible] کا بیان ہے کہ آذربائیجان میں شورش پھیل رہی ہے۔ تحریک کے سرغنہ [illegible] کا تمام ملک کے [illegible] پر قبضہ ہے۔

آذربائیجان میں ہیضہ آذربائیجان میں ہیضہ کا زور ہے۔ باکو میں روزانہ چار سو اموات ہو رہی ہیں۔

بحری فوج کیلئے تیل کے ذخائر لنڈن ۱۹ جولائی۔ ٹائمز کا بیان ہے کہ [illegible] کے نمائندگان نے مسودہ تیار کیا ہے [illegible] کے تمام ذخائر [illegible] بحری فوج کیلئے محفوظ کئے جا سکیں۔

مس [illegible] کا مقدمہ لنڈن ۱۹ جولائی۔ [illegible]

امیر فیصل کو عراق کا بادشاہ بنا دیا جائے بذریعہ تار بغداد سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک سرکاری اعلان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۱ جولائی کو وزراء کی کونسل کے اجلاس میں صدر جلسہ نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ہز ہائینس امیر فیصل کو شاہ عراق بنا دیا جائے۔ اس شرط پر کہ ہز ہائینس کی گورنمنٹ ایک باقاعدہ قائم مقام اور جمہوری گورنمنٹ ہوگی۔

امریکہ میں سگرٹ نوشی کے خلاف قانون امریکہ کی اسمبلی میں ایک قانون پیش کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے اگر کوئی عورت سگرٹ پیئے۔ تو پہلی دفعہ پانچ پونڈ اور دوسری دفعہ ایک سگرٹ پینے پر ۲۵ پونڈ ادا کرے۔ اگر کسی ایک مقام میں اس قانون کی خلاف ورزی ہو تو سزا سے [illegible] دی جائے گی۔

فرانس کی جرمنی کو زبردست یادداشت لنڈن ۱۸ جولائی۔ فرانس نے جرمنی کو بالائی سیلیشیا میں [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

نمبر ۸ جلد ۹
نمبر ۵ جلد ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ واللہ [illegible]

دنیا کی نصرت [illegible] | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب [illegible]

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ الہام حضرت مسیح موعود

الفضل

مضامین نظم بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

خطبہ جمعہ (انتخب بالباری اختیار کرو)
حیات الدنیا
احمدی خواتین کی توجہ کے قابل
حضرت امام مہدی کا انتظار
اشتہارات
خبریں

mank pur

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸ | مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

جو مبلغین ضلع گورداسپور کے دیہات میں تبلیغی دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے واپس آگئے ہیں۔

ماریشس سے ایک معزز
احمدی بھائی
[illegible] صاحب
[illegible] آئے
ہیں۔ ان سے
الفضل قائمقام
کی جو گفتگو ہوئی
درج کی جائیگی۔

خوشخبری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام بصورت نظم پہنچا ہے جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔

۱۰۰ گلے پرچہ

آج (۲۹ جولائی) اچھی بارش ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"۔ السلام علیکم

مندرجہ ذیل رپورٹ درج اخبار فرما دیں۔

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان سے بہت اچھی ہے۔ دن بدن حضور کی صحت میں نمایاں تغیر معلوم ہو رہا ہے۔ مورخہ ۱۸ر کو مکان میں آگئے تھے۔ ہاؤس بوٹوں سے مکان بہت سستا اور آرام دہ ہے۔

۱۹ر کو حضور نے اپنا وزن کرایا۔ الحمد للہ کہ وزن میں چھ سیر کی زیادتی ہے۔ قادیان سے آتے وقت حضور نے اپنا وزن کرایا تھا تین ہفتہ میں چھ سیر کی زیادتی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ۔

اسی روز صبح کیوقت ایک ہاؤس بوٹ مقام گاندربل میں بھجوا دیا تھا۔ یہ جگہ قریباً تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہاؤس بوٹ قریباً دو روز میں پہنچا ہے۔ مورخہ ۲۰ر کو بعد نماز ظہر حضور بمعہ اہل بیت اور باقی رفقاءِ سفر شکاروں میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تانگہ پر سڑک کے راستہ آئے۔ ہم رات کے دس بجے کے قریب پہنچے۔ یہ جگہ نہایت ہی خوشگوار اور صحت افزا ہے۔ حضور کو یہ جگہ بہت پسند آئی ہے۔ سری نگر سے یہ مقام بہت اچھا ہے۔ حضور کی ڈاک سری نگر سے باقاعدہ طور پر ہر روز یہاں پہنچ جاتی ہے۔ اسلئے خطوط وغیرہ سری نگر ہی کے پتہ پر

ڈالنے چاہئیں۔ کیونکہ جس جگہ بھی بھولے۔ وہ تکلیف دینے والے خود پہنچا دیتے ہیں۔ مورخہ ۲۶ ؍ کو حضور نے فرمایا کہ ہیں تو ہم مسافر۔ مگر جمعہ پڑھ لیتے ہیں۔ اسلئے حضور نے جمعہ پڑھایا۔

جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب و جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سری نگر میں ہی ہیں۔

خاکسار محمود اللہ شاہ - ۲۲ ؍ جولائی

اخبار احمدیہ

پتہ مطلوب کسی صاحب نے دفتر تالیف و اشاعت سے تین عدد انگریزی ترجمہ ترک موالات بذریعہ وی پی بھیجنے کے لئے لکھا ہے۔ لیکن اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا۔ وہ دفتر میں دوبارہ اطلاع دیں تاکہ تعمیل کی جا سکے۔

اعلان سید قوم کی دو لڑکیوں کے متعلق جو اعلان الفضل میں ہوا تھا۔ اس اعلان کی بنا پر جن لوگوں نے درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان سب کے نام ولی کے پاس لکھ کر بھیجے گئے ہیں۔ ہر ایک درخواست کنندہ فرداً فرداً ہمارے جواب کا منتظر نہ رہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا اخویم محمد افضل خان صاحب بٹالوی کا مکان مع تمام اثاث البیت کے جل گیا ہے۔ اندازاً دس ہزار کا نقصان انکو اٹھانا پڑا ہے۔ وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے کم از کم ایک ہفتہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات آسان کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان

جملہ احباب و بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ میری بڑی بیوی کی بیماری سے صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز میری چھوٹی بیوی کو بھی کامل صحت نصیب ہو۔ اور میں پکا سچا بیوی اور بچوں کے عامل دین اسلام اور خادم دین اسلام ہوں۔

صاحبزادہ عبداللطیف احمدی مقام آباد زئی

بندہ قریباً ایک ہفتہ سے سخت بخار میں مبتلا تھا۔ اب تو خداوند تعالیٰ کی کرم و فضل سے کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر نقاہت بہت ہے۔ احمدی احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت بخشے۔

O. O. Kunhimohiuddin
(ahmadi) C/o Messrs
Moosa Kutty Bros
91 Fraser street Rangoon

مولانا مولوی سید عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

مطیع الرحمٰن بنگالی متعلم بی اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور

میرا ایک مقدمہ ہے۔ اور مخالف طرف بہت زور آور ہے۔ جملہ احباب احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دردِ دل سے خاکسار کی کامیابی کے واسطے دعا فرماویں۔

خاکسار فضل الٰہی [illegible] ڈیرہ اسمٰعیلخان

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ عاجز چند مشکلات میں ہے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے رفع کرے۔ آمین۔ نیز دین میں میری کمزوری کو دور کرے۔ عاجز مہرالدین احمدی۔ علیوال چنیاں

میری اہلیہ کی کامل صحت نیز کاروبار کی ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی - مونگھیر

نماز جنازہ سید افتخار حسین صاحب [illegible] پانی پت کا طویل علالت کے بعد عین عالم شباب میں ۱۳ ؍ جولائی کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت شریف الطبع اور نیک مزاج تھے۔ مرحوم نے تھوڑی ہی عمر [illegible] بیعت کو قبول کیا۔ اور اپنے تمام خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل پانی پت

میری اہلیہ [illegible] احمدیہ پر دل و زبان سے قربان تھی اور نہایت اخلاص رکھتی تھی۔ ۷ جولائی کو فوت ہو گئی ہے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام حسین احمدی از [illegible] ضلع شاہ پور

[illegible] مسرور خان کی اہلیہ مسمات ہدایت بی بی ۱۰ ؍ جون کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرماویں۔

فضل الدین مدرس مدرسہ احمدیہ مانگٹ اونچے (گوجرانوالہ)

چودھری اللہ دتا صاحب سکنہ گوکل جو کہ بڑے مخلص احمدی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اکبر علی احمدی داتہ زید کے۔ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ

حکیم نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ کرم الٰہی احمدی سکنہ [illegible]

والد [illegible] جلال الدین صاحب فوت ہو گئے ہیں انکا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ جلال الدین احمدی منیجر سنگر کمپنی پسرور

دو۲ کتابوں کی تلاش

سلسلہ مذہب کے متعلق دو کتابوں کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب ان کتابوں کا پتہ لگا کر راقم کو ارسال فرما دیں گے۔ انکو شکریہ کے علاوہ مناسب قیمت بھی ارسال کر دی جاوے گی۔ (۱) سکھاں دے راج دی وکھیا (۲) جنم ساکھی بھائی بالا ۱۹۰۵ء کے قریب کی مطبوعہ۔ اگر یہ کتابیں اب ہمارے ہاتھ میں آ گئیں۔ تو بعض نہایت ضروری شکوک جو گورو نانک صاحب کے مسلمان ثابت کرنے کے لئے فیصلہ کن ہیں۔ وہ رفع ہو جاوینگے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں یہاں لائبریری میں رکھی جاویں۔ اول الذکر کتاب پہلے سکھ پلٹنوں میں بانٹی جاتی تھی۔ دیہاتی گوردواروں اور سادھوؤں سے یہ ملیگی۔

راقم

(ماسٹر) عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ـ ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مجاہدین اسلام کی ضرورت

(از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے مبلغ اسلام لنڈن)

انگلستان میں تبلیغ اسلام نہایت ایک ضروری اور مفید امر ہے۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا دے۔ بلغ ۔ انزل ۔ الیک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ انگریز لوگ بھی اقوام دنیا میں شامل ہیں۔ لہٰذا ان کا بھی حق ہے کہ انہیں اسلام پہنچایا جائے۔ پھر آج کل جو خصوصیت اس قوم کو حاصل ہے۔ وہ آپ سب لوگوں پر ظاہر ہے۔ دنیا میں یورپ کے لوگ آج کل غالب ہیں۔ لیکن یورپ کی تمام قوموں پر انگریز غالب ہیں۔ اس لئے ایک ایسی قوم جس کے وجود میں آنے کی غرض اور ایسی جماعت جس کے قائم ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ تمام اطراف واکناف عالم میں کی جائے۔ اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ غالب توجہ ان لوگوں کی طرف کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں اسلام کو زندہ کرنے کے لئے آئے تھے آپ نے بھی ان لوگوں کے لئے بہت دعائیں کیں اور ان لوگوں کی طرف غالب توجہ کی۔ طبعی طور پر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوؤں کی طرف زیادہ توجہ کرتے کہ وہ قریب کے اور اپنے ملک کے تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں اکثر ہندوؤں کو ہی مخاطب کیا گیا۔ لیکن اس کو

ار کی کتابوں میں زیادہ تر عیسائیت کے متعلق بحث ہے اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی جماعت کا ممالک خارجیہ میں جو پہلا مشن قائم ہوا۔ وہ لنڈن مشن ہی تھا۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت تھی۔ یہ میں مانتا ہوں۔ کہ یہ مشن حسن اتفاق سے قائم ہو گیا۔ میں اس وقت میں موجود تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مجھے حکم دیدیا کہ کام جاری کر دوں۔ روانا اگر ہم وہاں سے سوچ کر کے بعد لنڈن میں مشن قائم کرنے کی تجویز ہوتی۔ تو غالباً مشکلات کے لحاظ سے اور خرچ کی زیادتی کے لحاظ سے اس تجویز کے اکثر لوگ مخالف ہوتے۔ اور کام میں ضرور التوا ہو جاتا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ بغیر کسی خاص تجویز کے یہاں کام چل پڑا۔ اور چونکہ کام کو چلا کر چھوڑ دینا ناممکن تھا۔ اس لئے خدا کے فضل سے مستقل مشن قائم ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی جماعت سے جب کام لینا چاہتا ہے تو ایسی ہی صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔ جنگ بدر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کفار کی جماعت مسلمانوں سے تین گنا تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا کہ کافروں کی اکثر جماعت پہاڑی کی وجہ سے اوجھل تھی۔ مسلمانوں نے خیال کیا کہ کافر تھوڑے ہیں ادھر کافروں نے خیال کیا کہ مسلمان تھوڑے ہیں اس طرح مٹ بھیڑ ہو گئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً۔ یہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کام قرار دے چکا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو جائے۔

قرآن شریف کی جن آیات میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود ایسا انتظام کر دیا کہ کافروں کی کمزور جماعت تو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچ کر نکل گئی۔ لیکن زبردست جماعت پر حملہ کروا دیا۔ تاکہ کفر پر ایسی زبردست چوٹ لگے کہ کافروں کی کمریں اور حوصلے ٹوٹ جائیں۔

لنڈن کا تبلیغی کام جس طرح بہت اہم ہے۔ اسی طرح بہت مشکل بھی ہے۔ انگریزوں کو مسلمان کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس واسطے اس کے لئے غیر معمولی کوشش اور صبر کی ضرورت ہے۔

میں نے یہ تمہید اسلئے اٹھائی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے انگلستان میں مشن قائم کرنے کو موزون نہیں قرار دیتے دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس کام کے لئے میں ایک نئی تجویز قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور شروع شروع میں اسمیں خرچ بھی زائد ہوگا۔ ممکن تھا کہ اس سے لوگ اور بھی گھبرائیں۔ اگرچہ احمدی جماعت کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ تاہم احتیاطاً عرض کر دیا گیا ہے۔

اسوقت مجھے ٹھیک یاد نہیں غالباً سنہ ۱۹۱۷ء یا سنہ ۱۹۱۸ء کے سالانہ جلسہ پر میں نے جماعت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ لنڈن کی تبلیغ کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ اس ملک میں ہندوستانی احمدیوں کی ایک جماعت ہو۔ جو مختلف کاروبار میں مشغول ہو۔ اور اس کام سے اپنے اخراجات خود نکالے۔ نہ تو ان کا یہ کام ہو کہ براہ راست تبلیغ کریں۔ اور نہ ہی ان کے اخراجات مد تبلیغ پر یا چندوں پر منحصر ہوں۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً پرائیویٹ گفتگو میں بھی اس کے متعلق میں نے دوستوں سے اکثر ذکر کیا۔ اس قسم کے تذکرہ سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ جماعت خودبخود اس کام کے لئے تیار ہے۔ اور اکثر لوگ اپنے طور پر اس امر کو محسوس کر رہے ہیں۔ جس کو میں نے خود محسوس کیا ہے۔ جلسہ کے بعد علاوہ دیگر احباب کے شیخ احمد اللہ صاحب مجھ سے ملے۔ اور ایک دفعہ مجھے گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو بھائی عزیز الدین صاحب کو بھی اس کام کے لئے تیار پایا۔ یہاں تک کہ بھائی عزیز الدین صاحب اپنا مکان بیچکر بھی سفر انگلستان کرنے کے لئے تیار تھے۔

اب یہ دونو صاحب یہاں لنڈن میں موجود ہیں۔ اور تجارت کا کچھ کام کرتے ہیں۔ اگرچہ تاجرانہ رنگ

میں ابھی تک کوئی ایسا فائدہ نہیں ہوا۔ تاہم انہوں نے اپنے اخراجات قلیل رکھے ہیں۔ لیکن ان دو صاحبوں کی موجودگی سے تبلیغ میں بہت مدد ملی ہے اسٹڈی طالب علموں سے بھی دوستی ہے۔ لیکن اکثر طالب علم ایسے رنگ میں مدد نہیں کرسکتے۔ جیسا کہ یہ دونوں صاحبان کرسکتے ہیں۔ مولوی مبارک علی صاحب آج کل ساؤتھ سی گئے ہوئے ہیں۔ اور میں یہاں لنڈن میں اکیلا ہوں۔ اکیلا ہونے کی وجہ سے کام بہت ہے۔ جو ان دوستوں کی مدد کے بغیر کام مشکل تھا۔ اسی طرح کرم دین بھی اپنا گزارہ کر رہے اور اپنے رنگ میں ہندوستانی طالبعلموں میں تبلیغ کر رہا ہے۔ گویا اس سلسلہ میں تین صاحب یہاں پہنچ گئے۔ اور تینوں کا گذارہ ہو رہا ہے۔ اب تجویز یہ ہے۔ کہ اس سلسلہ کو وسیع کیا جائے۔ اور ایسے لوگ یہاں آئیں۔ جو ایک عرصہ تک انگلستان میں رہ سکیں۔ یا انگلستان کو اپنا وطن بنا سکیں۔ زیادہ تر ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو قادیان میں آٹھ سال یا زائد عرصہ تک تعلیم حاصل کرچکے ہوں خواہ وہ تعلیم انکی سکول کی حاصل کی ہو خواہ مدرسہ احمدیہ کی اور خواہ چند سال انہوں نے [illegible] تعلیم حاصل کی ہو۔ ایسے لوگوں کے والنٹیر کرنے میں بھی کوئی امر مانع نہیں۔ جنہوں نے تعلیم پرائیویٹ رنگ میں حاصل کی ہو۔ ایسے لوگ انگلستان کے مختلف شہروں میں رہیں اور اپنا کام اختیار کرینگے۔ اور عموماً ایسے مقامات پر انکو مقرر کیا جائے گا۔ جہاں پہلے سے کچھ انگریز مسلمان موجود ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ ملکر یہ دوست تبلیغ کا کام کرینگے۔ اس طرح جہاں جہاں ایسے دوست ہونگے۔ تبلیغ کا مرکز قائم ہو جائیگا۔ اس سے ایک یہ بھی غرض ہے کہ انگریزوں کو اسلامی زندگی کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔ یورپ کے لوگ اکثر مذہبی طبیعت کے نہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب تبلیغ کی جاتی ہے تو ان کا اکثر جواب یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں تو ٹھیک ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ایسی خراب حالت کیوں ہے۔ کل رات یہاں معززوں کی ایک کلب میں میرا لیکچر تھا۔ لیکچر کے بعد پہلا سوال جو ہوا وہ یہی تھا کہ جو تم بیان کرتے ہو۔ اگر وہ صحیح ہے۔ تو مسلمانوں کی حالت ایسی کیوں خراب ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں نے عمل چھوڑ دیا۔ تو پھر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام ایسا مذہب ہے۔ جس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر مشرقی لوگ اس پر عمل نہیں کرسکتے۔ تو ہم لوگ کیسے عمل کرسکینگے۔ احمدیہ جماعت کا نمونہ پیش کیا جائے۔ تو وہ اقلیت کا اظہار کر کے عذر کر دیتے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ احمدیت کا زندہ نمونہ اس ملک میں دکھایا جائے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے ذریعہ تبلیغ کے لئے تبلیغ کے کئی طریق کھل جائینگے۔ مفصل حالات کے لئے ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان سے گفتگو کی جائے۔

شیطانی حکومت کا خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے

بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کو شیطان نے کہا تھا کہ اگر مجھ کو سجدہ کرو۔ تو دنیا کی تمام بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ڈالدونگا۔ حضرت مسیح نے اس کی بات کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی اس حالت کو ترجیح دی۔ جو بائبل میں یوں مذکور ہے۔ کہ ابن آدم کے لئے زمین پر سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں۔

زمانہ بدل گیا۔ عیسائی ساری دنیا پر پھیل گئے دنیا کی حکومت اپنے قبضہ میں کرلی۔ اور ستم یہ کہ اسے عیسائیت کی صداقت کی علامت ٹھہرا لیا گیا۔

اس سے بہت سے ناواقف اور انجان دھوکہ میں آکر یا چند روزہ زندگی کو آرام و آسایش سے گذارنے کے خیال سے اور تو اور اسلام جیسے پاک اور مقدس مذہب کو چھوڑ کر عیسائیت کے حلقہ بگوش ہوگئے۔

ان حالات میں یہ بات حیرت سے سنی جائیگی کہ وہی لوگ جو بادشاہتوں کو عیسائیت کی صداقت بتایا کرتے تھے۔ ان کو شیطانی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور بڑی بے تابی سے ان کی بربادی کے منتظر ہیں۔ چنانچہ نیویارک میں انٹرنیشنل بائبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں اس کے صدر جج رتھرفورڈ نے ایک اتوار کے جلسہ میں حاضرین سے جو کچھ اس بارہ میں کہا وہ یہ ہے کہ:۔

"۱۹۲۵ء کے بعد دنیا میں کسی شخص کو زندہ رہنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ اس سال شیطان کی حکومت کا فیصلہ کیا جائیگا جس نے دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا۔ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا سے حاصل ہوگی۔ گنجے آدمیوں کے گنج نہیں رہینگے۔ اور جو لوگ بڑھاپے میں مضبوط اور خوبصورت دانتوں کی نعمت سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ اس بیش بہا دولت سے ازسرنو مستفید ہونگے۔ مردوں اور عورتوں کا حسن جو پیری اور ضعیفی کے عالم میں زائل ہو چکا ہے پھر اپنے اصلی جوبن پر آجائیگا" (قومی رپورٹ ۱۱ر جولائی [illegible])

۱۹۲۵ء کے ختم ہونے میں کوئی زیادہ عرصہ نہیں جو صفائی کے ساتھ فیصلہ کردیگا۔ کہ مذکورہ بالا الفاظ میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ اور ہمیں تو ابھی یقین ہے کہ یہ سب ہنسنے کی باتیں ہیں۔ ہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ حالت دنیا سے پادری صاحبان عیسائیوں کے غلبہ کے لحاظ سے عیسائیت کی صداقت قرار دیتے تھے۔ اس کو کس نظر سے دیکھا جارہا ہے۔

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان نے دنیا پر بڑا تصرف حاصل کیا ہوا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ پہلے نوشتوں میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ کریگا۔ کیونکہ یہ اس کا آخری حملہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس کے متعلق اس قسم کے خیال رکھنا کہ ۱۹۲۵ء میں رسمی دنیا تہ و بالا اور سب مخلوق ہلاک یا برباد ہو کر ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا۔ اور اس دور کا خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا سے حاصل ہونے کی توقع کرنا محض خوش فہمی ہے۔ حضرت یسوع مسیح تو وفات پا چکے۔ جہاں کوئی انسان اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔ ہاں مثیل مسیح آسکتا ہے۔ جو آگیا اور جس نے شیطان کے قبضہ سے دنیا کو نکالنے کے لئے سامان مہیا کردئے۔ جن سے کام لینے والے ہر جگہ مظفر و منصور ہو رہے ہیں۔ اب دنیا اسی وقت شیطان کے قبضہ سے آزاد ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس فرستادہ خدا کو قبول کرلے اور شیطانی حملہ سے بچنے کے لئے جو تدابیر اسنے بتائی ہیں۔ انپر عمل کرے۔

خطبہ جمعہ

تشبہ بالباری اختیار کرو

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اپنے پچھلے خطبہ میں اس سورۃ کے متعلق سنایا تھا کہ اس میں خدا نے وہ سلوک بتایا ہے جس پر انسان چلکر اپنے حقیقی مقصد تک پہنچ جائے۔ یا جس کے سکھانے کیلئے قرآن کریم آیا ہے اسکو اجمالی طور پر بتایا ہے۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اسلام کا طریق ہے کہ وہ اہم سبق کو ہر مقام پر یاد کراتا ہے چنانچہ یہی سبق سارے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ساری سورتوں میں سکھایا گیا ہے۔ پھر اس متن میں بھی بتایا گیا ہے۔ پھر چھوٹے سے چھوٹے وظیفے میں بھی اس بات کو رکھا گیا ہے۔ تاکہ انسان پر غفلت طاری نہ ہو۔ حال ہو جائے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس بات کو بار بار دہرایا جاتا ہے وہ ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ اور جب کسی بات کو سوچا جاتا ہے تو وہ دماغ میں بیٹھ جاتی ہے۔ اور انسان جس وقت چاہتا ہے اسکو مستحضر کر سکتا ہے۔ جو بات زبان سے کہنی ہو اسکو بار بار کہا جائے۔ اور جو عمل سے تعلق رکھتی ہو اسکو عمل میں لایا جائے۔ تو وہ بات فراموش نہیں ہو سکتی۔ پس اسلام نے ان باتوں کو جو وہ اپنے پیروؤں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے وظائف تک میں رکھا ہے۔

چنانچہ میں نے بتایا تھا کہ کسطرح اس سبق کو اس وظیفہ میں رکھا گیا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سبحان اللہ میں بتایا کہ خدا سب نقصوں سے پاک ہے جیسا کہ خدا جھوٹ نہیں بولتا۔ بھولتا نہیں یا اس قسم کے اور نقائص سے پاک ہے۔ اور حمد کہتے ہیں ساتھ صفات کے ہونیکو جب انسان اچھی طرح اس کو ذہن نشین کرے کہ خدا نقصوں سے پاک وہ صفات حسنہ سے متصف ہے تو اسکا لازمی نتیجہ ہوگا جسکو اسلام نے زور سے بیان کیا ہے کہ وہ توحید الہی کا اقرار کریگا اور کہیگا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسوقت وہ خدا کے سوا کسی کو محبوب مطلوب اور مقصود نہیں سمجھیگا۔ ان تینوں باتوں کے بعد اسکی زبان سے بے اختیار نکلیگا کہ اللہ اکبر یعنی اسوقت اسکی یہ حالت ہوگی جیسا کہ حضرت صاحب نے کہا ہے خدا کے حضور سے پھر اسکو خدا کے سوا کوئی چیز نظر ہی نہ آئیگی۔ اور اسوقت وہ کہیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ وہ سمجھیگا کہ کسی میں طاقت نہیں کہ اس سے کسی مضرت کو دور کر سکے اور کوئی نہیں جو اسکو فائدہ پہنچا سکے۔ جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اسکو خدا تعالیٰ کیطرف سے فیضان حاصل ہوتا ہے۔

یہاں تک تو میں نے پچھلے خطبوں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کے ایک سبق میں ایک ہی سبق نہیں ہوتا۔ بلکہ سوچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ سورۃ فاتحہ میں ابتداء میں اللہ کے صفات بیان کئے گئے ہیں۔ ان آیات میں جہاں اللہ تعالےٰ کے صفات بیان ہوئے ہیں۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بندے کو کیسا ہونا چاہیئے۔ اسکا دل ایسا ہو اسکے دل میں کپٹ نہ ہو وہ سب کا خیر خواہ ہو۔ وہ ہمدرد ہو۔ خدا رزق دیتا ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق اس صفت کو اپنے اندر ظاہر کرے اسمیں بھی شان ربوبیت ہو اور یہ بات اسمیں انسان کیلئے ہی محدود نہ ہو عام مخلوق کیلئے ہو۔

قرآن کریم اور حدیث ہی نہیں پرانے فلاسفر نے بھی اس مسئلہ کو لیا ہے جسکو وہ سعادت قصویٰ کہتے ہیں۔ وہ یہ کہ انسان تشبہ بالباری اختیار کرے۔ چاہیئے کہ ہم بھی حتی الوسع نقصوں سے پاک ہوں۔ الہی صفات کو بقدر امکان انسانیت اپنے اندر جلوہ گر کریں۔ دیکھو نبی خدا نہیں ہوتا۔ مگر نبی کی بات [illegible] ہوتی ہے اسلئے کہ اسمیں انسان ہوتے ہوئے خدا کی حقیقت الوہیت کا جلوہ آجاتا ہے۔ کیونکہ انبیاء خدا کے بندے ہونیکے لئے خدا کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور جتنا انسان مخلوق ہوکر کر سکتا ہے۔ اتنا کر لیتے ہیں۔

جنکو مسیح موعود کی معرفت حاصل ہے۔ انکی نظر میں دنیا میں مسیح موعود کے مقابلہ کا کوئی دوسرا آدمی اس زمانہ میں نہیں۔ کوئی بادشاہ کوئی شہنشاہ اسکی نظیر میں پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔

لیکن یہ شان مسیح موعود کو کیسے ملی کہ اسی طرح کہ انہوں نے خدا کا بندہ ہوکر خدا کی صفات حسنہ کو اپنے اندر پیدا کیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو آئندہ یہ بیان کرونگا کہ کسطرح ایک انسان نقائص کو چھوڑ کر خوبیاں اپنے اندر پیدا کرکے خدا کی صفات کا مظہر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہی راہوں پر چلائے۔ آمین

تبلیغی ٹریکٹ

تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے لیکن ہر ایک آدمی اسقدر قابلیت اور لیاقت نہیں رکھتا۔ کہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگوں میں تبلیغ کر سکے۔ پھر زبانی گفتگو بعض اوقات ایسا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے خواہ مخواہ ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح اعتراف صداقت میں روکاوٹ حائل ہو جاتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتوں کو مد نظر رکھکر صیغہ تالیف و اشاعت نے انتظام کیا ہے۔ کہ مختلف مضامین پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور رسالے تیار رکھے جائیں جنہیں احمدی احباب سفر و حضر میں اپنے پاس رکھیں۔ اور گاڑی میں یا کسی اور مجمع یا مجلس میں جن لوگوں کو تعلیم یافتہ اور حق پسند خیال کریں ان میں تقسیم کریں۔ یا اگر موقع ہو۔ تو خود سب کو پڑھکر سنا دیا جاوے۔ امید ہے بہت مفید ثابت ہونگے۔ احباب کو چاہئے کہ ان کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت قادیان سے خط و کتابت کریں اور جو صاحب خود قادیان تشریف لائیں۔ وہ جناب ناظر صاحب تالیف سے ملکر ان کو حاصل کریں۔ ایسا ہی سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو بھی چاہئے کہ وہ اس انتظام کے ماتحت تبلیغی ٹریکٹ کی تجویز کو اپنے طور پر بھی جاری کریں۔ ان کو نمونہ کے طور پر دفتر تالیف سے ٹریکٹ بھیجے جائینگے۔ اس نمونہ کے دو مختلف ٹریکٹ چار ہزار کی تعداد میں تیار ہو چکے ہیں۔ اور ایک تیسرا ٹریکٹ تیار ہو رہا ہے۔ اس طریق سے سفری اور خموش تبلیغ جاری رہیگی۔ صرف احباب کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

حیات الدنیا

(نمبر ۳)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

میں اپنے مضمون میں انسان کی فردانہ زندگی کو یعنی اُس زندگی کو جس کا مقصد اپنی فردیت یا ذات کو قائم رکھنا ہے۔ خواہ وہ فردیت اس کے اپنے وجود میں یا اپنی اولاد کے خط و خال و صورت و شکل اور افکار و جذبات و اخلاق میں ظاہر ہو۔ حیات دنیا کے نام سے موسوم کروں گا۔ کیونکہ جن خواہشات کو میں نے حیات فردیہ کے نام سے پکارا ہے۔ قرآن مجید انکو متاع حیات دنیا ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ط ذالک متاع الحیوۃ الدنیا۔ یعنی انسانوں کے لئے عورتوں بچوں اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی اور نشان شدہ گھوڑے اور چارپائے اور کھیتی کی شہوتوں کی محبت خوبصورت کی گئی ہے۔ حیات دنیا کا متاع ہے۔ یعنی وہ زندگی جو کہ ادنیٰ ہے۔ اس کے قائم رکھنے کے لئے یہ چیزیں اسباب ہیں۔ اور یہ ادنیٰ زندگی کیا بلحاظ اپنے دائرہ تاثیر اور کمیت کے اور کیا بلحاظ زمانے کے نہایت ہی محدود اور ادنیٰ ہے۔ اور یہ فرد البشر کی اپنی ذاتی زندگی ہے۔ جو ہر پہلو سے ادنیٰ ہے۔ جیسا کہ میں ابھی بیان کر آیا ہوں۔

اسی حیات دنیا کے متعلق قرآن مجید ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا۔ (سورہ کہف)
یعنی مال اور بیٹے حیات دنیا کی زینت ہیں۔ مال اسلئے کہ وہ انسان کی فردانہ زندگی کو جب تک وہ خود ہے۔ احسن طور پر قائم رکھ سکتا ہے۔ اور بیٹے اس لئے کہ وہ اس کی حیات فردی کو دوسری صورتوں اور شکلوں میں منتقل کر کے زمانہ مستقبل میں بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ فردی زندگی جس کا دار و مدار مال و بنون پر ہے حیات دنیا ہے۔ اور حیات دنیا کی ساری رونق اور زینت یہی دو چیزیں ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ سے وہ قائم رہ سکتی ہے۔ اور انہیں کے ذریعہ سے وہ سنور سکتی ہے۔ مگر ان دونوں کو بقا نہیں۔ بلکہ یہ زائل ہونے والی چیزیں ہیں۔ اور رب العباد کے نزدیک انکی کوئی اہمیت نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ ایک اور زندگی کے لئے منبع ہو سکتی ہے۔ لیکن اس حیات دنیا سے بڑھکر ایک اور بہتر شے ہے۔ جسمیں وہ تمامیتیں ہیں وہ باقی رہنے والی ہے۔ اور عمل صالح ہے۔ یعنی اپنی ذاتی صلاحیت سے اس لائق ہے۔ کہ انسان اسکو اختیار کرے۔ وہ کیا باعتبار اس کے کہ اس کا ثواب یعنی اچھا نتیجہ خود انسان کی اپنی ہی ذات کی طرف لوٹتا ہے اور کیا باعتبار اسکے کہ اس کی تاثیرات کا دائرہ نہ صرف موجودہ زمانہ تک محدود رہتا ہے۔ بلکہ دور دراز زمانے تک آمال یعنی امیدوں کی صورت میں ممتد چلا جاتا ہے۔ بہتر ہے۔ والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا۔ عربی علم بیان یا بلاغت کی رو سے یہ جملہ قاعدہ کلیہ کے طور پر ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ تمام کی تمام وہ باتیں جو باقی رہنے والی ہیں اور اپنی صلاحیت کی وجہ سے اس لائق ہیں کہ انسان انکو اختیار کرے۔ تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں۔ اسلئے کہ ان کے نتیجے اچھے ہیں۔ اور اس لئے کہ وہ ہمیشہ ہمیش روز افزوں ترقی کی ڈھارس باندھ کر رکھتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ متاع حیات دنیا کے مقابل میں وہ کیا چیز ہے۔ کہ جو اپنی ذات میں ثابت حقیقت رکھتی ہے۔ جو باقی ہے یعنی بقائے حیات صالح ہے۔ ثواب اور امل کے لحاظ سے بہتر ہے۔ وہ وہ اخلاق اور اعمال صالح ہیں۔ جو حیات اجتماعیہ کو پیدا کر کے اس کو احسن صورت پر قائم رکھتے ہیں۔ اگر ہم یہاں حیات الدنیا سے مراد انسان کی حیات فردیہ لیں۔ جس کا متاع مال و بنون ہیں۔ تو اس حیات فردیہ کے مقابل میں جو زندگی کہ انسان کیلئے بہتر زندگی ہے وہ زندگی ہے جس کو حیات اجتماعیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں ابھی واضح کر چکا ہوں۔ حیات فردیہ حیات اجتماعیہ میں آکر باقی رہنے والی شے ہو جاتی ہے اور صلاحیت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اسلئے مذکورہ بالا آیت کے یہ معنے ہونگے۔ کہ مال اور بیٹے حیات دنیا کی زینت انکی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ جب وہ الباقیات الصالحات الموصوفۃ کلیہ کے ماتحت آجائیں۔ اور وہ اس کے ماتحت تب ہی آسکتے ہیں۔ جب وہ دونوں نہ صرف حیات فردیہ کو قائم رکھیں۔ بلکہ حیات اجتماعیہ میں اس طرح تصرف کریں۔ کہ ان کا وجود اجتماعی روابط کے قائم کرنے اور دنیا کی اجتماعی حرکت کو ایک وسیع پیمانے پر پھیلنے اور بڑھنے میں ممد و معاون ہوں۔ ان معنوں کی تائید مذکورہ بالا آیت سے پہلی آیت کرتی ہے۔ جو یہ ہے۔ واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح و کان اللہ علی کل شیء مقتدرا (سورۃ الکہف)
یعنی ان کو حیات الدنیا کی مثال دو اور کہو کہ وہ پانی کی طرح ہے۔ جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ زمین کے اندر کی پوشیدہ زندگیاں نمودار ہوں۔ اور اس کی روئیدگیاں بڑھیں اور پھولیں اور پھلیں اور پھیلیں۔ لیکن بجائے اس کے نبات الارض (زمین کی روئیدگیاں) حیات الدنیا کے پانی سے بقا اور نمو اور پھیلاؤ کی صلاحیت پیدا کریں۔ وہ اس کے ذریعہ سے (اختلط بہ) بگڑ گئی ہیں۔ اور ایسی بوسیدہ بھوسے کی طرح ہو گئی ہیں۔ جس کو ہوائیں ادھر ادھر اڑائے اڑائے پھرتی ہیں۔ وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا۔ اللہ تعالیٰ تو ہر ایک شے پر اندازہ رکھتا ہے۔ یعنی جب کسی قوم کی حیات الدنیا کی یہ حالت ہو جائے کہ وہ بجائے اس کے کہ زندگی کا باعث ہو۔ فساد کا باعث ہو جائے۔ تب خدا تعالیٰ اس قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

اس آیت کے بعد فرمایا۔ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصالحات عند ربک ثوابا وخیر املا

یعنی مال و بنون حیات الدنیا کی زینت ہیں۔ اور باقیات صالحات کی خاصیت رکھنے والے امور تیرے رب کے نزدیک باعتبار اپنے ثواب اور امید کے بہر حالت بہتر ہوا کرتے ہیں۔

اب ان تین مندرجہ بالا آیتوں میں حیات الدنیا کا تین مختلف پہلوؤں سے ذکر آیا ہے۔ ایک [illegible] ایک یہ کہ حیات الدنیا کا متاع ان کے نفس میں [illegible] شہوات ہیں۔ جو انسان کو اپنے وجود کے بقا [illegible] کھانے پینے [illegible] ان زندگی [illegible] کرنے کے لئے تحریک کرتے ہیں۔ مال اس کے اپنے وجود کو [illegible] صورت میں اور بنون یعنی بیٹے انسانی [illegible] کو آئندہ [illegible] رکھنے میں [illegible] مناسب [illegible] شہوات انسان میں پیدا کی گئی ہیں۔ دوسرے حیات الدنیا کے متعلق یہ فرمایا کہ وہ اس آب باران کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ کسی دوسری چیز کو زندہ رکھے۔ لیکن انسان [illegible] بجائے اس کے کہ [illegible] زندگی حاصل کرے۔ اس سے اپنا [illegible] تیسرا یہ کہ مال و بنون حیات دنیا کی [illegible] اسی صورت میں کہ جب یہ [illegible] صالحات کی صفت اختیار کریں۔

قرآن مجید کی ان آیات [illegible] پر نظر ڈالتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ قومی زندگی یا فردیت یا ذاتیت یا نفسانیت کے الفاظ کو چھوڑ کر حیات الدنیا کے لفظ کو ہی اس کے معنوں میں استعمال کروں۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ معنوں کے لحاظ سے ایک جامع کلمہ ہے۔ اور اس جگہ میں یہ کہہ دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے حیات دنیا کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کی کما حقہ تعریف کی ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح اس نے اسے حقارت سے نہیں دیکھا۔ اسے نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اس کو ایک عظیم الشان اہمیت دی ہے۔ اسے آب حیات ٹھیرایا ہے۔ جو ایک عظیم الشان زندگی کی آبپاشی کرتا ہے۔ ہاں بعض جگہ قرآن مجید نے اس کی مذمت بھی کی ہے۔ اور وہ صرف اسی وقت جب انسان اسے اپنا مقصد اعلیٰ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم رکھنے میں ہوا و ہوس کے تابع ہوتا ہوا حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا (سورہ کہف ۵)

اس آیت کے ترجمہ شدہ حصے کا ماحصل یہ ہے کہ ایسا نہ ہو۔ کہ حیات دنیا کی زینت ہی تمہاری ساری مراد ہو جائے۔ اور تم دنیا کی محبت میں پھنس کر اس جماعت سے غافل ہو جاؤ۔ جو اپنے رب کی محبت و رضا کے جویاں ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے پیچھے لگ جاؤ جن کے دل ذکر الہی سے غافل ہیں۔ اور اپنی ہوا و ہوس کے تابع ہیں۔ اور ان کے تمام کام حد اعتدال سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قرآن مجید نے حیات دنیا کو اسی حالت میں مذموم ٹھیرایا ہے۔ کہ جب انسان اسے مقصد اعلیٰ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم رکھنے میں حد اعتدال سے گذر کر افراط و تفریط میں پڑ جاتا ہے۔ اور مقصود اصلی کو بھول جاتا ہے۔ میں ابھی بتا چکا ہوں کہ جونہی کہ حیات فردیہ انسان کا مقصد وحید بن جاتا ہے۔ اور وہ اس زندگی کی خواہشات کے پورا کرنے میں سراسر مستغرق ہو جاتا ہے۔ تو حیات اجتماعیہ بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ جماعت [illegible] کے حقوق اور تعلقات خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اخلاق جو کہ اجتماع کے شیرازے کو مضبوط رکھنے کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ اول تو ظاہر ہی نہیں ہوتے۔ اور اگر ہوں بھی تو بجائے اس کے کہ مفید صورت اختیار کریں۔ مضر اور خطرناک ہوتے ہیں۔

کیونکہ جب انسان کی نظر اپنی ذات فردانہ کی پرورش اور بود و باش میں ہی منحصر ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ اجتماعی ضروریات کو نظر انداز کر دے۔ اور اس کے پیش نظر صرف ایک لنڈورا فردیت ہی فردیت رہ جائے اور اس کے ساتھ وہ اخلاق جو انسان کی اجتماعی تعلقات کے ماتحت صادر ہوتے تھے۔ بالکل صادر نہیں ہوتے اور آپ جانتے ہیں کہ اخلاق نظام اجتماعی کے لئے بطور قوائے ضروریہ کے ہوتے ہیں۔ اور ان کے معدوم ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ اجتماع کا سارا تار و پود بکھر جائے۔ نہیں حیات فردیہ کو مقدم کرنے میں اخلاق صرف مفقود ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ بگڑ جاتے ہیں۔ اور اخلاق کا بگاڑ اجتماع کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اسے ایک بیمار کی طرح قسما قسم کے امراض کا نشانہ بنا دیتا ہے۔

احمدی خواتین کی توجہ کے قابل

ذیل کا مختصر سا خط ہمیں ایک احمدی خاتون کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اگرچہ اس کا جواب کچھ مشکل نہیں لیکن ہم چاہتے ہیں۔ احمدی خواتین ہی اس پر روشنی ڈالیں۔ اور بتائیں کہ اپنے دائرہ کے اندر خدمات دین بجا لانے میں خدمات انجام دینے کی کیا وجوہات ہیں۔ اور کیا کیا مشکلات ان کے راستہ میں حائل ہیں۔ اگر خواتین نے اس طرف توجہ کی تو امید ہے کہ کسی مفید نتیجہ پر پہنچ سکیں گی۔ (ایڈیٹر)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے معزز اخبار الفضل ۳ جون [illegible] میں جو ایک نوٹ فلسطین میں یہودی عورتوں کی سرگرمیاں کے عنوان پر شائع ہوا ہے میری نظر سے گزرا۔ میں نے جتنی بار اسکو پڑھا لرز گئی۔ اس سبب سے نہیں کہ پاک زمین پر مغضوب قوم کی عورتیں اپنے قومی قبضہ کی جدوجہد میں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ہم جو منعم علیہم میں شامل ہیں۔ بالکل کانوں میں روئی ڈالے [illegible] دنیا و مافیہا سے غافل ہیں۔ کیا جناب اس بات کے سمجھنے کے لئے میری راہ نمائی کرنی مناسب خیال فرمائینگے۔

عاجزہ بنت سید پیر حاجی [illegible] گرلز سکول ہوشیارپور

قصیدہ

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(از جناب محمد احمد صاحب بی اے لاہور)

لے کے آئے امام کی تاثیر
اے مسیحا کے خواب کی تعبیر

حسن و احسان میں تو ہے کس کی نظیر
[illegible] کس کی ہے ہو بہو تصویر

حق نے بھیجے خلیل و اسمٰعیل
کعبۂ دل کی تا کریں تعمیر

دل کہ تھا آزری صنم خانہ
ہو بلند اس میں نعرۂ تکبیر

حال میں منعکس ہوا ماضی
نورِ اسلام تا ہو عالمگیر

ہو گئے مبعوث احمدِ لولاک
کنزِ مخفی ہوا ظہور پذیر

تھا ثریا پہ جا بسا ایماں
پھر دلوں میں اسے کیا جاگیر

اولین آخریں ہوئے ملحق
ہوئی تقدیر ہمرہِ تاخیر

لطفِ حق سے یہاں ہیں حضرت عیسیٰؑ
رونق افروزِ وادیٔ کشمیر

پر ابھی آسماں کو تکتے ہیں
جو زمیں پر بکھر سکے ہیں فقیر

تا کجا طولِ رشتۂ امید
ہو فنا کے لئے ہے چرخِ پیر

ہے نبوت خدا کی اک تقدیر
اور خلافت ہے ایزدی تدبیر

مسندِ احمدؐ اور خلیفہ محمود
زیبِ سر تاج ہے ایک اکسیر

سر پہ نصرت [illegible] دل میں [illegible]
[illegible]

تیرے قبضے میں ایک تیغِ دو دم
حسنِ تقریر و خوبیٔ تحریر

پڑھنے والے دیکھتے بھالتے ہیں
کوئی لائے کہاں سے یہ تاثیر

لکھنے والے بھی جانتے ہیں
اپنی نظروں میں پر سبھی ہیں حقیر

بہہ گیا دل پگھل کے آنکھوں سے
حبذا سوز و گرمیٔ تقریر

رہ گیا دہل کے دشمنِ بد
مرحبا زورِ شوخیٔ تحریر

تیرا ہر لفظ ہو گیا گویا
آیتِ تزکیہ کی ایک تفسیر

قلب خالص ہو تیرے پرتو سے
تیری صحبت ہے روکشِ اکسیر

شہسوارِ مجالِ علم و عمل
ملکِ دل تو نے کر لیا تسخیر

عہد تیرا ہے عہدِ فضلِ عمرؓ
دینِ اسلام کی ہوئی تشہیر

یورپ امریکہ اور افریقہ
حق کا پیغام لے گئے ہیں سفیر

پہنچی دنیا میں فارسیؔ کی تبلیغ
جاری ہر سو ہوا جہادِ کبیر

پھیلا اسلام ہے بزورِ تیغ
تو شور برپا کیا کئے جو شریر

نصرتِ حق بھی جوش میں آئی
مل رہی جرم کی انہیں تعزیر

تیرے دم میں ہے عیسوی اعجاز
اور قلم میں ہے برشِ شمشیر

زورِ بازوئے قدرتِ حق نے
[illegible]

مدح سے تیری ذات مستغنی
اس پہ ہے عرضِ حال کی تدبیر

غرقِ خجلت ہوں اپنی غفلت پر
منہ گریباں میں گو کبھی ڈالا

شرمساری ہوئی گریباں گیر
چشمِ گریاں و سینۂ بریاں

آہِ سوزاں و نالۂ شب گیر
[illegible] کائنات مری

میں سراپا ہوں درد کی تصویر
ہے دعا تیری اپنی جان کی سپر

اس کے آگے چلے نہ تیغ نہ تیر
نہ عمل ہے نہ علم ہے مجھ میں

مجھ پہ روشن ہے خود مری تقصیر
حق میں عاصی کے کر دعائے خیر

ہے دعا تیری کیمیا تاثیر
خاکِ افتادہ بنے پاک و بلند

یعنی ذرہ ہو رشکِ مہرِ منیر
نفسِ امّارہ مطمئنہ ہو

فیلِ بدخو ہو بستۂ زنجیر
مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ

مجھ کو یکساں ہو سب قلیل و کثیر
رنجِ امروز نے غمِ فردا

فکرِ ایام ہو نہ دامنگیر
دل بہائے تو جاں فدا کرے تو

تجھ پہ قربان سب صغیر و کبیر
قلبِ مضطر نہیں جو پہلو میں

ہوگا [illegible] تیرے نخچیر

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

یہ سکول اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے قدموں پر آپ کھڑا ہونا چاہتا ہے [illegible]

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار

الفضل کے کالموں میں متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے کہ اسوقت مسلمان کیسی بے چینی اور بے قراری کے ساتھ حضرت امام مہدی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اپنی حالت زار کو کس طرح ان کا محتاج بیان کرتے ہیں اس کے متعلق میں السید غفور شاہ صاحب السابق الوارثی کی کتاب "خون حرمین" سے ایک حوالہ ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اسلام کی تباہی اور بربادی کا حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدارا ایسی نازک اور بے بسی کی حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان علیہ السلام کو جلدی بھیجئے۔ تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان و ایقان میں پھر بالیدگی روح پیدا ہو۔ اور ضلالت کا قلع قمع ہو۔ یا رسول اللہ! اب علل و اسباب کا ظاہری سہارا جاتا رہا۔ قویٰ بیکار ہو گئے۔ ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخواران تثلیث نے انکو قعر ذلت میں اس طرح دھکیل دیا۔ کہ اب پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ! یہ بتائیے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائیگی۔ اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور میں اپنی فریاد پہنچائیگی۔ اب دل کے زخم کی ٹیس اور سوزش ناقابل اظہار ہے" (صفحہ ۲۶ ایڈیشن دوم)

یہ التجا شاہ صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کی ہے۔ مگر میں ان کو اور ان کے تمام ہم خیالوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ آرزو کبھی پوری نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ "امام موعود" خدا تعالیٰ کے فرمانوں اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامتوں کے مطابق اپنے وقت پر آگیا اور اپنی قوت قدسیہ سے ایک ایسی جماعت مؤمنین کی تیار کر گیا جس کا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے وعدوں پر ایسا پختہ ہے کہ بڑی سے بڑی مصیبت اور ابتلا بھی اس کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ بلکہ وہ آگے ہی آگے بڑھتی ہے۔ اور ضلالت کا قلع قمع نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ماریشس وغیرہ دور دراز ممالک میں خدا کے فضل سے کر رہی ہے اسوقت جبکہ "علل و اسباب کا ظاہری سہارا جاتا رہا تھا" اس امام آخر الزمان کی تیار کی ہوئی جماعت خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے اٹھی اور دنیا کو دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور اسکی نصرت ہر میدان میں اس کی دستگیر ہے۔ انہوں نے دنیا کو بتا دیا کہ "خونخواران تثلیث" جنہوں نے "مسلمانوں کو" قعر ذلت میں اس طرح دھکیل دیا تھا کہ انہیں پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اس امام کی تیار کردہ جماعت کے آگے انکی کوئی حقیقت نہیں۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ "شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا" قادیان اور صرف قادیان کی مقدس زمین میں پائیگی۔ جہاں کہ خدا کا مسیح اور امام موعود کا مقدس جانشین خدا تعالیٰ اور حضرت نبی کریم کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق گم گشتگان راہ ہدایت کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں کو اسلام کے صاف اور شیریں چشمہ سے سیراب کر رہا ہے۔ پس اگر آپ اپنے دل میں اسلام کی ترقی کیلئے حقیقی اور سچی تڑپ رکھتے ہیں تو اس مطہر اور مقدس انسان کی غلامی میں داخل ہو کر اس جماعت میں شامل ہو کر جو کہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ کے ماتحت قائم ہوئی ہے۔ خدمت اسلام کیجئے تاکہ آپکو آپکی کوششوں اور محنتوں کا پھل خاطر خواہ ملے۔ اور آپ اپنی آنکھ سے باغ اسلام کو پھولتا پھلتا دیکھیں۔ ورنہ یونہی آہ و فغان کرنے اور واویلا مچانے سے نہ تو آپکے خیالی "امام موعود" آئینگے اور نہ اسلام ترو تازہ ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار الطاف حسین احمدی
گورنمنٹ لیدر ورکنگ سکول میرٹھ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہوگا (الفضل ایڈیٹر)

پانچسو روپیہ ماہوار ۱۲

اگر آپ پانچسو روپیہ ماہوار کمانا چاہیں۔ تو یورپ امریکہ۔ جاپان کی قیمتی دستکاریاں خود سیکھئے اور اپنے اہل و عیال کو سکھا کر فارغ البالی سے زندگی بسر کیجئے۔ مفصل حال کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر دستکاری جنتری سال حال طلب فرمائیے جسمیں ۵۸ پیشگوئیاں بھی درج ہیں۔

منیجر رسالہ دستکاری بارہ دری شیر افگن خان دہلی

اطلاع ۱۲

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے صرف مشین سیویاں ایجاد کردہ ایم فضل کریم عبد الحکیم قادیان پنجاب تیار ہوتی ہے۔ جس کو بوجہ نہایت کارآمد ہونے کے پبلک نے نہایت پسند کیا ہے اس کی مقبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہو چکی۔ اب ہم نے حال میں مشین آہنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ لگایا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگا کر کام لے سکتے ہیں قیمت بھی صرف چھ روپے ہے۔

المطلع۔ منیجر کارخانہ مشین سیویاں۔ قادیان پنجاب۔

مباحثہ لکھروہ

مابین جناب سید محمد اسحق صاحب مولوی فاضل
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

یہ مباحثہ مسئلہ ختم نبوت و صداقت مسیح موعودؑ پر تحریری کئی دن میں ختم ہوا۔ ہمنے اسے اگست کے تشحیذ میں بتمام و کمال چھاپ دیا ہے جس سے اس رسالہ کا معمول سے دگنا ضخیم ہو گیا ہے۔

اس رسالہ کی قیمت ۸ر ہے

مگر جو اصحاب تشحیذ کے خریدار بنجائینگے۔ انکو یہ رسالہ صرف تین آنے میں پہنچے گا ۱۱

(منیجر تشحیذ قادیان)

ایک ضروری اعلان

قادیان میں کسی زمین لینے والے توجہ فرماویں

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل وہ احباب ۔ جو قادیان میں کوئی زمین لینا چاہتے ہیں۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ چونکہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی آبادی بہت ترقی کر رہی ہے۔ اس لئے اس بات کی سخت ضرورت پیش آرہی ہے کہ نئی آبادی کے متعلق ایک سکیم بنادی جائے۔ جو نئی آبادی کا نقشہ ۔ [illegible] ۔ گلیوں کی تقسیم ۔ بازاروں اور سڑکوں کا تعین ۔ مساجد اور کنوؤں کی جگہ کا تقرر [illegible] پانی کے [illegible] کا فیصلہ کرے ۔ اور اپنی زیر نگرانی نئی آبادی کو چلاوے۔ چنانچہ یہ کام سررشتہ دار صاحب کی معرفت ہو رہا ہے۔ لیکن کام چونکہ بہت بڑھ گیا ہے [illegible] کا بنایا جانا [illegible] ہے ۔ اور [illegible] صاحب بھی ہونگے ۔ اسلئے ضروری ہے کہ [illegible] ان امور کا فیصلہ ہو جائے ۔ [illegible] کا کام [illegible] زمین پر کا نقشہ تجویز [illegible] اب بہت جلد زمین خریدنے کی [illegible] ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بہت جلد اپنی درخواستیں [illegible] قیمت ارسال فرماویں ۔ [illegible] قیمت کے [illegible] جانے کے بعد [illegible] زمین [illegible] یا دوکانوں کی [illegible] درخواست پر زمین [illegible] قیمت ساتھ [illegible] محلہ دار الفضل [illegible] روپیہ فی مرلہ [illegible] ہے ۔ اور اگر کسی صاحب نے سالم [illegible] قیمت لینا ہو اور اپنی مرضی کے مطابق راستے چھوڑنے ہوں تو [illegible] روپیہ فی مرلہ [illegible] ہوگی ۔ محلہ دار الرحمت میں [illegible] کے پاس یعنی قادیان کی آبادی کے بالکل قریب حسب ذیل قیمت فی مرلہ ۳۰ ، ۴۰ ، ۳۵ و ۲۵ روپیہ ۔

دوم وہ احباب ۔ جو زمین لینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے پوری قیمت ادا نہیں کی ۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جیسا کہ [illegible] اعلان ہو چکا ہے ۔ [illegible] ہو چکی ہے ۔ جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے [illegible] روکا نہیں جاسکتا ۔ [illegible] ہے ۔ پس اگر وہ زمین لینا چاہتے ہیں تو وہ اپنی اپنی بقیہ قیمت ادا فرما دیں ورنہ مطلع رہیں کہ آج کی تاریخ [illegible] ۱۹۳۷ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہیگا ۔ اور زمین دوسروں کو [illegible] دیدی جائیگی ۔ [illegible]

سوم وہ احباب ۔ جو زمین لے چکے ہیں ۔ اور قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں ۔ لیکن [illegible] انہوں نے [illegible] مکان نہیں بنایا [illegible] مکان نہ بنانے کی وجہ سے [illegible] نقصان [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] مکان [illegible] ہے [illegible] کا انتظام بھی مشکل ہو جاتا ہے ۔ [illegible] ہے تو [illegible] زمین [illegible] ہے ۔ [illegible] احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ [illegible] خالی زمینوں پر جلد مکانات تعمیر کرالیں [illegible] اور [illegible] کم از کم [illegible] فوراً کروا دیا جائے ۔ [illegible] اور اس کے بعد جلد مکان بنوا لیا جائے ۔ [illegible] اس کے متعلق کوئی کارروائی [illegible] ہوگی ۔ [illegible] ہے ۔ اور آئندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرمالیں کہ صرف ان احباب کو زمین دی جائیگی ۔ جنہوں نے جلد مکان تعمیر کرانا ہو ۔

خاکسار ۔ مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

کوہ ایورسٹ کی مہم:- شملہ ۱۹ر جولائی۔ کوہ ایورسٹ کی مہم کے اراکین ۱۹ر جولائی کو منٹگمری میں پہنچے مسٹر حمید الدین علیل ہو گئے۔ کوہ ایورسٹ کا شمالی مغربی حصے کو پہاڑی لوگ دریافت کر رہے ہیں۔ اور مہم کے بقیہ اراکین مغربی سمت میں سیاحت کر رہے ہیں۔

مجوزہ وفد عراق کی نسبت گورنمنٹ کا جواب چیف سکرٹری صوبجات متحدہ نے جنرل سکرٹری انجمن خدام عتبات عالیات لکھنؤ کو مجوزہ وفد عراق کی نسبت جواب دیا ہے کہ چونکہ یہ وفد ایسے اشخاص پر مشتمل ہے جو ممالک متحدہ کے باشندے نہیں۔ اسلئے اسکی روانگی کے متعلق گورنمنٹ ہند سے بالواسطہ درخواست کرنی چاہئے۔

امروہہ کا ریلوے حادثہ:- امروہہ کے حادثہ ریل میں جو لاشیں دستیاب ہوئی ہیں ان کی تعداد چالیس بتائی گئی ہے۔ انجنیروں نے دریا میں سے ایک نہر کاٹ دی ہے اب ریلوے انجن کے ڈبے دیکھے جا سکتے ہیں لیکن انجن کا کوئی نشان نہیں معلوم ہوتا۔ چونکہ وہ ستر ٹن کا تھا اسلئے بہت گہرائی میں چلا گیا ہے۔

تشدد آمیز قوانین کی کمیٹی:- شملہ ۲۱ر جولائی:- تشدد آمیز قوانین کی کمیٹی نے زیر صدارت ڈاکٹر سپرو کارروائی شروع کر دی ہے۔ سرجان مینارڈ گواہی دے چکے ہیں۔ کمیٹی میں تین سرکاری اور سات غیر سرکاری ممبران ہیں۔ یہ کمیٹی تیرہ تشدد آمیز قوانین کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ شہادت کیلئے بعض قوم پرستوں اور مقتدر افسران کو بھی بلایا گیا ہے۔

اسلامک نیوز کا ہند میں داخلہ بند:- شملہ ۲۲ر جولائی حکومت ہند نے بحری چنگی کے قانون کی رو سے اسلامک نیوز کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیا ہے۔

قانون امتناع مجالس باغیانہ ہٹا دیا گیا گورنمنٹ پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۵ جولائی سے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، امرتسر میں قانون امتناع مجالس باغیانہ منسوخ کر دیا گیا۔ ۲۰ر جولائی کو یہ قانون جالندھر میں منسوخ کیا گیا۔ حکومت پنجاب نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ رعایا کے معاملہ فہمی کے باعث آئندہ اس قانون کے اجرا کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔

جھبیری کے متعلق سرکاری اطلاع:- ریاست دھولپور کے پولیٹیکل ممبر کا اعلان مظہر ہے کہ راجستان، اخبار راجپوت سبھا وغیرہ کی شائع کردہ اکثر خبریں بیحد مبالغہ اور خلاف واقعہ اور جھوٹی ہیں۔ دراصل ریاست نے ان لوگوں کی سزادہی کیلئے کارروائی کی ہے جنہوں نے سالہا سال سے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ ریاست نے نہ انگریزی فوج بلائی نہ ہوائی جہاز۔ ریاست کی فوج میں ہیضہ پھوٹنے کی خبر بھی غلط ہے۔

ولیعہد ایران کلکتہ میں:- کلکتہ ۲۴ر جولائی ہز رائل ہائینس ولیعہد ایران گذشتہ جمعہ کو کلکتہ میں داخل ہوئے آپکا قیام گرانڈ ہوٹل میں ہے۔

چھاؤنیوں کے باشندوں کا وفد:- ۲۰ر جولائی کو شملہ میں کنٹونمنٹ کی آبادی کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف افواج ہند کی خدمت میں باریاب ہوا اور اپنی شکایات و معروضات پیش کیں۔ وفد کو ہز ایکسیلنسی سے جواب اطمینان نہیں ہوا ہے۔ اب اسکا قانونی چارہ جوئی کرنے کا ارادہ ہے۔

شہزادہ ولیعہد کے چیف سکرٹری:- شملہ ۲۰ر جولائی اگست کے پہلے ہفتہ میں مسٹر مانٹگمری جو شہزادہ کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ لندن روانہ ہو جائینگے تاکہ وہاں پہنچ کر شہزادہ موصوف کی تشریف آوری کا انتظام کریں۔

ریلوے کلرک اور چپراسی کا قتل بمبئی ۲۰ر جولائی ایک کلرک چپراسی کے ساتھ نقدی کا صندوق لے کر بمبئی سے بڑودہ کے روز روانہ ہوا آدھی رات تک وہ دونوں ریل گاڑی کے کمرے میں زندہ موجود تھے مگر صبح کو جب گاڑی بھروچ اسٹیشن پر پہنچی تو دونوں مردہ پائے گئے۔

بمبئی میں لازمی ابتدائی تعلیم:- بمبئی ۲۱ر جولائی تین سال ہوئے کہ بمبئی کی مجلس وضع قوانین نے لازمی تعلیم کا قانون پاس کیا تھا جس میں میونسپلٹیوں کو اپنے حلقہ میں لازمی تعلیم دینے کا اختیار دیا تھا۔ اور نصف خرچ کا ذمہ گورنمنٹ نے لیا تھا لیکن بجز چند میونسپلٹیوں کے باقی نے ادھر توجہ نہیں کی اسلئے گورنمنٹ نے لازمی ابتدائی تعلیم کا قانون بنانے سے پہلے ایک کمیٹی تحقیقات مقرر کی ہے جو معلوم کریگی کہ شہری لوگ کہاں تک آمادہ ہیں۔

سرحد پر زبردست لڑائی:- شملہ:- ۱۲ر جولائی کو چگملائی سے مغرب کی طرف حیدری کچ کو جانیوالا ایک دستہ [illegible] میں روک لیا گیا۔ غنیم عبدلائی اور جلال خیل کے ایک [illegible] آدمی تھے۔ جو راہ کے دونوں جانب تھے۔ اسلئے دونوں جانب سے بم کی بارش اور درہ کے اندر [illegible] سے گولہ باری ہونے لگی پہاڑ پر سے ہمارے نو آدمی ہلاک ہوئے۔ کمانڈنگ افسر اور [illegible] کا جواب دیتے ہوئے مارے گئے۔ سڑکوں کے سبب [illegible] دشمنوں کو ان کی کمینگاہ سے باہر نکالنے میں ناکام رہی اور توپخانہ کے لئے کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں سے [illegible] گولہ باری ہو سکے۔ اسلئے ہماری فوج کو چگملائی واپس آنیکا حکم دیا گیا۔ غنیم ہماری کوئی رائفل نہ لے سکا۔ ہماری طرف سے برطانوی افسر ایک ڈاکٹر اور ۲۳ ہندوستانی سپاہی مقتول اور ایک برطانوی افسر اور ایک برطانوی سپاہی اور ۲۴ ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے۔

ایک سکھ کے مکان پر قبضہ:- امرتسر کی خبر ہے کہ اکالیوں نے ایک سکھ کے مکان پر اس بنا پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس مکان میں چھٹے گورو کی شادی ہوئی تھی۔ نوبت عدالت تک پہنچ گئی ہے۔

سید حبیب ایڈیٹر سیاست کی گرفتاری:- مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۲۱ء کو ڈیڑھ بجے سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لئے گئے۔

گولی چل گئی:- کراچی ۲۴ر جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمقام مٹیاری جو حیدرآباد سندھ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک بلوہ ہوا وجہ یہ کہی جاتی ہے کہ حامیان خلافت کی ایک مجمع کی [illegible] ۔ پولیس نے گولیاں چلانی شروع کر دیں جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

ممالک غیر کی خبریں

ڈی ویلرا اور وزیر اعظم کی بے نتیجہ ملاقات لنڈن ۲۱ جولائی۔ مسٹر لائڈ جارج اور ڈی ویلرا کے درمیان گفتگو بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

مسٹر لائڈ جارج کا عزم مصمم مسٹر لائڈ جارج نے جو سکیم [illegible] اس میں [illegible] کا فیصلہ کیا ہے۔

بے تار کی برقی لنڈن ۲۰ جولائی۔ مارکونی کی بے تار کی تار برقی کی کمپنی اعلان کرتی ہے کہ لاسلکی پیغامات کو حاصل کرنے کے جدید طریقے کے سلسلہ میں اہم ترین آزمائشیں کامیاب ہوئی ہیں۔ لاسلکی پیغامات باوجود موسم کی خرابی کے متواتر اور زیادہ تیز رفتار کے ساتھ بھیجے جاسکتے ہیں۔

شہزادہ ویلز جاپان جائینگے لنڈن ۱۹ جولائی۔ حکومت جاپان نے سیاحت ہندوستان کے بعد جاپان آنے کے لئے پرنس آف ویلز کو باقاعدہ طور پر مدعو کیا ہے۔ منظور ہے۔ مارچ یا اپریل ۱۹۲۲ء میں جاپان جائینگے۔

لائڈ جارج اور ڈی ویلرا میں دوبارہ گفتگو لنڈن ۲۱ جولائی۔ مسٹر ڈی ویلرا مسٹر لائڈ جارج سے آج گفتگو شروع کرنے والے ہیں۔ کل چار گھنٹہ تک وزارت کا جلسہ ہوا۔ جس میں تجاویز مرتب کی گئیں۔ جو مسٹر ڈی ویلرا کے پیش کی جائینگی۔

امریکہ میں عظیم الشان آتشزدگی لنڈن (نیویارک) ۲۰ جولائی۔ [illegible] کمپنی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے چالیس لاکھ کا نقصان ہوا۔

کوتاہیہ کا تخلیہ ایتھنز ۲۰ جولائی۔ [illegible] کے متعلق ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ترکی چوکیوں پر مسلسل پیہم کئے جانے والے حملوں کے باعث غلبہ حاصل کیا گیا۔ اور اس طرح کوتاہیہ جس کی حفاظت کیلئے ایک سو ساٹھ توپیں بطور [illegible] تھیں [illegible] کے بعد [illegible] خالی کرایا گیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تیس ہزار ترک بھاگ گئے۔

البانیا کے قبائل کا لیڈر پیرس میں پیرس ۱۹ جولائی۔ جنرل [illegible] جو البانیا کے باغی [illegible] باشندوں کا لیڈر ہے۔ پیرس پہنچ گیا ہے۔ وہاں اُس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر اتحادی البانیا کا سوال حل کرنے کے لئے اپنا فیصلہ استقلال کے ساتھ عائد کریں تو جرمن بلا عذر اُن کے سر تسلیم خم کردینگے۔

روس کی سرحدی ریاستوں کا اتحاد لنڈن ۱۹ جولائی۔ سفیر لتھوانیا نے ۱۵ جولائی کو اعلان کیا ہے۔ کہ لتھوانیا، لٹویا اور استھونیا کے درمیان عہد نامہ اتحاد تیار ہو گیا ہے۔

انگلستان میں قحط کے آثار لنڈن ۱۹ جولائی۔ خشک سالی کے باعث امسال انگلستان میں فصلوں کا مستقبل بہت خراب نظر آتا ہے۔ اجناس کے نرخ ابھی سے بڑھنے شروع ہو گئی ہیں۔

گورنمنٹ کو شکست لنڈن ۱۹ جولائی۔ پارلیمنٹ میں مالی مسودہ قانون کے متعلق گورنمنٹ کے مخالفوں کی یہ تجویز منظور ہو گئی۔ کہ کارپوریشن ٹیکس سے کوآپریٹو سوسائٹیوں کو مستثنیٰ کردیا جائے۔ مسٹر ایسکوئتھ نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔ گورنمنٹ کے حق میں ۱۳۵ رائیں تھیں اور مخالف پارٹی میں ۱۳۷۔ مخالف پارٹی نے گورنمنٹ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔

واشنگٹن کی کانفرنس لنڈن ۱۹ جولائی۔ واشنگٹن میں فوجوں کی تخفیف کے متعلق جو کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے چین اگر بحر الکاہل کے علاقہ کا سوال اٹھایا گیا۔ تو [illegible] بھی اس میں شریک ہونے کا تقاضا کریگی۔

عسکی شہر پر یونانی قبضہ لنڈن ۲۱ جولائی۔ ایتھنز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونانیوں نے عسکی شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] ترکان احرار کی فوج میں سخت ابتری پھیلی ہوئی ہے۔ ترک سامان حرب چھوڑ کر چلے گئے۔ یونانی جہازوں نے ترکی فوج پر بم گولے برسائے۔

ترکی جنگ کا خاتمہ ایتھنز ۲۲ جولائی۔ فوجی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ عسکی شہر کی تسخیر نے عملاً ترکان احرار سے جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس فتح میں یونانیوں کو بہت سا لوٹ کا مال ملا ہے۔ جس میں ۱۰۰ توپیں اور ایک ہزار قیدی شامل ہیں۔

ترکوں کی توقعات قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ ترکی فوج کے جنرل سٹاف کے افسر اعلیٰ نے بیان کیا۔ کہ علاقوں کا چلا جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا ترکی فوج بغیر کسی خونریز لڑائی کے واپس چلی آئی جیسا کہ پہلے سے تجویز ہو چکی تھی۔ افسر مذکور نے اس بات پر یقین ظاہر کیا۔ کہ جنگ کا نتیجہ ترکوں کے حق میں اچھا نکلیگا۔

امیر فیصل کی فتح شام کی آرزو پیرس ۲۲ جولائی۔ ایکو دی پیرس کو معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے بغداد میں امیر فیصل کے ارادہ کی طرف برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ شام کو دوبارہ فتح کرنا اور وہاں ایک عرب حکومت کے ماتحت رکھنا اور فرانسیسیوں کو شام سے باہر نکال دینا چاہتے ہیں۔

جاپانی تجارتی وفد اور ہندوستان لنڈن ۲۲ جولائی۔ ٹوکیو کی خبر ہے۔ کہ جاپانی تجارتی وفد ستمبر میں ہندوستان روانہ ہوگا۔ چار ماہ کے قیام میں ہندوستان کی تجارتی ضروریات کا مطالعہ کرنا اور جاپانی تجارت کو ہندوستان میں ترقی دینا اس کا مقصد ہوگا۔ یہ وفد اپنے ہمراہ بہت سے جاپانی صنعت کے نمونے لیگا جن میں سوت اور کپڑے کے نمونے ہونگے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان الفضل کیلئے شائع ہوا)

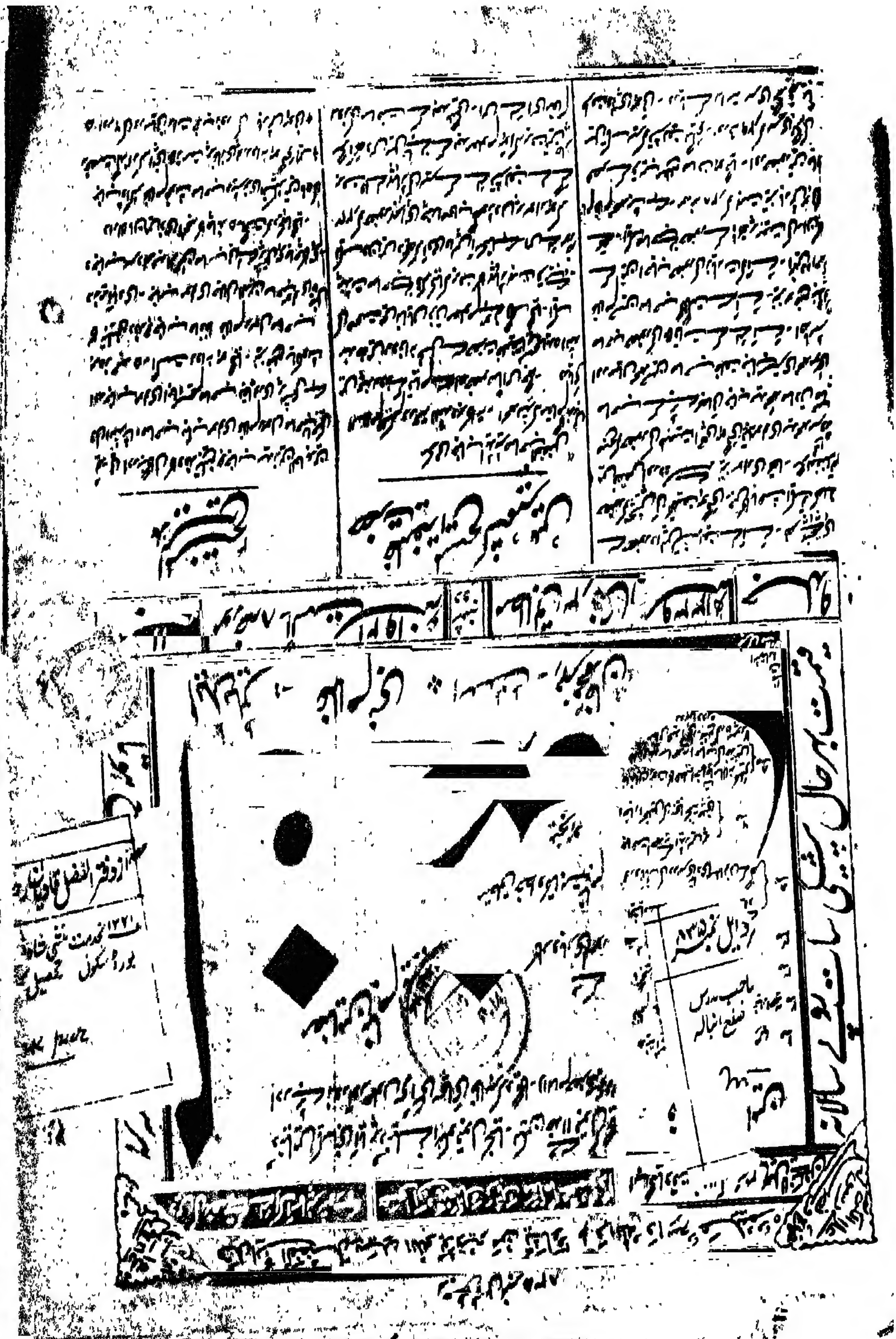

از دفتر الفضل قادیان

۱۲۷۱ بمدت منشی

بورڈ اسکول تحصیل

روڈ ایل نمبر ۱۲۳

صاحب مدرس

ضلع انبالہ

[illegible] سیل ہے ۔ اسلئے جو موٹر [illegible] نہیں [illegible] سری نگر سے قریباً [illegible] میل کے فاصلہ پر [illegible] ۔ [illegible] گزرتی [illegible] مکان پہنچے ۔ آپ [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ۔ جب حضور شہر پہنچے ۔ تو [illegible] ۔ [illegible] مکمل بند ہو گئی ۔ [illegible] حضور کو [illegible] موافق آئی ۔ اس لئے حضور کا ارادہ ہوا کہ [illegible] مستقل قیام کیا جائے ۔ مگر بعد واقف کاروں نے بتایا کہ گلمرگ اور پہلگام صحت افزا مقامات ہیں ۔ جو کہ آب و ہوا اور [illegible] مناظر کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر ہیں ۔ اسلئے [illegible] میں دو چار روز اور قیام فرما کر حضور غالباً [illegible] تشریف لے جائیں گے ۔

جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب ہر روز قرآن کریم کا درس دیتے ہیں ۔ حضرت ام المومنین سلمہا [illegible] سفر [illegible] ۔ حضور کے نام کے تمام خطوط سری نگر کے پتہ پر ہی آنے چاہئیں ۔ ڈاکخانہ والے فوراً آگے پہنچا دیتے ہیں

خاکسار سید محمود اللہ
از سری نگر ۔ ۲۱ جولائی

قربانی کے متعلق ضروری اعلان

عید قربان نزدیک آ رہی ہے ۔ ذی ثروت احباب [illegible] کے ماتحت قربانیاں کرینگے اسلئے بعض احباب کی آسانی کے لئے ایک گذارش کرتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ بعض احباب جو ذی ثروت ہوتے ہیں ۔ اور قربانی کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کو قربانی پر یہ دقت پیش آتی ہے ۔ کہ وہ ایسے مقامات پر رہتے ہیں جہاں آسانی سے قربانی دستیاب نہیں ہو سکتی ۔ مثلاً [illegible] رہتے ہیں ۔ یا قربانی تو آسانی سے مل سکتی ہے [illegible] احمدی ہوتے ہیں ۔ اگر وہ ایک بکرا ذبح کریں ۔ تو گوشت کہاں تقسیم کریں ۔ ایسے احباب کے لئے ایک تجویز میرے خیال میں آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ایسے احباب یہاں روپیہ بھیجدیں ۔ تو یہاں لنگر سے ان کے نام پر بکرا یا حصہ [illegible] ذبح کر کے ان کی طرف سے قربانی بھی ہو جاوے گی اور گوشت بھی ضائع نہ ہو گا ۔ کیونکہ لنگر خانہ میں پک جاوے گا وہ جن احمدی احباب کا نام لکھیں گے ۔ ان کو تقسیم کر دیا جاوے گا ۔ میری اس تجویز کے مطابق اگر کوئی قربانی کرنا چاہیں ۔ تو وہ [illegible] کے حساب سے روپیہ بھیجدیں ۔ ہم ان کی طرف سے عید پر قربانی کر دینگے ۔ اور ان کو اطلاع دیدیں گے کہ ان کے بکرے کا گوشت کس قدر لنگر خانہ میں پکایا گیا ۔ اور کس قدر قادیان کے احمدی احباب میں تقسیم کیا گیا ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی کا گوشت صدقہ نہیں ہوتا ۔ بلکہ دوستوں اور عزیزوں کو بھی بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے ۔ جو صاحب عید کے دو روز بعد تک رقم بھیجیں گے ۔ ان کی طرف سے قربانی کر دی جائیگی ۔ کیونکہ عید کے دو روز بعد تک قربانی ہو سکتی ہے ۔ والسلام

سید محمد اسحٰق ۔ افسر لنگر خانہ ۔ قادیان

غیر مبایعین سے خطاب

بے دلیل ایسی کوئی ایک بھی گفتار نہ ہو
جس سے دشمن کو بھی گنجائش انکار نہ ہو
[illegible] شرط ہے [illegible] تو کر کے دکھلائیں
کوئی سمجھا جائے گر جو واقف اسرار نہ ہو
آج ہم لائے ہیں کوئی جا کے دلائے غیرت
نیک کہتا تو بھی کبھی مہدی سے بیزار نہ ہو
[illegible] شیطان سے مخلوق کی خاطر مت کر
اپنے خالق سے مقابل بر سر پیکار نہ ہو
کوئی خواجہ کو جگا دے کہ ذرا ہوش میں آ
چوہوں کا منہ سے نکلنا کوئی آزار نہ ہو
یوسف ثانی سے آ پوچھ تسلی ہو جائے
تیرے اس خواب کی تعبیر کہیں خوار نہ ہو
آخری وقت ہے [illegible] کوئی سمجھا کے
آرزو [illegible] عمر [illegible]
گر دیا [illegible] اور بڑوں کو چھوٹا
اپنے [illegible] سے [illegible] دشوار نہ ہو
[illegible]
خواب غفلت [illegible] بیدار نہ ہو

منظور احمد منظور بھیروی ۔ [illegible]

مقطع کا شعر

گذشتہ پرچہ میں جناب ذوالفقار علی خان صاحب کی جو نظم شائع ہوئی ۔ اس کے مقطع کا شعر حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے چھپتے وقت اڑ گیا ۔ جس کا ہمیں افسوس ہے ۔ شعر حسب ذیل ہے ۔

گوہر اصلاح عمل کر کے بھلا ہو تیرا
میں ہوں پامال ستمگاری آلام [illegible]

اخبار احمدیہ

جماعت لدھیانہ کا امیر حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت لدھیانہ کے لئے مولوی غلام حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے ۔

ناظر اعلیٰ ۔ قادیان

درخواست دعا میرا لڑکا فصیح الدین احمد جو ۱۸ سال کا ہے ۔ سخت بیمار ہے ۔ احباب اس کی صحت کے لئے توجہ اور درد دل سے دعا فرمائیں ۔ مرزا کبیر الدین احمد [illegible]

میں تمام جماعت احمدیہ سے عرض کرتا ہوں کہ میری [illegible] بہت سخت علیل ہے ۔ اس کی جلد شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں ۔ [illegible] میں تمام احمدی دوستوں سے نہایت ادب کے ساتھ اپنے لئے [illegible] اور ترقی دین و دنیا کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ۔ محمد اسمٰعیل [illegible]

میری بیوی بیمار ہے ۔ اس کے لئے دعا کی جاوے [illegible]

نماز جنازہ میری بیوی جو [illegible] ڈیڑھ سال [illegible] فوت ہو گئی ہے ۔ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں ۔ [illegible]

اظہر من الشمس ہوجاتی ہے۔ اور تاحال بذریعہ پرائیویٹ سکرٹری سلسلہ کے متعلق مناسب تبلیغی لٹریچر بھی لارڈ صاحب کے حضور پیش کر دیا گیا ہے۔ پس اسے ہی اگر ایڈیٹر صاحب الخلیل کو ضد ہے کہ وہ مسئلے ظہور مسیح موعود کو مخفی رکھا۔ تو ہم بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں سہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہاں اگر اظہار حقیقت مذہب الخلیل کا یہ مطلب ہے کہ وہ مسٹر اٹلی ایج کو مناظرہ کا اکھاڑہ کیوں نہیں بنایا گیا تو اور بات ہے۔ مگر خواہ الخلیل یہ تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن اہل حق جانتے ہیں کہ ہر امر کا ایک موقع اور ہر بات کا ایک محل ہوتا ہے۔ پھر ہم ہمارے سے تبلیغ ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن والے قرآنی حکم کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ نیز ہمارے آقاؤں میں حضرت مسیح موعود نے وہی حقیقی فرمان جمید دیا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر رسول کو بھی جب فرعون کے مقابلہ میں بھیجا جاتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى۔ یعنی اے موسیٰ نہایت ملائم طریقہ سے فرعون سے ہم کلام ہونا۔ شاید وہ نصیحت پکڑے اور ڈر جائے۔ (سورہ طہ)

دنیا جانتی ہے کہ ہم بفضلہ تعالیٰ اظہار حق میں مذبذب نہیں۔ اور ہمارے امام نے مداہنت سے ہمیں سختی کے ساتھ روکا ہے۔ اور چونکہ بانی سلسلہ علیہ السلام نے ہمیں اسلام پر محض رسمی طور پر نہیں بلکہ با دلائل قائم کیا ہے۔ اس لئے ہم اپنے معتقدات ظاہر کرنے میں ذرہ بھی متامل نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی کسی لومۃ لائم کی پرواہ کرتے ہیں۔ جب ہم قرآن پاک میں منکرین انبیاء کے متعلق ما یاتیھم من رسول الا کانوا به یستھزءون پڑھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعت پر لوگ ہنستے رہے ہیں۔ تو ایسی صورت میں کسی بڑے سے بڑے شخص کی طنز و مسکراہٹ کی ہمیں کیا پرواہ۔ کیا الخلیل کو معلوم نہیں کہ جس وقت مسٹر لائیڈ جارج وزیر اعظم برطانیہ جیسی پوزیشن رکھنے والا شخص مذہب عیسوی کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے لب کشائی کرتا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کس آزادانہ اور پُرزور طریقہ سے اس کی تردید کر کے اسلام کو بالا ثابت کرنے میں کسی کی دنیاوی وجاہت کا خیال نہیں کرتے۔ اور کیا الخلیل اس سے بھی بے خبر ہے کہ حضرت مرزا صاحب جری اللہ فی حلل الانبیاء کے غلام (مجاہد فی سبیل اللہ) کس طرح یورپ اور امریکہ میں نہایت آزادی سے بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہوں اور والیان سلطنت پر صداقت اسلام ظاہر کر رہے ہیں۔ جناب من! کسی امر پر معترض ہونا اور صاحب ایڈیٹوریل اشاعت میں بیٹھ کر نکتہ چینیاں کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن کیا کبھی آپ یا آپ کے علماء نے جنہیں آپ وارث انبیاء کا خطاب دیتے ہیں، تبلیغ اسلام کے لئے گھر سے باہر قدم بھی نکالا ہے یا کبھی آپ نے اپنے اخبار کا ورق نہ سہی، ایک کالم یا ایک سطر ہی تائید اسلام یا تبلیغ دین حقہ کے لئے وقف کی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیوں خواہ مخواہ ایک ایسی جماعت کے سد راہ بن کر اس کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ جو ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر کی سچی مصداق اور حزب اللہ کا خطاب پا چکی ہے۔

ہم لوگ بے شک اپنی گورنمنٹ کے وفادار ہیں اور یہ ہمارا بحیثیت امت محمدیہ ہونے کے ایک فرض ہے۔ جو قال اللہ و قال الرسول کے مطابق ہے۔ بیشک ہمارے ممبران وفد گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات سے مملو ہو کر اپنے دنیاوی بادشاہ کے قائم مقام کے سامنے حاضر ہوئے۔ تا اسلام کے اس امن بخش اور سلامت روی کے حکم متعلقہ اطاعت اولی الامر کو اپنے قول اور فعلی رویہ سے ظاہر کریں۔ جسے آج کل کے نام کے مسلمان اپنی خواہشات کی پیروی اور عدم واقفیت اسلام کے باعث مشرکین کے پیروان کر پس پشت پھینک رہے ہیں اور اپنے اصول دین حنیف کو اغیار کی ملامت کا آماجگاہ بنا رہے ہیں۔ اگر بلکہ حضرت مسیح موعود کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ فام حبشی حاکم کے بھی فرمانبردار رہنے کی تاکید فرما چکے ہیں۔ تو ہم لوگ انگریز جیسے امن دینے والے بادشاہ وقت کے وفادار رہ کر اظہار وفاداری کیوں نہ کریں۔ ہاں اسے اگر کوئی خوشامد کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے۔ تو یہ اس کی سمجھ ہی قابل افسوس ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ ہمارا اولوالعزم خلیفہ جو فی الحقیقت صفات محمودہ اور اخلاق محمدیہ کا مجسمہ ہے۔ بارہا فرما چکا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی خوشامد سے اس کے وفادار نہیں۔ بلکہ خدا اور رسول کے حکم پر ہمارا عمل ہے اور ہم اپنے اس سلوک کے بدلے ہم حکام سے انعام یا صلہ کے خواہشمند نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ اگر اس خدمت کے بدلے ہمیں کچھ دینا بھی چاہے۔ تو ہم اس میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الخلیل براہ خدا کم از کم اسی ایڈریس کے جس پر آنکھ بند کر کے انہوں نے اعتراضات کے پتھر پھینکے ہیں۔ ان الفاظ کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں۔ جن کے ہیڈنگ میں صاف اور جلی حروف میں لکھا ہے کہ "ہم خوشامدی نہیں" (کیونکہ خوشامد تو کسی صلہ ملنے کی غرض سے کی جاتی ہے) اور ایڈریس کے الفاظ صاف طور سے مظہر ہیں کہ:

"ہم نے کبھی گورنمنٹ سے اپنی خدمات کا صلہ طلب نہیں کیا۔ اور ہم ایسا کرنا اپنے اصول کے خلاف خیال کرتے ہیں۔ ہم من حیث الجماعت جو خدمت کرتے ہیں۔ وہ ہی بڑی خدمت ہے اس کے بدلہ میں ہم کبھی کسی صلہ کے نہ طالب ہوئے ہیں اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہوں گے ....."

(دیکھو اخبار الفضل مورخہ [illegible] جولائی)

پس ع۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔ ورنہ لھم قلوب لا یفقھون بھا کے مصداق لوگوں کو ہماری تو کیا حقیقت انبیاء بھی نہیں سمجھ سکے۔ یہاں تک تو الخلیل کی بے جا نکتہ چینیوں کی حقیقت تھی۔ جو ظاہر کی گئی۔ جس سے حق پسند اصحاب پر واضح ہو گیا ہو گا کہ جماعت احمدیہ کسی موقع پر بھی اپنے مذہبی عقائد کے اظہار سے نہیں چوکتی۔ اور اس کے

افاد کسی مذہب اور کسی وجہ سے انسان کے سامنے حق بیان کرنے میں متردد اور متامل نہیں ہوتے۔ اب "الفقیہ" کی اس تحریر کے متعلق جس سے اس کی مذہبی واقفیت کا ثبوت ملتا ہے کرو۔

"اہل کتاب میں سے ایک یہودی قوم بھی ایسی ہے جو ابھی تک بعثت مسیح کے قائل نہیں۔"

کچھ عرض ہو۔ کیا اچھا ہوتا۔ اگر یہ الفاظ لکھنے سے قبل ایڈیٹر صاحب "الفقیہ" کسی یہودی سے دریافت کر لیتے کہ وہ بعثت مسیح کا قائل ہے یا نہیں؟ کم از کم توریت یا ملاکی نبی کی کتاب ہی ملاحظہ فرما لیتے تا آپ کو معلوم ہو جاتا کہ یہودی تو کئی ہزار برس سے بعثت مسیح کے قائل ہیں۔ البتہ آپ لوگوں کی طرح سچے مسیح کو رد کر کے ایک فرضی اور خیالی مسیح کے مبعوث ہونے کے لئے کئی ہزار برس سے اب تک آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہیں۔ تا پہلے ایلیاہ کو آتا ہوا دیکھیں۔ پس اس انتظار میں صادق قول کا انکار کرنے اور وقت پر آنے والے سچے موعودوں کو جھوٹا قرار دینے میں آپ اور آپ کے یہ اہل کتاب ضرور متماثل ہیں۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی تھا تا مخبر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کہ لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبر وذراعًا بذراع۔ یعنی تم اہل کتاب کی بالشت بالشت اور گز بگز پیروی کرو گے۔ اس چودھویں صدی میں حرف بحرف پورے ہوں۔

پس اے حق پسندو! سوچو کہ جب یہودی بوجہ انکار مسیح موسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الزام لگا کر اس کی محرومی پر ہنستے ہو تو پھر خود کیوں مسیح محمدی سے منہ موڑ کر ویسے ہی اقبالی مجرم بن رہے ہو۔ یاد رکھو جب ہزاروں برس کے انتظار کے بعد بھی یہودیوں کا موعود موعود نہ آیا تو اسی طرح تمہارا بھی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگانا کب نتیجہ خیز ہو سکتا ہے جلدی کرو اور یہودیوں کے اس تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس مسیح موعود کو قبول کرو۔ جو اسی رنگ میں آسمان سے بمصداق حدیث رسول کریم "کدعہ" (قادیان) ملک پنجاب میں نازل ہو چکا ہے۔ جس رنگ میں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الیاس کو آسمان سے آیا ہوا بتایا تھا۔ اور اگر تمہیں اس کی صداقت میں کچھ شک ہے تو اسی معیار پر اس مسیح محمدی کو بھی آزما لو۔ جس پر تم حضرت عیسیٰ کو یہودیوں کے سامنے پرکھا سکتے ہو۔

اُمید کہ الفقیہ اب آئندہ بہت سوچ سمجھ کر حق کی مخالفت میں خامہ فرسائی [illegible] متعلق پاکے کہ فوراً [illegible] ثبوت دیگا۔ فقط۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد [illegible]

خاندان نبوت کا عطیہ

اخراجات سالانہ جلسہ کے لئے

تمام احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب نے مندرجہ ذیل خط افسر جلسہ سالانہ کو ارسال فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجواب آپ کی تحریک مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء معروض ہے کہ ہم تین بھائیوں یعنی حضرت صاحب، عزیزم میرزا شریف احمد و خاکسار کی طرف سے جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے پانسو روپیہ کی رقم قبول فرما دیں۔

مرزا بشیر احمد

اس خط کے ساتھ ہی انہوں نے جلسہ سالانہ کیلئے پانچسو روپیہ عطا بھی کر دیا ہے۔ نیز اس رقم کے ملنے پر بہت سوچنے کے بعد یہ تجویز خیال میں آئی ہے کہ یہ رقم آٹے پر لگائی جاوے۔ جلسہ سالانہ پر چار ہزار آٹھ سو روپیہ کا آٹا خرچ ہو گا۔ یعنی ۳۰۰ بوریاں فی بوری ۲ من۔ قیمت فی بوری ۱۶ یعنی ۸ روپے فی من ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ احباب کے لئے یہ ایک بڑا غنیمت موقعہ ہے۔ کہ وہ رقم بھیجکر حضرت صاحب اور آپ کے بھائیوں کے ساتھ آٹے کی امداد میں شریک ہو جاویں۔ میں نے یہ تجویز کی ہے کہ ہم آٹے کے عطیہ کے حصے مقرر کریں سو جاننا چاہیئے۔ کہ ۲ من یعنی ایک بوری کی قیمت ۱۶ ہے۔ ایک حصہ کم سے کم ۲ من ہو گا جس کی قیمت ۱۶ ہے۔ اس سے کم جو رقم بھیجی جاوے گی وہ ہم آٹے پر نہ لگا دیں گے۔ آٹے پر وہی رقم لگائی جاوے گی۔ جو کم سے کم ایک حصہ کی قیمت ہو گی۔ چونکہ آٹے پر کل خرچ چار ہزار آٹھ سو روپیہ آئیگا جس میں سے پانچسو روپیہ حضرت صاحب اور آپ کے بھائیوں کا ہو گیا ہے۔ اس لئے بقیہ رقم چار ہزار تین سو ابھی درکار ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب یہ اعلان پڑھتے ہی مجھے بذریعہ ایک کارڈ کے واپسی ڈاک اطلاع دینگے۔ کہ وہ کتنے حصوں کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔ احباب ابھی رقوم نہ بھیجیں۔ صرف بذریعہ کارڈ وعدہ لکھ دیں۔ جب میں یہاں سے ان کو لکھوں تب وہ رقم ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ وہ اتنی امداد دیں کہ جلد سے جلد آٹے کی رقم جمع ہو جاوے۔

احباب کے جواب با صواب کا منتظر

سید محمد اسحٰق ۔ افسر جلسہ سالانہ

طلباء مدرسہ احمدیہ اور احباب کی خدمت میں

موسمی تعطیلات کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ ۴۔ اگست ۱۹۲۱ء سے ۳۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء تک یعنی ۶۰ یوم کے لئے بند رہیگا۔ یہ عرصہ اکثر طلباء زیر نگرانی اپنے والدین کے گھروں میں گذارینگے۔ چونکہ یہی وقت ان کی دینی و اخلاقی حالت کو صحیح طور پر معلوم کرنے کا ہوتا ہے اسلئے میں تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر طلباء کی پوری طرح نگرانی کریں۔ اور ان کی تعلیمی و دینی و اخلاقی حالت میں جو نقص دیکھیں۔ ان سے خاکسار کو مطلع فرمادیں تاکہ ان کی اصلاح میں مدد مل سکے۔ میں ہر ایک احمدی دوست سے اُمید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں میری مدد کرنے میں پوری سعی سے کام لیکر مشکور فرماوینگے۔ کیونکہ جیسا کہ ظاہر ہے بچوں کی اصلاح کسی ایک شخص کا کام نہیں۔ بلکہ تمام جماعت کا فرض ہے۔

نیز یہ بھی گذارش ہے۔ کہ اس موقعہ پر لڑکوں کو مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کا بھی شوق ہوتا ہے اسلئے احباب انکی تحریک چندہ کو جو وہ دوستوں میں کریں بار آور بنا کر انکی حوصلہ افزائی فرماویں۔ مگر یہ کام سلسلہ کی رسید بکیں دی گئی ہیں کوئی دوست بغیر رسید لینے کے چندہ نہ دے۔ اگر کسی لڑکے کے پاس رسید بک ختم ہو گئی ہو تو انکی تحریک پر جو چندہ جمع ہو وہ مقامی سیکرٹری کے ذریعہ مدرسہ میں یا دفتر محاسب میں بھجوا دیں اور کوپن میں تحریر فرما دیں کہ فلاں لڑکے کی تحریک سے یہ چندہ جمع ہوا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن مصری - ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ - قادیان

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۸ - اگست ۱۹۲۱ء

نائجیریا میں تبلیغ اسلام

محل شاہی میں تبلیغ احمدیت

ایک شہر میں دس احمدی مساجد

(مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے قلم سے)

بڑا مشکل کام ہے عیسائیت کا قدم اس ملک میں نہایت مضبوط - تثلیث پرستی کا بہت سخت سنگین اور گہرا اثر بے انتہا ہے - علم - دولت تجارت اور عہدہ ہائے حکومت سب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہیں - جہالت - غربت - افلاس - شرارت - ذلت افریقن مسلمان کے حصہ میں آئی ہے - مسیحی پادری نے کمال ہوشیاری خود غرضی اور مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے اس امر کو مشتہر کیا کہ اسلام افریقہ میں ترقی کر رہا ہے - حالانکہ بات صرف اسقدر ہے - کہ افریقن بت پرست مسلمانوں کا سا لباس پہن کر اور مسلمان نام رکھ کر بعض جگہ اپنے اندر تھوڑے سے تغیر کر کے ذرا بہتر بت پرست بن جاتا ہے - چنانچہ لیگوس دارالحکومت نائجیریا میں ایسے مسلمانوں کی تعداد قریباً ۳۵ ہزار ہے - اور عیسائی ۲۰ ہزار - مگر عیسائیوں کے ۳۰ مدارس ہیں - اور ۱۱ ہزار لڑکے و لڑکیاں انہیں تعلیم پاتے ہیں - ہر مسیحی فرقہ کے مشن اور مدارس ہیں - ان کے مقابل مسلمانوں کے لئے ایک گورنمنٹ اسکول بنایا ہے جس میں ۱۰۰ لڑکے و لڑکیاں ابتدائی تعلیم پاتے ہیں - ان حالات کی روشنی میں کون کہہ سکتا ہے کہ افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے - البتہ اگر یہ کہا جا سکتا ہے تو یہ کہ تبلیغ اسلام کا کام نہایت مشکل ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

نو احمدی نو مسلم مغربی افریقہ میں آنے کے وقت سے اب تک ۱۶ ہزار سے زیادہ آدمی میرے ہاتھ پر حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو چکے ہیں - ان میں برائے نام مسلمان اور مسیحی و بت پرست لوگ بھی شامل ہیں - گولڈ کوسٹ میں میں نے چار ہزار کا اندازہ دیا تھا - مگر در اصل وہ لوگ قریباً چھ ہزار ہیں - اور انہیں سے چند سو نماز روزہ جانتے ہیں - باقی تمام نو مسلم ہیں - یہی حالت لیگوس جو لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں - اور نو احمدی کہلاتے ہیں - اول تو یہ سب نو مسلم ہیں - اور اگر "آنکہ کنند دعویٰ حب پیمبرم" پر نظر کر کے چند سو کو مستثنیٰ کر دیا جائے - تو میں حمد باری سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خداوند عالم کی تائید سے میرے ہاتھ پر اسوقت تک گولڈ کوسٹ اور نائجیریا میں دس ہزار سے زیادہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے - فالحمد للہ علیٰ ذالک ؛

عیسائی اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہیں احباب کرام اس خبر سے بہت خوش ہونگے کہ عیسائیوں کی ایک خاصی تعداد مختلف حصص مغربی افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہے - اور انشاء اللہ میں دیر و زود یہ خبر دینے کے قابل ہو سکوں گا کہ ہزاروں مسیحی مسلمان ہو گئے ہیں - اسوقت میں صرف یہ خبر مشتہر کرتا ہوں کہ لیگوس کے قریباً ایک سو نوجوان انگریزی سمجھنے والے مسلمان مسیحی ہونے کو تیار تھے - جو کہ میری آمد پر رک گئے اور بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہو گئے - اور سلسلہ میں داخل ہونے کی ایک ایک کر کے جرأت کر رہے ہیں -

شاہ لیگوس پرنس ([illegible]) الیکو شاہ لیگوس جو بت پرست خاندان کا [illegible] ([illegible]) یعنی سابق فرمانروایان لیگوس کا موجودہ حکمران جانشین ہے - میرے وعظوں میں دلچسپی لینے لگا ہے - اور اس کی خاص درخواست پر میں محل شاہی میں مدعو ہوا - اور ایک بلند شیڈ میں جو وعظ کی غرض سے بنایا گیا تھا - میں نے ہزاروں کے مجمع کو تبلیغ حق کی - اور مسیح موعود کا پیغام پہنچایا - الیکو اور اس کے تمام بت پرست رؤسا وعظ میں شامل ہوئے - رپورٹیں بتلاتی ہیں کہ وہ بہت متاثر ہے - سیاسی مطلع کے جو بادل اس کے حسب منشاء صاف نہیں - صاف ہو جانے پر انشاء اللہ امید ہے - الیکو اور اس کے رؤسا اسلام قبول کرینگے -

سلسلہ تبلیغ کھلی ہوا کی تقریروں - ملاقاتوں اور احمدیہ ہال میں لیکچروں کے ذریعہ صداقت کی اشاعت کر رہا ہوں - تقریروں کا پروگرام حسب ذیل ہے :-

(۱) درس قرآن جامع مسجد احمدیہ میں بروز منگل ہر ہفتہ مردوں کے لئے - بروز جمعرات مستورات کیلئے -
(۲) کھلی ہوا میں دو تقریریں ہفتہ وار شام کو -
(۳) خطبہ جمعہ جس کے لئے لوگ شہر کے مختلف حصص سے خصوصاً آنے لگے ہیں -
(۴) عیسائیوں کو وعظ بلا مدد ترجمان احمدیہ ہال میں ایک مرتبہ ہر ہفتہ -
(۵) احمدیوں کو وعظ بامدد ترجمان احمدیہ ہال میں ایک مرتبہ ہر ہفتہ -
(۶) سلسلہ سوالات و جوابات متعلق مسائل احمدیت -
(۷) " " " " ترجمان
(۸) ترجمہ نماز و تعلیم نو احمدیاں یوربا کلاس معرفت امام مسجد احمدیہ -

ان کے علاوہ تمام مساجد احمدیہ کے امام کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں - دیہات میں وعظ جاری ہیں - شہر میں دس مسجدیں ہماری ہیں - اور ہر امام اپنے اپنے حلقہ میں وعظ کر رہا ہے -

حکام نائیجیریا یہاں پر [illegible] حکام نہایت سمجھدار اور بااخلاق ہیں۔ کمشنر پولیس، چیف ڈاکٹر اور ہز آنر [illegible] لفٹنٹ گورنر خصوصیت سے ہمدرد اور نیک طبیعت ہیں۔ اس عاجز سے وہ اس احترام و عزت کا برتاؤ رکھتے ہیں جو عقلمند حکمرانوں کو ان کی اپنی بہتری کے لئے داعیان احمدیت کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ جزا ا۔

اخبارات نائیجیریا یہاں پانچ اخبار ہیں۔ انہیں سے ایک آزاد مسیحی اور دو مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ ہر دو میں اس عاجز کے متعلق مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہفتہ وار ان میں افریقن میسنجر نے عید الفطر کا ذکر کرتے ہوئے میرے خطبے اور کام اور دس ہزار نو احمدیوں کا نہایت عمدہ الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی ٹائمز آف نائیجیریا نے دس ہزار نو احمدیوں کی خبر اچھے الفاظ میں شائع کی ہے۔

انسانوں کو سجدہ کی ممانعت یہاں کے مسلمان پرانی بت پرستانہ رسم کے مطابق انسانوں کو سجدہ کرنے کے عادی ہیں۔ احمدی جماعت نے اپنے مقامی قوانین و ضوابط کی رو سے اس رسم کی اجتناب جزو احمدیت قرار دیا ہے۔ میں نے وعظوں میں اس پر زور دیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بد رسم لیگوس سے رخصت ہو رہی ہے۔ چونکہ احمدیوں کی تعداد اب ہزاروں ہے اور احمدی مرد و عورت بھی اس رسم کو روک رہے ہیں اور اپنے بچوں کو اس سے منع کرتے ہیں۔ اس کا اثر آبادی کے دوسرے حصے پر بھی ہو رہا ہے۔ احمدی کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ کسی کو سوائے خدا کے سجدہ نہیں کرتا۔

متفرق یہاں کے مسلمانوں میں امامت و انتظام مسجد و گرجہ کی نسبت تنازع ہے۔ اور یہ پانچ سال سے برابر چلا آتا ہے۔ آبادی کا حصہ کثیر امام کے خلاف ہے۔ اور گزشتہ اور کثرت آبادی مسلمانان میں باہمی غلط فہمی تھی۔ جو اب عاجز کی سعی سے رفع ہو گئی ہے۔ اور مسجد کا معاملہ انشاء اللہ جلد طے ہو جائے گا۔ اندرون ملک میں ابھی آمد تبلیغ اور وعظ کہ مہدی آگیا ہے وغیرہ کی خبر پہنچ گئی ہے۔ مگر میں ابھی لیگوس میں سکونت رکھتا ہوں۔ اندرون ملک میں نہیں جا سکتا۔ جماعت میں اخلاص و جوش ہے۔ مگر صرف چند نوجوان جنکی تعداد اب بڑھ رہی ہے حقیقی کارکن ہے۔ باقی تمام ان پڑھ ہیں۔ جو ضروریات سلسلہ کو ابھی نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اللہ سے امید ہے کہ وہ جلد ان سے آگاہ ہو جائیں گے۔

میری صحت میری بیماری خطرناک تھی اور قلب پھیپھڑوں پر اثر ہو گیا تھا۔ مگر الحمد للہ نے صحت کامل عطا فرما دی ہے۔ اور اسکی ذات سے امید ہے۔ کہ وہ نائیجیریا میں احمدیت کو بے حد ترقی دیگا۔ اور لیگوس سے روشنی اندرون افریقہ میں جائیگی۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اس کی ابتدا اللہ کے فضل سے شروع ہو گئی ہے۔

درخواست دعا میں کمزور و ناتواں کم علم ہوں۔ کام بہت ہے۔ تنہا ہوں۔ اگر از کم چار مشنری صرف لیگوس میں چاہئیں۔ گو کہ گزشتہ سیرالیون کا کام اس سے علیحدہ ہے۔ میری صحت پہلے ہی اچھی نہ تھی۔ مگر اب کثرت کار، تفکرات، اچھی خوراک کا نہ ملنا مجھ کو کمزور اور بوڑھا کرتا جاتا ہے۔ میں محتاج دعا ہوں۔ سب احباب میرے لئے دعا کریں۔ فرداً فرداً خط نہیں لکھ سکتا۔

مسٹر ساگر چند کا ارتداد

ہمیں قبل ازیں مسٹر ساگر چند کے متعلق براہ راست کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ اس لئے کچھ نہ لکھ سکے۔ اب چونکہ ان کے اسلام سے منحرف ہونے کی خبر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے مختصراً اس بارے میں کچھ لکھا جاتا ہے۔

مسٹر ساگر چند ولایت میں جن خطرناک مشکلات اور مخالفتوں میں مبتلا تھے۔ ان سے جبکہ ان کی رہائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور ہماری جماعت کے دوستوں کی دعاؤں سے ایسی حالت میں ہوئی جو ان کیلئے بالکل مایوس کن تھی۔ تو ان کی توجہ احمدیت و اسلام کی صداقت کی طرف پھری۔ اور انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ لیکن چونکہ وہ اسلامی تعلیم سے واقف نہ تھے۔ اس لئے ان کے دل میں مسئلہ دعا کے متعلق یہ غلط خیال بیٹھ گیا۔ کہ ہر ایک خواہش جو انسان رکھتا ہو۔ دعا کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہر دعا جو انسان کرے۔ وہ ضرور اپنی ظاہری صورت میں قبول ہو جاتی ہے۔

اس خیال کو لیکر جب انہیں ایسے حالات میں سے گزرنا پڑا۔ جن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسوقت ہی جبکہ وہ ولایت سے واپس آگئے تھے مطلع فرما دیا تھا۔ تو افسوس ہے کہ وہ قائم نہ رہ سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک لمبی تقریر میں جو مسٹر ساگر چند کو مخاطب کر کے کی گئی تھی۔ فرمایا تھا۔

> "اس ملک میں آکر بھی اگر تمام علائق اور جذبات کے مقابلہ میں آپ کی پہلی تحقیق ثابت اور قائم رہی تب آپ کی تحقیق حقیقی تحقیق کہلا سکتی ہے اور آپ کا ایمان پختہ ایمان ہوگا۔ اور آپ کا پہلا نتیجہ اور فیصلہ میرے نزدیک یقینی نتیجہ نہیں کیونکہ جس وقت آپ نے وہ نتیجہ نکالا تھا۔ اسوقت آپ کے مقابلہ میں یہ جذبات اور علائق نہ تھے جو اب ہیں اس لئے وہی نتیجہ دائمی ہو گا۔ جس پر ان علائق اور جذبات کے مقابلہ میں آپ پہنچیں گے"
>
> (الفضل۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء)

دریں حالات جس نتیجہ پر وہ پہنچے۔ وہ ہمارے لئے تعجب انگیز نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ افسوسناک ضرور ہے۔ رشتہ داروں کے تعلقات اور دباؤ نیز بعض اغراض و خواہشات کے پورا ہونے میں مشکلات کو دیکھ کر اور بالآخر ایک یورپین لیڈی سے شادی کرنے میں باوجود اپنی طرف سے پوری کوشش اور دعاؤں کے ناکام رہنے پر ان کا قدم ڈگمگا گیا۔

ابتدا میں ہی اسلام کی اس تعلیم نے اعلان کر دیا گیا تھا کہ اگر ایک شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اس کو ایک آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ جو تعلقات اور جذبات کی آگ ہوتی ہے۔ اگر اس آگ میں پڑ کر وہ سلامت نکلے تو خدا تعالیٰ کا ہے جب ہم اس کو مومن کہیں گے"۔

اگر وہ اس آزمائش میں پورے اترتے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے۔ حقیقت اسلام کو سمجھتے۔ اخلاص اور محبت میں ترقی کرتے۔ تو خدا تعالیٰ ضرور ان کو اس ادبار سے بچاتا۔ لیکن وہ آزمائش مشکلات کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور اس ہدایت سے مایوس ہو کر منہ پھیر لیا جس نے پہلے انہیں اس قدر مشکلات سے نکالا تھا۔ اور انسان محتاج ہو کر خدا سے منہ موڑتا ہے۔ تو خدا جو غنی ہے اسے کسی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ اور اسکی ہدایت سے جو منہ موڑے اسکو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ الٰہی سلسلہ میں ارتداد کوئی نئی بات نہیں۔ اسکی نظیریں پہلے سے موجود ہیں۔ اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر کچھ زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں۔

ایشیا کے متعلق عیسائیوں کے ارادے

"ڈیلی نیوز کی رائے میں عیسائیت و قربانی نے جنگ کو فتح کیا اور وہ سوال کرتے ہیں

کہ کیا اب انگلستان و امریکہ ان عیسائیت اور قربانی کے اصولوں کو چھوڑ دینگے؟ ایشیا کے کروڑ باشندے متحد ہیں اور وہ سب اتفاق و اتحاد کیساتھ انگریزی زبان بولنے والی قوموں کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ میں ایشیا میں رہ چکا ہوں اور اس لئے واقف ہوں جب سنہ ۱۹۰۵ء میں جاپان نے روس کو شکست فاش دی تو ایشیا میں جنبش کے دریا جوش مارنے لگے۔ اگر انگریزی بولنے والی قوموں نے ایشیا کو جلد عیسائی نہ بنا لیا تو ان کو ایشیا سے جنگ عظیم کا سامنا ہوگا۔ ایشیا آج تمام قوم سے برسر پیکار ہے اور ہماری حیات و موت اس امر پر منحصر ہے کہ کس طرح اسکا مقابلہ کرتے ہیں۔ آج مشرق و مغرب ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہیں۔ دونوں میں کسی قسم کی دوستی نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے پر نفرت سے نظر کر رہے ہیں۔ ان دونوں کو ملانیکا صرف ایک ہی طریقہ ہے" مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء انگلستان کے ایک بڑے پادری کے لیکچر سے ریورنڈ آر اے کا یہ ہے۔ ڈیلی نیوز کی اس تقریر کا حصہ ہے جو لندن کے مشہور اخبار ڈیلی نیوز میں شائع ہوئی۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یورپین پادری روحانیت اور امن کے گھر میں رہنے والے ایشیائیوں کو ملحد شمار کرتا ہے اور عیسائیت کی دور از حقیقت اور بالکل ہوائی تعلیم کو حقیقی روحانیت کا مجسمہ بتا کر یورپ کے مادہ پرستوں کو باوجود ان کے تمام ملحدانہ خیالات کے آمادہ کرتا ہے۔ کہ اپنی ملحدانہ تعلیم کو ایشیا کے تمام لوگوں میں پھیلا دو۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ ملحد ہو کر بھی عیسائیت کی اشاعت کیلئے کس قدر جوش و خروش رکھتا ہے۔ اس حالت میں مسلمانوں کا کیا فرض ہے اسکا صحیح جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جہاں سے ایشیا کو عیسائی بنانے کی آوازیں اٹھ رہی ہیں وہیں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت کو ثابت کیا جائے۔ عیسائیوں میں اسلام کو پھیلایا جائے۔ لیکن کیا مسلمانوں نے کبھی اس طرف توجہ کی۔ اور اس کے متعلق کوئی عملی کاروائی کی۔ ہرگز نہیں۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ انکے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور وہ اسلام کی حفاظت کیلئے بے چین ہو رہے ہیں۔ اسلام کی حفاظت اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ مخالفین کے ان حملوں کو رد کیا جائے۔ جو اسلامی تعلیم پر کئے جا رہے ہیں۔ اور ناواقف لوگوں کو اسلام سے واقف کرنے کی سعی کی جائے۔ الحمد للہ کہ احمدی جماعت عیسائیت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر اپنی ہدایات کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی مدد فرما رہا ہے۔ جیسا کہ اسی اخبار کے اس مضمون سے ظاہر ہے۔ جو افریقہ میں اشاعت اسلام کے متعلق ہمارے ایک مبلغ کا لکھا ہوا درج ہے۔ کاش مسلمان بے فائدہ شور و شر سے الگ ہو کر خدمت اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔

گورونانک صاحب کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر

سکھ صاحبان نے گورونانک صاحب کی دوسری شادی جو مسلمانوں کے گھر آخری حصہ عمر میں ہوئی اسکو چھپانے کی بہت سی کوشش کی یہانتک کہ جنم ساکھیوں میں گرو صاحب کی دوسری شادی کا تذکرہ تک انہوں نے حذف کر دیا۔ دنیا میں شادیاں تو ہوا ہی کرتی ہیں۔ لیکن ہر ایک شادی کی وہ وقعت نہیں ہوتی۔ جو اس عظیم الشان شخص کی شادی کو حاصل ہے جو عالیجناب حیات خانصاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ یہ شادی تاریخی اور مذہبی واقعہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی اہم ہے۔ جس زمانہ میں (قریباً سنہ ۱۵۲۲ء) گرو صاحب کی یہ دوسری شادی ہوئی اس زمانہ کے نقطہ خیال سے جو کوئی مسلمان کے گھر شادی کر لیتا تھا اسے تمام ہندو لوگ مسلمان یقین کر لیتے تھے۔ چونکہ وہ سلطنت اسلام کا زبردست اور پرحشمت زمانہ تھا اسلئے کوئی مسلمان بزرگ لاکھوں روپیہ کی طمع سے بھی کسی ہندو کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتا تھا بلکہ اکثر ہندو راجگان اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو دیدیا کرتے تھے۔ پھر اس زمانہ میں اگر کوئی ہندو مسلمان کے گھر پانی پی لیتا یا کھانا کھا لیتا تو وہ ذات پات سے نکل کر مسلمان شمار ہوتا تھا۔ پس جب ایک مسلمان عورت کے ہاتھ سے گورونانک صاحب دس سات برس تک کھانا کھاتے رہے تو انکا مسلمان ثابت ہو جانا کم از کم اس زمانہ کے نقطہ خیال سے قطعی اور یقینی ہے۔ اگرچہ کتاب اسلام گورونانک صاحب میں سردار عبد الرحمن صاحب بی۔ اے قادیان نے کئی دلائل اور گرنتھ صاحب کے شبدوں سے گرو صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ لیکن اس کتاب میں جو سردار صاحب نے انکی شادی کا ثبوت معتبر کتابوں سے دیا ہے وہ بہت زبردست ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اکثر سکھ اخبارات کے معزز ایڈیٹروں کو چند نسخے بغرض ریویو ارسال کی گئی لیکن ان میں سے کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ ان دلائل اور گرنتھ صاحب کے شبدوں پر نکتہ چینی کر سکے جو گرو صاحب کے مسلمان ہونے پر شاہد ہیں۔ ہمنے مناسب سمجھا ہے کہ سکھ قوم جو مذہبی امور میں سادگی پسند ہے

جماعت احمدیہ۔ ایڈریس پر اخبار الخلیل کی بیجا نکتہ چینی

کیا یہ امر ایک اخبار نویس کیلئے قابل افسوس اور لائق شرم نہیں کہ وہ کسی مسئلہ پر بلا پوری واقفیت ہوئے کسی مفہوم سے مطلع ہوئے بغیر محض تعصب کی عینک لگا کر اظہار رائے کرے۔ جیسا کہ غیر احمدی اخبارات کا شیوہ ہے جنہیں سلسلہ حقہ کی ترقی اور کامیابی ایک نظر نہیں بھاتی ہمارے متعلق ہو رہا وغیرہ ہے۔ اسکا تازہ ثبوت اخبار الخلیل نمبر ۵۵ کا وہ نوٹ ہے جسمیں وفد احمدیہ کے بارے میں بعنوان "قادیانی وفد وائسرائے کی خدمت میں" آنکھ بند کر کے ریمارکس کئے گئے ہیں۔ اگر حق بینی اور صداقت پسندی مد نظر ہوتی تو ایڈیٹر صاحب الخلیل کا فرض تھا کہ وہ ایڈریس کے اصل الفاظ کا خود مطالعہ کرتے۔ لیکن ان کی تنقید سے پتہ چلتا ہے کہ یا تو انہوں نے ایڈریس کو خود نہیں پڑھا اور نہ اس مختصر اعلان کو ہی مد نظر رکھا جو الفضل مورخہ ۲۰ رجون میں وفد جماعت احمدیہ کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ یا ایڈیٹر نے نوٹ لکھتے وقت محض مخالفت سلسلہ حقہ کے جوش میں دانستہ حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اور اپنے ناظرین کو جماعت احمدیہ کے بڑھتے ہوئے اثر سے متاثر نہ ہونے دینے کی ناکام کوشش کر کے یمدونہم فی الغی ثم لا یقصرون کا ثبوت دیا ہے۔

"الخلیل" کا یہ لکھنا کہ وفد مذکور یہ گذارش کرنے کیلئے حاضر ہوا کہ مرزا صاحب کے مشن نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ جہاد کی قرآنی تعلیم کی تردید کی ہے جہاں اسکی احمدیہ لٹریچر سے واقفیت کا پردہ فاش کرتا ہے وہاں مضمون ایڈریس کے متعلق عدم واقفیت کا بھی مظہر ہے۔ ایڈیٹر صاحب! بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا کہ قرآنی تعلیم کا ایک حرف بھی رد و بدل نہیں ہو سکتا اور یہی ہماری جماعت کا عقیدہ ہے۔ البتہ مثل اکثر عقائد کے جو مفہوم جہاد آپ لوگوں نے سمجھ رکھا تھا اور جسطرح خلاف قرآن ایک خونی مہدی کے خوفناک تصور اپنے ذہن میں رکھا تھا حضرت مرزا صاحب نے "اذن للذین یقاتلون" کا قرآنی حکم پیش کر کے صاف فرما دیا کہ "آج دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال" اسطرح لوگوں کے مزعومہ جہاد کی جو صریحاً کتاب اللہ اور منشائے بانی اسلام کے منافی تھا۔ دلائل قاطعہ سے تردید کر دی اور اسطرح جو بھیانک نقشہ آپ لوگوں نے اسلام کا بنا کر اس سلامتی کے مذہب کو غیروں کے اعتراضات کا نشانہ بنا رکھا تھا اور انہوں کو بھی اس سے متنفر کر دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود نے پھر دنیا کے سامنے اسی اصلی اور مصفا شکل میں پیش کیا جسمیں دنیا نے آج سے تیرہ سو برس قبل اس سب سے بڑے انسان اور سرتاج الانبیاء علیہ السلام کے زمانہ میں دیکھا جو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا تھا۔ اللھم صل علی محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اگر ایڈریس مذکور کے الفاظ پر ذرہ بھی حق و انصاف سے غور کیا جاتا تو خود ایڈریس کے الفاظ میں الخلیل کو اس مسئلہ کی تصریح مل سکتی تھی۔ چنانچہ ایڈریس میں جہاد کے متعلق یہ الفاظ صاف صاف موجود ہیں کہ "جو سختی سے سخت مخالف تھے اور جنہوں نے جہاد کے ان معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں میں رائج تھے بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ انکو بھی دلائل کے زور کے آگے اپنے خیالات بدلنا پڑا اور مخالف علماء میں سے کئی نے صاف لفظوں میں اس تعلیم کو تسلیم کر لیا جو اس مسئلہ کے متعلق بانی سلسلہ دیتے تھے۔" کیا ان الفاظ سے صاف مترشح نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود نے جہاد کے ان غلط معنوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے جو لوگوں میں خلاف منشاء اسلام رائج تھے نہ کہ مفہوم آیات قرآنی کا انکار کیا ہے۔ پس دریں صورت امن کے شہزادہ حضرت مہدی مسعود کی تعلیم کو جو حدیث نبوی کے مطابق یضع الحرب کا نتیجہ پیش کرتی ہے قرآن کے خلاف ٹھہرانا آنجناب کو گروہ سے جہالت کو تسلی کرنا نہیں تو اور کیا ہے مگر یاد رکھئے کہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

اگر اسپر بھی الخلیل کو اعتراض ہے اور اسے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ مسئلہ جہاد میں غلطی پر ہے تو وہ خود میدان مقابلہ میں آئے اور قرآن مجید سے ہم گفتگو کرے۔ حق پسند اصحاب بہت جلد معلوم کر لینگے کہ قرآنی تعلیم کے ورثاء اصلی کون ہیں کہ آپ کیلئے حق پوشی کرنا کونسی بہادری ہے۔ ہاں اپنی صداقت پر اگر آپ کو یقین ہے تو ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

پھر آپ تحریر کرتے ہیں کہ "وفد نے مرزا صاحب کے اس سب سے بڑے دعوے یعنی ظہور مسیح موعود کو گول کر دیا یعنی سب سے بڑی مذہبی کمزوری کا اظہار کیا" وفد کی غرض گورنمنٹ کی خوشامد تھا اور اسکی امداد [illegible] الخلیل نے اسقدر حاشیہ آرائی سے کام لیا گویا الخلیل کے ان سطور مندرجہ اعتراضات کے بموجب وفد جماعت احمدیہ کی مذہبی بنیاد اسطرح ہل گئی کہ اب اسکی بھی گنجائش نہیں ہو سکتی اور وفد نے خوشامد کی غرض سے اپنی مذہبی [illegible] کو چھپا کر فضول تاویلات سے کام لیا۔

سچ ہے مخالفت میں انسان کی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے جیسا کہ خالق فطرت فرماتا ہے لہم اعین لا یبصرون بہا یعنی آنکھ رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بہتر ہوتا اگر ایڈیٹر الخلیل ایڈریس وفد احمدیہ کو لفظاً لفظاً اخبار کے کالموں میں درج کر دیتے تا انکو اپنے اخبار کے ناظرین پر اپنے صائب الرائے ہونے اور اعتراضات کی سچائی کے ثبوت کیلئے اس قدر غلط بیانی سے کام لینے کی تکلیف گوارا نہ کرنا پڑتی۔ "الخلیل" براہ مہربانی ایڈریس مذکور کو درج اخبار کر کے پبلک کے سامنے خلیل ہونیکا ثبوت دے ورنہ ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا کے قرآنی فتویٰ کی موجودگی میں سعید الفطرت اصحاب آپکی رائے کو قابل وثوق نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں اگر اخبار الفضل آپ کے پاس بتاریخ [illegible] نہیں آتا تو مجھے اجازت دیجئے کہ میں الفضل مورخہ [illegible] ارسال خدمت کروں جس میں آپ ایڈریس کو ملاحظہ فرما کر معلوم کر سکیں کہ کس خوش اسلوبی سے ظہور مسیح موعود کا اظہار دنیا کے سب سے بڑے حاکم کے سامنے کر کے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا جو عین اسلام ہے خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ کی وسعت ظاہر کر کے انکی قوت جاذبہ سے [illegible] منکشف کیا گیا ہے جس سے عقلمند و [illegible] صداقت سمجھ

مسائل عید اضحیٰ

عید کے دن حسب ذیل امور مسنون ہیں۔ (۱) مالش (۲) غسل (۳) عمدہ لباس (۴) خوشبو (۵) سویرے اٹھنا (۶) عیدگاہ میں جلد جانا (۷) نماز عید شہر سے باہر پڑھنا (۸) نماز عید کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (۹) جاتے اور آتے تکبیر کہتے رہنا۔ اور تکبیر یہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد (۱۰) یہ تکبیر عید کے چاند کی ۹ تاریخ کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک فرضوں کے باجماعت اور غیر باجماعت پر فرضوں کے سلام کے بعد کہنی چاہیے (۱۱) مستورات کو بھی عیدگاہ میں جانا مسنون ہے۔ جو نماز میں شریک ہوں مگر حائضہ علیحدہ رہیں (۱۲) اور یہ بھی مستحب ہے کہ عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے (۱۳) اور قربانی کا ارادہ رکھنے والا ذوالحجہ کے چاند دیکھنے سے قربانی تک حجامت یعنی سر وغیرہ نہ منڈوائے یہ مستحب اور موجب ثواب ہے۔ اور قربانی ہر دست والے شخص پر واجب ہے اور نماز عید کے ادا کرنے سے پہلے قربانی کا ذبح کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی کرے تو اسکی قربانی نہیں ہوگی بلکہ نماز کے بعد ذبح کرنی چاہیے۔ اور نماز عید کیلئے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ اور صلوٰۃ عید کا طریق یہ ہے کہ دو رکعتیں بلا جماعت پڑھی جاتی ہیں کہ پہلی رکعت میں قرأت شروع کرنے سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں۔ اس طور پر کہ ہر ایک تکبیر کیساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں جیسے کہ نماز کے شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں مگر فرق فقط اسقدر ہے کہ اول میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ دیئے جاتے ہیں مگر ان تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت یعنی الحمد شریف شروع کی جاتی ہے۔ اور دوسری رکعت کے شروع میں قرأت شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں (۱۴) یہ بھی مسنون ہے کہ ان دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھی جائیں یا سورۃ ق اور اقتربت الساعۃ۔ اور نماز کے بعد امام جمعہ کے دو خطبوں کی طرح خطبہ پڑھے۔

قربانی۔ بکری یا دنبہ مینڈھا یا خصی ہو تو ایک ایک شخص کی طرف سے اور گائے اور اونٹ ہو تو ایک سات شخصوں کی طرف سے ہو سکتی ہے اور قربانی [illegible] کہ سب اپنے ہی [illegible] جائز ہو سکتا ہے۔ جس کے دو دانت نکلے ہوں جسکو پنجابی میں دوندا کہتے ہیں یا اس سے زائد عمر کا ہو۔ ہاں ضأن (یعنی دنبہ اور مینڈھا کا نر و مادہ) چھ ماہ کے بچے کا بھی جائز ہے جب وہ قدامت میں دو برس کے برابر ہو۔ قربانی میں یہ جانور جائز نہیں۔ (۱) اندھا (۲) کانا (۳) لنگڑا جو قربانگاہ تک خود چلکر نہ جا سکتا ہو (۴) سخت دبلا (۵) نصف سے زیادہ کان اور دم کٹا۔ جسکے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں یا سینگ نہ ہوں یا ٹوٹ گیا ہو جائز ہے۔ اور ۱۳ تاریخ تک قربانی جائز ہے۔

ضلع گورداسپور کا دوسرا دورہ

۳ اگست	سیکھواں	۱۹ اگست	قلعہ
۴ لغایت ۱۲ اگست	کالا نور	۲۰ "	خان فتح
۱۳ اگست	وڈالہ	۲۱-۲۲ "	دھرم کوٹ
۱۴ "	شاہ پور	۲۳-۲۴ "	ونجواں
۱۵ "	جوگووال	۲۵ "	گلانوالی
۱۶ "	لودھی ننگل	۲۶ "	دیال گڑھ
۱۷ "	گھمن	۲۷ "	ہرسیاں
۱۸ "	بھاگووال	۲۸ "	قادیان

تیسرا دورہ

۳۱ اگست		۱۰-۱۱ ستمبر	تلونڈی راماں
یکم ستمبر	بٹالہ	۱۲-۱۳ "	ڈیرہ نانک
۲ "	سارچور	۱۴ "	گھونسکے
۳-۴-۵ "	ہرسی ننگل	۱۵ "	ساروالی
۶ "	سنڈوری	۱۶ "	گھنیواں
۷ "	بدووال	۱۷ "	شکار ماچھیاں
۸ "	بھیجر کلاں	۱۸ "	اٹھوال
۹ "	پھیروچیچی	۱۹ "	قادیان

ناظر تالیف و اشاعت

معاونین الفضل

الفضل کے اگرچہ ایسے قدردان ناظرین بھی ہیں۔ جو کئی کئی خریدار دے چکے ہیں۔ جن میں سے ایک جناب خان [illegible] محمد عبد الحق صاحب اکونٹنٹ جنرل [illegible] پیش پیش بھی ہیں۔ لیکن اکثر احباب ایسے ہیں جنہیں الفضل کی اشاعت بڑھانے کیلئے کوشش کرنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ مہربانی کرکے وہ توجہ فرمائیں۔ اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور مہیا کریں۔

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

شہر پٹیالہ کے مشہور ریشمی ازار بند

جو اپنی نفاست خوبی خوبصورتی اور پائداری میں ہندوستان کے علاوہ لنکا۔ برہما۔ زنجبار۔ بلوچستان۔ افغانستان ایران۔ بصرہ۔ بغداد۔ اور افریقہ تک شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ اور بارعایت مل سکتے ہیں مفصل حالات اور نرخنامہ کیلئے آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ ایم ہاشم اینڈ کو مالکان کارخانہ ازار بند ریشمی اینڈ جنرل مرچنٹس پٹیالہ پنجاب

سامان ہر قسم

متعلقہ گراموفون فونوگراف وغیرہ مثلاً سوئیاں۔ ریکارڈ۔ ہر قسم ایس ایم پی سپرنگ یعنی فنر۔ گورنر سپرنگ۔ ساؤنڈ بکس۔ بیبی بکس۔ سوراخ پیتل کی گراریاں چابی موٹی تیل بنانیکا مصالحہ گریفائٹ۔ و دیگر ہر قسم کا سامان ارزاں نرخ پر ملتا ہے۔ منیجر۔ ایم ایس مینوفیکچرنگ کمپنی لمٹڈ پٹیالہ

خطبہ عید الاضحیٰ

از

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ بے نظیر خطبہ پہلی دفعہ کتابی صورت میں شائع ہو کر مرتبہ ناظرین ہوا ہے۔ بوجہ گرانی کے تعداد بہت تھوڑی چھپوائی گئی ہے۔ اسلئے احباب جلد منگالیں۔ ورنہ بعد میں دوسرے ایڈیشن کا طویل انتظار کرنا پڑیگا۔ اس خطبہ میں حضرت اقدس نے قربانی کی فلاسفی اسلام کی خوبیاں عیسائیوں اور ہندوؤں کے مذاہب کے نقائص نہایت عام فہم اور لطیف پیرایہ میں بیان فرمائی ہیں۔ اسی لحاظ سے یہ ایک عجیب تبلیغی رسالہ بھی ہے۔ قیمت ۲؍ بغرض تقسیم ۵ روپیہ کے ۱۰۰ عدد

شرائط بیعت کا خوشنما قطعہ۔ جو بڑی تقطیع علی چکنے کاغذ پر سرخ اور سبز رنگ کا چھپوایا گیا ہے ۳؍

ضروری نوٹ:۔ چونکہ وی پی کا خرچ محصول ڈاک دگنا ہو گیا ہے۔ اسلئے تھوڑی قیمت کی کتب کی فرمائش کیساتھ ٹکٹ ڈاک ہی بھیجدیں۔ تاکہ وی پی کے زائد اخراجات سے بچیں۔

کتاب گھر قادیان

دشمن پر فتح

پانے کا یہ طریق ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں۔ بالخصوص سرمہ چشم آریہ ۔ ازالہ اوہام پورا حصہ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ مرقات الیقین ۔ تحفہ گولڑویہ ۱۲ر خطبہ الہامیہ عہ ۔ [illegible] المعارف ۲ار خطبات نور پورا حصہ نسیم دعوت ۴ر ۔ حربہ آسمانی ۲ر ۔ براہین العقائد فتح المتین ۔ تشریح الخمسین ۸ر ۔ ترجمہ پنجابی پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح اول ۵ر کشتی نوح ۵ر مکتوبات احمدیہ ۱۲ر ۸ر درمکنون ۸ر لیکچر لاہور ۵ر تصدیق النبی ۵ر بحر العرفان ۶ر چشمہ توحید ۲ر اسلام کی پہلی پرسی جنگ ۵ار سلک مروارید ہر حصہ ۱۲ر

نصیر شاپ قادیان

پندرہ روپیہ روزانہ

تیل کی ایسی سخت گرانی میں خالص ناریل کے تیل سے ایک روپیہ میں چار سیر صابون بنانا ہم سے سیکھو فیس پانچ روپیہ ہے اسکے علاوہ کم محنت زیادہ منافع والی دستکاریاں سیکھنی چاہو تو منیجر صالحہ دستکاری دہلی کو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دستکاری جنتری طلب کرو۔

مباحثہ سرگودھا چھپ گیا

مابین جناب سید محمد اسحق صاحب فاضل
مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث

بحث اول نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بحث دوم صداقت حضرت مرزا صاحب

فریقین کے دو دو پرچے ہیں ۔ ۸۰ صفحہ پر ختم ہوا ہے رسالہ تشحیذ کے خریداران کو صرف ۳ر غیر خریداران سے ۴ر

منیجر تشحیذ قادیان

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم آنکھوں کو [illegible] سرخی کو آنکھ کے اندر ہی اندر بالکل کاٹ دیتا۔ اور پھولوں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو اجالا اور صاف کرتا ہے خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دہوپ یا کسی فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہوگئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ نزول دھند اور غبار (بوجہ گکروں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہوجاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہوجاتی ہیں۔ شیرخوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اسکے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں اور بمشکل تمام سال میں صرف ایکدفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگاکر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کراکر مایوس ہوچکے ہیں۔ اور کہ اشتہاری دواؤں سے اسطرح نفرت ہے جسطرح مسلمانوں کو خنزیر سے کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور داوں (اچھوتیوں) کو گھروں پر رکھا مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہوگئی ہیں۔ حالانکہ مدت سے بیمار تھے اور تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر یہ پانچ روپیہ تولہ کی بجائے پچیس روپیہ تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک وشبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)
(۲) لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر گجرات
۳ چوہدری اقبال خان صاحب نائب تحصیلدار [illegible] (غیر احمدی)
۴ منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری بدایوں (روہیلکھنڈ) غیر احمدی
۵ خان احمد علی خان صاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] (غیر احمدی)
۶ طالب شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر [illegible] غیر احمدی
۷ مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر گجرات ”
۸ مولوی عبد الحق صاحب محافظ دفتر فارسی ”
۹ مرزا محمود حسن [illegible] صاحب بہادر ڈسٹرکٹ [illegible] گجرات
۱۰ منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات ”
۱۱ چوہدری مرزا خان صاحب انچارج روپیہ کمپنی شاہ گنج کیمپ فیلڈ ۲۳۳ (غیر احمدی)
۱۲ حاجی چوہدری غلام قادر صاحب چک چنیاں ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع گجرات (غیر احمدی)
۱۳ مسٹر امام الدین صاحب منشی [illegible]
۱۴ لالہ کرپا رام صاحب [illegible] تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
۱۵ مکرم میاں میراں بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور۔ گجرات (احمدی)
۱۶ بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)
۱۷ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)
۱۸ منشی عنایت حسین [illegible] صاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] (احمدی)
۱۹ منشی حسن خان صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ جھنگ (احمدی)
۲۰ بابو اسعد [illegible] صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی [illegible] ”

اسکے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہمیں لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور جھوٹے سرٹیفکیٹ تحریر کرکے جعلسازی کرے۔ اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم پہلے شرعی وقانونی کرتے ہیں۔ کہ حلفیہ تحریر کرنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کردینگے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول [illegible]

المشتہر

خاکسار میرزا اکرم بیگ احمدی۔ موجد تریاق چشم
گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

ہندوستان کی خبریں

سکھوں کا وفد گورنر پنجاب کی خدمت میں:- سرکاری اعلان ظاہر کرتا ہے کہ تاریخ ۲۳ جولائی کو چیف خالصہ دیوان کا ایک وفد گورنر پنجاب سر جان میناڈ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گورنر موصوف نے وفد کے ساتھ سکھوں کی موجودہ حالت کے متعلق بہت غور طلب امور پر بحث کی۔

تخفیف اخراجات کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر:- سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پنجاب نے عام اخراجات میں تخفیف کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے [illegible] ممبر [illegible] پانچ انگریز اور [illegible] ہندوستانی ہونگے۔

چوپاٹی کے ساحل پر لاکھوں کا مجمع:- بمبئی ۲ اگست۔ مسٹر تلک کی برسی والے روز چوپاٹی کے ساحل پر لوگوں کا اتنا ہجوم تھا کہ اس کا اندازہ بھی کرنا ناممکن ہے۔ چونکہ مسٹر گاندھی وغیرہ ابھی آئے نہ تھے اسلئے لالہ لاجپت رائے صاحب سے افتتاح جلسہ کی درخواست کی گئی۔ جنہوں نے ہندی میں تقریر کی۔ اثناء تقریر میں گڑبڑ ہوگئی۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے سمندر میں گر پڑنے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ بعض لوگوں کو ضربات بھی آئیں۔ کتنی ایک بے ہوش ہوگئے۔ مسٹر گاندھی نے اکثر خاموشی کے لئے کہا مگر بیکار۔ آخر انہوں نے گجراتی میں تقریر کی چونکہ حالت نازک ہوتی جارہی تھی اور اتلاف جان کا اندیشہ تھا۔ اس لئے تقریر ختم نہ کی جاسکی اور جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

پنجاب میں غیر ملکی کپڑا جلانے کی تاریخ:- پنجاب میں غیر ملکی کپڑا جلانے کیلئے ۱۴ اگست کی تاریخ مقرر ہوئی۔ کانگریس اور خلافت کے رضاکار کپڑا جمع کرینگے۔

مسٹر تلک اور مسٹر گاندھی کا مقابلہ:- مسٹر جوزف [illegible] نے ۲۹ جولائی کو تقریر کرتے ہوئے مسٹر تلک اور مسٹر گاندھی کا مقابلہ کیا اور کہا کہ اول الذکر اپنی زندگی میں ہمیشہ تعاون کے حامی رہے۔ مگر موخرالذکر عدم تعاون کی تبلیغ کر کے ملک میں مخالفت کا بیج بو رہے ہیں۔

ایک لفٹنٹ کو سزائے جرمانہ:- آگرہ یکم اگست۔ مسٹر [illegible] آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں لفٹنٹ ایل۔ ایم مورس کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ دہلی کے دو سوداگر آگرہ چھاؤنی کے سٹیشن سے سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ خرید کر گارڈ کی اجازت سے فرسٹ کلاس میں سوار ہوئے۔ اسی کمرہ میں لفٹنٹ صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے گھونسے سے دھمکا کر ان کو باہر نکلنے پر مجبور کیا۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھا کہ لفٹنٹ نے [illegible] اور یہ فعل وحشت انگیز اور اہانت آمیز ہے۔ ملزم کو حق نہ تھا کہ وہ اپنے ہمراہی مسافروں سے ایسا سلوک کرتا۔ میں اس جرم کی پاداش میں سزائے قید تو نہیں دیتا۔ لیکن یہ فعل چونکہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں نفرت پھیلانیوالا ہے۔ اس لئے چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ اس رقم میں سے سو سو روپیہ دونوں مدعیان کو دیا جائے۔

مسٹر کپور اور میجر فیرر کا مقدمہ:- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے مسٹر کپور کا مقدمہ جو انہوں نے میجر فیرر کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ خارج کر دیا۔ اور میجر فیرر کے مقدمہ میں مسٹر کپور کو پندرہ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

دیوان راجگان کا اجلاس:- شملہ یکم اگست۔ والئسرائے دہلی میں سات سے گیارہ نومبر تک دیوان راجگان کا اجلاس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لاہور میں محرم کا جلوس:- ۲۱ جولائی کو لاہور میں دریائے راوی پر لوگوں کا ایک بڑا اجتماع ہوا جو سب کھدر پوش تھے۔ یہ جلوس شہر تک آیا اور موچی دروازہ پر منتشر ہو گیا۔ پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ جلوس میں صرف چند غیر معروف مسلمان تھے۔

ایڈیٹر سیاست پر فرد جرم لگ گیا:- سید حبیب ایڈیٹر سیاست ۳ اگست کو عدالت میں پیش کئے گئے۔ اور مسٹر [illegible] نے ان پر دفعہ ۱۲۴ قانون تعزیرات ہند کی رو سے فرد جرم لگا دیا۔ فیصلہ ۱۰ اگست کو سنایا جائیگا۔

قحط پنجاب کیلئے ۲۵ ہزار روپیہ:- بمبئی ۲ اگست۔ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے قحط پنجاب میں امداد کیلئے ۲۵ ہزار روپیہ کی امداد منظور کی ہے۔

سکھوں کی فرقہ وار نیابت تسلیم کر لیا گیا:- اسی ورکنگ کمیٹی نے پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کو حکم دیا ہے کہ وہ سکھوں کو ابھی سمجھوتے کی سپرٹ میں جداگانہ نیابت کا حق دیں۔

ننکانہ صاحب کے مزارعان کیطرف سے دھمکی:- کمیٹی ننکانہ نے اعلان کیا ہے کہ ننکانہ صاحب کے مزارعین نے مہنتوں وغیرہ اور گوردواروں کے متعلق مزارعین کی خبر سنکر مخالفانہ روش اختیار کر لی ہے۔ اور سردار مہتاب سنگھ وغیرہ کئی سکھ سرداروں کے خلاف مقدمات دائر کر دئے ہیں۔

نیشنل پبلسٹی لمیٹڈ دہلی:- اس کمپنی نے مسٹر تلک کی برسی کے دن اپنی خبر رسانی کا کام شروع کر دیا ہے۔ اب ہندوستانی اخبارات کو خبریں بہم پہنچائی جاسکتی ہیں۔

ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت:- پونا ۳ اگست۔ صوبہ بمبئی کی قانونی کونسل نے اتفاق رائے سے یہ پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ تعلیمی پالیسی قرار دیجائے کہ ملک میں ہر ایک کے لئے ابتدائی تعلیم جسقدر جلد ممکن ہوسکے۔ لازمی اور مفت کر دیجائے۔

شہزادہ ویلز کے بائیکاٹ کے متعلق کانگرس کمیٹی کا فیصلہ:- کانگرس کی طرف سے ایک اعلان ہوا ہے جسمیں لکھا گیا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز کے متعلق [illegible] اجیمنڈ کے بیان کا وہ حصہ جو ہڑتالوں کے متعلق ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔

مسٹر شہباز اختر کی گرفتاری:- مسٹر شہباز اختر جنہوں نے پہلے لاہور اور پھر امرتسر سے اخبار پنجاب نکالا تھا۔ ڈلہوزی سے آتے ہوئے امرتسر کے سٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے خلاف لاہور میں چوری کا کوئی استغاثہ دائر ہے۔

مسٹر گاندھی سرکاری عدالت میں۔ بمبئی ۳۱ جولائی۔ دو ہفتے ہوئے پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو [illegible] کو چار سو روپیہ دھوکہ دینے کے الزام میں ایک شخص کا مقدمہ پیش تھا۔ ملزم نے مسٹر گاندھی اور مسٹر شوکت علی کو بطور گواہ طلب کیا۔ مستغیث کا بیان تھا کہ ملزم نے اسکو کہا کہ اگر وہ تین سو روپیہ خلافت فنڈ کیلئے اور ایک سو روپیہ مسٹر شوکت علی کی پان سپاری کیلئے دیگا تو اسکی دوکان سے پہرہ ہٹا دیا جائیگا۔ ملزم کے سوال پر مسٹر شوکت علی نے اس [illegible] کی وصولی سے انکار کیا۔ گاندھی نے عدالت میں گواہی دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ملزم کو پہلی دفعہ ایک جلسہ میں دیکھا تھا۔ مسٹر شوکت علی عدالت میں نہیں آسکے۔

کلکتہ میں کھدر کی [illegible]۔ کھدر کی مانگ ہے۔ مگر ہم [illegible] نہیں اور تمام ذخیرہ ختم ہو گیا۔

[illegible] سبھا یکم جنوری ۱۹۲۱ء سے [illegible] بہت سی شادیاں ہو چکی ہیں تفصیل ذیل ہے۔ برہمن ۴۴۔ کھتری ۳۰۔ اروڑہ ۲۰۔ اگروال ۱۱۔ کائستھ ۷۔ [illegible]۔ متفرق ۱۰۔

کرپانات کے متعلق سرکاری حکم۔ لاہور [illegible] پنجاب گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ چند سال ہوئے سکھوں کو کرپان رکھنے کی خاص اجازت دی گئی تھی۔ گورنمنٹ کا اس اجازت سے یہ منشاء تھا کہ چھوٹی چھوٹی کرپانیں یا معمولی تلواریں لگائی جائیں لیکن سکھوں نے ایسی بڑی کرپانیں یا تلواریں لگانی شروع کر دیں۔ چند ماہ قبل ضلع امرتسر کے دو سکھوں کے خلاف استغاثہ دائر کیا گیا تھا۔ اور ملزم مجرم قرار دئے گئے۔ لیکن حکومت نے اس امر کو مدنظر رکھکر کہ ایسی بڑی کرپانوں یا تلواروں کا رواج کم ہو گیا ہے۔ رواج کے دوبارہ ترقی پذیر ہونے کی صورت میں فوری کاروائی کرنے کے اختیار کو محفوظ رکھتے ہوئے اس سزا کو منسوخ کر دیا ہے جسکی بنا پر دونوں مقدموں میں ملزموں کے نام قید کے حکم صادر کئے گئے تھے۔

چٹھی رساں کو خط پھاڑنے کی سزا۔ لاہور کے ایک چٹھی رساں [illegible] کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ اس شخص نے [illegible] خطوط [illegible] پوسٹ کارڈ پھاڑ کر پھینک دئے تھے۔

غیر ممالک کی خبریں

عسکی شہر میں یونانیوں کا داخلہ۔ ایتھنز یکم اگست۔ قسطنطین اور وزیر اعظم گوناریس عسکی شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔

یونانی فوجوں کا قبضہ۔ ایتھنز یکم اگست۔ نیم سرکاری بیان ہے کہ یونانی فوجیں [illegible] میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور [illegible] پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب [illegible] بازار کو کوچ کر رہی ہیں۔ [illegible] میں ترکوں کی پسپائی کا خطرہ ہے۔ ترک ابھی تک انگورہ کو پسپا ہو رہے ہیں۔

یونانی فوج کی پسپائی عسکی شہر کیطرف۔ قسطنطنیہ ۳۰ اگست۔ ایک ترکی ذریعہ سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سیوری حصار کے مقام پر یونانی رک گئے ہیں اور ترکی خبر ہے کہ یونانی فوج عسکی شہر کیطرف پسپا ہو رہی ہے۔

نئے کمانڈر یونانی محاذ کو۔ کاظم قرہ بکر پاشا کمانڈر [illegible] پاشا کمانڈر انچیف ترکستان اور صلاح الدین [illegible] کمانڈر انچیف [illegible] کا حکم ہوا ہے کہ کمک لے کر یونانی محاذ کو جائیں۔

ایرانی سفیر انگورہ کو۔ طہران ۲۹ جولائی۔ ایرانی [illegible] ممتاز الدولہ کو بطور اپنے خاص نمائندے کے انگورہ بھیج رہی ہے۔

جنگ یونان و ترکی۔ ایتھنز ۲۸ جولائی۔ اخبارات ظاہر کرتے ہیں کہ مصطفیٰ کمال کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ اور اندازہ کرتے ہیں کہ ساٹھ ہزار کمالی قتل یا قید ہو گئے ہیں۔ یونانیوں کے [illegible] خبر ہے کہ گورڈیون اسٹیشن تک پہنچ گئے ہیں۔ جو عسکی شہر سے انگورہ کے نصف راستہ سے بھی آگے ہے۔

کرنل لارنس جدہ کیجانب چل پڑے۔ کرنل لارنس شاہ حسین سے ملاقات کرنے کے لئے عازم جدہ ہو گئے ہیں۔

چار برطانی ہوائی جہاز معلوم ہوا ہے کہ حجاز کی ہوائی فوج کی استمداد کے طور پر چار برطانی ہوائی جہاز جدہ کو روانہ ہونے والے ہیں۔

مراکش میں جنگ۔ لندن ۲۸ جولائی۔ میڈرڈ کا برقی پیغام مظہر ہے کہ وزیر جنگ اطلاع دیتا ہے کہ مراکش میں جنگی حالت ترقی پذیر ہے۔ میلیلا میں بالکل امن ہے۔ امدادی فوجیں محاذ پر پہنچ گئی ہیں۔

ایران سے برطانیہ کی مایوسی۔ لندن ۲۸ جولائی۔ دیوان خاص میں لارڈ کرزن نے بیان کیا کہ ایران نے دیدہ دانستہ برطانیہ کی مدد سے اپنی بحالی کا موقع کھو دیا ہے۔ اس نے ایک اجنبی ملک کو دوست [illegible] کی [illegible] چال کیطرف رجوع کر لیا [illegible]۔ لارڈ کرزن نے [illegible] ظاہر کیا۔ اور کہا کہ ایرانی قوم کی بحالی کی [illegible] کے متعلق برطانیہ نے جو خوش گمانیاں کیں وہ زیادہ تر [illegible] اور اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر ایران نے عقل سے کام نہ لیا تو تجارت کے راستے بند ہو جائیں گے اور [illegible]۔

روس کا جدید مشن۔ لندن ۲۹ جولائی۔ [illegible] پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل [illegible] کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سوویٹ حکومت کا ایک فوجی مشن ترکان احرار کے پاس لیجائے۔ اسکے علاوہ جنرل [illegible] کو ایران۔ افغانستان۔ اور اسکندریہ میں سوویٹ تحریک کے [illegible] و مقاصد کی اشاعت کا فرض تفویض کیا گیا ہے۔

امیر فیصل اور ملک شام۔ لندن ۲۸ جولائی۔ دارالعوام میں مسٹر [illegible] سے [illegible] سے امیر فیصل کے اس اعلان کے بارے میں کہ وہ شام کو فتح کر لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دریافت کیا تو انہوں نے اسکی تردید کی اور کہا کہ اس کے خلاف امیر نے اپنی اس تقریر میں تو [illegible] تعلقات پر نہایت دوستانہ اشارہ کیا تھا۔

جنگ کے خاتمہ کی تاریخ۔ لندن ۲۸ جولائی۔ دارالعوام میں مسٹر لائڈ جارج نے بیان کیا کہ سرکاری طور پر سوائے ترکی کے باقی دول کے ساتھ ۳۱ اگست آئندہ کو جنگ ختم ہو جائیگا۔

افغانی سفیر کی امریکہ سے روانگی۔ نیو یارک ۲۸ جولائی۔ افغانی سفیر محمد ولی خان جو اپنے عملے کے ہمراہ امریکہ گیا تھا کہ وہاں کی حکومت افغانی حکومت کو تسلیم کرے۔ یہاں سے لندن کو روانہ ہو گیا۔ سفیر نے اپنا مقصد نہیں بتایا البتہ اتنا کہا ہے کہ یہ ایک راز ہے۔ اور [illegible] کے متعلق ہے۔ اور ابھی مکمل نہیں ہوا۔

بھوکی فوج کا کوچ ماسکو کی طرف۔ لندن یکم اگست۔ ہلسنگفورس کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ سوویٹ حکام مشرقی روس کی ایک بھوکی فوج کے ماسکو کیطرف کوچ کرنے کی [illegible] سراسیمہ ہو رہے ہیں [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے
متعلق خط و کتابت بنام
مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

فہرست
مدینۃ المسیح
اخبار احمدیہ
خلافت
زمیندار کا
خواجہ
مسٹر گاندھی کی اندھی تقلید ۔ ۱
اقتباس خطبہ جمعہ (ایڈیٹر زمیندار کا
اک مقصد قرار دو) ۔ ۵
خطبہ ۔ (رغبیت) ۔ ۶
حیات کا ۔ ۸
اشتہارات ۔ ۹

manak pur

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ

نمبر ۱۲	مورخہ [illegible] اگست ۱۹۲۱ء	پنجشنبہ	مطابق [illegible] ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب (مولوی فاضل) روزانہ مہمانخانہ میں بعد از نماز عصر قرآن کریم کا درس دینا شروع کیا ہے۔ جس سے مہمان اور دوسرے اصحاب مستفیض ہوتے ہیں۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں [illegible] نئے مہمان تشریف لائے۔

محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ نور ہسپتال میں زنانہ وارڈ بنانے کے متعلق مرکزی مستورات میں چندہ کی تحریک کر رہی ہیں

اب کے موسم برسات میں پنچایت کا انتظام صفائی پہلے کی نسبت بہت اچھا ہے۔ جس کے لئے ہم کارکن اصحاب کی تعریف کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ اس بارے میں وہ اور زیادہ توجہ کرینگے ٭

مسلمانوں کی حالت

کام جو کرنے کا تھا ہم ملتوی کرتے رہے
اور جو کرنا نہ تھا ہم کو وہی کرتے رہے
غفلتوں میں سستیوں میں شوخیوں میں اس طرح
عمر ضائع ہم خطاؤں میں یونہی کرتے رہے
رحمتیں ہم پر ہوئیں مولیٰ کی بے حد و حساب
آہ! ہم کفران نعمت ہر گھڑی کرتے رہے
رہنما ہم کو دیا اللہ نے فخر الرسل
گمرہوں کی ہی مگر ہم پیروی کرتے رہے
اپنے مولیٰ کی نہ مانی ایک بھی ہم نے کبھی
اس کے حکموں سے ہمیشہ سرکشی کرتے رہے
دین کی اپنے اشاعت تو بھلا کرنا تھی کیا
حامیان دیں سے الٹا دشمنی کرتے رہے
دشمنوں نے کر دیا اسلام کو پامال ہائے
اور ہم واحسرتا تن پروری کرتے رہے
چھوڑ کر سنت نبی کی ہم ہوئے رسوا و خوار
ٹھوکریں کھا کھا کے بھی ہم کجروی کرتے رہے
عاقبت کا بھی کبھی اپنی نہ آیا کچھ خیال
لئے بدبختی کہ اوروں پر ہنسی کرتے رہے
آئیگی کس کام دولت اس جہاں کی حشر میں
گو یہاں قارون کی بھی ہمسری کرتے رہے
دیکھنا یہ ہے کہ ہم کو حشر میں ملتا ہے کیا
لیگ اقوامی کی ماتا میری کرتے رہے
دین و دنیا کھو کے اب بیٹھے ہیں ہم صفر الید
اپنے ہاتھوں آپ ہم اپنی دشمنی کرتے رہے

جیسے ہمیں لاذی [illegible]
دوستوں سے نفس کی خاطر بدی کرتے رہے

اب بھی کچھ بگڑا نہیں ہے ہوش آ جائے اگر
بے دنی سے یہ [illegible] دوسری کرتے رہے

رحمت حق گود میں لینے کو پھیلاتی ہے
کیا ہوا گر جس سے ہم سرکشی کرتے رہے

دیکھنا کس چاہ سے آغوش میں لیتا ہے وہ
کیا ہوا گستاخیاں گر ہم بڑی کرتے رہے

ادھر [illegible] سنبھال [illegible] کرو
پھیر کر منہ جس سے اپنا بے رخی کرتے رہے

درد

اخبار احمدیہ

مغربی افریقہ میں احمدیت

مسٹر عبد الرحمن صاحب پلیڈر [illegible] مغربی افریقہ سے اپنی ایک چٹھی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں [illegible] یہاں احمدیوں کی تعداد چار ہزار سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ یہاں ہمارا ارادہ جماعت کے سکول کھولنے کا ہے جن میں عربی اور انگریزی کی تعلیم دی جائیگی۔ تاکہ ان سکولوں کے فارغ التحصیل طلباء دین کی اشاعت کے اہم کام سرانجام دینے کے قابل ہو جائیں۔

کوائف ماریشس

حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے اپنے ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح کے نام لکھتے ہیں۔ میری صحت اب بحال ہو رہی ہے۔ لیکن چند روز سے بخار کی شکایت ہے۔ ۲۶ جون اتوار کے دن آریہ سماج کا ایک خاص جلسہ ہوا۔ سماجیوں نے ہم کو بھی مدعو کیا۔ اور مجھے پندرہ منٹ بولنے کے لئے دئیے۔ میں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انسان کی غرض پیدائش کیا ہے۔ خدا کا گیان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ سلسلہ الہام بند نہیں ہوا۔ اس زمانہ کے مرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ [illegible] مختلف موضوع کے متعلق [illegible] آریہ پنڈت [illegible] گیتا میں لکھا ہے کہ جب دنیا میں [illegible] ہے تو خدا اپنے [illegible] بھیجتا ہے۔ اگر اس زمانہ کے مسیح مرزا غلام احمد ہیں۔ تو ہم مولوی صاحب کو دھن باد کہتے ہیں۔ اس کا اثر حاضرین پر خدا کے فضل سے بہت اچھا ہوا۔

پہلے حضور نے مجھے اپنے نام سے حضور کی بیعت میں داخل کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ اس [illegible] نوجوانوں [illegible] بیعت [illegible] (۱) رمضان بھائی ترو [illegible] ابن پیر بخش [illegible]

مستحق درخواست کریں

بابو فضل احمد صاحب کلرک ماڈل کیمل کور مری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی صحت کی خوشی میں ایک پرچہ الفضل اور ایک ریویو اردو کسی غریب بھائی کے نام جاری کرانا چاہتے ہیں۔ جو صاحب اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہوں۔ ایڈیٹر کے نام درخواست بھیجیں۔ اگر دوسرے احباب بھی ان کی تقلید کریں۔ اور خوشی اور مسرت کے موقع پر غرباء اور غیر احمدیوں کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کرائیں۔ تو جہاں انہیں ثواب حاصل ہوگا۔ وہاں اخبار کی اشاعت بھی بڑھیگی۔

درخواست دعا

سب بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے للہ دعا فرما دیں۔ خاکسار [illegible] محمد مدرس [illegible]

نماز جنازہ

خاکسار کا ماموں چوہدری [illegible] صاحب احمدی [illegible] ضلع سرگودھا فوت ہو گیا ہے۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ احقر غلام احمد [illegible] ضلع لائل پور

۲ اگست بروز منگل مولوی غلام فرید [illegible] کی ہمشیرہ فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ بشیر علی احمدی کنجاہ۔

میرا برادر جلال الدین احمدی ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ عبد الواحد [illegible] از گوجرہ

توبہ نامہ

بحضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خاکسار جھاوریاں ضلع شاہپور کا باشندہ ہوں۔ میں نے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اظہار بیعت پر گاؤں کے لوگوں نے سخت مخالفت شروع کی۔ [illegible] جنہوں نے ہمارے گاؤں کی مسجد [illegible] ساتھ [illegible] وہ گریز کر گیا۔ یہ تمام حالات [illegible] حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں تحریر کروا دئیے تھے۔

بیعت کرنے کے بعد دس سال تک میں گاؤں کے ساتھ مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس عرصہ میں احمدی رہا لیکن اپنی بدقسمتی سے جبکہ لاہوری پارٹی علیحدہ ہوئی اس وقت میرے خیالات منتشر ہو گئے اور میں اخبار الفضل بند کرا دیا اور غیر احمدی بن گیا۔ [illegible] لیکن مسیح موعود کی عزت اور ان کا حق بجانب ہونا دل پر ظاہر تھا۔ لیکن اطمینان قلب نہ تھا۔ اسی طرح پانچ سال منکرین مسیح موعود کے ساتھ اپنی بدبختی کی وجہ سے گذار دئے۔ [illegible] کیمبل پور آیا کام کیلئے آیا۔ اور وہاں نشست و برخاست احمدیوں کے ساتھ ہوتی رہی [illegible] حیات بخش احمدی [illegible] سکول کیمبل پور، حکیم محمد بخش احمدی صدر بازار کیمبل پور [illegible] دس دن تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ انہی دنوں میں ایک دن غیر احمدیوں کا [illegible] اور اس کے ساتھ چند ایک باتوں پر مقابلہ ہوا۔ جس پر غیر احمدیوں نے بغیر خاموشی کے کچھ چارہ نہ دیکھا۔ الحمد للہ کہ جو بے اطمینانی دل میں تھی وہ رفع ہو گئی۔ اب میں [illegible] سابقہ قصور سے توبہ کرتا ہوں اور آیندہ کیلئے [illegible] اقرار کرتا ہوں کہ اس پر عمل کرونگا۔ نہایت عاجزی سے استدعا کرتا ہوں کہ [illegible] مرتد ہو جانے کا قصور معاف فرما دیں اور خاکسار کو اپنے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ غلام شمار فرما دیں اور ساتھ ہی اس بندہ پر تقصیر کیلئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ [illegible] بخشے کیونکہ تقریباً پانچ ہزار کی آبادی کے ساتھ میرا مقابلہ ہے۔

بیعت کنندہ۔ خاکسار حافظ عبد الکریم از جھاوریاں ضلع شاہپور

حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب۔ حضور نے لکھا [illegible] بیعت کا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف کرے اور [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۱ - اگست ۱۹۲۱ء

خلافت ٹرکی اور "زمیندار"

(نمبر ۲)

"زمیندار" نے اپنی ایک گذشتہ پرچہ میں سلطان ٹرکی کی خلافت سے جواب دیتے ہوئے جہاں یہ لکھا تھا کہ "چونکہ وہ اتحادیوں کے جنگی جہازوں کی زد میں رہ کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لہذا بموجب شرع "ناروانہ اسیری" کی خلافت ساقط ہے۔" وہاں مسند خلافت مصطفےٰ کمال پاشا کو سپرد کرتے ہوئے اپنی بارگاہ تقدس مآب سے حسب ذیل فرمان بھی جاری کر دیا تھا کہ "ہمیں تو صرف خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام سے مطلب ہے۔ ان کی بحالی کے لئے جو طاقت سب سے زیادہ کوشاں ہے۔ اور جس کی طرف تمام دنیائے اسلام امید و احترام کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ وہی طاقت ہمارے نزدیک عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔"

اس کے متعلق ہم نے دریافت کیا تھا۔ کہ اگر "خلافت اسلامیہ" کسی ایسی طاقت کی طرف منتقل کی جا سکتی ہے۔ جو خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام اور ان کی بحالی کے لئے زیادہ کوشاں ہو۔ تو کیا کسی وقت مسٹر گاندھی کی تحریک کے متعلق تو یہ نہیں کہہ دیا جائے گا کہ "یہی طاقت ہمارے نزدیک عملاً خلافت اسلامیہ ہے۔" کیونکہ مسٹر گاندھی بھی قیام خلافت اور اماکن مقدسہ کی بحالی کو اپنا فرض بتاتے اور اس کے لئے کوشاں ہونے کے مدعی ہیں اور خود مسلمان بھی ان کے متعلق یہی یقین رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی پیروی کر رہے ہیں۔"

"زمیندار" نے بہت کچھ پیچ و تاب کھانے اور حسب عادت بھڑکا چینے سے کام لینے کے بعد اس کا جو جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:

"اگر مہاتما گاندھی کوئی مسلمان حکمران ہوتے۔ اگر ان کی حکومت کو سیاسی اعتبار سے تمام دول اسلامی پر فوقیت حاصل ہوتی۔ اور اگر ان کی خلافت پر اجماع امت ہو جاتا۔ تو ان کے بھی خلیفہ ہونے میں کسی مسلمان کو اعتراض کی گنجائش نہ ہوتی۔" (۲ اگست ۱۹۲۱ء)

اگرچہ "زمیندار" نے مصطفےٰ کمال پاشا کو "خلافت اسلامیہ" تفویض کرتے ہوئے ان شرائط کی کوئی تصریح نہ کی تھی۔ جو اسے مسٹر گاندھی کے معاملہ میں لگانی پڑی ہیں۔ تاہم اب بھی اگر وہ یہ ثابت کر سکے کہ مصطفےٰ کمال پاشا میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو ہم مسٹر گاندھی کو خلافت سپرد کرنے کے عذرات کو تسلیم کر لیں گے۔

شرعی اعمال اور افعال سے قطع نظر کر کے مان لیا کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا ان کی چند روزہ حکومت کو "دولت خداداد افغانستان" پر بھی "زمیندار" فوقیت دیتا ہے۔ اور اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ "ان کی خلافت پر اجماع امت ہو گیا۔" اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ ہمارے سوال کے جواب میں مسٹر گاندھی کے متعلق "اگر" "مگر" کر کے اس نے جو شرائط تجویز کی ہیں۔ وہ محض دفع الوقتی کے لئے ہیں۔ اور ہمارا سوال جوں کا توں قائم ہے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی خلافت کا "زمیندار" نے اقرار اس بناء پر کیا تھا کہ وہ خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام کے لئے کوشاں ہیں۔ اب اگر ان سے بڑھ کر کسی اور میں یہ بات پائی جائے تو "زمیندار" کا فرض ہے۔ کہ خلافت اسلامیہ اس کے حوالے کر دے۔ مسٹر گاندھی جس بلند آہنگی سے خلافت اسلامیہ کے قیام اور اماکن مقدسہ کے احترام کے لئے کوشاں ہونے کے مدعی ہیں۔ اس سے "زمیندار" ناواقف نہیں۔ نہ صرف ناواقف نہیں۔ بلکہ اسی وجہ سے وہ مسٹر گاندھی کی پیروی کو اپنا اور دوسرے مسلمانوں کا فرض قرار دیتا ہے۔ اور یہاں تک خیال کرتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کو مسٹر گاندھی کسی وقت بھی نظر انداز کر ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ جب گذشتہ ایام میں حضور وائسرائے ہند سے مسٹر گاندھی کی گفتگو کے متعلق یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنی گفتگو میں مسئلہ خلافت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ تو "زمیندار" نے خاص طور پر اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ:

"مہاتما گاندھی جیسے عظیم الشان انسان سے یہ کیسے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وائسرائے کے سامنے خلافت جیسے ضروری مسئلہ کے متعلق ایک لفظ نہ بولیں۔" (زمیندار ۲۲ مئی)

پس ایک طرف "خلافت ٹرکی" کے استحکام اور مقامات مقدسہ کے احترام کے متعلق مسٹر گاندھی کے بڑے بڑے دعاوی اور ان پر "زمیندار" کا حد سے بڑھا ہوا اعتماد اور بھروسہ دیکھ کر اور دوسری طرف یہ خیال کر کے کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے آج تک نہ تو خلافت ٹرکی اور مقامات مقدسہ کے متعلق مسٹر گاندھی سے بڑھ کر نہ ان کی طرح کا ہی کوئی دعویٰ پیش کیا ہے۔ اور نہ "زمیندار" نے مسٹر گاندھی کے مقابلہ میں مصطفےٰ کمال پاشا کی پیروی کو اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مصطفےٰ کمال پاشا کی نسبت مسٹر گاندھی کی ان کوششوں پر زیادہ اعتماد رکھتا ہے۔ جو وہ خلافت ٹرکی کے استحکام اور مقامات مقدسہ کے احترام کے لئے کرنے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ورنہ اگر ایسا نہیں۔ اور "زمیندار" کے نزدیک "خلافت اسلامیہ" اور مقامات مقدسہ کے متعلق سب سے زیادہ کوشاں مسٹر گاندھی نہیں بلکہ مصطفےٰ کمال پاشا ہیں۔ تو وہ خود کیوں مسٹر گاندھی کی پیروی کو چھوڑ کر مصطفےٰ کمال پاشا کے پیروؤں میں جا شامل نہیں ہوتا۔ اور کیوں اس امر کی تحریک دوسرے مسلمانوں میں نہیں کرتا۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کو چھوڑ کر مسٹر گاندھی کے پیچھے اس لئے چلنا کہ وہ خلافت ٹرکی کے استحکام اور مقامات مقدسہ

کے احترام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بتاتا ہے کہ انہی کی خلافت اس کے نزدیک سب سے زیادہ کوشاں ہے۔ اور جب یہ صفت مسٹر گاندھی میں مصطفےٰ کمال پاشا کی نسبت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے تو یہ خلافت ان کے سپرد کرنے میں "زمیندار" کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ رہی یہ بات کہ اس سوال کو اٹھا کر الفضل نے "مسلمانوں کی خلافت مقدسہ کی شدید توہین کی ہے" اس کے متعلق ہم اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مسلمان مخصوص خلافت کے لئے مسٹر گاندھی کو اپنا امام منتخب کر سکتے ہیں۔ تو ان کے ذریعہ حاصل شدہ خلافت کو انہی کے سپرد کر دینے کا مشورہ دینے سے توہین کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ زمیندار کے نزدیک "خلافت" کے لئے جن صفات کی ضرورت ہے۔ وہ سب سے بڑھ کر انہی میں پائی جاتی ہیں۔

زمیندار کا عذر گناہ

زمیندار کو حال ہی میں بعض [illegible] مضامین کی بنا پر گورنمنٹ نے سرزنش کی۔ تو اس نے حریت و آزادی کے تمام دعاوی کو بالائے طاق رکھ کر اس حکومت کے متعلق جسے وہ "شیطانی حکومت" قرار دیتا تھا یہ لکھ دیا کہ "ہم تو دل سے چاہتے ہیں کہ تمام دنیا میں انگریزی انصاف کا سکہ چلے"۔ اور اس کے ساتھ ہی آئندہ محتاط رہنے کا اقرار کیا۔ لیکن جیسا کہ "وکیل" نے لکھا ہے۔ زمیندار کی شروع سے یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ "صبح کو شاہ انگلستان کا کلمہ پڑھتا ہے۔ اور شب کو اس سے توبہ کر لیتا ہے"۔ اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنے ۲ر اگست کے پرچہ میں ایک ایسا مضمون شائع کیا۔ جس سے بعض ذمہ دار حکام پر نہایت خطرناک الزام عائد ہوتے ہیں اور جن کے متعلق گورنمنٹ زمیندار سے باز پرس کرنے کا جائز حق رکھتی ہے۔ یہ بات زمیندار کو بھی کھٹک گئی۔ اور اس نے جلدی ہی اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کوشش میں اسے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ ناظرین ذیل کی سطور کو [illegible] لگ سکتے ہیں۔

زمیندار میں اس وفد کے متعلق جسے حکام سرحد نے اپنے علاقہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا یہ لکھا تھا کہ:-

"یہ حکومت سرحد یہ بھی جانتی ہے کہ وفد کی آمد سے بہت سے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوگا۔ آئندہ حکومت کے پالیٹیکل فنڈ کو اپنی ذاتی مصارف میں استعمال کرنے کا موقع زائل ہوگا۔ رشوت ستانی کے نذرانے وصول کرنے پر دقت واقع ہوگی۔ کوئی بے عنوانی نہ ہو سکیگی اور نہ مطلق العنانی سے کام لیا جا سکیگا"

پھر لکھا ہے:-

"گو یہ باتیں بجائے خود بہت کافی اہمیت رکھتی ہیں۔ مگر اصل اور اہم ترین وجہ جو حکومت سرحد کو رہبران قوم کے سرحد میں داخلے کی مخالفت پر مجبور کرتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ وہ آ سکے تو ڈاکوؤں کا سر مخفی اور راز پنہاں اظہر من الشمس ہو جائیگا اور عوام پر واضح ہو جائیگا۔ کہ ڈاکے ڈالنے میں زیادہ تر کونسا ہاتھ کام کر رہا ہے اور پس پردہ کونسی مصلحت کار برآری کر رہی ہے"

(۲ر اگست ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے بالکل صاف ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے "زمیندار" نے جو جالا تنا ہے۔ اور جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے وہ یہ ہے کہ:-

"ہماری رائے میں ڈاکے ڈلوانے میں سب سے بڑا ہاتھ گرانی کا ہے۔ اور یہی "سر مخفی" اور "راز پنہاں" ہے۔ اگر سرجان میفی اپنے صوبہ کی رعایا پر اعتماد کریں۔ اور ان کے جذبات و خواہشات کا لحاظ رکھیں۔ تو ڈاکو اپنی ناپاک اور قابل نفرین حرکتوں سے فوراً باز آ جائیں مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ حکومت اور رعایا دونوں ایک دوسرے سے بیزار ہیں۔ اور ان کی اس باہمی چپقلش سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے"

اس سے بڑھکر [illegible] کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ [illegible] زمیندار کے نزدیک [illegible] خلافت فنڈ اور دوسرے ذرائع سے عیش و عشرت منانے کے لئے کافی روپیہ حاصل ہونے سے "سر مخفی" اور "راز پنہاں" ہو تو ہو۔ ڈاکوؤں کے نزدیک ہرگز نہیں ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ کارکنان زمیندار کے دماغ پر گورنمنٹ کی معمولی سی سرزنش کا کس قدر اثر پڑا ہے اگر کسی وقت جوش جنون میں گو ان سے کوئی حرکت سرزد ہو جاتی ہے۔ تو پھر مواخذہ کے خوف سے ان کے حواس مختل ہو جاتے۔ اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

خواجہ عباد اللہ صاحب اختر کے مضمون کا جواب

خواجہ عباد اللہ صاحب اختر اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے "رہبران اسلام اور حریت و مساوات" کے مسئلہ پر جو بحث چلی تھی اس کو چونکہ خواجہ صاحب نے متنبہ کرنے کے باوجود اصولی رنگ میں نہ رہنے دیا۔ اور دوسری باتوں میں الجھ گئے اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے ممکن ہے۔ خواجہ صاحب نے خیال کیا ہو کہ ان کے مضمون کا جواب ہی نہیں دیا جا سکتا۔ ہم انہیں مطلع کرتے ہیں۔ کہ ان کے جواب میں ایک مفصل مضمون ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ اب وہ جس طرح چاہیں۔ اور جو کچھ چاہیں دل کھول کر لکھ لیں۔ ضرورت سمجھی گئی تو ان کی تحریر کا نوٹس لیا جائے گا۔

مسٹر گاندھی کی اندھی تقلید

مسٹر تلک کی برسی پر نہ صرف ہندوؤں نے بلکہ بعض مقامات پر مسلمانوں نے بھی ولایت کے بنے ہوئے کپڑے کو جلا کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسٹر گاندھی کی تقلید میں بالکل جامہ سے باہر ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ (دیکھو صفحہ [illegible])

حیات کاملہ

(نمبر ۲)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

میں حیات کے متعلق بحث کرتے ہوئے پہلے بتا چکا ہوں کہ کائنات سماویہ و ارضیہ میں اس کا مظہر حرکت ہے۔ اور انسان میں بھی ہم حیات کو خواہ اس کے باطنی افکار و خیالات و احساسات و جذبات ہوں، خواہ اس کے ظاہری افعال ہوں۔ ایک حرکت کی صورت میں محسوس و مشہود دیکھتے ہیں۔ انسان بھی ان کائنات میں سے ایک ممتاز ہستی ہے اس کی تاریخی حیات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج جو انسان ہے۔ وہ وہ انسان نہیں۔ جو آج سے سات آٹھ ہزار برس پہلے تھا۔ یعنی وہ انسان جو اپنی بود و باش اور کھانے پینے میں ایک حیوان سے مشابہ ہوتا تھا جنگل کے سبز گھاس پات اور کچے پھل ترکاریاں اس کی غذا تھیں۔ پہاڑوں کی غاریں اور درختوں کی کھوہیں اس کا جائے پناہ تھا۔ اس کا الف ننگا بدن گرمی سردی کی سختیاں ویسے ہی جھیلتا تھا جیسے ایک دوسرا حیوان۔ لیکن اس عرصہ دراز میں اس نے نہ صرف اپنے کھانے پینے رہنے سہنے اور پہننے لباس و پوشاک میں عظیم الشان تبدیلی پیدا کی ہے۔ بلکہ اپنی ہر قوت کو اس نے حیرت انگیز طور پر بڑھایا ہے۔ آنکھ کی قوت کو دوربینوں اور خوردبینوں سے ایسا تیز کیا ہے کہ دور سے دور باریک سے باریک کائنات کو دیکھ لیا ہے۔ کان کی شنوائی کو اس قدر زیادہ کر دیا ہے۔ کہ آج وہ ہزاروں میلوں کے فاصلہ پر ایک دوسرے انسان سے گفتگو کر رہا ہے۔ اپنی حرکت و نقل میں اس قدر وسعت پیدا کر لی ہے کہ سینکڑوں میلوں کا سفر طے کرنا اس کے چند گھنٹوں کی پرواز ہے اپنی عقل و فکر کو اس قدر وسعت دی ہے کہ اجرام فلکیہ کے حجم اور ان کا مادہ اور ان کے خواص اور سرعت کی رفتار کی کمی بیشی سورج گرہن وغیرہ کا حساب و پیمائش سب کا سب ٹھیک ٹھیک یہاں زمین پر بیٹھا ہوا کر رکھا ہے۔

یہی نہیں۔ بلکہ اس نے جہاں جہاں ہاتھ لگایا ہے۔ اس میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ویرانوں کی جگہ کرۂ دنیا کو آ کے خوبصورت سے خوبصورت محل اور قصر بسا کے جنت نشان نمایاں کر دئیے ہیں۔ جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ وہاں پانی ہی پانی اور سبزہ زار خوش منظر دکھا رہا ہے۔ اس کے پیدا کردہ انقلاب کا تماشا اگر دیکھنا ہو۔ تو یورپ کے کسی بڑے شہر میں اور اس شہر کے کسی بڑے کارخانہ میں جاؤ۔ اور دیکھو کہ مشینیں کس طرح اس کے لئے کھیتی اور فصل کے کاٹنے اور اناج و غلہ جات کے تیار کرنے اور اس سے مختلف قسم کی غذائیں تیار کرنے میں مشغول ہیں۔ کس طرح ان کے ذریعہ سے اس کے رنگ برنگ اور قسما قسم کے فیشن کے لباس بنتے اور سیئے جا رہے ہیں۔ کس طرح ان کے ذریعہ سے ہزاروں من کا لوہا ایک آن میں پانی کی طرح پگھلا یا روئی کی طرح نرم کیا جا رہا ہے۔ کس طرح ہزاروں منوں کا بوجھ زمین سے اٹھا کر بلند چھتوں اور بلند چھتوں سے اٹھا کر زمین پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ آناً فاناً پہنچایا جا رہا ہے۔ یورپ کے کارخانوں میں جا کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ انسان کے ایک بٹن دبانے سے سینکڑوں مشینیں اس کے لئے اس کی مرضی کے مطابق خاطر خواہ کام کر رہی ہیں۔ اور زبان حال سے یہ کہہ رہی ہیں کہ انسان نے بے جان ہیولے میں بے حس و حرکت مادے میں زندگی کی روح پھونک دی ہے۔ اور وہ ان موجودات کے سامنے یوں ظاہر ہوا ہے کہ گویا وہ ان کا خدا ہے اور وہ اس کی مخلوق اور عنقریب وہ زمانہ آتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان زمین کی ساری طاقتوں کو مسخر کر کے ایک عظیم الشان ہستی میں جلوہ افروز ہو گا۔ اور اس زمین پر ایک غیر متصور انقلاب آئیگا۔

یہ سب انقلاب انسان کے ہاتھ سے کیوں متحقق ہوا۔ اس کے اندر کیا راز پوشیدہ ہے۔ جو اسے سب موجودات پر ممتاز کرتا جا رہا ہے۔ وہ کیا چیز ہے جو آج انسان سے مفقود ہو جائے تو وہ اگلے پاؤں پیچھے کھا کر جیسا تھا۔ ویسا کا ویسا ایک حیوان رہ جائے وہ کیا شے ہے۔ اگر وہ آج اس میں سے معدوم ہو جائے تو اس کے سارے نظامات کا شیرازہ بکھر جائے۔ اور دنیا میں ایک ہولناک ہلاکت کا محشر برپا ہو جائے۔ وہ فکر و ادراک و علم ہے۔ جو انسان کو خاص کر عطا ہوا ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے وہ ہر شے سے ممتاز ہے۔ اور ہر شے میں تصرف کر رہا ہے۔ یاد رکھئے کہ دنیا میں محض قوت کچھ شے بھی نہیں۔ جب تک کہ اس کے ساتھ ادراک و علم نہ ہو۔ اور خالی علم کوئی شے ہی نہیں اگر اس کے ساتھ قدرت کا تصرف نہ ہو۔ علماء کہتے ہیں کہ سارے کائنات کے نظام کی حرکت ایک قوت کے بس پر ہے۔ لیکن محض قوت بلا ادراک و علم کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ علماء کہتے ہیں۔ کہ یہ ساری کائنات ایک وقت میں حالت ہیولے میں تھی۔ اور اس کی کوئی منتظم صورت نہ تھی۔ پھر آہستہ آہستہ اس میں انقلاب آتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ کچھ ہو گئی جسے آج ہم ایک محکم نظام کی صورت میں مشاہدہ کرتے ہیں مگر مادہ اور ہیولے میں کوئی بھی انقلاب نہیں آ سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ علم و قدرت کے محرک نہ ہوں اس بات کی سب سے بڑی شہادت خود انسان کا وجود ہے جو باہر سے نہیں۔ بلکہ خود ہم میں سے ایک ہستی ہے اور اس کی تاریخ حیات اس بات پر واضح دلیل ہے کہ علم و ادراک و قوت کے بغیر کوئی عمدہ انقلاب واقع نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ عالم جہاں قوت و حرکت و حیات کا پتہ دے رہا ہے۔ وہیں یہ بھی بتا رہا ہے کہ ان کے ساتھ ایک علم کامل بھی چاہئیے۔ جو کہ علوم کا سرچشمہ ہو۔ انسانی علوم جتنے کہ ہیں وہ انسان کے ساختہ پرداختہ نہیں۔ بلکہ وہ سب اس وقت بھی موجود تھے۔ جب انسان نہیں تھا۔ اور انسان نے اگر جو کچھ کیا ہے۔ وہ صرف یہ کیا ہے۔ کہ اس نے انہیں دریافت کیا ہے۔ پس انسان اور اس کے ساتھ دوسری موجودات سب کی سب یہ بتلا رہے ہیں کہ ایک حیات کاملہ ہے اور وہ ساری حیاتوں اور قوتوں اور قدرتوں اور علموں اور حرکتوں کا منبع ہے۔

غرض اس عالم عام پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر ذرہ وجود ایک حیات ایک قدرت ایک علم کا

سفلیٰ ہے۔ اور وہ حیات اپنی ذات میں لامحدود ہے ساری زندگیوں کا وہ سرچشمہ ہماری قدرتوں کا وہ منبع ہے۔ وہ سب علوم کا ذاتی سرچشمہ ہے۔ اس کے وجود سے سارے وجودوں کا قیام ہے۔ اسی کے بنانے سے یہ سب کچھ ہے۔ اسی حیات کُل کو قرآن حکیم ان الفاظ بیان کرتا ہے۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ یعنی اللہ ہی معبود ہے۔ اور کوئی نہیں وہ اصل میں زندہ ہے۔ زندگیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور تمام موجودات کے بقا کا سبب۔ وہ ایک دم بھی غافل نہیں۔ زمین کی موجودات اور ان بلندیوں کی کائنات سب کی سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم۔ اس کے علم اور اس کے سلطان نے سارے تمام کو احاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی کے وجود کی طفیل یہ سارا عالم محفوظ ہے۔ اور وہ ذات اس کی حفاظت کرنے سے کبھی تھکتی نہیں وہ ذات بہت ہی عالی جناب ہے اور صاحب عظمت۔

خلاصہ آیات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی اصل اور مستقل زندگی ہے۔ اور باقی زندگیاں صرف اس کا مظہر اور ظل ہیں۔ اور اپنی ذات میں مستقل اور باقی رہنے والی نہیں۔ اس لئے اگر انسان کا مقصد کوئی حقیقی زندگی ہے۔ تو وہ اس کی اپنی حیات دنیا نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ وہ ناپائدار ہے بلکہ وہ زندگی مقصود بالذات ہونی چاہیئے۔ جو لازوال ہے۔ حیات دنیا اور حیات اخرویہ پر بحث کرتے ہوئے میں بتلا چکا ہوں کہ انہیں سے ایک بھی اپنی مستقل ہستی نہیں رکھتی۔ ایک کا بقا دوسرے پر اور دوسرے کا بقا کسی اور شے پر ہے۔

یہ زمینی زندگیاں اپنی بے استقلالی اور زوال پذیری کی وجہ سے یہ تقاضا کر رہی ہیں کہ ان کو باقی رکھنے کیلئے کوئی اور لازوال مستقل زندگی ہونی چاہیئے۔ جس پر یہ نثار ہو کر اسی قانون کے ماتحت باقی رہ سکیں۔ جس قانون کے ماتحت اجرام فلکی کی مرکزی حرکت خود فنی حرکت میں غائب ہو کر باقی رہتی ہے۔

ایک ہی قانون ہے جو ہر جگہ عمل کر رہا ہے۔ یہ ایک ہی مشیت ہے۔ جو ہر مکان میں جلوہ افروز ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ ہر زندگی کے بقا کے لئے موت کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس موت کے متعلق قانون الٰہی یہ ہے کہ ادنیٰ حیات اعلیٰ حیات کیلئے قربان ہو جاتے۔ یہ یاد رکھئے اور خوب سمجھ کر یاد رکھئے کہ جب تک ادنیٰ زندگی اپنے اعلیٰ زندگی کے لئے قربان نہیں ہوگی۔ اس زمین پر کوئی بھی حیات قائم نہیں رہ سکتی بر خلاف اس کے مستقل حیات کا یہ خاصہ طبیعت ہے یہ تقاضا ہے۔ کہ اس کے بقا کے لئے کوئی نہ کوئی نشو کا سامان بھی موجود ہو۔ ضرور کسی نہ کسی ہوتا ہی اس کی حیات ہو۔ مثال کے طور پر حیات نباتات کو لیجئے۔ اگر نباتات میں سے ایک درخت کے سارے بیج اگتے پھوٹتے اور پھیلتے اور پھر ہر درخت بیج پیدا کرتے اور وہ پھر اُگتے پھیلتے اور پھیلتے جاتے۔ اور ان کے لئے کوئی موت کا سامان نہ ہوتا تو آج دنیا میں صرف درخت ہی درخت ہوتے۔ اور وہ درخت اسقدر ہوتے اور اسقدر زیادہ ہوتے۔ کہ زمین کی ساری طاقتیں ان کی زندگیوں کو سنبھالتے سنبھالتے بالکل ختم ہو جاتیں اور آخر کار یہ ہوتا۔ کہ درخت ضروری غذا کے نہ پانے سے سوکھ سوکھ کر مر جاتے۔ اور اس طرح نباتات کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہوتا۔ یہ اسلئے کہ نباتی زندگی کی خاصیت یہ ہے کہ وہ بذات خود زندہ نہیں رہ سکتی اس کی زندگی کوئی مستقل زندگی نہیں کہ بغیر زمینی اور آسمانی قوتوں کے زندہ رہ سکے۔ اس لئے الحی القیوم خدا نے حیات نباتات کو زندہ رکھنے کے لئے موت کو تجویز کیا۔ اور اس کی موت کے لئے سینکڑوں درسینکڑوں سامان پیدا کر دیئے۔ اور یہ سب کچھ اسلئے کیا کہ تا حیات نباتات دنیا میں قائم رہے۔ غرض حیات کے بقا کے لئے موت کا ہونا ضروری ہے۔

مثال کے طور پر حیوانات کی زندگی کو لیجئے اگر ان میں سے ایک حیوان کی نسلوں کو زندہ رہنے اور بڑھنے دیا جاتا۔ اور اس کے لئے کوئی موت کا سامان نہ ہوتا۔ تو اس حیوان کی تعداد زمین پر اسقدر بڑھتی اور اس قدر زیادہ ہو جاتی۔ کہ آخر کار زمین اس کی زندگی کے قائم رکھنے کے ذریعے اسباب اور قوتیں اس کی زندگی کو سنبھالتے سنبھالتے بالکل فنا ہو جاتیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ نہ کوئی حیوان رہتا۔ اور نہ اس جیسی کوئی اور حیوانی زندگی کا نام و نشان رہتا۔ اس لئے الحی القیوم خدا نے حیوانی زندگی کو باقی رکھنے کے لئے موت کو اس طرح پیدا کیا۔ کہ ادنیٰ حیوانات کو اعلیٰ کی غذا بنا کر ان کے اس کا شکار بنا دیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ حیوانوں میں سے کسی حیوان کی بھی زندگی مستقل زندگی نہیں تھی۔ اور محض اس لئے کہ وہ حیوانی زندگی باقی رہے۔ انہیں سے ادنیٰ کو اعلیٰ کے لئے قربان کر دیا۔

مثال کے طور پر انسانی حیات کو لیجئے۔ زندگی کے عام قانون کے ماتحت اگر انسانی زندگی کی حد بندی کرنے کے لئے کوئی موت کا سامان نہ ہوتا تو انسان بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھتا اور اسقدر زیادہ ہو جاتا کہ آخر میں یہ زمین اور اس کی غذائیں اور قوتیں اس کی زندگی کو ہرگز سنبھال نہ سکتی۔ اور ضرور کبھی نہ کبھی وقت وہ ختم ہو جاتیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا کہ انسان مر مر کر خاک زمین میں ملیا میٹ ہو جاتے اور اس طرح انسانی حیات کا بھی انتہار ہو جاتا۔ اس لئے الحی القیوم خدا نے انسانی حیات دنیا کو قائم اور باقی رکھنے نے موت کو تجویز کیا۔ اور اسکی موت کیلئے گوناگوں سامان پیدا کر دیئے۔

پس زمین کی مختلف حیاتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر مستقل اور فانی حیاتیں ہیں۔ اور جو انتظام کہ ان کے باقی رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زندگی مستقل حیات کاملہ ہے جو کہ ساری حیاتوں کا مبدا اور ان کا قیوم ہے اس حیات کاملہ نے اپنے کامل علم سے یہ موت کا نظام جو کہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ قائم کیا ہے۔ جہاں اس ساری ہستی کے ذرے ذرے سے ایک کامل زندگی کا علم کامل قدرت کامل حکمت کا پتہ چلتا ہے ایسا ہی اس سے یہ بھی قانون زندگی معلوم ہوتا ہے کہ زمینی زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ موت ہو۔ نباتات کی قانون کو مستثنیٰ ہے نہ حیوان اور نہ ہی انسان

لیکن انسانی زندگی کے بقا کے لئے جو موت ہے۔ اس میں ایک خاص امتیاز ہے جو دوسری زندگیوں میں نہیں آتا کبھی

نہیں دیکھا ہوگا کہ بھیڑیا بھیڑیے کو اور شیر شیر کو کھانے ہمیشہ بھیڑ بکری یا اس جیسے غریب مسکین حیوان کو کھاتا اور شیر بھیڑیئے کو یا اپنے سے کمزور حیوان کو چیرے پھاڑیگا۔ مگر بنی نوع انسان میں یہ عجیب خاصہ ہے کہ قوی انسان کمزور انسان کو اپنی زندگی کے بقا کی خاطر ہلاک کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ اور قوی قوم کمزور قوم کے خون کو چوس کر موٹا تازہ رہنے کیلئے اسکو ہمیشہ سرنگوں رکھنے کی کوشش میں رہتی۔ جو مجبوری کردہ رعیت غلامی سے رہائی کو اٹھنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتی۔ وہ ہمیشہ اس قوم اُسے ترقی کرنے نہ دیگی۔ مسٹر ڈارون کہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صحیح ادا کیا ہاں ایک حد تک ٹھیک کہتا ہے۔ کہ اس انسانی تنازع حیات میں انسانی ترقی کا سارا راز پنہاں ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ شیر جو جنگل شیر ہی رہا اور اسکی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اسکی وجہ یہ ہے کہ شیروں کے درمیان کوئی جنگ وجدال نہیں مگر ان میں سے قوی کمزور کو مار کر کھا جاتا تو کمزور شیر نابود ہو جاتے۔ اور قوی شیر ہی باقی رہتے پھر ان قوی شیروں کے درمیان سلسلہ تناسل شروع ہوتا اور ان سے زیادہ تنومند اور زیادہ قوی شیر پیدا ہوتے اور جب وہ بڑھتے اور پھیلتے اور انکے درمیان تنازع حیات کا میدان سرگرم ہوتا تو ان قوی شیروں میں سے جو زیادہ قوی شیر اور شیر دل ہوتے وہ غالب ہو کر باقی رہتیں۔ اور اسی طرح ہوتے ہوتے اس تنازع للبقا اور تناسل کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں عمدہ سے عمدہ شیر پیدا ہوتے جاتے اور ان میں انسانی جیسا سلسلۂ ارتقا جاری رہتا مگر حیوانات میں یہ سلسلہ اب نہیں رہا۔ اور پھر انسانی اجتماع میں یہ جنگ وجدال اور قتال زندگی کے بقا کے لئے موجود ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر صدی میں وہ قوم جو اپنے اندر زندہ رہنے کیلئے زیادہ قابلیت رکھتی ہے۔ عقل و طاقت سے اُسے وافر حصہ ملا ہوا ہے۔ ایک کمزور قوم پر غالب آکر یا تو اُسے آہستہ آہستہ اپنے اندر جذب کر لیتی ہے یا اُسے مٹا دیتی ہے۔ اور اس سارے تنازع کا مجموعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اجتماع بشری روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ یہ ہے خلاصہ قول مسئلۂ ارتقا کے موجدوں کا +

ہمارا صنعتی کارخانہ

الحمد للہ کہ ہمارا صنعتی کارخانہ جیسے گذشتہ ماہ سے سیالکوٹ میں کھولا گیا ہے اور ارادہ ہے کہ ایک سال کے بعد اُسے قادیان میں منتقل کر لیا جاوے۔ کامیابی کیساتھ چل رہا ہے۔ اور ایک ہی ماہ کے اندر نہ صرف اپنا خرچ خود سنبھالنے کے قابل ہو گیا ہے۔ بلکہ پیسے کے نرخوں کے لحاظ سے پونے تین سو کے قریب نفع بھی دکھلا دیا ہے۔ میں احباب کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھکر فائدہ اٹھا دیں۔ اور اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے کما کر مستقل اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے تیار کریں۔ اپنے ہاتھ سے کمانا عار نہیں بلکہ فخر ہے۔

جہاں میں الحمد للہ دار الصناعت کی موجودہ کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ وہاں میں سید انعام اللہ شاہ صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے احباب سے خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ بڑی جانفشانی اور اخلاص اور جوش سے دار الصناعت کے کام کو خود اپنا کام سمجھکر اسکی ترقی میں شب و روز مشغول ہیں۔

ناظم تجارت و حرفت قادیان

تالیف و اشاعت کا بک ڈپو

اور

احباب کا شکریہ

میں ان احباب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بک ڈپو کے متعلق میری تحریک کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اگر احباب بک ڈپو کی کتابوں کی خرید و فروخت میں اسطرح مدد دیتے رہے تو مجھے یقین ہے کہ ایک سال نہیں گزریگا۔ کہ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود کی نادر کتابوں کے دوبارہ طبع کرنے کیلئے ہمارے پاس کافی سرمایہ جمع ہو جائیگا۔ صیغہ تالیف و اشاعت کی یہ شاخ ایک نہایت مثمر شاخ ہے۔ جسکی طرف احباب نے ابھی تک توجہ نہیں کی تھی امید ہے۔ کہ وہ بھی دوست جنہوں نے ابھی تک میری سابقہ درخواست کے متعلق کوئی غور نہیں کیا۔ غور کرینگے اور بک ڈپو کی کتابوں کی خرید و فروخت کی طرف توجہ کرینگے تو وہ ہر طور پر اپنی خدمت کرا دیا کرینگے

ناظم تالیف و اشاعت

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

الخطبہ

ایک صاحب جنکی عمر ۴۰ سال۔ تنخواہ صعہ روپیہ ماہوار علاوہ زمین و مکان سکنی مالیتی ایک ہزار روپیہ جو ضلع پشاور میں عہدہ [illegible] ملازم ہیں بتقاضاء ضروریات شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں پہلی بیوی زندہ ہے اس سے کوئی بچہ نہیں پہلی بیوی خود اپنے شوہر کا دوسرا نکاح کرانا چاہتی ہے جو صاحبان ان سے رشتہ کرنا چاہتے ہوں۔ دفتر الفضل سے خط و کتابت فرما دیں۔

نیاز مند۔ ناظر امور عامہ

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا نگینہ خاص عقیق کا جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشخط کھدا ہوا اور پائدار ہونے کے علاوہ ایسی صنعت کیساتھ تحریر ہے۔ کہ حیرت ہو جاتی ہے۔ قیمت صرف ایک انگوٹھی چاندی اگر نام بھی ساتھ کھدوانا ہو تو دو روپیہ انگوٹھی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار [illegible]

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر کسی پریس میں نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ کسی قسم کا چھاپہ اسکے لئے مشکل نہیں ہے بڑی آسانی سے ایک مزدور بھی چھاپنے کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ بہت جلد اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات چھپوانا چاہتے ہیں یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ پریس پہنچ جانے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنیوالوں کو ضرور لینا چاہئے کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں اور ہفتہ میں جب چاہیں مضمون لکھکر چھاپکر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے:

لارج سائز تین روپے۔ لیٹر سائز عہ نوٹ پیپر سائز عہ

فلس کیپ سائز للعہ سیاہی فی شیشی ۸

محمد عامل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

یاالٰہی خیر ✱ یاالٰہی خیر

ہمارے سرمہ کا استعمال ضروری ہے

یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ چشموں کی ضرورت نہ پڑے ۔ نظر تیز ہو ۔ گردوں سے بچیں ۔ جالا پڑبال سے بچیں ۔ موسم گرما میں آنکھیں خراب نہ ہوں ۔ غرض آنکھ کی ہر قسم کی بیماری سے بچنا چاہتے ہیں ۔ تو ہمارا سرمہ ایکدفعہ ضرور استعمال کریں اگر متواتر استعمال آٹھ روز تک کرو تو بینائی میں فرق ڈالے کچھ بھی فائدہ نہ ہو تو سرمہ واپس کرکے پوری قیمت واپس کروالیں ۔ ہمارے سرمہ سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے ۔

کچھ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں ۔ حضرت خلیفہ ثانی کے اہل بیت ۔ حضرت ام المومنین ۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب اور اہل بیت اور اہل بیت جناب میر محمد اسحٰق صاحب ۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] نیک محمد صاحب مہاجر خادم صاحبزادہ شریف احمد [illegible] خادم اہل بیت ۔ نور محمد صاحب خادم اہل بیت عبد الرحیم صاحب پٹھان مہاجر ۔ مولوی غلام رسول صاحب پٹھان مہاجر برادر محمد الیاس صاحب پٹھان مہاجر ۔ قطب الدین صاحب ضلع جہلم ۔ عمر بخش صاحب نائی قادیان ۔ جناب محمد حسین صاحب احمدی سب اوورسیر ملٹری ۔ کریم بخش صاحب پٹواری ۔ میاں نور الدین صاحب احمدی [illegible] میاں محمد شفیع صاحب سب اوورسیر ۔ جناب رحمت اللہ صاحب سابق وزیر ریاست [illegible] ۔ حکیم محمد عمر صاحب حاجی عبد اللہ خان صاحب [illegible] سرگودھا ۔ میاں محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹ ماسٹر گجرات ۔ اگر سب لوگوں کے نام درج کئے جاویں تو ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت پڑتی ہے ۔ لہٰذا اسی پر بس کرتا ہوں ۔

کلاہ لنگیاں ۔ ہر قسم کی لنگیاں ۔ ریشمی ۔ مشہدی ۔ پشاوری ۔ سوتی ۔ ہر قسم کے کلاہ ۔ ۱۲؍ قیمت سے لیکر ۱۵ روپیہ تک یہاں سے مل سکتے ہیں ۔ المشتہر

محمد نور کابلی مہاجر قادیان پنجاب

جرمن ✱

کے مشہور و معروف میکر کی بنی ہوئی سلائی کی [illegible] مشین [illegible] تعداد میں ۱۰۰ ہر روز کل طیار ہوتی ہے ۔ جس کے نمونے پائیدار اور اعلیٰ کام دینے والے درزیوں کے لئے نہایت پسند ہیں جسمیں ہر ایک قسم کے کپڑے سینے والی [illegible] سوئی اور دھاگا کتاب مفصلہ ذیل پتہ سے ارزاں مل سکتی ہے جواب طلب امور کیلئے براہ کرم جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔

نور الدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفہ ✱

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ ساڑیاں) ہمارے ہاں کمخواب تھان ۔ کالنسی سیلک سوزنے ساٹن گوٹہ کنارے ۔ تیری بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کی بہت سے فوراً مل سکتے ہیں ۔ ایکبار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارڈ طلب فرمائیے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

اطلاع ✱

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے صرف مشین سیویاں ایجاد کردہ فضل کریم [illegible] قادیان پنجاب تیار ہوتی ہے ۔ جسکو بوجہ نہایت کارآمد ہونے کے پبلک نے نہایت پسند کیا ہے اسکی مقبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے ۔ کہ قلیل عرصہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہو چکی اب ہم نے حال میں مشین آہنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ لگایا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگا کر کام لے سکتے ہیں ۔ قیمت بھی صرف چھ روپیہ ہے ۔

المطلع ۔ منیجر کارخانہ مشین سیویاں ۔ قادیان پنجاب

مؤلفہ مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول [illegible] متواتر اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں [illegible] رسالہ کی صورت میں ۔ یہ ناظرین ہیں ۔ قیمت ۵؍

چٹھی مسیح [illegible] مسیح ابن مریم [illegible] جواب [illegible] مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] قیمت ۲؍

دلائل حقہ بر مسائل ختمیہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل [illegible] پنجابی نظم [illegible]

[illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] تینوں کتابیں منگوا [illegible] قادیان سے مل سکتی ہیں

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے از حضرت [illegible] مسیح موعود علیہ السلام [illegible] عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۱؍

لغات القرآن جسمیں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں قیمت ۸؍

المشتہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب [illegible] امرتسر

مباحثہ سرگودہ کی آخری اطلاع

یہ مباحثہ جناب سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل و مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے مابین ہوا اور ابتک طبع نہ ہوا تھا ۔ اس مباحثہ میں پہلے مسئلہ نبوت بعد آنحضرت پر بحث ہے پہلا پرچہ مولوی ثناء اللہ کا ہے اسکا جواب سید محمد اسحٰق صاحب کیطرف سے پھر جواب الجواب مولوی ثناء اللہ کیطرف سے پھر تردید جواب الجواب سید محمد اسحٰق صاحب سے ۔

اسکے بعد صداقت مسیح موعود پر پہلا پرچہ سید محمد اسحٰق صاحب کا ہے اسکی تردید مولوی ثناء اللہ صاحب کیطرف سے ہے جواب الجواب سید صاحب سے اسکے جواب کا آخری پرچہ مولوی ثناء اللہ صاحب جسپر ہمارے سرسری نوٹ حاشیہ پر ہیں ۔ یہ تمام مباحثہ تحریری ہے ۔ اور بہت پرزور ہے احمدی احباب کو چاہیئے کہ جلد منگوالیں ۴۲ صفحہ ۔ ۲؍ قیمت ہے ۔ صرف ایک جلد وی پی منگوانے پر ۲؍ خرچ ہوتے ہیں ۔ ۲؍ کے ٹکٹ بھیجدیں یا اسکے ساتھ دو رسالے [illegible] جو سید محمد اسحٰق صاحب حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کے [illegible] مسئلہ [illegible] قرآن و حدیث [illegible]

اقتباس خطبہ جمعہ

اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سرینگر

(نوشتہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

میں نے یہ بات ایک مدت سے بارہا اپنے خطبات میں بیان کی ہے کہ ہر ایک انسان کو اپنی زندگی کا ایک مقصد قرار دینا چاہیے۔ بغیر اسکے کوئی شخص اپنے کاموں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بیشک وہ اپنی کارروائیوں پر خوش ہو جائیگا۔ مگر اصل میں کوئی نتیجہ اسکے کام کا نہ ہوگا۔ اور اسکی مثال ایک مقصد کو مد نظر رکھکر کام کرنے والے کے مقابلہ میں ایسی ہی ہوگی جیسے ایک شخص تو ارادتاً کسی جگہ نیچے اترتا ہے مگر دوسرا پھسل کر جا پڑتا ہے۔ پہلے کا ایک مقصد تھا۔ اسمیں وہ کامیاب ہو گیا مگر دوسرے کا پھسل جانا کامیابی نہیں کہلا سکتا۔ ایسا ہی ایک وہ شخص ہے جو بستر میں دوسری کی چادر غفلت سے باندھ لیتا ہے اور اپنے اور بیگانے کی تمیز نہیں کرتا۔ دوسرا اس ارادہ سے باندھتا ہے کہ میرے ہمراہی کا اسباب محفوظ ہو جاوے ضرورت کے وقت اول الذکر تو بڑی جد وجہد کے بعد اس چادر کو اتفاقاً بستر سے نکالیگا۔ مگر دوسرا اسکو اپنی یاداشت کی بنا پر فوراً نکال لیگا۔ یہ ہر دو آدمی بلحاظ کام کے برابر نہیں ہو سکتے۔ گو وہ اپنے کام میں کامیاب نظر آتے ہیں مگر ایک کا کام قابل ملامت ہے۔ اور دوسرے کا قابل ستائش۔ ایسا ہی ایک وہ شخص ہے جو دریا میں تیرتے تیرتے اپنی مرضی کے مطابق کسی خاص جگہ کنارہ پر جا سکتا ہے۔ اور دوسرا [illegible] جاتا ہے مگر نہ تیر کر بلکہ رو میں بہکر۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ یہی فرق قرآن اور ان دوسری کتابوں میں ہے جو انسانوں کی تصنیف ہیں۔ قرآن پہلے دعوے کرتا ہے کہ وہ بے نظیر ہے۔ مگر شیکسپیر اور حریری کی کتابیں یہ دعوے نہیں کرتیں۔ قرآن کی بیان کردہ باتوں کے مطابق واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مگر دوسری کتابیں واقعات کے ماتحت ہوتی ہیں اور یہی دونوں باتیں ایک کو خدا کا کلام قرار دیتی ہیں دوسری کو انسان کا۔

قرآن نے شروع میں ہی دعویٰ کیا ہے کہ میں بے نظیر ہوں جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم ان کنتم صادقین۔ مگر یہ کوئی نہ دکھلائیگا کہ شیکسپیر اور حریری نے اپنی کتابوں کے شائع ہونے سے پہلے انکو بے نظیر قرار دیا ہو۔ بلکہ کچھ مدت گذرنے کے بعد لوگوں نے انکو بے نظیر قرار دیا ہے۔ حریری نے تو اپنی کتاب کے دیباچہ میں ہی معذرت کی ہے کہ میں اس کام کے لائق نہیں بلکہ بدیع الزمان کی اقتدا میں یہ کتاب لکھتا ہوں اور اصل تصنیف بدیع کی ہے جسکی کہ طرز پر میں نے اپنی کتاب لکھی۔ مگر قرآن خود کہتا ہے کہ میں بے نظیر ہوں اسکے مقابل کی کتاب لاؤ۔

پس ایک مقصد اور مدعا کو لیکر کام کرنے اور بے مقصد کام کرنے میں بڑا فرق ہے ایک کیلئے یہ کام عزت کا موجب ہو جاتا ہے دوسرے کیلئے ذلت کا۔ بے مقصد اور مدعا کام کرنیکی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص دریا میں گر پڑتا ہے۔ اسکا پرلے کنارہ پر لگنا دریا کی لہروں کے رحم پر منحصر ہوتا ہے۔ جس جگہ چاہیں اسے پھینک دیں۔ اب اگر ایسا شخص حسن اتفاق سے ایسی جگہ جا لگتا ہے جہاں سے وہ آسانی سے باہر نکل سکے تو یہ اسکی کوئی بہادری نہیں ہوگی۔ وہ شخص جو مقصد قرار دیکر کام کرتا ہے اسکی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی خوبصورت معلوم دیتی ہیں۔ ورنہ بڑے بڑے کام قابل تحسین نہیں ہوتے۔ بغیر مقصد قرار دینے کے کامیابی ناممکن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بغیر مقصد قرار دینے کے ہی کبھی کامیابی حاصل ہو جائے۔ مگر ایسی مثالیں شاذ و نادر کے طور پر ملینگی۔ اکثر طور پر مقصد رکھنے والے ہی کامیاب ہونگے۔ قرآن نے شروع میں ہی انسان کا مقصد بتلا دیا ہے۔ پہلی سورت کہو قرآن کا خلاصہ کہو۔ ام الکتاب کہو۔ یا سورۃ فاتحہ کہو۔ اسمیں مقصد انسانی کو خوب واضح کرکے بیان کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات بیان کرنیکے بعد فرماتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ کہ انسان کی تمام سعی یہی ہونا چاہیئے کہ ہدایت حاصل ہو جاوے اس سورت میں تو مقصد بتلایا ہے۔ اور اگلی سورتیں اسکے حصول کے طریقے اور ذرائع بیان کئے ہیں۔ مگر باوجود اسکے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ سمجھتے نہیں اور بہت کم ہیں جو ان باتوں پر غور کرتے ہیں انکے اکثر اعمال ایسے ہوتے ہیں جیسے دریا میں کوئی چیز پھینک دیجائے اور وہ دریا کے رحم پر ہو کہ جہاں چاہے اسے پھینک دے پس اگر اسنے کسی کو احمدی بنا دیا ہے تو یہ اسکی خوبی نہیں ہے بہت کم ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کو بعد دلائل اور بحث مانا ہو۔ بہتوں نے ماں باپ سے سنکر مانا ہے کئی ایک نے دوستوں کے ذریعہ سے بعض نے اسباب کو دیکھکر کہ حضرت صاحب دوسرے مذاہب کا خوب مقابلہ کرتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے مہدویت اور مسیحیت کے دعوے کو سمجھکر مانا ہو۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کسی کو باغ میں پہنچا دیا ہے تو اسکو چاہیئے کہ فائدہ اٹھائے۔ اور اگر احمدی ہو کر مسائل کی تحقیقات کو جاری نہیں رکھتا تو نقصان سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔ وہی مقصد کو پا سکتا ہے۔ مدعا ایک ہونا چاہیئے۔ اسکے نہ ہونے کے باعث چھوٹی چھوٹی باتیں سلسلہ اور مقصد نظر آتی ہیں۔ اور انسان بڑے بڑے اغراض اور کامیابی سے محروم رہجاتا ہے کبھی دولت چاہتا ہے کبھی عزت کبھی اور کوئی اچھا عمل جسپر وہ لذت حاصل کرتا ہے۔ اگر ایک مقصد اور مدعا ہو تو پھر کوئی بات رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتی +

خطبہ جمعہ

غیبت

(از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب)

۵ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

میرا خیال تھا کہ آج میں اپنا وعدہ پورا کروں اور وہ مضمون بیان کروں جس کا ذکر میں نے ایک خطبہ میں کیا تھا۔ لیکن چونکہ آج ایک وفد تبلیغ باہر جانے والا ہے اور اس نے آج شام کی ریل پر سوار ہونا ہے۔ اسلئے دیر ہو جانے کے خیال سے میں ایفاء وعدہ کو دوسرے موقع پر انحصار رکھتا ہوں۔ کیونکہ ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے عمدہ تجویز کی ہے کہ ایک مکمل پروگرام شائع کیا ہے جسکے مطابق تھوڑے سے آدمیوں۔ تھوڑے سے وقت اور تھوڑے سے خرچ میں بہت ہی جلد اور بہت آسانی سے تبلیغ ہو جائیگی۔ اس وفد میں تو دو ایک صاحب بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کام میں برکت دے میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ وفد کیلئے دعا کریں۔ ہماری جماعت کا مقصد ہی تبلیغ ہے جس شخص کو تبلیغ کی توفیق ملے وہ دعاؤں کا مستحق ہے۔

اسوقت جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ اس وفد ہی کے متعلق ہے لیکن بات کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔

میں نے بتایا تھا کہ خدا کی تعریف میں پہلے تسبیح ہے کہ وہ نقصوں سے پاک ہے اور پھر حمد ہے کہ خدا تعالےٰ تمام اعلےٰ اور عمدہ صفات سے متصف ہے۔ اس لئے ایک مومن کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ پہلے ان امور سے اجتناب کرے جو کہ اخلاقی عیوب ہیں۔ اخلاق میں پہلی بات جو چھوڑنی چاہیئے وہ زبان کے متعلق ہے۔ وہ عیب جو خدا کو انسان سے ناراض کرنے والی ہیں۔ انہیں سے ایک غیبت بھی ہے۔ غیبت کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی بری چیز ہے۔ یہ اس شخص کا قول ہے جسکے کہنے سے ہم نے شراب کو حرام سمجھا اور جس کے فرمانے سے ہم نے سور کا گوشت چھوڑ دیا۔ ورنہ ہمارے نزدیک شراب بھی ایسی ہی ہوتی جیسی اور پینے کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور سور کا گوشت بھی ایسا ہی ہوتا جیسے بکری بھیڑ کا گوشت ہوتا ہے۔ پھر نبی کریم کا یہ فرمان ہے کہ غیبت ایسی بری چیز ہے۔ کہ اور گناہ تو خدا تعالےٰ سے معافی مانگنے سے معاف ہو جاتے ہیں مگر غیبت اسوقت تک معاف نہیں ہوگی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ ایسی خطرناک بات ہے پھر بھی لوگ اسمیں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور محض محفل کو گرم کرنے کیلئے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو لوگ محتسب ہوں وہ اگر قاضی کے پاس ایک شخص کے متعلق رائے کا اظہار کریں تو یہ جائز ہے ایسے لوگوں کو مزکی کہا جاتا تھا وہ یہ لوگوں کے حالات معلوم کرتے تھے۔ تاکہ کوئی شریر شرارت نہ کرے۔ اسی طرح محدثین کسی راوی کے متعلق جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ بھی حق بجانب ہیں۔ غیبت سے مراد وہ گفتگو ہے جو بے غرض محض کسی کے متعلق اسے بدنام کرنے کے لئے کی جائے۔ ایک صحابی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم کسی کے متعلق سچی بات کہیں تو کیا وہ بھی غیبت ہے۔ آپنے فرمایا کہ تم پس پشت جو بھی بات کہتے ہو۔ اور جس سے اس شخص کو رنج ہو وہی غیبت ہے ورنہ اگر جھوٹی ہو تو وہ تو افترا ہے پس یہ غلط خیال ہے کہ سچی بات غیبت نہیں ہوتی اصل میں سچی بات ہی غیبت ہوتی ہے۔ جھوٹی تو جھوٹ اور افترا ہے۔

مردوں میں بھی یہ عادت ہوتی ہے لیکن عورتوں میں غیبت کی بہت زیادہ عادت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے غیبت کے متعلق فرمایا ہے۔ ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه۔ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۳) کہ ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ کھانا تو کجا۔ تم تو اس سے کراہت کروگے۔ غیبت کی مثال مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے دی گئی اور بتایا ہے کہ مردہ جسطرح اپنی حفاظت نہیں کر سکتا اسیطرح جسکی غیبت کیجائے۔ وہ تردید نہیں کر سکتا۔ اور اپنی برائی کا خیال لوگوں کے دلوں سے دور نہیں کر سکتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں سب حرام ہیں۔ یعنی کسی کی عزت کو بٹہ لگانا بھی حرام ہے۔ پھر معراج کی شب آنحضرتؐ نے جہنم کا نظارہ دیکھا کہ ایک شخص ہے جو وہ اپنے ناخنوں سے اپنے منہ کو نوچ رہا ہے اور اسکے چہرے سے خون اور پیپ بہ رہی ہے آپنے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا۔ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جو غیبت کیا کرتا تھا۔ گویا جسطرح مجذوم کو ہم پہچان لیتے ہیں۔ وہاں غیبت کرنیوالا الگ اور نمایاں طور پر پہچان لیا جائیگا۔ ایک صوفی کا قول ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں (۱) حصہ غیبت کے بدلے (۲) پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کیلئے احتیاط نہ کرنے کے بدلے تیسرا حصہ کسی اور وجہ سے انہوں نے بتایا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے یہ بات کہ انہوں نے احادیث سے ہی اخذ کیا ہے۔ چنانچہ ایکدفعہ رسول کریمؐ نے دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا۔ کہ انہیں جو اس وقت دفن کئے گئے ہیں۔ انہیں دو چھوٹی باتوں کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے یعنی ایسی باتوں کی وجہ سے جن سے بچنا بہت آسان تھا ایک کو تو اس لئے کہ وہ غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرے کو اس لئے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ غرض غیبت ایک بہت ہی بڑا اور بہت برا گناہ ہے اور یہ ایسا گناہ نہیں جو چھوڑا نہ جا سکتا ہو۔ مگر یہ ایک آدھ شخص کے چھوڑنے سے دور نہیں ہو سکتا بلکہ عام طور پر لوگ اسکے خلاف کوشش کریں۔ تو یہ مرض دور ہو سکتا ہے۔ اسکے دور کرنیکا بہترین طریق یہ ہے کہ جس مجلس میں کوئی شخص کسی کی غیبت کرنے لگے اسے روک دیں۔ یا کہہ دیں کہ ہم اس کی بابت [illegible] اٹھ کھڑے ہوں۔ صحابہ اس کی باتیں نہ سنیں۔ اسطرح یہ مرض

ہندوستان کی خبریں

علی برادران کیطرح معافی:- صوبجات متوسطہ میں [illegible] ہو سکتے ہیں ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔ مسٹر نیلسن نے بیان کیا کہ گورنمنٹ تیار ہے۔ کہ دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (ب) کے ماتحت جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں انہیں واپس لیلے بشرطیکہ علی برادران کیطرح ملزمین بھی تحریری معافی مانگ لیں اور نیک چال چلن کی مناسب ضمانت دیدیں۔ جو ملزمین سزایاب ہو چکے ہیں۔ اگر وہ بھی اپنی سزا کے متعلق یادداشت بھیجیں۔ تو ہمدردی کے ساتھ ان پر غور کیا جائیگا۔

نواح کراچی میں طوفان:- کراچی ۴-اگست گذشتہ بارشوں کیوجہ سے الیریا میں جو طوفان آئے۔ ان سے بہت سی مواشیوں کا نقصان ہوا۔ کچھ آدمی بھی ڈوب گئے گاؤں کے گاؤں بہ گئے۔ بہت سی زمین بالکل ناکارہ اور ناقابل کاشت ہوگئی۔ کلکٹر نے گورنمنٹ سے امداد کی درخواست کی ہے۔

اودھ کے لئے چیف کورٹ:- ہوم ممبر نے اعلان کیا ہے کہ وزیر ہند نے اودھ کیلئے ایک چیف کورٹ کا قائم کیا جانا منظور کر لیا ہے۔

دہلی کے سوداگروں کی درخواست مانچسٹر کے سوداگروں سے دہلی کے سوداگروں کی پارچہ کی ایسوسی ایشن نے مانچسٹر کے ایوان تجارت کو بذریعہ تار روانہ کیا ہے کہ دہلی کی کسی انجمن نے مقاطعہ کا فیصلہ نہیں کیا۔ اسلئے دہلی کے اجانب سے مصالحت کی رو سے طے کئے جائیں۔

دھولپور کی جنگ ختم نہیں ہوئی:- بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست دھولپور کے ضلع کا دھوکا بجر جبیر نے ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر ابھی تک ریاست نے شرائط صلح پیش نہیں کیں۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ جنگ پھر شروع ہو جائے۔

سردار سردول سنگھ اور پنڈت مالوی:- بقول معاصر پرتاپ پنڈت مدن موہن مالوی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس اس بات کا تحریری ثبوت موجود ہے کہ ننکانہ کے معاملہ میں کچھ سرکاری افسروں کا ہاتھ تھا۔ میں نے اپنی خدمات اس مقدمہ کیلئے پیش کی تھیں۔ کاش سردار صاحب صفائی دیتے تو میں سرکاری گواہوں پر جرح کرکے دکھا دیتا کہ سرکاری افسر سردار صاحب پر مقدمہ کرکے کتنی بے انصافی کر رہے ہیں۔

غیر ملکی منی آرڈر کا محصول:- سرکاری اعلان ہے کہ غیر ملکی آرڈر پر ہر پانچ شلنگ کی رقم یا اسکی کسی کسر کے لئے محصول ایک روپیہ گیارہ آنے لیا جائیگا۔

یورپین سکولوں میں ہندوستانیوں کے غیر مشروط داخلہ سے نقصان یورپین درس گاہوں کی امداد کم کرانے کی جو کوشش کیگئی ہے۔ اسکو کرنل گڈلی صدر کانفرنس نے سخت خطرہ بتایا ہے۔ اور یہ رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کیطرف دوستانہ روش کا اعلان کرتے ہوئے ہماری یہ رائے ہے کہ ہندوستانیوں کے غیر مشروط داخلے سے ہمارے سکولوں کے عیسائی اور یورپین پہلو کو سخت نقصان پہنچیگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی میں کام کی کثرت:- شملہ ۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پندرہ غیر سرکاری مسودہائے قانون ۹۰ رزولیوشن اور ۳۲۰ سوالات اینگلو انڈین اور یورپین تعلیمی کانفرنس کی طرف سے پیش ہوں گے۔

ملزمان فساد دھاروار سشن سپرد:- دھاروار میں جو فسادات ہوئے ہیں انکے متعلق ۲۷ ملزمان کو سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

پے کلرک کے متعلق گرفتاریاں:- اس قتل کے متعلق جو کہ جی آئی پی ریلوے کے پے ہوا کئی آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں یورپین بھی ہیں اور روپیہ مل گیا ہے۔

مسٹر گاندھی کا صاحبزادہ عدالت میں نہیں گیا کلکتہ کے انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے جو خبر شائع کی تھی۔ مسٹر ہیرالال نے اسکی تردید کی ہے کہ انہیں کسی نے دھوکہ دیا نہ وہ عدالت میں گئے۔

دہلی بائیکاٹ سے متاثر نہیں ہوا:- بائیکاٹ کی تحریک سے دہلی پر زیادہ اثر نہیں ہوا۔ کپڑے کی تجارت جیسی پہلے تھی۔ ویسی ہی ہے۔ کوئی خاص کمی نہیں۔

جنوبی افریقہ کے مزدوروں کی واپسی کے متعلق سرکاری اعلان سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے واپس آنیوالے ہندوستانیوں کو [illegible] نہیں کہا کہ ان کو [illegible] دیا جائیگا۔ [illegible] دکھایا [illegible] ہندوستان واپس جانے کیلئے آمادہ

شاہزادہ ولیعہد اور پنجاب کونسل:- ۲-اگست کو پنجاب کونسل میں مسٹر جان ہبنارڈ نے رزولیوشن پیش کیا کہ یہ کونسل شاہزادہ ولیعہد کا تہ دل سے خیر مقدم کرتی ہے۔ جو پاس ہو گیا۔

ڈاک کا جہاز غرق مسافر بچ گئے ۴-اگست۔ ارکان کمپنی کے جہاز سیڈ کو جو سیڈنی سے کیالکتا کو جا رہا تھا۔ دریائے کالنڈانگ کے قریب حادثہ پیش آیا اور غرق ہو گیا۔ ڈاک اور مسافر بچا لئے گئے۔ حادثہ کی وجہ نامعلوم۔

بمبئی بینک میں ۱۶ لاکھ کا غبن:- بمبئی ۴-اگست سی آئی ڈی کے انسپکٹر سمتھ نے آج مجسٹریٹ کے سامنے درخواست پیش کی کہ دو ملزمان کے خلاف بمبئی بینک کو دھوکا دینے کا مقدمہ میں جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ واپس لئے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل سولہ لاکھ روپیہ غبن ہوا ہے۔ اور پولیس بمبئی گورنمنٹ کی [illegible] میں سے کچھ بھی برآمد نہیں کر سکی۔ مقدمہ [illegible] اگست تک ملتوی کیا گیا۔

خلاف ورزی قانون کے متعلق مسٹر گاندھی کے خیالات شملہ ۰-اگست ینگ انڈیا کی تازہ ترین اشاعت میں مسٹر گاندھی لکھتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ہر ایک فرد تحریک خلاف ورزی قانون پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہ اسے ہندوستان کے تمام مصائب کا یقینی علاج تصور کرتا ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ وہ وقت عنقریب آنیوالا ہے کہ مجھے مجبوراً ہر ایک

ملکی قانون کی خلاف ورزی کرنی پڑیگی خواہ ایسا کرنے سے خونریزی کا نقشہ ہی کیوں نہ ہو۔

ایک وکیل کی موقوفی: الہ آباد ۷ اگست۔ پانی پت کے ایک وکیل کو اس بنا پر وکالت سے موقوف کر دیا گیا ہے کہ اس نے ایک وصیت نامہ کو جعلی سمجھتے ہوئے بھی اسکی تائید دی تھی۔

سرحدی حملہ آوروں کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست: کالاباغ ۹ اگست۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ڈسٹرکٹ یونین نے ایک جلسہ کر کے گورنمنٹ اور ریلوے افسروں سے اپیل کی ہے کہ نہرا گ سٹیشن ضلع میانوالی سے سرحدی ڈاکو جو تین آدمی اغوا کر لیگئے ہیں۔ ان کو چھڑایا جاوے اور سٹیشن ماسٹر کو کچھ معاوضہ دیا جائے۔ جسکو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا تھا۔

بمبئی پراونشل ریفارم کانفرنس: بمبئی ۹ اگست۔ بمبئی پراونشل ریفارم کانفرنس جسکا اجلاس ۲۹ اگست کو ہوگا۔ اسکی پریذیڈنٹ مسز بیسنٹ ہونگی۔

یورپینوں کی تعلیمی کانفرنس: شملہ ۹ اگست۔ بعض صوبوں کی قانونی کونسلوں میں پچھلے دنوں یورپین سکولوں کی گرانٹ میں تخفیف کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے یورپین کی ایک تعلیمی کانفرنس ہوئی جہاں پر مسٹر محمد شفیع ممبر تعلیم نے ایک طویل تقریر میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستانیوں کی زیادہ تر تعداد سلطنت برطانیہ کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتی ہے اور اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہنے والے انگریز علیحدگی کا رویہ ترک کر دیں۔ اور ہندوستانیوں سے ملکر رہیں تو انکا مستقبل قلت تعداد کے باوجود بھی بہت اچھا ہوگا۔

بمبئی کے پولیٹیکل حالات پر گورنر بمبئی کے خیالات: بمبئی ۹ اگست۔ نرائن سکی غیر براہمن لیگ کے وفد نے گورنر بمبئی کو ایک ایڈریس دیا تھا۔ جسکے جواب میں گورنر نے موجودہ پولیٹیکل حالات پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ آپ نے کہا کہ تقریر و تحریر میں گورنمنٹ پر جو حملے کئے جا رہے ہیں وہ قانونی حدود سے تجاوز کر گئے ہیں۔ گورنمنٹ تحمل اور بردباری سے کام لے رہی ہے لیکن قانون اور حکم کا احترام کرانا اسکا پہلا فرض ہے اور گورنمنٹ یہ ہرگز برداشت نہیں کریگی۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا نہ دے ورنہ نتیجہ بدنظمی اور طوائف الملوکی ہوگا۔

غیر ممالک کی خبریں

بکر سمیع بے کا خیر مقدم: فرانس کے وزیراعظم موسیو بریاں نے یکم اگست کو حکومت انگورہ کے سیاسی نمائندے بکر سمیع بے کا خیر مقدم کیا۔

لنڈن میں خشک سالی ختم نہیں ہوئی: لنڈن ۳ اگست۔ لنڈن کا محکمہ آبرسانی حیرت خیز اعلان کرتا ہے کہ میدان نے موسم خزاں کے ذخیرہ آب کا بھی بہت بڑا حصہ نوش کر لیا ہے۔ گھاس بالکل نابود ہو گئی ہے اور آتشزنی کی کثرت ہے۔ ایک جگہ آگ لگنے سے دو سو ایکڑ درختوں گھاس اور جھاڑیوں کا ذخیرہ جل گیا۔ اکثر جھیلیں بالکل خشک ہو گئی ہیں۔ موسم سرما کی ترکاری اور بھی کم ہو جائیگی جواب ہی ترکاری کی قیمت بڑھ رہی ہے۔

روسی قحط زدگان کی امداد: لنڈن ۳۰ جولائی۔ برقی تار مظہر ہے کہ میکسم گورکی کی درخواست پر کہ بیمار اور قحط زدہ روسیوں کی امداد کیجیئے۔ بین الاقوامی انجمن برائے امداد اطفال نے جس کا صدر مقام جنیوا ہے کھانا اور کپڑا تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ ماسکو سے بھی رعایا نے چندوں کیلئے اپیل کی ہے۔

آئرلینڈ ہندوستان مصر کی ہمدردی میں ۱۵ ہزار حبشیوں کا اجتماع: لنڈن ۲ اگست۔ نیویارک کی خبر ہے کہ ہارلم میں یہاں ۱۵ ہزار حبشی سرخ سیاہ اور سبز جھنڈے لئے ہوئے اپنے محلے کے بازاروں میں شور و غل مچاتے گشت کرتے ہوئے چلے گئے۔ یہ جھنڈے حبشیوں کے بین الاقوامی نشان ہیں۔ اسکے بعد یہ لوگ ایک جلسہ میں شریک ہوئے اور انھوں نے مسٹر لائیڈ جارج سے تار پر درخواست کی کہ وہ آئرلینڈ مصر اور ہندوستان کو آزاد کرانے میں اپنے اثر کو استعمال کریں۔ ایک پیام مسٹر ڈی ولیرا کو بھی بھیجا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ آپکو مدد دیجائیگی۔

مشرق قریبہ کی پیچیدگیاں: لنڈن ۲ اگست۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بالائی سلیشیا کے جرمن جنگ جوؤں کے خلاف کارروائی کرنے پر اظہار آمادگی کے مسائل سے زیادہ پیچیدہ مشرق قریبہ کا مسئلہ ہے۔

لارڈ ہارڈنگ اور موسیو بریانڈ کی ملاقات: لنڈن ۳۱ جولائی۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار پیرس نے اطلاع دی ہے کہ سپریم کونسل کے جلسہ کی تاریخ ۸ اگست معین ہو گئی ہے۔ اٹلی اور بلجیم کو اطالوی گورنمنٹ کا وہ نوٹ پہونچ گیا ہے جسمیں موسیو بریانڈ کی یہ تجویز بیان کی گئی ہے کہ اتحادی سفراء برلن کو متفقہ طور پر جرمنی سے درخواست کرنی چاہیئے کہ اگر اتحادی فوجوں کو سلیشیا جانیکی ضرورت پیش آئے تو وہ اسکی نقل و حرکت کیلئے سہولتیں بہم پہنچائے۔ موسیو بریانڈ نے لارڈ ہارڈنگ سے بنفس نفیس ملاقات کرنیکا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ پہلے کے مقابلہ میں صورت حال بہت اچھی ہے۔ پہلے تو صورت معاملہ بہت نازک ہو گئی تھی۔

سپین میں باغیوں کی ناکامی: لنڈن ۲ اگست۔ اخبار میل کا نامہ نگار میڈرڈ سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے۔ کہ رگبو سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی فوجی بغاوت فرو کیگئی ہے۔ اور گورنمنٹ نے حالات پر پوری طرح قابو حاصل کر لیا ہے۔ سخت سنسر کیوجہ سے براہ راست کوئی خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔

شمالی سلیشیا میں کامل سکون: لنڈن یکم اگست۔ تازہ ترین تاروں سے اطلاع ملی ہے کہ شمالی سلیشیا میں کامل امن و سکون ہو گیا ہے۔

وزیراعظم کی تجاویز اور سن فنر: لنڈن ۲ اگست۔ ڈبلن کے ایک مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسٹر لائیڈ جارج کی تجاویز جو مسٹر ڈی ولیرا کے روبرو پیش کیگئی تھیں ابھی ممبران سن فن کی نمائندہ جماعت نے غور و خوض نہیں کیا ہے۔ مگر ڈیل ایرین (قومی نمائندہ جماعت) کے ایک بھرپور جلسہ میں ان تجاویز پر غور کیا جائیگا جلسہ مذکور میں جبر و تشدد کا شکار شدہ ہر ممبر بھی آزادانہ شریک ہو سکے گا۔ ڈیل ایرین نے قیدیوں کی رہائی کی درخواست نہیں کی ہے۔ بلکہ وہ عنقریب قیدیوں کے نام سمن جاری کرے گی جس کے متعلق امید کیجاتی ہے کہ حکام تعمیل کرینگے۔

(باہتمام شیخ محمود الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا۔)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دنیا کی بہتری کے لئے اک آسمانی شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نظم
[illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح
عیسائیوں سے [illegible]
مولوی [illegible]
سرکاری [illegible]
اسلام اور حریت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اخبار
[illegible]
اشتہارات
خبریں

[illegible]

نمبر ۱۳	مورخہ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۲۱ء	دو شنبہ	مطابق ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

دار الامان میں عید انشاء اللہ ۱۵ اگست بروز پیر ہوگی

۱۲ اگست خطبہ جمعہ میں مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاع

۵ تاریخ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور سرینگر سے اسلام آباد اور ناسنور کی طرف روانہ ہوگئے ہیں جہاں دونوں مقامات میں احمدیوں کی خاصی تعداد ہے۔ امید ہے حضور انہی میں نماز عید ادا فرمائینگے

شیخ [illegible] صاحب [illegible] کی جو ایک عرصہ سے ہجرت کر کے دار الامان میں آبسے ہیں۔ اہلیہ صاحبہ جو کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ بروز جمعہ فوت ہوگئیں (انا للہ) احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔

نظم

افکارِ گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری)

کہاں چھپا ہے تو اے ابر نوبہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بیقرار برس

خدا کے واسطے اے چشم انتظار برس
کہ ہر گھڑی نظر آتی ہے اب ہزار برس

خدا کرے کہ ملے عمرِ نوح ساقی کو
یہ پاکباز سلامت رہے ہزار برس

تپِ فراق نے رگ رگ میں بھر دیئے شعلے
امنڈ امنڈ کے اب اے ابر غمگسار برس

یہ بخل ابر کرم اور میکدہ کے لئے
یہ ارغواں کہ ہے اسپر تو بار بار برس

برس برس کہ نہ ہو عید میکدہ پھیکی
برس کا دن ہے پریشاں ہیں بادہ خوار برس

لگی ہے آنکھوں سے گوہر کی آنسوؤں کی جھڑی
مقابلہ ہے ترا اے ابر کوہسار برس

مغربی افریقہ میں احمدیت

اور

ٹائمز آف نائجیریا

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو مغربی افریقہ میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور کئی ہزار لوگ داخل سلسلہ ہو گئے ہیں۔ اسے عوام کی نظروں سے چھپانے اور مشتبہ کرنے کے لئے ہمارے بد باطن مخالفین نے طرح طرح کے حیلے تراشے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہی گئی۔ کہ قادیان میں غیر احمدیوں کا جو جلسہ ہوا تھا۔ اس کے اثر کو مٹانے کے لئے یہ کہا گیا ہے۔ ورنہ دراصل نہ کوئی احمدی ہوا ہے اور نہ افریقہ سے کوئی خبر آئی ہے۔

غیر احمدیوں کے جلسہ کا اثر تو اسی سے ظاہر ہے کہ خاص ان ایام میں جبکہ ہمارے بدترین مخالف سارا سارا دن ہمارے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر چیختے چلاتے رہے۔ ۲۹ - آدمیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جن کے نام مع مفصل پتوں کے ہم شائع کر چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں غیر احمدیوں نے جن لوگوں کے تائب ہونے کا اعلان کیا۔ ان کے متعلق باوجود ہمارے چیلنج دینے اور چار سو روپیہ انعام رکھنے کے اس وقت تک وہ نام بھی نہیں بتا سکے۔ لیکن باوجود اس کے افریقہ میں احمدیت کی کامیابی کے متعلق عوام کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ افریقہ کے متعلق نہایت مفصل حالات اور واقعات شائع ہو چکے۔ لیکن وہ بھی چونکہ ہمارے مبلغ کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے معاندانہ تعصب کی وجہ سے انکو بھی قابل اعتبار نہیں قرار دیا جاتا۔ آج ہم افریقہ کے ایک انگریزی اخبار کے اس مضمون کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ جو ہمارے مبلغ افریقہ اور اس کے کام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کیا اسکو پڑھنے کے بعد بھی ہمارے مخالف یہی کہتے جائینگے۔ کہ افریقہ میں کوئی احمدی نہیں ہوا۔ وہ لوگ جن کی فطرتیں احمدیت کی مخالفت کرتے کرتے مسخ ہو چکی ہیں۔ ان سے تو ہمیں توقع نہیں کہ بیہودہ سرائی سے باز آئیں لیکن حق پسند اصحاب حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

ٹائمز آف نائجیریا ۱۳ / جون ۱۹۲۱ء لکھتا ہے:۔

"یہ پروفیسر عبدالرحیم ہندوستانی مسلمان مبلغ کا جسم اگرچہ چھوٹا ہے۔ لیکن ان کی بڑی عقل ایک قابل انسان کی سی ہے۔ "نیر" نام تمام ملک میں خانگی لفظ ہو گیا ہے۔ اور [illegible] ان کی شہرت پہنچ گئی ہے۔ میں نے ان کو کل ان کی رکشا میں چمکیلی سبز پگڑی باندھے ہوئے دیکھا۔

ان کا مشن مسلمانوں کی اصلاح کرنا اور اسلام کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کرنا ہے یہ لندن سے سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنے آنے کے وقت سے اس وقت تک لیکچر دینے میں بہت مصروف ہیں۔ اور اپنے اس دو ہی ماہ کے قیام میں دس ہزار لوگوں کو اپنے روحانی جھنڈے کے نیچے لے آئے ہیں۔

مولوی صاحب مذکور کسی شخص یا کئی اشخاص کی تمام دعوتوں کو جو لیکچر وغیرہ کے لئے دی جائیں۔ بڑی خوشی سے منظور کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ خدا انہیں برکت دے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان ان کا ٹھہرنا ہمارے ملک کے مسلمان دنیا کی اصلاح کے پہنچنے کا نشان ہوگا"

ایک احمدی پرنس

مبارکباد

عید الاضحیٰ کی تقریب پر ناظرین کرام کی مسرت اور شادمانی میں یقیناً یہ خوشخبری بہت زیادہ اضافہ کرنے کا باعث ہوگی کہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے ایک شہزادہ کے داخل احمدیت ہونے کی خبر بذریعہ تار دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر کشمیر میں دو نشان

یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل [illegible] نشانات دیکھے ہیں۔ اور انشاء اللہ [illegible] مگر ذیل میں دو تازہ نشان درج کرتا ہوں۔

(۱) حضور سری نگر سے اسلام آباد ۔ اگست کو روانہ ہوئے جس ڈونگے پر حضور سفر کر رہے تھے۔ وہ بہت تنگ سا تھا۔ اور بہت چھوٹا تھا۔ اسباب کی وجہ سے آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش بہت کم تھی۔ اور کشتی بہت بھاری تھی اس روز صرف پانچ چھ میل سفر طے ہو سکا۔ رات کو ایسا مقام میسر آیا کہ جہاں قافلہ والوں کو بہت آرام ملا۔ ایک عمدہ مکان بالکل خالی مل گیا۔ جس کے دروازے ہم نے اپنے ہاتھ سے کھولے۔ اگلے روز صبح روانگی کے وقت بارش زور کی شروع ہوئی۔ روانگی سفر میں بڑی دقت محسوس ہو رہی تھی اور بعض بستر و دریاں تر ہو گئی تھیں۔ قریب تھا کہ حضور واپسی کا حکم دیتے۔ مگر حضور کے دل میں ادھر خیال آیا۔ ادھر ایک خالی کشتی ایک شخص لیکر موجود ہو گیا۔ فوراً کرایہ طے کیا اور احباب سوار ہو گئے۔

خاکسار حشمت اللہ۔

۸ - اگست کا الفضل شائع نہ ہوگا

۱۵ - اگست عید اضحیٰ ہے۔ اس روز کا پرچہ سٹاف نے جمعہ کی تعطیل سے فائدہ نہ اٹھا کر کام کو ڈبل کر کے تیار کر دیا ہے۔ لیکن اس سے اگلا پرچہ نہیں چھپ سکتا اسلئے احباب کو اطلاع ہو کہ ۱۸ - اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

منیجر الفضل قادیان

ضرور جواب دیں!

خریداران الفضل میں سے کسی صاحب کو اخبار نمبر ۱۰ مورخہ ۴ / اگست نہ پہنچا ہو۔ تو ضرور اطلاع دیں۔

منیجر الفضل قادیان

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء

عیسائیوں سے مذہبی عقائد میں عدم تعاون کی ضرورت

(نمبر ۱)

آجکل جبکہ ہر چہار طرف "عدم تعاون" کا شور بلند ہے اور مسلمان بھی مسٹر گاندھی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے گورنمنٹ سے عدم تعاون کرنے کے حامی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بتائیں کہ در اصل جن باتوں کے متعلق انہیں عدم تعاون کرنا چاہیئے وہ کونسی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے اسلام کو کس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔

مسلمانوں کو اسلام سے بیگانہ اور علیحدہ قرار دینے والی باتوں میں سے ایک بہت بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کے متعلق عیسائیوں کے غلط عقائد اور خیالات کی تقلید کرتے ہوئے اسلام کو بھلا دیا۔ اور اس بارے میں عیسائیوں سے تعاون کر کے اسلام کو جواب دے بیٹھے ہیں۔ اب وہ یہ تو کہتے ہیں کہ دنیاوی امور میں ہمیں عیسائیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے ہماری سلطنتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہمیں ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ لیکن یہ بات ابھی تک ان کی سمجھ میں نہیں آئی کہ عیسائیوں کے عقائد کو اپنے دل میں جگہ دیکر اسلام کو کس قدر نقصان پہنچا چکے ہیں۔ اور پہنچا رہے ہیں۔

اس مضمون میں ہم ان چند عقائد کا ذکر کرینگے جنمیں مسلمان عیسائیوں کے نہ صرف ہم نوا ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر آگے قدم رکھتے ہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کو خدا نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اب تک [illegible] رکھا ہے۔ چونکہ یہ اتنی بڑی فضیلت صرف انہی کو حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے وہ تمام انسانوں سے جو پیدا ہو چکے یا آئیندہ پیدا ہونگے۔ افضل ہیں۔

مسلمان اس بارے میں اس بات کی ذرا بھی پروا نہ کرتے ہوئے کہ قرآن کریم میں صاف اور صریح طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ متفق و متحد ہیں۔ حالانکہ اگر قرآن کریم میں وفات کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی حضرت عیسیٰ ؑ کے وفات پا جانے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ جب دوسرے رسولوں کی طرح کے وہ بھی ایک رسول ہی تھے۔ تو جس طرح ان کے پہلے اور بعد کے رسول فوت ہو گئے۔ اسی طرح وہ بھی یقیناً فوت ہو چکے۔ اور ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل کا ارشاد الٰہی اس بات کی شہادت اور تصدیق کے لئے کافی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نہ صرف اپنی طرف سے حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات کا ذکر کیا بلکہ خود ان کا اپنا اقرار فلما توفیتنی کہ اے خدا جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ پیش فرما دیا۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر مان رہے ہیں۔

پھر اتنا بھی نہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ ماننے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا کی کس قدر ہتک اور توہین ہوتی ہے۔ بالخصوص عیسائیوں کے اس خیال کو کہ چونکہ آسمان پر زندہ جانے کی فضیلت حضرت عیسیٰ ؑ کو ہی حاصل ہے۔ اس لئے وہ سب انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ کتنی تقویت پہنچتی ہے۔

اسی بناء پر عیسائی مسلمانوں سے بجا طور پر دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب تم مانتے ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا نے دشمنوں کی تکالیف سے بچانے کے لئے آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ اور یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جب دشمنوں نے دکھ اور تکلیفیں دیں۔ تو انکو نہ صرف آسمان پر نہ اٹھایا۔ بلکہ زمین پر بھی تکالیف سے نہ بچایا تو بتاؤ۔ دونوں میں سے کون افضل ہوا۔ اور کون زیادہ خدا کا پیارا اور محبوب ٹھہرا؟

اس کا جواب مسلمانوں کے پاس سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت عیسیٰ کی فضیلت کا اقرار کریں۔ اور خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر جو فضیلت دی ہے اس کا انکار کر دیں۔ لیکن کس قدر غیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ باوجود عیسائیوں کی اس مجبور کن گرفت کے مسلمان حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ ماننے میں عیسائیوں کے ساتھ اتفاق کئے ہوئے ہیں۔ اور بڑے زور شور سے اس کی تشہیر کرتے ہیں۔

کیا یہ ایک ایسے امر میں عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کا تعاون نہیں ہے۔ جو قرآن کریم کے خلاف ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بٹہ لگانیوالا ہے اور بالآخر اسلام کو جواب دیکر عیسائیت کی گود میں لیجانیوالا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ عام طور پر لوگوں کے دلوں سے اسلام کی محبت نکل گئی ہے اسلام کی صحیح تعلیم سے ناواقف اور بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور اسلام کی خوبیوں کو نہیں جانتے۔ ان کے سامنے عیسائی صاحبان حیات مسیح کے عقیدہ کو جب اس رنگ میں رکھتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ کھلم کھلا اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہو جاتے ہیں یا اسلام سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ اس وقت تک بے شمار مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور وہی لوگ جو ایک وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے۔ آپ پر درود بھیجتے تھے۔ آپ کے نام پر قربان ہونے کے لئے تیار تھے۔ وہی دوسرے وقت میں اسلام کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ اور رسول کریم ؐ کی شان میں گستاخی کی باتیں بکنے لگ گئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمانوں نے عیسائیوں کے عقائد کے ساتھ اتفاق و اتحاد کر کے ان پر اسلام کی صداقت مشتبہ کر دی۔ ان کے دل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت کا عقیدہ نکال دیا۔ اور اس کی بجائے حضرت مسیح سے خدا تعالیٰ کا ایسا معاملہ بتا کر جیسا اس نے

ان سے بڑھکر خطرناک تیغ رکھی گئی جس کے ساتھ انہیں کیا انہیں نبی کی بجائے ابن اللہ سمجھنے کے لئے مجبور کر دیا۔ عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کا بھی وہ خطرناک تعاون تھا جس کی طرف حضرت مرزا صاحب نے بڑے درد کے ساتھ توجہ دلائی اور فرمایا:۔

مسیح ناصری را تا قیامت زنده فهمند
مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

پھر فرمایا:۔

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

کیا مسلمان اب جبکہ دنیاوی امور میں عدم تعاون کی قسم کھا چکے ہیں۔ اب یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ دنیوی شان شوکت حاصل کر سکیں گے۔ عیسائیوں سے مذہبی معاملات میں عدم تعاون کر کے اسلام کو نقصان پہنچانے سے باز رہنے کی کوشش نہ کرینگے۔

اگر مسلمان دنیا پر دین کو مقدم رکھیں تو دنیا میں بھی عزت و توقیر حاصل کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہوں۔ ورنہ اگر وہ دین کو پس پشت ڈالکر چاہیں کہ دنیا میں کامیاب ہو سکیں تو ناممکن ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانی اور افترا پردازی

مولوی ثناء اللہ نے حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے متعلق جب یہ دروغ بیانی کی۔ کہ آپ گردو نواح قادیان کے آنریری ڈپٹی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو اسپر ہم نے اسے چیلنج دیا کہ اگر کوئی ثبوت ہے۔ ورنہ شرمائے۔ لیکن ایسا شخص جس کا روزگار ہی جھوٹ پر ہو۔ اُسے شرم و حیا سے کیا کام۔ چیلنج کے جواب میں ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"ہم نے معتبر ذریعہ سے معلوم کیا تھا کہ میاں محمود خلیفہ قادیان کوشش کر رہا ہے کہ آنریری ڈپٹی بن جاوے۔ اس خبر کو سرسری طور پر اہلحدیث میں درج کیا گیا تھا۔ ایڈیٹر الفضل قادیان اس خبر کو جھوٹ بتاتا ہے۔ ہمارے خیال میں ایڈیٹر مذکور کو اس کا علم نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب آنجہانی بھی مطلب کی اشاعت میں الفضل خطاب الحضرۃ کا الہام شائع کرتے رہے ہیں اسی طرح ان کا ماجرا بھی خفیہ کوشش میں لگا ہو گا جس کا علم ہر ایک حاشیہ نشین کو نہیں ہو سکتا۔ اس کا فیصلہ آسان ہے کہ خلیفہ قادیان اپنا حلفیہ انکار شائع کر دے تو ہم بھی اس خبر کو غلط سمجھ لینگے۔ بس قصہ ختم کیونکہ اور آدمیوں کی بابت یہ نہ معتبر ہو گی۔ کیونکہ ایسی بلاوجہ کی باتیں ہمارے یہاں نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے اس کے متعلق اسی کا بیان ہونا چاہئے جس کے متعلق لکھا گیا ہے۔" (اہلحدیث ۹ اگست)

مذکورہ بالا سطور میں جس قدر ڈھٹائی سے کام لیا گیا ہے ظاہر ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ کے پاس اس الزام کا جسے ہم نے پورے زور کے ساتھ جھوٹ اور افترا کہا ہے۔ کوئی ثبوت ہے۔ جیسا کہ وہ "معتبر ذریعہ" کا حوالہ دیتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ پیش کرے اور بیان کردہ جھوٹ کو سچ کر کے دکھا دے۔ لیکن اگر اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور اس نے یونہی سنی سنائی بات بیان کر دی ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو حلف اٹھا کر اسے جھوٹا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت سب سے بڑے صادق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما کر دے چکے ہیں کہ کفٰی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ ہر ایک سنی سنائی بات بیان کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔

ہاں اگر وہ کوئی ثبوت بھی نہیں پیش کر سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کو بھی صحیح نہیں سمجھتا۔ تو اس کا اعلان کرے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت کرے۔ کہ اس بارے میں اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے حلف کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ تو اس پر غور کیا جائیگا۔ ورنہ یاد رکھے اس معاملہ میں بھی اس کے جھوٹے اور مفتری ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو گا۔

اگر مولوی ثناء اللہ نے حلف کا مطالبہ بغیر کسی ثبوت حاصل کئے ہے تو چاہئے کہ اسے جائز ثابت کرے اور بتائے کہ اس کا اسے کس طرح حق حاصل ہے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ یہ چال اس نے اپنی افترا پردازی اور کذب بیانی پر پردہ ڈالنے کے لئے چلی ہے جو بالکل بیہودگی ہے۔

ہم ابھی سے کہہ دیتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے قیامت تک بھی حق بجانب ثابت نہیں ہو سکیگا۔ اور نہ اسے جرأت ہے کہ اس بارے میں کچھ کر سکے۔

سرکاری اشتہارات اور "الفضل"

سرکاری صیغہ جات کے اشتہارات جو کہ پبلک کی اطلاع کیلئے شائع کئے جاتے ہیں انکو ضروری ہے۔ کہ ان کی اشاعت کا ایسا انتظام ہو۔ کہ آبادی کے ہر طبقہ اور ہر حصہ تک پہنچ سکیں۔ ہماری جماعت کے لوگ عام طور پر چونکہ سلسلہ کے ہی اخبار خریدتے ہیں۔ اس لئے وہ انہی امور سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ جو ہمارے اخبار میں شائع ہوں۔ مگر اس وقت تک سرکاری صیغوں کے اشتہارات ہمارے اخبار کو بہم پہنچانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اب ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے افسران متعلقہ کے نام جو سرکلر بھیجی ہے۔ اس میں ان اخبارات کے نام دئے ہیں۔ جنہیں سرکاری اشتہارات بھیجے جائینگے۔ اور ان میں "الفضل" کا نام بھی درج ہے۔

ہمارا اخبار نہ صرف اپنی جماعت میں جس کی پنجاب میں خاصی تعداد ہے۔ پڑھا جاتا ہے۔ بلکہ مخالفین کا ایک بڑا حصہ بھی اسے پڑھتا ہے۔ اور اس طرح اشتہارات کی اشاعت کافی طور پر ہو سکتی ہے۔

جن صیغہ جات کے نام گورنمنٹ نے مذکورہ بالا چٹھی بھیجی ہے۔ انہیں کام کرنے والے اصحاب الفضل کے متعلق کیا طرز عمل اختیار کرینگے۔ اس کی نسبت فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ حالات سے خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ ہاں ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے جن اخبارات کے نام سرکاری اشتہارات کیلئے مخصوص کئے ہیں اگر حلقہ اثر میں اشتہارات کا پہنچنا ضروری ہے۔ سرکاری افسر کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔

اسلام اور حریت و مساوات

(۱)

اخبار الفضل مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء اور ۲۲ مارچ ۱۹۲۱ء میں مذکورہ بالا عنوان سے ایک مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیطرف سے بجواب مضمون خواجہ عبد الصمد صاحب امرتسری مندرجہ وکیل امرتسر شائع ہوا تھا

وجہ اشاعت یہ بحث یوں چھڑی۔ کہ ایک گریجوایٹ نے مصر سے حضرت خلیفۃ المسیح کے نام چند سوالات بغرض جواب بھیجے جنکا جواب ۱۱ نومبر ۱۹۲۰ء کے الفضل میں شائع ہوا ان سوالات میں سے ایک یہ بھی تھا۔ "کہ حریت اور مساوات اسلام کے اصولوں میں سے ہے یا نہیں؟" جس کے جواب میں حضور نے لکھا۔ کہ

"حریت و مساوات اسلام کے بنیادی اصول میں سے نہیں ہیں۔ خود یہ الفاظ ایسے مبہم ہیں کہ اپنی بعض تعریفوں کے لحاظ سے اچھے اخلاق بھی نہیں کہلا سکتے۔ اسلئے حریت اور مساوات کی جب تک تعریف نہ کیجائے اسوقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ اسلام انہیں جائز بھی قرار دیتا ہے یا نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپکے ذہن میں انکی کیا تعریف ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی تعریف کے ماتحت ان دونوں امور (حریت و مساوات) کو خیال رکھنا ایک مسلم کیلئے ضروری ہو۔ اور ہوسکتا ہے۔ کہ ایک دوسری تعریف کے مطابق صرف جائز ہو۔ اور ہوسکتا ہے۔ کہ ایک تیسری تعریف کے مطابق ناجائز ہو۔"

اس جواب کے شائع ہونے پر اصل سائل صاحب تو نہ بولے مگر خواجہ صاحب یہ خیال کرکے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسلام میں حریت و مساوات کو بالکل ممنوع قرار دیتے ہیں۔ جواب دینے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور بجائے اس کے کہ آپ اصل بات کا جواب دیتے جس کا سائل سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ ادہر ادہر کی باتیں کرنے لگے۔ اور اخبار وکیل میں "اسلام میں حریت و مساوات" کے عنوان سے مضمون لکھنا شروع کیا۔ جس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء میں صرف اس غرض سے لکھا۔ کہ "حریت و مساوات کا مسئلہ آجکل لوگوں کے زیر نظر ہے"۔ اور خواجہ صاحب کو اصل بحث کیطرف توجہ دلائی۔ اور انکی غلطیوں پر متنبہ کیا۔ مگر بجائے اسکے کہ وہ سمجھتے اور اپنی اصلاح کرتے۔ بلکہ اس مضمون کے جواب میں نہایت تلخ و دلیدہ بیانی سے کام لیا۔ اور مختلف پیرایوں میں گالیاں دیکر اپنا غصہ نکالنا چاہا۔ اور جھوٹے الزامات لگاکر لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانیکی کوشش کی اور اصل بحث کو بیچ میں بھی نہ چھیڑا۔ پھر اسکا جواب حضور نے اس غرض سے دیا جو الفضل ۲۴ مارچ میں یوں بتائی گئی ہے۔ کہ

"بعض دوستوں نے انکی اس تعلی اور خلاف بحث کی عادت اور سخت کلامی کو دیکھکر مجھے مشورہ دیا ہے۔ کہ چونکہ وہ اصل مضمون کیطرف نہیں آتے۔ اور خواہ مخواہ من گھڑت باتوں کا جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو مجھے ان کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری جماعت کے اور کسی دوست کو ان کے مضامین کے جواب دینے پر مقرر کر دیا جائے لیکن چونکہ ممکن ہے۔ کہ خواجہ صاحب جان بوجھکر اس راستہ پر نہیں چل رہے۔ بلکہ وہ اپنے نفس کے دھوکہ میں آئے ہوئے ہیں اس لئے میں ایک دفعہ پھر انکو راستی کی دعوت دیتا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ اب وہ اس بے اصولے پن سے رکنے کی کوشش کرینگے جسکو وہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مگر اب بھی انہوں نے بجائے اصل مطلب کیطرف آنیکے اسی طرح بے سرو پا باتوں کیطرف توجہ کی۔ تو ان کا جواب دینے کے لئے اور بہت سے احباب موجود ہیں۔ جو اپنے اوقات میں سے کچھ ان کی خاطر بچا سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے علم اور سمجھ میں ہر طرح بالا ہیں۔"

پس حضور نے خواجہ صاحب کی اصلاح کے خیال سے الزامات کا جواب دیا۔ پھر نصیحت کی اور بار بار سمجھایا۔ کہ

"اگر فی الواقع انکو احقاق حق کا شوق ہے۔ تو نفس مضمون کیطرف توجہ کریں۔ اور ایک دفعہ سائل کے سوالات اور میرے جوابات کو پھر غور سے پڑھیں۔ اور پھر اگر کوئی امر دریافت طلب انکو نظر آوے تو مجھ سے دریافت کریں"

چاہیے تھا۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرتے اور اصل بات کا ہی جواب دیتے لیکن انہوں نے اپنا پہلا رویہ نہ بدلا اور اخبار وکیل ۲۸-۳۰ اپریل لغایت ۱۲ مئی تک لاطائل خامہ فرسائی کی۔ درشت کلامی سے باز نہ آئے پہلے کیطرح تعلیات کیں۔ اور الزام لگائے جیسے نذر کے انکی درشت کلامی اور مہذب لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ رویہ کا جواب انہی الفاظ میں دیتا ہوں جنمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے دیا ہے۔

"خواجہ صاحب کی عبارتوں پر تعجب نہیں کرنا چاہئے جو شخص جس رنگ میں پرورش پاتا ہے۔ اسی قسم کی باتیں اسکی زبان و قلم پر جاری ہوتی ہیں"

بہرحال اب میں اصل مضمون کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔

بعض باتوں کے غلط منسوب کرنیکا الزام خواجہ صاحب لکھتے ہیں "ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ رسول کریم کے تمام اقوال وقتی حالات کے ماتحت تھے۔"

پھر لکھا ہے۔

"ہم نے اپنے مضمون مندرجہ عنوان ذیل لکھا تھا کہ بے شبہ قرآن مجید کے بعد احادیث کا درجہ ہے۔ کوئی محقق اس سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کر سکتا کہ ہم احادیث کے منکر ہیں۔ مگر میاں صاحب ممدوح اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔"

معلوم نہیں خواجہ صاحب اپنی لکھی ہوئی بات سے کیوں انکار کر رہے ہیں۔ اس انکار کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو وہ باوجود جاننے کے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا انکو یاد نہیں رہتا اور بھول جاتے

اعتبار کریں جیسے کہ لکھ چکا ہوں۔ تیسری صورت یہ بھی صورت ہے۔ ایک حدیث آیت کے مناسب حال نہیں ہے۔ اسکی تصحیح کرلی جاتی ہے۔

دیکھئے۔ آپ اخبار وکیل ۱۰ جنوری صفحہ ۱ کالم ۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بے شبہ قرآن کے بعد احادیث کا درجہ ہے۔ لیکن محققین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ احادیث اگر موضوع نہیں ہیں۔ تو رسول کریم اور صحابہ کے اقوال یا آنحضرت اور صحابہ کے اعمال کا ذکر ہے اور خاص خاص حالات و واقعات و خصوصیات وقت کے مناسب ہیں۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ خود آپ صاحب کے نزدیک اول تو احادیث موضوع ہیں۔ اور اگر موضوع نہ بھی ہوں۔ تو بھی خاص خاص حالات و واقعات خصوصیات وقت کے مناسب ہیں۔ اس جگہ آپ نے کسی حدیث کا استثناء کیا ہے۔ کہ وہ خاص حالات کے ماتحت نہیں۔ پھر کس جرأت اور جسارت سے لکھ دیا۔ "ہم نے یہ تو نہیں لکھا۔ کہ رسول کریم کے تمام اقوال وقتی حالات کے ماتحت تھے۔"

پھر لکھ کر تو لکھ دیا۔ کہ "بے شبہ قرآن مجید کے بعد احادیث کا درجہ ہے" حالانکہ آپکی عبارات اس بات کی بھی متحمل نہیں ہیں۔ کہ آپ احادیث کو کوئی درجہ دیں جیسے کہ آپ وکیل ۱۰ جنوری صفحہ ۱ کالم ۲ و ۳ میں لکھتے ہیں۔

"(۱) یہ لوگ قول فیصل یعنی قرآن کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے (۲) تحقیق تو یہی ہے کہ قرآن شریف "قول فیصل" ہے جس میں ہر ایک شئے کی تفصیل اسکی موجودگی میں افغیر اللہ ابتغی حکما۔ الخ کتاب اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنیوالے کی تلاش جرم ہے۔"

ان عبارات سے تو یہ گنجائش نکل سکتی تھی۔ کہ رسول تو [illegible] ہوتا۔ اور اطاعت رسول خدا کی اطاعت ہوتی ہے جیسے آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ سے ظاہر ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صاف الفاظ میں کہ قرآن [illegible] حتی یحکموک فیما شجر بینہم [illegible] [illegible] سے [illegible] لیکن آپ نے اگلے جھگڑوں کا بھی فیصلہ کر دیا۔ کہ قرآن مجید کے سوا کسی کی بات کو تسلیم نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ رسول ہی کی کیوں نہ ہو۔ جیسے کہ آپ نے لکھا ہے

"کتاب اللہ کے فیصلے کے سوا کسی شخصیت کا فیصلہ خواہ اسکا دعوے رسالت اور نبوت ہی کا کیوں نہ ہو۔ ہم ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ایسی شخصیت ارباب من دون اللہ کی ذیل میں آتی ہے جنکی اطاعت انکی پرستش ہے۔"

اس عبارت کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ آپکے نزدیک حدیث (جو کہ آنحضرت صلعم کے قول، فعل، و تقریر کا نام ہے) کوئی چیز نہیں ہے۔ اور قرآن مجید کے علاوہ کسی کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ اور آپکی عبارت سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے۔ کہ رسول کا قرآن مجید کے علاوہ کوئی حکم نہ مانا جائے۔ اور نہ کسی صحابی کا قول اور نہ تابعی کا اور نہ کسی بادشاہ کی اطاعت کیجائے۔ اور ایسی تعلیم صریح طور پر بغاوت کی حامی ہے۔ اور بغاوت پھیلانے کا موجب ہے۔ جیسا کہ میں آگے چلکر بتاؤنگا۔ جب آپ قرآن مجید کے سوا کسی کی بات اور کسی کا فیصلہ اور حکم ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اور حدیث وغیرہ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے۔ تو پھر یہ قول "احادیث کا بے شبہ قرآن مجید کے بعد کا درجہ ہے" کیونکر صحیح ہو سکتا ہے آپکا ایک قول دوسرے قول کی تردید کر رہا ہے۔ اور آپکی عبارات اس بات کو صاف طور پر واضح کر رہی ہیں۔ کہ آپ احادیث کے منکر ہیں۔ اور اگر منکر نہیں تو وقتی حالات کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں۔ پھر باوجود اسکے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے خواہ مخواہ ہماری نسبت یہ کہدیا۔ کہ ہم احادیث کے منکر ہیں۔ اور رسول کریم کے تمام اقوال کو وقتی حالات کے ماتحت سمجھتے ہیں۔

جلال الدین (مولوی فاضل)

مولوی ثناء اللہ کی بیہودہ سرائی

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث اپنے اخبار میں لکھتے ہیں میاں محمود (خلیفۃ المسیح) نے بھی ڈپٹی بننے کے لئے کوشش کی۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

میں حیران ہوں۔ کہ فاضل صاحب [illegible] کے [illegible] لوگ کیوں سمجھ کی بات منہ سے نہیں نکالتے کیا یہ سیدھی سادی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ مقدس اور رفیع المرتبت انسان جس کی جوتیوں کے بیسیوں ڈپٹی جبہ سائی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ وہ خود ڈپٹی بننے کے لئے سعی نا فرجام کریگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آنریری مجسٹریٹی کوئی بڑی چیز ہے۔ اسلئے وہ الزام لگاتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچ سکے۔ کہ میں کہہ کیا رہا ہوں۔ اور کس کی نسبت میرا یہ قول ہے۔ مولوی فاضل ہو کر اس گنوار سے بھی گئے گذرے۔ جس نے کسی [illegible] سے کہدیا تھا۔ کہ خدا آپ کو پٹواری بنا دے یا انسپکٹر پولیس کو دعا دی تھی کہ آپ تھانہ دار ہو جائیں۔

بھلے آدمی! تم اس آنے والے مسیح کی رفیع القدری کا تصور کرو۔ جو تمہارے نقطہ خیال سے آخری زمانے میں آنے والا ہے۔ پھر اسکی قائمقامی کی شان دیکھو۔ اور بتاؤ کہ آنریری مجسٹریٹی اسکے مقابل میں کیا چیز ہے جس کے لئے کوئی کوشش کریگا۔ اور کریگا بھی کیوں آنریری مجسٹریٹی میں رکھا ہی کیا ہے۔ مجسٹریٹ کے پاس لوگ مقدمات اپنی خوشی سے نہیں لے جاتے۔ پھر اسکی حقیقی عزت بہت کم ہوتی ہے۔ سامنے سلام کرتے ہیں۔ پیٹھ پیچھے گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن جو مرتبہ میرے آقا کو حاصل ہے اسکی تو یہ شان ہے کہ لوگ منت و سماجت سے اپنے مقدمات تصفیہ کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اور [illegible] بھیجتے ہیں۔ محبت کا دم بھرتے ہیں۔ پھر آپکی [illegible] قادیان اور اسکے گردو نواح کے محدود علاقے کے متعلق

اور جس کی نسبت بیگانوں کو گمان ہو کہ اسے اس کی آرزو ہے جسے نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان سے باہر یورپ امریکہ، افریقہ میں کشور قلوب کی شہنشاہی حاصل ہے۔ باوجود ان حالات کے یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ڈپٹی بننے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ کیا حماقت کی بات ہے مولوی صاحب! میں تو آپ کو دانشمند سمجھتا تھا۔ لیکن یہ میری غلطی تھی۔ کیونکہ اگر فہم سلیم دیا جاتا تو آپ مسیح موعود کا انکار ہی کیوں کرتے۔ فمن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ۔ اس زمانے میں بھی ایک ابراہیم آیا۔ اس نے نذر ربی سنائی۔ اور قسمے کی آیت سنائی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ لیکن وہ جن کا قبلہ توجہ دنیا و مافیہا ہے وہ اس کعبہ تحقیق سے روگردان ہی رہے۔ ابا و استکبار سے کام لیا۔ اور آدم ثانی کے سامنے سربسجود نہ ہوئے اے کاش آج اپنے مورث اول کے انجام سے عبرت حاصل کرتے ۔

مولوی صاحب! یہ کیا شرافت ہے کہ کسی شریف پر ایک الزام لگا دیا۔ اور جب کچھ ثبوت نہ دے سکے تو کہہ دیا کہ اچھا قسم کھاؤ۔ ایڈیٹر الفضل سے یہ کارروائیاں مخفی سہی۔ لیکن آخر آپ تک تو ایک قابل اعتبار ذریعہ سے پہنچ چکی ہیں۔ پس انہیں مبرہن کرنے میں کیا تامل ہے۔ فالقوا ما انتم ملقون۔ قسم کی بھی آپ نے ایک ہی کہی۔ چونکہ مکرمی سید قاسم علی صاحب نے اس معاملہ میں آپ جیسوں کو قادیان میں ذلت آمیز پچھاڑ کھلا چکے ہیں۔ اس لئے یہ سمجھ لیا ہے کہ قسم کے مطالبہ سے سرخروئی ہو جائیگی۔ مجھے ایک حکایت یاد آگئی۔ ایک دانشمند صاحب گاؤں سے باہر گئے تو کیا دیکھتے ہیں۔ اونٹ کا عجیب جانور پاکر دیکھنے لگے ایک تربوز رکھا تھا۔ جو اونٹ کے حلق میں پھنس کے رہ گیا۔ دم رکتا دیکھ کر [illegible] سے موگری کی ایک دو ضربیں لگائیں۔ تربوز ٹوٹ گیا۔ اور اونٹ کی گلو خلاصی ہوئی۔ وہ دانشمند نوجوان جاتے آپ کو ایسا علم طب کا فاضل سمجھنے لگا تھا۔ گھر آیا تو گاؤں والوں سے کہنے لگا۔ ہاں جان آپ کو گلے سے نزع ہے کہا شریف ملاح بیچکو آیا ہوا۔ خدا چاہے تو ابھی شفا ہوتی ہے۔ آپ ذرا لیٹ جائیے۔ اس بیچاری نے کہا اچھا بیچی۔ وہ جب کر دراز ہوئی تو اس نے ایک موگری ہاتھ میں لی اور پیہم دو چار ضربات اس کے گلے پر لگائیں۔ بیچاری اسے کرکے رہ گئی۔ اور جان بحق تسلیم ہوئی۔ دانت نکل آئے تو کہنے لگے کہ اب اچھی ہو گئی ہے۔ تو ہنستی ہے۔ اٹھو گھر جا۔ یہی تو بھی حال ہے مولوی فاضل صاحب! بے ادبی معاف آپ کا قسم کا مطالبہ ہر جگہ پر موزوں نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح آپ کی لغویت کی طرف متوجہ ہوں۔ آفتاب نصف النہار پر تاباں و درخشاں ہے۔ اگر آنکھوں سے اندھا جس کے [illegible] بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ اس کا انکار کرتا ہے تو اپنی قسمت پر آٹھ آٹھ آنسو روئے۔ بلکہ اس جرم میں تعزیہ پرستوں کے ساتھ دل کھول کر پیٹ لے کیسی حماقت ہے کتنی سفاہت ہے اور شرارت ہے۔ اس اندھے کا یہ کہنا کہ قسم کھاؤ۔ سورج چڑھا ہوا ہے۔ بدبخت تجھے نظر نہیں آتا۔ تو لوگوں کو حلف پر کیوں مجبور کرتا ہے ۵

گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(اکمل قادیان)

سکینۃ النساء کا پیام احمدی خواتین کے نام

میری محترم بہنیں یہ یاد رکھیں۔ کہ عید قربان بھی ایک عظیم الشان قربانی کی یادگار ہے۔ اور یہ آپکا چندہ خاص بھی آپ لوگوں سے والی قربانی کی خواہش مند ہے۔ سو کیا ہی عمدہ اور بہتر قربانی ہو گی کہ ہماری معزز بہنیں اپنی غریب اور بیکس بیمار بہنوں کی خود خبر گیراں ہوں۔ ہمیشہ سے میرا یہ منشا تھا کہ اگر ہم لوگ خیرات بھی دیں تو کسی مستحق بیمار کو دوائی کی شکل میں دیں۔ اور اب تو پختہ ارادہ بندہ کا ہے کہ مستورات کی طرف سے زنانہ وارڈ ہسپتال میں بنجائے۔ سو میں احمدیہ مستورات کی خدمت میں بجائے پرزہ اپیل کرتی ہوں کہ وہ عید کے روز اپنی اپنی جگہ پر جلسے کر کے خواتین سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں اور [illegible] براہ کرم آپ پڑھی ہوئی کو تعلیم یافتہ بہنیں یہ ضروری پیغام سنا دیں۔ اس کام میں آپ کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ والسلام آپکی خیر طلب سکینۃ النساء از قادیان

شفاخانہ نور کا زنانہ کمرہ

اپنی محترمہ بہن سکینۃ النساء صاحبہ کا قابل قدر مضمون ہسپتال کے کمرہ کے متعلق دیکھا۔ مجھے امید واثق تھی کہ بہت سی بہنیں ان کی تائید میں صدائے لبیک پکاریں گی۔ مگر افسوس کہ صدائے برنخاست کا معاملہ رہا۔ اور کسی نے اس طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ مجھ کو بھی چھوٹے بچے کی بیماری سے فراغت نہ ہوسکی۔

میرے ناقص خیال میں بیماروں کی امداد ایک نہایت ہی اعلیٰ کار ثواب ہے۔ اور شفقت علی خلق اللہ اور انسانی ہمدردی کا اعلیٰ درجہ ہے۔

بیماری ایسی بری چیز ہے۔ جس سے طاقتور سے طاقتور، زبردست سے زبردست، دولتمند سے دولتمند عقلمند سے عقلمند انسان بھی سخت عاجز اور معذور ہوکر دیگر ہمجنسوں کی امداد کا محتاج ہو جاتا ہے۔ جب ایسی حالت میں اس کی ہمدردی یا خدمت کی جاوے تو وہ تہ دل سے شکرگذار ہوتا ہے۔ اور اس کے درد بھرے دل سے ایسی دعا نکلتی ہے۔ جو کہ رب العالمین کے حضور پہنچکر امداد کرنیوالی کی فلاح کا باعث بنتی ہے۔ اسی واسطے بار بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیمار پرسی کی تاکید فرمائی ہے۔ خود حضور سرور کائنات کافروں تک کی بیمار پرسی فرماتے تھے۔

ایک نیک آدمی کا ذکر ہے کہ اس نے کشف میں ایک فرشتہ کو دیکھا۔ کہ وہ ایک کاغذ پر کچھ لکھ رہا ہے۔ اس نے فرشتہ سے کہا کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ فرشتہ نے کہا میں ان آدمیوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ جو اپنے خداوند تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں اس نے کہا کیا میرا نام بھی ہے فرشتہ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اچھا اتنی مہربانی کرو کہ میرا ان لوگوں میں نام لکھ دو۔ جو کہ اپنے ہمجنسوں سے پیار اور ہمدردی کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کا نام حسب خواہش لکھ لیا۔ جب اس نے پھر فرشتہ کو خواب میں دیکھا تو فرشتہ نے اسے وہ نوشتہ دکھایا۔ جسمیں اس کا نام سب سے اول تھا۔ فرشتہ نے کہا خداوند کریم

سکتا ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے سبب ہمارا نام سب سے اول لکھا جائیگا۔

ہماری جماعت ابھی انسانی ہمدردی سے الناس مقرب بن سکتی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر پر چندہ دینا ایسا صدقہ جاریہ ہے جس سے ہر ایک بنی نوع کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ کا انسان مستفیض ہوسکتا ہے۔ چونکہ قادیان کے ارد گرد کوئی زنانہ ہسپتال نہیں اور اس نور ہسپتال میں زنانہ مریضوں کے ٹھیرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ اسلئے اس وارڈ کی میں جہاں سینکڑوں روحانی مریض شفایاب ہو رہے ہیں۔ وہاں جسمانی مریضوں کی صحت یابی اور ٹھہرنے کا انتظام بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ اس لئے سب احمدی مستورات کی خدمت میں اپیل ہے کہ اپنی اپنی انجمنوں سے جسقدر ہوسکے چندہ وصول کرکے بہت جلدی اس عظیم الشان ثواب میں حصہ لیں۔ اور ثابت کردیں کہ ہم گو اگرچہ غریب ہیں مگر ہماری ہمتیں خدا کے فضل سے بہت اولوالعزم ہیں ہماری ناتھی میں بڑی بلند ہیں ہم بھوکی رہکر بھی خدا کی راہ میں خرچ کرسکتی ہیں حسب استطاعت جو چندہ یہاں سے جمع ہوا وہ بالا چندہ کے ساتھ بھیجدیا گیا۔ اور جو اکٹھا ہوتا رہیگا وہ بھی بھیجا جاویگا۔ معزز بہنوں خدا تعالےٰ نے میں اپنی ضروریات کو کاٹکر چندہ بھیجو اپنے سچے مہدی اور پیارے مسیح کے شرائط بیعت کے پاک الفاظ کا عملی نمونہ دکھاؤ کہ عام خلق اللہ سے عموماً اور مسلمانوں سے خصوصاً ہمدردی کرینگے۔ ان عمارات میں اپنی حسب توفیق خیرات دیکر اپنی یادگار چھوڑ دو کہ انشاءاللہ ایکدن روپہلی سنہری نسلیں۔ تا کہ آنے والی نسلیں ہمارا بھی ذکر خیر کریں۔ کہ مکہ میں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معمولی پتھر مٹی سے خانہ کعبہ طیار کیا تھا تو انہیں کیا پتہ تھا کہ ان پتھروں کو کیا رتبہ نصیب ہوگا۔ یہ سرگاہ مرجع خاص وعام ہوگا۔ کہ معظمہ جیسا عظیم الشان شہر آباد ہوگا۔ خلق خدا ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں کوس کی مسافت طے کرکے اسکی زیارت کو آئیگی۔ یہی کہ قبلہ گاہ عالم ہوگا۔ یہ سب کس واسطے ہوا کہ وہ ایک فرستادہ خدا کا تعمیر کردہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گئے تو ان بچوں کی مسجد طیار کردہ ہے تھے مگر پہلے بچوں کی چھت تنگ تھی۔ بارش ہوتی تو حضور معہ رفقاء بھیگ جاتے مگر جلدی وہ وقت آگیا کہ وہ ایک عظیم الشان مسجد بنگئی۔ کیونکر ایسی بنی۔ اس لئے کہ خدا اور مقدس رسول کے محبوب نے اسکی بنیاد رکھی آج کون مسلم ہے جو مسجد نبوی سے بے خبر ہے۔ ایسا ہی وقت آئیگا کہ اسی مدینۃ المسیح میں اعلیٰ اعلیٰ عمارتیں بنیگی۔ اسلئے یہی وقت امداد کا ہے اور تھوڑا خرچ کرکے بہت بڑا اجر حاصل کرنیکا ہے۔

پھر کام عورتوں کو بھی سنبھالنا چاہیئے۔ شفاخانہ فنڈ کی ضرورت سنکر میری طالب علم لڑکی نے ایک روپیہ مجھے دیا اور کہا کہ آپ اسے شفاخانہ فنڈ میں بھیجدیں یہ اپنی کئی ضروریات روک کر ایک ایک پیسہ کرکے بچایا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ مبارک جذبہ ہمارا تمام قوم کے ننھے ننھے بچوں میں پیدا ہو۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ بچے تو درکنار بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں بھی خاموش نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی اور قومی اور دینی ضروریات کو سمجھنے اور انکو لبیک کہنے اور خدمت دین کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بہنوں کی دعا گو اہلیہ ملک کرم الٰہی ضلعدار نہر جھنگ مگھیانہ

مولوی محمد علی صاحب کی النبوۃ فی الاسلام

مولوی صاحب لکھتے ہیں:- اب میں ایک اور امتیازی نشان نبی اور غیر نبی کی وحی کا پیش کرتا ہوں اور وہ امتیاز ہے کہ رسول یا نبی اول اور بالذات صرف اپنی وحی کا پیرو ہوتا ہے۔ اور دوسری وحیوں کو اگر مانتا ہے تو صرف مانتا ہے۔ کہ اسکی وحی اُن کا ماننا ضروری ٹھیراتی ہے اور غیر نبی اول اور بالذات کسی دوسری وحی کو مانتا ہے اور اسکا پیرو ہوتا ہے۔ اور اپنی وحی کو اگر مانتا ہے تو اس لئے کہ وہ دوسری وحی کے جس کا وہ تابع ہے مطابق ہے۔ بالفاظ دیگر رسول دوسرے رسول کا متبع نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی وحی کا متبع ہوتا ہے۔ اور امتی کسی رسول کی وحی کا متبع ہوتا ہے۔ ص ۳۳

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ نبی اپنی وحی کی پیروی کرتا ہے اور امتی اپنے نبی متبوع کی وحی کی۔ اسکے متعلق چند باتیں پوچھتے ہوں۔

الف۔ جب حضرت خضر غیر نبی تھے تو پھر کیونکر انہوں نے ایک نابالغ بچہ کو اپنی وحی کی پیروی میں قتل کر ڈالا۔

اور اگر حضرت خضر کسی شارع نبی کے تابع تھے تو بتائیے کس نبی کی شریعت میں نابالغ بچے کے قتل کردینے کا حکم پایا جاتا ہے۔ جسکی انہوں نے پیروی کی۔

(ب) جب حضرت موسیٰ کی والدہ نبیہ نہ تھیں تو کیونکر اپنی وحی کی پیروی میں انہوں نے اپنے نابالغ بچہ کو دریا میں ڈالدیا۔ اور اگر حضرت موسیٰ کی والدہ کسی شارع نبی کی تابع تھیں تو بتلائیے کیا کسی نبی کی شریعت میں نابالغ لڑکے کو دریا میں ڈالدینے کا حکم پایا جاتا ہے جسکی انہوں نے پیروی کی۔

ج۔ جب حضرت مریم صدیقہ نبیہ نہ تھیں۔ تو کیونکر اپنی وحی کی پیروی میں اس بات کو قبول کرلیا کہ بغیر مس انسان کے ان کے ہاں بچہ پیدا ہوگا۔ اور اگر حضرت مریم صدیقہ کسی شارع نبی کی تابع تھیں۔ تو بتلائیے کس نبی کی شریعت میں ایسی تعلیم ہے۔ جسکی انہوں نے پیروی کی ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ایسے احکام کسی نبی کی شریعت میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ اور حضرت خضر اور والدہ حضرت موسیٰ اور حضرت مریم کا تعلق براہ راست خدا تعالیٰ سے تھا۔ مگر نہ تو حضرت خضر نبی تھے اور نہ ہی والدہ حضرت موسیٰ اور حضرت مریم نبیہ تھیں۔ ہاں مولوی صاحب کے مسلمات کی رو سے حضرت خضر بھی نبی تھے۔ اور والدہ حضرت موسیٰ اور حضرت مریم صدیقہ نبیہ تھیں۔ جو ہمارے نزدیک غلط ہے۔

[illegible]

1. I wish you all
happiness in the New
Year;
And may you attain
all the blessings, my
dear,
2. Which Allah the
Gracious has ordained for
Through Ahmad
the Guide, the Prophet,
the Friend
3. And the Master
and Teacher Muham-
mad, the Beloved
[illegible] the Prophet, the
most perfect

احمدیوں کا انگریزی اخبار

جماعت احمدیہ سیلون نے قابل تعریف ہمت اور کوشش سے تامل اور انگریزی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار جاری کر رکھا ہے جس میں صداقت احمدیت اور اسلام کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سلسلہ کی خبریں اور مبلغین یورپ و امریکہ کی رپورٹیں بھی درج ہوتی ہیں اور ہر طرح اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسکی خریداری بہت کم ہے۔ ہمارے انگریزی خواں احباب کو اسطرف متوجہ ہوکر اخبار اپنے نام جاری کرانا چاہیئے۔ تاکہ اخبار اپنا خرچ برداشت کرنے کے قابل ہوسکے۔ اور انگریزی خواں طبقہ میں تبلیغ احمدیت کا فرض بخوبی ادا کرتا رہے۔ اسوقت اسکی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کیجاتی ہیں۔ اور اسطرح اسکا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ سیلون کے احمدی بھائیوں کے اس قابل تعریف کام میں ضرور مدد کرنی چاہیئے۔ انگریزی ایڈیشن کی قیمت چھ روپیہ۔ دونامل ایڈیشن کی قیمت بھی تین روپیہ سالانہ ہے اور دونوں کے خریدار سے پانچ روپیہ لئے جاتے ہیں۔ اخبار جاری کرانے کیلئے حسب ذیل پتہ پر خط لکھا جائے۔

Manager Manager press
30 Shoto Road
Colombo

تبلیغی پروگرام میں اضافہ

(۱) مون لائن کے تبلیغی پروگرام میں (جو ۱۲ اگست کے پرچہ میں شائع ہوا ہے)۔ یہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ کہ وفد ۲۳-۲۴ ستمبر کو مون میں قیام کرکے ۲۵ کو [illegible] جائیگا۔ اور ۲۵ تا ۲۸ ستمبر وہاں قیام کریگا۔ تا نگ میں [illegible] صاحب نمائندہ ہونگے۔ (۲) ضلع سیالکوٹ کے پہلے تبلیغی وفد میں حسب ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔

مقام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قیام	[illegible]
[illegible]	مولوی [illegible] صاحب	چوہدری [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(اشتہارات)

[illegible] اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل [illegible]

نرخنامہ اشتہارات

وقت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	۲۰۰	۱۰۴	۶۰	۴۰	۳۶	۳۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۶	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۸	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ چودہ صفحہ پر ہو۔ اس کی اجرت بالمقطع دس روپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ ۲ روپے سیکڑہ فی سطر ۴ر اجرت ایک بار کے لئے

منیجر الفضل قادیان گورداسپور پنجاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمایا ہوا

خطبہ عید الاضحٰی ۲/۱۳

جس میں عید قربانی کی فلاسفی اسلام کی خوبیاں اور دیگر مذاہب کے نقائص نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان فرمائے گئے۔ علاوہ خطبہ کے یہ ایک تبلیغی ٹریکٹ بھی ہے۔ قیمت ۲ر ۳ر کے ٹکٹ بھیج کر احباب جلد منگالیں۔ کل فہرست کتب سلسلہ احمدیہ بھی ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجکر جلد منگالیں۔

کتاب گھر قادیان پنجاب

تولہ بجاوا سیر دادو

ہر قسم کے داد۔ چنبل کو فورا اور کامل شفا دینیوالی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر صفت دوائی۔ ہر وقت کی کھجلی۔ بے چینی۔ اور مسلسل تکلیف سے فورا نجات مل جائیگی۔ یہ تمام دوسری ادویات کے مقابلہ میں بہترین دوا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: حکیم امیر احمد قریشی قادیان ضلع گورداسپور

پندرہ روپیہ روزانہ

تیل کی ایسی سخت گرانی میں خالص ناریل کے تیل سے ایک روپیہ میں چار سیر صابون بنا سکتے ہو۔ فیس پانچ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ کم محنت زیادہ منافع والی دستکاریاں سیکھنی چاہو تو فوراً رسالہ دستکاری دہلی کو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دستکاری جنتری طلب کرو۔

پانسو روپیہ انعام

حضرت مسیح موعود کا پرمعارف مضمون قرآن کریم کی عظمت پر جس کا جواب لکھنے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ عہ کے ۲۰ فی ار القصد [illegible] المسیح مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ۲ر نصائح مبلغین یعنی وہ پرحکمت نصائح جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۴ فروری ۱۹۱۹ء میں مبلغین کو فرمائیں۔ فی سو عہ ۸ر عدد۔ نوح الہدیٰ کے متعلق جناب ایڈیٹر صاحب تشحیذ کا ریویو مولوی محمد عنایت اللہ صاحب نصیر بک ایجنسی نے حضرت خلیفۃ المسیح کی مشہور نظم "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" حضور کے نوٹ اور ترجمہ کے ساتھ کتابی تقطیع پر شائع کی ہے۔ نہایت عمدہ کاغذ دو رنگین چھپوائی قیمت عہ کے ۱۸ فی [illegible] تہذیب کا آئینہ ۱۲ر حقیقت معرفت بکثرت مل سکتی ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی [illegible] الیس محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

میرٹھ میں خلاف ورزی قانون کا فیصلہ میرٹھ شہر - ۵ اگست ۴ اگست کی رات کو جمعہ مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قریب وجوار کے دیہات کے لوگ بھی شریک تھے۔ جلسہ نے سول احکام کی نافرمانی کرنیکا رزولیوشن پاس کر دیا۔

دفتر جمعیۃ العلماء ہند کی تلاشی دہلی ۸ اگست آج سب انسپکٹر مجید حسن مع ایک مسلمان ہیڈ کنسٹبل کے جمعیۃ العلماء ہند کے دفتر میں تلاشی کا ایک وارنٹ جو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے تھا لائے۔ اور علماء ہند کی فتوے کی ۹۱۲ کاپیوں پر قبضہ کر لیا۔

فسادات علیگڈھ کے ملزم سشن سپرد علیگڈھ ۸۔ اگست مجسٹریٹ درجہ اول نے طپرہ کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ زیر دفعہ ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ فرد جرم قائم کیا گیا اور جن میں سے ۱۸ اشخاص کو سشن سپرد کر دیا۔ اور تین شخص رہا کر دئے گئے۔

حفاظت گاؤ کے لئے جدوجہد:۔ پنڈت مدن موہن مالویہ آل انڈیا ہندو سبھا کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں یہ کانفرنس مسئلہ حفاظت گاؤ پر غور وخوض کرنے کے لئے منعقد ہوگی۔

حادثہ جلیانوالہ کے ایک مقتول کا معاوضہ امرتسر ۶۔ اگست مسٹر منی رام دنداں ساز امرتسر نے جس کا بارہ برس کا لڑکا جلیانوالہ باغ میں مارا گیا تھا مسٹر لیٹلے پریذیڈنٹ معاوضہ کمیٹی کے سامنے پیش ہوکر کہا میرا لڑکا اگر زندہ رہتا تو ممکن تھا کہ وہ کسی دن گورنر بنتا۔ یا کسی اور عہدے پر پہنچتا۔ میں اپنے خون کا معاوضہ نہیں لینا چاہتا۔ صرف یہ وعدہ کیا جائے کہ مارشل لا کے تمام قیدی رہا کئے جائینگے آئندہ اس قانون کا نفاذ نہ ہوگا۔ اور اگر گورنمنٹ مجھے معاوضہ دینا چاہتی ہے تو پہلے کانگرس کے ساتھ فیصلہ کرے۔

مظلومان سمرنا کی ہمدردی میں پارسیوں کا جلسہ بمبئی ۳۔ اگست پارسی راجیہ سبھا کی زیر سرپرستی ایک عام جلسہ مظلومین سمرنا کی امداد کے لئے منعقد ہوا جس کے صدر مسٹر گاندھی تھے۔ اس میں زور دیا گیا کہ غیر ملکی کپڑا سمرنا بھیجا جائے۔ برطانیہ کی غیر جانبداری پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ مسٹر گاندھی کو مظلومین کی امداد کے لئے پانچ ہزار کا چک دیا گیا

کانپور کے ایک کارخانہ میں فساد:۔ کانپور ۵۔ اگست وکٹوریا ملز میں مزدوروں نے یورپین عملہ کے چند آدمیوں کو زدوکوب کیا پولیس نے آکر مزدوروں کو باہر نکال دیا

فسادات کراچی اور مسٹر گاندھی:۔ کراچی کے فسادات کے متعلق مسٹر گاندھی لکھتے ہیں سوامی کرشنا نند کے قید ہونے پر لوگوں نے بے گناہ انگریزوں پر خشت اندازی کرکے اپنے ہی مقدس مقصد کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس سے سوامی جی کی کچھ عزت افزائی نہیں ہوئی۔ اگر سوامی جی سچے تھے۔ تو لوگوں کو ضبط سے کام لینا چاہئے تھا جھوٹا مقدمہ بن جانے پر لوگوں کا اشتعال میں آجانا نہایت نامناسب تھا۔ ایسی حالات میں سول نافرمانی کی اجازت دینا ناممکن ہے۔

حامیان ترک تعاون کے ہاتھوں امریکنوں کی تذلیل پاونیر کا بیان ہے کہ جو لوگ گاندھی کیپ نہیں استعمال کرتے ان کی ذلتیں کیجاتی ہیں۔ اور اکثر حالتوں میں تو ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ حال میں دو امریکہ والے ساتھ نہایت بری طرح پیش آیا گیا اور انگریز سمجھکر ان کی بہت تذلیل کی گئی۔

مقدمہ ننکانہ صاحب :۔ ننکانہ صاحب کے مقدمہ کے ملزموں کا بیان ختم ہوگیا۔ مہنت نرائن داس نے اپنے ڈیفنس میں بیان کیا کہ اس نے اپنے آدمیوں کو سخت ہدایت کر دی تھی کہ بغیر شدید ضرورت کے لڑائی نہ کیجائے اس نے اپنے آدمیوں کو اکالیوں کا پیچھا کرنے کی بابت کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ اور نہ سکھوں کے جسموں کے جلانے کی بابت کوئی ہدایت کی تھی۔

غیر ممالک کی خبریں

یونان کے متعلق انگریزی غیر جانب داری لنڈن ۱۳ اگست رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اخبار کی یہ خبریں کہ برطانی حکومت نے ترکی یونانی جھگڑے میں اپنی کامل جنبہ داری کی پالیسی کو چھوڑ دیا ہے۔ بے بنیاد ہے۔ برطانی حکومت کا ذرہ بھی ارادہ نہیں کہ اتحادیوں سے کوئی علیحدہ کارروائی کرے یا کسی فریق کی مدد کرے

قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی اور یونانی حکومت کو فہمائش یہ بیان کہ برطانیہ عظمیٰ قسطنطنیہ پر یونانی پیش قدمی کو گوارا کرے گی۔ بیہودہ بات ہے کیونکہ یونانی حکومت کو فہمائش کر دی گئی ہے کہ پیش قدمی کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔ بہرکیف یہ یقین کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ کسی ایسی پیش قدمی کا خیال ہے جس سے یونان اتحادی فوج قابض [illegible]

پیروان کمال کی نازک حالت:۔ میدان جنگ کی خبریں مظہر ہیں کہ ترکی فوج کی حالت رنجیدہ ہے اور غضب ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو قائم رکھ سکے

انگورا اور یونان میں مزید پیچیدگیاں علاقہ سمسون سے انگورا حکومت کے یونانیوں کو جلاوطن کر دینے نے ایک دوسری پیچیدگی پیدا کر دی ہے علاوہ ازیں انگورا حکومت نے پیرس کی تجویز کی گفت وشنید کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے لندن کے متعلق کرچکی ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر یونان اور ترکی مداخلت منظور کرنے پر آمادہ ہوئے۔ تو برطانیہ کم از کم اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔

حکومت انگورا اور برطانی قیدی:۔ لنڈن ۴ اگست انگورا حکومت کے ہاتھ میں اس وقت جو ۲۷ برطانی فوجی اور سولین قیدی ہیں۔ ان کے رہائی کے متعلق تاحال کچھ نہیں کیا گیا۔ ان کی جائے قیام بھی معلوم نہیں۔ مگر جو خبریں لندن پہنچی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان سے بدترین سلوک کیا جا رہا ہے۔

فیلڈ مارشل سمٹس ڈوبتے ڈوبتے بچے:- لنڈن ۳ اگست فیلڈ مارشل سمٹس کشتی سے سمندر میں گر گئے۔ لیکن چونکہ اچھے تیراک تھے اس لئے کنارے پہنچنے تک تیرتے رہے اور بچا لئے گئے۔

سٹیلا (مراکش) پر ہسپانیہ کا قبضہ:- میڈرڈ ۵ اگست ہسپانوی افواج نے سٹیلا پر قبضہ کر لیا۔ دشمن بھگا دیا اور آگے حملہ کر دیا مگر نقصان جان بہت برداشت کرنا پڑا۔

قیصر جرمنی کی دھمکی:- لنڈن ۸ اگست عارضی صلح کے بعد برلن سے دو کروڑ نوے لاکھ مارک [illegible] اخراجات کے لئے بھیجے گئے۔ اس کے عوض میں [illegible] کی [illegible] [illegible] اور مطلوبہ رقم [illegible] روانہ کی گئی۔

سلطان ترکی خلافت چھوڑنے کو تیار ہے:- قسطنطنیہ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ حکومت انگورا نے سلطان المعظم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ حکومت خلافت سے علیحدہ ہو جائیں۔ سلطان نے جواب دیا کہ شہزادہ عبدالمجید کے سوائے جو ترک احرار سے تعلق رکھتے ہیں وہ کسی اور شہزادہ کے حق میں علیحدگی پر تیار ہیں۔ "تیمز ۹ اگست"

روسی فوج ترکی علاقہ میں:- لنڈن یکم اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی اور روس میں اتحاد ہو گیا ہے۔ اور روسی فوج ترکی علاقہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روس میں ہولناک قحط:- لنڈن ۴ اگست روس میں حالت زیادہ خوفناک ہو رہی ہے۔ جو علاقے قحط زدہ چھوڑ گئے ہیں ان میں آگ لگ رہی ہے۔ اندازہ ہے کہ ایک کروڑ فاقہ کش لوگ ماسکو کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن قصبہ کے گرداگرد فوج متعین ہے جو ان کے داخلے کو روکے گی۔

حکومت ایران کے خلاف بغاوت:- طہران ۳ اگست (پائینیر کا خاص تار) صوبہ

خراسان نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت کی طرف سے صمصام السلطنت کو (ایک مختیاری افسر) گورنر جنرل ہو کر بھیجے جانے پر صوبہ مذکور نے انکو قبول نہ کیا۔

حرم محترم میں چوری:- عربی اخبارات کا بیان ہے کہ حمزہ غوث نامی ایک شخص نے جو خاندان بنی ہاشم میں سے اور مدینہ کا رہنے والا ہے حجرہ نبوی صلعم میں سے کچھ قیمتی چیزیں چرائیں اور مصر بھاگ گیا۔ مصر و بیروت کے اخبارات نے اس خبر کی تصدیق کی ہے اور لکھا ہے اخبار القبلہ نے اس کے متعلق شاہ حجاز کا ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اس شخص کی گرفتاری کا حکم ہے۔ "ہمدم ۹ اگست"

سلطنت برطانیہ میں بے تار سلسلہ پیام رسانی:- لنڈن ۹ اگست [illegible] کی کانفرنس نے اس امر کے حق میں رائے ظاہر کی ہے۔ کہ سلطنت میں بے تار پیام رسانی کا ایک سلسلہ قائم کیا جائے۔

برطانیہ کے نئے جنگی جہاز:- لنڈن ۳ اگست پارلیمنٹ نے چار جنگی جہاز بنانے کے لئے ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ کی رقم منظور کر دی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر یہ چار جہاز اب تعمیر ہونے شروع نہ ہوئے تو سمندر میں برطانیہ کمزور ہو جائے گا اور ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

انگورا پر بم:- ایتھنز ۵ اگست یونانی ہوائی جہازوں نے انگورا پر بم گرائے ہیں۔

یونانی افواج کا محاذ:- بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی سپاہ اس وقت اوبازار عسکی شہر اور کاراحصار کے درمیان تین سو کیلو میٹر کے محاذ پر قابض ہیں۔

تاوان کی تقسیم:- لنڈن ۵ اگست مجلس شاہی نے اس بات پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ملک پر حسب ذیل تناسب سے تاوان کا روپیہ تقسیم کر دینا چاہیئے۔

برطانیہ عظمیٰ - ۸۶٫۸۵ فیصدی - چھوٹی نوآبادیاں ۰٫۸۰ فیصدی - کینیڈا اور آسٹریلیا ۴٫۳۵ فیصدی نیوزی لینڈ ۵٫۷ فیصدی ساؤتھ افریقہ ۰٫۲۰ فیصدی

ہندوستانیوں کی حالت:- امپیریل کانفرنس میں سلطنت کے برطانی ہندیوں کی حالت کے متعلق مندرجہ ذیل قرارداد منظور کر لی گئی۔ کانفرنس اس امر کی دوبارہ تصدیق کرتی ہے کہ برطانی سلطنت کی ہر جماعت کو اپنی آبادی پر پورا اختیار ہوگا۔ اور کسی دیگر جماعت کو اپنے علاقے میں آنے نہیں دیگی۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ سلطنت کا مساوی الحقوق ممبر ہونے کے طور پر ہندوستان کی حالت میں غیر مطابقت ہے اس لئے کانفرنس کی رائے ہے کہ سلطنت کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کے شہری حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔ [illegible] افریقہ کے نمائندوں کو افسوس ہے کہ وہ اس قرارداد کو منظور نہیں کر سکتے۔ ہندوستانی نمائندے اس قرارداد کی منظوری کی تعریف کرتے ہیں۔

ترکی بندرگاہوں پر گولہ باری:- لنڈن ۸ اگست رائٹر کا بیان ہے کہ علاقہ شام میں ترکوں نے غیر ممالک کے [illegible] پر حملہ کیا تھا جس کے جواب میں یونانی جنگی جہازوں نے طرابزون سمسون و دیگر بندرگاہوں پر گولہ باری کی۔ نقصانات کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکا

افغانستان ترکوں کی حمایت کریگا:- قسطنطنیہ ۴ اگست ایک دعوت کے موقع پر افغانی سفیر مقیم انگورا نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر سلطنت برطانیہ نے ترکان احرار کے خلاف اعلان جنگ کیا تو افغانستان بھی انگریزوں کے خلاف کارروائی کرنے سے باز نہیں رہیگا اور اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ انگریز یونانیوں کو خفیہ مدد دے رہے ہیں تو اس صورت میں افغانستان سرحدی قبائل کو انگریزوں کے خلاف خفیہ طور پر اکسانے سے دریغ نہیں کریگا۔

فرانسیسی علاقہ میں بغاوت:- پیرس ۷ اگست مراکش کی خبر ہے کہ فرانسیسی علاقہ میں بھی بغاوت کی تحریک پھیل چلی ہے۔ فرانسیسی افواج پر متعدد حملے کئے گئے مگر باغی ناکام رہے بغاوت کی روک تھام کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیم

یہ کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عَسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُودًا | [illegible]

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ حضرت [illegible]
نامہ لندن
[illegible]

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ※ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

قیمت ہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

نمبر ۱۵ | مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے ایک دورہ کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔ اور جناب میر قاسم علی صاحب و جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مونگ ضلع گجرات ایک مباحثہ کی تقریب پر تشریف لے گئے۔

(۲) جناب میر محمد اسحٰق صاحب سالانہ جلسہ کے اہتمام میں بڑی تن دہی سے مصروف ہیں۔ یہاں کے دوکانداروں اور دیگر اصحاب نے ان کی تحریک پر آٹا اور دیگر اجناس میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔

چند دن سے بارش نہیں ہوئی بعض اوقات سخت گرمی اور حبس ہو جاتا ہے کسی قدر ملیریا کی شکایت پائی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" السلام علیکم

حضرت اقدس کی چار یوم کی ڈائری ارسال ہے۔

مورخہ ۱۲ کو حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ مورخہ ۱۳ کو بھی حضور کی طبیعت خراب رہی۔ تمام دن متلی کی شکایت رہی۔ اور ایک دفعہ قے بھی ہوئی۔ چونکہ یہ یوم الحج تھا اسلئے سال گذشتہ کی طرح حضور دُعا مانگنے کے لئے ایک قریب کی پہاڑی پر ایک خلوت کی جگہ تشریف لے گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر تین بجے حضور نے چار رکعت نوافل کی جماعت کرائی۔ حضور نے نماز میں قرأت بالجہر تلاوت فرمائی۔ چار نوافل نماز کی ادائگی میں دو گھنٹہ سے زائد وقت صرف ہوا۔ حضور نے بہت دیر تک لمبی دعا فرمائی۔ دو رکعت نماز سے فارغ ہوکر حضور نے درود شریف کے الفاظ کی فلاسفی بیان فرمائی۔ فرمایا۔ ہم کو علم نہیں کہ حضرت نبی کریمؐ کے لئے کونسی دعا زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔ اس لئے درود شریف کے الفاظ مجمل رکھے گئے۔ چونکہ خدا ہی جانتا ہے۔ کہ نبی کریمؐ اب کس درجہ میں ہیں۔ اور دوسرا درجہ ترقی کا کونسا ہے۔ اسلئے صلی وسلم و بارک۔ کے الفاظ میں کسی درجہ کی تخصیص نہیں کی گئی۔ کیونکہ ہم بالکل تمیز نہیں کر سکتے کہ جنت الفردوس بڑا ہے یا جنت الماویٰ یا جنت العدن مثلاً اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مانگے۔ کہ ان کو جنت الفردوس عطا ہو۔ اور اگر آنحضور اس سے ترقی کرکے اُوپر کے جنت میں ہیں۔ تو اس کی وہی مثل ہوگی۔ کہ کسی نے ڈپٹی کمشنر

کو دُعا دی تھی کہ خدا تجھے تھانیدار کرے۔ سو الحمد للّٰہ اسی درجے سے قبل رکھے گئے ہیں۔ حضرت نبی کریم ؐ تو ہر وقت ترقی کرتے رہے ہیں۔ ان الفاظ میں دُعا سکھائی ہے۔ کہ جتنی ترقی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اب تک کی ہے۔ اس سے اُوپر کا درجہ ان کو عطا فرما۔ نوافل سے فارغ ہو کر حضور نے نماز عصر پڑھائی اور اس کے بعد کچھ دُور تک سیر کو تشریف لے گئے۔

بعد نماز عصر بموجودگی حضرت اقدس سید میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جناب افسر صاحب [illegible] کی اپیل جو انھوں نے حضور کے قافلہ کے نام بھیجی تھی پڑھ کر سنائی۔ اور حاضرین نے حسب مقدور اس کار خیر میں حصہ لیا۔ حضرت اقدس نے ساڑھے بارہ من گندم کی قیمت مبلغ ایک سو روپیہ کا مزید عطیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

مورخہ ۱۵ر کو عید کا مبارک دن تھا۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ نماز عید میں قریباً سو تین احباب شامل ہوئے۔ حضور نے خطبہ میں مسائل عید و قربانی بیان فرمائے۔ اور آخر میں یہاں کی جماعت کو بہت سی نصائح فرمائیں۔ دُعا کے بعد حضور نے اعلان کرایا کہ ۲۶ر تاریخ بروز جمعہ یہاں عام جلسہ ہوگا۔ تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

مورخہ ۱۶ر کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ صبح ۸ بجے حضور [illegible] کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے چار بجے کے قریب واپس آئے۔ حضرت اُم المؤمنین سلمہا بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور کے تینوں اہل بیت کی طبیعت ناساز ہے۔ مخدومہ اور ناصر احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہوگئی۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں۔ سرینگر کے سوا کسی اور پتہ پر نہ لکھیں۔ حضور جہاں بھی ہوں پہنچ جائینگے۔

خاکسار سید محمود   از آسنور

نامۂ لندن

چند معزز اصحاب سے ملاقاتیں

نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے

(۱۵- جولائی سنہ ۱۹۲۱ء)

دار التبلیغ لندن کے متعلق یہ آخری رپورٹ ہے۔ جو میں بہدیۂ ناظرین الفضل کرتا ہوں۔ کیونکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت کے مطابق میں مکہ معظمہ سے ہوتا ہوا واپس ہندوستان آتا ہوں۔ لندن کے تین احمدی حج کے لئے جا رہے ہیں۔ برادرم شمشاد علی صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ برادرم عثمان المہدی اور عاجز۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرے اور حج بیت اللہ قبول فرمائے۔ اور ہمارا مستقبل ماضی سے بہتر ہو۔

ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ترکی سفیر لندن رشید پاشا صاحب سے ان کے لڑکے یمین بے کے ذریعہ ملاقات ہوئی۔ پرانی وضع کے نہایت شریف ترک ہیں اور تصوف سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ دو گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود اور احمدیہ جماعت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے اکثر باتوں سے اتفاق کیا۔ اور پیر کے دن میری، مولوی مبارک علی صاحب اور مسٹر عثمان المہدی کی دعوت کی۔ کھانا کھانے کے بعد احمدیت اور اسلام کے متعلق ۵ گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ رشید پاشا اور آپکا لڑکا شفیق بے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہو سکتی ہے کہ انکے ذریعہ ترکی میں تبلیغ اسلام کا دروازہ کھل جائے۔

انہی ایام میں انگلستان کے ایک مشہور مصنف و نامہ نگار سے ملاقات ہوئی جو احمدیہ جماعت کے حالات سنکر بہت حیران ہوئے اور کہا کہ آپ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات لکھ دیں۔ اور یہ بھی لکھ دیں کہ احمدیہ سلسلہ آجکل کیا کام کر رہا ہے۔ تاکہ میں اس سلسلے کے متعلق امریکہ اور انگلستان کے اخبارات میں مضامین لکھ سکوں۔ چنانچہ انکی درخواست کے مطابق میں نے انکو ایک دن [illegible] لکھ دیا۔ غالباً یہ صاحب [illegible] کے ساتھ ہندوستان تشریف لائینگے۔ تو اس وقت قادیان آنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک انگریز مصنف مسٹر ہیڈلے سے ایک لیکچر میں ملاقات ہوئی۔ لیکچرار ایک برہمن صاحب تھے۔ لیکچر بہت اعلیٰ تھا لیکن نہایت مشکل تھا۔ لیکچر کے بعد لوگوں نے سوالات کئے تاکہ مضمون پر کچھ روشنی پڑے۔ لیکن لیکچرار صاحب اور بھی گڑبڑ کر چلے گئے۔ ان لوگوں میں سے جو جوابات کو سمجھنے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ایک مسٹر ہیڈلے بھی تھے۔ مجھے انکی گھبراہٹ اور حیرت دیکھ کر خیال آیا۔ اور میں نے انکو مسجد میں آنے کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ وہ اتوار کی صبح کو آئے اور دو گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں انھوں نے پھر آنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور خاص کر الہام الٰہی کے مسئلہ کے متعلق تحقیقات کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ مسٹر ہیڈلے نے کہا کہ مجھے ہند اور ہندوستانیوں سے محبت ہے۔ میں دو سال سے ہندوستان کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ آپ سے دو گھنٹہ کی گفتگو سے بات بالکل صاف ہوگئی ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد میں ان باتوں کو بار بار اپنی کتابوں اور تحریروں کے ذریعہ انگلستان کے لوگوں کے سامنے پیش کرونگا۔ کوئی عجب نہیں کہ یہ صاحب جلدی احمدی ہو جائیں۔

ملک نائجیریا کے دو حصے ہیں شمالی اور جنوبی۔ جنوبی حصہ میں اکثر حبشی لوگوں کی آبادی ہے۔ انہیں ۲۰ فی صدی مسلمان ہیں ۲۰ فیصدی عیسائی ہیں اور ۶۰ فیصدی بت پرست۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ہمارے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر تبلیغ کر رہے ہیں اور یہاں اللہ نے انہیں نتائج نمایاں عطا فرمائے ہیں۔ یہ تو جنوبی حصہ کی حالت ہوئی۔ شمالی حصہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ باشندے جو نیم عرب اور نیم حبشی ہیں بہت نیک اور سیدھے سادے ہیں۔ [illegible] علاقہ شمالی جس کو عرب لوگ [illegible] کہتے تھے ایک زبردست اسلامی سلطنت تھی لیکن ۱۹۰۰ء کے قریب انگریزی تاجروں کی جماعت نے اسکو فتح کر کے سلطنت برطانیہ کے ساتھ ملا لیا۔ اب وہاں انگریزی حکومت کے ماتحت امراء قوم ملک کا انتظام کرتے ہیں جیسا کہ ہندوستان میں راجاؤں کا انتظام ہے۔ ان امیروں میں سے ایک جن کا نام نامی [illegible] ہے۔ حج کے ارادہ سے سفر کرتے ہوئے لندن [illegible]

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء

نائیجیریا میں احمدیت

(مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے قلم سے)

لیگوس کا رنگ بدل گیا ۱۹۱۸ء ۔ اپریل کو جب گذشتہ سے پہلے سال نائیجیریا پہنچا ۔ تو میرے آنے پر حکام کی نگاہیں شکوک سے پر تھیں ۔ شہر کا رنگ بہت خراب تھا ۔ مسلم حصہ آبادی بعض حکام کی تبدیلی کر گورنمنٹ کے ساتھ ناراض تھا ۔ آبادی سیاسیات میں غرق ہونے کی وجہ سے مذہب کی طرف سے بے توجہ تھی وہاں تمام غیر مطمئن حالت کا باعث شہر کی جامع مسجد اعظم کی امامت کا جھگڑا تھا ۔ موجودہ امام کو آبادی کا بیشتر حصہ پسند نہیں کرتا ۔ مگر حکومت کے بعض کوتاہ اندیش دیسی حکام کی غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر گورنمنٹ اس کا ساتھ دے رہی تھی ۔ میں نے سلسلہ کے وعظ شروع کر دیا ۔ اور ساتھ ہی خاموشی کے ساتھ تمام حالات کا مطالعہ و موازنہ کیا ۔ اور دعاؤں کے بعد بعض حکام سے ملا ۔ اور شہر کے معززین سے ملاقات کی ۔ اور خدا کی عنایت سے گورنمنٹ اور رعایا میں باہمی نیک خیال پیدا کرنے میں کامیاب ہوا آج تین ماہ کے بعد ہر شخص کہہ رہا ہے کہ شہر میں امن و امان اور بالکل خاموشی ہے ۔ اور آبادی کا بڑا حصہ محسوس کر رہا ہے کہ یہ تبدیلی white alfa [illegible] واعظ [illegible] کے آنے سے ظہور میں آئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

احمدیت کا قدم جم گیا لیگوس نائیجیریا کا دارالسلطنت اور باب النائیجیریا ہے ۔ تمام ملک میں جو ہندوستان کا [illegible] ہے ۔ لیگوس سے روشنی کی شعاعیں پہنچیں گی ۔ انشاء اللہ ۔ اور جماعت احمدیہ کا مرکز اس ملک میں یہی قصبہ اول ہوا ہے ۔ غریب نو احمدیوں کو ہر طرح کی مصائب کا سامنا کرنا پڑا ۔ ان کا اسکول مخالفین کی کوشش سے بند ہوا ۔ مسجد سے نکالنے کی کوششیں ہوئیں ۔ گورنمنٹ کی مدد کے خلاف جھوٹ کاٹنے کی سعی ناکام کی گئی ۔ مسجد کلاں میں خاص دعا کی گئی کہ احمدی برباد ہوں ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سرگروہ وہی [illegible] ہلاک ہوا ۔ اور مخالفین میں ایسی پھوٹ پڑی ۔ کہ اب اس کا رفع ہونا ناممکن ہے ۔ مسلمانوں کے حصہ کثیر کی مصائب کا خاتمہ اگر ہوا ۔ تو آخرش احمدیہ جماعت کی سعی اور عاجز کی تبلیغ کی آمد پر ہوا ۔ اور جو جماعت یعنی جماعت احمدیہ پہلے صرف چند نوجوانوں کی سوسائٹی کہلاتی تھی ۔ وہ اب دس ہزار سے زیادہ نفوس پر مشتمل اور بقول مسیحی اخبار "پائنیر آف نائیجیریا" اب اس جماعت کا قدم لیگوس میں مضبوطی سے جم گیا ہے ۔ یہ عیسائی اخبار پائنیر آف نائیجیریا لکھتا ہے ۔

"The Ahmadia Movement has at last, by absorbing Shakitis or Koranic section of Mohamedan Community of Lagos firmly established it self in the town."

آخرکار سلسلہ احمدیہ نے شاکتی یا اہل قرآن فرقہ کے مسلمانان کو اپنے اندر جذب کر کے قصبہ لیگوس میں مضبوط قدم جما لئے ہیں ۔

احمدیت کا اثر چونکہ مردوں اور عورتوں کیلئے جامع مسجد احمدیہ میں جگہ کی توسیع کا سوال درپیش ہے ۔ ہر ہفتہ میں ۳ مرتبہ درس ہوتا ہے اور سابقہ مسجد احمدیہ میں مرد و عورتوں کے لئے یوروبا کلاس جاری ہے ۔ جس میں نماز اور دعاؤں کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے پھر مخلصین جماعت شہر بھر میں آمد مسیح و مہدی کی منادی کر رہے ہیں ۔ اور مسلمانوں کو مسلمان بننے کی تاکید کر رہے ہیں ۔ اس کا اثر یہ ہو کہ بد رسومات شہر کے مسلمانوں سے رخصت ہو رہی ہیں ۔ مسیحی اور بت پرست قریب آ رہے ہیں ۔ کوئی نہ کوئی شخص روزانہ اسلام لا رہا ہے ۔ مخالفت کرنیوالے نادم ۔ موافقت رکھنے والے خوش ہیں ۔ اور عاجز نیر اپنے آقا کے نقش قدم پر سب کے لئے دعا کرتا اور ان سے ہر نیکی کرنے کے لئے تیار ہے ۔

جماعت کا اخلاص جماعت احمدیہ کے نئے اور پرانے سب ممبر محبت اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں ۔ قادیان اور احمد محمود کے الفاظ ان کی زبان پر رہتے ہیں ۔ عورتیں اپنے حلقوں میں [illegible] مستعدی سے تبلیغ کر رہی ہیں ۔ بعض نوجوان نہایت عمدہ تقریریں کرتے ہیں ۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء ۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے مصداق قادیان میں نازل ہونیوالے نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز آدم ثانی آسمانی دولہا کی محبت کا بیج نائیجیریا کی جماعت کے قلوب میں اس مضبوطی سے بویا جا چکا ہے ۔ کہ انشاء اللہ اب اسے کوئی دشمن محمود نکال نہیں پھینک سکتا ۔ نوجوان مشنو [illegible] ۔ مسعود احمد ۔ زکریا نے جس اخلاص سے تقریریں کیں ۔ امام ڈاہری جس محبت سے قادیان اور مہدی علیہ السلام کا نام لیتا ہے یہ ایک کیفیت ہے ۔ جسے اہل الرائے محسوس کرتے ہیں ۔ حضرت مولوی غلام رسول راجیکی کی جھوک کا ترجمہ عورتوں و مردوں کو خاص لطف دیتا ہے ۔

مسیحیوں کو تبلیغ شروع جولائی سے ہفتہ کی شام کو ایک انگریزی لیکچر عیسائیوں کے لئے اور اتوار کی شام کو ایک انگریزی لیکچر نوجوان جماعت کے لئے دیا جاتا ہے ۔ ہر بدھ کے روز کھلا ہوا اجلاس انگریزی و یوروبا میں تقریر کے ساتھ ہوتا ہے ۔ خطبہ جمعہ انگریزی و یوروبا میں جامع مسجد میں ہوتا ہے ۔ اگر اتوار کا اجلاس صبح اور درس قرآن اس میں شامل کر لیا جائے ۔ تو گویا ہفتہ میں آٹھ تقریریں ہوتی ہیں ۔ جن میں سے ہفتہ کا لیکچر خصوصیت کے ساتھ مسیحی تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ہے ۔ اور مطبوعہ اشتہارات شائع کئے گئے ہیں ۔

اس سلسلہ کا پہلا لیکچر ۲۰ جولائی کو ہوا۔ جماعت نے گیس وائٹ اور کرسیوں کا عمدہ انتظام کیا ہوا تھا۔ ہال کے دروازہ پر گیس سے روشن ہونے والے حروف میں Lecture to night لکھا ہوا تھا۔ شہر میں اس تقریر کا شور ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ دوسرے لیکچروں پر زیادہ لوگ آئیں گے۔

مسیحیوں کے خیالات

مجھے خبر دی گئی ہے کہ تعلیم یافتہ مسیحی طبقہ میں بعض اشخاص اسلام لانے پر تیار ہیں۔ مگر ان کا یہ انتظار ہے کہ احمدیہ مشن اور زیادہ مضبوطی سے قائم ہو لے۔ ایک معزز لیڈنگ بیرسٹر اور [illegible] کے ڈاکٹر صاحب ہر دو نے مجھے اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلایا ہے۔ ان کے اعلان کا زمانہ دور نہیں۔

دو بڑھیا عورتیں

ایک معزز بڑھیا غیر احمدی عورت نے بیعت کی ہے۔ اور ایک ۷۰ سالہ بت پرست اعلیٰ خاندان کی عورت نے اسلام قبول کیا۔ مؤخر الذکر اپنی مسند اور اعلیٰ حیثیت کے لحاظ سے خاص طور پر شہرت رکھتی ہے۔ اور شہر کا مسلمان طبقہ بہت خوش ہے۔ اس نے اپنا مندر ساتھ ہی رکھا ہوا تھا۔ اس میں گاڑی بھر بت پڑے ہیں۔ یہ تمام بت شہر کی بت پرست عورتوں نے یہاں لا کر رکھے ہیں۔ بوڑھی خاتون کا نام رابعہ رکھا گیا ہے۔ اور وہ اسید ہلالی ہے۔ کہ اس کی تمام معتقد عورتیں بھی اسلام لائیں گی۔ اور انشاء اللہ میں ان [illegible] بتوں کا ایک بڑا پارسل حضور محمود میں بھیجوں گا۔ تاکہ فاتح کفر اپنے ہاتھ سے توڑ کر بت شکن محمود کہلائے۔

شاہ لیگوس کو تبلیغ

ہز رائل ہائی نس پرنس ایلیکو جو خاندان Docemo کے موجودہ جانشین اور لیگوس کے سابق فرمانروا والی کی نسل سے ہیں۔ اور اس عاجز سے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ میں نے ان کے محل میں جا کر ان کو اور ان کے رؤساء کو تبلیغ کی۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ دوسرے خط میں لکھوں گا۔ یہ بادشاہ (اللہ تعالیٰ کے مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ انشاء اللہ

متفرق

لیڈی لوڈر ڈاکٹر ڈالنس کو کتابیں [illegible] تبلیغاً بھیجے گئے ہیں۔ پورٹ ہارکورٹ میں [illegible]۔ ایرن میں مسٹر ولیمز اور ابیوکوٹا میں مسٹر حامد اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور لیگوس میں جیسا کہ ایک ذی فہم انگریز خاتون نے جو ایک بڑے افسر کی بیوی ہے۔ اس عاجز سے کہا Mr. Nayyar is on the tongue of every one in Lagos. ہر شخص کی زبان پر مسٹر نیر ہے۔ الحمد للہ والمنۃ

روزے کا ایک فائدہ

اسلام نے اپنے پیروؤں کو جو احکام دئے ہیں۔ وہ ایسے پر حکمت اور فائدہ خیز ہیں کہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی ان کا اعتراف کرتے رہتے ہیں۔

اس کی کئی ایک مثالیں ہم قبل ازیں پیش کر چکے ہیں اب روزہ کے متعلق بتاتے ہیں۔ کہ اسے کس قدر مفید سمجھا جا رہا ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے رمضان کے سارے مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں۔ اور دوسرے مہینوں میں بھی کچھ دن روزے رکھنے مسنون ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استکمل صیام شهر قط الا رمضان و
ما رأیته فی شهر اکثر منه صیاما فی شعبان

مشکوٰۃ [illegible] (باب صیام التطوع)

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز رمضان کے کوئی سارا مہینہ روزے رکھے ہوں۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رمضان کے سوا آپ کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوں۔ ایک صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو جو ہمیشہ روزے رکھتے تھے مخاطب کر کے فرمایا:

لا صام من صام الدهر صوم ثلاثة ایام
من کل شهر صوم الدهر [illegible]
ثلاثة ایام ۔ مشکوٰۃ [illegible] ۔ یعنی

ہمیشہ روزہ رکھنا کوئی روزہ نہیں۔ رمضان کے سوا ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو۔

روزہ کے متعلق اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ظاہر ہے۔ کہ اسے نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حال ہی میں ایک ڈاکٹر [illegible] صاحب اسسٹنٹ سٹیٹ ہسپتال سرینگر نے "تندرستی کے گر" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

> "کبھی کبھی ورت یا روزہ ضرور رکھو۔ یہ کھانے کی نسبت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو گا۔ اگر مہینہ میں ایک دو بار برت رکھا جاوے۔ تو پیٹ کی تمام گڑبڑ دور ہو جاتی ہے"
>
> (آریہ گزٹ ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۲۱ء)

ہندوؤں میں اگرچہ ورت کا لفظ موجود ہے۔ لیکن نہ تو ہندو مذہب نے اس کو ایسا ضروری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اسلام نے روزہ کو۔ اور نہ اسے روزہ کی طرح سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ورت رکھتے ہوئے بھی کئی چیزیں کھائی جاتی ہیں۔

اسلام نے جو روزہ مقرر کیا ہے۔ اس سے جہاں جسمانی فائدہ ہوتا ہے۔ جس کا مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ وہاں روحانی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اسلام نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ اس زمانہ کے مسلمان کہلانے والوں کا کثیر حصہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کے روزے بھی نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ دیگر مہینوں میں نفلی روزے رکھے۔ اگر مسلمان اپنی بد قسمتی سے اس اسلامی حکم کے روحانی فوائد کو نہیں سمجھ سکتے اور ان کو حاصل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ظاہری اور جسمانی فوائد کے لئے ہی اس پر عمل کیا کریں۔

سنا ہے کہ ہمارے بعض دیوبندیوں نے دیگر مولوی پر دو لڑکوں کا منہ کالا کر کے سوار کیا اور سارے شہر میں پھرایا اور پھرتے پھرتے میاں فقیر محمد صاحب احمدی سے پوچھا۔ جانتے ہو یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں دیوبندیوں نے کہا قادیانی ہیں۔ میاں فقیر محمد نے کہا یہ لڑکے کون ہیں احمدی ہیں یا غیر احمدی جواب ملا غیر احمدی۔ میاں فقیر محمد نے کہا پھر احمدیوں کا منہ کیسے کالا ہوا تم صاف کہو کہ غیر احمدیوں کا منہ کالا ہو گیا۔ اور تم نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ کالا کر لیا۔ دیوبندی علماء کی ان کمینہ حرکات اور بیہودہ دکھاوے پر کئی شریف ہندو و مسلمانوں نے لعن طعن کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ اور ان علماء نے ثابت کر دیا ہے کہ سوائے کالک اور شرارت کے ان کے پاس اور کچھ نہیں ہے ۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

شعر مرا بدفتر وکیل کہ برد

۲۰ اگست کے وکیل میں جب جناب اقبال اپنی نظم دیکھیں گے تو بے ساختہ بول اٹھیں گے

شعر مرا بدفتر وکیل کہ برد۔ یعنی نظم مدیر وکیل نے یہ تصویریں چھپوائے ہیں

بلا زمان مسلماں خبرے دہم زرازی
کہ جہاں تواں گرفتن زنوائے دلگدازی

ہماری برائی سخن فہمی کا ثبوت دینے کے لئے ایک ڈلیش بھی دیدیا۔ اشارہ ہو جناب امام رازی مفسر قرآن مجید کی طرف جنہوں نے اس راز سے تمام جہان کو خبر دی کہ

"جہاں تواں گرفتن زنوائے دلگدازی"

اسی طور پر نظم کا تمام آخری پہلو حصہ معروف بنا دیا ہے اس نکتہ فرازی کی بنا و نقطہ نقطہ ہر شعر کا کیوں نہ ڈوبے یہ اور بات ہے کہ نظم بے معنی ہو گئی ہے ۔

بمتاع خود چہ نازی کہ بشہر دردمنداں
دل غزنوی نیرزد بہ تبسم ایازے

امام رازی کے نام کی آمیزش کر کے ہمیں تبسم ایازی بھی آیا لیکن ہم ہم تبسم ایاز سے پہنچنے پر مجبور ہیں۔ خدا جانے کس کی

خدمت دین اور احمدی مستورات

⁂

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ عزیزہ بنت پیر حاجی احمد صاحب ہیڈ معلمہ پرشیا سکول کے خط نے میرے درد بھرے دل پر نقش ڈالی اور ساتھ ہی جناب حکیم خلیل احمد صاحب کے وہ الفاظ جو انہوں نے سالانہ جلسہ میں فرمائے تھے یاد آ گئے کہ میں نے متعدد لکھ پڑھ ہندو عیسائی پارسی عورتوں سے سنے ہیں وہ قومی ضروریات کو بہت محسوس کرتی ہیں۔ اسی روز سے میں سوچ میں تھی کہ کیا ہم میں احساس کا مادہ ہی نہیں ہے۔ ہم سلسلہ کی ضروریات سے بے خبر ہیں۔ اگرچہ عام مسلمان عورتوں سے احمدی مستورات کا ایثار زیادہ ہے مگر اس سے بہت ہی کم ہے جتنا کہ ایک نبی کو قبول کرنے اور ایسے مبارک اولوالعزم خلیفہ کو ماننے والی جماعت کی مستورات میں ہونا چاہیئے ۔

میرے ناقص خیال میں قومی خدمت سے تغافل کے دو ہی سبب معلوم ہوتے ہیں (۱) تعلیم کی کمی (۲) تربیت کی لاپرواہی۔ تعلیم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تو یہ تجویز ہو سکتی ہے کہ تمام بڑے بڑے شہروں میں احمدی لڑکیوں کیلئے پرائمری مدارس کھولے جائیں جہاں لازمی طور پر عقائد احمدیہ کی تعلیم ہو اور معلمین ہر روز لیکچر کے طور پر متعلمین کو شروع ہی سے ضروریات سلسلہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ ساتھ ہی ہر ایک پڑھے لکھے آدمی کا فرض ہو کہ جا کر اپنے گھر میں بیوی بچوں کو اخبار الفضل سنا کر سلسلہ کی ضروریات اور ترقیات سے آگاہ رکھتے ۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی ایک سے نازک ذمہ داری کو بھی پوری طرح ادا نہیں کر سکتا ہندوؤں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہو گئی ہے ۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ آئندہ ہرگز ولایتی کپڑا استعمال نہیں کریں گی اور نہ صرف عہد کیا ہے بلکہ اس عہد پر اسلئے کاربند ہو گئی ہیں کہ ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے سودیشی اشیاء کا استعمال ازبس ضروری اور مفید ہے ۔ ہم کو فلسطین میں یہودی عورتوں کی مثال تلاش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہماری قوم میں یہ عنصر موجود ہے جس سے ہم کو سبق سیکھنا چاہیئے اور علم جیسی بے بہا چیز کو حاصل کر کے سلسلہ کی ضروریات اور اغراض کو مقدم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ بہت سا مردوں کا کاڑھے پسینہ کی کمائی کا روپیہ محض ہمارے نمائش یا زیبائش فیشن لیسوں وغیرہ میں بے جا صرف ہوتا ہے۔ اگر ہم سادہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالیں اور ہم میں سے ہر ایک مستورات اپنا [illegible] پیش کریں تو بہت سا روپیہ نہایت مفید اور مبارک کاموں کے لئے میسر آ سکتا ہے یہودی عورتوں میں یہ جذبہ اسی [illegible] کی بدولت پیدا ہو رہا ہے ۔

انصاف کہو کہ دنیا کیا ہو اعلیٰ سنگار اور خوبصورتی ہے کہ اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرو تب دینی و دنیاوی فلاح و بہبودی کا منہ دیکھ سکتی ہو۔

تعلیم کی صرف یہی غرض نہیں ہوتی کہ اسکے ذریعہ نوکری مل جاوے۔ دولت کمائی جاوے۔ تجارت سوداگری کو فروغ دیا جائے بلکہ تعلیم کی غایت اور اصل منشاء یہ ہے کہ اپنے دماغ کو بیدار کریں اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کریں اور اپنے بچوں کو ان بھاری مگر مقدس کاموں کا حوصلہ دلائیں جن سے قوم اور سلسلہ کی عزت اور زینت قائم رہتی ہے اس موقع پر میں اپنی جماعت کے مردوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی مستورات میں قومی ضروریات کے احساس کا مادہ پیدا ہو۔ وہ دین کی خدمت کر سکیں وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ تو ان کو زیور علم سے آراستہ کرو۔ اگر لڑکوں سے نصف حصہ بھی کوشش اور توجہ لڑکیوں کی تعلیم میں کی جاوے تو آپ کو یہ ثبوت مل جاویگا۔ کہ مستورات میں ہمدردی اور احساس کا مادہ کافی موجود ہے اور ان میں قومی جذبات اور ایثار کا مادہ عیسائی یہودی ہندو مستورات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

سلسلہ کی خادمہ
اہلیہ ملک کرم الٰہی ضلعدار نہر

اشتہارات

[illegible]

بحکم جناب مسٹر [illegible] صاحب بہادر سب جج درجہ [illegible]

ضلع گورداسپور

✻

مرزا امام بیگ ولد احمد بیگ مغل

سکنہ ننگل [illegible]

تحصیل گورداسپور بنام سوہن لال وغیرہ

دیوالہ

دستور العمل دیوالیہ

مقدمہ نمبر ۶۹

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ امام بیگ دیوالیہ مورخہ [illegible] عدالت ہذا میں حاضر ہوکر اور جو [illegible] درخواست [illegible] کی نسبت [illegible] میں تصدیق [illegible] کرے۔

آج بتاریخ ۱۰ [illegible] دستخط حاکم

نوایجاد اسپیر وادہ

ہر قسم کے داد و چنبل کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب [illegible] دوا [illegible] اسپیر [illegible] والی ہر وقت کی [illegible] جینی اور مسلسل [illegible] سے منٹوں میں نجات [illegible] دوسری [illegible] ادویات کے مقابلہ میں [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ: حکیم [illegible] قریشی قادیان پنجاب

سلسلہ احمدیہ

کی

کتب کی فہرست

چھپ کر طیار ہے۔ احباب

دو پیسے کا ٹکٹ بھیجکر

مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں

کتاب گھر قادیان

ہدایات زرین

احمدی مبلغین کے واسطے جو ہدایات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک جلسہ پر کے فرمائی تھیں وہ خدا کے فضل سے بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت صاحب خاکسار ایڈیٹر فاروق نے باجازت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ عمدہ لکھائی و چھپائی سے اعلیٰ کاغذ پر جیبی تقطیع کارڈ سائز پر طبع کرکے ولایتی پارچہ کی جلد بنوا کر شائع کی ہیں جلد پر سنہری نام لکھا ہے۔ ۱۴۴ صفحہ ہیں۔ چند نسخے طبع کرائے ہیں۔ ہر احمدی مبلغ کو اپنے فرائض سے آگاہ ہونے کے لئے اس کو مطالعہ کرکے اس پر عمل کرنا تبلیغ کرنے کیلئے اشد ضروری ہے۔ قیمت فی جلد [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک [illegible]

مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان

ھو الشافی

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا [illegible] کے واسطے [illegible] مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے [illegible] [illegible] استعمال کیا ہے جس سے [illegible] پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے [illegible] مرض [illegible] کو استعمال کرایا شفا یاب ہوا [illegible] [illegible] وقت [illegible]

[illegible] المشتہر فضل احمد [illegible] قادیان

جناب ڈاکٹر متھرا داس صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیصر ہند میڈلسٹ آئی سپیشلسٹ مشہور عالم کے ہسپتال موگا میں میں نے سات سال تک کام کیا ہے۔ آنکھوں کے دو ہزار مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یہاں وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد میں نے سرکاری ملازمت سے استعفےٰ دیکر اپنا الگ شفاخانہ کھول دیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو دور دراز کا سفر طے کر کے موگے نہیں پہنچ سکتے۔ اور سرکاری ہسپتال سے قیمتاً دوائی تو خرید نہیں سکتے گھر بیٹھے دوائی منگوا کر صحت حاصل کریں۔ دوائی آئی کیور جس سے ہر قسم کا موتیا بند۔ [illegible] یعنی ککرے۔ پڑبال۔ لالی۔ آنکھ دکھنا خارش [illegible] قریب اور دور کی نظر کی خرابی۔ دھند۔ غبار پانی بہنا اور ضعف بصر وغیرہ امراض کیلئے فائدہ مند ہے۔ ہندوستان کے ہر ضلع سے تعریف کے خطوط آرہے ہیں۔ [illegible] کی شہرت افزائی اسی دوائی سے ہے۔ اسے استعمال کرکے آنکھ والے بن جاویں۔ قیمت فی تولہ تین روپیہ۔ تین ماشہ سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جاتی۔ ڈاکٹر عبد الرحمن مالک شفاخانہ [illegible] موگا

مباحثہ مسئلہ ختم نبوت

مباحثہ سرگودہا [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث نزول المسیح [illegible]

[illegible] محصول ڈاک [illegible]

مینیجر [illegible] قادیان

روٹی کھاتے تھے۔ اور قادیان کے لوگوں کے رشتہ دار آگئے تو ان کے لئے بھی یہیں سے کھانا آتا تھا۔ اور ہر ایک شخص جو رقعہ لکھتا۔ خواہ اس کا انجمن سے کوئی تعلق ہوتا یا نہ ہوتا۔ اس کے رقعہ پر کھانا دیدیا جاتا تھا چنانچہ ایک ضرورت کے لئے مجھے ایک رقعہ دیکھنے کی ضرورت پڑی۔ میں اسوقت لنگر کا افسر نہ تھا۔ لنگر میں سینکڑوں ہی رقعے تھے۔ جن میں میں نے لنگر والوں کے نام کسی شخص کو روٹی دینے کی سفارش کی تھی اب مہمان خانہ کو واقعی مہمان خانہ بنانے کی تجویز ہے یعنی اس سے صرف مہمانوں کو ہی کھانا دیا جاسکے پھر سٹور وغیرہ بھی لوگوں کو قرض دیتے تھے۔ مگر سٹور نے فیصلہ کیا ہے کہ قرض نہ دیا جائے۔ اگرچہ میں کوئی افسر یا کوئی ذمہ دار شخص نہیں ہوں۔ تاہم آپ کو کہتا ہوں کہ یہاں کے مساکین وغیرہ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ لنگر کی موجودگی سے ہم سے قریباً مہمان نوازی کی صفت اڑ رہی ہے۔ اگر اس کو قائم کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو یہ ہم میں سخت کمی آ جائیگی۔ ہمارے بھائی جو مساکین ہیں۔ وہ اپنی تکالیف دوسروں کے پاس بیان نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص تفحص کرے۔ تب ہی ان کے حالات سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بعض کو کس قدر مشکلات ہیں۔ اسی ہفتہ میں ایک بھائی کے گھر میں پہلے دن فاقہ تھا۔ اور دوسرے دن انھوں نے اسی حال میں حج کا روزہ رکھ لیا۔ ہم لوگ خدا کے فضل سے مہاجر ہیں۔ مگر اب ہم میں سے بہتوں کی حیثیت مہاجروں ہی کی نہیں رہی۔ بلکہ انصار کی ہوگئی ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی مدد کی طرف متوجہ ہوں اور جہاں تک ہوسکے مساکین کی خبرگیری کریں اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو خود مدد دیں۔ اگر مدد نہ دے سکتے ہوں۔ تو دوسرے کو آمادہ کریں۔ پھر بھی مجھے معلوم ہے کہ ہم میں بعض لوگ سفید پوش ہیں۔ مگر آخر ہم لوگ اپنی گذارے بھی تو کرتے ہیں کسی مدبر کا قول ہے کہ اپنے ہم پیشہ رہو۔ بس جہاں تک ہو کام اپنے فرض سے غافل نہ ہوں۔ یہ جو کچھ میں نے کہا ہے اسلئے کہا ہے کہ آپ اس کام کے لئے تیار ہوں ۔

سہارنپور میں تبلیغ احمدیت

احمدی وفد کے آنے کے متعلق ایک جلسہ خلافت میں اعلان کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جلسے کے لئے کوئی مکان ملنا مشکل ہوگیا۔ سب دروازوں کی تلاش کے بعد جب کوئی انتظام نہ ہوسکا۔ تو باوجود مسلمانوں کی مخالفت اور روک ڈالنے اور منع کرنے کے ایک شریف ہندو صاحب نے جن کا نام دیپ چند جیلی ہے۔ اپنا مکان انعقاد جلسہ کیلئے دیدیا۔ جو کہ عین وسط شہر میں ہے ۔

۶ اگست کو وفد کی تشریف آوری پر لیکچر کے متعلق اشتہار چھپوا کر خوب مشتہر کئے گئے اور منادی بھی شہر میں کرا دی گئی۔ ۷ اگست کو آٹھ بجے جناب [illegible] صاحب کا لیکچر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ پر ہوا۔ مجمع کثیر تھا۔ جسے دیکھ کر مکان کی تنگی پر افسوس آتا تھا۔ بھائی محمد امین صاحب احمدی تاجر کتب قادیان نے عیسائیوں میں اشتہار تقسیم کئے۔ لیکچر کے بعد سوال کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے اعتراض نہ کیا۔

دس بجے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا لیکچر اس مضمون پر شروع ہوا کہ کیا مسیح اسرائیلی اب تک زندہ ہیں مولوی صاحب نے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے بڑے شد و مد کے ساتھ ثابت کیا کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔ لیکچر کے ختم ہونے پر سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ علماء سہارنپور نے لیکچر کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ کلام اللہ یا احادیث رسول اللہ سے مسیح ناصری کی حیات کا پتہ دیں۔ بلکہ ادھر ادھر کے ڈھکوسلے اور اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متشابہ پیشگوئیوں پر جو انہوں نے یاد کر رکھے ہیں۔ کرتے رہے۔ اس بات کو سامعین نے بھی محسوس کر لیا۔ اور اکثر بول اٹھے کہ ان لوگوں کے پاس حیات مسیح ناصری کا کوئی ثبوت قرآن مجید اور احادیث شریف سے نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو کیوں اسوقت پیش نہ کرتے۔ اس کے بعد اجلاس تا ظہر [illegible] کے لئے برخاست ہوا۔ اور دو بجے سے مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے لیکچر شروع کیا کہ آیا مسیح اسرائیلی ہے یا محمدی۔ لیکچر ابھی ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ ملانوں نے معہ اپنے شاگردوں کے شور و شغب شروع کردیا۔ کہ اگر لیکچر اسی طرح جاری رہا۔ تو پھر ہم کو شام تک سوال و جواب کا موقع کیسے ملیگا۔ اگرچہ لوگ بڑی توجہ سے لیکچر سن رہے تھے۔ لیکن اسے بند کرکے ان لوگوں کو اعتراضات کے لئے شام تک وقت دیدیا گیا ۔ مولانا صاحب موصوف اعتراضوں کا جواب دیتے رہے۔ اور شام تک بڑے اطمینان سے اجلاس ہوتا رہا ۔

۸ اگست کو اگرچہ راستہ میں صبح سے بارش شروع ہوگئی تھی اور دس بجے دن تک پانی پڑتا رہا۔ مگر علماء مدرسہ مظاہر العلوم کی خواہش کے موافق انہیں سوالات کا موقع دیا گیا۔ اور رد و کد کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دس دس منٹ سوال و جواب ہوتے رہیں۔ اگرچہ جوابات کے لئے یہ وقت بالکل ناکافی تھا۔ لیکن ان کی مجبوری کے لئے اسی پر اکتفا کی گئی۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دئے گئے۔ جن کو سنکر مخالفین ششدر رہ گئے۔ چونکہ کل اعتراضات کے جواب شام تک پورے نہیں دئے جاسکتے تھے۔ اسلئے ۹ اگست کی صبح کو اشتہار چھاپ کر شائع کیا گیا۔ کہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک ان اعتراضات کا جواب دیا جائیگا۔ جو کل قلت وقت کی وجہ سے نہیں دیا جاسکا۔

۹ اگست کو مسئلہ ختم نبوت الہام انت منی بمنزلۃ ولدی۔ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق پیشگوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق پیشگوئی وغیرہ اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ اور باقی اعتراضات کا جواب ابھی دیا ہی جا رہا تھا کہ علماء مخالفین مع طلباء پہنچ گئے۔ اور وقت طلب کیا۔ جواب میں کہا گیا کہ یہ جلسہ محض آپ کے کل والے بقیہ اعتراضات کے جواب کی غرض سے منعقد کیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک ہم ان اعتراضات کا جواب نہ دے لیں آپ کو وقت نہیں مل سکیگا۔ امیر مولوی اسد اللہ

لوگوں کو جانے کے لئے کہا۔ اور وفد خود اور ان کے ساتھی چلے گئے۔ مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھی اور تمام اعتراضات کا جواب دیکر تقریر کو ختم کیا۔

اس کے علاوہ مظاہر العلوم والوں کی انجمن ہدایت الرشید کے ناظم کی طرف سے مناظرہ کے لئے تحریر ہو گیا۔ جس کے جواب میں ہماری طرف سے ان کی بہت سی شرائط کو منظور کر لیا گیا۔ اور صرف دو شرطوں کے لئے کہ (۱) وسیع مکان اور (۲) حفظ امن کا انتظام کیا جائے۔ ان کو لکھا گیا۔ مگر انہوں نے بار بار تحریر بھیجنے کے باوجود منظور نہ کیا۔ اور مدت تک خط و کتابت کو طول دیتے رہے۔ آخر کے عذروں اور حیلوں بہانوں سے مناظرہ سے بچنے کے لئے شیخ پیالہ یقین کر کے ٹالنا چاہا۔ اور عجیب طرح کی گریز کی راہ اختیار کی

آخرکار حجت پوری کرنے کے لئے امیر وفد خود مدرسہ مظاہر العلوم میں تشریف لے گئے لیکن حضرت مسیح موعود کی دعا کا ان لوگوں پر ایسا رعب تھا۔ کہ کسی کو مناظرہ کی جرأت نہ ہوئی۔ الغرض وفد ۱۰۔ اگست کو ایکسپریس سے دیوبند روانہ ہوا۔

تین سال کے بعد وفد کا اس طرف دورہ ہوا تھا اور وفد کو لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پہلے دورہ سے بین اور نمایاں فرق ظاہر تھا۔ لوگوں کی نفرت کم ہوتی جاتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ روحانی پانی نے اس سرزمین کی حالت بھی تبدیل کر دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ دن آنیوالا ہے کہ احمدیت کے سبزہ زار سے یہ زمین بھی ہری بھری ہو جائیگی۔

خاکسار عبد العزیز سیکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور

دیوبند میں تبلیغ احمدیت

بتاریخ ۱۰ اگست بوقت دن کے ۱۰ بجے ہمارا وفد دیوبند پہنچا۔ دیوبندی مولویوں نے عوام کو بہکا کر یہ انتظام کر رکھا تھا۔ کہ ہمیں کوئی ٹمٹم یا تانگہ باوجود اجازت کے نہ مل سکے۔ جب ہم سٹیشن سے اتر کر ٹمٹم اور تانگہ والوں سے کہا۔ تو انہوں نے یک زبان ہو کر انکار کر دیا۔ میاں فقیر محمد صاحب احمدی جو دیوبند میں مخلص اور پرجوش احمدی ہیں۔ ایک ہندو ساہوکار کی بگی لے آئے۔ اور عزت کے ساتھ سوار کرا کے لے گئے۔ قلی بھی مل گئے۔ جنہوں نے پہلے تو اسباب اٹھا لیا۔ مگر راستہ میں جا کر رکھ دیا۔ اور کہا کہ ہمیں سخت منع کیا گیا ہے۔ آپ لوگ ہمیں جس قدر مزدوری آتی ہے دیدیں۔ انہیں کہا گیا کہ مکان پر چلو وہاں مزدوری ملے گی ورنہ شرط کے خلاف راستہ کے درمیان چھوڑنے سے مزدوری نہیں مل سکتی۔ بہرحال مکان تک لے آئے۔ ہمارے دیوبند آنے سے پہلے ہی دیوبندی علماء کی طرف سے منادی کرائی جا چکی تھی کہ قادیانی علماء آ رہے ہیں۔ کوئی شخص ان کے جلسہ میں نہ جائے ورنہ کافر ہو جائیگا۔

ہم نے رات کے وقت جلسہ کا انتظام کیا اور ۹ بجے سے گیارہ بجے تک تقریروں کیلئے وقت رکھا۔ لوگ آ گئے۔ حتیٰ کہ علماء دیوبند اور طلباء بھی آ گئے۔ پہلی تقریر امیر وفد کی تھی جو ۱۱ بجے رات تک جاری رہی۔ مضمون وفات مسیح تھا۔ تقریر سات مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے نہایت بسیط اور تفصیل سے کی گئی۔ سب نے خاموشی اور صبر و سکون سے سنی۔ البتہ علماء پیچ و تاب کھاتے رہے۔ اور دوران تقریر میں کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی جس پر کہہ دیا گیا کہ جب تک تقریر ختم نہ ہو کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ مجمع کثیر تھا۔ بہت سے معززین اور رؤسا بھی تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر بھی مع چند پولیس مینوں کے موجود تھے۔

اس تقریر کے بعد [illegible] ایک شخص عبد السلام نامی کھڑا ہوا اور ہماری طرف سے مولوی [illegible] صاحب نے اعتراضات کے جواب دیئے۔ مخالف مولوی نے وفات مسیح کے متعلق پیش کردہ دلائل میں سے کسی دلیل کو بھی نہ چھوا۔ نہ اس مسئلہ کی طرف رخ کیا۔ بلکہ بیہودہ طور پر ایسے اعتراض کئے جن کا تقریر کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہ تھا۔

دوسرے دن صبح کے وقت ہمیں ایک اشتہار ملا جس کا عنوان تھا "قادیانی مذہب کی قلعی کھولنے والا اسلامی جلسہ" اس میں جناب شاہ صاحب نے جانا چاہا لیکن بعض احباب نے مشورہ دیا کہ وہاں شرارت کا خطرہ ہے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ثابت ہوا۔ [illegible] انہوں نے بھی آپ سے کہا کہ فساد کا اندیشہ ہے۔ علماء مخالفین کے جلسہ میں جانا مناسب نہیں۔ اس کے بعد ایک انگریزی خوان ہمیں لینے کے لئے آئے۔ اور مجلس مخالفین میں جانے کی ترغیب دی۔ ان کے کہنے پر شاہ صاحب وہاں جانے کو آمادہ ہو گئے۔ مگر چونکہ فاصلہ زیادہ تھا۔ اور وقت گرمی کا تھا۔ اس لئے آپ نے کہا کہ سواری کا انتظام ہو تو میں چلنے کو تیار ہوں۔ یہ خبر جب دیوبندی علماء کو پہنچی تو انہوں نے [illegible] کا ثبوت دیتے ہوئے ایک گدھا بھیج دیا۔ یہ دیکھ کر انگریزی خوان صاحب نے ان لوگوں کو سخت زجر و توبیخ کی اور سخت الفاظ بھی استعمال کئے۔ اور شاہ صاحب سے کہا کہ اب میں آپ کو وہاں کسی طرح سے بھی جانے کی صلاح نہیں دیتا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ شرارت سے آپ کی ہتک کریں۔

واپسی کے وقت پھر جب یکہ والوں سے کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور ایسا ہی قلیوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم اسباب سٹیشن تک لے چلیں۔ مگر پچیس روپیہ جرمانہ اور بیس جوتے کون کھائے۔ جو آپ کا کام کرنے پر علماء نے ہمارے لئے سزا مقرر کی ہے۔ ایسے وقت میں ایک شریف انسان کی اخلاقی جرأت قابل تعریف ہے۔ جن کا نام ظہور احمد ہے۔ وہ ملاقات کیلئے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں میں خود یکہ کا انتظام کرتا ہوں اور اسباب پہنچانے کے لئے اپنا تانگہ بھیجتا ہوں۔ چنانچہ ان کے تانگہ پر اسباب سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ اور جناب شاہ صاحب کو سائیکل دیا گیا۔ اور ہم مظفرنگر روانہ ہوئے۔

سکھوں کے متعلق عام اطلاع

بعض احباب سے اطلاع ملی ہے کہ انہیں کہا گیا ہے کہ جو شبد گورو گرنتھ صاحب سے نقل کر کے ہم نے اپنی کتاب "اسلام و گورمت" میں درج کئے ہیں وہ گرنتھ صاحب میں موجود نہیں ہیں۔ لہذا [illegible]

…… جو بعد [illegible] میں چھپا ہے۔ پس کوئی دوست ان حوالوں کو پیش کرنے سے نہ جھجکے۔ بلکہ وہ خوشی سے پیش کرے۔ عبد الرحمٰن (دفتر [illegible]) قادیان

خطبہ عید الاضحی

خدا کو خوش کرنے کی عاشقانہ راہ

از حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۵ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

مولانا نے عید کی تکبیریں پڑھنے کے بعد فرمایا

عید کا رواج سب اقوام میں ہے اور مسلمانوں میں بھی اسکا رواج ہے لیکن مسلمانوں کی عید کی حقیقت بہت سی حکمتوں پر مبنی ہے۔ ایک حکمت تو سیدنا خلیفۃ المسیح اپنے عید کے خطبوں میں بیان کر چکے ہیں ایک اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

انسان میں نیکی اور بدی کی طاقتیں ہیں اگر انسان نیکی میں ترقی کرے تو یہانتک کر سکتا ہے کہ وہ ملکی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس کے بعد اسکا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اسوقت انسان خدا تعالیٰ کے لیے جوارح اور آلہ کے طور پر ہو جاتا ہے یہ انتہائی غرض ہے انسان کی پیدائش کی۔ اس غرض کے حصول کے لئے دو راہیں ہیں ایک راستہ تو عبودیت کا ہے اس میں انسان کا کمال یہ ہوتا ہے کہ اپنے حقیقی آقا اور مولا کے حکم کی بجا آوری میں اپنے نفس پر جبر کرے اور وہ کام کرے جس میں خطرہ اور تکلیف ہو اور محض خدا کیلئے کرے پھر وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غلام کی حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے احکام بے چون وچرا تسلیم کرتے کرتے جب ان احکام یا حکم کو بجا لاتا ہے جسمیں سخت خطرہ اور تکلیف ہوتی ہے تو پھر وہ آقا کی نظر میں عزیز اور اسکا خاص اور مقرب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو بے چون وچرا تعمیل کرتے ہوئے جب ایسے حکموں کی تعمیل کرتا ہے جو پر خطر اور تکلیف دہ ہوتے ہیں تب خداوند کریم اسکو اپنے قرب سے مشرف فرماتا ہے

ایک صوفی کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے بہت سے مرید تھے اور انمیں سے بعض سالہا سال کے خادم تھے ان میں ایک نوجوان بھی داخل ہوا جس کی کمال فرمانبرداری نے پیر کی توجہ کو اسکی طرف پھیر دیا یہاں تک کہ پرانے خدام پر بھی اسکو مقدم کر دیا اور چاہا کہ اسکو اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ اس سے ان پرانے مریدوں کو پیچ و تاب ہوا۔ اتفاقاً ایک دن پیر صاحب کا کوئی خاص دوست آگیا تو انہوں نے یہ شکایت اسکے آگے کی اور کہا کہ قدامت کی وجہ سے اس مہربانی کے ہم مستحق ہیں نہ کہ یہ کل کا آیا ہوا۔ اس دوست نے یہ شکایت پیر صاحب کے آگے بیان کی اسوقت پیر صاحب بالاخانہ پر بیٹھے تھے۔ اور نیچے دریچے کے نیچے اونٹ بندھا ہوا تھا۔ پیر صاحب نے شکایت کرنے والوں میں سے ہر ایک مرید کو بلا بلا کر کہنا شروع کیا کہ جو نیچے اونٹ کھڑا ہے اسکو بالاخانہ پر چڑھا لاؤ سب مرید منہ تکنے لگے کہ پیر صاحب کو آج کیا ہو گیا آخر اس نوجوان کو کہا گیا اور وہ فوراً کپڑے سنبھال کر نیچے گیا اور اونٹ کو اوپر لانے کے لیئے لپٹ گیا۔ اسوقت پیر صاحب نے کہا بس چھوڑ دو۔ پھر دیکھنا چاہیئے تب وہ سمجھ گئے کہ یہ اس شکایت کا جواب ہے اور جو کچھ پیر صاحب نے کیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے پس پر خطر اور تکلیف دہ احکام کی سچی فرمانبرداری ہی تھی جس نے ایک نووارد کو قدیمی خدام پر مقدم کر دیا تھا یہی حال محمود اور ایاز کا تھا۔ محمود وہ بادشاہ تھا جس نے تبلیغ اسلام کی ہندوستان میں بنیاد ڈالی۔ اس پر ایاز کی پہلی بات جس نے اس کا شیدا بنا دیا۔ یہ بیان کیجاتی ہے کہ ہندوستان سے واپسی کے وقت ایک درے میں جب جواہرات سے بھرے ہوئے صندوق جب گھاٹی میں پھنس گئے تو محمود نے ان کو تڑوا دیا اور تاراج کا حکم دیکر اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا کر دوڑاتے ہوئے دور چلا گیا جب اس نے پیچھے پھر کر دیکھا تو سوائے ایاز کے اسکے وزرا اور مقربین میں سے بھی اسکے ہمراہ کوئی نہ تھا تب بادشاہ نے ایاز کو کہا کہ تو کیوں اس لوٹ میں شامل نہ ہوا اسنے کہا کہ لوگوں کا مطلوب وہ ہیرے جواہرات تھے لہٰذا وہ انکی تلاش میں لگ گئے۔ مگر مجھے جو درکار ہے وہ مجھے میسر ہے، اور وہ آپ کا وجود ہے جب وہ ہے تو سب کچھ حاصل ہے محمود کے دل میں اس واقعہ سے اسکی محبت بیٹھ گئی۔

شریعت اسلام نے جو روزہ فرض کیا ہے وہ اسی قسم کی مشقت ہے۔ جو جسم سے تعلق رکھتی ہے۔ انسان کی بقاء شخصی کھانے پینے پر اور اسکا بقاء نوعی کھانے پینے اور اپنی عورت کی صحبت پر موقوف ہے لیکن روزہ دار خدا کے حکم کے ماتحت ان تینوں چیزوں کو یعنی کھانے پینے اور تعلقات زن و شو کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے اسطرح گویا ایک مومن اپنے بقاء شخصی اور نوعی کو یعنی اپنے آپ اور اپنی نسل کو خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے اور یہ روزہ جسکو راہ عبودیت کا فرد کامل کہنا چاہیئے سب عاقل و بالغ انسانوں کو شامل ہے اس سے کسی کا استثنا نہیں کیونکہ سب ہی کو عبودیت لاحق ہے اور جب ایک مومن روزے رکھ چکتا ہے تو گویا وہ اس راہ عبودیت کے امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے اور کامیابی پر خوش ہونا ہر طبیعت کا خاصہ ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ خوشی اس حالت کا نام ہے جو کہ ہر ایک کامیابی پر لاحق ہوا کرتی ہے۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ نے راہ عبودیت پر چلنے والوں کے کامیاب ہونے کی خوشی کے اظہار کے لئے عید الفطر رکھی ہے جو رمضان کے بعد آتی ہے۔

دوسری راہ عشق کی ہوتی ہے۔ عشق میں فرمانبرداری کا تو کچھ سوال نہیں البتہ اسمیں سوز و گداز ہوتا ہے۔ اور فدائیت اور از خود رفتگی عاشقوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ سر پیر سے ننگے اور نہایت پریشان حالی میں معشوق کے کوچہ میں پھرا کرتے ہیں۔ اسی کے متعلق تاریخ کا ایک درخشاں واقعہ ہے جسکی یادگار یہ عید ہے۔

حضرت ابراہیم کی ایک بیوی تھی جسکا نام ہاجرہ تھا اور اسکا ایک بچہ تھا جو کہ جناب ابراہیم کو ان کے بڑھاپے میں

ما تھا۔ حضرت ابراہیم نے اسمعیل اور ہاجرہ کو خدا کے حکم سے مکہ کے بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑ دیا تھا۔ سوچنا چاہیئے کہ جبکہ ان کے خاوند نے ان کو اس طرح جنگل میں چھوڑ دیا کیا خوش ہو سکتی تھیں۔ لیکن انہوں نے حضرت ابراہیم سے اس وقت پوچھا کہ کیا آپ ہمیں خدا کے حکم سے یہاں چھوڑے جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے جواب دیا ہاں خدا کے حکم سے۔ پس وہ خوش ہو گئیں اور انہوں نے کہا کہ خدا ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ جب حضرت ابراہیم واپس آ گئے تو بچہ کو پیاس لگی تو ہاجرہ پانی کی تلاش میں وہ خدا کی عاشق عورت ادھر سے ادھر دوڑتی پھریں۔ اللہ تعالیٰ کو اس عورت کی یہ حالت پسند آئی اور اس کو ایسا شرف عطا فرمایا اور وہ حرکت خدا تعالیٰ کو اس مقدس عورت کے اس فعل کی یادگار کے طور پر تمام مسلمانوں پر فرض کر دیا کہ جو لوگ استطاعت ہوں وہ اسی طرح وہاں پر دوڑے اور محبوب حقیقی کے گھر کے اردگرد گھومے اور طواف کرے۔ جس طرح عاشق دیوانہ وار چکر کھاتا ہے۔ وہاں پر دوڑتی اور گھومتی تھی۔ اب جو لوگ تمام اکناف عالم سے وہاں پر جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک خواہ غریب ہو کہ امیر۔ عالم ہو کہ جاہل سب سر سے ننگے ہوتے ہیں اور تہ بند کے علاوہ ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جس طرح مجازی عاشق سب نہیں ہوتے بلکہ بعض خوش قسمت ہی ہوتے ہیں اسی طرح یہ دوسری راہ جو کہ حقیقی عشق کی راہ ہے اس سے بھی بعض ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بعض بھی جب اس عاشقانہ حالت کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں تو اسکے بعد بھی سب کے لئے ایک عید رکھی ہے۔ یہ عید خوشی کا دن ہے اور دوسری کامیابی کے بعد آتی ہے۔ پس اسکا مطلب یہ ہے کہ ان دو کامیابیوں اور دو خوشیوں کے ذریعہ ہمیں مومنوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ اپنی پیدائش کی اصل غرض و غایت میں کامیاب ہونگے تو اسی طرح اسکو وہ حقیقی اور دائمی خوشی بھی ضرور حاصل ہوگی جو کہ دار السلام اور دار رضوان کی اقامت ہے

دیکھو وہ شخص کتنے خوش ہوتے ہیں جنکے گھر میں بچہ اس حال میں آتا ہے کہ اس نے بہت کچھ کمائی کی ہوتی ہے۔ اور دوسرا ایسا آتا ہے جو گنوا کے کمانے اور محنت کرنے کے بعد بھی ان کی محنت ضائع کر آتا ہے۔ دوسرا آتا ہے اور وقت ضائع کر کے آتا ہے اور خالی ہاتھ واپس آتا ہے۔ اول الذکر بیچارے کی آمد اسکے اہل و عیال کے لئے خوشی کا موجب اور دوسرے کی آمد اسکے اور اسکے اہل کے لئے ماتم کا۔

جو شخص کامیاب ہو اسی کی عید ہوتی ہے اور اسی کا نام خوشی ہے جو لوگ دنیا میں اپنی غرض پوری کرتے ہیں ان کے لئے خوشی ہوگی اور یہ عید یہاں اس کامیابی کا پتہ دیتے رہتے ہیں اگر اس مقصد کو حاصل نہ کیا تو عید ماتم جیسا ہوگا۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ عیدیں دو ہیں۔ ایک عید جسم کا اور ایک عشق کا اور دونوں راستوں پر چلنے والوں کے لئے آخر دو عیدیں بتائی گئی ہیں کہ ہمیں سکھایا جائے کہ اس زندگی میں دونوں طرح سے کامیابی حاصل کرنے کے نتیجہ میں ہمیں جنت نصیب ہوگی۔

بعض باتیں بعض دل خوش کن ہوتی ہیں۔ ایک زمین کی اختراع ہوتی ہیں مگر یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے حقیقی بات ہے اور بعض دل خوش کن خیال ہیں فرض کرو اگر کسی کی شادی ہو مگر اسکو معلوم ہو کہ اسے کل پھانسی ملے گی تو شادی اسکے لئے شادمانی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم کوئی عید کرتے ہیں مگر ہمیں اسکی خوشیوں کا یقین نہیں تو یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ ہم بظاہر خوش ہیں لیکن در حقیقت ہمارا دل روتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اصل خوشی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ ہم محض اسی کے فضل سے ان راہوں پر چل سکتے ہیں اور اس پر قائم رہ سکتے ہیں۔ اور ہم ہر قدم پر اسی کے محتاج ہیں۔ اور اسی کے فضل سے ہم بھی خوشی پا سکتے ہیں +

خطبہ جمعہ

یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۹ اگست ۱۹۲۱ء

سورۃ الماعون کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ سورۃ جو میں نے پڑھی ہے اس میں خدا نے ان لوگوں کے جو لوگ جزا سزا کے قائل نہیں چند حالات اس دنیا کے متعلق بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یدع الیتیم وہ یتیم کو چھوڑ دیتے ہیں یا دھکے دیتے ہیں۔ کیوں اسلئے کہ کوئی نیک کام کسی مطلب کی خاطر کیا جاتا ہے مگر ان کو چونکہ کسی صلے کی امید نہیں ہوتی۔ اسلئے وہ ایسا کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ یہ بتایا ولا یحض علی طعام المسکین۔ وہ کسی کو ترغیب نہیں دلاتے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلائے کھانے کا انتظام عورتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اس لئے اس آیت کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو آمادہ نہیں کرتے۔ کہ وہ کسی کو کھانا کھلائیں یا گھر کے لوگوں کے علاوہ اور دوسرے لوگوں کو طعام مسکین کے لئے آمادہ نہیں کرتے۔ یہ کفار کی حالت بیان کی گئی ہے۔ اس سے مومنوں کی حالت خود بخود ظاہر ہو گئی کہ یتامیٰ کی پرورش کرتے اور مساکین کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میں یہ مسائل اکثر بیان کیا کرتا ہوں اور یہ بات کہا کرتا ہوں۔ اس وقت تک ہماری انجمن کی مالی حالت اچھی رہی ہے۔ اس لئے وہ محتاجوں کی مدد کیا کرتی تھی۔ اور اگر انجمن نقد کسی کی مدد نہیں کر سکتی تھی تو انجمن کا مہمان خانہ تھا جس سے بہت لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ میرے خیال میں ہماری انجمن کا مہمان خانہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ یہ ہمارا مطبخ تھا کہ جو مسکین اور غریب کو کھانا دیتا تھا اور اکثر لوگ یہاں سے لنگر سے

ہندوستان کی خبریں

اخبار اکالی پر پچیس ہزار کا دعوی مسٹر کنگ نے حادثہ ننکانہ کے متعلق مضامین کی بنا پر ہتک عزت کے الزام میں اخبار "اکالی" پر پچیس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعوے کیا ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی سے ایک اور کتاب کی ضبطی بمبی ۱۸ اگست مولوی حسین احمد کی کتاب "ترک موالات اور خانقاہ تھانہ بھون" کی جلدیں ضبط کرلی گئی ہیں اس کتاب میں مولوی اشرف علی صاحب کے مریدوں کی تحریروں کا جواب تھا۔

سوداگران پارچہ سے گورنر مدراس کی ہمدردی کپڑوں کی دکانوں پر پہرہ لگانے کے متعلق گورنر مدراس نے سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ چونکہ ہندوستان میں اتنا کپڑا پیدا نہیں ہوتا۔ جو اس کی ضروریات کو پورا کرسکے۔ اور چونکہ روکاوٹ سے کپڑے کی قیمت میں گرانی کا پیدا ہونا ضروری ہے جس کا نتیجہ لازمی طور پر لوٹ مار اور بدنظمی ہوگا۔ اس لئے تمام دوکانداروں اور باہر سے کپڑا منگوانے والوں کو یقین رکھنا چاہیے کہ گورنمنٹ ان کو ان تمام خلاف قانون کوششوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گی جو اس بارے میں کی جائینگی۔ اسی غرض کے لیے تمام ذمہ دار افسروں کو ہدایات جاری کیگئی ہیں۔

مطلق العنانی کو آزادی نہ سمجھو بمبی ۱۶ اگست بمبی یونیورسٹی کے کنووکیشن کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے گورنر بمبی نے ملک کی موجودہ حالت پر اظہار خیالات کیا اور کہا کہ آزادی کے یہ معنے نہیں کہ ہر شخص مطلق العنان ہوجائے۔ میں آپ لوگوں پر تاکید ڈالتا ہوں کہ آپ سچی آزادی کی حقیقت سمجھیں جو آپ کا سب سے پہلا فرض ہے۔

پونہ کی گھوڑدوڑ پونہ کی گھوڑدوڑ میں گورنر مدراس اور گورنر بمبی بھی دوڑنے والے ہیں۔

الموڑا کے جنگل میں آگ لگانیوالوں کو سزا الموڑا کے جنگل میں آگ لگانے کے الزام میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الموڑا نے ۵ شخصوں کو سات سات سال کی قید سخت کی سزا دی تھی جو سب کے سب تارکان موالات تھے۔ ملزموں نے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ ہائیکورٹ نے شہادت پر غور کرنے کے بعد دو کو رہا کردیا اور تین کی اپیل خارج کردی۔

آئندہ لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہونیوالا ایک خاص رزولیوشن شملہ ۱۸ اگست پریذیڈنٹ نے آئندہ اجلاس میں بحث کیلئے جن رزولیوشنوں کو منظور کیا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ موجودہ قوانین میں سے تمام ایسی دفعات اڑادی جائیں جو کہ نسلی امتیاز سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کا باب ۳۳ (دربارہ مراعات خاص متعلقہ یورپین برطانوی رعایا اور امریکن اصحاب) منسوخ کردیا جائے۔

نوآبادیوں میں ہندوستانی قونصل شملہ ۱۹ اگست مجلس وضع [illegible] آئندہ اجلاس میں سرسوامی آئر ایک تجویز پیش کرینگے کہ ایک کمیٹی مقرر کیجائے۔ جو برطانوی مستعمرات اور ممالک غیر میں ہندوستانی قونصلوں کے تقرر اور ہندوستانیوں کو اس خدمت کے لئے تیار کرنے کے مسئلہ پر غور کرے۔

کچہری کی پوشاک کھدر میں راولپنڈی بار ایسوسی ایشن نے ۱۰ اگست کو ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ تمام ممبران کچہری میں کھدر کی پوشاک میں آیا کریں۔ [illegible] بہت سے ممبران کھدر میں ملبوس دیکھے گئے [illegible]

ایک بے پتہ یورپین عورت کی نعش بمبی۔ ۱۹ اگست۔ ساحل سمندر پر ۲۳ سالہ ایک نوجوان یورپین عورت کی نعش آج صبح پائی گئی ہے۔ جسم پر تشدد وغیرہ کا کوئی نشان نہیں۔ نعش ابھی تک شناخت نہیں ہوئی۔

مانچسٹر والوں کا سوداگران دہلی کو جواب دہلی ۱۷ اگست دہلی کے سوداگران پارچہ نے مانچسٹر کی چیمبر آف کامرس سے سمجھوتہ کی سپرٹ میں پچھلے تمام ٹھیکوں کا فیصلہ کرنے کی جو درخواست کی تھی اس کا جواب انہیں یہ ملا ہے کہ ہم صرف پچھلے تار کی تائید کرتے ہیں۔ پہلے انجمن متعلقہ اپنے ریزولیوشن کو منسوخ کرے پھر ہم اس بارے میں کوئی بحث مباحثہ کرسکتے ہیں۔

میونسپل کمیٹی کلکتہ نے ولیعہد کا خیر مقدم منظور کرلیا کلکتہ کی میونسپل کمیٹی نے ولیعہد بہادر برطانیہ کے خیر مقدم کے ریزولیوشن کو منظور کرلیا۔

بے تار کا ٹیلیفون بمبئی اور پونہ کے درمیان بے تار برقی کے ٹیلیفون کا تجربہ شروع کردیا گیا ہے۔

بمبئی میں سخت فساد بمبئی کی ۱۷ اگست کی خبر ہے کہ وہاں اس تاریخ کی سہ پہر کو جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے ورکشاپ میں ایک سخت فساد ہوگیا۔ کارگیروں نے ہڑتال کرکے ٹائم کیپر کے دفتر پر اینٹ پتھر پھینکے اور اس کے بعد عمارت میں آگ لگادی۔ جس سے تمام عمارت جلکر برباد ہوگئی۔ وجہ فساد نامعلوم ہے۔

کیا آٹا روپیہ کا ایک سیر بکیگا سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ افواہ ہے کہ گندم کا نرخ روز بروز گراں ہوتا جائیگا حتی کہ یہ ایک سیر فی روپیہ تک جا پہنچے گا۔ حکام کو ادھر توجہ کرنا چاہئے۔

کیا گورنمنٹ نے ریلی برادرز کو گندم خریدنے کا حکم دیا ہے اسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ گندم کا نرخ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ یہانتک کہ گورنمنٹ نے اب ریلی برادرز کو حکم دیا ہے کہ وہ ۱۴ روپیہ فی من کے بھاؤ گندم خرید کریں۔

ایک جہاز کی غرقابی ایک جہاز برما کے ساحل کے پاس ۱۸ اگست کو غرق ہوگیا۔ نو جانوں کا نقصان ہوا تحقیقات ہورہی ہے۔

ایک جہاز میں آتشزدگی دو لاکھ کا نقصان [illegible] گرودینا میں ستی آگرہ جہاز کو آگ لگ جانے سے دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا۔

گیہوں کے باہر نہ جانے کے بارے میں حکومت کا اعلان شملہ ۳۰ اگست عام افواہ کی تردید میں کہ موجودہ گرانی کا باعث گیہوں کی بیرونجات کو برآمد ہے۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ یورپ میں جو قیمت اس وقت گیہوں کی ہے اس کے اعتبار سے وہاں گیہوں بھیجنا ناممکن ہے کیونکہ اس سے سخت نقصان ہو

ایک دو سالہ لڑکی کا قتل رنگون ۱۷ اگست۔ برما کی ایک کمپنی [illegible] نے اطلاع دی کہ اس کے احاطہ میں ایک شخص نے اپنی دو سالہ بیٹی کو قتل کر دیا جسکی موجودگی کو وہ اپنی بدبختی پر محمول کرتا تھا پولیس نے قاتل اور اسکی بیوی کو گرفتار کر لیا۔ تحقیق جاری ہے۔

کشمیر میں قحط کی مصیبت سرینگر ۲۰ اگست وائسرائے ہند کو باشندگان کشمیر کی طرف سے مندرجہ ذیل تار دیا گیا ہے۔ یہاں کے باشندے مصیبت اور نہایت بری حالت میں ہیں۔ اشیاء خوردنی اور خاصکر چاول کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اناج روپیہ کا دو سیر بک رہا ہے جو کہ ناقابل برداشت ہے اور لوگ اتنا خرچ برداشت نہیں کرسکتے زیادہ تر سبزیوں پر بسر اوقات کرتے ہیں۔ لوگوں کی آہیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ سٹہ کے خلاف کوئی زبردست کارروائی کرنی چاہیے نہیں تو سخت آفت کا سامنا ہوگا۔

غیر ملکی کپڑا جلانے کی تاریخ کا التواء لاہور کی کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ بدیشی کپڑے جلانے کی تاریخ اخیر ستمبر پر ملتوی کی جائے جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے بدیشی کپڑے کا بائیکاٹ کے لئے آخری دن مقرر کیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

اسمد کا تخلیہ اخبارات کی خبر ہے کہ ترکوں نے جزیرہ نمائے اسمد خالی کر دیا ہے

شاہ سربیا کا انتقال لندن ۱۵ اگست بلغراد کا ایک تار مظہر ہے کہ شاہ پیٹر کا انتقال ہوگیا ہے۔

جرمنوں اور پولوں میں جنگ برلن ۲۰ اگست سٹرانسٹز اور کاسٹر لٹنز کے سرحدی مواضعات میں جرمنوں اور پولوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی ہے۔ جرمنوں نے دستی گولوں کی مدد سے پولوں کو سرحد کے پرے دھکیل دیا اور ان کے ۲۴ آدمی قتل کر دئے۔

کمالیوں کی معمر لوگوں کی فوج کمالی حکومت نے ارض روم اور دیار بکر کے ان لوگوں کو طلب کیا ہے جن کی عمر ۴۵ اور ۵۵ سال کے درمیان ہے ان کی ایک جدید فوج بنائی جائیگی۔

امریکہ میں عیاشی امریکہ نے سال گذشتہ میں ایک ارب پونڈ سے زیادہ صرف عیاشی میں برباد کیا۔ اس میں سے ۱ کروڑ پونڈ تھیٹروں اور سینماؤں میں۔ دس لاکھ پونڈ شراب خوری پر۔ ساڑھے چار کروڑ جواہرات پر۔ ڈیڑھ کروڑ پونڈ عطریات پر ایک کروڑ پونڈ کھیلوں وغیرہ میں وعلیٰ ہذا دیگر ایسے ہی کاموں میں۔ باڈیسر کا بیان ہے کہ امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ فضول خرچ ہے۔

بلوائیوں کو گیس کی مدد سے منتشر کرنا امریکہ نے بلوائیوں کے منتشر کرنے کے لئے ایک گیس ایجاد کی ہے جسکا نام "رائٹ گیس" یعنی بلوائی گیس رکھا ہے۔ یہ گیس زہریلی نہیں البتہ اس کے سونگھنے والے چند منٹ کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے کچھ عرصہ کے لئے بکثرت پانی بہنے لگتا ہے۔ اور بلوائیوں کے کپڑوں پر [illegible] داغ پڑجاتے ہیں جن سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں اس کا فلاڈلفیا میں تجربہ کیا گیا اور پولیس مین جو بلوائیوں کی شکل میں نمودار ہوئے تھے انھیں صرف چند کانسٹیبلوں نے اس گیس کی مدد سے منتشر کر دیا۔ یہ گیس گولوں کی شکل میں استعمال [illegible]

آئرلینڈ تاوان مانگتا ہے لندن ۱۳ اگست ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ آئرلینڈ کے دیگر مطالبات میں پولیس اور رضاکار فوج کا انتظام خود کرنا ہے۔ آئرلینڈ انگلستان سے ستر لاکھ پونڈ مانگتا ہے

امیر فیصل عراق عرب کے بادشاہ منتخب ہوگئے شملہ ۲۰ اگست گورنمنٹ ہند کو عراق عرب سے برٹش ہائی کمشنر سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے کہ اس استصواب کا نتیجہ جو عراق عرب کے لوگوں سے امیر فیصل کی حکومت کی امیدواری کے متعلق کیا گیا تھا نکل آیا۔ دس لاکھ ووٹروں سے ووٹ لئے گئے ۹۶ فیصدی نے امیر فیصل کے حق میں رائے دی اور ۴ فیصدی نے خلاف۔ لہذا امیر کی تخت نشینی کی رسم کی تاریخ ۲۳ اگست مقرر کی گئی ہے۔

یونانیوں کی مزید پیش قدمی لندن ۱۹ اگست سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یونانی ۵۵ میل کے محاذ پر ساٹھ میل آگے بڑھ گئے ہیں باشندے کمالی فوج کے ساتھ جا رہے ہیں اور یونانی ہوائی جہاز ان کو دن رات پریشان کر رہے ہیں۔ اور کمال پاشا یونانیوں کی عاجلانہ پیش قدمی سے حیران ہیں۔ اور یہ بات سردست معلوم نہیں کہ کمال پاشا کہاں پہنچکر یونانیوں سے نبرد آزمائی قبول کرینگے۔

ولیعہد برطانیہ کا دورۂ ہند لندن ۱۹ اگست ولیعہد برطانیہ پورٹسمتھ سے ۲۶ اکتوبر کو روانہ ہوکر ۲۹ اکتوبر کو جبرالٹر۔ یکم نومبر کو مالٹا۔ ۵ نومبر کو بندر سعید ۱۲ نومبر کو عدن اور ۱۷ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ دورۂ ہند ۱۷ مارچ تک پورا ہوگا جس کے بعد شہزادہ ولیعہد جاپان تشریف لے جائینگے۔

ہسپانی فوجوں میں انگریز سپاہی لندن ۲۰ اگست صنعتی تنزل کی وجہ سے ہزارہا برخاست شدہ سپاہی جو محاربہ عظیم میں لڑ چکے ہیں ہسپانوی سپاہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ انکو روزانہ تین شلنگ تنخواہ ملتے ہیں اور بونس ۲۵ پونڈ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاءالاسلام مشین پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

ایڈیٹر۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

فہرست مضامین

[illegible]

زر دفتر الفضل قادیان

نمبر ۱۶ | مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء | شنبہ | مطابق ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ان ایام میں کئی ایک اصحاب مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

احباب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور حضور کے اہل بیت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے اور اپنی حفاظت میں رکھے

معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے عید الاضحیٰ کے موقع پر قادیان کے غرباء کی طرف سے قربانی کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

چند روز کی حضرت اقدس کی ڈائری ارسال ہے

مورخہ ۱۷ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ بعد نماز عصر حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ واپسی کے وقت بارش بہت تیز شروع ہو گئی۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بہت تیز بخار رہا اور بہت گھبراہٹ اور بے چینی رہی۔

مورخہ ۱۸ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی تمام دن بہت تیز بارش ہوتی رہی۔ اسلئے حضور سیر کو تشریف نہ لیجا سکے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ انہیں بہت کمزوری اور نقاہت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مورخہ ۱۹ کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ گیارہ بجے صبح کھانا کھانے کے بعد حضور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ فرمایا۔ حدیث الا لیبلغ الشاھد الغائب فوقیت مبلغ اوعیٰ من سامع میں گو ایک خاص بات کے متعلق ارشاد تھا۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ عام حکم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر خوب عمل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی بات کو بھی انہوں نے دوسروں تک پہنچا دیا۔ مثلاً یہ بات بھی کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم دربار میں کعبہ کے کنگرے پر تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی نے روایت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جب

میں ایسی حدیث کو پڑھتا ہوں۔ تو مجھ پر دو طرح اثر ہوتا ہے۔ ایک تو آنحضرت صلعم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور ان کا تصور بندھ جاتا ہے۔ اور اس طرح حضور کا روحانی اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے حضرت نبی کریم صلعم کے ساتھ کامل محبت کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے بھی محبت ہوتی ہے۔

احادیث میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک ہی بات مختلف راویوں سے مروی ہے۔ اور بعض اوقات الفاظ بھی ایک جیسے بیان ہوتے ہیں۔ مگر ان کا اثر مختلف قسم کے آدمیوں پر مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہوتا ہے جس طرح اگر کہا جائے کہ نماز پڑھو بعض دفعہ یہ اتفاق کے ماتحت کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ جذبہ کے ماتحت اور بعض دفعہ محبت کے ماتحت۔ الغرض مختلف وقتوں میں مختلف حالات کے ماتحت کوئی نصیحت ہوتی ہے۔ اسلئے اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔

پھر فرمایا۔ صحابہ کے دماغ عجیب تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے وہ کاپیاں پنسلیں لیکر آنحضرت صلعم کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ موجودہ زمانہ کے ایک چوتھائی حصہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ یہ موجودہ تعلیم کا اثر ہے۔ اس کے بعد حضور نماز جمعہ کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بخار سے افاقہ رہا۔ مگر کمزوری بدستور رہی۔

۲۰۔ اگست تمام دن حضور کو سر درد کا شدید دورہ رہا۔ اسلئے حضور باہر تشریف نہ لا سکے۔ حضور کو بہت نقاہت اور کمزوری ہو گئی۔ شام کے قریب اور رات پھر حضور کو کچھ افاقہ رہا۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کی طبیعت تمام دن اچھی رہی۔ مگر رات کو پھر بخار ہو گیا۔

مورخہ ۲۱ اگست۔ حضور کو صبح سے پھر سر درد کا دورہ شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو خط بمعرفت پوسٹماسٹر صاحب سری نگر کشمیر ہی لکھا جائے۔ کوئی اور پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خاکسار سید محمود اللہ شاہ

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رامپوری)

انکو جو ظلم سے کہنا تھے وہ کہتے ہی رہے
آرزوئے اہل وفا یہ ہے کہ مرتے ہی رہے
مل گئے خاک میں بیمار محبت لیکن
آپ عیادت کے لئے روز سنورتے ہی رہے
آستین، دامن و خنجر نے گواہی دے دی
قتل ناحق سے وہ انکار بھی کرتے ہی رہے
ہم رہے بحر محبت کے شناور نہ رکے
روز طوفان بلا سر سے گذرتے ہی رہے
ہو گیا عیسیٰ موعود و محمدؐ نازل
منتظر بن کے ہیں نادان وہ اترتے ہی رہے
دب گیا جوش تمنا نے ستمگر آخر
مرے ارمان وفا دل میں ابھرتے ہی رہے
تا دم مرگ بھی ارباب وفا اے قاتل
دم تیری تیغ جفا کیش کا بھرتے ہی رہے
ان کے گیسو نہیں اب شانہ کے بس کے گوہر
ہم بناتے رہے جتنا وہ بکھرتے ہی رہے

اخبار احمدیہ

طبابت پیشہ اور مدرس احمدی احباب توجہ فرمائیں

اگر کوئی طبابت پیشہ احمدی بھائی جو اس علاقہ میں طبابت کرنا چاہیں یا مدرس جن کے پاس ٹریننگ کلاس جے۔ وی۔ ایس۔ وی۔ وغیرہ کی سند ہو اور ملازمت کے خواہشمند ہوں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ یہاں طبابت پیشہ بھائی کے لئے تبلیغ اور آمد کا اچھا موقع ہے۔ خاکسار غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ ٹھوال ضلع اٹک

درخواست اخبار

لوہیڑ والہ ڈاکخانہ سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کی جماعت کے سیکرٹری غربت کی وجہ سے اخبار نہیں خرید سکتے انہیں اخبار کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی بھائی ان کے نام اخبار جاری کرا دیں۔

احباب کا پتہ مطلوب ہے

اس علاقہ میں اگر کوئی احمدی ہو۔ تو اطلاع فرماویں تاکہ ان سے ملکر تبلیغ کیا جائے۔ علاؤ الدین۔ ویٹرنری اسسٹنٹ [illegible]

ولادت

مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۱ء بروز منگل عاجز کے گھر اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ ملتمس ہوں کہ مولود مسعود کے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسکو عمر دراز اور خادم دین بنائے۔ خاکسار نبیر محمد۔ بازار چوڑیاں۔ ڈیرہ نانک۔

درخواست دعا

سب بھائی احمدی دین و دنیا میں کامیابی اور مفلسی سے رہائی کے لئے للہ دل سے دعا فرماویں۔ محمد دو علی احمدی۔ ریلوے بنگلہ نمبر ۱۲ جیکب آباد۔

تمام برادران سلسلہ حقہ احمدیہ سے التماس ہے کہ بندہ کے لئے دعا فرماویں۔ کہ مولا کریم میری کمزور حالت پر رحم فرمائے۔ اور مجھے روحانی و جسمانی کامل صحت بخشے۔ اور دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔ خاکسار محمد عبدالرحمٰن اجیٹن کلارک۔

میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے اس کی صحت کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔ عاجز محمد سعید کلارک نیل کور [illegible]

میں عرصہ کا سے روزگار نہ ملنے کے سبب مقروض ہو گیا ہوں۔ اب بفضلہ روزگار نصیب ہوا ہے۔ لہٰذا احباب سے التجا ہے۔ کہ سبکدوشی قرض اور ترقی روزگار کیلئے خاص طور سے دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار محمد رؤف حسن خان احمدی۔ شاہجہانپوری

میرے اور میرے بال بچوں کیلئے اصحاب خصوصیت سے بارگاہ الٰہی میں دعا فرماویں کہ خداوند کریم دین و دنیا میں بہتری بخشے اور مخالفوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ غلام محمد ٹیلیگرافسٹ

ہم احباب سے رفع مشکلات دینی و دنیاوی دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عزیز احمد علی احمد [illegible]

احمدی احباب سے درخواست دعا ہے کہ عاجز کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔ عاجز محبوب علی شاہ احمدی۔ فارسٹ گارڈ علاقہ [illegible]

مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کی [illegible]

تاویل حدیث "یدفن معی فی قبری"

علمائے اہلحدیث کو جب تیس پارہ قرآن اور چھ حدیث کی کتابوں سے کوئی نص صریح جو حیات مسیح علیہ السلام پر دلالت کرے نہ مل سکی۔ تو اس ناکامی کی خجالت کو چھپانے کے لئے انہوں نے اب ضعیف سے ضعیف روایات سے بھی تمسک کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ اقدام اگر عوام کالانعام سے سرزد ہوتا تو مضائقہ نہ تھا مگر لطف تو یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے جغادری مولوی بھی اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جن کی نسبت مشاہدہ میں آچکا ہے کہ علمائے احمدیہ کے مقابلہ میں بعض گذشتہ مناظرات میں توفی اور نون ثقیلہ وغیرہ کی بحث سے گریز کر کے [illegible] روایت مندرجہ عنوان سے زبانی ایک طرح سے تو ہم اُن کے اور اُن کے ہمنواؤں کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے بافراط حدیث صحیح بعض مشہور آیات و احادیث کو بالائے طاق رکھ کر اور کانی مسکت خصم [illegible] افسوس، روایت کو جا کر سپر بنایا جس سے ہمارے علمائے کرام کو اس کی تنقید و تردید پر کافی غور و خوض کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور جن لوگوں نے مولانا فاضل [illegible] اور جناب حافظ [illegible] صاحب اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی تحقیق کو دیکھا یا سنا ہے وہ میرے ساتھ متفق الرائے ہوں گے یہ کہنے میں۔ کہ خدا کے فضل سے ہمارے علماء نے مخالفین کی اس آخری سپر کو بھی [illegible] چھلنی چھلنی کر دیا ہے۔ اگرچہ اخبار الفضل اور تشحیذ الاذہان کے ناظرین کی نظر سے یہ مباحث گذر چکے ہیں اور مجھ جیسے ہیچمدان کا اس پر کچھ اضافہ کرنا غیر ضروری ہو گا لیکن تاہم بطور تائید مزید ایک غیر احمدی فاضل کی تقریر ہے جو اس روایت کے متعلق میری نظر سے ابھی گذر چکی تھی۔ چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو امید ہے انشاء اللہ کئی سعید روحوں کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

واضح ہو کہ یہ فاضل غیر احمدی سید حکیم محمد حسن امروہی ہیں جن کی علمی فضیلت اور فاضلانہ تحقیق ہندوستان بھر میں مسلم ہے۔ انہوں نے مشکوٰۃ شریف کے مشکل مقامات پر کچھ فوائد ارشاد فرمائے تھے جو ایک کتاب کی شکل میں شائع کرائے گئے جس کا نام کوکب دری ہے۔ اسی کوکب دری کے اس خاص باب سے "یدفن معی فی قبری" والی روایت مشکوٰۃ شریف میں مندرج ہے۔ مختصراً آپ کی تشریح عرض کر دیتا ہوں۔ ہاں یاد رہے کہ مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت بحوالہ کتاب الوفا علامہ ابن جوزی مروی ہے۔ لیکن علاوہ اس کے ترمذی شریف میں بھی ہے جس کے راوی عبداللہ بن سلام ہیں جو انہوں نے توریت شریف کے حوالہ سے آنحضرت صلعم کے جو فضائل بیان فرمائے ہیں۔ انہی کے ضمن میں حضرت عیسیٰ کے دفن کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی قبر میں مدفون ہوں گے۔ فاضل موصوف نے زیادہ تر اسی عبداللہ بن سلام والی روایت جو ترمذی شریف میں ہے۔ اور کتاب الوفا والی روایت سے زیادہ قابل غور ہے۔ مد نظر رکھ کر تشریح فرمائی ہے جو حسب ذیل ہے۔

"اور عبداللہ بن سلام کا یہ قول کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توریت میں لکھی ہے۔ یہ بہت صحیح ہے لیکن یہ جو فرمایا کہ مسیح ابن مریم دفن ہوں گا حضرت کے ساتھ وہ توریت وغیرہ سے نہیں فرمایا بلکہ [illegible] [illegible] سے سمجھ لکھا ہے کہ صاحب روز اسے قدیم یعنی بزرگ حضور کے پاس مہدی مسیح کو لائے [illegible] مخبرین کے سامنے پس یہ سمجھا جاتا ہے [illegible] ان حضرت کے ساتھ ہو گا۔ پس وہ اصل امام ہمام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہو گا علمائے اسلامیہ اس نکتہ سے کم واقف ہیں۔ اور ایک مقام [illegible] [illegible] مسیح مدفون ہوں گے یہ ایک قیاس ہے اور مدفون ہونا آنحضرت کے ساتھ قبر میں اس صورت میں [illegible] ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ ایک مقبرہ میں مدفون ہونا یہ فقط ماخوذ حدیث انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولیٰ و الآخرۃ سے ماخوذ ہے۔ حالانکہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اصل دین کے مطابق جس یہود و نصاریٰ نے مسیح علیہ السلام کا انکار کیا تھا [illegible] اولیٰ مسیح میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح کے لئے اولیٰ اور بار دیگر کہ مسیح علیہ السلام کی صورت میں مہدی سے مستفید ہوں گے"

دیکھو کوکب دری مطبوعہ مطبع سید المطابع امروہہ صفحہ ۱۵۱ و صفحہ ۱۵۲ کہاں ہیں مولوی محمد ابراہیم صاحب وغیرہ انصار کی جماعت کہ اس تشریح فاضلانہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور اگر قابل پذیرائی ہو تو براہ کرم اس سے بڑھ کر کوئی تسلی بخش تاویل فرما دیں ورنہ آئندہ کم از کم اس روایت کو احمدی مناظرین کے آگے پیش کرنے سے باز رہیں +

خادم حسین

احمدی اور ذبح البقر

ہم عصر [illegible] گذشتہ ۱۹ اگست کی اشاعت میں ایک مضمون "قربانی گاؤ کی مخالفت کے [illegible]" کے عنوان سے [illegible] لکھا ہے جس میں [illegible] یہ فقرات بھی آگئے ہیں۔

"اگرچہ [illegible] سلسلہ کا آغاز گذشتہ [illegible] ہی سے ہو گیا تھا جب کہ لاہوری اور قادیان کی احمدی جماعت نے ہندوؤں کے ساتھ مذہبی مصالحت کی خاطر [illegible] قربانی گاؤ کا [illegible] کیا"

میں یہ تو نہیں کہتا کہ معزز [illegible] نے عمداً [illegible] حضرت پر حملہ کیا ہے مگر یہ غلط فہمی ضرور ہو سکتی ہے کہ [illegible] اسلام [illegible] ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔

۲ سے [illegible] امام حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد نے ہندوؤں [illegible] کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔

"[illegible] اس قسم کی صلح تامہ کے [illegible] ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔

اسلام اور حریت و مساوات

(۳)

خواجہ صاحب بغاوت کے حامی یہ عقیدہ کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کے حکم کو ماننا یا اس کی اطاعت کرنا ارباباً من دون اللہ میں شامل ہے۔ صریح طور پر بغاوت کا حامی ہے۔ کیونکہ بادشاہوں کی یا افسروں کی کتاب اللہ کے سوا اطاعت کرنا جب شرک ہوا۔ تو انکی اطاعت کرنی بھی منع ہوئی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی کی رعایا نہیں بننا چاہیئے۔ اول تو تعلیم قرآن مجید کے خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرماتا ہے واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہ جو تمہارے بادشاہ ہوں انکی بھی اطاعت کرنی چاہیئے۔ منکم بمعنی علیکم ہے جیسے ونصرناہ من القوم الذین کذبوا [illegible]

دوسرے اسکی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے کہ نبی کریم نے اولی الامر کی اطاعت کی بہت تاکید فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وصیت کی تھی کہ اولی الامر کی اطاعت کرنا جیسے فرمایا

"قال اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل والسمع والطاعۃ وان تأمر علیکم عبدٌ"

فرمایا میں تم پر تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم پر کوئی غلام ہی کیوں نہ حاکم ہو۔

پھر سلمہ بن یزید جعفی نے نبی کریم سے سوال کیا کہ "یا نبی اللہ ارأیت ان قامت علینا امراء یسألونا حقہم ویمنعونا حقنا فما تأمرنا فاعرض عنہ ثم سألہ [illegible] بہ الاشعث بن قیس فقال اسمعوا واطیعوا" اے نبی اللہ فرمائیے اگر ہم پر ایسے افسر مقرر ہوں کہ وہ اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارے حقوق روکیں اور نہ دیں۔ تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں ہم انکی اطاعت کریں یا نہ کریں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا پھر اس نے پوچھا پھر اسکو اشعث بن قیس نے کھینچا۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ انکی باتوں کو سنو اور اطاعت کرو۔

تیسرے سوال یہ ہے کہ خواجہ صاحب ملازم سرکار ہیں کیا وہ اپنے افسروں کے حکم بجا لایا کرتے ہیں۔ یا انکار کر دیا کرتے ہیں۔ عقیدہ تو انکا اسی بات کا مقتضی ہے۔ کہ وہ اپنے کسی افسر کے ایسے حکم کو نہ بجا لایا کریں۔ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو۔

خواجہ صاحب کا نرالا منطق خواجہ صاحب چند آیات درج کر کے لکھتے ہیں۔

"آیات مولہ بالا سے واضح ہوتا ہے۔ متابعت کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو متابعت ہوائے نفس ہوگی۔ یا متابعت شریعت جو کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ جو رسول کریم پر نازل ہوئی ...... اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کی بات ماننا متابعت ہوائے نفس ہے"

کہتے ہیں ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا۔ دو اور دو کتنے۔ اس نے جواب دیا۔ چار روٹیاں۔ اسی طرح سے خواجہ صاحب کو یونہی بہت سی آیات لکھ دیتے ہیں۔ اور نتیجہ ان سے وہ نکالتے ہیں۔ جو ان کے دماغ میں ہوتا ہے۔ حالانکہ آیات سے وہ نہیں نکل سکتا۔ آیات میں تو صرف اتنا ذکر ہے کہ اے نبی اب تو دوسرے لوگوں کی خواہشات کا پیرو مت بن جبکہ تیرے پاس حق آگیا ہے۔ اور تجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ انکے پاس حق نہیں ہے۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ اور اگر کتاب اللہ کے سوا دوسری باتیں بھی [illegible] قرآن مجید میں نہیں۔ اور وہ بواسطہ رسول کریم ہمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ہوائے نفس ہیں تو کیا جب کتاب اللہ ابھی نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوائے نفس کی اتباع کیا کرتے تھے۔ یا وہ اتباع ہوائے نفس نہیں تھی۔ مگر کہو اتباع ہوائے نفس تھی تو آپ نبی کیسے ہوئے۔ اور فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کا چیلنج دینے کے کیا معنے ہوئے۔ اور اگر کہو کہ وہ اتباع ہوائے نفس نہیں تھی۔ تو معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے سوا بھی ایسی باتیں ہیں۔ جو اتباع ہوائے نفس نہیں اور انبیاء کی اطاعت کا حکم دینے کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اتباع ہوائے نفس نہیں کرتے۔ مگر کافر اور مشرک چونکہ اتباع ہوائے نفس کرتے ہیں۔ انکی اتباع سے منع کیا گیا۔

پھر خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"میاں صاحب ممدوح کا یہ خیال کہ آنحضرت کی حدیثیں وقتی حالات کے ماتحت ہیں۔ تو اسکے یہ معنی ہونگے۔ کہ رسول کریم کو زندگی بھر اسلام کی اصل تعلیم کے متعلق کوئی بات کہنے کا موقع ملا اور نہ کسی حکم پر عمل کر نیکا۔ نرالا منطق ہے۔ رسول کریم پر قرآن زمانہ نبوت یعنی ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔ رسول کریم کو جو پہنچا ہی آیات پڑھکر سنایا کیونکہ یہی کتاب کی تعلیم مقصود ہے"

تو آپ خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ حدیث جو قول و فعل رسول صلعم ہے۔ کوئی نہیں ہے۔ جسے ہم انہیں درجہ ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ صرف قرآن کریم ہی آپ نے ۲۳ سال تک سنایا۔ اسکے سوا اصل تعلیم اسلام کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ اور نہ کوئی عمل کیا جو آئندہ نسلوں کیلئے موجب ہدایت ہو اور جسے وہ اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ آپ اپنے قول کی تائید میں مندرجہ ذیل آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ جو آپکے عقیدہ کے صریح خلاف ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ اس آیت میں رسول کے چار کام بتائے گئے ہیں (۱) وہ مومنوں پر آیات پڑھتا ہے (۲) انکا تزکیہ کرتا ہے ۳ انکو کتاب یعنی اسکے معارف سکھاتا ہے ۴ انکو حکمت سکھاتا ہے

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر رسول کریم نے ۲۳ سال میں صرف قرآن مجید ہی پڑھا اور کوئی تعلیم نہیں دی تو صرف یتلوا علیہم آیاتہ ہی کہنا کافی تھا۔ باقی تین باتوں کا کیوں ذکر کیا گیا۔ یہ حکمت کا لفظ تو صریح طور پر بتاتا ہے کہ کتاب کے سوا بھی رسول صلعم کچھ سکھاتے تھے۔ کیونکہ کتاب کی تعلیم کے علاوہ بیان کیا ہے [illegible] حکمت [illegible] تو اسکے [illegible] بیان کر [illegible] کی [illegible]
[illegible] صاحب حق [illegible] سلسلہ [illegible]

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس امریکن۔ مختلف قسم کے ساعت الارم دار جوڑیاں دیواری ونفیسہ۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ واعلیٰ نفاست اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدیوں کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے۔ [illegible] سکرون۔ اور جرابیں سوتی واونی ہر قسم کی [illegible] ۵ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دیگر ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

الخطبہ

ایک صاحب جنکی عمر ۵۰ سال تنخواہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ ازیں دو مکان سکنی مالیتی ایک ہزار روپیہ جو ضلع پشاور میں ہیں بسبب [illegible] ملازم ہیں بتقاضائے ضروریات شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ پہلی بیوی زندہ ہے اس سے تین بچے ہیں پہلی بیوی خود اپنے شوہر کا دوسرا نکاح کرانا چاہتی ہے جو صاحبان ان سے رشتہ چاہتے ہوں۔ دفتر امور عامہ سے خط وکتابت فرماویں۔

نیاز مند۔ ناظر امور عامہ

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

مرزا کی [illegible] منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا نگینہ خالص عقیق یمنی ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک انگلیسی اور پائیدار حروف میں ایسی صنعت کیساتھ تحریر ہے۔ کہ [illegible] قیمت [illegible] فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ [illegible]

کا پتہ۔ **شیخ محمد [illegible] احمدی پانی پت**

نایاب کتابیں

جلسہ سالانہ قریب ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی کتابوں کا امتحان دینا ہے۔ وہ بھی بہت جلد معلوم کتب منگوالیں اسکے علاوہ قادیان سے جو بھی کتاب کسی تاجر یا دکان سے مل سکتی ہے۔ وہ مجھ سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں

سرمہ چشم آریہ	۱۲ر	ازالہ اوہام کامل	[illegible]
شحنہ حق	۲ر	درثمین فونو والی	۸ر
اسلامی اصول کی فلاسفی	۱۲ر	چشمہ معرفت	[illegible]
خطبہ الہامیہ	[illegible]	تحفہ گولڑویہ	۱۲ر
کشتی نوح	۵ر	نسیم دعوت	۴ر
جنگ مقدس	۸ر	الہامات [illegible]	
مرقات الیقین	[illegible]	براہین حصہ	[illegible]
حیات نور الدین	[illegible]	مکتوبات احمدیہ	[illegible]
سلک مروارید	۱۴ر	براہین پنجم حصہ	
علماء زمانہ [illegible] حصہ	۱۵ر	حمائل جیبی	۱۴ر
حمائل عکسی	[illegible]	تحفۃ الملوک	۱۲ر
مواہب الرحمٰن	۴ر	ست بچن	۱۱ر
ایام صلح			

الیس محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

قادیان سے باہر والوں کے لئے میعاد بڑھا دی ہے

جو صاحب ہم سے بیع السلم کرنا چاہیں وہ ۱۵ ستمبر تک پانچ سو روپیہ فی ہزار پیشگی دے کر خرید لیں۔ اینٹ پختہ درجہ اول سائز [illegible] ہزار ۷ جنوری ۱۹۲۲ء تک دیدیئے۔ قیمت میں دس فیصدی درجہ دوم ہوگی۔

ملک محمد افضل عبد الحمید ٹھیکیداران

بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

جرمن

کے مشہور و معروف کارخانہ کی گرٹزر مشین سلائی جسکا کارخانہ ۱۸۶۵ء سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں [illegible] لاکھ سے زیادہ مشین بناکر تمام دنیا میں فروخت کرچکا ہے جسکے مقبول عام ہونیکا یہی کافی ثبوت ہے۔ ایام جنگ سے پہلے اس کارخانہ نے اپنا خاص ایجنٹ ہندوستان میں بھیجا جس نے تمام مشینوں کو ملاحظہ کرکے ان کے مقابلہ کیلئے ایک اعلیٰ مشین طیار کرکے بھیجی ہے جو تیز رفتاری خوبصورتی اور پائیداری میں نہایت عمدہ ہے جسکی چال ڈرکوپ کی مانند بے جواب ہے طلب امور کیلئے۔ فہرست یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے نور الدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے ازار بند [illegible] ساڑیاں جلوسے۔ کمخواب تھان۔ کانسی۔ سلک۔ موزے۔ سینگ کے [illegible] بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں لکڑی اور [illegible] کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایکبار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

اطلاع

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہمارے ہاں عرصہ سات سال سے صرف مشین سیویاں ایجاد کردہ فضل کریم عبد الکریم قادیان پنجاب تیار ہوتی ہیں۔ جسکو بوجہ نہایت کارآمد ہونے کے پبلک نے نہایت پسند کیا ہے اسکی مقبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے کہ قلیل عرصہ میں قریباً بارہ ہزار فروخت ہوچکی اب ہم نے حال ہی میں مشین آہنی کے ساتھ ایک ایسا پرزہ لگایا ہے کہ مشین کو جہاں مرضی ہو لگاکر کام لے سکتے ہیں قیمت بھی صرف [illegible] روپیہ ہے۔

المشتہر منیجر کارخانہ مشین سیویاں۔ قادیان پنجاب

پیرس سے خط

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اللہ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں سے خاص قسم کی کامیابی حاصل ہوئی ہے جو انسانی خیال میں آنی ذرا مشکل ہے۔ اور وہ یہ کہ اس قادر مطلق نے مجھے اپنی پڑھائی بیرسٹری عرصہ چھ ماہ میں مکمل کرنے کی توفیق دی۔ میں بیرسٹری کے فائنل یعنی آخری امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

تبلیغ اسلام کی تڑپ دل میں لئے ہوئے میں فرانس ۲۱ کو پہونچا اور دل میں یہ شوق تھا۔ کہ اسلام کا پیغام۔ فرانس کے لوگوں تک پہونچاؤں۔ چنانچہ کوشش کر کے ایک سوسائٹی میں لیکچر دینے کا انتظام کیا اور کل وہاں "The Historical development of Islam" پر لیکچر دیا۔ کلب میں ایک ہندوستانی جو یہاں تجارت کرتے ہیں اور بعض طلباء موجود تھے۔ اور معزز فرنچ جنٹلمین اور لیڈیاں بھی تھیں۔ لیکچر انگریزی میں ہوا۔ تعلیم یافتہ فرنچ لوگ انگریزی جانتے ہیں۔ لیکچر کے بعد سوالات ہوئے اور اللہ کے فضل سے نہایت کامیابی سے جوابات دئے گئے۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا ذکر اور ان کے دعاوی پیش کئے گئے جس سے بعض لوگ متعجب ہوئے۔ کہ ہیں اب بھی خدا کے مرسل آتے ہیں۔ بعض لوگوں کو ٹیچنگ آف اسلام جو فرانسیسی زبان میں ہے دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ اگلے ہفتہ واپس لنڈن جاؤں گا فرانسیسی تھوڑا تھوڑا بول سکتا ہوں۔ ذرا مہارت ہو جانے پر پھر انشاء اللہ ایک دورہ فرانس اور بلجیم اور جرمنی کا کروں گا۔ انشاء اللہ اسلام کا عظیم الشان پیغام ان لوگوں تک پہونچا دوں گا۔

ایک اور ضروری بات آپ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ کسی شخص کو ہرگز ہرگز بے سروسامانی کی حالت میں ولایت آنے کی جرأت نہ کرنی چاہیئے۔ نہایت خطرناک اور مضر حال ہے۔ اور اس کے کئی وجوہات ہیں۔

بعض وقت طلباء ہندوستان میں یہ دریافت کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ولایت میں کیا خرچ ہے۔ لنڈن میں رہائش و خوراک کا خرچ کم از کم ۵ پونڈ ماہوار ہوتا ہے۔ اس میں تعلیم کے اخراجات شامل نہیں ہیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج میں ۲۵ پونڈ کے قریب خرچ ہوتا ہے۔ اس میں پڑھائی کے خرچ آجاتے ہیں۔ یونیورسٹیاں طلباء سے بھرپور ہیں۔ اور داخلہ کے لئے طلباء کو بہت دقت ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ طالب علم آنا چاہے پیشتر اس کے پہلے داخلہ کا بندوبست کر لے اور پھر آوے ورنہ مفت میں وقت اور پیسہ ضائع ہوتا ہے۔ امید ہے کہ تمام احباب میرے لئے دعا فرماویں گے۔ والسلام

خاکسار ملک محمد حسین [illegible] پیرس ۲۲ جولائی ۱۹۲۹ء

احمدیوں کا انگریزی اخبار

جماعت احمدیہ سیلون نے قابل تعریف ہمت اور کوشش سے تامل اور انگریزی زبان میں ایک ہفتہ وار اخبار جاری کر رکھا ہے جس میں صداقت احمدیت اور اسلام کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سلسلہ کی خبریں اور مبلغین یورپ و امریکہ کی رپورٹیں بھی درج ہوتی ہیں اور ہر طرح اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے انگریزی خوان احباب کو اس طرف متوجہ ہو کر اخبار اپنے نام جاری کرانا چاہیئے۔ انگریزی ایڈیشن کی قیمت تین روپیہ اور تامل ایڈیشن کی قیمت [illegible] روپیہ سالانہ ہے اور دونوں کے خریدار سے پانچ روپے لئے جاتے ہیں۔ اخبار جاری کرانے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھا جائے۔

Manager Message Press
30 Alms Road Colombo

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل و ایڈیٹر

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت دیوانی باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول بمقام نارووال

بچمن داس ولد گوکل شاہ قوم کھتری ساکن سنکھترہ تحصیل ظفروال
بنام
سید لطیف پیران اور وغیرہ قوم جٹ ساکنان ہال کوٹلی خواجہ متصل [illegible] تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ [illegible]

دعوے ۱۰۰ بروئے تمسک

بنام سید لطیف پیران اور قوم جٹ ساکنان ہال کوٹلی خواجہ متصل [illegible] تحصیل پسرور [illegible] مقدمہ مندرجہ بالا میں [illegible] تحصیل کرنے سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ [illegible] کرتے ہو اس لئے اشتہار ہذا بنام تمہارے جاری کیا جاتا ہے کہ تم [illegible] حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی آج بتاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۹۲۹ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے بعض کلمات طیبہ جو وقتاً فوقتاً اخبار میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت ۸؍

چشمۂ مسیح موعود یعنی مسیح ابن مریم [illegible] جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔
[illegible] قیمت ۱؍

دلائل ختم رسالت مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم ختم نبوت کے متعلق اور صداقت حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں [illegible] ایک ۱؍ کے ٹکٹ [illegible] قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے [illegible] حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ [illegible] قیمت ۱؍

لغات القرآن جس میں [illegible] قیمت ؍

المشتہر
شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب [illegible] بازار امرتسر

ماسٹر حسین جان صاحب۔	۱	ملے ر
بھائی محمود احمد صاحب۔	۱	ملے ر
ملازمان لنگر خانہ۔	۲	یعہ ر
شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔	۱	ملے ر
میاں عبد الرحمٰن صاحب کاغانی۔	۱	ملے ر
میاں شیر محمد صاحب دکاندار۔	۱	ملے ر
میاں ولی محمد صاحب دکاندار۔	۱	ملے ر
زین العابدین صاحب ماریشس۔	۱	ملے ر
غلام حسین صاحب ماریشس۔	۴½	ٹلعہ ر
بشیر احمد صاحب کاتب۔	۱	ملے ر
عبد الرزاق صاحب شیر فروش	۱	ملے ر
مستری محمد یعقوب صاحب۔	۱	ملے ر
مولوی عبد المغنی صاحب۔	۱	ملے ر
مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے	۴	۳۲ یعہ ر
مرزا احمد بیگ صاحب	۲	یعہ ر
مستری کریم بخش صاحب۔	۱	ملے ر
ماسٹر محمد طفیل صاحب۔	۱	ملے ر
نعمت اللہ صاحب گوہر۔	۱	ملے ر

فیروزپور شہر کے احباب

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب	۶	للعہ ر
میاں محمد امیر صاحب۔	۱	ملے ر
منشی علی بخش صاحب۔	۱	ملے ر
منشی علی محمد صاحب۔	۱	ملے ر
منشی سلامت علی صاحب۔	۱	ملے ر
چودہری مولا بخش صاحب	۱	ملے ر
منشی احمد جان صاحب۔	۱	ملے ر
منشی جلال الدین صاحب۔	۱	ملے ر
منشی محمد عبید اللہ صاحب۔	۱	ملے ر
منشی عبد المغنی صاحب۔	۱	ملے ر
منشی مشتاق احمد صاحب۔	۱	ملے ر
منشی جلال الدین صاحب۔	۱	ملے ر
مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر	۷	عہ
پیر اکبر علی صاحب پلیڈر	۷	عہ

منشی محمد حسن صاحب۔	۱	ملے ر
منشی محمد فاضل صاحب	۱	ملے ر
منشی محمد اشرف خان صاحب	۸	۲۴ للعہ ر
اہلیہ اول خانصاحب منشی فرزند علی صاحب	۱	ملے ر
اہلیہ منشی احمد اللہ خان صاحب	۱	ملے ر
اہلیہ منشی محمد حسن صاحب	۱	ملے ر
اہلیہ منشی محمد اشرف خان صاحب	۱	ملے ر

متفرق مقامات کے احباب

شیخ فضل کریم صاحب حیدرآباد	۶	للعہ ر
چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور	۲۵	ہلا
حسن خان صاحب ہیڈ کنسٹبل ضلع جھنگ	۲	یعہ
منظور علی صاحب سب انسپکٹر علی گڑھ	۲	یعہ
نور الدین صاحب چک نمبر ۱۶ منٹگمری	۲	یعہ
جناب غلام اکبر خان صاحب جج ہائیکورٹ۔ حیدرآباد	۲۰	۱۶ ماشکر
سراج الدین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر ایچ پور	۲	یعہ
سراج الدین صاحب وزیرستان۔	۲	یعہ ر
نیاز محمد صاحب گوگیرہ۔	۲	یعہ ر
خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب علی گڑھ	۲	یعہ ر
محمد رفیق صاحب سب انسپکٹر جیکب آباد	۲	یعہ
غلام نبی صاحب سیٹھی راولپنڈی	۲	یعہ ر

میزان حصص ۲۷۱

اب باقی تین سو انتیس حصے باقی ہیں۔ احباب فوری توجہ فرماویں۔ اور بقیہ حصے پورے کر دیں۔ سید محمد اسحٰق افسر

روغن زرد کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے کہ دس من پختہ گھی خرچ ہوگا۔ اس مقدار کی وصولی کے متعلق میں نے مختلف احمدی زمیندار احباب کی خدمت میں تحریک کی تھی۔ کہ وہ اس مقدار میں سے اپنے اپنے ذمہ کافی حصہ لیں یہ گھی ان سے ماہ کتک یا مگھر یعنی ماہ اکتوبر یا نومبر میں لیا جاوے گا۔ مگر وعدے ابھی سے ہونے ضروری ہیں۔ میری اس تحریک پر جن احباب کے وعدے ۲۳ اگست ۱۹۲۱ء تک موصول ہو چکے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی مع مقدار گھی درج ذیل ہیں:

نام معطی	مقدار گھی
چودہری کرم الٰہی صاحب کرم پورہ	۲۰ تار پختہ
چودہری عبد اللہ خان صاحب بہلول پور ضلع لائلپور	۲۵ تار پختہ
جماعت گوکھووال ضلع لائلپور	۶ تار پختہ
سکرمی میراں بخش صاحب شیخوپورہ ضلع گوجرات	۲۰ تار پختہ
جماعت شیخوپورہ۔ ضلع گجرات	۲۰ تار پختہ
سید مزمل شاہ صاحب موضع گھیرڈ ضلع گوجرانوالہ	۲۰ تار پختہ
جماعت فیروز والا۔ ضلع گوجرانوالہ	۲۰ تار پختہ
ملک شیر محمد صاحب کوٹ رحمت خان	۲۰ تار پختہ
جماعت کلیان پور۔ ضلع لائلپور	۲۰ تار پختہ
چودہری غلام حیدر صاحب و چودہری شاہ محمد صاحب چک ۲۴۲ جنوبی	۲۰ تار پختہ

میزان کل پانچ من پندرہ تار پختہ

ابھی گویا نصف گھی کے وعدے ہوئے ہیں۔ نصف باقی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام وہ احباب جن کے نام میں نے تحریکی چٹھیاں لکھی ہیں۔ وہ ان سطور کو پڑھکر بواپسی ڈاک مجھے اطلاع دینگے۔ کہ وہ کس قدر گھی جلسہ سالانہ کے لئے دینگے۔ نیز تمام وہ احمدی احباب جو گھی کی امداد دے سکتے ہیں۔ مگر عدم واقفیت یا نسیان کی وجہ سے میں نے انکو تحریک نہیں کی۔ وہ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ روغن زرد کی کس قدر مقدار بطور امداد جلسہ سالانہ کے لئے دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امداد دینے والوں اور ان کے متعلقین پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ اللّٰہم آمین۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ
۲۴ اگست ۱۹۲۱ء

[illegible] قومیں اور [illegible] قومیں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں گے کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔ اور اگر ایسا نہ کرینگے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کریں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپکو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپکو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشوا کی خدمت میں پیش کرینگے۔"

یہ ہے اس معاہدہ صلح کا مسودہ جو ہمارے امام نے پیش کیا۔ اور اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا۔ "اگر ہندو لوگ بھی اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور انپر ایمان لاویں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائیگا جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اسکو استعمال بھی کریں۔"

مسٹر [illegible] غور کرے کہ یہ قربانی گاؤ کی مخالفت ہے یا ہندوؤں کو دعوت اسلام۔ اور جب وہ حضرت محمد مصطفےٰ کی رسالت پر ایمان لائینگے آپکو صدق دل سے سچا نبی مانینگے اور آپکے ارشادات کی ایسی تعظیم کرینگے جیسی کہ ایک مسلمان کے حسب حال ہے۔ تو پھر قربانی گاؤ کا سوال کہاں رہ جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ [illegible] اس کی اصلاح کر [illegible] تیار ہیں۔

[illegible] (الفضل قادیان)

جلسہ سالانہ کے آٹا

میں اخبار الفضل مورخہ ۸۔ اگست میں اعلان کرچکا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے بھائیوں کا عطیہ مبلغ پانچسو روپیہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے آٹے پر لگایا گیا ہے۔ جو احباب اس امر کو اپنے لئے موجب افتخار اور ثواب تصور فرمادیں کہ وہ آٹے کی امداد میں حضرت صاحب کے ساتھ شریک ہوں ان کیلئے یہ موقعہ غنیمت ہے۔ ایسے احباب بواپسی مطلع فرماویں۔ کہ وہ آٹے کے کس قدر حصے دینگے۔ ایک حصہ دو من کا ہوگا۔ جس کی قیمت ۱۶ قرار دیگئی ہے۔ میری اس تحریک پر بہت سے احباب نے لبیک کہی ہے۔ دوسرے احباب کی ترغیب کے لئے ارادہ ہے۔ کہ ایسے احباب کے نام مع تعداد حصص اخبار الفضل میں شائع کئے جاویں۔ لیکن پہلے اعلان میں اب اسقدر ترمیم کی جاتی ہے۔ کہ ایک حصہ بجائے دو من کے ایک من مقرر کیا جاتا ہے۔ جو صاحب آٹے کی امداد میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ کم سے کم ایک من آٹے کی قیمت دیں یعنی آٹھ روپیہ۔ مگر یاد رہے۔ کہ ایسی تمام رقوم اگست کے آخر ورنہ ستمبر کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر بھیجدینی چاہئیں۔ مگر بھیجنے سے قبل مجھ کو اطلاعی خط ضرور لکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور امداد کرنے والوں اور ان کے اہل وعیال پر باران رحمت نازل فرمائے۔

اب میں ان اصحاب کے نام لکھتا ہوں۔ جنہوں نے ۱۵ اگست تک [illegible] حصے لئے [illegible] اصحاب کے [illegible] فہرست جناب محمد حسین صاحب قریشی سیکرٹری [illegible] آخر ماہ اگست [illegible]

[illegible] جلسہ سالانہ

نام امداد کنندہ	تعداد حصص	رقم
حضرت خلیفۃ المسیح مع برادران	۶۲	۵۰۰
شہزادہ عبد المجید صاحب	۳	۲۴
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔	۲۰	۱۶۰
بابو فیروز دین صاحب قادیان۔	۲	۱۶
سید ولی اللہ شاہ صاحب۔	۲	۱۶
میاں احمد دین صاحب زرگر۔	۱	۸
مستری فضل کریم صاحب	۱	۸
چوہدری فضل احمد صاحب مختار عام صدر انجمن۔	۱	۸
مولوی عبد الحق صاحب۔	۱	۸
مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے۔	۱	۸
مرزا محمد حسین صاحب درزی۔	۱	۸
مولوی فضل دین صاحب وکیل۔	۱	۸
میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق	۲	۱۶
میاں نظام الدین صاحب درزی۔	۱	۸
منشی فخر الدین صاحب ملتانی۔	۱	۸
مولوی شیر علی صاحب۔	۱	۸
شیخ محمد یوسف صاحب۔	۱	۸
مولوی غلام رسول صاحب۔	۱	۸
شیخ نور احمد صاحب۔	۱ مع ۱/۲	۱۲
سید وزارت حسین صاحب۔	۱	۸
منشی نور محمد صاحب ہیڈ کلرک میگزین۔	۱	۸
میاں ابراہیم صاحب کشمیری۔	۱	۸
قاضی امیر حسین صاحب۔	۱ مع ۱/۲	۱۲
میاں عبد اللہ صاحب کمہار	۱	۸
مستری محبوب علی صاحب۔	۱	۸
شیخ عبد العزیز صاحب۔	۱	۸
مستری امام بخش صاحب۔	۲	۱۶
سید محمد اسحٰق صاحب۔	۱	۸
مستری عطا محمد صاحب	۱	۸
میاں ابراہیم صاحب [illegible]۔	۱	۸
عبد الغنی صاحب معمار۔	۱	۸
اللہ دتا صاحب گجراتی۔	۱	۸
منشی فضل حق صاحب۔	۱	۸
مستری اللہ دتہ صاحب۔	۲	۱۶
مولوی محمد علی صاحب۔	۲	۱۶
قاضی عبد اللہ صاحب۔	۱	۸
محمد دین صاحب باورچی۔	۲	۱۶

کیا پیغام بتلائے گا۔ کہ اسوقت تک سباعین کے کتنے "سکہ" اصحاب نے سودیشی کی تحریک پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔ اور باقیوں کو اسپر عمل کرانے کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے یا کی جانیوالی ہے۔ اگر پیغام فی الواقع یہ سمجھتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی تحریک سودیشی پر عمل کرنے سے اہل یورپ کے سر سے غرور کا بھوت دُور ہو سکتا ہے۔ ان کی آنکھیں کھل سکتی ہیں۔ اور ان کو لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں تو ایسے وقت میں جبکہ امیر پیغام کے نزدیک اہل یورپ نے خلافت ٹرکی کو نقصان پہنچا کر اور مقامات مقدسہ پر قبضہ کر کے اسلام میں دست اندازی کی ہے۔ ضرور اسکو کام میں لانا چاہیئے۔

دیکھئے پیغامیوں نے یہ تازہ قدم جو اٹھایا ہے اسپر وہ قائم رہ کر مسٹر گاندھی کے سچے پیرو ثابت ہوتے ہیں یا چندن کے بعد پھسل جاتے ہیں۔

* * *

ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت

۱۲ر مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک تقریر میں ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت بتلاتے ہوئے جو ان دنوں بڑے زور و شور پر کیا جاتا ہے۔ فرمایا تھا۔

"ہندو لوگ (اسلئے یہ مخالفت) ہندو مسلم اتحاد کو چاہتے ہیں۔ مگر ان کے دل ایک دوسرے کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر میں اتفاق و اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ ہم سے بعض مسلمانوں نے جو بڑے اتحاد کے حامی ہیں۔ کہا کہ یہ تو بالکل سچ ہے جب انگریز نکل گئے۔ تو ہم تلواروں کے زور سے ہندوؤں کو اپنے ماتحت کر لینگے۔ اسی طرح بعض ہندو جو ہمیں ان سے الگ سمجھتے ہیں۔ اپنے بعض خیالات ہم پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۲۲ کروڑ ہیں۔ انگریز جائیں پھر ہم ان مسلمانوں کو قابو کر لینگے۔ یہ جو صلح کرتے ہیں۔ اور اس نیت سے کرتے ہیں اور جو محبت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور ان کے دل میں اس قدر کھوٹ ہے۔ وہ کب اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء)

یہ جو کچھ بیان کیا گیا۔ واقعات اور حالات کے مطابق بیان کیا گیا۔ لیکن ممکن ہے۔ نام نہاد اتحاد کے متوالوں کو یقین نہ آئے۔ ایسے لوگوں کو ہم مسٹر محمد علی کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو انہوں نے حال ہی میں اپنی لکھنؤ کی تقریر میں کہے اور وہ یہ ہیں:۔

"گو برادرانہ اتحاد کے دعوےٰ کئے جاتے ہیں مگر دلوں میں چور ہے۔ ہندو اپنے دل میں خوف زدہ ہیں کہ "سوراج" ہوا تو مسلمانوں کا راج ہو جائیگا۔ دوسری طرف مسلمان اپنی جگہ کانپ رہا ہے۔ کہ "سوراج" کے معنے "ہندو راج" کے ہیں۔ ریاضی کا ایک عقدہ ہے کہ دو سانپوں نے ایک دوسرے کو نگلنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک کا منہ دوسرے سے بلکہ ایک حلقہ بن گیا۔ جب اس قسم کا حلقہ ہمارے ملک میں ہندو مسلمانوں کی باہمی پیچ کشی سے بن جائیگا۔ اسوقت کہیں ہماری مشکلات حل ہونگی"۔ (ہمدم ۱۳۔ اگست)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ باوجود ظاہری اتفاق و اتحاد کے جانبین ایک دوسرے سے مطمئن نہیں۔ اور نہ صرف مطمئن نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے خلاف سخت بدظن ہیں۔ اور منتظر ہیں۔ کہ موقعہ ملنے پر ایک دوسرے کو نابود کر دیں۔ نیز مسٹر محمد علی کے نزدیک یہ تعلق کی حیثیت دو سانپوں کی سی ہے جب تک یہ ایک حلقہ کی صورت نہ اختیار کرینگے اسوقت تک خطرہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح یہ اتحاد [illegible] کا پورا مصداق ہے کیا اس تعلق و اتحاد پر اعتماد کیا جا سکتا ہے

* * *

غار ثور کا ساتھی

اسلامی لٹریچر میں خلفاء اربعہ کے اسماء گرامی حسب ذیل القاب سے ملقب کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوبکر رضؓ "صدیق اکبر" حضرت عمر "فاروق اعظم" حضرت عثمان "غنی" حضرت علی "اسد اللہ الغالب" اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لقب جس صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ صرف انہی میں پائی جاتی ہے۔ جن کو اس سے ملقب کیا جاتا ہے۔ دوسروں میں نہیں پائی جاتی مگر اسمیں شک نہیں کہ ان القاب سے خاص خاص صفات میں ممتاز ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ القاب اسقدر شہرت پا گئے ہیں کہ جب "صدیق اکبر" یا "فاروق اعظم" کہا جائیگا۔ تو فوراً ذہن حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی طرف ہی منتقل ہو گا۔ ۲۴ر جولائی کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے:۔

"ہمکو وہ اخلاص اور جاں نثاری چاہیئے۔ جو غار ثور میں اسد اللہ الغالب نے دکھلائی۔ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا"

غار ثور کے ساتھی حضرت ابوبکر رضؓ ضرور اسد اللہ کی طرح خطرے اور مصیبت کے وقت اور نازک حالت میں شجاعت دکھلاتے تھے۔ مگر آپ کا لقب اسد اللہ الغالب نہ تھا۔ اسد اللہ کا لقب صرف حضرت علی رضؓ کے لئے مخصوص ہے۔ اور وہ غار ثور کے ساتھی نہ تھے۔ مضمون نویس کو یا تو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں کس نے حضور صلعم کی حفاظت کے خیال سے اپنی چادر کے ٹکڑے سے [illegible] اور اپنی انگلیاں سانپوں کے بلوں میں ڈال دی تھیں۔ اور اگر پتہ ہے۔ تو واقعہ طور پر حضرت ابوبکر رضؓ کی طرف اس لقب کو منسوب کرنا جو حضرت علی کا ہے اور بغیر نسبت کے ایسا کرنا ہمارے خیال میں ایک غلطی ہے۔ جس سے عوام کو صحیح واقعہ کے متعلق دھوکا لگ سکتا ہے۔

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء

غیر مبایعین مسٹر گاندھی کے پیچھے

پیام ۳ اگست کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ "کیا یہ مشکل شبہ ہے ایک اور ایک اور دو گیارہ۔ جو کام میاں محمود احمد صاحب اکیلے کر سکتے ہیں یا مہاتما گاندھی صاحب جو کچھ اکیلے کر سکتے ہیں۔ اگر یہ دونوں باہم ملکر کام کریں۔ اور ان کے ساتھ علی برادران مولانا ابو الکلام آزاد اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے مشنری و وکیل بھی شامل ہوجاویں۔ تو وہ نور علیٰ نور ہو سکتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مسٹر گاندھی کے ساتھ ملکر کام کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ ایسا سوال ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور مسٹر گاندھی کے طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں۔ علی برادران اور مولوی ابو الکلام صاحب پہلے ہی مسٹر گاندھی کے ساتھ ہیں۔ ان کے متعلق بھی پیغام کو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ رہے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے سو ان کو مسٹر گاندھی کے ساتھ ملکر کام کرنے کا مشورہ دینا ضروری ہے۔ اور غالباً اسی ضرورت کو محسوس کرکے پیغام میں اس سوال کو اٹھایا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب جو اس وقت [illegible] شامل [illegible] اور [illegible] کے مطالبات [illegible] کی [illegible] ہیں وہ [illegible] ہونے کی [illegible] سکتے ہیں۔ تو اب جبکہ ان کے مطالبات [illegible] مسٹر گاندھی علی برادرز اور مولوی ابو الکلام کے ساتھ ملکر بھی کام کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے بھی وہی مطالبات ہیں۔ پھر جب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ترکوں کی خلافت منصوصہ موعودہ ہے۔ تو وہ اس "خلافت منصوصہ" کی بحالی و حفاظت کے لئے ان لوگوں کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ جن کا اٹھتے بیٹھتے یہی وظیفہ ہے کہ ہم خلافت ترکی کو جو مٹ گئی ہے۔ دوبارہ قائم کرینگے۔

اسی طرح اگر خواجہ کمال الدین جب اول مرتبہ ہندوستان سے لندن پہنچ کر دھمکی آمیز کھلی چٹھیاں وزیر اعظم کے نام لکھ اور مسئلہ ترکیہ میں ذرا واقف ہو سکتے تھے۔ تو اب بھی وہ خلافت ترکی کے حمایت کے لئے مل سکتے ہیں۔

پس مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کے "مہاتما گاندھی" کے ساتھ ملکر کام کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ سوائے ان کی بزدلی اور نامردی کے کہ وہ ڈر رہے ہیں کہ آگے قدم بڑھاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے ہی کچھ کریں۔ جو دوسرے لوگ مسٹر گاندھی کی راہنمائی میں کر رہے ہیں۔ لیکن تھوڑی ہی دور چل کر اٹک جاتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ تک جوش ہی نہیں آتے پھر اٹھتے ہیں۔ مگر پھر وہی کیفیت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اب کے وہ پختہ عزم و ارادہ اور پوری قوت و حوصلہ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ اور پیغام نے بھی یہ کہہ کر ان کی پیٹھ ٹھونکی ہے۔ کہ بس "مہاتما گاندھی" کے ساتھ صرف آپکے مل کر کام کرنے کی دیر ہے۔ کہ سوراج فوراً حاصل ہو جائیگا۔ اور انگریز بوریا بستر باندھ کر ہندوستان سے نکل جائیں گے۔

مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب سے اور تو یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ اور ادھر پیغام نے غیر مبایعین کے مسٹر گاندھی کی پیروی کرنے اور ان کے پیچھے چلنے کی تحریک شروع کی ہے۔ اور نہ صرف تحریک کی ہے۔ بلکہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ پیروی شروع کر دی گئی ہے۔ چنانچہ مسٹر گاندھی کی تازہ تحریک ملک بھر کے کپڑوں کو ترک کرکے ہندوستان کا بنا ہوا کھدر پہننا یکم اگست سے جاری ہو چکی ہے۔ اسکے متعلق پیام ۳ اگست ۱۹۲۱ء لکھتا ہے۔ کہ

"یکم اگست سے کھدر پوشی کی تحریک شروع ہے۔ ہمارے بعض احباب نے بھی اس پر عملدرآمد شروع کردیا ہے مسلمان اور ہندو صاحبان متفقہ طور پر سودیشی اشیاء کے استعمال پر استقلال سے قائم ہو جائیں تو یورپ کے خداوندان دولت کے سر سے غرور کا بھوت اتر جائے۔ آنکھیں کھل جائیں اور لینے کے دینے پڑ جائیں۔"

اس کے متعلق اول تو ہم پیام اور مبایعین کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں کہ وہ منافقت کا پردہ اتار کر کھلم کھلا مسٹر گاندھی کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ پھر یہ دریافت کرتے ہیں کہ پیغام کے وہ احباب جنہوں نے یکم اگست سے کھدر پوشی شروع کر دی ہے۔ ان میں خود "امیر قوم" مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور ان سے اس بارے میں مشورہ کر لیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو وہ کس مرض کی دوا ہیں کیا انہوں نے مسٹر گاندھی کو ہی اپنا امیر سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی تحریک کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کی رائے اور عمل کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ ہاں اگر مولوی محمد علی صاحب نے خود کھدر پوشی شروع کر دی ہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اس کا زور شور کے ساتھ اعلان ہونا چاہئے تاکہ دور و نزدیک کے سب غیر مبایع اس پر عمل شروع کر دیں۔ اور پیغام کی یہ آرزو بر آئے کہ "یورپ کے خداوندان دولت کے سر سے غرور کا بھوت اتر جائے آنکھیں کھل جائیں اور لینے کے دینے پڑ جائیں" ہمیں تعجب ہے کہ پیغام نے یورپ کی آنکھیں کھولنے والے اس حربہ پر متفقہ عمل کرنے کی تلقین ہندو مسلمانوں کو تو کی ہے۔ لیکن غیر مبایعین میں سے صرف "بعض احباب" کا اس پر عملدرآمد شروع کرنا ہی کافی سمجھا ہے۔ حالانکہ اس کا فرض یہ تھا کہ تمام غیر مبایعین کو اس تحریک پر عمل کرنے کی پرزور تحریک کرتا۔

مالابار میں موپلوں کا فساد

سرکاری عمارتیں جلادی گئیں کالی کٹ ۲۳ اگست کل حکام کو اطلاع ملی۔ کہ موپلوں کے ہجوم مختلف مقامات کی شرکوٹ پہنچ ہو رہے ہیں۔ ہجوم نے ریلوے پل کو مسمار کرنے کی کوشش کی لیکن فوج نے وقت پر بچالیا۔ مگر ترانا ادی کا سٹیشن شکستہ ہوگیا۔

لیڈران خلافت کی گرفتاری جو اشخاص گرفتار ہوئے ہیں۔ ان میں ایرانڈ کے بعض مشہور لیڈران خلافت بھی ہیں۔ دو انگریز افسر ہلاک ہوئے۔ موپلاؤں نے ہرکارے کو زدوکوب کرکے ڈاک چھین لی۔

مارشل لا کا اعلان رقبہ مالابار میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے کمان افسر نے اعلان کیا ہے کہ ایرانڈ اور یوناڈی میں علانیہ بغاوت کو پیش نظر رکھ کر جس کے ساتھ متعدد مقامات میں ریلوے لائن کو اکھاڑ ڈالنے۔ ریلوے سٹیشنوں اور پبلک دفاتر کو لوٹنے اور جلا دینے کے واقعات ظہور پذیر ہوئے اسکا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص ریلوے لائن سے گزر یا داخل نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اسکو فیر کر دیا جائیگا۔ اس اعلان میں ایک مقام پر پانچ آدمیوں سے زیادہ کے جمع ہونے کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ مدراس کا اعلان مدراس ۲۲ اگست گورنمنٹ مدراس نے فسادات موپلا کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے شورش پسند لوگ موپلا گروہ کے زیادہ جاہل طبقے کے مذہبی جذبات کو بھڑکاتے رہے ہیں۔ دو تین ماہ پیشتر بعض مقامات میں یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ والنٹیر بنائے جا رہے ہیں موپلاؤں کی بعض جماعتوں نے اس مقام پر دعا مانگنا شروع کر دیا تھا جہاں ۱۸۹۴ء کے فساد میں موپلے مارے اور جلائے گئے تھے۔ جس کے مفسدانہ پمفلٹ شائع کئے گئے اور مفسدانہ تقریریں کی گئیں۔

بلوائیوں کا باقاعدہ انتظام اس مہینے کے آغاز میں دو واقعات ایسے ہوئے جن سے پتہ لگتا تھا کہ انہوں نے قانونی احکام کی مزاحمت بذریعہ طاقت کرنے کا باقاعدہ انتظام کر رکھا تھا۔ اور وہ کسی انتظام کے ماتحت ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا کہ اس انتظام کے لیڈروں کو گرفتار کرکے ان کے خلاف موپلاؤں کے قانون فساد مجریہ ۱۸۵۹ء کے مطابق مقدمہ چلایا جائے اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۰ اگست کو صبح تیرورنگاڈی میں گیا۔ اس کے ساتھ گورہ فوج کی ایک جماعت اور خاص پولیس کی ایک جماعت تھی۔ ۱۲ بجے مجسٹریٹ کو اطلاع پہنچی کہ تقریباً تین ہزار موپلاؤں کا ایک مسلح ہجوم ریلوے پاراپانانگاڈی سے تیرورنگاڈی کو آرہا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس جو فوج تھی اس کا زیادہ تر حصہ ہجوم کو منتشر کرنے کی لئے آ نہ گیا۔ اور۔ مدد کالیکٹ بلانے کی ضرورت پڑی۔ بیس اشخاص گرفتار کئے گئے

ڈاکخانہ لوٹ لیا گیا سب ڈویژنل مجسٹریٹ دیال گھاٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ پاٹانانگاڈی میں ڈاکخانہ لوٹ لیا گیا اور ریلوے کو کئی جگہوں پر نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کئی آدمی قتل بھی ہوئے تار کاٹ دیئے گئے۔

بلوائیوں نے کئی افسروں کو پکڑ لیا مدراس ۲۳ اگست کلکٹر کالیکٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ موپلوں نے سب مجسٹریٹ انسپکٹر پولیس دو سپاہیوں اور ایک یورپین کو گرفتار کر لیا۔

حفاظتی فوج کی طلبی کالی کٹ ۲۲ اگست ریلوے لائن کو دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حفاظتی فوج طلب کر لی گئی ایرانڈ میں حالت خطرناک ہے۔

قصبے خالی کر دیئے گئے کالی کٹ ۲۳ اگست پاراپانانگاڈی اور دیگر مقامات عملی طور پر لوگوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ بلوائیوں کے پاس سبز رنگ کے ترکی جھنڈے ہیں۔

پولیس کے سترہ آدمی پکڑ لئے گئے کالی کٹ ۲۳ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ موپلوں کے بلوائیوں سے مالی نقصان دوگنی شرح سے وصول کیا جائیگا۔ سترہ پولیس مینوں کا ایک دستہ تیرور کے پاس ڈگند رہا تھا تو پولیس والوں کو موپلوں نے پکڑ لیا اور ہتھیار اتار دینے پر مجبور کیا ان میں چار پولیس مین تو بھاگ گئے لیکن باقیوں کا پتہ کچھ معلوم نہیں ہوا۔ سپیشل اسسٹنٹ مجسٹریٹ کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ ایک کانسٹبل کو ہسپتال میں لایا گیا اسکی حالت بہت نازک ہے اور اسکے جسم پر بہت زخم ہیں۔ تھانہ اور سرکاری دفتروں کو لوٹ لیا گیا انہوں نے زیر مقدمہ قیدیوں کو جو حوالات میں بند تھے رہا کر دیا۔

۵-۷ سو آدمیوں کا نقصان جان مدراس ۲۳ اگست بقول اخبار مدراس میل امدادی فوج اسلئے طلب کی گئی تھی کہ کالی کٹ میں لوٹ مار کی بہت افواہیں گرم تھیں یورپینوں کو مغربی پہاڑی پر پہنچا دیا گیا ہے۔ موپلاؤں کے مقتولوں اور زخمیوں کا اندازہ پانچسو اور ۷ سو کے درمیان لگایا جاتا ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام نقدی اور قیمتی کاغذات کو خزانہ میں پہنچا دیا ہے لینسٹر رجمنٹ نامی گورہ فوج کے ۱۵-۱۶ آدمی لاپتہ ہیں۔

فسادات کی شدت کالی کٹ ۲۴ اگست تینور کے حملے میں دس ہزار موپلاؤں نے حصہ لیا۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ منصف کی عدالت کے ریکارڈ کو اور تھانے کو آگ لگا دی۔ بلوائیوں نے اپنی مختلف جماعتیں بنالی ہیں۔ اور مختلف سمتوں میں جا رہے ہیں ملف کے باغات چائے کے تین ہزار موپلا قلیوں نے کام چھوڑ دیا ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موپلے ہندوؤں کی چوٹیاں کاٹ کر ان کو موپلا ٹوپیاں پہنا کر تبدیل مذہب کرا رہے ہیں۔ بہت سے ہندوؤں کے مکانات لوٹ لئے گئے ہیں۔

خوف و ہراس کو کم کرنے کی کوشش کالی کٹ ۲۴ اگست اس کی اطلاع ملی ہے کہ مسٹر لی آسٹن سپیشل اسسٹنٹ کلکٹر مالابار بآرام محفوظ ہیں۔ حکام قانون پسند لوگوں کی دہشت کو کم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن کا اعلان مدراس ۲۴ اگست سیٹھ یعقوب حسن نے فسادات مالابار کے متعلق اخبارات میں لکھا ہے کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو علاقہ فساد میں جانے کی اجازت دیجائے تو ہم لوگوں کو جوش ٹھنڈا اور معمولی حالات

بحال کر سکتے ہیں گورنر مدراس نے سیٹھ یعقوب حسن کی خدمات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ان کے جانے سے الٹا اثر پڑیگا۔

ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ۲۴ راگست مدراس میل کے نامہ نگار مقیم کالی کٹ کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ تیرور اور انگلری میں بہیجرا۔ اتوار کی لڑائی میں ایک سو پچاس باغی مارے گئے۔

دموون کے محل پر حملہ کالی کٹ ۲۵ راگست اتوار کی صبح کو دو سو موپلے نیلمبور کیطرف سے گئے انہوں نے سنتریوں پر حملہ کیا۔ بعض سنتری بھاگ کر قریب ہی [illegible] کے مکانوں میں چھپ گئے۔ موپلے ان مکانوں میں داخل ہوگئے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ۱۳ مرد عورتوں کو قتل کر دیا۔ وسائل آمد و رفت اور ریل تباہ کر دیئے گئے ہیں [illegible] قریباً ۲۰۰ موپلے وسیلے نیلمبور محل کو گئے جو خاندان زمودان کا ہے انہوں نے محل کے فیجوں کو ڈرایا دھمکایا اور روپیہ چھین کر لے گئے

ہندوستان کی خبریں

ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس مسٹر ایف۔ اے ہیپ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی صدارت میں بمقام شملہ ۱۱ اکتوبر منعقد ہوگا جسکے دس دن تک جاری رہنے کی توقع ہے۔

ہیک کالج کے پرنسپل کے خلاف مقدمہ کلکتہ [illegible] کالج کے پرنسپل نے ایک جماعت کے لڑکو کو اس بے رحمی سے مارا تھا کہ [illegible] وہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ پرنسپل کے خلاف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے نوٹس جاری کیا۔

انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تنخواہ مدراس گورنمنٹ نے وزیر ہند کی منظوری کے بعد یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء سے انسپکٹر و سب انسپکٹر پولیس کی ترمیم شدہ تنخواہ کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور میں ہندوؤں کے لئے سستے آٹے کی دوکانیں لاہور میں لالہ ہیرالال کپور نے اپنے خرچ سے آٹے کی دکان کھولی ہے جس سے ہر روز ایک سو غریب ہندوؤں کو تین آنہ فی روپیہ کا ۵ سیر آٹا دیا جائیگا۔

کوائف سرحد ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ڈیرہ غازی خاں اور وزیرستان میں سخت بارش کی وجہ سے سڑک خراب ہوگئی ہے ٹانک اور کوہاٹ کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہے۔ ۱۰ راگست کی اطلاع ہے کہ خیر [illegible] سے پرے ٹکران کی لائن کاٹ دی گئی ہے۔ [illegible] توچی [illegible] نے مسعود کی کمین پر گولہ باری برابر جاری رکھی۔ بعض گھر تباہ ہوگئے اور دشمنوں کو نقصانات پہنچا۔ غنیم کے بے اثر چھوٹے چھوٹے حملے جاری ہیں۔

فائر بریگیڈ لاہور کے سپرنٹنڈنٹ کا استعفٰے لاہور میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ فائر بریگیڈ کا عملہ کھدر کی وردی پہنے سپرنٹنڈنٹ فائر بریگیڈ نے استعفٰے پیش کر دیا جسے سب کمیٹی نے منظور کر لیا سپرنٹنڈنٹ مذکور نے جنرل کمیٹی کو اطلاع دی ہے کہ شہزادہ ویلز کے بائیکاٹ کا رزولیوشن منسوخ نہ ہونے کی صورت میں وہ ہرگز ملازمت کرنا پسند نہیں کرینگے۔

علیگڈہ کی پولیس کو انعامات علی گڈہ ۲۴ راگست انسپکٹر جنرل پولیس نے آج صبح علی گڈہ کی پولیس کا معائنہ کیا اور فسادات کے متعلق ان کی بہادری کی تعریف کی اس کے بعد ان کانسٹبلوں کو انعامات تقسیم کئے۔ جنہوں نے تحصیل اور خزانہ کو بچایا پہلا انعام تین سو روپیہ کا تھا۔ دوسرا ڈیڑھ سو اور تیسرے دو انعامات دو دو سو روپیہ کے تھے۔

پنجاب میں شرح اموات ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۰ء تک مسلمانان پنجاب میں شرح اموات ۳۹ء۷ و ۴۰ء۴۲ و ۲۳ء۴۲ فی ہزار تھی اسکے مقابلہ میں ہندوؤں میں ۴۳ء۷ و ۴۲ء۲۳ و ۳۱ء۲۱ تھی۔

غیر ممالک کی خبریں

انگورا کی قومی مجلس توڑ دی گئی قسطنطنیہ ۱۶ راگست انگورا کا پیغام ہے کہ کمال پاشا نے قومی مجلس کو توڑ دیا ہے اور اس امر کو فرض قرار دیا ہے کہ ہر گھر کپڑا مہیا کرے اور تاجر اپنے سامان خوراک و روغنیات کا چالیس فیصدی دیں۔

روس کی امداد کی شرائط برلن ۲۲ راگست روس کو جو امداد دی جا رہی ہے اس میں سے فوج اور حکام کو مدد نہ ملیگی۔ یہ وہ کمزور لوگوں اور بچوں کو دی جائیگی۔ سوویٹ بندرگاہ سے قحط زدہ علاقہ تک لیجانے کے لئے گاڑیاں وغیرہ دینگے۔ اگر سوویٹ نے شرائط امداد کے خلاف ورزی کی تو امداد بند کر دی جائیگی۔

ترک یونان کو تباہ کرتے جاتے ہیں ایتھنز ۱۹ راگست ایک سرکاری اعلان ایشیائے کوچک میں یونانی فوج کی مزید پیش قدمی کی تصدیق کرتا ہے۔ اور مظہر ہے کہ غنیم کے سوار دستے مشرق کی جانب پسپا ہو رہے ہیں غنیم اپنی پسپائی میں یونان کو تباہ کرتا جا رہا ہے۔

ولیعہد ایران ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ تار دیتا ہے کہ ولیعہد ایران انگلستان سے یہاں پہونچے ہیں اور قسطنطنیہ جا رہے ہیں۔

لارڈ چانسلر کی آئرلینڈ کو دھمکی لنڈن ۲۰ راگست دارالامراء میں لارڈ چانسلر نے مسئلہ آئرلینڈ پر مباحثہ کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگر گفت و شنید صلح کی موجودہ کوشش ناکام ہوئی تو سن فین کے خلاف ایک ایسے عظیم الشان پیمانہ پر جنگی سرگرمیاں شروع کر دی جائینگی جیسی اسوقت تک کبھی نہیں ہوئیں۔ اور ہم حتی الامکان اپنی کسی کارروائی کو عمل میں لانے سے احتراز نہ کرینگے

ہیضہ سے بچنے کیلئے شہر کو آگ لگا دی جائے سٹاک ہالم ۲۳ راگست ایک اخبار کے نامہ نگار مقیم ہیلسنگفارس کا بیان ہے کہ استراخان کے سوویٹ سفیر نے حکومت ماسکو کو اطلاع دی کہ استراخان میں اسقدر ہیضہ پھیلا ہے کہ ہیضہ سے جنگ کرنا فضول ہے اسنے سفارش کی ہے کہ باشندوں کو [illegible] منتقل کر کے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل	عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا	دنیا کی نفرت سے لئے الاسلام پر کھینچے

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

و کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

قیمت بہر حال پیشگی

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نامہ لنڈن
اخبار احمدیہ ۔ [illegible]
اسلام کا زندہ خدا ہے
لکھنؤ کا مناظرہ اور ہمدم
آریہ گزٹ کی تردید کرے
اسلام اور حریت و مساوات
مولوی محمد علی کی بیعت
خطبہ جمعہ (مسلمانوں کے لئے اسلامی پیرا [illegible] پر عمل کرو)
فہرست [illegible] اشتہارات

نمبر ۱۷	مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور آپ کا خاندان خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہے۔

خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

حضور اپنے ایک ۱۵ تار میں تحریر فرماتے ہیں الحمد للہ کہ اب میری طبیعت بہت اچھی ہے۔ بخار [illegible] دن سے قریباً نہیں ہوا۔ صرف ایک دن ۹۹.۵ تک حرارت ہوئی ہے۔ ورنہ نارمل رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ یہاں بیعت کر رہے ہیں۔ [illegible]

مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے [illegible] عنقریب [illegible]

حضرت [illegible] نواب محمد علی خان [illegible] صاحب الیرکوٹلہ تشریف رکھتے ہیں۔

نامۂ لنڈن

از مولوی مبارک علی صاحب بی اے ۔ بی ٹی

(۴ اگست ۱۹۲۱ء)

تبلیغی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ اور کچھ عرصہ سے دو تعلیم یافتہ انگریز زیر تبلیغ ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب انشاء اللہ بہت جلدی سلسلہ حقہ میں داخل ہونگے۔ ہائیڈ پارک اور مسجد میں سلسلہ لیکچروں کا جاری ہے۔ میں نے اور عزیز دین صاحب نے متعدد لیکچر دئے۔ مسٹر اگسٹر نے بھی ایک لیکچر دیا۔ یہ بھی مجھے تبلیغ کے کام میں مدد دیتے ہیں۔

ملک محمد حسین صاحب کا پیرس میں لیکچر ہوا۔ اور انہوں نے وہاں احمدیہ لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ وہاں کے لوگ اسلام کی تعلیم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بہت مشتاق دیکھے گئے ہیں۔ اب وہ فرانسیسی زبان سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ فرانس میں تبلیغ کی جاوے۔ ملک صاحب موصوف پیرس سے ۳ اگست کو لنڈن واپس آ گئے۔ اور مجھے کام میں مدد دیتے ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔

مسٹر علی محمد صاحب خلف جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بھی اب لنڈن میں میرے پاس ہیں۔ اور لنڈن میٹرکولیشن کی تیاری کر رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

جناب مفتی صاحب کا پتہ بسبب کرایہ کی زیادتی کے مکان تبدیل کرنا پڑا ہے۔ نیا مکان پہلے مکان کے قریب ہی اسی محلہ میں ہے۔ مگر کچھ اور ہے۔ آئندہ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

Dr. M. M. Sadiq.
Ahmadi missioner.
27 La Belle Ave,
Highland Park, mich

درخواست اخبار حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک غریب غیر احمدی نے اخبار الفضل کے لئے درخواست کی ہے۔ اور تحقیق احمدیت کا اشتیاق ظاہر کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کرا دیں۔ تو بہت ثواب کا کام ہے۔

درخواست دعا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں ہم کو کامیابی اور روحانی و جسمانی شفا نصیب کرے۔

خاکسار امیر اللہ احمدی موضع اسماعیلہ۔

بندہ آجکل نہایت تشویش میں ہے۔ تمام دوست دعا فرما دیں۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

خاکسار نور محمد سب اوورسیر۔ از چلیانوالہ

خاکسار کئی روز سے بہت بیمار ہے۔ تمام احباب [illegible] دعا فرما دیں۔

عبدالکریم سکنہ ملوہ ۔ دہرم سال ۔ پونچھ

تمام احباب میرے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے برسر روزگار کرے۔ اور میری مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔

خاکسار محمد عبدالرحمن ۔ سوزال

میری والدہ صاحبہ [illegible] سے بیمار ہیں۔ احباب سے [illegible] دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار [illegible] الاسلام ۔ قادیان

۱۷ اگست کو سردار بیگم دختر [illegible]

کلارک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کا نکاح محمد الدین پسر چودہری قائم الدین سکریٹری انجمن احمدیہ ظفروال ساکن موضع چک [illegible] کے ہمراہ بالعوض مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بمقام ظفروال پڑھا گیا۔ یہ نکاح چودہری محمد حسین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ نے پڑھا۔ راقم شیخ احمد از ظفروال

جنازہ نہ پڑھا میری حقیقی والدہ صاحبہ مورخہ ۱۲ اگست ۲۱ء بروز جمعہ فوت ہو گئی۔ ہم چھ کس احمدی موجود تھے۔ جو قریبی رشتہ دار تھے۔ مگر ہم نے جنازہ اس لئے نہ پڑھا کہ وہ احمدی نہ تھیں۔

حافظ صدر الدین موضع چک للی ۔ ضلع گوجرات

[illegible] افسوس کے ساتھ عرض خدمت ہے کہ میرے بھائی سید علی بخش صاحب جو کہ اس اطراف میں جماعت احمدیہ کے اولین و مخلصین افراد میں سے تھے۔ گذشتہ اتوار کے دن شام کے وقت اس جہان فانی سے رحلت کر کے اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تمام جماعت کی خدمت میں نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

عاجز سید انعام رسول احمدی بنگلی از کلکتہ

نظم

جوش گریہ سے کہیں منظور طغیانی نہ ہو
کشتی عمر رواں چکرا کے طوفانی نہ ہو
حشر میں یارب گناہوں سے پشیمانی نہ ہو
میرے عیبوں کی گواہ جرم پیشانی نہ ہو
ہو نہیں سکتا کہ ہم پر لے مرے مولا کریم
اس گرانی میں ترے فضلوں کی ارزانی نہ ہو
کچھ بھی ہو کرم میں اسکے ہیں [illegible] وہی
وجہ ناکامی تمہاری تنگ دامانی نہ ہو
پاؤں دکھنا غیر کے آگے نہ رونا دیکھنا
بوند بھر پانی سے ساری آبرو پانی نہ ہو
عصمت یوسف علی الاعلان کہتی ہے یہیں
پاک دامانی نہ ہو گر چاک دامانی نہ ہو
یہ بھلا ممکن ہے اے [illegible] میں
ہم جہاں جائیں وہاں تیری ثنا خوانی نہ ہو
مولوی جی بات کہنے کو تو حاضر ہیں مگر
گالیاں دینے کی حضرت آپ نے ٹھانی نہ ہو
زندگی کا کیا بھروسہ ہے یہ دم بھر کو ہے
کیوں ابھی سے تیز میرا شوق پنہانی نہ ہو
ایسے سجدہ کو ریا سے کس طرح خالی کہوں
سر ہے پامال جبکہ بیتابی ہی پیشانی نہ ہو
احمدی ہو کر تو چاہئے شرم ہے تیرے لئے
کام سے تیرے اگر عالم کو حیرانی نہ ہو
نام کر ایسا کبھی محفل میں بدنامی نہ ہو
کام کر ایسا کہ کر کے پھر پشیمانی نہ ہو
میں تو لا اکراہ جو کہدے اسی پر ہوں نثار
وہ بھی کیا مذہب ہے جس مذہب میں آسانی نہ ہو
خرقہ پوش کوئے احمدؐ کا جو منصب دیکھ لے
کوئی خواہش مسند تخت و تاج سلطانی نہ ہو
کس طرح او دشمن بدکیش تو پائے فلاح
حال پر تیرے اگر الطاف ربانی نہ ہو
کیا بگاڑے گا تو مولائی فقیر دل کا بھلا
دشمن ناداں تیری ہی خانہ ویرانی نہ ہو
سر قلم کرنے کو دشمن کا قلم رکھتا ہوں میں
احمدی کو حاجت شمشیر برانی نہ ہو
غیر ہی کے ہو رہے ہیں وہ یقینی بات ہے
اب رفو کرنے سے ان کی چاک دامانی نہ ہو
ساتھ میرے کیوں ہے سایے کی طرح او بیکسی
مجھ سے دیوانے کے پیچھے تو بھی دیوانی نہ ہو
احمدی ہوں ڈر مجھے باد مخالف کا نہیں
میرے پرچم کی ضیا وہ ہے کہ جو فانی نہ ہو
میں تو بستیوں کو مخاطب جب کروں ہو دوستو
آسماں پر گر مرے خاطر کی جولانی نہ ہو
چھوڑ دو وہ سر جو جھکتا ہے [illegible]
پھیر دو وہ دل جو جلوہ گاہ سبحانی نہ ہو
ہے مجھے آل محمدؐ کی ثناؤں کا شرف
وہ حقیقت میری کیا جانے جو عرفانی نہ ہو

[illegible]

ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں اور ہم کو کافر سمجھنے والوں کو بموجب منشاء حدیث کافر سمجھتے ہیں (صفحہ ۴۷) لیکن حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی تحریر فیصلہ کرتی ہے۔"

مطلب یہ کہ پیش کردی ہے اور اسے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے کہہ دیا کہ یہ تقریر ہے اور ہم جو پیش کرتے ہیں وہ تحریر ہے پس تحریر مقدم ہے۔ اگرچہ یہ ایک لغو عذر ہے مگر میں مولوی صاحب کی خدمت میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر پیش کرتا ہوں جو یہ ہے

"اگر دوسرے لوگوں میں [illegible] تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔ دوسرے مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کردیں بعد اس کے حرام ہوگا کہ میں ان کے اسلام میں شک کروں"

(صفحہ ۱۲۵)

اس عبارت میں حضور نے بتایا کہ جو لوگ کافر نہیں مگر کافروں کے ساتھ خلا ملا رکھتے ہیں ان کو میں اس صورت میں منافق و کافر نہیں قرار دونگا۔ اور مسلمان سمجھونگا جب وہ مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کردیں۔

۱۔ دوسرے مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کریں کہ ان مولویوں کو ہم بوجہ تکفیر ایک مومن کے کافر سمجھتے ہیں۔

۲۔ ایسا اعلان کھلم کھلا کریں اور جنکو کافر قرار دیا ہے ان سے کفار والا معاملہ رکھیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں نہ لڑکیوں کا رشتہ دیں وغیرہ ذالک تاکہ ثابت ہو کہ نفاق کا کوئی شعبہ ان میں نہیں۔

۳۔ خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں یعنی تمام موعودہ نشانات کے مقر ہوں اور مصدق۔

اور یہ تو مسلم فریقین ہے کہ نماز مسلمان کے پیچھے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ منافق اور کافر مکذب آیات اللہ کے پیچھے پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ لکھنا غلط ہے کہ صرف مکفرین میں شامل نہ ہونا کافی ہے کیونکہ حضرت اقدس کی کتابی تحریر سے ثابت ہے کہ جب تک کوئی یہ شرائط پورا نہ کرے وہ مسلمان نہیں قرار دیا جا سکتا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب ایک جگہ بالتفصیل و بالتصریح کوئی قانون کتاب میں لکھ دیا جائے (جو سب چیزوں کے لئے دستور العمل ہے) تو پھر اس کی طرف اشارہ کافی ہوتا ہے اسلئے حضرت اقدس نے پھر مکفرین سے علیحدگی وغیرہ کے مجمل الفاظ بول دیئے یا کسی خط میں لکھ دیئے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ بقیہ شرائط ساقط ہو گئیں۔

میں اصحاب پیغام بالخصوص مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس کا جواب دیں۔ اور حقیقۃ الوحی کی ان سطور کو حل کریں۔ **فان لم تفعلوا ولن تفعلوا**

دیکھو خدا کو جان دینا ہے ایسی سفلی اغراض کے لئے دین کو [illegible] نہ بناؤ حضرت اقدس کا وحی الٰہی کے ماتحت صریح حکم ہے کہ کسی مکذب و مکفر احمدیت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور فتویٰ تکفیر اٹھانے کی ایک ہی تدبیر ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ شرائط مندرجہ حقیقۃ الوحی کو کوئی پورا کر ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ احمدی نہ ہو جاوے اور یہی حضرت مسیح موعود کا منشاء تھا۔ کہ مجھ پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص مسلمان رہ ہی نہیں سکتا۔ بلکہ ایک [illegible] ایسی رکھدی کہ جب تک خلافت محمود پر ایمان نہ ہو۔ انسان اس قابل نہیں ٹھہرتا کہ اسکو منافق (جسکے لئے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائینگے) نہ کہا جائے کیونکہ شرط یہ ہے کہ انسان خدا کے کھلے کھلے نشانوں کا منکر نہ ہو۔ اور سب سے بڑا مشہور نشان مسیح موعود کا اس وقت حضرت محمود کا وجود باجود اور خلافت ہے۔ کیونکہ آپ کے لئے پیشگوئی ہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

اور فرمایا کہ (۱) وہ حسن و احسان میں تیری نظیر ہوگا۔

(۲) اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک مرد بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (سبز اشتہار) اور پھر حقیقۃ الوحی میں فرمایا کہ اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترہویں سال میں ہے (صفحہ ۳۶۰) پھر فرماتے ہیں اسی حقیقۃ الوحی میں کہ خدا اسکی (مسیح موعود کی) نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کریگا (صفحہ ۳۱۲) سو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ خلافت محمود۔ اللہ کی موعود ہے۔ یہ ایک کھلا کھلا نشان ہے جو اسکے منکر ہیں وہ مکفر مسیح موعود ہیں۔ ہے کوئی پیغام والوں میں سے جو میرے مقابل میں اس موضوع پر قلم اٹھائے؟

اکمل قادیان

فہرست مضامین جلد ہشتم الفضل

اسی اخبار الفضل یکم ستمبر نمبر ۱۷ کے ساتھ فہرست مضامین جلد ہشتم از یکم جولائی ۱۹۲۰ء تا ۳۰ جون ۱۹۲۱ء خریداران الفضل کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔

فہرست جو ۱۲ صفحہ پر آئی ہے اسکے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ یہ کیسی شاندار ہے اسے کس محنت و جانکاہی سے حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ پہلے تو تمام مضامین کو مفصلہ ذیل حصص پر تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مضامین خطبات تقریریں۔ ۲۔ اپنی جماعت کے متعلق مضامین ۳۔ غیر مبائعین کے متعلق مضامین ۴۔ غیر احمدیوں کے متعلق مضامین ۵۔ عیسائیوں کے متعلق مضامین ۶۔ آریوں اور سناتنیوں کے متعلق مضامین۔ ۷۔ مختلف مذاہب کے متعلق مضامین ۸۔ متفرق مضامین۔ ۹۔ منظومات ۱۰۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ۔ پھر ہر عنوان کے ماتحت جو مضامین آئے ہیں ان میں سے ہر ایک مضمون کا نام معہ نمبر و صفحہ اخبار لکھا ہے۔ اور یوں آپ کو بتایا گیا ہے کہ الفضل کتنا مفید کام کر رہا ہے اور کتنی اشد ضرورت ہے اس بات کی کہ ہر پڑھے لکھے احمدی کے پاس الفضل کی مکمل جلد ہو۔ اس فہرست کی چھپوائی پر ساٹھ روپے خرچ آئے ہیں۔ ہم گذشتہ سال کی جلد [illegible] بے باق کر چکے تھے۔ مگر اسکے علاوہ یہ ساٹھ روپیہ کا خرچ محض خریداران الفضل کے لئے دفتر نے برداشت کیا ہے۔ اسکے عوض کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ بیس فائل مکمل ۱۹۲۱ء یعنی جلد ہشتم کے خرید لئے جائیں۔ جو سات روپے فی فائل کے حساب سے [illegible]

خطبۂ جمعہ

مسلمان بننے کے لئے اسلام کے ہر ایک حکم پر عمل کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ

(فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء بمقام ناسنور کشمیر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سورہ فاتحہ کی دعا عام ہے۔

مسلمان ہر روز پانچ وقتوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ پانچ وقتوں میں کم سے کم تیس چالیس دفعہ یہ دعا کی جاتی ہے صبح سورج چڑھنے سے پہلے زوال کے بعد سورج ڈوبنے سے پہلے اور بعد اور سونے کے وقت اور علاوہ اس کے اور وقتوں میں بھی مثلاً رات کے پچھلے حصہ میں اور سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد۔ وہ سیدھا راستہ کیا ہے جس کیلئے مسلمان دعا مانگتا ہے۔ کہ مجھے ملجائے اور مجھے اس پر چلایا جائے یہاں قرآن کریم نے بیان تو فرمایا نہیں۔ صرف الفاظ رکھ دیئے ہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اس لئے کسی خاص بات تک اس دعا کو محدود کر دینا درست نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ اس سے فلاں بات مراد ہے یا فلاں غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص بات مراد ہوتی۔ تو قرآن کوئی قرینہ بتا دیتا۔ یا بات بیان فرما دیتا۔ لیکن قرآن نے یہاں اشارتاً بھی نہیں بتایا کہ کوئی خاص ہدایت مراد ہے۔ اور نہ کوئی قرینہ بیان کیا ہے۔ کہ جس سے کوئی حد بندی ہو سکے۔ عام الفاظ رکھے ہیں۔ پس ہم عام معنے ہی لیتے ہیں کہ جس امر میں ہمیں سیدھا راستہ درکار ہو۔ اسی امر میں سیدھا راستہ مل جائے۔ میں ایک اصل بیان کرتا ہوں جس سے یہ عام دعا قبول ہو جائے۔

دُعا اخلاص کے مطابق قبول ہوتی ہے

اگرچہ ہر ایک دعا کی کیفیت کی حد بندی رکھی گئی ہے مختلف لوگ مختلف وقتوں میں جو دعائیں کرتے ہیں۔ خاص خاص درجوں کے ماتحت قبول ہوتی ہیں۔ یہ درجے کچھ اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ اخلاص کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی دعا کی۔ اور آپ نبیوں کے سردار بنگئے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کا وہ قرب ملا کہ آپ کو خدا سے جدا کرنا مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف بند دلوں پر وہ فیوض جاری کئے کہ آپ کے متبعین تک نبیوں میں شامل ہوگئے یا نبیوں جیسے ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی دعا کرتے تھے۔ مگر خاتم النبیین نہیں بنے انکو اللہ تعالیٰ نے صدیق کا درجہ عطا فرمایا۔ اور سرداری اور استاذی امت کا درجہ انکو ملا۔ ان کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مگر پھر بھی رسول کریمؐ والا درجہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر انکو وہ درجہ نہ ملا۔ جو صدیقؓ کو ملا۔ حضرت عثمانؓ بھی یہی دعا کرتے تھے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ مگر جو درجہ صدیقؓ اور فاروقؓ کو ملا تھا۔ وہ حضرت عثمانؓ کو نہ ملا۔ حالانکہ وہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ بلکہ زیادہ دفعہ پڑھتے تھے۔ بہ نسبت حضرت ابوبکرؓ کے۔ جیسا کہ حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو نمازوں کی وجہ سے فضیلت نہیں بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے دل میں ہے پھر حضرت علیؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کو وہ درجہ نصیب نہ ہوا۔ جو پہلوں کو ملا۔ پھر صحابہ میں سے عشرہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ زبیرؓ طلحہؓ سعیدؓ سعدؓ ابو عبیدہؓ وغیرہ انہیں بعض بعض سے بڑے اور بعض بعض سے چھوٹے تھے۔ مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درجے کو نہیں پہنچے۔ پھر اور صحابہ تھے۔ جو اسلام کی راہ میں شہید ہوئے۔ یا اسلام کی تعلیم کو لوگوں میں پھیلایا یا روحانی مدارج کو حاصل کیا۔ یا قضا کا کام کیا۔ وغیرہ مگر انکو وہ درجہ نہ ملا۔ جو اول الذکر لوگوں کو ملا۔ پھر وہ لوگ بھی تھے۔ جو نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ مگر منافق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے سوائے عشاء اور صبح کی نمازوں کے۔ انکو کچھ بھی نہ ملا۔ انکی نسبت فرمایا۔ فی الدرک الاسفل من النار۔ آج مسلمان بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے وظیفے پڑھتے۔ چلے کاٹتے ہیں نوافل پڑھتے ہیں۔ مگر پھر ان پر لعنت برس رہی ہے۔ ذلت میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ پس دعا کے ساتھ معلوم ہوا۔ اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دو آدمی ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ایک موٹا ہو جاتا ہے دوسرا دبلا ہی رہتا ہے۔ تو ہمیشہ لفظوں کو ہی نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ اس کے ساتھ اخلاص۔ ایمان اور اندرونی حالت کو بھی دیکھتے ہیں۔ جب پانی برستا ہے تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں تیسرا کھٹاس میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے سیب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے۔ جو زیادہ میٹھا ہے۔ وہ اور زیادہ شیریں ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق جو کچھ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ اسلئے مدارج میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم جو خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں۔ اور لیتے اپنے مدارج کے ماتحت ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

اسلام کی اصل غرض

میں اب وہ اصل بتاتا ہوں کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جتنے شریعت کے احکام ہیں۔ ان کا بڑا یا چھوٹا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ اسی لئے ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ مصلی نہیں رکھا گیا نہ موحد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ یکم ستمبر ۱۹۲۱ء

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے

مسٹر بالگ چند کے ارتداد پر ۔ اگست کے الفضل میں ایک مضمون لکھتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ:۔

"اگر وہ اس آزمائش پورے اترتے ۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ۔ حقیقت اسلام کو سمجھتے ۔ اخلاص اور محبت میں ترقی کرتے ۔ تو خدا تعالیٰ ضرور انکو اس ارتداد سے بچاتا ۔ لیکن وہ آزمائش میں مشکلات کا مقابلہ نہ کر سکے ۔ اور اس خدا سے منہ پھیر لیا جس نے پہلے انہیں اوس کن مشکلات سے نکالا تھا ۔ اور اگر انسان محتاج ہو کر خدا سے منہ موڑتا ہے تو خدا جو غنی ہے ۔ اسے کسی کی کیا پروا ہو سکتی ہے"۔

اس کے متعلق آریہ اخبار پرکاش دریافت کرتا ہے:۔

"اس سمبندھ میں ہم "الفضل" سے صرف ایک سوال کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ یہ کہ جس خدا کی تعریف اس نے مندرجہ بالا نوٹ میں کی ہے ۔ اس کا تعلق صرف اسلام سے ہے یا دیگر مذاہب سے بھی ہے اگر دیگر مذاہب سے بھی ہے ۔ تو اسلام کی خصوصیت کیا رہی ۔ اور اگر نہیں ۔ تو خدا پر تعصب اور تنگ دلی کا الزام وارد ہو گا"۔

اس کا زود فہم جواب تو یہ ہے ۔ کہ آپ لوگ جس خدا یا پرمیشر کو مانتے ہیں ۔ اس کا تعلق دیگر مذاہب سے بھی ہے یا نہیں ۔ اگر ہے ۔ تو پھر آریہ سماج کا دیگر مذاہب کی مخالفت کرنا فضول ہے ۔ کیونکہ جب سب ایک خدا کے بندے ہیں ۔ اور مختلف مذاہب اس تک پہنچنے کے مختلف طریقے ۔ اور تمام مذاہب کے پیرووں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق اور سلوک ایک جیسا ہوتا ہے ۔ تو پھر کسی کو آریہ سماجی بنانے کی کیا ضرورت ۔ لیکن اگر آریہ سماجی بننے سے کسی اور مذہب میں رہنے کی نسبت پرمیشور زیادہ راضی ہوتا ۔ اور صرف آریہ سماجیوں کو ہی مکتی (نجات) دیتا ہے ۔ تو کیا اس سے پرمیشور پر تعصب اور تنگ دلی کا الزام عائد نہیں ہوتا ۔ پرکاش کے پاس اس کا جو جواب ہو ۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لے۔

اس کے بعد ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھ بتاتے ہیں کہ جس خدا کی ہم نے تعریف کی ۔ وہ صرف اسلام کا ہی خدا ہے ۔ اور اس کا جتنا تعلق اسلام کی سچی تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہے ۔ اتنا کسی اور مذہب کے پیرووں کے ساتھ نہیں ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ خدا ایک ہی ہے لیکن اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے ۔ کہ ہر ایک مذہب نے خدا کی جو صفات بتائی ہیں ۔ وہ مختلف اور متضاد ہیں ۔ اس لحاظ سے ہر ایک مذہب کا خدا بھی مختلف ہوا ۔ اور جب صفات میں اختلاف ہوا ۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ایک مذہب کا پیرو خدا تعالیٰ کے متعلق جو اعتقاد رکھتا ہے ۔ وہ دوسرے مذہب والا نہیں رکھتا ۔ اور ایک مذہب کا شخص خدا تعالیٰ سے جس سلوک کا متوقع ہو سکتا ہے دوسرے مذہب کا نہیں ہو سکتا۔

مثلاً اسلام خدا تعالیٰ کے متعلق بتاتا ہے یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء ۔ کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے ۔ اور جس کو چاہتا ہے ۔ اس کے قصور کی سزا دیتا ہے ۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم پرمیشور کے متعلق کہتا ہے کہ کسی انسان سے ایک معمولی سے معمولی غلطی ارادہ اور خواہش سے نہیں ۔ بلکہ ناواقفیت اور بے علمی سے ہو جائے ۔ اور اس کے بعد وہ کتنی ہی مدت معافی مانگتا رہے ۔ تو بھی پرمیشور اسے معاف نہیں کر سکتا ۔ بلکہ ضرور سزا دیتا ہے۔

ان دونوں تعلیموں کو سامنے رکھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے ۔ اسی کو ویدک دھرم بھی پیش کرتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ اور کیا ویدک دھرم کا پیرو [illegible] اس سلوک کی [illegible] رکھ سکتا ہے [illegible] ہرگز نہیں ۔ [illegible] صفات [illegible] خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی [illegible] ان کی تکالیف دور کرتا ۔ ان کے رنج و غم سے نجات دیتا ہے لیکن ویدک دھرم اس کے بالکل خلاف تعلیم دیتا ہے ۔ کہتا ہے کہ جو تکلیف اور دکھ انسان کو ہوتی ہے کسی پہلے جنم کے گناہ کی وجہ سے بطور سزا ہوتی ہے ۔ جسے پرمیشور بھی دور نہیں کر سکتا۔

پھر اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا اور انکو قبل از وقت خبریں دیتا ہے لیکن ویدک دھرم کہتا ہے کہ پرمیشور ابتدا میں صرف چار رشیوں سے بولا تھا ۔ اس کے بعد آج تک نہ وہ بولا ہے اور نہ آیندہ بول سکتا ہے۔

گویا اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے ۔ جو اپنے مجبور اور گناہگاروں کو معاف کرنے اور بخش دینے کی قدرت رکھتا ہے ۔ اور اس قدرت کو استعمال کرتا ہے ۔ لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو اس صفت سے بالکل عاری بتاتا ہے ۔ پھر اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے جو اپنے بندوں کے دکھ درد ۔ رنج و مصیبت کو دور کرتا ہے لیکن ویدک دھرم کہتا ہے ۔ پرمیشور میں یہ طاقت نہیں ہے ۔ پھر اسلام تو کہتا ہے ۔ خدا اپنے بندوں سے اسی طرح بولتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا اور آیندہ بھی بولتا اور کلام کرتا رہیگا ۔ لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو گونگا قرار دیتا ہے ۔ جو کوئی بات نہیں کر سکتا۔

اس مختصر سے موازنہ سے کھلے طور پر ثابت ہے کہ ہم نے اپنے مضمون میں جس خدا کی صفات بیان کی تھیں ۔ وہ صرف اسلام کا ہی خدا ہے ۔ ویدک پرمیشور نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے ۔ اور اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے ۔ اور جو حقیقی خدا ہے اس کا جتنا تعلق اسلام کی اعلیٰ تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہے اتنا کسی اور مذہب پر چلنے والوں کے ساتھ نہیں۔

اس بات کا ہمارے پاس ایسا زبردست ثبوت ہے کہ اگر کوئی ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے تو فوراً سمجھ سکتا ہے ۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے

ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام کا پیش کردہ خدا ہی حقیقی اور زندہ خدا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت پر دعوت دی کہ آؤ اپنے اپنے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت دو اور مجھ سے اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت لو۔ لیکن کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اب اگرچہ حضرت مرزا صاحب صداقت کا بیج بوکر اور اپنی غرض بعثت کو پورا کرنے والی جماعت تیار کرکے رحلت فرما گئے۔ لیکن آپ کی دعوت اب بھی بحال ہے۔ اور آپ کے موجودہ جانشین اسکو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ آپ ہی نے ایک تقریر میں جو سال ۱۹۱۹ء میں شملہ میں ہوئی اور اخبار الفضل میں شائع کی گئی فرمایا۔

"میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آئے۔ اور آکر مجھ سے مقابلہ کرلے مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے۔ جبکہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں۔ اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک شبہ ہو تو آئے۔ اور آکر آزما لے۔ [illegible] اگر کوئی ایسے لوگ ہیں۔ جنہیں یقین ہے۔ کہ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ تو آئیں۔ ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے۔ اس کا ثبوت دیں اگر خدا کو ان سے محبت ہوگی۔ تو وہ مقابلہ میں ضرور ان کی مدد اور تائید کریگا۔ ایک کمزور اور ناتواں انسان اپنے پیاروں کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر صبر نہیں کر سکتا اور اس کی طاقت اور ہمت ہوتی ہے۔ وہ مدد کرتا ہے۔ تو کیا انہوں نے اپنے خدا کو ایسا کمزور انسان سے بھی کمزور سمجھ رکھا ہے جو ان کی مدد نہیں کریگا۔ اگر نہیں تو میں انکو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ مقابلہ پر آئیں۔ اور دیکھیں کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کی دعا سنتا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی طرف سے لوگوں کو اس مقابلہ کیلئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہدے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں۔ اسوقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔ افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ میں آنے سے ڈرتے ہیں ورنہ حق نہایت روشن طور پر کھل جاتا۔ اگر اس مقابلہ کے لئے مختلف مذاہب کے لوگ نکلیں تو انکو ایسی شکست نصیب ہوگی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ رہیگی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام سچا ہے۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب سچے ہیں۔ اس کے فیصلے کا آسان طریق یہ ہے کہ مشاہدہ کرلیا جائے۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ اور جب مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن اس میدان میں صرف اسلام ہی کھڑا رہیگا۔ اور ہم اس کا ثبوت دینے کے لئے آج بھی تیار ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسلام ہی کی تائید کریگا"

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

کیا کوئی ہے۔ جو اسلام اور جماعت احمدیہ کی اس دعوت کو قبول کرکے اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرے اور اپنے ساتھ خدا کا خاص تعلق ہونے کا ثبوت دے یا ثبوت لے۔

پرکاش کو چاہیئے کہ تو وہ آریہ سماج کی طرف سے کسی ایسے شخص کو پیش کرے۔ جو اس دعوت کو منظور کر سکے یا صاف طور پر اعتراف کرلے کہ صرف اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہی باقی تمام مذاہب کے مقابلہ میں اس کا خاص تعلق ہے اور جو فضل اور انعام ایک سچے مسلمان پر خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ وہ کسی اور مذہب کے پیرو پر نہیں ہو سکتا۔

لکھنؤ کا مناظرہ اور "ہمدم"

اخبار ہمدم نے مختصر سی اطلاع اس مناظرہ کے متعلق شائع کی ہے جو لکھنؤ میں ہمارے مبلغین کا غیر احمدی علماء سے مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین پر ہوا۔ اصل حالات کے متعلق ہمیں رپورٹ کا انتظار ہے۔ اسوقت ہمیں ہمدم کی رائے کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ جو اس نے ہمارے علماء کے متعلق بالفاظ ذیل ظاہر کی ہے کہ:-

"قادیانیوں کے دلائل ان کی عادت کے مطابق عام فریب اور مغالطی سے بھرے ہوئے تھے"

جس رنگ میں ہمدم نے مباحثہ کی اطلاع شائع کی ہے۔ اور جس کی جھلک مذکورہ بالا الفاظ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اسکو مدنظر رکھکر کہا جا سکتا ہے کہ ہمدم ہمارے علماء کی تقریروں کے متعلق "عام فریب" اور "مغالطی" کے مقابلہ میں شریفانہ اور صاف الفاظ استعمال نہیں کرسکتا تھا۔ تاہم ان سے بھی ظاہر ہے کہ وہ ہمارے علماء کے دلائل کے زور اور قوت کا اعتراف کررہا ہے۔ کیونکہ "عام فریب" کا لفظ بتاتا ہے کہ سامعین احمدی علماء کے دلائل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہمدم اس کو "فریب" کہتا ہے۔ لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مخالفین حق ہمیشہ سے یہی کہتے آئے ہیں۔ بہرحال لکھنؤ کے مقابلہ میں "مغالطی" کا اعتراف بھی عجیب بات ہے۔

* * *

آریہ گزٹ تردید کرے

مولوی ثناء اللہ نے محض شرارت سے حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق جو یہ بے پر کی اڑائی تھی۔ کہ آپ قادیان کے آنریری ڈپٹی بننا چاہتے ہیں۔ اسی کی بنا پر "قادیانی گدی کے خلیفہ صاحب آنریری ڈپٹی بننا چاہتے ہیں" کے عنوان سے آریہ گزٹ نے ۱۱ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا ہے۔

چونکہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ جیسا کہ ہم پچھلے نمبر میں اس کی تردید کرکے ثابت کرچکے ہیں۔ اور ہم نے مولوی ثناء اللہ سے ثبوت کا جو مطالبہ کیا تھا۔ اس کو وہ پورا نہیں کرسکا اور نہ وہ کرسکتا ہے۔ اس لئے آریہ گزٹ کو اس غلط افواہ کی تردید کردینی چاہیئے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ آریہ گزٹ اس فرض [illegible] کی ادائیگی میں جو اخلاقی طور پر اس پر عائد ہوتا ہے۔ کوتاہی نہیں کریگا۔

اسلام اور حریت و مساوات

(نمبر ۴)

وجعلنا فی ذریته النبوۃ والکتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لکھا تھا کہ مساوات باوجود دیگر امور مد نظر رکھنے کے ہر جگہ جاری نہیں ہوتی۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کی نسبت وارد ہے وجعلنا فی ذریته النبوۃ والکتاب خدا تعالیٰ نے آل ابراہیم کو دوسری قوموں پر یہ فضیلت دی ہے کہ انہیں استمراری نبوت رکھدی۔

خواجہ صاحب نے اس پر پھر وہی دو سوال کئے ہیں جو پہلے کئے تھے اور جن کا جواب دیا گیا تھا۔ دوبارہ اعتراض کرنے کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ خواجہ صاحب نے جوابات پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ غور کرتے تو اعتراضات نہ کرتے۔ ان کی حسب ذیل عبارت ان کے عدم فہم پر دلالت کرتی ہے۔

اولاً ہم اس تخصیص کو جس پر میاں صاحب ممدوح نے حصر کیا ہے تسلیم نہیں کرتے۔ اسلئے لکل امۃ رسولا کے معنے دریافت کئے تھے جواب یہ ملا ہے۔ دیگر امم کے رسل حضرت ابراہیمؑ سے پیشتر مبعوث ہو چکے تھے حضرت ابراہیمؑ کے بعد وراثتاً آنحضرت کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی۔"

پھر لکھتے ہیں۔

یہ استدلال کہ دیگر امم میں حضرت ابراہیمؑ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ آیت زیر بحث کے کسی لفظ سے تو نہیں نکل سکتا۔ البتہ تحریف کا اختیار ہے۔"

اب میں اصل جواب پیش کرتا ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیا تھا۔ ناظرین خود معلوم کر لینگے کہ آیا جو نتیجہ خواجہ صاحب نے اس سے نکالا ہے وہ صحیح ہے یا خواجہ صاحب کے بطئی الفہم ہونے کی دلیل۔

"دوسرا اعتراض اسلئے غلط ہے۔ کہ سب قوموں میں نبی آنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہمیشہ سب قوموں میں نبی آتے رہینگے وعدہ ابراہیمی کے پورا ہونیکے وقت سے پہلے پہلے ہر ایک قوم میں نبی آچکے تھے مگر جب وعدہ ابراہیمی کے پورا ہونے کا وقت آیا تو یہ فیض آل ابراہیم کے ایک فرد سے مخصوص کیا گیا۔ اور اب آل ابراہیم کے فیض سے باہر کوئی فیض نہیں۔ . . . . جب تمام اقوام عالم میں نبی مبعوث ہو چکنے کے بعد آخری زمانہ میں محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا کیا۔ اور جبکہ آپ پر ایمان لانیکا دروازہ سب دنیا کے لئے کھلا چھوڑا تو دونوں آیتوں کا مفہوم ایک وقت میں پورا ہو گیا۔ فیض نبوت ہمیشہ کیلئے آل ابراہیم کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔ اور سب اقوام میں نبی بھی آگئے۔ کیا لحاظ اسلئے کہ آپ کی بعثت سے پہلے سب عالم میں نبی آچکے تھے۔ اور کیا لحاظ اسکے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت صرف عرب نہ قرار دیئے گئے بلکہ سب جہان کے انسان آپکی امت قرار دئے گئے۔ یہ معنے ہیں جن سے دونوں آیتوں کے مفہوم میں تطابق رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اس مضمون میں لکھا تھا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس فیضان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ کوئی شخص حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ایک مہر تاباں سے روشنی لئے بغیر بارگاہ الہٰی تک نہیں پہنچ سکتا۔"

اب اس عبارت کو پڑھکر ایک پرائمری کا طالب علم بھی بتا سکتا ہے۔ کہ جو مفہوم خواجہ صاحب نے اس عبارت سے نکالا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خواجہ صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے بعد کسی قوم میں نبی نہیں آیا۔ اور وعدہ ابراہیمی اسی وقت پورا ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وعدہ ابراہیمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے پورا ہوا۔ اور آپ کے بعد اور کسی قوم میں بغیر آپ سے فیض حاصل کئے نبی نہیں ہو سکتا۔

وبینہما بون لا یخفی۔

خواجہ صاحب کی ایک نکتہ چینی خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "میاں صاحب ممدوح نے یہ نہیں لکھا کہ انتقال نبوت یا اقامت کی اب کیا صورت ہے۔"

معلوم نہیں خواجہ صاحب کو اس نکتہ چینی کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اگر خواجہ صاحب مضمون کو غور سے پڑھتے تو ایسے کلمات سخیفہ انکے قلم سے نہ نکلتے۔ جبکہ اس کا جواب حضرت صاحب کے اس فقرے میں موجود ہے۔

"ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس فیضان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ کوئی شخص حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ایک مہر تاباں سے روشنی لئے بغیر بارگاہ الہٰی تک نہیں پہونچ سکتا۔"

اور اسکی تائید قرآن مجید کی آیت "ومن یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا" سے ہوتی ہے۔ کہ اب سوائے اطاعت خدا اور رسول کے کوئی نہ نبی ہو سکتا ہے نہ صدیق۔ نہ شہید۔ نہ صالح۔ پس یہ فیض آل ابراہیم سے خاص ہے۔ کہ اسی کے ایک فرد کی پیروی کے بغیر کوئی بارگاہ الہٰی تک نہیں پہونچ سکتا۔ فنعم ما قیل

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

خواجہ صاحب کا عقیدہ معلوم ہوتا ہے خواجہ صاحب کے نزدیک مذکورہ بالا مفہوم کے لحاظ سے نبوت آل ابراہیمؑ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ کاش وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے۔ اور جانتے کہ آپ اولاد ابراہیمؑ ہیں۔ اور بارگاہ الہٰی تک پہنچنے کیلئے آپ ہی نبی کریمؐ ہی کی اتباع ضروری ہے۔ اس بات کا (کہ یہ انعام آل ابراہیم سے مخصوص ہے) انکار کرتے ہیں خواجہ صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ایسے معتقدات سے باز آئیں۔ جو اسلام سے خارج کر دینے والے ہیں آج آپ یہ لکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اللہ کے سوا اتباع ضروری نہیں۔ ہو سکتا ہے کل آپ یہ لکھیں کہ نجات کیلئے بارگاہ الہٰی تک پہونچنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٦٠٣ غلام حیدر صاحب ضلع [illegible]
٦٠٤ مہتاب بی بی صاحبہ ،،
٦٠٥ سعیدہ بیگم صاحبہ ،،
٦٠٦ امیر بیگم صاحبہ ،،
٦٠٧ حیات بیگم صاحبہ ،،
٦٠٨ حسین بی بی اہلیہ محمد حیات صاحب ضلع فیروزپور
٦٠٩ سید محمد جعفر صاحب [illegible] کشمیر
٦١٠ فضل کریم ضلع گورداسپور
٦١١ مسماۃ شیخ بی بی صاحبہ ،،
٦١٢ مسماۃ حلیمہ بی بی صاحبہ [illegible]
٦١٣ فضل محمد صاحب [illegible]
٦١٤ مسماۃ عزت بی بی صاحبہ ،،
٦١٥ محمد شریف صاحب ،،
٦١٦ محمد صدیق صاحب کلکتہ
٦١٧ میاں برکت صاحب [illegible]
٦١٨ غلام احمد صاحب کشمیر
٦١٩ مسماۃ فضل النساء [illegible]
٦٢٠ محمد مختار صاحب ضلع [illegible]
٦٢١ محمد صدیق صاحب ،،
٦٢٢ اللہ دتا صاحب ،،
٦٢٣ عبدالغنی صاحب ،،
٦٢٤ مرزا ولی محمد صاحب بمبئی
٦٢٥ مولوی محمد شریف صاحب گجرات
٦٢٦ [illegible]
٦٢٧ اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
٦٢٨ مہتاب علی صاحب ،،
٦٢٩ علی محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
٦٣٠ مہندی صاحب ضلع [illegible]
٦٣١ سمندر صاحب ضلع ہزارہ
٦٣٢ قربان حسین صاحب ضلع ہوشیارپور
٦٣٣ صلاح الدین صاحب ہزارہ
٦٣٤ اہلیہ حکیم ابراہیم صاحب [illegible]
٦٣٥ محمد حسن خان صاحب ضلع لدھیانہ

٦٣٦ میاں محمد صاحب - [illegible]
٦٣٧ مسماۃ سردار بیگم صاحبہ گجرات
٦٣٨ بخت بھری ضلع جہلم
٦٣٩ بھاگ بھری ،،
٦٤٠ رمضان صاحب ضلع گوجرانوالہ
٦٤١ اہلیہ ،، ،،
٦٤٢ فرزند ،، ،،
٦٤٣ دختر ،، ،،
٦٤٤ اہلیہ صاحبہ [illegible] صاحب [illegible]
٦٤٥ حکیم عطا محمد صاحب فیروزپور
٦٤٦ جنت بی بی صاحبہ ،،
٦٤٧ عنایت بی بی صاحبہ ،،
٦٤٨ آمنہ بی بی صاحبہ ،،
٦٤٩ نور بی بی صاحبہ ،،
٦٥٠ مہر بی بی صاحبہ ،،
٦٥١ زینب بی بی صاحبہ ،،
٦٥٢ بشیر احمد صاحب ،،
٦٥٣ مبارکہ بیگم صاحبہ ،،
٦٥٤ احتشام السلام صاحب [illegible]
٦٥٥ خورشید عالم صاحب ،،
٦٥٦ حشمت بی بی صاحبہ ،،
٦٥٧ عبدالکریم صاحب ،،
٦٥٨ ولی محمد صاحب ضلع ،،
٦٥٩ اہلیہ صاحبہ مولوی عنایت [illegible] صاحب ضلع سیالکوٹ
٦٦٠ مستری عبدالعزیز صاحب [illegible]
٦٦١ شریف الدین صاحب [illegible]
٦٦٢ اہلیہ صاحبہ منشی [illegible] صاحب ضلع ملتان
٦٦٣ حنیفہ [illegible] صاحبہ سیلون
٦٦٤ حرمت بی بی صاحبہ ،،
٦٦٥ اسمٰعیل صاحب ،،
٦٦٦ محمد صالح صاحب ،،

باقی آئندہ

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل [illegible])

ہدایات زرین

احمدی مبلغین کے واسطے جو ہدایات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک جلسہ کر کے زبانی تھیں وہ خدا کے فضل سے بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت صاحب خاکسار ایڈیٹر فاروق نے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ عمدہ لکھائی چھپائی سے اعلیٰ کاغذ پر چھپی تقطیع کارڈ سائز پر طبع کر کے ولایتی پارچہ کی جلد بنا کر شائع کی ہیں۔ جلد پر سنہری نام لکھا ہے۔ ۱۲۴ صفحہ ہیں۔ چند نسخے طبع کرائے ہیں۔ ہر احمدی مبلغ کو اپنے فرائض سے آگاہ ہونے کے لئے اس کو مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا تبلیغ کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔ قیمت مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ ہے۔

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان

جناب ڈاکٹر متھراداس صاحب

[illegible] مشہور عالم کے ہسپتال [illegible] میں نے سات سال تک کام کیا ہے۔ آنکھوں کے دیگر ہزار ہا مریض میرے ہاتھوں سے شفا پا چکے ہیں۔ یہاں سے تجربہ حاصل کرنے کے بعد میں نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر اپنا شفاخانہ کھول دیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو دور دراز کا سفر طے کر کے موگا نہیں پہنچ سکتے۔ اور سرکاری ہسپتال سے قیمتاً دوائی نہیں خرید سکتے گھر بیٹھے دوائی منگوا کر صحت حاصل کریں۔ دوائی آئی کیور جس سے شروع موتیا بند [illegible] ہے یعنی ککرے [illegible]۔ لالی۔ آنکھ دکھنا۔ خارش چشم قریب اور دور کی نظر کی خرابی۔ دھند۔ غبار۔ پانی بہنا اور ضعف البصر والے مریض ہمیشہ فائدہ اٹھا کر ہندوستان کے ہر ضلع سے تعریف کے خطوط بھیج رہے ہیں۔ گویا ملک میں شہرت یافتہ یہی دوائی ہے۔ [illegible] استعمال کر کے [illegible] قیمت فی تولہ تین روپیہ [illegible] سے کم دوائی بذریعہ وی پی نہیں بھیجی جاتی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن مالک شفاخانہ رحمانی موگا

پنجاب

ھوالشافی

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بے حد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے [illegible] مرض انفلوئنزا میں جس مریض نے استعمال کیا شفا پایا ہے اس لئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب گھر میں رکھنی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایات رفع ہوتی ہیں۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ [illegible] محصول ڈاک بذمہ المشتہر۔ [illegible] قادیان

قادیان سے باہر والوں کے لئے میعاد بڑھادی ہے

جو صاحب ہم سے [illegible] لینا چاہیں وہ ۱۵ ستمبر تک پانچ روپیہ فی ہزار پیشگی دے کر کر لیں۔ [illegible] ۴ روپیہ فی ہزار اور جنوری ۱۹۲۲ء کو دینگے جس میں دس فیصدی درجہ دوم ہوگی۔

ملک محمد افضل عبدالحمید ٹھیکیداران بھٹہ
قادیان ضلع گورداسپور

نوایجاد - اکسیر داد

ہر قسم کی داد [illegible] کو فوراً اور [illegible] شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر ہے۔ دوائی ہر وقت کی کھجلی [illegible] اور مسلسل تکلیف سے [illegible] نجات ہو جائیگی یہ تمام دوسری ادویات کے مقابل میں بہترین دوا ہے۔ اور حیرت انگیز طور پر فوری صحت بخشتی ہے قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک [illegible]۔ ملنے کا پتہ

حکیم امیر احمد قریشی قادیان پنجاب

شمر شیعہ تھا

اس موضوع پر ایک [illegible] مضمون شیعہ [illegible] معتبر کتب کے حوالے سے ستمبر کے تشحیذ میں چھپا ہے۔ تشحیذ کے خریدار بنکر دیکھیں [illegible] سالانہ قیمت [illegible] ہے

منیجر تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

ربڑ کے باغات پر موپلوں کا حملہ مدراس ۲۵ راگست خبر موصول ہوئی ہے کہ تین ہزار سے زیادہ موپلوں کا مجمع کیرالہ کے ربڑ کے باغات میں داخل ہو گیا۔ اور ان کو آگ لگا دی۔ بنگلوں اور کارخانوں کو تباہ کر دیا۔ اور نقدی کے دو صندوق قبضہ میں کر لئے۔

مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی کی مالابار میں طلبی کالی کٹ ۲۷ راگست مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی کو کیرالہ پراونشل کانگریس کمیٹی نے بہت جلد مالابار آنے اور موپلوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی دعوت دی ہے۔

سبز جھنڈے بلند کر دئے گئے کالی کٹ ۲۷ راگست بیان کیا جاتا ہے کہ بعض مذہبی دیوانوں نے علاقہ ارناد میں مکمل سوراجیہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اور راجیہ کی طرف سے سبز جھنڈے بلند کر دئے گئے ہیں۔

فوجی نقل و حرکت شملہ ۲۷ راگست۔ فوجی صدر مقام کو فسادات مالابار کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ فوج مستقل پیش قدمی کر رہی ہے ایرناد اور والاناد کے حلقوں میں ہندوؤں کو لوٹا جا رہا ہے۔ گرور میں پولیس نے ایک مختصر سے فوجی دستے کی مدد سے مسلمان بلوائیوں کو گرفتار کیا۔

مارشل لاء کی توسیع شملہ ۲۷ راگست ونیاد اور کرومبرناد ضلع مالابار کے تعلقوں میں بھی مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

ایک افواہ کی تردید شملہ ۲۷ راگست گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پنجاب میں اس مطلب کی افواہ گرم ہے کہ گورنمنٹ نے اشیاء خوراک کا ایک بھاری ذخیرہ روک رکھا ہے۔ اس میں صداقت نہیں۔

مہاتما گاندھی کا اپدیش ضبط لکھنؤ ۲۷ راگست گورنمنٹ ممالک متحدہ نے ہندی زبان کا ایک پمفلٹ بعنوان "مہاتما گاندھی کا اپدیش" ضبط شدہ قرار دیا ہے۔ "گاندھی جیون ہولی" نامی پمفلٹ بھی ضبط کر لیا گیا۔

کمشنر آبکاری بمبئی کے دفتر میں آگ بمبئی ۲۲ راگست براستہ کسٹم ہوس بمبئی میں جمعرات کو ۱۰ بجے رات کے آگ لگ گئی۔ کمشنر آبکاری کے دفتر کے ریکارڈ اور اسباب کا بیشتر حصہ جل گیا۔

سرکاری ملازمان کیلئے نیا قحط الاؤنس شملہ ۲۵ راگست۔ غلہ کی گرانی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے یکم اگست سے ۳ ماہ کے لئے اپنے ملازموں کو ایک عارضی الاؤنس منظور کیا ہے۔ ۱۲ روپیہ تک کے ملازم کو تین روپیہ۔ ۳۳ روپیہ تک کے ملازم کو ۴ روپیہ پچاس تک کے ملازم کو پانچ روپیہ دئے جائینگے۔

کیا علی برادران پر مقدمہ چلایا جائیگا مدراس میل کو ۳۰ راگست کو ایک خاص برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے کہ علی برادران پر مقدمہ چلایا جائے۔

مزدوروں کے جھونپڑوں میں آگ مدراس پی آدی دراوڑی مزدوروں پر ہڑتالی مسلمانوں نے پتھراؤ کیا۔ پولیس اطلاع ملتے ہی موقع پر جا پہنچی اس نے مجمع کو منتشر کر دیا۔ شام کو دراوڑی لوگوں کے مسکن جھونپڑوں میں آگ لگا دی گئی۔ جس سے ایک سو پچاس آدمی بے خانماں ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے کو شیر پنجاب نہ کہا جائے سکھوں نے ایک بڑا جلسہ منعقد کر کے یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ لالہ راجپت رائے سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اپنے آپ کو شیر پنجاب کے لقب سے ملقب نہ ہونے دیں۔ کیونکہ سکھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا خطاب دوسروں کو اختیار کرتے دیکھ کر رنجیدہ ہوتے ہیں۔

کیا مارشل لاء کے قیدی رہا ہونے والے ہیں [illegible] شملوی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکم جلد جاری ہونے والا ہے۔ نصف درجن کے سوائے باقی سب قیدی رہا کر دئے جائینگے۔

لازمی تعلیم مذہب میں مداخلت نہیں شملہ ۲۳ راگست سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملتان شہر کے قریب ہندو مسلمانوں کی طرف سے حکومت پنجاب کے پاس بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں لازمی ابتدائی تعلیم کے نفاذ کو مذہبی آزادی میں مداخلت بیان کیا گیا ہے۔ اعتراضات بے شبہ غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ لازمی تعلیم انہیں کے فائدے کے لئے ہے۔

مسٹر لیسی فٹ جرالڈ ہندوستان میں بمبئی ۲۷ راگست جہاز ملتان سے جو اشخاص خشکی پر اترے انہیں مسٹر لیسی فٹ جرالڈ ایک امریکن جو شراب کے خلاف وعظ کرتے ہیں) بھی ہیں۔

حقوق طلب عورتوں کی تحریک کولمبو ۲۷ راگست بنگال میں حقوق طلب عورتوں کی بہت ترقی ہے سر سریندر ناتھ بنرجی وزیر بنگال نے بھی عورتوں کے ایک جلسہ میں اس تحریک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

علماء ہند کی ایک خاص کانفرنس دہلی ۲۵ راگست۔ مولوی حسین احمد کے زیر صدارت مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ العلمائے ہند فتوے کی ضبطی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ ایک رزولیوشن میں تمام علماء سے درخواست کی گئی۔ کہ بہت جلد اس پر غور کرنے کے لئے ایک خاص کانفرنس منعقد کرنی چاہئے۔ کہ اس بارے میں کیا کارروائی کی جائے۔

قحط کا خطرہ مدراس۔ ۲۷ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے صورت معاملات کا خلاصہ قلمبند کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ [illegible] علاقہ کے سوا بہت خراب ہے ریلوے لائن درست ہو گئی معاملات خراب ہے۔ فساد کے علاقہ سے [illegible] آتشزدگی اور قتل کی چند وارداتوں کی خبریں آئی ہیں۔ کالی کٹ کے شمال میں موپلا جماعتوں کو منتشر کرنے کے لئے کنور سے فوج طلب کی گئی ہے۔ جہاز کوس کی آمد کے بعد کالی کٹ میں امن و امان ہے بلکہ ایرناد کے تعلقہ سے بہت سے اشخاص اس شہر میں آگئے ہیں۔ بغاوت کی وجہ سے کاروبار اور آمدورفت میں بہت رکاوٹ واقع ہو گئی ہے۔ اس لئے تمام علاقہ فساد میں اب قحط کا خطرہ ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

بلفاسٹ میں فسادات لندن ۲۲ اگست ویسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے کہ کل شام کو اس جگہ کے نزدیک بلفاسٹ [illegible] ہوئے جہاں اتوار کو بم پھینکا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ یونینسٹوں کا ایک ہجوم جو پستولوں اور بندوقوں سے مسلح تھا اس نے کیتھولک لوگوں پر باقاعدہ حملہ کیا - سخت لڑائی ہوئی - مارشل لاء کے قواعد نظر انداز کر دیئے گئے - آتشبازی میں کچھ توقف کے بعد کیتھولک لوگ پسپا ہو گئے - لیکن یونینسٹوں نے ان کے مکانات پر حملہ کیا - اور کھڑکیوں کو توڑ ڈالا - پولیس نے موقع پر پہنچ کر مشتبہ اشخاص پر گولیاں چلائیں - اور نصف شب تک امن و امان قائم ہو گیا۔

ایک ہوائی جہاز کی تباہی لندن ۲۴ اگست ہوائی جہاز [illegible] ۴۹ آدمی سوار تھے ان میں سے صرف پانچ زندہ بچے ہیں - مرنے والوں میں [illegible] میٹ لینڈ بھی ہلاک ہو گیا ہے۔

امیر فیصل شاہ عراق کی تخت نشینی لندن ۲۳ اگست - بغداد میں امیر [illegible] تخت نشینی کے موقع پر ایک عظیم اجتماع ہوا [illegible] مسٹر [illegible] نے بادشاہ سلامت کا پیغام مبارکباد امیر فیصل کے حوالہ کیا جس میں بادشاہ سلامت نے برطانیہ اور عرب فوجوں کی متفقہ فوجی کوششوں پر جو قابل یادگار [illegible] قیصر جنگ عظیم میں کامیاب ہوئی تھیں - انتہائی برطانوی تشکر کا اظہار کیا ہے۔

بھونچال سے دو لاکھ آدمیوں کی تباہی لندن ۲۳ اگست پیکن (چین) کا ایک تار مظہر ہے کہ گزشتہ دسمبر میں کنسا کے صوبہ میں بھونچال آیا تھا - سرکاری رپورٹ اسکے متعلق ظاہر کرتی ہے کہ پہاڑیوں کے گرنے سے دو لاکھ آدمی دب گئے تھے - اور ۵۰ میل کے رقبہ میں تمام مکانات تباہ ہو گئے تھے۔

مراکش میں ہسپانیوں کی قبائل سے جنگ لندن ۲۴ اگست میلیلا کا ایک تار مظہر ہے کہ ہسپانوی فوج کا جو دس ہزار پیادہ سپاہ توپخانہ اور سواروں کی ۵۳ باتریوں - ہوائی جہازوں ٹینکوں اور مسلح گاڑیوں پر مشتمل ہے - ۳۰ ہزار اہل قبائل سے مقابلہ ہوا - قبائل کو سخت نقصان ہوا - کارروائی سرگرمی سے جاری ہے -

سن فینوں نے گورنمنٹ کی شرائط مسترد کر دیں لندن ۲۶ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیل آئرین (آئرش پارلیمنٹ) نے باتفاق گورنمنٹ برطانیہ کی تمام شرائط کو مسترد کر دیا ہے مگر وہ حکومت کے اصول پر گفت و شنید کرنے کو تیار ہے۔

روس کی حالت زار لندن ۲۴ اگست روس کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے - کسانوں نے کھیتی باڑی چھوڑ دی ہے اور [illegible] علاقوں کی حالت ماسکو وغیرہ سے بھی بدتر ہے - [illegible] تنخواہ سے بھی ایک بچے کے لیئے بمشکل دو ہفتہ دودھ خریدا جا سکتا ہے -

کروڑوں مستحق اعانت شملہ - ۲۶ اگست سرکاری ذرائع کی خبر ہے کہ ساڑھے تین کروڑ آدمی اعانت کے مستحق ہیں - کسان [illegible] جوق در جوق فرار ہو رہے ہیں - اہل پولینڈ جو قبضہ جرمنی کے وقت دریائے والگا کے کنارے آباد ہوئے تھے - اسی میں خیریت سمجھتے ہیں کہ پولینڈ پہنچ جائیں - ان علاقوں کی طرف بھاگ رہے ہیں وہ بالکل چٹیل میدان ہیں - جہاں خوراک کا نام و نشان نہیں - ان مفروروں میں بیس فیصدی بچے ہیں جن کی حالت بہت رحم انگیز ہے -

ترکوں کی مدافعت سخت ہو رہی ہے لندن ۲۱ اگست نامہ نگار سمرنا سے اطلاع دیتا ہے کہ اتراک کی مدافعت زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے وہ کلکی سیر اور کارسیس سے ستاریا تک فوجیں جمع کر رہے ہیں - ان کی تعداد کا اندازہ ساٹھ ہزار لگایا جاتا ہے -

دس ہزار ہسپانوی قتل لندن - ۲۰ اگست - ہسپانیہ کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مراکو کے قریب ہسپانوی فوجوں کی بہت وحشت ناک حالت ہے - فوج کی ناقابلیت کے باعث بہت کچھ قتل عام ہوا ہے - ہسپانیہ کے باشندوں سے سڑکیں اٹی پڑی ہیں اور دس ہزار باشندگان ہسپانیہ یا تو قتل کر دیئے گئے - یا گرفتار کر لیے گئے -

ترک مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں لندن - ۲۴ اگست - [illegible] کا خاص نامہ نگار قسطنطنیہ سے لندن ٹائمس کو لکھتا ہے کہ [illegible] شدید معرکہ آرائیوں کے بعد شاید یونانی انگورہ کو تسخیر کر سکیں گے - یونانی بہت ہی شدید خطرات برداشت کر [illegible] لیکن ترکی اخبارات کی تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوم پرست ترک انگورہ کو خالی کر دیں گے -

خراسان نے آزادی کا اعلان نہیں کیا لندن ۲۳ اگست ایران کی وزارت خارجہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مازندران وغیرہ کی بغاوت کو دبا دیا گیا ہے - گورنمنٹ کی فوجیں عنقریب گیلان کو بھی قابو میں لے آئینگی - یہ خبر کہ خراسان نے اعلان آزادی کر دیا ہے - بے سروپا ہے -

روسی روپیہ کے متعلق فرانسیسی حکم کی تنسیخ پیرس ۲۳ اگست - ۱۹۱۸ء میں جو حکم دیا گیا تھا - کہ فرانس میں روس کا روپیہ اور بینک نوٹ داخل نہ ہوں وہ منسوخ کر دیا گیا ہے -

دنیا میں سب سے بڑا جہاز وائٹ سٹار جہاز جو اسوقت قریب الاختتام ہے - دنیا میں سب سے بڑا جہاز ہوگا - اس میں چار ہزار مسافر سوار ہو سکینگے -

فرانس کے ہسپانیہ سے ملجانے کا امکان میڈرڈ - ۲۴ اگست اہل ریف نے پھر سے حملے شروع کر دیئے ہیں - اور وہ ہسپانیہ والوں کے اشیاء خوردنی کے بدرقوں پر متواتر حملے کر رہے ہیں - ہسپانی سفیر مقیم پیرس میڈرڈ پہنچ گیا ہے - اسکی آمد پر بہت قیاس آرائی ہو رہی ہے - اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس کوشش کر رہا ہے - کہ مراکش میں ہسپانیہ سے ملکر کام کرے -

برطانی سپاہ کی عراق عرب میں جلد تخفیف کی توقع لندن ۲۳ اگست - دفتر نوآبادیات کا بیان ہے کہ حکام کو سیاسی حالات کا بہت اچھا اطمینان ہے - اب برطانیہ کی فوج بہت جلد کم کر دی جائیگی -

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر الفضل کے لئے شائع ہوا)

نمبر ۱۸ جلد ۹
۲

ستمبر ۱۹۲۱ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خاں

مدینۃ المسیح صـ
آسنور کشمیر میں احمدیہ جلسہ صـ
ضرورۃ [illegible] صـ
اہل زمانہ کے علماء کی حالت صـ
خطبہ جمعہ (اپنی پیدائش کی غرض کو مد نظر رکھو) صـ
نمبر ۲ (صفائی بیت السلام علیکم کہو) صـ
نمبر ۳ الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت [illegible] صـ
کہ [illegible] بیعت کرنیوالوں کی فہرست صـ
اشتہارات صـ
خبریں صـ ۱۱-۱۲

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

جلد ۹	مطابق ۲ محرم سنہ ۱۳۴۰ ہجری	یوم دوشنبہ	مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء	نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح

مولوی [illegible] مسیح گجرات بعض [illegible] گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

ایام زیر رپورٹ میں اگرچہ مطلع ابر آلود رہا لیکن بارش بہت ہوئی جس کی سخت ضرورت ہے۔

دارالامان تشریف لانیوالے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ [illegible] بٹالہ [illegible] گاڑیوں [illegible] اضافہ ہو گیا ہے اور اب حسب ذیل اوقات میں گاڑیاں بٹالہ پہنچا کریں گی۔

(۱) ۷ بجکر ۴۴ منٹ پر (۲) [illegible] ۳۰ منٹ (۳) ۱۱ بجکر ۴۲ منٹ اور بٹالہ سے حسب ذیل اوقات میں روانہ ہونگی (۱) ۶ بجکر ۱۹ منٹ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کے گھر کے لئے دعا کیجئے

مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد چند روز سے سخت علیل ہیں [illegible] بخار [illegible] احباب خاص طور پر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت بخشے۔

آسنور کشمیر میں احمدیہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریریں

۲۶، ۲۷ اگست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت احمدیان کشمیر کا آسنور میں جلسہ ہوا۔ جس میں علاقہ کشمیر کے احمدی جمع ہوئے۔ اور دور دور سے احمدی جماعتوں کے قائم مقام آئے۔ کل سامعین پانسو کے قریب تھے۔

۲۶ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو لیکچر ساڑھے چار گھنٹہ تک ہوئے اور دوسرے دن دو گھنٹہ تک لیکچر ہوا۔ جلسہ کی مفصل روئداد آگے درج کی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطہ کشمیر کے لوگوں کی اصلاح کے لئے جن امور کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ وہ ان لوگوں کا قسمیں کھانا۔ نشہ کی عادت اور لباس کی خرابی ہے۔ اور الحمد للہ کہ لوگ یہ اور اسی قسم کی اور بدعادات کو ترک کرنے لگ گئے ہیں۔

روئداد جلسہ

جلسہ جناب عبدالرحمٰن صاحب ڈار کے سیبوں کے باغ میں ہوا جو کہ ایک پُر تفریح اور نہایت ہوادار اور پُر فضا مقام ہے۔ ان دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطلع صاف رہا۔ بروز جمعہ بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۲۱ء بوقت ۹ بجے صبح پہلا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب شروع ہوا۔ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب

ووت قرآن مجید سے افتتاح کیا۔ پھر جناب شت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود صلوٰۃ والسلام کی ایک نظم سے حاضرین کو ظ کیا۔ پھر مرزا گل محمد صاحب نے صاحبزادہ شریف احمد صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے ی۔ اس کے بعد جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جس کے سنورنے سے تمام جسم سنور جاتا ہے۔ اور جس کے بگڑ جانے سے تمام جسم بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ دل ہے۔ اس لئے انسان کی زیادہ تر توجہ دل کی صفائی اور پاکیزگی کی طرف ہونی چاہیئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو نبیوں کے بھیجنے سے انسانوں کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے اسلئے انبیاء بھی دل کی طرف ہی توجہ کرتے ہیں۔ اور جو کلام انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ اس کا نزول بھی دل پر ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانّہٗ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک لتکون من المنذرین۔ عام طور پر لوگ کسی مذہب کے پیرو ہوتے ہوئے بھی اصلاح یافتہ نہیں ہوتے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ دل کی صفائی کی فکر نہیں کرتے۔ مذہب کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اور اصلاح کے لئے تینوں ضروری ہیں۔ یعنی عقائد۔ اعمال اور اخلاق۔ ان میں سے عقائد کی درستی سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر اعمال اور اخلاق کی درستی ہو ہی نہیں سکتی۔ عقائد کے بغیر اعمال۔ رسوم ہیں قبول نہیں ہوتے۔ مذہب اسلام کے پانچ عقیدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ ملائکہ پر ایمان اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان۔ رسولوں پر ایمان اور جزا سزا کے دن پر ایمان۔ پھر ان عقائد کی مختصر تشریح کی۔ حافظ صاحب تقریر کر رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اس لئے حافظ صاحب نے تقریر بند کر دی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ اور ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ حاضرین کی تعداد قریباً پانسو تھی۔ اسکے بعد کھانا اور جمعہ کی تیاری میں قریباً اڑھائی بج گئے۔ اور ۳ بجے خطبہ جمعہ شروع ہوا۔ جسمیں حضور نے مختصراً جمعہ کے لفظ کی مناسبت سے جماعت کو اتفاق واتحاد کی تاکید فرمائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع ہوئی۔

کاربعائی جلسے سے قبل مرزا گام جو یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک معمر نابینا حافظ صاحب دو دن سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ وہ اٹھے اور حضور سے مصافحہ کرکے زور سے کہا کہ تم سچے اور تمہارے مرید سچے بس میری بیعت ہوگئی۔ بعض دوستوں نے سمجھایا کہ باقاعدہ الفاظ میں بیعت کرلیں۔ مگر وہ اسی بات پر مصر رہے۔ کہ جب میں نے حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے کہدیا کہ تم سچے تو بس میری بیعت ہوگئی۔

قریباً ساڑھے تین بجے شام دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور مرزا گل محمد صاحب نے نظم پڑہی۔ اس کے بعد ۴ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر شروع ہوئی۔ اور حضور اڑھائی گھنٹہ تک سلسلہ کے اندرونی اختلافات پر تقریر فرماتے رہے۔ جسمیں حضور نے بوضاحت بیان فرما دیا۔ کہ تمام اختلافات ابتداءً ذاتی عداوتوں سے شروع ہوئے ہیں۔ تقریر کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب کشمیری وکیل نے مسئلہ نبوت پر کچھ سوالات کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر مولوی صاحب نے تین سوال کئے۔ جن کے حضور نے جواب دئے یہ سلسلہ گفتگو بھی انشاء اللہ تقاریر کے ساتھ ارسال کرونگا۔

دوسرے دن بروز ہفتہ قریباً ۹ بجے اجلاس شروع ہوا۔ مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عزیزم میاں ناصر احمد نے قرآن مجید کا ایک رکوع سنایا۔ اور پھر میاں منصور احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک [illegible] سنائی۔ ایک [illegible] صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک فارسی نظم سنائی۔ غلام رسول صاحب کشمیری اور غلام محمد خلف عبد الرحمن صاحب [illegible] نے نظمیں سنائیں۔ اور پھر جناب شاہ صاحب نے جو سامعین سے [illegible] تقریر کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر ۱۲ بجے شروع ہوئی۔ اور دو گھنٹہ تک حضور نے جماعت کو اندرونی اصلاح اور انتظام کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس کے بعد چند اشخاص نے بیعت کی۔ اور چار اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قریباً دو بجے نماز ظہر و عصر جمع ہوئی۔ اور اکثر مہمان رخصت ہوگئے۔ حضور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ قبل از شام مولوی غلام رسول صاحب ساکن [illegible] متصل شوپیاں نے بیعت خلافت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

اسجگہ احمدیان کشمیر کے جوش و اخلاص کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اکثر احباب بہت دور دور سے آئے ہوئے تھے اور بعض تو کئی کئی دن کی مسافت طے کرکے آئے تھے۔ پھر علاقہ آسنور کے احمدیوں کی ہمت بھی قابل تعریف ہے جنہوں نے جلسہ کے انتظام اور مہمانوں کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور نیکیوں میں پہلے سے زیادہ بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار تقی الدین احمد از آسنور

ایک ایک ہزار کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "ایک ایک ہزار کی تحریک" کے جواب آنا شروع ہوگئے ہیں۔ یہ تحریک بعض خاص خاص احباب ہی کی خدمت میں بھیجی گئی تھی۔ اسوقت مالی سال کا آخری مہینہ ہونے کے باعث جہاں تمام جماعتیں اور افراد اپنے تمام بقائے ادا کر رہے ہیں اور اپنی مقررہ رقوں کو پورا کرنے کے لئے خاص چندے بھی کر رہے ہیں وہاں ایک خاص تحریک بعض صاحب استطاعت دوستوں کی خدمت میں بھی کی گئی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ حتی الوسع ایک [illegible] انتظام خاص سے پہلے ایک ایک ہزار کی رقم جمع کرکے جلد ارسال فرمادیں۔ اگر خطوط کے جواب موصول ہوئے ہیں انہیں آئندہ شائع کرایا جائیگا۔ ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان۔ ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

عیسائیوں سے مذہبی عقائد میں عدم تعاون کی ضرورت

(نمبر ۲)

ایک گذشتہ مضمون میں بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں کو کن باتوں میں عیسائیوں سے عدم تعاون کرنا چاہیئے اب اسی کے متعلق کچھ اور بیان کیا جاتا ہے۔

اسلام نے جہاں ان باتوں کا رد کیا ہے۔ جو انبیاء کرام کی شان مقدس کے خلاف ہیں۔ وہاں انبیاء کی اصل حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض انبیاء کے متعلق عموماً اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خصوصاً ایسی باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔ جو اسلام کے قطعاً خلاف اور عیسائیوں کے اعتقادات کی تائید کرنیوالی ہیں ؛

مثلاً عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح نے مُردے زندہ کئے۔ اگرچہ انجیل سے وہ اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔ اور چند ایک واقعات جو انجیل میں درج ہیں۔ ان سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا اور نہ وہ جرح کے آگے ٹھہر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمان بڑے زور سے اس بارے میں ان کے ہمنوا ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک جگہ نہیں۔ متعدد مقامات پر بتایا گیا ہے کہ جسمانی طور پر زندہ کرنا اور مارنا صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ (۱) واللہ یحیی و یمیت (۳۔۱۵۰) اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔

(۲) لا الٰہ الا ھو یحیی و یمیت (۷۔۱۵۹) سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کی نفی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے الٰہ ہونے کا یہ ثبوت دیا گیا ہے کہ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اسی سے مخصوص ہے۔ اور اگر کسی اور کی طرف اس صفت کو منسوب کیا جائے تو اسے الٰہ ماننا پڑیگا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے کسی میں جسمانی مردوں کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت بھی نہیں پائی جا سکتی۔

عیسائی صاحبان چونکہ حضرت مسیح کو اپنا معبود اور منجی سمجھتے ہیں۔ اسلئے وہ اگر یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح کو دیگر انبیاء کی طرح کا ایک نبی یقین کرتے ہوئے یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ وہ جسمانی مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اگر مسلمان ذرا بھی غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ عیسائیوں کی تقلید میں ان کا یہ خیال حضرت مسیح کو انبیاء کے زمرہ سے نکال کر الٰہ کے درجہ پر بٹھانا اور شجر اسلام پر اپنے ہاتھ سے تبر چلانا ہے۔ لیکن انہوں نے اسلام کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور قرآن کریم کو پس پشت ڈالکر اس گمراہ کن عقیدہ میں عیسائیوں کے ساتھ تعاون شروع کر دیا ؛

(۳) خدا تعالیٰ قرآن کریم میں انسان کی جسمانی پیدائش کے متعلق بالتفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے انہ یحیی الموتیٰ وانہ علیٰ کل شیء قدیر (۲۲۔۶) صرف خدا ہی مُردے زندہ کرتا ہے۔ اور صرف وہی ہر ایک بات پر قادر ہے ؛

یہاں جسمانی پیدائش کے بعد جسمانی مردوں کے ہی زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اور اس کو خدا تعالیٰ اپنی طرف منسوب کر کے اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ اللہ ہی ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ مردے زندہ کرنے کی صفت اسی ذات میں پائی جا سکتی ہے جو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتی ہو۔ لیکن حضرت مسیح کو تو یہ بات حاصل نہ تھی۔ انجیل ان کی حالت کا جو نقشہ کھینچتی ہے۔ وہ تو نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے اپنے دشمنوں سے تنگ آکر اپنے متعلق یہاں تک کہدیا کہ "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔" لوقا ۹/۵۸

اور قرآن کریم انہیں بشر اور رسول ہی قرار دیتا ہے۔ اس لئے انہیں وہ تمام احتیاجیں لاحق تھیں جو بتقاضائے بشریت ہر ایک انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اس صورت میں ان کی طرف ایک ایسی صفت (مُردے زندہ کرنا) منسوب کرنا جو علیٰ کل شیء قدیر ہی کی شان کے شایاں ہے۔ عقل و فکر سے بہت دور ہے۔ لیکن مسلمان ہیں۔ کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ میں تعاون کرتے ہوئے فہم و فراست سے کام لینا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور پھر ظلم یہ کہ قرآن کریم کی طرف اسے منسوب کرتے ہیں ؛

یہ لوگ اپنی تائید میں قرآن کریم سے جو ثبوت پیش کرتے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ احی الموتیٰ باذن اللہ (۳۔۴۳) اگرچہ اس میں مردہ کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن جب اس قدر واضح طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ جسمانی مردے زندہ کرنے کی قدرت سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی میں نہیں ہے۔ تو اس سے یہ مراد نہیں لی جا سکتی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسمانی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ پھر جبکہ قرآن کریم میں مُردہ کا لفظ نبی کے منکروں اور مکفروں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے اور نبی کو قبول کرنے اور اسکے احکام کو ماننے والوں کو زندہ قرار دیا گیا ہے تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو جو پہلے مُردہ ہوتے تھے۔ روحانی طور پر زندہ کرتے اور روحانی زندگی عطا کرتے تھے ؛

اس بات کا ثبوت کہ نبی کے منکروں کو قرآن کریم

سے مردہ قرار دیا گیا ہے۔ حسب ذیل آیت ہے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے۔ انک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین (۲۷-۸۱) کہ تو مردوں اور بہروں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ جائیں۔

اس آیت میں موتیٰ سے مُراد وہ مُردے نہیں لئے جاسکتے۔ جو قبروں میں دفن ہوں۔ بلکہ نبی کے منکر اور کافر مراد ہیں۔ جو کہ بدن توجہ کر بات سنتے نہ تھے۔ کیونکہ آگے بتایا ہے۔ کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ اور یہ فعل جسمانی مردوں کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ پس اس آیت میں موتیٰ انہی لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو روحانی طور پر مردہ تھے۔ اور چونکہ اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ قرآن کریم میں موتیٰ کا لفظ جسمانی مُردوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ روحانی مردوں یعنی نبی کے منکروں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اسلئے جہاں کسی نبی کے متعلق یہ آئے کہ وہ مُردے زندہ کرتا تھا۔ اس سے یہی سمجھنا چاہیئے کہ روحانی مُردوں کو روحانی طور پر زندہ کرتا تھا۔ نہ کہ قبریں اکھیڑتا تھا۔

دوسری بات کہ نبی کو قبول کرنا اور اس کے احکام کو بجا لانا زندہ ہونا ہے۔ حسب ذیل آیت سے ثابت ہے۔ خدا تعالیٰ نبی کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (۸-۲۴) اے ماننے والو اللہ کے احکام کو قبول کرو۔ اور رسول کے جب وہ تمہیں بلائے۔ تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

اس سے ظاہر ہے کہ قرآن نے اللہ اور رسول کو ماننے اور ان کے احکام پر عمل کرنے کو زندہ ہونا قرار دیا ہے۔

ان دونوں آیات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ احیاء الموتیٰ کا مطلب بالکل صاف ہوجاتا ہے۔ کہ وہ بھی نبی تھے۔ اور دوسرے انبیاء کی طرح وہ بھی روحانی مُردے زندہ کرتے تھے۔ نہ کہ جسمانی مُردے۔ لیکن مسلمان عیسائیوں کی تائید اور حمایت میں یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی مُردے زندہ کرتے تھے۔ اور اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہیں۔ جو کسی نبی میں حتٰی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی نہیں پائی جاتی۔ جو تمام انبیاء کے سردار ہیں۔

قرآن کریم کو چھوڑ کر۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کی کوئی پروا نہ کرکے۔ خدا تعالیٰ کی ایک خاص صفت کو حضرت مسیح کی طرف منسوب کرکے مسلمان عیسائیوں کے ساتھ جو تعاون کررہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ ہر جگہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ذلیل ہورہے ہیں۔ جب مسلمانوں نے اپنا دین و ایمان عیسائیوں کے حوالہ کردیا۔ تو دنیا خدا تعالیٰ نے ان سے چھین کر ان کو دیدی کہ مسلمانوں کو تو دنیا دین کے ہی صدقے ملتی تھی جب دین جیسی پیاری چیز کی انہوں نے قدر نہ کی۔ اور اسے دوسروں کے حوالہ کردیا۔ تو پھر دنیا سے ان کا کیا تعلق؟

کاش! مسلمان اب بھی عبرت پکڑیں اور اپنے اعتقادات کو درست کرلیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوجائے۔ اور جو انعامات ان سے چھینے جاچکے ہیں یا چھینے جارہے ہیں۔ وہ انہیں پھر مل جائیں۔ ورنہ اگر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیاوی امور میں عیسائیوں سے عدم تعاون کرکے اور مذہبی امور میں تعاون کرتے ہوئے وہ کامیابی کا منہ دیکھ سکیں گے۔ تو یہ ناممکن ہے۔

کشمیر میں نئے احمدی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشمیر تشریف لیجانے پر

جہاں احمدیوں کو روحانی فیوض حاصل کرنے کا عظیم الشان موقع نصیب ہوا۔ وہاں بہت سی سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس فہرست مبایعین سے ظاہر ہے۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔

پیغام نے ۱۶۲ ایسے نام لکھ کر جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور جو کبھی نہ کبھی غیر مبایعین کے زمرہ میں تھے انہیں "عقائد محمودیہ سے بیزاری کے سولہ اعلان" قرار دیا تھا۔ اور اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کشمیر تشریف لیجانے پر غیر احمدیوں کا داخل سلسلہ ہونا تو الگ رہا۔ احمدی بھی فسخ بیعت کررہے ہیں۔

اس دھوکہ دہی کی تردید ہم پہلے کرچکے ہیں اور بتا چکے ہیں۔ کہ جن کے نام فسخ بیعت کرنے والوں کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا اپنا اقرار ہے کہ وہ پہلے احمدی نہ تھے۔

اب ہم ان اصحاب کی فہرست پیش کرتے ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور بتاتے ہیں کہ غیر احمدیوں میں سے بہت سے صداقت پسند اصحاب داخل سلسلہ ہوچکے ہیں۔

اس زمانے کے علماء کی حالت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے علماء کے متعلق جو یہ خبر دی تھی کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء ان کے علماء زیر آسمان تمام مخلوق سے زیادہ شریر ہونگے اس زمانہ میں پوری ہورہی ہے۔ اور اس صفائی کے ساتھ پوری ہورہی ہے۔ کہ مسلمان علی الاعلان اس کا اعتراف کررہے ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت روزمرہ کے واقعات سے ملتا رہتا ہے۔ اخبار مشرق اپنی اشاعت ۵؍ اگست میں لکھتا ہے۔

> یہ اس دور میں سب سے زیادہ علماء اسلام کی حالت خراب ہے۔ ایک گروہ اس انتہا پر ہے۔ کہ وہ فتویٰ فروشی اور دنیا طلبی کو اختیار کئے ہے۔ اور دوسرا گروہ اس انتہا پر ہے کہ وہ حریت اور رواج کے لئے خدا کے دین کو مصالح وقتی پر قربان کررہا ہے۔

مشرق کی یہ رائے علاوہ گھر کا بھیدی ہونے کے واقعات کی روشنی میں ہے۔ ایسے "علماء" کا جن کی یہ حالت ہو۔ حضرت مسیح موعود کو قبول نہ کرنا اور عوام کو قبول کرنے سے روکنے کی کوشش کرنا کوئی عجیب بات نہیں۔ البتہ ان لوگوں پر تعجب ہے۔ جو ان "علماء" کی باتوں کو کچھ وقعت دیتے اور دینی امور میں ان کی راہ نمائی قبول کرتے ہیں۔

خطباتِ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(نوشتہ سید محمود اللہ شاہ صاحب)

(۱)

اپنی پیدائش کی غرض کو مدنظر رکھو

(۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سرینگر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسان کی پیدائش کی غرض اور اسکو دنیا میں بھیجنے کا امر ایسا اہم اور ضروری ہے کہ تمام انسانی کوششیں اسی کے گرد چکر لگا رہی ہیں اور اسکے خیالات کا اثر اسکے اعمال پر بہت پڑتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو سمجھ سکیں کہ خیالات اور اعمال متحد ہیں۔ یہی سبب ہے کہ عقائد پر بہت زور دیا گیا ہے۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ باوجود نیک اعمال کے عقائد پر کیوں اتنا زور دیا جاتا ہے۔ انسان کی فطرت اور بناوٹ پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ عقلمند اور پاگل میں فرق دراصل خیالات ہی کا ہوتا ہے۔ شدید پاگلوں کو چھوڑ کر معمولی پاگلوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ اسیطرح کھاتے پیتے ہیں اور رشتہ داروں سے میل ملاپ کرتے ہیں جسطرح دوسرے لوگ۔ مگر خیالات میں بڑا فرق ہوگا۔ تو خیالات کے اختلاف سے ہی تمام قسم کے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ پہلے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اعمال انکے مطابق ہوتے ہیں۔ خیالات ہی کی بنا پر دنیا میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپ کی ترقی بھی خیالات کی بنا پر ہی ہے۔

(۲) ایک بچہ تمام دن کھیلتا اور بازاروں میں گشت لگاتا پھرتا ہے۔ اور ایک تاجر بھی گشت لگاتا ہے۔ مگر تاجر بہت کچھ کما لیتا ہے۔ اور بچہ یونہی پھرتا ہے۔ خیالات کی اہمیت کو لغو خیال کرنا جہالت ہے۔ دینی طور پر بھی دیکھ لو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی خیال ہی تھا۔ کہ خدا ایک ہے۔ اسی خیال کو آپ نے تمام دنیا میں قائم کیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں تمام اقوام نصاریٰ۔ یہود۔ زرتشتی۔ وغیرہ مشرک تھے۔ وہ لوگ دریاؤں پہاڑوں کو دنیا کا حاکم سمجھتے تھے۔ محکوم نہیں خیال کرتے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیال قائم کیا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور تمام [illegible] اشیاء انسان کے تحت ہیں اور اس کے لئے مسخر کی گئی ہیں۔ اسی خیال کا اثر ہے۔ تمام اقوام اب [illegible] شرک سے بعید سمجھنے لگی ہیں۔ یورپ کی ترقی صلیبی جنگوں کے بعد ہی ہوئی ہے کیونکہ انکو شکست کے بعد مسلمانوں سے ملنے جلنے سے معلوم ہوا کہ شرک ایک لغو خیال ہے۔ اور پھر اس سے انکا دل متنفر ہو گیا اور وہ ترقی کرنے لگ گئے۔ اصل راز اور جڑ انکی ترقی کی یہی تھی۔ خیالات کی درستگی انسانی ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ جب تک انسان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ترقی نہیں ہو سکتی۔ سورۃ فاتحہ اور دیگر مقامات قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض صرف ایک ہی ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ کا فرمانبردار اور مطیع ہو جاوے۔ جو شخص ایک مقصد اور مدعا کے ماتحت کام کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ نے اسکو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ ہر ایک لالچ میں پھنس کر اسکے پیچھے پڑ جاویگا۔ دوسروں کو اچھا کھاتے اور اچھا لباس پہنتے دیکھکر وہ انہی کے پیچھے لگ جاویگا۔ اور اسکی مثال اس ہر دلعزیز آدمی کیطرح ہوگی۔ جو ہر ایک کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ ہر ایک مفید کام کی ضرور غرض و غایت بھی ہوتی ہے۔ انسان جب کسی غرض کو پورا کر سکتا ہے جب وہ سمجھ لے کہ وہ اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی یہ غرض بتائی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ لوگوں کے اعمال کی خرابی کی جڑ یہی ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ کیوں انکو خدا نے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے سے انسان اس جگہ پہنچ جاتا ہے جہاں خدا تعالیٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ دوست اور بھائی تو الگ بھی رہ سکتے ہیں مگر غلام ہمیشہ اپنے آقا کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ان میں فرق نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقام وہ مقام ہے۔ جہاں ہلاکت کا کوئی خدشہ نہیں اور یہ بندہ کو وفات کے بعد ملتا ہے۔ اسی کا نام جنت ہے۔ اس جگہ انسان کا علم کامل اور معرفت درست ہو جاتی ہے۔ جنت خدا کا گھر ہے۔ بندہ رہتا تو بندہ ہی ہے۔ مگر وہ الوہیت کی چادر میں لپیٹا جاتا ہے۔ انسان کو دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ روکوں کو دور کر کے خدا کا قرب حاصل کرے کیونکہ کوئی انعام کا مستحق تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ مشکلات اور محنت کے بعد کسی چیز کو حاصل کرتا ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ کا قرب اور معرفت سب سے بڑا انعام ہے اس لئے یہ بڑی رکاوٹوں اور مصائب کے بعد ہی مل سکتا ہے۔ انسان کے ساتھ شہوات اور دیگر رکاوٹیں ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔

یوں تو میری مخاطب ساری جماعت ہے مگر خاص طور پر یہاں کی جماعت کو مخاطب کرتا ہوں۔ یہ علاقہ اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ یہاں سیر کے لئے آتے ہیں۔ بوجہ ان نعمتوں کے جو یہاں پیدا کی گئی ہیں۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ نعمتوں کے ملنے پر وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتی ہیں اور بعض سزا سے جھکتی ہیں۔ پہلے گروہ کے لئے یہاں بہت آسانی ہے۔ جو دوست یہاں رہتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے مقاصد پر غور و فکر کر کے دیکھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ بعض دفعہ تکلیف اور بعض دفعہ راحت بطور سزا آتی ہے۔ ہمارے دوستوں کو خاص طور پر سمجھنا چاہئے کہ پیدائش کی غرض وغایت قرب الٰہی ہے۔ وہ کھاتے پیتے اور پہنتے وقت دیکھ لیں کہ آیا یہ اس غرض کے خلاف تو نہیں۔ یہاں لوگ شرک کثرت کرتے ہیں۔ انہیں بندوں کا خوف بہت ہے اور خدا کا خوف نہیں۔ یہ شرک کی سزا ہے۔ اسکا علاج صرف یہی ہے۔ کہ وہ خدا کے بندے ہو جائیں۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے اسکی ترقی اور اسکی راحت و آرام کا سامان خود خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے

❋ نوٹ:۔ یہ خطبات حال میں اکٹھے موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کی اشاعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اسلئے اس خیال سے کہ مزید تاخیر نہ ہو۔ ایک پرچہ میں ہی شائع کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

دنیاوی اور دینی ترقی بھی اسی میں ہے کہ انسان خدا کا بندہ ہو جاوے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت مصائب آئے مگر ان سے آپ پر کبھی خوف طاری نہیں ہوا۔ آپ کو جنگ احد کے وقت کفار نے پکارا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے۔ آپ نے صحابہ کو جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر کفار نے حضرت ابوبکر و عمر کو پکارا۔ اور آپ نے خاموشی کا ہی حکم دیا۔ مگر جب کفار نے پکارا اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں جواب دیتے اللّٰہ اعلیٰ واجل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذاتی اور اپنی جماعت کی عزت کو مدنظر نہیں رکھا۔ بلکہ آپ کے مدنظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت رہی ہے۔ مومن مشکلات اور مصائب کے وقت زیادہ بہادر اور دلیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو خدا کا ہو جاتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اگر اس پر مصیبتیں اور تکلیفیں دوسروں سے زیادہ آئیں تو بھی وہ سلامت رہتا ہے۔ اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ کام ہمارے مقصد کے خلاف اور اس سے دور لے جانے والا تو نہیں جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یہی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا راز اور گر ہے۔

صفائی نیت سے السلام علیکم کہو

(۲)

(فرمودہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سرینگر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ بیان کیا تھا کہ نیتوں کا اعمال پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس بات کے واضح کرنے کے لئے میں ایک ایسی مثال بیان کرتا ہوں جو ہر ایک مسلمان کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اس ملک میں خصوصاً بہت رائج ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ افشاء سلام آپس کی محبت اور تعلق کو بڑھاتا ہے۔ اسکی اہمیت پر آپ نے بہت زور دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ کے دلوں میں اس مسئلہ کی خاص عظمت گڑ گئی تھی۔ بعض بازار میں صرف اس غرض سے جاتے تھے۔ کہ ایک دوسرے کو السلام علیکم کہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے دوسرے کو کہا چلو بازار چلیں۔ اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا لوگوں کو ہم سلام کرینگے اور وہ ہم کو۔ وہ لوگ اس کی غرض اور حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول کہ سلام آپس کی محبت اور پیار بڑھاتا ہے۔ اور رنجشوں کو دور کرتا ہے۔ یہ ہی نہیں تھا السلام علیکم وہ سلامتی ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور جو ملائکہ چاروں طرف سے جنتیوں کو دینگے۔ اس سے اسی سلامتی کی طرف اشارہ ہے۔ مومن جب فوت ہوتا ہے۔ تو اس پر سلامتی کے دروازے چاروں طرف سے کھل جاتے ہیں۔ یوں تو بیماری سے بچنا بھی سلامتی ہے مگر کامل سلامتی موت کے بعد ہی ہوتی ہے۔ دنیا میں کامل سلامتی کبھی نہیں مل سکتی۔ یہاں جتنی راحتیں اور آرام ہوتے ہیں وہ تمام دکھ کے ساتھ ملوث ہیں مگر مرنے کے بعد جو سلامتی مومن کو حاصل ہوتی ہے وہ کامل ہے۔ جنت میں مومن کو اسکی خواہشات سے بڑھ چڑھ کر ملتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے نچلے درجے کے مومن کو خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ مانگ جو مانگتا ہے۔ تو وہ مانگیگا۔ پھر حکم ہوگا کہ اور مانگ۔ آخرکار وہ مانگنے سے قاصر ہو جائیگا۔ یعنی اسے معلوم نہ ہوگا کہ کیا مانگے۔ پھر خدا تعالیٰ خود اسکو بہت سی نعمتیں عطا فرمائیگا۔

السلام علیکم کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ تجھے موت کے بعد اپنی تمام نعمتیں اور ہر قسم کی راحتیں عطا فرماوے۔ اکثر لوگ السلام علیکم کہتے ہیں مگر اسکے معنے نہیں سمجھتے۔ بعض لوگ ظاہر میں تو السلام علیکم کہتے ہیں مگر دل میں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسکا بیڑا غرق کرے۔ یہاں کشمیر کے لوگوں میں سلام کا بہت رواج ہے۔ یہانتک کہ عورتیں بھی بکثرت السلام علیکم کہتی ہیں۔ اسکی اشاعت یہاں دوسرے ممالک سے کہیں بڑھکر ہے۔ مگر کیا سلامتی اور آپس میں محبت و پیار بھی زیادہ ہے۔ نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اصدق الناس تھے۔ آپ کی بتائی ہوئی بات بھلا کسطرح غلط ہو سکتی ہے۔ آپ کا مرتبہ تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم خدا کے عاشق بننا چاہتے ہو تو اس کی پیروی کرو پھر تم خدا کے نہ صرف عاشق بلکہ معشوق بھی ہو جاؤ گے۔ سو جو کچھ بھی آپ نے فرمایا سچ ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ گو یہاں سلام کی اشاعت بہت ہے مگر تفرقہ بھی بہت ہے۔ اس بات کا جواب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ کہ انما الاعمال بالنیات ہر ایک کام کا معیار انسان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اچھے کاموں کا ذکر ہے اور ہر ایک اپنے ملک کے معیار کے مطابق ایک اندازہ مقرر کر لیتا ہے۔ اچھا اور اعلیٰ ایک اندازہ پیدا کرتا ہے۔ اعمال کا کمال وہ ہوتا ہے کہ ان سے وہ نتائج پیدا ہوں جو ان سے غرض تھی۔ جو شخص اس نیت سے گھر سے چلا تھا کہ میں نماز پڑھوں اور دوسرا جو لوگوں کو دیکھکر کھڑا ہو جاوے اور نماز شروع کر دے۔ ان دونوں کے اعمال میں بڑا فرق ہے۔ یہی بات عام کاموں میں ہے۔ یہ بات طب نے بھی ثابت کر دی ہے۔ مثلاً [illegible] ہیں کہ موٹا کرنے کیلئے ہر ایک عضو پر پانی پڑتے وقت آدمی خیال کرے کہ جوں جوں پانی پڑتا ہے۔ اسکو صحت ہوتی جاتی ہے۔ تو اسطرح اسکو واقعی فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ تو نیتوں اور خیالات کا اثر ان کے اعمال پر بہت پڑتا ہے۔ ایک عام مثال بیان کرتا ہوں۔ قرآن کریم کی ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے صرف سورۃ [illegible] کے پہلے نہیں مگر وہ بھی سورۃ انفال کا ہی حصہ ہے بسم میں خدا کے حضور دعا کی جاتی ہے کہ اس کام کو تیرے نام اور مدد سے شروع کرتا ہوں۔ اسیطرح یہ حکم فاذا قرأت القرآن فاستعذ۔ الخ کیوں دیا گیا ہے یعنی کام کرتے وقت اعوذ کے کیا معنی۔ یہ اس لئے کہ انسان کی نیت کا اثر اچھا پڑے۔ جو لوگ اعوذ۔ بسم

سے ساتھ قرآن مجید نہیں پڑھتے۔ جیسے پنڈت دیانند صاحب نے پڑھا تھا یا پادری وغیرہ پڑھتے ہیں۔ وہ اس کے برکات سے محروم رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ابوجہل بھی جاتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ بھی۔ مگر دونوں نے جو فائدہ اٹھایا وہ عیاں ہے۔ ایک آدمی کا ایمان ہر آیت پر بڑھتا ہے۔ اور دوسرے کا ہر ایک آیت پر بگڑتا ہے۔ اور اسکو اعتراض سوجھتے ہیں۔ ایک ہی پانی سے حنظل کڑوا ہو جاتا ہے اور بعض درخت شیریں۔ اعوذ سے انسان شیطان سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اور بسم اللہ میں خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے۔ ہمیشہ ہیولیٰ کو پاک و صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ نیک نتائج پیدا ہوں ۔

(۳)

الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت

(۲۲۔ جولائی ۱۹۲۱ء کا درس)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

عرفان کا لفظ جو ہمیشہ مذاہب میں بولا جاتا ہے اس کے معنے پہچاننے کے ہیں۔ عرف پہچاننے کو کہتے ہیں۔ عرفان تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلے علم ہو۔ کیونکہ پہچاننا تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ کسی چیز کو پہلے دیکھا ہو۔ اور پھر دیکھنے پر یاد آ جائے کہ ہاں اسکو پہلے بھی دیکھا ہے۔ اسلئے عرفان ہمیشہ علم کے بعد ہوتا ہے۔ اس نکتہ کو نہ سمجھنے سے اکثر لوگ عرفان سے محروم رہتے ہیں۔ نماز اور روزہ کی حقیقت بھی علم ہی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ شریعت کے سب احکام دراصل آئندہ روحانی ترقیات کے ظل ہیں۔ جو مومنوں کو ملتی ہیں۔ نماز میں مختلف حرکات۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا یہ سب باطنی مقامات کے نشان ہیں۔ جب انسان ظاہری فرمانبرداریوں کو پورا کر لیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی پہچان لیتا ہے۔ اس گر سے عام طور پر مسلمان ناواقف ہیں۔ انکو ان احکام شرعیہ کی ماہیت اور حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ اسلئے انکو عرفان بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچے طور پر عبادت کی جائے تو پھر عرفان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے ہر ایک لفظ میں اتنی حکمتیں ہیں کہ ہر ایک آدمی ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ آج ایک موٹی سی بات بیان کرتا ہوں۔ اسکا دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ کبھی موقع ہوا تو بیان کروں گا۔ درود شریف سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ مگر اس کا اصل مفہوم اکثر نہیں سمجھتے۔ ان کو معلوم نہیں۔ کہ ان کے درود پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان کے اپنے ایمان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ روپے پیسے جواہر کی قدر نہیں کریگا مگر روٹی کے ٹکڑے کو منہ میں ڈال لیگا۔ اسوقت میں درود کے ظاہری الفاظ کی ترتیب کی خوبی سناتا ہوں۔ درود میں صلّ پہلے رکھا ہے اور بارک بعد میں۔ مسلمانوں کو شاید ہی خیال آیا ہو گا کہ صلّ پہلے کیوں ہے اور بارک بعد میں کیوں ہے۔ اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے جو شخص غور کریگا۔ اور علم سے اس پر نگاہ ڈالیگا۔ اس پر اس کی حقیقت ظاہر ہو جاویگی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنے دعا ہیں۔ اللّٰھمّ صلّ کے معنی ہوئے اے اللہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شخص دعا کرتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے۔ جیسے ماں باپ یا دوست سے طلب کرتا اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے کبھی مانگتا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دعا کے معنی ہیں کہ وہ ہوا۔ پانی۔ زمین۔ پہاڑ۔ غرضیکہ سب مخلوق کو کہتا ہے۔ کہ میرے بندے کی تائید کرو۔ پس اللّٰھم صلّ کے یہ معنے ہوئے کہ اے اللہ تو ہر ایک نیکی اور بھلائی اپنے رسول کے لئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جاوے۔ تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ورنہ انسان جو دعا خود تجویز کریگا۔ اس کی مثال ایسی ہو گی کہ کسی فقیر نے ایک نواب سے سوال کیا۔ اس نے اسکو پیسہ انعام دے دیئے۔ فقیر نے دعا دی کہ خدا تجھے تھانیدار کرے۔ دراصل تو یہ بد دعا تھی۔ مگر اس نے اپنی عقل سے یہی سمجھا۔

بندہ اپنی عقل سے جو چاہیگا۔ وہ ضرور ناقص ہو گا۔ اسلئے بندہ خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ تو چاہ کیونکہ تیرا علم کامل ہے ۔

بارک۔ برکہ سے نکلا ہے۔ اس کے معنے اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا ہیں۔ اسی لئے برکہ تالاب کو کہتے ہیں۔ جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ اللّٰھم بارک کے معنے ہوئے اے اللہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی رحمتیں فضل اور انعامات جو تو نے ان پر کئے ہیں۔ انکو اتنا بڑھا کہ ساری جہاں کی رحمتیں اور برکتیں ان پر اکٹھی ہو جاویں۔ صلّ کا درجہ نیچے ہے۔ اور بارک اس سے بڑھکر ترقی ہے یہ ترتیب نہایت ہی اعلیٰ اور اتم ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی ترتیب بھی احسن و اکمل ہے۔ ایسی باتوں پر غور کرنے سے انسان کو عرفان ملتا ہے جب انسان غور کرتا ہے۔ تو اس کا ایمان ترقی کرتا ہے دوسرے لوگوں کی مثال اندھوں کی طرح ہوتی ہے وہ پڑھتے ہیں اور سمجھتے نہیں ۔

ترکِ موالات اور احکام اسلام کا انگریزی ترجمہ

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی اس زبردست تصنیف کے انگریزی ترجمہ کو بھی اردو کی طرح عام قبولیت حاصل ہوئی ہے اور کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک جگہ سے ہمیں ایک بڑی تعداد کا آرڈر ملا ہے جس کو الگ کر کے بہت تھوڑی تعداد بچی ہے۔ پس احباب جس قدر کاپیاں انکو ضرورت ہو فوراً منگوائیں۔ ورنہ ختم ہونے پر پچھتانا پڑیگا۔ کتاب اعلیٰ ولایتی کاغذ پر خوبصورت چھپوائی گئی ہے۔ اور انگریزی خوان طبقہ میں تقسیم کرنے کے لئے تبلیغی طور پر بہت مفید ہے۔ قیمت [illegible]

کشمیر میں نئے بیعت کرنے والوں کی فہرست

۱	محمد سلطان نمبردار صاحب	موضع ہوسیان	کشمیر
۲	اہل وعیال ایضاً	״	״
۳	غلام رسول صاحب	״	״
۴	عبد السبحان صاحب	״	״
۵	والدہ محمد سلطان صاحب	״	״
۶	عبد الاحد ولد غلام رسول صاحب	״	״
۷	جنت بی بی صاحبہ	״	״
۸	عبد اللہ ولد عبد السلام صاحب		״
۹	عبد الخالق صاحب	״	״
۱۰	غلام رسول لون صاحب ولد عمر لون صاحب	״	״
۱۱	مسمات خرمی صاحبہ	״	״
۱۲	مسمات عزیزی صاحبہ	״	״
۱۳	مولوی محمد عارف صاحب	״	״
۱۴	مسماۃ رحمت اہلیہ محمد عارف صاحب	״	״
۱۵	عبد الغفار صاحب	״	״
۱۶	اہلیہ عبد الغفار صاحب	״	״
۱۷	مسماۃ خاتون صاحبہ	״	״
۱۸	عبد الخالق صاحب	״	״
۱۹	اہلیہ عبد الخالق صاحب	״	״
۲۰	عبد الغفار ولد عبد الرحمن صاحب مع اہل و عیال	״	״
۲۱	سناگ نائی صاحب	״	״
۲۲	اہلیہ صاحبہ سناگ نائی صاحب	״	״
۲۳	عبد الستار صاحب	״	״
۲۴	اہلیہ صاحبہ عبد الستار صاحب	״	״
۲۵	عبد الرحیم صاحب	״	״
۲۶	اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب	״	״
۲۷	عبد السبحان صاحب	״	״
[illegible]	دختر عبد السبحان صاحب	״	״
۲۹	محمد سلطان صاحب	״	״
۳۰	غلام احمد صاحب	״	״
۳۱	اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب	موضع ہوسیان	کشمیر
۳۲	عبد الرحمن صاحب	״	״
۳۳	اہلیہ امیر اکبر صاحب	״	״
۳۴	عبد الرحمن صاحب ولد امیر اکبر	״	״
۳۵	عبد الاحد صاحب	״	״
۳۶	اہلیہ صاحبہ عبد الاحد صاحب	״	״
۳۷	غلام احمد صاحب ولد عبد الاحد	״	״
۳۸	مسماۃ خانم صاحبہ	״	״
۳۹	غلام احمد ولد عبد السلام صاحب	״	״
۴۰	مسماۃ فضلی صاحبہ	״	״
۴۱	مسماۃ ال ددی صاحبہ	״	״
۴۲	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ	״	״
۴۳	منور ولد احمد صاحب	״	״
۴۴	عبد السبحان ولد احمد صاحب	״	״
۴۵	شیخ محمد الدین صاحب	״	״
۴۶	حبیب اللہ صاحب جواہیپوری	نج براڑہ	״
۴۷	غلام رسول صاحب	״	״
۴۸	محمد یوسف شاہ دیو صاحب	״	״
۴۹	غلام محمد شاہ دیو صاحب	״	״
۵۰	عبد الاحد صاحب	پاڑی پورہ	״
۵۱	غلام احمد ڈار صاحب	اسلام آباد	״
۵۲	رجب صاحب حجام	״	״
۵۳	غلام محمد ولد خیر اللہ صاحب	مانی گام	״
۵۴	غلام محمد ولد غلام رسول صاحب	شوپیان	״
۵۵	سید باقر علی شاہ صاحب	موضع لادورہ	״
۵۶	اہلیہ صاحبہ ״	״	״
۵۷	والدہ صاحبہ ״	״	״
۵۸	ہمشیرہ صاحبہ ״	״	״
۵۹	سید علی ظفر شاہ صاحب	״	״
۶۰	سید جلال الدین شاہ صاحب	״	״
۶۱	ولی محمد صاحب ڈار	کنج پورہ	״
۶۲	محمد امین صاحب	سرینگر	״
۶۳	مولوی بدر الدین صاحب	״	״
۶۴	حبیب اللہ صاحب	اندورہ	״
۶۵	جمال خان صاحب	״	״

غریب فنڈ مقروض ہے

ہم نے ایک غریب فنڈ قائم کیا تھا۔ اور دوستوں سے درخواست کی تھی۔ کہ نکاح۔ ولادت۔ ترقی تنخواہ کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کے لئے کچھ رقم اخبار میں بھیج دیا کریں۔ جس سے غریبوں کے نام مفت یا نصف قیمت پر اخبار جاری ہو سکے گا۔ اس فنڈ میں اب تک ۴۰ روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ مگر خرچ ۴۴ روپیہ ۸ ر ہو چکا ہے گویا ہے کہ غریب فنڈ مقروض ہے کیا مجھے اپنے احباب سے یہی توقع رکھنی چاہیے تھی۔

۲ - بابو فضل احمد صاحب نے ایک صاحب کے نام اخبار جاری کرانا چاہا تھا۔ وہ روپیہ وصول ہونے پر کر دیا جائے گا۔

منشی محمد ابراہیم صاحب کریلیاں (ہزارہ) نے افریقہ میں احمدیت کی ترقی کی خوشی میں ہے الفضل کے لئے عید تشحیذ کے لئے بھیجا ہے جزاہ اللہ دوسرے احباب بھی توجہ فرمائیں۔

۳ - شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خزانہ عامرہ حیدرآباد دکن کے نام وی پی کیا تھا جس دن وی پی بھیجا اس سے پہلے وہ سات روپیہ کا منی آرڈر کر چکے تھے۔ قیمت ڈبل وصول ہو گئی۔ برادر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سات روپیہ سے کسی ایک یا دو غریبوں کے نام الفضل جاری کر دیا جائے۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

مینیجر الفضل قادیان

تین غیر احمدی اشخاص کو الفضل مفت

بیگم صاحبہ خان محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ زید مجدہا العالی نے ہمیں اس گرامی نامہ سے ممتاز فرمایا ہے کہ ان کے خرچ پر تین غیر احمدی اشخاص کے نام الفضل مفت جاری کیا جائے درخواستیں ایسے طالبان حق کی بتصدیق سکرٹری یا امیر جماعت احمدیہ آنی چاہئیں احمدی احباب درخواستیں نہ بھیجیں یہ صرف غیر احمدیوں کے لئے ہیں۔

مینیجر الفضل قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے الحمد للہ ۸۹۳ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے کمال محنت بخاریؒ کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا کرکے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ حجم سوا پانسو صفحے کتاب مجلد قیمت پانچروپے محصولڈاک ۸ر درخواستیں بہت جلد مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی شاہ کے نام آنی چاہئیں

ریلوے نوٹس

ڈائننگ کار (کھانے کی گاڑی) جو کہ اس وقت ۷ ڈون اور ۳۔ اَپ بمبئی میل کے ساتھ لاہور اور فیروزپور کے درمیان جاری ہے۔ بجائے اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے ۹۶ ڈون اور ۵ ۹۔ اَپ بمبئی میل کے ساتھ منتقل ہوکر لاہور اور امرتسر کے درمیان ۱۵ اکتوبر کی شام تک جاری رہیگی۔ اور ۱۶ اکتوبر سے ۱۵ اپریل تک ڈائننگ کار (کھانے کی گاڑی) پھر ۴۔ ڈون اور ۳۔ اَپ (بمبئی میل) کے ساتھ منتقل ہوکر لاہور اور فیروزپور کے درمیان جاری رہیگی +

ڈی۔ ایچ۔ برلتھ

ٹریفک منیجر این ڈبلیو آر (لاہور)

اعجازی پریس

یہ نوایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گرمی سردی یکساں کام دیتا ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نوعمر بھی چھپائی کا کام کرسکتا ہے۔ ایک کاپی لگاکر پچاس ساٹھ کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھپانا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ اور مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنیکے شائقوں کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور جب چاہیں مضمون لکھکر چھاپکر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے کارڈ سائز تین روپے۔ لیٹر سائز ۵ر نوٹ پیپر سائز عہ فلسکیپ سائز لعہ سیاہی فی شیشی ایک تولہ ۸ر

محمد عامل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان

دانتوں کا پوڈر

مسوڑوں کی سوجن۔ دانت کا درد منہ کا بدذائقہ ہونا۔ منہ سے پانی آنا۔ سب امراض دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی کلاں ۸ر خورد ۴ر علاوہ محصولڈاک وغیرہ

تریاق الامراض

یہ بڑی تیر بہدف دوائی ہے جس کا عجیب عجیب نام رکھکر لوگوں کی جیبیں خالی کی جاتی ہیں۔ اگر دنیا میں ایمانداری کی قدر ہے۔ تو میں وہی دوائی قریب قریب اصل لاگت پر دیتا ہوں + اس کے چند قطرے درد معدہ موسمی بخار۔ دردسر۔ یعنی پھوڑہ وغیرہ کا شرطیہ علاج ہیں۔ قیمت فی شیشی کلاں صرف ایک روپیہ خورد ۸ر

ملنے کا پتہ

سردار سراج الدین احمد

قادیان پنجاب

احباب اس کو ایک مرتبہ ضرور پڑھیں

چودھویں صدی کی ایجاد یادگار حضرت نور الدین اعظم

هو الشافي

اکسیر اور مجرب

تریاق زندگی

پچاس بیماریوں کا علاج ایک ہی نسخہ کے ذریعہ

فیہ شفاء للناس

عرصہ دراز کی تلاش کے بعد مجھے یہ نسخہ ملا جو سر سے پاؤں تک کے امراض کیلئے یکساں مفید اور سود مند ثابت ہوا ہے جو حضرت مولانا مولوی حکیم **نور الدین** صاحب خلیفہ اول کا مجوزہ و مجرب ہے میں نے اس نسخہ کو تیار کر کے اولاً اپنے اہل و عیال اور اپنی ذات پر استعمال کیا تو اعجازی اثر پایا پھر دیگر احباب کو استعمال کرایا جن میں سے بخوف طوالت صرف چند ایک کی شہادتوں کا خلاصہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اسقدر مشاہدہ اور شہادتوں پر بھی اگر کوئی شخص بدظنی سے کام لیکر اس **نعمت عظمیٰ** سے محروم رہے تو اسکی قسمت۔ ورنہ مذکورہ بالا امراض کی ہر گھر میں وقت بے وقت شکایت ہو جاتی ہے بعض جگہ یا بعض وقت کوئی معالج قریب نہیں ہوتے تو تھوڑی سی تکلیف سے بہت بڑی مصیبت کا سامنا دیکھنا پڑتا ہے اسلئے سخت تکلیف اور کثیر اخراجات سے بچنے کے لئے اگر کوئی یار و مددگار ہے تو یہی **تریاق زندگی** سفر و حضر میں جبکہ کوئی تیمار دار یا رشتہ دار پاس نہیں جو دوائی مہیا کر سکے اس اکیلے وقت کی مونس و غمخوار ہے تو یہی **تریاق زندگی** پس اس کی قدر کرو اور ایک مرتبہ منگا کر آزماؤ اور تریاق زندگی کے کرشمے دیکھو۔ بغرض اشتہار عام کچھ عرصہ کیلئے اس کی قیمت رعایتی بہ تفصیل ذیل لکھی گئی ہے:-

شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ۔ خورد ایک روپیہ ٭ چار عدد شیشی یکجا کیلئے محصول ڈاک معاف ہوگا۔ ہر گھر میں کم از کم ایک شیشی ضرور موجود رہے۔ **ہدایات** استعمال شیشی کے ساتھ ارسال ہونگی۔

ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان

[illegible]

مست سلاجیت مشہور و معروف مقوی اعضائے رئیسہ براہ راست کشمیر سے منگائی ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

ہندوستان کی خبریں

ریاست ٹونک اور اخبار ریاست ریاست ٹونک میں اخبار مدینہ اور ریاست اور سیاست لاہور کا داخلہ ریاست کی طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔

سکھوں نے عدم تعاون کا رزولیوشن پاس کر دیا ۲۰ اگست کی شام کو امرتسر میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا ایک جلاس منعقد ہوا جس میں بہت سے مشہور سکھ صاحبان شامل تھے۔ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کیا کہ کمیٹی تمام سرکاری کونسلوں کے سکھ ممبروں کو سکھ دھرم اور گوردواروں کی آزادی کے کام کے لئے حکم دیتی ہے کہ وہ اپنے گوردوارہ سدھار کے مقصد کو مدنظر رکھکر کونسل کی ممبریاں چھوڑ دیں۔ سردار بہادر مہتاب سنگھ نے کونسل کی ممبری ترک کر دی۔

سر ٹامس ہالینڈ کا استعفیٰ شملہ۔ ۲۹ اگست ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر ٹامس ہالینڈ ممبر انتظامی کونسل وائسرائے ہند انچارج محکمہ سامان جنگ نے چند روز ہوئے وائسرائے کے سامنے اپنا استعفیٰ رکھدیا تھا۔

مسٹر گاندھی اور تلک سوراجیہ فنڈ ہمعصر لیڈر تلک سوراج فنڈ پر نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ جو روپیہ جمع کیا گیا ہے اس کے باقاعدہ حساب اور خرچ کی ذمہ داری مسٹر گاندھی پر عائد ہوتی ہے۔ مفصل حساب شائع ہونا چاہیئے۔ کہ مختلف صوبجات سے اب تک کس قدر روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور کن اغراض کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ کس حد تک ان میں صرف ہوگا۔

نواح کلکتہ میں مگرمچھوں کی کثرت کلکتہ کے قریب بالی گنج میں جہاں لوگ رہتے ہیں۔ مگرمچھوں کی کثرت سے بہت سنسنی پیدا کر دی ہے۔ ایک مگرمچھ تو دس فٹ لمبا دیکھا گیا۔

خلافت کمیٹی رنگون کی نازک حالت رنگون کے کئی کارکنان خلافت نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ مقامی خلافت کمیٹی کے قیام کے وقت سے رنگون کے باشندے عدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ کیونکہ عہدیداران کمیٹی نے پبلک روپے کو نہایت فضول و ناجائز طریق پر استعمال کیا ہے۔ نیز قابل اعتراض قرار دادیں منظور کر کے گویا وہ سچے محبان وطن کے خلاف جھوٹے خطوط لکھ کر قومی کارکنوں کے مقصد کو تباہ کر رہے ہیں۔ افسوس اور نو ممبروں نے استعفے دیدئے۔ تنخواہ دار اپنی ذات کیلئے کمیٹی میں موجود ہیں۔

الہ آباد خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی الہ آباد خلافت کمیٹی کے دفتر کی پولیس سب انسپکٹر نے تین سپاہیوں کی معیت میں لٹریچر ضبط کرنے کی غرض سے تلاشی لی۔

اکالیوں کی سازش طشت از بام ہو گئی لاہور۔ ۳۰ اگست۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ نے اکالی سکھوں کی ایک سازش کا پتہ چلایا ہے جس کا مقصد برٹش گورنمنٹ کو الٹ دینا اور چند یورپین اور غیر یورپین سرکاری عہدے داروں اور دیگر اشخاص کا قتل کرنا تھا۔ بعض اشخاص وعدہ معافی سے سرکاری گواہ بن گئے ہیں۔ خاص مجسٹریٹ سماعت کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

رالی برادران کی طرف سے تردید رالی برادران نے گورنمنٹ ہند کو اس افواہ کی تردید کرنے کا اختیار دیدیا ہے جو پنجاب میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے ہندوستان سے گندم اور آٹا یونانی فوج کو بہم پہنچانے کا ٹھیکہ کیا ہے یا کر رہے ہیں۔

امدادی دوکانوں کیلئے بلاسود قرضہ شملہ۔ ۳۰ اگست پنجاب گورنمنٹ ایک سکیم تیار کر رہی ہے جس کی رو سے ضرورت مند میونسپل کمیٹیوں کو بلاسود قرضہ اس غرض کے لئے دیا جائیگا۔ کہ وہ غریبوں کو سستی قیمت پر اناج مہیا کرنے کے لئے امدادی دوکانیں کھولیں۔ ۵۰ ہزار روپیہ امرتسر میونسپل کمیٹی کو اس مطلب کے لئے دیا جانا تجویز ہوا۔

پنشنوں میں اضافہ الہ آباد ۳۰ اگست حکومت ہند نے اولڈ فنڈ پنشنروں کی پنشنوں میں حال ہی میں اضافہ کیا ہے۔ ان فنڈوں میں بنگال۔ بمبئی۔ مدراس ملٹری پنشن فنڈ بنگال کے فوجی یتامیٰ کا فنڈ۔ مدراس کا میڈیکل فنڈ۔ انڈین نیوی فنڈ۔ اور لارڈ کلائیو فنڈ بھی شامل ہیں۔ گورنمنٹ مزید غور کر رہی ہے۔ کہ ان ہندوستانی سپاہیوں کی پنشنوں میں بھی اضافہ کرے۔ جو ماقبل جنگ کے قواعد کے ماتحت تھوڑی پنشن لے رہے ہیں۔

آٹے اور اناج کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کا اعلان شملہ ۲۴ اگست ۱۹۲۱ء سوائے اس معمولی خریداری کے جو فوج کو آٹے یا میدے کی بہم رسانی کیلئے کی جاتی ہے جو ہندوستان میں یا جس کا انحصار ہندوستان پہ ہے گورنمنٹ باہر بھیجنے کے لئے یا کسی دوسرے مطلب کے لئے نہ گندم خرید رہی ہے۔ نہ خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مسٹر شوکت علی کے ارادے مسٹر شوکت علی نے اپنے احمد آباد وغیرہ کے دورے میں اثناء لیکچر میں کہا کہ اگر گورنمنٹ ہندوستانی لیڈران سے کوئی سمجھوتہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ تو سالانہ اجلاس کانگرس منعقدہ احمد آباد میں اس کے متعلق آخری اور قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔ اور ملک کی تاریخ میں نیا ورق الٹیگا۔

مہرولی میں گولی چل گئی ۲۵ اگست مہرولی میں جب کہ بہت سی دہلوی تفریح طبع کے لئے گئے ہوئے تھے۔ مسلمان خاندانوں میں آپس میں فساد ہو گیا۔ ایک پارٹی کے پاس گولیاں تھیں جس سے انہوں نے دوسری پارٹی پر وار کیا۔ کئی زخمی ہوئے اور کئی قریب بہ مرگ ہیں۔ دو آدمی مر چکے ہیں۔

مقدمہ ننکانہ صاحب مقدمہ قتل ننکانہ صاحب جس کی سماعت ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کی گئی تھی۔ دو یکم ستمبر سے پھر شروع ہوئی ہے۔ ملزمان کی طرف سے مسٹر بیون پٹمن نے تقریر صفائی کرنی شروع کر دی ہے۔

صوبجات متحدہ میں ہیضہ الہ آباد۔ ۳۰ اگست صوبجات متحدہ میں ہیضہ سے ہفتہ وار اموات کی میزان ۱۶ ہزار سے زیادہ ہے۔

بمبئی میں آسٹریلیا کی گندم کی خریداری شملہ۔ یکم ستمبر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے کارخانوں نے آسٹریلیا کی گندم خریدنی شروع کر دی ہے۔ آسٹریلیا کی گندم کا پہلا جہاز جس میں ۶ ہزار ۱ سو ٹن گندم ہوگی ۲۵ ستمبر کو بمبئی پہنچے گا۔

دہلی میں سوداگروں کے دیوالے دہلی یکم ستمبر گذشتہ دو ہفتوں میں کئی سوداگروں کے دیوالے نکل گئے ہیں۔ اس تباہی کا موجب ملک کی موجودہ پولیٹیکل

عدالت اور شرح تبادلہ کو قرار دیا جاتا ہے۔

رشوت ستانی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی شملہ یکم ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے رشوت ستانی اور اس کے انسداد کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت مسٹر کنگ فنانشل کمشنر مقرر کی ہے۔ جس کے چار ممبر ہیں جو ہندوستانی ہیں۔ اس کمیٹی کے سامنے جو شہادتیں پیش ہوں گی ان کی بنا پر کسی ملزم پر نہ تو رشوت ستانی کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا نہ محکمانہ کارروائی کی جائیگی۔

پریس ایکٹ کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت مسٹر وائٹ منعقد ہوا۔ پریس ایکٹ کے متعلق کمیٹی نے جو سفارشیں کی ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون اسمبلی کے موجودہ اجلاسوں میں پیش کیا جائیگا۔ اگر گورنمنٹ نے تشدد آمیز قوانین کے متعلق بھی کمیٹی کی کل یا کچھ سفارشیں منظور کریں۔ تو اس بارے میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔

لیڈروں کے خلاف مقدمات ایک خاص برقی پیام وزیر ہند کے اس اعلان کا اعادہ کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کی عام خطرناک حالت اور خاصکر جنوبی ہند کے حالات انڈیا آفس میں تشویش پھیلا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند وزیر ہند کے مشورہ سے بڑے بڑے لیڈروں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

موپلوں کے امام کی گرفتاری کالی کٹ۔ یکم ستمبر علی مسلیار جو موپلوں کا لیڈر ہے اسکو مع اڑتیس اشخاص کے گرفتار کر لیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ خفیف جرائم والے مجرموں کے مقدمات کی سماعت سرسری ہوگی۔

موپلوں کی ایک تعداد نے اطاعت قبول کر لی شملہ یکم ستمبر سرکاری خبر ہے کہ موپلوں کی ایک تعداد نے اپنے آپ کو فوجی حکام کے حوالے کر دیا ہے۔

سرکاری فوج اور موپلوں کے درمیان ایک سخت جنگ شملہ ۲۸ اگست سرکاری اعلان۔ مالابار کا ڈپٹی کمشنر رپورٹ کرتا ہے۔ ۲۶ اگست کو دن کے گیارہ بجے باغیوں کی ایک جماعت نے مالابار سے چند میل کے فاصلہ پر پوکولور کے مقام پر حملہ کیا۔ موپلوں کے پاس دو بندوقیں تھیں جو انہوں نے تھانہ کی لوٹ کے بعد پولیس سے چھین لی تھیں [illegible] چھرے تھے۔ انہوں نے اس موقعہ پر دلیری تندی اور موت کے لئے بے صبری کا اظہار کیا اور [illegible] گھنٹے کی لڑائی کے بعد ان کو پسپا ہونا پڑا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ان کے [illegible] ہمارے سپاہیوں کا ایک [illegible] زخمی ہوئے۔ اور [illegible] ہوئے +

غیر ممالک کی خبریں

امریکہ اور جرمنی کا اتحاد برلن ۲۵ اگست ریاستہائے متحدہ اور جرمنی کے درمیان صلح نامہ پر دستخط ہو گئے اور امریکہ اور آسٹریا کا عہد نامہ بھی طرفین نے منظور کر لیا مگر وہ ابتک مخفی ہے۔

سن فینوں کی جنگی تیاریاں لنڈن ۲۶ اگست (از ذریعہ خاص) ۸۰ ہزار [illegible] سن فینوں کی فوج جنگ کے لئے پورے طور پر تیاریاں کر رہی ہے۔ کلدار توپیں اور رائفلیں پہاڑیوں میں چھپائے جا رہے ہیں۔ اور وہ ان جری سے لیجائے ہوئے اسلحہ کی مدد سے رات دن قواعد کرائی جا رہی ہے ذمہ وار حلقوں میں اب اسکا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ بالکل یقینی ہے آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ نے اسکی پوری تیاریاں کی ہیں کہ اچانک حملہ نہ ہونے پائے۔

آئرلینڈ کا برطانوی شرائط سے انکار لندن ۲۶ اگست مسٹر ڈی ولیرا صدر جمہوریہ آئرلینڈ کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جمہوریہ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ بالاتفاق آپ کی حکومت کی شرائط مسترد کرتی ہے۔ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم نے ڈی ولیرا کو لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو شرائط پیش کی ہیں وہ انتہائی ہیں۔ جو کچھ میرے اختیار میں تھا۔ میں کر چکا۔ اب نامہ و پیام جاری رکھنا ناممکن ہے

یونانیوں کی پسپائی قسطنطنیہ ۲۵ اگست کمالیوں کا ایک اعلان محررہ ۲۴ اگست مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر زبردست یونانی دستے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ مگر انیوم کارا حصہ صار پر یونانی ترکوں کے جارحانہ حملہ کی تاب نہ لا کر اسلافار کی جانب پسپا ہو رہے ہیں۔

یونانیوں کی شکست لندن ۲۷ اگست ایشیائے کوچک کے جنگ کے متعلق متضاد بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ قسطنطنیہ کا پیغام مظہر ہے کہ یونانیوں کا ایک وسیع محاذ پر اردو کیم کے مقام پر شکست ہوئی ہے اور کہ ترکوں نے نجیک ادیجی پر قبضہ کر لیا ہے۔

مفرور یونانیوں کا تعاقب پیرس ۲۸ اگست قسطنطنیہ کے ایک تار میں [illegible] کی تحریر اعلان درج ہے جس میں مذکور ہے کہ انگنی شہر کے علاقہ میں پانچ روز کی جنگ کے بعد یونانیوں کو پسپائی نصیب ہوئی۔ اور وہ ملکی شہر کی جانب بھاگ گئے اور انکا تعاقب ہو رہا ہے۔

تیل کے چشموں میں آتشزدگی جمہوریت آذربائیجان کے صوبہ صابانہ کے تیل کے چشموں میں آگ لگ گئی۔

روس میں زبردست ہیضہ ہلسنگفورس کا ایک تار مظہر ہے کہ روس کے سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ ہزار آدمی جنوری ۱۹۲۱ء سے لے کے اسوقت تک ہیضہ کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں۔

سپین کے فوجی عملے کی خودکشی سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جب مراکو میں موجودہ بغاوت میں جنرل سلوسٹری کی فوج پسپا ہوتے ہوتے تباہ ہو گئی تو جنرل مذکور نے اپنے عملے کے افسروں کو بلایا اور کہا کہ اب ہمارے سامنے اپنا آخری فرض ادا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اسنے اپنا پستول نکال لیا۔ اور افسروں نے اس کا منشاء سمجھ کر پستول نکال لئے انہوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور پھر خودکشی کر لی۔

بھڑ کے کاٹنے سے موت لندن میں مقیم [illegible] وزیر [illegible] کوپ کیسلکیو بھڑ کے کاٹنے سے فوت ہو گئے۔

جرمنی میں انقلاب کا خطرہ برلن ۳۰ اگست۔ گورنمنٹ جرمنی نے اپنے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ ملک میں بعض عناصر ایسے ہیں جو موجودہ نظام کو الٹنے کی کوشش میں ہیں۔ گورنمنٹ ان عناصر کی مخالفت مضبوط ہاتھوں اور کامل سختی کے ساتھ کریگی۔

نجد کا سلطان لندن ۳۰ اگست سر پرسی کاکس نے گورنمنٹ برطانیہ کو اطلاع دی تھی کہ نجد کے سرداروں اور معززین کی کانفرنس نے امیر ابن سعود کو سلطان نجد تسلیم کر لیا ہے۔ اور اسکو انتخاب پر مبارکباد دی ہے +

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

ALFAZL QADIAN.

Reg. No. 83

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا

"دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

نمبر ۱۹ | مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ محرم ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مولوی ثناء اللہ کا شغل کذب بیانی
جمعیۃ العلماء اور خلاف ورزی قانون
حفاظت گاؤ اور ہندو
آنحضرت صلعم کی جعلی تصویر
ایڈیٹر صاحب اتحاد و روشنی کی دسمبر
کیا مسٹر گاندھی خودکشی کریں گے
آگاہ ہندی، ہردوی کی ضرورت
موالفان عدم تعاون کیلئے خطرہ
بیعت کی حقیقت از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
حضرت خلیفۃ المسیح پر مولوی ثناء اللہ کا افترا

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود کے مکتوبات بطور درس صبح کی نماز کے بعد سنائے جاتے ہیں۔ اور عصر کے بعد بخاری شریف کا درس ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حرم اول کیلئے دعا

اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب خاص طور پر صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جو طلباء سکول سے واپسی پر موسمی تعطیلات سے رعایتی کرایہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۰ ستمبر تک اپنے نام دفتر ہائی سکول میں بھیج دیں۔ اپنا پورا پتہ اور نام سٹیشن جس سے روانگی ہو۔ ضرور لکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی چار روزہ ڈائری ارسال خدمت ہے۔

۲۲ اگست کو صبح کے وقت حضور کے پیٹ میں درد کی شکایت رہی۔ مگر آٹھ بجے کے قریب حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہو گئی۔ حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ اور مغرب کے قریب واپس لوٹے۔ موضع ننگری کے احمدی احباب نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں سامان رسد بطور دعوت پیش کیا۔ اور حضور نے منظور فرمالیا۔

مورخہ ۲۳ اگست کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بہت تکلیف رہی۔ بعد نماز عصر ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضور کچھ دیر تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ فرمایا۔ حامیان ترک موالات اور سودیشی کے محرک آجکل بڑے زور شور سے تقریریں کر رہے ہیں کہ بدیشی کپڑے جلا ڈالو۔ اس سے کیا فائدہ ہے۔ اگر یہ لوگ کپڑوں کو جلانے کی بجائے سمرنا بھیج دیں۔ تو بہت مفید اور کارآمد ہو۔

مورخہ ۲۴ اگست۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور کے خیمے سے اہل بیت کو بخار تیز

ہو گیا۔ بعد نماز عصر یہاں کے چند معزز احباب سے حضور گفتگو فرماتے رہے۔ انہی سے حضور نے پتہ لگایا کہ یہاں پیرن ترک کرتے ہیں بڑی مدد کا ذریعہ ہیں۔ ایک تجویز یہاں کے لوگ بہت افلاس زدہ ہیں۔ وہ [illegible] یہ پردہ کے بالکل خلاف ہے۔ پھر حضور نے خوب وضاحت سے بتایا کہ جتنا کپڑا پیرن پر خرچ ہوتا ہے اس سے کم کپڑے میں پردہ دار پاجامہ اور کرتہ بن سکتا ہے۔ اگر کچھ زیادہ بھی خرچ ہو۔ تو دیکھو فالتو اخراجات میں سے کاٹ کر عورتوں کو پاجامہ ضرور بنوا کر دینا چاہیئے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کشمیر کے لوگوں کے لئے ترقی کے بہت اسباب اور ذرائع ہیں۔ مگر یہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے حضور نے حاضرین کو بہت سے قیمتی اور مفید مشورے دیئے۔

۲۵۔ اگست کو تمام دن حضور کی طبیعت ٹھیک رہی۔ مگر مغرب کے قریب کچھ حرارت ہو گئی۔ صبح آٹھ بجے حضور دو تین گھنٹہ کے لئے سیر کو تشریف لے گئے۔ بعد نماز عصر حضور ایک گھنٹہ تک مختلف موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا حضرت نبی کریمؐ کے زمانہ میں الگ الگ قبیلے ہوا کرتے تھے۔ اگر کسی قبیلہ کے اکابر اسلام لے آتے۔ تو تمام کا تمام قبیلہ اسلام قبول کر لیتا۔ یہی حال مغربی افریقہ میں ہے۔ وہاں بھی قبائل کا سلسلہ رائج ہے۔ اب بھی وہاں ایسا ہی ہوا ہے کہ ایک قبیلہ نے اپنے چند نمائندے جو کہ تعلیم یافتہ تھے بھیجے۔ اور جب انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کر لی۔ تو پھر باقی سب نے ان کا ساتھ دیا۔ ہندوستان میں یہ حال نہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ خاوند احمدی ہے اور بیوی نہیں۔

پھر حضور نے فرمایا۔ علوم میں جس قدر ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ اسی قدر مستثنیات بھی زیادہ معلوم ہو رہے ہیں۔ اور قواعد کلیہ ٹوٹتے جاتے ہیں سو نبیوں کے بارہ میں ہر شخص مخالفین میں سے الگ الگ اپنا معیار صداقت پیش کرتا ہے۔ اس پر جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے ایک بیان کیا۔ کہ حیدرآباد میں ایک شخص پر وعظ نے کہا۔ کہ پچھلے زمانہ کے نبیوں کو تو جانے دیجئے۔ اس زمانہ میں تو میں اس شخص کو نبی مانوں گا۔ جو بغیر ریل گاڑی اور موٹر کے منٹوں میں ہزاروں میل طے کر جائے۔ اور بغیر موجودہ سائنس کے آلات کے بجلی کو قابو کرے وغیرہ وغیرہ۔

پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اس ملک کی اصلاح جب بھی ہوئی۔ دیہات کے ذریعہ ہوگی۔ پنجاب میں عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ شہروں میں جو تعلیم یافتہ لوگ رہتے ہیں وہ عموماً دیہات کے باشندے ہوتے ہیں۔ مثلاً لاہور کے اسی فیصدی وکلاء دیہات کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے پنجاب کے تعلیم یافتہ لوگ دیہات کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ مگر یہاں کشمیر میں قریباً تمام تعلیم یافتہ لوگ شہروں کے باشندے ہیں۔ اور دیہات کے لوگ تعلیم یافتہ نہیں۔ اسلئے ان کو شہروں کے لوگ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جو شہر اپنے آپ کو اردگرد کے شہروں سے بڑا سمجھتے ہیں۔ وہ صداقت قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ اس زمانہ میں دہلی اور لکھنؤ کا یہی حال ہے۔ اسی بات کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ اگر کشمیر کے لوگ سب احمدی ہو جائیں تو پھر اس کے ساتھ ملے ہوئے علاقہ لداخ اور تبت وغیرہ بھی بفضلہ تعالےٰ جلد احمدیت قبول کر لینگے۔ کیونکہ انہیں تہذیب اور تمدن پایا جاتا ہے اور یہ لوگ نرم دل اور مہمان نواز ہیں وحشی نہیں اب تک ستر اور اسی کے درمیان احباب حضور کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ داخل ہو رہے ہیں اللہ تمام علاقے کو احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے۔ قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور کی ڈاک آٹھ دس دن کی لیٹ ہو کر اکٹھی ملی ہے۔ اسلئے احباب کو جلد جواب نہیں پہنچ سکے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ سب کو جواب پہنچ جائینگے احباب مطلع رہیں۔

خاکسار سید محمود

ایک ایک ہزار کی تحریک

اس تحریک کے متعلق جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں سے پہلا خط صاحبزادہ [illegible] صاحب [illegible] افغانستان کی طرف سے ۱۳ اگست کو موصول ہوا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کا ارشاد نامہ مورخہ ۱۰ اگست [illegible] کو ملا سو میں اپنی مشکلات کا لمبا ذکر کرنا مناسب خیال نہیں کرتا۔۔۔ انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر کو رخصت پر گھر جاؤنگا۔ سو جس قدر جو آپ نے تحریر فرمایا ہے بھیج دونگا اور انشاء اللہ زیادہ ہو سکا تو وہ بھی مگر انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار سے کم نہ ہوگا۔ آپ یہ رقم میرے [illegible] نام لکھ دیویں۔ بفضلہ تعالیٰ بہت جلد روانہ کر دونگا۔"

اسکے بعد حاجی پورہ سے جناب حبیب الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"واقعی جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے بجا ہے اور سچ یہ ہے کہ تمام احمدی اسی کے لئے ہیں اور اسی کام پر مامور ہیں۔ جو حالات ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہماری جانیں اور ہمارا مال خدا کا ہی ہے۔ یہ اسی نے دیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے۔ بیشک قحط نے عام طور پر زیر بار کیا ہوا ہے۔ لیکن جو کام ہو رہا ہے۔ معطل کیا نہیں جا سکتا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا بھی ایمان باللہ کی کمی کا باعث ہوگا۔ جلسہ سالانہ کیواسطے بھی چندہ کی فراہمی جاری ہے۔ میر صاحب نے ایک خاص آدمی فراہمی چندہ کیواسطے کپورتھلہ بھیجا ہے ...... اس کے بعد ستمبر میں جلسہ [illegible] ہوگا۔ اور قادیان سے وفد آئیگا۔ جلسہ کے مقامی اخراجات چندہ اور غالباً وفد نے بھی چندہ وصول کرنا ہوگا۔ یہ اخراجات درپیش ہیں۔ علاوہ انہی ضروریات کیواسطے ہیں۔ جن کے لئے جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ اگر اس واسطے ایک ہزار روپیہ کا مطالبہ ہو تو اسمیں بھی عذر نہیں۔ آپکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کسی خاص آدمیوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ جن سے یہ ایک ہزار روپیہ لینا چاہتے ہیں۔ انکی مالی حالت اور آمدنی کو مدنظر رکھ کر اس روپیہ کو ان پر تقسیم کر کے انکو اطلاع دے دیں کہ یہ رقم تمہارے ذمہ ہے۔ فوراً بھیجدو۔ یقیناً اسکی تعمیل ہوگی مجھے تحریر فرماتے ہیں فوراً تعمیل کر دونگا۔"

اسکے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا خط بھی سکندرآباد سے موصول ہوا ہے۔ کچھ مفید مشوروں کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں "جلسہ سالانہ کی تحریک ہو رہی ہے ... حیدرآباد کے جلسہ [illegible]

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان - مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق
تمام احمدی احباب سے کلیتہً فیصلہ

میں ایک نہایت ضروری گذارش احباب کی خدمت میں کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ دور و نزدیک کے سب احمدی بھائی اسپر نہایت توجہ اور ہمدردی سے غور فرماوینگے۔ میں اس گذارش کے ذریعہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے اخراجات کا کلیتہً تصفیہ چاہتا ہوں۔ اور یہ گذارش اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کرنیوالی جماعت کے دلوں میں اثر کرگئی۔ تو میں سمجھونگا کہ جماعت نے اپنا فرض ادا کیا۔ لیکن اگر میری نظر میں اس تحریک کا کوئی نمایاں اثر ظاہر نہ ہوا۔ تو سوائے اس کے کہ میں یہ سمجھوں کہ میرے بیان میں کوئی نقص اور میری نیت و اخلاص میں کوئی خرابی ہے۔ اور کیا تصور کر سکتا ہوں۔ اسلئے اس وجہ سے بھی ہر احمدی بھائی کو اسپر غور کرنا چاہیئے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں وہ گذارش پیش کروں۔ اس قدر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بہت سے لوگ اخبار میں کسی تحریک کو پڑھتے ہیں۔ تو گو ان پر اثر بھی ہوتا ہے۔ اور ان کا دل بھی چاہتا ہے کہ وہ اس کارخیر میں شریک ہوں مگر چونکہ وہ بالخصوص نام لیکر مخاطب نہیں کئے جاتے اسلئے وہ یہ سمجھ کر کہ آخر یہ کام تو ہو ہی جانا ہے۔ توجہ نہیں کرتے۔ کہ ہم نے توجہ نہ کی تو اور کوئی جماعت اس کام کی طرف توجہ کریگی۔ لیکن ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہر جماعت آپ لوگوں کی طرح یہی خیال کرلے اور دوسروں کے بھروسہ پر امداد سے دستکش ہو جاوے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریکیں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں؟ نیز دوسروں کی امداد میں شریک ہونے سے آپکو کیا ثواب ملیگا؟ آپ کا فائدہ اور ثواب تو اسی صورت میں ہے کہ آپ خود امداد میں شریک ہوں۔ اسلئے میں بالتصریح عرض کر دیتا ہوں کہ میری اس گذارش کی مخاطب ہر جماعت اور ہر عاقل و بالغ احمدی ہے۔ وہ گذارش یہ ہے کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر سولہ ہزار روپیہ نقد خرچ ہوا تھا جس کے متعلق میں گرانی اور قحط کے اضافہ کی وجہ سے امر فرض کم سے کم بیس ہزار روپیہ خرچ ہو۔ لیکن ہر واقف کار کی نظر میں یہ خرچ بہت زیادہ ہے جس جماعت کا یہ مقصود ہے کہ وہ اپنا زیادہ روپیہ اشاعت اسلام اور تبلیغ پر لگادے۔ اس کا روپیہ کس طرح ہم زیادہ مقدار میں مہمان نوازی پر لگا سکتے ہیں۔ اسلئے ضروری کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ بھی ہو۔ اور انجمن کے خزانہ پر بھی زیادہ بوجھ نہ ہو۔ اس کے لئے میں نے دو تجویزیں سوچی ہیں ✦

(۱) ایک یہ کہ بجائے نقد روپیہ لینے کے مختلف احباب سے وہ اشیاء لی جاویں۔ جو اشیاء کی صورت میں وہ بآسانی دے سکتے ہیں۔ مثلاً روغن زرد۔ آپ کو اخبار الفضل سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس دفعہ دس من پختہ گھی خرچ ہوگا جو بھاؤ کے بھاؤ سے ایک ہزار روپیہ کو دیا ہو سکتا ہے۔ اب اگر ہم لوگوں کو تحریک کرتے کہ گھی کے لئے روپیہ دو۔ تو [illegible] کے بعد شاید ہی ایک ہزار روپیہ جمع ہوتا۔ اور وہ بھی اس طرح کہ اور چندوں پر اثر پڑتا۔ مگر میں نے اس تحریک کو بالکل عام نہیں کیا بلکہ صرف چند آدمیوں سے جو نہری زمینوں والے تھے تحریک کی۔ جنہوں نے بڑی خوشی سے لکھا کہ وہ بیس بیس ثار پختہ گھی جلسہ سالانہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ اس طرح پر دس من پختہ گھی [illegible] ہو گیا۔ احباب میں سے میندار بھائی نے ۲۰ [illegible] پختہ گھی دیا۔ اس نے قادیان کے بھاؤ کے حساب سے کم از کم پچاس روپے دئے۔ لیکن اگر نقد روپیہ مانگا جاتا۔ تو شاید وہ شخص پانچ روپے دے کر بھی کہتا کہ میں نے بہت دیدیا۔ مگر چیز دیکر اس کو کوئی گرانی محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ چیز اس کے پاس موجود تھی ✦

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر شخص یا جماعت [illegible] سے ایک ایک چیز اپنے ذمہ لے لے۔ پھر خواہ وہ چیز ہم کو بھیجدے۔ خواہ اس کی رقم۔ تاکہ ہم اس کی طرف سے خرید لیں۔ مثلاً جماعت کپورتھلہ نے جلسہ میں جس قدر مٹی کا تیل خرچ ہوگا۔ وہ بہم پہنچانا فرمایا ہے اور ۲۵ پیپیاں کی طرف سے موصول ہو چکے ہیں۔ اس تجویز کا فائدہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایک ایسی اور روحانی خوشی ہے۔ کہ فلاں سامان کا فلاں قسم کا تمام یا اکثر خرچ ہماری طرف سے ہوا ہے۔ اور اس کا تمام ثواب خدا نے ہم کو لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پُرزور تحریک فرمائی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھکر کہا کہ مطلوبہ سواری کے اونٹوں میں سے دو ہزار اونٹ مع کجاوہ و دیگر سامان میں دونگا اور مطلوبہ اشرفیوں میں سے اسقدر اشرفیاں یہ حاضر ہیں تو ان کی اشرفیوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دامن بھر لیا اور فرمایا کہ اب عثمان کو اس کی کوئی غلطی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی اب وہ اس درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ کہ کوئی غلطی اگر سرزد بھی ہوگی تو خدا معاف فرما دیگا۔ سبحان اللہ۔ اسی طرح ایک جگہ لوگوں کے لئے ایک کنوئیں کی اشد ضرورت تھی اور اس جگہ کنواں کھدوانا بہت روپیہ چاہتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حفر بئر رومة فضمن له الجنة۔ یعنی جس نے اَرُومَہ کنواں کھدوایا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ حضرت عثمان رضہ نے عرض کیا۔ میں کھدواؤں گا۔ چنانچہ خرچ اسپر حضرت عثمان کا ہوا اسی طرح اب بھی بہت ثواب پہنچنے کی ہمارے لئے راہیں کھلی ہیں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اسوقت کوئی مجاز نہیں کہ وہ کسی ثواب کا ذمہ لے ✦

ان دو تجویزوں کو مکمل کرنے کے لئے میں ذیل میں دو فہرستیں درج کرتا ہوں۔ ایک تو ان اشیاء کی جو لوگوں نے پوری پوری یا اکثر حصہ ان کا اپنے ذمہ لی ہیں۔ دوسری فہرست ان اشیاء کی [illegible]

جن کے متعلق میری خواہش ہے کہ ہمارے احباب یا جماعتیں ان کو پڑھ کر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کسی ایک چیز یا زیادہ چیزوں کا انتخاب کر کے واپسی ڈاک سے مجھے مطلع فرما دیں کہ وہ فلاں چیز یا چیزیں جلسہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ اس صورت میں اگر ایک ہی چیز کو کئی جماعتیں منتخب کر لیں گی تو بذریعہ خط و کتابت میں انشاء اللہ تعالیٰ مناسب تصفیہ کر دوں گا۔ اس کا کوئی اندیشہ نہ کریں۔

بالآخر میں امید واثق رکھتا ہوں کہ ہر احمدی بھائی اور ہر احمدی جماعت کا یہی تصور ہو گا۔ کہ ہم ہی اس تحریک کے مخاطب ہیں۔ اور یہ سلسلہ کی تمام تر ذمہ داری ہمیں پر ہے۔ تب ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آخرت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منہ دکھانے کے قابل ہوں۔ آمین ثم آمین

یہ ضروری ہو گا کہ اس امداد کا اثر دوسرے چندوں پر نہ ڈالا جائے۔ والسلام

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ۔ قادیان

فہرست نمبر ۱

نام شئی	مقدار	مقدار یا قیمت جو کسی نے لانے ذمہ لی ہے	ذمہ لینے والے	باقی
دال نخود	۱۲ من پختہ	۱۲ من پختہ	دکانداران قادیان	نہیں کچھ باقی
مٹی کا تیل	۲۵ پیپہ	۲۵ پیپہ	جماعت کپورتھلہ	"
شلجم	[illegible]	[illegible]	حضرت نواب محمد علی خان صاحب	"
نمک	۱۳ من	۱۳ من	چک پنیار	"
روغن زرد	۱۰ من	۱۰ من	مختلف زمینداران علاقہ	"
لکڑی	۲ ہزار من	ایک ہزار من	ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب معہ دوست	۱ ہزار من
سکورے پیالے	۷ ہزار	۷ ہزار	کمہاران قادیان	۔
پیاز	۱۰ من	۱۰ من	جماعت بھیرو چک	۔
لہسن	۲ من	۲ من	"	۔
ہلدی	۲ من	۱ من	عبداللہ دکاندار قادیان	۱ من

فہرست نمبر ۲

نام شے	مقدار یا تعداد یا وزن اشیاء	اندازہ رقم
دھنیا	۲ من	۳۲
لکڑی	ہزار من	۱۰۰۰
پاتھیاں	۲ گڈے	۳۰
دال مسور	۳ من	[illegible]
ہلدی	۱ من	[illegible]
گرم مصالحہ	۔	[illegible]
گوشت	۱۰۰ من	[illegible]
کپڑا کھدر	۵۰ گز	[illegible]
ڈور	۲۰ عدد	۵۰
تندوروں کے سرپوش آہنی	۲۰ عدد	۴۰
گھڑے مٹی کے	۴۰۰ عدد	[illegible]
لوٹے مٹی کے	۱۰۰۰	۲۵
آبخورے مٹی کے	۱۲۰۰	[illegible]
دستر خوان	۳۰۰ گز	[illegible]
ہری کین	۵۰ عدد	۱۶۵
فینائل	۴ بکس	[illegible]
آلو	۵۰ من	۲۵۰
روٹیاں ڈھانکنے کی چادریں	۴۰ عدد	۶۰
ادرک	۴ من	۶۰
روف لیمپ	۲۰ عدد	[illegible]
چمنیاں ہری کین	۱۰۰ عدد	[illegible]
چمنیاں روف لیمپ	۲۰ عدد	۱۵
چمنیاں دیوارگیر قسم	۲۰۰ عدد	[illegible]
کاغذ سفید	چار رم	

احباب کو چاہئے کہ جہاں تک جلد ہو سکے ان اشیاء کو بہم پہنچانے کی کوشش کریں اور بہت جلدی اطلاع دیں کیونکہ جلسہ کے آنے میں تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے اور کام ابھی بہت زیادہ باقی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کا شغل کذب بیانی

مولوی ثناء اللہ کو جلسے کے متعلق جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے کی ایسی عادت ہو گئی ہے کہ آئے دن شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر جھوٹی باتیں شائع کرنا اس نے اپنا شغل بنا لیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق لکھا تھا کہ قادیان اور گرد و نواح کے آنریری ڈپٹی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب اس کا ثبوت مانگا گیا تو باوجود یہ لکھنے کے کہ معتبر ذریعہ سے اسے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ اسے کوئی ثبوت نہ دیا۔ اور جب بات ہی بالکل جھوٹ اور لغو تھی تو ثبوت کہاں سے لاتا۔ اور پیش کرتا۔ اب اس نے ایک اور غلط بیانی کی ہے اور اس کے متعلق بھی لکھا ہے کہ "معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے"۔ چنانچہ ۲۷ [illegible] کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"قادیانی مرزائیوں میں بعض تیز مزاج ایسے بھی ہیں جو مخالفین مرزا پر دست درازی کر گذرتے ہیں۔ چنانچہ قاضی عنایت اللہ پر حملہ ہوا۔ اور اب میاں مہر دین پر ایک پٹھان نے حملہ کیا جس پر ارکان احمدیہ نے معافی طلب کی؟"

قاضی عنایت اللہ پر کب حملہ ہوا کس نے کیا اور کیا نقصان پہنچا اس کے متعلق چونکہ کچھ نہیں بتایا گیا اس لئے ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ البتہ مہر دین آتشباز کے متعلق جو غلط بیانی کی گئی ہے۔ اس کی حقیقت بتاتے ہیں۔

بات صرف اتنی ہوئی کہ مہر دین ایک دن انتظام سے گفتگو کرتے ہوئے ایک دفتر میں جا بیٹھا اور میز پر بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ جانے لگا تو ایک شخص نے جس سے آتشباز مذکور کی پہلے بھی مذہبی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور جو چھوٹے بچوں کو پڑھاتا ہے اپنی پہلی واقفیت اور تعلق کی بنا پر اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور ساتھ پکڑ کر سمجھانا چاہا کہ گفتگو جاری رکھیں۔ لیکن آتشباز نے جانے پر اصرار کیا اور چلا گیا۔ البتہ اس کھینچنے پر اس کا کرتہ جو نہایت ادنیٰ درجہ کی ململ کا تھا۔ ایک جگہ سے پھٹ گیا۔ اس کی شکایت اس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے جا کر کی۔ اور ان کے سامنے اقرار کیا کہ مجھ سے کوئی سختی نہیں کی گئی۔ نہ کسی نے گالی دی ہے۔ اور نہ میں نے کسی کو گالی دی ہے لیکن مجھ سے اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔ آپ چونکہ مالک ہیں آپ ہی کے پاس میری شکایت ہے۔ آپ اس شخص کو تنبیہ کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا دفتر امور عامہ میں جا کر شکایت کرا دو۔ اور اپنی طرف سے رقعہ لکھ دیا

اسپر ناظر صاحب امور عامہ نے مہر دین کے یہ کہنے پر کہ آپ جو فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہوگا۔ فریقین اور دوسرے اصحاب کو جو اس جگہ موجود تھے۔ بلا کر دریافت کیا۔ اور بعد الاطراف سن کر فیصلہ کیا۔ کہ جب یہ شخص جانا چاہتا تھا تو اسے روکنا نہیں چاہیئے تھا۔ اس بات کو ہم نے اس لئے ناپسند کیا ہے۔ اسلئے بٹھانے سے روکنے والے کو اس سے معافی مانگ لینی چاہیئے۔ تاکہ کسی کے دل میں کوئی رنجش نہ رہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ گو میری اس بات سے اسکے دل میں کچھ رنجش پیدا ہو گئی ہے۔ تو میں معافی مانگتا ہوں۔

یہ ہے اصل واقعہ جسکے متعلق اہلحدیث نے لکھا ہے۔ کہ "ملاں الٰہیہ نے معافی مانگی" حالانکہ کسی ملاں کا اس معاملہ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ اگر یہاں کسی صحافی کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا۔ جیسا کہ اہلحدیث نے لکھا ہے۔ تو آتشباز ذکر کو ہمارے دفتر میں آنے اور میز پر بیٹھکر گفتگو کرنے کی جرأت ہی کیونکر ہوتی۔

مولوی ثناء اللہ کو چاہیئے۔ کہ ہمارے متعلق کوئی بات لکھتے ہوئے اس کی اصلیت معلوم کر لیا کریں۔ اور جھوٹ اور کذب سے کام نہ لیا کریں۔ تا اسکے بعد میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

جمیعۃ العلماء اور خلاف ورزی قانون

پراونشل خلافت کمیٹی کیطرف سے ۲۴ اگست کو دہلی میں زیر صدارت مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے علماء کے فتوے کا ضمیمہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کا وقت قریب آرہا ہے جس کے لئے بالکل تیار رہنا چاہیئے۔ اور ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا گیا۔ کہ حاضرین جلسہ جس میں کئی ایک "علماء" بھی موجود تھے۔ جمیعۃ العلماء سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی ہدایت جاری کرے جس کا مطلب یہ ہو کہ اس حکم کی خلاف ورزی کی جائے۔

خلاف ورزی قانون کا ریزولیوشن اگر سیاسی لوگوں کی طرف سے پیش ہو۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ کہ وہ اپنے جذبات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے طریق عمل کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن علماء کی طرف سے اسکی تحریک ہونا تعجب انگیز ہے کیونکہ یہ لوگ نہ صرف خود اسلام کی تعلیم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ بلکہ دوسروں کی مذہبی معاملات میں راہ نمائی کرنے کے مدعی ہیں۔ اور اسلام حکومت کی فرمانبرداری کا بڑے زور سے حکم دیتا۔ اور خلاف ورزی قانون یعنی بغاوت کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ایک طرف اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف بغی سے منع کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک فرما چکے ہیں۔ کہ اگر تم پر ایک ادنیٰ حبشی حاکم ہو۔ تو اس کے احکام کی بھی اطاعت کرو۔ اس صورت میں علماء کے خلاف ورزی قانون کی تیاری کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کی پیروی کے مقابلہ میں احکام اسلام کو پس پشت ڈال دینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔

اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر علماء کی طرف سے خلاف ورزی قانون کا گورنمنٹ کو ڈراوا ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل کئی ایک ڈراوے دئے جا چکے ہیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اگر اس پر عمل کیا گیا۔ تو بیچارے عوام پس جائیں گے۔

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔ تا وہ اس قسم کے افعال سے باز رہیں۔ جو فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب ہوں۔

حفاظت گاؤ اور ہندو

آل انڈیا ہندو کانفرنس کا خاص اجلاس جو حال میں زیر صدارت پنڈت مالوی صاحب بندرابن میں منعقد ہوا۔ اس میں حفاظت گاؤ کے متعلق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ "یہ ایک ہندو کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ ایک ایسی گورنمنٹ سے قطع تعلق کرے جس کے ہاتھ سے گئو ماتا اسطرح تباہ کی جارہی ہے۔ تاکہ گورنمنٹ مجبور ہو" (بندے ماترم ۲ ستمبر)

ان الفاظ سے جہاں یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندو گاؤ کے متعلق کیا کچھ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستانیوں کو ہوم رول مل گیا۔ اس وقت بھی ہندوؤں کا "یہ مذہبی فرض" ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا۔ اور موجودہ وقت سے زیادہ اس کا احساس ہوگا (کیونکہ اب ہندوؤں کو وہ اختیارات حاصل نہیں جو اسوقت ہونگے) تو گائے کا گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے مسلمان کس سلوک کے مستحق ہوں گے۔ کیا اب بھی اسکے ترک کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔

اس وقت جبکہ یہ بات مذہبی فرض کہلاتی جاتی ہے کوئی وجہ نہیں ہوم رول ملنے پر مذہبی فرض نہ رہے۔ اور اسکی بنا پر مسلمانوں کے ایک مذہبی معاملہ میں دست اندازی نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اس وقت جبکہ ابھی موقع ہے۔ اس قسم کی باتوں پر توجہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آنحضرت کی جعلی تصویر

ہمعصر مدینہ ۲۱ اگست میں ایک نامہ نگار (ہزاری باغ) کا حسب ذیل بیان شائع کرتا ہے۔

"بابو جی بی شکلا ۹ کوٹن اسٹریٹ کلکتہ نے ایک مجموعہ فوٹوؤں کا اس قسم کا تیار کیا ہے جس میں مہاتما بدھ کرشن جی وغیرہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرور دو عالم رسول عربی کا بھی نقشہ موجود ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت فوٹو نہ تھا اسلئے آپ کی تصویر دنیا میں موجود نہیں۔ جو شخص اپنے تخیل سے حضور سرور کائنات کی تصویر بناتا ہے۔ وہ بہت بڑی جعلسازی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے بہتر ہو۔ کہ اس تصویر کی فروخت اور اشاعت خود بند کر دی جائے۔ ورنہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ فرضی تصویر بنانے والے کی شرارت کسی فساد کا موجب نہ ہو۔

ایڈیٹر صاحب اتحاد روشنی ڈالیں

اخبار اتحاد مورخہ ۲۰ راگست میں حسب ذیل سطور شائع ہوئی ہیں کہ

"سنا ہے کہ ۱۹ راگست کی شام ۹ بجے کے قریب ایک گروہ قادیانی بزرگ نے مسجد شیخ خیر الدین مرحوم ہال بازار امرتسر میں آکر ناک سے ۴۰ لکیریں نکالیں"

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اگر محض بازاری گپ اور بالکل جھوٹ نہیں۔ بلکہ ایڈیٹر صاحب اتحاد کو معتبر ذریعہ سے اس کا علم ہوا ہے تو مہربانی کر کے حسب ذیل امور پر روشنی ڈالیں۔

اول۔ "قادیانی بزرگ" نے کیوں لکیریں نکالیں۔

دوم۔ کن لوگوں سے نکلوائیں۔ اور کون کون اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ نام مع مفصل پتہ کے بتائے جائیں۔

سوم۔ کس قصور یا جرم کی وجہ سے اور کیوں ایسا کیا گیا۔ کیا غیروں کی مسجد میں جانے والوں سے اس قسم کی کوئی عبادت کرائی جاتی ہے۔

چونکہ مسجد میں ناک سے لکیریں نکالنا ایسا فعل ہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لئے دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

کیا مسٹر گاندھی خودکشی کر لینگے

۱۳ راگست لاہور کے ایک پولیٹیکل جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سٹوکس نے مسٹر گاندھی کا یہ قول بیان کیا کہ

"اگر دسمبر تک سوراجیہ نہ ملا تو میں زندہ رہنا نہیں چاہتا" (پرتاپ ۱۸ راگست)

فرض کیجئے دسمبر کا مہینہ بھی اسی طرح گذر گیا جیسا کہ ہمارے مہربان ترک موالات کو امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے تو کیا مسٹر گاندھی اپنی زندگی کے رشتہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دینگے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو وہ اپنی ناکامی اور نامرادی پر خود مہر لگا جائینگے۔ اور اپنے پس ماندوں کو ماتم کرنے کے لئے پیچھے چھوڑ جائینگے۔ لیکن اگر بقول لالہ لاجپت رائے اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کر کے جیل میں چلے جائینگے۔ اور وہاں بوجہ جسمانی کمزوری کے اپنی زندگی کو ختم کر دیں گے۔ تو بھی ان کیلئے کوئی قابل تعریف بات نہ ہوگی کیونکہ وہ قانونی خلاف ورزی کے حق میں نہیں ہیں۔

جان دے دینے کی دھمکیاں ممکن ہے ان لوگوں پر کچھ اثر کرتی ہوں۔ جو اپنی تمام امیدوں کا انحصار مسٹر گاندھی پر رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہئیے جن کے مذہب میں خودکشی سخت گناہ اور ناامیدی کفر ہے۔

ایک لیڈر کی پیروی کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب پیغام صلح میں ہندوؤں کو صلح کی دعوۃ دی۔ تو اپنی جماعت کو ذمہ وار قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کے متعلق لکھا۔ کہ چونکہ وہ پراگندہ طبع ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت لیڈر کے ماتحت نہیں اس لئے وہ کسی قومی ذمہ واری کے کام کو نہیں اٹھا سکتے۔ اور احمدی جماعت چونکہ ایک منتظم جماعت اور ایک واجب الاطاعت لیڈر کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ قومی معاہدہ کیا جا سکتا ہے جس کا ذمہ وار احمدی جماعت کا پیشرو ہوگا۔ یہ بات اس وقت کہی گئی۔ جب کسی ایک شخص کے ماتحت ہونا آزادی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ اور پھر ایسی حالت ہوئی۔ کہ اور تو اور خود بعض بدقسمت لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں ہو کر اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ کوئی ایک شخص جماعت کا امام ہو سکتا ہے۔

مگر اب دنیا نے تجربہ کے بعد دیکھ لیا کہ جب تک ایک ایسا لیڈر نہ ہو جسکی آواز کو سب آوازوں پر تفوق ہو۔ اس وقت تک کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مسلمانوں اور ہندوؤں میں یہ ہوا زور سے چل رہی ہے کہ ایک لیڈر بنائے بغیر چارہ نہیں۔

۱۳ راگست کو لاہور میں ایک پولیٹیکل جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حامی عدم تعاون مسٹر سٹوکس انگریز نے کہا

"اس وقت بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ الگ الگ خیالات کو چھوڑ کر ایک شخص کی پیروی کی جائے" (پرتاپ ۱۸

ہم کہتے ہیں۔ یہ اصل بالکل درست اور نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ مذہبی دنیا میں آدم سے لیکر اس وقت تک کی جس قدر مثالیں ہمیں مل سکتی ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہبی جماعتوں کا لیڈر ہمیشہ ایک ہی شخص رہا ہے۔ نہ کہ کوئی انجمن یا جماعت یا کمیٹی۔ مذہبی امور میں کسی انجمن کی حکومت کو پسند کرنے والے لوگ دیکھ لیں کہ اب سیاست میں بھی ایک ہی لیڈر کی پیروی کی ضرورت بتائی جا رہی ہے۔ کیا وہ اپنی غلطی کو محسوس کرینگے۔

مخالفان عدم تعاون کے لئے خطرہ

"یہ ملک ہمارا ہے اور آخر ایک نہ ایک دن اس کی حکومت ہمارے ہاتھ میں آنی ہے۔ جو جو جماعتیں اس وقت اپنے آپ کو دیگر اہل وطن سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور انگریزوں کی خدمات کے بھروسہ پر اپنی طاقت و انفلوئنس (اثر) کی ڈینگیں مارتی ہیں۔ ان کو اس وقت گھاٹا رہیگا۔ اور ان کی پوزیشن نازک ہو جائیگی" (بندے ماترم ۱۷ راگست ۲۱ء)

یہ الفاظ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے اس مضمون میں تحریر فرمائے ہیں۔ جو انہوں نے "سکھوں کے سامنے خطرات" اور "خالصہ بھائیوں سے اپیل" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ابھی جبکہ ہنوز ان کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ قلیل التعداد قوم کو ان کی یہ دھمکیاں بتاتی ہیں۔ کہ جب انہیں کچھ مل گیا تو وہ کیا کرینگے۔ اس [illegible] میں ان لوگوں کا خیال بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ سوراج ملا تو مسلمانوں کا وجود ہندوستان سے اسی طرح ناپید ہو جائیگا جس طرح سپین میں آج عنقا ہے۔ کیا مسلمانوں کے لئے یہ خطرہ کی بات نہیں جن کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں قلیل ہے۔ اور جو کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ دولت اور ثروت ہندوؤں سے بہت پیچھے ہیں۔ مگر کسی

بیعت کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر

۱۷ اگست بمقام نیچ بہار چند صاحبان نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی۔ اور بیعت کے بعد حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

بیعت کے معنے بیچنے کے ہیں۔ جب مومن بیعت کرتا ہے۔ تو اپنی جان۔ مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم تحقیق وہ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اسلئے بیعت کے وقت وہ رسول سے نہیں بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے کہ اب میں نے اپنی جان کو بیچ دیا ان انعاموں کے بدلے جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں۔ یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔ جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں زیادہ دام اسکو مل جائیں۔ تو ایسے سودے کو کبھی واپس کرنا نہیں چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے۔ تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور کوئی عقلمند بھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہ کریگا۔ انسان کی جان یوں بھی تو بیسیوں خطرات میں ہے۔ بیعت کے وقت وہ اسکو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ایسے ہیں۔ جو بیعت جیسے مفید سودے کی پروا نہیں کرتے۔ اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے۔ اور پھر بے پروا ہو جاتا ہے اور اس سودے کے متعلق معاہدات کی پروا نہیں کرتا۔ گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے۔ اور جو بیعت کو واپس کرتا ہے۔ وہ جنت کو واپس کرتا ہے۔ بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے۔ جان اس کی اس کے پاس رہتی ہے۔ وہ اپنی روزی کماتا اور اپنے بال بچے میں خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی دوکان سے برتن خریدے۔ اور دام دینے کے بعد وہ برتن دوکاندار اسکے ہی سپرد کر دے کہ تم ہی اپنے پاس رکھو۔ اور استعمال کرو۔ کبھی ضرورت کے وقت اس سے مانگ لے۔ اب اگر وہ برتن دینے سے انکار کرے۔ تو کیا وہ داموں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بوجھ کر ناقص کپڑا فروخت کیا۔ جب وہ لیکر چلا گیا۔ تو اسکو خیال ہوا کہ اس تھان میں سوراخ تھا۔ اس کا دل ڈرا۔ اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا۔ اور کہا کہ میاں ذرا ٹھہرو جو کپڑا تم نے خرید کیا ہے۔ اسمیں سوراخ ہے۔ اس نے جواب دیا کوئی حرج نہیں میرے روپے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے اسکو کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنیوالے کا حال ہے۔ اگر وہ جان مال سے گریز کرتا ہے۔ تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ پورے داموں کا مستحق تبھی ہے کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنائے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے تو دام بھی کھوٹے ملینگے۔ دوستو

اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت کرنے کے بعد بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اس سے ہوگا جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان۔ مال۔ بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی۔ کہ جس نے صحابہ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انھوں نے بیعت کی اور انجام تک نبھایا۔ ایک صحابی تھے۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر رہیں۔ اور میں آگے بھی لڑوں اور پیچھے بھی۔ اور دائیں بھی اور بائیں بھی۔ گویا اس کا دل برداشت نہیں کرتا تھا کہ آپ کے کوئی کانٹا بھی چبھے۔ اور ایک صحابی کا ذکر ہے۔ کہ ایک جنگ میں ایک دشمن (جو پہلے کئی ایک صحابہ کو شہید کر چکا تھا) کے مقابلہ پر نکلے۔ اور پھر جلدی ہی واپس لوٹ آئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں۔ جواب دیا کہ نہیں موت سے نہیں ڈرتا بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج اتفاقاً میرے بدن پر دو زرہیں تھیں۔ مجھے خیال ہوا کہ دو زرہوں کا پہننا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گویا میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اسلئے میں واپس لوٹ کر دونوں زرہیں اتار کر چلا ہوں۔ چنانچہ آپ گئے اور کافر کو قتل کر ڈالا۔ ایک اور صحابی تھے۔ ایک جنگ میں رسول صلعم اکیلے رہ گئے تھے اور دشمن کی طرف سے تیر پر تیر برس رہے تھے۔ وہ صحابی آپ کے سامنے اوٹ بن کے کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے بہت سے تیر لگے۔ مگر بڑے استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ اور سی تک نہ کرتے تھے۔ جنگ کے خاتمہ پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو درد نہ ہوتا تھا۔ جواب دیا۔ کہ درد تو ہوتا تھا۔ مگر مجھے خیال یہ تھا۔ کہ اگر میں سی کروں گا۔ تو ممکن ہے میرا بدن ہل جائے۔ اور اوٹ نہ رہے۔ یہ تو مردوں کے واقعات ہیں۔ عورتوں کے واقعات بھی عجیب حیرت انگیز ہیں۔ جنگ احد میں جب لوگ واپس آ رہے تھے۔ ایک عورت آگے بڑھی۔ اور لوگوں سے پوچھا کہ رسول کریم ؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے جواب دیا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ پھر پوچھا کہ رسول ؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا کہ تیرا بھائی مارا گیا۔ پھر پوچھا کہ رسول ؐ کا کیا حال۔ کسی نے کہا کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس نے غصہ سے پوچھا کہ میں تو رسول ؐ کا حال پوچھتی ہوں۔ اسی شخص نے کہا کہ الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ عورت نے زور سے الحمد للہ کہا اور کہا کہ میں تو آپ کی ہی خیریت چاہتی تھی مجھے اس کا غم نہیں ہے۔ کہ میرے عزیز رشتہ دار مارے گئے۔

جب تک اس طرح کا اخلاص نہ ہو جنت نہ
اور ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی جنت ہے
اور آخرت میں بھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
ذکر ہے کہ ایک دفعہ آپ مجلس میں بیٹھے

جیب سے رومال نکالا۔ اور تھوک صاف کرنے کے بعد بولے بخ بخ ابوہریرہؓ۔ کسی نے پوچھا کیا بات ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک وقت تھا کہ جسم ڈھانپنے کے لئے پھٹا پرانا بھی کپڑا پاس نہ تھا۔ آج میں اس رومال میں تھوک رہا ہوں۔ جو ایران کے بادشاہ کے سامنے [illegible] وقت میز پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت فاقے گذر جاتے تھے۔ بعض وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بیہوش ہو جاتا۔ اور لوگ مرگی کا دورہ سمجھتے۔ ایک دفعہ میں بھوک کی وجہ سے بہت بیتاب تھا۔ مگر کسی سے سوال نہ کرتا تھا حضرت ابوبکرؓ گذرے۔ تو میں نے ایک آیت پوچھی جس سے میرا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ مطلب سمجھ کر اپنے گھر ساتھ لے جائیں اور کھانا کھلائیں۔ مگر وہ نہ سمجھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا۔ اور میری بھوک کی حالت کو معلوم کر لیا۔ آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا آیا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے دیدیں گے۔ مگر آپ نے حکم دیا کہ پہلے دوسرے حاضرین کو پلاؤ۔ میں نے سب کو دیدیا۔ سب نے پیا مگر پیالہ ختم نہ ہوا۔ پھر میری باری آئی۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ ایسا شیریں اور لذیذ تھا۔ کہ اس کی تراوت میرے ناخنوں تک پہنچ گئی پس جب ان لوگوں نے اپنے جان و مال کو اس طرح سپرد کیا۔ تبھی انعاموں کے وارث ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق ذکر ہے۔ کہ ان کا لڑکا ایک جنگ کے بعد ان سے ملا۔ اس جنگ میں وہ کفار کی طرف سے لڑا تھا۔ اس نے کہا کہ ایک موقعہ ایسا تھا کہ میں آپ کو قتل کر سکتا تھا۔ مگر پدرانہ تعلق نے میرے ہاتھ کو روک دیا حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر تو میرے سامنے اس طرح آ جاتا۔ تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ الغرض جب تک رشتہ دار جان اور مال کو اس طرح دین کے بارہ میں قربان نہ کیا جائے۔ تب تک اجر نہیں مل سکتے۔

جو میرے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہے۔ وہ میری بیعت نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود کی ہے۔ پھر مسیح موعود کی بھی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو آنحضرت کی بھی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے۔ یہی بیعت قیامت تک چلیگی۔ سو اسکو اسی رنگ میں نبھاؤ۔ جس طرح صحابہؓ نے نبھایا تھا جب انہوں نے قربانیاں کیں۔ تو انعام پائے۔ انہوں نے دنیاوی آرام کے مقابلہ پر ہمیشگی کی زندگی کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ مشکلات کے وقت بیعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی موقع ہوتے ہیں۔ جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے وقتوں میں ڈرنا نہیں چاہئیے۔ بیعت کے بعد ان کی جان اپنی نہیں رہتی۔ یہ خدا کا برتن ہے۔ چاہے توڑ دے چاہے رکھے۔ پس دلیری اور جرأت سے کام لیکر مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔ اور خدمت دین میں کمربستہ رہنا چاہئیے۔ بیعت کے مفہوم کو اس طرح سمجھے۔ کہ اس جان کے بدلہ میں دنیا کا کچھ [illegible] انسانی جان۔ مال اور اولاد سب خدا کے ہیں۔ اور ان کے حکموں کے ماتحت انکو صرف کرنا ہے اور دین کے تمام حکموں پر عمل کرنا ہے۔ جب تک کل احکام کو ماتحت اشاعت دین نہ کرے۔ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا ؛

نوشتہ خاکسار حشمت اللہ۔ از ناسنور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
پر
مولوی محمد علی صاحب کا افترا

معزز ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک [illegible] الزام حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کیا۔ کہ آپ نے لکھا ہے۔ جب حضرت نبی کریم صلعم آمنہ میں تھے۔ تو فرشتے نے کہا۔ اس کا نام احمد رکھنا۔ ہم نے چار پانچ بار اس کا حوالہ پوچھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب خاموش رہے۔ اور اپنی غلطی کا اقرار نہ کیا۔ غلطی ہو جانا تو معمولی بات ہے۔ مگر غلطی کا اقرار نہ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ دین کے معاملہ میں افترا کیا جاتا ہے۔ اب ایک اور تازہ سنئے۔ میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک رسالہ ردّ اہل تکفیر قبلہ پڑھ رہا تھا۔ اور مجھے اس بات پر بڑا فخر ہے۔ کہ میں ہر ایک کتاب مولوی محمد علی صاحب کی اول سے آخر تک حرف بہ حرف بڑے غور سے پڑھتا ہوں۔ اور الحمد للہ کہ خالی الذہن ہو کر محض حق طلبی کے لئے پڑھتا ہوں آپ (مولوی صاحب) صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں :۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم (حضرت خلیفۃ المسیح اول مراد ہیں۔ ناقل) نے اپنی وفات سے چار پانچ ماہ پیشتر اپنی ہی بیٹی کا جنازہ جو احمدی نہ تھی پڑھا۔ اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب نے بھی پڑھا"

اول تو میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا جو عورت بیعت کرتی تھی۔ اس کی اطلاع آپ کو باقاعدہ دی جاتی تھی۔ جو آپ لکھتے ہیں۔ وہ احمدی نہ تھی۔ کیا ثبوت ہے آپکے پاس اس کے احمدی نہ ہونے کا۔ اگر میں اس کی بعض عورتوں کی شہادت پیش کر دوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی مصدق تھی۔ تو پھر کیا جواب دیجئے گا ؛

دوم یہ محض کذب ہے۔ بہتان ہے۔ افترا ہے۔ کہ میرے آقا۔ میرے سردار۔ میرے مقتدا و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح میرزا محمود احمد ایدہ اللہ الاحد نے حضرت مولوی صاحب کی اقتدا میں اس عورت کا جو بہ قول آپکے غیر احمدی تھی۔ جنازہ پڑھا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اگر اس معاملہ میں سچے ہیں۔ تو وہ ثبوت پیش کریں۔ اپنی چشم دید گواہی حلفیہ دیں۔ اگر کسی دوسرے نے بیان کیا۔ تو کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا حلفیہ بیان شائع کریں۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ حلفیہ کہتا ہوں کہ یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح نے اس عورت کا جنازہ نہیں پڑھا۔ پس مولوی صاحب یا ثبوت دیں یا اپنی اس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور پیغام صلح میں اس کی تردید شائع کریں۔ ورنہ ایک دنیا اس بات کی گواہ ہو جائیگی۔ کہ مذہبی معاملات میں آپکا قدم تقویٰ پر نہیں۔ اور آپ اپنے حریف کے مقابلہ میں ہر طرح کے کذب و بہتان و دروغ و افترا سے کام لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ جو ایک احمدی کیا بعض [illegible] احمدیوں کی سرداری کے مدعی انسان کے لئے قابل شرم بلکہ قابل نفرین ہے۔ راقم آپکا دیرینہ نیازمند اکمل قادیان ؛

احمدی تبلیغی وفد مظفر نگر میں

سہارنپور اور رڑکی سے فارغ ہو کر ہمارا وفد مظفر نگر پہنچا۔ چونکہ اس دن بارش رہی اس لیے کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ البتہ دوسرے دن اشتہار تقسیم کیے گئے۔ مگر رات کے وقت ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک سلسلہ وفات مسیح ناصری اور صداقت مسیح موعود اور اسلام و عیسائیت پر تقریریں ہوتی رہیں۔

رات کو جب کارروائی شروع ہونے لگی۔ تو جناب شاہ صاحب کے صدر جلسہ ہونے پر آریوں اور دیگر مسلمان حامیان خلافت نے شور ڈالا۔ اگرچہ یہ جلسہ عام ہے۔ لہذا بمشورہ پبلک صدر مقرر ہونا چاہیئے۔ اس پر شیخ عبد الخالق صاحب نے شاہ صاحب کی صدارت کی تحریک کی جس کی جماعت کے لوگوں نے تائید کی۔ آریوں نے ایک اور شخص کو پیش کرتے ہوئے شور ڈالا پولیس نے ان لوگوں کو منتشر کر دیا۔ بعد میں خاکسار نے وفات مسیح پر مولانا راجیکی صاحب نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی اور جناب شاہ صاحب نے سورۃ فاتحہ کے نکات بیان فرمائے۔ لیکچر کامیابی سے ہوئے۔

(عاجز محمد ابراہیم بقاپوری)

روغن زرد کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء میں روغن زرد میں امداد دینے والوں کے وعدے شائع کر چکا ہوں اب وہ وعدے لکھتا ہوں جو ۲۱ تک موصول ہوئے ہیں

نام محلہ	مقدار گھی
جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۰ سیر پختہ
جماعت چک ۱۲۱ جھنگ برانچ	۲۰ " "
جماعت اوکاڑہ	۲۰ " "
جماعت چک [illegible] جنوبی	۲۰ " "
جماعت چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۲۰ " "
چوہدری عبد المالک صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	۲۰ " "
مرزا یوسف [illegible] ضلع لائلپور	۲۰ " "
میزان فہرست ہذا	[illegible]
سابقہ وعدے	[illegible]
کل میزان	[illegible]

(داعی [illegible])

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس الارم چین۔ مختلف قسم کے سادہ و الارم چوڑیاں۔ جیبی و بغلی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ بکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ آزمائش کیجئے ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہو گی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے دریاں گبرون۔ اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات طیبات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵/

چٹھی مسیح: مولوی نذیری چٹھی مسیح ابن مریم والے کے اوسرا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] قیمت ۲/

دلائل حقہ بر مسائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصان اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر دو کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱/

لغات القرآن: جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱/

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

جرمن

کے مشہور و معروف کارخانہ کی گراز شبن سلائی جس کا کارخانہ ۱۸۶۲ء سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں بیس لاکھ سے زیادہ مشین بنا کر تمام دنیا میں فروخت کر چکا ہے جیسکے مقبول عام ہونیکا یہی کافی ثبوت ہے۔ ایام جنگ سے پہلے اس کارخانہ نے اپنا خاص انجینیر ہندوستان بھیجا جس نے تمام مشینوں کو ملاحظہ کر کے ان کے مقابلہ کیواسطے ایک اعلیٰ مشین طیار کر کر بھیجی ہے جو تیز رفتاری خوبصورتی اور پائیداری میں نہایت عمدہ ہے جسکی چال ریشم کی مانند ہے [illegible] آرڈر آنا چاہیئے۔

نور الدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں جامے کمخواب افغان۔ کاشی۔ سلک تنزیب و سلک گوٹہ ٹھپے۔ بہتری بنارسی پائیدار فیشی چوڑیاں لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ اگر آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

قادیان سے باہر والوں کے لئے میعاد بڑھا دی ہے

جو صاحب ہم سے بیع تسلیم کرنا چاہیں۔ ۱۵ ستمبر تک پانچ روپیہ فی ہزار پیشگی دے کر کر لیں۔ اینٹ پختہ درجہ اول سائز [illegible] ہزار [illegible] جنوری ۱۹۲۲ء کو دینگے جس میں دس فیصدی درجہ دوم ہو گی۔

ملک محمد افضل عبد الحمید ٹھیکیداران

بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

یا اللہ خیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحبؓ مغفور نے [illegible] اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور خارش اور ابتدائی موتیا بند۔ ککروں کے لئے۔ اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر کمزور ہو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے لاجواب ہے۔ قیمت سرمہ نمبر اول فی تولہ عہ۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت للعہ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا تھوڑا سا پانی میں باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ اور اصلی ممیرا جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح شام دو وقت سلائی لگایا کریں۔ یہ دونوں کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کروالیں۔

ست سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی [illegible] نافع [illegible] معدہ [illegible] دافع بواسیر [illegible] استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و [illegible] ضعف گردہ و مثانہ و سلسل البول [illegible] و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے [illegible] استعمال کریں قیمت [illegible] فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید [illegible] صاف سفید اور بادامی اور [illegible] ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

مشتہر میاں محمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

یا الٰہی فضل تیرا

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہونا ہر کاٹ دیتا۔ اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ بالکل نئی ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں نکلتی ہوں۔ یا کیچڑ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو۔ یا خشک خارش ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیرخوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس نسخہ کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ اور کئی اشتہاری دواؤں سے اسی طرح نفرت ہے۔ جس طرح مسلمان کو خنزیر سے۔ نیز مال صرف کیا کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور [illegible] (جو کیموں) کو گھر بلا کر رکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۱۔ ارباب محمد عباس خانصاحب بی اے [illegible] نائب صاحب پشاور (غیر احمدی)
۲۔ لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر گجرات
۳۔ خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ انسداد جرائم پیشہ لاہور۔ پنجاب (غیر احمدی)
۴۔ چوہدری جلال خانصاحب ڈپٹی تحصیلدار نہال سنگھ والہ
۵۔ حکیم چراغ الدین صاحب سابق آنریری اسسٹنٹ سول سرجن گجرات (غیر احمدی)
۶۔ خان شاہنواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات
۷۔ پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین [illegible] گجرات (غیر احمدی)
۸۔ میاں میراں بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ [illegible] گجرات (احمدی)
۹۔ منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس [illegible] واصل یو۔ پی (احمدی)
۱۰۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور (برادر صاحب بہادر پولیس) (احمدی)
۱۱۔ بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ [illegible] آفس پشاور (احمدی)
۱۲۔ بابو محمد عالم صاحب جنرل اکوئنٹنٹ [illegible] پشاور (احمدی)
۱۳۔ منشی عبد الصمد خانصاحب دفتر قانون گوئی تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)
۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر [illegible] ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)
۱۵۔ مستری حاجی محمد صدیق صاحب [illegible] دہلی (احمدی)
۱۶۔ مستری مہر الدین صاحب ریلوے اسٹیشن [illegible] ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمدی)
۱۷۔ بابو عبد الصمد صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی [illegible] (احمدی)
۱۸۔ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری [illegible] ضلع گوجرانوالہ (احمدی)

ان کے علاوہ بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکن لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور ہر ایک [illegible] بغیر تجربہ کے بد ظنی کرے۔ اگر [illegible] کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم [illegible] قانونی [illegible] تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دیں گے۔ [illegible] تریاق چشم صرف [illegible] کیلئے رہ گیا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] محصول [illegible]

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب۔

ہندوستان کی خبریں

فسادات مالابار

موپلوں کے فسادات سازش کا نتیجہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مالابار کی بغاوت پہلے سے سوچی ہوئی ایک زبردست تدبیر کا نتیجہ ہے۔ موپلا اپنی خاص وردیاں پہنے ہوئے خندقوں میں بیٹھکر لڑائی کر رہے ہیں۔ اور ایک نوع کی تلوار اور بندوقیں استعمال کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ حال کی جنگی کارروائیوں کے مطابق جنگ کر رہے ہیں۔ حتی کہ بم کے استعمال سے بھی چوکتے نہیں۔

موپلوں کے نقصانات پوکوڑ کی لڑائی میں چھ سو موپلوں کا نقصان ہوا۔ باغیوں نے خلافت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔

خندقوں سے جنگ فوج کا ایک رسالہ گیا۔ اور وہاں ایک وادی میں اپنا خیمہ نصب کیا۔ موپلے خیمہ پر ٹوٹ پڑے اور دائیں بائیں جانب انہوں نے فیر کرنا شروع کر دیے اس کے بعد اور موپلے یکایک اپنے خندق سے نکل پڑے اور چند سپاہیوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد ایک عام غارتگری شروع کر دی گئی۔ مشین گنوں نے باغیوں کو خوفزدہ کرنے میں بڑا حصہ لیا۔ فوج نے باغیوں کو توپ اور بم کا نشانہ بنایا۔ اور آخر وہ اپنے آپ کو مجبور پاکر وہاں سے ہٹ گئے۔ پہلی لڑائی میں چھ سو موپلا مارے گئے۔

پرپرنگڈی پر باغیوں کا قبضہ باغی پرپرنگڈی پر بڑی تعداد میں مجتمع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے تار کاٹ ڈالا۔ برٹش فوج کا ایک دستہ پرپرنگڈی کو بھیجا گیا۔ موپلا بھک سے اڑجانے والے ایک قسم کا مہلک گیند استعمال کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تیروڑنگڈی میں مسجد کے اردگرد خندقوں میں پانچہزار سے زائد موپلے مقیم ہیں۔

باغیوں کو بھوکا مارنے کی تدبیر فوجی کارروائیوں میں کسی عبادتگاہ سے تعرض نہیں کیا گیا۔ تیروڑنگڈی کی مسجد کو [illegible] سے بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ باغی بھوک سے تنگ آکر اطاعت قبول کریں۔

موپلا عورتیں باغیوں کی مدد پر کالی کٹ۔ ۳۰ر اگست ایک شخص جسے شیرور کے تھانہ میں محصور کر لیا گیا تھا۔ وہ مالابار ہیرالڈ ایڈوکیٹ کو کہتا ہے کہ موپلا عورتیں اور بچے پبلک دفاتر اور ریکارڈ کے جلانے میں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ موپلا گھر گھر پھر کر روپیہ جمع کر رہے ہیں۔

کالی کٹ کے لیڈروں کو انتباہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی ہندو مسلمان لیڈروں کا ایک جلسہ طلب کیا جس میں انہیں مالابار کی موجودہ حالت اور مارشل لا کی نوعیت سے آگاہ کیا۔ اور کہا کہ مارشل لا آرڈیننس کی رو سے باغیوں کو روکنے میں حکام کو کافی اختیارات ہیں۔ اگر کالی کٹ نے اس آرڈیننس سے کوئی مخالفت کی۔ تو دوسرے مقامات کی طرح یہاں بھی اس آرڈیننس کو جاری کر دیا جائیگا۔ مجسٹریٹ نے لیڈروں سے درخواست کی کہ وہ عوام کو اپنے قابو میں رکھیں۔ لیڈروں نے اس کا وعدہ کیا۔

جاسوس کی گرفتاری کالی کٹ میں ایک موپلا جاسوس گرفتار کر لیا گیا جس کے پاس خلافت کے متعدد اشتعال انگیز کاغذات موجود تھے۔

بغیر اجازت کوئی شخص کالی کٹ نہیں چھوڑ سکتا شنبہ کو اعلان کیا گیا کہ کوئی شخص بلا حصول پاس پورٹ کالی کٹ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ جسکو افسر کمانڈنگ مالابار رقبہ جاری کرتے ہیں۔

کنٹوپرولی کو لوٹ لیا گیا سب ڈویژنل مجسٹریٹ پال گھاٹ رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ر اگست کو باغیوں نے تھانہ ڈاکخانہ اور کچہری کو لوٹ لیا۔ تمام ریکارڈ اور یونیفارم کو ضائع و برباد کر دیا۔

موپلا کی زیادتیاں بیان کیا جاتا ہے کہ موپلا ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا رہے ہیں۔ اگر کوئی ہندو اسلام کو قبول کرنے سے انکار کرے تو اسکو مار ڈالنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ مسلح موپلاؤں کا ایک دستہ ایک ۶۰ سالہ دولتمند نائر کے مکان پر گیا۔ اور اسکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ ڈرانے پر وہ مسلمان ہو گیا نائی کو بلاکر اس کی حجامت کرائی گئی۔ اور اسکا ختنہ کیا گیا۔

۲۵ موپلے عدالت میں کالی کٹ۔ ۳ر ستمبر ۲۵ موپلوں کا پہلا گروہ تیرورنگاڈی والی لڑائی کے سلسلہ میں بمقام کنور عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ پولیس نے تمام ملزموں کو شناخت کر لیا۔ مقدمہ کی سماعت جاری ہے۔

۸۲ اور موپلوں کی گرفتاری کالی کٹ ۳ر ستمبر کل تانور اور نواحی مقامات ۸۲ موپلے گرفتار کئے گئے۔ پونانی میں کم از کم ۵۰ ڈاکوؤں کی رپورٹیں آئی ہیں جو گذشتہ دو روز کے عرصہ میں ڈالے گئے۔

ڈاک اور تار کا خاص انتظام کالی کٹ ۳ر ستمبر علاقہ فساد میں فوج کی سہولت کیلئے خاص ڈاکخانہ و تار گھر کھولنے کی منظوری دیدی گئی۔

پنڈت رام بھجدت سے پابندی تقریر دور کر دی گئی پنڈت رام بھجدت کی زبان بندی ۲۰ر فروری کو عمل میں آئی تھی۔ بندے ماترم کا بیان ہے کہ اب ڈپٹی کمشنر لاہور کے حکم سے ان کی زبان کھول لی گئی ہے۔

خلاف ورزی قانون کی تیاری دہلی۔ ۳ر ستمبر مولوی احمد سعید سکرٹری جمعیت العلماء دہلی نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ضبط شدہ فتوے تقسیم کرنا چاہیں وہ ۱۵ر ستمبر سے پہلے ان کو اپنا نام اور پتہ لکھکر بھیجدیں۔

مزدوروں کا ولایتی مال اٹھانے سے انکار تین ہزار اوڑیا مزدور جو بڑا بازار کلکتہ میں کام کرتے ہیں انھوں نے غیر ملکی کپڑا نہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

سرحد میں دو گاؤں جلا دئے گئے نتھیاگلی۔ ۳ر ستمبر ایک اعلان مظہر ہے کہ سرحد کے باہر دو دیہات ٹنڈ دا اور حجانی کے خلاف تعزیری کارروائی کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان دیہات کے لوگوں نے تین غیر مسلح سپاہیوں کو قتل کر ڈالا تھا۔ یہ حادثہ ملا محمود اخوان زادہ کے ایما سے علی شیر زئی اور سنا توال نامی نے کیا تھا۔

کان انسپکٹر نے گاؤں میں پیغام بھیجا کہ اس گاؤں کا نصف حصہ جلا دیا جائیگا۔ عورتوں، بچوں اور قابل انتقال اشیاء کو ہٹانے کے لئے ایک گھنٹہ کی مہلت دی جائیگی چنانچہ آدمیوں کو بطور یرغمال بھی رکھ لیا گیا تاکہ گاؤں والے دھوکا نہ کرنے پائیں۔ گاؤں کے چار آدمیوں کے سوا اور کسی نے کچھ مزاحمت نہ کی۔ ان چار آدمیوں نے فوج پر گولیاں چلائیں۔ ان میں سے دو کو مع بندوقوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ نصف گاؤں کو پوری طرح سے جلا دیا گیا۔ اور ایک مقام کو اڑا دیا گیا۔

ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء تک گیہوں کی برآمد بند رہیگی شملہ ۲۔ستمبر گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ گیہوں آٹے اور میدے کی برآمد کی جو ممانعت اب ہے۔ وہ کم از کم مارچ ۱۹۲۲ء تک پوری سختی کے ساتھ جاری رہیگی۔

تمام جابرانہ قوانین منسوخ کئے جائیں جابرانہ قوانین پر غور کرنے کے لئے گورنمنٹ نے جو کمیٹی مقرر کی ہوئی تھی۔ بدھ کے روز اس کے ممبروں نے رپورٹ پر دستخط کر دئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اتفاق رائے سے انہوں نے سفارش کی ہے کہ چند معمولی تحفظات کے ساتھ تمام جابرانہ قوانین منسوخ کئے جائیں۔

سر ٹامس ہالینڈ کا استعفیٰ منظور ہو گیا وائسرائے کو وزیر ہند کیطرف سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ بادشاہ سلامت نے وزیر ہند کے مشورہ کے مطابق سر ٹامس ہالینڈ کا استعفا منظور کر لیا ہے۔

شہزادہ ویلز سیلون کا بھی دورہ کرینگے کولمبو یکم ستمبر گورنر نے آج مقامی لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا کہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شہزادہ ویلز ہندوستان کا دورہ ختم کر کے سیلون تشریف لیجائینگے۔

رسول کریم کی خیالی تصویر پر ناراضگی بمبئی کی خبر ہے کہ اس علاقہ کے مسلمانوں میں اس کے متعلق بہت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ ایک پبلک جلسہ میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ یہ جلسہ کانگریس کمیٹیوں اور خلافت کمیٹیوں اور ملک کی دوسری انجمنوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جہاں کہیں اس قسم کی تصویریں دیکھیں تباہ کر دیں۔ اور چھاپنے والے معافی نامہ شائع کریں۔ [illegible] سے التجا کی جاتی ہے۔ کہ تصویر کو آئندہ شائع ہونے سے روکیں۔

حضور وائسرائے کی پہلی تقریر کونسل میں

موجودہ مشکلات کے حل کیلئے دور اندیشی کی ضرورت شملہ ۳۔ستمبر ۱۱ بجے قبل دوپہر دونوں ایوانوں حکومت کے سامنے لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند نے ایک نہایت ضروری تقریر کی۔ مگر کونسل ہال تمام گیلریوں کے کمروں میں بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے آپ نے جماعت واضع قوانین کو اس دانشمندی پر جو کہ اس نے گذشتہ اجلاس میں ظاہر کی ہے مبارکباد دی اور کہا کہ حالات موجودہ میں جبکہ گورنمنٹ ہند اور جماعت واضع قانون دونوں نہایت سخت مشکلات سے دوچار ہیں جن کے حل کرنے کے لئے پولیٹیکل فیصلہ کی بڑی طاقت اور دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

شہزادہ ویلز کی آمد کی غرض شہزادہ موصوف کی آمد کے ذکر میں فرمایا کہ شہزادہ یہاں بادشاہ کے بیٹے کی حیثیت سے آ رہا ہے تاکہ یہاں کے باشندوں اور والیان ریاست سے ذاتی طور پر ملاقات کرے نہ کہ گورنمنٹ کے قائم مقام کی حیثیت سے کسی ایک پارٹی کی طاقت بڑھانے کیلئے۔

سر ٹامس ہالینڈ کا استعفیٰ اسکی منظوری کے ذکر میں فرمایا۔ چونکہ ان کی کارروائی سے انصاف کی بنیاد ہل گئی اسلئے یہ استعفا لابدی تھا۔

افغانستان سے سلسلہ گفتگو کے متعلق کہا کہ اس گفت و شنید کے بارے میں جو کہ غیر متوقع طور پر طوالت پکڑتی جا رہی ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ [illegible] اور خلاف توقع مشکلات کے باوجود بھی افغانستان کے ساتھ جلد ایک دوستانہ اور مستحکم صلحنامہ ہو جائیگا۔

صلحنامہ ٹرکی کے متعلق میرا امید دلا کر کہ اس بارہ میں گورنمنٹ کی کوششیں برابر جاری رہینگی۔ میرا امید ظاہر کی کہ اس صلحنامہ پر جدید نظر ثانی کی جائیگی اور اسکی ترمیم بہت کچھ ہندوستانی اور ترکی مسلمانوں کے حسب منشاء ہو جائیگی۔ اور یہ بھی کہا کہ بعض مسلمانوں کی طرف سے جو [illegible] اس بارے میں [illegible] قابل اطمینان [illegible] گورنمنٹ ہند کو کچھ تقویت یا مدد نہیں دیتے۔

فسادات موپلا کے متعلق کہ میرے نزدیک ان فسادات کو تمام ملک کی حالت کی ایک علامت قرار دینا سخت غلطی اور غیر دانشمندی ہوگا۔ کیونکہ مالابار ہمیشہ ہی سخت فسادات کے طوفان کا مرکز رہا ہے۔ اگر میں وہاں مارشل لاء کی نہایت ہی سخت ضرورت محسوس نہ کرتا تو ہرگز اس کی اجازت نہ دیتا۔ ہجوم کو بھڑکا کر اور فتنہ و فساد کیلئے گروہ بنا کر اس بغاوت کی زمین بہت ہوشیاری سے تیار کی گئی تھی۔ مگر اب فوجی اور بحری امداد کی بدولت موقعہ قابو میں آ گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی سول حکومت قائم کر دی جائیگی۔ جب لوگوں کے دلوں میں قائم شدہ حکومت کی مخالفت کا اصول بٹھا دیا جاوے۔ تو فتنہ و فساد کے سوا اور کن نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس تحریک کے لیڈر کیطرف سے جن کی صداقت میں مجھے ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہے امن [illegible] کی بار بار تاکید کے باوجود اس کی کچھ پروا نہیں کی جاتی۔ مگر گورنمنٹ جماعت واضع قوانین اور قانون پسند شہریوں کی امداد سے امن اور انتظام قائم رکھنے کیلئے حتی الوسع کوشش جاری رکھیگی۔

جبر و تشدد آمیز قوانین مختلف کمیٹیوں اور پریس ایکٹ اور تشدد آمیز قوانین پر غور کرنے والی کمیٹیوں کا خاص طور پر تذکرہ کر کے یہ امید ظاہر کی کہ غالباً ان کی تحقیقات کا یہ انجام ہوگا کہ وہ تمام قوانین جو کہ لوگوں کی آزادیوں پر دھاوا سمجھے جاتے ہیں منسوخ کر دیے جائینگے۔

مارشل لاء کے قیدی ان کے متعلق فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں ان ۹۰ قیدیوں کے متعلق کوئی اعلان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ابھی ان کے کاغذات پر غور کر رہا ہوں۔

گرانی غلہ کے متعلق فرمایا کہ گورنمنٹ اس بارے میں اپنے فرائض سے پوری طرح آگاہ ہے اور جانتی ہے کہ پولیٹیکل حالات پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

نسلی اختلافات یورپینوں اور ہندوستانیوں کے درمیان نسلی اختلافات کے متعلق کہا کہ گورنمنٹ اس بارے میں جلد ہی اپنی تجاویز آپ کے سامنے پیش کرنے والی ہے۔

ALFAZL QADIAN.

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر غلام نبی — اسسٹنٹ مہر محمد خاں

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ

نمبر ۲۲ | مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۶ محرم سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹

حضرت خلیفۃ المسیح
حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ
گورنمنٹ یوسفی اور [illegible]
خودکشی
آریہ سماج کا زوال
اسلام اور آریہ سماج
خطبہ جمعہ [illegible]
جماعت احمدیہ [illegible]

مدینۃ المسیح

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کے بمبئی پہنچنے کی خبر دو تین روز ہوئے۔ پہنچ چکی تھی کہ ۱۶ ستمبر اچانک ان کے بٹالہ پہنچ جانے کی اطلاع ملی۔ بعد نماز عصر مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت قادیان اور مولانا مولوی سرور شاہ صاحب امام الصلوٰۃ معہ ایک کافی مجمع کے قصبہ سے باہر جناب چودہری صاحب کے استقبال کے لئے روانہ ہوئے۔ اور قریباً دو میل کے فاصلہ پر ملاقات ہوئی۔ جناب چودہری صاحب کی صحت بفضل خدا اچھی ہے۔ آپ ولایت سے آتے ہوئے حج کعبۃ اللہ کر کے آئے ہیں۔ اس سفر میں شریف مکہ سے آپکی ملاقات اور گفتگو بھی ہوئی

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

غربا کی امداد کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غرباء قادیان کی تکالیف کے متعلق جو قحط کی وجہ سے لاحق ہیں جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو جو پہلا خط تحریر فرمایا اس میں لکھا کہ:۔

"قادیان کے خطوط سے غرباء کی نازک حالت معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آئندہ تو جو کچھ ہو گا۔ وہ ہو گا۔ سردست ان فاقہ زدوں کی خبر لینی چاہیئے۔ جو سنا ہے۔ کئی کئی وقت کا فاقہ کر رہے ہیں۔ میری طرف سے ایک سو روپیہ کا غلہ خرید کر آپ فوراً غرباء میں تقسیم کرا دیں۔ اور یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ بعض لوگ سفید پوش غرباء ہوتے ہیں وہ نظر انداز نہ ہو جائیں۔ یہ روپیہ میاں بشیر احمد صاحب سے لے لیں۔

اسی طرح سٹور سے ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ جن خاندانوں کو آٹا دینے کی پرچی دے دی جائے انکو روزانہ نرخ سے آدھ سیر فی روپیہ غلہ زیادہ دیدیا کریں۔ مثلاً ساڑھے تین سیر بکتا ہے۔ تو چار سیر۔ اور چار سیر بکتا ہے تو ساڑھے چار سیر۔ جو کمی روپیہ میں زیادہ فروخت کی وجہ سے ہو گی وہ انشاء اللہ ہم خاص چندہ سے پوری کر دینگے۔ اس کے متعلق میں نے بعض احباب کو یہیں سے

کھول دی ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ غرباء کی سہولت کا کوئی انتظام فرمائیگا۔ افسوس ہے کہ یہ حالات میرے آنے کے بعد پیدا ہوئے ہیں ورنہ میں یہ سفر ہی اختیار نہ کرتا۔ اور اب بھی اگر پیچھے گھر سے صحت بیمار اور سفر کے ناقابل نہ ہوتے تو میں فوراً واپس آجاتا۔ مگر اب اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا۔ جب تک وہ سفر کے قابل ہو جائیں۔

آپ احباب کو جمع کر کے نصیحت کریں کہ تقویٰ کو اختیار کریں۔ اور استغفار کثرت سے کریں تا اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کرے۔ اور اس امر سے بچیں کہ مصیبت انکو کسی اور گناہ پر آمادہ کرے اور زیادہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا دے۔ یہ تکلیف چند روزہ ہے۔ اور انشاء اللہ یونہی گذر جائیگی مگر اس کے اثرات جو دل پر پڑینگے۔ خواہ نیک خواہ بد۔ وہ بعد میں قائم رہینگے۔ پس نفس کی شرارتوں اور اس کے دھوکوں سے بچیں۔ اور اپنی عاقبت کی فکر رکھیں۔ اور خدا [illegible] محبت کو اپنے دلوں میں پیدا کریں۔"

ایک اور خط میں حضور نے تحریر فرمایا۔ "غلہ کی امداد کے لئے میں نے پرسوں خط لکھا تھا۔ اب اس کے متعلق مزید بات یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ غرباء کو غلہ ساڑھے چار سیر فی روپیہ سے کم نہیں ملنا چاہیئے۔ اس سے کم جس قدر غلہ بکے وہ پورا کر دیا جائے۔ اور چار سیر سے زیادہ جب بکنے ہو جائے۔ تو جس قدر غلہ ملتا ہو۔ اس سے زیادہ آدھ سیر غلہ دیا جائے۔ یہاں تک کہ نرخ ساڑھے چار سیر ہو جائے۔ جب ساڑھے چار سیر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پانچ سیر غلہ دیا جائے۔ اگر پانچ سیر یا اس سے زیادہ نرخ ہو جائے تو پھر یہ سلسلہ مدد کا بند کر دیا جائے۔

آپ قادیان کے لوگوں میں بھی تحریک کریں کہ جو انتظام ہم کرتے ہیں۔ وہ بھی غریب بھائیوں کے کھانے کی فکر رکھیں۔ اور اگر ہر ایک گھر ایک روٹی بھی ایسے غرباء کو دیدے جن کا اور کوئی انتظام نہیں تو بہت سے غرباء کا انتظام ہو سکتا ہے۔"

اگرچہ یہ خطوط قادیان کے رہنے والوں کے متعلق ہیں۔ لیکن بیرونی احباب بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ امید ہے۔ اس درد اور تکلیف کو محسوس کر کے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو غرباء کے متعلق ہے۔ صاحب وسعت اصحاب اپنے غریب بھائیوں کی امداد کی طرف توجہ کرینگے۔ ✣

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت اقدس کی نو روز کی ڈائری ارسال ہے۔ متواتر سفر کی وجہ سے پہلے نہیں بھیج سکا۔

[illegible] کو صبح ۸ بجے حضور مع چند خدام گھوڑوں پر سوار ہو کر بعزم کنگ وٹن روانہ ہوئے۔ چار بجے کے قریب وہاں پہنچ کر رات کے لئے ڈیرا کیا۔ حضور کو کچھ حرارت ہو گئی۔

مورخہ ۲۴ کو صبح سات بجے آگے کونسر ناگ کی طرف روانہ ہوئے۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت حضور کچھ دور تک پیدل تشریف لے گئے۔ بارہ بجے کے قریب مقام مرناگ پہنچے۔ اور رات کے قیام کے لئے اسی جگہ انتظام کیا گیا۔ حضور آگے کونسر ناگ روانہ ہو کر اڑھائی بجے کے قریب کونسر ناگ پہنچے۔ اور وہاں دو گھنٹہ تک ٹھہرے۔ کونسر ناگ سطح سمندر سے تیرہ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک وسیع جھیل صاف اور شفاف پانی کی ہے۔ حضور پانچ بجے واپس چل پڑے۔ واپسی کے وقت جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ دو تین مرتبہ قے ہوئی۔ اور سخت سر درد شروع ہو گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت جو آگے ہی ناساز تھی۔ یہاں زیادہ خراب ہو گئی [illegible] [illegible] کو حضور سے ایک سوار بھائی عبدالرحمن صاحب کا خط حضور کے نام لیکر آیا جس میں لکھا تھا کہ محترمہ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد کو بخار زیادہ ہو گیا ہے۔ اسلئے جتنی جلدی ممکن ہو سکے حضور تشریف لے آئیں۔ لیکن چونکہ شام ہو گئی تھی اور راستہ بہت خطرناک تھا۔ اسلئے حضور [illegible] مورخہ ۲۵ کو بعد از نماز صبح حضور مع جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب گھوڑوں پر سوار ہو کر [illegible] بارہ بجے پہنچ گئے۔ محترمہ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد کی طبیعت [illegible] بحال ہو گئی۔ اور بخار اتر گیا۔ حضرت اقدس کو راستہ میں کچھ حرارت ہو گئی۔ مورخہ [illegible] کو صبح حضور مع تمام قافلہ اہربل فال دیکھنے کے لئے تشریف لیگئے۔ پانچ بجے تک حضور نے وہاں قیام فرمایا۔

لدھیانہ سے جناب مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کا تار آیا کہ پچیس روپے حضور کی خدمت میں ارسال ہیں۔ حضور میاں عبد القدیر کا ولیمہ منائیں۔ اسلئے اس مقام پر دعوت ولیمہ کا انتظام ہوا۔ آسنور اور رشی نگر کے کئی احباب بھی شامل تھے۔ پانچ بجے کے قریب واپسی ہوئی۔ راستہ میں حضور نے مختلف موضوع پر گفتگو فرمائی۔

اہل حدیث کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے سلسلہ کے بہت قریب ہیں۔ اور جلد حق کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ مخالفت کو برداشت کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اسلئے صداقت کے قبول کرنے میں کوئی مخالفت انکو ہٹا نہیں سکتی۔

حضور کو اسہال بھی ہو رہے ہیں۔ ابھی حضور کے پاؤں میں تکلیف باقی ہے۔

پچھلے دس گیارہ روز سے متواتر حضور کو سفر ہو رہا ہے۔ حضور کے پاؤں کو بھی ابھی تک آرام نہیں آیا۔ تمام احباب حضور کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

خاکسار سید محمود
از سری نگر کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

کجا سنت یوسفی
اور
کجا مجرمانہ سزایابی

اخبار "زمیندار" کی سرشت میں ہی بدزبانی رکھی گئی ہے۔ اور اسے اپنے اس پر اس قدر ناز ہے۔ کہ اپنی شر انگیزی اور فتنہ پردازی کی وجہ سے اور سلسلہ احمدیہ کی شرارت آمیز مخالفت کے باعث پے در پے [illegible] کے چرکے کھانے اور سارے کنبہ کو جیل خانہ تک پہنچا چکنے کے باوجود ہمارے خلاف ہرزہ زنی سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ حال میں جب "زمیندار" کے بعض مضامین کی بنا پر مسٹر ظفر علی کے چچا اور اس کے اکلوتے بیٹے پر بغاوت پھیلانے کا مقدمہ دائر ہوا۔ اور زمیندار کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد شائع ہوا۔ تو اس نے پہلے ہی پرچہ میں ہمارے خلاف خواہ مخواہ بے ہودہ سرائی کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور یہ خیال کرکے کہ ہم اس تازہ ذلت و بربادی کو پیش کرکے "زمیندار" کو عبرت حاصل کرنے کی تلقین کرینگے۔ مسٹر ظفر علی اینڈ سن کو سنت یوسفی پر عمل کرکے قید ہوجانیوالے قرار دیا۔

اگر "زمیندار" اس موقع پر ہمیں مخاطب نہ کرتا۔ تو ہمیں اس کے متعلق اس نئے عتاب الہی پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ "زمیندار" کی خانہ ویرانی ایک ایسا کھلا نشان بن چکی ہے۔ کہ دانا اور فرزانہ اصحاب کو اس کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسے صرف بطور خبر شائع کیا۔ اور اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ لکھا تھا۔ لیکن چونکہ "زمیندار" نے ہمیں مخاطب کرکے اسے "سنت یوسفی" ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس کی حقیقت ظاہر کی جائے۔ اور بتایا جائے کہ کجا "سنت یوسفی" اور کجا "مجرمانہ سزایابی"

اس بات کے سمجھنے کے لئے ناظرین کرام کو حسب ذیل مثال پر توجہ فرمانی چاہیئے۔

عمر فاروق۔ عثمان غنی۔ اسد اللہ علی رضوان اللہ علیہم دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہوکر جان بحق تسلیم ہوئے۔ ان کو شہید کہا جاتا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کے ہاتھوں قتل کئے گئے۔ اسی وحشی نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ مگر اس کے ہاتھ کا اول الذکر مقتول تو سید الشہداء کہلاتا ہے۔ اور آخر الذکر مقتول۔ ملعون و مقہور بنتا ہے۔ بدر۔ احد۔ تبوک اور یرموک اور حنین وغیرہ میدانوں میں دو صفیں متقابل صف آرا ہوئیں۔ دونوں طرف سے تیر و تفنگ شمشیر و نیزہ سے کام لیا گیا۔ دونوں صفوں میں خاک و خون میں تڑپتے ہوئے انسانی جسم نظر آئے۔ مگر ایک صف کے بسملوں کو حق و صداقت کی قربانگاہ پر قربان ہونیوالے اور دوسروں کو باطل پر مرنے والے قرار دیا جاتا ہے۔ ان باتوں میں جو اتحاد ہے۔ وہ اگر درست ہے۔ اور یقیناً درست ہے۔ تو اسی طرح یوسف ابن یعقوب نبی اللہ گو مصر کے جیلخانہ میں گیا۔ مگر وہ جیل میں رہنے کے باوجود دنیا کی نظروں میں صدیق ہے۔ اور ہر وہ شخص جو مجرم بن کر جیل میں جاتا ہے۔ اس کا منہ نہیں ہے کہ اپنے آپ کو سنت یوسفی پر عمل کرنیوالا سمجھ لے۔

حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بے شک قتل ہوئے ہیں۔ مگر ان کی موت ان کو اس اعلےٰ مقام پر پہنچا رہی ہے۔ جو ان کی زندگی کا مقصد اور مدعا تھا۔ کیوں؟ محض اسلئے کہ انہوں نے حق کے مقابلہ میں باطل کی [illegible] ٹھکرا دیا۔ اور نازک سے نازک مقام اور خطرناک سے خطرناک وقت میں راستی سے ایک بال بھر بھی ادھر ادھر نہ ہٹے اور جس بات کو انہوں نے حق سمجھ لیا۔ اس پر ایک مضبوط چٹان کی طرح ہر ایک سانحہ کے مقابلہ میں ڈٹے رہے۔ پھر یہ درست ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید کی سختیاں برداشت کیں۔ مگر کیا انہوں نے کوئی قانونی اخلاقی یا انسانی یا شرعی جرم کیا تھا۔ نہیں بلکہ ان کا جرم محض یہ تھا کہ وہ مجرم نہ تھے۔ امرأة العزیز چاہتی تھی کہ اپنے حسن کا شکار یوسف کنعان کو بنالے۔ مگر سعادت ازلی نے ان کی دستگیری کی۔ اور وہ انتہا درجہ کے مجبور کن حالات میں بھی بال بال بچ گئے۔ اور جب اس عورت نے ناکامی اور نامرادی کی ذلت سے جھنجھلا کر اپنے خاوند کے سامنے ان پر الٹا الزام لگایا۔ تو اس وقت انہوں نے یہ نہ کہا کہ "میں جواب دینا نہیں چاہتا" بلکہ اصل حقیقت مو بمو ظاہر کردی۔ اور ان کی صفائی میں بھی اس عورت کے اہل میں سے ایک نے گواہی دی۔ اس کے بعد بھی جب اس عورت کی ترغیبات جاری رہیں۔ اور اس نے قید کی دھمکیاں بھی دیں۔ تو حضرت یوسف نے اس کے پھندے میں پھنسنے کی بجائے قید کو ترجیح دی۔ اور بے گناہ یوسف زندان مصیبت میں ڈال دئے گئے۔ جہاں وہ کئی سال نہایت صبر و شکر کے ساتھ رہے۔ اور ان کے علم و فضل کی شہرت جیل سے نکلکر دربار تک پہنچ گئی۔ آخر بادشاہ نے انہیں جیل سے لانے کے لئے آدمی بھیجے۔ اس پر حضرت یوسف نے جو کچھ کیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے کہا میں جیل سے اسوقت تک نہیں نکلونگا۔ جب تک اس تنازع کا تصفیہ نہ ہوجائے۔ جس کے باعث میں اتنے سال سے جیل میں ہوں۔ تحقیقات کیجئے اس معاملہ میں میں مجرم ہوں یا وہ عورت۔ جب بادشاہ نے تحقیقات کی۔ تو حق ظاہر ہوگیا۔ اور امرأة العزیز خود بول اٹھی۔ کہ یوسف سچا بے قصور اور پاک ہے۔ جو کچھ ہوا میری طرف سے ہی ہوا۔ اس طرح جب حضرت یوسف کی پاکبازی مستغیثہ کی زبان سے ظاہر ہوگئی اور وہ ہر قسم کے الزام سے بری ثابت ہوگئے۔ تب جیل سے باہر آئے۔ اور تمام ملک میں عزت اور توقیر کی نگاہوں سے دیکھے اور سر آنکھوں پر بٹھائے گئے۔ یہ تھی قید عزت۔ کہ اس سے حضرت یوسف کی عزت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ بلکہ ان کی عزت اور زیادہ بڑھ گئی۔ اور ان کی شرافت نفس اور بزرگی کا

حاکم تمام مصر میں بنایا گیا تھا کیونکہ ابتداء سے انتہا تک ان کے رویہ میں کوئی شبہ یا نقص نہ پایا گیا۔

اس کے مقابلہ میں وہ قید جو عزت کے بلند مقام کو گرا کر ذلت میں ملا دیتی ہے۔ ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا اصول صداقت نہیں۔ بلکہ محض نفس پرستی ہوتا ہے۔ وہ کسی کی مخالفت بڑے زور شور سے کرتے ہیں۔ لیکن جانتے ہیں کہ وہ شخص ان کے نزدیک بھی اسی سلوک کا مستحق ہوتا ہے۔ یا محض اس لئے کہ انہیں ہم نفسانی فوائد حاصل ہوں۔ تو یہ باحاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے بودے اور کمزور کیریکٹر کے ہوتے ہیں کہ ذرا سی بادِ تند ان کے پاؤں میں تزلزل پیدا کر دیتی ہے۔ اور ایک وقت وہ جسے صواً میں شتم کرتے ہیں۔ دوسرے وقت اسی کا کلمہ پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں میں سے ایک مسٹر ظفر علی ہیں۔ ایک دفعہ پہلے گورنمنٹ نے شورش انگیزی کی وجہ سے انہیں نظر بند کر دیا تھا۔ اگر وہ بااصول انسان ہوتے۔ تو کبھی اپنی نظر بندی کے مقام سے باہر نہ نکلتے۔ جب تک گورنمنٹ ان کے بے قصور ہونے کا اعتراف نہ کرتی۔ لیکن یہ تو بڑی بات تھی۔ انہوں نے یہاں تک کمزوری دکھائی۔ کہ شملہ کی بلند و بالا چوٹی پر پہنچ کر اپنی پیشانی اسی حاکم کے پاؤں میں رکھ دی۔ جس کے خلاف ان کا قلم آتش فشانی کر رہا تھا۔ اور اس طرح مشروط آزادی حاصل کی۔ جس کی ایک بڑی شرط سیاسیات سے علیحدہ رہنا تھی۔ چنانچہ انہوں نے سیاسیات کو دور از کار مسئلہ قرار دیکر اس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہی مسٹر ظفر علی جسے عوام میں ایک خاص درجہ حاصل تھا۔ لوگوں کی نظروں سے بالکل گر گیا۔ کیونکہ انہوں نے اس کی ذلت انگیز [illegible] کو دیکھ لیا۔

کیا کوئی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسٹر ظفر علی نے سنت یوسفی پر عمل کیا تو ہرگز نہیں۔ اب رہی موجودہ قید۔ اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے ظاہر ہے کہ انہوں نے از خود ایسا موقع نہیں پیدا کیا تھا کہ جیل خانہ بھیجے جائیں۔ پھر جب ان پر الزام لگایا گیا۔ تو بیان دینے سے انکار کیا۔ بلکہ صاف طور پر حقیقت ظاہر کر دی۔ اور ایک گواہ بھی ان کی صفائی کے متعلق گذرا۔ اس پر بھی جب انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ تو آخر کار اس وقت جیل سے نکلے۔ جب الزام لگانے والی نے ان کی بریت کا اقرار کیا۔ اور انہیں صادق اور پاک ٹھہرایا۔

اس کے مقابلہ میں مسٹر ظفر علی اینڈ سن کو دیکھو وہ مسٹر گاندھی کی ہدایات کے ماتحت موجودہ گورنمنٹ کے خلاف نفرت اور بددلی پھیلانا حتیٰ کہ اُسے اکھیڑ پھینکنا اپنا فرض بتاتے ہیں۔ اور یہ باتیں جو نہ صرف گورنمنٹ کے نزدیک بلکہ اسلام کے رو سے بھی سخت جرم ہے۔ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تاکہ جیل میں جا کر عوام کی خوشنودی کے خلعت کا پروانہ حاصل کریں۔ اور جب ان پر باقاعدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جاتا۔ اور جرم بتا کر بیان کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو فرماتے ہیں۔ ہم جواب دینا نہیں چاہتا۔ پھر موقع ملنے کے باوجود اپنی صفائی میں کوئی گواہ نہیں پیش کرتے۔ کیا انہیں سنت یوسفی پر عمل کرنے والے کہا جا سکتا ہے

یاد رہنا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہر ایک قتیل ہونے والا شہید نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر ایک جیل میں جانے والا سنت یوسفی پر عمل کرنیوالا نہیں کہلا سکتا۔ ورنہ ہر ایک شریر فتنہ انگیز۔ اور بدمعاش جو جیل میں جاتا ہے۔ اُسے یوسف اور معصوم یوسف قرار دینا پڑیگا اگر زمیندار ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو اس کا حق ہے۔ اگر مسٹر ظفر علی اور ان کے صاحبزادہ کو گورنمنٹ بھی سنت یوسفی پر عمل کرنے والے قرار دے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اور حضرت یوسف کی قید اور دوسرے مجرموں کی قید میں کوئی امتیاز سمجھتا ہے۔ تو اُسے یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ حقیقت بین اصحاب کے نزدیک یہی امتیاز مسٹر ظفر علی کے متعلق بھی موجود ہے۔

خودکشی

محققین علم و فنون کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جانوروں میں خودکشی کی وارداتیں نہیں پائی جاتی جس سے معلوم ہوا کہ یہ غیر طبعی امر ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جسے خدا نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس فعل کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور حیرت ہے کہ بعض مذاہب بھی خودکشی کی اجازت دیتے۔ یا کم از کم خودکشی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہندو دھرم میں ستی کی رسم کو بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے۔ مگر اسلام ایسا مذہب ہے۔ جو خودکشی کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ اور خودکشی کرنیوالے کو جہنمی قرار دیتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمنائے موت کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا بلکہ زندگی کی تمام تلخیوں کو مردانہ وار برداشت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام موجودہ مذاہب کے مقابلہ میں اس تعلیم کے لحاظ سے بھی فطرت کے مطابق مذہب ہے۔ اور یہ اس بات کا ایک اور ثبوت ہے۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام خدا تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔

ذیل میں ہم اس تحقیق کو درج کرتے ہیں۔ جو جانوروں میں خودکشی کے متعلق کی گئی ہے جسے "انگلشمین" کلکتہ سے ترجمہ کر کے معاصر ہمدم نے شائع کیا ہے۔

یہ تو بہت صحیح ہے۔ کہ جانوروں میں قتل کے واقعے بہت نادر ہیں۔ مگر جرم خودکشی بھی مشہور نہیں

جن ممالک میں بچھو پائے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جب اس زہریلے کیڑے کو کسی ایسے گوشے میں گھیر لیا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ باہر نہیں نکل سکتا۔ تو وہ اپنی پیٹھ پر خود ڈنگ مار کر اپنے کو ہلاک کر لیتا ہے۔ اس خیال کو مسٹر جے۔ ایچ لیبینے تجربہ کر کے غلط ثابت کیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اور بہت سے زہریلے کیڑوں کی طرح کسی بچھو کا ڈنگ نہ خود اس کے جسم پر اثر کرتا ہے۔ اور نہ دوسرے بچھو کے جسم پر۔ لیکن اگر بچھو کسی جانور کو کاٹے تو وہ بہت جلد بے حس و حرکت ہو کر مر جاتا ہے یہ خیال کہ بچھو خودکشی کر لیتا ہے۔ اس طرح پیدا ہوا کہ جب لوگوں نے بچھو کو گھیر کر اس کے چاروں طرف

دیکھتے ہوئے انگاروں سے اس کا راستہ مسدود کر دیا۔ تو بچھو حسب توقع زیادہ گرمی کو پورے طور پر محسوس کر سکتا ہے۔ وہ ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور عاجز ہو کر زمین پر پڑ جانے سے قبل وہ اپنی خمیدہ دُم کو کوڑے کی طرح کھینچ کر نہایت شان کے ساتھ اپنی پشت پر رکھ لیتا ہے۔ آخر کار اس پر ایک حالت غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اسکو لوگ سب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مر گیا۔ چونکہ کسی نے اس کے جلنے سے قبل بہ تحقیقات نہیں کی دیکھے آیا وہ مردہ ہے یا زندہ۔ اس لئے بچھو کی خودکشی کا فسانہ مشہور ہو گیا!

اسی طرح مارمٹ کی گلہریوں پر بھی خودکشی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ نقل وطن کی بہت شائق ہوتی ہیں۔ اور یہ شوق ان کو اکثر دریا یا سمندر میں غرق کر کے رہتا ہے۔ انہیں نقل وطن کی ضرورت آبادی کے بڑھ جانے کے باعث پیش آتی ہے۔ اور ایک خاص وقت میں یہ جتھے کا جتھا پہاڑوں سے اتر کر لاکھوں کی تعداد میں میدان میں آتے۔ اور مغربی جانب جاتے ہیں۔ راستہ میں جو چیز ان کو ملتی ہے۔ وہ سب چٹ کر جاتے ہیں۔ اگر ان کے اس سفر میں کوئی دریا حائل ہوتا ہے۔ تو وہ اسکو عبور کر جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اکثر واقع ہوتا ہے اگر وہ ساحل سمندر پر پہنچتے ہیں۔ تو ان کی اولو العزم طبیعت اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی چیز ان کے مقابلہ میں آئے۔ اور انکو روک اور وہ فوراً دلیرانہ طریقہ پر سمندر کو عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب تک تیرنے کی قوت ہوتی ہے۔ تیرتے ہیں۔ اس کے بعد ڈوب جاتے ہیں۔ مگر یہ زندہ رہنے کی کوشش کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اس لئے یہ خودکشی سے بالکل علیحدہ چیز ہے۔ ان کو اس دورہ میں بہت سی بھیانک مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں نے دیکھا ہے۔ کہ یہ جانور اپنی روانگی کے وقت سے دو دو سال بعد اپنے نئے قیام گاہ تک پہنچتے ہیں۔ مگر افسوس ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ بعض اوقات اتنی کم جیسی کہ نپولین کے باقیماندہ اِکّادُکّا آدمی دوسروں کو فسانہ بیان کرنے کو باقی رہ گئے تھے ؟"

(ہمدم ۱۲ اگست از سٹیٹسمین کلکتہ)

اس لمبے اقتباس کے نقل کرنے سے ہماری غرض اسلام کے ایک ارشاد کی حقانیت ظاہر کر کے اسلام کی عظمت کو نمایاں کرنا ہے ؏

* * *

آریہ سماج کا زوال

آریہ گزٹ نے اپنی اشاعت ۱۱ اگست میں جو لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "قحط زدہ علاقہ کے چشمہ پر" لکھا ہے اسمیں رقمطراز ہے :-

"لوگ اب آریہ سماج میں دلچسپی نہیں لیتے۔ ہفتہ واری جلسوں میں رونق کم ہوتی ہے۔ انترنگ سبھاؤں کے اجلاس بار بار کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوتے رہتے ہیں۔ سالانہ جلسے نمائش [illegible] انسٹی ٹیوشن دکھاوے رہ گئے ہیں۔ پرانے آریہ تھک چکے ہیں۔ نئے نظر نہیں آتے۔ آریہ اپنے خاندانوں کی پرورش کرنے میں۔ روپیہ کمانے میں۔ محل بنوانے میں اور عہدے حاصل کرنے میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ آریہ سماج کا کام Overtime work "فالتو وقت کا کام" سمجھا جانے لگا ہے۔ کوئی اپنی ذمہ واری محسوس نہیں کرتا۔ ایسی حالتمیں کیا ہو جانیوالا ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

کیا آریہ صاحبان تسلیم نہیں کرینگے کہ وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو خدا کے مسیح موعود کے منہ پر جاری ہوئی تھی کہ تم میں سے ابھی کئی لوگ زندہ ہونگے کہ آریہ سماج کا زوال دیکھ لینگے۔ صدق اللہ و رسولہ

* * *

اسلام اور آریہ سماج

آریہ گزٹ اپنے اسی مضمون میں ایک طرف تو یہ اعتراف کرتا ہے کہ آریوں نے آریہ سماج کو چھوڑ دیا ہے اور دوسری طرف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ غیر مذہب کے لوگ آریہ سماج کا کام کر رہے ہیں چنانچہ لکھتا ہے

"مسلمان بھائی آریہ سماج کا کام کر رہے ہیں جبکہ وہ قرآن شریف کی آیات کی آریہ سماج کے اصولوں کے مطابق تاویلیں بنا رہے ہیں۔ اور قرآن کی پہیلی خلاف از عقل۔ بعید از قیاس۔ دُور از سائنس باتوں کو توڑ مروڑ کر مَین ویدک دھرم کے نیتموں کے ساتھ لگا کھانیوالی بنا رہے ہیں۔ وقت آئیگا۔ جب کل مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور وہ یک زبان ہو کر کہہ اٹھینگے۔ کہ تاویلیں بنانے کی کیا ضرورت ہے اُلٹے ہاتھ سے ناک پکڑنے کی کیا حاجت۔ کیوں نہ سیدھے سرل۔ صداقت چشمہ پر چلے جائیں جس کے ساتھ تعلقات کرنے کے لئے یہ کل پر پیچ رستے جاتے ہیں۔"

(آریہ گزٹ ۔ ۱۱ اگست)

اگر واقعی آریہ سماج میں کوئی ایسی کشش ہوتی کہ مسلمان اپنی مذہبی کتاب مقدس کو اس کیلئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ آریہ اس سے علیحدگی اختیار کرتے اور پھر خود اقرار کرتے۔ کہ سماج کے کاروبار میں ابتری اور تنزل اور انحطاط آ گیا ہے۔

آریہ گزٹ اگر اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی ثبوت پیش کرتا۔ اور قرآن کریم کی کوئی ایک ہی ایسی بات بتاتا۔ جسے توڑ مروڑ کر ویدک دھرم کے نیموں کے ساتھ لگا کھانیوالی بنایا گیا ہے۔ تو ایک بات تھی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتا ہے۔ اگر اسمیں ہمت ہے، تو اب ہی کوئی مثال پیش کرے۔ صرف دعویٰ کر دینا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ برخلاف اس کے ہم بتاتے ہیں کہ آریہ اپنے دھرم کو اسلام کے اصول کے تحت بدل رہے ہیں۔

بیوہ کی شادی کرنا ہندوؤں میں سخت معیوب ہے۔ اور سوامی دیانند صاحب نے بھی اس کی قطعاً اجازت نہیں دی لیکن آریہ صاحبان آئے دن بیوہ عورتوں کی شادی کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر بڑا زور دے رہے ہیں۔ کیا یہ وید کو چھوڑ کر صریح طور پر قرآن کریم کے اس حکم کی پابندی نہیں ہے کہ انکحوا الایامیٰ ۔ بیوہ عورتوں کی شادی کر دو۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ شیشے کے مکان میں بیٹھ کر قلعہ میں رہنے والوں پر پتھر پھینکنے کی کیوں جرأت کیجاتی

خطبۂ جمعہ

امتحان کا وقت اور تقویٰ اللہ کی ضرورت

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲ر ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدا کا غضب

اس سورۃ میں جس کو فاتحۃ الکتاب کہتے ہیں جو جامع دعا ہے۔ جس طرح ہر ایک مقصد میں صحیح اور آسان راستہ کے متعلق دعا مانگنے کے لئے یہ بتایا گیا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم اسی طرح آگے مغضوب اور ضال کے رستہ سے بھی بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ مغضوب کون ہوتا ہے۔ وہ جس پر خدا کا غضب ہو۔ اور خدا کا غضب دو طرح ہوتا ہے۔ (۱) یہ کہ دکھ دینے والی چیزیں بھیجی جاویں جن سے بیرونی طور پر اس پر کوئی دکھ درد اور مصیبت کا نزول ہو۔ دوسری قسم غضب الٰہی کی یہ ہوتی ہے کہ وہ نعمتیں جو انسان کو حاصل ہوتی ہیں جن سے راحت پاتا ہے۔ وہ چھین لی جاتی ہیں۔ مثلاً کسی کا بیٹا ہو وہ فوت ہو جائے۔ یہ مصیبت بیرونی نہیں بلکہ جو کچھ پہلے میسر تھا۔ وہ کم ہو گیا۔ مگر یہ عذاب الٰہی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ خواہ وہ بیرونی باعث سے ہو یا اندرونی سے۔ مثلاً اپنا بیٹا فوت ہو تو تکلیف زیادہ ہو گی۔ لیکن اگر دور کا رشتہ دار فوت ہو۔ تو تکلیف تو ہو گی۔ مگر بیٹے کی نسبت کم۔ پھر دونوں میں سے کسی قسم کی تکلیف ہو۔ اس کے آگے دو نتیجے ہوتے ہیں۔ یا تو اس تکلیف اور عذاب اور مصیبت سے انسان نصیحت پکڑتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے یا اور بگڑ جاتا ہے۔ اور بدی کا مرتکب ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص پر رزق تنگی آتی ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہو۔ تو وہ نفس اور شیطان کے دھوکے میں آ جاتا ہے اور اس ابتلاء میں وہ چوری وغیرہ کی طرف مائل ہو جاتا اور اپنے نفس کو تسلی دیتا ہے۔ کہ اس حال میں تو مردار کھانا بھی جائز ہے۔ پھر کیوں نہ ہمت کر کے اپنا رزق حاصل کروں۔ اور آخر میں وہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک گناہ دل پر ایک داغ چھوڑتا ہے۔

ابتلاء سے سبق

لیکن اگر وہ پہلی غفلت پر بیدار ہو جائے۔ تو پھر وہ ابتلاء اس کی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک راستہ پر ایک شخص چلا جاتا ہے۔ جہاں ایک خطرناک سانپ پوشیدہ ہے۔ اگر وہ شخص اس سانپ تک پہنچے۔ تو وہ سانپ اسکو ہلاک کر سکتا ہے لیکن ایک شخص اس کو دھکا دے کر پیچھے کر دیتا ہے گو اس دھکے سے اسکو چوٹ آئے۔ مگر سانپ کے حملے سے بچ جاتا ہے۔ وہ دھکا اس کے لئے تکلیف دہ نہیں۔ بلکہ اس کے لئے رحمت ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق ایک واقعہ ہے۔ امیر عبدالرحمٰن خان دربار میں بیٹھا تھا۔ پاس ہی اس کا ولیعہد امیر حبیب اللہ خان بھی تھا۔ امیر عبدالرحمٰن خان کے ایک رشتہ دار نے جس کو میں نے بھی دیکھا ہے اس پر پستول کا فائر کرنا چاہا۔ مگر حبیب اللہ خان نے اس شخص کے ارادہ کو معلوم کر لیا اور فوراً اس زور سے باپ کو دھکا دیا۔ کہ وہ اپنی جگہ سے پرے جا گرا۔ اور پستول کا وار خطا گیا۔ گو بیٹے کی اس حرکت سے باپ کو ضرور تکلیف ہوئی۔ مگر اس کی جان بچ گئی۔

مومن کی صفت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اذا مسھم طائف من الشیطٰن تذکروا (پارہ نہم رکوع ۱۴) جب مومنوں کو گھومنے والا شیطان مس کرتا ہے۔ تو وہ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً آج کل قحط ہے اگر کوئی شخص ایسی بات کر گذرے۔ جو جائز نہ ہو۔ تو علاوہ دنیا میں عذاب کے عاقبت بھی خراب کریگا کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہینگے لیکن یہ بدنامی کا داغ نہیں جائے گا۔ اسلئے مومن کو چاہیئے کہ دونوں رنگ سے بچے۔

مومن میں خودداری ہوتی ہے۔ وہ ذلیل نہیں ہوتا وہ کسی حالت میں بھی ہو۔ ذلت کے کام سے بچتا ہے۔ مجھے ایک واقعہ جب یاد آتا ہے۔ تو میں حضرت خلیفہ اول کے لئے دعا کرتا ہوں۔ ایک زمانہ میں میرا ایک غریب رشتہ دار آیا۔ اب تو غرباء اور مسافروں کو ہمارے خزانہ سے کچھ مدد مل جاتی ہے۔ مگر اسوقت یہ انتظام نہ تھا۔ جب وہ جانے لگا۔ تو میں نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ یہ ہمارا ہے۔ اور اس کے پاس کرایہ نہیں اگر آپ ارشاد فرمائیں۔ تو اس کے لئے چندہ کر دیا جائے آپ نے فرمایا۔ یہ وقت گذر جائیگا۔ مگر تم پر ایک داغ لگ جائیگا۔ تم خود جو کچھ دے سکتے ہو۔ دیدو۔ اسوقت میری تنخواہ ۵؍ روپیہ تھی۔ میں نے اس کے جانے کا خود بندوبست کیا۔ اب وہ وقت نہ رہا۔ اس کے لئے چندہ ہو سکتا تھا۔ لیکن مجھ پر ضرور داغ لگ جاتا۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کے لئے چندہ کیا گیا۔

نیکی بدی کو دور کرتی ہے

مومن کو ہر وقت چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اور ایسے مواقع پر توبہ و استغفار اور دعا کی ضرورت ہوتی ہے تا ایسا نہ ہو۔ کہ یہ ابتلاء ہم پر ایک بدنما داغ چھوڑ جائیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیآت۔ جس طرح سیل میل کچیل کو لیجاتا ہے۔ اسی طرح نیکیاں بدیوں کو دھو دیتی ہیں۔ اگر انسان ابتلاؤں میں ثابت قدم نکلے۔ اور وساوس کو پاس نہ آنے دے تو میرے نزدیک اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی عارضی جدائی

میں نے بتایا ہے۔ تکالیف مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ان کے اثرات کم و بیش ہوتے ہیں۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ کسی زیادہ عزیز کے گم ہونے کا جو صدمہ ہوتا ہے۔ وہ دور کے رشتہ دار کے صدمہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ جتنا کوئی زیادہ پیارا ہو گا۔ اس کی جدائی سے اتنی ہی تکلیف زیادہ ہو گی۔ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود پر مقدمات کا سلسلہ چلا۔ چونکہ بار بار

گورداسپور جانا پڑتا تھا۔ اسلئے حضرت صاحب گورداسپور ہی میں ایک عرصہ کے لئے مقیم ہوگئے۔ ان دنوں عزیز احباب قادیان میں تھے۔ جنہیں مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔ آپ نے ایک خطبہ پڑھا۔ اور جس طرح بین کرتے ہیں۔ گویا اسی طرح انہوں نے حضرت مسیح موعود کی جدائی میں کیا اور کہا کہ مخالفوں نے ہماری کیسی عزیز چیز کو ہماری نگاہوں سے اوجھل کردیا ہے۔ یہ خطبہ الحکم میں چھپا۔ میں گورداسپور میں تھا۔ میں نے پڑھا۔ تو میں نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ مخالفوں نے ہم سے اوجھل کردی۔ بلکہ خود ہماری غلطیوں کا یہ نتیجہ ہے

اسوقت مسیح موعود تو نہیں۔ مگر آپ کے خلیفہ ہم میں موجود ہیں۔ کئی سال سے آپ کی صحت اس قسم کی ہوگئی ہے۔ کہ آپ کو پہاڑ پر جانا پڑتا ہے۔ آپ کے دیکھنے سے ہماری کلفتیں دور ہوتی تھیں۔ اور ہمیں آپ کے دیکھنے سے تسلی ہوتی تھی۔ آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف دلی تھی یا کسی کے عزیز کو تکلیف ہوتی تھی۔ تو وہ آپ کو دعا کے لئے لکھتا تھا۔ اور اسکو ایک تسلی ہو جاتی تھی کہ حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھ دیا ہے۔ میں نے تجربہ کیا ہے کہ میرا کوئی بچہ بیمار نہیں ہوا۔ کہ میں نے حضرت کو دعا کے لئے عرض کیا ہو۔ اور اسکو شفا نہ ہوئی ہو ؎

یہ لوگ اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ بلکہ خدا ہی ان سے جو کچھ کرا لے کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے باربار عرض کیا کہ کشمیر چلیں۔ مگر حضور خاموش رہے آخر بہت زور دینے پر فرمایا۔ مولوی صاحب! اگر خدا کوئی کام نکالدے گا تو ہم چلے جائینگے۔ یہ لوگ اپنے لئے نہیں جاتے یا تو خدا کوئی کام پیدا کردے۔ تب جاتے ہیں یا دوسرے رنگ میں خدا ہی کی طرف سے مجبور ہو جائیں۔ تب جاتے ہیں لیکن کچھ بھی ہو۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہم سے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اسلئے ہمیں استغفار کی ضرورت ہے۔ اور بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ جدائی کا عرصہ لمبا ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے لکھا تھا کہ ۱۵ اگست کو کشمیر میں جلسہ ہے۔ اس سے فارغ ہوکر واپس آجائینگے۔ ہم منتظر تھے کہ اب چند روز میں حضرت خلیفۃ المسیح آجائینگے۔ جلسہ تو ہو چکا۔ مگر آپ کے گھر میں ایسی تکلیف شروع ہوگئی۔ جس کے باعث کم از کم دس پندرہ روز اور وہاں ٹھہرنا ناگزیر ہوگیا۔ میں نے بتلایا ہے کہ ابتلاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک بیرونی ایک اندرونی۔ اسوقت دونوں قسم کے ابتلاء ہم پر ہیں۔ لیکن ابتلاء ایک تو عذاب ہوتے ہیں۔ ایک رحمت ہو جاتے ہیں۔ ابتلاء کے وقت میں لوگ شیطان اور نفس کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ میرے والد کا ایک دوست تھا۔ جو بہت بوڑھا تھا۔ اس کی بہت سی اولاد تھی۔ لیکن آخر وقت میں کہتا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے۔ سب بیٹوں کو قتل کر ڈالوں میں نے سبب پوچھا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ کشمیر میں ایک وقت میں قحط پڑا۔ اور میں نے ان لڑکوں کی پرورش کے لئے چوریاں کیں۔ یہ تو پرورش پاگئے۔ مگر میں نے اپنی عاقبت خراب کرلی ؎

چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کی جائے کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو جلد مع الخیر واپس لائے کیونکہ انکو دیکھنے سے ہمارے زنگ دور ہونگے۔ وہ زنگ جو بڑے بڑے لوگوں کے دلوں پر خلاف مناسبت مجالس میں بیٹھنے سے لگا کرتے ہیں ؎

حضرت خلیفۃ المسیح کا خط

حضرت خلیفۃ المسیح کو جب قحط وغیرہ تکالیف کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ قادیان کے لوگ مبتلا ہیں۔ تو آپ نے حضرت امیر (مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان) کے نام ایک خط لکھا۔ جس کا اقتباس میں آپ کو سناتا ہوں۔ حضرت صاحب لکھتے ہیں:۔

"سب احباب کو جمع کر کے نصیحت کریں کہ تقویٰ اختیار کریں۔ اور استغفار کثرت سے کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور کرے۔ اور اس امر سے بچیں کہ مصیبت ان کو کسی اور گناہ پر آمادہ کرے اور زیادہ خدا کی ناراضگی کو بھڑکا دے یہ مشکل چند روزہ ہے۔ اور انشاء اللہ یونہی گذر جائیگی۔ مگر اس کے اثرات جو دل پر پڑینگے۔ خواہ نیک خواہ بد۔ وہ بعد میں قائم رہینگے پس نفس کی شرارتوں اور اسکے دھوکوں سے بچیں۔ اور اپنی عاقبت کی فکر رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کریں"

یہی وقت ہے جس میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں یا ناکام۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق فرماتا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ وہ اگر تنگی میں بھی ہوں تو ہم اپنی ضرورتوں پر دوسرے کی ضرورت کو مقدم کرتے ہیں۔ اگرچہ تنگی کا زمانہ ہے۔ مگر یہی وقت کام کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری دستگیری فرمائے۔ تو ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ؎

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا شاندار جلسہ

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انجمن احمدیہ لکھنؤ کا تبلیغی جلسہ رفاہ عام گولہ گنج لکھنؤ کی مشہور و معروف عمارت میں ۲۰۔ اگست لغایت ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء نہایت کامیابی سے ہوا۔ مختصر حالات جلسہ حسب ذیل ہیں۔ ۱۸۔ اگست ۱۹۲۱ء کو بارہ بجے دن کے مکرم جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور رونق افروز لکھنؤ ہوئے۔ اور ۲۰۔ اگست ۱۹۲۱ء کو صبح پنجاب میل سے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بہمراہی مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بریلی سے تشریف لائے۔ منجانب جماعت احمدیہ لکھنؤ کے پیش امام سید ارتضیٰ علی صاحب اسٹیشن پر معزز مہمانوں کی پیشوائی کے لئے موجود تھے۔ وفد کے آنے سے قبل بذریعہ اشتہارات اردو و انگریزی دعوتی کارڈ پورے طور پر اعلان کردیا

بتایا تھا۔ علاوہ مذکورہ بالا حضرات کے آگرہ۔ شاہجہانپور۔ ہمیرپور۔ پاٹھریس۔ کانپور سے معزز احمدی صاحبان بھی بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے تھے ۔

پہلے روز ۲۰ کا جلسہ بصدارت جناب مسٹر سید نبی اللہ صاحب بیرسٹرایٹ لاء ۵ بجے شروع ہوا۔ اور ۷ بجے ختم ہوا۔ اس دن جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور نے بعنوان "موجودہ عالمگیر بے چینی اور اس کا علاج" انگریزی میں لیکچر دیا۔ اور آخر میں صدر صاحب نے اپنی رائے لیکچر کی بابت ظاہر کی۔ اور حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ وہ معزز لیکچرار کے پاکیزہ خیالات سے فائدہ اٹھائیں۔ معزز لیکچرار نے لیکچر کا خلاصہ یہ کہا کہ مادیات نے روحانیات پر قبضہ کر لیا ہے اس لئے تمام فسادات پھیل رہے ہیں۔ اور اب اس کا یہی علاج ہے۔ کہ روحانیات مادیات پر قابض ہوں۔ لیکچر قابل تعریف تھا۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ قابل لیکچرار کو زبان انگریزی پر عبور کامل حاصل ہے۔

دوسرے روز ۲۱۔ اگست ۱۹۲۱ء کو صبح ۸ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کے صدر جناب حافظ سید مختار احمد صاحب آنریری شاہجہانپوری تھے اور اس عنوان پر کہ اسلام دوبارہ کس طرح ترقی کر سکتا ہے جناب مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے گیارہ بجے تک تقریر فرمائی۔ اور گیارہ بجے سے ۱۲ بجے تک جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ۲ بجے شروع ہوئی اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے قرآن کریم سے وفات مسیح ناصری کے دلائل اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت اور صادق مدعیوں کی شناخت کے معیار پیش کئے۔ خاتمہ تقریر پر حضرات شیعہ میں سے جناب مولوی محمد سجاد صاحب نے حسب قرارداد جناب مولانا ممدوح کی تقریر پر اعتراض کئے۔ اگرچہ ایسے موقعوں پر معترض کو کم اور مجیب کو زیادہ وقت دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اعتراض میں جس قدر وقت خرچ ہوتا ہے۔ جواب میں اس سے بہت زیادہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جناب مولوی صاحب کے اصرار پر فریقین کو سوال و جواب کے واسطے مساوی وقت یعنی آدھ آدھ گھنٹہ دیا گیا۔ پہلے جناب مولوی محمد سجاد صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جو مولوی محمد ابراہیم صاحب کی تقریر کے جواب میں تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ نہ تو مولوی صاحب موصوف نے وفات مسیح علیہ السلام کے ان دلائل میں سے جو مولوی محمد ابراہیم صاحب نے قرآن کریم سے پیش کئے تھے۔ کسی دلیل کو رد فرمانے کی طرف توجہ فرمائی۔ اور نہ حیات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ثبوت میں کوئی آیت پیش کی۔ اور نہ معیار ہائے صداقت میں سے جو مولوی محمد ابراہیم صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے صادق ہونے کے ثبوت میں قرآن شریف سے پیش کئے تھے۔ کسی معیار کو غلط ثابت کیا۔ نہ خود یہ بتایا کہ صادق مدعیان نبوت و رسالت کی شناخت کے معیار کیا ہیں۔ اور جھوٹے مدعیوں کے علامات کیا ہوتے ہیں۔ آخر تک یہی فرماتے رہے۔ کہ جو دلائل و معیار پیش کئے گئے ہیں۔ وہ غلط و ناقابل قبول ہیں۔ اور ہم پر حجت نہیں اور اس کے متعلق صرف اپنے خیالات پیش کرتے رہے۔ قرآن کریم کی کسی آیت سے استدلال نہ کیا۔

نصف گھنٹہ ختم ہو جانے پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جو دلائل وفات مسیح و معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے۔ معزز معترض نے انکی طرف مطلق توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ ان کا فرض تھا کہ وہ ان دلائل وفات مسیح اور معیار صداقت کا غلط ہونا قرآن کریم سے ثابت فرماتے۔ کیونکہ صرف غلط کہہ دینے سے وہ غلط نہیں ہو سکتے۔ اور نہ قرآن کریم کی آیات کے مقابلہ میں کسی کے ذاتی خیالات قابل التفات ہیں۔ پھر آپ نے مولوی محمد سجاد صاحب کے تمام خیالات کا جواب دیا اور وقت ختم ہو جانے پر بیٹھ گئے۔ امید تھی کہ اب تو مولوی محمد سجاد صاحب ضرور ہی ان دلائل و معیار صداقت کی طرف جو قرآن کے سامنے پیش کئے گئے تھے توجہ فرمائیں گے۔ لیکن نہایت تعجب [illegible] مولوی محمد سجاد صاحب کے جناب مولوی کفایت حسین صاحب [illegible] قرآن کریم بیان کرتے ہیں) مولوی فاضل لکھے ہوئے ہیں تعجب اور بھی ترقی کر گیا۔ جب مولوی فاضل صاحب نے بھی قرآن کریم [illegible] جواب دینے کی طرف توجہ نہ کی۔ اور ایک آیت بھی اپنے خیالات کی تائید میں پیش نہ کر سکے۔

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنے وقت میں مولوی فاضل صاحب کے خیالات کا جواب دیکر پھر ظاہر فرمایا کہ ہماری طرف سے جو دلائل و معیار پیش کئے گئے۔ وہ بدستور قائم ہیں۔ انہیں سے ایک کا بھی غلط ہونا ثابت نہیں کیا گیا۔ اتنی کارروائی پر اس دن کا جلسہ ختم ہوا۔ اور فریق ثانی کی خواہش پر اعلان کر دیا گیا کہ کل بھی مولانا غلام رسول صاحب کی تقریر کے بعد جو ختم نوبجے پر ہوگی۔ ۸ بجے تک سوال و جواب کا سلسلہ منجانب شیعہ صاحبان جاری رہیگا۔ چنانچہ ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء کو بھی ایسا ہی ہوا۔ یعنی مولانا مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر کے بعد مولوی کفایت حسین صاحب نے پھر اعتراض شروع کئے اور مولانا صاحب ان کا جواب دیتے رہے جلسہ کا وقت ۸ بجے تک تھا۔ مگر ۸ بجنے میں ابھی ۱۰ منٹ باقی تھے کہ مولوی غلام رسول صاحب کا وقت ہو گیا۔ فریق ثانی کی طرف سے درخواست کی گئی کہ آٹھ بجنے میں ابھی ۱۰ منٹ باقی ہیں اور جلسہ کا وقت ۸ بجے تک ہے۔ پس یہ ۱۰ منٹ ہم کو تقریر کیلئے ملنا چاہئیے۔ ان کو جواب دیا گیا کہ آخری تقریر کرنے کا حق تو مجیب کا ہوتا ہے نہ کہ معترض کا اور آپ معترض ہیں نہ کہ مجیب۔ پس یہ ہو سکتا ہے کہ ۵ منٹ آپکو دئے جائیں اور ۵ منٹ مولانا مولوی غلام رسول صاحب کو۔ اور اگر ۱۰ منٹ آپکو۔ تو پھر ۱۰ منٹ انکو۔ صرف آپکو ۱۰ منٹ نہیں مل سکتے۔ کچھ گفتگو کے بعد مولوی کفایت حسین صاحب نے رضامندی ظاہر کی۔ مگر بجائے قرآن کریم سے دلائل یا معیار صداقت کی تردید پیش کرنے کے ایک کتاب اٹھا کر پڑھنی شروع کر دی مضمون یہ تھا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "خود عبد الحکیم خان میری زندگی میں عذاب سے ہلاک ہو جائیگا" مولانا مولوی ظہیر الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ کھڑے ہو گئے۔ اور مولوی صاحب سے درخواست کی کہ ذرا اس کتاب اور اسکے مصنف کا نام بھی بتا دیجئے۔ مگر مولوی صاحب نے نام نہ بتایا اور مولوی ثناء اللہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ [illegible] اس وقت اصل تقریر کرنیوالے مولوی صاحب تھے۔ لیکن آپکو اپنی پشت پر موجود چھوٹے چھوٹے پرچے [illegible] وہ آپ بغیر دیکھ بھالے جلدی میں پیش کر دیتے تھے۔ اب ۸ بج گئے۔ اور مولوی صاحب نے کہا [illegible]

(اشتہارات)

ہمارا کسی اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

لے لیجئے بڑی مشین سیویاں تیار ہوگئی

قیمت مشین لوہا ہینڈل پیتل سوراخ چھلنی ۱۰ مبلغ تین روپیہ چودہ آنہ۔ نمبر ۲ لوہا سوراخ چھلنی ۸۱ روغن شدہ معہ پرزہ کڑھائی مرمتی ۔ چسپاں کرکے کام لیں۔ قیمت ۱۲ روپے۔ نمبر ۳ مشین پیتل سوراخ چھلنی ۸۱ معہ پرزہ آٹھ روپیہ آٹھ آنہ۔ نمبر ۴ مشین پیتل سوراخ چھلنی ۱۵ معہ پرزہ دس روپیہ۔ نمبر ۵ مشین بڑی پیتل سوراخ چھلنی ۳۵ معہ پرزہ قیمت بارہ روپیہ آٹھ آنہ (بڑی مشین کو بھی نابالغ بچہ چلا سکیگا) بسم محصول

فضل کریم عبدالکریم قادیان پنجاب

جرمن ۸/۸

کے مشہور و معروف کارخانہ کی گرٹزنر مشین سلائی جس کا کارخانہ سنہ ۱۸۷۲ء سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں تین لاکھ سے زیادہ مشین بنا کر تمام دنیا میں فروخت کر چکا ہے جسکے مقبول عام ہونے کا یہی کافی ثبوت ہے ایام جنگ سے پہلے اس کارخانہ نے اپنا خاص انجنیئر ہندوستان میں بھیجا تاکہ تمام مشینوں کو ملاحظہ کرکے ان کے مقابلہ کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ طیار کرے یہی سبب ہے جو تیز رفتار ہے خوبصورت اور پائیداری میں نہایت عمدہ ہے جسکی عالی ڈرائنگ ہے۔ جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ نور الدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفے ۱۲/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ و مردانہ) ساڑیاں علمے۔ کمخواب تھان۔ کامنی ساٹن ۔ سلک گوٹہ لچکے۔ پٹری۔ بنارسی پائدار نیلیاں چوڑیاں۔ کھڈی ہوشیار کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتی ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آمد کیونت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

سلسلہ دعوت صدق

اسرار حق ۱ر

مؤلفہ

محمد الیاس برنی ایم اے۔ ایل ایل بی (علیگ) حیدرآباد دکن

آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ۔ ارشادات صدیقین و اکابر دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب۔ اور ان کے مقابل یورپ کے جدید سائنس و فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب۔ خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان بالغیب، اسلام میں علم باطن۔ توحید اور اس کے مقامات احدیت کی وحدت اور عبدیت کی نزاکت۔ نبوت اور ولایت کے مراتب۔ کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف متعلقہ۔ ایک ایک نظر میں اسلام کی روحانی تنظیم کا حسب نظام دلنشین ہوتا ہے۔ اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون ۝ لھم ما یشاءون عند ربھم ذالک جزاء المحسنین ۝

جن علوم کو اللہ جل شانہ صدق اور دین کے عالموں کو صادقین و مصدقین سے تعبیر فرماتا ہے۔ اور اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں۔ انکی تحقیق اور تصدیق میں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے۔ قابل ملاحظہ ہے۔ حجم تقریباً ۔ صفحہ جلد پاکیزہ قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ

محمد الیاس برنی پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

دوائی خانہ احمدی بگہ کلاں ضلع امرتسر

خضاب احمدی سے پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ رنگ [illegible] سے بھی نہیں جاتا۔ بال نرم ہو جاتے ہیں خراب ہو تو قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی عہ۔ بہار زندگی۔ یہ [illegible] بیماری پر مجرب ہے۔ [illegible] آرام نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی عہ۔ انسان کی پوری [illegible] کی محبوب گولیاں۔ آزمائش شرط ہے قیمت ۸ گولیاں عہ محصول بذمہ خریدار۔

پتہ۔ حکیم رحمت اللہ احمدی۔ بگہ ضلع امرتسر

ضروری اناج اور ذخیرہ خوراک کی باربرداری

بڑھی ہوئی قیمتوں کا خیال کرکے ضروری اناج اور خوراک کی آمد و رفت میں آسانی بہم پہنچانے کی غرض سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے عملہ کو ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ کہ ان اشیاء کی روانگی میں دیر لگانے سے بچنے کی طرف خاص توجہ دیں۔

چونکہ آجکل اسباب تجارت کی آمد و رفت کم ہے۔ اس لئے تمام ضرورتوں کے لئے کافی گاڑیاں مل سکتی ہیں۔ تاہم وہ اشخاص جن کو مال بھیجا جائے۔ وہ زیادہ مقدار کی بلٹیاں پیش کریں۔ کیونکہ تھوڑے مال کی روانگی میں دیر کا احتمال ہے۔

ضروری اناج اور ذخائر خوراک میں روانگی یا بک کرانے کی دیر کے متعلق جو کبھی اسٹیشن پر پیش آئے۔ شکایت ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ متعلقہ سٹیشن کے پاس بھیجی جائے۔

دستخط

ایف اے ہیڈو ڈیسا صاحب ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۱۲/۱۲

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا نگینہ خاص قسم کا ہے۔ جسپر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما حروف میں عجیب صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ حیرت ہوجاتی ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ اپنا نام بھی ساتھ کھدوائیں تو دو روپیہ [illegible] جسپر [illegible] تحریر ہے [illegible] ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

ہنگامہ پسند لوگوں نے اپنی خفت مٹانے کے لئے ہنگامہ برپا کرا دیا گیا۔ خادم محمد عثمان احمدی بادنی ثم لکھنوی

تجرید بخاری اُردو

صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری رح نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ ۸۸۹ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت بخاری رح کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا لکھ کے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اُردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ حجم سوا پانسو صفحے۔ کتاب مجلد قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک ۸ر ۔

درخواستیں بہت جلد مولوی فیروزالدین اینڈ سنز [illegible] لاہور متصل کٹرہ ولی شاہ کے نام آنی چاہیئیں۔

کوڑیوں کے مول جواہرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کے لئے تمام مخالفین اندرونی و بیرونی کے نام شائع کرکے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ظاہر کر دیا۔ یہ نایاب اشتہارات بڑی محنت سے جمع کرکے اسوقت تک ترتیب وار ۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۸۹۵ء تک چار جلدوں میں محفوظ کر دئے ہیں۔ بوجہ گرانی کاغذ صرف پانچ پانچ سو نسخہ طبع کرایا ہے ۴۰۰ صفحات پر یہ چار جلدیں ختم ہوئی۔ اور صرف ۱۶۰ نسخے باقی ہیں۔ جو بعد تلاش پھر دستیاب نہ ہو سکینگے۔ شائقین بہت جلد اس گوہر بے بہا اور دُرِّ نایاب کو منگا لیں۔ قیمت چاروں جلدوں کی صرف پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ۔

پتہ

مینجر فاروق بکڈپو۔ قادیان ضلع گورداسپور

اعجازی پریس

یہ نوایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھپانا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے۔ کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں اور ہفتہ وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہو گا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز تین روپے لیٹر سائز صہ نوٹ پیپر سائز مہ فلس کیپ سائز للعہ سیاہی فی شیشی ۸ر

محمد عامل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان

آجکل ہیضہ ہے اور موسمی بخار

اس کے لئے تریاق الامراض کے چند قطرے کافی ہیں۔ جس کی بڑی شیشی صرف ایک روپے میں اور چھوٹی ۸ر میں ملیگی۔ یہ وہی [illegible] دوائی ہے۔ جس کے مختلف نام رکھ کر جیبیں خالی کی جاتی ہیں۔ میں قریباً اصل لاگت پر دیتا ہوں۔ دانتوں کا پوڈر۔ مسوڑوں کی سوجن۔ دانت کا درد۔ منہ میں پانی جملہ امراض کا علاج شیشی کلاں ۸ر خورد ۴ر محصولڈاک علاوہ

سردار سراج الدین احمد قادیان پنجاب

ہاں شمر ذی الجوشن بھی شیعہ تھا۔

یہ معرکۃ الآراء مضمون ستمبر کے تشحیذ میں نکلا ہے۔ ۸ر میں خریدار بنکر ایسے ایسے نادر علمی مضامین دیکھئے مباحثہ بمبئی ۴ر مباحثہ سرگودہا ۸ر تشریح نزول المسیح ۴ر

تشحیذ۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

مسٹر گاندھی کی برسی پر ولایتی کپڑا آگ کی نذر کلکتہ ۱۲ر ستمبر۔ مسٹر سی آر داس، لالہ جپت رائے، موتی لال نہرو، بابو راجندر پرشاد، جمنا لال بجاز، مولوی ابوالکلام آزاد اور مسٹر محمد علی کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ ۲ر اکتوبر کو مسٹر گاندھی کی برسی پر ہر ایک گاؤں شہر اور قصبہ میں غیر ملکی کپڑے جلا کر سنائی جائے۔ تارکان موالات اور دوسرے لوگوں پر زور ڈالا جائے کہ وہ ان کے اس خیال سے اتفاق کریں۔ اور اس غرض کیلئے غیر ملکی کپڑے جمع کرنے کا کام شروع کر دیں۔

علی برادران کی گرفتاری اخبار نیو انڈیا کا خاص نامہ نگار شملہ سے رقمطراز ہے کہ ۲۲ ستمبر چند روز میں علی برادران یقیناً گرفتار ہو جائیں گے۔ اور غالباً ان پر سولجروں کو فساد پر بھڑکانے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

کوئی سکھ رضامند نہ ہو سنگھ سبھا کے ایک اجلاس بمقام راولپنڈی میں گورنمنٹ کے اعلان مجریہ ۸ر ستمبر کے خلاف اعتراض کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس اعلان سے سکھ فرقہ کو تازہ زخم لگا ہے۔ جو سکھ گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط پر رہائی حاصل کریں گے ان کے ساتھ سکھ فرقہ کو کچھ ہمدردی نہ ہوگی۔

تارکان موالات اور گورنمنٹ میں مصالحت کی کوشش وائسریگل کونسل کے اجلاس میں سوال کیا گیا کہ گورنمنٹ اور حامیان قطع تعلق کے درمیان مصالحت کی کس قدر کوشش عمل میں لائی گئی ہے؟ اس کے جواب میں سرکاری ممبر سر ولیم ونسنٹ نے بیان کیا۔ کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی رائے وہی ہے۔ جو کونسل کے اجلاس دہلی میں ظاہر کی گئی تھی۔ سائل نے پوچھا کیا۔ کیا شملہ میں مسٹر گاندھی اور گورنمنٹ کے درمیان کسی قسم کی مصالحت کی کوشش کی گئی تھی؟ سر ولیم ونسنٹ حیرت سے کہنے لگے۔ کس کی طرف سے کہا گیا۔ دونوں طرف سے۔ جواب ملا۔ بہر حال گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کوشش نہیں ہوئی۔

قانون انتقال اراضی کی منسوخی کا سوال مسٹر نندلال وائسریگل کونسل میں قانون انتقال اراضی کے منسوخ کئے جانے کی نسبت ریزولیوشن پیش کرنے والے ہیں۔

سرحدیوں نے ایک سال میں کس قدر نقصان پہنچایا گورنمنٹ کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء و سنہ ۱۹۲۰ء میں پشاور، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اضلاع میں تقریباً ۴۲۰ حملے ہوئے۔ جن میں ۲۹۸ اشخاص مقتول اور ۳۹۲ مجروح ہوئے۔ ان حملوں میں تقریباً ۲۰ لاکھ روپیہ کا مال سرحدی لوٹ کر لے گئے۔

روئی کے گراں ہونے کا خطرہ خبر ہے۔ کہ امریکہ کی کئی ریاستوں میں روئی کی فصل کو نقصان پہنچا ہے۔ چنانچہ ولایت کے سوت اور کپڑے کے کارخانہ داروں میں جو اپنی ضروریات کیلئے زیادہ تر امریکہ سے روئی حاصل کرتے ہیں۔ سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ لورپول میں روئی کا نرخ یکایک بہت چڑھ گیا ہے اور اس کا اثر ہندوستان پر بھی پڑا ہے۔ قوی اندیشہ ہے۔ کہ بھاؤ بڑھ جائیگا۔

سر ٹامس ہالینڈ کا جانشین شملہ ۱۰ر ستمبر۔ مسٹر سی۔ اے۔ انس سکرٹری محکمہ تجارت عارضی طور پر سر ٹامس ہالینڈ کی جگہ وائسرائے کی انتظامی کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

پریس ایکٹ کی منسوخی کا مسودہ شملہ ۱۴ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل لیجسلیٹو اسمبلی میں سر ولیم ونسنٹ پریس ایکٹ اور قانون اخبارات کی منسوخی کا مسودہ قانون پیش کرینگے۔

ڈاکٹر کچلو کی گرفتاری ۱۵ر ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو بوقت ۱۱ بجے دن کے ڈاکٹر کچلو کو شملہ میں دفعتاً گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری زیر دفعہ ۱۲۰ ب و ۱۳۱ تعزیرات ہند عمل میں آئی ہے۔ اسی دن ۴ بجے سہ پہر کراچی پولیس انہیں لیکر روانہ ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ خلافت کانفرنس کراچی کی تقریر وجہ گرفتاری ہے۔

مقدمہ ننکانہ کے متعلق اسیسروں کا فیصلہ لاہور ۱۲ر ستمبر۔ مقدمہ قتل ننکانہ میں اسیسروں نے ایک گھنٹہ تک غور و خوض کرنے کے بعد اتفاق رائے سے فیصلہ دیا۔ اور مہنت کو دونوں الزامات میں مجرم قرار دیا۔ الزامات یہ تھے اول یہ کہ وہ ایک خلاف قانون مجمع کا ممبر تھا جس کا مشترکہ مقصد سکھوں کو ہلاک کرنا تھا۔ اور دوسرا الزام لاشوں کو جلا کر ایسے قتلوں کے متعلق شہادت کو تلف کرنا تھا۔ اسیسروں نے تسلیم کیا کہ کل ۱۳۰ سکھ مارے گئے تھے۔ جن میں سے ۱۲۰ گوردوارہ کے اندر اور باہر مارے گئے۔

مزید برآں اسیسروں نے ظاہر کیا۔ کہ مہنت نے واقعی پستول چلایا تھا۔ اور یہ اپنی حفاظت میں نہیں بلکہ مخالفوں کو ہلاک کرنے کے لئے چلایا تھا۔

صرف ایک اسیسر نے ذاتی رائے ظاہر کی۔ کہ مہنت ایک پاگل آدمی ہے اور باقی ملزمان محض اس کے زیر اثر تھے اس کے بعد جج نے اسیسروں کی تعریف کی کہ انہوں نے بڑی توجہ سے مقدمہ کی کارروائی کو سنا ہے اور وکلا کا شکر ادا کیا۔

مالابار میں کس قدر ہندوؤں کو مسلمان بنایا گیا اخبار پرتاپ لاہور ۲۰ر ستمبر کالی کٹ کی حسب ذیل خبر نقل کرتا ہے۔ کالی کٹ ۹ر ستمبر۔ اس وقت تک جو اطلاع اور اعداد موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہزار اور ۲۰۰۰ کے درمیان ہندو جبراً مسلمان بنائے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد موضع میلموری نے مہیا کی۔ جہاں ہندوؤں کی کل آبادی ۳۰۰ کی تھی۔ اور یہ تین سو کے تین سو جبراً مسلمان بنائے گئے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان اخبار میں صرف تین اشخاص کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے۔

دفتر خلافت کمیٹی پنجاب اور زمیندار کی تلاشی زیر نگرانی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر کوتوالی انارکلی و انسپکٹر نولکھا خلافت کمیٹی پنجاب اور اخبار زمیندار کے دفتر کی تلاشی لی گئی۔ علماء ہند کے فتوے کی جتنی کاپیاں ملیں۔ ضبط کر لی گئیں۔

غیر ممالک کی خبریں

قسطنطنیہ میں انقلاب انگیز سازش قسطنطنیہ ۱۲ ستمبر۔ خبر ہے کہ برطانی حکام محکمہ تفتیش نے ایک منظم سازش کا پتہ لگایا ہے جس کو انگورا سے مدد ملتی تھی۔ یہ سازش زیادہ تر ترک افسروں کے درمیان پھیلی ہوئی تھی کہ قسطنطنیہ میں انقلاب پیدا کیا جائے۔ حوالہ کردہ سامان جنگ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور اتحادی فوجوں کے سرکردہ افسران کو قتل کر دیا جائے۔

سازش کرنے والوں کے متعلق حوالگی کا مطالبہ پیغام میں یہ بھی کہا ہے کہ جنرل ہیرنگٹن نے ایک فہرست پیش کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو گرفتار کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر حوالہ کیا جائے۔ تا کہ اتحادی عدالت میں ان کے مقدمہ کی سماعت ہو۔

ترکی کی مالی مشکلات قسطنطنیہ ۱۱ ستمبر۔ اطلاع ہے کہ لڑائیوں نے ملک کی تجارت کو برباد کر دیا ہے ترکی خزانہ کو سخت مشکل کا سامنا ہے۔ افسران کی تنخواہ کا دیا جانا بہت وقت طلب ہو گیا ہے۔ وزیر مالیات اخراجات گھٹانے اور ٹیکسوں میں اضافہ کر کے آمدنی کو بڑھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں اس وقت اشیائے خوردنی سب سے زیادہ گراں ہیں۔

لندن میں باد و باران کا طوفان لندن ۱۱ ستمبر۔ لندن اور جنوب مشرقی انگلستان میں طوفان باد و باران آیا جس میں رعد و برق بھی تھی بعض مقامات میں بارہ انچ بارش ہوئی اور بڑے لندن میں طوفان آ گیا جس سے سخت نقصان ہوا۔ ایک دیوار کے گر جانے سے ایک لڑکا مر گیا۔ اور دو لڑکیاں زخمی ہوئیں۔

امریکہ میں طوفان آب سان انٹونیو (ٹیکسس) ۱۱ ستمبر۔ کثرت باران کی وجہ سے پانی کاروباری حلقوں میں پھر رہا ہے۔ کئی بازار تو پندرہ پندرہ فٹ تک ڈوب گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ کئی سو جانیں ہلاک ہوئی ہیں دو ہزار بے خانماں ہو گئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ایک کروڑ ڈالر کا کیا جاتا ہے۔

آئرش قیدیوں کا فرار لندن ۹ ستمبر۔ کراغ کے مقام کیمپ میں ڈیڑھ ہزار آئرش قیدی تھے ان میں سے چالیس کئی ہفتوں سے سرنگ کھودنے کا کام کر رہے تھے۔ چالیس کے چالیس فرار ہو گئے۔ پتہ اس وقت چلا جب کل ان سب کی حاضری لی گئی۔

جنگ یونان و انگورا کا التوا لندن ۱۱ ستمبر۔ سمرنا کا تار مظہر ہے کہ حال کی شدید جنگ کے باعث متحارب فریقین تھک کر چور ہو گئے ہیں۔ اور اسلئے اب جنگ رک گئی ہے۔

انگورا کے خلاف کردوں کی بغاوت لندن ۱۱ ستمبر۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ کرد لوگ حکومت انگورا کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں کردوں نے انگورا حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اتحادیوں کی قائم کردہ حدود کے مطابق ولایت کردستان میں ان کو اندرونی آزادی دی جائے اور کردستان میں جو ترکی افسر اور ترکی جنڈرمہ [illegible] موجود ہے واپس بلا لیا جائے فوجی خدمات سے آزادی کا ٹیکس جو وہ ادا کرتے تھے۔ اسکی واپسی اور ترکی فوجوں میں جو کرد لڑ رہے ہیں۔ انکی علیحدگی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

ترکوں، بلغاریوں اور روسیوں کا اتحاد اتھینس ۱۱ ستمبر۔ یونانی اخبار کراتیا کا وقائع نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ترکی، بلغاریہ اور روس کے درمیان خفیہ گفتگوئے صلح ہو رہی ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ یہ تینوں حکومتیں اب متحد ہو کر بلقان اور اناطولیہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بالشویک فوجیں شمال میں رومانیہ کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کرینگی اور جنوب میں تھریس اور مقدونیہ میں بلغاری اور ترکی فوجیں سرویہ اور یونان کے مقابلہ میں فوج کشی کرنے والی ہیں۔

بائیسکل کے ذریعہ رودبار انگلستان کا عبور کیلے ۱۰ ستمبر۔ فوکسٹن ایک شخص بائیسکل پر سوار ہو کر رودبار انگلستان کو عبور کر کے کیلے پہنچا ہے یہ بائیسکل بالکل عام قسم کی بائیسکل تھی۔ فرق صرف یہ تھا۔ کہ اس میں تیرنے والے آلات لگے ہوئے تھے۔

برطانوی جواب مسٹر ڈی ویلرا کو لندن ۸ ستمبر۔ مجلس وزراء نے مسٹر ڈی ویلرا کی چٹھی کے جواب میں لکھا ہے کہ یہ برطانیہ کی آئینی نشو و نما کا بنیادی اصول ہے کہ حکومت رعایا کی مرضی کے مطابق ہو۔ لیکن ہم آپکے اصول کو منظور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح پر ہم اس امر کے پابند ہو جائیں گے کہ آپ کے تمام مطالبات کو منظور کر لیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ اس اصول پر کانفرنس کرنا ناممکن ہے۔ ہم نے آپ کو جو شرائط پیش کی تھیں ان سے آئرلینڈ کو سلطنت برطانیہ کے اندر کامل آزادی اور خود مختاری مل سکتی تھی۔ اگر آپ کو یہ شک ہو کہ یہ شرائط آئرلینڈ کو سلطنت کے اندر کامل آزادی اور خود مختاری نہیں دیتیں۔ تو آپ اپنے شکوک ایک کانفرنس کے ذریعہ رفع کر سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ خط و کتابت کرتے کرتے بہت عرصہ گذر گیا ہے۔ اس لئے اگر آپ اس اصول پر کانفرنس کرنا منظور کریں تو ہم تجویز کرتے ہیں کہ ۲۰ ستمبر کو انورنیس میں کانفرنس کی جائے۔

اگر آئرلینڈ نے یہ شرائط منظور نہ کیں لندن ۸ ستمبر۔ انورنیس میں مجلس وزراء کے ایک ممبر نے ایک ملاقات کے دوران میں ایک سوال کے جواب میں کہ اگر آئرلینڈ نے گورنمنٹ برطانیہ کی آخری دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو پھر گورنمنٹ برطانیہ کیا کرے گی۔ کہا کہ اس صورت میں گورنمنٹ آئرلینڈ کے مسودہ قانون کو پاس کر کے آئرلینڈ پر حکومت کرے گی۔

سن فائنروں کی مجلس وزراء کا اجلاس لندن ۹ ستمبر۔ گورنمنٹ برطانیہ نے مسٹر ڈی ویلرا کو کانفرنس کی جو دعوت دی ہے۔ اس پر غور کرنے کیلئے سن فائنروں کی مجلس وزراء کا اجلاس ہوا۔ مسٹر ڈی ویلرا اس اجلاس کے پریزیڈنٹ تھے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لیے اک آسمانی شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی ◆ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۲۵ | مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۶ محرم سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹

از دفتر الفضل قادیان

مدینۃ المسیح

[illegible]

... ۲۹ کو رونق افروز ہونگے ۔

[illegible]

اشک ندامت کے چند قطرے

نفس لوامہ کی آنکھوں سے

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

مرے ستار! تو نے پردہ پوشی بارہا کی ہے
مگر میں نے گناہوں میں بہت ہی کم حیا کی ہے
تری بندہ نوازی سے ہمیشہ ہی وفا کی ہے
مگر میں نے جفا کی ہے۔ جفا کی ہو جفا کی ہے
نہ باز آیا۔ نہ باز آیا۔ یہ نفس ظالم و سرکش
اگرچہ میں نے بھی اسکو ملامت بارہا کی ہے
یہ اکثر کہہ چکا ہوں اب نہیں ایسا میں کرنے کا
مگر جب وقت آیا [illegible] خطا کی ہے
[illegible] اقرار ہے اپنی خطاؤں کا [illegible]
مرا کچھ بس نہیں چلتا [illegible]
[illegible] سے بارہ [illegible]
میں تسلیم کرتا ہوں کہ [illegible] ابتدا کی ہے
[illegible]
تعلق غیر سے جوڑا حماقت انتہا کی ہے
مگر اب کیا کروں۔ آئیں بھروں [illegible]
شکایت مجھ کو نفس دوں کا [illegible] کی ہے
تری رحمت سے زندہ ہوں کہ آخر تیرا بندہ ہوں
مجھے معلوم ہے جو کچھ سزا اس ناسزا کی ہے
مری بگڑی بنانے والی تیری ذات عالی ہے
تو بالآخر تجھی سے رحم کی یہ التجا کی ہے

بچھڑے کبھی شبطال کے چھوڑے نہ شب عصیاں کے
تری درگاہ میں یہ تن رو رو کر دعا لی ہے
نشان سجدہ وفا کے سنگ در پر یہ نور اوڑھتا
جبین صافی کے شایاں جو کہ شاہ احمد میرزا کی ہے
جو اپنی شان میں یکتا جو اپنی آن میں ایسا
کہ صورت اور سیرت سب محمد مصطفےٰ کی ہے
خیال عارفوں پر نور و گیسوئے عنبر میں
مرے دل نے نماز صبح و شام ابتدا ادا کی ہے
زمانے بھر کے سمت گاہ نا کارہ ہستے ثابت
جہاں میں رحوم اب دار الامان دار الشفا کی ہے
تمہیں انصاف سے کہنا کہ مجھ سے یوں کہ کیسا بنا
یہ کیسا قدر و محبت میری جان مبتلا کی ہے
رہا کرتا ہے عارض عارضہ میں الٰہی کر
کسی دن یہ بھی سن لو گے کہ اکمل نے قضا کی ہے

اخبار احمدیہ

ایک رؤیا مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میری یہ رؤیا اخبار میں شائع فرما دیں - میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں نے ماہ جولائی ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۱ء کو رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف رکھتے ہیں - اور بہت سارے اپنی جماعت کے آدمی اور مخالفین میں سے بھی موجود ہیں - آپ سٹیج کے قریب لیکچر دینے کے لئے کھڑے ہوئے - پیشتر ازیں کہ آپ لیکچر شروع کرتے - آپ نے حضرت مرزا محمود احمد بشیر الدین خلیفۃ المسیح ثانی کو کھڑا کر کے جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا "کہ ہو لا کریم کے وہ تمام وعدے جو ہم سے ساتھ تھے وہ اس کے وقت میں پورے ہوئے ہیں - ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے -

خاکسار محمد نواز خان مینجر جنرل سیونگ مشین کمپنی جہلم

انسپکٹر معائنہ حسابات مولوی فضل الدین صاحب ضلع شاہ پور کے دورہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں - چند دن کی پڑتال و تحریک بھی فرمائیں گے احباب حتی الوسع ان کی تشریف آوری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں - والسلام - نیاز مند عبد المغنی ناظر بیت المال

اعلان نکاح میری لڑکی زینب بی بی کا نکاح عبد الکریم پسر چوہدری بابا نظام الدین صاحب قوم جٹ سندھو سکنہ موضع کاہلوں ضلع امرتسر حال قادیان سے بالعوض مہر بالعوض مہر غنا مسجد مبارک میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا (۲) میری دوسری لڑکی مسماۃ حسن بی بی کا نکاح مسمی قاضی نور محمد ولد عبد العزیز مرحوم راجپوت سکنہ ہو پالی حال قادیان سے بالعوض مہر مبلغ سو روپیہ مسجد مبارک میں حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا - شیخ عبد الستار نو مسلم قادیان

پتہ مطلوب ہے کسی کرشن احمدی کا پتہ مطلوب ہے - روشن دین سنگر از پنڈہ کچہری (ڈاکخانہ) چوہدری حاجی اللہ دتا صاحب مرحوم

ولادت وہنیدو سکنہ بھاتوال کے پوتے کے ہاں خدا تعالیٰ ———— نے اپنے خاص فضل و کرم اور غریب نوازی سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے - احباب مولود کے لئے دل و جان سے زیادتی عمر و سعادت دارین کی دعا فرماویں - خاکسار غلام احمد مولوی فاضل بڈملوی

میرے چھوٹے گھر میں خدا تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے - حضرت نے مبارک احمد نام رکھا - دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو عمر اور سعادت عطا فرمائے - فرزند علی عفا اللہ عنہ - از شہر فیروزپور ✲ اخویم پیر غلام محی الدین صاحب ونہ کام کے ہاں فرزند تولد ہوا - اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو خادم دین بنائے - عبد الغنی احمدی ونہ کام

طلبی امداد خاکسار بعارضہ روماٹیزم (وجع المفاصل) عرصہ ایک سال سے بیمار ہے - اگر کوئی بزرگ اس مرض کے علاج میں خاص دسترس رکھتے ہوں - تو خاکسار کو مفید مشورہ اور علاج سے آگاہ فرماویں مناسب معاوضہ سے دریغ نہ ہو گا - خاکسار نے بہت سے علاج کئے ہیں - کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا -

خاکسار عمر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ اجنالہ ضلع امرتسر

درخواست دعا جملہ احمدی احباب میری دینی و دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے دعا فرماویں

نیز طلبہ پاس ہونے کے لئے جو امتحان دے رہے ہیں بحضرت دعا فرماویں - محمد ابراہیم احمدی سب پوسٹ ماسٹر کریلیاں (جہلم) میرے لڑکے کی صحت کے لئے احمدی احباب دعا فرماویں - قادر بخش رنگریز احمدی - شہر ملتان ✲ میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں - اسلئے احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے - عاجز محمد ابراہیم سکنہ ترہالا پنڈ ✲ بندہ کے بزرگ قبلہ حکیم محمد قاسم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں - لہذا احمدی احباب سے درخواست دعا ہے - محمد اشرف احمدی از لالہ موسیٰ ✲ جملہ احمدی برادران سے میرے لئے بخصوص دعا فرماویں - کئی ایک مشکلات کا سامنا ہے - مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے دستگیری فرمائے - ایم فضل الرحمٰن سکرٹری انجمن احمدیہ سیالاں - ضلع گجرات ✲ بندہ بعارضہ بخار قریباً بیس یوم سے بیمار ہے - احباب سے درخواست دعا ہے - اللہ دتا احمدی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ✲ تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم پر ایک مقدمہ بن گیا ہے - دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے - خاکسار شیخ خلیل الرحمٰن احمدی جہلم ✲ مسٹر غلام حسین آسسٹنٹ سارجنٹس بروز بدھ بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۰ء ڈاکٹری میں تعلیم پانے کے لئے ولایت گئے ہیں پانچ سال کا کورس ہے - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو خیریت سے پہنچائے - اور وہاں کے بد اثرات سے محفوظ رکھے - خاکسار عطا محمد ✲ مسٹر بی - ڈبلیو لائی سیلون سے لکھتے ہیں کہ ان کا بھائی مسٹر تمع العارفین لائی بعارضہ سل ایک ماہ سے بہت بیمار ہے - انکی والدہ اور دیگر رشتہ دار بہت پریشان ہیں - احباب سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے - خاکسار شیر علی از قادیان ✲ احمدی احباب للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے حسن محمد خان کو صحت بخشے - خاکسار فضل محمد خان اجنالہ ✲ بندہ کے حقیقی بھائی پر ایک مقدمہ بن گیا ہے دعا کی درخواست ہے - محمد حسین نائب مدرس دھول کلاں ڈاکخانہ چوپالہ ✲ میں جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں بھائیوں بزرگوں سے درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے بڑے بھائی جو بعارضہ بخار اور درد سینہ علیل ہیں انکی شفایابی کے لئے الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں عند اللہ ماجور ہوں - سید محمد صلاح الدین احمدی سونگھڑہ کٹک ✲ بندہ اسوقت بعارضہ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

عیسائیت کی بنیاد پر ضرب

الوہیت مسیح کا انکار

معزز انگریز پادریوں کی رائے

موجودہ عیسائی مذہب کی بنیاد جس مسئلہ پر ہے وہ الوہیت مسیح کا مسئلہ ہے۔ اگرچہ اس کے ثبوت میں عیسائی پادریوں نے کبھی ایسے دلائل اور براہین پیش ہی نہیں کئے اور نہ کر سکتے ہیں۔ جو کسی کی تسلی اور اطمینان کا باعث ہو سکیں۔ اور جب سے یہ خیال رائج ہوا ہے۔ اس وقت سے اس پر ان کا اعتقاد محض خوش فہمی کی وجہ سے رہا ہے۔ لیکن اب جبکہ عیسائی پادریوں نے اس کے متعلق عقل و فکر سے کام لینا شروع کیا ہے۔ وہ علی الاعلان اور بڑے زور کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ یسوع مسیح میں الوہیت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ وہ انسان اور محض انسان ہی تھا۔ چنانچہ گذشتہ ماہ میں آجکل کے مذہبی آدمیوں کی ایک کانگرس منعقدہ کیمبرج میں بڑے بڑے پادریوں نے الوہیت مسیح کے خلاف ایسی دھواں دھار تقریریں کی ہیں کہ جن کی وجہ سے سارے ملک میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے (۱)

ان تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے لنڈن کا باتصویر روزانہ اخبار گرافک جس نے مقرر پادری صاحبان کی تصویریں بھی شائع کی ہیں۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"کل لنڈن کے سینکڑوں گرجوں میں ایک عجیب ایسا ارتعاش تھا۔ وجہ یہ کہ دو اعلیٰ درجہ کے معزز پادریوں ڈاکٹر رشڈل ڈین آف کارلائل اور ڈاکٹر بیتھون بیکر لیڈی مارگریٹ پروفیسر آف ڈوینیٹی نے عیسائیت پر بم کا گولہ گرایا تھا"

یہ بم کا گولہ کیا تھا۔ جو مذکورہ بالا معزز ترین عیسائی پادریوں نے عیسائیت پر گرایا۔ یہ تھا کہ اول الذکر پادری صاحب نے کہا:۔

"یسوع مسیح ایک انسان تھا جس کا جسم انسانی تھا جس کی روح انسانی تھی جس کا دماغ انسانی تھا اور جس کی خواہشات انسانی تھیں۔ اگر اس کا کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونا واقعی طور پر ثابت بھی ہو جائے۔ تو بھی یسوع کی الوہیت کا ثبوت نہیں ہو گا"

موخر الذکر پادری صاحب نے کہا کہ:۔

"ہمیں اس پرانے عقیدہ کو بالکل ترک کر دینا چاہیئے کہ یسوع مسیح کا وجود انسانی نہیں تھا۔ بلکہ خدا کا وجود تھا"

الوہیت مسیح کے خلاف ایسے پر زور الفاظ استعمال کرنا فی الواقع عیسائی مذہب پر بم کا گولہ گرانا اور اس کی بنیاد کو اکھیڑ پھینکنا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جو عیسائیت کے علم بردار ہونے کی وجہ سے بہت بڑا درجہ اور رتبہ رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا معاملہ کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ مذکورہ بالا پادری صاحبان کس حیثیت اور درجہ کے ہیں۔ اس کا پتہ اخبار گرافک کے حسب ذیل الفاظ سے لگتا ہے:۔

"یہ دونوں پادری مذہبی علوم میں نہایت اعلیٰ رتبہ رکھتے ہیں۔ ریورنڈ رشڈل۔ کارلائل کا چار سال ڈین رہ چکا ہے۔ وہ ایک درجن القاب اپنے نام کے ساتھ رکھتا ہے اور تمام قسم کے لیکچرشپ اور فیلوشپ کی عزت پا چکا ہے۔ نیز ایک درجن کے قریب مذہبی کتابوں کا مصنف ہے۔ ریورنڈ بیتھون بیکر بھی عیسائی عقائد کے متعلق ایک درجن کے قریب کتابوں کا مصنف ہے اس کا دل پسند تفریحی کام باغبانی اور مچھلیاں پکڑنا ہے اور یہ بھی بہت سے ممتاز انعامات بحیثیت پادری کے اپنی تحویل میں رکھتا ہے"

ایسے ممتاز پادریوں کے الوہیت مسیح کے خلاف آواز اٹھانے کا جو اثر ہوا۔ وہ اخبار مذکور کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ:۔

"لنڈن کوئی مذہبی شہر نہیں ہے۔ چند سال گذرے جبکہ باقاعدہ حساب لگانے سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ لنڈن کی عبادت گاہوں میں دس میں سے ایک سے زیادہ لوگ کبھی کسی اتوار نہیں گئے۔ لیکن کل بہت سے مقامات پر خاص طور سے کثرت سے لوگ دیکھے گئے جو یہ سننے کے لئے آئے کہ ان اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی باتوں کے جواب میں لیکچرار کیا کہتے ہیں۔

مسٹر بورچر کہتے ہیں۔ ڈین آف کارلائل کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اگر صحیح ہے تو یہ عیسائی گرجوں کے درمیان بہت خطرناک بم کا گولہ پھینکا گیا ہے۔ اگر اس کی بات صحیح مان لی جائے تو گویا رومن اور کیتھولک چرچ کا ماتمی گھنٹہ بج گیا۔ یسوع مسیح اگر فی الواقع خدا نہ تھا۔ تو وہ بہت بڑا مکار اور افترا پرداز تھا۔ اور دوسری طرف اگر وہ خدا کا بیٹا نہ تھا تو تمام بائبل بے معنی ٹھہر جاتی ہے۔

ویسٹ ہمپسٹیڈ میں (دس لاکھ آدمی اس شہر میں کل جن کے متعلق یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ دائمی خدا کا بیٹا ہے۔ عبادت کے لئے گئے۔ اسے ڈین آف کارلائل نیچے گرا کر بیٹھنے والے لوگوں کے درجہ میں لاتا ہے) پادریوں کی رائیں حد درجہ کی حیرت انگیز ہیں۔ اور ان سے عیسائیت کی عین بنیاد پر ضرب لگتی ہے۔"

ریورنڈ بی۔ جی بورچر کہتے ہیں:۔

"وہ مغلظ خیال جو ڈین آف کارلائل نے پیش کیا ہے جو کہ یسوع کو محض انسان ہونے کے درجہ پر گراتا ہے ایسا قطعی طور پر الہام (بائبل) کے خلاف ہے کہ اگر اسے مان لیا جائے تو بہتر ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے عیسائی چرچ اپنے دروازہ بند کر دے۔ کیونکہ اس حالت میں ہمارا تمام مذہب ایک وحشیانہ فسانے پر مبنی ہے"

جن دو معزز پادریوں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ بعض اوروں نے بھی الوہیت مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی ہے چنانچہ ریورنڈ آر۔ جی پارسنز کہتے ہیں اور کیسے زوردار الفاظ میں کہتے ہیں:۔

وہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ حقیقی طور پر بالکل ایسے طور پر بغیر کسی استثنیٰ کے انسان تھا۔ اور فلسطین کا ایک یہودی جو کہ زندگی اور خواہشات کی ان ہی شرائط اور حدود میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ جو اس کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھیں۔"

موریس جیڈ کلیرنس ۔ ایم ۔ اے ۔

"الوہیت مسیح کا مسیح نے صاف طور پر کوئی دعویٰ نہیں کیا گو اس کی زندگی اور الفاظ سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کو اولین پیرو اسے انسان ہی سمجھتے تھے اور اسکے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن زیادہ اہل علم مصنفین نے اس اصطلاح کو دیکھا کہ خدا کا الہام انسان کے دل میں نازل ہوتا تھا۔"

الوہیت مسیح کے خلاف تقریروں کے متعلق لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش میں جو کچھ کیا گیا۔ اور الوہیت مسیح کی سب سے بڑی اور عام فہم دلیل کے طور پر ایک پادری صاحب کی طرف سے جو کچھ کہا گیا۔ وہ یہ تھا کہ۔

"الوہیت مسیح کے متعلق پہلی بات یہ ہے کہ مسیح نے کبھی کھلے ہوئے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں یا خدا ہوں۔ نہ اس نے کبھی ایسے محاورات استعمال کئے ہیں۔ جن کو مبالغہ سے مراد کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ لیکن اس طرح تو کوئی جنٹلمین بھی یہ نہیں کہتا پھرتا کہ میں جنٹلمین ہوں۔ وہ جنٹلمین کی طرح رہتا ہے۔ اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں رکھتا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ یسوع الوہیت کی زندگی میں رہتا تھا۔ کیونکہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔"

الوہیت مسیح کی یہ دلیل جس قدر زبردست ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اور اس سے اس عقیدہ کے متعلق جس قدر اعتقاد پختہ ہو سکتا ہے وہ بھی ظاہر ہے لیکن قائلین الوہیت مسیح اسکے سوا اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل کوئی ثبوت اس بات کا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ میں لوگ روز بروز عیسائیت کے اس بنیادی مسئلہ سے متنفر ہو کر اسے ترک کر رہے ہیں۔ اور اس عقیدہ کے ترک کرنے پر وہ لازماً عیسائیت کو جواب دے رہے ہیں۔

ایسا موقع ہے کہ اسوقت ان لوگوں کے سامنے اسلام کی پرامن تعلیم رکھی جائے۔ اور انہیں صداقت اسلام سے آگاہ کیا جائے اسی مقصد کے لئے ہمارا مشن خاص لندن میں قائم ہے۔ جو

مسجد احمدیہ کی تصویر کے ساتھ اخبار ڈیلی گرافک نے اس عجیب اتفاق کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جس دن احمدیہ مسجد لنڈن کے باغ میں عید الاضحیٰ کی تقریب منائی جا رہی تھی اسی دن گرجاؤں میں عیسائیت کے پادریوں کی طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی چنانچہ ہزار آدمیوں کے نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے موقع کی تصویر دیکر بالفاظ ذیل نکتہ چینی کی ہے:

"مسجد احمدیہ کی مسجد میں نمازیوں کو خطبہ سنایا جا رہا ہے۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں کا عظیم الشان تہوار اس مہینہ کے موقع پر منایا گیا ہے۔ جبکہ ڈین آف کارلائل اور دوسرے پادریوں کی ان تقریروں سے عیسائی گرجاؤں میں پیدا ہوئی جو الوہیت مسیح کے عقیدہ میں شک پیدا کرنے والی ہیں۔"

اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ اسوقت جبکہ اعلیٰ پوزیشن کے پادری عیسائیت کی بنیاد کو ہلا رہے تھے۔ لوگوں کی توجہ کو خواہ مخواہ ہمارے مشن کی طرف پھرانا ضروری سمجھا گیا۔

ان حالات میں کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اپنے مشن کو بہت زیادہ مضبوط اور وسیع کریں اور عیسائیت کی گرتی ہوئی بوسیدہ عمارت پر اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کرنا شروع کر دیں۔ اب ہمارا کام پہلے کی نسبت بہت آسان ہو گیا ہے۔ پہلے ہمیں اسلام کے نقوش منقش کرنے کے لئے عیسائیت کے جمے ہوئے نقش مٹانے پڑتے تھے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے صفائی کا یہ کام عیسائیوں سے ہی کرانا شروع کر دیا ہے۔ اور ہمارا کام تعلیم اسلام پیش کرنا ہے پس ہمیں اس کے لئے پوری ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہیئے تاکہ اس موقع سے جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے مہیا کیا ہے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر ہم نے اسوقت اپنی کوششوں کو پہلے کی نسبت زیادہ بڑھا دیا۔ تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے اور بھی بہت سی آسانیاں بہم پہنچائیگا۔ اور مغرب میں اسلام کا سورج چڑھانے میں ہماری محنتوں کو بہت جلدی بارآور کریگا۔ لیکن اگر ہم نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو کسی اور آسانی کی توقع نہیں ہو سکیگی۔

اسوقت سلسلہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور ایک مبلغ جو ملک سے جانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ انکے راستہ میں مالی مشکلات ہی حائل ہیں۔ اگر روپیہ موجود ہوتا تو وہ کبھی کے روانہ ہو چکے ہوتے کیا ہماری جماعت اس طرف خاص طور پر توجہ نہ کریگی۔ بیشک یہ بہت مشکلات کے دن ہیں۔ لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ عسر و یسر دونوں حالتوں میں خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا ہمارے لئے یہ مشکلات کے دن ہمیشہ نہیں رہینگے اسلئے مبارک ہیں وہ جو اس موقع پر دنیا کے بدلے جنت خرید لینگے۔ اور تنگی برداشت کر کے قربانی کے لئے کوشش کرینگے

* * *

پیغامی مبلغ کی ایمانداری

اسی اخبار میں الوہیت مسیح کے خلاف پادری صاحبان کی

جن تقریروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق ۱۳ر اگست بروز اتوار لنڈن کے گرجوں میں تقریریں ہوئیں۔ اور اتفاق سے اسی دن عید الاضحیٰ کی تقریب تھی۔ اخبار گریفک نے مسجد احمدیہ لنڈن میں عید کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے موقع کی تصویر ایک طرف اور دوسری طرف گرجوں سے نکلنے والے لوگوں کی تصویر دیکر لکھا کہ مسلمانوں کی عید اور پادریوں کے لیکچروں کی الجھن جو مسیحیت کے خلاف ہیں عجیب اتفاق سے ایک ہی دن واقع ہوا۔ پیغامی مبلغ میاں دوست محمد نے اخبار گریفک کے مذکورہ بالا الفاظ کو عجیب طریق سے ووکنگ کی عید کی طرف منسوب کیا ہے۔ اخبار وکیل ۲۳ر ستمبر میں اس کا جو مضمون شائع ہوا ہے اسمیں پہلے تو وہ لکھتا ہے۔

"گذشتہ ۱۳ر اگست کو عید الاضحیٰ کی تقریب تھی۔ جو حسب معمول مسجد ووکنگ میں منائی گئی۔" اور آگے لکھتا ہے۔

"اوپر لکھا جا چکا ہے کہ بعض ان کلیساؤں کے اندر ڈین آف کارلائل کی مندرجہ صدر تقریر کا رونا رویا جا رہا تھا اسی دن مسلمانوں کی تقریب عید تھی۔ اخبار ڈیلی گریفک نے مسلمانوں کی عید اور ان گرجا جانیوالوں کی تصویر کو اکٹھا شائع کیا ہے۔"

حالانکہ ڈیلی گریفک نے جو تصویر شائع کی ہے وہ ووکنگ کی نہیں اور بلکہ اس کے نیچے صاف طور پر یہ الفاظ بھی موجود ہیں "Asermon followed the Prayers at the mosque at Southfields"

پیغامی مبلغ نے ان الفاظ کو بالکل اڑا دیا اور باقی حصہ عبارت کا ترجمہ کر کے ڈیلی گریفک کے الفاظ کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ غالباً اس نے سمجھا ہو گا کہ اخبار نہ ہندوستان جائیگا اور نہ کسی کو اس فریبکاری پر اطلاع ہوگی۔ بات اگرچہ معمولی ہے۔ لیکن اس سے جہاں بحیثیت مشنری کام کرنیوالے ایک شخص کی ایمانداری، دیانت شعاری کا ثبوت ملتا ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان لوگوں کی عداوت کمینگی کے درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ ہمارے مشن کے متعلق دوسروں کے الفاظ کو دہرانا تو الگ رہا اس ذکر کو بھی اپنی طرف منسوب کرنے کی جسارت کی گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا طرز عمل ملاحظہ ہو گذشتہ پرچہ اخبار ڈیلی گریفک سے جو مضمون شائع کیا گیا ہے اسمیں وہ دیدہ دلیری سے [illegible]

یہ اموال جو ضرورت سے زائد تھے۔ انکو کیوں جمع رکھا گیا اور کیوں پہلے ہی لوگوں کو جن کے پاس ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کچھ نہیں عطا نہ دیا گیا ؎

(۴) وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ و من قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الی اهله (نساء ع ۱۳)

اگر ضروریات سے زائد مال رکھنا جائز نہیں تھا تو دیت کا حکم کیوں دیا گیا یہ مال وہ کہاں سے لائیگا۔ جبکہ وہ ضروریات سے زائد مال نہیں رکھتا۔ غرضکہ قرآن مجید میں مطلقاً جمع مال سے کہیں منع نہیں کیا گیا ؎

خاکسار جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

مسیحؑ کے متعلق ثنائی جوابات
اور اُن پر تنقید

اہلحدیث نمبر ۳۰ مورخہ ۲۲ جولائی میں "سوالات مرزائیہ" کے عنوان کے ماتحت ایک مراسلت شائع کرتے ہوئے لکھا ہے "ایک مرزائی یہ سوال کرکے بہت دق کرتا ہے۔ براہ مہربانی ان کے جوابات درج اخبار فرماویں۔ اس کے بعد پانچ سوالات لکھے گئے ہیں۔ اور آخر پر "سائل عثمان از شملہ" مرقوم ہے۔ دوسری سطر سے "اہلحدیث" کے عنوان سے پانچ جوابات لکھے گئے ہیں۔ مجھے یہاں دلائل کی خامی و کمزوری سے سروکار نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتلانا ہے۔ کہ جواب دیتے وقت دیانت سے کس قدر کام لیا گیا ہے۔ اس کے لئے سوال اور جواب کو مختصراً لکھ کر مختصر سی تنقید کی جاویگی۔ وبہ التوفیق۔

سوال نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ اگر امت کی حیثیت سے دوبارہ تشریف لائینگے۔ تو نبوت سے کیوں معزول ہوئے (۲) اور اگر نبوت کی حیثیت سے آوینگے۔ تو خاتم النبیین کے کیا معنے کروگے ؎

جواب نمبر ۱۔ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ زندگی مثل حضرت ہارون کے ہوگی۔ یعنی اسلامی احکام کی تبلیغ اور قرآن و حدیثی احکام کی بروحی الٰہی صحیح تفسیر کرکے اختلاف علماء کو دور فرما دینگے۔ نہ نبوت سے معزول ہونگے نہ جدید نبوت سے ممتاز بلکہ وہی سابقہ نبوت ہوگی۔ جو قبل نبوت محمدیہ انکو ملی ہوئی تھی ؎

تنقید ۱۔ کوئی خدا لگتی کہے۔ سوال کی دوسری شق کا جواب ہوا؟ ایک طرف آپ مانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آویگا۔ اور دوسری طرف آپ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ سابقہ نبوت کے ساتھ آوینگے (ب) ہارون والی مثال بھی خوب کہی۔ حضرت ہارون تو حضرت موسیٰ کی زندگی میں ہی نبی تھے۔ اور یہاں تو سوال آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد کا ہے۔ اور ذرا وہ حدیث نکالئے۔ حضرت علی سید المعصومین فرماتے ہیں۔ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ ولکن لا نبی بعدی اپنے معتقدات کے مطابق لا نفی جنس کا مانتے ہوئے ذرا لا نبی بعدی کا ترجمہ فرمائیے۔ کیا اب بھی حضرت مسیح ہارونی مثال کی آڑ میں آنحضرت صلعم کے بعد آسکتے ہیں؟

(ج) "جدید نبوت" یا "نبوت سابقہ" کا ساز ناحق آپ چھیڑتے ہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ نبی کریم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر آئے۔ تو لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کی "لا" اور "ال" کے معانی میں کچھ فرق پڑیگا یا نہیں۔ جدید جدید چہ قدر؟ (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سابقہ جو قبل نبوت محمدیہ علی صاحبہا التحیة والصلوٰة والسلام ان کو ملی ہوئی تھی" وہ باتباع توریت تھی۔ نہ کوئی جدید نبوت۔ لیکن ادھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان کا کام "قرآن و حدیث کی تفسیر" اور "تبلیغ احکام اسلامی" تو گویا اب "دوبارہ زندگی" میں تابع قرآن ہوئے۔ بلکہ تابع حدیث تو بتلائیے "نبوت سابقہ" کہاں رہی۔ نبوت جدیدہ ہوئی جس کا آپ کو انکار ہے۔ اور "خاتم النبیین" کے خلاف ہونے کا اقرار (ھ) حضرت علی بھی تبلیغ احکام اسلامی اور تفسیر قرآن و حدیث میں مشغول تھے۔ اور اس عالی پایہ سے مشغول تھے کہ مثیل موسیٰ نے انہیں بمنزلة هارون کا عظیم الشان خطاب دیا۔ مگر لکن لا نبی بعدی کا حرف استدراک اور لفظ بعد انہیں نبی کہنے سے روکتا ہے حضرت عیسیٰ کے فرائض جب وہی ہوئے۔ جو حضرت علی کے تھے۔ تو ان کو نبی کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ شریعت موسوی منسوخ اور حضرت عیسیٰ کی انجیل منسوخ۔

(و) آپ نے جو ہارون والی مثال دی ہے۔ علماء وائمہ سلف میں کوئی آپ کا ہم آہنگ ہے؟ حدیث، اقوال صحابہ میں اس مثال کا ذکر ہے؟ یا یہ جناب کا اجتہاد۔

(ز) "دوبارہ زندگی" اصلاح فرمائیے "دوبارہ آمد" ورنہ یہ مطلب ہوگا۔ کہ انکی پہلی زندگی ختم ہوگئی۔ وہ وفات پاگئے اور پھر دوبارہ زندگی حاصل کی ؎

سوال نمبر ۲۔ یہ سوال جن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کی صداقت میں شک ہے۔ اس لئے اس کے جواب پر تنقید کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ قرآن یا حدیث سے دکھاؤ۔ جہاں رفع کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو۔ وہاں اٹھانے کے معنے ہوں ؎

جواب نمبر ۳۔ جہاں رفع کے ساتھ "الیٰ" صلہ ہوگا وہاں یہی معنے ہونگے۔ جیسے حضرت عیسیٰ کی شان میں آیا۔ رافعک الیّ ۔ بل رفعه اللّٰه الیه ؎

تنقید ۱۔ حضرت عیسیٰ کا معاملہ تو زیر بحث ہے کوئی اور مثال بتائیے ؎

سوال نمبر ۴۔ حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال کی تھی اور ۳۳ برس میں آپ صلیب پر چڑھائے گئے۔ باقی عمر کہاں گذاری ؎

جواب نمبر ۴۔ ان معنوں کی کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچی بلکہ سند بھی پیش نہیں ہوئی۔ ہم اس کے متعلق آئندہ مزید بحث کرینگے۔

تنقید ۱۔ یار زندہ صحبت باقی۔

سوال نمبر ۵۔ قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے سوال کریگا۔ کہ کیا تو نے تعلیم دی تھی کہ مجھکو اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ تو وہ جواب دینگے۔ کہ جب تک میں ان میں تھا۔ میں یہی کہتا رہا۔ جو تو نے مجھے حکم دیا مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو نگہبان تھا۔ تو اس لحاظ سے آیا ان کی قوم کا عقیدہ [illegible] ت کو بگڑا یا انکی حیات میں۔ اگر ان کی زندگی میں بگڑ چکا تھا۔ تو پھر حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ جھوٹ کیوں خدا کے سامنے کہینگے ؎

جواب نمبر ۵ :- کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی مرتبہ تشریف لیجانے کے بعد عیسائی خراب ہو گئے۔ چنانچہ ہم آجکل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بداہتہ کا انکار کرنا جہالت اور ضلالت ہے۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ کا کونسا لفظ ہے۔ جس کو تم جھوٹ سمجھتے ہو۔ انکو تو صرف یہ پوچھا جائیگا۔ کیا تُو نے انکو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ سوال صرف اتنا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ میں نے نہیں کہا تھا۔ بتاؤ اس میں جھوٹ کیا ہے۔ پھر اس جواب کی تائید میں فرماوینگے کہ جب تک میں ان میں تھا ان کے عقائد کا نگران تھا۔ اس میں کیا جھوٹ ہے۔ جھوٹ کی بات کونسی ہے۔ اور لفظ کونسا ہے۔ ساری آیت میں اس لفظ پر نشان رکھو۔ اور جواب لو۔ جھوٹ کی تعریف یہ ہے کہ کسی واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو۔

تنقید :- یہود تورات پر انگلی رکھ دیتے تھے۔ وہ بات اگر باور نہ ہو۔ تو اس جواب کو دیکھ لیجئے۔ آپ کے معتقدات اور حضرت عیسیٰ کی جواب مرحمی دونوں ترتیب وار سامنے رکھ کر مادمت فیھم اور کنت انت الرقیب علیھم پر نظر ڈالئے۔ آپ کے اعتقادات یہ ہیں :- (۱) کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ کے پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے بعد عیسائی خراب ہو گئے (۲) عیسائی اب خراب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ہم آجکل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بداہتہ کا انکار کرنا جہالت و ضلالت ہے (۳) حضرت عیسیٰ دوسری مرتبہ تشریف لاوینگے۔ (۴) ضرور ان خراب شدہ عیسائیوں کا حال خراب کہ انہوں نے انکی اور انکی والدہ کو معبود بنالیا ہے، دیکھینگے (۵) جب حضرت سے سوال ہوگا تو جواب کی تائید کرتے کو فرمائینگے کہ جب تک میں ان میں تھا۔ ان کے عقائد کا نگران تھا۔ (۶) کسی ایسے واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو جھوٹ ہے۔

اب حضرت مسیح کے جوابات دیکھے جائیں۔ (۱) میں نے نہیں کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ (۲) میں جب تک ان میں تھا (مادمت فیھم) ان کے عقائد کا نگران تھا (آپ اپنی قوم میں دو مرتبہ رہ چکے ہیں۔ آسمان پر جانے سے پہلے اور آسمان سے اترنے کے بعد۔ حالت خراب کا دیکھنا ثابت ہے؟) (۳) میں نے اگر کہا ہے۔ تو اے خدا تجھے معلوم ہوگا (۴) فلما توفیتنی جب تو نے مجھے ... (یہ معنے بھی کیجئے) (۵) تو اے خدا تو ان کا حال جانتا تھا کنت انت الرقیب علیھم۔ (۶) ان کے بگڑنے کا حال مجھے معلوم نہیں (حالانکہ آپ کو آمد ثانی کے بعد ان کے بگڑنے کا حال معلوم ہے) یہ جھوٹ اس برگزیدہ نبی کے متعلق لگانے کے مجرم وہ لوگ ہیں جو آپ کی آمد ثانی کے معتقد ہیں۔ ورنہ پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے پہلے عیسائی خراب نہیں ہوئے تھے۔ یہ تشریف لیجانا اور پہلی مرتبہ سننے کی خبر ہے۔

خاکسار عبدالحلیم کشکی از سنبل پور

کولمبو (سیلون) میں لیکچر

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سردار عبدالرحمن صاحب بی اے حال ہی یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور ہر روز بعد از مغرب لیکچر انگریزی میں دیتے ہیں۔ جس کا ترجمہ تامل کر کے سنایا جاتا ہے۔ لوگوں کو بہت فائدہ ہوا۔ جماعت احمدیہ سیلون نے سب سے پہلی مرتبہ ٹاؤن ہال میں پبلک لیکچر دلایا۔ اور سامعین سب کے سب تعلیم یافتہ بی اے۔ ایم اے۔ پلیڈر۔ بیرسٹر اور پادری وغیرہ تھے۔ جن کی تعداد قریباً چھ سات سو ہوگی۔ اس سے قبل یہاں کسی مسلمان کا پبلک لیکچر نہیں ہوا تھا۔ لیکچر انگریزی میں تھا۔ جو سوا گھنٹہ تک رہا۔ بذریعہ اشتہار اپنے اخبار اور دوسرے انگریزی اخباروں میں اعلان کیا گیا تھا کہ سردار صاحب مسئلہ تناسخ پر اسلامی نقطہ خیال سے انگریزی میں لیکچر دینگے۔ چونکہ مہینہ بیس روز سے سیلون میں پیدائش ثانی اور تناسخ پر اخباروں اور لیکچروں میں خوب بحث ہو رہی تھی جسمیں بدھ عیسائی اور انکے ساتھ آریہ بھی شامل تھے۔ اسلئے لوگوں کو اس مسئلہ سے خاص دلچسپی تھی۔

اسلام اور تناسخ سردار صاحب نے بیان کیا کہ اسلام اول ہندو اور موجودہ بدھ مذہب کے خیالات کے مطابق یہ امر تسلیم نہیں کرتا کہ مر کر انسان حیوانات کی جونوں میں سزا بھگتتا ہے اور نہ یہ مانتا ہے کہ انسان کا دکھ اور سکھ سابقہ جنم کے گناہ اور نیکی کا ثمرہ ہے۔ وجہ یہ کہ ایسی سزا سے انسان اپنے گناہوں اور غلط کاریوں سے آگاہ ہو کر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتا کیونکہ موجودہ کو اپنے گذشتہ جرائم کا علم نہیں دیا جاتا ہے (۲) یہ کہ خدا ایسا بیرحم نہیں ہو سکتا کہ مرنے پر گذشتہ علوم اور تجارب کے ذخیرہ کو چھین لے۔ اور از سر نو جاہل بنا کر دوسرے جنم میں ڈالے اور بوجہ لاعلمی اور زیادہ گناہوں پر مستعد کرے (۳) یہ کہ ایک چیونٹی کا مارنا ایسا گناہ سمجھا جاتا ہے جس کے بدلہ ایک انسان کے مارنے سے لاکھ سال ادنیٰ جانوروں میں جنم لینا پڑتا ہے تو کیسے۔ شیر بکری کا گناہوں سے اپنی قید تناسخ کے دائرہ کو ہمیشہ وسیع کرتا ہوگا۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی پھر وہ انسان بن سکے۔ (۴) یہ کہ مادہ اور ارواح جو غیر مخلوق مانی جاتی ہیں وہ جب پیدائش میں خدا کی محتاج نہیں تو قیام اور استقلال اور افعال اجسام میں کیوں اس کی محتاج ہو سکتی ہیں۔

بدھ مذہب اور تناسخ انبیاء سے دوری کی وجہ ہندوؤں اور بدھوں میں یہ مسئلہ رواج پذیر ہو گیا ہے لیکن اصل تعلیم جو مہاتما گوتم بدھ نے دی ہے وہ موجودہ بدھ مذہب کے خلاف اور قانون قدرت اور واقعات عالم کے مطابق ہے اسمیں لکھا ہے کہ بدھ جب تک وید کا متبع رہا تب تک روحانی طور پر اسی زندگی میں سانپ، شیر، خرگوش، عورت، بندر، چوہا بنا کیونکہ ہر چند جسم انسانی تھا لیکن صفات اور کمزوریاں اور گناہوں کے اعتبار سے وہ مذکورہ بالا جانوروں کے خواص اور عادات کا مظہر تھا لیکن جب اسنے وید کو ترک کر دیا۔ اور الہام الٰہی سے روشنی پائی تو اسنے پھر کبھی حیوانات کے جذبات کا مظہر ہونیکا اقرار نہیں کیا اور کہیں نہیں کہا کہ میں حیوانات کی طرح نفسانی خواہشات کا غلام ہو جایا کرتا ہوں اور یہی اصل واقعہ ہے بعض کتب میں تناسخ کی تائید میں جو الہامات ملتے ہیں۔ لیکن گوتم بدھ کی پہلی اور آخری عمر کے اقوال میں خلط کرنا دانائی سے بعید ہے۔

مسیح موعود کی آمد اسکے بعد یہ بتایا کہ اسلام تناسخ کی شدید تردید زور سے کرتا ہے اور اسبات کے قطعاً خلاف ہے کہ ایک شخص کی روح پھر دنیا میں کسی دوسرے جسم میں داخل ہو سکتی ہو۔ ہاں اسلام یہ مانتا ہے کہ ایک انسان کی صفات دوسرے میں پائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں

[illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دار الصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دی جائیگی۔ سپیاں بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال ہاکی بال دغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے اسکے مصالحجات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ کارخانہ جو محض دینی اغراض کیلئے جاری کیا گیا ہے اس کا بنایا ہوا مال نہایت عمدہ بہترین ہوتا ہے۔ مثلاً یہاں کے اکثر دوسرے کارخانے والے دس روپیہ اور بارہ روپیہ فی من قیمت والا کاگ گیندوں میں لگاتے ہیں۔ مگر ہم نے اس کے مقابلہ میں پچاس روپیہ فی من والا کاگ خرید کر لگایا ہے۔ آپ صرف اس ایک مثال سے ہی اندازہ کر لیں کہ ہمارا مال کس قسم کا ہوتا ہوگا۔ خود حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ بہتر سے بہتر سامان استعمال کرو اور نفع قلیل رکھو اسی اصول کو ہم نے پیش نظر رکھا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ کوشش کرکے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں یا یہاں کے بنے ہوئے سامان کے منگوانے کی تحریک کریں۔ ہم ایسے تحریک کرنے والے بھائیوں کی تسلی کیلئے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان میں سے کوئی چیز ناپسند ہو تو ہم اس کی جگہ بہتر چیزیں میسر کر دیں گے۔ اور خرچ ہمارے ذمہ ہوگا۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خالص دینی کام ہے آپ کا اس کام میں کوشش اور امداد کرنا یقیناً آپکو ثواب کا حقدار بنائیگا۔ آپ ایک اور مہربانی کریں کہ کسی ایسے احمدی نوجوان کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذمہ داری پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ سکرٹری صاحبان اس کار خیر میں سعی بلیغ فرمائیں گے آرڈر جو حاصل کئے جاویں وہ براہ راست منیجر احمدیہ دار الصناعت مسجد منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔ فہرست سامان یا دیگر حالات حاصل کرنے ہوں تو وہ بھی اسی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ والسلام

ناظم تجارت صنعت وحرفت

سلسلہ دعوت صدق

اسرار حق

مؤلفہ

محمد الیاس برنی ایم اے ایل ایل بی علیگ حیدر آباد دکن

آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ۔ ارشادات صدیقین و اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب۔ اور ان کے مقابل یورپ کے جدید سائنس و فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب۔ خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان بالغیب۔ اسلام میں علم باطن۔ توحید اور اس کے مقامات احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت۔ نبوت اور ولایت کے مراتب۔ کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف متعلقہ ایک ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم کا عجب نظام و انضباط ہوتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون ۝ لہم ما یشاؤن عند ربہم ۝ ذالک جزاؤ المحسنین ۝

جن علوم کو اللہ جل شانہ صدق اور جن کے عالموں کو صادقین و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے۔ اور جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں۔ انکی تحقیق اور تصدیق میں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے قابل دید ہے۔ حجم تقریباً ۴۰۰ صفحہ جلد پاکیزہ قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ

محمد الیاس برنی پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس امریکن۔ مختلف قسم کے سادہ الارم دار چھوٹی بڑی۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ بکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے دریاں گبرون اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی۔

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدی واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہم پہنچا ناظرین ہیں قیمت ۸/

چٹھی مسیح مولوی نامی چٹھی مسیح ابن مریم والے کے اور اسکا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل حقہ بر رد ذائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعودؑ نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن جسمیں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱ر

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر۔

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۴۲ صفحے حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دلآویز بیان ہے۔ کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درخواستیں بنام

سید احمد نور مہاجر کابلی۔ قادیان
پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ جالا۔ پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے روکنے کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ اصلی ممیرا اصلی قیمت عہ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کے یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ ان کا جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کرا لیں۔ المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان۔

جناب ڈاکٹر متھرا داس صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیصر ہند سپیشلسٹ جو کہ آنکھوں کے علاج میں تمام ہندوستان بھر میں لاثانی ہے جنہیں لقمان زمان و مسیحا دوران کہا جائے بجا ہے۔ جن کے ہسپتال میں ہر سال ہندوستان کے ہر گوشے سے ہزارہا مریض دور دراز کے سفر طے کر کے علاج کیلئے آتے ہیں۔ جن کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے۔ ان کے ہسپتال موگا میں میں نے سات سال تک کام کیا ہے آنکھوں کے ہزارہا مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں یہاں وسیع تجربہ حاصل کر کے میں نے سرکاری ملازمت سے استعفٰی دیکر اپنا الگ شفاخانہ کھول رکھا ہے۔ جس میں ہزارہا مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ آنکھ نہایت قیمتی چیز ہے اس کا علاج ہمیشہ کسی ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم سے کروایا کریں معمولی ادویات استعمال کر کے مرض کو بڑھا کر آنکھیں نہ خراب کر لیں۔ اس خیال سے کہ میرے احمدی بھائی میرے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں میں نے الفضل میں اشتہار دیا ہے۔

دوائی **آئی کیور** جس سے شروع موتیا بند۔ دھندہ یعنی گرے۔ پڑبال۔ سلاق۔ آنکھ دکھنا۔ خارش چشم۔ قریب یا دور کی نظر کی خرابی، دھند غبار۔ پانی بہنا۔ ضعف بصر وغیرہ کیلئے بیشمار مریضوں نے فائدہ اٹھایا جس کی تصدیق و تعریف در ماندگی میں ہندوستان کے ہر کونے سے شفا یافتہ مریضوں کے بھیجے ہوئے بکثرت خطوط موجود ہیں۔ گویا موگا کی شہرت کو اس دوائی نے چار چاند لگا دئیے ہیں آپ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی تین روپیہ نوٹ چار ماشے سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جائیگی اپنی اور بچوں کی تندرست آنکھوں میں اب لگائیں نظر کو قائم رکھیگی۔ اور آنکھوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھیگی۔ گویا بیماروں اور تندرستوں کیلئے مفید چیز ہے

لیکوڈاکیور۔ اسی شفاخانہ کی دوسری مجرب دوائی ہے صرف تین بیماریوں میں جادو کا اثر دکھاتی ہے۔ پرانی سفیدی۔ پھولا۔ ناخونہ کے دور کرنے میں کمال رکھتی ہے۔ اگر آپکو تینوں بیماریوں میں سے کوئی ہو۔ اسی استعمال کر کے تندرست ہو جاویں۔ قیمت بڑی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ نوٹ۔ سنا ہے میری شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے بہت آدمی اپنے آپکو میرے ایجنٹ ثابت کرتے ہیں جو بالکل جھوٹے ہیں میرا کوئی ایجنٹ نہیں ان سے بچیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن مالک شفاخانہ رحمانی موگا۔ پنجاب

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی [illegible] وغیرہ کرتا ہے

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کار بند ہوں کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی دنیاوی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ:- تین شیشی منگوانے والوں کو محصول میں کفایت ہوگی

خاکسار۔ ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی ہتھیار پریس قادیان (پنجاب)

کوڑیوں کے مول جواہرات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اتمام حجت کے لئے تمام مخالفین اندرونی بیرونی کے نام شائع کر کے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ظاہر کر دیا۔ یہ نایاب اشتہارات بڑی محنت سے جمع کر کے اسوقت تک ترتیب وار ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک چار جلدوں میں محفوظ کر دئیے ہیں۔ بوجہ گرانی کاغذ صرف پانچ پانچ سو نسخہ طبع کرایا ہے۔ ۹۰۴ صفحات پر یہ چار جلدیں ختم ہوئی۔ اور صرف ۱۶۰ نسخے باقی ہیں۔ جو بعد تلاش بھی دستیاب نہ ہونگے۔ شائقین بہت جلد اس گوہر بے بہا اور در نایاب کو منگالیں قیمت چاروں جلدوں کی پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

پتہ

مینجر فاروق بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور

اسلام اور حریت و مساوات

(نمبر ۲)

کیا انجمنیں اصول حریت و مساوات پر قائم ہو سکتی ہیں خواجہ صاحب لکھتے ہیں "ہر انجمن ہر ایک سبھا ہر ایک سماج "اصول" مساوات اور حریت پر قائم ہوتی ہے۔ یعنی "ارکان" انجمن خواہ انکے اغراض و مقاصد کچھ ہی ہوں۔ آزادانہ مساوی رائے کا حق رکھتی ہیں کوئی انجمن اصول حریت و مساوات کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اور اسکے اغراض و مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے"

اگر انجمنوں کے اصول مساوات اور حریت پر قائم ہونے سے مراد (بعد اجازت پریذیڈنٹ) آزادانہ رائے دینا ہے تو تسلیم ہے۔ مگر رائے کا مساوی ہونا بلحاظ نتائج کے مسلم نہیں۔ کیونکہ بعض کی آرا اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہے جو مانی جاتی ہیں۔ اور بعض کی ایسی ہوتی ہیں جو رد کیجاتی ہیں۔ اسیطرح اراکین انجمن میں بھی مساوات نہیں ہوتی۔ کوئی اس میں پریذیڈنٹ ہوتا ہے کوئی سکرٹری۔ کوئی محاسب کوئی ایڈیٹر وغیرہ انہیں بھی بعض ایسے درجات ہوتے ہیں۔ جو ایک کو دوسرے سے ممتاز رکھتے ہیں پس یہ دعوےٰ کہ ہر ایک بات میں مساوات ہے صحیح نہ ہوا

تعصب بہت بری بلا ہے تعصب انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔ اور کسطرح خلاف عقیدہ باتیں منہ سے نکلواتا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۲۲ مارچ سلسلہ احمدیہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"(۱) علمی کامیابی کو نظر انداز کرکے عملی ناکامی کو اصل کامیابی کا راستہ قرار دینا ایک ایسا فعل ہے جسکی حقیقت کو خواجہ صاحب یا انکے ہم خیال ہی سمجھ سکتے ہیں"

اس کے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ انکا مشن کامیاب ہو رہا ہے۔ حالانکہ باطل بھی کامیاب ہوتا ہے"

بتائیے؟ کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے۔ یا اسکا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کہ باطل بھی حق کے مقابلہ میں کامیاب ہوا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب او کذب بایاتہ انہ لا یفلح الظالمون کہ جو ظالم ہوتے ہیں اور انبیاء کے مقابلہ میں آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور باطل کو اپنا پیشرو بناتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور بھی بہت سی آیات اسی مضمون پر دال ہیں۔ جو قرآن کریم میں موجود ہیں۔ ان کو جانتے ہوئے ایک قرآن داں کیسے لکھ سکتا ہے کہ باطل بھی کامیاب ہوجایا کرتا ہے۔

خواجہ صاحب کا یہ لکھنا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو وہ قرآن مجید سے واقف نہیں یا محض تعصب سے لکھدیا ہے۔ دونوں صورتوں میں سے کوئی ہو۔ ایک مسلمان ذی علم کے مناسب حال نہیں ہے۔

دوسرے اگر خواجہ صاحب کا قول "باطل بھی کامیاب ہوجایا کرتا ہے" صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو انبیاء کی کامیابی صداقت کا معیار نہیں ہو سکتی حالانکہ قرآن مجید میں انکی کامیابی کو معیار صداقت قرار دیا گیا ہے۔

صحابہ پر عربی سے ناواقف ہونے کا الزام خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت ابوذر غفاری نے آیت والذین یکنزون الخ سے جو کچھ استدلال کیا تھا ہم نے میاں صاحب ممدوح کی تحقیق و تدقیق کیلئے پیش کیا تھا۔ میاں صاحب بجوش ہوگئے۔ کہ یہ استدلال غریب مزاج صحابی کا ہے۔ اور یہ بالتبع ہے۔ کہ یہ استدلال بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے ہے"

حضرت صاحب نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی نسبت کہیں نہیں لکھا۔ کہ آپ کا استدلال بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے تھا۔ بلکہ جس پر یہ فقرہ لکھا گیا تھا۔ وہ جناب والا کا ہی استدلال تھا۔ نہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا۔ جیسے آپ نے مضمون مندرجہ وکیل ۲۴ فروری صفحہ ۱ کالم ۳ میں لکھا ہے۔

"ان آیات میں دو باتیں قابل توجہ ہیں ایک تو جمع شدہ تمام و کمال خرچ کرنا چاہئے۔ نہ کہ اس کا کچھ حصہ جیسا کہ میاں صاحب ممدوح کا استدلال ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو "ھا" نہ ہوتا۔ بلکہ "من ھا" ہوتا"

اس استدلال کے جواب میں (جو آپکا استدلال ہے۔ کہ بعضہا تب مراد ہو سکتا ہے جب منہا ہو) حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ کہ "یہ بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے ہے۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ کل اور بعض اور ایسے ہی عام الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی عام الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس سے بعض حصہ مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسکی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی نسبت فرماتا ہے۔ "جعلکم ملوکا" اور تمکو بادشاہ بنا دیا۔ حالانکہ سب بنی اسرائیل بادشاہ نہ تھے بلکہ انہیں سے بعض بادشاہ تھے"

کنز کیا چیز ہے خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ "اگر "ھا" سے یہ استنباط کرنا کہ سب مال تقسیم کر دینے کا حکم ہے۔ درست نہیں۔ تو آپ کے عربی قاعدہ کے مطابق یہ استنباط کرنا درست ہو کہ مال بعضہا تقسیم کرنا چاہئیے۔ اور بعضہا کنز"

اول تو یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ آیا ہر مال جمع شدہ کو کنز کہا جاتا ہے۔ یا خاص مال کو۔ یہ غلط ہے کہ ہر ایک ضرورت سے زائد مال کا جمع کرنا کنز کہلاتا ہے۔

پہلی وجہ کنز جس کے معنے جوڑنے کے ہیں جسے اُردو میں جوڑنا کہا جاتا ہے۔ وہ تو عیب ہے۔ لیکن مالدار ہونیکو کوئی عیب نہیں قرار دیتا۔ پس مالدار ہونا۔ اور کنز کرنا دو الگ الگ چیزیں ہوئیں۔

دوسری وجہ کنز سے ہر ایک مال مراد نہ ہونیکی صحابہ میں جلیل القدر صحابہ کا مالدار ہونا ہے۔ مثلاً حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جو دونوں عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کا نام غنی اسی لئے مشہور ہے۔ کہ آپ مالدار تھے۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی نسبت وکیل ۱۱ مارچ میں جناب خواجہ صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے کہ "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف صحابہ میں مالدار تھے"

تیسری وجہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک قسم کے مال کو جمع کرنا منع نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ کنز کی تعریف یہ کی ہے۔

"ما ادی زکاتہ فلیس بکنز وان کان باطنا وما بلغ ان یزکی ولم یزک فھو کنز وان کان ظاہرا"

جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جاوے وہ اگرچہ پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ کنز نہیں ہے۔ اور جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچا ہوا ہو۔ اور اسکی زکوٰۃ نہ ادا کی جاوے تو وہ اگرچہ ظاہر ہو۔ وہ کنز ہے۔

اسیطرح اسکی تفسیر عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ پس کنز وہ مال ہے جس سے وہ حقوق جو اس مال پر واجب ہیں۔ ادا نہ کئے جائیں۔ لیکن جب اس جمع شدہ مال سے زکوٰۃ دیدی جائے۔ تو پھر وہ کنز نہیں رہتا۔ اور ثابت ہوا کہ جب اس کا بعض حصہ خرچ کر دیا جائیگا۔ تو وہ کنز نہیں کہلائیگا۔

چوتھی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سعدؓ کو یہ فرمانا ہے کہ تیرا اپنے وارثوں کو غنی چھوڑنا انکے فقیر چھوڑنے سے بہتر ہے۔ اسلئے اسکو ثلث مال سے زائد وصیت کرنے سے روکا۔

ضرورت سے زائد مال اور مالی مساوات اب میں مالی مساوات کے متعلق لکھتا ہوں کہ کیا مالی مساوات ہونی چاہیئے۔ یا نہیں اور ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینے کا حکم شریعت میں دیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ سو اگر اس اصول کو کہ ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا چاہیئے اور مالی مساوات ہونی ضروری ہے تسلیم کریں تو مندرجہ ذیل نقائص لازم آئینگے۔

پہلا نقص اول تو اس مالی مساوات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی ترقی رک جائیگی۔ اور لوگ کام کرنے سے رکینگے۔ اور اتنا ہی کام کرینگے جس کے ساتھ انکی ضروریات پوری ہو سکیں۔ کیونکہ انکو معلوم ہوگا۔ کہ ضروریات سے زائد مال اپنے پاس رکھنا حکم نہیں ہے۔ اسلئے بہتر ہے۔ کہ اتنا ہی کام کریں۔ جس کے ساتھ ضروریات ہی پوری ہو سکیں۔ پھر بعض لوگ ایسے ہونگے۔ کہ جو اس بھروسہ پر کہ کمایا ہوا لوگوں سے چھینا وہ نہیں جائیگا۔ کام کرنا چھوڑ دینگے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں خیر نہیں ہے۔

دوسرا نقص دوسرا نقص مالی مساوات سے یہ لازم آئیگا کہ دنیا میں بغاوت اور فساد پھیل جائیگا۔ اور دنیا کا امن بالکل قائم نہیں رہ سکیگا جیسے خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اگر خداتعالیٰ اپنے بندوں کو رزق میں فراخی دیدے اور سب کو مال یکساں ملجائے۔ تو اس فراخی کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ زمین میں بغاوت کریں۔ لیکن خداتعالیٰ اندازے کے مطابق جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں خداتعالیٰ نے مالی مساوات نہ ہونے [illegible] ایک دوسرے سے احتیاج رکھنے میں یہ حکمت بتائی ہے کہ اسطرح بغاوت نہیں پھیلتی۔ مالی مساوات پیدا کرنا اس حکمت کو ضائع کرنیکی کوشش کرنا ہے۔ جو خداتعالیٰ نے عدم مالی مساوات میں رکھی ہے۔ قرآن کریم کی اور بھی بہت سی آیات اسی مضمون پر دلالت کرتی ہیں جن سے ظاہر ہے۔ کہ عدم مساوات مالی میں خداتعالیٰ نے مومنوں کیلئے آیات رکھی ہیں۔ لیکن اکثر لوگ انکو نہیں جانتے۔ خداتعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔ اسلئے وہ ہر ایک کو رزق میں فراخی نہیں دیتا پس جو شخص مالی مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ غلط رستے پر ہے۔

تیسرا نقص تیسرا نقص یہ لازم آئیگا کہ تمام علوم بیکار ہو جائینگے۔ اور تمام صنائع باطل ہو جائینگے۔ اسلئے کہ جب مال اپنے پاس رکھنا نہیں تو مثلاً ڈاکٹر کو کیا ضرورت کہ وہ مریض کا قارورہ دیکھے اور اپریشن وغیرہ کرے جبکہ اسکو مال کی ضرورت نہیں۔ اور بقدر ضرورت اسکے پاس مال ہے۔

ضرورت سے زائد مال کی اصطلاح مبہم ہے اگر اس ڈاکٹر کو اسکا عوض ملے تو اسپر یہ سوال ہے کہ وہ عوض جو اسکو ملیگا وہ مال مریض کے پاس اپنی ضروریات سے زائد ہوگا یا [illegible] اگر ضروریات سے زائد نہیں ہوگا تو اس صورت میں اگر وہ مریض کی ضروریات کو پورا کرے تو پھر بھی مساوات نہ رہیگی۔ اور اگر زائد ہوگا تو وہ اسکو پہلے ہی دیدینا چاہیئے تھا کیونکہ طور پر وہ اسے کیوں دیتا ہے۔

اسیطرح دنیا کی تمام صنعتیں باطل ہو جائینگی جنمیں مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اگر کہو کہ مرض پر خرچ کرنا بھی تو اسکی ضرورت ہی سے ہے تو ماننا پڑیگا۔ کہ ضروریات کی اصطلاح مبہم ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی بالوضاحت اپنے مضمون میں ثابت کیا تھا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کا جہاں اسکے بچے [illegible] مکان گر پڑے اور ہو سکتا ہے کہ نہ گرے۔ گو وہ اس خصوصیت کو مدنظر رکھ کر ہوا مال اپنے پاس جمع رکھے۔ اور پھر مکان نہ گرے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے مال جمع کیا ہوا ہے۔ اور اسیطرح کسی کو مرض کا علم نہیں کہ وہ کب بیمار ہو جائیگا۔ یا اسیطرح کوئی جرم ہو جائے کسی کو قتل کر دے تو اسکی دیت دینی پڑے تو وہ کیسے ادا کرے اگر اسنے موجودہ ضروریات سے زائد مال دیدیا ہو۔ لہذا ضروریات سے زائد مال کی اصطلاح خود مبہم ہے۔

چوتھا نقص چوتھا نقص یہ لازم آئیگا۔ کہ زکوٰۃ جو معینہ نصاب کے پورا ہونے پر ہوتی ہے۔ کسی پر فرض نہیں ہوگی۔ اور یہ حکم دینا عبث ہوگا۔ کیونکہ جو ضروریات سے زائد مال ہوگا۔ وہ تو روزانہ لوگوں کو دیدیا جایا کریگا۔ پھر کیا پاس ہوگا۔ کہ زکوٰۃ دے۔ پس یہ عقیدہ کہ مالی مساوات ہونی چاہیئے از روئے عقل بھی جائز نہیں ہے۔

کیا ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا چاہیئے ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا مال کے جمع نہ ہونیکو مستلزم ہے حالانکہ قرآن مجید کی کئی آیات میں جمع مال کو جائز رکھا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَۨا ښ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

جبکہ مال جمع کرنا جائز نہیں تو پھر وصیت کے کیا معنے اور مال چھوڑنا کیسا۔ پس خداتعالیٰ کا مال کے چھوڑنے میں وصیت کرنیکا حکم دینا مال کے جمع ہونیکو مستلزم ہے۔

(۲) اسیطرح يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ میں وصیت کا حکم دیا گیا ہے۔

(۳) وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰـمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ ... فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْھِمْ اَمْوَالَھُمْ

ہندوستان کی خبریں

جمعیۃ العلماء کا اجلاس لاہور میں جمعیۃ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے آخری جمعہ و ہفتہ و اتوار کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کی سکرٹری شپ سنٹرل خلافت کمیٹی کے سکرٹری کی جگہ جو مسٹر شوکت علی کی گرفتاری سے خالی ہوگئی تھی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی کی مجلس منتظمہ کی درخواست پر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے منظور کرلی ہے۔

دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کی سہ بارہ تلاشی سیٹھ حاجی احمد صدیق کھتری صاحب کا ۲۱ ستمبر کا تار مظہر ہے کہ ان کو ڈپٹی کمشنر پولیس صیغہ سی۔ آئی۔ ڈی نے بلایا۔ اور مرکزی خلافت کمیٹی کے دفتر میں بعض کاغذات کی تلاشی کا وارنٹ دکھایا۔ چنانچہ ڈھائی بجے ان افسروں نے تلاشی لی۔ افسران پولیس خلافت لٹریچر کے اسٹاک کا رجسٹر اور روئداد کمیٹی کے دو صفحے جن میں مسٹر شوکت علی کے سکرٹری منتخب ہونے کی یادداشت ثبت تھی ہمراہ لے گئے۔ بعد میں پولیس نے اس کمرے کی بھی تلاشی لی جس میں ان دنوں مسٹر شوکت علی مقیم تھے

ہندوستان کو ۹ سال کے بعد سوراجیہ دینے کا مطالبہ شملہ ۲۳ ستمبر آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں رائے بہادر مسٹر موزمدار نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ موجودہ کونسلوں کے خاتمہ پر صوبوں کو خودمختار بنادیا جائے۔ اور گورنمنٹ ہند میں ذمہ واری کا عنصر داخل کیا جائے۔ اور ۹ سال یعنی اسمبلی کی تین میعادوں کے بعد ہندوستان کو نوآبادیوں کی طرز کا ہوم رول دیا جائے مسٹر موزمدار نے یہ رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں سوراجیہ کا عام مطالبہ ہو رہا ہے سر ولیم ونسنٹ نے گورنمنٹ کی طرف سے وعدہ کیا کہ اس رزولیوشن پر اسی سلسلہ اجلاس میں بحث کیجائیگی۔ اور تحریک کی کہ سردست بحث کو ۲۹ ستمبر پر ملتوی کیا جائے۔

زبردستی مسلمان بنائے جانے والوں کے متعلق ہندوؤں کا جلسہ ناگپور میں ۱۹ ستمبر ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ زیر صدارت آنریبل سر گنگا دھر راؤ چٹناویس منعقد ہوا۔ جس میں پاس ہوا کہ جگت گرو شنکر آچاریہ سے درخواست کیجاوے کہ وہ ان ہندوؤں کو ہندو مذہب میں لانے کی اجازت دیں جنکو موپلوں نے زبردستی مسلمان بنالیا۔

سردار کرتار سنگھ جھبر وغیرہ کی رہائی پر نفرت کا اظہار دھارتا ۱۸ ستمبر کو اکالی جتھا لدھیانہ کا ایک دیوان بمقام جھبار منعقد ہوا۔ ۵ ہزار اکالیوں کی بھرتی کیلئے اپیل کی گئی۔ اور سردار کرتار سنگھ و دیگر سکھ قیدیوں کی مشروط آزادی پر اظہار نفرت کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

سات اور سکھ قیدیوں کی رہائی شملہ ۲۳ ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ سات اور سکھ قیدیوں کو اس تحریری معاہدے پر رہا کردیا گیا ہے کہ وہ بقیہ میعاد قید کے دوران میں نیک چلن رہینگے۔ اور بالخصوص مذہبی [illegible] ایسوسیشنوں کے سنتوں وغیرہ کے جائز قبضوں میں دخل اندازی نہ کرینگے۔

سات سو سے زیادہ موپلوں کی سزایابی کالی کٹ ۱۰ ستمبر کل تک تیز رو کی خاص عدالتوں سے خفیف جرائم کے لئے سات سو سے زیادہ موپلے سزایاب ہو چکے ہیں۔

سر چمن لال سیتلواد اور ابراہیم رحمت اللہ کا پروٹسٹ بمبئی ۲۱ ستمبر معاصر بمبئی کرانیکل مظہر ہے کہ سر چمن لال سیتلواد اور سر ابراہیم رحمت اللہ گورنمنٹ بمبئی کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے اس وجہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے علی برادران کی گرفتاری کے متعلق ان کے پروٹسٹ کی پروا نہیں کی۔

فوجی محکمہ ملبوسات میں حیرت انگیز انکشافات کی توقع الہ آباد ۲۰ ستمبر عنقریب الہ آباد میں بعض حیرت انگیز انکشافات ہونے والے ہیں۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کئی گھروں پر چھاپا مارا جہاں سے فوجی محکمہ ملبوسات کا سامان برآمد ہوا۔ بہت سے یورپین اور ہندوستانی اس معاملہ میں ماخوذ ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کئی گرفتاریاں عمل میں آگئی ہیں۔

ہندوستان کے لئے قومی جھنڈا لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس منعقدہ [illegible] میں منشی [illegible] صاحب کے سوال کے جواب میں سر ولیم ونسنٹ نے کہا کہ ہندوستان کے لئے گورنمنٹ کسی قومی علم کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

محرم پر کلکتہ میں فساد شیعہ اخبار ذوالفقار کا بیان ہے کہ محرم پر کلکتہ میں امسال دو شیعہ فریق آپس میں دست و گریبان ہوگئے۔ چنانچہ پہلے دن پانچ آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک آتشگیر مادہ ڈالنے کے باعث لقمہ اجل ہوگیا۔ ۵۴ گرفتاریاں تادم تحریر ہوچکی ہیں

مسٹر گاندھی نے ٹوپی کرتا ترک کردیا مدراس ۲۲ ستمبر مسٹر گاندھی نے غریبوں کے لئے نمونہ بننے کی خاطر ۳۱ اکتوبر تک اپنی ٹوپی اور کرتا ترک کردیا ہے اب وہ صرف دھوتی اور ایک چادر میں گذارہ کرینگے۔

سرحد پر حملے پشاور ۲۱ ستمبر گیارہ ستمبر کی رات کو وزیری حملہ آوروں کی ایک جماعت نے شہر تھل پر حملہ کرنے کی کوشش کی ادھر اطلاع پہنچ گئی تھی۔ فوج سے جب مقابلہ ہوا تو بھاگ گئے۔ وزیریوں کا ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ ۱۰ ستمبر کو بھی ایک جھڑپ ہوئی تھی۔ مگر حملہ آور فرار ہوگئے کلیں والوں کا لیڈر موسے خان جو دو سال سے ان کو لڑا رہا تھا۔ آخر افغانستان کو بھاگ گئے۔

ایک اور پیر کی گرفتاری کراچی ۲۳ ستمبر پیر تراب علی شاہ صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی لاڑکانہ کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔

انگلستان جانیوالے اسلامی ڈیپوٹیشن پر خرچ کونسل میں مسٹر کبیر احمد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ولیم ونسنٹ نے کہا کہ جو اسلامی ڈیپوٹیشن انگلستان گیا تھا۔ اسپر دو اور تین ہزار پونڈ کے درمیان خرچ آیا ہے۔ اور چونکہ یہ معاملہ تمام ہندوستان کے مفاد کے متعلق تھا۔ اس لئے اس ڈیپوٹیشن کا خرچ گورنمنٹ ہند نے دیا ہے۔

مدراس میں بم بازی مدراس ۲۵ ستمبر کارخانجات کے رقبہ میں ابھی امن نہیں ہوا۔ اور جو لوگ کام پر آگئے ہیں ان پر حملے جاری ہیں۔ جب آدمی کام پر جارہے تھے۔ تو دیاسلائی کے بکس جیسے دو بم پھینکے گئے جن سے صرف ایک مسلمان لڑکا [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

ترکی میں سازش کنندگان کی گرفتاری لندن ۲۰ ستمبر قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ جنرل ابراہیم تحسین نے وزیر جنگ کے سامنے ترکی گورنمنٹ کے وفادار [illegible] کی تشریح کی اور کہا کہ اس نے میرے سے مطالبوں کو جو میرے حال کی سازش کے متعلق کئے تھے - پورا کیا ہے جنرل مذکور نے کہا کہ میں نے سازش کنندگان کی گرفتاری کے لئے ایک ہفتہ کی میعاد مقرر کی تھی - بشرطیکہ گورنمنٹ نے اپنی کوششوں کو جاری رکھا اور اس قسم کی دیگر سازشیں ہونے دیں - ایک تار مظہر ہے کہ متعدد سازش کرنے والے اشخاص جو طلب کئے گئے تھے - وہ حوالہ کر دئے گئے ہیں -

یونان اور ترکی نے لیگ اقوام سے مداخلت نہیں چاہی لندن ۲۰ ستمبر جنیوا کا تار مظہر ہے کہ معتبر ذرائع سے بیان کیا گیا ہے کہ یونان یا ترکی نے لیگ اقوام سے مداخلت کے لئے اپیل نہیں کی -

بلفاسٹ میں ہنگامہ لندن ۱۹ ستمبر بلفاسٹ میں جو معمولی ہنگامہ ہوا تھا - اور جس میں ایک ہی گولی سے دو لڑکیاں مہلک طریقہ پر زخمی ہوئیں اس کے باعث اضلاع میں جہاں ہنگامے برپا ہوئے عوام کے لئے باہر نکلنے کے اوقات مقرر کر دئے گئے ہیں - یعنی سالہے دس کے بجائے اب وہ ۱۰ بجے کے بعد باہر نہ نکل سکینگے

آئرلینڈ میں حالت بہت نازک ہو گئی ہے لندن ۱۷ ستمبر ڈی ویلرا نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہونے سے قطعاً انکار کر دیا کہ "جو سن فینز" مسٹر لائیڈ جارج کی کانفرنس میں شریک ہوں وہ ایک آزاد سلطنت کے قائمقام سمجھے جائیں -

بولشویکی ہندوستان میں ریشہ دوانیاں برطانیہ کلاں نے روس کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں بالشویکوں کے ہندوستان - ایران - ترکستان گمورہ ، اور افغانستان میں تجارتی معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کی خاص مثالیں درج کی گئی ہیں جنکا خلاصہ مقصد یہ ہے - برطانوی نو آبادیوں اور ہندوستان میں عداوتیں پیدا کی جائیں - اس نوٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے - کہ برطانیہ ان تمام مقاصد سے بھی واقف ہے - جو سوویٹ کے ترکی قوم پرستوں کی مدد کرنے کی تہ میں موجود ہیں -

ہندوستانی انقلاب پسند دفتر خارجیہ نے اس بارہ میں شہادت بہم پہنچائی ہے - کہ بولشویکوں نے یورپ کے ہندوستانی انقلاب پسندوں کے ساتھ متواتر سازش کی ہے - اور ظاہر کیا ہے کہ مسٹر چچرین کے ساتھ گفتگو کا یہ نتیجہ تھا - کہ کچھ اشخاص جو برلن اور دیگر مقامات میں پناہ گزیں تھے - انہیں بولشویکوں نے ۲۵ [illegible] کو ماسکو میں ایک جلسہ میں یہ غور کرنے کے لئے مدعو کیا - کہ ہندوستان میں کس طرح انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے - اور بولشویک قائم مقام ایم - کوپ نے سب کے لئے روپیہ بہم پہنچایا -

ہندوستان کی سرحد پر کارخانہ بم اس نوٹ میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے - کہ سوویٹ گورنمنٹ ایک لمبے عرصہ سے ایک [illegible] کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کرتی رہی ہے - کہ وہ افغانستان جا کر ہندوستان کی سرحد پر ایک کارخانہ بم سازی کی نگرانی کرے - تاکہ ہندوستان میں بہ سہولت ان کی درآمد ہو سکے -

وفد افغانستان لندن میں لندن ۲۰ ستمبر رئیس وفد افغانستان نے لارڈ کرزن سے ملاقات کی اور امیر کے خطوط پیش کئے - جن میں محمود ولی خاں کو لندن میں سفیر مقرر کیا گیا تھا - مگر چونکہ وفد نے انڈیا آفس سے اس کے متعلق گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا اس لئے ان کی خواہش پوری نہیں کی گئی - لارڈ کرزن نے کہا - کہ لندن میں سفیر کا رہنا موجودہ مجوزہ معاہدے کے انجام پانے پر منحصر ہے -

آذربائیجان میں بغاوت آذربائیجان میں بالشویکوں کے خلاف تحریک زور پکڑ رہی ہے - ضلع کابلغ اور نخجوان میں تاتاریوں نے بغاوت کر دی ہے - اور زنگزور میں ارمنی تاتاریوں کی مدد پر ہیں

یونانیوں کی خستہ حالت لندن ۲۲ ستمبر لندن میں جو خبر موصول ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ موسیو گوناریس وزیر یونان غالباً لندن جائیگا - اور مسٹر لائڈ جارج اور لارڈ کرزن سے ملاقات کر کے وہ شرائط معین کرے گا جن پر یونان صلح کرنے پر آمادہ ہو سکے

ایباؤ میں ہیبت ناک نقصان جان ایباؤ (جرمنی) کے قصبہ میں نائٹروجن کے کارخانوں میں نہایت خوفناک دھماکا ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی - جس دھماکے سے آٹھ سو آدمی مر گئے - لندن ۲۲ ستمبر کی خبر ہے کہ ان دھماکوں کا اثر لندن کے سارے علاقے میں محسوس کیا گیا - ایباؤ کا گاؤں چند لمحوں میں جلکر خاک سیاہ ہو گیا - اس کارخانہ پر زہریلی گیس کا ایک بادل چھایا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہاں جانا ناممکن ہے - یہ دھماکا دو والیتہ گیس کا دباؤ حد سے زیادہ بڑھ جانے سے پیدا ہوا - اندازہ لگایا گیا ہے کہ ڈیڑھ ہزار آدمی مارے گئے - ایباؤ کے مقام پر جرمنوں نے محاربہ عظیم میں زہریلی گیس تیار کی تھی - اب ان کارخانوں میں زمین کو زرخیز بنانے کے لئے نائٹروجن کے مرکبات تیار کئے جاتے تھے - جہاں گیس کے پیمانے پھٹے ہیں - اب وہاں ایک سو تیس گز چوڑا اور انچاس گز گہرا شگاف ہو گیا ہے - ان کارخانوں کی تباہی سے ڈیڑھ کروڑ مارک کا نقصان ہوا ہے - اس دھماکے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ ایک نو ایجاد گیس کی قوۃ انقباض کی آزمائش ہو رہی تھی کہ گیس کا پیمانہ پھٹ گیا -

ترکوں کی عظیم الشان فتح لندن ۱۹ ستمبر یونانیوں کو ایک غیر معمولی شکست ہوئی ہے - اور یونانی فوجیں ہر سمت سے نہایت تعجیل کے ساتھ بھاگ رہی ہیں ترک جانبازی اور سرگرمی سے ان پر حملہ کر رہے ہیں اور ان کو کچل رہے ہیں +

[illegible] قادیان میں چھپکر [illegible] شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
Reg. No. 835

THE ALFAZL QADIAN.

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

مدینۃ المسیح
یورپ ...
ایڈیٹوریل
ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں
ہندوؤں و مسلمانوں سے ...
... اور تبلیغ اسلام
اسلام میں حریت و مساوات
... متعلق اعلان
احمدی ... احباب توجہ فرمائیں
تمام سیکرٹری صاحبان ...
... کا چندہ
اشتہارات

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۲۶ | مورخہ ۳- اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۳۰- محرم سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۲۰ ستمبر بروز ... حضرت ... کے وقت قادیان میں واپس تشریف لے آئے۔ احباب قادیان نے حسب معمول موڑ پر جناب خلافت مآب کا استقبال کیا۔ چونکہ حضور کی طبیعت علیل تھی۔ اس لئے منتظمین استقبال نے تمام احباب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ ... کے قریب پہنچ کر حضور ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور ایک ایک شخص مصافحہ کرکے آگے بڑھتا اور دوسرے کے لئے جگہ خالی کرتا گیا۔ جب مصافحہ ہو چکا تو حضرت خلیفۃ المسیح چند قدم پیدل چلے۔ پھر احباب کے عرض کرنے پر سوار ہو گئے۔ چوہدریوں کے مکانات کے پاس آکر پیدل ہو گئے۔ کیونکہ مولانا قاضی امیر حسین صاحب استقبال کے لئے وہاں کھڑے تھے۔ الدار میں داخل ہونے کے قبل مسجد مبارک میں تشریف لے گئے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
ایک نیا مفید سلسلہ ہوا
جماعت لیگوس کا چندہ

احمدیہ ہال سے لیکچر اور ان کا اثر

تقریروں کے سلسلہ کا جو عیسائیوں کی خاطر شروع کیا گیا تھا) آخری لیکچر ۳۰ جولائی کو احمدیہ ہال میں ہوا۔ روحانی ترقی کے تین درجے Three stages of spiritual progress مضمون تھا۔ اور یہ اس سلسلہ کا پانچواں لیکچر تھا۔ اس سے قبل چار تقریریں انگریزی میں مفصلہ ذیل مضامین پر ہو چکی تھیں۔ (۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائبل میں (۲) حضرت ابن مریم صلیبی موت نہیں مرے۔ (۳) مسیح کی الوہیت (۴) گناہ سے نجات کا طریق۔ ان تمام لیکچروں میں خاص حاضری ہوتی رہی۔ اور ان کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہوا کہ (۱) کمزور مسلمان دین مسیحیت کی طرف متوجہ مسلمان مضبوط ہو گئے۔ اور جیسا کہ ایک نے مجھ سے کہا۔ But for you we would have become Christians اگر آپ نہ آتے تو ہم مسیحی ہو جاتے (۲) جماعت کے نئے پرانے ممبروں کے علم میں اضافہ ہوا اور سکولوں کے طلبا بائبل کی آیات پیش کرکے اپنے اپنے حلقہ میں مسیحی لوگوں کو دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہر ایک نے

لسٹ بک میں ان تقریروں اور دیگر تقریروں کا خلاصہ و حوالجات لکھ سکتے ہیں ۔

(۳) جیساکہ ایک معزز تعلیم یافتہ عیسائی خاتون نے عاجز سے کہا یہ بہت عیسائی اسلام ماننے پر تیار ہیں ۔ صرف آپ کے باقاعدہ نظام کے منتظر ہیں ۔ تاکہ مشغول ہونے میں تکلیف نہ ہو ۔

درس قرآن کا اثر

قرآن کریم کے مردانہ و زنانہ درس اور نماز و دعاؤں کا ترجمہ سکھلانے کی کلاسز نے خدا کے فضل سے جماعت میں ایک جوش اور نئی روح پیدا کر دی ہے ۔ اور لوگ اس امر کے خواہشمند ہیں ۔ کہ میں انکو قرآن کریم کا ترجمہ ایک ایک لفظ کا پڑھاؤں ۔ اور کہ احمدی واعظین پرانے قصہ کہانیوں سے پاک ہو جائیں ۔ لیگوس میں واپسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا ۔ تو اس طرف بہت توجہ کرنے کا خیال ہے ۔ لوگوں کو اللہ کے کلام پر تدبر کرنے کی عادت ہو رہی ہے مستورات خصوصاً بہت متاثر ہیں ۔ اور جلدی جلدی اصلاح کر رہی ہیں ۔

نکاح

اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں مصلحت اور برکات میں ایک رنگ ہوتا ہے ۔ چونکہ نئی جماعت کو یہ سکھانا منظور تھا ۔ کہ شادی و موت پر کیا کیا جائے اسلئے ایسا اتفاق ہوا ۔ کہ میری روانگی سے ایک ہفتہ قبل ایک احمدی کی لڑکیوں کی شادی کا موقعہ آ گیا ۔ اور چونکہ لڑکیوں کا والد جماعت میں صاحب حیثیت اور انگریزی دان ہے جس کا نام بھی "ورتھین" ہے ۔ اس لئے اس نے چیف امام سے درخواست کی کہ لڑکیوں کا نکاح Our White Mission ہمارا سفید مولوی یعنی یہ عاجز پڑھے ۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور محلہ کی شاندار احمدیہ مسجد میں نکاح پڑھا ۔ لڑکیوں کے سبھی رشتہ دار (کیونکہ یہاں ہر خاندان میں بعض عیسائی بعض بت پرست اور بعض مسلمان ہیں) بھی اس موقعہ پر آئے اور اس خطبہ کا خدا کے فضل سے یہ اثر ہوا کہ حاضر عیسائیوں نے اسلام لانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے ۔ اور انشاء اللہ بہت جلدی جماعت میں شامل ہو جائینگے ۔

[illegible]

بالقرآن یعنی وہ بزرگ جو ماہ رمضان میں قرآن کریم کا ترجمہ لوگوں کو سنایا کرتے تھے ۔ ان کا انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون (میں نے بالقرآن اسلئے لکھا ہے کہ نئی جماعت عرصہ سے "جلالین" وغیرہ تفاسیر کے قصوں سے بیزار تھی ۔ اور قرآن کریم کے سوا کسی کتاب کو نہ چھوتی تھی ۔ اسی لئے یہ لوگ اہل قرآن یا شاکی کہلاتے تھے ؛

احباب ان مرحوم بزرگ الفا عبد اللہ و نامی کا جنازہ غائب پڑھیں ۔ انہوں نے اخلاص کے ساتھ میرے ہاتھ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی تھی ۔ ان کے جنازہ پر باوجود آسمان کے موسلا دھار آنسوؤں کے شہر کے مسلمانوں کا حصہ کثیر خصوصاً اعلیٰ طبقہ کے لوگ موجود تھے ۔ اس عاجز نے جنازہ پڑھایا اور لیگوس میں پہلی مرتبہ احمدی سادگی کے ساتھ جنازہ پڑھا گیا ؛

لیگوس میں مصروفیت

مجھے لیگوس میں چار ماہ ٹھہرنا پڑا ۔ اور اس عرصہ میں سوائے دو روز شدید بخار کے پوری فرصت کبھی نہیں ملی اور ادھوری فرصت صرف بارہ روز کل ایام میں ملی ۔ باقی تمام وقت شدید مصروفیت کا وقت تھا جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کیونکہ میں اس کا ہوں جس نے "خوب دنیا ما تجھ آرام سے مطلب نہیں" ۔ جب کہا صادق حضرت نے ہے تیری کارو ۔ ایک دن آرام کا آتا ہے ۔ خوب آرام ملیگا ۔ انشاء اللہ ۔ اب کام ہے کام اور اسلام کا پیغام اور ایک اللہ کا نام ۔ ہر وقت ہر گھڑی ہر پل چھن تن من دھن کے ساتھ پھیلانے کا وقت ہے ۔ میرا "اکثرون" نام مجھ کو "مجنون" مذہب خیال کرتا اور روز لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر خفا ہوتا ۔ غرض مجھ دار الحکومت نائجیریا میں بہت مصروف زندگی بسر کرنی پڑی ۔ اور اکثر مرتبہ ۸ گھنٹے سے زیادہ تقریروں میں صرف ہوا ۔ جس پر خدا کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ ؛

ابیوکوٹا

میری روانگی سے چار روز قبل اندرون افریقہ کے ایک قصبہ سے جو اگبا قوم کی ریاست کا صدر مقام ہے ایک تار آیا

Respectfully requests your divine service urgently and oblige. Saraga Igbeorugbo Alechie Ansarudin

مؤدبانہ آپکے وعظ کی درخواست کرتا اور نہایت تاکیداً عرض کرتا ہوں ۔ سراقہ اگبروگبی ، انصار الدین ۔ یہ تار جو کہ رئیس حکمران کے چچا زاد بھائی کی طرف سے تھا اور وہاں انصار الدین نام سوسائٹی کی طرف سے دعوت تھی ۔ اسلئے میں نے فوراً اسے منظور کر لیا اور دوسرے روز معاً خود مع ترجمان اور عزیز مشہود ڈیالا اس قصبہ کو گیا ۔ کئی اسٹیشنوں تک ساتھ گئے ۔ جزاہم اللہ ۔ اور بعض بہو گوشے پہنچے ۔ مفصل انشاء اللہ دوسرے خط میں لکھونگا ۔ سردست صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ ۔ (۱) رئیس حکمران ہز رائل ہائنس الیکیلے ڈیالا ثانی اور ہز ہائنس اشیلے ریڈ ڈیالا کو خوب تبلیغ کی ۔ (۲) دو لیکچر دیئے ۔ (۳) پندرہ ہزار مسلمانوں کے چیف پرنس علی اگبروگبی نے میرے ہاتھ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کر لی ۔ الحمد للہ ۔

نائجیریا سے گولڈ کوسٹ

ابیوکوٹا کے سفر اور لیگوس سے روانگی کی کیفیت انشاء اللہ اگلے خط میں لکھونگا ۔ ڈاک جا رہی ہے سو وقت تنگ ہے ۔ سردست صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ (۱) مجلس ناظم جس کے ۲۵ ممبر ہیں (۲) مجلس کارپرداز جس کے ۱۲ ممبر ہیں (۳) مجلس مولویان جس کے بارہ ممبر ہیں ۔ بنا کر تمام انتظام ان کے ہاتھ میں چھوڑ کر ۴ ہزار فینٹیوں کی خبر گیری کے لئے آیا ہوں ۔ اور ۸ ۔ اپریل کے بعد ۴ ماہ نائجیریا میں قیام کر کے ٹھیک ۸ ۔ اگست کو گولڈ کوسٹ میں کام شروع کیا ہے ۔ اور یہ سطور سالٹ پانڈ سے لکھ رہا ہوں ۔ اور نائجیریا کے کام سے طبیعت بہت خوش ہے ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ

میرا پتہ

احباب برابر نائجیریا کے پتہ پر خطوط لکھتے رہیں ۔ اور روپیہ بھیجیں

P. O. Box 341 Lagos

کیونکہ میں نہیں کہہ سکتا ۔ کہ کب تک یہاں ٹھہرنا ہوگا اور کہاں کہاں کا سفر کرنا ہے ؛

میری طرف توجہ

میں دعاؤں کا محتاج ہوں ۔ میں ایک کمزور انسان ہوں ۔ بیکسی کے سامنے بہت مخالفت ہو گئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

غیر مبایعین مسٹر گاندھی کے پیچھے

(۲)

حال میں ایک غیر مبایع ملک محمد امین صاحب بی ایم اے نے غالباً اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی دوغلی چال سے متنفر ہو کر بعض موجودہ مسائل کے متعلق مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے استفسار کیا ہے۔ اور ان کے جوابات کو "پیغام صلح" کی بجائے "زمیندار" کی دو اشاعتوں میں شائع کرایا ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب کے "ملفوظات" "پیغام" کی بجائے کسی اور اخبار میں درج ہوں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولوی صاحب کی ناشائستہ گفتاری پیغام کو پسند نہیں آئی۔ ورنہ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے دراصل غیر مبایعین کے خیالات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ اور جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ہے۔ وہ مولوی صاحب کی تحریر میں آ گیا ہے۔

گو مولوی محمد احسن صاحب بقول خود اس حالت میں ہیں کہ "مفلوج بھی ہوں۔ اور عمر بھی قریب نوے سال پہنچ گئی ہے۔ خود مجھ سے پڑھا لکھا نہیں جاتا"؟ تاہم انہوں نے ضروری سمجھا۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے ضروری معاملات پر اپنی رائے ظاہر کر دیں۔ دیکھئے غیر مبایعین ان کی اس تکلیف فرمائی کی کہاں تک قدر کرتے ہیں۔

مولوی صاحب سے سوال کیا گیا ہے کہ مسلمان جو کچھ حفاظت خلافت کے لئے کر رہے ہیں۔ اسمیں احمدیوں کو شامل ہونا چاہیئے یا نہیں۔ مولانا ارشاد فرماتے ہیں۔

"جبکہ خلافت کی حفاظت اور اسکی حفاظت کی تدابیر بمنزلہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر سلسلہ احمدیہ مندرجہ رسالہ "خلافت اسلامیہ" قرار پائی۔ تو اندریں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا۔ کہ وہ بھی اس کی تدابیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال رہیں" (زمیندار ۲۰ ستمبر)

یہ حقیقت تو آج سب پر روشن ہوئی کہ حضرت "امیر" یعنی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے پریذیڈنٹ کی تحریر بھی "جماعت احمدیہ" پر حجت ہو سکتی ہے۔ تبھی تو جناب مولانا فرماتے ہیں۔ کہ حفاظت خلافت اور اسکی تدابیر بمنزلہ قلب اسلام کے حسب تحریر حضرت امیر قرار پائی۔ تو اندریں صورت جماعت احمدیہ پر بھی ضروری ہوا۔ کہ وہ بھی اس کی تدابیر حفاظت میں ان لوگوں کے شریک حال رہیں"۔ آج تک تو مبایعین اور غیر مبایعین میں جھگڑا اس بات پر تھا کہ ایک غیر مامور شخص کے ہاتھ کس طرح تمام جماعت کی باگ دی جا سکتی ہے۔ مامور کے بعد انجمن ہی جماعت کی سربراہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اب مولانا نے یہ غضب ڈھایا کہ ایک انجمن کے پریذیڈنٹ کو مامور کے برابر درجہ دیدیا۔

علاوہ ازیں ایک اور بات بھی قابل لحاظ ہے۔ اور وہ یہ کہ مانا "حضرت امیر" خلافت ترکیہ کو قلب اسلام قرار دیکر اس کی حفاظت کو لازمی و لابدی ٹھہراتے ہیں مگر ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ "حضرت امیر" کی جماعت نہیں۔ بلکہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اسلئے دیکھنا یہ ہے کہ کیا مسیح موعود بھی ترکی خلافت کو "قلب اسلام" قرار دیتے ہیں۔ اور ترکی حکومت کو خلافت منصوصہ موعودہ ٹھہرا کر اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ اس بارے میں ہم متعدد مضمون حضرت مسیح موعود کے حوالجات کی بناء پر شائع کر چکے ہیں۔ اور ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہرگز ترکی حکومت کو خلافت اسلامیہ نہیں ٹھہراتے۔ اس وقت صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں سلطان روم کو اسلامی شرائط سے خلیفہ نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہے اور ایسے خلیفوں کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے لیکن یہ میرا قول اسلامی تعلیم کے مخالف نہیں۔ بلکہ حدیث الائمۃ من قریش سے سراسر مطابق ہے"

(کشف الغطاء ص ۳)

پس حضرت مسیح موعود کے ایسے صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی شخص کی بات کب قابل قبول ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب "حضرت امیر قوم" ہی کیوں نہ ہوں۔

پھر جناب مولانا کا ارشاد ہے کہ۔

"ہمارے نزدیک کل اہل اسلام کو خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی یا احمدی۔ ان تدابیر میں شریک ہونا چاہیئے۔ ورنہ آیات و احادیث باواز بلند کہہ رہی ہیں۔ کہ ان کا ایمان نہایت ضعیف ہے"!

احمدیوں کے متعلق تو ہم بتا چکے ہیں کہ ان پر جناب مولوی صاحب کا خیال حجت ہو سکتا ہے۔ نہ جناب کے امیر کا۔ بلکہ وہ تبع ہیں۔ حضرت مسیح موعود نبی اللہ کے اسلئے جو بات حضرت مسیح موعود کے نزدیک جائز اور درست ہے۔ احمدی بے چون و چرا اس کے آگے اپنی گردنیں جھکا دینگے۔ اور جس بات کو حضرت مسیح موعود رد فرما چکے ہیں۔ اسے رد ہی سمجھیں گے۔ باقی رہے شیعہ و سنی۔ وہ مولوی صاحب کی بات کب مانینگے۔ ہاں حضرات پیغام صحیح مخاطب ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے بعض ایسے لوگ جنہیں مولوی صاحب پر کسی امر کی وجہ سے کوئی حسن ظن نہ ہو۔ اور جو ایسے شوخ طبع ہیں کہ اسوقت جبکہ مولوی صاحب "حضرت امیر" سے متفق نہ تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت پڑھتے تھے کہ "ومن یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا" وہ اب بھی ان کے ارشاد کو ٹھکرا دیں۔ لیکن غیر مبایعین کے ذمہ وار اشخاص جو مولوی صاحب کا درجہ اور رتبہ بیان کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں ان کے لئے مولوی صاحب کا ارشاد ضرور قابل عمل ہے۔

اب ہم پوچھتے ہیں۔ مولانا انصاف سے فرمائیے خود دیکھ کر انصاف نہ فرما سکتے ہوں۔ تو برخوردار یعقوب سے پوچھ لیجئے۔ حضرات اہل پیغام کہاں تک ان تدابیر پر عمل پیرا ہیں جو حامیان و لیڈران مسئلہ خلافت

چاہتے ہیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ کیا علاوہ مسٹر غیر مبایعین نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دئے۔ کیا غیر مبایع وکیلوں نے وکالتیں ترک کر دیں کیا سرکاری مدارس کو بائیکاٹ کیا گیا۔ کیا لاہور کے کسی ایسے کالج میں جو یونیورسٹی سے ملحق ہو۔ کوئی غیر مبایع نہیں پڑھتا۔ کیا اشاعت اسلام ہائی سکول کا پنجاب یونیورسٹی سے تعلق قطع کر لیا گیا۔ کیا مرزا داؤد ولایت سے واپس آ گئے۔ اور کیا ”برادر یعقوب“ سب نے [illegible] ولایتی بوٹوں کو اپنے محل سرا سے نکال پھینکا۔ اور کیا خود جناب مولانا نے گھر کے ولایتی کپڑوں کو آگ لگا دی شملہ کی چوٹیوں پر رہنے والے ”حضرت امیر“ تو یقیناً کھدر پوش ہو گئے ہوں گے۔ اور ترکی ٹوپی کی بجائے ”سوراج کیپ“ ان کے سر کو زینت دے رہی ہوگی ”خانصاحب“ غلام رسول تسیم نے خطاب کب کا واپس کر دیا ہوگا۔ اور پولیس کی ”ملعون“ اور ”ناپاک“ ملازمت سے کب کے مستعفی ہو گئے ہوں گے

غرض پیام بلڈنگس کے ساکنین و متعلقین میں سے ایک بھی تو ایسا باقی نہ رہا ہوگا۔ جو ان پاک تدابیر حفاظت خلافت حقہ ترکیہ کی علانیہ خلاف ورزی کر رہا ہو۔ اگر کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ”حضرت امیر“ بھی۔ تو مولانا کو ذرا زور سے کھنکار کر فرمانا چاہیئے۔ کہ ان کا ایمان بہت ضعیف ... ہے“

سوراج کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی بابت کے متعلق جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں :-

”جہاد کی شرائط تو اب یہاں موجود نہیں۔ لیکن تدابیر میں ہم مجاز ہیں۔ اس لئے جو تدابیر تجاویز مہاتما گاندھی صاحب بمشورہ اہل اسلام و موافقت ایشاں در بارہ تحفظ خلافت جو قلب اسلام ہے۔ کرتے ہیں۔ انہیں ہمارا شریک ہونا بھی ضروری ہے۔ اور وہ بغیر حصول آزادی۔ یعنی سوراج کے اس قوم کو جس نے تمام اہل اسلام کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ نجات نہ پائیں گے۔ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو خیال علماء اور سیاست دانوں کا ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں و ہندوؤں کو ہندوستان میں آزادی حاصل نہ ہو۔ وہ خلافت اسلامیہ کی پوری پوری مدد نہیں کر سکتے۔ میں اس خیال میں ان سے متفق ہوں“

غنیمت ہے کہ مولانا نے اسوقت جہاد کی شرائط پوری ہونے کا انکار کر دیا۔ ورنہ اگر یہ حضرت بھی جناب مولوی عبد الباری صاحب اور جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد کی طرح عدم تشدد کو چھوڑ کر تشدد اختیار کرنے پر کمر کس لیتے۔ تو نہ معلوم کیا ہو جاتا !

جناب مولانا کو شکایت ہے۔ کہ انگریزوں نے تمام اہل اسلام کو غلام بنا لیا ہے۔ اور اس غلامی سے نکلنے یعنی گورنمنٹ انگریزی کو الٹ دینے کے لئے وہ مہاتما گاندھی کی ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں مگر جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زبان سے بارہا سنا اور کتب میں ضرور پڑھا ہوگا۔ کہ مسیح موعود انگریزوں کو غلامی سے آزاد کرانے والا یقین فرماتے رہے لیکن شاید بتقاضائے عمر ع

جو پڑھا لکھا تھا نسیان نے وہ سب ایک دم میں بھلا دیا

اسلئے ذیل میں صرف ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

”سولہ برس سے میں اپنی جماعت کو یہی سمجھا رہا ہوں۔ کہ گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیرخواہ بنے رہو۔ اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تکلیفیں دور ہوئیں۔ ہم مظلوم تھے۔ ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھلے۔ ہم قیدی تھے۔ ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی۔ اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے تھے۔ اور پھر وہ قائم کئے گئے۔ کیا کوئی شریف انسان ایسی بدذاتی کریگا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے۔ اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تاک میں رہے ہرگز نہیں۔ پس جو شخص ہم میں سے ہے اور ہماری جماعت میں سے ہے۔ چاہیئے کہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے اور ہمیشہ کے دم تک اسی کا پابند رہے اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بنا دے وہ ایک ناپاک طبع اور ہم سے خارج ہے۔ اور ہم میں سے وہی ہے اور وہی ہوگا۔ جو اس نصیحت کا پابند رہے“

(از اشتہار ۷ر فروری ۱۸۹۵ء)

ایک طرف اس تعلیم کو رکھئے اور دوسری طرف مولانا صاحب کی اس بات کو رکھئے کہ مسٹر گاندھی جو کچھ کہیں اسے بلا چون و چرا عمل کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہو جاتا ہے کہ غیر مبایعین کس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور کس کو چھوڑ رہے ہیں۔

جناب مولوی صاحب مسٹر گاندھی کی پوری پوری تقلید کرنے کی ضرورت کو پُرزور بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں

”مہاتما گاندھی تو ایک موحد شخص ہیں۔ اور حضرت خاتم النبیین صلعم اور قرآن شریف کو صحیح و سچا سمجھتے ہیں .... اور وہ کام کر رہے ہیں۔ جس کے انجام دینے کو حضرت خاتم النبیین نے ہر مسلمان کو حکم فرمایا ہے“

”مہاتما گاندھی ایک موحد شخص ہیں“ اگر یہ صحیح ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر ان کی توحید ویدی تو نہیں۔ جس کا وہ ینگ انڈیا میں اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ ان کا خدا انہیں سوراج نہیں دلا سکتا۔ باقی رہا ان کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کو صحیح اور سچا کہنا یہ اگر منہ کی باتیں ہیں۔ تو خیر۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ مسٹر گاندھی ایک راسخ الاعتقاد ہندو ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ایک حال کی تقریر میں ان ہندوؤں کے متعلق جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مالا بار میں انہیں جبراً مسلمان بنا لیا گیا مدراس کے ایک عظیم الشان جلسہ میں فرمایا :-

”ایک دھارمک ہندو کی حیثیت سے یہ محسوس کرتا ہوا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان ہندوؤں میں سے ایک کا بھی حق ہندو دھرم میں رہنے کا زائل نہیں ہوا“

(بندے ماترم ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مسٹر گاندھی اپنے آپ کو ملک کی ہندو سمجھتے ہیں۔ مسلمان شدہ ہندوؤں کو پھر ہندو بنانے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور جن کے ہندو دھرم میں رہنے کے حق کو خود ہندو دھرم زائل قرار دیتا ہے۔ ان کو یہ حق دلاتے ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی ہندو اور سناتن اعتقاد ہندو بھی رہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا اور قرآن شریف کو صحیح بھی تسلیم کرے۔ کیونکہ رسول کریم کو سچا ماننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ اور آپ کے تمام احکام پر عمل کرے۔ کیا مسٹر گاندھی ایسا کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے بیان کردہ احکام پر عمل پیرا ہیں۔ اگر مولوی صاحب مسٹر گاندھی کی ثبوت پیش کر سکیں۔ تو ان کی بات قابل توجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین کو ایک غیر مسلم کے پیچھے چلانے کے لئے وہ مسٹر گاندھی کی ایسی پوزیشن ظاہر کر رہے ہیں۔ جو کسی کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے۔

ایڈیٹر کے نام گمنام خطوط

مخالفین کی طرف سے کبھی کبھی ایسے گمنام خطوط پہنچتے ہی رہتے ہیں۔ جو گالیوں سے پر ہوتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک ایسا گمنام خط ملا ہے۔ جسکے لکھنے والے صاحب اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں کسی قسم کی درشت کلامی سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ ایڈیٹر کو مضامین کے متعلق بعض نصائح کی گئی ہیں۔ اور یہ اس قسم کی پہلی ہی مثال ہے۔ لیکن چونکہ اس سے بزدلی اور جرأت کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ جو کسی احمدی کی شان کے شایاں نہیں۔ اسلئے ضروری [illegible] ہے۔ کہ اس پر نوٹس لیا جائے۔

ہمیں اپنے اندر اسقدر جرأت اور دلیری ضرور پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ جس بات کو صحیح اور ضروری سمجھیں۔ اسے گمنام ہو کر نہیں بلکہ علانیہ طور پر پیش کریں۔ ہاں پیش کرنے کا طریق ایسا ہو جس میں دل آزاری کا شائبہ نہ پایا جائے۔ بلکہ نیک نیتی اور خیر خواہی ظاہر ہو۔

الفضل ہر طرح جرح اور ہر رائے زنی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس کا دل اتنا وسیع ضرور ہوتا ہے۔ کہ اپنے کے متعلق دوسروں کی رائے زنی کو کشادہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ اسلئے اس بارے میں ایڈیٹر کو مخاطب کرتے وقت گمنامی کی چادر اوڑھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اسمیں ایک بڑا نقص یہ ہے۔ کہ اگر ایڈیٹر کو کسی ایسی بات کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جسے وہ غلط نہ سمجھتا ہو اور جسکے صحیح اور درست ہونے کے اس کے پاس دلائل ہوں۔ تو اسکی نسبت وہ توجہ دلانے والے کو مطمئن کرنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتا۔

امید ہے۔ کہ آئندہ کسی صاحب کو نیک نیتی کے ساتھ ایڈیٹر کو کسی بات کیطرف متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ تو وہ اپنے آپ کو گمنام رکھنے کی ضرورت نہ سمجھینگے۔

ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کی ترقی

مولویوں کے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے کی خبروں پر مسلمان لیڈروں اور علماء نے جو اعلان کئے تھے اور جن کے متعلق ہم ۲۹ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ ان کو زیر نظر رکھکر اخبار بندے ماترم لکھتا ہے۔

"اب ان علاقوں میں بھی جو ہندو دھرم کے قدامت پسند ہیں۔ یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ مسلمان ایک شخص اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنی مرضی سے مذہب کی تبدیلی کرے۔ یہی خیال مسلمانوں کے دل میں بھی پیدا ہو جائیگا۔ اور وہ اندیشہ جو اس وقت ہندوؤں کے دل میں پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ گئی۔ تو یہ سب ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لینگے دور ہو جائیگا۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی جڑیں مضبوط ہو جائینگی" (۲۵ ستمبر)

بندے ماترم ایک سیاسی پرچہ ہے۔ اور لالہ لاجپت رائے جی کا اخبار اس میں اس بات کا اعلان کہ ہندوؤں کے دل میں اس وقت یہ اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ گئی۔ تو یہ سب ہندوؤں کو زبردستی مسلمان کر لینگے۔ بتاتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے پنپنے کے کہاں تک خواہشمند ہیں۔ اور مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھانے کے لئے وہ کس قدر مدد کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں وہ لوگ جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی مدد سے خلافت حاصل کر سکینگے۔ اور اس طرح کہیں ایک زبردست اسلامی سلطنت قائم کر لینگے۔ وہ کس قدر سادہ لوحی سے کام لے رہے ہیں۔ ہندو ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمانوں کی کہیں طاقت بڑھ سکے۔ اور جب انہیں یہ گوارا نہیں۔ تو خلافت لے کر دینے کا کیا مطلب۔

ہندوؤں کو مسلمانوں سے اندیشہ

رہی یہ بات کہ ہندوؤں کا یہ خطرہ دور ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کہ انہیں زبردستی مسلمان نہیں بنایا جائیگا۔ جب تک مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ امام مہدی آکر سب کو زبردستی مسلمان بنا لینگے۔ اس وقت تک چند لیڈروں کے اعلان سے ہندوؤں کا خطرہ دور نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے اس خطرہ کو دور کریں۔ تو انھیں فوراً ان غلط خیالات سے دستبردار ہو جانا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ اور امام مہدی کے متعلق رکھتے ہیں۔ اور عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرا دینا چاہیئے۔ کہ نہ امام مہدی آکر تلوار چلائینگے۔ اور نہ کسی کو زبردستی مسلمان بنائینگے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ لوگ جو سالہا سال سے امام مہدی کے متعلق بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ اور جو ان کے ذریعہ ساری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ آسانی سے اپنے خیالات کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہو سکینگے۔

جمعیۃ العلماء اور تبلیغ اسلام

جمعیۃ العلماء نے اپنے حال کے خفیہ جلسے دہلی میں اس بنا پر قانون کی خلاف ورزی کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ علماء کے ضبط شدہ فتویٰ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اور علی برادران نے کراچی میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم ہے جس کی اشاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ علماء کہاں تک اس رزولیوشن پر عمل کرینگے۔ یہ حالات بتا دینگے۔ لیکن اس موقع پر ہم ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اسلام نے غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا مسلمانوں کا فرض رکھا ہے یا نہیں۔ اگر رکھا ہے تو کیا علماء کی جمعیت بتا سکتی ہے۔ کہ وہ اس فرض کو کہاں تک ادا کر رہی ہے۔ اس وقت تک کس قدر ہندوؤں عیسائیوں وغیرہ کو [illegible]

اسلام میں حریت اور مساوات

(نمبر ۹)

صحابہ کی ہتک کرنے کا الزام ایک اور الزام ناروا جو خواجہ صاحب نے حضرت صاحب پر لگایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے صحابہ اور تابعین کو شریر کے لفظ سے نامزد کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ہمارے میاں صاحب موصوف نے بوجہ ناواقفیت ان لوگوں کو شریروں کی جماعت سے تعبیر کیا ہے۔ جو فتنہ مذکورہ کے برپا کرنے کے موجب ہوئے۔ ...... ہم اس ناگوار بحث کو طول نہیں دینا چاہتے صرف یہ ظاہر کرینگے۔ کہ جماعت اشرار نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد صحابہ اور تابعین ہی تھے۔"

اول تو اس الزام کا جواب حضرت صاحب الفضل ۱۴ مارچ میں دے چکے ہیں۔

"کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں نے صحابہ کرام اور تابعین کو شریروں سے تعبیر کیا ہے۔ خواجہ صاحب آپ جانتے ہیں اور وہ سب لوگ جو میرے خیالات سے واقف ہیں یا جنہوں نے میرا وہ مضمون پڑھا ہے جسکی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ خطرناک بہتان ہے۔ میں نے ہرگز کسی صحابی یا تابعی کو شریر نہیں کہا۔ بلکہ میں صحابی یا تابعین کو شریر کہنے یا سمجھنے والے کو شریر سمجھتا ہوں۔ میرے مضمون کا کوئی فقرہ یا جملہ نہ صراحتاً نہ اشارتاً نہ کنایۃً اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی صحابی یا تابعی شریر ہے .... میں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بعض شریروں نے جو صحابہ کے اموال کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ لوگوں میں انکے خلاف جوش پیدا کرنا شروع کیا۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جو ایک غریب مزاج آدمی تھے۔ اور زیادہ مال پاس رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن دوسروں کو بھی مجبور نہیں کرتے تھے بھڑکایا۔"

پھر حضور نے لکھا۔

"اگر خواجہ صاحب کو تاریخ سے ادنیٰ درجہ کی واقفیت بھی ہوتی تو وہ جان لیتے کہ میں نے جس جماعت کی طرف اپنے مضمون میں اشارہ کیا ہے وہ عبداللہ بن سبا اور اسکے پیروؤں کی جماعت ہے۔ اور انکے شریر اور مفسد ہونے کے صحابہ بھی اور بعد کے بزرگان اسلام بھی قائل ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبادہ بن صامت جیسے معزز صحابہ نے اسے مفسد اور منافق قرار دیا ہے اور اسکی تمام زندگی ہی اسلام میں فتنہ اور نفاق پھیلانے میں خرچ ہوئی۔"

ان عبارتوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی خواجہ صاحب الزام لگانے سے باز نہ آئے۔ جب کہ شریر کے لفظ کا مصداق بتا دیا گیا۔ تو چاہیے تھا۔ کہ خواجہ صاحب عبداللہ بن سبا اور اسکے پیروؤں کو نیک اور صالح اور متقی پرہیزگار ثابت کرتے۔ اور پھر الزام لگاتے۔ خواہ مخواہ تفسیر القول بما لا یرضی قائلہ کرکے الزام دینا کار خردمنداں نیست۔

عبداللہ بن سبا کون تھا مناسب معلوم [illegible]۔ کہ عبداللہ بن سبا کی بابت ناظرین کو انٹروڈیوس کرا دیا جائے۔ کہ وہ کون شخص تھا۔ امام عینی نے اپنی کتاب عقود الجمان میں لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔

کہ مؤرخین جیسے ہشام۔ واقدی۔ سیف وغیرہم نے عن عقبہ عن یزید الفقعسی بیان کیا ہے۔ کہ عبداللہ بن سبا یہودی صنعاء کا باشندہ تھا۔ اور اسکی والدہ سوداء تھی۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آغاز خلافت میں اسلام لایا تھا۔ اور اسکا قصد اسلام کو ہلاک کرنا تھا۔ اس ارادہ سے اسنے شہروں میں چکر لگایا۔ اور حجاز۔ شام۔ عراق۔ مصر۔ اور انکے نواحی میں پھرا اور لوگوں کو حضرت عثمانؓ سے نفرت دلاتا رہا۔ اسطرح پر اسکے ساتھ کچھ آدمی بھی مل گئے۔ جو فتنہ کا موجب بنے۔ پس یہ شخص جسنے اپنی زندگی کا مقصد اسلام کی ہلاکت ٹھہرایا تھا۔ وہ شریر نہیں تو اور کون تھا۔

فتنہ میں شامل ہونے اور اسکے موجب بننے میں فرق خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ نے بوجہ ناواقفیت ان لوگوں کو شریروں کی جماعت سے تعبیر کیا ہے۔ جو اس فتنہ کے برپا کرنے کے موجب ہوئے۔ کیونکہ اس فتنہ میں صحابی اور تابعی بھی شامل تھے۔

معلوم ہوتا ہے خواجہ صاحب نے فتنہ میں شامل ہونے" اور اسکے برپا کرنیکا موجب" بننے کو ایک بات سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں میں فرق ہے۔ فتنہ کے برپا کرنیکا موجب ہونا اور بات ہے۔ اور پھر اس ایجاب کا نتیجہ جو فتنہ ہوتا ہے وہ اور ہے۔ فتنہ کے برپا کرنیکے موجب جو لوگ تھے۔ انہیں صحابہ اور تابعین سے کوئی شخص نہیں تھا۔ برپا کرنیکے موجب وہی عبداللہ بن سبا اور اسکے پیرو تھے۔

پھر خواجہ صاحب محمد بن ابی بکرؓ کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ یہ بھی قتل عثمان کے فتنہ کے برپا کرنیکے موجب تھے۔ اور یہ حضرت علی کے سچے متبع تھے۔ اور اپنے کئے پر پشیمان بھی نہیں ہوئے۔ اور حضرت علیؓ نے ان (محمد بن ابی بکر) کو حضرت عثمانؓ کے عامل عبداللہ بن ابی سرح کو معزول کرکے حکومت مصر تفویض فرمائی۔ اس سے بھی شبہ پڑتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک حضرت علیؓ بھی قتل عثمانؓ پر راضی تھے۔ کیونکہ بقول خواجہ صاحب انہوں نے اس شخص کو جو قتل عثمان میں شریک ہوا۔ مصر کا گورنر مقرر کردیا۔ حالانکہ جو شخص تاریخ سے تھوڑی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ کبھی ایسا نہیں لکھ سکتا کیونکہ حضرت علیؓ کا قتل عثمانؓ سے راضی ہونا باطل ہے۔ فیستلزم الباطل باطل۔

رجعت حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ کہ عبداللہ بن سبا ہی وہ شخص تھا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت کا مسئلہ ایجاد کیا تھا۔ اور لوگوں میں یہ بات پھیلاتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ اسی جسد عنصری کے ساتھ تشریف لاوینگے۔"

اسکے جواب میں خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔

"رہا یہ امر کہ وہ رجعت کا قائل تھا۔ کیا میاں صاحب

مجموع رجعت کے قائل نہیں۔ کیا یہ مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کو تسلیم نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔
۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ بروزی رنگ میں ہیں"

کیفیت کے بدلنے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں

خواجہ صاحب جسد عنصری کے ساتھ رجعت اور بروزی رنگ کی رجعت کو ایک ہی حکم میں بتا رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جسد عنصری کے ساتھ آنا محال ہے۔ لیکن کسی کا بروز اور مثیل ہونا اور بات ہے۔ کیفیت کے بدلنے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔ مثلاً کھجور کے نبیذ کا پینا شریعت میں جائز ہے۔ لیکن وہی اگر دو تین دن تک پڑا رہے۔ تو اسکی کیفیت مبدل ہو جاتی ہے کیونکہ مسکر یعنی نشہ دینے والا بنجاتا ہے۔ پھر اسکا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پس کیفیت کے بدلنے سے حکم بھی تبدیل ہو گیا۔ تو رجعت بروزی رنگ میں اور جسد عنصری کے ساتھ دو کیفیتیں ہیں۔ جنکا علیحدہ علیحدہ حکم ہے۔

خواجہ صاحب تمام مسلمانوں کے خلاف

خواجہ صاحب بعض جگہ تو احادیث کو قرآن مجید کے بعد کا درجہ دیتے ہیں۔ اور بعض جگہ اس سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور بعض جگہ اسے اجتہاد نبی کریم مانتے ہیں۔ اور خاص حالات و واقعات کے ساتھ مقید کرتے ہیں۔ اور بعض جگہ کہتے ہیں۔ کہ اکثر احادیث خاص حالات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ساری کی ساری نہیں۔

اب خواجہ صاحب تمام مسلمانوں کے خلاف اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کا انتظار سو دو ہزار برس سے ہو رہا تھا۔ آمد ثانی کے آنجناب بھی معتقد ہیں یہ اور بات ہے کہ بروزی رنگ میں ہیں۔ دنیا میں ایسے خوش اعتقادوں کی کمی نہیں۔ اور کسی فرقہ میں کمی نہیں جو اوتاروں اور انبیاء اور رسل اور مدلبوں کی رجعت کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم نہیں کرتے۔ اصول سب کے ایک ہی تفصیل کے بٹے ہیں۔ ایسا ہی عبد اللہ بن سبا ایک تھا۔ یہود و نصاریٰ رجعت کے قائل ہیں۔ ہنود رجعت کے قائل ہیں۔ اور اب مسلمان انہی کی سی باتیں بنا رہے ہیں۔ کتاب اللہ میں اسکی کوئی سند نہیں۔ تلک امانیہم"

اس جگہ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ آیا کتاب اللہ یا احادیث میں نبی کریم یا مسیح کی کسی قسم کی رجعت کا ذکر ہے یا نہیں۔ میں صرف مسلمانوں کو خواجہ صاحب کے عقیدہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے کہ سب مسلمان نزول مسیح کے عقیدہ میں غلطی پر ہیں۔ کیا مسلمان خواجہ صاحب کی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا یہ مان کردہ مسلمان اور خصوصاً مولویان امرتسر عبد اللہ بن سبا بننے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا خواجہ صاحب کو وہ نزول مسیح کے دلائل نہیں بتلائے کہ انھوں نے ایسا عقیدہ پیش کیا۔ جو قرآن مجید و حدیث صحیح کے خلاف ہے۔

مومن کون ہوتا ہے

حضرت صاحب نے صحابی کی یہ تعریف کی تھی "کہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں میں شامل کیا"

اسپر خواجہ صاحب دو واقعات پیش کرتے ہیں۔ کہ صرف لا الہ الا اللہ کہدینے والا مومن ہوتا ہے جیسے مالک کے حضرت ابوبکر صدیق کے گھر آنے پر (جبکہ نبی کریم آپ کے گھر سفر سے تشریف لائے تھے) کسی نے یہ کہدیا۔ کہ وہ بوجہ منافق ہونے کے حاضر نہیں ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لا تقل ذالک الا تراہ قد قال لا الہ الا اللہ یرید بذالک وجہ اللہ

اس شخص نے عرض کی کہ بلا شبہ اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ زیادہ دیکھنے میں آئی ہے۔ فرمایا فان اللہ عزوجل قد حرم النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذالک وجہ اللہ۔

میں پوچھتا ہوں۔ ان واقعات کے پیش کرنے سے صحابی کی پیش کردہ تعریف کیسے باطل ہو گئی۔ اسمیں تو اسی شخص کے لئے خود نبی کریم کی شہادت ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے سے وجہ اللہ چاہتا ہے، منافق نہیں ہے زبان سے لا الہ الا اللہ کہنے سے نجات نہیں ملتی۔ بلکہ اصول ارکان اسلام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور یہ سب کچھ لا الہ الا اللہ میں اجمالاً بتا دیا گیا ہے اس کے معنے ہیں۔ خدا کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ یعنی اسمیں بندہ خدا تعالیٰ کو معبود اور اپنے آپکو عبد قرار دیتا ہے۔ اور وہ اس کا عبد کامل بن نہیں سکتا جب تک کہ اس کے احکام پر عمل نہ کرے۔ اور احکام کے لئے رسول اور کتاب اور فرشتوں کی ضرورت ہے۔ اصل مقصود بالذات انسان کا خدا ہی ہے۔ باقی اصول ایمان رسول فرشتے اور کتاب خدا تعالیٰ کا منشاء معلوم کرنے کے ذرائع ہیں۔ اور ان کے نتیجہ کیلئے یوم آخرۃ مد نظر ہے۔ پھر ان ذرائع کو ماننا بھی خدا تعالیٰ نے فرض اور اصل ایمان قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان میں سے کسی کو نہیں مانتا۔ وہ کافر ہے۔ مسلمان نہیں۔ جب ارکان اسلام کو نہ ماننے والا قرآن مجید کی رو سے مسلمان ہی نہیں ہو سکتا تو اگر کوئی کسی حدیث کا مفہوم اس کے مخالف ہو۔ تو وہ حدیث قابل اعتبار نہیں ہوگی۔

مسلمانوں میں تفرقہ کی وجہ حسد مال تھی یا محبت مال؟

حضرت صاحب نے لکھا تھا۔ "کہ تفرقہ کی وجہ حسد مال تھی"

اسپر خواجہ صاحب یوں گوہر فشاں ہیں۔

"اسلام میں تفرقہ اور نفاق کی وجہ بقول میاں صاحب ممدوح حسد مال نہ تھا۔ بلکہ محبت مال تھی فی الحقیقت حسد مال اس محبت مال کا نتیجہ تھی وجہ نہیں ہو سکتی۔"

خواجہ صاحب۔ اسلام میں تفرقہ کی وجہ محبت مال نہیں تھی۔ کیونکہ جو لوگ فتنہ کے برپا کرنے کے موجب تھے انھوں نے صحابہ کو مالدار دیکھ کر حضرت ابوذر غفاری کو اسلئے اکسایا کہ مال جمع کیا جائے۔ تو پھر وہ خود کیسے جمع کر سکتے تھے۔ محبت مال تو اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ اموال کو جمع کرنے کی کوئی تدبیر نکالتے۔ اور اپنے پاس مال رکھتے۔ وہاں حسد ہی کی وجہ صادق آسکتی ہے کیونکہ حسد کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ دوسرے کے پاس محسود علیہ چیز ہے یہ شرط نہیں کہ حاسد کو وہ چیز مل بھی جائے۔ حاسد کی صرف یہ غرض ہوتی ہے کہ مجھ کو چیز ملے یا نہ ملے۔ لیکن محسود کے پاس نہ رہے۔ اور محبت مال چاہتی ہے کہ وہ مال ان کے پاس آجائے۔ مگر یہ ان کا منشاء ہی نہیں تھا۔ پس حسد ہی تفرقہ کی وجہ تھی نہ محبت مال۔

خاکسار جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

روغن زرد کے متعلق اعلان

(۱)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ ستمبر اور ۳ اکتوبر کے پرچوں میں روغن زرد کے وعدے درج کر چکا ہوں۔ اب بقیہ وعدے ناظرین کے سامنے پیش ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بجائے دس من گھی کے زیادہ وعدے ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ آئندہ ہم کو گھی کے وعدوں کی ضرورت نہیں۔ ہاں اپنی مرضی سے کوئی صاحب دینا چاہیں تو انکار نہیں۔ لا غنی عن نعمۃ ربنا۔

نمبر شمار	نام معطی مع پتہ	وزن روغن زرد
۱	میاں غلام مصطفیٰ صاحب پنشنر پولیس گمیانہ	۲۵
۲	قاضی محمد عالم صاحب قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۲۰
۳	جماعت چک نمبر ۳۵	۲۰
۴	جماعت چک نمبر ۸۷ ڈاکخانہ سمالک	۲۰
۵	جماعت چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودہا	۲۰
۶	جماعت چک نمبر ۳۰۔ احمدیانوالہ	۲۰
۷	چوہدری مرزا خان صاحب	۲۰
۸	عنایت اللہ صاحب سب انسپکٹر ایکسائز بہلول پور	۱۰
۹	جماعت چک نمبر ۴۳ - سرگودہا	۳۲

میزان ۴ من ۳۱ ستار گذشتہ

سابقہ میزان ۸ من ۳۵ ستار۔ کل میزان ۱۳ من ۲۶ ستار۔

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ۔

احمدی قلعی گر احباب توجہ فرمائیں

(۲)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوگوں سے جو دیگیں اور دیگچے اور دیگر تانبہ کے برتن بطور مستعار لئے جاتے ہیں ان کو قلعی کروا لیا جاتا ہے۔ ورنہ وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتے۔ قلعی پر کافی خرچ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پچھلے جلسہ پر قلعی کرائی پر ۸۵ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس دفعہ میری تجویز ہے۔ کہ اگر احمدی جماعت کے دوست جو قلعی کرنا جانتے ہیں۔ ہم سے قلعی اور نوشادر لے لیں۔ اور بطور امداد مفت قلعی کر دیں۔ تو بہت سی بچت ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ان سطور کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو دوست قلعی کرنا جانتے ہوں اور مفت قلعی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ مجھ کو بواپسی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام یادداشت میں رکھ لیا جائے۔

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ

تمام سکرٹری صاحبان بواپسی مطلع فرمائیں

(۳)

پچھلے جلسوں پر یہ قاعدہ رہا ہے کہ ہر جماعت کے کھانا کھلانے وغیرہ کے لئے ہماری طرف سے طلباء متعین کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ احباب کے زیادہ آرام پہنچانے کے لئے یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ ہر جماعت کا منتظم انہیں کا ایک فرد ہو۔ جسے ہر جماعت خود منتخب کر کے جلسہ سے تین روز قبل قادیان بھیج دے۔ یعنی ۲۱ دسمبر کو ہمارے پاس پہنچ جائے ہم اس کو گھڑے لوٹے پیالے۔ دسترخوان سلفچی کا سامان اور کمرہ کا قفل و چابی سپرد کر دیں۔ اور تمام ضروری ہدایات اسکو سمجھا دیں۔ جلسہ کے دنوں میں اُسی کی پرچی پر جتنی وہ تعداد لکھے۔ اتنوں کا کھانا بھیجا جائے۔ اس کی مدد کے لئے ہم بھی والنٹیر دینگے مگر منتظم اصلی وہی ہو گا۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ مہمان بے تکلفی سے اپنی ضروریات کا اس سے اظہار کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ ان کا اپنا بے تکلف آدمی ہو گا۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ ایسا آدمی جلسہ کے بعد بھی دو روز تک رہے۔ تاکہ سامان کی باقاعدہ واپسی ہو سکے۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے حتی الوسع مٹی کے برتن تک بھی محفوظ رہیں۔ میں ان سطور کے ذریعہ تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں سے مشورہ کر کے مجھے مطلع فرما دیں کہ ان کی جماعت کی طرف سے کونسا آدمی ۲۱ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک قادیان میں جلسہ کے انتظام کے لئے ہمارے پاس آ سکتا ہے۔ عموماً ایسی تحریکوں کے جواب دس فیصدی آیا کرتے ہیں مگر براہ مہربانی ایسا کیا جاوے کہ سو فیصدی جواب آویں یعنی تمام جماعتوں کی طرف سے جواب آنا چاہیئے۔ میرے اس نوٹ میں جماعتوں سے مراد وہ مجموعہ افراد ہے۔ جو عموماً ایک جگہ ٹھہرا کرتا ہے۔ مثلاً جماعت ہندوستان کہ گو وہ باوجود مختلف جگہوں کے ہونے کے بسبب اپنی قلت کے ایک ہی جگہ ٹھہرتے ہیں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ۔

زنانہ وارڈ کا چندہ

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکو خوشخبری ہو۔ کہ الحمد للہ میری محترم اور عزیز بہنوں نے اس ناچیز کی صدا پر لبیک کہی یعنی باہر کی احمدیہ خواتین میں سے بہتیری بہنوں نے زنانہ وارڈ کی قادیان میں ضرورت محسوس کی۔ اور امداد کا وعدہ فرمایا اپنی بیمار اور معذور بہنوں کی ہمدردی کے لئے ان کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ انہیں سے ہمشیرہ اہلیہ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب۔ عزیزہ بہن سلیمہ بیگم حیدرآباد اور فہمیدہ بیگم شاہجہانپور اور عزیزہ صفیہ سلطان اہلیہ سید محمد حسین شاہ صاحب نے کچھ چندہ بھیجدیا۔ اور عزیزہ محمودہ نے نیروبی سے اور اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے لدھیانہ سے وعدے لکھے کہ عنقریب بھیجدینگی۔ اور بھی بہت سی بہنوں نے وعدے کئے۔ جن سے نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی قابل ذکر ہیں۔ چونکہ زیادہ تر ہماری مقامی بہنوں نے ہسپتال سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اسلئے انکو پُرزور اپیل کے طور پر عرض کرتی ہوں کہ وہ سب سے بڑھ چڑھ کر اس کارخیر میں حصہ لیں۔ بیشک سالانہ جلسہ بھی قریب ہے اور اسکی امداد ضروری ہے مگر یہ اپیل صرف ہمدردی نسواں کے لئے اپنی ہی محترم بہنوں سے ہے۔ اور اسکی تکمیل ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ خیرخواہ سکینۃ النساء قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا، سرخی کو دور کرتا، بابرکات دیتا، اور چھپروں کے متورم ہونے کو زائل کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نکلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل آئی ہوں یا گل گئی ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں لگ کر آنسو نکلتے ہوں۔ یا کیچڑ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار یا جالا چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیرخوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات کا مرکب ہے۔ اس کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں۔ اور تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی و ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ ہم کو اشتہاری دواؤں سے اسی طرح نفرت ہے جس طرح مسلمان کو خنزیر سے۔ کثیر المصرف کیا کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کریں۔

۱۔ ارباب محمد عباس خانصاحب۔ بی۔ اے۔ لنڈی نواب صاحب پشاور (غیر احمدی)

۲۔ لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر گجرات

۳۔ خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ انسداد جرائم پیشہ لاہور۔ پنجاب (غیر احمدی)

۴۔ چوہدری جلال خانصاحب نائب تحصیلدار تحصیل سرگودھا

۵۔ سیٹھ چراغ الدین صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر۔ گجرات (غیر احمدی)

۶۔ خان شاہنواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (غیر احمدی)

۷۔ پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہدولہ صاحب گجرات (غیر احمدی)

۸۔ میاں میران بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخپور گجرات (احمدی)

۹۔ منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس پیلی بھیت (اصل) یو۔ پی۔ (احمدی)

۱۰۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمبل پور (ریڈر صاحب حیدرآباد پولیس) (احمدی)

۱۱۔ بابو غلام محمد صاحب ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر آفس پشاور (احمدی)

۱۲۔ بابو محمد طاہر صاحب جنرل اکونٹنٹ سیکنڈ وسٹ کی رجمنٹ پشاور (احمدی)

۱۳۔ منشی عبداللہ خانصاحب دفتر قانونگوئی تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۵۔ مستری حاجی محمد صدیق صاحب ڈاکٹر گل لالہ دہلی (احمدی)

۱۶۔ مستری مہر اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن ہیرپار و محکمہ انٹرلاکنگ ضلع نوابشاہ ملک سندھ (احمدی)

۱۷۔ بابو اسد اللہ صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی داردونی براستہ بنوں (احمدی)

۱۸۔ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری مائی جھنڈران ضلع گوجرانوالہ (احمدی)

اس کے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اس طرح لغو تحریر کرکے بد ظنی کرے۔ ہاں اگر خدا نخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ حلفیہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے۔ اب تریاق چشم صرف ۱۰۰ درخواست کیلئے رہ گیا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ۶ر ذمہ خریدار۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

اعجازی پریس

اس نو ایجاد پریس پر نہایت عمدہ طرح آسانی سے ایک نوکر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگا کر پچاس سو ورقہ کاغذ چھپ جاتے ہیں۔ علاوہ تمام ایسے حضرات کے لئے جو چٹھیاں یا اشتہارات چھاپنا چاہیں خصوصاً اسکولوں تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کے لئے نہایت کفایت اور کارآمد اور آرام دہ و مفید ہے۔ کارڈ سائز۔ بیڈ سائز۔ نوٹ پیپر سائز۔ فلسکیپ سائز۔ سیاہی فی تولہ ۸ر

محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

خوشنما جھالردار سروتہ

اس کارخانہ کا ساختہ پیتل سروتہ اپنی مضبوطی نقش و نگاری اور انوکھی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل کر چکا ہے۔ اس میں دو دھارکا رو نہایت پختہ مضبوط تیز اور چمکدار لگایا جانے کے علاوہ خوشنما جھالر اور نقش و نگار سے آراستہ اور ایسا خوشنما سبک نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھنے سے فوراً طبیعت خوش ہو جاتی ہے اس کی ڈنڈی گول مضبوط اور سادہ ہے۔ دوست احباب کیلئے کارآمد تحفہ ہے۔ سروتہ عمدہ وغیرہ سروتی پیرو ۸ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر

شیخ محمد محی الدین خوبصورت سروتہ فیکٹری پانی پت

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا امراض شکم کیواسطے بے حد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم سے کم یہ گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۱۲ معہ محصول ڈاک۔ المشتہر

افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتاب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی مکمل و نا تمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمدللہ ۸۹۳ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت بخاریؒ کی تمام متصل سند حدیثوں کو یکجا کر کے ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جو عاشقان کلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے

حجم سوا پانسو صفحے۔ کتاب مجلد قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک ۹ر۸

درخواستیں بہت جلد **مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی شاہ** کے نام آنی چاہیئیں۔

سابق بادشاہ صاحب کا سرٹیفکیٹ

آپ کی دوائی نو ایجاد اکسیر اولیاء ایک شیشی منگوا کر استعمال کی گئی ہے نہایت ہی کامیاب اور زود اثر دوائی ہے ایک شیشی اور بھی مہربانی فرما کر بذریعہ ویلیو پے ایبل جس قدر جلد ممکن ہو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ راقم سید عبدالجبار شاہ نو ایجاد اکسیر اولیاء قیمت فی شیشی ایک روپیہ خاکسار سے طلب فرمائیں۔

اکسیر بواسیر خونی و بادی

یہ گولیاں ہم نے بڑی محنت سے تیار کی ہیں جو بواسیر خونی و بادی کا مکمل علاج ہیں خون کو فی الفور بند کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ اور قبض کو رفع کرتی ہیں۔ بارہا تجربہ کیا گیا اور نہایت ہی مفید پایا۔ قیمت فی ڈبیہ جو کہ ایک مریض کیلئے کافی ہوتی ہے صرف تین روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ یکمشت پیشگی قیمت بھیجنے والے صاحب کو محصولڈاک میں رعایت ہوگی

ملنے کا پتہ:-

حکیم سید احمد قریشی قادیان پنجاب

اپنے تین مکانوں سے ایک مکان فروخت کرتا ہوں

*

۱۔ اندرون شہر متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب دو منزلہ پختہ مع صحن باورچی خانہ دو کوٹھڑی دالان۔ رقبہ

۲۔ برلب سڑک متصل ہائی سکول۔ ۳ عدد دوکانیں پانچ کمرے نیچے۔ باورچی خانہ۔ بیٹھک مردانہ۔ اوپر کی طرف غرب تین کمرے۔ طرف شرق دو کمرے۔ ڈیوڑھی پختہ۔ ۱۵ مرلہ

۳۔ قریب لب سڑک آٹھ کمرے مع برآمدہ بیٹھک۔ باورچی خانہ پختہ۔ قطعہ زمین ½ اکنال

مفصل بذریعہ خط وکتابت

ن۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

لائق احمدی ایجنٹوں کی ضرورت

ہم کو اپنے فرم کے لئے ایسے چار لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں شرط یہ ہے کہ وہ احمدی ہوں۔ تصدیق کیلئے اپنی جماعت کے سکرٹری سے تحریر کرائیں۔ کمیشن وغیرہ بذریعہ خط وکتابت پتہ ذیل سے طے کریں۔

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ کمبو لاہور

الخطبہ

معزز ارائیں خاندان کی لڑکی ۱۶ سالہ تعلیم یافتہ سلیقہ شعار اور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے لڑکا معزز ارائیں خاندان نیک دیندار۔ برسر روزگار ہو کم از کم انٹرنس پاس ہو صاحب جائیداد بھی ہو۔ عمر ۲۰-۲۱ سال خط وکتابت معرفت

سکرٹری صیغہ تبلیغ فیروزپور شہر

ہندوستان کی خبریں

علی برادران وغیرہ کا مقدمہ کراچی میں ۲۶ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک خالق دینا ہال میں مسٹر ایس [illegible] سٹی مجسٹریٹ کراچی نے مسٹر محمد علی و شوکت علی و ڈاکٹر کچلو و پیر غلام مجدد و مولوی حسین احمد و مولوی نثار احمد و سوامی کرشن تیرتھ معروف شنکر اچاریہ صاحبان پر دفعات ۱۲۰ (ب) ۱۳۱ - ۵۰۵ تعزیرات ہند اس تحریک اور تائید کے الزام میں مقدمہ کی سماعت کی جو ان ملزموں نے آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی منعقدہ ۹ - ۱۰ جولائی میں ایک ریزولیوشن پاس کی تھی جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اس وقت کسی مسلمان کا انگریزی فوج میں رہنا۔ بھرتی ہونا یا دوسروں کو بھرتی ہونے کی ترغیب دینا حرام ہے اور ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک مسلمان کو جو کہ فوج میں ہے۔ اس فیصلہ سے آگاہ کرے۔ علاوہ دفعات مذکورہ بالا کے علی برادران پر مزید دفعات [illegible] تعزیرات ہند بھی۔ مقدمہ حکومت سندھ کے پبلک پراسیکیوٹر مسٹر ایلفنسٹن نے گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کی۔ لوگوں نے ایک جلسہ کرکے فیصلہ کیا کہ عدالت میں نہیں جانا چاہیے تاہم پھر بھی لوگ کمرہ عدالت میں داخل ہوئے استغاثہ کی طرف سے پولیس و فوجی افسران نے جن میں مسلم اور غیر مسلم مذہب و قسم کے لوگ تھے۔ گواہی دی۔ اور غیر سرکاری لوگ بھی گواہی میں پیش ہوئے۔ ملزمین نے گواہوں پر کوئی جرح نہیں کی۔ البتہ مسٹر محمد علی بعض اوقات حاکم کو گواہ کے بیان کے بعض حصوں پر توجہ دلا دیتے تھے۔ گواہوں کے ختم ہونے پر مجسٹریٹ نے مسٹر محمد علی سے کہا کہ کیا آپ بیان دینگے اس کے جواب میں مسٹر محمد علی نے ایک تقریر کی آخر ان کا تحریری بیان داخل کیا گیا۔ مولوی حسین احمد نے اردو میں اور پیر غلام مجدد نے سندھی میں تقریر کی۔ ڈاکٹر کچلو نے یہ جان کر کہ ترجمہ سے [illegible] انگریزی میں تقریر کرنے سے انکار کیا۔

بنگال میں چالیس ہزار طلباء سکول و کالج چھوڑ چکے ہیں کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ کا ایک اجلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں وائس چانسلر سر آشوتوش مکرجی نے بتلایا کہ بنگال میں تحریک عدم تعاون کی وجہ سے ۴۰ اور ۵۰ ہزار کے درمیان طلباء سکولوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے امتحانوں کی فیسوں سے جو روپیہ حاصل ہوتا تھا۔ اس میں امسال یونیورسٹی کو ۲ لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ کا گھاٹا رہیگا۔

موپلوں کو خاص کمشنروں کی عدالت میں سزائیں کالی کٹ۔ ۲۶ ستمبر۔ خاص کمشنروں کی عدالت میں موپلوں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ عدالت نے اتفاق رائے سے سب [illegible] کو مجرم قرار دیا۔ ان میں سے سات کو سات سات سال کالے پانی اور باقی کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا (۶)۔

ہندوستانیوں کو سکرٹری کے عہدے دیئے جائیں کونسل آف سٹیٹ میں سید رضا علی نے ریزولیوشن پیش کیا تھا جس کی یہ خواہش تھی کہ گورنمنٹ ایک پالیسی اختیار کرے جس کی رو سے گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ جات [illegible] تعلیم۔ فارن پولیٹیکل اور پبلک ورکس میں سکرٹری جائنٹ سکرٹری اور ڈپٹی سکرٹری کے عہدوں پر ہندوستانیوں کو مقرر کیا جائے۔ مسٹر کریک نے ایک ترمیم پیش کی کہ ہندوستانیوں کو موقعے دیئے جائیں کہ وہ مذکورہ بالا اسامیوں کے لئے قابل ہو سکیں۔ تمام ہاؤس عام طور پر اس ترمیم کے حق میں تھا جو منظور ہو گئی۔

مدراس کی ہڑتال ختم مدراس ۲۶ ستمبر۔ اطلاع ہے۔ کہ کارخانجات کے ہڑتالی مزدوروں میں پھوٹ واقع ہو گئی ہے اور ان میں سے قریباً تین سو نے مشروط طور سے کام پر واپس [illegible] ہیں۔ بظاہر انہیں ہڑتال جاری رکھنے میں کوئی فائدہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

سودیشی ٹوپیاں پہننے پر ڈیڑھ سو طلباء کی معطلی مدراس ۲۶ ستمبر۔ سودیشی ٹوپیاں پہننے پر ویزیگاپٹم میڈیکل سکول کے قریباً ڈیڑھ سو طلباء کے معطل کئے جانے پر رایاپورم میڈیکل سکول کے اندھرا میڈیکل طلباء نے ویزیگاپٹم کے اپنے دوستوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ ہسپتال اور جماعتوں میں آئندہ وہ بھی سودیشی ٹوپیاں ہی پہن کر جایا کریں گے۔

جے ایم سین گپتا کی گرفتاری کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ جے ایم سین گپتا بیرسٹر۔ سکرٹری چٹاگانگ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو اتوار کی دوپہر کو سٹرائیک کے دنوں میں آسام بنگال ریلوے کوارٹروں میں فسادات کے تعلق میں گرفتار کر لیا ہے۔

ضبطی جائداد کی سزا منسوخ شملہ ۲۴ ستمبر۔ تعزیرات ہند میں ترمیم کا مسودہ قانون مجلس وضع قوانین میں منظور ہو گیا۔ اس ترمیم کے بعد ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے جرم میں ضبطی جائداد کی جگہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

الموڑہ اور گڑھوال کے قحط زدوں کی امداد ۲۴ ستمبر۔ گورنمنٹ ممالک متحدہ کی درخواست پر قحط ٹرسٹ کے آل انڈیا بورڈ نے الموڑہ اور گڑھوال کے قحط زدوں کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

مدراس میں بم بازی مدراس۔ ۲۷ ستمبر۔ خبر ہے کہ پولیس ایک بم کے حادثہ کی تحقیق و تفتیش کر رہی ہے جو گزشتہ شب رونما ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو بم پولیس کی بارکوں پر پھینکے گئے مگر نقصان کچھ نہیں ہوا۔

لوکشاہی اخبار کے ایڈیٹر و پرنٹر کو سزا بمبئی۔ ۲۷ ستمبر۔ لوکشاہی اخبار کے ایڈیٹر و پرنٹر پر جو بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا تھا۔ عدالت نے ایڈیٹر کو ایک سال قید سخت اور پرنٹر کو نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

قابل فروخت گندم چاول اور چنے محکمہ زراعت پنجاب لاہور کی ۲۷ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ (۱) [illegible] گندم اور (۲) چاول بہت بڑی مقدار میں تلسی پور (بی۔ اے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ وائی) میں موجود ہے ۲۴ ستمبر کو گندم کا نرخ [illegible] اور چاول کا نرخ [illegible] تھا تلسی پور سے لاہور تک ریلوے کرایہ [illegible] پائی فی من ہے۔ تلسی پور میں بڑے تاجر [illegible] چند [illegible] پرشاد [illegible] دوسری اطلاع مظہر ہے کہ یہاں چنا بھی بڑی مقدار میں [illegible] فی من کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

عراق عرب کیلئے محصول ڈاک عراق عرب کو جو خطوط جائیں انہیں مندرجہ ذیل شرح سے ٹکٹ لگائے جائیں۔ لفافہ [illegible] کارڈ [illegible] اب اس ملک میں تمام محکمہ جات سول ہو گئے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

واشنگٹن کانفرنس میں برطانوی نمایندے لندن ۱۹ر ستمبر۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ خود انگلستان میں بعض ضروری مسائل کو طے کرنا ہے۔ اسلئے واشنگٹن کانفرنس میں نہ تو لائیڈ جارج جا سکینگے اور نہ مارکوئیس کرزن۔ مسٹر بالفور اکیلے برطانوی نمایندے ہونگے۔ دیگر نمایندے جنکا نام آزادانہ بیان کردیا گیا ہے۔ مسٹر بالفور۔ سر اوکلنڈ گیڈس لارڈ لی اور سر ولیم ٹائرل ہیں۔

روڈس کے وظائف ہندوستانی طلباء کو نہیں مل سکتے لندن ۱۹ر ستمبر تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کے اس ریزولیوشن کا جو ہندوستان کے لئے روڈس کے وظائف سے متعلق تھا کوئی عملی نتیجہ مرتب ہونا غیر ممکن ہے۔ جو وظائف بیشتر جرمنی کو دئے گئے تھے وہ ٹرسٹیوں نے مستقل طور پر سلطنت برطانیہ کے مختلف حصص کو تقسیم کردئے جنمیں ٹرانسوال نوآبادی روڈیشیا اور [illegible] شامل ہیں۔ روڈس کے جدید وظائف کا ہندوستان کے لئے از سر نو قائم کرنا بھی ناممکن ہے۔

ٹڈی دل نے روسی قحط کو اور بھی گراں کردیا ریگا ۲۰ر ستمبر۔ ضلع آرنبرگ میں ٹڈی دل کے گھٹا کی طرح چھا جانے سے قحط سا آگیا۔ روس کی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے۔ ٹڈیاں تیزی سے دوڑ رہی ہیں۔ اور کھیتی باڑی کو تلف کررہی ہیں۔ لاوارث بچوں کے واسطے آرنبرگ میں جو مکانات ہیں وہ ایسے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جنکے والدین حالت مایوسی میں انکو اپنے سے جدا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ سمارا کے قریب ۱۷ ہزار آدمی اپنے گھر چھوڑ کر زیادہ زرخیز اضلاع چلے گئے ہیں۔ جرمنی کا پہلا امدادی جہاز ادویہ و دیگر طبی سامان پیٹروگراڈ بھیج گیا ہے۔

عراق عرب میں انگریزوں اور کردوں کی لڑائی لندن ۲۳ر ستمبر دفتر امور مستعمرات نے اعلان کیا ہے۔ کہ رواندز کے رقبہ میں جو فساد برپا ہوا تھا۔ اور جس کی وجہ یہ تھی کہ ترکوں نے عراق عرب کے کرد قبائل میں سازشوں کا جال بچھایا تھا۔ اور ایک جھگڑے سے ترکی لشکر نے عراق عرب کے علاقے پر حملہ کیا تھا۔ وہ فساد اب فرو کردیا گیا ہے۔ دو سو مقامی سپاہی اور پولیس کے آدمی برطانی افسروں کے ماتحت ۱۰ر ستمبر کو اربیل سے روانہ ہوئے۔ اور برطانی ہوائی جہازوں کی مدد سے ۱۴ر ستمبر کو بتال اور رواندز پر قبضہ کرلیا۔ ایک مقام پر کردیوں کی زبردست مزاحمت ہوئی۔ ہمارے تین آدمی اور چار گھوڑے مر گئے۔ غنیم کا نقصان جان پندرہ سے بیس تک تھا۔ ہماری ایک ہوائی مشین کو اترنا پڑا۔ اور وہ بہت ٹوٹ پھوٹ گئی۔ ناخدا اور دو [illegible] جہاز زخمی ہوئے۔ کرد باغیوں کا سرغنہ عبید اللہ قبول اطاعت کیلئے اربیل میں آگیا ہے۔

مسئلہ آئرلینڈ میں مسٹر چرچل کے یاس انگیز خیالات لندن ۲۴ر ستمبر۔ آج مسٹر چرچل وزیر نوآبادیات نے ڈنڈی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مسٹر ڈی ویلرا کے انکار سے جو انہوں نے نوآبادیوں کی طرز کی سیلف گورنمنٹ لینے سے کیا ہے۔ سخت مایوسی ہوئی ہے۔ آئرلینڈ کو جو رعایت پیش کیگئی ہے وہ نہایت منصفانہ۔ صادقانہ اور فیاضانہ رائے پر مبنی ہے اور اسکو فوراً عملی جامہ پہنایا جائیگا۔ لیکن تاج برطانیہ کے ساتھ آئرلینڈ کی وفاداری نہایت ضروری ہے۔

برطانیہ میں بیکاری کا سوال لندن ۲۴ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بیکاروں کو فوری امداد دینے کے علاوہ گورنمنٹ بیکاری کے سوال کے متعلق ایک زیادہ وسیع الاثر سکیم پر غور کررہی ہے اگر تجارت بحال نہ ہو تو بیکاروں کو مدد دینے میں قومی خزانہ پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہوگا کہ صنعت و حرفت اور تجارت کو مالی امداد دیکر بحال کیا جائے۔ مسٹر چرچل نے ڈنڈی میں ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ گورنمنٹ التوائے جنگ کے بعد سے بیکاروں کی امداد کیلئے ۱۰ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ صرف کرچکی ہے۔

برطانیہ کے کان کنوں میں پھر بے چینی لندن ۲۲ر ستمبر۔ برطانیہ کی صنعتی دنیا میں اس قسم کے آثار نمودار ہو رہے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ حالت غیر یقینی ہے۔ سب سے زیادہ بے چینی کوئلہ کی کانیں کھودنے والے مزدوروں میں ہے۔ انکو تشویش ہے کہ انکی اجرتوں میں تخفیف

فلسطین میں یہودی جلاوطنوں کی تعداد مسٹر ووڈ انڈر سکرٹری نوآبادیات نے مسٹر [illegible] کے جواب میں بیان کیا کہ ستمبر ۱۹۲۰ء اور ختم جون ۱۹۲۱ء کے درمیان فلسطین میں یہودی جلاوطنوں کی تعداد اندازاً ۱۵ ہزار تھی۔

صدر جمہوریہ پولینڈ کے قتل کی کوشش پیرس ۲۵ر ستمبر لیمبرگ (گلیشیا) کا تار ہے کہ مارشل پلسوڈسکی صدر جمہوریہ پولینڈ پر کسی شخص نے آج ریوالور سے تین فائر کئے جو بعد میں خودکشی کرتا ہوا پکڑا گیا۔ مارشل کو تو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ مگر اس کا ساتھی زخمی ہوا ہے۔ آجکل پولینڈ اور لیتھونیا کے درمیان ولنا کے مقبوضہ کے متعلق جھگڑا برپا ہے۔

یونانیوں کی بربادکن پالیسی یونانیوں نے انگورہ سے واپسی پر بہت سے گاؤں تباہ کردئے ہیں۔ اور اسطرح [illegible] کے درمیان ایک وسیع برباد شدہ رقبہ بنا دیا ہے۔

امیر فیصل کے خلاف تیاریاں قسطنطنیہ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ کمالیین نہال پاشا کے تحت ایک فوج ترتیب دے رہے ہیں۔ جس سے ان کی ایک غرض یہ ہے۔ کہ آرمینیا کو پامال کیا جائے۔ اور دوسرا امیر فیصل کے خلاف شمالی عراق میں شورش پیدا کیجائے۔ اور اسکی جگہ سینوسی سردار کو تخت نشین کیا جائے۔

بالشویکوں کا برطانی الزامات سے قطعی انکار لندن ۲۶ر ستمبر۔ لارڈ کرزن نے بالشویکوں کو جو یادداشت بھیجی تھی۔ بالشویکوں نے اسکا جواب دیا ہے اور ان تمام الزامات سے انکار کیا ہے جو ان پر لگائے گئے تھے۔

کمال پاشا کا عزم بالجزم قسطنطنیہ ۲۷ر ستمبر۔ انگورہ کی پارلیمنٹ نے کمال پاشا کو مارشل کا عہدہ عطا کیا ہے اور غازی کا خطاب دیا ہے۔ کمال پاشا نے اعلان کیا ہے کہ جبتک ایک ایک یونانی ترکی علاقہ سے نہ نکال دیا جائیگا۔ اس وقت تک وہ تلوار میان میں نہیں کرینگے۔

شاہ یونان کی واپسی ایتھنز ۲۷ر ستمبر۔ شاہ یونان اور ولیعہد یونان ۲۹ر ستمبر کو اناطولیہ سے واپس آجائینگے ان کے خیر مقدم کیلئے عظیم الشان تیاریاں کی جارہی ہیں۔

پیٹروگراڈ میں باورچی خانے ریگا ۲۰ر ستمبر۔ امریکنوں نے پیٹروگراڈ میں ۱۲۰ باورچی خانوں کا انتظام کیا ہے جو فاقہ کش بچوں کے لئے روزانہ ۹۰ ہزار روٹیاں تیار کرتے ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی ایڈیٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کے لئے شائع ہوا)

Reg. No. 835

E ALFAZL QADIAN.

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ [illegible] صاحبہ ۲

مسلمانوں کیلئے قابل عبرت واقعات ۳

ہم کب خدا کے دین کی اشاعت کرینگے ۳

اسلام میں حریت اور مساوات نمبر ۵ ۵

خطبہ جمعہ (ہمارا اللہ رب العالمین) ۶

اصحاب کہف [illegible] مسیح موعود کا مذہب دربارہ [illegible] ۸

مسئلہ [illegible]

مولوی [illegible] صاحب لاہوری [illegible] احمدی مبلغ ۹

اشتہارات ۱۰

خبریں ۱۱-۱۲

ایڈیٹر:- غلام نبی ⁂ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۲۷ | مورخہ ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ر صفر المظفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد

قیمت ہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے روزانہ عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم دینا شروع کر دیا ہے۔

جناب قاضی امیر حسین صاحب روزانہ بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آجکل مکتوبات مسیح موعود سناتے ہیں۔

دونوں سکولوں کے طلباء پہنچ گئے ہیں۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

نظم

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری)

شہید حسن و احساں تیرے یا رب ہر طرف دیکھے
جدھر دیکھے تیرے اخلاص والے سر بکف دیکھے

نگاہ لطف سے ساقی اگر تو اس طرف دیکھے
تو اپنے رنگ میں رنگین یہ ساری صف کی صف دیکھے

بنے ہیں نقش حیرت تیری صورت دیکھنے والے
تجلی دیکھ کر تیری کوئی پھر کس طرف دیکھے

تیرے عشاق کے آنسو بنے ہیں عرش کے تارے
یہ وہ موتی نہیں جن کو کبھی چشم صدف دیکھے

کوئی ایسا نہ دیکھا راز دل ہم جس سے کہہ دیتے
تمہاری چاہنے والے ہی دیکھے جس طرف دیکھے

بدل لے اپنی قسمت اس سے تو اے اشک حسرت
کہ جو قطرہ فلک سے گر کے آغوش صدف دیکھے

پتہ کیا پا سکیں افراط اور تفریط کی آنکھیں
بصیرت ہو جسے وہ رتبہ شاہ نجف دیکھے

میرا تیر دعا تیر نظر تیرا نہیں ساقی
نصیب اس کے کہاں ایسے کہ یہ دونوں ہدف دیکھے

نگاہیں پاک کر لے اپنی پہلے آب کوثر سے
کسی کا دیدۂ پُر شوق پھر تیری طرف دیکھے

تقابل سے کھلیگی انقلاب قوم کی حالت
سلف دیکھے ہوں جس نے اب وہ احوال خلف دیکھے

مدینہ دیکھنا جس کو ہو اے گوہر یہاں آئے
ہمارا قادیاں دار الامان دار الشرف دیکھے

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

۲۲ر ستمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور مولوی سید احمد علی صاحب حیدرآبادی نے اپنی نظم مبارکباد پڑھی۔ اور اسی دن نماز مغرب کے وقت میاں نظام الدین صاحب ٹیلر نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔

جناب میر قاسم علی صاحب نے "ہدایات الدین" پیش کی۔ جس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کے نام کے متعلق فرمایا کہ اس کا نام "ہدایۃ المتقین" ہوتا تو اچھا تھا۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ پہلوں کا اصول ہے۔ کہ یا تو کتاب چھپوائی نہ جائے۔ اگر چھپوائی جائے تو خوبصورت۔

یکم اکتوبر کو عصر کی نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے نئے دو ورقہ ٹریکٹ اتمام حجت کا ذکر فرمایا اور کہا کہ یہ کتنی بڑی غلطی ہے۔ کہ ان اصحاب کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکالا جائے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکر تھے۔ اگرچہ ان لوگوں نے یہ کہا کہ پہلے مجدد بھی نبی تھے اور پھر کہا وہ نبی نہیں۔ کیونکہ کثرت امور غیبیہ پر اطلاع بجز مسیح موعود کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ تو اس سے یہ کیسے لازم آیا۔ کہ ان کے نزدیک مسیح موعود بھی نبی نہیں۔ پھر فرمایا کہ اس بات کو حقیقۃ الوحی کے اس حوالہ نے واضح کیا ہے۔ کہ پہلے اولیاء و اقطاب نبوت کے نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ ان کو کثرت امور غیبیہ نہیں ملی۔

۲ر اکتوبر کو بعد نماز عصر جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اپنی نئی کتاب "راست ایڈیشن" بجواب "تکذیب قادیانی" مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائٹ گزشتہ پیش کی۔

اخبار احمدیہ

طبی امداد چوہدری الٰہی بخش صاحب احمدی صوبیدار پنشنر موضع بھینی چنڈیالہ ماہ رمضان سے بیمار ہیں۔ خون اور کچھ سفید سی رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ چوہدری صاحب مذکور بڑے مخلص ہیں۔ سلسلہ کے تبلیغی امور میں بہت دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اسلئے درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز اگر کوئی صاحب مجرب نسخہ بتا سکتے ہوں تو براہ مہربانی اطلاع دیں۔ زیادہ تر شکایت یہ ہے کہ معدہ اپنا کام بخوبی نہیں کرتا۔

خاکسار روڈا دیکھاں احمدی کاتب اخبار وکیل امرتسر

ولادت ماسٹر محبوب عالم صاحب شمس آباد (اٹک) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ بخشا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ نے ایک روپیہ غریب فنڈ میں دیا ہے۔

بابو رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر مرید کے کے ہاں ۱۷ر ستمبر کو فرزند نرینہ ہوا۔ حضرت صاحب نے نام نعمت اللہ رکھا۔ عہ غریب فنڈ میں داخل کیا۔ جزاہ اللہ

درخواست دعا میرے ماموں محمد سعید صاحب سعدی (لاہور) کا لڑکا مبارک احمد کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ اور نیز خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ التماس ہے کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم احمدی۔ لاہور

میری اہلیہ عرصہ دو ہفتہ سے سخت علیل ہے۔ طاقت نے جواب دے دیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماکر ثواب حاصل کریں۔ محمد اسحٰق عثمان احمدی۔ آگرہ

خاکسار کی والدہ صاحبہ اور میاں قاسم علی صاحب احمدی محمود پوری بہت سخت بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ فضل الرحمٰن۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سیانہ

تارکان حقہ کے اسماء حقہ چھوڑنے والوں کی فہرست گذشتہ ناموں کے بعد کی حسب ذیل ہے۔ (۱۷۰) محمد عبد اللہ خان صاحب موضع بسی ابراہیم خان ضلع ہوشیارپور (۱۷۱) میاں طالب دین صاحب احمدی گھنوکے ججے (۱۷۲) میاں روشن دین صاحب گھنوکے ججے۔ (۱۷۳) محمد فضل شاہ صاحب ملوچ میکر۔ ملاکنڈ (۱۷۴) منشی عبد العزیز صاحب محمد صاحب بہادر افسر مال گجرات۔ (۱۷۵) چوہدری غلام رسول صاحب گھٹیالیاں (۱۷۶) مساۃ کرم بی بی گھٹیالیاں (۱۷۷) میاں دی کھی مالابار (۱۷۸) میاں محمود مالابار (۱۷۹) میاں محمد زین العابدین۔ مالابار (۱۸۰) میاں عبد العزیز صاحب سیلونی (۱۸۱) میاں ایم۔ ایم محمد شریف صاحب سیلونی (۱۸۲) میاں کے سید محمد مسکین۔ سیلونی۔ (ناظر تربیت۔ قادیان)

نماز جنازہ موضع قتال پور ضلع ملتان میں میاں لعل دین باغبان مخلص اور نیک احمدی تھے۔ عاشورہ کی رات فوت ہو گئے ہیں۔ خدا مغفرت کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

الراقم محمد حیات خان احمدی سلانوالی

فتح دین ولد عبد اللہ زمیندار شادیوال خورد ضلع گجرات فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھا جائے۔ محمد دین امام مسجد احمدیہ شادیوال۔ ضلع گجرات

میرا لڑکا بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ غائب کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ ماسٹر محمد عثمان اشرف منصورپور

اس جگہ ایک احمدی عورت اور ایک میری ہمشیرہ مع اپنی دو دختروں کے جو احمدی تھیں۔ فوت ہو گئی ہیں۔ نماز جنازہ غائب کے لئے تبلیغ فرماکر مشکور کریں۔ فضل دین سکنہ اتہال

ڈاکٹر سلیم الدین صاحب بھاگلپوری جو عرصہ سے بیمار تھے ان کا ۲۰ر ستمبر کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد عاصل بھاگلپوری۔ قادیان

مساۃ دولت بی بی اہلیہ چوہدری محمد منیر صاحب احمدی سکنہ گھٹیالیاں جو کہ دیندار و مخلصہ تھی ۲۰ر ستمبر کو فوت ہو گئی۔ احباب سے التماس ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار محمد علی احمدی مدرس گھٹیالیاں (گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

مسلمانوں کے لئے دنیا کے قابل عبرت واقعات

(از جناب مکرم مفتی محمد صادق صاحب۔ اسلامی مبلغ امریکہ)

بدقسمت یہود ایک عیسائی اپنی سرکشی اور بغاوت کی سزا پاتے ہوئے کسی اسلامی ملک میں قتل ہو جائے۔ تو سارا یورپ امریکہ چیخ پکار کرتا ہوا آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے۔ لیکن اگر لاکھوں یہودی عین یورپ کے وسط میں عیسائیوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں تو کوئی چوں نہیں کرتا۔ ۲ جولائی کے لنڈن تار میں خبر آئی ہے کہ اکرانیا علاقہ روس میں ایک لاکھ یہودی عیسائیوں نے قتل کر دیا۔ صرف اسواسطے کہ وہ عیسائی نہیں تھے۔ یونان کس بے رحمی سے ایشیائے کوچک میں مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں جلا رہا ہے۔ اور بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو تہ تیغ کر رہا ہے۔ مگر یورپ و امریکہ میں کوئی آواز یونان کے خلاف نہیں اٹھتی۔ یہودیوں اور مسلمانوں کی قسمت برابر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ہر دو مظلوم اور انکی کوئی دادرسی کرنیوالا نہیں۔ یہودیوں پر تو یہ عذاب مسیح کے انکار اور ارادہ قتل سے شروع ہوا تھا۔ کہیں مسلمانوں نے بھی بھولے سے کسی اپنے مسیح کا انکار نہ کر دیا ہو۔ سوچنا چاہیئے۔ اور مصائب کے روحانی اسباب کو تلاش کر کے ان کا ازالہ کرنا چاہیئے ؛

یہودی نقصان میں یہود ہزارہا بیت المقدس کو جا رہے ہیں۔ کہ وہاں اپنا یہودی گھر بنائیں۔ اور لاکھوں روپیہ اس پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ لیکن بعض بڑے مدبر یہودی اس تحریک کے سخت مخالف ہیں۔ مسٹر ہنری مارگن تھا جو ایک بڑے معروف یہودی ٹرکی پر ایلچی گئے ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ کہ یورپ امریکہ کے آزاد اور دولت مند ملکوں میں صدیوں کی کوششوں کے بعد جو حقوق سیاسی اور تمدنی یہودیوں کو حاصل ہو چکے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر فلسطین کی وادی میں جا آباد ہونا ہماری قوم کے واسطے ایک بڑی بھاری حماقت ہو گی۔ جیسا کی نظیر یہودی تاریخ میں پہلے نہیں۔ مسٹر مارگن تھا کا خیال ہے کہ یورپ کے عیسائیوں نے یہودیوں کو نقصان پہنچانے کے واسطے یہ نئی تحریک ایجاد کی ہے۔ اور یہود بے وقوفی سے ایک مذہبی جوش کے ماتحت اس پر خوش ہو رہے ہیں۔

طوفان اور نوح باوجود ان تجارب اور احتیاطوں اور سائنٹفک کوششوں کے جو انسانی جان کے بچانے کے واسطے مغربی ممالک میں کی جاتی ہیں۔ خدائی ہاتھ کو جب وہ انسان کو اسکی بدیوں کی سزا دینا چاہتا ہے۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ یہاں ایک شہر پیوبلو میں ۳ جون ۱۹۲۱ء کو طوفان سے پانچ سو آدمی غرق ہو گئے۔ اور اندازہ کیا گیا ہے کہ چار کروڑ روپیہ کا مالی نقصان ہوا ہے۔ ایک اخبار نویس نے نو مشہور طوفانوں کا نقشہ دیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ یہ سب ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک سات سال کے اندر واقعہ ہوئے۔ کیا اسقدر طوفانوں کے لحاظ سے یہ زمانہ ایام طوفان نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر کہلا سکتا ہے۔ تو پھر اس طوفان کا نوح کون ہے سوچو اور غور کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ؛

اپریل ۱۹۰۸ء۔ شہر ہانو۔ ملک چین میں طوفان آیا دو ہزار آدمی غرق ہوئے ؛
ستمبر ۱۹۰۸ء۔ گالوسٹن۔ ملک یونائیٹڈ اسٹیٹس میں طوفان سے چھ ہزار آدمی غرق ہوا ؛
اکتوبر ۱۹۰۸ء۔ حیدر آباد دکن ہند میں طوفان سے دس ہزار آدمی غرق ہوا ؛
۱۹۰۹ء۔ مونٹرے۔ ملک میکسیکو میں طوفان سے آٹھ سو آدمی غرق ہوئے ؛
۱۹۱۲ء۔ گیو۔ ناجوا۔ ملک میکسیکو میں طوفان سے ایکہزار آدمی ہلاک ہوا ؛
مارچ ۱۹۱۳ء۔ ڈیٹن۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس میں طوفان سے پانچہزار آدمی غرق ہوا۔
" " ۔ کولمبس ملک یونائیٹڈ اسٹیٹس میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا۔
" " ۔ ریاست انڈیانا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا ؛
مارچ ۱۹۱۴ء۔ بحیرہ آزوف میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا ؛

کالے گورے کا سوال یہود نے مسیح کو صلیب پر چڑھایا اور دلیری سے کہاکہ اس کا گناہ ہم پر ہماری اولاد پر۔ پھر شہر مدینہ میں رہ کر حضرت محمد صلعم کے ساتھ معاہدہ کرکے دغا کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ آج تک یہود قوم در بدر پھر رہی ہے۔ اور یورپ کی ایسی اعلیٰ تہذیب کے دعووں کے باوجود یہودی آئے دن قتل کئے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں۔ انبیاء کی مخالفت اور انکار ایک خوفناک لعنت ہے۔ اور افسوس اور غم کا مقام ہے۔ کہ ہماری قوم نے بھی اس زمانہ میں خدا کے ایک نبی کا انکار کیا ہے دیکھئے یہ انکار انہیں کہاں تک پہنچاتا ہے۔ ہمارے لئے یہ خوشی نہیں۔ بلکہ رنج کا مقام ہے۔ کہ قوم نے ایسی حرکت کی۔ اللہ انکو ہدایت دے۔ اور برکات احمدؑ سے مالامال کرے ؛

غرض انبیاء کی مخالفت میں بڑا بھاری نقصان ہے اور معلوم نہیں۔ کہ افریقہ کے باشندوں نے کس نبی کی مخالفت میں یہ سزا پائی ہے۔ کہ جب سے تاریخ زمانہ ملتی ہے۔ وہ ہمیشہ غلامی اور ماتحتی اور ذلت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس ملک میں لاکھوں افریقی نیگرو صدیوں سے رہتے۔ اور ملک کے قانون کے مطابق آزادی کے اکثر حقوق ان کو حاصل ہیں۔ پھر بھی آئے دن گوروں کے ہاتھوں بہت ظلم اٹھاتے اور قتل کئے جاتے ہیں۔ تازہ خبر یکم جون ۱۹۲۱ء کا تار ریاست اوکلاہاما سے اخباروں میں چھپا ہے کہ ایک گوری لڑکی کے سبب نیگرو اور گوری آبادی میں لڑائی ہو گئی۔ ایک دن میں ۷۵ آدمی طرفین سے

قتل ہو چکے ہیں۔ مگر نیم گورے بہت محفوظ سمجھے گئے ہیں۔ اور کالے بہت [illegible]۔ اس شہر میں مارشل لا جاری ہو گیا ہے۔ کاش! یہ لوگ دین اسلام کی پیروی کریں تاکہ کالے گورے کا سوال ہی درمیان سے اٹھ جائے ◈

مظلوم نیگرو ایسی ہی ایک اور خبر ہے۔ کہ شہر سیاسٹ ٹی۔ ٹک میں ایک نیگرو پر یہ الزام تھا کہ اس نے کسی گوری کو چھیڑا ہے جبکہ وہ حوالہ پولیس تھا۔ تاکہ اس پر مقدمہ چلایا جائے گورے لوگ اسے پولیس سے چھین کر ایک میدان میں لے گئے۔ اور جبراً ایک درخت پر چڑھا کر درخت کو آگ لگا دی۔ اس کے مرنے کا تماشہ خداوند مسیح کی ہزارہا حلیم بھیڑیں اس خوشی سے دیکھ رہی تھیں جس خوشی سے سنا گیا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں وحشی لوگ اجنبی آدمی کو مارا کرتے تھے۔ کیا یہی انجیل کی ۱۹ صد سال کی تعلیم کا اثر ہے۔ ترکوں کے مظالم کے افسانوں پر شور مچانے والے اس پر غور کریں ◈

اس سے بھی بڑھ کر یہ ایک بل سینیٹ میں پیش ہوا ہے۔ کہ آیندہ کوئی نیگرو بحری یا بری فوج میں بھرتی نہ کیا جائے ◈

* * *

ہم کب خدا کے دین کی اشاعت کے لئے نکلینگے؟

"ہندوستان میں اسوقت پولیٹیکل لیڈروں کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک تو کونسلوں کے ممبر اور گورنمنٹ کے وزیر ہیں۔ دوم وہ جو انڈین نیشنل کانگریس کا کام کرتے ہیں۔ اول الذکر کو عموماً تنخواہ و خرچ سرکاری خزانہ سے ملتا ہے۔ وہ درجہ اول میں سفر کرتے ہیں۔ شملہ میں جا کر عالیشان ہوٹلوں یا کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ ہزاروں روپیہ کی تنخواہ سرکار سے لیتے ہیں۔ اور خوب موجیں اڑاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ تیسرے اور درمیانی اور دوسرے درجہ میں سفر کرتے ہیں۔ ہر روز قریباً ادھر ادھر مارے پھرتے ہیں۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست کے مہینوں میں بجائے کسی پہاڑ پر آرام کرنے کے پرچار کرتے ہیں۔ اس تمام محنت کے عوض میں انکو جے کارے ضرور ملتے ہیں۔ بعض جگہ عقیدتمند ان کی گاڑیاں کھینچنے پر اصرار کرتے ہیں۔ گو اب یہ مرض قریباً دور ہو گیا ہے۔ اور راتوں کو انکو سونے نہیں دیتے۔ یہ لوگ گاڑھے کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور کئی دفعہ انکو کھانا بھی وقت پر نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے۔ تو سوکھی ہوئی پوریاں۔ انہیں سے بعض نوجوانوں کو کانگریس فنڈ سے قلیل تنخواہیں بھی ملتی ہیں۔ گو بڑے بڑے لیڈر عموماً بے تنخواہ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے ہزاروں و لاکھوں روپیہ کی آمدنی پر لات مار کر فقیری اختیار کی ہے"

(لالہ لاجپت رائے۔ بندے ماترم ۲۰ ستمبر)

دونوں قسم کے لیڈر" جن کا لالہ صاحب نے ذکر کیا ہے۔ ان کا منتہائے نظر اور نصب العین۔ "حیاۃ الدنیا" اور "زینتہا" کا جلب کرنا ہے پہلی قسم کے لوگوں کو ان کے نقطۂ نگاہ سے یہ چیزیں حاصل ہیں۔ اور موخر الذکر کے نزدیک مقدم الذکر کو جو حاصل ہوا ہے۔ وہ کافی نہیں۔ اس لئے وہ زیادہ حاصل کرنے کے لئے جو کچھ ملتا ہے اسکو چھوڑ کر سرگرم عمل ہیں۔ ہم اس وقت دونوں میں سے کسی کے فعل پر نکتہ چینی یا کسی کے رویہ کے جواز یا عدم جواز یا نصب العین کی درستی یا غلطی پر بحث کرنا نہیں چاہتے البتہ ہم کو موخر الذکر لوگوں کے عمل سے ایک نتیجہ نکالنا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ ان کا مقصد ہمارے نزدیک بہت ادنیٰ ہے۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنے ادنیٰ مقصد کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں اسکے مقابلہ میں ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ اور بہت ہی ارفع ہے۔ جس کا نام "دین" ہے۔ اور ہم بارہا نہایت بلند آہنگی سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے مسیح اور اس کے خلفاء کے ہاتھوں پر اقرار کیا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ پھر کیا ہمیں نظر نہیں آ رہا کہ:۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کیا ہم نہیں دیکھ رہے کہ:۔

پیش چشمان شما اسلام در خاک اوفتاد

اسوقت کیا ہم سے یہ سوال برمحل نہیں کہ

چیست عذرے پیش حق اے مجمع متنعمین

یہ سوال ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے کیا قربانی کی۔ اس نے کہاں تک دقتیں اور کلفتیں اور سختیاں برداشت کیں۔ کہاں ہم نے کفن سر کو لپیٹا۔ اور میدان عمل میں نکلے۔ پہلوں کا نمونہ ہمارے سامنے ہے بالفعل ضرورت یہ ہے۔ کہ ان کے طریق عمل کو کام میں لائیں۔ جب تک ہم میدان عمل میں نکلنے کے لئے زمانے کی طرف دیکھتے رہینگے اسوقت تک ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔ ہم نے دین حق کی اشاعت کرنی ہے۔ ہم پہلے مجاہدوں کے جانشین ہیں ہم پر لازم ہے۔ کہ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ چھوٹے مقصد والے اپنے مدعا کے حصول کے لئے کیا کیا مشقتیں برداشت کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے بڑے مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں نہیں کرینگے؟

دنیا ہماری طرف تک رہی ہے۔ فرزندان آدم [illegible] پیغام سننے کے لئے تیار ہیں۔ ہم کب یہ پیغام حق ان لوگوں تک پہنچائینگے۔ اور وہ امانت جو ہمیں سپرد کی گئی ہے۔ انکے اہل کے سپرد کرینگے۔ مسیح موعود نے ہمیں دوسروں پر بھروسہ کرنا نہیں سکھایا۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو ذمہ وار ٹھہرایا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خطرناک جنگل اور پر خار وادیاں ہمارے درپیش ہیں۔ مگر ہمیں اس مہم کو سر کرنا ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ورنہ ہمیں اس صف سے ہٹ جانا پڑیگا۔ اور ہمارا مقام وہ مقام ہوگا جہاں رونا اور دانت پیسنا ہے۔ سو حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں

٥ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار + اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار + لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے + اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے +

جناب ڈاکٹر متھراداس صاحب

اسسٹنٹ سرجن فیروزپور سپیشلسٹ ہوکر آنکھوں کے علاج میں تمام ہندوستان بھر میں لاثانی ہے جنہیں لقب قرۃ العین و جالینوس دوران کہا جاتا ہے۔ جن کے ہسپتال میں ہر سال ہندوستان کے ہر کونے سے ہزارہا مریض دور دراز کے سفر طے کرکے علاج کیلئے آتے ہیں جن کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے۔ ان کے ہسپتال موگا میں پچھلے سات سال تک کام کیا ہے۔ آنکھوں کے ہزارہا مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یہاں وسیع تجربہ حاصل کرکے میں نے سرگودھا میں مستقل طور پر ایک شفاخانہ کھول رکھا ہے جس سے ہزارہا مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ آنکھ کے لئے قیمتی چیز ہے اس کا علاج ہمیشہ کسی ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم سے کروایا کریں معمولی اندو دیا غ استعمال کرکے مرض کو بڑھا کر آنکھیں خراب نہ کریں اس خیال سے کہ ہر ستانش بھائی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھائیں کم سے الفضل میں اشتہار دیا ہے۔

دوائی **آئی کیور** جس سے شروع موتیا بند، کُکرے، سبل - آنکھ دکھنا، خارش چشم - ترتیب یا دھوکہ کی نظر کی خرابی - دھند، غبار - پانی بہنا - ضعف بصر وغیرہ کے بیشمار مریضوں نے فائدہ اٹھایا جس کی تصدیق و تعریف اور بانگ میں ہندوستان کے ہر کونے سے شفایافتہ مریضوں کے بھیجے ہوئے بکثرت خطوط موجود ہیں گویا موگا کی شہرت کو اس دوائی نے چار چاند لگا دیئے ہیں - آپ استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی تین روپے **نوٹ** چار ماشہ سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جائیگی اپنی اور بچوں کی تندرست آنکھوں میں اب لگائیں نظر کو بڑھائیگی اور آنکھوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھیگی - گویا بیماروں اور تندرستوں کے لئے مفید چیز ہے -

لیوکوماکیور اسی شفاخانہ کی دوسری مجرب دوائی ہے صرف تین بیماریوں میں جادو کا اثر دکھاتی ہے - پرانی سفیدی پھولا - ناخونہ کے دور کرنے میں کمال رکھتی ہے - اگر آپ کو تینوں بیماریوں میں سے کوئی ہو اسے استعمال کرکے تندرست ہوجاویں - قیمت بڑی شیشی دو روپے چھوٹی شیشی ایک روپیہ

نوٹ :- سنا ہے میری شہرت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے بہت آدمی اپنے آپکو میرے ایجنٹ ثابت کرتے ہیں جو بالکل جھوٹے ہیں - میرا کوئی ایجنٹ نہیں ان سے بچیں -

ڈاکٹر عبدالرحمٰن [illegible] موگا پنجاب

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں - اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد و وسعت دیجائیگی - یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال، ورلڈ بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے - پس ہر ایک جماعت جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو - مختلف سکول کی کھیلوں کا اندازہ جہاں کہ یہ سامان نکل سکتا ہو - نہایت ضروری ہے - کہ وہ کوشش کرکے بجائے بازار کے یہاں سے مال منگوائیں - تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بہت پرزور درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں - یہ ایک فرض دینی کام ہے - ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں - دیسی و انگریزی کلبوں - کالجوں و فوجی افسروں کے پاس بکوا کر دکھائیں - اور آرڈر حاصل کریں - ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے - ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کیے جائیں گے - اسی ذمہ پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے - منیجر احمدیہ دارالصناعت

سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں

اعلان نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس 21/A234

نوٹس نمبر ۳۵۵ (الف)/۲۱ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

جسمیں دال - بیج اور آٹا کے کرایہ ریل از یکم دسمبر ۲۱ء کے متعلق اضافہ کیا گیا تھا - وہ (کینسل) منسوخ کیا جاتا ہے - فی الحال ان اشیاء خوردنی کے نرخوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی - جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر حسب معمول جاری ہوتے ہیں -

وی - ایچ بولتھ
ٹریفک منیجر - لاہور

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں - ۳۲ صفحے حجم - اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے - عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں - ایسا دل آویز بیان ہے - کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا - ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا - درخواستیں بھیجیں

بنام

سید احمد نور مہاجر کابلی - قادیان پنجاب

ست سلاجیت

مجرب اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت یہ ہے
مقوی جمیع اعضا و نافع ہر مشتہی طعام قاطع بلغم دیرینہ - دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و دیگر خبیث فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و ضعف و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲؍ قسم دوم ۸؍ فی تولہ -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی قیصری - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان -

مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے خطاب

مولوی صاحب آپ کے رفقاء بعض اوقات آپکی پہلی حالت کو یاد کرکے بڑا افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب پہلے تین تین سو روپیہ ماہوار پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کام کرتے رہے۔ مگر وہاں اُن کی کوئی قدر نہ ہوئی۔ آج یہاں مولوی صاحب کی عزت ہے۔ اور کئی کتب بھی تصنیف کیں اور روپیہ بھی خوب جمع کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ تین ہزار روپیہ جلسہ سالانہ پر اپنی گرہ سے چندہ بھی انجمن لاہور کو دیا۔

مولوی صاحب اگر آپ سلسلہ کا کام کرتے رہتے تو آپ کو بالعموم قادیان میں بہت بہتر اجر ملتا۔ مگر آپ نفس کے تابع ہوگئے۔ اور نفس جس چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ آپ کو حاصل ہوگئی۔ جوئندہ یابندہ۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔

مولوی صاحب آپ کے رفقاء وغیرہ میں سے بعض کو غیر احمدی کی بیعت کا جنازہ غیر احمدی امام کی اقتداء میں پڑھتے دیکھا جاتا ہے۔ تاہم سنا جاتا ہے کہ آپ کی انجمن سال ۱۹۲۳ء میں تیرہ ہزار کی مقروض رہی ہے۔ کچھ مرید خیالات کو وسعت دیں تاکہ آپ کی انجمن مقروض نہ رہے۔

محمد سیف الدین احمدی حکیم از فیروزپور شہر

کپورتھلہ میں احمدی مبلغ

تبلیغی وفد ۸ ستمبر کو کپورتھلہ پہنچا۔ ۱۸ و ۱۹ ستمبر کو جناب دیوان عبد الحمید صاحب وزیر اعظم ریاست کی کوٹھی پر دو روز تک ۶ بجے شام سے ۹ بجے شب تک مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان مسئلہ خلافت اور مسئلہ وفات مسیح پر مناظرہ ہوتا رہا۔ دو ہزار کے قریب مجمع تھا۔ ۲۰ ستمبر کو مسجد احمدیہ میں حقیقت اسلام پر مولانا غلام رسول صاحب نے ایک بے نظیر عارفانہ تقریر فرمائی۔ خاکسار محمد احمد سیکرٹری تبلیغ

[illegible] الفضل اپیل

خطبات محمود جلد اول

چھپکر تیار ہے۔ احباب جلد منگائیں۔ اگر اسکی باقی جلدوں کے مستقل خریدار بننا چاہیں تو تحریر کریں۔ تاکہ وی پی خطبات میں پیشگی ایک روپیہ وصول کرلیا جاوے۔ جو اخیری جلد میں واپس دیا جائیگا۔

ترک موالات واحکام اسلام

مؤلفہ

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ دوبارہ زیر طبع اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں انشاء اللہ چھپ جائیگی۔ قیمت ۲ بغرض تقسیم بیس سے زائد کے خریدار کو ۲۵ فیصدی کمیشن بھی دیا جائیگا۔

کتاب گھر قادیان

خلافت محمود و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر پیغام کے مایۂ ناز رسالہ المصلح الموعود کا خاکسار ایڈیٹر فاروق کے قلم سے جواب الجواب جس میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کا اور حضور کے مصلح موعود ہونے کا ناقابل تردید ثبوت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے دیا جاکر امیر پیغام کے جملہ ممکنہ کی تردید اور دلائل کا رد ایسے عام فہم طریق سے کیا گیا ہے کہ امیر پیغام اور اسکے حامیوں میں سے کسی کو آجتک اسکے جواب کا حوصلہ نہیں ہوا۔ ہر ایک مبائع کے پڑھنے کی کتاب ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

پتہ

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ: سلسلہ کی تمام کتابیں فاروق ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔

اکتوبر کے تشحیذ میں

پیشگوئیوں کے اصول پر جامع مضمون

مضمون [illegible] عنوان میں پیشگوئیوں کے متعلق ایسی اصول بحوالہ کتاب و سنت [illegible] کئے گئے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ آپ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔ مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کے متعلق پیشگوئی وغیرہ سب کا جواب اس میں آگیا ہے۔

دوسرا مضمون ایک عیسائی کے جواب میں ہے جس میں قرآن مجید کی آیات سے تثلیث کا رد اور الوہیت مسیح [illegible]

تیسرے مضمون میں [illegible]

غرض یہ تشحیذ ایک نہایت مفید پرچہ ہے آپ اکثر پرچے منگوا کر [illegible] ذی استطاعت اصحاب اسکی کاپیاں تقسیم کریں۔

مینجر تشحیذ قادیان ضلع گورداسپور

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے زریں کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر

چشمۂ مسیح ۱۔ [illegible] مسیح ابن مریم [illegible] پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل ختمہ بر زوال ختم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں [illegible] بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے یہ وہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱ر

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغلپورہ امرتسر

سے بہت گھٹ یا ہم میں کمزوریاں ہوئیں۔ تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہماری تمام کوششیں فضول ہو جائینگی۔

مسیحی تاریخ کی ایک جھلک

میں نے بنی اسرائیل یا حضرت مسیح اور ان کے بعد کی تاریخ پڑھی ہے۔ حضرت مسیح بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت مسیح کے بعد پطرس ان کا خلیفہ ہوا۔ بعض لوگوں نے غیر ملکوں میں تبلیغ کرنا چاہی۔ اس نے روک دیا۔ بوجہ اس کی وجاہت کے وہ لوگ رُک گئے ہیں۔ پھر یعقوب حضرت مسیح کے بھائی خلیفہ ہوئے۔ یہ نوجوان تھے۔ لوگوں نے پھر وہی کوشش کی۔ وہ رک گئے۔ غیروں میں تبلیغ کے تابعوں کی دلیل یہ تھی۔ کہ یہود مانتے نہیں۔ یہ لوگ جو بان چلو ہیں۔ کب تک رہینگے۔ پھر اگر تبلیغ نہ کی گئی۔ تو کیا ہو گا۔ میں نے معلوم کر لیا تھا۔ جبکہ لاہوری دوست جدا نہ ہوئے تھے۔ کہ ہم میں کیا ہو گا۔ میرٹھ میں ہم لوگ گئے۔ خواجہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ ان کے لیکچر کی تعریف ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ اب کسی کے لیکچر کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کا اثر بھی زائل نہ ہو جائے کیونکہ یہ لوگ غیروں سے ملنے کے خواہش مند تھے اپنے اندر ان کو جذب کرنے کے متمنی نہ تھے۔ پولوس نے بھی یہی کیا تھا۔ جب وہ یونان میں گیا۔ لوگوں نے نہ سنی۔ تو اس نے کہا کہ پہلے میں الگ رہا۔ انہوں نے میری نہیں سنی۔ اب میں جاؤں گا۔ اور ان میں مل جاؤں گا۔ پھر ان کو لاؤں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ لوگ نام نہاد عیسائی ہو گئے۔ وہ لوگ تین دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔ پولوس نے ان کو باپ۔ بیٹے۔ روح القدس کا سبق دیا۔ جب وہ مذہب میں داخل ہو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ہمیں تو کہا گیا تھا کہ یہ مذہب اور یونان کا مروجہ مذہب ایک ہی ہے۔ مگر یہاں تو شراب اور خنزیر حرام ہیں۔ اور وہ لوگ شراب خنزیر کے عادی تھے۔ انہوں نے اعتراض کیا۔ پولوس نے کہہ دیا۔ کیا ہوا۔ مسیح کے حواری چونکہ یہود سے تھے۔ اسلئے ان کی رعایت ضرور تھی۔ ورنہ مسیح تو شریعت کی لعنت سے چھڑانے آیا تھا۔ اب جو چاہو کھاؤ۔ اور جو چاہو۔ پیو۔ چونکہ ان لوگوں نے خلیفوں کی مخالفت کی تھی۔ مذہب بگڑ گیا۔ مگر ترویج مذہب کے لئے کوشش کی۔ اسلئے کامیاب ہو گئے۔

بنی اسرائیل کے ساتھ یہی ہوا۔ موسیٰ کے ساتھیوں نے نافرمانی کی۔ ہلاک ہو گئے۔ مگر یوشع بن نون اور کالب کا بیٹا فرمانبردار تھے۔ کامیاب ہوئے اور سردار بنے۔ حضرت موسیٰ نے انکو ایک جگہ دریافت حالات کے لئے بھیجا۔ اور کہا۔ عوام کو حالات نہ بتانا سب نے بتا دیا مگر ان دو نے نہ بتایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ ساری قوم بوجہ نافرمانی کے مقصد میں ناکام ہوئی۔ اور وہ ہلاک ہوئے۔ حتیٰ کہ جتنی وعدے معرض التواء میں پڑ گئے۔ اور سب ہلاک ہو گئے۔

پس اس وقت ہر ایک کو اپنے ایمان کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔ بدیوں سے احتراز کرو۔ نصب العین کو سامنے رکھو۔ اور خدا سے بدظنی مت کرو۔ کیونکہ آتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔ تم خدا کے متعلق جیسا خیال کرو گے۔ ویسا ہی تم سے سلوک ہو گا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اصلاح کی توفیق دے۔ آمین

اصحاب کبار مسیح موعودؑ کا مذہب

دربارہ مسئلہ نبوت

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک دو ورقہ شایع کیا ہے جس میں بعض دوستوں کی تحریروں کا حوالہ دیکر یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ متقدمین جماعت احمدیہ کا مذہب یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل نہیں بلکہ محدث ہیں۔ میں ایک حوالہ "مسلمانوں کے لیڈر" حضرت مولانا عبد الکریم رضہ جنکی نسبت حضور فرماتے ہیں (دیکھو ان کے دن تمہار خبر لی عبد الکریم) کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک ٹریکٹ ہے جسکا عنوان ہے۔ "منشی الٰہی بخش صاحب اور رفیقوں میں اور ہم میں ایک کھلا فیصلہ کی راہ نکل آئی"۔ اس کے آخیر میں فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اعدا ان کے نزدیک ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں اور اسے مشتہر کریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہی اعتراض بلا کم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے۔ جنھوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعموم نبیوں کے ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔ اسلئے کہ علیٰ وجہ البصیرۃ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی برگزیدہ جماعت کے ایک کامل فرد ہیں۔ بنا بریں علیٰ ہذا ضروری ہے کہ انکی ذات کی نسبت بھی وہی نکتہ چینی اور اعتراض ہو۔ جو ان برگزیدوں کی نسبت ہو۔ تاکہ سارے خدائی سلسلوں میں پوری مطابقت اور مشابہت ثابت ہو جائے۔ اور کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں۔ جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور ہم خدائے حاضر ناظر کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان اور بصیرت سے اس پر قائم ہیں۔ اب اس ہمارے دعوے کو توڑ دینا گویا ہمارے اعتقاد اور ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے۔"

عبارت محولہ بالا میں یہ امور قابل ملاحظہ ہیں:-

۱۔ حضرت مسیح موعود کی ذاتیات کی نسبت ناقابل جواب اعتراض منتخب کریں

۲۔ ہم [illegible] اعتراض بلا کم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعموم نبیوں کی ذاتیات پر کئے گئے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کیوں؟ فرماتے ہیں کہ "ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی برگزیدہ جماعت کے کامل فرد ہیں" وہ برگزیدہ جماعت کونسی ہے؟ صاف ظاہر ہے باعموم نبیوں کی جماعت۔ کیونکہ اسی کا پہلے ذکر ہے۔ سوال کے متعلق حضرت مولانا عبد الکریم رضہ فرماتے ہیں:- کہ حضرت مسیح موعود اسی برگزیدہ جماعت باعموم انبیاء کے ایک کامل فرد ہیں۔ پھر یہ فرما کر کہ "کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو"۔ اور یہ بھی امر کھول دیا کہ آپ ایسے ہی نبی ہیں جیسے انبیاء سابقین۔ پھر یہ فرما کر کہ ہمارے اس دعویٰ کو توڑ دینا ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے۔ خوب متنبہ کیا کہ ہمارے سلسلہ کی بنیاد ہی نبوت مسیح موعود پر ہے۔ پس بہرحال غیر مبائعین جو نبوت مسیح موعود کو بیخ کن اسلام قرار دیتے ہیں۔ کیا؟ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے پاس اس حوالہ کا کچھ جواب ہے؟ میں یقین کرتا ہوں۔ وہ کچھ جواب نہیں دے سکیں گے۔ اور نہ دینگے۔

اکمل قادیان

خطبہ جمعہ

ہمارا نصب العین

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱ر ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہمارا مقصد

دنیا میں جتنے مقاصد بھی انسانوں کے ہیں۔ ان کے حصول کے لئے قدرت نے ذرائع رکھے ہیں۔ جو لوگ ان ذرائع کو استعمال کرتے ہیں۔ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جو نہیں کرتے وہ ناکام۔ خواہ ان کو کتنا ہی شوق اور لگاؤ ہو۔ ہمارا دینی مقصد ایک۔ اور بڑا یہ ہے۔ جو ہم پانچوں وقت متعدد بار ہر نماز میں ظاہر کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ کہ اے مولا ہمیں اپنی رضا کی راہ پر چلا ان کی راہ پر جن پر تیرا انعام ہوا۔ وہ کون لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوئے۔ وہ انبیاء۔ صدیق۔ شہداء اور صلحاء ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک اس کی لگن نہ لگ جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو کرتا ہے۔ اسی کو ملتا ہے۔ مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پختہ عزم اور مصمم ارادہ ہو۔ ورنہ کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی منبر پر کھڑے ہو کر توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارا کوئی نصب العین ہونا چاہیئے۔ جب تک نصب العین نہ ہو۔ تمام محنت اکارت جاتی ہے۔ آپ نے اسوقت نہیں بتایا تھا کہ ہمارا کیا نصب العین ہے۔ حضرت خلیفہ اول بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ کہ ایک بات کی طرف توجہ دلاتے اور پھر چھوڑ دیتے۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی تھی کہ معلوم کریں۔ کہ لوگوں میں اس بات کے معلوم کرنے کا کہاں تک شوق ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی سوال کر کے چھوڑ دیا۔ تھا اگرچہ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کیا نصب العین بتاتے۔ مگر میرے نزدیک جو نصب العین ہمارا ہے۔ وہ میں بتاتا ہوں۔ قاعدہ ہے کہ لوگ وعظ کرتے ہیں۔ اور کچھ باتوں کی تعریف اور کچھ کی مذمت کرتے ہیں۔ مگر بری باتوں سے بچنا۔ اور اچھی باتوں کو اسوقت حاصل کیا جاتا ہے جب اپنی توجہ ادھر ہو۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ نصب العین معلوم ہو کیونکہ جب نصب العین معلوم ہو گا تو اس کے معلوم ہونے سے بھی ادھر توجہ ہو جایا کرتی ہے۔

انبیاء کے جانشین

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے دو قسم کے خلیفے ہوتے ہیں۔ ایک شخصی خلیفہ ہوتا ہے۔ جو منتظم ہوتا ہے۔ دوسرے انبیاء کی جانشین ان کی جماعت ہوتی ہے۔ جس کو وہ تیار کرتے ہیں۔ انبیاء خود سارے زمانہ کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ ایک جماعت تیار کرتا ہے۔ اور اس نبی کے مقصد کو نبی کی وفات کے بعد وہ جماعت پورا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت

حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت یہ تھی کہ تمام جہان کی سعید روحوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا حلقہ بگوش بنایا جائے حضرت مسیح موعود اپنی تمام زندگی میں اس مقصد کے حصول میں کوشاں اور اس نصب العین کی طرف بڑھتے رہے اور اب آپ کی جماعت کا بھی یہی کام ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ کے ذریعہ جو جماعت قائم ہوئی۔ اس کے متعلق کہا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ لفظ امۃ کے سات معنے ہیں۔ جن میں سے ایک معنے معلم الخیر کے بھی ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم کے حق میں آیا ہے۔ کان ابراہیم امۃ۔ لوگ اس کے معنوں میں بہت الجھے ہیں۔ مگر لغت کے رو سے معنے صاف ہیں کہ ابراہیم ایک معلم خیر بزرگ تھے۔ بس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ تم بہترین معلم الخیر ہو۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے نکالے گئے ہو۔ کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرو۔ بدی سے منع کرو۔ یہی مقصد مسیح موعود کا تھا۔ کیونکہ آپ حضرت نبی کریم کے بروز تھے۔ اور یہی مقصد آپ کی جماعت کا ہے کہ ہر ایک قوم میں جو سعید روح ہے۔ وہ اس طرف آ جائے۔ اور حق کو قبول کرے۔

ایک ذاتی واقعہ

اس کے متعلق میں آپ کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں میرے والد صاحب کا مجھے پڑھانے کا منشاء نہ تھا بلکہ میرے دوسرے بھائی تھے۔ ان کو پڑھانا چاہتے تھے۔ اور ہمارے متعلق خیال تھا کہ ہمیں اپنے زمیندارے کے کام میں لگائیں۔ ہمارے خاندان میں پشتوں میں ایک بزرگ تھے۔ جو شاہ محمد غوث لاہوری کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا نام تھا شاہ زین العابدین۔ ان کی ایک کتاب قلمی لکھی ہوئی ہمارے ہاں تھی اس پر لکھا تھا۔ کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھیگا یا سنیگا وہ لوگوں کا مقتدا بنیگا۔ میں نے جب اس کو پڑھا۔ تو میرے دل میں خواہش ہوئی۔ کہ میں بھی مقتدا بنوں میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ کہ جب میں کسی کھیل میں لگتا تھا یا کوئی اور کام کرنے لگتا تھا۔ تو مجھے یہ خیال ہر ایک لغویت سے روک دیتا تھا کہ وہ جو آکر بزرگ مقتدا بننے تھے۔ وہ ایسے کام نہ کرتے تھے۔ اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا۔ کہ میں کئی قسم کے گناہوں سے محض اس خیال کی وجہ سے بچ گیا۔ جرمن کے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ وہ دنیا میں تہذیب پھیلائینگے۔ یہ ان کا خیال صحیح تھا یا غلط۔ مگر تھا ضرور۔ اسی کے مطابق ایک دوست نے بتایا۔ کہ جرمن کے لوگ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو اس طرح جس طرح کوئی استاد بیٹھتا ہے۔ پس جب مقصد اور نصب العین معلوم ہو۔ تو انسان بہت سی کمزوریوں سے بچ جاتا ہے۔ یہ باتیں میں نے اس لئے بیان کی ہیں۔ کہ اگر ہمیں اپنا مقصد معلوم ہو۔ تو جیسا ہمیں حضرت صاحب بنانا چاہتے ہیں۔ اور جس قسم کا انسان قرآن و حدیث ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ ضرور بن جائیں۔ اور جو غلطیاں اور کمزوریاں ہم میں ہیں۔ ہم ان سے باز آ جائیں۔ اگر ہم اپنے مقصد اور نصب العین

اسلام میں حریت اور مساوات

نمبر ۲

حریت و مساوات خواجہ صاحب آیت ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ نقل کرکے لکھتے ہیں۔

"حریت و مساوات کی تعریف ان آیات میں جامع و مانع ملتی ہے"

مگر اس آیت سے خواجہ صاحب کا یہ مطلب تو کسی طرح حل نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک چیز میں حریت و مساوات ہو۔ کیونکہ اس آیت میں تو خدا تعالیٰ انسان کو تین باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اول عدل کا۔ کہ جس سے کوئی معاملہ کرے تو اسکو برابر بدلہ دو اور اسکا حق نہ مارو۔ اگر ایک نوکر ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ وہ نوکری کے بدلہ میں کام بھی ویسا ہی کرکے دکھائے۔ غرضیکہ ہر ایک وہ فائدہ جو کسی کو پہنچتا ہے اسکا فرض ہے کہ دوسرے کو بھی ویسا ہی فائدہ پہنچائے۔ اس سے اوپر درجہ احسان ہے کہ تم بدلہ لینے کی خواہش نہ کرو۔ تیسرا درجہ ایتاءِ ذی القربیٰ ہے۔ اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ کیونکہ احسان کرتے وقت بھی بعض دفعہ انسان اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہے۔ کہ دوسرا بھی مجھ سے ایسا ہی کرے۔ لیکن ایتاءِ ذی القربیٰ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ تم ایسا احسان کرو۔ جیسے ماں بچے پر کرتی ہے۔ وہ کسی خواہش کیلئے نہیں کرتی۔ خدا نے اسکی طبیعت ہی میں محبت رکھی ہے۔ عدل میں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ مساوات ہو گئی ہے۔ کہ دونوں نے ایک دوسرے سے یکساں معاملہ کیا۔ اور یہ صرف معاملہ کرنے میں مساوات ہوئی۔ لیکن احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ میں کیسے مساوات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایک احسان کرنیوالا اور دینے والا ہے۔ اور دوسرا لینے والا اور زیر احسان ہے۔ وہ دونو کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

گورنمنٹ کی بیجا حمایت کرنے کا الزام خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "آخر میں ہم میاں صاحب ممدوح کو ایک نیک مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہماری رائے میں یہ مناسب نہیں۔ کہ وفاداری بیجا خوشامد کی حد تک پہنچ جائے"۔

یہ بھی خواجہ صاحب نے الزام لگایا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی خوشامد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ ہم نے گورنمنٹ کی کبھی بیجا خوشامد نہیں کی۔ بلکہ ہم جو کچھ کرتے ہیں محض خدا تعالےٰ اور اسکے رسول کی رضا کیلئے کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو ایسے کرنیکا حکم دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں نے بغاوتیں برپا کیں۔ شورشیں مچائیں۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی اور گورنمنٹ کے خلاف صدائیں بلند کیں۔ لیکن ہم نے بطور ہمدردی انہیں روکا۔ اور بتایا کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ اس حد تک کہ جس سے اسلام کا کوئی حکم نہ ٹوٹے بادشاہ کی اطاعت کرنیکا حکم دیتا ہے۔ بہتر تھا۔ کہ خواجہ صاحب کو اگر یہ وہم ہے۔ کہ ہم بیجا خوشامد کرتے ہیں۔ تو وہ ایک دو مثالیں پیش کر دیتے۔ تاکہ ہمیں بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتا۔ کہ ہم بیجا خوشامد کرنے والے ہیں۔ ورنہ ایسا ہی الزام دیدینے سے کیا فائدہ؟

حریت و مساوات کا مفہوم خواجہ صاحب شراب کی اشاعت دیگر لکھتے ہیں کہ شراب کا پینا تو گورنمنٹ نے جرم قرار نہیں دیا۔ لیکن "شراب کشید کرنا جرم قرار دیا ہے۔ اور خود شراب کشید کرتی ہے۔ تاکہ منافع کثیر ہو۔ تو حریت و مساوات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو فعل ایک شخص سے سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل دوسرے کیلئے بھی جرم ہے۔ اگر شراب کشید کرنا جرم ہے۔ تو راعی اور رعیت دونوں کیلئے یکساں جرم ہونا چاہیئے۔ گریجوئیٹ صاحب کا یہ مدعا ہے۔ کہ کیا آنجناب کی خلافت کا یہ منشا نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو راہ راست پر لانیکی کوشش فرمائیں"۔

اس اصول سے ہم متفق ہیں۔ کہ جو فعل ایک شخص سے سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل انہی حالات میں دوسرے کیلئے بھی جرم ہے۔ اور جو مثال شراب نوشی و کشیدگی کی پیش کیگئی ہے۔ اسمیں مسلمان سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ شراب نوشی و کشیدگی دونوں کو جرم قرار دے۔ کیونکہ اسلام میں شراب نوشی و کشیدگی دونوں منع ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے نزدیک جو مسلمان نہیں۔ دونو امر جائز ہیں۔ پس اگر ہم گورنمنٹ کو بند کرنیکے لئے کہیں۔ تو وہ جائز سمجھتی ہوئی اسے بند نہیں کر سکتی اور اگر کہیں کہ عام اجازت ہو۔ اور شراب کشیدگی بھی جرم نہ ہو۔ تو اس سے اور شراب نوشی پھیلتی ہے۔ ان حالات میں جتنی ممانعت ہے۔ وہ بھی قابل شکریہ ہے۔ رہی یہ بات کہ کیا خلافت کا یہ منشا نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو راہ راست پر لانے کی کوشش فرمائیں۔ اس کا جواب حضرت صاحب الفضل ۳۰ ر دسمبر میں دیچکے ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام نے کس حد تک اور کن معنوں میں حریت و مساوات کی تعلیم دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکے احکام کے مطابق اسلامی حریت کو اس حصہ کو جسکا قیام میری ذات سے متعلق ہے قائم کرنیکی کوشش کرتا رہتا ہوں"۔

خواجہ صاحب کے ایک سوال کا جواب خواجہ صاحب آیات یسئلونک عن الیتامیٰ اور واٰتوا الیتامیٰ اموالہم الخ اور وابتلوا الیتامیٰ لکھکر سوال کرتے ہیں۔

"ان آیات میں جس دستور العمل کی تشریح کیگئی ہے کیا اس پر یورپ کاربند ہے؟"

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یورپ تو علیحدہ رہا میں آپسے پوچھتا ہوں کیا ہندوستان پورے طور سے اسپر کاربند ہے؟ اگر یورپ اسپر کاربند ہے۔ تو پھر کوئی سوال نہیں۔ اگر وہ کاربند نہیں ہے۔ تو اس پر کاربند کرنیکی یہی صورت ہے۔ کہ ان پر اسلام کی سچائی ثابت کیجائے۔ اور قرآن مجید کی حقانیت کا اظہار کیا جائے۔ اور وہ اُسے مانیں اور ان احکام پر کاربند ہوں۔ اسکے لئے ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہزارہا روپیہ اشاعت اسلام پر ہمارا خرچ ہوتا ہے۔ اور یورپ کے ممالک میں اسی لئے مشن قائم کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ قرآن مجید کی تعلیم پہنچائی جائے۔

ہر ایک بات میں مساوات نہیں ہے اب میں خواجہ صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اصل مضمون پر آئیں۔ اور ادھر ادھر کی باتوں میں نہ الجھیں۔ سنیئے! اور بگوش ہوش سنیئے۔ ہم مطلق مساوات اور حریت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ جس جگہ اسلام نے مساوات قرار دی ہے۔ وہاں مساوات مانتے ہیں۔ اور جس جگہ نہیں۔ اس جگہ نہیں۔ لیکن آپکا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ اسلام میں ہر جگہ ہر ایک بات میں مساوات ہے۔ اسکی تردید میں آپکے سامنے ایک مثال کسی قوم کا کسی وجہ سے دوسری قوموں پر ممتاز ہونا بھی بیان کی گئی تھی

دی جاتی تھی کہ حضرت ابراہیم کی قوم کو فضیلت حاصل نہیں نیز رسول کے متعلق بھی فرمایا۔ خیارکم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا (بخاری) فرمایا اور اسیطرح خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے۔ وانی فضلتکم علی العالمین (بقرہ) بنی اسرائیل بھی اپنے وقت میں دوسری قوموں پر فضیلت رکھتے تھے۔

بعض احکام میں بھی مساوات نہیں رکھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلٰثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذالک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام (بقرہ) اس آیت میں اہل مکہ اور باہر سے آنیوالوں میں فرق کیا ہے کہ باہر سے آنیوالے اگر قربانی نہ پائیں تو اسکی بجائے دس روزے رکھیں۔ لیکن اہل مکہ قربانی کی بجائے روزے نہیں رکھ سکتے۔

رسل کے درمیان بھی مساوات نہیں اسکے علاوہ رسولوں کے درمیان بھی درجات کے لحاظ سے مساوات نہیں۔ کوئی افضل ہے کوئی مفضول علیہ۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض (بقرہ) کہ ہم نے رسل سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور خواجہ صاحب بھی نبی کریم کی ایک فضیلت اپنے خیال کے مطابق آیت وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ میں بیان کر چکے ہیں۔

عورت اور مرد میں بلحاظ گواہی کے مساوات نہیں پھر عورت اور مرد میں بلحاظ گواہ ہونیکے مساوات نہیں بلکہ ایک مرد کو دو عورتوں کے مقابل رکھا گیا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى (بقرہ)

اولی الامر اور رعایا میں بعض باتوں میں مساوات نہیں اولی الامر اور رعایا کے درمیان ہر ایک بات میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (نساء ع۱۱) کہ اگر کوئی بات امن یا خوف کی ہوتی ہے۔ تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسی باتیں رسول یا اولی الامر کے پاس پہنچائی جانی چاہئیں۔ رعایا کا حق نہیں کہ وہ مشہور کرے۔ اور اولی الامر تک نہ پہنچائے۔ پس ہر ایک بات کے فیصلہ کرنے کا رعایا کو حق نہیں۔

بعض حدود میں بھی مساوات نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب (نساء ع۴) اس آیت میں خدا تعالیٰ نے لونڈی کی سزا حرہ عورت سے نصف رکھی ہے۔ اگرچہ بلحاظ نوع کے تمام حرائر کی سزا اور تمام لونڈیوں کی سزا میں مساوات ہے۔ لیکن لونڈیاں اور حرائر میں عورتیں ہونیکے لحاظ سے انکی سزا میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ بلکہ ایک کی سزا کامل اور ایک کی نصف مقرر کی ہے۔ اسیطرح آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بينکم وبینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ وتحریر رقبۃ مومنۃ فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین (نساء ع۱۳)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مقتول مومن کے قتل کی سزا مختلف قرار دی ہے۔ فرمایا ہے۔ کہ کسی مومن کا حق نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے ہاں اگر کوئی خطاءً مومن کو قتل کر بھی دے تو اسکو ایک مومن کی گردن آزاد کرنی چاہیئے۔ اور مقتول کے اہل کو دیت بھی دینی ہوگی۔ اور اگر مقتول مومن ایسی قوم سے ہو جو تمہارا دشمن ہے۔ تو اسکی دیت صرف مومن کی گردن کا آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ تو اسکی دیت بھی دینی پڑیگی۔ اور ایک مومن کی گردن بھی آزاد کرنا ہوگی۔ مقتول سب میں مومن ہے لیکن صرف مکان کی تبدیلی سے انکی سزا میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ اس لئے خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ ہر ایک جگہ حریت و مساوات ہے۔ غلط ہے۔

عورت اور مرد کے حقوق میں بھی مساوات نہیں حضرت صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۱۲ر مارچ میں خواجہ صاحب کے چیلنج کے جواب میں یہ ثابت کیا تھا کہ عورت اور مرد کے تمام حقوق مساوی نہیں۔ جیسے عورت اور مرد کے وارث ہو کر ورثہ حاصل کرنے اور اصلاح کیلئے مارنے میں مرد عورت کو مار سکتا ہے۔ عورت نہیں۔ شریعت نے مساوات نہیں رکھی۔ اسیطرح مرد کو تعدد ازدواج کی اجازت ہے۔ عورت کو نہیں۔ مرد نفلی روزہ بغیر اجازت زوجہ رکھ سکتا ہے لیکن زوجہ بغیر اجازت خاوند نہیں رکھ سکتی۔ عورت کیلئے نکاح کے وقت ولی کی ضرورت ہے۔ مرد کیلئے نہیں۔ ان باتوں کا خواجہ صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

خواجہ صاحب کا چیلنج منظور خواجہ صاحب مذکورہ بالا باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آیت ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع لکھ کر چیلنج دیتے ہیں۔

کہ اس آیت میں بھی حریت و مساوات کے اصول اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر تحقیق مطلوب ہو۔ تو چیلنج منظور کر سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اسکے متعلق اپنی تحقیق لکھ دیتے۔ جبکہ الفضل ۱۲ر مارچ میں لکھا گیا تھا۔ کہ عورت اور مرد کے درمیان تعدد ازدواج میں بھی مساوات نہیں رکھی گئی۔ چونکہ خواجہ صاحب نے جواب دینے کی بجائے پھر چیلنج دیا ہے۔ سو میں انکے چیلنج کو منظور کرتا ہوں اور خواجہ صاحب سے تحقیق کیلئے ایک بات پیش کرتا ہوں کہ اگر وہ اس بحث کو چلانا چاہتے ہیں۔ تو باقاعدہ بپابندی اصول مناظرہ چاہیئے کہ پہلے اپنا دعوےٰ لکھیں۔ پھر اسکے دلائل تحریر کریں۔ اور ہم کو جواب طلب کریں۔ ہم جو مناسب ہوگا۔ اسکا جواب دینگے۔ آخر میں خواجہ صاحب سے یہ بھی گذارش ہے۔ کہ وہ ادھر ادھر کی بحثوں میں نہ الجھیں اور اصل مسئلہ کے متعلق لکھیں۔ اگر اسی طرح دوسری بحثوں میں الجھینگے اور اصل مسئلہ پر نہیں آئینگے۔ تو اصل مقصد فوت ہو جائیگا۔

والسلام علی من اتبع الھدےٰ

خاکسار

جلال الدین مولوی فاضل شمس

قادیان

ہندوستان کی خبریں

لاہور میں غیر ملکی کپڑے کو آگ ۳۰ ستمبر کو لاہور میں راوی کے کنارے ایک بڑا مجمع ہوا۔ جو مسٹر گاندھی کی پیدائش کا دن تھا۔ غیر ملکی کپڑا جس کی قیمت کا اندازہ ہزار کم دو لاکھ لگایا گیا ہے۔ ایک جہاز کی صورت میں ترتیب دیا گیا۔ لالہ لاجپت رائے اور سردار پریم سنگھ نے تقریریں کیں۔ اور سردار صاحب نے اس ڈھیر کو آگ لگائی۔ مجمع ہونے والوں کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب کیا جاتا ہے۔

دس ہزار مسلح موپلے لڑ رہے ہیں شملہ ۲۹ ستمبر آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں مسٹر کریک ہوم سکرٹری نے سید رضا علی کے جواب میں بیان کیا کہ مالابار کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ مسلح موپلے جو لڑ رہے ہیں ان کی غالباً تعداد دس ہزار ہے۔ ان کی مزاحمت دن بدن سخت ہو رہی ہے۔ ان کا طریق جنگ بھاگ پر مبنی ہے ممکن ہے فوجی نقل و حرکت طول کھینچے۔ اور نہیں معلوم مارشل لا کب ہٹایا جائے۔

افیون کی فروخت کے متعلق پابندی افیون کی فروخت کے متعلق جو ایڈیشنل قواعد مرتب کئے گئے ہیں ان کے بموجب تمام لائسنس یافتوں کو نو بجے شام تک اپنی دوکانوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور ایک شخص کو تین تولہ سے زیادہ نہ دینا چاہیئے۔

سول قوانین کی نامتابعت سندھ کے کارکنان خلافت اور کانگریس کی کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کانگریس کی کارکن کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ یکم نومبر سے سول قوانین کی نامتابعت پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔

قانون گوؤں کی تنخواہ میں اضافہ شملہ ۲۳ ستمبر ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے تنخواہ میں اضافہ کیا اور یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے سفر خرچ وغیرہ بھی منظور کیا گیا ہے۔

کونسل کی ممبری سے استعفیٰ بمبئی ۲۴ ستمبر مسٹر اسمٰعیل خطیب امبار ناسک نے مجلس وضع قوانین سے لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیدیا ہے۔

پونا کا شہزادہ ویلز کو ایڈریس دینے سے انکار پونا شہر ۱۹ ستمبر شیواجی مندر کے احاطے میں زیر صدارت مسٹر کیلکر ایک جلسہ ہوا۔ ریزولیوشن بدیں مطلب کا پاس ہوا کہ میونسپلٹی کی طرف سے شہزادہ ویلز کو ایڈریس نہ دیا جائے۔ اور نہ اس کیلئے کوئی رقم منظور کی جائے۔ ڈاکٹر [illegible] اور مسٹر ناٹو نے جو میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں۔ وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔

دہلی اور برہان پور میں کراچی والا ریزولیوشن دہرایا گیا [illegible] میں تقریباً پانچ ہزار ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالقادر صدیقی نے اس صورت حالات کا ذکر کیا جس سے کراچی کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے فتوے کا وہ حصہ بھی پڑھ کر سنایا۔ جو سرکاری ملازمتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ الغرض وہ قرارداد بھی پڑھی جس کی وجہ سے لیڈران گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد اجلاس جمعیۃ العلماء سورت ۱۲ ستمبر کا منعقدہ فتوے بھی مفصل سنایا جس میں ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے وہ فتوے شائع کرے۔ بالخصوص اس کا وہ حصہ جو فوجی ملازمت سے متعلق ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ اس کی اشاعت کو روک دینا چاہتی ہے۔ ایک شخص فتوے کے اس حصہ کو پڑھتا گیا۔ اور باقی حاضرین جلسہ اس کو دہراتے گئے۔

دہلی ۳۰ ستمبر کل پالو دی ہاؤس میں پراونشل خلافت کمیٹی کی زیر سرپرستی اور ڈاکٹر انصاری کی زیر صدارت ایک عظیم الشان عام جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی۔ دوسری قرارداد یہ تھی کہ یہ عام جلسہ اعلان کرتا ہے۔ کہ کراچی کی قرارداد کے وہ الفاظ جو گرفتار شدہ لیڈروں نے استعمال کئے۔ جن کے باعث ان پر مقدمہ دائر ہے۔ ان مذہبی احکام اور اسلام کے ان ناقابل تغیر و ترمیم اور مسلمہ اصول کے مظہر ہیں قرارداد کو لفظ بلفظ دہراتا ہوا مسلمانوں سے زبردست اپیل کرتا ہے۔ کہ ہر مسلمان اسکی تبلیغ کرے۔ حاضرین نے اس ریزولیوشن کو منظور کیا! اور لفظ بلفظ دہرایا جلسے میں زبردست جوش پھیلا ہوا تھا۔ اتحاد کمیٹی نے فوج کی ملازمت کے متعلق علماء کے فتوے کی دس ہزار کاپیاں لوگوں میں تقسیم کیں۔ ان فارموں پر ہزارہا مسلمانوں کے دستخط لئے جا رہے ہیں۔ جو اسی غرض کیلئے چھپوائی گئی ہیں۔ اور جن پر کراچی کا ریزولیوشن لفظ بلفظ درج ہے۔

امرتسر میں ریشمی کپڑے کی ہولی ۳۰ ستمبر کو دفتر کانگریس کمیٹی امرتسر سے ریشمی کپڑے کا ایک بڑا جلوس نکلا۔ جو چھکڑے ریشمی مال سے بھرے ہوئے تھے جلوس کے ہمراہ تھے۔ جلوس جلیانوالہ باغ پہنچا۔ اور ریشمی مال کو آگ لگا دی گئی۔ جو چند ہی منٹوں میں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

لیڈران کے خلاف عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت کراچی ۳۰ ستمبر ملزمان کی درخواست اور حکام کی مرضی کے مطابق عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت حتی الامکان جلدی ممکن ہے۔ غالباً ۱۵ اکتوبر سے پہلے شروع ہو جائیگی۔

پنجاب میں غلہ کی درآمد و برآمد پنجاب کے وزیر زراعت جو ہفتہ وار رپورٹ شائع کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۲۴ ستمبر میں زیادہ تر صوبجات متحدہ سے ۷۰۰۰۰ من گندم اور آٹا ۲۲۴۲۴ من۔ دال اور چنے ۴۰۴۴ من کی اور ۵۹۴۳ من چاول اور مونجی آیا۔ اس عرصہ میں پنجاب سے اتنا غلہ گیا۔ ۲۲۹۰۵ من گندم اور آٹا ۲۲۲۴۰ من چنے۔ دال ۵۰ من جوار اور باجرہ ۹۰۰ من چاول اور مونجی۔ یہ غلہ زیادہ تر سرحدی صوبہ کو گیا۔

کانپور میں جلسہ کانپور ۳۰ ستمبر خلافت کمیٹی کی طرف سے خورد محل پارک میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی حسرت موہانی منعقد ہوا دس ہزار کی حاضری تھی۔ بیگم حسرت موہانی نے کراچی کا مشہور ریزولیوشن پیش کیا اور اس امر پر زور دیا کہ موجودہ حالت میں شریعت ہر مسلمان کو فوج میں کام کرنے۔ بھرتی ہونے یا رنگروٹ بھرتی کرنے سے منع کرتی ہے۔ پنڈت رام پرشاد منشی نے تائید مزید کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک سچا ہندو جگت گرو کی پیروی کرنے کیلئے تیار ہے۔ جن پر اس وقت کراچی میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

جمعیت العلماء اور پراونشل خلافت کے سکرٹری کی گرفتاری جمعیۃ العلماء کے صدر مولوی کفایت اللہ صاحب۔ دہلی نے انصار کو اطلاع دی کہ مولوی احمد سعید سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی عبدالعزیز سکرٹری پراونشل خلافت کمیٹی دہلی کو زیر دفعات ۱۲۴، ۱۲۰۔ ۵۰۵ یکم اکتوبر ۴ بجے شام گرفتار کر لیا گیا۔

غیر ممالک کی خبریں

قسطنطین یونان اطالیہ سے رخصت لندن ۲۸ ستمبر۔ تیغ کا تار مظہر ہے کہ شاہ قسطنطین مع ولیعہد کے ۲۵ ستمبر کو اطالیہ سے واپس جا رہے ہیں۔

پیرس میں ہلاکت آفرین آگ پیرس کے ایک تجارتی علاقہ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پیرس کا سارا بریگیڈ اس کے بجھانے میں مصروف ہے۔ آگ ایک بڑی عمارت سے شروع ہوئی۔ جو عمارت کے سب سے اوپر کی منزل میں تھی۔ نیا محلہ جو حال ہی میں بنا تھا جس کی تین ایکڑ زمین پر پانچ منزل مکان تھے۔ سارے کا سارا جل گیا ہے۔ دو فائر مین زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ کئی لاکھ لگایا جاتا ہے۔ بے شمار قیمت کا ریشم اور ریشمی کپڑا تباہ ہو گیا۔

جرمن فوج میں تخفیف کرنے کی تجویز برلن ۲۷ ستمبر۔ [illegible] بین الاتحادی کمیشن کی ایک یادداشت مظہر ہے کہ جرمن پولیس فوج میں اتحادیوں کی مرضی کے مطابق فی الفور تخفیف کی جائے۔

سربیہ نے البانیہ کو الٹی میٹم دیدیا لندن ۲۵ ستمبر۔ مشرقی یورپ میں سربیہ و البانیہ کے سرحدی تنازعہ کے سلسلہ میں ایک نئی جنگ بلقان شروع ہو گئی۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ دریائے ڈرین کے سرحدی فوجوں کے کمانڈر نے اہل البانیہ کو نوٹس دیدیا کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر سرحد کے ان مقامات کو جو فوجی اہمیت رکھتے ہیں خالی کر دیں۔ البانیوں نے اس نوٹس پر عمل نہیں کیا۔ جس پر سرب فوجوں نے ۲۴ گھنٹے تک سخت گولہ باری کر کے علاقہ مذکور پر قبضہ کر لیا ہے۔

البانیوں کو شکست البانیوں نے سربیوں پر جوابی حملہ کیا اور شدید جنگ ہوئی۔ فریقین کا بہت نقصان ہوا۔ اور آخر کو البانی پسپا ہو گئے۔

مسٹر ڈی ولیرا کو وزیر اعظم کا جواب لندن ۲۹ ستمبر۔ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم برطانیہ نے مسٹر ڈی ولیرا کو لکھا ہے کہ ہمارے درمیان جو خط و کتابت انورنیس میں کانفرنس کرنے کی تجویز کے بعد ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے اسکا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ صلح کی تہ دل سے خواہشمند ہے۔ اور آپ کا لہجہ بھی مصالحانہ ہے۔ تاہم وہ اس خط و کتابت کی بنا پر آپ کے ساتھ کانفرنس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ آپ نے ذاتی طور پر اطمینان دلایا ہے۔ اور گورنمنٹ اس کی قدر کرتی ہے۔ تاہم جبکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس اصول پر کانفرنس کرنے کے یہ معنے ہیں کہ آئرلینڈ کی خود مختاری اور علیحدہ ہستی کو تسلیم کر لیا گیا۔ برطانیہ کی گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی۔ اس لئے میرے واسطے ہر ایک قسم کے شبہ کے خلاف احتیاط لازمی ہے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ نے جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کیجا سکتی۔ تاہم میرے ہم جنس اور میں آپ کے اہل ملک کے [illegible] بحث کے ذریعہ تصفیہ کی صورت نکالنے کے خواہشمند ہیں۔ ہم نے جو فقرات پیش کی ہیں۔ وہ تصفیہ کے لئے ہیں نہ کہ خالی خولی باتوں کے لئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ کوئی تصفیہ خط و کتابت سے نہیں ہو سکیگا۔ بلکہ کانفرنس میں بیٹھ کر ہی ہو سکیگا۔ اسلئے ہم آپ کے سامنے جو تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ۱۱ اکتوبر کو لندن میں کانفرنس کیجائے۔ آپ اس کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجدیں۔

فوجوں کی تخفیف کا ریزولیوشن اور قوموں کی لیگ جنیوا ۲۰ ستمبر۔ قوموں کی لیگ کی سولہویں کمیٹی نے ایک ریزولیوشن لارڈ رابرٹ سیسل کی تحریک پر جو برطانیہ کے قائم مقام ہیں اس مطلب کا پاس کیا کہ فوجی کمیشن فوجوں کی تخفیف کے متعلق کسی عہد نامہ یا تخفیف کا مسودہ کونسل کے سامنے پیش کرے۔

ترکوں اور یونانیوں کی جنگ سمرنا ۲۰ ستمبر۔ اگست میں اناطولیہ میں جو لڑائیاں ہوئیں ان پر نظر ثانی کرتا ہوا رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یونانیوں کو اپنے حملہ میں جو ناکامی ہوئی اس سے ان کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ یونانیوں کا دایاں بازو دریائے سکاریہ کو عبور کرتے وقت حد سے زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ اور ترکوں نے جوابی حملہ میں یونانی فوج کے ڈویژنوں کو جن میں یونانیوں کا زیادہ تر توپخانہ بھی شامل تھا۔ [illegible] پسپا کر دیا۔ ترکوں کی دوسری لائن پر یونانی بالکل رک گئے۔ اس لائن پر ترکوں کا جوابی حملہ غیر معمولی طور پر تیز ہو گیا۔ ان کو [illegible] یونانیوں کے خلاف بے شمار رضاکار فوج کی کمک حاصل ہو گئی۔ سپہ سالار یونانیوں کے جنگی حلقے کو کونسل کر کے دریائے سکاریہ کے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ یونانیوں کے نقصان جان کا اندازہ ۲۰۰۰۰ ہزار ہے۔ ترکوں کا نقصان جان بھی بہت ہوا۔

امریکہ میں شراب کے متعلق پولیس کی عجیب چالیں نیویارک ۲۹ ستمبر۔ گرانڈ جیوری کے سامنے شکاگو کی پولیس کے خلاف عجیب و غریب الزامات لگائے گئے ہیں۔ شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ پولیس والے شراب ضبط کر لیتے ہیں۔ اور پھر اسکو اپنے طور پر کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔ چنانچہ پولیس نے ہر ماہ کم از کم ۶ مرتبہ کیا ہے۔

ایرانی وزیر اعظم کو قتل کرنیکی سازش پائنیر کے نامہ طہران کا ۲۶ ستمبر کا ایک تار مظہر ہے کہ وزیر اعظم اور سردار سپاہ کو قتل کرنیکی ایک قیاسی سازش معلوم کرنے پر کل طہران میں کئی اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ مشیر الملک نے شاہ کے پاس [illegible] محل میں جا کر پناہ لی۔ گرفتار شدہ اشخاص میں ظہیر الملک سابق منتظم مشہد مقدس بھی شامل ہے۔

واشنگٹن کی کانفرنس واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ واشنگٹن میں بحر الکاہل اور فوجوں کی تخفیف کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اسکے لئے جاپان نے مندرجہ ذیل ڈیلیگیٹ مقرر کئے ہیں۔ ایم شیہارا سفیر جاپان مقیم واشنگٹن۔ پرنس ٹوکوگاوا پریزیڈنٹ [illegible] بیرن کاٹو وزیر بحری۔

ترکوں کی پیشقدمی جاری ہے انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکوں نے [illegible] سکاریہ میں یونانیوں کو سخت شکست دی ہے۔ ترک آگے بڑھ رہے ہیں اور [illegible] پر قبضہ کر کے پیشقدمی کو برابر جاری رکھنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔

بالشویک امداد کا شکریہ روس کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ مصطفے کمال پاشا نے بالشویک سفیر مقیم انگورہ کے سامنے بالشویک گورنمنٹ کی اس امداد کا شکریہ ادا کیا ہے جو اس نے موجودہ جنگ

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان میں چھپکر شائع کیا)

Reg. No. L 35 THE ALFAZL QADIAN.

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

از دفتر الفضل قادیان

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

اشتہارات

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۲۸ | مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۷ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

Manak pur

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت ایام زیر رپورٹ میں ناساز رہی۔ ۵، ۶ تاریخ نماز پر تشریف نہ لاسکے لیکن جمعہ ۷ تاریخ ایک درد انگیز خطبہ جمعہ حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دست بدعا رہیں۔

ایک آریہ لیکچرار صاحب سے جو پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے نئے مقرر ہوئے ہیں۔ ۶ اکتوبر کی رات کو جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا مسئلہ تناسخ پر مباحثہ ہوا۔ اور ۷ کی رات کو جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے قرآن کریم الہامی ہے یا وید پر تین گھنٹے باقاعدہ مباحثہ کیا۔ مفصل روئداد انشاء اللہ آئندہ شائع کی جاویگی۔

نامۂ صادق ۱۲

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

اجرائے رسالہ معلوم نہیں ایسی حالت میں جبکہ اجرائے رسالہ کے متعلق جو چندہ ہندوستان میں ہوا ہے۔ وہ بھی ابتک مجھے نہیں پہنچا (سوائے چندہ جماعت پشاور کے) بلکہ ماہوار خرچ بھی بقایوں میں ہے۔ میں نے کیونکر ایسی جرأت کی کہ رسالہ کا مضمون لکھ کر صاحب مطبع کے حوالہ کر دیا۔ اور تین ہزار چھپوا کر روانہ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ پہلا پرچہ قریباً سب کا سب مفت ہی بھیجا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مفت بھیجنا بیکار نہ جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ خریدار بہم پہنچ جائیں گے یا قیمتوں کو کم از کم تبلیغ ہی ہو جائیگی۔ ایسی ناداری کی حالت میں رسالے کا چھپ جانا اور شایع ہونا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور احباب کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ جن سے کام چل رہا ہے ورنہ فنڈز کی موجودہ کمزوری کی طرف دیکھا جائے۔ تو شاید اگلے کام بھی بند ہو جائیں وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

نام رسالہ رسالہ کا نام میں نے مسلم سن رائز (طلوع آفتاب اسلامی) رکھا ہے۔ ٹائٹل پر ملک امریکہ کا نقشہ بنا کر اس پر سورج چڑھایا ہے۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے نکلیگا اس کا پورا ہونا ظاہر ہو۔ کیونکہ اصل مغرب تو ملک امریکہ ہی ہے۔ اگرچہ یورپ کو بھی نسبتاً مغربی بلاد کہتے ہیں۔ مگر دراصل جو مغربی کرہ ہے وہ امریکہ ہی ہے۔ علاوہ ازیں یورپ میں اسلام بالکل نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ یورپ میں اسلام کئی صدیوں سے قبل ازیں

داخل ہو چکا ہے۔ نصف سے زیادہ سپین مسلمانوں کے ماتحت کئی سو سال تک رہ چکا ہے۔ اور اب تک ان اس زمانے کے مسلمان موجود ہیں۔ سپین تو یورپ کی انتہا ہے۔ عربی سوداگروں اور صحرائی مسلمانوں کا اثر فرانس پر بلکہ جزائر برطانیہ کے کناروں پر بھی تھا۔ خواہ کہ اگرچہ یورپ میں اشاعت اسلام کو اس حدیث کو ایک حد تک پورا کرتی ہے۔ مگر اس کا اصل ظہور میرے خیال میں امریکہ پر ہی ہے۔ جو صحیح معنوں میں مغرب ہے اور اسی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مغرب کا ذکر ایسے وقت میں کیا۔ جبکہ عام طور پر لوگوں کو معلوم بھی نہ تھا کہ مغرب میں کوئی آبادی ہے۔ بلکہ ایک سپہ سالار نے مراکش کے ساحل کنارے پر اپنا گھوڑا سمندر میں ڈالکر کہا کہ اے خدا اگر اس سے آگے کوئی آبادی ہوتی۔ تو میں تیری توحید کو قائم کرنے کے واسطے اور آگے جاتا۔ سمندر نے اس کے جذبہ شوق تبلیغ کو وہاں محدود کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا کہ اس مغرب میں حضرت مسیح موعود کے حواری پہنچیں۔ اور رسول پاک سرور مقدسان فخر رسل کی پیشگوئی کو پورا کریں۔

فالحمد للہ ثم الحمد للہ ؏

نومسلمین گذشتہ رپورٹ کے بعد اٹھارہ نومسلم ہوئے اسکی مفصل رپورٹ چند روز میں علیحدہ اشاعت ارسال کی جائیگی ؏

اقتباسات خطوط یہاں پر احباب کی طرف سے آئے ہوئے خطوط میں سے چند کلمات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں محبت اور اخلاص کے ساتھ پُر ہو کر جب ایک مومن اپنے بھائی کو خط لکھتا ہے۔ تو مجھے امید ہے کہ اسمیں بعض الفاظ انوار الٰہی سے لکھے جاتے ہیں۔ جو طرفین کے روحانی تعلقات کا مظہر ہوتے ہیں۔ ان کا اندراج احباب کے واسطے انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا ؏ مکرم منشی فرزند علی صاحب کا لکھنا کہ میں خط لکھنے میں سست ہوں۔ مگر ماشاء اللہ دعا میں سست نہیں۔ یہ فقرہ بہت پیارا معلوم ہوا۔ اصل شے تو دعا ہی ہے۔ جو جناب الٰہی کے حضور میں سفارش کا خط ہے۔ اور اسی کی مجھے سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا۔ پیر صاحب جھنڈا والے صاحب کا اشارہ بالکل درست تھا کہ ملک امریکہ میں حضرت مرزا صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے کہ یہ کام آپکے سپرد ہوا ؏ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ آپ اس جہاد میں اگر (خدا نخواستہ) فوت بھی ہو جائیں۔ تو آپ کا مقام یدفن معی فی قبری ہو گا ؏ چودہری سردار علی صاحب بسمی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مشن کا کامیابی عطا فرمائے۔ جس کی نظیر پہلی کتابوں میں ملنی محال ہو جائے ؏ عزیز محمد ابراہیم بٹالوی۔ میں نے جو لطف و کرم اور جو جو باتیں آپ کے ساتھ بیت میں کہیں۔ وہ انشاء اللہ تا قیامت دل سے محو نہ ہونگی ؏ تبارک اللہ صاحب سرگودہا۔ مدت ہوئی میں نے خواب دیکھا تھا۔ آپ ایک اونچے بالاخانہ پر ہیں۔ چہرہ آپکا مثل کندن کے چمکتا ہے۔ وجود آپکا وجود مثل نور نظر آتا ہے۔ وہ بالا خانہ بہت بلند ہو گیا ہے یہ رویا اب پورا ہو رہا ہے ؏ بابو محمد علی خلف صاحب شاہجہانپور۔ جس طرح کلمبس کا نام ہے۔ اسی طرح صفحہ تاریخ پر آپ کا نام رہیگا ؏ ضیاء الحق خان صاحب۔ آپ کی دعا سے میں امتحان میں کامیاب ہوا تھا۔ اسواسطے پھر آپ کی دعا چاہتا ہوں۔ میاں بشیر احمد صاحب۔ مبارک صادق کے صادق کلمات مادہ پرستوں کو صادق بنا دیں تا صداقت قبول کرکے صادق بن کر مثل صادق دور دراز ملکوں میں صداقت کا جھنڈا گاڑیں ؏ سید غلام احمد صاحب سرگودہا۔ کون ایسا احمدی ہے۔ جس کے دل میں صادق کی محبت اور صادق کا درد اور صادق کی یاد نہ ہو ؏ محمد شفیع صاحب قریشی۔ بندہ کو جناب کا جس وقت فرحت نامہ ملتا ہے تو بفضل خدا ایسی خوشی ہوتی ہے جیسے کہ عاشق کو معشوق کے ملنے سے ہوتی ہے ؏ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ چونکہ ہر وقت آپ کو اپنے ذہن میں اور دل و دماغ میں دیکھتا ہوں تو یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں اور آپکو خطوط کی ضرورت ہو ؏ شیخ غلام احمد صاحب لطف اللہ فی اللہ محب اخص عافاہ اللہ الصمد و ایدہ۔ میرزا کبیر الدین صاحب۔ آپ کے خطوط میں زندگی پاتا ہوں ؏ حامد حسین خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ آپ کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کی ہیں ؏

نومسلمہ زینب قریباً سات ماہ کا عرصہ ہوا۔ جبکہ عاجز تبلیغ کے واسطے شہر ڈیٹرائٹ گیا [illegible] جو کہ شہر [illegible] سے کئی میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں ایک لیڈی بنام مسز [illegible] عاجز کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی تھی۔ اسکا نام زینب رکھا گیا تھا۔ یہ موصوفہ آجکل شہر [illegible] میں ہے۔ اس نے اپنے شہر میں عاجز کے لیکچروں کا انتظام کرکے مجھے وہاں طلب کیا۔ [illegible] اور ایک گرجے میں لیکچر ہوئے اور بعض پادریوں سے مذہبی مباحثہ ؏

علاج سرطان ڈاکٹر رابنسن کی رائے ہے کہ سرطان نمک کے استعمال زیادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مریض سرطان کی خوراک میں سے نمک کم کر دینا چاہیئے۔ اور پوٹاشیم کے استعمال سے سوڈیم کلورائٹ کے اثر کا مقابلہ کرنا چاہیئے اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ہماری جماعت کا ایک عزیز وجود مقبرہ بہشتی کا پہلا ممبر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم بھی اول مرض سرطان میں ہی گرفتار ہوا تھا۔ جس کا زہریلا اثر سارے بدن میں پھیل گیا۔ حضرت مرحوم نمکین چیزوں سے بہت رغبت رکھتے تھے۔ اور میٹھا بہت کم کھاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر سے کچھ حلوا یا ایسی ہی میٹھی چیز بنوا کر لائے اور چند خدام میں جو حاضر تھے۔ بے تکلفی سے بیٹھ کر فرمایا۔ کھاؤ۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے۔ جب گول کمرہ مہمان خانہ ہوتا تھا۔ اور مہمانوں کی تعداد تین چار۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے فرمایا۔ مجھے میٹھے سے رغبت نہیں۔ میں نہیں کھاتا۔ حضرت نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ مولوی صاحب۔ آپ نے بعض کا یہ قول نہیں سنا۔ المؤمن حلوٌ یحب الحلواء۔ مومن میٹھا ہوتا ہے اور میٹھے سے پیار کرتا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم آزاد طبع آدمی تھے۔ عرض کی۔ حضرت مومن کی یہی علامت ہے۔ تو پھر میں مومن نہیں۔ حضرت اور حاضرین ہنسے اور بات ختم ہوئی ؏

پہلا امریکن مسلم مشنری یہاں کے موونگ پکچر والوں نے میری تصویر لیکر اپنے بائسکوپ میں دکھائی شروع کی ہے کہ یہ اس ملک میں پہلے مسلم مشنری ہیں۔ اس کی ایک نقل برادرم بابو اعجاز حسین صاحب کو یہاں سے بھجوائی گئی ہے تاکہ وہ اپنے بائسکوپوں میں دکھلائیں جن لوگوں کو دہلی جانے کا اتفاق ہو وہ مجھے وہاں پھرتے ہوئے اور لکھتے ہوئے قرآن شریف پڑھتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ شاید وہ نقل تصویر سلامت ان کے پاس پہنچ جائے۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۳۹	ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	
۴۰	[illegible] صاحب	[illegible]	۱	[illegible]	
۴۱	جماعت احمدیہ پشاور	پشاور	۵	[illegible]	
۴۲	شیخ [illegible]	[illegible]	۱	سے	
۴۳	مولوی [illegible] الدین صاحب	[illegible]	۱	سے	
۴۴	مولوی عبد [illegible] صاحب	[illegible]	۱	[illegible]	
۴۵	جماعت [illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	
۴۶	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	
۴۷	سید [illegible] صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۴۸	[illegible] صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۴۹	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	
۵۰	[illegible] صاحب	گجرات	۱	سے	
۵۱	شیخ اللہ بخش صاحب	"	۱	سے	
۵۲	ڈاکٹر [illegible] الدین صاحب	امرتسر	۱	سے	
۵۳	ڈاکٹر [illegible] صاحب	[illegible]	۱	سے	
۵۴	جماعت احمدیہ [illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	
۵۵	شیخ [illegible] صاحب	قصور	۲	[illegible]	
۵۶	شیخ اللہ بخش صاحب	"	۱	سے	
۵۷	حکیم [illegible] الدین صاحب	"	۱	سے	
۵۸	میاں شہاب الدین صاحب	[illegible]	۱	سے	
۵۹	سید عبدالحی صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]
۶۰	حکیم [illegible] الدین صاحب	[illegible]	۱	سے	
۶۱	بابو [illegible] صاحب	"	۱	سے	
۶۲	منشی عبدالکریم صاحب	[illegible]	۱	سے	
۶۳	شیخ [illegible] صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۶۴	[illegible] صاحب	[illegible]	۱	سے	
۶۵	[illegible]	"	۱	سے	
۶۶	جماعت [illegible]	[illegible]	۱	سے	
۶۷	[illegible]	[illegible]	۱	سے	
۶۸	[illegible] صاحب	"	۱	سے	
۶۹	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	
۷۰	[illegible] صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	

نمبر	نام وعدہ کنندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۷۱	قاضی عبدالقادر صاحب	[illegible]	۱	سے	
۷۲	ایم [illegible] صاحب	"	۱	سے	
۷۳	چوہدری [illegible] صاحب	[illegible]	۱	سے	
۷۴	[illegible] صاحب	[illegible]	۱	سے	
۷۵	ڈاکٹر [illegible] صاحب	امرتسر	۲	[illegible]	
۷۶	جماعت احمدیہ [illegible]	[illegible]	۲۸	[illegible]	یہ پہلی قسط ہے
۷۷	جماعت [illegible]	[illegible]	۶	[illegible]	یہ پہلی قسط ہے
۷۸	جماعت [illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	
۷۹	جماعت امرتسر	امرتسر	۱۱	[illegible]	
۸۰	عبدالغفور صاحب	[illegible]	۱	سے	
۸۱	شیخ فضل احمد صاحب	[illegible]	۵	[illegible]	
۸۲	اہلیہ " " "	"	۱	سے	
۸۳	اہلیہ بابو عبدالغنی صاحب اوورسیئر	"	۱	سے	
۸۴	چوہدری نظام [illegible] صاحب	[illegible]	۱	سے	
۸۵	چوہدری [illegible] صاحب	"	۱	سے	
۸۶	[illegible] صاحب	"	۱	سے	
۸۷	[illegible] صاحب	"	۱	سے	
۸۸	" [illegible] صاحب	"	۱	سے	
۸۹	" [illegible] صاحب	"	۱	سے	
۹۰	" امیر الدین صاحب	"	۱	سے	
۹۱	مولوی عبدالعزیز صاحب	"	۱	سے	
۹۲	منشی عبدالقیوم صاحب	"	۱	سے	
۹۳	شیخ امیر الدین صاحب	[illegible]	۱	سے	
۹۴	ملک کریم بخش صاحب	[illegible]	۱	سے	
۹۵	انجمن [illegible]	[illegible]	۱۳	[illegible]	
۹۶	ڈاکٹر فضل کریم صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۹۷	بابو [illegible] صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۹۸	سید [illegible] الدین صاحب	[illegible]	۱	سے	
۹۹	شیخ یعقوب علی صاحب	سکندرآباد	۱۱	[illegible]	[illegible] ہیں۔

۲۲۹۰

میزان ۸۷ حصص یعنی دو ہزار دو سو نوے روپیہ

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نقشہ نو ایجاد مشین سیویاں مع پرزہ جات۔

دو عدد چھلنیاں۔

خوشنما جھالردار سروتہ

اس کارخانہ کا ساختہ چمکیلی سروتہ اپنی سنہلی نقش و نگار اور مضبوطی و تیز قطع کی وجہ سے خاص شہرت و پسندیدگی حاصل کر چکا ہے۔ اسمیں دھار کا لوہا نہایت پختہ مضبوط تیز اور چمکدار لگایا جانے کے علاوہ خوشنما جھالر اور نقش و نگار سے آراستہ اور ایسا خوشنما سبک نفیس اور چمکدار ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی فوراً طبیعت خوش ہو جاتی ہے اسکی ڈنڈی گول مضبوط اور سادہ ہے۔ دوست احباب کیلئے نادر تحفہ ہے سروتہ [illegible] فی سروتہ [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار المشتہر

شیخ محمد [illegible] الدین خوبصورت سروتہ فیکٹری پانی پت

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیلئے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ جیسے مرض [illegible] میں [illegible] مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا [illegible] احباب کے گھر ہونی چاہئیں جو ایسے مریضوں کے کام آویں [illegible] کو سوتے وقت کھانے سے قبض [illegible] کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] المشتہر

افضال احمد عزیز [illegible] قادیان۔ پنجاب

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرتِ روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا جس سے اختلاف و دقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاریؒ کی تمام مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھکر ہر ایک کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب؟ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے

حجم واپانسو صفحہ

تمام فرمائشیں مولوی فقیر الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل ڈاولیشاہ کے نام آنی چاہئیں

قیمت ۵ر محصول ۸ر

لائق احمدی ایجنٹوں کی ضرورت

ہمکو اپنے فرم کے لئے ایسے چار لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ احمدی ہوں۔ تصدیق کیلئے اپنی جماعت کے سکرٹری سے تحریر لائیں۔ کمیشن وغیرہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے طے کریں۔

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب
محلہ شاہ کنشہ لاہور

الخطبہ ۲

معزز آرائیں خاندان کی لڑکی پندرہ سالہ تعلیم یافتہ سلیقہ شعار علاوہ خانہ داری سے بکلی واقف ہے لڑکا معزز آرائیں خاندان نیک دیندار۔ بر سر روزگار ہو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ صاحب جائداد بھی ہو۔ عمر ۲۰-۲۴ سال خط و کتابت معرفت

سکرٹری صیغہ تبلیغ فیروزپور شہر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے اول و درمیانہ درجوں۔ کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جاویگا۔

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زاید فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	ہر زاید فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	ہر زاید فاصلہ کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری پسنجر گاڑیوں میں جیسا کہ آجکل کرایہ لیا جاتا ہے۔

حسب الحکم
دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء
ڈی۔ ایچ ہولنس صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء

وید نامکمل اور ناقص ہیں

آریہ اخبارات میں کچھ عرصہ سے یہ بحث ہو رہی ہے ایک ہندو ایک مسلمان کے ساتھ بیٹھ کر ہندو کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کھا سکتا ہے۔ اور بعض اس بنا پر اسے ناجائز قرار دیتے ہیں کہ مسلمان چونکہ گوشت خور قوم ہے۔ اسلئے کوئی ہندو اس کے ساتھ ملکر کھانا نہیں کھا سکتا۔

یہ بحث اس قدر طول ہو گئی ہے۔ اور ایسی اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ کہ لنڈن میں بیٹھے ہوئے ایک آریہ پروفیسر بالکرشن صاحب ایم اے کو بھی اس میں حصہ لینا پڑا ہے اور ۲۵ ستمبر کے پرکاش میں ان کا ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں پروفیسر صاحب نے اول تو بڑے وثوق کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ:۔

"کالج پارٹی کے بہت سے آریہ ماس کھاتے ہیں"

اور پھر لکھا ہے:۔

"میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کالج پارٹی والے کسی آریہ کے اصول بنایا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ کر کسی نے بھوجن کھانے سے انکار کیا ہو"

اس طرح پروفیسر صاحب نے یہ دکھایا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر کھانے میں جو یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمان گوشت خور ہیں۔ یہ بیہودہ عذر ہے۔ کیونکہ آریوں میں جو لوگ گوشت کھاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کھانے میں کوئی پرہیز نہیں کیا جاتا۔

اب رہی یہ بات کہ گوشت کھانا کیسا ہے۔ اور وید مقدس کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:۔

"وید بھگوان میں ماس کھانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس بات کا پورا نشچے (فیصلہ) نہیں ہو سکا۔ کالج پارٹی تو اب تک اڑی ہوئی ہے۔ گوروکل پارٹی میں بھی کئی پنڈت ہیں۔ جن کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ جو نشچے سے نہیں کہہ سکتے"

جب وید مقدس نے گوشت خوری کے بارے میں کوئی ناطق فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ وید کے پیرو اس کے جائز ہونے اور جائز نہ ہونے کے بھی تائید پاتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ گوشت خوری کی بنا پر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کا اظہار کیا جائے۔ کہ ان کے سائے سے بھی پرہیز کیا جائے۔

تعجب کی بات ہے۔ کہ گوشت خوری کا مسئلہ جس پر بڑے بڑے آریہ اپدیشک مباحثے کرتے رہتے ہیں اور جسے ناجائز ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا لاینحل ہو کہ وید بھی اس کے متعلق کوئی تصفیہ کرنے سے عاجز ہیں۔ اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ وید میں گوشت خوری کی اجازت نہیں۔ تو بھی جو لوگ ویدوں کے پیرو کہلا کر گوشت کھاتے ہیں۔ وہ کسی الزام کے نیچے نہیں آتے۔ کیوں؟ اسلئے کہ بڑے بڑے رشیوں منیوں نے نئے حالات اور ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر کئی ایک ایسی باتوں کو جائز اور روا کر دیا ہے۔ جن کے متعلق وید کوئی ناطق فیصلہ نہیں کر سکتے تھے یا ویدوں کا فیصلہ ناقابل تسلیم اور ناقابل عمل تھا۔

یہ بات پروفیسر صاحب موصوف کے نزدیک ایسی صاف اور شک و شبہ سے بالا ہے کہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے مختلف دھرم شاستر یعنی سمرتی گرنتھ مختلف وقتوں پر لکھے گئے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت اور ملک کے حصے کے نئے حالات کو سامنے رکھ کر قانون بندی کی گئی ہے۔ انمیں بہت سی باتیں ویدوں کے برخلاف ہیں۔ لیکن وہ اسلئے قانون ہیں کہ وہ رسم و رواج پر مبنی ہیں۔ مطلب یہ کہ حسب ضرورت ہمارے رشیوں نے ویدک دھرم کے برخلاف بھی رسم و رواج کو ترجیح دے دی ہے۔ مثلاً کوئی آریہ سماجی نہیں مانیگا۔ کہ وید میں ایک سے زیادہ استریوں سے شادی کرنا روا ہے۔ مگر سمرتیوں میں اسکی پوری اجازت ہے۔ اور اسی اصول پر جائداد کے بانٹنے کے اصول بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح نارد وغیرہ سمرتیوں میں یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے کہ اگرچہ دکھن میں برہمن لوگ اپنے ماموں کی لڑکیوں کو شادی کر لیتے ہیں۔ مدھیہ دیش میں کچھ لوگ گئو ماس بھکشک۔ اور سب آدمی ماس بھکشک ہیں اور عورتیں ویبھچاری ہیں۔ اتر میں عورتیں شراب پیتی ہیں۔ بعض دیش میں لوگ اپنی ودھوا بھابی سے شادی کر لیتے ہیں۔ ان باتوں کے لئے ان کے لوگوں کو کوئی سزا اور نہ ہی کوئی پرائشچت کرانا چاہیئے۔ یہ رواج پرم پرا سے چلے آتے ہیں اسلئے ان رواجوں کے لئے ان لوگوں کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیئے۔"

مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ:۔

(۱) ہندوؤں کی سمرتیاں یعنی مذہبی کتابیں مختلف اوقات میں حالات زمانہ کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

(۲) مذہب کو زمانے کے مطابق بنانے کے لئے ان کتابوں کے مصنفوں کو وید کی صریح تعلیمات کی خلاف ورزی کرنی پڑی ہے۔

(۳) ان کتابوں کی تعلیمات نہ صرف وید کے خلاف ہیں۔ بلکہ ملک کے "رسم و رواج" کے ماتحت ہیں۔ اس کا مطلب پروفیسر صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ حسب ضرورت ہندو رشیوں نے ویدک دھرم کے برخلاف رسم و رواج کو ترجیح دی ہے۔

(۴) تعدد ازدواج کا مسئلہ جس پر آریہ صاحبان بڑے بڑے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور سوامی دیانند صاحب نے بھی جس کی بڑی مذمت کی ہے۔ ایسا مسئلہ ہے۔ کہ ویدک رشیوں کو وید کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے حالات زمانہ سے مجبور ہو کر اس کی اجازت دینی ہی پڑی۔ اور اسی کے مطابق تقسیم جائداد کے اصول بنائے۔

(۵) رشتہ داروں کے ہاں شادی کرنے کو [illegible] کے لئے بھی سوامی دیانند صاحب نے بڑا زور مارا ہے۔

لیکن پروفیسر صاحب مذکور کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ رشیوں نے اس کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ اور دکھن میں کئی معمولی درجہ کے لوگ نہیں۔ بلکہ برہمن اپنے ماموں کی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔

(۶) اس بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کسی اور جانور کا گوشت کھانا تو الگ رہا۔ گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں رشیوں کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔

(۷) بیوہ بھابی سے شادی کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔

یہ باتیں کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ بلکہ نہایت وضاحت سے اس امر کو واضح کر رہی ہیں کہ آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ وید ہمیشہ سے ہمیشہ تک سارے جہان کے لئے ہیں۔ اور پرمیشور نے دنیا کی تمام ضروریات اور حالات کے لئے ابتدائے آفرینش میں تمام صحیح تعلیمات ان میں بیان کر دی ہیں۔ کہاں تک قابل تسلیم ہے۔

پروفیسر صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو رشیوں نے وید کو حالات زمانہ کے خلاف پا کر اور پرمیشور کی دی ہوئی تعلیمات کو غلط یا ناقابل عمل سمجھ کر اپنی قوم کے لئے خود نئی کتابیں اور نئی تعلیمیں پیش کیں۔ اور اس طرح وید کو نکما۔ ناقابل تسلیم قرار دیا۔

پس جب موجودہ زمانہ سے بہت قبل وید نامکمل ثابت ہو گئے۔ اور خود ویدوں کے پیروؤں کو ان کے خلاف چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور انہوں نے کئی ایسی باتیں روا قرار دے لیں۔ جو وید کی رو سے منع تھیں۔ تو اب جبکہ زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ واقعات نے نئی صورت اور نیا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ وید کس طرح قابل عمل ٹھہر سکتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کیونکر قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح معقول کہی جا سکتی ہے۔

یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آریہ صاحبان ویدک تعلیم سے [illegible] گن گاتے ہیں۔ اور باوجود مالدار اور تعلیم یافتہ قوم ہونے کے ویدوں کا ترجمہ پیش کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ ورنہ اگر ویدوں میں کوئی ایسی بات ہوتی۔ جو موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں قابل تسلیم ہوتی۔ تو آریوں جیسی قوم جو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھانے کی عادی ہے۔ کبھی کی کئی زبانوں میں ویدوں کے ترجمے شائع کر دیتی۔

مسٹر گاندھی اپنے پیروؤں سے کیوں علیحدہ رکھے گئے

علی برادران اور دوسرے مسلمان لیڈروں پر جس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے فوجی ملازموں کو ملازمت ترک کرنے اور دوسروں کو یہ ملازمت اختیار نہ کرنے کی تحریک ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کی ہے۔ اس بناء پر اگر گورنمنٹ کو مقدمہ چلانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ مسٹر گاندھی کو ان کے ساتھیوں سے کیوں الگ رکھا گیا ہے۔ جبکہ وہ بھی اسی فعل کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور علی الاعلان اس کا اقرار بھی کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ترچناپلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ:۔

"اگر اس قسم کے الفاظ عوام کے روبرو یا فوج کے سپاہیوں کے روبرو کہنا جرم ہے۔ تو میں اس جلسہ کے حاضرین کو اور اس جلسہ کی وساطت سے ہندوستان کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں نے اس جرم کا بارہا لاتعداد مرتبہ ارتکاب کیا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ کوئی نیا جرم نہیں ہے۔ میں نے ستمبر ۱۹۲۰ء میں اس کا عمداً ارتکاب کیا تھا۔ اور میرا تو کیا ذکر ہے۔ انڈین کانگریس اس کا کلکتہ اور ناگپور کے اجلاسوں میں ارتکاب کر چکی ہے۔ اگر کانگریس کے کارکن یا خود میں اب تک فوج کے سپاہیوں کے پاس یہ کہنے کے لئے نہیں گیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہ سمجھئے۔ کہ میں یا کارکنان کانگریس اس کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اسے ہماری مصروفیت یا ناقابلیت کی دلیل سمجھنا چاہیئے"

(وکیل ۲۔ اکتوبر)

ایسا صاف اور واضح بیان دینے والے کے متعلق گورنمنٹ کا خاموش رہنا اور علی برادران وغیرہ پر مقدمہ چلانا ایسا طرز عمل ہے۔ کہ جب تک گورنمنٹ خود ہی اس کی وضاحت نہ کرے سمجھنا مشکل ہے۔ کیا گورنمنٹ بتا سکتی ہے۔ کہ اس امتیاز کی کیا وجہ ہے اور کیوں مسٹر گاندھی اور علی برادران سے ایک سا سلوک نہیں روا رکھا گیا۔

بات یہ ہے کہ جب کسی قوم کے الٹے دن آتے ہیں تو وہی باتیں جو دوسروں کے لئے کسی خطرہ و نقصان کا باعث نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے تباہ کن بن جاتی ہیں۔ کاش! مسلمان سوچیں۔ کہ کیوں وہی ذلت و ادبار۔ مشکلات اور مصائب کا ہدف بن رہے ہیں۔

پرائے شگونوں میں اپنی ناک کٹانا

اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ امرتسر اور بعض دیگر مقامات میں ایسے جلوس نکالے گئے ہیں۔ جن میں کوٹ پتلون یعنی انگریزی لباس گدھوں کو پہنایا گیا۔ اس تصویری اعلان کے یہی معنے سمجھے جا سکتے ہیں۔ کہ یہ لباس گدھوں کا ہے یا گدھوں کے پہننے کے قابل ہے۔ لیکن ہر دو صورتوں میں جلوس نکالنے والوں نے انگریزوں کا تمسخر اڑایا ہے۔ اور ان کو گدھے سے تشبیہ دے کر ان کے خلاف حقارت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ یہ حرکت اگر صرف ہندوؤں یا سکھوں سے سرزد ہوتی۔ تو اس قدر قابل گرفت نہ تھی۔ مگر وائے برحال مسلمانان کہ پرائے شگون میں اپنی ناک کٹوائی۔ جوش میں اندھے ہو کر انگریزوں کو گدھا بنانے کی کوشش کی۔ مگر یہ نہ سوچا کہ "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین وارث تخت محمدی حافظ حرمین شریفین کیا لباس پہنتے ہیں۔ اور آپ کے وزراء ممبران پارلیمنٹ اور عساکر سلطانیہ کیا لباس زیب تن کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی نہ سوچا کہ مصطفیٰ کمال پاشا اور انگورا کے غازیوں نے کیا پہنا ہوا ہے؟ پس مسلمان سوچیں کہ اگر انگریزی لباس پہننے والے گدھے ہیں تو یہ چوٹ کہاں تک پہنچتی ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ سلطنت ترکی میں بادشاہ سے لیکر ادنیٰ مزدور تک سب کوٹ پتلون۔ نکٹائی اور بوٹ استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ کھانا پینا سب میز کرسیوں پر چھری کانٹے سے تناول کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ یہ حرکت خلافت قسطنطنیہ کے

خطبہ جمعہ

مومن کا سفر

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دو آدمی جب آپس میں ملتے ہیں تو انہیں بہت کچھ آپس میں سننا سنانا ہوتا ہے۔ اسی قانون کے ماتحت مجھے آپ لوگوں سے بہت کچھ سننا اور سنانا ہے۔ مگر چونکہ کل ہی میں یہاں پہنچا ہوں اور پانچ روز کے متواتر سفر کے بعد کوفت ہے اس لئے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ مگر مختصراً ایک بات بیان کرتا ہوں۔ جو سفر سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان جن حالات سے گذرتا ہے انہی کے مطابق مضامین بھی دماغ میں آتے ہیں۔ میں سفر سے آیا ہوں۔ اور سفر ہی کے متعلق حالات سناتا ہوں۔ لیکن وہ سفر دنیاوی نہیں اور نہ یہاں کا سفر ہے۔ اس سفر کا ذکر سورۃ فاتحہ میں ہے۔ گو بہت ہیں جنہوں نے غور نہیں کیا حالانکہ وہ روزانہ پانچ وقت متعدد بار پڑھتے ہیں۔ کم از کم ۳۲ دفعہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس ساٹھ دفعہ۔ مگر کم ہیں جو اس سفر کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ جس کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ سب کام کو چھوڑ کر تاجر تجارت کو صناع صنعت کو مزدور مزدوری کو طالب علم سبق اور استاد پڑھانے کو چھوڑتا ہے اور وضو کرتا ہے۔ گویا سب کاموں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اور ایک خاص جگہ جاتا ہے۔ اور اپنے کانوں کی طرف اپنے ہاتھ لیجاتا ہے اور اپنی توجہ کو ایک خاص طرف لگاتا ہے۔ یعنی اپنے خدا سے اپنا معاملہ درست کرتا ہے۔ اور اظہار کرتا ہے کہ میں اس سفر پر جا رہا ہوں۔ اور یہ میرا مقام نہیں۔ بلکہ میں مسافر ہوں۔ کیا ایک سورۃ فاتحہ کے پڑھنے والا یہی نہیں کہتا کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ میں مسافر ہوں۔ اور اپنے گھر کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے سیدھا رستہ بتایا جائے میرا گھر یہ نہیں۔ بلکہ اور جگہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں غلطی سے لمبے رستہ پر چل پڑوں کہ گھر کی بجائے ریکیوں کے [illegible] میں الجھ جاؤں۔ پھر کہتا ہے صراط الذین انعمت علیھم ایک شخص آرام سے سفر طے کرتا ہے۔ مگر جس غرض کے لئے سفر کرتا ہے اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ دوران سفر کے آرام کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ بلکہ سفر کے نتیجہ کو پوچھیگا۔

سفر مختلف اغراض کے ماتحت کئے جاتے ہیں کوئی صحت کے لئے کوئی تجارت کے لئے کوئی ملازمت یا تعلیم کے لئے کوئی تبلیغ کیلئے وغیرہ وغیرہ اگر ان اغراض میں سے کسی غرض کے لئے بھی سفر کیا گیا ہو اور وہ پوری نہوئی ہو۔ تو گھر میں سخت مصیبت ہو جاتی ہے۔ خالی ہاتھ مسافر خود کہتا ہے کہ جب گھر جاؤنگا تو گھر والوں کو کیا منہ دکھاؤنگا۔ یہ نکتہ مجھے پٹھان کوٹ کے سٹیشن پر معلوم ہوا۔ وہاں ایک ہندو سٹیشن ماسٹر تھے۔ میں وہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں صحت کی ہی غرض سے گیا تھا۔ اس سٹیشن ماسٹر کو شکار کا شوق تھا۔ بندوق لیکر وہ بھی ہمارے ساتھ چل پڑا اسنے ایک فاختہ ماری۔ میں نے کہا کہ یونہی ضائع جائیگی۔ اسنے کہا کہ نہیں۔ اس میں کچھ حکمت ہے۔ کئی دفعہ انسان شکار کے لئے نکلتا ہے اور کوئی چھوٹا یا بڑا شکار نہیں ملتا۔ چونکہ بچے گھر میں منتظر ہوتے ہیں۔ کہ ہم شکار لائینگے اس لئے جب واپس جاتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ کیا لائے تو کچھ بھی پاس نہونے کی صورت میں ان کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے میرا قاعدہ ہے کہ پہلے کچھ نہ کچھ ضرور شکار کر لیتا ہوں تاکہ جب گھر جاؤں اور بچے پوچھیں تو ان کو کہدوں کہ یہ شکار ہے۔ چونکہ اس کو محض اپنے بچوں ہی کی خوشی مدنظر تھی۔ اس لئے یہ کہا مگر اس سے یہ ایک نکتہ معلوم ہو گیا کہ ہم جو دنیا میں ایک حالت سفر میں ہیں۔ اگر ہم اپنے گھر میں خالی ہاتھ جائیں تو ان لوگوں کو جو ہمارے منتظر ہیں ان کو کیسی مایوسی ہوگی۔ قرآن کریم میں آتا ہے الحقنا بھم ذریتھم جو لوگ نیک کام کرینگے اس کی جزا ان کی اولاد کو بھی ملیگی۔ جس طرح سفر سے واپس آنے پر بچے مجھ سے پوچھتے ہیں کیا لائے ہو۔ وہاں یہی سوال ہوگا کہ ہمنے تو جو کچھ کرنا تھا کر چکے تھے۔ اب ہمیں امید تھی کہ ہمارا بیٹا بھائی بہن خاوند ہمارے لئے کچھ لائینگے۔ جس سے ہمارے روحانی مدارج میں ترقی ہوگی۔ اسلئے صرف مومن یہی نہیں کہتا کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ کہ راستہ صاف اور سیدھا ملے اور امن سے ختم ہو۔ کیونکہ گھر میں جانے پر یہی نہیں پوچھا جاتا کہ آپ کا سفر کیسا ختم ہوا بلکہ سوال ہوتا ہے کیا لائے۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے صراط الذین انعمت علیھم ان لوگوں کی راہ پر چلا جو کچھ کما کر لائے۔ اور خالی ہاتھ اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچے۔ پھر بہت لوگ کماتے بھی ہیں مگر یا تو راستہ گم کر دیتے ہیں۔ یا نعمت کو کھو دیتے ہیں۔ اس لئے سکھایا کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہ نہ تو ہم راستہ میں ہی بھٹک جائیں نہ ان انعامات کو ضائع کریں۔ لیکن بہت لوگ ہیں جو طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔

اور بار بار اقرار کرنے کے باوجود کہ ہم مسافر ہیں۔ اپنے آپ کو مسافر نہیں سمجھتے حالانکہ یہاں کا آرام کوئی چیز نہیں۔ اصل آرام اور راحت وہ ہے جو انجام کار ملتا ہے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ اس دنیا کو مسافر خانہ کی بجائے اپنا گھر ہی سمجھتا ہے۔ اور اصل گھر کی فکر نہیں کرتا نہ یہ سوچتا ہے کہ وہاں کیا لیجائیگا۔ وہ خسران اور حرمان کے سوا کچھ نہیں پائیگا۔ راستہ کا آرام اچھی چیز ہے مگر یہ اصل چیز نہیں۔ مومن کو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ کو مدنظر رکھے۔ وہ سیدھا راستہ ہی مانگے اور انعام یافتوں والا ہی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مغضوب علیھم اور ضال میں شامل ہو جائے۔ وہ نہ گمکردہ راہ ہو نہ انعام کو ضائع کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے۔ کہ آپ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں غرباء میں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے ایک شخص بٹالے کا بھی آیا۔ اسکو آپنے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دئے۔ وہ چنوں کا بڑا حصہ راستہ ہی میں ختم کر گیا۔ حالانکہ جو کچھ اس کو ملا تھا۔ وہ گھر کے لئے تھا۔

یہ مت خیال کرو کہ جلد جس طرح یہاں گزر سکتی ہیں

گذارہ ہو جاتا ہے وہاں بھی ایسا ہی کرینگے۔ تنگی ترشی میں گذارہ کر لینگے۔ خدا تعالیٰ کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں وہاں یا تو انعام یافتہ ہی رہتا ہے یا شیطان کے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ لوگوں نے اعراف بنا رکھا تھا لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے وہ بھی نہ رہنے دیا بلکہ بتا دیا کہ وہ درمیانی درجہ کے لوگوں کیلئے نہیں بلکہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا مقام ہے اور جنت ہی کا اعلیٰ حصہ ہے۔ پس وہاں روٹی سوٹی والوں کا گذارہ نہیں۔ ایک انسان وہاں یا تو خدا کا مہمان ہوگا۔ یا اسکو جیل میں رہنا ہوگا۔ حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص پچاس دفعہ کہتا ہے کہ میں مسافر ہوں، مگر ایک دفعہ بھی اسپر غور نہیں کرتا۔ کیا اسکی یہی مثال نہیں کہ وہ اپنے آپ جھوٹ موٹ کہتا ہے کہ میں نوکر ہوں اور وہ کوئی نوکر نہیں کیا اسکا انجام اچھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسپر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق دے ہم اپنے آپ کو مسافر سمجھیں اور آخرت کے لئے کچھ کما کر لیجائیں تا خدا کے غضب سے بچیں۔

بہائی مذہب امریکہ میں

(۱)

ابتدا اس ملک میں بہائی مذہب کے خیالات ابتداءً ایک تاجر نے پھیلائے۔ جو اصلاً ایرانی تھا اور شہر شکاگو میں اسکی تجارتی دکان تھی۔ اُس نے چند لیکچر دیئے۔ اور کتابیں شائع کیں اور جن لوگوں کو اس کے خیالات پسندیدہ معلوم ہوئے انہوں نے دوسرے شہروں میں اسکے لیکچر کرائے۔ اور اسطرح رفتہ رفتہ ترقی ہوتی گئی۔ پھر سفیر ایرانی جو اس ملک میں آیا۔ اور اب تک ہے۔ اس کے ذریعہ سے بہائی جماعت کو بہت سی تقویت ملی اور کئی ایک ذی اثر متمول لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے۔ بہائی جماعت کے موجودہ لیڈر عبد البہاء خود بھی اس ملک میں آئے۔ اور متفرق شہروں میں انکے وعظ ہوئے۔ لوگوں نے انکو وسیع الاخلاق ملنسار۔ اور سب کا خیر خواہ اور مطابق چال زمانہ سمجھ کر اُن کی بہت تعریف کی اور ان کی جماعت میں شامل ہوگئے۔

ترقی جماعت کے اسباب

میرے خیال میں اس جماعت کے ممبروں کی تعداد اسواسطے بڑھ رہی ہے کہ اسمیں داخل ہونیکے واسطے کوئی پابندی اور قیود عمل میں نہیں لائی جاتیں اور باہمی برادرانہ ہمدردی کا بہت اظہار کیا جاتا ہے اسواسطے جو لوگ کہ پادریوں کی تنگ خیالی سے تنگ آچکے ہیں۔ اور مسیحی مذہب سے اندرونی طور پر الگ ہو کر آزادانہ خیال کے لوگ ہیں۔ وہ ایک ہمدردانہ سوسائٹی سمجھ کر اسمیں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ تعلقات کی زنجیریں انکو اسمیں راسخ اور مقید کر دیتی ہیں۔ ایک عیسائی کو کہا جاتا ہے کہ بہائی ہونے کیلئے عیسائیت چھوڑنا لازمی نہیں۔ تب بیشک گرجے جایا کریں۔ نام تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہائیوں کی فہرست کہیں شائع نہیں کیجاتی۔ صرف ایک ہفتہ وار جلسہ ہر اتوار یا کسی اور دن کیا جاسکتا ہے۔ دنیا کے سیاسی اور تمدنی خیالات میں جو خیال عام مقبول ہو اسی کو بہائی جماعت کی رائے کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ انکے ایک سرکلر میں شائع ہوا ہے۔

کہ بہائی کے اصول یہ ہیں۔

کہ مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔

تعدد ازدواج ناجائز ہے۔ ایک عورت چاہیئے

جنگ بالکل نہیں ہونی چاہیئے۔ فیصلہ کے لئے بین الاقوام کورٹ ہونی چاہیئے۔

ایک مرکزی زبان ہونی چاہیئے۔ جو سردست اسپرانٹو

انبیاء خدا کے مظہر ہوتے ہیں۔ عیسیٰ بھی مظہر تھا۔

سب سے بڑا مظہر بہاء اللہ ہے۔

یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو بظاہر لوگوں کو اچھی لگتی ہیں اور چونکہ داخلہ کے واسطے کوئی پابندی ضروری نہیں اسواسطے لوگ آسانی سے داخل ہو جاتے ہیں۔

تعداد امریکہ میں چار بہائی رسالے ہیں۔ سب ماہوار ہیں تقریباً ایک سو بہائی مرکزی کتابیں اور رسالے شائع ہو چکے ہیں قریباً پچاس **مقامات** ہیں جن میں ہفتہ وار جلسے ہوتے ہیں کل تعداد کئی ہزار بتائی جاتی ہے مگر کوئی ٹھیک پتہ نہیں۔ والسلام محمد صادق

از امریکہ

ایک احمدی بزرگ صحابی مسیح موعودؑ کا انتقال

مولوی رئیس الدین صاحب ساکن [illegible] ضلع [illegible] رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم احمدی سلسلہ کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں [illegible] شامل تھے۔ اپنے احمدی ہونے کا واقعہ جو مرحوم نے مجھے سنایا تھا۔ مختصر یوں ہے کہ آپ [illegible] کے ایک گاؤں میں پوسٹ ماسٹر تھے اور اسی گاؤں کی مسجد کے متولی بھی۔

اتفاقاً دو پنجابی سپاہی احمدی اس مسجد میں نماز کیلئے پہنچ گئے۔ بعد نماز ان احمدی سپاہیوں نے امام مسجد اور متولی یعنی مرحوم مولوی رئیس الدین صاحب کو تبلیغ شروع کی۔ متولی صاحب کو غصہ آیا اور احمدی سپاہیوں کو دھکے دیکر مسجد سے نکال دیا۔ دوسرے روز دونوں احمدی سپاہی متولی صاحب کے پاس پہنچے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ جناب نے کل ہم کو بغیر ہماری بات سنے مسجد سے نکال دیا۔ ذرہ یہ چند رسالے تو ملاحظہ فرمائیے۔ متولی صاحب اور امام مسجد جو ایک وہابی مولوی تھے۔ دونوں نے جب وہ رسالے دیکھے تو دلائل سے بہت متاثر ہوئے متولی صاحب مولوی صاحب مذکور سے دلائل اور حوالجات کے متعلق پوچھتے جاتے تھے اور مولوی صاحب ان کی صحت کا اقرار کرتے جاتے تھے۔ اس پر شوق بڑھا پھر اور کتابیں منگا کر مطالعہ کرتے رہے۔ آخر مولوی صاحب تو کہیں بھاگ گئے مگر متولی صاحب یعنی مرحوم مولوی رئیس الدین لبیک کہتا ہوا دربار مسیح موعودؑ میں قادیان حاضر ہوگئے اور چند روز قیام کر کے حضور مسیح موعود کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کر کے واپس وطن پہنچے اور ایک زمانہ تک خاموش رہے۔ کہ اچانک مولانا سید عبدالواحد صاحب نے برہمن بڑیہ میں کھڑے ہو کر بشارات مسیح موعودؑ کی صدا بلند کی۔ ملک میں ایک شور برپا ہو گیا۔ مرحوم مولوی رئیس الدین نے بھی تبلیغ شروع کی اور خدا کے فضل سے اپنے گاؤں اور اسکے نواح میں ایک اچھی جماعت قائم کر لی۔

ان واقعات میں خدا کی قدرت کا ایک عجیب نظارہ ہے کہ کسطرح دور دراز ملک کے ایک گاؤں میں خدا تعالیٰ نے ایک

[illegible]

جوازِ سود کے لئے سعیِ ناکام

(۱)

اس سے بڑھ کر مسلمانوں کی اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے کہ ان کے ذلت و نکبت سے نکلنے کے جو طریق بتائے اور پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اسلام کے قطعاً خلاف ہونے کی وجہ سے دراصل اور زیادہ قعرِ ذلت میں گرانے اور تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔ اسی قسم کی ایک کوشش حال میں ایک صاحب سید طفیل احمد متوطن منگلور ضلع سہارنپور نے ایک کتاب "مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل" کے نام سے شائع کی ہے۔ مصنف نے علاوہ قرآن کریم و احادیث و فقہاء کے اقوال کے موجودہ زمانہ کے بعض ایسے لوگوں کے اقوال سے بھی جو ان کے زعم میں علماء ہیں۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں سود جائز ہے۔ مگر کتاب کو تھوڑی سی گہری نظر سے دیکھنے والا بھی معلوم کر سکتا ہے کہ کس طرح انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے معنے بدل کر اور احادیث کو ان کے مفہوم سے پھیر کر مسئلہ سود کو جائز ٹھہرانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

چونکہ یہ ایک نہایت خطرناک جرأت اور مسلمانوں کے لئے جو پہلے ہی بربادی کے کنارے پہنچ چکے ہیں۔ تباہ کن تحریک ہے۔ اسلئے تفصیل کے ساتھ اس کا رد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مضمون کسی قدر طویل ہو گیا ہے۔ جو کئی نمبروں میں ختم ہو گا۔ لیکن اس کی اہمیت متقاضی ہے کہ ناظرین غور سے پڑھیں۔

کیا ابتدائے اسلام سے مسئلہ سود غیر منفصل رہا

مصنف اپنی کتاب کو حضرت عمرؓ کے قول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا وما سالنا عن الربا سے شروع کرتے ہوئے اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں ابتداء اسلام سے مسئلہ سود غیر منفصل رہا۔ اور حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی اسکو نہ سمجھ سکے۔ اور باقی صحابہ پر بھی یہ مسئلہ مشتبہ رہا۔ جس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیات ربوا کے نزول کے [illegible] دن بعد فوت ہو گئے"۔۔۔ سو اس بات میں انکو سخت دھوکا لگا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ جیسا شخص بھی اس مسئلہ میں متردد رہا۔ اور باقی صحابہ پر بھی یہ مسئلہ واضح نہ ہوا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل امور قابلِ توجہ ہیں:-

اوّل یہ ناممکن ہے کہ سود سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بڑی سختی سے روکے۔ اور یہاں تک اس کے متعلق فرمائے فاذنوا بحرب من اللہ۔ اگر تم اس سے نہ رکے۔ تو خدا اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر پھر بھی صحابہ پر یہ مسئلہ مشتبہ رہا ہو۔ اور حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر انسان بھی اس مسئلہ میں شک کرتے رہے ہوں۔

دوم۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے نزول کے بعد حجۃ الوداع کیا۔ اور وہاں ایک خطبہ پڑھا جس میں فرمایا:- الا کل ربا من ربا الجاھلیۃ موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاھلیۃ موضوع واول دم اضع منھا دم الحارث بن عبد المطلب۔ قال اللھم ھل بلغت قالوا نعم ثلاث مرات قال اللھم اشھد ثلاث مرات۔ کہ خبردار ہر ایک ربا جاہلیت کے رباؤں میں سے موقوف ہے۔ تمہارے لئے صرف تمہارے اصلی مال ہیں۔ نہ تم ظلم کرو۔ اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ خبردار ہر خون جاہلیت کے خونوں میں سے موقوف ہے۔ اور پہلا خون جس کو میں موقوف کرتا ہوں وہ حارث بن عبد المطلب کا خون ہے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام حاضرین نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ اسی طرح آپ نے تین دفعہ فرمایا اور تین ہی دفعہ صحابہ نے اقرار کیا۔ پھر آپ نے فرمایا اے خدا تو اس امر پر شاہد رہ کہ میں نے یہ پیغام پہنچا دیا۔ یہ بھی تین دفعہ کہا۔ اب دیکھو کتنے زور سے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور کھلے لفظوں میں اعلان فرماتے ہیں اور نہ صرف اعلان فرماتے ہیں۔ بلکہ حاضرین سے اس کا تین دفعہ اقرار بھی کراتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے سید طفیل احمد صاحب کہتے ہیں۔ صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ ہی رہا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر صحابہ میں یہ مسئلہ مشتبہ تھا۔ تو کیوں انہوں نے تین دفعہ اقرار کرنے کی بجائے یہ نہ کہدیا۔ کہ یا رسول یہ مسئلہ ابھی مشتبہ ہے۔ طرفہ یہ کہ مصنف صاحب یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ نبی کریمؐ کو وقت ہی نہ ملا کہ آپ مسئلہ سود کو صحابہ میں واضح کر جاتے۔ حالانکہ اس کے حل کرنے میں بڑے وقت کی ضرورت نہ تھی۔ یہ تو فوراً سمجھایا جا سکتا تھا۔ سو ہزارہا کے مجمع کو مخاطب کرکے رسول کریمؐ کا فرمانا اور صحابہ کا تین دفعہ اقرار کرنا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ صحابہ اس مسئلہ کو خوب سمجھ گئے تھے۔

سوم یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے متعلق اسقدر سختی کی ہے۔ کہ حدیث میں آتا ہے لعن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰ وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ۔ لعنت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سود کے کھانے والے اور کھلانیوالے اور اس کے گواہ اور اس کے لکھ کر دینے والے پر۔ کیا اتنا زور ایک ایسی بات پر دیا گیا۔ جس کے جائز و ناجائز ہونے کا تصفیہ ہی نہیں ہوا تھا۔

چہارم یہ کہ ابتداء اسلام سے صحابہؓ کا طرزِ عمل ترک سود رہا ہے۔ اگر اشتباہ ہوتا۔ تو کبھی سود لینے کی صورت اختیار کرتے اور کبھی دوسری۔ مگر صحابہ کا اور تمام صحابہ کا علی الدوام ترک سود پر عمل اس بات کی دلیل ہے۔ کہ صحابہ کو اس میں کسی قسم کا اشتباہ نہ تھا۔

پنجم یہ کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ عن ابن جندبؓ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم رأیت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فانطلقنا حتی اتینا علی نھر من دم فیہ رجل قائم وعلی وسط النھر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النھر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فیرجع کما کان فعلت

ماھذا فقال الذی دابتہ فی الشھر ااکل الربا. مختصر یہ کہ قرآن شریف میں صاف طور پر آیا ہے۔ یایھا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ۔ مسلمانو! تم سود بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ۔

میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان ہی دلائل کے ہوتے ہوئے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسئلہ سود صحابہ میں مشتبہ تھا۔ باقی رہا حضرت عمرؓ کا قول۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ سود کا مسئلہ ایسا واضح اور روشن تھا کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مزید پوچھنے کی حاجت نہ رہی۔ چنانچہ ابن جریر میں آپ کا قول اس طرح درج ہے۔ ان آخر ما نزلت آیۃ الربوا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولم یفسرھا لنا فدعوا الربوا والریبۃ یعنی حضرت عمر کہتے ہیں کہ آخری آیت جو اتری وہ ربا کی تھی اور رسول اللہ وفات پا گئے مگر ہمارے لئے تفسیر نہیں کی۔ تم ربا اور شک کو چھوڑ دو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم کو ربا کا ابھی صحیح علم نہیں ہوا۔ ورنہ کس طرح وہ کہہ سکتے تھے کہ تم سود کو چھوڑ دو۔ بلکہ ان کا یہ کہنا صاف بتلاتا ہے کہ یہ احکام ایسے واضح ہو گئے تھے کہ اور تفسیر کی حاجت ہی نہیں رہی تھی۔ چنانچہ انہیں معنوں کی تصدیق صاحب مجمع بحار الانوار بھی کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔ ان آخر ما نزلت آیۃ الربوا فدعوا الربوا والریبۃ ای الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان الآیۃ فھی غیر منسوخۃ ولا متشابھۃ فلذا لم یفسر لنا النبی صلعم فاترکوا الحیلۃ فی حلھا و ھی المراد بالریبۃ (ترجمہ) تحقیق آخری آیت جو اتری۔ وہ سود کی آیت تھی۔ پس چھوڑ دو سود کو اور شک کو اور وہ آیت یہ ہے۔ کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوتے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جس کو کہ شیطان نے خبط الحواس کر دیا ہے۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا اشتباہ ہے۔ پس اسی وجہ سے ہی آنحضرت صلعم نے اس کی ہمارے لئے تفسیر نہیں کی۔ پس تم سود کے حلال کرنے میں حیلہ بازی کو چھوڑ دو۔ اور یہی ریبۃ سے مراد ہے۔

مصنف کتاب مذکور نے اس بات کی تائید میں کہ سود کا مسئلہ مشتبہ تھا یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آیات ربا کے نزول کے بعد رسول کریم فوت ہو گئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ نزول تو تقریباً آپ کی بیماری ہی سے

آٹے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ [illegible] ۱۵ کے پرچہ میں آٹے کے وعدے درج کر چکا ہوں۔ اب جو وعدے مورخہ ۲۰ [illegible] تک معلوم ہو چکے ہیں۔ درج کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی تمام احباب کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ جس وقت آٹے کے متعلق پہلا اعلان ہوا تھا۔ اسوقت آٹے کا بھاؤ ۵ ثار فی روپیہ تھا۔ اس لئے ایک من کی قیمت آٹھ روپیہ اندازہ کی گئی۔ اور ہر صاحب جنہوں نے آٹھ روپیہ ارسال کئے۔ ان کی طرف سے ایک من کا اعلان کیا گیا۔ مگر اسوقت بھاؤ پسے چار ثار فی روپیہ ہے۔ یعنی پسے کی [illegible] روپیہ فی من بھاؤ ہے۔ اس لئے ۸۰۰ من گندم پر کم سے کم چھ ہزار چار سو روپیہ خرچ آویگا اس حساب سے آٹے کی فہرست کے وعدے ملا کر بھی ابھی آٹے کے لئے ایک ہزار روپیہ کے اور وعدے درکار ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب پوری توجہ فرما کر آٹے کی رقم پوری فرما دیں گے۔ اور علاوہ اجر و ثواب کے حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی برکت سے بھی مستفید ہوں گے۔ میں احباب کے خطوط کا منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلوں میں وسعت اور مالوں میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین

سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ

[illegible]

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	منشی محمد حسین صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۲	مرزا سلطان احمد صاحب	قصور	۲	[illegible]	
۳	منشی اکبر علی صاحب	″	۲	[illegible]	
۴	منشی [illegible] صاحب	″	۱	[illegible]	
۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	[illegible]	۱	[illegible]	
۶	[illegible] صاحب	[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]
۷	سیٹھ محمد غوث صاحب	″	۵	[illegible]	[illegible]
۸	مولوی عبد الحمید صاحب	″	۱۰	[illegible]	
۹	سیٹھ عبد السبحان صاحب	″	۲۰	[illegible]	
۱۰	شیخ فضل کریم صاحب	″	۳	[illegible]	[illegible]
۱۱	حافظ عبد العلی صاحب	″	۵	[illegible]	
۱۲	سیٹھ علاؤ الدین صاحب	″	۹	[illegible]	
۱۳	سیٹھ ابراہیم [illegible] صاحب	″	۲	[illegible]	
۱۴	سید بشارت احمد صاحب	″	۵	[illegible]	
۱۵	میر سعادت علی صاحب	″	۵	[illegible]	
۱۶	سید جعفر صاحب	″	۱	[illegible]	
۱۷	خالد بشیر علی صاحب	″	۱	[illegible]	
۱۸	سیٹھ فاضل الدین صاحب	″	۱	[illegible]	
۱۹	عبد الغفور صاحب	″	۳	[illegible]	
۲۰	قاضی عبد الکریم صاحب	″	۱	[illegible]	
۲۱	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	[illegible]	۳	[illegible]	
۲۲	سراج الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۳	شیخ فضل حق صاحب	بٹالہ	۱	[illegible]	
۲۴	میاں [illegible] صاحب	[illegible]	۳	[illegible]	
۲۵	حکیم غلام غوث صاحب	″	۳	[illegible]	
۲۶	[illegible] صاحب	جہلم	۱	[illegible]	
۲۷	شیخ محمد حسین صاحب	امرتسر	۲	[illegible]	
۲۸	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	″	۵	[illegible]	
۲۹	منشی محمد عبد اللہ صاحب	راولپنڈی	۱	[illegible]	
۳۰	[illegible] احمد صاحب	″	۱	[illegible]	
۳۱	منشی نور الدین صاحب	″	۱	[illegible]	
۳۲	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	
۳۳	جماعت [illegible]	[illegible]	۳	[illegible]	
۳۴	[illegible] صاحب	[illegible]	۳	[illegible]	
۳۵	[illegible] خان صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۶	ماسٹر خیر الدین صاحب	[illegible]	۲	[illegible]	
۳۷	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب	حصار	۱	[illegible]	
۳۸	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	

ہندوستان کی خبریں

ملتان کے ہندوؤں کو کانگریسی امداد کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ملتان کے افسوسناک فسادات میں جن ہندوؤں کو مالی نقصانات اٹھانا پڑے ہیں ان کی پانچ ہزار روپیہ سے امداد کی جائے۔

عیسائیوں پر حملہ کلکتہ ۲ اکتوبر [illegible] کے مقام پر پانسو مسلمانوں نے عیسائیوں پر حملہ کیا۔ عیسائی مارا گیا پانچ زخمی ہوئے۔

ایک شیعہ مولوی کی تقریر ضبط آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کے صدر مرزا محمد رحیم [illegible] صدارتی تقریر پر مشتمل پمفلٹ ضبط کئے گئے۔

دو یورپین سیشن سپرد کئے گئے مسٹر [illegible] مدراس اور ایس۔ وی۔ ڈینس جو جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے مقدمہ قتل میں ملزم تھے۔ ہائی کورٹ میں سیشن سپرد کئے گئے۔

اخبار زمیندار کے پرچے ضبط حکومت پنجاب نے زیر قانون مطابع ۵ اگست ۲۱ء کے روزنامہ زمیندار کے تمام پرچے ضبط کر لئے جانے کا حکم دیا ہے جس میں علماء کا متفقہ فتویٰ شائع کیا گیا ہے۔

ایک سو سولہ اشخاص گرفتار دہلی پولیس نے ایک سو سولہ اشخاص کو قتل و غارتگری کے جرائم میں گرفتار کیا اور ان کے خلاف ۲۷ مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔

بمبئی میں لیڈروں کی خاص کانفرنس کلکتہ ۳ اکتوبر مسٹر گاندھی نے ہر صوبہ سے کانگریس کے چند مقتدر اور سرکردہ کارکنوں کو بمبئی میں ایک خاص اور خفیہ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بلایا تھا یہ کانفرنس ۴ اکتوبر کو ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں گذشتہ خونریزیوں اور گرفتاریوں کے متعلق جو حالت پیدا ہو گئی ہے اس سے عدم تعاون کا پروگرام مکمل کرنے کی ضرورت پر غور کیا گیا۔

ہندوستان میں جاپانی سوداگروں کا وفد مدراس ۳ اکتوبر کمرشل میوزیم کی طرف سے ۹ جاپانی سوداگر ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ ہندوستان میں جاپان کی صنعت کو فروغ دینے پر غور کیا جائے۔ اب یہ مدراس میں مقیم ہیں۔

آسٹریلیا کی گندم آ گئی آسٹریلیا سے گندم ہندوستان پہنچ گئی ہے اس کے نمونہ ڈائرکٹر زراعت کے دفتر متصل پنجاب سول سیکرٹریٹ کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

جمعیۃ العلماء ہند کا تیسرا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولوی ابو الکلام صاحب آزاد ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر لاہور میں منعقد ہوگا۔

ایک گوردوارے پر سکھوں کا جبراً قبضہ پنجاب گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سکھوں کی ایک پارٹی نے ضلع گورداسپور میں ایک گوردوارے پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق تحقیق ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کو جو گوردواروں کے تبدیلیوں کو مشروط رکھنے کی توقع تھی۔ اس میں اسے مایوسی ہوئی ہے۔ اسلئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسوقت تک کہ گورداسپور میں گوردوارہ پر جبراً قبضہ کے واقعات صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتے ان تبدیلیوں کے متعلق غور کرنا ملتوی کیا جائے۔

کانگریس کمیٹی کے عہدہ داروں کا استعفیٰ مسٹر گاندھی کے اس اظہار کے بموجب کہ پریکٹس کرنے والے وکلا کانگریس کمیٹی کے عہدہ دار نہیں رہ سکتے۔ بابو اکھل چندر دت پریسیڈنٹ اور تمام ممبران ضلع کانگریس کمیٹی مستعفی ہو گئے ہیں۔ دیگر اضلاع میں بھی اسی قسم کے استعفیٰ گذریں گے۔

لاہور میں زبان بندی مسٹر نرنجن سنگھ اور ملک لال خاں کیلئے بتاریخ ۶ اکتوبر بر زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری زبان بندی کے احکام جاری ہو گئے ہیں جسکی بنا پر یہ لوگ دو مہینے تک ضلع لاہور میں تقریر نہیں کر سکیں گے۔

پچاس حامیان عدم تعاون لیڈروں کا اعلان بمبئی ۵ اکتوبر تحریک عدم تعاون کے پچاس لیڈروں کے دستخطوں سے ایک اعلان شائع ہوا جس میں مسٹر گاندھی لالہ لاجپت رائے۔ مولوی عبد الباری۔ مولوی ابو الکلام آزاد پنڈت موتی لال نہرو۔ مسٹر سٹوکس (انگریز) سیٹھ چھوٹانی سیٹھ یعقوب حسن۔ مسز سروجنی نائیڈو وغیرہ کے بھی دستخط ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ علی برادران کی گرفتاری کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے جو سرکاری اعلان میں وجوہات بیان کی ہیں۔ ان پر غور کر کے ہم اپنی انفرادی اور شخصی حیثیت سے اعلان کرتے ہیں کہ یہ ہمارا کامل حق ہے کہ ہم بلا روک ٹوک اپنی یہ رائے ظاہر کریں۔ کہ کسی شہری کا گورنمنٹ کی کسی سول یا فوجی ملازمت کے لئے اپنے آپکو پیش کرنا۔ یا کسی سول یا فوجی محکمے میں ملازم رہنا۔ مناسب ہے یا نہیں اور ہماری رائے میں ہر ایک ہندوستانی کی قومی غیرت کے برخلاف ہے کہ وہ ایک سویلین یا بالخصوص ایک فوجی سپاہی کے طور پر گورنمنٹ کی خدمت سرانجام دے اس سے آگے اپنی رائے کے وجوہات پیش کر کے آخر میں یہ لکھا ہے۔ کہ ہماری رائے میں ہر ایک ہندوستانی سپاہی اور سویلین کا یہ فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ سے قطع تعلق کر کے اپنی بسر اوقات کیلئے کوئی اور ذرائع تلاش کرے۔

لارڈ سنہا شملہ میں شملہ ۵ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی لارڈ سنہا اور لیڈی سنہا آج شملہ پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ کی گندم کراچی میں پنجاب گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ ستمبر کو امریکہ کی گندم کے متعلق معاہدے ہوئے تھے۔ جو کراچی میں دی جانی تھی۔ ایک جہاز رسان فرانسس کرسے کراچی پہنچیگا۔ اور ۴ روپیہ ۱۲ بفروخت ہوگی۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ امریکہ کی گندم ۴ روپیہ ۹ [illegible] لاہور مل سکیگی۔

لنکا پرنس آف ویلز کی آمد پر دو لاکھ خرچ کریگا کولمبو ۴ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ لنکا پرنس آف ویلز کی سیاحت پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ کرے گا۔ ایک لاکھ روپیہ تو [illegible] پر ہی خرچ آجائیگا۔

موپلوں نے ایک ہندو کی کھال اتروا دی کالی کٹ ۳ اکتوبر شرقی ارناڈ میں موپلوں کی کارروائیاں حد انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ ایک ہندو کی اس جرم میں کھال اتروا دی گئی کہ اس نے سرکاری فوجوں کو دودھ مہیا کیا تھا۔ ہندوؤں کے خاندان کے خاندان تہ تیغ کئے جا رہے ہیں یا انہیں زبردستی مسلمان کیا جاتا ہے۔ پناہ گزین [illegible] وغیرہ مقامات کو ہزاروں کی تعداد میں بھاگے جا رہے ہیں۔

ہندو قیدی اور وفادار موپلوں کے مکانات نذر آتش کالی کٹ ۳ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ [illegible] ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ [illegible] پتا لگا ہے [illegible] اطلاعات [illegible] کہ باغیوں نے پچاس ہندوؤں کے گھر جلا دیئے [illegible] ہندو قیدی اور وفادار موپلوں کے مکانات کو آگ لگا دی گئی۔ موپلوں کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے سرکاری فوجوں کو مدد دی تھی۔

جبلپور میں پلیگ جبلپور ۲۸ ستمبر طاعون کا بہت زور ہے گذشتہ چند دنوں میں بہت سی اموات ہوئیں۔

انڈین پولیس سروس کیلئے مقابلہ کا امتحان شملہ ۵ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ ہندوستانیوں کی انڈین پولیس سروس میں براہ راست بھرتی کے لئے [illegible] دسمبر ۱۹۲۱ء کے قریب [illegible] مقابلہ کا امتحان ہوگا اس امتحان میں شریک ہونے کے خواہشمند طلبہ کی [illegible] امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی عمر ۱ اگست ۱۹۲۲ء کو ۲۱ سال سے کم یا ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ اس قاعدہ سے خاص صورتوں میں ان امیدواروں کی صورت میں نرمی برتی جائیگی جو ۲۱ سال سے کم لیکن ۱۹ سال سے کم نہ ہوں [illegible] معمولی قابلیت [illegible] ایک ڈگری ہے۔ امتحان کا پراسپکٹس مطبوعہ فارم پر درخواست دینے سے امیدواری کا ارادہ رکھنے والوں کو انسپکٹر جنرل پولیس سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

مہابیر تیاگی کا مقدمہ مجسٹریٹ نے ملزم کے منہ پر تھپڑ لگوائے بلند شہر ۳ اکتوبر۔ مہابیر تیاگی کا مقدمہ زیر دفعات ۱۲۴ (الف) و ۱۵۳ (الف) آج عدالت میں پیش ہوا۔ ملزم نے نہ کسی گواہ پر جرح کی نہ صفائی پیش کی۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو دو دفعہ کانسٹیبل سے تھپڑ لگوائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ملزم نے عدالت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ تقریر کے نوٹوں میں اردو انگریزی کے ترجمے میں اختلاف ہے۔ عدالت نے کہا تم واہیات کیوں کرتے ہو۔ سنا ہے اس کے جواب میں ملزم نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ ہی ایسا کر رہے ہیں۔

مسٹر باسورتھ سمتھ مستعفی ہو جائینگے گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ میں یہ اعلان شائع ہو گیا ہے کہ مسٹر باسورتھ سمتھ کو ۲۲ مارچ [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

ہوائی جہازوں کی تباہی برسلز ۱۰ ستمبر۔ سات ہوائی جہاز اور ایک جہاز گاہ میں اتفاقاً آگ لگ جانے سے تباہ ہو گئے۔

باکو پر گولہ باری لندن ۳ اکتوبر۔ لندن میں محکمہ اطلاعات آذربائیجان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالشویک سپاہیوں اور مسلمانان باکو میں سخت لڑائی ہوئی۔ جس سے ہزار آدمی [illegible] مارے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آذربائیجان کے مسلمانوں نے قومی علم بلند کیا جس پر لکھا تھا "آزادی یا موت" اس موقعہ پر [illegible] جو بالشویک جنگی جہاز تھے۔ انہوں نے شہر پر گولہ باری کی۔ آذربائیجان کا [illegible] صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بالشویکوں نے سلسلہ گرفت و تشدد جاری کیا ہے۔

یونانی کمالیوں کے پاس مصالحت کیلئے جاتے ہیں لندن ۳۰ ستمبر۔ ڈیلی [illegible] کو نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یونانی مصالحت کی غرض سے کمالیوں کے پاس جا رہے ہیں۔

کمال پاشا کا براہ راست گفتگو سے انکار امید کی جاتی ہے کہ شاہ قسطنطین خارجی سفیروں سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ مصطفیٰ کمال پاشا نے یونانی نمائندوں سے براہ راست معاملہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

سوڈان میں شورش خرطوم ۳۰ ستمبر۔ دیوانہ عبداللہ الطیب نے پیروؤں کو جمع کر کے میالا پر ۲۶ ستمبر کو حملہ کیا جو درخور کے جنوب میں واقع ہے سوار فوج اور پولیس نے حملہ پسپا کیا۔ جسمیں قبائل کا بہت بھاری نقصان ہوا۔ خبر ہے کہ عبداللہ مارا گیا۔ سوڈان سول سروس کا مسٹر [illegible] حکومت سوڈان کا کپتان ایچ کراؤں اور تین سول ملازم مارے گئے۔ شورش مقامی ہے اور کوئی سیاسی اہمیت نہیں رکھتی۔

فلسطین کی ترقی لندن ۲۸ ستمبر۔ اخبار فلسطین ہفتہ وار رقمطراز ہے کہ لندن [illegible] نے حیفہ میں بندرگاہ کا [illegible] پھیلانے کیلئے ٹھیکہ دیا ہے۔ جس پر ایک کروڑ پونڈ صرف ہوں گے۔ [illegible] کمپنی یہ رقم حکومت فلسطین کو قرض کے طور پر دے گی۔ کمپنی کو بہت سی مراعات ملیں گی۔ [illegible] کام چار سال میں ختم ہو جائیگا۔ اور ساحل شام پر حیفہ ایک نہایت ممتاز بندرگاہ کے طور پر مشہور ہو جائیگا۔

امریکہ میں ۴۰ لاکھ بیکار واشنگٹن [illegible] اعداد و شمار کی کمیٹی کا اندازہ ہے کہ امریکہ میں بیکاروں کی تعداد ۳۵ اور ۴۰ لاکھ کے درمیان ہے۔

چین میں خانہ جنگی شنگھائی ۳۰ ستمبر چین میں خانہ جنگی بدستور جاری ہے۔ [illegible] اپنے صوبہ کی خود مختاری [illegible] کے لئے لڑ رہے ہیں۔ [illegible] غیر ملکی جہازوں پر [illegible] گولہ باری کر رہے ہیں۔ غیر ملکی تجارت کو نقصان پہنچا ہے مگر کوئی نقصان جان واقع نہیں ہوا۔

برگن لینڈ کی خود مختاری کا اعلان لندن ۳۰ ستمبر۔ [illegible] وزیر اعظم ہنگری [illegible] سابق معزول شہنشاہ کارل کا بڑا طرفدار ہے برگن لینڈ کی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے۔ برگن لینڈ کے متعلق آسٹریا اور ہنگری کا جھگڑا تھا۔ اتحادیوں نے ہنگری کو الٹیمیٹم بھیجا اور کونٹ نے آزادی کا اعلان کر دیا اتحادی حلقوں میں بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایک جنگ کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔

باکو میں مسلمانوں کی گرفتاری لندن ۲۸ ستمبر۔ [illegible] کا بیان ہے کہ مسلم اتحاد پارٹی کے صدر [illegible] کو اس پارٹی کے چالیس آدمیوں کے ساتھ باکو کے بالشویک حکام کے حکم سے گرفتار کر لیا گیا اور اسکو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔

جرمنی سے اقتصادی پابندیوں کی منسوخی لندن ۲۹ ستمبر جرمنی کے خلاف کئی ماہ ہوئے جو اقتصادی پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ اور جن کے ماتحت اتحادیوں نے جرمنی کے محکمہ محصول پر قبضہ کر لیا تھا وہ اب منسوخ کر دی گئی ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

شاہنواز صاحب مدرس
تحصیل ضلع انبالہ

Manak

HE ALFAZL ADIAN.

(۲۴ - اکتوبر [illegible] بعد عصر)

خدائی قدرت کی وسعت

فرمایا جس قدر علوم ترقی کرینگے اسی قدر خدا کی عظمت طریقوں سے ظاہر ہوتی جائیگی۔ بلکہ جس قدر علوم [illegible] تحقیقات ہوتی جاتی ہے۔ معترضوں کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ہم نے کچھ بھی نہیں جانا۔ جنگ سے پہلے روشنی کی رفتار کے متعلق تحقیقات کی گئی تھی۔ کہ عالم کی چوڑائی تین ہزار سال ہے۔ لیکن جنگ کے دوران میں اس قسم کے حالات پیش آئے۔ اور جدید تحقیقات کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ تین ہزار سال غلط ہے بلکہ ۴۳ ہزار سال ہے۔ گویا جتنی انہوں نے ترقی کی تھی۔ اس سے کئی گنا بڑھ گئے۔

اس پر مولانا حافظ روشن علی صاحب نے یہ آیت پڑھی۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ فرمایا مجھے بھی ایک دفعہ یہی آیت الہام ہوئی تھی۔

احمدیوں کی تعداد

پھر احمدیوں کی تعداد کے متعلق ذکر آیا اور پنجاب کے ایک علاقے کے متعلق فرمایا کہ وہاں مولوی [illegible] الدین صاحب گئے تھے۔ ان کو وہاں متعدد گاؤں میں احمدی ملے جو [illegible] احمدی ہوئے تھے۔ جن کو فقط یہ معلوم تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تھے اس کے علاوہ پر کوئی جماعت ہے یا اس کا کوئی انتظام ہے اس کے متعلق ان کو کوئی علم نہ تھا۔

فرمایا۔ اگر تحقیقات کی جائے۔ تو ہندوستان ہی میں بہت سے علاقے نکل سکتے ہیں جنہیں احمدیت اسی طرح پوشیدہ ہیں۔ اور ایسی حالت میں جماعت کا قیام مشکل ہے۔

عرب میں احمدیت

فرمایا۔ خدا کرے عرب میں جماعت قائم ہو جائے۔ [illegible] کے لئے ضرورت ہو گی۔ پیر جماعت [illegible] شاہ [illegible] میں کہا کرتا ہے کہ احمدی مکہ شریف میں نہیں جا سکتے یا تو مر جائیں گے یا ان کو توفیق نہ ملیگی کیونکہ یہ دجال ہیں۔ لیکن اب [illegible] کعبہ کے [illegible] کی جماعت [illegible] ہے جو انشاء اللہ ان کی ناک کٹنے کا موجب ہو گی۔

اعمال میں سستی کا خطرہ

جماعت کی موجودہ اور آئندہ حالت کے متعلق ذکر آیا۔ فرمایا کہ آج میں میں سمجھ رہا تھا کہ ہم کو عملی طور پر [illegible] جا رہی ہیں۔ گو ہم میں اور غیر احمدیوں میں عملاً کوئی تفرقہ نہیں۔ صرف خیالات میں تفرقہ ہے۔ اسلئے آئندہ جماعت کے لئے یہ مشکل درپیش ہے کہ کہیں جماعت اعمال میں سست نہ ہو جائے۔

حافظ روشن علی صاحب نے فرمایا۔ یہود اور عیسائیوں میں دراصل کچھ فرق نہ تھا۔ عیسائی بھی اسی شریعت کے پابند تھے مگر یہود نے مسیح اور عیسائیوں پر مظالم کئے۔ اسلئے عیسائیوں کے دلوں میں ان سے نفرت ہونا طبعی امر تھا۔ اس دشمنی کے باعث انہوں نے اس شریعت کی پابندی بھی کچھ ضروری نہ خیال کی۔ اور آخر نتیجہ یہ ہوا۔ وہ [illegible] ہے۔ اسی طرح ہماری شریعت وہی ہے۔ جو غیر احمدیوں کی ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے وہی احکام اور وظائف ہیں۔ جو ان میں ہیں۔ اب تک جو ہم میں اور ان میں فرق ہے وہ منفی کا ہے یعنی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور رشتہ نہیں دیتے۔ اور مثبت کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ آئندہ کہیں لوگ یہی نتیجہ نہ نکال لیں کہ ان کے پیچھے جب نماز جائز نہیں کی گئی تھی۔ حالانکہ نماز ایک سی ہی ہے تو کیوں نہ ہم سمجھیں کہ نماز کوئی چیز ہی نہیں۔ اگر ایسا خیال پیدا ہوا تو خدانخواستہ جماعت شریعت سے الگ ہو جائیگی۔ یا ان لوگوں جیسی مذہب ہو جائیگی۔ حضرت صاحب کی کتب میں [illegible] کے دو حصوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں کہ منفی ہی کا وجود نہیں۔ ان کے متعلقین کا وجود ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عمل کے لحاظ سے جو کم تفریق کرتے نہیں ان کے لئے دوسروں سے ممتاز ہونا مشکل ہے۔

خلیفۃ المسیح نے فرمایا حضرت صاحب نے جماعت کو جس طریق پر چلایا تھا وہ درست اور مناسب وقت تھا۔ اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ لارڈ کرزن نے اپنے زمانہ وائسرائلٹی میں تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ۹۰ فیصدی سرکاری ملازمت میں مسلمان ہیں باقی ہندو۔ اس کے اسباب کے متعلق اس نے جو کچھ لکھا وہ یہ تھا۔ اور صحیح تھا کہ غدر کے بعد انگریزوں نے یہ پالیسی اختیار کی کہ مسلمانوں کو کمزور کیا جائے اس کے مقابل میں ہندو تیار ہوں تا کہ وقت ضرورت گورنمنٹ کی مدد کریں۔ چونکہ اب ایک [illegible] کا زمانہ بالکل بدل گیا ہے اسلئے میں نے یہ بھی مناسب سمجھا۔ اس سسٹم کو ترک کیا۔ درست تھا۔ [illegible] کی غرض کرنا ہے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کام اسی طرح ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ اب ہندو اتنے قوت پکڑ گئے کہ خود ایک خطرہ ہو گئے۔ گورنمنٹ کو ان کا [illegible] نہیں۔ بلکہ وہ اپنے قدم کو مضبوط کرنا چاہتی ہے اسلئے اب یہ دستور ہونا چاہیے کہ پہلے [illegible] ملازمت میں اول [illegible] پھر عیسائی پھر مسلمان۔ پھر [illegible] تک ہونا چاہیے۔ جب تک [illegible]

اسی طرح حضرت مسیح موعود [illegible] پیشگوئی بھی بات ہے۔ حضرت مولوی [illegible] کے پوچھنے پر فرمایا کہ [illegible] ہو دونا۔ کہ [illegible] اور آئندہ شریعت [illegible] کا خلاصہ کیا۔ [illegible] کہیں لوگ [illegible] والا [illegible] کون ہیں؟

میں نے قرآن دیکھا اور [illegible] کو اس نظر سے دیکھا کہ [illegible] کوئی نظیر [illegible] جماعت نے شکل اعمال [illegible] وہاں تو یہی ہوتا تھا کہ بیعت کی اور سب کچھ [illegible] پھر اس [illegible] رہتا تھا۔ اگر کسی کا کھیت تھا [illegible] اس کی ضرورت ہے تو [illegible] اور اسکو جانا پڑتا تھا۔ حضرت مسیح [illegible] ایک سال [illegible] دوسری [illegible] میرے پاس آؤ۔ تو دولت چھوڑ کر آؤ۔ میں تو پانچ چھ سال [illegible] کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ [illegible] اور ترقی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب یہی طریق اختیار کیا جائے۔ جس کو اب ترک کیا [illegible] طریق پھینکے۔

جماعت کی ابتدائی حالت

فرمایا کہ [illegible] اس آیت [illegible] دیکھتے تھے۔ کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار (پارہ ۲۶ ع ۱۲) [illegible] جس طرح [illegible] نکالی [illegible] ہو گئی [illegible] کی ترقی سے [illegible] کزرع اخرج شطأہ [illegible] ملحقات میں (باقی)

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان - ۱۳- اکتوبر ۱۹۲۱ء

تین باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک تقریر

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان کلمات طیبات کا مفہوم اپنے الفاظ میں دیا جاتا ہے۔ جو حضور نے مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء کو بمقام لاہور احمدی طلباء کو مخاطب کر کے بیان فرمائے اس تقریر میں مخاطب گو طلباء ہی تھے۔ لیکن تمام احمدی احباب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تقریر کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ ان باتوں کو لکھ کر اخبار میں شایع کرا دو۔ تا دوسرے احباب بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ افسوس ہے کہ تقریر کو مکمل طور پر قلمبند کرنیوالا کوئی شخص موجود نہ تھا۔ اسلئے مفہوم اپنے الفاظ میں لکھا گیا ہے

خاکسار بدر الدین احمد عفا اللہ عنہ طالب علم ایم بی بی ایس کلاس
احمدیہ ہوسٹل لاہور ۔

حضور نے فرمایا ہمارے طلباء کو تین باتیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ اگر یہ باتیں ان میں پیدا ہو جائیں تو موجودہ زمانہ کے زہریلے اثرات سے بچ سکتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اسبات کا بھی نہایت احتیاط کے ساتھ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ان تینوں باتوں کو عمل میں لاتے وقت اگر صحیح ضرورت اور موقعہ و محل کا لحاظ نہ رکھا جائے یا ان باتوں کو غلط طریق سے عمل میں لایا جائے تو تین صفات کے مقابلہ پر تین عیوب کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہے ۔

سچ بولنا

پہلی بات یہ ہے کہ سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے فرمایا۔ اس زمانہ میں سچ بولنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔ اور جھوٹ کا رواج بہت عام ہو گیا ہے غیر تعلیم یافتہ لوگ بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ بھی جھوٹ بولنے میں ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ موخر الذکر گروہ کے جھوٹ بولنے کا طریق مقدم الذکر سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایسے رنگ میں جھوٹ بولتے ہیں کہ سرسری نگاہ سے معلوم بھی نہیں کر سکتے کہ یہ جھوٹ ہے ہمارے طلباء کو چاہئیے کہ اس بارے میں بہت احتیاط سے کام لیں اور جہاں کسی بات کے بیان کرنے کی ضرورت ہو تو خیال رکھیں کہ ہمارا بیان کلی طور پر سچا ہو اور جھوٹ کا شائبہ بھی اسمیں نہ پایا جائے ۔

سچ بولنے کے متعلق احتیاط

لیکن یہ یاد رہے کہ صادق القول ہونے کی صفت کو حاصل کرنے کے متعلق ایک احتیاط ضروری ہے۔ اس احتیاط کو اگر مد نظر نہ رکھا جائے۔ تو اس صفت کے مقابلہ میں ایک عیب کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ اور وہ عیب سوء اخلاق اور بے ادبی کا عیب ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ بوقت ضرورت حق کے موقعہ پر سچی بات کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر جگہ اور ہر وقت بغیر کسی ضرورت کے سچی بات کا اظہار کر دینا بعض اوقات سوء اخلاق کے عیب کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو اپنے کسی ایک بھائی کے بعض عیوب کا علم ہے۔ اگر وہ مجلس میں سب لوگوں کے روبرو اس کے عیوب کا اظہار شروع کر دے۔ تو ایسا شخص اگرچہ سچ ہی بول رہا ہوگا لیکن اخلاق فاضلہ اس کے اس فعل کے متقاضی نہیں ہیں۔ اس شخص کا سچی بات بیان کرنا اس موقعہ پر خدا کی رضا کا نہیں۔ بلکہ خدا کی ناراضگی کا موجب ہوگا انسان خود اپنے متعلق بعض باتوں کا اظہار کرنا۔ پسند نہیں کرتا مثلاً اسے علم ہو کہ آج اسکی والدہ نے غسل کیا ہے تو کیا اسبات کو (اگرچہ سچی ہے) لوگوں کے سامنے بیان کرنا مناسب خیال نہیں کرتا؟ پس جب خود اپنے نفس کے متعلق وہ تمام باتوں کا اظہار نہیں کرتا (اگرچہ وہ باتیں سچی ہی ہوں) تو دوسروں کے متعلق کیوں اسبات کو پسند کرتا ہے۔ تو اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے کہ جھوٹ سے بکلی اجتناب ہو۔ لیکن سچ بولنے کے لئے ضرورت اور موقع کا لحاظ رکھا جائے۔ تا ایسا نہ ہو کہ بد اخلاقی پیدا ہو جائے ۔

طریق اظہار حسن ہو

پھر بعض موقعوں پر ضروری بھی ہوتا ہے کہ سچی بات کا اظہار کر دیا جائے لیکن بات کے بیان کرنے کا ایسا طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ بے ادبی کا عیب پیدا ہو جاتا ہے۔ دیکھو ایک ہی مفہوم کو کئی طریق سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی کو کہنا ہو کہ کھانا کھالو۔ تو کئی فقرے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کھانا تناول فرمائیے بھی کہہ سکتے ہیں اور کھانا ٹھونس لیجئے" یا کھانا نگل لیجئے" بھی کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ مطلب ان سب فقروں کا ایک ہی ہے کہ کھانا کھالو لیکن اس مطلب کو ایک طریق سے ظاہر کیا جائے تو ادب اور اخلاق بھی قائم رہتے ہیں۔ مگر دوسرے طریق میں بے ادبی اور بد اخلاقی پائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا و اسمعوا ۔ یعنی تم راعنا مت کہو اور انظرنا کہو۔ اب راعنا اور انظرنا کا مطلب ایک ہی ہے یعنی ہماری رعایت رکھئے یا ہماری طرف نظر کرو لیکن پھر بھی راعنا کہنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ راعنا کا مادہ باب مفاعلہ سے ہے۔ اور اس باب میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ تم مقابل میں ایک بات کرو تب ہم تمہارے لئے ویسا کریں گے اور راعنا میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ آپ ہماری رعایت رکھیں گے تب ہم بھی آپ کی رعایت ملحوظ رکھیں گے ورنہ نہیں مگر انظرنا کے معنی صرف یہی ہیں کہ آپ ہماری رعایت رکھئے یا ہماری طرف نظر رکھئے پس راعنا کے معنے اگرچہ عام محاورہ میں یہی ہیں کہ آپ ذرا ہماری رعایت رکھئے۔ لیکن اس لفظ کے مادہ میں جو تخیل بدلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ کیونکہ بڑے آدمی کو جس کا ادب ملحوظ رکھنا چاہئیے۔ یہ کہنا کہ ہم آپ کی رعایت اور ادب صرف اس صورت میں رکھیں گے۔ جب آپ بھی ہماری رعایت رکھیں گے۔ ایک سخت بے ادبی کا کلام ہے۔ اس لئے اس کی مخالفت فرمائی ہے۔ اور اسی مفہوم کو ایسے لفظ میں ادا کرنے کے لئے حکم دیا ہے۔ جس میں بے ادبی کا بالکل احتمال نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ایک ہی بات کو بیان کرنے کے لئے ادب کا طریق بھی ہو سکتا ہے اور بے ادبی کا طریق بھی ہو سکتا ہے۔ مومن کے لئے لازم ہے کہ ضرورت پر بات کو سچ سچ بیان کر دے لیکن اس بات کا خیال ضرور رکھے۔ کہ اس کے بیان کے طریق اور الفاظ میں بے ادبی اور بد اخلاقی نہ ہو۔

علم دین کی طرف توجہ

دوسری بات یہ ہے کہ دین کی طرف توجہ ہو فرمایا:- یہ مرض کالجوں کے طلباء میں عموماً پایا جاتا ہے کہ وہ دین کی طرف توجہ نہیں کرتے اور دین کو اہم امور میں سے شمار نہیں کرتے۔ عمل پیرا ہونا تو در کنار احکام دین کے علم سے بھی غافل اور بے خبر رہتے ہیں ۔

فرمایا۔ اصل چیز علوم سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ عام طور پر طلبہ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ دین کا علم سیکھنے کے لئے کوئی لمبا [illegible] بعض تو سمجھتے ہیں کہ دین کا علم سیکھنے کا کوئی وقت ہی نہیں [illegible] کوئی ڈاکٹری میں کوئی انجینئری میں [illegible] لیکن دین ہے کہ بس چند دنوں میں جب چاہیں گے دین کا علم [illegible] حاصل ہو جائیگا۔ دین ان کے خیال میں ایسا ہی ہلکی چیز ہے۔ وہ اگر محنت اور وقت دیکھتے ہیں تو ظاہری علوم کے لئے۔ دین کے لئے کسی خاص وقت کی ضرورت نہیں۔ اور طالب علموں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ جب ہم کالج سے فارغ ہو جائینگے۔ تو ایک مہینہ کے لئے قادیان جائینگے۔ اور ہمارے لئے استاد مقرر کر دیا جائیگا جو ہمیں اتنے عرصہ میں دین کے تمام مسائل سے واقف کر دیگا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ایک ماہ میں یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ میں دین سکھایا جا سکتا ہے۔ ان کے اس خیال کے پیدا ہونے کی وجہ یہی ہے کہ دین کو چھوٹی سی چیز خیال کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دین کے علم کی وسعت ظاہری علوم کی وسعت سے بہت زیادہ ہے۔ اور دین کے علوم کی تفصیلات اور باریکیاں ظاہری علوم کی تفصیلات اور باریکیوں سے بہت زیادہ ہیں۔ جب ظاہری علوم کے حاصل کرنے میں بھی لمبا عرصہ اور بڑی محنت درکار ہے۔ تو دین کے علوم حاصل کرنے میں تو لمبا عرصہ اور بڑی محنت درکار ہے۔ دین کے علوم حاصل کرنے کے لئے بھی بہت زیادہ موقعہ اور محنت کی ضرورت ہے ۔

قبولیت کے لئے مادہ قبولیت کی ضرورت

فرمایا۔ دین کا علم حاصل کرنے کے لئے بہت سی دینی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ مثلاً قرآن کریم۔ کتب احادیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صوفیاء کی کتابیں وغیرہ وغیرہ۔ اول تو ان سب کتابوں کے پڑھنے کے لئے بھی ایک لمبا عرصہ اور محنت درکار ہے۔ پھر اگر کوئی ان سب کتابوں کو پڑھ لے۔ تب بھی یہ خیال غلط ہے کہ اس نے دین کا علم کامل طور پر سیکھ لیا ہے۔ کیونکہ ان کتابوں کو ایک دفعہ عبور کر لینے سے یہ نہیں ہوتا۔ کہ سب کو سمجھ بھی لیا ہے۔ بلکہ بسا اوقات انسان ایک بات کو بیسیوں دفعہ پڑھتا ہے۔ لیکن اس کا صحیح مفہوم یا اس بات کی خوبی کا علم اس کے ذہن میں نہیں بیٹھتا پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہی بات اس کے سامنے سے گذرتی ہے۔ اور فوراً اس بات کا صحیح مفہوم یا کوئی لطیف معنی اس کے قلب میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب تک انسان کے قلب میں ایک بات کی قبولیت کا مادہ نہ ہو۔ تب تک خواہ وہ بات چاہے بیسیوں دفعہ اس کی نظر سے گذرے۔ اس کے قلب میں وہ بات داخل نہیں ہوتی۔ پھر جب اس کے اندر اس بات کے لئے قبولیت کا مادہ اس کے قلب میں موجود ہو۔ اگر اتفاقاً کسی ایسے وقت میں وہ بات اس کے سامنے سے گذر جائے تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ بات اس کے قلب پر بجلی کی طرح اثر کرتی ہے۔ وہ بات کے لطیف اور صحیح معنی اس کی سمجھ میں آ جاتے ہیں۔ [illegible] ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ وہ بات تو اس نے نئی ہی پڑھی ہے۔ دیکھو مادیات میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً آٹھ آدمی ایک جیسے حالات کے ماتحت رہتے ہیں۔ اور ایک ہی کنوئیں سے پانی پیتے ہیں۔ ان میں سے دو کو ہیضہ ہو جاتا ہے۔ اور چھ بالکل صحیح سلامت رہتے ہیں۔ اب اگرچہ ہیضہ کے کیڑوں والا پانی سب نے پیا ہے۔ لیکن سب میں ان کیڑوں کے اثر کی قبولیت کا مادہ موجود نہ تھا۔ ان میں سے دو میں چونکہ اس بیماری کے کیڑوں کے اثر کے لئے قبولیت کا مادہ موجود تھا۔ اور اتفاقاً اس مادہ کی موجودگی میں ہیضہ کے کیڑے بھی داخل ہو گئے۔ اس لئے ان دو کو تو ہیضہ ہو گیا۔ اور باقیوں کو نہ ہوا۔ فرانس کے ایک ڈاکٹر نے جرمز تھیوری کو غلط ثابت کرنے کی غرض سے ایک شیشی کی شیشی ہیضہ کے کیڑوں کی کھالی۔ لیکن اسے ہیضہ نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے اندر ہیضہ کے کیڑوں کے اثر کے لئے قبولیت کا مادہ موجود نہ تھا۔ اسی طرح ییلو فیور (Yellow Fever) کا باعث جس قسم کے مچھر ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مچھر ایک ڈاکٹر کے سارے بدن پر لڑائے گئے۔ لیکن اسے بخار نہ ہوا۔ پھر ایک اور ڈاکٹر کو ایک مچھر کٹوایا گیا اور اسے بخار ہو گیا۔ ان سب باتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب تک کسی بات کیلئے قبولیت کا مادہ موجود نہ ہو۔ تب تک وہ بات چاہے بیسیوں دفعہ سامنے سے گذرے اس کا اثر انسان قبول نہیں کرتا۔ اور دین کے علوم میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو وفات مسیح کا عقیدہ سمجھانے کے لئے بیس سال تک تبلیغ کی جاتی ہے اور قرآن اور حدیث اور بائبل اور کتب تاریخ وغیرہ سے دلائل اس کے سامنے بار بار پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا قلب اس عقیدہ کو قبول نہیں کرتا۔ پھر ایسا ہوتا ہے۔ کہ اکیسویں سال میں جاکر اسے اس مسئلہ کی سمجھ آ جاتی ہے۔ اب کوئی نئے دلائل تو نہیں تھے۔ جو اسے بیس سال تک نہ سنائے گئے ہوں۔ اور اکیسویں سال میں سنائے گئے۔ اور اسے وفات مسیح پر یقین ہو گیا۔ بلکہ وہی دلائل تھے جو بار بار اسکے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ بات یہ تھی کہ بیس سال تک اس کے قلب میں وفات مسیح کی قبولیت کیلئے مادہ موجود نہ تھا۔ اسلئے دلائل کے پیش کرنے کے باوجود اس نے اس عقیدہ کو قبول نہ کیا۔ پھر جس وقت کہ اس کے قلب میں قبولیت کا مادہ موجود تھا۔ اور اتفاقاً ایسے وقت میں پھر اسکے سامنے وہ باتیں پیش کی گئیں۔ تو اس کے قلب میں یہ عقیدہ داخل ہو گیا ۔

پھر دیکھو قرآن کریم کی آیات کے معانی اور معارف سمجھنے میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ایک آیت کو کئی بار انسان پڑھ جاتا ہے۔ اور اسے سمجھ نہیں آتی۔ پھر ایک وقت میں بجلی کی طرح اس کے قلب میں وہ آیت اثر کرتی ہے۔ اور انسان خیال کرتا ہے کہ یہ آیت تو ابھی اتری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر انسان کی نظر سے کئی بار یہ آیت گذری ہو گی کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ لیکن آپ کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر ہے۔ اور آپ کی وفات پر قسمیں کھاتے تھے کہ آپ فوت نہیں ہوئے۔ لیکن جب حضرت ابوبکر صدیق نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات وماکان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ تو اسوقت حضرت عمر پر بجلی کی طرح اس آیت کا اثر ہوا۔ اور آپ کو یہ بات سمجھ آ گئی کہ اس آیت میں رسول کریم کی وفات کا ذکر تھا۔ اور آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ آیت اسی وقت آسمان سے نازل ہوئی ہے ۔

پس دین کے علوم سیکھنے کے لئے دین کی کتابیں صرف ایک دفعہ پڑھ لینا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ چاہیئے کہ انسان انکو بار بار پڑھے تاکہ جس وقت اس کے قلب میں قبولیت کی کیفیت موجود ہو۔ اسوقت بھی اس کی نظر ان کتابوں سے گذرے۔ اور اس طرح سے دین کا علم حاصل ہو ۔

روحانی علوم کی وسعت

پھر یہی نہیں۔ بلکہ روحانی علوم بے انتہا ہیں۔ میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک شخص کو سمجھا رہا ہوں کہ علوم روحانی کے دروازے ہوتے ہیں۔ ایک روحانی مقام ایسا ہوتا ہے کہ اس مقام پر پہنچ کر انسان پر احکام دین کے متعلق نئے علوم کھلتے ہیں جن سے عوام بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اس مقام پر پہنچنے والے انسان کے لئے بعض وہ چیزیں جو عوام کے لئے طیب بلکہ الطیب ہوتی ہیں۔ اس کے لئے صرف حلال ہوتی ہیں۔ اور بعض وہ باتیں جو عوام کے لئے حلال ہوتی ہیں۔ اس کیلئے حرام ہو جاتی ہیں۔ بعض وقت اسپر سونا حرام ہوتا ہے اور جاگنا واجب ہوتا ہے اور بعض وقت اسپر جاگنا حرام ہوتا ہے اور سونا واجب ہوتا ہے۔ ایسے انسان کے لئے اپنی صحت کے قیام کیلئے بعض اوقات سیر کرنا اور آب و ہوا کی تبدیلی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر بیمار ہو تو اس کے لئے گناہ کا موجب بن جاتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کے ظاہری احکام کو مان لینے پر ہی دین کے علم کا انتہا نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی بے انتہا روحانی علوم کا سمندر باقی ہوتا ہے۔ پھر کس قدر غلطی ہے انکی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کے سیکھنے کے لئے کسی لمبے وقت اور محنت کی ضرورت نہیں ہے [illegible] طلباء کو چاہیئے کہ دین کے علم کو معمولی اور چھوٹی چیز خیال نہ کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ کالج سے فارغ ہو کر چند ماہ اسکے سیکھنے کے لئے کافی ہونگے بلکہ ابھی سے دین سیکھیں۔

احکام دین پر عمل کی ضرورت

پھر احکام دین پر عمل کی بھی ضرورت ہے۔ عمل کے بغیر تو کچھ بھی فائدہ نہیں۔ لیکن یہ نقص عام طور پر ہماری جماعت میں نئی تعلیم والے لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسائل کو سمجھ لیا تو ہمارا فرض ادا ہو گیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کو مان لیا۔ بس ہمارا مقصود حاصل ہو گیا حالانکہ یہ بات ظاہر ہے وفات مسیح کے عقیدہ کو اختیار کرنا یا حضرت صاحب کی صداقت پر یقین کرنا یہ چیزیں تو اصل مقصود نہیں ہیں اصل مقصود تو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور وہ تب حاصل ہوگا جب ہم ان پر عمل کرینگے جو حضرت صاحب نے اپنی تعلیم میں بیان فرمائی ہیں۔ جو لوگ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے مان لینے کو ہی اصل مقصود سمجھکر خوشی منائیں کہ ہم کامیاب ہوگئے انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیاسا جنگل سے گذرتے ہوئے پانی کی تلاش کے بعد ایک گھنٹہ کے بعد پانی کا چشمہ ملجائے۔ مگر وہ اس پانی کو پیئے تو نہیں لیکن خوشی منائے کہ میں نے اپنا اصل مقصد حاصل کر لیا۔ اصل مقصود تو پیاس بجھانا تھا جو نہیں بجھیگی جب تک پانی نہ پی لے یا اسکی مثال ایسے شخص کی مثال ہے جو بھوکا ہے اور اسے بڑی تلاش کے بعد کھانا مل گیا ہے اور وہ اسے کھاتا تو نہیں لیکن خوشی مناتا ہے کہ میں نے مقصد کو پا لیا۔ یا جو شخص ننگا ہے اور اسے کپڑے مل جائیں اب وہ کپڑوں کے مل جانے پر ہی خوشی منائے اور انہیں پہنے نہیں۔ جب تک پیاسا پانی پیئیگا نہیں یا بھوکا کھانا کھائیگا نہیں۔ اور ننگا کپڑا پہنیگا نہیں تب تک صرف پانی یا کھانا یا کپڑے مل جانے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ آسمانی پانی جو حضرت مسیح موعود کی معرفت خدا نے اتارا ہے یعنی آپ کی تعلیم جب تک پیا نہ جائے تب تک خدا کی محبت کی پیاس بجھ نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود کی مثال ایک ڈاکٹر کی مثال ہے۔ اگر کسی بیمار کو ایک لائق ڈاکٹر مل جائے تو جب تک وہ اس ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوائیں استعمال نہ کریگا۔ تب تک ہرگز شفا نہ پائیگا۔ جب تک واقعی طور پر اس راستہ پر انسان نہ چلے جو خدا تک پہنچنے کے لئے حضرت صاحب نے بتایا ہے تب تک حقیقی مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کو انسان پا نہیں سکتا۔ پس بعض مسائل کی حقانیت کو سمجھ لینے کو ہی اصل مقصود سمجھنا غلطی ہے۔ اور ضرورت اس بات کی ہے کہ احکام دین پر عمل بھی کیا جاوے سو دین کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ دین کا علم سیکھا جاوے اور دین کے احکام پر عمل کیا جاوے۔

ریا سے بچو

اب جس طرح پہلی بات یعنی علم سیکھنے کے متعلق ایک احتیاط ضروری تھی جس کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے اس کے مقابل میں ایک عیب یعنی بداخلاقی کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اسی طرح دین کی طرف توجہ کرنے کے متعلق بھی ایک احتیاط ضروری ہے۔ ورنہ اس صفت کے مقابل پر ایک عیب پیدا ہو جائیگا جو ریاء کا عیب ہے اس عیب کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں مادیت کے اثر کے ماتحت لوگ احکام دین کی حقیقت اور مغز کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور محض قشر اور احکام دین کو ظاہری طور پر ادا کر دینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں اور اسی پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر لیا حالانکہ حقیقت اور مغز سے محض ناآشنا ہوتے ہیں۔ یہ نقص نئی تعلیم کے حاصل کرنے والوں میں بہت عام طور پر پایا جاتا ہے۔ مادیت کے اثر کے ماتحت وہ انسان کو کوئی احسن تقویم مخلوق خیال نہیں کرتے جس کیلئے روحانیت میں اعلیٰ ترقی کے میدان کھلے ہیں۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ بندر سے پیدا ہوا ہے اور دوسرے حیوانوں میں اور اسمیں صرف یہی فرق ہے کہ اس کا دماغ زیادہ اعلیٰ قسم کا ہے۔ یا یہ خیال کرتے ہیں کہ روح تو کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ سمجھتے ہیں کہ جسم کی تمام حرکات دماغ اور اعصاب کے ذریعہ سے ہیں۔ اور کچھ ایسی کتابیں پڑھتے ہیں کہ جنہیں ([illegible]) علم النفس والوں نے یہ لکھا ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے بیرونی حالات سے مجبور ہو کر کرتا ہے اور اس کا اپنا ارادہ کچھ چیز نہیں۔ کیونکہ جس چیز کو ہم اپنا ارادہ کہتے ہیں وہ بھی کچھ بعض بیرونی حالات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا یہ سب کام ارادہ سے نہیں بلکہ ایک مجبوری سے کرتا ہے غرضیکہ ان باتوں کے پڑھنے سے عام طور پر مادیت کے خیالات دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور روحانیت کا اثر دلوں پر بہت کم ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند احکام کو ظاہری طور پر ادا کرنے پر یہ لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چونکہ خدا کا حکم تھا اسلئے حکم کو بجا لانے کے لئے عمل کرتے ہیں کیونکہ حکم کو بجا لانے کے بغیر چارہ نہیں اور یہ نہیں خیال کرتے کہ ان احکام پر عمل کرنے کی غرض روحانیت کے ترقی کے مقام کو حاصل کرنا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً خدا کا حکم ہے کہ نماز پڑھو اس لئے ہم نے نماز پڑھ لی بس حکم پورا کر دیا اور یہ خیال نہیں کرتے کہ جب تک نماز کا فائدہ حاصل نہ ہو تب تک گویا یہ صرف قشر پر ہی قناعت کرتا ہے اور مغز کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ان احکام کو ظاہری طور پر ادا کرنا تو گویا ایک سیڑھی کی مانند ہے اب اگر انسان سیڑھی پر ہی کھڑا رہے اور چھت پر نہ پہنچے تو کیا اسے مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ کہ اسنے اپنا کام کر لیا۔ اس طور سے حقیقت اور مغز کو نظرانداز کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نمازیں ریاء کی نمازیں ہو جاتی ہیں۔ اور روزے سمعت کے روزے ہو جاتے ہیں۔

غرضیکہ دین کی طرف توجہ کی جائے۔ لیکن اس عیب سے احتیاط کے ساتھ بچنا چاہیئے کہ ہمارے اعمال ریاء کے طور پر نہ ہو جائیں۔ اور احکام شریعت کو ظاہری طور پر ادا کر لینے پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے۔

کسی سے علم سیکھنے میں ہتک نہ سمجھو

تیسری بات یہ ہے کہ علم کے سیکھنے میں یہ خیال نہ کرو کہ ہم کسی سے ادنٰے سے علم سیکھنے میں ہماری ہتک ہے۔ علم کی ترقی میں یہ بات بہت بڑی روک ہو جاتی ہے یہ مرض آجکل کے کالج کے طلباء میں بہت پایا جاتا ہے وہ اگر کسی بات کو قبول کرتے ہیں تو صرف اس بات کو جو ان کے کورس میں ہو۔ اس کے سوا اگر کسی دوسرے سے اس علم کے متعلق جو وہ پڑھ رہے ہوں کوئی بات سنیں تو یا تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں کریں گے اس خیال سے کہ بھلا جب ہم نے اس علم کا کورس پڑھا ہوا ہے تو ہم سے زیادہ دوسرا شخص کس طرح جان سکتا ہے اسکی بات محض لغو اور بالکل ہیچ ہوگی اور یا پھر اگر کسی دوسرے سے کوئی بات سنیں گے بھی تو چاہے اس سے پہلے وہ بات ان کے وہم میں بھی نہ آئی ہو یہی کہیں گے کہ ہم کو تو اسبات کا پہلے سے علم ہے۔ اپنے علم کو ہر ایک سے زیادہ خیال کریں گے۔ اور سمجھیں گے کہ ہم سے زیادہ کسی کا علم کہاں ہو سکتا ہے بھلا کیا کورس کا بھی ہو سکتا ہے اسبات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ کسی اور کی بات پر توجہ کرتے ہیں۔ اور نہ ان کا علم ترقی کرتا ہے ان کا علم کورس تک ہی محدود رہتا ہے۔

یہ اگر اپنے ہی استادوں کی طرف دیکھیں جن سے وہ علم سیکھتے ہیں۔ یعنی یورپ کے ماہرین علوم کی طرف دیکھیں جن کی تصانیف میں سے چند کتابیں ان کے کورس میں داخل ہیں۔ تو ان کو معلوم ہو کہ وہ لوگ جو علوم کی تہ تک پہنچے ہیں وہ اسی طرح علوم کے مالک ہوئے ہیں۔ کہ چاہے چھوٹی سے چھوٹی چیز سے ہی علم اور سبق حاصل کرنا پڑے تب بھی وہ علم سیکھتے تھے۔ اور سبق حاصل کرتے تھے۔ اور ادنٰے سے ادنٰے حیوانات سے بھی وہ علم سیکھتے ہیں چنانچہ آجکل وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں چیونٹیوں سے تمدن اور Socialism کے اصول سیکھنے چاہئیں نئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ چیونٹیوں میں تمدن کے بڑے پختہ اصول پائے جاتے ہیں۔ چیونٹیوں میں ہر کام ایک انتظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض اس کام کے لئے مقرر ہوتی ہیں کہ غلہ جمع کریں۔ بعض غلہ کے سکھانے کا کام کرتی ہیں۔ بعض انہیں سے ڈاکٹروں کے فرائض بجالاتی ہیں۔ باقاعدہ ہسپتال ہوتے ہیں۔ اور اگر کام کرتے وقت کسی چیونٹی کا بازو یا ٹانگ ٹوٹ جائے تو بعض اور چیونٹیاں اس کام کے لئے مقرر ہوتی ہیں کہ ان کو اٹھا کر آرام گاہ پر لے جائیں۔ غرض کہ ان میں تمدن کے بہت اچھے اصول پائے جاتے ہیں۔ اور یورپ کے لوگ اب کہتے ہیں کہ ان سے تمدن کے اصول سیکھنے چاہئیں۔ ایسا ہی بعض دوسرے کیڑوں کے متعلق بھی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ اگر ان سے بھی علم سیکھا جا سکتا ہے تو سیکھا جائے۔ تو جو ان علوم کے ماہر ہیں وہ ادنٰی انسان تو چھوڑ ادنٰی سے ادنٰی حیوانات سے بھی علم کے سیکھنے میں عار نہیں سمجھتے۔ اور علم سیکھنے میں لگے ہی رہتے ہیں۔ اور اسی طریق سے انسان علم میں ترقی کرتا ہے۔ اور اسی طریق سے علوم موجودہ وسعت تک پہنچے ہیں۔ دیکھو سینکونا کا درخت جس ملک میں پایا جاتا ہے۔ وہاں جنگلی لوگ آباد تھے۔ وہ لوگ موسمی بخار میں اس درخت کا چھلکا استعمال کرتے تھے۔ یورپ کے ڈاکٹروں نے ان جنگلیوں سے بھی علم سیکھنے میں عار نہ کی۔ اور ان کے چھلکا استعمال کرنے کو تمسخر میں نہ اڑا دیا۔ بلکہ تجربے کئے۔ اور معلوم ہوا کہ واقعی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس چھلکے سے انہوں نے کونین نکالی جو اتنی مفید چیز ہے کہ اب بچہ بچہ اس کے فوائد سے واقف ہے۔ اگر یہ لوگ خیال کر لیتے کہ ہم تو علم پڑھے ہوئے ہیں ہم کو یہ جنگلی لوگ کیا سکھا سکتے ہیں۔ تو کونین جیسی مفید چیز کا علم دنیا میں نہ پھیلتا۔ اسی طرح ایک بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس کو کوئی بیماری ہو گئی۔ طبیب نے کئی دواؤں سے علاج کیا۔ مگر افاقہ نہ ہوا۔ اتفاقاً ایک بڑھی عورت آئی اس نے کہا کہ میں علاج بتاتی ہوں۔ چھپکلیوں کو ابال کر پانی پلایا جائے۔ طبیب نے اس بڑھیا کی بات کو حقارت سے نہ دیکھا۔ بلکہ اس کی بات پر غور کر کے کہا کہ ہاں بیشک چھپکلیوں میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جو معدہ کے لئے بھی مفید ہیں۔ اور دماغ اور اعصاب پر بھی ان کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ امید ہے کہ ان سے بیماری کو افاقہ ہوگا چنانچہ اس کو چھپکلیوں کا پانی پلایا گیا اور واقعی بیماری دور ہو گئی۔ دیکھو ایک ان پڑھ بڑھیا کی بات پر غور کیا تو طبیب کے اپنے علم میں اضافہ ہو گیا۔ اور اگر وہ یہ سمجھتا کہ میں تو طب کا عالم ہوں۔ اور یہ بڑھیا جاہل ان پڑھ ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے کہ کسی بات میں مجھے سبق پڑھا سکے۔ تو نہ تو بادشاہ کی بیماری دور ہوتی اور نہ ہی طبیب کے علم میں اضافہ ہوتا۔ پس یاد رکھو کہ کبھی دل میں تکبر پیدا نہ کرو۔ کہ ہم جیسے عالم ہیں ہمیں کون سبق دے سکتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے۔ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے بڑا سبق کس سے سیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا استاد میرے بہت گزرے ہیں۔ مگر سب سے بڑا سبق میں نے ایک بارہ برس کے بچے سے سیکھا ہے۔ فرمانے لگے۔ ایک دفعہ بارش کے موسم میں میں باہر جا رہا تھا میں نے ایک بارہ برس کے بچے کو دیکھا کہ سڑک پر بھاگا جا رہا تھا زمین پھسلنی تھی۔ میں نے اسے کہا میاں ذرا سنبھل کے چلنا کہیں گر نہ پڑو۔ اس نے آگے سے جواب دیا کہ اے امام میں گرا تو اکیلا گروں گا۔ اور اگر آپ گرے تو اکیلے نہیں بلکہ ایک دنیا آپ کے ساتھ گرے گی۔ کیونکہ آپ امام و پیشوا ہیں۔ پس آپ بہت ہی سنبھل کے چلئے۔ اب دیکھو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالم انسان ایک بارہ برس کے بچے سے سبق سیکھتے ہیں۔

غرض یہ کہ تکبر انسان کو جہالت میں رکھتا ہے۔ اپنے علم کو کامل سمجھنا ہی جہالت ہے۔ کولمبس کے واقعہ کا یہاں ذکر ہے کہ اس نے مسلمانوں سے یہ بات سنی تھی کہ سپین کے مغرب میں جو اٹلانٹک اوشن ہے۔ اس سے پرے بھی زمین ہے اور وہ ملک یورپ سے بھی بڑا ہے۔ کولمبس کے زمانے سے ۳۰۰ سال قبل حضرت محی الدین ابن عربی کو کشف کے ذریعہ اسبات کا علم ہوا تھا کہ اس سمندر کے پرے بھی زمین ہے۔ اور وہ ملک یورپ سے بھی بڑا ہے اور اس کشف کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ کتاب اب بھی موجود ہے اور اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مسلمانوں میں یہ خیال پھیل گیا۔ اور مسلمانوں سے کولمبس نے سنا تھا اس بات کو سنکر کولمبس کو تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ لیکن وہ غریب تھا۔ اس نے حکومت سے مدد حاصل کرنے کے لئے درخواست کی۔ اسپین کے بادشاہ نے

اپنے امراء و وزراء کو جمع کیا اور پادریوں کو بھی جمع کیا۔ تا ان سے اس معاملہ میں مشورہ لے کہ آیا کولمبس کو مدد دی جائے یا نہ دی جائے۔ روم کے پوپ کا جانشین کارڈینل بھی وہاں حاضر ہوا تھا۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ اگر کولمبس کا خیال درست ہے کہ سمندر کو عبور کر کے زمین پر پہنچا جا سکتا ہے تو وہ زمین تو ہندوستان کی زمین ہی ہوگی کیونکہ اور کوئی ملک تو ہے نہیں۔ اور اگر ہندوستان تک ادھر سے پہنچا جا سکتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے۔ اس کارڈینل نے کہا کہ کولمبس پاگل ہے۔ کیونکہ زمین گول نہیں ہو سکتی کیونکہ زمین کے گول نہ ہونے کیلئے وہ دلیلیں پیش کیا کرتا ہے کہ اگر زمین گول ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ زمین پر بعض حصے ایسے ہونگے جہاں لوگوں کے سر نیچے کی طرف ہونگے اور پاؤں اوپر کی طرف ہونگے۔ اور بارش وہاں نیچے سے اوپر کو ہوتی ہوگی۔ اور درخت اوپر سے نیچے کو لٹکتے ہونگے وغیرہ جب یہ باتیں خلاف عقل ہیں تو زمین گول کیسے ہو سکتی ہے پھر اس نے کہا کہ زمین گول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ توریت میں زمین چپٹی لکھی ہے۔

دیکھو اس کارڈینل نے تکبر کیا اور کولمبس کو جاہل اور پاگل قرار دیا۔ حالانکہ خود جہالت میں پھنسا ہوا تھا۔ آج کل بچہ بچہ جانتا ہے کہ زمین کو چپٹی کہنا جہالت اور پاگل پن ہے۔

ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ آدمی سے علم سیکھنے کو عار سمجھنا اور تکبر کرنا جہالت ہے۔ آجکل کے طلباء کوئیں کے مینڈک کی طرح اپنے علم کو کامل سمجھ لیتے ہیں۔ اپنے علم کو کامل سمجھ لینا علم میں بہت بڑی روک ہوتی ہے۔ بلکہ جوں جوں انسان علم میں ترقی کرتا ہے۔ توں توں اسپر اپنے علم کا نقص اور بھی کھلتا جاتا ہے۔ دیکھو علوم کے ماہر جب نئی باتیں بیان کرتے ہیں تو اکثر شکی طور پر بیان کرتے ہیں اور تھیوری (Theories) کے رنگ میں بات پیش کرتے ہیں۔ مگر ایک ان پڑھ آدمی کو کسی بیماری کے لئے ایک نسخہ معلوم ہو تو وہ تحدی کے ساتھ کہتا ہے۔ کہ بس یہ دوائی استعمال کرو فوراً شرطیہ آرام ہو جائیگا۔ لیکن ایک ڈاکٹر جب دوا تجویز کریگا۔ تو یہ نہیں کہیگا کہ شرطیہ آرام آجائیگا۔ بلکہ وہ کہیگا کہ میں ذمہ نہیں لے سکتا۔ امید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا۔

پس اپنے علم کو کامل سمجھ لینا ہی جہالت ہے۔ طلباء کو اپنی طبیعت میں انکساری پیدا کرنی چاہئیے تا علم میں ترقی ہو۔

لیکن خیال رہے کہ اس انکساری کے پیدا کرنے کا یہ نتیجہ نہ ہو۔ کہ طبیعت میں دنائت اور کم ہمتی پیدا ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ جو بات سنو۔ اسے فوراً ہی قبول کر لو۔ بلکہ بات سنو تو ضرور اور اس نیت سے سنو کہ اگر صحیح اور حق بات ہو۔ تو قبول کر لینگے لیکن بغیر تحقیق کے فوراً قبول کر لینا درست نہیں اس سے دنائت پیدا ہوتی ہے۔ خدا داد عقل کو بھی استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

خلاصہ

پس (۱) سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے۔ تمہارے کلام میں کسی قسم کا جھوٹ کا شائبہ نہ ہو۔

لیکن ایسے موقعوں پر جہاں سچی بات کے اظہار کی ضرورت نہ ہو۔ اور سچی بات کے بیان کرنے سے بد اخلاقی کے عیب کے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ وہاں سچی بات کا اظہار نہ کرو۔ اور خاموش رہو۔ اور جس جگہ سچی بات کا اظہار ضروری ہو وہاں بھی ایسے طریق سے اجتناب چاہئیے جو بے ادبی کا طریق ہو۔

(۲) دین کی طرف توجہ کرو۔ دین کے علم کو معمولی نہ سمجھو دین کا علم سیکھو۔ اور بار بار دینی کتب کا مطالعہ کرو۔ اور دین کے احکام پر عمل کرو۔

لیکن چند احکام کو صرف ظاہری طور پر ادا کر لینے کو ہی کافی نہ سمجھو۔ اور ان احکام کی روحانی حقیقت اور مغز اور فائدہ کے حاصل کرنے کے بغیر مطمئن نہ ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہارے اعمال ریاء کا رنگ سا اختیار کر لیں۔

(۳) علم سیکھو اور اپنے سے ادنیٰ انسان سے بھی علم سیکھنے میں عار نہ سمجھو۔ اپنے علم کو کامل نہ سمجھو۔ اور اپنے اندر تکبر پیدا نہ کرو۔ بلکہ طبیعت میں انکساری پیدا کرو۔ لیکن اس انکساری کا یہ نتیجہ نہ ہو۔ کہ طبیعت میں دنائت اور کم ہمتی پیدا ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ جو بات سنو فوراً قبول کر لو۔ بات کو سنو ضرور اس نیت سے کہ اگر حق ہو۔ تو قبول کر لینگے۔ لیکن بغیر تحقیق کے قبول نہ کرو۔

ایک مسلمان کیا کرے؟

جب آنحضرت صلعم کو پہلی وحی کے نازل ہونے کے بعد اضطراب ہوا۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہکر تسلی دی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی ذلیل نہیں کریگا

قرآن کریم الہامی ہے یا وید

آریوں سے ایک زبردست مباحثہ

اس مباحثہ کی تقریب اس طرح پیش آئی کہ مہاشہ دھرم بھکشو جو آجکل لکھنؤ سے دو سال کے لئے پنجاب میں تبلیغ کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ دورہ کرتے ہوئے قادیان میں بھی آئے۔ آتے ہی انہوں نے جو لیکچر دیا۔ اس میں اپنے علم و فضل و لیاقت و فائق مناظر ہونے کے متعلق اسقدر تعلّی کی کہ کہا میرے سامنے خلیفۃ المسیح کو لاؤ۔ میں ان کے ساتھ بحث کرونگا۔ میں نے فلاں عالم کو شکست دی۔ فلاں کو دی۔ میں پنڈت لیکھرام کا خاص شاگرد ہوں میں یہاں سال بھر ٹھہر سکتا ہوں۔ اور دیکھونگا کہ کس طرح پنڈت لیکھرام کے دلائل کو توڑا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس تعلّی کا جواب تو اسوقت مولوی جلال الدین صاحب نے جو اتفاق سے اس کے لیکچر میں موجود تھے عملی طور پر دیدیا یعنی وہ اسوقت آگے بڑھے اور اس کے چیلنج مباحثہ کو منظور کرکے تقریر حسب منظوری آریہ پریزیڈنٹ کرنے ہی لگے تھے کہ اس نے یہ کہکر روک دیا کہ مجھے سفر کی کوفت ہے اسوقت میں مباحثہ نہیں کر سکتا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ نے کیوں چیلنج دیا۔ اور پھر یہ کیوں کہا کہ آپ اسوقت سٹیج پر آکر تقریر کر سکتے ہیں کہنے لگے مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ اسوقت تیار بیٹھے ہیں مگر ہم نے مناسب سمجھا کہ باقاعدہ مباحثہ کرکے لوگوں پر اس کی علمیت کی حقیقت واضح کی جائے۔ اور انکو بھی دکھا دیا جائے کہ وہ کس پانی میں ہیں۔ چنانچہ ۲ اکتوبر کی صبح کو چند آدمی پنڈت صاحب کی جائے قیام پر گئے۔ اور شرطیں طے کرکے اسی رات مباحثہ کا وقت مقرر کر آئے۔ مباحثہ کے لئے تین گھنٹہ وقت رکھا گیا۔ شرطوں میں جو باتیں بھی انہوں نے اپنے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے منوانی چاہیں۔ منظور کر لی گئیں۔ چنانچہ ہم نے بہت زور دیا کہ نصف وقت صرف قرآن شریف پر بحث ہو اور نصف وقت صرف وید کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے لیکن پنڈت صاحب نے اسے ہرگز نہ مانا اور یہی کہا کہ مباحثہ مخلوط ہوگا۔ ہم نے ان کے اصرار کی وجہ سے اسکو بھی منظور

[illegible]

کر لیا۔ آخری تقریر انھوں نے اپنی لکھی۔ اسکو بھی ہم نے منظور کر لیا پھر اس بات پر [illegible] کہ [illegible] ہو رہا ہے باوجود اسکے کہ وہ کل نہایت ہی [illegible] تھا [illegible] نہیں [illegible] اسے منظور کر لیا چنانچہ [illegible] مباحثہ شروع ہوا۔ جسکی مختصر طور پر یہ روئداد شائع کیجاتی ہے۔ اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسری ہی تقریر میں پادری صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔ ہوش [illegible] تمام قابلیتیں بھول گئے۔ علم و فضیلت کے تمام دعوے دھرے رہ گئے۔ جو کچھ کہتے۔ وہ بے تعلق اور اوٹ پٹانگ ہوتا تھا کہ انکو خود بھی پتہ نہیں تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ قرآن شریف کے حوالے تو [illegible] ہی تھے۔ وید کے حوالوں پر بھی نسیان کا پانی پھر گیا۔ [illegible] انکی حالت ہوئی وہ انکو عمر بھر یاد رہیگی۔ اب ہم ذیل میں [illegible] روئداد لکھتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

شیخ صاحب کی تقریر

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری نے قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔

اول۔ ایک الہامی کتاب کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جسپر وہ نازل ہوئی ہو۔ اسکی پہلی زندگی پاک اور پوتر ہے یا نہیں۔ اگر اسکی زندگی پوتر نہیں تو اس کتاب کی طرف توجہ نہیں کرینگے کیونکہ خدا پوتر ہے اسلئے وہ پوتر انسان سے ہی تعلق رکھتا اور اسپر الہام نازل کرتا ہے۔

پھر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کتاب کی تعلیم نے اس انسان پر کیا اثر پیدا کیا جس پر وہ اتری۔ اگر اچھے نتائج پیدا کئے ہیں تو اس کی طرف توجہ کی جائیگی۔ ورنہ نہیں۔

اس معیار کے مطابق جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس کے متعلق مخالف و موافق سب کی شہادت پاتے ہیں کہ آپ کی پہلی زندگی مطہر و پاک تھی اور قرآن کریم نے اسکے متعلق اس طرح چیلنج دیا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون۔ کہ میں ایک عمر تم میں رہا ہوں۔ میری اس زندگی پر غور کرو اور دیکھو کہ اس میں کوئی نقص نہیں۔ پھر ابو سفیان نے ہرقل کے سامنے بحالت کفر اور سخت مخالفت کے زمانہ میں رسول کریم کی پہلی زندگی کے پاک ہونے کے متعلق شہادت دی۔ اور دعویٰ کے بعد آپ نے لوگوں کو جمع کرکے کہا کہ کیا میں اگر تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک خطرناک دشمن آ رہا ہے جو تمہیں تباہ کر دیگا تو تم اس بات کو مان لوگے یا نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم نے آپکو کبھی جھوٹا نہیں پایا۔ اسلئے جو کچھ آپ کہینگے مان لینگے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ خدا کا غضب بھڑکنے والا ہے۔ تم خدا کو راضی کرو اور مسلمان ہو جاؤ۔

اس واقعہ سے بھی ظاہر ہے کہ مخالفین بھی آپکو صادق سمجھتے تھے پھر حضرت ابوبکر کو جب بتایا گیا کہ آپ کے ساتھی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو انھوں نے بلا تامل مان لیا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اسلئے جو کچھ کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ یہ تو رسول کریم کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کے پاک ہونے کے متعلق شہادتیں ہیں۔ دعویٰ کے بعد آپکے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا۔ انک لعلی خلق عظیم۔ آپکے اخلاق سب سے اعلیٰ تھے۔ پھر آیت لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔ یہ رسول لوگوں کے لئے نہایت اعلیٰ نمونہ ہے۔ پھر فرمایا۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین۔ اگر آپ کی یہ حالت نہ پائی جاتی تو کیا لوگ [illegible] پھر کہ حضور راتوں کا اکثر حصہ عبادت میں کھڑے رہنا [illegible] کہ آپکے پاؤں متورم ہو جاتے تھے [illegible] دیکھا نہیں کہ آپکے [illegible] قرآن شریف نے سچا عشق الٰہی پیدا کر دیا تھا یہاں تک کہ آپکے اس نمونہ کو دیکھ کر کفار بھی بول اٹھے کہ عشق محمد ربہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب پر عاشق ہے۔

دوم کامل الہامی کتاب کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود دعویٰ کرے کہ الہامی بھی ہے اور کامل بھی۔ دعویٰ اسلئے ضروری ہے کہ بعض اوقات [illegible] خود خاموش ہوتی ہے مگر اسکے ماننے والے اسپر رنگ چڑھا کر اسے [illegible] بنا دیتے ہیں جیسا کہ عیسائیوں نے انجیل کے ساتھ کیا۔ قرآن کریم [illegible] دعوے کرتا ہے۔ الہامی ہونے کے متعلق آتا ہے۔ تنزیل الکتاب من الله العزیز الحکیم۔ یہ کتاب عزیز اور حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اور کامل ہونے کے متعلق فرماتا ہے ذلک الکتاب لا ریب فیه یہی ایک کامل کتاب ہے جسمیں کوئی نقص نہیں ہے۔ پھر فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ کہ اس دین کو ہم نے کامل کر دیا۔ پھر فرمایا و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه۔ کہ جو کوئی دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی پیروی کریگا۔ اس سے کچھ قبول نہیں کیا جائیگا۔

سوم۔ کامل کتاب کیونکہ ہمیشہ کیلئے رہنما ہے۔ اسلئے اسکے ساتھ خدا کی فعلی شہادت بھی ہونی چاہیئے جو اسکی ہمیشگی کو ظاہر کرے اس کیلئے پہلی بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ایسے سامان پیدا ہوں کہ وہ کتاب ساری دنیا میں پھیل سکے۔ اور جس قوم کو وہ کتاب دی جائے اسکو ایسے اسباب مہیا ہوں کہ وہ تمام دنیا میں اسے پہنچا سکے۔

اسکے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو خط لکھے۔ اور صحابہ نے دنیا میں قرآن کریم کو پہنچایا۔

پھر قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کیلئے خدا تعالیٰ نے [illegible] ہر زمانہ میں [illegible] حفظ کرتے ہیں [illegible] کیلئے خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں [illegible] اصلاح کریں۔

پھر عربی زبان بھی [illegible] قرآن کریم [illegible] نسبت زیادہ پھیل گئی ہے۔

چہارم [illegible] الہامی کہا جاتا ہے [illegible] چاہیئے کہ الہامی کتاب پیشگوئی [illegible] یا نہیں؟

اس [illegible] قرآن کریم [illegible] تھی اور بعد میں کیا [illegible] انسانی [illegible] سے بالاہے [illegible] یا انسان [illegible] کتاب [illegible] غیب کی خبریں ہونی چاہئیں۔ قرآن کریم [illegible] بیشمار [illegible] پیشگوئیوں کے متعلق کہا گیا ہے ضربت علیهم الذلة والمسکنة [illegible] جہاں کہیں [illegible] ذلت اور مسکنت [illegible] یہ پیشگوئی [illegible] حکومت نہیں [illegible] ذلیل و خوار ہیں۔

(اسکے علاوہ اور بہت سی پیشگوئیاں بیان کیں [illegible] ذکر کیا گیا ہے [illegible] کتاب میں کیا ہونی چاہئیں اب بتاتا ہوں کہ یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اول الہامی کتاب انسانی دست برد سے محفوظ ہے۔ قرآن کریم کے متعلق [illegible] فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ میں نے اسکو نازل کیا اور میں ہی اس کا محافظ ہوں پھر فرماتا ہے لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید۔ باطل اسمیں آگے سے اور پیچھے سے داخل ہو سکتا ہی نہیں کیونکہ یہ حکیم حمید خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ دوم بیانات میں اختلاف نہ ہو۔ قرآن کریم کے متعلق آتا ہے۔ و لو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو [illegible] مسائل پر مشتمل ہے۔ اسلئے اسمیں ضرور اختلاف ہوتا۔ باوجود کثیر ہونے کے اسمیں کوئی اختلاف نہیں اور یہ اسکے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ سوم یہ کہ الہامی کتاب ابتدائی زمانہ میں [illegible] بلکہ ایسے زمانہ میں آئے جبکہ [illegible] دنیا میں [illegible] کیونکہ [illegible] انسان فطرتاً ترقی [illegible] ہوتا ہے [illegible] ابتدائی کتاب [illegible] نمونہ نہیں پیش کر سکتی۔ اور کامل کتاب ہی ہو سکتی ہے جو انسان کے ہر فطرتی تقاضا کو پورا [illegible]

اسکے بعد ایک اور ضروری بات بیان کی کہ جو انسان کے لیئے [illegible] کی ضرورت ہے وہ کامل الہامی کتاب ہی پوری کر سکتی ہے (۱) خدا کی طرف لے جانے والی اور تعلق پیدا کرنے والی باتیں بتائی جائیں (۲) ان کے صحیح ہونے کے دلائل تاکہ انسان شرح صدر سے تسلیم قبول کر سکے (۳) عقائد باطلہ اور ان کے بطلان ہو جیسے کہ ایسی کتاب میں یہ تینوں ضرور نہیں ہوں گی۔ وہاں وہ کامل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس کے متعلق فرماتا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان کہ قرآن میں ہدایت ہے لوگوں کے لئے (۲) دلائل ہیں ہدایت کے (۳) یہ حق و باطل میں فرق کرتا ہے۔ ابتداء سے دنیا میں چونکہ باطل عقائد کا وجود ہی نہیں ہوتا اس لئے ان کا رد بھی نہیں ہو سکتا۔ پس کامل الہامی کتاب ابتداء سے دنیا میں نہیں آ سکتی۔

یہ مختصر طور پر میں نے چند باتیں بیان کی ہیں۔ اور ان کو قرآن کریم سے پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ الہامی کتاب کیلئے ان کا ہونا ضروری ہے۔

آریہ مہاشہ کی تقریر

اس تقریر کے بعد آریہ مہاشہ نے وید کے الہامی ہونے کے متعلق تقریر کی اور حسب ذیل باتیں الہامی کتاب کے لئے ضروری قرار دیں (۱) اس کی اشاعت عام ہو ۲ جس کے ذریعہ کتاب آئے اس کی زندگی پاک ہو ۳ الہامی کتاب عالمگیر ہو ۴ اس میں تحریف نہ ہو۔ ۵۔ مکمل الہامی کتاب اس وقت آئے جب کہ وہ ترتیب نیکی و بدی دنیا میں نہ ہو ۶۔ خدا کی حقیقت اچھی طرح بیان کی گئی ہو۔ ۷ روح کی اصلیت بتائے۔ ۸۔ یہ بتلائے کہ خدا کی عبادت دن رات میں کتنی دفعہ کرنی چاہیئے۔ ۹۔ یہ بتائے کہ کس کس سے شادی کرنا چاہیئے۔ اور کس کس سے نہیں کرنی چاہیئے وید نے خون کے سبب رشتہ حرام کئے ہیں۔ ۱۰ ابتداء آفرینش میں ہو اس میں کسی کا کوئی قصہ نہ ہو۔ دشمن کے ساتھ بد سلوک کرنیکا ذکر نہ ہو۔ ایک یہ بات یاد رہے کہ چونکہ لوگ ایشور کا کلام کا فقرہ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے بھی اسکو استعمال کیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہم ایشور کا کلام وید کو نہیں مانتے ایشور کا گیان مانتے ہیں۔ اس کے بعد شیخ صاحب کو آریہ مہاشہ کی تقریر پر اعتراض کرنے کا حق تھا۔ اور آریہ مہاشہ کو شیخ صاحب کی تقریر پر۔ اسکے مطابق شیخ صاحب نے جو تقریر کی اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

شیخ صاحب کی دوسری تقریر

پہلی بات جو میں وید کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئے انکے متعلق اختلاف ہے کہ کیا وہ تھے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ وہ چار شخص تھے ایک قوم کہتی ہے۔ وہ انسان نہ تھے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ ایک ہی شخص پر چاروں نازل ہوئے ۲۔ ان رشیوں کی زندگی کا کوئی پتہ نہیں کہ وید نازل ہونے سے قبل کیسی تھی۔ اور وید کے بعد کیسی ہوئی ۳۔ اس کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ کہ وید کتنے ہیں۔ تین چار یا اس سے بھی زیادہ۔ سوامی دیانند جی کی تحریر سے تین ہی وید معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وید بھاش کا انہوں نے جو کرم بنایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ [illegible] وید کا [illegible] ۲۲ سال ایک وید پر خرچ کر کے حساب ۱۱۲۷ ۳۶ ہو سکتے ہیں۔ یا ۱۱۲۷ و ۳۶ یہ حساب [illegible] ہو سکتے ہیں۔

پھر جو وید ہیں صرف رگ۔ یجر۔ سام کا ذکر ہے۔ چوتھے کا کوئی نام نہیں۔ یجر شتپتھ برہمن کا [illegible] میں بھی صرف تین کا ذکر ہے ۴۔ وید میں تحریف پائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وید ابتداء سے دنیا میں نازل ہوئے۔ مگر اس میں ایک منتر ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا کے ابتداء میں جب تبت میں مخلوق پیدا کی گئی تو اس وقت ایک ہی قوم تھی بعد میں نیک اور بد ہونے کی وجہ سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے۔ چنانچہ آتا ہے کہ جب آریوں کو تنگ کیا گیا۔ تو وہ ہندوستان میں آ گئے اور اس وقت لوگوں کے دو نام دسیو اور آریہ پڑے۔ یہ رگوید کا قول ہے اب یا تو یہ مانو کہ وید ابتداء آفرینش میں نازل نہیں ہوئے۔ یا یہ مانو کہ یہ منتر بعد میں داخل کیا گیا۔ ورنہ وید کے نزول کے بعد کا واقعہ وید میں کس طرح درج ہو گیا۔

پھر ایک منتر ایک وید میں ہے وہی دوسرے میں جیسے کا جیسا ہے۔ [illegible] لیکن دوسرے میں نہیں ہے اسی طرح اور اور منتر ہیں۔ جو بعض میں پائے جاتے ہیں اور بعض میں نہیں پائے جاتے (یہ منتر پڑھ کر سنائے گئے)

۵۔ پھر یہ بھی درست نہیں۔ کہ وید ابتداء آفرینش میں نازل ہوئے کیونکہ اس میں ایک منتر ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ گذشتہ زمانہ کے لوگوں سے علم حاصل کرو۔ اگر وید ابتداء آفرینش میں نازل ہوا تھا تو یہ کہنے کا کیا مطلب۔ اسکی تائید میں اور بھی بہت سے منتر پیش کئے گئے ۶۔ وید میں پرمیشور کی ایسی صفات بیان کی گئی ہیں۔ جو اس کی شان کے بالکل خلاف ہیں۔ مثلاً آتا ہے۔ کہ پرمیشور کے علم کی ترقی ہو۔ اسکی خواہش یہ ہے۔ ترقی حاصل کرے۔ پہلے آپ مضبوط ہوں اور پھر دوسروں کو مضبوط کیجئے۔ بوٹیوں کا رس نوش کیجئے۔ ۷۔ اس کھانے کی چیزوں کو نہ چھپاؤ۔ اور نہ اوروں کی چیزیں لو۔ [illegible] پرمیشور کے علم کے متعلق آتا ہے کہ میں نے نجات پانے کے دو راستے سنے ہیں۔

۸۔ وید ساری دنیا کے لئے نہیں۔ کیونکہ اس میں آتا ہے کہ میں برہمن چھتری۔ ویش۔ شودر کو معرفت دیتا ہوں [illegible] اور یہ چاروں قومیں آریہ لوگوں کی تقسیم ہیں جو تبت سے دسیوؤں سے بھاگ کر ہند میں آباد ہوئے تھے جنگلی اقوام سے یہ ملک آریہ ورت کہلایا

یہ تمام حوالے جا بجا مفہوم دیکر کہا گیا ہے۔ اصل الفاظ میں وید اور دوسری کتب کے چند نشان کے لکھے گئے۔

مہاشہ جی کی تقریر

اس کے بعد مہاشہ جی نے شیخ صاحب کی تقریر پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

۱۔ قرآن میں متضاد بیانات ہیں۔ ایک جگہ خدا کہتا ہے میں رسولوں میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ اور دوسری جگہ کہتا ہے۔ میں نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پھر ایک جگہ آتا ہے کہ تم کو بھلائی میری طرف سے اور برائی تمہارے نفس کی طرف سے پہنچتی ہے۔ اور دوسری جگہ آتا ہے بھلائی اور برائی سب خدا کی طرف سے ہے ۲۔ پھر قرآن میں آتا ہے ثم استوی علی العرش [illegible] مستوی ہوتا ہے۔ اور [illegible] ہے۔ [illegible] ۳۔ پھر آتا ہے خدا نے [illegible] ۴۔ قرآن میں آتا ہے۔ خدا نور ہے زمین و آسمان کا۔ اس مثال سے خدا کی ماہیت بتائیے سائنس کا تو خدا مجسم ٹھہرتا ہے۔ ۵۔ روح کی ماہیت بتائیے کیا ہے خدا کا عرش پانی پر تیرتا ہے کا کیا مطلب ہے۔ ۶۔ محمد صاحب کی زندگی پاک ہونے کے متعلق قرآن کا حوالہ قابل تسلیم نہیں ہے ممکن ہے بعد میں ملا لیا گیا ہو۔ ۷۔ ان کی بہت سی بیویاں تھیں۔ اور اخلاق حسنہ کی رو سے زیادہ بیویاں کرنا اخلاقی جرم ہے جب عورت کو ایک ہی مرد کی اجازت ہے۔ تو مرد کو کیوں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ ۸۔ محمد صاحب نے زید کی عورت سے خود شادی کر لی۔ اس کو ایک دفعہ دیکھا اور اس پر عاشق ہو گئے اور اسے اپنے گھر میں ڈال لیا۔ ۹۔ قرآن میں آتا ہے۔ کہ نبی کے دشمن شیطان ہوتے ہیں۔ وہ الہام میں القا کرتے ہیں۔ اب کیا ثبوت ہے۔ کہ قرآن میں شیطانی القا نہیں ہے۔

آریہ مہاشہ صاحب ذکر وہ بالا الفاظ سے اعتراض کر کے بیٹھ گئے۔ اور وید کے متعلق جو اعتراض کئے گئے۔ ان کا کوئی بھی جواب نہ دے سکے۔ مہاشہ جی کو عربی پڑھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ لیکن ایک آیت بھی صحیح نہ پڑھ سکے پہلے تراویح پڑھا کئے پھر جب حاضرین ہنس دیئے تو برافروختہ ہو کر کہنے لگے۔ ہنسی سے کیا فائدہ کوئی غلطی بتاؤ۔ لیکن جب اس کے بعد پہلی ہی آیت پر غلطی بتلائی گئی۔ تو کھسیانے ہو کر کہنے لگے۔ کہ میں عربی نہیں جانتا۔

شیخ صاحب کی تقریر

شیخ صاحب نے مہاشہ جی کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ (۱) مہاشہ جی نے قرآن کریم کے اختلاف کے متعلق جو ثبوت دیا ہے وہ ان کی ناواقفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اختلاف کے لئے آٹھ شرطیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ دونوں باتیں ایک ہی لحاظ سے کہی گئی ہوں۔ مگر جو آیتیں مہاشہ جی نے پیش کی ہیں ان میں سے ایک کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ مومن کہتے ہیں ہم سارے نبیوں پر ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں کرتے اور فرق صرف ایمان اور کفر میں ہے جیسا کہ اسی آیت کے اگلے حصے یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض سے ظاہر ہے۔ اور دوسری آیت میں ہے فضلنا بعضهم علی بعض کہ ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

نیکی بدی کے متعلق جو اعتراض کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ اس کے دو سبب ہوتے ہیں۔ ایک انسان کا فعل۔ دوسرا خدا کی طرف سے اس کا نتیجہ۔ اور یہ بات آریہ صاحبان کو بھی مسلم ہے۔ پس انسان کو جو دکھ ہوتا ہے۔ وہ چونکہ اسکے فعل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اس نتیجہ کو خدا مرتب کرتا ہے اسلئے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انسان خود دکھ اٹھاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ خدا کی طرف سے اسے دکھ پہنچا۔ جیسا کہ چور کو جیل خانہ میں پہنچانے والی چوری بھی ہے اور گورنمنٹ بھی ہے کہ بعض اوقات بغیر عمل کے بھی دکھ ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو انسانی نفس کی طرف منسوب نہیں کیا صرف خدا کی طرف ہی اسکو نسبت دی۔ (۲) اللہ یستهزئ بهم جس کے یہ معنے کئے گئے ہیں کہ اللہ مسخری کرتا ہے۔ عربی قواعد کے رو سے اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ ان کو ٹھٹھا کرنے کی سزا دیگا۔ اگر مہاشہ جی عربی جانتے تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ عربی میں مکر کے معنی وہ نہیں جو اردو میں لئے جاتے ہیں۔ بلکہ مکر کے معنے تدبیر کے ہیں۔ جبار کے معنے اصلاح کرنیوالے کے ہیں۔ نہ کہ جبر کرنے والے کے اور قہار کے معنی غالب کے ہیں۔ قہر نازل کرنیوالا نہیں۔ کیا مہاشہ جی پرمیشور کو عاجز مانتے ہیں جو معترض ہوئے۔ کافروں کو گھیرے ہوئے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی کافر خدا کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ کیا آپ پرمیشور کو ہر چیز پر محیط نہیں مانتے۔ (۳) مہاشہ جی نے کہا ہے۔ کہ قرآن میں آتا ہے خدا اپنی پنڈلی کھولیگا۔ اگر وہ یہ معنے قرآن سے نکال دیں۔ تو جو انعام چاہیں لیں۔ پنڈلی کھولنا عربی کا محاورہ ہے۔ جو سخت مصیبت کے وقت بولتے ہیں۔ (۴) عرش کا مطلب خدا کی حکومت ہے۔ اور الماء سے مراد پانی نہیں۔ (۵) پانی پر خدا کا عرش تیرتا ہے مہاشہ جی کسی آیت سے نکال دیں تو انعام لیں۔ روح کی ماہیت یہ ہے۔ کہ مخلوق ہے۔ من امر ربی خدا کے حکم سے مخلوق ہوئی ہے۔ (۵) رسول کریم کی زندگی کے پاک ہونے کا میں نے تاریخی طور پر بھی ثبوت دیا تھا۔ (۶) مہاشہ جی نے ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کو خلاف حسن سے بعید بتایا ہے۔ اسکے متعلق ایک حوالہ پیش کرتا ہوں جس میں لکھا ہے۔ دولت و حشمت دو پیاری بیویوں کی طرح خدا کی خدمت کرا رہی تھیں اگر وید کے نازل ہونے کے وقت ایک سے زیادہ بیویاں کرنا ناجائز تھا۔ تو مثال ایسی کیوں دی گئی۔ دراصل ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا بڑا بھاری مجاہدہ ہے۔ ان میں مساوات کو قائم رکھنا معمولی بات نہیں۔ رسول کریم نے بیوی بچوں کی پرورش کے چند در چند سال پچیس سال کی عمر میں چالیس سال کی عورت کی رفاقت میں بسر کئے۔ اور پھر پچاس برس کی عمر میں ایک سے زیادہ بیویاں کیں جن میں سے کوئی حسن کے سبب سے نہیں تھیں۔ اسلئے دونوں نے دنیا کو دکھا دیا۔

آریوں نے اگر ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی رکھی ہے۔ تو اس کے ساتھ نیوگ جیسی غیرت سوز رسم بھی مروج رکھی ہے جس میں گیارہ تک اجازت ہے۔ (۷) زینب کی بابت رسول کریم کی پھوپھی کی لڑکی تھی۔ اور آپ نے خود اس کا نکاح زید سے کیا تھا۔ اگر آپ کو عشق ہوتا۔ تو پہلے ہی اس سے کیوں نہ نکاح کر لیتے۔ مہاشہ جی نے یہ جھوٹ کہا ہے۔ کہ رسول کریم نے اسکو ایک دفعہ دیکھ لیا۔ اور عاشق ہوگئے۔ ایک دفعہ دیکھنے کا کیا مطلب وہ تو شروع سے جانتے تھے۔ (۸) مہاشہ جی نے کہا ہے۔ کہ نبی کے الہام میں شیطان القا کرتا ہے۔ اس کا ثبوت دیں۔ یہ غلط کہا ہے۔

ویدوں کے متعلق مہاشہ جی نے میرے پہلے اعتراضوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک دو اور سن لیں۔ ایک طرف تو وید میں ناچنے والے کے پیدا کرنے کی دعا کی گئی ہے اور دوسری طرف ستیارتھ پرکاش میں ناچنے کو شہوت کے کام بتایا گیا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ وید کے رشی کس کیریکٹر کے آدمی تھے۔ اگر نور السموات کے کہنے سے خدا مجسم ہوجاتا ہے تو ویدوں میں پرمیشور کا جو حلیہ بیان کیا گیا ہے اسکو بھی ملاحظہ کر لیں چنانچہ لکھا ہے۔ کہ دن رات اسکے پہلو ہیں۔ چاند سورج آنکھیں ہیں وغیرہ

مہاشہ جی کی تقریر

اس کے جواب میں آریہ مہاشہ نے کہا۔ میں یہاں انعام لینے نہیں آیا۔ قرآن میں آتا ہے کہ قیامت کے دن خدا آئیگا۔ اور اپنی پنڈلی کھولیگا۔ عرش کے معنی حکومت کس لغت میں ہیں۔ اور جب اس کے معنی چھت کے ہیں۔ تو کیوں یہی نہ لیں۔ عورتوں میں اگر مساوات بھی رکھی جائے۔ تو بھی ایک سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیں۔ کیا ایک عورت دو مرد رکھ سکتی ہے۔ اگر وہ ان سے مساوات کرسکے۔ محمد صاحب نے لے پالک جو بیٹا ہوتا ہے اسکی بیوی یعنی بہو سے شادی کرلی۔

شیخ صاحب کی تقریر

اس کے بعد شیخ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مہاشہ جی نے ویدوں کے متعلق پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ اور سن لیں۔ ویدوں میں خلاف عقل تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ بکرے سے دودھ حاصل کرنے کا ذکر ہے پھر دعا سکھائی گئی ہے کہ ہم زمانہ ماضی حال اور مستقبل میں خوش رہیں۔ حال اور مستقبل میں سکھی رہنے کی تو دعا ہوئی گذشتہ زمانہ میں سکھی رہنے کا کیا مطلب پھر وید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مادہ جو بے جان چیز ہے اس میں بھی خواہش پائی جاتی ہے۔

ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ زمین کے بننے سے تین برس پہلے بوٹیاں موجود تھیں ویدوں سے اس بات کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ مادہ کہاں سے آیا۔ نیوگ کرنیوالا کتنا رہتا ہے۔ وید تو بیٹی سے بھی ایسے تعلقات جائز بتاتا ہے چنانچہ ایک مثال دی گئی ہے۔ بادل بمنزلہ باپ زمین بمنزلہ لڑکی کے حمل قائم کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ویدک زمانہ میں ایسی مثالیں پائی جاتی تھیں۔ دشمنوں کے ساتھ برے سلوک کا ذکر اگر الہامی کتاب میں نہ ہونا چاہئیے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے تو پھر وید کے ان منتروں کا کیا مطلب ہے۔ کہ پرمیشور بدوں پر غصہ کرنے والا ہے۔ دشمنوں کی زبان قطع کرنے والا ہے۔ عورت کے دو خاوند نہ رکھنے کی یہ وجہ ہے۔ کہ عورت ایک ہی مرد کا نطفہ لے سکتی ہے۔ اور مرد ایک سے زیادہ کو رکھ سکتا ہے۔ مہاشہ جی کہتے ہیں۔ عرش کے معنی چھت کیوں نہ کریں۔ میں پوچھتا ہوں۔ سوامی جی نے اگنی کے معنے پرمیشور کئے ہیں تو اسکے معنے آگ کیوں نہ لئے جائیں جبکہ اسکے معنے آگ ہی ہیں۔ عرش کے معنے حکومت کے لئے دیکھو مفردات راغب۔ لے پالک کو بیٹا کہنا غلط ہے۔ کیا کسی کو اگر بیوی کہا جائے تو وہ بیوی ہو جاتی ہے۔ کسی کو باپ کہنے سے وہ باپ نہیں بن جاتا۔ کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس یہ اعتراض باطل ہے۔ القاء شیطانی کے متعلق سن لو کہ جیسے معنے آپ نے سمجھے ہیں وہ غلط ہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ نبی کی ایک خواہش ہوتی ہے۔ یعنی لوگ حق کو مان لیں۔ شیطان انہیں روکیں ڈالتا ہے۔ یعنی کوشش کرتا ہے کہ کوئی حق کو قبول نہ کرے خدا اسکی روک کو اٹھا دیتا ہے۔ اور نبی کی خواہش کو پورا کر دیتا ہے۔

اختتام مباحثہ: اس کے بعد مہاشہ جی نے تقریر کی لیکن

[illegible]

[illegible]

خلافت محمود و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کے [illegible] کے قلم سے جواب لاجواب جس میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت اور حضور کے مصلح موعود ہونے کا ناقابل تردید ثبوت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے دیا ہے اور امیر پیغام کے [illegible] کا ثبوت [illegible] سے کیا گیا ہے امیر پیغام اور اس کے حامیوں میں سے کسی کو آج تک اس کے جواب کا حوصلہ نہیں ہوا [illegible] کے پڑھنے کی کتاب ہے چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔

نیو فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ: سلسلہ کی تمام کتابیں فاروق ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں [illegible] ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت [illegible]

چشمۂ مسیح: [illegible] مسیح ابن مریم [illegible] مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] قیمت [illegible]

دلائل ختم نبوت مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] ختم نبوت کے [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] بیان کی ہے [illegible] کتابیں [illegible] قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت [illegible]

لغات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی [illegible] درج ہیں قیمت [illegible]

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب [illegible]

⁂

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ کا حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ابتدا [illegible] بیان ہے کہ دل سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درخواستیں

بنام

سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان پنجاب

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی [illegible] درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ملتانی ریشمی اور سوتی [illegible]۔ صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں بہ قیمت [illegible] مل سکتی ہیں

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ پنجاب

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں۔ اور نہ ہی زردی وغیرہ کرتا ہے

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے [illegible] سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ [illegible] مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی و قانونی جرم سمجھتے ہیں۔ ہر جگہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ: تین شیشی منگوانے والوں کو محصول میں کفایت ہوگی

ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی [illegible] پریس

قادیان پنجاب

ضرورت نکاح

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۵ سال وصیت شدہ کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی زمین و جائداد کے بغیر مبلغ [illegible] روپیہ ماہواری آمدن راشن مفت آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے معاملہ میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے مگر احمدی مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے۔ بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی [illegible] عذر ہے۔ فقط

ن۔ (معرفت [illegible] الفضل قادیان ضلع گورداسپور)

ایک باموقعہ زمین کی فروخت

ہائی سکول کی عمارت کے مشرق کی طرف سڑک کے متصل ایک قطعہ چھوڑ کر ۲ مرلہ زمین قابل فروخت ہے۔ ۲۲۵ روپے میں الگ کیا جا سکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں درخواست بھیجدیں۔

ف معرفت الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

خلاف ورزی قانون کے ارادے [illegible] ۶ اکتوبر۔ علی گڑھ میں یہ افواہ گرم ہو رہی ہے کہ پولیس اور فوج کی مدد سے نیشنل مسلم یونیورسٹی کو علیگڑھ سے نکال دیا جائیگا۔ اسپر خواجہ عبد المجید صاحب بیرسٹر نے جو [illegible] میں زیر علاج ہیں ڈاکٹر [illegible] قائمقام پرنسپل کو بذریعہ پیغام [illegible] اطلاع دی ہے کہ نہایت امن و عدم تشدد سے قانون کی خلاف ورزی کیجائیگی۔

شہزادہ ویلز کی آمد پر ہڑتال الہ آباد ۸ اکتوبر۔ کانگرس کی کارکن کمیٹی نے [illegible] متعدد ریزولیوشن پاس کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جس روز شہزادہ ویلز سر زمین ہندوستان پر قدم رکھیں۔ تمام ملک میں تمام ہڑتال ہو۔

مدراس کے کارخانوں میں [illegible] جنگ مدراس ۸ اکتوبر۔ [illegible] میں معاملات بد سے بدتر ہو رہے ہیں [illegible] اور ہندوؤں کے درمیان کھلم کھلا جنگ کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ کل کی مڈبھیڑ میں فریقین سے ہتھیار استعمال کئے گئے [illegible] پولیس پر حملہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے گولی چلائی۔

ڈاکٹر ٹیگور کی بین الاقوامی یونیورسٹی کلکتہ ۸ اکتوبر۔ فرانس کے مشہور پروفیسر مسٹر سلوین لیوی ڈاکٹر [illegible] ٹیگور کی قائم کردہ [illegible] یونیورسٹی کے سلسلہ میں ہندوستان [illegible] تمام [illegible] یونیورسٹی کی طرف سے [illegible] صاحب کو [illegible] اپنے اور اپنی بیوی کے سفر خرچ کیلئے [illegible]

صوبہ برہما پر قانون اصطلاحات کا اطلاق شملہ ۸ اکتوبر۔ گزٹ کی ایک خاص [illegible] میں اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ برہما کو گورنر کا صوبہ بنا دیا گیا ہے۔ دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں جو گورنروں کے ماتحت ہیں۔ برہما کی حالت میں یہ فرق رکھا گیا ہے کہ جہاں دوسرے صوبوں میں قانونی کونسل کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد ۷۰ فیصدی ہوئی ہے وہاں صوبہ برہما میں ۶۰ فیصدی ہوگی۔ برہما کی قانونی کونسل کے ممبروں کی تعداد ۹۲ ہوگی گورنر کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپیہ ہوگی۔ [illegible] کونسل کے ممبروں کی [illegible]

ریل گاڑی پٹڑی سے اتر گئی راولپنڈی ۸ اکتوبر۔ [illegible] تار دیا ہے کہ [illegible] اکتوبر کی رات کو دس بجکر [illegible] منٹ پر [illegible] سٹیشن کے قریب [illegible] گاڑی [illegible] اتر گئی۔ [illegible] نقصان نہیں پہنچا۔

انفرادی طور پر سول نافرمانی کی اجازت بمبئی ۸ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے [illegible] اجلاس میں [illegible] ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ عام سول نافرمانی کی کسی تجویز پر عمل درآمد [illegible] ناممکن ہے لیکن کمیٹی [illegible] تحریک سودیشی [illegible] سول نافرمانی کی اجازت دیتی ہے [illegible] کانگرس کمیٹی کی اجازت [illegible]

لارڈ [illegible] کے بت کو ہٹانے کی تجویز لاہور [illegible] ایک [illegible] کہ تم [illegible] اس [illegible] کمیٹی نے [illegible]

وائسرائے کا دورہ کشمیر [illegible] اکتوبر۔ [illegible] انتظامات کے مطابق وائسرائے [illegible] موسم خزاں کے دورے پر کشمیر کو روانہ ہوں گے [illegible] اکتوبر کو دہلی پہنچ جائینگے۔

صوبہ بہار بھی سول نافرمانی کی اجازت چاہتا ہے پٹنہ ۸ اکتوبر۔ صوبہ بہار کی [illegible] کانفرنس نے سول نافرمانی کرنے کیلئے مرکزی کمیٹی سے اجازت طلب کی ہے۔ نیز تحریک کی ہے کہ مرکزی کمیٹی فسادات [illegible] کے متعلق تحقیقات کرے۔

غیر ممالک کی خبریں

عراق کی جدید کابینہ وزارت لندن ۸ اکتوبر۔ شاہ فیصل کی استدعا سے نقیب بغداد نے جو عراق کی عارضی شاہی کونسل کے صدر ہیں ایک جدید کابینہ وزارت قائم کی ہے جس کے وہ خود صدر ہیں۔ اس جدید کابینہ وزارت کے بہت سے ارکین عارضی کونسل میں بھی اسی قسم کے عہدوں پر ممتاز تھے۔ [illegible] جعفر پاشا [illegible] ساسون آفندی [illegible] وزیر تجارت [illegible] نئے ارکین [illegible] وزیر حفظان صحت [illegible]

عراق سے فوج ہٹالی جائیگی لندن ۸ اکتوبر۔ [illegible] شاہی ہوائی فوج [illegible] کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی انتظام ہو چکے ہیں۔ [illegible] ہٹالی جائیگی [illegible] شہروں [illegible] ہوائی طاقت [illegible] مقرر کئے جائیں۔

عسکی شہر کا محاصرہ پیرس ۸ اکتوبر۔ قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ [illegible] جنگ [illegible] یونانیوں کو [illegible] اجتماع نہ کرنے دیں۔ [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ ترکوں نے عسکی شہر کا محاصرہ کر لیا ہے [illegible] یقین کیا جاتا ہے کہ [illegible] ایک دستہ شہر میں داخل ہو گیا ہے۔

یونانیوں کی پسپائی انگورا ۸ اکتوبر۔ [illegible] کا بیان ہے [illegible] یونانیوں نے [illegible] نقصانات برداشت کئے [illegible]

مراکش عرب اور ہسپانیہ میڈرڈ ۸ اکتوبر۔ [illegible] مورووں [illegible] شکست دی ہے [illegible] مشہور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے [illegible] کا صدر مقام بھی ہے۔

افغانستان کا بولشویکوں سے معاہدہ ہو گیا پشاور ۸ اکتوبر۔ [illegible] کہ افغانستان اور [illegible] حکومت کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔ [illegible] آغاز [illegible] اور [illegible] معاہدہ میں ایک سال لگ گیا ہے۔

شہنشاہ جاپان بیمار ہیں ٹوکیو ۸ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شہنشاہ کی صحت [illegible] کی سخت شکایت ہے۔

التوائے جنگ کا دن لندن ۸ اکتوبر۔ [illegible] جنگ کی حقیقی یادگار کے طور پر منایا جائیگا۔

ہندوستانی آئرلینڈ کی تائید میں لندن ۸ اکتوبر۔ [illegible] ہندوستان کے لوگ برطانوی حکومت سے [illegible]

امریکہ میں قاتلوں کی جماعت نیویارک ۸ اکتوبر۔ پولیس نے اعلان کیا ہے کہ [illegible] امریکہ میں ایک ایسی جماعت کا سراغ لگایا ہے [illegible] جو کسی کو قتل کرانا چاہے۔ قتل کر دیتی ہے۔

انگلستان میں گرمی لندن ۸ اکتوبر۔ انگلستان میں ابھی تک غیر معمولی گرمی پڑ رہی ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن [illegible] قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

Reg. No. 635 THE ALFAZL. QADIAN ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

ار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہرحال پیشگی سات روپیہ سالانہ

دفتر الفضل قادیان [illegible]

فہرست

مدینۃ المسیح
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
مسلمانوں کی [illegible]
ہندو مسلمانوں کی [illegible]
یہودیوں کی [illegible]
خطبہ جمعہ [illegible]
اہلحدیث کے ایڈیٹر کی [illegible]
[illegible]

نمبر ۳۰ | مورخہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت علیل ہے۔

آریہ صاحبان کے قادیان پرچار کے لئے آنے پر باقاعدہ مباحثات شروع ہو گئے ہیں۔ ۱۲ تاریخ ساڑھے ۹ بجے شام کے بعد ۲ گھنٹے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب اور آریوں کی طرف سے مہاشہ دھرم بھکشو صاحب مناظر تھے۔ ۱۳ تاریخ رات کو اول دو گھنٹہ وید کے کامل الہامی ہونے پر اور پھر دو گھنٹے قرآن کریم کے کامل الہامی ہونے پر مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب شیخ عبد الرحمن صاحب دونوں مناظروں میں مباحث تھے۔ اور آریوں کی طرف سے پہلے مضمون پر پنڈت بدھ دیو صاحب اور دوسرے میں مہاشہ دھرم بھکشو صاحب مباحث

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(سلسلہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

شہید مرحوم کے حالات

فرمایا۔ سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبد اللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں۔ جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے۔ کہ چاہیئے کہ اسکو ہر شخص پڑھے۔ اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔ اسمیں ایک واقعہ لکھا ہے کہ جہاں سے واپسی پر شہید مرحوم نے پانچ خطوط کابل کے امیروں اور وزراں کے نام لکھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں میں سے ایک کو کہا کہ ان خطوط کو لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں گھر سے کپڑے لے آؤں۔ آپ ناراض ہوئے۔ اور اس سے خط واپس لے لئے۔ میاں عبد الغفار خان مرحوم جو اب بہشتی مقبرے میں مدفون ہیں۔ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لیجاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ان کو خط دے دئے۔ اور وہ لے گئے۔ دیکھو پہلے شخص نے انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ سردی کے خیال سے اپنے گھر سے کپڑے لانے کے متعلق اجازت چاہی تھی۔ ان سے کپڑے طلب نہیں کئے تھے۔ مگر آپ کو یہ بات بھی ناپسند آئی۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو۔ جماعت ترقی نہیں کر سکتی ٭

مبلغ کا کام

فرمایا کہ مبلغ تو وہ ہے۔ جو پیدل چلے اور غیروں کے گھروں میں رہے اور پھر انکو تبلیغ کرے ٭

(۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

بیوہ عورت عدت میں

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سے

[illegible]

دریافت فرمایا کہ کیا [illegible] کہ جو وقت تھا کے ایام میں [illegible] اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا [illegible] کہ اگر کوئی احمدی [illegible] بالکل [illegible] ہے

مذہب سے بیگانگی

آجکل [illegible] علماء [illegible] خلاف فتویٰ [illegible] متعلق فرمایا [illegible] ایک [illegible] بنایا گیا ہے۔ اور کو ایک آدمی نے کہا۔ علماء تو مجھکو [illegible] کے فتوے [illegible] ہیں۔ اور نے یہ عہدہ قبول کیا ہے۔ اس [illegible] کو [illegible] دیکھ کہا۔ کہ اگر وہ [illegible] عیسائی ہو جاؤں گا۔ اسی سلسلہ میں [illegible] کے بھائی [illegible] جو ایک چھاؤنی میں رہتا [illegible] وغیرہ کرتا ہے۔ کو حکام گورنمنٹ کے متعلق [illegible] پیدا ہوا [illegible] کہ پھر تو عیسائی ہوں۔

آجکل شریعت کی ناواقفیت [illegible] لوگ دین کے معاملات میں فتویٰ [illegible] کر بڑے تعلق۔ مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب نے سند یہ ذیل حدیث پڑھی (حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ جنہوں نے [illegible] جو حصہ پوچھا گیا تھا۔ وہ یہ ہے) اتخذ الناس رؤسا جہالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا (لوگ جاہلوں [illegible] کو اپنا سردار و پیشوا بنا لینگے۔ ان سے سوال پوچھے جائینگے۔ اور وہ بغیر علم کے فتوے دینگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ خود بھی گمراہ ہونگے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے)

کافروں کی گرفتاری

قاضی صاحب نے فرمایا کہ حضرت اقدس کے اس الہام کا مطلب تو یہ کھلتا تھا کہ [illegible] کافر [illegible] گرفتار ہو گئے۔ یہ کس طرح ظہور پذیر ہوگا۔ ہم تو مزدور ہیں۔ گرفتار نہیں کر سکتے۔ پھر ان کو کون گرفتار کریگا۔ مگر اب حقیقت معلوم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ چودھری فتح محمد صاحب کے والد نے بھی کہا تھا کہ ہم اس الہام کا مطلب نہیں سمجھتے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ اس کا ظہور اس طرح ہوتا ہے

(۱۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز مغرب)

[illegible]

ایک شخص کے یہ بات پیش کرنے پر کہ فلاں دوکاندار نے شرائط معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے پر منتظمین نے اس کی ضمانت ضبط نہیں کی۔ حضور نے فرمایا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ بھی تم سے ایسا ہی سلوک کرے کہ جب تم اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرو اسی وقت پکڑ کر تمہیں انتہائی سزا دی جائے۔ اگر تم یہ نہیں چاہتے تو دوکاندار کے متعلق کیوں کہتے ہو۔ کہ اسے کیوں پہلے ہی انتہائی سزا نہ دی گئی۔ انسان کا خدا تعالیٰ سے معاہدہ ہے اور دن میں کئی کئی بار اس کی خلاف ورزی کرتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ کہ جب کوئی خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اسی وقت فرشتے اٹھا کر اُسے لے جائیں۔ اور جہنم میں ڈال دیں۔ بلکہ ایک مدت تک مہلت دی جاتی ہے۔ اور پہلے تھوڑی سزائیں **کی اجازت** دیا جاتا ہے۔ ہاں جب کوئی نہیں مانتا اور نافرمانیوں میں لگا رہتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ اسکو پکڑتا ہے۔

تمہیں جن لوگوں کے ساتھ معاملات پڑتے ہیں اور جو تمہارا کوئی قصور کرتے ہیں۔ ان سے [illegible] سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۱۵ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

بیعت

ظہر کے وقت عرض کیا گیا تھا۔ کہ بعض لوگ بیعت کے لئے حاضر ہیں۔ فرمایا عصر کے وقت بیعت ہوگی۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد فرمایا جن دوستوں نے بیعت کرنی ہے۔ وہ آگے آجائیں

مبایعین کے نام یہ ہیں:-

(۱) محمد اللہ جان صاحب۔ خورستہ۔ کابل (۲) محمد شاہ صاحب نو مسلم۔ ساکن کروپ۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۳) عبدالرحمٰن صاحب ساکن اروپ۔ گوجرانوالہ۔ (۴) محمد حسین صاحب ساکن ککا جیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ (۵) غلام محمد صاحب ساکن بستی سندرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

(۱۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

مولوی عبدالباری صاحب سے ملاقات کا ذکر

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے عرض کیا کہ لکھنؤ میں ہم لوگ مولوی عبدالباری صاحب سے ملے۔ اُن سے پوچھا گیا کہ جناب کا حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا خیال ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں مرزا صاحب کو کامل صوفی اور بہت بڑا عالم اور باعمل سمجھتا ہوں۔ اور دعویٰ کے متعلق یہ خیال ہے کہ انکو اس مقام پر غلطی لگی ہے۔ پوچھا گیا۔ جناب بیان فرمائیں کہ کس شئے میں۔ انہوں نے کہا کہ مباحثہ کی صورت ہو جائیگی جس کو میں پسند نہیں کرتا۔ مولوی عبدالباری صاحب نے پان پیش کئے۔ جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے کہا کہ میں تو پان نہیں کھایا کرتا۔ اس پر مولوی صاحب نے عطر پیش کیا۔ شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی۔ حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ صلوٰۃ کو دنیاوی چیزوں میں کیوں شامل کیا گیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ ہی بتائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارا مقام استفادہ ہے اور آپ کا افادہ۔ کیونکہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے بتایا کہ چونکہ نماز کا تعلق نفس سے ہے۔ اسلئے اسکو دنیاوی باتوں میں داخل کیا۔ پھر مولوی غلام رسول صاحب نے بھی ایک مطلب بیان کیا جس پر مولوی عبدالباری صاحب نے جزاک اللہ کہا۔

ایک حدیث کا مطلب

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ ہمیں تو وہ مطلب پسند ہے۔ جو حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) نے فرمایا تھا۔ کہ دنیاوی چیزوں میں [illegible] اور قرۃ عینی یعنی لڑکی فاطمہ۔ فی الصلوٰۃ جو اس وقت نماز میں مشغول ہے۔ پسند ہیں۔ فرمایا اس وقت حضرت فاطمہ نماز پڑھ رہی تھیں۔

مولوی ابراہیم صاحب نے دریافت کیا کہ کیا یہ تحقیق ہے۔ کہ حضرت فاطمہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں فرمایا۔ میری ذاتی تحقیق تو اس کے متعلق نہیں۔ البتہ حضرت مولوی صاحب یہی فرماتے تھے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

آبادی بانو بیگم صاحبہ کا لیکچر لاہور میں

کیا رسول کریم ہمیشہ کھدر پہنتے تھے؟

مسٹر محمد علی شوکت علی کی والدہ صاحبہ نے ۲۳ ستمبر کو لاہور میں ایک تقریر کی جس کا خلاصہ اخبارات میں چھپا ہے اس کا ایک یہ فقرہ میری نظر سے گذرا کہ

"کیا پیغمبر صاحب ہمیشہ موٹا کپڑا اور کھدر نہیں پہنا کرتے تھے۔ اس صورت میں یہ بات بالکل صاف ظاہر ہے کہ ہمیں بھی کھدر ہی سے اپنے بدن کو ڈھانکنا چاہیئے"

محترمہ آبادی بانو۔ ہمارے مکرم معظم خان ذوالفقار علی خان صاحب احمدی ناظر امور عامہ (محمد علی شوکت علی کے بڑے بھائی) کی والدہ مکرمہ ہیں۔ اس لئے مجھے ان کا بہت لحاظ ہے۔ اور قادیان میں بھی ان سے نیاز حاصل کر چکی ہوں یوں بھی وہ بہت محترم اور قابل عزت خاتون ہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول خدا صلعم (فداہ روحی) کی طرف ایک غلط بات منسوب کریں اور میں چپ رہوں اس لئے گذارش ہے کہ یوں تو آپ جو جی میں آئے کہیں لیکن ہر ایک بات کو مذہبی لباس پہنانے کی ضرورت نہیں۔ یہ درست نہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی کھدر اور کمبل پہنتے تھے۔ حضرت سرور دوجہاں تو بہتر سے بہتر کپڑا پہنتے تھے اپنے ملک کا بھی اور غیر ملکی بھی۔ میں اس کے ثبوت میں چند معتبر و مستند حدیثیں لکھتی ہوں؟

۱۔ عن ام سلمۃ کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلعم القمیص یعنی حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلعم کو قمیص سب لباسوں سے زیادہ پسند تھا۔ یہ حدیث میں نے اس لئے نقل کی کہ تا کوئی مسٹر گاندھی کی تقلید میں اپنا کرتہ بھی نہ اتار دے

۲۔ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج وھو متکی علی اسامۃ بن زید علیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلعم ایک روز اسامہ بن زید پر ہاتھ رکھے گھر سے تشریف لائے آپ پر ایک قطری لباس تھا (قطری ایک کپڑا جس میں سرخ خطوط تھے) آپ کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اسی کے ساتھ نماز پڑھائی

۳۔ عن براء بن عازب قال ما رأیت احدا من الناس احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلعم براء بن عازب بیان کرتے ہیں میں نے کسی کو رسول خدا صلعم کی طرح سرخ حلہ میں سجے ہوئے نہیں دیکھا۔؟

۴۔ عن ابی رمثۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردان اخضران حضرت ابو رمثہ کہتے ہیں میں نے نبی صلعم کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

۵۔ عن جابر قال دخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء جابر بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا پر سیاہ عمامہ تھا۔

۶۔ عن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین۔ مغیرہ بن شعبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رومی (عیسائی) جبہ تنگ آستینوں والا پہنا۔

یہ آخری حدیث قابل توجہ ہے کہ اس میں عیسائی کپڑے غیر ملکی تنگ آستین والے پہننے کا ذکر ہے پس یہ بالکل غلط ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھدر اور کمبل پہنتے تھے۔ ہاں ایک روز آنحضور نے سیاہ بالوں کی ایک چادر صبح کے وقت پہنی۔ تو اس سے صرف جواز نکلتا ہے [illegible] چادر بھی نہایت قیمتی تھی۔

۷۔ عن ابی رجاء قال خرج علینا عمران بن حصین وعلیہ مطرف من خز فقال ان رسول اللہ صلعم قال من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا نے کوئی نعمت کسی کو دی ہو تو چاہیئے کہ اس نعمت کا اثر اس کے وجود پر پایا جائے۔ یہ حدیث ہدایت فرماتی ہے کہ ہر شخص کے لئے گدڑی پوشی مناسب نہیں۔ لباس کے متعلق ایک جامع بات فرمائی۔

عن ابن عباس قال کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتک اثنتان سرف ومخیلۃ (رواہ البخاری)

اور دوسری حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالط اسراف ولا مخیلۃ

یعنی جو چاہو پہنو مگر فضول خرچی اور غرور نہ ہو لیکن کپڑے ریشمی ہلکا یا [illegible] انہیں اسراف کا خیال رہے۔ آخر میں ایک آیت کی طرف توجہ دلاتی ہوں جو یہ ہے

یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ ینزع عنھما لباسھما لیریھما سوآتھما (سورہ اعراف رکوع ۳)

اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا اور ان کا لباس اُن دونوں [illegible] اتروا دیا اور ان کے پردہ کرنے کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں۔ پس آخری زمانہ کے اس فتنہ شیطانی سے بچنا چاہیئے۔

ناچیز سکینۃ النساء قادیان۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے (ایڈیٹر الفضل)

اعجازی پریس

اس نوایجاد پریس پر نہایت عمدہ بڑی آسانی سے ایک نوکر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لکھ کر پچاس ساٹھ کاغذ چھپ جاتے ہیں۔ عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چھوٹے چھوٹے اشتہارات چھپانا چاہیں۔ خصوصاً ماسٹروں تاجروں اور تبلیغ کرنے والوں کے لئے نہایت کفایت اور کارآمد اور مفید ہے۔ کارڈ سائز [illegible] لیٹر سائز [illegible] نوٹ [illegible]

محمد غالب مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان۔ پنجاب

خوشنما جھالردار سردتہ

اس کارخانہ کا ساختہ سپلی سردتہ اپنی مضبوطی نقش و نگار اور عمدگی وضع قطع کی خاطر خاص شہرت و پسندیدگی حاصل کر چکا ہے اس پر دھار کالو نہایت پختہ مضبوط تیز اور چمکدار لگایا جاتا ہے علاوہ خوشنما جھالر اور نقش و نگار سے آراستہ اور ایسا خوشنما [illegible] ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی فوراً طبیعت خوش ہو جاتی ہے [illegible] مضبوط اور سادہ [illegible] احباب کے لئے کارآمد تحفہ ہے۔ سردتہ [illegible]

محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

شیخ محمد محی الدین خوبصورت سردتہ فیکٹری [illegible]

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے [illegible] سترہ برس کا ہم نے استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے بلکہ [illegible] الغرض جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا [illegible] کم سے کم کچھ گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں [illegible] موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سونے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت [illegible] گولیاں فی سیکڑہ [illegible] محصول ڈاک [illegible]

افعال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

تجرید بخاری

اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و نا تمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طول دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی تمام مستند متصل حدیثوں کو لکھا لیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا کوزہ علی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھکر ناظرین کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب؟ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

حجم سوا پانسو صفحہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل ڈیرہ ولیشاہ کے نام آنی چاہئیں

قیمت صہ محصول ۸ر

دو احمدی بزرگوں کی

مسلمانوں کا کام بدظنی نہیں ظنوا بالمومنین خیرا۔ خدا کے فضل و کرم سے نو سال سے میں یہ کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ میں میرے شاگرد ہیں مگر میں دو احمدی بزرگوں کی صلی شہادت پیش کرتا ہوں سنئے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری احمدی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ہمنے منیجر رسالہ دستکاری سے صابن بنانا سیکھا واقعی جیسا سنا اور آپ کے اشتہارات کو پڑھا اس کے مطابق پایا ڈیڑھ پاؤ تیل میں ساڑھے چار سیر صابون تیار ہوا جس پر ساڑھے چودہ آنہ لاگت آئی جس سے منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے صنایع و بدایع دستکاری کی کما حقہ تصدیق ظاہر ہے پس منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے اعلانات و اشتہارات کو عام جھوٹے اشتہاروں کی طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود مغالطہ میں پڑکر ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری سہل و آسان روزگار سے محروم رہنا ہے (دستخط ہر دو بزرگ)

تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ ان سے تصدیق فرما لیجئے۔ اور اگر آپ خود ملازم ہوں یا اور کچھ کاروبار کرتے ہوں تو اپنی بیوی بچوں کو سکھا دو اگر وہ اسوقت فائدہ نہ اٹھاویں تو آئندہ کسی اڑے تھوڑے وقت میں ان کے کام آئیگا۔ جائداد تلف ہو سکتی ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ لہذا۔ اگر سیکھنا چاہو تو ہم سے صابن بنانا

پانچسو روپیہ ماہوار سیکھو نہیں ساٹھ روپے کے بجائے پندرہ روپیہ گیس پیرس یورپ کے مانند صابون کی ٹکیہ بنانے کی مشین ہمراہ مفت مگر نام پھول پتی کندہ کرانے کی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہوگی صابون کی ترکیب اور مشین کے ہمراہ ہم اقرارنامہ بھی روانہ کرینگے۔ جس پر لکھا ہوگا۔ اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی و دیسی بغیر چربی دستم کا صابون اور مثل ولایتی سوڈا کرسٹل بنانا نہ سکھا سکے یا اس میں دگنا منافع نہ ہوا یا مشین میں ایک اونس سے چار اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی تو پانچسو روپیہ جرمانہ بذریعہ عدالت ہم سے وصول کریں۔ پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہوگی۔ منیجر رسالہ دستکاری دہلی۔

لائق احمدی ایجنٹوں کی ضرورت

ہم کو اپنے فرم کے لئے ایسے چند لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ احمدی ہوں تصدیق کیلئے اپنی جماعت کے سکرٹری سے تحریر لائیں۔ کمیشن وغیرہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے طے کریں۔

شیخ الہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ کمال
لاہور

الخطبہ ۳

معزز آرائیں خاندان کی لڑکی پندرہ سالہ تعلیم یافتہ سلیقہ شعار اور خانہ داری سے بلکل واقف ہے لڑکا معزز آرائیں خاندان نیک دیندار۔ برسر روزگار ہو کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ صاحب جائداد بھی ہو۔ عمر ۲۱ سال خط و کتابت معرفت

سکرٹری صیغہ تبلیغ
فیروزپور شہر

اگر تم اصلاح کرو۔ جیسا کہ یہ اصلاح کا زمانہ ہے۔ تو عرفان کے ایسے ایسے دروازے کھلے ہیں۔ جنہیں داخل ہو کر انسان کی ہستی بالکل بدل جاتی ہے۔ جو شخص ابتلاء میں اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔ [illegible] اس نے عمل ایمان دیکھا ہی نہیں۔ ایمان تو کیا اس میں بشاشت ایمان بھی داخل نہیں ہوئی۔ کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جس کے دل میں بشاشت ایمان داخل ہو جائے۔ [illegible] خواہ اسکو آگ میں ڈالا جائے۔ تب بھی وہ ایمان سے نہیں پھر سکتا۔ لیکن جس شخص کی آنکھیں قرآن ہوں۔ دل قرآن ہو۔ اور کان اور منہ قرآن ہو۔ ہاتھ، پیر اور جسم کے باقی اعضاء قرآن ہوں۔ پھر اسپر ابتلاء آنے کے کیا معنے؟

تمہیں کیا حاصل ہوا

تمہاری حالت بہت خطرناک ہے۔ تم نجات کے دروازے سے ابھی بہت دور ہو۔ تمہارے لیکچرار جو بہت اچھا بیان کرتے ہیں۔ اور خوب دلائل دے سکتے ہیں۔ ان کی حالت بھی ایسی ہی ہے۔ کہ وہ اس پیاسے کی مانند ہیں جس نے لق و دق بیابان میں پانی کا چشمہ پا لیا۔ اور اسپر پہنچ کر بجائے پانی پینے کے ناچنے لگ گیا۔ تم اپنی تقریروں میں حقانیت اسلام کے دلائل دیتے ہو۔ جس کے معنے ہیں کہ تم نے چشمہ پا لیا۔ لیکن اپنی تشنہ لبی تم نے نہیں بجھائی۔ مسیح کی وفات کی دلیل دینا مسیح موعود کی صداقت کے دلائل بیان کرنا یہی بتاتا ہے کہ حق کیلئے شیریں پانی کا چشمہ کہاں ہے۔ مگر اس سے کیا جبکہ تم پیاسے کے پیاسے ہی رہے۔ تمہارے دلائل سے یہ تو معلوم ہوا۔ کہ تمہیں صحیح بات معلوم ہو گئی۔ مگر جب تم اسپر چلتے نہیں تو کیا حاصل؟

کسی کے بہت برا ہونے سے تم اچھے نہیں ہو سکتے

شاید تم موازنہ کرنے لگو۔ کہ غیر احمدیوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی نسبت ہم اچھے ہیں۔ مگر یہ غلطی ہوگی۔ کیونکہ خوبی یہ نہیں۔ کہ کہا جائے۔ فلاں اندھا ہے۔ ہم کانے ہیں یا فلاں کے دونوں ہاتھ نہیں۔ ہمارا ایک ہاتھ ہے۔ خوبصورتی یہ ہے۔ کہ دونوں آنکھیں یا دونوں ہاتھ ہوں۔ ضرورت یہ ہے کہ پاس ہونے کے لئے جتنے نمبروں کی ضرورت ہو اتنے نمبر پائیں نہ یہ کہ کسی فیل ہونے والے سے ایک آدھ نمبر میں بڑھ کر اپنی [illegible] توقع رکھی جائے۔

ہم چھوٹے بڑے سبھی

[illegible] ہوشیار ہو جاؤ [illegible] لہٰذا [illegible] مہلت [illegible] وقت نہیں [illegible] ہم ایک تمہارے [illegible] واعظ اور جن کو وعظ کیا جاتا ہے۔ تم سب کے سب استاد اور شاگرد معلم اور متعلم لیڈر اور پیرو، مقتدا اور مقتدی امام اور پیچھے چلنے والے۔ چھوٹے اور بڑے غور کریں کہ انہوں نے کہاں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی لائی ہوئی تعلیم کو سمجھا ہے۔ اور اسپر عمل کرتے ہیں اور ان کا کہاں تک خدا سے تعلق ہے۔ اور کہاں تک اسلام ان کے دلوں میں ہے۔ اور ان کی حالتوں سے ظاہر ہے۔ اگر انہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا۔ جو اسلام کے خلاف ہیں۔ اور اپنی حالت میں کوئی تبدیلی نہ کی۔ تو تم نے دو آگوں کو اپنے گرد جمع کر لیا۔ [illegible] کی اور خدا سے بھی دنیاوی لوگ جو ہیں وہ صرف [illegible] سے سر بسر جنگ میں۔ اور تم ان سے بھی دنیا سے بھی اور خدا سے بھی برسر جنگ ہو۔ اس حالت کو تم خود سوچ لو۔ کہ تمہاری حالت کس قدر خطرناک ہے

اہلحدیث کے ایک نامہ نگار کی شرارت

اہلحدیث مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان "کیا یہ قادیانی امت کی شکست نہیں؟" محمد شریف "خادم جماعت اہلحدیث" کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جسمیں اس نے اپنی طبع شریف کو نہایت عمدگی سے ظاہر کیا ہے۔ گالیاں دینے میں اپنے اُستاد مولوی ثناء اللہ سے پیچھے نہیں رہا اس کے متعلق مختصراً میں چند سطور لکھتا ہوں:۔

یہ خادم جماعت اہلحدیث اپنے مضمون میں لکھتا ہے:۔ "غور کرو مرزا صاحب نے آخری دم تک مولانا موصوف کو پیارا رفیق بنایا یعنی آخری فیصلہ کہ اپنی صداقت میں مولانا کا وجود مسعود چھوڑ کر چلتے بسے۔ اور دنیا میں مولانا صاحب کا [illegible] زندہ رہنا [illegible] کا نشان بن گیا۔ بقول مرزا صاحب وہاں لئے خدایا تیری جناب میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں [illegible] ہو اس کو دنیا سے اٹھا لے۔ اے خدا ایسا ہی کر۔ آمین"

حضرت مسیح موعود کی ایک نامکمل تحریر کو مضمون نویسی نے جس رنگ میں اور جس مطلب کے لئے پیش کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن یہی محمد شریف خادم اہلحدیث الفضل ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۱۵ میں ایک مضمون بعنوان "کیا مولوی ثناء اللہ امرتسری جواب دینگے؟" شائع کرا چکا ہے جسمیں اس نے مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ:۔

"میں ایک غیر احمدی ہوں۔ لیکن منصفانہ پہلو میں اس آخری فیصلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ... مرزا صاحب نے [illegible] تعصب اور گالی گلوچ کو مد نظر رکھ کر [illegible] مولوی ثناء اللہ کے ساتھ "آخری فیصلہ" پیش کیا تو اگر آپ اسکو قبول کریں تو فیصلہ ہو جاوے لیکن آپ نے اپنے اس پرچہ میں عجیب چالبازی سے کام لیا اور لکھا کہ یہ تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا منظور کر سکتا ہے" ...... مولوی صاحب! جب تک اس مقدمہ کو بعینہ لوگوں کے پیش نہ کرو گے۔ لوگ صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے میں پوچھتا ہوں۔ مرزا صاحب کا پیش کردہ طریق تو آپ نے منظور نہیں کیا۔ پھر آج ان کے مرنے کے بعد آپ فاتح یا صادق کیسے ہو گئے۔ کیوں آپکے زندہ رہنے کی یہی وجہ نہ قرار دی جائے جو آپ نے مرزا صاحب کے مقابلہ میں یہ الفاظ پیش کی تھی کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مدت میں اور بھی برے کام کریں۔" یہ آپکے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں؟ کہ انکی موجودگی میں خدا تعالیٰ کے آپکو لمبی عمر دینے سے آپ کے حق پر ہونے کا کیونکر ثبوت ملتا ہے؟"

کیا یہ محمد شریف کی چالبازی اور شرارت نہیں ہے کہ ایک وقت جس اشتہار کو پیش کرتے ہوئے اس نے مولوی ثناء اللہ کو جھوٹا

[illegible]

جوازِ سُود کے لئے سعیِ ناکام

(۲)

مختلف زمانوں میں سُود کی لین دین

مصنف رسالہ "سُود اور مسلمانوں کا مستقبل" نے لکھا ہے کہ یونان کے مشہور مقنن "لائکرگس" نے ۸۸۴ سال قبل حضرت عیسیٰ کے سُود کی ممانعت کر دی تھی تاہم وہ پھر جاری ہو گیا پھر حضرت عیسیٰ کے ۷۰۰ سال پہلے سُود خواروں کے خلاف سخت بلوہ ہونے کے بعد ڈریکو نے سُود کے خلاف قانون پاس کر دیا۔ جو خونی قانون کے نام سے مشہور ہو گیا پھر [illegible] جو اب اس کے نام سے موسوم ہے۔ قانوناً شرح سُود گھٹاتے گھٹاتے سُود کو بند کر دیا گیا۔ مگر جب سُود کے بغیر کام نہ چل سکا تو پھر کسی اَور نام سے شروع ہو گیا۔

پھر عیسائی قوم کے متعلق لکھا ہے کہ عیسائیوں کو بھی سُود لینے کی ممانعت تھی۔ جیسا کہ لوقا کی انجیل آیت ۳۵ میں لکھا ہے کہ "دشمنوں سے محبت کرو۔ اور احسان کرو۔ اور قرض دو۔ اور کسی قسم کی زائد امید نہ رکھو تب تمہارا اجر بڑا ہو گا۔ اور تم خدا کے بیٹے ہو جاؤ گے"۔ مگر کچھ مدت کے بعد اس قوم میں بھی پادریوں کی جانب سے اجازت دی گئی۔ اور یہود کے متعلق بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ سُود کی انہیں ممانعت تھی جیسا کہ آیا ہے۔ واخذھم الربوا وقد نھوا عنہ۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سُود جس کو مصنف نے قوم کی ترقی اور اس کی عزت اور رفعت کا باعث قرار دیا ہے نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہر زمانے کے مصلحین ربانی اس کو کیوں تشدد کے ساتھ بند کرتے۔ ان کا سُود جاری ہونے کے بعد اسکو شدت سے بند کر دینا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ ہر زمانے کے مصلحین نے اس کو بُرا جانا ہے۔ اور نفرت سے دیکھا ہے۔ مگر مصنف کا یہ بھی ساتھ تحریر کرنا کہ جب کام نہ چل سکا۔ تو پھر سُود جاری ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ مصنف نے خود کئی جگہ اپنی کتاب میں تسلیم کیا ہے کہ پہلے زمانہ میں سُود لینے کی وجہ سے غرباء و محتاج لوگ جب سُود کی گرانی میں دب جاتے تھے۔ تو بجز اس کے کہ ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا تھا کہ وہ غلامی اختیار کر کے ساری عمر ضائع کر دیتے۔ پھر ایسا ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اور بھی طرح طرح کی تکلیفیں انہیں سُود کے باعث برداشت کرنا پڑتی تھیں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ سُود کے جاری ہو جانے کی وجہ یہ تھی کہ جب سُود کی تکالیف دیکھ کر ہر زمانہ میں سُود بند کیا جاتا تھا تو دوسری طرف اس امر کی بہتر طور پر کوشش نہ کی جاتی تھی۔ کہ جن کو بوجہ محتاجی کے مجبوراً سُود پر قرض لینا پڑتا ہے۔ ان کیلئے کوئی بہتر طریقہ نکالا جاتا۔ اور چونکہ عام طور پر بلکہ اکثر اوقات قرض لینے کی ضرورت اسی قسم کے لوگوں کو ہوتی تھی۔ اس لئے جب انکو سُود کے بند ہو جانے کے بعد کوئی قرضہ بلا سُود نہ ملتا تھا۔ اور نہ [illegible] کی وجہ یہی ہوتی کہ سُود خوری کی وجہ سے لوگوں کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے تو اس طرح بدامنی اور فساد ملک میں پھیلتا تھا۔ ان تکالیف کو دیکھ کر مجبوراً سُود دینے کی اجازت دینی پڑتی تھی۔ مگر اسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل مذہب ہے۔ اس لئے جہاں اس نے سُود سے منع کیا۔ اور سختی کے ساتھ روکا۔ وہاں محتاجوں اور ضرورتمندوں کے لئے صدقہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ اور اس طرح ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔ ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ واجب کر دی۔ اور اس کو اسلام کا بڑا رکن قرار دیکر قرآن شریف میں بار بار اس کی تاکید کی۔ تاکہ مسلمان اس سے غافل نہ ہو جائیں۔ اور بیت المال مقرر کر دیا کہ اس میں روپیہ جو زکوٰۃ اور صدقات کا آئے۔ اور بیت المال کے ذریعہ غرباء و فقراء کو دیا جائے۔ تاکہ اس سے انکو ذلیل اور بے حرمت بھی نہ ہونا پڑے۔ اور ان کا کام بھی چل جائے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اور آپ کے بعد خلفاء کے وقت اور اس کے بعد بھی اسی پر عمل ہوتا رہا سو آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور محض اسی کے رحم سے جماعت احمدیہ میں جو کہ خدا کے ایک برگزیدہ کے ہاتھ سے قائم ہوئی ہے۔ یہ طریق عمل موجود ہے ۔

سُود کے لئے بنکوں میں روپیہ جمع کرانا

مصنف مذکور مسلمانوں کو سُود خواری کی ترکیب بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔ قوم کے افراد اپنی طاقت کے مطابق بنکوں میں روپیہ جمع کرائیں۔ تو وہ روپیہ لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں کی تعداد میں مختلف تاجروں کو خفیف شرح سُود پر دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے۔ اور اس سے وہ تاجر بڑا روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور ادھر خفیف سُود کا ان کو ادا کرنا مشکل بھی نہیں معلوم ہوتا ۔

گو یہ صورت بظاہر عمدہ اور خوبصورت ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ مگر غور سے دیکھنے سے معلوم ہو گا۔ کہ اس میں کتنا قوم کا نقصان ہے۔ روپیہ تو وہی ان بنکوں سے تجارت کے لئے لینگے۔ جو کہ محتاج ہونگے۔ اور ان کے پاس نہ ہو گا۔ اور پھر بسا اوقات ان کی تجارت مندی پڑ جائیگی۔ اور انہیں نقصان اٹھانا پڑیگا جیسا کہ مشاہدہ میں آتا ہے۔ اس صورت میں وہ جو دولتمند ہیں۔ ان کو تو ہر صورت سُود ملتا رہیگا۔ مگر وہ حاجتمند جنہوں نے سُود پر روپیہ لیا ہو گا۔ وہ نقصان بھی اٹھائینگے۔ اور کبھی فائدہ بھی۔ اس حالت میں ایک کو ہمیشہ فائدہ اور دوسرے کو کبھی فائدہ ہو گا۔ اور کبھی نقصان۔ سو یہ کونسی عقل پسند کرتی ہے کہ اس بے انصافی کو روا رکھا جائے۔ انسانیت کا تو یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا۔ کہ سُود کی بجائے اس طور پر روپیہ دیا جائے۔ کہ تجارت میں جو منافع ہو۔ اس کو تقسیم کر دیا جائے۔ اور جو حصہ مقرر ہو۔ اس کے مطابق دیا جائے۔ تاکہ ایک کو ہی ہمیشہ نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہاں فائدہ میں دونوں شریک ہوں۔ وہیں نقصان میں بھی دونوں شریک ہو سکیں۔ اس کا ایک بڑا فائدہ جو پبلک کو ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ ان کو اشیاء سستی میسر آئینگی کیونکہ تاجر اگر سُود کے روپیہ سے تجارت کریگا۔ تو وہ سُود کو بھی اپنی تجارت میں سے پورا کرے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ پبلک کو گراں نرخ پر چیزیں خریدنی پڑینگی۔ پھر سُود لینے والوں کے اخلاق پر جو بد اثر پڑیگا۔ اور جس کو میں انشاء اللہ تعالےٰ آگے بیان کرونگا وہ بھی نہ ہو گا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(مولوی) ظہور حسین (مولوی فاضل)

قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۷ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

مسلمانوں کی خانہ جنگی میں احمدیوں کا حصہ نہیں

ایک صاحب نے ۵ - اکتوبر کے وکیل میں مسلمانوں کی خانہ جنگی پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور درد دل سے مجبور ہو کر بہت کچھ لکھا ہے۔ چونکہ اس مضمون میں احمدیوں کا بھی ذکر ہے اسلئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس بارے میں احمدیوں کی جو پوزیشن ہے۔ وہ مضمون نویس صاحب اور عام مسلمانوں پر واضح کردوں ٭

احمدیت کی بنا ہی اس بات پر ہے۔ کہ نہ صرف مسلمانوں کے نام نہاد فرقوں کو بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو کلمہ واحد پر جمع کیا جائے۔ اور انہیں توحید و اتحاد کے ایک جھنڈے تلے لایا جائے۔ پس جو جماعت اس مقصد کیلئے کوشش کر رہی ہو اس کے لئے یہ کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بھی دوسرے مدعیان اسلام فرقوں کی مانند خانہ جنگی میں مبتلا ہے۔ وسیع الخیالی اور فراخ دلی کے لئے کوئی نمونہ قرار دے لیا جائے تو تکلیف مختصر ہوگی۔ کیونکہ ہر شخص کے نقطہ خیال کے مطابق اس اصل پر کاربند ہونا مشکل ہے۔ ہم ایک حد تک وسیع الخیالی سے کام لے سکتے ہیں۔ جس حد تک شریعت اسلام اجازت دیتی ہے۔ مثلاً صاحب موصوف نے ایک مثال دی ہے کہ کسی غیر احمدی کی غیر احمدی ماں فوت ہو گئی۔ ایک احمدی نے اس کے لئے کہدیا کہ خدا مغفرت فرمائے بخش دے۔ تو دوسرے احمدی اس کے گرد ہو گئے یا غیر احمدی کا باپ فوت ہوا ہے۔ اور احمدی پیچھے رہتے ہیں۔ مگر جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ یہ طرز عمل جس قانون پر مبنی ہے۔ وہ نہ تو کسی احمدی نے بنایا۔ نہ احمدیوں کے مقتدا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اس قانون کا لانیوالا وہی خاتم النبیین ہے۔ جس کی وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اور مضمون نگار صاحب بھی اسی کا کلمہ پڑھتے اور اس کے اتباع کا دم بھرتے ہیں۔ قانون یہ ہے کہ :-

۱ - کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے۔ تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۲ - جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ بعد از موت اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں۔

احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ :-

۱ - کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی (بلحاظ حقیقت نبوت) مانتے ہیں۔ جیسے حضرت محمد مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے ٭

۲ - اس لئے جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے" دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں۔ اب اس طرز عمل سے جو شخص احمدیوں پر تنگ دلی کا الزام لگاتا ہے۔ وہ مہربانی فرما کر یہ دیکھے۔ کہ احمدی اس قانون الٰہی کے پیرو ہیں۔ جو مرسلین کے خاتم محمد رسول اللہ پر نازل ہوا۔ اسلئے یہ تنگ خیالی کا الزام درحقیقت احمدیوں پر نہیں۔ بلکہ مقتدی اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑتا ہے۔ بلکہ سچ یوں کہنا چاہیئے کہ معترض کے نقطہ خیال سے خدا تعالے پر پڑتا ہے۔ پس اس شخص کی وسعت قلبی کا کیا کہنا جو خدا اور اس کے رسول پر بھی تنگ دلی کا الزام لگائے ٭

میں نے ان صاحب کی تحریریں پہلے بھی پڑھی ہیں۔ اور کچھ اور لوگ بھی ایسے ہیں۔ جو اس قسم کے مضمون لکھ کر اپنی وسیع الخیالی کا ثبوت دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ وہ اعتراض کرتے ہوئے احمدیوں کی پوزیشن بالکل بھول جاتے ہیں۔ وہ احمدیوں کو یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ مرزا غلام احمد کو نبی کیوں مانتے ہیں؟ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ مرزا صاحب کو نبی مان کر نہ ماننے والوں کو کافر کیوں سمجھتے ہو۔ کیونکہ یہ قانون احمدیوں یا ان کے امام نے نہیں بنایا۔ کہ ایک نبی کے انکار سے انسان دائرہ اسلام کے اندر نہیں رہتا۔ باہر ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس قانون کا بنانیوالا خداوند زمین و آسمان ہے۔ اور اس قانون کا لانیوالا وہ مقدس انسان ہے۔ جس کی وسعت قلبی کو مضمون نویس صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا یا اس کے لئے استغفار نہ کرنا یہ قانون بھی احمدیوں کا خود ساختہ نہیں۔ وہ قرآن مجید میں صاف پڑھتے ہیں۔ ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحب الجحیم۔ پس وہ اس کی خلاف ورزی کیونکر کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کو یہ امر ناگوار ہے۔ تو وہ ہماری صحیح پوزیشن پر غور کرتا ہوا ہمیں تو معاف فرمائے۔ اور اسلام پر اعتراض کرے۔ اور اپنی یہ منطق کہ اسقدر تنگدلی جو کلمہ مغفرت سے بھی جاتی ہے۔ وہاں چلا دے۔ شاید کوئی صاحب کہدیں کہ یہ تو مشرکین کے لئے ہے۔ مگر میں قرآن مجید سے دکھا سکتا ہوں۔ کہ کلمہ پڑھنے والوں کے لئے بھی [illegible] مغفرت و جنازہ کی ممانعت فرما دی گئی [illegible] ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره۔ آپ زبان سے کلمہ پڑھ لینے اور قبلہ کی طرف منہ کر دینے سے پکا مسلمان بنا دیتے ہیں۔ مگر قرآنی فتویٰ باوجود اس کے یہ ہے۔ انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون ٭

الغرض صاحب موصوف ہمیں قائل کریں۔ مگر شریعت اسلامیہ کے حدود کے اندر۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کریں۔ ہم اس کے اتباع کے لئے تیار ہیں۔ یہ مثالیں تو ملتی ہیں۔ کہ رسول کریم نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو گرجا کرنے کی اجازت دیدی۔ یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ مگر آپ یہ کہیں نہیں پائینگے کہ رسول کریم یا ان کے صحابہ نے عیسائیوں کے گرجا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لی یا یہودیوں کے صومعہ میں نماز پڑھ لی کا کوئی ثبوت دیا کہ چلو یہ بھی اسی خدائے واحد کو مانتے ہیں آج ان کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ [illegible] کہ

کسی ہندو کا جنازہ پڑھ لیا۔ اس [illegible]
خدا کا شکر ہے [illegible] تھا۔ [illegible] کا بیان [illegible]
[illegible] کو یہ سوال [illegible] ہے۔ [illegible]
کی [illegible] سکتے۔ [illegible]
[illegible] امتحانی [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] جنہیں خدا کا گھر کہتے ہیں [illegible]
[illegible] کوئی صحیح نہیں۔ لیکن [illegible]
[illegible] تو یہ [illegible]
[illegible] قبول اس [illegible]
اسمیں اس [illegible] کی طرف [illegible]
متعلق مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث [illegible]
اخباروں [illegible] اور [illegible] شائع کیا۔

پھر لکھا ہے:۔

کیا ایسے لوگ [illegible] کی اشاعت کے واسطے [illegible] جا سکتے ہیں [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اسمیں [illegible] اس [illegible] کی طرف اشارہ [illegible] سے کیا ہے۔

اس کے مقابل میں ہمارا طرز عمل [illegible] عین مطابق ہے۔ میں [illegible] کروں گا کہ وہ اس موضوع پر خوب غور فرماویں اور احمدیوں [illegible] قوانین شریعت اسلامیہ الزام ثابت کریں۔ اور اس بات کو زیر نظر رکھ کر مضمون لکھیں کہ احمدی دوسرے مدعیان اسلام کے مقابل اس پوزیشن میں ہیں جیسے حضرت عیسیٰ کے متبعین یہود کے مقابل تھے۔ ہاں یہ بھی خیال ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر فروعی اختلاف کی وجہ سے تبرا بازی کرتا ہے۔ مگر جب آپ بھی تو اسی رستے پر [illegible] چل رہے [illegible] جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کو دین سے برگشتہ [illegible] کافر کا ترجمہ ہے اور [illegible] غیرہ قرار دے رہے ہیں اگر آپ کے پاس ایسا کہنے کی وجوہات ہیں تو شاید ان فرقوں کے پاس اس سے بڑھ کر وجوہات ہونگی۔

[illegible] قادیان

ہندو مسلمانوں میں میل

اپنے اصول کو قربان کیا

[illegible] ایک مسلمان [illegible]
[illegible] اصول [illegible]
[illegible] اصول [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] پولیٹیکل [illegible] روز [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ کوئی [illegible]
[illegible] لیکن پولیٹیکل پلیٹ فارم [illegible]
ہو کر [illegible] اس اصول [illegible]
ایک مسلمان کا [illegible]
اتحاد سمجھتے ہیں۔

اس [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] اتحاد کی خاطر اصول کی قربانی [illegible] کے متعلق [illegible] بیان پیش کرتا ہے [illegible] لیکن جب [illegible] کر سکتی باہم سے [illegible] ہو سکتا ہے۔

اس بیان [illegible] خیال [illegible] بالکل [illegible] سے [illegible] اس کے مقابلہ میں [illegible] مسلمانوں [illegible] کے متعلق لکھتا ہے [illegible] کہ:

یہ مسلمانوں نے اس اتحاد کی خاطر حلال چیز [illegible] کو حرام کر لیا۔ اور مذہبی اصول تک کو پس پشت ڈال دیا۔ دونوں [illegible] اپنے ہم قوموں کو الزام دیتے ہیں مگر جہاں [illegible] کا تعلق ہے ہم دونوں کے بیان کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ایسا ہی دیکھ رہے ہیں۔ کیا اس حالت میں مسلمان کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ہرگز نہیں مسلمانوں کی یہی بے راہ روی تھی جس کے باعث خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ان کے لئے ایک نبی کو مبعوث فرمایا جس نے کہ ان کی غلطیوں پر [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

مسلمان [illegible]

[illegible]

بے خانماں [illegible]

[illegible] فلاکت کے [illegible] کہ آپ کو [illegible] حقارت کی نظر سے دیکھے جائیں گے [illegible] کہا کہ یہ بالکل صحیح [illegible] کے مقابل [illegible] کی مرجائی [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہے۔ جو [illegible] باعث [illegible] کے [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] مسلمان بھائی [illegible] ہیں۔ [illegible] ہے [illegible] کے لئے [illegible] والا ہے۔ آہ! اگر ان لوگوں کو خدا کے [illegible] قرآن کو [illegible] دیا۔ مگر [illegible] کا [illegible] بھی [illegible] دیا مگر یہ [illegible] لیکن [illegible] مسلمان [illegible] نہیں [illegible] کیا [illegible] خدا [illegible] ہے [illegible] کام [illegible]

اب جو لوگ زمین پر خدا کے [illegible] نہیں کریں گے [illegible] وہی ان کی [illegible] سے [illegible] آسمان کی طرف دیکھنے والوں کا ہوگا۔ [illegible] جو لوگ خدا پر کامل یقین رکھتے ہیں اور جنہوں نے [illegible] کے نبیوں کی سنت کو سمجھا ہے۔ انہوں نے [illegible] پر نازل ہونے والے نور کو شناخت کر لیا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ [illegible] حقیقی کامیابی کی طرف لیجا رہی ہیں۔ انہوں نے [illegible] امید کی روشنی کو دیکھ لیا ہے۔ اور خدا [illegible] کر [illegible]

[illegible] کا فضل [illegible]

[illegible]

خطبہ جمعہ

اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کی [illegible] پیدا کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء

[illegible] کیا [illegible]

حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

کامیابی کا ایک ذریعہ

انسان کی ترقی احساس کی کامیابی اور خدا کے حضور سر جھکانے سے ہے کیونکہ قواعد مقرر ہیں جن کی پابندی کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ تو انسان کامیاب ہو سکتا ہے اور خدا کے حضور سر جھکا سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں بالکل ہو جاتی ہیں جب ایک انسان [illegible] زور لگا کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ [illegible] زور کسی جگہ کام نہیں آتا۔ آج تدبیر کی [illegible] سے جو انسان کی کامیابی ہے زور تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ [illegible] کرنے کے بجائے کوئی [illegible] ہو سکتی ہے۔ [illegible] کے ذریعہ [illegible] اور صرف [illegible] کر سکتے ہیں۔ یہ جنگ جو جرمنی فرانس انگلستان وغیرہ ممالک کے درمیان ہوئی اس میں جانبین نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اس طریق کو اختیار کیا [illegible] سے اپنے ہی نوع کی جانیں لیں۔ وہ ہتھیار تھے جو نظر نہ آتے تھے مگر کس طرح ان سے ہزاروں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

ریل کا ایک انجن اتنے وزن کو کھینچ کر لے جاتا ہے کہ پچاس ہاتھی بھی اتنے بوجھ کو جنبش نہیں دے سکتے۔ یہ سب تدبیر کے کرشمے ہیں۔

شریعت اسلام کی فضیلت

غرض یہی کام جو دوسرے نہیں ہو سکتا شریعت سے اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اسی طرح [illegible] کے بہت لوگوں نے مسنون عبادات کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اسلام نے پانچ وقت نماز فرض کی ہے مگر نماز بعض اوقات میں منع کی گئی ہے۔ روزے رکھنے کا حکم [illegible] مگر [illegible] زیادہ [illegible] رکھنے [illegible] اگر ایک دن [illegible] روزے رکھے [illegible] نہیں رکھا جا سکتا۔ اور [illegible] ثواب کا موجب ٹھہرایا۔ بلکہ بعض اوقات نماز پڑھنے [illegible] روزہ رکھنے والے کو [illegible] فرمایا [illegible] رہنے کی ممانعت کی ہے۔ [illegible] مقرر کی [illegible] زیادہ ہے مگر ان کی عبادتوں کے بجا لانے سے وہ [illegible] وقت میں زکوٰۃ بھی دیا ہے۔ لیکن اسلام کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا بعض نے ذات کی عبادت کو ضروری بتایا اور کہا کہ ساری رات [illegible] رہو یا کھانے نہ رہو۔ بعض نے مال خدا کی راہ میں دینے کا حکم دیا اور بعض [illegible] نے [illegible] زیادہ روزے کا حکم دیا اور [illegible] ترک کر دینے [illegible] دیا۔

غرض اسلام نے عبادات کو ایک [illegible] رکھا ہے۔ [illegible] کوئی نتیجہ اور فائدہ مترتب ہو۔ اصل خیال ایسی ہی ہے۔ اگر تم ایک گز زمین میں دس من غلہ اگر یا بیج کر دو اور توقع یہ رکھو کہ اس سے بہت سا غلہ پیدا ہوگا۔ تو یہ غلطی ہوگی بلکہ بیس دس من کی بجائے اگر ایک چھٹانک غلہ اتنی زمین میں ڈالا جائے تو وہ اس دس من سے زیادہ پھل دیگا۔ کیونکہ یہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک بیج جو زمین میں ڈالا جائے اس میں سے ہر ایک دانے میں کچھ فاصلہ ہونا چاہئے گیہوں یا مکی۔ یا باجرہ یا کوئی اور جنس من بھر زمین میں ڈال دیگا اور اس قاعدے کو مدنظر نہ رکھا جائے تو بے وقوفی ہو گی۔ من بھر وہ کام نہیں دے سکتا جو قاعدے کے ماتحت ڈالا ہوا ایک چھٹانک دے سکتا ہے۔

خدا اپنے بتائے ہوئے طریق سے ملتا ہے

بہت لوگ ہیں جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ خدا کو خود ساختہ اور ایسے رستوں سے ملنا چاہتے ہیں جن سے وہ نہیں ملتا خود قاعدے بناتے ہیں۔ اور قدرتی اور منقولہ طریق جو خدا نے مقرر کئے ہیں انہیں توڑ دیتے ہیں۔ مگر [illegible] خدا مل سکتا ہے۔ اسی طرح [illegible] ملتا ہے [illegible] وہ [illegible] ساتھ [illegible] خاطر قربان کر دیتے ہیں [illegible] ظاہر کرتے [illegible] عبادات میں [illegible] اپنا مال [illegible] سے خرچ [illegible] ظاہر [illegible] طریق پر خدا نے بتایا ہے۔ زمانہ کو کوئی مفید نہیں [illegible] زکوٰۃ دو۔ مگر اس طرح دو جس طرح خدا اور رسول نے بتایا ہے۔ اگر تم سے [illegible] دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں کم عبادت کرتے ہیں۔ غیر احمدی تم سے زیادہ نمازیں پڑھتے ہیں تم سے زیادہ مال قربان کرتے ہیں۔ تم سے زیادہ حاجی ہیں۔ تم سے زیادہ [illegible] اور تسبیح خواں ہیں ان میں سے اکثر کی تسبیح کو اگر بچھایا جائے تو اس سارے صحن میں پھیل جائے۔ وہ ہزار ہزار دانے اور اس سے بھی زیادہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا رسیدہ نہیں ہیں۔ وہ راتوں کو کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے پاؤں سوج کر پھٹنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ وہ روزے رکھتے ہیں بھوک سے ان کی کمریں کمزور ہو جاتی ہیں اور آنکھیں گڑھوں میں جا رہی ہیں۔ باوجود اس کے علاقہ [illegible] سے ابلیس سے کم نہیں ہوتے۔ وہ کرتے ہیں اور بہت کچھ کرتے ہیں۔ مگر جس قدر کرتے ہیں وہ خدا کے حکم اور رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نہیں کرتے۔ دیکھو اگر تم قاعدے سے کام لو تو ایک دیا سلائی سے ایک بڑے جنگل کو آگ لگا سکتے ہو لیکن اگر قاعدے سے کام نہ لو تو ایک سبز درخت کا جلانا بھی مشکل ہے۔ اگر دیا سلائی کو خشک پتوں یا باریک ٹہنیوں میں لگاؤ اور پھر ان پر بتدریج سوکھی لکڑیاں رکھتے جاؤ تو وہ دیا سلائی جنگل کے لئے کافی ہوگی۔ لیکن اگر آگ کے ڈھیر میں سبز درخت کاٹ کر ڈال دو تو وہ بھی نہیں جلیگا۔ اگرچہ دیا سلائی اور آگ کے ڈھیر میں بہت بڑا فرق ہے۔

ہر احمدی کے سوچنے کی بات

پس خوب یاد رکھو کہ خدا تب ہی ملتا ہے جب خدا کے مقرر کردہ ذرائع کے مطابق عمل کیا جائے۔ مگر بہت ہیں جنہوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور نہ اس پر غور کیا ہے۔ زبان بران کے اعتراض ہے۔

مگر دل میں نہیں۔ ایسے بہت کم ہیں جنہوں نے کچھ حاصل کیا ہے۔ جو بہت ہی کم ہیں جنکے چہروں پر ایمان نظر آتا ہو۔ ان کے دل یقین سے خالی ہیں۔ وہ یقین جس سے خدا ملتا ہے نہیں ہے تب ہی یہ حالت ہے۔ اس وقت بھی غور کیا جبکہ ابھی تمہاری کسی قسم کی ذمہ داری نہ تھی اور اس وقت بھی غور کیا جبکہ تمہاری تمام ذمہ داری ابھی ہو گئی۔ لیکن میں نے تمہیں دونوں زمانوں میں کچا پایا۔

مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں

اور اس بات کو سنا ہوگا جو مسیح موعودؑ کی مجھ سے متعلق نکلی تھی کہ میں یہ تمہیں لینا چاہتا ہوں ابھی تو تم نے ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ بعض نادان کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کر چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مومن کے حق میں جو بری پیشگوئی ہو مومن کا فرض نہیں ہوتا کہ اس کو پورا کرے۔ مومن کا یہ تو فرض ہوتا ہے کہ اگر اسکے متعلق یہ پیشگوئی ہو کہ وہ خدا کی راہ میں روپیہ دیگا یا جائداد کو خدا کی رضا کے لئے لٹا دیگا۔ تو وہ اس کے دینے میں سستی نہ کرے اور اس وقت کا منتظر نہ رہے کہ آسمان سے فرشتہ آئے۔ اور اس سے جائداد چھین لے۔ بلکہ خود چھوڑ دے تاکہ اسکو ثواب ملے۔ اول یہ کہ اس نے خدا کے دین کی خدمت کی دوسرے یہ کہ اس نے ایسی پیشگوئی کو پورا کیا۔

لیکن ایسی پیشگوئی اگر اسکے متعلق ہو کہ یہ شخص کفر نسل کریگا یا اس سے اور کوئی بدی یا گناہ کا کام سرزد ہوگا۔ تو اسکا فرض ہے کہ اسکو ٹلانے کے لئے خدا کے حضور میں اسی قدر گرے اور اپنی ناک کو اس قدر رگڑے کہ خواہ وہ گل جائے یا گھس جائے مگر اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعید اس سے نہ ٹل جائے۔ پس اگر کوئی کہتا ہے کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کر چکے۔ تو ایسا کہنا اس کی جہالت اور نادانی ہوگی۔ نیز میں یہ کہتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کا یہ فرمان کہ جس میں بلاتا ہوں یا لینا چاہتا ہوں تم میں سے بہتوں نے ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ یہ صرف پیشگوئی نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ تم نے ابھی ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ یہ تو تمہاری موجودہ حالت کا اظہار ہے۔ اب وہ مسیح موعودؑ کا زمانہ گذر گیا۔ اور حضرت خلیفہ اول کا زمانہ بھی گذر گیا۔ اب تم دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں ہو۔ مگر وہ یہ ہے جو تم نے اب بھی ادھر منہ نہیں کیا۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ اگر تم نے اب تک ادھر منہ نہیں کیا تو وہ کونسا وقت آئیگا۔ جب تم ادھر منہ کروگے۔ تعجب ہے کہ ابھی تم نے منہ بھی ادھر نہیں کیا۔ تو نہیں معلوم وہ کونسا زمانہ ہوگا جو تم اس راستہ پر چلوگے۔ کیا تم لوگوں نے زندگی کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ کہ تم نہیں مروگے جب تک کہ تم اپنے مقصد کو نہ پالو۔ اس لئے تم سستی کرتے ہو کہ موت کے وقت یہ کام کر لینگے۔ تمہاری غفلتیں کب دور ہونگی تم کب اپنے مقصد کو پاؤگے وہ کیا تبدیلی آئیگی۔ اور کب آئیگی جب تم مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلوگے۔

کیا ہم مومن اور مسلم ہیں

مومن اور مسلم کے الفاظ سے ہی تمہارے فرائض کا پتہ لگتا ہے مگر تم اسپر غور نہیں کرتے۔ مسلم کہتے ہیں فرمانبردار کو ایسا فرمانبردار جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے۔ مومن اسکو کہتے ہیں جسکو خدا پر کامل یقین ہو۔ جو امن میں ہو اور دنیا کو امن دینے والا ہو لیکن تم میں سے ہر ایک اپنی حالت پر غور کرے کہ کیا تم میں یہ حالت ہے کہ تم ان صفات کو اپنے اندر پاتے ہو؟ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ابتلا آجاتا ہے۔ ترقی نہ ملے تو تمہارا ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ معمولی باتوں پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ابتلا آگیا وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ابتلا برداشت نہیں کرسکتے اگر کہیں کہ بڑی بڑی ٹھوکریں انہوں نے کھائیں اور سلامت رہے تو میں کہونگا کہ وہ ٹھوکریں ان کے لئے ابتلا نہ تھیں ان کے لئے یہی ابتلا تھا جس کو برداشت نہ کرسکے۔ کیا ترقی کا نہ ہونا یا کسی اور معاملہ میں ان کی خواہش کا پورا نہ ہونا ایسا ہے جس سے ان کا ایمان متزلزل ہو جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنکا مسیح موعودؑ کی آمد یا صداقت سے کوئی تعلق نہیں تم میں سے بڑے بڑوں کو یعنی ان کو جو دوسروں کو بڑے اور اہل الرائے نظر آتے ہیں۔ مسیح موعودؑ پر شک پیدا ہو جاتا ہے۔

صحابہ میں ثابت قدم بہت تھے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسی کمزوریاں ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہیں تو اس قسم کی کمزوریاں تو صحابہ میں بھی تھیں۔ مگر میں کہتا ہوں بعض صحابہ نے بھی کمزوریاں دکھائیں لیکن کمزوریاں دکھلانے والوں کے مقابلہ میں ثبات اور اعلیٰ ایمان دکھانے والوں کی تعداد بہت اور بہت زیادہ ہے۔ تم میں سے تو کمزوریاں دکھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور صحابہ میں جرات ایمانی دکھلانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تم میں ثبات دکھلانے والے ایک دو ہیں جو ابھی ہندوستان سے باہر ہیں۔ تم میں کم ہیں جن کے متعلق میرا دل گواہی دیتا ہو کہ وہ خواہ کیسے ہی حالات میں سے گذریں ان پر کوئی ابتلا نہیں آسکتا۔

تم میں بہت ابتک مؤلفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہیں

تم میں ابھی ایسے لوگ ہیں جو توقع رکھتے ہیں کہ ان سے مؤلفۃ القلوب والا معاملہ کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں ایک شخص جو تیس برس سے مسلمان ہو چکا تھا مجھے کہنے لگا کہ مؤلفۃ القلوب سے [illegible] مؤلفۃ القلوب وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض دنیاوی کمزوریوں سے اسلام کا اظہار نہ کرسکتے ہوں ان دکھوں کے دور کرنے میں ان کی مدد کی جائے۔ تاکہ وہ جرأت سے اسلام کا اظہار کرسکیں۔ اگر تم باوجود زبان سے اقرار اسلام و ایمان کرنے کے پھر بھی مؤلفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہو تو مومنوں میں کب شامل ہوگے۔ ایسے لوگوں سے مؤلفۃ القلوب اچھے ہیں کیونکہ انکی امید ہے اور تم اقرار کے باوجود پھر پیچھے ہٹ رہے ہو۔ ابھی ایمان پر مضبوط نہیں اور تمہارے قدم لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابھی تو تمہاری وہ حالت بھی نہیں جو تم دعوے کرو کہ تم مومن ہو۔ مگر خدا کہے کہ تم مومن نہیں بلکہ مسلم ہو۔ گویا ابھی خدا سے مسلم کا خطاب پانے کے لئے ایک اور زمانہ گذرنے کے امیدوار ہو۔

پس ابتلاء وہی ہے جسکو انسان محسوس کرسکے اور قدم لڑکھڑانے لگیں۔ اور پھر ایمان پر ثابت قدمی ہو۔ یہ محض دھوکہ ہے کہ کہا جائے ہم نے فلاں فلاں ابتلا کو برداشت کیا اصل بات یہ ہے کہ جس کو برداشت کیا وہ ابتلا تمہارے لئے نہ تھا۔ بلکہ اوروں کے لئے تھا۔

خدا کے طالب ہو تو مسیح موعودؑ کے پیچھے چلو

اگر تم خدا سے ملنا چاہتے ہو تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم ان قواعد پر عمل کرو جن سے خدا ملتا ہے ورنہ تمہارے مقام و وفا ایسے سراب کی طرح ہوں گے۔ جن سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

آل انڈیا سنٹرل سکھ لیگ کا اجلاس لائلپور میں سنٹرل سکھ لیگ کا جلسہ زیر صدارت سردار [illegible] سنگھ منعقد ہوا۔ ۱۰ اکتوبر کے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ جلسہ [illegible] دوران [illegible] کی [illegible] پر اظہار نفرت کرتا ہے جو انہوں نے [illegible] بند سپیشل کیمپ کی [illegible] کے خلاف حکومت [illegible] سکھ قیدیوں کو [illegible] دلانے کیلئے کی ہے۔ ان سکھوں سے جو حکومت نے [illegible] سے باہر آگئے [illegible] اعلان کیا ہے کہ انہیں [illegible] کر دیا گیا تھا [illegible] لیا ہے کہ تمام سکھ [illegible] جیل خانوں سے باہر آگئے ہیں۔ چونکہ اب سکھ لیگ کا حکم معلوم ہو گیا [illegible] سب جیل خانے میں جانے کو تیار رہیں اور [illegible] جو نتیجہ ان پر عائد کریگا۔ یہ تجویز بکثرت رائے سے منظور ہوئی۔

دو ہزار آٹھ سو تیس موپلا سزایاب ہوئے شملہ ۱۰ اکتوبر سرکاری اطلاع ہے کہ ۳ اکتوبر تک سرسری سماعت کے بعد مندرجہ ذیل سزائیں ہوئیں۔ ۱۰ [illegible] ۳۴ [illegible] کو دو دو سال کی سزا۔ ۹ کو بیس ماہ کی ۲۱ کو ۹ ماہ کی ۸۰ کو [illegible] ماہ ۱۳۹ کو ایک سال کی [illegible] کو ۹ ماہ کی۔ [illegible] کو چھ ماہ کی ایک کو ۴ ماہ کی دو کو تین ماہ کی ایک کو دو ماہ کی ۱۹ رہا کئے جا چکے ہیں ایک کو سزائے تازیانہ دی گئی میزان سزایافتگان ۲۸۳۰ ہے۔

ننکانہ صاحب کے مقدمے کا فیصلہ ننکانہ صاحب کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۸ آدمیوں کو پھانسی کا حکم ملا ہے۔ جن میں مہنت نرائن داس بھی ہے۔ ۸ کو حبس دوام بعبور دریائے شور [illegible] کیا گیا۔ اور باقی کو سات سات سال کی قید کی سزا دی گئی۔

سر شنکرن نائر اور اندور کی وزارت [illegible] مہاراجہ [illegible] جب سے اندور کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ اس دو سال کے عرصہ میں سات دیوان مقرر ہو چکے ہیں۔ اب خبر ہے کہ سر سی شنکرن نائر ریاست ہلکر کی وزارت کا چارج لینے والے ہیں۔

ترک قیدیوں کو زہر آلود پانی میں نہیں نہلایا گیا حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ملتان میں ترک قیدیوں کو زبردستی زہر آلود پانی میں نہلایا گیا ہے جس سے وہ اندھے ہو گئے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ قیدیوں کے جسموں کو جوؤں سے پاک کرنے کے لئے [illegible] اور [illegible] ملے ہوئے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔ یہ خیال کہ کوئی شخص اندھا ہو گیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ بدقسمتی سے جنگ عظیم میں جو فوجیں مصروف پیکار ہوئی تھیں ان کے بعض زخمی اپنی بینائی کھو چکے ہیں۔

کلکتہ میں کراچی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا کلکتہ ۱۰ اکتوبر پراونشل خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں کراچی کا ریزولیوشن دوبارہ پاس کیا گیا۔

وائسرائے کی اکسٹھویں سالگرہ شملہ ۱۰ اکتوبر [illegible] نے ۱۰ اکتوبر بروز دوشنبہ اپنی اکسٹھویں سالگرہ [illegible]

۳۰ ستمبر تک سوراج کیوں نہ ملا بمبئی ۱۰ اکتوبر مسٹر گاندھی نے کارخانوں کے ملازمین [illegible] میں ایک بڑے مجمع میں جہاں بہت سا غیرملکی کپڑا جلایا گیا ایک تقریر کی جس میں علی برادران کے ذکر میں کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ سپاہیوں کو مطلع کر دیں۔ کہ اس گورنمنٹ کی جو ملک کا اعتماد کھو چکی ہے۔ مدد کرنا نامناسب ہے۔ ہر ایک سپاہی کو جسے اپنے مذہب پر یقین ہے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اپنی ملازمت چھوڑ دینی چاہیئے۔ ۳۰ ستمبر تک سوراج کے حاصل نہ ہونے کے ذکر میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ یہ ہمارا اپنا قصور ہے اس میں شک نہیں کہ بہت کچھ کیا جا چکا ہے لیکن ابھی تک وہ کام جو ضروری ہے سرانجام نہیں دیا گیا۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ اخبار ڈیموکریٹ نے مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ [illegible] حلقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ لارڈ ریڈنگ نے مسٹر گاندھی پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے معتمد کونسلر یعنی ڈاکٹر سپرو اور مسٹر محمد شفیع نے [illegible] کہا جاتا ہے کہ اسکی مخالفت کی۔ مگر ہز ایکسیلنسی نے جھکنے کا نام نہ لیا۔ مسٹر شفیع نے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی۔ ڈاکٹر سپرو نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ میں انقلاب پسندوں میں شامل ہو جاؤنگا۔ دوسرے ممبر نے بطور [illegible] کہا [illegible] آ جائیگی۔ مگر افواہ ہے کہ لارڈ ریڈنگ بدستور اڑے رہے۔

علی برادران وغیرہ کا مقدمہ بمبئی ۱۲ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ علی برادران اور دیگر ملزمان [illegible] کے مقدمہ کی سماعت جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت میں ۱۲ نومبر کو شروع ہوگی۔

لیڈی [illegible] سے ایک انگریز افسر کا سلوک [illegible] ایک یوروپین ٹکٹ انسپکٹر [illegible] کا فیصلہ کیا ہے [illegible] ستمبر کو [illegible] سیکنڈ کلاس کے درجہ میں جو لیڈیوں کے واسطے ریزرو تھا [illegible] ملک عمر حیات خان کی بیوی بیٹھی تھیں ایک مرد کو بٹھا دیا۔

مسٹر محمد علی کا پیغام مسٹر محمد علی نے [illegible] ہندوستانیوں کے نام شائع کیا ہے [illegible] قید [illegible] اس لئے اپنے [illegible] سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئندہ احمد آباد کانگرس کے موقع پر جو [illegible] منعقد ہوگا۔ جمہوریت [illegible] کا اعلان [illegible] سے رہا کرلیں۔

ایک خاص ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت نامنظور [illegible] اسمبلی کے [illegible] میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش کرنے والے تھے جس کے پیش کرنے کی اجازت وائسرائے بہادر نے نہیں دی [illegible] کہ یہ اسمبلی زور دار رائے ہے اور گورنر جنرل کونسل سے [illegible] کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ملکی حالات میں اپنے [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

انور پاشا کو وقائیہ لندن کی خبر ہے کہ جمہوریہ آذربائیجان میں بالشویکوں کے خلاف عدم ... ہو ... کا ... میں مشہور آذربائیجان عثمانی سلطان ... کے مقابلہ میں روسی سپاہ کا نقصان ... ہزار مقتول۔ ۳۰ ہزار زخمی چھ ملکی توپیں۔ ۱۰ کلدار توپیں ہاتھ آئیں سوویٹ حکومت کے کہنے پر انور پاشا ۲۹ ... پچروں کو ساتھ لے کر شمالی کوہ قاف میں آ گئے ہیں تاکہ قوم پرست آذربائیجانیوں اور باغیوں میں الفت و شنید ہو جائے۔

یونانیوں کی پسپائی کی رفتار لندن ۷ اکتوبر رپوٹر کا بیان ہے کہ یونانی ذرائع موجودہ حالت جنگ کی نسبت بیان رہے ہیں کہ یونانی محاذ بدستور ہے ترک عسکی شہر کے شمال میں یونانی بیسرہ کو دیکھ بھال کر رہے ہیں لیکن ان کی توجہ زیادہ تر جنوب کی جانب قونیہ و حصار کی طرف مبذول ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یونانی سقاریہ کے مغرب میں ۳ یا ۴ میل روزانہ کی معمولی رفتار سے پسپا ہوئے ہیں۔

ایک قسطنطنیہ کی خبر مظہر ہے کہ ایشیائے کوچک میں جنگ کے شعلے سرد ہو گئے۔ یونانیوں نے اپنی پسپائی کے دوران میں انگورا سے عسکی شہر تک ... میل تک ریلوے لائن تباہ کر ڈالی۔ ترکوں کو اپنی فوجی ضروریات کے لئے اسکو مرمت کرنا پڑا۔

خراسان کا لیڈر مارا گیا لندن ۶ اکتوبر حکومت ایران کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ محمد تقی نے جس کی سیادت میں صوبہ خراسان نے دو ماہ ہوئے خودمختاری کا اعلان کیا تھا شکست کھائی اور میدان میں مارا گیا اس کے رفقاء نے حکومت کی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

روس کی طرف سے برطانیہ کے الزامات کا جواب لندن ۸ اکتوبر۔ نیم الخوبات کی طرف سے برطانیہ کو اپنے مراسلہ ۲۰ ستمبر کا جواب موصول ہو گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس بارے میں برطانیہ کے نکتہ خاص کو گمراہ کیا گیا ہے۔ عہدنامہ انگلستان و روس کے بعد سے بولشویک حکومت نے ہندوستانی انقلاب پسندوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ ایشیائی بولشویک ... ہندوستان کو تاکید کر دی گئی ہے۔ کہ وہ برطانیہ کے خلاف کسی تحریک میں حصہ لینے سے محترز رہیں۔

مسٹر مانٹیگو کی پریشانی لندن ۸ اکتوبر انڈیا آفس نے وہ خط و کتابت شائع کی ہے جو مسٹر مانٹیگو اور لارڈ لٹن کے درمیان اس کے بعد ہوئی جبکہ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی نے لارڈ لٹن کی کمیٹی کے اخراجات کے لئے دو لاکھ روپیہ دینا نامنظور کر دیا۔ جسے مسٹر مانٹیگو نے ولایت میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلباء کے معاملات پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

مسٹر موصوف نے لارڈ لٹن اور اس کے ساتھیوں سے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلہ سے اختلاف کے باوجود اس امر کی شکایت نہیں کرونگا کہ اسمبلی نے ان اختیارات کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دئے ہیں۔ اس لئے آپ کام ملتوی کر دیں۔ آپ نے جو تحقیقات ہندوستانی طلباء کے لئے کی ہے وہ مجھے مہیا کر دیں ممکن ہے آپ کی رپورٹ سے اسمبلی کو معلوم ہو کہ اس کمیٹی کا ہندوستان ... نا کس طرح ...

یونان کا ترکوں سے لڑنے کا مقصد ایتھنز ۷ اکتوبر ایک نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ یونان کا مقصد علاقہ فتح کرنا نہیں۔ بلکہ یہ کہ کمال پاشا واقعات کی پوزیشن کو تسلیم کریں برطانیہ نے اعتدال کا مشورہ دیا تھا۔ اس کے جواب میں یونانی گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ ہم علاقہ فتح کرنے کے لئے جنگ نہیں کر رہے۔ ہم اپنے مخالفوں کے ساتھ اعتدال کا سلوک کرینگے۔

پیٹروگراڈ میں حالت جنگ کا اعلان ریوال ۸ اکتوبر پیٹروگراڈ کے سوویٹ نے یکم اکتوبر سے پیٹروگراڈ میں حالت جنگ کا اعلان کیا ہے قحط کی وجہ سے بہت سے کمیونسٹ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کسانوں کی طرف سے جو زمینوں کی پرائیویٹ ملکیت کے حق میں ہیں۔ بہت مخالفت ہو رہی ہے۔

ٹریڈ یونین کا ترانہ [illegible] **لینن کی کوشش** [illegible] ریگا کا ایک تار مظہر ہے کہ ڈاکٹر امیدیشن کے کارتوس کی گاڑی کو تباہ کرنے کی غرض سے ریلوے پر رکھ دئے گئے۔ لیکن ایک مال گاڑی ٹراٹسکی کی گاڑی کی بجائے جو پیچھے آ رہی تھی۔ اڑ گئی۔ مال گاڑی کی چالیس گاڑیاں بالکل تباہ ہو گئیں متعدد جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

فرانس اور جرمنی کا معاہدہ لندن ۱۰ اکتوبر فرانس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی تاوان جنگ کو نقدی کی صورت میں ادا کرنے کی بجائے جنس کی صورت میں ادا کریگا۔

افیون قرا حصار پر یونانیوں کی فتح لندن ۱۰ اکتوبر ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایک یونانی سرکاری اعلان میں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ ۳۰ ستمبر کو افیون قرا حصار کے نواح کے علاقہ میں جو جنگ شروع ہوئی تھی۔ وہ ۴ اکتوبر کو ختم ہو گئی اور اس میں یونانیوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی ترکوں کو پسپا ہوتے وقت سخت نقصانات اٹھانے پڑے۔

انگریز ایران سے واپس آ رہے ہیں لندن ۱۰ اکتوبر رپوٹر کا بیان ہے کہ چونکہ جنوبی ایران سے انگریزی فوجوں کو ہٹا لینا پڑا ہے۔ اس لئے شیراز کی برطانوی قنصل نے حکم دیا ہے کہ اس علاقہ سے تمام انگریز مع اپنے اہل و عیال کے روانہ ہو جائیں کیونکہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی فوج نہیں رہی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

بحوالہ اس دفتر کے نوٹس مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء پبلک کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اب کھانے کی گاڑی ۵ اپ اور ۶ ڈاؤن بمبئی میل کے ساتھ لاہور اور امرتسر کے درمیان ۱۵ اکتوبر تک چلیگی۔ یہ کھانے کی گاڑی دوسری اطلاع تک اسی طرح چلتی رہے گی۔

دفتر ٹریفک مینیجر
لاہور
۱۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء

ڈی۔ ایچ بولتھ
ٹریفک مینیجر

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پریس اور بشیر مشین قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ وا

اب گیا وقت خ	عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا	دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ [illegible]

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

فہرست

مدینۃ المسیح - نظم ۱
اخبار احمدیہ ۲
اوڈیسہ میں احمدیت کی کامیابی ۳
پرکاش نے الفضل کے مطالب غلط سمجھا ۵
وحی الہی کا دروازہ بند نہیں
مسئلہ سود اور گورنمنٹ کی قرضہ ۷
ملفوظات مجدد الف ثانی
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۷
آریوں سے مباحثات ۸
مشہورات
خبریں ۱۲-۱۱

نمبر ۳۱	مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۷ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۵ تاریخ ۱۰۰ کے قریب حرارت ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ تمام جسم میں درد بھی رہا۔ ۱۶ تاریخ نسبتاً آرام رہا۔ ۱۲ بجے تک بخار نہ ہوا اور اس کے بعد کم ہوا۔ ۱۷ تاریخ سے بفضل خدا حضور کو آرام ہے۔

۱۷ تاریخ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مالیرکوٹلہ سے معہ سارے خاندان تشریف لے آئے۔

دو دن کے جھکڑ کے بعد ۱۶ کی رات کو خوب زور سے بارش ہوئی۔ جس سے موسم میں نمایاں تغیر ہو گیا۔

۱۶ تاریخ کو انسپکٹر آف سکولز نے مدرسہ احمدیہ کا معائنہ کیا۔

نظم

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

بتانِ ہند کو اک روز رام کر لینگے
خدا کے فضل سے ہم اپنا کام کر لینگے

نگاہِ لطف جو ساقی کی اٹھ گئی ناگاہ
تو بیٹھے بیٹھے یہیں سے سلام کر لینگے

ڈراتے ہیں کہ یوں ہو گا لگے رنج گا
دوائیں شوق سے ہم انتظام کر لینگے

کریگا کون جہاں میں اشاعت اسلام
مرے نبی کے صحابہ کرام کر لینگے

یہ جی میں ٹھانی ہے اے حسن پاکباز کہ ہم
تمہارے عشق میں کچھ اپنا نام کر لینگے

تری تلاش میں جو پھرتے ہیں خانہ بدوش
وہی تو جنت ماویٰ مقام کر لینگے

نصیب ہو نہیں سکتی ہے منزل مقصود
ہمارے دوست اگر سست گام کر لینگے

سفر ہے دور کا آرام کیا کریں یارو!
بڑھے چلو ابھی۔ آگے قیام کر لینگے

رہینگے ہم در جاناں پہ ناصیہ فرسا
اسی عبادت حق کا دوام کر لینگے

نہ بھولتی ہیں نہ بھولینگی نرگسی آنکھیں
ہم ان کی یاد میں سونا حرام کر لینگے

مری محبت صادق کا کیا صلہ تھا یہی
کہ میل جول رقیبوں سے عام کر لینگے

نہ بولینگے نہ کبھی حال دل ہی کھولینگے
بس آج رات سے یہ التزام کر لینگے

منارے کے جھوٹ بیٹھے [illegible] اور وحشت والے
تھے تو کام ہی اپنا تمام کر بیٹھے
”ہر لحظہ یہ زمانہ [illegible] تھا اک گمراہ
”خدا نما سے ابھی رام رام کر لینگے“
ابھی تو اس بت [illegible] کی خوشامد ہے
جناب شیخ کا بھی [illegible] تمام کر لینگے
دو ایسے چاند سے مکھڑے پہ اللہ اکبر ہو
ابھی جو چاہیں تو صبح و شام کر لینگے

کسی کی یاد میں اکمل نے جان دیدی ہے
یہ ایک کتبہ سنگ مزار خام کرینگے

اخبار احمدیہ

کلکتہ میں جلسہ

اتوار کی شام کو ہفتہ واری جلسہ میں جناب محمد رفیق صاحب نے ”اتحاد و اتفاق“ پر اپنا مفید مضمون سنایا۔ اس کے بعد مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے ”احمد قادیانی اور سلطنت عثمانیہ“ پر [illegible] تقریر کی۔ انجمن احمدیہ کے ہال میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بہت مفید نصائح مستورات کے واسطے بیان فرمائیں۔ جو [illegible] تھیں۔ جن کے لئے پردہ کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔

ایک پبلک جلسہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو کلکتہ سوشیل سوسائٹی کے ہال میں منعقد ہوا۔ اس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ”عالم اسلامی کی حالت“ پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ تمام مصیبتوں سے نجات اسی میں ہے۔ کہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں۔ آپ کی تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔

خاکسار محمد یحییٰ (بی۔ اے۔ ایل ایل بی) از کلکتہ۔

انجمن احمدیہ [illegible] بندر کا ایک [illegible]

۱۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء [illegible] مقامی انجمن احمدیہ کا ایک جلسہ [illegible] کی از روئے معیار نبوت مندرجہ کلام اللہ تصدیق کی اور پیشگوئیوں کو جانچنے کے اصول پر از روئے کلام اللہ خاص طور پر روشنی ڈالی گئی۔ اختتام تقریر پر سامعین کو شکوک پیش کرنے کا موقع دیا گیا اور لٹریچر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ خاکسار عبد الکریم احمدی۔ [illegible] بندر۔

مفتی صاحب کو تفسیر جلالین چاہئیے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو [illegible] مصری تفسیر جلالین کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو۔ یا کتب فروش کے پاس ہو۔ تو [illegible] بذریعہ وی پی بھجوا دیں۔ مصری نہ ہو۔ تو پھر پہلے مجھ سے خط و کتابت کر لی جائے۔ اکمل قادیان۔

گھی کا وعدہ کرنیوالوں کو اطلاع

جلسہ سالانہ کے لئے جن دوستوں یا جماعتوں نے گھی بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان سب کو اس نوٹ کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ ابھی سے بالکل خالص نہایت عمدہ گھی صرف برتن میں جمع کرنا شروع کر دیں۔ جو اس مقدار سے ہرگز ذرا بھی کم نہ ہو جتنا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اور اس میں ذرا بھی کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو اور نہ وہ بازاری گھی ہو۔ بلکہ گھر کا ہو۔ جس میں لسی وغیرہ نہ ہو۔ ہم انشاء اللہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء تک وہ گھی ان سے لے لیں گے خواہ بذریعہ پارسل خواہ آدمی بھیجکر ان کو ہر طرح تیار ہو کر پورا گھی ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو اپنی جگہ تیار رکھنا چاہئیے۔ اور میرے خط یا آدمی کا منتظر رہنا چاہئیے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کسی جگہ سے بھی ہم کو یہ شکایت نہ ہوگی کہ انہوں نے گھی عمدہ نہ دیا یا کم دیا۔ یا یہ کہ ۲۵ نومبر کے بعد دیا۔ انشاء اللہ سب وعدے پورے کئے جاوینگے۔ والسلام۔ سید محمد اسحٰق۔ افسر جلسہ سالانہ۔ قادیان۔

کرنال کے احمدی بھائی توجہ فرمائیں

میں دہلی سے تبدیل ہو کر کرنال آگیا ہوں۔ ضلع کرنال کے جو بھائی یہاں آئیں۔ مجھے ملیں۔

خاکسار گلاب خان احمدی۔ پوسٹ ماسٹر کرنال۔

میرے گھر میں مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۱ء بروز [illegible] [illegible] احمدی احباب [illegible]

منشی محمد حبیب احمد صاحب بریلوی (شاہجہانپور) کے ہاں ۸ اکتوبر کو لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجھے اللہ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور دینداری کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد اللہ سوزی۔ فیونڈر۔ قادیان۔

خاکسار کے ہاں لڑکی متولد ہوئی ہے۔ ملتمس ہوں کہ اس کے لئے دعائے خیر فرمائی جائے۔ فضل الرحمٰن۔ بنگالی۔ قادیان۔

درخواست دعا

بندہ کو بخار آتے آتے قریباً دو ماہ کا عرصہ ہو گیا۔ اسی وقت سے بیمار ہوں۔ احباب بندہ کی صحت کے واسطے دعا فرماویں۔ چراغ الدین احمدی۔ موضع کرٹی [illegible]۔

اس جگہ غیر احمدیوں نے ہماری جماعت کے ساتھ مخالفت کا بازار نہایت گرم کیا ہے یہاں کے لوگوں نے ایک مولوی کے بہکانے سے ہم سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ احباب مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور محمد۔ سکنہ مانوالہ۔

عاجز کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد المجید احمدی پسر بابو شاہ عالم جہلم۔

سید محمود اللہ شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حیات محمد۔ محصل قادیان۔

میرے والد صاحب قبلہ جناب مولوی جان محمد صاحب احمدی بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحیم احمدی۔ گوہر گنج ریاست بھوپال۔

بندہ بعارضہ بخار قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب عاجز کی صحت دینی اور دنیوی مشکلات کے لئے دعا فرماویں۔ احقر۔ سراج الدین سپاہی۔ خرگئی۔

میرے دوست چودہری محمد ابراہیم جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ آجکل بعض مصائب اور تکالیف میں ہیں۔ اور ملتجی ہیں کہ بزرگان جماعت احمدیہ ان کے حق میں دعا فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار سید نذیر حسین۔ ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں۔

جناب سید جعفر صاحب احمدی سوداگر حیدر آباد دکن سے بندگان سلسلہ عالیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ جن مشکلات و مصائب میں گرفتار ہیں۔ انہیں خداوند کریم اپنے خاص فضل و کرم سے [illegible] بخشے۔ [illegible]

عبد الحی حیدر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء

افریقہ میں احمدیت کی کامیابی

پندرہ (۱۵) ہزار نفوس احمدیت کے لئے تیار

ایک مسیحی بادشاہ کو تبلیغ

مسیح موعود کے کپڑوں سے بادشاہ برکت ڈھونڈتا ہے

پرنس سراقہ الگرینگی کی تار کے ذریعہ دعوت پر میں ایبوکوٹہ گیا۔ یہ قصبہ لیگوس سے ۶۰ میل اور اس کی آبادی ۰۹۴ و ۱۵۱۵ نفوس ہے۔ بجلی کی روشنی اور عمدہ سڑکیں ہیں۔ ریاست ایبوکوٹہ کا جس کے فرمانروا قوم اگبا (Egba) کے نام سے موسوم ہیں۔ دارالریاست ہے۔ مسلمانوں کی آبادی پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہاں میں نے عام دو لیکچر دیئے۔ اور مسیحی والیئے ریاست کو جو اپنے شاہی لباس اور تاج کے ساتھ دربار میں تشریف فرما ہوئے۔ تبلیغ اسلام کی۔ اور مسیح کی آمد ثانی سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بائبل سے سنائیں۔ اور مسلمانوں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی درخواست کی۔ رئیس مذکور روشن خیال ہے۔ یورپ ہو آیا ہے۔ انگریزی خوب بولتا ہے۔ اور الحمد للہ کہ His Royal Highness

King alake ademola II

ہز رائل ہائینس شاہ الیکے اڈیمولا ثانی میری تبلیغ سے متاثر ہوئے۔ مجھے ایک شاندار Turban بطور نذر بھیجی۔ صاحب ریزیڈنٹ کو بلا کر اپنے ہاں ملاقات کرائی اور میرے ساتھ فوٹو کھچوایا۔ اور سب سے زیادہ خوشی کی یہ بات ہے کہ اس رئیس نے حضرت مسیح موعود کا الہام "کپڑوں سے برکت" ڈھونڈنے کے متعلق سنتے ہی فوراً درخواست کی ہے

I seek blessings from his Clothes get me one میں ان کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتا ہوں۔ مجھے کوئی کپڑا منگوا دو۔

تمام قصبہ احمدیت کے لئے تیار ہے

میرے جانے سے قبل ایبوکوٹہ میں مخالفین نے مختلف افواہیں اڑا رکھی تھیں۔ عوام کو مجھ سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ تقریریں سننے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے پیغام سے اطلاع پانے پر شہر میں ایک محبت آمیز جوش پھیل گیا۔ اور بعض حاجی لوگ آئے۔ اور اپنی رؤیا سنائیں۔ حاجی حسن نے فرمایا "چار روز ہوئے۔ میں نے آپکو یہاں وعظ کرتے دیکھا تھا"

حاجی محمد بادا اس "حج بیت اللہ سے واپسی پر میں نے ایک جماعت کو درس قرآن میں مصروف دیکھا۔ اور مجھے کہا گیا۔ کہ یہ مہدی کی جماعت ہے"

خاندان ریاست کے مسلمان ممبر نے کہا کہ "میں نے رات آپکو یہیں پڑھاتے دیکھا"

ایک معزز الفا (مولوی) نے رؤیا سنائی کہ "میں نے دیکھا کہ ایک وائٹ مین (White man) آیا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں مہدی ہوں"

ان تمام رؤیا کی بناء پر لوگوں کی ایک بڑی جماعت بلکہ کل قصبہ تیار ہے۔ کہ حق قبول کرے۔ اور وہ سیدنا مسیح موعود کا پیغام قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ میں نے صرف رئیس مسلمانان شہزادہ الفائل الگرنگی Prince alfaal کی جو فرمانروا رئیس کے چچا اور سابق فرمانروا کے بھائی ہیں۔ بیعت قبول کی۔ اور ان کو حق پر تیار اور پوری تبلیغ کے بعد احمدیت قبول کرنے پر آمادہ پاکر اور ان کی ضعیف عمر حالت کو دیکھ کر ان کی بیعت لے لی۔ اور مجھے کہا گیا ہے کہ یہ دراصل تمام شہر کی بیعت ہے۔ یعنی پندرہ ہزار نفوس احمدیت میں داخل ہو گیا ہے۔ لیکن میں ابھی تک اسے صرف ایک نہایت اہم شخص کی بیعت تصور کرتا۔ اور کل شہر کے باقاعدہ داخل ہونے تک اللہ کے فضلوں کا اظہار کرتا ہوا احتیاطاً ابھی کم بتاتا ہوں کہ پندرہ ہزار آدمی انشاءاللہ تیار ہے ٭

نائیجیریا میں کام

میرے زندہ خدا کی تعریف ہو۔ اور میرے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے بروز احمد قادیانی علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ کہ مجھ ناتوان کی ادنےٰ خدمات کو قبول کر لیا۔ اور جس نائیجیریا آنے کے وقت حالت بے چینی میں پایا۔ اور حاکم و محکوم کے تعلقات کو ناخوشگوار دیکھا۔ اسے ۲۷ ماہ کے بعد جاتے وقت حالت امن میں ملاحظہ کرتا ہوں۔ اور جس جگہ کو پہلے قریباً ۱۰۰ احمدی تھے۔ مگر میری آمد کے وقت صرف ۴۰ آدمی باقاعدہ ممبر رہ گئے تھے۔ وہاں ۲۷ ماہ کی ناچیز کوشش کے بعد محض فضل الٰہی سے دس ہزار کی مخلص جماعت موجود چھوڑتا ہوں۔ جہاں صرف ایک اور وہ بھی کرایہ کی جگہ پر مسجد یا نماز گاہ احمدیہ تھی۔ وہاں اب ۱۰ عمدہ شاندار خوب آراستہ مساجد احمدیہ ہیں۔ جہاں "محمدن" نام ایک گالی تھا۔ اب "احمدی مسلم" معزز نام ہے۔ اور جہاں لوگ احمدیت سے متنفر تھے۔ اب نہ صرف قریب بلکہ عجب نہیں کہ ۲۹ ہزار کی اور جماعت داخل سلسلہ احمدیہ ہو جائے یہ تو لیگوس کی کیفیت ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے ایبوکوٹہ اور پورٹ ہارکورٹ میں بھی باقاعدہ جماعتیں قائم ہو گئی ہیں ٭

ڈھومی میں مشن

ریاست ڈھومی علاقہ فرانس میں مشن قائم کر دیا جا چکا ہے۔ عزیزی اخویم اسمٰعیل تیشاوا بر تجارت کے ساتھ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کی پہلی رپورٹ دربار خلافت میں ارسال کی ہے۔ باقاعدہ درس قرآن اور لیکچر ہوتے ہیں۔ وحشی مسلمانوں کو مہذب بنانے اور وحشی بت پرستوں کو مسلمان کرنے کی کوشش جاری ہے۔ چونکہ زبان وہاں بھی یوروبا ہے اس لئے تبلیغ کا کام آسان ہے۔ اخویم اسمٰعیل لکھتے ہیں کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک جماعت صرف اس امر کی منتظر ہے کہ اکابر کی جماعت کوئی فیصلہ کرے تا مخالفت کے سامان جہاں تک ہو سکے کم ہوں۔ "احمد المسیح الموعود" عربی اور انگریزی رسالہ جات فرنچ ٹیچنگس آف اسلام کی متعدد کاپیاں وہاں بھیجی جا چکی ہیں۔ اللہ کے فضل سے بہت امید ہے۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنے والے

مسلمان انشاء اللہ وحدت کا جام پلاکر ایک امت کے ماتحت ہوجائینگے ۔

ایک اخبار کی رائے

نائیجیریا کے نصف درجن اخبارات و رسائل میں سے متین و معقول صرف ایک اخبار ہے۔ اور وہ افریقن میسنجر The African Messenger ہے۔ اس اخبار نے ۲۔ اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں بعنوان "جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس لیگوس میں آئندہ دسمبر میں ہوگی" حسب ذیل نوٹ لکھا ہے :-

"مسلمانوں کے لئے یہ ایک قابل افسوس امر ہے کہ مولوی اے۔ آر۔ نیر لیگوس سے عنقریب گولڈ کوسٹ جانے والے ہیں۔ تا وہاں کے احمدی مسلمانوں کے ساتھ اپنے وعدہ واپسی کا ایفا کریں۔ چونکہ لیگوس میں اور کوئی مبلغ نہیں ہے۔ اسلئے ان کی عدم موجودگی کا ان ایام میں بہت احساس ہوگا۔

"مولوی صاحب اسلامی سادگی کا ایک عمدہ نمونہ ہیں۔ اور اپنے مختصر قیام کے زمانہ میں انہوں نے مقامی مسلمانوں کے مختلف طبقوں سے خراج عقیدت حاصل کرلیا ہے۔ قیام لیگوس کے زمانہ میں مولوی صاحب نہایت مصروف رہے۔ وہ کبھی شہر کے مسلمان اکابر کے ساتھ چٹائی پر بیٹھے دکھائی دیتے تھے۔ اور کبھی اونچے ممبر پر سے مسلمانوں اور مسیحیوں کو انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اپنے مجوزہ دورہ میں مولوی صاحب نہ صرف گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کا سفر کرنے کی امید کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا ارادہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو لائبیریا اور گیمبیا بھی جائیں۔ اور سال کے آخر میں مغربی افریقہ احمدیہ کانفرنس کے لئے لیگوس میں آئیں۔

ہم مولوی صاحب کو ان کے مشن کی کامیابی پر مبارکباد پیشگی اور خدا حافظ کہتے ہیں" ۔

اخلاص جماعت

۱۰۰ پونڈ چندہ

میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ نائیجیریا کی جماعت بہت مخلص ہے۔ خدا کے راہ میں خرچ کرنے سے انکو دریغ نہیں۔ ان کے مقامی اخراجات اسقدر ہیں۔ کہ ابھی تک وہ مرکز کی طرف توجہ کرسکنے کے قابل نہیں ہوئے۔ تاہم میری اپیل پر مندرجہ ذیل سابق ممبران جماعت نے منارۃ المسیح کے بجلی کے لئے ۵۱ پونڈ ۲ شلنگ کی رقم حضور خلیفۃ المسیح میں ارسال کردی ہے ۔

(۱) مسٹر محمد یعقوب پریذیڈنٹ مجلس منتظمہ	۷—۰—۰
(۲) مسٹر قاسم اے جے امام مسجد و [illegible]	۷—۰—۰
(۳) مسٹر جبرائیل مارٹن سکرٹری جنرل	۷—۰—۰
(۴) مسٹر مشہود ڈیپالا تاجر	۷—۰—۰
(۵) مسٹر اشمو ابراہیم کلارک	۷—۰—۰
(۶) مسٹر بدرالدین تیبی سوکون اسسٹنٹ سکرٹری	۷—۰—۰
(۷) مسٹر یوگن وانس پریذیڈنٹ	۳—۱۰—۰
(۸) مسٹر تکو ونانے کلارک	۳—۱۰—۰
(۹) مسٹر اگباجی "	۲—۲—۰
کل میزان	۵۱ پونڈ ۲ شلنگ ۰۰

یہ رقم میرے ایک خطبہ جمعہ کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اسوقت کا خطبہ ہے۔ جب جماعت کے مخلص افراد صرف ۳۰ تھے اور یہ سب مخلص انہی سابقون میں سے ہیں۔ میرے حریص قلب نے چاہا۔ کہ چونکہ منارۃ المسیح کی تکمیل پر بہت برکات کا نزول ہے۔ اسلئے روشنی کی تکمیل دسمبر سے پہلے ہوجائے اللہ کے مسیح نے ۴۰۰ روپیہ (گھڑیال) اور ۱۰۰ روپیہ لیمپ کے لئے طلب فرمایا تھا۔ مگر اس کے ادنیٰ نائیجیرین غلام آج ۵۰۰ کی بجائے ۶۶۷ روپیہ ۱۴۔ آنے محض لیمپوں کے لئے نذر کرتے ہیں۔ اور اگر ۵۰۰ روپیہ میں محض لیمپ آسکیں۔ تو بقایا رقم مد گھڑیال میں جمع رہیگی۔ جس کے لئے انشاء اللہ نائیجیریا اور معقول رقم دیگا۔ اس چندہ کے علاوہ ۵۰ پونڈ نئی جماعت نے اخراجات تبلیغ کی مد میں چندہ دیا ۔

نظام جماعت

اللہ کی عنایت سے جماعت کو نظام کے نیچے لایا جارہا ہے۔ آنے سے قبل جو تین مجلسیں یعنی مجلس منتظمہ۔ مجلس کبریٰ اور مجلس پیشوایان مذہب میں نے مقرر کی تھیں۔ وہ اب باقاعدہ کام کرنے لگ گئی ہیں۔ اگرچہ یہ خط میں سالٹ پانڈ سے لکھ رہا ہوں۔ مگر نائیجیریا سے جو تازہ ڈاک آئی ہے۔ وہ یہ خوشخبری لائی ہے۔ کہ کام عمدہ بنیادوں پر شروع ہے۔ تقریریں برابر ہوتی ہیں۔ درس جاری ہے۔ مجلس ناظم و مجلس کبریٰ کے اجلاس ہورہے ہیں [illegible] لئے۔ نئی جماعت کی حسب ہدایات عاجز تربیت کی جارہی ہے۔ عورتوں اور مردوں میں خوب اخلاص ہے۔ عید الاضحیٰ کی نماز نہایت شان کے ساتھ جماعت نے ادا کی۔ عورتیں پردہ کا لباس پہنکر لیگوس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نماز کے لئے کثیر تعداد میں نکلیں۔ ہر شخص اس حیرت انگیز تبدیلی پر احمدیت کی صداقت کا قائل ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ ۔

لیگوس سے روانگی

لیگوس سے روانگی کے وقت میرے قلب پر بہت رقت تھی۔ اور نئی پرانی جماعت کا اخلاص دیکھ کر بار بار ان کے لئے دعا اور اپنے محسن مسیح موعود اور ان کی ذریت کے احسانات یاد آتے تھے۔ شہر کے بیچ کی آبادی سے ساحل سمندر تک۔ ایک جم غفیر دو رویہ کھڑا تھا۔ ہر شخص مصافحہ کا متمنی تھا۔ مستورات چاہتی تھیں کہ وہ بندر تک مشایعت کے لئے جائیں۔ مگر میں نے ان کو مسجد سے ہی رخصت کردیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہو۔ یہ عورتیں انشاء اللہ آئندہ نسل کو عمدگی سے احمدیت میں تیار کرینگی۔ جہاز پر بہت کشتیاں رات کے دس بجے تک احباب کو لیکر آتی رہیں اور میں اس شہر سے ۴ ماہ کے قیام کے بعد بہت خوش بہت مسرور اور اللہ تعالیٰ کا شاکر ہو کر رخصت ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

متفرق

ساحل گولڈ کوسٹ پر میں اسوقت دورہ میں مصروف ہوں۔ یہاں کی جماعت بہت پھیلی ہوئی ہے۔ کئی سو میل کے رقبہ میں چار پانچ ہزار احمدی ہیں جو کسی گاؤں میں دو تین کسی میں دس۔ کہیں اس سے زیادہ ہیں۔ میں موٹر میں دورہ کرتا ہوں۔ مگر اکثر مقام ہیں کہ وہاں موٹر نہیں جاسکتی انشاء اللہ پیدل جاؤں گا۔ اس دورہ کی کیفیت اور مفصل حالات اگلے خط میں انشاء اللہ لکھونگا کل ۲۸۔ اگست کی شام کو اندرون ملک سے واپس آیا تھا صبح پھر جاتا ہوں۔ یہ خط رات کے وقت لکھ رہا ہوں۔ اسلئے احباب کرام خطوں کے جواب کا میری طرف سے انتظار نہ کریں۔ ہاں یہ مہربانی ہوگی کہ اس عاجز مسافر کو وطن اور پیاروں دوستوں کے حالات سے آگاہ کرنے کے لئے درست خط لکھتے رہیں۔ اور یقین رکھیں کہ مجھے سب یاد ہیں۔ سب کے لئے دعا گو ہوں ۔

طالب دعا۔ عبدالرحیم نیر از سالٹ پانڈ۔ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۱ء

پرکاش نے الفضل کا مطلب غلط سمجھا

کہا جاتا ہے کہ مالابار میں جاہل مسلمانوں نے زبردستی کچھ ہندوؤں کو "مسلمان" بنا لیا۔ اسپر انگریزی خوان متعصبانِ دین اور جبہ پوش مولویوں نے متفقہ طور پر مولویوں کی اس جاہلانہ کارروائی کو خلاف اسلام بتایا۔ ہم نے بھی ۴ ستمبر کے الفضل میں "جبراً مسلمان بنانا" کے عنوان سے ایک مفصل مضمون لکھا تھا جس میں وضاحت سے لکھا گیا تھا۔ کہ اسلام تو واقعی کسی بھی مذہبی معاملہ میں جبر کروا نہیں رکھتا مگر آجکل کے مسلمان اور بالخصوص علماء اس امید پر جی رہے ہیں کہ حضرت امام مہدی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام آکر سب غیر مذہب کے لوگوں کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنا لینگے۔ جب مولویوں کا یہ فعل بقول علماء کے نزدیک خلاف شریعت حقہ اسلامیہ ہے اور واقعی یہ بات بھی درست ہے تو امام مہدی اور جناب مسیح کا فعل کس طرح درست اور شریعت کے مطابق ہوگا۔

۱۲ اکتوبر کے "پرکاش" نے "الفضل" کے اس مضمون میں سے یہ حصہ نقل کیا ہے۔ کہ

"یہ سب کچھ صحیح ہے کہ اسلام کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور صاف طور پر بتاتا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہونا چاہئیے۔ لیکن کیا باوجود اس کے ہمارے مسلمان بھائیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام مہدی جب ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اترینگے۔ تو تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے اور ان کے زمانے میں غیر مذہب کا کوئی انسان روئے زمین پر نہیں رہ سکیگا"

پرکاش اسکے متعلق لکھتا ہے۔

"اس کا جواب مسلمان ہی دے سکتے ہیں۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ احمدی ہمعصر کی بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی مان لو تب تو اعتراض دور نہیں ہوتا۔ ورنہ اسلام کے مطابق تو جب امام مہدی ظاہر ہونگے تو تلوار کے ذریعہ تمام دنیا کو مسلمان بنا لینگے"

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے "نہیں" غلطی سے لکھا گیا کیونکہ پرکاش کا جو مطلب ہے وہ اس "نہیں" سے نہیں نکلتا۔ (الفضل) یہ جو زائد ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ اسکا جواب دینا مسلمانوں کا فرض ہے مگر الفضل کی رمز کو سمجھتے ہوئے آریہ معاصر نے اسلام پر جو حملہ کیا ہے وہ اول تو بدنیتی اور نہ سخت درجہ کی تاویلیت پر مبنی ہے اور تعجب یہ ہے کہ آریہ معاصر باوجود الفضل کی عبارت نقل کرنے کے غلط نتیجہ نکالتا ہے۔ الفضل کے مضمون کا جتنا حصہ پرکاش نے نقل کیا ہے وہی اس کے اعتراض کا خود جواب ہے۔ مگر نہیں معلوم کیوں اسے پھر اسلام پر اعتراض کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

الفضل نے مذکورہ بالا مضمون میں صاف طور پر یہ بتایا ہے کہ اسلام تو زبردستی کسی کو مسلمان بنانیکا روادار نہیں۔ مگر باوجود اسکے موجودہ مسلمان عوام اور علماء اسلام میں مبعوث ہونے والے مصلحین کی یہ ڈیوٹی بتاتے ہیں کہ وہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنائینگے لیکن یہ ان کی غلطی ہے اور یہ ان کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔ جب اسلام مذہب ہی سختی کے خلاف ہے تو امام مہدی اور مسیح کیوں سختی کرینگے۔ اور اگر کرینگے تو وہ اسلام کے خلاف ہونگی معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ علماء کا غلط ہے اس کو چھوڑ کر ان کو سچے مہدی کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ جو کہتا ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

پس الفضل کا ہرگز یہ منشاء نہیں جیسا کہ اسکا معاصر مضمون نعوذ سے بتا رہا ہے۔ کہ اسلام سختی کا مؤید ہے۔ الفضل تو یہی کہتا ہے۔ اور یہی اس لئے کہا کہ اسلام سختی کا مخالف ہے۔ سختی کے قائل مسلمان علماء ہیں جنہیں اپنے عقیدے کی اصلاح کرنی چاہئیے

* * *

وحی الٰہی کا دروازہ بند نہیں:۔ مسٹر محمد علی نے اپنے مقدمہ میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں ایک جگہ بلا ضرورت اور بلا وجہ الہام الٰہی کو ہمیشہ کے لئے بند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ

"حضور (رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے وصال سے تین ماہ پہلے جبکہ وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہونیکا تھا حج کرنے کے لئے تشریف لیگئے" (زمیندار ۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے یہ ایسی بات بیان کی ہے کہ اگر اسے درست مان لیا جائے تو اسلام بھی ایک ایسا ہی مردہ مذہب ماننا پڑتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مذاہب ہیں۔ کیونکہ وہ مذہب جو دنیا میں خدا تعالےٰ سے تعلق نہیں پیدا کرا سکتا۔ جو خدا تعالےٰ کے کلام سے مشرف نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالےٰ سے مشرف ہمکلامی نہیں بخش سکتا وہ زندہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ اس کا خدا زندہ خدا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں مشرکوں کے مقابلہ میں متعدد مقامات پر ان کے معبودوں کے باطل ہونے کی یہ دلیل دی ہے۔ کہ وہ بولتے نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کی پکار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اب اگر وحی الٰہی کے دروازہ کو بند مانا جائے۔ تو خدا تعالےٰ پر بھی وہی اعتراض وارد ہوگا۔ جو معبودان باطلہ پر خود خدا تعالےٰ نے کیا۔

سمجھ میں نہیں آتا خدا تعالےٰ کو کلام کرنے کی صفت سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ اور اس میں کیا فائدہ مدنظر ہے۔ اگر خدا ہمیشہ سے اپنے بندوں کے ساتھ کلام کرتا آیا ہے۔ تو ہمیشہ تک کرتا رہیگا۔ اور اس کی یہ صفت کبھی معطل نہ ہوگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ اس لئے نہیں آئے تھے۔ کہ آپ کے آنے کے بعد خدا تعالےٰ میں کلام کرنے کی صفت نہ رہے۔ اور نہ آپ اس لئے آئے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ آیندہ اپنے بندوں کو شرف مکالمہ سے محروم کر دے۔ اور کسی کو اپنے قرب اور رضامندی کی گود میں نہ لے۔ بلکہ آپ تو لوگوں کو خدا کے محبوب بنانے آئے تھے۔ اور آپ کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کے پیارے بنے اور بنتے رہینگے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا اپنے محبوب اور پیاروں سے کلام نہ کرے۔

کاش مسلمان سمجھیں۔ کہ وہ کیسے غلط اور خلاف اسلام عقائد کو اپنے دل میں جگہ دئے ہوئے ہیں۔ اور کس طرح اسلام کی مقدس تعلیم کے خلاف چل رہے ہیں۔ ایسی صورت میں کیونکر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمان بھی کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھ سکینگے۔ اور جن مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ ان سے رہائی پائینگے ✱

ہندو مسلم اتحاد اور گائے کی قربانی

بلحاظ

ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی رح

ہمارے اکثر مسلمان بھائی جو اس وقت ہندو مسلم اتحاد کے شیدائی اور دینی و دنیوی ترقیوں کا دارومدار زیادہ تر ہندو لیڈروں کی رہنمائی پر ہی منحصر جانتے ہیں اور جو گذشتہ دو تین سالوں سے ہندو صاحبان کے خوش کرنے کی لئے عید قربان کے موقعہ پر پہلے سے ہی ہر شہر و دیہات میں بڑی مستعدی اور جانفشانی سے مسلمانوں کو متواتر فہمائش کرتے رہے ہیں۔ کہ خدا کے واسطے اس اسلامی شعار سے ایک دم دست بردار ہو جاؤ۔ مبادا ہندو صاحبان مسلمانوں سے ناراض اور آزردہ خاطر ہو جائیں۔ اور پھر ہم مقصد خلافت میں ہمیشہ کے لئے ناکام رہ جائیں گے۔ بعض لالہ اور مولوی صاحبان نے تو یہاں تک فتوے دے دیا کہ قربانی کا القدر روپیہ ہی خلافت فنڈ میں دے دینا کافی ہے۔ بعضوں نے مشتہر کر دیا کہ شریعت اسلام میں گائے کی قربانی ایسی ضروری نہیں ہے۔ دوسری حدیثوں میں جانوروں بکری و بھیڑ کی قربانی بجائے افضل بتلائی گئی ہے۔ غرض ہر طرح سے عوام اہل اسلام کو روکا گیا کہ اس شعار اسلامی کی بجا آوری سے باز رہیں بلکہ ہندوؤں کی طرح ایک حد تک اس کی گوشت خوری سے نفرت پھیلانے کی اندر ہی اندر کوشش ہو رہی ہے اور جب کوئی بندۂ خدا بلحاظ حرمت و احترام شعار اسلامی انکو فہمائش کرنا چاہتا ہے تو سخت برا مناتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو جماعت میں پھوٹ اور نااتفاقی و اتحاد کے رنگ میں بھنگ ڈالنے والا خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے حقیقت حال سے بے خبر مسلمانوں اور جوشیلے نوجوانوں کو چونکہ حضرت احمد قادیان کے ایک خادم کی بات تو خواہ قند و نبات ہی کیوں نہ ہو سخت تلخ و بد مزہ معلوم ہوتی ہے لہذا ذیل میں حضرت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرہندی جو ہزار سال ہجری کے گذر جانے کے بعد جہانگیر بادشاہ کے عہد میں اپنے وقت کے مجدد تھے۔ ان کے مکتوبات شریف سے دو تین اقتباسات درج کرتا ہوں۔ جس سے واضح ہو جائیگا کہ ہندو مسلم اتحاد کہاں تک موجب خیر و برکات قابل اعتماد ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ کہ مسئلہ قربانی گائے ایک خاص شعار اسلامی کی شان رکھتا ہے یا نہ اور یہ کہ اس کی بجا آوری کمال پابندی اس ملک میں ضروری ہے یا نہ؟

۱۔ مکتوب بنام لالہ بیگ

[illegible] نازد العهد وا بالكم غربة الاسلام۔ قریباً ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا رہی ہے کہ کافر لوگ مسلمانوں کے شہروں میں صرف کفر کے احکام جاری کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ اسلامیہ احکام بالکل دور ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا کچھ اثر نہ رہے۔ اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شعار اسلامی کو ظاہر کرتا ہے۔ تو قتل کیا جاتا ہے۔ گائے کا ذبح کرنا ہندوستان میں اسلام کا بڑا شعار ہے۔ کفار جزیہ دینے پر شاید راضی ہو جائیں مگر گائے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔ سلطنت کے ابتدا ہی میں اگر مسلمانوں نے رواج پا لیا۔ اور مسلمانوں نے اعتبار پیدا کر لیا تو بہتر ورنہ نعوذ باللہ اگر توقف ہو گیا تو مسلمانوں پر کام بہت مشکل ہو جائے گا الغیاث الغیاث الغیاث۔ دیکھئے کون صاحب دولت اس سعادت کو حاصل کرتا ہے اور کون بہادر اس دولت کو چھین لیتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ثبتنا اللہ وایاکم علی متابعۃ سید المرسلین وعلی آلہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا مکتوب نمبر ۸۱ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ اردو مطبوعہ لاہور ص ۱۶۹

۲۔ بنام شیخ فرید صاحب

وہ جس نے اہل کفر کو عزیز رکھا اس نے اہل اسلام کو خوار کیا۔ انکو اپنی مجلسوں میں جگہ دینا اور ان کی ہمنشینی کرنا اور ان کے ساتھ گفتگو کرنا سب اعزاز میں داخل ہے۔ اگر کوئی دنیاوی غرض ان کے متعلق ہو جو ان کے بغیر حاصل نہ ہوتی ہو۔ تو پھر بھی بے اعتباری کے طریق کو مد نظر رکھ کر بقدر ضرورت ان کے ساتھ میل جول رکھنا چاہئے۔ اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ اس دنیاوی غرض سے درگذر کریں۔ انسان کی طرف توجہ نہ کریں۔ حق تعالیٰ نے اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبر کا دشمن فرمایا ہے۔ پس ان خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ ملنا جلنا اور محبت کرنا بڑا بھاری گناہ ہے کم سے کم ضرر ان کی ہمنشینی اور ملنے جلنے میں یہ ہے کہ احکام شرعی کے جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو مٹانے کی طاقت مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور دوستی کا حیا اس کا مانع ہو جاتا ہے۔ اور یہ ضرر حقیقت میں بڑا ضرر ہے ؎

خواجہ پندارد کہ مرد واصل است
حاصل خواجہ بجز پندار نیست

× × × × ہندوستان میں اہل کفر سے جزیہ دور ہونے کا باعث یہی ہے کہ اہل کفر اس ملک کے بادشاہوں کے ساتھ ہمنشین ہیں × × × بادشاہوں کو کیا لائق ہے کہ جزیہ لینے سے منع کریں؟ × × × ان سے کچھ پوچھنا اور اس کے موافق عمل کرنے میں ان دشمنوں کی کمال عزت ہے۔ بھلا جو کوئی ان سے مدد طلب کرے اور ان کے ذریعے دعا مانگے۔ دیکھیا فائدہ دیگی۔ جیسا کہ حق تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے ”وما دعاء الکافرین الا فی ضلال“ قبولیت کا یہاں کیا احتمال ہے؟ ہاں اسقدر فساد ضرور ہے کہ اسلام والوں کی عزت برباد ہو جاتی ہے۔ اگر یہ دعا بھی کرینگے تو اپنے بتوں کو درمیان میں وسیلہ لائیں گے۔ تو خیال کرنا چاہئے کہ یہ معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مسلمانی کی بو بھی رہنے نہیں دیتا۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب تک تم میں سے کوئی دیوانہ نہ ہو جائے مسلمانی تک نہیں پہنچتا۔ اس دیوانہ پن سے مراد یہ ہے کہ کلمۂ اسلام کے بلند کرنے کیلئے اپنے نفع و ضرر سے درگذر کیا جائے۔ مسلمانی کے ساتھ جو کچھ ہو جائے ہونے دو۔ اگر اس کے ساتھ کچھ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں کیونکہ مسلمانی خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی ہے اور رضامندی (خوشنودی) سے بڑھکر کوئی دولت نہیں ہے۔ رضینا باللہ تعالیٰ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیا و رسولا۔ دیکھو مکتوب نمبر ۱۶۳ صفحہ ۲۵۶

۳۔ فاضل مترجم قاضی عالم دین لکھتے ہیں کہ جہانگیر بادشاہ سخت بیمار ہو گیا تھا۔ زندگانی کی کچھ امید باقی نہ رہی تھی۔ حضرت مجدد ہی کی دعا سے خدا نے بادشاہ کو شفا عطا فرمائی۔ تو وہ آخر آپ کا معتقد ہو کر سلسلہ طریقت میں داخل ہوا اور یہ احکام شرعی جاری کئے ۱۔ سجدہ دربار [illegible] موقوف کر دیا گیا ۲۔ گاؤ کشی [illegible]

[illegible]

تاں میں قسمیں کھائی گئی ہیں۔ تو اس میں کیا حرج ہے جس پر اعتراض ہوتا ہے۔ وہ پیش کیا جائے۔ ناقۃ اللہ کے یہ معنی کرنا کہ خدا اونٹنی پر سوار ہوتا ہے مہاشہ جی کی قرآن دانی کا ثبوت ہے۔ رہی یہ بات کہ اللہ کی اونٹنی۔ اس پر کیا اعتراض ہے۔ اونٹنی کیا سب مخلوق خدا کی ہے۔ معمولی وجہ سے بھی نسبت دی جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے گھوڑے کی زمین یا میز کا کپڑا۔ اور زمین گھوڑے کی نہیں ہوتی۔ مالک کی ہوتی ہے۔ اسی طرح چونکہ اونٹنی کو خدا نے اپنا نشان بنایا تھا۔ اس لئے اسے خدا کی اونٹنی کہا گیا۔ اس سے یہ کس طرح نکلا کہ خدا اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔

مکار کا لفظ عربی ہے۔ اور اس کے معنے تدبیر کرنے والا ہیں۔ اردو کے معنی اس کے نہیں لئے جا سکتے۔ اور اگر دوسری زبان کے لفظ کو اس طرح دوسری زبان میں استعمال کر کے اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ تو کیا مہاشہ جی بتلائیں گے۔ کہ جب وہ سندھیا میں اوم سواہا کہتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ اپنے پر سواہ یعنی راکھ ڈالتے ہیں کیونکہ پنجابی میں سواہ راکھ کو کہتے ہیں۔

آدم میں روح پھونکنے پر کیا اعتراض ہے۔ ہر ایک روح خدا تعالیٰ کی ہے اور وہی جسم میں ڈالتا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ اس کے سمجھانے کے لئے میں مثال دیتا ہوں۔ اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ مناظرین اس مجلس کی رونق ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ مناظرین لوگوں کے منہ میں ہوتے ہیں۔ نہیں۔ اسی طرح خدا کے نور کا ذریعہ قائم ہے۔ اگر خدا اپنا نور ہٹا لے تو کچھ بھی نہ رہے۔ مہاشہ جی نے کہا۔ کہ قرآن میں کہیں ہے آگ کے اندر سے خدا کی آواز آئی۔ مہربانی کر کے وہ یہ الفاظ قرآن سے دکھائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مٹی پھینکنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اس لئے منسوب کیا ہے۔ کہ اس کا جو نتیجہ ہوا۔ جو کسی انسان کی مٹی پھینکنے کا نہیں ہو سکتا۔ اس کو خدا نے ہی مرتب کیا۔ اور اس مٹھی میں خدا نے ہی ایسا اثر ڈالا۔

میں نے اپنی تقریر میں بتایا تھا۔ اور اب پھر کہتا [illegible]۔ کہ سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جو دنیا میں خدا سے تعلق رکھنے والے انسان کا نمونہ پیش کر سکے۔ صرف اسلام کو ہی یہ فضیلت حاصل ہے۔ اور اسی نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو پیش کیا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ اگر ویدک دھرم میں کوئی ایسا ہے۔ جس کا خدا سے تعلق ہے۔ تو اسے مقابلہ میں لاؤ۔ اور دیکھ لو۔ کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کے ساتھ اپنے تعلق کا ثبوت دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے چیلنج دیا تھا۔ کہ آؤ دعا کے ذریعہ مقابلہ کرو۔ کس کی دعا خدا منظور کرتا ہے۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ یہی چیلنج اب حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔ کیا کوئی ہے جو سامنے آئے۔

اس مناظرہ میں آریہ مناظر کے ہر ایک اعتراض کا نہایت مدلل جواب دے کر اس سے پرزور مطالبات کئے گئے۔ لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ دوران مباحثہ میں قرآن کریم سے تناسخ ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیا گیا۔ لیکن اسے انہوں نے منظور نہ کیا۔ حالانکہ پہلے دن غلط سلط آیات پڑھ کر انہوں نے قرآن سے تناسخ نکالنے کے لئے بڑا زور دیا تھا۔

روح و مادہ قدیم ہے یا حادث

۵ تاریخ کو روح و مادہ کے قدیم یا حادث ہونے کے متعلق مناظرہ ہوا۔ پہلی طرف سے جناب میر قاسم علی صاحب اور آریوں کی طرف سے مہاشہ دھرم بھکشو صاحب تھے۔ مہاشہ جی نے سب سے بڑی دلیل یہی پیش کی۔ کہ جس طرح کمہار بغیر مٹی اور چاک کے کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح خدا بھی روح و مادہ کے سوا کچھ نہیں بنا سکتا۔ اس کے متعلق انہیں بتایا گیا۔ کہ خدا کمہار کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر چیز کے بنانے پر قادر ہے۔ اور آریہ بھی اسے سرب شکتیمان کہتے ہیں۔

جناب میر صاحب نے اپنی تقریر میں روح و مادہ کی قدامت کے متعلق اعتراضات کا تانتا باندھ دیا۔ آریہ مناظر نے اپنی پوزیشن کو چھوڑ کر جو اعتراض کئے تھے ان کے جواب دے دئے۔ ویدوں کے حوالے سے بتایا گیا کہ پہلے کچھ نہیں تھا صرف خدا کی قدرت تھی۔ پھر خدا نے اپنی قدرت سے سب کچھ بنایا۔ مہاشہ جی نے اعتراضات سے گھبرا کر قرآن کریم کی آیات کو غلط طریق سے روح و مادہ کے قدیم ہونے کے متعلق پیش کرنا شروع کیا۔ اور چیلنج دیا۔ کہ قرآن سے روح و مادہ کے مخلوق ہونے کا ثبوت دیا جائے۔ اور اپنی آخری تقریر میں بھی اس چیلنج کو دہرایا۔ لیکن جب ہماری طرف سے اس چیلنج کو منظور کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ اسی وقت اس مضمون پر بحث شروع ہو جائے۔ ہم تیار ہیں۔ تو مہاشہ جی نے کہہ دیا۔ کہ میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ میں اپنا پروگرام بنا چکا ہوں اور کل ہی چلا جاؤں گا۔ اس پر کہا گیا۔ کہ پھر چیلنج کیوں دیا تھا۔ اور یہ کیوں کہا تھا کہ ایک سال تک میں قادیان ٹھہروں گا۔ مہاشہ جی نے اس کا جواب یہ دیا کہ چیلنج کسی علیحدہ مناظرہ کیلئے نہیں دیا تھا۔ بلکہ جو بحث ہو رہی تھی اسی میں ثبوت دینے کیلئے دیا تھا۔ اور میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر چونکہ مہاشہ جی نے چیلنج اپنی آخری تقریر میں دیا تھا جس کے بعد ہماری طرف سے کوئی تقریر نہ تھی اس لئے یہ عذر بالکل بیہودہ تھا کیونکہ مباحثہ ہو رہا تھا۔ اسی میں ثبوت دینے کے لئے دیا تھا۔ لیکن مہاشہ جی چونکہ کسی صورت میں بھی گفتگو کرنے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ اس لئے ان کی حالت پر رحم کر کے مباحثہ کیلئے زیادہ مجبور نہ کیا گیا۔ اور اس پر کارروائی ختم ہوئی۔ اور آریہ صاحبان انتظام ضیوف کا شکریہ ادا کر کے بعد چلے گئے۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل یا ایڈیٹر

ضرورت نکاح

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۵ سال وصیت شدہ کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائداد و زمین کے بغیر مبلغ ۲۲ روپیہ ماہواری آمدن ملازمت سے آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے معاملہ میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر احمدی مخلص ہو صرف اکیلا آدمی ہے۔ بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اور رشتہ دار ہی۔ فقط۔ معرفت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ایک باموقعہ زمین کی فروخت

ہائی سکول کی عمارت کے مشرق کی طرف سڑک کے متصل ایک قطعہ چھوڑ کر ۲۰ مرلہ زمین قابل فروخت ہے۔ ۳۲۵ روپیہ میں ملک کیا جا سکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں درخواست بھیجدیں۔

ف معرفت الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ملفوظات نور

۱۰/۱۲

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کے فرمودہ کلمات طیبات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت ۵ر

چٹھی مسیح مولویان ندوی چٹھی مسیح ابن مریم دل اسکے اور سید جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل حقہ بر رد اہل حقہ: مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت ازجانب حضرت المسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ۲ر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں

احمدی وغیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی لغت سلسلہ وار درج ہیں قیمت

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

شہید مرحوم رضی اللہ عنہ
صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۰ ۔ ۱۶ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہیئے کہ اسکو ہر شخص پڑھے۔ اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

المشتہر
سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند ککروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کے لئے بے حد مفید ہے اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول [illegible]۔ اصلی ممیرا جسکی قیمت [illegible] روپیہ فی تولہ ہے مترکب استعمال ممیرا [illegible] باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاص کر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالیں اگر سرمہ کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس لے لیں۔

المشتہر سید احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان۔

عجیب و غریب حمائل شریف

چمڑے کی جلد ۴ انچ لمبی ۳ انچ چوڑی۔ صحیح خط مثل مصحف عثمانی۔ صاف پڑھی جاتی ہے۔ ۱۵ سطری حجم ۶۰۰ صفحے قیمت [illegible] اعجازی حمائل سے بڑھ چڑھ کر ہے۔
مجلد [illegible] حمائل [illegible] مترجم مجلد [illegible] وغیرہ

چند ضروری اور نایاب کتابیں

سرمہ چشم آریہ ۱۲ جنگ مقدس ۸ شحنہ حق ۸ درثمین فوٹو والی ۸ کلام محمود ۱۰ شہید مرحوم کے حالات ۳ مکتوبات احمدیہ پنجم حصہ ۸ کشتی نوح ۸ مکاشفات الہامات [illegible] اسلامی اصول کی فلاسفی۔ الوصیت [illegible] حیات نور الدین [illegible] چشمہ معرفت [illegible] ست بچن۔ ازالہ اوہام ہر دو حصہ [illegible] تجرید بخاری مترجم اردو [illegible] مفصل اشتہار [illegible] الفضل کو دیکھو
اسکے علاوہ تمام کتب خواہ کسی دفتر یا دکان کی ہو۔
نصیر شاپ قادیان سے منگواؤ

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دار الصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال اور ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانتداری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہو نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ کوشش کرکے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں، دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے [illegible] کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں [illegible] نمونے حسب قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی [illegible] قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] احمدیہ دار الصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف میکرولی کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً لیف۔ ڈرکوپ۔ گزرڈ نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

نور الدین شیر محمد تاجران قادیان دارالامان (پنجاب)

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ حمائل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد [illegible] صفحات۔ گیارہ سطری۔ سائز [illegible] فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر۔ دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سٹیم۔ ہارڈ کوک۔ ریلی کوک [illegible] کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

بنگال کول ایجنسی قادیان

آپ مباحثہ [illegible] مباحثہ سرگودھا تشریح الصحیح

تحریک نزول المسیح بجائے ۱۲ کے صرف [illegible] پیشگوئیوں کے اصول پر جامع مضمون جس سے سب اعتراض حل ہو جائیں صرف [illegible] میں منگوالیں۔ علاوہ محصولڈاک۔ [illegible] قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بسلسلہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

ملکی معاملات ملکی معاملات کے ذکر پر فرمایا۔ جو لوگ گورنمنٹ کی طرفداری کا دم بھرتے ہیں۔ اگر وہ ہمت کریں۔ اور گالیوں اور پتھروں وغیرہ سے نہ ڈریں تو وہ بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کے طرفدار بالعموم وہ لوگ ہیں۔ جو ذاتی فائدہ کے لئے نہ اصول کے طور پر گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں۔ فرمایا۔ ماڈریٹ لیڈروں میں بعض لوگوں نے یہ جرأت دکھائی۔ مثلاً مسٹر شاستری باوجود بمبئی کے تمام لیڈروں کی بدسلوکی کے اپنی بات پر ہی رہے۔ فرمایا میں مسٹر شاستری کو زیادہ دیانتدار اور با اصول سمجھتا ہوں۔ دیکھو باوجود عزت افزائی کے جہاں ان کو موقعہ ملا ہے۔ انہوں نے آزادانہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی عزت افزائی کی خاطر ملک کی بہتری کے خیال کو چھوڑ دیا ہو۔

فرمایا۔ اگر گورنمنٹ کے طرفدار دیانتداری سے بغیر [illegible] کے کام کریں۔ تو کامیاب ہو جائیں انکی پرواہ نہ کریں کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ وہ جرأت سے کام لیں۔ ان کو ضرور کامیابی ہوگی۔ فرمایا یہ انبیاء ہی کی شان ہوتی ہے۔ کہ ایسے ہوتے ہیں۔ لوگ خواہ کچھ بھی کریں۔ وہ اپنے اصول کو نہیں چھوڑتے۔ آخر دنیا ان کی بات مانتی ہے ؞

فرمایا۔ لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر بہت دفعہ ہماری بات مؤثر ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم صاف صاف بات کہدیتے ہیں۔

فرمایا۔ جو طریق نان کوآپریٹروں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ اس طرح اگر سوراج بھی مل جائے۔ تو یہ لوگ مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اصل بات یہ ہے کہ ملک سے crimes (جرائم) اٹھائے جائیں۔ اول تو جرم خواہ وہ ہندو کریں یا مسلمان اسکو دونوں قومیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلمان کریں تو ہندو کہدیں۔ چھوڑ دو یا ہندو کریں۔ تو مسلمان کہیں انہیں معاف کر دو۔ اس طرح جرم کی سزا کا خوف کم ہو رہا ہے۔ اور لوگ جرم کو معمولی بات سمجھنے لگے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں اطمینان اور عرفان پیدا کیا جائے۔ جو اس زمانہ میں کم ہے۔ امن کی بحالی کے لئے جو طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ غلط ہیں مادیت کا اتنا زور ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایثار کی کمی ہے۔ یا تو ایک وقت وہ تھا کہ لوگ یہاں آکر مفت کام کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے اور فخر کرتے تھے یا اب جو تنخواہ بھی دی جاتی ہے۔ اسکو کم کہا جاتا ہے۔ موجودہ طریق جو بے صبری کا ہے۔ یہ بے چینی کا باعث ہے۔ یہ خواہ کسی کی حکومت ہو۔ دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک روحانیت نہ پیدا ہو ؞

(۸۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

بیعت مندرجہ ذیل تین شخصوں نے بیعت کی۔
(۱) عبدالرحیم خان صاحب ساکن کنجھال۔ ضلع ہوشیارپور
(۲) اکبر علی صاحب ساکن سجان پور۔ ضلع گورداسپور
(۳) شیخ احمد صاحب۔

فرمایا۔ یورپین اقوام میں اسوقت تک عملی اسلام داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ موجودہ حالت سے نہ نکل جائیں ؞

افریقہ میں احمدی خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ کہا کہ غیر مبایعین کی طرف سے اعتراض ہوا ہے۔ کہ افریقہ میں کوئی احمدی نہیں ہوتے۔ فرمایا۔ انکی تو درسوں اور نمازوں اور بالخصوص عید پڑھنے کی تصویریں آئی ہیں۔ عید کی تصویر میں ہمارے جلسے کے برابر ان کا مجمع ہے۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب مقتدی ہیں۔ اگر وہ امام ہوتے۔ تب بھی اعتراض ہو سکتا تھا کہ یونہی امام بن گئے۔ اور ظاہر کیا کہ یہ لوگ ان کے ہاتھ پر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور احمدی ہو گئے ہیں۔ مگر امام انہی لوگوں کا الفا ([illegible]) ہے۔ اور ماسٹر صاحب مقتدی ہیں۔

فرمایا سینما میں وہ فوٹو جو آئے ہیں۔ دکھائی جائیں تو اچھا ذریعہ تبلیغ ہو سکتا ہے۔

مسٹر فضل کریم بی اے لا کالج علی گڈھ نے کہا۔ پچھلے سال میں نے بمبئی میں سینما دیکھا تھا جس میں ووکنگ کی نماز کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ اور لوگ تو مسجد سے نکل رہے تھے مگر لارڈ ہیڈلے جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

(بعد نماز ظہر)

ملک مولا بخش صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور نے ملاقات کی۔ فرمایا کہ آپ کا سورہ کہف کے متعلق خط پہنچا تھا میرے پچھلے سال کے درس کے نوٹ ریویو میں چھپے ہیں۔ کیا آپ نے وہ پرچہ نہیں پڑھا۔

ملک صاحب ۔ نہیں میں نے نہیں پڑھا۔ کیا تحقیق ہو گئی؟

کہف کے متعلق تحقیقات فرمایا۔ ہاں میرے نزدیک تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ "یہ کہف" روم میں ہیں جو اندر ہی اندر تین سو میل کے رقبہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ انکو کیٹاکومز کہتے ہیں۔ وہ ایسی ہیں جیسے ایک شہر کی طرح۔ لیکن اگر انکو پھیلایا جائے۔ تو کم از کم تین سو میل کا اندازہ کیا گیا ہے اور زیادہ سے زیادہ نو سو میل کا۔ ان کے متعلق بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اور محققوں نے جو کچھ شائع کیا ہے اور جو تصویریں وغیرہ دی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے عیسائیوں کا مذہب موجودہ عیسائیوں کے بالکل خلاف تھا وہ توحید کے قائل اور تثلیث کے منکر تھے۔

فرمایا۔ عیسائی جہاں بھی گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے اس قسم کی غاریں بنائی ہیں۔ روم کے علاوہ انگلینڈ یا اور سسلی وغیرہ میں بھی یہی طریق رکھا ہے۔ شاید یہ غاریں بنانے کی رسم حضرت مسیح کے قبر میں رکھے جانے کی یادگار میں ہو ؞

فرمایا۔ وہ بہت مخفی رستے بناتے تھے۔ اور ان رستوں پر خاص خاص نشانات ہوتے تھے۔ جن کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ بلکہ وہاں کا رہنے والا ہی سمجھ سکتا تھا۔ پولیس والے حیران ہو جاتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ سخت جد و جہد کے بعد ایک سراغ بتلانے میں کامیاب ہو جاتے تھے تو آگے بہت سے نشان نظر آتے تھے۔ اور ان کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوتا تھا کہ ان نشانوں میں کونسا نشان صحیح راستہ بتانے کے لئے ہے ؞

فرمایا۔ ہمارے ہاں جو قصے کہانیاں مشہور تھیں ان میں سے بہت سا حصہ تاریخی طور پر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بتایا گیا ہے کہ دقیانوس بادشاہ کے زمانہ میں اصحاب کہف کا واقعہ ہوا تھا۔ تاریخ بھی اس بادشاہ کا پتہ دے رہی ہے۔ فرمایا۔ اس کے متعلق جو تصویری لٹریچر ہے وہ ہندوستان میں مہیا نہیں ہوا۔ باہر سے انشاء اللہ منگوانے کا ارادہ ہے ؞

آریوں سے مباحثات

مسئلہ تناسخ

۱۵؍ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو آریوں سے مسئلہ تناسخ پر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مباحثہ ہوا۔ آریہ مناظر مہاشہ دھرم بھکشو صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں تناسخ کو ثابت کرنے کے لئے یہی بات پیش کی جسے تمام قائلین تناسخ عام طور پر پیش کیا کرتے ہیں کہ دنیا میں یہ جو اختلاف پایا جاتا ہے ایک غریب ہے ایک امیر۔ ایک اندھا ہے ایک سوجاکھا وغیرہ یہ تناسخ کی وجہ سے ہے ورنہ جبکہ خدا منصف ہے۔ تو اس نے یہ اختلاف کیوں رکھا۔

اس دلیل کے ساتھ مہاشہ جی نے نہایت غلط طور پر قرآن کریم کی بعض آیات پڑھ کر جنہیں بتایا گیا ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا کہا کہ قرآن سے بھی تناسخ ثابت ہے۔

مہاشہ جی کی تقریر کے بعد جو مقررہ وقت آدھ گھنٹہ سے بھی کم وقت میں ختم ہو گئی۔ جناب حافظ روشن علی صاحب نے اپنی دس منٹ کی تقریر میں فرمایا۔ یہ دلیل کہ دنیا میں اختلاف ہے ظاہر نہیں کرتی کہ اس کی وجہ تناسخ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مختلف قابلیت [illegible] وجہ سے اختلاف ہو۔

مہاشہ جی نے خدا کو عادل کہا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ عادل کی تعریف کیا ہے اور بے عدل کیا۔ بے انصافی یہ ہوتی ہے کہ کسی کا جو حق ہو وہ اسے نہ دیا جائے۔ مہاشہ جی کا فرض تھا۔ وہ ثابت کرتے کہ انسانوں کا ایشور کے ذمہ یہ حق ہے مگر ایشور کے ذمہ کسی کا کوئی حق نہیں جس حالت میں وہ پیدا کرے۔ وہی احسان ہو۔

مہاشہ جی نے تسلیم کیا ہے کہ روح بغیر جسم کے عمل نہیں کر سکتی۔ اسلئے تناسخ کے رو سے ضروری ہوا کہ روح خود بخود جسم سے ملی ہو۔ اور پھر خدا نے اس پر تصرف کیا ہو۔ ورنہ جبکہ روح مادہ خود بخود ہیں تو ان پر خدا کا تصرف عدل کے خلاف ہے۔

پھر ایشور۔ روح۔ مادہ جب ہمیشہ سے ہیں تو انہیں جو اختلاف ہے۔ وہ ان کے کونسے اعمال کی وجہ سے ہے۔ ایشور کونسے اعمال کی وجہ سے روح اور مادہ پر حاکم بن گیا۔ اور روح کونسے اعمال کی وجہ سے محکوم ہو گئی۔ اور مادہ نے کونسے اعمال کئے کہ روح کے تصرف میں کر دیا گیا۔

پھر یہ اعتراض ہے کہ اگر پرمیشور مختلف جونوں میں سزا کے طور پر انسان کو ڈالتا ہے تو یہ کیوں نہیں بتاتا کہ فلاں جرم کی وجہ سے گھوڑے کی جون میں فلاں جرم کی وجہ سے کتے کی جون میں۔ اور ماں کی محبت اور مردوں کے متعلق کیوں نہیں بتاتا۔ تاکہ ان افعال سے لوگ بچ سکیں یہ کیسا اندھیر ہے۔ جو دنیا کو [illegible] اور وہ جہالت میں مبتلا ہو جائینگے۔ پکڑ کر جیل میں ڈال دیتا ہے اور جرم نہیں بتاتا۔

پھر اگر یہ بات خدا بتا دیتا کہ جس چیز کی جس وقت ضرورت ہوتی ہے ویسی سامان عقل کے وہ چیز پیدا کر لی جاتی۔

یہ اور اسی قسم کے اعتراضات کے مہاشہ جی آخر تک کوئی جواب نہ دے سکے اور اپنی پہلی پوزیشن کو چھوڑ کر [illegible] کرنے لگے۔ اور قرآن کریم کی آیات غلط طور پر پیش کرتے رہے جن کا صحیح مفہوم دیگر آیات سے بتا دیا گیا تھا کہ ان میں قیامت کا ذکر ہے کہ قیامت کو اعمال کا بدلہ ملیگا۔ اور اسے کوئی عقلمند تناسخ نہیں کہہ سکتا۔ تناسخ تو اس دنیا میں ہی جون بدلنے کا نام ہے۔ لیکن مہاشہ جی چونکہ کسی اعتراض کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ اسلئے اسی قسم کی باتیں پیش کر کے اپنا وقت ختم کرتے رہے۔

کیا وید کامل الہامی کتاب ہے

دوسرے دن پہلے وید کے کامل الہامی کتاب ہونے پر گفتگو ہوئی۔ آریوں کی طرف سے برہمچاری بدھ دیو صاحب نے پہلی تقریر کی اور بتایا کہ الہامی کتاب مخلوق سے پہلے ہونی چاہیئے (۲) وید ساری دنیا کے لئے ہے اور اس میں جانوروں پر بھی رحم کرنے کی تعلیم بھی ہے (۳) اس میں سچ کی بھلائی گئی ہے (۴) اس میں برہمچریہ کا اپدیش پایا گیا ہے (۵) تعلیم حاصل کرنے کا طریق بتایا گیا ہے (۶) کرم کا مسئلہ وید میں ہے۔ اس پر جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے تنقید کرتے ہوئے کہا۔ برہمچاری صاحب نے وید کی تعلیم کے متعلق جو چھ باتیں پیش کی ہیں یا جو کچھ اور کہے ہیں جو کہ زیر بحث ہے کہ وہ وید میں بھی نہیں اسلئے ناقابل توجہ ہیں۔ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ وہ چوتھا وید ہے اور پھر اس سے حوالے دیئے جائیں۔

یہی یہ بات کہ الہامی کتاب ابتدائے آفرینش میں ہو۔ اس پر سوال ہے کہ وید صرف چار انسانوں کو کیوں دئیے گئے۔ دوسرے لوگ کیوں اس کے مستحق نہ تھے۔

پھر ایسے حوالے وید میں موجود ہیں۔ جن کو پایا جاتا ہے کہ وید ابتدا میں نہیں نازل ہوئے۔ کیونکہ آتا ہے۔ تمہارے بزرگ علوم کے ماہر گذر چکے ہیں۔ پھر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ آدی سرشٹی میں سب لوگ بچوں کی طرح بالک تھے۔ کوئی قانون نہیں تھا۔ یہ حالت پانچ سال تک رہی پھر وید نازل ہوئے۔ اس سے وید کے ابتدا میں نازل ہونے کا خیال باطل ہو گیا۔ کہا گیا ہے کہ وید میں محبت کی تعلیم ہے کیا جس کتاب میں بست کی تعلیم ہو اسے آریہ الہامی مان سکتے ہیں۔ برہمچریہ کی تعلیم پر بڑا فخر کیا گیا ہے لیکن تمام عمر کا برہمچریہ بالکل خلاف قانون قدرت ہے۔ اگر اس پر عمل ہو تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ اور مقررہ وقت تک ہی ناقص تعلیم ہے کیونکہ بعض اعتراض کا جواب نہیں [illegible] کی۔

یہی بات کہ روح و مادہ پرمیشور کی طرح ہی انادی مانا گیا ہے۔ اگر مادہ روح انادی ہیں تو پرمیشور کی کیا ضرورت؟ وہ کس کام کے لئے ہے۔ اگر کہو کہ روح مادہ کو جوڑنے کے لئے تو بتائیے روح و مادہ کا اتصال قدیم ہے یا حادث۔ اگر قدیم ہے تو پرمیشور کی ضرورت کیا۔ اور اگر حادث ہے تو معلوم ہوا ایک وقت اتصال نہیں تھا پھر ایشور نے اتصال کیا۔ اس لئے بتائیے جب تک اتصال نہیں تھا اس وقت پرمیشور کیا کرتا تھا۔

اس کے بعد وید میں پرمیشور کا جو عجیب و غریب نقشہ کھینچا گیا ہے وہ دکھایا گیا اور ہر ایک بات کو وید اور مستند کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا۔

ایسے زبردست اعتراض سن کر برہمچاری صاحب آخیر وقت تک ان کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ انہوں نے بعض حوالوں کی اپنی طرف سے تشریح اور تاویل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرح وہ اور زیادہ الجھن میں پھنس گئے تو یہ کہنے لگے کہ آپ تو اعتراض پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ میں کیا کروں۔

قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے

اس بحث کے بعد قرآن کریم کے الہامی ہونے پر جناب شیخ صاحب موصوف نے تقریر کی اور بتایا۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل کا صحیح راستہ بتاتا اور اس دنیا میں ہی خدا تک پہنچنے کا یقین کرا دیتا ہے۔ اسلام میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتے رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب ہوئے ہیں۔ آپ نے نشانوں اور دعاؤں سے ثابت کر دیا کہ انسان اسی دنیا میں اللہ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کتاب یا مذہب ایسا نمونہ پیش نہیں کر سکتے عقلی دلائل میں غلط اور درست ہونے کی گنجائش ہوتی ہے مگر مشاہدہ کا انکار کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اسلئے اسلام جو مشاہدہ کراتا ہے۔ یہ بہت بڑا نشان ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی دوسری کتابوں سے افضل ہونے کی حقیقت بتائی گئی اور ساتھ ہی تناسخ کو رد کر کے دکھایا گیا۔

اس پر تنقید کرنے کے لئے مہاشہ دھرم بھکشو صاحب کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ اسلام کا خدا تو ویسا ہی ہے جو اونٹنی پر سوار ہو کر آتا ہے اور حوالہ پیش کیا کہ ناقۃ اللہ۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے۔ اللہ نے مٹی پکڑی۔ آدم کے اندر روح پھونکی۔ آگے سے آواز آئی کہ میں تیرا رب ہوں۔ قرآن میں قسمیں کھائی گئی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو پیش کیا گیا ہے مجھ کو ان کی پاکیزگی کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

نیز کہا کہ قرآن میں بتایا تھا کہ خدا دوسری زندگی دیگا۔ مگر اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں کسی کو زندہ نہیں کریگا۔ یہ تو اختلاف ہو گیا۔

اسکے جواب میں مہاشہ جی کو بتایا گیا کہ حضرت مرزا صاحب کی پاکیزگی کے متعلق آپ کے دشمنوں اور مخالفوں تک کی شہادتیں موجود ہیں جو باہر کے اور یہاں کے ہیں۔ اور آپ نے چیلنج دیا تھا کہ کوئی عیب میری زندگی میں ثابت کرو۔

ہندوستان کی خبریں

کوہ ایورسٹ تک پہنچنے کا راستہ جو پارٹی کوہ ہمالیہ کی ایورسٹ چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اس کے سرگروہ کرنیل ہوورڈ بری خبر دیتے ہیں کہ کوہ ایورسٹ پر چڑھنے کا ایک دشوار گذار راستہ معلوم ہو گیا ہے۔

سر ولیم ونسنٹ کا دورہ مالابار شملہ ۱۳ر اکتوبر۔ سر ولیم ونسنٹ ہوم ممبر آج شام کو مالابار کے ایک مختصر دورہ کے لئے شملہ سے روانہ ہو گئے آپ قریباً ۲۴ر اکتوبر کو واپس آئینگے۔

علی برادران کے مقدمہ کی سماعت کراچی ...ر اکتوبر۔ مسٹر محمد علی و دیگر جوائنٹ کمشنر کی عدالت نے اطلاع دی ہے کہ ان کا مقدمہ ۲۴ر ماہ حال کو شروع ہوگا۔ گورنمنٹ نے مسٹر راس ایلسٹن اور اسلامی قوانین کے ایک ماہر کو استغاثہ کی پیروی کرنے کے لئے بلایا ہے اور علی برادران نے مولوی عبدالباری اور مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو مذہبی مشورے کے لئے طلب کیا ہے۔

وائسرائے بہادر سرینگر میں شملہ ۱۴ر اکتوبر۔ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مع پارٹی آج سرینگر پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی کی ایک ریاست میں ستیہ گرہ پونا ۱۴ر اکتوبر۔ چہارشنبہ اور پنجشنبہ کے روز۔ این۔ سی کیلکر۔ ایڈیٹر "کیسری"۔ دمن لال تینوار دھن ایڈیٹر "دیان پرکاش"۔ والچند کوٹھاری ایڈیٹر "جاگرت" اور رضروبا کارا ایڈیٹر "شتری ہتیچی" وغیرہ دکن کی دیسی ریاستوں کی لیگ کی طرف سے۔ سٹرول اور بھور ریاستوں میں لیکچر دینے گئے۔ اول الذکر مقام پر تو انہیں نہیں روکا گیا۔ مگر جب ریاست بھور میں لیکچر دینے گئے تو جلسہ بند کر دیا لیکن انہوں نے ستیہ گرہ کی ٹھان لی اور لیکچر دئے اب ان کے خلاف راجہ کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا ہے جس کی پیشی ۲۸ر اکتوبر کو ہوگی۔

طمانچے لگوانے والے مجسٹریٹ کا اعتراف بلند شہر کے مجسٹریٹ نے پولیٹیکل ملزم مہابیر تیاگی کو تھپڑ لگوانے کے متعلق برسر اجلاس کہا ملزم کو مخاطب کر کے مقدمہ کی ابتدائی کارروائی میں صبر سے سنتا رہا۔ لیکن تمہارا رویہ گستاخانہ تھا۔ میں نے تمہارے طمانچہ لگوانے میں غلطی کی۔ میں افسوس کرتا ہوں مگر میں نے ایسا کیوں کیا؟

نواب دیر اور حاکم سوات میں جنگ کا اندیشہ پشاور۔ ۱۲ر اکتوبر۔ نواب دیر کے لشکر اور سوات کے میاں گل کی فوج کے درمیان ایک اور جنگ ہونے والی ہے۔ تنازعہ کی وجہ چکدرہ کے شمال میں واقع اڈین زئی کا علاقہ ہے۔ جو پہلے نواب کا تھا۔ مگر سواتیوں نے سنہ ۱۹۱۹ء میں لڑ کر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

اس سال پھر اسی زمین پر جنگ ہونے والی ہے۔ اور مخالف لشکر اڈین زئی میں جمع ہو رہے ہیں! البتہ اس دفعہ یہ ایک خاص بات ہے کہ وہاں کے باشندے میاں گل کی حکومت سے بیزار ہو گئے ہیں! اور انہوں نے نواب کی اطاعت کا حلف لیا ہے۔ اور اب کے نواب کا لشکر بھی سواتیوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے اغلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نواب جیت جائے۔

مسٹر گاندھی اور انکی گرفتاری بمبئی ۱۴ر اکتوبر۔ بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگرچہ شملہ میں مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ بہت گرم ہے لیکن ذمہ دار حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری یا تو شہزادہ ویلز کے ہندوستان میں آنے سے بہت پہلے ہو جائیگی یا بالکل ہوگی ہی نہیں۔

لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری سکرٹری کنور دلیپ سنگھ بیرسٹر ایٹ لا پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اجلاس کے دنوں میں تمام دن کام کیا کرینگے۔ اور باقی ایام میں کچھ جزوی وقت صرف کیا کرینگے۔

وفد کابل کے اراکین کی انفرادی واپسی شملہ ۱۳ر اکتوبر۔ مسٹر ایچیسن کے علاوہ جو زہر باد سے بیمار ہیں۔ اور کابل سے ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ وفد کابل کے دو تین اور ممبروں کی صحت بھی کچھ مدت سے غیر تسلی بخش رہی ہے۔ وہ بھی ہندوستان میں آنے والے ہیں۔

زندہ کچھوے کا گوشت بیچنے کا مقدمہ کلکتہ میں سیالدہ کے مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا ہے۔ جس میں ایک زندہ کچھوے پر بیرحمی کرنے کے جرم میں ایک اوڑیہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ شہر کے شمالی حصہ کے بازاروں میں یہ عام دستور ہے کہ زندہ کچھوے کا گوشت کاٹ کر بازاروں میں فروخت کیا جاتا ہے کیونکہ خریدار اس وقت تک اس کا گوشت نہیں لیتے۔ جب تک وہ کچھوے کو زندہ نہ دیکھ لیں۔

دو فوجیں توڑ دی گئیں شملہ ۱۲ر اکتوبر۔ ۶-۲ رائل جاٹ لائٹ انفنٹری اور ۱۲-۲ پایونیر بالترتیب ۲۰ اور ۲۴ نومبر کو توڑ دی گئی ہیں۔

بمبئی میں بدیشی کپڑے دوبارہ آگ میں الفنسٹن ملز کے قریب اسی مقام پر جہاں پہلے غیر ملکی کپڑے کو آگ لگائی تھی۔ ۱۵ر اکتوبر کو دوبارہ آگ لگائی گئی۔ اس موقع پر حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ مسز سروجنی نیڈو صدر جلسہ تھیں مسٹر گاندھی اور لالہ راجپت رائے اور مولوی آزاد سبحانی وغیرہ نے تقریریں کیں اور کراچی کے مشہور رزولیوشن کو دہرایا اور بعد میں مسٹر گاندھی نے غیر ملکی کپڑے کے ڈھیر میں آگ لگائی۔

بمبئی کا اعلان جالندھر میں جالندھر ۱۳ر اکتوبر۔ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ۱۲ر اکتوبر کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سوامی شردھانند نے تقریر کی پانچ ہزار کا مجمع تھا راشٹر لوک سراج نے پچاس لیڈروں کا بمبئی والا اعلان اور مولوی عطاء اللہ نے جمعیت العلماء کا فتویٰ پڑھ کر سنایا۔ اور حاضرین نے اسے دہرایا۔

مقدمہ کراچی کے متعلق پنڈت رام بھجدت کے خیالات شملہ ۱۵ر اکتوبر۔ سوامی رامانند سنیاسی جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی شملہ پنڈت رام بھجدت چودھری کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ اثناء گفتگو میں صاحب موصوف نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے کہ میں کراچی کی کانفرنس میں شریک نہ ہو سکا ورنہ میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا۔ اب میری یہ خواہش ہے کہ اس مقدمہ کا نتیجہ کسی نہ کسی طرح سے یہ نکلے کہ ان اصحاب میں سے دو یا تین کو پھانسی کی سزا ملے اور جن اصحاب کو پھانسی کی سزا ملے انہیں سے ایک علی برادر ہو۔ [illegible] بغیر اس صورت معاملات کا حل نہیں ہوگا۔ ہم میں سے چند کے سر قلم ہونے چاہئیں۔ انہیں گولی سے اڑایا جانا

غیر ممالک کی خبریں

شاہ حجاز اور حکومت برطانیہ لندن ۸ اکتوبر۔ شریف حسین (مکہ) نے انگلستان سے چند ہوائی جہاز منگائے تھے۔ اور اس کے بعد اٹلی سے بھی کچھ جہاز منگائے۔ اس پر برطانیہ کے وزیر امور خارجہ نے بہت زور شور سے شکایت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ روپیہ جو شریف مکہ کو برطانیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ غالباً بند کر دیا جائیگا۔

آئرلینڈ کی حکومت خود اختیاری لندن ۱۱ اکتوبر۔ بروکس میں تقریر کرتے ہوئے۔ وائیکونٹ گرے نے فرمایا کہ مسئلہ آئرلینڈ کا واحد حل یہ ہے کہ آئرلینڈ کو خود مختار حکومتوں کی طرح شریک [illegible] بنا لیا جائے۔ البتہ یہ شرط ضرور عاید کی جائے۔ کہ وہ [illegible] برطانیہ عظمیٰ کی محافظت کے لئے [illegible] بحری فوج [illegible] آئرلینڈ اور برطانیہ عظمیٰ کے لئے ایک ہی بحری فوج ہونی چاہئیے۔

حکومت مانٹی نگرو کا خاتمہ لندن ۱۲ اکتوبر [illegible] کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ملکہ [illegible] نے ایک حکمنامہ پر دستخط ثبت کر کے وزارت کو منتشر کر دیا ہے۔ اس نے [illegible] حکومت مانٹی نگرو حوالی میں قائم [illegible] کے لئے [illegible]

بلجیم میں جرمن فوجی افسروں کا خفیہ جلسہ برسلز ۱۳ اکتوبر۔ بلجیم کی فوجی پولیس نے کریفلڈ کے مقام پر آج جرمن فوج کے کچھ سابق افسر گرفتار کئے ہیں جو اس وقت ایک خفیہ جلسہ کرنے والے تھے۔ کچھ کاغذات بھی پکڑے گئے ہیں جن کی دیکھ بھال ہو رہی ہے۔

وائنا میں خوف وہراس وائنا ۱۳ اکتوبر۔ یہود کی ایک معبد میں شور و غل ہوا۔ اس کے بعد اسی محلہ میں ایک گاڑی ملی جس میں بم کے گولے بھرے ہوئے تھے۔ آگ لگ گئی عبادت گذاروں نے ایک قریب کی پولیس کی چوکی پر زور مارا گیا۔

جرمن کا غصہ دھمکی جرمن کے ایک اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکو سرکاری اہمیت [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible] اقوام مجوزہ

جرمن کو تباہ کرنے میں فرانس کی کوششوں میں شریک ہے۔ اور اگر گورنمنٹ استعفا دینے پر مجبور ہوئی تو شرائط تاوان پر عملدرآمد ناممکن ہو جائیگا۔

مشہد مقدس میں افغانی قونصل امام افغان کا بیان ہے کہ عبد الباقی خان صاحب کو شاہ کابل نے مشہد مقدس میں افغانی قونصل مقرر کیا ہے۔

کانفرنس میں آئرش نمایندوں کا شاندار خیر مقدم لندن ۱۱ اکتوبر۔ ڈاؤننگ سٹریٹ پر پہنچنے کے وقت ہمدردان آئرلینڈ نے آئرش نمایندوں کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ انگریزی نمایندے خاموشی کے ساتھ لئے گئے۔ جس وقت سن فینوں کی موٹریں آئیں۔ تو [illegible] کی بوچھاڑ ہوگئی۔ سن فینوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اور آئرلینڈ کے مشہور نمایندوں کا نام زور زور سے لیا جاتا تھا۔ اور پھر چیئرز دئے جاتے تھے "خدا آئرلینڈ کو محفوظ رکھے" کے نعرے بلند تھے۔

مسائل آئرلینڈ کے متعلق کانفرنس لندن ۱۲ اکتوبر۔ آج ایک کانفرنس صلح کی شرائط کا زیادہ خیال رکھنے کے متعلق ہوئی۔ اس میں گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام مسٹر ہیمر گرین ڈ چیف سکرٹری آئرلینڈ اور سر ایل ورتنگٹن ایوانس وزیر جنگ تھے۔ جنرل میکریڈی کمانڈر انچیف افواج آئرلینڈ بھی موجود تھے۔ سن فینروں کے قائم مقام مسٹر مائیکل کالنز۔ مسٹر بارٹن اور مسٹر ڈگن تھے۔ اس کانفرنس کے نتائج کل بڑی کانفرنس کے سامنے پیش کئے جائینگے۔

شرائط صلح کی خلاف ورزیاں لندن ۱۳ اکتوبر۔ کانفرنس نے جو صلح کمیٹی مقرر کی ہے اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ شرائط کی خلاف ورزی کی شکائتیں زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس خلاف ورزی نے زیادہ تر [illegible] کے اغوا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور شکار زیادہ پولیس والے اور کسان لوگ ہوتے ہیں بہت سی حالتوں میں لوگوں کو جبراً آئرلینڈ کی جمہوری فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

موجودہ وزارت انگلستان کی مخالفت لندن ۱۳ اکتوبر۔ وائیکونٹ گرے سابق وزیر خارجہ نے موجودہ وزارت پر جو اعتراضات کئے ہیں ان میں لارڈ سیسل نے بھی اتفاق رائے کیا ہے۔ لارڈ سیسل [illegible] نے لکھا ہے۔ کہ میں ایسی وزارت چاہتا ہوں۔ جس کا اصول انصاف پروگرام ہو۔ وائیکونٹ گرے اس قسم کی وزارت کے سرگروہ ہونگے۔ میں اس بارے میں وائیکونٹ گرے کے ساتھ شرکت عمل کرنے کو تیار ہوں۔ تمام اصحاب جو میرے ہم خیال ہیں۔ ان کو اس کوشش میں ہمارے ساتھ مل جانا چاہئیے۔ کہ برطانیہ میں ایک ایسی وزارت قائم کی جائے۔ جس سے ملک میں امن وامان ہو جائے۔ اور بیرونی دنیا کا اس پر اعتماد ہو جائے۔

شہزادہ ویلز کا دورہ ہندوستان لندن ۱۳ اکتوبر۔ آج ملک معظم نے شہزادہ ویلز کے دورہ ہندوستان کے سلسلہ میں [illegible] کو باریابی کا شرف بخشا۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ سینڈرنگھام کو جا رہے ہیں [illegible] اکتوبر کو وہ اپنے فرزند کو الوداع کہنے کے لئے لندن میں واپس آجائینگے۔

لندن ۱۲ اکتوبر۔ آج لارڈ چیمسفورڈ کے زیر صدارت

مسئلہ عراق مسئلہ عراق پر ایک لیکچر ہوا۔ صدر نے کہا اس وقت دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے۔ کہ ہم نے عرب کی گورنمنٹ کو جیسی کہ وہ تھی [illegible] اس کی حکم برداری منظور کی ہے۔ دوسرا یہ کہتا ہے کہ اخراجات میں تخفیف کی جائے۔ اور اس قسم کی غیر ملکی مہموں کو اختیار نہ کیا جائے۔ لیکن مسٹر ایڈون ریون نے کہا کہ اگر عربوں کی سلف گورنمنٹ ناکام رہی۔ تو اس صورت میں چارہ کار صرف یہی ہوگا۔ کہ کوئی یورپین طاقت حکومت کا کام اپنے ہاتھ میں لے۔ اور یہ بات خیال میں بھی نہیں آسکتی ہے کہ انگلستان اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکیگا۔

فوجوں میں تخفیف کا سوال واشنگٹن ۱۴ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ ہارڈنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فوجوں میں عام تخفیف ناقابل عمل ہے۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ فوجوں کی تعداد کو محدود کر دیا جائے۔ پرتگال نے واشنگٹن کی کانفرنس میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔

امریکہ کی خواہش آسٹریلیا میں روپیہ لگانے کیلئے سڈنی ۱۲ اکتوبر۔ اہل امریکہ آسٹریلیا میں روپیہ لگانے کیلئے بڑھ بڑھ کر بولیاں دے رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے ایک شخص نے پچھلے دنوں کہا ہو کہ امریکہ نیو ساؤتھ ویلز کو جو آسٹریلیا کا ایک صوبہ ہے۔ [illegible]

[illegible] پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر قادیان سے مالکان کے لئے شائع ہوا

HEALFAZL QADIAN

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں ... کے دن	عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	... کے لئے اک آسماں پر شور ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ قطعہ (دردناک مکالمہ) صفحہ ۱
اخبار احمدیہ ۔ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہو؟ ۔ ۲
مولوی محمد علی گورنمنٹ کے خلاف نور اٹھانے والے ہیں
اولاد پیدا کرنے کی تجویز
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
تبلیغ ۔ ۸
بشارات ۔ ۹
۱۰

... اور جمعہ کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ ...

جلد ۹	سنہ ۱۳۴۰ھ	مطابق ۲۴ صفر	مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۱ء	نمبر ۳۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو ۲۳ تاریخ عصر تک بخار نہ ہوا۔ لیکن اسکے بعد ½۹۹ درجہ کی حرارت ہو گئی۔ جو ۲۳ کی رات تک رہی۔ ۲۵ کو ... تھوڑا سا بخار ہو گیا ... حضور عموماً نمازیں خود پڑھاتے اور بعض اوقات دیر تک مسجد میں نشست فرماتے رہے۔

صیغہ تالیف و اشاعت حضرت مسیح موعود کی ختم شدہ تصانیف اور دیگر کتب کی چھپوائی اور اشاعت کا خاص انتظام کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی گذشتہ جلسہ کی تقریروں کا مضمون لکھوایا جا رہا ہے۔

قطعہ

دردناک مکالمہ

اخویم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت سے مہر خاموشی لبوں پر لگی ہوئی تھی۔ خدا خدا کر کے توفیق ملی ہے کہ آج یہ قطعہ نذر ناظرین الفضل کروں۔ وہ لکچر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لاہور میں اسلام میں اختلافات کی ابتدا پر دیا تھا۔ اسمیں سے ایک جگہ یہ مکالمہ نظر سے گذرا۔ کچھ ایسا موثر اور دل نشین بیان تھا کہ دل میں گھر کر گیا۔ اور نظم کا لباس پہنانے کی دل میں گدگدی پیدا ہوگئی۔

خاکسار محمد نواب خان ثاقب۔ [illegible] مالیر کوٹلہ

آئے معاویہ درِ عثمان رضؓ پہ ایک روز
کہنے لگے کہ فتنہ زمیں میں ہے بڑھ چلا
کھٹکا ہے سازشوں کا ہے اندیشۂ فساد
دل میں خلش ہے یہ نہ ہو فتنہ کوئی بپا
سازش خلاف ذات مقدس ہے زور پر
منصوبے ہو رہے ہیں خلافت کو دو اٹھا
حاضر ہوا ہے بندۂ درگہ اسی لئے
ترک ادب نہ ہو تو کروں عرض مدعا
حضرت نے سن کے اپنے مدبر کا یہ بیان
فرمایا شوق سے کرو تقریر برملا
کہنے لگے معاویہ ہیں تین ہی امور
جس سے دبے گا فتنہ دجال بن سبا

بہتر یہ ہے کہ شام کو مرکز بنائیے
[illegible] مگر کہا ب. مانئے پہلی یہ التجا
ہے شام مُلک امن و امان سلطنت شدید
ممکن نہیں کہ جا سکے واں کوئی فتنہ زا
فرمایا عاشق رُخ احمدؐ نے سن کے یوں
ایسا نہیں ہے مجھ سے مگر رب مصطفٰے
کوچے سے یار کے مجھے جانا وبال ہے
یاں سے قدم اُٹھانا مصیبت ہے بد بلا
عثمان کا جان و تن تو نبیؐ کے لئے ہے بس
کہنا ہے اور کچھ اس بات کے سوا
جلدی دستے کبھی تھی بہت درد دل ہے بات
یہ درد و عشق سُن کے نہ خاموش رہ سکا
اچھا تو ایک عرض ہے منظور کیجئے
میں دیکھتا ہوں یاں پہ حفاظت نہیں ذرا
اک شامیوں کی فوج کا دستہ کروں رواں
پانی کی جا پہ آپ کے دیں اپنا خون بہا
جو صبح و شام آپ کے خدام میں ہوں
[illegible] دیں قریب کوئی فتنہ و بلا
فرمایا فوج اک تن عثمانؓ کے واسطے
یہ بار بیت مال پہ بالکل ہے ناروا
لشکر کریگا تنگ مدینہ کو ہر طرح
عثمان کی جان کے لئے ہو گا یہ مخمصا
پھر اور کہئے بات جو ہو ممکنات سے
دو باتیں آپ کی تہ دل سے ہیں سُن چکا
کہنے لگے معاویہ تدبیر تیسری
منظور کیجئے کہ ہے تجویز بے بہا
اقطاع ملک میں اسے پھیلائے تمام
ہے ارد گرد جتنا صحابہ کا جمگھٹا
ایسا نہ ہو کہ آپ سے ناراض ہو کے لوگ
ان میں سے اک کو کریں خلیفہ نیا کھڑا
فرمایا خوب! جن کو اکٹھا کیا رسولؐ
میں ان کو ایک ایک کروں اپنے سے جدا
کہنے لگے معاویہ سنکر جواب صاف
رو کر کہا یہ عرض جو کچھ بس نہ چل سکا
اچھا تو ایک بات مری مانئے ضرور
آخر ہوں میں بھی آپ کا اک بندۂ وفا
اتنا تو کیجئے کہ یہ اعلان عام ہو
پھیلائیے یہ حکم جہاں بھر میں برملا
پہنچے گزند جان کو میری جو ناگہاں
ہے حق معاویہ کو کہ لے میرا خوں بہا
اس خوف سے شریر شقی [illegible]
باز آئیں سازشوں سے شریران فتنہ زا
فرمایا ہو رہیگا جو ہونا ہے لے اخی
مجھ سے نہ ہو سکے گا جو ہے تیرا مدعا
ڈرتا ہوں میں کہ آپ میں سختی کمال ہے
سختی سے چل نہ جائے کہیں خنجر جفا
سنکر جواب رو پڑے فوراً معاویہ
باچشم تر نکل پڑے گھر سے بصد بکا
یہ آخری سلام ہے یہ آخری کلام
یہ آخری ہے دید یہ ہے آخری صدا
بلکہ صحابیوں سے کہا با دل حزیں
عثمان کی جان و تن کے محافظ رہو سدا
ثاقبؔ شام سے گئے مرکز جہان میں
عثمان نرم دل رہے با حلم و باصفا

اخبار احمدیہ

برہمن بڑیہ کا جلسہ سالانہ

برہمن بڑیہ بنگال میں انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ نہایت خوبی کے ساتھ ۸-۹-۱۰ کو منعقد ہوا۔ مہمان بنگال کے اضلاع مثلاً بوگرہ۔ پتینہ۔ میمن سنگھ۔ تپرہ۔ چاٹگام ڈھاکہ وغیرہ سے تشریف لا کر شریک جلسہ ہوئے۔ محمد ذوالحق

مصری چھاپے کی جلالین مل گئی

حضرت مفتی صاحب کے لئے مکرمی سید محمد اسحٰق صاحب نے جلالین دیدی ہے۔ اسلئے اب کوئی صاحب تفسیر جلالین نہ بھیجیں۔ (اکمل)

شہید مرحوم کا فوٹو

جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے رسالہ شہید مرحوم [illegible] میرا ارادہ ہے کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرا کے بیرونی ممالک میں بھیجا جائے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ شہید مرحوم کا فوٹو بھی ساتھ لگایا جائے۔ حضرت اقدس جب جہلم تشریف لے گئے تو آپ بھی ساتھ تھے۔ اگر وہاں آپ کا کوئی فوٹو لیا گیا ہو یا لاہور وغیرہ میں لیا گیا ہو۔ تو احباب ایک فوٹو مہیا کردیں۔ سید احمد نور قادیان دار الامان

ولادت

۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اللہ تعالیٰ نے عاجز کے گھر لڑکا دیا ہے۔ احباب مولود مسعود کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نصر اللہ خان سب اوورسیر مردان نہر

درخواست دُعا

میں عارضہ درد سر و آشوب چشم سخت تکلیف میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت دے۔ محمد اسمٰعیل یوسف [illegible]۔ نیروبی

بندہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بوجہ کمزوری و خرابی معدہ بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ صحت کے لئے دعا فرماویں۔ عبدالرحمٰن۔ دوالمیال

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ تحصیل پھالیہ بعض مخالفین کی وجہ سے مشکلات میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی مشکلات دور فرمائے۔ خاکسار فضل الرحمٰن۔ ہیلاں (گجرات)

پیر برکت علی صاحب ساکن [illegible] کا اکلوتا لڑکا سخت علیل ہے۔ پیر صاحب کی درخواست ہے کہ احباب بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک ہفتہ سے میں بیمار ہوں۔ تمام بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ عبد الغفور لاہور۔

میرے والد بزرگوار جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ حوالدار شیر محمد خان خوگی

بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار انبالہ چھاؤنی کے لئے اور ان کے اہل و عیال کی صحت کے لئے خاص دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد ابراہیم از قادیان۔

عاجز کی اہلیہ اور بچہ عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے علیل ہیں۔ احباب سے التجا ہے کہ ان کی صحت اور ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد روشن خان۔ قلعہ فیروز پور

نماز جنازہ

میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور کا فرزند کی مسلمہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار نذیر حسین۔ قادیان

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۲۷ ۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد کیا ہونی چاہیئے؟

لالہ لاجپت رائے صاحب نے حال میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو مضمون لکھا ہے۔ وہ ان مسلمانوں کو آنکھیں کھولکر پڑھنا چاہیئے۔ جو ہندوؤں کی رفاقت کی خاطر نہ صرف اپنے مذہبی امور کو ترک کر رہے ہیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کو روکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے محبوب ترین لیڈر کہہ چکے ہیں کہ "ہندو ہندو رہیں۔ اور مسلمان مسلمان" کیوں؟ اسلئے کہ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ اور انہیں اسلام جیسی نعمت سے آشنا کیا گیا۔ تو اتحاد نہیں ہوگا۔ لالہ جی تحریر فرماتے ہیں "میں دل سے اس مسلمان کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جو اپنے مذہب کے عقیدہ پر پکے ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتا ہے" (بندے ماترم ۔ ۱۲ ۔ اکتوبر)

کیا مسلمان لیڈروں اور علماء میں سے کوئی ایک بھی ہے۔ جو لالہ صاحب موصوف سے ان کے مذکورہ بالا الفاظ کے مطابق دل سے قدر کرا سکے۔ ہمیں تو انہیں سے کوئی بھی اس شرف کو حاصل کرنیوالا نظر نہیں آتا۔

اشاعت اسلام کی طرف مسلمانوں کو پہلے ہی کوئی توجہ نہ تھی۔ لیکن اب تو انہوں نے ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر اس کے خیال کو بھی دل سے نکال دیا ہے حالانکہ ہمارے ہندو بھائی اس اتحاد کی خاطر نہ صرف اپنے کسی معمولی سے معمولی مذہبی امر کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بالفاظ لالہ صاحب موصوف اتحاد کے یہ معنے بیان کر رہے ہیں کہ:-

"جو لوگ ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ مسلمان اپنے مذہب کی تلقین و تعلیم چھوڑ دیں۔ اور ہندو اپنے مذہب کی وہ غلطی پر ہیں۔ میری رائے میں ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے مذہبی اختلافات ہمارے پولیٹیکل اتحاد کے راستہ میں حائل نہ ہوں اور ہم پولیٹیکل پلیٹ فارم پر ایک مشترکہ انڈین پالیسی کی پیروی کر سکیں"

اگر مسلمانوں میں بھی مذہب کے متعلق وہی جذبہ ہوتا جو ہندوؤں میں ہے۔ تو انہیں پولیٹیکل پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونے کیلئے کسی مذہبی امر کو ترک کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن افسوس ان کی نگاہ میں مذہب کی کچھ بھی وقعت نہیں رہی۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی خاطر تبلیغ اسلام کے کام سے زبانی طور پر دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور عملی طور پر اسکو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں۔

لالہ صاحب نے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کو ضروری قرار دیتے ہوئے اور مذہبی اختلافات کو تسلیم کرتے ہوئے ہندو مسلمان اتحاد کی یہ صورت بتائی ہے کہ "شخصی و جماعتی مذہبی آزادی کو ایک اپنے روحانی آسمان پر بٹھا کر مذہبی جماعتیں دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے کے لئے آمادہ ہوں"

لیکن اس سے زیادہ صاف اور واضح صورت وہ ہے جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اسوقت بیان فرمائی۔ جبکہ ایک آریہ پروفیسر کے اسلام پر اعتراضات سنکر مسلمانوں نے یہ کہا تھا۔ کہ اس صلح کے زمانہ میں اس قسم کے اعتراضات کر کے ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا:-

"میرے نزدیک وہ لوگ جو پروفیسر صاحب کے اس لیکچر پر اس رنگ میں معترض ہیں۔ انہوں نے انسانی فطرت کی بناوٹ پر غور ہی نہیں کیا۔ اور دوسروں کو تو انہوں نے کیا سمجھانا تھا۔ خود اپنے نفس کو بھی انہوں نے نہیں سمجھا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کو ساتھ ملانے کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دی ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ ملانے کے لئے اپنے مذہبی خیالات کے اظہار سے باز رہیں اور اسلام کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کریں۔ حالانکہ وہ اتحاد جس میں شرط رکھی جائے کہ اختلاف آراء کا اظہار نہ ہو۔ دو مختلف الخیال اقوام میں ناممکن ہے۔ ایسا اتحاد لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اور ضرور ہے کہ جلد یا بدیر ضمیر اپنی طاقت کو ظاہر کرے۔ اور ایک فریق سے ایسے خیالات کا اظہار کرائے۔ جو دوسرے فریق کے نزدیک درست نہیں ہیں۔ جو لوگ اتحاد کے لئے یہ شرط رکھتے ہیں۔ کہ کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ وہ انسانی فطرت سے واقف نہیں ہیں۔ اور ہرگز اس قابل نہیں کہ اتحاد قائم کرنے کا کام ان کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ اتحاد کے قیام کا ایک ہی ذریعہ ہو سکتا ہے کہ اختلاف کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور صرف ان امور میں اختلاف کو روکا جائے۔ جن پر کہ اتحاد کرنا مدنظر ہے۔ اور اس طرز کے اختلاف کو روکا جائے کہ جس اختلاف سے اس کام کا چلنا مشکل ہو جائے جس میں اتحاد کیا گیا ہے" (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۰ء)

یہ ہے اصل اور مستقل اتحاد کی صورت۔ لالہ لاجپت رائے جی نے یہ کہتے ہوئے کہ شخصی اور جماعتی اور مذہبی آزادی کو برقرار رکھ کر دنیاوی پولیٹیکل ایکانومک میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ اسی اصل کی تقلید کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرمایا۔ لیکن کیا عملی طور پر بھی ایسا ہو رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو جانے دیجئے۔ گائے کے ذبح کرنے کے سوال پر ہی غور کیجئے جس کو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے مسئلہ کی بہت بڑی کڑی سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس کے متعلق ہندو صاحبان کا یہ مطالبہ کہ مسلمان اس سے دست بردار ہو جائیں۔ نہ صرف شخصی بلکہ جماعتی مذہبی آزادی میں دست اندازی نہیں ہے۔ جبکہ مسلمانوں کو ان کا مذہب گائے کا گوشت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ آج تک اس اجازت سے مستفیض ہوتے ہیں تو اس سے انہیں باز رکھنا اور اسلئے باز رکھنا کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی احساسات کے خلاف ہے۔ صحیح طور پر مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ جو ہندو مذہب

[illegible] کی اہمیت ہی کی جاسکتی ہے۔ اور اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہندو صاحبان اپنے مذہبی احساسات کو مسلمانوں کے مذہبی احکام کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اگر گاؤ کے ساتھ ہندوؤں کے مذہبی جذبات وابستہ نہ ہوتے۔ اور وہ اسے اپنے مذہب کے لحاظ سے قابل پرستش نہ قرار دیتے۔ تو ان کے حفاظت گاؤ کا سوال اٹھانے سے یہ نہ سمجھا جاتا کہ اسلام کے مقابلہ میں وہ ہندو دھرم کے اصول منوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب یہی سمجھا جائیگا۔ کہ ہندو صاحبان کو اسلام میں جو بات بھی اپنے مذہب کے خلاف نظر آئیگی۔ مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق کے نام پر اس سے دست بردار ہونے کا مطالبہ کرینگے۔ اور جب یہ صورت ہوگی۔ تو اگرچہ مسلمانوں کی توجہ دین کی طرف نہیں ہے۔ تاہم ظاہر ہے کہ روز روز اس قسم کے مطالبات وہ پورے نہیں کر سکینگے۔ اور آخر ایک دن اس سے اتحاد و اتفاق کے رنگ میں بدمزگی پیدا ہوگی۔ اسوجہ سے موجودہ اتحاد کو کوئی بھی دوراندیش انسان مستقل اور دیرپا اتحاد نہیں کہہ سکتا۔ مستقل اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر فریق کو مذہبی معاملات میں پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ اور ایک فریق دوسرے فریق سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جسے وہ مذہبی احکام کو نظر انداز کئے بغیر پورا نہ کر سکے۔

اگر اس بنیاد پر اتحاد کی عمارت تعمیر کی جائے۔ تو امید نہیں بلکہ یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ بہت مضبوط اور دیرپا ہوگی۔

* * *

کیا مولوی محمد علی صاحب گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانیوالے ہیں

معاصر "الحکم" نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے ایک تازہ خط بنام مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا حسب ذیل اقتباس شائع کیا ہے:۔

"مولانا ہندوستان میں تلوار اٹھانے کے لئے میں تو کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ مگر مہاتما گاندھی اور علی برادران وغیرہ وغیرہ بھی تلوار اٹھانے کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دیتے۔ جو تدابیر ترک موالات کے وہ شائع کر رہے ہیں۔ ان تجاویز میں کسی جگہ پر کوئی اشارہ بھی نہیں۔ اگر جناب کو اس کا اشارہ کوئی ملا ہو۔ تو عنداللقاء بالعزیز مطلع فرمایا جائے۔"

یہ خط ہماری نظر سے بھی گذرا ہے۔ اور اسی خاص طرز تحریر میں لکھا ہوا ہے۔ جسمیں مولوی محمد احسن صاحب خط و کتابت کیا کرتے ہیں۔ اسپر ڈاکخانہ کی مہریں بھی ثبت ہیں۔ جن سے اس کا مولوی محمد علی صاحب کے پاس پہنچنا ثابت ہے۔

مذکورہ بالا الفاظ جس خط کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب کو لکھے گئے ہیں۔ وہ اگرچہ ابھی پردہ میں ہے۔ تاہم ان سے واضح ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کا معاملہ ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس کے جواز کا فتویٰ طلب کر رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب کسی شرعی دلیل کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اسلئے کہ "مہاتما گاندھی اور علی برادران" نے فی الحال تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ وہ بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اگر ان کی تجاویز میں سے مولوی محمد علی صاحب تلوار اٹھانے کا کوئی اشارہ بھی مولوی محمد احسن صاحب کو بتادیں۔ تو وہ فتویٰ دے سکیں گے۔

چونکہ اب یہ راز منکشف ہو گیا ہے۔ اسلئے بہتر ہو کہ مولوی محمد علی صاحب ساری خط و کتابت جو اس بارے میں انکی مولوی محمد احسن صاحب سے ہوئی ہے بلا کم و کاست شائع کردیں۔ تاکہ گورنمنٹ کے خلاف ان کی شمشیر زنی کی پوری حقیقت ظاہر ہو جائے۔

* * *

اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز اور آریہ صاحبان

کچھ عرصہ ہوا مسٹر گاندھی نے اپنے پیروؤں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ جب تک سوراج نہ حاصل ہو جائے۔ اسوقت تک اولاد پیدا کرنا چھوڑ دیں کیونکہ موجودہ حالت میں بچے پیدا کرنا غلاموں کی تعداد اور ملک کے مصائب میں اضافہ کرنا ہے۔ اس تجویز کو اخبار پرتاپ اس بنا پر "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دیتا ہے کہ جرمنی میں سینکڑوں لوگ اس قسم کے اشتہار بانٹ رہے ہیں۔ جنمیں مزدوروں کی بیویوں کو ترغیب دی گئی ہے۔ کہ وہ بچے پیدا کرنے کی سٹرائک کردیں۔ کیونکہ اتحادیوں نے جرمنی پر اسقدر قرضہ کا بوجھ ڈالدیا ہے۔ کہ کئی سال تک تمام قوم ان کی غلام رہیگی۔ اور بچوں کو مصیبت کی زندگی گذارنے کے لئے دنیا میں نہ لانا چاہیئے۔

جرمنی میں افزائش نسل کے لئے جو ناجائز سے ناجائز طریق زیر عمل لائے جا رہے ہیں۔ اور بغیر خاوند کے پیدا شدہ اولاد کی پرورش کے لئے بھی جو سرکاری امداد اور انعام دیا جاتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں اولاد پیدا نہ کرنے کی تجویز کا کامیاب ہونا محال ہے۔ لیکن اگر کسی قدر کامیاب بھی ہو جائے تو یہی کہا جائیگا۔ کہ مغربی لوگوں کے اس طبقہ نے جو شادی اور اولاد کو اپنی آزادی اور آرام میں خلل انداز قرار دیتا ہے۔ یہ نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ لیکن ہندوستان کے لئے مسٹر گاندھی کی اس تجویز کو ایک ایسے اخبار کا جو سوامی دیانند جی کو اپنا مذہبی راہنما سمجھتا ہے۔ "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" قرار دینا نہایت حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے اپنے پیروؤں کے لئے اولاد پیدا کرنا اتنا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اگر کسی خاوند کی ناقابلیت سے اولاد پیدا نہ ہو۔ تو اسکی بیوی کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ ایک سے گیارہ تک غیر مردوں سے اپنے خاوند کے لئے اولاد حاصل کرے۔ اسی طرح عورت کے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے کی حالت میں مرد کو گیارہ غیر عورتوں سے اولاد حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔

پس جب سوامی جی نے اولاد پیدا کرنے کے لئے یہاں تک وسعت رکھی ہے۔ تو اس کے خلاف کسی تجویز کو ایک آریہ اخبار کس طرح "نہایت معقول اور مبنی بر صداقت" کہہ سکتا ہے۔

پرتاپ نے کسی ہندو کے مسلمانوں کے ساتھ ایک برتن میں پانی پی لینے پر بڑے زور سے لکھا تھا کہ ہندو اپنے مذہبی اصول کو ترک کر رہے ہیں۔ اور اسپر بڑی سرزنش کی تھی لیکن کیا سوامی دیانند جی کے اولاد پیدا کرنے پر زور دینے کے مقابلہ میں اولاد نہ پیدا کرنے کی تجویز کی تائید کرنا ظاہر نہیں کرتا۔ کہ پرتاپ کو بھی اپنے مذہبی اصول کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اور وہ سب آریوں کو ایسا ہی کرنے کی تحریک کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ر اکتوبر بعد نماز مغرب)

طبیعت کی خصوصیت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے اس ذکر پر کہ ایک شخص ایک ایسے درخت کا نام سن کر جس کے دودھ یا پتوں کے لگنے سے کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور کانٹے چبھ جاتے ہیں۔ اپنے جسم کو کھجلانے لگ جاتا اور اسے آبلے پڑ جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو باتیں تو مجھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پالک کا نام سن کر میرے پٹھوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ اور جسم پر کپکپی سی ہونے لگتی ہے۔ آج ہی کھانے میں ساگ تھا۔ جب میں نے اس کے متعلق پوچھا اور بتایا گیا۔ کہ پالک کا ساگ ہے۔ تو یہی حالت ہوئی۔ میں نے اس کے اٹھا لینے کے لئے کہا۔ اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب میں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔ خود بیمار ہو جاتا ہوں۔ اور تجربہ ہوتا ہے۔

(۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء ظہر)

گم شدہ اشیاء کی بازیابی ایک حمائل شریف اور چند قیمتی اشیاء جو کشمیر سے واپسی کے وقت گم ہو گئی تھیں۔ پیش کی گئیں فرمایا میرا بستر بھی مل گیا ہے عام طور پر تو اگر ریلوے والوں کو لکھا جائے تو جلد جواب بھی نہیں ملتا۔ مگر میں ان کو لکھنے ہی کو تھا کہ ان کی طرف سے خود اطلاع آگئی کہ آپ کا بستر مل گیا جس کا پتہ یوں لگا کہ بستر کھولا تو اس میں چند خط میرے نام کے تھے۔

(بعد نماز عصر)

خود مبلغ بنو ایک صاحب نے مبلغ کے لئے درخواست کی فرمایا خود تبلیغ کرو اور اپنی اصلاح کرو اتنی جماعت عالموں کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ تاجروں۔ زمینداروں دوکانداروں وکیلوں طبیبوں کے ذریعہ بنی ہے۔

(۱۶ر اکتوبر بعد نماز ظہر)

یورپ کیلئے مسیح موعود کے مضامین مولوی محمد اسمعیل صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین انتخاب کریں جن میں حضرت صاحب نے بتایا ہو کہ میں کس کام کے لئے آیا ہوں اور میں دنیا کو کیا سکھانا چاہتا ہوں۔ یا جن میں اسلامی تعلیم پر زور دیا گیا ہو۔

فرمایا خطبہ الہامیہ کے ترجمہ کی ضرورت ہے یہ امریکہ کے لوگوں کے مناسب حال ہے۔

فرمایا اب یورپ میں زیادہ تحقیقات کا اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کو بتایا جائے کہ ہم تمہیں کدھر لاتے ہیں۔

حضرت مہدی موعودؑ کی ایک بے نظیر تفسیر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرض کیا کہ آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر فرمائی ہے اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اس تفسیر میں میں ۱۳ سو برس میں منفرد ہوں۔

جو میسر ہو اس سے ضرور فائدہ اٹھایا جائے جناب چودھری نصر اللہ خاں صاحب وکیل نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ خاں صاحب کا خط پیش کیا جو ایف اے میں پڑھتے ہیں کہ ان کو ڈاکٹر مشورہ دیتے ہیں وہ تعلیم چھوڑ دیں کیونکہ ان کی صحت کے خطرے میں پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ حضور سے چودھری صاحب موصوف نے مشورہ طلب کیا۔

حضور نے فرمایا آپ ان کو فوراً یورپ میں بھیجدیں۔ کیونکہ وہاں ان امراض کے اکسپرٹ رہتے ہیں۔ اور فرمایا جو بہتر ملک کو میسر ہو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اپنے مرض کے متعلق فرمایا کہ کئی ڈاکٹروں نے دیکھا ہے اور کہا کہ ہمیں مرض کا پتہ نہیں لگتا۔ البتہ اعصاب پر اثر ہے۔

(۱۷ر اکتوبر بعد نماز عصر)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی ملاقات حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اور آپ کے صاحبزادے خان محمد عبد اللہ خاں صاحب نے ملاقات کی حضرت نواب صاحب نے بیٹھتے ہی عرض کیا کہ حضور کی صحت کا کیا حال ہے فرمایا کشمیر میں ابتداءً اچھی رہی آخر میں خراب ہو گئی۔ یہاں واپس آنے پر اچھی رہی مگر پرسوں سے بخار شروع ہو گیا۔ کل کم ہو گیا تھا۔ اور آج دو بجے تک نہیں تھا۔ دریافت فرمایا کہ مالیر کوٹلہ میں تبلیغ کا کیا حال ہے۔ نواب صاحب نے عرض کیا کچھ نہ کچھ سلسلہ جاری ہے سو یہی اس مباحثہ کے بعد شروع ہوئی ہے۔

ایک شیعہ کا قصہ ایک شیعہ صاحب کے متعلق ذکر پر فرمایا شیعیت کی اصلاح مشکل ہے حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) نے ایک قصہ بیان فرمایا تھا کہ ایک شیعہ مرنے لگا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں اور کوئی نیک کام بتائیں جس پر میں آپ کے بعد عمل کروں۔ اس نے کہا میں تمہیں پہلے جو کچھ بتا چکا ہوں وہی عمل کے لئے کافی ہے۔ یہ فقرہ اس نے اس انداز سے کہا کہ جس سے بیٹے کے دل میں خواہش پیدا ہو کہ کچھ اور بھی بتائینگے۔ اس لئے اس نے اصرار کیا کہ کچھ اور بھی بتا دیجئے۔ باپ نے کہا کہ میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں جو کسی کو نہ بتانا۔ اور بیٹے سے کہا تھوڑا سا بغض امام حسنؓ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے حیران ہو کر کہا یہ کیوں۔ اس نے کہا اگر امام حسنؓ اتنی کمزوری نہ دکھاتے جو انہوں نے خلافت سے دست بردار ہو کر دکھائی تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ بیٹے نے کہا ہاں یہ تو ہوا۔ کچھ اور بھی بتائیے۔ اس نے کہا بس اور کیا کرو گے یہ کافی ہے۔ بیٹے نے کہا نہیں کچھ اور بھی بتا دیجئے۔ باپ نے کہا اور بات بہت سخت ہے تم اس کو برداشت نہ کر سکو گے بیٹے نے اصرار کیا تو باپ نے کہا۔ کچھ بغض حضرت علیؓ سے بھی رکھنا چاہیئے۔ بیٹے نے کہا۔ ہیں ان سے کیوں۔ باپ نے کہا امام حسنؓ سے بڑھ کر قصور حضرت علیؓ کا ہے۔ وہ شیر خدا تھے۔ کیوں دب کر بیٹھ رہے اور ابوبکر۔ عمر۔ عثمان تینوں منافقوں کو خلیفہ بننے دیا چاہیئے تھا کہ تلوار لیکر کھڑے ہو جاتے۔ اور تینوں کو پرے بٹھا دیتے۔ کربلا کے پیاسوں کے خون کا گناہ تو حضرت علیؓ ہی کی گردن پر ہے۔ بیٹے نے کہا یہ بھی سہی۔ کچھ اور۔ باپ نے کہا وہ اس سے بھی بڑی بات ہے۔ بیٹے نے کہا آپ بتائیں۔ میں اس کو بھی برداشت کر لونگا۔ کہنے لگا کچھ کچھ بغض آنحضرتؐ سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے کہا یہ کیوں۔ ان کا کیا قصور۔ اس نے کہا قصور نہ امام حسنؓ کا ہے نہ حضرت علیؓ کا قصور تو اصل میں آنحضرتؐ کا ہی ہے۔ جب وہ جانتے تھے۔ کہ ابوبکر عمر۔ عثمان وغیرہ منافق ہیں اور میرے سچے جانشین حضرت علیؓ ہیں تو کیوں نہ انہوں نے سب صحابہ کو اور ان منافقوں کو مجبور کیا کہ حضرت علیؓ کی بیعت کریں۔ بہتر طریق تو یہ تھا۔ کہ اپنے سامنے سب سے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کرا دیتے۔

کیوں اشارے اشاروں میں باتیں کرتے رہے۔ بیٹے نے کہا خیال سے بھی بغض آل محمد کا بھی دھبہ ذرا بچے باپ نے کہا کہ بغض جبرائیل سے بھی رکھنا۔ بیٹے نے پوچھا اس سے کیوں باپ نے کہا موجب فساد تو یہی ہے خدا نے کسی اور کو نبی اور رسول بنایا اور اس کے نام پیغام دیا مگر اس نے بجائے اس شخص کے (مراد حضرت علیؓ) جس کے نام پیغام تھا آنحضرتؐ کو دے دیا اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ دیکھتا ایسا اہم پیغام ہے میں دیکھ تو لوں۔ کہ کس کے نام ہے۔ لیکن نہیں بجائے علی کے آنحضرت کو نبی بنا گیا۔ نہ وہ ایسی خطرناک غلطی کرتا۔ نہ یہ تمام آفت آتی۔ اتنے میں اسکا دم آخر ہو گیا۔ پھر کسی نے لطیفہ گھڑ لئے ہیں اور ملا دیا کہ اسکو ہدایت نہ ملی ورنہ پیر اسنے یہ کہنا تھا کہ اصل نقص تو خدا تعالیٰ کا ہے جس نے ایسے نالائق کی معرفت پیغام بھیجا جس نے اتنی خوفناک غلطی کا ارتکاب کیا

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک شیعہ ملازم تھا اسنے ایک دفعہ کہا کہ اگر امام مہدی بھی آکر ہمیں تعزیہ داری وغیرہ سے روکیں تو ہم ان کا بھی انکار کر دینگے۔

شیعہ کی واقفیت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ لاہور میں ایک عالم سے تو نہیں ایک شیعہ سے گفتگو ہوئی۔ لوگ بوجہ اس کے کہ وہ بہت باتونی تھا اسکو مولوی صاحب مولوی صاحب کہتے تھے۔ اس نے دریافت کیا کہ الائمۃ من القریش کی حدیث کو آپ مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ اسپر مجھے خیال آیا کہ یہ خلفاء کو تو مانتے نہیں پھر اس حدیث کو پیش کرکے شاید حضرت صاحب پر اعتراض کرنا مقصود ہو۔ یا خلافت اور امامت پر کوئی بحث کرے۔ مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس نے کہا کہ اچھا آپ جب مانتے ہیں تو پھر بتائیے کہ ابوبکر و عمر و عثمان کیسے آنحضرت صلعم کے خلیفہ ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو قریش میں سے نہ تھے۔

پھر اس نے کہا کہ بخاری کا کیا اعتبار ہے اس میں کئی ہزار حدیثیں تو جھوٹی ہیں۔ میں نے کہا کہ تکرار کو چھوڑ کر دو ہزار تو اس میں حدیثیں ہیں۔ دس ہزار جھوٹی اور کہاں سے آگئیں۔

حضرت نواب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں ایک دفعہ ایک بڑے عالم شیعہ آئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ مولانا آپ نے کتنے علوم پڑھے ہیں۔ انہوں نے کہا چودہ علوم۔ میں نے کہا قرآن تفسیر دیکھی ہے۔ کہا وہ تو ولایت میں ہے جب جائیں دیکھ لینگے۔ حدیث اور قرآن وغیرہ سب دینیات کے متعلق انہوں نے یہی کہا کہ وہ ولایت میں ہیں جب ولایت آتی ہے تو ان کا جاننا کیا مشکل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ شیعہ اور عموماً دوسرے فرقوں کے مولوی قرآن کریم کے ترجمہ کے نزدیک جانا کفر سمجھتے ہیں۔

بیعت اس کے بعد ان دو اصحاب نے بیعت کی۔

(۱) مولوی عبدالقادر صاحب۔ قادرپور۔ ضلع مظفرگڑھ

(۲) مستری نواب الدین صاحب قادیان

غیر احمدیوں کی قرآن دانی بیعت کے بعد پھر وہی سلسلہ کلام شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا میں نے پہلے ایک اردو کے رسالہ میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں کل یوم ھو فی شان[1] کی آیت کو مضمون نگار نے ٹیپ کا بند بنایا تھا اور اس کے معنے یہ کئے تھے کہ ہر ایک دن کے اثرات جدا ہوتے ہیں اور اس آیت کو اس نے بہت بار دہرایا تھا۔ اسی طرح مولوی ابوالکلام صاحب کے ایک مضمون مندرجہ البلاغ کے متعلق فرمایا کہ انہ لا یفلح الظالمون کے معنے انہوں نے یہ کئے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ معنے صریحاً غلط ہیں۔

قرآن اور وفات مسیح اسی ذکر کے دوران میں کہ مولوی صاحبان قرآن کریم سے کس طرح بچتے ہیں۔ فرمایا میاں نظام الدین صاحب لدھیانوی جنہوں نے بہت سے حج کئے تھے۔ اور جن کو ہم حاجی جی حاجی جی کہا کرتے تھے۔ ان کا واقعہ ہے کہ وہ ابتداء میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے یہ کیا فساد مچا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے تو کوئی فساد نہیں مچایا۔ البتہ اختلاف ضرور ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ قرآن سے روگرداں ہیں آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے کہا اچھا پھر آپ جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اگر قرآن کریم کی سو آیت حیات مسیح کے ثبوت میں آپ کو دکھائی جائے۔ تو آپ مان لینگے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سو کیا اگر ایک آیت سے بھی حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے تو ہم مان لینگے۔ انہوں نے کہا نہیں ایک میں تو شاید انکار کی گنجائش نکل آئے۔ مگر سو کے بعد تو آپ کو کوئی عذر نہیں رہیگا۔ آپ نے فرمایا میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایک آیت بھی حضرت مسیح کی حیات ثابت کرے تو میں اپنے عقیدہ کو چھوڑ دونگا۔ انہوں نے کہا کہ لکھ دیجئے آپ کے متعلق مولویوں نے یہی کہا تھا کہ وہ ایسے آدمی نہیں جو قرآن کو نہ مانتے ہوں۔ تو میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ بڑی خوشی سے مولوی محمد حسین کے پاس گئے۔ اور کہا کہ اب میں مرزا صاحب سے توبہ کرا آیا ہوں بس تم تھوڑا سا کام کرو۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ سو آیت حضرت مسیح کی حیات کے متعلق لاتا ہوں مگر وہ کہنے لگے ایک ہی ہو تو میں مان لونگا۔ اس لئے تم کم از کم دو تین آیتیں نکال دو۔ وہ مان لینگے۔ مولوی محمد حسین یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور کہا کہ تم نے تو کام ہی خراب کر دیا۔ میں تو اتنے عرصہ سے اسکو حدیث کی طرف لا رہا ہوں اور وہ قرآن کی طرف بلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کیا قرآن سے کوئی ثبوت نہیں تھا مولوی محمد حسین اسکا کوئی جواب نہ دیں۔ اور یہ کہہ کر جانے لگے تو بیوقوف ہے یہ بحثیں تو حدیث ہی میں چلتی ہیں۔ تو نے بہت غلطی کی کہ مرزا سے وعدہ کر آیا کہ میں قرآن کی آیت لاتا ہوں۔ وہ وہاں سے مایوس ہو کر حضرت صاحب کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

ایسے لوگ جنہوں نے خلافت اولیٰ میں بیعت نہیں کی ڈاک پیش ہوئی ایک صاحب نے بیعت خلافت کا خط لکھا تھا۔ اس کی بنا پر فرمایا کہ ایسے بھی اشخاص ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان صاحب نے لکھا ہے کہ وہ پہلے قائل نہ تھے۔ مگر اب دل محسوس کرتا ہے کہ بیعت ضرور کرنی چاہیئے

کھدر پوشی نائب ایڈیٹر کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لوگوں کی طرف سے سوال کرتے ہیں کہ بعض میونسپلٹیاں اپنے ملازمین کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ کھدر پہنیں اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ کا ابتک کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس میں کھدر پہننے سے منع کیا گیا ہو۔ اس لئے اگر کسی ملازم کو اسکا حاکم حکم دیتا ہے۔ کہ وہ کھدر پہنے تو اسکو پہن لینا چاہیئے۔ کیونکہ کھدر پہننے میں نہ کوئی شرعی روک ہے نہ یہ حرام ہے نہ منع ہے۔ اپنی ملازمت کے وقت میں بیشک کھدر پہنیں۔ اور اس کے بعد جو چاہیں پہنیں۔

---

[1] یہ آیت اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے۔ الفضل

نام رکھنے کی رسم ڈاک کے چند جواب طلب خطوط کے بعد ایسے خطوط پیش ہوئے۔ جن میں احباب نے اپنے بچوں کے نام رکھنے کی درخواست کی تھی۔ چند نام بتلانے کے بعد ابھی جبکہ اور بہت سے خطوط باقی تھے فرمایا کہ ناموں کے اس قدر خطوط سے طبیعت پر بہت بوجھ پڑتا ہے اور برا معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہمارا کام نام رکھنا ہی رہ گیا ہے اور فرمایا کہ یہ ایک رسم ہی ہے۔

کشمیریوں کی بُت پرستی اور جھوٹے آثار اس ذکر میں کہ نعمت اللہ صاحب ولی کہاں ہوئے تھے کشمیر کا بھی ذکر آگیا۔ تبسم کر کے فرمایا وہ کونسا نبی یا ولی یا بزرگ ہے جو کشمیر میں نہیں ہوا۔

ایک مقام پر کشمیر میں ہمارے حافظ روشن علی صاحب نے دو علم دیکھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں تھا۔ حافظ صاحب نے اس علم کے ذکر میں بیان کیا۔ کہ اس کے کشمیر آنے کا قصہ اس طرح سنایا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ پر ایک حبشی ایمان لایا تھا۔ جب آپ نے آنحضرت کی آمد کی پیشگوئی کی تو اس حبشی نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ دعا کریں۔ میں اس نبی کا زمانہ پاؤں حضرت عیسیٰ نے دعا کی جو مستجاب ہوئی۔ اور اس حبشی نے آنحضرت کا زمانہ پایا۔ پھر آنحضرت نے علی ہمدانی کی پیشگوئی فرمائی۔ اس پر حبشی نے عرض کیا کہ حضور حضرت عیسیٰ نے آپ کے زمانہ تک پہنچایا تھا۔ کیا آپ علی ہمدانی تک نہیں پہنچا سکتے۔ آنحضرت نے دعا کی اس حبشی نے علی ہمدانی کا زمانہ پایا۔ اس طرح یہ علم یہاں پہنچا۔ حافظ صاحب نے کہا کہ میں جب وہاں گیا تو ان لکڑیوں پر کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ میں پاس جانے لگا تو مجاوروں نے روکا مگر میں نے کہا بھائی دیکھنے تو دو۔ تھوڑا سا کپڑا اتار کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو دیار کی لکڑیاں تھیں۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ دو کیوں ہیں اسنے کہا یہ ٹوٹ گیا تھا دوسرا آیا تو اس نے بتایا کہ ایک علم ہے اور دوسری آنحضرت کے خیمہ کی چوب۔ یہ لکڑیاں بہت موٹی موٹی ہیں۔

بیعت اس کے بعد ایک شخص علی خاں نے بیعت کی۔

رباعی

دعا صادق کی [illegible] | امام وقت کی تعلیم کو ہر گھر میں پہنچائیں
جو دین اللہ فہم و خطاب حق ملے ہم کو | رضا مولیٰ کی پھر ہم بھی سند الحمد پائیں

[illegible]

تمباکو نوشی

(از جناب حکیم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی از گوہری)

جنوبی امریکہ کے اصل باشندوں میں تو زمانہ قدیم سے تمباکو کا استعمال چلا آتا تھا۔ مگر پندرھویں صدی عیسوی کے آخری ماہ وسال اپنے وقت کی اس نامبارک یادگار کی وجہ سے بدنام ہیں۔ جنہیں کہ تمباکو یورپ میں لایا گیا۔ اور انگلستان میں سب سے اول سر والٹر ریلے نے بانی ایجاد کے پرانی دنیا میں اس سیاہ اور مکروہ بدعت کی بنیاد ڈالی۔ تمباکو آہستہ آہستہ اپنے قدم یورپ میں جماتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آپہنچا۔ جبکہ سترھویں صدی عیسوی کے آغاز میں پرتگالی سوداگروں نے عہد اکبری کی شہرت سن کر ہندوستان کا رخ کیا۔ اور اپنی اشیائے تجارت میں دوسری چیزوں کے علاوہ اس زہریلی بوٹی کو بھی لائے۔ جسے تمباکو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ابتداءً بعض ممالک میں تمباکو کی سرکاری طور پر مخالفت کی گئی۔ چنانچہ انگلستان میں ملکہ الزبتھ، شاہ جیمس اور شاہ چارلس نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں تحریری احکام نافذ کئے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالوں کو جرمانہ کی سزا دی گئی۔ جہانگیر نے اپنے چودھویں سن جلوس میں تمباکو نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو شخص تمباکو پیئیگا۔ اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائینگے۔ چنانچہ کئی ایک خلاف ورزی کرنے والوں کا منہ کالا کر کے اور گدھوں پر سوار کر کے ان کی تشہیر بھی کی گئی۔ (دیکھو خلاصۃ التواریخ)

غرض ایک طرف یہ تمام مخالفتیں تھیں۔ اور دوسری طرف تمباکو نوشی کی ایک لہر تھی۔ جو تمام مخالفتوں کے خس و خاشاک کو بہا کے لئے جاتی تھی۔ اور ہنوز سترھویں صدی اپنی انتہا کو نہیں پہنچی تھی۔ کہ تمباکو ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں ایک عام استعمال کی چیز سمجھا جانے لگا۔

تمباکو نوشی کا رواج نہ صرف عوام میں تھا۔ بلکہ صوفی اور فقیر کہلانیوالے بھی اس کی دست برد سے نہ بچ سکے اور ایک ایسا وقت آیا کہ حقے کے دھوئیں پر تصوف کے علم کلام اور حقائق کی مشق ہونے لگی۔

واضح ہو کہ تمباکو بھی افیون و بھنگ، اجوائن خراسانی کی طرح ایک نباتاتی دوا ہے۔ سو اس کا استعمال حسب ضرورت بطور دوا کے ہونا چاہیئے نہ کہ بطور دل لگی کے۔ ابتدا میں جب کوئی شخص تمباکو نوشی شروع کرتا ہے۔ تو اس کا سر چکراتا ہے۔ متلی و [illegible] ہوتی ہے۔ دل ڈوبتا ہے۔ اور جسم پر پسینہ آتا ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسے قدرت نے عام استعمال کے لئے پیدا کیا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو مذکورہ بالا طبعی موانع و عوارض ہرگز پیدا نہ ہوتے۔ مومن چونکہ قدرت کا عاشق ہوتا ہے۔ لہذا یہ بات اس کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ کہ وہ قدرتی اشیاء کا استعمال قدرت کے قانون کے خلاف کرے۔

علاوہ ازیں اگر ہم حقہ نوش کی اس ہیئت کذائی کا تصور کریں۔ جبکہ حقہ سامنے ہو۔ اور ایک ثقہ انسان کش پر کش لگا رہا ہو۔ دھواں فرائے بھرتا ہوا اور پیچ و تاب کھاتا ہوا اس کے منہ اور نتھنوں سے نکل رہا ہو۔ تو ایک بھلا چنگا معقول آدمی کسی اخبار کا کارٹون نظر آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی حرکتیں مومنانہ وقار کے خلاف ہیں۔

سرکاری طور پر اور اطباء کی طرف سے بھی تمباکو نوشی کے مضار اور نقصانات بارہا ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ جس قدر تمباکو نوشی کے مضار کی اشاعت زیادہ ہوئی۔ اسی قدر طبائع کا میلان تمباکو نوشی کی طرف زیادہ ہوتا گیا اور

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔ خاکسار راقم تمباکو نوشی کے ان نقصانات کا خلاصہ درج ذیل کرتا ہے جن پر کہ مغربی و مشرقی اطباء کا اتفاق ہے۔ امید کرتا ہے کہ خاکسار کی معروضات کو (جو گذشتہ تحریکات کے لئے بطور تائید مزید کے ہیں) بے نیازی و بے پروائی کے کانوں سے نہیں سنا جائیگا۔ بلکہ ان سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد نہ صرف اپنے دل کے ساتھ ترک عادت کا ایک قطعی فیصلہ کرنا ہوگا۔ بلکہ اس آواز کو اپنے تمام بھائیوں تک بھی پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔

متواتر تجاربہ کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہو کہ اختلاج قلب (دل دھڑکنا) کے سو بیماروں میں سے ۹۰ بیمار [illegible] تے ہیں۔ جو حقہ نوش ہوتے ہیں۔ واضح ہو

کہ دشمن تمباکو حقہ کے تین تین ماندوں سے بلی وغیرہ کتے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ حقے کی سنے کی ایک قطرہ ہی مقدار میں سانپ کے منہ میں دینے سے سانپ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور تمباکو کے ڈیڑھ ماشہ کے جوشاندے سے جو عموماً بعض بیماروں کو دوا [illegible] دیا گیا۔ کئی مریض تلف ہو گئے۔ اب غور فرمانے کا مقام ہے کہ اس قسم کی مہلک چیز تمباکو نوشوں کے وجود میں کیا کیا کچھ خرابیاں نہ پیدا کرتی ہوگی۔ عموماً جب تمباکو کے نقصانات بیان کئے جاتے ہیں۔ تو بعض دوست بے پروائی کے ساتھ ہنس کر ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تمباکو کوئی مضر چیز نہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ خال خال اشخاص ہی تمباکو کے نقصانات چنداں محسوس نہیں کرتے۔ مگر رفتہ رفتہ اس کا مضر اثر انہیں ضرور محسوس ہوتا ہے۔ بات فی الحقیقت یہ ہے۔ کہ جس چیز کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کے نقصانات ظاہری طور پر محسوس نہیں ہوتے۔ اور اس عدم احساس کو بعض لوگ عدم نقصان کی دلیل قرار دے لیتے ہیں۔ جو کسی طرح صحیح نہیں ۔

تمباکو کا استعمال عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اور پٹھوں کا کمزور ہو جانا اور دائمی قبض کا پیدا ہونا اس کے لازمی نتائج ہیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ تمباکو مخرج بلغم (بلغم خارج کرنیوالا) ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ برعکس اس کے تمباکو مولد بلغم (بلغم پیدا کرنیوالا) ہے۔ تمباکو نوشی سے ضعف بصارت کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں پر تمباکو نوشی کا براہ راست اثر پڑتا ہے جس سے عموماً پرانی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ سل چونکہ ایک متعدی مرض ہے۔ لہذا اس حقہ کے استعمال سے جسے مسلول نے استعمال کیا ہو۔ عموماً سل کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی وارداتیں عموماً ہوتی رہتی ہیں۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں جاتا ۔

تمباکو جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ مسترخی عضلات (عضلات کو ڈھیلا کر دینے والا) ہے۔ لہذا آلات تناسلیہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں دل و دماغ کو کمزور کر کے بالواسطہ طور پر ضعف باہ پیدا کرتا ہے۔

تمباکو قوائے دماغی کا بھی دشمن ہے۔ چنانچہ حافظہ پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور بیخوابی۔ سر چکرانا اور بعض اوقات نازک مزاجوں کی دیوانگی جیسے دماغی عارضے تمباکو نوشی کے اثرات ہیں ۔

غرض تمباکو نوشی نہ صرف صحت کی بنیاد کی غارتگر ہے۔ بلکہ اخلاقی اور اقتصادی طور پر بھی ایک راہزن ثابت ہوئی ہے۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے جس قدر اموات دنیا میں واقع ہوتی ہیں۔ اور جس قدر روپیہ محض اسراف کے طور پر اس پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان واقعات اور رپورٹوں کو عبرت کی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور توجہ کے کانوں سے سنیں۔ تو ہم ان آفتوں کا کسی قدر تصور کر سکیں گے جو تمباکو نوشی کی وجہ سے بنی نوع انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر حیرانی حیرت میں ڈوب جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونیوالی ان تکلیفوں کو نہ صرف خوشی سے برداشت کیا جاتا ہے۔ بلکہ مزید برآں زہر کو تریاق کہا جاتا ہے۔ اور تخم حنظل کو شہد فائق کا درجہ دیا جاتا ہے ۔

ہم بصیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ وقت قریب آ گیا ہے۔ کہ دنیا سے تمباکو نوشی کی عادت نافرجام کی بیخ کنی کر دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۰ء میں اپنی تقریر کے دوران میں تمباکو نوشی کی تردید میں چند فقرات بیان فرمائے۔ اور اس عادت کے ترک کر دینے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ جس کا نتیجہ ہم نے اسی روز یہ دیکھا۔ کہ بیسیوں لوگ کہ تمباکو نوشی جن کی طبیعت ثانی ہو گئی تھی۔ حقے سے روگرداں ہو گئے۔ اور جلسہ کے بعد الفضل کے کالموں میں حقہ چھوڑنیوالوں کی فہرستیں شائع ہونی شروع ہو گئیں۔ جن کا سلسلہ آج تک چلا آتا ہے ۔

بعد ازاں ان احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے جو اب تک حقہ نہ ترک کر سکنے کی مجبوری میں ہیں (کیونکہ کوئی احمدی ایسا نہ ہوگا۔ جس کے دل میں تمباکو نوشی کے ترک کرنے کی خواہش نہ ہو) کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے۔ تمباکو کی غلامی سے آزاد ہونے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس بارے میں اپنی خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں۔ بعد ازاں الفضل میں متعدد دفعہ تحریک ہو چکی ہے۔ پھر آپکے کثیر التعداد بھائیوں کا عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ پس ہر رنگ میں آپ پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اور کوئی عذر ایسا بھی باقی نہیں۔ جو اپنی پردہ پوشی کرنے کے لئے پیش کیا جائے۔ پس وقت ہے۔ کہ تمباکو نوشی کی عادت ترک کر کے اپنے اور غیر اقوام کے درمیان ایک امتیاز پیدا کریں۔ کیا یہ بات افسوس آفریں نہ ہوگی۔ کہ جو جماعت کل دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اس کے بعض افراد تمباکو کے مقابلے میں شکست کھا جائیں ۔

آخر میں چند باتیں ایسی تحریر کی جاتی ہیں۔ جو تمباکو نوشی ترک کرنیوالے اشخاص کو مدنظر رکھنی چاہیئیں ۔

(الف) چونکہ حقہ ایک مکروہ و بدبودار چیز ہے۔ اور ہر لطیف چیز مکروہ چیز سے نفرت کرتی ہے۔ لہذا عبادات کے ذریعہ روح جس قدر زیادہ لطیف ہوگی۔ اسی قدر طبیعت کو تمباکو نوشی سے نفرت ہوگی۔ پس بالخصوص جن ایام میں کہ حقے کی عادت کے خلاف جنگ ہو۔ خشوع و خضوع کے ساتھ فریضہ نماز کے علاوہ نفل پڑھنے چاہیئیں اور اللہ تعالیٰ سے اس عادت کے ترک کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے ۔

(ب) حقہ وغیرہ چھوڑنیوالے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ وہ اسے یکدم چھوڑ دیں۔ وہ لوگ جو اسے بتدریج چھوڑنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ عموماً کامیاب نہیں ہوا کرتے ۔

(ج) ترک عادت کے بعد اگر طبیعت حقہ وغیرہ کی خواہش کرے۔ تو اس وقت الائچی خورد ایک عدد اور مرچ سیاہ ایک عدد منہ میں ڈال کر عرق چوسیں ۔

(د) عزم بالجزم کیا جاوے۔ کہ خواہ طبیعت کس قدر میل کیوں نہ کرے۔ اور خواہ کس قدر تکلیف کیوں نہ ہو حقہ وغیرہ ہرگز نہ پئیں گے۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ ایک ضمیر صالح اور نفس امارہ کے درمیان جنگ ہے۔ اگر اس تمام کشمکش کے بعد نفس امارہ پھر غالب آ گیا۔ تو یہ انتہا درجے کی ندامت ہوگی ۔

(ہ) تمباکو پینے کی خواہش پھیپھڑوں میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ پس پھیپھڑوں میں مصفیٰ ہوا کا گذر جس قدر زیادہ ہوگا۔ اسی قدر ان کو تمباکو کے بدبودار دھوئیں سے نفرت ہوگی۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ ورزش کے بعد تمباکو نوشی کے عادیوں کو بھی کچھ دیر تک

حقہ برا معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر ممکن ہو سکے۔ تو تمباکو نوشی کی عادت کو ترک کرنے کے ایام میں حسب دلخواہ کوئی ورزش بھی شروع کر دیں۔

(س)۔ ترک عادت کے بعد اگر تمباکو نوشی کی عادت کسی وقت غلبہ کرے تو نوافل۔ تسبیح و تہلیل۔ تلاوت قرآن شریف یا کسی اور مذہبی دلچسپ کتاب میں طبیعت کو مصروف کر دینا چاہئے۔

(ص)۔ اگر تمباکو نوشی یکدم ترک کر دی جائے۔ اور اس وجہ سے بعض اشخاص کو نفخ یا قبض کی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو وقتی طور پر کسی خوش ذائقہ اور مطیب جوارش یا چورن کو استعمال کر لینا چاہئے۔ اور دفع قبض کے لئے کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہئے۔ یہ تکلیف ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک رہیگی۔ بعد ازاں طبیعت خود درست و بحال ہو جائیگی۔ مگر بہر سہولت کے لئے ایک ایک نسخہ قبض و نفخ کا درج کر دیا جاتا ہے۔ اصحاب ضرورت فائدہ اٹھائیں۔

نسخہ قبض کشا صبر سقوطری - تخم حنظل - ریوند چینی ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک پیسکر گل مکتیرا کے لعاب میں ۱۲ گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

نسخہ دافع نفخ و ہاضم طعام زنجبیل ایک تولہ - سانف نیم کوفتہ ۶ ماشہ دارچینی ۶ ماشہ - قرنفل ایک تولہ خولنجان ۶ ماشہ - سنبل الطیب ۶ ماشہ - جوزبوا ۲ ماشہ درونج عقربی ۲ تولہ - شہد خالص ۱۸ تولہ۔ ادویہ مذکورہ کو خوب باریک پیس کر شہد میں ملائیں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔ ہاضم طعام ہونے کے علاوہ مقوی معدہ اور مشتہی اور مطیب بھی ہے۔

وی پی الفضل کے

جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے ان کے نام نومبر کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائینگے وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ وی پی انکار کرنے سے اخبار تا وصولی قیمت بند رہیگا۔ بعض اصحاب کسی مجبوری سے وی پی واپس کرتے ہیں اور قیمت بھیجنے میں سستی کر بیٹھتے ہیں جن کی وجہ سے خریداران الفضل کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے ایسا نہ ہونے پائے۔ منیجر الفضل قادیان

اشتہارات

ہر ایک مشتہر کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل یا ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

پچھمن داس بالغ بذات خاص و بنسی دھر کندن لال و رام چند نابالغان برادران خورد پسران بیلی رام برہمن ساکنان تلونڈی بھنداراں تحصیل رعیہ

جواہر ولد عمرا قوم گمہار۔ وصل وث و محمد ولد جیندا قوم جٹ ضامن ساکنان میانوالی تحصیل رعیہ

دعوے بعیوض ۵ روپیہ بروئے تمسک

بنام جواہر ولد عمرا قوم گمہار ساکن میانوالی تحصیل رعیہ

مدعاعلیہ

مقدمہ بالا میں نتیجہ تعمیل سمن سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اسلئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۵ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ مہر عدالت

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال والی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہے نہایت ضروری ہے کہ کوشش کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کام پر مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے حسب قاعدہ بھی ارسال کئے جاسکیں گے۔ انہی کی ذمہ پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ درخواست منیجر احمدیہ دارالصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً پف۔ ڈرکوپ۔ گرزنر نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

نورالدین شیر محمد تاجران قادیان دارالامان پنجاب

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حمائل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد ۴۷۰ صفحات۔ گیارہ سطری۔ سائز ۵½-۳½ فی مجلد علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سلیم۔ ہارڈ کوک۔ ریل کوک کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کول ایجنسی قادیان

شہید مرحوم کے حالات چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔

رسالہ تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۰۔ ۱۱ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہیے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی قادیان۔ پنجاب

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء و نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تپ کہنہ و خفقان و بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر فی تولہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ماشی ریشمی اور سوتی لنگی۔ صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان۔ پنجاب

وقت آرہا ہے

جبکہ ان میں سے اکثر کتابیں ڈھونڈی نہ ملینگی۔ کیونکہ ان کی کوئی بڑی تعداد موجود نہیں اور جوں جوں ارباب بصیرت انہیں بغور و توجہ پڑھتے ہیں ان کی قدر بفضل خدا روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ موجودہ ذخیرہ ختم ہونے پر خدا جانے یہ کب چھپیں یا نہ چھپیں اسلئے شائقین ان کا ایک ایک نسخہ ابھی منگالیں۔ تو اچھا ہے۔

دو فصلوں میں ایک سے ایک بڑھ کر

معین المبلغین مفید معلومات اور ضروری حوالجات بہ تائید سلسلہ حقہ۔ قیمت ۸ر

صبر کا اجر عورتوں کو انہی کی آسان و سلیس زبان میں تبلیغ احمدیت۔ دلچسپ قصہ کی صورت میں ار

انوکھی استانی مستورات میں دینی بیداری اور سوجھ بوجھ پیدا کرنے کا موثر ذریعہ۔ پاک مذاق کا ناول۔ دل آویز پیرایہ بیان۔ شریف خواتین کو ان کی اپنی زبان میں تلقین دین۔ ۴ر

صفیہ کا خطبہ عورت کی زوردار پرمغز اور نہایت مفید نتیجہ خیز تقریر دین حق کی تائید میں۔ ۲ر

پنجاب کی سوغات ایک مختصر مگر معنی خیز و عبرت انگیز داستان درد۔ شریف عورتوں کی شستہ و سلیس زبان میں ار

اتالیق بچوں کے لئے ایک سے ایک بڑھ کر مفید و ضروری اور دلچسپ مضامین۔ عقل و ذہانت بڑھانیوالے سوال و جواب۔ دین۔ اخلاق۔ تندرستی تعلیم و تفریح وغیرہ پر اچھوتے خیالات اور قابل قدر معلومات آٹھ نمبروں میں پانچ رسالے۔ عہ

اسباق الاخلاق حصہ اول۔ نونہالان ملک و ملت کے لئے اخلاقی تعلیم و تربیت کا آسان و سلیس کورس جس کے مضامین کی قدر و قیمت بغیر پڑھے معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہر مذہب ہر قوم کے لڑکے لڑکیاں یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ۴ر

کتب بینی۔ احمدی نقطہ نظر سے اور مشعل روحانی ار

پیٹ پالیٹکس وغیرہ تین ضروری مضامین مع تبلیغ ۲ر

مسئلہ مسلمان و آریہ اور اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز کی فلاسفی ار

تذکرۃ الاسلاف۔ مدوجزر اسلام پر ایک مخلص اور قدیم خادم سلسلہ احمدیہ کا پرزور و دل آویز ترکیب بند ۴ر

نور القرآن۔ از حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

سناتن دھرم ״ ״ ״ ״ ״ ۲ر

درثمین فارسی اردو۔ حضرت کے وقت کی نہایت عمدہ چھپی ہوئی ار

خیالات درباره مستورات مع تبلیغ احمدیت عہ

انشاء فیض نشان۔ خطوط نویسی و مضمون نگاری بطرز جدید عہ

حمائل شریف عکسی چھاپہ لندن عہ حمائل اعجاز صنعت ۸ر

علاوہ ان کے سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب موجود ہیں اس پتہ سے مل سکتی ہیں

پتہ :- **کتب خانہ فرید آبادی قادیان**

ضرورت نکاح

ایک امیر سوداگر جنکی آمدنی پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہے جو علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۴ سال کا موجود ہے۔ نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ احمدی ہو۔ اور حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو۔ دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر لکھیے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی معرفت میاں چراغ دین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی مشہور قینچیاں و لوہیاں و کٹلری و بوٹ وغیرہ اعلیٰ قسم کے مثل ولایتی کے ہم سے خرید کریں۔ جو ایک مال جو خریدا اسکی پسند نہ ہو تو واپس لے لیا جائیگا۔

منیجر احمدی کمرشل ہاؤس خیر نگر میرٹھ۔

ہندوستان کی خبریں

گاندھی ٹوپی کی تیاری کی فرمائش ولایت کو بدیشی کپڑے کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں معلوم ہوا تھا کہ انگلستان اور جاپان سے دیسی کھدر کی نقل بنوا لینے کا انتظام کیا گیا ہے اب ولایت کے اخبار ڈیلی گرافک سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی ٹوپی کا ایک نمونہ انگلستان میں اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ اس ٹوپی کی نقل ارزاں قیمت پر تیار کرالی جائے۔

مدیر اخبار "جمہوری" کی گرفتاری کلکتہ ۲۰ اکتوبر کل شام مدیر "جمہوری" کو [illegible] محلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

ڈلہوزی میں ژالہ باری۔ ۲۰ اکتوبر کو چار بجکر پانچ منٹ پر بارش شروع ہوئی رات کے دس بجے تک اولے پڑے ہر ایک اولہ چھوٹے اخروٹ کے برابر تھا۔ بازاروں اور سڑکوں پر برف جم گئی۔

[illegible] بنک میں ایک لاکھ کی چوری ۱۹ اکتوبر ہمعصر سٹیٹسمین کا نامہ نگار نیلگری سے قمطراز ہے کہ بنک میں نقب لگا کر ایک لاکھ کی مالیت کا سامان چرایا گیا ہے۔

سرحدیوں کے دو گاؤں کی تباہی پشاور ۲۰ اکتوبر ایک طویل اعلان میں شائع کیا گیا ہے کہ وزیری [illegible] کے معاون فرقے قانون شکن لوگ ہیں جنکے باعث گورنمنٹ کی رعایا کو بہت تکلیف پہنچی ہے اس لئے ان کو دبانے کے لئے ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کی شب کو ان کے دو گاؤں کو حملہ کر کے بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور ثابت کر دیا کہ گورنمنٹ کے پاس کافی ذرائع ہیں جنکے استعمال کرنے کو تیار ہے۔

شہزادہ ویلز کو اچھوت اقوام کا ایڈریس بمبئی ۱۹ اکتوبر اچھوت اقوام کی کمیٹی نے شہزادہ ویلز کو تار دیا ہے کہ آپ ہمارے جلسے میں بنفس نفیس شریک ہو کر ہمارا ایڈریس قبول فرمائے۔

ولایتی پارسلوں کا محصول۔ شملہ ۲۰ اکتوبر ہندوستان و انگلستان کے پارسلوں کا محصول جو جبرالٹر کی راہ سے جائیں حسب ذیل ہوگا۔ جو پارسل ۳ پونڈ سے زیادہ وزنی نہ ہوں فی ایک ۱ روپیہ آٹھ آنہ اور جو ۷ پونڈ سے زیادہ وزنی نہ ہو اس پر دو روپیہ [illegible] آنے اور ۱۱ پونڈ سے زیادہ نہ ہو اس پر تین روپیہ ۵ آنے۔

لارنس بت کی بے حرمتی کا خطرہ کمشنر لاہور کو میونسپل کمیٹی لاہور کے فیصلہ دربارہ بت لارنس کمشنر لاہور مسٹر [illegible] نے اعلان کیا ہے کہ میں بعض کاغذات کے ملاحظہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ بت حکومت پنجاب کی اجازت کے بغیر موجودہ مقام سے نہیں اکھاڑا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اس بارے میں میونسپل کمیٹی میں جو بحث ہوئی ہے اس کے لہجے سے میرا خیال ہے کہ میونسپل کمیٹی اس بت کو گرا دینے سے اسکا کافی اور مناسب احترام نہ کریگی جس سے لاہور کا امن خطرناک ہوگا۔ اس لئے اس معاملہ میں گورنمنٹ کے حقوق کے فیصلہ کا انتظار کرتے ہوئے میں اس قرارداد کو جو بت کے اکھاڑے جانے کے متعلق ہے۔ معرض التوا میں ڈالتا ہوں۔

پیر تراب علیشاہ سندھی نے معافی مانگ لی نیو ٹائمز کراچی کی اشاعت مورخہ ۲۰ اکتوبر میں اطلاع شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ پیر تراب علی شاہ نے جن پر زیر دفعات ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اپنی تقریر پر نواب شاہ میں اظہار تاسف کر کے معافی طلب کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ کیا ہے کہ میں ہمیشہ ملک معظم کا وفادار رہونگا۔ اور کبھی ان کے خلاف کچھ نہ کہونگا۔ اس پر حکومت نے مقدمہ واپس لے لیا۔

جاٹ انفنٹری نہیں توڑی جائیگی شملہ ۲۱ اکتوبر دو بٹالین ششم رائل جاٹ لائٹ انفنٹری کے توڑے جانے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

کلکتہ کی از سر نو مردم شماری کلکتہ ۲۱ اکتوبر چونکہ ۵ فیصدی میونسپل عمارتوں کو گذشتہ مردم شماری میں شمار کنندوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے کلکتہ کارپوریشن کی جنرل کمیٹی نے آئندہ مارچ میں از سر نو مردم شماری کرنے کی سفارش کی ہے۔

پنجاب ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے شہزادہ ویلز کے استقبال کی مخالفت ۲۱ اکتوبر کو شام کے چار بجے لاہور کی ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ اس غرض منعقد ہوا کہ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے اس خط پر غور کیا جائے جس میں مذکور بار ایسوسی ایشن کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے نمائندے "سٹیرنگ کمیٹی" کے لئے بھیجیں جو شاہزادہ ویلز کے استقبال کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ اس دعوتی خط پر کوئی بحث نہیں کی گئی بلکہ صرف رائیں لی گئیں دو سو ساٹھ ووٹ نمائندے بھیجنے کے برخلاف اور ۱۸ حق میں تھے۔ جن میں ۳ یورپین ہیں۔ فیصلہ ہوا کہ اس کمیٹی پر بار کی طرف سے نمائندے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن کی گرفتاری مدراس ۲۱ اکتوبر سیٹھ یعقوب حسن کو آج شام کے ۴ بجے زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند تنجور کی پولیس نے مسٹر [illegible] اسسٹنٹ کمشنر پولیس مدراس کی مدد سے گرفتار کر لیا۔

سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی کے دفتر کی تلاشی بمبئی ۲۳ اکتوبر کراچی سے جاری شدہ وارنٹ کی بنا پر کل شام کو سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی لی گئی۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ تلاشی ڈپٹی کمشنر پولیس کی زیر نگرانی ہوئی۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے [illegible] سے افسر بھی تھے۔ ان سرکاری افسروں نے کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱۱ جولائی کی کارروائی کی رپورٹ لی جس میں ڈاکٹر کچلو کو سکرٹری منتخب کیا گیا تھا۔ نیز ۲۳ نومبر گذشتہ کے جلسہ منعقدہ علیگڈھ کی کارروائی کی رپورٹ لی جس میں مسٹر محمد علی کو ممبر منتخب کیا گیا تھا۔

سودیشی گیتا انجلی کی ضبطی لکھنؤ ۲۲ اکتوبر سودیشی گیتا انجلی مطبوعہ علیگڈھ ضبط کر لی گئی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ناجائز انتخاب مسٹر بیجے راگھو چاری صدر انڈین نیشنل کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے موجودہ انتخاب کو خلاف ضابطہ اور ناجائز قرار دیکر تمام صوبوں کی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ پبلک کی بہتری کا یہ تقاضا ہے۔ کہ موجودہ پولیٹیکل حالت پر ایک ایسی کمیٹی بحث کرے۔ جس کا نئے سرے سے انتخاب ہو۔

غیر ممالک کی خبریں

جشن صلح پیچھر منایا جائیگا گورنمنٹ انتظام کر رہی ہے کہ [illegible] صلح کا دن گذشتہ سال کی طرح اسی طریق پر منایا جائے کہ تمام سلطنت میں دن کے گیارہ بجے صبح سے دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔ اس دن کے لئے انتظامات کی تفصیل سلطنت کے تمام اقطاع میں بھیج دی گئی ہیں۔

بلفاسٹ میں بدامنی لنڈن ۱۸ اکتوبر بلفاسٹ کی تار خبریں [illegible] یہ بتلا رہی ہیں کہ بازاروں میں ابھی کبھی کبھی فیر سنائی دے جاتے ہیں۔ ایک نوجوان جہازی ملازم مردہ پایا گیا۔ سرکاری بیان ہے کہ شاہی فوج آنے سے امن قائم ہوا۔ اور [illegible] اطلاع میں درج ہے کہ [illegible] لوگوں کے نام دھمکی آمیز [illegible] جن میں [illegible] گھنٹے کے اندر [illegible] اور کہا ہے کہ [illegible] ملاقات [illegible] جائینگے۔

[illegible]

[illegible] اسکی وجہ سے مقام اسیوط میں ناظول پاشا کے پیرؤوں اور وزیراعظم عدلی پاشا کے طرفداروں میں سخت لڑائی ہوئی۔ لاٹھیاں چلیں پتھر برسے۔ ایک طرف سے ایک فیر بھی ہوا۔ پولیس نے ہوا میں بندوقیں سر کیں لوگ منتشر ہو گئے ۲۱ مجروح ہوئے جن میں سے ایک مر گیا شام کو امن ہو گیا ناظول پاشا کو ساحل پر اترنے کی اجازت نہ تھی اسنے جہاز کے عرشہ پر ایک تقریر کی جس میں لوگوں کو خاموشی کے ساتھ منتشر ہو جانے کی صلاح دی۔

شاہ قسطنطین کی معزولی کی سازش لنڈن ۱۵ اکتوبر ایتھنز کی خبر ہے کہ ۲۵ ہزار سپاہیوں کے باوجود شاہ قسطنطین انگورا کو فتح نہ کر سکا اس لئے اس کے خلاف سخت مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔ اب تحریک جاری ہے کہ اس خاندان کو معزول کر دیا جائے۔

چار سو تیس یونانی گاؤں کی تباہی قسطنطنیہ ۱۸ اکتوبر معتبر خبر ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں بحیرہ اسود کے کنارے سمسون اور بحیرہ اسود کے درمیان ترک ضلع کے ۴۳۰ خوشحال یونانی مواضعات میں سے ۴۲۰ بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ مرد یا تو قتل کر دیے گئے ہیں یا جلاوطن۔ عورتیں اندرون ملک بھیج دی گئی ہیں باقی ماندہ دیہات بھی ایک حد تک تباہ ہو گئے ہیں۔ اس تباہی کا ذمہ وار عثمان خان ہے جو پہلے قسطنطنیہ میں ملاح تھا۔ اور اب کمال فوج کا ایک کرنیل ہے۔

خاوند اپنی بیوی کی خرید و فروخت کا ذمہ وار نہیں ولایت میں ہائیکورٹ کے جج [illegible] نے فیصلہ کیا ہے کہ جب کسی عورت نے کسی مرد سے یہ ظاہر کر کے شادی کی ہو کہ میں دولتمند ہوں درآں حالیکہ وہ دولتمند نہ تھی تو شوہر اس مال کا ذمہ وار نہیں جو وہ عورت نے منگوایا ہو۔ جس کی [illegible] تصدیق [illegible] شوہر نے [illegible] [illegible] [illegible] عورت سے [illegible] [illegible] [illegible] شہزادہ [illegible] [illegible] شہزادہ [illegible] [illegible] ساتھ [illegible] اٹھایا گیا۔

پرنس کے جہاز میں کیا کیا ہو گا جس جہاز میں شہزادہ ولی عہد آ رہے ہیں۔ اس کے تمام کمروں کو انیمل کیا گیا ہے۔ اور نیلے غالیچے بچھائے گئے ہیں۔ جہاز میں ایک درجن کے قریب سیاہ بلیاں بھی رکھی گئی ہیں۔ تاکہ سفر نیک رہے۔ جہاز میں ہزاروں پیالے۔ پرچیں۔ طشتریاں۔ چاقو۔ کانٹے چمچے بھی رکھے گئے ہیں۔ رسد کے طور پر ان کے ہمراہ ایک لاکھ بارہ ہزار پونڈ آٹا۔ ۵ ہزار پونڈ بیل کا گوشت ۶ ہزار پونڈ مچھلی اور دو ہزار پونڈ جہازی بسکٹ بھی ہیں۔

شاہ بویریا کا انتقال:- بوڈاپسٹ ۱۹ اکتوبر سابق شاہ بویریا لوڈوگ مر گیا ہے۔

کمالی ایلچیوں کی روانگی لنڈن کو قسطنطنیہ ۱۹ اکتوبر انگورا کا ایک تار مظہر ہے کہ بکر سمیع بے ایک خاص مشن پر لنڈن کو جا رہے ہیں۔

خوشبو کی بوتل میں بم- پیرس ۱۹ اکتوبر امریکن سفیر کے مکان کے پتہ پر ایک پارسل پہنچا۔ جس میں بظاہر خوشبو کی بوتل تھی۔ لیکن جب اس کو خدمتگار نے کھولا تو وہ پھٹ گیا۔ خدمتگار سخت زخمی ہوا۔ کمرہ مکان برباد ہو گیا۔ پارسل میں بہت جلد اور تیز بھک سے اڑ جانے والے مادہ کا بم تھا۔

لوہے کے کارخانے بند ہونے والے ہیں لنڈن ۱۹ اکتوبر [illegible] میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ انور نے کہا کہ جب تک لوہے کی قیمت ماقبل جنگ کی قیمتوں تک کم نہ ہو جائیگی لوہے کے کارخانے بند ہو جائینگے۔

پرتگال میں انقلاب حکومت:- لزبن ۲۰ اکتوبر [illegible] فوجی تحریک کی وجہ سے حکومت الٹ گئی ہے کوئی خون خرابہ نہیں ہوا۔

سات مشہور یونانیوں کو پھانسی دیدی گئی اسکندریہ [illegible] اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ہنگامے میں جو چند یونانی قتل ہو گئے تھے۔ ان کی پاداش میں سات مرد [illegible] پھانسی دیا گیا۔ اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ ان سے [illegible] [illegible] کلمہ شہادت [illegible] [illegible] جان دیدی۔

ایران اور افغانستان میں صلح نامہ ایران اور افغانستان میں جو صلح نامہ قرار پایا ہے اس میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر ایک فریق سے کوئی دشمن جنگ کرے تو دوسرا اسکی امداد کریگا۔

ایک مشہور فرانسیسی ہوا باز کی ہلاکت پیرس کی خبر ہے کہ مشہور فرانسیسی ہوا باز برنارڈ ڈی رامنٹ جو ایک نئی ہوائی مشین کا تجربہ کر رہا تھا جس کو اس نے قبل ازیں ۱۸۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلایا تھا۔ وہ ایک مقام پر اپنی مشین سے گرا اور اس سے دبکر ہلاک ہو گیا۔

معاملات ہند پر بحث لنڈن ۱۹ اکتوبر دار العوام میں مسٹر [illegible] نے کہا کہ جونہی بیکاری کے مسودہ قانون کا فیصلہ ہوتا ہے ہندوستان کے معاملہ پر بحث کی جائیگی۔ دار الامراء میں لارڈ کرزن نے یقین دلایا کہ ہندوستان کے معاملہ پر ۲۵ اکتوبر [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

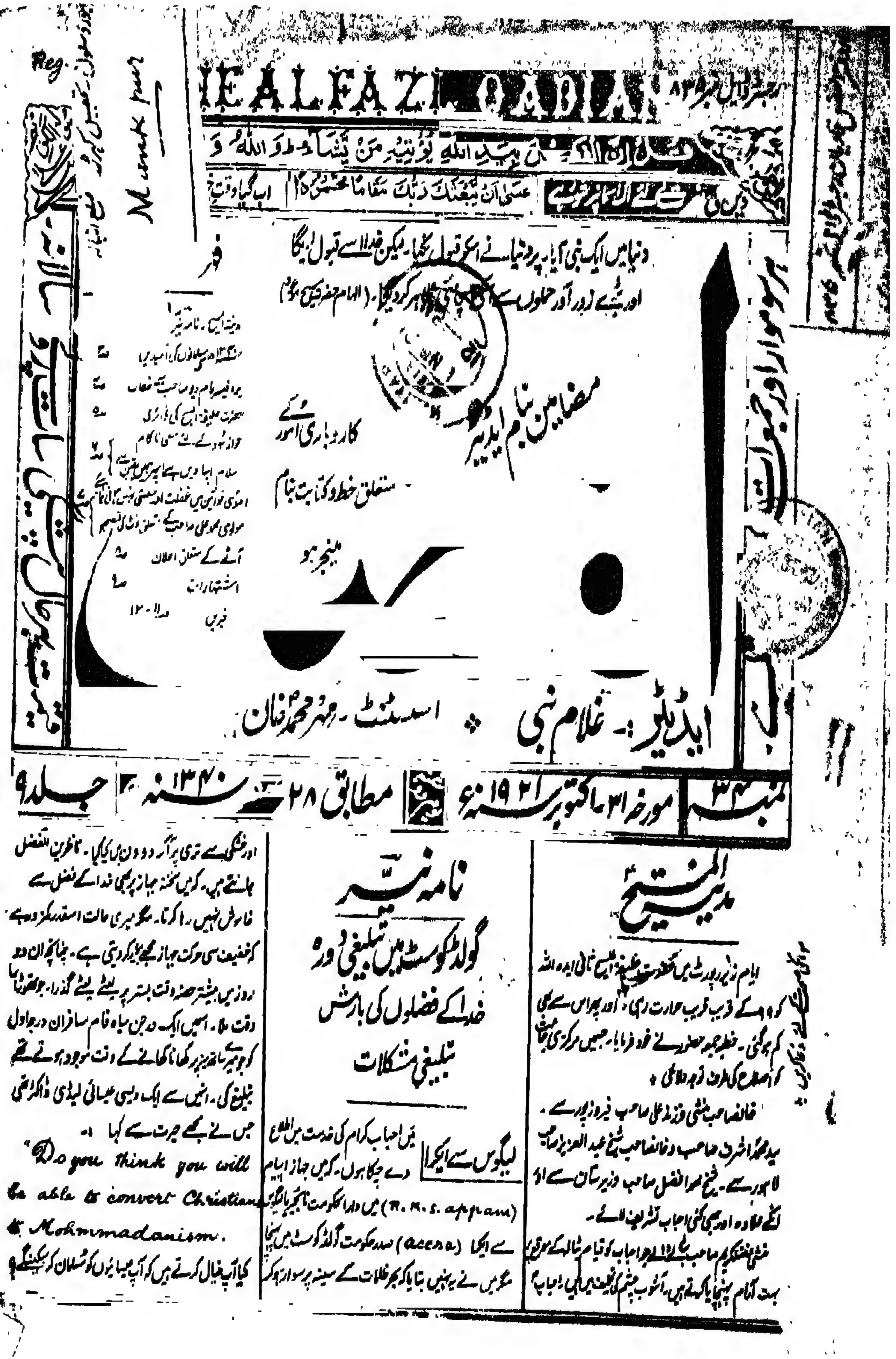

Reg.

IE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست

مدینۃ المسیح ۔ نامہ نیر ۱

[illegible] مسلمانوں کی امیدیں ۳

پروفیسر رام دیو صاحب [illegible] ۳

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۵

[illegible] کا کام

[illegible] ۶

مولوی محمد علی صاحب کے [illegible]

[illegible] کے متعلق اعلان ۹

اشتہارات ۹

خبریں ۱۱ - ۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

ہر سوموار اور جمعرات

قیمت بہر حال پیشگی سالانہ

نمبر ۳۴ | مورخہ ۳۱ ماکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۸ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو ہلکی قریب قریب حرارت رہی۔ اور پھر اس سے بھی کم ہوگئی۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود فرمایا۔ جس میں مرکزی مبلغین کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے۔ سید محمد اشرف صاحب و خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب لاہور سے۔ شیخ میر افضل صاحب وزیرستان سے اور انکے علاوہ اور بھی کئی احباب تشریف لائے۔

منشی [illegible] کریم صاحب بٹالہ کے [illegible] احباب کو قیام بٹالہ کے موقع پر بہت آرام پہنچایا کرتے ہیں۔ آشوب چشم کی تکلیف میں ابھی احباب

نامہ نیر

گولڈ کوسٹ میں تبلیغی دورہ
خدا کے فضلوں کی بارش
تبلیغی مشکلات

لیگوس سے اکرا میں احباب کرام کی خدمت میں اطلاع دے چکا ہوں۔ کہ میں جہاز اپام (R. M. S. appam) میں دار الحکومت نائیجیریا لیگوس سے اکرا (accra) صدر حکومت گولڈ کوسٹ میں پہنچا مگر میں نے یہ نہیں بتایا کہ بحر ظلمات کے سینہ پر سوار ہو کر اور خشکی سے تری پر آکر دو دن میں کیا کیا۔ ناظرین الفضل جانتے ہیں۔ کہ میں تختہ جہاز پر بھی خدا کے فضل سے خاموش نہیں رہا کرتا۔ مگر میری حالت اسقدر کمزور ہے کہ خفیف سی حرکت جہاز مجھے بیمار کر دیتی ہے۔ چنانچہ ان دو روز میں بیشتر حصہ وقت بستر پر لیٹے لیٹے گذرا۔ جو تھوڑا سا وقت ملا۔ اسمیں ایک درجن سیاہ فام مسافران درجہ اول کو جو میرے ساتھ میز پر کھانا کھانے کے وقت موجود ہوتے تھے تبلیغ کی۔ انمیں سے ایک دیسی عیسائی لیڈی ڈاکٹر تھی جس نے مجھے حیرت سے کہا:-

"Do you think you will be able to convert Christian & Mohmmadanism.

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ عیسائیوں کو مسلمان کر سکینگے؟

ان کو جواب دیتے ہوا [illegible]

Yes! Madam, I will,
I am sure, convert all
Thinking Christians.

ہاں! میڈم: مجھے یقین ہے کہ میں تمام فہیم مسیحیوں کو مسلمان کروں گا۔"

یہ عورت دیر تک بیٹھی حیرت میں غرق رہی۔ اور پھر کہنے لگی "It is a hard job" یہ بڑا مشکل کام ہے میں نے جواباً حضرت مسیح موعود کا پیغام سنا کر اسے کہا کہ جب ایک دفعہ ہی کہ انسانوں کے راہ نما ہوسکتے ہیں۔ تو پھر ان سے بڑھ کر ایمان رکھنے والے داعیان الی الخیر کیوں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

یہاں میں اہم ملاقاتوں میں سے قابل ذکر مکرم مسٹر کے۔ ایم لیسلی (Mr. K. M. Leslie) کمشنر لوئر [illegible] کاروبار ہیں۔ یہ صاحب ہندوستان رہ چکے ہیں۔ ہندوستانی میں تھوڑی باتیں کرتے ہیں۔ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اور ان کی بیوی ہر دو سے خوب مفصل گفتگو ہوئی اور ان لوگوں کے خیالات نہایت شستہ اور قریب بہ اسلام پائے۔ ان کے علاوہ خزانچی جہاز اور دیگر کارکن افسران کو بھی وقت و فرصت کے مطابق پیغام حق پہنچایا۔

حکام سے ملاقات

چونکہ ایکرا کی جامع مسجد مسلمانوں کی جہالت اور باہمی جنگ و جدال کے باعث ۲ سال سے مقفل ہے۔ اس لئے میں نے کوشش کی ہے۔ کہ اس مسجد کو عبادت الٰہی کے لئے پھر کھلوا جائے۔ اور مسلمانوں کے جھگڑے کا خاتمہ کیا جائے۔ اس غرض سے حکام کے ساتھ ملاقات کی اور سلسلہ عالیہ کے مخصوص مسائل سے آگاہ کیا۔ ہز ایکسلنسی گورنر کی خدمت میں قرآن کریم کی ایک کاپی پیش کی۔ جسے جناب ممدوح نے گورنمنٹ ہاوس لائبریری میں رکھوایا ہے۔ اور مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ مسجد کا معاملہ جلد فیصل کر دیا جائیگا۔

ایکرا میں ہند

شاعر نے کہا ہے کہ ؎

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر

مگر اس سرزمین کی حقیقت وطن سے بے وطن ہو کر نہیں کھلتی۔ اور نہ ہی وہ کیفیت زبان قلم کی طاقت میں ہے کہ بیان کرے۔ جو کسی اہل وطن کو غریب الوطنی میں بلکہ حاصل ہوتی ہے۔ میں نے لیگوس سے تار دیا تھا کہ میں آرہا ہوں۔ اور مکرم لالہ تارا چند منیجر دار التجارت سالٹ پانڈ اور لالہ نارائن داس منیجر دار التجارت سولچند ساحل سمندر پر موجود تھے۔ تین گھنٹہ ساحل پر انتظار کرتے رہے۔ خدا جزائے خیر دے۔ نہایت خوشی سے مکان دیال داس [illegible] پر لاکر میرے آرام کے ساتھ مجھے اوتارا۔ اور ہر طرح پوری خاطر و مدارات کی۔ پوڑی۔ کڑاہ۔ دال۔ سبزیات اور ہر ممکن ہندوستانی کھانا جو وہ خود بنا سکتے تھے بنا کر کھلایا۔ میرے ساتھ گولڈ کوسٹ بوٹینیکل گارڈن ابوری پر۔ جو ۲۴ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اور ساحل مغربی افریقہ پر صرف ایک ہی صحت افزا بلند مقام ہے۔ تشریف لے گئے۔ اور رخصت کرنے وقت پوریاں بنا کر دیں (یہاں گھی نہیں ملتا زیتون کا تیل ملتا ہے)

غرض ہر دو اصحاب نے اور ان کے دوسرے کارکنوں نے نہایت ہی محبت کا برتاؤ کیا۔ اور مشرقی مہمان نوازی کا نمونہ دکھایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قیام ایکرا میں گجراتی۔ سندھی۔ پنجابی۔ اردو بھجن پڑھنے اور سنت عطر سنگھ کی بولیاں گانے کا نظارہ مجھے ہند کے پنجاب میں لے گیا۔ اور ترنتارن کی خالصہ کانفرنس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ گیا۔ جس میں میں شامل ہوا تھا۔ ان احباب سے شری کرشن چندر اور شری نانک دیو کے مذہب پر دوستانہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ لالہ نارائن داس کا رجحان طبع ویدانت کی طرف اور لالہ تارا چند کا سکھ مذہب کی طرف ہے۔ دونو مذاہب کی واقفی آخر افریقہ میں بھی محفل احباب کے اندر اپنے معزز میزبانوں کی خدمت کے لئے کام آئی۔

میرا پروگرام

گولڈ کوسٹ کے کام کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ (۱) سالٹ پانڈ میں مستقل مشن کا قیام (۲) سالٹ پانڈ میں ایک مرکزی احمدیہ مڈل سکول (۳) مختلف احمدی مرکزوں میں پرائمری مدارس (۴) نظام جماعت (۵) مشنری ٹریننگ سکول کا اجراء۔ (۶) کل احمدی [illegible] کا دورہ

تکمیل پروگرام کیلئے جد و جہد

مذکورہ بالا پروگرام کی تکمیل کیلئے [illegible] پوری جد و جہد شروع کر دی ہے۔ [illegible] مشکلات کا کام ابھی حالت پر آرہا ہے۔ [illegible] ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔

(۱) سالٹ پانڈ قصبہ کے عین وسط میں کرنل روڈ پر ایک معقول مکان جس میں ۲ ہال اور ۴ کمرہ ہیں۔ احمدیہ مشن کے لئے [illegible] بورڈ تیار کیا جارہا ہے۔ چونکہ یہ مکان ایک احمدی کا ہے اس لئے صرف ۵ روپیہ ماہوار کرایہ مقرر ہوا ہے۔

(۲و۳) قیام مدارس کے لئے ہر جگہ جماعتیں [illegible] مہیا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور علاوہ مرکزی مڈل سکول کے دس پرائمری مدارس قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(۴) (ا) کل جماعت کو دو سرکلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جن کے نام اکرا اول سرکل دوسرا [illegible] سرکل ہیں (ب) ہر دو سرکلوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اضلاع بنالیں۔ تا ہر جگہ گردو نواح کے دوست آسانی سے جمع ہوسکیں (ج) کل جماعت کی ایک مجلس اکابر سالٹ پانڈ میں دو دفعہ ہر سال [illegible] اور وقت ضرورت اس سے زیادہ دفعہ ہوا کریگی۔

(۵) ہر مرکز سے ۶، ۸ منتخب کردہ طالب علم جو انگریزی یا عربی جانتے ہوں۔ سالٹ پانڈ میں اگست ۲۲ء کی ٹریننگ کے لئے آئینگے۔ انشاء اللہ۔

(۶) تا دم تحریر ۲۳۰۵ میل کا سفر کر چکا ہوں۔ جس کا اکثر حصہ موٹر پر اور بعض حصہ پیدل طے کیا ہے۔ اور اس سفر میں ۲۲ مقامات پر ۲۷ جلسے کئے ہیں۔ اور ہر ایک میں تبلیغ اسلام اور اصلاح المسلمین کے پہلو کو مد نظر رکھ کر تقاریر کی ہیں۔ اب صرف ۱۸۰ میل کا ایک دورہ جس میں پیدل سفر کا سخت حصہ لازمی ہے۔ کیونکہ اس مقام پر موٹر نہیں جاسکتی، باقی ہے

دورہ کے نتائج

اس دورہ نے جماعت کو تقویت دی ہے۔ ہزاروں مخلوق نے پیغام حق سنا ہے۔ سینکڑوں کفار اسلام لانے کے لئے آمادہ ہیں۔ انشاء اللہ وہ اور جن سے زیادہ مرد و عورت داخل اسلام ہو گئے الحمد للہ۔ بعض [illegible] وقت کے منتظر ہیں کہ وہ علانیہ اعلان کریں

اسلام قبول کرنا مشکل ہے

میں جہاں جگہ جاتا ہوں، وہاں سینکڑوں لوگوں کو اسلام کا مداح پاتا ہوں مگر وہ صرف اسلئے رکے ہوئے ہیں۔ کہ وہ شراب نہیں چھوڑ سکتے ہیں [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۰ اکتوبر بعد نماز ظہر)

حضرت موسیٰ کا خدا سے کلام مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سوال کیا کہ حضرت موسیٰؑ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ رب ارنی انظر الیک اور ادھر سے جواب ملا لن ترانی اور پھر آگے آتا ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا کس حالت میں دیدار ہوا

فرمایا میرے نزدیک تو جب جبل پر تجلی ہوئی اسی وقت رویت حاصل ہوئی اور یہ صعقا ہو گئے وہ رویت کے بعد ہوئے۔ اسکی تائید رسول کریم کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب بیہوش ہوں گے ان میں سے سب سے پہلے میں اٹھونگا۔ اور اس وقت حضرت موسیٰ کھڑے ہوں گے اور ان کا اس وقت کھڑے ہونا شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ جبل پر بیہوش ہو چکے تھے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت صاحب کا بھی الہام فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ہے۔ اور اس سے مراد بھاگسو وغیرہ کے زلازل لئے گئے ہیں۔

فرمایا یہ بھی درست ہے مسیح موعودؑ پر اس کے باعث جو تجلی ہوئی وہ آپ کی عرفان میں اور علم میں ترقی کرنیکا موجب تھی اور دشمنوں کے لئے وہی تجلی بھاگسو میں زلزلہ بن گئی ورنہ اس سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ موسیٰ جو بے ہوش ہوئے وہ ان کے لئے بطور عذاب کے تھا۔

فرمایا اگرچہ الہام ایک ہو مگر یہ شرط نہیں کہ بعینہٖ وہی حالت دوسرے ملہم کے متعلق بھی پیدا ہو۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوسف ہیں مگر آپ کیلئے کنعان میں ہونا اور مصر جانا ضروری نہ تھا ان حالات اسی قسم کے پیش آئے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام پر جو تجلی ہوئی وہ پہاڑ پر ہوئی اور مسیح موعود کے لئے جبل معرفت پر تجلی ہوئی جس سے آپ کے علوم و عرفان میں بہت ترقی ہو گئی۔

رسول کریم اور حضرت موسیٰ کی رویت میں فرق مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آنحضرت پر بھی تجلی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ پر بھی مگر آنحضرت کے متعلق رویت کے بعد کہا گیا کہ ما زاغ البصر وما طغی اور حضرت موسیٰ کے متعلق کہا کہ خر موسیٰ صعقا یعنی حضرت موسیٰ کے حواس پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ اور آنحضرت کے ہوش بجا رہے۔

فرمایا دونوں کی حالت میں فرق تھا۔ نبی کریم نے کوئی رویت کی درخواست نہیں کی تھی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صبر کو کام لیا۔ اور جس مقام پر آپ کو کھڑا کیا گیا اس پر قائم رہے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے صبری سے کام لیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت کو جب رویت حاصل ہوئی۔ تو آپ اسی طرح قائم رہے جس طرح آپ تجلی سے پہلے اپنے مقام پر کھڑے تھے مگر موسیٰ علیہ السلام نے جس طرح بے صبری سے درخواست کی تھی۔ اسی طرح جب درخواست پوری ہوئی تو برداشت نہ کر سکے آنحضرت نے غیبوبت کو جس استقامت سے برداشت کیا وہی استقامت شہود میں رہی لیکن موسیٰ جس طرح غیبوبت میں استقامت نہ دکھا سکے۔ اسی طرح شہود میں بھی برداشت نہ کر سکے

فرمایا رویت کے لئے صعقا ہونا ضروری ہے۔ حضرت موسیٰ کو اسوقت زیادہ ہوا آنحضرت کو بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ جیسا کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت میرے زانوں پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے کہ وحی کی حالت ہوئی آپ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی وہ صحابی کہتے ہیں کہ اسوقت اس قدر بوجھ میری ران پر پڑ گیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میری ہڈی ٹوٹنے لگی ہے۔ لیکن یہ حالت آپ کی ہمیشہ نہیں ہوتی تھی۔ کئی دفعہ آپ بیٹھے بھی ہوتے تھے۔ کہ آپ پر وحی آتی تھی بعض کمزور روایتوں میں آتا ہے کہ آپ گر پڑتے تھے۔ مگر میرے نزدیک یہ روایتیں معتبر نہیں ان سے مخالفوں نے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ اور کہہ دیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کو مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔ لیکن وحی کی وجہ سے آپ پر یہ حالت کبھی نہیں آئی۔

فرمایا ہر حالت کشف یا الہام میں ظاہری حواس میں ایک تعطل آ جاتا ہے۔ اور روح جسم سے ایک حد تک الگ ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے تمام اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام حواس وحی الٰہی کے استقبال کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہی تعطل اعضا تجلی کے وقت حضرت موسیٰ پر بھی وارد ہوا۔

کیا خطبہ الہامیہ وحی الٰہی ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ خطبہ الہامیہ کیا وحی الٰہی ہے۔

فرمایا۔ نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو حضرت صاحب اس میں بعض مقامات پر تغیر نہ فرماتے۔ اور نہ اسکے ساتھ اور ابواب شامل کرتے۔ بلکہ یہ کلام وہ ہے جو موید بوحی الٰہی ہے اسکے مضامین الہام سے بتائے گئے ہاں اس میں اور دوسری ان کتابوں میں جو تحدی کیساتھ لکھی گئیں ایک فرق ہے۔ اس کے مضامین میں اجتہادی غلطی بھی نہیں۔ اور ان کتب میں اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ اگرچہ تحدی سے لکھی گئی ہیں۔ مگر ان کی شان وہ نہیں جو خطبہ الہامیہ کی ہے۔

فرمایا الہام وہی ہے جسکو حضرت صاحب نے الہام فرمایا ہے۔ الہام بھی کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ بہت دفعہ فطرۃ صحیحہ کی آواز بھی الہام کہلا سکتی ہے۔ اور وہ پاک قلب کے اندر ایک خاص کیفیت کیساتھ آتی ہے۔ اور اسکا مظہر قلب ہی ہوتا ہے۔ اور الہام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ملہم کے عرفان کی ترقی اور اس کے قلب کی صفائی اور تطہیر کے لئے اور دوسرے الہام لوگوں کے متعلق ہوتے ہیں پہلی قسم کے الہام بتانا ضروری نہیں ہوتے۔ بلکہ بہت دفعہ انکو چھپانے کا حکم ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کے الہامات خواہ کیسی ہی حالت میں ہوں ظاہر کئے جاتے ہیں۔

بارش کی طرح وحی کا مطلب مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھ پر ایک پیغامی نے اعتراض کیا تھا کہ حضرت صاحب جو لکھتے ہیں کہ مجھ پر بارش کی طرح وحی ہوئی وہ دکھاؤ کہاں ہے میں نے اسکو ایک عبارت دکھائی جس میں حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ ایک ہی الہام بکثرت ہوا۔ یہی معنے بارش کیطرح وحی ہونے کے ہیں۔ فرمایا یہی مطلب ہے میں نے خود حضرت صاحب سے سنا ہے فرماتے تھے کہ انی مع الرسول اقوم اور انی معک ومع اھلک یہ دونوں الہام ایک رات میں ہزار بار دفعہ ہوئے ہیں اور فرمایا اگر ایک ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور صبح کو نماز کیلئے اٹھے تو سلسلہ جاری تھا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ یقین دلایا جائے کہ واقعی ترقی ہے۔ چنانچہ جب وہ الہام ہوا تب بھی

جواز سود کے لئے سعی ناکام

(۳)

قرآن کریم میں سود کا ذکر

مصنف صاحب رسالہ مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل کی یہ جرأت قابل حیرت ہے کہ وہ قرآن سے سود کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ آیت جنمیں ربوا کی صریح طور پر ممانعت ہے ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ آیت الذین یاکلون الربوٰا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس الخ اور آیت ذروا ما بقی من الربوٰا اور فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اور آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوٰا اضعافا مضاعفۃ۔ ان سے مراد صرف وہی ربوا ہے جو کہ عرب کے لوگ لیا کرتے تھے۔ اور وہ ربوا النسیئہ ہے یعنی یہ کہ ایک آدمی مثلاً ایک سال کے لئے قرضہ لیتا اور ماہوار سود مقرر کر لیتا جو ہر ماہ اس سے وصول کیا جاتا۔ اور سال ختم ہونے پر اس سے قرضہ طلب کیا جاتا اگر اسکے پاس نہ ہوتا تو وہ اجل زیادہ کروا دیتا اور شرح سود بھی بڑھا دیتا۔ نتیجاً مصنف صاحب مذکور اس قسم کے ربوا سے جو عرب میں رواج پکڑ چکا تھا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے باقی اور قسم کے سود کی اس سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ اگر قرآن شریف صرف انہی لوگوں کیلئے ہوتا تو ایک صورت ان کے خیال کے مطابق ہونی ممکن تھی مگر جب قرآن تمام دنیا کے لئے آیا اور ہمیشہ قیامت تک رہیگا۔ تو ضروری ہے کہ جو حکم اسمیں ہو اسکو جب تک شریعت خود مقید نہ کر دے۔ عام سمجھا جاوے۔ اب اگر سود کی وہ طرز نہیں رہی جو اس وقت عرب میں تھی۔ بلکہ اور طرز سے لیا جاتا ہو تو یہ بھی تو سود ہی ہے۔ اور جب سود ہی ہے تو کیوں وہ آیات جن میں کہا گیا ہے کہ سود نہ کھاؤ۔ اور اگر سود کھاؤ گے تو خدا اور اسکے رسول سے جنگ کے لئے تمکو اعلان دیا جاتا ہے اس قسم کے سود پر چسپاں نہ کی جائیں۔ ورنہ مصنف صاحب یہ ثابت کریں کہ لغت میں ربوا صرف کہتے ہی اسی قسم کو ہیں جو عرب میں رائج تھی۔ اور کسی دوسری قسم کو ربوا نہیں کہتے۔ پھر میں پوچھتا ہوں جب قرآن کریم قیامت تک کیلئے تھا۔ اور ہر آنے والے زمانہ کے لوگ اسکے مخاطب تھے تو بتلاؤ کہ اب جب یہ طریق بالکل نہیں رہا۔ جو عرب میں رائج تھا تو کیا یہ آیات بیکار ہو گئی ہیں۔

پھر جب اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ ایک وقت میں تجارت کے طور پر سود لیا جائیگا۔ تو اسنے اپنی جامع اور کامل کتاب میں اسکی شان کے متعلق فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اس میں اس قسم کی تجارت کے متعلق کہاں حکم ہے کہ تم اسکو اختیار کرو خصوصاً جبکہ بعض مسلمان اپنی قوم کی ترقی اور اسکے عروج پا لینے کا انحصار ہی اسپر سمجھتے ہوں

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک آیت سے مصنف صاحب نے یہ بات ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ مگر تھوڑی سی عربی جاننے والے کو بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح انکو دھوکہ لگا ہے۔

پھر صحابہ میں سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ تجارت کا پیشہ کرتے تھے کوئی انکے متعلق کہیں بھی ثابت تو کرے کہ ان میں سے کسی نے ایسے سود کو جائز سمجھا ہو اور لیا ہو پس جب صحابہ میں سے اسطرح پر کسی نے بھی تجارت نہیں کی یعنی شرح سود لیکر۔ تو پھر کسطرح یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ سود جائز ہے۔

پھر میں کہتا ہوں اگر سودوں میں سے اسکی خاص قسم ہی حرام تھی۔ جو عرب میں تھی اور باقی دوسری صورت جائز تھی تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسقدر تشدد کے ساتھ نہ کہتا کہ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ پس اللہ تعالیٰ کا سود کے متعلق اسطرح پر تشدد کرنا بتلاتا ہے۔ کہ وہ سود کو بالکل دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ اور اس کے باقی رہنے کی کوئی صورت جائز قرار نہیں دیتا۔

مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احل اللہ البیع وحرم الربوٰا میں جسطرح ربوا کو عام رکھا ہے اسی طرح بیع کو عام رکھا ہے گویا وجود عام کے شراب اور سور کی بیع نا جائز ہے پس جسطرح بیع ہر صورت میں حلال نہیں اسی طرح سود بھی ہر صورت میں حرام نہیں۔ لیکن ان کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے تھا۔ کہ ہم اگر خمر اور خنزیر کی بیع کو حلال نہیں سمجھتے تو اس لئے کہ خدا اور رسول نے اسکو حرام کر دیا ہے اور تخصیص نص میں آ چکی ہے اگر سود کے جواز کیلئے بھی نص آ جاتی۔ تو ہم مان لیتے پس ہم اسی لئے احل اللہ البیع وحرم الربوٰا کے ہوتے ہوئے ہر قسم کے ربوا کو تو حرام سمجھتے ہیں مگر ہر قسم کی بیع کو جائز نہیں سمجھتے۔ کہ خدا اور اس کے رسول نے بعض بیعوں سے ہمکو روک دیا ہے۔ مگر کسی قسم کے سود کو جائز قرار نہیں دیا گیا ✦ (باقی) ظہور حسین مولوی فاضل

اسلام اپنا دین ہے اسپر ہمیں یقین ہے

(افریقہ کے میدان کارزار سے)

سالٹ پانڈ کے ریتیلے ساحل پر ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے امواج بحر کی سفید و سبز لہروں کو اچھلتے پھاندتے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے۔ چھپتے نکلتے۔ گرتے۔ بڑھتے۔ ناچتے کودتے دیکھکر اور کالے کالے دیوؤں جیسے تنومند ننگے مادر زاد افریقیوں کو ان سفید و سبز پریوں کے غولوں میں گاہ گاہ غائب ہوتے اور واپس آتے ملاحظہ کرکے اندر سبھا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ اور تختۂ کشتی کے تخت سے میں نے اپنے پیارے گلفام اسلام کو یاد کیا اور ایک عاشق زار کا سا دل لیکر اپنے بادشاہ کو خوش کرنے کیلئے ذیل کے اشعار موزوں کئے۔

عبد الرحیم نیر

اسلام اپنا دین ہے اسپر ہمیں یقین ہے سر پر سما ہے جبتک پاؤں تلے زمیں ہے
اسلام پر فدا ہیں اسلام کے ہیں شیدا محبوب اپنا یہ ہے اپنا یہ مہ جبیں ہے
اندھیرے جہاں میں تاریک سارا عالم ارض و سما میں روشن اپنا مبیں ہے
شیریں کی اپنے خاطر ہم کوہکن بنے ہیں دشت و جبل سے خطرہ اصلا ہمیں نہیں ہے
مجنوں نہیں ہیں لیکن لیلیٰ کو ڈھونڈتے ہیں سب سے جدا ہماری لیلیٰ ہمیں یہیں ہے
احمد کے ہیں سپاہی شیطاں کے ہم ہیں قاتل خائف ہر انساں ہم سے وہ صاحب یقیں ہے
محمود ہمارے دل میں احمد کے دل میں محمود خوش بخت ہو وہ دل جو احمد جہاں مکیں ہے
اللہ کا نبی وہ مہدی وہی مسیحا فضل عمر ہی اب ہے نبیوں کا جانشیں ہے
نیر اسی کو سمجھو وہ نور ہے سراسر کفر اسکو چھوڑ دینا اسلام اسکا دیں ہے

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا تجویز کیا ہوا امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مجرب ہے۔ بلکہ یہ نسخہ مرض انفلوئنزا، میں بھی مریض کو استعمال کرایا تو شفایاب ہوا اس لئے ہر ایک کو گھر میں تمام احباب کے گھر میں ہونی چاہئیے جو ایسے موقعوں پر کام آوے۔ صرف ایک گولی شب سوتے وقت کھا لینے سے قبض کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصول

المشتہر افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

سائنٹفک مشین سیویاں

جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے

جناب گلاب خان صاحب مدرس سکول لورالائی بلوچستان لکھتے ہیں متعدد اشخاص کیلئے مشین سیویاں منگوائی گئیں۔ مضبوط ہیں جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے واقعی آپ کی بے نظیر ایجاد پر جسقدر مبارکباد دوں اور احسان مانوں کم ہے۔ قیمت مشین معہ ایسے پرزہ کے جیسا مرضی ہو لگالیں چھ روپیہ بغیر پرزہ کے ۱۲ر

مینیجر فضل کریم عبدالحکیم قادیان

اعجازی پریس

اس نو ایجاد پریس پر نہایت عمدہ و بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ چھپ جاتے ہیں عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چٹھیاں یا اشتہارات چھاپنا چاہیں۔ خصوصاً ماسٹروں تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کے لئے نہایت کفایت اور کارآمد اور آرام دہ و مفید ہے کارڈ سائز ۳ے۔ لیٹر سائز ۸ے۔ نوٹ پیپر سائز ۸ے۔ فلسکیپ سائز ۱۰ے۔ سیاہی فی تولہ ۸ر

محمد عثمان مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

جام صحت

یہ مانا کہ آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو چکے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئیے۔ صرف ایک ہفتہ ہمارا جام صحت استعمال کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا رنگ سرخ ہو جائیگا معدہ کو تقویت دیتا ہے جسم میں خون اور اعصاب کے ریشوں میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ دماغی امراض اور بادی بواسیر کیلئے لاثانی ہے درد سر کو تحلیل کرتا ہے پرانی بیماریوں کے بعد کی کمزوری کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اس کے ایک قطرہ سے ایک بوند خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اگر کچھ شک ہو تو آج اپنا وزن کر لیجئے پھر ایک ہفتہ دوا پینے کے بعد حالات موجودہ سے مقابلہ کر کے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ اور بدن فولاد کی طرح نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ ایسی قلیل قیمت میں اسقدر زود اثر مقوی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی۔ پس جواہر بے بہا کوڑیوں کے مول بہائے جا رہے ہیں لیجئے۔ جلد لیجئے۔ فضول ٹال مٹول سے پرانی بیماری ہوتی ہے اگر دو ایک روپیہ میں فرق آ گیا تو آپ خدانخواستہ غریب نہ ہو جائینگے۔ کاٹھ کی ہانڈی بس ایک ہی مرتبہ چڑھتی ہے ورنہ سچ کو کبھی آنچ نہیں آتی اگر اس سے آپ کو فائدہ ہو تو آپ اپنے احباب سے اس کی خریداری کی ضرور سفارش کرینگے۔ ورنہ دغا باز کی زندگی زیادہ نہیں ہوتی ہمارا جام صحت تو پہلے ہی اسقدر فروخت ہو رہا ہے کہ ہمیں اشتہار کی مطلق ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ دیگر بندگان خدا جو اس کے فوائد سے واقف نہیں ہیں مطلع ہو جائیں نفع رسانی خلائق کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہے کہ امیر غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں یعنی قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوٹ تین شیشی کے خریدار کو پیکنگ معاف اور چھ کے خریدار کو پیکنگ اور محصول ڈاک دونوں معاف

ملنے کا پتہ

انصاری میڈیکل ہال نمبر ۳ شہر میرٹھ

جلدی کرو اور بے نظیر تحفہ لو

کیونکہ خاکسار نے حمائل شریف عکسی معہ ترجمہ سنہری کاغذ عمدہ ولایتی مطبوعہ لندن (جو بہت ہی صحیح ہے) کی چند جلدیں حاصل کی ہیں جسکو نہایت جانفشانی کے ساتھ مستند عالم نے تصحیح کیا ہے۔ اور اسکی جلد بندی خاص طور سے نہایت عمدہ و صاف کرائی گئی ہے۔ باوجود اس قدر محنت شاقہ صرف قیمت اہل اسلام کی خاطر ملحوظ رکھی گئی ہے اور اسکی قیمت ہر ایک امیر و غریب کے لحاظ سے باوجود اتنی خوبیوں کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اہل اسلام اس کی خرید فرما کر اس کی تلاوت سے مستفیض ہوں اور اجر عظیم حاصل کریں۔ قیمت ہر اعجازی مجلد، جیبی مجلد مترجم شاہ رفیع الدین صاحب، سرمہ چشم آریہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، ازالہ اوہام، تحفہ حق، جنگ مقدس، تریاق القلوب، تحفہ گولڑویہ۔ اسکے علاوہ جو کتاب کسی دفتر یا دکان کی طبع شدہ ہو تصدیق شدہ طلب کریں۔

ہدایات مبلغین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنیوالوں کیواسطے جو ہدایات فرمائی ہیں وہ عمدہ تقطیع پر اعلیٰ کاغذ لکھائی و چھپائی سے باجازت صیغہ تالیف و اشاعت خاکسار ایڈیٹر فاروق نے طبع کرا کر نہایت خوشنما مجلد کرائی ہیں۔ ۴۴ صفحہ ہیں ہر ایک احمدی تعلیم یافتہ مبلغ سلسلہ ہے۔ اسلئے ہر ایک احمدی کو انکا مطالعہ کرنا اسپر عمل کرنا اور ہمیشہ زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ قیمت بلحاظ لاگت و عمدگی کتاب مجلد کی صرف ایک روپیہ معہ محصول ڈاک ہے۔

پتہ ذیل سے احمدی احباب جلد طلب کریں۔ کیونکہ تھوڑی تعداد میں طبع کرائی ہیں۔

مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک کتاب جو موجود ہو ایجنسی سے طلب کریں۔

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی گئی مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی نامکمل ورنہ تام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں یعنی فلاں عن فلاں کی سند نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی ہو جاتی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا کو کوزہ میں بند "تجرید البخاری" مطبوعہ کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ [illegible] کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

حجم [illegible] صفحہ | مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹرہ ولیشاہ کے نام آنی چاہئیں | قیمت [illegible]

دو احمدی بزرگوں کی شہادت

مسلمانوں کا کام بدظنی نہیں ظنوا المومنین خیرا خدا کے فضل و کرم سے نو سال سے میں یہ کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ میں میرے شاگرد ہیں۔ مگر بطور نمونہ دو احمدی بزرگوں کی حلفی شہادت پیش کرتا ہوں سنئے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری احمدی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"ہم نے منیجر رسالہ دستکاری سے صابون بنانا سیکھا واقعی جیسا کہ آپ کے اشتہارات کو پڑھا اس کے مطابق پایا۔ ڈھائی پاؤ تیل میں ساڑھے چار سیر صابون تیار ہوا جس پر ساڑھے چودہ آنہ لاگت آئی جس سے منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے صنائع و بدائع دستکاری کی کافی تصدیق ظاہر ہے پس منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے اعلانات و اشتہارات کو عام جھوٹے اشتہاروں کی طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود [illegible] ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری اور سہل و آسان روزگار سے محروم رہنا ہے" (دستخط ہر دو بزرگ)

یہ ہر دو بزرگ تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ ان سے تصدیق فرما لیجئے اور اگر آپ خود ملازم ہوں یا اور کچھ کاروبار کر رہے ہوں تو اپنی بیوی بچوں کو سکھا دو اگر وہ اسوقت فائدہ نہ اٹھا دیں تو آئندہ کسی اڑے تھوڑے وقت میں ان کے کام آئیگا۔ جائداد تلف ہو سکتی ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ لہذا

پانچسو روپیہ ماہوار اگر کمانا چاہو تو ہم سے صابون بنانا سیکھو فیس بجائے ساٹھ روپے کے بجائے پندرہ روپیہ گلیسرین اور سوپ کے مانند صابون کی ٹکیہ بنانے کی مشین ہمراہ مفت مگر نام یا پھول ٹکیہ کندہ کرانے کی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہو گی۔ صابون کی تراکیب اور مشین کے ہمراہ ہم اقرارنامہ بھی روانہ کرینگے جس پر لکھا ہو گا اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی و دیسی بغیر چربی [illegible] کا صابون اور [illegible] ولائتی کے سوا [illegible] بنانا نہ سکھا سکے یا اسمیں [illegible] مانع نہ ہوا یا مشین میں ایک اونس سے چار اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی پانچسو روپیہ ہرجانہ بذریعہ عدالت ہم سے وصول کریں پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہو گی۔ منیجر رسالہ دستکاری دہلی

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	نصف صفحہ	[illegible]	[illegible] صفحہ	[illegible] صفحہ	[illegible]
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۲۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۳	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۴	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۶	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۶	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو اس کی اجرت بالمقطع دس روپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ [illegible] فی سطر ۴ ر اجرت ایک بار کے لئے۔

منیجر الفضل قادیان گورداسپور

احمدی خواتین میں غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیئے

کچھ عرصہ ہوا۔ مکرم ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے ایک مختصر تحریر ایک معزز بہن کے سوال کے متعلق لکھی تھی۔ اور اس میں خاص طور سے اپنی احمدی بہنوں سے کہا تھا۔ کہ اس سوال کا جواب دیں۔ سو اپنی ناقص سمجھ کے مطابق بحیثیت ایک خادمہ احمدی خواتین کے یہ ناچیز بھی اپنے خیالات ظاہر کرتی ہے ۔

ہماری بہن بنت پیر حاجی احمد صاحب لکھتی ہیں۔ کہ دینی خدمات میں کیوں ہم مستورات بر وقت حصہ نہیں لے سکتیں۔ اور ہمارے راستہ میں کیا روکیں ہیں۔ اس کے متعلق ہم احمدی مستورات کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے بات یہ ہے کہ ہم میں وہ جوش نہیں جو صحابیہ خواتین میں سنا گیا ہے۔ وہ ہم اپنے بناؤ سنگھار میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ اور شاید بال بچے خانہ داری کا بوجھ وغیرہ بھی اس کے مانع ہوں۔ مگر میں کہتی ہوں۔ یہ غلط ہے۔ اگر دل میں دینی جوش ہے۔ اگر طبیعت خدمت اسلام پر مائل ہے تو کوئی مشکل نہیں کہ حل نہ ہو سکے۔ ہم نئی تعلیم کے سر بھی الزام دے سکتے ہیں۔ کہ اس میں دین کی خدمات کی ضرورت بیان ہی نہیں کی گئی۔ انٹرنس وغیرہ تک خواہ لڑکی پڑھ جائے۔ مگر اسے نہ خانہ داری کا تجربہ ہو سکیگا۔ نہ خدمات دینی کا طریقہ آسکتا ہے۔ ہم لوگوں میں تعلیم اول تو ہے ہی نہیں۔ اگر کسی بہن کو ترقی کا شوق ہی ہوا۔ تو وہ ایسی تعلیم لینے کے درپے ہوئی۔ جو دین کو کھونے والی ہے۔ میں تو چاہتی ہوں۔ خدائے لایزال ایسا زمانہ لائے۔ کہ ہمارے گھر صحابیہ خواتین کی زندگی کا نمونہ ہوں۔ ہمارے کاروبار معاملات وغیرہ ہر ایک حرکت سکون قرآن کریم کے احکام کے موافق ہو۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مرحبا و جزاک اللہ کا رواج ہماری مجالس تک بڑی ترقی پا جائے جتنی انگریزی طرز و طریقہ گفتگو و فیشن سے ہماری بہنیں ہماری بچیاں متاثر ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ عربی و اسلامی طریقے سے متاثر ہوں۔ ہمارے مہربان خیرخواہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے ہمیشہ جلسوں پر خواتین کو سمجھایا۔ قرآن مجید کے درسوں اور تقریروں میں فرمایا کہ عورتوں میں بھی دینی جذبہ اور جوش بڑھنا چاہیئے وہ بھی بہت کچھ ذمہ وار ہیں۔ مگر میں کیا کہوں اپنی بہنوں کو کہ ان کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ ادھر سنا ادھر کان سے نکال دیا۔ خدا جانے ہم عورتوں کی یہ ناقص عقلی ادھر کہیں کہاں تک آ پہنچی۔ مگر میں تو مردوں کو بہت زیادہ ذمہ وار جانتی ہوں کہ وہ بہت کچھ عورتوں کے اس نیکی میں حصہ نہ لینے کا باعث ہیں۔ بیشک وہ روکا تو نہیں۔ مگر ایک حد تک ذمہ وار ضرور ہیں! کیوں؟ اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد عورتوں کے موجب ہیں حاکم ہیں۔ مالک ہیں۔ مگر مرد بجائے اس کے کہ ادب سکھلاتے۔ دین سیکھنے کا حکم دیتے دوسروں کو دین سکھلانے کا فرمان دیتے۔ ہر ایک نیکی میں حصہ لینے کی دعا فرماتے۔ غریب عورتوں کو دنیاوی انتظام اور امور میں ہی محکوم سمجھا۔ کسی عورت نے اگر دینی معاملات میں کوشش بھی کی۔ تو مردوں نے روک دیا کہ ہم جو حصہ لینے والے ہیں۔ عورتوں سے یہ نہیں ہو سکتا پھر یہ بھی ایک بھاری اور سب سے زیادہ مصیبت ہے کہ ہم عورتوں میں جہالت اور تکبر کی مرض بہت زیادہ ہے دوسروں کو نیکی تو انکساری اور عاجزی سے سکھلائی جا سکتی ہے۔ مگر جن طبیعتوں میں تکبر اور خودی کا مرض ہے۔ وہ سخت نوٹس لیتی ہیں ۔

میں نے شاید بہت سی باتیں غیر متعلق بھی لکھ دیں مگر ایک طرح سے یہ باتیں بھی عورتوں کو دینی معاملات میں حصہ نہ لینے میں ایک حد تک عارج ضرور ہیں۔ ایک اور سبب شاید غریبی اور مفلسی بھی ہو۔ عورتیں خود کوئی کام کرنا جانتی نہیں ہیں۔ آپ مردوں کی مالی محتاج ہیں۔ تو دوسروں کو کیا امداد دے سکتی ہیں۔ خصوصاً نئی پود تو بالکل کام کرنا نہیں جانتی۔ ہماری بچیاں خود علم سیکھنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی بہت سی بیکس بہنوں کی مدد کریں۔ ان کو دین سکھلا دیں۔ ان کو بھی اس چشمہ فیض سے سیراب کریں۔ جو دین و دنیا میں ان کے لئے بہتری کا موجب ہو۔ یہ بناؤ سنگار یہ دنیاوی علم و حشمت چند روزہ ہیں۔ لیکن تا قیامت کام آنے والی چیز ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت عالی قدر سرور دو جہاں کا سارٹیفکیٹ موجود ہے کہ نصف دین اپنا عائشہ سے سیکھو۔ مگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دین سیکھا تھا۔ کسی یونیورسٹی کی ڈگری یافتہ نہ تھیں۔

دعا ہے کہ خدائے کریم ہم لوگوں کو خدمت دین کا جوش مرحمت فرمائے۔ ہم سے غفلت و جہالت کے پردے دور کرے۔ قرآن مجید احادیث اور تعلیم حضرت مسیح موعود پر کامل ایمان و عمل عنایت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تربیت و تقاریر پر پورے طور سے عامل کرے۔ مردوں کو بھی ہمارے حال زار پر رحم و کرم کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ والسلام

خیرخواہ ناچیز سکینۃ النساء از قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق نوٹ کی تصحیح

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق نوٹ معاصر الحکم کے شائع کردہ الفاظ کی بناء پر لکھا گیا تھا۔ ان پر مزید غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ غالباً مولوی محمد احسن صاحب کی کسی تحریر سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس میں گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور اس بات کو وہ مولوی محمد احسن صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں۔ جس کے جواب میں انہوں نے اس مفہوم سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں تلوار اٹھانے کے لئے میں تو کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ مہاتما گاندھی اور علی برادران وغیرہ بھی اس کی اجازت نہیں دیتے ۔

اگر فی الواقع یہی بات ہے۔ تو ہم اپنے پہلے الفاظ واپس لیتے ہیں ۔

ے کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں آسلے کے حصص شائع ہو چکے ہیں۔ اب اس اشاعت میں بقیہ حصص ۱۲۶ تک چھاپے ہیں۔ یہ حصص ان اصحاب کے ہیں۔ جنہوں نے ۲۱ تا ۶۶ مجھے اطلاع دی ہے۔ چونکہ آسلے میں ابھی اور حصص کی ضرورت ہے۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ توجہ فرماویں۔ اور جنہوں نے ابھی حصے نہیں لیا۔ وہ حصہ لیں۔ اور رقم بھی ارسال فرماویں۔ اور مجھے اپنے حصوں سے مطلع فرماویں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق ۔ قادیان

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	مقام	تعداد حصص	رقم
۱	منشی محمد دین صاحب مدرس	کنبال	۱	عہ ر
۲	جماعت نوشہرہ	نوشہرہ	۲	[illegible]
۳	جماعت بسیپی ۔ شرقپور	شرقپور	۳	[illegible]
۴	غلام نبی صاحب مدرس	اودھوال	۱	[illegible]
۵	جماعت خوش گڑھ	خوشگڑھ	۵	[illegible]
۶	منشی عبد الرحیم صاحب	قادیان	۱	عہ ر
۷	ڈاکٹر فضل دین صاحب	خوشاب	۲	[illegible]
۸	چودہری غلام رسول صاحب	کٹھالیاں	۱	[illegible]
۹	گلاب خان صاحب ثاقب	مالیرکوٹلہ	۱	عہ ر
۱۰	جماعت وزیرستان	وزیرستان	۱۴	۱۱۲
۱۱	این ۔ ایم محمد بخش صاحب	رنگون	۱	عہ ر
۱۲	فتح محمد صاحب حوالدار	جگراؤں	۱	عہ ر
۱۳	غلام نبی صاحب کنسٹبل	اٹھارہ ہزاری	۲	[illegible]
۱۴	فضل الرحمٰن صاحب	سامانہ	۱	عہ ر
۱۵	والدہ و اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب	"	۱	عہ ر
۱۶	حاجی حافظ شیر محمد خان صاحب	"	۱	عہ ر
۱۷	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب	قصور	۱	عہ ر
۱۸	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	"	۲	[illegible]
۱۹	منشی فتح دین صاحب	"	۱	عہ ر
۲۰	ظہور الحسن صاحب	مالیرکوٹلہ	۱	[illegible]
۲۱	سید محمد افضل صاحب	مالاکنڈ	۱	عہ ر
۲۲	بابو نصر اللہ خان صاحب	مردان	۳	[illegible]
۲۳	اہلیہ " " "	"	۱	عہ ر
۲۴	کمال الدین صاحب ٹھیکیدار	"	۲	[illegible]
۲۵	میاں محمد احسن صاحب	"	۱	عہ ر
۲۶	حمزہ اللہ خان صاحب	"	۳	[illegible]
۲۷	میر اکبر صاحب	"	۱	عہ ر
۲۸	منشی فضل دین صاحب	"	۱	عہ ر
۲۹	مستری الٰہی بخش صاحب	"	۱	عہ ر
۳۰	الٰہی بخش صاحب نجیب اللہی	"	۱	عہ ر
۳۱	میاں محمد یوسف صاحب	"	۱	عہ ر
۳۲	عبد الحکیم صاحب	"	۱	عہ ر
۳۳	چودہری غلام احمد صاحب پلیڈر	پاکپتن	۲	[illegible]
۳۴	جماعت گھنوکے	گھنوکے	۲	۲۰
۳۵	جماعت قلعہ صوبا سنگھ	سوہانگہ	۳	[illegible]
۳۶	چودہری سردار علی صاحب	بمبئی	۱	عہ
۳۷	سید اعجاز حسین صاحب	دہلی	۵	۴۰
۳۸	مرزا محمد شفیع صاحب	"	۳	[illegible]
۳۹	جماعت احمدیہ دہلی	"	۲	[illegible]
۴۰	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	کوئٹہ	۱	عہ ر
۴۱	ماسٹر غلام محمد صاحب	"	۱	عہ ر
۴۲	احمد اللہ خان صاحب	"	۱	عہ ر
۴۳	محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱	عہ ر
۴۴	مستری عبد الغنی صاحب	"	۱	عہ ر
۴۵	میاں کریم بخش صاحب	"	۱	عہ ر
۴۶	محمد اسمٰعیل صاحب تانگہ والا	"	۱	عہ ر
۴۷	فیروز الدین صاحب درزی	"	۱	عہ ر
۴۸	سید نذیر حسین صاحب	"	۱	عہ ر
۴۹	منشی ظفر احمد صاحب	سامانہ	۱	عہ ر
۵۰	منشی شبیر حسین صاحب	"	۱	عہ ر
۵۱	منشی حشمت علی صاحب	"	۱	عہ ر
۵۲	منشی ولی محمد صاحب	"	۱	عہ ر
۵۳	میاں فضل [illegible] صاحب	[illegible]	۱	[illegible]
۵۴	منشی فتح محمد صاحب	سامانہ	۱	عہ ر
۵۵	میاں الٰہی بخش صاحب	"	۱	عہ ر
۵۶	نیازی اسد صاحب	"	۱	عہ ر
۵۷	سید نصرت علی صاحب	"	۱	عہ ر
۵۸	میاں محمد سلطان صاحب	"	۱	عہ ر
۵۹	منشی عبد السبحان صاحب	[illegible]	۱	عہ ر
۶۰	جماعت شہر گجرات	گجرات	۲	[illegible]
۶۱	الہداد خان صاحب نمبردار	کھلانوالہ	۱	عہ ر
۶۲	بابو شاہ سوار صاحب	فیروزپور	۱	عہ ر
۶۳	بابو شریف احمد صاحب	"	۱	عہ ر
۶۴	جماعت اٹک ۔ اچھے	اٹک	۲	[illegible]
۶۵	علی احمد صاحب سوداگر	بنوں	۵	۴۰
۶۶	ابوبکر صاحب جدہ (عرب)	جدہ	۹	[illegible]

میزان حصص ۱۲۶ ۔ رقم ایکہزار آٹھ روپیہ (۱۰۰۸)

تشحیذ الاذہان کے وی پی آتے ہیں

جن خریداران تشحیذ کے ذمے سالہائے ماسبق خصوصاً ۱۹۲۰ء کا بقایا ہے یا جنھوں نے تاحال ۱۹۲۱ء کی قیمت نہیں دی یا انکی قیمت اکتوبر ۱۹۲۱ء تک ختم ہو گئی ہے۔ ماہ نومبر کا تشحیذ وی پی بھیجا جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسے وصول فرما کر مشکور فرمائینگے۔ نومبر کے تشحیذ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مسیح ناصری ایک نہایت شاندار مضمون چھپا ہے۔

(مینیجر تشحیذ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء

سنہ ۱۳۴۰ھ سے مسلمانوں کی امیدیں

مسلمانوں میں حضرت امام مہدی کی آمد کا انتظار جس شدت سے کیا جاتا ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر جنگ طرابلس کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے مخصوص طرز تحریر میں چند رسائل شائع کئے۔ اور انہیں مسلمانوں کے اس دیرینہ خواب کی تعبیر ان کے حسب منشاء بتائی۔ کہ اب مہدی آ گئے۔ اب مسیح نازل ہوئے۔ اب انگریز بادشاہ مسلمان ہوا۔ اب پارلیمنٹ نے اعلان اسلام کیا۔ اب امیر کابل نے ہندوستان کا دھاوا بول دیا۔ اب حبیب اللہ خان کے لشکروں نے حرکت کی۔ اب نصراللہ خان نے میدان سر لیا۔ اب ترکوں نے اپنے دشمنوں کو پامال کیا۔ اب مسلمانوں کی کھوئی ہوئی سلطنت واپس آئی۔

ان تمام واقعات کے ظہور کے لئے خواجہ صاحب نے بہت تھوڑی مدت مقرر کی۔ تاکہ زیادہ عرصہ کے خوف سے لوگوں کا شوق ہی مدہم ہو جائے۔ پہلے سنہ ۱۳۳۳ھ مقرر کیا۔ پھر سنہ ۱۳۳۴ھ جب اسمیں بھی امید نہ بر آئی۔ تو سنہ ۱۳۳۵ھ اور شدہ شدہ سنہ ۱۳۴۰ھ قرار دیا۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ انتظار کی زحمت اٹھانے والوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اور وہ سنہ ۱۳۴۰ھ کو اپنی امیدوں کے بر آنے کا آخری وقت سمجھ کر فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ اس سے آگے اور انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ اس سال امام مہدی ظاہر ہو جائینگے۔ اور اب مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھیگا۔ یہ بات ہمیں زبانی سننے کا بھی موقع ملا ہے۔ اور حال میں اخبار کشمیری لاہور نے ۲۰ اکتوبر کی اشاعت میں ایک نوٹ بعنوان سنہ ۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں شائع کیا ہے۔ جسمیں لکھا ہے:۔

"مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے مشہور ہیں سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں۔ وہ سب پوری اتری ہیں۔ بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر اب تک محفوظ ہے۔ ان کے فرمان کے مطابق سنہ ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے۔ اور امید ہے کہ ممالک عیسائیہ میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہینگے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہونگے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اس سال میں ترک اپنے حریفوں پر غالب آئینگے۔ اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع قوی ہوتی چلی جائیگی۔ مسلمان صدیوں سے ابتر و ذلیل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اب اگر خدا اُنپر اپنا فضل و کرم کرے۔ تو اس کے رحم و لطف سے کچھ بعید نہیں۔"

یہ تحریر بتاتی ہے کہ ایڈیٹر صاحب کشمیری میگزین کو "اسلام اور شریعت" روکتے ہیں کہ وہ کسی پیشگوئی یا اظہار غیب کو تسلیم کریں۔ مگر باوجود اس کے حالات نے یہانتک مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ پیشگوئیوں کی بنا پر خوش آیند توقعات سے معمور سینہ رکھیں۔ یہاں ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کی نمایاں صفت ہی یہ ہے۔ کہ اس کا خدا غیب کا عالم اور غیب پر اطلاع بخشنے والا ہے۔ تاہم اس سے پتہ لگتا ہے کہ مایوسیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں کی حالت یہانتک پہنچا دی ہے۔ کہ وہ جن باتوں کو شریعت اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ان کو بھی باور کر رہے ہیں۔

پھر مسلمانوں کا ایک اور اخبار جو آگرہ سے شائع ہوتا ہے۔ "ظہور امام الزمان" کے عنوان سے ایک مضمون اپنے ۲۱ اکتوبر کے پرچہ میں لکھتا ہوا رقم طراز ہے کہ:۔

"ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ جو عنقریب اور غالباً اسی سال پیدا ہونیوالا ہے۔"

اخبار مذکور کے نزدیک سب علامات پوری ہو چکی ہیں اور اب امام مہدی کی آمد ضروری اور لازمی ہے کیوں؟ اسلئے کہ:۔

"مسلمانوں کا یہ دور ادبار اور اسلام کا یہ عہد تنزل اپنی موجودہ حالتوں میں ایک انقلاب چاہتا ہے اور وہ انقلاب اسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کوئی ہادی اور خدا کا بھیجا ہوا پیشوا اس ملت کی گرتی ہوئی دیواروں کو نہ سنبھالے۔"

یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق مسلمان جو امیدیں رکھتے ہیں۔ کیا وہ پوری بھی ہونگی؟ ان کے تجویز کردہ امام مہدی ظاہر ہونگے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئینگے۔ اور امام مہدی کے ساتھ ملکر تمام کفار کو تلوار کے گھاٹ اتار دینگے؟ مسلمانوں کی کھوئی ہوئی سلطنتیں انہیں واپس مل جائینگی؟ اس کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے گا۔ کیونکہ سنہ ۱۳۴۰ھ شروع ہے۔ اور اب اس کا دوسرا مہینہ جا رہا ہے۔ دس یا ساڑھے دس مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ جو انشاء اللہ جلدی ہی ختم ہو جائینگے۔ اور ہمارے مسلمان بھائی خود بخود دیکھ لینگے۔ کہ ان کی امیدوں اور آرزوؤں کا کیا انجام ہوا۔ لیکن ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں۔ اور پورے وثوق اور ایقان کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ سال بھی یونہی دوسرے سالوں کی طرح گذر جائیگا۔ اور انتظار کرنے والوں کو دست تاسف ملنے اور مایوسی کی آہیں کھینچنے کے لئے چھوڑ جائیگا۔ کیونکہ سنت اللہ سے ظاہر ہے۔ کہ جن مامورین اور مصلحین کی آمد کی خبر پہلے صحائف میں دیگئی۔ اور جن کی آمد کے خیال سے خوش ہو کر قومیں خوشی میں پھولتی رہی ہیں۔ ان کی آمد کبھی اس نقشے کے مطابق نہیں ہوئی جو لوگوں کے ذہن تجویز کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس صادق مامور و مصلح کے ظہور کے وقت وہی لوگ جو بڑے شوق سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے خیالی اور مصنوعی نقشہ کے خلاف پا کر مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہی غلطی اور ٹھوکر تھی۔ جس نے یہود سے مسیح ناصری کا انکار کرایا اور نہ صرف انکار کرایا۔ بلکہ اس پاک انسان کو سولی پر چڑھوایا۔ یہود خیال کرتے تھے کہ آنیوالا آتے ہی داؤد کی سلطنت کو قائم کریگا۔ اور یہود غلامی کی حیثیت سے نکلکر تخت و

تخت شاہی کے مالک ہو جاتے۔ مگر ہوا یہ کہ بجائے تاج شاہی کے حضرت سلیمانؑ کے ایک فقیرانہ جانشین میں نمودار ہوا۔ جس کو انہوں نے تخت و تاج اور حکومت و سلطنت جن کی آنکھوں میں شوکت و عظمت کے جلوے رقص کر رہے تھے۔ اس فقیر کو کب قبول کر سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے حقارت سے اس کو ٹھکرا دیا اور ہمیشہ کی لعنت کے مستحق ٹھہر گئے۔ پھر یہی غلطی تھی جس کے باعث یہود اور عیسائی سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کر بیٹھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ آنیوالا اسرائیل کے فرزندوں میں سے ہو گا۔ ان کے وہم میں بھی نہ تھا کہ وہ ہاجرہ کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل میں سے ہو گا۔ مگر ہوا وہ جسے وہ نہیں چاہتے تھے۔ اسلئے صاف منکر ہو گئے۔ اب دیکھ لو۔ کہ یہود کے منہ سے آج تک دردناک چیخوں سے گونج رہے ہیں۔ لیکن نہ ان کے نالے آسمان سے الیاس کو لاتے ہیں۔ نہ ان کا مسیح موعود ظاہر ہوتا ہے نہ وہ نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہی ان کے لئے ظاہر ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدا سے علم پاکر فرمایا تھا۔ کہ میری اُمت کی اصلاح کے لئے مسیح و مہدی نام پاکر ایک شخص ظاہر ہو گا۔ اس موعود کا انتظار کرتے کرتے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں انسان دنیا سے گذر گئے۔ اور اس کے دیکھنے اور اس سے فیض پانے کی تمنا کو سینہ میں ہی لے گئے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ نشانات کے مطابق ظاہر ہوا۔ تو وہ لوگ جو اس کے منتظر تھے۔ انہیں سے بہتوں نے اسلئے اس کا انکار کر دیا کہ وہ ان کے خیالی نقشہ پر پیدا نہ ہوا۔ اور یہ تصور اختیار کر رکھا تھا۔ کہ ان کی آنکھیں ایک (حضرت عیسیٰ) کو آسمان پر اور دوسرے (امام مہدی) کو غاروں میں تلاش کر رہی تھیں۔ مگر آنیوالا ایک ہی شخص تھا جو نہ کسی غار میں چھپا ہوا تھا۔ نہ کہیں آسمان پر بیٹھا ہوا تھا۔ بلکہ وہ زمین سے ہی ظاہر ہوا۔ تو ظاہر پرست لوگوں نے بطرز سابق اس کا بھی انکار کر دیا۔ اور وہ سختی سے منتظر ہیں کہ آنیوالا کوئی اور ہے لیکن گذشتہ تجربہ شاہد ہے کہ جس طرح پہلوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور ایک فرستادہ کا انکار کر کے بعد ان کو کوئی دوسرا فرستادہ نہ ملا۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے بھی اب فرستادہ خدا بجز اس مہدی معہود اور مسیح موعود کے جو قادیان میں ظاہر ہوا۔ کوئی نہیں آسکے گا۔ جو لوگ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ کسی اور کے منتظر ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ ان کے لئے اب کوئی سچا مسیح اور کوئی سچا مہدی نہیں ہے +

آخر میں ہم ان لوگوں سے جو امام مہدی کے آنے کی انتہائی مدت ۱۳۴۰ھ سمجھتے ہیں۔ درخواست کرینگے کہ اگر اس سال بھی ان کی امید پوری نہ ہوئی۔ اور یقیناً پوری نہ ہو گی۔ تو وہ ضد اور تعصب میں آکر پھر انتظار کی گھڑیاں نہ گننا شروع کر دیں۔ بلکہ نہایت ٹھنڈے دل اور غور و فکر سے کام لیکر فیصلہ کریں۔ کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا۔ وہ آچکا ہے۔ اور اسی کو قبول کرنے پر انہیں دینی اور دنیاوی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے "

جب آپ اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح اُسوقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کا کوئی فرستادہ نہ آئے۔ تو پھر انہیں اس انسان کے دعاوی پر غور و فکر کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جس کی صداقت کی گواہی زمین و آسمان دے رہے ہیں +

کیا ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی ہمارے اس مشورہ کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ ہماری خاطر نہیں۔ بلکہ اپنی جانوں کی خاطر۔ کیونکہ مسیح موعود کو قبول کرنے میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے +

پروفیسر رام دیو صاحب سے خطاب

پروفیسر صاحب آپ نے اسلامی مسائل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے تحریری تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بڑے جوش و خروش سے آمادگی ظاہر کی تھی۔ اور اس بارے میں جو طریق گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پیش فرمایا تھا اسے آپ نے بھی اور ایڈیٹر صاحب پرکاش نے بھی مفید اور نتیجہ خیز قرار دیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے طرز گفتگو کے متعلق شرائط طے کرنے میں اتفاق ظاہر کر کے اور حضور نے آپ کو اختلاف تھا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے آپ کے منشاء کے مطابق واضح کر دینے کے بعد آپ نے بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ ۷۔ اپریل ۱۹۲۱ء کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح نے شرائط کی وضاحت اور تشریح فرمانے کے بعد لکھا تھا کہ:-

"جو کچھ سوائے چند باتوں کے جن پر پروفیسر صاحب کو اعتراض تھا۔ باقی سب تصفیہ شدہ ہیں۔ اور چونکہ ان کے متعلق بھی اب میں وضاحت کر چکا ہوں۔ اسلئے اگر پروفیسر صاحب کو میری ان تحریروں سے اتفاق ہو۔ تو وہ ان تین اعتراضات کو شائع کرا دیں۔ جنکی بناء پر قرآن کریم کے الہامی ہونے میں انکو کلام ہے اور ان اعتراضات کو وضاحت سے بیان کر دیں جن کا تصفیہ سب سے پہلے کرنا وہ پسند کرتے ہوں۔ ان کے مضمون کے شائع ہونے پر میں ان کا مضمون الفضل میں شائع کرا دونگا۔ اور اپنا جواب بھی شائع کرا دونگا اور اسی طرح یہ سلسلہ مطابق شرائط چلا جائیگا"

پروفیسر صاحب! اس مضمون کے جواب میں آج تک آپ نے کوئی مضمون شائع کیا اور نہ اپنے اعتراضات شائع کرائے۔ حالانکہ [illegible] جون کے الفضل میں بھی آپ کو توجہ دلائی جا چکی ہے +

چونکہ اس مرحلہ پر پہنچ کر آپکا اس طرح خاموش ہو جانا نہایت افسوسناک ہے۔ اسلئے خاص طور پر آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مجوزہ گفتگو کو انجام تک پہنچائیں۔ اور جن اعتراضات پر آپ کو بہت ناز ہے۔ پیش کریں۔ تاکہ نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کے ہم خیال اور بہت سے لوگوں پر بھی ان کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور حق پسند لوگوں کو اسلام کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو سکے۔ لیکن اگر آپ اس موقع پر سامنے نہ آئے۔ تو پھر آپ کو کوئی حق نہ ہو گا کہ کسی تحریر و تقریر میں اسلام کے خلاف کبھی اعتراض کریں۔ اب اس بات کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ کہ یا تو اعتراض کر کے جواب حاصل کریں۔ یا خاموش ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنی معترضانہ پوزیشن چھوڑ دیں +

کیا ہم آپ کی مُہر خموشی کے ٹوٹنے کی توقع رکھیں۔ اور منتظر رہیں۔ کہ آپ مجوزہ گفتگو جلد سے جلد شروع کر دینگے۔ یا ہمیشہ کے لئے آپ کی طرف سے ناامید ہو جائیں +

ہندوستان کی خبریں

سکریٹری خلافت کمیٹی کو دس سال قید کالی کٹ۔ ۲۲ اکتوبر۔ فسادات مالابار کے متعلق مولوی عبدالرحمٰن سکریٹری خلافت کمیٹی کو دس سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

عبدا ڈاکو کو پھانسی کی سزا سشن جج سرگودھا نے عبدا ڈاکو کے متعدد سنگین جرائم کی سماعت کے بعد تین مقدمات میں حسب ذیل سزائیں تجویز کی ہیں۔ ایک جرم میں سات سال قید سخت۔ دوسرے جرم میں کالے پانی کی اور تیسرے جرم میں پھانسی کی سزا۔

لالہ کنور سین چیف جسٹس لالہ کنور سین ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل لا کالج لاہور ریاست جموں اور کشمیر کے چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

انگلستان کے لیے ایک مسلم وفد کی تیاری لکھنؤ۔ ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس آغا خاں کے تازہ خط کے جواب میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک جلسہ طلب کیا گیا ہے جس میں علاوہ دیگر اہم معاملات کے مسلم فوائد کی نیابت کی غرض سے انگلستان ایک وفد بھیجنے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

مسٹر فریزر پھر لاہور میں۔ مسٹر فریزر ڈپٹی کمشنر لاہور جو کہ بمبئی چلے گئے ہوئے تھے پھر واپس آگئے ہیں۔ اور انہوں نے مسٹر اوگلوی سے جو ان کی بجائے کام کر رہے تھے۔ چارج لے لیا ہے۔

انڈین ریلوے کانفرنس کے فیصلے شملہ۔ ۲۲ اکتوبر۔ انڈین ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس کل ختم ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ پارسلوں پر کرایہ بڑھا دیا جائے۔ فوجی آمد و رفت اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں کے لئے سپیشل ٹرینوں کا کرایہ بڑھانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مسافر گاڑیوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت جو مسافر گاڑیاں چل رہی ہیں انکا چلنا بھی مشکل ہے۔

ذرا مارشل پنجاب پر ملتان میں فوجی نمائش شملہ۔ ۲۴ اکتوبر۔ فوجی صدر مقام ملتان کا مصدقہ تار مظہر ہے کہ ۲۳ اکتوبر کو ۱۰ بجے رات کے سول حکام نے ڈیڑھ سو افسر اور فوجی سپاہی طلب کئے تھے۔ تاکہ ملتان شہر کے ایک حصہ کو صاف کرلے اور باغیوں کے گرفتار کرنے میں پولیس کی مدد کرے۔ کارروائی کامیاب رہی اور آدھی رات کو ختم ہوئی۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مجمع میں شور تھا مگر تشدد نہ تھا۔ ۲۴ تاریخ کو ۱۱ بجے دو کمپنیاں طلب کی گئیں کچہری کے گرد دنگا کا اندیشہ تھا۔ انبوہ شور کرتا تھا۔

ہندوستان میں فوجی ہل چل ہمعصر سوراج رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کے فوجی کوارٹرس میں [illegible] پہنچ گئے ہیں۔ اور تقریباً ۲۰ فوجی بغیر استعفا دئے بھاگ گئے ہیں۔

امرتسر کمیٹی سے شہزادہ ویلز کا خیر مقدم امرتسر میونسپلٹی نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ شہزادہ ویلز کو خیر مقدم کا ایڈریس دیا جائے۔ مگر اس میں جذبات جمہور کی ترجمانی ضرور کی جائے۔

علی برادران کا مقدمہ سشن میں :- علی برادران اور پانچ ملزمین کا مقدمہ مسٹر کینیڈی جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں ایک جوری کی موجودگی میں شروع ہوا۔ عدالت میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ کمرہ عدالت جو تماشائی بھرا ہوا تھا جس میں بہت سی یورپین لیڈیاں بھی تھیں مسٹر راس ایلسٹن مسٹر انفنسٹن سرکاری وکیل کی مدد کرنیکو موجود تھے۔ مولوی عنایت اللہ صاحب فرنگی محل ملزمین کی جانب سے مسائل کی نگرانی کرنے کی غرض سے موجود تھے۔ سرکاری وکیل نے عدالت سے درخواست کی کہ فرد جرم میں بعض ترمیم کردی جائے۔ فرد جرم کی صورت یہ ہے کہ ساتوں ملزمین فروری ۱۹۲۱ء اور ستمبر ۱۹۲۱ء کے درمیان ایک ایسی سازش میں شریک تھے جسکا مقصد یہ تھا کہ مسلمان افسروں اور سپاہیوں کو انکے فرائض منصبی کے انجام دینے سے برگشتہ کیا جائے۔ مسٹر محمد علی نے اس ضمنی الزام کے خلاف اعتراض کیا کہ اس سے ماتحت عدالت کی تمام کارروائی کالعدم ہو گئی کیونکہ عدالت ماتحت میں اس الزام کی تائید میں کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی اور مجسٹریٹ نے ملزمین کا پورا بیان نہیں لکھا۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ مجسٹریٹ کا طرز عمل عدالتی اصول پر مبنی نہ تھا لیکن عدالت نے مسٹر محمد علی کو اس اعتراض کرنے کا [illegible] قرار دیا اسکے بعد فرد جرم پڑھکر سنائی گئی ملزمین نے بحیثیت تارکین موالات کوئی بحث نہ کی۔ [illegible] کارروائی امن سے ہوئی [illegible] کے ساتھ مقدمہ کی کارروائی کا آغاز ہوا ملزمین عدالت میں آکر فرش پر بیٹھ گئے یہ دیکھتے ہی مقدمہ [illegible] سبھی نے کرسیوں کو چھوڑ کر فرش پر بیٹھ گئے۔ دوپہر تک [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

آسٹریا میں خانہ جنگی

سوئٹزرلینڈ سے معزول شہنشاہ آسٹریا کی فراری برن۔ ۲۳ اکتوبر۔ سابق شہنشاہ کارل کے دوبارہ بھاگ جانے کا سوئٹزرلینڈ میں بہت برا اثر ہوا ہے۔ یہ تحقیق ہے کہ فیڈرل کونسل اب اس کو سوئٹزرلینڈ میں نہ آنے دیگی اور اس کے ساتھیوں کو ملک بدر کر دیگی۔

کارل (معزول شاہ) بوڈاپسٹ میں افواہ ہے کہ کارل بوڈاپسٹ میں داخل ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض حالتوں میں گورنمنٹ کی فوجیں خاصکر اوڈنبرگ کی تمام فوج اور کچھ حصہ بوڈاپسٹ کی فوج کا کارل سے جا ملا۔ کارل کی فوج کا یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ تین ڈویژنوں کے قریب ہے اور امیر البحر ہارتھی کی جمعیت بھی اسی قدر ہے۔

دارالحکومت ہنگری میں مارشل لا بوڈاپسٹ ۲۴ اکتوبر۔ شہر میں مارشل لا کا اعلان کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کارل کے ارادہ کو شکست دینے کی غرض سے سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ پیشتر ۱۹۲۰ء کے قانون نمبر ا کی رو سے کارل کو ہنگری میں بادشاہی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

بوڈاپسٹ کے قریب جنگ وائنا ۲۴ اکتوبر۔ بوڈاپسٹ کا ایک تار راوی ہے کہ کارل کی حامی فوج دارالحکومت سے ۴ میل رہ گئی ہے اور گورنمنٹ کی فوج سے اس کا مقابلہ ہوا۔ کارل کی فوج کا کمانڈر امیر البحر ہارتھی ہے۔ جنگ جاری ہے۔

اٹلی پر شک :- پیرس کا ایک تار راوی ہے کہ اس شک کے متعلق کہ کارل نے یہ چڑھائی اٹلی کی پالیسی سے حوصلہ پاکر کی ہے۔ اٹلی کے سفیر نے بڑے زور سے انکار کیا ہے کہ ہنگری اور اٹلی کے درمیان کوئی عہد نامہ کارل کو بادشاہ بنانے کی نسبت موجود نہیں ہے۔

کارل کی زوجہ کی فراری لندن ۲۴ اکتوبر۔ بوڈاپسٹ سے تازہ ترین خبر یہ آئی ہے اگرچہ سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن قرائن سے پایا جاتا ہے

درست ہے۔ شاہی فوج کورن پر جنگ کے بعد فرار ہوگئی اور وہ کارل اور زیٹا کو سرکاری فوج کے رحم پر چھوڑ گئی۔

سابق شاہ آسٹریا کی ناکام سازش لندن ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ کارل کو اس کی اپریل کی کارروائی سے بھی زیادہ اس موقع پر ناکامی ہوئی ہے جن ممبروں نے اس کے ساتھ سازش کی تھی۔ انہوں نے دغا کی اور جو فوج اس کے ساتھ آئی تھی۔ اپنے ہتھیار ڈالدئے۔

سابق شاہ کی نظربندی کارل کو ہنگری میں نظربند کیا گیا اور اتحادیوں کے فیصلہ کا انتظار ہے۔ جن کا ارادہ ہے کہ اسکو یورپ کے باہر نظربند کیا جائے۔ سابق شاہ بالکل مفلس ہے ہنگری میں اسکی جائداد ضبط کرلی گئی۔ اور اسکی نصف فوج کام آئی۔ اور نصف ٹائر کی طرف پسپا ہوگئی۔ عارضی گورنمنٹ کے دو وزراء کو قومی فوج نے گرفتار کرلیا ہے۔

کارل کس طرح گرفتار ہوا مقام کورن جہاں کارل اور زیٹا پکڑے گئے زیکوسلاوک سرحد سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے بات چیت شروع ہوئی۔ کارل نے گورنمنٹ کی شرائط ماننے سے انکار کیا۔ جب اسکی فوج بھاگی۔ تو کارل ایک ٹرین پر سوار ہوکر چلدیا۔ لیکن ریل کی پٹریاں اکھاڑ کر ٹرین کو روک لیا گیا۔ اور اسے قید کرلیا گیا۔ وہ مقام ٹوتس میں بوڈاپسٹ سے [illegible] میل پر گرفتار ہوا۔

* * *

شہزادہ ویلز کی روانگی لندن۔ ۲۱ اکتوبر۔ شہزادہ ویلز بہادر ۲۶ اکتوبر کو روانہ ہونگے۔ اور ۱۷ نومبر کو بمبئی پہونچیں گے۔

انگورہ اور فرانس کا معاہدہ انگورا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس اور انگورا کے باہمی معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ فرانس نے سرحد میں ترمیم منظور کرلی ہے اب یہ سرحد بغداد ریلوے کے ساتھ ساتھ نصیبین تک پہنچی ہے۔ فرانسیسیوں کو ریلوے کے انتظام کے لئے مراعات دیگئی ہیں۔

یونانیوں کی سفاکی لندن ۲۱ اکتوبر۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ ایک کمیونک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ عسکی شہر اور افیوم قرا حصار کے بہت سے مواضع میں یونانی آگ لگا رہے ہیں۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ وہ مذکورہ بالا شہروں کو خالی کرنے والے ہیں۔

ایران کی برطانیہ سے اسلحہ کے لئے درخواست لندن۔ ۲۰ اکتوبر۔ ایرانی وکالت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ طہران جنوبی ایران والی انگریزی سپاہ کی جگہ نئی فوج ترتیب دے رہی ہے نیز ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ عظمی کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ فوج کے واسطے ضروری اسلحہ و گولہ بارود ایران کو قیمتاً مہیا کرے اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ درخواست منظور کرلیگئی تو پھر قبائل کی بدامنی کا اندیشہ نہیں جسکے خیال سے برطانوی قونصل نے انگریزی باشندوں کو اس علاقے سے واپس ہونیکا حکم دیا تھا۔

برطانیہ کا انکار ۔ لندن۔ ۲۱ اکتوبر۔ اسلحہ و گولہ بارود کی خریداری کے متعلق ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ کو جو دعوت دی تھی اسکی نسبت برطانوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اس امر کی کوئی ضمانت نہیں کہ یہ سامان کس مقصد کے لئے استعمال ہوگا۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ اسکو منظور نہیں کرسکتی۔

جرمنی کا دیوالہ لندن ۲۰ اکتوبر۔ لائڈ بنک کی ماہوار رپورٹ میں جرمنی کی اقتصادی حالت پر تنقید کیگئی ہے کہ اگرچہ بعض شعبوں میں خوشحالی ظاہر کرنے کی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن جرمنی کا دراصل مدت سے دیوالہ نکل چکا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ جلدی یا بدیر وہ معاوضہ نقصانات ادا نہ کرسکیگا۔

بلجیم کی وزارت میں انقلاب ۔ برسلز۔ ۱۹ اکتوبر۔ بروبر میں سوشلسٹوں کا ایک مظاہرہ ہوا۔ بلجیم کی وزارت میں اختلافات ہوگیا سب سے پہلے وزیر جنگ مستعفی ہوا اور آج باقی چار سوشلسٹ وزراء نے بھی استعفے پیش کردئے۔

بے تار سلسلہ پیام رسانی کا کرشمہ لندن۔ ۱۹ اکتوبر۔ اخبار نیویارک ورلڈ میں مسیو برائنڈ وزیراعظم فرانس کا ایک دستخطی پیام اصلی خط میں شائع ہوا ہے۔ جو بذریعہ بے تار سلسلہ پیام رسانی جنرل پرشنگ نے برلن سے امریکہ کو بھیجا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب ہی میں بے تار پیام رسانی کے ذریعہ بحری قصے بھی جو بحالت موجودہ بحری تاروں کے ذریعہ بھیجی جاتی ہیں۔ بحیرۂ اٹلانٹس کے آر پار بے تار سلسلہ پیام رسانی کے ذریعہ بھیجی جاسکیں گی۔

امریکن ساہوکاروں کے ساتھ بولشویک حکومت کی گفت و شنید ہیلسنگفورس بولشویک حکومت [illegible] سے اہم خبریں پہنچ گئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ارادہ بولشویک حکومت کی طرف سے امریکہ کے سرمایہ داروں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا ہے۔

امریکہ کے یوم آزادی کی سالگرہ نیویارک۔ ۱۹ اکتوبر۔ جس روز لارڈ کرنوالس نے یارک ٹاؤن میں ہتھیار ڈالے تھے اس کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہارڈنگ پریزیڈنٹ امریکہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ انگلستان اور امریکہ کے درمیان اتحاد ہمیشہ قائم رہیگا۔ یہ بات قابل خیال ہونی چاہئے۔ کہ آئندہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف تلوار نہ اٹھائیگا۔

چاند کی حرکت میں پراسرار تغیر لندن ۲۱ اکتوبر۔ حال ہی میں جو چاند گہن واقع ہوا ہے اس کا مشاہدہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کرومیلن نے رصدگاہ گرینچ میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر چاند اپنے مقررہ مقام سے بقدر ۱۲ میل آگے تھا انھوں نے اعلان کیا ہے کہ یہ تغیر آہستہ آہستہ گذشتہ ۲۰ سال سے پیدا ہوا ہے اس لحاظ سے تمام تقویمیں غلط ہوگئی ہیں یہاں تک [illegible] کی تقویم پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

پیرس میں ڈاکو عورتوں کے جتھے پچھلے دنوں پیرس میں ڈاکہ زن عورتوں کی کئی جماعتیں جوہریوں کی دوکانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی پاداش میں گرفتار ہوکر کیفر کردار کو پہنچ چکی ہیں۔ یہ تمام جماعتیں موٹر پر سوار ہوکر بڑی سرعت کے ساتھ شہر کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کی طرف جاتی تھیں۔

یونانیوں کا نقصان جان ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ جنگ سقاریا میں یونانیوں کی بیس ہزار سے زیادہ سپاہ کام آئی مرض سے جو سپاہی مرے وہ ان کے علاوہ ہیں۔

(باہتمام شیخ ظہور الحق [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] منشاء الاسلام مشین پریس [illegible] سے شائع ہوا)

نمبر ۳۵ جلد ۹

۳ نومبر ۱۹۲۱ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں	عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر ✦ کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ✦ اسسٹنٹ :- مہر محمد خان ✦

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۱
نامہ نیر ۲
[illegible]
رسید چندہ [illegible]
نظم: دیوانہ احمد [illegible]
اشتہارات
خبریں ۱۱-۱۲

نمبر ۳۵	مورخہ ۳ نومبر ۱۹۲۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو خفیف حرارت رہی۔ تاہم حضور خود نمازیں پڑھاتے رہے اور دیگر دینی اشغال میں مصروف رہے۔

۳۱۔ اکتوبر جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی اپنی بعض خوابوں کی بناء پر قادیان تشریف لائے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بھی ہیں۔ بیماری اور بہ تقاضائے عمر مولوی صاحب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔ جن کے ساتھ دارجیلنگ سے ایک یوریشین لڑکا بھی آیا ہے

نامہ نیر

(گذشتہ سے پیوستہ)

الٰہی فضل جب انسان اپنے لگائے ہوئے پودے کو بار ور دیکھے اور اپنی نظروں سے اس کے مفید پھل ملاحظہ کرے۔ تو یقیناً اس کا قلب مسرت سے بھر جاتا۔ اور وہ حمد باری کے ترانے گاتا ہے میرے قلب کی یہی کیفیت ہے۔ سات ماہ ہوئے کہ میں ایک نووارد مسافر کی حیثیت سے سالٹ پانڈ کے غیر مہمان نواز ساحل پر گستاخ امواج بحر کے تھپیڑے کھاتی ہوئی کشتی میں سے اترا تھا۔ اس وقت صرف ایک شخص ساحل پر محبت کے دل کے ساتھ موجود تھا۔ اور دوسرا خاکی وردی میں احکام حکومت کی تعمیل کے لئے حاضر تھا۔ ملک میں مسلمان تھے۔ بت پرستوں سے تھوڑے بہتر لیکن کیا فضل الٰہی ہے کہ اب جو اصلاحات میں نے نافذ کی تھیں ان پر جا بجا عمل ہو رہا ہے (۱) عورتیں لباس پہنتی اور چھاتیاں ڈھانکتی ہیں (۲) نئے بچوں کے منہ پر صلیب کا نشان نہیں لگایا جاتا (۳) ختنہ شروع ہو گیا ہے (۴) پام کے رس کی شراب کوئی مسلمان اب نہیں پیتا (۵) گھٹنوں کے بل سلام کرنا موقوف ہو گیا ہے اور نہ صرف ان اصلاحات پر عمل شروع ہے۔ بلکہ جماعت کے اخلاص کی یہ کیفیت ہے کہ میری بات ان کے لئے "حکم الٰہی" کی صحیح تفسیر ہے۔ اور ہر جگہ مجھ سے یہی کہا جاتا ہے ہم وہ کرینگے جو آپ سکھاتے ہیں۔ نمازیں ہاتھ میری طرح خود بخود باندھنے لگے ہیں۔ اور ان سادہ نو احمدیوں کے اخلاص قلب کی یہ کیفیت ہے۔ کہ میں نے مسجد میں سنتیں پڑھیں۔ اور تمام جماعت میرے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ اور گو میں نے تکبیر نہیں کہی مگر میری حرکات کو دیکھتے رہے۔ اور برابر جماعت کی طرح رکوع و سجود کیا۔ سادہ

Mank pur

میں نتائج مختلف آتی ہیں ۔

دو مثالیں

(۱) ایک گاؤں میں جلسہ تھا ۔ اور افریقہ کے حبشی ہوتے تھے ۔ مجھے شکایت کی کہ عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ۔ انکو سمجھایا جائے ۔ میں نے وعظ کیا ۔ عورتوں نے نہایت توجہ سے سنا ۔ اور ان سب نے جنگل کے زرد پھول سروں میں لگا کر میری آمد پر خوشی کا اظہار کیا تھا ۔ میرے الفاظ پر کہ طہارت میں سر کو ڈھانکیں ۔ سب نے فوراً تعمیل کی ۔ اور پھول پھینک کر سروں پر کپڑا لے لیا ۔ جب میں وعظ ختم کر چکا ۔ تو ایک نوجوان عورت نے جس کی گود میں بچہ تھا ۔ (ایسی عورتیں گاؤں کی بڑی سمجھی جاتی ہیں) سوال کرنے کی اجازت طلب کی ۔ اجازت دی گئی ۔ تو اس نے کہا کہ میں عورتوں کی طرف سے کہتی ہوں ہمیں شکایت ہے کہ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہتی ہیں ۔ لیکن مرد ہم کو کپڑے نہیں دیتے ۔ انکو وعظ کیا جائے ۔ میں اس جرأت پر خوش ہوا ۔ اور مردوں کو وعظ کیا کہ لباس دینا تم پر فرض ہے وعظ ختم کرنے پر مردوں نے اعلان کیا کہ آج ہماری توبہ ہوئی ۔

(۲) مجھے بتایا گیا کہ ایک احمدی غیر احمدی میں بحث تھی ۔ موخر الذکر نے کہا ۔ تمہارا (سفید آدمی [illegible]) تمہیں گمراہ کر رہا ہے ۔ اس کے جواب میں احمدی بولا ۔ اچھا اگر ہمارا اونٹ ہمیں دوزخ میں بھی لے جائیگا ۔ تو ہم اس کے ساتھ ہی جائینگے ۔ مگر تمہاری [illegible]

یہ دو مثالیں محض اسلئے نقل کرتا ہوں کہ احباب کرام کو معلوم ہو جائے ۔ کہ لوگ اصلاح کے لئے تیار ہیں ۔ حقیقی مسلم بننا چاہتے ہیں ۔ طالب علم بہت موجود ہیں ۔ معلم صرف ایک ہے ۔ اور وہ بھی ملکوں کے لحاظ سے ہے الحمد کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں ایک احمدی غلام غلام احمدؑ و خادم محمود کی محبت خود بخود ڈالدی ہے ۔

فضلوں کی بارش

ہم اپنی کمزوریوں اپنے اعمال اپنی بساط اپنی حیثیت کو ہمیشہ زیر نظر رکھتا ہوا ۔ اور ہر روز اللہ کے فضلوں کو بارش کی طرح اترتے ہوئے دیکھتا ہوں ۔ اور اللہ جانتا ہے محبت و اخلاص سے بھرے ہوئے قلب کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوں ۔

(۱) میں ۱۳ ستمبر کو ایکرا سے روانہ ہوا ۔ نصف راستہ پر پہنچا تھا ۔ اور سالٹ پانڈ سڑک کا پھاٹک بند اسپر

Road closed no permits

سڑک بند خاص اجازت منع لکھا تھا ۔ ۱۵ ستمبر کو عید الضحیٰ تھی ۔ اور مجھے ایسے مقام پر پہنچنا تھا جہاں عید ہو سکے ۔ مشکل یہ تھا یہاں کوئی واقف نہیں ۔ سواری کا کوئی انتظام نہیں ۔ سخت فکر لاحق ہوا ابھی ۵ منٹ نہ گذرے تھے کہ ایک شخص آیا ۔ اور کہنے لگا ۔ میں نے بڑی سفارشوں سے اجازت حاصل کی ہے ۔ آپ کو میں ساتھ لیجاؤں گا ۔ اور ہفتہ بھر میں صرف یہ ایک چھوٹی لاری تھی کہ جسے اجازت ملی :

(۲) سالٹ پانڈ پہونچکر دیکھا ۔ کہ منزل مقصود والی سڑک پھر بند ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ۔ توکلاً علی اللہ موٹر کرایہ پر مقرر کر لی ۔ اور تمام تیاری کر لی ۔ موٹر ڈرائیور میری بیوقوفی پر ہنستا ہوا چلا ۔ ۱۵ ستمبر کو آ گیا ۔ اور عاجز سوار ہو کر چل پڑا ۔ راستہ میں پھاٹک سے تین فرلانگ کے فاصلہ پر روڈ انجنیئر ملا جو پھاٹک کھولکر واپس آ رہا تھا ۔ اور سڑک کھلنے کا اعلان کرا رہا تھا ۔ پہلی موٹر جو آج گذری ۔ وہ میری تھی ۔ اور میں ۱۸ ستمبر کو تیسرے پہر واپس آیا ۔ آخری موٹر جو اس دن گذری وہ میری تھی ۔ اور اس کے بعد پھر سڑک بند ہو گئی ۔

(۳) ۲۵ ستمبر کو میں نے کیپ کوسٹ کاسل کی طرف دورہ پر جانا تھا ۔ سڑک کھل گئی ۔ اور عاجز چلا گیا ۔ تین دن کے بعد بارش ہو گئی ۔ واپس آیا تو سڑک بند تھی ۔ اور پولیس کا کنسٹبل بھی چابی لیکر چلا گیا تھا ۔ فکر ہوئی کہ اب کیا کیا جائے ۔ میرے خدا نے مجھے فکر میں نہ رہنے دیا ۔ معاً روڈ انجنیئر خود آ گیا ۔ اور مجھے دیکھ کر میری طرف آیا ۔ اور ہندوستانی میں بات کرنے لگا ۔ اب تو کیا تھا ۔ دوستی ہو گئی ۔ نہ صرف دروازہ کھلا ۔ بلکہ ایک مفید دوست ہاتھ لگ گیا ۔ اور گولڈ کوسٹ میں سفر کی سب سے بڑی مشکل کا حل ہو گیا ۔

(۴) راستہ میں میری موٹر خراب ہو گئی ۔ اور حسب پروگرام مجھے سنرا نام موضع میں پہونچنا تھا ۔ بارش شروع ہو گئی سواری کی امید منقطع ہو رہی تھی ۔ کہ جھٹ ایک لاری آ گئی ۔ میں سوار ہو گیا ۔ اس لاری نے مجھے منزل مقصود سے ۳ میل پہلے اتار دیا ۔ اور باقی راستہ لاری کی سڑک پر پیدل چلنے کا ارادہ کر رہا تھا ۔ کہ اسی گاؤں سے ایک لاری معاً آ نکلی ۔ اور میں اسمیں سوار ہو کر چل پڑا ۔ گویا یہ تمام انتظام میرے لئے پہلے سے تھا ۔

لوگوں کے اخلاص کے روز افزوں مسلموں کی زیادتی ۔

جماعت کی ترقی اور ظاہری اسباب کا موجود ہونا ایک مومن کے ایمان کو بڑھاتا ہے ۔ اور میں نے اکثر لکھا ہے اور پھر لکھتا ہوں کہ کیا یہ سب اتفاقات میں نے بنا لئے ؟ اللہ نے اور اللہ نے جس نے مسیح موعود کو بھیجا ۔ لوگوں کو اسلام کی طرف لانے اور مجھے اپنی ہستی کا ثبوت دیکر اعلان میں ترقی کرنے کے لئے یہ سب سامان مہیا کئے ۔

اسے ! کچھ لوگ ہیں جو مسیح موعود کے زمانہ میں ایسے احمدیوں کو نشان سمجھنے پر استہزا کیا کرتے تھے ۔ اور آخر اللہ نے ان سے استہزا کی ہے ۔ کیا وہ اس اشارہ کو سمجھینگے ۔ عبد الرحیم نیر

[illegible]

مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر ۔

جیسا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے ۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ سکھ اصل میں مسلمانوں کے بھٹکے ہوئے بھائی ہیں ۔ جو بعض غلط فہمیوں کے باعث اسلام سے علیحدہ ہو کر محض مسلمانوں کو دشمن سمجھنے لگے ۔ مسلمانوں کا سکھ گوروؤں کے ساتھ کیا سلوک رہا ۔ اور غیر مسلموں نے سکھوں کے بزرگوں کے مقابلہ میں کیا رویہ اختیار کیا ۔ ان مسائل کو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے سکھ تاریخ کی روشنی میں نہایت وضاحت سے لکھا ۔ اور بتایا ہے ۔ کہ کس طرح قدم قدم پر مسلمان سکھوں اور ان کے مقدس گوروؤں کی عزت کرتے رہے ہیں ۔ اور ان پر کتنے احسان کئے ہیں ۔ اس مضمون کا بڑا حصہ سکھ اخبار [illegible] نے بھی نور سے نقل کرکے شایع کیا تھا ۔ صفحات ۴۴ اور

قیمت صرف ۵ ر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور ۔ قادیان

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دار الامان ۳۰ نومبر ۱۹۲۱ء

حجت ملزمہ

مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین پر

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ اتمام حجت کا مدعا

مولوی محمد علی صاحب نے ان دنوں ایک رسالہ چھوٹا سا بنام "اتمام حجت" شائع کرنا شروع کیا ہے۔ جس کا مدعا انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ "میاں صاحب نے جو نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ ان کا اپنا اختراع ہے۔ حضرت مسیح موعود یا جماعت احمدیہ اس مذہب پر کبھی قائم نہ تھے"۔

اس سلسلہ کے پہلے نمبر میں انہوں نے جماعت کے چند اشخاص کی تحریروں میں سے چند ایسے فقرے لیکر جن میں بقول ان کے سنہ ۱۹۱۰ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب صرف محدثیت بتایا گیا ہے۔ یہ دعویٰ کیا ہے کہ "مصنفین سلسلہ احمدیہ کا اصل مذہب" میاں صاحب کی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے شائع ہونے سے پہلے یہی تھا کہ حضرت صاحب کی نبوت سے مراد محدثیت ہے۔ خاتم النبیین کے یہی معنے سب احمدی کرتے تھے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ اور نبوت میں سے جو کچھ باقی ہے۔ وہ صرف محدثیت ہے"۔

اپنی تبدیلی عقیدہ کو چھپانے کی کوشش

اور پھر اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "پس اگر انہوں نے کہیں لفظ نبی کا استعمال کیا۔ تو وہ صرف بمعنے محدث۔ اور ایسا ہی اگر دوسرے کسی نے بھی لفظ نبی استعمال کیا۔ تو وہ بھی بمعنے محدث ہی تھا"۔ اور پھر اپنے اس فقرہ کے پچھلے حصہ (اگر دوسرے کسی نے بھی لفظ نبی استعمال کیا) کی یوں توضیح کی ہے کہ "جب ایک دو نہیں نصف درجن مصنفین مخالفوں کو اسی لفظ نبی کے استعمال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محدثیت ہے۔ تو پھر اسی لفظ کے استعمال پر یہ تشریح کیوں حرام ہو گئی"۔

چونکہ ان شخصوں نے بھی حضرت اقدس کو محدث بتایا اس لئے ثابت ہوا کہ کل مصنفین سلسلہ اور تمام جماعت احمدیہ کا حقیقۃ النبوۃ سے قبل یہی مذہب تھا کہ حضرت اقدس نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔ اور جس کسی احمدی نے کسی جگہ اپنی تحریر یا تقریر میں حضرت اقدس کو نبی بتایا۔ اسکی مراد اس سے محدث ہی تھی۔ اور اب تمام سلسلہ کا یہ مذہب اور یہ عقیدہ بدلا ہوا ہے۔ تو پھر اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ جس جس جگہ انہوں نے اپنی سابقہ تحریرات میں حضرت اقدس کو نبی بتایا ہے۔ ان کی مراد "محض محدثیت" ہی تھی۔ یہ ہے خلاصہ مولوی صاحب کے رسالہ کا۔ اور یہ ہے ان کی منطق۔ جس پر آپ کی اس تمام بحث کا دارومدار ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کو اس منطق کی ضرورت کیوں پیش آئی

حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالوں کی اصلیت بیان کرنے سے پہلے اس منطق کی حقیقت کو ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اسقدر سرعت اور اس پیچیدہ استدلال کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اور کیوں "زید یا بکر" کی تحریروں سے جنہیں بجائے ان کے حضرت اقدس کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ یہ استدلال کرنا پڑا۔ کہ چونکہ فلاں فلاں شخص نے کسی جگہ پر نبوت مسیح موعود کا انکار کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ میں نے جو جا بجا اپنی سابقہ تحریرات میں حضرت اقدس کو نبی و رسول بتایا ہے۔ اس سے میری مراد محدثیت تھی۔ کیوں نہ آپ نے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے خود اپنی ہی سابقہ تحریروں میں سے کوئی حوالہ پیش کر دیا۔ جس سے یہی مدعا ثابت ہو جاتا۔

سو اسکی وجہ یہ ہے کہ خود ان کی اپنی کسی سابقہ تحریر سے یہ مدعائے باطل ثابت ہونا ناممکن تھا۔ اسلئے مجبور ہو کر انہیں یہ راہ اختیار کرنی پڑی۔ جس کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ جب رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد" شائع ہوا۔ تو پھر انہوں نے ایک ٹریکٹ میں اعلان کیا کہ میرے پاس نہ تو یہاں ریویو آف ریلیجنز ہے اور نہ درحقیقت مجھے ابھی اسقدر فرصت۔ کہ میں مفصل ان مضامین پر قلم اٹھا سکوں۔ نومبر میں النبوۃ فی الاسلام کا لکھنا شروع کروں گا۔ اور اس میں بالتفصیل ساری باتوں کا جواب۔ اور ان حوالوں کا مفصل جواب دونگا"۔

اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ جواب اہل تحقیق کو آشکارا کر رہا تھا اور بتا رہا تھا کہ مولوی صاحب کے پاس ان حوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اور یہ عذر عذر باطل ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت کھڑک سنگھ آریہ کے اسی قسم کے عذر پر فرمایا تھا کہ "تم بیٹھے بیٹھے کہتے ہو کہ ہمیں فرصت نہیں۔ وید یہاں موجود نہیں۔ بھلا یہ کیا جواب ہے۔ اس جواب سے تم جھوٹے ٹھہرتے ہو" (مکتوبات احمدیہ جلد دوم صفحہ ؟) مگر ہم پھر بھی مولوی صاحب کے موعودہ "مفصل جواب" کے منتظر رہے لیکن افسوس کہ جب النبوۃ فی الاسلام شائع ہوئی۔ تو اس میں "ان حوالوں کا مفصل جواب" اور "بالتفصیل ساری باتوں کا جواب" تو کجا ایک سطر بھی ان حوالوں کے جواب میں نہ تھی۔ ہاں اس کتاب کے اندر ایک صفحہ پر ایک نوٹ کے ضمن میں یہ جواب لکھ دیا کہ اس اعتراض کا جواب کہ میری کئی تحریروں میں پہلے حضرت مسیح موعود کے متعلق لفظ نبی لکھا گیا ہے۔ میں نے ٹریکٹ مذکور میں دیدیا کہ میری یہ بحث اصولی ہے۔ اصولی بحث میں میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں"۔ یہ حربہ اصل سوال کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں توڑ مروڑ کی گئی ہے۔ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کا تو یہ عذر کر دیا۔ مگر بالمقابل اسی کتاب میں صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶ پر "زید و بکر" (جناب مولوی امروہی صاحب و جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہ) کی قبل از ظہور اختلاف کی بعض تحریرات ہمارے خلاف حجت کے طور پر پیش کر دیں جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کی جو انہوں نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ "میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں"۔ یہ سراسر جھوٹا عذر تھا۔ اور اصل وجہ جواب نہ دینے کی یہ تھی کہ ان تحریروں کا جواب کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اور ان کے خلاف کوئی بات ان کی سابقہ تحریروں میں پائی جاتی ہے؟

اسیطرح یہ امر بھی قابل تعجب ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کی وجہ تو یہ بتائی تھی کہ "میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں"۔ لیکن اب وہی مولوی صاحب زید و بکر کی تحریروں کو نہ صرف ان کے لکھنے والوں پر بلکہ تمام جماعت پر نہ صرف "کوئی حجت" بلکہ حجت تامہ کاملہ قرار دیکر انہیں "اتمام حجت" کے نام سے شائع کرتے ہیں۔ فیا للعجب!!

مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ حوالوں پر نظر

اسکے بعد اب میں مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالوں کی

حقیقت لکھتا ہوں۔ یہ حوالے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو محض مغالطہ دہی کیلئے پیش کئے گئے یا عقائد کے خلاف قرار دیئے گئے ہیں۔ ورنہ انمیں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو ہمارے عقائد کے خلاف پیش ہو سکے۔ اور دوسرے وہ جو اگر من وجہ ہمارے خلاف تصور ہو سکتے ہیں۔ تو ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کے عقائد کے بھی خلاف ہیں۔ قسم اول میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب جناب میر قاسم علی صاحب۔ جناب مولوی غلام نبی صاحب کے حوالے ہیں۔ اور قسم دوم میں جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور جناب میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی کے حوالے آتے ہیں۔

مولوی سرور شاہ صاحب اور نبوت مسیح موعود

جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا حوالہ پیش کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ "جب کسی مخالف نے لفظ نبی کے استعمال پر اعتراض کیا۔ تو اسوقت مولوی سرور شاہ صاحب نے ذیل کا جواب دیا جس کو اخبار بدر نے "لفظ نبی یا مجدد کا استعمال" کا عنوان قائم کر کے شائع کیا۔ لفظ نبی کے معنے اپنے مصدروں کے لحاظ سے دو ہیں۔ اول اپنے خدا سے اخبار غیبیہ پانیوالا۔ دوم۔ عالی رتبہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ بکثرت شرف مکالمہ سے ممتاز کرے۔ اور غیب کی خبروں پر مطلع کرے۔ وہ نبی ہے۔ اس زمانہ میں ہمارے نزدیک تمام مجدد مطابق مختلف مدارج کے انبیاء گذشتہ ہیں۔" بدر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

یہاں اول تو عنوان سے ہی فیصلہ کر دیا کہ اسوقت جماعت کا مذہب یہ تھا۔ اور یہی اخبار نویسوں کا مذہب تھا کہ لفظ نبی کا استعمال ہم بمعنے مجدد کرتے ہیں۔ پھر مولوی سرور شاہ صاحب نے تمام مجددین سابق کو مختلف مدارج کے انبیاء قرار دیکر یہ واضح کر دیا کہ جس نبوت کو وہ حضرت مسیح موعود میں مانتے ہیں۔ وہ وہی ہے جو محدثین امت میں جاری و ساری ہے"۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ سے اور اسکے عنوان سے جو استدلال کئے ہیں۔ انمیں سے پہلا استدلال سراسر تحریف پر مبنی ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر عنوان کے وہی الفاظ ہوتے جو انہوں نے بتلائے ہیں تو ان سے بلا شبہ یہ وہم پیدا ہو سکتا کہ شاید نبی یا مجدد کہنے سے مراد یہاں پر لفظ نبی کو بمعنے مجدد قرار دینا ہو لیکن عنوان کے یہ الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ در اصل عنوان یہ ہے۔ "الفاظ نبی و مجدد کا استعمال" جس سے وہ مدعا فاسد ہرگز نہیں حاصل ہو سکتا۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے اس عنوان کو بگاڑ کر اور اسمیں تحریف کر کے اسکی بجائے عنوان کے الفاظ "لفظ نبی یا مجدد کا استعمال" رکھکر حاصل کرنا چاہا ہے۔

علاوہ اسکے مذکورہ بالا عنوان اختیار کرنے کی جو وجہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی خوش فہمی سے بتائی ہے (کہ جب کسی مخالف نے مسیح موعود کیلئے لفظ نبی کے استعمال پر اعتراض کیا تو جواب میں یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ آپکے لئے لفظ نبی کا استعمال ہم بمعنے مجدد کرتے ہیں یہ عنوان اختیار کیا گیا) یہ انکی سراسر خود ساختہ ہی ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے اختیار کرنے کی وجہ عنوان کے ساتھ ہی اس کے نیچے ایڈیٹر اخبار نے صریح یہ بتائی ہے کہ "ایک شخص نے ان الفاظ (یعنی نبی و مجدد) کی تحقیقات کے متعلق خط لکھا تھا" جس سے ظاہر ہے کہ ان الفاظ کو عنوان میں رکھنے کی بنا انہیں ہم معنی قرار دینے پر نہیں۔ بلکہ اس بناء پر ان کو جمع کیا گیا ہے کہ سائل کا سوال ان میں سے ہر ایک کے متعلق ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کو یا کسی اور کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ صریح بتائی ہوئی وجہ کے خلاف اپنی پاس سے ایک وجہ گھڑ کر پیش کر دیں۔

دوسرا استدلال مولوی محمد علی صاحب کا بھی سراسر مغالطہ دہی پر مبنی ہے۔ اگر وہ جناب سید صاحب کے مذکورہ بالا فقرہ کی بناء پر یہ کہتے۔ کہ اسمیں اگرچہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کا اقرار ہے جس سے بلا شبہ ثابت ہوتا ہے کہ سید صاحب اس اختلاف سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود کو نبی ہی یقین کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی مجددین سابق کو بھی نبی بتایا گیا ہے۔ حالانکہ اب سید صاحب مجددین سابق کو نبی نہیں مانتے۔ تو ایک حد تک انکو اس نتیجہ کے نکالنے میں معذور بھی قرار دیا جا سکتا تھا۔

مگر مولوی صاحب نے تو الٹا اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ گویا سید صاحب نے اس فقرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر کے آپ کو ایک محدث اور غیر نبی مجدد قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس فقرہ میں سید صاحب نے حضرت اقدس کی نبوت کا یہ بین ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ آپ پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اسلئے آپ یقینیًا یقینًا خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہی نہیں کہ اس مضمون کے اسی فقرہ محولہ بالا میں نبوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ بلکہ اس مضمون کے شروع ہی میں سید صاحب خاتم النبیین کے یہ معنے ثابت کر کے کہ ہر قسم کے کمالات آپکی ذات مبارک پر ختم ہو گئے۔ کوئی آپ کی برابری کا دم نہیں مار سکتا" بالمقابل لکھتے ہیں کہ "اگر خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ تو اس آیۃ میں اس جملے کے فرمانے کا موقع اور محل کیا تھا۔ خاتم النبیین سے بالاتفاق اعزاز مقصود ہے۔ مگر کیا آپ نے کبھی سوچا ہے یا کبھی سلسلہ انعامات کے محض اخیر پر آنے میں کونسا اعزاز ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ جس مضمون سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے۔ کہ سید صاحب موجودہ اختلاف سے قبل حضرت مسیح موعود کو صرف محدث اور مجدد غیر نبی سمجھتے تھے اور نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر بند قرار دیتے تھے۔ اس مضمون میں تو سید صاحب موصوف نے بڑی شد و مد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اثبات کیا ہے۔ اور ختم نبوت کے یہ معنی غلط ثابت کئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ سید صاحب کے جس مضمون کا حوالہ دیکر مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ اسمیں حضرت مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کی نسبت مولوی ثناء اللہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسمیں (حضرت) مرزا صاحب کو نبی ثابت کیا گیا ہے۔ اور بالمقابل جناب مفتی محمد صادق صاحب پر اس نے یہ الزام لگایا ہوا ہے کہ انہوں نے مولوی شبلی صاحب کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ مرزا صاحب نبی اور رسول نہیں ہیں۔ لکھا ہے کہ ان دونوں بیانوں میں اختلاف ہے۔ جس کے جواب میں مفتی صاحب نے ۱۶ مارچ ۱۹۱۱ء کے پرچہ اخبار بدر میں لکھا ہے کہ "خاتم النبیین پر [illegible] جو مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دیکر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے۔ جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا کوئی نہیں نہ نیا نہ پرانا۔ حالانکہ دونوں میں کوئی تخالف نہیں۔ واقع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی نبی آنیوالا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام پھر بجسدہ العنصری آئینگے۔ اور نہ کوئی ایسا نبی پیدا ہونیوالا ہے۔ جو مستقل نبوت رکھتا ہو۔ بلکہ جو آنیوالا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ اور ان کے لئے بمنزلہ ظل کے فنافی الرسول کے مقام پر ہو گا"۔

ہی کی سردست صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ جس سے ثابت ہے کہ حقیقۃ النبوۃ کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ خود اپنے ہی ٹریکٹ "میرے عقائد" سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کو محدث نہیں۔ بلکہ حقیقتاً نبی سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ مئی ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز میں لکھتے ہیں کہ "جب دنیا میں سخت گمراہی و ضلالت چھا جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ کسی فضل عظیم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے کہ جس کے مقدم قدم سے مذہب حقہ میں نئی زندگی کی روح نفخ کی جاتی ہے۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرمائے ہیں۔ پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر ایسی تاریکی کا دور دورہ ہوئی۔ جس کو تیرہ سو برس کا زمانہ گذر چکا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون کے مطابق اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے" (جلد ششم صفحہ ۱۹۱)

یعنے جس طرح حضرت عیسیٰ سے چھ سو برس بعد آنحضرت منصب نبوت پر مبعوث ہوئے۔ اور اس درمیانی عرصہ چھ سو سال میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ ٹھیک اسی طرح آنحضرت سے تیرہ سو برس بعد حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا۔ اور آپ سے قبل تیرہ سو برس کوئی نبی نہیں ہوا جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود زمرہ انبیاء میں داخل ہیں۔ نہ زمرہ محدثین میں۔ پس آپ حقیقتاً نبی ہیں *

مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ کو خود انہی کی تحریرات پورا کرنے کے بعد اب میں موعودہ چھ حوالے بالمقابل پیش کرتا ہوں:-

پہلا حوالہ سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب کے استاذ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ سید صاحب ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر میں لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس زمانہ سے پہلے اس امت محمدیہ میں بادشاہ تو ضرور ہوئے ہیں۔ پر نبوت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایک مدعی نے نبوۃ کا دعوےٰ کیا۔ اسلامی بادشاہت نہایت ضعیف ہو گئی ہے اور اب تک کسی بھی زمانہ میں یہ دونوں امر مجتمع نہیں پائے گئے۔ چونکہ پہلے زمانہ میں سلطنت کی سخت ضرورت تھی۔ لہذا وہ اعلیٰ درجہ کی دی۔ اور نبوت کی اشد ضرورت نہ تھی۔ تو اگرچہ الہام سے بعض بندوں کو بھی کم و بیش مشرف کیا۔ پر نبوت کا انعام نہ کیا۔ اور اس زمانہ میں چونکہ نبوت کی اشد ضرورت تھی۔ لہذا وہ انعام فرمائی۔ لیکن سلطنت کی چونکہ اشد ضرورت نہ تھی۔ لہذا وہ اعلےٰ درجہ کی عنایت نہیں کی"

اس حوالے میں جناب سید صاحب نے حضرت مسیح موعود سے قبل کے تمام اولیاء و اقطاب و محدثین و مجددین امت محمدیہ کو غیر نبی اور بالمقابل حضرت مسیح موعود کو نبی بتا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ جس نبوت کو وہ حضرت مسیح موعود میں مانتے ہیں۔ وہ حقیقتاً نبوت ہے۔ محدثیت نہیں"

دوسرا حوالہ دوسرا حوالہ جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر کا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ "اور لوگوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی۔ کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلات تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی نبی آ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی" (بدر جلد نمبر ۳۰ صفحہ ۱۰) اس حوالہ میں جناب مفتی صاحب نے کھول کر بتا دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود زمرہ محدثین میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ زمرہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ اس لئے آپکی نبوت حقیقتاً نبوت ہے۔ محدثیت نہیں۔

تیسرا حوالہ تیسرا حوالہ رسالہ تشحیذ الاذہان میں سے جناب قاضی اکمل صاحب موجودہ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی ایک تحریر سے نقل کرتا ہوں (بجواب سوال) "ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کس دلیل سے کافر ہے؟

الجواب:- جناب اسی دلیل سے جس دلیل سے حضرت موسیٰ کے تابع تورات پر عامل۔ حضرت عیسیٰ خلیفہ امت موسوی کا انکار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ مشروط بہ شرط ایمان ہے۔ اور ایمان تو صرف وحی کی دشمنی سے بھی سلب ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک نبی کی تکذیب کی جائے بر خلاف آیت آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل آمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ یہ مسیح موعود بھی اس میں داخل ہے" (تشحیذ جلد دوم نمبر [illegible])

چوتھا حوالہ حضرت مولوی شیر علی صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر و حال ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ یہ حوالہ موجودہ اختلاف سے بہت پہلے کا اور اس زمانہ کا ہے۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔ "اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زرتشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ خدا کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامات کے ذریعہ سے زرتشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بدرجہ اولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں" (ریویو جلد ۹ صفحہ ۲۴۹ ۔ مضمون انبیاء عالم)

پانچواں حوالہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اور ان کے نزدیک ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں۔ اور اسے مشتہر کریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہی اعتراض بلا کم و کاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔ اس لئے کہ علےٰ وجہ البصیرۃ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی برگزیدہ جماعت کے ایک فرد کامل ہیں" (ٹریکٹ "منشی الٰہی بخش صاحب اور رفیق ہیں اور ہم میں ایک فیصلہ کی راہ نکل آئی ہے" از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم)

چھٹا حوالہ سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تقریر سے جو حضور نے ۲۶ر دسمبر ۱۹۱۰ء کے جلسہ پر کی تھی نقل کرتا ہوں۔ جو زمانہ اختلاف سے

بہت پہلے کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی افترا ہے۔ تو ہم یہ اقرار ہے۔ سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر۔ دنیا کو کھول کھول کر سنا دو۔ کہ وہ نبی قادیان میں ہے۔ اس کا نام مرزا غلام احمد تھا" (بدر جلد ۱۰ نمبر ۱۲ - پرچہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء)

اس حوالے میں بیان دادا جان حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک کے تمام متقدمین سے نفی نبوت کرکے اور بالمقابل حضرت اقدس کو نبی بتا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ آپ حقیقتاً نبی ہیں نہ محدث۔

ایک اور حوالہ

آخر میں مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس پر حضرت اقدس کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ اور وہ جناب مولوی صاحب کا وہ حاشیہ ہے۔ جو تذکرۃ الشہادتین فارسی کے حاشیہ صفحہ ۲۷ پر درج ہے۔ اور جو اس کتاب میں درج ہو کر حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"و آنچہ ناآشنایان حقیقت بمغز سخن نارسیدہ بر لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوت اعتراض مے کنند۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است و بمضمون حدیث لا نبی بعدی احدے بعد از آں حضرت نبی نتواند بود۔ ایشاں معنی ختم نبوت را اصلاً نفہمیدہ اند چہ بر وجود ذی جود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است۔ نہ نبوت۔ آرے تا روز قیامت غیر از امت و اتباع بیرون آنحضرت ہیچ نبی صاحب شریعت جدیدہ نخواہد رسید۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ را نیز ہمیں اعتقاد است۔ کما نقل محمد طاہر فی تکملۃ مجمع البحار عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

(صفحہ ۶-۷ - حاشیہ)

الفاظ رسول و رسالت و نبی و نبوت کے متعلق حقیقت شناسی سے محروم لوگ مغز کلام تک نہ پہنچنے کے باعث جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا اور حدیث لا نبی بعدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے سے مانع ہیں۔ ان لوگوں نے ختم نبوت کے معنے قطعاً نہیں سمجھے۔ کیونکہ کمال درجہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ نہ کہ نفس نبوت۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے سوا اور آپ کا اتباع کئے بغیر یا صاحب شریعت جدیدہ کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ جیسا کہ محمد طاہر اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار میں حضرت عائشہ سے روایت لاتے ہیں کہ قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ یعنے یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔

اب خدا را انصافاً بتلایئے کہ آپ کا یہ مطالبہ پورا ہوا یا نہیں کہ "کاش حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ کی تشریح یہ کی گئی ہو۔ کہ اس سے مراد حقیقت نبوت ہے۔ محدثیت نہیں"۔ اور ابھی ہماری طرف سے بس نہیں ہم بتوفیقہ تعالیٰ اسی شرط کے ساتھ ایک دو نہیں بیسیوں حوالے دکھا سکتے ہیں۔ اور ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

خاکسار
محمد اسمٰعیل (مولوی و منشی فاضل) قادیان

رسید چندہ زنانہ وارڈ

ہزار ہزار شکر اس پاک رحمٰن رحیم کا جس نے ہماری دردمند بہنوں کے دل میں ہمدردی اور غمگساری کے ساتھ اپنی بیمار بہنوں کیلئے رحم ڈالا۔ اور انہوں نے اس ناچیز خادمہ کی تحریک چندہ پر لبیک کہی اور ہزاروں دعائیں ہونگی۔ ان محترم بیویوں کے لئے جنہوں نے قابل رحم بیماروں کے لئے بذریعہ زر امداد فرمائی۔ امید کہ دوسری [illegible] بہنیں بھی [illegible] اس طرف [illegible] فرما کر بہت جلد اس کار ثواب میں حصہ لینگی۔ اللہ تعالیٰ ان ہمدرد بہنوں کو جزائے عظیم عطا فرمائے۔ اللہم آمین۔ اسی دلی شکریہ کے ساتھ مفصلہ ذیل بہنوں کو ان کی امداد کی رسید لکھتی ہوں۔ جو وہ چندے جو اس عاجزہ کو ملا کسی اور جگہ یا کسی صاحب کے نام بھی چندہ بہنوں نے وعدہ کیا تھا کہ چندہ بھیجیں گی۔ مجھے اس کا پتہ ملنا چاہیئے۔ یعنی بذریعہ کارڈ جو بہن بھیجے صرف اطلاع ہی لکھ دینگی تو بھی کافی ہوگی۔ مقامی بہنوں سے میں نے ابھی چندہ وصول نہیں کیا۔ عنقریب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ ان سے ہو سکیگا۔ زیادہ تر تو ان ہی کو فائدہ پہنچیگا۔ مگر باہر کی بہنوں کی یہ نیکی ہے کہ وہ بلا معاوضہ کمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔

اپنی بہنوں کی دلی خیر خواہ۔ ناچیز سکینۃ النساء قادیان

(۱) معرفت عزیزہ بہن سلیمہ خاتون بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن [illegible]
(۲) حضرت محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ از مالیر کوٹلہ [illegible]
(۳) صاحبزادی مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " " [illegible]
(۴) خواتین مالیر کوٹلہ معرفت عزیزہ محمودہ خاتون مالیر کوٹلہ [illegible]
(۵) بنت نواب سید محمد حسین صاحب نائز نگور [illegible]
(۶) خواتین امرتسر معرفت اہلیہ مستری اللہ بخش صاحب امرتسر [illegible]
(۷) بنت شیخ سراج الحق صاحب پٹیالہ [illegible]
(۸) طالبات گرل سکول قادیان معرفت سیدہ معلمہ [illegible]
میزان کل [illegible]

نظم

"دیوانۂ احمدؐ کو ضرورت نہیں گھر کی"

کیا تم سے کہیں کیسے شب ہجر بسر کی
بس لے لئے نبی نالے نبی بجھ کے سحر کی
مل جائیگی انشاء سے جنت سر محشر
گر احمدؐ محمود نے الفت کی نظر کی
اے شاہ اے محبوب شاہی کرلوں
مل جائے اگر مجھ کو گدائی ترے در کی
خود چارہ گری کے لئے آئے ہیں مسیحا
دیکھے کوئی تاثیر مرے درد جگر کی
جیتا ہوں کہ سیدھے حشر میں ملیں گے تجھ سے
لوگو! مجھے حاجت نہیں کچھ زاد سفر کی
کافی ہے مرا سایۂ دیوار مسیحا
دیوانۂ احمدؐ کو ضرورت نہیں گھر کی

کیا فائدہ بیعت سے عتیق آپ کو ہوگی
غفلت میں یونہی آپ نے گر عمر بسر کی

عبد الحی عتیق - حیدرآبادی

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (الفضل (ایڈیٹر)

عرق خضاب ۲۴

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا موجد خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اسمیں کسی مذہب کے خلاف کوئی جز نہیں اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی و قانونی جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ر علاوہ محصول پیکنگ۔

نوٹ:۔ چار شیشی منگوانے والوں کو محصول میں ۴ر پیشگی بھیجنے پر

خاکسار ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی
الحجازی پریس قادیان۔ پنجاب

ملفوظات نور ۱۲

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت

چٹھی مسیح:۔ مولوی یار محمد کی چٹھی مسیح ابن مریم کے نام اور اس کا جواب

پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل مختصر بر رد اہل تحقیق:۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور مخالفت و نعت حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے } فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت

لغات القرآن:۔ جس میں تمام قرآن مجید کے لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

المشتہر
شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

مفصل حال ۴

ان کے پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ مختصر کیفیت انہیں اکثر کتب کی ۲۷ اکتوبر کے الفضل میں درج ہو چکی ہے ناظرین وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔ اسدفعہ صرف نام مع قیمت عرض کئے جاتے ہیں۔ مسہل روحانی مع تبلیغ ۱۰ر

معین المسلمین طبع ثانی ۴ر	بہشتی ٹکٹ وغیرہ ۳ ضروری مضامین تبلیغ ۲ر
صبر کا اجر ہر دو حصہ ۱۰ر	پارہ اول و دوم طرز تفسیر القرآن ۴ر
ازنظمی اسلامی ۴ر	مکالمہ مسلمان و آریہ ۱ر
صفیہ کا خطبہ ۲ر	اسباق الاخلاق ۴ر
پنجاب کی سوغات ۱ر	اہمیۃ الصلوٰۃ ۲ر
انشاء فیض منتشر ۴ر	قادیان احمدی (پنجابی نظم) ۳ر
مدارج تقوےٰ ۴ر	تذکرۃ الاسلام نظم ۴ر
اتالیق ۵ رسالے عہ	۵ ہر رشتہ ۵ر
کتب منتخب احمدی نقطہ نظر سے ۱ر	ترجمۃ القرآن اردو پارہ اول (منتخب اسلام)

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ فرید آبادی قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے اول و درمیانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جائیگا

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	ہر زائد فاصلہ کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری پسنجر گاڑیوں میں (جیسا کہ آجکل کرایہ) لیا جاتا ہے۔

حسب الحکم
دی [illegible] صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
مورخہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

سب اورسیری کی ملازمت چاہتا ہوں

میں نے لکھنؤ میں سب اورسیری کا امتحان پاس کیا ہے۔ چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے اسلئے تجربہ بھی کافی ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ محترم برادران جماعت مجھے اچھی ملازمت دلانے میں ساعی ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ط معرفت منیجر الفضل قادیان

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی قینچیاں و ٹوپیاں و صابون و لوٹ و شورا اعلیٰ قسم کے مثل ولایتی کے ہم سے خرید کریں۔ ہر ایک مال جو خریدار کی پسند نہ ہوگا واپس لے لیا جائیگا۔

منیجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ

ضرورت نکاح ؎

ایک امیر سوداگر جن کی آمدنی ماہانہ چھ سو روپیہ ماہوار ہونے کے علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۹ سال کا موجود ہے۔ نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر لکھیے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احاطہ میاں چراغدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

پانی پت کے اونی کمبل ؎

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار۔ نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی [illegible] علاوہ نیز ہمارے ہاں [illegible] کے خوبصورت [illegible] خود بخود کھلنے والے سردے بھی نہایت عمدہ تیار ہوتے ہیں قیمت ۱۲ سروتی ہے

المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

ایک ضروری اطلاع ؎

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد روحت دی جائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ سکی [illegible] تیار ہیں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ جماعت جس کو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو ان [illegible] کلبوں کی [illegible] کا [illegible] رکھنا [illegible] سامان لگ سکتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ کوشش کرکے ہمی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کیجاتی ہے۔ کہ وہ اس میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے اس کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں کالجوں وغیرہ افسران کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جسقدر چاہیں ارسال کئے جائینگے ایسی ذمہ داری پر [illegible] سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ درخواست منیجر احمدیہ دارالصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں

قادیان میں جرمن کے ؎

مشہور و معروف میکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ہٹ۔ ڈرکوپ۔ گرٹزنر نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کیلئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

نورالدین شیر محمد تاجران قادیان دارالامان پنجاب

حمائل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حمائل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد ۷۶۴ صفحات۔ گیارہ سطری۔ سائز ۵ × ۳ فی نگر علاوہ محصول ڈاک

المشتہر دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سٹیم۔ ہارڈ کوک۔ ریل کوک کی ضرورت ہے۔ تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کول ایجنسی قادیان

حضرت صاحب کی نایاب کتب

مندرجہ ذیل کتب قریباً نایاب ہو چکی ہیں۔ چند ایک کاپیاں ان کی موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں۔ جنگ مقدس۔ دافع البلا۔ لیکچر سیالکوٹ سراج الدین عیسائی کے جوابات۔ سناتن دھرم الحق دہلی۔ ازالہ اوہام کمل۔ اسلامی اصول کی فلاسفی جدید۔ لیکچر لاہور۔ مرقاۃ الیقین حیاۃ نورالدین کی بھی چند ایک جلدیں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں سلسلہ کی تمام کتب اور فہرست کتب اور بمبئی کے قرآن شریف حمائل شریف پتہ ذیل سے طلب کریں۔

کتاب گھر قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ اوتم چند صاحب منصف درجہ اول ضلع سیالکوٹ

چراغ الدین ولد مولا بخش ہوڑی گر ساکن سیالکوٹ مدعی

بنام

معزالدین ولد شمس الدین قوم پٹھان ساکن شہر دہلی بازار بلیماراں مدعا علیہ

۷۰۶/۱۲۰/۰/۰

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ بالا حسب درخواست مدعی و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے اس کے برخلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور واقعہ ۱۹۲۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے حاضر عدالت ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ کی نہ کریگا۔ تو اسکے برخلاف کارروائی یکطرفہ کیجائیگی۔

مہر عدالت

پس ایک ایسے مضمون کے متعلق جو اہل حدیث اور بدر کے درمیان زیر بحث آچکا ہے اور اس کی نسبت دشمن و دوست نے تسلیم کیا ہے کہ اسمیں مسیح موعودؑ کی نبوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی نفی کی گئی ہے۔ کسقدر خطرناک مغالطہ دہی ہے۔ علاوہ اسکے سید صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں حضور کے سامنے جو مضامین لکھکر شائع کئے ان میں صریح طور پر حضور کی نبوت کا اثبات موجود ہے۔ نمونہ کے طور پر دیکھئے۔ ایک مخالف کے اعتراض کے جواب میں سید صاحب اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۲۶ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں "اعتراض۔ آپ کا حضرت مسیح موعودؑ کا دعوٰی نبوت یہ آپکا حال ہے۔ اور حال بمقابلہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہیں ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نبی نہیں ہیں۔ آپ سب کام چھوڑ کر علم دین سے نبوت کا فیصلہ حاصل کریں۔" حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں کہا۔ اور نہ فرمایا کہ میرے دعوٰی نبوت کی بنا حال پر ہے بلکہ صاف طور پر لکھا ہے کہ میرے دعوے کی بنا ان امور پر ہے جن پر سب انبیاء کے دعوے کی بنا تھی۔ پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئیگا۔ بلکہ اسکے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئیگا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا کہ لوگوں نے لانبی بعدی کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپ نے لوگوں کو فرمایا قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی۔"

باقی رہی یہ بات کہ کبھی مولوی سید سرور شاہ صاحب کا یہ خیال بھی رہا ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ سے قبل بھی امت محمدیہ میں انبیاء گذرے ہیں۔ سو کچھ بعید نہیں کہ وہ اس بارہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اطلاع پانے سے قبل کبھی ایسا خیال کرتے رہے ہوں۔ مگر ۲۶ مارچ کے پرچہ بدر والا انکا مضمون ایسے خیال کا بالکل ازالہ [illegible] کے انفرادی حیثیت میں کسی فرد جماعت کی تحریر جماعت پر کوئی حجت بھی نہیں ہے۔

مفتی محمد صادق صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

جناب مفتی محمد صادق صاحب پر جو الزام مولوی محمد علی صاحب نے مولوی شبلی والی گفتگو کیطرف اشارہ کرکے لگایا ہے۔ اگر یہی الزام اس سے قبل مولوی ثناء اللہ مفتی صاحب پر نہ لگا چکا ہوتا اور مفتی صاحب اسکا جواب خود اپنے قلم سے اسی اخبار بدر میں متعدد مرتبہ شائع کر چکے ہوتے اور آج یہ سوال اٹھتا تو شاید مولوی محمد علی صاحب کو ابلہ فریبی کیلئے کچھ ابہام دے سکتا۔ مگر جب خود مفتی صاحب مولوی ثناء اللہ کے بار بار کے اعتراضوں پر متعدد مرتبہ اسکی حقیقت کھول چکے اور اسکی اصلیت ظاہر کر چکے ہیں جیسا کہ ۲ مارچ ۱۹۱۱ء والے حوالہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے اور جیسا کہ اسکے بعد ۲ اپریل ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں اسپر بالتفصیل روشنی ڈال چکے ہیں۔ تو اب اس صاف شدہ بات کو دہراتے چلے جانا اور مفتی صاحب کے جوابات کا ذکر تک بھی نہ کرنا کونسی دیانتداری ہے۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب اخبار عام کے الفاظ "میں صرف اسوجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے معنے یہ ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے" کا حوالہ دیکر جناب مفتی صاحب لکھتے ہیں "یہی بات نبی کے معنوں کے متعلق جو عربی اور عبرانی زبان میں ہے شبلی صاحب کو سمجھائی تھی۔ جو حق بات ہے اسکے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کی نبوت کو خدا تعالیٰ نے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا ہے۔ ہم اسکو کہیں کہ وہ نبی نہیں ہے۔"

پس جب ظہور اختلاف سے ایک مدت دراز پہلے جناب مفتی صاحب نے مولوی شبلی والی گفتگو سے پیدا ہونے والی وہم کا ازالہ کرکے اپنے مدعا کو آپ واضح کر دیا تو اب مولوی محمد علی صاحب کا اس تشریح کو نظر انداز کرکے قائل کے منشاء کے خلاف اس گفتگو کو انکار نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اگر عمداً مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

میر قاسم علی صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

جناب میر قاسم علی صاحب کے متعلق بھی مولوی محمد علی صاحب کی یہ مغالطہ دہی ہے کہ حقیقۃ النبوۃ کے شائع ہونے سے پہلے وہ حضرت اقدس کی نبوت کے منکر تھے۔ کیا ان کی کتاب "النبوۃ فی خیر الامۃ" حقیقۃ النبوۃ سے بعد کی ہے؟ یا کیا اسمیں حضرت اقدس کی نبوت کو بڑے زبردست دلائل سے ثابت نہیں کیا گیا۔ دین الحق میں بھی کہیں انہوں نے نبوۃ حضرت مسیح موعودؑ کا انکار نہیں کیا۔ صرف مستقل نبی ہونیکی نفی کی ہے (جو تمام جماعت کا عقیدہ ہے اور جو حقیقۃ النبوۃ میں بھی موجود ہے) چنانچہ وہ اسکے شروع میں لکھتے ہیں "مجھے جہانتک زبانی اور تحریری اعتراضوں کے سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب نبوۃ اور رسالت مستقلہ کے مدعی ہیں۔
۲۔ مرزا صاحب ختم نبوۃ کے منکر ہیں۔
۳۔ مرزا صاحب بجائے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیا کلمہ سکھاتے ہیں۔ ان اعتراضات کا مجمل مگر مکمل جواب تو صرف یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔"

(دیباچہ دین الحق صفحہ ۴-۵-۲)

باقی رہی یہ بات کہ اسمیں ازالہ اوہام وغیرہ کے حوالجات مشتمل بر انکار از دعوٰی نبوۃ بھی موجود ہیں۔ سو یہ بات تو حقیقۃ النبوۃ میں بھی موجود ہے۔ جس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب "حقیقۃ النبوۃ کے شائع ہونے سے پہلے کیا لکھتے رہے ہیں" اور وہاں ایسے حوالے پیش بھی اسی بات کے ثبوت میں کئے گئے تھے۔ کہ کوئی نئی شریعت لانے کا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے فارغ ہوکر اور اس کے واسطے کے بغیر کوئی منصب پانیکا حضرت اقدس کا دعوٰی ہرگز نہیں تھا۔ بلکہ حضور نے ہمیشہ اس سے اپنی بیزاری اور بریت ظاہر کی (دیکھو حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۹۸ لغایت ۹۹)

مولوی غلام نبی صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

اسی طرح جناب مولوی غلام نبی صاحب کی ایک ایسی تحریر کا حوالہ دیتے ہیں جو انہوں نے قیام مصر کے زمانہ میں لکھی تھی مولوی محمد علی صاحب نے خطرناک مغالطہ دہی سے کام لیا ہے۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصر جانے کے لئے قادیان سے ۱۹۱۲ء کے اواخر میں روانہ ہوئے تھے۔ اور ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو قادیان واپس پہنچے۔ اور اس عرصہ میں مصر میں ان کو سلسلہ اور مرکز سلسلہ کے حالات سے کسی ذریعہ سے کوئی آگاہی

حاصل نہیں ہوتی تھی۔ مولوی صاحب بتاتے ہیں۔ کہ وہاں مجھے ایک دفعہ کسی ذریعہ سے صرف اتنا معلوم ہوا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو دوسروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے حتمی طور پر منع فرمایا ہے۔ اس سے زیادہ کبھی کسی بات کی مجھے وہاں اطلاع نہیں ملی تھی۔ غرض اس عرصہ کی رہائش کے عرصہ میں جب کہ ابھی کہ مولوی صاحب وہاں رہے۔ ان کیلئے ابھی سلسلہ کی عمر کا ۱۹۰۱ء بھی نہیں آیا تھا۔ اور در اصل آپ اس تمام عرصہ میں سلسلہ احمدیہ کی عمر کے سنہ ۱۹۰۱ء سے پیچھے ہی رہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا مولوی غلام نبی صاحب کی اس درمیانی عرصہ کی کسی تحریر کو اس بات کے ثبوت میں پیش کرنا کہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد انہوں نے نبوۃ مسیح موعود کا انکار کیا ہے۔ صریح مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی عمر دین صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

اسی طرح جناب مولوی عمر دین صاحب کی کتاب حقیقت ختم نبوۃ کو جو مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے خلاف اور اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ یہ بھی اس سے بڑھ کر مغالطہ نہیں ہے۔

مولوی محمد علی صاحب خود اپنے اسی ٹریکٹ میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں خلافت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اوائل میں مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق مولوی عمر دین صاحب کا عقیدہ اسی جماعت کے عقیدہ کے خلاف یہ تھا کہ منکرین حضرت مسیح موعودؑ ان معنوں میں کافر نہیں جنہیں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور اس وقت خلافت احمدیہ کے بھی وہ منکر تھے۔ اور غیر مبائعین کے ہم خیال تھے اور یہ رسالہ حقیقت ختم نبوۃ اسی زمانہ بعد از ظہور اختلاف یعنی اواخر ۱۹۱۳ء و اوائل ۱۹۱۴ء کا لکھا ہوا ہے۔ پس جب یہ رسالہ ظہور اختلاف کے زمانہ میں لکھا گیا اور ایسے وقت میں لکھا گیا جبکہ اس کے لکھنے والے مولوی صاحب آپ لوگوں کے ہم خیال تھے۔ جیسا کہ آپ کو بھی اعتراف ہے تو پھر ان کا کوئی حوالہ ہمارے خلاف کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر یہ رسالہ کسی فریق کے خلاف حجت کے طور پر پیش ہو سکتا ہے تو آپ لوگوں کے خلاف اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ مولوی عمر دین صاحب نے آپ لوگوں کے ساتھ ہونے کے وقت میں لکھا تھا۔ اور اس میں آپ کے موجودہ خیالات کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ مثلاً نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۵-۱۰-۱۱-۱۳) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگ درحقیقت عقائد احمدیہ سے دور چلے جا رہے ہیں۔ اور جو آج آپ کی حالت ہے ۱۹۱۳ء میں نہیں ہوئی تھی۔

مولوی محمد سعید صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

باقی رہے جناب مولوی میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی سو اس میں شک نہیں کہ وہ ایک بڑے باخدا اور بزرگ انسان اور عالم و فاضل ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ کتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبت میں رہے۔ تعجب ہے کہ مصنفین سلسلہ احمدیہ کے شمار کے وقت ایسے مصنفین جو سالہا سال حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ وہ تو مولوی محمد علی صاحب کو بھول گئے۔ اور بالمقابل جو لوگ بہت ہی کم عرصہ حضور کی خدمت میں رہے۔ اور کبھی کبھی انہیں اس زمانہ میں یہاں آنے کا موقع ملا۔ یا اس زمانہ میں وہ کسی اور ہی حیثیت میں تھے۔ وہ آپ کو یاد آ گئے۔

حیرت کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مولوی میر محمد سعید صاحب و مولوی غلام نبی صاحب جنہوں نے غالباً عمر بھر میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق سوائے ان تحریروں کے جن کے حوالے مولوی محمد علی صاحب نے دئے ہیں۔ کبھی کوئی کتاب یا رسالہ تصنیف نہیں کیا۔ اور میر قاسم علی صاحب و مولوی علاؤ الدین صاحب جن کی سلسلہ احمدیہ کے متعلق غالباً سب سے پہلی تصنیفیں وہی ہیں۔ جن کا مولوی محمد علی صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ تو مصنفین سلسلہ احمدیہ ہیں۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ جناب قاضی اکمل صاحب۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مصنف نہیں۔ اور نہ ہی سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ تصنیف کرنا جانتے ہیں۔ اور سب کو جانے دیجئے۔ کیا خود آپ بھی کسی زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے خاص مصنفین میں سے نہیں تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو چھوڑ کر بالمقابل ایسے لوگوں کی تحریریں لیں۔ جن میں سے بعض تو مصنفین سلسلہ کہلا ہی نہیں سکتے۔ اور بعض اس زمانہ میں جس کی ان کی وہ تحریریں ہیں۔ مصنفین سلسلہ تو نہیں تھے۔ کیا اس کی یہی وجہ نہیں کہ اصل مصنفین کی تحریریں آپ کو اپنے مدعا کے خلاف نظر آئیں۔ اس لئے آپ نے ان کو نظر انداز کر کے ان کی بجائے دوسرے لوگوں کا نام مصنفین سلسلہ احمدیہ رکھ کر ان کی تحریریں پیش کر دیں۔ کیا یہی طریق حق جوئی ہے۔ کیا ان راہوں پر چل کر کبھی کوئی شخص صحیح نتیجہ پر پہنچ سکا ہے۔ اگر نہیں تو آپ اس کارروائی کے کیوں مرتکب

اختلاف سے پہلے کے حوالے

لیجئے اب میں آپ کے چند حوالوں کے مقابل پر سر دست صرف چند حوالے دیتا ہوں۔ (اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ بیسیوں نہیں سینکڑوں حوالے اور پیش کئے جائیں گے۔) اور چونکہ

آپ کا مطالبہ یہ ہے کہ حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ نبوۃ کی تشریح یہ کی گئی ہو کہ اس سے مراد حقیقۃ نبوۃ ہے۔ محدثیت نہیں اس لئے اسی التزام کے ساتھ میں یہ حوالے پیش کروں گا جن میں سے ہر ایک حوالہ حسب تشریح مولوی محمد علی صاحب اور اس بات کا ثبوت رکھتا ہے کہ اس میں نبوۃ سے مراد حقیقی نبوۃ ہے نہ کہ محدثیت اور وہ تشریح یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "القول الفصل" کی ایک غلطی کا اظہار کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ "مجددوں سے الگ کر دینے اور حضرت مسیح موعودؑ کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کرنے صاف طور پر میاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بلحاظ نبوت اس امت کے محدث مجددین سے الگ کر کے آپ کو زمرہ انبیاء میں داخل بتاتا ہے وہ آپ کی نبوت کو حقیقی نبوت قرار دیتا ہے۔ اور آپ کے صرف محدث ہونے کی نفی

مولوی محمد علی صاحب کا حوالہ

اس اصل کے قائم ہو چکنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کہ "کاش حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے کی ایک تحریر دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ نبوۃ کی تشریح یہ کی گئی ہو کہ اس سے مراد حقیقۃ نبوۃ ہے محدثیت نہیں" یہ موجودہ چند حوالے پیش کرنے سے پہلے خود مولوی محمد

ہندوستان کی خبریں

سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی کو ایک سال قید مسٹر عبدالعزیز انصاری ایم۔ اے۔ ایل ایل بی سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی کو جن پر زیر دفعات [illegible] وغیرہ مقدمہ چل رہا تھا ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

اسلامی عہد کی ایک بندوق کلکتہ میں فیری پلیس (محل) کے قریب ایک نئی عمارت بن رہی ہے۔ جس کے سلسلہ میں بعض قلی جب [illegible] کھود رہے تھے۔ تو انہوں نے ایک ایسی ضرب لگائی جو غیر معمولی طور پر سخت تھی۔ جب اسے کھودا گیا تو اسلامی عہد کی ایک بندوق نکلی۔ جو ۹ فٹ لمبی تھی اور [illegible] کے قریب تھی۔

اراکین پنجاب کونسل کی الاؤنس پنجاب کونسل کے ۲۰ اکتوبر کے اجلاس میں مسٹر [illegible] نے قرارداد پیش کی کہ اراکین کونسل کو دس کی بجائے تیس روپیہ روزانہ الاؤنس ملا کرے لالہ سیوک رام جی نے تیس کی بجائے پندرہ روپیہ تجویز کیا اور یہ قرارداد منظور ہوگئی۔

پنجاب کونسل میں اردو زبان حکومت پنجاب نے حکومت ہند کی منظوری اور صاحب وزیر ہند کی اجازت سے منظور کر لیا ہے۔ کہ کونسل کے جو اراکین اردو یا کسی زبان میں تقریر کرنے کیلئے صدر کی اجازت لینی پڑیگی۔

مالابار میں اسلحہ واپس لینے کا حکم کالی کٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ جس کسی کے پاس اسلحہ کا لائسنس ہے وہ واپس کردے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ لائسنس دار باغیوں کو امداد دے رہے ہیں۔

مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے زیر صدارت مسٹر جناح لکھنؤ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیگ کا آئندہ سالانہ جلسہ احمد آباد میں ۳۰-۳۱ دسمبر کو ہو۔ جس کے صدر مولوی مولوی ابوالکلام آزاد ہوں گے۔

آل انڈیا سادھو کانفرنس امرتسر میں آل انڈیا سادھو کانفرنس کا اجلاس ۲۰ اکتوبر کو امرتسر میں بمقام جلیانوالہ باغ منعقد ہوا۔ صدر کا شاندار استقبال کیا اور جلوس نکالا گیا۔ دوسرے دن کانفرنس نے ریزولیوشن پاس کیا جس میں گرفتار شدہ سادھوؤں کو مبارکباد دی گئی اور گورنمنٹ کے فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

سنٹرل جیل لاہور میں ہنگامہ بندے ماترم راوی ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں ایک سخت ہنگامے کی پرزور افواہ شہر میں اڑ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ہنگامے میں کئی آدمی مارے بھی گئے ہیں۔

لالہ امیر چند اور اپودھیا ناتھ کو سزا لالہ امیر چند سکرٹری سٹی کانگریس کمیٹی لاہور کو ایک مہینے کی اور لالہ اپودھیا ناتھ کانگریس والینٹیر کو پندرہ یوم کی سزائے قید محض دی گئی ہے۔

سیٹھ یعقوب حسن کا مقدمہ تنجور ۲۹ اکتوبر۔ سیٹھ یعقوب حسن کے مقدمہ میں گورنمنٹ مدراس کا حکم دربارہ منظوری اجرا مقدمہ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری (جان بوجھ کر جھوٹی شہادت پیش کرنا) و مقدمات زیر دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف پیش کیا۔ یہ مقدمات ان کی [illegible] مدراس پراونشل کانفرنس منعقدہ تنجور کی بنا پر چلائے گئے ہیں۔ جن میں کہا جاتا ہے کہ سیٹھ صاحب نے کہا کہ اب لاکھوں آدمی ہندوستان کے طول و عرض میں اس گورنمنٹ کے خلاف ہتھیار لے کر کھڑے ہوگئے ہیں" وغیرہ

پہلی ہندوستانی وکیل عورت الہ آباد ۲۹ اکتوبر۔ ہائی کورٹ نے مس کارنیلا سہراب جی کو بطور وکیل پریکٹس کرنے کی اجازت دیدی ہے اور ان کا نام وکلا کے رجسٹر میں درج کر لیا ہے۔ یہ ہندوستان بھر میں پہلی خاتون ہیں۔ جن کو وکالت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مسٹر پسی فٹ جانسن مدراس میں مدراس ۲۹ اکتوبر مسٹر پسی فٹ جانسن آجکل مدراس میں ہیں ان کو وہاں کی کئی ٹمپرنس ایسوسی ایشنز نے ایڈریس پیش کئے ہیں۔

غلہ کی درآمد شملہ ۲۸ اکتوبر۔ یکم سے ۱۵ اکتوبر تک برآمد غلہ۔ دالیں۔ آٹا۔ ہندوستان سے باستثنا برما کے ۱۳۲۹۲۷ ٹن باہر گیا اور یہ چیزیں ۳۴۸ ٹن وزن باہر سے آئیں۔

آگرہ میونسپلٹی پر دس ہزار کا دعویٰ آگرہ ۲۸ اکتوبر۔ پنڈت [illegible] وکیل نے اپنے موکل [illegible] کی طرف سے آگرہ میونسپل کمیٹی کو دس ہزار روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک [illegible] گڑھے میں جو اوپر سے کھلا ہوا تھا۔ گر گئے اور انہیں چوٹیں لگیں۔

قصور میں لالہ گوردھن داس کی زبان بندی ۲۹ اکتوبر۔ کو لالہ گوردھن داس قصور میں گئے۔ وہاں مسٹر اوگلوی سب ڈویژنل افسر پولیس نے آپ کو دو ماہ تک سب ڈویژن قصور میں کوئی تقریر نہ کرنے کا حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری دیا ہے۔ جس کے جواب میں [illegible] نے لکھا ہے کہ میں پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی سے اس حکم کی نافرمانی کی اجازت طلب کر رہا ہوں اگر اجازت مل گئی تو یہاں تقریر کروں گا۔

وائسرائے کشمیر میں سری نگر۔ ۲۷ اکتوبر۔ وائسرائے بہادر نے ریاست کے کارخانہ ریشم اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کا معائنہ کیا۔ جہاں کشمیر کی صنعتوں اور کاریگروں کی نمائش کی گئی تھی۔ کل شام کو ریاست کی طرف سے وائسرائے کے اعزاز میں جلسہ ضیافت مہاراجہ کے محل میں ہوا۔ جہاں دونوں طرف سے جام صحت پر تقریریں ہوئیں۔ اس کے خاتمہ پر آتشبازی چھوڑی گئی۔

تعلقہ داران اودھ کی فتح۔ مزارعان کے خیرخواہ ممبروں اور سرکاری ممبران کی سخت مخالفت کے باوجود آج اجلاس کونسل میں زمینداروں کے قائم مقام ممبروں کی ۵۱ ووٹوں کی کثرت سے یہ ترمیم منظور ہو گئی ہے۔ کہ آئندہ سے زمیندار جب چاہیں خود کاشت کرنے کیلئے اراضی سے مزارعہ کو بیدخل کر دیں مسٹر کنزرو نے کہا کہ اگر لوکل گورنمنٹ نہیں تو گورنمنٹ ہند کو اسے مسترد کرنا پڑے گا۔

میرٹھ ڈسٹرکٹ کانفرنس۔ میرٹھ ۲۹ اکتوبر۔ پنڈت موتی لال صاحب نے گڑھ مکتیسر کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے۔ بشرطیکہ حاضرین کھدر پہن کر آئیں۔ یہ کانفرنس ۱۲-۱۳-۱۴ نومبر کو ہوگی۔ پنڈت جی کے حکم کی تعمیل کیلئے سخت کوشش کی جا رہی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

امریکن [illegible] کی جرمنی سے روانگی لندن ۱۲ اکتوبر چونکہ امریکہ اور جرمنی نے [illegible] معاہدہ صلح کی تصدیق کر دی ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ امریکہ کی فوجیں [illegible] جرمنی سے روانہ ہونی شروع ہو جائینگی۔

سن فین ملک معظم کی رعایا نہیں رہنا چاہتی لندن ۱۴ اکتوبر - چونکہ سن فین جماعت کے قائم مقاموں نے اب صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ ملک معظم کی رعایا بنکر رہنا نہیں چاہتے - اس لئے اب یقین کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کا انتخاب از سر نو ہو گا۔

مہاراجہ پٹیالہ لندن ۱۸ اکتوبر سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ [illegible] نے مہاراجہ [illegible] کیا - مہاراجہ موصوف کی شاہ بلجیم سے ملاقات بھی [illegible]

عراق کے تیل کے چشمے لندن ۲۰ اکتوبر - دارالعوام میں سر سیموئل ہور کو جواب دیتے ہوئے [illegible] نے بیان کیا کہ عراق عرب کے تیل کے چشموں کا اجارہ اینگلو پرشین کمپنی کو نہیں دیا گیا - معاہدہ سیورے کے ماتحت عراق میں ترکی جائداد سلطنت عراق منتقل لے سکتی ہے - اس لئے جب عہدنامہ کی تصدیق ہو جائیگی اسوقت حکومت عراق تمام حقوق حاصل کر لیگی - جو ترکوں کو حاصل تھے۔

دارالعوام میں طوفان انگیز بحث لندن - ۲۰ اکتوبر بیکاروں کے الاؤنس کی نامنظوری کے خلاف لیبر ممبروں نے صدائے احتجاج بلند کی - مسٹر جیک جونز نے کہا "ہم سمجھتے ہیں کہ تم شریف آدمی ہو" مسٹر ولیم تھارن نے جواب دیا "تم سیاسی چالبازوں کا ایک جتھا ہو" دونوں نے اپنے الفاظ واپس لینے سے انکار کیا اس لئے انہیں ایوان سے نکل جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ دونوں نکل گئے - اور ان کے ساتھ نو لیبر اور بھی چلے گئے۔

معاملات ہند پر پارلیمنٹ میں بحث لندن ۲۱ اکتوبر ہاؤس آف لارڈس میں لارڈ سڈنہم نے کہا کہ جب سے مسٹر مانٹیگو وزیر ہند بنے ہیں - بے شمار تباہ کن غلطیاں ظہور میں آ رہی ہیں - جن کی وجہ سے حکومت کمزور ہو گئی ہے - ہندوستان سراسر اصلاحات کے ناقابل ہے موپلوں کی بغاوت سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کا اثر روز بروز بالکل مٹایا جا رہا ہے - اور اسپر نوجوانوں میں [illegible] ہے -

لارڈ کرزن نے کہا کہ وائسرائے کو قیام امن کیلئے کامل اختیارات حاصل ہیں - اور شہزادہ ویلز جو ہندوستان جا رہے ہیں - ان کی موجودگی ہندوستانیوں پر [illegible] اثر ڈالے گی -

لارڈ [illegible] نے کہا کہ جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے [illegible] خلافت تحریک کے سلسلہ میں ہے - جو [illegible] خلافت کر رہی ہیں - قطع تعلق کی تحریک کی سب سے [illegible] ذمہ داری مسٹر مانٹیگو پر عاید [illegible] پالیسی میری قائم کردہ ہے کہ قطع تعلق [illegible] سب سے پہلے ہندوستانیوں کو [illegible] چاہیئے - موپلوں کی بغاوت سے مسٹر گاندھی کو بہت نقصان پہنچا ہے -

کیا برطانیہ یونانیوں کو مدد دیگا لندن ۲۴ اکتوبر وزیر اعظم یونان جو لندن میں اس امر کی کوشش کر رہا ہے کہ ایشیائے کوچک کی مہمات میں مالی امداد دیجائے - اور اس کا دل بڑھا دیا جائے اس کے متعلق عام طور پر یہ خیال ہے کہ برطانیہ عظمی مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچنے کے خیال سے یونان کو مدد نہیں دے سکتا۔

یونانیوں کی امداد کے بارے میں وزراء کی رائے متعدد وزراء بالخصوص مسٹر چرچل اور مسٹر مانٹیگو کی رائے ہے کہ یونانیوں کو ترکی پر حملے کرنے پر ملامت کیجائے - اور اسکو اس امر کی ضرورت جتائی جائے کہ وہ ترکی قوم کے استحکام و مضبوطی کا لحاظ کرے - یونانی ایشیائے کوچک میں اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں - اور ساتھ ہی [illegible] ہمارے وفادار مسلمانوں کو ہم سے بگاڑ کر ہمیں بھی مشکلات میں ڈال رہے ہیں -

سائبیریا کا تخلیہ لندن ۲۶ اکتوبر ٹوکیو کا تار مظہر ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے سائبیریا کو خالی کرنیکا ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس بارہ میں چینی گورنمنٹ کے ساتھ گفتگو سے مصالحت کر رہی ہے - اس کا بھی [illegible] ذکر کیا - جاپانی باشندوں [illegible] سائبیریا کی عارضی گورنمنٹ [illegible] دیا گیا ہے - تمام اسلحہ اور گولہ بارود واپس کر دیا جائیگا -

شاہ کارل کو برطانوی حکام کے حوالہ کیا جائیگا لندن ۲۶ اکتوبر بوڈاپسٹ کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ اول کارل کو تخت سے دست بردار [illegible] اور اسکے بعد اسکو برطانوی حکام کے حوالہ کر دیا جائیگا -

جرمنی کی ادائیگی تاوان لندن ۲۴ اکتوبر پیرس کا تار مظہر ہے کہ آج برلن سے دو ریل گاڑیوں میں ۱۲ کروڑ [illegible] جو جرمنی نے [illegible] بھیجا [illegible] قوم [illegible] قبضہ کر لیا ہے -

قسطنطین کو برقرار رکھنے کی کوشش لندن - ۲۳ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گوناری اور موسیو براینڈ کی تمام گفتگو قسطنطین کی معزولی کے متعلق تھی -

موسیو گوناری نے فرانس سے کہا قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کرے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلائل بے سود ثابت ہوئے ہیں -

یونانیوں اور احرار ترک کے درمیان مصالحت کرنے کے متعلق برطانیہ کا خیال یہ ہے کہ اب یونانی تجاویز صلح پیش کریں کہا گیا ہے کہ برطانیہ عظمے قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کرنے میں مخالفت نہ کرے گی - بشرطیکہ یونانیوں اور ترکوں کا باہمی تصفیہ ختم ہو جائے اور اٹلی اور فرانس رضامند ہوں -

بتایا گیا ہے کہ ترکوں اور یونانیوں کے تصفیہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اتحادیوں کا اتحاد عمل اشد ضروری ہے -

ایرانی فوج کے اسلحہ تلف لندن - ۲۶ اکتوبر - دارالعوام میں کرنیل بیٹ کے سوالات کے جواب میں کہا گیا کہ اکتوبر کے آخر تک سابقہ پرشیا [illegible] کو بالکل ختم کر دیا جائیگا - اس کے ساز و سامان کا کچھ حصہ تو حکومت ایران کو دیدیا جائے گا - لیکن اکثر اسلحہ وغیرہ واپس لے لئے گئے ہیں - یا تلف کرا دئے گئے -

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

THE ALFAZL QADIAN

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۳۶ | مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۱ء یوم شنبہ | مطابق ۶ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ایام زیر رپورٹ میں ۹۹ کے قریب حرارت رہی۔ ۴ نومبر ۱۹۲۱ء کو خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔

یکم نومبر سے صدر انجمن احمدیہ اور صیغہ ہائے نظارت میں تخفیف کے علاوہ بعض اہم تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں انہیں سے جن کے متعلق ہمیں فی الحال علم ہوا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ جناب مولوی شیر علی صاحب آئندہ منیجر ہائی سکول ہونگے۔ اور جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے انکی بجائے بحیثیت ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کام کرینگے۔ ماسٹر نواب الدین صاحب بی اے افسر ڈاک کا کام کرینگے اور ماسٹر علی محمد صاحب بی اے [illegible]

نامہ شیر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تبلیغی مشکلات

لکھتے ہیں بہت رنج سلاکو سفر میں
آرام نہیں ہے کوئی دم آٹھ پہر میں

خوشی اور مسرت کی گھڑیوں کے ساتھ تکلیف اور مشکلات کے وقت بھی آتے ہیں انسان کا آنا مقتضیٰ ہے کہ انسان کی روح سے تمام گرد دور ہو جائے۔ میں صرف ایک دن کی کیفیت سناتا ہوں۔

ان دنوں اشن کی اپنی موٹر ہے۔ کیونکہ روزانہ ۷۵ روپیہ کی [illegible] کی امکان سے باہر تھا۔ اسلئے ۱۰۰۰ روپیہ پر ایک موٹر گاڑی رکھ لی ہے۔ ۷۵ روپیہ ماہوار پر ڈرائیور ملازم ہے روپیہ ماہوار پر مسٹ رکھا ہے۔ ان کے علاوہ باورچی اور خادم ۷۵ روپیہ ماہوار پر رکھے ہیں۔ یہ تمام شاف موٹر میں میرے ساتھ دورہ پر جا رہا تھا کہ موٹر بگڑ گئی۔ اب یہ تمام شاف چھوڑنا پڑا۔ اور تنہا مع ایک خادم کے کرایہ کی لاری پر عزم سفر کیا۔ راستہ میں دریا پڑتا تھا۔ اور کشتیوں کے پل پر سے لاری جاتی تھی۔ پل کا رسہ ٹوٹ گیا تھا۔ ملاح انکاری تھے۔ کہ وہ پل کو درست کریں۔ انکو دھمکایا۔ اور وہ نرم ہوگئے۔ اور گاؤں سے رسے لاکر پار اوتارا۔ مگر لاری پھر کیچڑ میں پھنس گئی۔ جس طرح پنجاب میں زمیندار گڈوں کو کیچڑ سے نکالتے ہیں۔ اسی طرح لاری کو کھینچ کر نکالنے میں مجھے بھی حصہ لینا پڑا۔ ایک نالہ آیا۔ اسمیں انجن پانی کی دھار میں لاری کے پیچھے اٹک گئے۔ یہ خطرناک موقع تھا۔ کیونکہ ہر وقت زیادہ پانی آنے کا خطرہ تھا۔ مسافروں کی ایک جماعت نے آکر اس مشکل کا حل کیا۔

ابھی میں سارا رستہ [illegible] تین میل جا سکا ہوں ۔ [illegible] ہو گیا ہوں ۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے ۔ کھانے کا کوئی سامان نہ تھا ۔ بھوک کی شدت تھی ۔ تکان سے [illegible] تھا پسینہ اور درد [illegible] یہ منزل [illegible] کی ۔ اور منزل مقصود پر پہونچ گیا ۔ [illegible] چھوٹا بکسوں کا بکس ہے اُسے کھولا ۔ بڑے شوق سے [illegible] کا ڈھکنا اٹھایا ۔ اور استغفار تھا کہ اب بسکٹ دیکھا ۔ مگر اس بکس میں سے بجائے بسکٹ ۔ بوٹ پالش بوٹ برش ۔ ٹوتھ پاؤڈر اور ٹوتھ برش وغیرہ اشیاء نکلیں ۔ دور دور کوئی چیز نہ مل سکتی تھی ۔

ان حالات میں میں نے صرف [illegible] پڑھا ۔ اور عوام کے تقریر کے لئے روانہ ہوا ۔ جسم میں طاقت نہ تھی ۔ مگر ہمت و استقلال اور ایمان اگر ساتھ ہو ۔ تو اللہ طاقت دیتا ہے ۔ تقریر کے لئے کھڑا ہوا اب ترجمان کوئی نہ تھا ۔ میرا ترجمان آج ساتھ نہ آ سکا ۔ اس مشکل کا حل اس طرح کیا کہ حبشی ایک طرف اور ایک چھاؤنیوں کا سا انگریزی دان نوجوان دوسری طرف کھڑا ہوا ۔ اور تھوڑی عربی اور تھوڑی انگریزی [illegible] ترجمانوں کی مدد سے اظہار مافی الضمیر کیا ۔ میرے ترجمانوں کو جا بجا ایک دوسرے سے مشورہ کر کے ترجمہ کرنا پڑتا تھا اس حالت میں مجھے مخالفین احمدیت خصوصاً ثناء اللہ یاد آیا ۔ اور میں نے ان لوگوں کی حالت پر بہت افسوس کیا ۔ یہ ہے ایک ورق اس باب مشکلات سے جو مبلغ کو پیش آتی ہیں ۔ مگر ایمان ہمیشہ فضل ساتھ لاتا ہے ۔ اور میں نے ہر موقعہ پر اس فضل سے حصہ لیا ہے ۔ چنانچہ ان مشکلات کے ناقابل برداشت ہونے اور ایسے وقت میں جبکہ میں بالکل مضمحل ہو گیا تھا ۔ میں نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا ۔ اسمیں بیر کارس اور انگلستان سے آئے ہوئے کیک کا ٹکڑا اور بادام تھے ۔ جو اتفاقاً اس بیگ میں رہ گئے تھے ۔ میری کیا حالت تھی ۔ اور اس نعمت غیر مترقبہ کے ملنے پر کیا حالت ہوئی ۔ اس کا اندازہ ناظرین خود کریں میں تو الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوں ۔

نائجیریا کی چٹھی کا خلاصہ

وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھتے ہیں ۔ مجھے آپکو اس امر کا یقین دلانے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ آپ نے ایک تندرست جماعت چھوڑی ہے جسمیں آپ کی اس قوت مقناطیسی کا اثر ہے ۔ جو سچائی کے لئے اخلاص و محبت رکھنے والے قلب میں ہوتا ہے ۔ یہ اس طاقت کا اثر ہے جو فصاحت و منطق کی فتح کا اثر نہیں ۔ جماعت [illegible] ہے ۔ اور اسلام [illegible] کے لئے جان تک دینے کے لئے آمادہ ہے ۔

سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں کہ [illegible] کی منتخبہ کی مجلس عاملہ نے غیر معمولی جوش کے ساتھ تائید کی ہے اور مالی معاملات میں مجلس منتظمہ کو پوری آزادی دیدی ہے ۔ منتخبہ ریزولیوشن یہ ہیں ۔

(۱) جدید و قدیم جماعتوں کے فنڈ متحد کئے جائیں اور بینک میں موجودہ ۸۰ + ۶۰ = ۱۴۰ پاؤنڈ جمع کر دئیے جائیں ۔

(۲) آیندہ جامع مسجد میں جو چندہ ہو ۔ اس کی نگران کمیٹی ہو ۔

(۳) ہر مرد ایک شلنگ ۔ اور ہر عورت ۶ پنس ماہوار چندہ دے ۔ زکوٰۃ آیندہ کمیٹی ہر سال وصول کرے ۔

(۴) جامع مسجد کا ایک تنخواہ دار خادم رکھا جائے ۔

ایک ہزار پونڈ فوری جمع کرنے کی تجویز درپیش ہے عام اجلاس جماعت منعقد کرنے کا ارادہ ہے ۔ ہر مسجد کے ممبروں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کا عمل تحصیل چندہ سے قبل کیا جائیگا ۔ تمام حالات حوصلہ افزا ہیں ۔ اسکول کے جلد جاری کرنے کی تجویز ہے ۔ [illegible] بدھ کے لیکچر اور احمدیہ ہال میں اتوار کی تقریریں بدستور ہوتی ہیں ۔

دوسرے خطوط میں عورتوں کے جوش اور اصلاح کا ذکر ہے ۔ اور وہ دن بعید نہیں کہ انشاء اللہ نائجیریا ہندوستان کو غیر ملکی مشنوں کے اخراجات سے سبکدوش کر دیگا ۔ اور انشاء اللہ کوئی بلال امرت سری مولوی [illegible] کو مسلمان بنانے کے لئے ہندوستان پہنچیگا ۔

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

خاکسار عبد الرحیم نیر

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ بھیلی بندر کا تبلیغی جلسہ

۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء بمقام انجمن احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا ۔ جسمیں جناب عبد القادر صاحب نے وفات مسیح کا مضمون وضاحت سے بیان کیا ۔ اخیر پر صدر [illegible] نے سامعین اور برٹش گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ۔

خاکسار عبد الکریم احمدی ۔ بھیلی بندر

بیرم پور میں جلسہ احمدیہ

بتاریخ ۱۲ نومبر بروز اتوار بمقام بیرم پور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق وغیرہ مندرجہ ذیل مضامین پر تقریر فرمائینگے :۔

(۱) صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۲) موجودہ بے چینی کا صحیح علاج ۔

المشتہر ۔ سعادت اللہ خان نمبردار ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بیرم پور (ہوشیارپور)

لاہور میں احمدی ڈاکٹر

جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible] لاہور موچی دروازہ میں پریکٹس کرتے ہیں ۔ بیرونی احباب ان سے فائدہ اٹھائیں ۔ احقر عبد الجلیل ۔ موچی دروازہ لاہور

درخواست اخبار

یہ خاکسار اکیلا احمدی ہے ۔ مخالفت بھی بہت ہے اور غریب بھی ہوں اگر کوئی بھائی بندہ کے نام اخبار جاری کرا دیں ۔ تو ان کو ثواب ہوگا ۔ اور مجھے بیش بہا فائدہ ۔ مقبول احمد عرف محمد اسمٰعیل ساکن [illegible]

اعلان نکاح

۳۰ اگست ۱۹۲۱ء کو حکیم محمد ابراہیم صاحب احمدی کا نکاح برمکان انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی حکیم شاہ نواز صاحب ساکن [illegible] ضلع انبالہ ۔ ساڑھے چار سو حق مہر پر حسین بانو بنت حافظ [illegible] فرنیچر مرچنٹ انبالہ چھاؤنی سے پڑھا ۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ۔

خاکسار عبد الحکیم ۔ انبالہ چھاؤنی

درخواست دعا

مجھے آجکل [illegible] سخت تکلیف ہے ۔ چلنے پھرنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے ۔ بعض وقت چلنا پھرنا [illegible] بھی مشکل ہو جاتا ہے ۔

[illegible]

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - ۷ - نومبر ۱۹۲۱ء

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا ذکر

ایک انگریز کے قلم سے

حال میں ایک انگریزی کتاب کا اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے پاس پہنچا ہے۔ جس میں حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے واقعہ شہادت کا ذکر ایک ایسے انگریز نے کیا ہے۔ جو ان ایام میں جبکہ شہید مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ کابل میں چیف انجنیئر تھا۔ اس نے اپنے چشم دید حالات کی بنا پر "مطلق العنان امیر کے ماتحت" کے نام سے مذکورہ بالا کتاب لکھی ہے۔ جس کے بارھویں باب بعنوان "یورپین لوگوں کی رہائش کابل میں" میں یہ ذکر ہے۔ ہمیں اس سے کئی ایک باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں۔ جن کا اسوقت تک علم نہ تھا۔ اور بعض ہمارے بیان کی ایسی سندیں ہیں۔ جن کا ہمارے پاس بجز اپنے آدمیوں کے بیان کے کوئی بیرونی ثبوت نہ تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اور آپ کے بعد اور تحریروں میں یہ بات بزور پیش کی گئی ہے۔ کہ شہید مرحوم کی شہادت کا باعث اس مفہوم جہاد کے خلاف وعظ کرنا تھا۔ جو مسلمانوں نے غلطی سے سمجھ رکھا ہے۔ مگر اس بات کی چونکہ ہم کوئی ایسی سند پیش نہ کر سکتے تھے۔ جو دوسروں پر حجت ہو سکے۔ اسلئے یہ بات نہ تو ہمارے مخالف لوگ مانتے تھے۔ اور نہ گورنمنٹ اسپر یقین رکھتی تھی۔ لیکن اس کتاب میں یہی وجہ ان کے قتل کی قرار دی گئی ہے۔ اور یہ ہمارے بیان کی صداقت کی ایک زبردست سند ہے۔ جو ہمارے ہاتھ آئی ہے۔ کیونکہ اس کتاب کا مصنف انگریز نہ تو ہمارے سلسلہ کا واقف ہے۔ جیسا کہ ان غلطیوں سے پتہ لگتا ہے۔ جو اس کتاب میں ناواقفیت کی وجہ سے سرزد ہوئی ہیں اور نہ اسکو ہم سے کوئی واقفیت تھی۔ بالمقابل اسکے وہ کابل کے گھر کا بھیدی تھا۔ اسلئے اس بارے میں اس کی بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔

اس اقتباس میں جو غلطیاں ہیں۔ انہیں سے ایک تو یہ ہے کہ لکھا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یوحنا نبی ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے یا تو مصنف مذکور نے کسی سے سنا ہی اسی طرح ہوگا۔ یا اس نے اپنی طرف سے یہ بات پیدا کی ہوگی کہ عیسائی ہونے کی وجہ سے اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کرنا تو قطعاً محال سمجھا ہوگا۔ اسلئے جب اس نے یہ سنا کہ وہ مدعی مسیحیت تھے۔ تو اس نے سمجھا کہ دراصل بیان کرنیوالوں کو غلطی لگی ہے۔ انہوں نے مسیح ہونے کا نہیں بلکہ یوحنا ہونے کا دعویٰ کیا ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ شہید مرحوم کے اس بیان کو کہ انہیں قادیان میں حج کا نظارہ نظر آیا۔ مصنف نے مسمریزم کا اثر قرار دیا ہے۔ لیکن کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ وہ کشوف کا قائل نہیں۔ اور وہ حالت جو شہید مرحوم کو کشف کے ذریعہ دکھائی گئی۔ اس کا نام اس نے مسمریزم رکھ دیا۔

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ حج کا نظارہ دیکھنے کا ذکر شہید مرحوم نے کیا تھا۔ اور مولانا سید سرور شاہ صاحب نے بھی شہادت دی ہے۔ کہ شہید مرحوم نے ان سے خود کہا تھا۔ کہ انہیں حج کا نظارہ نظر آیا ہے۔

بہرحال اس قسم کی غلطیوں کو جو مصنف کی ناواقفیت اور اسلامی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے سرزد ہوئیں۔ چھوڑ کر اصل واقعہ شہادت کے متعلق اس کا بیان بہت مفصل ہے۔ اور ان واقعات کو ہم مخالفین کے سامنے ایک غیر شخص کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

ایک خاص بات جو اس بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ شہید مرحوم نے حضرت مسیح موعود کو بحیثیت نبی پیش کیا۔ نہ کہ بحیثیت معمولی مجدد۔

مذکورہ بالا اقتباس کا لفظی ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"شہزادہ (نصراللہ خان) اور امیر (حبیب اللہ خان) کے اس مرض (ہیضہ) سے خاص طور پر خوف زدہ ہونے کی ایک وجہ تھی۔ اور وہ یہ کہ کابل کے سب سے بڑے نامور اور بااثر عالموں میں سے ایک عالم شروع سال میں حج کی نیت سے وہاں سے روانہ ہوا۔ مدینہ جاتے ہوئے جب وہ ہندوستان میں سے گذرا۔ تو اس نے ایک ایسے شخص کی بابت سنا۔ جو مسیح کی آمد کے متعلق وعظ کرتا تھا۔ اور اس کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ یوحنا نبی کی طرح وہ مسیح کے لئے راستہ صاف کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس شخص کے متعلق اس جگہ ارد گرد کے علاقوں کے لوگ عجیب عجیب باتیں بیان کرتے تھے۔ یہ عالم اس سے ملنے کے لئے گیا۔ اور مدعی نبوت کے الفاظ ایسے مؤثر ثابت ہوئے۔ کہ یہ عالم اس کی بیعت میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے تمام دعاوی پر ایمان لے آیا۔ ایک دن جبکہ یہ معلوم ہوا کہ یہ عالم حج کی نیت سے روانہ ہوا تھا۔ مدعی نبوت اسکو ایک اندر کے کمرہ میں لے گیا۔ اور وہاں جیسا کہ اس عالم کا بیان ہے۔ ان دونوں نے مکہ دیکھا۔ اور اس طرح اپنے آپ کو حاجیوں کے اس گروہ میں دیکھا۔ جو کہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اور یہ کہ اس نے بیت اللہ کی زیارت کی۔ اور جو کچھ وہاں دیکھنے کے قابل تھا دیکھا۔ اور بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے پہلے وہ تمام عبادات جو مختلف مقامات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ بجا لایا۔ قطع نظر اسکے کہ اس کا یہ تخیل مسمریزم کا نتیجہ تھا یا کوئی اور اثر۔ بہرحال اس عالم کا یہ یقین کہ وہ مکے ہو آیا ہے۔ اور یہ کہ اس کا راہ نما ایک سچا نبی ہے۔ اس حد تک پہنچا ہوا تھا۔ کہ موت بھی اس کو اس عقیدہ سے متزلزل نہ کر سکی۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ تمام مذاہب جو مختلف انبیاء (حضرت موسیٰ۔ عیسیٰ۔ رسول کریم) نے اپنے اپنے وقت میں قائم کئے۔ اپنے اپنے زمانہ ہی کے لئے سچے تھے۔ نیز یہ کہ بنی نوع انسان کی بڑھتی ہوئی

حضور رسالتمآب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر ایک نیا مذہب قائم کیا ہے۔ یہودی مذہب مسیح کے آنے سے پہلے پہلے قابل عمل تھا۔ اور وہ مذہب جس کو مسیح لایا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے آنے تک قابل عمل رہا۔ اس عقیدہ کی بناء پر مسلمانوں نے خیال کیا۔ کہ اگر اس مدعی نبوت کا مذہب پھیل گیا۔ تو یہ ان کے مذہب کو تہ و بالا کر دیگا۔ چونکہ وہ یہ وعظ کرتا تھا کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ان کو قابل نفرت نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور یہ بات امیر کے بڑے ہتھیار جہاد کو جو کہ روسی اور انگریزی حملہ کے وقت اس کے کام آسکتا تھا۔ باطل کرنے والی تھی۔ اسلئے امیر نے جب سُنا۔ تو اس عالم کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ وہ تمام راستہ میں اپنے مذہب کی تلقین کرتا ہوا واپس ہوا۔ اور جونہی کہ وہ امیر کی سلطنت کے حدود میں پہنچا۔ اسکو گرفتار کر کے کابل پہنچایا گیا ۔

کابل میں امیر نے اس سے کچھ سوالات دریافت کئے اور اس کے عقیدہ کے متعلق جرح قدح کی۔ لیکن اس عالم کے پر از ذہانت جوابات پر امیر کوئی ایسی بات نہ کرسکا۔ جو اسکا ارتداد ثابت کر کے واجب القتل ٹھہرا سکتی کیونکہ قرآن کریم کے حکم کے ماتحت ہر ایک مرتد کو سنگسار کیا جانا چاہیئے۔ اسپر اسکو سردار نصر اللہ خان کے سپرد کیا گیا۔ کیونکہ مذہبی امور میں عام علماء سے بڑھکر اس کا درجہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن شہزادہ بھی اس کے منہ سے کوئی قابل گرفت بات نہ نکلوا سکا۔ اسلئے بارہ منتخب علماء کی ایک مجلس قائم کی گئی۔ لیکن وہ بھی اپنی جرح میں ملزم سے کوئی ایسی بات نہ نکلوا سکے۔ جس سے کہ اسپر قتل کا فتوےٰ لگا سکیں۔ چنانچہ انہوں نے امیر کو اسی امر کی اطلاع دیدی۔ لیکن امیر نے کہا کہ اس شخص کو ضرور مجرم قرار دینا چاہیئے۔ اسلئے وہ دوبارہ علماء کے سامنے پیش کیا گیا۔ جن کو یہ کہہ دیا گیا تھا کہ انہیں ایک ایسے کاغذ پر دستخط کرنے ہونگے۔ جسمیں یہ لکھا ہوگا کہ یہ شخص مرتد ہے۔ اور واجب القتل ہے۔ پھر بھی علماء کی کثرت رائے یہی ٹھہری۔ کہ یہ شخص مذہبی لحاظ سے بالکل بے گناہ ہے۔ لیکن انہیں سے دو نے جو سردار نصر اللہ خان کے دوست ۔ اور جن سے اسکی اکثر بار مذہبی بات چیت بھی ہو چکی تھی۔ یہ فیصلہ دیدیا۔ کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ اور ان دونوں کے فتوے کے مطابق امیر نے اسکو مجرم قرار دے کر سنگسار کر دیا۔ پیشتر اس کے کہ اسے امیر کے دربار سے سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جائے۔ اس نے پیشگوئی کی۔ کہ اس ملک پر ایک بڑی مصیبت پڑیگی۔ اور امیر اور اس کا بھائی اسمیں مبتلا ہونگے جس دن اس عالم کو قتل کیا گیا اسی دن رات کے شروع کے قریب ایک سخت آندھی آئی۔ جو کہ خطرناک تندی کے ساتھ آدھ گھنٹہ تک چلتی رہی۔ اور جس طرح آناً فاناً آئی تھی۔ اسی طرح یکایک بند ہو گئی۔ چونکہ رات کے وقت ایسی آندھی کابل میں بالکل خلاف معمول تھی اسلئے لوگوں نے سمجھا۔ کہ یہ اس عالم کے قتل کا نتیجہ ہے۔ بعد ازاں ہیضہ پھوٹا۔ حالانکہ اس کے پہلے حسابوں کے مطابق اور چار برس تک ہیضہ نہیں پڑنا چاہیئے تھا۔ اسپر لوگوں نے یہی خیال کیا کہ یہ اسی شخص کی پیشگوئی کا نتیجہ ہے ۔

یہی وجہ تھی کہ امیر اور شہزادہ اسقدر خوفزدہ ہوگئے تھے۔ اور انہیں اسمیں اپنی ہی موت نظر آتی تھی۔ اور اپنی بیوی کی موت پر شہزادہ کی حواس باختگی اسی وجہ سے تھی۔ مقتول کے مریدوں کی ایک بھاری اور زبردست جماعت تھی۔ اور جن دو ملاؤں نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ وہ ہمیشہ اس بات سے ڈرتے رہتے تھے کہ مرید جنہوں نے اپنے پیر کا بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی۔ ان کو قتل نہ کر دیں۔ انہی میں سے ایک کو ہیضہ ہو گیا۔ جو مرتے مرتے بچا"

* * *

بیت المقدس کی تولیت کا مستحق کون ہے

۱۶۔ اکتوبر کے پیسہ میں ایک نوٹ بعنوان "بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں ہی رہنا چاہیئے" ایڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے جو قابل ملاحظہ ہے فرماتے ہیں :-

"ہمعصر مشرق نہایت معقول وجہ بیان کرتا ہے کہ کیوں بیت المقدس عیسائیوں یا یہودیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے قبضہ میں رہنا چاہیئے۔ سو کون ایسی وجہ بمقابلہ اپنی اغراض کے سنتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے سزاوار مسلمان ہی ہیں۔ یہودی اور عیسائی کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ جو صرف ایک پیغمبر یا دو پیغمبروں کو مانتے ہیں۔ برخلاف مسلمانوں کے جو لا نفرق بین احد من الرسلہ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ اور جناب مسیح علیہم السلام اور حضرت رسول اکرم کی تصدیق سے ایمان کی تکمیل کرتے ہیں"۔

اگر یہودی اسلئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں۔ اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کی رسالت و نبوت کا انکار کیا ہے۔ تو یقیناً یقیناً غیر احمدی بھی مستحق تولیت بیت المقدس نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اس زمانہ میں مبعوث ہونیوالے خدا کے ایک اولو العزم نبی کے منکر اور مخالف ہیں۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں۔ تو سوال ہوگا۔ کن کے نزدیک؟ اگر جواب یہ ہو کہ نہ ماننے والوں کے نزدیک تو اسی طرح یہود کے نزدیک مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور مسیحیوں کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر منکرین کے فیصلہ سے ہی ایک نبی غیر نبی ٹھہر جاتا ہے تو کروڑوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منجانب اللہ نبی اور رسول نہ تھے۔ پس اگر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصل درست ہے۔ کہ بیت المقدس کی تولیت کے مستحق تمام نبیوں کو ماننے والے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے سوا خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں ۔

باقی رہی تولیت۔ اس سے ہماری مراد کسی علاقہ پر قبضہ کرنا یا اوقاف اور نذر و نیاز کی آمد لینا نہیں۔ بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں وہاں لوگوں کو حقیقی اسلام سکھانے کا موقع اور آسانیاں حاصل ہوں ۔

سلہ صرف "رسل" چاہیئے (الفضل)

عورت کے حقوق میں اسلام اور دیگر مذاہب کا اختلاف

پس اسلام نے عورتوں کو حقوق دئے ہیں۔ اور مناسبت سے دئے ہیں۔ اور بعض تعلیمات میں اسلام نے عورتوں کے بارے میں پہلے مذاہب سے اختلاف کیا ہے۔ مثلاً پردہ ہے۔ اسلام کے قبل جس قدر پہلے مذاہب ہیں۔ ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان میں پردہ نہ تھا یا جیسے اسلام میں ہے۔ ایسا نہ تھا۔ مثلاً یہود۔ عیسائی۔ ہندو۔ بدھ۔ زرتشتی۔ وغیرہ اقوام کی پرانی تاریخیں بتاتی ہیں۔ کہ قبل ان میں پردہ نہ تھا۔ اگر تھا تو اس رنگ میں نہ تھا۔ مثلاً ان اقوام میں اسی قسم کے پردے کا پتہ لگتا ہے کہ امراء نے پردہ رکھا ہے۔ مگر دربار کے امراء سے پردہ نہیں۔ مگر اسلام میں کسی قدر تنگی ہے ۔

اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ عورت کے حقوق انسانیت میں کوئی کمی نہیں کی گئی بلکہ مساوات رکھی ہے۔ مرد سے کوئی فرق نہیں رکھا۔ تمام معاملات میں برابری دی۔ مگر بعض اور بھی تعلقات ہیں۔ جو انسانیت کے علاوہ اجتماعی حیثیت سے پیدا ہوتے ہیں۔ فرداً فرداً مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ مگر اجتماعی حیثیت میں نظام کے قیام کے لئے بعض حقوق عورتوں سے لے لئے گئے ہیں۔ کیونکہ جب ایک صف میں کچھ لوگوں کو کھڑا کیا جائیگا۔ تو نظام چاہتا ہے۔ کوئی اول ہو کوئی آخر۔ ورنہ صف نہیں بن سکتی۔ فرداً فرداً ہر شخص میں مساوات ہے۔ مگر قطار میں وہ باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح اسلام نے حقوق کے بارے میں کیا ہے۔ کہ انفرادی حیثیت میں مرد و عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ مگر اجتماعی حیثیت میں کمی بیشی کی ہے۔ دنیا نے اسکو اب سمجھا ہے۔ مگر اسلام نے اسکو پہلے سے سمجھ لیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اب تک غافل رہے ہیں۔ جہاں تک انفرادی حیثیت کا تعلق تھا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ مگر اجتماعی حیثیت میں جو کمی بیشی ہے۔ اس کی حکمت کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انفرادی طور پر ہر شخص مرد ہو کہ عورت مساوات رکھتا ہے لیکن جب وہ اجتماعی حیثیت میں آئے گا۔ تو ایک کو اول اور دوسرے کو دوم ہونا پڑیگا ۔

اب یہ تبدیلی ہے۔ اور اب جبکہ عورتیں بھی لاکھوں تعلیم یافتہ ہو گئی ہیں۔ وہ سوال کرتی ہیں کہ مردوں میں کیا خصوصیت ہے کہ وہ ہم سے بڑھ کر ہیں ۔

عیسائیت کی تعلیم موجودہ تمدن کے خلاف

میں نے آج ہی اخبار میں ایک مضمون پڑھا ہے کہ ایک جگہ امتحان ہوا۔ تمام بڑے بڑے انعام عورتوں کو ملے۔ ایک پادری نے اس بورڈ کی طرف اشارہ کرکے جس پر نام لکھے تھے۔ کہا کہ وہ لوگ جو عورتوں کو مردوں کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا خیال کرتے ہیں۔ آئیں اور آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ اگر میں وہاں ہوتا تو کھڑا ہو جاتا اور کہتا۔ اے کاش! مسیح زندہ ہوتا۔ اور میں یہ بورڈ اس کے سامنے رکھ دیتا ۔

قاعدہ ہے کہ جس چیز کو زور سے دبایا جائے وہ زور ہی سے ابھرتی ہے۔ عورتوں کی اب آنکھیں کھلنے لگی ہیں۔ اور ان کے سامنے ہزاروں سال کی تاریخ ہے جس میں انکو نظر آ رہا ہے۔ کہ مردوں نے عورتوں کے حقوق کو پامال کیا ہے۔ اسلئے ان کے دل میں مردوں کی طرف سے ایک نفرت اور حقارت پیدا ہو رہی ہے۔ اور جب نفرت کا جوش ہو تو عقل ماری جاتی ہے۔ اور جائز و ناجائز کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔ اسوقت یہاں تک بھی کہا جایا کرتا ہے کہ فلاں چیز کیوں ہمارا حق نہیں۔ جو درحقیقت ان کا حق نہ ہو۔

مثلاً اسلام نے پردہ رکھا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ غیر مردوں سے مصافحہ نہ کیا جائے۔ اب اگر عورتیں آگے نکل گئیں۔ اور جیسا کہ وہ اس ذلت سے نکل رہی ہیں۔ ان حدود سے بھی جو صحیح ہیں۔ باہر نکل گئیں تو دنیا کی اکثریت آبادی کو حد اعتدال پر لانا مشکل ہو گا ۔

میرے نزدیک اگر ہم یہ باتیں منوالیں۔ تو اسلام کی صداقت اسی طرح ثابت ہو سکتی ہے۔ جس طرح ایک اور ایک دو ۔

دنیا کی حالت مذہبی نقطۂ نظر سے

پس یہ تمدنی رو کہ ہے۔ جو اسلام کے راستے میں حائل ہو رہی ہے۔ جہاں بعض باتوں میں دنیا اسلام کے قریب آ رہی ہے۔ وہاں بعض میں دور سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ جب دنیا کے ایک حصہ نے دیکھا کہ اس کے حقوق سختی سے پامال کئے گئے ہیں۔ تو وہ ضد میں آ گیا۔ اور ان حدود سے نکل گیا۔ جو جائز طور پر اس کے لئے مقرر ہیں۔ اور اگر یہ خیال کیا گیا کہ دنیا تجربہ کے بعد راستی کی طرف آ جائیگی۔ تو میں نے بتایا ہے کہ اول ہزارہا سال چاہئیں۔ اور پھر یہ بھی ہوگا کہ اتنے عرصہ میں اور غلطیاں پیدا ہو جائینگی۔ تو یہ وہ نقائص ہیں جن کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے۔ مگر ابھی لوگ انکو نہیں سمجھے ۔

ہماری عورتیں

خود ہماری جماعت میں جو عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔ اور بیرونی کتابوں اور اخباروں کو پڑھتی ہیں۔ وہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے حقوق کیا ہونے چاہئیں۔ اور بعض اوقات ان کی باتیں اسلام کی تعلیم کے مخالف ہو جاتی ہیں۔ میری عادت ہے کہ میں اپنی بیویوں کو چھیڑ کے طور پر جوش پیدا کرنے کے لئے اور اسلامی تعلیم پر پختہ کرنے کے لئے کہا کرتا ہوں۔ کہ عورتوں میں نقص ہی نقص ہے۔ تاکہ وہ اس کے مقابلہ میں دلائل پیش کریں۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں۔ اور میں ایک ایک کر کے ان کی دلیلوں کو توڑتا ہوں تاکہ وہ تعلیم اسلام پر پختہ ہو جائیں۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں میں بھی پرانے زمانہ کا یہ اثر چلا جاتا ہے۔ کہ وہ عورتوں کے جائز حقوق میں تنگی کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ حضرت صاحب نے اسبات کو ابتدا ہی میں سمجھ لیا تھا۔ ایک سٹیشن کے پلیٹ فارم پر اپنی بیوی یعنی والدہ کو ساتھ لئے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ مولوی عبد الکریم صاحب خواہ مولوی تھے۔ مگر پچھلے زمانہ کے اثر کے ماتحت تھے حضرت مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ دیکھو حضرت صاحب یوں پھرتے ہیں۔ مخالف اعتراض کرینگے۔ ہماری ناک کٹ جائیگی۔ ہم کیا جواب دینگے۔ آپ جا کر روکیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نہیں جاتا۔ آپ خود چلے جائیں۔ چنانچہ مولوی عبد الکریم صاحب گئے۔ اور حضرت صاحب کو آواز دیکر کہا کہ حضرت لوگ ہم پر اعتراض کرینگے۔ اور ہم ان کا کیا جواب دینگے۔ ہماری ناک کٹ

جائیگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب کیا آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہیں پڑھا۔ کہ آنحضرت حضرت عائشہ کے ساتھ صحابہ کے سامنے دوڑے تھے۔ اور فرمایا کہ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ کی ناک کٹتی ہے۔ تو چلے جائیں۔ مولوی صاحب خاموش ہوکر واپس چلے گئے۔ حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کہ بتاؤ کیا جواب ملا۔ مولوی صاحب خاموش تھے ؎

پس ایسے حقوق لئے جائیں۔ اور جو ناجائز ہیں انکو روک دیا جائے۔ اگر اس قسم کی ایک دو [illegible] مثالیں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر فوراً دنیا کی ادھر توجہ ہو جائیگی۔ ورنہ اب یورپ کی عورتیں آتی ہیں۔ اور مشرق عورتوں کو اندر بند دیکھتی ہیں۔ تو وہ اسکو عیسائی مذہب کی فتح کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ عیسائیت کی تعلیم نہیں ہوتی۔ بلکہ سولیزیشن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ مغرب سے وہ آتی ہیں۔ اسلئے عیسائیت ہی کی تعلیم خیال کی جاتی ہے ؎

عورتوں کے حقوق انفرادی و اجتماعی

پس عورتوں کو اسلام نے حقوق میں مساوات دی ہے۔ مگر انفرادی طور پر اور اجتماعی حیثیت سے قیام کے لئے بعض حقوق لئے ہیں۔ جیسا کہ ہر شخص کا قدرتی حق ہے۔ کہ جس جگہ چاہے جائے۔ مگر حکومتیں نظام کے قیام کے لئے بعض روکیں قائم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح عورتوں سے ان کے بعض حقوق قیام نظام کے لئے لئے گئے ہیں۔ یعنی ان کے حقوق کو تسلیم کر کے ان سے لیا گیا ہے ؎

کشمیر میں عورت کی حالت

میں نے کشمیر میں عورتوں کی وہ بری حالت دیکھی ہے جس کی حد نہیں۔ پردے کے بارے میں تو یہاں تک آزادی کہ ناف تک چھاتی ننگی جو یورپ کی عورتیں بھی نہیں رکھتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاجامہ وہ پہنتی نہیں اور کرتا لمبا پہنتی ہیں۔ جس کو اٹھا نہیں سکتیں۔ گریبان لمبا رکھتی ہیں۔ اسی سے بچے کو دودھ پلاتی ہیں۔ گویا ایک آفت سے دوسری آفت آتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں غلاموں کا یہ حال ہے کہ عورت کو کھانے پینے کی چیزوں تک پر اختیار نہیں۔ اس ملک میں تو یہ بات نہیں دیکھی۔ مگر وہاں یہ عجیب بات دیکھی۔ ایک مزدور دوسرے علاقہ کو آیا۔ اور جلد واپس جانے لگا۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں جاتے ہو کہنے لگا کہ میں چاول تول کر گھر دے آیا تھا۔ اگر میں نہ جاؤں تو گھر والے فاقہ رہینگے۔ اور یہ عام رواج ہے۔ اگر وہاں عورتوں کو ان کی اس حالت کی طرف توجہ دلانیوالا کوئی ہو۔ تو وہ بہت جلد اسلام کو چھوڑ سکتی ہیں لیکن اگر اسلام کے دئے ہوئے حقوق ان کو دئے جائیں۔ اور باخبر لوگ انہیں اس تعلیم کو پھیلائیں۔ تو وہ اس غلامی کی حالت سے نکل سکتی ہیں۔ تو یہ اہم سوال ہیں جو قابل غور و توجہ ہے۔ کہ عورتوں کو شریعت کے مطابق حقوق دئے جائیں۔ اور ناجائز آزادی سے روکا جائے۔ اور بھی مسائل ہیں۔ جو اسلام کے راستہ میں روک ہیں۔ مثلاً مسئلہ سپرچولزم اور سوشلسٹ موومنٹ وغیرہ۔ مگر یہاں اسکا تعلق ہے۔ چونکہ یہ نکاح کا موقعہ ہے۔ اسلئے میں اسپر اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔

واقعہ ڈیرہ نانک کے متعلق

نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی

غیر احمدیوں کے مقابلہ سے کون بھاگتا ہے ہم یا پیغامی

پیشتر اسکے کہ میں نامہ نگار پیغام کی غلط بیانیوں کا ذکر کروں۔ ایڈیٹر پیغام کی اس جھوٹی خوشی کے متعلق جو اس نے اس مراسلت کے درج کرنے سے پہلے چند سطور میں ظاہر کی ہے۔ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایڈیٹر پیغام کو چاہیئے تھا۔ کہ اس مراسلت کے شائع کرنے سے پہلے نامہ نگار کے متعلق اچھی طرح تحقیق کر لیتا۔ کہ آیا وہ کچھ علمی قابلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک جاہل آدمی کی نسبت جو نہ قرآن سے واقف نہ حدیث سے واقف نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اسے کوئی خبر ایسے آدمی کی نسبت یہ لکھنا کہ احمدی علماء اس کے مقابلے سے بھاگ گئے کیسی بیہودہ بات ہے۔ اس سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ تو صرف یہ کہ پیغامی پارٹی ہمارے مقابلہ میں اپنی کامیابی صرف اسی میں سمجھتی ہے۔ کہ جو خبر ہمارے متعلق اسکو پہنچے جسمیں ہماری شکست کا ذکر ہو بغیر تحقیق کئے اور بغیر حدیث کفٰی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع کی وعید کا خیال کئے شائع کر دے اور اسپر غلط نتائج نکالکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالے۔ جیسا کہ ایڈیٹر پیغام نے کیا ہے۔ چنانچہ وہ اس مراسلت پر یہ نوٹ لکھتا ہے کہ محمودی مبلغ اب غیر احمدیوں کے مقابلے سے بھی بھاگ رہے ہیں۔ اور مسئلہ نبوت مسیح موعود پر ان سے بات کرنے سے گھبراتے ہیں ؎

اس فقرہ کے لکھنے سے پہلے اگر ذرا بھی تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار لیتا۔ اور بغض و کینہ کی حکومت سے نکل کر عقل سے کام لیتا۔ تو اسپر واضح ہو جاتا کہ اس کا یہ لکھنا بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کیا ایڈیٹر پیغام کو اسقدر بھی علم نہیں۔ کہ غیر احمدیوں کے ساتھ اس موضوع پر ہمیشہ ہمارے مناظرے ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مالیر کوٹلہ میں ایک زبردست مناظرہ ہوا ہے۔ امید نہیں کہ ایڈیٹر پیغام اس سے ناواقف ہو۔ پس ان واقعات مشہودہ کے ہوتے ہوئے ایک غیر معروف جاہل آدمی کی بات پر اعتبار کر لینا اور پھر صرف اعتبار ہی نہیں بلکہ اسکو پبلک میں شایع کر دینا کیا صریح کفٰی بالمرء کذباً کی وعید کے نیچے نہیں آتا۔ اگر ایڈیٹر پیغام کہے کہ میرا منشاء اس سے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے حضرت صاحب کی نبوت ثابت کرنے سے آپ بھاگتے ہیں۔ تو اس کے متعلق بھی اس کو دیکھ لینا چاہیئے تھا کہ جب یہ لوگ ہمارے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ تو ایک بے علم اور حضرت صاحب کی کتب سے بالکل ناواقف آدمی کے مقابلہ سے کس طرح بھاگ سکتے ہیں ؎

ایڈیٹر پیغام کو یہ فقرہ لکھتے وقت غالباً یہ نہیں یاد رہا کہ غیر احمدیوں کی طرف سے پیغامی پارٹی کو اس مسئلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق بحث کرنے پر چیلنج ہو چکے ہیں جن کے قبول کرنے سے آجتک وہ فرار کر رہے ہیں۔ اگر اسکو یہ یاد ہوتا تو کبھی وہ شیش محل میں بیٹھکر دوسروں پر پتھر پھینکنے کا ارتکاب نہ کرتا۔ ایڈیٹر پیغام کو شاید مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج بھول گیا ہو اس لئے یاد دلانے کے لئے ہم اسے اخبار اہلحدیث ۲۱ اکتوبر سے پھر نقل کرتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ غیر مبایعین کو مخاطب کر کے لکھتا ہے

"ہم نے بارہا لکھا کہ بحیثیت تعلیم یہ قادیانی پارٹی حق پر ہے۔ یہانتک کہ جب کبھی ان دونوں میں مباحثہ کی گفتگو شروع ہوتی تو ہم نے از خود دخل دیکر کہا کہ نبوت مرزا کا ثبوت انکی تحریروں سے ہم دکھا سکینگے ہم تیار ہیں۔ ...... ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا...... اسپر تفصیلی بحث کیلئے ہم اب بھی آمادہ ہیں۔"

پھر اس چیلنج کو دہراتے ہوئے مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے اخبار اہلحدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء میں لکھتا ہے

"مرزا جی کی تعلیم وہی ہے جو قادیانی پارٹی کہتی ہے۔ ہم نے بارہا لکھا کہ اس مسئلہ میں بحث کرنیکو ہم حاضر ہیں شوال اور رمضان کو خصوصاً اسبارے میں لاہوری لیڈروں سے بڑی چھیڑ چھاڑ رہی آخر وہ فرار ہو گئے بتائیدہ تعالےٰ ہم اب بھی تیار ہیں۔"

کیوں ایڈیٹر صاحب اب بھی آپ کو معلوم ہوا یا نہیں؟ کہ غیر احمدیوں کے مقابلہ میں محمودی مبلغ بھاگ رہے ہیں یا آپ لوگ اور مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ میں غیر احمدیوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں محمودی مبلغ گھبراتے ہیں یا آپ کیا آپ نے اس وقت تک اس چیلنج کو قبول کیا اگر نہیں تو کیا وجہ ہے ہمارے ایک جاہل آدمی کیساتھ گفتگو کرنے سے (اگر فرض کر لیا جائے کہ ہم نے گفتگو سے انکار کیا) اعتراض کرنے کی وجہ تو قرآن شریف کا صریح حکم واعرض عن الجاہلین ہو سکتا ہے۔ مگر آپکے پاس تو یہ بھی عذر نہیں کیونکہ آپ کو غیر احمدیوں کا مشہور عالم چیلنج کر رہا ہے اور آپ اس کے سامنے آنیکا نام تک نہیں لیتے اور پھر باوجود اس کے لکھے جاتے ہیں کہ محمودی مبلغ غیر احمدیوں کے مقابلہ سے بھاگتے ہیں کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ آپنے یہ چند سطور محض تعصب کی وجہ سے اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کیلئے لکھی ہیں۔

دوسرا فقرہ جو ایڈیٹر پیغام نے یہ لکھا ہے کہ محمودی مبلغ کسی احمدی لاہوری مبلغ کا نام سنکر فرار ہوتے ہیں اگر اس فقرہ کے اندر عمومیت ہے تو کاش ایڈیٹر پیغام اس فقرہ کو لکھتے وقت اپنے اخبار ۱۷ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو دیکھتا جس میں آنے والے مباحثہ کی روئداد شائع کی ہے جو سامانہ میں پیغامی پارٹی کے مبلغ ماسٹر [illegible] اور ہمارے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے درمیان ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو ہوا تھا۔

یہ ۱۷ر ستمبر کے پرچہ میں ایک مباحثہ کا ذکر کرنا اور ۱۸ر اکتوبر کے پرچہ میں یہ لکھنا کہ احمدی مبلغ کا نام سنکر فرار ہوتے ہیں۔ لکھنے والے کی دروغ بیانی پر روشنی نہیں ڈالتا۔ اور اگر اس فقرہ سے میری ذات ہی مراد ہے جیسا کہ نامہ نگار کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے تو پھر بھی ایڈیٹر پیغام کو یہ سوچنا چاہئے تھا۔ کہ احمدی مبلغ جسکو وہ محمودی مبلغ کے نام سے پکارتا ہے۔ تاریخ مقررہ سے ایکدن پہلے مقام مباحثہ میں پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ خود اسکے نامہ نگار کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر جلسہ مباحثہ کے لئے مقرر تھی۔ اور قادیانی علماء ۱۱ر ستمبر کو پہنچ گئے۔ اور پیغامی مبلغ باوجود یہ لکھنے کے کہ ۱۲ر تاریخ کو میں پہنچ جاؤنگا۔ ۱۲ کی شام تک نہیں آتا۔ بلکہ شام کو اسکا خط پہنچتا ہے۔ کہ میں غالباً نہیں پہنچ سکونگا۔ اب ان دونوں باتوں کو سامنے رکھکر منصف لوگ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ بھاگنے کا الزام اگر کسی فریق پر آ سکتا ہے تو کس فریق پر آ سکتا ہے۔ اگر میں بھی ایڈیٹر پیغام کی طرح بدظنی سے کام لوں اور جلد بازی سے غلط نتیجہ نکالکر پبلک کے سامنے رکھنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ پیغامی مبلغ نے تاریخ مقررہ کو محض اسلئے ٹالدیا تاکہ احمدی مبلغ یہ سنکر کہ پیغامی مبلغ اب نہیں آئیگا۔ وہاں سے چلے جائیں اور بعد میں وہ وہاں پہنچکر اکیلا جو چاہے سنا آئے اور اصل حقیقت لوگوں پر واضح نہ ہو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا بجائے ۱۲ تاریخ کے باوجود اپنے نہ آنیکی اطلاع دینے کے ۱۳ر تاریخ کی دوپہر کو وہاں پہنچ گیا۔ لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتا اور حسن ظنی کی بنا پر یہی کہونگا کہ انکو کوئی روک پیدا ہو گئی ہوگی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے سمجھ لیا کہ میں اب نہیں جا سکتا۔ اور بعد میں وہ روک اٹھ گئی۔ اور وہ چلے آئے۔

علاوہ اس بات کے ایڈیٹر پیغام کو اس فقرہ کو لکھتے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے تھا۔ کہ وہ شخص جو مولوی ثناء اللہ سے موضع بدوملہی میں ایک کامیاب اور زبردست مباحثہ کر چکا ہو اور جو آپ کے سالانہ جلسہ میں آپ پر حملہ آور ہو کر آپ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو اسی مسئلہ پر زک پہنچا چکا ہو وہ اختر شاہ کا نام سنکر جو تمام احمدی جماعت کے سامنے قادیان میں ذلیل ہو چکا ہو۔ کبھی بھاگ سکتا ہے؟

ان تمام باتوں پر اگر ایڈیٹر پیغام ٹھنڈے دل سے غور کرتا تو کبھی اسے یہ الفاظ لکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اللہ تعالےٰ اسے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئندہ میں پھر ڈیرہ نانک کے واقعہ کے متعلق جو غلط بیانیاں کی گئی ہیں انکی اصلیت پبلک پر واضح کرونگا۔ (باقی)

خاکسار عبد الرحمن مصری

ایک مخیر ہمدرد الفضل

میں نے احباب کی خدمت میں یہ گذارش کی تھی کہ الفضل کا خرچ آمد سے زیادہ ہے چنانچہ پچھلے سال ۵۸۵ روپے زائد آمد سے خرچ ہوئے اس لئے ضروری ہے کہ الفضل کی آمد بڑھائی جائے۔ اور وہ اسی طرح بڑھ سکتی ہے کہ خریدار بڑھائے جائیں۔

ہمارے کرم معظم خان بہادر مولوی محمد عبد الحق صاحب نے لکھا ہے کہ **میں دسمبر تک پانچ خریدار پیدا کرونگا۔** اگر ناکام رہے تو اپنے پاس سے قیمت دے کر پانچ خریدار پورے کرونگا۔

امید ہے کہ اس مثال کی تقلید کی جائیگی اور اگر ایک سو ہمدرد بھی (الفضل) کے نکل آئے تو میں امید کرتا ہوں کہ بہت حد تک آمد و خرچ برابر ہو جائیگا ایسے تمام معاونین کے نام اخبار میں شکریہ کے ساتھ درج ہونگے۔ مینیجر

اشتہارات

ہر ایک مشتہر کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

آٹھ روز تک رنگ بنانا مفت سیکھو

دنیا جانتی ہے کہ ہر ہنر کے بعد سب سے پہلے ہم نے رنگ بنائے

گو ہم تمام ہندوستان کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے محض ہمدردی خلق کیلئے ہم نے تین سو (۳۰۰) نسخے کتاب کلر مینوفیکچر ناسا میں شائع کر دیئے۔ اس کے بعد جس قدر ہمیں نسخے ملے وہ ہم رسالہ دستکاری دہلی میں شائع کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ مدراس۔ لاہور میں متعدد کارخانے رنگ سازی کے جاری ہو گئے جن کی تصدیق یا سرٹیفکیٹ متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض ایسی طبیعتیں ہیں جب تک خود تجربہ کر کے نہ دیکھ لیں۔ انہیں یقین نہیں آتا۔ اس لئے آٹھ روز تک ہفتہ وار رسالہ دستکاری مفت منگوا لیجئے اگر پہلا ہی رسالہ آپ کو [illegible] پیدا ہو اور کمانے کے قابل آپ کو بنا دے تو آپ اس کے مستقل خریدار ہوں۔ فائدہ واقعی ہیں ورنہ نہیں ہو مفت! یہ کلمات پر عمل کیجئے۔ صرف ایک کارڈ لکھنے میں آپ کا کیا حرج ہے رسالہ دستکاری اخبار نہیں جو مفت ملتا ہو۔ رسالہ کی قیمت ہماری کتابیں اور رسالہ گراں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم جو کچھ شائع کرتے ہیں اس کا پہلے تجربہ کیا جاتا ہے نیز رسالہ دستکاری کیلئے فی کالم ۵ روپیہ ایک مضمون کی اجرت دیکر حاصل کئے جاتے ہیں اس کا ثبوت صرف ایک کارڈ آپ کو [illegible] دیکھو کہاں سے نکلا ہوا تیر۔ زبان سے نکلا ہوا لفظ۔ گزشتہ دن اور کھویا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا اس لئے ذرا فائدہ اٹھائیے۔

کمینوں کو دے دو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں
تم سے تو تھا مروت کر قوم کی کچھ
سینچے تو قافلے سب یاد رکاب یاں ہیں

المشتہر نیجر رسالہ دستکاری محلہ بارہ دری شیر افگن خاں دہلی

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا امراض شکم کیلئے بہت مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بعد میں نے بعض افغانستان میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اس لئے کم سے کم ہر ایک احباب کے گھر ہونی چاہئیں۔ جو اکثر موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں [illegible]

المشتہر۔ افضال احمد [illegible] قادیان۔ پنجاب

اعجازی پریس

اس نو ایجاد پریس پر نہایت عمدہ اور آسانی سے یکساں عمر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگا کر پچاس سالہ کاغذ چھپ جاتے ہیں عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چھپوانا یا اشتہارات چھپانا چاہیں۔ خصوصاً ماسٹروں تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کے لئے نہایت کفایت اور کار آمد اور آرام دہ و مفید ہے کارڈ سائز ۳/ ربیڈ سائز عہ/ نوٹ پیپر سائز ۸/ معہ فلس کیپ سائز للعہ۔ سیاہی فی تولہ ۸/ ۔ محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان۔

ضرورت نکاح

ایک امیر سوداگر جن کی آمدنی پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہے جس کے علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۷ سالہ کا موجود ہے۔ نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ احمدی ہو۔ اور حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے موجب اطمینان ہو۔ دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر لکھئے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احاطہ میاں چراغ دین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

جام صحت

مانا کہ آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے صرف ایک ہفتہ ہمارا جام صحت استعمال کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا دامن گوہر مراد سے بھر جائیگا مختصراً اسکے فوائد یہ ہیں کہ بھوک بڑھاتا ہے جسم میں خون اور اعضائے رئیسہ میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور بادی بواسیر کیلئے لاثانی ہے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے پرانی بیماریوں کے بعد کی کمزوری کے لئے خاص چیز ہے۔ اسکے ایک قطرہ سے [illegible] خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اگر کچھ شک ہو تو آج امتحان کر لیجئے پھر ایک ہفتہ دوا پینے کے بعد حالات موجودہ سے مقابلہ کر کے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ اور بدن فولاد کیطرح نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ۔ ایسی قلیل قیمت میں اسقدر زود اثر مقوی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی پس جواہر بے بہا کوڑیوں کے مول بکے جا رہے ہیں لیجئے۔ جلد لیجئے۔ فضول ٹال مٹول تو پرانی بیماری ہوتی ہے۔ آپ سے ایک روپیہ لیکر میں بڑا آدمی نہ ہو جاؤنگا اور آپ خدانخواستہ غریب نہ ہو جائینگے۔ کاٹھ کی ہانڈی بس ایک ہی مرتبہ چڑھتی ہے اور سچ کو کبھی آنچ نہیں آتی اگر حسب منشاء فائدہ پہنچا تو آپ خود احباب سے اس کی خریداری کی سفارش کرینگے۔ [illegible] جام صحت تو ہمیں اسقدر فروخت ہو رہا ہے کہ ہمیں اشتہار کی ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ تاکہ دیگر بندگان خدا بھی اس سے فائدہ اٹھائیں [illegible] قیمت بھی ایسی رکھی ہے کہ امیر غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں یعنی قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوٹ۔ تین شیشی کے خریدار کو پیکنگ معاف اور چھ کے خریدار کو پیکنگ اور محصول ڈاک دونوں معاف

ملنے کا پتہ

انصاری میڈیکل ہال نمبر ۲ شہر میرٹھ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۳ اکتوبر بعد نماز عصر)

۱۴ اکتوبر کے اہلحدیث میں ایک شخص نے مولانا میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی مقیم مکہ مکرمہ اور ہمارے حاجیوں کے متعلق ایک غلط اور لایعنی مضمون لکھا ہے۔

اس کے ذکر پر فرمایا وہاں احمدیوں سے اتنی نفرت لوگوں کو نہیں جس قدر وہابیوں سے ہے ان کے نزدیک تمام عیوب اگر کسی میں ہیں تو وہابی میں ہیں۔

حج میں غلطیاں اسی ذکر میں جو جو غلطیاں حج میں ہندوستانی کرتے ہیں ان کا بھی ذکر آ گیا۔ فرمایا میں نے دیکھا کچھ ہندوستانیوں نے ایک چارپائی اٹھائی ہوئی ہے۔ اور طواف کرایا جا رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا؟ ایک شخص کہنے لگا ایک آدمی حج کے لئے آیا تھا جو مر گیا ہے اب اسکا "طواف وداع" کرایا جا رہا ہے۔

چوہدری فتح محمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے بھی اس دفعہ بہت سی چارپائیاں دیکھی تھیں میں نے خیال کیا کہ شاید یہ بیمار لوگ ہیں۔

ایک غیر احمدی حافظ صاحب کی ملاقات مولوی حافظ عبدالوارث صاحب جو جناب مولوی عبدالمالک صاحب مشیر مال بہاولپور کے بھائی ہیں ملاقات کی۔ دریافت فرمایا کہ حافظ صاحب آپ کو یہاں آنے کی کیسے تحریک ہوئی حافظ صاحب نے کہا بابو فضل الدین صاحب (وکیل) سے حضرت کے متعلق اکثر ذکر ہوتا رہتا تھا حضرت صاحب کے زمانے میں بھی میرا ارادہ حاضر ہونے کا تھا۔ لیکن میں نہ آ سکا۔ اب میں نے کہا کہ آپ ان کے قائم مقام ہیں۔ آپ سے کچھ فیض حاصل کر لوں۔ لاہور سے (جناب) مرزا صاحب (سلطان احمد صاحب خان بہادر) کے ساتھ کل آیا ہوں۔ انہی کے پاس مقیم ہوں۔ اور کہا مولوی فضل الدین صاحب کی طرف اشارہ کرکے۔ یہ جانتے ہیں کہ ہمارے رشتہ دار بھی ہیں۔ مگر میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ اب میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ خدا تعالٰے اپنے نام کی محبت عطا فرمائے۔ اور میں کچھ نہیں چاہتا۔ اور آپ سے یہی دعا بہت کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے دعا کریں کیونکہ اگر خدا نہ ملا تو کچھ نہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ہاں میں انشاء اللہ دعا کروں گا۔ اصل میں تو خدا تعالیٰ ہی ہے باقی سب چیزیں فانی ہیں۔

حضور نے جناب چوہدری فتح محمد صاحب کو ایک مدراسی ہندو کا انگریزی خط جواب کے لئے دیا جس نے لکھا تھا کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی مگر ایک مجلس میں بحث چھڑی اس سے پہلے بدرجہ پر پھر خدا پر شک پیدا ہوا اور پھر آنحضرت کی محبت بھی کم ہو گئی اس لئے میں عجیب تذبذب کی حالت میں ہوں۔ اس کے متعلق میری تشفی کی جائے۔

چوہدری صاحب نے موجودہ زمانہ کے ایک انگریز فلسفی کے متعلق عرض کیا کہ اس نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ بحیثیت مذہب عیسائیت بھی نہیں کئی مذہبوں سے اسلام اچھا ہے مگر مسیح کے مقابلہ میں آنحضرت کی ذات پر بہت معترض ہے۔

رسول کریم کی لائف فرمایا میں نے بارہا پہلے بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لائف اس غرض کو مدنظر رکھکر لکھی جائے جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے۔ آجتک جو سوانح لکھی گئی ہیں وہ دو طرح کی ہیں یا تو دشمنوں نے لکھی ہیں۔ یا سوانح نگاروں نے صرف سوانح کو جمع کر دیا ہے۔ یا وہ لوگ ہیں جو یورپ کے معترضین کے اعتراضوں کو سامنے رکھکر لکھتے ہیں۔ اس طبقے کی نظر بھی محدود ہوتی ہے چاہئے یہ کہ ایک زبردست تمہید میں آنحضرت کا دعوے بتایا جائے اور وہ باتیں بتائی جائیں جو اس دعوے کے معنی میں ہونی چاہئیں پھر ایک ایک کرکے آپ کے وجود میں دکھائی جائیں۔ یہ غلط طریق ہے کہ ثابت کر دیا جائے کہ آنحضرت اچھے بادشاہ تھے یا اچھے مدبر تھے۔ کیونکہ اصل کام ان کا بادشاہت وغیرہ نہ تھا۔ اگر اس اصل کے مطابق آنحضرت کی سوانح عمری لکھی جائے تو امید ہے وہ اچھا اثر پیدا کر سکتی ہے۔

(۲۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

وہم فرمایا۔ کچھ علم سے بھی وہم ترقی کرتا ہے۔ جب تھرمامیٹر نہ تھے لوگ اس قدر احساس بھی نہ کرتے تھے مگر اب فوراً احساس ہو جاتا ہے۔ کشمیر میں حاجی عمر ڈار مرحوم کے لڑکے میاں عبدالعزیز کو ایک سو چار درجے کے اوپر بخار رہتا۔ مگر وہ مہمانوں کو کھانا کھلاتے پھرتے تھے ان بیچ میں کبھی کبھی بیٹھ بھی جاتے تھے۔

عرب کی سواریاں عرب میں سواری کے ذکر میں فرمایا۔ حج کے دنوں میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ ایک ترک اونٹ پر سے گر گیا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ لوگ اسی طرح اس کے اوپر سے گزرتے رہے۔ ہمیں اس وقت بتایا گیا تھا کہ مکہ میں صرف شریف کے پاس دو گھوڑے ہیں باقی لوگوں کے پاس گدھے۔ خچر۔ اور اونٹ ہیں۔ اب گھوڑے زیادہ ہو گئے ہونگے۔ کیونکہ اب "شریف" "بادشاہ" ہو گئے ہیں۔ فرمایا گدھے سدھے ہوئے اور بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ جن کی رفتار خچر سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ایک شخص کا خچر دیکھا جو چند سو روپیہ کو خریدا گیا تھا۔ اور اعلیٰ گدھا تین سو روپیہ پر ملتا تھا۔

فرمایا پہلے تو مجھے وہاں گدھے پر چڑھنے میں شرم آئی اس لئے میں نہ چڑھا۔ لیکن جب منا سے واپسی کی تو میرے پاؤں میں زخم ہو گیا اور میں نے ہر چند چلنے کی کوشش کی مگر نہ چل سکا تو اس وقت گدھے پر سوار ہوا جو بہت اچھا چلتا تھا

شریف کو گورنمنٹ کچھ نہ دیگی چوہدری فتح محمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے پانیئر میں پڑھا ہے کہ گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم شریف کو کچھ نہ دینگے فرمایا [illegible] اسکی ہم نے ہی پہلے تحریک کی تھی کہ اس طرح عرب کو اپنے ماتحت کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

معاملات ترکی ترکی حکومت کے سوال کے متعلق فرمایا کہ میں نے اپنی پہلے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ ترکی سوال کا حل یہ ہے کہ تھریس اور سمرنا ترکی کے ماتحت رکھ جائیں۔ کیونکہ بیشتر آبادی وہاں ترکوں کی ہے اسی مسلمانوں نے ہماری مخالفت کی مگر اب سب مسلمان بھی اسی تقاضہ پر آ گئے ہیں فرمایا اگر تھریس اور سمرنا ترکوں کو مل جائیں تو انکی فوجی طاقت قائم رہیگی۔ اور یونان کے سپرد ہو گئے تو ترکی کی [illegible] بہت ترک یونانیوں کے ماتحت ہو رہینگے۔

(۲۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

رسول کریم کے گیسو چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے عرض کیا کہ مجھے ایک سکھ نے کہا مسلمان غلطی پر ہیں۔ آنحضرت اور خلفاء سکھوں کی طرح کیس رکھتے تھے۔ فرمایا آنحضرت کے لمبے بال تھے مگر کیسوں کی شکل میں نہ تھے۔

مسیح موعود کے بال نائب ایڈیٹر نے عرض کیا کیا حضرت صاحب کے بھی لمبے بال تھے

خطبۂ نکاح

عورت مرد کے حقوق و فرائض

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(۲۵ ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء)

آریہ مذہب

خطبہ مسنونہ کے پڑھنے کے بعد فرمایا: اسلام کے رستہ میں جو مشکلیں روکیں ہیں اور جنکو ابتک نہ مسلمانوں نے سمجھا ہے۔ نہ مسلمان مبلغوں نے پوری طرح ان کی چھان بین کی ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ عورت اور مرد کے حقوق اور ان کے فرائض کا ہے۔ میرے نزدیک اسلام کے رستہ میں کوئی بھی مذہب حائل نہیں خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو۔ آریہ مذہب اپنی شورش۔ تیزی اور تندی کے سبب کے چند نادانوں کی تائیدات کے سوا کچھ اثر نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسکی کسی حقیقت پر بنیاد نہیں۔ دنیا ہمیشہ دو باتوں پر جمع ہوا کرتی ہے۔ ۱۔ مادی فوائد پر ۲۔ طبعی یا روحانی فوائد پر لیکن روح و مادہ کی پیدائش کا سوال ایسا نہیں جس سے دنیا کو کوئی مادی یا طبعی فائدہ ہو۔ مذہبی میدان مباحثہ میں یہ گو کچھ گرمی پیدا کر دے تو کر دے وہ بھی محض اسلئے کہ ایک پنڈت اچھا بولتا ہے۔ یا ایک مولوی۔ مگر اس کے بعد دنیاوی تعلقات پر اسکا کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔ اور علاوہ باطل ہونے کے اجتماعی اصول کے لحاظ سے اسمیں کچھ بھی اہمیت نہیں۔ نہ یہ بہت سے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر سکتا ہے۔ نہ بہت دیر تک جمع کر سکتا ہے۔ وہی مذاہب دنیا کو اپنے گرد جمع کرلے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں جذبات کو اپیل کرنے والی کوئی چیز پیش کی۔ خواہ وہ جھوٹی تھی یا سچی۔ اب بھی جو ہیں ان کی موجودگی کی بھی یہی وجہ ہے یہ اور بات ہے کہ تنقید اور امتحان میں آکر گر جائیں۔

عیسائیت بمقابلہ آریہ سماج

مثلاً عیسائیت میں ایک بات ہے جو لوگوں کو کھینچتی ہے وہ وہ تعلیم ہے جو مسیح کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ دنیا کیلئے قربان ہو گیا۔ اور ایک شخص کتنا ہی پڑھا لکھا ہو فلسفی ہو۔ علم والا ہو یا سائنس کا اعلیٰ ماہر۔ اسکے سامنے مسیح کے متعلق اس ترتیب کے ساتھ واقعات لائے جاتے ہیں۔ کہ اسکی تمام دانائی پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ ان سوالات پر ٹھنڈا ہو کر کوئی غور نہیں کرتا۔ کہ کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ یا ایسا کیا بھی جا سکتا ہے۔ اس وقت اس کے جائز یا ناجائز ہونے پر غور نہیں کرتا اور مسیح کے دامن کو پکڑ لیتا ہے۔ پھر جب ایک دفعہ محبت ہو جائے تو اس سے پھیر دینا آسان نہیں۔ اس شخص کو ایک تسلی حاصل ہو جاتی ہے۔ جو اگرچہ جھوٹی ہوتی ہے مگر وہ اس تسلی کو دلائل کے زور سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بس وہ یہی خیال کرتا ہے کہ خدا یا خدا کا بیٹا آیا اور انسان کیلئے قربان ہو گیا۔ اور اسنے میرے بھی گناہ اٹھا لیے مگر اس قسم کی کوئی بات آریہ مذہب میں نہیں پائی جاتی اس لئے یہ مذہب قائم رہنے والا نہیں۔ لیکن ایسے بھی مذاہب ہیں جو یہ باتیں رکھتے ہیں۔ جن میں سے ایک عیسائیت ہی ہے جسکا میں نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس سے بھی خطرہ نہیں۔ کیونکہ صحیح طور پر جذبات کو ابھارنے والی تعلیمات اور باتیں اسلام میں بھی ہیں اور بکثرت ہیں۔ گو مسلمانوں نے ان کی طرف سے غفلت کی ہے اور اب خدا نے اپنے مسیح کو بھیجکر اس راز کو کھولدیا ہے اور اب مسلمانوں کے ہاتھوں میں دلائل بھی ہیں اور جذبات کو اپیل کرنے والی باتیں بھی۔ یہ دو دھاری تلوار ہے جسکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسلام تسلی اور مشاہدہ پیش کر سکتا ہے۔ اور وہ سامان بھی دیتا ہے اور اسکے ساتھ دلائل بھی دیتا ہے۔ پس عیسائیت اسلام کا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہے۔ یہی دو جارحانہ مذہب خیال کئے جاتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی مگر عوام ہندو بالعموم اس میدان میں نہیں آتے صرف آریہ ہیں جنکو ہندو مذہب کا خلاصہ کہنا چاہیئے انکا ہندوستان میں شور ہے اور باقی دنیا میں عیسائیت اپنا جوش دکھلا رہی ہے۔ لیکن یہ دونوں مذاہب مذہبی طور پر اسلام کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے

اسلام کے راستہ میں روکاوٹ

لیکن ایک اور طاقت ہے جو اسلام کے مقابلہ میں آہستہ آہستہ چھوٹے بیج کی طرح نشو و نما پا رہی ہے۔ اور وہ دنیا کی تمدنی حالت ہے۔ دنیا کی تمدنی حالت ایسی بدل گئی ہے جو اسلام کے وقت نہ تھی۔ بلکہ اب یہ حالت ہوئی ہے اور لوگ ادھر آرہے ہیں۔ کہ آرام دہ چیزوں کو لیں اور تکلیف دہ کو چھوڑ دیں۔ مبلغین اسلام خوش ہوتے ہیں کہ دنیا نے اب طلاق کے مسئلہ کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ عیسائیت طلاق کی منکر تھی۔ مگر اب اسی مسئلہ طلاق کو جو اسلام پیش کرتا تھا مان گئی اور اس کے یہ معنے ہونگے کہ عیسائیت کو شکست ہو گئی۔ لیکن جو احکام اسلام میں اگر دنیا ان کی بھی مخالفت کرے۔ اور ان کی مخالفت میں دنیا کو بظاہر آرام نظر آئے تو ہمارے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں رہتی۔ ہم اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام مفید ہے۔ مگر غور تو کرو۔ دنیا نے اسلامی مسئلہ طلاق کو کب مانا اور اپنی غلطی کو کب محسوس کیا۔ ۱۹ سو سال سے دنیا اس کے خلاف عقیدہ رکھتی تھی۔ اور اگر چھ سو سال پہلے نکال دئے جائیں تو تیرہ سو سال سے اسکی مخالفت میں سرگرم تھی اتنے لمبے عرصے کے بعد اسکو اپنی غلطی محسوس ہوئی ہے۔ اسی طرح اسلام کے دوسرے احکام جو درحقیقت مفید ہیں مگر دنیا ان کو غیر مفید بلکہ نقصان دہ خیال کر رہی ہے کیا ہم انتظار کرتے رہینگے کہ دنیا اپنے تجربہ کے بعد پھر ان مسائل کی حقانیت کی قائل ہو جائیگی۔ اور اس طرح اسلام کامیاب ہوگا۔

عورتوں کے حقوق کا سوال توجہ طلب ہے

ان مسائل میں سے ایک عورتوں کے حقوق کا سوال بھی ہے۔ اسلئے ہمارے عالموں اور لیکچراروں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کی رو کا مطالعہ کریں کہ دنیا کدھر جا رہی ہے۔ جدھر وہ غلطی سے چل رہی ہو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکو ادھر سے لوٹائیں۔ قبل اس کے کہ دنیا کو اس غلطی میں پڑے ہوئے صدیاں گذر جائیں اور ہم منتظر رہیں کہ تجربہ کے بعد خود اسلام کی صداقت کو مان لینگے۔ کیونکہ اگر اسی طرح انتظار کیا جائے تو اور واقعات ہو سکتے ہیں۔ جو ان غلطیوں سے نکلنے کے بجائے دوسری غلطیوں میں دنیا کو ڈال سکتے ہیں۔ علاوہ اسکے جو عادات گھر کر جائیں ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر ان کی طاقت مد نظر ہو۔ یا خدا تعالیٰ اپنے خاص ہاتھ سے تغیر نہ پیدا کرے۔ تو بالکل ہی ناممکن ہوتا ہے

ہندوستان کی خبریں

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا انتقال ۲۸ر اکتوبر کو مولوی احمد رضا [illegible] صاحب بریلوی کا انتقال [illegible]

حاجی احمد سعید خاں کا انتقال ۲۹ر اکتوبر [illegible] خاں کے بڑے بھائی حاجی احمد سعید خاں [illegible] انتقال ہوگیا۔

سنٹرل جیل لاہور کے قیدیوں کی شورش [illegible] سکھ قیدیوں نے مرتبہ کوشش سے جیل سے [illegible] سے نکل کر بھاگ جانے کا قصد کیا تھا۔ [illegible] کی طرف لپکے۔ سرغنہ قیدیوں نے دفتر کا شیشہ [illegible] توڑ دیا۔ ایک وارڈر پر حملہ کیا اور اس کی کنجیاں [illegible] چھین لی گئیں اور بیرونی دروازے کی ایک کھڑکی کھول لی گئی۔ اور اسی اثناء میں اسلحہ خانہ پر حملہ ہوا [illegible] قیدیوں پر فیر کر کے منتشر کرنا ضروری سمجھا گیا۔ تین قیدی [illegible] سے ہلاک اور دو لاٹھیوں سے سخت مجروح ہوئے۔ [illegible] کے بھی سخت چوٹیں آئیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد امن بحال ہوگیا۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

شہزادہ ویلز اور مسٹر گاندھی مسٹر گاندھی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں لکھا ہے کہ شہزادہ ویلز کا بائیکاٹ کر کے ہم شہزادے کی عزت کر رہے ہیں۔ لیکن شہزادہ کو تکلیف دینا یا ان کی ہتک کرنا سخت نامناسب ہوگا۔

وائسرائے دہلی میں وائسرائے بہادر معہ پارٹی ۱۳ر اکتوبر کو دہلی واپس آگئے۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر کی تیسری بار تلاشی بمبئی ۳۰ر اکتوبر۔ سیکرٹری خلافت کمیٹی بمبئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمیٹی کے دفتر کی ایک اور تلاشی ہوئی اور پولیس بہت سے کاغذات لے گئی۔

مالوی جی اور شہزادہ ویلز بنارس ۲۹ر اکتوبر۔ قوم پرستوں کا ایک وفد پنڈت مدن موہن مالوی کے پاس [illegible] گیا کہ آپ اپنے شہزادہ ویلز کے [illegible] لینے کے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں۔

سوامی شردھانند جی کا پیغام آریہ سماج کے نام سوامی جی کہتے ہیں کہ آریہ سماج کی [illegible] جلدی ہی ایک [illegible] سبھا قائم کرلے۔ اور پولیٹیکل پرچار کریں کو آریہ سماج میں ہر طرح سے پرچار [illegible]

شہزادہ ویلز اور [illegible] [illegible] کے لئے تیار کر رہا ہے۔ [illegible] خاندانوں کی لڑکیوں [illegible] کے لحاظ سے [illegible] قابل افسوس [illegible]

ہندوستان میں دیسی ریاستوں [illegible] حکومت پنجاب کے متعلق حکومت ہند کی جدید پالیسی غیر معمولی جریدہ سرکاری میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی [illegible] اصلاحات کی رپورٹ کے فقرہ ۳۱۰ میں سفارش کی گئی ہے کہ ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں کا تعلق براہ راست حکومت ہند سے ہونا چاہیئے۔ چنانچہ صاحب وزیر ہند نے ریاستہائے پٹیالہ۔ بہاولپور۔ جیند۔ نابھہ۔ کپورتھلہ۔ سرمور۔ منڈی۔ بلاسپور۔ مالیرکوٹلہ۔ فریدکوٹ۔ چنبہ۔ سکیت۔ اور لہارو کے متعلق اس سفارش کو عملی جامہ پہنانے کی منظوری دیدی ہے۔ اسلئے ان ریاستوں کا تعلق اب براہ راست حکومت ہند سے ہوگا اور ممبر سیاسی کا ایک عہدہ دار گورنر جنرل کا ایجنٹ ہوگا۔ جو ان کے متعلق کاروبار کو سرانجام دیگا۔

علی برادرز کے مقدمہ کا فیصلہ کراچی یکم نومبر۔ ممبران جیوری نے قرار دیا کہ پہلے دو الزامات یعنی فوجوں کو ورغلانے کیلئے سازش کرنے اور ورغلانے کی کوشش کرنے کے الزامات میں تمام ملزم بے قصور تھے۔ جج نے جیوری کا فیصلہ تسلیم کر لیا۔ تیسرا الزام یہ تھا کہ انھوں نے ایسے الفاظ زبان سے نکالے جن سے ملک معظم کی فوجوں کو اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر آمادہ کرنا مقصود تھا۔ اس الزام میں جیوری نے ایک رائے کے اختلاف سے جگت گورو شنکر آچاریہ کے سوا باقی تمام ملزموں کو قصوروار قرار دیا۔ جج نے جیوری کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ اور گورو کے سوا باقی تمام ملزموں کو قصوروار قرار دیکر دو دو سال قید سخت کی سزا دی۔ مسٹر محمد علی کے خلاف زیر دفعہ ۱۱۵ جو الزام تھا۔ اس کے متعلق جیوری نے ایک کے خلاف چار کی کثرت سے مسٹر محمد علی کو مجرم قرار دیا اور جج نے انکا فیصلہ منظور کرتے ہوئے انکو دو سال قید سخت کی سزا دی۔ لیکن یہ سزا پہلی سزا کے ساتھ ہی شروع ہوگی۔ جگت گورو کو بالکل بری کر دیا گیا۔

علی برادران جیل میں مسٹر مظہر علی نے ۵ر نومبر کے زمیندار میں تار چھپوایا ہے جس میں لکھا ہے کہ علی برادران کو جیل کا لباس پہنا دیا گیا ہے اب وہ زمین پر سوتے ہیں۔ اور جیل کی خوراک کھاتے ہیں۔ جیل کا لباس چھوٹی آستینوں کا کرتا ہے۔ اور پاجامہ نیکر ہیں۔ چار مہینہ میں ایک بار رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت ملیگی۔ اور اگر خط لکھینگے تو ایک خط ایک ملاقات کا قائم مقام ہوگا۔ علی برادران نے کہا ہے کہ وہ سوائے بال اور داڑھیاں کٹوانے کے باقی تمام قواعد جیل کی پابندی کرینگے۔

علی برادران کے خلاف دوسرا مقدمہ واپس لے لیا گیا کراچی ۳ر نومبر۔ علی برادرز کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف تعزیرات ہند جو ۸ جولائی کی تقریروں کے خلاف جو آل انڈیا خلافت کانفرنس کے تعلق میں کی گئی تھیں اور جسکو گورنمنٹ کے خلاف حقارت اور نفرت پھیلانے اور اشتعال تشدد والی تقریریں خیال کیا گیا تھا آج صبح کراچی کی عدالت سشن میں شروع نہیں ہوا۔ کیونکہ گورنمنٹ کی ہدایت کے موافق یہ مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں۔

جامع مسجد دہلی کے پاس کا بلوہ دہلی ۲۹ر اکتوبر۔ محمد جان کو جسے جامع مسجد کے بلوہ کے سلسلہ میں سزائے موت دی گئی تھی۔ آج پھانسی پر چڑھا دیا گیا +

احمد آباد کانگرس کے وزیٹرز کے ٹکٹ درجہ اول ۵ ہزار روپیہ۔ درجہ دوم ایک ہزار۔ درجہ سوم پانچسو۔ درجہ چہارم [illegible] درجہ پنجم خاص اہل گجرات کے لئے ۵۰ روپیہ۔ بیرونجات کے اصحاب کے لئے ۱۰۰ روپے۔ عورتوں کیلئے بھی ٹکٹوں کی قیمت منصفانہ ہی رکھی گئی ہے۔ صرف ان کی نشستوں کے لئے علیحدہ انتظام کرنے کا خیال ہے +

غیر ممالک کی خبریں

ہندوستانی فوج کو درغلانے کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال ایوان عام میں کرنل ویلس ہیپنے پوچھا کہ ہندوستانی سپاہ کو درغلانے کے متعلق ہندوستان میں جو اشتہار تقسیم ہو رہے ہیں۔ ان کے روکنے کیلئے کیا کارروائی کی گئی ہے۔ مسٹر ہاٹنگو نے جواب دیا۔ کہ وہ اس بارے میں حکومت ہند سے مشورہ کر رہے ہیں۔

یونانی تمام نقصانات کی تلافی کریں پیرس۔ ۳۰ اکتوبر۔ انگورا کی خبر ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے اپنے نائب مقیم پیرس حمید بے کو ہدایت کی ہے۔ کہ حکومت انگورا کی شرائط صلح حسب ذیل ہیں۔ ایوان قومی انقرہ نے ۲۴ مارچ کو ترکی کے جو فوری مطالبات پیش کئے تھے۔ ان میں کوئی ترمیم منظور نہ کی جائیگی۔ علاوہ ازیں یونانیوں کو تمام نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔

برطانیہ اور مصر کے معاہدہ کی شرائط لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ ٹائمس کے نامہ نگار قاہرہ کو مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حسب ذیل شرائط پر برطانوی گورنمنٹ اور مصری وزیر اعظم کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) برطانوی فوجیں صرف بندرگاہ سعید اور نہر سویز کے مشرقی ساحل پر رہینگی۔ (۲) مصر کے سرکاری قرضہ کی نگرانی کرنے کیلئے ایک برطانوی افسر مال مقرر کیا جائیگا۔ (۳) مصر کے سفیر تمام غیر ممالک میں رہینگے۔ لیکن غیر ممالک سے جس قدر معاہدے ہونگے انہیں برطانیہ کے مشورہ کے بعد ہی ٹھیک کیا جائیگا۔ (۴) اسکندریہ میں ایک برطانوی بیڑہ جہازات کا ہیڈکوارٹر قائم ہوگا۔ لیکن اسی شہر کی حفاظت ایک بین الاقوامی پولیس کے سپرد رہیگی۔ (۵) انگریزی اور مصری سوڈان کی صورت انتظام وہی رہیگی۔ جو اسوقت ہے انہی شرائط پر برطانیہ سے معاہدہ ہوگا۔ بشرطیکہ مصر کی قومی مجلس نے ان شرطوں کو منظور کر لیا جس کے سامنے نومبر میں یہ مسودہ پیش کیا جائیگا۔

میونسپل کمیٹی لاہور کا ذکر پارلیمنٹ میں سر چارلس ییٹ نے پوچھا کہ کیا مسٹر نیولینڈ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر برگیڈ جیل لاہور نے اس لئے استعفا دیا ہے کہ مجلس بلدیہ نے انہیں کھدر کی وردی پہننے کا حکم دیا تھا۔ مسٹر ہاٹنگو نے کہا کہ میں نے ایک اخبار میں یہ خبر ضرور پڑھی ہے۔ مزید معلومات کیلئے پیغام ارسال کر دیا ہے۔

کیا چاند میں بھی انسان بستے ہیں لنڈن ۲ نومبر۔ کہ ہاورڈ کے پروفیسر ولیم ہنری پکرنگ نے اگست سے فروری تک چاند کا دوربینی مطالعہ کیا ہے اس سے ان کو اس بات کا وثوق حاصل ہو گیا ہے۔ کہ سطح قمر پر آثار حیات پایا جاتا ہے۔ گو وہ اس بات کے مدعی نہیں ہیں۔ کہ وہاں انسان یا حیوانات عاقل بستے ہیں۔ اس دعوے کی بنا پروفیسر صاحب کے وہ دوربینی مشاہدات ہیں۔ جن میں انہوں نے چاند کی عکسی تصاویر لی ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ سطح قمر سے سبزی کے وسیع کھیت پھوٹ پڑے جو غالباً سرد ہوا سے نشوونما پانے کے بعد اسی سرعت سے غائب ہو گئے ہیں۔ اس عمل میں گیارہ یوم صرف ہوئے۔

اسکی شہر پر ترکوں کا تصرف ہواس ایجنسی کے نامہ نگار استنبول نے اطلاع دی ہے کہ ترکوں نے اسکی شہر سے یونانیوں کو نکال کر اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور تار سے بھی اس خبر کی تائید ہوتی ہے۔

ترکوں کے مزید مفتوحات انگورہ کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ترکوں نے ازمیر کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب ایک اور مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ راستہ میں انہوں نے ریلوے لائن کو تباہ کر کے یونانی وسائل آمد و رفت کو منقطع کر دیا ہے۔

شیخ سنوسی کا عزم عراق پیرس۔ قسطنطنیہ کا ایک تار راوی ہے کہ شیخ سنوسی دیار بکر سے عازم عراق ہوئے۔

جرمنی کا اظہار ناراضگی نامنظور لنڈن۔ ۲۹ اکتوبر۔ جرمنی نے تصفیہ سلیشیا کے خلاف جو اظہار ناراضگی ارسال کیا ہے۔ وہ سفیروں کی کانفرنس نے نامنظور کیا۔ البتہ کانفرنس نے جرمنی کے اس اظہار کو نوٹ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس تصفیہ کی خاطر آئندہ پر عمل کرے گا۔

شہزادہ ویلز کی روانگی لنڈن۔ ۲۱ اکتوبر۔ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز آج دوپہر کو وکٹوریہ سٹیشن پر ٹرین میں سوار ہوئے۔ روانگی سے پہلے شہنشاہ اور ملکہ اور خاندان شاہی نے ان کو الوداع کہی۔ ڈیوک آف یارک اور پرنس ہنری پورٹسمتھ تک ان کے ساتھ گئے۔ روانگی سے پہلے پرنس نے مسٹر لائڈ جارج سے دیر تک گفتگو کی۔

پرنس آف ویلز جبرالٹر میں جبرالٹر۔ ۲۹ اکتوبر۔ شہزادہ ویلز کا جہاز رینون بندرگاہ جبرالٹر میں سلامی کی توپوں کے درمیان داخل ہوا۔ گورنر اور حکام نے خیر مقدم کیا۔

آتشگیر مادہ سے ایک قلعہ اڑ گیا مادونا کے قریب قلعہ سینیلی البانیا میں ایک آتشگیر مادہ پھٹا جس سے ۳۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۱۰۰ زخمی قلعہ سارے کا سارا منہدم ہو گیا۔ ایک اخبار اس حادثہ کا باعث ایک سازش بتاتا ہے۔

روس کے لئے فرانس کی امداد پارلیمنٹ نے ایک مسودہ پاس کیا ہے۔ کہ روس کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ساٹھ لاکھ کی رقم منظور کی جاتی ہے۔

جرمن مشنریوں کو دوبارہ اجازت دیوان عام میں سر چارلس ییٹ کے جواب میں میجر وڈ نے کہا کہ گورنروں کے مشورہ کیساتھ گورنمنٹ نو آبادیات میں داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں فرداً فرداً مشنریوں کی درخواست پر غور کرنے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ وہ وہاں کسی برطانی اتحادی یا ایسوسی ایٹڈ رعایا کی نگرانی میں ہوں اور کوئی ذمہ وار برطانوی پادری اسکا نگران ہو۔

بجلی کا گیند نما گولہ سسلی کے شمال میں کیلیڈونیا جہاز پر بجلی کا گولہ پڑا ہے۔ ملازموں کا بیان ہے کہ بادلوں میں سے ایک جلتی ہوئی گیند گری جو ایک پرزور آواز کے ساتھ مستول پر پھٹی جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

گوشت خوری کا اثر قد پر جاپان میں پیمائش کر کے اندازہ لگایا گیا ہے کہ جس وقت سے جاپانیوں کی خوراک میں گوشت کا اضافہ کیا گیا ہے انکا قد بمقابلہ سابق

([illegible] ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

835 THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ میرا چین گیا میری نیند گئی
اخبار احمدیہ
مذہبی لیڈر مذہبی لباس میں ۔ صفحہ
[illegible] ۔ صفحہ
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۔ صفحہ
خطبہ نکاح ۔ صفحہ
[illegible] ۔ صفحہ
[illegible] اطلاع ۔ صفحہ

قیمت بہر حال پیشگی سالانہ

یہ اخبار ہر سہ شنبہ اور جمعہ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۳۷ مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بدستور سابق ہے۔ کوئی خاص تغیر نہیں واقع ہوا ؛

۷ر نومبر لاہور سے چند غیر مبایع اصحاب جنمیں مولوی صدرالدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ خانصاحب غلام رسول صاحب قابل ذکر ہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک پر آئے اور ان سے تخلیہ میں گفتگو کرتے رہے۔ ۸ر نومبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ جہاں کچھ دیر رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ اور اسی دن واپس چلے گئے ؛

مولانا سید سرور شاہ صاحب بعد نماز عصر درس قرآن کریم دیتے ہیں

میرا چین گیا میری نیند گئی

لیگوس کی بے حد مصروفیت کے بعد سالٹ پانڈ میں ایک ہفتہ کا جزوی آرام ملنے سے خیالات میں تموج اور طبیعت میں کچھ روانی آگئی ہے۔ افریقہ کا صاف آسمان سر پر ایک گنبد زمردیں معلوم ہوتا ہے۔ اور چمکتے ہوئے تاروں سے بہت دلربا معلوم ہوتا ہے۔ اور نہایت خوبصورتی سے زینت سقف کا کام دے رہے ہیں اور میرا بیقرار دل آج تاروں کو یاد کرکے باتیں کر رہا ہے اور بے اختیار میرے منہ سے برسوں پہلے کسی وقت نظر سے گذرا ہوا یہ شعر جاری ہے ؎

تم بھی ہو تارے ہم بھی ہیں تارے ۔ تم ہو سما کے ہم ہیں زمیں کے

اس حالت وجد و سرور میں اور خیالات کے اس عالم میں ایک طرف سمندر آج بے حد شور مچا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہوسا لڑکیاں و مرد پنجاب کے دیہاتیوں کی طرح آج صحرائی ڈھولوں اور نقاروں کو اس زور سے بجا رہے ہیں کہ الاماں! اور اس نقارخانہ کے شور کے ساتھ ان کی ناچ اور [illegible] نیند کو نہ صرف آنکھوں سے بلکہ احاطہ مکان سے دور بہت دھکیل رہا ہے۔ اس حالت میں اگر بے چین بے آرام کو کوئی چیز اس شور کے خاتمہ تک مصروف و خوش رکھنے کا موجب ہوئی۔ تو ذیل کے چند اشعار ہیں۔ جو اکونہ "ویاس کی رہائش" اپنے محبوب کے زمانہ کی یاد۔ کرشن اماں "وکرشن لیلا" کی تصنیف کے اوقات کی طرف متوجہ کرتے اور اپنی تبلیغی مشکلات کو آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں۔ عبدالرحیم نیر

تیرے ہجر میں نینوں سے دریا بہا جل ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
مجھے آتا ہے یاد وہ سیمیں بدن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
اسے دیکھ سکے دن جب دیکھتے ہم ۔ وہ اپنا صنم وہ اپنا علم
جب یاد وہ آیا سیج زمن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
تری یاد میں آنکھوں سے اشک بہے ۔ تیرے ہجر میں ہوش حواس گئے
تری دید کی دل میں لگی جو لگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
(خلیفہ اول) تیرے نور سے ڈھارس من کو ملی تجھے دین کی امانت تم کو ملی
رہی تیری جدائی ہمیشہ کٹھن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
(خلیفہ ثانی) تیرے لخت جگر کی سورت ہے ۔ محمود کی موہن مورت ہے
(قادیان) لگے وہ بھی ہے دُور ہے دور وطن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
تیرے ہجر میں دیس بدیس پھری ۔ مجھے کیس بھٹکتی پیا جیسی پھری
تیرے وصل کی خاطر سارے جتن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
مجھے مولا اکیلی میں بندی تری ۔ مجھے سامنے رن میں آن پڑی
(دجال) میرا دشمن بل پہ ہے اپنے مگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی
میری بیّاں پکڑ کے گلے سے لگا ۔ تیرے ہجر سے سینے کو اپنے ملا
ہائے جلتی ہے سینے میں برہا اگن ۔ مورا چین گیا موری نیند گئی

تیرا نیر خستہ جگر ہے جہاں ۔ اسے مبتلا ہے ہجر سے جاں
لیم اس کی خبر تو سے لاگی جان برا چین گیا موری نیند گئی

اخبار احمدیہ

ولادت مکرمی جناب سید جعفر صاحب احمدی سوداگر حیدرآباد دکن کے ہاں دختر نیک اختر تولد ہوئی ۔ بزرگان دین اس کے لئے دعا فرمائیں ۔ عبدالحی حیدرآبادی (۲۱) ہمارے چچازاد بھائی عبداللہ رہیہ احمدی کے ہاں لڑکا متولد ہوا ۔ اس کے لئے دعا فرمائیں ۔ مہر غلام رسول ۔ از کاٹھ [illegible] ۔

درخواست دعا میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے ۔ جملہ برادران الفضل [illegible] سے اسکی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔ محمد اسمٰعیل ٹیلر از [illegible]

مکرمی مولوی عبدالحمید خان صاحب سخت بیمار ہیں ۔ دعا کیلئے درخواست ہے ۔ محمد صدیق ٭ شیخ عزالدین صاحب احبانہ قریباً دو سال سے بیمار ہیں ۔ جملہ بزرگان و احباب احمدی کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ ان کی صحت یابی کے واسطے دعا فرماویں ۔ اور میری لڑکی بھی بیمار ہے ۔ اس کی صحت کے واسطے بھی دعا فرمائی جائے ۔ خاکسار عبدالقدوس سکرٹری انجمن احمدیہ محلانوالہ ضلع امرتسر ٭ خاکسار چند روز سے بوجہ بخار بیمار ہے ۔ لہٰذا دعائے صحت کی درخواست ہے ۔ خاکسار بقا محمد مدرس مدرسہ لوہارو ٭ سب احمدی بھائی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بیماری سے صحت بخشے ۔ گلاب الدین احمدی ساکن کلیانپور ٭ میرے برادر اکبر دو ماہ سے سخت علیل ہیں ۔ کمزوری بہت ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں ۔ مخدوم صدیق اکبر شاہ ۔ بھیرہ ٭ میرے والد بزرگوار عرصہ ۲½ سال سے متواتر بیمار چلے آتے ہیں ۔ بیماری میں کسی قسم کا افاقہ نہیں ۔ بہت علاج کرائے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے ۔ مرزا معظم بیگ قادیان ٭ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بنگہ کرنافلی احمدی پر ایک مقدمہ ہے ۔ احباب ان کے حق میں دعا فرماویں ۔ خاکسار حکیم محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ ٭

درخواست جنازہ میاں نبی بخش سراج احمدی ساکن بنگہ فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں ۔ خاکسار رحمت اللہ از بنگہ ٭ میاں عبداللہ صاحب نیلگر بوڑیرہ غازیخان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پرانے مخلص خدام میں سے تھے ۔ بہت عرصہ بیمار رہ کر جمعرات کے روز فوت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ گذشتہ چند سالوں سے صحت کی خرابی اور بے روزگاری کی وجہ سے مرحوم کی حالت بہت ہی نازک ہو گئی تھی ۔ مگر باوجود سخت سے سخت مشکلات کے آخر دم تک ان کی استقامت قابل رشک رہی ہے ۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت فرماویں ۔ خاکسار محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ٭ بھائی خیر دین صاحب کی والدہ صاحبہ نے بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء رحلت فرمائی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ غائب ادا کیا جاوے ۔ عبداللہ احمدی از نارووال ٭ میاں صاحب الدین صاحب احمدی از موضع رہتاس ضلع جہلم بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۱ء فوت ہو گئے ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں ۔ ملک غلام حسین قادیان ٭ میرے والد حافظ محمد حیات (موصی بمطابق ضمیمہ الوصیت از حضرت مسیح موعود) ساکن موضع جلیسر ضلع گجرات مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اپنے خدا سے جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ محمد فضل متعلم ساکن موضع جلیسر (گجرات) ٭ میرے والد صاحب کا ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انتقال ہو گیا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ لہٰذا نماز جنازہ کی درخواست ہے ۔ مرزا محمد ولی بیگ احمدی ۔ شاہجہانپور ٭ خاکسار کی ہمشیرہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ۔ احباب سے نماز جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے ۔ خاکسار عطا محمد احمدی بنگہ ۔ ضلع جالندھر ٭ بابا اللہ جوایا صاحب احمدی سکنہ آنبہ ضلع شیخوپورہ جو بڑے مخلص اور نیک آدمی تھے ۔ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ میاں اللہ دتا صاحب جٹ احمدی سکنہ کرم پور بھی فوت ہو گئے ہیں ۔ ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا جاوے ۔ خاکسار عبدالعزیز سکرٹری جماعت احمدیہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء

سیاسی لیڈر مذہبی لباس میں

یہ ایک بہت افسوسناک امر ہے۔ جو دنیائے اسلام کو تباہی کے قریب لے جا رہا ہے۔ کہ سیاسی لیڈروں نے عوام کو پھسلانے کے لئے مذہبی جامہ پہن لیا ہے۔ جو ان کو زیب نہیں دیتا۔ قرب قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ اتخذ الناس رؤسا جہالا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ لوگ علم دین سے ناواقفوں کو اپنا لیڈر بنا لینگے۔ وہ بغیر علم صحیح کے فتوے دینگے۔ جن سے وہ نہ صرف خود گمراہ ہونگے۔ بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے۔

مسٹر محمد علی کامریڈ جو اب مولانا محمد علی کہلاتے ہیں عدالت میں ایک بیان دیتے ہیں۔ ان کے الزام خصوصی پر بحث کرنے سے ہمیں کچھ مطلب نہیں۔ نہ اس کے متعلق ہم کوئی رائے دینگے۔ ہمیں تو صرف یہ دکھانا ہے کہ اپنی سیاسی کارروائی میں خواہ مخواہ مذہب اسلام کو کیوں بدنام کیا جائے۔

مثلاً "مولانا" محمد علی فرماتے ہیں:-

"اسلام صرف ایک بادشاہ کو مانتا ہے۔ اور وہ بادشاہ خداوند کریم ہے × × × × یہ بات حضرت یوسف کے مندرجہ ذیل کلام سے ظاہر ہے۔ × × × × خدا کے سوا کسی اور کی حکومت نہیں"

اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وقت کے بادشاہ (خواہ وہ کافر ہو) کی اطاعت کچھ چیز ہی نہیں۔ اور اس کی ملازمت جائز نہیں۔ کس قدر گمراہ کن خیال ہے۔ حالانکہ اسی سورہ یوسف میں خود حضرت یوسف علیہ السلام کی درخواست کا ذکر ہے۔ جو کافر بادشاہ کے حضور میں گذرانی گئی کہ مجھے اپنا ملازم بنا لیجئے۔ قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم۔ اور پھر دوسرے مقام پر فرمایا۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ۔ یعنی حضرت یوسف اس بادشاہ کے قانون کے یہاں تک تابع تھے۔ کہ وہ باوجود ایسے معزز عہدے پر ہونے کے اپنے بھائی کو اپنے پاس نہ رکھ سکتے تھے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خاص اسباب بہم پہنچائے۔ اور وہ امر بادشاہ کے قانون میں جائز ہو گیا۔

پھر بھی "مولانا" فرماتے ہیں:-

"خلیفہ عمر نے ایک روز جماعت سے جو کہ مسجد میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے جمع تھی دریافت کیا۔ کہ اگر وہ شخص جو رسول کے جانشینوں میں سے نیا فاتح ہو۔ تمہیں کوئی ایسا کام کرنے کا حکم دے؟ جو کہ خدا کے حکم اور رسول کی روایات کے برخلاف ہو۔ تم کیا کرو گے۔ اس کا جو ایک واحد مناسب جواب دیا جا سکتا تھا۔ وہی حضرت علی نے دیا جو کہ بعد میں خلیفہ بنائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے لیکن اگر آپ بھی خدا کے حکم کے برخلاف حکم دیں۔ تو میں آپ کا سر اڑا دونگا"

کیا "مولانا" کے کوئی "مدحت فرما" اس واقعہ کو معتبر و مستند تاریخی کتابوں میں دکھا دینگے۔ اور مجھے بتا دینگے کہ حضرت عثمان رض یا حضرت علی رض نے کب یہ فقرات فرمائے تھے۔

جناب ابوالکلام بھی ایک مثال دیا کرتے ہیں کہ خلیفہ پر مسجد میں ممبر پر اعتراض کر دیا گیا۔ حتیٰ کہ رسول پر بھی کر دیا گیا۔ اسے حریت و مساوات کی تائید میں بیان فرمایا کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ دونوں اعتراض کرنیوالے خاص اشخاص نہیں تھے۔ بلکہ بدوی اور معروف تھے ان کا اعتراض کرنا ازروئے جہالت تھا۔ اور یہ بے ادبی اور گستاخی جو کی۔ تو یہ قابل تقلید نہیں۔ بلکہ قابل افسوس و صد ہزار ملامت ہے۔

اسی طرح مسٹر محمد علی نے اپنے بیان میں لکھا۔ اور آغا محمد صفدر صاحب نے حال ہی میں ایک لیکچر کے دوران میں کہا کہ:-

"جو مسلمان اس وقت جا کر مسلمانوں پر حملہ کرتا ہے اگر مرتا ہے۔ تو ملعون ہے۔ اور اگر فتح مند ہوتا ہے تو قاتل ہے × × × (وکیل ۱۷ اکتوبر)

اور میاں سراج الدین صاحب نے کہا کہ:-

"میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان کا حج اور ان کی نماز ان کے کام آ سکتی ہے۔ جبکہ وہ ایک مسلمان کو تہ تیغ کرتے ہیں"

ایسی باتوں سے متاثر ہو کر ہمعصر البشیر نے لکھ دیا ہے کہ:-

"گورنمنٹ کے طرفداروں اور امان سبھا والوں اور گورنمنٹ کی جانب سے پراپیگنڈا پھیلانے والوں کے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہیں کہ آیا قرآن شریف میں صاف آیت موجود نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو عمداً قتل کرنیوالا کافر ہے۔ جو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور نہ اس کی ابھی تک کوئی تاویل کی گئی ہے" (وکیل ۱۷ اکتوبر)

ہم بفضلہ گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں۔ اور نہ امان سبھا کے ممبر۔ مگر خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید جانتے ہیں۔ اور اسے سمجھتے ہیں۔

عمداً قتل بغیر الحق کی سزا جہنم ہے۔ خواہ وہ نفس کافر ہو یا مسلم۔ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ لیکن ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسلمان کو انگریزی فوج میں بھرتی ہونا اس کے رو سے منع ہے۔ بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمایا:-

فان بغت احدٰہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ (۲۶/۱۳) یعنی جو فریق مسلمانان زیادتی کرے۔ دوسرے تمام اس سے مقابلہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ امر اللہ کی طرف رجوع کرے۔ دیکھئے یہاں صاف حکم دیا ہے کہ زیادتی کرنے والے فریق کو قتل کیا جائے۔ اور طائفتن من المؤمنین فرما کر بتا دیا کہ ہیں

مسلمان۔ اس آیت سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ ایک مسلمان کے لئے کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں۔ جن سے وہ دوسرے مسلمان کو قتل کر سکتا ہے۔ پس ایک آیت کو لیکر دوسری آیت کی طرف دھیان نہ دینا جان بوجھ کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سیاسی لیڈر خواہ مخواہ مذہبی لباس پہنکر رونما ہونگے۔ آج تک انہی علماء کی موجودگی میں مسلمان فوج انگریزی میں بھرتی ہوتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہ فتوے نہ دیا۔ حتیٰ کہ مرحوم خلافت کے سپاہیوں سے خلاف بھی جنگیں ہوئیں مگر یہ علماء نہ صرف خاموش رہے۔ بلکہ ان کے اقربا و احباب بھی فوج میں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ بلکہ اب بھی کرتے ہیں۔ پس اب نئے طور سے یہ کہنا کہ فوج میں ملازمت جہنم میں گھر بنانا ہے۔ صاف ثابت کر رہا ہے۔ کہ یہ فتوے موجودہ امن میں خلل اندازی کے لئے ہے۔ اگر نیتیں صاف ہیں۔ اور قرآن شریف و حدیث نبوی پر عمل مقصود ہے۔ تو مجھے اس سوال کا جواب دیا جائے۔ کہ اگر امیر کابل ہندوستان پر حملہ کر دے۔ تو آپ لوگ کیا کرینگے۔ ابھی پچھلے دنوں یہ جواب دیا گیا تھا کہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر تلوار چلائینگے۔ تو کیا اسوقت ان علماء کو یہ آیت من یقتل مومنا متعمداً فجزاءہ جہنم یاد نہ رہی۔ غرض قرآن مجید و احادیث نبوی کا اتباع کیا جائے تو مسٹر گاندھی کی پیروی ہی نہیں۔ بلکہ اس صورت میں جیسی کہ وہ ہے ۔ (الحکم قادیان)

* * *

مسٹر گاندھی کے نزدیک تشدد کس وقت جائز ہے

مسٹر گاندھی گورنمنٹ کے مقابلہ میں بدسے بدترین الفاظ استعمال کرنے اور اس کے خلاف نفرت اور حقارت پیدا کر کے اسے الٹ دینے کی تدابیر پیش کرنے کے باوجود اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ وہ تشدد کے حامی نہیں ہیں۔ کیونکہ انھیں ان کا دھرم مارنے کی بجائے مرجانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور دشمن کی جان لینے کی بجائے اپنی جان دے دینے کا حکم دیتا ہے۔

یہ تعلیم بظاہر ایسی ہی خوشنما ہے۔ جیسی کہ انجیل کی وہ تعلیم جس میں ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا آگے کرنے اور قمیص لینے والے کو چوغہ بھی دے دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا کہ مسٹر گاندھی کے نزدیک موقع ملنے پر اس کی بھی اسی طرح خلاف ورزی کی جا سکتی ہے۔ جس طرح انجیل کی مذکورہ بالا تعلیم کی عمل حالت میں کی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ ان ہندوؤں کو بزدل قرار دیتے ہوئے جنھوں نے بقول ان کے مالابار میں بکری بن کر کلمہ پڑھ لیا۔ چوٹی کٹوالی۔ اور پاجامہ پہن لیا۔ لکھتے ہیں کہ :-

"میں تو ہندوؤں اور مسلمانوں میں شائستہ ضابطہ (دلیری) پیدا کرنا" چاہتا ہوں۔ کہ بغیر کسی دوسرے کو ہلاک کرنے کے وہ خود ہی اپنی جان دینے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اگر کسی میں اتنی دلیری اور حوصلہ نہیں۔ تو اس حالت میں میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ایک بزدل شخص کی طرح خطر کے سامنے سے دم دبا کر بھاگنے کی بجائے وہ مرنے اور مارنے کا فن سیکھیں۔ کیونکہ اس طرح بزدلی دکھانے والا آدمی بھاگ جانے پر بھی انسک ہنسا کرتا ہے۔ اس کے بھاگ جانے کا سبب یہی ہے کہ مارنے کا کام کرتے ہوئے اسیں مرنے کا حوصلہ نہیں"

(پرتاپ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ مالابار کے ہندوؤں کو ڈر کے مارے مسلمان نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ مرنے مارنے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور آئندہ ہندوؤں کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ چند ہندوؤں کے مسلمان بنائے جانے کی افواہ پر جس کو خود ہندو صاحبان بھی بہت حد تک مشتبہ قرار دے رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی کا ہندوؤں کو مرنے کا فن سیکھنے کی تحریک کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لئے دوسروں کو مارنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ کہ ان کا دھرم انہیں ہر حالت میں زور اور طاقت سے کام لینے سے روکتا ہے بے حقیقت ہو جاتا ہے ۔

* * *

ستیارتھ پرکاش کی اصلاح

مسٹر سی ایف۔ اینڈریوز (ایک یورپین جسے ہندوستان میں خاص شہرت حاصل ہے۔ اور جس کے آریہ صاحبان بھی بڑے مداح ہیں) کا ایک مضمون سوامی دیانند کے متعلق آریہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کرتے ہیں :-

"مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اب ستیارتھ پرکاش کے تیرھویں سمولاس کو شائع کرنا کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے جو محض نکتہ چینیوں سے پر ہے۔ اور اس کا بڑا حصہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے قدیم پارینہ ہو چکا ہے"

اس کے بعد لکھا ہے :-

"مجھے یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمہ کے نئے ایڈیشن سے اس حصہ کو حذف کر دیا گیا ہے"

ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریہ سماج کی یہ کارروائی بشرطیکہ اسے اردو اور ہندی ایڈیشنوں تک وسعت دی جائے۔ جہاں خوش کن ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی جسے بہت بڑے مصلح اور ریفارمر کی پوزیشن دی جاتی ہے۔ اپنی پوری اور مکمل قابلیت اور علمیت سے لکھی ہوئی کتاب چند ہی سال کے عرصہ میں قدیم پارینہ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا ایک خاص حصہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بالفاظ مسٹر اینڈریوز سوامی دیانند نے "جس کسی مذہب پر اعتراض کیا۔ اس کی حقیقت کو غلط سمجھا۔ بلکہ بعض حالتوں میں غیر مذاہب کا مضحکہ اڑا دیا گیا"

ایک مذہبی ریفارمر کے طرز عمل کو اسقدر قلیل عرصہ میں اس کے پیروؤں ہی کی طرف سے اس طرح کھلم کھلا قابل ترک قرار دینے کی غالباً یہ پہلی مثال ہے جو سوامی دیانند جی کے متعلق دیکھنے میں آئی ہے ۔

واقعات ڈیرہ نانک کے متعلق
نامہ نگار پیغام کی غلط بیانی

(نمبر ۲)

وجہ تجویز انعقاد مباحثہ ڈیرہ نانک

ڈیرہ نانک کے واقعات صحیح بیان کرنے سے پہلے اسباب کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس مباحثہ کی تجویز کس طرح ہوئی ۔ اور کیوں ہمیں قادیان سے وہاں جانا پڑا ۔

بات یہ ہوئی ۔ کہ موضع بھیسے میں جو ڈیرہ نانک کے قریب ایک گاؤں ہے ۔ ایک شخص جن کا نام [illegible] ہے ۔ احمدی ہو گئے ۔ ان کے احمدی ہونے پر بھیسے اور ڈیرہ نانک کے لوگوں میں شور اٹھا ۔ اور انکو احمدیت سے پھیرنے کی تجاویز ہونے لگیں ۔ اول تو انکو سخت تکالیف پہنچائی گئیں ۔ جو اب بھی پہنچائی جا رہی ہیں ۔ مگر یہ کوشش ان کی کامیاب نہ ہوئی ۔ پھر انہوں نے چاہا ۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بلا کر وعظ کرایا جائے تاکہ اس کے اثر سے وہ واپس آجائے ۔ اس پر وہاں کے احمدیوں نے کہا کہ ہم بھی قادیان سے عالم لائینگے ۔ چنانچہ بر رضامندی فریقین ۱۲-۱۳ ستمبر جو احمدیوں کے جلسہ کی تاریخیں تھیں ۔ مباحثہ کی تاریخیں مقرر ہوئیں ۔ اس تجویز کے بعد ایک دوست ڈیرہ نانک سے قادیان آئے ۔ یہ خاکسار اور مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و مکرمی مولوی فضل دین صاحب و مکرمی میر قاسم علی صاحب ۱۱ر ستمبر کی رات کو ڈیرہ نانک پہنچ گئے ۔

لاہوری کیوں گئے ؟

مندرجہ بالا بیان سے ہمارے جانے کی یہ وجہ تو ناظرین کو معلوم ہو گئی کہ غیر احمدی ایک احمدی کو احمدیت سے پھیرنا چاہتے تھے ۔ جس کی وجہ سے ہمیں ان کی اس کوشش کو ناکام رکھنے کے لئے مقابلہ کی ضرورت پیش آئی ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ لاہوری مبلغ وہاں کیوں پہنچا ۔ اور پہنچا بھی ایک غیر احمدی کی درخواست پر ۔ کیا یہ بھی غیر احمدیوں کے ساتھ بلکہ اس احمدی کو احمدیت سے مرتد کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ۔ یا کیا اس کی پارٹی کا وہاں کوئی آدمی تھا ۔ جس کی نسبت اس کو خطرہ تھا ۔ کہ ہمارے لیکچر سنکر شاید اس کا اعتقاد متزلزل ہو جائے ۔ یہ دونوں بھی صحیح نہیں ہو سکتیں ۔ کیونکہ ان کی پارٹی کا کوئی آدمی وہاں نہیں پایا جاتا ۔ یا یہ عین اسوقت جبکہ دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہو ۔ لوگوں کو تماشا دکھلانا چاہتا تھا ۔ غیر احمدیوں کے انکو بلانے کی وجہ تو سوائے تماشا دیکھنے کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی ۔ مجھے لاہوری مبلغ کے وہاں جانے کی نسبت اسوقت بھی حیرت تھی ۔ اور اب بھی حیرت ہے ۔ کیونکہ اس سے صاف پتہ لگتا ہے ۔ کہ اب یہ لوگ غیر احمدیوں کے ساتھ کھلم کھلا بلکہ ہماری تبلیغ کے راستہ میں روک ڈالنے کی کوشش کرنے کے درپے ہو گئے ہیں اور نہیں چاہتے ۔ کہ کوئی غیر احمدی احمدیت میں داخل ہو ۔ امید ہے ۔ ایڈیٹر پیغام اس پر روشنی ڈالیگا ۔

نامہ نگار پیغام کی غلط بیانیاں ۔

اب میں ان غلط بیانیوں کی طرف آتا ہوں ۔ جن کا ارتکاب نامہ نگار پیغام نے اپنی مراسلت میں کیا ہے ۔

نامہ نگار نے اس گفتگو کو جو اس نے خاکسار کے ساتھ کی ۔ دو حصوں پر تقسیم کیا ہے ۔ قبل ظہر اور بعد ظہر ۔ سو میں بھی ان ہر دو گفتگوؤں پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالتا ہوں ۔

صبح کی گفتگو

۱۲ر ستمبر کی صبح کو جب نامہ نگار مع قاضی دین محمد صاحب کے ہمارے مکان پر آئے ۔ تو ان سے دریافت کیا گیا ۔ کہ آپ کے علماء کیوں نہیں آئے ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق تو نامہ نگار پیغام نے شیخ سلطان احمد نے کہا کہ میں نے انکو بلوایا نہیں کیونکہ میں جانتا تھا کہ انکو بلوانے پر انہیں روپیہ دینا پڑیگا اسلئے میں نے تو صرف لاہور درخواست دی ۔ چنانچہ وہاں سے میر مدثر شاہ صاحب تشریف لائینگے ۔ اور ان کا خط آیا ہوا ہے کہ آج پہنچ جائینگے ۔ لیکن قاضی دین محمد صاحب نے کہا کہ ہمارا ارادہ انکو بلوانے کا تھا ۔ مگر چندہ کافی نہیں ہو سکا ۔ اس لئے انکو خط نہیں لکھا گیا ۔ پھر شیخ سلطان احمد سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا عقیدہ ہے انہوں نے کہا کہ میں انکو نہ مسیح موعود مانتا ہوں نہ مجدد ۔ میں حیات مسیح کا قائل ہوں ۔ میں نے لاہوریوں کو لکھ دیا تھا کہ میں احمدی نہیں ۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا یہاں کوئی احمدی آدمی پیغامیوں سے تعلق رکھنے والا ہے ۔ انہوں نے کہا نہیں ۔ پھر ان سے پوچھا گیا ۔ کہ آپ نے اپنے عالم کو چھوڑ کر لاہور سے کیوں آدمی بلایا ۔ ہمارا اور لاہوری مبلغ کا اسجگہ جہاں ایک بھی پیغامی نہیں ۔ مناظرہ کرانے سے آپ کی کیا غرض ہے ۔ یہ سوال ہمیں پوچھنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی ۔ کہ ہم نے اس شخص کی وضع قطع سے سمجھ لیا تھا ۔ کہ اسکو مذہب سے کوئی تعلق نہیں ۔ یہ صرف ایک تماشائی کے طور پر ہم دونوں فریقوں کی لڑائی کرا کر تماشہ دیکھنا چاہتا ہے ۔ ہم نے انکو کہا کہ ہمارے اختلاف سے آپ کو کیا تعلق ۔ آپ ہمارے ساتھ پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کریں ۔ جب آپ صداقت کو تسلیم کر لینگے ۔ اور آپ پر حضرت مرزا صاحب کا راستباز ہونا کھل جائیگا ۔ تب آپ کا حق ہے کہ دونوں پارٹیوں کا مقابلہ کرا کر دیکھیں کہ کونسی پارٹی حضرت مرزا صاحب کی تعلیم پر چل رہی ہے ۔ اگر آپ اس کے ساتھ ہو جائیں ۔ چنانچہ اس سوال کے جواب پر شیخ صاحب سخت حیران ہوئے اور جواب کے لئے دیر تک ہاتھ پاؤں مارتے رہے مگر کوئی معقول جواب بن نہ آیا ۔ کیونکہ ان کے مدنظر تو صرف تماشہ دیکھنا ہی تھا ۔ اور زبان سے اسے کہنا وہ پسند نہ کرتے تھے ۔ مگر مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے آخر ان سے کہلوا ہی لیا ۔ کہ ہاں میں تماشہ ہی دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اس پر لوگ ہنس پڑے ۔ اور انکو شرمندہ ہونا پڑا ۔ اس پر جب انکو بہت شرمندہ کیا گیا تو پہلے تو انہوں نے یہ جواب بنایا کہ ہمیں معلوم ہو جائیگا ۔ کہ کونسا فریق حق پر ہے ۔ ہم نے کہا ۔ اول تو آپ کو اسکی ضرورت ہی نہیں ۔ یہ ضرورت تو صداقت ماننے کے بعد پیش آئیگی ۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں ۔ کہ آپ کے

علماء خود بایں بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم وہی ہے۔ جو قادیانی پارٹی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے ان کو اس کا چیلنج بھی دیا۔ اس کے بعد اس نے یہ بات بنائی کہ آپ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ آپ کی جماعت لاہوریوں کی نسبت ہم سے زیادہ دور ہے۔ پس لاہوری مبلغ کے اٹھنے سے ایک بھی لاہوری ہو گیا تو ہمیں کافر کہنے والوں کی تعداد میں ایک کی کمی آجائیگی۔ جس کا جواب انہیں یہ دیا گیا کہ فریب کرنے سے بہتر یہ ہے۔ کہ آپ بالکل ان کو اپنے ساتھ ملائیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے۔ کہ آپ خود یا اپنے عالم کو بلاکر حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کرلیں۔ اگر آپ کا عالم حضرت مرزا صاحب کے دعوے کو غلط ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو یہ لوگ بالکل آپ کے ساتھ ہو جائینگے پھر آپ کی ہماری بحث حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہی آپ کے لئے مفید ہے۔ نہ اس بات پر بحث کرانا کہ احمدی جماعت کے دو فریقوں میں سے کونسا حق پر ہے۔ اس کے بعد اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ اس کے علاوہ اور نوے بھی بہکائے بالکل غلط بلکہ اگر سفید جھوٹ کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ پس ہم نے کہا کہ جب آپ کی غرض محض تماشہ دیکھنا ہے تو ہم یہاں تماشہ دکھانے نہیں آئے۔ آپ اپنے علماء کو بلائیں۔ اب نہیں پھر سہی۔ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ میر مدثر شاہ کے ساتھ اس جگہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس نے کہا۔ آپ کی جماعت کو فائدہ ہوگا۔ اس پر وہاں کے دوستوں نے کہا کہ ہم سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میر مدثر شاہ کی فاش شکست دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کے ساتھ بحث دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا وہ بھی اس کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ اب بتاؤ کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا جب وہ آئینگے۔ تو آپ بحث کرنے سے انکار کر دینا۔ میں نے کہا کہ ہم بحث سے تو انکار نہیں کرتے۔ مگر ایک عبث کام کے ارتکاب سے بموجب تعلیم قرآن عن اللغو معرضون بچنا چاہتے ہیں۔ ہاں ہم ایک شرط پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہ کہ آپ لوگ لکھ دیں کہ ہم دونوں فریقوں کی گفتگو سننے کے بعد جس فریق کے دلائل مضبوط پائینگے۔ اس کے ساتھ ہو جائینگے۔ اس کے بعد خواہ آپ ہمارے ساتھ ہو جائیں یا لاہوری پارٹی کے ساتھ ہو جائیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مگر افسوس انہوں نے اس صاف اور مبنی بر انصاف شرط کے کرنے سے بھی انکار کردیا۔ اور کیوں انکار نہ کرتے۔ جبکہ ان کی غرض ایک محض تماشہ دیکھنا تھا۔ ہم نے کہا۔ خیر میر مدثر شاہ جب آئینگے۔ تو اس وقت دیکھا جائے گا۔ اس گفتگو پر بہت الحمد للہ کیا اس کے ختم ہونے پر پہلے کہا۔ لو میں تمہیں حضرت مرزا صاحب کی کتاب سے بتاتا ہوں۔ کہ انہوں نے صریح نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۳۹۱ پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے وجہ اپنا نبی ہونا بتائی ہے۔ جب اس نے وہ حوالہ پیش کیا۔ جہاں حضور نے نبی کا لفظ خاص دینے کو لکھا ہے۔ اس کے متعلق میں تقریر کر رہا تھا کہ اس کے بعض ساتھیوں نے یہ دیکھ کر کہ خواہ مخواہ شرمندہ ہونا پڑیگا۔ اس کے کان میں کچھ کہا۔ جس پر اس نے کہا کہ اب بارہ ہوگئے ہیں۔ میں نے کھانا کھانا ہے۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ اگر آپ اجازت دیں تو پھر حاضر ہو جاؤں۔ میں نے کہا جس وقت آپ چاہیں آسکتے ہیں۔ اس پر مجلس برخاست ہوئی۔ یہ ہے صبح کی گفتگو کی اصل حقیقت۔ جس کے متعلق پیغام کا نامہ نگار یوں رقمطراز ہے کہ احمدی علماء نے لاہوری عالم کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فقرہ میں کہاں تک سچائی سے کام لیا گیا ہے۔ قارئین کرام خود ہی فیصلہ کرلیں۔

(باقی - باقی)

(عبد الرحمن مصری)

نہایت ضروری اطلاع

گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ:۔

"اگر ہر سال ہر ایک احمدی یہ نیت کرے کہ کم از کم ایک شخص کو ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرونگا تو خدا تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اس میں کامیاب ہونے کی توفیق دیگا اور جن کی نیت زیادہ خالص ہوگی۔ انہیں اور بھی زیادہ کامیاب کریگا۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک احمدی پختہ دعا اور استخارہ کرے کہ یا اللہ فلاں شخص کو میں سمجھانے کی نیت کرتا ہوں تو مجھے اس کے سمجھانے اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ اس کے بعد تبلیغ شروع کرے"

چنانچہ چار ماہ بعد الفضل کے ذریعہ سے حضور کا یہ ارشاد تمام دوستوں کو یاد دلا کر یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ کم از کم ایک شخص کو ضرور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور بعض دوستوں نے اپنی کامیابی کی اطلاع بھی دی تھی۔ اسلئے آئندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظارت تالیف و اشاعت کی طرف سے ہر احمدی بھائی سے فرداً فرداً انشاء اللہ یہ دریافت کیا جائیگا کہ اس نے اپنے پیارے امام کی آواز پر کہاں تک لبیک کہا ہے۔ اور اس نے اپنے کتنے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور کتنوں نے اس کے ذریعہ سے اس مبارک پیغام کو قبول کیا ہے۔ پس تمام جماعت ان سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار رہے:

جن دوستوں نے اپنے امام و مطاع کی آواز کو اب تک بالکل بھلا رکھا ہے۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس طرف پوری کوشش نہیں کی۔ انکو چاہیئے کہ وہ فوراً ہوشیار ہو جائیں۔ اور سمجھ لیں کہ وہ اپنے ہادی و مرشد کی قدم بوسی کے موقعہ پر جبکہ ان کا ہر ذرہ انکی محبت سے سرشار ہوگا۔ اور وہ سو سو جان سے اس پر قربان ہونے کے لئے تیار ہونگے۔ اس وقت وہ اسکے حضور کیا تحفہ پیش کرینگے۔ ابھی ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اگر پوری کوشش کی جائے تو یقیناً جلسہ تک یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری مشکلات کو دور کرے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات نورالدین صاحب جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت [illegible] چشمۂ مسیح [illegible] مولود احمدی حقیقی مسیح ابن مریم والے [illegible] بہار النکر مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت [illegible] دلائل خلقہ بہ ہیئۃ آدم الی خلقہ۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بہار النکر حصہ [illegible] تناقضات اور بطالت [illegible] مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ [illegible] تینوں کتابیں مشترکہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت [illegible] لغات القرآن جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں قیمت [illegible] المشتہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب [illegible]

عرق خضاب

اسکے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ اسمیں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی دونوں جرم سمجھتے ہیں۔ ہمراہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول پیکنگ

نوٹ:۔ ایک شیشی پر ۴/ محصول اور چار شیشیوں پر ۵/

المشتہر محمد عالم مالک کارخانہ [illegible]
پریس قادیان پنجاب

چند نئی اور نایاب کتابیں

ترک موالات [illegible] خطبات محمود [illegible] [illegible] براہین احمدیہ چار جلد [illegible] قاعدہ یسرنا القرآن [illegible] نسیم دعوت [illegible] قصائد احمدیہ [illegible] مواہب الرحمن [illegible] سرمہ چشم آریہ [illegible] جنگ مقدس [illegible] شحنۂ حق [illegible] درثمین فوٹو والی [illegible] کلام محمود [illegible] شہید مرحوم کے حالات [illegible] مکتوبات احمدیہ حصہ [illegible] کشتی نوح [illegible] مکاشفات الہامات احمدیہ [illegible] فہرست [illegible] ازالہ اوہام مکمل [illegible]

عجیب و غریب حمائل

چمڑے کی جلد [illegible] نہایت صحیح خط نقل مصحف عثمان صاف پڑھی جاتی ہے ۱۵ سطری حجم [illegible] صفحے قیمت صرف [illegible] حمائل [illegible] بلحاظ [illegible] قیمت ہے [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] قادیان

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف مال ہماری دوکان سے کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائیدار نہایت کم قیمت تیار رہنے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہوگیا ہے۔ لہٰذا جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی [illegible] نیز ہمارے ہاں [illegible] کے خوبصورت [illegible] دھلنے والے سر دستہ بھی نہایت عمدہ پختہ تیار رہتے ہیں۔ قیمت [illegible]

المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی قینچیاں و ٹوپیاں و صابون و بوٹ و جوتے اعلیٰ قسم کے معقول دام پر ہم سے خرید کریں۔ ہر ایک مال جو خریدار کی پسند نہ ہوگا۔ واپس لے لیا جائیگا۔

منیجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ

سب اوورسیری کی ملازمت چاہتا ہوں

میں نے لکھنؤ میں سب اوورسیری کا امتحان پاس کیا ہے۔ چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے اسلئے تجربہ بھی کافی ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ محترم برادران جماعت مجھے اچھی ملازمت دلانے میں ساعی ہوکر عند اللہ ماجور ہوں۔

ط

معرفت منیجر الفضل قادیان

گھڑیاں خریدنے کا مفید موقع

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑی کا آرڈر بمعہ کچھ پیشگی بھیجدیں تو نہایت اطمینانی گھڑی ریلوے پارسل کے تمام اندیشوں سے بچکر آپ کے ہاتھ میں پہونچ سکتی ہے۔ صاحب ضرورت [illegible] پر بھی خرید سکینگے انشاء اللہ نیز جلسہ پر گھڑی گھڑیاں دکھلا دینا بھی [illegible] کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ گھڑیوں کی فہرست وغیرہ بپتہ ذیل سے طلب فرماویں

ایچ سخاوت علی احمدی واچ میکر صدر بازار شاہجہانپور

دوائی خانہ احمدی بگا کلاں

خضاب احمدی بے مثل اعلیٰ قسم عرق ہے [illegible] رنگ سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اسمیں نہ پارہ ہے نہ گندھک نہ تیزاب چہرہ پر داغ نہیں پڑتا [illegible] آزمائش شرط ہے اگر خراب ہو رنگ سیاہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت [illegible] محصول بذمہ خریدار۔ [illegible] اس زمانے میں اس خضاب کو کوئی خراب ثابت کرے تو [illegible] انعام دینے کو تیار ہیں۔ حکیم رحمت اللہ احمدی بگا کلاں ضلع [illegible]

ضرورت نکاح

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۴ سال وصیت شدہ کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائداد زمین کے بغیر مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار کی آمدنی راشن مفت آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے بارے میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مگر احمدی مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اسکا حقدار ہے۔ [illegible] معرفت منیجر الفضل قادیان

قادیان میں سستی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں ۱۲؎ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سکول کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقع [illegible] سے [illegible] فی مرلہ ہے۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں ۵؎ فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں لب سڑک کالی یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے کوئی ساڑھے چار کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔

نوٹ ۱۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی۔ نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں وہاں شرح مقررہ سے [illegible] قیمت بقسط وصول کی جاتی ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جہاں جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیواسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کریں۔

مرزا بشیر احمد
قادیان [illegible]

شہید مرحوم کے حالات چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں۔ ۳۲ صفحہ کی اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے کہ اول سے آخر تک پڑھے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جاتا۔ ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ وی پی طلب کرنا ہو۔ تو کم از کم تین کتابوں کا۔ نمبر ۳۳۔ ۱۵ اکتوبر کے پرچہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبداللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہیئے اسکو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔

سید احمد نور مہاجر کابلی قادیان پنجاب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ پڑبال۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ [illegible] سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند گروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں یا آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو [illegible] ہٹانے کیلئے بہت مفید ہے اور [illegible] امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ [illegible] اصلی ممیرا جسکی قیمت [illegible] فی تولہ ہے بترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر والیں۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکڑوں کی تعداد میں سینے کی مشینیں مثلاً [illegible] پٹ۔ ڈروب۔ [illegible] نقد قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ

نورالدین شیر محمد تاجران قادیان پنجاب

حمایل شریف اعجاز صنعت

یہ قابل دید حمایل ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی عمدہ خوبصورت مجلد [illegible] صفحات۔ گیارہ سطری سائز [illegible] قیمت [illegible] فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر دفتر اعجاز صنعت قادیان پنجاب

بنگال کا کوئلہ

اگر آپ کو سلیک۔ سٹیم۔ ہارڈ کوک۔ ریلوے کوک کی ضرورت ہے تو فوراً مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

بنگال کول ایجنسی قادیان

سارٹیفکٹ مشین سیویاں ۱۲؎

جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے

جناب کالو خان صاحب مدرس سکول [illegible] بلوچستان لکھتے ہیں۔ متعدد اشخاص کیلئے مشین سیویاں منگوائی تھیں۔ مضبوط ہیں۔ جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے۔ واقعی آپ کی بے نظیر ایجاد پر جسقدر مبارکباد دوں بلحاظ احسان کم ہے۔ قیمت مشین [illegible] بغیر [illegible]

پتہ فضل کریم عبدالکریم قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

بیعت ۵ اکتوبر بعد نماز مغرب مستری نور احمد صاحب [illegible] متصل ڈیرہ بابا نانک نے بیعت کی۔

دو شعر ۲۶ اکتوبر بعد نماز عصر۔ جب نظمیں پڑھے جانے کے بعد حضور نے نائب ایڈیٹر کو دو شعر لکھ کر مرحمت فرمائے۔ اور فرمایا دیر ہوئی یہ لکھے تھے۔ شعر حسب ذیل ہیں:

ستم کبھی بزم رسالت کی * پڑھ دی اس نے ہم پہ آیت کی
سر میں پیدا کرنے کو جوش جنوں * گر نہیں کوئی تو مہتاب کی

۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء بعد نماز صبح

چاند کی رفتار میں تغیر ان دنوں چاند کے متعلق جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حال ہی میں جو چاند گرہن واقع ہوا تھا اس کا مشاہدہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کریسن نے رصد گاہ گرینچ میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ کہ اس موقع پر چاند اپنے مقررہ مقام سے بقدر ۱۰ میل آگے تھا۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ تغیر آہستہ آہستہ گذشتہ تیس سال سے پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے تمام تقویمیں غلط ہو گئی ہیں۔ چنانچہ سنہ ۲۳ء کی تقویم پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ چاند کی رفتار میں یہ حیرت انگیز فرق واقع ہوا ہے۔ چاند سے مراد اسلامی سلطنت ہوتی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس تبدیلی سے مراد اسلام کی ترقی کی یہ ظاہری علامت مقرر ہوئی ہے۔ اور اس میں فرق پڑنے کا جو عرصہ بتایا گیا ہے۔ وہ قریباً اسی وقت سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ مسیح موعود کے نشان کے طور پر چاند گرہن ہوا۔ کیونکہ یہ چاند گرہن سنہ ۱۳۱۱ھ میں ہوا تھا۔

پھر ممکن ہے یہ ستاروں کی تباہی کا پہلا قدم رکھا گیا ہو۔ جن کا ٹوٹنا مسیح موعود کی بعثت کی علامت ہے۔

زمین کی حرکت اور عیسائیت کی [illegible] فرمایا ایک زمانہ میں دین اور بے دینی کی بنیاد اسی قسم کی باتوں پر رکھی گئی تھی۔ جب ایک شخص نے معلوم کیا۔ کہ سورج نہیں چلتا۔ بلکہ زمین حرکت کرتی ہے۔ جس کے متعلق اس نے کتابیں لکھیں اور وہ مر گیا۔ اس کے کئی سو سال بعد اس کی کتابوں کا اثر ہوا اور گلیلیو صاحب نے دوربین ایجاد کی۔ کہا کہ جو کچھ وہ کہہ گیا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اس پر پادریوں نے کفر کا فتوے لگایا۔ وہ تو آزاد آدمی تھا۔ اس لئے پادریوں کی خواہشات کا شکار نہ ہو سکا لیکن اس کے ساتھیوں کو آگ میں جلایا گیا۔ اور وجہ یہ قرار دی گئی۔ کہ وہ کہتے ساری مخلوق کی غرض انسان ہے۔ اور انسان کو سب سے اعلیٰ کرہ پر رہنا چاہئے اس لئے زمین ہی اعلیٰ کرہ ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ زمین اعلیٰ کرہ ہو کر سورج کے گرد پھرے۔ اگر زمین پھرے تو یہ بے وقعت ہو جائیگی۔ اور جب زمین بے وقعت ہو گئی تو انسان بھی بے وقعت ہو گیا۔ یہ باطل ہے۔ اس لئے زمین کی حرکت ماننا کفر ہے۔ اس بنا پر لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جلایا جاتا۔ اور گلیلیو کو قید میں ڈالدیا گیا۔ قید میں اسنے توبہ نامہ لکھا۔ جو مسلمہ کے رنگ میں تھا۔ اس میں وہ سوال اٹھاتا ہے کہ زمین کے ساکن ہونے کا خیال کیوں بدلا۔ اس کی کیا وجہ ہے پھر اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ چونکہ رویت سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہو گیا ہو مگر خدا کے کلام میں اس کے خلاف آ چکا ہے۔ اسلئے رویت خدا کے کلام کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اور عقل کو خدا کے کلام میں کوئی دخل نہیں۔ اس لئے اگرچہ یہی ثابت ہے کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ اور دوربین کے ذریعہ یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں یہی کہونگا۔ کہ شیطان نے دوربین پر قبضہ پا لیا۔ اور خدا کے کلام کے خلاف نظر آنے لگا۔

اس پر پادریوں نے پھر غور کیا۔ کہ یہ توبہ نامہ نہیں ہے۔ بلکہ اس خیال کی اور زیادہ تشہیر ہے۔

زمین کے گول ہونے کا خیال ظاہر کرنے والوں پر بھی پادریوں نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ کہ اگر یہ بات مان لی جائے تو بائبل باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ کہ زمین چپٹی ہے۔

اس قسم کی باتوں پر پادریوں نے جسطرح متفقہ طور پر کفر کے فتوے لگائے۔ اس طرح مسلمانوں میں کسی بات پر نہیں ہوا۔ یعنی سارے کے سارے علماء نے مل کر کوئی فتوے تیار نہیں کیا۔

لاینحل باتیں فرمایا۔ دنیا میں بعض ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کا حل ہی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً عام لوگوں نے یہ مثال بنائی ہوئی ہے۔ کہ مرغی پہلے تھی یا انڈا۔ اس بات کا جھگڑا کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس لئے بعض ایسے لوگوں نے کہ جنہیں بحث کرنے کا شوق تھا۔ ایسے مسائل پکڑ لئے جو کبھی طے ہی نہ ہوں۔ اور ان میں بحث شروع کر دی۔ جو بالکل فضول اور لغو تھی۔ فلسفہ کی بحثیں اسی قسم کی ہوتی ہیں۔ روح مادہ کی بحث بھی ایسی ہی ہے۔ دماغ میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کہ کوئی چیز بالکل ہی نہ تھی۔ اور پھر پیدا ہو گئی۔ اسی طرح یہ بھی انسان نہیں مان سکتا۔ کہ کوئی چیز ہمیشہ سے ہو۔ اور اس کی کوئی ابتدا ہی نہ ہو۔ اس قسم کی باتیں حل ہی نہیں ہو سکتیں۔ اور فلسفی اس قسم کی بحثوں میں اس لئے پڑے رہتے ہیں۔ کہ اگر ان کی بحث ختم ہو جائے۔ تو انہیں پوچھے کون۔ علمیات قرآن میں ہوتا ہی نہیں۔ جیسا کہ رسول کریم نے بتایا ہے۔ کہ بحث ہو گئی۔ کام شروع کرو۔ اسلئے وہ ایسی بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ جو کبھی حل نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کی باتوں کے متعلق ایک عجیب گر رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو باتیں عقل و فکر سے باہر ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے پوچھنی چاہئیں اور اس کے لئے ذات باری کی حقیقت کو سمجھا۔ اور اس کی صفات پر ایمان لایا جائے۔ پھر جو باتیں اس کی صفات کے ماتحت ہوں۔ ان کو مانا جائے اور جو خلاف ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح کوئی بات ایسی نہیں رہ جاتی جو حل نہ ہو سکے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے پٹواری پیمائش کرنے کیلئے ایک مرکز قرار دے لیتا ہے۔ اور اس کی بنا پر پیمائش کرتا ہے۔ جو ٹھیک اترتی ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیے۔ کہ خدا تعالیٰ کو مرکز بنا کر دیکھے۔ کہ یہ باتیں اس کی صفات کے مطابق اترتی ہیں۔ یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہوں تو مان لے۔ اور اگر ٹھیک نہ ہوں۔ تو جانے دے۔

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے عرض کیا۔ کہ مادہ کے قدیم ہونے کے متعلق ویدوں میں صاف فتوے پائے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں اس طریق کو ہی حضرت صاحب نے لیا ہے۔ اور وہ یہ کہ دعویٰ اور دلیل اپنی مذہبی کتاب سے پیش کی جائے۔ اسی بنا پر آریوں سے بحث ہوا ہے [illegible]

(بعد نماز عصر)

بیعت حسب ذیل اصحاب نے بیعت کی (۱) انیاز الحسن جھنجھانوی طالب علم مدرسہ احمدیہ (۲) شیر خان ملازم ٹانک وزیرستان۔ (۳) چراغ الدین تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ

خطبۂ نکاح

نکاح میں تقویٰ کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۳۰ نومبر بعد نماز عصر چند نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

یہ آیات جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں خدا تعالےٰ نے تقوے اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نکاح کا معاملہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو لوگ اس پر نگاہ نہیں رکھتے۔ بلکہ ظاہری باتوں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری باتیں حقیقی آرام اور اطمینان کا باعث نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ ہزاروں بیویاں حسین ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند ان سے متنفر ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں بدصورت ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خاوند ان کے والا و شیدا ہوتے ہیں۔ پھر اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ہزاروں بیویاں اپنے بدشکل خاوندوں کی عاشق ہوتی ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں اپنے خوبصورت خاوندوں سے متنفر ہوتی ہیں۔ مال دنیا میں بڑی اچھی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگ اسکی خواہش اور رغبت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ایسی نہیں ملتیں۔ کہ بڑے مالدار اور باعزت خاندانوں کی عورتیں اپنے غریب خاوندوں کے دل پر قابو نہیں پا سکتیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خاوند ہوتے ہیں جو بڑے مالدار۔ بڑے دولتمند۔ بڑے رتبہ اور عزت والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر غریب خاندان کی عورتیں آتی ہیں۔ جنہیں اچھا گھر ملتا ہے۔ اچھے اچھا کھانے کو میسر آتا ہے۔ اچھے اچھا کپڑا پہننے کو ملتا ہے۔ پہلے سے بہت زیادہ آرام و آسائش کے سامان مہیا ہوتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کے دل میں خاوند کی محبت نہیں ہوتی۔

غرض جس قدر باتیں ظاہر میں خوبیاں نظر آتی ہیں۔ عملی زندگی میں آکر لغو ہو جاتی ہیں۔ اور نکاح کی جو غرض ہوتی ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک غریب اور بدصورت عورت اپنے خاوند کی پسندیدہ ہوتی ہے۔ اور ایک بدصورت اور کنگال خاوند اپنی عورت کا محبوب ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے دیکھا جاتا ہے۔ کہ خوبصورت اور مالدار عورت سے خاوند کو سخت نفرت ہوتی ہے۔ اور مالدار خوبصورت خاوند عورت کے لئے قابل نفرت ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلوں کی آپس میں کوئی نسبت ہے۔ اور جب تک وہ نسبت قائم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک میاں بیوی کو آرام اور اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے تقوے سے کام لینے کی تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ مال و دولت میاں بیوی میں صلح اور اتحاد نہیں پیدا کر سکتا۔ عزت و وجاہت میاں بیوی کو آرام دہ زندگی نہیں دے سکتی۔ خوبصورتی اور جمال کی وجہ سے ان میں تعلق نہیں قائم رہ سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی میاں بیوی لڑتے ہیں۔ ان میں ناچاقی ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ وہ ایک دوسرے کی شکل سے بیزار ہوتے ہیں۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ دلوں کے اسرار ایسے گہرے اور پوشیدہ ہیں کہ ان کے متعلق اندازہ لگانا انسانی قابلیت کے حدود سے باہر ہے۔ اس زمانہ میں علوم نے بڑی ترقی کی ہے۔ مگر اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ کہ ایک عورت ایک مرد کیساتھ رہکر کیوں خوش رہتی ہے۔ یا ایک مرد ایک عورت کے ساتھ رہ کر کیوں آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور دوسری عورت کیساتھ یا دوسری عورت دوسرے مرد کے ساتھ آرام سے نہیں رہ سکتی۔ یہاں تو نہیں۔ لیکن یورپ میں ایک دوسرے کو دیکھکر اور میل جول کے لئے شادی کی جاتی ہے۔ مگر ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک خوبصورت عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ اور کسی کم درجہ کی خوبصورت بلکہ بیسیوں عورتوں کی شادی اسکے قبل ہو جاتی ہے۔ وہ کیا چیز ہوتی ہے جس کی وجہ سے بدصورت عورتوں کیطرف لوگوں کی رغبت ہو جاتی ہے اور ان سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف کسی کی رغبت نہیں ہوتی۔ یہ نہایت باریک بھید ہے۔ جسے دنیا آئندہ دریافت کر سکیگی۔ ابھی اس کا تو اسے علم نہیں۔ مگر اب تک سے دریافت نہیں کر سکی۔ اور ہرگز اس بات کا پتہ نہیں لگایا جا سکا۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے نہایت رغبت اور محبت ہو جاتی ہے۔ مگر اسی کو کسی اور سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ ایک عورت ایک مرد سے اسلئے طلاق لیتی ہے۔ کہ وہ اسے سخت مکروہ نظر [illegible]۔ ایک عورت کو ایک خاوند اس لئے علیحدہ کرتا ہے۔ کہ وہ اسے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔ مگر جب اسی مرد کی کسی عورت سے شادی ہو جاتی ہے۔ یا اسی عورت کی کسی اور مرد سے شادی ہو جاتی ہے۔ تو وہ ایک دوسرے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کوئی مخفی اسرار ہیں۔ جو قلوب کو قلوب سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور انسان کو ان کا علم نہیں ہے۔ ان کے عدم علم کی وجہ سے اگر انسان چاہے کہ اپنی کوشش اور سعی سے پیار اور محبت پیدا کرلے۔ آرام و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکے۔ تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔ اس کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان تقوے اختیار کرے اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھے۔ پھر باوجود ہزاروں کمزوریوں اور نقصوں کے یہ حالت ہوگی۔ کہ بیوی میاں سے اور میاں بیوی سے محبت کریگا۔ اور ان کی زندگی نہایت آرام اور اطمینان سے بسر ہوگی۔ اس لئے انکو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہئے۔

قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں [illegible]

اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلایل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ [illegible]

حضرت مسیح موعودؑ

ہندوستان کی خبریں

خلقِ قدرت کا پیسہ اخبار راوی ہے کہ لاہور میں [illegible] عجیب نظارہ چند دن سے آئے ہیں۔ جن کے ساتھ ایک ایسی لڑکی ہے۔ جس کے دو سر ہیں چار ہاتھ اور چار پاؤں یعنی سمجھنا چاہئے کہ یہ دو لڑکیاں ہیں۔ جن کی کمر [illegible] ملی ہوئی ہے۔ ان کی عمر ۹ سال کی بتائی جاتی ہے۔ ایک ان میں سے کسی قدر بڑی اور دوسری چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ دونوں لڑکیاں مدراس کی کنارسی زبان پڑھی ہوئی ہیں۔ اور دونوں ہندوستانی سمجھتی ہیں۔ ان کے دو دماغ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ خیالات کا اظہار کرسکتی ہیں۔ اور دونوں منہ سے کھاتی ہیں۔

مالاباری ہندوؤں کی حفاظت کے متعلق قانون پال گھاٹ۔ ۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار کے ایما پر مدراس گورنمنٹ ہندوؤں کے مفاد کے تحفظ کے لئے جن کی جائدادیں فسادزدہ علاقہ میں دستاویزات اور بہی کھاتے رجسٹروں کو تلف کرکے لوٹ لی گئیں۔ ایک قانون بنانیکا ارادہ کر رہی ہے۔

پنجابی نظم کیلئے انعام پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ مبلغ [illegible] روپیہ کا انعام پنجابی زبان میں سب سے عمدہ اور جدید نظم لکھنے والے کو دیا جائیگا جو کم از کم فلسکیپ کے سو صفحہ کی ہو۔ مضمون تاریخ پنجاب یا پنجابی زندگی کے متعلق ہو۔ تمام نظمیں ۱۵ر فروری سنہ ۲۲ء تک پرنسپل اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ اور تقسیم انعام فروری کے آخری ہفتہ میں ہوگی۔

سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس ہوگیا دہلی۔ ۴ر نومبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی ذمہ واری پر سول نافرمانی اختیار کرے جس میں ٹیکسوں کی عدم ادائیگی بھی شامل ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو اضلاع یا تحصیلیں یا علاقے اس پر عمل کریں۔ انہوں نے عدم تعاون کے پروگرام کو پورا کیا ہو۔ اس ریزولیوشن کو مسٹر گاندھی نے پیش کیا جس کی نسبت انہوں نے کہا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے موجودہ اجلاس کا یہ اہم ترین اور تمام ریزولیوشنوں کی روح رواں ہے۔

اخبار ہند کا داخلہ بند تازہ پرچہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن کا اخبار ہند آئندہ بحری و بری راستوں سے ہندوستان میں نہ آسکیگا۔

احمد آباد کانگرس میں پہنچنے کی امید ایک معمر لکھتا ہے۔ کہ جب کراچی کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ تو ڈاکٹر کچلو نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ کچھ بھی ہو۔ ہم احمد آباد کانگرس میں پہنچ جائیں گے۔

مہنت کو پھانسی نہ دی جائے گوجرانوالہ کے اداسی سادھوؤں نے وائسرائے کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں استدعا کی ہے کہ ننکانہ صاحب کے مہنت کو پھانسی نہ دی جائے۔ کیونکہ وہ بالکل معصوم ہے۔ [illegible] وہاں کے سکھوں نے ان سادھوؤں پر لعنت ملامت کی۔

قانون پنچایت میں انسداد شراب کے متعلق ترمیم کی گورنمنٹ کیطرف سے مخالفت لاہور ۳ر نومبر۔ مسودہ قانون پنچایت میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی گئی۔ کہ خواہ اس کے خلاف کوئی قانون موجود ہی کیوں نہ ہو۔ اگر پنچایت اعتراض کرے۔ تو مسکرات کا لائسنس ایسی منشیات اشیاء کی فروخت کیلئے جو قانون منشیات دفعہ ۳ [illegible] کے ماتحت بھی جائیں۔ نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر ایسا لائسنس عطا کر دیا گیا ہو۔ تو اگر کلکٹر کو تحریری وجوہات کی بنا پر یہ معلوم ہو کہ اس گاؤں کے خاص طبقہ نے ناجائز کشید شراب سے اغماض کیا ہے تو ایسے احکام تاریخ قلمبندی سے تین سال تک نفاذ پذیر ہوں گے۔ اسکی مخالفت سرکاری ممبروں نے [illegible]

نئے ایڈیٹر و پبلشر زمیندار کی گرفتاری ۲ر نومبر کو شام کے وقت منشی ابو رشید عبدالمجید خاں سالک اور منشی نذیر احمد صاحبان کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف وارنٹ جاری کرکے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۰ر نومبر کو شروع ہوگی۔ اور افواہ ہے کہ مضمون "خونخوار انگریز" مطبوعہ زمیندار ۱۸ر ستمبر سنہ ۲۱ء قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر اخبار قومی رپورٹ کی گرفتاری ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس کو ترچنا پلی کانفرنس کے گذشتہ خطبہ صدارت میں بعض مفسدانہ و اشتعال انگیز فقرات کہنے کے الزام پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف مدراس میں گرفتار کیا گیا ہے۔

چلتی ٹرین میں آتش زدگی بمبئی۔ ۴ر نومبر۔ منگل کو پٹیالہ اسپیشل ٹرین میں آگ لگ گئی۔ جس میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی ملکیت پانچ گھوڑے سفر کر رہے تھے۔ جب آخر کار ٹرین ٹھیرائی گئی۔ تو معلوم ہوا ہے کہ پانچوں گھوڑے جل گئے تھے۔

مسٹر گاندھی کا مشورہ بارکوں میں جاکر سپاہیوں کو ترک ملازمت کیلئے کہو دہلی ۵ر نومبر کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ۴ ریزولیشن بمعہ کراچی ریزولیشن کے باتفاق رائے پاس ہوئے۔ مسٹر گاندھی نے کراچی ریزولیشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس ریزولیشن میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ سرکاری ملازمت کی بابت وہ اپنا مشورہ کسی شخص کو دے سکے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کانگرس کمیٹی کوئی حکم نہیں جاری کر رہی ہے۔ کہ سب لوگ بارکوں میں جاکر سپاہیوں سے کہیں کہ باہر نکل آؤ۔ تاہم ہزاروں کا ان آزادی حاصل کرنے کو [illegible] ذمہ داری یہ بارکوں [illegible]

تلک سوراجیہ فنڈ میں کتنا روپیہ موجود ہے پنڈت موتی لال نہرو نے دہلی کے اجلاس کانگرس کمیٹی میں بیان کیا کہ تلک سوراجیہ فنڈ میں جملہ صوبجات سے ابتک ۶۰ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اگر سب رقمیں وصول ہوجائیں تو میزان ایک کروڑ سے اوپر پہنچے گی۔

بنارس میں شہزادہ ویلز کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن بنارس۔ ۵ر نومبر۔ کل ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ ہوا۔ کراچی کے ریزولیوشن نمبر ۶ کی تائید کی گئی۔ ایک ریزولیوشن اس مطلب کا بھی پاس کیا گیا کہ شہزادہ ویلز کا بائیکاٹ کیا جائے۔

میلہ ننکانہ میں لاٹھیوں کی سرکاری ممانعت امرتسر ۵ر نومبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ کے اس اعلان کے خلاف جو بذریعہ اخبارات کیا گیا ہے۔ اظہار ناراضگی کرتی ہے۔ کہ ننکانہ صاحب کے میلہ میں جانیوالے لوگ لاٹھیاں ہاتھ میں نہ لے جائیں۔ اور لاٹھیوں کو جنگی ہتھیار کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم پولیس کے قابل اعتراض [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

مسٹر شاستری پریوی کونسل میں لندن۔ یکم نومبر۔ مسٹر شاستری پریوی کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔

قطب جنوبی کے محقق کی وفات لندن۔ ۳۱ر اکتوبر۔ [illegible] سرروس محقق قطب جنوبی کا انتقال ہوگیا۔

یونانی جھنڈا سرنگوں ہوگیا اتحادی بحری کمشن کے صدر مقام قسطنطنیہ میں اتحادیوں کے جھنڈے کے ساتھ جو یونانی جھنڈا تھا۔ اس کو دو نومبر کو ہائی کمشنر کے فیصلہ کے مطابق جھکا دیا گیا ہے۔

بیت المقدس میں فساد بیت المقدس۔ ۳ر نومبر۔ ایک یہودی محلہ پر حملہ کی جو کوشش کی گئی تھی اور اس میں بم پھینکا گیا تھا۔ اس کے بعد جو فساد ہوا۔ اس میں چار یہودی اور ایک عرب ہلاک اور تیرہ زخمی ہوئے۔

کارل کی قید کا انتظام لندن۔ ۳ر نومبر۔ فنچل کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ کارل اور اس کی بیوی کو میڈیرا میں نظر بند رکھنے کا انتظام ہوگیا ہے۔ سفیروں کی کانفرنس نے اتحادیین خورد سے درخواست کی ہے کہ اس بارے میں جلدی کریں۔

مصری مجلس وضع قانون اور زغلول پاشا قاہرہ۔ ۳ر نومبر۔ مجلس وضع قانون نے زغلول پاشا کو لکھا ہے۔ کہ تم نے مہلک سیاسی غلطیاں کی ہیں۔ اور ہمیں یقین ہوگیا ہے۔ کہ سلطان فواد کی تائید کرنا مصری مفاد کے لئے مفید ہے۔

یونانیوں کی گرفتاری انگورہ کا تار مظہر ہے کہ ہماری فوجیں نہایت مستعدی اور سرعت سے دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں۔ ہزارہا مقتول سپاہی بلا کفن دفن کے پڑے ہوئے ہیں اور بے شمار قیدی ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔

مسئلہ آئرلینڈ کے تصفیہ کی نئی امید لندن۔ ۳ر نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سر جیمز کریگ وزیر اعظم السٹر آج بلفاسٹ سے لندن کو روانہ ہوگئے ہیں۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ر نومبر تک لندن میں قیام کریں گے۔ لندن سے وہ فرانس جائیں گے۔ اس سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ واقعات کا رخ ایسا ہے۔ جس سے آئرلینڈ کے متعلق نازک مسائل کے حل کی امید پڑتی ہے۔ اصل مشکل یہ ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا نے ابتداء میں ایسی کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا جس میں السٹر کے قائم مقام شریک ہوں۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ [illegible] سر جیمز کریگ کی شرکت کانفرنس پر راضی ہو جائینگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجلس وزراء نے سر جیمز کریگ کی گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ فرمانگ اور ٹائرن کے متعلق باشندوں کی رائے لینے کی تجویز منظور کرلے۔ ان علاقوں کی زیادہ تر آبادی رومن کیتھولک ہے۔ محل بکنگھم کی کانفرنس کا انقطاع انہی علاقوں کے الحاق کے سوال پر ہوا تھا۔ یہ اب امید کی جاتی ہے۔ کہ جس طرح سیلیشیا میں پولینڈ اور جرمنی کے دعووں کی متعلق باشندوں کی رائے لی گئی تھی۔ اسی طرح آئرلینڈ میں بھی لی جائے گی۔

برطانوی وزارت میں مسئلہ آئرلینڈ کے بارہ میں اختلاف لندن۔ ۳ر نومبر۔ مسٹر بونر لا مسئلہ آئرلینڈ کے متعلق بہت گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسٹر لائیڈ جارج کی تائید کرینگے۔ مگر لارڈ برکن ہیڈ کا رویہ غیر یقینی ہے وہ السٹر کے متعلق انتہائی پوزیشن اختیار کرنے پر مائل ہیں۔

برطانی طبی کمشن اناطولیہ میں برطانیہ کی صلیب احمر اناطولیہ کو ایک طبی مشن بھیج رہی ہے۔

برطانی قیدیوں کی آمد قسطنطنیہ۔ ۳ر نومبر۔ پانچ فوجی اور ۱۰ سویلین برطانی قیدیوں کے یہاں پہونچنے کی توقع ہے۔ تین ہندی مسلمانوں کو اڈالیہ کے راستہ روانہ کیا گیا ہے۔ کمالی سفیر خارجہ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ جو قیدی بھی سہواً رہ جائے گا۔ اسے رہا کر دیا جائے گا۔

ایشیائی ریشہ دوانیوں کے متعلق بالشویکوں کے نام برطانی یادداشت لندن۔ ۳ر نومبر۔ دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر [illegible] نے ظاہر کیا۔ کہ سوویٹ حکومت نے ۱۴ر اکتوبر کو جو جواب بھیجا تھا۔ اور جس میں بالشویکوں کی ایشیا میں مخالف برطانیہ ریشہ دوانیوں کے متعلق برطانی حکومت کے احتجاج کو منظور نہیں کیا گیا۔ اس کا جواب تیار ہو رہا ہے اس جواب میں اس شہادت کے مستند ہونے کی دوبارہ تصدیق کی گئی ہے۔ جس پر کہ برطانی احتجاج مبنی ہے۔

کمالی تمام سلطنتوں سے کن شرائط پر صلح کرنیکو تیار ہیں لندن۔ یکم نومبر۔ انگورہ کی مجلس ملی نے ایک ریزولیوشن میں یہ اعلان کیا ہے کہ ترکی تمام دول غیر سے صلح کرنے کے لئے تیار ہے۔ سوا یونان کے بشرطیکہ یہ طاقتیں ترکی اور یونان کی جنگ میں اپنی غیر جانبداری پر قائم رہیں ترکی کی کامل آزادی و خود مختاری کو تسلیم کریں اور یونان کے بیڑہ جہازات کو کسی غیر جانبداری حلقہ میں بھیجدیں۔

فرانس اور ترکی کے معاہدہ کا اثر روس پر نہیں ہوگا پیرس۔ یکم نومبر۔ ماسکو کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے۔ کہ قوم پرست ترکی گورنمنٹ کے وزیر خارجہ یوسف کمال بے نے روسی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ ترکی اور فرانس کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے ترکی اور روس کے تعلقات پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا۔

ایران اور ترک قوم پرستوں کے معاہدے پر دستخط ہوگئے لندن۔ یکم نومبر۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ کمالی ڈیلیگیٹ مقیم طہران نے اطلاع دی ہے۔ کہ ایران کے ساتھ باہمی مفاہمت کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچ گئی ہے فریقین نے ایک راضی نامہ پر دستخط کر دئے ہیں۔

یورپ اور امریکہ کو ترکوں کے [illegible] انگورہ کی ترکی جماعت عظمیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ برطانیہ، اٹلی، فرانس اور ممالک متحدہ امریکہ میں اپنے مشن بھیجے۔ تاکہ ان ممالک میں قوم پرور ترکوں کے ارادوں اور منصوبوں اور ان شرائط کی جن پر کہ احرار صلح کر سکتے ہیں۔ ان ممالک کے روبرو تشریح کی جائے۔ امریکہ کو جانیوالا مشن قرضہ لینے کی کوشش کریگا۔ اس قرضہ کی ضمانت اہل امریکہ کو اقتصادی حقوق دیکر لیجا سکیگی +

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس مشین پر قادیان میں چھپکر الفضل کیلئے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
THE ALFAZL QADIAN

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

دنیا کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۳۸-۳۹ | مورخہ ۱۴/۱۷ نومبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۳/۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ایام زیر رپورٹ میں نسبتاً اچھی طرح رہی۔ اور حرارت کم ہوئی ۔

جناب مولوی محمد دین صاحب کے سنول چھوڑنے پر [illegible] کو عصر کے بعد طلباء ہائی سکول نے ٹی پارٹی دی۔ اور سٹاف و طلباء کی طرف سے علیحدہ علیحدہ ایڈریس پڑھے گئے ۔

۱۱۔ نومبر ۱۱ بجے ۲ منٹ کے لئے جنگ کی ہنگامی صلح کی یادگار کے طور پر شہنشاہ معظم کی منشاء کے مطابق کام بند کیا گیا۔ جس کے متعلق جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن نے خاص اطلاع شائع کی تھی ۔

قاضی اکمل صاحب چند دن کے لئے وطن تشریف لے گئے ہیں ۔

نامہ نیر

گولڈ کوسٹ میں دورہ

ایک دن میں ۸ نو مسلم

نائجیریا سے خوش کن خبریں

میرا دورہ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں میں حسب پروگرام دورہ کر رہا ہوں۔ اور ایام زیر رپورٹ میں تقریباً ۱۱۰ میل کا سفر موٹر پر اور ۱۰ میل کے قریب پیدل کیا۔ اس سفر میں ۴ مقامات پر ۷ جلسے ہوئے۔ اور انمیں تقریریں کی گئیں۔ یہ لوگ اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلام سے نفرت جو تعلیم یافتہ مسیحی کو تھی۔ رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہے۔ [illegible]

عوام ہر ایک کی روش دوستانہ ہے۔ باوجود اسلام کی سخت پابندیوں کے اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ بکثرت لوگ اسلام لائیں گے ۔

یوں تو آئے دن کوئی نہ کوئی شخص مسلمان ہوتا رہتا ہے سوائے سلٹ پانڈ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سعید روحوں نے کلمہ طیبہ پڑھکر ہدایت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ ان میں ایک رئیس یعنے ایک گاؤں کا با اختیار رئیس جسے اختیارات عدالت بھی حاصل ہیں۔ حلقہ بگوش اسلام ہوا ہے۔ چونکہ فانٹی نام تکمیل میں ساور میں نقل بھی نہیں کر سکتا۔ اسلئے نو مسلموں کے اسلامی ناموں کی فہرست بطور نمونہ دیتا ہوں۔ بعض نام متواتر آگئے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ لمبے نام یاد نہیں رکھ سکتے۔ اور جھٹ تھوڑی دیر بعد آکر پھر دریافت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات وہی نام چاہتے ہیں۔ جو دوسرے مرد یا عورت کا رکھا گیا ہو۔ ہر شخص کو

اس کا نام کالز پر لکھ دیا گیا ہے۔ نگرا ڈرکسے اس دورہ میں اللہ کے فضل سے ۸۰ مرد و زن ونچے اسلام لائے۔ ان کی فہرست حسب ذیل ملاحظہ ہو ۔

۸۰ نو مسلم

(۱) چیف داؤد (جین البل سوکم) ایجیف انگریزی رفتار اور عیسائیت سے تائب ہو گئے
(۲) حسن (۳) حسین (۴) ابراہیم (۵) عمر (۶) مریم
(۷) سلمہ (۸) سلیمان (۹) علی (۱۰) کلثوم (۱۱) خدیجہ
(۱۲) مہدی (۱۳) حوا (۱۴) فاطمہ (۱۵) حمدان (۱۶) عباس
(۱۷) صالحہ (۱۸) آمنہ (۱۹) زینب (۲۰) ہاجرہ (۲۱) اسمٰعیل
(۲۲) طاہر (۲۳) حبیبہ (۲۴) مجیدہ (۲۵) عائشہ (۲۶) احمدن
(۲۷) عباس (۲۸) طلحہ (۲۹) زینب (۳۰) امینہ (۳۱) ہاجرہ
(۳۲) عالیہ (۳۳) حبیبہ (۳۴) سعیدہ (۳۵) طاہرہ (۳۶) مبارکہ
(۳۷) اسحاق (۳۸) نصرت (۳۹) فاطمہ (۴۰) یونس (۴۱) ناصرہ
(۴۲) حمیدہ (۴۳) صفیہ (۴۴) میمونہ (۴۵) رحمت (۴۶) مریم
(۴۷) فاطمہ (۴۸) سلیمان (۴۹) صدیقہ (۵۰) حوا (۵۱) امینہ
(۵۲) آمنہ (۵۳) آسیہ (۵۴) ابراہیم (۵۵) یحیٰی (۵۶) یوسف
(۵۷) میرا (۵۸) نیّر (۵۹) صادق (۶۰) موسیٰ (۶۱) قادیانی
(۶۲) رشیدہ (۶۳) اقبال (۶۴) زبیر (۶۵) سعیدہ (۶۶) مبارک
(۶۷) حلیمہ (۶۸) ماجدہ (۶۹) رقیہ (۷۰) عصمت (۷۱) زینب
(۷۲) یعقوب (۷۳) رابعہ (۷۴) برکت علی (۷۵) سلیمہ (۷۶) ادریس (۷۷) مبارکہ
(۷۸) ناصرہ (۷۹) فاطمہ (۸۰) یونس ۔

راستہ کا تجربہ

۱۱۰ میل کا سفر جو موٹر پر کیا۔ اس میں قابل ذکر صرف ایک امر ہے کہ موٹر ایک جگہ سڑک کی خرابی کے باعث دو دفعہ کیچڑ میں ایسی پھنسی کہ قریباً اٹھا کر باہر نکالنی پڑی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر دو مرتبہ ایسا سامان کر دیا کہ انجینیر جس سے مجھے ذاتی تعارف ہے۔ بذات خود موجود تھا۔ اور ایسے دیہاتی لوگ بکثرت تعداد مدد کر سکے۔ پیدل سفر میں جو اس مرتبہ عجیب تجربہ ہوا۔ وہ یہ کہ قافلہ کی قریباً نصف میل لمبی قطار جنگل میں سے صرف علاقہ عجیب اچھی ہوئی گذری۔ راستہ کا نصف ایسا تھا۔ کہ بارش کے سبب اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی اور تنگ پگڈنڈی گویا ایک بدررو تھی۔ جس کے دونو طرف ٹانگیں چوڑی کر کے ایک پاؤں ادھر اور ایک پاؤں ادھر رکھ کر چلنا پڑتا تھا۔ کہیں کہیں لوگ اٹھا کر مشکل جگہ سے پار کر دیتے تھے۔ چلتے وقت تو بارش تھمی ہوئی تھی مگر آتے وقت سب ہی تر ہو گیا اور ایک طرف پسینہ تنگ کرتا تھا۔ دوسری طرف خون آشام مچھر یا مکھی بار بار حملہ کرتی تھی۔ اور کتنی دیر تک اس نے پیچھا نہ چھوڑا۔ اس حالت میں اللہ کا فضل اور ایمان ہی کام دیتا ہے ورنہ وہاں خوب کام آئے۔ الحمد للہ۔ ہاں ایک دو دریا بھی راستہ میں آئے۔ ایک جگہ میں نے ساتھیوں کی جماعت کو پانی پر تیرتی ناؤ میں چڑھتے اترتے دیکھ کر خلاف قاعدہ ناؤ میں سب سے پیچھے چڑھنا پسند کیا ۔

ایک اور چیف کی بیعت

ہمارے نائجیریا کے دوستوں میں ایک ہیں جنہوں نے تاحال بیعت نہ کی تھی۔ اس کے لئے کوشش جاری رہی تھی۔ الحمد للہ کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود کے دعاوی کو سنکر رسالہ احمد مسیح الموعود کا مطالعہ کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی قوم کی مردم شماری کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ بعد مردم شماری حضور خلافت میں تعداد عرض کرنے کے لئے صحیح اعداد ارسال کرونگا۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرماویں ۔

مزے کی بات

میرے استقبال پر ہر جگہ نوجوان کلمات عربیہ پڑھکر اظہار خوشی کرتے ہیں۔ ہر گاؤں میں اعلان سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے پڑھنے سے کیا جاتا ہے۔ اور سب سمجھ لیتے ہیں کہ White man [illegible] یعنے سفید مولوی آگیا ہے۔ واضح رہے۔ کہ میں نائجیریا میں "الفا" تھا۔ مگر گولڈکوسٹ "آسافون" ہوں۔ اور انگریزی وہاں ہر جگہ "فادر" کہتے ہیں۔ مگر ہاں اب کے مرتبہ جو کلمات وردی والے نوجوانوں نے پڑھے انہیں کلمات حسب ذیل تھے ۔

قد جاء ما وعد اللہ   مرحبًا اھلا یا ضیف اللہ

ان کلمات نے مجھے اللہ تعالیٰ کے دعاسکے و وعدوں کے سچے ہونے اور حضور رسول اللہ کی پیشگوئیوں کی صداقت پر توجہ دلائی۔ اور میں نے خوشی کے آنسو بہائے ۔

ترجمان کی مشکلات

ان ملکوں کی دیگر مشکلات کے علاوہ جنہیں ہم خوراک سے ایک بڑی مشکل زبان سے اجنبیت ہے۔ ترجمان زبان ہے۔ اگر وہ ذرا ادھر ادھر ہو جائے۔ تو سب کام ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ چنانچہ آخری دورہ میں ایک مقام پر ترجمان کہیں باہر چلا گیا۔ اور ایک عورت مسلمان احمدیہ کے [illegible] تھی اب ترجمان جس نے تھا۔ اس نے ترجمانی کی خواہش سے ادا کیا۔ تو بڑھیا اسلام لائی۔ مگر حبشی ترجمانی کا یہ لطیفہ ہے کہ جہاں "اللہ" یا "گاڈ" آئے۔ وہاں وہ Christ کرائسٹ ترجمہ کرتے ہیں یا جیزز کرائسٹ Jesus Christ کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ذاتی اور صفاتی اور کوئی نہیں۔ ایسا ہی دوسرے ادھوری انگریزی جاننے والے ترجمان کا حال ہے۔ ایک بار میں نے کہا [illegible] لیا ہے یعنی مکان کرایہ پر لے لیا ہے۔ ترجمان نے ترجمہ کیا کہ ہوسا (Hausa) نوکر رکھ لیا ہے ۔

کام نظام اور اخراجات

چونکہ یہاں کے لوگ نزدیک ہی رہتے ہیں۔ وہ سب سب اسلام جانتے ہیں۔ صرف ۱۵ لوگ بموجب گذشتہ مردم شماری کے ہمارے آنے سے قبل مسلمان تھے۔ اور قریباً ۵۰ آدمی نماز و احکام اسلام سے واقف ہیں۔ باقی تمام بت پرستوں سے ذرا بہتر ہیں۔ مساجد جگہ جگہ تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اور عربی دان نوجوانوں کی ایک تعداد مبلغ کلاس میں داخلہ کے لئے مدعو کی ہے۔ اب تک سات نوجوان داخل ہو چکے ہیں۔ اور قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ مختصر مسائل احمدیہ پر سبق شروع کر دئے گئے ہیں۔ یہ نوجوان بہت ذہین ہیں۔ انشاء اللہ جلد ترقی کریں گے۔ مگر اخراجات کا سوال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ باقاعدہ چندوں کے عادی نہیں۔ موٹر کا کرایہ بھی نہیں دے سکتے۔ طلبا کا خرچ مشن پر ہے۔ ۵۰۰ روپیہ ماہوار سے کم خرچ پر یہ مشن نہیں چل سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں گولڈ کوسٹ کو بیرونی امداد کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ مشن مرکز کو مدد دے سکیگا۔ مقامی سفید مبلغ یعنے یہاں ایک مخصوص مشنری کی ضرورت ہے۔ جو جلد آنا چاہیئے ۔

نائجیریا سے اچھی خبریں

سکرٹری صاحب جماعت لیگوس لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو مدرسہ کے درس جاری ہیں۔ لیکچر برابر ہوتے ہیں۔ جماعت کا بڑا جلسہ ہوا۔ اور مسجد کی توسیع اور ایک اسکول کے جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ لوگوں نے اخلاص سے چندہ دیا ہے۔ ۲۱ پونڈ سے لیکر پینس تک چندہ کی مقدار تھی۔ ۲۲۱ پونڈ چندہ کیا گیا۔ لوگوں کو آپ سے محبت ہے۔ لیگوس کے گھروں میں آپ کا ذکر ہوتا ہے۔ جلسہ میں آپ کے نام پر ۳ گنی چندہ ہوا گیا۔ اور ایک رومال جس کی قیمت ۲ شلنگ تھی۔ ۳ شلنگ پر خرید لیا گیا۔ اور ایک خاتون نے ایک پیالی کی نیلامی ۲ شلنگ میں خرید کر (یعنی بغرض چندہ خلافی چندہ میں) [illegible]

[illegible]

ایک شبے شخص کا ظہور ہونے والا ہے میں اسکا قائم مقام ہوں۔ وہ خود اپنے آپ کو اتنے جوش سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جتنا اس کے پرجوش ساتھیوں نے کر دیا انہوں نے پہلے سے ہی پالیسی یہ اختیار کی کہ اپنی تعداد بابت بتائی۔ روسی سفیر نے ان کی طرفداری کی۔ یہ لوگ روس کے طرفدار ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابیں روس میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ روس کے قنصلوں نے سیاسی فوائد کی خاطر ان کی طرفداری کی اس لئے بالطبع انکو ان کی طرف میلان پیدا ہوا اور ان سے میل جول کی وجہ سے یورپ کے رائج الوقت خیالات ان میں سرایت کر گئے چنانچہ ان کے خیالات وہی ہیں جو آج یورپ کے ہیں۔ مثلاً تعدد ازدواج کے یہ مخالف ہیں۔ عورتوں کے حقوق پر یورپین خیالات کے مطابق زور دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور پھر ان کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنی تعلیم کو رائج الوقت خیالات کے مطابق کرتے جاتے ہیں۔ جس طرح تعلیم نے جب ہندوستان کے مسلمانوں میں سے قرآن کی عظمت اور معجزات کی وقعت کم کر دی۔ تو جونہی ان کو سید احمد خاں کے خیالات معلوم ہوئے۔ ہر ایک تعلیم یافتہ سید احمد خاں صاحب کا معتقد ہو گیا۔ یہ سید احمد صاحب کی کرامت نہ تھی۔ بلکہ زمانہ اور تعلیم کا اثر تھا۔ اسی طرح ایران میں ہوا۔ کہ وہ لوگ جو نئی روشنی سے متاثر تھے اور مذہب کے متعلق ڈگمگا رہے تھے۔ جب انہوں نے بابی اور بہائی تعلیم کو سنا اور دیکھا کہ اس طرح مذہب کے اندر رہ کر ان کو وہ آزادی حاصل ہو سکتی ہے جو پہلے بغیر مذہب سے باہر نکلے نہیں ہو سکتی تھی تو انہوں نے اس کی طرف توجہ کی اور اسکو اختیار کر لیا۔ بابیوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جہاں جائیں وہاں جس قسم کے خیالات ہوں انہی کو اپنے خیال کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ مفتی صاحب سے ان کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے امریکہ میں یہ لوگ تعلیم دیتے ہیں کہ عیسائی، یہودی [illegible] محض بہاء اللہ کو خدا کا اوتار مان لو۔ ہندوستان میں مہدی اور مسیح کی بحث کرتے ہیں [illegible] اسی طرح ان کی شہرت کچھ وقت [illegible] حضرت مسیح موعود کی [illegible] معجزات کے لوگ منکر تھے [illegible] لیکن بابیوں کی یہ

زندہ باد مرہم عیسیٰ

ناظرین الفضل میں یہ کلمہ کفر مندرجہ عنوان پڑھکر متعجب ہوں گے۔ لیکن اسکی حقیقت پڑھکر غالباً میرے ہمنوا ہو جائینگے بات یہ ہے کہ عالم حقائق آگاہ مولنا سرور شاہ صاحب اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ پیغام والوں کو دراصل مسیح موعود پر ایمان نہیں۔ محض اس شرم و حیا کی وجہ سے کہ غیر احمدی کیا کہینگے۔ احمدیت سے کلیۃً طور پر قطع تعلق نہیں کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کی محتاط تقریر و تحریر اس حقیقت پر پردہ ڈالتی رہتی ہے۔ وہ جو بات لکھتے ہیں ایسے طریق پر لکھتے ہیں کہ عوام الناس پر یہ عدم ایمان بحقیقت مسیح موعود مخفی رہ جاتا ہے۔ خدا بھلا کرے حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کا۔ کہ یہ فاش گفتار شخص کچھ اس حقیقت حال سے پردہ اٹھا رہا ہے۔ پیغام صلح کی کرسی ادارت پر بیٹھکر ایک مضمون ۱۹ ر اکتوبر ۲۱ء کے پیغام میں لکھا ہے۔ جسمیں اپنے دو عقیدے واضح کر دئے ہیں۔

اول تو یہ کہ تفسیر سورۃ فاتحہ اعجاز المسیح اور قصیدہ اعجازی کی مثل لانے کی تحدی ایک زبانی تحدی تھی۔ ورنہ درحقیقت اعجاز اپنے اندر نہ رکھتی تھی۔ جو نبوت کے کلام میں ہوتی ہے۔" (صفحہ ۲ کالم ۲ پیغام صلح نمبر ۱۲ جلد ۹)

یہ مشکل آپ کو اس لئے پیش آئی۔ کہ کلام بے مثل ثابت ہونے سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اس سلطان کے معجزہ ہونے ہی سے انکار کر دیا ہے۔ میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ البتہ یہ کہے دیتا ہوں کہ اگر یہ کتابیں اپنے اندر حقیقت اعجاز نہیں رکھتیں تو اب تمام پیغام والے مل کر عرب و عجم کی مدد سے اسکی مثل لائیں۔ اور اس دعویٰ اعجاز کو باطل کریں۔ مجھے یقین کامل ہے کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکینگے۔ بلکہ اس کے خلاف ایسی ہی باتیں بنائینگے یا لکھینگے۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ قرآن شریف کے بے مثل ہونے کے دعویٰ پر کیا کرتے ہیں۔

پھر حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رقمطراز ہیں کہ "انبیاء کی نبوتیں اور رسالتیں ثابت ہیں مگر آپ کی ثابت نہیں۔ انبیاء نے جس قدر تحدیاں کیں [illegible] پوری ہوئیں۔ یہاں جتنی تحدی پیشگوئیوں کے متعلق آپ نے کیں انہیں میں ابتلاء پیش آئے۔"

مطلب صاف ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تمام وہ پیشگوئیاں جو تحدی کیساتھ کیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور انبیاء کی پوری ہو جاتی رہیں۔ صرف احمدیت کے نام کو اپنے اوپر لینے کی وجہ کر فقرہ ذرا بدل کر لکھا ہے ورنہ مطلب یہی ہے جو میں نے لکھ دیا۔ ابتلاء تو آنحضرت نبی کریم کی اس پیشگوئی کے بارے میں بھی آیا جو دخول مسجد حرام کے متعلق تھی کیا جم غفیر کو ساتھ بارادہ دخول مسجد حرام لانا اور رستے سے ناکام لانا معمولی سی بات ہے۔ پھر صحابہ کرام کی جو حالت اس وقت ہوئی۔ وہ صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار فرمایا۔ اوٹھو اور نحر کرو۔ مگر کوئی نہ اٹھا۔ پھر حضرت عمرؓ نے جو کچھ کہا وہ بھی لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر کیا حضرت یونس کو خود اپنی پیشگوئی کے متعلق کم ابتلاء پیش آیا۔ اذ ابق الی الفلک المشحون بیچارے شہر چھوڑ کر ہی بھاگ نکلے۔ پھر حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کم ابتلاء والی تھی۔ جس ملک کا وعدہ تھا اس کے لئے چالیس سال تک جنگلوں میں سرگشتہ و حیران رہے حتیٰ کہ وہ بالغ نسل ہی مر گئی۔ پھر حضرت نوح کی پیشگوئی خود انہی کے متعلق کم ابتلاء والی تھی کہ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا انی اعظک ان تکون من الجاہلین [illegible] مرہم عیسیٰ ان پیشگوئیوں اور ان تحدیانہ پیشگوئیوں کی نسبت باوجود ذکر وہ بالا حالات کے فرماتے ہیں۔ کہ بغیر ابتلاء کے پوری ہوئیں اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں میں ابتلاء ہی ابتلاء پیش آتے رہے۔ [illegible] ظاہری الفاظ کی بنا پر ہے۔ ورنہ آپ کا مطلب تو صاف ہے [illegible] پیشگوئی کی تحدی [illegible] وہ پوری نہیں ہوئی اور آپ نے [illegible] تحدیانہ پیشگوئیاں تھیں انہی میں ابتلاء پیش آیا۔ [illegible] اس نے صاف کہدیا [illegible] پیش کر دیا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ جو نشان آپ کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئے اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت ان سے ثابت ہو سکتی ہے [illegible] جس کے نشانوں کو تقسیم کر کے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے اسکی اپنی نبوت ثابت نہ ہو بلکہ کہا جائے کہ [illegible] ان کو ثابت نہیں [illegible] حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کا [illegible] کہ ان کی طفیل [illegible] بے نقاب ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(یکم نومبر سنہ ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

ولایت میں مخالفت فرمایا ولایت میں بھی اب ہماری مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ کسی لارڈ کا اخبار ہے جسکا نام ہے۔ دی پلین انگلش

اس میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لوگوں کو بہت جوش دلایا ہے۔ اور گورنمنٹ کو زور سے توجہ دلائی ہے کہ یہ لوگ پارکوں میں کھڑے ہو کر ہمارے خداوند یسوع کے خلاف وعظ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خدا نہ تھا۔ اور اگر یہ مذہب اسلام یہاں پھیل گیا تو پھر وہی بربادی دنیا پر آجائیگی۔ جو آج سے پہلے تھی۔ اور لکھا ہے کہ یہ ایشیائی لوگ بھولا سا منہ بنا کر باتیں کرتے ہیں۔ جس سے جاہل دھوکے میں آجاتے۔ پھر پادریوں کو غیرت دلائی ہے کہ آپ لوگ کیوں نہیں ان کا انسداد کرتے۔ اور گورنمنٹ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی بزدلی ہے کہ وہ ہندوستانیوں کے خوف سے ان کو منع نہیں کرتی۔

(یکم نومبر بعد نماز عصر)

بہاء اللہ کا دعویٰ بابی مذہب کے متعلق ایک خط پیش ہوا۔ حضور وہ خط پڑھ رہے تھے۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دریافت کیا کہ باب اور بہاء کے متعلق ہم کیا کہیں فرمایا میں یہ خط پڑھ لوں تو جواب دیتا ہوں۔ اس کے بعد مولوی صاحب سے سوال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم احمدی بہاء اللہ کو مفتری خیال کریں یا کیا کہیں۔ فرمایا مفتری کے یہ معنے ہیں۔ کہ الہام آپ بناتے۔ اور اس کو یقین ہو کہ میں خود بنا رہا ہوں۔ اور اسکو منسوب خدا کی طرف کرے تو بہاء اللہ مفتری نہیں مولوی عبد الاحد صاحب کشمیری [illegible] مجھکو کہتے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ تقول کی آیت بہاء اللہ پر چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تیئیس سال تک زندہ رہا اور اگر یہ آیت معیار نہیں بلکہ خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے متعلق ہے جیسا کہ لو تقول سے ظاہر ہے۔ کہ وہ نبی اگر جھوٹ بولتا تو اس کے ساتھ ایسا ہوتا۔ تو اس سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔

میں نے ان کو بتایا تھا کہ اس آیت میں لو تقول علینا فرمایا ہے۔ یوں نہیں فرمایا کہ لو تالہ رجل اگر کوئی شخص الٰہ بن جائے۔ تب یہ سزا ملیگی۔

اور تقول کے لئے لغت میں دو شرطیں ہیں۔ اول قائل اور ہو اور جسکی طرف قول کو منسوب کیا جائے وہ اور ہو۔ کیونکہ تقول کا صیغہ تکلف کو اور غیریت کو چاہتا ہے یعنی اگر کوئی شخص بات کہے کہ مجھے فلاں نے کہی ہے۔ اور وہ جانتا ہو کہ اس نے نہیں کہی۔ تو یہ تقول ہے لیکن اگر اس کے برعکس ہو۔ اس کو غلطی لگی ہو تو عربی کے رو سے یہ تقول نہیں۔

ان دونوں شرطوں کے لحاظ سے یہ آیت بہاء اللہ پر چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ اول تو وہ خدائی کا مدعی ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے تو اس پر تقول کی آیت چسپاں کرنا باطل ہے۔ اسلئے کہ اپنی نسبت تقول محال ہے۔ یہ لفظ دلالت کرتا ہے کہ غیریت ہو لیکن خدائی کا مدعی غیریت کا قائل نہیں ہوتا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ غیر بھی ہو اور جانتا بھی ہو کہ جس کی طرف میں کلام منسوب کرتا ہوں۔ اس نے وہ کلام نہیں کہا۔ یہ بھی بہاء اللہ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ بہاء اللہ نے اپنے آپ کو باب کی طرف منسوب کرتا ہے اور شریعت بابیہ میں کمی بیشی کرتا ہے۔ مگر عقاید میں باب سے مخالفت نہیں کرتا۔ اس کی مثال ناسخ و منسوخ کی سی ہے۔ اور ناسخ و منسوخ اوامر و نواہی میں ہوا کرتا ہے۔ واقعات میں نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی نمازیں چار کی بجائے پانچ۔ پانچ کی بجائے پچاس کر دے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آدمی کے متعلق کہا جائے کہ وہ آدمی نہیں۔ پس واقعات و عقاید جو ہیں ان میں وہ باب کے مطابق ہے۔ صرف اس کی شریعت میں کمی بیشی کرتا ہے۔

اب ہم باب کے دعوے کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اسکے دعوے کی کیا بنیاد ہے۔ ایران میں ایک شیخیہ فرقہ ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ہر ایک زمانہ میں ایک شخص ہوتا ہے جس کی زبان امام کی زبان ہوتی ہے۔ امام مہدی چونکہ غائب ہیں۔ اس لئے باب امام مہدی کے لئے ایک ذریعہ کے طور پر ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا پر امام مہدی کے اقوال اور ارشادات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور مہدی کے قول کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی کے قول اور خدا کے قول میں کوئی فرق نہیں۔ جو مہدی کہتا ہے وہ خدا کہتا ہے۔ اور باب وہ کہتا ہے جو امام مہدی کا قول ہوتا ہے۔ اس طرح ان کا عقیدہ تھا کہ باب کا قول خدا کا قول ہوتا ہے۔ غرض اس عقیدہ کے مطابق انہیں بہت سے باب گذرے ہیں آخری باب کی وفات کے بعد محمد علی نے باب ہونے کا دعوے کیا اور شیخیہ فرقے کے لوگ بکثرت اسکے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان لوگوں کا یہی عقیدہ ہے کہ انسان جب باب کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کا کلام خدا کا کلام ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے کلام میں غلطی نہیں کرتا۔ اس لئے وہ لوگ باب کے کلام کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں۔ چونکہ بہاء اللہ محمد علی باب کا مرید تھا۔ اور اسکی پیشگوئیوں کا اپنے آپ کو پورا کرنیوالا قرار دیتا تھا۔ تو اس کا عقیدہ اس امر کے متعلق باب کے عقیدہ کے مطابق ہونا چاہیئے تھا اور چونکہ بہاء اللہ اپنے آپ کو باب سے بڑا خیال کرتا ہے اسکے عقیدہ کی رو سے اس کا کلام خدا کا کلام کہلانے کا زیادہ مستحق ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ یہ عقیدہ اس فرقہ میں جس کی بہائی شاخ ہیں نسلاً بعد نسل چلا آرہا ہے۔ اس لئے بہاء اللہ کا دعوے تقول کے ماتحت نہیں آسکتا اور اس کے لئے وہ سزا بھی نہیں ہو سکتی جو اس آیت میں مذکور ہے۔ پس ہم بہاء اللہ کو "مفتری" اور "متقول" نہیں کہہ سکتے البتہ "کاذب" کہینگے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرض کیا کہ اسکو قبولیت تو حاصل ہے۔

فرمایا قبولیت تو لوگوں کو بھی حاصل تھی۔ امریکہ میں ایک مشہور شخص گذرا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

(۱) جو رائج الوقت خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔

(۲) وہ جو نئی بات سناتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کی بات پیش کیا کرتے ہیں ان کی قبولیت کوئی تعجب نہیں ہوتی باب نے اس وقت دعوے کیا تھا جبکہ ایران پر برطانیہ اور روس دونوں کے ماتحت تھے۔ باب نے کہا کہ اب

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل کا ایڈیٹر

جام صحت

یہ مانا کہ آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے صرف ایک ہفتہ ہمارا جام صحت استعمال کیجئے ان شاء اللہ آپ کا دامن گوہر مراد سے بھر جائیگا۔ مختصراً اسکے فوائد یہ ہیں کہ بھوک بڑھاتا ہے۔ جسم میں خون اور اعضائے رئیسہ میں طاقت پیدا کرتا ہے سل کی کھانسی اور بادی بواسیر کیلئے نافع ہے۔ ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ پرانی بیماریوں کے بعد کی کمزوری کے لئے خاص چیز ہے۔ اس کے ایک قطرہ سے بلا مبالغہ ایک قطرہ خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر کچھ شک ہو تو آج اپنا وزن کر لیجئے پھر ایک ہفتہ دوا پینے کے بعد حالات موجودہ سے مقابلہ کر کے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ اور بدن فولاد کی طرح نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ۔ ایسی قلیل قیمت میں اسقدر زود اثر مقوی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی بس تو اب ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا [illegible] جلد منگائیے۔ فضول ٹال مٹول سے پرانی بیماری ہوتی ہے۔ آپ سے ایک روپیہ لیکر ہم امیر نہ ہو جاوینگے۔ اور آپ خدانخواستہ غریب نہ ہو جائینگے۔ ماشاءاللہ کی ہانڈی بس ایک ہی دفعہ چڑھتی ہے اور سچ کو کبھی آنچ نہیں آتی اگر آپ کو فائدہ پہنچے تو آپ اپنے احباب سے اس کی خریداری کی ضرور سفارش کرینگے۔ ورنہ دغا بازی کی زندگی زیادہ نہیں ہوتی۔ ہمارا جام صحت یہیں اسقدر فروخت ہو رہا ہے کہ ہمیں اشتہار کی ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ دیگر بندگان خدا جو اس کے فوائد سے واقف نہیں ہیں مطلع ہو جائیں۔ نفع رسانی خلائق کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہے کہ امیر غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ یعنی قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ عہ محصولڈاک ذمہ خریدار ہے۔

نوٹ۔ تین شیشی کے خریدار کو پیکنگ معاف اور چھ کے خریدار کو پیکنگ اور محصولڈاک دونوں معاف۔

ملنے کا پتہ۔ **انصاری میڈیکل ہال نمبر ۶ شہر میرٹھ**

مخالفین سلسلہ بھی مانتے ہیں

کہ احمدی جماعت ایک علم دوست قوم ہے کہ دین کی باتوں میں انکا بچہ بچہ طاق۔ عورتیں تک مشاق ہیں۔ ہر شخص تبلیغ کی دھن میں ہے۔ اور عوام بھی اچھے اچھے مولویوں کو مات کر دیتے ہیں۔ بفضل خدا یہ سب لٹریچر کے مطالعہ کا نتیجہ ہے جس میں ہر قسم کی صدہا مفید و ضروری کتابیں نکلی ہیں۔ منجملہ ان کے چند یہ ہیں

اتالیق بچوں کے متعلق ایک سے ایک بڑھکر مفید و ضروری اور دلچسپ مضامین ۵ رسالے عہ

اسباق الاخلاق۔ لڑکوں کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا پہلا کورس ابھی تیار ہوا ہے۔ ۴ر

الوکیل اسباق۔ صبر کا اجر وغیرہ پانچ رسالے تعلیم زنانہ۔ تلقین دین۔ اور تبلیغ سلسلہ [illegible] پر دلچسپ قصوں کے پیرایہ میں عورتوں کیلئے مفید و ضروری عہ

معین المبلغین طبع ثانی ۱ر

ملنے کا پتہ کتبخانہ فریدآبادی قادیان

پیٹ کی جھاڑو ۴ر

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض نقرس و انتزاع میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اس لئے کم سے کم [illegible] گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہیئں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۳۰ گولیاں فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک

المشتہر۔ **افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان پنجاب**

الخطبہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط۔ دیندار۔ احمدی عمر ۳۰ سال۔ وجیہہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پانچ سالہ ہے۔ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ہدایات مبلغین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنیوالوں کیواسطے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ جیبی تقطیع پر اعلیٰ کاغذ پر لکھائی چھپائی سے باجازت صیغہ تالیف و اشاعت خاکسار ایڈیٹر فاروق نے طبع کرا کر نہایت خوشنما مجلد کرائی ہیں۔ ۱۹۳ صفحہ میں ہر ایک احمدی تعلیم یافتہ مبلغ سلسلہ ہے اسلئے ہر ایک احمدی کو انکا مطالعہ کرنا انپر عمل کرنا اور ہمیشہ زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ قیمت بلحاظ لاگت عمدگی کتاب مجلد کی صرف ایک روپیہ عہ معہ محصولڈاک ہے۔

پتہ ذیل سے احمدی احباب جلد طلب کریں۔ کیونکہ تھوڑی تعداد میں طبع کرائی ہیں۔

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ:۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک کتاب موجود ہے ایجنسی ہذا سے طلب کریں۔

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس۔ مرکین۔ مختلف قسم کے سادہ و الارم دار چوڑیاں اچھی و نقلی قسم کے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ بارعایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں [illegible] دریاں [illegible] ہر قسم کی [illegible] فیشن [illegible] اور دوسری ہر قسم کی [illegible] بھی بہت سستی ہمارے ہاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی۔

المشتہر تاجران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان [illegible]

کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ظاہر ہے کہ یہ تصویر یا سکو نہیں بچا سکتی۔ اور دوسرا بھی اس کی نظر میں ہے۔ گو اسکی آنکھیں بند ہیں۔ اور وہ سمجھا بیٹھا ہے کہ اسکے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ پہلا باوجود ہوشیار ہونے دوسرے کی تصویر کو سمجھنے کے مطلق نہیں اور دوسرا گو غافل ہے مگر اس کی گود میں ہے۔ پس تمہیں اپنے اندر اس روح کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ تمہاری زندگی عبث ہے۔ اور کوشش بیکار۔

ہندوستان میں پرنس آف ویلز کی تشریف آوری

ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز [illegible] سیاحت ہند کیلئے انگلستان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپکا جہاز جس کا نام "رینا ون" ہے ۱۷ر نومبر کو ساحل ہند پر لنگر انداز ہوگا۔ چونکہ میزبان کیلئے اپنے معزز و ممتاز مہمان کے حالات سے واقف ہونے کا اشتیاق ایک قدرتی امر ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اختصار کیساتھ ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کی شاندار زندگی کے روشن حالات میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں۔

ابتدائی حالات آپ وائٹ لاج واقع رچمنڈ پارک میں ۲۳ر جون ۱۸۹۴ء کو عالم وجود میں تشریف لائے۔ آپ کی پرورش معمولی عہدہ داروں کے بچوں کی طرح کی گئی۔ خود ضبطی اور بردباری کی اعلیٰ صفات کمسنی ہی میں آپ کے چہرہ سے نمایاں طور پر ظاہر ہوتی تھیں۔ جب آپ آٹھ سال کے ہوئے تو آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کرائی گئی۔ اور اس غرض کیلئے ایک نہایت لائق استاد مقرر کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو تعلیم اور کھیل کود کے مشغلوں سے یکساں دلچسپی تھی۔ حالانکہ بادی النظر میں دونوں باتیں باہم متضاد نظر آتی ہیں۔

فنون شائستہ میں مہارت آپ کرکٹ، ٹینس، شہسواری، تیراکی، شکار وغیرہ شائستہ فنون میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں جب کہ آپ کی عمر ۱۳ سال کی تھی آپکو آپ کے والد محترم ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم بالقابہ کی طرح اوسبورن کے بحری کالج میں جہاز رانی کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخل کرایا گیا۔ آپ کالج میں دو سال تک زیر تعلیم رہے۔ کالج میں آپکی ماند و بود ہر لحاظ سے عام طلبا کی سی تھی۔

یونیورسٹی کی تعلیم بحری کالج کے جملہ امتحانات میں ممتاز طریق سے کامیاب ہونے کے بعد ۱۹۱۱ء میں آپ کو جہاز "ہندوستان" کا مڈشپ مین مقرر کر کے بحری سفر کیلئے بھیجا گیا۔ اس کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں آپ نے السنہ مختلفہ۔ تاریخ۔ فلسفہ سیاست مدن علم الاقتصاد، علم سیاحت اور آئینی قانون میں علم امتیاز بلند کیا۔ بحری کالج کی طرح یونیورسٹی کی تعلیم کے زمانہ میں بھی آپکے طور طریق عام طلباء کے سے تھے۔

جنگ میں شرکت آپ ابھی "آفیسرز ٹریننگ کور" میں لفٹننٹ سپہ گری سیکھ رہے تھے کہ یورپ کی جنگ عظیم چھڑ گئی۔ اور اس کے تیسرے ہی دن آپ کو ایک فوج کا "سیکنڈ لفٹننٹ" مقرر کر دیا گیا۔ یہاں بھی آپ نے سادہ مزاجی اور مساوات انسانی کے اصول پر عمل درآمد کیا۔ یعنی عام سپاہیوں کی طرح فوجی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی خواہش تھی۔ کہ آپکو میدان کارزار میں جانے کا موقع دیا جائے۔ مگر لارڈ کچنر نے آپ کے حفظ مراتب کے خیال کو پیش نظر رکھکر یہ آرزو پوری نہ ہونے دی۔ اس کے بعد آپ سپہ سالار فرنچ کے سٹاف میں شامل ہو کر فرانس چلے گئے۔ اور چار سال تک فوج کے ساتھ میدان جنگ میں رہے۔ جہاں آپکو ہر قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ۱۹۱۵ء کے آغاز میں آپ کی موٹر جس میں سوار ہو کر آپ انسپکشن کو جا رہے تھے بم گرا۔ اور آپ کا "شوفر" مارا گیا۔ دوران جنگ میں آپ نے بحیثیت سپاہی انگلستان کے فوجی خدمات انجام دیں۔

ہندوستانی فوج کا معائنہ فرانس سے واپسی پر آپ نے ہندوستانی سپاہیوں کی خوشحالی کے متعلق اطمینان کرنے کی غرض سے "ہندوستانی فوج" کا معائنہ کیا۔ پھر جب ہندوستانی فوج فرانس سے روانہ ہوئی تو آپ نے فوج کے روبرو ملک معظم کا پیغام پڑھا جس میں ہندوستانی سپاہیوں کی [illegible] بہادری اور وفاداری کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

جنگ کے بعد کی مصروفیتیں جنگ ختم ہونے کے بعد ہز رائل ہائی نس انگلستان واپس پہنچے اور کیننگٹن میں اصلاحات کیں اور باشندوں کے پرانے مکانات کو مسمار کرا کر از سر نو تیار کرا دیا۔ اس کے بعد اگست ۱۹۱۹ء میں آپ نے سلطنت برطانیہ کے خاص خاص حصوں کا دورہ کیا۔ کینیڈا کے باشندوں نے آپ کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ لوگوں کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ آپ جدھر سے گزرتے تھے ادھر لوگ جوق در جوق جمع ہو کر آپ کو "چیئرز" دیتے تھے۔ اسی طرح امریکہ میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

ہندوستان کا ذکر خیر اس دورہ سے واپس آ کر آپ نے گلڈ ہال واقع لنڈن میں ایک تقریر کی جس کے دوران میں فرمایا کہ سلطنت برطانیہ میں وہ آزاد قومیں شامل ہیں جو ایک ہی قسم کے قانون کے تابع اور ایک ہی قسم کے آزادانہ مقاصد کی حامی ہیں۔ اس لحاظ سے سلطنت برطانیہ کی اہمیت اس اہمیت کی نسبت بہت زیادہ ہے جو لفظ سلطنت کے پرانے اصطلاحی معنوں سے مفہوم ہوتی ہے۔ اب کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزیلینڈ، جنوبی افریقہ اور ہندوستان کی قومیں متفقہ طور پر قومیں تسلیم کی جانے لگی ہیں کیونکہ انہوں نے عہد نامہ صلح پر دستخط کئے ہیں۔ ان قوموں میں ہندوستان کی قوم ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اس نے جنگ عظیم میں بڑی بہادری دکھلائی ہے۔ اور ہم اسکی رعایا، سپاہ، گورنمنٹ کے زیر بار احسان ہیں کیونکہ انہوں نے مشترک مفاد کے معاملہ میں نہایت سخت تکلیفات برداشت کیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں عنقریب اس "حیرت خیز" ملک کا دورہ کرنے کے قابل ہو سکونگا۔"

سیاحت ہند کا مقصد یہ امر ہمیں بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کے ہندوستان میں تشریف فرما ہونے کی غرض و غایت کیا ہے۔ اسکا سیاسیات سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ وہ صرف اس امر کی معلومات حاصل کرنے کیلئے تشریف لا رہے ہیں کہ ہندوستانیوں کے رسم و رواج اور حالات کیا ہیں۔ مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ آپکی ہندوستان میں تشریف آوری کی غرض و غایت یہی ہے کہ ہندوستانیوں کے حالات سے [illegible] جانے کی یہی حصول معلومات اور [illegible] امید ہے کہ [illegible] آپکے شایان شان خیر مقدم کرکے سلطنت برطانیہ کے دیگر حصوں سے پیچھے نہیں رہیگا +

نجات فضل سے ہے اور فضل کا جاذب اعمال صالحہ ہے

اس حالت پر بھی آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے بہشت میں جائینگے۔ پھر ہم لوگ جن کے اعمال بہت تھوڑے ہیں کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اعمال سے بہشت میں چلے جائینگے۔ اس سے تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ فضل کیسی ضروری چیز ہے مگر وہ محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے حصول کے لئے بھی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ محض دعوئے یان سے کچھ نہیں بنتا۔

دم کے و بیٹے

کیا تم نے قرآن کریم میں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ نہیں پڑھا۔ یہ مت سمجھو کہ و آدم کے بیٹے تم ہی ہو۔ تم میں سے جو قربانی لاتا ہے سچائی اور راستبازی کے ساتھ لاتا ہے اور محض دعویٰ ان نہیں کرتا۔ آدم کا وہ فرزند ہے جسکی قربانی قبول ئی۔ اور دوسرا جو محض دعوے ایمان لیکر آتا ہے۔ اسکی قربانی میں صداقت اور راستبازی نہیں ہوتی۔ گویا ایک نجاست کا ٹکڑا قربانی کرتا ہے۔ اور وہ آدم کے اس فرزند کی مانند ہے جس نے کہا تھا۔ کہ ایک کا ٹکڑا قربانی پیش کیا تھا۔ جو ایسی بدبودار چیز ہے کہ خدا کا ان کے لئے مسجد میں جانا منع ہے۔ تم میں سے ہر ایک اپنی ایمانی اور عملی حالت کے سے آدم کے دونوں فرزندوں میں سے کسی ایک مطابق ہے۔ جو نیکی اور ایمان کے ساتھ خدا کے آتا ہے۔ وہ اس فرزند کے مطابق ہے جس کی مقبول ہوئی۔ اور جو ناپاکی و بدبو نیت اور غیر خلوص لاتا ہے۔ وہ دوسرے فرزند کے مطابق ہے کی قربانی مقبول نہ ہوئی۔

ے پانے کیلئے سے دور کرو

اور لغو کو محض دعوے سے قبولیت حاصل نہیں ہوتی وے کے ساتھ کچھ حقیقت بھی ہو تو قبولیت حاصل ہے۔ اگر قربانی سچے دل سے جان اور مال کی نہیں بلکہ زبان کے دعوے کے ساتھ جب تک کوئی نہ دی راستہ میں رہتی ہے۔ جو روکتی ہے وہ کوئی ہیں۔ کیونکہ تم دیکھتے ہو اگر کوئی بلندی حائل ہو تو تم اپنے محبوب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح اگر خدا تک پہنچنے میں تمہارے راستے میں عزت کا ٹیلا ہے یا جاہ و مال کا ٹیلا ہے۔ جسکو تم پامال نہیں کرتے۔ تو تمہارا ایمان کچھ نہیں۔ ایمان تو وہ چیز ہے کہ جسکے بعد ایک امن آجاتا ہے۔ اور اسکے بعد کوئی دنیاوی خلش باقی نہیں رہتی۔ کیا تمہاری حالت ایسی ہے۔

کیا ایمان کی خوشبو گلاب کے پھول سے بھی کم ہے

کیا یہ لطیفہ نہیں کہ اگر کوئی شخص گلاب کا عطر لگاتا ہے یا کیوڑا چھڑکتا ہے تو اسکی ہر کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اسکی خوشبو سے فضا مہک جاتی ہو لیکن تم کہو کہ تمہیں خدا پر ایمان ہے اور خدا کی محبت تمہارے دل میں ہے۔ مگر تم سے کوئی خوشبو نہ آئے۔ ان لوگوں کو چھوڑو جن کے حواس شامہ درست نہیں۔ وہ بیمار ہیں مگر جن کے حواس بجا ہیں ان کو تم سے خوشبو آنی چاہیئے۔ اگر واقعہ میں تمہیں ایمان حاصل ہے اور تم نے خدا کو پا لیا ہے۔ اور وہ تم سے علیحدہ نہیں۔ اور اسکی محبت تم میں سما گئی ہے۔ تو تم میں کیونکر خوشبو نہیں آئیگی۔

تم کہہ سکتے ہو کہ ہم نے کب کہا کہ ہم نے خدا کو پا لیا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ مگر . . . . . . تمہارا یہ کہنا غلطی ہوئی۔ کیونکہ خدا کا پانا اور مومن ہونا ایک ہی بات ہے۔ مومن وہ ہے جس نے مشاہدہ کر لیا اور اسکو یقین حاصل ہو گیا۔ مومن امن میں ہے۔ اور امن میں وہی ہوتا ہے جو خدا کے پاس ہوتا ہے۔ پس جب تم مومن ہونیکا دعوےٰ کرتے ہو تو ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کرتے ہو کہ تم نے خدا کو پا لیا اور خدا تمہارے پاس ہے۔ اور تمہیں خدا کے قرب کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے دل و دماغ معطر ہیں اور خدا کی محبت کا پھول تمہارے دل میں ہے۔ اس لئے جس طرح گلاب کا پھول کپڑوں میں چھپا ہوا بھی کپڑوں کو مہکا دیتا ہے۔ اسی طرح خدا کی محبت سے تمہارا جسم مہک اٹھنا چاہیئے۔ کیا تم خدا کی محبت کی خوشبو کو اتنا حقیر یا اتنا بے اثر خیال کرتے ہو کہ وہ گلاب کے پھول کی خوشبو سے بھی کم ہے۔ ایمان کا تو یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ مومن کے دل سے ایمان کی خوشبو آئے۔ لیکن جس شخص کے دل سے خوشبو نہیں آتی وہ کیسے مطمئن ہو گیا کہ اسکو ایمان حاصل ہے۔ ایک چیونٹی کو دیکھکر اسکے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر سورج کو دیکھا جائے تو بالکل ہی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا کو دیکھ بھی لیا ہو۔ مگر اس دید کا کوئی اثر باقی نہ ہو۔ اگر واقعی تم نے خدا کو دیکھ لیا ہے تو پھر تمہارے اندر کوئی ایسی بات نہیں رہ سکتی جو خدا کی دید کے بعد نہیں رہنی چاہیئے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ نہایت معمولی باتوں سے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور ان کے قدم متزلزل ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان کا دعوےٰ ایمان جھوٹا اور غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ ایمان رویت اور تسلی کو چاہتا ہے۔

پس جب تک رویت اور تسلی نہ ہو جب تک ایمان کی خوشبو نہ آئے اس وقت تک ایمان کا دعوےٰ بے معنی ہے۔ اب تم اپنی حالت کو دیکھو تم میں سے کتنوں کو خدا پر چیونٹی کے برابر بھی ایمان ہے۔ جب تک اتنا بھی ایمان نہ ہو کوئی مومن کس طرح کہلا سکتا ہے۔ اگر تمہارے دن رات کسی اور طرف لگے رہتے ہیں۔ اگر تم میں خدا کے لیئے تڑپ نہیں۔ اور نہ تم کو اس کا احساس ہے۔ اور نہ کوئی روحانی زندگی کی علامت ہے۔ تو ایسی حالت میں تمہیں کون مومن سمجھ سکتا ہے۔ کون عقلمند ہے جو تمہارے دعوے ایمان کو سچا مان سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں اگر کسی میں ایمان کی خوشبو ہے۔ تو خواہ وہ ہزار نیکی نہ کرتا ہو خدا کا مقرب ہے۔ لیکن اگر کوئی ساری عبادتیں بجا لاتا ہے۔ مگر اسکی روح میں مری ہے اور وہ روحانی اور ایمانی خوشبو اپنے اندر نہیں رکھتا۔ تو اسکی یہ تمام عبادتیں اکارت ہیں۔ اور اس کی عبادتیں خس و خاشاک کی مانند ہیں جنکو آگ کی ایک لپٹ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ پس وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں۔ خواہ انہیں بعض نیکیوں کی کمی ہو ان کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے جو خزانہ پر بیٹھا ہوتا ہے جب کوئی خطرناک وقت آئے وہ مال نکال کر اسے استعمال میں لا سکتا ہے۔ جس کو قرب حاصل ہے۔ اسمیں اگر کوئی سستی ہو تو اس قدر خطرہ کی بات نہیں۔ برخلاف اسکے جسکو قرب نہیں اس کی حالت قابل اطمینان نہیں۔

مدعی ایمان اور ایماندار کی مثال

ان دونوں کی مثال یعنی ایک جسکو قرب حاصل ہے۔ مگر اسکے اعمال میں کسی قدر سستی ہے۔ اور دوسرا وہ جس کو ایمان حاصل نہیں مگر وہ عمل کرتا ہے۔ ایسی مثال ہے۔ جیسا کہ جنگل میں دو شخص ہوں ایک کے پاس اس کی ماں کی تصویر ہو شیر اسپر حملہ کرے۔ اور وہ ماں کی تصویر چھاتی سے لگا

ورنہ ظاہری طور پر اسوقت میرے کپڑوں کو خوشبو نہیں لگی ہوئی تھی۔ اسوقت میں سمجھا کہ یہاں خوشبو سے مراد یہ خطبات ہیں۔ جنہیں دعوت ایمان دی گئی ہے۔

تم کس لیئے اپنے لوگوں سے جُدا ہوئے تھے

پس خوب یاد رکھو کہ اجتماع کوئی چیز نہیں۔ تم یہ مت خیال کرو کہ تم تھوڑے تھے۔ اب بہت ہو گئے۔ تم ذلیل تھے۔ اب معزز ہو گئے۔ تمہاری نظر اس طرف مت جائے۔ کہ آج ہندوستان میں پیدا ہونیوالی ہر ایک تحریک تمہاری ہمدردی کی طالب ہوتی ہے۔ اور اس کے محرک چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کے ساتھ ملجاؤ کہ ان کی آواز مؤثر ہو جائے۔ لیکن کیا تم اپنے لوگوں سے اسلیئے علیحدہ ہوئے تھے۔ کہ لوگ تمہاری طرف انگلیاں کرینگے۔ اور لوگوں کی تم پر نظر پڑے گی کہ یہ بھی کوئی ہیں لیکن تم یقین کرو۔ کہ تمہارا یہ کام اس نیت سے نہ تھا۔ جب تم اپنے اصل سے جدا ہوئے تھے۔ تو اسوقت کسی عقل میں نہ آتا تھا کہ تم کو لوگ عزت کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور تم سے ہمدردی چاہینگے۔ بلکہ اسوقت تو تمہاری یہ حالت تھی۔ کہ تم پر انگلیاں اُٹھنے کی بجائے تم پر سے لوگ گذرتے تھے۔ تاکہ تمہیں کچل دیں۔ پس یہ غلط ہے۔ کہ ہم اسلیئے جدا ہوئے تھے۔ کہ لوگوں کی انگلیاں ہماری طرف اٹھیں۔ بلکہ ہم دیکھتے تھے۔ کہ ہم کو کچلنے کی ہر ایک کوشش ہوتی۔ اور لوگ ہمیں پامال کرنے کے درپے تھے۔ اسوقت اگر ہمارا کوئی مدعا تھا۔ تو سوائے چند مستثنیات کو چھوڑ کر جن کے دل میں عزت کی خواہش ہو۔ ہماری یہ کوشش اور خواہش تھی۔ کہ ہم خدا کو خوش کرینگے۔ اگر خدا تعالیٰ خوش ہو۔ اور وہ ہم سے راضی ہو۔ تو دنیا کی نظر میں معزز ہونا یا ذلیل۔ کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو ہمارا دنیا کی نظروں میں معزز ہونا کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ چندوں کا بڑھ جانا ہیچ ہے۔ ہمارے کاموں کا پھیل جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اگر ہم ایسی ہی باتوں پر خوش ہو سکتے ہیں۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے آتا ہے۔ مگر راستہ میں اسکو ایک شیشہ کی گولی ملجاتی ہے۔ [illegible] بچوں کی [illegible] پڑتی ہیں۔ اور وہ [illegible] ہیں۔ جو بہت سا خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ اور بچہ [illegible] پر خوش ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ان کی ملاقات سے بڑھکر وہ محبت کی چیز نہیں۔ پس دنیا کی عزت یا مال کی طرف نظر کرنا خدا کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے۔ جیسی ماں کی محبت کے مقابلہ میں شیشہ کی گولی پر خوش ہو جانا۔ بلکہ اس سے بھی حقیر۔ جو لوگ خدا کے مقابلہ میں دنیا کی عزت میں پھنس جاتے ہیں۔ وہ اپنی عمر کو ضائع کرتے ہیں۔ اور ایسا شخص نجات کا مستحق نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص خدا کو مقدم کرتا ہے اور اس کی حالت سے یہ بات ظاہر ہے۔ تو وہ خوش ہونے کا مستحق ہے۔

آنحضرتؐ کا ہر ایک فعل عبادت الٰہی ہے۔

اسمیں شبہ نہیں کہ خدا کا فضل ہی ہوتا ہے۔ جس سے نجات ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص اپنے عمل کی بناء پر دعوے نہیں کر سکتا کہ وہ نجات پائیگا۔ کیونکہ سب سے بڑے عامل اور سب سے زیادہ خدا کے فرمانبردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ بھی اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں کرتے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ نے سوال کیا۔ کہ آپ تو اعمال سے ہی بہشت میں جائینگے آپ نے فرمایا نہیں عائشہ میں بھی خدا کے فضل سے ہی جاؤں گا۔ پس جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان جس کا ہر ایک سانس۔ جس کا چلنا۔ پھرنا عبادت میں داخل تھا۔ جس کا سونا اور جاگنا عبادت میں گنا جاتا تھا جس کی ہر حرکت و سکون عبادت تھی۔ حتیٰ کہ آپکا پاخانہ پیشاب کے لئے جانا اور اپنی بیویوں کے پاس رہنا بھی عبادت تھا۔ اتنا بڑا عبادت گذار انسان جب کہتا ہے کہ میں اپنے اعمال سے بہشت میں نہ جاؤں گا۔ بلکہ خدا کے فضل سے۔ تو اور کون ہے۔ جو کہے کہ میں عمل سے بہشت میں داخل ہو جاؤں گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل کیسے عبادت میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ ان کے متعلق خدا نے یہ بتایا ہے۔ کہ ان کی ہر ایک حالت عبادت تھی۔ ناواقف کہہ سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی ہر حرکت کیسے عبادت تھی۔ مگر تم یاد رکھو۔ کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فعل عبادت تھا۔ ان آپکے سوا کسی کا ہر ایک فعل عبادت نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا نے فرمایا۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ تمہارے لیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل میں ایک نمونہ ہے کیا اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ رسول کریم اپنے عمل سے بتلائیں۔ کہ کونسا فعل جائز ہے۔ اور کونسا ناجائز۔ کونسا مستحسن ہے۔ اور کونسا مکروہ۔ اور کونسا حلال ہے۔ اور کونسا حرام۔ پس رسول کریمؐ کا ہر ایک کام ایک بیان ہے۔ اور ایک بڑا سوال exceptions کا ہے۔ مثلاً آپ کا نماز پڑھنا صرف خدا کے ایک حکم کی تعمیل نہ تھی۔ بلکہ اعلان تھا کہ یہ فرائض ہیں یہ سنتیں ہیں۔ اور یہ نوافل ہیں۔ جو فرائض کے علاوہ ہیں۔ اور جن کا پڑھنا قرب الٰہی کے لئے ضروری ہے آپ کا کھانا کھانا اعلان تھا۔ کہ جو کچھ آپ کھاتے ہیں وہ حلال ہے۔ اور جن چیزوں کو آپ نہیں کھاتے تھے وہ کھانے کے ناقابل تھیں۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل چونکہ نمونہ بنایا گیا ہے لوگوں کے لیئے۔ اسلیئے آپ جن چیزوں کو جائز بتلاتے تھے۔ اور استعمال فرماتے تھے۔ یہ عبادت تھی۔ اسی طرح جن سے منع فرماتے تھے۔ اور استعمال نہ کرتے تھے۔ یہ بھی عبادت میں شامل تھے۔ غرض آپکا ہر فعل عبادت تھا۔ کیونکہ خدا کے حکم کے ماتحت تھا۔ چنانچہ اس کی ایک مثال ہے۔ کہ ایک شخص نے عصر کی نماز کا وقت دریافت کیا تھا ظاہر ہے۔ کہ اول وقت پر نماز پڑھنا مستحسن ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی دیر کی کہ وقت نہایت تنگ [illegible] آپ کا نماز میں یہ دیر کرنا بھی عبادت تھا۔ کیونکہ کہ آپ یہ سبق دے رہے تھے کہ اگر انسان کبھی وجہ [illegible] کسی وقت اول وقت پر نماز نہ پڑھ سکے۔ تو اگر آخری وقت تک پڑھ لے۔ تو بھی اس کی نماز ہو [illegible] غرض فرائض ہی اعلان تھا۔ واجبات ہی اعلان تھا۔ نوافل و سنن میں اعلان تھا کہ یہ سب کچھ الٰہی ہے۔

خرابی مراد لی ہے فرمایا وہ بھی صحیح ہے لیکن ظاہری رنگ میں بھی دنیا کی حالت خراب تھی یورپ والے تو آنحضرتؐ کی کامیابی کی وجہ ہی یہ بتاتے ہیں۔ کہ اس وقت مصلح کی ضرورت تھی۔ آنحضرتؐ نے دعویٰ کیا اور لوگوں نے مان لیا۔

کسی چیز کو اپنے لئے منع کرلینے اور حرام کہنے میں فرق

علیم صاحب نے دوسرا سوال یہ عرض کیا کہ ایک جگہ آتا ہے۔ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک (التحریم ۲) اے نبی جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے۔ تو کیوں اسکو اپنے لئے حرام ٹھیراتا ہے۔ کہ اپنی بیبیوں کی رضا چاہتا ہے۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام (النحل ۱۱۶) اور یعنی اپنی زبان سے نہ کہدیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ آخری آیت کے ہوتے ہوئے آنحضرتؐ نے کیوں اسکے خلاف کیا۔

فرمایا حرام کے دو معنے ہیں۔ ایک شریعت کے مطابق کسی چیز کا حرام ہونا۔ اور دوسرے خود کسی شخص کا کسی چیز سے اپنے نفس کو روک لینا۔ نبی کریمؐ نے شہد کو چھوڑ دیا۔ اسلئے کہ آپ کی بیویوں کو بو آتی تھی۔ مگر آپ نے دوسروں کیلئے منع نہیں کیا۔ اسکے متعلق پہلی آیت میں ذکر ہے اور دوسری آیت میں اور بات ہے جس میں ان لوگوں کو روکا گیا ہے۔ جو شریعت خود منع کرتے ہیں اور دوسروں کو کہتے ہیں کہ فلاں چیز حرام ہے۔ اور فلاں حلال۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کو اس بارے میں کچھ نہیں فرمایا ہوتا۔ اسلئے آنحضرتؐ کا فعل اس نہی کے نیچے نہیں آسکتا۔ ہاں خدا تعالیٰ نے آپ کے اس فعل کو بھی پسند نہیں کیا کہ آپ ایسا کریں۔ بیشک جب تک چاہیں کسی چیز کو نہ کھائیں۔ مگر ہمیشہ کیلئے اپنے نفس پر منع کرنا درست نہیں۔ اسلئے کہ ممکن ہے کوئی ایسی وجہ پیدا ہو جسکی وجہ سے وہ چیز اسکے لئے کھانی ضروری ہو جائے۔ مگر وہ بوجہ عہد کے نہ کھا سکے۔ اسلئے فرمایا کہ ایسے عہد درست نہیں۔ کیونکہ پہلے شریعت عقل اور فطرت کے کامل لحاظ کو ملحوظ نہ رکھتی تھی۔ بلکہ ضرورت کے مطابق ہوتی تھی مگر اب شریعت اسلام میں عقل و فطرت کے پہلو کو مکمل کر دیا گیا۔ اسلئے اب خدا تعالیٰ نے اس بات کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ نے جو کچھ اپنے نفس پر حرام کہا تھا۔ وہ اسلئے تھا کہ ان کو اس سے تکلیف ہوتی تھی۔ مگر آنحضرتؐ کا فعل اخلاق پر مبنی تھا۔ کہ دوسرے کی تکلیف کے خیال سے آپ نے ایسا کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ بھی درست نہیں۔

خطبہ جمعہ

ایمان کی خوشبو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۴ نومبر ۱۹۲۱ء

تشہد کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا

میں جس امر کی طرف آپ لوگوں کو ایک عرصہ سے توجہ دلاتا ہوں۔ آج بھی اسی مضمون کی ایک شاخ کیطرف دلاتا ہوں۔ لیکن اصل مضمون کے تسلسل کو ایک وقت کے ماتحت اگر منشاء الٰہی ہو تو اگلے جمعہ پر ملتوی کرتا ہوں۔ اور اسکی ایک اور شاخ کو لیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں میں میں نے جو کچھ کہا۔ اور جو کچھ آئندہ کہنے کی نیت ہے۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے۔ اسی کے ارادہ کے موافق ہے۔ میں جانتا ہوں میں نے یہ باتیں جس وقت کہنی چاہی ہیں۔ وہ وقت خدا کے نزدیک مناسب اور صحیح ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ انسان جو اب بھی اپنی نفسانی خواہشات میں مبتلا رہیگا۔ اور نیکی کی طرف قدم نہیں اٹھائیگا۔ وہ خدا کے مقربین کے رتبہ سے کاٹ دیا جائیگا۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور وہ لوگ جو سنینگے اور سنکر عمل کرنے کی سعی کریں گے۔ وہ خدا کے فضلوں کے وارث ہونگے۔ اور ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔

تم مجھے کچھ نہیں دے سکتے

میں نے جو کچھ تم لوگوں کو کہا ہے اس میں میرا ذاتی نفع کوئی نہیں۔ نہ مالی نفع ہے۔ نہ اعزازی نفع ہے۔ نہ رتبہ کے طور پر نفع ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ جو کچھ کر سکتے تھے وہ تم کر چکے۔ تم میری بیعت کر چکے۔ اور تم نے بیعت کر کے جو اعزاز دینا تھا۔ تم نے یا خدا نے وہ مجھے دیدیا۔ اب یہ معاملہ تمہارے اختیار سے باہر ہو گیا۔ اب تمہارے پاس کوئی چیز نہیں۔ جو تم مجھے دو۔ اور پہلے تم دے چکے ہو۔ تمہارا جو کچھ تھا۔ وہ تم میں سے بعض ایک سال قبل بعض دو سال بعض تین سال اور بعض سات سال قبل دے چکے۔ تم نے وہ سب کچھ جو تمہارا تھا۔ قربان کر دیا۔ کیونکہ تم نے بیعت کر لی اور بیعت کے بعد بیعت کرنے والے کی کوئی چیز نہیں رہا کرتی۔ نہ اس کی جان اسکی رہتی ہے۔ نہ اسکا مال اسکا رہتا ہے۔ نہ اس کی عزت اسکی رہتی ہے۔ نہ اسکی جائداد اسکی رہتی ہے۔ غرض جو کچھ تمہارا تھا وہ کچھ مدت پہلے تم دے چکے۔ پس اب تم سے میرا کوئی خواہش کرنا عبث فعل ہے۔ اگر تم سچے ہو اور تم نے بیعت کے اقرار میں فریب نہیں کیا۔ اور تم جھوٹے نہیں ہوئے۔ تو اب تمہارے پاس تمہارا کچھ نہیں رہا۔ کیونکہ تم کہہ چکے ہو۔ کہ ہم وہ قربان کر چکے۔

میں جو کچھ کہتا ہوں تمہارے فائدہ کے لئے کہتا ہوں

اس لئے میں جو کچھ تمہیں کہتا ہوں وہ اپنے ذاتی نفع اور فائدہ کیلئے نہیں۔ بلکہ محض اس لئے کہتا ہوں کہ تم نے جو مجھ سے معاہدہ کیا ہے تمہیں بھی اس سے کوئی فائدہ ہو۔ اور جو کچھ مجھے ملا ہے میں تمہیں وہ دیدوں۔ مجھ سے دیانتداری تقاضا کرتی ہے کہ جو معاہدہ تم نے مجھ سے کیا ہے۔ اسکے مطابق تمہیں وہ کچھ دوں۔ جو مجھے ملا۔ اور تمہیں صحیح راستہ دکھاؤں۔ اور تمہیں بتاؤں کہ اب تک تم اس راستے کو چھوڑ کر دوسری طرف جا رہے ہو۔ پس میں نے جو کچھ کہا اور آئندہ جو کچھ کہونگا۔ وہ اپنے لئے نہیں بلکہ تمہارے ہی فائدہ کیلئے۔

رؤیا میں خوشبو سے مراد ایمان ہے

میں نے تمہیں بتایا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ خدا کے منشاء کے مطابق ہے۔ میں نے ایک رؤیا میں ایک شخص کو دیکھا ہے۔ مگر میں نہیں جانتا کہ وہ کون شخص ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اسلئے کہ تم خوشبو سے محبت کرتے ہو۔ میں نے اسی وقت اپنے کپڑوں کو سونگھا تو مجھے ان میں خوشبو معلوم نہیں ہوئی۔ میں نے اسی حالت رؤیا میں سمجھا کہ اس خوشبو سے مراد وہ خطبے ہیں جو میں نے ایمان کی مضبوطی کے لئے بیان کئے ہیں۔ کیونکہ ایمان کو خوشبو سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ میں ایمان کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ اس لئے اس شخص نے کہا۔ کہ چونکہ تم خوشبو سے محبت رکھتے ہو۔ اسلئے میں تم سے محبت رکھتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر

بیعت سیاں سنگھ صاحب ۔ ساکن بسراؤں ضلع گورداسپور ۔

۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر

مہدی کا نشان مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو کہ حافظ محمد صاحب لکھوکے والے کے شاگرد ہیں عرض کیا کہ حافظ محمد صاحب نے احوال الآخرۃ میں جو مہدی کے نشانات لکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے ۔ ع

"بولن لگا اڑ کر بوسے بتاں تے تھوا رے"

اس کے متعلق ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کیا حضرت مرزا صاحب میں یہ بات پائی جاتی تھی۔ میں نے ان کو بتایا تھا کہ اڑ کر بولنے کا محاورہ پنجابی میں ان معنوں میں بھی آتا ہے کہ میدان میں کھڑے ہو کر مقابل کو بلانا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے جس زور کے ساتھ مخالفین کو مقابلہ کے چیلنج دئے ہیں۔ وہ ہر ایک جانتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہی بات نہیں بلکہ حضرت صاحب میں یہ بات اپنے اصل معنوں کے لحاظ سے بھی پائی جاتی تھی۔ حضرت صاحب جب جوش سے کلام فرماتے تھے۔ تو بعض اوقات کسی قدر الفاظ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ اور اس وقت آپ کا ہاتھ ران پر بھی پڑتا تھا۔ اور یہ ہمارے سارے خاندان کی حالت ہے کہ جوشیلی تقریر میں بعض اوقات الفاظ رک جایا کرتے ہیں۔ مولانا سرور شاہ صاحب کے ذکر کرنے پر فرمایا کہ بعض اوقات (ر) کی بجائے (ڑ) مثلاً (کرنا) کی جگہ (کڑنا) حضرت صاحب کی زبان سے نکلتا تھا۔

عذاب اور بعثت رسول حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری سے فرمایا کل آپ نے سوالات کے متعلق کہا تھا وہ کہاں ہیں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا قرآن کریم میں جو آتا ہے۔ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ عذاب سے پہلے نبی کا آنا ضروری ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ ہلاکو کے وقت میں مسلمانوں پر جو عذاب آیا اس وقت کون نبی تھا۔

فرمایا سب سے پہلے یہ سوال حل طلب ہے کہ عذاب کس کو کہتے ہیں۔ سو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ ہر قسم کی تکلیف جو خدا کی طرف سے نازل ہو وہ عذاب ہی ہے۔ لفظ عذاب انتقام کے معنے بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور عذاب کے معنے میں وہ سزا شامل ہے جو کسی جرم کے بدلے میں آئے۔ یہ شرط نہیں کہ وہ کتنوں پر آئے اگر ایک شخص پر بھی اس کے جرم کی پاداش میں سزا کا نزول ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے عذاب ہے۔ اگر اس آیت کے یہ معنے کئے جائیں کہ ہر عذاب کے وقت نبی آنا چاہئیے۔ تو پھر ضروری ہوگا کہ ہر شخص کو عذاب سے پہلے ایک نبی کی بعثت ہو۔ مگر یہ نہ عقل تجویز کرتی ہے۔ نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ بالبداہت باطل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ۹۹ فیصدی ایسے شخص ہوتے ہیں جنہیں کوئی نہ کوئی عذاب کسی نہ کسی رنگ میں آتا ہے۔ ایسی حالت میں ضرورت ہے کہ اتنے ہی نبی ہوں اس لئے ہمیں اس کے معنوں میں حد بندی کرنی پڑیگی۔ اور وہ اسطرح کہ اگر کوئی عذاب ایک قوم کی طرف آئے۔ تو یہ قومی عذاب نہیں آسکتا۔ جب تک پہلے ایک نبی اس قوم کی طرف مبعوث نہ ہولے۔ مثلاً جب بنو اسرائیل میں نبی آسکتے تھے۔ تو ان کے انکار کے باعث کسی خاندان کے صرف افراد پر عذاب نہیں آیا۔ بلکہ جس گروہ کی طرف نبی ہوتا تھا اس تمام پر نہ ماننے کے باعث عذاب نازل ہوا کرتا تھا۔ یعنی اس وقت عذاب کا نزول اس دائرہ میں محیط ہوتا تھا جس کے لئے نبی کی بعثت ہوتی تھی۔ مثلاً نبی کی بعثت سارے بنی اسرائیل کے لئے ہے۔ اگر ایک خاندان پر عذاب آتا ہے تو اس کے لئے نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبی سب کیلئے ہے تو سب پر عذاب کا آنا ضروری ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام جہان کیلئے نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد جو نبی ہوگا۔ وہ آپ کا مظہر اور بروز ہونے کی حیثیت میں تمام دنیا کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد اگر عذاب آئیگا تو سارے جہان پر آئیگا۔ اگر ایک ملک یا قوم پر عذاب آتا ہے تو اس کی نسبت ایک خاندان یا ایک فرد کی ہوگی۔ جس کیلئے نبی کی ضرورت نہیں مگر سارے جہان کیلئے عذاب ہو تو نبی پہلے ضرور آئیگا۔ کیونکہ اب نبی کی بعثت سارے جہان کے لئے ہو سکتی ہے۔ ہلاکو کے وقت کا عذاب ایک محدود دائرے میں تھا۔ مثلاً عراق میں اور ایک اور علاقے میں۔ تمام دنیا کے مقابلہ میں اتنے علاقہ پر عذاب کیلئے نبی کریمؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ تمام دنیا کے مقابلہ میں اس علاقہ کی حیثیت نبی کی بعثت کے دائرے کی وسعت کے لحاظ سے وہی ہے۔ جو بنی اسرائیل کے مختص القوم نبی کے زمانہ بعثت میں بنی اسرائیل میں سے ایک خاندان یا ایک فرد کی تھی۔ اگر اس طرح حد بندی نہیں کی جائیگی تو ماننا پڑیگا کہ ہر ایک شخص پر عذاب آنے سے پہلے ایک ایک نبی آنا چاہئیے۔

اس اصول کے لحاظ سے یہی زمانہ ہے جس میں ایک نبی مبعوث ہونا چاہئیے تھا۔ اور اس زمانہ میں جیسا کہ میں نے بتایا وہی شخص نبی ہو سکتا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے ہو۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا پر عذاب مستولی ہے۔ اور ایک قسم کا عذاب نہیں بلکہ گوناگوں رنگ کے عذاب آرہے ہیں۔ سیاسی عذاب ہیں۔ تمدنی عذاب ہیں۔ صحت کے بارے میں دنیا عذاب میں ہے۔ نو امین زہر سے جو عذاب آتے ہیں ان کا نام ہے۔ مثلاً نزلہ بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اور عالمگیر ہیں۔ طاعون ہے۔ تو اسنے ہر طرف پیر پھیلائے ہوئے ہیں۔ اور بخاروں کے دورے ہیں۔ غرض ان دنوں آفتوں مصیبتوں کی کوئی حد بندی نہیں۔

حکیم صاحب نے عرض کیا کہ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی دنیا کی یہی کیفیت ہوئی تھی۔

فرمایا ہاں قرآن کریم شہادت دے رہا ہے کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کہ اس وقت بھی عالمگیر عذاب تھا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ اس سے حضرت صاحب [illegible]

کہ سنت نبوی پر چلنے کا کیا مطلب ہے؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں اسلئے نہیں رونق افروز ہوئے تھے۔ کہ لوگوں کو خدا تعالے کی بخشی ہوئی نعمتوں کے استعمال کرنے سے روک دیں۔ جائز اور مفید اشیاء کو ترک کرادیں۔ اور ہر قسم کے آرام و آسایش کے سامانوں سے فائدہ اٹھانا بند کردیں۔ بلکہ اسلئے تشریف لائے تھے۔ کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی نعمتیں صحیح طور پر استعمال کرنا سکھائیں۔ چنانچہ اسبارے میں آپ کے نمونہ و نہایت مفصل احکام موجود ہیں۔ اور پھر اسلئے تشریف لائے تھے کہ لوگوں کو وحدہٗ لاشریک خدا کے پرستار بنائیں۔ اور ایک خدا کی پرستش کی حقیقت اپنے قول اور طرز سے سمجھائیں۔ پس جو شخص اس بارے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی تقلید کرتا ہے۔ آپ کے احکام بجالاتا ہے۔ وہ سنت نبوی پر چلنے والا کہلا سکتا ہے۔ نہ کہ وہ جو اپنی خواہشات کی بنا پر کوئی طرز عمل اختیار کرے۔ اسے سنت نبوی کا عامل کہا جائے۔

مسٹر گاندھی نے حال میں ہی اپنے جو عقائد شائع کئے ہیں۔ ان میں اور باتوں کے علاوہ بت پرستی پر بھی اپنا اعتقاد بیان کیا ہے۔ ان حالات میں انکو سنت نبوی کا عامل قرار دینے والوں کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر سنت نبوی پر عمل کرنے والے ایسے ہی لوگ ہوں۔ تو اسلام کی کیا صورت ہو۔

پکڑنا تشدّد چھوڑنا کمزوری

دنیادار لیڈروں اور روحانی راہنماؤں کے طرز عمل میں ایک نمایاں فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ دنیاوی لیڈر جس کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ ہر وقت ہر حالت اور ہر پہلو سے اس کی مخالفت ہی کئے جاتے ہیں۔ اور اس کی ہر بات ہر قول اور ہر فعل میں نقص نکالنے کے درپے رہتے ہیں۔ لیکن روحانی راہنما اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں اور شریر سے شریر مخالفوں کے بھی صرف انہی افعال پر ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ ارتکاب کرنے والوں کی اپنی حالت کے لئے بھی سخت مضرت رساں ہوتے ہیں۔ وہ سخت متعصب مخالفین کے مقابلہ میں بھی عدل و انصاف کو کبھی نظرانداز نہیں کرتے۔

یہ ایک ایسا صاف اور بیّن فرق ہے کہ ہر ایک شخص جو اس بارے میں غور کرے۔ بآسانی اس پر آگاہ ہو سکتا ہے۔

اسوقت مسٹر گاندھی عوام میں اثر و رسوخ کے لحاظ سے خاص پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور بعض خوش اعتقاد تو انہیں مذہبی لحاظ سے بھی خاص درجہ دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ باوجود بڑے بڑے دعاوی کے ان کے طرز عمل سے یہی ظاہر ہے کہ انہیں اپنے مخالف کے ہر ایک فعل اور عمل میں عیب اور نقص ہی نظر آتے ہیں۔

گورنمنٹ کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کی جو کوششیں پیروان عدم تعاون کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے جب گورنمنٹ نے بعض لوگوں پر مقدمات قائم کئے۔ اور سزائیں دیں تو نہ صرف دوسروں نے بلکہ خود مسٹر گاندھی نے اسے گورنمنٹ کا تشدد اور سختی قرار دیا۔ لیکن اب وہ گورنمنٹ کے سب کو گرفتار نہ کرنے کو بھی ایک عیب بتاتے ہیں۔ اور اسے گورنمنٹ کی کمزوری اور بے بسی کا ثبوت ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”اب تک کسی گورنمنٹ نے بھی کھلم کھلا مخالفت خواہ وہ کیسی ہی مودبانہ کیوں نہ ہو۔ برداشت نہیں کی“ (بندے ماترم ۳ نومبر)

کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر گورنمنٹ گرفتار کرتی ہے۔ تو اسے سختی اور تشدد کہا جاتا ہے۔ اور اگر درگذر کرتی ہے۔ تو اسے اس کی کمزوری ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ حد سے بڑھی ہوئی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ کہ ہر حالت میں گورنمنٹ پر الزام لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

”ہم مسلمان نہ رہے صاحب ایمان نہ رہے“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک بہت بڑی غرض ہے۔ ”مسلماں را مسلماں باز کردند“ لیکن جن لوگوں کی قسمت میں محرومی لکھی ہو۔ انہیں کون سمجھا سکتا ہے۔ مسلمانوں نے اچھی طرح سمجھتے اور جانتے ہوئے محض ضد اور عداوت میں آکر کہہ دیا کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ ہم میں کوئی نقص نہیں۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ کے اخبار اہلحدیث میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہم سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ بتاؤ مسلمانوں میں کونسے نقائص پیدا ہوگئے تھے۔ جن کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب آئے تھے۔ لیکن اب وہ پردہ غفلت اتر رہا ہے اور زمانہ کے تھپیڑے سے ہوش میں آ رہے ہیں۔ اور مسلمان اپنی حالت کے قابل اصلاح ہونے کا خود اعتراف کر رہے ہیں۔

۲۸۔ اکتوبر کے مدینہ میں ایک صاحب ”مولوی شاہ انعام الحق صاحب امبھٹوی“ کی ایک نظم بعنوان ”تم وہی لوگ ہو جو حامل قرآن نہ رہے“ چھپی ہے۔ جسمیں وہ لکھتے ہیں:۔

”ہاں دکھاتے ہیں ابھی شوکت اسلام مگر
ہم مسلمان نہ رہے صاحب ایمان نہ رہے
تم کو حق کیا ہے کہ اپنے کو مسلمان کہو
تم وہی لوگ ہو جو حامل قرآن نہ رہے“

یہ حالت زار بیان کرنے کے بعد ناظم صاحب نے ایک پتے کی بات لکھی ہے۔ اور وہ یہ کہ

قوم وہ قوم نہیں جس کا نہ رہبر کوئی
ملک وہ ملک نہیں جس کا نگہبان نہ رہے
تم سے بڑھکر تو ذلیل آج کوئی قوم نہیں
تم سا بدبخت جہاں میں کوئی انسان نہ رہے

کاش! مسلمان ایک رہبر کی پیروی اختیار کریں اور ایک سلک میں منسلک ہوکر دین و دنیا میں عزت حاصل کر سکیں۔ لیکن اگر اب بھی جبکہ انہیں اپنی خطرناک حالت کا احساس ہو رہا ہے۔ اور اپنی تباہی اور بربادی پر آگاہ ہو چکے ہیں اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ ان کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۴ - نومبر ۱۹۲۱ء

سنت نبوی اور مسٹر گاندہی

مسلمانوں کی اس سے بڑھکر اسلام سے بیگانگت کیا ہوگی۔ کہ ان کے نزدیک اسوقت اگر کوئی شخص اسلام کی صحیح تعلیم پر چلنے والا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنیوالا ہے۔ تو صرف مسٹر گاندہی ہے۔ چنانچہ بمبئی کا ایک روزانہ مسلمان اخبار جس کا نام "نصرت" ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چند ایسی احادیث (جنمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مشکلات کا ذکر ہے) کا ترجمہ درج کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

"آج ہزاروں علماء و صلحاء ہیں۔ ہزار ہا عشق نبوی اور حب رسول کا دعوے کرتے ہیں۔ لاکھوں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ مگر کون ہے۔ جو آج اس سنت نبوی پر عمل پیرا ہو۔ اگر ہماری متجسس نگاہیں ہندوستان کے طول وعرض میں کسی مسلمان کو دیکھنا چاہتی ہیں جو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان حدیثوں پر عمل کرنے والا ہو۔ تو افسوس کہ وہ بصد حسرت یاس و ناامید واپس آ جاتی ہیں۔ اور پھر یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوتی ہیں۔ کہ پیغمبر اسلام کی اس سنت پر عمل کرنیوالا صرف ایک غیر مسلم ہے۔ جسے گاندھی کہتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندہی جو جوار کی روکھی سوکھی روٹی کھاتے ہیں۔ گاڑھا پہنتے ہیں۔ تھرڈ کلاس کی گاڑی میں سفر کرتے ہیں۔ اور جس طرح حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود دونوں جہان کی شہنشاہی کے اپنے آپ کو غریب مسکین بنا رکھا تھا۔ اور فقر وفاقہ پر گذر ہوتی تھی۔ اسی طرح آج مہاتما گاندہی بھی اپنے وطن کی محبت میں مطلق قلاش بنے ہوئے ہیں"۔ (نصرت ۸ اکتوبر)

اس اقتباس کو پڑھ کر پہلا سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا مضمون آپ کے وقت کی مشکلات اور تنگدستیوں کا ذکر ہے۔ یہ مطلب ہے۔ کہ مسلمانوں کو جان بوجھکر اسی قسم کی مشکلات میں اپنے آپ کو ڈالے رکھنا چاہیئے۔ اور باوجود سامان میسر ہونے کے فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنا چاہیئے تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا کیا مطلب ہے جن سے صاف اور واضح طور پر ثابت ہے کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اچھے کھانے نہ صرف پسند فرماتے تھے۔ بلکہ تناول بھی فرماتے رہے ہیں۔ جیسا کہ مرغی اور بکری کا گوشت کھانے کا احادیث میں بکثرت ذکر ہے۔ اور گوشت کی پسندیدگی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ موجود ہیں کہ ان اطیب اللحم لحم الظھر سب سے اچھا گوشت پیٹھ کا گوشت ہے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ:۔ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ یحب الحلواء والعسل۔ انہوں نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔

یہ تو کھانے کے متعلق ہوا۔ اور پہننے کے متعلق بھی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قمیص پہنی اور رنگ دار چادریں اوڑھی ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بھی جو اچھا کپڑا میسر آسکا۔ استعمال فرمایا ہے ان احادیث کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے مشکلات کے اوقات کی احادیث کو پیش کر کے یہ ثابت کرنا کہ اسوقت صرف مسٹر گاندہی ہیں۔ جو سنت نبوی پر عمل کر رہے ہیں نہ صرف سنت نبوی کے ساتھ تمسخر کرنا ہے۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر حملہ کرنا ہے۔ کیونکہ رسول کریم نے نہ تو کہیں یہ فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی جو نعمت حاصل ہو۔ اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور وسعت و مقدرت کے ہوتے ہوئے فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرو۔ اور نہ اپنے طرز عمل سے یہ بات ظاہر فرمائی ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ فرمایا ہے۔ اور یہی بات آپ کے عمل سے ظاہر ہے کہ من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یری نعمتہ علی عبدہ کہ جب انسان پر خدا اپنی کوئی نعمت کرے۔ اس کے متعلق وہ چاہتا ہے۔ کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی جو نعمت انسان کو حاصل ہو۔ اس سے مستفید ہونا خدا تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کا باعث ہے نہ کہ باوجود استطاعت فقر و فاقہ کی حالت میں رہنا اور تنگ و ترش زندگی بسر کرنا خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔

پھر اگر روکھی سوکھی روٹی کھانا اور فقر و فاقہ کی حالت میں رہنا سنت نبوی ہے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس سنت کی خلاف ورزی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے گھر سے ہی شروع ہو گئی تھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق رسول کریم نے اپنی امت کو فرمایا کہ آدھا دین ان سے سیکھو۔ وہ فرماتی ہیں کہ:۔ ما اشبع من طعام فاشاء ان ابکی الا بکیت۔ کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھانے پر اگر چاہوں کہ رو دوں۔ تو رو پڑتی ہوں۔ کیونکہ اسلئے کہ اذکر الحال التی فارق علیھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدنیا۔ اس حال کو یاد کر کے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے علیحدہ ہوئے وہ کیا حال تھا۔ یہ کہ واللہ ما شبع من خبز و لحم مرتین فی یوم۔ خدا کی قسم ایک دن میں دو دفعہ آپ نے سیر ہو کر گوشت روٹی نہیں کھائی۔

یہ حدیث بتاتی ہے۔ کہ حضرت عائشہ سیر ہو کر کھانا کھانے پر اسلئے رو پڑتی ہیں کہ کاش! یہ سامان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میسر ہو سکے۔ اور آپ بھی ایک دن میں دو دفعہ گوشت روٹی سیر ہو کر کھاتے۔

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ میسر تھا۔ اسے آپ بخوشی استعمال فرماتے۔ خواہ وہ کھانے کی چیز ہوتی یا پہننے کی۔ اور جو چیز میسر نہ تھی۔ وہ آپ کے استعمال میں نہیں آئی۔ اس سے ہر ایک جائز اور پاک چیز استعمال نہ کرنے کو سنت نبوی قرار دینا۔ اور اس سنت کا عامل صرف مسٹر گاندہی کو بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو اسلام کو ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ اور انھیں علم کا ذخیرہ

ہے۔ اور آپ کے پاس آ رہی تھی۔ مجھے پولیس نے موٹر دے کر بھیجا ہے۔ کہ میں آپکو فوراً وہاں شناخت کے واسطے لے جاؤں۔ عورت گھبرائی ہوئی اس کے ساتھ چلی گئی۔ کئی دن کے بعد پتہ لگا کہ وہ چوروں کے قبضے میں ہے۔ جو کئی لاکھ ڈالر مانگتے ہیں۔ حال میں ایک مشہور لیکچرار جس کی تمدنی تقریریں بعض پارٹیوں کے خلاف تھیں چرایا گیا ہے۔ بارہ آدمی آکر اس کے گھر سے اسے لے کر موٹر میں بٹھا کر کچھ پتہ نہیں لگا کہ کہاں لے گئے ہیں۔

عورتوں کے لئے ورزش

لنڈن کی ایک لیڈی ڈاکٹر نے شائع کیا تھا کہ کثرت ورزش سے عورتیں اس قابل نہیں رہتیں۔ کہ ان سے اولاد پیدا ہو۔ یہاں کے محکمہ تعلیم انسپکٹر ورزش نے اس کی تردید کی ہے۔ ان کا نام ڈاکٹر مس بیرن ہے۔ وہ لکھتی ہیں۔ کہ ان کے ماتحت سکولوں میں ایک عرصہ سے لڑکیوں کو برابر ورزش کرائی جاتی ہے۔ اور ان میں بہتوں کو شادی کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان سب کے ہاں عموماً اولاد ہے۔

چور کا طبی علاج

ایک عورت بال بچوں والی جس کا خاوند معقول آمدنی رکھتا ہے اور اپنی بیوی کی تمام ضروریات کو خوشی سے مہیا کرتا ہے تین دفعہ چوری کرتی ہوئی گرفتار ہوئی۔ ایک ڈاکٹر نے رائے قائم کی ہے۔ کہ یہ مرض ہے۔ جس کا علاج جیل خانہ نہیں۔ بلکہ بعض بدنی غدود کو خوراک کم ملی ہے۔ اور ان کے کمزور ہونے کے سبب اس کا میلان سرقہ کی طرف ہو گیا ہے۔ حکام نے اس عورت کو ایک شفاخانہ میں ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج تین ماہ کے واسطے تجربتاً رکھا ہے۔ عورت کا نام مسز لیبو وٹز اور ڈاکٹر صاحب کا نام ای۔ ایچ ولکنس ہے

توبہ کے معنی

توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے۔ تب بھی وہ بدی ہرگز نہ کرے گا

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰) حضرت مسیح موعودؑ

جواز سود کیلئے سعی ناکام

(۴)

ابن عباس کا خیال سود کے متعلق

مصنف رسالہ سود لکھتے ہیں۔ ربوا النسیہ ہی صرف حرام ہے اور ابن عباس بھی اسی کو حرام سمجھتے تھے۔ اور امام رازی بھی اسی کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور امام بخاری نے بھی یہ قول نقل کیا ہے۔ لا ربوا الا بالنسیۃ افسوس ہے کہ یا تو انہوں نے [illegible] سمجھ کر لکھا ہے یا کسی اور وجہ سے خطرناک دھوکا دیا ہے۔ کیونکہ جہاں سے مصنف استدلال کرتا ہے امام رازی اور ابن عباس کا یہ مذہب ہے کہ ربوا النسیئہ جو ہے۔ میں [illegible] وہی صرف حرام ہے باقی نہیں وہیں ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس خیال سے رجوع کیا اور پھر بڑے بڑے بعض صحابہ نے ان کو بڑے زور سے پوچھا کہ اے ابن عباس یہ کیا تو نے کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اب اس خیال سے رجوع کرتا ہوں چنانچہ میں سارا حوالہ درج کر دیتا ہوں۔ اعلموا ان الربوا قسمین ربا النسیئة وربا الفضل۔ اما ربا النسیئة فهو الامر الذی کان مشهوراً متعارفاً فی الجاهلیة وذالک انهم کانوا یدفعون المال علی ان یاخذوا کل شهر قدراً معیناً ویکون راس المال باقیاً ثم اذا حل الدین طالبوا المدیون براس المال فان تعذر علیه الاداء زادوا فی الحق والاجل فهذا هو الربا الذی کانوا فی الجاهلیة یتعاملون به۔ واما ربا النقد فهو ان یباع من الحنطة بمنوین منها وما اشبه ذالک اذا عرفت هذا فنقول المروی عن ابن عباس انه کان لا یحرم الا القسم الاول فکان یقول لا ربا الا فی النسیئة فقال له ابوسعید الخدری شهدت ما لم تشهد او سمعت من رسول الله صلعم ما لم تسمع ثم روی انه رجع عنه وقال محمد بن سیرین کنا فی بیت ومعنا عکرمة فقال رجل یا عکرمة اما تذکر ونحن فی بیت فلان ومعنا ابن عباس فقال انما کنت استحللت الصرف برأیی ثم بلغنی انه صلعم حرمه فاشهدوا انی حرمته وبرئت منه الی الله

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۱۹)

جاننا چاہئے کہ سود دو قسم کا ہے سود ادھار اور سود نقد۔ پہلی قسم وہ ہے جو جاہلیت میں مشہور اور معروف تھی اور یہ اس لئے کہ وہ اپنے مال کو اس شرط پر دیتے تھے کہ ہر مہینے ایک مقررہ رقم اس پر لیا کریں گے۔ اور اصل مال بھی انکا رہیگا پھر جب قرضہ واپس لینے کا وقت آجاتا تو وہ قرضدار سے اصل سرمایہ طلب کرتے اور اگر مدیون پر ادائگی وقت مقررہ پر مشکل ہوتی تو وہ اجل زیادہ کر دیتا اور ساتھ ہی سود بھی بڑھا دیتا پس یہ وہ سود ہے جو جاہلیت میں ہوتا تھا۔ لیکن نقد سود کہ مثلاً دو من گندم کو ایک من کے ساتھ تبادلہ یا اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسکے معلوم کرنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ ابن عباس کے نزدیک پہلی قسم ہی حرام تھا۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ سود ادھار ہی ہوتا ہے۔ پس ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے پوچھا۔ کہ اے ابن عباس کیا تو نے اس چیز کی گواہی دی جو تم نے نہیں دیکھی یا تو نے آنحضرت صلعم سے وہ سنا جو میں نے نہیں سنا۔ روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کیا اور محمد بن سیرین نے کہا کہ ہم ایک گھر میں تھے اور ہمارے ساتھ عکرمہ تھے۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ اے عکرمہ کیا تجھ کو معلوم نہیں جبکہ ہم فلاں آدمی کے گھر میں تھے اور ہمارے ساتھ ابن عباس تھے اور ابن عباس نے کہا تھا کہ میں نے اپنی رائے کے ساتھ باقی سود کو حلال سمجھا تھا مگر پیچھے مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اس کو بھی حرام کر دیا ہے۔ پس تم گواہ رہو کہ میں بھی اسکو حرام سمجھتا ہوں۔ اور اللہ کی طرف اس خیال سے بریت کا اظہار کرتا ہوں۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ نہ صرف ابن عباس بلکہ باقی صحابہ بھی اور نہ صرف باقی صحابہ بلکہ نبی کریم صلعم بھی سب قسم کے سود کو حرام سمجھتے تھے۔ (باقی آئندہ) ظہور حسین مدرس [illegible]

ابتدا مالی سال ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ء

[illegible] کو مبارک ہو [illegible] سال ۲۱-۱۹۲۰ء کے چندوں کا حساب ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء تک ختم ہو جاتا ہے اور یکم نومبر سے جو چندے آئینگے۔ وہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں لکھے جائینگے [illegible] صاحب مطالبہ کی [illegible] پہنچائی جاتی ہیں۔ (ناظر بیت المال)

عجائبات امریکہ

(از مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام)

فضول خرچی کی ایک بے نظیر مثال مسز سمتھ ولکنسن ایک انگریز عورت لنڈن کی رہنے والی ہے۔ جس نے شہر پیرس میں تین ہفتہ کے اندر اپنے ذاتی اخراجات پر دو کروڑ روپیہ صرف کر دیا۔ اس کے کھانے کے برتن اور غسل کے ٹب سب پر جواہرات اور موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ آجکل امریکہ آنے والی ہے۔ اور امریکن سوداگر خوش ہیں کیونکہ وہ بہت روپیہ یہاں خرچ کریگی۔ اس کے خادم ابھی سے نیویارک میں موجود ہیں۔ تاکہ اس کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ مکان خرید کر اس کے ذوق کے مطابق اسے آراستہ کریں۔

مسٹر ولسن وکیل بن گئے مسٹر ووڈرو ولسن نے آٹھ سال امریکہ کی پریزیڈنسی کرنے کے بعد اب پیشہ وکالت اختیار کیا ہے۔ اس کے زمانہ پریزیڈنٹی کے اسٹیٹ سکرٹری اور پرائیویٹ سکرٹری جو [illegible] اس کے ساتھ ہی اپنے عہدوں سے الگ ہو گئے ہیں۔ اب اس کے ساتھ پیشہ وکالت میں امداد کے واسطے شامل ہو گئے ہیں۔ مسٹر ٹافٹ کا جو ولسن سے قبل اس ملک کے پریزیڈنٹ تھے۔ عہدہ سپریم کورٹ کی صدر ججی پر تقرر ہوا ہے۔

نئی زمین جغرافیہ کی اس قدر تحقیقات کے بعد گویا چپہ چپہ زمین کی پیمائش ہو چکی ہے۔ اب بھی کوئی نہ کوئی بات ایسی نکلتی رہتی ہے جو بالکل نئی ہوتی ہے۔ بحیرہ انٹارکٹکا میں پہلے پہل ڈاکٹر کوپ نے ایک لمبا چوڑا علاقہ دریافت کیا ہے۔ جو تیل اور معدنیات کی کانوں سے پُر ہے۔ وہاں عجیب شکل کے پرندے بڑے قد کے پائے گئے ہیں۔

جنگوں کا خاتمہ ہو تو کیونکر جبکہ یورپ کے سلاطین اپنی تمام علمی طاقتوں کو رات دن اس فکر میں صرف کر رہے ہیں کہ انسانی جانوں اور اموال کو تلف کرنے کے مہیب آلات ایجاد کئے جائیں۔ امریکہ کے ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے ایک توپ ایجاد کی ہے۔ جس سے بغیر آواز کے ۱۲ گولے تین سو میل کے فاصلہ پر جا گرتے ہیں۔ آج تک اتنی دور پھینکنے والی کوئی توپ ایجاد نہ ہوئی تھی۔

کلیسائے حیوانات مسٹر رائل ڈکسن صاحب جنہوں نے اپنی زندگی حیوانات اور نباتات کے عجائبات کے مطالعہ میں گذاری ہے۔ اور اس مضمون پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے حفاظت حقوق نباتات و حیوانات کا ایک نیا گرجا قائم کیا ہے۔ جس کے ممبر اتوار کے روز اس غرض کے واسطے جمع ہوا کریں گے۔ اور چندہ جمع کر کے ان کے مشنری تمام ملکوں کو بھیجے جائیں گے۔

قحط سالی کیلیفورنیا میں بہت سے ہندوستانی۔ مسلمان، سکھ اور ہندو زراعت پیشہ ہیں وہاں سے یہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ کہ کثرت باران کے سبب فصل مارے گئے ہیں۔ اور لوگ بہت تنگی کی حالت میں ہیں۔

شدت گرمی اس ملک کی اور خصوصاً اس علاقہ کی جس میں عاجز آجکل مقیم ہے۔ سردی لنڈن اور کوہ مری سے کئی درجہ بڑھ کر ہے۔ اور گرمی پنجاب کی گرمی سے بڑھ کر۔ سوائے اس کے کہ گرم ہوا نہیں چلتی اور رات نسبتاً ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ماہ جولائی کے شروع میں گرمی ۹۰ اور ۱۰۰ درجہ کے درمیان رہی۔ ایک ہفتہ کے اندر شہر ڈیٹرائٹ میں سات آدمی شکاگو میں پانچ آدمی اور ریاست اوہایو میں چالیس آدمی شدت گرمی سے گر کر مر گئے۔ شدت گرمی کے وقت عموماً ہوا بند اور [illegible] ہوتا ہے۔ اور غالباً اسی سبب سے گرمی ہلاک کر جاتی ہے۔ نہ بہت گرمی اچھی نہ بہت سردی اچھی۔ الغرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ حفظ و امن میں رکھے۔

آزادی کی عید ۴ جولائی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس میں ملکی عید کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جس دن بہت سی لڑائیوں کے بعد یہ ملک سلطنت برطانیہ سے الگ بالکل ایک آزاد ملک اور جمہوری حکومت کی بنیاد رکھنے والا ہوا۔ اس دن کو انڈیپنڈنس ڈے کہتے ہیں۔ تمام کاروبار اس دن بند رہتے ہیں سوائے کھیلوں اور تماشہ گاہوں کے۔ ہندوستان میں چھٹی کے دن کا مفہوم صرف یہ ہوتا ہے کہ اس دن سرکاری دفاتر اور کچہریاں بند رہیں۔ یہاں چھٹی میں تمام دکانیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ تاکہ تاجر اور ان کے ملازمین بھی چھٹی منائیں۔ صرف نان بائیوں کی دوکان اور ٹھنڈے شربت پلانے والوں کی دکانیں کھلی رہتی ہیں۔ تاکہ لوگ کھا پی سکیں۔ اس دن بچے آتش بازی چلاتے ہیں۔ جو بہت خوفناک ہوتی ہے۔ اور چونکہ اکثر مکان لکڑی کے ہوتے ہیں۔ اس واسطے بہت جگہ آگ لگ جاتی ہے۔ گذشتہ ۴ جولائی کو صرف شہر ڈیٹرائٹ میں پینتیس ۳۵ مکانوں میں آگ لگی۔ آگ بجھانے کے انجن سب جگہ بروقت پہنچ نہ سکے۔ اور بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ نعوذ باللہ من النار و غضب الجبار۔

آدمی چوری ہو گیا جن دنوں عاجز اسکول میں تعلیم پاتا تھا مدارس میں فارسی بھی پڑھائی جاتی تھی۔ معلوم نہیں۔ اب فارسی زبان کا کیا حال ہے لوئر پرائمری میں ایک کتاب پند صلاح پڑھائی جاتی تھی۔ جس میں ایک حکایت تھی۔ کہ ایک شخص کا گدھا چوری ہو گیا اس نے جب سنا۔ تو مسجد میں جا کر سر بسجدہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے لگا۔ لوگوں نے پوچھا۔ کہ یہ شکر کیسا۔ تو اس نے کہا کہ شکر اس بات کا کہ جب گدھا چوری ہوا اس وقت میں اس پر سوار نہ تھا۔ ورنہ میں بھی چرایا جاتا۔ اس قصہ کو پڑھ کر ہم ہنسا کرتے تھے۔ کہ کیا کبھی آدمی بھی چرائے جاتے ہیں۔ مگر یہاں کوئی دن ایسا خالی نہیں جاتا۔ جس دن اخباروں میں ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں ایک دو آدمیوں کے چرائے جانے کی خبر درج ہو۔ چوری بعض جگہ بشکل ڈاکہ اور بعض حکمت عملی سے ہوتی ہے۔ ایک امیر سوداگر کے مکان پر ایک شخص دوپہر کے وقت آیا۔ اور اس کی بیوی کا نام لیکر کہا کہ اس نام کی ایک عورت اتفاقاً ایک موٹر سے ٹکرا کر راستہ میں گر گئی اور بے ہوش پڑی ہے۔ بعض لوگوں نے پتہ بتلایا ہے کہ وہ آپ کی زوجہ ہو

پادری والٹر صاحب ایم اے
اور
سلسلہ احمدیہ

پادری اے ایچ والٹر صاحب ایم اے کی تصنیف "احمدیہ موومنٹ" میری نظر سے گذری۔ یہ کتاب عیسائی نقطۂ نگاہ سے لکھی گئی ہے۔ اور بعض مقامات سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقتاً مصنف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یا تو سمجھا ہی نہیں۔ یا دیدہ دانستہ [illegible] سے کام لیکر حضور کے کلام کو ایسے معنے پہنائے ہیں۔ جو حضور کی منشاء کے صریح خلاف ہیں۔ مثلاً حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا ذکر تین پہلوؤں سے فرمایا ہے ایک تو آپ کا وہ نقشہ کھینچا ہے۔ جو عیسائیوں کے اعتقادات اور کتب سے نظر آتا ہے۔ دوسرا وہ جو عام غیر احمدی مسلمانوں کے اعتقادات کی رو سے بنتا ہے۔ اور تیسری اصل تصویر کھینچی ہے۔ اور یہی وہ [illegible] ہے۔ جو حضور اور حضور کے خدام کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ چونکہ پہلے دونوں نقشے غلط تھے۔ انہیں غلط ثابت کرنے کے لئے لکھا اور جب وہ غلط ثابت ہو گئے۔ تو اصل صورت پیش کرنی ضروری تھی۔ لیکن پادری صاحب موصوف نے جناب مسیح علیہ السلام کے متعلق جو کچھ حضور مسیح موعودؑ نے [illegible] لکھا۔ عیسائیوں کی منشاء کو سامنے رکھ کر لکھا۔ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا اعتقاد کہہ کر اسمیں تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن جیسا کہ کتاب کا نام ظاہر کرتا ہے۔ آگے چلکر اسمیں جماعت احمدیہ کے اندرونی اختلافات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ چونکہ اس اختلاف سے مصنف کو نہ کوئی تعلق ہے۔ اور نہ نفرت۔ اسلئے میرا خیال ہے۔ کہ اس کی رائے کا یہ حصہ ایک حد تک ضرور صحیح ہو گا۔ اس لئے اس کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ نیاز مند بشیر احمد
([illegible])

بانی سلسلہ کی وفات کے بعد جماعت کی روحانی حکیم نورالدین رضؓ (جو سب سے پہلے مرید تھے) اسے متعلق ہوئی۔ حکیم نورالدین ایک عالم ہوشیار اور محنتی آدمی تھے۔ بانی سلسلہ کی آخری وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ کے امور ایک کمیٹی کے ماتحت رکھے گئے۔ جس کا نام صدر انجمن احمدیہ ہے۔ اور جسکو (اگرچہ وصیت میں صریح طور پر اس کا مذکور نہیں۔ مگر ہر شخص یہی سمجھتا تھا) جماعت کے منتخب سردار یعنے خلیفۃ المسیح کے ماتحت کام کرنا ہو گا۔ نورالدین اپنی خلافت کی وجہ سے ناجائز اختیارات برتنے سے پرہیز کرتے رہے اور اپنے آپ کو فقط ایک [illegible] انجمن کا سمجھتے رہے باوجودیکہ جماعت کے بانی کی جاذب ہستی اب موجود نہ تھی۔ تاہم اس روش کی وجہ سے جماعت خاصی ترقی کرتی رہی۔ مگر جوں جوں وقت گذرتا گیا پھوٹ کے آثار نمایاں ہوتے گئے۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں جب مسلمانوں میں کانپور کی مسجد کے متعلق شورش پھیلی۔ تو جماعت احمدیہ کی پھوٹ پہلی دفعہ نمایاں طور پر ظاہر ہوئی۔ اسوقت سے متعلق رائے ہندوستان کے مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ اور ان لوگوں میں جنہوں نے اس مضمون کے متعلق اپنے خیالات کا بہت جوش سے اظہار کیا تھا۔ خواجہ کمال الدین (جنہوں نے تھوڑے ہی دنوں سے انگلستان میں ایک اسلامی رسالہ کا اجرا کیا تھا) بھی تھے۔ چونکہ خواجہ کمال الدین کا یہ فعل مرزا غلام احمد صاحب کی اس تعلیم کے کہ ان کے مرید ہر طرح کے سیاسی جھگڑوں سے بالکل الگ رہیں۔ اور اپنی پوری طاقت صرف مذہبی پہلو پر خرچ کریں۔ بالکل مخالف پڑتا تھا۔ اسلئے یہ اُمید کی جاتی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے بعض افراد خواجہ صاحب کے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ چنانچہ احمدیہ اخبار "الفضل" نے جس کے مدیر مرزا غلام احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادہ تھے۔ خواجہ صاحب کے اس فعل کے خلاف بڑے زوردار الفاظ میں لکھا پیشتر اسکے کہ جماعت احمدیہ کا یہ اندرونی جھگڑا بڑھنے پاتے۔ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند کے فیصلہ سے اصل تنازعہ کی جڑ ہی کٹ گئی۔ تاہم جماعت احمدیہ کے بعض افراد دلوں میں [illegible] صاحب کے متعلق [illegible] نفرت پیدا ہو گئی کہ ان کے نزدیک [illegible] مرزا صاحب کے صاحبزادہ [illegible] خیالات [illegible] [illegible] طرف اکثر کنزرویٹو احمدیوں نے یہ محسوس کیا کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی پارٹی نے سیاسی تنازعات میں عام مسلمانوں کا ساتھ دیکر اور آل انڈیا مسلم لیگ کی شمولیت اختیار کر کے جسے خود مرزا صاحب زہر آلود سمجھتے تھے۔ بانی سلسلہ سے بغاوت اختیار کی ہے۔

عام طور پر مؤخر الذکر (لاہوری) ان اختلافات کو جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہیں۔ گھٹاتے ہیں۔ لیکن قادیان والے انہیں اصولی سمجھتے ہیں۔ یہ بات بہت طرح سے واضح ہے۔

قادیان والے اب تک حضرت مرزا صاحب کے ان حکموں کو کہ سچے احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں غیر احمدیوں کے جنازوں میں شریک نہ ہوں۔ اور غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہ دیں۔ ان کی لڑکیاں بے شک لے لیں۔ قابل عمل سمجھتے ہیں۔ اور ان پر بہت زور دیتے ہیں۔ لیکن اب لاہوری یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے یہ احکام صرف احمدیت کے زمانہ آغاز تک ہی قابل عمل تھے۔ اور مختص الوقت تھے۔ ان کی تصنیفات اور مشنری کاموں میں مرزا صاحب کے دعاوی اور ان کی ذات (والاصفات) کا کہیں پتہ نہیں۔

قادیان کی انجمنیں اس چندہ پر چلتی ہیں۔ جو سارے ہندوستان کے احمدی بھیجتے ہیں۔ علاوہ اس چندے کے ہر مخلص احمدی سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ترکہ کا کم از کم دسواں حصہ وصیت کر جائے۔ قادیان کی جماعت عام مسلمانوں کے سامنے دست سوال ہرگز نہیں پھیلاتی۔

لاہوری گروہ کے لیڈروں اور واعظوں کی اپیل عام مسلمانوں کی طرف ہوتی ہے۔ اور انہیں اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے۔ کہ آپس کے تنازعات کو بھلا دیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کی متفقہ کوشش کریں۔

میں نے سنہ ۱۹۱۶ء میں قادیان جاکر حالانکہ اسوقت

احمدؐ کی وفات کو ۱۰ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ ایک ایسی جماعت دیکھی۔ جس میں مذہب کا وہ سچا اور زبردست جوش تھا۔ جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آج بالکل مفقود ہے۔ قادیان میں اگر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان جسے عام مولویوں سے بوجہ ان کی جہالت اور بے ایمانی کے جن کے نزدیک مذہب بلحاظ تواریخ صرف ایک گذشتہ ہستی اور بلحاظ جغرافیہ کے دور دراز شہر ہے۔ نفرت پیدا ہو گئی ہو۔ محبت اور ایمان کی وہ روح جسے وہ عام مسلمانوں میں بے فائدہ تلاش کرتا رہا۔ بالآخر پا لیگی۔

خواجہ کمال الدین اور اسکے مرتد ساتھی اسقدر دُنیا کے بندے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو برخلاف وابستگان قادیان کے قطعاً مذہبی معاملات میں بھی منہمک نہیں کر سکتے۔

اب یہ یقینی نظر آتا ہے کہ لاہوری پارٹی ہندوستان کے عام مسلمانوں کے اس فرقہ میں جس کا نام آل انڈیا مسلم لیگ ہے۔ جذب ہو جائیگی۔

لیکن قادیان کی جماعت وسیع دائرہ اسلام کی ایک مستقل اور غالباً بڑھنے والی قوت کی شکل میں رہیگی۔

چندہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت بعض انجمنوں میں چندہ مستورات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ مگر بہت سے مقامات پر اس چندہ کی طرف توجہ نہیں ہوئی ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سال ہر جگہ یہ انتظام مکمل ہو جائیگا۔ اور اگر مرد اس کی طرف کم توجہی کرینگے۔ تو خود مستورات اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر مکمل فرمائینگی۔ بلکہ خود مردوں کو بھی اپنے نمونہ سے چوکس کرینگی۔ مستورات کا چندہ متعدد مقامات پر باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ لیکن لدھیانہ سے ایک خاص رپورٹ پہنچی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس انجمن کی مستورات وصولی چندہ میں مردوں کی تحریک کے متعلق محتاج نہیں رہی ہیں۔ بلکہ اکثر موقعوں پر اپنے نمونہ سے عمدہ طریق عمل سے خود مردوں کو بھی امداد پہونچائی ہے۔ مردوں کے چندہ سے اس انجمن کی مستورات کے چندہ کی نسبت ۱ و ۲ کی نسبت ہے۔ نقد چندہ کے علاوہ خود مہیا کر کے زنانہ دارالضیف کے لئے بستر چندہ دیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے لالٹینیں جو جماعت لدھیانہ نے فراہم کی ہیں۔ انہیں مستورات کا حصہ ہو گا۔ غرض اس جماعت کی مستورات اپنی باقاعدگی میں اپنی دوسری بہنوں کے لئے ایک نہایت اچھا نمونہ ہیں۔

آپس میں جلسے بھی کرتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مختلف موقعوں پر دعوت کر کے ملاقات بڑھا کر تعلیم و ترغیب میں مصروف رہتی ہیں۔ اور بعض مردوں کی دینی دلچسپی معلوم کر کے اور بڑھانے کی تحریک کرتی ہیں۔

امید ہے کہ اور مقامات کی بہنیں بھی اسی طرح خدمت دین میں حصہ لینگی۔ والسلام

نیاز مند ناظر بیت المال۔ قادیان

ایک حافظ قرآن

ایک حافظ قرآن جو آنکھوں سے نابینا ہیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ اور کچھ صرف و نحو عربی بھی جانتے ہیں۔ متلاشی روزگار ہیں۔ حافظ صاحب کی ایک بیوی (جو وہ بھی نابینا ہے) اور لڑکا ہے۔ اگر کسی صاحب یا انجمن احمدیہ کو بچوں کو قرآن شریف حفظ کرانے کے لئے ضرورت ہو۔ تو ان کو بلا لیں۔ کھانا اور متفرق اخراجات کے لئے کچھ نقدی پر وہ رہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق بہت جلد امور عامہ سے خط و کتابت کی جائے۔ ناظر امور عامہ قادیان

تلاش عزیز

میرا لڑکا شریف احمد عمر ۱۳ سال رنگ گندم چشم موٹی۔ قد میانہ ایک ٹانگ پر گٹھنے کے کاٹنے کا داغ ہے۔ پرائمری انگریزی پاس شدہ۔ دارالصناعت سیالکوٹ سے نومبر شروع سے مفقود الخبر ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا پتہ لگے۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ بہت ہی ممنون ہونگا۔ خاکسار اللہ دتا۔ درگاہ والی۔ صدر سیالکوٹ

بزم محمود

(از نائب ایڈیٹر)

یہ نظم ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بحضور خلیفۃ المسیح پڑھی گئی

بزم محمود کا نقشہ دیکھو　　شان معبود کا جلوہ دیکھو
عرش سے نور اترتا دیکھو　　رنگ سرخ کفر کا اڑتا دیکھو
کون بیٹھا ہے سر سجادہ　　جسکی جبیں نور کا تڑکا دیکھو
باغ عالم میں بہار تازہ　　جسکے دم سے ہے وہ پودا دیکھو
تم نے احمدؐ کو نہیں گر دیکھا　　آؤ! محمود سا بیٹا دیکھو
پیکر نور نظر آتا ہے　　میری آنکھوں سے تماشا دیکھو
سر سجادہ وہ جوان رعنا　　دلربا شان سے بیٹھا دیکھو
آنکھ نیچی ہے زباں خاموشا　　لب تلقین پہ طرفہ دیکھو
بند کانوں کو نہیں ہیں سنکر　　دیکھنے والو! یہ چہرہ دیکھو
قلب جانی ہے کہ اک منبع نور　　اس سے بہتا ہوا دریا دیکھو
اسکے الفاظ میں تاثیر نضار　　مرگ غیر اور مرا احیا دیکھو
بزم محمود میں اصحاب مسیحؑ　　چاند کے گرد ہے ہالا دیکھو
ساری دُنیا کو سمجھتا ہے حقیر　　اسکے مجنون کا تماشا دیکھو
جس کی فرقت میں مرا دل بیکار　　ہو گیا تھا جسے سودا دیکھو

(قطعہ بند)

وہ نہ آتا تو یہ کھویا جاتا　　جس کی آمد نے بچایا دیکھو
کر دیا جس نے منور دل کو　　نفس مردہ ہوئی زندہ دیکھو
جس کی زلفوں میں الجھنے کے لئے　　اڑ رہا ہے دل شیدا دیکھو
سینے پہلو سے ہوا دل غائب　　جس کے فتراک میں اٹکا دیکھو
لطف ساقی سے خرابات نشین　　صاحب ہوش سے گویا دیکھو
ہے یہ وہ بزم مقدس جس میں　　عقل کا پاؤں الجھتا دیکھو
آپ کی ایک دعا کا طالب　　یہ کھڑا ہے بیکس سوالا دیکھو

طالب وصل الٰہی ہے شہابا
اے خداوند! خدارا دیکھو

آریہ سماج سے مطالبہ

عرصہ قریباً چالیس ۴۳ سال کا ہوا۔ کہ قادیان میں پنڈت کھڑک سنگھ صاحب آریہ پرچارک سبھا تشریف لائے تھے اور دیگر آریوں کی طرح لاف زنی کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ وید ہی ست ودیاؤں کا پستک ہے لیکن جب حضرت مسیح موعودؑ سے اپنی لاف زنی کے جواب میں زبردست تقریر سنی تو لاجواب ہو کر ایسے شرمندہ ہوئے کہ آریہ دھرم سے دست بردار ہو گئے اور شرم کے مارے اسلام تو نصیب ہوا لیکن عیسائی ہو گئے۔ اور آریہ دھرم کے خلاف چند زبردست لیکچر چھپا کر شائع کئے۔

اب ہم اسی قدیم چیلنج کو جس نے اس وقت آریہ سماج اور پنڈت کھڑک سنگھ کو خاموش کر دیا تھا پھر آریہ صاحبان کی خدمت میں پیش کر کے عرض کرتے ہیں کہ اگر واقعی وید مقدس ست ودیاؤں کا پستک ہے تو ہمیں اس مدلل مطالبہ کا جواب ملنا چاہیئے۔

کہ میں نے یہی مضمون (عظمت القرآن)[1] آریہ سماج کے سامنے پیش کیا اور بر اتنے عرصہ کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ میں نے لکھا کہ اخبار پرکاش یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہی اسکا جواب دلایا جاوے۔ لیکن ان کے رویہ نے ظاہر کر دیا کہ آریہ سماج قرآنی خوبیوں اور دلائل کا مقابلہ وید یا دیگر کتب سماوی کی مدد سے بھی نہیں کر سکتی۔ اب میں اس رسالہ عظمت القرآن کا وہی مطالبہ اختصار سے درج اخبار کرتا ہوں شاید یہ آریہ صاحبان اور دیگر متلاشیان حق کو فائدہ پہنچا دے۔

(۱) اول یہ کہ اس روشنی کے زمانہ میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی آسمانی کتاب ہے جو بنی نوع انسان کی ضروریات اور اصلاح خلق کیلئے کافی اور کامل ترین ہے اور موجودہ خرابیوں اور ظلمتوں کیلئے اس میں جو ہدایات اور احکام درج ہیں ان سب پر قرآن عقلی دلائل اور براہین قائم کرتا ہے اور کوئی دعوے اور حکم بلا دلیل کے پیش نہیں کرتا۔ لیکن دوسری سماوی کتب مثل وید توریت انجیل وغیرہ مثل کتبے کے ہیں جو عقلی دلائل اور براہین قاطعہ سے محض بے نصیب اور تہی دست ہیں۔ قرآن شریف ایسی مفصل اور مدلل کتاب ہے کہ اس کی طرح تو وید میں نہ انجیل و توریت میں یہ طاقت ہے کہ کسی فرقہ مخالف کا رد۔ دہریہ۔ طبیعیہ۔ ملحد۔ منکر الہام۔ منکر نبوت کی تردید اور بت پرست وغیرہم کا ابطال بدلائل عقلیہ کیا ہو۔ قرآن شریف کے مقابل میں دوسری کتابیں مثل مردہ کے ہیں کہ جیسا انسان بے حس ہو لیکن ایسی نہیں کہ ایسی کامل مدلل اور مکمل کتاب کے ہوتے ہوئے انسان کسی اور کتاب کی طرف اصلاح نفس کیلئے توجہ کرے۔

(۲) قرآن شریف اگرچہ چھوٹی سی کتاب ہے جو لاکھوں افراد کو ازبر یاد ہے لیکن اسمیں اس قدر احکام اور اس قدر ہدایتیں موجود ہیں کہ اتنی ہدایتیں اور احکام مع ادلہ کاملہ وید انجیل و توریت میں ہرگز نہیں اگر ہیں تو آریہ صاحبان اور پادری صاحبان ان احکام اور ہدایتوں کو اپنی اپنی کتابوں سے مع پتہ و نشان نکال کر شائع کریں۔ جو رسالہ عظمت القرآن میں ۴۵ برس سے شائع و متعارف ہیں اگر وہ احکام ان کے نزدیک غلط اور غیر صحیح ہیں تو ان کا ابطال بحوالہ اپنی الہامی کتابوں کے شائع کریں۔ اور لکھیں کہ فلاں احکام صحیح نہیں بلکہ اس کے بجائے فلاں فلاں احکام مع ادلہ کاملہ موجود ہیں۔

(۳) جسقدر نئے مذاہب باطلہ اور موجودہ زمانہ کی خرابیاں انسانی تنزل کی سد راہ ہیں یا اور نئے مذاہب باطلہ جو آئندہ زمانہ میں پیدا ہونگے ان سب کی تردید عقلیہ دلائل سے قرآن مجید میں موجود ہے۔ قرآن شریف کا یہ لاثانی اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ کہ جو مذاہب باطلہ انیسویں اور بیسویں صدی میں پیدا ہوئے ان کی تردید مع ادلہ کاملہ اور براہین ساطعہ قرآن شریف میں ۱۴۰۰ سال سے موجود ہے۔ جو ہم بحوالہ نمبر و سطر پیش کر سکتے ہیں۔ طیار اور مستعد ہیں (لہ بفضلہ تعالیٰ) لیکن اس کے مقابلہ میں دوسری کتابیں اولڈ فیشن کے رنگ میں ضعیف اور کمزور ہیں جو فی الواقعہ مردہ کے حکم میں ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت ختم المرسلینؐ پر ایسا جامع کلام نازل ہوا۔ جس کے بعد نہ نئی کتاب کی ضرورت رہی نہ نئے صحف سماوی شریعت ہی کی حاجت۔

اس میں شک نہیں کہ دوسری کتابیں وقتی اور مکانی ضروریات کی خاطر نازل ہو کر عرصہ ہوا کہ اپنا فرض ادا کر چکیں اب موجودہ زمانہ کے لئے عالمگیر ضروریات کو ہرگز پورا نہیں کر سکتیں اور مزید براں اب محرف مبدل ہونیکی وجہ سے اور بھی پایۂ اعتبار سے ساقط ہو گئیں

پنڈت کھڑک سنگھ اور پنڈت دیانند صاحب دونوں کو اس چیلنج میں مخاطب کیا گیا تھا۔ مگر وہ بھی ناکام رہے۔ ہمنے اکثر آریوں اور عیسائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ بعض مسائل اور احکام جنہیں وہ اپنی الہامی کتب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کے ثبوت اور دلائل اپنی ناقص عقل اور تجربہ سے دیتے ہیں۔ اور اپنی الہامی کتابوں سے انہیں دلائل نہیں ملتے۔ اس لئے خجالت اٹھاتے ہیں۔ مگر اپنی طرف سے دلائل دینا ہو گویا مردہ کو سہارا دیکر کھڑا کرنا ہے اور اسبات کا اقرار کہ ہماری کتابیں دلائل اور براہین سے بے نصیب ہیں۔

اس زبردست چیلنج کو ٹالنے کے لئے اکثر پادری اور آریہ صاحبان ایڈیشنک خارج از بحث امور اور مسائل پر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ تاکہ پردہ پوشی ہی رہے۔ پس اس مطالبہ کو نظر انداز کر کے اسلام و قرآن شریف پر اعتراض کرنا ایسی حماقت ہوگی۔ جیسے ایسی معقول بحث اور مطالبہ کے دوران میں ہماری طرف سے مسئلہ نیوگ لے بیٹھنا غلطی ہوگی۔ پس اصل مطالبہ کا جواب یا اصل مطالبہ کا جواب بحوالہ وید منتر دیا جاوے۔ اور پبلک کو مشکور فرمایا جاوے۔

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) عفی عنہ از قادیان

---

[1] یہ زبردست مضمون جو قرآن شریف کی عظمت اور دوسری سماوی کتب سے اعلیٰ اور برتر ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے ۱۸۹۶ء میں تمام آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں شائع کیا تھا۔ اسے دوبارہ مولوی عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان نے چھاپا ہے۔ قیمت ۱ر

آیۂ وخاتم النبیین کا صحیح مفہوم

تصدیق احمدیت از مولانائے رومؒ

باخبر اصحاب سے مخفی نہیں ہے۔ کہ جس طرح ہمارے مخالفین عقیدہ ختم نبوت کو آیہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے استدلال کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ بعد محمد صلعم کے اب آئندہ ہمیشہ کے لئے باب نبوت و وحی بند ہو چکا ہے۔ اسی طرح احمدی علماء بلحاظ سیاق و سباق و ربط کلام ثابت کرتے ہیں۔ کہ بجائے مطلق ختم نبوت کے اس آیہ سے آنحضرت صلعم کی ذات پر جملہ مراتب کمالات نبوت کا ختم ہونا مراد ہے۔ یعنی آپ ایک نہایت عظیم الشان رسول اور بے نظیر کامل نبی ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس آیہ کے پہلے حصہ سے جس طرح امت کو مخاطب کر کے آنحضرت صلعم کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے جس سے ایک قسم کی مایوسی اور تشویش پیدا ہو سکتی تھی۔ دوسرے جملہ سے جو حرف لکن کے بعد مذکور ہے۔ اس کی تسلی بخش تلافی یوں کر دی کہ آنحضرت صلعم تمہارے روحانی باپ ضرور ہیں اگر تم میں طلب صادق ہے۔ اور محبوب خدا بننا چاہتے ہو۔ تو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلو۔ اور حسب توفیق اجر اور انعام پاؤ۔ لیکن ہمارے مخالف ہیں کہ مارے تعصب کے ہماری ہر ایک بات کو خلاف عقیدہ اسلام جانتے ہیں۔ چنانچہ امر عقیدہ ختم نبوت میں بھی وہ جانتے ہیں کہ گویا نعوذ باللہ ہم آیات قرآن کے منکر اور نبی کریم صلعم کی شان اور عظمت ختم نبوت میں رخنہ انداز ہو گئے ہیں۔ حاشا وکلا۔

خداوند کریم ہمارے مخالفین کو ہدایت کرے کاش کہ ایسے بدگمانوں کو قرآن و حدیث کے مطالب پر حاوی ہونے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ تو اپنے بعض علمائے دین کی تصانیف و ملفوظات پر ہی کم از کم عبور ہوتا تو یقین ہے کہ وہ ناحق ایک دم ہی ہمارے عقاید پر استعداد طبیعت نذر ہو کر سیخ پا و برانگیختہ نہ ہوا کرتے۔ مثلاً دیکھئے اسی مسئلہ ختم نبوت اور آیہ خاتم النبیین کی مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ جیسے مسلم بزرگ نے بھی وہی تشریح ارشاد فرمائی ہے۔ اور پھر بکمال صراحت و وضاحت۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بہر این خاتم شد است او کہ بجود • مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست • نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

یعنی نبی کریم اس لئے خاتم ہوتے ہیں کہ بخشش میں نہ تو ان کی مانند کوئی پہلے ہوا اور نہ آئندہ ہی ہوگا۔ دیکھو جب کوئی کاریگر کسی صنعت میں سبقت لے جاتا ہے۔ تو تم لوگ اسکو یہ کہتے ہو کہ نہیں؟ کہ (یعنی) یہ کاریگری تم پر ختم ہو گئی

در کشاد ختمہا تو خاتمی • در جہان روح بخشان حاتمی

مولانا نے پہلے تو فرمایا تھا کہ حضرت خاتم النبیین صلعم بوجہ فیض رسانی و تکمیل مدارج کمالات روحانی کے خاتم ہیں یہاں فرماتے ہیں کہ طالبان ہدایت کے قلوب پر جو کچھ استعداد کے جو مہریں لگی ہوئی تھیں۔ ان مہروں کے کھول دینے میں بھی آپ خاتم ہیں یعنی سب امتوں کے لئے ہادی کامل و اکمل آپ ہیں۔ اور مردہ دلوں کو روح بخشنے والوں یعنی انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں آپ بلحاظ عطا و جود و سخا کے حاتم ہیں۔

صد ہزاران آفریں بر جان او • بر قدوم و دور فرزندان او
آن خلیفہ زادگان مقبلش • زادہ اند از عنصر جان و دلش

ہزاروں لاکھوں آفریں آپ کی جان پاک پر آپ کی بعثت مبارک اور آپ کے بعد آپ کے روحانی فرزندوں آپ کے شاہزادے بلند اقبال آپ کے عنصر خاکی سے نہیں یعنی اولاد نسبی مراد نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے روح و دل کے پاک عنصر سے پیدا ہوتے ہیں یعنی روحانی اولاد ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد

گر ز بغداد و ہری یا از رے اند
بے مزاج آب و گل نسل وے اند
شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است
خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

یعنی نسبی اولاد کی طرح یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ فرزندان و خلیفہ زادگان آپ کے ہم وطن ہی ہوں۔ بلکہ خواہ وہ بغداد کے ہوں یا ہرات کی خاک کے یا رے کے باشندے ہوں۔ پانی مٹی کے میل ملاپ کے سوا بھی آپ کی نسل میں۔ یعنی روحانی اولاد ہیں۔

دیکھو پھول کی ٹہنی اپنے پھول کے پودہ سے کٹ کر جہاں بھی لگے گی پھول ہی ہوگی۔ خم شراب کا شراب جہاں بھی جوش مارے شراب ہی ہے۔

اسی طرح وہ فرزندان روحانی خواہ کسی ملک و قوم کے کیوں نہ ہوں۔ پھر بھی وہ آپ ہی کی نسب میں شمار کئے جاویں گے ؎ گر ز مغرب بر زند خورشید سر • عین خورشید است نے چیزے دگر یعنی اگر سورج جو ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے مغرب کی طرف سے جا نکلے پھر بھی خورشید ہی ہے۔ نہ کہ کوئی دوسری چیز جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ مہدی کا ظہور ہندوستان کفرستان میں کہاں۔ ان کا ظہور تو بیت المقدس یا مدینہ یا مکہ میں ہونا چاہیئے۔ وہ مولانا کے ان ابیات شیریں تر از قند و نبات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

دیکھو مثنوی شریف دفتر ششم
حکایت سوال کردن سائل واعظے را کہ مرغ بر سر دیوار شہرے نشست الخ صـ مطبوعہ چھاپہ قدیم بمبئی ۱۲۶۹

(غلام حسین خادم)

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ وشمبر چند صاحب منصف

درجہ اول ضلع سیالکوٹ

کرم چند ولد جگت رام قوم مہاجن ساکن صالح پور بدھگی مدعی
جوہڑا ولد تتھو قوم ساہی پیشہ واہی ساکن روڑکالر مدعا علیہ

۶۶۲
223/٥/٥

بنام جوہڑا ولد تتھو قوم ساہی پیشہ واہی ساکن روڑکالر مدعا علیہ

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ بالا عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے اس کے برخلاف اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور روبرو ۲۲ کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے حاضر عدالت نہ ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ کی نہ کریگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کیجاوے گی۔ العبد

مہر عدالت

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ میں گولی چلی ۔ ایک تازہ تار خبر ہے کہ جو [illegible] کلکتہ میں خلافت کمیٹی کا جلسہ کیا گیا جس میں ہندو سبھا تو [illegible] اللہ اکبر کے نعرے بھی لگائے گئے۔ پولیس نے جلسہ والوں سے جلسہ ختم کرنے کے لئے کہا۔ اس بات کو اہل جلسہ نے نہیں مانا۔ بلکہ پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ اس کے جواب میں پولیس نے فیر کیا ایک پولیس مین مر گیا اور نو زخمی ہوئے۔ ایک مسلمان جو زخمی ہوا تھا بعد میں مر گیا۔ خلافت والوں کے نقصان کا ابھی صحیح پتہ نہیں لگا۔ اس سلسلہ میں ۹ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

سیٹھ یعقوب حسن کو دو سال سزائے قید [illegible] ۹ نومبر آج [illegible] کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اسچ۔ رچی بارہ آئی۔ سی۔ ایس نے سیٹھ یعقوب حسن کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے اور انہیں بغاوت کے جرم میں دو سال قید محض کی سزا دی۔

دربار صاحب امرتسر کی کنجیاں گورنمنٹ نے لے لیں۔ ۷ نومبر ۳ بجے سہ پہر لالہ امرناتھ ای اے سی۔ کرنل [illegible] انسپکٹر اور پولیس کے دیگر باوردی آدمیوں کے ساتھ سردار سندر سنگھ رام گڑھیا کے مکان پر جو شرومنی گوردوارہ کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ اور امرتسر کے گوردواروں کے سربراہ ہیں۔ آئے اور انہیں حکم دیا کہ مقامی گوردواروں کی تمام کنجیاں حوالہ کر دیں۔ سردار صاحب نے اس خیال سے ان کے مکان کی تلاشی نہ ہو میز پر رکھے ایک خانہ کی طرف اشارہ کیا جس میں سے سرکاری آدمیوں نے ۵۳ کنجیاں جو دربار صاحب اکال تخت۔ بابا اٹل اور ترن تارن کے متعلق تھیں نکال لیں۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا ایک ضروری جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ جونہی کہ کورم پورا ہوگا۔ جلسہ کی کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

سزائے موت منسوخ کی جائے ۔ قانونی کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش ہوگا۔ کہ پولیٹیکل قیدیوں کے ساتھ جنہیں [illegible] تعلق بھی شامل ہیں ایسا سلوک کیا جائے۔ جیسا انگلستان میں پولیٹیکل قیدیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسری تجویز اس مطلب کی بھی پیش ہوگی کہ سزائے موت منسوخ کر دی جائے۔

آل انڈیا ہندو کانفرنس کا جلسہ ہندوؤں کے لئے فوج کی ملازمت [illegible] ہے آل انڈیا ہندو سبھا کا خاص اجلاس غیر معمولی جوش سرگرمی کے ساتھ منعقد ہوا۔ دس ہزار سے زیادہ مجمع تھا۔ حکیم اجمل خاں صاحب چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے بڑی مؤثر تقریر کی۔ پنڈت موتی لال نہرو کی تحریک سے لالہ لاجپت رائے صدر جلسہ ہوئے۔

دوسرے اجلاس میں چند ریزولیوشن پاس ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ ہر سال چھاؤنیوں میں کئی لاکھ گائیں ماری جاتی ہیں اس سبھا کی رائے میں ہندوؤں کے لئے فوج یا پولیس میں خصوصیت سے اور دیگر سرکاری محکموں میں عام طور پر ملازمت کرنا پاپ ہے۔

لارڈ سنہا کے مستعفی ہونے کی توقع پٹنہ ۸ نومبر لارڈ سنہا پھر علیل ہو گئے ہیں اور آج رات کو قلیل رخصت پر جا رہے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی صحت درست نہ ہوئی تو وہ بہت جلد مستعفی ہو جائیں گے۔

مسٹر گاندھی لاہور میں ۔ ۹ نومبر کی صبح کو مسٹر گاندھی میاں میر کے سٹیشن پر اتر کر بذریعہ موٹر لاہور پہنچے اور لالہ لاجپت رائے کی کوٹھی پر مقیم ہوئے۔ آپ کے ہمراہ مولوی آزاد سبحانی بھی تھے۔ دن کے ڈیڑھ بجے آپ کا جلوس نکالا گیا منڈی میں آپ نے عورتوں کے مجمع میں تقریر کی اور شام کو بریڈلا ہال میں پنجاب نیشنل کالج کا جلسہ تقسیم اسناد ہوا۔ مسٹر گاندھی نے سندات تقسیم کیں۔ اور ایک تقریر بھی کی۔ دوسرے دن ۱۰ نومبر کو شام کے سات بجے موچی دروازہ کے باہر علی برادران وغیرہ کو مبارکباد دینے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب بیان بندے ماترم ایک لاکھ آدمی جمع تھے۔ اس جلسہ کے صدر لالہ لاجپت رائے تھے۔ مبارکباد کا ریزولیوشن آغا صفدر صاحب نے پیش کیا۔ اس کی تائید [illegible] نے تقریر کی اور یہ بھی کہا کہ دن دہاڑے مرد اور عورت جاؤ اور لارنس کے سٹیچو کو اکھاڑ دو خواہ تمہاری جان بھی جائے۔ یہاں سے فارغ ہو کر آپ سیدھے سٹیشن پہنچ کر احمد آباد کیلئے گاڑی میں سوار ہو گئے۔

مصیبت زدگان مالابار کو وائسرائے کی امداد مدراس ۸ نومبر۔ وائسرائے نے گورنر مدراس کو لکھا ہے کہ میں مصیبت زدگان مالابار کی امداد کے لئے دو ہزار روپیہ دوں گا۔

اصلاحات کی وجہ سے ریٹائر ہونیوالے سرکاری ملازم دہلی ۸ نومبر گورنمنٹ ہند کے گزٹ کے ایک خاص پرچہ میں وزیر ہند کی ایک سکیم شائع ہوئی ہے۔ جس میں پنشن وغیرہ کے متعلق وہ شرائط درج ہیں جن پر ان سرکاری ملازموں کو ریٹائر ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ جو آئینی اصلاحات کے رائج ہونے کی وجہ سے مستقل طور پر علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔

ڈسکہ کا غیر سرکاری صدر حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) نے چوہدری نصر اللہ خان [illegible] ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا غیر سرکاری صدر مقرر کیا ہے۔

سول نافرمانی کا آغاز ضلع سورت سے ہوگا اس بات کا قطعی فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی پنجاب کا دورہ ختم کر کے تعلقہ بردولی ضلع سورت میں سول نافرمانی کا آغاز کریں گے۔ جو لوگ ان کے ساتھ شامل ہو کر تکلیف برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ وہ ایک عہد نامہ پر دستخط کر کے تیار ہو رہے ہیں۔

اورنگ زیب عالمگیر کی ایک یادگار دہلی ۷ نومبر۔ حال ہی میں پتھر کا ایک برتن دستیاب ہوا ہے۔ جو ایک قطعہ سنگ سے تراش کر بنایا گیا ہے اس میں چالیس گیلن تک پانی آسکتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر سفر پر ہوتا تھا۔ تو یہ برتن پانی مقطر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا نام "سنگ صافی" ہے جب اسے پانی میں رکھا جاتا ہے۔ تو اس کے مساموں میں سے صرف مصفا پانی گزر سکتا ہے۔ اور ایک دفعہ پانی برتن میں چلا جاتا ہے۔ تو [illegible] دوبارہ وہ باہر نہیں نکل سکتا۔ محکمہ آثار قدیمہ کے مولوی ظفر حسن صاحب نے یہ عجیب انگیز "سنگ صافی" دہلی کے عجائب خانہ میں رکھوا دیا ہے

زر بار عصا حبان امرتسر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اطلاع شائع کی ہے کہ [illegible] آنریری مجسٹریٹان مسٹر [illegible] سکنہ [illegible] ضلع لاہور [illegible] کے لئے گورنمنٹ نے [illegible] صاحب [illegible] کو مقرر کرکے [illegible] ہیں۔ جب تک کہ کوئی عدالت مجاز مقدمہ کا فیصلہ کرے۔

ریلوے ہڑتال [illegible] تاریخ [illegible] ہو گیا ہے۔ [illegible] پانچ چھ ہزار ملازمان ریلوے کا ایک جلسہ دہلی دروازہ کے باہر آئندہ ریلوے ہڑتال کے متعلق غور کرنے کیلئے منعقد ہوا۔ مسٹر [illegible] نے تجویز [illegible] کہ آج کے جلسہ کا صدر کسی [illegible] آدمی کو [illegible] ایک چھوٹے آدمی کو بنانا چاہتے ہیں۔ [illegible] شخص کو کرسی صدارت پیش کی گئی۔ [illegible] نے لوگوں کو ہڑتال کرنے کی ترغیب [illegible] کہ اب کی ہڑتال [illegible] ہڑتال ہی نہ ہوگی۔ بلکہ تمام ریلوے لائنوں پر ہڑتال ہوگی۔ بلکہ [illegible] اس میں [illegible] شریک ہوں گے۔

مسلم لیگ کی کونسل [illegible] نومبر۔ مولوی ابوالکلام آزاد [illegible] نے سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو لکھا ہے کہ [illegible] لیگ کی کونسل کے ممبروں کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے لیگ کے آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کیا ہے۔ لیکن میں بعض وجوہات سے اس عزت کو قبول نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس اعزاز سے محروم رکھا جائے۔ اور میری بجائے کسی اور صاحب کو صدر منتخب کر لیا جائے۔ خود مولانا ابوالکلام صاحب نے مسٹر مظہر الحق کا نام تجویز کیا ہے۔

سکھ ممبران کونسل سے مستعفی ہونے کا مطالبہ امرتسر۔ [illegible] نومبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ پنجاب کونسل اور [illegible] اسمبلی کے ممبر [illegible] کا حکم موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر ممبری سے مستعفی ہو جائیں ورنہ انکو غدار قرار دیا جائیگا۔

غیر ممالک کی خبریں

جاپانی وزیر اعظم کا قتل ٹوکیو۔ ۴ نومبر۔ مسٹر [illegible] وزیر اعظم جاپان آج شام کو ٹوکیو کے سٹیشن پر قتل کر دیا گیا اور اس کا قاتل گرفتار ہو گیا ہے۔

ترکی فرانسیسی معاہدہ پر برطانیہ کی تشویش لندن۔ ۴ نومبر۔ [illegible] ترکی عہد نامہ پر [illegible] کر رہا ہے اور اس کی بعض دفعات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔

جاپانی وزارت نے استعفا دیدیا شنگھائی۔ ۴ نومبر۔ ٹوکیو سے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے کہ جاپانی وزارت نے استعفا دیدیا۔

شام میں زبردست جنگ پیرس۔ [illegible] نومبر۔ جنرل گورو کی رپورٹ ہے کہ فرانسیسی دستہ [illegible] سے قصبہ [illegible] پر [illegible] کرنے میں بالکل کامیاب رہا ہے۔ سخت جنگ کے بعد غنیم کی خندق والی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور غنیم کو نقصان عظیم اٹھا کر [illegible] کے پار بھاگ جانا پڑا۔ فرانسیسی لشکر کے ۳ مقتول اور [illegible] زخمی ہوئے۔ [illegible] کی سرکردگی میں کردوں نے فرانسیسیوں کو اس [illegible] میں [illegible] اور دمشق کی جانب شام کی حفاظت کا یقین دلاتے ہیں۔

انور پاشا سرحد افغانستان پر مشہد۔ [illegible] نومبر۔ [illegible] کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ [illegible] افواہ مشہور ہے کہ انور پاشا آج کل روسی ترکستان میں کسی جگہ ہیں۔ چونکہ مصطفیٰ کمال پاشا اور انور پاشا میں دیرینہ عداوت ہے۔ اس لئے مصطفیٰ پاشا مطالبہ کر رہے ہیں کہ انور پاشا کو روسی علاقہ سے نکال دیا جائے۔ انور پاشا نے بھی مسلمانوں کے ساتھ روسیوں کی بدسلوکی کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کر کے روسی حکام کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ اب یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سرحد افغانستان کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ افغانستان میں پناہ گزین ہو جائیں۔

ترکی [illegible] کے فرانسیسی [illegible] لندن۔ ۴ نومبر۔ [illegible] کمالیوں اور فرانسیسیوں کے درمیان ایک خفیہ قرار داد کا حال کھلنے سے [illegible] ہے جو یہ ہے کہ ترکوں کی [illegible] دو ہزار [illegible] کے افسر فرانسیسی ہوں گے۔ حالانکہ عہد نامہ سیورے کی رو سے کل [illegible] مسلح فوج رکھنے کی ترکی کو اجازت دیتی ہے اور جس میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک متفقہ طاقت افسروں کی تعداد بہم پہنچائے۔

ہندوستان کی بے چینی پر دارالعوام میں تشویش سر ولیم [illegible] [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] دیگر اصحاب نے دارالعوام کے آئندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ دارالعوام کا یہ اجلاس ہندوستان کی موجودہ بدامنی کو نہایت ہی تشویش انگیز نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور [illegible] حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بدامنی کو دور کرنے کے لئے کوئی فوری کارروائی کرے۔ سر ولیم [illegible] مسٹر [illegible] سے امر کا مطالبہ کریں گے کہ وہ مندرجہ بالا قرار داد پر بحث ہونے کیلئے کوئی دن مقرر کریں۔

معاہدہ فرانس و انگورہ کا برطانیہ کو پہلے سے علم تھا لندن۔ [illegible] نومبر۔ پیرس کا تار مظہر ہے کہ ایک نیم سرکاری بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ فرانس و انگورہ کا معاہدہ کوئی نیا معاہدہ نہیں بلکہ یہ معاہدہ [illegible] جس کا برطانی گورنمنٹ کو پہلے سے علم تھا۔ یہ معاہدہ ہے جس کا مضمون ماہ اپریل سے برطانوی گورنمنٹ کے پاس ہے۔ البتہ اس معاہدہ میں بعض غیر اہم ترمیمات ہو گئی ہیں۔ یہ معاہدہ معاہدہ سیورے کے خلاف نہیں کیونکہ [illegible] کالعدم ہو گیا جبکہ اتحادیوں نے انگورہ گورنمنٹ کو لندن کانفرنس میں مدعو کیا۔

۱۹۱۹ء کا انگریزی و ترکی معاہدہ لندن۔ [illegible] نومبر۔ [illegible] کا خاص [illegible] کا تار مظہر ہے کہ معاہدہ فرانس و انگورہ کے متعلق انگریزی و فرانسیسی اخبارات میں جو اختلاف پیدا ہو گیا ہے اسی سلسلہ میں [illegible] میں [illegible] ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس مشین قادیان میں چھپکر دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا)

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ۔

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
نظم۔ جماعت احمدیہ اپنے امام کے حضور ۱
اخبار احمدیہ۔ اعلانات ۲
مشکلات کی کسوٹی ۳
مسلمانوں سے گئے گذرے
ہندو کیا چاہتے ہیں
[illegible]
[illegible]

نمبر ۴۳ | مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے احکامات جلد حاصل کرنے اور کام میں سہولت پیدا کرنیکے لئے دفاتر میں ٹیلیفون لگانے کا جو لائسنس حاصل کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق فی الحال حضورؑ کے دفتر اور دفتر تالیف و اشاعت و ڈاک میں ٹیلیفون لگ گیا ہے۔

۱۷ تاریخ پرنس آف ویلز کی آمد کے دن قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور غیر احمدیوں نے مکمل ہڑتال کی۔ لیکن ہماری جماعت کے کسی فرد نے اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے خوش آمدید کا تار پرنس آف ویلز کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور اس تقریب کی خوشی میں غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

جماعت احمدیہ اپنے امام کے حضور

ہر مصیبت میں وفا کرنے کو تیار ہیں ہم
ساری دنیا کے خفا کرنے کو تیار ہیں ہم

دل میں رہ جائے نہ محمود کوئی تیرے امنگ
زندگی تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم

جس طرح چاہے جہاں چاہے تو جا بھیجدے
جو کہے تو بجا کرنے کو تیار ہیں ہم

چھوڑ کر خویش و اقارب کو چلے جائینگے
حق تبلیغ ادا کرنے کو تیار ہیں ہم

سر میں ہے جو ترا جنون دل میں تو زندہ ہیں
کفر و بدعت کے فنا کرنے کو تیار ہیں ہم

صبر کرنے نہیں دیتی ہمیں بیتابی دل
حشر دنیا میں بپا کرنے کو تیار ہیں ہم

دل تو مدت سے کیا تیرے حوالے پیارے
جان بھی تن سے جدا کرنے کو تیار ہیں ہم

"مال کیا چیز ہے اور جاں کی حقیقت کیا ہے
آبرو تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم"

شرم تو ہم سے گنہگاروں کی رکھنا یارب
دعوی عشق و وفا کرنے کو تیار ہیں ہم

کوئی کلفت نہ رہے آپ تو اپنا کہدیں
درد کی تجھ سے دوا کرنے کو تیار ہیں ہم

اخبار احمدیہ

لنکا میں تبلیغ احمدیت لنکا کے مختلف شہروں میں مسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نے انگریزی میں لیکچر دیئے۔ جو انگریزی اخبار [illegible] میں چھپ چکے ہیں۔ اور قریباً تیس ہزار تعلیم یافتہ افراد تک پیغام مسیح موعود پہنچا دیا گیا ہے۔ لارڈ بشپ صاحب کولمبو اور پادری ریورینڈ ایک گاک ایم اے اور ریورینڈ ایچ ہائی فیلڈ ایم اے وغیرہ ہم وسوایان لنکا کو اس امر کا چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ مسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر یا بذریعہ دعا یا مباہلہ ایک مخالف سے بحث کرنے کو طیار ہیں۔ چیلنج حسب ذیل ہے:-

اے آسمان! تو گواہ رہ کہ میں نے اپنا فرض تبلیغ باشندگان لنکا کو پہنچا دیا۔ اور اپنے متواتر لیکچروں کے ذریعہ کھول کر بتلا دیا کہ دنیا کا مصلح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے امام مہدی و مسیح موعود ہے۔ اور بدھ مذہب والوں کے لئے میتریا بدھ ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن رودر گوپال ہے۔ آچکا۔ اور اپنا کام کر گیا۔ اور یہ کہ وہ تمام علامات جو مذکورہ بالا مذاہب کی کتب مقدسہ میں مندرج ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور عین وقت اور ضرورت کے وقت جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا۔ اور وہی مقدس وجود تھا۔ جو تمام مذاہب کے لئے حکم اور عدل ہو کر آیا اور تمام مذاہب کے بانیوں نے اس مقدس مصلح کی آمد کے بارے میں جو پیشگوئیاں کی تھیں۔ وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس مصلح ربانی نے زندہ مذہب اسلام پیش کیا۔ اور زندہ خدا ثابت کیا۔ جو کروڑوں نگاہوں سے دور اور پوشیدہ ہے۔

میں اب ریورینڈ فادر ایک گاک ایم اے بالقابہ ریورینڈ ایچ ہائی فیلڈ ایم اے بالقابہ اور لنکا کے مولویوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ہمت ہے۔ تو جو کچھ میں نے حضرت عیسیٰ اور عیسائیت اور مسیح موعود کے بارے میں اپنے سلسلہ لیکچر میں کہا ہے [illegible] کے ساتھ تردید کریں۔ میں نے اپنے آخری دو لیکچروں میں ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ جن کا مزار سری نگر واقع کشمیر میں موجود ہے۔ اور مثیل الا آگیا۔ جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والا ایلیاسی کا بروز ہو کر آیا تھا۔ اور کہ احمد قادیانی نے ایسے زبردست اور آسمانی معجزے دکھائے جو طاقت اور شوکت میں مسیح ناصری کے معجزوں سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔

اے مغربی مشنری مسیحو! اپنے ضمیر قلب سے فتویٰ لیکر باطل کو ترک کر دو۔ اور حق کو قبول کرلو۔ لیکن اگر اب بھی اپنی لیاقتوں اور علوم کو خلق اللہ کی گمراہ کرنے میں صرف کرو گے۔ تو پھر ان تمام غریب جانوں کا گناہ جنہیں آپ گمراہ کریں گے۔ آپ کی گردن پر ہو گا۔ اے خدا تو گواہ رہ کہ میں نے حق پہنچا دیا۔ عبد الرحمن عفا اللہ عنہ

حافظ درزی نائی یا طبیب اگر کوئی جفاکش سفید رنگ نوجوان قرآن کریم کے حافظ ہوں ساتھ درزی یا نائی یا طبیب کا پیشہ جانتے ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس ملک میں جلد آنے کا ارادہ کریں۔ خدا ان کی روزی کا سامان کر دیگا۔ ایسے لوگ بہت کچھ روپیہ بھی کما سکیں گے۔ اور سفید بھی ہوں تو قرآن پاک کے حفاظ کی بہت ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب حافظ نہ بھی ہوں۔ عربی جانتے ہوں اور پیشہ ور ہوں تو وہ بھی آسکتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ناظر تالیف و اشاعت کو بھجوائیں۔ اور عاجز کو بھی اطلاع دیں۔ مگر جلدی کریں۔ دعا کا محتاج مسافر نیر

تصحیح الفضل نمبر ۳۶ کے صفحہ ۲ پر جو "اعلان نکاح" درج ہوا ہے۔ وہ غلط ہے۔ صحیح یوں ہے۔ کہ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے حکیم شاہ نواز کا نکاح پڑھا۔

جلسہ سالانہ کے متعلق نہایت ہی قابل توجہ اعلان

پچھلے اخبار الفضل کے ذریعہ آٹے کے متعلق تحریک کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تمام حصص جو مطلوب تھے وہ احباب نے پورے کر دیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح لکڑی۔ دالیں اور گوشت وغیرہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور جلسہ کے بڑے اخراجات سے میں خدا کے فضل سے فارغ ہو چکا ہوں۔ لیکن ان اشیاء کے علاوہ اور بہت سے اخراجات ہیں۔ جنہیں متفرق اخراجات کہا جاسکتا ہے۔ جن کی مختصر سی تفصیل بطور نمونہ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) کیرہ کھوری کا خرچ (۲) لکڑی کٹوانے کا خرچ (۳) اسباب کے اٹھانے کا خرچ (۴) مزدوروں کی مزدوری (۵) لکڑی کا کرایہ (۶) چٹائیاں لکڑیاں وغیرہ (۷) قادیوں کے جمع کا خرچ (۸) گڈوں کا کرایہ۔

غرض ان متفرق اخراجات پر بھی بہت سا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اسلئے میں ایک تجویز اس کے متعلق احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ میرا یہ نوٹ ملاحظہ فرما کر ایک ایک روپیہ فی آدمی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھیج دیں۔ خواہ بذریعہ منی آرڈر اور خواہ ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیجیں۔ یہ چندہ صرف ان لوگوں سے نہیں مانگا جاتا۔ جنہوں نے آٹے وغیرہ میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ یہ چندہ ہر احمدی بھائی سے طلب کرتا ہوں۔ خواہ وہ جلسہ کے لئے اس سے قبل کوئی چندہ دے چکے ہیں یا نہیں۔ اور چونکہ ایک تاریخ معین کر دینے سے زیادہ اہتمام ہوا کرتا ہے اسلئے میں تمام احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ہر صاحب ٹھیک یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کو اپنی طرف سے ایک روپیہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ اور تصریح سے لکھ دیں۔ کہ یہ جلسہ سالانہ کے متفرق اخراجات کے لئے ہے۔ یکم دسمبر کو جمعرات کا روز ہو گا۔ سو سب صاحب جمعرات کو منی آرڈر بھیج دیں یا ٹکٹ اور جمعہ کے روز تمام سیکرٹری صاحبان خوب اچھی طرح دریافت کر لیں کہ کوئی بھائی رہ تو نہیں گئے۔ اگر ایسا ہو تو جمعہ کے یا ہفتہ کے روز ان کی طرف سے ایک ایک روپیہ بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس تحریک کو اثر عطا فرمائے اور احمدی احباب کے قلوب میں وسعت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

سید محمد اسحق افسر جلسہ سالانہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۲۱ر نومبر ۱۹۲۱ء

مشکلات کی کسوٹی

ہم آگے بڑھینگے یا پیچھے ہٹینگے؟

جس طرح پہلے انبیاء کرام کی جماعتوں کو ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوا۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی قائم کردہ پہلی جماعتوں کو گوناگوں مصائب و آلام میں سے گذرنا پڑا۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بنائی ہوئی خدا تعالیٰ کی جماعت پر بھی مشکلات اور مصائب کے ایام آئے۔ اور اسے بھی تکلیف دہ حالات سے گذرنا پڑا۔ جن کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اور اسوقت تک جاری رہے گا۔ جب تک خدا تعالیٰ اس جماعت میں داخل ہونے والوں کو بھی اسی معیار پر نہ پرکھ لے جو اس نے اپنے فرستادوں کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعتوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور جنہوں نے اپنے نام خدا کی جماعت میں داخل کرائے ہوئے ہیں یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائینگے۔ اور انہیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا نہیں ہوگا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کو یقیناً ایسے ہی حالات میں سے گذرنا ہوگا۔ جن کے ذریعہ کھوٹے اور کھرے میں بناوٹی اور حقیقی پیار کر کھڑا ہونے والے اور قائم رہنے والے میں اپنے دعوی میں جھوٹے اور سچے میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللّٰہ الذین صدقوا ولیعلمن الکٰذبین۔

پس چونکہ ہماری جماعت پر بھی مصائب اور آلام کا آنا لازمی اور لابدی تھا۔ اسلئے آئے۔ لیکن یہ بھی یقینی اور لازمی ہے۔ کہ کامیابی اور کامرانی بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے وارث بنیں۔ چنانچہ ہم نہ صرف اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ہر روز اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ اور ہر موقعہ پر خدا تعالےٰ کی نصرت اور مدد اپنے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

اسمیں شک نہیں کہ تا حال ہمیں کوئی ایسی کامیابی اور کامرانی حاصل نہیں ہوئی۔ جسے ظاہر بین اور ناواقف لوگ بھی خاص وقعت کی نظر سے دیکھ سکیں۔ لیکن اسمیں بھی تو کوئی شک نہیں۔ کہ ہم نے بحیثیت مجموعی مشکلات اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے اس قربانی اور فداکاری کے ظاہر کرنے کا موقع نہیں پایا جس کے نتیجہ میں عظیم الشان اور ہر کس و ناکس کو نظر آنیوالی کامیابی حاصل ہوا کرتی ہے۔

لیکن اب وقت آگیا ہے۔ جبکہ نئی طرح کی مشکلات اور صعوبات کا کوہ گراں ہمارے سامنے کھڑا ہے۔ اور ہم نے خدا کے فضل کے بھروسہ پر اسے عبور کرکے میدان فتح مندی میں داخل ہونے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق بخشے۔ اور ہمارے پاؤں کو اس وادی پر خار میں ثبات و استقلال عطا فرمائے آمین

اسوقت گرانی اور قحط سالی کی وجہ سے دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے باعث ایک شور قیامت ہے۔ جو اطراف عالم میں بپا ہے۔ جس کا اثر ہماری چھوٹی مختصر اور غریب جماعت پر بہت زیادہ پڑا۔ اور اسقدر پڑا۔ کہ ہمارا وہ کام جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ہمارا وہ مقصد جو ہماری زندگی کا منتہا ہے۔ اسمیں روکاوٹیں پیدا ہوگئیں۔

اس نہایت نازک اور خطرناک حالت میں اور ان افسوسناک اور افسردہ کر دینے والے حالات میں ہماری جماعت کے کارکن اصحاب نے اپنے مقدس امام کی بے نظیر شخصیت کے [illegible] ثبوت دیا ہے۔ وہ ایسا بے نظیر ہے۔ کہ ہماری آنیوالی نسلیں اسپر جس قدر بھی فخر کریں۔ بجا ہوگا۔ اور اپنے اسلاف کے اس فعل کو جس قدر بھی عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھیں۔ درست ہوگا۔

مرکز میں رہنے والے یا مرکز کے ماتحت باہر کام کرنے والے اصحاب کو گذارہ اوقات کے لئے جو کچھ ملتا ہے۔ اسے ملازمت پیشہ اصحاب کے مشاہروں سے پہلے ہی کوئی نسبت نہ تھی۔ معمولی معمولی کام کرنیوالوں کو جو کچھ ملتا ہے۔ وہ ہمارے بڑے بڑے کارکنوں کو بھی نہیں ملتا تھا۔ لیکن اسوقت جبکہ گرانی نے سخت خطرناک حالت پیدا کر رکھی ہے۔ اور بڑی بڑی آمدنیوں والے مشکلات اور مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر اخراجات کی مشکلات پیش کرکے اضافہ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف مطالبہ ہو رہا ہے۔ بلکہ اضافہ ہو چکا اور ہو رہا ہے۔ اسوقت ہمارے ہاں جو سوال اٹھتا ہے وہ اضافہ کا نہیں۔ بلکہ تخفیف کا سوال ہے۔ اور اس سوال کا ایسا جواب تجویز ہو کر زیر عمل آگیا ہے۔ جو اسوقت تمام دنیا کے تختہ پر اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

یہ جواب بہت مفصل اور بہت طویل ہے۔ اور اگر مناسب اور ضروری سمجھا گیا۔ تو ممکن ہے۔ ذمہ دار صیغہ جات بالتفصیل پیش کریں۔ ہم اسمیں سے صرف چند باتیں عرض کرتے ہیں۔

(۱) قرار دیا گیا ہے۔ کہ سو روپیہ یا اس سے زیادہ مشاہرہ لینے والے اصحاب تیس فیصدی ماہوار چندہ خاص دیں۔ اور اس کے علاوہ معمولی چندے بدستور دیں۔ جن کسی کو انجمن کی طرف سے مکان ملا ہوا ہے۔ اس کا ۵ فیصدی تنخواہ پر کرایہ وضع کرائے۔

(۲) جن کی تنخواہ ۶۰ اور سو کے درمیان ہے۔ وہ ۱۵ فیصدی ماہوار چندہ خاص وضع کرائیں۔ اور چندہ عام بدستور دیں۔

(۳) کسی کارکن کو ایک سال تک کوئی ترقی نہ دی جائے

(۴) پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ایک سال تک بند کر دیجائے۔

(۵) سفر خاص حالات میں اشد ضرورت میں کیا جائے۔
(۶) بیرونی مبلغین کو اپنا خرچ آپ برداشت کرنا چاہئیے اور جہاں ہوں۔ وہاں کے تبلیغی اخراجات وہیں سے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ آئندہ انہیں کوئی رقم نہیں بھیجی جائیگی
(۷) دفاتر کے عملے بہت مختصر کئے گئے ہیں اسلئے کارکنوں کو پہلے کی نسبت قریباً دگنا کام کرنا ہوگا۔
(۸) دفاتر کے اخراجات پہلے کی نسبت بہت گھٹا دئے گئے ہیں۔

ان چند ایک موٹی موٹی باتوں سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں جماعت کے کارکن افراد نے ان باتوں پر لبیک کہتے ہوئے کس قدر ایثار کا ثبوت ہے۔

بے شک ہمیں مقدس جماعت کے یہ افراد ہیں جن کے کسی کارکن کو اپنی کسی بڑی سے بڑی قربانی پر بھی فخر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے کسی پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے مولا کی رضا مندی حاصل کرنے۔ اور اپنی آخرت سنوارنے کے لئے کرتا ہے۔ اور اس عہد کو پورا کرنے کا ثبوت دیتا ہے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرکے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا کیا۔ اس صورت میں دینی خدمات بجالاتے ہوئے جو کچھ بھی اسے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ملتا ہے۔ وہ بھی خدا کے خاص فضل کے ماتحت ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری نہیں کہ اس قسم کی باتیں دوسروں کے اندر بھی دین کے لئے ایثار اور قربانی کے جذبات پیدا کریں۔ اور وہ بھی جان اور مال کو خدا کی راہ میں صرف کرنے میں لگ جائیں۔

جیسا کہ ابتدا میں عرض کیا گیا ہے۔ یہ ایام ہماری جماعت کے لئے خاص مشکلات کے ایام ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کامیابی کی شاہراہ تک پہنچنے کے لئے ان مشکلات کو عبور کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ تاکہ جہاں ہم اپنے عمل سے اپنے قول کو صحیح اور درست ثابت کرکے وہ مقاصد حاصل کرسکیں۔ جن کا پانا ہمارا اصل مدعا ہے۔ وہاں ہم عظیم الشان کامیابی حاصل کرکے دنیا پر ثابت کردیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت کو جذب کرنیوالے ہم ہی ہیں۔ اور ہماری جماعت ہی ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان کا ثبوت دے رہی ہے۔

موجودہ حالات میں اگر کوئی بات ہمارے لئے اطمینان قلب کا باعث ہوسکتی ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ اس لحاظ سے ہماری جماعت کا قدم پیچھے نہیں۔ بلکہ آگے ہی ہے اور گذشتہ سال میں جس قدر روپیہ تبلیغ دین کے لئے مہیا کیا جا رہا ہے۔ اب اس سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے لیکن باوجود اس کے مشکلات درپیش ہیں۔ اور کلیجے تھامے ہوئے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ انہی مشکلات کی وجہ سے بعض نہایت ضروری کام ملتوی کردینے پڑے ہیں۔ اور بعض بند کردئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی کافی نہیں ہے۔ اور جس رفتار کے ساتھ ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ اس رفتار سے آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا۔ اگر اضافہ کی رفتار بھی وہی ہوتی جو ضروریات کی ہے۔ تو آج ہمیں ان ناخوشگوار حالات سے نہ گذرنا پڑتا۔

اس وقت ہماری جماعت مشکلات کی کسوٹی پر پرکھی جارہی ہے۔ اور اب وقت ہے۔ کہ ہم اپنے خالص اور کھرے ہونے کا ثبوت دیں۔ اور ایسا ثبوت دیں کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کرلیں۔

لیکن اگر ہم نے اب بھی سستی دکھائی۔ اور غفلت سے کام لیا۔ تو یاد رہنا چاہیئے کہ کامیابی کا وہ مینار جس تک ہم پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور کامرانی کا وہ زینہ جس پر ہم چڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم سے دور اور بہت دور ہو جائیگا۔

ہم اسبات کا ثبوت کہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہٹنا ہمارا آئندہ طرز عمل دیگا۔ خدا کرے ہم ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹیں۔ بلکہ سرگرمی کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ کوئی دن ہم پر ایسا طلوع نہ ہو۔ اور کوئی رات ہم پر ایسی نہ آئے۔ کہ ہمارا قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹے۔ یا جہاں پہنچا ہوا ہے وہیں ٹھہر جائے۔

مسلمانوں کیلئے گائے چھوڑ کر ہندو کیا چھوڑینگے!

ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کیلئے مسلمانوں سے گائے کا گوشت استعمال کرنے کی مذہبی اجازت سے دستبرداری کا مطالبہ جس زور و شور سے کیا جا رہا ہے۔ وہ ہر ایک ہندو لیڈر کی تحریر و تقریر سے ظاہر ہے۔ اور اسے پورا کئے بغیر اتحاد ہونا قطعاً ناممکن بتایا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ہندو جو کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اب تک تو صرف مسئلہ خلافت میں ان کی زبانی ہمدردی تک محدود تھا۔ مگر اس سے آگے بڑھ کر عملی طور پر جو سب سے بڑی قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بالفاظ "آریہ گزٹ" یہ ہے:۔

"ہم ہندوؤں میں پرچار کرینگے۔ کہ وہ اول تو ماس کو ہی قطعی چھوڑ دیں۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کو شامل کرسکیں۔ اور خاص کر سور کا ماس تو ہندوؤں کو چھوڑنا ہی پڑیگا۔ تاکہ مسلمان بھائیوں کا دل نہ دکھے۔"
(۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء)

لیکن اس قربانی کی حقیقت اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا اور خاص کر آریہ صاحبان کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا مذہب انہیں ماس بھکشن یعنی گوشت استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اب اگر وہ اس کے چھوڑنے کی تحریک کرینگے۔ تو کسی پر احسان نہیں ہو گا۔ بلکہ اپنے مذہب کے ایک بھولے ہوئے حکم پر عمل کرینگے۔ باقی رہا۔ سور کا گوشت مستقل ترک کرنا اس کے متعلق افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ کبھی کے سور کا گوشت استعمال کرنے کی مسلمانوں کو قطعاً اجازت نہیں۔ وہ مسلمانوں سے اتحاد کے مجوز کہلاتے ہیں۔ اگر کوئی اسے استعمال کرتا ہے۔ تو یہ صرف انہیں مسلمانوں کی کسی قسم کی دل آزاری نہیں۔ بلکہ ایک طرح سے خوشی ہو سکتی ہے کہ یہ ناپاک چیز جس قدر کم ہو اسی قدر اچھا ہے۔

پس گائے کو چھوڑنے کے مقابلہ میں گوشت کا استعمال ترک کرنا اور سور کے گوشت کو بالکل چھوڑنا کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے مسلمان مطمئن ہو سکیں۔ بلکہ اس قسم کی تجاویز ایسی ہیں۔ جو زیادہ شکوک اور شبہات پیدا کرنے کا باعث ہونگی کہ ہندو صاحبان اتفاق و اتحاد کیلئے عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اگرچہ میں ان کی خواہشات پر بحث نہ کرونگا۔ ہاں اگر ضمنی خوبیاں کا ذکر آجائے۔ تو خیر۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہم نوکروں سے ملکر کام نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ میں نوکر نہیں رکھ سکتا۔ یہ طریق صحیح ہے۔ یا غلط یہ بحث الگ ہے۔ مگر میں جو کام بتانے والا ہوں۔ اُسپر غور کر کے کہہ سکتا ہوں کہ میرے نزدیک نوکروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ مجھے اسلام میں اسلام کا کام کرانے کے لئے نوکروں کا پتہ نہیں ملتا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام کی خدمت نوکروں کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ اور وہ شخص جو کسی مقررہ رقم کی خاطر خدمت اسلام کرتا ہے۔ اسکی خدمات پر ترقی اسلام کی بنیاد رکھنا لغو ہے۔ خدا کے جلال کے اظہار جیسے عظیم کام کو اس شخص کے سپرد رکھنا جس کے نزدیک روپیہ نہیں تو کچھ نہیں بالکل عبث ہے۔ روپیہ کا رشتہ سب سے کمزور رشتہ ہے۔ اور خدا کے جلال کا رشتہ بہت ہی بڑا اور اہم رشتہ ہے میں کبھی پسند نہیں کرونگا کہ میرے بچوں کی تربیت نوکروں کے ذمہ ہو۔ میں کبھی نہیں چاہتا کہ میرے آرام کی اشیاء کی کنجی نوکر کے پاس ہو۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی تربیت اور اپنے آرام کی چیزیں اگر کسی کے سپرد کرونگا تو اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ اور قریب سے قریب کے رشتہ داروں میں سے ایک کے ذمہ کرونگا۔ یعنی اپنی بیوی کے سپرد بچوں کی تربیت کروں گا۔ اور میری آرام دہ اشیاء بھی اسی کے قبضہ میں ہوں گی۔ جس طرح میری ذات کے متعلق ہر ذمہ داری کا کام نوکر کے سپرد نہیں۔ بلکہ بیوی کے سپرد ہو گا۔ اسی طرح میری بیوی کبھی پسند نہ کریگی۔ کہ اس کے آرام کا سوال نوکروں کے سپرد ہو۔ بلکہ وہ اپنے آرام کا انتظام میرے سپرد کریگی۔

پس جب ہم اپنے گھر کی کوئی قیمتی چیز نوکروں کے سپرد نہیں کر سکتے۔ . . . . تو خدا اور اس کے رسول کے تعلق کو کیسے نوکروں کے سپرد کر دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح نے کہا ہے۔ کہ میں موتی کتوں اور سوروں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ اسی طرح خدا کے تعلق کی ایسی قیمتی چیز ملازموں کے سپرد نہیں کی جاسکتی۔ نوکر خواہ ہزاروں کا ہو یا چند روپیہ کا۔ تاہم نوکر ہے۔ اسلئے ذاتی آرام کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جاسکتا اسی طرح دین کا کام بھی قطعاً قطعاً نوکر کے سپرد نہیں ہو سکتا۔

خدمات دین کے لئے اصحاب کی ضرورت ہے۔ نہ کہ نوکروں کی

اگر یہ سلسلہ الہٰی ہے اور ضرور الہٰی ہے۔ کہ اسلام اٹھ گیا تھا۔ اور اسکو حضرت صاحب قائم فرمانے تازہ کر رہے ہیں۔ تو اس کا کام اور اس کی خدمت اور حفاظت کا کام نوکروں کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کیا جائے تو جرم ہوگا۔ سنو اور غور کرو۔ میں اسوقت کوئی الہامی زبان نہیں بول رہا۔ جس کو تم نہ سمجھ سکو۔ نہ میں ایسی عبارت میں تقریر کر رہا ہوں۔ جو تمہارے فہم سے بالا ہو۔ مجھ میں جس قدر اظہار مدعا کی قابلیت ہے۔ اس کے مطابق میں صاف صاف بغیر کسی الجھاؤ کے کہتا ہوں۔ کہ خدمت دین ایک ایسا خزانہ ہے۔ جس کو میں نوکروں کے سپرد کرنا خلاف تجربہ اور خلاف عقل سمجھتا ہوں۔ نوکری کا رشتہ نہایت ادنیٰ اور بہت ہی کمزور رشتہ ہے۔ اور یہ کام ان کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ جن کا اس کے ساتھ اتنا کمزور رشتہ ہو۔ بلکہ اس کام کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو عربی میں اصحاب کہلاتے ہیں۔ یا جن کو پرانے زمانے میں حواری کہتے تھے۔ خدمت دین کا کام ملازموں کے سپرد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اصحاب کے سپرد ہو سکتا ہے۔ صحابی وہ ہے جو صرف صحبت چاہتا ہے۔ وہ کوئی مقررہ رقم نہیں مانگتا۔

آنحضرتؐ کے وقت کام کرنیوالے صحابی تھے نوکر نہ تھے۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جو لوگ تھے اور جنھوں نے خدمت دین کی۔ وہ مال کے لئے آپ کے پاس نہ آئے تھے انہیں سے وہ لوگ جو مرتے ہوئے دولت پیچھے چھوڑ گئے وہ اس دولت کے لئے نہ آئے تھے۔ نہ بادشاہت ان کا مقصد تھا۔ نہ گورنریاں۔ یہ دولت اور رتبے جو ان کو ملے محض بطور تحفے تھے نہ کہ بطور بدلہ کے۔ وہ لوگ صرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت چاہتے تھے۔ وہ اصحاب تھے۔ ملازم نہ تھے۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک کام کرنے کو تیار تھے۔ جس کو ملازم نہیں کر سکتا۔ بادشاہ کا پاخانہ بھی اگر ہو تو اسکو اٹھاتے ہوئے بھنگی تک ایک نفرت محسوس کرتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو موقع پڑے۔ تو اس کے اٹھانے میں بھی کراہت نہ تھی۔ نہ صرف کراہت نہ تھی بلکہ فخر سمجھتے تھے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ والوں نے اپنے میں سے ایک امیر کو شرائط صلح کے تصفیہ کے لئے بھیجا۔ وہ آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم ان لوگوں پر جو تمہارے گرد جمع ہیں بھروسہ رکھتے ہو۔ وقت پر یہ تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے بھروسہ بھائیوں پر ہوتا ہے۔ کیا تم ان کی خاطر بھائیوں سے بگاڑتے ہو۔ اس نے تو یہ کہا۔ مگر ان لوگوں کی جو صحابی تھے ملازم نہ تھے۔ کیا حالت تھی۔ یہ کہ آنحضرتؐ کے تھوک کو زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں پر لیتے اور جسم پر مل لیتے تھے۔ اور وضو کے پانی کا ایک قطرہ تک زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ ہر ایک اسے حاصل کرنا چاہتا تھا اور ایسی حالت تھی کہ قریب تھا اس کشمکش میں ان میں تلوار چل جائے۔ وہ واپس گیا اور جا کر کہا۔ کہ میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں۔ مگر ان کے درباری بھی اتنے جانثار نہ تھے جتنے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی ہیں۔

یہ کیا بات تھی۔ یہی کہ قیصر و کسریٰ کے درباری ملازم تھے۔ اور آنحضرت کے ساتھ اصحاب تھے ملازم نہ تھے۔

وہ رسول کریم کے گرد کسی معاوضہ کے لئے جمع نہ تھے۔ بلکہ آپ کی صحبت کے لئے تھے۔ اسلئے وہ اس بات کی پرواہ نہ کرتے تھے کہ انکو کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ پس جب تک یہ خصوصیت نہ ہو۔ اور اس بنیاد پر کام نہ ہو۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔

احمدیت نئی چیز نہیں

اسلئے میں کھول کر بتاتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی چیز ہے جو دوبارہ واپس آئی ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ایک طرح نئی بھی کہلا سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ دوبارہ

آسمان سے آئی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق کہا گیا تھا لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء الفارس۔ اور نئی نہیں بھی۔ یہ مطلب کہ اس کی شکل وہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھی۔ پس جب یہ وہی چیز ہے۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور صرف فرق یہ ہے۔ کہ یہ آسمان پر چڑھ گئی تھی۔ اور اس کی بازیابی کے لئے ایک مامور اور رسول مبعوث ہوا۔ اور پھر وہ ثریا سے واپس لائی گئی۔ تو پھر میری سخت غلطی ہوگی۔ کہ میں اس کی حفاظت نوکروں کے سپرد کروں۔ جس طرح اس کی حفاظت پہلی دفعہ کی گئی اب بھی اس کی حفاظت اسی طرح پر ہوسکتی ہے ؛

دین کا کام صحابہ کرینگے

یہ کام جب میرے سپرد کیا گیا۔ تو میں نے ان لوگوں کے سپرد کیا۔ جن کو میں "اصحاب" سمجھتا تھا۔ میں نے پہلے یہ کام صحابہ کی جماعت کے سپرد کیا۔ مگر انہوں نے اپنے رتبہ کو نہ سمجھا۔ انھوں نے اصحاب بننا نہ چاہا بلکہ نوکر بننا چاہا۔ حالانکہ وہ شخص جو صحابیت پر نوکری کو ترجیح دے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ہم اسکو آسمان پر بٹھائیں۔ اور وہ گڑھے میں نیچے گرنا پسند کرے۔ پس ابتدا سے دین کا کام صحابہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ اور اب بھی اسکو صحابہ ہی کرینگے۔ جو شخص صحابی بنکر رہنا چاہتا ہے۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ اور جو روپیہ کے لئے یہاں رہنا چاہتا ہے۔ وہ سن لے کہ یہاں نوکروں کے لئے جگہ نہیں۔ کیونکہ ہم نوکروں سے کام لینا نہیں چاہتے۔ اسکو خواہ کوئی کسی نام سے یاد کرے اسکو ہماری غلطی کہے یا خود پسندی یا خوشامد پسندی کا نام دے۔ جیسا کہ ایک دشمن نے لکھا تھا کہ چونکہ یہ مسیح موعود کے بیٹے ہیں۔ اسلئے صاحبزادے بنتے ہیں اور خوشامد سے عادت خراب ہوگئی ہے۔ غرض خواہ کوئی کچھ ہی کہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ اور صاف صاف کھلے لفظوں میں کہتا ہوں۔ کہ ہم نوکر نہیں رکھ سکتے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم خدا کے کام کے لئے نوکر رکھیں گے۔ تو ہمیں خدا ہی کے حضور جوابدہی کرنی ہوگی۔ پس اس بات کو سامنے رکھ کر ہر ایک شخص فیصلہ کرلے۔ کہ اگر وہ یہاں رہنا چاہتا ہے تو کس طرح۔ آیا صحابی بنکر یا نوکر بنکر۔ اگر صحابی بنکر رہنا ہے تو سو۔ پچاس کا سوال نہیں رہیگا۔ نہ اس کی یہ غرض ہوگی۔ ہم جو اسکو دینگے۔ وہ اس کے اخراجات کے لئے ہوگا۔ جس کی کمی بیشی سے اسکو کوئی تعلق نہ ہوگا اور چاہے ہم اسکو کچھ بھی نہ دیں ؛

اس کی مثال محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی سی ہوگی۔ جو ایک جنگ میں خالی ہاتھ رہے۔ اور وہ دشمن جن کے خلاف وہ تلوار لیکر گھر سے نکلے تھے اونٹوں کی قطاریں لے گئے۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نوکر ہوتے۔ تو مجھے اسی خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ایک بھی اونٹ گھر میں نہ جاتا۔ بلکہ سب ان کو ملتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دیانتدار کوئی نہیں۔ ایک منافق طبع نے اسوقت کہہ ہی دیا تھا کہ خون تو اب تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال مکہ والے لے گئے۔ اور ایک دوسرے نے کہدیا تھا کہ آپ کی تقسیم منصفانہ نہیں جس کے جواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس شخص کی نسل سے وہ لوگ پیدا ہونگے جن کے منہ پر ایمان ہوگا۔ مگر دل ایمان سے خالی ہونگے ؛

جو صحابہ بننا چاہتے ہیں وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

پس خوب کان کھولکر سنو۔ کہ وہ جو دین کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے قادیان میں رہتے ہیں۔ اور جو ہمارے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور انکی غرض خدا کے دین کی خدمت ہے۔ اور اگر یہ باتیں میسر ہیں۔ ان کے گذارہ کے لئے ہم جس قدر دے سکینگے دینگے۔ جسکو وہ شکر گذاری کیساتھ قبول کرینگے۔ اس روپیہ میں ان کی خواہش کو دخل نہ ہوگا۔ لیکن جو نوکری کے لئے یہاں آیا ہو وہ یہاں سے چلا جائے۔ کیونکہ ہم نوکر نہیں چاہتے [illegible] ہم لازم چاہتے ہیں۔ ملازم نہیں چاہتے۔ جن کی غرض ملازمت نہیں۔ بلکہ جو دین کی خدمت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ وہ صحابی بننا چاہتے ہیں وہ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کی ٹھنڈک ہیں۔ صحابی تنخواہ نہیں چاہا کرتا۔ اور جو تنخواہ کے لئے آئے ہوں میں انکو کہتا ہوں۔ خواہ وہ موصی ہی ہوں کہ تمہارا یہاں رہنا بے سود اور بیکار ہے ؛

اگر تم سب الگ ہو جاؤ تو خدا یہ کام خود کریگا

اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ جس طرح میں نے صاف صاف کہدیا ہے اسی طرح صفائی دیانتداری کو مدنظر رکھ کر کہدو کہ دونوں میں سے کیا چاہتے ہو۔ اگر تم روپیہ نہیں چاہتے۔ عزت تمہیں مطلوب نہیں۔ جاہ و حشم تمہاری غرض نہیں صرف خدا اور اسکے رسول کی خوشنودی کے حصول کے لئے اسکے خلیفہ کی صحبت اور بیعت چاہتے ہو تو تم ہمارے بھائی ہو۔ اور دنیاوی بھائی سے بھی بڑھکر پیارے ہو۔ لیکن اگر یہ نہیں کرسکتے۔ تو تم صاف صاف کہدو۔ کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون جس طرح یہ کہنے والے بیٹھے رہے۔ اور خدا اور خدا کے رسول نے موعود ملک کو فتح کیا۔ اسی طرح اگر تم میں ایسا کہنے والے پیدا ہو جائیں۔ اور وہ صاف کہدیں۔ تو میرا دل نہیں گھبرائے گا۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ اگر سارے بھی یہ کہدیں۔ اور ایک بھی صحابی نہ رہے۔ تو بھی میرا دل نہیں گھبرائے گا۔ بلکہ وہ کام جو تمہارے ہوتے ہوئے اس حالت میں ہو رہا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ جب تم نہیں رہو گے۔ اس سے بہت جلد مجھ اکیلے سے خدا کرائیگا۔ کیونکہ اب توکل پر انسانوں کے واسطے کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور پھر بے پردہ خدا آئیگا۔ اور اس کام کو انجام دیگا۔ پس تم اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ اور دونوں صورتوں میں سے جس صورت کو تم پسند کرتے ہو اسکے متعلق صاف طور پر جس طرح میں نے بتا دیا ہے۔ تم مجھے بتا دو ؛

تشریح

۲۷ اکتوبر ۲۱ء کے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری کے زیر عنوان جو یہ الفاظ شائع ہوئے تھے کہ "آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے الطارق کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر فرمائی ہے" اصل میں یوں تھا۔ *

* کہ آئینہ کمالات کے حصہ التبلیغ میں حضرت اقدس نے سورہ والطارق کی آیت والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر فرمائی ہے

حضرت مسیح موعود کے قدیمی صحابہ کرام کا مذہب

مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے (مبایعین) بعض دوستوں کی تحریرات پیش کی ہیں اور ان سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے سب کا مذہب یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں تھے۔ حالانکہ بعض انہیں سے ایسے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے قادیان دار الامان میں مستفیض نہیں ہوئے اور بعض وہ کہ جو عرصہ تک قادیان میں نہیں رہے بلکہ پہلے اپنی غیر مبایعین کے ساتھ تھے بعد میں اللہ نے ہدایت بخشی۔ پھر ان کی جو تحریریں پیش کی گئی ہیں ان کا وہ مطلب ہی نہیں نکلتا۔ جو مولوی صاحب نے نکالا ہے۔ علاوہ وہ تحریریں بعض حالات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہیں۔

میں مولوی محمد علی صاحب کی خواہش کے مطابق چند بزرگوں کی تحریریں پیش کرتا ہوں یہ تحریریں کسی خلافت کے زمانے کی نہیں بلکہ ۱۹۰۸ء کے بعد حضرت مسیح موعود کے سامنے کی ہیں تاکہ کسی قسم کا اشتباہ و التباس کا حق ہونے پر غور ہے۔

اس سلسلہ میں مولانا عبد الکریم (جن کو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا لیڈر کے خطاب سے سرفراز فرمایا) کی تحریر الفضل مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۲۱ء میں پیش کر چکا ہوں۔ اس میں صرف نبی کا لفظ نہیں بلکہ یہ ثبوت بھی ہے کہ آپ مسیح موعود کو ایسا نبی مانتے تھے کہ انبیاء سلف کا ایک مکمل فرد سمجھتے تھے۔ اس تحریر سے اگر دوسرا مطلب نکل سکتا ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب پیش کریں۔ مولوی عبد الکریم کے صحابی ہونے سے مولوی صاحب انکار نہیں کر سکتے حضرت اقدس نے ان کی شان میں یہاں تک لکھا ہے کہ تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم۔

اسی سلسلہ میں دوسرا نام جناب سید محمد احسن صاحب امروہوی کا پیش کرتا ہوں۔ وہ اب آپ کے فریق میں ہیں۔ مگر مجھے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات میں ان کے سامنے دار الامان میں ان کا کیا مذہب کیا عقیدہ تھا۔ یہ خوب ذہن نشین کر لیجیے کہ میں مولوی سید محمد احسن صاحب کو بطور ایک اتھارٹی کے نہیں پیش کر رہا۔ بلکہ میں آپ کی طرح یہ دکھا رہا ہوں کہ اس وقت جو بڑے اور قریبی سمجھے جاتے تھے ان کا مذہب کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ بدر ۲۰ر فروری ۱۹۰۸ء نمبر ۷ جلد ۷ اول نور مینۃ الاسلام کے ماتحت یہ عبارت پڑھیے۔

"جناب رسالتمآب اللہ والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف میں مصروف تھے۔ پھر یہ مولوی سید محمد احسن صاحب کا خطبہ جمعہ جو حضرت مسیح موعود کے سامنے مسجد مبارک میں پڑھا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین پڑھا گیا۔ اس سے پہلے جو الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ آیت ہے اس میں یبلغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہے یہ امر ظاہر ہے کہ وحی و الہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہے گا۔ ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالیں ذکر بیان فرمائیں کہ تبلیغ رسالات نبی کے لئے مخصوص ہے۔

پس یا آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمام کمالات و مراتب نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئے۔ اب کوئی درجہ باقی نہیں جو کسی اور کو دیا جاوے۔ اور ان کو نہیں دیا گیا۔ مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے۔ کہ ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ جس میں صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا۔ پھر اس کے بعد سکوت فرمایا۔ آپ نے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا پڑھ کر سمجھایا کہ اس میں پیشگوئی تھی کہ امت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہے گی۔ کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ یہ تو ہو کہ وہ خاتم النبیین ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اب اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے صدیق شہید اور صالح ہو جانا تو سب مانتے ہیں مگر نبی ہونا کیوں ناممکن جانتے ہیں۔ حالانکہ من النبیین اسی آیت میں مذکور ہے۔" ۱۳ر فروری ۱۹۰۸ء

کیا اس خطبہ کے الفاظ سے صاف ظاہر نہیں کہ اس وقت نہ صرف جناب سید محمد احسن صاحب امروہوی کا بلکہ تمام صحابہ مسیح موعود اور خود حضرت مسیح موعود کا بھی مذہب تھا کہ خاتم النبیین کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور نبی بھی ایسا کہ جس کی نبوت اور دیگر انبیاء کی نبوت میں باعتبار نفس نبوت کچھ بھی فرق نہیں۔ کیا ہم دوسرے سید محمد احسن صاحب کے دئے ہوئے دلائل نہیں دیکھتے میں نہیں بلکہ یہ عقیدہ خلاف اسلام تھا اور اس پر آنحضرت کی ہتک لازم آتی تھی۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے کیوں نہ روک دیا۔ کیونکہ نبی کریم کی عزت قائم کرنے کیلئے ہی آپ کی بعثت تھی۔ پھر مولوی محمد علی صاحب خود حاضر تھے [illegible] مگر سید امروہوی کا یہ خطبہ زور شور سے پڑھنا اور حضرت مسیح موعود اور دیگر تمام صحابہ کرام کا سننا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس وقت جماعت کا یہی مذہب تھا۔ کہ خدا نے حضرت مرزا صاحب کو نبی بنایا ہے + اکمل قادیانی

اشتہارات

(اس اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ ایڈیٹر الفضل)

قادیان میں سکنی زمین

۱۔ محلہ دار الرحمت میں ۱۲ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سکول کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ [illegible] فی مرلہ ہے۔

۲۔ محلہ دار الفضل شرقی میں [illegible] فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے محلہ دار الفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔

۳۔ محلہ دار الفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اندر رستے اسے خود چھوڑنے ہوں گے۔ کوئی کھیت ۵ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔

نوٹ:۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دی جاتی مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلا استثنائی طور پر ۵ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیلئے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

مرزا بشیر احمد
قادیان

گھڑیاں خریدنے کا مفید موقع

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑیاں اور زنجیریں منگالیں تو نہایت عمدہ [illegible] گھڑیاں [illegible] برس کے تمام [illegible] سے بہتر آپکے ہاتھوں پہنچ سکتی ہیں۔ ماہ جنوری تک یہ بھی خریدی جا سکیں گی انشاء اللہ جلسہ پر گھڑیاں دکھلا کر احباب کیلئے فائدہ مند ہوگا گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

شیخ محمد علی احمدی [illegible] شاہجہانپور

چند نئی اور نایاب کتابیں

ترک موالات ۲ر خطبات محمود ۳ر مجموعہ [illegible] ار براہین احمدیہ چار جلد ۷ر۔ قاعدہ یسرنا القرآن ۵ر نسیم دعوت ۴ر قصائد احمدیہ [illegible] سیرت [illegible] ۴ر سرمہ چشم آریہ ۱۲ر جنگ مقدس ۸ر تحفہ [illegible] ۸ر کلام محمود ۸ر [illegible] مرحوم کے حالات ۳ر مکتوبات ہر ایک حصہ ۸ر کشتی نوح ۵ر مکاشفات [illegible] ہر ایک حصہ [illegible] ازالہ اوہام [illegible] تجرید بخاری اردو

عجیب و غریب حمائل

جزدانے کی جلد ۵ انچ لمبی ۳ انچ چوڑی۔ نہایت صحیح خوشخط بصحت عثمان صاف پڑھی جاتی ہے ۱۵ سطری [illegible] صفحے قیمت صرف [illegible] حمائل [illegible] اور کم قیمت ہے۔ مجلد عکسی حمائل [illegible] حمائل لاہوری [illegible] اعجازی [illegible] مترجم [illegible]

نصیر شاپ قادیان

ضرورت نکاح

ذات راجپوت زمیندار احمدی عمر تخمیناً ۲۴ سال ولدیت شریف کچھ زمین کا مالک بھی ہے۔ گھر کی جائداد زمین کے علاوہ بصیغہ تبلیغ ۱۵ روپیہ ماہواری آمدنی [illegible] آئندہ ترقی بھی ہے۔ رشتہ کے بارے میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں مگر احمدی لڑکی مخلص ہو۔ صرف اکیلا آدمی ہے بہن بھائی والدین کوئی نہیں نہ کوئی اسکا حقدار ہے فقط

معرفت منیجر الفضل قادیان

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف مال تیار ہونے کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوشنما اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ موسم سردی کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا احمدی صاحبان کو ضرور منگوا کر طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے۔ یعنی [illegible] نیز ہمارے ہاں شال کے خوبصورت بذریعہ کل کی خودبخود کھلنے والے سر کے [illegible] نہایت عمدہ مختلف تیار ہوتے ہیں۔ قیمت [illegible]

المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

ضرورت نکاح

ایک امیر سوداگر جن کی آمدنی پانچ چھ سو روپیہ ماہوار ہونے کے علاوہ نہایت لائق اور نیک اعلیٰ خاندان کے سید ہیں۔ بیوی دائم المریض اور ایک بچہ ۳ سال کا موجود ہے۔ نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خواہ کسی خاندان کی ہو۔ حسن صورت اور خوبی سیرت کے لحاظ سے مرغوب اطمینان ہو۔ دیگر حالات دریافت کرنا مطلوب ہوں تو اس پتہ پر پوچھئے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی احاطہ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور

نوایجاد مشین سیویاں

کے نقالوں (جو ردی مال بنا کر پبلک کا روپیہ ضائع کرنا چاہتے ہیں) کی تعریف۔

جناب محمد صدیق صاحب مقیم بریلی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ قبل ازیں ۱۲ انچہ والی مشین اپنے ایک عزیز کی معرفت منگوائی تھی جو کہ ابھی موجود ہے۔ اب عام شہروں میں آپکی مشین کے نمونہ کی تیار ہو رہی ہیں۔ مگر آپ کی مشین جیسی صنعت کہاں۔ قیمت مشین [illegible] جہاں مرضی ہو لگائیں ۶ روپیہ علاوہ محصول ہے۔ مشین کے ہینڈل میں ہمارا چٹ ہے

فضل کریم عبدالکریم [illegible]

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے زرین کلمات ملفوظات نور الدین صاحب جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں چھپتے رہے یکجا ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر

چشمہ مسیح۔ [illegible] مسیح ابن مریم [illegible] جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل حقہ بر وفات مسیح۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب

پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں مندرجہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے زمرہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت [illegible]

لغات القرآن ۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں قیمت [illegible]

المشتہر شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب [illegible] بازار [illegible]

ضرورت ہے

ایسے خریداروں کی جو میرٹھ کی قینچیاں، چاقو، چھریاں [illegible] بوٹ [illegible] اعلیٰ قسم کے [illegible] ولائتی کے بھاؤ سے خرید کریں۔ ہر ایک مال جو خریدار کی پسند نہ ہوگا واپس لے لیا جاویگا۔

منیجر احمدی کمرشل ہوس خیر نگر میرٹھ

سب اوورسیری کی ملازمت چاہتا ہوں

میں نے لکھنؤ میں سب اوورسیری کا امتحان پاس کیا ہے چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے ۔ اس لئے تجربہ بھی کافی ہے سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ محترم برادران جماعت سے مجھے اچھی ملازمت دلانے میں ساعی ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ط

معرفت منیجر الفضل قادیان

خطبہ جمعہ

صحابی بننا چاہتے ہو یا ملازم

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۱ء

(حضور کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا)

تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا

دیانت داری

دنیا میں بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک دیانت داری بھی ہے۔ ایک کروڑپتی بددیانت وہ عزت نہیں حاصل کر سکتا جو ایک فاقہ مرنے والا دیانت دار حاصل کر سکتا ہے۔ عزت قلب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور منہ کی تعریفیں عزت بڑھانے میں ممد نہیں ہوتیں۔ منہ سے کسی کی کتنی ہی تعریف کرے۔ مگر دل قائل نہ ہو۔ یا ممدوح کے پیٹھ پھیرتے ہی اور باتوں میں مشغول ہو جائے۔ تو اس سے ممدوح معزز نہیں بنتا۔ اگر کسی کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہوں مگر ان کے دل میں اس شخص کے لئے عزت نہیں اور اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہے جس کی تعریف کرنے والا صرف ایک ہے اور وہ دل سے کرتا ہے تو وہ شخص معزز نہیں جس کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہیں۔ اور یہ شخص معزز ہے جس کی تعریف کرنے والا۔ ایک ہی ہے۔ مگر دل سے کرتا ہے مقدم الذکر کی عزت نقلی ہے۔ اور موخر الذکر کی اصلی۔ کیونکہ منہ سے دس ہزار تعریفیں کرنے والے موقعہ پر کام نہیں آئینگے۔ اور دل سے عزت کرنے والا ایک شخص موقعہ پر کام آئیگا۔ اور اپنے ممدوح کے لئے جان دیدیگا۔ اور سچا دوست وہی ہے جو موقع پر کام آوے۔

سچے دوست کی ایک مثال

مثل مشہور ہے۔ کہ کوئی امیر تھا اسکے پاس بہت سے یار آتے تھے لیکن اس کی توجہ زیادہ تر ایک غریب پر تھی جو اس سے ملنے کیلئے آیا کرتا تھا۔ امیر کی بیوی اسکو ملامت کیا کرتی تھی۔ کہ تم جس سے زیادہ محبت سے ملتے ہو وہ ایک ذلیل آدمی ہے۔ امیر ہمیشہ ٹالتا رہتا تھا اور صرف یہ کہدیا کرتا تھا کہ اس میں بھی ایک حکمت ہے۔ آخر جب اسکی بیوی کا اصرار بہت بڑھا تو اس نے کہا چلو میں تمہیں دکھاؤں۔ بیوی کو ساتھ لیا۔ اور دونوں میاں بیوی نے غریبانہ لباس پہنا۔ اور بیوی کو ایک بوسیدہ چادر اڑھا کر چلے اپنے امیر دوستوں میں سے سب سے بڑے کے گھر پر گیا۔ اور دروازے پر جا کر اطلاع کرائی کہ مجھے سخت نقصان پہنچا ہے۔ آپ سے ملنے کی ضرورت ہے۔ امیر دوست نے کہلا بھیجا کہ کہدو کہ میں تو آپ سے واقف نہیں ہوں۔ دوسرے کے ہاں گیا۔ اس نے بھی اندر سے کہلا بھیجا کہ وہ گھر نہیں۔ اسی طرح سب امیر دوستوں میں سے کسی نے کوئی عذر کیا کسی نے کوئی۔ اس نے بیوی کو کہا کہ ان امیر دوستوں کو دیکھ لیا۔ اب اس غریب کے پاس چل کر دیکھو۔ بیوی نے کہا کہ جب امیروں کی یہ حالت ہے تو اس غریب کی ان سے بدتر ہوگی۔ خاوند نے کہا کہ چلو تو سہی۔ آخر اس غریب کے گھر پہنچے۔ دروازے پر دستک دی وہ اندر سے آیا۔ کواڑ کھولتے ہی جب اس نے میاں بیوی کو اس حال میں کھڑے دیکھا تو فوراً اندر واپس چلا گیا۔ بیوی نے کہا لو اس شخص کو بھی دیکھ لیا یہ بھی ویسا ہی ہے۔ امیر نے جواب دیا ابھی صبر کرو۔ دیکھو ہوتا کیا ہے۔ اگر یہ بھی ویسا ہی نکلا۔ تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ان کے خلاف ہوا تو ظاہر ہو جائیگا۔ تھوڑی دیر میں وہ شخص گھر سے نکلا۔ وردی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے میں ایک تھیلی روپیوں سے بھری۔ امیر کے سامنے آیا۔ اور کہا کہ اگر تمہیں مالی نقصان پہنچا ہے تو یہ میری ساری عمر کا اندوختہ ہے اسکو اپنا سمجھو اور اگر کسی شخص نے تم پر ظلم کیا ہے اور اس طرح تمہارے مال کو نقصان پہنچایا ہے تو یہ میری تلوار ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اور اس ظلم کا بدلہ لیتا ہوں۔ اس وقت اس امیر نے اپنی بیوی کو کہا کہ دیکھ یہ باعث ہے۔ میرے اس شخص کو زیادہ عزیز رکھنے کا۔ کیا اس غریب شخص کی محبت اور اخلاص عزت بڑھانے والا تھا۔ یا گھٹانے والا۔ سچے دوست کی عزت دل سے ہوتی ہے۔ جو شخص بناوٹ سے عزت کرتا ہے۔ وہ عزت حقیقی نہیں ہوتی۔ جو عزت ایک دیانتدار غریب شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ایک بددیانت امیر کی نہیں ہوتی۔

دیانت دار شخص کی عزت مخالف بھی کرتے ہیں

دیانت دار شخص کی عزت تو دشمن بھی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت صاحب کے مخالف بھی آپ کی عزت کرتے تھے۔ اور آپ پر بھروسہ کرتے تھے۔ جائداد کے مقدمات میں مخالفوں نے آپ کے فیصلہ کو تسلیم کیا۔ اور رشتہ دار آمادہ اس لئے نہ ہوتے تھے۔ کہ آپ سچ کہینگے۔ اور جائداد جاتی رہیگی۔ چنانچہ دعوے سے قبل اسی قسم کے فیصلہ جب مخالفوں نے آپ پر منحصر کئے تو آپ نے صاف صاف بات کہدی۔ اور اس طرح جائداد مقبوضہ کا ایک حصہ آپ کے خاندان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تو میں نے بتایا ہے کہ دیانتدار شخص کی عزت اس کا دشمن بھی کرتا ہے۔ اگر کوئی حقیقی عزت کا طالب ہے تو اسکو چاہئے کہ دیانت کو اختیار کرے۔ یہی نکتہ ہے جس پر میری تمام سیاسی تجاویز کی بنیاد ہوتی ہے۔ میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ گورنمنٹ سے دیانت سے معاملہ کرو۔ اگر گورنمنٹ واقعی ایسی بری ہو تو دیانتداری سے اسکو بتا دینا چاہئے۔ مگر میری یہ نصیحت سیاست تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ میں ہر ایک شخص کو یہی کہتا ہوں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ وہ دیانتداری سے اعمال بجا لائیں۔ وہ دیکھیں کہ ان کی اعمال میں دیانت کہاں تک ہے۔ اگر ایک شخص کے نزدیک ایک بات غلط ہے تو وہ دیانتداری سے کہدے کہ میں اسکو غلط سمجھتا ہوں۔ یہ بات جدا ہے کہ ایک شخص ایک دوسرے شخص کو زیادہ دانا سمجھ کر اس کے پیچھے چل پڑے۔ اور کہے کہ گو میں اس بات کو نہیں سمجھا

مگر چونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ دانا شخص ہے۔ اس لئے میں اپنی رائے کو اس شخص کی رائے پر قربان کرتا ہوں لیکن اگر کوئی شخص ایک بات کو غلط سمجھکر اور اسکی غلطی پر مصر ہونے کے باوجود پھر ظاہر میں تو اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ مگر باطن میں اس کا مخالف رہتا ہے اور موقعہ کا متلاشی رہتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل ناواجب ہے۔ اور دیانت کے خلاف ہے۔ جب تک تم میں یہ بات پیدا نہ ہو کہ تم خواہ سیاسی معاملات ہوں یا دینی یا تمدنی یا کوئی اور ان میں دیانت کے پہلو کو مدنظر رکھو۔ تم مستحق عزت نہیں ہوسکے۔ نہ انسانوں کی نظر میں نہ خدا کی نظر میں

کیا مسٹر گاندھی مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں

دیانت تو دیانت اگر بددیانت کی شکل بھی اختیار کی جائے تو انسان کی ایک عزت قائم ہوجاتی ہے۔ مثلاً مسٹر گاندھی ہیں۔ میرے نزدیک اس وقت ان کے سب کے سب افعال دیانتدارانہ نہیں۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ ان کا ہر ایک فعل دیانت داری سے ہے مگر اب اس قسم کے واقعات پیدا ہوئے ہیں جن کے باعث میں نے اپنی رائے کو بدل لیا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ مسٹر گاندھی کے رویہ میں منافقت ہندو مسلم سوال کام کر رہا ہے۔ اور وہ درحقیقت ہندوؤں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں سے ان کو کوئی سچی ہمدردی نہیں۔ چنانچہ ابھی جو سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ اس میں شرائط اس قسم کے رکھے گئے ہیں جن کی وجہ سے بالعموم مسلمان ہی اس فیصلہ پر اول کاربند ہونے والوں میں سے ہوں گے۔ اور اس کا برا نتیجہ بھی زیادہ انہی کو بھگتنا پڑیگا۔ ایک شرط یہ ہے کہ جو لوگ سول نافرمانی کرنے کیلئے آمادہ ہوں۔ چھوت چھات ترک کردیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں نے تو جیسا کہ ہزاروں سال سے تجربہ ہوچکا ہے اس امر کو چھوڑنا نہیں اور اسطرح اس کام کے وہ مجاز بھی نہ ہونگے پس مسلمانوں پر ہی بالعموم (مستثنیات کو علیحدہ کرکے) اسکا بار پڑیگا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہ کہ سب سے پہلے جو قوم توپ کے منہ کے آگے رکھی جائے گی وہ مسلمان قوم ہوگی۔ اسی طرح محمد علی شوکت علی صاحبان کے معاملہ میں ان کی قید کے بعد جو رویہ مسٹر گاندھی نے اختیار کیا ہے وہ ان کی بہت بڑی ہمدردی کا پتہ نہیں دیتا۔ ان تمام باتوں کے باوجود مسٹر گاندھی کے اعمال کی ظاہری شکل دیانتدارانہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ بھی یہی سمجھتی ہے اور انگریزی اخبار بھی گورنمنٹ اور انگریزی اخبار محمد علی شوکت علی کے ہر فعل کو شرارت سمجھتے ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کو دھوکہ خوردہ اس سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اگر انسان کے اکثر اعمال دیانت داری پر مبنی ہوں اور ظاہری وضع دیانتدارانہ رکھے تو وہ بھی عزت حاصل کرلیتا ہے۔ اس نصیحت کے بعد ایک امر کے متعلق خاص نصیحت کرتا ہوں۔

معاہدہ

جس طرح رعایا کا گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اسی رنگ میں مذہبی سلسلوں میں بھی ہے جو لوگ ایک ملک میں رہتے ہیں۔ وہاں کی قائم شدہ گورنمنٹ سے انکا ایک معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس معاہدہ پر دستخط بھی ہوں۔ بلکہ ہر ایک عقلمند اپنے آپ کو ایک معاہدہ کا پابند خیال کرتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ مذہبی سلسلوں کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ اس سلسلہ کے احکام کے پابند اور اس انتظام کے ماتحت ہیں۔ جو اس سلسلہ کے منتظموں یا منتظم نے قائم کیا ہے۔ جس طرح دنیاوی گورنمنٹ کے ماتحت رہنے والوں کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ اس کے احکام کے پابند رہینگے۔ اسی طرح مذہبی سلسلوں میں داخل ہونے والوں کے متعلق بھی یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ پابندی کرینگے۔ اگر کوئی شخص اس انتظام کی پابندی نہ کرسکتا ہو تو دیانت داری چاہتی ہے کہ وہ کہدے کہ میں پابندی نہیں کرسکتا۔ اور اگر کرسکتا ہے تو کرے۔

ہمارے سلسلہ کے قیام کی غرض

اب میں بتاتا ہوں کہ ہمارا بھی ایک روحانی سلسلہ اور ایک انتظام ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت ہو۔ اور ہماری آئندہ نسلوں میں دین کی محبت اور دین کا جوش اور دین کیلئے خلوص پیدا ہو۔ اور تمام ارواح خداتعالیٰ کے مقدس دین کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ اور دشمنوں کو بھی آمادہ کریں۔ کہ وہ اس حق کو قبول کریں۔ اور اسلام کی منتشر طاقتوں کو اکٹھا کرکے اس کے اندر باندھ دیں۔ یہ غرض ہے جس کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ جو شخص اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسکا ایک معاہدہ ہوجاتا ہے۔ کہ وہ ان طریقوں کا پابند ہوگا۔ جو اس انتظام کے ذمہ دار قائم کریں۔ جس طرح دنیاوی بادشاہ اور رعایا کا تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح منتظموں کے خیالات کی پابندی متوسلین سلسلہ کے لئے لازم ہے۔ اگر ان کو وہ طریق جو منتظمین پیش کرتے ہیں۔ ناپسند ہو۔ اور وہ اس کے مخالف ہوں اور دل میں اسکی خرابی کو محسوس کرتے ہوں۔ تو دیانت کے خلاف ہوگا۔ کہ وہ ظاہری طور پر اسکی پابندی کریں۔ اور دل سے اس کی تباہی کے منصوبے سوچیں یا ایسا رویہ اختیار کریں جس سے وہ کام خراب ہوجائے۔

جو ہم سے ملکر کام نہ کرسکیں وہ جدا ہو جائیں

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے۔ جو ہم چاہتے ہیں۔ مجھ سے پہلے جو تھے۔ ان کے کیا خیالات تھے میں اس بارے میں بحث نہ کرونگا۔ اور جو آئندہ ہوں گے نہ ان کے بارے میں۔ بلکہ میں کھولکر بتاتا ہوں۔ کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ تاکہ جو ہم سے ملکر کام نہ کرسکیں وہ صاف کہدیں کہ ہم متفق نہیں۔ اور اگر وہ متفق ہوں تو بھی [illegible] اگر وہ نہ کرسکیں گے تو وہ کہدیں اور دیانت داری چاہتی ہے کہ کہدیں کہ ہم ملکر کام نہیں کرسکتے۔ اس وقت ہم کہہ دیں گے هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكُم تمہارا راستہ وہ ہے اور ہمارا یہ ہے۔

سنو ہر ایک شخص جو قادیان میں آتا ہے اور اس کے سپرد سلسلہ کا کوئی کام کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ بڑی تنخواہ پاتا ہو یا چھوٹی خواہ اسکو الاؤنس ملتا ہو یا کچھ اور ان میں سے ہر ایک کو میں بتاتا ہوں کہ جس قسم کے آدمی ہم چاہتے ہیں۔ ان کی کیا شرائط ہیں۔ جو شخص ان شرائط کو سنکر محسوس کرے کہ وہ ان کی پابندی نہیں کرسکتا۔ وہ صاف صاف کہدے۔

ہم نوکروں سے ملکر کام نہیں کرسکتے

وہ شرائط کیا ہیں؟ میں نے اپنے نفس پر غور کیا ہے اور ان کے نفس پر بھی غور کیا ہے۔ جو مجھ سے پہلے تھے

ہندوستان کی خبریں

سر سیکن ناظر کا جانشین حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سر سیکن ناظر بارٹ سی آئی۔ ای کے وزیر ہند کی کونسل سے مستعفی ہو جانے پر ان کی جگہ مسٹر دادا بھائی دہ ابجی دلال سی [illegible] مقرر کئے جائینگے۔

دو تعلقوں کو سول نافرمانی شروع کرنے کی اجازت بمبئی۔ ۱۴ر نومبر۔ احمد آباد میں پراونشل کانگرس کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ "یہ کمیٹی ضلع سورت کے تعلقہ بردولی اور ضلع کھیڑا کے تعلقہ آنند کو اجازت دیتی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹیوں کے پریزیڈنٹ اور سیکرٹریوں کے یہ تصدیق کر دینے کے بعد کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ وہ پوری کر دی گئی ہیں۔ سول نافرمانی شروع کر سکتے ہیں۔

فوجی کپڑے کے غبن کا دوسرا مقدمہ الہ آباد ۱۴ر نومبر۔ فوجی کپڑے کے غبن کے متعلق دوسرا مقدمہ آج جائنٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا۔ ملزمان حسب ذیل ہیں سیکنڈ کنڈکٹر فرنچ کپتان داہیں کول اور سارجنٹ ویلے جن کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے سرکاری ملازم ہوتے ہوئے امانت میں مجرمانہ خیانت کی اور رابرٹ اور مارٹن آنریری مجسٹریٹ و زمیندار جن کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے مال مسروقہ اپنے قبضہ میں رکھا۔ اور دیگر جرائم میں اعانت کی شہادت لی گئی مقدمہ چل رہا ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ایک اعلان مظہر ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس آئندہ تاریخ تک جو بعد میں اعلان کی جائے گی۔ ملتوی کیا گیا ہے

سرحدی ڈاکوؤں کی گرفتاری دہلی۔ ۱۴ر نومبر۔ [illegible] کے ڈسٹرکٹ آفیسر نے فرنٹیر کانسٹیبلری کے ایک دستہ کے ساتھ ضلع پشاور کی شمالی سرحد پر اچانک حملہ کیا اور کئی ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جن میں ایک دو ایسے ڈاکو شامل ہیں۔ جن کی ایک قتل کی واردات کے متعلق تلاش ہو رہی تھی۔

برار واپس نہیں کیا جائیگا ناگپور۔ ۱۳ر نومبر۔ مقامی حکومت نے "ہتاوادا" کو اطلاع دی ہے کہ حکام اعلیٰ کی طرف سے برار کی واپسی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کا منشاء معلوم کئے بغیر کوئی قدم اس بارہ میں نہیں اٹھایا جائیگا۔

مجسمہ ہٹانے کیلئے زنانہ دستہ [illegible] کا بیان ہے۔ کہ لاہور کی بہت سی عورتیں مجسمہ لارنس ہٹانے کیلئے ایک دستہ میں بھرتی ہو رہی ہیں اور بہت سی خواتین نے اپنے نام لکھوا دیئے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی شہزادہ ویلز کو ڈگری دے گی لکھنؤ۔ ۱۵ر نومبر۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی کورٹ کے پہلے جلسہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز کو علیگڈھ بلا کر انہیں اعزازی ڈگری دی جائے۔

کلکتہ میں ٹراموے ہڑتالیوں سے فساد کلکتہ۔ ۱۴ر نومبر۔ آج صبح کلکتہ کے شمالی حصہ میں بلوہ ہو گیا جبکہ کمپنی والے گاڑیوں کو حرکت دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ بلوہ میں ڈپٹی کمشنر پولیس بری طرح مجروح ہوا۔ اور پولیس کے تقریباً دس اور آدمیوں کو بھی ضربات آئیں۔ مسٹر بارٹلے ڈپٹی کمشنر پولیس کے سر میں ایک پتھر لگا۔ اور وہ وہیں لیٹ گئے۔ لیکن آخر کار لاٹھیوں سے انبوہ کو منتشر کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ چار ہڑتالی زخمی ہوئے ہیں۔ ۱۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ نواح کے بعض ٹیلیفون تار بھی کاٹ دئے گئے تھے۔

دہلی میں خلاف ورزی قانون کی تیاریاں دہلی۔ ۱۵ر نومبر۔ دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقدہ گڑھ مکتیسر (ضلع میرٹھ) میں یہ قرارداد منظور کی گئی ہے۔ کہ آئندہ چار ہفتوں میں دہلی کو خلاف ورزی قانون کے لئے تیار کیا جائے۔

دربار صاحب کی کنجیوں کا [illegible] نہیں مانا گیا۔ آنریری کپتان سردار بہادر سنگھ جن کو حکام امرتسر نے دربار صاحب کی کنجیاں سپرد کی ہیں۔ ۱۵ر نومبر کو جاڈر (گوردیپ کے موقعہ پر چاندنیاں وغیرہ لگانے کی رسم) کے وقت دربار صاحب میں گئے۔ اور انہوں نے سکھوں سے چاندنیاں لگانے کے لئے کئی بار کہا۔ لیکن سکھوں نے جن میں دربار صاحب کی کنجیاں حکام کے لینے پر بڑا ہی جوش پیدا ہو گیا تھا۔ کپتان صاحب کا حکم نہیں مانا۔ اس لئے کپتان صاحب واپس چلے آئے۔

پولیس مینوں کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب کلکتہ۔ ۱۴ر نومبر۔ تارکان موالات اشتہارات اور تقاریر کے ذریعہ کانسٹیبلوں کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کل کلکتہ کے میدان میں ایک جلسہ ہوا جس میں تین سو سپاہی اور بہت سے ملاح شریک ہوئے۔ ان کو نوکری چھوڑنے کی ترغیب دی گئی۔

زلزلے کے جھٹکے ۱۵ و ۱۶ ستمبر کی درمیانی رات کو اکثر مقامات پر تقریباً ۲ بجکر ۱۰ منٹ کے قریب زلزلہ آیا۔ جو خاصہ زور کا تھا۔ اور اس کا آخری جھٹکا تو اس زور کا تھا۔ کہ تمام در و دیوار ہلنے لگے۔ یہ زلزلہ کوئی دو تین سکنڈ تک رہا۔

مشاغل تفریح پر محصول ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ حکومت ہند نے مشاغل تفریح پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس میں تھیٹر۔ سینما اور موسیقی وغیرہ شامل ہیں۔

شہزادہ ویلز کی آمد بمبئی۔ ۱۷ر نومبر۔ ۷ بجے صبح سے پیشتر شہزادہ ویلز کا جہاز داخل بندرگاہ بمبئی ہوا اور توپوں کی سلامی دی گئی۔

بابا گوردت سنگھ ظاہر ہو گئے ۱۵ر نومبر کو ننکانہ میں عام میلہ تھا۔ مختلف سکھ صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور بابا گوردت سنگھ جو جہاز کوماگاٹا مارو کے مالک ہیں۔ اور جو حادثہ بج بج کے بعد سے روپوش تھے وہاں ظاہر ہو گئے۔ انہوں نے دو تین مختصر تقریریں بھی کیں۔ جن میں سے ایک میں کہا کہ حادثہ بج بج کے متعلق میں نے تاریخ لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔

غیر ممالک کی خبریں

جاپان کا نیا وزیر اعظم مسٹر ہارا کے قتل کئے جانے کے بعد بیرن کوریکیو تاکاہاشی کو جاپان کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

واشنگٹن کانفرنس کا افتتاح واشنگٹن۔ ۱۲ر نومبر۔ [illegible] امریکہ کے یادگاری ہال میں واشنگٹن کانفرنس کی افتتاحی رسم ادا ہوئی۔ پانچ بڑی سلطنتوں کے ڈیلیگیٹ ایک طویل میز پر بیٹھے۔ پریزیڈنٹ ہارڈنگ مرکز میں اور امریکہ کے نمائندے ان کے دائیں ہاتھ۔ بائیں طرف انگلستان اور جاپان کے ڈیلیگیٹ تھے۔ دعا کے بعد پریزیڈنٹ ہارڈنگ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس جنگ عظیم میں جو تباہی برپا ہوئی ہے۔ تہذیب اس کو کس طرح جائز قرار دے سکتی ہے۔ اور سب [illegible] قدرتی طور سے جنگی سامان [illegible] نہیں ہے۔ اس پر تمام حاضرین نے ستائش کے نعرے بلند کئے۔ امریکہ آپ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ہماری نیت صاف ہے۔ [illegible] ہمیں ملک گیری کی ہوس نہیں ہے۔ [illegible] ہم کسی پر نظر نہیں رکھتے ہیں۔ [illegible] جنگی سامان کی زیادتی اور اقتصادی تباہی [illegible] کر سکتے ہیں۔ کہ [illegible] میں تخفیف کریں۔

کانفرنس کا صدر مسٹر ہارڈنگ کی تقریر کے بعد مسٹر ہیوز کا صدارت کے لئے باقاعدہ انتخاب ہوا۔ مسٹر ہیوز نے اعلان کیا کہ فرانسیسی اور انگریزی [illegible] زبان تسلیم کی جائیں گی۔

جنگی جہازوں میں کمی کی تجاویز مسٹر ہیوز نے جنگی جہازوں کی کمی کے متعلق چار تجاویز پیش کیں۔

(۱) تمام زیر ساخت جہازوں کی تعمیر بند کی جائے۔

(۲) ایک خاص تعداد پرانے جہازوں کو خارج کرنا۔

(۳) طاقتوں کی موجودہ بحری طاقت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(۴) بڑے بڑے جہازوں کے مجموعی وزن کو کسی طاقت کی بحری طاقت کا پیمانہ قرار دیا جائے گا۔ اور اسی تناسب سے دوسرے جہازوں کے رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

کانفرنس کب ختم ہو سکے گی اٹلی کے نمائندہ نے بیان کیا کہ کانفرنس کا کام ۱۵ر دسمبر تک ختم ہو جائے گا۔

نئے جہازوں کی تعمیر کا التوا نیویارک۔ ۱۳ر نومبر۔ مسٹر ہیوز نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ تمام سلطنتیں نئے جنگی جہازوں کی تعمیر روک دیں اور پرانے جنگی جہازوں کی خاص تعداد برباد کر دیں۔ اس سے خود امریکہ میں بھی بڑی سنسنی پھیلی ہے۔ مسٹر ہیوز نے بیان کیا کہ اس تجویز کے مطابق ۷ جنگی کروزر۔ ۹ جنگی جہاز اور ۲ جنگی جہاز جو حال میں تیار ہوئے ہیں امریکہ کو ترک کرنے ہوں گے۔ برطانیہ کو چار جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی کرنی ہوگی۔ جاپان کو ۷ جنگی جہاز اور چار کروزر۔

۶۶ بڑے جنگی جہازوں کی تباہی:- واشنگٹن۔ ۱۳ر نومبر۔ اگر یہ تجویز منظور ہو گئی تو کل ۶۶ بڑے جنگی جہاز ۱۰ سال کے اندر تباہ کرنے ہوں گے۔ برطانیہ کو ۱۹ امریکہ کو ۳۰ اور جاپان کو ۱۷۔

مانٹی نیگرو کا خاتمہ روما میں خبر پہنچی ہے کہ مانٹی نیگرو کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ملکہ ملینا نے ایک اعلان پر دستخط کر کے اپنے فرزند کو ان کے فرائض سے سبکدوش کر دیا ہے۔ اب مانٹی نیگرو کے نمائندوں کو ممالک غیر میں کوئی منصب حاصل نہ ہوں گے۔ [illegible] میں جو مٹھی بھر فوج ہے۔ وہ بھی منتشر ہو جانے پر رضامند ہے۔ اس طرح یہ چھوٹی سی قوم باضابطہ طور پر صفحہ ہستی سے محو ہو گئی ہے۔

آبنائے جبرالٹر کے نیچے سے ایک سرنگ فرانسیسی مطابع میں ایک دفعہ پھر آبنائے جبرالٹر کے نیچے سے سرنگ کھودنے کی تجویز پر بحث ہو رہی ہے۔ اس سرنگ کا طول سمندر کے نیچے ۲۲ میل ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ لندن بذریعہ ریل جنوبی افریقہ سے مل جائیگا۔ ہسپانیہ میں سرنگ کا منہ ۳۰۰ فٹ اور افریقہ میں صرف ۲۲ فٹ سطح سمندر سے بلند ہوگا۔ اور عمق ۱۳۲۴ فٹ سطح سمندر سے نیچے ہوگا۔

[illegible] لندن۔ ۱۳ر نومبر۔

سر جیمز کریگ گورنمنٹ کو کیا جواب دیں گے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن قیاس غالب ہے کہ آئرلینڈ کو نو آبادیوں کے مانند ہوم رول دئے جانے کے یہی معنی لئے جا سکتے ہیں کہ السٹر علیحدہ رہے۔ السٹر صرف یہ رعایت کر سکتا ہے۔ کہ نو آبادیوں کے مانند ہوم رول خود بھی قبول کرے۔

سن فین جیل خانہ سے نکل گئے لندن۔ ۱۳ر نومبر۔ مونٹ جوائے کے جیل سے کل شام کو سات سن فین قیدی بڑی دلیری کے ساتھ بھاگ گئے۔ اول تو انھوں نے ایک وارڈر کو قابو کر کے اس سے کنجیاں چھین لیں پھر سپاہیوں کی وردیاں پہن کر بڑے دروازے پر آئے اور وہاں پہرہ والوں پر حملہ کر کے کنجیاں لے لیں اور نکل گئے۔

ترکی فوجوں کا اجتماع: [illegible] ترک [illegible] کثیر تعداد [illegible] جمع کر رہے ہیں۔

امریکہ اور جرمنی میں صلح نامہ واشنگٹن۔ ۱۵ر نومبر۔ پریزیڈنٹ ہارڈنگ نے جرمنی کے معاہدہ صلح پر دستخط کر دئے ہیں۔

فرانس کا سب سے بڑا ادیب [illegible] معلوم ہوا ہے کہ نوبل کا ادبی انعام [illegible] فرانس کے موسیو اناطول کو پیش کر دیا گیا ہے۔ کسی گزشتہ سال یہ انعام ہندوستان کے مایہ ناز شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو دیا گیا تھا۔ اس کی مقدار تقریباً ساڑھے سات ہزار پونڈ ہوتی ہے۔

فرانسیسی مصنف کا ایثار موسیو اناطول فرانس نے جنہیں حال ہی میں ادبیات میں تین لاکھ فرینک کا نوبل پرائز ملا ہے۔ یہ انعامی رقم روس کی امداد میں دیدی۔

ایک لڑکی کو جنگی تمغہ دیا گیا لندن۔ ۱۲ر نومبر۔ ایک دس سالہ لڑکی جس نے اپنے والد کے لئے پیغامبری کا کام سرانجام دیا تھا۔ اور ایک مقام پر امن قائم کیا تھا۔ اور باوجود تخویف و ترہیب کے کسی راز کو افشا نہ کیا تھا۔ بلا کر اس کو تمغہ دیا گیا۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
IE ALFAZL QADIAN
ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَا

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

اشتہارات

ایڈیٹر غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۱ | مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔

آریوں سے مباحثہ کے لئے شیخ عبدالرحمن صاحب مصری حافظ روشن علی صاحب مولوی محمد الدین صاحب اور شیخ فضل حسین صاحب لاہور گئے ہیں۔

۱۹ تاریخ بعد نماز مغرب ایک سکھ نومسلم صاحب نے جن کا نام شیخ محمد یوسف ہے۔ باوا نانک رحمۃ کے مسلمان ہونے پر زیر صدارت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور لیکچر دیا۔ دلائل قریباً وہی تھے۔ جو ایڈیٹر صاحب نور کی تحریروں اور تقریروں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکچرار صاحب آیات قرآنی بطور حوالہ بہت عمدگی سے پیش کرتے تھے۔ بعدہ ایڈیٹر صاحب نور نے سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات پر مفصل تقریر فرمائی ✣

اخبار احمدیہ

تقرر امراء

مندرجہ ذیل احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی اپنی جماعتوں کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلرک خزانہ انبالہ۔ امیر جماعت احمدیہ انبالہ

حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ امیر کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور قادیان کے اخباروں کو پڑھیں۔ کیونکہ امیر کا کام نگرانی ہے۔ اور وہ ہو نہیں سکتی۔ جب تک اسکو پوری واقفیت نہ ہو۔

خاکسار شیر علی۔ ناظر اعلیٰ

زکوٰۃ کے متعلق اعلان ضروری

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ارشاد فرماتے ہیں۔ "زکوٰۃ ایک شرعی فرض ہے۔ بعض لوگ اس میں سستی کرتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ سب اخراجات سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی کا فکر کیا کریں۔ یہ ایسا فرض ہے۔ کہ جس کے نہ ادا کرنے والوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ جن پر واجب ہے۔ وہ ناظر صاحب بیت المال کے نام فوراً ارسال کریں۔ موجودہ قحط سالی میں بعض مستحقین فوری مدد کے محتاج ہیں"

خاکسار نواب الدین۔ افسر ڈاک

احمدی پیشہ وروں کو اطلاع

گورنمنٹ نے احمدیوں کو چک A/10R ۹۱ متصل اسٹیشن خانیوال ضلع ملتان میں جو زراعتی سٹلمنٹ دی ہے اسمیں مندرجہ ذیل پیشہ وروں کی ضرورت ہے۔ جو

احمدی پیشہ ور وہاں جانا چاہیں۔ اپنی اپنی درخواست بہت جلد مندرجہ بالا پتہ پر بنام شیخ قطب الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سٹلمنٹ کو بھیجیں۔ ان لوگوں کو زمین بھی دی جائیگی دو گھماؤں فی کس۔ پیشہ ور یہ ہیں:۔ لوہار۔ ترکھان۔ نائی۔ دھوبی۔ موچی۔ کمہار

ذوالفقار علی خان۔ ناظر امور عامہ

وی پی نہیں ہو سکتا احباب کی اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان وی۔ پی سسٹم جاری نہیں ہے اور جو صاحب کچھ منگوانا چاہیں۔ وہ اندازاً قیمت خط کے ساتھ ارسال کریں۔ ہمارے فنڈ میں اتنی گنجائش نہیں کہ احباب کی فرمائشات کی پہلے تعمیل کر کے بعد میں رقم منگوائی جائے۔ آسان طریق یہ ہے۔ کہ ہندوستانی کرنسی نوٹ رجسٹری لفافہ میں بھیجا جا سکے۔ بیمہ کرایا جائے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

ایک واعظ کا تقرر مولوی حبیب اللہ۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جماعت کی اندرونی و بیرونی اصلاحات کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کے کام میں حتی الوسع مدد دیں۔

خاکسار علی محمد۔ ناظر تعلیم و تربیت

علاقہ سرسہ کے بھائی مطلع ہوں خاکسار تبدیل ہو کر راماں منڈی میں آگیا ہے۔ جو صاحبان از جماعت بجانب سرسہ یا حصار تشریف لیجایا کریں۔ وہ اسٹیشن راماں منڈی پر خاکسار کو ضرور ملکر جائیں۔ اور سرسہ و حصار کی جماعت کے احباب بذریعہ خط و کتابت ملاقات فرمائیں۔

خاکسار محمد حسین احمدی کنسٹبل اول۔ پولیس تھانہ راماں منڈی

ولادت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عاجز کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے خادم دین بنائے۔ عبید اللہ عفا اللہ عنہ لاہور

درخواست دعا میرے والد صاحب بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے التماس ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

ایم فضل الٰہی خان۔ پونچھ ہوس۔ لاہور

خاکسار عرصہ سے بوجہ مقروض ہونے کے قارضوں کے تقاضا سے تنگ ہو گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

الراقم عاجز محمد حسن نقل نویس ہنار ریاست پٹیالہ

میری روحانی کمزوریوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خادم۔ مشتاق احمد۔ چھاؤنی [illegible]

بندہ کی والدہ آج آٹھ یوم سے بیمار ہے۔ دعا کی جائے۔ محمد فضل طالب علم فسٹ ایر ڈاکخانہ چنگا بنگیال

کاروبار کے مدہم پڑ جانے اور بدامنی کی وجہ سے میرا بہت سا نقصان ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ بہتر صورت پیدا کرے۔ نیز ایک شخص نے جھوٹا مقدمہ مجھ پر دائر کیا ہے اس سے مخلصی کے لئے بھی دعا فرماویں۔ میاں نظام الدین احمدی [illegible]

جلسہ سالانہ

احباب مطلع رہیں کہ آئندہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ
۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء
کو ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام
خاکسار۔ رحیم بخش

میری لڑکی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہے۔ دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔ خاکسار ملک شیر محمد از کوٹ رحمت خان +

احباب میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تکلیفات کو دور فرمائے۔ میں ان سب احباب کے لئے جو میرے لئے دعا فرماویں۔ دعا گو ہوں۔

خاکسار فضل محمد خان احمدی۔ انبالہ چھاؤنی +

جنازہ غائب سید منظر حسین صاحب نکوڑ ضلع سہارنپور بڑے مخلص احمدی تھے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۱ء کو فوت ہو گئے۔ اسکا کوئی احمدی نہ تھا۔ ایک دن جنازہ رکھا رہا۔ سہارنپور کے سکرٹری صاحب کو خبر پہنچی کہ جنازہ رکھا ہوا ہے۔ کوئی آدمی تجہیز و تکفین نہیں کرتا۔ تب احباب سہارنپور موقعہ پر گئے۔ اور تجہیز و تکفین کی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

بابو سید صادق علی صاحب احمدی انجینیر آفیسر ڈاک [illegible] ضلع ڈیرہ دون کی اہلیہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعرات فوت ہو گئیں۔ انا للہ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد امین قادیان +

یہاں جماعت (مشہورہ چھاؤنی) کے شیخ عبدالغنی احمدی مالک اسلامیہ ہوٹل کے فرزند عبدالحی کے بیٹے بعد دیگرے ایک ہفتہ کے اندر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ نیز مرحوم کے بھائی عبدالرحمن صاحب مشکلات میں ہیں۔ ان کی کشائش کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد عبد اللہ۔ سکرٹری جماعت [illegible]

خواجہ جمال الدین صاحب احمدی ساکن گاگراں قصبہ [illegible] فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کی خدمت میں درخواست نماز جنازہ ہے۔ میر غلام رسول از [illegible] کشمیر

خاکسار کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے۔ العارض خدا بخش [illegible] خانیوال ڈاکخانہ [illegible] تحصیل [illegible] +

مولوی عبدالعزیز صاحب سہارنپور کی والدہ ماجدہ جو عابدہ زاہدہ تھیں [illegible] کو فوت ہو گئیں۔ احباب مرحومہ کیلئے جنازہ غائب پڑھیں۔ [illegible]

میرا بھائی مسمی حسین علی بقضاء الٰہی بیماری تپ محرقہ فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ حسن علی از موضع [illegible] ضلع سیالکوٹ +

محمد اسمٰعیل ولد مولا بخش [illegible] موضع محمود پور سانپ کے ڈسنے سے فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ خلیل الرحمن [illegible]

سکرٹری صاحبان مطلع فرمائیں

براہ مہربانی میرے اس نوٹ کو پڑھتے ہی تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان مطلع فرمائیں کہ جلسہ سالانہ پر انکی جماعت کے کسقدر اصحاب جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء پر تشریف لاویں گے تا کہ ان کے لئے مکانات کا کافی انتظام کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کی طرف سے جلد اطلاع پہنچا دیگی۔ نیز میں نے ایک ماہ سے زائد عرصہ گزرا ہے کہ الفضل میں شائع کیا تھا کہ تمام جماعتیں مجھے مطلع فرماویں [illegible] اطلاع [illegible] پھر التماس کرتا ہوں کہ ان سطور کو ملاحظہ فرما کر تمام جماعتیں اپنی تعداد واطلاع [illegible] جلد مطلع فرماویں +

سید محمد [illegible] افسر جلسہ سالانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۲۱ء

غیر مبایعین سے صلح

اخبار "وکیل" نے اپنے ۲۰ نومبر کے پرچہ میں ایک نوٹ بعنوان "احمدی فرقے" لکھا ہے۔ جس میں ظاہر کیا ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں صلح ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں اس کے متعلق "وکیل" کے ذرائع معلومات کیا ہیں۔ اور کس بنا پر اس نے یہ لکھا ہے۔ ممکن ہے پیغام صلح میں جناب مولوی محمد احسن صاحب کے قادیان تشریف لانے کو جس رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہو۔

چونکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کی حقیقت سے آگاہ ہونے کا اکثر لوگوں کو اشتیاق ہو گا۔ اور اس کا جماعت احمدیہ پر بھی خاص اثر پڑ سکتا ہے۔ اسلئے اصولی طور پر یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں صلح کا مفہوم کیا ہو سکتا ہے۔ اور کس بنا پر صلح ہو سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ صلح ایک بہت اچھی چیز ہے مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ صلح جس کے نیچے فتنہ و فساد کی چنگاریاں دبی ہوں۔ اور جو صرف ظاہری صلح ہو۔ باطن پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔ اور دل اس کے ساتھ متفق نہ ہوں۔ وہ سخت خطرناک اور نقصان رساں فعل ہوتا ہے۔

غیر مبایعین سے متعلق صلح کی سلسلہ جنبانی جس کے متعلق جناب مولوی محمد احسن صاحب کا قادیان تشریف لانا بتایا گیا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ یہ سوال کئی بار پہلے بھی کئی بار پیش ہو چکا ہے۔ اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختلاف کے بعد پہلے ہی جلسہ میں "صلح" کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ حضور "صلح" کے کس قدر متمنی ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "صلح" کیونکر اور کس طرح ہو سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپس میں صلح ہو جانی چاہیئے کیا ان لوگوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے وہ اسکو چھوڑ دینگے یا ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ ہونا چاہیئے۔ ہم اسے چھوڑ دینگے۔ اگر نہیں چھوڑینگے تو ایسے متضاد خیالات کے لوگوں کا اکٹھا کام کرنا اور ہر ایک کا یہ خیال کرنا کہ دوسرے فریق کے خیالات سلسلہ کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ اور زیادہ اختلاف کا باعث ہوگا یا امن کا۔ میں تو صلح کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اس باپ کا بیٹا ہوں۔ جس کو صلح کا شہزادہ کہا گیا ہے۔ لیکن وہ صلح جو دین کی تباہی کا باعث ہوتی ہو۔ وہ میں کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ مگر وہ صلح جس میں راستی کو نہ چھوڑنا پڑے۔ اس کے کرنے کے لئے مجھ سے زیادہ اور کوئی تیار نہیں ہے۔"

"میں بہت وسعت حوصلہ رکھتا ہوں۔ اگر کوئی پچھتاتا ہوا آئے۔ تو میں اسکی آمد پر بہ نسبت ان کے بہت خوش ہونگا۔ جنہوں نے پہلے دن بیعت کر لی تھی کیونکہ وہ گمراہ نہیں ہوئے تھے۔ اور یہ گمراہ ہو گیا تھا وہ کھوئے نہیں گئے تھے۔ اور یہ کھویا گیا تھا لیکن پھر مل گیا ہے۔ باپ اپنے بیٹوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر اس باپ سے بیٹے کے دیکھنے کی خوشی پوچھو۔ جس کا بیٹا بیمار ہو کر تندرست ہو گیا ہو۔ میں نفاق کی صلح ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ہاں جو صاف دل ہو کر اور اپنی غلطی کو چھوڑ کر صلح کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ میں اس سے زیادہ اس کی طرف بڑھونگا۔"

(برکات خلافت صفحہ ۲۵-۲۶)

"صلح" کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مذکورہ بالا خیالات سے آگاہ ہونے کے باوجود جب ۱۹۱۹ء میں مولوی محمد علی صاحب نے چند شرائط پیش کئے۔ تو ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مارچ ۱۹۱۹ء میں سالانہ جلسہ پر مفصل تقریر فرمائی۔ اور ان کے مضرات بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

"ہمارا اور ان (غیر مبایعین) کا اختلاف کوئی معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ بہت بڑا اختلاف ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ کے اختلاف سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب معاویہ رض نے خط لکھا کہ میں آپ کی زیارت کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ زیارت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ یا میں تمہارے پاس آؤں یا تم میرے پاس آؤ۔ اگر میں آیا۔ تو لشکر سمیت آؤنگا۔ اور اگر تم آئے تو تلوار تمہارا مقابلہ کریگی۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس اختلاف کو مذہبی اختلاف سمجھتے تھے۔ اور معاویہ کو اس کا بانی۔ اور ان کے ساتھ صلح کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ پس ہم کو تو ان سے زیادہ اختلاف ہے۔ اور معاویہ سے زیادہ انہوں نے امت سلسلہ میں شقاق پیدا کیا ہے۔ پس جب تک اس شقاق کو یہ لوگ دور نہ کریں۔ ان سے صلح ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے کہ غیروں کے ساتھ صلح ہو سکتی ہے۔ لیکن ان اپنوں سے جو معاند ہوں اور مفسد ہوں۔ اسوقت تک صلح نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ فساد نہ ترک کریں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ ملکر اپنے جوش نکالیں اور منصوبے چلائیں۔ لیکن چونکہ اس قسم کے تجربے ہم سے پہلے لوگ کر کے نقصان اٹھا چکے ہیں اسلئے ہم تجربہ کرنا نہیں چاہتے۔ بے شک ہمیں یہ منظور ہے۔ کہ سخت کلامی نہ ہو۔ کیونکہ سخت کلامی شرفا کا کام نہیں۔ اور اگر وہ اس سے باز آجائیں تو گو ہم نے پہلے ہی روکا ہوا ہے۔ اب اور بھی تاکید کر دینگے۔ لیکن اس کے سوا ان کی شرائط میں اور کوئی بات نہیں جو قابل قبول ہو۔"

(عرفان الٰہی صفحہ ۹۶)

ان بیانات کو پیش کرنے کے بعد یہ بتانے کی ضرورت

نہیں رہتی۔ کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں اگر صلح ہو۔ تو کیونکر ہو سکتی ہے۔ اور اسکی نوعیت کیا ہوگی۔

باقی رہی درشت کلامی۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ جب تک "صلح کا معاہدہ" نہ طے ہو جائے۔ اسوقت یہ ترک نہیں کی جا سکتی۔ ہمیں عموماً اپنی جوابی تحریروں میں مجبوراً صراحت سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور پھر بھی ہم شرافت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ لیکن برخلاف اس کے ہمارے متعلق اسقدر سخت کلامی سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اس کا تازہ ثبوت اسی پرچہ سے مل سکتا ہے۔ جس میں مولوی محمد احسن صاحب کے قادیان تشریف لانے کی غرض صلح کرانا بتائی گئی ہے۔ اسمیں "میاں صاحب کے رؤیا و الہامات" کے عنوان سے جو ایک لمبا مضمون درج ہے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے متعلق ایسے ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر ہر ایک احمدی کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اس مضمون کے پہلے حصہ میں جو ۶ ہر اکتوبر کے پیغام صلح میں شائع ہوا ہے۔ اول تو حضرت مسیح موعود کی کتاب حقیقۃ الوحی کی وہ عبارت حضرت خلیفہ ثانی پر چسپاں کی گئی ہے۔ جس میں جھوٹی خوابیں بنانے والوں کو شیطان کے پنجہ میں گرفتار بتایا گیا ہے اور پھر لکھا ہے۔

"یقیناً یقیناً ان الفاظ کی میاں صاحب کے قلب پر القا کرنیوالی کوئی سوت .... حاسد روحانی تھی۔ جس نے کسی شدید روحانی مناسبت کی وجہ سے خلافت آپ کے اطمینان قلب کے لئے یہ الفاظ ان کے کان میں کہے"

اور ۲۰ ہر نومبر کے پرچہ میں جو حصہ چھپا ہے۔ اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق لکھا ہے۔

"اپنے دیوانوں کے مشغلہ کے لئے مباہلوں کا سلسلہ جاری کر دیا"

پھر لکھا ہے۔

"اب جبکہ ہر طرف سے زک کھا کر مباہلے کے ڈورے ڈالنے کی بھی گنجائش نہ رہی۔ اور ادھر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اتمام حجت کے ذریعہ سے محمودی کیمپ پر گولہ باری شروع کر دی۔ تو پھر میاں صاحب کو رؤیا و الہامات کا جال پھیلانے کی ضرورت پڑی۔ تا کہ گمراہ امت محمودیہ تقدس کے رعب میں ہی رہ جائے"

پھر لکھا ہے۔

"میاں صاحب کی بیعت کوئی شیطانی وسوسہ ہے جو نمونوں میں اگر اب ہماری پریشانی کا موجب ہو رہا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قل اعوذ برب الناس کی کثرت سے تلاوت کرے"

یہ تو اس شیریں زبانی کا نمونہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق استعمال کی گئی ہے۔ اور ہماری جماعت کو جو جو القاب عطا کئے گئے ہیں۔ وہ علیحدہ ہیں۔ چونکہ ابھی اس مضمون کا سلسلہ جاری ہے۔ اسلئے نامعلوم اور کیا کیا گل فشانی کی جائیگی۔

جن لوگوں کی اپنی حالت یہ ہو۔ ان کی طرف سے درشت کلامی کی شرط پیش ہونا کیسی عجیب بات ہے ہمیں غیر مبایعین کی اس جرأت پر ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے کہ ایک طرف تو وہ نہایت درشت کلامی اور دل آزاری سے کام لیتے ہیں۔ اور دوسری طرف عین اسی وقت صلح کی شرائط پیش کرتے ہوئے درشت کلامی ترک کرنا ایک ضروری شرط بتاتے ہیں۔

کاش! ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی حقیقی صلح کے جویاں ہوں۔ اور اسی طرح گلے مل جائیں۔ جس طرح خلافت اولیٰ کے زمانہ میں چھ سال تک ملے رہے۔

◆

اودھ کی سنگلاخ زمین

اخبار حقیقت نے اودھ کے کسی بے نام ونشان گاؤں کے متعلق یہ خبر درج کرتے ہوئے کہ وہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ لکھا:

"اگر یہ بزرگ پنجاب کی پیغمبر خیز زمین میں پیدا ہوئے ہوتے۔ تو شاید ان کو وہاں کچھ قدر بھی نہ ہوتی (کیا مطلب؟) لیکن اودھ میں تو انہیں اپنی امت جمع کرنے میں سخت دشواریاں لاحق ہونگی۔ بہرکیف ہم اس "فرستادہ خدا" اور "نبی برحق" کو صرف اسقدر مشورہ دے سکتے ہیں کہ وہ قادیان چلے جائیں۔ اور وہاں کی مسجد اقصیٰ کے کسی گوشہ میں بیٹھ کر "مرزا محمود احمد صاحب" کی صحبت میں اپنے "دین حق" کی اشاعت کی تدابیر پر غور کریں۔ تو شاید کامیابی کی کوئی صورت نکل آوے"

اسپر شیعہ اخبار اثنا عشری اپنی طرف سے لکھتا ہے۔

"ہم بھی معاصر موصوف کے اس زریں مشورہ کی تائید کرتے ہیں۔ ورنہ ہمیں معلوم ہے کہ اودھ میں اس قسم کے لوگ کبھی بھی نہیں پنپ سکتے"

اگر دونوں معاصر عقل سے کام لیتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا کہ ہر جگہ اپنے اپنے وقت میں نبی خیز رہی ہے اور سچے نبی کے وقت میں جھوٹے مدعی نبوت بھی کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ ذرا تاریخ دیکھ لیجئے۔ عرب میں بھی ایک سچے کے ساتھ کئی جھوٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ پس اس زمانہ میں جبکہ پنجاب میں ایک سچا نبی مبعوث ہوا۔ تو مسیلمہ اور ابن صیاد جیسوں کا پیدا ہونا کوئی عجیب بات نہیں۔ ہاں افسوس اس بات کا ہے۔ کہ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت جھوٹے مدعیان نبوت کے دعووں کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں شبہ نہیں رکھتے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسی حالت میں عقل و فکر ترک کر کے طعنہ زنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ معاصر شیعہ معاف فرمائے۔ کہ ہم نے اس کی توجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال کی طرف مبذول کرائی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی تو شیعوں کے دلوں میں ناسور ڈالے ہوئے ہیں۔ پھر اسی منہاج پر آنے والے کسی اور سے وہ کب خوش ہو سکتے ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ شیعہ صاحبان کے دل اس قسم کی خوشی کے لئے تو موقع نکال لیتا ہے۔ لیکن وہ زبردست مضامین جو شیعہ عقائد کے متعلق ہمارے اخبار و رسالہ میں شائع ہو رہے ہیں

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سالانہ جلسہ کیلئے خدمات پیش کرنے کی تحریک

میرا منشا ہے۔ کہ آج بھی اس سلسلہ مضامین کی ایک اور شاخ کے متعلق میں آپ لوگوں کو کچھ سناؤں جس کے متعلق میں کئی ہفتوں سے بیان کر رہا ہوں۔ مگر اس دفعہ بھی میں ایک شاخ کو ہی لینا پسند کرتا ہوں۔ اور اصل مضمون کو اور پیچھے ڈالتا ہوں۔ تاکہ وقفے وقفے سے بات کانوں میں پڑے اور اس پر آپ لوگوں کو زیادہ غور کرنے کا موقع مل سکے لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس شاخ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں ایک اور بات جو اس وقت کی ضرورت کے متعلق ہے۔ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ جلسہ پھر قریب آ رہا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کا مہمان نوازی کرنا ضروری فرض ہے۔ اور اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مہمان نوازی چونکہ فرائض اسلام میں سے ایک فرض ہے۔ اس لئے اس کے متعلق میں کچھ زیادہ بیان کرنا نہیں چاہتا۔ اور جو کچھ بیان کرنا ہے۔ اسے بھی میں اس وقت کے لئے چھوڑتا ہوں۔ جو جلسہ کے زیادہ قریب ہوگا۔ اس وقت میں ایک اور بات بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

ہر کام کے لئے مشق کی ضرورت میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا۔ کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور معمولی سے معمولی کام بھی بغیر مشق کے نہیں آسکتا۔ ایک مزدور جو ایک جگہ سے ٹوکری اٹھا کر دوسری جگہ ڈال دیتا ہے۔ اسے دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ یہ بہت معمولی کام ہے۔ اور میں اسے بآسانی کر سکتا ہوں۔ تم میں سے بیسیوں نے مزدور کو ٹوکری اٹھاتے دیکھا ہوگا۔ اور وہ کہتے ہونگے کہ اس کے لئے کسی مشق کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ذرا اٹھا کر دکھاؤ۔ تو حقیقت معلوم ہو۔ تین چار ہی بار جب ٹوکری اٹھانے کے لئے جھکو گے اور اٹھا کر دوسری جگہ ڈالو گے تو پتہ لگ جائیگا۔ کہ یہ کام بھی ایسا نہیں ہے کہ یونہی آجائے۔ بلکہ ٹوکری اٹھانے والے مزدور کی کئی کئی مشقوں کے بعد ایسی بنی ہے۔ کہ وہ دیر تک ٹوکری کی مشقت برداشت کر سکتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تم اس سے زیادہ طاقتور ہو۔ اسے اٹھا کر زمین پر گرا سکو۔ اس کی گردن ہاتھ سے پکڑ کر اس قدر زور سے دبا سکو۔ کہ اس کی چیخیں نکل جائیں۔ اور وہ چھڑا نہ سکے مگر اس کے مقابلہ میں تم ٹوکری نہیں اٹھا سکو گے۔ ایک پہلوان جو بڑے طاقتور انسان کو گرا سکتا ہے۔ یا کلائی پکڑنے کا ماہر جو مضبوط سے مضبوط آدمی کی کلائی پکڑ کر چھوڑتا نہیں۔ اور اس کی ہڈی ٹوٹنے کے قریب کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک مزدور جو نہ تو کشتی کر سکتا ہے۔ اور نہ کلائی پکڑنا جانتا ہے۔ جب ٹوکری اٹھائیگا تو پہلوان اور کلائی کا ماہر رہ جائیگا۔ اور ہرگز مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ ٹوکری اٹھانے کی اسے مشق نہیں ہوگی۔ اور مزدور کو اس کام کی مشق ہوگی۔

جلسہ کے انتظام میں نقائص کی وجہ پس کوئی معمولی سے معمولی کام بھی بغیر مشق کے نہیں آسکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ ہمارے جلسہ کے انتظامی معاملات میں جو نقص رہ جاتے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں کہ کام کرنے والوں میں اخلاص اور محبت کی کمی ہے۔ یا وہ اپنی طرف سے پوری کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اسکی وجہ مشق کی کمی ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسے کام کو کرنے لگتے ہیں۔ جو انہوں نے سال بھر نہیں کیا ہوتا۔ اور بغیر مشق کے کام پر کھڑے کر دئے جاتے ہیں۔

ماہرین فن بھی مشق کرتے ہیں میں تو ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں مجھے ایسی باتوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور ہمارے ہاں تو شہروں میں بھی ایسی باتیں دیکھی نہیں جا سکتیں۔ مگر میں کتابوں کے پڑھنے کا بہت شائق ہوں۔ اور اتنا کہ کتابوں کا کیڑا کہنا چاہیئے۔ میں ہر فن ہر مذاق اور ہر رنگ کی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں میں نے پڑھا ہے۔ کہ بڑے بڑے مشاق ایکٹر (Actors) بھی جب کوئی کھیل کرنے لگتے ہیں۔ تو پہلے اس کی مشق کر لیتے ہیں۔ اور اپنے طور پر وہ کھیل کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ کوئی نقص اور کمی تو نہیں رہ گئی حالانکہ اس فن میں وہ بہت ماہر ہوتے ہیں۔ بات یہی ہے۔ کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے اس کی مشق ضروری ہے

ایک مشاق کی مثال دیکھو ایک پولیس مین جو اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔ ہزاروں گاڑیوں کو ایسے مقام سے بآسانی گزار دیتا ہے۔ جہاں چہار راہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بمبئی جیسے شہروں میں ایک مقام پر کئی کئی رستے ملتے ہیں۔ اگر وہ ذرا بے احتیاطی سے کام لے۔ تو ایک دن ایسا نہ گزرے جس میں بیسیوں خون نہ ہو جائیں۔ ایک طرف سے بیل گاڑی آتی ہے۔ دوسری طرف سے گھوڑا گاڑی۔ تیسری طرف سے موٹر۔ لیکن اکیلا پولیس مین ایک سینے سے سب پر حکومت جمائے رکھتا ہے۔ اس کی نظر چاروں طرف پڑتی ہے۔ اور وہ عمدگی سے سب کو اپنے انتظام کے نیچے رکھتا ہے۔ اور احتیاط کے ساتھ گزارتا ہے۔ [illegible] اسے بھی کھڑے کر دئے جائیں۔ تو کچھ نہیں کر سکینگے۔ کیونکہ انہیں اس کام کی مشق نہ ہوگی۔ عقل۔ فہم۔ فراست اور علم اس موقع پر کچھ کام نہ دیگا۔ بلکہ وہی پولیس مین کام کر سکیگا۔ جو مشاق ہوگا۔

دوسری مثال اسی طرح ایک زمیندار جو یہ علمی نہیں جانتا۔ اور فی الواقع نہیں جانتا۔ کہ بیج سے سبزہ کس طرح نکلتا ہے۔ وہ ہر سال بیج ڈالتا ہے اور کھیتی کاٹتا ہے۔ اس سے اگر پوچھو کہ کیونکر بیج سے سبزہ نکلتا ہے۔ کس طرح کھیتی بڑھتی ہے۔ ایک چھوٹی سی چیز (بیج) کس طرح ایک بڑے پودے کا باعث بنتی ہے۔ ایک دانے سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ کس طرح بن جاتے ہیں۔ تو اول تو وہ کچھ جواب نہ دے سکیگا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ کہیگا۔ تو یہ کہے گا۔ کہ اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے۔ بیشک یہ اللہ کی باتیں ہیں۔ لیکن ایسی نہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے۔ بلکہ ایسی ہیں۔ کہ بندہ بھی جان سکتا ہے۔

کہ سائنس کی معمولی باتیں ہیں۔ مگر جس طرح ایک زمیندار عمدگی سے بیج بوتا اور کھیتی کاٹتا ہے۔ اس طرح زراعتی کالج کے پروفیسر سے بھی نہیں ہو سکیگا۔ کیونکہ اسے علم تو حاصل ہے۔ لیکن مشق نہیں۔ اور مشق کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔

مشق کس طرح ہو پس چونکہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی مشق سے ہی آسکتی ہیں۔ اس لئے میں نے کہا تھا۔ کہ جلسہ پر جو کام کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی پہلے مشق کرائی جائے۔ مثلاً لوگوں کو Receive کرنا۔ ان کا اسباب۔ اٹھانا۔ زیادہ تعداد میں آجائیں۔ تو ان کا انتظام کرنا۔ یہ سب باتیں مشق چاہتی ہیں۔ ورنہ خواہ مہمانوں کو Receive کرنے کے لئے بی۔ اے چلے جائیں۔ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ اور انتظام میں نقص ہی رہیگا۔

سٹیشنوں پر دیکھا ہے۔ اسباب کے لئے جب قلی کئے جائیں۔ اور پھر کوئی خود کوئی چیز اٹھانے لگے۔ تو قلی شور مچا دیتے ہیں۔ کہ نہ اٹھاؤ۔ حالانکہ اس میں انہی کا فائدہ ہوتا ہے۔ کہ بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ دوسرا آدمی بوجھ اٹھانے کا مشاق نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے رنگ سے اٹھاتا ہے۔ جو ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور انہیں آسانی نہیں ہوتی۔ قلی مشاق ہوتے ہیں۔ اور ترکیب سے کئی کئی چیزیں ایک بار اٹھا لیتے ہیں۔

میں نے گزشتہ سال نصیحت کی تھی۔ کہ جلسہ کے کام کے لئے مشق کی جائے۔ جو جو کام کسی نے کرنا ہو۔ وہ تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً سالن کون تقسیم کریگا۔ روٹی کون تقسیم کریگا۔ اسباب کے لئے کون کون جائیگا۔ مہمانوں کو اتارنے کا کام کون کریگا۔ اسی طرح سب کاموں کی تقسیم کر دی جائے۔ اور جن کے ذمے یہ کام لگائے جائیں۔ وہ مشق کریں۔ سرکاری درباروں میں جو جو کام کسی کے سپرد ہوتا ہے۔ اس کی کئی کئی بار مشق کرائی جاتی ہے۔ جنہوں نے پہرہ دینا ہوتا ہے۔ یا راستہ کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ انہیں وہاں کھڑا کر کے مشق کراتے ہیں۔ اور جو غلطیاں ہوں۔ ان کی اصلاح کراتے ہیں۔

اسی رنگ میں یہاں بھی مشق ہونی چاہئے۔ مگر پچھلے سال جو خطبہ میں نے پڑھا تھا۔ وہ تو ہوا میں ہی اڑ گیا۔ کیونکہ زمین پر مجھے اس کا کوئی نشان نہ ملا۔ اور جس طرح پہلے نقائص ہوتی تھیں۔ اسی طرح اس سال بھی ہوئیں۔

جلسہ کے کام کیلئے خدمات پیش کرو اس سال پھر میں نے بتایا ہے۔ کہ اس طرف توجہ کرو۔ افسر نے تو توجہ کی ہے۔ اس نے مجھے یاد دلایا ہے۔ کہ آپ نے گزشتہ سال یہ کہا تھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ اسکو تو یاد ہے۔ اب میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ جن جن سے ممکن ہو۔ حتیٰ کہ وہ بھی جنہیں اپنا کام ترک کر کے حصہ لینا پڑے۔ سوائے ان کے جو سارا سال کام کرتے ہیں۔ وہ ریزرو کے طور پر اس وقت تک رہینگے۔ جب تک ان کے کام کرنے کا موقع نہیں آتا۔ وہ اپنا کام کریں۔ باقی اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور جو خدمت ان کے لئے مقرر ہو۔ افسروں کے ماتحت اس کی مشق کریں۔ اور اپنے آپ کو کام کرنے کا عادی اور مشاق بنائیں۔

میں نے دیکھا ہے۔ بہت سی شکایات اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ کام کرنے والوں کو اس کام کی مشق نہیں ہوتی۔ مثلاً اسباب کے متعلق یہی شکایت ہوتی ہے۔ کہ سٹیشن پر آدمی موجود نہیں ہوتے۔ اسکی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ جن کو وہاں مقرر کیا جاتا ہے انہیں ایک جگہ بہت دیر تک کھڑے رہنے کی عادت نہیں ہوتی۔ وہاں طالب علموں کو بھیجا جاتا ہے۔ ایک طالب علم یہ تو کر سکتا ہے کہ پندرہ گھنٹے ایک کتاب کے پڑھنے میں لگا دے۔ لیکن یہ نہیں کر سکتا کہ اتنا عرصہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا رہ سکے۔ کبھی اسے پیشاب آجائیگا۔ کبھی پاخانہ۔ کبھی کوئی اور بات پیدا ہو جائیگی۔ اور ایسا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت اور مشق کے خلاف کام ہے۔ لیکن جو کھڑا رہنے کا عادی ہوگا۔ وہ باقاعدہ کھڑا رہ سکیگا۔

یا اور کام ہیں۔ مثلاً کھانا کھلانا۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ پرچیاں تقسیم کرنے والے گھبرا جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے کام نہ کر سکنے کی وجہ سے نقائص پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ انہیں مشق نہیں ہوتی۔ اور وہ ایسا کام کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ لیکن اگر مشق کرائی جائے۔ اور زیادہ نہیں پچاس ہی آدمی ہوں۔ جو بار بار پرچیاں مانگیں۔ اور ہجوم بن کر ان کے گرد جمع ہو جائیں۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کام کرنے والوں میں کیا کیا نقص ہیں۔ اور پھر ان کو دور کیا جا سکتا ہے۔

پس پہلے تو میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جن جن سے ممکن ہو سکے۔ اور اکثر سے ممکن ہے۔ اور چند مستثنیات کو چھوڑ کر باقی کام کر سکتے ہیں۔ اور انہیں کرنا چاہئے۔ انہیں جلسہ کے افسر کے پاس نے پر اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ اور افسروں کے ماتحت مشق شروع کر دینی چاہئے۔ تاکہ موقع اور وقت پر مفید ثابت ہو سکیں۔

سلسلہ کے کام کرنیوالے ملازم نہیں کارکن ہیں

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جس کا بیان کرنا آج میرا مقصد ہے۔ لیکن اس کے شروع کرنے سے پہلے میں ایک فرع بیان کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

اصلی حقیقت اور اثرات ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ تو اصل حقیقت ہوتی ہے۔ اور کچھ ارد گرد کے اثرات ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان کا ارادہ اور نیت اصل ہے۔ مگر اور کئی چیزیں ایسی ہیں جو ارادہ اور نیت پر اثر ڈالتی ہیں۔ یہ چیزیں چونکہ ضمنی ہوتی ہیں۔ اور نظر نہیں آتیں۔ اس لئے ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور یہ تباہی کا زیادہ باعث ہوتی ہیں۔ مثلاً پاخانہ کو لوگ دیکھتے اور اس سے کراہت کرتے ہیں۔ اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ نہ تو کپڑوں کو لگے۔ اور نہ کھانے کی چیزوں کو۔ یہ تو اس کے براہ راست علم کی وجہ سے ہے۔ لیکن کبھی ضمنی طور پر یہ لگ جاتا ہے اور اس وقت کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ مکھیاں اس پر بیٹھتی ہیں۔ اور پھر کھانے پر آبیٹھتی ہیں۔ تو ان کے جسم کے ساتھ جو گندگی لگی ہوتی ہے۔ وہ چونکہ نظر نہیں آتی۔ اسلئے اس سے کراہت نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ براہ راست کوئی گندی چیز کھا کر بیمار ہونے والے کم نظر آئینگے۔ لیکن

مکھیوں کے ذریعہ گندگی کھانے والے ہزاروں اور لاکھوں بیمار ہوتے ہیں۔ مکھیاں کہیں گلے سڑے زخم پر کہیں پیپ پر۔ کہیں پاخانے پر کہیں کسی اور گندی چیز پر بیٹھتی ہیں۔ اور پھر کھانے پر آ بیٹھتی ہیں۔ اور اس طرح اس میں گندگی داخل کر دیتی ہیں۔ یہ ضمنی چیز ہے۔ مگر اس کے جو نقصانات ہیں۔ وہ ظاہر گندگی کے نہیں ہیں۔ تو ضمنی باتوں سے بہ نسبت نظر آنے والی چیزوں کے زیادہ نقصان ہوتے ہیں۔ مکھی [illegible] ہے۔ اور کھانے پر آ بیٹھتی ہے۔ مگر اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ کیونکہ اس کے ذریعہ جو گند آتا ہے۔ وہ ایسا باریک ہوتا ہے کہ نظر نہیں آتا۔

نیکیوں میں اصل اور ضمنی

نیکیوں کے متعلق بھی یہی بات ہوتی ہے۔ کہ ایک حصہ چیز اصل ہوتی ہے اور ایک حصہ ضمنی۔ بعض دفعہ ضمنی اصل بن جاتی ہے۔ مثلاً کسی نیکی کے لئے نیت اور ارادہ ہوتا ہے۔ لیکن انسان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ارادہ اور نیت کمزور ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات ایسی ضمنی باتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ کہ انسان کر لیتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ ارادہ تو مضبوط ہوتا ہے۔ مگر ضمنی باتیں ایسی آ جاتی ہیں۔ کہ انسان ان کی وجہ سے کر نہیں سکتا۔

مثالیں

اصل اور ضمنی باتوں کی ایک مثال یہ ہے کہ فوجی لوگ لڑائی میں لڑنے کے لئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض بہت ڈرپوک ہوتے ہیں۔ ان کی اصل نیت تو یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح اپنی جان بچائیں نہ کہ لڑیں۔ مگر دوسروں کی بہادری دیکھ کر وہ بھی لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات بڑی بہادری کا کام کر لیتے ہیں۔ یا اس طرح کہ پچھلی فوج بہت بہادر ہوتی ہے۔ وہ آگے بڑھتی ہے۔ اور اس کے آگے جو فوج ہوتی ہے۔ اسے بھی مجبوراً آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ لوگ اسے دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ یہ فوج بڑی بہادر ہے جو آگے آگے جا رہی ہے۔ لیکن دراصل وہ پچھلی فوج کے مجبور کرنے سے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے لیکن کبھی اس کے الٹ بھی ہو جاتا ہے۔ کہ بہادر بزدلوں کے حلقہ میں آ پھنستے ہیں۔ اور ان کے قدم اکھڑ جاتے ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت غزوہ حنین میں ہوا تھا۔ ایسے لوگ جو تازہ تازہ مسلمان ہوئے تھے۔ اور جن کے حوصلے ایسے نہ تھے جیسے کہ دوسرے لوگوں کے۔ وہ وقت پر بھاگ نکلے۔ اور ان کے بھاگنے پر صحابہ کے قدم اکھڑ گئے۔ ان کے ارادے تو قربان ہونے کے تھے۔ اور اس کے لئے وہ کوشش بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ایک صحابی کہتے کہ میں بھاگتے اونٹ کو پیچھے موڑنے کے لئے اس کی رسی اس زور سے کھینچتا کہ اس کا سر پیچھے آ لگتا۔ مگر پھر جب میں چھوڑتا تو وہ آگے کو ہی بھاگ پڑتا۔ تو ان کی تو خواہش تھی۔ کہ جان دیدیں۔ اور میدان سے نہ ہلیں۔ مگر سامان ایسے ہو گئے۔ کہ بزدلی دکھانی پڑی۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام کے کرنے کی نیت اور ارادہ تو ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود ایسے مخالف حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ ارادہ کے خلاف انسان کر بیٹھتا ہے اور کبھی ایک کام کے کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا۔ مگر حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ انسان کر لیتا ہے مثلاً کوئی ایسی مجلس میں جائے۔ جہاں ہنسی مذاق کی باتیں ہو رہی ہوں۔ مگر وہاں کوئی دیندار آدمی آ گیا۔ اور اس نے دین کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ اب وہ شخص جو ہنسی مذاق کی باتیں سننے کے لئے آیا تھا اٹھنے سے شرم کرتا ہے۔ اور بیٹھا رہتا ہے۔ اور دینی باتوں سے فائدہ اٹھا لیتا ہے یا ایسا ہو کہ ایک شخص نماز کے لئے جانے لگے۔ رستہ کے درمیان کوئی برات اتری ہو یا کوئی تماشہ ہو رہا ہو اسے دیکھنے لگ جائے۔ اور نماز کے لئے نہ جا سکے اگرچہ وہ نماز پڑھنے کی نیت اور ارادہ کر کے گھر سے نکلا تھا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ وہ نیک کام نہ کر سکا تو ضمنی حالات ایسے ہوتے ہیں کہ کبھی تو نیکی کو بدی بنا دیتے ہیں اور کبھی بدی کو نیکی۔ اس بات کو خوب اچھی طرح مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اصل کام سے غافل کرنے والے اسباب

اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں ہمارا اصل کام تو وہ ہے جس کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے عہد کیا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جائے۔ اور غفلت کی ہوا ہمیں تھپک تھپک کر سلا دے۔ اور ہم اس وقت اٹھیں جب سورج بہت چڑھ گیا ہو اس لئے ان حالات کو بغور دیکھنا اور ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ملازمت کا سوال

یہ حالات کئی طرح کے ہیں۔ مثلاً ایک جس کا لوگوں پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ملازمت کا سوال ہے۔ جب کام کرنیوالوں کے نام کاغذات میں بطور ملازم لکھے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ انجمن کا ملازم ہے۔ اور یہ نظارت کا ملازم۔ یہ فلاں صیغہ کا نوکر ہے۔ اور یہ فلاں دفتر کا نوکر تو یہ "ملازم" اور "نوکر" کا لفظ بولتے ہی وہ تمام باتیں ذہن میں آ جاتی ہیں جو دنیاوی کاروبار کرنیوالے نوکروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ بادشاہ کے نوکروں اور ملازموں کے جو حالات ہوتے ہیں۔ انکو سامنے لا کر یہ لوگ بھی خیال کرتے ہیں کہ ہمارا بھی ایسے ہی حالات میں ہونا چاہیئے۔ اور اس وجہ سے وہ اپنا اصل کام جو خدمت دین ہے۔ بھول جاتے ہیں۔ ان کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے جیسے بچے کھیلتے ہوئے ایک کھیل کا نام "ہوا" رکھتے ہیں۔ مگر جب انہی میں کا کوئی لڑکا ہوا بن کر ہو ہو کرتا ہے۔ تو بعض لڑکے واقعی میں ڈر جاتے اور رونے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ انہوں نے جس کا نام ہوا رکھا ہے۔ وہ اصل بھول جاتا ہے۔ اور نام غالب آ جاتا ہے۔ حالانکہ اول تو وہ اسے شروع ہی کھیل کے طور پر رکھتے ہیں۔ اور پھر دیکھتے ہیں۔ کہ ہم میں سے ہی ایک لڑکا ہے۔ لیکن نام کا ان پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ رونے لگتے ہیں یہی حال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے۔ ان پر بعض باتیں ایسا اثر کرتی ہیں کہ وہ حقیقت کو بھول جاتے ہیں۔ اور یہ بات جماعت کے کاموں میں اس کثرت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے کہ مجھے مثالوں کے ذریعہ اسے واضح کرنے کی ضرورت نہیں ہے پھر یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ اگر میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تو جو بات آج بیان کر رہا ہوں۔ یہ رہ جائیگی۔

نام کا اثر

بات یہ ہے۔ کہ لوگ جو نام اختیار کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس کی خصوصیات ان میں نہ پائی جائیں۔ اس کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کی خصوصیات ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کسی کو

بادشاہ بادشاہ کہنے لگ جاؤ۔ پھر عہد میں اس کی چال رفتار اور گفتار میں زمین آسمان کا فرق پڑ جائیگا۔

نوکر اور ملازم کا لفظ ایسا ہے کہ اپنے کچھ خصوصیات رکھتا ہے۔ بعض ایسے بھی الفاظ ہوتے ہیں۔ جن کی خصوصیات کم ظاہر ہوتی ہیں۔ اور انکی خصوصیات سے کم لوگ واقف ہوتے ہیں۔ لیکن نوکر کا لفظ چونکہ عام ہے۔ لوگ خود نوکر رکھتے ہیں۔ اور نوکر ہوتے ہیں۔ دوسروں کو نوکر ہوتا دیکھتے ہیں۔ نوکروں سے ملتے ہیں۔ گفتگو کرتے ہیں اسلئے اس کی خصوصیات سے سارے لوگ واقف ہیں۔ اور جب یہی لفظ جماعت کے کام کرنیوالے اپنے متعلق سنتے ہیں۔ تو یہ بات ہی بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ قادیان کس غرض کے لئے آئے۔ اور ان کا کام اور مقصد کیا ہے۔ نوکر نوکر اور ملازم ملازم کا لفظ آہستہ آہستہ ان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ کیوں یہاں آئے۔

یہاں کام کرنے والوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو۔ جو ملازمت کی غرض سے یہاں آیا ہو۔ اور ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ کہ اگر باہر کام کرتے۔ تو انھیں بہت زیادہ تنخواہ ملتی۔ اور اچھی ملازمت حاصل کر لیتے۔ مگر اس لفظ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا اور وہ اپنے آپ کو ایک ملازم کی حیثیت میں سمجھنے لگ گئے۔

ملازم کی بجائے کارکن

ان حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انجمن اور نظارت کے ماتحت جتنے کام کرنیوالے ہیں۔ انھیں آیندہ ملازم نہ کہا جائے۔ بلکہ کارکن کہا جائے۔ "کارکن" کے لفظ میں تنخواہ کا خیال ہی نہیں آتا۔ اور ہمارے ہاں بہت سے کام ایسے ہیں جو بغیر تنخواہ کے کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر کچھ دیا بھی جاتا ہے۔ تو وہ بدلے کے طور پر نہیں ہوتا۔ بلکہ محض گذارے کے طور پر ہوتا ہے۔ ورنہ اگر نوکری کا معاملہ ہو تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ انھیں بہت کم تنخواہ ملتی ہے اور زیادہ تنخواہ کا مطالبہ کرنے کا انھیں حق ہے۔ لیکن اگر نوکر کا لفظ ہی نہ رہے۔ تو ملازمت کے حقوق کا سوال ہی نہیں اٹھیگا۔ کیونکہ یہ خدا کا کام ہے۔ اور اس کے کرنے پر جس کو جو کچھ بھی ملتا ہے۔ اس کا نام تنخواہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ انعام ہے۔ اور بہت بڑا انعام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کا بدلا تو پہلے ہی دیا ہوا ہے۔ اب جو کچھ دیتا ہے وہ زائد انعام کے طور پر دیتا ہے۔ اس طرح بالکل نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ ایک صورت میں تو یہ نقشہ ہوتا ہے۔ کہ تنخواہیں کم ہیں اور کام زیادہ۔ مگر دوسری صورت میں تنخواہ کا سوال ہی نہیں رہتا۔ جو کچھ کوئی کرتا ہے خدا کے لئے کرتا ہے۔ اسلئے میں نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے ملازم کا لفظ ہی اڑا دیا جائے اور کام کرنے والوں کو کارکن کہا جائے۔

کوئی احمدی غیر کارکن نہیں

لیکن مجھے اس پر ایک شکایت پہنچی ہے۔ اور جائز شکایت ہے۔ کہ جو لوگ ریزرو (Reserve) ہیں۔ اور یہاں رہتے ہیں۔ انکو ایک اعلان میں غیر کارکن کہا گیا ہے۔ اس طرح وہ غرض پھر فوت ہو جائیگی جس کے لئے میں نے کارکن کا لفظ تجویز کیا ہے۔ کیونکہ جب ایسے لوگوں کو غیر کارکن کہا جائیگا۔ تو وہ اپنے آپ کو بے کار سمجھ لینگے۔ اور کام کرنے کے ناقابل ہو جائینگے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بعض ایسے نام ہوتے ہیں۔ جن کا الٹ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً مجاہد کا لفظ ہے۔ مجاہد عربی میں اسکو کہتے ہیں جو دین کی خدمت میں اپنی جان تک لگا دے۔ مگر دوسروں کو غیر مجاہد نہیں کہا جا سکتا۔ ایک شخص جو دینی جنگ پر گیا ہے۔ مجاہد ہے۔ لیکن ایک کمزور جو جنگ پر نہیں جا سکا۔ غیر مجاہد نہیں ہوگا۔ اور یہ لفظ اس کے متعلق استعمال نہیں کیا جائیگا کیونکہ اس سے اسکے ایمان پر اثر پڑتا ہے۔ پس جسطرح مجاہد کے لفظ کا الٹ غیر مجاہد ان لوگوں کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا جو جہاد میں شامل نہ ہوں۔ اسی طرح کارکن کے لفظ کا الٹ غیر کارکن نہیں استعمال ہو سکتا۔ کارکن سے مراد صرف یہی ہے کہ وہ لوگ جو کام پر لگے ہوئے ہیں اور ریزرو وہ ہیں جو منتظر ہیں کہ انہیں کام پر لگایا جائے مگر ابھی لگائے نہیں گئے۔ غیر کارکن کا لفظ سستی اور غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کے استعمال کا نتیجہ بھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ اسلئے یہ استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ کارکن لفظی ہے۔ جو کام پر لگے ہوئے لوگوں کے لئے استعمال کی جائیگی۔

پس ایک تجویز یہ ہے کہ ملازم اور نوکر کا لفظ اڑا دیا جائے۔ کیونکہ دین کی خدمت کرنیوالے نوکر نہیں کہلا سکتے۔ اور جو خدمت کرنے کیلئے آئے وہ ملازم اور نوکر نہیں بلکہ بطور کارکن رہیں۔ ہاں یہ فرق ہونا چاہیئے اور یہ ضروری ہے کہ اگر ہم اس اصطلاح کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اگر کوئی غیر احمدی یا ہندو یا سکھ یا عیسائی ملازم ہو تو اسے نوکر ہی کہا جائے۔ وہ نوکر ہوگا۔ لیکن اگر کوئی احمدی کام کرتا ہے خواہ اس کا کام کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو چونکہ یہ فرض ہے۔ اسلئے وہ ملازم نہیں۔ بلکہ کارکن ہوگا۔

یہ تجویز میں نے اسلئے کی ہے۔ کہ اسماء کے فرق کی وجہ سے حقیقت میں بھی بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ تم ایک لڑکے کو شریر شریر کہتے رہو۔ اگر وہ شریر نہیں ہوگا۔ تو شریر ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر کسی کو نیک نیک کہو۔ تو وہ کبھی شرارتیں چھوڑ دیگا اور نیک ہو جائیگا۔ اسی لئے شریعت نے رکھا ہے۔ کہ کسی کو گالی نہ دو۔ کیونکہ جس قسم کی گالی دی جاتی ہے اسی قسم کی اس میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔

تنخواہ کے اڑانے کا سوال

اس کے علاوہ میں اور باتیں بھی سوچ رہا ہوں۔ بعض دوستوں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ تنخواہ کو اڑا دیا جائے اور ضروریات کے لئے کچھ دیا جائے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ یہ طریق مفید ہو سکتا ہے۔ مگر تنخواہ اڑانے سے بعض ایسے فتنے پیدا ہونے کا احتمال ہے کہ جن کا ازالہ ہم فی الحال نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت اس تجویز کے خطرات فوائد کی نسبت زیادہ ہیں۔ مگر میں اسپر بھی غور کر رہا ہوں۔ اور تجویزیں بھی میرے زیر غور ہیں۔

عدم قناعت اور اس کے نقصان

اور ایک بات بھی ہے۔ جو دنیا میں فتنہ و فساد کی بہت بڑی موجب ہے اور وہ یہ کہ جب کسی قوم سے قناعت مٹتی ہے۔ تو پھر اس کی حالت گرتی چلی جاتی ہے۔ اور بہت سا دخل ان جھگڑوں میں جو تنخواہوں۔ معاوضوں درجوں اور ترقیات کے متعلق ہوتے ہیں۔ اسی عدم قناعت کا ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو عدم قناعت کی وجہ سے تنخواہ کے متعلق جھگڑا کرتا ہے۔ اس کو اگر

ایک لاکھ تھوڑا بھی دیدے۔ تو پھر بھی اس کی حالت درست نہ ہوگی۔ کیا ہم دنیا میں نظارہ نہیں دیکھتے۔ کہ جن کے پاس لاکھوں اور کروڑوں روپے ہوتے ہیں۔ وہ بھی اور جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور انہیں ہر وقت یہی خیال ہوتا ہے۔ کہ اور اکٹھا کریں۔ ان کے مقابلہ میں ہم دنیا میں ایسے لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ جو غریب اور کنگال ہوتے ہیں۔ دس بیس روپے جو ان کی آمدنی ہوتی ہے۔ اسی کو استعمال کرتے۔ اور جو کچھ ملتا ہے۔ صبر شکر سے کھا کر آرام کی نیند سو رہتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ روپیہ کی زیادتی اور زیادہ جمع کرنے کی خواہش پیدا کر دیتی ہے۔ کیونکہ ہم کئی کروڑ پتی ایسے بھی دیکھتے ہیں جنہیں یہ خواہش نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے کئی ایسے غریبوں کو دیکھتے ہیں۔ جنہیں ہر وقت یہی دھن ہوتی ہے۔ کہ روپیہ جمع کریں۔ پس دنیا میں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کئی امیر روپیہ جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور کئی غریب صبر و شکر سے گذارہ کرتے ہیں۔ پھر کئی غریب دولت اکٹھا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور کئی امیر اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ اصل چیز دل کی قناعت ہے۔ جس کے دل میں قناعت ہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو وہ اپنی حالت پر مطمئن ہوگا۔ اور جس کے دل میں یہ نہ ہو وہ خواہ امیر ہو یا غریب اسے اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ اور کبھی حاصل نہ ہوگا۔ اگر دنیا کی ساری دولت اور مال بھی اگر حاصل ہو جائے۔ تو پھر بھی وہ ستاروں کی طرف دیکھیگا۔ کہ یہ کیسے خوبصورت ہیں یہ بھی مجھے حاصل ہو جائیں۔ ایسے شخص کو اگر ساری دنیا کا سونا چاندی۔ لعل و جواہرات دے دئے جائیں۔ دنیا کی تمام کی تمام نعمتیں اسے دیدی جائیں تمام لوگوں سے کھانے پینے کی اشیا چھین کر اس کے سپرد کر دی جائیں۔ ہر قسم کے کپڑے سب سے لیکر اس کے حوالہ کر دئے جائیں۔ تو بھی وہ کبھی پاتال کی طرف دیکھیگا۔ اور کبھی آسمان کی طرف۔ اور کہیگا نہ معلوم زمین میں کیا کیا خزانے اور کیا کیا چیزیں دفن ہیں۔ وہ مجھے مل جانی چاہئیں۔ اور نہ معلوم آسمان پر کیا کیا چیزیں ہیں۔ اور یہ چمکنے والے ستارے کس قدر قیمتی ہیں۔ یہ بھی میرے پاس ہونے چاہئیں۔ پھر اگر زمین کے سارے خزانے اور ساری قیمتی چیزیں بھی نکال کر اس کے حوالہ کر دی جائیں۔ اور آسمان کے ستارے بھی اس کو مل جائیں۔ تو بھی اسے صبر نہیں آئیگا۔ اور وہ اور [illegible] کی خواہش رکھیگا۔ مگر جس کے دل میں قناعت ہوگی۔ اس کی یہ حالت ہوگی کہ وہ فاقہ سے رات کو سو رہیگا۔ اور یہ کہتے ہوئے خدا کا شکر ادا کریگا۔ کہ مجھے صبح تو کھانے کو روٹی مل گئی تھی۔ معلوم نہیں کتنوں کو صبح کی روٹی بھی میسر نہ آئی ہوگی یا اگر وہ بیمار ہوگا۔ تو کہیگا الحمد للہ میں بھوکا تو رہا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ اور خواہ میری جان بھی بھوک سے نکل جائے میں کسی امیر سے سوال نہیں کرونگا۔ اور اس بات پر خوش ہوگا۔ کہ میں صرف اللہ کا ہی بندہ ہوں۔ بندوں کا بندہ نہیں بنا۔

ولایت کے امیر اور ہندوستان کے غریب

تو اصل چیز دل کی قناعت ہوئی ہے۔ اور قوم کی ترقی اور سربلندی کے لئے اسی کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ جس قوم کے دل سے یہ اٹھ گئی۔ وہ قوم تباہ ہو گئی۔ اور تباہ ہو جائیگی۔ دیکھو ہمارے ملک کے زمیندار غریب اور تنگ دستی میں جس اطمینان سے زندگی گذارتے ہیں۔ وہ یورپ کے بڑے بڑے مالداروں کو حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ یہاں کے نمبرداران کپڑوں کو جو ولایت کا چپڑاسی بھی ردی کر کے پھینک دے۔ خوشی سے خرید کر پہنتے ہیں۔ مگر ان لوگوں میں چونکہ قناعت نہیں۔ اور انہیں ہوس ہے اسلئے ان کی زندگی ان کے مقابلہ میں آرام سے گذر رہی ہے۔ یہ لوگ جو جوار کی روٹی کھائیں زمین پر سوئیں۔ اور پتھر کا تکیہ بنائیں تو بھی کہتے ہیں۔ اللہ کا بڑا شکر ہے۔ مگر وہاں کا مالدار بھی یہی کہیگا کہ ہم بھوکے مر گئے۔ فاقہ زدہ ہو گئے۔ اور اس فاقہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ فلاں امیر نے جو کھانا کھایا ہے۔ وہ اس نے نہیں کھایا۔ وہ کہیگا ہم چیتھڑوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ چیتھڑے یہاں لا کر بیچے جائیں تو یہاں کے کئی امیر انہیں خرید لیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ان کے دلوں سے قناعت اڑ گئی ہے۔ انہیں دولت کا نشہ ایسا چڑھ گیا ہے۔ کہ جسے پورا کرنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ کی خواہش لگی رہتی ہے۔ ان کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک شرابی کا جب تھوڑی دیر بعد نشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو وہ بے چین ہو کر اور مانگتا ہے لیکن جو پیتا ہی نہیں وہ آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ ہر نشہ والا حرص کی طرف جاتا ہے۔ اور اس کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں۔ کیونکہ نشہ کی کوئی حد ہی نہیں کہ کہا جائے فلاں حد تک جا کر نشہ والے کو صبر حاصل ہو جائیگا

قناعت کا ٹوٹنا

تو قناعت کے ٹوٹنے سے قومی عمارت کی ساری دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور اسی سے سب فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ بعض غلطیوں کی وجہ سے قناعت ٹوٹی ہے۔ اگر قناعت نہ ٹوٹتی تو خواہ یہ صورت بھی ہو جاتی کہ کپڑے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ستر ڈھانکنے کے لئے اور ایک لقمہ منہ میں ڈالنے کے لئے مل سکتا تو بھی یہ حالت نہ ہوتی۔ جو اب ہوئی ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ ہم اپنی غفلتوں اور سستیوں میں اکثر یہ بات بھول جاتے ہیں۔ کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور خدا جس کی جوتیاں اٹھانا ہمارے لئے بہت ہی بڑے فخر کی بات ہے۔ اس کی خوراک بعض اوقات اتنی بھی نہیں ہوتی تھی کہ آپ کا پیٹ بھر سکے۔ اور یہ بات ہمارے ذہن سے نکل جاتی ہے۔ کہ تیرہ سو سال گذرے جب ہمارا آقا پیٹ پر پتھر باندھے کام کیلئے چلا جا رہا تھا۔ اس بات کو ہم بھول جاتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ خدا نے محض اپنے فضل سے ہمیں وہ سامان عطا کر دیئے ہیں۔ جن سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایک مومن کو تو اگر یہ خوف نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی بخشی ہوئی نعمت کی بے قدری کرنیوالا ٹھہریگا۔ تو وہ کہہ سکتا ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہی حالت ہوتی۔ جو رسول کریم کے وقت میں تھی۔ مگر اس کا دل ڈرتا ہے کہ خدا نے جو نعمت دی ہے۔ اسے وہ کیونکر رد کرے۔

سوال کرنے کی عادت

تو قناعت کے نہ ہونے سے ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے اور اسکی وجہ سے ایک یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ سوال کی عادت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس عادت کے مٹانے سے قناعت پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مانگنے والے کو دیکھکر دوسروں کی نظر سے مانگنے کی برائی اٹھ جاتی ہے۔ اور وہ بھی سوال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ سوال کرنا ہماری شریعت نے بہت برا قرار دیا ہے۔ اور حضرت عمر تو مانگنے والوں کی تھیلیاں چھین کر پھینک دیتے تھے۔ سوال کرنا ایک بہت بری بات ہے۔ لیکن ہماری حالت ہے کہ کئی لوگوں نے اس کو پیشہ بنا لیا ہے اور بہت ہیں۔ جو اسے معمولی بات سمجھتے ہیں۔ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے رسول کریم سے کچھ مانگا۔ آپ نے دیا۔ اس نے پھر مانگا آپ نے دیا۔ پھر مانگا۔ آپ نے دیا۔ اور اس پر وہ مطمئن ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مال تو تم نے لے لیا ہے۔ اب میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جو اس مال سے قیمتی ہے۔ اور وہ یہ کہ سوال کرنا بہت برا ہے۔ یہ نصیحت اس نے سن لی اور چلا گیا۔ دیکھو ان لوگوں کے ایمان کیسے مضبوط تھے۔ ایک دفعہ جب اس پر تنگی کی حالت تھی۔ اسی صحابی کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ اور وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ ایک دوسرا شخص کوڑا اٹھانے لگا۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم مجھے نہ دو میں خود نیچے اتر کر اٹھاؤنگا۔ میرا گھوڑے پر خاموش بیٹھے رہنا بھی سوال کرنے کی ایک صورت ہے۔ اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہوا ہے کہ کبھی سوال نہ کرونگا۔ چنانچہ اس نے خود اتر کر اٹھایا۔ تو قناعت سوال کرنے سے ٹوٹتی ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ میں اس کے متعلق

[illegible]

در مقدمہ [illegible] کے مضمون کا [illegible] مشتہر [illegible]

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

بمقام نارووال

سنت سنگھ ولد جواہر سنگھ قوم جٹ ساکن [illegible] تحصیل ظفروال مدعی

اسد و تا ولد [illegible] قوم جٹ ساکن [illegible] تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعوے [illegible] بابت [illegible]

مقدمہ مذکورہ میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اسلئے اشتہار جاری کرکے لکھا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ [illegible] کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

تحریر [illegible]

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول [illegible] نارووال

امین چند۔ چند و لعل [illegible] پسران [illegible] ساکن [illegible] تحصیل ظفروال مدعیان

فضل دین المعروف [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعوے [illegible] بروئے تمسک

مقدمہ مذکورہ میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اسلئے اشتہار جاری کرکے لکھا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ [illegible] کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ [illegible]

مہر عدالت

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک ٹائم پیس الارم پیس۔ مختلف قسم کے سادہ اور [illegible] دار چوڑیاں جیبی و کلائی کیسے سنہری ہر قسم کی نہایت عمدہ اعلیٰ بکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ [illegible] ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے دریاں [illegible] اور جرابیں سوتی ہوادار ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں [illegible] ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی۔

المشتہر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان [illegible]

کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

قادیان میں سستی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں [illegible] فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے قیمت حسب موقع [illegible] فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں [illegible] فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں برلب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔ **نوٹ**:۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی۔ نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہئیے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کیواسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیاد [illegible] اپنے حدود قائم کریں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

الفضل [illegible]

ہندوستان کی خبریں

شہزادہ ویلز کا بمبئی میں پرجوش استقبال بمبئی ۱۷ نومبر باوجود استقبال کے بائیکاٹ اور کئی جلسوں کے شہزادہ ویلز کے جہاز سے اترتے وقت کئے گئے۔ شہزادہ کا اپولو بندر پر اور تمام راستے میں پرجوش استقبال کیا گیا۔ جونہی کہ شہزادہ بہادر ایمپائر تھیٹر میں جہاں آپ کا استقبال والیان ریاست اور دیگر معززین نے کیا رونق افروز ہوئے تو حاضرین نے مسرت کے نعرے بلند کئے۔

شاہی پیغام پر چیرز جب سر نسون ڈیولو صدر میونسپل کارپوریشن بمبئی ایڈریس پیش کرتے تو ان کو حیرت ہوئی کہ شہزادہ نے آگے بڑھکر اور مڑ کر ایک کاغذ دکھا کر کہا کہ میرے والد بزرگوار نے ایک پیغام بھیجا جو یہ ہے۔ اسکے بعد شہزادہ نے وہ پیغام پڑھکر سنایا۔ لوگوں نے اشتیاق سے سنا اور خاتمہ پر زور سے چیرز دیئے۔

۱۰ **ملک معظم کا پیغام اہل ہند کے نام** شہزادہ ویلز نے میونسپل کمیٹی بمبئی کا ایڈریس لینے سے پہلے بادشاہ سلامت کا حسب ذیل پیغام سنایا۔

میں آج اپنے فرزند دلبند کی معرفت ہندوستان کے باشندوں اور والیان ریاست کو یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ وہ محبت کے اس تعلق کے سلسلہ میں ہندوستان آرہا ہے۔ جو ہمارے خاندان کو اہل ہند سے ہے۔ میرے والد بزرگوار نے شہزادہ ویلز کی حیثیت میں مقامی حالات کو دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ اور جب وہ تخت نشین ہوئے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں بھی ان کی مثال کی تقلید کروں۔ اس مثال کی پیروی میں میں اپنے فرزند کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ آپ لوگوں کے درمیان نقل و حرکت کرتے ہوئے میرا دل اس کے ساتھ ہے۔ جن دستوں نے مجھ سے اور میرے اسلاف سے اظہار وفاداری کیا ان کے ساتھ مجھے دلی ہمدردی ہے۔ زمانہ حال میں میرے خیالات آپ لوگوں کی طرف لگے رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ لارڈ ریڈنگ کی امداد سے ان مسائل کا قابل اطمینان تصفیہ ہو جائیگا۔ جو پیدا ہو چکے ہیں۔ آپ کے تفکرات اور مسرتیں میرے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں میری صدق دل سے دعا ہے۔ کہ ہندوستان بتدریج ترقی کرتا ہوا روز افزوں قومی عظمت حاصل کرے جس کے لئے میں اپنی زندگی میں اور میرے بعد میرا ولیعہد کوشاں رہیگا۔

شاہزادہ کی آمد پر بمبئی میں فساد ۱۷ نومبر جبکہ مسٹر گاندھی تشدد کے خلاف تقریر کر رہے تھے۔ ان کے پیرووں نے بمبئی میں فساد کر دیا۔ چند ٹرامگاڑیاں جلادی گئیں۔ امدادی فوج کے ایک سپاہی کو سخت زخمی کیا گیا۔ کارخانے کو ارٹروں میں روشنی کا انتظام برباد کیا گیا۔ بہت لوگوں کو زدوکوب کیا گیا۔ یورپین کی موٹروں پر پارسیوں کے نواح میں پتھر پھینکے گئے۔ بائیکلا کلب میں کمیٹی کے لیمپ توڑ دیئے گئے۔

فساد بمبئی میں نقصان جان بمبئی ۱۸ نومبر آج دوپہر کے بعد فساد کا منظر بل بازار اور پائی دہونی سے کھیت واڑی میں منتقل ہو گیا۔ کل نقصان جان کا تازہ ترین اندازہ یہ ہے۔ کہ ۸ آدمی مارے گئے۔ جن میں سے چار پولیس مین تھے۔ اور ۲۰۰ کے قریب زخمی ہوئے۔

اطلاع ملی ہے کہ مسٹر گاندھی اور دیگر لیڈر موقع فساد پر گئے۔ لیکن ہجوم بہت جوش میں تھا اس لئے ان کی پند و نصیحت پر بہت کم توجہ دی گئی۔

بمبئی میں فسادیوں نے ایک گرجے کو آگ لگا دی بائیکلا کلب پر بھی فسادیوں نے حملہ کیا۔ جہاں انہوں نے ایک گرجہ جلا ڈالا اور بمبئی کے دوسرے حصوں میں بھی اسی قسم کا فساد ہوا

ایک یورپین کا قتل لیمنگٹن روڈ اور مدنپورہ کی چوکیوں پر حملہ کیا گیا۔ اور جی آئی۔ پی ریلوے کے ایک یورپین کو اس قدر زدوکوب کیا گیا۔ کہ اس نے مرکر ہی ان کے ہاتھ سے نجات پائی ایک اور انگریز پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ اور وہ بمشکل جان بچا سکا۔

بمبئی میں کاروبار بند بمبئی ۱۹ نومبر فسادات آج جاری رہے۔ شہر کے ہندوستانی حصہ سے قانون شکنی اور تشدد آمیز کارروائیوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں اس حصہ شہر میں کاروبار بالکل بند ہے۔ دکانوں پر تالے لگے ہوئے اور پٹھان پہرہ دار انپر متعین کر دیئے گئے ہیں گرگام روڈ پر اور شہر کے دیگر حصوں میں شراب کی دکانیں بند کر دی گئیں۔ کیونکہ بلوائیوں کی جماعتوں نے ان کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔

پارسیوں کے انتقامی حملے آج صبح شورش کا سب سے بڑا مرکز پارسیوں کا محلہ تھا۔ جو منگلن روڈ اور گرانٹ روڈ اور کھیت واڑی کے درمیان واقع ہے۔ اس علاقہ میں کل پارسی لوگ بطور انتقام ہندو مسلمان راہ چلتوں کو بیدریغ و بلا امتیاز پیٹتے رہے۔ آج صبح اس اندیشہ سے کہ ہندو اور مسلمان متفقہ طور پر پارسیوں کے گھروں پر حملہ کرینگے۔ پارسی مرد لاٹھیاں لیکر باہر نکل آئے۔ اور بازار میں لڑائی شروع ہو گئی۔ فریقین کے آدمی زخمی ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پارسیوں نے آتشیں اسلحہ کا استعمال بھی کیا۔ پارسیوں نے جو گولیاں چلائیں۔ انکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مسلمان اور دو ہندوؤں کی لاشیں سڑک پر پائی گئیں۔

پارسی معبد کو آگ لگا دی گئی بعد کی خبر ہے کہ ہجوم نے دو پارسی مندروں کو آگ لگا دی ہے۔ اور دیگر مندروں پر حملہ کیا۔ دوپہر کے قریب ایک اور ہجوم ڈنکن روڈ پر جمع ہو گیا۔ اور تشدد کرنے لگا۔ فوج کو گولیاں چلانی پڑیں جن سے بعض آدمیوں کو زخم آئے۔ مسٹر بہرجی فرام جی بھروچا کو جو پارسی تارک موالات ہیں۔ پارسی نوجوانوں نے سخت زدوکوب کیا۔ اور ان کی موٹر کو توڑ پھوڑ ڈالا۔

مسز سروجنی نائیڈو پر پارسیوں کا حملہ بمبئی ۲۳ نومبر صورت معاملات اصلاح پذیر ہو گئی ہے۔ اور اب اچھی طرح سے قابو میں ہے۔ لیکن صبح کے وقت کہیں کہیں ہندوؤں اور پارسیوں کے درمیان فساد ہوا۔ مسز سروجنی نیڈو جب دونوں قوموں کے درمیان صلح کرانے کے لئے سمجھا رہی تھیں۔ تو انپر بعض پارسی بدمعاشوں نے حملہ کر دیا۔ لیکن ان کو کچھ زیادہ چوٹیں نہ آئیں۔

بمبئی میں پھر گولی چلی ۲۲ نومبر کو دوپہر کے بعد پریس سٹریٹ میں دو فساد ہوئے۔ انہیں مسلح پولیس کو گولیاں

جلائی گئیں۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک آدمی زخمی ہوا۔ اور ایک مر گیا۔

گورنمنٹ بنگال کا اعلان کہ والنٹیر دستے خلاف قانون ہیں کلکتہ ۱۹ نومبر۔ گورنمنٹ بنگال کے اس اعلان کے بعد کہ کانگریس اور خلافت کے والنٹیروں کے دستے خلاف قانون مجمع ہیں۔ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں اور مضافات میں چھاپے مارے۔ آج صبح سویرے پولیس نے کانگریس اور خلافت کے تین دفتروں کی تلاشی لی پولیس بہت سے کاغذات اور کتابوں کو ماخوذ کر کے سنٹرل پولیس سٹیشن میں لے گئی۔ ہوڑہ میں چار مقامات کی تلاشی لی گئی۔ اور ۱۰ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ انہیں سے ۹ والنٹیر ہیں۔ اور ایک مسٹر ہیند ر بہونتا پلیڈر جو سکرٹری ہوڑہ ڈسٹرکٹ کمیٹی ہیں۔

مسٹر گاندھی سول نافرمانی نہیں کر سکتے بمبئی ۲۰ نومبر۔ کل کے فسادات اور طرفین کی اموات کے متعلق مسٹر گاندھی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ اس ہجوم میں صرف بدمعاش یا لڑکے ہی نہیں تھے۔ یہ ہجوم کچھ بے سمجھ آدمیوں کا ہجوم نہ تھا۔ اس میں سب کارخانوں کے مزدور ہی نہ تھے۔ یہ لازمی طور پر ایک ہر قسم کے آدمیوں کا ملا جلا ہجوم تھا۔ جو کسی آدمی کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا تھا۔ ان میں جو آدمی شامل تھے۔ ان کی تعداد ۲۰ ہزار سے کم نہ تھی۔ یہ لوگ شرارت اور تباہی پر تلے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور اگر ہم میں سے کسی نے کسی ایک پارسی یا کسی اور کو بھی جس نے کہ شہزادہ کے خیر مقدم میں حصہ لیا۔ کسی طرح کی تکلیف پہنچائی۔ یا اس کی ہتک کی ہے۔ تو ہم نے اپنے پاک عہد کو توڑ دیا ہے۔ میں اپنی ذمہ داری سے بھی جان نہیں بچاتا۔ میں اس بغاوت کی سپرٹ کو پیدا کرنے کیلئے اور ہر کسی سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ ورکنگ کمیٹی کو اس حالت پر توجہ دے کر اس امر پر غور کرنا پڑیگا۔ کہ ہمیں عام شریفانہ نافرمانبرداری کی ذمہ داریوں کا اس وقت تک سامنا کرنا چاہئے یا نہیں۔ میں خوب غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ فی الحال ہم عام طور پر شریفانہ نافرمانبرداری شروع نہیں کر سکتے میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جب تک لوگوں میں کامل طور پر پُر امن کرہ ہوائی نہ پیدا ہو جائے۔ میں اس جدوجہد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

مسٹر گاندھی کے روزے مسٹر گاندھی نے لوگوں کی اس غلطی کے کفارہ کے لئے ہر سوموار کو برت رکھنے شروع کر دئے ہیں۔

سکرٹری خلافت کمیٹی تنجور کی سزائے موت بحال مدراس ۱۶ نومبر۔ کمتی نادر سکرٹری خلافت کمیٹی تنجور کا مقدمہ عدالت عالیہ میں پیش ہوا۔ بادشاہ سلامت کے خلاف جنگ کرنے کا جرم اور سزائے موت بحال رہی۔ لیکن ضبطی جائداد کی سزا منسوخ کر دی گئی۔ کیونکہ فیصلہ کے وقت یہ قانون منسوخ ہو چکا تھا۔

انڈیپنڈنٹ کے مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا فیصلہ پولیس کمشنر مدراس نے مسٹر رنگا آئر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے ۱۵ نومبر کو اس کا فیصلہ سنا دیا۔ ۲ ہزار روپیہ مع خرچ مقدمہ کی ڈگری مدعی کے حق میں دی گئی۔

بابا گوردت سنگھ کی گرفتاری ننکانہ صاحب ۱۶ نومبر۔ بابا گوردت سنگھ صاحب نے خود اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ انہیں لاہور سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری اور رہائی امرتسر ۱۷ نومبر۔ رام باغ میں ایک مسلمان نے اپنی دکان کھولی تھی۔ ڈاکٹر ستیہ پال اور لالہ گردھاری لال نے جا کر اسے سمجھایا اتنے میں انہیں پولیس نے گرفتار کر لیا۔ پولیس مین نے واپس جا کر دکاندار سے دریافت کیا۔ جس نے کہا کہ میں قوم کے ساتھ ہوں۔ یہ کہکر دکان بند کر دی اس لئے ماخوذین کو رہا کرنا پڑا۔

لاہور میں جمعیۃ العلما کا جلسہ ۱۸ نومبر کو بریڈلا ہال لاہور میں جمعیۃ العلما کا جلسہ ہوا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر مولوی عبد القادر وکیل تھے۔ اور پریزیڈنٹ مولوی ابو الکلام۔ مولوی ابو الکلام صاحب کا ایڈریس ایک اور صاحب نے پڑھا۔

انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی تاریخیں اس سال کی انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس ۲۷-۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو احمد آباد میں منعقد ہوگا اور سبجکٹ کمیٹی کا جلسہ ۲۴-۲۵ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

مسلمانوں پر خونریزی کا الزام مسٹر گاندھی نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ اے باشندگان بمبئی! مجھے گذشتہ دو روز میں جو رنج برداشت کرنا پڑا ہے۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ میں یہ چٹھی رات کے ساڑھے تین بجے لکھ رہا ہوں۔ میں نے گذشتہ دو روز میں جو سوراجیہ دیکھا ہے۔ اسنے میرا دم ناک میں کر دیا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد محض پارسیوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے خطرہ کا باعث ہوا ہے۔ تارکان موالات کا عدم تشدد حامیان موالات کے تشدد سے بھی بدتر رہا ہے۔ کیونکہ ہم نے عدم تشدد کا زبانی اقرار کرتے ہوئے۔ ان لوگوں کو خوف زدہ کیا ہے۔ جو ہم سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان آزادی کے مستحق نہیں ہونگے۔ اگر وہ پارسیوں کی عزت و آبرو اپنی جانوں سے زیادہ نہیں کرینگے۔ پارسیوں نے پچھلے ہی دنوں میں اپنی فیاضی اور دوستی کا نمایاں ثبوت دیا۔ مسلمان خاص طور پر ان کے زیر بار احسان ہیں۔ کیونکہ بلحاظ تعداد انہوں نے خلافت فنڈ میں خود مسلمانوں سے بھی زیادہ چندہ دیا ہے۔ میں ان مٹھی بھر مردوں اور عورتوں کی حتی المقدور ریلیف حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جن کو ان طاقتوں کا شکار ہونا پڑا ہے۔ جو زیادہ تر میری جاری کردہ تحریک سے پیدا ہوئی ہیں۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے چند الفاظ خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے خلافت کی تحریک کو ایک مقدس تحریک کی حیثیت سے شروع کیا ہوا ہے۔ میں نے ہندو مسلم اتحاد کو قائم کرنے کیلئے سخت کوشش کی ہے۔

زمیندار کا مقدمہ ۱۸ تاریخ کو بعض زمیندار کے ایڈیٹر منشی عبد المجید خان سالک اور پبلشر منشی نور حسین کا مقدمہ لالہ شنکر داس کی عدالت میں پیش ہوا۔ دونوں کو ہتھکڑی لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا۔ بھگت رام سپرنٹنڈنٹ پولیس [illegible] اور مولوی شجاعت اللہ منیجر زمیندار کی

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ل ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | [illegible]

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

قیمت بہر حال پیشگی سالانہ

ایڈیٹر غلام نبی * اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۴۲ | مورخہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ مولوی محمد علی
قادیان میں آمد اور روانگی
سالانہ جلسہ
حضرت مسیح موعود اور تحریک سوادیشی
آریہ سماج کے اصول کا واضع کون تھا
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
جو زندہ ہو سکے اسے سختی کا نام
حضرت مفتی صاحب کا خط
امریکہ کے ایک مشہور اخبار میں اسلامی مبلغ کا ذکر
اشتہارات

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ ۲۵ نومبر نماز جمعہ کے لئے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنا۔ نماز کے بعد خطبہ جمعہ پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔

آریہ سماج لاہور سے مباحثہ کے لئے جو احباب گئے تھے واپس آگئے ہیں۔ اگرچہ آریوں نے طے شدہ شرائط پر جھگڑا پیدا کر کے کوشش کی کہ مناظرہ کی نوبت نہ آئے۔ لیکن ہماری طرف سے انکی نئی سے نئی پیش کردہ شرائط بھی منظور کر لی گئیں۔ اور احمدی مناظر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو خدا کے فضل سے بڑی کامیابی ہوئی۔ جسپر تمام مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

مولوی محمد علی صاحب کی قادیان میں آمد اور روانگی

۲۴ تاریخ مولوی محمد علی صاحب معہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ بابو عزیز بخش صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب معہ چند اور رفقاء کے جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کی ملاقات کے لئے صبح قریباً نو بجے آئے۔ اگرچہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی اطلاع نہ تھی۔ لیکن جس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ آ رہے ہیں تو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے اندرون قصبہ مکان میں ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن وہ کسی مصلحت کی بنا پر اسمیں ٹھہرنے کی بجائے مرزا سلطان احمد صاحب کی بیٹھک میں چلے گئے۔ جس کا انتظام غالباً وہ لاہور سے ہی کر کے آئے تھے۔ وہاں خان ذوالفقار علیخان صاحب کی طرف سے جو ان کی مہمانی کے لئے مقرر تھے۔ ان کے لئے چائے اور ناشتہ لانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن انہوں نے یہ عذر کر کے کہ چائے پی آئے ہیں۔ لانے سے روک دیا۔ اور جناب مولوی محمد احسن صاحب کے پاس چلے گئے۔ جہاں علیحدگی میں کئی گھنٹے گفتگو کرتے رہے اس دوران میں اتنا معلوم ہوا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جناب مولوی صاحب موصوف کو لاہور ساتھ لیجانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب نے ان کے بے حد اصرار پر روانگی کی تیاری کے لئے کہہ دیا ہے۔ اتنے میں جناب مولوی صاحب کا ایک رقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پہنچا جسمیں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ میں احباب لاہور کے ہمراہ چند دن کے لئے لاہور جاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ بے شک تشریف لے جائیں۔ لیکن اس طرح ان لوگوں کے آنے پر یک لخت آپ کا تشریف لے جانا معیوب سا نظر آتا ہے۔ اگر آپ ذرا ٹھہر جائینگے۔ تو ہم کل ہی خود آپ کو لاہور پہنچا دینگے۔ حضور نے یہ جواب تحریر فرما کر چند احباب کے ہاتھ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا اور ادھر بہت سے احباب جناب مولوی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے اسجگہ جمع ہو گئے۔ جہاں ان کے تشریف لانے پر ان کا استقبال کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ جب ہمارے احباب جناب مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نماز ظہر پڑھ رہے تھے نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح کا رقعہ انہیں سنایا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نماز میں مجھے یہی القاء ہوا ہے۔ کہ مجھے نہیں جانا چاہئیے۔ اور میں تو پہلے ہی نہیں جانا چاہتا تھا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں اور مجھے صداقت کے آثار بھی نظر آرہے ہیں۔ احباب لاہور کو کہدیا جائے۔ کہ میں نہیں جاؤنگا۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا ؛

یہ بات جب مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوئی تو انھوں نے کہا کہ پھر ہم چلتے ہیں۔ اور میں مولوی صاحب سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ اسپر صرف مولوی محمد علی صاحب نے مصافحہ کیا۔ ان کے مصافحہ کرتے وقت جناب مولوی محمد احسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اسوقت نہیں جا سکتا۔ میں تحقیقات کر رہا ہوں۔ اور میرا جلسہ تک ٹھہرنا ضروری ہے۔ جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کو کس طرح سمجھا۔ تو مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ جناب مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ اب جبکہ میں روانگی کے وقت مصافحہ کر رہا ہوں۔ اس کا کیا جواب دوں۔ جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ وہاں سے لکھ کر بھیج دینا۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا دیکھا جائیگا۔ آپ تحقیقات کریں ؛

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب مع رفقاء دار العلوم کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے لوٹتے ہوئے جب مسجد مبارک کے پاس پہنچے۔ تو نماز ہو رہی تھی۔ مگر وہ مقبرہ بہشتی کی طرف چلے گئے۔ اور وہاں سے ہو کر مسجد اقصیٰ میں انھوں نے نماز پڑھی اور منارہ دیکھا اور پھر اڈے خانے پہنچ گئے۔ کھانا کھانے کے لئے انھیں پہلے بھی اصرار کے ساتھ کہا گیا تھا لیکن چونکہ تنگی وقت وغیرہ کا عذر کر دیتے رہے۔ اس لئے کھانا ٹم ٹم پر رکھا دیا گیا۔ اور ایک آدمی ساتھ کر دیا گیا۔ تاکہ وہ بٹالہ کھانا کھلا کر برتن واپس لے آئے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب جب ٹمٹموں کے پاس پہنچے۔ تو انھوں نے کھانا اترو دیا۔ اور جب جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب نے کھانا ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ جب تک یہاں صاحب احمدیہ بلڈنگس میں اپنا قدم رکھنا جائز نہ سمجھیں گے۔ اسوقت تک میں کھانا نہیں کھا سکتا۔ معلوم نہیں یہ کہنے سے مولوی صاحب کا کیا مطلب تھا۔ اور کھانا کھانا صرف اپنے لئے ہی ناجائز سمجھتے ہیں۔ یا اپنے دوسرے رفقاء کے لئے بھی۔ کیونکہ چند ہی دن گذرے۔ جبکہ ان کے رفقاء شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور ماسٹر صدر الدین صاحب مع چند اور ساتھیوں کے آئے تھے۔ تو وہ ہمارے ہی انتظام میں ایک مکان میں فروکش ہوئے تھے۔ اور ہماری طرف سے جو مہمانی ان کی کی گئی تھی اُسے انھوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور پیغام میں اس مہمان نوازی پر شکریہ بھی ادا کیا گیا تھا۔

غرض باوجود اس کے کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کو کھانا کھانے کے لئے متعدد بار باصرار کہا گیا۔ اور ان کے اس عذر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وقت کم ہے۔ کھانا کھانے کے لئے بٹالہ تک ساتھ جانے کے لئے آدمی تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے منظور نہ کیا۔ اور اسی دن تین بجے واپس روانہ ہو گئے ؛

نیز جب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ اسوقت بھی وہاں ان کے واسطے چائے بھجوائی گئی تھی مگر معلوم ہوا ہے کہ مولوی صاحب نے چائے بھی نہیں پی۔ واللہ اعلم ؛

اخبار احمدیہ

فی الفور اطلاع دیں

جلسہ سالانہ پر قریبا چالیس نانبائیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی مزدوری پر اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہزار روپیہ نقد علاوہ خوراک کے خرچ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس خرچ میں کفایت ہو۔ اسلئے میری التماس ہے کہ جہاں جہاں احمدی نانبائی ہوں۔ وہ اس موقعہ پر آکر فی سبیل اللہ کام کریں۔ اور قومی خزانہ پر سے ایک ہزار روپیہ کا بوجھ دور کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی تمام احمدی نانبائی مجھے اپنے آنے کی اطلاع دینگے۔ نیز دیگر بھائیوں کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ بھی اپنے واقف احمدی نانبائیوں [illegible] سے اطلاع دیں۔ نہایت تاکید ہے۔

والسلام ۔ سید محمد اسحٰق قادیان ؛

حیدرآباد میں جلسہ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ روز یکشنبہ صدر انجمن احمدیہ حیدرآباد کا ایک شاندار جلسہ باعلان عام بذریعہ اشتہارات مکان انجمن احمدیہ لیکچر ہال میں بصدارت مولانا حاجی میر محمد سعید صاحب قبلہ امیر جماعت منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کے قبل [illegible] جناب سیٹھ محمد غوث صاحب کی دختر مسماۃ سعیدہ بیگم کا عقد میر احمد علی صاحب کے ساتھ پانسو روپیہ مہر پر ہوا۔ اس کے بعد لیکچر ہوئے۔ جناب عثمان فنشر صاحب نے اپنی صداقت اسلام کے واقعات بزبان انگریزی بیان فرمائے۔ نیز سردار بہادر خلد بیری صاحب احمدی چیف انجینئر لوکل فنڈ بھی شریک جلسہ تھے۔ اختتام جلسہ پر صدر نشین صاحب کے تبلیغ کرنے و قیام جماعت احمدیہ مکہ معظمہ کے مفصل حالات معہ اسماء مبایعین سنائے گئے اور مکہ معظمہ کے مشہور و معروف سرکاری اخبار القبلہ میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ بھی سنایا گیا۔ اخیر میں حضرت ممدوح

[illegible]

جواز سود کے لئے سعی ناکام

(نمبر ۵)

قرآن کریم اور سود

مصنف صاحب رسالہ سود نے قرآن کریم سے سود جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ صرف وہی سود جو بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور دگنا اور تگنا ہو وہ منع ہے۔

اس آیت کے صحیح معنے بیان کرنے سے پہلے میں پوچھتا ہوں۔ اگر بڑھ چڑھ کر سود لینے کی ہی ممانعت ثابت ہے۔ تو آیت ذروا ما بقی من الربوا کہ جو کچھ بھی سود سے باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اور اسکو ترک کر دو۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ ما کا لفظ جو عمومیت پر مشتمل ہے۔ صاف بتلاتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی سود سے باقی ہے اسکو چھوڑ دو۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ فلکم رؤس اموالکم۔ اور بھی زیادہ واضح کر دیتا ہے کہ اے مومنو! تمہارے لئے صرف تمہارے اصلی مال جائز ہیں۔ اور تم اپنے راس المال کے ہی مالک ہو۔ سود نہ خفیف نہ زیادہ کسی قسم کا لینا جائز نہیں۔ سو اس بین اور صریح آیت کے سمجھتے ہوئے معلوم نہیں۔ مصنف صاحب نے کس طرح اس آیت کے غلط معنے کرنے کی جرأت کی۔

پھر میں پوچھتا ہوں۔ اگر اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ وہ سود جو بہت کم مقدار اور خفیف شرح میں ہے۔ لیا جائز ہے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو جو کہ ردی کھجور کے دو صاع دیکر ایک عمدہ خرما کا صاع لے آیا تھا۔ کیوں فرمایا کہ ذالک عین الربوا۔ یہ تو عین سود ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی اس حالت کو جو تھی کہ سود دگنا اور تگنا کھاتے تھے۔ مدنظر رکھتے ہوئے انکو مخاطب کیا کہ تم جو سود بڑھ بڑھ کے لیا کرتے تھے۔ یہ نہ لو ورنہ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ بڑھ چڑھ کر نہ لو۔ اور تھوڑا تھوڑا لے لیا کرو۔ چنانچہ امام رازی اپنی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ میں اس کے معنے اس طرح کرتے ہیں۔ کہ ھذہ الآیۃ لیس لتقیید النہی بل لمراعاۃ ما کانوا علیہ من العادۃ توبیخا لہم بذالک۔ یعنی اس آیت میں صرف نہی کو اس قسم کے سود سے ہی مقید نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہاں فقط ان لوگوں کو ملحوظ رکھ کر جو عام طور پر سود بڑھ چڑھ کر لیتے تھے۔ کہا کہ یہ نہ لو۔

اب میں اس آیت کی طرف آتا ہوں۔ جس سے مصنف صاحب تجارتی سود کا جواز نکالتے تھے۔ اور تجارتی سود کے جواز کے لئے اس کو معرکۃ الآراء آیت سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما الخ

اس آیت میں ... دو لفظوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے۔ ایک لفظ الا کی طرف اور دوسرے عن تراض کی طرف۔ آپ الا کی دو صورتیں پیش کرتے ہیں کہ یا تو الا استثناء منقطع ہوگا یا متصل۔ منقطع ہونے کی حالت میں اسکے یہ معنے کرتے ہیں کہ اے مومنو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل کے ساتھ نہ کھاؤ۔ بلکہ باہمی رضامندی سے تجارت کرو اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ دوسری صورت میں جس کو کہ وہ اپنے مدعا کے اثبات کے لئے دلیل بناتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ استثنا منقطع نہیں۔ بلکہ متصل ہے۔ اور امام رازی کی تفسیر کبیر سے حسب ذیل عبارت نقل کرتے ہیں کہ والثانی ان من الناس من قال الا استثناء متصل واضمر شیئا فقال التقدیر لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وان تراضیتم کالربوا وغیرہ الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔ یہ الفاظ پورے کے پورے نقل تو کئے گئے ہیں۔ مگر معنے یہ کرتے ہیں کہ اے مسلمانو! اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقہ (یعنی ربوا وغیرہ) سے مت کھاؤ۔ اگرچہ تم باہم اس پر متفق ہو۔ البتہ باطل طریقہ (یعنے سود وغیرہ) سے اپنے مالوں کو تجارت کے ساتھ کھالو تو جائز ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ معنے کرتے وقت ان کا خیال بجائے اس کے کہ الفاظ کی طرف ہوتا۔ اس خواہش کی طرف جو تجارتی سود کے جواز کے متعلق دماغ میں مرکوز تھی۔ چلا گیا ہے۔ کیونکہ ان معنوں میں اور اصل عربی عبارت میں بہت بڑا فرق ہے۔ اصل معنے بتانے سے پہلے میں ان پر یہ جرح کرتا ہوں۔ کہ اگر بفرض محال اس عبارت کے یہی معنے تسلیم کر لئے جائیں۔ تو اس صورت میں الا سے پہلے کی عبارت اور بعد کی عبارت میں فرق کیا رہا۔ کیونکہ الا سے پہلے الفاظ کا تو یہ مفہوم ہے کہ اپنے مال کسی ایسے طریقہ سے جیسے کہ سود، ڈاکہ چوری وغیرہ پائی جائے نہ کھاؤ۔ اور الا کے بعد کے الفاظ سے ان کے ترجمہ کے لحاظ سے یہ معنے بنتے ہیں کہ مال باطل طریقہ سے یعنی سود۔ چوری۔ ڈاکہ وغیرہ کے مال کو تجارت میں کھانا جائز ہے۔ حالانکہ علت تو وہی یہاں بھی پائی گئی۔ جو پہلے الفاظ میں بیان ہوئی ہے پھر یہ کس طرح جائز ہو گیا۔ سو یہ جو معنے امام رازی کی عبارت کے انہوں نے کئے ہیں۔ بالکل غلط ہیں۔ اور خواہ مخواہ امام رازی جیسے عظیم الشان آدمی کی طرف ایسے الٹے اور فاسد معنے منسوب کئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک عام فہم انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ اے مسلمانو! سود اور ڈاکہ اور چوری کے مال کو بالکل اور کسی صورت میں نہ کھایا کرو۔ ہاں تجارت میں تجارت کرنے وقت سود لے کر کھا لیا کرو۔

پھر دوسرا لفظ جس کو انہوں نے اہم قرار دیا ہے وہ عن تراض ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اگر صرف تجارت ہی سے مال کمایا ہوا کھانا جائز ہے۔ تو اس صورت میں عن تراض (یعنی باہمی رضامندی سے) کے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر یہ لفظ اپنے اندر بڑی بھاری حکمت رکھتا تھا۔ اور سود اور ڈاکہ اور چوری کے ذریعہ جو مال آئے۔ اسکو کھانے کی وجہ اور صرف تجارت کے ذریعہ آنے والے مال کے کھانے کی وجہ بتلایا ہے۔ کہ اگر کوئی آدمی [illegible] پر کسی سے قرضہ لیتا ہے

تو وہ ہرگز ہرگز اس سے راضی نہ ہوگا۔ بلکہ مجبوراً اور کمال ناپسندیدگی سے جبکہ وہ دیکھیگا کہ بجاہ بغیر سود کے قرضہ ملتا نہیں سے لیگا۔ تجارت کے متعلق عن تراض کا لفظ رکھ کر اس کی وجہ بیان کر دی ہے کہ چونکہ اس طرز کے حاصل میں اپنی پسندیدگی پائی جاتی ہے۔ اسلئے یہ بے شک کھایا کرو۔ اور عن غلت کے نئے آنا جیسے اوضح المسالک سے صفحات میں اور قرآن شریف میں بھی استعمال ہوا ہے کہ دما بنا رکی الھدتنا من قرنک ۔ تو اس ساری آیت کے یہ معنی ہوئے۔ کہ اے مسلمانو! آپس میں وہ مال جو سود کے اور چوری وغیرہ کے ہوں نہ کھاؤ۔ ہاں کونسے مال کھاؤ۔ وہ جو تجارت کے ذریعہ آئیں۔ کیونکہ اسمیں حقیقتاً طور پر ایک دوسرے کی رضامندی ہوتی ہے

(قلم رحیمین خان [illegible])

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا مذہب

درباره نبوت مسیح موعودؑ

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے اپنی دو ورقی میں ایک حوالہ سے (جو مولوی شبلی صاحب کی ملاقات کے متعلق ہے) یہ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے کہ حضرت مفتی صاحب ایسے اخص صحابہ۔ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے قائل نہ تھے۔ حالانکہ مخالفین کو قائل کرنے کے کئی طریق ہوتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے شبلی نعمانی کے ساتھ ایسے طرز پر کلام کیا کہ ان کا اعتراض نبوت کے متعلق اٹھ گیا۔ آپ نے نعمانی صاحب کے ذہن نشین یہ امر کرنا تھا کہ نبوت کی جو تعریف عام اہل اسلام کے خیال میں ہے۔ اس کے رو سے آپ نبی نہیں۔ بلکہ ان معنوں میں نبی ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول کی اصطلاح ہے۔ اور لغت میں بھی یہی معنے پائے جاتے ہیں۔ یعنے خدا سے غیب کی خبریں پانے والا اور لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچانے والا۔ اور اسمیں کیا شک ہے۔ کہ ہم بھی جب مسیح موعود کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ نبی ہیں۔ تو اس کے یہی معنے ہمارے ذہن میں ہوتے ہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذالک شیئا۔ تاہم مفتی صاحب کی یہ عبارت نوشتہ ۱۹۱۰ء کی ہے۔ میں ان دنوں کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جب حضرت اقدس زندہ موجود تھے۔ اور ہر عقیدہ فاسدہ کی اصلاح بنفس نفیس فرما سکتے تھے۔ ملاحظہ ہو!

بدر جلد ۲ نمبر ۱ ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کالم ۲ و ۳ بعنوان قدرت خداوندی کا ایک عجیب نظارہ

"۲۶ دسمبر صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کو واسطے تشریف لے چلے۔ احباب جوق در جوق ساتھ ہوئے .... ایک بھائی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ اس بھیڑ میں سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر۔ اور ایسے موقع پر بدن کی بوٹیاں بھی اڑ جائیں تو پرواہ نہ کر۔ ایک صاحب بولے۔ کہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے اور خود حضرت ایسے گرد و غبار میں اتنے عرصے تکلیف کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں نے کہا لوگ بجا سمجھے ہیں۔ کیا کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے۔ پروانے نہیں۔ تو کیا کریں۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ اور نبی بھی ایسے کہ ان معنوں میں کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال تک نہیں ہوا۔ کیا اس حوالہ کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ رہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب۔ سیدنا مسیح موعود کی نبوت محدثین والی نبوت سمجھتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ تیرہ سو سال میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب آئندہ قدسی النفس پاک صحابہ مسیح موعود کے بارے میں کوئی غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کا [illegible] سعی نافرجام نہ فرمائینگے۔

نیازمند قدیم۔ اکمل

امریکہ کے ایک معزز اخبار میں

اسلامی مبلغ کا ذکر

ٹولیڈو (امریکہ) کے ایک معزز اخبار میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کے وہاں جانے پر جو مضمون لکھا ہے اس کا ترجمہ احباب کی واقفیت کے لئے درج ذیل ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

ٹولیڈو کے بازاروں میں اگر تم کسی قابل تعظیم جنٹلمین سے ملو۔ تو آداب بجا لاؤ۔ یہی وہ صاحب ہیں۔ جن کا نام ڈاکٹر مفتی محمد صادق ہندی۔ بیچلر آو فلالوجی (ماہر السنہ) الیف۔ پی۔ سی۔ الیف سی۔ کرامکس۔ سٹڈی۔ ایل ایل ڈی۔ اے۔ ایس۔ پی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ہے۔

آپ اسلامی مبلغ ہیں۔ اسلام اور مشرقی مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ ٹولیڈو میں آپ مسلمین کی زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ کے خطابات اس سے بھی زیادہ ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ جب عملی طور پر آدمی کسی کے نام کے بعد حروف تہجی کے سارے حروف لکھ دیتے تو ایک دفعہ سارے خطابات کا اندراج موزوں نہیں معلوم ہوتا۔

ٹولیڈو میں قریباً ہزار مسلمان ہیں۔ ہمارے فاضل ڈاکٹر صاحب ان کے مہمان ہیں۔ آپ آر۔ ڈی حسن صاحب کے دولت خانہ نمبر ۲۶ ۔ واقع ایلم سٹریٹ میں قیام پذیر ہیں۔ ان صاحب کا ایک [illegible] ہوٹل نمبر ۵۲۹ چیری سٹریٹ میں واقع ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق صاحب کے ملاقاتی کارڈ پر عربی زبان میں اسلامی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ دکھائی دیتا ہے۔ نیچے انگریزی میں اس کا ترجمہ ہے۔

دین اسلام کی تعلیم جس کا خاکہ مختصر طور پر اس نامی گرامی مسلمان نے کھینچا ہے حسب ذیل ہے۔

"ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوا اور کسی کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ خدا اور اس کی مخلوق سے پیار کرو۔ سب سے ہمدردی اور سب پر مہربانی کرو۔ تمام انبیاء کا اکرام کرو۔ سب عالی الشان خدا کے بھیجے ہیں

رنگت یا ملک کی وجہ سے کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآن مجید خدا کی مقدس کتاب ہے۔ جو تمام انسانوں کو ایک کرنے کے لئے آئی ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آقائے نامدار (خاتم النبیین) ہیں۔" اللّٰہ اکبر

ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے فرمایا کہ ہم نہایت ہی اعلیٰ معنوں میں مرتد ہیں۔ کیا معنی۔ ہم نہ تثلیث کو مانتے ہیں۔ نہ خدا کے بیٹے کو۔ بجز اس بات کے کہ سب ہی خدا کے بیٹے ہیں۔ ہم ایک آنے والی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیز ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ کسی روح کو فنا نہیں۔ مگر مسئلہ تناسخ کو ہم نہیں مانتے

ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے بیان کیا۔ کہ اضلاع متحدہ امریکہ میں از روئے قیاس قریب پچاس ہزار کے مسلمان ہوں گے۔ ہندوستان میں ۷ کروڑ مسلمان بمقابلہ ۲۰ کروڑ ہندوؤں کے ہیں۔ امریکہ میں سب سے پہلا کلیسا (مسجد) تکمیل کے قریب ہے۔ یہ قصبہ ڈیٹرائٹ میں واقع ہے جو ڈاکٹر مذکور کا صدر مقام ہے۔ اس مسجد پر پچیس ہزار پونڈ لاگت آئیگی۔ ڈاکٹر صادق سات آٹھ زبانوں میں تقریر اور تحریر کر سکتے ہیں۔ ایف۔ ایم۔ کرامیٹکس (علم الالوان کا عالم) کی ڈگری ان کو لنڈن کے رنگوں کے کالج سے ملی ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ڈگری یافتہ رنگوں کی تشخیص کر سکتا ہے شخصیت پر رنگوں کا اثر معلوم کر سکتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ بیماروں کو چنگا کر سکتا ہے۔ اور خوابوں میں جو رنگ نظر آتے ہیں ان کی تعبیر جانتا ہے۔ ڈاکٹر صادق کا قول ہے۔ کہ سارے آدمی ایک ہی رنگ سے یکساں طریق پر متاثر نہیں ہوتے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے اپنے جداگانہ رنگ کو جاننے کی کوشش کرے۔

صریحی طور سے سبز رنگ وہ رنگ ہے جس کے ساتھ انکو خود سب سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اس رنگ کو وہ اپنی ہر دم حاضر پگڑی کے واسطے اپنی شوخ سے شوخ جھلک کے ساتھ پسند کرتے ہیں۔ یہ سبز پگڑی خلوت اور جلوت میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔

اس امر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ آیا ڈاکٹر صادق ٹولیڈو میں تقریر فرمائیں گے یا نہیں۔ ابھی ابھی ڈاکٹر موصوف نے ایک سہ ماہی رسالہ مفت اشاعت کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ اس کا نام ہے۔ "دی مسلم سن رائیز" یعنی طلوع آفتاب اسلام۔ ڈاکٹر صادق جب ہندوستان میں تھے۔ تو وہاں کے عظیم الشان شاعر رابندرا ناتھ ٹیگور سے بنفس نفیس واقف تھے۔ یہ وہی مسٹر ٹیگور ہیں۔ جنہوں نے ایک دفعہ ٹولیڈو میں بھی تقریر کی تھی۔

ڈاکٹر صادق کو امریکہ میں آئے ہوئے برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا ہے۔ آپ انگریزی بخوبی بولتے ہیں۔ اس زبان کو انہوں نے دیگر السنہ (مشرقیہ) کے ہمراہ اپنے وطن کی یونیورسٹیوں میں سیکھا تھا۔ ان کے ہاتھ اتنے چھوٹے ہیں کہ ان سے زیادہ چھوٹے ہاتھ انسان کے وہم میں بھی نہیں آ سکتے۔ ان کی ساری تراش خراش میں بلاشبہ انتہا نفاست اور نزاکت ہے۔

وہ فخریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کی کوشش سے بہت سے امریکن مسلمان ہو گئے ہیں۔

اسلامی مبلغ فرقہ احمدیہ کا قائم مقام ہے جو نسبتاً ایک نیا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ تمام ادیان کے نبیوں کی عزت واحترام سکھلاتا ہے۔ ڈاکٹر صادق نے بیان کیا۔ کہ احمد النبی نے جن کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا۔ عالمگیر جنگ اور زار روس کی حالت زار کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔

ڈاکٹر صادق ہر وقت ایک سبز عمامہ زیب سر رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس ملک کا رواج یہ ہے کہ تعظیم کے لئے اپنی ٹوپی اتار لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کا رواج یہ ہے۔ کہ مہمان کی تعظیم کے لئے پگڑی یا ٹوپی پہن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مذکور نے بیان کیا۔ کہ ڈیٹرائٹ میں ہمارے پچاس مسلمان تمام نسلوں کے ہیں۔ یہ سب نو مسلم ہیں۔ یہ لوگ پہلے دیگر مذاہب میں تھے مگر ہمارے مذہب میں آکر ان کو ایسا جامع دین مل گیا ہے۔ جو جملہ ادیان عالم کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔

اسلام میں کثیر الازدواجی کا جواز ملتا ہے۔ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صادق نے بیان کیا۔ کہ بہت سی عیسائی اس وقت بھی کثیر الازدواجی پر عمل پیرا تھی جس وقت شاہ جسٹنین نے اسکو ممنوع ٹھہرا دیا تھا۔ سینٹ آگسٹین نے قرار دیا تھا۔ کہ کثیر الازدواجی کوئی جرم نہیں ہے۔ بلکہ ملک کا جائز قانون ہے۔

تقریباً سب کے سب نبی جن پر عیسائی ایمان لاتے ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے۔ پھر بھی خدا ان سے ایسا خوش تھا کہ ان کے ساتھ رو در رو کلام کرتا تھا۔ اور یہ وہ عزت ہے۔ جو اس زمانے میں کسی عیسائی کو نصیب نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء کے ذریعہ بے شمار قوانین اور احکام نازل کئے لیکن بیویوں کی کثرت کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہا۔ اس مسئلہ میں بائبل کے دلدادوں کے لئے کوئی چیز ہے جو غور و فکر کے قابل ہے۔

مگر ڈاکٹر صادق کہتے ہیں کہ اس ملک میں میری تعلیم یہی ہے کہ ایک مرد ایک جورو رکھے۔ اس سے دلی محبت کرے۔ اسکو نہایت درجہ حفاظت سے رکھے صدق کے ساتھ اس کا ادب کرے۔ اور ہوشیاری سے اس کی نگرانی کرے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ محکمہ نو آبادی کے افسروں نے مجھ سے استفسار کیا کہ کیا تم اس ملک میں کثیر الازدواجی کی تعلیم دینے آئے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ اگر میں اس عقیدے کی اشاعت کروں۔ تو میں اسلام کے ایک حکم کی خلاف ورزی کرنیوالا بنوں گا۔ میری ایک نہایت زبردست تعلیم ہے۔ کہ حاکم کے قوانین کی فرمانبرداری کی جائے۔

(ٹولیڈو نیوز ۲۰ر جولائی ۱۹۲۱ء)

کھیتوں سے دیمک کا انسداد

(ماخوذ از رسالہ مفید الزارعین)

دیمک بھی کھیتوں کے لئے کچھ کم نقصان دہ نہیں ہے اس کے انسداد کے ذیل میں دو نسخے درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے بیشمار ناظرین میں سے کوئی صاحب ان کا تجربہ کرینگے۔

(نسخہ اول) ۵ سیر آکھ کے پتے ۵ سیر برگ ارنڈ ۵ سیر تمباکو ۲ تولہ بھنگ اور ۲ تولہ سنکھیا ان سب کو پیکر ایک مٹی کے گھڑے میں رکھ دو اور پھر اسکو بیس دن تک کھیت میں دبا دینا چاہیئے اسکے بعد نکال لو اور اسمیں ایک سیر کے برابر اسمیں ۲۰ سیر پانی ملا کر اسجگہ پر چھڑک دو جہاں دیمک پائی جاتی ہو۔

دوسرا علاج یہ ہے۔ ۱۵ سیر پانی کو جوش دیکر اسمیں سوا سیر توتیا (نیلا تھوتھا) ملا دیں۔ اور جب پانی جل کر ۱ سیر رہ جائے۔ تو اسمیں ۱ بوتل مٹی کا تیل ملا دیں اور پھر ملا کر اسکی جگہ پر چھڑک دیں

(ناظر [illegible])

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

فوراً ضرورت ہے ۹/۱۲

ایسے احمدی ہوشیار محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ میری مشہور و معروف پنجابی غزلیں اور نظمیں فروخت کریں۔ کمیشن معقول دیا جاویگا۔ ملنے کا پتہ: احمدی ۵ ترجمہ از مولوی نجم الدین صاحب مرحوم مشادی لال ضلع گجرات اور جھوک مہدی والی ۱۰ گلدستہ احمدی ۱۰ سہاگ نامہ مولوی اسمٰعیل صاحب۔ چمکار محمدی ۴ [illegible] ۴ شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب ۵ حیثیت مسیح ۱۰ وفات نامہ خلیفہ اول ۳ وفات نامہ مولوی عبد الحئی ۳ چمکار مہدی ۲ فتح الدین ۴ مرزا مہدی ۳ [illegible] احمدی ۳ سہاگ نامہ [illegible] خان ۱۰ [illegible] بیان کل ۵ حصہ اول [illegible] احمدی [illegible] تحفہ قادیان وغیرہ اس قسم کے احمدی رنگین قطعات فی [illegible] اور تمام اردو سلسلہ کی کتب نصیر شاپ قادیان سے طلب کریں

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول بمقام ظفروال

پیاندہ ولد گہنیا قوم جاٹ ساکن سکمترہ تحصیل ظفروال مدعی	بنگی ولد [illegible] قوم فقیر ساکنان [illegible] خورد تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعویٰ ۹۵ روپے تمسک

مقدمہ مذکورہ بالا میں حسب بیان [illegible] مدعی [illegible] پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ [illegible] اس لئے اشتہار جاری کر کے لکھا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ۲۱/۱۲ کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

تحریر ۱۱/۱۱

مہر عدالت

قادیان میں رہائش کرنیوالوں کو

مژدہ

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریب دس کرم کے فاصلہ پر جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

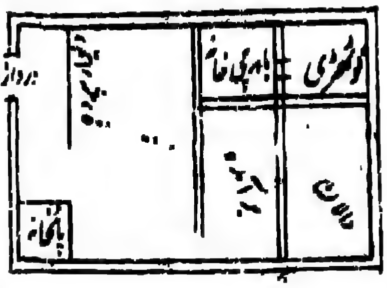

تمام مکان پختہ بنا ہوا ہے۔

۲۔ سٹور احمدیہ کے جانب شمال ۲۵ فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک بلاک پانچ کنال کا موجود ہے۔ جس کے جنوب کی طرف بازار بیس فٹ اور مشرق کی طرف بازار بیس فٹ اور شمال کی طرف ایک گلی آٹھ فٹ جاتی ہے۔ [illegible] شہر کے نہایت قریب اور سٹور کے بالکل متصل ہے اگر کوئی صاحب سارا خریدے گا تو [illegible] مرلہ اور جو صاحب ایک کنال بطرف مشرق خریدے گا۔ اس کو [illegible] فی مرلہ کے حساب سے فروخت ہوگا۔ خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر

عبد العزیز خان انچارج احمدیہ سٹور قادیان

الخطبہ

ایک صاحب ضلع گورداسپور کے باشندہ۔ قوم ارائیں عمر تخمیناً ۵۰ سال۔ جن کے جسمانی قویٰ نہایت مضبوط ہیں نکاح کے خواہشمند ہیں۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اس سے اولاد وغیرہ ایک لڑکی کے جو شادی شدہ ہے کچھ نہیں ہے۔ [illegible] آسودہ آدمی ہیں۔ دو مربعے اور چار گھماؤں زمین کے مالک قادیان میں مکان کیلئے [illegible] زمین بھی خریدی ہوئی ہے۔ اور دو ہزار روپیہ سٹور میں نقد جمع ہے اس کے علاوہ زیور وغیرہ بھی کافی ہے۔ اور خود ضلع ملتان میں [illegible] پٹواری ہے۔ آدمی نہایت شریف اور مخلص احمدی ہیں جو صاحب رشتہ کرنا چاہیں ہم سے خط و کتابت کریں۔ بیوہ عورت شریف خاندان جس کی عمر ۲۵ سال تک ہو۔ — ناظر امور عامہ

پانی پت کے اونی کمبل ۱۲/۳

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے چونکہ اب موسم سرما کا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی [illegible] نیز ہمارے ہاں چتیل کے خوبصورت بذریعہ [illegible] خود کھڈی کھلنے والے سوتی بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت [illegible] سوتی [illegible]

المشتہر شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے بہتر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض وغیرہ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض [illegible] میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم سے کم یکصد گولیاں ہر گھر میں رکھنی چاہئیں۔ [illegible] آدمی صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ [illegible] محصول ڈاک علاوہ

المشتہر [illegible] افضال احمد [illegible] قادیان پنجاب

الفضل
قادیان دارالامان - ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء

سالانہ جلسہ

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

تمام زندہ اقوام کے مرکز ہوتے ہیں۔ اور کسی قوم کا بغیر مرکز سے وابستگی کے زندہ رہنا اور ترقی کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اسوقت دنیا میں ایک ایسی قوم جو ایک وقت بڑی شان و شوکت رکھتی تھی۔ لیکن اب نہایت حقیر اور ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ یہودی قوم ہے۔ اس کی بربادی اور تباہی کا راز مرکز سے علیحدگی میں ہی پایا جاتا ہے یہودی دولت مند ہیں۔ بڑے تاجر ہیں۔ دنیا کے نشیب و فراز کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ مگر ان کی دولت ان کی ہوشیاری اور واقفیت [illegible] معزز قوم بننے کے لئے کچھ بھی کام نہ آئی۔ جب وہ فلسطین سے نکل کر دنیا کے مختلف حصوں میں منتشر ہو گئے۔ اور حالات نے ان کو وطن سے بے وطن کر دیا۔ تو وہ پُرشوق نگاہوں سے وطن کو دیکھتے تھے۔ مگر سرد آہیں بھر کر رہ جاتے تھے۔ کیونکہ ان کا وطن ان کا نہ رہا تھا لیکن اب جب انہوں نے ارشاد الٰہی کے مطابق "حبل الناس" سے تمسک اختیار کیا۔ حالات میں تغیر آ گیا۔ تو اسرائیل کے گھرانے کی پراگندہ اور گم شدہ بھیڑیں اپنے وطن کی طرف بے تحاشہ دوڑنے لگیں۔ اور صدیوں کے فلاکت زدہ یہودی اپنے مذہبی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر فلسطین میں قافلہ در قافلہ داخل ہونے لگے۔ اور اپنے اس محبوب ترین مرکز کی خاطر اپنے آرام و آسائش اپنی جائدادوں اور املاک کی کوئی پروا نہ کی۔ حتٰے کہ نازک اندام اور تعلیم یافتہ خواتین میں سرگرمی پیدا ہوئی کہ انہوں نے پتھر کوٹنے اور سڑکوں کی تعمیر میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

ہمیں یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہودیوں پر ذلت و بربادی کی جو مار پڑ چکی ہے۔ اس سے وہ فلسطین میں داخل ہو جانے سے نکل نہیں جائینگے۔ کیونکہ اس کے اسباب اور ہی ہیں۔ اور جب تک یہ لوگ موعود انبیاء کے منکر رہینگے۔ ان کی یہی حالت رہیگی۔ لیکن ان کے اس طرز عمل سے مرکز کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ ضرور لگایا جا سکتا ہے۔

یہ تو مذہبی لحاظ سے مرکز کی اہمیت کی مثال ہے لیکن دنیاوی لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک قوم اپنا خاص مرکز رکھتی ہے اور اس سے وابستگی قائم رکھنے کے لئے ہر ایک بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار اور آمادہ رہتی ہے وجہ یہ کہ قومی ہستی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا مرکز ہو۔ جس کے ساتھ ساری قوم وابستہ ہو مختلف زمانوں میں خدا تعالےٰ کے جو نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ قائم ہونیوالی جماعتوں کا مرکز ہوتا رہا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اسلئے آپ کے ذریعہ تمام دنیا کیلئے مکہ مرکز قرار دیا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے آپ کی امت کی اصلاح کے لئے جو نبی مبعوث ہوگا۔ اس کی بعثت سے مکہ کی مرکزیت کے ماتحت وہ مقام بھی مسلمانوں اور اسلام کا مرکز ہوگا۔ جو اس نبی کا مولد و منشاء اور مدفن ہوگا اور جسے وہ خود اپنی جماعت کے لئے مرکز قرار دے۔

اس زمانہ میں خدا اور رسول کے وعدوں کے ماتحت جو نبی مبعوث ہوا ہے۔ وہ جس جگہ پیدا ہوا۔ جہاں سے اس نے اپنی رسالت و نبوت کا وعظ کیا۔ جہاں وہ دفن ہوا اور جس کو اس نے اپنا "تخت گاہ" اور اپنی جماعت کا "مرکز" قرار دیا ہے۔ وہ قادیان ہے۔ جو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے مرکز احمدیت ہے۔ اور چونکہ ہر ایک احمدی کا اس سے وابستہ ہونا اور اسکی اہمیت اور الفت کو اپنے دل میں خاص جگہ دینا فرض ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی کا چہرہ اسوقت خوشی سے تمتمانے لگ جائے۔ جب اس کے کان میں "قادیان" کا لفظ پڑے۔ اور اسوقت اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہے۔ جب اُسے "قادیان" آنے کے لئے پکارا جائے۔

اگرچہ سال کے تمام ایام میں ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ جب بھی اسے موقع ملے۔ وہ مرکز میں حاضر ہونے کی کوشش کرے۔ اور مرکزی فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہو۔ لیکن سال کے وہ ایام جنہیں "سالانہ جلسہ" کی تقریب واقع ہوتی ہے۔ ایسے ایام ہیں۔ کہ جنہیں آنے کے لئے ہم پکار پکار کر بلاتے اور ہر ایک احمدی کے کان تک اپنی یہ آواز پہنچا دینا چاہتے ہیں کہ وہ آئے۔ ضرور آئے۔ اور اگر کچھ ہرج کر کے بھی آنا پڑے۔ تو بھی آئے۔ کم از کم سال میں ایک دفعہ اس کا مرکز میں آنا نہایت ضروری ہے۔ پس ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ سالانہ جلسہ جو بہت قریب آ گیا ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

ہاں یہ یاد رہے۔ کہ جلسہ پر آ کر انہیں پورا پورا فائدہ اٹھانے اور سارا وقت وعظ و نصیحت سننے میں صرف کرنا چاہیئے۔ یہ بات ہمیں اسلئے کہنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہم نے دیکھا ہے۔ آنے والوں کی ایک تعداد جو اگرچہ بہت قلیل اور انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے۔ جو اپنے سارے وقت کو اس مقصد کے حاصل کرنے میں صرف نہیں کرتے۔ جس کے لئے وہ یہاں آتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس طرح وہ آتے ہیں۔ اسی طرح وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ بلکہ تکلیف اٹھا کر۔

پس ہمارے بھائی آئیں اور ضرور آئیں اور نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی لائیں۔ اور اس ارض مقدس میں داخل ہو کر زیادہ سے زیادہ جو کچھ حاصل کر سکتے ہیں کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ مبارک سفر سفر کرنیوالوں کے لئے واقعی مبارک ثابت ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تحریک سودیشی

آجکل ہندوستان میں سودیشی کی جو تحریک ہو رہی ہے اسکے محرکین اس کی غرض یہ بتاتے ہیں کہ اس طرح ہندوستان میں گورنمنٹ انگریزی کو تباہ و برباد کیا جائے۔ یہ بات ایسے صاف اور واضح الفاظ میں اور اس کثرت کے ساتھ بیان کی جارہی ہے۔ کہ کوئی حوالہ اور ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ؛

اس کے متعلق جماعت احمدیہ کا جو طرز عمل رہا ہے اور جو انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا۔ وہ ظاہر ہے لیکن افسوس کہ غیر مبایع اصحاب اور ان کے لیڈر جو مرکز سلسلہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اس رو میں بہ گئے ؛

چونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے۔ اور حضرت مسیح موعود کے پیرو ہونے کا دعوے رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اصل جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کے حقیقی پیرو اپنے آپ ہی کو قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ موجودہ تحریک سودیشی میں ان کا حصہ لینا کہاں تک مسیح موعود کے منشا کے مطابق ہے ؛

”نومبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی سے واپسی کے موقع پر لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ تو وہاں ایک ہندو صاحب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ”ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں۔ اور سودیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں“

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ”یہ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو ؛

اور سودیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اسکو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور صنعت اور تجارت میں ترقی کریں لیکن موجودہ تحریک سودیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ طور پر رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضی اسکی جڑ ہے۔ اسواسطے یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک سکھاں نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہونگی۔ غرض موجودہ تحریک سودیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے“

حوالہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب اس وقت جبکہ سودیشی کی تحریک اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ طور رکھتی تھی۔ حضرت مسیح موعود اس میں شریک ہونا سخت ناپسند فرماتے ہیں۔ تو اب جبکہ علانیہ طور پر اس کو گورنمنٹ کے الٹ دینے کا ذریعہ بتایا جارہا ہے اسمیں کسی احمدی کی شمولیت کیونکر جائز ہو سکتی ہے ؛

مذکورہ بالا حوالہ کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ:-

”قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے۔ کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سودیشی کرینگے۔ آپ کی جماعت اسمیں شامل ہو حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہ فرمایا کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی انمیں شامل ہو“

(بدر ۔ ۲۴ ر نومبر ۱۹۰۵ء)

کیا ان حوالجات پر وہ غیر مبایع اصحاب غور کرینگے جو ایسے جلسوں میں شامل ہوتے۔ تقریریں کرتے اور مسٹر گاندھی کے ارشاد کی تعمیل میں سودیشی پہنتے پھر اور تبلیغ کرتے ہیں کہ ان کا یہ طرز عمل مسیح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہم ناصر صدر الدین صاحب اور

مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ہم خاص طور پر مخاطب کرتے ہیں

آریہ سماج کے اصول کا واضع کون ہے

آریہ سماج کے دس اصول مشہور ہیں۔ جن پر آریہ سماج کو بڑا ناز ہے۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ اصول سوامی دیانند جی مہاراج بانی آریہ سماج کے وضع فرمائے ہوئے ہیں۔ مگر ناظرین حیران ہونگے۔ اور ممکن ہے آریہ صاحبان بھی یہ معلوم کر کے نہایت متعجب ہوں کہ ان نیموں (اصولوں) کو سوامی جی مہاراج نے وضع نہیں فرمایا۔ بلکہ لالہ لاجپت رائے صاحب کے نزدیک ان اصول کے بنانیوالے سنسکرت سے بے علم اور مذہبی زندگی سے خالی شخص تھے۔ چنانچہ لالہ جی پربندھ کے رفیقی نمبر مطبوعہ ۲۰ ر اکتوبر میں لکھتے ہیں :-

”پنجاب میں آریہ سماج ۱۸۷۷ء میں قائم ہوئی۔ آریہ سماج کے موجودہ نیم (اصول) لاہور بنائے گئے۔ ان اصولوں کو موجودہ شکل دینے میں ان آدمیوں کا ہاتھ تھا۔ جو سنسکرت کی فضیلت اور مذہبی زندگی کے نقطۂ خیال سے محض صفر تھے“

اس سے بھی عجیب بات لالہ صاحب یہ بیان فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کو جو کچھ بھی پچھلے زمانہ میں ترقی حاصل ہوئی۔

”اسوقت آریہ سماج کی ترقی میں ایسے لوگوں کا بھی ہاتھ تھا۔ جو آریہ سماج کے مذہبی عقیدہ کے قائل نہ تھے“

اس مضمون کو شائع ہوئے بہت دن گذر گئے ہیں مگر آریہ اخبارات نے اسپر کوئی نوٹس نہیں لیا۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ ان باتوں کو درست مانتے ہیں جب یہ باتیں ٹھیک ہیں۔ تو پھر کیا آریہ سماج کی مذہبی ہستی باطل نہیں ہو جاتی ؛

کیا جس مذہب کے اصول کے واضعین مذہبی لوگ نہ ہوں۔ اور جس کے پیرو اور ترقی دینے والے خود اس کے سب یا بعض اصول کے منکر ہوں۔ وہ مذہب بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے۔

اس قسم کی باتیں ظاہر ہو کر آریہ سماج کی ہلی ہوئی بنیاد کو اور زیادہ ہلا رہی ہیں۔ اور لوگوں کی نظر سے آریہ سماج کی قدر و قیمت [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری

(۴ر نومبر ۱۹۲۱ء)

حضرت مہدی موعود کے وقت کا آخری جلسہ فرمایا۔ اب جس قدر لوگ مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے دن سائبانوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب کے وقت کے آخری جلسہ میں اس سے نصف جگہ میں بیٹھے تھے جن کی تعداد کم و بیش ایک ہزار تھی اس وقت کہا گیا تھا کہ بہت زیادہ لوگ آئے ہیں۔ اب تو جمعہ کے دن بھی ایک ہزار کے قریب لوگ ہوتے ہیں۔

سرکاری فوج میں بھرتی ہونا ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک مخالف نے اعتراض کیا تھا۔ کہ کیا مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں سے لڑنے کے لئے بھرتی ہو جائز سمجھتے ہو ظالم کیوں نہیں جائز سمجھتے۔ اگر ہمارے لئے گورنمنٹ کے فوائد ان سے لڑنے میں ہوں تو ہم بھرتی ہوں گے۔ ہاں اگر ہمارے نزدیک گورنمنٹ کمالیوں سے اس لئے لڑے گی کہ اسلام کو تباہ کیا جائے۔ تو پھر ہم بھرتی نہیں ہوں گے۔ کوئی زبردستی بھرتی تو نہیں ہے۔

خلافت اور سلطنت انہی صاحب نے عرض کیا کہ کیا خلیفہ کے لئے سلطنت ضروری ہے۔ فرمایا خلافت کے معنی ایک بادشاہت کے ہیں۔ اور ایک نیابت کے۔ اور جو جس کا خلیفہ ہوگا وہ اسی بات میں ہوگا جو اس کے اصل میں ہوگی آنحضرت صلعم کی بعثت کی غرض بھی روحانی اصلاح تھی۔ اور خلیفہ عربی کے لحاظ سے بادشاہ کو کہنا درست ہے۔ ہر ایک سلطان بھی خلیفہ ہے۔ ہاں مسلمانوں نے اسکو خاص کر لیا ہے۔

(۶ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

احمدی جماعت میں مذہبی اسپیشلسٹ سید لاور شاہ صاحب سکرٹری تبلیغ لاہور نے عرض کیا کہ منشی خادم حسین صاحب بھیروی آجکل لاہور میں مقیم ہیں۔ چونکہ اس دفعہ شیعہ سنیوں میں چل گئی ہے۔ اس لئے شیعوں کے بعض سوالات کے جواب میں منشی صاحب کے کچھ حوالوں کی ضرورت تھی وہ مجھے نہ ملتے تھے ان کو منشی صاحب سے ملا دیا ہے۔ اور منشی صاحب نے قلمی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہر میدان کے مرد ہمارے پاس ہیں۔ شیعوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں موجود ہیں۔ آریوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں کے پاس ہیں۔ عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے احمدیوں میں ہیں۔ فرمایا ہمارے مخالف کیوں غور نہیں کرتے۔ کہ جس قدر اسلام کے پہلوان ہیں۔ وہ احمدیوں کے پاس ہیں۔ گویا ان سب اسلامی پہلوانوں نے نعوذ باللہ دجال ہی کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ ہر مذہب کے واقفوں کے احمدیوں میں ہونے سے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ جن سے غیر احمدیوں کو سبق لینا چاہئے۔ اول یہ کہ اسلام کے جس قدر پہلوان ہیں انہوں نے جس کو مانا ہے وہ دجال نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اپنے دعویٰ مسیح موعود میں سچا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر اسے دجال ہی کہیں گے تو ان کو یہ بھی ماننا ہوگا کہ مسلمانوں میں سے جس شخص کو بھی واقفیت اور علم حاصل ہوتا ہے اور جس میں عقل ہوتی ہے وہ اسلام سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور نعوذ باللہ دجال کا پیرو ہو جاتا ہے۔

اسلام میں جدید تاریخی تحقیق فرمایا ہمارے ہاں تاریخ اسلام کا ایکسپرٹ اب تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔ عام طور پر دنیا میں ایک شخص ایک ہی پہلو کو دیکھتا ہے۔ لیکن بعض کو خدا تعالیٰ سب پہلوؤں کے متعلق خاص علم دیتا ہے۔ یہی اسلام میں فتنوں کے آغاز کے متعلق جو ہمیں خدا نے سمجھایا وہ پہلے کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ حتیٰ کہ حضرت شاہ ولی اللہ جیسا انسان بھی صحابہ کی بریت ثابت نہ کر سکا

(۶ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

تعویذ ڈاک پیش ہوئی ایک صاحب نے لکھا کہ میرے لئے تعویذ تجویز فرمائیں۔ فرمایا میں تعویذ کو جائز سمجھتا ہوں مگر اعلیٰ چیز نہیں سمجھتا۔

(۷ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

افریقہ میں احمدیت فرمایا افریقہ سے جو تازہ خط آیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں بہت اچھی حالت ہے۔ حبشی کافر یا عیسائی مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ علاوہ ان لوگوں کے ہیں جو مسلمانوں میں سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان احمدی ہونے والوں میں سے ایک کے پاس جس کا نام عیسیٰ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی ایک چٹھی بھی ملی ہے جس میں عجیب بات یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کے دستخط کے ساتھ "امیر المومنین" کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ماسٹر (عبد الرحیم نیر) صاحب نے اسکو بلوایا جب وہ ملنے کے لئے آیا۔ اور اس کی کشتی کنارے لگی تو دیکھا گیا کہ وہ بیٹھا ہے اور اس کے باڈی گارڈ کے لوگ اس کے گرد ناچ رہے تھے۔

فرمایا لیگوس والوں کے خط سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں حالت بہت اچھی ہے۔ ان کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ساڑھے تین ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور چندے بھی چھوٹے نہیں کم سے کم جو رقم ہے وہ دس ہے اور زیادہ سے زیادہ سوا تین سو روپیہ۔ میدان بہت وسیع معلوم ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو شاید لاکھوں کی جماعت تیار ہو جائے۔

ہمارے مبلغوں کا رویہ فرمایا ایک بات جس کے متعلق میرا دل چاہتا ہے۔ کہ اس طرح ہو اور افریقہ میں اسی بنیاد پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کہ مبلغ جائیں مگر مشنریوں کی طرح نہ جائیں۔ بلکہ ان کا طریق صحابہ اور حواریوں کا سا ہو اور ان کی حیثیت ایسی ہو جیسے باپ بیٹے سے بغلگیر ہونے کے لئے جاتا ہے۔ اور اپنے رویہ سے ظاہر کرے کہ یہ اس کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں جن کی حفاظت کیلئے وہ آیا ہے۔ وہ اپنے افعال سے بتائے کہ وہ ان پر اپنی حکومت کو تسلیم شدہ سمجھتا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ سمجھے اور یقین کرے کہ وہ خدا کا پیغام لایا ہے۔ جسکا ماننا ان کا فرض ہے۔ میں نے دیکھا کہ ماسٹر (عبد الرحیم) صاحب میں یہ رنگ ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں سے الگ اور منفرد نہیں ظاہر کرتے بلکہ ان لوگوں کو محسوس کرا دیتے ہیں۔ کہ وہ ان کے خیر خواہ ہیں۔ ان سے جھگڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ان کے فائدہ کے لئے آئے ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ ان کی اس بات کی قدر کریں۔ مثلاً وہ کسی شخص کو خط لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہم عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں مگر افسوس ہے کہ آپ ابتک نہیں ملے۔ اس طرح وہ شخص ملنے کے لئے آجاتا ہے۔ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے

گر اس اظہار کی لفظوں میں اس قدر ضرورت نہیں جس قدر افعال و حرکات سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ وہ یہ نہ سمجھے کہ میں ایک فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس میں میرا کیا دخل ہے۔ اس طرح اس کی تمام باتوں کا زور دور ہو جاتا ہے بلکہ اسکا یہ رنگ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خدا کے مامور کے خلیفہ کا پیامبر ہے۔ اور اب لوگوں کو اس کی بات ماننے میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

چوڑھوں میں تبلیغ

فرمایا ابھی تک چوڑھوں وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ان کے لئے خاص مبلغوں کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک عُجب ہے کہ جو ایمان کے بعد بھی رہتا ہے۔ کہ ایسی قوموں سے نفرت کیجاتی ہے خواہ لفظاً نہ ہو۔ بلکہ عملاً ہی ہو۔

فرمایا یہ قومیں اگر اٹھائی جائیں تو ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ جسکا کہ غیروں پر بھی اثر ہوگا۔ چوڑھوں کے مبلغ بھی علیحدہ ہونے چاہئیں۔ جس طرح عیسائیوں نے چوڑھوں کے لئے الگ پادری رکھے ہوئے ہیں۔

(۹ر نومبر سنہ ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

پیغامیوں کے متعلق ایک رؤیا

فرمایا میں نے رؤیا دیکھی ہے جس کا مضمون تو بہت تھا۔ مگر اس میں سے یاد صرف تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ میں نے دو پیغامیوں کو دیکھا۔ بحث ایسی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس میں گویا وہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں حضرت اقدس کے درجہ کو بڑھاتا ہوں۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ اس کا فیصلہ تو بہت آسان ہے کہ وہ قسم کھا کر یا تو یہ اعلان کر دیں کہ (۱) وہ حضرت صاحب کو ظلی بروزی نبی نہیں سمجھتے (۲) یا قسمیہ یہ اعلان کر دیں کہ میں حضرت صاحب کو ظلی بروزی نبی سے بڑھ کر سمجھتا ہوں۔

فرمایا میری ایک پرانی کاپی ہے۔ اس میں میرا یہ الہام درج ہے۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ اسکے ساتھ وہ رؤیا بھی درج ہے۔ جس کی بنا پر میں نے انصار اللہ کی جماعت بنائی تھی۔

ہر ایک شخص کو اپنے کام سے کام

ڈاک میں ایک امریکن کا خط پیش ہوا جس نے ایک درخواست کی تھی۔ کہ آپ کے پاس تو ہر ملک سے خط آتے ہیں۔ آپ اپنی ڈاک میں سے مختلف ممالک کے ٹکٹ بھیج دیں۔

فرمایا ہر شخص اپنے کام کے متعلق ہی بات سوچتا ہے۔ اسکو جب معلوم ہوا تو اس نے دین کے متعلق تو کوئی بات نہیں پوچھی اور اپنے کام کی بات کے متعلق لکھا ہے۔

مظالم کو پیش کیا جائے جو حضرت صاحب پر ہوئے

پروگرام جلسہ سالانہ پیش کیا گیا۔ جس میں حضور نے بعض اصلاح فرمائی اور اسی کے ذکر میں فرمایا۔ حضرت صاحب پر مخالفین کی طرف سے جو مظالم ہوئے ہیں۔ ہمارے مصنف اور واعظ اور اخبار نویس ان کو چھپاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ کر کے دکھایا جائے۔ کہ حضرت صاحب نے دنیا کو نجات دلانے کے لئے کن کن چیزوں کو قربان کیا۔ اور کس کس طرح تکلیفیں اٹھائیں۔ حضرت مسیح ناصری کا واقعہ صلیب ایک دردناک واقعہ ہے۔ اور حضرت امام حسین کا واقعہ کربلا بھی نہایت دردناک واقعہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح کے واقعہ صلیب نے تو قریباً آدھی دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور مسلمانوں میں واقعہ شہادت نے باوجود اس قدر دلائل ہونے کے جو کیفیت پیدا کی ہے۔ ظاہر ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جو شخص کہتا ہے۔ ؎

کربلائیست سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

اس کے متعلق دکھایا جائے۔ کہ کس طرح ہر ایک لحظہ میں دنیا کی بھلائی کے لئے قربانیاں کرتا تھا۔ آج سے کچھ عرصہ بعد ان دلائل سے وہ اثر پیدا نہیں ہوگا۔ جو اب ان واقعات اور ان مظالم کو دکھانے سے ہوگا۔ جو حضرت صاحب پر کئے گئے۔ یہ خیال کہ مخالف ان باتوں پر ہنسینگے۔ بہت ادنیٰ خیال ہے۔ کیونکہ مخالف کی ہنسی اور خوشی محدود وقت کے لئے ہوتی ہے۔ مگر جب آئندہ دنیا ان واقعات کو سنیگی ان سے ہدایت پائیگی۔ تو ثناء اللہ کے ہم قوم ثناء اللہ کے اس اخبار کو چھپاتے پھرینگے جس میں اس نے ہنسی کی ہوگی۔ ہمارے اخباروں کو ان واقعات سے بھرے ہوئے ہونا چاہیئے۔ ان مظالم کو ہرگز چھپانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے جو حضرت صاحب پر یا جماعت کے افراد پر مخالفوں کی طرف سے ہوئے یا ہو رہے ہیں۔

حکیم خلیل احمد صاحب پر مدراس میں جو حملہ کیا گیا اور ان کا سر زخمی کر دیا گیا۔ میں نے اس واقعہ کو اخبار میں چھپوا دیا اگرچہ مجھے کہا گیا۔ کہ اس سے جماعت کی بدنامی ہوگی۔ اور جب یہ واقعہ شائع ہوا تو باہر سے بھی چند شخصوں کے خط اسی قسم کے آئے۔ مگر یہی بات ہے۔ جو آئندہ دنیا کے لئے ہدایت کا موجب ہوگی۔ اگر ان مصائب اور تکالیف اور مظالم کو چھپایا جائے جو حضرت صاحب اور آپ کے ماننے والوں پر کئے گئے تو دنیا کے لئے محض دلائل موجب ہدایت نہ ہوں گے۔ کیونکہ دنیا یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس شخص نے ہمارے لئے کیا کیا۔ اور کن تکالیف میں اس نے ہماری بہتری کے لئے جدوجہد کی۔

حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے قریب اپنے دعوی کو سمجھا

مخالفین کے اعتراضات مثلاً یہ کہ حضرت اقدس ۱۱ سال تک اپنے دعوے کو نہ سمجھ سکے کے ذکر میں فرمایا کہ اگر تاریخ کو دیکھا جائے۔ تو قریباً تمام نبیوں کے متعلق یہی حالت معلوم ہوگی۔ اور فرمایا کہ مسیح کے متعلق تو انجیل سے واضح ہوتا ہو کہ تین سال تک نہیں سمجھے۔ بلکہ واقعہ صلیب کے وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے دعویٰ مسیحیت کو سمجھے ہیں۔ حضرت مسیح نے اپنے تمام شاگردوں سے ایک ایک کر کے پوچھا کہ میں کون ہوں تو کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ۔ مگر جب پطرس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ تو خدا کا بیٹا ہے۔ مسیح نے کہا کہ ہاں تو نے مجھکو سمجھا ہے۔ اور تجھ پر میرے دین کی بنیاد رکھی جائیگی۔ یعنی تو میرے دین کے لئے بنیادی پتھر ہوگا۔

خدا کا بیٹا ہونا ایک اصطلاح تھی جو زرتشتیوں میں رائج تھی اور وہ عزرائیل کو جو عذاب کا فرشتہ تھا۔ اسی خطاب سے مخاطب کرتے تھے۔ چونکہ مسیح کے لئے نوشتوں میں لکھا تھا کہ اس کی آمد پر بنی اسرائیل کی سلطنت ضائع ہو جائیگی۔ اس لئے جب پطرس نے خدا کا بیٹا کہا تو دوسرے لفظوں میں گویا مسیح کی مسیحیت کا اظہار کیا۔ اور اسی واقعہ سے پطرس کا نام پطرس یا پتھر رکھا گیا۔ ورنہ پہلے اس کا نام سائمن تھا۔

ہندوستان کی خبریں

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے مکان کی تلاشی کلکتہ ۱۹ نومبر کل رات دفتر اخبار مسلمان۔ دفتر مجلس کانگرس چوبیس پرگنہ واقعہ ملی کار بازار روڈ دفتر البلاغ مولوی ابوالکلام کے مکان پراونشل کانگرس کمیٹی مرکزی کلکتہ جنوبی کلکتہ اور برا بازار کانگرس کمیٹی کے دفاتر کی تلاشی لی گئی۔ پولیس نے کر دی ہے۔ روانے تک تلاشی لی۔ بہت سے کاغذات کتابیں اور کچھ خطوط اپنے قبضے میں لے لئے۔

مولوی آزاد سبحانی اور مسٹر مظفر علی پر حملہ بمبئی۔ ۱۹ نومبر مولوی آزاد سبحانی مسٹر مظفر علی و عزیز احمد زبیری اور محمد اظہر صاحب کی معیت میں بائیکلا پہنچے۔ اس جگہ چند عیسائی اور یوریشین ملے۔ جنہوں نے اظہار مخالفت کیا۔ گاڑی کو روک لیا گیا۔ اور چاروں حضرات پر چاروں طرف سے گھیر کر حملہ کیا گیا۔ مولوی آزاد سبحانی بچ گئے۔ لیکن مسٹر مظفر علی مسٹر عزیز احمد زبیری اور محمد اظہر صاحب کے زخم شدید آئے۔ گاڑی چکنا چور ہو گئی۔ یہ حضرات گاڑی کو چھوڑ کر مشکل سے مسٹر گاندھی کی قیام گاہ پر پہنچے۔

لاہور میں مسلح پہرا ۲۰ نومبر اتوار کی صبح کو لاہور کے مختلف چوکوں میں مسلح فوجی پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ تار گھر میں اس پہرہ کو خاص طور پر مضبوط کیا گیا تھا۔

شہزادہ ویلز کی ہندوستان میں پہلی تقریر بمبئی۔ ۱۷ نومبر شہزادہ ویلز نے بمبئی کارپوریشن کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی تھی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ جو کچھ ہندوستان نے ہے۔ اور جو [illegible] نے کیا ہے دور کرسکتا ہے میں اسے براہ راست سمجھنا اور آپ کی مشکلات اور خواہشات سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے جان لیں۔ اور میں آپ کو۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے شہزادہ ویلز نے کہا کہ بمبئی کے نام کے ساتھ ایک خاص فسانہ وابستہ ہے کہ جسے اس سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ یہی بندرگاہ تھا کہ جس سے برطانیہ کے سینکڑوں فرزند ہندوستان کو ترقی فارغ البالی اور امن کے راستہ پر مدد دینے کے لئے آتے تھے سلطنت اس بات کو کبھی نہیں بھولے گی کہ یہ بمبئی ہی تھا جس نے ہزاروں ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جو سلطنت کی لڑائیاں لڑنے کے لئے اس کے بندرگاہوں سے روانہ ہوئے تھے۔ الوداع کہی تھی۔ شہزادہ صاحب نے پرتپاک خیر مقدم کے لئے کارپوریشن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد وعدہ کیا کہ میں آپ کے وفادارانہ خیر مقدم کے اظہارات کو ملک معظم تک پہنچا دونگا۔

شہزادہ ویلز پونہ میں (پونہ ۱۹ نومبر) ٹھیک ۹ بجے شہزادہ ویلز کی سپیشل ٹرین سٹیشن پر پہنچی۔ اور توپوں کی سلامی دی گئی۔ شہزادہ کا گورنر جنرل کمانڈنگ اور دیگر ملکی افسران نے استقبال کیا۔

پونہ کی بستیوں کی میونسپلٹی کے خیر مقدم کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ نے اپنے پونہ [illegible] پر مسرت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں یادگار جنگ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ شہزادہ نے کہا کہ یہ پہلی یادگار جنگ ہے کہ جس کا سنگ بنیاد رکھنے کا مجھے ہندوستان میں فخر حاصل ہوا ہے۔ اس یادگار کا کسی خاص قوم ملت سے کوئی تعلق نہیں۔

سیواجی کی یادگار کا بنیادی پتھر شہزادے کے ہاتھوں ازاں بعد سیواجی کی یادگار کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ شہزادہ نے کہا۔ کہ سیواجی ہندوستان کا سب سے بڑا سپاہی اور مدبر تھا۔

اپنی تقریر کے خاتمہ پر شہزادہ نے کہا۔ کہ میں نے یہ امر خاص خوشی سے معلوم کیا ہے۔ کہ آپ سیواجی کا نام اہم تعلیمی درسگاہوں کے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] کا منشاء ہے۔ کہ آپ مرہٹوں کو امن کے لئے بھی ایسا ہی مشہور کریں۔ جیسا کہ وہ جنگ میں ہیں۔

شہزادہ کی پونا سے واپسی ۱۹ نومبر کو ۱۰ بجے صبح شہزادہ پونہ سے بمبئی واپس آگیا۔ وکٹوریہ ٹرمینس پر گورنر کمشنر پولیس اور شیرف بمبئی نے اس کا خیر مقدم کیا۔ سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک تمام راستہ میں فوجی پہرہ تھا۔

طورا ڈاکو کو پھانسی کی سزا معاف ہو گئی ہائی کورٹ میں طورا ڈاکو کی اپیل کا فیصلہ ہو گیا۔ اور طورا ڈاکو کو تین جرائم میں بری کر دیا گیا۔ جن کی سزا پھانسی اور عمر قید سشن جج شاہ پور نے دی تھی۔ اور دو جرم کی نسبت اپیل خارج ہو گئی۔ گویا اب طورا کو سات سال اور ۵ سال کی کل سزا بارہ سال قید بھگتنی پڑے گی۔

ہندوستان میں ملکی فوج بہت سے باشندگان ہند کی خواہش تھی کہ جمہور کو فوجی قابلیت حاصل کرنے کا موقعہ دینے کیلئے ایک ملکی فوج قائم کی جائے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۰ء میں ملکی فوج کا ایک قانون منظور کیا گیا۔ اس کی رو سے جو فوج قائم کی جائیگی اس کے افسر ہندوستانی ہوں گے۔ فی الحال پنجاب کے لئے دو اکائیاں منظور کی گئی ہیں۔ پہلی اکائی جو ۲۵ ویں پنجابی کے ساتھ ملحق ہوگی۔ جالندھر میں رہیگی۔ اور دوسری جو ۹۲ ویں پنجابی کے ساتھ ملحق ہوگی جہلم میں رہیگی۔

ملکی فوج میں بھرتی کے شرائط مفصل شرائط ڈپٹی کمشنر [illegible] سے مل سکتی ہیں۔ عام صفات مندرجہ ذیل مطلوب ہیں۔

(۱) رنگروٹ نیک چلن اور نیک نام ہو۔

(۲) ۱۸ سال کی عمر سے کم نہ ہو۔ ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) عام فوجی جسمانی حالت رکھتا ہو۔ جس کا پانچ فٹ چار انچ قد اور ۳۳ انچ چھاتی ہونی چاہئے۔ رنگروٹوں کا ڈاکٹری معائنہ بھی ہوگا۔ بھرتی کے بعد وہ چھ سال تک درج رجسٹر رہیگا۔ مستقل فوج کے برخاست شدہ سپاہی چار سال کیلئے لئے جائیں گے۔ اور کم از کم ۳۰ یوم تک قواعد کرنی پڑے گی۔ اس ابتدائی قواعد کے بعد پھر ہر سال ۲۸ یوم تک قواعد کے لئے بلائے جایا کریں گے۔ ملکی فوجی سپاہیوں کے لئے تنخواہیں اور وظائف کی مقدار مستقل فوج کے سپاہیوں کے مطابق ہوگی۔ تنخواہ کام کے دنوں میں ملے گی۔ (سرکاری اعلان)

گرہ کٹ عورتیں ریلوے پولیس کلکتہ نے پانچ عورتوں کی ایک جماعت کو گرفتار کیا ہے۔ جو منگیر اور گیا پور صوبہ متوسط سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جرائم پیشہ جماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔

ریل گاڑی میں ۶۴ قیدی دم گھٹ کر مر گئے مدراس۔ ۲۱ نومبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے

کہ گورنمنٹ کو بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سو موپلا باغی قیدیوں میں سے ۵۶ پوڈنور کے مقام پر دم گھٹ جانے کی وجہ سے مرے ہوئے پائے گئے۔ پوڈنور پہنچکر امداد کو فوراً دی گئی۔ آٹھ ان میں سے بھی مر چکے ہیں۔

فسادات بمبئی کے متعلق لالہ لاجپت رائے کا تار بمبئی۔ ۲۱ نومبر۔ حالت پرسکون ہوتی جاتی ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ تمام جماعتیں جو کچھ گذرا ہے اس کو فراموش کر دیں۔ اور کامل امید ہے کہ اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ سورت میں نہیں بلکہ یہاں بمبئی ہی میں ہوگا۔ جو تشویشناک خبریں یہاں سے پہنچی ہیں۔ ان پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئیے۔

بمبئی کے تمام فرقوں میں صلح ہو گئی بمبئی۔ ۲۲ نومبر۔ بمبئی میں اب بالکل امن ہے کاروبار جاری ہوگیا۔ مختلف اقوام کے نمایندوں کا جلسہ جس میں ہندو مسلمان پارسی عیسائی اور یہودی شامل تھے۔ آج صبح جلسہ ہوا۔ سب نے صلح صفائی پر زور دیا اور گذشتہ واقعات کو بھول جانے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد مسٹر گاندھی نے جو کئی روز سے فاقے کر رہے تھے۔ کھانا کھایا۔

سر علی امام کی علالت سکندرآباد۔ سر علی امام کی طبیعت علیل ہے۔

لارڈ سنہا مستعفی ہوگئے بنارس۔ ۲۱ نومبر۔ لارڈ سنہا نے صوبہ بہار و اڑیسہ کی گورنری سے استعفا دیدیا ہے۔

بنارس یونیورسٹی میں حادثہ الہ آباد۔ ۱۹ نومبر۔ بنارس یونیورسٹی کے احاطہ میں شہزادہ ویلز کو ڈگری دینے کے لئے جو عارضی تھیٹر تعمیر کیا جا رہا تھا۔ وہ گر پڑا ہے۔ اور کئی لوگوں کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔

آزادی افغانستان کی دوسری سالگرہ پشاور ۱۹ نومبر۔ یہاں خبر پہنچی ہے کہ آزادی افغانستان کی دوسری سالگرہ ۸ نومبر سے ۱۰ نومبر تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی گئی۔ مولوی نجف علی جو موجودہ امیر افغانستان کے اتالیق تھے۔ پشاور میں پہنچ گئے ہیں۔ مولوی صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں۔ اور ڈاکٹر عبدالغنی کے بھائی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کے اہلکار اسلامی اصلاحات کی جو تلقین کر رہے ہیں ان سے وہ بددل ہو گئے ہیں۔

چمڑے اور کھال کے محصول میں تخفیف دہلی ۲۱ نومبر گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کے اعلان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء کے مطابق اس خام چمڑے اور کھالوں پر محصول کا ۲/۳ حصہ قابل واپسی ہے۔ جسے سلطنت برطانیہ کے اندر کسی مقام کو بھیجا جائے۔ اس کے لئے چمڑہ بھیجنے والے کو ایک معاہدہ اس امر کا تحریر کرنا ہوگا۔ کہ وہ چمڑہ جہاز پر لادنے کی تاریخ کے بعد ۶ ماہ کے اندر اندر کسی افسر مجاز سے اس مطلب کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے پیش کریگا۔ کہ چمڑہ سلطنت کے اندر ہی کسی مقام کو بھیجا گیا ہے۔

ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس کو دو سال قید تنجور۔ ۲۱ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مولوی عبدالمجید شرر ایڈیٹر قومی رپورٹ مدراس و پریذیڈنٹ خلافت کانفرنس تنجور کو زیر دفعات ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف دو سال قید سخت کی سزا دی۔

لاہور کے دو خلافت والنٹیروں کو سزا ملک لال دین قیصر اور بشیر احمد لاہور خلافت کمیٹی کے دو کارکنوں کو ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

بمبئی میں ۳۶ آدمیوں کی ہلاکت بمبئی ۲۱ نومبر۔ شہر کے بعض اہم مرکزوں میں ابھی تک فوج کا پہرہ ہے۔ پولیس بھی گشت کر رہی ہے۔ اس وقت تک فسادات کے سلسلہ میں کل ۳۶ موتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک انگریز تھا۔ اور ایک امریکن۔ ۱۲ مسلمان تھے اور ۱۷ ہندو۔

موپلا قیدیوں کی ہلاکت کی وجہ مدراس ۲۱ نومبر۔ ایک بیان مظہر ہے کہ کوئمبٹور ۵۶ موپلا قیدیوں کی ہلاکت کے متعلق جو ٹرین میں پیش آئی ہے۔ حکام یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کہ یہ قیدی دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے ہیں بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ گاڑی اس سے پہلے قیدیوں کو بیلاری پہنچانے کیلئے استعمال کیا جا چکا ہے۔ اور ممکن ہے کہ جب قیدیوں کو اس میں سوار کیا گیا ہو۔ اس وقت اس میں پٹرول کی بو ہو۔

پٹنہ میں شہزادہ ویلز کی یادگار پٹنہ ۲۲ نومبر۔ شہزادہ ویلز کی استقبالیہ کمیٹی نے شہزادہ کی آمد کی یادگار میں ایک میڈیکل کالج قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے مہاراجگان ڈمراؤں۔ بیتیا۔ ہتھوا نے ایک ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

کلکتہ میں ایک سو گرفتاریاں کلکتہ۔ ۲۳ نومبر۔ چار روز کے اندر ایک سو کے قریب کانگرس اور خلافت کا کام کرنے والے گرفتار ہو چکے ہیں۔

کرپان سازی کے کارخانہ پر چھاپا سیالکوٹ ۲۲ نومبر۔ آج پولیس نے مرزا امین بیگ سٹی مجسٹریٹ کی ہمراہی میں سردار کھڑک سنگھ کے کارخانہ پر زیر دفعہ ۵ قانون اسلحہ چھاپا مارا۔ اور ۹ کرپانیں لے گئے۔ سردار مذکور نے پولیس کو اطلاع دی ہے۔ کہ جب تک انہیں گرفتار نہ کیا جائیگا وہ کرپانیں بناتے رہینگے۔ وہ کرپان کا طول مقرر کرنے کے بارہ میں حکومت کے حق کو تسلیم نہیں کرتے۔

دہلی کے پارچہ فروشوں کی دکانوں پر پہرے دہلی۔ ۲۲ نومبر۔ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی دہلی کی زیر ہدایت خلافت اور کانگرس کے والنٹیروں نے نئی سڑک چاندنی چوک اور [illegible] میں کپڑے کے کارکنوں کے سامنے پہرہ لگانا شروع کر دیا ہے۔

بہار اڑیسہ کی انتظامیہ کونسل کو شہزادہ کا جواب پٹنہ۔ ۲۱ نومبر۔ بہار اور اڑیسہ کی انتظامیہ کونسل کے والیس پریذیڈنٹ کے پیغام خوش آمدید کا جواب دیتے ہوئے۔ شہزادہ ویلز نے لکھا ہے۔ کہ باشندگان بہار اور اڑیسہ کے دلی خوش آمدید اور وفاداری کے پیغام کے لئے ان کا بہت بہت شکریہ ہے۔

ہندوؤں کی موپلوں پر دست درازیاں کالی کٹ۔ ۲۱ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالی کٹ کا ایک اعلان حال ہی میں شائع کیا گیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ علاوہ ان واردات کے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہیں

[illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل قادیان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں [illegible]

دفتر الفضل قادیان [illegible]

قیمت ہر حال پیشگی سات روپے سالانہ [illegible]

[illegible] اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی ✦ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ✦

نمبر ۴۳ | مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم جمعہ | مطابق ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

[illegible] ۱۳۲۱ [illegible]
[illegible] بورڈ سکول [illegible]
[illegible]
مدینۃ المسیح
مغربی افریقہ
حضرت [illegible] صد ۳
ہم گاندھی چھوڑ کر ہندوؤں سے کیا مانگتے ہیں
مسٹر گاندھی کے گھر پر [illegible] ۴
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری صہ ۵
لاہور میں آریہ سماج سے مناظرہ ۶
اشتہارات صہ ۹
خبریں صہ ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے ✦

میاں عبدالکریم خان صاحب جنوبی چھندواڑہ کی علالت کے بعد یہاں آکر فوت ہو گئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں ✦

دو دن سکھوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں انھوں نے پہلے کی طرح اعتراضات کرنے یا گفتگو کے لئے آمادگی ظاہر کرنے کی بجائے پند و نصائح تک ہی لیکچر محدود رکھے ✦

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

چار دن کی سرگذشت

ایک ہفتہ کا دورہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ ان دنوں میں دورہ میں مصروف ہوں اور دورہ پروگرام کا جزو اصلی ہے۔ اس پروگرام کے مطابق میں ضلع Winnebah اور ضلع سالٹ پانڈ ہر دو کا دورہ کر چکا ہوں۔ اول الذکر ضلع کا ایک حصہ باقی تھا اور وہ اس آخری دورہ میں ختم کیا۔ اسمیں ۱۳۸ میل کا سفر کیا اور علاوہ فرداً فرداً ملاقات و تبلیغ کے پانچ مقامات پر تقریریں کیں۔ اس ہفتہ یا ہفتوں کے پہلے چار دن یا چار منزلیں میری زندگی کے پُر واقعہ ایام کی دلچسپ سرگذشت ہیں۔

منزل مقصود آسمان صاف اور سڑک کھلی تھی۔ پہلا دن دورہ کے پروگرام کا پہلا Mankessim اشیام نام حلقہ کا معائنہ تھا۔ اور ابھی تک آج اس مقام پر صبح ۹ بجے موٹر سالٹ پانڈ سے روانہ ہوئی۔ ۲۰ میل خیر سے گذرے۔ مگر اس کے بعد سلسلہ حادثات شروع ہوا۔ ڈرائیور کی کوتاہ اندیشی اور سڑک کی خرابی نے موٹر کو کیچڑ سے بغلگیر کرا دیا۔ اور پہیے اسقدر دھنس گئے کہ ان کا باہر نکلنا محال ہو گیا۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد نزدیک کے گاؤں سے چند مزدور لائے گئے۔ اور موٹر کو کھینچ کر کیچڑ سے نکالا گیا۔ دریا خیر سے عبور کیا۔ مگر ٹائر پھٹ گیا۔ اور اسکی مرمت کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ اب منزل مقصود قریب

آگئی۔ شاہی سڑک پر دو آدمی استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان کے ساتھ جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ ان لوگوں نے غلطی کی کہ راستہ کی کٹھن اور سخت تکالیف کا ذکر نہ کیا۔ موٹر اس راہ سے وقت اسقدر خراب ہو گئی کہ اس کا آگے چلنا محال تھا جنگل میں موٹر چھوڑ کر ہم پیدل روانہ ہوئے۔ اور انشام سے ایک میل اُوپر لڑکے لڑکیاں جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے آگئے۔ اور صلّ علیٰ محمد کا گانا حسب دستور شروع ہوا۔ میں نے خوشی سے یہ فرق دیکھا کہ لڑکے جدا اور لڑکیاں جدا تھیں۔ الحمد للہ کہ جو بات میں ناپسند کروں یا جس کا حکم دوں۔ اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور اس طرح منزل مقصود پر پہنچا۔

وعظ و نصائح اور اخلاص جماعت

منزل مقصود پر پہنچکر نماز جمعہ پڑھائی اور چونکہ انگریزی دان ترجمان موجود نہ تھا۔ اسلئے عربی میں خطبہ پڑھا اور ترجمان نے فینٹی میں اسے ادا کر دیا۔ اور جیسے مافی الضمیر کا احسن طور پر اظہار کیا۔ بعد جماعت کو نصائح کیں اور ایک ہوما مسلم صاحب سے عربی میں گفتگو کر کے اسے سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات سمجھائیں۔ اس شخص نے حقاً حقاً اور حقاً پکار کر تصدیق کی۔ چونکہ موٹر راستہ میں خراب ہو گئی تھی۔ اور ضرورت تھی۔ کہ ۵۰ آدمی جا کر اسے پہاڑی پر چڑھا کر سڑک تک پہنچا دیں۔ اسلئے میں نے کہا۔ جو لوگ خوشی سے جانا چاہیں۔ یہ کام کریں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ امیر ابراہیم اور چیف اسحٰق اور جماعت اباکرا جو اسجگہ مہمان تھے۔ سب سے پہلے اُٹھے اور کہا کہ ہم جائینگے بوڑھے بارسوخ لوگوں کا اُٹھنا ایک طرف ان کے اخلاص کا اظہار کرنے کا باعث ہوا۔ اور دوسری طرف نوجوانوں کو جوش دلانے کا سبب جماعت کھڑی ہو گئی۔ اور میں نے ۵۰ نوجوان مقامی بھجوا دیئے۔

انشاء اللہ فینٹی اچھے احمدی ثابت ہونگے۔ اسجگہ میں نے عیسائیوں اور بت پرستوں کو جو علیحدہ جمع تھے۔ وعظ کئے اور ان کے سوالات کا جواب دیا۔ ترجمان عربی دان اور کچھ وقت کے لئے ایک معمولی انگریزی دان تھا۔

رات کو انیمہ مقفودا شام کو بعض مسیحی بائبل لیکر آگئے اور جیب میں سے دو بائبلیں لیکر جو میں ساتھ رکھتا ہوں انہیں سے ایک سے کہا کہ اچھا آپ متی باب ۱۲ آیت ۲۱ نکالیں تو اس نے جھٹ آیت نکالدی۔ اسکے بعد میں نے کہا کہ اچھا آپ یہی آیت اس دوسری بائبل سے نکالیں۔ غریب حیران ہو گیا۔ اور آیت نہ ملی۔ اس سے فارغ ہو نماز پڑھکر میں بستر پر لیٹا۔ مگر لکڑی کی تخت نما چارپائی پر صرف ایک چادر بچھی تھی۔ اور دونوں وقت لکڑی میں ایسی جا بجا چبھی ہوئی۔ کہ رات اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے اور کمرے کی تصویریں گننے گذری۔ کمرے کی دیواروں پر کثرت سے تصویریں چسپاں تھیں۔ اور سب کی سب مسیحی بُت پرستی کا نمونہ تھیں۔ ایک میں گدھے پر مسیح خدا بچپن کی حالت میں سوار تھا۔ ماں گدھے پر اور باپ ساتھ پیدل چلتا تھا۔ دوسری میں خدا باپ لمبی ڈاڑھی والا بائیں طرف اور خدا بیٹا تاج پہنے دائیں طرف۔ وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے محراب بناکر کھڑے تھے۔ اُوپر ایک کبوتر اُڑتا دکھائی دیتا تھا نیچے ایک پری جمال عورت خدا روح القدس تھی۔ تیسری تصویر میں سات آسمان بشکل قوس بنائے گئے تھے۔ اور سب سے اُوپر بوڑھا خدا بیٹھا تھا۔ نیچے ہر آسمان پر ایک اور خدا معہ چھوٹی کی پیدا کردہ مخلوق کے بیٹھا تھا۔ ایک تصویر پر بحالت مسیح صلیب پر لٹکا تھا۔

میرے خیال میں ہندو بُت پرست تثلیث پرست بُت پرستوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اول الذکر کی بُت پرستی میں فلسفہ اور موخر الذکر کی بُت پرستی میں توہمات ہیں۔ مجھے اس کمرہ میں ایک تصویر بہت پسند آئی۔ وہ ایک بھولی چھوٹی سی لڑکی کی تصویر تھی۔ جو آنکھیں آسمان کی طرف کئے ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگ رہی تھی۔ اور ایک تصویر اس کے قریب تھی جس میں ایک سلطنت مسیحہ قید خانہ میں ہاتھ جکڑے پڑی تھی۔ اس تصویر نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور رات کی بے آرامی یاد خدا میں صرف ہوئی۔ اور بار بار یہ کہا۔ الٰہی عجیب سے بچا۔ ابھی کیا کیا ہے۔ آہ! میرا تو اس عورت سے بھی بازی نہیں لے جا سکا۔ چھوٹی چھوٹی تکالیف پر گھبراتا ہوں معاف کر بخش دے۔ درگذر فرما اور رحم کر

کام تیرا ہے کام ہم ہیں نار ہو نزار

صلیب پرستی

میں نے اپنے سفر ہاں میں یہاں یہ امر اکثر مواقع پر دیکھا ہے کہ صلیب کا پہننا یا رکھنا ایک معمولی امر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی صلیب پرستی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ میں نے تین موقعوں پر اس رسم قبیح کو توڑا ہے۔ اور امید ہے کہ اب اصلاح ہو گی۔

(۱) ایک شخص ہاتھ میں صلیبی عصا لئے نماز عید پڑھنے آیا میں نے اس کا نام پوچھا۔ اُس نے کہا ماما (محمد) مجھے اس کی صلیب دیکھ کر غصہ آیا۔ جسے میں ضبط نہ کر سکا۔ اور اس صلیب کو توڑنے کی رسم کا میں نے خود آغاز کیا۔ جیسا ہاتھ تھکا دیکھ کر محمد نے خود اُسے توڑ ڈالا۔

(۲) ایک لڑکی کے گلے میں ہار اور ہار میں صلیب تھی لڑکی کا نام پوچھا تو فاطمہ۔ میں نے اس کی صلیب کی طرف اشارہ کر کے اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور فاطمہ نے جھٹ اس صلیب کو ہار سے نکالدیا۔

(۳) میرے استقبال پر جو جھنڈیاں لائی گئیں ان میں ایک بڑی صلیب کی شکل تھی۔ اور ایک لڑکا اسے ہاتھ میں لئے اظہار خوشی کر رہا تھا۔ میں نے اشارہ سے منع کیا۔ اور صلیب اسی قسمت سے دو چار ہوئی۔ جو اس کے لئے مقدر ہے

(باقی آئندہ) عبدالرحیم نیّر

پرنس آف ویلز کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کا تار
اور اُس کا جواب

پرنس آف ویلز کے ورود ہند کے موقعہ پر حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے روانہ کیا گیا۔

"وارث تخت برٹش ایمپائر۔ میں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کے نصف ملین سے زیادہ افراد کی طرف سے جو تمام حصص ایمپائر کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں آپکے قدوم پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپکی آمد کو محبت اور امن کا موجب بنائے اور آپکے سفر میں برکت دے اور آپکے کاموں میں آپکی رہنمائی کرے"

اسکے جواب میں حسب ذیل تار موصول ہوا۔

"وہ حسب خواہش ہز رائل ہائینس میں آپ کا آپکے پیغام خوش آمدید پر جو آپنے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے بھیجا [illegible]

الفضل
(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

حضرت احمدؑ اور اعجاز احمدیہ

اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ عارضی مدیر نے ایک مضمون زیر عنوان "کیا حضرت مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ یہ تحدی کی تھی۔ کہ قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر سورہ فاتحہ ان کی بے نظیر ہے" لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ نہ تو حضرت احمد علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ اور نہ یہ دونوں تحریرات وہ حقیقت اعجاز اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جو نبی کے اعجازی کلام میں ہوتی ہے۔

جبکہ خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا ہے یا نبی اللہ یا ایھا النبی اور فرماتا ہے۔ یا احمد جعلت مرسلا۔ سیقول العدو لست مرسلا۔ قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین یعنی اے احمد تو رسول بنایا گیا ہے۔ تیرا دشمن کہتا ہے کہ تو رسول نہیں۔ کہہ دے کہ اے گروہ کفار میں صادق مدعی نبوت ہوں۔ تو اس کے مقابلہ میں کسی کے آپ کو نبی نہ کہنے سے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ نبی نہ ہوں اور جس طرح ابوالحکم کی تکذیب سے حضرت محمد رسول اللہ نبی ہی رہے۔ اسی طرح آپ بھی نبی ہی رہینگے۔ ان تکذیب رسل کا جو پھل ابوالحکم نے پایا وہی اس کے مثیل پائینگے

حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر انسانی کلام کی بھی کوئی مثل نہیں بنا سکتا۔ خواہ وہ بفرض محال کسی پیغمبر کا ہی کلام ہو۔ تو پھر قرآن کریم کی یہ دلیل باطل ہوتی ہے کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ الخ

مگر یاد رہے کہ ایک خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور دوسرا نبی کا کلام۔ جس کے ساتھ الٰہی تصرف ہو۔ خدا تعالیٰ کا کلام قرآن کریم ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ اور تیرہ سو سال تک کوئی انسان اس کے جواب پر قادر نہ ہوا۔ اور کیونکہ کوئی قادر ہو سکتا جبکہ مثل لانے والے انسان تھے۔ خدا نہ تھے۔ اور انسان کا عذر ہو سکتا تھا۔ کہ چونکہ ہم انسان ہیں ہم خدا تعالیٰ کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور تیرہ سو سال کا زمانہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن کوئی انسان یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کسی انسان میں یہ کمال رکھ دے۔ کہ ہم اس سے اپنے ہم جنس کے کلام کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ تو ہم جانیں کہ خدا تعالیٰ انسان کو مافوق العادت قابلیت دے سکتا ہے۔ اس صورت میں بھی چونکہ الٰہی تصرف اس کے ساتھ ہو گا۔ لئے جمیع انسان بسبب تصرف الٰہی اس انسان کے کلام کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اور بالمقابل لوگ عاجز آ جاتے ہیں۔ باوجودیکہ جس امر کا مطالبہ ہے وہ ایک انسان کا کام ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ علیہ السلام نے سوٹے کا سانپ بنایا تو دوسرے ساحران۔ کے اس فعل پر غالب نہ آ سکے۔ حالانکہ یہ ایک انسانی فعل تھا۔ مگر چونکہ اس فعل کے ساتھ تصرف الٰہی تھا۔ اسلئے دوسرے لوگ ایسا نہ کر سکے اور آج تک کوئی انسان نہیں کر سکا۔

اسی طرح وہ کلام جو حضرت مسیح موعود کا ہے۔ تصرف الٰہی سے لکھا گیا۔ اس لئے اس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر مرہم عیسےٰ صاحب کو انکار ہو۔ تو ادھر اُدھر کی فضول باتیں بنانے کی بجائے اپنے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب سے عرض کریں کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں کے اس سالانہ جلسہ پر حضرت مسیح موعود کے کلام کے مقابلہ میں اپنا کلام پیش کریں۔

مگر یاد رہے۔ جس طرح قرآن کریم کے ساتھ الٰہی تصرف کام کر رہا تھا۔ اور لوگ لو نشاء لقلنا مثل ھذا کی بکواس کرتے کرتے رہ گئے۔ اسی طرح اب ہو گا۔ حالانکہ اب یہ مطالبہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے تیرہ سو سال کے بعد ایک انسان کو یہ قدرت دی ہے۔ کہ وہ ایک اعجازی قصیدہ یا تفسیر سورہ فاتحہ لکھ دے۔ اور اس کے ساتھ اعلان کر دے۔ کہ لو اس کی مثل لاؤ۔ اور تصرف الٰہی وہ کام کرے کہ کوئی فرد عرب و عجم میں سے اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے

خدا تعالیٰ نے لوگوں کو اس رنگ میں ملزم کر دیا۔ کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا کی۔ بڑ مارنے والے خدا کے کلام کا مثل تو کیا لائینگے۔ ایک انسان کے کلام کی نظیر پیش کرنے پر بھی قادر نہیں ہو سکتے جبکہ الٰہی تصرف اس کے ساتھ ہے۔ ورنہ یہ امر منکروں کے لئے آسان تھا۔ کہ اس کی مثل لاتے۔ کیونکہ یہ خدا کا کلام نہ تھا۔ بلکہ انسان کا کلام تھا۔ مگر اس کے مثل پر لو نشاء لقلنا مثل ھذا کے مدعی بھی قادر نہ ہو سکے۔ اور یہی معجزہ تھا۔

اگر قرآن کریم کے مثل کے مطالبہ میں منکروں کا ناکام رہنا سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور صداقت کا ثبوت ہے۔ تو قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کے مثل کے مطالبہ پر منکروں کا ناکام ہونا سیدنا حضرت احمدؑ کی نبوت اور صداقت کا کیوں نشان نہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک امر ایک نبی کی صداقت پر گواہ ہو۔ مگر اسی قسم کا امر دوسرے نبی کی صداقت پر شاہد ناطق نہ ہو۔ پھر ایک نبی کا کلام بے مثل ہونے اور کسی کے اس کی نظیر نہ لانے سے یہ نتیجہ کس طرح اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے قرآن کریم کے بے مثل ہونے کا دعویٰ باطل ہو گیا۔ جبکہ یہ کلام رسول اسی کلام اللہ کی تصدیق اور تائید میں پیش ہو نہ کہ اس کے مثل اور نظیر کے طور پر۔

مرہم عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں۔ تفسیر سورہ فاتحہ اور قصیدہ اعجازیہ اس رنگ میں تو مسیح موعود کی سچائی کا نشان ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے اس کے متعلق کسی خاص معیاد تک پیشگوئی کے طور پر فرمایا ہو کہ اس جیسی کلام دوسرے مولوی نہیں لکھ سکینگے۔ مگر یہ دونوں تحریریں آپ کی نبوت پر دلیل نہیں ہو سکتیں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب نے یہ لکھ دیا کہ دوسرے مولوی اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے تو اسکو آپ نے معیادی پیشگوئی کیوں قرار دیا۔ کیا حضرت صاحب نے کہیں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میعاد مقرر

کے گذر جانے پر بھی یہ مخالف مولوی اس کی مثل لانے پر قادر ہو سکیں گے۔ اگر کہیں سیدنا حضرت احمد نبی اللہ نے ایسا لکھا ہے تو پیش کیجئے ۔

دراصل میعاد اس لئے مقرر کی گئی تھی کہ اگر میعاد مقررہ گذر جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے عرفان کے دہانے منکران مسیح موعود پر مقفل ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ ایسے معارف الٰہی فصیح عربی میں لکھ سکیں گے۔ صرف میعاد مقررہ میں اس سے عاجز رہینگے۔ بلکہ یقیناً یقیناً حضرت احمد نبی اللہ کے منکر مولوی معارف قرآنیہ سے تا ابد بے نصیب اور فصیح عربی لکھنے سے جیسی کہ حضرت صاحب نے لکھی ہے۔ تا قیامت عاجز رہینگے۔ اور حضرت سلطان القلم علیہ السلام کا یہ معجزہ باقی رہیگا تقرر میعاد تو صرف اس غرض سے تھا کہ پھر لو نشاء لقلنا مثل ھذا کی بڑ نہ ہانکتے پھریں۔ اور ایک میعاد کا تقرر کر دیا اور اس میں ان کا مثل لانے سے عاجز رہنا انکو ابداً ملزم ثابت کرے کہ اگر تمہارا لو نشاء لقلنا مثل ھذا کا دعویٰ صحیح ہے تو کیوں میعاد مقررہ میں مثل پیش نہ کر سکے۔ ورنہ تقرر میعاد اسکے معجزہ جاویدہ ہونے سے مانع نہیں۔ اور نہ حضرت احمد نبی اللہ نے ایسا لکھا ہے۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ تمام انبیاء کے حالات دیکھ جاؤ۔ کہیں بھی خدا تعالیٰ نے بجز نبی کے کلام کو جو وحی اللہ کے علاوہ ہو۔ اپنا نشان قرار نہیں دیا۔ اس کے متعلق اول تو یہ عرض ہے کہ تمام انبیاء کے حالات جو ہزاروں کی تعداد میں گذرے ہیں۔ شاید لاہور میں ان اصحاب کو معلوم ہونگے۔ جو گنجیا نوالی سڑک کے کنارے گڑھے میں گرے پڑے ہیں۔ اور جنہیں گرنے والوں میں سے کسی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا ہے دنیا کے دوسرے کسی مقام میں تو محفوظ نہیں۔ دوم۔ لازمی نہیں کہ ہر نبی کو ایک ہی قسم کا معجزہ یا نشان دیا جاوے۔ سوم حضرت موسیٰ کے عصا کو سانپ بنانے کے فعل کو خدا تعالیٰ نے آیتنا کہا ہے۔ حالانکہ وہ فعل حضرت موسیٰ کا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو آپ لوگ اپنے مقابلہ میں وحی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ما ینطق عن الھویٰ کی تفسیر میں آپ لوگ حدیث کو وحی اللہ کہا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام قرار دیتے ہیں پھر ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ میں نبی کریم کے فعل کو خدا کا فعل قرار دیتے ہیں۔ چہارم کیا خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے کسی کلام یا فعل کو اپنا نشان قرار دینے کے متعلق آپ کہہ سکتے کہ معاذ اللہ۔ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا ۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ایسی تحدی فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کی طرح توقیت نہیں کرتے۔

میں پوچھتا ہوں۔ قرآن کریم نے کہاں اپنے صریح الفاظ وحی میں مطالبہ مثل میں لفظ الی یوم القیامۃ یا اس کے ہم معنے استعمال کیا ہے۔ بلکہ ظاہری الفاظ کے لحاظ سے تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ کے لوگ ہی مخاطب ہیں۔ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ تا قیامت اسکی مثل پر کوئی قادر نہ ہو سکیگا۔ تاہم آپ سے صریح الفاظ وحی کا مطالبہ ہے۔ آپ دوسروں کے زبانیات سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اپنے دعویٰ پر دلیل بالنص صریح پیش کریں۔ نیز حضرت احمد نبی اللہ کی تحریرات میں سے دکھا دیں کہ صرف موجودہ مخالف علماء منکرین مثل لانے پر قادر نہ ہونگے وہ بھی میعاد مقررہ میں۔ ورنہ اس کے بعد ان کے واسطے ممکن ہے کہ مثل لے آئیں۔ اگر آپ یہ الفاظ نہ دکھا سکیں۔ تو آپ کا ہوائی قلعہ باطل ہو گیا ۔

حکیم صاحب آپ دریافت کرتے ہیں کہ انبیاء نے کب دعویٰ کیا ہے کہ ہمارا کلام بھی ایسا ہی بے نظیر ہے۔ جیسا کہ کلام الٰہی۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ تو یہ ہے کہ میرے کلام کی مثل کلام لاؤ۔ اور تم میرے کلام کی مثل نہیں لا سکو گے۔ یہ دعویٰ نہیں کہ ہمارا کلام خدا کے کلام کی طرح بے مثل ہے۔ خدا کا کلام بے مثل ہے۔ خدا کے دوسرے کلاموں اور انسانی کلاموں میں۔ اور حضرت احمد نبی اللہ کا کلام بے مثل ہے صرف انسانی کلاموں سے۔ اس سے تو حضرت احمدؑ کا کلام کلام اللہ کا ہمسر ہوتا ہے اور کلام اللہ کا درجہ گھٹتا ہے

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیاں کرنیوالے حضرت مرزا صاحب کے سوا اور بھی اُمت محمدیہ میں گذر چکے ہیں۔ اور اپنے کلام کے بے نظیر ہونے کے مدعی ہیں۔ تو کیا ہم ان سب کو نبی مان لیں گے ؟

میں پوچھتا ہوں کہ اُمت محمدیہ میں سے ایسے کون اشخاص گذرے ہیں جنہوں نے پیشگوئیاں کی ہوں کہ انکے فلاں کلام کے مثل پر لوگ قادر نہ ہونگے یا ان کا فلاں کلام بے نظیر ہے۔ اور اس تحدی سے کہا ہو جیسا حضرت احمد نبی اللہ نے کہا ہے۔ اور بالمقابل علماء مثل لانے سے عاجز آ گئے ہوں۔ اور ساتھ یہ بھی کہا ہو کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اور اس کتاب یا قصیدہ کے مثل لانے سے علماء وقت کا عاجز آنا ہماری صداقت کا گواہ ہے۔ اگر اُمت محمدیہ میں کئی ایسے لوگ معلوم ہیں۔ ہم کو تیرہ سو سال میں ایک بھی معلوم نہیں بس کیا اچھا ہو آپ ایسے لوگوں کی ایک فہرست اسماء معہ ان کے دعویٰ منجانب اللہ ہونے کے اور نام اس تحریر کے جس کا مثل طلب کیا گیا ہے اور نام ان علماء کا جن سے مثل کا مطالبہ ہوا ہے اور مقام اور سنہ ایسے وقوعہ کا اور حوالہ اس کتاب کا جس میں ہر ایک کا مفصل ذکر ہو شائع کریں ۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء نے جس قدر تحدیاں کیں وہ اسی طرح پوری ہوئیں۔ یہاں جتنی تحدی پیشگوئیوں کے متعلق آپ (حضرت احمد نبی اللہ) نے کیں انہیں میں ابتلاء پیش آئے ۔

معلوم ہوتا ہے اسی ناپاک خیال کی وجہ سے غیر مبایعین کا سلسلہ سے دن بدن کم تعلق ہو رہا ہے کیا حکیم صاحب ایک ایسی فہرست تیار کرینگے۔ جس میں قرآن کریم میں بیان شدہ انبیاء کے نام ہوں۔ ساتھ ہی ان کی تحدیانہ پیشگوئیاں ہوں ۔

دوسری فہرست حضرت احمد نبی اللہ کی ان کل پیشگوئیوں کی شائع کریں۔ جو آپ نے تحدی سے کی تھیں۔ اور جنمیں مولوی محمد علی اور دوسرے غیر مبایعین کو ابتلاء پیش آئے۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ ہزاروں چھوڑ لاکھوں پیشگوئیاں بھی حضرت مرزا صاحب کی پوری ہو جاویں تب بھی یہ موجودہ پیشگوئیاں انکو نبی نہیں ثابت کر سکتیں ۔

سنئے! اگر ایک نبی ہزاروں نہیں لاکھوں پیشگوئیوں کے پورے ہونے سے بھی نبی ثابت نہیں ہو سکتا۔ تو نبی کی تعریف از روئے قرآن کریم و کتب لغت بیان کریں۔ ورنہ حضرت احمد نبی اللہ جنکو شاید آپ کبھی مجدد و مظہر مانتے تھے۔ خود تو کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اور صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) جناب حکیم صاحب اگر ہزارہا و لاکھہا پیشگوئیاں سچی ہو جائیں گی۔ تو وہ وحی اللہ کی ہی کہلاویں گی یا اپنی ہونگی۔ اور اگر وحی الٰہی سے ہونگی تو اسی قدر الہامات کا نزول بھی لازمی ہوا۔ تو نبی میں اس قدر کثرت سے اظہار علی الغیب ہو۔ تو جس کو ہزاروں اور لاکھوں وحی اللہ ہوں جو مشتمل بر اظہار غیب ہوں۔ اور وہ پوری بھی ہوں۔ مگر صاحب وحی پھر بھی نبی نہ کہلائے تو نبی کیا کہلائیگا۔ کیا اسکی کوئی نظیر بھی ہے۔ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔

جناب حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ یہ عربی تحریرات حضرت زمانی تحدی ہیں۔ اور اب میعاد مقررہ کے گذر جانے کے بعد وہ معجزہ نہیں رہیں۔

سنئے! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں۔ آپ کے اس سالانہ جلسہ پر جو لاہور میں ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء ہوگا آپ خود اپنا یا آپ کے حضرت امیر قوم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مترجم القرآن یا جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے مولف اسرار الٰہیہ یا جناب مولوی غلام حسن خان صاحب معلم القرآن یا ان کے رفقاء میں سے کوئی ایک مولوی خود فرداً فرداً یا سارے ملکر یا مع امداد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و جناب پیر مہر علی شاہ صاحب و جناب علی حائری صاحب لاہوری و علماء دیوبند و دہلی وغیرہ یا علماء عرب و عجم میں سے کسی لائق ادیب کو ساتھ لیکر [illegible] دسمبر میں قصیدہ اعجازیہ یا تفسیر سورۃ فاتحہ کی مثل انہی شرائط سے پیش کر دیں۔ جن شرائط سے حضرت احمد نبی اللہ نے مثل کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر آپ میں سے کوئی یا سب مثل لانے پر قادر ہوئے۔ تو بیشک ہم یہ زمانی وقتی معجزہ تسلیم کر لیں گے۔ اور آپ کے صدر جلسہ کے سامنے نذرہ ہم اسی وقت دو صد روپے بطور انعام بلا عذر پیش کر دینگے لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکے۔ اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو آپ ہی بتائیں۔ اگر پھر بھی حضرت احمد نبی اللہ کی تکذیب سے باز نہ آئیں۔ تو آپ لوگوں کا یہ فعل کیسا ہوگا۔ کیا آپ لوگوں میں کوئی مرد میدان ہے جو اس مقابلہ کے واسطے نکلے۔ اور ہماری اس دعوت کو منظور کرے۔

قاضی محمد یوسف احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

ہم گائے چھوڑ کر ہندوؤں سے کیا لینا چاہتے ہیں ہم نے آریہ گزٹ کی اس تجویز کے متعلق کہ اگر مسلمان گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو ہندو سؤر کھانا چھوڑ دینگے یہ لکھا۔ کہ یہ ہندوؤں کا اور خاص کر آریوں کا کوئی احسان نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک تو ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کسی قسم کا گوشت کھانے کی انہیں مذہب اجازت نہیں دیتا۔ دوسرے سؤر کو مسلمان ناپاک ترین چیز سمجھتے ہیں۔ اور اس کا معدوم ہونا پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کے متعلق تو آریہ گزٹ نے کچھ نہیں لکھا۔ اور نہ یہ بتایا ہے۔ کہ اگر ہندو سور کا گوشت کھانا ترک کر دینگے۔ تو یہ مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے کی مذہبی اجازت سے روکنے کا کیونکر معاوضہ ہوگا۔ البتہ ہم سے پوچھا ہے۔ کہ

"الفضل اس کا معاوضہ کیا چاہتا ہے"

اور پھر خود ہی یہ معاوضہ بتا کر

"کیا یہ کہ تمام ہندو قادیانی بن جائیں"

لکھا ہے۔ کہ

"غالباً اس (الفضل) کا یہی مطلب ہوگا لیکن اس کے لئے اسے سخت مایوسی ہوگی۔ پہلے مسلمان حضرات سے تو اپنے دعوے تسلیم کرالے۔ پھر ہندوؤں کی طرف بھی دیکھ لے"

اس کے متعلق ہم بتانا چاہتے ہیں کہ الفضل گائے چھوڑ کر ہندوؤں سے جو کچھ چاہتا ہے وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "پیغام صلح" میں جو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے لئے لکھی گئی تھی۔ تحریر فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے

"اگر ہندو لوگ بھی اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لائیں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں۔ کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں"

یہ ہے وہ چیز جو ہم گائے کا گوشت چھوڑنے پر ہندوؤں سے لینا چاہتے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان اسے منظور نہ کرینگے تو انہیں (نفعاً) قطعاً یہ بھی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ گائے کا گوشت کھانے سے مسلمان صرف ان کی باتوں میں آکر رک جائینگے۔

ہندوؤں کے قادیانی (احمدی) بنانے کے متعلق یہ عجیب بات کہی گئی ہے۔ کہ پہلے مسلمانوں کو اپنے دعوے تسلیم کرالو۔ کیا آریہ سماج نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کی شدھی اس وقت تک بند کر دی ہے۔ جب تک وہ تمام ہندوؤں کو دیانندی نہ بنا لیں اگر نہیں تو آریہ گزٹ کو یہ مشورہ پہلے آریہ سماج کو دینا چاہیئے۔ کہ پہلے ہندو صاحبان سے سوامی دیانند کے دعوے تسلیم کرالو۔ پھر دوسرے مذاہب کے لوگوں کی طرف متوجہ ہونا!

افسوس حسد اور تعصب سے انسان ایسی باتیں بھی کہہ گذرتا ہے۔ جن کی زد خود اس پر پڑتی ہے۔

مسٹر گاندھی کے کفر پر رشک وہ کونسا رتبہ اور شرعی درجہ ہے جو مسٹر گاندھی کو مسلمانوں کی طرف سے نہیں دیا گیا "مہدی" وہ بنائے گئے "امام و پیشوا" انہیں قرار دیا گیا۔ "نبوۃ" ان کی طرف منسوب کی گئی۔ غرض وہ تمام باتیں جو ایک مسلمان کے لئے باوجود سعادت اور نعمت عظمیٰ ہونے کے مولویوں اور ان کے فتوے بازوں نے ناممکن الحصول قرار دے رکھی ہیں۔ ان تمام کا اہل انہیں سمجھا گیا ہے۔ اور اب تو یہاں تک ترقی کی گئی ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں مسٹر گاندھی کے کفر پر رشک کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے مسٹر حامد علی صاحب برادر مسٹر ظفر علی صاحب اپنی ایک نظم میں جو ۱۷ نومبر کے زمیندار میں چھپی ہے۔ لکھتے ہیں۔ ہے وہ مرتبہ گاندھی کو ملا خدا شاہد ہے اسلام کو بھی ہے رشک۔ کہ کافر نہ ہوا میں [illegible] مسلمان ہوتے ہیں [illegible] کے کفر پر رشک کرنے کی بجائے مسٹر گاندھی کو

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۱ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

بہائیوں کی تعداد فرمایا بہائیوں کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ ان کی تعداد تیس ہزار ہے۔ ایک امریکن ڈاکٹر اور اس کی بیوی دونوں امریکہ سے اپنی جائداد وغیرہ چھوڑ کر حیفہ میں آئے اور آنے کی غرض یہ تھی کہ عباس آفندی کے پاس رہیں۔ اور وہ سب روپیہ اسکی خدمت میں پیش کریں۔ اس ڈاکٹر کی لیڈی کا یہ بیان ہے کہ اب بابیوں یا بہائیوں کی تعداد تیس ہزار ہے۔

مادی اور روحانی بارش کا اثر اس کے بعد حضور نے مدعیان نبوت کے ذکر میں فرمایا۔ یہ بھی ایک صداقت کا ثبوت ہے۔ قرآن کریم میں الہام اور وحی کو پانی سے مثال دی گئی ہے۔ یہ مثال عقلی بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب بارش ہوتی ہے۔ تو زمین ہر قسم کی چیزوں کو پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں اعلیٰ پودے ہوتے ہیں۔ وہاں نہایت ادنے درجہ کی بدبودار چیزیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ [illegible] کلیہ قاعدہ ہے۔ کہ یہ فطرت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی بارش کا بھی فطرت کے مطابق ہی ظہور ہوتا ہے۔ جس طرح مادی بارش سے زمین نجاستوں کو بھی اگل دیتی ہے۔ اسی طرح روحانی بارش کے بعد ہونا چاہیئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحبؑ نے جب دعوے کیا تو آپ کے قریب رہنے والوں میں سے بعض خراب فطرت والوں نے اپنے گند کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کے دعووں سے ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر سچے الہام کی بارش ہوئی تھی۔

گو باب وغیرہ کے متعلق ہمیں تاریخ نہیں بتاتی کہ وہاں بھی یہ حالت ہوئی ہو اگر اس وقت آسمانی الہام کی بارش ہوئی تھی تو گندی فطرتوں کا ابھرنا بھی ضروری تھا جیسا کہ مادی بارش کے وقت ہوتا ہے۔

آنحضرت صلعم نے جب دعوے فرمایا۔ تو وہاں بھی اس قسم کے لوگ کھڑے ہو گئے تھے ایسے لوگوں کا کھڑا ہونا بھی فرق ہے۔ جو صادق مدعی اور غیر صادق میں ہوتا ہے۔

(۱۱ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

بیعت جناب منشی فتح محمد صاحب سابق تحصیلدار ستونگ بلوچستان (حال پنشنر)

۲۔ میاں شاہ محمد صاحب کلرک قلات ایجنسی مستونگ

۳۔ میاں احمد علی صاحب پھیروچیچی۔ گورداسپور نے بیعت کی۔

نماز جمعہ کی اہمیت بیعت کے بعد حضور نے تحصیلدار صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ کے اردگرد احمدی ہیں؟ تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ بہاولپور میں ہیں۔ فرمایا۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے۔ کہ جہاں احمدی ہیں آپ وہاں جمعہ پڑھا کریں۔ جب تک کہ خدا کے فضل سے آپ کے گاؤں میں جماعت قائم نہ ہو جائے۔ کیونکہ جمعہ اہم فرائض میں سے ہے۔ اور دعا کرتے رہیں۔ کہ خدا تعالےٰ وہاں جماعت بنا دے۔

سچے مذہب کی مخالفت کا باعث تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ وہاں کے مخالفین ایسے سخت اور برے نہیں جیسے یہاں کے ہیں۔ فرمایا جب تک کوئی چیز دور ہو اس وقت تک اس سے خوف یا محبت نہیں ہوا کرتی۔ یہاں شیر کا ذکر ہو تو کوئی نہیں ڈریگا۔ لیکن اگر شیر مجلس میں آجائے تو گڑبڑ مچ جائیگی۔ جب وہ لوگ آپ سے احمدیت کے متعلق سنینگے تو ان میں سے سعید قبول کریں گے۔ اور دوسروں کو غصہ آئیگا۔ اور سچے مذہب کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کو غصہ آیا ہی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آگیا تو ہمارے مذہب کی خیر نہیں یہاں کے لوگوں کا غصہ بجا ہے۔ کیونکہ ان کو اپنی اپنی فکر پڑی ہوئی ہے۔

غیر احمدی باپ کی احمدی بیٹے سے تعلق منشی نور محمد صاحب ابن تحصیلدار صاحب سے دریافت فرمایا۔ آپ نے تو کوئٹہ میں بیعت کی تھی۔ منشی صاحب نے عرض کیا۔ میں نے ۱۹۰۶ء میں کوئٹہ میں ہی بیعت کی تھی تحصیلدار صاحب نے عرض کیا کہ جب انہوں نے بیعت کی تھی اس وقت ان کے ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی۔ اس وقت اور لوگوں کی مخالفت اور میری شدید سختی کے باوجود یہ ذرا پیچھے نہیں ہٹے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح سختیوں کو برداشت کرکے قائم رہنے والا کوئی کوئی ہی ہوگا۔ اور یہ کہ یہ میری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ کہ میں اس سلسلہ میں آج داخل ہوا۔ اور میں اپنے اس لڑکے سے ان سختیوں کی معافی مانگتا ہوں۔ جو میں نے اس پر کی تھیں۔ جب اس نے بیعت کی تھی۔

(۱۲ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

جمعہ اور سرکاری مدارس میڈیکل سکول امرتسر کے ایک طالب علم نے عرض کیا کہ جمعہ کے دن بھی چونکہ جمعہ کے وقت سکول میں لیکچر ہوتے ہیں۔ اور ہم نماز میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس کے متعلق کیا کریں۔

فرمایا۔ تمام احمدی ملکر درخواست کریں کہ ہمیں جمعہ کے دن نماز کی اجازت دی جایا کرے۔ اور لیکچر کا وقت دوسرا ہو۔ اگر وہ منظور نہ کریں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم کوشش کرینگے۔

(بعد عصر)

ہر احمدی مبلغ ہو بابو عبدالحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر رسالپور سے تبلیغ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے بیعت بھی کی تھی۔ مباحثہ وغیرہ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ادھر کبھی کوئی مبلغ نہیں آیا۔

فرمایا آپ کیا ہیں؟

بابو صاحب نے عرض کیا حضور میں تو وہی وقت تبلیغ میں صرف کرتا ہوں۔ جو ملازمت کے بعد بچتا ہے۔

فرمایا۔ اسی طرح تبلیغ ہوتی ہے۔ ہر احمدی مبلغ ہے جس قدر وقت اسے ملے اس میں اس کا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔

اولیاء اللہ کے آئینہ میں اپنی حالت غیر مبایعین کے ذکر میں بابو صاحب نے عرض کیا کہ ایک دفعہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری نے مجھے کہا کہ میں نے میاں صاحب کے متعلق ایک خطرناک خواب دیکھی ہے۔ میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے۔ میں عدالت میں کرسی پر بیٹھا ہوں اور میاں صاحب بحیثیت ملزم میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ میں نے کہا چونکہ آپ مسیح کے بیٹے ہیں۔ اس لئے میں آپ پر رحم کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد ایسا واقعہ ہوا کہ مولوی صاحب کو خود بحیثیت ملزم ایک سرکاری عدالت میں ایک مذہبی جھگڑے کے باعث پیش ہونا پڑا۔ اور یہی حالات ان کو پیش آئے۔ میں نے ان کو جب ان کی خواب یاد دلائی

[illegible]

(اشتہارات)

پبلک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (ایڈیٹر الفضل)

قادیان میں نئی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں بحساب ۵؍ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ مبلغ ۱۵؍ ، ۲۰؍ ، ۳۵؍ ، ۴۰؍ فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں بحساب ۱۲؍ فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کمہاراں بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت ۲۵؍ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کمہاراں کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۸؍ فی مرلہ ہے۔ **نوٹ۔** بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں دوکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کیساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کرلیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے اول دو، میانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جایا کریگا۔

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	بر زائد فاصلہ کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	بر زائد فاصلہ کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	بر زائد فاصلہ کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری پسنجر گاڑیوں میں (جیسا کہ آجکل کرایہ) لیا جاتا ہے۔

دفتر ٹریفک مینیجر
لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
وی۔ ایچ پرتھ صاحب بہادر
ٹریفک مینیجر

(پٹواریان بندوبست کی ضرورت)

از محکمہ جناب صاحب بہادر مہتمم بندوبست ریاست کپورتھلہ

ہم کو ایسے پٹواریان بندوبست کی ضرورت ہے۔ جو پیمائش ہائے ترمیم وجدید سے بقاعدہ مربع بندی و کام کھیوٹ سے عمدہ واقف ہوں۔ تنخواہ مدمثلہ سے ۲۰؍ روپیہ ماہوار تک دی جاوے گی۔ قابل تعریف کام کی صورت میں گرداور قانون گوئی وغیرہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ درخواستیں مع اسناد کارگزاری بہت جلد آنی چاہئیں۔

سید عبد المجید مہتمم بندوبست کپورتھلہ

تریاق چشم

ہمارا مجرب ایجاد کردہ تریاق چشم بڑی محنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ جو امراض ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہدف ہے۔

۱- ککرے چاہے کتنے ہی سخت اور نہایت پرانے اور دیرینہ ہوں۔

۲- دھند - غبار - خارش - شب کوری - آشوب چشم - ضعف البصارت ہو گیا ہو۔

۳- گرمی کی وجہ سے آنکھیں ابل کر ٹھیکی ہوں۔ پھنسیاں اور گرمیاں نکلتی ہوں۔ پلکیں گر گئی ہوں۔ آنکھیں سرخ رہتی ہوں۔ اور ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جاویں۔ گیڈ اور پانی جاری ہو۔ شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

بہت سے معزز اشخاص کے (جو دیسی اور ڈاکٹری علاج کر کر کے مایوس ہو چکے تھے) سرٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جا سکتے۔ صرف بطور نمونہ کے مندرجہ ذیل سرٹیفکٹ برائے اطمینان و آگاہی پبلک درج کئے جاتے ہیں۔

۱- نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۲۰/۳/۱۴ ازجانب اسسٹنٹ سرجن جلالپور جٹاں ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات میں مودبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ آنکھوں کیلئے خاکی رنگ کا پوڈر جو جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ اس کو ان اشخاص پر جنکو ککروں وغیرہ کی شکایت تھی استعمال کیا گیا۔ کامیاب ثابت ہوا۔ براہ کرم یہ دوائی اور بھیج دیں کیونکہ بہت مفید ہے۔

۲- نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۱۴/۶/۱۵ ازجانب اسسٹنٹ سرجن کنجاہ ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات × امراض ککروں کے لئے جو پوڈر چند دن ہوئے جناب نے ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا - وہ اور ارسال فرماویں - کیونکہ یہ بہت پر تاثیر ثابت ہوا ہے۔ اگر جناب کے پاس ہو تو اور روانہ فرماویں۔

۳- نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۲۱/۳/۱۴ ازجانب صاحب سول سرجن گجرات تذکرہ بالا القول مرزا حاکم بیگ صاحب کے پاس ان کے اس پوڈر چشم کے متعلق جو انہوں نے پہلے برائے آزمائش ارسال کیا تھا۔ بھیج دی جاویں۔ دستخط صاحب سول سرجن گجرات

۴- نقل خط ۲۴/۱۲/۱۹ کوٹ فتح خاں ضلع اٹک ازجانب ڈاکٹر برکت اللہ (احمدی) ریٹائرڈ سینئر سب اسسٹنٹ سرجن آپکا مرسلہ تریاق چشم میں نے آنکھ کے مختلف بیماروں مثلاً بچوں عورتوں اور مردوں پر استعمال کیا۔ اور آنکھ کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں اسکے استعمال کو نہایت مفید پایا۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے تریاق چشم کے چند روز کے استعمال سے زائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سرخی اور خارش کیواسطے اس کو نہایت مفید پایا۔ نیز آنکھوں کی دھند اور غبار کے دور کرنے میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ غرضیکہ آپکا ایجاد کردہ تریاق چشم مریضان چشم کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ خاکسار ڈاکٹر برکت اللہ احمدی ریٹائرڈ سینئر سب اسسٹنٹ سرجن کوٹ فتح خاں ضلع اٹک۔

۵- از اخبار نور قادیان مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء جناب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اپنا ایجاد کردہ تریاق چشم میرے پاس بغرض ملاحظہ بھیجا۔ مجھے تقریباً سات سال سے ککروں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو ککروں کیلئے مفید پایا۔ اور میرا خیال ہے نہ صرف ککروں کیلئے بلکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کرنے کے لئے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور

۶- نقل خط ۲ مئی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل میری بھاوجی کی آنکھوں میں ککرے تھے۔ آنکھیں بہت ہی خراب ہو چکی تھیں ہر قسم کے علاج کئے بہت سا روپیہ خرچ کیا۔ سفر بھی لینے کے کئے مگر فائدہ ندارد۔ البتہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ استعمال کرنے سے تیسرے دن ہی فائدہ دکھائی دینے لگا حتی کہ دس دن میں پلکوں پر بال بھی اگ آئے۔ اگر سرمہ کا استعمال باقاعدہ رہا تو امید واثق ہے۔ یہ مرض جڑ سے اکھڑ جائیگی۔ احباب بلاتامل اسے خریدیں استعمال کریں اور فائدہ اٹھاویں۔
محمد ظہور الدین اکمل قادیان ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

۷- نقل چٹھی
میرے بھتیجے عزیز غضنفر الہی خلف میاں احسان الہی صاحب نائب تحصیلدار مظفر گڈہ کو دیرینہ شکایت نقص بصیرت بباعث ککروں کے تھی آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ یونانی و انگریزی اطبا کا جانفشانی سے متواتر دو سال معالجہ کرایا گیا۔ مگر ہر قسم کی ادویات نے غیر معمولی ناکامی کا ثبوت دیا۔ اب تا امیدی کا مسئلہ زیر بحث تھا کہ قدرتاً مرزا حاکم بیگ صاحب ساکن گجرات کا شہرۂ آفاق جلوہ نمود ہوا جن کے بلا مبالغہ مسلسل ہفتہ بھر کے علاج نے مسیحائی اعجاز دکھایا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے کلہم نجات ہو کر شفا ہوئی اور بچہ جو دن کو بھی پڑھنے سے معذور تھا۔ اب رات کو لیمپ کی روشنی میں بلاتکلف پڑھتا رہتا ہے۔ طرفہ تر لطیفہ علاج میں یہ دیکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بچے نے ایک دن بھی پڑھنا نہیں چھوڑا اور دوائی لگانے سے کوئی درد یا تکلیف بچے کو کبھی نہیں ہوئی۔ حقیقت میں تریاق چشم ایجاد کردہ مرزا حاکم بیگ اسم بامسمی ہے۔

مرزا صاحب مذکور کا نہایت تہ دل سے شکرگزار ہو کر یہ چند حروف بمعہ مبلغ [illegible] روپیہ بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی کی برکت سے خلائق عام مرزا صاحب سے مستفیض ہو کر ان کے ثناخواں رہے۔ مورخہ [illegible] نظام الدین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انجینیر گجرات (غیر احمدی)

پس جھوٹا اشتہار دیکر ہم پبلک کو دھوکا نہیں دینا چاہتے بلکہ جھوٹا اشتہار دینے کو لعنتی کام سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو تریاق چشم مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ مریض کا حلفیہ تحریری بیان آنے پر باقی ماندہ تریاق چشم کی قیمت واپس کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ تریاق چشم ہمارے پاس پہنچ جاوے۔
قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول وغیرہ بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات پنجاب گڑھی شاہ دولہ صاحب

اہل بہاء (بابی) کے لئے ایک فیصلہ کن مضمون

۱۰ دسمبر کے تشحیذ میں اہل بہاء کے بارے میں ایک نہایت قیمتی معلومات سے پر مضمون چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کیوں بہاء اللہ آیت لو تقول کی زد میں نہیں۔ اہل بہاء کے اصلی نادر کتابوں کے حوالے درج ہیں۔ جو وہ کسی کو دکھاتے نہیں۔ نیز مضمون میں شیعوں کے امام غائب کی سکونت کے متعلق بھی عجیب روایات کا مجموعہ جمع کر دیا گیا ہے [illegible] سالانہ پر جاری کرائیے۔

منیجر تشحیذ قادیان

لاہور میں آریہ سماج سے مناظرہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ساتھ ۲۲ نومبر کو وید کے مکمل الہامی ہونے پر اور ۲۳ کو قدامت روح اور مادہ پر مباحثہ ہوا۔ از روئے شرائط پہلے دن ۱۵ منٹ ہماری پہلی تقریر تھی جس میں ہم نے ۲۰ اعتراضات پیش کرنے تھے جو ہمیں وید کو الہامی کتاب تسلیم کرنے سے مانع ہیں۔ پھر ۵ ۵ منٹ آریہ مناظر کو جواب دینے کے لئے دیئے گئے تھے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ جواب دیتے وقت الزامی جواب دینے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ یہ ایک ایسی شرط تھی۔ جو تراضی فریقین طے ہو چکی تھی۔ اور اس پر آریہ سماج کے پردھان کے دستخط تھے۔ مگر افسوس کہ لالہ صاحب نے کرسی صدارت پر متمکن ہوتے ہی اپنی افتتاحی تقریر میں اس شرط کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ گویا اسکو بالکل کالعدم کر دیا۔ چنانچہ اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ کہنے لگے کہ اگر ہمارا مناظر وید کی کسی تعلیم پر معترض ہو۔ تو آریہ مناظر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اعتراض تو بعینہٖ آپ کی کتاب پر بھی پڑ سکتا ہے یہ الزامی جواب نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور بات کہے۔ تو وہ الزامی جواب ہوگا۔ ادھر سے عرض کیا گیا کہ مباحثہ سے پہلے ہم نے شرائط اسی لئے طے کرالی تھیں کہ بعد میں کوئی تنازع نہ ہو۔ اور بحث خلط ملط ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ تاکہ سامعین کو وید کے متعلق پوری طرح فیصلہ کرنے کا موقع مل سکے۔ آپ نے الزامی جواب کی مشہور و معروف تعریف کے خلاف ایک نئی تعریف کر کے اسی دروازہ کو کھولنا چاہا ہے۔ جس کو بند رکھنے کے لئے ہم نے پیش بندی کے طور پر یہ شرط لکھوائی تھی۔ ہم آریہ مناظروں کی عادت سے واقف ہیں۔ وہ عام طور پر اپنا بچاؤ اسی میں سمجھتے ہیں کہ اعتراض کو الٹ پلٹ کر قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہوئے بے جا حملے شروع کر دیں۔ (چنانچہ آریہ مناظر نے روح و مادہ کی بحث میں ایسا ہی کیا۔ قرآن شریف سے روح و مادہ کے قدیم ہونے کا ثبوت اس آیت خلق السموات والارض بالحق سے اسطرح دیا کہ حق سچ کو کہتے ہیں۔ اور سچ کو سنسکرت میں ست کہتے ہیں سا درست پرکرتی اور روح ہے۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ قرآن بھی انکی قدامت کا قائل ہے) ایسی صورت میں اس بات کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کہ آریہ مناظر کا پیش کردہ الزامی جواب آپکی تعریف کے مطابق الزامی ہے یا نہیں۔ اسلئے آپ مہربانی فرما کر اس شرط کو اسی مفہوم کے ساتھ برقرار رہنے دیں۔ جو عرف میں لیا جاتا ہے۔ اپنی طرف سے شرط میں کوئی اضافہ نہ بڑھائیں۔ ورنہ آپ یہ تعریف کسی مناظرہ کی کتاب میں سے نکال کر دکھا دیں یا اپنے مناظروں کو ہمیں دکھا کر خواہ وہ کتاب آپ کے متکلمین کی ہی تصنیف ہو۔ اس صورت میں ہمیں تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ نے یہ شیخ نواب الدین صاحب کی موجودگی میں ہی فیصلہ کرنا ہے۔ تو مباحثہ کو آج کے دن ملتوی کر دیں۔ ہم کل ہی [illegible] دیگر بلوا لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ فیصلہ کرینگے ہمیں منظور ہوگا۔ پردھان صاحب نے نہ اس بات کو مانا اور نہ کتاب سے دکھلا سکے۔ بلکہ دوسری شق پیش کر دی کہ ہمارے مناظر کے پیش کردہ اعتراض یا حوالے کے متعلق اگر آپ کہہ سکیں کہ یہ قرآن شریف میں نہیں یا ہم ان معنوں کو نہیں مانتے۔ تو ہمارا مناظر اسکو چھوڑ دیگا۔ ہم نے کہا کہ یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہمارے مذہب پر اعتراض ہو۔ اور ہم اسکو بغیر جواب کے چھوڑ دیں۔ اس طرح اسلام کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ الزامی جواب دینے پر اسقدر کیوں زور دیتے ہیں۔ کیا آپ اپنے مسائل کو بغیر الزامی جوابوں کے عقلی طور پر درست ثابت نہیں کر سکتے۔ الزامی جواب سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوگا۔ کہ اسلام میں بھی یہ نقص ہے۔ آپ کے مذہب کا حق ہونا تو نہیں ثابت ہو جائیگا۔ پس آپ خواہ مخواہ بحث کو خلط ملط کر کے اسکے اصل مقصد کو خراب نہ کریں۔ اور لوگوں کو ویدوں کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے دیں۔ ہاں اگر آپ کو قرآن شریف پر اعتراض کرنے ہیں۔ تو ہم آپ کو اس کے لئے علیحدہ دن دینے کو تیار ہیں۔ اس دن آپ قرآن شریف پر دل کھولکر اعتراض کریں۔ ہم انشاءاللہ جواب دینگے۔ تاکہ آپ کو بھی تسلی ہو جائے۔ اور پبلک کو بھی دونوں کتابوں کا موازنہ کرنے کا موقع مل جائیگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ پردھان صاحب اپنے مناظروں کی کمزوری کو محسوس کر چکے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ کسی طرح مباحثہ ٹل جائے یا اگر ہو تو ایسا خلط ملط کہ پبلک کسی طرح صحیح نتیجہ تک نہ پہنچ سکے۔ اس لئے انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ اگر آپ نہیں مانتے۔ تو ہم مباحثہ کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

اس صاف اور صریح انکار کے سننے پر اگر ہمارا ارادہ مباحثہ سے گریز کا ہوتا۔ جیسا کہ پرکاش کے نامہ نگار نے محض اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے لکھ دیا تو ہم فوراً واپس آجاتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ برخلاف اس کے ہماری غرض چونکہ لوگوں پر ویدوں کی اصل حقیقت واضح کرنی تھی۔ اسلئے ہم نے اعلان کر دیا۔ کہ آریہ صاحبان اگر اس صریح شرط کو جس پر انہوں نے خود دستخط کئے ہیں۔ توڑتے ہیں۔ تو انکی مرضی ہم ان کو الزامی جواب دینے کی بھی اجازت دیتے ہیں ۔

اس جواب کو سنتے ہی سماجی کیمپ میں ایک عجیب کھلبلی پڑ گئی ان کا تو یہ خیال تھا کہ بلا اب ٹل گئی۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ یہ حیلہ تو کسی صورت میں ٹلتا نظر نہیں آتا۔ تو انہوں نے فوراً ایک دوسری شرط کو آڑ بنا لیا۔ اور اس کے توڑنے کا بدون کسی تاویل کے اعلان کر دیا۔ وہ شرط یہ تھی کہ اگر شرائط میں تحریر کردہ امور کے علاوہ کوئی اور امر قابل تنازع پیش آ جائے۔ تو اس کے تصفیہ کے لئے فریقین کو مساوی حقوق حاصل ہونگے۔ سماجی پردھان نے اعلان کر دیا کہ آئندہ جو امر پیش آئیگا۔ اسکے متعلق میرا فیصلہ ناطق ہوگا۔ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس پر جب ہمارے سیکرٹری صاحب کھڑے ہو کر اس شرط کے الفاظ سنانے لگے تو پردھان صاحب نے اس ڈر سے کہ مبادا لوگ سنکر مجھے شرمندہ کریں۔ کہا کہ میں آپکو بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر آپ بولینگے تو نتائج کے ذمہ دار ہونگے۔ ہماری طرف سے کہا گیا کہ آپ پریذیڈنٹ ان شرائط کے ماتحت ہیں۔ جن پر فریقین کے دستخط ہیں۔ آپ نئے شرائط نہیں بنا سکتے۔ اگر آپ ان شرائط کی پابندی نہیں کرتے تو آپ پریذیڈنٹ نہیں رہ سکتے۔ کہنے لگے میں صدر ہوں جو کہوں ماننا پڑیگا۔ آپ خاموش ہو جائیں بیٹھ جائیں۔ میں آپکو ہرگز بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ گویا صدارت کیا تھی ایک حکومت آپ کو مل گئی تھی۔ اور اس حکومت کے تخت پر رونق افروز ہوتے ہی آپ نے ظالم جابر بادشاہوں کی سرگذشت

کو از سر نو زندہ کر دیا۔ آخر بہ مشکل انہوں نے وہ شرط پڑھ کر پبلک کو سنائی۔ جس پر لوگوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ اور پردھان صاحب راضی ہو کر کرسی صدارت چھوڑ کر یہ کہتے ہوئے نیچے بیٹھ گئے کہ اگر آپ لوگ میرے حکموں کو نہیں مانتے۔ تو میں صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ اسپر ایڈیٹر صاحب پرکاش نے کہا کہ آپ اپنے احمدی دوستوں کی طرف سے پریذیڈنٹ تجویز کر لیں۔ ہم نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ ہندو پبلک کے متعلق ہم ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے پردھان صاحب اگر شرائط کے مطابق کام نہیں کر سکتے تو آپ خود یا پنڈت رام دیو صاحب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ دیکھیں آریہ سماج کے طریق کو بدل سکتے۔ مگر وہ مجبور ہو چکے تھے کہ انہوں نے ایسا بتا کر غلطی کی ہے۔ کیونکہ جن مناظر پر انہیں بڑا بھروسہ اور ناز تھا۔ اور جسے خاص طور پر یو پی سے منگوایا گیا تھا۔ وہ چند روز پہلے قادیان میں آ کر ہمارے اعتراضوں کی قوت کا تجربہ کر چکا تھا۔ اس لئے ان دونوں صاحبوں نے موقعہ کو غنیمت جان کر انکار کر دیا۔ آخر جب ہم نے دیکھا کہ مباحثہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور ہماری اصل غرض تو تبلیغ ہے وہ فوت ہونے لگی ہے۔ تو ہم نے ان کے تمام عذرات کو توڑنے کے لئے یہ اعلان کر دیا کہ ہم ان تمام حقوق کو جو ان شرطوں کی رو سے ہمیں حاصل ہیں۔ چھوڑتے ہیں۔ آپ آئیں جن شرطوں پر چاہتے ہیں مباحثہ کر لیں۔ اس اعلان کے بعد ہی پہلے پردھان صاحب تشریف لائے۔ اور آتے ہی کہا کہ تنازع میں وقت گذر جانے کی وجہ سے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بجائے ۵۰۔۵۰ منٹ کے پہلی تقریر ۳۰۔۳۰ منٹ کی ہو۔ اس اعلان کو سنکر ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ پبلک میں سے کسی نے بھی وقت کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔ مگر چونکہ ہم اپنے تمام حقوق چھوڑ چکے تھے۔ اسلئے کچھ نہ بول سکے۔ اگرچہ وقت کم کئے جانے کی وجہ سے تمام اعتراضات نہ بیان ہو سکے جو کئے جانے تھے مگر جس قدر اعتراضات کئے گئے۔ ان میں سے کسی ایک کا جواب بھی آریہ مناظر نہ دے سکا۔ مثال کے طور پر ویدوں میں کئی ایک جگہ الحاق ثابت کیا گیا۔ اختلاف دکھایا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ ویدوں میں بیٹی کے ساتھ سنگم کرنے کی اجازت کا اشارہ نکلتا ہے جب مانتے ہیں کہ ازل سے ہر دنیا میں یہی چاروں وید نازل ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ انہی رشیوں کو ملتے ہیں۔ اور وہ بھی اسلئے کہ وہی بڑا سادھی پوتر ہوتے ہیں۔ کیا غیر محدود زمانہ سے لیکر اسوقت تک ہر دنیا کی ابتدا میں صرف چار ہی رکھی خانہ سے نکلتے ہیں۔ کیا کبھی دو یا تین یا ایک نہیں ہوتا یا چار سے زیادہ نہیں ہو جاتے۔ اس کی معقول وجہ بتائیے۔ پھر کہا گیا کہ اتھرو وید سام کا سارا ہی نتیجہ بنایا گیا ہے۔ ورنہ اس کے وید ہونے کا ثبوت دو۔ تمام ویدوں یا تین ہی ویدوں کا ذکر آتا ہے۔ چوتھے وید یعنی اتھرو وید کا ذکر تک بھی نہیں۔ پھر جن پر وید کا نزول مانا جاتا ہے۔ ان کے نام بھی فرضی ہیں۔ اگر وہ کہو کہ بُعد زمانہ کی وجہ سے ان کے حالات مٹ گئے ہیں تو پھر ابھی ان کے زندہ کا ثبوت۔ ان کا نام کیوں اسوقت تک قائم ہے پھر بتایا کہ وید کی دعائیں نہایت عجیب ہیں۔ مثلاً اے پرمیشور سانپ پیدا کر۔ دھرم کی حفاظت کے لئے شخص پیدا کر ناچنے والے لڑکے پیدا کر۔ حالانکہ ناچنے کے کام کو سوامی دیانند صاحب نے شہوت کے کاموں میں شمار کیا ہے۔ پھر دکھایا کہ ویدوں نے پرمیشر کی ایسی صفات بیان کی ہیں کہ ایک معمولی انسان کے درجہ سے بھی اسے گرا دیا ہے۔ پھر وید کی بعض نہایت فحش تعلیموں کا نمونہ دکھایا گیا۔ جن کو ایک شریف آدمی زبان پر بھی نہیں لا سکتا۔

غرضیکہ یہ اور اس قسم کے دیگر اعتراضات جس قدر بھی کئے گئے۔ ان میں سے ایک کا بھی معقول جواب آریہ مناظر نے نہ دیا۔ اور جو دور از حقیقت تاویلیں اس نے کیں۔ ان کو فوراً توڑ دیا گیا۔ پرکاش کے نامہ نگار نے اپنی ذلت اور فاش شکست کو چھپانے کے لئے خلاف واقعہ یہ بات لکھ دی ہے کہ آریہ مناظر نے نہایت معقول جواب دئے۔ (کسی معقول جواب کا ذکر تو کر دیا ہوتا۔ تاکہ پبلک بھی معقولیت کا اندازہ لگا سکتی) جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں۔ اس کا ضمیر (اگر کوئی ہے) تو ساری عمر اسکو ملامت کرتا رہیگا۔

اگر پرکاش کا نامہ نگار اپنے اس بیان میں سچا ہے تو وہ ہمارے بیان کردہ اعتراضوں میں سے صرف پانچ اعتراض جن کو وہ نہایت ہی کمزور اور بودہ سمجھتا ہے۔ بلکہ کر ساتھ ہی آریہ مناظر کے جوابوں کو بھی شائع کر دے۔ اور پھر ان پر جو ہماری طرف سے جرح کی گئی تھی۔ اس کو بھی صحیح طور پر قلمبند کرے تاکہ پبلک خود موازنہ کر لے۔ کیا آریہ نامہ نگار ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔ دیدہ باید ؟

اس نامہ نگار نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے کہ احمدی مناظر کو سنسکرت نہیں آتی تھی۔ پھر معلوم نہیں کہ اسکو ویدوں پر اعتراض کرنے کی کس طرح جرأت ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار کو ستیارتھ پرکاش کا وجود ہی بھول گیا ہے۔ کیوں صاحب سوامی دیانند تو آپکے نزدیک عربی کے بڑے فاضل ہونگے جو انہوں نے قرآن پر اعتراض کرنے کی کس طرح جرأت ہوئی۔ پرکاش کی جرأت کو اس جرأت پر قیاس کر لیجئے۔ ان میں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ سوامی دیانند نے غیر مستند ترجموں کو لیکر اعتراض کئے ہیں۔ ہم خود اس شخص کا ترجمہ لیکر اعتراض کرتے ہیں۔ جو پانچ ہزار برس سے گم شدہ ویدوں کی تعلیم کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے اور ویدوں کے صحیح مطلب سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا مدعی تھا۔ یعنی خود سوامی دیانند سرسوتی ؎

دوسرے دن یعنی ۲۲ نومبر کی رات کو قدامت روح و مادہ پر بحث تھی۔ اسکے متعلق بھی پہلی تقریر ہماری تھی جو ۵۰ منٹ کی تھی۔ صدر صاحب نے اٹھتے ہی اسکے متعلق بھی اعلان کر دیا کہ ۵۰ منٹ کی پہلی تقریر ہوگی اسپر پوچھا گیا کہ کل تو تنازع میں وقت گذر جانے کا عذر تھا آج کیا وجہ ہے۔ مگر چونکہ وجہ کوئی تھی نہیں۔ اسلئے مجبوراً انہیں ۵۰ منٹ ہی تسلیم کرنے پڑے۔ ۵۰ منٹ کی تقریر میں ہم نے یہ ثابت کیا کہ اگر ہم روح اور مادہ کو ازلی تسلیم کر لیں تو پھر پرمیشر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور اگر کچھ رہ بھی جائے۔ تو وہ ایسا بیکار اور ناقص پرمیشر ہوگا جس کا وجود اور عدم برابر ہو گا۔ اور پھر ویدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا کہ وہ بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ اور چند اور عقلی دلائل دئے یہ تقریر چونکہ لمبی تھی۔ اور یہ رپورٹ کل تو کہاں اسکے خلاصہ کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اسلئے اسکو علیحدہ شائع کیا جائیگا۔ اس تقریر میں یہ بات مد نظر رکھی گئی تھی کہ ہمارے دلائل پر جو سماج کی طرف سے اعتراض ہو سکتے تھے۔ ان سب کے جواب بھی ساتھ ہی دیدئے گئے۔ اور یہ ایک ایسی بات تھی جسکی وجہ سے آریہ مناظر ان دلائل پر کوئی جرح نہ کر سکا۔ بلکہ قرآن شریف کی بے تعلق آیات پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ مثلاً قرآن کا فقرہ انکار ہے وغیرہ۔ صدر صاحب کو توجہ دلائی گئی کہ کیا آپ ان اعتراضات کی اجازت دیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ تو اپنے تمام حقوق چھوڑ بیٹھے ہیں۔ میرے نزدیک یہ اعتراضات درست ہیں۔ خیر ہم نے قرآن شریف پر جو اعتراضات کئے گئے تھے ان سب کے جواب دئے۔ اس بحث میں آریہ مناظر کی حالت قابل دید تھی۔ بے کسی اور بے بسی کا عجیب عالم تھا۔ کسی بات کا جواب بن نہیں پڑتا تھا۔ خود آریہ بھی اپنے مناظر کی یہ حالت دیکھ کر سر جھکائے بیٹھے تھے۔ مگر مسلمان اسلام کی اس عظیم الشان فتح کو دیکھ کر ... خوش ہو رہے تھے۔ خاص کر مسلمانوں نے خوشی کے جوش میں اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ اور اس عظیم الشان کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے ہم اپنے گھروں کو مظفر و منصور واپس آ گئے۔ احمد الشفیع [illegible] والسلام

ہندوستان کی خبریں

گورنمنٹ ہند کی آئندہ پالیسی کا اعلان دہلی۔ ۲۹ نومبر۔ پنجاب چیمبر آف کامرس کے ایک وفد کے ایڈریس کے جواب میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کی پالیسی میں جو تبدیلی حال میں واقع ہوئی ہے اس کے متعلق بیان کیا کہ گورنمنٹ اشیائے خوردنی کی ارزانی کی سیاسی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ امید ہے کہ غلہ کا نرخ ارزاں ہو جائیگا۔ اور اس سے عام طور پر زیادہ امن پیدا ہوگا۔ وائسرائے نے فرمایا کہ بعض حلقوں میں گورنمنٹ کی پوزیشن کو غلط طور پہ سمجھا گیا ہے۔ گورنمنٹ کو اپنی طاقت اور اختیارات کا پورا پورا علم ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمام مطیع قانون لوگوں کی امداد اسکے ساتھ ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ گورنمنٹ نے سخت کارروائی کرنے سے پہلو تہی کی جسکا ممکن ہے کہ غلط مطلب سمجھا جاتا۔ لیکن حال کے واقعات نے لازمی کر دیا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو قانون کے احترام اور بعض علاقوں میں بقائے امن کے لئے گورنمنٹ کی پوری طاقت کام میں لائی جائے۔ بعض علاقوں میں دہشت انگیزی اور جبر سے کام لیا گیا ہے۔ جو تشدد کی دوسری صورت ہے۔ اور اس لئے خلاف قانون ہے۔ ایسی باتوں کی اجازت نہ دی جائیگی۔ اور امن پسند باشندوں کی حفاظت اور ان کے جائز مشغلوں میں مصروف رہنے کا تحفظ کیا جائیگا۔ اور غلط کار لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائیگا۔ گورنمنٹ کی یہ خواہش نہیں کہ پولیٹیکل پارٹیوں کی جائز سرگرمیوں میں خواہ وہ گورنمنٹ کے کتنے ہی خلاف ہوں مداخلت کرے تاہم وہ کسی سیاسی سرگرمی کو ملک کے تشدد یا دہشت انگیزی یا جبر یا دیگر ناجائز طریقوں سے اپنی مرضی کے تابع کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

افغانستان اور برطانیہ کے درمیان عہدنامہ دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ گورنمنٹ افغانستان کی طرف سے اس امر کا تحریری اطمینان حاصل ہو جانے پر کہ جلال آباد غزنی اور قندھار کے علاقہ میں کوئی روسی سفارت خانہ بنانے کی اجازت نہیں دیجائیگی۔ ۲۲ نومبر کو گورنمنٹ افغانستان کے ساتھ ایک عہدنامہ دوستی پر دستخط ہو گئے۔ برطانیہ سے افغانستان کا ایک سفیر رہیگا۔ اور کابل میں برطانیہ کا۔ ہندوستان میں بھی اور سرحدی علاقہ میں بھی افغانستان کے قونصل رہیں گے۔ افغانستان کو پہلے ہندوستان کے رستے سامان جنگ منگوانے کا جو حق تھا۔ وہ پھر بحال کر دیا گیا ہے۔

صوبہ دہلی میں قانون مجالس باغیانہ کا انفاذ صوبہ دہلی پر چھ ماہ کے لئے قانون مجالس باغیانہ نافذ کیا گیا ہے۔ اور چیف کمشنر نے جمعیت الانصار جمعیت الاحرار اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ ایسا ہی لکھنؤ میں بھی۔ رضاکاران خلافت و کانگرس اور قومی رضاکاروں اور دیگر ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

پنجاب میں والنٹیر کور خلاف قانون قرار دیئے گئے گورنمنٹ پنجاب نے انڈین کریمنل امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۶ سب سیکشن (۲) کے ماتحت حاصل شدہ اختیارات سے کام لیتے ہوئے۔ ایک اعلان کے ذریعہ کانگرس اور خلافت کی والنٹیر کوروں اور دیگر ایسی ہی انجمنوں کو جن کا مقصد قانون کے احترام اور امن و امان کے برقرار رکھے جانے میں دخل انداز ہوتا ہے۔ خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اس کے علاوہ اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ شیخوپورہ میں اقتناع مجالس باغیانہ نافذ کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بمبئی۔ ۲۴ نومبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۲ نومبر کو بجائے سورت کے بمبئی میں ہی ۲۲ و ۲۳ نومبر کو منعقد ہوا۔

والنٹیروں کے متعلق نئے انتظامات کانگرس کے اس اجلاس میں بہت سے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ مثلاً فسادات بمبئی پر افسوس اور باشندگان بمبئی کو دوبارہ صلح صفائی کرنے پر مبارکباد تجویز کیا گیا کہ امن قائم رکھنے کیلئے دائمی کور بنائی جائیں جو ایک مرکزی انجمن کے ماتحت ہوں۔ والنٹیر کور میں بھرتی ہونے کیلئے ایک عہدنامہ پر دستخط کرنے ہونگے۔ سرکاری وردی کی نقل کرنی ہوگی۔ بدچلن لوگوں کو بھرتی نہیں کیا جائیگا۔ اور یہ پاس ہوا کہ کانگرس کی

غیر ممالک کی خبریں

سلطان نجد کی مکہ کی جانب چڑھائی کا خطرہ لندن۔ ۲۴ نومبر۔ بحرین کی خبر ہے۔ کہ ابن سعود سلطان نجد نے سلطان ابن رشید پر فتح حاصل کی ہے۔ اور اس کے دارالسلطنت حیل پر قبضہ کر لیا ہے۔ لندن میں اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ اگر فتح کی تصدیق ہو گئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ابن سعود کا وقار بڑھ جائیگا۔ اور وہ مکہ شریف کے خلاف پھر نقل و حرکت کریگا۔

معاہدہ افغانستان پر شہنشاہ معظم کی طرف سے مبارکباد لندن۔ ۲۴ نومبر۔ بادشاہ سلامت نے امیر افغانستان کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں امیر کے بزرگوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان پرانے دوستانہ تعلقات کے بحال ہو جانے پر سچی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

ایک دن میں تین سو طلاق ۲۱ نومبر کو سر ہنری ڈیوک نے ۲۹۰ مقدمات طلاق کا فیصلہ لندن میں کیا ہے۔

جرمنی میں ایک اور رنگ کے کارخانہ کی تباہی برلن۔ ۲۳ نومبر۔ لڈوگشافن میں ایک اور کارخانہ رنگ سازی میں دھماکا ہوا۔ عمارت بالکل تباہ ہو گئی۔ دو آدمی مر گئے۔ اور ساٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

قسطنطنیہ میں عیاشی کی کثرت دول متحدہ کی پولیس کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں آجکل ۲۴۲۸ روسی عورتیں باضابطہ لائسنس یعنی اجازت لیکر پیشہ کرتی ہیں۔ اور دو سو عورتیں پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ جن کو ابھی تک لائسنس نہیں ملا۔ ان عورتوں میں تین سو سے زائد ناخواندہ ہیں۔ اور باقی لکھی پڑھی۔

زہریلی گیس اور ہوائی جہاز واشنگٹن۔ ۲۳ نومبر۔ ۵ طاقتوں کی ڈیلیگیٹ کمیٹی جو بحری فوجوں کی تخفیف کے معاملہ پر خفیہ اجلاس کر رہی ہے۔ اس نے ایک سب کمیٹی قائم کی ہے۔ تاکہ

ہوائی جہازوں زہریلی گیس و دیگر سامان حرب کے متعلق غور کرے۔

روسی افسران خزانہ کو سزائے موت لندن ۱۴ ر نومبر۔ سوویٹ کے خزانہ جواہرات کے ۱۹ افسروں کو جنہوں نے کئی لاکھ پونڈ کے جواہرات پلاٹینم اور سونا چھپا لیا تھا۔ موت کی سزا دی گئی۔

عہدنامہ فرانس و ترکی لندن ۱۸ ر نومبر۔ گورنمنٹ فرانس نے فرانس اور کمالیوں کے عہدنامہ کے متعلق برطانیہ کو جو جواب بھیجا ہے۔ وہ دوستانہ لہجہ میں ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ترکی علاقہ کا خالی کیا جانا اس بات پر منحصر ہے۔ کہ غیر ترک کم تعداد قوموں کی حفاظت کے متعلق طمانیت ہو جائے۔ وہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ انگورہ کے ساتھ جو عہدنامہ ہم نے کیا ہے۔ عام طور پر ترکی کے ساتھ ہی کیا جائے۔ تاکہ مشرق قریب کا مسئلہ حل ہو جائے۔

واشنگٹن کانفرنس واشنگٹن ۱۸ ر نومبر۔ آبدوز کشتیوں کی تعداد اور پیمانہ کم کرنے کے متعلق برطانوی ڈیلیگیٹ مسٹر بالفور نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اس سے اتفاق نہ کرے گا۔ عذر یہ ہے۔ کہ امریکہ کا ساحل ۵۰۰۰ کیلومیٹر لمبا ہے۔ اور جب جنگی جہازوں کی تعداد کم ہو جائے تو ساحل کی حفاظت کیلئے آبدوزوں کا ہونا ضروری ہے۔ برطانیہ کے اس فیصلہ کو کہ چار جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی کی گئی ہے۔ امریکہ میں بنظر اطمینان دیکھا گیا ہے۔ لیکن امریکہ کے جنگی جہازوں کی تعمیر ملتوی ہونے کی امید نہیں ہے۔

انگلستان و جاپان کے اتحاد میں چین کی مخالفت واشنگٹن ۱۹ ر نومبر۔ ایک مستند بیان مظہر ہے کہ چین انگلستان اور جاپان کے اتحاد کی تجدید کے خلاف ہے۔ اور جاپان کے ساتھ جو عہدنامہ چین نے کیا ہے۔ اس کی تنسیخ کا خواہاں ہے۔

برطانیہ بم پھینکنے کی تائید میں واشنگٹن کانفرنس میں ہوائی جہازوں سے بم پھینکنے کی مخالفت کی گئی تھی۔ مگر برطانیہ کی بحری پالیسی کے متعلق ایک مستند بیان شائع ہوا ہے۔ کہ شہروں پر ہوائی جہازوں سے بم پھینکنا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے دشمن پر اثر پڑتا ہے۔ حالانکہ آبدوز کشتیوں سے ایسا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

سلطنت برطانیہ کی آئندہ حالت لندن ۲۰ ر نومبر۔ ایک پیام میں جو لندن کے ایک جلسہ طعام میں۔ ایچ۔ جی۔ ویلز کی طرف سے پڑھا گیا۔ سلطنت برطانیہ سے متعلق ایک عجیب و غریب پیشگوئی درج تھی۔ ایچ جی ویلز کا خیال ہے۔ کہ اب سے سو سال بعد سلطنت برطانیہ نیست و نابود ہو جائے گی۔ یہ سلطنت یا تو تہذیب کے نشوونما میں مصروف ہو کر آزاد سلطنتوں کے لئے جگہہ خالی کر دے گی یا بار بار خطرہ کی صورت میں رونما ہو کر جرمنی اور روما کی شہنشاہیت کی طرح پیوند زمین ہو جائے گی۔

ہمبرگ میں آتشزدگی برلن ۲۲ ر نومبر۔ ہمبرگ میں آتشزدگی کی واردات میں ۱۳ بچے ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے ہیں۔ آگ فلموں میں لگی۔ لوگ دروازوں کی طرف لپکے مگر وہ بند تھے۔

سابق خدیو مصر کی روانگی عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر قسطنطنیہ سے سوئٹزرلینڈ کو روانہ ہوئے ہیں۔

بلفاسٹ میں بلوے لندن ۲۱ ر نومبر۔ ہفتہ گذشتہ دوپہر بلفاسٹ میں بلوے شروع ہوئے جن میں سنگ باری اور آتشباری بھی ہوئی۔ فوج کو طلب کیا گیا۔ جس نے فیر کئے۔ پولیس نے مشین گن بھی استعمال کیں۔

بولشویک ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں لندن ۲۲ ر اکتوبر۔ بولشویک حکومت نے ایک اسلکی پیام ارسال کیا ہے۔ اور واشنگٹن کانفرنس کی منظور کردہ قراردادوں کے تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کر دیا ہے۔ کہ بولشویک حکومت کو دعوت شرکت نہیں دی گئی۔ بولشویک حکومت نے چین کوریا، جاپان اور ہندوستان کو دعوت دی ہے۔ کہ ارکٹک میں اپنے نمایندے بھیجیں۔ تاکہ اس جگہہ ایک نئی خود مختار مشرق بعید کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

کلدار توپیں چرائی گئیں لندن ۲۳ ر نومبر۔ [illegible] سے ۲ کلدار توپوں اور ۲۱ رائفلوں کی چوری کا پتہ لگنے سے ایک سنسنی کا عالم پیدا ہو گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس چوری کے مرتکب وہ لوگ ہوئے ہیں۔ جو بارکوں کے اوپر رہتے تھے۔

ہسپانیہ اور مراکش میں چپقلش لندن ۲۱ ر نومبر۔ میڈرڈ کا تار مظہر ہے کہ مراکش کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہسپانوی فوجوں نے مقام رازسیدہ کو تاخت و تاراج کر کے تسخیر کر لیا۔

شہزادی میری کی شادی لندن ۲۲ ر نومبر۔ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ بادشاہ اور ملکہ اپنی بیٹی شہزادی میری کی انگلستان کے ارل ہیرووڈ کے فرزند کلاں وائیکونٹ لیسلز کے ساتھ شادی ہونے کا بڑی خوشی سے اعلان کرتے ہیں۔ جن کو اپنے والد کے چچا سے بیس لاکھ پونڈ ورثے میں ملے ہیں۔

روئی کے کپڑے پر محصول کے خلاف مانچسٹر کی ہیجانی لندن ۲۲ ر نومبر۔ مانچسٹر کے کارخانجات پارچہ بافی کے مالکوں اور کاریگروں کا ایک مشترکہ جلسہ مانچسٹر میں ہوا۔ جس میں ہندوستان میں مانچسٹر کے کپڑے پر محصولوں کے خلاف اظہار ناراضگی کا ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

یونانی فوج میں تخفیف ایتھنز ۲۳ ر نومبر۔ نیم سرکاری طور پر بیان ہوا کہ عنقریب حکم جاری ہونے والا ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۱۴ء کے بھرتی شدہ جوانوں کی پلٹنیں توڑ دی جائیں۔

انگورہ اور روس کا معاہدہ لندن ۲۲ ر نومبر۔ انگورہ گورنمنٹ سوویٹ روس اور آزروے قفقاز کی جمہوری ریاستوں کے عہدنامہ پر ۱۳ ر اکتوبر کو قارص میں دستخط ہوئے۔ اس عہدنامہ کے رو سے آزروے قفقاز کی ریاستوں کے ساتھ جو معاہدے پہلے ہوئے تھے وہ منسوخ ہو گئے۔ بجز اس معاہدہ کے جو مارچ ۱۹۲۰ء میں روسیوں اور ترکوں کے مابین ماسکو میں ہوا تھا۔ اور قرار پایا کہ ان کے متعلق

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔)

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

لئے اک آسمانی نور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
نظم (اسلام کی خیر)
مینیجر کی اطلاعات
مولوی محمد علی صاحب کا ایک ضروری
خطبہ جمعہ (۱) ایام نصیحت
(۲) تخفیف اخراجات (۳) اتحاد
ہمیشہ ناکام رہینگے (۴) سوال
اشتہارات
خبریں

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے
متعلق خط و کتابت بنام
مینیجر ہو

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

قیمت ہر حال پیشگی

نمبر ۴۲ | مورخہ ۵ دسمبر ۲۱ء | مطابق ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

گذشتہ ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت رہی۔ لیکن اب بفضل خدا آرام ہے۔ جلسہ پر آنیوالے احباب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نہایت ضروری اعلان رقم فرمایا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں شایع ہو گا۔

انتظامات جلسہ میں مقامی احباب بڑے جوش سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ اب کے کئی ایک ایسے کام جن پر پہلے بہت خرچ آیا تھا۔ احباب کی مدد سے کرانے کی کوشش کی جائیگی

اسلام کی خیر

(از جناب محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

نرغے میں دشمنوں کے اسلام آ رہا ہے
دشمن ہر اک طرف سے آنکھیں دکھا رہا ہے
عیسائی اسکے دشمن سوسائی اسکے بیری
ترسا و گبر ہر اک اسکو جلا رہا ہے
الزام اسپہ یہ ہے تلوار کا ہے مذہب
تیغ برہنہ اسکو دشمن بتا رہا ہے
جو خونخوار بد گہر نے خونخوار اسکو سمجھا
اتنی سی بات پر ہی خون اس کا کھا رہا ہے
غلطی سمجھ کے اسکو پیاسے ہیں اسکے خوں کا
اسلامیوں کا خون ناحق بہا رہا ہے
دشمن کی بات سنکر دشمن ہوا ہے عالم
سینے در و نقش ہستی اس کا مٹا رہا ہے
ہم سے جو کوئی پوچھے ہے صلح کا یہ مذہب
اللہ کی محبت دل میں بٹھا رہا ہے
پیدا کیا ہے جس نے عالم کا ذرہ ذرہ
یاد اسکی تازہ کرکے رب کو جتا رہا ہے
دنیا تھی ماسوا کی الفت میں غرق گویا
دریائے معرفت میں اسکو ترا رہا ہے
تھا صلح و آشتی کا مذہب خدا نے بھیجا
دشمن ہی دشمنی سے دشمن بنا رہا ہے
ہم کو بتا دے کوئی تلوار وہ کہاں ہے
جو غیر مسلموں پر تنہا چلا رہا تھا

تیغ زباں خامہ نایب کاری سے
گردن کو جس کے آگے عالم جھکا رہا ہے
دنیا بھر میں چرچا اس کا ہے شد و مد سے
صادق پیام احمد سب کو سنا رہا ہے
نیّر چمک رہا ہے خورشید بن کے گویا
خیبر تک وحشیوں کو توحید بتا رہا ہے
تیغ و تفنگ ان کے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے
اس دور زندقہ سے جو سب کو کھا رہا ہے
خونریز اسکو کہنا ہے ناروا سراسر
مرتدوں کو یکسر یہ دیں مٹا رہا ہے
یکرنگ گورے کالے اپنے سینے پر لاکر
غیروں کو آشتی سے اپنا بنا رہا ہے
یورپ میں احمدیت پھیلائی اس نے جاکر
دیکھو کہ تیغ بُرّاں کس کو دکھا رہا ہے
ملتے ہیں آشتی کے سایے میں ہیں کہ جسکے
یا دشمنوں کی رہ میں آنکھیں بچھا رہا ہے
دینِ غریب کی اب خبر لیجیے مولا
غربت میں جا کے دنیا عالم پہ چھا رہا ہے
جنہیں کھٹک رہا ہے ہو نہیں حسد کی آنکھیں
وہ نیش مار جن سے زہر ستا رہا ہے
لیتا ہے کیا کسی کا کیوں اسکو کوستے ہیں
مسکن حق میں آکر توحید گا رہا ہے۔
پھولے پھلے جہاں ہیں پھیلے جہان بھر میں
ایماں کے میٹھے میٹھے میوے کھلا رہا ہے
جان مسیح احمد ہے شادمان و خورم
جن کا اک ایک خادم جان تک لٹا رہا ہے
دیتا ہے جان کوئی تو سر کٹتا ہے کوئی
جو کچھ دیا خدا نے کوئی لٹا رہا ہے
صادق کو ہے بشارت نیّر کو ہے یہ مژدہ
تائید آرہی ہے انعام آ رہا ہے۔
اللہ رحم کیجو تو ثاقب حزیں پر
تنہا ہے اور بیکس تڑپے ہی جا رہا ہے
اللہ امان میں رکھیو تو ثاقب حزیں کو
اک دین حق کا غم ہے جو اسکو کھا رہا ہے۔

خریداران الفضل توجہ فرماویں

پہلے ۲۲ اکتوبر کے الفضل میں لکھا تھا کہ اس سال میں ۵۱۵ روپیہ خرچ آمد سے زیادہ ہوا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پانسو خریدار مہیا کیا جاوے۔

اسکے جواب میں خان بہادر جناب مولوی محمد عبد الحق صاحب پنشنر نے لکھا کہ وہ دسمبر تک پانچ خریدار مہیا کر دینگے جسکا ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس مثال کی تقلید کی جائیگی۔ خان بہادر موصوف اپنا وعدہ پانچ خریداروں کا پورا کر چکے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ چکے ہیں۔ اور یہ خریدار بھی سلسلہ سے باہر مہیا کئے ہیں۔ مگر جماعت کے دوسرے دوستوں نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ بنا برآں خود جناب مولوی محمد عبد الحق صاحب ملازم ہیں۔ کہ میں نے اور کسی ملازم کا نام الفضل میں نہیں دیکھا۔ حالانکہ میں تو اپنا وعدہ پورا کر چکا ہوں اور ماہ دسمبر میں ایک ممبر اور کر دونگا۔ اور اس کے بعد میں اپنی طرف سے اور نام اپنے بھائیوں کی طرف سے پیش کرنا شروع کر دونگا۔

کیا ہمارے احباب اس جوان ہمت بزرگ کے ان الفاظ کو غور سے پڑھینگے۔ اور عملی رنگ میں اس کا جواب دینگے۔ الفضل کا خرچ آمد سے زیادہ ہے۔ اور اس کا علاج توسیع اشاعت ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا قیمت بڑھائی جائیگی۔ اسلئے قیمت بڑھانے کا موقعہ نہیں۔ آپکا ایک ہی آرگن ہے۔ اور اسی کے ذریعہ آپ بہت کچھ تبلیغ سلسلہ کا کام لے سکتے ہیں۔

بعض احباب یہ عذر کر دیتے ہیں کہ ہم پڑھے لکھے نہیں۔ حالانکہ وہ دوسروں سے پڑھا کر سن سکتے ہیں۔ چنانچہ زمیندار بھائی اچھے مرفہ الحال ہیں۔ مگر صرف ناخواندگی کے عذر کی وجہ سے اخبار نہیں خریدتے۔ اگر وہ دوسروں سے پڑھا کر سننے کی عادت ڈالیں۔ تو وہ اس رنگ میں غیر احمدی خواندوں کو تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ بعض ان پڑھ دوستوں نے اسپر عجیب عجیب لطیفے سنائے ہیں کہ کسطرح وہ حضرت اقدس کی کتب و رسالے کسی غیر احمدی مثلاً مولوی یا معمولی مدرسہ کے خواندہ کے سامنے رکھ دیتے کہ ہمیں ذرا ہم کو پڑھ کر سنانا اسمیں کیا لکھا ہے۔ اسطرح پڑھنے والا بھی متاثر ہو گیا۔ اور بیعت کرلی۔ پس ناخواندہ احباب کے نام بھی الفضل کے خریداروں میں آسکتے ہیں۔ مینیجر الفضل قادیان

خریداروں کو اخبار کیوں لیٹ پہنچتا ہے

شکایت کی جاتی ہے کہ خریداران الفضل کو اخبار کیوں دیر سے پہنچتا ہے۔ پہلے بھی احباب کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ہماری طرف سے کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہوتی۔ پھر ہم دفتر ڈاک کی نسبت تو یہاں تک اہتمام تھا۔ کہ جب وقت پر نہ ملا۔ تو کارکنان دفتر مینیجر الفضل نے رات کو دفتر میں بیٹھ کر اخبار بنایا اور ڈاکخانہ وقت مقررہ سے پہلے پہنچایا گیا۔ لیکن پھر بھی افسوس کے ساتھ دیکھا گیا۔ کہ اخبار کا ایک حصہ ڈاکخانہ میں پڑا رہا ہے۔ اور اسی روز روانہ نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ڈاک اب بٹالہ سے ہو کر جاتی ہے۔ اور مہر لگانے والے پیکر کا کام ہوتے ہیں ایک لیٹر بکس کھولنے۔ دوسرا اخبار چھاپنا۔ ادھر ہمارے کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اس قلیل عرصے میں اتنا سارٹ نہیں کر سکتا۔ مگر سب پوسٹ ماسٹر صاحب زبانی مجھے یقین دلاتے رہتے ہیں۔ کہ ہو جائیگا۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ جب تک یہ ایک پیکر اور یہ سارٹر کلرک سے نہیں ہوگا۔

اس کے متعلق ایک دو ہفتے اور دیکھ کر پھر کوئی افسران بالا دست تک کارروائی کی جائیگی۔ فی الحال تو میں آپکی برکت چاہتا ہوں۔ دوم مشین مطبع بوجہ پرانی ہونے کے بگڑی رہتی ہے۔ جس وقت پر بعض اوقات نہیں چھپ سکتا۔ فنڈ کمزور ہے۔ موجودہ سامان و ذرائع ہی سے کام چلانا ہوا۔ کیا کیا جائے۔ ناظرین کی توجہ کا یہ حال ہے۔ کہ تمام سال میں صرف بیس خریدار بڑھے۔ خریدار تو بہت بڑھے۔ مگر وی پی واپس کرنے والے اتنے نکلے۔ کہ تمام بڑھوتی اسمیں چلی گئی۔ مینیجر الفضل قادیان

جلسہ پر آنیوالے احباب مطلع رہیں

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۲ء پر جو احباب بٹالہ سٹیشن پر اتر کر اپنا اسباب گڈوں پر لدوائیں گے۔ ان سے فی بستر اور ٹرنک ۲ ر لئے جاوینگے۔ افسر جلسہ سالانہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب کا ایک ضروری اعلان

حال میں مولوی محمد علی صاحب نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جو خاص طور پر ہمارے پاس بھی برائے اشاعت بھیجا گیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب نے اس میں اپنے ہی ساتھیوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور انہی کے متعلق وہ اعلان ہے۔ اسلئے ہم اسے شائع کرنے کی تو ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مناسب جانتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں!۔

اس اعلان کو دیکھ کر اس بات پر تو خوشی ہوئی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس دل آزار اور سب و شتم کے رویہ کو جو نہ صرف ان کے ساتھیوں کا بلکہ خود ان کا ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خاص کر اور دیگر معززین اور ساری جماعت کے متعلق عام طور پر رہا ہے۔ ترک کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے اور "ذاتی حملوں" اور "دل آزار کلمات" سے مجتنب رہنا مناسب سمجھا ہے۔ لیکن جس رنگ اور جس طریق سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ وہ ضرور قابل افسوس ہے۔ کیونکہ اس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس وقت تک جو سختی اور درشت کلامی ان کی طرف سے ہوئی ہے۔ وہ صرف اس لئے ہے کہ ان پر سختی کی جاتی۔ اور ان کے متعلق دل آزار کلمات استعمال کیے جاتے ہیں۔ گویا وہ مجبوراً جوابی طور پر ایسا کر رہے ہیں۔ لیکن آئندہ وہ جوابی رنگ میں بھی اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں۔ اور ہم سمجھتے چاہئیں۔ لیکن ہمیں بھی اسی امر کو مدنظر رکھا جائے کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ اسکی طرف سے رنجیدہ کلمات سننے پڑیں۔ محض بدلہ کے طور پر دل آزار کلمات سے اجتناب کرنا یعنی اگر دوسرا اجتناب کرے۔ تو ہم بھی کریں۔ یہ کوئی بڑا مقام نہیں۔ بلکہ وہ اعلیٰ اخلاق جن پر اسلام ہمیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کو چاہتے ہیں کہ ہم دوسرے سے رنجیدہ باتیں بلکہ گالیاں سنکر بھی اس کا جواب نرمی سے دیں۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اپنے ساتھیوں کو بتاتے ہیں کہ تم دوسروں کی طرف سے ذاتی حملے اور دل آزار کلمات سنتے ہوئے خود ایسا نہ کرو۔ اور یہ خیال نہ کرو۔ کہ جب دوسرے دل آزار کلمات استعمال کرنے سے اجتناب کرینگے۔ تب ہم بھی رکینگے۔ بلکہ اس حالت میں جبکہ دوسرے تمہاری دل آزاری کر رہے ہیں اور تم پر ذاتی حملے کر رہے ہیں۔ تم ایسا کرنا چھوڑ دو!

لیکن کیا واقع میں بھی ایسا ہی ہے کہ دوسرے یعنی ہم۔ غیر مبائعین پر ذاتی حملے کر رہے ہیں اور ان کے متعلق دل آزار کلمات استعمال کر رہے ہیں۔ اور وہ جو کچھ کہتے ہیں جوابی طور پر کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا۔ تو ہم مولوی صاحب کو ان کے مذکورہ بالا الفاظ پر مبارکباد کہتے۔ لیکن حالت جبکہ اس کے الٹ ہے۔ اور مولوی صاحب بھی اس سے ناواقف نہیں۔ تو سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب دوسروں کو دل آزاری سے روکتے ہوئے خود ہماری دل آزاری سے باز نہیں رہے۔ کیونکہ انہوں نے ذاتی حملے کرنے اور دل آزار کلمات استعمال کرنے کا سارا بار ہم پر ڈال دیا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کی پوزیشن محض مدافعانہ قرار دی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں ہمیشہ ابتدا ان کی طرف سے ہوئی ہے اگر گذشتہ تحریروں کو دیکھا جائے۔ تو ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ جس قدر درشت الفاظ ان کی تحریروں میں اور خود مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں پائے جائینگے۔ اتنے ہماری تحریروں میں نہیں مل سکینگے۔ اور دُور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ حال ہی کی تحریروں کو لے لیا جائے۔ آج سے چند ماہ گذشتہ کے "الفضل" اور "پیغام صلح" کے پرچے سامنے رکھ کر دیکھ لیا جائے۔ کہ کس میں دشنام دہی اور درشت کلامی سے کام لیا گیا ہے اور کس کو جوابی طور پر مجبوراً کچھ کہنا پڑا ہے۔ اور ہم تو کہتے ہیں۔ پیغام صلح کے گذشتہ پرچوں کو بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے اعلان پر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنی طرف سے جو نوٹ لکھا ہے وہی دیکھ لینا کافی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ:۔

> "مدیر اخبار پیغام صلح انشاء اللہ العزیز آئندہ حتی الوسع ان حدود کی حفاظت کریگا۔ اس اشاعت کا ایک حصہ چونکہ پہلے تیار ہو چکا تھا۔ اس لئے ہم معذور ہیں۔" (ضمیمہ پیغام ۳ دسمبر ۱۹۲۱ء)

یہ الفاظ اس رویہ کو بتا رہے ہیں۔ جو اس آخری لمحہ تک جبکہ مولوی محمد علی صاحب کا اعلان ایڈیٹر صاحب پیغام کے پاس پہنچا۔ پیغام صلح کا ہمارے متعلق تھا۔ اس کے بالمقابل "الفضل" دیکھنے والے کو تسلیم کرنا پڑیگا ہمارا طرز عمل مولوی محمد علی صاحب کے اعلان سے قبل ہی یہ ہے۔ کہ ہم ان کی رنجیدہ باتیں بلکہ گالیاں سُنتے اور نرمی سے جواب دیتے ہیں۔

بہرحال اگر اس اعلان کا اثر دیرپا ...... رہا۔ اور اس کو پوری طرح نباہا گیا۔ تو یہ خوشی کی بات ہوگی۔ اور اس طرح ایک ایسی روش پر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء چل پڑینگے۔ کہ اُمید ہے۔ اس کی برکت سے ایک قدم اور بڑھانے کی بھی ان کو توفیق مل جائے۔ کیونکہ سب و شتم بے جا جوش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ترک کرنے سے جب اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ تو اس میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ اور وہی باتیں جو پہلی حالت میں ناپسند ہوتی ہیں دل میں گھر کر لیتی ہیں۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کے لئے ایسا موقع لائے۔ اور انھیں اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

خطبۂ جمعہ

(فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء)

ایک عام نصیحت

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس سلسلہ مضمون کے متعلق جس پر میں پچھلے چند ہفتوں سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ اور اسی تسلسل میں جو پچھلے خطبہ جمعہ میں بیان کیا گیا تھا۔ آج بھی میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس دن ایک سوال تھا۔ جو رہ گیا تھا۔ مگر اس کی تشریح کرنے سے پہلے آج بھی میں چند ضمنی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں:۔

صحیح سیاست کی سمجھ

پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں کسی قوم۔ کسی جماعت اور گروہ کے قائم ہونے اور کوئی کام کرنے کی لیاقت رکھنے کی بعض علامتیں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ وہ جماعت یا قوم یا گروہ صحیح سیاست کو سمجھے۔ نظام اجتماعی کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ ان کا علم رکھے۔ اس لفظ (نظام اجتماعی) کو بہت لوگ نہ سمجھتے ہونگے۔ اسلئے یہ کہو کہ اکٹھے مل کر رہنے اور کام کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ جب تک جماعت کے افراد ان کو نہ سمجھتے ہوں۔ اور سمجھنے سے یہ معنی نہیں کہ جب ان کو سمجھایا جائے۔ تو سمجھیں۔ بلکہ یہ ہیں کہ موقع اور محل کے مناسب ان باتوں کے متعلق خود ان کے اندر آپ طاقت ہو۔ ایسی قوت اور سمجھ ہو کہ جسے استعمال کر سکیں اس وقت تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

ایک بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ کا واقعہ ہے۔ اور وہ اس موقع پر صحیح طور پر منطبق ہوتا ہے اسلئے سناتا ہوں۔ کہتے ہیں۔ ان کے پاس تصوف کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک شخص آیا۔ اور پڑھتا رہا۔ ان کا نمونہ دیکھ کر سبق حاصل کرتا رہا۔ جب اس نے بہت علم حاصل کر لیا تو چاہا کہ واپس وطن جاؤں اور جا کر دوسروں کو یہ علم سکھاؤں۔ بزرگ نے اس سے سوال کیا تم واپس تو جانے لگے ہو۔ مگر یہ تو بتاؤ تمہارے ملک میں شیطان ہوتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا حضور شیطان کہاں نہیں ہوتا۔ ہر جگہ ہوتا ہے۔ اور وہاں بھی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ اگر وہاں بھی ہوتا ہے۔ تو تمہارا مقابلہ کریگا یا نہیں۔ اس نے کہا حضور کریگا انہوں نے کہا۔ پھر یہ بتاؤ۔ جب تم خدا کا قرب حاصل کرنے اور لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرو گے۔ اور شیطان تمہارا مقابلہ کریگا۔ تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس سے لڑونگا انہوں نے کہا اچھا تم اس سے لڑو گے اسے ہٹا دو گے اور دور کر دو گے۔ مگر پھر جب تم خدا کی طرف توجہ کرو گے وہ پھر آ جائیگا پھر کیا کرو گے۔ اس نے کہا پھر دھتکار دونگا۔ انہوں نے کہا اسپر وہ چلا گیا۔ لیکن جب تم توجہ کرنے لگے پھر آ گیا۔

شیطان چونکہ کتا یا کوئی اور جانور نہیں۔ جس کے متعلق وہ یہ کہہ سکتا کہ مار ڈالونگا۔ اسلئے وہ یہی کہہ سکتا تھا کہ دھتکار دونگا اور بزرگ کہتے۔ وہ پھر آ جائیگا۔ اسپر وہ حیران ہو گیا۔ بزرگ نے کہا اچھا میں ایک اور بات پوچھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہارا ایک دوست ہے جس نے اپنی حفاظت کیلئے ایک کتا پالا ہوا ہے تم اس سے ملنے کے لئے گئے لیکن کتے نے تمہیں روک دیا اسوقت کیا کرو گے؟ اس نے کہا کہ میں کتے کو مار کر ہٹا دونگا انہوں نے کہا وہ پھر آ جائیگا۔ دوست کا کتا ہونے کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ مار ڈالونگا۔ اسلئے صحیح اور سچی بات کی طرف راہ نمائی ہوئی۔ اس نے کہا میں دوست کو کہونگا کہ آؤ اور اپنے کتے کو ہٹاؤ۔ اسپر بزرگ نے کہا کہ بس شیطان کے مقابلہ میں بھی تم اسی طرح کرنا۔ جب وہ بار بار تمہارے مقابلہ میں آئے تو خدا تعالیٰ کو ہی کہنا کہ خدایا آپ ہی اسے ہٹائیے کہ یہ مجھے آپ کی طرف آنے نہیں دیتا۔ تب وہ ہٹیگا۔

کامیابی کے لئے ایک ضروری بات

اسمیں ایک نکتہ ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی انسان کوئی قوم۔ کوئی جماعت کوئی ملک۔ کوئی حکومت اسوقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے پاس اس کتے کے ہٹانے کا سامان نہ ہو جو پیچھے سے اسے پکڑتا اور مقصد و مدعا کی طرف جانے سے روکتا ہے۔

جب کوئی قوم کسی مقصد اور غرض کیلئے کھڑی ہوتی ہے اور جب کوئی حکومت کسی ملک پر چڑھائی کرتی ہے۔ تو اسکو کچھ تو سامنے سے کرنا ہوتا ہے۔ [illegible] مثلاً ایک حکومت ہے جس کی کسی دوسرے ملک سے لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ اسوقت ایک تو آگے سے اسے دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور کچھ پیچھے ایسے لوگ ہونگے جو اس خیال سے کہ لڑائی شروع ہونے کی وجہ سے ان پر ٹیکس لگینگے کہینگے لڑائی چھوڑ دو ہم نہیں لڑنا چاہتے۔ کچھ ایسی زمینیں ہونگی جو اس وجہ سے کہ لڑائی میں ان کے نیچے سرنگیں کھدینگی۔ لڑائی نہیں کرنی چاہیئے کچھ ایسے لوگ ہونگے جو سمجھینگے کہ ہمیں ان کے کھیتوں میں سے گذرنا پڑیگا کہیں خندقیں کھودی جائینگی کہیں قلعے بنائے جائینگے کہیں کشتیاں کام آئی جائینگی کہیں مکان اور عمارتیں گرائی جائینگی اسلئے کہینگے ہمیں لڑائی سے کچھ غرض نہیں گویا آگے سے تو دشمن کی تلوار چمک رہی ہوگی۔ اور دشمن کی توپیں گرج رہی ہونگی۔ اور پیچھے سے ایسے لوگ پکڑ پکڑ کر کھینچینگے۔ اور روکا ڈالینگے کہ ہم لڑنے کیلئے نہیں جانے دینگے۔

ایسے موقع پر اور ایسی گھڑی میں ملک کے افراد جب یہ جانتے ہونگے کہ اس لڑائی کے نتیجہ میں ہمیں بہت بڑا نفع حاصل ہوگا کیونکہ مرنا ہمارے آزاد رہنے کا باعث ہوگا۔ اور ٹیکسوں کا لگنا لاکھوں اور کروڑوں روپیہ لانے کا ذریعہ ہوگا اسوقت تک دشمن کے مقابلہ میں فتح نہیں بلکہ شکست ہوگی۔ لیکن جب ملک کا ہر ایک یہ سمجھتا ہو کہ یہ روپیہ ضائع نہیں جائیگا۔ بلکہ بیج ہوگا جس سے لاکھوں اور کروڑوں روپے پیدا ہونگے جو بچے مرینگے نہیں۔ بلکہ قوم کی کھیتی کے لئے آبیاری کا کام دینگے۔ یہ گاؤں اور کھیتیاں برباد نہیں ہوئیں بلکہ درحقیقت [illegible] اکٹھا ایک ایسا اونچا چبوترا بن رہا ہوگا جسے کوئی سیلاب نہ گرا سکیگا تب فتح ہوگی۔ کیونکہ اسوقت ہر ایک کھڑا ہو جائیگا۔ اور جو کوئی اس کے خلاف کوئی بات کہیگا۔ اس کو گرا دیگا اسوقت حکومت کو ضرورت نہ ہوگی کہ پیچھے سے کھینچنے والوں کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ دوسرے لوگ خود اس کام کو سنبھال لینگے اور حکومت کو کہینگے جاؤ تم جا کر دشمن کا مقابلہ کرو ہم ان لوگوں کا انتظام خود کر لینگے۔ تب حکومت کی توجہ نہ بٹیگی اور وہ دشمن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکیگی۔

بات سمجھنے کا مادہ

پس وہ قوم اور وہ جماعت جس کے افراد میں یہ عقل اور یہ سمجھ نہ ہو کہ سیاست کو سمجھ سکیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے پہلے تو میں عام نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر ایسی عقل اور سمجھ پیدا کرو کہ تمہارے دماغ بے عقلی اور جہالت کی طرف متوجہ نہ ہوں بلکہ اپنے دماغ اور عقل کو نیک باتوں کی طرف لگاؤ جس قوم نے ترقی کرنی ہوتی ہے اسکے افراد ایسے نہیں ہوتے کہ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات انہیں سمجھائی جائے۔ تب ہی وہ سمجھیں۔ بلکہ ان کے اندر ایسا مادہ ہوتا ہے کہ خود بخود ایسی باتوں کو سمجھ لیتے اور انکے مطابق اپنا طریق عمل بنا لیتے ہیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں یہ مادہ نہیں ملا ہے۔

ہجرت سے مراد ہجرت سے مراد کفر نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے جب میں نے اسی قسم کا فقرہ کہا تھا۔ تو دشمنوں نے اس سے کفر لوگ سمجھ لیے۔ اور سلسلہ کے مخالف اخبارات نے اس پر پھبتیاں اڑائیں۔ پس الکفر ام ہے۔ اور بہت سا رونا یہی لوگوں کا ہے۔ تو بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں تمیز عقل و خرد نہیں ہوتی۔ کہ بات کو صحیح طور پر سمجھیں۔ بلکہ وہ ہر بات سے تماشا نتیجہ نکال کر اپنی بھی عقل مارتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی تنگ کرتے ہیں۔

تخفیف اخراجات

ان باتوں میں سے ایک بات جس پر سلسلہ خطبات شروع ہے۔ یہ ہے کہ جو کام اس وقت ہو رہا ہے۔ اس کا بوجھ موجودہ حالات میں جماعت کی برداشت سے باہر ہے۔ اس وجہ سے مالی بجٹ میں کارکنان کو بہت سی تخفیف کرنی پڑی۔ اور بعض کو الگ کیا گیا۔ بعض ہٹا دیئے گئے۔ اور بعضوں کی تنخواہوں میں کمی کی گئی۔ اور بعض اور اخراجات کم کر دیئے گئے۔ اس کے متعلق جو کچھ ہوا پہلے پہلے صیغوں نے کیا پھر میرے پاس لائے۔ اور میں نے کئی دن لگا کر اخراجات میں اور بھی کمی کی جو کسی اندازہ میں چالیس ہزار کے قریب ہو گی۔ اور اس طرح ایسی صورت پیدا کی۔ کہ جو موجودہ آمد ہے۔ اسی سے پچھلے مشکلات ایک دو سال میں رفع کئے جا سکیں۔

تخفیف کس اصل پر کی گئی یہ تخفیف جو پہلے یا میرے سامنے ہوئی ایک اصل کے ماتحت کی گئی۔ پہلے تو یہ تجویز کی گئی کہ گریڈ الاؤنس اڑا دیا جائے۔ یا کوئی اور ایسی تجویز کی جائے۔ جس سے سب کی تنخواہوں پر اثر پڑے۔ لیکن میں نے کہا یہ غلط ہے۔ جن کو تھوڑی تنخواہ ملتی ہے۔ ان کی تنخواہ میں کمی کرنے سے ان کا گذارہ نہیں ہو سکیگا۔ کیونکہ وہ بمشکل ضروریات زندگی مہیا کر رہے ہیں۔ لیکن بڑی تنخواہوں والے کچھ ایسے بھی اخراجات رکھتے ہیں۔ جن میں کمی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے سب کی تنخواہ کم نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ صرف ان کی کم کرنی چاہیئے۔ جن کا کھانے اور کپڑوں کے علاوہ اور چیزوں پر خرچ ہوتا ہے۔ ہمیں ان کی تنخواہوں پر ہاتھ صاف کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سو سے اوپر تنخواہ رکھنے والوں کی ۲۰ فیصدی اور سو سے ساٹھ تک تنخواہ والوں کی ۱۵ فیصدی تنخواہ کم کر دی گئی۔

تخفیف پر کارکنوں کی آمادگی جب یہ فیصلہ ہوا۔ تو صیغہ جات نظارت والے سب موجود تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر یہ منظور ہے۔ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ورنہ ہم ان کو رکھ سکتے ہیں۔ جو اس تجویز کے ماتحت رہیں۔ اور جو نہ رہنا چاہیں وہ ہماری طرف سے آزاد ہیں۔ ہمیں ان پر کوئی گلہ نہیں ہوگا۔ لیکن ان لوگوں نے نہایت خوشی اور پر جوش طور پر اس تجویز کو قبول اور منظور کر لیا۔ اور کہا بیشک ہماری تنخواہوں کو کاٹ لیا جائے۔ بلکہ میں نے تو یہاں تک نمونہ دیکھا کہ ایک شخص کی تنخواہ ۶۲ یا اس کے قریب تھی۔ اس کو کہا گیا کہ تمہاری تنخواہ پر تو اس تجویز کا اثر نہیں ہوگا۔ اس نے کہا کیوں نہیں ضرور ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد صدر انجمن کے کارکن آئے۔ ان کو میں نے لکھ کر تحریر دی۔ کہ جو اس کے مطابق کام کرنا چاہیں کریں۔ اور جو نہیں کرنا چاہتے ان کو بھی ہم مجبور نہیں کر سکتے۔ ہماری حالت یہ ہے۔ اس کے مطابق جو کام کرنا چاہیں کریں۔

تو ایک تو یہ بات تجویز کی گئی۔ کہ جو تھوڑی تنخواہ لینے والے ہیں ان کی تنخواہوں میں کمی نہ کی جائے۔ اور دوسری یہ کہ جن کی تنخواہ زیادہ تھی ان کی کم کی جائے۔ اور تیسری یہ کہ انتظامی لحاظ سے پہلے استعمال کی وجہ سے غلطی سے نوکر رکھے گئے تھے۔ ایسے کارکن جن کے بغیر کام چل سکتا ہے ان کو ہٹا دیا جائے۔ اور ان کا کام دوسروں پر ڈال دیا جائے۔

تخفیف کے متعلق اعتراض اس ماتحت تھوڑے کام کرنے والے ہٹائے گئے۔ اور بڑی تنخواہوں والوں کی تنخواہیں کم کی گئیں۔ اب بجائے اس کے کہ وہ لوگ جنہوں نے یہ قبول کیا کہ ان کی تنخواہیں ۲۰ فیصدی اور ۱۵ فیصدی کاٹ لی جائیں۔ دوسرے انہیں شکر اور امتنان کی نظر سے دیکھتے۔ کہ انہوں نے خوشی سے دین کیلئے قربانی کی ہے۔ یہ کہنا شروع کر دیا کہ تھوڑی تنخواہ والوں کو تو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور بڑی تنخواہ والوں کو رکھ لیا گیا ہے۔

اعتراض کی لغویت جن لوگوں کے دل میں یہ خیال آیا ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ خیال کیسا پاگلانہ ہے۔

فرض کرلو۔ ایک ایسی گارد ہو جس میں سو سپاہی اور ایک افسر ہو۔ ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ کہ کچھ سپاہی کم کر دیئے جائیں۔ اس پر کوئی کہے۔ یہ تو بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ کہ تھوڑی تنخواہ والے دس سپاہی علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور ایک افسر پانچ سو تنخواہ لینے والا علیحدہ نہ کیا تو یہ کیسی جہالت کی بات ہوگی کیونکہ اگر افسر علیحدہ کر دیا جائے۔ تو سپاہی لڑنے کیلئے لشکر

اسی بات کو۔ مد نظر رکھ کر دیکھ لو۔ مثلاً دفتر امور عامہ ہے جس میں دو کارکن اور ایک ان کا افسر ہے۔ اب اگر افسر ایک کارکن کا کام بھی اپنے ذمہ لے لے۔ تو ایک کارکن کو ہٹایا جا سکتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ افسر کو ہٹا دیا جائے۔ وہ دونوں کام کرینگے۔ اس طرح کام نہیں چلیگا۔

ایک عام مثال یا مثلاً زمیندار ایک نوکر رکھے۔ جو ہل چلاتے۔ اور چار بیل رکھے (چونکہ زمینداروں کو بھی سلسلہ کی باتوں سے تعلق ہے۔ اس لئے ان کے گھر کی مثال پیش کرتا ہوں۔ تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ اعتراض کرنے والے کیسے جاہل ہیں) نوکر کی حیثیت افسر کی سمجھ لو۔ اور بیلوں کی ماتحت کام کرنے والوں کی۔ اس پر ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ زمیندار اخراجات کی تنگی کی وجہ سے ان کا خرچ نہ برداشت کر سکے۔ اب وہ ایک یا دو بیلوں کو ہٹائیگا۔ یا کہ نوکر (ملازم) کو اگر اسے ہٹا دیگا۔ تو کیا بیل آپ ہی آپ ہل چلا لینگے۔ وہ ایک دو بلکہ ضرورت مجبور کریگی۔ تو تین بیلوں کو بھی ہٹا دیگا۔ لیکن ایک ہالی ضرور رکھیگا کیونکہ چار بیل بھی اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

افسر کیوں نہ ہٹائے گئے تو اس سے زیادہ پاگلانہ اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ افسروں کو کیوں نہیں ہٹایا گیا۔ اور ماتحت کام کرنے والوں کو ہٹا دیا گیا ....

.... اور یہ محض اس لئے کہا گیا۔ کہ ان کے قلب ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ محض اعتراض کرنے کیلئے اعتراض کرتے ہیں۔ نہ کہ اصلاح کی غرض سے۔ اگر افسر کو الگ کر دیا جائے۔ تو کام کس طرح چل سکتا ہے۔ ایک گھر کا ایک کمانے والا ہوتا ہے اور اس سے نیچے اس کے بال بچے ان میں سے کوئی مر جائے۔ تو پیچھے گھر میں امن قائم رہ سکتا۔ اور ابتری نہیں پھیل سکتی۔ باپ یا دس بارہ بچے جنہیں وہ پال رہا ہوتا ہے۔ یا ماں جو ان کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ مر جائے۔ تو نقص نہیں پڑتا۔ اگر آٹھ یا دس بچے بھی مر جائیں۔ لیکن ایک کام کرنے والا باپ زندہ رہے۔ یا ایک نگرانی کرنے والی ماں موجود رہے۔ تو وہ ابتری نہیں پڑے گی۔ جو ایک باپ یا ماں کے مرنے اور سارے بچوں کے زندہ رہنے سے پڑتی ہے۔ اسی طرح افسر کے ہٹانے کے معنے ہوں گے۔ کہ سارا کام خراب کر دیا جائے۔ ایک ہیڈ ماسٹر جس کے ماتحت دس بارہ مدرس کام کرتے ہیں

اس کو سلسلے ہٹانا مناسب ہوگا۔ کہ اس کی تنخواہ زیادہ ہے۔ یا مدرسوں میں سے کچھ الگ کر دینے مناسب ہونگے۔ جن کی تنخواہ کم ہوگی۔ اگر ہیڈ ماسٹر کو ہٹا یا جائیگا۔ تو کام نہیں چل سکیگا۔ لیکن اگر کسی مدرس کو ہٹا یا جائیگا۔ تو اس کا کام دوسروں پر تقسیم کر دیا جائیگا۔ اور کام چلتا رہیگا۔ اسی طرح تخفیف کا سوال اٹھیگا۔ تو ضلع کے ڈپٹی کو ہٹایا جائیگا۔ پولیس کے ماتحت جو چار پانچ تحصیلدار کام کر رہے ہونگے۔ ان میں کمی کی جائیگی۔ یا تخفیف کی ضرورت کے ماتحت تھانیداروں میں سے بعض کو۔ انسپکٹر ہٹایا گیا تو کام کس طرح چلیگا۔ اور تھانیداروں سے کام کون لیگا۔ اسی طرح اگر ڈپٹی نہ رہا۔ تو تحصیلداروں سے کام کون کرائیگا۔ ہر ایک اپنی اپنی رائے کے ماتحت کام کریگا۔ اور اس طرح کام میں ابتری پڑ جائیگی۔

تو یہ اعتراض جو کیا گیا ہے۔ تخفیف عامہ پر اعتراض ہے اور میرے نزدیک اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جن کے قلب میں یہ اعتراض پیدا ہو رہے ہیں ان سے نیکی اور صداقت مٹ گئی ہے۔ کیونکہ جہاں یہ موجود ہوتی ہے۔ وہاں ایسا غلط اور نادرست قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ وہاں بات کرنے سے پہلے سوچ لیا جاتا ہے۔ اور کہنے سے قبل اپنے دل پر قابو پا لیا جاتا ہے۔ اور دیکھ لیا جاتا ہے کہ کیا کہنے لگا ہوں۔

اعتراض کرنے والوں کی بے ہودگی

جن آدمیوں کے دلوں میں یہ بات پیدا ہوئی ہے۔ اور دوسروں نے تو مجھ تک یہ بات پہنچائی ہے۔ وہ ایک پنجابی مثل کے مطابق ہیں کہ جس بات پر بیٹے کی بیوی کو گالیاں دینی ہوتی ہیں۔ وہ اپنی بیٹی کی طرف منسوب کر کے اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور چونکہ وہ کام اس نے نہیں کیا ہوتا۔ اس لئے وہ اپنی آپ کو اس بارے میں مخاطب نہیں سمجھتی۔ اور اس طرح اس کو آگے رکھکر بیٹے کی بیوی کو گالیاں نکالی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ۔ دوسروں کے نام لیکر کہ انجمن نے یا ناظر نے فلاں بے وقوفی کی بات کی ہے۔ مجھے بے وقوف بناتے ہیں۔ کیونکہ کام میں نے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے جو کچھ وہ دوسروں کا نام لیکر کہتا ہے۔ مجھے ہی کہتا ہے۔ میں یہ نہیں کر سکتا کہ کام تو خود کروں اور ذمہ دوسروں کے لگا دوں کیونکہ خدا نہیں ہوں۔ جو کام میں نے کیا ہیں اس کی ذمہ واری سے بری نہیں ہوتا۔ اس لئے میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر یہ کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اور اگر درست اور مناسب بات ہوئی ہے۔ تو بھی میں ایک حد تک اس کا ذمہ وار ہوں۔ مگر میں نے بتایا ہے۔ کہ یہ اعتراض کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی تخفیف کی مثال

خدا تعالیٰ بھی جب تخفیف کرنے پر آتا ہے۔ اور زمین پودوں کے لئے پوری غذا مہیا نہیں کر سکتی۔ تو درختوں کے پتے گرا دیتا ہے۔ کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ایسے موقع پر جڑ کو اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ نہیں اس وقت شاخوں پر ہی تخفیف کا اثر ہوتا ہے۔ اور جڑ کو اسی وقت کاٹا جاتا ہے جب درخت کو اکھیڑ پھینکنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم ہر سال درختوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی تخفیف دیکھتے ہیں۔ ایک موسم آتا ہے جبکہ زمین پوری غذا مہیا نہیں کر سکتی۔ اور دوسرے درختوں کو جو رنگ دینی ہوتی ہے۔ اس وقت کئی درختوں کے پتے گر کر دئے جاتے ہیں۔ مثلاً سنگترے کو پتے دینے کی ضرورت ہے تو آم کے پتوں میں تخفیف کر دی جائیگی۔ کہ وہ پتے جھاڑ دیں۔ اور سنگترہ نکال لے۔ خدا تعالیٰ اس وقت جڑ سے نہیں اکھیڑ دیتا۔ جڑ سے اسی وقت اکھیڑتا ہے۔ جب وہ چیز قائم رہنے کے قابل نہیں رہتی۔

تخفیف فرع میں کی جاسکتی نہ کہ اصل میں

تو تخفیف کا اثر فرع پر پڑا ہے۔ اصل پر نہیں پڑا کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جب لڑائی ہوتی ہے۔ تو کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ جرنیل اتنی بڑی تنخواہ لیتا رہا ہے۔ اس کا بہت سا روپیہ بینک میں جمع ہے۔ سپاہی مر گیا۔ تو اس کے بال بچوں کو کون پالیگا۔ اس لئے جرنیل کو آگے کر کے مروا دو۔ سب یہی کہینگے۔ کہ سپاہیوں کو آگے کرو۔ کیوں؟ اسلئے کہ جرنیل کے مرنے سے سارے سپاہی مارے جائینگے اور سب کی تخفیف ہو جائیگی۔ مگر سپاہیوں کے مرنے سے ملک نہیں مرتا۔ بلکہ زندہ ہوتا ہے۔

گھر میں تخفیف کی مثال

پس یہ ایسی موٹی بات ہے۔ کہ فطرتاً اور عقلاً آسانی معلوم ہو سکتی ہے مگر ایسے لوگ ہیں جو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے کوئی کس طرح معاملہ کرے۔ جن کی عقل ایسی کند ہو کہ معمولی معمولی اور موٹی موٹی باتیں جو انہیں گھروں میں پیش آتی ہیں۔ روزانہ کاروبار میں دیکھتے ہیں۔ اور [illegible] پائی جاتی ہیں۔ ان پر ٹھیک طور سے حاوی نہیں ہوتے۔ دیکھو اگر گھر کے اخراجات میں تخفیف کا خیال پیدا ہو تو کیا روٹی کی تخفیف کی جائیگی جس پر دس بارہ۔ پندرہ جس روپیہ ماہوار لگتے ہیں۔ یا ایک ریشمی رومال پر جو چار یا پانچ روپیہ کو خریدا جاتا تھا۔ بات یہ ہے کہ تخفیف کے لئے صرف قلیل اور کثیر خرچ کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس خرچ کو ہٹا کر کام کس طرح چلایا جائیگا۔ اور کام خراب تو نہیں ہو جائیگا۔ ایک تو یہ بات ہے۔ جو میں کہنا چاہتا تھا۔

منافق ہمیشہ ناکام رہینگے

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے مجھے لکھا ہے۔ کہ افسران کو تنبیہ کر دو۔ کہ ان کا معاملہ ماتحتوں سے ٹھیک نہیں ہے۔ ورنہ تمہارے ان خطبات کے اثر سے ڈر کر اس وقت لوگ چپ تو ہو جائینگے۔ لیکن چار پانچ ماہ بعد دیکھنا کیا نتیجہ نکلیگا۔

ساری دنیا کے بادشاہ بھی منصب سے نہیں ہٹا سکتے

اس نے تو چار پانچ ماہ کا عرصہ بتایا ہے۔ لیکن میں آج ہی بتاتا ہوں۔ کہ کیا ہوگا۔ مجھے کسی دنیاوی حکومت نے کھڑا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی حکومت ہے۔ جو مجھے ہٹا سکے۔ ہمارے بادشاہ معظم جارج پنجم ہیں۔ میں ان کا ادب کرتا ہوں۔ لیکن باوجود اس کے کہتا ہوں بادشاہ معظم نہیں دنیا کے سارے بادشاہ بھی ملکر مجھے اس منصب سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹا سکتے۔ کیونکہ مجھے اس پر کسی انسانی طاقت نے کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے کھڑا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انسانوں کے منصوبے کچھ نہیں کر سکتے۔

مفسدین نے کیا کر لیا

بڑے بڑے مفسد کیا کر سکے۔ مولوی محمد علی صاحب صدر انجمن کے سکرٹری تھے مولوی صدر الدین ہیڈ ماسٹر تھے۔ خواجہ صاحب بڑے لیکچرار سمجھے جاتے تھے۔ اور جماعت کا ان پر بہت بڑا انحصار خیال کیا جاتا تھا۔ اور ان کے ساتھی سارے کاموں پر حاوی تھے ان کے مقابلہ میں وہ تھا۔ جسے انہوں نے ہمیشہ [illegible] کرکے کاموں سے علیحدہ رکھا جس کی عمر ایسی چھوٹی تھی۔

کرڑی عمر والے اس کے سامنے ادب سے بات کرتے جس کا علم کوئی ایسا علم نہ تھا کہ دنیاوی طور پر عالموں کو کچھ سکھا پڑھا سکتا۔ جس کی عقل و خرد کا کوئی ایسا نمونہ ظاہر دیکھا گیا تھا۔ جس کا خاص اثر ہوتا۔ اور جس کا خاندانی لحاظ سے اثر چھ سال پہلے مٹ چکا تھا۔ کیونکہ اگر خاندانی اثر کا لحاظ کیا جاتا۔ تو محمود خلیفہ بنتا۔ نورالدین نہ بنتا۔ ان حالات کے باوجود جب وہ سامنے کے سامنے مقابلہ پر کھڑے ہو گئے۔ تو انھوں نے کیا بنا لیا۔ کچھ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ کھویا ہی ہے۔ آج سے سات سال پہلے جماعت میں ان کی جو عزت تھی۔ کیا اب بھی ہے۔ کس زور سے انھوں نے اعلان کیا تھا کہ ۹۹ فیصدی لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن کس صفائی کے ساتھ ان کا یہ اعلان باطل ہوا۔ تو یہ خدا تعالیٰ کے قبضہ میں بات ہے۔ جب تک وہ سمجھیگا کہ یہ انتظام سلسلہ کے لئے مفید ہے۔ اسوقت تک یہ چلائیگا۔ اور جب سمجھیگا یہ مفید نہیں تو ایسی مخفی صورتیں پیدا کر دیگا۔ جن کا کسی کو پتہ بھی نہیں۔ اور یہ مٹ جائیگا۔ ان صورتوں کا آج علم نہیں ہو سکتا۔

مومن کے مقابلہ میں منافق کامیاب نہیں ہو سکتا

مگر میں نے تو پہلے خطبہ میں بتایا ہے۔ کہ لوگوں کو چاہیئے کہ صفائی سے کہدیں کہ کس کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ خدا اور رسول اور ان کے خلفاء سے ان کا تعلق ہے یا ملازمت کرنے سے۔ جب یہ کہدیا گیا۔ تو پھر جو ایسا منافق طبع انسان ہے۔ جو مال و دولت کے لئے۔ ملازمت کے لئے۔ ہیڈ ماسٹر یا منیجر سکول ہونے کے لئے یہاں رہتا ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ کیا منافق بھی کبھی مومن کے مقابلہ میں جیتا کرتا ہے۔ اگر یہاں کوئی دل میں شکوہ و شکایت رکھ کے رہتا ہے تو وہ منافق ہے اور منافق خواہ لاکھ بھی ہوں کچھ نہیں کر سکتے۔ پہلے منافقوں نے کیا کر لیا تھا کہ اب کوئی کریگا۔ منافق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اول تو اسے ظاہری کامیابی بھی کم ہی ملتی ہے اور اگر مل جائے تو بہت ہی جلدی ذلیل ہو کر گر جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ کا واقعہ ہے جسے عام لوگ سمجھے نہیں۔ مگر مجھے خدا تعالیٰ نے خاص طور پر سمجھایا ہے۔ اسوقت اس پر بحث کی ضرورت نہیں مگر اتنا بتاتا ہوں۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ اس فتنہ میں شامل ہونے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو تلوار سے نہ مارا گیا ہو۔ سینکڑوں ہی تھے۔ جو اس فتنہ کے بعد دس بیس تیس سال تک جیتے۔ لیکن جب بھی مرے۔ تلوار سے مرے۔ آخری آدمی کی نسبت ایک صحابی کہتا ہے کہ وہ اندھا ہو کر سوال کرتا پھرتا تھا۔ اس حالت میں بھی خدا نے اس کے لئے یہی رکھا تھا کہ تلوار سے مارا جائے۔ وہ سوال کرتے کرتے ایک دن حجاج کے سامنے آ گیا۔ اس نے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ بتایا گیا یہ بھی اس فتنہ میں شامل تھا۔ اس نے کہا اسے لے آؤ۔ اس کا صدقہ کریں۔ اور تلوار سے اسے مار دیا گیا۔

کام کرنیوالے کسی سے نہ ڈریں

پس یہ مت سمجھو کہ میں کسی خفیہ منصوبہ یا کوشش سے ڈر سکتا ہوں اور میں نے سب کارکنوں کو بتایا ہے کہ ان کا دل بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ جیسا اس کا ہے۔ جس کے ساتھ ہو کر انہوں نے کام کرنا ہے۔ اور میرا دل ایسا ہے۔ جو کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور ڈر کا لفظ بھی اس حقیقت کو بیان نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کے متعلق اپنے اندر رکھتا ہوں لیکن کسی سے مجھے کوئی ڈر نہیں۔ اور میری ہدایات کے ماتحت کام کرنیوالوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی نہ ڈریں۔ وہ دیانت اور امانت سے صداقت کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے لئے کام کریں۔ اور کسی سے نہ ڈریں وہ یقیناً کامیاب ہونگے اگر خدا تعالیٰ کی رضا ان کے مدنظر ہوگی۔ اور اگر یہ نہ ہوگی تو دنیا کو ان کے مقابلہ میں اٹھنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ خود انہیں تباہ کر دیگا۔ جو اس کا نام لیکر فتنہ و فساد پھیلائینگے اور دوسروں کے حقوق کی پرواہ نہ کرینگے۔

سوال بند کرنے کا طریق

قناعت کی ضرورت

یہ بات بیان کرنے کے بعد میں اس سوال کی طرف آتا ہوں جو گذشتہ خطبہ جمعہ کے متعلق باقی رہ گیا تھا۔ میں نے بتایا تھا کہ کامیاب ہونیوالی جماعت کے لئے قناعت پیدا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ امن قائم ہو سکتا ہے ورنہ تو فساد اور فتنہ پھیل جائیگا۔

یورپ کے لوگوں کی حالت

میں نے بتایا تھا کہ یورپ میں چونکہ یہ قناعت نہیں اسلئے فساد برپا ہے۔ وہاں کے غریب کی حالت یہاں کے امیر کی حالت سے بہت اچھی ہے۔ وہاں ایک مزدور کو چار سو کے قریب تنخواہ ملتی ہے جو یہاں ڈپٹی کو بھی نہیں ملتی۔ اور اب تو نہیں۔ لیکن پچھلے دنوں ڈپٹی بننا ایک معراج سمجھا جاتا تھا۔ وہاں کی مالی حالت یہاں کی نسبت بہت اچھی ہے۔ مگر باوجود اسکے ان لوگوں میں اطمینان نہیں۔ اور لوگ جھگڑ رہے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ مگر وہ اسلئے نہیں مر رہے کہ ان کے پاس مال نہیں۔ بلکہ اس لئے مر رہے ہیں کہ انکے دل مر گئے۔ امیر و غریب نوکر و آقا افسر و ماتحت سب یہی کہتے ہیں کہ مر گئے لیکن وہ باہر سے نہیں۔ ان کا دل مر گیا ہے۔

بے اطمینانی دور کرنے کیلئے سوال کا بند کرنا۔

میں نے بتایا تھا کہ بے اطمینانی کی رو مٹانے کے لئے قناعت ضروری ہے۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ "سوال" کو مٹا دیا جائے۔ کیونکہ یہی بے اطمینانی پیدا کرنے اور قناعت نہ پیدا ہونے دینے کا بہت بڑا موجب ہے۔

اسلام سوال کرنے سے روکتا ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ اور رسول کریم نے برا منایا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو بہت ہی برا سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ انھوں نے ایک سوال کرنیوالے کی تھیلی چھین لی۔ اور اسلئے مارا کہ وہ سوال کرتا پھرتا تھا۔ تو سوال کرنے کو اسلام نے بہت حقیر اور ذلیل فعل قرار دیا ہے۔

سوال کرنا کیوں برا ہے

اور در حقیقت سوال کرنے سے انسان میں ایسی دنائت آجاتی ہے کہ جس کی وجہ سے بہت کمینگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے میں نے بتایا تھا کہ قناعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سوال کی عادت کو مٹایا جائے۔ کیونکہ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ شخص جس نے کچھ کام نہیں کیا ہوتا۔ سوال کرکے کچھ حاصل کر لیتا یا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہم جو کام کرتے ہیں ہم کیوں سوال نہ کریں۔ اسوجہ سے وہ یہی کہدیتے ہیں کہ تنخواہ بڑھا دو۔ اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ وہ تو خدا کیلئے کام کر رہے ہیں۔ اور انکو تنخواہ نہیں مل رہی۔ بلکہ گذارہ مل رہا ہے۔ تو ایک سوال کرنیوالے کو دیکھ کر دوسرے کو بھی اس کی جرأت اور تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس کی مثال دیکھئے۔ ایک بچہ جب پیسہ مانگے۔ تو دوسرا بھی مانگنے لگ جاتا ہے۔ چاہے اسے ضرورت نہ ہی ہو۔ اور یہاں تک ہوتا ہے کہ چھوٹا بچہ بھی جب بڑے بھائی کو

مانگتے دیکھتا ہے۔ تو وہ بھی ہاتھ پھیلا دیتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی نہیں جانتا کہ پیسہ کیا ہوتا ہے۔ اور اسے دیکھا کر مانگتا ہے۔ اسی طرح سوال کرنے والوں کو دیکھ کر دوسروں کو بھی سوال کرنے کی جرأت ہوتی ہے۔ اس لئے سوال کا مٹانا ضروری ہے ۔

سوال کرنا کس طرح مٹایا جائے؟

مگر سوال کرنا کس طرح مٹ سکتا ہے؟ یہ بھی ایک سوال ہے۔ جس پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق یا تو یہ کہدیا جائے کہ سوال کبھی نہیں کرنا۔ مگر یہ وہی کہہ سکتے ہیں۔ جو اس درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں کہ خدا ہی دیگا تو کھائینگے۔ ورنہ بھوکے مرجائینگے۔ لیکن نہ تو تمام لوگ اس درجہ کے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ لاکھوں کی جماعت سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ ایسا کر بھی سکے۔ اسلئے یہ کہنا کہ سوال نہیں کرنا چاہیئے۔ کافی نہیں ہو سکتا۔ اگر دنیا میں سارے کے سارے لوگ ولی اللہ ہوتے یا فرشتے ہوتے۔ تو ہم انہیں اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے۔ کہ سوال نہ کرو۔ اور کوئی نہ کرتا۔ مگر دنیا میں تو غریب بھی ہیں۔ اور امیر بھی۔ طاقتور بھی ہیں اور کمزور بھی۔ نیک بھی ہیں اور بد بھی۔ پھر نیکوں میں اعلیٰ درجہ کے نیک بھی ہیں۔ اور ادنیٰ درجہ کے بھی ۔

نیک جماعت کے لوگ

اور نیک جماعتوں میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ کسی جماعت کے نیک ہونے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کا کثیر حصہ نیکی کی طرف مائل ہو۔ یہ نہیں کہ اس میں شامل ہونیوالا کوئی کمزور نہیں۔ کمزور بھی ہوتے ہیں۔ صحابہ میں بھی ہوئے۔ ان سے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں اور ہونگے اور دنیا میں کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جس کے سارے کے سارے لوگ ولی اللہ ہوں۔ اگر کوئی یہ خیال رکھتا ہے تو وہ حقائق کا انکار کرتا ہے۔ اور قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے

پس چونکہ سارے لوگ ولی اللہ نہیں۔ اسلئے کیا یہ کہدینے سے کہ سوال نہیں کرنا چاہیئے سارے لوگ سوال کرنا چھوڑ دینگے؟ ایک جماعت تو ایسی ہوگی۔ جو چھوڑ دیگی۔ اور کہیگی ہم فاقے مرنا منظور کرینگے۔ مگر سوال نہیں کرینگے۔ لیکن ایک جماعت ایسی بھی ہوگی۔ جو ایسے مضبوط ایمان والی نہیں ہوگی۔ وہ کچھ مدت تک سوال نہ کریگی۔ لیکن جب دیکھیگی کہ بچے فاقے مرنے لگے ہیں۔ اور عورت کے پاس ستر ڈھانکنے کے لئے بھی کپڑا نہیں تو کہیگی اب ہم سے برداشت نہیں ہو سکتی اور سوال کریگی۔ ایسی صورت میں سوال کا مٹانا کس طرح ممکن ہے ۔

سوال بند کرنے کے لئے دو طاقتوں کے بالکل کام کرنے کی ضرورت

اس کے لئے دو طریق ہیں اور دو طاقتیں ہیں جو ملکر جب تک کوشش نہ کریں سوال نہیں مٹ سکتا۔ ایک طاقت تو وہ ہے جو [illegible] ہے۔ اور انتظام کی باگ خدا نے اس کے سپرد کی ہے۔ ایک وہ جو افراد ہیں۔ اور جن کے متعلق انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں ملکر مٹانا چاہیں تو یہ سوال مٹ سکتا ہے۔ پہلی طاقت سے مراد مثلاً ناظر امور عامہ اور ناظر بیت المال ہیں۔ اور ہر وہ شخص جسکو خدا نے علم دیا ہے۔ وہ دوسروں کو وعظ کے ذریعہ سمجھائے کہ سوال کرنا بہت بری چیز ہے۔ واعظ اپنے وعظوں میں۔ لیکچرار اپنے لیکچروں میں۔ مدرس اپنے شاگردوں کو۔ افسر اپنے ماتحتوں کو۔ نگران ان لوگوں کو جن پر اس کی نگرانی ہو۔ مرد اپنی بیوی بچوں کو اور بیویاں اپنی اولاد کو بتائیں۔ اور ذہن نشین کرائیں کہ سوال کرنا ایک بری چیز ہے۔ یہ بات حکومت کے ساتھ تعلق رکھتی ہو یعنی ہر رنگ کی حکومت خواہ وہ سیاسی ہو یا علمی یا تمدنی جسے حاصل ہو وہ سمجھائے کہ سوال کرنا بہت بری اور بے غیرتی کی علامت ہے۔ مگر اس سمجھانے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں فاقہ کی نوبت آتی ہے۔ جن کے پاس پہننے کو کپڑا نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ بھی ہیں۔ اور ہوتے رہینگے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے ۔

دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھنا۔

اسکے لئے یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے بھائیوں اور ساتھ والوں کی ضرورت کو دیکھ کر انکی اطلاع ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جو انتظام کر سکتے ہیں۔ مثلاً دارالعلوم میں جو لوگ رہتے ہیں۔ ان کا کام ہے کہ اگر ان کے محلہ میں کسی کی حالت فاقہ کشی تک پہنچ گئی ہے تو وہ اسبات کو فاقہ کش پر نہ چھوڑیں کہ وہ اپنی حالت دوسروں کے سامنے پیش کر کے سوال کرے۔ بلکہ وہ خود اسکی حالت کو دیکھیں اور منتظمین کو اطلاع دیں کہ ہمارا ہمسایہ یہ فلاں شخص ہے جسکو فلاں ضرورت ہے۔ اسکی حالت فاقہ کشی تک پہنچ گئی ہے یا وہ ننگا ہے اور مستحق ہے کہ بھائی اسکی مدد کریں۔ گویا وہ لوگ جن کو مشکلات پیش آئیں۔ انکو اپنی مشکلات پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ بلکہ انکی مشکلات پیش کرنے کی ذمہ داری دوسرے اپنے سر لیں۔ اور خلیفہ یا اس کے نائب یا اور جماعتوں میں جو کام کرنیوالے ہیں ان کے پاس پہنچائیں۔ ہر شخص دیکھتا ہے کہ کسی کو کیا تکلیف ہے۔ جس کا دور کرنا ضروری ہے ۔

قابل امداد تکالیف

ان تکلیفوں میں سے اصل یہی ہیں کہ کھانے کو دانہ نہ ملنا۔ مکان نہ ہونا۔ کپڑا نہ مل سکنا۔ ایسی تکالیف ہیں۔ جن کا دور کرنا فرض رکھا گیا ہے۔ ان کا انتظام کرنا خدا نے ضروری قرار دیا ہے۔ جو شخص کمانے کے ناقابل ہے۔ دوائی حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رہنے کے لئے اس کے پاس مکان نہیں ہے یا کپڑا نہیں ہے تو جماعت کا فرض ہے کہ اسکی مدد کرے۔ اور ایسا انتظام کرے کہ وہ پیٹ بھر سکے یا ستر ڈھانک سکے یا سر چھپا سکے یا دوائی پا سکے ۔

یہ ذمہ واری اسلام سب پر رکھتا ہے۔ اور گو یہ فرض کفایہ ہے مگر ہے فرض جیسا کہ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کوئی مر جاتا ہے تو یہ ضروری نہیں۔ کہ تم سب اسکے جنازہ پر جاؤ۔ لیکن اگر تم میں سے کوئی بھی نہیں جاتا۔ تو سب گنہگار ہونگے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس کپڑا نہیں۔ مکان نہیں۔ دوائی نہیں۔ تو جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کا انتظام کرے۔ لیکن ہر شخص کا علیحدہ علیحدہ یہ فرض نہیں۔ بلکہ سب پر ہے۔ اور اگر جماعت انتظام نہ کریگی۔ تب سب گناہگار ہونگے۔ اور اگر ایک بھی کر دیگا۔ تو کوئی گناہگار نہیں ہوگا۔ اسکے لئے اسلام نے ایک حد زکوٰۃ کا رکھا ہے ۔ اگر یہ انتظام قائم ہو جائے۔ تو سوال کرنا اٹھ جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص دیکھیگا کہ ایک شخص فاقہ سے ہے۔ مگر سوال نہیں کرتا۔ تو وہ کہیگا۔ میں پیٹ بھر کے کھانے کے بعد اچھی روٹی کے لئے سوال کروں۔ تو میرے لئے شرم کی بات ہے۔ اسی طرح جب دیکھا جائیگا کہ ایک بیچارہ ستر ڈھانکنے سے بھی عاری ہے۔ اور پیوند لگا کر ڈھانکتا ہے۔ تو کہیگا مجھے شرم نہیں آتی کہ میں لٹھے ململ کے لئے سوال کرتا ہوں۔ اور موٹا کپڑا پہننے پر صبر نہیں کرتا ۔

ضرورت مندوں کا دوسرے خیال رکھیں

تو سوال کے مٹانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جن کو سوال کی حاجت ہو۔ ان کی حاجت کو دوسرے محسوس کریں۔ اور اس کے پورا کرانے کا انتظام کریں۔ اگر یہ بات ہو جائے۔ تو سوال کرنے کی عادت خود بخود مٹ جائیگی ۔

اب ہمارے پاس بیسیوں درخواستیں آتی ہیں کہ یہ ضرورت ہے۔ یہ حاجت ہے اسے پورا کیا جائے۔ مثلاً کئی طالب علم لکھتے ہیں کہ:

نہیں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ وہ دی جائے۔ لیکن اگر افسر کو کچھ کہ فلاں محتاج ہے۔ اور اسے فلاں چیز کی ضرورت ہے جس کا علم آسانی سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب اس کے پاس کاپی یا پنسل نہ ہوگی تو معلوم ہو جائیگا کہ اسکو اسکی ضرورت ہے۔ اور اس کے پاس نہیں ہے۔ ایک لڑکا فیس نہیں لاتا۔ جب پوچھا جائیگا تو کہیگا۔ ہے نہیں۔ اس طرح ان کی حالت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اگر افسر اس ذمہ داری کو سمجھے کہ لڑکوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اس کا فرض ہے۔ اور وہ آگے ان کے پاس پہنچائے۔ جو انتظام کر سکتے ہیں۔ اور وہ اپنے طور پر تحقیقات کر رہے ہوں۔ کہ وہ ضرورت مند فریب تو نہیں کر رہا۔ بلکہ اسے فی الواقع ضرورت ہے۔ تو وہ ضرورت کے پورا کرنے کا خود انتظام کر دینگے۔ اور ضرورت مند کو کہنے کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ اور نہ انہیں سوال کی عادت پڑیگی۔

ضروریات سے کونسی باتیں مراد ہیں

اگر افراد اس بات کو سمجھ لیں گے۔ کہ ایسی حاجتیں جن کے پورا کئے بغیر زندگی کا قیام نہیں ہو سکتا۔ تو سوال کی عادت نہ رہیگی اور ان ضروریات سے میری مراد کھانا۔ پینا۔ دوائیاں اور ایک حد تک مکان بھی ہے۔ اور انسانیت کے قیام کے لئے لباس اور ایک حصہ مکان کا ہے۔ مکان دونوں صورتوں میں شامل ہے۔ انسانیت کے قیام کے لئے بھی اور زندگی کے قیام کے لئے بھی۔ وہ عورت جو جنگل میں بیٹھی ہو عفیفہ نہیں ہوتی۔ اور جو ننگی ہو۔ وہ بھی انسانیت کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ تو جس طرح مذہب کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح حیات کا قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ وہ جہاں ان دونوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ اور ان کے قیام کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہو۔ اس کا انتظام کرنا دوسروں کا فرض ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ کہا جائے فلاں جو کھدر پہنتا ہے۔ اسے بانات کی ضرورت ہو۔ یا فلاں سادہ خوراک کھاتا ہے۔ اسکے لئے اعلےٰ خوراک کی ضرورت ہو۔ بلکہ ضروریات سے مطلب ان چیزوں سے ہے جو انسانیت یا زندگی کے قیام سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں مدد کرنا ضروری ہے۔ اور جو چیزیں تعیش سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں اس پر چھوڑ دو۔ کہ اتنی قربانی وہ خود کرے۔

قابل رشک اطمینان

پس اگر ان ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تو سوال کرنا مٹ جائے۔ وہ سوال کرنے کی عادت سے بچنے سے قناعت صحیحہ حاصل ہو جائیگی۔ اور اس کے نتیجہ میں تمہیں وہ اطمینان حاصل ہوگا۔ کہ دنیا تم پر رشک کریگی۔ اور وہی حالت ہوگی۔ کہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ دوسرے غیر خواہش کرینگے کہ کاش ہم بھی احمدی ہوتے۔ اور ہمیں بھی یہ اطمینان حاصل ہو۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سکنی زمین

کچھ عرصہ ہوا بتقدیر الٰہی میرا بہت سا نقصان ہو گیا ہے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے میں زمین کے چند قطعات جو میرے پاس ہیں۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک جناب مفتی صاحب کے مکان کی تہ جنوب کیطرف قریبا ۱۲ مرلے اور دوسرا اسی کے قریب ۹ مرلے ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ سالانہ جلسہ پر موقع اور محل دیکھکر خرید لیں۔

قرض حسنہ

اگر کوئی بھائی قرض حسنہ کے طور پر کچھ رقم قابل اطمینان ضمانت لیکر مرحمت فرمائیں۔ تو عین وعدہ پر انشاء اللہ تعالیٰ شکریہ سے ادا کر دی جائیگی۔ نقصان کی وجہ سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ ایسے ہمدرد احباب کو حضرت مسیح موعودؑ کے خاص تبرکات سے برکت حاصل کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

زیورات

عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے زیورات اگر احباب جلسہ سالانہ تک بنوانا چاہیں۔ تو آرڈر معہ روپیہ یا سونا ارسال کریں انشاء اللہ حسب منشاء تیار کر دیا جائیگا۔ بند یا کڑے کی قسم کے موٹے زیور جلسہ کے ایام میں دینے پر بھی تیار کئے جا سکتے ہیں

احمد دین زرگر قادیان

حلوا مقوی اعضائے رئیسہ

ہم نے ایک نہایت ہی مجرب اور بارہا آزمودہ حلوا نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیا ہے۔ جو موسم سرما میں دماغی محنت کرنیوالوں اور بوڑھوں کمزور بچوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ چونکہ بہت ہی کم مقدار میں ہے اس لئے سب سے پہلی دس درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ جو صاحب منگوانا چاہیں جلد آرڈر بھیجدیں سالک حاذق طبیب نے فرمایا کہ ۱۲ تولہ اگر دیا جائے تو مفت ہے۔ مگر میں ۱ر تولہ کے حساب سے دیدونگا۔ ۵ تولہ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔

فضل الرحمن مجاہد دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ملفوظات نور

۱۵/۱۶

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں قیمت ۴ر

چٹھی مسیح مولوی ثناء اللہ کی چٹھی مسیح ابن مریم ول اتے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گڑی قیمت ۱ر

دلائل حقہ بر رذائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصان اور ممانعت از جانب مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ یہ تینوں کتابیں مذکورہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۲ر

لغات القرآن۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت عہ

المشتہر
شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

ڈاکٹر ملازمت کا خواہاں

ہمارے ایک تجربہ کار ڈاکٹر کسی ایسی جگہ ملازمت کے خواہاں ہیں جو پنجاب میں ہو۔ اور جہاں کافی تعداد احمدیوں کی ہو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کلکتہ میڈیکل کالج میں میڈیسن اور سرجن دونوں امتحان پاس کئے ہیں۔ نیز چھ سالہ سرکاری ملازمت کا تجربہ رکھتے ہیں۔ احمدی احباب ان کے لئے خیال فرما کر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

پشمی مال منگوانیکا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند تاجروں کو مطلع کرتا ہوں کہ اسوقت سردی کا موسم آ رہا ہے۔ لوئیاں۔ پٹو۔ دھسے۔ نمدہ یا رفلندی۔ چغہ۔ ہر قسم کا گرم مال۔ چادراں زنانہ۔ کستوری فی تولہ ۱۰ر زعفران فی تولہ ۔ سومیائی ست سلاجیت اصلی فی تولہ ۲ر فی سیر عہ میرا ... فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک کچھ رقم پیشگی آنی ضروری ہے۔

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سرینگر کشمیر

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و نا تمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اتلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحؒ نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ناظرین کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام۔

حجم سوا پانچسو صفحہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل [illegible]

قیمت عہ محصول ۸ر

اصلی ممیرا ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است [illegible] مفید ہے۔ پھولا۔ پڑبال سبل سرخی اور ابتدائی موتیا بند گکروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں نا آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ [illegible]۔ اصلی ممیرا جسکی قیمت [illegible] روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کرکے قیمت واپس کرلیں

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا و نافع صرع و مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تشنج و خیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل و طحال وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید حاشی۔ ریشمی اور سوتی۔ نسری۔ صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

گھڑیاں خریدنیکا موقعہ

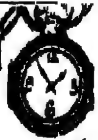

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑی کا آرڈر بھیج کر [illegible] اطمینانی گھڑی بذریعہ پارسل کے تمام اندیشوں سے مبرا آپ کے ہاتھ میں پہنچ سکتی ہے۔ جلسہ کے وقت ہم بھی خرید سکینگے۔ انشاء اللہ نیز جلسہ پر بڑی گھڑیاں دکھلانا بھی احباب کے لئے فائدہ مند ہوگا گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

ایچ سجاد علی احمدی واچ میکر صدر بازار شاہجہانپور

سب اوورسیری کی ملازمت چاہتا ہوں

میں نے رڑکی سے سب اوورسیری کا امتحان پاس کیا ہے چار سال گورنمنٹ سروس کی ہے۔ اس لئے تجربہ بھی کافی ہے۔ سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ محترم بھائیوں سے التماس ہے کہ اچھی ملازمت دلانے میں ساعی ہو کر عند اللہ ماجور ہوں

ط معرفت مینیجر الفضل قادیان

ہندوستان کی خبریں

اجنالہ میں سکھ لیڈروں کی گرفتاریاں ڈپٹی کمشنر امرتسر نے دربار صاحب امرتسر کی کنجیوں کے متعلق اجنالہ میں ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ سردار دان سنگھ پنڈت دینا ناتھ اس جلسہ میں شرکت کے لیے گئے ڈپٹی کمشنر گوردوارہ کمیٹی کے نمائندے سے پہلے دیوان اجلاس میں چلے گئے۔ جو جلسہ منعقد کیا گیا تھا ایک اشتہار کے ورڈنت کرنے پر صوبا جسونت سنگھ نے کہا کہ جلسہ خالصاً مذہبی ہے۔ اور گوردوارہ کی کنجیوں کے متعلق ہے ڈپٹی کمشنر کے حکم سے سردار دان سنگھ اور سردار جسونت سنگھ کو گرفتار کیا گیا۔ پھر پنڈت دینا ناتھ کو بھی گرفتار کیا گیا۔ یہ گرفتاریاں زیر دفعہ قانون مجالس باغیانہ ہوئی ہیں۔

سردار بہادر مہتاب سنگھ وغیرہ سکھوں کی گرفتاریاں جب ۵ پانچوں لیڈر وغیرہ گرفتار کر کے امرتسر لائے گئے تو گوردوارہ کمیٹی کے چند آدمی اجنالہ روانہ ہو گئے تاکہ اجنالہ کے جلسہ میں تقریریں کریں۔ ڈپٹی کمشنر بھی اجنالہ گیا۔ اور اس نے سردار کھڑک سنگھ وکیل و صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی و صدر سکھ لیگ سردار بہادر سردار مہتاب سنگھ سکرٹری کمیٹی سابق وکیل سرکار و سابق وائس پریزیڈنٹ پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور چار اور سرکردہ سکھوں کو گرفتار کر لیا۔

امرتسر میں ۳۵ سکھوں کی گرفتاری دربار صاحب امرتسر میں اتوار کو گورو کے باغ میں جلسہ تھا۔ اور اجنالہ میں جو لوگ گرفتار کئے گئے تھے ان کے مذہبی تبلیغ کی حمایت کی گئی۔ اسی جلسہ کے سلسلہ میں امرتسر میں تقریباً ۳۵ سکھ گرفتار کئے گئے۔

گرفتاران اجنالہ کے مقدمہ کی سماعت ۳۰ نومبر بروز دوشنبہ کو سردار کھڑک سنگھ و سردار مہتاب سنگھ وغیرہم کا مقدمہ مسٹر [illegible] کی عدالت میں پیش ہوا۔ کچہری کے احاطہ میں اور باہر پولیس متعین تھی۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر اور چند اور سرکاری گواہوں کی گواہی ہوئی۔

قانون مجالس باغیانہ سے مذہبی جلسوں کا استثناء گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ قانون امتناع مجالس باغیانہ کے ماتحت ہر قسم کے جلسوں کی ممانعت کی جاتی ہے۔ لیکن خالص مذہبی جلسوں پر اس قانون کی دفعہ ۱۴(۱)(۳) کا نفاذ نہ ہوگا۔

کانگریس کمیٹی کو انتباہی نوٹس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے پنڈت شام لال نہرو کو نوٹس دیا ہے۔ کہ قانون شکنی پر تقاریر، مظاہرہ۔ اور بدیشی کپڑے کی دکانوں پر پہرہ وغیرہ لگانے کے بارہ میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

پولیس نے لاٹھی چلانے سے انکار کر دیا سب ڈویژن برہمن باڑیا کی حدود میں جلسہ بند کرنے کا اعلان ہوا تھا۔ بابو بسنت کمار کانگریس کے کارکن اور ان کے دو رفقاء کو گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ اس خبر سے شہر کے باشندوں کا ایک بڑا مجمع کچہری میں ہو گیا۔ مجسٹریٹ نے انہیں گولی چلانے کی دھمکی دی۔ انسپکٹر نے مجمع پر لاٹھی چلانے کا حکم دیا۔ لیکن کانسٹبلوں نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا۔

سیاسی قیدیوں سے اچھے سلوک کا مطالبہ پٹنہ۔ ۲۴ نومبر۔ بہار و اڑیسہ کی مجلس واضعان قوانین نے سفارش کی ہے۔ کہ تمام سیاسی قیدیوں سے وہی سلوک کیا جائے۔ جو انگلستان کے سیاسی قیدیوں سے کیا جاتا ہے۔ جب تک ضروری سہولتیں فراہم نہ ہو جائیں تمام سیاسی قیدیوں سے یورپین قیدیوں کا سا سلوک کیا جائے۔

بنگال میں نئے ٹیکس کلکتہ کا ایک ہمعصر رقمطراز ہے کہ اصلاحات کے ماتحت حکومت بنگال کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ گورنر بہادر نے بنگال کونسل میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسٹامپ کی فیس بڑھا دی جائے۔ اور تفریحات ٹیکس وہی دیا جائے۔ جس سے سوا کروڑ کے قریب آمدنی پر ہوگی۔ یہ بندوبست عارضی ہے۔ اور جب مالی حالت درست ہو جائیگی تو اضافہ ہٹا دیا جائے گا۔

قانون شکنی کا فیصلہ نواکھالی۔ ۲۲ نومبر۔ اتوار کو کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں جس میں بہت سے لوگ شریک ہوئے تھے۔ قانون شکنی کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

ایک کمیٹی ابتدائی انتظام کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

جلسے بند نہ ہوں قرار پایا ہے کہ جلیانوالہ باغ امرتسر میں عورتوں کا ایک جلسہ کیا جائے۔ جس میں یہ مخالفت کی جائے۔ کہ یہ حکم مناسب نہیں۔ کہ خلافت اور کانگریس رضاکار نہ وردی پہنیں اور نہ نشانات لگائیں۔ یہ حکم نہیں مانا جائیگا۔ اور یہ کہ جلسے برابر ہوتے رہینگے۔

سر ہنری ڈابس ابھی کابل رہینگے پشاور ۲۸ نومبر۔ کابل وفد کے بہت سے اراکین واپس آ گئے ہیں۔ لیکن سر ہنری ڈابس ابھی چند دن اور کابل میں ٹھہرینگے۔ کیونکہ امیر صاحب نے ان سے کہا ہے۔ کہ چند تنازعات کا فیصلہ بھی کر دیا جائے۔

بمبئی یونیورسٹی کو شاندار عطیہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں [illegible] نے بمبئی یونیورسٹی کو ۴۲ ہزار کا ایک شاندار عطیہ مرحمت فرمایا ہے کہ اس سے ایک تمغہ طلائی اور ایک فیلوشپ قائم کیا جائے جس کا نام ہز رائیل ہائینس دی پرنس آف ویلز گولڈ میڈل اینڈ فیلوشپ رکھا جائے۔

پنجاب کے پانچ اور اضلاع میں مجالس مغویانہ دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ اضلاع انبالہ کرنال۔ حصار۔ رہتک گوڑگانوں میں بھی قانون امتناع مجالس مغویانہ نافذ کر دیا گیا ہے۔

کانگریس اور خلافت کمیٹیوں کے دفاتر کی تلاشی الہ آباد ۳۰ نومبر۔ تار مظہر ہے کہ پولیس نے کانگریس اور خلافت کمیٹی کے دفتروں کی تلاشی لی اور بہت سے کاغذات لے لئے۔ مرزا علی احمد بیگ [illegible] خلافت کمیٹی کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی۔ وہاں سے بھی پولیس کاغذات لے گئی۔

میاں محمد شفیع تعلیمی ممبر کا دورہ دہلی ۲۸ نومبر۔ آنریبل میاں محمد شفیع یکم دسمبر کو دہلی سے دورہ پر روانہ ہوئے۔ اور لاہور۔ انبالہ۔ لکھنؤ۔ کلکتہ۔ شملہ تک کا دورہ کر کے ۲۰ دسمبر تک واپس آ جائیں گے۔

لاہور میونسپلٹی ولیعہد کا خیر مقدم نہ کریگی لاہور میونسپلٹی کے تازہ جلسہ میں پرنس آف ویلز کے خیر مقدم کا ایک ریزولیوشن پیش ہوا تھا۔ ۱۵ ممبروں نے اس ریزولیوشن

مخالفت میں تھیں اور اس وقت میں گریلیوٹ سے کاسٹنگ ووٹ سے تجویز مذکور پاس ہو گئی۔

دربار صاحب امرتسر کے منیجر کا استعفیٰ آنریری کپتان بہادر سنگھ نے جنہیں دربار صاحب امرتسر کا منیجر مقرر کیا گیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کو مہر سندر کی کنجیاں واپس کر دی ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پنتھ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور منیجری سے استعفیٰ دیا ہے۔

گورنر پنجاب کا دورہ گجرات ۲۵ نومبر گورنر پنجاب کل رات لاہور سے روانہ ہو کر سرائے عالمگیر پہنچے۔ آپ اس جگہ کا ملاحظہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں رنگ آباد میں ہندوستانی افسروں کے بیٹوں کیلئے ہائی سکول کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور جس سکول کا عنقریب شہزادہ ویلز سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بعدہٗ گورنر صاحب گجرات کو روانہ ہو گئے۔ اور بعد دوپہر ایک گارڈن پارٹی میں شامل ہوئے۔

کابل اور ہندوستان کے درمیان تار برقی دہلی ۲۹ نومبر۔ انگریزی افغان معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد مسٹر ڈوبس نے اعلان کیا کہ برطانی حکومت نے فیاضانہ مہمان نوازی اور خیر سگالی کے نشان کے طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰۰ میل کے لئے سامان تار افغانی حکومت کو دیا جائے۔ اس سے کابل کا ہندوستانی تار گھروں کے ساتھ سلسلہ مل جائے گا۔ اور قندھار کے راستہ ہرات تک توسیع بھی ہو جائے گی۔

وزیریوں نے انگریز افسر قتل کر ڈالے ۲۴ نومبر۔ خبر پہنچی ہے کہ وزیری اور دیگر حملہ آور برطانی علاقہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے سرحد بلوچستان کی طرف بڑھے آ رہے ہیں۔ تین دستے بھیجے گئے۔ ۲۰ نومبر کو ایک دستہ کا مقابلہ بارشور کے قریب ہوا۔ حملہ آور ۵۰ [illegible] اور ادھر ۸۰ آدمی اور دو انگریز افسر۔ غنیم نے دونوں انگریز افسر اور ۷ سپاہی قتل ہوئے متعدد زخمی ہوئے بیس کو وہ اٹھا کر لے گئے۔ گاؤں کو جلا دیا۔ واپس جاتے ہوئے ایک [illegible] کی پر تین مقامی سپاہی قتل کئے۔

زمیندار کی اشاعت حکماً بند نئے پرنٹر اور پبلشر کا ڈیکلریشن اب تک منظور نہ ہونے کے باعث ڈپٹی کمشنر لاہور نے اخبار زمیندار کی اشاعت اس وقت تک کے لئے حکماً بند کر دی ہے۔ جب تک کہ نئے پرنٹر کا ڈیکلریشن منظور نہ ہو۔

لارنس کا بت گورنمنٹ انگلستان کو پرتاب کا بیان ہے کہ گورنمنٹ نے میونسپل کمیٹی لاہور کو لکھا ہے کہ وہ لارنس کا بت اس کی وساطت سے کمیٹی کو ملا تھا۔ کمیٹی وہ بت اس کے حوالہ کر دے گورنمنٹ کی یہ چٹھی عنقریب کمیٹی کے سامنے غور کے لئے آنے والی ہے۔

کرپان سے قتل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ راولپنڈی کے آتما سنگھ نامی ایک شخص کا ہیم راج نام کے ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کے متعلق تنازعہ ہوا آتما سنگھ نے اس کی چھاتی میں کرپان گھونپ دی۔ ہیم راج کرپان کے زخموں کی وجہ سے مر گیا۔ آتما سنگھ کو قتل کا مجرم قرار دے کر سزائے موت دی گئی ہے

کیا مسٹر داس پکڑ لئے جائیں گے گورنر بنگال نے تقریر میں مسٹر سی۔ آر داس آئندہ کانگرس کے مجوزہ صدر کو گرفتاری کی دھمکی دی ہے۔

امرتسر میں دو اور سکھ لیڈروں کی گرفتاری امرتسر میں سردار بوٹا [illegible] وکیل شیخوپورہ اور سردار سنتوکھ سنگھ ایڈیٹر اخبار شہید کو گرفتار کر لیا۔

لاہور میں پولیس کی تلاشی لاہور میں فینسی پرنٹنگ [illegible] اور کرسٹا پریس کی تلاشی لی گئی لیکن کوئی قابل گرفت چیز برآمد نہیں ہوئی۔

تقرر امیر سے پہلے مسلمانوں سے استصواب لیگ کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں طے پایا کہ جمعیۃ العلماء ہند سے درخواست کی جائے کہ امیر شریعت مقرر کرنے سے پیشتر مسلمانان ہند سے استصواب حاصل کرے۔

ایڈیٹر اخبار "سوراج" کی گرفتاری پنڈت بدری ناتھ شرما جالندھری ایڈیٹر اخبار "سوراج" لاہور کو ۲۶ نومبر کی شام کو اخبار کے دفتر میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے ساتھ ہی میاں نذیر احمد پبلشر اخبار مذکور پر بھی مقدمہ چلایا گیا ہے۔ یہ گرفتاری ایک مضمون کے سلسلہ میں ہے۔ جو بعنوان "ہندوستانی [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

کیا مسٹر لائڈ جارج کی وزارت خطرے میں ہے لندن۔ ۲۳ نومبر۔ آج آلڈوچ کلب میں لارڈ برکن ہیڈ کی دعوت تھی۔ میر مجلس نے کہا کہ عنقریب لارڈ برکن ہیڈ کی وزارت میں ایک قدامت پسند حکومت قائم ہو گی۔ لارڈ موصوف نے مذاقاً جواب دیا کہ آپ کی پیشگوئی قبل از وقت ہے۔ اور کہا کہ مجھے وہ آثار نظر نہیں آتے جو کولیشن وزارت کے تنزل کے متعلق ہو سکتے ہیں۔

ترکوں کی شرائط صلح کا اعلان پیرس۔ ۲۷ نومبر۔ انگورا سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ بکر سامی کی مراجعت پر ان شرائط کا اعلان کیا جائیگا۔ جن پر ترک یونان سے صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جمعیہ ملیہ میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔ کہ سلیشیا کے غیر مسلموں کو فوجی خدمت سے معاف کیا جائے۔

عیسائی ترکی علاقے سے ترک وطن کر رہے ہیں لنڈن۔ ۲۹ نومبر۔ بقول ایک سرکاری تار کے جو لنڈن میں موصول ہوا ہے۔ سلیشیا کے عیسائیوں نے تعداد عظیم میں ترک وطن شروع کر دیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ کم از کم ۵۰ ہزار ملک چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ انہیں انگورہ حکومت کے یقین دلانے پر کوئی اعتماد نہیں کہ وہ ان کی حفاظت کی ذمہ دار ہو گی۔

مصر میں انگریزی مال کا بائیکاٹ لنڈن۔ ۲۴ نومبر۔ [illegible] کا خاص نامہ نگار قاہرہ سے ذیل مضمون کا تار بھیجتا ہے۔ کہ چونکہ مصری وفد اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان صلح کی گفت و شنید ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے اس لئے قصبہ [illegible] مصر کے باشندوں نے انگریزی مال کا بائیکاٹ شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ ملک کے اہل وطن ان کی تقلید کریں۔

شاہ نجد کا حجاز کے دو مقامات پر قبضہ لندن۔ ۳۰ نومبر۔ مکہ معظمہ کے اخبارات کے نامہ نگار کے مطابق [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں [illegible] کے لئے شائع ہوا)

نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آ

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے خطوکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✣ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ✣

نمبر ۴۵ | مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ ربیع الثانی | سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح ۱
اخبار احمدیہ ۲
حضرت خلیفۃ المسیح ۳
[illegible]
ہندو اور گائے کا گوشت کھانے والے صفحہ ۴
[illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری صفحہ ۵
استخارہ سفر کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد
صادق بٹالوی سے ایک حوالہ کا مطالبہ
[illegible]
[illegible]
اشتہارات

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے کامیاب تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے سیالکوٹ کے ہزاروں لوگوں میں خوب اچھی طرح احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور متعدد لیکچر دئے۔ جو بڑی دلچسپی سے سنے گئے۔

۵ اور ۶ دسمبر کی درمیانی رات کسی قدر بارش ہوئی۔ جو بہت مفید خیال کیجاتی ہے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

چار دن کی سرگذشت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آنکھوں سے آنسو اور عزم

دوسرے دن صبح کو جماعت کے لوگوں کو وعظ کیا۔ اور چندوں میں باقاعدگی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور امیر ابراہیم سے (جو ۱۰ شلنگ فی صاحب روزگار مرد سے ہر سال مطالبہ کرتا تھا۔ اور ان لوگوں سے جو ۲ شلنگ سالانہ دینے پر آمادہ ہیں۔ ناراض ہو رہا تھا) کہا کہ جو رقم کوئی شخص حسب استطاعت دے۔ قبول کرو۔ یہ اختلاف کم از کم یہ ظاہر کرتا ہے کہ انشاءاللہ یہ لوگ آہستہ آہستہ کچھ کرینگے۔ اور اخراجات مشن کی طرف سے لاپرواہ نہ رہینگے۔ بہرحال اس نصیحت کے بعد آیندہ کے سفر کی تیاری کرلی تھی۔ امیر ابراہیم بیچارہ باوجود کوشش اس امر میں کامیاب نہ ہوسکا۔ کہ چھکڑا حاصل کرسکے گیارہ میل کا سفر درپیش تھا۔ سخت گرمی تھی (اب میری حالت ایسی نہیں۔ کہ بٹالہ و قادیان کے درمیان پیدل سفر کرسکوں) اور سوائے پیدل سفر کوئی اور صورت نہیں۔ ابراہیم اپنے آدمیوں کو اطلاع دے چکا ہے کہ اس کا وائسٹ مین یکم اکتوبر کو اس سے ملنے آئیگا۔

یہاں ڈاکٹروں کی غیر ملکی لوگوں کو ہدایت ہے کہ پیدل بہت کم چلیں۔ ورنہ بخار کا اندیشہ ہے۔ ان سب حالات کو سامنے رکھتے سوچتے اور حالت کشمکش و پیچ میں بیٹھے

دعا کرتے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور اللہ پر توکل کرکے عزم کر لیا کہ اچھا پیدل چلینگے۔

ہیمک آگئی

تمام قافلہ سفر پر چل پڑا۔ اور غریب کو دو [illegible] کیمپ سے بھی کہ ہمت باندھ لی رہی بمشکل دو فرلانگ سفر کیا تھا کہ پسینہ کا دریا شروع ہوا اور اس طرف دریائے رحمت نے جوش مارا۔ ایک نوجوان سیمبی بھاگتا ہوا آیا۔ اور بولا۔ (Revel road) مولوی! مولوی! ہیمک آگئی (Hammock come) ہیمک ایک قسم کی ڈولی ہے۔ مگر اسکی شکل 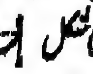 یہ ہے۔ اس کی شکل پر ایک کپڑا ہوتا ہے۔ جو نیچے دو لکڑیوں سے بندھا ہوا لٹکتا ہے۔ چار آدمی اوپر کی لکڑی کو جس کے ساتھ چھت ہوتی ہے۔ اٹھاتے ہیں۔ اور سوار جھولے کی طرح بیٹھا ادھر ادھر لٹکتا جاتا ہے۔ ہیمک چار نوجوانوں نے کمال اخلاص و محبت سے اٹھائی۔ اور کبھی پیدل اور کبھی سوار سفر کیا۔ ہیمک کے آنے پر احباب کو مختصر سا لیکچر عربی میں توکل پر دیا۔

[illegible] فینٹی

جہالت اور سوسائٹی کی ابتدائی حالت عجیب حالات پر مشتمل ہوتی ہے۔ پنجاب میں جاٹوں کے لطیفے مشہور ہیں۔ اور میں اکثر یہاں کی حالت دیکھ کر اور ابتدائی حالت کے بعض واقعات ملاحظہ کرکے کہا کرتا ہوں [illegible] اور مائی فینٹیز ah my 7 antis اس سفر میں بھی ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ میں ہیمک سے اتر کر قافلہ کا انتظار کر رہا تھا۔ اور سڑک کے ایک طرف کھڑا سبز جھاڑیوں چھوٹے بکروں اور مرغیوں کو دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک آواز نے مجھے مخاطب کیا۔ آسوفون یعنی مولوی کہکے پکارا گیا۔ بائیں طرف لوٹ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ابھی پیشاب کرکے فارغ ہوا ہے۔ اور پردہ بھی پورا نہیں کیا۔ اور مجھے مخاطب کرکے پہلے کھڑے ہوکر اور پھر بیٹھ کر پیشاب کرنے کی دونوں حالتیں پورے طور پر بتلا کر اشاروں کی زبان میں پوچھتا ہے کہ کس طرح پیشاب کرنا چاہئیے۔ میں اسکو کیا جواب دوں؟ کس طرح اشارہ کروں؟ دو سوال تھے۔ جنکا جواب میرے لئے محال تھا اسلئے oh my 7 antis کہکر میں نے اشارہ کیا کہ عربی دان ترجمان کا انتظار کرو۔ اور اس کے آنے پر مسئلہ کا جواب مناسب دیا گیا۔

افریقہ کے [illegible]

رات رات پر منزل مقصود سے [illegible] آگئی۔ راستے کے ہر گاؤں میں سبحان اللہ والحمد للہ و اللہ اکبر کا اعلان اور صلی اللہ علی محمد کی آوازیں مسلمانوں کی آمد کا اعلان کرتی تھیں۔ اور کثرت سے لوگ جمع ہو کر مجھ سے مختصر کلام سنتے تھے۔ اور خواہش ظاہر کرتے تھے کہ میں ان کے پاس ٹھہروں۔ مگر وقت کی قلت اور پروگرام مجبور کرتا تھا کہ روانہ ہوں۔ آخر ایک گاؤں میں ٹھہرنے پر مجبور ہوئے۔ میرے لئے چارپائی مل گئی۔ مچھر دانی لگائی گئی۔ اور سابقہ رات کے تلخ تجربہ سے بچنے کے لئے میں نے کہا کہ گدیلے کا بھی انتظام کریں۔ چنانچہ انتظام کیا گیا۔ اور میں خوشی سے بستر پر لیٹا۔ آنکھ لگے پندرہ منٹ نہ گزرے تھے۔ کہ افریقہ کے سیاہ کھٹملوں کی فوج کا حملہ نمودار ہوا۔ اور جنگ شروع ہوگئی۔ اور میں نے اپنے خیال میں تمام فوج قتل کر ڈالی۔ اور بے خوف ہوکر لیٹ گیا۔ لیکن یہ خیال خام تھا۔ اصل فوج پیچھے آرہی تھی۔ جس نے ساری رات نہ سونے دیا۔ اور یہ دوسری رات تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیدار رکھکر اپنی یاد کا موقعہ دیا۔

تیسرا و چوتھا دن

چونکہ ڈاک جارہی ہے فرصت نہیں اسلئے بقیہ سرگذشت انشاءاللہ اگلی ڈاک سے عرض کرونگا۔ دوست صرف یہ معلوم کرلیں کہ (۱) میں نے Omahene اوماہینی یعنی شاہ [illegible] آف گوسو کو کامیاب تبلیغ کی (۲) پھر ایک اور King یعنی ajna akon ایجاکون کو مؤثر اسلام کا پیغام دیا (۳) ۹ شخص اسلام لائے (۴) واذ فرقنا بکم البحر کی عملی تفسیر کا سامنا کیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

باقی بشرط زندگی اگلی ڈاک سے۔

متفرق

سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ اور مبلغین کی کلاس کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ میں خود مبلغین کو عربی زبان کے ذریعہ۔ قرآن۔ حدیث۔ فقہ اور عقائد احمدیہ پڑھا رہا ہوں۔ بعض تعلیمیافتہ مسیحی بلکہ مسلمان ہوکر اور بت پرست و عیسائی اب اسلام کو حقارت سے نہیں دیکھتے۔

طالب دعا۔ عبدالرحیم نیر

اخبار احمدیہ

مارشیس میں تبلیغ احمدیت

صوفی غلام محمد صاحب بی اے مبلغ مارشیس نے اب تبلیغی [illegible] شروع کر دئے ہیں۔ ان کے تازہ آمدہ خطوط کا خلاصہ یہ ہے کہ یکم اکتوبر کو سیلیٹ پیپر میں انہوں نے درس قرآن کریم دیا اور وہیں لنڈن امریکہ کی ڈاک سنائی۔ اور اخبارات کے اقتباسات سنائے۔ جنمیں لنڈن میں [illegible] کا ذکر تھا اور پادری صاحبان کا یسوع کی خدائی سے انکار۔

۲۔ اکتوبر کو سینٹ پال ہال میں بعد دوپہر زیر صدارت مازو صاحب جلسہ ہوا۔ اسی کے دوران میں ایک پادری نے کہا کہ میں تثلیث کا منکر اور توحید کا قائل ہوں۔ اس موقعہ پر جب عیسائی بھی موجود ہوں۔ تقریر کرونگا۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے شرک کے خلاف تقریر کی۔ اور حضرت اقدس کی غرض بعثت بتائی۔ اور بتایا کہ کس طرح آپ کا مشن دنیا میں پھیل رہا ہے

۹۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سینٹ پال ہال میں بوقت دوپہر زیر صدارت مولانا عبداللہ مارشیشی جلسہ ہوا۔ پہلے صدر جلسہ نے حضرت اقدس کی صداقت پر تقریر فرمائی۔ جسمیں مختلف قرآنی دلائل سے آپ کے دعویٰ کو حق ثابت کیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ کی درخواست پر صوفی صاحب نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کی۔

برادر الٰہی بخش صاحب بھنو جو ہندوستان سے واپس تشریف لائے صوفی صاحب اور چند اور احباب نے ان سے ۱۱ اکتوبر بروز جمعہ ملاقات کی۔ اور قادیان کے حالات دریافت کئے۔ وہ کشمیر بھی گئے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح کی قبر کے متعلق حال بتایا۔

۱۶ اکتوبر کو زیر صدارت مسٹر نور محمد نوریا اسی سینٹ پال ہال میں جلسہ ہوا۔ مازو صاحب نے احمدیت پر تقریر کی۔ اور جس کو کریول زبان میں صدر جلسہ نے دہرایا۔ بعد میں امریکہ اور سیلون [illegible] کے خطوط سنائے۔ ۲۳۔ اکتوبر کو سینٹ پال ہال میں زیر صدارت احمد ابراہیم اچھا دار جلسہ ہوا۔ جسمیں تقریریں ہوئیں۔

انجمن احمدیہ نیروبی (افریقہ) کا جلسہ

نیروبی ملک مشرقی افریقہ کی [illegible] کے تبلیغی سیکرٹری اللہ [illegible] [illegible] ۳۰ اکتوبر کو [illegible] تبلیغی جلسہ [illegible] احباب نے تقریریں کیں۔ اور [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۸ دسمبر ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک ضروری اعلان

جلسہ پر آنیوالے احباب کے لئے

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اس چٹھی کے ذریعہ سے آپ لوگوں کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ خود بھی اس کے مضمون کو سمجھنے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور دوسرے احباب کو بھی اس کے مضمون پر آگاہ کرینگے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ہمارا سلسلہ ایک روحانی سلسلہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے دنیا کی آیندہ اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ دوسری انجمنوں کی طرح کوئی انجمن نہیں ہے۔ پس اس میں شامل ہونیوالے کسی انجمن کے ممبر نہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قیمتی امانت کے امانت دار ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس سلسلہ میں شامل ہونے والے احباب اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ اور اپنے کسی فعل میں اور اپنے کسی قول میں اس کو نظر انداز نہ کریں۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اس امر کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ اور دنیا کی رو میں بہ جاتے ہیں۔ اور اپنے مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ چنانچہ میرے پاس شکایت پہنچی ہے۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے وقت جو ایک مذہبی جلسہ ہوتا ہے۔ اور جس کی غرض ایمان اور روحانیت کی ترقی اور دین کی خدمت کے وسائل پر غور کرنا ہے۔ بہت سے لوگ اس غرض کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اسوقت ایسے ہی طریق کو اختیار کرتے ہیں کہ جو عام طور پر جہال میں میلوں ٹھیلوں کے موقعوں پر مروج ہے۔ یعنے وہ اپنے اوقات کو بجائے عبادتوں اور مجاہدوں میں لگانے کے اور دین کی باتوں کے سننے کے ادھر ادھر پھرنے اور کھانے اور پینے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا قادیان آنا ایک میلہ میں شامل ہونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اگر یہ سچ ہے۔ اور مجھے اپنی تحقیق کی بنا پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کی نسبت یہ امر بالکل سچ ہے۔ تو کیسے افسوس کی بات ہے۔ اگر ہمارا جلسہ بھی آہستہ آہستہ دوسرے عرسوں کی شکل اختیار کر لے۔ تو پھر ہم میں اور دوسرے لوگوں میں امتیاز کیا رہا۔ اور پھر ہم کیا امید کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام کا جھنڈا ہمارے ہاتھوں سے دنیا میں گاڑا جاویگا یا یہ کہ ہم وصال الی اللہ کا مقام حاصل کرینگے۔ اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ لوگ میرے لیکچر کے وقت یا نظموں کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ دوسرے وقتوں میں اپنے اوقات کو ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ ہر ایک بدی پہلے ایک بیج کی طرح ہوتی ہے۔ اور پھر ترقی کر کے درخت بن جاتی ہے۔ اگر وہ توبہ نہیں کرینگے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ پھر وہ خلیفہ وقت کے کلمات کے سننے سے بھی محروم رہ جاوینگے۔

اسی طرح میں نے سنا ہے۔ کہ بعض لوگ بجائے خدمت دین میں حصہ لینے کے اپنا روپیہ کھانے پینے کی چیزوں اور تحفہ تحائف خریدنے پر لگا دیتے ہیں۔ گو یہ باتیں اپنی ذات میں منع نہیں ہیں۔ لیکن جلسہ کو ان باتوں کا موقعہ ہرگز نہیں بنانا چاہیئے۔ ورنہ آیندہ آپ کے بچوں کے ذہن میں جلسہ میلہ کی حیثیت اختیار کر لیگا۔ جیسا کہ آجکل عام مسلمانوں میں عید ایک میلہ بن گئی ہے۔ اگر اپنے بچوں کو آپ اسوقت ایک میلہ کی شکل میں جلسہ دکھائینگے یا واپس جا کر ان پر ایسا اثر ڈالینگے۔ کہ وہ اسے ایک میلہ سمجھ لیں۔ تو بڑے ہو کر میلہ سے زیادہ ان کے دل میں جلسہ کی عظمت نہ ہوگی۔ اور وہ چیز جس کے لئے آپ نے اپنی جانیں اور مال قربان کر دیے ہیں۔ خود آپکی اولاد ہی کے ہاتھ سے تباہ اور برباد ہو جائیگی۔ العیاذ باللہ۔

پس میں اپنے احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ قادیان آنے سے پہلے اس امر کو سوچ لیں کہ جلسہ پر جانے کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور جو احباب آویں۔ وہ اپنے اوقات کو وعظ و نصیحت کی باتوں کے سننے میں خرچ کریں اور اپنے اموال کو بھی خدمت دین میں لگانے کی کوشش کریں اور اس خدائی کام کو ایک میلہ کی شکل میں تبدیل نہ کریں۔ میں نے اس دفعہ منتظمین کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے کہ نئی دکانیں نکالنے کی اجازت نہ دیں۔ تاکہ کمزور طبع انسانوں پر دکانوں کا نظارہ دیکھ کر ہی برا اثر نہ پڑے۔ ہاں یہ انتظام کروا دیا گیا ہے۔ کہ شہر کے اندر اور دار العلوم میں ایک ایک دکان دودھ چائے وغیرہ کی موجود رہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

آخر میں ایک اور بات کی طرف بھی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ چونکہ عورتوں کے جلسہ گاہ کے لئے ہم کوئی مناسب جگہ ابھی تک تجویز نہیں کر سکے۔ اور دیکھا گیا ہے کہ مسجد نہ تو جلسہ کے لئے مناسب ہوتی ہے اور نہ کافی ہوتی ہے۔ اسلئے اگر قریب کے علاقوں کے احباب عورتوں کو اس امر پر راضی کریں۔ کہ وہ اس دفعہ جلسہ پر نہ آویں۔ اور یہ جا کر جلسہ کے حالات انکو سنا دیں۔ تو مناسب ہوگا۔ جو خرچ اسطرح بچ جاوے۔ وہ اسکو اشاعت اسلام میں خرچ کر کے اسوقت کی مالی مشکلات میں بھی مددگار ہو سکتے ہیں۔ مگر میں اس امر کو بطور حکم کے بیان نہیں کرتا۔ کیونکہ عورتوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ دین کی باتیں سنیں۔ اور نہ میں دور کے احباب کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کے لئے سال میں یہی ایک موقعہ آنے کا ہوتا ہے۔

آخر میں میں احباب کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کو چاہیئے۔ کہ جہانتک ہو سکے۔ جلسہ پر آنے کی کوشش کریں۔ اور دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ ان کے ایمانوں کو تازگی اور یقین میں زیادتی حاصل ہو۔ اللہ تعا

آپ کے ساتھ ہو ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

نوٹ :۔ تمام پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں اور دوسرے احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچے جماعت میں سنادیں۔ اور اس کے مضمون کو دوسروں تک پہنچانے اور اس کی حقیقت پر انکو آگاہ کرنے کی کوشش کریں ۔

مرزا محمود احمد

◆

معاہدۂ افغانستان اور مسلمانان ہند

گورنمنٹ ہند اور سلطنت کابل کے درمیان حال ہی میں جو دوستانہ معاہدہ ہوا ہے اس سے مسلمانان ہند کے لئے گورنمنٹ کے متعلق اپنے طرز عمل پر غور کرنے کا ایک اور موقع میسر آیا ہے۔ ہز مجسٹی امیر کابل ترکوں سے ہمدردی اور خلافت ترکی سے وابستگی کا اظہار نہایت زوردار الفاظ میں کرچکے ہیں اور یہاں تک فرما چکے ہیں کہ خلافت ترکی کی حفاظت کے لیے اگر انہیں جان بھی دینی پڑے۔ تو دریغ نہ کرینگے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں خلافت ترکی کی حفاظت اور بہبودی کا خیال مسلمانان ہند سے کم نہیں۔ ایسی صورت میں ان کی گورنمنٹ ہند سے دوستانہ اتحاد قائم کرنا اور باوجود مسلمانان ہند کے روکاوٹ ڈالنے کے معاہدۂ اتحاد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں دوستانہ طریق سے گورنمنٹ سے جو کچھ منوالینے کی توقع ہے وہ مخاصمانہ رنگ میں نہیں ہے۔ اور خلافت ترکی کی بھی اگر کوئی مدد کرسکتے ہیں۔ تو اسی طریق سے کرسکتے ہیں۔ پس جبکہ ایک ایسا والئ ملک جس کے تدبر اور دانشمندی کا اعتراف مسلمانان ہند نے کھلے طور پر کرچکے ہیں۔ اپنی اور خلافت ترکی کی بہتری گورنمنٹ ہند کے ساتھ دوستانہ تعلقات میں ہی سمجھتا ہے۔ تو وہ لوگ جنہیں نہ طاقت ہے نہ جمعیت۔ وہ مخاصمانہ پہلو اختیار کرکے کونسے فائدہ کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

پھر یہ بات کہ مسلمان شرعی طور پر گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنے پر مجبور ہیں۔ اس کی حقیقت بھی معاہدہ افغانستان نے ظاہر کردی ہے۔ جس حالت میں کہ ایک خود مختار مسلمان حکمران سے موالات کرسکتا اور دوستانہ مراسم قائم رکھ سکتا ہے۔ اس سے اس کی رعایا کیوں موالات نہیں کرسکتی کیا ترک موالات مسلمان ہز مجسٹی امیر کابل اور ان کے علماء پر بھی فتویٰ کفر لگائیں گے جو ترک موالات نہ کرنیوالوں کے لئے انہوں نے تجویز کر رکھا ہے ۔

◆

ہندو اور گائے کا گوشت کھانیوالے

ہندو مہاسبھا کے حال کے اجلاس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ گوری فوجوں میں گئو خوری ہوتی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو فوج میں نوکر ہونا گناہ ہے۔ ابھیودے الہ آباد کے ہندو اخبار لیڈر نے ہندوؤں کی تائید تحریک خلافت کا احسان جتاتے ہوئے لکھا کہ۔۔

"اگر یہ دونوں قومیں (ہندو مسلم) گئو رکھشا کے لئے متحد ہو جائیں۔ تو ہم خیال کرتے ہیں کہ صدہا سورما جیسے بغیر بھی فوج کے استعمال کی خاطر گئو ہتیا بند کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔ اور بہرحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ۷ کروڑ مسلمان ۶۰ یا ۷۰ ہزار برٹش فوجی سپاہیوں کی نسبت کم گئو ماس کھاتے ہیں"

ایک آریہ سماجی اخبار "پرتاب" لکھتا ہے :۔

"ہماری رائے میں اس دلیل میں بہت کچھ وزن ہے کہ اگر ۷ کروڑ مسلمان گئو ماس کھانا چھوڑ دیں تو گورہ افواج کے لئے گئوؤں کا ذبح کیا جانا فوراً بند کیا جا سکیگا" (۱۹ نومبر)

ان اقتباسات کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ۶۰ یا ۷۰ ہزار گوروں کے گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے ہندو گورنمنٹ کی ملازمت کو مہا پاپ جانتے ہیں۔ اور اس گورنمنٹ سے تعلق رکھنا گناہ عظیم سمجھتے ہیں۔ تو وہ لوگ (مسلمان) جو سات کروڑ ہو کر گوروں سے زیادہ گائیں کھاتے ہیں وہ کس سلوک کے مستحق ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو لیڈر گائے کا گوشت ترک کرانے کو ہندو مسلم اتحاد کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہندو صاحبان مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا پاپ سمجھتے ہیں۔

جن لوگوں کے گائے کا گوشت کھانے والوں کے متعلق یہ خیالات ہوں۔ اور ایسا طرز عمل ہو۔ ان کے متعلق بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ سوراج ملنے پر وہ کیا کچھ نہ کریں گے ۔

◆

لشکر یاجوج ماجوج

ہم یاجوج اور ماجوج دلائل اور نشانات کی بناء پر انگریزوں اور روسیوں کو سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالف فرماتے ہیں اگر یہ ہوں تو کوئی عجوبہ نہیں۔ یاجوج ماجوج اس دنیا کی مخلوق نہیں بلکہ وہ ایک اور قطعہ میں جس کو اس زمین سے آہنی دیوار کے ذریعہ جدا کر دیا گیا ہے بستے ہیں۔ اور دن بھر دیوار کو چاٹتے رہتے ہیں۔ شام کے وقت جب دیوار ایک کاغذ کے برابر پتلی رہ جاتی ہے تو دوسرے دن پر بقیہ کام ڈالکر سو جاتے ہیں۔ مگر صبح کو ان کا کارکردہ ناکردہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ صدیوں سے اسی شغل میں مصروف ہیں۔ ان کے کان اتنے بڑے ہیں کہ ایک کو اوڑھتے ہیں۔ اور دوسرے کو بچھاتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی عجائبات ہیں۔ جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مگر "راسخون فی العلم" جانتے ہیں کہ یہ افسانے حقیقت سے کس قدر دور ہیں۔ خدا کے مسیح نے اس زمانہ میں اس حقیقت کو بے نقاب کردیا۔ اور بتادیا کہ اقوام یورپ ہی یاجوج ماجوج ہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ سمجھدار لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے ۱۸ نومبر کے زمیندار میں چند مختصر نظمیں بعنوان ہائے مختلف حالات حاضرہ کے متعلق دلچسپ پیرائے میں لکھی ہیں۔ انہیں سے ایک جس کا عنوان "لشکر یاجوج وماجوج" ہے۔ حسب ذیل ہے :۔

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہوگئے
دیکھئے ہوتا ہے کس کس کی تمناؤں کا خون
حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا "وقد کنتم بہ تستعجلون"
کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف "ینسلون"

ان اشعار میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے یاجوج ماجوج کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ من کل حدب ینسلون وہ یورپ کے لوگوں کے متعلق ہے اور سرمایہ اور محنت نے کیا فتنہ برپا کر رکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یاجوج ماجوج کوئی ... الگ دنیا میں بسنے والی مخلوق نہیں۔ بلکہ اس زمین کے خاص باشندے ہیں۔ اور بوجہ اپنی صفات کے اس آیت کے مصداق ہیں ؛

استخارہ سفر کے متعلق

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

(جو حضور نے سیٹھ حاجی عبد الرحمن صاحب مدراسی رضی کو ایک خط میں لکھا تھا)

"امید ہے کہ بعد میں دوسرے استخارہ مسنونہ کے جو سفر کیلئے ضروری ہے اس طرف کا قصد فرماویں۔ بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اسمیں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قل یاایہا الکافرون پڑھیں یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملالیں جیسا کہ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھکر سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد ملالیں۔ اور پھر التحیات میں اخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں کہ یا الٰہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے اور قدرت ہے۔ اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا۔ اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ سو یا الٰہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے۔ میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے اور اسمیں کوئی شر نہیں تو یہ سفر میرے لئے میسر کردے اور پھر اسمیں برکت ڈال دے۔ اور ہر ایک شر سے بچا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میرے دین کے لئے مضر ہے اور اسمیں کوئی مکروہ امر ہے تو اس سے میرے دل کو پھیر دے۔ اور اس سے مجھکو پھیر دے۔ آمین۔ یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے۔ آجکل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں۔ حالانکہ وہ ایسا ہی سکھلایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھلائی گئی ہے۔ سو اس عاجز کا طریق یہ ہے کہ اگرچہ دس کوس کا سفر ہو تب بھی استخارہ کیا جائے۔ سفروں میں ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں جب تک کہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچے۔ اگرچہ یہ دعا تو تمام عربی میں موجود ہے۔ لیکن اگر یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں کافی ہے۔ اور سفر کا نام لے لینا چاہیئے کہ فلاں جگہ کے لئے سفر ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

سوادیشی کے متعلق

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا۔ کہ کئی لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کفایت شعاری کے طور پر اگر کھدر پہنا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔

حضور نے اس کے جواب میں لکھا۔ سب سے پہلے یہ دیکھا جائیگا کہ یہ سوال پیدا کس وقت ہوا ہے۔ آیا اس سوال کے اٹھنے کا باعث غربت اور قحط ہے۔ یا اور کوئی وجہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس سوال کے پیدا ہونے کا باعث غربت نہیں کیونکہ یہ ان لوگوں میں سوال پیدا نہیں ہوا۔ جو غریب ہیں۔ اگر غربت باعث ہوتی۔ تو یہ سوال غریبوں میں پیدا ہوتا۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو مسٹر محمد علی اور پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ جیسے لوگوں کے دلوں میں۔ ان لوگوں کے لئے کھدر پہننے کی قیمت کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ سوراج اور خلافت کا سوال تھا۔

غربت ایسی چیز نہیں۔ جسکا علم دوسروں کے جتانے سے ہو۔ بلکہ وہ خود بخود محسوس ہوتی ہے۔ پس اس سوال کے پیدا ہونے کے بعد کھدر کا سوال دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو جس کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ وہ اس پردہ میں دوسروں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ یا اس کا دل خود اسکو دھوکا دیتا ہے۔ اسوقت ولایت سے کپڑے ملتے ہیں۔ جو کھدر سے زیادہ سستے ہیں۔ پس ہم کہینگے۔ کہ وہ پہنو۔ اگر سستے ہونیکا سوال ہے تو ولایت کے کپڑے کھدر سے زیادہ سستے ہیں۔"

"صادق پٹیالوی سے ایک حوالہ کا مطالبہ"

معزز ناظرین الفضل کو خوب معلوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے [illegible] لکھی اور دعوے کیا کہ حضور نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جب آنحضرت شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تو فرشتہ نے کہا۔ اس کا نام احمد رکھنا۔ میں نے کئی بار بعجز و الحاح و با ادب و اخلاص [illegible] اس کا حوالہ پوچھا۔ مگر مولوی صاحب نے حوالہ نہ دیا۔ ہم ابھی چند روز کی بات ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ تکفیر اہل قبلہ میں میں نے دیکھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول نے اپنی غیر احمدی بھتیجی کا جنازہ پڑھا تو میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح) نے آپ کی اقتدا میں اس کا جنازہ ادا کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اس بات کا کوئی گواہ پیش کردیا جو حلف اٹھاکر کہ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب تا حال خاموش ہیں۔ اب پٹیالوی ماسٹر صادق علی نے "مکتب محمودی حالت نماز میں" کے عنوان سے پیغام صلح میں مضمون لکھا ہے اور نمبر [illegible] صفحہ ۱۲ پر یہ عبارت لکھی ہے۔

"پہلے بھی میاں صاحب نے بڑی جسارت اور بیباکی سے کہہ دیا تھا۔ کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو تو میاں صاحب کو خط لکھکر لیٹر بکس میں ڈالدے اور ابھی خط میاں صاحب کے پاس نہیں پہنچا ہوگا۔ کہ اسکی مشکل آسان ہو جائیگی۔"

میں ماسٹر صادق علی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب مگر تاکید کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تحریر جس رسالہ یا اخبار میں درج ہوئی ہے۔ یا جس خط میں۔ مہربانی فرماکر ضرور اس کا حوالہ مکمل عنایت فرمائیں۔ عبارت محررہ بالا سے ظاہر ہے کہ (۱) حضرت میاں صاحب نے خود لکھا ہے۔ (۲) اور اعلان کیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی مصیبت میں ہو تو خط لیٹر بکس میں ڈال دے۔ (۳) وہ خط ابھی مکتوب الیہ کو نہیں پہنچے گا۔ کہ مشکل آسان ہو جائیگی۔ یہی الفاظ اس تحریر میں موجود ہونے چاہئیں جو آپ نے لکھے اس حوالہ کی دستیابی پر آپ کا صادق یا کاذب۔ حق و باطل پر ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اکمل

سکرٹری صاحبان اطلاع

بخدمت جملہ سکرٹریان شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ رپورٹ اپنی اپنی شاخہا کی از اکتوبر ۱۹۲۰ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء بہت جلد دفتر سکرٹری میں بھجوادیں۔ کیونکہ جلسہ بہت قریب ہے۔

خلیفہ رشید الدین جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

"او مخالف! تجھے قرآن کا دیدار بھی ہے"

نظم ذیل ایک مروی صاحب کی ایک نظم کے جواب اور اسکی حقیقت کے اظہار میں جو اخبار "نجات" بجنور مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء میں بتائید ترک موالات نصاریٰ درج ہے لکھی گئی ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی نظم میں موالات نصاریٰ کو دعوت قرآنی کے خلاف قرار دیکر علی روس الاشہاد اپنی ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ تعجب ہے کہ خالق انسان کو صاف فرماتا ہے کہ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى یعنی اے رسول تو مسلمانوں کیلئے دوستی کے حق میں نصاریٰ کو سب سے زیادہ قریب پائیگا۔ مگر ان کے نزدیک مسلمانوں میں عداوت نصاریٰ کا بیج ازل سے ہی بو دیا گیا ہے۔ افسوس!! فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (اس زمانہ میں جاہل مفتی بے علمی سے فتویٰ دینگے جس سے خود بھی گمراہ ہونگے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے) (المحدیث)۔ کیا اب بھی مسلمانوں کو کسی ہادی کی ضرورت نہیں جو حکم و عدل ہوکر ان کی صحیح رہنمائی کیلئے عین ضرورت پر نازل ہوا۔ اور جسکا تذکرہ ذکر پاک اشعار ذیل میں بھی آگیا ہے۔

جو مسلمان ہے، دیندار، حیادار بھی ہے
اور مومن ہے، وہ قرآں کا فداکار بھی ہے
صاف ہے حکم موالات نصاریٰ کے لئے
او مخالف! تجھے قرآن کا دیدار بھی ہے
ق
اپنے محبوب سے فرماتا ہے رب العزت
سورۃ المائدہ میں اسکا تو اظہار بھی ہے
کہ مودۃ میں نصاریٰ ہیں قریب مسلم
اور عداوت میں سوا مشرک لاچار بھی ہے
ق
جس کے سینے میں ہے، یاں غیرت دینی باقی
اور اسلام سے کچھ جس کو سروکار بھی ہے
فیصلہ خالق فطرت کا وہی مانے گا
باحمیت ہے جو اور صاحب ابصار بھی ہے
وزن ہے خاطر ذکی بھی اگر ہو جا کم
یہی فرمان ہے الحدیث۔ احمد مختار بھی ہے

دعویٰ حب خدا کرتا ہے تو کس منہ سے
گر اطاعت سے اولو الامر کی انکار بھی ہے
جب اولو الامر کا باغی ہے تو ہے کب مسلم
منہ سے اللہ و نبی کا تجھے اقرار بھی ہے
تجھکو اسلام سے مطلب نہیں ہے کچھ کام
نعرۂ کفر تراشا ہر کردار بھی ہے
فخر ہے ملت مرحومہ میں ہونے کا عبث
گر حکومت سے رہا اسطرح غدار بھی ہے
ق
کتنے صدیقی ہیں، اور نام کے فاروقی ہیں
کوئی انصاری ہے لیکن کوئی دیندار بھی ہے؟
ٹھیک فرمایا یہ شہر نے کہ ہے واقف راز
"گھر کا بھیدی" بھی ہے اور انکا طرفدار بھی ہے
آئیے ہم اس کو بتائیں وہ گروہ مسلم
دامن خیمہ ہے جو۔ دین کا انصار بھی ہے
قادیاں جاکے اس احمد کی جماعت دیکھے
جو کہ مہدی بھی ہے عیسیٰ بھی ہے اوتار بھی ہے
حامل حکم شریعت ہے حقیقت میں یہی
اور روحانی خلافت کی یہ حقدار بھی ہے
اسکا سردار ہے وہ فضل عمر پاک امام
نصرت دین میں ہر وقت جو سرشار بھی ہے
ترک کیونکر ہو خلیفہ ترا اے مسلم ہند!
وہ مہاجر نہ قریشی ہے نہ انصار بھی ہے
شورش اہل ہوا سے نہیں کچھ خوف و ہراس
گروہ قرب مسیحا کا تو رہوار بھی ہے
کسطرح پورا ہوا میرے مسیحا کا کلام
روس میں زار کا اب کوئی عزادار بھی ہے؟
یہ ہے مامور زمانہ کی عداوت کا وبال
"جیلخانہ بھی ہے۔ زنجیر بھی ہے دار بھی ہے"
کیسے آساں ہو نذیر ان کا مسلماں ہونا
کفر سے پیار ہے اور مہدی کا انکار بھی ہے

خاکسار
نذیر محمد خاں احمدی ہیڈ ماسٹر سکینڈری سکول
مسکا ضلع ہمیر پور

مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق

جناب مفتی صاحب کا عقیدہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب نے ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں ملک مولا بخش صاحب رئیس گورائی کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہئیے؟" لکھا کہ "خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے۔ وہ تو کافر تھا۔ تو بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا یا مسلمان۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اسکا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیے مگر انصاف شرط ہے۔" کیا غیر مبائعین اس حوالہ پر غور کرینگے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل

موپلوں میں تبلیغ احمدیت

اراکین انجمن احمدیہ سیلون نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے مالاباری زبان میں اخبار جاری کیا جاوے جس میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق تبلیغی مضامین اور غیر مذاہب کے اعتراضوں کے جواب ہوں۔ سردست مہینہ میں دو بار شائع ہوا کریگا۔ اور حجم ۸ صفحہ ہوگا۔ اور اس اخبار کے ذریعہ عام طور پر مالابار اور خاص کر موپلوں میں تبلیغ کی جائیگی اور یہ احباب مالابار کے معزز احباب کی کوشش سے جاری کرنیکا انتظام ہوا ہے۔ جس میں خاص طور پر شکریہ کے قابل مکرمی ای عبد القادر کٹی آف کنگور اور احمد آف کالیکٹ اور ای عبدالرزاق صاحب کٹی ہیں جو کہ آف کنانور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ اور انکی کوششوں میں برکت عطا فرماوے۔ جو دوست اس اخبار کے

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے 5003

اعلان

یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کی تاریخ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر ایک نیا ٹائم ٹیبل رائج کیا جاوے گا متعلقہ سیکشن ہائے مندرجہ کی پسنجر ٹرین سروس میں بڑے بڑے تغیرات حسب ذیل ہونگے۔

درمیان لاہور اور دہلی

نمبر ۲۱۔ اپ شٹل امرتسر سے ۱۸ بجکر ۴۵ منٹ کی بجائے ۱۸ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور میں ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۲۲۔ ڈاؤن شٹل لاہور سے ۲۰ بجکر ۵ منٹ کی بجائے ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور امرتسر میں ۲۰ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۱۸۔ ڈاؤن پسنجر لاہور سے ۸ بجکر ۴۰ منٹ کی بجائے ۸ بجکر ۴۴ منٹ پر روانہ ہوگی اور اتنی عرصہ امرتسر میں پہلے پہنچ کر وہاں سے ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ کی بجائے ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔

نمبر ۳۔ ڈاؤن پسنجر لاہور سے ۱۶ بجکر ۳۰ منٹ کی بجائے ۱۶ بجکر ۴۵ منٹ پر چلیگی۔ اسی قدر عرصہ دیر کرکے امرتسر میں پہنچے گی۔ اور وہاں سے روانہ ہوگی۔ اور پٹھانکوٹ میں ۲۱ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۵۔ ڈاؤن پسنجر جو اب راولپنڈی سے دہلی کو چلتی ہے۔ سہارنپور میں ختم ہو جایا کرے گی۔ یہ ٹرین ۱۴ نومبر کو راولپنڈی سے چلکر ۱۴ نومبر کو سہارنپور پہنچے گی۔ اور وہیں ختم ہو جائے گی۔ دہلی تک سیدھا سفر نہیں جا سکے گی۔

ایک نئی لوکل ٹرین باوقات ذیل سہارنپور اور دہلی کے درمیان جاری کی جائے گی۔

		گھنٹہ		منٹ
سہارنپور	روانگی	۶	-	۱۵
مظفرنگر	آمد	۸	-	۴۰
	روانگی	۸	-	۵۸
میرٹھ چھاؤنی	آمد	۹	-	۲۸
	روانگی	۹	-	۴۸
میرٹھ شہر	آمد	۹	-	۵۵
	روانگی	۱۰	-	۱۵
غازی آباد	آمد	۱۱	-	۲۳
	روانگی	۱۱	-	۳۳
دہلی	آمد	۱۲	-	۱۰

نمبر ۲۔ ڈاؤن پسنجر سہارنپور میں ۱ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔ وہاں سے ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور [illegible] منصورپور۔ [illegible] سیوہارہ [illegible] بیگم آباد اور مراد نگر سے سیدھا سفر کرکے دہلی میں ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان لالہ موسیٰ اور لاہور

نمبر ۴۔ ڈاؤن پسنجر لالہ موسیٰ میں ۱۴ بج کر ۲۰ منٹ پر پہنچ کر وہاں سے ۱۵ بجکر ۱۰ منٹ پر چلے گی۔ اور لاہور میں ۱۹ بجکر ۲۵ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان جنید اور دہلی

نمبر ۴۰۔ ڈاؤن اور ۳۹۔ اپ پسنجر ٹرین باوقات ذیل چلیں گی۔

نمبر ۴۰ ڈاؤن		سٹیشن ہائے		نمبر ۳۹ اپ
گھنٹہ - منٹ				گھنٹہ - منٹ
۱۴ - ۱۸	روانگی	جنید	آمد	۱۳ - ۳
۱۵ - ۲۶	آمد	رہتک	روانگی	۱۱ - ۳۵
۱۵ - ۴۰	روانگی		آمد	۱۱ - ۲۵
۱۰ - ۱۴	آمد	دہلی	روانگی	۹ - ۱۳

درمیان لاہور اور جموں (توی)

نمبر ۱۵۔ اپ پسنجر لاہور سے ۱۶ بجکر ۵ منٹ کی بجائے ۱۶ بجکر ۲۴ منٹ پر چلے گی۔ وزیر آباد میں ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۲۰ بجکر ۱۰ منٹ پر چل کر سیالکوٹ میں ۲۱ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۲۶۔ ڈاؤن پسنجر جموں سے اب کی طرح ۲۲ بجکر صفر منٹ پر چلے گی۔ اور وزیر آباد میں ۱ بجکر ۱۲ منٹ کی بجائے ۱ بجکر صفر منٹ پر پہنچے گی۔

نمبر ۵۔ اپ شٹل وزیر آباد سے ۱۱ بجکر ۵ منٹ کی بجائے ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ پر چلیگی۔ اور سیالکوٹ میں ۱۳ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان راولپنڈی اور کوہاٹ

سٹیشن ہائے		نمبر [illegible] پسنجر	سٹیشن ہائے		نمبر [illegible] پسنجر
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
راولپنڈی	روانگی	۲۲ - ۴۳	کوہاٹ چھاؤنی	روانگی	۲۱ - ۲۸
باسل	آمد	۲ - ۵۵	جنڈ	آمد	۰ - ۵
	روانگی	۳ - ۱۵		روانگی	۰ - ۲۰
جنڈ	آمد	۴ - ۲۴	باسل	آمد	۱ - ۵۶
	روانگی	۴ - ۳۴		روانگی	۲ - ۶
کوہاٹ چھاؤنی	آمد	۶ - ۲۰	راولپنڈی	آمد	۶ - ۰

درمیان راولپنڈی اور مری انڈس

سٹیشن ہائے		نمبر ۳۱-اپ ۲۲ ڈون	سٹیشن ہائے		نمبر ۲۱/۳۱ ۳۲
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
راولپنڈی	روانگی	۱۹ - ۴۵	مری انڈس	روانگی	۲۱ - ۳۴
باسل	آمد	۲۲ - ۳۰	داؤدخیل	آمد	۲۱ - ۵۲
	روانگی	۲۳ - ۴۰		روانگی	۲۲ - ۱۱
جنڈ	آمد	۰ - ۵۶	جنڈ	آمد	۲ - ۲۸
	روانگی	۱ - ۱۴		روانگی	۲ - ۳۰
داؤدخیل	آمد	۵ - ۳۵	باسل	آمد	۳ - ۵۱
	روانگی	۵ - ۵۵		روانگی	۳ - ۵۶
مری انڈس	آمد	۶ - ۱۵	راولپنڈی	آمد	۶ - ۴۰

درمیان پشاور-کیمبل پور-کندیاں اور ملتان

نمبر ہائے ۶۴-ڈون اور ۶۵-اپ کے اوقات بطریق مندرجہ ذیل بدلے جائیں گے

سٹیشن ہائے		نمبر ۶۴ ڈون پسنجر	سٹیشن ہائے		نمبر ۶۴ ڈون پسنجر
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
پشاور	روانگی	۲۰ - ۴۵	کندیاں	آمد	۸ - ۳۶
	آمد	۲۱ - ۵۵		روانگی	۹ - ۲
کیمبل پور	آمد	۲۱ - ۵۵	دریاخاں	آمد	۱۱ - ۳۲
	روانگی	۲۲ - ۴۰		روانگی	۱۱ - ۴۴
باسل	آمد	[illegible] - ۲۰	محمودکوٹ	آمد	۱۶ - ۱۶
	روانگی	۰ - ۳۳		روانگی	۱۶ - ۲۶
جنڈ	آمد	۲ - ۶	شیر شاہ	آمد	۱۸ - ۴۴
	روانگی	۲ - ۳۲		روانگی	۱۸ - ۵۹
داؤدخیل	آمد	۶ - ۴۴			
	روانگی	۶ - ۵۹	ملتان چھاؤنی	آمد	۱۹ - ۲۸

سٹیشن ہائے		نمبر ۶۵ اپ پسنجر	سٹیشن ہائے		نمبر ۶۵ اپ پسنجر
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
کندیاں	آمد	۱۸ - ۳۵	باسل	روانگی	۳ - ۱۰
	روانگی	۱۹ - ۵	کیمبل پور	آمد	۴ - ۳۵
جنڈ	آمد	۱ - ۹		روانگی	۵ - ۲۵
	روانگی	۱ - ۲۵			
باسل	آمد	۱ - ۵۰	پشاور	آمد	۱۰ - ۱۲

نمبر ۱۲-ڈون لوکل ٹرین کا چلنا از مری انڈس تا کندیاں منسوخ ہو جائیگا۔

نمبر ۲۴-ڈون اور ۲۳-اپ لوکل ہائے مری انڈس اور کندیاں کے درمیان باوقات ذیل چلیں گی۔

سٹیشن ہائے		نمبر ۲۴ ڈون	سٹیشن ہائے		نمبر ۲۳ اپ
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
مری انڈس	روانگی	۲۰ - ۱۵	کندیاں	روانگی	۴ - ۵۴
داؤدخیل	آمد	۲۰ - ۳۳	داؤدخیل	آمد	۶ - ۴۰
	روانگی	۲۰ - ۳۸		روانگی	۶ - ۵۶
کندیاں	آمد	۲۲ - ۳۴	مری انڈس	آمد	۷ - ۱۵

نمبر ۱۵-اپ لوکل داؤدخیل سے ۲۲ بجکر صفر منٹ پر چلے گی۔ اور مری انڈس ۲۲ بجکر ۱۸ منٹ پر پہنچے گی۔

درمیان لاہور-شورکوٹ اور جھنگ

سٹیشن ہائے		۲۵-۲-۳۹ پسنجر	سٹیشن ہائے		۲۵-۲-۳۹ پسنجر
		گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ
لاہور	روانگی	۱۰ - ۳۰	شورکوٹ روڈ	آمد	۱۹ - ۵
چیچوکی ملیاں	آمد	۱۱ - ۳۰		روانگی	۲۰ - ۱۵
			جھنگ مگھیانہ	آمد	۲۱ - ۵۰
	روانگی	۱۲ - ۰			

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۳ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

راگ سے فطرت میں مناسبت ہے خوش الحانی سے دربار خلافت میں ایک پنجابی نظم پڑھے جانے پر جب خاندان مسیح موعود کے چند چھوٹے بچے سہم آ گئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ نہایت بچپن میں بھی بچہ نظم کو پسند کرتا ہے۔ اگر بچہ رو رہا ہو اور اس کے سامنے خوش آوازی سے نظم کی طرح کچھ پڑھا جائے تو وہ رونا بند کر دے گا۔

فرمایا انسانی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ راگ کے مقابلہ میں اس کے اندر بھی ایک لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب دونوں لہریں مل جاتی ہیں۔ تو بعض انسانوں کو وجد آ جاتا ہے۔ اور غیر جاندار چیزوں میں بھی یہ لہر پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان کی لہر اور راگ سے جو لہر پیدا ہوتی ہے۔ دونوں شدت سے مل جائیں تو وہ چیزیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ولایت میں اسی طرح ایک پل ٹوٹ گیا تھا۔ فوج جب چلتی ہے تو اس کے قدموں سے ایک خاص آواز پیدا ہوتی ہے۔ ایک فوج اسی خاص رفتار سے ولایت کے ایک پل پر سے گزر رہی تھی۔ کہ دفعتاً پل ٹوٹ گیا۔ اور کچھ آدمی دریا میں گر گئے۔ تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا۔ کہ جہاں فوج کے قدموں سے ایک آواز پیدا ہو رہی تھی۔ وہیں پل کے اندر بھی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ جب دونوں آوازیں مل گئیں تو ان کا ایسا زور ہوا کہ پل ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پل پر سے گزرتے ہوئے فوج کی ترتیب کو مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے۔

فرمایا اسی لئے صوفیاء نے راگ کو پسند نہیں کیا۔ کیونکہ اس کا تعلق روح سے نہیں۔ بلکہ نفس سے ہے۔ اگر عمدہ مضمون کی بجائے گالیاں اسی خوش آوازی سے پڑھی جائیں تو بھی انسان کو وجد آ جائیگا۔

عملیات کے نقصان عملیات کے ذکر میں فرمایا کہ لوگوں کی بالعموم ادھر توجہ ہوتی ہے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ بے محنت سب کچھ مل جائے۔ یہ بھی ایک جوئے کی قسم ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبائع میں جوئے کا میلان ہوتا ہے۔ جس طرح جوا باز بغیر محنت کے روپیہ حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح عملیات پڑھنے والے چاہتے ہیں کہ عمل پڑھیں اور فوراً روپیہ مل جائے۔ فرمایا اخبارات میں جو عملیات کے اشتہارات نکلتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ہی تباہی کا موجب ہوتے ہیں۔

فرمایا بخارا کی حکومت مسلمانوں سے ان عملیات کی بدولت ہی کھوئی گئی تھی۔ روس نے جب حملہ کیا۔ تو علماء لمبے لمبے بانس لیکر میدان میں آیتیں پڑھتے ہوئے گئے کہ بس ہم جب وہاں پہنچینگے تو فوراً روسی توپوں کے منہ بند ہو جائینگے۔ مگر توپوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور یہ ھذا سحر عظیم ھذا سحر عظیم کہتے ہوئے بھاگے۔ عملیات کے باعث کام کرنے کی طاقت ماری جاتی ہے۔ کیمیا بھی انہی عملیات میں داخل ہے۔

حضرت خلیفہ اول مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص کو کسی نے عمل بتایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ جب یہ عمل کرنے لگو تو بندر کا خیال نہ کرنا۔ اب جب وہ عمل کرنے بیٹھے تو ساتھ ہی بندر کا بھی خیال آ جائے۔ وہ شخص کہے کہ افسوس عمل تو بہت اچھا تھا۔ مگر بندر کا خیال آ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بتانے والے کی شرارت تھی کہ یہ کہا ورنہ بندر کا خیال ایسا خیال نہ تھا جو ہر وقت انسان کے پیش نظر رہتا ہو۔ اس نے عمل کی بیہودگی اور لغویت کو چھپانے کے لئے ایسا کہا تھا۔ کہ اس کا خیال ادھر بٹ جائے۔

ایک فلاسفر کا قول ہے۔ کہ انسان کے دماغ اور بندر کی ایک سی حالت ہے۔ جس طرح بندر ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا۔ اسی طرح انسانی دماغ بھی ایک جگہ ٹک نہیں سکتا۔

قرآن کریم میں عمل حب فرمایا قرآن کریم نے حب کا عجیب عمل بتایا ہے۔ فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (آنحضرت کی) پیروی کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ اور سرچشمہ محبت تمہارے ہاتھ میں آ جائیگا۔ افسوس ہے کہ لوگ اس اعلیٰ عمل حب اور سرچشمہ محبت کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکتے ہیں۔

ملکی ہلچل سول نافرمانی کے رزولیوشن کے متعلق فرمایا۔ کہ ان لوگوں کا اصل منشا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو دو آگوں میں سے ایک میں جلا دیں۔ پرنس آف ویلز آ رہا ہے اگر گورنمنٹ نرمی کریگی تو پرنس کے چھ ماہ کے قیام ہند کے عرصہ میں یہ تحریک بہت مضبوط ہو جائیگی۔ اور اگر سختی کریگی تو گورنمنٹ جو یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ ملک میں امن ہے وہ نہیں ہو سکیگا۔ کیونکہ جب ہر جگہ شورش ہوگی تو ہر جگہ فوجیں رکھنی پڑینگی اور چاروں طرف توپیں اور مشین گنیں نظر آئینگی۔ اور شہزادہ کے دل پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑ سکتا۔ اور شاہی خاندان کے ممبر پر یہ اثر پڑنا گورنمنٹ کے حق میں اچھا نہیں ہو سکتا۔

(۱۴ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

ہندوستان ایشیا کے دیگر ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کی دیگر ایشیائی ممالک کے مقابلہ میں حالت کے ذکر میں فرمایا۔ اگر کوئی ملک اچھی حالت میں ہے تو ہندوستان ہے۔ جاپان کی حالت مختلف ہے۔ ایک تو یورپین وہاں اس وقت پہنچے جبکہ دنیا جاگ چکی تھی (۱۸۶۰ء میں)۔ دوسرے اس کے قریب ایک اور قوم آباد ہے۔ جو کسی دوسرے ملک پر قبضہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور وہ قوم امریکن قوم تھی۔ اس لئے جاپان کی حالت پر قیاس نہیں کیا جا سکتا باقی اور جس قدر ایشیائی ممالک ہیں۔ ان سب کی حالت بدتر ہے۔ مثلاً چین ہی ہے۔ علم میں۔ معاشرت میں۔ تمدن میں پیچھے ہے۔ افغانستان۔ عرب۔ ایران ترکی وغیرہ ان سب کی یہی حالت ہے۔ آج دنیا میں سائنس اور فلسفہ کو بڑا درجہ حاصل ہے۔ ہندوستان میں ایسے لوگ ہیں جن کی سائنٹفک تحقیقات اور فلسفیانہ تصانیف کو تمام یورپ عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور یہاں ایسے لوگ ہیں جن کی تحقیقات اور فلسفہ کی دنیا میں تعظیم کی جاتی ہے۔ چنانچہ مسٹر بوس نے سائنس میں جو تحقیقات کی ہے۔ یورپ نے اس کے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ جدید تحقیقات ہے۔ اور علمی حالت میں دیکھیں تو ٹیگور کو یورپ مانتا ہے۔ انتظامی سہولت کے لحاظ سے ہندوستان میں جو سامان ہیں وہ باقی کسی ایشیائی ملک میں نہیں۔ مال کے لحاظ سے دیکھیں تو ہندوستان میں بڑے بڑے تاجر ہیں۔ اور اتحاد قومی کی روح بھی ہندوستان میں زیادہ ہے۔ ریل اور ڈاک کی سہولت ہندوستان کے علاوہ اور

ایشیائی ممالک میں نادر ہے۔ اسکو خلافی کہو یا کچھ اور مگر یہ باتیں اسی عہد میں ہوئیں۔ اور یہ باتیں اسی وقت ہوئیں۔ جب کہ ہندوستان میں ایک دوسرے کا گلا کاٹنے والے موجود ہیں۔ صلح کی تحریک ہندوستان کی اقوام میں بیرونی قوم کی حکومت سے ہے۔ اور یہ احساس تربیت اس بیرونی قوم کی تربیت سے پیدا ہوا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یہاں بھی آپس میں قتل و غارت ہوتی جو حالت اقوام اور مذاہب کی ہندوستان میں ہے وہ اور کسی ایشیائی ملک میں نہیں یا ان کو صلح کا خیال دلانے والی بیرونی حکومت ہے۔ اگر وہ الگ ہو جائے تو ہندوستانیوں کی یہ حالت نہیں کہ صلح کو برقرار رکھ سکیں۔ دیگر ممالک مثلاً شام ہی ہے اس میں صرف عیسائی اور مسلمان ہیں۔ ان میں جھگڑے کی اتنی باتیں نہیں جتنی یہاں ہیں۔ پس یہاں فتنہ کے سامان سب اندرونی ہیں اور صلح کے سبب بیرونی اس کے باوجود جو ترقی ہندوستان نے کی ہے وہ اور کسی ایشیائی ملک کو نصیب نہیں۔

(۱۶ ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز مغرب)

حضرت مسیح کے حج والی حدیث سوال کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح کے حج کرنے کا جس حدیث میں ذکر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئندہ کے متعلق جتنی باتیں ہیں۔ وہ کشف اور رؤیا ہیں۔ اور وہ دو صورتیں رکھتی ہیں یعنی اصل رنگ میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور تاویل کے طور پر بھی اور اس کا پتہ واقعہ کے وقت لگتا ہے کہ کچھ حصہ اصلی رنگ میں پورا ہوتا ہے۔ اور کچھ تاویلی رنگ میں۔ اب اصلی رنگ میں پوری ہونے والی باتوں نے بتا دیا ہے۔ کہ یہی زمانہ مسیح موعود کے ظہور کا ہے۔ اور اس کے بعد یہ سوال نہیں رہ جاتا۔ کہ فلاں فلاں حدیث کے رو سے حضرت مرزا صاحب سچے نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ظاہری الفاظ کے مطابق پوری نہیں ہوئیں۔ بلکہ اس طرح یہ سوال آپڑیگا۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹے تھے۔ کیونکہ دوسرے دلائل سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یہی زمانہ مسیح موعود کا ہے۔ مگر وہ حدیثیں پوری نہیں ہوئیں۔ جب سورج نکل آئے۔ اور پھر کسی کو نظر نہ آئے تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بادلوں میں چھپا ہوا ہو۔ اور دوسرے یہ کہ آنکھ میں نقص ہو جو دیکھ نہ سکتی ہو۔ اسی طرح جب مسیح موعود کے زمانہ کی اور علامتیں اور نشان پورے ہو گئے ہیں۔ تو ان احادیث کے متعلق اگر ان کے ظاہری معنے ہی لینگے تو یا تو یہ کہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ہیں یا یہ کہ حدیثیں جھوٹی ہیں۔ ان میں سے جو بات بھی مخالفین پسند کریں۔ اختیار کر لیں۔ رہے ہم ہمارا مقصد ان احادیث کے بغیر بھی ثابت ہے۔ پس اگر یہ حدیثیں سچی ہیں۔ تو اسی صورت میں کہ ان کی تاویل کی جائے۔ اور اگر سچی نہیں۔ تو انہیں سچا ثابت کرنا ان کا بھی فرض ہے۔ لیکن بات یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ کے متعلق جو باتیں بتائی ہیں۔ وہ رؤیا ہیں۔ اور رؤیا بالعموم تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ چنانچہ علم الرؤیا سے یہی ثابت ہے کہ ۹۹ فیصدی رؤیا کی تاویل ہوتی ہے۔ ورنہ اگر رؤیا اصلی رنگ میں زیادہ پوری ہوتیں۔ تو علم الرؤیا والے کسی رؤیا کے متعلق بیان کرتے ہوئے پہلے یہ لکھتے۔ کہ جس طرح دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح وقوع میں ہو جاتا ہے۔ کہ ایسی بات کو عموماً وہ پیچھے رکھتے ہیں۔ اور مخفی معنے اور مطلب پہلے بیان کرتے ہیں۔ تو رؤیا تعبیر طلب ہوتی ہے۔ پس جب رسول کریم کا یہ کلام رؤیا ہے۔ تو اس کا اکثر حصہ تعبیر طلب ہوا۔ اور اسی طریق سے اس کا مطلب بیان کیا جائیگا۔ لیکن ہمارے مخالفین کہتے ہیں۔ سب رؤیا میں ۹۹ فیصدی اصل الفاظ کے مطابق دکھاؤ۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت یوسفؑ اور قیدیوں کی اور تین چار اور رؤیا کا ذکر ہے۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا زیادہ حصہ اصل رنگ میں پورا ہوا۔ یا تعبیر کے طور پر۔ حضرت ابراہیمؑ نے کیا بیٹا ذبح کیا تھا۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کو کیا فی الواقع سورج نے سجدہ کیا تھا۔ اور کیا اصحاب السجن میں سے ایک نے جس رنگ میں رؤیا دیکھی تھی اسی طرح پوری ہوئی تھی۔ البتہ ایک کی کسی حد تک اسی طرح پوری ہوئی تھی۔ فرعون کی رؤیا بھی اصل رنگ میں نہیں پوری ہوئی تھی تو اتنی رؤیا میں سے ایک اصل رنگ میں پوری ہوئی۔ اسی کے مطابق رسول کریم کی رؤیا کو دیکھ لیا جائے۔ اگر وہ بھی اسی نسبت سے اصلی الفاظ میں پوری ہو جائیں تو قرآن کریم کے رو سے ان سب کو ماننے میں کسی کو عذر نہ ہونا چاہئے۔ حالانکہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن میں جس ایک رؤیا کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ وہ ایک بھی کسی نسبت کے لحاظ سے بیان نہیں کی گئی۔ کہ اتنی رؤیا تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور ایک اصل الفاظ میں پوری ہوتی ہے۔ بلکہ وہ صرف مثال کے طور پر ہے۔ کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اس کے بھی الفاظ یہ ہیں۔ کہ اعصر خمراً۔ حالانکہ دربار میں شراب نہیں بنائی جاتی۔ بلکہ بنائی ہوئی لائی جاتی ہے۔ یہ حصہ بھی اس کا تعبیر طلب ہے۔

پس جب رؤیا کا قلیل حصہ اصل شکل میں پورا ہوتا ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کو بھی جن میں آئندہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اسی رنگ میں دیکھنا چاہئے۔

مسیح موعود کے طواف کرنے والی حدیث کے کئی ایک ایسے ٹکڑے ہیں۔ جن کی ہمارے مخالفین خود تعبیریں کرتے ہیں۔ مثلاً بالوں سے پانی ٹپکنے کی ہی تعبیر کرتے ہیں۔ پھر دجال کے طواف کرنے کی بھی تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کہاں لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواب دیکھی۔ مگر جو مطلب لیا جاتا ہے وہ خواب ہی سمجھ کر لیا جاتا ہے۔

پس یہ حدیث بھی رسول کریم کی رؤیا ہے۔ اور اس کی تعبیر کی گئی اور حضرت مسیح موعود کے حج کرنے کا مطلب آپ کی کامیابی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مسلمان ہونے کے متعلق مباحثہ عرض کیا گیا۔ کہ مخالفین مباحثات میں یہ سوال اٹھایا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے مسلمان ہونے پر بحث کرو۔ اس کے متعلق کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہئے۔

فرمایا۔ جتنے رسول آئے ہیں۔ ان کے متعلق یہی سوال اٹھایا گیا ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہئے۔ تم یہ بتاؤ کہ نبی کافر ہوتا ہے۔ یا مسلمان۔ اگر کافر نبی ہوتا ہے۔ تو بیشک حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنے سے یہ بحث حل نہ ہوگی۔ لیکن اگر نبی مسلمان ہوتا ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت دینے سے یہ خود بخود حل ہو جائیگی۔ اس لئے اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

درمیان وزیرآباد - لائلپور اور خانیوال

نمبر ۳۹ - اپ پسنجر وزیرآباد سے ۶ بجکر صفر منٹ کی بجائے ۶ بجکر ۲۳ منٹ پر روانہ ہوگی - اور لائلپور میں ۱ بجکر ۴ منٹ پر پہنچے گی - اور وہیں ختم ہو جائے گی -

اسی طرح نمبر ۵ - اپ شورکوٹ روڈ سے چلنے کے بجائے لائلپور سے چلا کرے گی - وہ لائلپور سے ۱۹ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگی - اور وزیرآباد میں صفر بجکر ۲ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۳۰ - ڈاؤن پسنجر جو لاہور سے لائلپور میں ۲۳ بجکر ۴۱ منٹ پر پہنچتی ہے - شورکوٹ تک چلا کرے گی - وہ لائلپور سے ۱ بجکر صفر منٹ پر روانہ ہوگی - اور شورکوٹ روڈ میں ۴ بجکر ۲۲ منٹ پر پہنچے گی - اسی طرح نمبر ۲۹ - اپ لائلپور سے چلنے کی بجائے شورکوٹ سے چلا کرے گی - وہ شورکوٹ سے ۱۰ بجکر ۲۳ منٹ پر روانہ ہوگی - لائلپور میں ۲۳ بجکر ۳۴ منٹ پر پہنچے گی - اور وہاں سے اسی طرح لاہور کی طرف ۲۳ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی -

نمبر ۳ - اپ پسنجر شورکوٹ روڈ سے اسی طرح ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہو کر لائلپور میں ۶ بجکر ۳۰ منٹ پہنچے گی - اور وہاں سے ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو کر وزیرآباد میں ۱۱ بجکر ۳۴ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۳۴ - اپ ۵۶ ڈاؤن پسنجر لائلپور سے ۰ بجکر ۲ منٹ کی بجائے ۰ بجکر ۵۲ منٹ پر چلے گی - اور سانگلہ ہل کے راستہ چلکر لاہور میں اسی طرح ۱۳ بجکر ۲ منٹ پر پہنچے گی -

درمیان فیروزپور - جالندھر اور ہوشیارپور

نمبر ۴۴ - ڈاؤن پسنجر لدھیانہ خاص سے ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچے گی -

ہوشیارپور کو صبح جانیوالی ٹرین جالندھر شہر سے ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر روانہ ہوگی - اور ہوشیارپور ۹ بجکر ۴۴ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۴۳ - اپ ہوشیارپور سے ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۹ بجکر صفر منٹ پر پہنچے گی -

ہوشیارپور سے ۴ بجکر ۵ منٹ پر چلنے والی ٹرین منسوخ ہو جائے گی - اور ایک ٹرین جو ہوشیارپور سے ۱۸ بجکر صفر منٹ پر روانہ ہو کر جالندھر شہر میں ۱۹ بجکر ۵ منٹ پر پہنچا کرے گی اس کی بجائے جاری کی جائے گی -

درمیان پھگواڑہ - راہوں - اور جالندھر شہر

نمبر ۱۸ - اپ جو اب پھگواڑہ سے ۳ بجکر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوتی ہے - ۵ بجکر ۴ منٹ پر روانہ ہوگی - اور راہوں میں ۶ بجکر ۱۶ منٹ پر پہنچے گی - وہاں سے ۸ بجکر ۲ منٹ پر چلے گی - اور جالندھر شہر میں ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی -

درمیان جاکھل اور حصار

نمبر ۳۴ - اپ پسنجر حصار سے اسی طرح ۲۲ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہو کر جاکھل میں ۱ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی - تاکہ ۳ - اپ بمبئی میل سے اتفاق ہو سکے -

نمبر ۲۴ - ڈاؤن جاکھل سے ۰ بجکر ۴ منٹ کی بجائے ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر روانہ ہوگی - اور حصار میں ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۳۹ - اپ پسنجر حصار سے ۶ بجکر ۰ منٹ کی بجائے ۶ بجکر ۳۲ منٹ پر روانہ ہو کر جاکھل میں ۱۱ بجکر ۰ منٹ پر پہنچے گی -

درمیان روہڑی - لاڑکانہ اور چمن

نمبر ۶ ڈاؤن - ۵۱ - اپ لوکل جیکب آباد سے ۶ بجکر ۴۰ منٹ کی بجائے ۷ بج کر صفر منٹ پر روانہ ہو کر رک میں ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر پہنچے گی - وہاں سے ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوگی - سکھر میں ۱۰ بج کر ۴۲ منٹ پر پہنچے گی - وہاں سے ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو کر روہڑی میں ۱۱ بج کر ۵ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۴ - ڈاؤن پسنجر کوئٹہ سے ۱۳ بجکر ۴۲ منٹ کی بجائے ۱۴ بجکر ۳۰ منٹ پر چلے گی - سبی میں ۲۰ بج کر ۱۵ منٹ پر پہنچے گی - وہاں سے ۲۰ بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی - رک میں ۲ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی - اور وہاں سے ۳ بجکر ۴۲ منٹ پر روانہ ہو کر روہڑی میں ۴ بجکر ۲ منٹ پر پہنچے گی -

نمبر ۴۴ - ڈاؤن لوکل رک سے ۹ بج کر ۲۰ منٹ پر روانہ ہو کر لاڑکانہ میں ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر پہنچے گی -

دیگر خفیف تغیرات اور درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے ان بڑے ٹائم ٹیبلوں کو دیکھا جائے جو سٹیشنوں پر نمایاں کئے گئے ہیں -

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور مورخہ ۱۹ نومبر
سنہ ۱۹۲۱ء

اے - ٹی - سٹاول
ٹریفک منیجر

ہندوستان کی خبریں

سکھ لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ پنڈت دینا ناتھ - سردار دان سنگھ - سردار جسونت سنگھ - سردار [illegible] کو مسٹر کانر نے پانچ پانچ ماہ قید سخت ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم جرمانہ کی صورت میں چھ چھ ہفتہ قید مزید کی سزا کا حکم سنایا - سردار ہرنام سنگھ ذیلدار کو ۴ ماہ قید سخت ایک ہزار روپیہ جرمانہ - اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں چھ ہفتہ قید مزید کا حکم سنایا گیا! اور سردار کھڑک سنگھ - سردار مہتاب سنگھ - سردار بھاگ سنگھ - سردار گورچرن سنگھ - کپتان ہری سنگھ - سردار سندر سنگھ کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں چھ چھ ہفتہ قید مزید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

مسٹر گاندھی کے معجزوں کی حقیقت کلکتہ کا تار ہے - کہ ایک شخص درخت کے پتوں پر "مہاتما گاندھی" کے نام کی مہر لگاتا ہوا پکڑا گیا ہے - پولیس کا بیان ہے کہ معجزات اسی طرح بنائے جاتے ہیں -

بنگال و آسام کے لیڈروں کی گرفتاری کلکتہ - یکم دسمبر - پروفیسر جتیندر لال بنرجی کو کل شام بغاوت کے الزام میں چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے مجریہ وارنٹ کے تحت ان کے جائے قیام رامپور ہٹ پر گرفتار کر لیا گیا - قانون ترمیم قانون فوجداری کے تحت کل گوہاٹی میں آسام کے مشہور اور سربرآوردہ بیرسٹران اور تارک موالات لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا - آسام پراونشل کانگریس کمیٹی کے کئی عہدہ دار اور بھی گرفتار ہوئے ہیں -

خلاف ورزی قانون کی ابتداء رنگ پور - ۲۹ نومبر - مجسٹریٹ صاحب ضلع رنگپور کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے لئے لوکل کانگریس و خلافت کارکنان نے ۲۵ نومبر کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا - ۲ ہزار اشخاص شامل تھے - اس ضلع میں اب ۴۰ ہزار والنٹیران مہیا

لالہ لاجپت رائے وغیرہ کی گرفتاری ۳ نومبر کو لاہور میں کانگریس کمیٹی کا جلسہ کرنے پر لالہ لاجپت رائے - پنڈت کے سنتانم بیرسٹر - ڈاکٹر گوپی چند میونسپل کمشنر اور ملک لال خاں

گرفتار کر لئے گئے۔ پراونشل کانگریس کمیٹی اور سٹی کانگریس کمیٹی کے دفاتر اور نیز خلافت کمیٹی کی تلاشی ہو رہی ہے۔

سکھ لیڈر ڈیرہ غازیخاں کے جیل میں امرتسر کی عدالت کے [illegible] کے دو مقدموں میں جن سکھ لیڈروں کو مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ ان کو ۳ دسمبر کو ڈیرہ غازیخاں کے جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔

عدم تعاونی انگریز مسٹر اسٹوکس گرفتار کئے گئے مسٹر سٹوکس کو بتاریخ ۳ دسمبر کی صبح کو ڈھلوار ریلوے اسٹیشن پر جب کہ وہ امرتسر سے لاہور کو آ رہے تھے۔ گرفتار کر لیا گیا۔ ان کو لاہور چھاؤنی میں روک کر [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے روبرو قریباً ۱۱ بجے صبح پیش کیا گیا۔ اور ان کو زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری دکھایا۔ اور دریافت کیا کہ ان کے مضامین مندرجہ ٹریبیون کی بنا پر ان سے اس دفعہ کے ماتحت دس ہزار روپیہ کا مچلکہ معہ پانچ پانچ ہزار کی دو ضمانتوں کے کیوں نہ لیا جائے۔ موخر الذکر نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ ۵ دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔

لارڈ ریڈنگ بنارس یونیورسٹی میں بنارس یکم دسمبر۔ پیر کو لارڈ ریڈنگ ہندو یونیورسٹی کے معائنہ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ جہاں انکا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ہزایکسلنسی وائسرائے نے طلبا کو مخاطب کر کے کہا کہ پرنس آف ویلز کا خیر مقدم کریں۔ پنڈت مالوی نے ہزایکسلنسی کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور ملک معظم کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا۔

وائسرائے کی خدمت میں وکٹوریہ میموریل کلکتہ کیلئے عطیہ بنارس یکم دسمبر۔ ہزایکسلنسی وائسرائے کے پاس کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل کے لئے حسب ذیل چندہ موصول ہوا ہے:- مہاراجہ صاحب سندھیا ۲ لاکھ نواب صاحب رامپور ۱ اور مہاراجہ صاحب نابھا ایک ایک لاکھ روپیہ اور مہاراجہ صاحب جیپور ۵۰ ہزار روپیہ

پرنس آف ویلز کا قیام جودھپور جودھپور ۲ دسمبر۔ پرنس آف ویلز نے اپنے قیام جودھپور کا آخری صبح کو سور کا شکار کھیلنے اور شام کو پولو کھیلنے میں صرف کیا ہز رائل ہائنس اپنے قیام جودھپور سے بہت زیادہ خوش [illegible] ہوئے سڈنر کے [illegible] پارٹی بیکانیر روانہ ہو گئے۔

پرنس آف ویلز کا ورود بیکانیر میں بیکانیر ۴ دسمبر۔ پرنس آف ویلز [illegible] بیکانیر پہونچے جہاں اسٹیشن پر ان کا نہایت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ پرنس ممدوح کا جلوس شہر میں ہو کر لال گڑھ کے قصر میں پہونچا۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر اور پرنس ممدوح میں باہمی تبادلہ ملاقات کے مراسم نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کئے گئے۔

بحری محاصل میں تخفیف کولمبو ۲ دسمبر۔ کولمبو سے براعظم ایشیا کی دیگر بندرگاہوں کے محاصل میں ۵۰ فیصدی سے ۴۰ فیصدی کی تخفیف کر دی گئی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

پرتگال میں انقلاب کا خطرہ لندن۔ ۳۰ نومبر۔ چونکا دینے والی خبریں مظہر ہیں۔ کہ پرتگال میں بالشویکی انقلاب کا خطرہ ہے۔ دول حکمبرداری کے تعین غیر ملکی مداخلت کے سوال کو بہ نگاہ غور دیکھ رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس اٹلی اور ہسپانیہ مداخلت کی فکر میں ہیں۔

فرانسیسیوں کی سلیشیا سے واپسی پیرس یکم دسمبر۔ سلیشیا سے فرانسیسیوں کی روانگی اس وقت بظاہر پورے زوروں پر ہے۔

ترکی فوجوں کا اورفہ میں داخلہ قسطنطنیہ کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۲۹ نومبر کو ترکی فوجیں اورفہ میں داخل ہوئیں۔ بیس ہزار عیسائی ان کی آمد سے پہلے ہی اس خوف سے فرار ہو گئے۔ کہ وہ کمالین کے رحم پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔

کمالی عیسائیوں کی حفاظت کریں گے پیرس یکم دسمبر۔ بیروت کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ کمالین نے موسیو فرانکلن بوئیلن کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں سلیشیا میں عیسائیوں کی ضروری حفاظت کی گئی ہے۔ اس قانون کو منسوخ کر دیا گیا ہے جس کے رو سے ان کی جائداد کا چالیسواں حصہ ضبط کیا جاتا تھا۔ اور فوجی خدمت کے لئے ذکر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

سر آغا خاں کے فرزند پر جرمانہ سر آغا خاں کے فرزند [illegible] آغا خاں کو ہیر اسٹریٹ لنڈن میں تیزی کے ساتھ موٹر سائیکل چلانے کی پاداش میں ۲۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ جرمانہ کے علاوہ ان کا موجودہ لائسنس منسوخ کر لیا گیا ہے۔ مزید برآں فیصلہ میں یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ موجودہ لائسنس کی میعاد گذرنے کے بعد دو سال تک انہیں اور کوئی لائسنس لینے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

انگورہ میں بالشویکی کانفرنس لنڈن ۲۹ نومبر۔ ماسکو کا تار مظہر ہے کہ ماسکو کے ایک پیغام میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موسیو چیچرن عنقریب انگورہ روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں وہ اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ جس میں روسی بالشویک ترکی ایران ہندوستان افغانستان اور قفقازی سوویٹ باشندے شریک ہونگے۔

برطانیہ اور فرانس میں جرمنی کے لئے کشمکش لنڈن ۳۰ نومبر۔ جرمنی سے نئی قسط تاوان وصول کرنے کے متعلق جو چند جرمنی ماہرین مالیات اور سابق وزرا لنڈن آئے ہیں۔ تاکہ وہ برطانوی مدبرین و ماہرین سے تبادلہ خیالات کر کے مصالحت کی کوئی معقول صورت پیدا کریں۔ اس سے فرانس میں برطانیہ کے خلاف پھر ایک وجہ ناراضگی اور برہمی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ برطانیہ جرمنی کی اس تجویز کی تائید کرتا ہے۔ کہ جرمنی سے بجائے نقد کے سامان تجارت وصول کیا جائے۔ اور اس کو قرض دیکر اس سے تاوان کی رقم حاصل کی جائے۔

چینی معاملات کے تصفیہ کے لئے کمیٹی کا تقرر لنڈن ۳۰ نومبر۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے۔ کہ کمیٹی مشرق بعیدہ کے پاس کردہ ریزولیوشن میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ ایک کمیٹی تحقیقات مامور کی جائے۔ جو ایک سال کے اندر رپورٹ تیار کر کے یہ بتائے گی۔ کہ چین کے عدالتی انتظام میں کس طرح ترقی کی جا سکتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنے ملک میں اصلاحات جاری کرنے میں کس طرح امداد دینی چاہئے۔ جن کے ذریعہ دول غیر کے خصوصی

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل [illegible] سے شائع ہوا)

نمبر ۴۶ جلد ۹

۱۹۲۱ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ALFAZL, QADIAN

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع

دین کی نصرت کیلئے اک آسمانی شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت

نمبر ۸۳۵

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور

بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست

مدینۃ المسیح

اخبار احمدیہ

خبر جبالعین کاروبار حضرت مسیح موعود کے متعلق

درس القرآن، مسٹر گاندھی کی پراسرار اقتدار

مسٹر گاندھی کا ایک جھوٹ

خطبہ جمعہ (۱) ایفاء وعدہ (۲) سلسلہ خلافت کا

ایک انگریزی اخبار کے ابواب کی تجویز

اشتہارات

خبریں ص ۱۲

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

مضامین

ایڈیٹر غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۴۶ | مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے گذشتہ پرچہ میں جلسہ پر آنیوالے احباب کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے ۔ وہ الگ بھی چھاپا گیا ہے ۔ اور مختلف مقامات پر بھیجا گیا ہے ۔ احباب اسکو اچھی طرح تقسیم کریں ۔ اور جو لوگ نہ پڑھ سکتے ہوں ۔ انھیں سنائیں ۔

جلسہ کا پروگرام انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا ۔ جسمیں ۲۹ دسمبر کا نصف دن بھی شامل کیا گیا ہے ۔

نظم

پیغام بحضور امام

(چند روز کے لئے گویا گیا تھا ۔ یہ نظم وہاں سے لکھ کر بھیجی گئی)

شام کو پابوسیٔ جاناں کی خاطر جائیے
اور میرا شوق دل اُن سے ذرا کہہ آئیے

اے کہ پروانے ہمیں ہیں تیری شمع حسن کے
تجھ پہ سو سو جان سے قربان ہو ہو جائیے

تجھ میں ہے ساری خوشی میرے دل ناشاد کی
کھائیے گر غم کسی کا تو بھی تیرا کھائیے

میری امیدوں کا جلوہ گاہ ہے تیرا مزار
اک حیات تازہ صبح و شام واں سے پائیے

اس کے ذرّے ذرّے میں ہے طور انوار خدا
ہاں مگر یہ شرط ہے موسیٰ کی آنکھیں لائیے

بیسیوں سجدے تڑپتے ہیں جبین صدق میں
میں نماز شوق ادا کر لوں مجھے فرمائیے

اے سر و جان و دلم اُمی ابی بر تو فدا
روضۂ اقدس میں تھوڑی سی جگہ دلوائیے

رفعت چرخ چہارم اسکے گہراؤ میں ہے
دل کے اندھوں کو یہ منظر کس طرح دکھلائیے

اکمل مہجور کی ہے عرض شبلیؔ و جنید
میرے بچے ہیں دعاؤں کے لئے فرمائیے

خادم دربار ہوں حضرت پہ جاں نثار ہوں
اپنے مال و جان سے اسلام کے انصار ہوں

ایام جلسہ میں جماعتیں کہاں کہاں ٹھہرائی جاوینگی

میں ذیل میں وہ فہرست شائع کرتا ہوں جس سے احباب کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ کونسی جماعتیں جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۱ء کے موقعہ پر دارالعلوم میں ٹھہرینگی۔ اور کونسی جماعتیں اندرون قصبہ قیام پذیر ہونگی۔ مگر ایسی فہرست دینے سے قبل میں ایک بات عرض کرتا ہوں۔ اور درد دل سے عرض کرتا ہوں۔ احباب درد دل سے ہی سنیں۔ وہ عرض یہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ بجائے اپنی جماعتوں میں ٹھہرنے کے الگ الگ قیام گاہیں تلاش کرتے ہیں۔ کوئی اپنے واقفوں کے ہاں ٹھہرتا ہے۔ کوئی اہل محلہ سے کہتا ہے۔ کہ ہم چند آدمیوں کو الگ جگہ دی جائے۔ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ میں اور میرے چند ہم مذاق دوستوں کو علیحدہ گوشہ ملے۔ حالانکہ خود دل میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر الگ الگ جگہ دی جائے۔ تو منتظمین کو کس قدر تکلیف کا سامنا ہوگا۔ پھر ہر جگہ علیحدہ علیحدہ کارکن مقرر کرنا۔ پانی کے لئے سقے متعین کرنا۔ صفائی کے لئے خاکروب لگانے۔ وقت پر کھانا پہنچانا کس قدر وقت طلب امر ہے۔ اس واسطے خدا واسطے کی یہ درخواست ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ کس قدر رتبہ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس کی عادات کیسی نازک کیوں نہ ہوں۔ اس سے التماس ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں ٹھہریں۔ اور بالکل الگ نہ ٹھہریں نہ درخواست کریں۔ گو الگ ٹھہرنے میں لوگ چارپائی وغیرہ کا آرام پاتے ہیں۔ مگر ہم کو سخت وقت کا سامنا ہوتا ہے اور یہ امر بھی وحدت اور مساوات کے خلاف۔ جہاں اور بھائی کسیر پر اکٹھے سوتے ہیں۔ وہاں ایک شخص کا چارپائی کے لئے یا کسی اور آرام کے لئے الگ جگہ ڈھونڈنا ایثار کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے میں نہایت الحاح سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ہر صاحب اپنی جماعت کے کمرہ میں ٹھہریں۔ اس سے خرچ کی بھی کفایت ہوگی۔ اور ہم کو انتظام میں بھی بڑی آسانی ہوگی۔

اب میں ذیل میں جماعتوں کے قیام گاہ کی فہرست درج کرتا ہوں:۔

اندرون قصبہ ٹھہرنے والی جماعتیں

(۱) یوپی اودھ۔ روہیلکھنڈ (۲) علاقہ دہلی۔ بلبگڑھ (۳) ضلع سہارنپور و مظفرنگر۔ دیوبند (۴) ضلع گوڑگاؤں و رہتک (۵) ضلع حصار و کرنال (۶) سندھ و بلوچستان (۷) ریاست حیدرآباد و صوبہ مدراس و صوبہ بمبئی (۸) ضلع ڈیرہ غازیخان و ضلع مظفرگڑھ (۹) ضلع پشاور ضلع بنوں و ضلع میانوالی (۱۰) بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ (۱۱) ضلع لاہور (۱۲) ضلع راولپنڈی کیمل پور و کوہ مری (۱۳) منصوری۔ ڈیرہ دون (۱۴) ہزارہ (۱۵) ضلع فیروزپور (۱۶) ڈیرہ اسمٰعیل خان (۱۷) کوہاٹ (۱۸) ملتان و بہاولپور

وہ جماعتیں جو دارالعلوم میں ٹھہرینگی

(۱) ضلع لائلپور (۲) ضلع سیالکوٹ (۳) ضلع امرتسر (۴) ضلع جالندھر و ہوشیارپور (۵) ضلع شاہپور سرگودھا (۶) ضلع جھنگ (۷) ضلع گورداسپور (۸) ضلع جہلم (۹) ریاستہائے پٹیالہ۔ نابھہ۔ کپورتھلہ۔ مالیرکوٹلہ (۱۰) ضلع انبالہ و ضلع شملہ (۱۱) ضلع شیخوپورہ (۱۲) ضلع منٹگمری (۱۳) ضلع گوجرانوالہ (۱۴) ریاست کشمیر (۱۵) لودھیانہ (۱۶) گجرات (۱۷) کالجیٹ

جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کے نصف دن تک ہوگا۔ احباب خود شامل ہوں اور دوسروں کو ساتھ لانے کی کوشش کریں۔

ضروری اطلاع

جن دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تحریک طبع کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پہنچ چکی ہے وہ مطلع رہیں کہ اسمیں شامل ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء ہے۔ انکو چاہیئے کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنی درخواست بھیج دیں۔ ورنہ وہ اسمیں شامل نہ ہو سکینگے۔ جو دوست درخواست کر چکے ہیں انکو روپیہ جلد بھیجدینا چاہیئے۔ والسلام خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

اعلان چند دن ہوئے۔ خاکسار نے حضرت اقدس کا ارشاد بذریعہ اخبار الفضل احباب کو یاد دلایا تھا۔ کہ ہر احمدی کم از کم ایک شخص کو سال میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ اسکے متعلق نہایت خوشی سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل دوستوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مبارک کام میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرماوے۔ اور ان سے خوش ہو جاوے۔ آمین

یہ صرف ان دوستوں کے نام ہیں۔ جنہوں نے اپنی کوششوں کے متعلق خاکسار کو اطلاع دی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اور بھی بہت سے دوست ہونگے۔ جنہوں نے حضرت اقدس کے ارشاد پر عمل کیا ہوگا۔ اور وہ کامیاب ہوئے ہونگے۔ مگر ان کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نام درج نہیں ہو سکا۔

۱۔ خان صاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت فیروزپور
۲۔ میاں احمد جان صاحب سکرٹری تبلیغ فیروزپور
۳۔ مولوی الٰہی بخش صاحب سکرٹری ببے ہالی۔
۴۔ میاں قدرت اللہ صاحب۔ سکرٹری سنور

والسلام۔ خاکسار رحیم بخش

اطلاع ناظر امور عامہ کو جلسہ سالانہ یا دوسری نظارتوں یا صدر انجمن کے متعلق کاروبار کی بابت تحریرات نہیں بھیجنا چاہیئے۔ بجز اس کے کہ ان کے دفاتر کی کوئی ایسی شکایت ہو۔ کہ ان کے افسران نے توجہ نہ کی ہو۔ اور جواب بھی نہ دیا ہو۔ ایسی صورت میں بہتر تو یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو بذریعہ افسر صاحب ڈاک لکھا جائے۔ میں بھی ایسے خطوط پہنچنے پر افسر صاحب ڈاک کو منتقل کردونگا۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اطلاع برادرم مسٹر باٹ (عبد اللہ دین محمد) جو شہر نیو اورلیانس میں احمدیہ ایجنسی کھولے ہوئے تھے۔ ایک حادثہ سے گر کر بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ ایک لمبا عرصہ وہ کام نہ کر سکینگے۔ لہٰذا کوئی صاحب کاروبار کے متعلق تا اطلاع ثانی ان سے خط و کتابت نہ کریں۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
از امریکہ یکم نومبر ۱۹۲۱ء

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان ۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء

غیر مبایعین کا رویہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق

غیر مبایع اصحاب نے ضد اور دشمنی کے جذبات کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جس قدر سخت اور دل آزار الفاظ استعمال کئے اور آپ کے خدام کو جو جو گالیاں دیں۔ ان کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مخالفت کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور وقعت بھی نکل گئی ہے۔ آپ کے صریح اور صاف ارشادات اور احکام کی خلاف ورزی کرنا اور نفسانی خیالات اور خواہشات کو ان پر ترجیح دینا تو معمولی بات سمجھتے ہی ہیں۔ جیسا کہ ان کا غیر احمدیوں کے ہاں اپنی لڑکیوں کی شادی کرنا اور گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے تحریک سوادیشی میں شامل ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعظیمی الفاظ میں ذکر کرنا بھی انہیں گوارا نہیں اور وہ ایسے روکھے پھیکے طریق سے آپ کا نام لیتے ہیں کہ ان کے احمدی ہونے کے دعویٰ پر حیرت آتی ہے اگر یہ لوگ ہر ایک کو مخاطب کرتے ہوئے یہی طریق اختیار کرتے۔ تو خیال کیا جا سکتا تھا۔ کہ آزادی کی ترنگ میں آ کر انھوں نے یہاں تک قدم بڑھا لیا ہے۔ کہ کسی کے لئے بھی خواہ ان کے لئے وہ کیسا ہی قابل ادب و تعظیم ہو۔ تعظیمی الفاظ استعمال کرنا انہیں گوارا نہیں۔ اور وہ اپنے کسی معزز اور مکرم کی عزت کرنا آزادی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے اور وہ ان لوگوں کا جن کی حقیقت حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ لمبے چوڑے تعریفی الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ اور انہیں وہ خطاب دیتے ہیں۔ جن کے وہ قطعاً مستحق نہیں ہوتے۔ اس لئے سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی بھی عزت و توقیر نہیں رہی۔ جتنی دوسرے لوگوں کی ہے۔

قبل ازیں کئی دفعہ دکھایا گیا ہے کہ غیر مبایع اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی ہتک کی۔ اور آپ کا ذکر کیسے دل آزار طریق سے کرتے ہیں اسی قسم کی ایک بالکل تازہ مثال یہ ہے۔ جو قاضی اکمل صاحب کی سند جو ذیل تحریر میں ناظرین پڑھینگے۔

۲۱ر نومبر کے پیغام صلح میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ماسٹر صادق علی اور مولوی غلام رسول کا مکالمہ۔ نام تو مکالمہ ہے۔ مگر پرچہ صرف اپنا چھاپا ہے۔ اس مضمون میں مولوی محمد یمین داتوی جسے سید محمد سرور شاہ صاحب داتوی پاگل کہا کرتے ہیں۔ اور جو حضرت خلیفہ اول کے مقابلہ میں اپنا امام امیر المومنین محمد یمین پیش کر کے جماعت سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور جسے نہ کوئی دنیوی وجاہت حاصل ہے۔ اور نہ دینی معلومات۔ علوم نقلیہ و عقلیہ سے ناواقف اور فہم قرآن و حدیث سے نابلد ہے۔ لکھا ہے۔

"حضرت مولوی محمد یمین صاحب داتوی" اور پاکوں کے سردار حضرت احمد مختار سیدنا مسیح موعود علیہ الف الف صلوٰۃ من رب العالمین کو محض "میرزا صاحب" "میرزا صاحب" سے یاد کیا ہے۔ جس سے ان غیر مبایع لوگوں کی قلبی حالت ظاہر ہو رہی ہے۔ یہاں نبی اور غیر نبی کا سوال نہیں میں تو کہتا ہوں۔ اگر تم لوگ سچے دل سے اس ذات والا صفات کو جسے مالک ارض و سما۔ انت منی و انا منک اور جس کو یحمدک اللہ من عرشہ سے سرفراز کیا اور جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ آسمان سے کئی تخت اترے۔ مگر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا اور جو فرماتا ان قدمی علی منارۃ ختمت علیها کل رفعۃ۔ مجدد ہی مانتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں ایک مجتہد ہی جانتے تو اس کا بے ادبی سے نام نہ لیتے۔ کیا سید المعصومین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی مسلمان "قریشی صاحب" کہتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ دلوں سے نور ایمان اٹھ گیا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ اس شخص کو جو خدا کی قسم اس مقدس و مطہر کی خاک پا کے ایک ذرہ برابر بھی حیثیت و وقعت نہیں رکھتا "حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ" لکھا جائے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کو محض "میرزا صاحب" ہی لکھا جائے۔ جو نہ صرف جناب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ کلکتے اور دوسرے بعض مغل قوموں والے بھی کہلاتے ہیں۔ آخر کچھ تو غیرت کرنی چاہئیے۔ کہ حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں فاسق بنایا جاتا ہے۔ کسی کا سر پھرا ہے۔ جو بنائے انسان آپ اپنے عملوں سے فاسق اور زندیق بنتا ہے

اس طول طویل مضمون میں ہے کیا؟ پٹیالوی صاحب لکھتے ہیں۔ ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر جو یہ عبارت درج ہے۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

انہیں مسیح موعود پر افترا ہے۔ کہ آپ نے یہ تعریف نبوۃ کی۔ کیونکہ میرزا صاحب نے وہاں نبی کے محض لغوی معنوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

برین عقل و دانش بباید گریست۔ بندہ خدا کبھی تو عقل سے بھی کام لیا کرو۔ مگر عقل سلیم تو حق کی عداوت کی پاداش میں جاتی رہتی ہے۔ تم کہتے ہو کہ یہ لغوی معنے بتائے ہیں اچھا اگر یہ لغوی معنے ہیں۔ تو اس کا کیا مطلب۔ کہ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر شریعت لے آئے۔ تو کچھ حرج بھی نہیں۔ تو کیا جو شخص شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ وہ شریعت بھی اپنے ساتھ پیش کرے۔ اور اپنے دعوے میں صادق ہو۔ تو بھی اسے لغوی نبی ہی کہو گے۔ ان معنوں میں تو حضرت موسیٰ بھی لغوی نبی ہوئے۔ سوچو کہ یہ تم نے کیا کہہ دیا۔ اگر کچھ حوصلہ ہے۔ تو آؤ مقابل میں اور پیش کرو۔ اس کا جواب اور

اپنے ساتھ اپنے حضرت میر ایدہ اللہ اور ان کے بعض منظور نظر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ملا لو۔ اور اگر کچھ ٹوک جھونک کسر رہ گئی ہے۔ تو شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش کی خدمات حاصل کر لو اور بتاؤ۔ کہ اس عبارت میں لغوی معنے کیونکر بیان ہو سکتے ہیں جبکہ ساتھ وہ شرائط لگا دی ہیں۔ شریعت کا لانے والا صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہونا ضروری نہیں۔ یعنی اگر ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (الکمل)

◆

درس القرآن

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

مدت سے احباب کرام کی خواہش تھی۔ اور اس خواہش کو بڑے زور سے پیش کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس قرآن کریم مفصل شائع کیا جائے۔ چونکہ اخبار "الفضل" کا موجودہ حجم درس قرآن کریم کو ایسے رنگ میں شائع کرنے کا متحمل نہ ہو سکتا تھا کہ اوراق درس علیحدہ کر کے جمع کئے جا سکتے۔ اس لئے سال حال میں اعلان کیا گیا کہ درس بطور ضمیمہ اخبار شائع کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ضمیمہ کے اتنے خریدار مہیا ہو جائیں کہ خرچ پورا ہو سکے۔ اس پر اگرچہ کئی احباب نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور ضمیمہ کی خریداری پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن اکثر احباب کی یہ رائے تھی۔ کہ درس قرآن الگ کتاب کی شکل میں شائع ہو۔ اور اس طرح یہ سلسلہ مسلسل جاری رکھا جائے۔ آخر اسی تجویز کو مفید اور مناسب سمجھ کر اس سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور سے جو درس قرآن کریم دیا۔ ایک سو صفحہ کی جلد میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ درس کس قدر مفصل ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سورۃ النور کے صرف دو رکوع کی تفسیر ۹۶ صفحات پر آئی ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ سورۃ النور سے جو آیۃ استخلاف کی وجہ سے ہمارے سلسلہ سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ درس قرآن کریم شائع ہونا شروع ہوا ہے اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسئلہ خلافت پر بے نظیر رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ اس کے علاوہ اس سورۃ میں۔ روحانی تمدنی اور معاشرتی امور کے متعلق جو نہایت ہی اور ضروری احکام ہیں۔ ان کی حقانیت اور خوبی بڑی وضاحت سے ثابت کی گئی ہے۔ نیز ان کے عظیم الشان فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ احباب اس تفسیر کو پڑھ کر نہ صرف لا انتہا محظوظ ہونگے۔ بلکہ انہیں ایسے طریق معلوم ہو جائیں گے۔ جن پر عمل کر کے وہ دنیا میں ہی بہشتی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں جو احکام بیان ہوئے ہیں۔ انکو مد نظر رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی اپنی جماعت کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ اور اس پر بہت زور دیا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اس تفسیر القرآن کو فوراً منگا لیں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ احباب میں درس کے طور پر سنائیں۔ اور چونکہ اس میں عورتوں کے متعلق بھی خاص احکام بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی پڑھائیں اور سنائیں۔

لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ کے متعلق حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ عمدہ ہو۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ احباب ایڈیٹر "الفضل" سے طلب فرمائیں۔

◆

مسٹر گاندھی کی پرارتھنا

اسلام نے دعا پر جس قدر زور دیا ہے۔ اتنا کسی اور مذہب نے ہرگز نہیں دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے۔ کہ دعا کا قبول ہونا خدا کی اپنی مرضی اور منشاء پر منحصر ہے۔ اور کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ خدا اس کی فلاں دعا ضرور ہی منظور کر لے۔ کیونکہ وہ محکوم نہیں بلکہ حاکم ہے۔ اور حاکم سے اس قسم کا مطالبہ کرنا خلاف ادب و ناشائستہ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کا علم اتنا وسیع ہے۔ کہ انسان کے خیال میں بھی نہیں آ سکتا۔ ممکن ہے جو بات انسان اپنے لئے مفید سمجھتا ہو۔ وہ دراصل اس کے لئے مضر اور نقصان رسان ہو۔

اس زمانہ میں عام لوگ کیا مسلمان اور کیا دیگر مذاہب والے دعا ہی کو ایک مضحکہ خیز بات سمجھتے ہیں۔ اور جو اس کے قائل ہیں۔ وہ ایسے خیالات رکھتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ تو دعا کی حقیقت سے آگاہ ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کی شان سے واقف۔

اس وقت ہندوستان میں مسٹر گاندھی جو ایک خاص پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور جنہیں مذہبی لحاظ سے بھی خاص درجہ دیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی اپنی تحریروں اور تقریروں میں پرارتھنا یعنی دعا کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے فسادات بمبئی کے ایام میں برت (فاقہ کشی) رکھنے کی وجہ بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"آخر کار میرے اتمال شانتی کے لئے مجھے برت کی سوجھی اگر مجھے اپنے آپ کو فسادیوں کے ہاتھوں قتل کئے جانے کے لئے ان کے حوالہ نہ کرنا چاہیئے۔ تو اس وقت تک کہ میری پرارتھنا (دعا) سنی جائے۔ مجھے کھانے پینے سے انکار کر کے اپنے آپ کو پرماتما کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔"

(پرتاپ۔ ۳۰ ر نومبر)

پرارتھنا قبول کرانے کا یہ طریق جائز یا ممکن ہے۔ اس دھرم میں ہو۔ جس کے پیرو ہونے کا مسٹر گاندھی کو دعوٰی ہے۔ لیکن ہم تو یہی کہیں گے کہ عدم تعاون۔ ترک موالات اور بائیکاٹ کے کرۂ ہوائی نے جس میں کہ وہ ہر لمحہ سانس لیتے ہیں۔ انھیں ایسا بنا دیا ہے کہ پرماتما سے بھی وہ اسی طریق سے اپنا کہنا منوانا چاہتے ہیں۔ جس طرح دنیاوی حکمرانوں سے۔

فسادات کے رک جانے پر غالباً انہوں نے سمجھا ہوگا کہ پرمیشور نے ان کے کھانے کی سٹرائک کرنے کی وجہ سے انکی پرارتھنا قبول کرتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ اگر ان کا یہ کامیاب طریق ہے تو کیا وہ گورنمنٹ سے مقابلہ کرنے کی بجائے سیلف گورنمنٹ کے لئے اسی طریق سے پرارتھنا کرنے کا تجربہ کرینگے۔

◆

مسٹر گاندھی کا ایک جھوٹ

مسٹر گاندھی اپنے ایک مضمون میں یہ بتاتے ہوئے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے لکھتے ہیں:۔

"یہ جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹ بولا ہی نہیں جا سکتا۔ ایک بار اپنے بزرگ پتا جی کو دھوکا دینے کے لئے میں نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا تھا۔" (پرتاپ ۴ ر دسمبر ۱۹۲۱ء)

[illegible]

خطبۂ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۲۱ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ تین چار دنوں سے نزلے کی وجہ سے حلق میں درد کی شکایت ہے۔ اس لئے میں بلند آواز سے اور ایسی آواز سے جو سب تک پہنچ سکے۔ آج بول نہیں سکتا۔ اسلئے جن اصحاب کو جگہ مل سکے۔ قریب آجائیں۔

ایفاءِ وعدہ

منتظم جلسہ سالانہ کا رقعہ

مجھے جلسہ سالانہ کے منتظم کی طرف سے ایک رقعہ ملا تھا۔ جس کو دو ہفتہ کا عرصہ ہوا۔ اس میں جہاں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ میں یہاں کے احباب کے پاس سفارش کروں۔ کہ وہ جلسہ کے کاموں میں پورے طور پر مدد دیں۔ اور اپنی خدمات پیش کریں۔ وہاں ایک یہ بات بھی لکھی تھی۔ کہ قادیان کے لوگوں نے جلسہ کی اعانت اور مدد کے لئے بہت سے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ مگر بعض نے یا بہت نے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ ان کو میں سفارش کروں۔ کہ پورے کردیں۔ تاکہ جلسہ کے لئے جو سامان منگوانا ضروری ہے۔ منگوا لیا جائے۔ میں نے ایک ذاتی غرض اور ذاتی فائدہ کی وجہ سے اس امر کو اس وقت نہیں بیان کیا تھا۔ جبکہ جلسہ کی اعانت اور امداد کے لئے تحریک کی تھی۔ اور وہ ذاتی فائدہ اور غرض یہ تھی کہ میں نے بھی وعدہ کیا تھا۔ جو اس وقت تک پورا نہیں کیا تھا۔ اسلئے شرم آتی تھی۔ کہ میں دوسروں کو اسکے لئے کس طرح کہوں۔ جب تک خود نہ کروں۔ مگر اب چونکہ میں اپنا وعدہ پورا کرچکا ہوں۔ اس لئے وہ بات آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ جو خود کرچکا ہوں۔ اس سے پہلے میں اس بات سے ڈرتا تھا۔ کہ لم تقولون ما لا تفعلون جو بات خود نہیں کی اس کے متعلق آپ لوگوں کو کیا تحریک کروں۔ مگر اب چونکہ خدا نے مجھے توفیق دی ہے۔ اور میں اسے پورا کرچکا ہوں۔ اسلئے آپ لوگوں کو بھی کہتا ہوں۔ کہ وعدہ کو خدا تعالیٰ نے بہت قیمتی چیز قرار دیا ہے۔ اور وعدہ کا ایفاء بہت ضروری رکھا ہے۔ اسلئے جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ وہ پورا کریں۔

وعدہ کرنا آسان اور پورا کرنا مشکل ہے

میں جانتا ہوں۔ کہ وعدہ کرنے کے وقت کئی آدمی ہمت اور طاقت سے زیادہ جرات دکھاتے ہیں۔ اور اگر ان کی نیت پر دکھلانے کی ہوتی ہے۔ ریا کی غرض نہیں ہوتی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی ایک نیکی ہے۔ مگر اس سے ایک نقص بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ کہ جب بار بار انسان وعدہ کرتا ہے۔ تو بار بار اسے پورا نہیں کرسکتا۔ اور جب بار بار پورا نہیں کرسکتا۔ تو وعدہ کی اہمیت اور وقعت اس کے دل میں نہیں رہتی۔

ایسے حالات میں میں جانتا ہوں۔ کہ ایسے بھی لوگ ہونگے۔ جن کے لئے اب وعدہ پورا کرنا مشکل ہوگا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس غلطی کی اصلاح بھی اسی طرح ہوسکتی ہے۔ کہ وعدہ پورا کیا جائے۔ کیونکہ ایک دفعہ جب تکلیف اٹھا کر کوئی شخص وعدہ پورا کریگا۔ تو دوسری دفعہ محتاط رہیگا۔ کہ وہی وعدہ کروں۔ جو پورا کرسکوں۔ پس میں ان لوگوں کو جنہوں نے جلسہ کے متعلق وعدے کئے ہیں۔ یاد دلاتا ہوں۔ کہ اپنے وعدے پورے کریں۔

قادیان کے لوگوں کے وعدے

میں منتظم صاحب سے اس بات میں متفق نہیں ہوں۔ کہ قادیان کے لوگ وعدہ کرکے اسے پورا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ قادیان کے لوگ چندوں کے وعدوں اور ان کے ایفاء میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جتنی جماعت قادیان میں ہے۔ اتنی اور کسی شہر میں نہیں ہے۔ یہاں قریباً اڑھائی ہزار احمدی ہیں۔ اتنی جماعت کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ اور کوئی قصبہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں اتنی جماعت اکٹھی ہو۔ اب کمزوروں کا اندازہ لگاتے وقت بھی اس تعداد کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی جگہ دو سو میں سے دس کمزوری دکھاتے ہیں۔ تو اسی نسبت سے یہاں ڈھائی سو میں کمزوری ہوسکتی ہے۔ تو یہاں کی کثرت معیار نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہاں آبادی کی بھی تو کثرت ہے۔ اگر کسی اور جگہ اگر ایک کمزور ہو۔ اور یہاں پچاس تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ جہاں ایک کمزور ہو۔ وہاں کل تعداد دس ہے۔ اور جہاں کمزور ہیں۔ وہاں کی تعداد اڑھائی ہزار ہے۔ پس اس نسبت کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اس کے مطابق میں تو دیکھتا ہوں کہ یہاں کے لوگ ایثار اور قربانی میں دوسروں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

کیا ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جہاں انہوں نے پہنچنا ہے۔ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ پچھلے ہفتوں میں وہ انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ جو میں ان کے متعلق خیال رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے۔ کہ نہ تم اس مقام پر ابھی پہنچے ہو جہاں تمہیں پہنچنا چاہیئے۔ اور نہ میں نے وہ رستہ طے کرلیا ہے جو مجھے کرنا ہے۔ تمہارے آگے بھی اور میرے آگے بھی بہت وسیع رستہ ہے۔ جسے عبور کرنا ہے۔ اسلئے خوشی اور مسرت کا وہی موقع ہوگا۔ جب ہم اس جگہ پہنچ جائیںگے۔ جہاں ہمیں پہنچنا ہے۔ دیکھو ایک عیسائی ایک یہودی سے کم تر نہ ہے۔ مگر یہ اس کے لئے خوشی کا مقام نہیں۔ اسی طرح ایک ہندو ایک دہریہ سے کم گنہگار ہے۔ مگر کیا وہ خوش ہونے کے قابل ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے منافق جہنم کے ادنیٰ درجہ میں ہونگے۔ کیا اوپر کے درجہ والا جہنمی خوش ہوسکتا ہے اسی طرح قادیان والوں کو جو نسبتی ترقی حاصل ہے یہ خوشی کا موجب نہیں ہوسکتی۔ اور جہاں پہلے دوسروں کے مقابلہ میں ان کے نسبتی درجہ سے انکار نہیں وہاں اس سے بھی انکار نہیں۔ کہ ابھی ان کے سامنے بہت لمبا رستہ ہے۔ جو طے کرنا ہے۔ اور اسی کیطرف پچھلے خطبوں میں میں نے توجہ دلائی ہے۔

سلسلہ خطبات کا مدعا

میں اس سلسلہ مضمون کو تو اس وقت بیان نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ میرے حلق میں درد ہے۔ اس لئے زیادہ بول نہیں سکتا۔ البتہ خلاصتاً سناتا ہوں۔ کہ میرا مقصد اور مدعا ان خطبات سے کیا ہے۔

بیان شدہ مضمون کا خلاصہ

میں نے اب تک جو کچھ بیان کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہاں جو لوگ آتے ہیں۔ دین کی خدمت کیلئے آتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کی غرض سے آتے ہیں۔ وہ خدمت خواہ دینی رنگ میں ہو۔ یا دنیاوی رنگ میں۔ مثلاً مسجد میں نماز کیلئے جو لوگ آتے ہیں۔ انہیں گرم پانی دینا یہ ایک کام ہے۔ مگر تم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ کام کرنے والا دنیاوی کام کرتا ہے۔ جو کچھ وہ لاتا ہے۔ وہ پانی ہے۔ اور اس کا گرم کرنا بھی مادی کام ہے۔ پھر مسجد میں لاکر رکھنا بھی مادی کام ہے پھر جس غرض کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نزلہ زکام نہ ہو۔ یا صحت کیلئے۔ یہ بھی دنیاوی ہے۔ مگر ہم پھر بھی نہیں کہہ سکتے۔ یہ دنیاوی کام ہے۔

صحابہؓ کی جنگوں کی غرض صحابہ جب لڑائی کے لئے جاتے تھے۔ تو تلوار ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ یہ جسمانی چیز تھی۔ گھر بار، بال بچے چھوڑ کر جاتے تھے۔ یہ بھی جسمانی چیزیں تھیں۔ اور جس چیز کے لئے لڑتے تھے۔ وہ بھی جسمانی تھی۔ ایمان نہ تھا۔ بلکہ مسلمانوں کی جان تھی۔ اگر حضرت ابوبکرؓ مارے جاتے تو کیا ان کا ایمان جاتا رہتا۔ یا اگر حضرت عمرؓ مارے جاتے۔ تو ان کا ایمان ضائع ہو جاتا۔ نہیں۔ لیکن ان کی جان چلی جاتی۔ کافر مسلمانوں کے ایمان کو چھین نہیں سکتے تھے۔ البتہ جانیں نکال سکتے تھے۔ کافر مسلمانوں کے گھروں کھیتوں۔ اور ہمسایوں کو ستانا چاہتے تھے اور یہ سب چیزیں جسمانی تھیں۔ مگر کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ صحابہ سات آٹھ سال دنیاوی غرض کے لئے کفار سے لڑتے رہے۔ جنگ بدر اور احد کس بات کے لئے کی گئی۔ کیا اسی لئے نہیں کہ مسلمانوں کے گھر، مسلمانوں کے کھیت۔ اور مسلمانوں کی جانیں بچائیں۔ اس سے زیادہ کفار اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ کیا وہ قرآن چھین کر لے جا سکتے تھے۔ یا ایمان اٹھا کر لے جا سکتے تھے۔ ان چیزوں کا لے لینا ان کی طاقت سے باہر تھا۔ اور گو جن چیزوں کی حفاظت کی جاتی تھی وہ جسمانی تھیں۔ مگر ایمان پانی کی طرح ہے۔ اور جس طرح پانی برتن میں ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح ایمان مومنوں کے قلب میں ٹھہرتا ہے۔ اور مومنوں کا بچانا اگرچہ جسمانی کام ہے۔ مگر یہ دینی ہے۔ کیونکہ ایمان مومنین کے قلب کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح یہاں کے کام جو بظاہر دنیاوی معلوم ہوتے ہیں

قادیان کا ہائی سکول مثلاً مدرسہ ہے۔ جس میں لڑکے اپنے فائدہ کے لئے علم پڑھتے ہیں۔ ہسپتال ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ اور اسی طرح دوسرے کام ایک دنیاوی رنگ رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ دنیاوی ہیں۔ کیونکہ ان کی غرض دین ہے۔ اور بالواسطہ دین کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ مثلاً مدرسہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نہیں۔ کہ لوگ دین حاصل کریں۔ مگر جب بچہ کے دل میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ اسے اس لئے گھر سے جدا کر کے ایک ایسے گاؤں میں جو الگ تھلگ ہے۔ چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ دیندار بنے۔ تو یہی خیال بہت قیمتی خیال ہے۔ پھر جب بڑا ہو کر اس کی نظر ایسی جگہوں پر پڑتی ہے۔ جہاں خدا کا رسول اور مامور رہتا تھا۔ اور پھر جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ جگہ جو بالکل غیر آباد و جنگل تھی۔ اس کے متعلق خدا کے فرستادہ نے جو یہ خبر دی تھی۔ کہ وہ دور تک آباد ہو جائیگی۔ پوری ہو رہی ہے۔ تو اس پر خاص اثر ہوتا ہے۔ پھر اس کے کان میں آواز آتی ہے۔ کہ تمام دنیا کے ساتھ اسلام کی جنگ شروع ہے۔ اور یہ آواز گھر میں اس غدمت کے ساتھ وہ نہیں سن سکتا تھا۔ ان حالات میں اگر وہ ایک حرف بھی دین کا نہیں سیکھتا۔ تو بھی ایک ایسی روح آہستہ آہستہ اس میں پیدا ہو رہی ہے۔ جو آج نہیں تو کل ضرور کام دیگی لیکن اگر مدرسہ کو ہٹا دو۔ تو یہ روح ملیا میٹ ہو جائیگی مگر یہ جو کچھ میں نے بتایا ہے۔ ادنیٰ حالت کو مدنظر رکھ کر بتایا ہے۔ ورنہ سکول میں دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ لڑکے درس سنتے ہیں۔ جب میں درس دیتا ہوں تو لڑکے میرا درس سنتے ہیں۔ اور اب میں نے اوروں کو مقرر کر دیا ہوا ہے۔ پھر مختلف لیکچر۔ خطبے سنتے ہیں۔ اور دینی باتیں ان کے کانوں میں پڑتی رہتی ہیں۔

مدرسہ احمدیہ اسی طرح مدرسہ احمدیہ ہے۔ اس میں عربی۔ فلسفہ پڑھ لیا۔ اور بالواسطہ دین کی تعلیم بھی حاصل کر لی۔ لیکن اگر غرض ملازمت ہی ہو۔ تو بھی اگر اس کام کو چھوڑ دیا جائے۔ تو دین کی حفاظت کرنے والے کون ہو سکتے ہیں۔ کہ عربی پڑھنے کیلئے۔ قرآن کا ترجمہ پڑھ لینے اور دوسرے علوم حاصل کر لینے کے بعد کوئی ملازمت کر لے۔ لیکن اگر اس جماعت کو مٹا دو۔ تو پھر کون دین کی حفاظت کریگا۔ کیونکہ ان ہی میں سے ایسے بھی نکلتے ہیں۔ جو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ تو گو یہ دنیاوی کام ہو۔ مگر اصل میں دینی ہے۔

غرض یہاں کے جتنے کام ہیں سارے کے سارے حق کر کے پورے دینی۔ تجارت زراعت کرنا بھی دینی کام ہی ہے۔ کیونکہ ان کے نتیجہ میں بھی دین کی طاقت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

دینی اور دنیوی کام کا فرق پس دینی اور دنیوی کاموں کا فرق کیا جا سکتا ہے۔ تو اسی طرح کہ وہ کام ذاتی نہیں۔ جس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ اسلام کو فائدہ پہنچے۔ وہ دینی ہے۔ اور دنیوی وہ ہے جو صرف اپنی ذات کے لئے کیا جاتا ہو۔ اور دین پر اس کا کوئی اثر نہ پہنچے۔

قادیان والوں کے کام میں نے بتایا تھا۔ کہ آپ لوگ دینی کام کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اور سب کسی نہ کسی رنگ میں دینی کام کرتے ہیں۔ ورنہ اگر ان کاموں کو دینی نہ کہا جائیگا۔ تو دین کا فلسفہ ہی رہ جائیگا۔ یا سارا دن اور کام کرنے کے بعد اگر کسی کو تبلیغ کی جائیگی۔ تو وہ دینی کام ہوگا۔ مگر اصحاب الصفہ میں شمولیت اعلیٰ درجہ کی چیز کہی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کی ہر گھڑی دینی کام میں صرف ہوتی ہے۔

دینی کام میں ملازمت کیسی پھر میں نے بتایا تھا۔ کہ جب ہمارے کام دینی کام ہیں۔ تو ملازمت اور نوکری کا کیا سوال۔ جب خدا اور رسول کے لئے۔ اور اسی کے جانشینوں کی مدد کرنے کیلئے اور اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تعمیل شعار کو پورا کرنے کے لئے یعنی خدا، رسول اور تم میں جو اولی الامر ہیں ان کے احکام بجا لانے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ تو پھر ملازمت کیسی۔ اور ایسے اہم اور ضروری کام کو ملازموں کے سپرد کس طرح کیا جا سکتا ہے

دخل دینے کی ضرورت پھر میں نے بتایا تھا۔ کہ اس مقصد کو پورا کرو۔ میری اس تعلیم کی غرض کیا ہے۔ کیا محض یہ کہ شور و شر اور بے اطمینانی مٹ جائے۔ نہیں۔ کیونکہ اس میں میرا کوئی نقصان نہیں۔ اور نہ مجھے اس کی وجہ سے گھبراہٹ ہے۔ روپیہ میرے پاس نہیں آتا خرچ میں نہیں کرتا۔ میرا تو یہی ہے۔ کہ ہاتھ جھاڑ کر الگ رہوں۔ روپیہ اگر میرے پاس آتا اور میں خرچ کرتا تو مجھے فکر ہوتی۔ کہ مجھ سے پوچھیں گے کہاں ہے مگر نہ روپیہ میرے پاس آتا نہ میں حساب رکھوں۔ پس اس وجہ سے جو لڑائی جھگڑا ہوگا تمہارا آپس کا ہوگا۔ مگر میں یقین اور وثوق سے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں خدا تعالےٰ سے بُعد کی علامت ہیں۔ تو مجھے دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف اس لئے فکر ہے کہ اس طرح وہ غرض مٹ جائیگی۔ جس کے لئے تم لوگ یہاں آئے ہو۔ اور جس کے لئے خدا تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ ہمارا پیدا کرنا اور انبیاء کا آنا اس کے اندر ایک غرض ہے۔ اور وہ یہی کہ ہم ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ خدا تعالےٰ کا قرب اور وصال حاصل ہو جائے۔ اس قرب اور

وصال کے حاصل کرنے کے رستہ میں جو روکیں ہیں۔ ان سے ہم کو ہمارا تعلق ہے۔ اور وہ روکیں ہیں جو متفکر کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان باتوں سے میں متفکر ہوتا ہوں۔ ورنہ ذاتی طور پر میری اس میں کوئی غرض نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا قرب اور وصال حاصل کرنا ہی وہ غرض ہے۔ جس کے لئے تم لوگ یہاں آئے ہو۔ اور اسی کے لئے خدا نے سب کو پیدا کیا ہے ۔

احمدیوں اور دوسروں میں فرق

اور دوسروں میں اور تم میں فرق یہ ہے۔ کہ تم نے اس غرض کو سمجھ لیا ہے۔ اور انھوں نے نہیں سمجھا۔ دنیا میں تین گروہ ہیں۔ ایک وہ جنھوں نے سمجھا ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے یا وہ سمجھتے ہیں۔ خدا ہی نہیں۔ دوسرا وہ گروہ ہے جو سمجھتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے مگر انھیں اس کے حاصل کرنے کے ذرائع میں ہم سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جو تم کہتے ہو۔ وہ نہیں۔ بلکہ اور ہیں۔ انھوں نے غلط ذرائع سمجھ رکھے ہیں۔ اور تیسرا گروہ وہ ہے۔ جسے معلوم ہے۔ کہ اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے جو صحیح ذرائع ہیں۔ وہ بھی اسے معلوم ہیں۔ اور وہ تم ہو جو اس گروہ سے تعلق رکھتے ہو۔ ابتدائی شرائط تم نے پورا کر لیا۔ اور انتہائی شرائط کے پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم نے اپنی پیدائش کی غرض کو سمجھ لیا ہے۔ وصال الی اللہ کے صحیح ذرائع بھی سمجھ لئے ہیں۔ اور اب تیسری شق باقی ہے۔ کہ اگر انسان کوشش کرے۔ تو قرب الی اللہ حاصل کر سکتا ہے ۔

فکر کی وجہ

گویا اب تم اس مقام پر پہنچ گئے ہو کہ ذرا پردہ ہٹے۔ اور تم اپنے محبوب کا چہرہ دیکھ لو۔ ایسے وقت میں اگر تم کسی اور بات میں مشغول ہو جاؤ۔ تو کیسے افسوس کی بات ہوگی اور وہ جو تمہیں گھیر گھار کر ایسے موقع پر لانیوالا ہے۔ اسکو فکر ہوگی یا نہیں۔ دیکھو ایک شخص جو اپنے محبوب سے بچھڑا ہوا ہو اسے ایک شخص کئی سال کی محنت و مشقت سے جب تلاش کر کے لائے۔ اور محبوب کے دروازہ پر کھڑا کر دے۔ لیکن وہ بجائے اندر جانے کے ایک بین بجانیوالے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ جو پاس ہی سانپ نکال رہا ہو۔ تو لانیوالے کو کس قدر صدمہ اور افسوس ہوگا۔ اور اس شخص کی حالت بھی کیسی قابل افسوس ہوگی۔ اسی طرح اگر دس بیس سال کی محنت کے بعد ایک کو قائم مقام بنا کر کہا جائے۔ کہ لو اب تم کام کرو۔ مگر وہ بجائے اس کے کام کو کرنے کے کسی اور شغل میں لگ جائے۔ تو کام سپرد کرنیوالے کو کس قدر صدمہ ہوگا۔ وہ لوگ جنھوں نے سیدھا اور سچا رستہ پا لیا ہے۔ وہ اگر اسکو دیکھ کر اور سمجھ کر اور باتوں میں لگ جائیں تو ان کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک شخص نے بہت اعلیٰ درجہ کی عمارت بنائی ہو۔ اور اپنی بیوی بچوں کو اس میں لے آیا ہو۔ لیکن زلزلہ آئے۔ اور ساری عمارت کو پاش پاش کر جائے تو یہی فکر کی وجہ ہے ۔

دنیا میں رہ کر دنیا سے علیحدہ رہو

اور میں اس ذمہ داری کو سمجھ کر آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنا قدم دنیا کی بجائے دین کی طرف بڑھاؤ۔ یہ ممکن نہیں کہ تم دنیا کو بالکل چھوڑ دو۔ اور سب کاموں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ مگر تمہیں دنیا کے بیچ رہ کر اس سے علیحدہ ہونا ہے۔ حافظ صاحب نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق ایک شعر کہا ہے۔ گو اسے اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ مگر یہ اولیاء اللہ کا طریق ہے کہ وہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہیں۔ مگر مراد ان سے حافظ نہیں۔ بلکہ اور لوگ ہیں۔ کہتے ہیں ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

یعنی ایسی جگہوں اور ایسے مقامات میں رکھ کر جہاں دنیاوی ابتلاؤں اور کشمکشوں سے انسان بچ نہیں سکتا۔ کہا گیا ہے کہ گنہگار نہ بنو۔ یہ ایسا سوال ہے۔ جو ہر دنیادار کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یا تو کہو کہ بیوی بچوں کو چھوڑ دو۔ نہ یہ ہونگے اور نہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کی فکر ہوگی۔ تم یہ جو کہتے ہو کہ ان کے کھانے پینے کی فکر نہ کرو۔ کیا بیوی کو طلاق دیدیں بچے پیدا ہی نہ کریں یا بچوں کو گھر سے نکال دیں یا انکو چھوڑ چھاڑ کر نکل جائیں۔ مگر آگے حکم ہے۔ ایسا بھی نہ کرو۔ بیوی بچوں میں ہی رہو۔ اور انکو کھانے پینے کے لئے دو۔ اور اولاد پیدا ہونے سے روکنا سوائے اس صورت کے کہ بیوی کی جان کا خطرہ ہو بہت بڑا گناہ کرتا ہے۔ پھر کریں تو کیا کریں۔ اس کا فوری مطلب ہوا کہ کمانیوالے تو لا دیں۔ مگر کماؤ نہیں۔ بظاہر یہ بات بہت عجیب نظر آتی ہے۔ مگر یہی وہ معمہ ہے جس کے حل کرنے سے انسان کا قدم اٹھ سکتا ہے۔ جدھر چلنے سے خدا ملتا ہے ،

مشکلات میں پڑ کر قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

جب تک انسان ایسی بھٹی میں نہیں پڑتا اسوقت تک کس طرح سمجھتا؟ کہ واقع میں اس نے کوئی قربانی کی ہے۔ یہی باتیں ہیں۔ جن کے حل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قربانی کیا ہے۔ قربانی کے معنے قریب کر دینے والے کے ہیں اور قرب انسان اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اس بھٹی میں سے گذرتا ہے ایک طرف اسے کہا جاتا ہے کہ کسی قسم کا لالچ اور حرص نہ کر۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ بیوی بچوں کو پال۔ ایک طرف کہا جاتا ہے۔ دنیاوی باتوں کی طرف توجہ نہ کر۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے۔ اپنا اور اپنے لواحقین کی ضروریات کا انتظام کر بظاہر یہ ایک ایسی مشکل ہے۔ کہ جس کا حل نظر نہیں آتا ،

معمہ کے حل کرنے کا طریق

پھر اس کے حل کا کیا طریق ہو سکتا ہے۔ وہی جو حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کیا۔ کہ وہ بظاہر آگ میں کود پڑے۔ مگر دیکھا کہ وہ آگ نہیں۔ بلکہ گلزار تھا۔ جب انسان خدا پر توکل کر کے کود پڑتا ہے۔ تو گو اسوقت معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہوگا۔ اور ایسا خیال کرتا ہے کہ اس مشکل کا حل ہی نہیں۔ مگر کودنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو ایسی آسان اور سادہ بات ہے۔ کہ اسکے متعلق حل کا لفظ ہی استعمال کرنا بیوقوفی ہے۔ جیسا کہ جب سورج چڑھا ہوا ہو۔ تو یہ کہنا کہ بتاؤ سورج کہاں ہے۔ بیوقوفی ہے۔ پس اسوقت اسمیں اخفا ہی نہیں رہتا ہے یعنی یہ حالت جب انسان پر گذرتی ہے اور جب وہ دین اور دنیا کے دونوں رستوں کے اندر سے گذرتا ہے جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ ہیں وہ قربانیاں جو قرب الی اللہ کے لئے ضروری ہیں ؀

کمزوریوں کا خیال نہ کرو

تم مت خیال کرو۔ کہ تم میں کمزوریاں ہیں۔ اور تم بہت سے گناہوں سے نہیں بچ سکتے۔ جب سب گناہوں سے بچ جائینگے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائینگی۔ تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ

اور کمزوریاں چلتے چلتے اسی طرح جھڑتی جاتی ہیں۔ جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے۔ اور اسکی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں۔ جس طرح مضبوط پٹھے کا آدمی بھی کانٹوں میں سے گذرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دیکر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہو۔ اور تم اس قسم کی روکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑکر آگے گذرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روکیں ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو۔ کہ انکو ہٹائیں۔ تو پھر آگے بڑھینگے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں۔ تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دیدیا جائے۔ تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائینگی ۔

ہر حالت میں قرب الی اللہ مدنظر ہو

تمہارا کام یہ ہے۔ کہ قرب الی اللہ کیلئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ نمازوں میں روزوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں معاملہ کرنے کرانے میں قرض لینے اور دینے میں بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہیئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے۔ تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائینگے ۔

کمزوری دور کرنے کا طریق

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت سے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور آگے ہی آگے بڑھنا چاہیئے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو۔ تو اُسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ پھر کرو۔ حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جب مشق ہو جائیگی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہیں آئیگی لیکن اگر تم یہ سمجھو۔ کہ کمزوری دور کرکے پھر اسے کرنا شروع کرینگے۔ تو پھر نہیں کرسکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کانٹے مدنظر نہیں ہونے چاہیئیں۔ انکو نکالنے نہ بیٹھ جاؤ۔ بلکہ انکو اسی طرح دور کرو۔ جس طرح راستہ چلتا ہوا مسافر جھٹکا دیکر اپنا دامن چھڑا لیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہ جہاں پہنچ کر انسان ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔ اور جہاں یہ خطرہ نہیں رہتا کہ وہ فلاں معاملہ میں ہے۔ معاملات میں کمزوری ہو تو ہو۔ مگر یہ ایسی حالت ہوگی۔ جیسے ایک بیمار اچھا تو ہو گیا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے اس کا قدم صحیح طور پر نہ پڑتا ہو۔ دیکھو نمونیہ یا محرقہ کی بیماری ہے۔ محرقہ پہلے تھوڑا ہوتا ہے۔ مگر جس کو ہوگا۔ ڈاکٹر اسے دیکھ کر کانپ جائیگا۔ کہ نہ معلوم اس کا کیا حال ہوگا۔ لیکن جب محرقہ انتہا کو پہنچنے کے بعد کم ہو جاتا ہے۔ تو وہی ڈاکٹر جو پہلے دن ۹۹ درجہ پر خطرہ محسوس کررہا تھا۔ وہی اب ۱۰۲ درجہ پر خوش ہو گا۔ اسپر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس دن تو وہ ۹۹ درجہ پر گھبراتا تھا مگر آج پندرہ دن کے بعد ۱۰۲ درجہ پر خوش ہو رہا ہے تو بیوقوف ہوگا۔ کیونکہ اس دن وہ ۹۹ درجہ میں ترقی کی علامت دیکھتا تھا۔ اسلئے گھبراتا تھا۔ اور اب ۱۰۲ درجہ میں تنزل کے آثار دیکھتا ہے۔ اسلئے خوش ہے۔ پس جب قدم آگے کو بڑھ رہا ہو۔ اور دیکھے کہ قرب الی اللہ کی طرف جارہا ہے۔ تو کمزوریاں خواہ کیسی ہی ہوں۔ انکی پرواہ نہ کرے لیکن اگر دیکھے۔ کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتا۔ مگر خدا کے قرب کی طرف اس کا قدم نہیں جارہا۔ اس کے دل میں قرب الی اللہ کے لئے کوئی تڑپ نہیں تو وہ سمجھ لے۔ کہ اس کی محرقہ بخار چڑھنے کی حالت ہے۔ جو سخت خطرناک ہے ۔

دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو

پس تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مدنظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک یہی خواہش ہو۔ کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ جب دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے لالچ مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں بھی ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ علم کا لالچ بھی ہوا کہ انہیں علم کلام کی حرص پیدا ہوئی۔ دوسروں کو فلسفہ میں باتیں کرتے دیکھ کر علم کلام بنایا۔ اور اسلام کا ستیاناس کر دیا کیونکہ انھوں نے پیشاب کو دودھ میں ملا دیا ۔

بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی جو چیزیں ہیں۔ ان کی طرف جب متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اصل مقصد اور مدعا کے پانے سے رہ جاتا ہے۔ لیکن جب اسمیں یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو پھر خواہ کتنی اس کے راستہ میں آئیں۔ ان سے نکل جائیگا اور اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا اور اسکا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال دنیا کے علوم اور دنیا کے نفعے تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو۔ کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں۔ تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائیگی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دعوے کرنیوالے اور کیسی باتیں بنانیوالے ہو۔ کیا مسلمانوں میں مسیح موعودؑ سے پہلے ایسے لوگ نہیں تھے انھوں نے کیا بنا لیا۔ اور وہ کیا کر سکے ۔

خدا کا قرب حاصل کرنے کی روح

میں اس روح کو لفظوں میں تمہارے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر جب پکڑنے۔ اور بیان کرنے لگتا ہوں۔ تو رہ جاتا ہوں۔ اور بیان نہیں کرسکتا۔ یہ روح ذہنی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب پیدا ہو جائے تب ہی اس کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ لفظوں میں اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح میٹھی میٹھی درد ہوتی ہے اور ہاتھ لگانے سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ کہاں ہوتی ہے۔ اسی طرح اس روح کا بھی پتہ نہیں لگایا جاسکتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اسے پکڑ کر تمہارے سامنے رکھ دوں۔ اور تم اس کو معلوم کرکے اسے اپنے اندر پیدا کرلو۔ مگر کیا کروں وہ پکڑی نہیں جاتی۔ میں نے اسبات پر بڑا غور۔ فکر اور تدبر کیا ہے کہ اس روح کی حقیقت بتا اور سمجھا سکوں۔ مگر مجھے اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ ایسی چیز ہے کہ کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ صرف خدا ہی دے سکتا ہے اور خدا ہی انسان کے اندر یہ بات پیدا کر سکتا ہے۔ جس طرح بینائی کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ ہاں اشاروں سے ایک اندھے کو سمجھا سکتا ہے۔

کہ بینائی ایسی چیز ہوتی ہے۔ جسکے ذریعہ بغیر آواز کے انسان دوسرے کو پہچان لیتا ہے۔ اب اگر اسے یک لخت یہ بات حاصل ہو جائے۔ تو وہ سمجھ لیگا کہ بینائی مل گئی ہے۔ اسی طرح اس کے متعلق بھی میں صرف اشارہ ہی کر سکتا ہوں۔ اصل حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ یہ بات قلب سے تعلق رکھتی ہے۔

علماء اور انگریزی خوانوں کی حالت

میں یہ جانتا ہوں۔ کہ تم میں سے ایسے لوگ ہونگے۔ جن پر دین کی بنیاد رکھی جائیگی۔ مگر میں یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے عالموں میں نئے علوم سے تعصب اور انگریزی خوانوں میں نیچریت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ جب تک ظاہری علوم پڑھنے والے قدرت خاص، و قدرت عامہ کا اعتراف نہ کریں اور دل سے اعتراف نہ کریں۔ اس وقت تک دین نہیں مل سکتا۔ اگرچہ ابھی تک واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن اگر کبھی پڑے تو ہمارے ایسے مولوی ہیں۔ کہ جب کوئی نیا علم ان کے سامنے آئے۔ تو وہ اس کا انکار کردیں (یہ نہیں کہ خدا کے دین کے ماتحت اس کو لے آئیں) جیسا کہ پادریوں نے کیا۔ جب نئی باتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھے۔ اور اس طرح لوگوں کے دلوں سے ان کی عزت اٹھ گئی۔ تو پھر وہی باتیں بھی ان کے مقابلہ میں پیش کرکے لوگوں سے منوالی گئیں۔ اسی طرح اگر کوئی موقع آجائے۔ تو یہ علماء انکار کردینگے۔ اور ان کے مقابلہ میں ایسے بھی ہیں۔ جو معجزات کا انکار کردینگے۔ اور اگر انکار نہ کرینگے۔ تو ایسے معجزے جیسے چھپنے پڑے کا ہے۔ پیش کرتے ہوئے جھجکینگے۔ اور اگر پیش کردیں گے تو ان کے دل میں یہ خواہش نہ پیدا ہوگی۔ کہ ہم پر بھی کھلینگے۔ اور یہ مخفی علامت ہے نیچریت کی۔ وہ کیوں خواہش نہ کریں کہ ہمارے لئے بھی خدا تعالیٰ قدرت خاص جاری کرے۔ میرے نزدیک یہ سخت کمزوریاں ہیں۔ قرب الی اللہ کیلئے ضروری ہے۔ کہ انسان اس مقام پر پہنچ جائے۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کی قدرت خاص کا مشاہدہ کرسکے۔ جو بھی بات اس کی ماتحت ظاہر ہو اس کا انکار نہ کرے۔ دیکھو سورج چاند کے مقابلہ میں نہیں چمکتا۔ لیکن اگر ایسا موقع آجائے۔ کہ سورج بھی چمک رہا ہو۔ اور چاند بھی۔ تو عقلمند اسی کو کہا جائیگا۔ جو یہ کہیگا کہ میں چاند کو بھی چمکتا دیکھ رہا ہوں۔ اور سورج کو بھی۔ مگر میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ یہ پہلے تجربہ کے خلاف ہے۔ مگر ہے ٹھیک۔

احمدی کیسے ہونگے

پس میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تمہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں۔ تمہارے راستہ سے ہٹ جائیں۔ اور جو تمہارے ایمان کی بنیاد درخت پر ہو۔ تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہو۔ اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں۔ جو نہ تو اسے ہٹا سکیں اور نہ اسکے ماتحت کام کرنے سے ہٹا سکیں۔

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے۔ تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جو مشائخ کا درجہ ہے۔ اور ایسی جماعت کیلئے پھر کوئی خطرہ نہیں ہوگی کہ ٹھوکر کھا جائیگی۔ حضرت معین الدین چشتی حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام حنبلؒ اور ائمہ جو گذرے ہیں۔ یہ سب اہل اللہ تھے۔ اور ان سب کا روحانیت سے تعلق تھا۔ مگر انہوں نے علوم کی مختلف شاخیں تقسیم کرلی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں۔

ایک ضروری نصیحت

لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور بات بھی چاہتا ہوں۔ اور پہلوں کی غلطی سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں جنید بغدادی اور ابن عربی و معین الدین چشتی جیسے لوگ تو ہوں۔ مگر باتیں اس رنگ میں نہ کریں۔ جس رنگ میں انہوں نے اپنے وقت میں کسی وجہ سے کی تھیں۔ کیونکہ ان باتوں سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ پس ایسے لوگ ہوں تو سہی اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ ہونگے۔ اور اب بھی ایسے ہیں۔ جن میں خدا تعالیٰ نے اس مقام پر پہنچنے کا مادہ رکھا ہے۔ مگر میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ کو ظاہری شریعت کے ماتحت رکھیں۔ تاکہ لوگ ٹھوکر نہ کھائیں۔

یہ غرض ہے میرے ان خطبوں کی۔ کہ تمہیں قرب الی اللہ کا ایسا درجہ حاصل ہو جائے۔ جس سے دنیا کی کوئی چیز تمہیں ہٹا نہ سکے۔

مسیح موعودؑ کی کتابوں کا امتحان دینے والے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے امتحان کے سلسلے میں اس سال ازالہ اوہام۔ سرمہ چشم آریہ و حقیقۃ النبوۃ کا سالانہ جلسہ کے موقعہ پر امتحان ہوگا۔ اس وقت تک ہمارے پاس ۳۴ کے قریب درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ اور بھی جو لوگ شامل ہونا چاہیں۔ وہ دفتر تعلیم و تربیت میں بہت جلدی اطلاع بھیجدیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

ایک انگریزی اخبار کے اجرا کی تجویز

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے استصواب اور حضور کی منشاء سے تجویز کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ کرکے مرکز سلسلہ سے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار جاری کیا جائے جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور اور زندگی بخش ارشادات آپ کی ایمان افزا نصائح اور معرفت بخشنے والے خطبات ان احباب کو پہنچائے جائیں۔ جو غیر ممالک میں سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ یا داخل ہونے والے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے انگریزی خواں لوگوں میں جو بڑی تعداد میں ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ تبلیغ احمدیت کی جائے۔ نیز ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت بھی اس بات کا تقاضا کر رہی ہے۔ کہ ہم اپنا نقطہ خیال وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔ اور بتائیں کہ کیوں ہم گورنمنٹ کی وفاداری پر زور دیتے ہیں۔ اور [illegible] ہیں۔ اور اپنے طرز عمل کے متعلق گورنمنٹ اور حکام کے لئے صحیح معلومات براہ راست مہیا کریں۔

ان ضروریات کو جن کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ پورا کرنے کیلئے ایک عرصہ سے انگریزی اخبار کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ اور یہ ضرورت دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے تجویز ہے۔ کہ بہت جلدی ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار جاری ہو۔ امید ہے کہ احباب کرام اس تجویز کو بڑی خوشی سے منظور کرینگے۔ اور اسے کامیاب بنانے کیلئے پوری کوشش فرمائینگے۔ جو یہ ہے کہ انگریزی خواں احباب خود اس کی خریداری منظور فرماویں۔ اور دوسرے احباب میں تحریک کرکے خریدار بنائیں۔ احباب جس قدر جلدی اور جس قدر زیادہ تعداد میں خریداری منظور فرمائینگے۔ اسی قدر جلدی اخبار جاری ہو سکیگا۔

چونکہ انگریزی اخبارات کے اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی قیمتیں بھی بھاری ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جس قدر بھی ممکن ہو۔ اور حالات اجازت دیں قیمت کم رکھی جائے۔ جو آٹھ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ حجم فی پرچہ کم از کم آٹھ صفحہ اور سائز "الفضل" جتنا ہوگا۔

اخبار کے اجرا کے لئے چونکہ خریداروں کا معلوم ہونا بنیادی امر ہے۔ اور اسی پر اخبار کی عمارت کھڑی کی جاسکتی ہے اس لئے احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ بہت جلدی اپنی منظوری سے ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع فرماویں اور کوشش کرکے دوسرے احباب کو بھی خریدار اس کا بنائیں

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی زمین

۱۔ محلہ دارالرحمت میں ۲۵ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقعہ ۴۰، ۳۵، ۳۰، ۲۵ فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں ۲۵ فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت ۳۰ فی مرلہ ہے۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقع اچھا ہے۔ قیمت ۲۵ فی مرلہ ہے۔ **نوٹ:۔** بڑی سڑک کے اوپر کسی قطعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دو کانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے۔ پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کریں +

مرزا بشیر احمد قادیان

تجرید بخاری

اردو

(۱۱/۴)

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی گئی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے کمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بین حیرت ہو جاتی ہیں کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام [illegible] علم

حجم سوا پانچسو صفحہ (مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کڑہ ولیشاہ کے آنی چاہئیں۔) قیمت ۵ محصول ۸

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ اس نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی رنگ کے مانند سیاہ کرتا ہے اس میں کوئی مذہب کے خلاف کوئی چیز نہیں اور نہ ہی مضر اثر پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بوٹی کا سیاہ کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ ہزاروں سندات ہوتے ہوئے بھی اس پر کاربند ہوں۔ کہ جو مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم فرضی دعویداروں اور دکانداروں کا جرم سمجھتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ علاوہ محصول پیکنگ

نوٹ:۔ ایک شیشی پر ہم محصول اور چار شیشیوں پر ۵ ر

ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی اعجاز سیاہ پریا

قادیان۔ پنجاب

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ
کی پر معارف تقریر ۲ر

ذکر الٰہی

اب نہایت خوبصورت جیبی تقطیع پر چھپ کر تیار ہے۔ ۲ر

تبدیلی عقائد مولوی محمد علی

جس کی عرصہ سے مانگ تھی۔ اب دوبارہ مولوی محمد علی صاحب کے چالیس حوالجات کے ساتھ مع جواب بجواب چھپ گئی ہے۔ ۲ر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
عظیم الشان لیکچر لاہور

اس میں انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ کی رائے مع ترجمہ اور اشتہار پیشگوئی حضرت صاحب اور رپورٹ جلسہ اعظم کے رپورٹروں کی آراء کا خلاصہ چھپ کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

کتاب گھر قادیان

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکڑوں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ہیٹ۔ ڈارکوپ۔ گز وغیرہ نقد قیمت پر بانداز ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے۔ ریپلائی پیڈ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف اعجاز صنعت کاملی دیدہ ولایتی کاغذ ۱۴×۱۹ صفحہ کی مجلد قیمت ۱۲ر

حمائل شریف قلمی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۱ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

نورالدین شیر محمد تاجران دارالامان (قادیان)

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ ہیضہ اسہال اور صاف متعدد مریضوں کی شرطیہ استعمال کیا گیا جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے ہر قسم الغلو ... جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اس لئے کم سے کم یہ دوا ہر ایک احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آسکیں! کھانا ہضم کرنے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۸ محصول ڈاک ۵ر

المشتہر۔ افضال الٰہی محمد عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

الخطبہ

ایک صاحب ضلع گورداسپور کے باشندہ قوم ارائیں عمر تخمیناً ۳۵ سال جن کے جسمانی قویٰ نہایت مضبوط ہیں۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اس سے اولاد وغیرہ (سوائے ایک لڑکی کے جو شادی شدہ ہے) کچھ نہیں ہے۔ اچھے آسودہ آدمی ہیں۔ دو مربع اور چار گھماؤں زمین کے مالک قادیان میں مکان کیلئے دو کنال زمین بھی خرید لی ہے اور دو ہزار روپیہ اسٹور میں نقد جمع ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ بھی کافی ہے۔ اور خود ضلع ملتان میں محکمہ نہر میں پٹواری ہیں۔ سادہ نہایت شریف اور مخلص احمدی ہیں۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں معرفت [illegible] سے خط و کتابت کریں۔

[illegible] امور عامہ

پٹواریان بندوبست کی ضرورت

از محکمہ جناب صاحب بہادر مہتمم بندوبست ریاست کپورتھلہ

ہم کو ایسے پٹواریان کی بندوبست کیلئے ضرورت ہے۔ جو پیمائش اے ترمیم جدید سے بقاعدہ مربع بندی و کام کھیوٹ سے عمدہ واقف ہوں۔ تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ روپیہ ماہوار تک دی جاوے گی۔ قابل تعریف کام کی صورت میں گرداور قانون گوئی وغیرہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ درخواستیں مع اسناد کارکردگی بہت جلد آنی چاہئیں۔

سید عبد المجید مہتمم بندوبست کپورتھلہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۰۳۵/۱۹۱۵ الف

اناج دالوں اور آٹا کا نرخ !

اناج۔ دالوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنے والے مال پر بھی عاید ہوں گی۔

حسب الحکم
اے ڈی بیٹول صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء

ہندوستان کی خبریں

شاہ انگلستان کو شاہ کابل کا تار دہلی۔ ۳ دسمبر۔ امیر افغانستان نے ملک معظم کو تار دیا ہے۔ جس میں امید ظاہر کی ہے۔ کہ آئندہ برطانیہ اور افغانستان کے تعلقات زیادہ قریبی ہو جائیں گے۔

بنارس ہندو یونیورسٹی میں فوجی تعلیم بنارس۔ ۳ دسمبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ریڈنگ نے یونیورسٹی کو اس کی نمایاں ترقی پر مبارکباد دی۔ اور پنڈت مدن موہن مالوی کی تعریف کرتے ہوئے اس امر کی منظوری دی کہ یونیورسٹی میں ٹیریٹوریل فوج کی ایک کمپنی کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

لاہور میں سول احکام کی نافرمانی ۵۔ دسمبر کو صبح دس بجے سوتر منڈی سے سٹی کانگرس کمیٹی لاہور کے ممبروں کا دستہ قومی گیت گاتا ہوا۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرا اور اندرون شہر سید مٹھا۔ لوہاری دروازہ وغیرہ سے ہوتا ہوا نیلے گنبد پر جا کر ختم ہوا۔ وہاں انھوں نے جلوس کو اپنے آپ منتشر کر دیا۔ اس تمام وقت میں پولیس سٹی کانگرس کمیٹی کے دفتر کے دروازہ پر بیٹھی رہی۔

اخبار اکالی کے ایڈیٹروں کی رہائی سردار پرتاپ سنگھ بی۔ اے ایڈیٹر اور گیانی ہیرا سنگھ جائنٹ ایڈیٹر اکالی ۲ دسمبر کو ڈیرہ غازیخاں جیل سے رہا ہو کر ۔ دسمبر کو لاہور پہنچ گئے۔

ایک خان بہادر کی خودکشی کانپور کے ڈپٹی کلکٹر خان بہادر [illegible] علی صاحب نے کسی نامعلوم الکیفیت سبب سے خودکشی کر لی۔

سر ہنری ڈابس کی واپسی سر ہنری ڈابس ۶ کو لنڈی کوتل میں واپس پہنچے۔ برطانی و افغانی اعزازی گارد نے سر آنریبل کی سلامی سر کی۔ اس موقعہ پر خیبر کے مغرب میں دوبارہ حد بندی کی گئی۔ ... گز کا علاقہ باقاعدہ طور پر افغانستان کے حوالے کیا گیا۔

امرتسر میں سکھوں اور سادھوؤں میں فساد ۶ ماہ دسمبر کو رات کے وقت امرتسر میں لوگ گرو کے باغ میں جمع ہو گئے۔ اتنے میں چند آدمی ہندو اور سکھ سادھوؤں کا بھیس بھرے ہوئے اکال تخت پہنچ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے شراب پی ہوئی تھی۔ اور شک ہوتا تھا کہ یہ بناوٹی سادھو ہیں۔ انھوں نے ایک عورت کو زدوکوب کیا۔ اس کے بعد یہ اس جگہ جانے لگے جہاں صرف وہی لوگ جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے امرت چکھا ہوا ہو اس لئے انھیں روکا گیا اس پر انھوں نے مزاحمت کرنے والوں کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اکالی فوراً چاروں طرف سے اکال جمع ہو گئے جن کو دیکھ کر یہ سادھو جیب ہو کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد صاحب ڈپٹی کمشنر تین چار سو فوجی سپاہیوں اور دو مشین گنوں کو لیکر موقع پر پہنچ گئے۔ مگر ان کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

جتندر لال بیرسٹر کو دو سال کی قید کلکتہ۔ ۸ دسمبر۔ جتندر لال بنرجی جو ۲۰ نومبر کو آسام پور ہاٹ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کو آج چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے بہ الزام بغاوت دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

پنڈت موتی لال کے خاندان کی گرفتاری لکھنؤ کا ایک تار مورخہ ۷ دسمبر مظہر ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت شام لال نہرو۔ پنڈت موہن لال نہرو۔ جارج جوزف ایڈیٹر انڈی پنڈنٹ۔ پرشوتم داس ٹنڈن پریزیڈنٹ الہ آباد میونسپلٹی۔ سید کمال الدین جعفری۔ وشوناتھ پنڈت گوری شنکر مصرا اور دیگر اصحاب کو الہ آباد میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اخبار انڈی پنڈنٹ پر مقدمہ چلیگا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد کے مشہور اخبار انڈی پنڈنٹ پر عدالت میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

سی آر داس کے خاندان کی گرفتاری کلکتہ۔ ۸ دسمبر۔ مسٹر سی آر داس کے اکلوتے بیٹے چر رنجن داس کی گرفتاری کے بعد آج دوپہر کے بعد مزید گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ گرفتار شدگان میں سی۔ آر داس کی بیوی۔ بہن اور بھتیجی بھی ہیں۔

مسٹر سی۔ آر داس کی بیوی کی رہائی کلکتہ۔ ۸ دسمبر۔ مسٹر سی۔ آر۔ داس کی بیوی ان کی ہمشیرہ اور ایک رشتہ دار جو کل بازار میں گرفتار ہوئی تھیں کل رات کو رہا کر دی گئیں۔ ان کو تنبیہ کر کے چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان عورتوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

ڈاکٹر ستیہ پال کو ایک سال قید ۹ دسمبر کو ۱۰ بجے ڈاکٹر ستیہ پال اور ڈاکٹر گوربخش رائے گرفتار کئے گئے۔ اور دو بجے سے پہلے پہلے دونوں کو ایک ایک سال قید محض کی سزا دے دی گئی۔

غیر ممالک کی خبریں

وارسا میں ہولناک بلوہ وارسا۔ ۳ دسمبر کو ایک ہولناک بلوہ ہوا۔ [illegible] پارلیمنٹ کے باہر [illegible] کیا۔ بلوائیوں نے اندرون شہر جا کر یہودیوں پر حملہ کیا۔ متعدد دوکانیں برباد کیں۔ بہت سے [illegible] اسباب لوٹ لیا۔ [illegible] اس کے کپڑوں تک پھاڑ دیئے۔ چار سو گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

شاہ نجد کی فتوحات کی تردید لندن۔ یکم دسمبر کو ذمہ دار حلقوں کو یقین ہے کہ یہ خبر صحیح نہیں ہے کہ ابن سعود نے حجاز کے دو شہر فتح کر لئے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ خبر اس وجہ سے مشہور ہو گئی ہو کہ حال ہی میں دو قبائل کے مابین جنگ ہوئی تھی جو نہ تو شاہ حجاز کے ماتحت ہیں نہ سلطان نجد کے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر گاندھی کو جلاوطن کرنے کی تجویز پارلیمنٹ میں مسٹر ڈبلیو [illegible] نے سوال کیا۔ کیا صاحب وزیر ہند گاندھی کو اس کی ریاست میں جلاوطن کرنے اور یہ دیکھنے کی مناسبت پر غور کریں گے کہ آیا وہ ریاست ہی ان کے متعلق کارروائی کر سکتی ہے۔ یا نہیں۔

وزیر ہند نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

امریکہ میں ایک زہریلی گیس کی ایجاد لندن ۳ دسمبر۔ واشنگٹن کے نامہ نگار آئندہ جنگ کے عظیم خطرات کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایجووڈ واقع امریکہ کے قریب زہریلی گیس بنانے کا دنیا بھر میں سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ اس کارخانہ میں عارضی صلح کے وقت روزانہ دو سو ٹن گیس تیار ہوتی تھی۔ اب اس میں چار حفاظتی اور مدافعانہ ایجادوں کے لئے علیحدہ علیحدہ عملے رکھے گئے ہیں۔ اس میں ایک زہریلی گیس اس قسم کی تیار ہو رہی ہے۔ جو ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر شہروں پر چھوڑی جا سکتی ہے۔

آئرلینڈ آزاد ہو گیا۔ لندن۔ ۶ دسمبر۔ آئرلینڈ کا نام اب آئرش فری سٹیٹ (آئرلینڈ کی آزاد ریاست) ہوا۔

۵ تاریخ کو پہلے بادشاہ سلامت اور وزیر اعظم کے درمیان آئرلینڈ کے متعلق گفت و گو ہوئی۔ اس کے بعد وزراء کی کابینٹ کا جلسہ ہوا۔ اس کے بعد رات کو آئرش کمیٹی اور سن فین نمائندوں کے درمیان [illegible] گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ ۲۰ گھنٹہ مسلسل [illegible] رہی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

HEALFA [illegible] ADIAN

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عیسیٰ [illegible] | محمود | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح صفحہ ۱-۲
مولوی [illegible] ۳-۵
اپنے اعلان کا کہاں تک پابند [illegible]
اشتہارات صفحہ ۱۰-۱۱
خبریں صفحہ ۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ مہر محمد خان

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

[illegible] | مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔

خاندان مسیح موعود اور خاندان حضرت نواب صاحب بخیریت ہیں۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب اگرچہ کمزور ہیں۔ لیکن ہر طرح آرام و عافیت سے ہیں۔

۱۲ دسمبر بہ تقریب کارونیشن مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں تعطیل ہوئی۔

میاں محمد علی صاحب ولد محکم دین صاحب ساکن رام گڑھ کا نکاح مسماۃ عزیزہ بنت سید عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی سے دو سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔

ضروری اطلاعات

شاعر مطلع رہیں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہمارے تمام شاعروں کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہر ایک کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی موجودگی میں اپنے اشعار کے سنانے کا موقعہ دیا جائے۔ باوجود اس کے کہ حضرت اقدس کی تقریر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور حضور تقریر فرمانے کو تیار ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کی درخواستیں عین وقت پر حضور کی خدمت میں پیش کردی جاتی ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ پروگرام ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وقت کا حرج ہوتا ہے۔ بلکہ شکایات پیدا ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے۔ وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس دفعہ تمام لیکچراروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مضمون کو وقت مقررہ کے اندر ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ مضمون ختم ہو یا نہ ہو۔ ہرگز مقررہ وقت سے زیادہ مہلت نہ دی جائیگی۔ پریزیڈنٹ صاحبان کو بھی اوقات کی پابندی کے متعلق خاص طور سے توجہ دلائی جائیگی۔ اس لئے تمام شاعروں کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اشعار ۲۲ دسمبر سے پہلے پہلے ہمارے دفتر میں بھیجدیں۔ تاکہ ان کو مناسب اوقات مقرر کرکے اطلاع دی جائے۔ جو وقت مقرر کیا جائیگا۔ اور جن کے لئے کیا جائیگا۔ اس کے مطابق ہر ایک صاحب کو موقعہ دیا جائیگا۔ دوست اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں۔ کہ نظم بہت لمبی نہ ہو۔ جہانتک ہو سکے مختصر اور پر معنی دلپذیر ہو۔ اگر ۲۲ دسمبر تک کسی صاحب کی نظم

[illegible] ان کو کسی موقعہ نہیں دیا جا سکیگا۔ حضرت اقدس یہ ضروری گذارش عرض خدمت کی گئی ہے کہ عین موقعہ پر حضرت اقدس کے حضور کوئی کسی قسم کی درخواست نہ پیش کی جاوے۔ (ناظر تالیف و اشاعت)

[illegible] لکھنے والوں کے لئے ایک اعلان

۱۔ تمام مہمان اپنے بستر پر چٹ مع پورے پتہ کے لگا دیں۔ جب وہ بٹالہ میں گاڑی پر رکھنے کے لئے بستر دیں گے تو ان کو ایک رسید دی جاوے گی جس کو دکھا کر وہ قادیان میں اپنا بستر لے سکیں گے۔

بہت بہتر ہوگا کہ ہر جماعت آنے والے آدمیوں کی تعداد [illegible] اگر ضرورت ہو اطلاع دے۔

سید میر محمد اسحٰق افسر جلسہ

[illegible] امیر حضرت اقدس نے جماعت احمدیہ بغداد کا امیر حاجی عبدالرحیم صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ اور جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کا امیر مولوی سید عبدالواحد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

اعلان برائے بھرتی انڈین ٹریٹوریل فوج

انڈین ٹریٹوریل فوج میں مثل دوسرے فرقوں کے بھرتی ہونا گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ فرسٹ ٹریٹوریل ۲/۱۵ پنجاب بٹالین جالندھر کھڑی کی گئی ہے۔ ہمیں بھی امداد کے لئے جناب میجر نفیس صاحب بہادر ایڈجوٹنٹ نے لکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پسند فرماتے ہیں کہ ہمارے احباب جو اس میں شامل ہونا پسند کریں۔ وہ اپنے آپ کو بھرتی میں شامل ہونے کے لئے طیار کر کے [illegible] دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء کو جلسہ پر قادیان آ جاویں۔ اگر ۲۰۰ جوان شامل ہو جاوینگے۔ تو ہماری کمپنی علیحدہ ہو سکیگی۔ افسران بھی ہمارے ہی ہوں گے۔ اور قادیان کا نام شامل ہو سکتا ہے۔ بھرتی کے شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ بھرتی ہونے والے جوان نے کبھی قید کی سزا نہ پائی ہو۔

۲۔ وہ کبھی انڈین ٹریٹوریل فوج سے برطرف نہ کیا گیا ہو۔

۳۔ اس کا چال چلن اچھا ہو۔

۴۔ عمر ۱۸ سال سے ۳۲ سال تک۔ قد [illegible] چھاتی اوسطاً [illegible]

۵۔ جن جوانوں نے کسی ملازمت کی ہو وہ بھی بھرتی کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ آخری تین سال ملازمت میں ان کا چال چلن اچھا رہا ہو۔

۶۔ ٹریننگ نئے رنگروٹ کے لئے ۵۶ دن اور پھر آئندہ صرف ۲۸ دن کام ہوا کرے گا۔ اور پرانے جوان کو صرف ۲۸ یوم ہر سال کے لئے کام کرنا ہوگا۔

۷۔ نئے جوان کو ۶ سال کے لئے اور پرانے کو ۴ سال کا اقرار نامہ دینا ہوگا۔

۸۔ تنخواہ و راشن و وردی صرف اتنے وقت کی ملیگی جب ٹریننگ کے لئے جائینگے۔ اور وہ اس رینک کی تنخواہ کے مطابق ہوگی۔ جو کہ ریگولر انڈین آرمی کے جوانوں کو ملتی ہے۔ باقی وقت میں کوئی تنخواہ نہیں ملیگی۔ اپنے اپنے کاروبار کرتے رہیں گے۔

اور یہ بھی معلوم ہو۔ کہ اگر کوئی جوان ہتھیار لانا یا رکھنا چاہے گا۔ تو افسر کمانڈنگ صاحب بہادر کی سفارش پر اجازت مل سکتی ہے۔

اس فوج میں شامل ہونے سے یہ بھی فائدہ ہے اول تو ملک کی سچی خدمت اور حفاظت ہے۔ دوسرے فوجی تربیت سے انسان باقاعدہ مستعد زندگی بسر کرنے کا عادی ہو کر دنیوی اور دینی کاموں میں باقاعدگی اور ترتیب رکھ سکتا ہے۔ تیسرے۔ وہ مردانہ وار زندگی بسر کرنے کا عادی ہو کر خود اپنی زندگی کو مفید اور اپنے بچوں کو دلیر اور مفید بنا سکتا ہے۔ اگر دین کی خدمت کے لئے لمبے پیدل چلنا پڑے۔ اور فاقہ آئے۔ تو برداشت کر سکتا ہے۔ پھر اسکے کام کاج میں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ پہلے سال ۵۶ دن کام سیکھنا ہوگا۔ لیکن بعد اسکے ہمیشہ ۲۸ دن سالانہ کام ہے۔ وہ بیکاری کے موسم میں۔ اور فوجی فنون سے واقف ہو جاوینگے۔ اور حفاظت خود اختیاری کی تعلیم مل جائیگی۔ گورنمنٹ کی امداد بھی ہوگی۔ اور ملک کا روپیہ دوسرے کاموں کے لئے بچے گا جو ملک کے ہر فرد بشر کو معلوم ہوگا۔

۴۔ ہم [illegible] صاحبان سے درخواست ہے کہ [illegible] جلد از جلد [illegible] نام داخل ہونے والوں کے [illegible] تعداد [illegible] جاوے [illegible] ہیں۔ اور فہرستیں ان کی ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء تک آ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ

انگریزی اخبار کے اجرا کی تجویز

اس عنوان سے اعلان گذشتہ پرچہ اخبار میں ایک محکمانہ رنگ کی تحریک کے طور پر شائع ہوا ہے۔ دراصل یہ مسٹر محمد حسن خان صاحب کی تحریک ہے جو حال ہی میں افریقہ سے واپس تشریف لائے ہیں۔ وہ انگریزی کی اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ باجازت و پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح انہوں نے اس مبارک کام کا تہیہ کیا ہے۔ اس کی ضرورت تو گذشتہ اخبار کے پڑھنے سے ہی احباب کرام کو معلوم ہو گئی ہوگی۔ دور دراز غیر ممالک کی احمدی جماعتوں کی تربیت اور اس کے استحکام کے لئے اس قسم کے انگریزی اخبار کی اشد ضرورت ہے۔ موجودہ صورت میں جو جماعتیں کہ ابھی ابھی غیر ممالک میں قائم ہو رہی ہیں۔ اور ان کا قادیان آنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن نظر آتا ہے۔ ان کے سلسلہ حقہ کے مرکز کے ساتھ مضبوط تعلقات پیدا کرنے کی اس سے بہتر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اخبار ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے یہاں کے حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک کلمات سے ان کو آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے احباب کو اس کار ثواب میں ضرور شامل ہونا چاہئیے۔ مسٹر محمد حسن خان صاحب کی ہمت قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اس کام کے نبھانے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

ہومیو پیتھک ادویات جن احباب کو ہومیو پیتھک ادویات کی ضرورت ہو یا ہومیو پیتھک مشورہ کی وہ حسب ذیل پتہ پر لکھا کریں۔ امید ہے۔ قابل اطمینان طور پر توجہ کی جائیگی۔ امان اللہ صاحب [illegible] ہومیو پیتھک فارمیسی [illegible] روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ضروری اعلان کا کہاں تک پاس کیا

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب نے چند دن ہوئے ایک ضروری اعلان کے نام سے اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ۲۲ نومبر کے پیغام میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ اسمیں مولوی صاحب موصوف نے مباحثات و مناظرات کو بکلی بند کرتے ہوئے لکھا "ہاں اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں۔ اور رہنے چاہئیں۔ لیکن ہمیں بھی اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ انکی طرف سے رنجیدہ کلمات سننے پڑیں۔" پھر آپ مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کی طرف ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہمنے تو بغیر کسی شرط کے بھی اعلان کر دیا ہے کہ مباحثات کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے آیندہ کے لئے قطعاً اجتناب رہیگا۔"

اس تاکیدی اعلان کی ابھی سیاہی بھی خشک ہونے نہ پائی ہوگی کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲ دسمبر کے جمعہ کے خطبہ میں اس تمام عہد و پیمان کو جو ۲۳ نومبر کو شائع کیا تھا۔ بالائے طاق رکھ دیا اور اسکی اتنی بھی قدر نہ کی۔ جتنی کسی ردی کاغذ کی کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب کا خطبہ کیا ہے۔ ہمارے متعلق خلاف واقعہ باتوں اور طنز و سب و شتم کا مجموعہ ہے۔ بغیر کسی ضرورت کے خواہ مخواہ اختلافی مسائل کو درمیان میں لا کر ہمارے خلاف پہلے طنز اور کنایہ سے کام لیا ہے۔ مگر جب اسپر بھی دل ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو پھر حملے شروع کر دئے ہیں۔ اور ایسے دل آزار کلمات استعمال کئے ہیں۔ جو معمولی رنجیدہ نہیں۔ بلکہ دلوں کو پارہ پارہ کرنے والے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف اختلافی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اپنے غصے کی باگ کو تھام نہیں سکے۔ اور آخر اس پانی کی طرح جو کسی بند سے کچھ عرصہ رکا رہے۔ آخر زور میں آکر بند کو توڑ دیتا ہے۔ اور پھر رکنے سے نہیں رک سکتا۔ اسی طرح غصہ نے بھی جو اس اعلان کے بند سے ایک ہفتہ تک رکا رہا۔ جوش میں آکر اس بند کو توڑ دیا۔ اور پھر ایسے زور سے بہا۔ کہ مولوی صاحب کسی طرح بھی اسکو روک نہ سکے۔ خدا جانے مولوی صاحب موصوف نے ایک ہفتہ تک کس طرح صبر سے کام لیا۔

اختلافی مسائل کا بے محل ذکر

مولوی صاحب نے اول تو اختلافی مسائل کا ذکر ہی خلاف اعلان بے محل کیا ہے۔ اس خطبہ میں ان کے ذکر کا کوئی محل نہیں تھا۔ اور یہ بات صرف میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مولوی صاحب کو خود اس بات کا احساس ہوا ہے۔ جبھی انھوں نے اس اعتراض سے بچنے کے لئے ایک عذر کیا ہے۔ لیکن زیادہ عذر قوی عذر ہے۔ نہیں بلکہ وہ عذر "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا پورا مصداق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اب ہم ان باتوں کو (یعنی اختلافی مسائل پر بحث کرنیکو) چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اسوقت چونکہ ایک بات پیدا ہوگئی ہے اسلئے مجبوراً مجھے اسپر کچھ کہنا پڑا ہے۔ جہانتک ہو سکے۔ اب ہمیں اس قسم کی بحثوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔"

کوئی مولوی صاحب سے دریافت کرے کہ اس اعلان کے شائع ہونے کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہوگئی تھی۔ جو آپکے لئے باوجود کراہت اور مجتنب رہنے کا عہد کرنے کے ان بحثوں میں پڑنے کی محرک ہوگئی ہے۔ کیا ہماری طرف سے ان دنوں میں ان مسائل پر کوئی ایسا مضمون لکھا گیا ہے۔ جو آپکے نزدیک آپکی رفتار پر اثر ڈالنے والا تھا۔ جس کے دور کرنے کے لئے آپ کو یہ ضرورت پیش آئی۔ کہ آپ ہمارے معتقدات پر حملے شروع کر دیں۔ اور ہماری طرف بعض غلط اور خلاف حقیقت باتیں منسوب کرکے لوگوں کو بھڑکائیں۔ اور مغالطہ میں ڈالیں یا کوئی آجکل ایسا مناظرہ ہوا ہے۔ جس نے آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو ہلا دیا تھا کہ آپکو ان کے تھامنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں [illegible] کوئی بات [illegible] نہیں آئی۔ پس آپ کس طرح ان بحثوں کے چھیڑنے میں ابتداء کرنے سے معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔

ذاتی حملے اور دل آزار کلمات

اگرچہ یہ بھی خلاف اس اعلان اور اس خط کے ہے۔ جو آپنے مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کو لکھا ہے۔ مگر پھر بھی اگر آپ اسی پر اکتفا کرتے۔ تو ہم اُسے تبادلہ خیالات رکھکر تبادلہ خیالات کی تائید سمجھکر آپ کو اپنے اعلان کی خلاف ورزی کرنے کا الزام دینے میں خاموش رہتے۔ مگر افسوس کہ آپ نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ کھلم کھلا ذاتی حملوں پر اتر آئے۔ اور اپنے اعلان کو پس پشت ڈالتے ہوئے اسکی ذرہ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے صریح طور پر ہمارے متعلق سخت رنجیدہ اور دل آزار کلمات کا استعمال کیا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے لئے میں آپ کی وہ عبارت پیش کرتا ہوں۔ جسمیں آپ نے ہم پر مسلمانوں کو کافر بنانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"وہ یہ رخنہ اسلام کو برباد کرنیوالے لوگ ہیں جو مسلمانوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں"

جناب مولوی صاحب! میں آپ ہی کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں۔ اور آپ ہی سے انصاف پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ایک ایسی جماعت جو اسلام پر دل و جان سے قربان ہو۔ اور اس کے رخنہ کو جوڑنے اور اسکی حقیقت پر لوگوں کو لانے کی سچی تڑپ اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور اپنی جانوں اور مالوں سے اس جہاد میں مصروف ہو۔ اس کے حق میں یہ کہدینا کہ وہ "رخنہ اسلام کو برباد کرنیوالے ہیں" اس کے لئے رنجیدہ اور دل آزار نہیں۔ آپ اپنے ان کلمات کو سامنے رکھکر خود فیصلہ کرلیں کہ آپ نے اپنے ان الفاظ مندرجہ اعلان کو:۔

"کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ اس کی طرف سے رنجیدہ کلمات بھی سننے پڑیں"

اور اپنے اس عہد کا جو آپنے مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط میں کیا ہے۔ "ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے آئندہ کیلئے قطعاً اجتناب رہیگا" کہاں تک پاس کیا ہے۔ لفظ قطعی اور قطعاً کو مدنظر رکھیں۔ اور پھر غور فرماویں۔

میں اپنے قارئین کرام کا اس امر کی طرف توجہ دلانا

نہیں ہو سکتا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ہم پر [illegible] ہے ہیں۔ یہ سب ظلم اور دہشت کا [illegible] طرف سے [illegible] رہی ہے۔ اور اس اعلان میں [illegible] چلانے کی کوشش کی ہے۔ [illegible] الزام [illegible] کے خلاف ہے۔ اور [illegible] غلط ہونا ثابت کیا ہے جناب مولوی صاحب کے اس خطبہ نے اس الزام [illegible] ہے۔ جو ایک عقلمند [illegible] فعل [illegible] ہے کہ سخت [illegible] ترک نہیں [illegible] سکا۔ اور [illegible] کے [illegible] ہونے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] حملوں سے باز نہیں رہ سکا۔ [illegible] جبکہ کسی عہد کے [illegible] تھا کہ کس طرح [illegible] تھا۔ پس یہ خطبہ [illegible] کے لئے ہی کہ ابتدا کس کی طرف سے ہوتی رہی ہے۔ [illegible] خطبہ ہے۔ [illegible] تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے ۔

دل آزاری کیا ہوتی ہے اس خطبہ میں ہمیں [illegible] دیا گیا ہے۔ ہمیں [illegible] سے جاری قرار دیا گیا ہے۔ [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی [illegible] حق کو چھوڑ [illegible] قرار دیا گیا ہے اور [illegible] کے پیچھے [illegible] تعلیم حقہ اور عقائد صحیحہ کو قربان کر دینے والا بتایا گیا ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر ہمارا امام رشتہ اسلام کو برباد کرنیوالا لکھا گیا ہے۔ اگر یہ سب باتیں دل آزار کلمات نہیں ہیں۔ تو [illegible] مولوی صاحب معاف رکھیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ ان کی مثال بعینہٖ اس شخص کی طرح ہے۔ جس کا قصہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ اس کے متعلق بعض دوستوں نے شکایت کی۔ کہ وہ گالیاں بہت دیتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اس کو سمجھایا۔ تو وہ ایک سخت گالی دیکر کہنے لگا۔ کون کہتا ہے۔ کہ میں گالیاں دیتا ہوں۔ اسپر حضور یہ سمجھ کر کہ اس کی عادت ایسی پختہ ہو گئی ہے کہ یہ اب محسوس بھی نہیں کرتا۔ خاموش ہو گئے ۔

مولوی محمد علی صاحب کی خلاف بیانیاں

اس کے بعد میں مولوی صاحب موصوف کی ان باتوں کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو انہوں نے اس خطبہ میں خلاف واقعہ بیان کی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب یا انہیں کو ثابت کرینگے یا اپنی غلطی کا اقرار کرینگے [illegible] وہ [illegible] ذکر کرینگے [illegible] متعلق [illegible]

پہلا نمونہ مثلاً جیسا کہ انہوں نے پیشگوئی اسمہ احمد کے متعلق یہ ثابت کرنے کے لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک احمد تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ عبارت منسوب کر دی کہ

"جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شکم آمنہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تیرا [illegible] اس کا نام احمد رکھنا۔ میاں صاحب غور کیجئے کس کی بتائی ہوئی بات ہے۔ مسیح موعود کی؟"

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب یا کسی اشتہار میں یہ عبارت موجود نہیں۔ اور اب تک باوجود بار بار خدا کا واسطہ دیکر مطالبہ کرنے کے بھی اس حوالہ کے بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔

دوسرا نمونہ پھر آپ نے محض اپنے خیال کو لوگوں کی نظر میں قوی ثابت کرنے کے لئے گذشتہ بزرگوں پر بھی ہاتھ صاف کیا۔ اور ان کی طرف بھی وہ باتیں منسوب کیں۔ جو انہوں نے قطعاً نہیں کہیں۔ مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے یہ لکھا کہ:

"امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو"

جب اس کے متعلق بھی حوالہ دریافت کیا گیا۔ تو خاموش ہو گئے۔ اور جواب نہ دیا ۔

تیسرا نمونہ پھر آپ نے لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بدظن کرنے کے لئے حضور کے متعلق یہ غلط خبر شائع کی کہ حضور نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بھتیجی (غیر احمدی تھی۔ جنازہ پڑھا ہے۔ اس کے متعلق جب ثبوت مانگا گیا تو کچھ بول نہ سکے ۔)

چوتھا نمونہ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حوالجات میں کتر بیونت کر کے ادھورے پیش کئے۔ مثلاً کفر و اسلام کے متعلق حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۷۸ کی عبارت کو ناقص طور پر پیش کر کے غلط نتیجہ نکالکر لوگوں کو مغالطہ دیا۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے :-

"ڈاکٹر عبد الحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائیگا۔ گو وہ میرے نام سے بھی بیخبر ہوگا۔ اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا۔ جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی۔ تب بھی وہ کافر ہو جائیگا۔ اور دوزخ میں پڑیگا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے۔ میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا"

آپ نے حضرت مسیح موعود کی صرف اتنی ہی عبارت نقل کر چھوڑ دی ہے۔ حالانکہ اس کے بعد حضرت صاحب نے اس اجمال کو کھولکر بیان کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مواخذہ اتمام حجت پر موقوف ہے۔ اور اتمام حجت کا علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں پھر میں یہ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ وہ لوگ دوزخ میں پڑینگے ہاں شریعت کی بناء چونکہ ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم باتباع شریعت ان کا نام کافر ہی رکھینگے۔ اور ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے متعلق میرا عقیدہ ہے۔ مفصل دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰

اب ناظرین کرام خود ہی انصاف کریں کہ آیا اس سے وہ نتیجہ نکلتا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف نے لوگوں پر ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ جس شخص کو حضرت صاحب کی خبر نہیں پہنچی وہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک مسلمان ہے۔ حضرت صاحب صرف اس کے متعلق مواخذہ سے بری ہونے کا احتمال ظاہر کرتے ہیں۔ نہ کفر سے کفر کے متعلق تو صریح فرماتے ہیں کہ شریعت کی بناء چونکہ ظاہر پر ہے اسلئے ہم اسے باتباع شریعت کافر ہی کہینگے۔ اور ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منکروں کے متعلق حضور کا اعتقاد ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس عبارت کو ناقص طور پر پیش [illegible] اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مذہب حضرت صاحب کے مذہب سے صریح خلاف ہے یہ لکھ دیا

کہ میاں صاحب یہ مانتے ہیں کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے ہم ان کو کافر کہیں گے۔ دیکھو [illegible] الحقیقۃ صـ

گویا وہ بات جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مسیح موعود کی کتاب کے حوالہ سے لکھی تھی اسکو حضرت صاحب کی کتاب سے الگ کر کے اس کے متعلق یہ کہہ دیا کہ حضرت میاں صاحب کا عقیدہ ہے اور یہ وہ مذہب ہے جو میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کے مذہب کے خلاف نکالا ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وہ بات اسی حوالہ سے لی تھی جس کو مولوی صاحب موصوف نے غلط طور پر ادھورا پیش کیا ہے۔ قارئین کرام اس سے خود ہی اندازہ لگالیں۔ کہ کیا مولوی صاحب موصوف کا قدم ان مسائل کی تحقیق میں جادہ صواب پر ہے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

پانچواں نمونہ اسی طرح نبوۃ کے متعلق آپ نے مواہب الرحمن سے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے۔

"وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیائہ فی هذہ الامۃ وانہم یعطون صبغۃ الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقۃ" یعنی اللہ تعالیٰ اس امت میں اولیاء کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ فی الحقیقۃ نبی نہیں ہوتے۔

اس حوالہ کے پیش کرنے سے آپ کی یہ غرض تھی کہ یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی ہے گویا ۱۹۰۱ء کے بعد بھی حضرت صاحب یہی مانتے رہے ہیں کہ اولیاء کو نبوت کا درجہ عطا نہیں ہوتا صرف نبیوں کا رنگ ان کو دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلی سطر میں صاف حضرت صاحب نے اپنے وجود کو الگ کرلیا ہے۔ اور یہ عبارت صرف دیگر اولیاء کے متعلق لکھی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے۔

"و من [illegible] خاتم الانبیاء ولا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ"

یعنی ہم اس بات کے قائل ہیں کہ رسول کریم صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس نے آپ کے فیض سے پرورش پائی اور جس کو آپ کے وعدہ نے ظاہر کیا۔ اور اسکے بعد لکھتے ہیں کہ اس امت میں اولیاء بھی ہوتے ہیں لیکن ان کو نبیوں کا رنگ دیا گیا ہے۔ وہ فی الحقیقۃ نبی نہیں ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر لکھی ہے کہ اس امت میں ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں مگر نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں کیونکہ رسول کریم صلعم کا وعدہ حضرت مسیح کے متعلق ہی تھا۔ اور اس کی وجہ بھی ساتھ ہی بتادی کہ کثرت امور غیبیہ نبی ہونے کیلئے شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔

پس یہ حوالہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کے اثبات کا کھلے طور پر ثبوت دے رہا ہے۔ نہ کہ نفی نبوۃ کا۔

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ غلط بیانیاں

مولوی صاحب کے خلاف واقعہ بیانات کے یہ چند نمونے ذکر کرنے کے بعد میں ان امور کو ذکر کرتا ہوں جن کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے اس خطبہ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

پہلی غلط بیانی مولوی صاحب اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "عقیدہ اور تعلیم کے بالمقابل بعض حضرت صاحب کے پرانے دوستوں کو بھی چھوڑنا پڑا مولانا مولوی محمد احسن صاحب انہیں میں سے ہیں۔ مولوی صاحب شروع میں ادھر ہی تھے ہم نے عقیدہ کے بالمقابل اس وقت ان کی بھی پرواہ نہ کی تو بالآخر جب قادیان سے اس قسم کی تحریریں پہنچیں کہ آپ کا عقیدہ جو فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے۔ وہ ہمارے خلاف ہے اور مولوی محمد علی کے موافق ہے آپ اس عقیدہ اور اپنے خیالات میں تغیر کریں تو ہمارے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ تب ان پر یہ بات کھلی کہ یہ لوگ عقائد میں کس قدر دور نکل گئے ہیں" میں نے کئی مولوی سید محمد احسن صاحب اور سید محمد یعقوب صاحب دونوں سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا قادیان سے آپ کو کوئی اس قسم کی تحریر پہنچی۔ تو دونوں صاحبوں نے انکار کیا۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی پہلی غلط بیانی ہے۔ اگر مولوی صاحب اس بیان میں حق پر ہیں تو اسکا ثبوت دیں۔

دوسری غلط بیانی اس کے بعد فرماتے ہیں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو جب اس قسم کی تحریریں پہنچیں تو آپ نے فوراً اس خطرہ کو محسوس کیا اور مدت تک میاں صاحب کو ان کے غلط عقائد کے بارے میں لکھا۔

کیا مولوی محمد علی صاحب ثابت کرسکتے ہیں۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب مدت تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو لکھتے رہے۔ کہ آپ کے عقائد غلط ہیں۔ ان کو درست کریں۔

تیسری غلط بیانی اس کے بعد مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"تھوڑے عرصہ کے بعد آج پھر مولوی صاحب قادیان میں ہیں۔ ان کے متعلق ایک نوٹ اخبار الفضل میں چھپا ہوا بعض لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ وہ قادیان میں کچھ تحقیقات کرتے ہیں"

اور اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"مگر اب اس وقت پچاسی برس کی عمر میں ان کی تحقیقات کا فیصلہ بھی ان کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا"

جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوئے۔ کہ الفضل نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے الفضل کی اصل عبارت ناظرین کی توجہ کے لئے لکھ دیتا ہوں جو یہ ہے۔

"مصافحہ کرتے وقت جناب مولوی محمد احسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اس وقت نہیں جاسکتا میں تحقیقات کر رہا ہوں اور میرا جلسہ تک ٹھہرنا ضروری ہے جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔"

کیا مولوی محمد علی صاحب اس واقعہ سے انکار کرسکتے ہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب نے انہیں یہ الفاظ نہیں کہے۔ جبکہ الفضل نے وہی بات لکھی ہے جو خود مولوی محمد علی صاحب سے براہ راست انہوں نے کہی تھی۔ تو کیا یہ مقام تعجب نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اسکا انکار کرکے الفضل کو غلط بیانی کا مرتکب قرار دیں۔ کیا الفضل نے ان الفاظ میں کوئی کمی بیشی کی تھی۔ جو آپ نے الفضل پر وہ تہمت لگائی جسکے آپ خود مرتکب ہوئے ہیں۔ کیا آپ کو قرآن شریف کی یہ وعید بھی بھول گئی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریٓا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا۔ اور کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں کہ آپ نے جناب مولوی صاحب کے ان الفاظ کو سنکر غصہ کے لہجہ میں کہا تھا کہ اچھا آپ تحقیقات کریں اور کیا آپ کو یہ بھول گیا کہ آپ کے رفقاء کو اسپر اتنا غصہ آیا کہ انہوں نے جناب مولوی صاحب سے مصافحہ تک نہ کیا۔

چوتھی غلط بیانی چوتھی غلط بیانی مولوی صاحب موصوف نے ہمارے متعلق یہ کی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم مرتبہ سمجھتے ہیں۔ اس امر میں سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے کیا کہوں مولوی صاحب کیا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوئی تحریر ایسی پڑھی ہے جس میں [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر قرار دیا ہو۔ اگر کوئی آپ نے دیکھی ہے تو پیش کریں۔ کیا آپ نے حضور کی تحریروں میں بار بار یہ الفاظ نہیں پڑھے کہ نبی کریم صلعم آقا ہیں۔ اور مسیح موعود غلام۔ نبی کریم صلعم متبوع اور آپ تابع نبی کریم صلعم معلم اور آپ متعلم اور کیا آپ کو حضور کی تحریروں میں یہ نظر نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ خوبیاں حاصل کیں وہ سب رسول کریم صلعم کے فیضان سے ہی حاصل کیں۔ اور آپ کا کمال اسی میں ہے کہ آپ نبی کریم صلعم خاتم الانبیاء کے خادم اور آپ کے فیض سے مستفیض ہونیوالے ہیں۔ یقیناً آپ کی نظر سے یہ سب باتیں گذری ہونگی۔ پھر آپ کس طرح اسبات کو ہماری طرف منسوب کر دینے کی جرات کرتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کریم صلعم کے ہمرتبہ قرار دیتے ہیں۔ کیا لوگوں کو خلیفۃ المسیح ثانی پر بدظن کرنے کے لئے آپ کی طرف سے یہ ناجائز کوشش آپ کی شان کے شایاں تھا۔ کہ آپ کرتے۔

پانچویں غلط بیانی | پانچویں غلط بیانی بھی اسی رنگ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"پھر یہ کس قدر باطل عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال میں اب تک اسلام کے اندر کسی شخص میں آنحضرت صلعم کی نبوت کا انعکاس ظاہر نہیں ہوا گویا اب تک کسی ولی کے دل کا شیشہ صاف نہیں ہو سکا کہ جس میں نبوت کا انعکاس پڑتا اور ظلی نبی ہوتا۔"

مولوی صاحب ذرا خوف خدا کو دل میں جگہ دیکر اور خشیۃ اللہ سے کام لیکر بتائیں کہ کہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ آج تک کسی ولی کے دل کا شیشہ صاف نہیں ہوا۔ اور کب ہم نے اولیاء کے وجود کا انکار کیا ہے ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ اس امت میں اس قدر اولیاء ہوئے ہیں جن کی نظیر کسی نبی کی امت میں نہیں پائی جاتی۔ ہاں ان اولیاء کے علاوہ ایک نے نبوۃ کے درجہ کو بھی پایا اور یہ سب کچھ نبی کریم صلعم کے فیضان بے پایان کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اسلئے کہ خدا نے شریعت کو مکمل کرکے اور نبی کریم صلعم پر تمام کمالات ختم کرکے روحانی کمالات کے حاصل کرنیکی سب راہیں بند کر دیں انکا کھلنا صرف آپ کی اتباع میں محصور کر دیا پس اب کوئی شخص کسی روحانی درجہ کو بغیر اتباع نبی کریم صلعم اور بغیر قرآن شریف کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر کہو کہ حضرت صاحب کو نبوۃ کیوں ملی تو کیا اسکا جواب حضرت صاحب کی تعلیم میں موجود نہیں جو بار بار یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا کھول کھول کر بیان نہیں کیا ہے کہ نبوۃ کیلئے کثرت اطلاع بر امور غیبیہ شرط ہے اور مجھ سے پہلے کسی میں یہ شرط پائی نہیں جاتی تھی پس وہ نبی نہ ہوئے مگر مجھ میں یہ شرط پائی گئی اس لئے میں نبی ہو گیا۔ ہاں اگر آپ براہ راست نبی ہوتے تو قرآن شریف کے کامل ہونے کا دعوے باطل ہو جاتا اور نبی کریم صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے میں رخنہ پڑ جاتا۔ پس یہ کس قدر ظلم ہے کہ آپ لوگوں کو ہمارے خلاف بدظن کرنے کیلئے ہمیشہ اسی ہتھیار سے کام لیتے ہیں کہ ہماری طرف وہ عقائد منسوب کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے وہم میں بھی کبھی نہیں گذرے۔ ہماری کتب موجود ہیں اگر آپ کے الزام صداقت پر مبنی ہیں تو ان سے نکالکر دکھائیں۔ مولوی صاحب اب آپ ان تمام واقعات کو جو آپ نے غلط طور پر بیان کئے ہیں۔ سامنے رکھکر بتائیں کہ آپ نے اپنے مضمون کے ان الفاظ کا کیا کیا۔

"ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و محبت باہمی بڑھانے کی کوشش کریں اور ان تمام باتوں سے بچیں جو باہم منافرت بڑھانے کی موجب ہو رہی ہیں۔"

کہاں تک پابندی کی ہے کیا یہ الفاظ صرف دوسروں کے عمل کیلئے ہی لکھے گئے تھے۔ کیا اس خطبہ کو لکھتے وقت آپ کے ذہن سے قرآن شریف کی یہ وعید نکل گئی تھی۔

"اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم"

مولوی صاحب۔ کیا کسی کی طرف غلط باتیں منسوب کرکے لوگوں کو اسپر بدظن کرنیکی کوشش کرنا یہ منافرت بڑھانے کا موجب ہے یا ازدیاد محبت کا آپ خود ہی سوچ لیں کہ آپ کہتے کیا ہیں۔ اور کرتے کیا۔ آپ کے قول اور عمل میں کہاں تک تعلق ہے۔

مزید غلط بیانیاں

اس کے علاوہ دو اور غلط بیانیاں پیغام کے ۳۰ نومبر کے پرچہ میں شائع ہوئی ہیں۔ جو تحریک مصالحت کے کوائف کے ہیڈنگ کے نیچے صلح کی خط و کتابت نقل کرتے ہوئے ذکر کی گئی ہیں۔ ایک تو بالکل بین ہے اور ایک کو معلوم ہوتا ہے کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت یہ کہا جا سکے کہ ہم نے تو اپنے قیاس سے یہ بات لکھی تھی۔ یہ غلط بیانیاں اگرچہ براہ راست ایڈیٹر مولوی صاحب کی قلم سے نکلی ہوئی نہیں مگر چونکہ ان سے ایک سخت غلط فہمی پھیلانی مقصود ہے اس لئے ان کا اسی ضمن میں ذکر کر دینا ضروری ہے۔ مفصل ان پر اس وقت گفتگو ہوگی جب صلح کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اسپر روشنی ڈالکر اسکی حقیقت کو پبلک میں لایا جائیگا۔ ضمناً ہم اس امر پر تعجب کرنے سے نہیں رک سکتے کہ ایک پرائیویٹ خط و کتابت جبکہ اس خط و کتابت کرنے والے نے روک بھی دیا ہو کیونکر شائع کر دی گئی ہے۔ شاید کمیشن کے پرائیویٹ خطوں کو پبلک میں شائع کرنا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اخلاق اور دیانت میں داخل ہوگا۔ ہم بھی چاہتے تو مولوی صاحب کی وہ گفتگو شائع کر دیتے جو وہ پرائیویٹ طور پر ہم سے کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہم اس کو اخلاق کے خلاف سمجھتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ دو غلط بیانیاں یہ ہیں۔

غلط بیانی اول ۳۰ نومبر کے پیغام ص۵ میں جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے مولوی محمد علی صاحب کو شرائط صلح کی نقل بھیجنے کو یوں لکھا ہے۔

"معلوم ہوتا ہے جس وقت یہ مذکورہ بالا شرائط کی نقل حضرت امیر کو بھیجی گئی ہے۔ اس وقت مولوی شیر علی صاحب مولوی سید محمد احسن صاحب کو قادیان سے لانے کے لئے صاحبزادہ صاحب کی طرف سے امروہہ پہنچ چکے تھے کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی شیر علی صاحب نو دن امروہہ ٹھہر کر مولوی صاحب موصوف کو ۳۰ اکتوبر کو ساتھ لائے ہیں۔ اس طرح وہ ۲۱ یا ۲۲ اکتوبر کو امروہہ پہنچے ہونگے۔ اور حضرت امیر کو ۲۴ تاریخ کو شرائط صلح کی نقل بھیجی ہے۔"

اس واقعہ کو اس رنگ میں ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ شرائط صلح جو مولوی سید محمد احسن صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو بھیجی ہیں۔ وہ باوجود اسکے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مشورہ سے بنا کر بھیجی گئی تھیں پھر بھی انہوں نے انکے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ان تاریخوں کو اس طرح مطابقت دیکر پیش کرنے کے معنے یہی ہیں۔ اسکے متعلق جناب مولوی سید محمد احسن صاحب سے دریافت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں

میں نے ان شرائط کے بنانے کی کسی کو خبر تک بھی نہیں کی حتیٰ کہ اپنے بیٹے محمد یعقوب کو بھی اطلاع نہیں کی۔ اسلئے پیغام میں جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے ۔

غلط بیانی نمبر ۴

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خط کو جو حضور نے جناب مولوی محمد احسن صاحب کی طرف لکھا۔ درج کرنے سے پہلے یہ چند الفاظ لکھے ہیں :۔ "مولوی صاحب کو امروہہ سے روانگی سے پہلے صاحبزادہ صاحب کا مفصلہ ذیل خط ملا" حالانکہ یہ بالکل خلاف واقع ہے۔ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کے دوسرے خط کے بعد قادیان میں مولوی صاحب کو ملا تھا۔ ان دونوں خطوں کی تقدیم و تاخیر میں ان کی ایک خاص غرض ہے۔ جو شرائط پر مفصل گفتگو کے وقت انشاء اللہ ظاہر کی جائیگی۔ اس وقت تو پیغام سے صرف اتنا پوچھنا ہے کہ اگر اس نے ان الفاظ کے لکھتے وقت صداقت سے کام لیا ہے۔ تو بتائے کہ امروہہ سے روانگی سے پہلے اس خط کے پہنچنے کا اس کے پاس کیا ثبوت ہے۔ میں نے اس امر کے متعلق بھی جناب مولوی صاحب سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا جناب نے انکو کہا ہے۔ تو انھوں نے اس کا بھی انکار کیا۔ بہر حال ایڈیٹر پیغام یا اس مضمون کے لکھنے والے کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ اس نے کیوں اس واقعہ کو الٹ پلٹ کر کے بیان کیا ہے ۔

ہمارے عقائد

اسکے بعد چونکہ آپ نے عقائد کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس لئے میں عقائد کے متعلق بھی کچھ مختصر عرض کر دیتا ہوں۔ عقائد کے حق اور باطل ہونے کے متعلق جو اصل آپ نے تجویز کیا ہے۔ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے۔ اور اسی سے میں آپ کے عقائد کے غلط ہونے کو آپ پر واضح کرتا ہوں۔ آپ کا تجویز کردہ اصل یہ ہے :۔ "تمہارے سامنے فیصلہ کے لئے آسان راہ یہ ہے کہ تم یہ دیکھ لو۔ کہ مرزا صاحب کی تعلیم کیا ہے۔ اور کون اس پر قائم ہے۔ اور یہی ایک فیصلہ کن بات ہے۔"

پس اس اصل کے ماتحت میں آپ کی پیش کردہ باتوں کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے تین باتوں کا ذکر کیا ہے (۱) نبوت (۲) کفر (۳) جنازہ۔ اب میں نمبروار آپ کو بتاتا ہوں کہ ان تینوں مسائل کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ حضرت صاحب کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے ۔

کیا ظلی نبی۔ نبی نہیں ہوتا

پہلی بات آپ نے یہ لکھی ہے کہ حضرت صاحب ظلی نبی ہیں۔ اور جو ظلی نبی ہوتا ہے۔ وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ ظل اللہ۔ اللہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اصل تو باندھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے فیصلہ کیا جائے۔ مگر آپ نے اس قیاس کو پیش کرتے ہوئے اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا ایک لفظ بھی پیش نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے صرف لفظ ظل اور ظلی لے لیا ہے۔ اور جو تشریحات حضور نے ان کی فرمائی تھیں ان سب کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی اٹکل بازیوں کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دئے ہیں۔ اگر لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی صحیح تعلیم سے واقف کرنا آپ کے مدنظر تھا۔ تو آپ ان الفاظ کو پیش کر کے ان کی تشریح بھی وہی کرتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمائی ہے۔ نہ کہ الفاظ تو حضرت مسیح موعود کے لیتے اور تشریح ان کی اپنی طرف سے کرتے۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان کے ماتحت جب حضرت صاحب کی اپنی تشریحیں موجود تھیں۔ تو انکو چھوڑنے کے کیا معنے ؟

ظلی بھی نبی ہوتا ہے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے حوالے

اب میں آپ کے اس قیاس کے رد میں کہ نبی کا ظل نبی نہیں ہو سکتا حضرت صاحب کی نص سناتا ہوں۔ اسکو پڑھ کر تعصب سے دل کو خالی کر کے دیکھیں کہ آپ حضرت صاحب کی تعلیم سے کس قدر دور جا رہے ہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ حضرت مسیح موعود لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں :۔ "چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے۔" اب کیا اس عبارت کے یہ معنے کرینگے۔ کہ اب جو مجدد بھی صدی کے سر پر آئیگا۔ وہ مجدد نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ اس صدی کے مجدد کا ظل ہو گا۔ اور کوئی مسیح نہیں ہو گا۔ حالانکہ حضرت صاحب خود پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ کہ اس امت میں اور بھی مسیح آئینگے۔ اب بتلائیے۔ کہ ہم حضرت صاحب کی تشریحات کے پابند ہوں یا آپکے منگھڑت قیاسوں کی پیروی کریں۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور حوالہ سنئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں :۔

> "کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھکر موجود تھے۔ اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں۔ اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔"
>
> (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

اب مولوی صاحب اپنے ان الفاظ کو سامنے رکھئے۔ کہ ظلی نبی نبی نہیں ہو سکتا اور پھر حضرت صاحب کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔ کہ "پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں" اب یا تو پہلے تمام انبیاء کی نبوت سے اسی وجہ سے انکار کر دیں۔ جس وجہ سے آپ حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کر رہے ہیں۔ یعنی ظل ہونے کی وجہ سے کیونکہ اسجگہ تو حضرت صاحب نے تمام انبیاء کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح ظل قرار دیا ہے۔ جس طرح اپنے آپ کو۔ بلکہ اپنے آپ کو تمام صفات کا ظل مانا ہے۔ اور دیگر انبیاء کو بعض خاص صفات میں۔ اور یا اپنے قیاس کے غلط ہونے کا اقرار کر کے اس خیال باطل سے توبہ کریں۔ اور یا آئندہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا نام نہ لیں ۔

مولوی صاحب! یہ آپ کو کس نے بتا دیا کہ جو چیز ظلی طور پر حاصل کی جائے۔ وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مولوی صاحب ہم تو جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کرتے ہیں۔ ہمارا مومن ہونا بھی ظلی ہے ہمارا صدیق ہونا بھی ظلی ہے۔ ہمارا شہید ہونا بھی ظلی ہے غرضکہ روحانیات سے اخلاق سے جو کچھ بھی ہم حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب ظلی ہے۔ کیونکہ وہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی ظل اور ظلی ہونے کے اسجگہ معنی ہیں۔ پس آپ کے خود تراشیدہ مفہوم کے لحاظ سے اس امت میں نہ کوئی محدث ہوا ہے نہ مجدد نہ صدیق نہ شہید۔ نہ صالح اور نہ کوئی ادنیٰ مومن۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولوی صاحب اتنا تو آپ غور فرمائیں کہ جب خود حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو ایک دو جگہ نہیں سینکڑوں جگہ نبی کہا ہے اور پھر یہ بھی کہ میں نے حکم الٰہی سے دعوےٰ ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توراۃ میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور جبکہ آپ اپنے آپ کو صحیح طور پر تمام محدثین سے الگ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انکو نبی اس لئے نہیں کہا گیا کہ ان میں وہ خصوصیت نہیں پائی جاتی تھی جو نبی کہلانے کیلئے ضروری ہے یعنی اظہار علی الغیب لیکن مجھ میں پائی گئی اس لئے صرف مجھے ہی نبی کا خطاب دیا گیا اور جبکہ خدا تعالیٰ بھی بار بار آپکو نبی اور رسول کرکے ہی پکارتا ہے تو پھر ان تمام روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا۔ کیا خدا کو بھی یہ علم نہ تھا کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا صرف آج آپ پر ہی انکشاف ہوا ہے اگر تھا تو کیوں اللہ تعالے بار بار نبی کہہ کر پکارتا رہا حالانکہ بقول آپ کے اللہ تعالے جانتا تھا کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں ہیں اور سوائے ایک دفعہ کے کبھی بھی محدث کے لقب سے نہ پکارا جانا اگر اصل عہدہ آپ کے نزدیک مسیح موعود کا یہی تھا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو بھی دھوکا لگا رہا۔ آپ کچھ تو غور فرماویں کہ یہ کیا آپ نے ہنسی اور کھیل بنایا ہوا ہے۔ ۲۳ برس سے زیادہ خدا مسیح موعود سے ہمکلام رہا۔ مگر نعوذ باللہ اسکو بھی یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا۔ میں اپنے اس بندہ کو نبی کہہ کے نہ پکاروں۔

ظل اور اصل | اس ضمن میں آپ نے ظل کے متعلق یہ لکھا ہے

"کہ کیا ظلی بروزی اور اصل بھی ایک ہو سکتے ہیں کیا آدمی کی تصویر آدمی ہو سکتی ہے کیا شیشہ میں آفتاب کا عکس آفتاب ہو سکتا ہے"

یہ اصل اور یہ مثالیں اس مسئلہ میں چونکہ آپ کی بنیاد ہیں اس لئے اس پر روشنی ڈالنی ضروری سمجھ کر اسکے متعلق بھی کچھ عرض کرتا ہوں۔

ایک ہونے سے آپ کی یہ مراد تو نہیں ہو سکتی کہ جس کو ظل کہا جاتا ہے اسمیں وہ اصل بعینہ آجاتا ہے جس کا اسکو ظل کہا گیا ہے کیونکہ یہ تو صریح تناسخ ہے۔ اس سے آپکی یہی مراد ہو سکتی ہے کہ ظلی بروزی درجہ میں کیا اصل کے برابر ہو سکتا ہے۔ سو یاد رہے کہ کبھی ظلی اور بروزی دونوں لفظ ایک ہی مفہوم پر بولے جاتے ہیں یعنی کسی اصل کی اتباع سے کمالات حاصل کرنے والا ظلی اور بروزی کہلاتا ہے اگر آپکی مراد اس سے یہی مفہوم ہے تو یہ درست ہے کہ ظلی اور بروزی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا ہی ہم حضرت مسیح موعود کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کھول کر بیان کر آیا ہوں اور کبھی یہ لفظ الگ الگ مفہوم پر بولے جاتے ہیں مثلاً بروز کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایک شخص کسی دوسرے باکمال کی روحانیت کو لیکر اسی کے رنگ میں ظاہر ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ کے بروز ہونیکی وجہ سے بروزی مسیح ہیں۔ تو یاد رہے کہ اس مفہوم کے لحاظ سے بروز اپنے اصل سے صرف برابر ہی نہیں بلکہ بعض حالتوں میں بڑھ بھی جاتا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ سے جنکے آپ بروز تھے افضل تھے اور غالباً اس سے آپ کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ ہاں حضرت مسیح موعودؑ مہدی ہونے کے لحاظ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی بروز تھے یعنی نبی کریم صلعم کی روحانیت کو لیکر آئے تھے لیکن اس جگہ آپ افضل چھوڑ برابر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ کمال بھی آپ نے نبی کریم صلعم کی غلامی اور اتباع سے حاصل کیا اس لئے بہرحال آپ تابع رہے اور نبی کریم صلعم متبوع پس آپ کا یہ کہنا کہ بروزی کسی صورت میں بھی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ غلط ٹھیرا۔ اسی طرح ظلی کے متعلق اگر وہی مفہوم لیں یعنی کسی کی اتباع سے کمالات حاصل کرنا لیکر کہیں کہ ظلی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا تو درست ہے ورنہ نہیں مثلاً اگر آپ یہ مراد لیں کہ جو کمالات کسی نبی کی اتباع سے ظلی طور پر حاصل کئے جائیں۔ وہ ان کمالات کے برابر یا ان سے بڑھکر نہیں ہو سکتے جو براہ راست حاصل کئے جاتے ہیں۔ تو یہ بھی کلیۃً درست نہیں کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں گذشتہ انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ کے طلب کرنیکی ہدایت فرمائی ہے۔ اور نبی کریم صلعم فبھداھم اقتدہ کے ماتحت ان تمام کمالات متفرقہ کے جامع ہیں پس اگر یہ تمام کمالات جو متفرق طور پر گذشتہ انبیاء میں پائے جاتے تھے سورہ فاتحہ کی دعا کے ماتحت نبی کریم صلعم کی اتباع سے مل سکتے ہیں یعنی وہ تمام کمالات ظلی ہونگے۔ پس اس صورت میں اس امت کا ایک فرد جس نے یہ کمالات حاصل کئے ہوں اپنے کمالات میں باوجود ان کے ظلی ہونے کے بعض انبیاء سے افضل ہو سکتا ہے کیونکہ انہیں وہ تمام کمالات نہیں تھے جو اس نے رسول کریم صلعم کی اتباع سے حاصل کئے ہیں۔ کمال نبوۃ کو گو تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ بھی رکھا جائے۔ تب بھی دیگر کمالات میں حضرت مسیح موعود کو ہم اور کم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی افضل مانتے ہیں؟ باقی اگر آپ نبوۃ اور کمالات کی بحث سے قطع نظر کرکے عام مفہوم میں ان لفظوں کو لیکر یہ کہیں کہ جس چیز کو کسی چیز کا ظل کہا جائے تو وہ اور ظل کسی صورت میں ایک ہو ہی نہیں سکتے۔ تو یہ بھی کلی طور پر صحیح نہیں کبھی ایک ہوگا اور کبھی نہیں ثبوت کیلئے حضرت صاحب کی سرمہ چشم آریہ کی یہ عبارت ملاحظہ فرماویں۔

"روح کلمۃ اللہ یا ظل کلمۃ اللہ ہے جیسا فرماتے ہیں کہ جاننا چاہئے اس کو اسطرح سمجھو کہ مخلوقات کلمات الٰہی کے اظلال و آثار ہیں یا ایسا سمجھا جا سکتا ہے کہ خود کلمات الٰہی ہی ہیں" اب دیکھو اس عبارت میں حضرت صاحب نے ظل اور اصل کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ پس کسی مفہوم کو بھی سامنے لیں۔ آپ کا مقصود حل نہیں ہوتا بعض مفہوموں کے لحاظ سے ہم ظلی کو برابر اور افضل نہیں مانتے اس لئے ہم پر اعتراض فضول اور بعض کے لحاظ سے آپ کا قاعدہ کلیہ صاف ٹوٹ جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب یہ کہا جائے کہ فلاں کو ظلی طور پر یہ کمال حاصل ہوا ہے تو اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ اگر اس کے پاس یہ کمال نہ ہوتا جس سے ظلی طور پر اس نے حاصل کیا ہے۔ تو براہ راست اس کو یہ حاصل نہ کر سکتا نہ یہ کہ وہ کمال کمال ہی نہیں۔ جیسا کہ آدمی کی تصویر آدمی نہیں۔ یا شیشہ میں آفتاب کا عکس آفتاب نہیں۔

مولوی صاحب ان مثالوں میں آپ نے اتنا غور نہیں کیا کہ اس تصویر یا اس عکس میں اصل کی صفات ساتھ نہیں آگئیں صرف ان کی ظاہری شکل آگئی ہے پس ظاہری شکل کے انہیں آنے کی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ آدمی

[illegible]

اور سورج کی شکل ہے کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شکلیں آدمی اور آفتاب کی ظاہری شکلیں ہی نہیں کسی اور کی ہیں۔ یا ان کا بالکل وجود ہی نہیں پس اسی طرح اگر آدمی کی تصویر میں آدمی کی صفات پیدا کر دی جائیں۔ تو وہ آدمی بن جائیگا۔ اور آفتاب کے عکس میں آفتاب کی صفات ڈال دی جائیں تو وہ آفتاب ہو جائیگا۔ ان تصویروں [illegible] عکسوں میں چونکہ اصل کی صفات نہیں آتیں اس لئے وہ اصل نہیں بن سکتیں لیکن نبی کے ظل میں اگر وہ ظل کامل ہو۔ نبی کی صفات چونکہ آجاتی ہیں۔ اس لئے ظلی نبی نبی بن جاتا ہے۔

باقی رہا یہ کہ احادیث میں سلطان عادل کو ظل اللہ کہا گیا ہے۔ تو وہ کیوں اللہ نہیں بن جاتا۔ اول تو میں یہ ثابت کر آیا ہوں کہ یہ ضروری نہیں کہ جسکو ظل کہا جاوے وہ وہی اصل ہو خصوصاً جبکہ لیا ہوا ہی ظل ایسا ہو جیسا کہ انسان کا خدا بننا۔ لیکن انسان کا نبی ہونا محال نہیں۔ پس ایک محال کو محال پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ظل کے کئی مفہوم اصل بات یہ ہے کہ ظل کئی مفہوموں پر بولا جاتا ہے۔ ہر جگہ ایک ہی مفہوم لینا غلطی ہے۔ ان مفہوموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تشبیہ کیلئے بھی آتا ہے اور اس جگہ یہی مراد ہے نہ یہ کہ کامل اتباع سے تمام کمالات کو حاصل کرنے کے معنی میں۔ ان معنوں کے لحاظ سے ہم کامل تابع کے متعلق جس طرح ظل نبی کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ظلی نبی بھی بول سکتے ہیں۔ اور ان معنوں میں ظل اپنے اصل سے الگ نہیں ہوتا۔ یعنی وہ اپنے اصل کی نبوت کو اپنے اندر لے لیتا ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے غلطی کے ازالہ میں اسکو کھول کر بیان فرمایا ہے لیکن تشبیہ والے معنوں میں ہم کسی کو صرف ظل اللہ کہہ سکتے ہیں ظلی اللہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسکا اللہ بن جانا لازم آئے۔ کیونکہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ میں تمام باتوں کی مشابہت نہیں دیکھی جاتی صرف وجہ شبہ یعنی وصف مشترک کو لیا جاتا ہے۔ خالد بن ولید رض کو رسالت مآب صلعم نے سیف اللہ فرمایا۔ تو کیا اسکا یہ مطلب ہوگا کہ حضرت خالد رض فولاد کی تلوار تھے بلکہ اس کلام کا صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ کہ جس طرح تلوار کا کام دشمن کو فنا کرنا ہے۔ اسی طرح دشمنان اسلام کے فنا کرنیکا کام اللہ تعالیٰ خالد رض سے لیگا۔ پس اس مناسبت یا وصف مشترک کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے حضرت خالد رض کا نام سیف اللہ رکھدیا اسی طرح ظل کا کام چونکہ لوگوں کو گرمی کی تکلیف سے بچانا ہوتا ہے۔ اور عادل بادشاہوں سے بھی اللہ تعالیٰ یہی کام لیتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ مخلوق کو تکالیف سے بچا کر امن کی زندگی بسر کرنیکا انعام اُنپر کرتا ہے۔ اس لئے نبی کریم صلعم نے اس مناسبت کی وجہ سے سلطان عادل کا نام بھی ظل اللہ رکھدیا اور یہ بعینہٖ خالد رض کا سیف اللہ نام رکھنے کی طرح ہے چنانچہ لغت کی کتاب لسان العرب میں یہی معنے لکھے ہیں۔ لکھا ہے۔ السلطان ظل اللہ فی الارض لانہ یدفع الاذی عن الناس کما یدفع الظل حر الشمس یعنی سلطان زمین میں ظل اللہ ہے کیونکہ وہ لوگوں سے تکلیف کو دور کرتا ہے جس طرح ظل سورج کی گرمی کو دور کرتا ہے۔

پس اس مثال کو ہماری اس بحث سے کیا تعلق اس مثال میں یہ لفظ لغت کی اصطلاح کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے اور ہمارا کسی کو ظل نبی یا ظلی نبی کہنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی قائم کردہ اصطلاح کے لحاظ سے ہے یعنی نبی کریم صلعم کی اتباع سے مقام نبوت کو حاصل کرنا۔ فتدبر۔

مسئلہ کفر دوسرا مسئلہ آپ نے کفر کا لیا ہے اسکے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عبارت پہلے نقل کر آیا ہوں جسکو آپ نے حقیقۃ الوحی سے اس حصہ کو کاٹ کر پیش کیا تھا جس میں حضرت صاحب نے ہر ایک شخص کو جسنے حضرت صاحب کو قبول نہیں کیا خواہ اسکو دعوت پہنچی ہو یا نہ اسکو علم ہوا ہو یا نہ یہ فرما کر کہ شریعت کی بنا ظاہر ہے کافر قرار دیا ہے۔ حقیقۃ الوحی [illegible]

پس یہ آپ کا ہم پر بیجا الزام ہے کہ ہم نے یہ مذہب خود اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے۔

ہاں مولوی صاحب ایک بات تو سمجھا دیں آپ اپنے اس خطبہ میں فرماتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا [illegible] اگر نبی کریم صلعم نے بھی کسی کو کافر کہدیا ہے تو اس کی تاویل کرلو۔ اور مسلمان کی تعریف آپ یہ کرتے ہیں۔ جو قرآن کو مانتا ہو اور محمد رسول اللہ صلعم کا پیرو کہلاتا ہو تو کیا وہ شخص جو قرآن کو مانکر محمد رسول اللہ صلعم کا پیرو کہلا کر حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیتا ہے۔ آپکے نزدیک کافر ہے یا نہیں۔ کیا آپنے اپنے اس فتویٰ کفر کو جو اس سے پہلے آپ ایسے لوگوں پر دیا کرتے تھے واپس لے لیا ہے۔ یا ابھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ اگر واپس لے لیا ہے تو بھی تحریر فرما دیں اور اگر نہیں تو پھر بتائیں کہ وہ فتویٰ آپکا اس خطبہ کے منافی کس طرح درست ہو سکتا ہے مناسب ہے کہ آپ اسپر خود روشنی ڈالینگے۔

غیر احمدی کا جنازہ تیسری بات آپنے جنازہ کے متعلق لکھی ہے جو آپ نے جنازہ کے متعلق آپ نے یہ دلیل دی ہے کہ حضرت مسیح موعود تو غیر احمدیوں کے جنازے پڑھا کرتے تھے۔ مکرم مولوی صاحب آپ سے پیشتر بھی یہی [illegible] مطالبہ کیا جا چکا ہے کہ آپ اسکی ایک ہی نظیر پیش کردیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ حضرت صاحب کے متبنی کے متعلق یہ کہا گیا ہو۔ کہ یہ غیر احمدی ہے اسکا جنازہ پڑھا دیں اور حضور نے پڑھایا ہو۔ برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب نے اپنے بیٹے کا جنازہ محض اسلئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔ پس حضرت صاحب کا عمل تو ہمارے ساتھ ہے ہاں [illegible] سید حامد علی شاہ کی روایت کا واقعہ آپکو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ وہاں بھول جانے کا احتمال موجود ہے۔ آپ احتمال سے خالی ہمارے واقعہ کی مانند کوئی بین واقعہ پیش کریں۔

مولوی محمد علی صاحب کا قادیان چھوڑنا اب میں صرف اس وجہ پر کہ یہ دلچسپی [illegible] جو آپنے اپنے قادیان چھوڑنے کے متعلق لکھی ہے۔ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قادیان ہم نے محض اسلئے چھوڑا کہ وہاں رہنے سے دو باطل عقیدے ماننے پڑتے تھے (۱) آنحضرت صلعم کے بعد نبی اور دوسرا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنانا۔

اگر قادیان سے مراد قادیان کی سکونت ہے تو اس کے چھوڑنے کا موجب تو یہ عقائد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جس طرح لاہور رہکر آپ ان کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح قادیان میں رہ کر بھی رکھ سکتے تھے۔ اور اگر قادیان چھوڑنے سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے قطع تعلق کرنا ہے۔ کیونکہ وہ ان دونوں عقیدوں کے رکھنے والے تھے۔ تو ان سے بھی قطع تعلق کی یہ وجہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت میاں صاحب کے خلیفہ ہو جانے کے بعد لاہور میں جا کر اپنے دیگر احباب سے ملکر اپنی انجمن میں ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ ہم صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے ہاتھ پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں انکو داخل کریں اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنیکو تیار ہیں بشرطیکہ وہ صدر انجمن کے حقوق و اختیارات میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کریں۔ پس اگر یہ عقیدے اصل موجب تھے تو ایسے عقیدے رکھنے والے کو آپ امیر تسلیم کرنے پر کسطرح راضی ہوگئے اور کیونکر آپ نے یہ جائز رکھا کہ وہ لوگوں سے سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کیلئے بیعت لے حدیث لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کے ماتحت آپ نے وہ بات دوسروں کیلئے کیوں پسند کی جو آپ اپنے لئے پسند نہیں کر سکتے تھے یعنی بقول آپ کے ان دو باطل عقیدوں کے رکھنے والے کی بیعت کرنا۔ پس آپکا یہ کہنا کہ قادیان ہم نے اس لئے چھوڑا کہ وہاں یہ دو عقیدے مانے جاتے تھے۔ واقعات کے خلاف ہونے کی وجہ سے اسکو بھی غلط بیانی کہا

اشتہارات
ہر ایک مشتہرہ کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے
الفضل [illegible]

اکسیر جنین خزینہ فضل

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کے لئے اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ نوع انسان حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر لیا گیا ہے جس سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے یہ وہ گھر ہیں۔ جو اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے یا جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر راہ عالم بقا لے لیتے تھے یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کریں۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے تا کہ ہر ایک فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ (عہ)

٭ چند سارٹیفکیٹ بھی ہدیہ ناظرین ہیں ٭

مکرم محمد اسفندیار خانصاحب منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب من السلام علیکم آپ سے ایک شیشی اکسیر جنین خزینہ فضل منگوائی نہایت فائدہ ہوا ایک شیشی اور مرحمت فرماویں عین نوازش ہوگی ٭

جناب غلام فرید خانصاحب ٹھیکیدار ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں :- کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گولیاں لی تھیں چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں اس لئے مشکور ہوں کہ فی الحال اسی قدر گولیاں بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ پھر خود کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے لے آؤنگا۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر [illegible] قادیان یہ گولیاں اکسیر جنین ایسی مجرب ہیں کہ میں اپنے گھر میں ہمیشہ استعمال کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت میرے تین لڑکے موجود ہیں یہ گولیاں اٹھرا کی بیماری کیلئے خدا کے فضل سے مفید و بابرکت ہیں میں نے اور کئی لوگوں پر استعمال [illegible] جو کہ اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو بھی [illegible] میرے خیال میں یہ گولیاں ہر طرح سے بے مثل ہیں انکی ثانی کوئی دوائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گولیوں میں برکت دے اور اپنی مخلوق کیلئے بابرکت کرے آمین

جناب کرم فرما حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حب اکسیر جنین بے شک اٹھرا کی مرض میں اکسیر ہے بشرطیکہ صحیح اجزا سے مکمل ہو۔ حضرت میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا۔ بلکہ حضرت قبلہ نور الدین اعظم بھی اسکو اکسیر ہی کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ الٰہی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے ٭

مکرم معظم حکیم مولوی غلام محمد صاحب امرتسری شاگرد حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں :- حب اکسیر جنین بفضلہ تعالیٰ بہت ہی نفع مند و مفید ہے حضرت استادی المکرم خلیفہ اول نور الدین کا معمول و مجرب ہے میں نے بیشک النفع دوا کی بابت حضرت مرحوم سے خاکسار نے سنا جو اکسیر جنین کے متعلق جو سنا ہے خاکسار نے تجربہ میں اب تک پایا ہے۔ یہ شہادت ان سطور میں تحریر کر دی ہے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکے حاجتمندوں کو مستفیض فرمائے ٭

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں:- میں نے بہت سے مریضوں کو حب اکسیر جنین منگوا کر استعمال کرائی ہیں جو کہ مرض اٹھرا کے لئے بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید و مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ لہذا میں اس تجربہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ اس مرض کیلئے جو استعمال کریگا۔ انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا

مکرم معظم قاضی اکمل صاحب گولیکی ضلع گجرات کی شہادت :- یہ گولیاں حب اکسیر جنین میں نے اپنے ایک عزیز کو بھجوائی تھیں جس کے گھر میں اسقاط کی بیماری تھی سو الحمد للہ نہایت نفع ہوا۔ کیوں نہ ہو یہ بھی مجربات حضرت حکیم الامت کسی قسم کی سند تصدیق کے مستغنی ہیں ٭
اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی شہادت حب اکسیر جنین میں نے بھی علاج مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور بعد ان کے تجربہ کیا۔ بہت مفید ہیں

[illegible] جان عبد الرحمن کاغانی مینیجر کارخانہ ہمدرد بیماران۔ قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

بچوں کے لئے

[illegible] اپنے اپنے حرف کیساتھ ہوا نہایت مفید [illegible] قاعدہ یسرنا القرآن کی لکھائی کی طرز پر [illegible] کیا ہے۔ عام ہدیہ کاغذ اعلیٰ ۳ر تاجرانہ ۲ر ہدیہ کاغذ اوسط ۱ر تاجرانہ [illegible]

منیجر دفتر قاعدہ یسرنا القرآن۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور سے طلب کیجئے۔

الخطبہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط دیندار احمدی عمر ۳۴ سال۔ وجیہہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پانچ سالہ ہے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

تلاش روزگار

بندہ محکمہ نہر میں مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے تنگی ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی انجینیر سب اوورسیر کے پاس کچھ کام ہو۔ تو بندہ کو یاد فرماویں۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھاناں ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

کشمیری مال منگوانیکا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند حضرات کو مطلع کرتا ہوں کہ اس وقت سردی کا موسم آ رہا ہے۔ لوئیاں۔ پٹو۔ دھسے۔ نمدہ یارقندی۔ چھڑے ہر قسم کا گرم مال۔ چادریں زنانہ کشمیری فی تولہ [illegible] زعفران فی تولہ [illegible] موسیائی سب سلاجیت اصلی فی تولہ [illegible] علاوہ محصول ڈاک کچھ پیشگی آنی ضروری ہے۔ محمد اسمعیل احمدی [illegible]

گھڑیاں خریدنے کا مفید موقع

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑیاں آرڈر دیکر کچھ پیشگی بھیجدیں تو نہایت اطمینان سے گھڑی کا پارسل تمام اندیشوں سے مبرا آپ کے ہاتھ میں پہنچ سکتی ہے۔ حاجتمند وقت پر بھی خرید سکینگے۔ انشاءاللہ نیز جلسہ پر گھڑیاں دکھلانا بھی احباب کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

ایچ سجاد لعلی احمدی [illegible] صدر بازار شاہجہانپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے اول و درمیانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل [illegible] کے حساب سے کرایہ لیا جایا کریگا۔

درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زائد فاصلے کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دوم	ہر زائد فاصلے کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

[illegible] درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
[illegible] درجہ	ہر زائد فاصلے کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

[illegible] دوسری پسنجر گاڑیوں میں (جیسا آجکل کرایہ) لیا جاتا ہے۔

[illegible] ٹریفک منیجر
لاہور
[illegible] اکتوبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
ڈی سلیج ولتھ صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۰۳۵/۱۹۱۵ الف

اناج دالوں اور آٹا کا نرخ !

اناج۔ دالوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنے والے مال پر عاید ہونگی۔

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
اے بی سلوول صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

سکنی زمین

کچھ عرصہ ہوا بقضائے الٰہی میرا بہت سا نقصان ہو گیا ہے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے میں زمین کے چند قطعات جو بہت ہی سستے نرخ پر فروخت کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک قطعہ متصل [illegible] کے مکان کے جنوب کی طرف تقریباً ۲۰ مرلے اور دوسرا اس کے قریب ۸ مرلے ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں سالانہ جلسہ پر موقع اور محل دیکھ کر خرید لیں۔

قرض حسنہ

اگر کوئی بھائی قرض حسنہ کے طور پر کچھ رقم قابل اطمینان ضمانت لیکر مرحمت فرمادیں۔ تو میں وعدہ پر انشاء اللہ تعالیٰ شکریہ کیساتھ ادا کر دونگا۔ نقصان پورا کرنے کیلئے یہ درخواست کی گئی ہے۔ جیسے ہمارے احباب کو حضرت مسیح موعودؑ کے خاص تبرکات سے برکت حاصل کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

زیورات

عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے زیورات اگر احباب جلسہ سالانہ تک بنوانا چاہیں تو آرڈر مع روپیہ یا سونا ارسال کردیں انشاء اللہ حسب منشاء تیار کر دیا جائیگا۔ بند یا کڑے کی قسم کے موٹے زیور جلسہ کے ایام میں رہنے پر بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔

احمد دین زرگر قادیان

حلوا مقوی اعضائے رئیسہ

ہم نے ایک نہایت ہی مجرب اور بارہا آزمودہ حلوا نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیا ہے۔ جو موسم سرما میں دماغی محنت والوں اور بوڑھوں، کمزوروں اور بچوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ چونکہ بہت ہی کم مقدار میں ہے اس لئے سب سے پہلی دس درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ جو صاحب منگوانا چاہیں [illegible] بھیجدیں۔ ایک حاذق طبیب نے فرمایا کہ ۱۲ آنہ تولہ [illegible] قیمت ہے۔ مگر میں ۱۰ آنہ تولہ کے حساب سے دیدونگا۔ تولہ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔

[illegible] الفضل [illegible]

ہندوستان کی خبریں

لالہ لاجپت رائے و پنڈت رام بھجدت کی خانہ تلاشی ۸ دسمبر کو لالہ لاجپت رائے اور پنڈت رام بھجدت کی کوٹھیوں کی تلاشی ہوئی۔

سکھ لیڈروں کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت سکھ لیڈران سردار مہتاب سنگھ وغیرہ نے ڈیرہ غازی خان جیل میں جیل کے کپڑے پہننے سے انکار کر دیا اس لئے ان کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہونے کے لئے بذریعہ تار حکام جیل کو ہدایت کی گئی۔

شہزادہ ویلز لکھنؤ میں لکھنؤ ۹ دسمبر آج شہزادہ ویلز ۱۰ بجے لکھنؤ سٹیشن پہنچے۔ گورنر صوبجات متحدہ جنرل آفیسر وغیرہ نے استقبال کیا۔ اراکین میونسپل بورڈ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ شہزادہ ویلز پولو کھیل میں شریک ہوئے۔ اور تماشائیوں کی تعداد دس پندرہ ہزار کے درمیان تھی جس طرف شاہزادہ ویلز شریک تھے وہ طرف جیت گئی۔ اور راجہ جہانگیر آباد نے چار کپ پیش کئے۔

پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ کے مقدمہ کا فیصلہ الہ آباد ۸ دسمبر عدالت نے کل دس بجے رات فیصلہ سنایا۔ پنڈت موتی لال نہرو کو چھ ماہ قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو ۱۸ ماہ قید سخت اور ڈھائی سو روپے جرمانہ۔ مسٹر کمال الدین جعفری اور بابو بندر ناتھ باسو کو چھ چھ ماہ قید محض اور ایک ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ دیگر ملزمان کے خلاف مقدمے ملتوی کر دیئے گئے۔

حکم سنانے کے بعد ہی سزا یافتہ اصحاب کو الگ موٹروں میں مختلف جیلوں میں بھیجدیا گیا۔

سکھ لیڈروں سے بدسلوکی کرنیوالے افسران پولیس کی علیحدگی حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مجریہ ۸ دسمبر مظہر ہے۔ کہ ان ملازمین پولیس کے رویہ کے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں جو بعض سکھ قیدیوں کے ہمراہ تھے کی تحقیقات مکمل ہو چکی ہے اور ہیڈ کانسٹیبل سے اوپر کے افسران پولیس کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

جرمن اسلحہ کی تباہی برلن ۸ دسمبر۔ بقول ایک نیم سرکاری بیان کے اتحادی مطالبہ کے مطابق جرمنی نے اب تک ۶۰ لاکھ بندوقیں۔ ایک لاکھ گولہ انداز توپیں۔ تیرہ ہزار سے زائد ہوائی جہاز اور ۲۴ ہزار انجن تباہ کئے گئے ہیں۔

عدلی پاشا کا استعفیٰ قاہرہ ۹ دسمبر۔ عدلی پاشا اور ان کے رفقاء لندن سے واپس آگئے ہیں۔ یہاں ایک عظیم قائم مقام ہجوم نے ان کا استقبال کیا۔ سوار پولیس کے جلوس میں عدلی پاشا سلطان سے ملاقات کرنے کے لئے محل کو گئے۔ اور توقع ہے کہ اس نے واقعی وہاں استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

ٹرکی کے سابق وزیر کا قتل روما ۶ دسمبر شہزادہ سعید حلیم پاشا سابق وزیر اعظم ٹرکی آج سیر کے لئے باہر نکلے۔ کسی نامعلوم شخص نے ریوالور سے فائر کیا شہزادہ صاحب کو فوراً ہسپتال پہونچایا گیا۔ مگر وہاں پہونچکر دیکھا گیا پاشا موصوف مر چکے ہیں۔

ڈائنامیٹ سے ایک سو جرمنوں کی ہلاکت برلن ۶ دسمبر۔ بمقام سار لوئیس ذیل کے کارخانہ ڈائنامیٹ میں [illegible] کی وجہ سے ایک سو آدمی مر گئے ہیں۔

آئرلینڈ کے پولیٹیکل نظر بندوں کی آزادی لنڈن ۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر بیان ہوا کہ برطانیہ و آئرلینڈ کے درمیان تصفیہ ہو جانے کی وجہ سے شہنشاہ معظم نے آئرلینڈ کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کا رہا کیا جانا منظور کر لیا ہے۔

کلکتہ میں اہم گرفتاریاں کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ آج ایک سو سے زیادہ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں سے زیادہ اہم یہ ہیں۔ مسٹر سی آر داس احمد آباد کانگریس کے منتخب شدہ پریزیڈنٹ۔ مولوی ابوالکلام آزاد۔ مولوی اکرم خان ایڈیٹر زمانہ۔ مسٹر بپن چندر پال کا لڑکا۔ مسٹر گاندھی کا لڑکا ہیرالال گاندھی۔

آغا صفدر کی گرفتاری آغا صاحب پیر کے روز شام کے وقت سیالکوٹ میں گرفتار ہو گئے۔

([illegible] پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

نامہ نگار اہلحدیث کو نوٹس

خطبہ جمعہ

اشتہارات

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۸ | مورخہ ۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت بخشے تاکہ حضور جلسہ پر آنے والوں کو دینی اور روحانی علوم و معارف سے پورے طور پر محظوظ فرما سکیں۔

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی لڑکی فاطمہ کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر احمد اللہ خاں ولد قدرت اللہ خاں سے

مولوی محفوظ الحق صاحب علمی جو کچھ عرصہ سے کلکتہ بطور مبلغ قیام پذیر تھے واپس آگئے ہیں۔

جلسہ کے لئے احباب ابھی سے آنے شروع ہو گئے ہیں۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان بابت سنہ ۱۹۲۱ء

پہلا دن ۲۶ر دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء (سوموار)

پہلا اجلاس

تلاوت قرآن مجید و نظم	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
مشن انگلستان اور اس کا کام (چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے)	۱۰ " " ۱۱ " "
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان	۱۱ " " ۱۱:۳۵ "
رپورٹ نظارت امور عامہ	۱۱:۳۵ " ۱۲ "
اسلام اور اخلاق فاضلہ (مولوی سید سرور شاہ صاحب)	۱۲ " ۱ "
نماز ظہر و عصر	۱ بجے سے ۲ بجے تک

دوسرا اجلاس

تلاوت قرآن مجید و نظم	۲ " ۲½ "
رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت	۲½ " ۲:۵۵ "
سیرت مسیح موعودؑ (حافظ روشن علی صاحب)	۲:۵۵ " ۴ "

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء (منگل)

پہلا اجلاس

تلاوت قرآن مجید و نظم	۹½ " ۱۰ "
کیا حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے دعوے کے متعلق ابہام رہا (شیخ عبدالرحمن صاحب مصری)	۱۰ " ۱۱½ "
رپورٹ نظارت تالیف و اشاعت	۱۱½ " ۱۲:۱۰ "
پیشگوئیوں اور حضرت اقدس کے دیگر الہامات پر نئے اعتراضات کے جواب (حکیم خلیل احمد صاحب)	۱۲:۱۰ " ۱ "

نماز ظہر و عصر ۱ بجے سے ۲ بجے تک

دوسرا اجلاس

تلاوت و نظم ۲ سے ۲½ بجے

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲½ بجے شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء (بدھوار)

پہلا اجلاس

تلاوت و نظم ۹½ سے ۱۰ بجے

حضرت مسیح موعود پر محمد علی مونگیری کے اعتراضات کا جواب (مولوی غلام رسول صاحب راجیکی) ۱۰ سے ۱۱ بجے

رپورٹ نظارت بیت المال و دیگر ۱۱ سے ۱ بجے

نماز ظہر و عصر ۱ سے ۲ بجے

دوسرا اجلاس

تلاوت ۲ سے ۲½ بجے

تقریر حضرت اقدس ایدہ اللہ ۲½ بجے سے شروع

چوتھا دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء (جمعرات)

تلاوت و نظم ۹½ سے ۱۰ بجے

عیسائیت اور ہمارے اعتراضات (چودھری ظفر اللہ خان صاحب) ۱۰ سے ۱۱ بجے

خاکسار ۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

جن کا چندہ الفضل دسمبر میں ختم ہوتا ہے

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جلسہ سالانہ پر اپنے اپنے چندہ کا چندہ اخبار الفضل ہمراہ لیتے آئیں۔ یا کسی کے ہاتھ بھجوا دیں یا منی آرڈر فرما دیں۔ ہم بوجہ اشتغال جلسہ وی پی نہیں کر سکتے۔ جو صاحب قیمت روانہ نہ فرمائینگے ان کے نام کا اخبار اگر تا وصولی قیمت بند رہے تو شکایت نہ فرماویں۔ پہلے اطلاع دیدی ہے۔

ایام جلسہ میں ہر خریدار اپنا حساب دیکھ سکتا ہے۔ توسیع اشاعت کی طرف بھی خاص توجہ درکار ہے۔

مینیجر الفضل قادیان

جلسہ پر آنے والے احباب کیلئے

ڈاکٹری ہدایات

یوں تو جلسہ سالانہ کے موقع پر جیسا کہ سالہائے گذشتہ کا تجربہ بتلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہی رہتی ہے۔ اور سب مہمان بخیر و عافیت اپنی اپنی جائے سکونت پر واپس پہنچ جاتے ہیں۔ مگر چونکہ بہت سے ایسے احباب ہیں جو یا تو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے یا پرانے امراض میں پہلے سے ہی مبتلا ہونے کی وجہ سے کمزور ہوتے ہیں۔ وہ اس سرد ترین موسم کے سفر میں زکام کھانسی یا گلے کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جہاں ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تقریروں کو بھی اچھی طرح نہیں سن سکتے۔ نیز چند سالوں سے انفلوانزا کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ احمدی جماعت ابھی تک قلیل التعداد جماعت ہے۔ اس کا ہر فرد قیمتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے چند سال گذرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ایک تقریر میں صحت کی حفاظت کیلئے تاکید فرمائی تھی۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھکر میں نے مناسب سمجھا کہ چند ضروری باتیں یعنی احتیاطیں بذریعہ الفضل بتلا دوں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ گھر سے چلنے کے وقت احباب کو جسم پر پہننے اور رات کو اوڑھنے کے کپڑے کافی لے لینے چاہئیں۔

۲۔ راستہ میں بعض اوقات کھانا نہیں ملتا۔ یا ناقص ملتا ہے۔ اس لئے اگر ہو سکے۔ تو گھر سے ہی اس قسم کا کھانا جو خراب نہ ہو۔ ہمراہ لے لیا جاوے۔

۳۔ ریل گاڑی میں حتی الوسع دن کی گاڑی سے سفر کیا جاوے۔ اور گاڑی میں جہاں تک ممکن ہو آنے والی تیز سرد ہوا کے جھونکوں سے اپنے جسم کو کپڑے سے ڈھانپ کر بچایا جاوے۔ وہاں لوگوں کے سانس اور گاڑی کے بند ہونے کی وجہ سے جو ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ اس سے احتیاط ضروری ہے۔ اس کا انتظام یوں ہو سکتا ہے۔ کہ گاڑی میں کم از کم ایک شیشہ ضرور کھلا رکھا جائے۔ انفلوانزا کے دنوں میں سانس کے ذریعہ جو ہوا خراب ہوتی ہے۔ اس کی مضرت کا اشارہ کیا گیا ہے۔

۴۔ ریل گاڑی سے اترنے کے بعد بٹالہ سے قادیان تک اپنی خداداد عقل سے کام لیکر حتی الوسع رستہ کی گرد اور تکان سے بچنا چاہئے۔ قادیان پہنچتے ہی نیم گرم پانی کے غرغرے کئے جائیں۔ اور ناک کو صاف کیا جاوے۔

۵۔ اپنی جائے رہائش میں بھی صاف ہوا کا خیال رکھا جاوے۔ یعنی جس کمرہ میں ٹھہریں اس کے روشندان ضرور کھلے رکھے جائیں۔ اور اگر ہو سکے۔ یعنی کمرہ اکائی ہو تو ایک دروازہ بھی کھلا رہے تو کچھ حرج نہیں۔ میں یہیں صاحب تجربہ ہوں۔

۶۔ تیز گرم کھانا کھا کر بہت سرد پانی نہ پیا جائے۔ ایسا ہی تیز گرم چائے پی کر سرد ہوا میں نکلنے سے بعض اوقات زکام اور گلے میں سوزش ہو جاتی ہے۔ تیز گرم کی بجائے کم گرم چائے پی جاوے۔

۷۔ کم کھانے میں احتیاط سے کام لینے سے سفر میں بہت آرام رہتا ہے۔ معدہ کے زیادہ پر ہونے کی وجہ سے جو کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ اس سے گلے میں سوزش ہو جاتی ہے۔ اور نزلہ اندر گرنے لگتا ہے۔ اور ہوائی نالیوں کی طرف پھیل کر کھانسی پیدا کرتا ہے۔ والسلام

خاکسار ۔ حشمت اللہ

ایک حافظ صاحب

ایک حافظ قرآن جو آنکھوں سے نابینا ہیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ اور کچھ صرف و نحو عربی بھی جانتے ہیں۔ اگر کسی صاحب یا انجمن کو ضرورت ہو تو سالانہ جلسہ پر ان کی نسبت دفتر عامہ سے دریافت کر لیں۔

ایک اور نام گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں [illegible] والوں کے جو نام خارج ہوئے ہیں ان میں [illegible] جو [illegible] محمود [illegible] صاحب [illegible]

جو شکستیں بھی بہت سے عوامل اور معاملات رکھتی ہیں۔ بڑے بڑے سامان اور اسباب ان کے لئے مہیا ہوتے ہیں۔ کہ صحیح اور درست رائے قائم کر سکیں۔ مگر پھر بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ سیاسی جنگ میں دیکھو۔ جو تھوڑے عرصہ سے بند ہوئی ہے۔ کہ بڑے بڑے جرنیلوں نے غلطیاں کی ہیں۔ پس جب ہر قسم کے سامان اور علوم جن سے رائے کی صحت کا یقین کیا جا سکتا ہے۔ استعمال کرنے والے بھی غلطیاں کرتے رہے ہیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ اور ملک نے تو لکھا ہے کہ ایک بھی جرنیل ایسا نہیں جس سے کوئی غلطی نہ ہوئی ہو۔ تو غلطی اور شخص جس کے ذمہ سینکڑوں کام ہوں۔ اس سے غلطی ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کوئی انسان حتیٰ کہ کوئی نبی بھی ایسا نہیں جسے رائے کی غلطی نہ لگتی ہو۔ تو کیسی بیہودگی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جو غلطی کرتا ہے اس کی بد دیانتی اور شرارت ہے۔

کم اور زیادہ دانا کا مطلب یوں تو ہر طبقہ کے لوگوں میں بڑوں میں برابر کے لوگوں میں چھوٹوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ غلطی کرتے ہیں۔ اور زیادہ دانا اور کم دانا کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ کسی کی ۹۹ کسی کی ۹۸ کسی کی ۹۷ فیصدی باتیں درست ہوتی ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ کسی کی ۱۰۰ کی ۱۰۰ رائیں درست نکلیں۔ جب یہ بات ہے۔ تو کسی کے کام کے متعلق یہ کہنا کہ یہ رائے کی غلطی نہیں بلکہ یہ بد دیانتی ہے بڑی خطرناک جرأت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا مقابلہ کرنا ہے۔ کیونکہ یہ قانون بتاتا ہے۔ کہ کوئی انسان ایسا نہیں جو غلطی نہ کر سکتا ہو۔

ان سب باتوں کے بعد میں کہتا ہوں۔ تم اپنے آپ میں غور تو کرو۔ اور دیکھو کہ جب کسی کے متعلق رائے قائم کرتے ہو۔ تو ان باتوں کو مد نظر رکھ لیا کرتے ہو؟ جب تم ان پر غور کرو گے۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت سے جھگڑے اور بہت سے فتنے صرف اس لئے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ اکثر حصہ اعمال پر دوسرے سے ایسی امید لگائی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ سے لگانی چاہیئے۔ اور اپنے متعلق ایسا فیصلہ کر لیتے ہیں جو خدا کے متعلق کرنا چاہیئے۔ یا اپنی رائے کو ایسی قیمت دے لیتے ہیں۔ جو نہیں دینی چاہیئے۔ یا پھر دوسرے کو ایسا کامل سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جو نہ صرف ایسا ہوتا ہی نہیں۔ بلکہ ہو بھی نہیں سکتا اور پھر اس کی غلطی کو بد دیانتی قرار دے لیتے ہیں۔

نبیوں سے بڑا درجہ دیکر ابوجہل سے بدتر ٹھہرانا یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ درجہ تو وہ دیا جاتا ہے جو نبیوں کو بھی حاصل نہیں۔ مگر پھر فیصلہ وہ کیا جاتا ہے۔ جو ابوجہل سے بھی بدتر ٹھہرانے والا ہوتا ہے۔ یعنی ان کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ کو وہ درجہ دیا جاتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نہ تھا۔ کیونکہ آپ رائے میں غلطی کر سکتے تھے۔ مگر ان کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ غلطی نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ اس کو غلطی لگ ہی نہیں سکتی اس لئے اگر یہ کوئی غلط رائے دیتا ہے تو جو کچھ غلط بات اس کے منہ سے نکلی ہے وہ غلطی نہیں اس لئے بد دیانتی کرتا ہے۔ گویا درجہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور فیصلہ ابوجہل سے بھی بدتر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ابوجہل کو آپ کی نبوت پر بھی شک کرنے کا کسی حد تک حق تھا۔ مگر اس کی نیت پر شک کرکے رہے ابوجہل۔ مگر ان پر شدید ظلم کیا ہے۔ ایسے بڑے بڑے انسان سے بھی بدتر قرار دیا جاتا ہے جو شخص اس طرح کرتا ہے۔ اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اور پھر خدا پر حملہ کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے اس شخص نے کہا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ پس جب انسان یہ نہیں سمجھ سکتا کہ کن حالات کے ماتحت بد دیانتی اور شرارت کیا ہوتی ہے۔ اور جلدی سے فیصلہ کر بیٹھتا ہے۔ تو خدا کے افعال پر بھی اعتراض کرنے لگ جائیگا اور اسے بھی ظالم قرار دیدیگا۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں کہ کام کرنے کی جتنی مثالیں ہیں یعنی کن حکمتوں کے ماتحت کام کیا جاتا ہے پہلے تو میں نے یہ بتایا ہے۔ کہ اگر کوئی اپنی رائے اور عقل کے ماتحت کام کرے اس کے مد نظر کوئی قرائن نہ ہوں۔ تو بھی ایسا فیصلہ کرنا کہ اس نے بد دیانتی اور شرارت کی ہے جائز نہیں۔ یہ بہت بڑا حملہ ہے۔ اور اس فیصلہ کیلئے کافی ثبوت کی ضرورت ہے۔ مثلاً گواہوں سے یا اور ذرائع سے یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں نے شرارت کی ہے تو یہ ایک دعویٰ ہوگا۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہ اسے عام لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے۔ بلکہ عدالت میں پیش کیا جائے۔ اسی لئے ہم نے عدالتیں مقرر کر دی ہیں۔ یا مثلاً ملزم خود اقرار کر لے۔ کہ میں نے فلاں بے ایمانی کی ہے۔ یا گواہ پیش کئے جا سکیں۔ یہ بھی ثبوت ہوگا اور ایسے کے متعلق حق ہوگا کہ خلیفہ کے سامنے یا اسکی مقرر کردہ عدالت کے سامنے اس معاملہ کو پیش کیا جائے۔ ورنہ محض گمان کی بنا پر کسی پر الزام لگانے کی صورت میں عجیب رنگ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح تو یہ حالت ہوتی ہے کہ ایسے درجہ تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ اور حملہ ابوجہل سے بھی بدتر سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں کیا تعجب ہے کہ ایسا شخص پھر بھی حملہ کرے اگر کسی شخص کو جسے رسول کریم سے بڑھ کر درجہ دیا جاتا ہے اس پر حملہ کیا جاتا ہے تو رسول کریم پر حملہ کرنا کونسا مشکل ہوگا۔

تقسیم کی حکمتیں

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ کام کیلئے وہ کونسے قواعد مقرر ہیں۔ کہ جب انکو مد نظر رکھا جائے۔ تو اور بھی رائے کی کمزوری اور نقص معلوم ہو جاتا ہے۔ اور یہ پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ کون صحیح طور پر رائے قائم کر سکتا ہے۔ جس کے ماتحت میں کام ہوتا ہے۔

یہ تین باتیں ہیں جن کے ماتحت کوئی تقسیم کی جاتی ہے اور یہ تینوں امور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اور قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود کے عمل اور عقل سے ثابت کر سکتا ہوں۔ مگر جب کوئی کام اختیار کرے تو ان کا مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی مد نظر نہیں رکھتا۔ تو دنیا کی نظر میں تو میں نہیں کہتا۔ خدا کی نظر میں وہ اچھا نہیں ہوگا۔ ہر دینی کام اور سلسلہ میں ان کا مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ دنیاوی کاموں کے متعلق میں کچھ نہیں کہتا۔ لیکن دینی کام جو ہر امیر ہر حاکم ہر منتظم اور ہر نبی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ان باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ جسے دنیاوی معاملات میں "لحاظ" یا "رعایت" کہتے ہیں۔ اسے دینی کاموں میں جائز ہی نہیں رکھا گیا بلکہ واجب قرار دیا گیا ہے۔ عام اصطلاح جو دنیا کی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے اسے رعایت اور لحاظ کہا ہے۔ لیکن شریعت نے اسکو جائز ہی نہیں بلکہ واجب رکھا ہے۔ یہ دنیا کے کاموں میں ناجائز ہو۔ مگر دین میں بعض پہلو ایسے ہیں۔ کہ جن میں یہ جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ پھر اگر شریعت کی اصطلاح مد نظر رکھکر کہا جائے۔ تو کہینگے۔ کہ شریعت نے بعض ایسے حق رکھے ہیں۔ کہ دنیا کے معاملات میں دنیا داروں نے تسلیم نہیں کئے۔ یہ حق جو حکام۔ امرا۔ خلفا بلکہ انبیا پر ہیں۔ یہ ہیں۔

سابقوں کا حق اول یہ کہ سابقوں کا ایک حق رکھا گیا ہے۔ اور شریعت کی رو سے ان کا لحاظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا کے نام کو بلند کیا ہوتا ہے۔ اور جو خدا کے نام کو بلند کرتا ہے خدا کی غیرت برداشت نہیں کرتی۔ کہ اس کا نام نیچا ہو۔ کیونکہ اس طرح خدا تعالیٰ پر اس کا یہ احسان رہ جاتا ہے کہ میں نے تیرا نام اس وقت بلند کیا جب دوسرے اسے نیچا کر رہے تھے۔ لیکن تو نے میرا نام بلند نہ کیا۔ لیکن خدا کی غیرت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ اپنے اوپر احسان رہنے دے اس لئے جتنا کوئی اس کا نام بلند کرتا ہے خدا اس سے زیادہ اس کا نام بلند کرتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کا احسان اپنے بندہ پر رہے۔ بندہ کا خدا پر نہ رہے۔ تو سابقوں کا خدا تعالیٰ نے ایک حق رکھا ہے۔ وہ خواہ دوسروں کی نسبت کام کے لحاظ سے ادنیٰ بھی ہوں۔ تو بھی خدا نے ان کا حق مقرر کیا ہے۔ تاکہ خدا پر ان کا احسان نہ رہے۔ اس لحاظ اور حق کے متعلق دونوں قسم کی نظائر

تی ہیں۔ یعنی یہ کہ جہاں برابری کا مقابلہ ہو۔ وہاں سابقوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور دوسرے جہاں برابری نہیں بلکہ سابق ادنیٰ اور دوسرے اعلیٰ ہوں۔ وہاں بھی سابق کو ہی ترجیح دی گئی ہے۔ اور یہ دونوں مثالیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن کے اعلیٰ ہونے کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ اور دو مثالیں تو رسول کریم صلعم کے وقت کی ہی ملتی ہیں۔

سابقوں کے حق کی ایک مثال ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی لڑائی ہو گئی۔ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو خیال آیا۔ میں ہی درگذر کر دیتا۔ تو بات نہ بڑھتی۔ چلو اب میں معافی مانگ کر صفائی کر لیتا ہوں۔ اس پر انہوں نے حضرت عمرؓ سے معافی مانگی۔ حضرت عمرؓ اس وقت غصہ میں تھے انہوں نے معافی نہ دی۔ حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اور عرض کی کہ عمرؓ سے میرا جھگڑا ہو گیا ہے۔ اور میں اپنا قصور تسلیم کرتا ہوں مگر عمرؓ مجھے معاف نہیں کرتے۔ حالانکہ واقعہ کو آپ دیکھیں حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں میری غلطی ہے۔ اس طرح گویا سابق (ابوبکرؓ) پیچھے ہے اور دوسرا (عمرؓ) آگے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب نہیں کہ آپ باوجود حضرت ابوبکرؓ کے قرار دینے کہ غلطی ان کی ہے۔ حضرت عمرؓ کی غلطی سمجھتے۔ لیکن جب حضرت عمرؓ آئے۔ تو لکھتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے ایسا تمتما رہا تھا کہ جیسا کبھی کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اور آپ نے حضرت عمرؓ کو دیکھتے ہی فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم ابوبکرؓ کو نہیں چھوڑتے۔ حالانکہ ابوبکرؓ وہ ہے کہ جب تم خدا کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ تو یہ تصدیق کرتا تھا۔

یہ سابق کے متعلق رسول کریمؐ کا فیصلہ ہے۔ کہ اگر ان کی غلطی بھی تھی تو بھی حضرت عمرؓ کا یہ کام تھا۔ کہ معافی مانگتے۔ نہ کہ معافی مانگنے پر بھی معاف نہ کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمرؓ کے مقابلہ میں حضرت ابوبکرؓ کا حق تسلیم کیا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی ہے کیونکہ سابقون الدین کے ستون ہوتے ہیں ان کا حق نہ ملنے سے دین کی ہتک ہوتی ہے۔ ان کا کام دوسروں تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچانا اور دین کو قائم رکھنا ہوتا ہے۔ اور دوسرے ان کے ذریعہ حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور دین کو سابقوں نے محفوظ رکھا ہوتا ہے۔ پھر کیا ان کا حق نہیں ہوتا کہ ان کے ساتھ رعایت کی جائے۔

تو تقسیم عمل تقسیم مال اور تقسیم مراتب میں یہ بھی مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ سابق کون ہے۔ اور جب تک دین کے کسی معاملہ میں فرق نہ آئے یعنی یہ نہیں کہ سابق اگر دین کے متعلق کوئی غلط بات کہے۔ تو مان لیں۔ قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔ اور شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو۔ تو ایسی حالت میں رسول کریمؐ نے سابقوں کو مقدم رکھا اور ان کا حق تسلیم کیا ہے اور رسول کریمؐ سے بڑھ کر شریعت کا سمجھنے والا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

دوسری مثال دوسری ایک اور مثال جس میں بھی سابق کو مقدم رکھا گیا ہے۔ گو اس میں اخفاء کا رنگ ہے لیکن یہ سبق کیا ہی بڑا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریمؐ بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے ایک لڑکا دائیں طرف بیٹھا تھا۔ رسول کریمؐ کے پاس دودھ لایا گیا۔ آپ نے دودھ پیا۔ اور پھر لڑکے سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر تم کہو۔ تو یہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دوں۔ دائیں طرف ہونے کی وجہ سے اس کا حق تھا۔ اسلئے آپ نے اس سے پوچھا۔

اس لڑکے کو خیال تھا کہ یہ رسول کریمؐ کا تبرک ہے۔ میں کیوں نہ پیوں اس لئے اس نے کہا مجھے دیجئے میں اپنا حق نہیں چھوڑتا۔ یہ علم بھی تھا نیک رنگ تھا۔ اور رسول کریمؐ کا خیال تھا۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو پی لینے دے۔

خالدؓ کا ابوعبیدہؓ کے ماتحت ہونا یہ تو رسول کریمؐ کے زمانہ کی مثالیں ہیں۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ کے وقت ابوعبیدہؓ کے ماتحت خالد بن ولیدؓ کو کیا گیا۔ خالد بن ولید فنون جنگ میں ایسے مشاق اور ماہر تھے کہ یورپ آج تک ان کی قابلیت کا اعتراف کر رہا ہے۔ اور بعض نے تو حد ہی کر دی ہے۔ کہتے ہیں عمرؓ کو ساری شہرت خالدؓ ہی کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی یہ تو خیر خالد فنون جنگ کا ماہر ہونے کے لحاظ سے بے نظیر انسان تھا۔ آناً فاناً اس نے اسلام کے چھوٹے سے گروہ کو دور دراز ممالک میں جا کر لڑا دیا۔ تھوڑے سے لشکر کے ساتھ دشمن کے بڑے بڑے لشکر کو اس طرح پراگندہ کر دیتا تھا کہ دنیا حیران رہ جاتی تھی۔ اور اب تک حیران ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس کو ہٹا کر ابوعبیدہ کے ماتحت کر دیا۔ اگرچہ حضرت عمرؓ نے اسکی وجہ نہیں بتائی اور یہاں تک کہا ہے۔ کہ ایک وجہ تو ایسی ہے۔ کہ اگر میرے کرتے کو بھی معلوم ہو جائے۔ تو میں اسے جلا دوں۔ مگر ایک وجہ بتائی ہے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ ابوعبیدہ سابق تھے۔ ابوعبیدہ ایسے ماہر جنگ نہ تھے جیسے خالد بن ولید تھے۔ اور خالد بن ولید سے ہی مشورہ لیا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے خالد کو بلا کر مشورہ پوچھا۔ کہ بتائیے کس طرح کرنا چاہیے۔ آگے دیکھئے ادب بھی کتنا کیا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا آپ کو خدا تعالیٰ کے رسول کے خلیفہ نے اس کام کیلئے مقرر کیا ہے۔ میں کس طرح آپ کو مشورہ دوں۔ تب انہوں نے مشورہ دیا۔

تو ایک حد تک کام میں سابقوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور ان کے درجہ کو مدنظر رکھنا لازمی ہے گو وہ کام اور لیاقت کے لحاظ سے دوسروں سے کم ہی ہوں۔

اپنے متعلق انسان کی رائے اب دیکھئے رائے کی غلطی کس طرح لگ سکتی ہے۔ یوں تو ہر ایک اپنے آپ کو لائق سمجھتا ہے۔ اور اپنی چیز کو اچھا جانتا ہے۔ کہتے ہیں کسی بادشاہ نے دربار میں یہ تجربہ کرنے کیلئے کہ اپنی چیز کس طرح اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ایک حبشی کو ٹوپی دی۔ اور کہا لڑکوں میں سے جو لڑکا تمہیں خوبصورت معلوم ہو۔ اس کے سر پر رکھ آؤ۔ وہ حبشی گیا۔ اور امراء کے لڑکوں کو چھوڑ کر اپنے ہی کالے لڑکے کے سر پر رکھ آیا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ کیا۔ تو اس نے کہا۔ مجھے یہی لڑکا سب سے خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی کے سر پر ٹوپی رکھ آیا ہوں۔

بیٹا تو پھر بھی ایک واسطہ سے اپنا ہوتا ہے۔ اپنی نسبت تو انسان یہی سمجھتا ہے۔ کہ میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ اور ہر بات میں دوسروں سے زیادہ قابلیت رکھتا ہوں۔ لوگ جنگ کی خبریں پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں جنرل جافرے اور جنرل فاش نے یہ غلطی کی۔ اگر میں ہوتا تو اس طرح نہ کرتا۔ لیکن اگر ان کے سپرد کام کر دیا جائے تو پھر پتہ لگے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔

صدر انجمن میں سابقون گو ہم کہتے ہیں۔ لوگ اپنے آپ کو ہم بھی درجہ دیتے ہیں اگر مان لیا جائے کہ ٹھیک ہے تو بھی ضروری ہے کہ سابقوں کی ان کے مقابلہ میں خاص رعایت کی جائے۔ اور میں نے اس بات کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ صدر انجمن کے ممبروں میں اس وقت تک کسی اور کو داخل نہیں ہونے دیا۔ حالانکہ علمی لحاظ سے بھی اور دوسرے حالات کی وجہ سے بھی کئی اور لوگ موجود ہیں۔ مثلاً مولوی عبید اللہ صاحب پروفیسر ہیں۔ خان غلام اکبر خان صاحب بی اے ہیں۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب ہیں۔ [illegible] علی صاحب ہیں۔ ملک صاحب خان اکسٹرا اسسٹنٹ ہیں۔ حسام الدین صاحب کلکٹر ہیں۔ خان صاحب محمد حسین صاحب ڈسٹرکٹ جج ہیں۔ یہ دنیاوی لحاظ سے بڑے بڑے عہدوں پر ہیں۔ علمیت اور قابلیت بھی اچھی رکھتے ہیں۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں نہیں رہے۔ میں ان کے مقابلہ میں ان کو جو دنیاوی لحاظ سے چھوٹے ہیں۔ مگر مسیح موعود کی صحبت میں رہے ہیں مقرر کرتا ہوں۔ اور ان کو مقرر نہیں کرتا۔ اب اگر وہ سمجھیں کہ ہم لائق ہیں ہمیں مقرر کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے لوگ بھی خیال کریں کہ ان کی بجائے کم قابلیت کے لوگوں کو داخل کرنا بے وقوفی ہے۔ تو ان کی مرضی۔ مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ سابق ہیں۔ اور ان کا حق ہے۔ کہ دوسروں پر انہیں مقدم کیا جائے۔ اور جب تک یہ حالت ہے اور کام کو معمولی حیثیت سے بھی کر سکتے ہوں۔ اس کا حق ہے۔ کہ اس کے سپرد کیا جائے۔ اور اسکے مقابلہ میں دوسروں کا لحاظ نہیں رکھا جائے۔

کام کی مناسبت ایک تو یہ حکمت ہوتی ہے۔ تقسیم مراتب تقسیم مال اور تقسیم عمل میں۔ کہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ فلاں کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے خالد کی جگہ ابوعبیدہ کو لگا

مقرر کیا۔ سکول جو ہیڈ ہو ہیڈ کو مقرر کیا مگر وہ یہ کام نہ جانتا تھا۔ تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جو ایک کام کرنے کی کم لیاقت رکھتا ہے۔ اس کے سپرد اس کے مقابلہ میں کام کر دیا جائے۔ جو سابق نہیں لیکن زیادہ لیاقت رکھتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ سلسلہ جو کام نہ جانتا ہو۔ اسے ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر بنا دیں۔ مگر لیاقت کو مد نظر رکھ کر تھوڑی خرابی بھی گوارا کی جا سکتی ہے۔ اور سابقوں کا جو حق اسلام نے مقرر کیا ہے۔ اور جو صحابہ کے وقت ملتا رہا ہے۔ وہ دینا ضروری ہوتا ہے۔

مؤلفۃ القلوب کا حق دوسری بات اس کے الٹ ہے اور وہ مؤلفۃ القلوب کی رعایت ہے چونکہ یہ بات خدا نے مقرر کی ہے اس لئے رعایت نہ ہوگی۔ بلکہ ان لوگوں کا حق ہوا کہ جنہیں زیادہ کام کرنے والوں سے دیا جائے مؤلفۃ القلوب کی۔ کہ شریعت نے بھی یہی کیا ہے۔ اور شریعت بھی یہی کہیگی۔ کہ زیادہ کام کرنے والے کو نہ دو مگر مؤلفۃ القلوب کو دیدو۔

رسول کریمؐ ایک دفعہ مال تقسیم کر رہے تھے کسی [illegible] کہ آپ نے فلاں کو نہیں دیا۔ عرض کی کہ فلاں کو کچھ نہیں۔ رسول کریمؐ نے کوئی توجہ نہ کی۔ پھر اس نے کہا۔ پھر آپ نے توجہ نہ کی

فتح مکہ پر مال کی تقسیم پھر کبھی رسول کریمؐ مال تقسیم کرتے وقت ایسے شخص کو دے دیتے۔ جو کمزور ایمان والا ہوتا۔ فتح مکہ کے بعد جو مال آئے وہ آپ نے مکہ والوں کو دے دیئے۔ حالانکہ جنگ کرکے خون بہانے والے جو تھے۔ ان کو نہ دیئے۔ اس موقع پر ایک کمزور نے کہہ بھی دیا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال اوروں کو دے دیا گیا ہے۔ اس پر رسول کریمؐ نے ان لوگوں کو بلوایا۔ اور کہا اے انصار تم کہہ سکتے ہو کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اکیلا تھا۔ اس کی قوم نے اس کو رد کر دیا تھا۔ اس وقت ہم اس کو لائے اور جب کوئی اس کی مدد نہ کرتا تھا۔ ہم نے اس کی مدد کی۔ ہم نے اس کے لئے خون بہائے لیکن جب لوٹ کا مال آیا۔ تو اس نے اپنے ہم قوموں کو دیدیا۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ اس بات کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور اگر چاہو تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آیا تھا۔ ہمارے گھر رہا۔ اور جب اس کا وطن فتح ہوا تو اس کی قوم والے تو اونٹ بکریاں لے گئے۔ اور ہم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ساتھ لے آئے۔ اب جو چاہو۔ کہو۔

رسول کریمؐ کی زجر اور اس کا نتیجہ میرے نزدیک اس سے زیادہ زجر کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ کافر و فاسق نام رکھو نیز سے بھی زیادہ سخت تھی کہ تم اونٹ لے جانا چاہتے ہو یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) مکہ والا تھا مکہ اس کا وطن تھا۔ مگر وہ مکہ نہیں گیا۔ بلکہ مدینہ گیا۔ اس پر انصار رو پڑے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کسی نادان نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو بات کہی گئی۔ سو وہ تو کہی گئی اب تم دنیاوی ترقی کی امید نہ رکھنا۔ اور حوض کوثر پر ہی آکر مجھ سے مانگنا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ پھر دنیاوی ترقی ان کو نہیں ملی۔ مغل اور پٹھان جو بہت پیچھے آئے۔ انہیں خدا نے دنیا کی حکومت دے دی۔ مگر وہ انصار جنہوں نے رسول کریمؐ کے لئے اور آپ کے ساتھ ہو کر خون بہائے ان کو ایک ریاست بھی نہ دی۔ صرف ایک فقرہ کی وجہ سے۔

خلاصہ بیان تو کبھی مؤلفۃ القلوب کو مال دینا پڑتا ہے۔ کام میں ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اور کبھی سابق ہونے کی وجہ سے تقسیم مال۔ تقسیم درجہ اور تقسیم اعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ سب سے زیادہ رسول کریمؐ کی بیویوں کو مال دیا جاتا تھا۔ پھر بعد میں ایمان لانے والوں کو پہلے ایمان سے بعد ایمان لانے والوں کو۔ پھر سبقت کا لحاظ مدارج میں بھی رکھا گیا ہے۔ اور عمل میں بھی۔

دوسری بات مؤلفۃ القلوب ہے۔ جو گویا سابق کی ضد ہے۔ کہ تعلق کی کمی کی وجہ سے سلوک کیا جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر بھی بعض لوگوں کو خیال آتا ہے کہ ہمیں نہیں دیا گیا۔ اور فلاں کو دیدیا ہے۔ حالانکہ اسے تو ایمان میں کامل نہ ہونے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ اور اسلئے رعایت کی گئی ہے کہ کمزور ہے مگر تم مضبوط ایمان والے ہو۔ اسلئے تمہیں نہیں دیا گیا۔ کیا تم بھی ویسا ہی بننا چاہتے ہو۔

تیسرا امر جسکو پہلے بھی بیان کر آیا ہوں۔ قیاس اور رائے ہے۔ ایک اچھی سے اچھی چیز کے متعلق سو کی سو رائے ہو سکتی ہیں کیونکہ ایک ہی چیز کے متعلق ہر ایک الگ الگ رائے قائم کریگا۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ سب کی رائے کسی معاملہ کے متعلق ایک ہو۔ مجسٹریٹ ایک فیصلہ کرتا ہے۔ جو صحیح بھی ہو سکتا ہے۔ اور غلط بھی۔ اس کی آگے اپیل کی جاتی ہے۔ اپیل پر جو فیصلہ ہو وہ بھی غلط ہو سکتا ہے۔ اور صحیح بھی پھر اسکی اور آگے اپیل ہو سکتی ہے۔ اس پر بھی جو فیصلہ ہوگا۔ وہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اور صحیح بھی۔ لیکن آخر کسی جگہ جا کر یہ سلسلہ ختم بھی ہوگا۔ یا اپیل در اپیل ہی ہوتی رہیگی۔ باوجود اس کے کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ آخری فیصلہ بھی غلط ہو۔ لیکن کام چلانے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ ختم کیا جائے۔ ورنہ سارا ملک ہی ہائی کورٹیں بنانا پڑے۔ تو عقلاً بھی یہ ضروری ہے۔ کہ ایک جگہ آخری فیصلہ ہو جائے اور پھر اس سے آگے سلسلہ نہ چلے۔ ورنہ ہر ایک انسانی عدالت کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے اس کا فیصلہ غلط ہو۔ اور اس طرح کا سلسلہ آخر خدا تعالیٰ تک جا کر ختم ہو۔ کہ خدا تعالےٰ فیصلہ کرے۔ لیکن اعتراض کرنے والے اس پر بھی اعتراض کر ہی دیتے ہیں۔ پس جو شخص بھی فیصلہ کریگا۔ اس کی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ اور صحیح بھی۔ لیکن آخر ماننا ہی پڑتا ہے۔ کہتے ہیں عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ اسی لئے ان کو مردوں کے ماتحت رکھا جاتا ہے لیکن کیا سب کے سب مرد صحیح اور درست ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں لیکن گھر کا انتظام چلانے کیلئے ایک حد مقرر کر دی گئی۔ کہ مرد کا فیصلہ تسلیم کر لیا جائے۔

پس یہ باتیں نہایت ضروری ہیں۔ جو آپ لوگوں کے مد نظر رہنی چاہئیں۔ اول سابقوں کا حق دوسرے مؤلفۃ القلوب کی رعایت تیسرے دیانتداری سے رائے قائم کرنا اور جو فیصلہ کیا جائے اسے تسلیم کرنا۔

رائے لگانے میں جلد بازی رائے لگانے میں کس طرح جلد بازی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ جب ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب تھے تو مدرسین میں سے ہی کئی میرے پاس آتے۔ اور کہتے یہ خرابی ہے۔ یہ نقص ہے میں نے ان کے کہنے پر نہیں بلکہ اور وجوہات سے ماسٹر محمد الدین صاحب کی بجائے قاضی عبد اللہ صاحب کو ہیڈ ماسٹر مقرر کر دیا۔ اور انہیں [illegible] بنا دیا۔ اس پر کہا گیا ماسٹر محمد دین صاحب لائق تھے۔ اچھا کام کرتے تھے۔ اب نقص پیدا ہو گیا ہے۔ یہ خرابی ہو گئی ہے۔ اور بعض نے کہا مولوی شیر علی صاحب مقرر ہوں۔ تو بہت اچھی بات ہوگی۔ ہم نے اس شخص کی طرح جو ہر دلعزیز بننا چاہتا تھا۔ مولوی شیر علی صاحب کو مقرر کر دیا۔ اب خطوط آتے ہیں۔ کہ تجربہ کاروں کو ہٹا کر دوسروں کے سپرد کام کر دیا گیا ہے۔ کس طرح چلیگا۔

اسی طرح ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ناظروں کو جمع کرکے کہا گیا کہ اپنے اپنے صیغہ میں تخفیف کریں۔ مگر عین اس وقت جبکہ ہر محکمہ والا کہہ رہا تھا۔ کہ میرے صیغہ میں یہ تخفیف کر دی گئی ہے۔ میرے صیغہ کا یہ خرچ بند کر دیا جائے۔ اور ہم الا ماشاء اللہ (یعنی قصد) تنخواہ کم کرنے کی تجویز ہو رہی تھی۔ ایک پرچے لگتے جو بڑے لوگوں میں سے ہیں۔

انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ یہ لوگ غلط طور پر میرے کاموں کی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اسکے سامنے ذکر کئے بغیر یہ نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسکے متعلق دوسرے لوگوں سے پوچھا جائے۔

یہ ان کا محض قیاس تھا۔ اور اصل واقعہ کے بالکل الٹ۔ اور اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص تو جان قربان کر رہا ہو۔ مگر دوسرا کہے۔ کہ وہ مجھے زہر دینا چاہتا ہے۔

رائے قائم کرنے کا صحیح اور درست طریق یہ ہے۔ کہ جس کے متعلق رائے ہو۔ اُسے قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وہ قائل ہو جائے۔ تو اچھی بات ہوگی۔ اور اگر قائل نہ ہو۔ تو سمجھ لیا جائے۔ کہ اس بارہ میں میرا ہی قیاس ہے۔ اور اسکا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ میرا قیاس غلط ہو۔ اور اس کا صحیح۔ کیونکہ وہ کام کرنیوالا۔ اور کام کی حقیقت کو مجھ سے زیادہ سمجھنے والا ہے۔ یا پھر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ سابقین کی وجہ سے یا مؤلفۃ القلوب کی وجہ سے رعایت کیجاتی ہے۔

اعتراض کرنیوالوں کو کام کرنیکی دعوت

جو ان باتوں کو نظر انداز کرکے۔ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو میں کہتا ہوں۔ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ ان کے اعتراض درست ہیں۔ تو کیا وہ خود یہ کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کہ ان پر کوئی اعتراض نہیں کریگا۔ اگر وہ یہ کہدیں۔ کہ ان پر کوئی اعتراض نہیں کریگا۔ تو میں ان کو عہدہ دار بنا دونگا۔ جو چار، پانچ، سات، دس آدمی مجھے لکھ دیں۔ کہ ان پر کوئی اعتراض نہ کیا جاویگا۔ میں انہیں انجمن کے ممبر بنا دونگا۔ صدر، محرر یا ناظر اور ممبروں کا آج ہی انتخاب کر دونگا۔ موجودہ کام کرنے والوں کے جسقدر بھی عہدے ہیں۔ سب ان کو دیدونگا۔ اور ان کے کارکنوں کو خدا مجھے جو دیگا۔ اپنے پاس سے دونگا۔ اگر کوئی اس بات کے لئے اپنے آپ کو خود نہ پیش کرتا ہو۔ اور کسر نفسی کرے۔ تو دوسرے پیش کر دیں۔ کہ فلاں فلاں ایسا ہے۔ جسپر کوئی اعتراض نہ کریگا۔ میں انہیں کو مقرر کر دونگا۔ مجھے تو کام سے غرض ہے۔ لیکن یہ خوب اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ جو لوگ کام اچھی طرح کرنیکا زیادہ دعویٰ کرتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہوتے ہیں۔ بات یہی ہے کہ رائے اور قیاس میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کام کے متعلق کسی کی جو رائے ہو۔ وہ غلط ہو۔ مگر کام چلانیکے لئے اس کا ماننا ضروری ہوتا ہے۔

بیان کردہ باتوں کو مدنظر رکھو

پس ان باتوں کو مدنظر رکھو۔ جو میں نے رائے قائم کرنیکے متعلق بتائی ہیں۔ اور جو کام کرنے والوں کے متعلق بیان کی ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کام کرنیکی لیاقت کسی میں دوسرے سے زیادہ ہو۔ اور وہ اس کا مستحق ہو۔ یا کسی مؤلفۃ القلوب کی وجہ سے دوسرے کو زیادہ دیا جاتا ہے۔ یا اسکی عادت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت کہا گیا۔ کہ یہاں جو لوگ آتے ہیں۔ ان سب کو ایک جیسا کھانا دینا چاہئے۔ فقیر کے دربار میں یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ امیر کو اچھا اور غریب کو معمولی کھانا دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ میں کیا کروں۔ خدا نے ہی یہ فرق رکھا ہے۔ کہ کسی کو امیر بنایا ہے۔ اور کسی کو غریب۔ تو جیسی عادت ہو۔ اس کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ پس حقیقت کی وجہ سے یا عادت کی وجہ سے یا لیاقت کی وجہ سے جو غرض ملحوظ ہوتی ہے۔ لیکن اور میں اتنی بھی نہیں ہوتی۔ اسلئے ایسے دیکھنا پڑتا۔ اور پہلو کو [illegible] پڑتا ہے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھکر رائے قائم کرنی چاہیئے۔ محض لیاقت کوئی چیز نہیں۔ حقیقت اور تالیف قلب بھی ضروری ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے۔ کہ ایک کی رائے ایک [illegible] ہوتا ہے۔ اور دوسرے کی رائے [illegible] ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ اسلئے کس کی رائے کی پابندی کیجاوے۔ بات یہی ہے۔ کہ ہر کوئی رائے کی پابندی نہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ کیجا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے معاملات کے متعلق جو قوانین بتائے ہیں۔ اور جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ انہی کی پابندی کی جائیگی۔ اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے قیامت تک تفرقہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے مقرر کردہ قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ مضبوطی کی طرف جاتے ہیں۔ کمزوری کی طرف نہیں جاتے۔ اگر ان باتوں کو تم مدنظر رکھو گے۔ تو جو بھی دشمن تم سے ٹکرائیگا۔ پاش پاش ہو جائیگا۔ اور تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ اور اگر ان کو مدنظر نہ رکھو گے۔ تو کسی دشمن اور کسی خارجی کی ضرورت نہیں۔ تم خود بھنبھوڑ کھائے جاؤ گے۔ اور ملیا میٹ ہو جاؤ گے۔

جو چاہو کرو

ان دونوں باتوں میں سے جو چاہو قبول کرو۔ چاہے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی کرکے مضبوط چٹان بن جاؤ۔ چاہے معمولی معمولی باتوں میں پڑکر اور غلط اور بیہودہ رائے زنیاں کرکے ملیا میٹ ہو جاؤ۔ یہ دونوں راستے تمہارے سامنے ہیں۔ چاہو تم خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ چاہے نفس پرستی کے پیچھے پڑکر وہ سوٹی جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ ہتھوڑا مار کر توڑ ڈالو۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

یا الٰہی فضل تیرا

تریاق چشم

جلسہ پر آنیوالے اصحاب کیساتھ خاص رعایت

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم بسندات ڈاکٹری و ایڈیٹران اخبار و رسالہ تشحیذ الاذہان مجسٹریٹاں و وکلا و گریجویٹ وغیرہ صاحبان (جن کا تذکرہ قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل و نور کئی بار کیا گیا ہے) مندرجہ ذیل بیماریوں میں اکسیر اور تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔

(۱) آنکھوں سے پانی بہنا۔ یا پانی آنے۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ خشکی۔ آشوب۔ ضعف بصارت۔ ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جانا۔ گرمی کی وجہ سے آنکھوں کا ابل جانا۔ آنکھوں کا دھوپ میں نہ کھلنا۔ پھنسیاں دگوہانجنیاں نکلنا۔ پلکوں کا گر جانا۔ آنکھوں کا سرخ رہنا۔ کیچڑ اور پانی جاری رہنا۔

شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے چار روپیہ فی تولہ ایام جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر میں رکھی گئی ہے۔ سہولیت کیلئے تین تین ماشہ کی بھی پڑیہ (تعداد میں صرف [illegible]) قیمت ۱۲ کے بجائے ۱ ایک روپیہ دفتر مینیجر اخبار الفضل و تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے۔ احباب ان کو پیشتر لکھدیں۔ یا خرید لیں۔ ورنہ یکصد پڑیہ ختم ہونے کے بعد کسی کو اس قیمت پر نہ ملیگی۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات
گلی شاہدولہ صاحب

نوٹس برائے عام اطلاع

منشی محمد الدین برادر منشی محمد نصیب میرا مختار عام تھا۔ مگر اب ڈیڑھ سال سے نہیں ہے۔ اسلئے میری طرف سے کوئی معاملہ نہیں کر سکتا۔ اور اسکی کسی تحریر وغیرہ کا بوجہ علیحدگی کے میں ذمہ وار نہیں۔

عبدالرحمٰن [illegible] ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

خطبہ جمعہ

استحکام سلسلہ کیلئے ضروری حکمتیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء)

عادی ہونے سے احساس کی کمی

میں آج اس سلسلہ مضامین کو جسے پہلے خطبات میں بیان کر رہا تھا ختم کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کے اور بہت سے پہلو ہیں۔ لیکن انسان کی یہ فطرت ہے کہ ایک بات جس کو وہ متواتر سنتا رہے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس فطرت انسانی کا لحاظ بندے تو الگ رہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی انسان کی بناوٹ اور خلق کا لحاظ کر کے بندوں سے معاملہ کرتے وقت کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ دوزخ والے جب کچھ مدت عذاب میں رہیں گے۔ یعنی اس کے عادی ہو جائیں گے۔ تو ہم ان کی جلدوں کو جلا دیں گے۔ پس جب عملی باتیں تو الگ رہیں انسان عذاب کا بھی عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ تو کجا یہ کہ وہ عام باتیں جن کے اندر احساسات اور جذبات کو اس قدر ابھارنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ جس قدر شدید عذاب یا خوشی میں ہوتی ہے۔ ان کو مسلسل بہت عرصہ تک بیان کیا جائے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ کو ختم کر دوں۔ اور اس کے ختم کرنے پر بعض حکمتیں جن کے ماتحت کسی جماعت اور سلسلہ کا انتظام چلایا جاتا ہے۔ اور بہت حد تک ان کی ناواقفیت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ ان کو بیان کر دوں۔

کوئی تقسیم کرنے والا اعتراضوں سے نہیں بچ سکتا

بہت حد تک دھوکہ کی وجہ تقسیم ہوتی ہے۔ خواہ تقسیم عمل ہو۔ یا تقسیم مال۔ یا تقسیم مدارج یہی باتیں اصل باعث فتنوں کا ہوتی ہیں۔ بعض انسان اس بات کو سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کہ تقسیم عمل اور تقسیم مال اور تقسیم مدارج کن حکمتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اور اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے اور سمجھتے ہیں۔ فلاں بات میں بے انصافی کی گئی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ دنیا میں بے انصافی بھی ہوتی ہے۔ اور لوگ دوسروں کے حق مار لیتے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ کوئی انتہائی دیانت داری سے بھی کام لے۔ تو بھی سارے لوگ اس سے خوش ہو سکیں ممکن نہیں۔

خدائی تقسیم پر ناخوشی

انسان تو انسان سارے لوگ خدائی تقسیم پر بھی خوش نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ایک شخص کے متعلق فرماتے تھے۔ جسے پھر تو خدا تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر لی۔ آپ سے تعلقات بھی ہو گئے۔ اور اس کا انجام بھی اچھا ہو گیا۔ اس کے متعلق آپ فرماتے۔ کہ ابتدا میں اس سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ کہ آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اور وہ واقعہ یہ تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے کہ اس کا ایک لڑکا فوت ہو گیا۔ میں بھی اس کے ہاں گیا۔ اور بڑے بھائی صاحب بھی۔ اور لوگ بھی تھے۔ وہ بڑے بھائی صاحب کو دیکھ کر ان سے لپٹ گیا۔ اور چیخ مار کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے۔ ہمارا اس سے بڑا تعلق تھا۔ لیکن یہ بات سنکر ایسی نفرت ہو گئی۔ کہ اس جنازہ میں شامل ہونا بھی دوبھر ہو گیا۔ اور اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

تو بندہ تو بندہ سارے لوگ خدا پر بھی راضی نہیں ہوتے۔ پھر وہ کون انسان ہے۔ جو کسی قسم کی تقسیم کرے۔ اور سارے کے سارے لوگ اس سے خوش ہوں۔

رسول کریم کی تقسیم کے متعلق ناخوشی کی مثال

پھر وہ انسان جس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم * گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

کہ اے مخالفو! تم مجھ کو کافر کہتے ہو۔ مجھ پر کفر کا فتویٰ عقیدہ پر ہی لگایا جاتا ہے۔ اس لئے میرا عقیدہ سن لو۔ کہ اگر میں خدا کے بعد کسی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر یہ کفر ہے۔ تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ کیونکہ یہ کفر مجھ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کہ میں سب سے زیادہ محبت خدا سے اور خدا کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتا ہوں۔ اور یہ کفر میری رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں بھرا ہوا ہے۔ تو وہ انسان جس کی طرف تمام انصاف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اور جو عدل کا منبع اور خزانہ ہیں وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مگر آپ کے وقت کے واقعات دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ جبکہ آپ مال تقسیم کر رہے تھے۔ تو ایک شخص نے کہا تھا کہ عدل و انصاف کو مدنظر رکھئے۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ کیا میں عدل و انصاف مدنظر نہیں رکھتا۔ اگر میں نہیں رکھتا۔ تو اور کون مدنظر رکھیگا۔

تو عدل و انصاف کی تعلیم دینے والے آپ کے لئے بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ جن کے نزدیک آپ عدل مدنظر نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ کہنے والے نے کہا۔ انصاف مدنظر رکھیں اور خوف خدا کریں۔ گویا آپ خوف خدا کو دور کر کے اور جان بوجھ کر ایسا کر رہے تھے۔ غلطی سے بے انصافی نہ کر رہے تھے۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اعتراض کرنے والوں نے اعتراض کر ہی دیا۔ اور خدا تعالے پر بھی کرتے ہیں۔

مسیح موعودؑ کی تقسیم پر اعتراض کرنیوالے

ممکن ہے کوئی کہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ روایت ہے۔ ممکن ہے یہ سچی ہو کہ نہ ہو۔ گو اس کی سچائی کے ثبوت ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ گزشتہ بات ہے۔ اسے جانے دو۔ مگر آج جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادموں میں سے ایک آپ کا نمونہ اور بروز ظاہر ہوا دیکھ لو ایسا ہوا یا نہیں۔ آپ پر اعتراض کرنے والے یہاں بھی تھے۔ اور باہر بھی جو کہتے تھے۔ کہ جس قدر مال آتا ہے۔ اس کی حفاظت نہیں کی جاتی۔ گھر کے آرام اور بیوی کو خوش کرنے کیلئے خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ کہنے والے اس وقت میں موجود تھے۔ اور بیسیوں ایسے گواہ اس وقت بھی ہیں جو اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعودؑ کی گواہی موجود ہے۔ الحکم میں آپ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ ایک شخص مال کے متعلق اعتراض

کرتا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ آئندہ مجھے چندہ نہ بھیجے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو مثالیں میں
نے پیش کی ہیں۔ انہیں پرانی روایت کہہ دو مگر اس کو نہیں
کہہ سکتے۔ کیونکہ اس کے گواہ ہزاروں موجود ہیں۔ پھر
لوگوں کی ہی شہادت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اپنی
شہادت ہے۔

اعتراض سے کوئی نہیں بچ سکتا

ان باتوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر اعتراض نہ کیا گیا ہو۔ اور کوئی شخص تو الگ رہا۔ خدا کی ذات جو منبع ہے تمام خوبیوں کا اور جو پیدا کرنے والا ہے تمام صفات کا اس پر بھی انسان اعتراض کرنے سے باز نہیں رہتے۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ اس کا [illegible] درست نہیں۔ ایسے اعتراض خدا کے منکر ہی نہیں کرتے بلکہ ماننے والے بھی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے وہ مثال سنائی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائی۔ اور نہ ماننے والے تو دہریہ ہی ہو جاتے ہیں۔

رائے قائم کرنے کا طریق

پس تم جب بھی کسی انسان کے متعلق رائے قائم کرنے لگو تو سوچ لو کہ کس طرح کسی انسان کے متعلق رائے قائم کرنی چاہئے۔ اور دیکھو کہ رائے قائم کرنے سے قبل کن باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔

رائے قائم کرتے وقت اپنی حالت کو دیکھو

اول خاص کر یہ دیکھو کہ رائے قائم کرتے وقت تمہاری اپنی حالت کیسی ہے۔ ایک ہی بات اگر ایک آدمی کے متعلق کہی جائے تو کہہ دیتے ہیں۔ بہت بری ہے ایک بات جو اپنے مذہب میں پائی جائے۔ اسے سن کر سر ہلاتے اور جھوم جھوم کر کہتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہے۔ لیکن وہی بات جب دوسرے مذہب میں دیکھیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کیسی بیہودہ اور لغو ہے۔ یہ مشاہدہ ہے اور غیروں کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کے بعض لوگوں کے متعلق بھی ہے۔ جو سناتے ہیں۔ کہ فلاں مذہب میں یہ بات جو پائی جاتی ہے۔ غلط ہے۔ حالانکہ وہی بات ان کے مذہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اسے وہ درست اور صحیح سمجھتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے اس بات پر غور ہی نہیں کیا ہوتا۔ اپنی کتاب میں جب وہ آتی ہے تو اس کی خوبی کی وجہ سے نہیں مانتے۔ بلکہ اس لئے مانتے ہیں۔ کہ اپنی کتاب میں آتی ہے۔ اور جب دوسرے مذہب میں دیکھتے ہیں تو اسکی برائی کی وجہ سے اسکی مذمت نہیں کرتے بلکہ اس لئے مذمت کرتے ہیں۔ کہ غیر کی کتاب میں درج ہے۔

تو رائے احساسات اور جذبات کے ماتحت عام طور پر نہیں بلکہ اکثر اوقات ہوتی ہے۔ جیسے ساتھ کسی بات کا تعلق رکھتی ہو۔ اگر اس سے کبھی رنج پہنچا ہو۔ تو وہ بات بری نظر آتی ہے۔ اور اگر نفع پہنچا ہو۔ تو بری بات بھی اچھی دکھائی دیتی ہے۔ تو کبھی رائے رکھنے اور قائم کرنے والے کی اپنی حالت رائے کو بدل دیتی ہے۔

غلط حالات کی وجہ سے رائے کی غلطی

اور کبھی ایسا شخص جس کے متعلق رائے قائم کی جاتی ہو۔ اس کی حالت رائے کو بدل دیتی ہے۔ یعنی اس سے نہ عداوت ہوتی ہے۔ نہ محبت۔ مگر جو کام اس نے کیا ہوتا ہے۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے صحیح حالات کا علم نہیں ہوتا۔ اور اس وجہ سے اس پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں رائے زنی کرنے والے کی نیت تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن جو حالات اس کے سامنے آتے ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہوتے۔ بلکہ غلط ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کی رائے بھی غلط ہوتی ہے۔

رائے قائم کرنے والے کی غلطی

اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کے متعلق رائے زنی کی جاتی ہے اس سے نہ رنج پہنچا ہوتا ہے نہ فائدہ اور نہ واقعات اور حالات غلط طور پر پہنچے ہوتے ہیں۔ بلکہ رائے زنی کرنے والے کی اپنی غلطی ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے سوچ سمجھ کر نہیں بلکہ غلط کہتا ہے۔

پس یہ تین باتیں ہیں (۱) یہ کہ کبھی ہمارے اندر جذبات اور احساسات کے ماتحت ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ کہ غلط رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اور (۲) کبھی واقعات غلط طور پر سامنے آتے ہیں۔ اس لئے غلط رائے قائم کی جاتی ہے اور (۳) کبھی صحیح واقعات سامنے آتے ہیں اور ہم نیک نیتی سے جذبات سے علیحدہ ہو کر رائے لگاتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے غلط ہوتی ہے۔

رائے لگانے کے متعلق یہ تین باتیں ضرور مد نظر رکھنی چاہئیں۔ اور ہر شخص کو خواہ ہندو ہو یا سکھ مسلمان ہو یا عیسائی ماننا پڑیگا۔ کہ ان تینوں باتوں کی وجہ سے رائے لگانے میں غلطی واقع ہوتی ہے۔

یہ تو رائے لگانے کے متعلق باتیں ہیں۔ اب میں واقعات کے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔ جن میں رائے قائم کی جاتی ہے۔

ہر ایک انسان غلطی کر سکتا ہے

ایک بات جو واقعات کے متعلق نہایت ہی ضروری ہے یہ ہے۔ کہ انسان جو ہے خواہ وہ کتنا بڑا اور کتنے اعلیٰ درجہ کا ہو جائے۔ بشریت اس کے ساتھ ہی لگی رہتی ہے حتیٰ کہ رسولوں کے ساتھ بھی رہتی ہے۔ اندازے اور رائے کی غلطیاں ان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ کئی باتوں کے متعلق اپنے فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر پھر خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان میں فہم کی وجہ سے غلطی ہو گئی۔ انبیاء شریعت اور خدا کے احکام توڑنے کے متعلق بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ مگر وہ احکام جو ان کی عقل پر چھوڑے جاتے ہیں۔ ان میں غلطی کر سکتے ہیں۔ چاہے وہ دوسروں کے مقابلہ میں کتنے ہی دانا ہوں۔ لیکن پھر عقل عقل ہی ہے۔ اور غلطی کر سکتی ہے۔ تو شرعی امور کو چھوڑ کر دوسرے امور میں ان سے بھی غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ ایک رائے قائم کرتے ہیں۔ مگر پھر کہتے ہیں ایسا نہیں ہے۔

غلطی اور بددیانتی اور

پس جب انبیاء سے بھی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر یہ کہنا کہ انسانوں کو ضرور صحیح فیصلہ کرنا چاہئیے۔ ورنہ وہ بددیانت ہونگے۔ ایک بڑی زبردستی ہے۔ بعض لوگ اس سے جھگڑا پیدا کر لیتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک ہر ایک غلطی بددیانتی پر مبنی ہوتی ہے لیکن [illegible] ہوئی۔ اور جب نبی کر سکتے ہیں۔ تو اور کون ہے۔ جو اس سے بچ سکے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں جنگی سپاہی جرنیل کرنیل اور کمانڈر جو لڑائی میں عمریں گزار دیتے ہیں۔ مگر بیسیوں موقعوں پر ان سے غلطی ہو جاتی ہے۔ جسے وہ خود بھی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسرے بھی۔ تو جب وہ لوگ جو دنیا کے کاموں میں سے ایک خاص کام چن کر اپنی زندگی اس میں لگا دیتے ہیں۔ رات دن اسمیں

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان۔ ۱۹؍ دسمبر ۱۹۲۱ء

زائرین مدینۃ المسیح
کے لئے
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات زریں

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت سالانہ جلسہ بہت قریب آگیا ہے۔ اور احباب کرام ارض حرم کی زیارت کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہونگے۔ اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس اجتماع مقدس میں شامل ہونے والوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ جلسوں کی تقریروں میں جو ہدایات زریں بیان فرما چکے ہیں۔ وہ مختصراً احباب کی آگاہی اور یاددہانی کے لئے شائع کردی جائیں۔ امید ہے احباب ان کا خاص خیال رکھینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ تقریروں میں ایام جلسہ کے ایک لحظہ کو بھی ضائع نہ کرنے کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے۔ لیکن چونکہ اس بارے میں حضور کا ایک خاص اعلان اخبار کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہوچکا ہے۔ اس لئے اس پہلو کو چھوڑ کر دوسری ضروری ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور نے سنہ ۱۹۱۴ء کے جلسہ کی ایک تقریر میں فرمایا۔

"بعض لوگ گھٹنوں یا پاؤں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ گو وہ یہ کام شرک کی نیت سے نہیں بلکہ محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں۔ لیکن ایسے کاموں کا انجام ضرور شرک ہوتا ہے۔ اس وقت ایسا کرنے والوں کی نیت شرک کرنے کی نہیں ہوتی۔ مگر نتیجہ شرک ہی ہوتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی ہاتھ چومنے والوں کا ذکر کرکے فرمایا

"میں ایسے لوگوں کو جو ہاتھ چومتے ہیں۔ روکتا تو نہیں لیکن انہیں ایسا کرتے دیکھکر مجھے شرم آجاتی ہے۔ اور میں صرف اس لئے انہیں منع نہیں کرتا۔ کہ وہ یہ کام اپنی محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو بڑھانا نہیں چاہئے۔ تاکہ وہ شرک کی حد تک نہ پہنچ جائیں۔"

سنہ ۱۹۱۷ء کے جلسہ کی ایک تقریر میں حضور نے چند نہایت ضروری نصائح فرمائیں جن میں سے ایک نصیحت جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ان احباب کو جو پہلی دفعہ آئیں۔ اور خاصکر ان غیر احمدی احباب کو جو تحقیق حق کی غرض سے تشریف لائیں۔ خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہئے۔ اور ہمارے ان احباب کو جو کسی غیر احمدی دوست کو ساتھ لانے والے ہوں۔ مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ یہ بات اچھی طرح ان کے گوش گذار کردیں۔ اور انہیں سمجھا دیں۔

حضور نے فرمایا۔

"ہمیشہ ہر بات کو غور، فکر اور احتیاط کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ اور فیصلہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ جس قدر لوگ یہاں جلسہ پر آتے ہیں وہ سارے کے سارے پڑھے لکھے اور سیکھے سکھائے نہیں آتے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو پرانے خیالات کو لیکر پہلی دفعہ ہی آتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کی طرف سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو۔ جو روا نہ ہو۔ تو انہیں معذور سمجھنا چاہئے۔ اور ان کی وجہ سے احمدیت پر کسی قسم کا حرف نہیں لانا چاہئے۔ مثلاً سندھ کے علاقہ کا کوئی شخص جہاں پیروں کے آگے سجدہ کیا جاتا ہے۔ یہاں آئے اور آکر گردن ڈالدے تو پہلے تو وہ اپنی عادت کے مطابق ایسا ہی کریگا۔ بعد میں ہم اسے اٹھائینگے اور بتائینگے۔ کہ یہ درست نہیں ہے۔ اب اگر کوئی اسے دیکھکر یہ سمجھ لے۔ کہ یہاں بھی پیر پرستی ہوتی ہے۔ تو یہ اس کی جلد بازی ہوگی۔ کیونکہ جس نے یہ حرکت کی ہے۔ وہ تو یہاں اپنی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی سب کچھ جانتا۔ اور ایسی باتوں میں گرفتار نہ ہوتا۔ تو اسے یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہاں اب جبکہ وہ یہاں آگیا ہے۔ ہم اسے پڑھا دینگے۔ اور اس کے مرض کو درست کرینگے۔ اس قسم کی باتیں جو لوگ کرتے ہیں۔ وہ نئے آنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے کسی فعل کو ہماری جماعت کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔"

پھر حضور نے فرمایا۔

"ہجوم میں اختلاف ہونا ضروری بات ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس کی مثال پگڑیوں سے دیا کرتے تھے۔ تو جس طرح لوگوں کی ان ظاہری چیزوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اسی طرح طبائع میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ جب اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات دیکھتے ہیں۔ تو ناراض ہوجاتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ جوش کی وجہ سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر دوسرے اس پر چڑتے ہیں۔ [illegible] کر ان کے چڑنے کی کیا وجہ ہے۔ مختلف طبائع ہیں جس طرح انہیں آگے بڑھنے والوں پر اعتراض ہے۔ اسی طرح آگے بڑھنے والے بھی ان پر معترض ہیں۔ کہ یہ لوگ کیوں ہماری طرح آگے نہیں بڑھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ بھی اخلاص دکھانے کا ایک طریق ہے۔ بات یہ ہے کہ دونوں کے نزدیک الگ الگ اخلاص کا معیار ہے۔ ایک تو کہتے ہیں خواہ پس جائیں آگے ہی جانا ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب سناتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے آخری سال جو جلسہ ہوا اس میں ایک شخص مجمع سے پیچھے کھڑا ہوا دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ [illegible] کا زمانہ [illegible] نہیں آنا۔ تو ایک دفعہ آگے جاکر حضرت مسیح موعودؑ سے مصافحہ کر ہی آ۔ خواہ ہڈی پسلی کیوں نہ ٹوٹ جائے۔ چنانچہ وہ مجمع میں گھس گیا اور مصافحہ کر آیا۔ تو ایک اس طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے کہتے ہیں۔ کہ مجمع میں اس طرح گھسنا کہاں کا ادب ہے۔ اس طرح تو خواہ مخواہ تکلیف دی جاتی ہے۔ یہ دونوں کے اخلاص کی باتیں ہیں۔ اور دونوں ثواب پائینگے۔ اس لئے کسی کو ایک دوسرے پر چڑنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر بعض سختی اور تشدد سے [illegible] سے دوسروں کو ہٹانا چاہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم خدمت کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ رفق اور ملائمت کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ادب سے پیش آئیں۔ تم سب ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ اور غیر احمدی جو آئے ہیں۔ وہ ہمارے مہمان ہیں۔ پس تم انسانیت اور مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرو۔ نہ کہ سختی اور بے ادبی سے پیش آؤ۔"

پھر فرمایا۔

" آپ لوگ ایک دوسرے کا ادب کریں۔ قادیان والے باہر سے آنے والوں کا ادب کریں۔ کہ وہ ان کے مہمان ہیں۔ اور بیرونی احباب قادیان والوں کا ادب کریں۔ کہ ان کا اکثر حصہ ایسا ہے جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر محض دین کی خاطر یہاں آگیا ہے۔ آپ لوگ میرے پاس یہاں آئے ہیں۔ اور یہ لوگ میرے ملازم نہیں ہیں۔ مگر رات کے دو دو بجے تک آپ لوگوں کی خاطر سردی میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں اخلاص اور محبت نہ ہوتی۔ تو انہیں کیا ضرورت تھی۔ کہ اپنے گھروں میں آرام کرنے کی بجائے سردی میں آدھی آدھی رات تک آپ لوگوں کی خاطر تواضع میں لگے رہیں۔ اس کا انہیں کوئی انعام نہیں دیا جاتا۔ بلکہ محض محبت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ان کی قدر کرنی چاہیئے +

اس کے بعد میں یہاں کے لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جو دور دراز سے کرایہ خرچ کر کے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر یہاں آتے ہیں۔ روٹی کھانے پینے کی خاطر نہیں آتے۔ کیا وہ اسی کرایہ کا سب خرچ کر کے یہاں آنے میں یا گھر میں اچھے سے اچھا کھانا نہیں کھا سکتے تھے۔ مگر وہ یہاں خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں۔ پس طرفین کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کا ادب اور لحاظ کریں۔ باہر سے آنے والے احباب یہاں کے رہنے والوں کی دقتیں اور مجبوریاں مد نظر رکھیں۔ ہم انہیں کسی انتظام کیلئے مقرر کرتے ہیں۔ اور وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ جیسا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح کریں۔ لیکن لوگ ان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ کیوں ہمیں حسب منشا ملنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ ہاں اگر کوئی ان سے سختی سے کلام کرتا۔ یا درشتی سے روکتا ہے۔ تو یہ اس کی نادانی ہے۔ وہ تو ہر روز ملتا ہے۔ اس لئے اسے اس جذبہ کا احساس نہیں ہے۔ جو کبھی کبھی دور سے آکر ملنے والوں کے دل میں ہوتا ہے ساتھ ہی خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ایک بھائی جو دوسرے بھائی کو کچھ عرصہ کے بعد ملتا ہے۔ وہ اسے چمٹ جاتا ہے۔ لیکن جو ہر وقت پاس رہتا ہے۔ وہ ایسا نہیں کرتا۔ اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اسے محبت کم ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک فطرتی بات ہے۔ کہ دور سے ملنے والے کے دل میں بہت جوش ہوتا ہے۔ تو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے "

جلسہ پر آنے والے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے اس امر کی بھی خاص تاکید ہے۔ کہ

" سردی سے بچنا اور بغیر کافی کپڑوں کے باہر نہیں نکلنا چاہیئے "

حضور نے فرمایا۔

" ہم جو اسقدر کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت بڑھے۔ تو جو اس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیا ان کی ہمیں قدر نہیں ہے۔ بہت بڑی قدر ہے۔ پس تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ اور سردی سے بچنے کی بہت کوشش کرو "

امید ہے۔ کہ احباب کرام ان نہایت اہم اور زریں ہدایات پر خاص طور سے عمل کرینگے۔

نامہ نگار اہلحدیث کو نوٹس

محمد الشبیر چنیوٹی نامہ نگار اہلحدیث ۹ ردسمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

" مرزا صاحب کا الہام ہے کہ سب مسجدوں پر ہمارا یعنی مرزائیوں کا قبضہ ہوگا "

اور یہ الہام اس لئے جھوٹا ثابت ہوا کہ چنیوٹ کی کسی مسجد میں احمدیوں نے جماعت کرانی شروع کر دی تھی اب انہیں روک دیا گیا ہے۔

اول تو مجھے نامہ نگار کی عقل و دانش پر افسوس آتا ہے جو کسی ایک مسجد میں احمدیوں کی نماز باجماعت کی رکاوٹ پر فقرہ " سب مسجدوں پر ہمارا قبضہ ہوگا " کو غلط ٹھہراتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے بارے میں پہلی بار بغیر دخول مسجد حرام واپس چلے جانے پر کہہ دیا تھا۔ کہ آپ کی رؤیا جھوٹی نکلی۔

دوم میں محمد الشبیر چنیوٹی اور اس کے ہم خیالوں سے پوچھتا ہوں کہ یہ الہام جو آپ نے سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضور کی کس کتاب میں درج ہے کتاب کا نام۔ صفحہ۔ سطر بتائیے کتاب میں نہیں تو سلسلہ کے کس اخبار۔ کس نمبر کس جلد میں چھپا ہے۔ اگر کسی کو خط میں لکھا ہے تو اس کا حوالہ دیجئے۔ اگر آپ کو لکھ بھیجا تھا تو وہ خط پبلک میں پیش کیجئے۔ ورنہ میں افترا اس کذب اس بہتان سے شرم سے جس کی مجھے امید نہیں۔ الحیاء من الایمان اور خدا کے برگزیدہ رسولوں کے منکروں میں ایمان کہاں لیکن

آخیر میں۔ یہ بھی لکھ دیتا ہوں اولم یروا انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا پنجاب ہی کو لے لو۔ ابتداء میں احمدیوں کی کیا تعداد اور کیا حالت تھی آپ لوگوں نے کتنا زور لگایا۔ مگر اب خدا کے فضل سے ہر اچھی بستی میں احمدیت کا بیج موجود ہے۔ اور کئی ایک مسجدیں ہمارے قبضے میں ہیں۔ جو ابتداءً آپ جیسے مخالفوں ہی کے قبضے میں تھیں۔ بس اسی طرح آئندہ کے لئے سمجھ لیجئے۔ کہ موجودہ رفتار سے آخر وہ دن بھی آجائے گا۔ کہ اسلام سے مراد یہی فرقہ ہوگا۔ اور سب مسجدوں پر ہمارا ہی قبضہ ہوگا۔ گھبراتے کیوں ہو۔ جلدی نہ کرو۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا کے فرزند جلال الٰہی کا یہ نظارہ دیکھینگے + المکلف عفا عنہ

اسباق الاخلاق

مکرمی ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی نے اس نام کا ایک ۴۸ صفحہ کا رسالہ عمدہ لکھائی چھپائی اور اچھے کاغذ پر شائع کیا ہے۔ جس میں چھوٹے بچوں کی اخلاقی تعلیم و تربیت کو مد نظر رکھکر چھوٹے چھوٹے دلچسپ اور آسان سبق درج کئے ہیں۔ ماسٹر صاحب موصوف کی ہمت قابل داد ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ مفید اور نفع بخش لکھتے ہیں۔ احباب کو بھی چاہیئے۔ ان کی شائع کردہ کتب خرید کر ان کی امداد فرمائیں۔ مذکورہ بالا رسالہ کی قیمت ۴ر ہے اور کتب خانہ فرید آبادی قادیان سے مل سکتا ہے +

اصلی ممیرا اور ممیرا آمیز کا سرمہ آ گیا

یا الٰہی خیر

اصلی ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب خلیفہ صاحب نے سرمہ بنایا اور فرمایا کہ برائے امراض چشم بے حد مفید است - ککروں کے لئے - ابتدائی موتیا بند ، ۱۱ ، پھولا ، جالا ، بال کے لئے بہت مفید ہے - آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو - اور آنکھوں کی بینائی کمزور ہو - آنکھیں سرخ رہتی ہوں - بہت مفید مجرب ہے - میرا خود بھی کئی سالوں سے تجربہ ہے - کہ بہت مفید ہے - لہذا اس کے مفید ہونے پر چند قادیان کے باشندوں کی گواہیاں باہر کے لوگوں کے لئے کافی سمجھتا ہوں

۱ - میں نے جناب سید احمد نور صاحب احمدی کا سرمہ آزمایا اور بفضل خدا بہت ہی بہتر پایا - پچھلے دنوں میں میری آنکھیں بہت دکھنے لگیں - اور تکلیف بھی ہو گئی - جس پر کہ جناب حکیم مولوی غلام محمد صاحب کے مشورہ سے اور حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کی ہدایت کی بنا پر میں نے دو تین دن سید صاحب کا سرمہ آنکھوں میں لگایا - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بکلی صحت پائی - نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئیں - میں نے سید صاحب موصوف کا سرمہ لیکر بھجوایا - جس سے ان کو غیر معمولی فائدہ ہوا - اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کیلئے شفا کا موجب بنا دے - آمین -

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی مولوی فاضل و منشی فاضل از قادیان

۲ - میں نے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ ممیرا خریدا - جس کو میں نے بہت مفید پایا - اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا - سب نے اس کی تعریف کی - یہ سرمہ بہت عمدہ ہے اور قابل قدر ہے - خاکسار عبد الرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان

۳ - میں نے میاں احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ ایک ہفتہ استعمال کیا ہے - میری آنکھوں میں ککرے تھے بہت تکلیف رہتی تھی - ڈاکٹر صاحب نے ایک سال متواتر کاسٹک لگانے کا حکم دیا تھا - لیکن وہ کو پورا نہ کر سکا - احمد نور صاحب کابلی کے سرمہ سے میری آنکھیں بالکل ٹھیک اور صحیح ہو گئی ہیں سو میں عرض کرتا ہوں - کہ جس کی آنکھوں میں ککرے ہوں - وہ اس سرمہ کو ضرور استعمال کر کے فائدہ اٹھائے -

خاکسار رحیم بخش ولد عبد اللہ مرحوم

۴ - میری آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا تھا - اور دھوپ کی چمک بہت سخت لگتی تھی - آنکھوں میں ہر وقت سرخی رہتی تھی - نظر کمزور تھی - احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ بہ ارشاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب استعمال کیا بفضل تعالیٰ بالکل اچھا ہو گیا - اور نظر کامل ہو گئی - سو میں اس سرمہ کے مفید ہونے پر گواہی دیتا ہوں

شہید مرحوم کے چشم دید واقعات چھپ گئے ہیں - شائقین ۷ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے ایک کاپی منگوا سکتے ہیں - اور صرف دو کاپیوں سے زیادہ نسخہ کیلئے ویلیو پی بھی جا سکتی ہے - اس کتاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد ہے - فرماتے ہیں - کہ سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے حالات لکھے ہیں جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے - اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہئے اسکو ہر شخص پڑھے - اور اپنا ایمان تازہ و ترقی کرے - المشتہر سید احمد نور کابلی مہاجر سوداگر - قادیان

جلسہ پر آنے والے احباب کو ضروری اطلاع

اب چونکہ محصول ڈاک دوگنا اور فیس اور رجسٹری کا خرچ زائد ہونیکے باعث کتب منگوانے میں بہت دقتیں پیش آ رہی ہیں - جلسہ کا موقعہ ایسا ہے - کہ ہزار ہا احباب تشریف لائینگے اس لئے اس موقعہ اخراجات کثیرہ سے بچنے کیلئے احباب کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ احباب اس اعلان کے پڑھتے ہی فہرست کتب پتہ ذیل سے طلب کر لیں - اس فہرست کے ساتھ تمام نئی اور پرانی کتب کی مفصل اطلاع شامل ہوگی - اس فہرست پر مطلوبہ کتب کے نام کے آگے نشان دیکر اور اسی فہرست کے پہلے صفحہ پر اپنا نام مع مفصل پتہ لکھکر واپس پتہ ذیل پر بھیج دیں - اور ساتھ ہی دو تین روپیہ بطور پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں - اس فہرست کے موصول ہونے پر مطلوبہ کتب کا پارسل باندھکر اور اسپر نام لکھکر امانت رکھ لیا جائیگا - احباب جلسہ پر آکر اپنا اپنا پارسل بقیہ رقم ادا کر کے وصول کر لینگے - اسی طرح جو احباب جلسہ پر نہ آ سکیں وہ آنے والے احباب کی معرفت منگا لیں -

مزید رعایت

یہ کی گئی ہے کہ کتاب گھر کی اپنی شائع کردہ کتب میں دو روپیہ کے خریدار کو چار آنہ فی روپیہ کمیشن بھی دیا جاویگا - احباب اس دگنی تگنی رعایت سے ضرور بالضرور مستفید ہونے کی کوشش فرما دیں - یعنی ایک محصول ڈاک وغیرہ کی رعایت دوسرے کتاب گھر قادیان کی خاص رعایت -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار پر معارف تفسیر القرآن

خزینۃ العرفان

کا پہلا پارہ نہایت خوبصورت کر کے ولایتی چکنے کاغذ پر چھپوایا گیا ہے - جلسہ پر انشاء اللہ تیار ملیگا - صفحات ۱۰۰ قیمت عہ مجوف کی قدر دانی تعداد بہت تھوڑی چھپوائی گئی ہے نوٹ - جن کا پیشگی روپیہ دیا ہوا ہے - ان سے صرف عہ قیمت لی جاویگی - باقی احباب سے بشرط مستقل خریداری عہ پیشگی اور عہ قیمت پارہ اول

کتاب گھر قادیان

ملفوظات نور ۱۲/۱۴

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات نورالدین صاحب ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ ر

چٹھی مسیح - مولوی یا ندی چٹھی مسیح ابن مریم والے اسکے ردّ میں جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی۔ قیمت ۱ ر

دلائل حقہ ہر و۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم

رزائل حقہ - حقہ پینے کے نقصانات اور ممانعت کا جواب حضرت مسیح موعودؑ نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہم تینوں کتابیں متذکرہ بالا سرایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی وغیر احمدی - فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ مفید میں کیا فرق ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ ر

[illegible]

قیمت ۸

المشتہر - شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب سفل بازار قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے ۳/۱۴

نوٹس نمبر ۱۰۳۵/۱۹۱۵ الف

اناج والوں اور آٹا کا نرخ !

اناج والوں اور آٹے کا نرخ جو سند بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ بالا براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ اسی طرح ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنے والے مال پر بھی عاید ہونگی۔

حسب الحکم
اے۔ بی۔ سٹون صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

دفتر
ٹریفک منیجر
لاہور
۱۳ دسمبر ۱۹۲۱ء

قادیان میں جرمن کے ۴/۱۴

مشہور و معروف سینکڑوں کی گیڑے سینے کی مشین مثلاً پف ڈرکوپ۔ گزیز تعداد قیمت پر ارزان ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کیلئے ریکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف انگلی اعجاز صنعت۔ قابل دید ولایتی کاغذ پر ۱۲۲۲ صفحہ کی جلد قیمت ۱۲

حمائل شریف عکسی - مطبوعہ مطبع لنڈن مجلد تعداد صفحہ ۱۰۱ قیمت ۸ محصولڈاک بذمہ خریدار

نورالدین کشمیری محمد تاجران دارالامان قادیان

پیٹ کی جھاڑو ۱۵/۱۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم کے واسطے مجید مفید ہے۔ آپنے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے [illegible]

[illegible] استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اسلئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سونے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی یکصد معہ محصولڈاک عہ

المشتہر - منیجر عزیز ہوٹل قادیان - پنجاب

خریطۃ الصرف ۱ ر

علمی دنیا میں بہترین ایجاد ●

صرف ونحو کے تمام ضروری مسائل کو جمع کرکے ایک دلاویز عام فہم نقشہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے۔ جو عام جغرافیہ نقشوں کے سائز پر ہے۔ دیوار پر لٹکا کے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ علماء زمانہ نے اس کو بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ صرف کاغذ مجلد نقشہ مکمل صورت میں تین روپیہ روغنی چار روپے۔

درخواستیں بنام مولوی ابوالعطاء رحمت علی صاحب مولوی فاضل
قادیان ضلع گورداسپور

تذکرۃ المہدی حصہ دوم چھپ گیا

تذکرۃ المہدی حصہ اول کے لئے حصہ دوم صفحات ۲۴۸ صفحے پر ختم ہوا ہے۔ اس میں عجیب وغریب چشمدید حالات وواقعات ہیں۔ جن سے مسئلہ نبوت ومسیح موعود پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جلسہ پر آنے والے احباب خرید لیں۔ اور باقی ۴ر کے ٹکٹ فی جلد کے حساب سے بھیج کر منگوا لیں۔

پیر سراج الحق نعمانی قادیان دارالامان
ضلع گورداسپور

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں [illegible] مختلف قسم کے سادہ و الارم [illegible]

[illegible] فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کیساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ بنگیاں تولئے۔ دریاں۔ گردل۔ اور جرابیں سوتی واونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور مناسب ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی۔ یا بذریعہ وی پی۔

المشتہر ان
ماسٹر قمرالدین شیخ نورالٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

تلاش روزگار

بندہ ٹھیکہ نہر پر دت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے۔ چنانچہ اسجل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ گرکام تعلیل ہونیکی وجہ سے اچھا ہے اگر کسی احمدی بھائی انجینئر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس پکا کام ہو تو بندہ کو یاد فرمائیے۔ کام دیانت اور محنت سے حسب تسلی کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان
ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل نے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایل نمبر ۸۳۵

ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی سورپر [illegible] اب گیا

Mank pur

"دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا" ۔ الہام مسیح موعودؑ

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی + اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۴۹ | مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۱ء | یوم دوشنبہ | مطابق ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح
حضرت خلیفۃ المسیح
مسٹر امیر علی وغیرہ
مولوی محمد حسین صاحب ۔۔۔ ۵
حضرت خلیفۃ المسیح کی
نامہ صادق ۔۔۔ ۶
[illegible] کے متعلق دلچسپ گفتگو ۔۔۔ ۷
حسابات سلسلہ کے متعلق
ایک غلط بیانی کی تردید ۔۔۔ ۸
اشتہارات ۔۔۔ ۹
مغربی افریقہ میں
تبلیغ اسلام ۔۔۔ ۱۱
الفضل کے متعلق ۔۔۔ ۱۲

مدینۃ المسیحؑ

بفضل خدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آرام ہے۔ لیکن مسلسل علالت کی وجہ سے جس کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور نے جلسہ پر آنے والے احباب کے لئے ایک خاص اعلان شائع فرمایا ہے۔ جو اسی پرچہ میں درج ہے۔ احباب اسکو خاص طور پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور دوسرے احباب کو اس سے آگاہ کریں۔

کئی دن سے آسمان ابر آلود ہے۔ اور کل (۲۰ دسمبر) کسی قدر ترشح بھی ہوا۔

امسال جلسہ گاہ کھلے میدان میں بنانے کی تجویز تھی۔ لیکن مسجد نور میں ہی پہلے کی طرح بنائی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے

جلسہ پر آنیوالوں کیلئے بعض ضروری ہدایات

السلام علیکم ۔ احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ جلسہ پر آتے وقت اس امر کا پورا انتظام کرکے آویں کہ جلسہ کا پورا وقت قادیان میں رہ سکیں یعنی ۲۶-۲۷-۲۸- اور ہفتیں کا پہلا نصف قادیان میں گذار سکیں۔ بہت سے دوست جمعہ پڑھنے کی خاطر پہلے آجاتے ہیں۔ اور پھر جلسہ کے دوران میں واپس چلے جاتے ہیں۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ اگر وہ زیادہ دن کی رخصت نہیں نکال سکتے تو پھر ایسے وقت میں گھر سے روانہ ہوں۔ کہ جلسہ کے دن قادیان میں گذار سکیں۔ جمعہ گھر پر بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ سالانہ اجتماع جو خدا تعالیٰ کے مقدس مامور کی یادگار ہے گھر پر نہیں ہو سکتا۔ زمیندار احباب خاص طور پر یاد رکھیں کہ سارا سال ان کے لئے زمیندارہ کے کاموں کے لئے پڑا ہے۔ وہ اس ایک ہفتہ یا دس دن کے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کو گراں نہ سمجھیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے باقی دنوں کے کام میں برکت دے۔

۲- یہ بات بھی احباب کی اطلاع کے لئے لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ بوجہ ناسازی طبیعت میں نے اس سال ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو دوسرے دن کی تقریر پہلے دن یعنی ۲۶ کو بیان کروں کیونکہ بسبب

کھانسی اور درد جگر وغیرہ عوارض [illegible]

۳۔ احباب کو چاہیئے کہ جس قدر ہو سکے کاموں کا حرج کر کے خود بھی جلسہ پر آئیں اور دوسروں کو بھی لانے کی کوشش کریں اور احباب اللہ ہو کر دنیاوی ضروریات آپ لوگوں کے لئے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ اس کار خیر میں شمولیت سے روک کا باعث ہو جائیں۔ اللہ تعالے آپ کو حسنات دارین عطا فرماوے۔ اور ہر روز نیکی کی طرف آپ کا قدم پہلے سے زیادہ تیز اٹھے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

نظم

مقبرے میں مجھے مل جائے زمیں تھوڑی سی

(از جناب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

ہو لطف و کرم سرور دیں تھوڑی سی
یعنی دلدار کی تسکین حزیں تھوڑی سی
دیر سے در پہ ہیں دیدار کو بیٹھے [illegible]
اک جھلک اور بھی او! پردہ نشیں تھوڑی سی
سرمۂ چشم بناؤں مرے پیارے مہدی
خاک پا تیری جو مل جائے کہیں تھوڑی سی
کثرت دولت و حشمت پہ تفاخر ہے سو ہو
کام آ نکلی فقط خدمت دیں تھوڑی سی
دل اڑے جاتے ہیں [illegible]
اس طرف بھی ہو جبیں ماہ جبیں تھوڑی سی
کون میخانہ میں جائے کہ ہوں کمزور بہت
میرے ساقی مجھے پلوا دے یہیں تھوڑی سی
اس نہیں پر تری قربان سبھی [illegible]
ہائے تو پھر کہو مری جان نہیں تھوڑی سی
اے مسیحائے زماں صدقۂ آل اطہر
مقبرے میں مجھے مل جائے زمیں تھوڑی سی
کوئی پیغام جو آتا ہے تو جانے اکمل
ہم تو عمر اپنی گذاریں گے یہیں تھوڑی سی

[illegible]

*

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تازہ تصانیف

انشاء اللہ العزیز سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تصنیف فرمودہ دو نہایت عظیم الشان کتابیں شائع ہونگی ان میں سے ایک کا نام

آئینہ صداقت

ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی انگریزی کتاب سپلٹ کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اس میں مولوی صاحب کی غلط بیانیوں کا ازالہ کر کے مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلاف کی اصل وجوہات بیان کی گئی ہیں اور جب سے اس اختلاف کی بنا پڑی اور اس عرصہ میں اختلاف ڈالنے والوں نے جو جو کوششیں کیں وہ سلسلہ وار بیان کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین وغیرہ کی ان کارروائیوں کا بھی مفصل ذکر آ گیا ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی مخالفت میں کیں کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف اس فتنہ کی حقیقت سے پوری پوری آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ جو غیر مبایعین نے کھڑا کیا۔ بلکہ یہ دیکھ کر کہ خدا تعالی نے کس طرح ان لوگوں کو اپنے منصوبوں میں ناکام رکھا۔ اور کس طرح سلسلہ کو ان کے برے اثرات سے بچایا ایمان میں بڑی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس معرکۃ الآرا تصنیف کو ضرور خریدیں اور پڑھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے کی دوسری تصنیف

ملائکۃ اللہ

ان تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو حضور نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر فرمائیں۔ یہ تقاریر جس قدر معارف اور حقائق سے پر ہیں اس کے متعلق احباب کرام کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ اور ان میں سے خاص کر ملائکہ کے متعلق جو بے نظیر تقریر ہے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ملائکہ جیسے مہتم بالشان مسئلہ کے سمجھنے میں جس قدر مشکلات اور دشواریاں حائل رہیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالی نے اس کو ایسا حل کیا ہے۔ کہ حضور کی تقریر پڑھ لینے کے بعد کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ سو ہر انسان ان عظیم الشان فوائد کے حاصل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جو ملائکہ کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے کہ اس تقریر کی ایک ایک کاپی ضرور خریدے۔ اور [illegible]

سلسلہ کی کتابیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد و تجویز کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب و دیگر سلسلہ کی ضروری تصنیفات کے شائع کرنے کا جو صیغہ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں بہ ہدایت سید زین العابدین صاحب ناظر تجارت نظارت تالیف و اشاعت سالانہ جلسہ کے موقع پر انتظام کیا جائے گا۔ کہ سلسلہ کی کتابیں مہیا کی جائیں۔ احباب کو چاہیئے۔ جو کتاب وہ خریدنا چاہیں۔ وہ اس صیغہ سے خریدیں۔ والسلام خاکسار رحیم بخش

درس القرآن

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن کے نوٹ جو اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پچھلے سال کوشش کی تھی۔ کہ حضور کے نوٹ باقاعدہ الفضل میں ساتھ ساتھ چھپتے جائیں لیکن بہت سے دوستوں نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا لیکن منتظمان الفضل بوجہ خریدار کافی نہ ہونے کے اس کا کوئی انتظام نہ کر سکے۔ اس لئے میں نے مکرمی منشی غلام نبی صاحب کو اس کی تحریک کی۔ کہ وہ اپنے طور پر انکو قلمبند کرتے جائیں اور موقعہ پر مناسب حصوں میں شائع فرما دیں۔

چنانچہ انہوں نے اس سال سورۃ ھود کے نوٹ صاف کر کے کتابی شکل میں چھپوائے ہیں۔ بلحاظ [illegible] اور لکھائی کی عمدہ ہے۔ قیمت بھی زیادہ نہیں۔ شائقین قرآن کے لئے واقعہ میں یہ ایک بڑا مژدہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس بیش بہا خزینہ کو جس قدر جلدی ہو سکے حاصل کر لیں۔

خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان

درس القرآن ملنے کا پتہ دفتر ایڈیٹر الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رامدیو

(۱)

پروفیسر رامدیو صاحب کے آخری مضمون کے اس حصہ کا جواب جو اسلامی مسائل پر نکتہ چینی کرنے کے ستر الزام پر مشتمل تھا رسالہ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کے بعد کئی دفعہ پروفیسر صاحب کو یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ اور زبانی بھی بعض دوستوں نے جنہیں ان سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ کہا ہے کہ جو کچھ لکھنا چاہتے ہیں لکھیں۔ لیکن تاحال ان کی طرف سے اس کے متعلق کوئی تحریر شائع نہیں ہوئی۔ اگر پروفیسر صاحب اسطرح بالکل خاموشی اختیار نہ کر لیتے۔ تو باشائستگی مذہبی مباحثہ شروع ہو جاتا۔ جس سے حق پسند اصحاب کو بہت فائدہ پہنچتا۔ اور اب بھی ہم ان کے مضمون کے دوسرے حصہ کا جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے نے رقم فرمایا ہے۔ شائع کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ اگر پروفیسر صاحب نے جواب دینے کا حوصلہ دکھایا۔ اور تحریری مباحثہ پر اسی طرح آمادہ رہے۔ جس طرح پہلے آمادہ ہونا لکھتے تھے۔ تو ایک قابل یادگار مباحثہ شروع ہو سکیگا۔ (ایڈیٹر)

رب تمم ما اردت واجعل برکتہ فی قصدت۔ وآتنی ما قصدت وانت ارحم الراحمین۔ آمین

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الفضل کے ناظرین کو علم ہے کہ پروفیسر رامدیو صاحب نے ایک لیکچر کے اثنا میں جو انہوں نے آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دیا۔ بڑے زور سے یہ دعوے کیا تھا کہ "اسلام بھی اب دنیا کو تسلی نہیں دے سکتا" اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہا کہ "جس طرح میں نے عیسائی مذہب کے متعلق اپنے دعوے کے ثبوت میں عیسائی پادریوں کے حوالے دئے ہیں اسی طرح اسلام کے متعلق بھی مسلمان علماء کے ہی حوالے پیش کروں گا" اور اس کے بعد ایک صاحب مسٹر خدا بخش اور مسٹر امیر علی مصنف سپرٹ آف اسلام اور مسٹر مظہر الحق اور مسٹر یوسف علی کی طرف فرشتوں کثرت ازدواج پردہ۔ گوشت خوری وغیرہ کے متعلق بعض خیالات منسوب کرنے کے بعد فرمایا۔ "پس ثابت ہوا کہ یہ تینوں مذاہب (آریہ مذہب عیسائیت۔ اسلام) ناکافی ہیں" اور آپ نے بڑی شد و مد کے ساتھ اس ثبوت کے پیش کرنے کے بعد اعلان کیا کہ "اب اسلام کی ضرورت نہیں"۔

دیکھئے! پروفیسر صاحب ایک بھاری مجمع میں علی الاعلان یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ اسلام ہرگز اب نہیں۔ کہ اب وہ دنیا کا مذہب ہو سکے۔ اب اس کو دنیا سے رخصت ہو جانا چاہئے۔ اب ویدک دھرم کی باری ہے۔ کہ وہ مذہب دنیا کا مذہب ہوگا۔ اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں صرف یہی پیش کرتے ہیں کہ کوئی صاحب خدا بخش نامی قرآن شریف کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روزنامچہ قرار دیتے ہیں۔ مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ کثرت ازدواج کو زنا قرار دیتے ہیں۔ اور پردہ سسٹم کے مخالف ہیں اور مسٹر مظہر الحق صاحب گوشت خوری کے خلاف ہیں۔ اور صرف انہی لوگوں کے خیالات کو پیش کرنا ہی وہ اس بات کا کافی ثبوت اور قطعی دلیل سمجھتے ہیں کہ اسلام اب دنیا کا مذہب نہیں ہو سکتا۔ اور صرف انہی لوگوں کے بعض خیالات کی بنا پر وہ فرماتے ہیں۔ کہ "پس ثابت ہوا" کہ اسلام اب دنیا کے لئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ اب کسی اور مذہب کی تلاش کرنی چاہئے۔ یہی ان کی دلیل تھی اور یہی ان کا ثبوت تھا۔ اور بس۔ اور اسی ثبوت اور صرف اسی ثبوت کی بنا پر آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ اب اسلام کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہئے کہ اپنا بوریہ بسترہ باندھ کر رخصت ہو۔ اور ویدک دھرم کیلئے میدان کو خالی کر دے۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا ایک مضمون الفضل میں شائع ہوا جس میں آپ نے اس امر کی طرف پروفیسر صاحب کو توجہ دلائی کہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جاوے کہ جو خیالات انہوں نے ان لوگوں کی طرف منسوب کئے ہیں۔ واقعی ان لوگوں کے یہی خیالات ہیں۔ تب بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام اب دنیا کیلئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض لوگوں کے کسی عقیدہ کو ترک کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ عقیدہ غلط یا کمزور ہے۔ اور جب کسی کے قول کو اس مذہب کی کمزوری کے ثبوت میں پیش کیا جائے تو مدعی کا یہ بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ثابت کرے کہ اس شخص کا یہ خیال اس مذہب کی کمزوری کے سبب سے ہے۔ مگر پروفیسر صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ صرف چند لوگوں کے خیالات کو پیش کر کے جھٹ نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ اسلام اس زمانہ کے لوگوں کی تسلی نہیں کر سکتا۔ پس صرف زید و بکر کا قول کسی مذہب کے خلاف کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ مدعی اس عقیدہ کی کمزوری کو جس کو کسی شخص نے ترک کیا ہو دلائل کے ساتھ ثابت نہ کرے۔ اور نیز یہ بھی دکھایا کہ جس طریق استدلال کو پروفیسر صاحب نے اسلام کے خلاف استعمال کیا ہے۔ اگر وہی طریق استدلال ہندو دھرم کے متعلق استعمال کیا جائے تو ماننا پڑیگا۔ کہ ہندو دھرم [illegible] سچا مذہب نہیں۔

اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد پروفیسر صاحب پر اپنے طریق استدلال کا بطلان روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ اور ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ واقعی کسی مذہب کے پیرو کا اس مذہب سے منکر ہو جانا لازمی طور پر اس مذہب کے غلط ہونے کی دلیل نہیں۔ ان کے اس اقرار سے ایک عقلمند کی نظر میں ان کے لیکچر کی بنیاد کھوکھلی ثابت ہوگئی۔ کیونکہ ان کے تمام

لیکچر کا دارومدار اسی بات پر تھا۔ کہ چونکہ فلاں فلاں صاحب فلاں فلاں عقیدہ کو غلط قرار دیتے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ اسلام دنیا کے لئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔

لیکن چونکہ انسان کے لئے یہ امر نہایت دشوار ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی کا صاف صاف الفاظ میں اقرار کرے اور وہ حتی الوسع اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے اس انسانی کمزوری کے ماتحت اگرچہ پروفیسر صاحب کو اس بات کا تو اقرار کرنا پڑا کہ یہ درست ہے۔ کہ کسی شخص کے کسی عقیدہ کو غلط قرار دینے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ عقیدہ فی الواقع غلط ہے۔ لیکن اسکے ساتھ یہ شرط لگا دی کہ اگر کسی مذہب کا [illegible] واعظ اور مسلم [illegible] اور نمائندہ اس کتاب میں جو اس نے اسی مذہب کی حمایت میں لکھی ہو۔ اس کے کئی مسائل کو زمانہ کے لحاظ سے ناقابل حمایت تسلیم کرے تو یہ ان مسائل کی کمزوری کا ثبوت ضرور ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی یہ شرط بھی ان کو بچا نہ سکی کیونکہ اول تو اس شرط کے ماتحت انکو اپنے چار گواہوں میں سے تین گواہوں کو خود ہی واپس لینا پڑا اور ان کو عدالت کے کمرہ میں سے نکلنا پڑا یعنی مسٹر مظہر مسٹر خدابخش اور مسٹر یوسف علی کو کیونکہ ان گواہوں کی شہادت ان کے اپنے پیش کردہ معیار کے مطابق بھی ان کے دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتی تھی۔ باقی ایک گواہ یعنی مسٹر امیر علی کے متعلق انہوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے کہ ان کی گواہی بطور ثبوت کے پیش ہو سکتی ہے۔ اور لکھا کہ چونکہ وہ اسلام کے پرجوش واعظ اور مسلم وکیل اور اسلام کے نمائندہ ہیں اس لئے انکی شہادت بطور ثبوت کے پیش ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسٹر امیر علی کا سہارا بھی ان کے لئے کافی ثابت نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس گواہ کی حیثیت پر جرح کی اور ثابت کیا کہ مسٹر امیر علی کا قول بھی کوئی سند نہیں اور ان کے کہہ دینے سے کسی بات کی غلطی یا کمزوری ثابت نہیں ہوتی جب وہ مسائل جن پر اعتراض کیا گیا ہے۔ عقلی ہیں تو ان کے غلط ثابت کرنے کا یہ طریق ہے کہ عقلی دلائل کے ساتھ ان کو غلط ثابت کیا جائے۔ نہ کہ زید و بکر کے قول سے۔ زید و بکر کے اقوال سند نہیں ہوتے۔ ہاں کبھی بطور تائیدی دلائل کے استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ایسی صحیح اور واضح تھی کہ پروفیسر صاحب کے پاس اس کا جواب نہ تھا۔ اور ان کو مجبوراً کہنا پڑا کہ میں نے مسٹر امیر علی وغیرہ کے اقوال بطور سند کے پیش نہیں کئے تھے۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلائل کے ہی پیش کئے تھے۔ پس پروفیسر صاحب کے اس اقرار سے اس بحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس بحث سے یہی دکھانا منشا تھا کہ زید و بکر کا قول کسی مسئلہ کے غلط ثابت کرنے کے لئے کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔ آپ نے پہلے ہی مضمون میں یہ لکھا تھا کہ بعض لوگوں کے کسی عقیدہ یا مذہب کو ترک کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ عقیدہ یا مذہب کمزور ہے بلکہ مدعی کا یہ فرض ہے کہ وہ عقلی دلائل اور مشاہدہ سے بھی اس عقیدہ یا مذہب کی کمزوری کو ثابت کرے اور پھر اپنے دوسرے مضمون میں بھی اسی بات پر زور دیا اور فرمایا۔ کہ نمائندہ ہو یا غیر نمائندہ اس کی بات تبھی قابل سماعت ہوگی جب کسی ایسے امر کے متعلق کہے جو نظروں سے اوجھل ہو۔ لیکن جو بات عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور دلائل کے ساتھ ثابت کی جاتی ہے اس کے متعلق کہنا کہ فلاں شخص یوں کہتا ہے کس قدر عجیب بات ہے۔ ایسی باتیں جو معقولات میں سے ہیں اور جن کی صداقت یا بطلان دلائل عقلیہ سے ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ روایات سے ان کے متعلق تو دس کروڑ انسان بھی کہہ دیں کہ وہ غلط ہیں تو ان کے کہنے سے کچھ اثر ان کی صداقت پر نہیں پڑ سکتا۔ اگر کوئی شخص ان کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا ایک ہی فرض ہے کہ وہ دلائل اور براہین کے ساتھ ان کو غلط ثابت کرے۔ ایسے امور میں دوسروں کے اقوال پر اپنی دلیل کا انحصار رکھنا درست نہیں۔ اس کے جواب میں اب پروفیسر صاحب تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسٹر امیر علی وغیرہ کے اقوال کو بطور سند کے پیش نہیں کیا تھا۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلیل کے پیش کیا تھا یعنی پروفیسر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی دلیل کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس بات کو قبول کرتے ہیں۔ کہ زید و بکر کا قول سند نہیں ہو سکتا۔ اور نہ انہوں نے بطور سند کے پیش کیا۔ پس ان کے اس اقرار سے یہ بحث در اصل ختم ہو جاتی ہے۔ اور ضرورت نہیں کہ اس سے زیادہ اس پر کچھ لکھا جائے۔ کیونکہ جو بات حضرت خلیفۃ المسیح پروفیسر صاحب اور پبلک پر واضح کرنا چاہتے تھے۔ اور اس کے لئے انہوں نے قلم اٹھائی تھی۔ اسکو اب پروفیسر صاحب خود تسلیم کرتے ہیں۔ اور کیونکر تسلیم نہ کرتے۔ ایسی واضح اور محکم دلیل سے کون شخص انکار کر سکتا ہے۔ ہاں اس بات کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ پروفیسر صاحب کا یہ تسلیم کر لینا تو بہت درست اور صحیح ہے۔ کہ زید و بکر کا قول حجت نہیں ہو سکتا۔ مگر ان کا یہ فرمانا ہرگز درست نہیں کہ انہوں نے مسٹر امیر علی وغیرہ کے اقوال کو بطور سند اور حجت کے پیش نہیں کیا تھا۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلیل کے ہی پیش کیا۔ اب تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زبردست دلائل سے مجبور ہو کر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کے اقوال کو بطور سند اور حقیقی دلیل کے پیش نہیں کیا تھا بلکہ صرف بطور تائیدی دلیل کے۔ لیکن ان کے اس اقرار سے ان کا بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ واقعی امر یہی ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کے اقوال [illegible] غلطی اور کمزوری [illegible]

پروفیسر صاحب اتنا تو جانتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ کسی مسئلہ کی تحقیق اسی طریق پر ہو سکتی ہے کہ اس کے صدق و کذب کو مشاہدہ یا دلائل کے ذریعہ سے دیکھا جائے نہ اس طرح کہ زید و بکر کے اقوال کو سند لیا جائے۔ زید و بکر کے اقوال سند نہیں ہوتے۔ ہاں کبھی بطور تائیدی دلائل کے استعمال ہو سکتے ہیں۔ تو اس سے ان کا کیا مطلب تھا۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی مدعی کسی عقیدہ کو غلط یا صحیح ثابت کرنا چاہے۔ تو اس کا یہ طریق نہیں کہ صرف زید و بکر کے قول کو پیش کرے۔ اور ایسے اقوال کی بنا پر ایک نتیجہ نکال لے بلکہ اسے چاہئے کہ عقلی دلائل یا مشاہدہ سے اس عقیدہ کو درست یا غیر صحیح ثابت

نامۂ صادق

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

(۱۳)

(نوشتہ جناب مفتی محمد صادق صاحب)

نومسلم احمدی مبلغین کی قابل قدر کوششیں اللہ پاک کی رحمت سے بعض نومسلموں کو اللہ تعالیٰ نے یہ جوش اور قوت عطا کی ہے کہ وہ امریکہ کے باشندوں کے درمیان احمدیت کی تبلیغ میں سرگرم ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر (۱) مسٹر [illegible] ہیں۔ جو شکاگو میں سب سے اول مسلمان ہوئے۔ اور اب [illegible] اپنے ہم وطنوں کو اسلام کی طرف کھینچنے میں کوشاں ہیں۔ [illegible] پندرہ کے قریب مرد و زن ان کے ذریعہ سے ہدایت پا کر داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ اور ان کا ہفتہ وار جلسہ ایک [illegible] احمدی مسلمان مسٹر [illegible] کے مکان پر ہر اتوار کو ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری مبلغہ مسز [illegible] ہیں۔ جو نیویارک میں کام کر رہی ہیں۔ پانچ اشخاص پہلے ان کے ذریعہ سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور اس ہفتہ میں تین اور نومسلموں کے خطوط انہوں نے بھیجے ہیں۔

۳۔ تیسرے صاحب مسٹر ایلبرا [illegible] ہیں۔ جو فلاڈلفیا [illegible] میں مقیم ہیں۔ ان کی تصویر رسالہ مسلم سن رائز میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے ذریعہ سے [illegible] آدمی اس [illegible] تک [illegible] ہو چکے ہیں۔ نیز وہ [illegible] ہیں کہ اس شہر کے لوگ چندہ کر کے مجھے لیکچروں کے واسطے وہاں بلائیں۔ اور میرے اخراجات سفر بھی اپنے چندہ سے بہم پہنچائیں۔ چونکہ فلاڈلفیا ڈیٹرائٹ سے دو ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ صرف ریل کا کرایہ آمد و رفت قریباً پانچ سو روپیہ ہوگا۔ اس ملک میں ریلوں میں درجات نہیں ہوتے۔ سب کے واسطے ایک ہی قسم کی گاڑی اور مساوی آرام مہیا کیا جاتا ہے۔ البتہ سونے کی گاڑی الگ ہوتی ہے۔ جس میں بستر وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کا کرایہ تھوڑا سا زیادہ ہوتا ہے۔ بہت فرق نہیں۔

ایک اور عزت افزائی اس ملک میں اخبارات کی ایک کانفرنس بنائی گئی ہے۔ جس کا نام رکھا گیا ہے پریس کانگریس آف دی ورلڈ۔ اس کانفرنس نے عاجز کو بلحاظ اڈیٹر ایک اسلامی رسالہ کے اپنے ایک اجلاس میں ممبر منتخب کر کے مجھے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اسے قبول کروں۔ اس کے ممبر بہت بڑے بڑے اخبار نویس ہیں۔ جن کے اخبار روزانہ لاکھوں چھپتے ہیں۔ پریذیڈنٹ ہارڈنگ بھی اس کے ممبر ہیں۔

وسط امریکہ میں احمدی الحمد للہ کہ وسط امریکہ میں ایک صاحب مسٹر [illegible] نام بذریعہ خط بیعت داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ قبل ازیں ایک صاحب اور بھی وسط امریکہ میں احمدی مسلمان ہو چکے ہیں۔ [illegible] ممالک امریکہ میں تبلیغ ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس کے واسطے سامان کافی ہو۔

پتہ تار احباب کرام کی اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے۔

۱۔ میں نے اپنا پتہ تار گھر Western Union میں مختصر رجسٹر کرایا ہے۔ اور وہ یہ ہے

Sunrise, Detroit, Mich.
U.S. America.

یہ صرف دو لفظ شمار ہوں گے۔ ملک امریکہ کے لفظ کا تار والے چارج نہیں کرتے۔ اور ڈی ٹرائٹ بھی ایک لفظ شمار ہوتا ہے۔

۲۔ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان وی پی جاری نہیں ہے۔

۳۔ جو صاحب کچھ رقم بھیجنا چاہیں۔ اور کوئی شے منگوانی ہو۔ تو ہندوستانی کرنسی نوٹ رجسٹری لفافہ میں بھیج دیں یا بیمہ کرائیں۔ یا ٹامس کک کمپنی نیویارک کے نام کا چک بھیجدیں۔ یا امریکہ کے کسی شہر کی ہنڈی خواہ کوئی شہر ہو میں یہاں باسانی وصول کر سکتا ہوں۔ محمد صادق

Dr. M. M. Sadiq
27 La Belle Ave
Highland Park Mich

عیسائیت کے متعلق دلچسپ گفتگو

مابین

مبلغ اسلام آف ماریشس اور ایک مسیحی

ایک معزز یورپین مسیحی [illegible] نام میرے پاس آیا اور کہا کہ میں [illegible] دریافت کیا چاہتا ہوں۔ کہا گیا بڑی خوشی سے دریافت کریں۔ گفتگو [illegible] جو حسب ذیل ہے

مسیحی: آپ عیسیٰ کو مانتے ہیں۔ مبلغ اسلام: ہاں ہم حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے ہیں۔

مسیحی: [illegible] سمجھتے ہو۔ مبلغ اسلام: بیٹا سے بڑھ کر

مسیحی: کیا [illegible] ہو سکتا ہے۔ مبلغ اسلام: نہیں

مسیحی: [illegible] خدا نہیں مانتے۔ مبلغ اسلام: [illegible] کبھی [illegible] وہ خدا ہے۔

مسیحی: اس نے کہا ہے۔ مبلغ اسلام: کیا آپ نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ وہ خدا ہے۔

مسیحی: نہیں مگر انجیل میں لکھا ہے۔ مبلغ اسلام: ہرگز نہیں کیا آپ دکھا سکتے ہیں۔

مسیحی: میں انجیل سے ڈھونڈ کر بتاؤں گا۔ اس وقت میرے پاس انجیل نہیں۔ مبلغ اسلام: بہت اچھا ہم ہر وقت سننے کو تیار ہیں۔ انجیل میں ہرگز نہیں کہ عیسیٰ نے کہا کہ میں خدا ہوں۔

مسیحی: یحییٰ کے پاس جب اس نے اصطباغ لیا تو آسمان سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔

مبلغ اسلام: اس طرح کے بیٹے تو ہم سب ہیں کیا آپ نہیں کہا کرتے اے باپ جو آسمان میں ہے۔ بائبل میں ہے یعقوب نخست زادہ من است۔ بلکہ ہر نبی کو بیٹا کہا گیا ہے۔

مسیحی: عیسیٰ کا کوئی انسان باپ نہیں اس لئے خدا اس کا باپ ہے۔

مبلغ: آدم کا بھی کوئی باپ نہیں اس لئے کیا خدا ان کا باپ ہے۔

مسیحی: بے شک خدا نے آدم کو بنایا اس لئے وہ آدم کا

باپ ہے۔ ماں بھی ہے عیسیٰ کو بنایا اس لئے اس کا باپ ہے

مبلغ۔ چونکہ ہم سب کو خدا نے بنایا اس لئے ہم سب کا خدا باپ ہے۔

اگر عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے والا خدا ہو سکتا ہے تو جتنے عورت کے پیٹ سے نکلے ہیں۔ سب خدا ہونے چاہئیں۔ غیر محدود خدا کیسے محدود پیٹ میں سما گیا۔

مسیحی۔ خدا جو چاہے کر سکتا ہے۔ یہ مسٹری ہے۔ جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

مبلغ۔ اگر ہم مسٹری کو دلیل بنا لیں۔ تو رام کرشن۔ بلکہ پتھر کو بھی خدا ماننا پڑیگا۔

مسیحی۔ خدا کا نہ آغاز ہے نہ خاتمہ۔ اور یہ ہماری عقل میں نہیں آ سکتا۔ کہ کوئی ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے کہ نہ اسکی ابتدا ہو نہ انتہا۔

مبلغ۔ چونکہ حضرت عیسیٰ کا آغاز ہے وہ حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اور ان کی انتہا ہے کہ فوت ہو گئے۔ اس لئے وہ خدا نہیں۔ بلکہ مخلوق ہیں۔

مسیحی۔ جب خدا ہر جگہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ مریم کے پیٹ میں نہ ہو۔

مبلغ۔ جب خدا مریم کے پیٹ میں تھا۔ تو باقی جگہ خدا تھا یا نہیں۔

مسیحی۔ ہاں باہر بھی تھا۔

مبلغ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سارا خدا مریم کے پیٹ میں داخل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس کا ایک حصہ داخل ہوا تھا۔

مسیحی۔ آپ انجیل نہیں مانتے۔

مبلغ۔ جہاں توریت کے برخلاف ہے۔ وہ نہیں مانتے۔ توریت میں لکھا ہے کہ ایک خدا ہے تو ہم کیسے مان لیں کہ تین خدا ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں میں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں آیا۔

مسیحی۔ خدا واحد ہے لیکن اس میں تین اقنوم ہیں۔

مبلغ۔ کیا یہ انجیل میں ہے؟ اور جب ایک مر گیا تو کیا تینوں مر گئے۔

مسیحی۔ ہاں انجیل میں ہے۔ اور خدا نہیں مرتا۔ یسوع خدا نہیں مرا تھا۔ بلکہ یسوع انسان مرا تھا۔

مبلغ۔ یسوع خدا نہیں مرا تھا۔ تو پھر کفارہ ثابت نہ ہوا

مسیحی۔ وہ ہمارے گناہوں کیلئے مرا۔

مبلغ۔ ایک انسان کے مرنے سے ایک ہی کے گناہ بخشے جا سکتے ہیں۔ نہ کہ ساری دنیا کے۔

مسیحی۔ آپ موت سے کیا مراد لیتے ہیں۔

مبلغ۔ روح کا جسم سے الگ ہو جانا۔

مسیحی۔ خدا کی روح یسوع کے انسانی جسم سے الگ ہو گئی۔

مبلغ۔ اس طرح تو خدا بھی مر گیا۔ اور انسان بھی پھر آپ کیسے کہتے ہو کہ خدا پر موت نہیں آئی تھی۔

مسیحی۔ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ سولی پر مر گیا تھا۔

مبلغ۔ ہم یہ نہیں مانتے کیونکہ توریت میں لکھا ہے کہ جو سولی پر مرتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے۔

مسیحی۔ نہیں کیا اگر آپ کو آپ کے دشمن سولی پر مار دیں تو آپ لعنتی ہو جائینگے۔

مبلغ۔ میں نبی نہیں ہوں۔ نبی کے لئے یہ شرط ہے۔

مسیحی۔ اچھا اب وقت بہت ہو گیا ہے۔ پھر میں انجیل میں پڑھ کر آپ سے بات کروں گا۔

مبلغ۔ بہت اچھا مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اگر آپ ایسا کرینگے۔

مسیحی۔ میں حیران تھا کہ آیا مسلمان عیسیٰ کو مانتے بھی ہیں یا نہیں میں نے ایک بڑے مسلمان سے پوچھا تھا تو اس نے کہا کہ مسلمان اسکو ایک بڑا نبی مانتے ہیں میں نے پھر اس سے سوال کیا تھا۔ کہ کیا نبی بھی کذاب اور مفتری ہو سکتا ہے اس نے کہا نہیں پھر میں نے اسے کہا کہ پھر جب اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو تم اسکو کیوں نہیں مانتے۔ اس سے اس کا جواب بن نہ آیا۔ میں ہمیشہ تعجب میں رہا کہ مسلمان عیسیٰ کو مانتے بھی ہیں پھر مفتری اور کذاب بھی ٹھہراتے ہیں سو آج مجھے آپ سے معلوم ہو گیا کہ عیسیٰ نے کبھی خدائی کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔

مبلغ۔ حضرت عیسیٰ سولی پر لٹکایا گیا تھا اس پر مرا نہیں تھا۔ بے ہوش اتار لیا گیا تھا۔ ایک کمرے دار قبر میں رکھا گیا تھا۔ یوسف ارمتیا نے بہت سے مصالح اس کے زخموں پر لگائے وہ اچھا ہو کر تیسرے دن قبر سے باہر آ گیا مالی کے کپڑے پہنے ہوئے۔ حواریوں کے ساتھ کھاتا پیتا رہا۔ چالیس دن تک ان کے ساتھ رہا۔

مسیحی۔ وقت بہت ہو گیا ہے۔ میں وہ مقامات اناجیل سے نکال کر لاؤنگا۔ جن میں لکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے۔ مبلغ۔ بہت خوب۔ راقم خاکسار غلام محمد احمدی مبلغ اسلام [illegible]

مکتوب امام

حسابات سلسلہ کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

حال میں ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ تحصیلدار صاحب بٹالہ سے ایک آدمی یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ کشمیر سے واپس آ کر میاں صاحب نے جب حسابات کے کاغذات منگوائے تو معلوم ہوا کہ ۸۰ ہزار خزانہ میں ہونا چاہئے۔ لیکن روپیہ موجود نہ تھا۔ اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ۸ ہزار روپیہ خلیفہ رشید الدین صاحب کے پاس اور ۸ ہزار روپیہ مولوی عبد المغنی صاحب کے پاس اور چار ہزار مولوی شیر علی صاحب کے پاس اور ۴۲ ہزار روپیہ بنگالیوں کے پاس ہے۔ کیا تحصیلدار صاحب اس معاملہ میں دخل دے سکتے ہیں۔ اس پر ضرور توجہ کرنی چاہئے۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا۔

"اگر ہمارا بیالیس ۴۲ ہزار روپیہ تحصیلدار صاحب کی معرفت مل جاوے تو الحمد للہ۔ ہم اسکا نصف روپیہ تحصیلدار صاحب اور ان کے عہدہ داروں کو دے دینگے۔ میری تحقیقات میں تو بیالیس ۴۲ ہزار روپیہ نہیں معلوم ہوا۔ بلکہ دو ہزار بھی نہیں۔ بلکہ ایک پیسہ بھی نہیں نکلا جو لوگوں نے کھایا ہو۔ میں نے تحقیقات کر کے نکالا ہے۔ کہ چودہ ہزار کے قریب نظارت کا قرض دوسروں کے ذمہ حسابات میں درج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے اسکو تین سے ضرب دیکر بیالیس ۴۲ ہزار بنا لیا ہے۔ اس قرضہ کا دو ثلث سے زیادہ حصہ وہ ہے۔ جو کہ طالب علموں کو بطور وظیفہ (پچھلے تین سال میں) دیا جاتا رہا ہے۔ چونکہ ان طلباء سے معاہدہ لکھوایا جاتا ہے۔ کہ وہ یہ روپیہ ادا کر دینگے۔ اس لئے اسکا نام قرضہ رکھا گیا۔

کچھ ایسا روپیہ تھا۔ جو درحقیقت زکوٰۃ کا خرچ تھا لیکن اس خیال سے کہ شاید اس کا کچھ حصہ ان لوگوں کے حالات کے درست ہونے پر واپس مل جائیگا۔ اس کو زکوٰۃ کی مد میں نہیں ڈالا گیا۔ بلکہ قرضہ کی مد میں دکھایا گیا ہے۔ اور میری منظوری سے یہ خرچ ہوا تھا۔

اس قسم کے قرض کے علاوہ کچھ قرض اس قسم کا تھا جیسا تمام نظارت کا قرض سمجھ لیا روپیہ پہلے خود دیا تھا۔ مگر مصلحتاً نظارت کی معرفت دیا گیا تھا۔ کچھ رقم ایسی تھی جو بوجہ مجبوری [illegible] تنخواہ لینے کے بعض کارکنان صدر انجمن و نظارت کو ان کی ترقی کے وقت پیشگی کے طور پر دی گئی تھی۔ لیکن اگر کسی کو سو روپیہ کی رقم دی گئی تھی تو اس کا مطالبہ [illegible] ہزار روپیہ تنخواہ کی حالت میں ہمارے ذمہ تھا۔ پس یہ خبر کسی نے [illegible] ہے اس سے ہماری کسی غلطی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ مجبوراً بیکار دھوکہ دیا ہے [illegible]

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ ایڈیٹر الفضل)

قادیان میں سکنی زمین

ا۔ محلہ دارالرحمت میں [illegible] فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ بیلور کے پاس نہایت عمدہ موقع کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب ذیل تعمیر [illegible] ۔ دیگر [illegible] فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں [illegible] فی مرلہ زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک متصل کھارا پر بھی جگہ موجود ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہو۔ محلہ دارالفضل غربی میں جگہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دارالفضل شرقی کے جنوب مشرق میں سڑک متصل کھارا کے ادھر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہیں۔ خریداروں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہوں گے۔ کوئی کھیت پانچ کنال ہے۔ کوئی ساڑھے چار کوئی آٹھ کنال وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت [illegible] فی مرلہ ہے۔ نوٹ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہ نہیں دی جاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں جہاں سے دکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجی جانی چاہیئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے پھر جب پوری قیمت جمع ہو جائے تو جس جگہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں کھلوا کر اپنے حدود قائم کر لیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

تجرید بخاری اردو

۱۲/۴۸

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث کا انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علماء عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی در بیا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام زمانئیں بنام

مجم سوا پانچسو (مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کوہ ولیشاہ کے لکھائیں) قیمت [illegible] محصول [illegible]

قادیان میں رہائش نیوالوں کو

مژدہ

۱۔ ایک مکان نور ہسپتال کے قریباً دس کرم کے فاصلہ پر جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

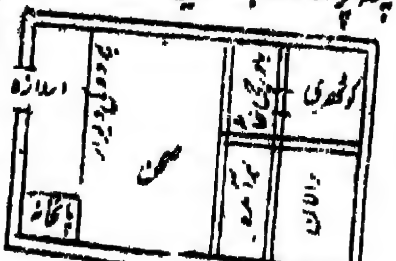

تمام مکان پختہ بنا ہوا ہے۔

۲۔ سٹور احمدیہ کے جانب شمال ۲۵ فٹ کا بازار چھوڑ کر ایک پلاٹ پانچ کنال کا موجود ہے جس کے جنوب کی طرف بازار بیس فٹ اور مشرق کی طرف بازار بیس فٹ اور شمال کی طرف ایک گلی آٹھ فٹ جاتی ہے۔ یہ قطعہ شہر کے نہایت قریب اور سٹور کے بالکل متصل ہے۔ اگر کوئی صاحب سارا خریدے گا تو للعہ مرلہ اور جو صاحب ایک کنال بطرف مشرق خریدیگا اسکو للعہ فی مرلہ کے حساب سے فروخت ہوگا۔ خریداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر

عبدالعزیز خاں رتچپال منیجر احمدیہ سٹور قادیان پنجاب

الخطبہ ۱۲

ایک نوجوان جو تعلیم یافتہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں کتابوں کی تجارت کرتا ہے۔ جائداد قریباً دو ہزار جس میں ایک ہزار کی دکان ہے۔ اور ۲۰ ۲۵ روپیہ ماہوار کما لیتا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کی یہ خواہش اور تجویز ہو کہ اس کی لڑکی قادیان دارالامان میں رہے۔ تو تم معرفت منیجر الفضل

قادیان سے خط و کتابت کریں

احباب کو چاہیئے

کہ جماعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب محمد عنایت اللہ تاجر کتب سے خریدیں کیونکہ اس دوکان سے کمیاب کتب بھی مل جاتی ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۰۳۵/۱۹۱۵ کلاف

اناج دالوں اور آٹا کا نرخ !

اناج۔ دالوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنے والے مال پر بھی عاید ہوں گی۔

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
۱۸ دسمبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
اے ای سٹوول صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

قادیان میں جرمن کے

مشہور ... میکروں کی کپڑے سینے کی مشین ... نقد قیمت پر ... ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف اعجاز صنعت قابل دید ولایتی کاغذ پر ۲۳۰ صفحہ کی مجلد قیمت ...

حمائل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ... قیمت ... محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نورالدین شیخ تاجران دارالامان

(قادیان)

کشمیری مال منگوانیکا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند احباب کو مطلع کرتا ہوں کہ اسوقت سردی کا موسم آرہا ہے۔ لوئیاں۔ پٹو۔ دھسے۔ ... چادریں ہر قسم کا گرم مال۔ چادریں۔ نافہ کستوری فی تولہ ... زعفران ... موسیالی ... اصلی ... فی سیر ... فی تولہ ... علاوہ محصولڈاک کے ... قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سلک ... نزد ... سرینگر کشمیر

الخطبہ ۱۳

جماعت احمدیہ ... میں ایک صاحب ہیں خیاط۔ دیندار۔ احمدی عمر ۲۷ سال۔ وجیہہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم حکمت شاہدرہ لاہور

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے زیادہ چھپنے والا اور احمدی جماعت میں بکثرت پڑھا جانے والا پرچہ ہے۔ اسے کم از کم دس ہزار تعلیم یافتہ ہفتہ میں دوبار پڑھتا ہے اسمیں اشتہار دینا آپ کے لئے بہت مفید ہے۔

کرے۔ ہاں کبھی ایسا وہ کر سکتا ہے کہ اپنے پیش کردہ دلائل کی تائید میں کسی اور کا قول بھی نقل کر دے اب میں پروفیسر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے اپنے لیکچر میں ایسا ہی کیا تھا؟ وہ کونسے دلائل تھے جو انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کئے تھے۔ جن کی تائید میں انہوں نے مسٹر میور وغیرہ کے اقوال نقل کئے تھے۔ پروفیسر صاحب نے اپنی طرف سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی تھی بلکہ صرف چند لوگوں کے اقوال پیش کئے اور ان کی بنا پر نتیجہ نکالا۔ کہ اسلام اب دنیا کے لئے تسلی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

پس اس صورت میں کیا ان کا یہ فرمانا بالکل غلط نہیں کہ انہوں نے ان اقوال کو صرف تائیدی رنگ میں پیش کیا تھا۔ بطور سند اور حجت کے پیش نہیں کیا تھا۔ پروفیسر صاحب کے لیکچر کو پڑھو اس میں انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش نہیں کی تھی صرف چند اقوال پیش کرکے حاضرین کو بتلایا کہ پس ثابت ہوا کہ اسلام اب دنیا کے لئے تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ پرکاش ان کے لیکچر کے اس حصہ کو حسب ذیل الفاظ میں نقل کرتا ہے۔

"اب اسلام کو لیجئے......اسلام بھی اب دنیا کو تسلی نہیں دے سکتا۔ جس طرح میں نے عیسائی مذہب کے متعلق اپنے دعوے کے ثبوت میں عیسائی پادریوں کے حوالے دئے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے متعلق بھی مسلمان علماء کے ہی حوالے پیش کروں گا۔ (اس کے بعد چند آدمیوں کے قول نقل کرکے فرمایا کہ) پس ثابت ہوا کہ یہ تینوں مذاہب ناکافی ہیں"

پروفیسر صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کیا پیش کیا۔ صرف چند آدمیوں کے اقوال اور ان سے جھٹ یہ نتیجہ نکال لیا کہ اسلام اب دنیا کے لئے کافی نہیں۔ پس پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا بالکل غلط ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کے اقوال بطور سند پیش نہیں کئے تھے۔ بلکہ صرف بطور تائیدی دلائل کے جو اپنے پیش کردہ دلائل کی تائید میں ان اقوال کو پیش کیا تھا۔ تو وہ دلائل جو انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کئے تھے جن کی تائید میں انہوں نے ان اقوال کو پیش کیا تھا۔ وہ کہاں ہیں۔ یہی بات ہے کہ پروفیسر صاحب

جناب مولوی محمد احسن صاحب کے متعلق اہلحدیث کا سوال

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا جواب

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں جناب مولوی محمد احسن صاحب کے متعلق ایک نوٹ شائع کرکے چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نسبت غلط فہمی اور بدظنی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور اس بات کو پیش کرکے اس کا جواب حاصل کروں۔ ذیل میں وہ عریضہ جو میں نے حضور کی خدمت اقدس میں لکھا اور جواب درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیدی و آقائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار اہلحدیث ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں حضور کے متعلق شائع ہوا ہے کہ

"سنہ ۱۹۱۸ء میں جب آپ شملہ پر تھے۔ تو بابو عبدالحق احمدی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا تھا کہ مولوی محمد احسن ہمیشہ سے لالچی ہیں۔ حضرت (مرزا) صاحب کے زمانہ میں بھی لالچی تھے۔ اب بھی ان کی یہی حالت ہے۔ لالچ ہی کی وجہ سے وہ لاہوریوں کی طرف ہو گئے۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ آپ نے ایسا کہا تھا؟"

چند دن ہوئے جب یہی عبدالحق جس کا اہلحدیث نے حوالہ دیا ہے۔ یہاں آیا۔ تو مذکورہ بالا روایت سنی گئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہلحدیث کو یہ اطلاع عبدالحق کے ذریعہ ہی پہنچی ہے۔ اور وہ اہلحدیث سے اس قسم کا تعلق پہلے سے رکھتا ہے۔ جیسا کہ غیر احمدیوں کے جلسہ کے بعد اس نے ہمارے خلاف اہلحدیث کو یہ بالکل جھوٹی خبر پہنچائی تھی۔ کہ ہم نے غیر احمدیوں کے جلسہ کے اثر کو زائل کرنے کیلئے افریقہ میں دس ہزار لوگوں کے احمدی ہونے کی خبر اڑائی ہے۔ جس کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ جن دنوں حضور شملہ قیام فرماتے تھے۔ عبدالحق مذکور نے دو تین بار حضور سے گفتگو کی ہے اسے "پیغام" میں نہایت غلط اور رنگ دیکر چھپوا دیا تھا۔

جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ اس میں مذکورہ بالا روایت کا قطعاً ذکر نہیں ہے۔ میں بھی حضور کے ساتھ تھا۔ مگر مجھے بھی ذاتی طور پر بالکل علم نہیں ہے۔ کہ حضور نے عبدالحق سے یہ بات فرمائی۔

براہ کرم حضور اس کے متعلق جو اصل بات ہو۔ اس سے مطلع فرمادیں۔ تا کہ لوگوں کی آگاہی کے لئے شائع کر دیجائے۔

طالب دعا

غلام نبی خادم "الفضل"

عزیز مکرم! السلام علیکم۔ جہاں تک میرا حافظہ مدد کرتا ہے۔ مجھے اس قسم کی کوئی بات یاد نہیں۔ جو میں نے میاں عبدالحق شملوی سے کہی ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ان سے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔ اور میں نے حافظ روشن علی صاحب سے بھی جو وہاں موجود تھے۔ دریافت کیا ہے۔ کہ کیا ایسی کوئی بات ان کو یاد ہے۔ جس کو بگاڑ کر بھی وہ اس قسم کی بات بنا سکتے تھے۔ مگر انہوں نے بھی یہی بتایا کہ ان کو قطعاً یاد نہیں۔ درحقیقت ایسے امور کے متعلق پہلے الزام لگانے والے سے ثبوت طلب کرنا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے مطالب کے حاصل کرنے کیلئے جو چاہتے ہیں لکھ دیتے ہیں۔ کبھی کوئی بات ہوتی ہے اور اسے بگاڑ کر لکھ دیتے ہیں۔ کبھی محض افتراء ہی ہوتا ہے۔ اور ان کے اذناب ان خبروں کو آگے لوگوں میں پھیلا دیتے ہیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

نے انہی اقوال کو بطور سند کے پیش کرکے انہی سے اپنا نتیجہ نکالا تھا اور ان کی یہی غلطی تھی جس کی طرف ان کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اور وہ اس اصل کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ زید و بکر کے قول بطور سند پیش نہیں ہو سکتے۔ پس پروفیسر صاحب کے اس اعتراف سے حضرت خلیفۃ المسیح کی غرض پوری ہو گئی۔ اور جس بات کے ثابت کرنے کیلئے انہوں نے قلم اٹھایا تھا آخر پروفیسر صاحب کو اسی بات کا اقرار کرنا پڑا۔ اب پروفیسر صاحب کو چاہئے کہ جس اصل کو اب انہوں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اسی کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح سے مناظرہ فرمالیں۔ تا غور کرنے والی طبیعتیں خود ہی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

"جلسہ کے متعلق مضامین کی کثرت اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم اور ضروری خطبات جمعہ کے طویل ہونے کی وجہ سے ڈائری ساتھ کے ساتھ شائع نہیں کی جا سکی۔ اور اس سلسلہ کو باقاعدہ رکھنے کے لئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ شائع شدہ ڈائری سے اگلی تاریخ کی ڈائری درج ذیل کی جائے۔ (ایڈیٹر)

(۱۸ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

سکھ نو مسلم ایک سکھ نو مسلم جن کا نام محمد یوسف صاحب ہے اور جو پیام میں مضامین لکھا کرتے ہیں حضور سے ملے۔ ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کب مسلمان ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ سات سال ہو گئے۔ اور میرا سارا خاندان مسلمان ہو گیا ہے۔

گورمکھی کی ابتدا مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بھی حاضر تھے۔ سکھوں کے متعلق گفتگو کے دوران میں حضور نے فرمایا کہ گورمکھی زبان کے متعلق تحقیقات کرنی چاہئے۔ کہ اس کی ابتدا کب سے ہے۔ اور اس کی حرکات وغیرہ کب ایجاد ہوئی ہیں۔ شیخ صاحب (ایڈیٹر نور) نے عرض کیا کہ سکھ اس کی ابتدا گورو انگد سے بتاتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ تو ان کا بیان ہے اور ہر مذہب کے لوگ اپنی مذہبی زبان کے متعلق قدامت کا دعوے کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو سنسکرت کے متعلق دعوے کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ تاریخ تحقیقات اور جرح کے بعد کیا فیصلہ کرتی ہے۔ اسی اصول کے مطابق سکھوں کا بیان ان کی مذہبی زبان کے متعلق آخری حد کا پتہ دیتا ہے۔ مگر ہمیں غیر مذاہب کے غیر جانبدار محققوں کے بیانات کو دیکھنا چاہئے۔ کہ وہ اس زبان کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ اگر یہ تحقیق ہو جائے کہ حرکات تحریک کے آغاز کے بعد کی ایجاد ہیں۔ تو کئی مفید باتیں ہمیں اسلام کی تائید میں سکھوں کے متعلق معلوم ہو سکتی ہیں۔

(۱۹ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

بمبئی میں ترک موالاتیوں کا تشدد فرمایا کہ شہزادہ ویلز کے بمبئی میں آنے پر وہاں فساد ہو گیا۔ متعدد آدمی پولیس کے مارے گئے اور چند سپاہی بھی کام آئے۔ فرمایا۔ عدم تشدد تو ایک بہانہ ہے۔ ورنہ ہر ایک ملک میں انقلاب کرنے والے ابتداء میں تشدد کے خلاف ہی وعظ کیا کرتے ہیں۔ تا کہ سرکاری گرفت سے بچے رہیں مگر انجام ہر ایک انقلابی تحریک کا تشدد پر ہوا کرتا ہے۔

نبیوں اور لیڈروں میں ایک فرق عدم تعاون لیڈر خصوصاً مسٹر گاندھی جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ دسمبر کے آخر میں یقیناً سوراج مل جائیگا۔ اس کے ذکر میں فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور ان لوگوں میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ وہ خدا سے علم پا کر ایک بات کہتے ہیں اور ساتھ ہی الا ان یشاء اللہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جو خدا کی طرف سے کچھ روشنی نہیں رکھتے کس طرح بے خوف ہو کر ایک دعوے کرتے ہیں۔ جس کا انجام ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

یورپ میں مقاطعہ جوعی کا علاج اس ذکر میں کہ ڈاکٹر کچلو نے [illegible] کی دھمکی دی تھی۔ فرمایا یہ بالکل شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ کہ خودکشی کی جائے۔ فرمایا۔ ولایت میں عورتوں نے ہنگر سٹرائک (Hunger Strike) کی تھی لیکن وہاں کے ڈاکٹروں نے اس کا علاج نکال لیا تھا۔ وہ منہ نہیں کھولتی تھیں اور ڈاکٹر ربڑ کی نلکی ناک میں ڈالکر کافی دودھ پیٹ میں پہنچا دیتے تھے۔

مسٹر گاندھی اور مالویہ کا مقصد ایک ہی فرمایا۔ حالات پیش آمدہ یہ بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی شامت آئی ہے۔ میں مسٹر گاندھی اور پنڈت مالویہ کو ایک ہی سمجھتا ہوں دونوں ایک ہی مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر دونوں کا طریق کار مختلف ہے۔ اگر مسٹر گاندھی کامیاب ہو جائیں تو خیر اور اگر نہ ہوں اور فساد اور بربادی ہو تو مالویہ کہہ دینگے کہ ہندوؤں کا لیڈر تو میں ہوں اور ہندو اس تمام بربادی کے مضرات سے بچ جائینگے۔ مگر مسلمانوں میں درمیانی راہ کا کوئی آدمی نہیں جو مسلمان سرکاری ملازم ہیں وہ لیڈری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اور باقی انتہائی حد پر ہیں۔ اس لئے جس طرح غدر میں مسلمانوں کے سر تھپ گئی تھی۔ اسی طرح یہاں ہوگا۔

(۲۰ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

گاندھی جی کی توبہ فرمایا مسٹر گاندھی نے اپنی غلطی کا اقرار کر دیا ہے کہ ہندوستان ابھی سول ڈس اوبیڈینس کے قابل نہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے سزا رکھی ہے۔ کہ ان کے ساتھی ہفتہ وار روزہ رکھیں۔ مسلمانوں کیلئے اس قسم کے روزے تو خلاف شریعت ہیں۔ اگر وہ رکھیں تو خلاف شریعت فعل کے مرتکب ہوں گے۔ اور باقی رہے ہندو ان کا روزہ یہ ہے کہ روٹی نہ کھائیں اور تمام چیزیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے ان کے لئے کوئی نقصان نہیں۔

ساری دنیا میں چرخے کا رواج ہو تو کچھ بنتا کھدر کے ذکر میں فرمایا کہ اب تو غیر ملکوں میں بھی چرخہ نکل گیا ہے۔ مانچسٹر وغیرہ کی تباہی صرف ہندوستان کے چرخے سے ناممکن ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہاں کی ضروریات بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ ہاں اگر ساری دنیا کلوں کو توڑ کر چرخے لے بیٹھے تو ممکن ہے۔ ہندوستان بڑھ جائے۔ کیونکہ ترقی کے دو ذریعہ ہوتے ہیں۔

۱- یہ کہ یا تو آدمی خود دوسروں سے آگے بڑھ جائے۔

۲- یا دوسروں کو پکڑ کر پیچھے ہٹا دے۔ اگر کوئی چاہے کہ نہ خود آگے بڑھے اور نہ دوسروں کو پیچھے ہٹائے تو پھر ترقی ناممکن ہے۔ اگر ساری دنیا میں چرخے کا رواج ہو جائے۔ تو پھر ہندوستان ساری دنیا سے بڑھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

ایک حد تک گرد مفید ہے گرد کے متعلق فرمایا۔ اب نئی ڈاکٹری تحقیقات ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گرد ضروری ہے کیونکہ جو جرم انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے گرد [illegible] جاتا ہے۔ چھاننی کا کام دیتا ہے۔ سائنسدانوں نے ایک محاورہ بنایا ہے۔ کہ جو انسان گرد بالکل نہ کھائے وہ بھی مر جائیگا۔ اور جو زیادہ کھائے وہ بھی مریگا۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

نہایت اہم اور دلچسپ واقعات

(گذشتہ سے آگے)

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

نمبر وار کا پیغام گذشتہ خط میں عرض کر چکا ہوں۔ دن ... کے چار دن کی قابل تذکرہ ہیں۔ اور دو دن کا تذکرہ ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے۔ اب یہ تیسرا دن ہے۔

۲۔ اکتوبر کی صبح کو اس گاؤں سے جہاں کشفو کی کالی رات جنگ کر کی پڑی رخصت ہونا پڑا۔ گاؤں کے نمبر وار بارمین کا قائم مقام آیا۔ کہ مین اور رؤسائے وریہ آپ کا وعظ سننا چاہتے ہیں۔ حکم کی تعمیل کی گئی اور اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ جسے سب نے سادے دل سے توجہ سے سنا۔ اس تبلیغ کے بعد برہنہ لڑکے و لڑکیوں کی فوج کا جائزہ لیتے ہوئے راستہ کے نشیب و فراز بالا و زیرین کو طے کر کے آخر Omahene یعنی Paramount King شاہ اعظم اوف گوبرا کے صدر مقام میں پیدل ۲ میل چلکر پہنچے۔

شاہ اعظم قوم گوبرا اس بلدہ کا نام Oguaa وگوان ہے۔ اور رئیس کو Omahene بادشاہ اعظم کہا جاتا ہے۔ اس کا مکان عالیشان ہے۔ اس کے جلوس میں بندوقچیوں کی فوج ترانے شور نقارے ہوتے ہیں۔ علاقہ فانٹی میں یہ رئیس بہت بڑا آدمی گنا جاتا ہے۔ سرکاری طور پر اس کی بڑی عزت ہے۔ گدی نشینی کیلئے گورنر بذات خاص تشریف لاتے ہیں۔ موجودہ رئیس کو مسند ریاست پر متمکن ہوئے ۲۹ برس ہو گئے ہیں۔ عاجز نے اس مقام پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ میری باتوں کا اس کے قلب پر اثر کرے۔ اور اس خاص جگہ پر جو اس موقعہ کے لئے تیار کی گئی تھی۔ عاجز مع رفقاء پہونچا۔ دونوں طرف میز بچھائے گئے تھے۔ ایک طرف اکابر و رئیس خود بیٹھے اور دوسری طرف خادم المسیح و جماعت احمدیہ نے جگہ لی۔ رئیس چلکر میری جگہ پر آیا اور مراسم آداب بجا لایا۔ اس کے بعد اس کے ترجمان کی مدد سے تبلیغ کی اور پیغام حضرت مسیح موعود پہونچایا۔ جسے رئیس مذکور نے نہایت توجہ سے سنا۔ بعد تبلیغ تخلیہ میں ملاقات کی گئی۔ اور ایک احمدی رئیس اور رئیس اعظم کے درمیان جو قدرے غلط فہمی تھی رفع کی گئی۔ اس کے استیصال یا مسجد کیلئے بعض روکاوٹیں تھیں وہ رفع کرا دی گئیں۔ اس کے بعد رئیس نے درخواست کی کہ اس کے اکابر کو ایک اور وعظ کیا جائے۔ اور اسلامی احکامات بالتفصیل سنائے جائیں۔ جسے خوشی سے منظور کیا گیا۔

رئیس مذکور اس جلسہ میں بہت ادب کے ساتھ اور اسلامی لباس پہنکر آیا یعنی ایسا لباس جو یہاں کے مسلمان عموماً پہنتے ہیں۔ اور ہر طرح اسلام سے محبت کا اظہار کیا۔ مجھ سے قرآن کریم کا پارہ اول اور ٹیچنگ اوف اسلام لی اور کلرک کو حکم دیا کہ وہ اسے پڑھ کر سنایا کرے۔ اس بوڑھے کے بشرہ و حرکات سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ بوجہ عادت خمر نوشی اسلام لانے سے ہچکچاتا ہے۔ دراصل دل سے اسلام کی طرف آ گیا ہے۔ اور اس کے اکابرین تیار ہیں۔

اُنپ ماجی زبان فینٹی اور فینٹی رسومات کو دیکھکر ہندوستان کی بت پرستی کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ چنانچہ جب میں بیعت لیتا ہوں۔ سلام کہتا ہوں۔ تو ترجمان O My Lord اومیہو راجے پکارتا ہے۔ جب میں رخصت ہوتا ہوں تو لوگوں کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ جب میں نام پوچھتا ہوں تو یہ ہفتہ کے اس دن کا نام ہوتا ہے۔ جو اس مرد یا عورت کا یوم پیدائش تھا۔ میں نے ان حالات و الفاظ پر غور کیا ہے۔ اور مجھے میہو راجے "مہاراج" اور [illegible]

تمام پہلوانوں کے نام ہندوستان کی مشہور ... البتہ یہ عجیب بات ہے کہ ہند میں سوائے "منگل" کے اور نام ... رکھے جاتے ہیں۔ مگر یہاں ایسا نہیں کوفی (جمعہ) کوری (پیر) کورسی (آیتوار) کوجو (بدھ) وغیرہ عام نام ہیں۔ شادی و مرگ کی رسوم میں ایک حد تک تعلق ہے۔ اور اگر ان بت پرستوں کا مذہب دیکھا جائے تو وہ بھی ہندو مذہب سے ملتا ہے۔ چنانچہ جب Oguaa سے رخصت ہوکر قد آدم برابر گھاس میں سے گذرتے ہوئے ایک آدم آگے اور دوسرا آدم پیچھے (یعنی دو احمدی آدم نام) لیے قافلہ کے ساتھ جو ایک ایک کر کے جنگل کے تنگ راستہ سے گذر رہا تھا۔ میں نے ایک محراب کا دروازہ جو درختوں کی ٹہنیوں سے بنا ہوا تھا۔ دیکھا۔ اس پر میں ٹھہر گیا۔ اور ترجمان سے جو میرے پیچھے والا آدم تھا دریافت کیا۔ یہ کیا مقام ہے۔ دوسرے آدم سے جو میرے آگے تھا پوچھا یہ کیا ہے۔ آگے والا آدم اس علاقہ سے ناواقف تھا۔ اس لئے اور شخص نے فینٹی میں پیچھے سے جواب دیا "آپ ماجی" جسکا ترجمہ مجھے اس طرح کر کے بتایا گیا۔ کمن سیفول ہا بزرگ مقام ویحفظ الناس جالسا علی مقامہ علی شاطی "وہ دیوتا جو ہمیشہ اپنے مقام پر بیٹھا لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور دریا کے کنارے بیٹھا رہتا ہے۔ گویا یہ پانی کا دیوتا ہے۔ جو بت پرستوں کا محافظ ہے۔" اسمیں "اُنپ" ماجی ... ہے۔ اس دیوتا اور برہمنی مذہب کی مماثلت کو دیکھکر غالباً ہمارے دوست مہاشہ کرشن جی صاحب ایڈیٹر پرکاش تو یہ نتیجہ نکال لیتے۔ (اگر وہ ان ممالک میں ویدک مذہب کا پرچار کرنے کی تکلیف گوارا کر سکتے) کہ کوئی رشی ویدک مذہب کا پرچار کرنے آیا ہوگا۔ لوگوں نے بعد میں اس کا بت بنا لیا۔ مگر تمام حالات ... کی صورت کو دیکھکر میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ملک مصر کی قدیمی بت پرستی جو ہندوستان میں "سعر" یا "مشر" یعنی برہمنوں کے ذریعہ سے جو اہل مصر کے شاگرد ہوئے تھے۔ اور اس یاد کو تا حال تازہ رکھتے ہیں۔ پہلے بھی ان ممالک میں بت پرست مصریوں کے ذریعہ سے پھیلی۔

قافلہ سڑک پر دھوپ میں جنگل کے ۲ میل طے کر کے جب ہم شاہی سڑک پر پہنچے۔ تو سب لوگ تھک گئے۔ اور ہم کی

سلسلہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن الفضل قادیان

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ دیار محبوب کی خبریں دمبدم پہنچتی رہیں

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا کہ پیارے امام کی خیر و عافیت کم از کم ہفتہ میں دوبار معلوم ہوتی رہے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات طیبات من و عن اس کے کانوں تک پہنچ جائیں۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ حضرت امیر المومنین کا پر از معارف و ہدایت خطبہ جمعہ گھر بیٹھے سن لے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ مبلغین۔ امریکہ۔ انگلستان۔ نائجیریا۔ ماریشس۔ آسٹریلیا کی تبلیغی مساعی سے آگاہ رہے۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ واقعات حاضرہ کے متعلق اسے مرکز سلسلہ کی رہنمائی میں اپنا طرز عمل بنانے کی سہولت ہو۔

وہ کون احمدی ہے ؟ جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں بہترین علمی خزانہ اس کے پاس جمع ہو جائے

میرے پیارے بھائیو مژدہ ہو!

کہ ایک احمدی کی ان سب خواہشوں کا سامان الفضل میں موجود ہے

الفضل ہفتہ میں دو بار ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ سات روپے ہے۔

آپ آج ہی سالانہ یا کم از کم سہ ماہی قیمت دفتر منیجر الفضل میں جمع کرا کے اخبار اپنے نام جاری کرا لیجئے۔ اور تمام سال گھر بیٹھے یہ سب باتیں حاصل کیجئے۔ وی پی کے جھمیلے سے ہمیں اور اپنے آپ کو بچائیے۔ کہ اس میں طرفین کا حرج و نقصان ہے۔

جو احباب عرفی طور پر لکھنا پڑھنا نہیں جانتے اور ذی استطاعت ہیں۔ ان کے لئے بھی اخبار الفضل کی خریداری ضروری ہے۔ کیا وہ اپنے پیاروں کے خطوط اس عذر سے نہیں پڑھا کرتے کہ وہ ناخواندہ ہیں۔ جب کسی سے پڑھا کر سن لیتے ہیں۔ تو دیار یار کی خبریں پہنچانے والا الفضل بھی پڑھا کر سن سکتے ہیں۔ بلکہ پڑھا کر سننے میں تبلیغ احمدیت بھی ہوتی رہیگی۔ پس ہمارے دیہات کے زمیندار بھائی بھی متوجہ ہوں۔ جو اب تک توجہ نہیں فرماتے۔

سالانہ جلسہ کے متعلق اطلاعات

۱۔ دفتر منیجر الفضل اور تشحیذ الاذہان اکٹھے ایک ہی مکان میں ہیں۔

۲۔ جو صاحب چندہ الفضل و تشحیذ جمع کرائیں۔ وہ رسید حاصل فرمالیں۔

۳۔ ایام جلسہ میں دفتر نماز فجر کے بعد سے لیکر ۱۰ بجے تک اور اجلاس یومیہ کے ختم ہونے کے بعد ۱۰ بجے رات تک کھلا رہیگا۔

۴۔ آپ صاحبان کی سہولت کے لئے یہ انتظام بھی تشحیذ میں کر دیا ہے۔ کہ کل نئی کتابیں جو اس سال شائع ہوئی ہیں۔ وہ مہیا کر دی جائیں۔ تاکہ احباب یہیں خرید سکیں۔

۵۔ اگر کوئی صاحب دار العلوم سے نہ آ سکیں۔ جلسہ میں قاضی اکمل صاحب سے مل کر الفضل و تشحیذ جاری کرا سکتے اور قیمتیں دے سکتے ہیں۔

المشتہر

خاکسار منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب سے دوبارہ درخواست

ایسے اصحاب جن کی قیمت الفضل دسمبر میں ختم ہوتی ہے ضرور جلسہ پر اپنے اپنے ذمہ کے چندے لیتے آویں۔ یا کسی دوست کے ہاتھ بھجوا دیں۔ یا منی آرڈر کرا دیں۔ ورنہ اخبار قیمت ختم ہونے پر طالبا نہیں بھیجا جا سکے گا۔

منیجر الفضل قادیان

(باہتمام شیخ [illegible] صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ [illegible]

[illegible] عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [illegible]

اب گیا وقت [illegible] الاسلام [illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا
(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق
خط و کتابت بنام
منیجر ہو

ایڈیٹر — غلام نبی — اسسٹنٹ — ظفر محمد خان

قیمت ہر حال پیشگی ہے

[illegible]

نمبر ۵ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء پنجشنبہ مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظم } ۱
اخبار احمدیہ ۲
جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۲۰ء ۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز [illegible] جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم [illegible] قادیان میں [illegible] ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔

[illegible] سالانہ جلسہ [illegible] احباب [illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظم

جو ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ میں پڑھی گئی

*

ساغر حسن تو پر ہے کوئی میخوار بھی ہو
ہے تجلی بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو

وصل کا لطف بھی ہے کہ رہیں ہوش بجا
دل بھی قبضہ میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

زخم مخفی بھی ہے الفت ظاہر بھی ہے
[illegible] اخفا بھی ہو اظہار بھی ہو

عشق کی راہ میں دیکھے گا وہی روئے فلاح
جو کہ دیوانہ بھی ہو عاقل و ہشیار بھی ہو

اس کا در چھوڑ کے کیوں جاؤں کہاں جاؤں میں
اور دنیا میں کوئی اس کی سی سرکار بھی ہو

ہمسری مجھ سے تجھے کس طرح حاصل ہو عدو
حال پر تیرے جو نادان نظر یار بھی ہو

بات کیسے ہو مؤثر جو نہ ہو دل میں سوز
روشنی کیسے ہو دل مہبط انوار بھی ہو

یونہی بے فائدہ سر مارتے ہیں یہ دو طبیب
[illegible] جو اچھا ہو وہ بیمار بھی ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کوئی دنیا میں [illegible]

[illegible]

عشق [illegible]

محکمہ ہائے نظارت کے عہدیدار

۱۹۲۱ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محکمہ نظارت کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر فرمائے ہیں:-

ناظر اعلیٰ – [illegible]

ناظر [illegible] – [illegible] صاحب

ناظر تعلیم و تربیت – [illegible]

ناظر امور عامہ – [illegible] خان صاحب

ناظر بیت المال – مولوی عبد المغنی صاحب

نائب ناظر تعلیم و تربیت – [illegible] اسمٰعیل صاحب [illegible]

نائب ناظر تالیف و اشاعت – [illegible] صاحب [illegible]

نائب ناظر امور عامہ – چوہدری غلام محمد صاحب بی اے

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ

اخبار احمدیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مینیجر کا ضروری نوٹس

پچھلے [illegible] سے پہلے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ جن صاحبوں کا چندہ ماہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے وہ قیمت [illegible] ادا فرما دیں۔ یا کسی کے ہاتھ بھجوا دیں۔ مگر [illegible] احباب نے [illegible] قیمت ادا نہیں فرمائی۔ [illegible] وی پی [illegible] جو صاحبان وی پی واپس فرمائیں گے۔ ان کے نام کا پرچہ [illegible]

مینیجر الفضل قادیان

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۲۱ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت ۱۹۲۰ء

۲۶ ؍ دسمبر ۱۹۲۰ء پہلا اجلاس

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ ۲۶ دسمبر کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کی تقریر "اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب" ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ جس میں آپ نے تلاوت فاتحہ کے بعد جو تقریر فرمائی اس کا ملخص درج ذیل ہے

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب

صاحبان! پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارادہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں سے لیکچرار پیدا ہوں۔ میرے دوست جانتے ہیں کہ میں روزانہ گفتگو میں بھی اپنا مافی الضمیر ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن آج میں یہ مضمون بیان کرنے کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا منشا تھا۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ دعا فرمائیں کہ حضرت کا منشا پورا ہو۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری کمزوریوں کو معاف کرینگے۔

میرا مضمون جیسا کہ مشتہر ہو چکا ہے یہ ہے کہ میں اسلام اور دیگر مذاہب کے طریق عبادت کا مقابلہ کر کے یہ ثابت کروں کہ اسلام کا طریق عبادت ہی کامل و مکمل اور اعلیٰ درجہ کا ہے۔ میں اس سوال پر اس مختصر وقت میں مفصلاً بحث کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہری (۲) باطنی۔ مگر اس وقت میں ظاہری عبادت کو لوں گا۔ جس کو مختلف زبانوں میں صلوٰۃ نماز پرئیر وغیرہ کے ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے یہ سوال ہوتا ہے کہ عبادت ہے کیا؟ جس کو سب سے مختصر لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ پرستش۔ ذی مذہب کہتے ہیں اس سے مراد وہ تعلق ہے۔ جو بندہ کو خدا سے ہے۔ اور جس کا اظہار بہت سا حصہ انسانی عمل کا نام ہے جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس تعلق کی بنیاد ان اعتقادات پر ہے۔ جو خدا کے متعلق ہر مذہب کے لوگ رکھتے ہیں۔ اگر کسی مذہب کا خدا کے متعلق ادنیٰ عقیدہ ہے۔ تو اس کا طریق عبادت بھی ادنیٰ ہوگا۔ اور اگر اعلیٰ ہے تو اعلیٰ ہوگا۔ اسلئے اگر طریق عبادت کے مقابلہ سے پہلے تمام مذاہب کے خداؤں کا مقابلہ کیا جائے۔ تب ہی طریق عبادت کی بحث کا فیصلہ ہو سکتا ہے لیکن میں اس بحث کو چھوڑتا ہوں کیونکہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس کا خدا نہایت اعلیٰ اور مکمل ہو۔ اسلئے میں اس بحث میں یہ فرض کر کے کہ تمام مذاہب خدا کے متعلق بہترین خیالات رکھتے ہیں۔ مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

لغت میں عبادت کے معنے ہیں الطاعۃ مع الخضوع یعنے اپنے کم درجہ اور ذلیل ہونے کے اقرار کے ساتھ اپنے معبود کے حضور جھک جانا۔

اب سوال ہوتا ہے کہ عبادت کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تو غنی ہے۔ کیا اگر ہم اس کی عبادت نہ کریں تو اس کی خدائی میں کچھ کمی آ سکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ عبادت میں بندہ ہی کا فائدہ ہے۔ خدا کا نہیں۔ اس لئے عبادت نہ کرنے سے خدا کی خدائی میں تو کچھ فرق نہ آئیگا مگر بندے کے بندہ ہونے میں فرق آ جائیگا کیونکہ عبادت ہی وہ چیز ہے۔ جس سے بندہ خدا کا اقرار کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کا بندہ قرار دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو نہ بندہ بندہ ہے نہ اس کا خدا خدا۔ اور کسی چیز کی صفات کا انکار اس چیز کا ہی انکار ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ اس کی صفات بیان نہیں کرتا۔ گویا وہ خدا کا انکار کرتا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی طبیعت میں ہے کہ ہر خوبصورت چیز کی تعریف کرے۔ پس اگر انسان مانتا ہے کہ خدا ہے اور ایسا خدا ہے۔ جس میں تمام حسن جمع ہیں۔ اور وہ حسن کا منبع ہے۔ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ اس کی عبادت نہ کرے۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ عبادت میں عبادت گذار ہی کا فائدہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ۔ محبت کا حقیقی محل خدا ہے۔ خدا کے احسانات انسان پر ہیں۔ اور کون ہے جو محسن کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہو۔ اور اسکے حضور نہ جھکے اور خدا کی عبادت سے ذاتی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خود انسان کو نیکی کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ اور خدا اپنے عابدوں کی مدد کرتا ہے۔

ہاں ایک اور سوال ہے۔ کہ عبادت کی غرض کیا ہے؟ اسکے متعلق کچھ کہنے سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں اصلی مقصد اور نتیجہ میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً جو شخص لاہور میں محض اپنے دوست کو ملنے جاتا ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ وہ دوست کو ملے۔ مگر لاہور جا کر وہاں کی سیر کرنا اور شہر کے نظارے دیکھنا۔ اور دوست کے ہاں عمدہ عمدہ کھانا کھانا نتیجہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سیر بھی کر آئے اور کھانے بھی کھا آئے۔ مگر اپنے دوست کو نہیں ملتا۔ تو کبھی نہیں کہا جائیگا۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ کیونکہ اس کا اصلی مقصد سیر کرنا اور کھانا کھانا نہ تھا۔ بلکہ اصلی مقصد دوست کو ملنا تھا۔ اسی طرح خدا کی عبادت کی غرض یہ ہے کہ خدا ملے جنت وغیرہ غرض نہیں۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔

اب میں مختلف مذاہب کے طریق عبادت بیان کرتا ہوں۔ مذاہب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بت پرست جو بدیہی باطل ہیں۔ دوسرے خدا پرست۔ ہم اس بحث میں خدا پرست مذاہب کے طریق عبادت کو ہی لینگے۔ طریق عبادت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ کامل عبد کس عبادت کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں اور کامل عبودیت کس طریق میں ظاہر ہوتی ہے۔ الفاظ عبادت کس کے اعلیٰ اور بہتر ہیں۔ اوقات کس کے عمدہ ہیں۔ حرکات کس عبادت کی بہتر ہیں۔

دو فلسفے ہیں۔ ایک فلاسفر کہتا ہے کہ کھاؤ پیو۔ ہمیشہ عیش کرو۔ کل تو ہم مر جائینگے۔ دوسرے سنیاسی وہ کہتے ہیں کہ دنیا مصائب کا گھر ہے۔ اسلئے اس کو چھوڑ دو

اور جنگلوں میں چلے جاؤ۔ مگر مذہب اسلام یہ کہتا ہے کہ اسباب کو تسلیم کرو۔ کیونکہ دنیا میں رہنا ضروری ہے۔ مگر دنیا ہی اصل چیز نہیں۔ بلکہ یہاں رہ کر بھی اللہ کو حاصل کرنا اصل مقصد ہے۔ اس لئے اصل مذہب وہ ہوگا۔ جو یہ تعلیم دے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ پھر جب ہم یہ مان لینگے۔ کہ دنیا میں ہی رہنا ضروری ہے اور عبادت بھی ضروری ہے تو اب ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ عبادت کے لئے کونسا مذہب زیادہ وقت دیتا ہے۔ ہندو وغیرہ اور ملازمت یا دیگر ذرایعہ معاش کے اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم دیکھینگے۔ کہ کونسا مذہب زیادہ عبادت میں لگاتا ہے۔ اسلام نے پانچ اوقات عبادت کے مقرر کئے ہیں لیکن [illegible] جس کی تعلیم چین میں رائج ہے۔ سال میں ایک دن عبادت کا رکھا ہے اور وہ بھی عوام کے لئے نہیں۔ صرف بادشاہ کے لئے۔

یہ کہ ہم مذہب جو یونانی اور یورپین فلسفہ کا مجموعہ ہے وہ عبادت کو ضروری قرار دیتا اور کہتا ہے کہ ہفتہ کے کسی حصہ میں کر لی جائے۔ وہ ۱۶۸ گھنٹے میں سے صرف آدھ گھنٹہ دیتا ہے۔ آریہ اور عیسائی صبح و شام قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ عیسائی مذہب کی بنیاد عبادت پر نہیں بلکہ کفارہ پر ہے۔ یہود وغیرہ تین وقت قرار دیتے ہیں۔ مگر اسلام عبادت کے لئے پانچ وقت دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کی کامیابی کے لئے دین مقدم کرنے کی تعلیم ہے۔

اب یہاں ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے۔ جو مذاہب دو وقت یا ایک وقت عبادت کے لئے رکھتے ہیں خواہ اس کا وقت کتنا ہی زیادہ ہو۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ کسی بات پر چند سیکنڈ سے زیادہ توجہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے عبادت کے لئے جو مذہب وقت تقسیم کر کے مختلف اوقات میں رکھے۔ وہی درست ہو سکتا ہے۔ اور جو مذہب کہتے ہیں کہ جس وقت عبادت کو [illegible] اس میں ایک نقص ہے۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایک دن عبادت نہ ہو سکے تو دوسرے دن پر جا پڑیگی۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے ترک ہو جائیگی۔ لیکن اسلام پانچ وقت مقرر کرتا ہے۔ اور اس میں سستی کا احتمال نہیں۔

اب ہم برکات کو دیکھتے ہیں۔ کہ روح اور جسم کا تعلق ہے کہ بعض لوگ بلکہ بعض اصحاب یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ [illegible] کی کیا ضرورت ہے۔ [illegible] مگر یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ روح اور جسم کا ایسا تعلق ہے کہ جب کوئی خیال پیدا ہو [illegible] ہی ہوتا ہے۔ لیکن فلاسفر نے تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ہوتا ہے صدمہ روح محسوس کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو تو جسم کسی صدمہ کو محسوس نہ کر سکتا۔ اور ہر ایک صدمہ کا اثر روح پر ہوتا ہے جس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے۔ سارا روح جو ہے کہ وہ نہایت اعلیٰ اور لطیف چیز ہے۔ اور وہ مختلف کیفیات کو محسوس کرتی اور ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً غصہ ہو تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور انسان جھگڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور محبت ہو تو چہرہ اس کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم خدا کی عبادت کریں۔ اور ان جذبات محبت کو ظاہر کریں۔ تو کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری روح اور جسم دونوں خدا کی عبادت میں مصروف نہ ہوں۔

پہلی باتیں تو کچھ علمی تھیں۔ مگر اب میں آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ کامل عبد کس طریق عبادت کے ذریعہ بنتا ہے۔ کامل عبد کی نشانی یہ ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ و مخاطبہ نصیب حاصل ہو۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ تو اسلام کے سوا کوئی مذہب اعلیٰ نمونہ مذہب کا پیش نہیں کرتا۔ چنانچہ ہمارے سید و مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے طریق عبادت کی افضلیت کا بہترین ثبوت ہیں۔ پس جب ہمیں نمونہ مل گیا کہ کس طریق عبادت سے کامل عبد پیدا ہو سکتے ہیں۔ تو کیسے اس طریق عبادت کو چھوڑ دیا جا سکے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔ اور آپ صاحبان بھی دعا کریں۔ کہ اسلام اور اس کا طریق عبادت دنیا میں پھیلے۔ اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت ظاہر ہو۔

چونکہ وقت ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کو اپنا مضمون نا تمام چھوڑنا پڑا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات

سب سے پہلے جناب حکیم خلیل احمد صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ نظم پڑھی گئی۔ اور حکیم صاحب نے [illegible] [illegible] [illegible] ظاہر کو نظر کرنے کی طاقت سے [illegible] جس کا کوئی شخص کما حقہ بیان نہیں کر سکتا۔ آپ کے احسانات ہزار دفتر لکھے جائیں تو بھی ختم نہیں ہو سکتے۔ بس میں چند ایک اس وقت بیان کرتا ہوں کہ

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

میں کس کس کا بیان کروں اور کیا کیا کروں۔ مگر پھر بھی مختصراً کچھ بیان کرتا ہوں۔

آپ کے احسان اقوام عالم پر ہیں۔ اور سب سے پہلی قوم عیسائی پر سب سے بڑا احسان ہے۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ عیسائیت پر تو آپ نے کلہاڑا رکھ دیا۔ پھر عیسائیت پر کیا احسان کیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود نے عیسائیوں پر احسان کیا اور بہت بڑا کیا۔ دیکھو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا خداوند مسیح ہمارے لئے ملعون ہوا۔ مگر آپ نے ثابت کیا کہ تمہارا خداوند مسیح ملعون نہیں ہوا کیونکہ ملعون خدا کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ پھر نہ صرف ایک عیسائی قوم پر بلکہ ہر ایک قوم پر احسان کیا۔ اور انبیاء پر بھی احسان کیا جیسا کہ فرمایا۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ٭ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ہندوؤں پر احسان کیا۔ اور بتایا کہ ہند میں بھی نبی ہوا ہے۔ اب کوئی شخص خواہ کتنی ہی کتابیں لکھے۔ کہ ہندوستان میں نبی آئے۔ مگر اس خیال کو ظاہر کرنے والے حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ پھر آپ کا ہندوستان میں مبعوث ہونا ہندوستان پر احسان ہے۔ پنجاب پر احسان ہے۔ اور پنجاب کی سکھ قوم پر احسان ہے۔ باوا نانک [illegible] آپ نے کتاب ست بچن میں ان کی [illegible] اور ثابت کیا کہ باوا صاحب ہندو [illegible] نہ تھے۔ بلکہ [illegible] اگر یہ بات نہیں پیدا کر سکتے تھے۔ جو باوا کا اسلام ثابت [illegible] یہ بات منوا دی۔

پھر آپ کا احسان ہر ایک شخص پر ہے کہ اسکو [illegible] اور زندہ خدا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ کو بتا دیا کہ [illegible]

[illegible]
[illegible] از اہل جہاں [illegible]
[illegible]

آپ نے کئی علمی و دینی مسائلات کا کمال بیان کیا ہے۔ قرآن دنیا میں [illegible] اس میں بتایا آپ نے قرآن کے علوم کے خزانے کھولے۔ قرآن کی برتری ثابت کی۔ قرآن کے حقائق و معارف کا [illegible] فلسفہ بیان کیا۔ جس کو مخالفوں نے بھی اپنے نام سے شائع کیا۔ حتیٰ کہ ابوالکلام نے سرقہ کیا۔ مگر وہ نہایت ناقص ظاہر کیا (دیکھو ہلال کی جلد اول) کئی باتیں لے لیا ہوں۔ وہاں حقیقت آپ نے ظاہر کی اور کتابوں میں لکھیں۔ اور وہ موت وہی کو [illegible] بتایا ہے ان کو نہ [illegible]۔ لیکن مخالفوں نے لفظاً لفظاً سرقہ کیا۔ اور اس کو اپنی تحقیق بتایا (دیکھو الکتب [illegible] کی جلد اول)

بہشت و دوزخ کی آپ نے حقیقت بیان کی۔ وہ بہشت جس پر [illegible] دوزخ جس کی ہے حقیقت ظاہر آتا تھا اس کی آپ نے حقیقت بیان کی۔ اور قرآن و حدیث کی شہادت کے ساتھ کی۔ فرشتوں کا فلسفہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ جماعت میں ایسے ہیں۔ جن کا فرشتوں سے تعارف ہو گیا۔

آپ نے مذہبی علم کلام میں وہ تبدیلی کی کہ اس کا رخ پھیر دیا حتیٰ کہ آپ کے بعض اصولوں کو ثناء اللہ جیسے مخالفوں نے بھی اپنا بنا کر پیش کیا۔ عرش کی حقیقت بیان کی۔ ثناء اللہ نے اس کو بھی لیا۔ جب اس پر فتویٰ لگا۔ تو اپنی جان بچانے کے لئے کہا کہ مجھے کیوں کہتے ہو۔ مرزا صاحب نے الہام لے۔ کیونکہ یہ حقیقت تو انہوں نے بیان کی ہے۔ اور ان کو الہام بھی ہوا۔

عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کیا [illegible] ثناء اللہ نے اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کیا۔

اردو زبان پر احسان کیا کہ ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا۔ اب اگر اردو زبان مٹ بھی گئی تو کوئی ضرورت نہیں کہ اس کے لئے [illegible] انجمنیں بنیں۔ کیونکہ اس زمانہ کے نبی نے اس میں کتابیں لکھیں۔ اور اب وہ یورپ و امریکہ تک اردو میں پڑھی جانے لگی ہیں۔ زبان میں نئے نئے الفاظ اور نئی ترکیبیں [illegible] لوگوں نے اپنا [illegible]

آپ نے دنیا کو تعلیم دی کہ خدا گونگا نہیں۔ آپ نے اختلافات روایات میں فیصلہ کر دیا۔ یاجوج ماجوج دجال اور خر دجال مسیح کا آسمان پر جانا۔ نبوت وغیرہ تمام مسائل جو موجب اختلاف روایات اسلام کے لئے موجب اعتراض تھے حل ہو گئے۔ مہدی کا انتظار میں دنیا کا کیا حال تھا۔ لوگوں نے پہلے انتظار کر دیا تھا کہ اب کبھی اسکو شیخ سنوسی کی شکل میں دیکھنے لگے۔ کبھی کسی اور جرنیل ترک کی شکل میں۔ حتیٰ کہ اب تو ایک ہندو بھی [illegible] کو امام مہدی نظر آنے لگا۔ لیکن آپ نے بتایا کہ مہدی [illegible] کے خلاف ایک آدمی جاہے ظاہر ہو گیا۔ ملکی حیثیت سے ہندوستان پر احسان کیا لوگ یورپ جاتے تھے اور یورپ کے شاگرد بننے کے لئے جاتے ہیں۔ مگر اب ہندوستان سے یورپ کے لئے استاد گئے اور ایک وقت میں یورپ ان کی شاگردی پر فخر کریگا۔

جماعت پر احسان کیا۔ آج جبکہ دنیا زلزلہ میں ہے ہم زلزلہ میں نہیں۔ وہ پراگندہ اور حیران ہیں۔ لیکن ہم ایک امام رکھتے ہیں۔ ان کے لئے رستہ نہیں۔ ہمارے پاس ہے وہ زمین پر ہیں۔ ہم بہت بلند ہیں۔ آج دنیا کی عزت کے لئے لوگ سرگرداں ہیں۔ اور سلطنت گورنمنٹ کے لئے مر رہے ہیں مگر ہمیں آسمانی گورنمنٹ مل گئی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کیونکہ جب آسمانی گورنمنٹ ہماری ہو جائیگی۔ تو پاؤں کے نیچے کچلی جانے والی زمین کی حکومت ہم سے کیسے جا سکتی ہے۔

مسیح موعود نے ہمارے لئے تکالیف اٹھائیں۔ اور ہمارے لئے نمونہ پیش کیا کہ حق کے قیام اور پھیلانے کے لئے تکالیف سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ آج کل لیڈر لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ مگر پھولوں کی بارش ہیں۔ مگر ہمارا لیڈر ہماری رہبری کے لئے آیا پتھروں کی بارش میں پھر سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ آپ کا اس وقت جانشین محمود اولو العزم ہے اس کو نوح کا فرزند سمجھتے ہیں۔ مگر ظالم نہیں دیکھتے کہ فرزند نوح تو وہ تھا جس نے کشتی کی ناقدری کی۔ اور جس کے لئے حکیم شیراز نے کہا کہ ع

خاندان نبوتش گم شد

مگر اس فرزند نے تو اس کشتی کو دنیا کے تمام ڈوبنے والوں کے پاس بھیجا کہ اس میں سوار ہو جائیں۔ اس ایک شخص ہے جو مظہر [illegible] مسیح موعود کا موعود فرزند ہے جو ادنیٰ ہے اسکو دیکھو کہ بتوں کی صحبت کی وجہ سے کس طرح اس نے نبوت کو گم کرنا چاہا۔ پھر ہمیں زندگی کا مقصد اور نمازوں میں حضور سکھایا کیونکہ پہلے ہماری نمازیں ایسی تھیں کہ ؎

بزمیں چو سجدہ کردم ز زمیں ندا بر آمد
کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی

ہمیں محمود وہ دیا۔ کہ جس کے فیوض قیامت تک جاری ہیں۔ موجودہ گورنمنٹ پر احسان کیا کہ اس کی ایک سچے دل سے وفادار جماعت پیدا کر دی۔ آپ نے تزکیہ قلوب کیا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی لوگوں کے قلوب کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اور دنیا میں آپ کی تعلیم کو پھیلا دیں۔

دوسرا اجلاس

صداقت مسیح موعودؑ

دوسرا اجلاس زیر صدارت آنریری کپتان غلام محمد خان صاحب ڈھائی بجے کے بعد شروع ہوا۔ نظموں وغیرہ کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب مکرم نے اپنی تقریر بعنوان "صداقت مسیح موعود" سورہ ابراہیم کی آیات الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (تا) ومن عصانی فانک غفور رحیم تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ انسانوں کی عجیب حالت ہے باوجود اسبات کے کہ وہ ہر پہلو میں نبیوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی لوگوں نے اللہ کے نبیوں کو کبھی آسانی سے قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بندوں پر افسوس فرمایا ہے۔ کہ ان کے پاس کوئی بھی نبی نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔

سچے جھوٹے کے فرق کرنے میں انسانوں نے ہمیشہ غلطی کھائی ہے۔ قرآن کریم نے راستباز اور جھوٹے میں فرق کرنے کے اصول بتائے ہیں۔ قرآن کریم کا نام ہی فرقان رکھا گیا ہے۔ اور اس میں تمام نزاع مذہبی کا فیصلہ کر کے بتا دیا گیا ہے۔ کہ سچے کون ہوتے ہیں اور جھوٹے کون؟ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء۔ اللہ تعالیٰ

بیان کیا ہے۔ کہ کلمہ طیبہ کی مثال ایک [illegible] ہے
[illegible] اس کی جڑ مضبوط ہو [illegible]
اس کی جڑ مضبوط ہے (۲) [illegible]
شاخیں [illegible] (۳) [illegible]
درخت پھل دیتا ہے (۴) کہ ہر [illegible]
ہر وقت دیتا ہے (۵) [illegible] اوقات پر [illegible]
ہیں۔ [illegible]
ہو سکے۔

لیکن مقابل پر فرمایا و مثل کلمۃ خبیثۃ
کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا
من قرار۔ کلمہ خبیثہ کی مثال ایسے درخت کی ہے
(۱) جو زمین سے اکھاڑ لیا گیا ہو (۲) اس کو [illegible]
قرار نہ ہو۔

اس کے آگے فرمایا کہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ
الظلمین ویفعل اللہ ما یشاء۔ مومن کی مثال
بھی کلمہ طیبہ اور شجرہ طیبہ کی ہوتی ہے۔ اس کی بات دنیا میں
قائم ہوتی ہے۔ اور کافر کی بات کو ثبات نصیب نہیں
ہوتی۔ بلکہ وہ مٹا دی جاتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام
کے دعویٰ پر دو قسم کے خیالات ہیں۔ اور اس دعویٰ پر [illegible]
ہے۔ بعض لوگ اس پر معترض ہیں۔ بعض اس کی تائید میں ہیں
اسلئے ہم اس آیت کی روشنی میں آپ کے دعویٰ پر نظر کرتے
ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ آپ اور آپ کی تعلیم کلمہ طیبہ اور
شجرہ طیبہ ہیں یا نہیں۔ آپ نے دنیا میں [illegible]
کیا کہ قرآن کریم خدا کی کتاب اور کامل کتاب ہے۔ اور محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں۔ یہ وہ
وقت تھا جس وقت کتاب کو ماننے والے بھی اس کو چھپانے
لگے تھے۔ اور اس کو دنیا میں پیش کرتے [illegible]
[illegible] نہیں کر سکتے تھے۔ آپ نے اس کو پیش کیا اور کہا کہ
وہ تمام کمالات اس میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ [illegible]
[illegible] صرف اس کو فلسفہ کی تمام کتب سے بڑھ کر [illegible]
کیا بلکہ یہی بتایا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ [illegible]
[illegible] ثابت کیا کہ قرآن ہی وہ کتاب ہے۔ [illegible]

خیالات پہنچنے والوں کے سامنے [illegible]
پھر آپ نے قرآن کریم کے علوم کھولے۔ مثلاً یہی
تکفیر کا مسئلہ کہ [illegible] کی طرف سے
موجود تھا۔ اور [illegible]
[illegible] کرتے تھے۔ اس مسئلہ میں صرف [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible]
آیت یسئلونک عن الروح قل الروح من امر [illegible]
پر [illegible] تھا۔ آپ نے اس سے ثابت کیا کہ روح مخلوق
ہے [illegible] کہ روح غیر مخلوق ہے۔ قرآن
[illegible] روح سے مراد کلام ہے۔ یعنی [illegible]
نہیں وہ مخلوق ہے۔

دوسرا دعویٰ آپ نے یہ کیا کہ [illegible] اور مسیح [illegible]
[illegible] ہیں۔ اور [illegible]
ہزاروں [illegible] کو شفا دی۔ اگر آپ کے [illegible]
سے لوگ شفا پاتے ہوں گے۔ تو واقعی کہا جاتا کہ یہ آپ کا
دعویٰ صحیح نہیں۔ لیکن جب اس کا عملی ثبوت مل گیا۔ تو
پھر اس پر معقولیت سے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

پھر آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ مسیح جس کی آمد کا انتظار
تھی۔ وہ فوت ہو گیا۔ اور [illegible] میں ہی [illegible] مسیح
کی حیات کا مسئلہ دو قوموں کے لئے موجب ہلاکت ہو رہا
تھا۔ ایک مسلمانوں کے لئے جنہوں نے اپنی بہبود و
بہبودگی کو مسیح کی آمد سے متعلق کر رکھا تھا۔ دوسرے عیسائی
جن سے کل زندگی [illegible] سخت خراب ہو گئی تھی
آپ نے اس دعویٰ کو پایہ ثبوت تک پہنچایا۔ اور دنیا کو اقرار
کرنا پڑا۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ اصلھا ثابت و
فرعھا فی السماء۔ وہ دعویٰ جو آپ نے کیا مضبوط ہے
اور اس کی شاخیں بلندی کی طرف گئیں۔ اس مسئلہ میں مسلمانوں
کو وہ تقویت ملی کہ اب ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب جو شخص خدا کی طرف سے مسیح
ہو کر آئیگا۔ وہ بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئیگا۔ وہ لوگ
جو کہتے تھے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] آپ نے ثابت کیا کہ [illegible]
[illegible] کرنے والے تھے۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
دنیا سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا کہ آپ کا [illegible] کے متعلق [illegible]
اس نے کہا کہ میں [illegible]
دیکھا کہ اب [illegible] اور جماعت [illegible]
یہ اس کا آخری دور ہے۔ [illegible]
میں کسی قدر باقی ہے۔ جب [illegible] ہو گیا۔ [illegible]
خیالات [illegible] نہیں ہو گا۔ [illegible]
نے [illegible] دعویٰ کر دیا کہ [illegible]
ثابت ہے۔ کہ [illegible]
خیالات [illegible] کے متعلق تھے آپ نے شائع کئے [illegible]
[illegible] کا اشتہار شائع ہوا۔ [illegible]
بھی پہنچا۔ اور [illegible] اس کو دکھلایا۔ [illegible]
ال یہ قابل توجہ بات ہے اسی لئے حضرت اقدس نے [illegible]

[illegible]

زلزلہ [illegible]
آپ نے [illegible]
آپ نے اس وقت جبکہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ حکم [illegible] گا
وہ [illegible]
اک [illegible] پیشگوئی ہے
[illegible]

لیکن [illegible] پیشگوئی [illegible]
[illegible] ثابت کر [illegible]

کہ اللہ تعالیٰ نے ورنگ دیکھا اس زمانہ میں مسلمان جو جنگ لڑینگے تو اس میں ان کو شکست ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے دین کی حفاظت کا طریق یہ بتایا کہ:۔

الوقت وقت الدعا لا ملاحم وقتل الاعداء

جہاد کے فتویٰ پر الہام ہوا تھا کہ:۔

تادیے کا فرد یار خوار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

لیکن اس وقت جو کیفیت مسلمانوں کی ہے اور وہ علماء جو حضرت مرزا صاحب پر کفر کے فتوی لگاتے تھے کہ یہ جہاد کے منکر ہیں۔ اب جہاد کو چھپاتے اور کہتے ہیں کہ ہم جہاد نہیں کرتے۔ آپ نے علی الاعلان گورنمنٹ کی تعریف کی۔ لوگوں نے اس پر آپ کو برا کہا۔ حالانکہ یہ نصاریٰ کی گورنمنٹ ہے اور نصاریٰ کی تعریف قرآن میں موجود ہے۔ مگر ان کو شرمندہ کرنے اور پکڑنے کے لئے یہ ہوا۔ کہ یہ لوگ جو نصاریٰ کی گورنمنٹ کی تعریف کے لئے الزام دیتے تھے۔ ایک ہندو کے پیرو ہو گئے۔ جو کہ سناتنی ہے اور سناتنی بوجہ شرک کے عقیدہ کے ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق قرآن گواہی دیتا ہے کہ یہ مشرک لوگ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کی بات شجرہ طیبہ ثابت ہوئی۔ آپ نے ہندو مسلم اتحاد کی تجویز پیش کی۔ اس کی ہنسی اڑائی گئی۔ لیکن اب یہ [illegible] کہ حلال چیزوں کو انہوں نے خود حرام ٹھہرایا۔ اور بعض مولویوں نے کہا کہ گائے سور کے برابر ہے۔

آپ نے لا نبی بعدی کی تشریح پیش کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے حضرت موسیٰ کے سلسلہ کا ایک آدمی آئیگا۔ مگر آپ نے بتایا اور ثابت کیا کہ محمدؐ کی امت کے لئے محمدؐ کا غلام ہی آنا چاہیئے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ نبی کریمؐ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ آپ کے متعلق توریت و انجیل میں پیشگوئی ہے۔ مگر یہود کا یہ حال ہے کہ آپ کی حیات میں دس تک نہیں مانتے۔ معلوم ہوا کہ ان امتوں میں اپنے نبیوں کی روحانی تاثیر زندہ نہیں تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیر کا یہ اثر تھا۔ کہ جب آپ کے غلاموں میں سے ایک شخص مبعوث ہوا۔ تو آپ ہی کی امت میں سے کئی لاکھ انسان [illegible] لوگ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کیا نئی چیز لائے ہیں کہ ان کو مانا جائے۔ مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ضروری نہیں کہ ہر نبی نئی شریعت لائے۔ اور تو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم و موسیٰ۔ یہ جو کچھ ہے وہی ہے جو پہلی کتب میں ہے۔ ابراہیم و موسیٰ کی کتب میں۔ پس اگر معترضین کا اعتراض درست ہو تو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے آنحضرتؐ کو چھوڑیں۔

تیسری بات لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں مگر یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قدم مارتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرتؐ تو فرماتے ہیں کہ انہیں مسیح و مہدی کی ضرورت ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔

چوتھا یہ اعتراض ہے کہ مرزا صاحب کیا لائے۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ اگر خدا کو پانا چاہو۔ تو آپ کی پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لیگا۔ پس آپ تو آنحضرتؐ ہی کا غلام بنانے آئے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں ہمیں آپ کی غلامی سے نہیں چھڑاتے۔ نبی کریمؐ دشمنوں پر غالب ہوئے۔ آپ خدا کے محبوب تھے۔ آپ کی خدا نے حفاظت کی۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ محبوب خدا بنے اسلئے آپ کی بھی حفاظت کی گئی۔ تمام لوگ آپکے دشمن ہو گئے۔ مگر آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ آپ کلمہ طیبہ اور شجرہ طیبہ تھے۔

ایک اعتراض یہ ہے کہ مرزا صاحب کو سلطنت کیوں نہ ملی اور آپ نے مال کیوں نہ تقسیم کیا۔ مگر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ سلطنت دلوائینگے۔ جب وہ سلطنت دینے کا وعدہ نہیں کرتے۔ تو پھر ان پر اعتراض کیوں؟ باقی رہا مال کا مسئلہ اس سے مراد علم دین کا مال ہے جو آپ نے کثرت سے تقسیم کیا وہ [illegible] کروڑوں نے سمجھ رکھا ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ:۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

کلمہ طیبہ کے مقابلہ میں کلمہ خبیثہ ہوتا ہے۔ اب دیکھ لو۔ کہ مرزا صاحب نے جو کہا وہ دنیا میں قائم ہو رہا ہے یا وہ جو [illegible] اور مخالفوں نے کہا۔

جس طرح مکہ کو خدا نے عظمت دی۔ اور اس کیلئے پیشگوئی کی کہ اس کی طرف لوگ دور دور سے آئینگے اسی طرح قادیان کے متعلق بھی خدا نے فرمایا۔ انہ اوی القریہ۔ اور فرمایا کہ اس کی طرف بھی دور دور سے لوگ آئینگے۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کیا اس میں کچھ شک ہے۔ دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو قادیان کی طرف آتا ہے۔ وہ ایک نشان قائم کرتا اور نشان کو دیکھتا ہے۔

لوگ اعتراض کرتے رہے اور کرتے رہینگے۔ مگر ان اعتراضات سے حق پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ہر نبی کے ساتھ ہوا ہے۔ فرمایا کذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین۔ پس آپ پر بھی اعتراض ہوئے۔ اور آپ کی عداوت میں ہر قسم کے لوگوں نے زور لگایا۔ مگر جس طرح خدا نے کہا۔ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ ہوتا ہے۔ جو قائم رہتا ہے۔ آپ کی تعلیم اور آپ کا سلسلہ قائم ہے۔ اور ہر قسم کی مخالفت اس کو ذرا جنبش نہیں دے سکتی۔

تقریر کے بعد آپ نے دو اعتراضوں کا جواب دیا۔ فرمایا دو استفسار ہیں۔ اول تو یہ کہ آیا مہمان اپنے اپنے کمرہ میں نماز پڑھ لیں۔ (۲) کیا ایک مسجد میں جہاں نماز ہو چکی ہو۔ دوسری جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

پہلے سوال کے متعلق جواب یہ ہے۔ کہ نماز کمرے میں ہو سکتی ہے۔ مگر مسجد کی نماز گھر کی نماز سے ستائیس گنے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص ستائیس میں سے چھبیس کا کھونا پسند کرتا ہے تو پڑھ لے۔ اور اگر نہیں تو نہیں۔

(۲) جس مسجد میں امام خلیفہ ہو۔ اس میں دوسری جماعت مکروہ ہے اور جہاں امام مقرر ہو۔ اس میں بھی دوسری نماز پسندیدہ نہیں اور اگر کسی مسجد میں امام نہ ہو تو وہاں تو اذان کہکر بھی دوسری جماعت جائز ہے۔ جہاں امام ہو وہاں نماز دوسری ہو تو سکتی ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لوگ پہلی جماعت میں شامل ہوں۔

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء

پہلا اجلاس

آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور مختلف نظموں کے بعد جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی تقریر وقت مقررہ سے کسی قدر پہلے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے عنوان پر شروع ہوئی۔ آپ نے تقریر سے پہلے سورہ نحل کا کچھ حصہ آیتہ کریمہ ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ ولکن یؤخرہم الی اجل مسمی سے تلاوت کیا اور فرمایا کہ:۔

اسلام اور دیگر مذاہب

اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلے کے لئے دیگر مذاہب کے عقائد معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلئے پہلے میں ان کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں۔ اول وہ جو مذہب کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے (۲) وہ جو مذہب کی ضرورت تو سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے لئے الہام کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ مذہب کے لئے عقل ہی کافی ہے۔ مگر تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مذہب کے لئے الہام کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے ان لوگوں کو لیتے ہیں۔ جو مذہب کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خدا ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسلئے ہم اسے نہیں مانتے۔ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ ہر چیز کا نظر آنا ضروری نہیں ہے۔ اور کسی چیز کے معلوم ہونے کے کئی ذریعے ہوتے ہیں۔ کوئی چیز کسی ذریعے سے معلوم ہوتی ہے اور کوئی کسی سے۔ دوسرے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز کا صانع کوئی ہے۔ اس کائنات کا بنانے والا بھی کوئی ہونا چاہیئے۔ پھر اس نظام میں ایک ترتیب ہے۔ جو یہ کارخانہ اتفاقی طور پر نہیں بن [illegible] ہستی ثابت ہے۔ لیکن اس سے صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا ہونا چاہیئے مگر ایک [illegible] ہے۔ اور [illegible]

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے صرف عقلی دلائل ہی نہیں دئے۔ بلکہ وہ ثبوت بھی دیا ہے جو الہام اور کلام سے دیا گیا۔ اور یہ دعویٰ پیش کیا ہے کہ خدا ہے۔ فرمایا۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ کہ جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو ان کو بتاؤ کہ میں تو قریب ہوں۔ دور نہیں ہوں۔ ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے۔ تو میں اسکو جواب دیتا ہوں۔ برہمو سماج والے الہام کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف عقل کافی ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر الہام نہیں تو مذہب بھی کوئی نہیں۔ کیونکہ عقل اگر کافی ہوتی تو جس طرح ایک عقل والے خدا کو مانتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اس کی ہستی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ ان کے اس عقلی نتیجہ کو ماننے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ دراصل مجرد عقل گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ لوگ جو صرف عقل کو کافی سمجھتے ہیں۔ ان کو کوئی حق نہیں ہے کہ ایک عقل والے دوسری عقل والوں پر کوئی الزام دیں۔ جو کچھ انہیں ان کی عقل نے بتایا۔ وہ انہوں نے مانا۔ اور جو دوسروں کی عقل نے بتایا اسے وہ مانتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے صرف عقل کافی نہیں ہے۔ اسلئے اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ الہام ہی ہے۔ جو یقین دلا دیتا ہے کہ خدا ہے۔ ورنہ عقل کے ذریعہ بعض نے خدا کا انکار کیا۔ اور بعض بت پرستی کو عقل کے ذریعہ خدا یابی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اسلئے مذہب کے لئے الہام کی ضرورت ہے۔ اور الہام اسلام ہی میں پایا جاتا ہے۔ اسلئے ایک برتری اور نمایاں برتری جس میں اسلام کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ہے کہ اسلام میں الہام ہے۔ مگر دوسرے مذاہب میں نہیں۔

اسلام کا مقابلہ دیگر مذاہب سے اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی کتاب کا دیگر مذاہب کی کتب سے مقابلہ کیا جائے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس سے پہلے بھی صحف آئیں۔ اور ہر امت میں نبی آیا اور قرآن کے ماننے والا جہاں قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے۔ وہاں [illegible] کا اس کلام پر بھی ایمان لاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

قرآن کریم تمام [illegible]

عقل سلیم کے مطابق ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ [illegible] اور عقل کے لئے فرمایا کہ خود دیکھ لو [illegible] کی طرف سے ہے۔

اسبات کو مد نظر رکھ کر جب ہم دیگر مذاہب کی کتب پر نظر کرتے ہیں تو ان میں کہیں یہ دونوں باتیں صاف طور پر نظر آتی ہیں۔ اور قرآن کریم کا دعویٰ سچا ثابت ہو جاتا ہے۔ اول تو تورات صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اور انجیل بھی بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ پھر اس میں تحریف کرکے کچھ کا کچھ بنا دیا۔ اور نفس سے وہ کم بھی ہیں کیونکہ کہیں سے کہیں نکل گئیں۔ ان تعلیمات میں غلطیاں شامل ہو گئیں۔ مگر قرآن کریم میں ان تعلیمات کو تمام غلطیوں کو دور کرکے صحیح طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک مثال ان آیات میں دی ہے۔ کہ دیکھو جانور گھاس پات وغیرہ کیا کچھ کھاتے ہیں۔ اور ان تمام میں سے دودھ جانور کے اندر سے نکالا جاتا ہے۔ اور گوبر کو اس سے علیحدہ کرکے نکال دیا جاتا ہے۔ اور اس دودھ کو پینے سے پیا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص چاہے کہ خود اس گھاس وغیرہ سے دودھ نکالے تو کیا نکال سکتا ہے۔ نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں میں سے اصل تعلیمات لاکر ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے۔

اب پہلی کتب میں تو باطل داخل ہو گیا۔ مگر قرآن کریم میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا اور عملی ثبوت مل رہا ہے۔ اس کی تعلیم میں باطل کی گنجائش نہیں۔ اس کے آگے اور پیچھے حفاظت کی گئی۔ اور یہ ہر زمانہ میں اپنے پھل دیتا ہے۔

تورات اور انجیل کی بعض عبارتیں صاف طور پر بتا رہی ہیں کہ وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ بائبل کی وہ کتاب جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ پر اتری۔ اس میں لکھا ہے کہ موسیٰ مر گئے اور ان کو فلاں جگہ دفن کیا گیا۔ اس قسم کی اور کئی مثالیں ملتی ہیں۔

اسی طرح جب ہم وید کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو اول تو وہ

نہایت ... سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے سوا کوئی دیانتدار صاحب
[illegible] ہیں۔ ہم سال کوئی شخص وید پڑھنے تو عالم ہو سکتا ہے۔ دوسرے ان کے مستند تمام نہیں۔ اور جو ہیں ان کو آریہ صاحبان ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مگر سوامی دیانند جی نے جو ترجمے چاروں ویدوں کے کئے ہیں وہ ایک حد تک ان کے نزدیک مستند ہیں۔ ان تراجم میں پنڈت جی نے ان تمام تعلیمات کی [illegible] کی ہیں۔ مگر باوجود ان تاویلات کے پھر وید پر سخت اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ جن سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ابتدا عالم کے متعلق بحث کی ہے۔ اور اس میں بتلایا ہے کہ کس طرح ہندوستان پر ویدوں کے خلاف وام مارگی وغیرہ فرقے نکلے۔ جنہوں نے [illegible] کی تمیز اٹھا دی اور تین سال سے تین سو سال تک ان کا عہد دور رہا۔ اور اس وقت انہوں نے ویدوں کو ضائع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور وید کی تعلیم رک گئی۔ اور برہمن لوگ وید کے صرف معنوں سے بلکہ لفظوں تک سے ناواقف ہو گئے اور یہ مہابھارت کی جنگ کے بعد ہوا جس میں بہت رشی مر گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ویدوں میں تحریف ہوئی۔ کئی تعلیمیں جن کی مذمت پنڈت صاحب بیان کرتے ہیں۔ اور جن کو شہوت کا کام قرار دیتے ہیں۔ مثلاً گانا ناچنا وغیرہ وہ ویدوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور نیوگ کی تعلیم جو اس قدر حیا سوز ہے کہ جس کا نام تک آریہ صاحبان نہیں لے سکتے۔ کوئی شک نہیں کہ ویدیں وام مارگیوں کی ہی داخل کی ہوئی ہے۔ یہاں تو ویدوں کی لفظی و معنوی تحریف کے متعلق بحث ہے۔ اب ہم اس کے عالمگیر ہونے کے متعلق بحث کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وید تمام جہان کے لئے نہ تھا۔ نہ تو اس کو ماننے والوں نے کبھی [illegible] زمانہ میں تمام جہان میں پہنچانے کی کوشش کی۔ اور نہ اس کی ضرورت سمجھی۔ چنانچہ سناتنی پنڈت صاحبان اب تک کسی غیر مذہب کے شخص کو ہندو میں شامل کرنا تو الگ رہا [illegible] ویدوں کو چھونا اور پڑھنا پڑھانا پسند نہیں کرتے۔

پھر ان کی تعلیم پر عمل ہونا سخت مشکل ہے۔ اور اس کی تعلیم بھی اب تک [illegible] نہیں ہو سکی۔ مگر قرآن کریم

اس وقت آیا جب اس کی ضرورت تھی اور تمام دنیا میں فسادات [illegible]۔ اور روحانی دنیا میں سخت ابتری تھی [illegible] اس کی لفظی و معنوی حفاظت کی اور ان کی تعلیمات کو قائم کرنے کے لئے ہر زمانہ میں لوگ آئے۔ اور اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی مقصد کے لئے تشریف لائے۔

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

چونکہ شیخ صاحب کے پہلے ہی بہت کم منٹ رہ گئے تھے اور آپ کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کا مضمون مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ بیان کرنا تھا جس کے لئے پروگرام میں صرف پون گھنٹہ رکھا گیا تھا۔ اور اس پون گھنٹے میں سے بھی کچھ وقت شیخ صاحب نے لیا اس لئے میر صاحب مضمون کو پورے طور پر بیان نہ کر سکے نیز ابھی میر صاحب کی تقریر جاری تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لے آئے۔ چونکہ نماز کے لئے ایک بجے کا وقت تھا جب حضور تشریف لائے۔ تو میر صاحب کا لیکچر ادھورا ہی ختم ہوا بہرحال میر صاحب نے جو کچھ بیان فرمایا اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر سے پہلے اپنی طبع زاد نظم ثناء اللہ کے متعلق پڑھی۔ اور مضمون یوں شروع کیا کہ:۔

دوستو! میرا مضمون جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ ہے کہ ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق کچھ بیان کروں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہر جلسہ اور ہر تقریب میں اس مضمون کو بیان کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میری زندگی اور مرزا صاحب کی وفات ثبوت ہے اس امر کا کہ میں سچا اور آپ (نعوذ باللہ) جھوٹے تھے۔ لیکن میں آج آپ کو اس کی اصل حقیقت بتاتا ہوں اور مسئلہ کا حل بتاتا ہوں۔ قادیان کے آریوں نے جب شوخی دکھائی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "قادیان کے آریہ اور ہم" لکھا۔ اس وقت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اپنی طرف سے مولوی ثناء اللہ کو دعوت دی کہ تم بھی اسی طرح قسم کھاؤ اور فیصلہ کر لو۔ اس کے جواب میں ثناء اللہ نے لکھا کہ تم بتاؤ قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اور تم خود آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ امرتسر کی عیدگاہ میں فیصلہ ہو جائیگا۔

اس مضمون میں ثناء اللہ نے اپنی طرف سے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس کی طرف سے مفتی صاحب نے لکھا کہ تمہارا چیلنج منظور ہے۔ جس کے جواب میں اس نے لکھا کہ میں مباہلہ کے لئے تیار نہیں۔ اور مباہلہ کی تعریف اس نے یہ بیان کی کہ فریقین ایک دوسرے پر بد دعا کریں۔ مگر اس میں کوئی صورت ایسی نہ تھی۔ اور اس نے عبث طور پر حضرت اقدس کی وفات پر مرقع جون ۱۹۰۸ء میں لکھا کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ میں مباہلہ میں فوت ہو گئے۔ آخری فیصلہ کا اشتہار کا عنوان حضرت اقدس کا مقرر کردہ نہیں۔ بلکہ ایڈیٹر بدر نے خود تجویز کیا تھا۔ اس میں حضرت اقدس نے لکھا کہ یہ دعا ہے۔ الہام کی بنا پر پیشگوئی نہیں اور نیچے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

مولوی ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو منظور نہ کیا۔ اور لکھ دیا کہ یہ طریق فیصلہ مجھ کو منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اس کو قبول کر سکتا ہے۔ اور لکھا کہ نشان تو وہ ہونا چاہیئے۔ جو میں بھی دیکھوں۔ اگر میں مر گیا۔ تو یہ کیا نشان ہوا۔ اور یہ بھی لکھا کہ آپ میری موت کیوں چاہتے ہیں۔ اور لکھا کہ دیکھو مسیلمہ زندہ رہا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے پھر اگر میں مر گیا۔ تو میں جھوٹا کیسے ہوں گا۔ اور اہلحدیث میں شائع ہوا کہ بدوں کی لمبی عمریں ہوتی ہیں۔ اور لکھا کہ مرزا صاحب نے میری منظوری کے بغیر اشتہار شائع کیا۔

ادھر حضرت مسیح موعود چاہتے تھے کہ ثناء اللہ میں ایسا فیصلہ چاہتے تھے۔ جو حق و باطل میں تمیز کرے۔ اور لوگوں پر حجت ہو۔ آپ نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں لکھا کہ اگر ثناء اللہ نے اس اصول کو تسلیم کیا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے تو وہ ضرور مجھ سے پہلے مریگا۔ لیکن ثناء اللہ نے اس معیار کو تسلیم نہ کیا۔ اس لئے اس کے مسلمات کی بنا پر ایسا فیصلہ ہوا۔ جو اس پر حجت ہو۔ اور وہ زندہ رہکر اس نشان کو دیکھے اور اس کے ہم خیالوں پر حجت ہو سکے۔ چنانچہ حضرت اقدس فوت ہو گئے۔ اور ثناء اللہ زندہ رہا اور ثابت ہو گیا کہ کون مسیلمہ کذاب کا مثیل ہے اور کون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا؟

میر صاحب مکرم یہیں تک بیان کر چکے تھے کہ حضرت اقدس تشریف لے آئے۔ اور میر صاحب کو تقریر ختم کرنا پڑا ۔

دوسرے وقت میں میر صاحب نے یہ بیان کیا کہ ثناء اللہ کی رسی دراز ہونے والا اشتہار جو ہے وہ مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا بلکہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق اہل حدیث کے مولوی مذکور کی تائید میں ان کے ایک دوست نے لکھا تھا۔ ایسے اشتہار چونکہ کہیں استعمال کرنے نہیں رکھے جاتے۔ اسلئے یہ بھی نہیں رکھا گیا۔ نہ سرکار میں ایسے اشتہار محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اسلئے آئندہ کوئی بھائی اس کو پیش کرنے کی غلطی نہ کریں۔ حرام زادہ کی رسی دراز سے زیادہ سخت فقرے ثناء اللہ کے اخبار میں موجود ہیں۔ جو اس کے سامنے پیش کئے جائیں ۔

دوسرا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظم

میر صاحب کی تقریر کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کی گئی۔ اور حضرت اقدس سٹیج پر تشریف لے آئے۔ حضور کے ایما سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اسکے بعد حضور نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ پیشتر اسکے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اب آپ کو ایک صاحب میری ایک نظم پڑھ کر سنائیں گے۔ اس نظم میں نوجوانان جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ان کو چند نصائح کی گئی ہیں۔ جو ابھی تک اس حد تک نہیں پہنچے کہ سلسلہ کے کاموں کا بوجھ اٹھا سکیں۔ لیکن آئندہ ان سے توقع ہے کہ وہ سلسلہ کے کام کرینگے۔ نیز وہ لوگ بھی مخاطب ہیں۔ جو اگرچہ نوجوانی سے گذر چکے ہیں۔ مگر سلسلہ میں ابھی داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی ہمارے نونہال ہی ہیں۔ پس میری نظم کے مخاطب وہ ہیں۔ جنہوں نے ابھی جماعت کے کاموں کا بوجھ نہیں اٹھایا۔ مگر آئندہ ان پر بوجھ پڑے گا۔ اور وہ لوگ بھی جو سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں ۔

اس نظم میں جو میں نے نصائح کی ہیں۔ وہ سب خود بخود ہی ہیں اور وہ ہیں جو لکھتے وقت میرے دماغ میں تھیں۔ میرا جی چاہتا تھا کہ یہ نظم چھپے۔ اس کام کو میر قاسم علی صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ اور بہت محنت سے نہایت اعلیٰ طور پر اسکو چھپوایا ہے۔ جو غیروں میں بھی تقسیم ہو سکتی ہے اور گھر میں لٹکائی جا سکتی ہے۔ اس نظم پر میں نے نوٹ بھی لکھے ہیں۔ جو حاشیہ پر چھپے ہوئے ہیں۔ چاہئے کہ جماعت کے لوگ اس کو نظر کے سامنے رکھنے کے لئے گھروں میں لگائیں اور دیواروں پر لٹکائیں ۔

اس تقریر کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضور کی مندرجہ بالا نظم پڑھی۔ جس کے اشعار نے ایسی رقت پیدا کر دی کہ اکثر اصحاب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور بعض کی تو چیخیں نکل گئیں۔ نظم کے بعد حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور تشہد اور سورہ فاتحہ اور سورہ آل عمران کا آخری کچھ حصہ از ابتداء ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب تلاوت کر کے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اس بیج کو جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہایت پُرخطر اور تاریک زمانہ میں نہایت کمزوری میں لگایا۔ اس کو بڑھایا اور پھل لگائے اور بڑھتا جائیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہمیں اس تاریکی سے نکالا۔ ہمیں ایک نیا جینا ہے۔ تم اس زمانہ کی تاریکی کو ذہن میں لاؤ۔ پھر تمہاری گردنیں خدا کے حضور میں شکریہ کے لئے جھک جائیں گی ۔

پھر میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس پُرآشوب زمانہ میں اپنے فضل سے میری دعاؤں کو سنا۔ اور کہا کہ میں اس جماعت کو ترقی دونگا۔ میں اپنی رؤیا و کشوف عام طور پر نہیں سناتا۔ کیونکہ میرے نزدیک رؤیا اور کشوف حجت نہیں ہوتے۔ مگر چونکہ یہ ایک عظیم الشان خوشخبری ہے اسلئے میں سناتا ہوں ۔

پچھلے دنوں میں نے ایسے نظارے دیکھے کہ جماعت ایک انتہا میں ہے۔ جس سے مجھ کو بہت سرور ہوا۔ اس وقت [illegible] ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو رؤیا میں دکھایا۔ اسمٰعیل کے معنے ہیں خدا نے سن لیا اور یہ ساتھ خدا کی طرف سے خوشخبری کے وقت عمر بھی نظر آتے ہیں اور کبھی اسم اعظم خود جلوہ نمائی کرتا ہے۔ اس وقت اس حالت میں انہوں نے کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں اور ایمان و اخلاص سے آگے بڑھ رہے ہیں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ ۔

اللّٰھم زد فزد علیٰ نعم الصلاح والعفت

کہ اے رب وہ ان کی صلاح و عفت کے رستوں پر آئیں۔ پھر میں شکر کرتا ہوں۔ خدا کا کہ اس نے تم کو خوشی سے بلایا۔ پیشتر اسکے کہ میں وہ مضمون شروع کروں۔ جو میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا طریق ہے کہ میں پہلے دن عام مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اور دوسرے دن کوئی علمی مضمون جو ایمانیات و روحانیات کی خاص شاخ سے متعلق ہوتا ہے۔ بیان کیا کرتا ہوں۔ آج جو مضمون سنانا چاہتا ہوں۔ وہ بعد میں شروع کروں گا۔ پہلے سلسلہ کے کاموں کے متعلق کسی قدر بیان کرنا چاہتا ہوں ۔

مسجد لنڈن

سب سے پہلے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی کہ ہماری جماعت لنڈن میں مسجد بنانے کی تیاری کرے۔ عیسائیت کا مرکز لنڈن ہے۔ حتی کہ روم سے بڑھ کر عیسائیت کا مرکز ہے۔ کیونکہ روم میں رومن کیتھولک بستے ہیں اور لنڈن میں پروٹسٹنٹ۔ اور رومن کیتھولک وہ لوگ ہیں۔ جو تبلیغ کے لئے اتنا جوش نہیں رکھتے جتنا پروٹسٹنٹ۔ عیسائیت کا مرکز ہے۔ لیکن اس مردہ کو کھینچنے کے لئے انگلستان ہی کے لوگ ہیں۔ لنڈن میں مسجد کا کام بڑا کام تھا۔ لوگ حیران تھے مگر خدا نے اسکے لئے ہماری جماعت کو توفیق دی۔ پچھلے سال کے جلسہ کے ایک ہفتہ بعد میرے دل میں مسجد کا خیال پیدا ہوا تھا۔ پہلے خیال تھا کہ قرض لیا جائے۔ مگر آخر ایسے سامان پیدا ہوئے۔ کہ چندہ کے طور پر ہی ایک بڑی رقم جمع ہو گئی اور ہماری جماعت میں وہ جوش پیدا ہوا۔ جس کی شمار [illegible] جو احمدی لوگ خلافت کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے ایک کالج کے لئے چھ سو طلباء [illegible] وہ ہزار روپیہ دیکر بھی [illegible]

[illegible] جاری کر دیا ۔

اب لنڈن میں ہمیں بڑا مکان مل گیا ہے۔ جو تجارت کے علاوہ سے اس میں ایک ہال بھی ہے [illegible] بہت وسیع ہے [illegible] بہت مستحق ہو گئی ہے ۔

امریکہ میں تبلیغ

دوسرا کام جو میں نے [illegible] وہ امریکہ کا مشن ہے۔ امریکہ کی گورنمنٹ نے مفتی صاحب کو اسلئے روکا کہ وہاں [illegible] زیادہ بیویاں جائز ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی [illegible] سنائیں۔ جب مفتی صاحب [illegible] تو وہاں تقریر میں بیان کیا کہ [illegible] داخل ہو سکے۔ نتیجہ امریکہ کی گورنمنٹ نے [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہو گئی۔ خدا کے فضل سے مفتی صاحب وہاں داخل ہوئے اور اب تک ۳۰۰ آدمی سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اب تو مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں کے قوانین میں [illegible] ہو گئی ہے۔ اگر چار [illegible] اور دوسرا کام کریں۔ اسی کے متعلق میں نے کہا۔ گذشتہ سال بیان کیا تھا کہ حضرت اقدس نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ جلدی سے آگے [illegible] اور فرمایا کہ میں پانچ سال امریکہ میں رہا ہوں۔ اور اب [illegible] جاتا ہوں ۔

امریکہ میں مشن قائم ہو گیا ہے۔ اور انشاء اللہ چاہے تو [illegible] میں بھی قائم ہو جائیگا۔ حضرت مسیح موعود کے کشوف بھی امریکہ کی [illegible] ہے۔ وہاں بہت جلد احمدیت پھیلیگی [illegible] اب [illegible] امریکہ کی [illegible] باقی رہے گے ۔

تبلیغ احمدیت

خوشی کے ساتھ [illegible] جہاں جماعت احمدیہ [illegible] چندہ دیا اور [illegible] لنڈن میں مسجد بنانے کی تیاری کی اور [illegible] سال [illegible] داخل [illegible] لوگوں کے ذمہ فرض ہے۔ اس کو ادا کریں [illegible]

تقسیم کیا جاتا ہے کہ اس کو پورا کیا جائے۔ اور جس قدر چندہ کسی انجمن کی طرف سے آتا ہے۔ اس کا جلسہ پر اعلان ہوتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ کے متعلق کیا جائے۔ ہر ایک جماعت کو بتا دیا جائے۔ کہ کم از کم اتنے آدمی سال میں احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ اور سالانہ جلسہ پر ناظر تالیف و اشاعت بتائے کہ فلاں جماعت کے ذریعہ کتنے آدمی احمدی ہوئے ہیں اور فلاں کی طرف سے کتنے۔

پھر جو گذشتہ سال کمی رہ گئی ہے۔ وہ [illegible] اور [illegible] سے بھی بڑھ کر [illegible] جرمانہ کہوں گا۔ آیندہ سال اسکے ادا کرنے کی بھی کوشش کرو ۔

انتظام سلسلہ کے متعلق نظارت کی تحریک سے [illegible] تجویز کی تھی کہ جس طرح خلفاء کے عہد میں ہوتا تھا کہ ہر ایک جماعت پر امیر ہوتا تھا اسی طرح ہم بھی کریں۔ اس کے تجربہ کے لئے دو جماعتوں میں امیر کا تقرر ہوا۔ ایک فیروزپور کی جماعت کے امیر خان صاحب منشی فرزند علی صاحب۔ اور دوسرے لاہور کی جماعت کے امیر چودھری ظفر اللہ خان صاحب مقرر ہوئے۔ ان جماعتوں کی حالت اب بہت اچھی ہے اور میں حکم دیتا ہوں۔ حکم نہیں [illegible] کہ سب جماعتیں ایسا ہی کریں۔ اور ایک شخص کو تجویز کر کے ہمیں اطلاع دیں۔ جس کو وہ امیر بنانا پسند کرتے ہیں ۔

اخبارات سلسلہ

اسکے بعد میں جماعت کے اخبار و رسالوں کے متعلق کچھ کہتا ہوں۔ میں نے گذشتہ سال ان کے متعلق تحریک کی تھی۔ جیسے ریویو۔ الفضل اور تشحیذ کی طرف تو کچھ توجہ ہوئی ہے۔ مگر ان کو چھوڑ کر فاروق۔ الحکم۔ نور کے متعلق کم توجہ کی گئی ہے۔ ان کے خریدار بہت کم ہیں۔ الحکم میں ایک خوبی ہے۔ وہ یہ کہ سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کی جماعت میں [illegible] کچھ حق ہے۔ یہ بات الفضل میں بھی نہیں۔ اگرچہ الحکم میں اب پہلی سی بات نہیں۔ غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا موجودہ ایڈیٹر نو آموز اور ناتجربہ کار ہے۔ مگر پھر بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔ نور کے مضامین مفید ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ تبلیغ کا دروازہ سکھوں میں کھل گیا ہے اور حضرت صاحب کے اس کشف کی تائید ہو رہی ہے جو ست بچن کے ذریعہ قائم ہوا۔ کہ سکھوں کو یقین دلایا جائے کہ باوا نانک مسلمان تھے۔ اور اس مقصد میں ایک حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ کئی سکھ قریب ہیں کہ اسلام میں شامل ہو جائیں۔ پھر دوستوں کو فاروق کی طرف بھی متوجہ کرتا ہوں۔ لیکن جہاں میں احباب کو ان اخباروں کے متعلق توجہ دلاتا ہوں وہاں اخبار والوں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ بھی توجہ کریں اور ایک ایک شاخ میں کام کریں اور کام تقسیم کر لیں ۔

کتب

کتب فروشوں میں میں دیکھتا ہوں۔ تجارتی روح آگئی ہے اسلئے میں ان کے متعلق کوئی خاص سفارش نہیں کرتا ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو عالم ہیں اور تصنیف تالیف کی قابلیت رکھتے ہیں۔ وہ مفید تصانیف لکھنے اور شائع کرنے کی طرف متوجہ ہوں ۔

موجودہ ہلچل

اب میں اس زمانہ کی شورش کے متعلق کچھ کہتا ہوں۔ اس شورش میں وہ لوگ جو گورنمنٹ کے خلاف ظاہر و پوشیدہ منصوبے کرتے ہیں وہ ہمیں منافق کہتے ہیں۔ لیکن ہمارا رویہ ظاہر ہے کہ ہم گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں۔ ہمیں کسی صلہ کی توقع نہیں۔ نہ ہم صلہ کے لئے خدمت کرتے ہیں۔ ہمارا گورنمنٹ پر احسان ہے۔ مگر ہم پر اس کا کوئی خاص احسان نہیں۔ دیکھو گورنمنٹ کی جن چیزوں کو ہم استعمال کرتے ہیں انہی کو مسٹر گاندھی بھی رکھتے ہیں۔ پس ہمیں کوئی خاص فائدہ نہیں نہ ہی خاص احسان ہے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کے بعض حکام نے تو اس وقت کہ جب لوگ دنیاوی معاملات میں ہمیں ہر طرح دکھ دیتے ہیں۔ ہماری مدد نہیں کی۔ پس ہم جو اطاعت کرتے ہیں یہ اسلئے کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کا حکم ہے اور ہمارا سر خدا کے حکم کے آگے جھکتا ہے۔ ورنہ ہم کسی کے خوشامدی نہیں۔ ہم کیوں وفادار ہیں۔ اسلئے کہ خدا کا حکم ہے۔ اور ہمیں ایک کام درپیش ہے۔ اور اس کیلئے امن کی ضرورت ہے۔ پس جہاں فتنہ ہو گا۔ اس کے خلاف ہماری آواز بلند ہو گی ۔

موجودہ زمانہ میں جو شورشیں ہو رہی ہیں۔ ان کی خرابی

ان کے مصنف [illegible] سال [illegible] یہ بتا دیا گیا ہے۔

اسکے بعد حضور نے سورۃ الناس کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس زمانہ کے تمام فساد دور کرنے [illegible] چھ قسم کے فساد بتائے گئے ہیں۔ (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] خلاف فساد کریگی (۴) [illegible] مولوی پنڈت پادریوں کے خلاف لوگ فساد کرینگے اور ان کی باتیں نہیں سنینگے (۶) مولوی پنڈت پادری مخلوق پر سختی روا رکھیں گے۔ یہ چھ قسم کے فساد اس میں بتائے گئے ہیں۔ دو دو قسم کے فساد رب الناس کے ماتحت ہیں۔ دو ملک الناس کے اور دو الٰہ الناس کے۔ اس وقت چھ باتیں ایسی ہیں جن کے لئے ضرورت ہے کہ [illegible] خناس سے بچیں۔ انہیں یہ بھی بتایا کہ ہر ایک شرارت و ظلم استبداد کے ماتحت ہوگا۔ چنانچہ ہر ایک شرارت اور ہر ایک فساد آرگنیزیشن کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اور ہر ایک جماعت کے لوگ اپنی اپنی انجمنیں بنا رہے ہیں۔

اس وقت کے لئے ہمیں حکم ہے کہ اس فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے خدا سے پناہ مانگیں۔

مختلف نصائح

اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ آج میں [illegible] جا رہا ہوں۔ مگر جیسا کہ ان پر عمل نہ ہوگا [illegible] یہ نصیحت کرتا ہوں۔ جھوٹ سے بچو۔ بدظنی سے پرہیز کرو۔ تم مسیح موعود کے لگائے ہوئے درخت اور اس کے بلائے ہوئے پرندے ہو۔ اڑو اور آسمان کی طرف جاؤ۔ زمین کی طرف مت آؤ۔ ابراہیم کے چار پرندوں کی چار نسلیں تھیں جو موسیٰ و مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے ذریعہ آسمان سے روحانیت پر آئیں۔ پس تم اپنی اصلاح کرو ورنہ میں یہ نصیحت کرنے سے کبھی نہیں چپ رہوں گا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

اب میں اصلاح نفس کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ (اول) اپنی اصلاح کرے۔ پھر دوسرے کی [illegible] میں جانے سے پہلے [illegible] چکے اس سے پہلے [illegible] ہیں۔ [illegible] لوگوں نے [illegible] پس اپنے بھائی پر [illegible] گیا۔ غرض [illegible]

دوسری بات جو کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ جھوٹ [illegible] لوگ ایسا کبھی بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اسکو چھوڑ دو۔ اسکو چھوڑنے سے سب گناہ چھوٹ جائینگے۔ ایک شخص نے نبی کریم سے [illegible] جھوٹ چھوڑ [illegible] اس کی سب غلطیوں کی اصلاح کر دی۔ پھر لوگ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ اور دوسرے [illegible] اثر میں آ جاتے ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ چاہے اپنے نفس کے متعلق ہو جھوٹی گواہی نہ دو۔

(۳) غیظ و غضب کی عادت ترک کرو۔ نرمی اور خلق کی عادت پیدا کرو۔

(۴) نشہ کی اشیاء کا استعمال چھوڑ دو۔ چینیوں کی قوم افیون کی بدولت جاپان جیسی چھوٹی سی قوم سے مقابلہ نہ کر سکی حالانکہ چینیوں کی آبادی [illegible] جاپان کی [illegible] حقہ [illegible] ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جن کی عمر تیس سال [illegible] اور جو بڑی عمر کے ہیں وہ [illegible] یہ انسان کے [illegible]

(۵) [illegible] احمدیوں [illegible] رشتہ [illegible] بعض لوگ ابھی تک اپنی پرانی قوموں [illegible] ہیں۔ ہماری قوم ہماری گوت ہمارا سب کچھ احمدیت ہے۔ ہمارا قبیلہ احمدیت ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے لکھا ہے کہ غیر احمدی کو لڑکی دینا گناہ ہے اور آپ نے اس کو سخت ناپسند کیا ہے کہ احمدی اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ پس اس سے بچنا چاہیئے۔

(۶) اسی طرح جنازوں کے متعلق بعض لوگ [illegible] ہیں۔ اگر تم میں سے کسی کو یقین ہو کہ خدا تمہارا [illegible] مردہ کو بخش دیگا تو درست ہے۔ لیکن اگر نہیں تو [illegible] فضول ہے۔ [illegible]

مخالفت [illegible] عادت ترک کرو۔

[illegible]

[illegible] تیسرا علم [illegible] ہے۔ لیکن [illegible] قرآن [illegible] دیکھو [illegible] اسلام کا کوئی مخالف [illegible] معلوم ہو۔ تو قل اعوذ [illegible] سورۃ الناس کی تفسیر [illegible] بیان کی ہے۔ اسی جمعہ کو [illegible] اور اس وسعت سے مضمون [illegible] دنیا کا کوئی فساد اور اس کا علاج اس سے باہر نہیں رہتا۔ حضرت اقدس نے بھی اس کی تفسیر کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس میں گورنمنٹ کی فرمانبرداری کی تعلیم ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ لیکن اب حل ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ خود علم سکھاتا ہے۔ ہاں اسکو سیکھنا چاہیے۔

حضرت اقدس کی کتب کو پڑھو اور سنو [illegible] قرآن کی تفسیر [illegible] انشاء اللہ حضرت کی کتب کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔

خدا اور اس کے رسول اور اسکے پیاروں کی محبت پیدا کرو۔

ترقی کا موجب ہوتی ہے۔ قادیان میں آنا بھی روحانی ترقی کا باعث ہے۔ دیکھو مکہ اور مدینہ میں اب آنحضرت اور حضرت ابراہیم نہیں۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں برکات ہیں۔ [illegible] برکات ہیں۔ جنہیں خدا نے [illegible] ترقی کا باعث ہوگا۔ [illegible] موجب ہوگا کہ جب کوئی شخص یہاں آئیگا تو یہاں کے کاموں کو دیکھیگا۔ [illegible] جوش پیدا ہوگا۔

دوسرا ذریعہ [illegible] کا استعمال [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

دین و دنیا کے لئے اک آسمانی پرچہ ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | [illegible] کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین متعلق علم ایڈیٹر کے نام [illegible]

متعلق خط و کتابت منیجر [illegible]

قیمت اخبار [illegible]

خطبہ جمعہ [illegible]

[illegible]

اشتہارات

ہندوستان کے لئے [illegible]

بیرون ملک [illegible]

ایڈیٹر [illegible] غلام نبی [illegible]

قیمت ہر حال پیشگی [illegible]

نمبر ۵۱ | مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | [illegible] | مطابق ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کچھ علیل تھی لیکن اب خدا کے فضل سے آرام ہے ۔

جناب مرزا [illegible] صاحب [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی [illegible] انتقال [illegible] اور دین کا [illegible] منشی [illegible] صاحب [illegible] بیمار ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

[illegible] خدا کے فضل سے کسی [illegible]

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو

(از جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری)

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دار الاماں میں کوئی بیکار کس طرح ہو

ماویٰ [illegible] دنیا [illegible] نہیں ہے لینا
پھر خرچ کرنے والا نادار کس طرح ہو

صدق و وفا میں جس نے [illegible]
مسلم جو ہو چکا ہو [illegible] کس طرح ہو

میدان امتحاں میں جو پختہ کار نکلے
اس قوم پر مسلط ادبار کس طرح ہو

جس کا خدا پہ ایماں کامل ہو اور راسخ
دنیا کی دشمنی سے وہ خوار کس طرح ہو

دشمن میں کیا ستم ہے تبلیغ ہو تو کیونکر
جس دل کو [illegible] بیدار کس طرح ہو

بے ارتباطیوں کی دلدل [illegible] اسکو
جس کا خدا [illegible] کس طرح ہو

اے ساکنان دنیا مولیٰ سے دور رہ کے
کانٹوں کا بن تمہارا گلزار کس طرح ہو

سب سے بڑا احمدی کو باغ الٰہیت کے
جو پھول ہو چمن کا وہ خار کس طرح ہو

جانبازیوں کا سہرا ہے احمدی کے سر پہ
پھر جاں نثاریوں سے انکار کس طرح ہو

[illegible]

اخبار احمدیہ

امریکی سالانہ [illegible]

[illegible]

ولادت [illegible]

درخواست دعا [illegible]

[illegible]

(عبدالغفور [illegible])

احباب کی توجہ کے قابل

[illegible]

الفضل

قادیان دارالامان ۔ [illegible] جنوری ۱۹۲۳ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت سنہ ۱۹۲۲ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۲ء

پہلا اجلاس

اس اجلاس کے صدر جناب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب تھے۔ [illegible] ناظم کی [illegible] میں اور [illegible] تھی۔ [illegible] رپورٹ سنانے کے لئے پہلے ہی تھوڑا تھوڑا وقت مقرر تھا۔ یعنی ۲۵ ۔ ۲۰ منٹ۔ لیکن ناظر صاحبان کے وقت مقررہ پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی دیر سے شروع ہوئی۔ اور اس وجہ سے پریذیڈنٹ صاحب کو ان کے اوقات میں [illegible] منٹ کی اور بھی کمی کرنا پڑی اور جلسہ کی کارروائی دس بجکر [illegible] منٹ پر شروع ہوئی۔ کارروائی کی ابتدا میں تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے مختصر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ رپورٹیں ایک ضروری چیز ہوتی ہیں۔ مگر [illegible] خشک مضمون ہونے کی وجہ سے عموماً [illegible] سے [illegible] جاتی ہیں۔ آج اجلاس [illegible] سے شروع ہو سکا ہے۔ [illegible] سے [illegible] ہے۔ کہ پہلا اجلاس وقت مقررہ پر ختم ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح نے [illegible] فرمایا ہے۔ اسلئے ناظروں کو جس قدر [illegible] کا [illegible] ان کا وقت ختم شدہ [illegible] دوسری [illegible] کو وقت دیا جائے۔ [illegible] ۔ اس لئے [illegible] تعلیم و تربیت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائیں ۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی رپورٹ

جناب مولوی محمد دین صاحب ایم اے۔ ناظر تعلیم و تربیت کی [illegible] ابھی [illegible] ۔ [illegible] کی [illegible] شیخ محمد [illegible] صاحب [illegible] بی ایل ۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائی ۔ جس میں بتایا کہ :-

[illegible] کے متعلق دو کام ہیں (۱) جماعت کی تعلیمی حالت (۲) تربیت ۔ ابھی تک یہ کہ تعلیمی حالت کی طرف [illegible] [illegible] پہلے جو سکول ترقی اسلام نے قائم کئے تھے۔ ان کی [illegible] [illegible] گئے تھے۔ اور ان میں سے بعض کو جو چلنے کے قابل نہ تھے توڑ دیا ۔ اور بعض باقی تھے ۔ اور جو نئے قائم کرنے تھے۔ ان کے لئے ٹرینڈ استادوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے پچھلے سال ٹریننگ کلاس کھولی گئی تھی جس پر ۷۰۰ روپیہ خرچ ہوا ۔ اور اس میں سے ۵۹۵ روپیہ ہمیں گورنمنٹ نے دیا ۔ جو طلباء یہاں سے فارغ ہو کر نکلے وہ بہت مفید ثابت ہوئے ۔ اور اچھے نمبروں پر پاس ہوئے وہ اب تک اپنے سکولوں میں کام کر رہے ہیں ۔ امسال بھی ارادہ تھا کہ نارمل کلاس کھولی جائے ۔ مگر اس کے لئے مڈل پاس طلباء کی ضرورت تھی جو ہمیں دستیاب نہ ہوسکے ۔ اس لئے وہ ارادہ ملتوی کرنا پڑا ۔

سکولوں کے معائنہ کے لئے مولوی عبدالعزیز خان صاحب انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں ۔ جو نہایت محنت اور قابلیت سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں ۔ اسوقت ۲۶ پرائمری مردانہ اور ۹ پرائمری زنانہ سکول ہیں اور ۳ مڈل سکول ہیں ۔ ٹرینڈ کے لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے ۔ کہ جہاں کے لوگ مڈل سکول جاری کرنا چاہیں ۔ وہ ہمارے پاس ایک ہزار روپیہ جمع کر دیں ۔ جو کہ علاوہ سکول کی عمارت اور سامان کے ہو ۔ تب ہم سکول کھولینگے ۔ ہمارے سکولوں میں سے [illegible] درجہ کا [illegible] کا سکول ہے ۔ اسوقت تک ان سکولوں میں چندرہ سو طلباء تعلیم پاتے ہیں ۔ ان سکولوں کو سرکاری امداد بھی ملتی ہے ۔

سکولوں کے قواعد و ضوابط کا مسودہ مجلس شوریٰ میں پیش ہے ۔ جب پاس ہوگا تو اس سے اطلاع دیجائیگی ۔

ہمارے سکولوں کی غرض دینی تعلیم پھیلانا [illegible]

ہے ۔ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے استاد دین سے واقف ہوں ۔ اور تعطیلات میں یہاں آکر دین سیکھیں ۔ تربیت کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں گذارش کرتا ہوں [illegible] ہے ۔ مگر جماعت کے بعض [illegible] ان کے لئے مبلغین سے مدد لی جاتی ہے ۔ اور اس کے لئے [illegible] مقرر کئے گئے ہیں ۔ جماعت [illegible] الفضل پر مضامین لکھے گئے ۔ [illegible] القرآن کا سلسلہ جاری ہے [illegible] ۔ یہ بھی کوشش ہے کہ جہاں جہاں قرآن کریم کا درس نہیں ہوتا ۔ وہاں کے لوگوں سے درخواست کی جائے ۔ کہ وہ درس کا انتظام کریں ۔

یتامیٰ کی اصلاح و ترتیب کے لئے ہمارے پاس کوئی انتظام نہ تھا ۔ مگر اب ایک یتیم خانہ جناب میر قاسم علی صاحب کے انتظام کے ماتحت قادیان میں قائم ہے ۔ جس میں ۱۶ لڑکے ہیں اور ابھی ۲۶ کی گنجائش ہے ۔ مگر فنڈ بہت کمزور ہے ۔

صیغہ اُمور عامہ کی رپورٹ

اسکے بعد جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب صیغہ اُمور عامہ کی رپورٹ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ آپ نے کہا کہ بھائیو ! صیغہ امور عامہ کے وہ تمام کام ہیں جو کسی محکمہ سے تعلق نہیں رکھتے ۔ اسلئے اس کی رپورٹ معمولی بات نہیں ۔ مگر ۲۰ منٹ جو مجھے دئے گئے ہیں ان میں کیا کیا کہوں ۔

یہ کام ایک شخص کا نہیں ۔ بلکہ سب جماعت کا ہے اور ساری جماعت کی امداد کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا ۔

[illegible] چند [illegible] ذکر کیا جاتا ہے ۔

جو اس صیغہ [illegible] (۱) [illegible] و [illegible] ۔

(۳) رفع شکایات [illegible] (۴) جماعت کی دنیوی بہبودی کے لئے کوشش (۵) بیکاروں کے لئے تلاش معاش (۶) احمدی طلباء کے لئے مفید تعلیمی مشورہ (۷) مخالفین کے شر سے [illegible] (۸) احمدی زمینداروں اور تاجروں کے لئے ان کے پیشوں میں ترقی کی راہ (۹) اقوام جرائم پیشہ کی نگرانی ۔ گورنمنٹ سے جماعت

کے بعض سخت [illegible] شادی کے متعلق ہوتی ہیں (۱۲) متفرقات ۔ یہ [illegible] سال بھر [illegible] ہوا ہے اس کی اجمالی [illegible] چل رہے تھے ۔ ان کی امداد [illegible] کی جائداد کا انتظام کیا گیا [illegible] تھے ۔ ان سے متعلق کچھ کارروائی کی گئی ۔ [illegible] احمدی کی عورت کا بغیر طلاق [illegible] سے نکاح پڑھ دیا ۔ اس کے متعلق مقدمہ [illegible] کئی کام میں ۔

قصور کی جماعت کو وہاں کے مخالفوں نے تنگ کیا اور ان کو ہر قسم کی تکلیف پہنچائی ۔ اس کے متعلق خط و کتابت کی گئی ۔ بعض شکایات باہمی (اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اکتوبر ۱۹۲۲ء تک دو سو ایک مقدمات طے ہوئے اور کچھ مقدمات محکمہ قضا میں منتقل کئے گئے ۔ امسال ایک بڑا کام ہوا ۔ وہ یہ تھا کہ مرزا اکرم بیگ صاحب کی یہاں کی اراضی خریدی گئی ۔ جو اگر نہ خریدی جاتی تو یہاں کی احمدی آبادی کو بہت تکلیف ہوتی ۔

تار اور ڈاکخانہ ۔ دوبارہ ڈاکخانے کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے ۔ نیز یہاں [illegible] کھلوانے کی بھی [illegible] ۔ سڑک کے لئے بھی مناسب کوشش ہو رہی ہے ۔

رشتہ ناطہ ۔ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے کل اپنی تقریر میں بہت کچھ فرمایا ہے ۔ میرے کہنے کی ضرورت نہیں ۔ لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ لڑکے اور لڑکی والوں کی طرف سے درخواست آتی ہے ۔ مگر وہ شرائط ایسی [illegible] پوری نہیں ہو سکتیں ۔ مثلاً خواہش [illegible] تعلیم کی آخری ڈگری ۔ یہ ایسی شرطیں [illegible] اگر [illegible] کی طرف سے پیش ہوں ۔ تو [illegible] وہ لوگ جنہیں یہ اصرار [illegible] ان کا کیسے [illegible] حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ہماری [illegible] احمدیت میں دیکھنا چاہیئے [illegible] اور دنیاداری سے [illegible]

یہ شرطیں ہوں تو پھر یہ شرطیں فضول ہیں ۔

پادری [illegible] کے متعلق یہ ہے ۔ کہ پچھلے جلسے پر [illegible] گئے تھے ۔ مگر اب [illegible] میں ایسا ان لوگوں نے بہت [illegible] اور [illegible] ہے کہ ان سب کی [illegible] ہے ۔ حالت سدھر جائیگی ۔

صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ

صیغہ امور عامہ کے بعد صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ تھی ۔ جو اس صیغہ کے ناظر جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے اپنے مختصر وقت میں سنانے کی کوشش کی ۔ آپ نے فرمایا ۔

اس صیغہ کے دو کام ہیں ۔ اول تالیف (۲) اشاعت ۔ تالیف کے صیغہ کے انچارج پہلے جناب حافظ روشن علی صاحب تھے ۔ اور ان کا کام بہت محنت سے ہو رہا تھا ۔ لیکن حافظ صاحب کے سپرد ایک اور کام کیا گیا ہے ۔ جو وہ بھی بہت ضروری ہے ۔ یعنی مبلغین کی جماعت کی پڑھائی ۔ جس میں تمام مولوی فاضل ہیں ۔ ان کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد ہے ۔ اس وقت اس صیغہ میں دو مبلغ ہیں ۔ ایک مولوی فضل الدین صاحب وکیل اور دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب ۔ مولوی فضل الدین صاحب کے سپرد ایک اور کام بھی ہے یعنی محکمہ قضا کے رجسٹرار بھی ہیں ۔ اور اس سال ایک اور کام کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب ہیں ۔ اس دفعہ انہوں نے محکمہ سے چھٹی لی ۔ اور امتحان مولوی فاضل پاس کیا ہے ۔

اس سال ایک سو [illegible] اعتراضات کے جواب لکھے گئے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پچھلے سال کی تقریریں اور تین رسالے اس محکمہ نے شائع کئے ۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا عربی میں ترجمہ ختم کیا ۔ اور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے نے جو ایک سال کے لئے قادیان میں آ کر رہے تھے ۔ انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی اس کتاب کا جو مولوی محمد علی کے رسالہ کے جواب میں حضور نے تالیف کی ہے ۔ انگریزی میں ترجمہ ختم کیا جو عنقریب انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہو گی ۔

مبلغین [illegible] اور امریکہ کا مبلغین ہندوستان کی [illegible] تبلیغ کرتے ہیں ۔ [illegible] گئے ہیں [illegible] سیلون میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے ترقی پر ہے ۔ وہاں سے چار آدمی پڑھنے کو یہاں آ گئے ہیں ۔ اور وہاں کے بھائیوں نے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہے اور حضرت اقدس کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ تامل زبان میں انہوں نے کر لیا ہے اس سال [illegible] آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ۔

ماریشس میں دو مبلغ ہیں ۔ جن کا تمام خرچ وہاں کی جماعت برداشت کرتی ہے ۔ وہاں مسجد کا مقدمہ ہے ۔ جس پر ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے ۔

مسجد لندن کے لئے ۸ ہزار روپیہ خرچ ہوئے ۔ زمین لی گئی ہے اور انشاء اللہ جلد مسجد تیار ہو جائیگی ۔

امریکہ میں خدا کے فضل سے مفتی صاحب کو کامیابی ہوئی ہے ۔ اس سال تک ۸۳ [illegible] سو تراسی آدمی احمدی ہو چکے ہیں ۔

مسٹر محمد احمد ساگر چند کی تقریر

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ کا وقت تھا ۔ مگر جناب سکرٹری صاحب نے اپنے وقت میں سے چند منٹ مسٹر محمد احمد ساگر چند بیرسٹر کو دئے ۔ کہ وہ اپنے چند خیالات کا اظہار کریں ۔ مسٹر موصوف نے بیان کیا کہ ۔

صاحبان ! آج میرا ارادہ ہے کہ میں واپس لاہور چلا جاؤں کیونکہ میری صحت اچھی نہیں ہے ۔ لیکن قبل اس کے کہ میں جاؤں میں چند باتیں آپ سے کہنی چاہتا ہوں ۔ بہت سے دوست مجھے خط لکھتے اور دریافت کرتے ہیں کہ میں کیا کرتا ہوں ۔ ان سب کی اطلاع کے لئے میں کہتا ہوں کہ میں نے اب خدا کے فضل سے لاہور میں بیرسٹری کا کام شروع کر دیا ہے ۔ جب میں پہلی دفعہ لاہور آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق میں نے وہاں کام شروع کرنا چاہا ۔ مگر اس وقت میری حالت اچھی نہ تھی ۔ پھر حضور نے میرے لئے ایک کام تجویز کیا ۔ جو میں نے کیا ۔ اور جس سے میری حالت خدا کے فضل سے اچھی ہو گئی اور میں خدا کے فضل سے اس قابل ہوا کہ مسجد لندن کے چندہ میں [illegible] ہوں ۔ [illegible] صاحبان خوش ہونگے کہ اب [illegible]

سمجھا کہ وہ کہتے ہیں۔ یہ کیوں نہ مانا جائے کہ اشیاء کے خواص ذاتی ہیں۔ ان میں فرشتوں کا دخل کیوں تسلیم کیا جائے۔ اسکے متعلق حضور نے فرمایا کہ امکان کا محل وہ ہوتا ہے۔ جہاں اس کی گنجائش ہو۔ لیکن جب یہاں دلائل موجود ہیں تو امکان کی بحث باقی نہیں رہتی۔ لیکن ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اشیاء کے خواص نہیں۔ ہم ان کو مانتے ہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ اشیاء کے خواص فرشتوں کے توسط سے ہیں۔ اور فرشتوں سے اثرات خدا سے آتے ہیں۔

حضور نے پہلے کل کے مضمون کا بقیہ بیان فرمایا۔ جس میں بتایا کہ فرشتوں کے کام کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح ایک ایک کام کے لئے ملائکہ مقرر ہیں اور کس طرح وہ اللہ کے پیاروں کی تائید میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور اس کے بعض شواہد پیش فرمائے۔ اور پھر اس بحث کی کہ ہم کیسے فیصلہ کریں کہ جو تحریک ہمارے دل میں ہو وہ فرشتے کی طرف سے ہے۔ اور جو شیطانی تحریک ہو اسکے پہچاننے اور شیطان کے شر سے بچنے کے کیا طریق ہیں۔

اسی بحث کے دوران میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ فرشتوں پر خدا تعالیٰ کا پرتو پڑتا ہے۔ اور فرشتوں کا خزانہ خدا ہوتا ہے۔ شیطان پر کس کا پرتو ہوتا ہے۔ اس کا جواب حضور نے دیا کہ چور کے پاس خزانہ نہیں ہوتا۔ وہ تو لوٹتا ہے۔ جہاں پاتا ہے۔ اسی طرح شیطان کو کچھ دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ چھیننا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو کسی ذخیرہ کی ضرورت نہیں ۔

مضمون کے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ان کے اثرات اور ان سے علوم حاصل کرنے کے متعلق ذکر فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ قرآن کریم جبرئیل نے نازل کیا ہے۔ اور حضرت کی کتب بھی جبرئیل کی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ جو شخص خاص ترکیب سے ان کو پڑھیگا۔ وہ ان سے بڑے بڑے علوم پائیگا ۔

اس سوال پر کہ وہ کیا طریق ہیں۔ جس سے قرآن کریم اور حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنا چاہیئے۔ فرمایا کہ مفصل تو نہیں بتایا جا سکتا۔ کیونکہ وقت نہیں۔ ہاں اتنا بتا دیتا ہوں کہ جب تک پہلے ذہن خالی نہ ہو۔ اور کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ پس جب پڑھو۔ تو خالی الذہن ہو کر اور ہر قسم کے خیالات سے الگ ہو کر پڑھو۔ پھر تم پر علوم کا انکشاف ہوگا پھر یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ ظاہری طہارت بھی ہو۔ کیونکہ جس جگہ پر فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔ اس میں وہ شخص بھی آ جاتا ہے۔ جو گندہ بیٹھا ہے۔

یہ تقریر ایک بجکر ۲۰ منٹ پر ختم ہوئی اور جلسہ نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

نماز کے بعد بہت سے لوگ باہر تشریف لے گئے۔ اور جلسہ گاہ کا بہت سا حصہ خالی ہو گیا۔ صرف تھوڑی سی جگہ میں آدمی بیٹھے تھے۔

پروگرام میں تو دوسرا اجلاس تھا۔ مگر چونکہ آج کے پہلے اجلاس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلافات کے متعلق ہونا تھی اور یہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر میں صرف ہو گیا۔ اسلئے دوسرا اجلاس کرنا پڑا۔ مگر لوگوں کو جانے کی جلدی تھی اسلئے بہت دیر کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

غیر مبایعین سے اختلاف۔

اس اجلاس کے صدر جناب سید عابد حسین صاحب بی اے تھے۔ پہلے تو کچھ نظمیں ہوئیں۔ پھر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر اختلافات کے متعلق شروع ہوئی۔ یہ تقریر ساڑھے تین بجے کے قریب شروع ہوئی۔ اور سوا پانچ بجے ختم کی گئی۔ اسمیں آپ نے بتایا کہ ہم میں اور غیر مبایعین میں کیا کیا اختلافات ہیں۔ آپ نے فرمایا نبوت۔ کفر و اسلام۔ خلافت۔ مسئلہ احمد۔ مسیح موعود میں اختلاف ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اختلاف کے وجوہ کیا ہیں۔ تو جب ہم ان وجوہ و اسباب کی طرف نظر کرتے ہیں۔ تو وہی ہیں۔ جو اور جماعتوں میں اختلاف کے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے غیروں سے مرعوب ہو کر چاہا کہ اپنی خصوصیات کو مٹا دیں۔ اور کچھ ان میں نفسانیت آگئی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ ادھر سے ادھر ہو گئے۔ نیز یہ اختلاف اچانک نہیں ہوا۔ اور ایسا نہیں۔ کہ پہلے سے علم نہ دیا گیا ہو بلکہ حضرت اقدس کے الہامات اور کشوف میں یہ بات بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ مسئلہ اچھی طرح حل ہو جاتا ہے۔ اور یہ صرف حضرت اقدس کے الہام و کشوف میں ہی اس اختلاف کی خبر تھی۔ بلکہ خواجہ کمال الدین اور سید محمد حسین شاہ کی بھی خوابیں وغیرہ اس زمانہ کی ہیں جن میں ان کی آئندہ کی حالت ظاہر ہوتی تھی۔ یہ کب ممکن تھا کہ خدا کے نوشتے ٹل جاتے۔

سب سے پہلے ہم مسئلہ نبوت کو لیتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کسی بات کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہم مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کا عقیدہ دیکھیں۔ سو جب ہم ان کے عقائد کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کی زندگی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول اور نبی آخر زمان اور فارسی الاصل نبی کہتے اور لکھتے رہے ہیں حالانکہ ان کی طرف سے ہمیشہ ہم کو غالی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔ پھر یہ لوگ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ پیغام میں شائع ہوا۔ کہ ہم لوگ جو پیغام صلح سے کسی نہ کسی وجہ سے تعلق رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول اور اس زمانہ کا نجات دہندہ یقین کرتے ہیں۔ پھر ان کے بابو منظور الٰہی جنہوں نے نبی کریم کے کاتب وحی کی طرح اب رنگ بدل لیا ہے۔ حضرت اقدس کے جو الہام و کشوف جمع کئے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ حضرت صاحب کی ڈائریوں کا جمع کیا۔ جس کا نام ہے آثار مبارکہ اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے :

”پیارے نبی کی پیاری باتیں“

غرض یہ لوگ حضرت اقدس کی زندگی بلکہ حضرت خلیفہ اول کی زندگی تک بھی یہی مانتے رہے ہیں کہ حضرت اقدس نبی ہیں۔ لیکن اب انکار کرتے ہیں۔ اگر ان کا کہنا ہے کہ حقیقۃً جو کہتے ہیں اسوقت غلطی ہوئی۔ تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں غلطی نہ ہوگی۔

جب نبوت ثابت ہو گئی تو مسئلہ کفر و اسلام اور خلافت بھی ثابت ہو گئی۔

مسئلہ احمد کے متعلق صرف میں اسقدر لکھنا چاہتا ہوں کہ اور بحثوں کو چھوڑ کر مولوی محمد علی نے جو رسالہ اسمہ احمد لکھا ہے اس میں تو

کی سوانح میں لکھا ہے کہ ان کی مراد کیا تھی۔ حضرت سے مراد حضرت مسیح موعود ہی ہیں [illegible] اور [illegible] مسیح موعود [illegible] فیصلہ کن ہے۔

مولوی صاحب کی تقریر [illegible] اور دعا پر جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اس سال جلسہ میں [illegible] جلسہ میں اور بھی تقریریں ہوئیں۔ جو مفید بھی تھیں اور موثر بھی۔ مگر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی تقاریر کے ذریعہ یہ جلسہ نہایت کامیاب مفید اور بابرکت اور علم و روحانیت کو بڑھانے والا [illegible] اور حضرت امام کی تقاریر جو جلسہ کی روح اور جان تھیں ان سے جماعت کے علوم میں بیش بہا ترقی ہوئی ہے۔ جب ہم حضرت اقدس کی تقریر سنتے ہیں۔ تو ہمیں خوشی اور رنج دونوں کا احساس ہوتا ہے۔ خوشی تو اس بات کی کہ ہم کیسے خوش قسمت ہیں۔ جن کے حصہ میں یہ دولت آئی ہے جس سے دنیا کے علوم و فنون و جاہ و حشمت والے قطعاً محروم ہیں۔ اور رنج اس بات کا ہوتا ہے کہ دنیا خیالی مہدی کے خزانوں کی امید میں کیوں ان خزائن سے محروم ہے۔ اور کیوں ادھر نہیں آتی۔ . . . . . . اور افسوس یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ ہمارے وہ بھائی جو آ سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب کیوں نہیں آتے۔ اور کیوں اس دولت سے حصہ نہیں لیتے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اس جلسہ کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور جو نصائح اس میں ہمارے امام نے فرمائی ہیں۔ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم ان علوم سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ہمارے لئے بیان کئے گئے اور ہم اپنی زندگی میں فاتحہ کی تحریکات کے ماتحت تمام دنیا کو لوائے احمدیت کے نیچے جمع کرنے والے ہوں۔ ہماری نسلیں اس امانت کی جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملی ہے۔ وارث ہوں۔ اور قیامت تک آئندہ نسلوں کو صاف و ستھری پہنچائیں۔ تاکہ خدا کے روبرو سرخرو ہوں۔

سالانہ جلسہ کی کارروائی جس قدر جلدی ممکن تھا۔ احباب کو پہنچا دی گئی ہے۔

خطبۂ جمعہ

اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:-

آج جمعہ پڑھانے کی وجہ

میں اس نیت کے ساتھ خطبہ پڑھانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ جو دوست نماز جمعہ یہاں پڑھنے کے لئے ٹھہر گئے ہیں وہ کچھ سُن لیں۔ ورنہ صبح میری طبیعت خراب ہو گئی اور پسلیوں میں درد ہو گیا تھا۔ میں نماز کے بعد یہیں منبر پر بیٹھ جاؤں گا احباب یہیں مصافحہ کر لیں۔ مگر ہجوم نہ کریں۔

مومن کی بے صبری

اس کے بعد میں تمام دوستوں کو خواہ وہ باہر سے یہاں آئے ہوں یا یہیں کے ہوں۔ ایک بات کہتا ہوں۔ وہ فاتحہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں اللہ تعالیٰ مومنین کو نصیحت کرتا ہے کہ مومن جہاں تمام دنیاوی معاملات میں صابر و شاکر ہوتا ہے۔ وہاں ایک معاملہ میں قطعاً صبر نہیں کرتا یا یوں کہو کہ صبر کے کئی معنے ہیں۔ اول کسی مصیبت میں نہ گھبرانا (۲) جس چیز پر ہو۔ اس پر قائم رہنا (۳) جس چیز کو اختیار کرے اس کو نہ چھوڑنا۔

اھدنا الصراط المستقیم کے تین معنے

تو اس جگہ صبر کے معنے یہ ہیں کہ وہ ٹھیرتا نہیں آگے بڑھتا ہے۔ فرمایا تم یہ کہو کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ خدایا میرے قدم کو آگے ہی آگے بڑھا۔ اھدنا کے معنے ہیں (۱) مجھے رستہ بتا (۲) رستہ دکھا (۳) سیدھے رستہ پر چلاتے چل یہ تینوں معنے درست ہیں۔ جو گمراہ ہیں۔ ان کی دعا ہو کہ ہمیں سیدھا رستہ بتا۔ جو بعض ہم میں سے پہلے گمراہ تو نہیں ہوتے۔ مگر رستے میں ان کے لئے کہا گیا کہ دکھاؤ۔ تیسرے یہ وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ [illegible] سکتے ہیں۔ ان کی ہی دعا ہے کہ ہمیں اس رستہ پر چلا جس پر تم نے [illegible] دیا ہے۔ غرض یہ دعا سب اعلیٰ درجہ والوں کے لئے ہے [illegible] مومن دعا کرتا ہے۔ کہ خدا کبھی ایک جگہ نہ ٹھیرائے بلکہ آگے ہی آگے بڑھاوے۔

مومن کا اصل مقام بقا ہے

یہاں کا میاں سفر ہے [illegible] خوب یاد رکھو کہ یہ جہان ہمیشہ رہنا نہیں۔ بلکہ مومن کے لئے سانس لینے کا وقت اگلا جہان ہے۔ مومن کے سفر کی یہاں منزل نہیں۔ یہاں اس کے لئے قیام کی جگہ نہیں وہ بڑھتا ہے۔ اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حتی کہ وہ یہاں سے چلا جاتا ہے۔

بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب ہمارے آرام کا وقت آگیا۔ اور جب جلسہ آتا ہے۔ تو بڑی تیزی سے اپنے سامان اور کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ضعف ضعیفوں میں [illegible] اور جلسہ کے بعد سُست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مومن کو نصیحت کرتا ہے کہ تم سُست مت ہو۔ اور دعا کرو۔ کہ آگے ہی آگے چلے جاؤ۔ کیونکہ سُست ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ گویا خدا آگے نہیں۔ جیسا کوئی شخص ہے۔ جو محبوب سے دور ہی صبر کر کے بیٹھ جاتا ہو۔ اور اس کے قریب پہنچنا چاہتا ہو۔ اسی طرح مومن بھی خدا کے حضور سے غائب ہونا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرب حاصل ہو۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ دین کی خدمت میں سُستی ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت کے لئے آگے ہی آگے بڑھنا خوبی ہے۔ جو شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور نیکی کی توفیق دیتا ہے اور جو اللہ [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو عیبوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اپنی نصرت اسکے شامل حال کرتا ہے۔ مگر کبھی نہ گھبراؤ۔ کہ ہم نے کچھ بہت کیا یا ہم کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ دعا کی قبولیت آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔

کبھی سُست مت ہو

پس کبھی سُست مت ہو۔ کبھی ہمت نہ ہارو استقلال نہ چھوڑو رستہ پر چلتے رہو۔ اور کبھی یہ نہ خیال کرو کہ ہم تھک گئے۔ آخری وقت تک بہشت جانے کی امید رکھو آخر تم جیت جاؤ گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ

بد اعمال ہوتے ہیں اور وہ جہنم سے نکلنے سے پہلے بیچ ہوتے ہیں۔ مگر آخر وقت میں ایسا تغیر ان میں آتا ہے۔ کہ وہ جہنم کے کنارے سے جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ جنتیوں والے عمل کرتے ہیں۔ اور جنت کے کنارے پر پہنچ کر ان میں کچھ ایسا تغیر آتا ہے۔ کہ وہ جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔ بہت اچھے ہوتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے اور کام بھی کرتے ہیں۔ مگر آخر وقت جب قریب آتا ہے کہ ان کی زندگی ہو تو وہ ان کا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بہت لوگ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی شخص سے ... تو تبلیغ کرتے تھے۔ جلدی ہوتا ہے۔ اس وقت تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں۔ پس کسی نیک کام کو نہ چھوڑو۔ اور خدا پر بھروسہ [illegible] اور وہ چھوٹا نہیں [illegible] کام سے خارج نکلنے کا۔

یہ میری نصیحت ہے۔ اسپر عمل کرو گے تو انشاء اللہ دین و دنیا میں تمہیں ناکامی نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ تمہیں عمل کی توفیق دے۔

خطبہ کے بعد فرمایا کہ مولوی عبد اللہ صاحب جو حضرت اقدس کے مخلص دوست تھے۔ آج فوت ہو گئے ہیں میں مسجد بیٹھ کے بعد ان کا جنازہ پڑھنے کے لئے جاؤں گا احباب بھی چلیں۔

پھر فرمایا کہ جن احباب نے بیعت کرنی ہو وہ مصافحہ کریں بیعت بھی کر لیں۔

مکتوب امام

کونسی دعا کرنی چاہیے

ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھایا کہ دعائیں دو ہی ہیں۔ تیسری قسم کی کوئی دعا نہیں۔ یا وہ دعا جو خدا اور اسکے رسولوں نے سکھلائی یا وہ دعا جو انسان کے اپنے دل سے نکلے لکھ کر یاد کی ہوئی دعا ایسی ہے جیسے مانگا ہوا کپڑا۔ جس کا پہننا زیبائش کا موجب نہیں ہوتا۔ [illegible] کوئی شخص کسی شعر کو پڑھ کر متاثر ہوتا ہے کوئی کسی کو پڑھ کر۔ اب اگر کوئی شخص کسی شعر کو پڑھ کر متاثر ہو۔ اور لوگ اسکو ورغلائیں کہ دوسرا شعر پڑھیں تا کہ متاثر ہو۔ تو وہ اس سے [illegible]۔ یا اگر کوئی شخص کسی کو ایک شعر پڑھ کر روتے دیکھے اور وہ بھی اس شعر کو اسلئے پڑھے کہ مجھ میں بھی رقت

[illegible]

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اخبار وکیل ۲ جنوری ۱۹۲۱ء میں اس تقریر کا خلاصہ چھپا ہے۔ جو مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر وکیل نے جمعیۃ العلماء کے اجلاس لکھنؤ میں گذشتہ ماہ فرمائی اس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

”جب مسلمانوں میں مذہبیت اور لامذہبیت اس قدر بڑھ گئی اسلام سے اس قدر دور ہو گئے اور فسق و فجور حد کو پہنچ گئے۔ تو قہر الہی میں ایک جوش آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے انقلابات اور مصیبتیں نازل کیں۔ جو ہجرت نبوی کے بعد سے آج تک دنیا اسلام پر نہیں آئی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ ہمارا تنزل آج سے شروع نہیں ہوا۔ لیکن پہلے ابتدا تھی اب انتہا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے [illegible] اور شور و ماتم کی صدائیں مدت سے کرہ ہوائی میں گونج رہی تھیں۔ لیکن پہلے سب لغو تھا۔ اب واقعہ ہے۔ [illegible] نہیں جاتا کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانوں پر کبھی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں یہ حالت تھی۔ کہ اگر بغداد میں ہمارا آفتاب اقبال غروب ہوا۔ تو اندلس کے افق سے پھر فوراً نمودار ہو گیا۔ غرض مسلمانوں کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی تو دوسری جگہ ابھرتی تھی۔ مگر اب تو تمام دنیا اسلام میں دوسری مرتبہ طوفان نوح آ رہا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا پھیلا ہوا ہے۔“

ان الفاظ میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں جنہیں علماء اسلام کی مجموعی رائے ماننا چاہیے۔

۱۔ مسلمانوں کا فسق و فجور حد کو پہنچ گیا۔ یعنی جس حد تک گمراہ ہو سکتے تھے۔ گمراہ ہو چکے۔

۲۔ مسلمانوں پر عذاب الہی نازل ہے اور ان پر وہ مصیبتیں وارد ہیں کہ ہجرت نبوی کے بعد سے آج تک نہیں آئیں۔

۳۔ دنیا اسلام پر طوفان نوح آیا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی ہے۔

(الف) جب امر اول مسلّم ہے کہ مسلمان حد درجہ گمراہ ہو چکے تو کیا کسی مصلح ربانی ہادی رحمانی کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ کیا ہے اور اس نے کیا انتظام فرمایا؟

(ب) جب عذاب الہی کا نزول مان لیا اور یہ اب بھی عالمگیر ہے تو وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کی آیت کے ماتحت وہ رسول کہاں ہے اور اسکی تلاش کیوں نہیں کی جاتی پہلے تو کہا جاتا تھا کہ ایسے عذاب پہلے بھی آ چکے ہیں۔ اور دنیا میں مصیبتیں آیا ہی کرتی ہیں۔ لیکن اب تو مان لیا گیا کہ یہ وہ عذاب الہی ہے۔ کہ ہجرت نبوی سے بعد آج تک نہیں آیا۔ دوم یہ عالمگیر ہے۔ پس ضرور ہے کہ کوئی رسول رب العالمین بعد خاتم النبیین مبعوث ہو چکا ہے

(ج) جب دنیا اسلام پر طوفان نوح آ چکا ہے اور طوفان کا وجود مسلّم ہے تو پھر کسی نوح پر ایمان کیوں نہیں لایا جاتا کیونکہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ طوفان نوح کا وجود تو ہو اور نوح کو نہ مانا جائے۔

(د) مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا ہے تو پھر یاد رہے کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس۔ انہ لقول رسول کریم کی سنت قدیمہ اپنا عمل دکھلائے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ جب رات کی تاریکی انتہا کو پہنچ جائے۔ تو یقین جانو۔ کہ صبح طلوع ہونے والی ہے۔ قانون قدرت میں ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ پس جب آج سے چودہ سو سال پیشتر گمراہی کی تاریک رات انتہا کو پہنچ گئی تو صبح رسالت طلوع ہوئی۔ اور اسپر یہ دلیل دی گئی کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس اسی سنت کے مطابق چاہیئے کہ اب مشرق و مغرب کی تاریکی ایک آفتاب ہدایت کے طلوع سے دور ہو۔ کیونکہ ماننے سے یہ جائز نہیں کہ جو دلیل رسول کریم کی صداقت کیلئے دی گئی ہو اور ہمارے مسلّمہ ہو۔ جب وہی دلیل کسی اور پر صادق آئے تو اسکی صداقت کے قائل نہ ہوں۔ پس میں آپ جناب کے الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ ع قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب

مگر افسوس ہے کہ لوگ آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں [illegible] کہتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار مشتہر ہے نہ الفضل یا ایڈیٹر

مجربات امام فن طب ؁

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نورالدین صاحب [illegible]

حب اکسیر البدن۔ [illegible]

دردکمر وزانو و وجع مفاصل وغیرہ [illegible]

تازہ شہادۃ۔ [illegible]

[illegible]

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم ابتدائی نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ ۱۲

اکسیر دوا بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے [illegible] دیکھتی ہیں۔ دو چار ہی روز کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا تجربہ ہے

قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

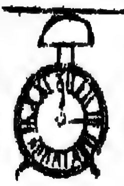

نئی گھڑیاں ؁

بذریعہ وی پی ارسال ہوتی ہیں

نمبر ۱۔ رسٹ واچ۔ عمدہ قسم نکل کی [illegible] ریڈیم [illegible]

نمبر ۲۔ ״ ״ نہایت نفیس مردانہ و زنانہ کلائی کی [illegible]

نمبر ۳۔ ״ ״ چاندی کیس جو لمونڈار سادہ [illegible] ریڈیم [illegible]

نمبر ۴۔ جیبی لیور واچ معمولی قسم [illegible]

نمبر ۵۔ [illegible] مضبوط قسم [illegible]

نمبر ۶۔ لیور عمدہ قسم [illegible] جو لمونڈار [illegible]

نمبر ۷۔ ٹائم پیس سادہ [illegible] الارم [illegible]

علاوہ ازیں ہر قسم کی گھڑیاں و بڑھیا مال موجود ہے

حاجتمند احباب جلد طلب کریں۔ [illegible]

المشتہر

حکیم سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار
شاہجہان پور

اصلی اور خالص مومیائی ؁

یہ مومیائی ہر قسم کی [illegible] دروں [illegible] ضعف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ حکیم [illegible]

الطلب ؁

خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ اور دارالامان [illegible] پیشہ حجام۔ مجھے اپنے نوجوان لڑکے کے لئے جو کھانا پکانا اور حجامت کا کام خوب جانتا ہے معقول تنخواہ پر ملازمت کی ضرورت ہے اسلئے اپنے ہم پیشہ احباب سے توجہ کی درخواست ہے

خط و کتابت

ع۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل ؁

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر ایکسریز انچارج
صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱۰؍ محصول [illegible] منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

کتاب مصنف سے مل سکتی ہے

عجیب و غریب [illegible]

مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین ؁

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں۔ [illegible]۔ پھوڑے۔ جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں کو دور

دردوں۔ خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ [illegible] [illegible] لئے شفا بخش اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲؍ متوسط ڈبیہ [illegible] ڈبیہ کلاں [illegible]۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر تشحیذ الاذہان قادیان پنجاب

لاہور میں احمدی دواخانہ

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات مثلاً اسکاٹ ایمولشن [illegible] خالص [illegible] کا تیل۔ تھرمامیٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں اور مناسب قیمت پر (فروخت ہو رہے) ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں اسکے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں

عبدالجلیل رفیق مریضاں [illegible] لاہور

ضرورت نکاح ؁

ایک احمدی بھائی ذات سید عمر درمیان ۳۰۔ ۳۵ سال [illegible] روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ جن کی پہلی بیوی غیر احمدی ہے اور اس بیوی سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ ایک شریف کم و بیش تعلیم یافتہ پختہ ظاہری و باطنی قابل قدر احمدی خاتون سے عقد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس جدید بیوی کے لئے ضروری ہوگا کہ ان کے مکان بمقام قادیان میں رہائش رکھے۔ بیوہ یا باکرہ کی کوئی تفریق نہیں۔ تمام خط و کتابت

معرفت ایڈیٹر الفضل ہونی چاہیئے۔

نرخنامہ اشتہارات

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایکسال	۳۰۰	۱۰۳	۷۰	۴۰	۳۶	۲۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۴	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایکماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دوبار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایکبار	-	۴	۳	۲	۱½	۱

والدین مجھ سے ناراض نہیں۔ بلکہ میرا اپنے گھر میں ہی رہنا ہوتا مگر میری بیوی بہت سخت خلاف تھی۔ اور اس کے رشتہ دار جو میرے خلاف جھوٹی باتیں گورنمنٹ کو لکھ کر مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے میں نے بیوی سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔

اب جب میں نے لاہور میں کام شروع کیا۔ تو پہلے ایک ہندو کا مکان کرایہ پر لیا۔ مگر اس نے سخت مخالفت کی اور مجھے دوسرا مکان لینا پڑا۔ جو ایک مسلمان کا ہے۔ اور اس میں میرا دفتر ہے جس میں سب کچھ ہوتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ لوگ ہندوؤں میں اسلام پھیلانے کی دعا کریں۔ اور دعا کریں کہ مجھے دین و اسلام کی خدمت کا موقعہ ملے۔ ہندو مسلمانوں کے دوست نہیں چاہیئے کہ مسلمان ان کے جال سے بچیں ہندوستان میں بہت اچھوت قومیں ہیں۔ ان کو مسٹر گاندھی نے چاہا۔ کہ اپنے کالج میں ان کو بھیجدیں۔ مگر ہندو اس کے خلاف ہوگئے۔ ضرورت ہے۔ کہ ان میں اسلام پھیلایا جائے۔ آخر میں درخواست ہے کہ آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد کر لیا کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ

مسٹر سالگر چند کے بعد جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی۔ مفصل رپورٹ جناب ڈاکٹر صاحب کی ہمت اور کوشش سے چھپکر تیار ہو چکی تھی۔ مختصر طور پر انہوں نے بتایا کہ انجمن کا سال ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء کو ختم ہوا۔ سال زیر رپورٹ میں میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور جو انجمن کے ٹرسٹی تھے۔ فوت ہوگئے۔ انا للہ ان کی بجائے جناب سید قاضی امیر حسین صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ جو سابقین میں سے ہیں۔ انجمن کے ٹرسٹی بنائے گئے۔ اس دفعہ انجمن نے ۵۶ مجلسیں کیں۔ اور امسال انجمن کا بجٹ دو لاکھ پچاس ہزار تجویز ہوا ہے۔ انجمن کے سامنے بہت سے کام ہیں۔ سب سے پہلے ضرورت ہے کہ قادیان میں کالج ہو۔ کیونکہ ہمارا کالج نہ ہونے کے باعث بہت سے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہے بہر حال چاہیئے کہ احباب اپنے چندوں کی مقدار میں اضافہ کریں اور بجائے تین پیسہ (۳ر) فی روپیہ کے ایک آنہ (۱ر) فی روپیہ چندہ دیں۔ اور آپ سوا لاکھ روپیہ چندہ دیں۔ تو کالج بن سکتا ہے۔ لنگر کا قرضہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیئے۔

ناظر بیت المال کی رپورٹ

صدر انجمن کی رپورٹ کے بعد ناظر صاحب بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ کا وقت تھا آپ نے اسوقت تمام انجمنوں کی آمدنی موجودہ اور گذشتہ بیس سال کی۔ اور بتایا۔ کہ کونسی جماعتیں چندہ میں ترقی کر رہی ہیں اور کونسی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور آپ نے بتایا کہ افغانستان اور آسٹریلیا اور ماریشس اور انگلستان سے بھی چندہ آیا ہے آپ نے چندہ کی تحریک اور مداومت کے لئے ایک نہایت خوبصورت اشتہار بنام لوح الہدیٰ نمبر ۲ چھپوایا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اشتہار متعلق تحریک چندہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریرات درج ہیں۔ وہ اس قابل ہے کہ احباب اس کو منگوا کر دیوار پر لٹکائیں۔

آخر میں زکوٰۃ کے متعلق آپ نے ذکر کیا۔ اور کہا کہ زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ فارم بھیجے گئے۔ مگر ان پر توجہ نہیں ہوئی۔ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

اپیل بغرض چندہ

ناظر بیت المال کی رپورٹ کے بعد اپیل کا وقت تھا۔ جو جناب ذو الفقار علی خان صاحب کے سپرد تھی۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ میرا قاعدہ ہے۔ کہ میں اپیل نظم اور نثر دونوں میں کیا کرتا ہوں۔ اس دفعہ بھی پہلے میری نظم جو اپیل کے متعلق ہے۔ منشی سراج الدین صاحب بریلوی پڑھینگے۔ اور پھر میں جو کچھ مجھ کو کہنا ہے۔ کہوں گا۔ جناب منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے خانصاحب کی نظم پڑھی جس کا مطلع ہے

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دار الاماں میں کوئی بیمار کس طرح ہو

اس نظم کے بعد غالباً دو ایک منٹ ہی آپ نے تقریر کی تھی۔ کہ چندہ شروع ہو گیا۔ اسلئے سلسلہ تقریر بند ہو گیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ:-

بھائیو! تم مسیح موعود کی جماعت ہو۔ میں تم سے لمبی چوڑی اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ تم صحابہ کے مثیل ہو۔ میں نہیں کہتا۔ خدا کہتا ہے۔ دیکھو ان کے تم مثیل ہو۔ جنہوں نے اپنے خون سے اپنے ایمان کی شہادت دی تھی۔ پھر تم کس لئے اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں دریغ کرسکتے ہو۔ تمہارے سامنے کام بہت ہیں۔ تمہارا قدم بہت تیز ہونا چاہیئے۔ جن سے تمہارا مقابلہ ہے۔ ان کے پاس مال ہیں۔ اور انہوں نے اپنے خیالات و عقائد کی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کے مشن اور ہسپتال جا بجا قائم ہیں۔ امریکہ میں دو پادریوں نے دو منٹ میں ۱۸ لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ کہ اسلامی ممالک میں تبلیغ عیسائیت کی جائے۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ اور اس وقت اسلام نزع میں ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلائینگے۔ پس اٹھو۔ اور خدا کے رستہ میں جو کچھ لگا سکتے ہو لگا دو۔

اسکے بعد چندہ ہوا۔ جس کی مقدار مبلغ   ہے چندہ کم ہونے کی کوئی وجہ ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ سال گذشتہ سے بہت کم ہے۔

چندہ کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ کا خط حامد حسین خان صاحب میرٹھی نے پڑھکر سنایا جسمیں جناب مفتی صاحب نے اپنے تبلیغی حالات جلسہ پر آنے والے احباب کو سنانے کیلئے قلم بند کئے تھے۔ یہ خط انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگا۔

اسکے بعد جلسہ نماز کے لئے برخاست ہوا۔ اور نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

دوسرا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ اندر جگہ نہ ہونے کے باعث باہر کھڑے تھے۔ کچھ لوگ بچکے درخت پر چڑھ گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ باہر ہیں۔ ان کے لئے گنجائش نکالی جائے اسپر لوگ سمٹ سمٹ کر بیٹھ گئے۔ مگر پھر بھی بیٹھنے کیلئے گنجائش نہ نکلی

حضور کی تقریر سے قبل جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور تلاوت کے بعد چار نظمیں پڑھی گئیں۔ ایک نعت حضرت صاحب کی جسے حضرت ماسٹر [illegible] نے پڑھا [illegible] محمود [illegible] تاروں کی [illegible] اس کے بعد حکیم احمد حسین صاحب [illegible] کی ایک نظم پڑھی جس کا مصرعہ ہے۔ ع

جری ابن جری کے ہاتھ میں عقدہ کشائی ہے۔

پھر بابا فضل کریم صاحب نے حضرت امام کی تازہ نظم پڑھی جو گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکی ہے۔

حضور کی نظم کے بعد جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے اپنا ایک مستزاد سنایا۔ جو بلحاظ شاعری اور مضمون بہت بلند پایہ کا [illegible]

نظموں کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ بیعت کرنے والے اصحاب اپنی پگڑیوں کا سرا حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیں اور جو الفاظ کہے جائیں۔ انہیں دہراتے جائیں۔ بیعت کے الفاظ خاکسار (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) بلند آواز سے دہراتا گیا۔ بیعت کے بعد دعا کی گئی۔

اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی معرکۃ الآرا تقریر وجود ملائکہ کے متعلق شروع ہوئی۔ جسمیں حضور نے ان پر ایمان لانے اور ان کی تحریکات کو قبول کرنے اور ملکی اور شیطانی تحریکات میں تمیز کرنے اور ملائکہ کو [illegible] بلانے کے بارے میں مفصل بیان فرمایا۔ یہ مضمون مذہبی دنیا میں اپنی تحقیقات اور وسعت کے لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہوگا۔

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں نے پچھلے جلسوں پر آپ لوگوں کو نصیحت کی ہے۔ اور اب پھر مشورہ دیتا ہوں کہ جو احباب اس مضمون کو یاد رکھنا چاہیں وہ اس کو خلاصۃً لکھتے بھی جائیں۔ کیونکہ انسانی دماغ کی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ جس چیز کو یاد رکھنے کے لئے انسان زیادہ محنتوں اور حواس سے کام لیگا۔ اسی قدر زیادہ وہ یاد رہیگی۔ نیز اسلئے بھی اس مضمون کے نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ کہ تقریر شایع ہونے میں عموماً بوجہ بیماری وغیرہ دیر ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جو اعلیٰ مسئلے ہیں اگر ان کو غور سے سنا اور پڑھا جائے۔ تو سمجھ میں آسکتے ہیں۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے توجہ اور تمام سے سنو۔ کیونکہ جب تک توجہ نہ ہو کوئی مضمون بھی سمجھ میں نہیں آسکتا۔

اسکے بعد میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو مضمون میں آپکو سنانا چاہتا ہوں وہ بھی کا اہم ہے۔ اور ایمانیات میں داخل ہے اور وہ ملائکہ کا مسئلہ ہے۔ آج تک علماء اسلام نے اس مسئلہ پر قلم نہیں اٹھایا۔ اور اگر اٹھایا ہے تو بہت کم۔ یہ مسئلہ بہت مشکل ہے۔ اور بہت اہم ہے۔ ایمانیات میں داخل ہے۔ مگر لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ کیوں اسکو ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کو قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولا ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے کھولا ہے۔ اس پر بہت اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے بھی اس پر اعتراض کئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان کہلانے والوں کے اعتراضات کی بنا پر حال میں ایک آریہ پروفیسر صاحب نے اسلام پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن میں بتاؤں گا۔ کہ فرشتہ ایسا وجود ہے جسے ہم نے دیکھا۔ اور ان سے علوم حاصل کئے ہیں اور ہماری جماعت میں اور بھی کئی لوگ ہونگے۔ جن کی فرشتوں سے ملاقات ہوتی ہوگی۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جسکو تمام مذاہب حتی کہ وحشی اقوام تک کسی نہ کسی رنگ میں مانتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے مختلف مذاہب کی روایات سے اس کا ثبوت دیا۔ اور ثابت کیا کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم سب تعلیمات سے مکمل اور اعلیٰ ہے۔ اسکے بعد حضور نے بتایا کہ فرشتہ مخلوق ہیں اور کس قسم کی مخلوق ہیں۔ ان کے کیا کام ہیں۔ ان سب امور کی تفصیل قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کے استشہاد سے بیان فرمائی۔

فرشتوں کی ضرورت پر مکمل بحث کی۔ اور ملائکہ پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ان کا رد کیا۔ پھر اس بات کا ثبوت دیا کہ ملائکہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ اور اسکی [illegible] میں حضور نے بتایا کہ نبی کریم کو جمیع انبیاء ماسبق پر کیوں فضیلت ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہو گیا۔ اور مضمون ابھی بہت باقی رہتا تھا۔ اسلئے حضور نے شب کے لئے آئندہ پر تقریر ختم کی۔ اور فرمایا کہ پھر کبھی بتاؤنگا۔ کہ فرشتے افضل ہیں کہ انسان؟ فرشتوں اور شیطان کی تحریک میں فرق کرنے اور فرشتہ کو اپنا ساتھی بنانے اور شیطان کو دور پھینکنے کا کیا طریق ہے۔

اسکے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اور نماز مغرب و عشاء حضور نے پڑھائی۔

۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

پہلا اجلاس

حضرت خلیفہ ثانی کی بقیہ تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے سے قبل نظمیں وغیرہ ہوتی رہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

ایک لڑکے نظام الدین نام نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسے کے [illegible] منیجر شیخ میر قاسم علی صاحب گمشدہ اور تبدیل شدہ اشیاء کے متعلق اعلان کرتے رہے جو اکثر مل جاتی رہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی دس بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم جناب حافظ روشن علی صاحب نے فرمائی۔ جس کے بعد مولوی محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپوری کی فارسی نظم جس کا مطلع تھا ؎

اے اولوالعزم چو اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بجہاں بود تو آساں کردی

ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنی ایک نظم پڑھی۔ ان نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے کھڑے ہوکر اپنی بقیہ تقریر کا سلسلہ شروع کیا۔

تلاوت فاتحہ کے بعد حضور نے ایک صاحب کا سوال

ہندوستان کی خبریں

خلافت کانفرنس خلافت کانفرنس کا دوسرا اجلاس ناگپور میں ہوا جس میں مسلمانان ترکی سے مسلمانان ہند کی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ آئندہ سال کے لئے تمام جہان کے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی اور [illegible] خلافت کی حکومت کا اعتراف۔ اور مسٹر [illegible] کی نیابت [illegible] ہندی فوج سے [illegible] آف [illegible] سے عمل [illegible] ہے۔ ترکی مسلمان [illegible] کے ساتھ [illegible] نفرت [illegible] مسلم یونیورسٹی کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور منظور کیا گیا کہ خلافت فنڈ سے اس یونیورسٹی کو مالی مدد دی جائے۔ [illegible] آف [illegible] کے بائیکاٹ کی تحریک منظور کی گئی۔ جن لوگوں پر خلافت کی خدمت کے باعث مقدمات چلائے گئے ہیں۔ ان سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور گورنمنٹ کی تشدد کی پالیسی پر [illegible] بالخصوص [illegible] عمل میں آئی۔ ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ جو مسلمان کونسلوں میں منتخب ہوئے ہیں۔ ان پر اظہار نفرت کیا گیا۔

انڈین نیشنل کانگرس ۳۰ دسمبر کو انڈین نیشنل کانگرس کا دوسرا اجلاس ہوا۔ مسٹر بن اسپور ممبر پارلیمنٹ نے ایک تقریر کی۔ مسٹر سی آر داس نے نان کوآپریشن کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ جو ظلم کئے گئے ہیں۔ ان کی تلافی بجز سوراج ملنے کے نہیں ہو سکتی۔ جو بغیر تشدد آمیز نان کوآپریشن سے فوراً حاصل کرنا چاہئے۔ مسٹر داس نے کہا کہ یہ ریزولیوشن کلکتہ کے پاس شدہ ریزولیوشن سے زیادہ وسیع ہے۔ چاہئے کہ آخری اعلان کے وقت تمام سرکاری [illegible] سے دست بردار ہو جائیں۔ اور کہا کہ یہ بغیر ایک بھی اختلافی آواز کے پاس ہونا چاہئے۔

مسٹر گاندھی نے بنگال کیمپ میں بعض ترمیموں کے باعث مفصل تقریر [illegible] کیا۔ اور کہا کہ کلکتہ کے ریزولیوشن سے یہ ایک قدم آگے ہے۔ مسٹر پال نے تائید کی اور کہا کہ سوراج اگر ایک سال کے [illegible] بائیکاٹ کر دیں وکیل وکالت، طالب علم تعلیم چھوڑ دیں۔ ایک سال میں سوراج مل جائیگا۔ لالہ لاجپت رائے نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ پاس ریزولیوشن کی شکل ہے جس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ مسٹر جناح نے کہا کہ گو بعض الفاظ قابل اعتراض ہیں مگر اتحاد کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مسٹر جیکر و دیگر نے اپیل کی کہ بغیر کسی مخالف ووٹ کے پاس ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ کانگرس اپنے پروگرام کا [illegible] کریگی۔ ہندوستان ایک ایسے انقلاب کے لئے تیار ہو رہا ہے جو بغیر خونریزی کے عمل میں آئیگا۔

آخر تقریروں کے بعد [illegible] ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

دوسرے دن ۳۱ دسمبر کو دو ریزولیوشن صدارت کی طرف سے پیش ہوئے ایک یہ کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ غیر ممالک میں ہندوستان کی صحیح خبریں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ میکسوینی کی وفات پر تعزیت اور آئرلینڈ کے حصول آزادی کی جدوجہد پر اظہار ہمدردی کیا جائے۔

مسٹر [illegible] نے [illegible] سے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔

مسٹر [illegible] نے ووٹرس آف کونسلات کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔ کانگرس کا نیا کانسٹی ٹیوشن مجوزہ سب کمیٹی کانگرس میں پیش ہو کر پاس ہوا۔ مشرقی و جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مطالبات کی تائید کی گئی۔ اور وہاں کے [illegible] کی تائید کی۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز کی خدمات متعلقہ مشرقی و جنوبی افریقہ کا اعتراف کیا گیا۔ ہندوستانی تاجران کو ہدایت کی گئی کہ غلہ خوردنی خاصکر گندم اور چاول کو باہر بھیجنے سے احتراز کریں۔ پریذیڈنٹ جنرل سکریٹریان اور والنٹیروں کا کانگرس سے شکریہ اور اعتراف کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ مسٹر بن اسپور ممبر پارلیمنٹ نے صدر کی تعریف کی اور مسٹر محمد علی نے اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے توقع ظاہر کی۔ کہ آئندہ اجلاس کانگرس ایسی قوم کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ جو اپنے کو آزاد کر چکی ہوگی۔ مسٹر [illegible] نے کہا کہ اگر گورنمنٹ پنجاب اور خلافت کے مظالم کی تلافی نہ کرے اور سوراج نہ دے تو اسے اپنا بوریا بستر اٹھانا پڑیگا۔

مسٹر گاندھی نے تلک سوراج فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل کی۔ جس کے جواب میں سیٹھ جمنا لال جی نے [illegible] ایک لاکھ روپیہ چندہ ایسے وکلاء کی امداد کے لئے دیا جو اپنی وکالت قومی کام کے لئے چھوڑ دیں۔ آئندہ اجلاس کانگرس احمد آباد گجرات میں ہوگا۔

سر ایڈورڈ میکلیگن کا حلف سر ایڈورڈ میکلیگن نے گورنر پنجاب کی حیثیت سے دو شنبہ کی صبح کو مناسب رسوم سے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف اٹھایا۔ آنریبل سر شادی لال چیف جسٹس ہائیکورٹ نے حلف دلایا۔

دیگر افسران کے حلف ہز ایکسلنسی کی اگزیکٹو کونسل کے ممبروں آنریبل سر جان مینارڈ اور آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ مجیٹھیہ نے بھی حلف اٹھایا۔ تقریب مذکور میں ہائیکورٹ کے آنریبل جج اور سرکاری عہدیدار شامل تھے۔

پنجاب کے وزیر ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب نے خان بہادر میاں فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء اور لالہ ہرکشن لال بیرسٹر ایٹ لاء کو منتقل شدہ صیغوں کا وزیر مقرر کیا ہے۔

مفسدانہ جلسوں کا قانون ہز ایکسلنسی گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کے اضلاع ہوشیارپور [illegible] فیروزپور گورداسپور اور سیالکوٹ میں مفسدانہ جلسوں کے قانون کے نفاذ کا اعلان کیا۔

مسلم لیگ کا ایک ریزولیوشن مسلم لیگ نے آخر میں ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ امیر امان اللہ خان سے درخواست کی گئی کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ سے صلح یا اتحاد نہ کریں کیونکہ ہندوستان کا افغانستان سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ اور برطانیہ نے خلافت کی مخالفت کی ہے اور یہ اتحاد ہندوستان کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ اسپر برطانوی گرفت کو مستحکم تر بنانے کے لئے ہے۔

لالہ لاجپت رائے سے لوگ ناراض ہو گئے لالہ لاجپت رائے نے علی گڑھ کے طلباء میں تقریر کرتے ہوئے فوراً کالج خالی کرنے کا مشورہ دیا۔ اور کلکتہ میں اپنے اس مشورہ کا کچھ اور ہی مطلب بیان کیا اور ناگپور میں کچھ اور فرمایا۔ اس لئے بنگال، مدراس اور بمبئی کے لیڈران سے ناراض ہو گئے ہیں۔

درہ خیبر میں ریل گاڑی کی تجویز (پشاور ۳ جنوری) ۲۳ دسمبر کو حکومت نے پشاور میں ۵ ہزار آفریدیوں کے جرگے میں اس فیصلہ کا اعلان کیا تھا کہ درہ خیبر میں ریل کی پٹری بچھائی جائیگی۔ اس تجویز کی مخالفت ہوئی لیکن مزدوری اور اجارہ کے مسئلہ پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ کیلئے مالی امداد لنڈن ۳۰ دسمبر ۔ امریکہ میں آئرلینڈ کے [illegible] سے [illegible] آئرلینڈ کے لئے تین لاکھ ڈالر کا امدادی فنڈ کھولا ہے ۔

آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید منقطع لنڈن یکم جنوری ۔ اخبار کا بیان ہے کہ سرکاری حلقوں میں [illegible] یقین کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید [illegible] طور پر منقطع ہو گئی ہے ۔ کیونکہ انہوں کی خیال ہے کہ [illegible] لیڈروں نے تھوڑی دیر کے لئے جنگ بند کر دینے کے سوا کسی اور شرط پر مفاہمت کے [illegible] سے انکار کر دیا ہے ۔

آئرلینڈ میں مارشل لا کی توسیع ڈبلن ۳ جنوری ۔ [illegible] کاؤنٹی کلیئر [illegible] واٹر فورڈ ، ویکسفورڈ اور کلکینی کی کاؤنٹیوں پر مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے ۔

عراق عرب

بغداد میں اعلیٰ افسروں کا قتل پیرس یکم جنوری ۔ بغداد کا ایک سرکاری پیغام مظہر ہے کہ [illegible] بازار میں ہجوم نے پولیس کے افسر اعلیٰ اور ایک برطانی افسر کو قتل کر دیا ۔ مجرموں کا ابھی کوئی پتہ نہیں چلا ۔

متفرق خبریں

سمرنا ترکی کو واپس ہوگا لنڈن ۳۱ دسمبر ۔ سمرنا کے یونانی [illegible] ترکی قوم [illegible] کی ایک [illegible] تعلق [illegible] نہیں کیونکہ سمرنا [illegible]

روس اور امریکہ میں چل گئی [illegible]

کو موسیو گوبرن نے نیویارک سے اپنے [illegible] کو بذریعہ تار یہ ہدایت کی ہے کہ امریکہ کے کارخانوں کو جو جاری رہنے لگے ہیں ۔ وہ منسوخ کر دئیے جائیں گے ۔ یہ شکر گزاری اس [illegible] کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے حال ہی میں موسیو [illegible] کو امریکہ سے [illegible] کرنے کا حکم دیا تھا ۔

لارڈ ریڈنگ [illegible] لنڈن یکم جنوری ۔ ڈیلی [illegible] وائسرائے [illegible] لارڈ ریڈنگ [illegible] پسند [illegible] کیا جاتا ہے کہ [illegible]

انگلستان میں بیکاری (لنڈن یکم جنوری) بیکاری کے [illegible] کی غرض سے گورنمنٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ کے تمام کارخانوں میں تھوڑا وقت کام ہوا کرے ۔ گورنمنٹ نے اسی اصول کو جہاز سازی کے کارخانوں اور بحری محکموں میں برتنا شروع کر دیا ہے ۔

جرمنی کی نئی فوج (برلن یکم جنوری) جرمنی کے سپہ سالار اعظم [illegible] نے فوج کے نام [illegible] حکم میں لکھا ہے کہ سپاہیوں کو پوری خصوصیت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور لکھا ہے کہ ذاتی [illegible] تیز رکھیں گے اور اپنے سر کو اٹھائے رکھیں گے ۔ نئی فوج پرانی فوج سے جنگی قابلیت میں افضل ہوگی ۔

جرمنی نے کس قدر ہتھیار سپرد کئے (پیرس یکم جنوری) بقول اخبار [illegible] مارشل فاش کی رپورٹ مظہر ہے کہ جرمنی نے ۳۲ ہزار توپیں [illegible] کے اتحادیوں کے حوالہ کی ہیں ۔ اور ستر ہزار [illegible] توپیں ایک لاکھ [illegible] ہزار نالیں [illegible] لاکھ چھوٹے ہتھیار ۲۰ ہزار ہوائی جہازوں کے انجن اور [illegible] ہزار ہوائی جہاز [illegible]

دیکھی ہے اور باقی تمام درخواستیں مسترد کی گئیں ۔

کیا امن ہو گیا ہے [illegible] قوم کے نام [illegible] پیغام بھیجا ہے ۔ [illegible] حالت حاضرہ پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھا ہے [illegible] کہ ہم نے امن حاصل کر لیا ہے ۔ کیا ہم سمجھتے ہیں [illegible]

فرانس کی آبادی میں تخفیف پیرس یکم جنوری ۔ [illegible] میں فرانس کی آبادی [illegible] کی تخفیف ہو گئی ہے ۔ مقامی حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ انہیں پیدائش بڑھانے اور بچوں کی اموات گھٹانے کی ہر طرح سے کوشش کرنی چاہئیے ۔

وان بتھمن ہالویگ کا انتقال برلن ۳ جنوری ۔ ڈاکٹر وان بتھمن ہالویگ سابق وزیر اعظم جرمنی کا انتقال ہو گیا ہے ۔

عہد نامہ کی تعمیل پیرس یکم جنوری ۔ یہاں کا [illegible] ہے کہ گذشتہ [illegible] فرانس نے جرمن سفیر کو ایک چٹھی بھیجا [illegible] عہد نامہ صلح کی تعمیل میں جو خامیاں رہ گئی ہیں [illegible] ۔ اخبارات کا بیان ہے کہ اس چٹھی کے آخری فیصلہ [illegible] نہیں ۔ امید ہے کہ اتحادیوں کی کانفرنس عنقریب اس بات [illegible] میں کریگی ۔

فرانس کو جرمنی کا جواب برلن ۳ جنوری ۔ [illegible] جرمنی [illegible] ایک یادداشت میں شکایت کی ہے کہ معاہدہ صلح کی دفعات کے متعلق تخفیف اسلحہ کو پورا نہیں کیا گیا ۔ جرمن حکومت نے جواب دیا کہ [illegible] پابندیاں [illegible] کی گئی تھیں ۔ وہ یا تو اس نے پوری کر دی ہیں یا اگر پوری نہیں کی ہیں ۔ تو ان کا کرنا ناممکن ہے ۔

فرانس میں بیکاری پیرس ۳ جنوری ۔ فرانس میں بیکاری کی تعداد میں [illegible] وزارت کے خاص جلسہ میں [illegible] وزیر [illegible] نے [illegible] ایک امدادی [illegible] جاری کرنے کا اختیار دیا تھا ۔ اسی سوال پر غور کیا گیا ۔ [illegible] کاغذ وغیرہ کے کارخانوں میں تھوڑا وقت کام کرنے [illegible]

ایک نئی پر اسرار بیماری لنڈن ۳ جنوری ۔ [illegible] ایک نئی پر اسرار بیماری نمودار ہوئی ہے [illegible] غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء [illegible]

دنیا کی نصرت کے لئے ایک آسمانی پرچہ | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | [illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

[illegible]

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✱ اسسٹنٹ ایڈیٹر [illegible]

قیمت بہرحال پیشگی [illegible]

نمبر ۵۲ | مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ خاندان مسیح موعود اور خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تمام ممبران بفضل خدا بخیریت ہیں۔

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب چند دن سے بیمار ہیں۔ نیز مسٹر قدیر محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر [illegible] جو سالانہ جلسہ پر تشریف لائے تھے۔ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں ۔

مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء بھی بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی [illegible] دعا چاہیے۔

۹۔ ۱۰ جنوری کو لاہور میں [illegible] منعقد ہوا۔ اس میں مکرم جناب مولوی [illegible] صاحب بحیثیت قائم مقام الفضل شریک ہوئے ۔

نظم

ہمارا کام

(از سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ)

برپا کریں گے حشر جو افغانیوں میں ہم
بیڑا اٹھا کے جائیں گے جاپانیوں میں ہم

اعجاز عیسوی کا کرشمہ دکھائیں گے
توحید کو چلائیں گے نصرانیوں میں ہم

دیں گے نوید مقدم عیسیٰ یہود کو
شادی رچا کے جائیں گے کنعانیوں میں ہم

جب ہم کریں گے یوسف ہندی کا ذکر خیر
صدہا غلام پائیں گے کنعانیوں میں ہم

پھونکیں گے ایک روح علوم و فنون میں
حکمت کا درس دیں گے جو یونانیوں میں ہم

آزادی زندگی تھی کبھی ہم کو بھی نصیب
ہو کر اسیر نفس ہیں زندانیوں میں ہم

عہد شباب صرف ہوا و ہوس ہوا
پیری گزارتے ہیں پشیمانیوں میں ہم

روحانیت کیواسطے کرتے نہیں جہاد
دن رات کاٹتے ہیں تن آسانیوں میں ہم

آباد دم قدم سے ہمارے جہان تھا
گردش سے اب تو بستے ہیں ویرانیوں میں ہم

ہر دم جو خون کرتے ہیں جذبات نفس کا
یوں کاٹتے ہیں عمر کہ قربانیوں میں ہم

عشق بتاں میں عشق کے دشمن بنا کے خود
کیا اپنی جان کھوئینگے نادانیوں میں ہم

اے ناخدائے کشتی اسلام آ کہ
بہتے ہیں غرق کفر کی طغیانیوں میں ہم

پیتے ہیں خوب جام تو دست یار سے
دشمن رہے ہیں شرک کے نادانیوں میں ہم

اک دم میں طے کرینگے سفر دو جہان کا
آئے کبھی جو عشق کی جولانیوں میں ہم

چلتا ہے خوب دور شراب طہور کا
رہتے ہیں خدا و لطف کی مہمانیوں میں ہم

حاصل ہوا ہے دسترس زلف یار کا
[illegible] ہیں سلسلہ جنبانیوں میں ہم

ادراک ذات پاک میں چکرا گئی ہے عقل
آئینہ وش ہیں دوستو! حیرانیوں میں ہم

اے جان جب سے حسن پہ تیرے فدا ہوئے
پابند رہتے ہیں روحانیوں میں ہم

دشمن ہے گر زمانہ تو ہو خوف کیا ہے یار
رب الحفیظ کی ہیں نگہبانیوں میں ہم

فضل خدا سے نوح کی کشتی میں ہیں سوار
کیا ڈر جو ابتلاؤں کے ہیں پانیوں میں ہم

صادق نہ بات ذکر سے احمد کا گر کوئی
مشغول رات دن ہیں ثنا خوانیوں میں ہم

درخواست اخبار

دہلی سے ایک احمدی خاتون کی درخواست آئی ہے کہ اخبار الفضل میرے نام مفت جاری کیا جائے۔ جو صاحب [illegible] سلسلہ کی محبت [illegible] بھجوا دیں۔ انکو ثواب پہنچے۔ (الفضل)

اخبار احمدیہ

امریکن مشن کیلئے امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مفتی صاحب نے جو رسالہ امریکہ میں جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کی امداد میں دو ڈالر سالانہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہوں کہ اس کار خیر میں ہر ایک سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ جس وقت چاہیں۔ دو ڈالر وصول فرما سکتے ہیں۔ اور آئندہ سال اسکے سال بسال وصول فرمایا کریں۔ مہربانی ہوگی۔

اہلیہ ڈاکٹر گوہر دین احمدی اسسٹنٹ سرجن۔
مقام پیکھان۔ ضلع پرومم۔ لوئر برہما

روئداد جلسہ کے متعلق

جلسہ کی روداد جو چھپی ہے اس میں ۲۶ کے پہلے اجلاس کی کاروائی میں جناب ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کا نام نظم خوانوں میں درج کرنے سے رہ گیا۔ ماسٹر صاحب موصوف نے علاوہ [illegible] پہلے اجلاس میں ایک ۵۰ بند کا مسدس پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر ایک تو پہلے ہی لیکچر میں دیر ہوگئی تھی۔ دوسرے ماسٹر صاحب جس آواز کے ساتھ ابتدا کی۔ اسکو بوجہ علالت نبھا نہ سکے۔ اور نظم بھی لمبی تھی۔ اسلئے منجملہ ۵۰ کے صرف ۱۲ بند آپ نے پڑھے۔

اعلان نکاح

۳۰ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد نماز عصر ملک عبد الجلیل صاحب متعلم علی گڑھ کالج پسر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کا نکاح میمونہ خاتون بنت مولوی اختر علی صاحب بھاگلپوری سے مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

روئداد جلسہ احمدیہ مستورات جھنگ مگھیانہ

جلسہ ۳۰ر دسمبر کو مگھیانہ میں منعقد ہوا۔ حاضرات کی تعداد بیس پچیس تک تھی۔ دس بارہ عورتیں جھنگ سے آئی تھیں۔ جو کہ مگھیانہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے آٹھ دس عورتیں یہاں مگھیانہ کی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ کا پنجابی میں ترجمہ سنایا گیا۔ اور پھر میں نے آیۃ کریمہ پر وعظ کی۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس وعدہ پر خرید لئے ہیں کہ ان کے بدلے ان کو جنت دیگا۔ سو ان کا سودا خدا اور عالم کے ساتھ کر کے جنت لینے کی کوشش کرو۔ بہت سی بہنوں نے اپنا مقررہ چندہ بڑی خوشدلی سے ادا کیا۔ اور [illegible] چندہ ادا کرنے کا پکا وعدہ کیا۔ جھنگ کی قریباً سب عورتوں نے اپنے اپنے حصوں کی کمائی سے چندہ ادا کر دیا۔

المرقومہ۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی سیکرٹری انجمن احمدیہ مستورات جھنگ مگھیانہ

اعلان

گذشتہ پرچہ میں محکمہ نظارت کے عہدیداروں کے متعلق جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں قاضی اکمل صاحب کا نام رہ گیا ہے۔ جو صیغہ تعلیم و تربیت کے نائب ناظر مقرر کئے گئے ہیں۔

ناظر اعلیٰ

درخواست دعا

عاجز مشکلات میں ہے۔ اور والدہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔ (سید صمصام الدین مُنگلی)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عبد العزیز صاحب اور میری بھاوج طاہرہ بیگم بیمار ہیں۔ دعائے صحت کیجائے۔ (ملک محمد اسمٰعیل)

درخواست جنازہ

میرے والد ابو الاکبر بخش صاحب میرٹھی ۲ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔ (عبد الحکیم [illegible])

(۲) بندہ کے والد صاحب علی بخش جو پرانے احمدی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ (محمد عبد اللہ ریاست فرید کوٹ)

(۳) زوجہ میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں چراغ دین صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ (نذیر حسین قادیان)

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب اور نادار احمدیوں اور تحقیق کرنیوالے غیر احمدیوں کی درخواستیں اخبار کیلئے آتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے فنڈ میں اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ ان کے نام مفت اخبار جاری ہو سکے اسلئے بصد افسوس ان کی درخواست نامنظور کرنی پڑتی ہے۔ قبل ازیں ایک فنڈ کھولنے کی تحریک کی گئی تھی جس کے ذریعہ غرباء اور محققین کے نام اخبار جاری کیا جاتا۔ لیکن چند احباب کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اگر احباب تھوڑی تھوڑی رقم بھیج کر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تو کئی متلاشیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۳۰ جنوری ۱۹۲۱ء

عصمت انبیاءؑ

(مکرم جناب شیخ محمد اسحٰق صاحب کے لیکچر کا خلاصہ)

(۲)

حضرت نوحؑ

حضرت آدمؑ کے بعد جس نبی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ ان کے متعلق عیسائی قرآن کریم سے ایک گناہ نکالتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ خدا نے انہیں کہا تھا۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ کہ کسی غرق ہونے والے ظالم کی نسبت مجھ سے مخاطب نہ ہونا یعنی سفارش نہ کرنا۔ یہ ایسی نہی تھی جس کو انہوں نے توڑ دیا۔ کیونکہ خود خدا نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا۔ رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق۔ یہاں انہوں نے اپنے بیٹے کی نسبت خدا تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے۔ جو ڈوب رہا تھا۔

بظاہر یہ اعتراض بہت بڑا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر قرآن کریم کو دیکھا جائے۔ اور اس آیت کے سیاق و سباق پر نظر ڈالی جائے۔ تو بات صاف ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ہر ایک غرق ہونے والے کی سفارش کرنے سے منع کیا ہے۔ کہ اس کے بچنے کے متعلق نہ کہنا۔ اب اگر حضرت نوحؑ نے کسی کے بچنے کے لئے سفارش کی ہے تو بے شک نہی کو توڑا ہے لیکن اگر ایسا نہیں کیا تو نہی کو بھی نہیں توڑا۔

قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت نوحؑ نے غرق ہونے سے قبل بیٹے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ بلکہ جب وہ غرق ہو گیا۔ وحال بینھما الموج فکان من المغرقین۔ اور طوفان ہٹ گیا۔ وقیل یارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظلمین۔ تو پھر حضرت نوحؑ نے سوال کیا ہے کہ ونادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحکمین۔ کہ وہ کیوں غرق ہوا ہے۔ وہ تو میرا بیٹا اور میرے اہل میں سے تھا۔ اور تیرا وعدہ تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤں گا وہ کیوں نہ بچا۔

اسکے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ینوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن مالیس لک بہ علم۔ کہ اے نوحؑ وہ تیرے اہل میں سے نہیں کیونکہ اسکے عمل صالح نہ تھے۔ پس ایسا [illegible] کے متعلق [illegible] نہ کر جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت نوحؑ نے نہی کو نہیں توڑا۔ کیونکہ جب تک کشتی نہیں ٹھہری تھی۔ یعنی جب تک غرق ہونیوالوں میں سے کسی کے بچانے کی سفارش کی جا سکتی تھی۔ اس وقت تک انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ ہاں جب طوفان آ گیا اور غرق ہونے والے سب غرق ہو گئے۔ تو اس سے بہت عرصہ بعد جبکہ طوفان ختم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ سے بطور استفسار عرض کیا۔ کہ وہ کیوں غرق ہوا ہے۔ وہ تو میرا بیٹا اور میرے اہل میں سے تھا۔ گویا اس بات کو سمجھنے کے لئے انہوں نے سوال کیا ہے اور یہ نہی کا توڑنا نہیں ہے۔ نہی جب ہوتی جب بیٹے کی زندگی میں اسکے بچنے کی سفارش کی جاتی۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تو بیٹے کے ساتھ باتیں ہی کر رہے تھے۔ اور اسے سمجھا رہے تھے کہ موج حائل ہو گئی۔ اور وہ غرق ہو گیا۔ اسکے غرق ہونے کے بعد جب طوفان ختم ہو گیا۔ کشتی ٹھہر گئی۔ تب انہوں نے سوال کیا۔ کہ یہ بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔ یہ کس طرح ہوئی۔ اور یہ نہی کا توڑنا نہیں۔ پس جب انہوں نے نہی کو نہیں توڑا۔ تو انہوں نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی بھی نہ کی۔

پھر [illegible] یہ جو آیا ہے۔ کہ انہ عمل غیر صالح اس میں انہ کی ضمیر حضرت نوحؑ کے سوال کی طرف جاتی ہے۔ لڑکے کی طرف نہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ سوال جو تو نے کیا ہے۔ یہ عمل غیر صالح ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ لڑکے سے متعلق نہیں [illegible] کیا تھا۔ اسکو خدا نے برا عمل قرار دیا ہے۔ اور جب یہ عمل برا ہوا تو حضرت نوحؑ گنہگار ہوئے۔

مگر یہ عربی زبان کی ناواقفیت [illegible] چونکہ یہاں فعل مذکور ہوا ہے اور فاعل نہیں اسلئے فعل [illegible] حضرت نوحؑ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ عربی زبان کا [illegible] مبالغہ کیا جاتا ہے۔ [illegible] کہا جاتا ہے۔ انہ عدل یعنی وہ شخص عدل ہے۔ حالانکہ شخص تو عادل ہوا کرتا ہے۔ اور عدل تو اس کے کام کو کہتے ہیں۔ مگر مبالغہ کے طور پر [illegible] جیسا کہ اردو میں ایسے شخص کو [illegible] کہتے ہیں۔ تو یہاں [illegible] کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

[illegible] غلط ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ضمیر کو حضرت نوحؑ کی طرف پھیرا جاوے تو مطلب ہو گا۔ کہ حضرت نوحؑ نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ ابنی میرے اہل سے ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ وہ تیرے اہل سے نہیں۔ مگر تیرا یہ کام اچھا نہیں۔ لیکن یہ ان کے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ہاں لڑکے کی طرف ضمیر پھیرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ تیرے اہل سے نہیں اور آگے جواب کو مدلل کرنے کے لئے فرمایا۔ انہ عمل غیر صالح۔ چونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں تھے اسلئے وہ روحانی طور پر تمہارے اہل میں سے نہ تھا۔ اور جب اہل میں سے نہیں۔ تو بچایا بھی نہیں گیا۔

پھر اس آیت کی دوسری قرأت انہ عمل غیر صالح سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ ان کے لڑکے کے متعلق ہی ہے۔ کیونکہ اگر حضرت نوحؑ کے کلام کی طرف ضمیر ہوتی تو عربی فقرہ یوں چاہیئے تھا [illegible] مگر قرأت یوں ہے۔ انہ عمل غیر صالح

(۳)

حضرت یونسؑ

اب میں حضرت یونسؑ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ [illegible]

سورۃ الانبیاء کی اس آیت میں کہ وذاالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین (۲۱-۸۸) حضرت یونس کے متعلق تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ کہ وہ خدا کو ناراض کرکے چلے گئے۔ (۲) انہوں نے خدا کو قادر نہ خیال کیا (۳) یہ کہ وہ کہتے ہیں میں ظالم ہوں۔ یہ تینوں باتیں عصمت کے خلاف ہیں۔

پہلے کے متعلق سب سے اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس ترتیب اور کس طریق پر یہ آیت بیان ہوئی ہے۔ آیا ہے۔ وذاالنون اور لفظ ذا مفعول بنکر آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے کوئی فعل محذوف ہے۔ لفظ ذاالنون کے معنے ہیں مچھلی والے کو۔ اب ہر اردو دان شخص کہہ سکتا ہے کہ کو کا لفظ علامت مفعول ہے۔ پس لفظ ذا جو کو کے معنوں میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے کوئی فعل بیان ہو چکا ہے جس سے اس کا سلسلہ جڑتا ہے۔ اور حضرت یونس سے پہلے بھی بعض انبیاء کے متعلق اسی طرح آیا ہے۔ اور ان سے پہلے حضرت ابراہیم کے متعلق وہ فعل بیان ہوا ہے۔ جو یہ ہے۔ ولقد اتینا ابراھیم رشدہ۔ کہ ہم نے ابراہیم کو رشد دیا۔ اور یہی وہ فعل ہے جو حضرت یونس سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے جس آیت میں حضرت یونس کا ذکر ہے۔ اسکے یہ معنے ہوئے کہ ہم نے یونس کو رشد اور ہدایت دی۔ ان معنوں کو مد نظر رکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ آگے جو ذکر ہو۔ وہ حضرت یونس کی نیکی اور بزرگی ظاہر کرنیوالا ہو نہ کہ ان کی برائی بیان کرنیوالا۔ اور اگر آگے برائی بیان کی جائے۔ تو یہ کیا ہوا کہ خدا تعالیٰ بتلاتا تو یہ ہے۔ کہ ہم نے یونس کو رشد دیا۔ مگر آگے ذکر ان کی برائی کا کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آگے ان کی برائی کا ذکر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ نیکی کا ہی ہونا چاہیئے۔

اب ہم آیت کے اصل الفاظ کو دیکھتے ہیں۔ آتا ہے۔ جبکہ وہ ناراض ہو کے چلا گیا۔ یہ نہیں کہ اللہ کو ناراض کر کے چلا گیا۔ اللہ کا لفظ اپنی طرف سے داخل کرنا ایک بددیانتی ہے۔ جو کسی طرح بھی درست نہیں کہی جاسکتی۔ تو پہلی بات اس آیت کے متعلق یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ اللہ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔

(۲) چلے جانے کا فعل بھی بتاتا ہے کہ خدا سے ناراض ہو کر نہیں گئے۔ کیونکہ خدا سے ناراض ہو کر کوئی کہاں جا سکتا ہے۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر خدا ہی کی حکومت اور سلطنت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ایسے ہی شخص سے یا لوگوں سے ناراض ہو گئے۔ جن کی طاقت اور حکومت ایک حد کے اندر اندر محدود تھی۔ نہ کہ خدا سے ناراض ہوئے۔

(۳) ابن عباس کی روایت ہے۔ کہ بادشاہ سے ناراض ہو کر گئے تھے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ بادشاہ سے ناراضگی غلطی سے ہو۔ اس کی صفائی اس فعل سے ہو جاتی ہے جو حضرت ابراہیم کے ساتھ بیان ہوا۔ اور جس سے حضرت یونس کا تعلق ہے۔ کہ اس معاملہ میں یونس حق پر تھے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ چونکہ یونس نے جو کچھ کیا تھا۔ وہ جائز اور درست تھا۔ اسلئے اسکو خیال تھا کہ اس بات کی وجہ سے خدا مجھے تنگ نہیں کریگا۔

یہ ہے اس کا اصل مطلب۔ لیکن اگر یہ مانا جائے۔ کہ ان کو خیال ہوا تھا کہ خدا قادر نہیں ہے۔ تو پھر سوال ہوتا ہے کہ وہ خدا کو پکارتے کیوں ہیں۔ اور کیوں یہ کہتے ہیں۔ لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔ خدا تعالیٰ کو وہی مشکلات اور مصائب کے وقت پکارتا ہے جو اسے قادر سمجھتا ہے اور جو قادر نہیں سمجھتا وہ نہیں پکارتا۔ مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال پیدا ہوتے ہی کہ لن نقدر علیہ۔ اسنے خدا کو پکارا۔ اور دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔

تو ان کا یہ خیال خدا کے قادر نہ ہونے کا نہ تھا۔ بلکہ یہی تھا کہ وہ چونکہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔ اسلئے انہیں یقین تھا کہ خدا مجھے یہ تنگی نہ کرے گا اور اسی یقین کی وجہ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔

اب رہا لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین کا مطلب۔ بیان کرتا ہوں۔ انبیاء کا اپنے منہ سے استغفار کرنا اور ذنب کا اقرار کرنا اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔ اور اس مضمون کا تعلق ان الزامات سے ہے جو انبیاء پر لگائے جاتے ہیں۔ مگر میں اشارتاً اس کے متعلق بتاتا ہوں۔ سبحان کے معنے نقائص سے پاک ہونا اور ظلم کے معنی نقص ہوتا ہیں۔ حضرت یونس نے خدا کے حضور عرض کیا۔ کہ اے خدا تو نقائص سے پاک ہے۔ اور میں [illegible] نقص رکھتا ہوں۔ تیری طرح کامل نہیں ہوں۔ اور اسمیں کیا شک ہے کہ بعض باتیں جو خدا میں ہیں وہ انبیاء میں نہیں ہیں۔ مثلاً غیب کا جاننا بھوکا نہ رہنا تکلیف نہ اٹھانا۔ حضرت یونس نے اسی قسم کی صفات کے متعلق کہا ہے کہ مجھ میں نہیں۔ نہ یہ کہ مجھ میں ایسے نقائص ہیں جو لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔

(۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایسی دعا ہے کہ ہو نہیں سکتا کہ کسی مسلمان نے مصیبت کے وقت مانگی ہو اور اس کی تکلیف دور نہ ہو گئی ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت یونس نے یہ دعا خدا کی ناراضگی کو دیکھ کر نہیں مانگی تھی۔ بلکہ مصیبت سے بچنے کے لئے مانگی تھی۔

(۵) ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس دعا کے جواب میں کیا فرمایا ہے۔ فاستجبنا لہ ونجینہ من الغم۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے اس کی دعا قبول کر کے اس کی خطا معاف کر دی۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اسے غم سے نجات دیدی۔

اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ مصیبت اور تکلیف سے بچنے کی دعا ہے۔ نہ کہ گناہ کر کے اس سے معافی مانگنے کی۔

* * *

وکیل کی انگیخت

چونکہ اخبار "وکیل" نے خواجہ ضیاء اللہ صاحب آنجہانی کے مضمون کو بہت بڑی اہمیت دیکر اس کی اشاعت سے قبل امام جماعت احمدیہ کی نسبت ایسے ہتک آمیز الفاظ میں اس کا اعلان کیا تھا کہ جن سے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے سوا کوئی نتیجہ نہ نکلتا تھا۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جوابی مضمون شائع ہونے پر اسے توجہ دلائی گئی۔ کہ جس مضمون کی خوشی نے اسے آپے سے باہر کر دیا تھا۔ ذرا اس کے جواب کو غور سے دیکھے۔ اور نہ صرف خواجہ صاحب بلکہ تمام علمائے پنجاب و ہند کی مدد حاصل کر کے اسپر تنقید کرے اور دکھلائے کہ از روئے شریعت اسلام حریت و مساوات کے معنے وہ بہتر جانتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ خیال ظاہر کر دیا گیا تھا کہ یہ ہمیں امید نہیں۔ کہ وکیل کا ایڈیٹر ایسی بات اس قسم کی جسارت کرے۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے مشہوری کے قتل کے معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک اعلان کے مقابل میں وہ ذلت اٹھا چکا ہے کہ تا عمر یاد رکھیگا۔

پہلا پہر جو صرف تو منزل پر اترنے کے لئے تھا ذرا ابھی جگہ کیلئے اسی طرح یہ زندگی کام کرنے اور مرنے کے لئے ہے۔ اور مومن اس مرنے سے نہیں گھبراتا کیونکہ جس کو موت کہتے ہیں وہ اس کی زندگی کا دن ہوتا ہے ۔

تمہارا وجود دنیا کیلئے نفع بخش ہو

پس تمہاری زندگی دنیا کے فائدہ کے لئے ہے۔ اگر تمہارا ہمسایہ دکھ میں ہو تو تم اس کی مدد کرو۔ اس کے آرام کو تکلیف سے بدل لو۔ اگر تمہارے انعام سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر تمہاری جان کے خطرہ میں پڑنے سے کوئی جان بچ جائے تو اپنی جان کی پرواہ نہ کرو۔ یاد رکھو تمہاری زندگی کا وہ دن نہ آئے جس میں تم سے جسمانی، روحانی، علمی، مالی فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے۔ وہ دن تمہاری موت کا دن ہوگا جس دن تم سے نفع نہ پہنچے۔ ورنہ مرنے سے اسکو نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس کی کامیابی کا دن ہوتا ہے۔ نتیجہ ہوتا ہے تو اس بات کا کہ تم خدا کی مخلوق کی خدمت کر سکو۔ جو دنیا کو جوڑتے ہیں اور دنیا اور اپنے نفس کے لئے جمع کرتا ہے۔ وہ کافر و منافق ہوتا ہے۔ لیکن مومن کو یہ چاہئے کہ یہاں رہتا ہوا خدمت کرتا ہے ۔

خدمت خلق خدا ایمان کا پہلا زینہ ہے

پس اپنی زندگی کو خدمت میں لگا دو۔ یہ مت کرو کہ تمہارا ہمسایہ محلہ میں دکھ میں ہو اور تم اس کی مدد نہ کرو کیونکہ تمہاری تو غرض ہی یہ ہونی چاہیئے کہ تم دوسروں کے کام آؤ۔ دوسرا مقصد کہ خدا کو پاؤ وہ اس کے بعد آتا ہے جب تک خدا کی مخلوق سے ہمدردی اور محبت نہ ہو۔ تم خدا کو نہیں پا سکتے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ سونا مٹی کے نیچے ہوتا ہے۔ مٹی کو اٹھاؤ گے تو سونا پاؤ گے ورنہ نہیں۔ خدا کا سلوک بندوں کی محبت و ہمدردی کے بعد ہوتا ہے اسلئے تم اپنے نفس کو خدا کی مخلوق اپنے گھر کے لوگوں محلہ، شہر، ملک بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کی ہمدردی میں لگا دو کہ تم کو خدا کی محبت حاصل ہو۔ اپنی عمر کو رائگان نہ کرو کیونکہ خدا نے تمہیں اسلئے زندگی دی ہے کہ تم اس کو کارآمد بناؤ۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر رحم کرے اور اس نمونہ پر چلنے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوا اور اب پھر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ قائم ہوا ہے ۔

شذرات

تمام سے پہلے عمل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود سے مخالفت رکھنے والے علماء کو شر تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ جس کی آپ نے حدیث میں یہ بتایا ہے کہ ان کا قول ان کے فعل کے خلاف ہوگا۔ گویا لم تقولون ما لا تفعلون کے مصداق ہونگے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے پرچہ مورخہ ۱۳ دسمبر کے اشتہار میں لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو گورنمنٹ کو درخواست کر دیں۔ کرپان نہیں بلکہ بندوق رکھنے کا ہر مسلمان کو قرآنی حکم ہے۔ گورنمنٹ دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کے اندر خود دیکھ لے یا ایہا الذین آمنوا خذوا حذرکم (پ ۵ رکوع ۸) اے مسلمانو اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار ہر وقت ساتھ لئے رہا کرو۔ افسوس جو مسلمانوں کو سب سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ وہ سکھ بہادروں نے کر دکھایا۔ کیا سچ ہے

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے"

حوالہ مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ ہر مسلمان کو بندوق رکھنے کا صریح حکم قرآنی ہے۔ جس کی خلاف ورزی جہنم میں پہنچانے والی ہے۔ بہت خوب۔ کیا ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں کہ آپ جو گورنمنٹ کو قرآن مجید کے اندر دکھانا چاہتے ہیں اور جو مسلمانوں کو سب سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ کیا اس پر آپ بھی عمل پیرا ہیں؟ یا یونہی زبانی جمع خرچ فرماتے ہیں۔ اگر اس آیت کے آپ کے علم و یقین میں یہی معنے ہیں۔ تو آپ کو اپنے ادعاء تقویٰ و عمل بالقرآن والسنۃ کے مطابق کم از کم خود تو عمل کر کے دکھانا چاہیئے تھا۔ اور اگر اس صریح حکم قرآنی کی خلاف ورزی پر مجبوری تھی۔ تو یہاں سے ہجرت آپ پر فرض ہو گئی تھی۔ اسلئے اپنا بستر بوریا باندھ کر کابل یا قسطنطنیہ خلیفۃ المسلمین کے پاس چلے جانا تھا۔ لیکن کس قدر شرم کی بات ہے کہ حکم تو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ "اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار ہر وقت ساتھ لئے رہا کرو۔" اور یہ کہ "بندوق رکھنے کا ہر مسلمان کو قرآنی حکم ہے۔" اور خود سب سے پہلے اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیا یہی ہے وہ ایمان یہی ہے وہ تقویٰ اور عمل کی نزد مع جو ایک مسلم مذہبی لیڈری میں ہونا چاہیئے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ بندوق رکھنے کی ممانعت ہے اسکے لئے ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ چونکہ یہ حکم آپ کے نزدیک فرداً فرداً ہر ایک مسلمان کے لئے ہے۔ اسلئے اگر آپ کو یہاں مذہبی آزادی نہیں۔ تو اس سرزمین سے ہجرت واجب ہے۔ وارض اللہ واسعۃ۔ نیز بندوق کی مطلق ممانعت نہیں۔ آپ اور آپ کے ہم مذہبوں کو کم از کم لائسنس کے لئے درخواست تو کر دینی چاہیئے تھی۔ لیکن صرف زبان سے کہنا اور عملی طور پر ذرا بھی کوشش نہ کرنا بتا رہا ہے کہ دوئیت اور منافقت کا نمونہ دیکھنے کیلئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔

* * *

دلائل سے معقول کرنے کے کیا معنے

ہمعصر وکیل کو الفضل سے شکایت ہے۔ کہ اسے تحقیق حق سے غرض نہیں۔ اپنے حریف کو زک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن معزز ہمعصر نے ہمیں یہ بتایا کہ اگر کوئی ضعیف اور بودی بات کہی جائے۔ اور الفضل اس کی ایسی تردید کر دے۔ کہ خصم کو مجال مقال نہ رہے۔ اور اس طرح پر اسے زک پہنچ جائے۔ تو اس میں الفضل کا کیا قصور ہے۔ ہم تو تحقیق حق یہی سمجھتے ہیں کہ حق واضح کیا جائے۔ اور دلائل کی قوت کو دیکھا جائے۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ الفضل نے مسٹر ولوبی کے قتل پر جو کچھ لکھا۔ وکیل دلائل سے قطعاً اس کی تردید نہیں کر سکا۔ بلکہ اسی مسٹر گاندھی کی نسبت جو تھوڑی دیر پہلے "امام مہدی" کے قائم مقام سمجھے جاتے تھے۔ اور باوجود مشرک ہونے کے جن کا اتباع فرزندان توحید پر فرض بتایا جاتا تھا۔ ایڈیٹر صاحب وکیل کو لکھنا پڑا کہ "ضروری نہیں جو کچھ مسٹر گاندھی کہیں وہ صحیح ہی ہو۔" اس سے بڑھ کر کسی کو دلائل سے معقول کرنے کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ لاجواب ہو کر اپنے مسلمہ پیر و مرشد کو ایک عامی کا درجہ دینے لگے۔ اور اس کی اتنی بھی وقعت نہ رہی۔ جتنی ایڈیٹر وکیل کی۔ وکیل کے ایڈیٹوریل روم میں اگر دلائل سے قائل کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ حریف خود اقرار کرلے۔ تو یہ اس زمانہ میں بہت کم دیکھا گیا ہے۔

قرآن مجید یا اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر دلائل و تردید دینے والا کون ہے؟ مگر کیا تمام منکرین حق نے زبان سے اقرار کر لیا ہرگز نہیں۔ بلکہ انکار کرتے رہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم البتہ آثار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حریف قائل ہو گیا اور اسے دلائل سے معقول کر دیا گیا۔ جسکے لئے اپنے خواجہ صاحب کی اعلیٰ و ارفع ذات کے ہی سامنے الفضل و وکیل کے مضامین رکھ دیجئے۔ وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہونگے۔ کہ وکیل نے ایک فضول دیانتہ سے تحریر کرکے اپنے ساتھ معاصرین کو ناحق دکھ پہنچایا۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

بہتر ہوتا کہ وکیل اس واقعہ سے سبق حاصل کرتا۔ مگر وہ اپنی دہری کے ترنگ میں چند پیر و دانا نہیں سنتا ہوا نوٹس دیتا ہے۔ کہ ہم تو نہیں مگر خواجہ صاحب کچھ رد لکھا کر بہتر۔ جب وہ کچھ فرمائینگے۔ ہم بھی سن لینگے۔ مگر بہتر ہو جو خواجہ صاحب اس میدان میں نہ آتے۔ جس کے وہ مرد نہیں۔ ان کے پہلے مضمون پر ہمارے مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی جماعتوں کے طلباء ہنستے تھے۔ کہ دلیل اور دعوے میں کچھ فرق نہیں۔ کلید سے دیکھ کر بہت سی آیات لکھ لینا۔ اور پھر ان سے استدلال نہ کر سکنا۔ بلکہ بعض آیتوں کا مضمون زیر بحث سے کچھ بھی تعلق نہ ہونا قابل فخر نہیں۔ بلکہ موجب شرم ہے۔ (الفضل)

الفضل اعلیٰ درجہ کے سفید چکنے کاغذ پر

الفضل کا موجودہ کاغذ بعض احباب کو پسند نہیں۔ مگر اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے مجبوری ہے کہ زیادہ سے زیادہ جو بلا ہے ردی کا کاغذ لگایا جائے۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر الفضل چھاپا جا سکتا ہے بشرطیکہ خریدار موجودہ سے دگنے ہو جائیں۔ فی الحال تو جتنے خریدار ہیں ان کی آمد خرچ سے (جو نہایت کفایت سے کیا جاتا ہے) کم ہے۔ چنانچہ اس بجٹ میں تقریباً چودہ سو روپے کی کمی آمد میں رہ گئی ہے جو اس خیال پر پوری سمجھی گئی کہ دو سو خریدار بڑھ جائیگا۔ فی الحال یہ تجویز کی جاتی ہے کہ اگر پچاس خریداران الفضل چھ سالانہ زیادہ دینا قبول کریں یعنی بجائے سات روپیہ کے تیرہ (ساڑھے آٹھ روپیہ) تو ہم

نبوت مسیح موعودؑ

اے لوگو! خدا کے مرسل کی تکذیب کرو۔ بلکہ اللہ سے صبر اور دعا سے مدد مانگو۔ واستعينوا بالصبر والصلوٰة اگرچہ صبر کرنا اور دعا کرنا وسعت قلبی کو چاہتا ہے۔ وانها لكبيرة الا على الخاشعين۔ مگر ان کو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔ الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم اليه راجعون۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور صبر اور دعا سے مدد مانگتے ہیں۔ جو مکذبین کو خیال ہے کہ انکو ملنا ہے اپنے رب سے اور ان کو اسی طرف لوٹ جانا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے سمیت نبیاً من اهله على الطريق المجاز لا على وجه الحقيقة کے معنی کرنے میں احمدی جماعت پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مولوی صاحب روحانی علم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ہم یہاں یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہیں؟ جو مفرد لفظ واضع نے کسی شئے کے لئے موضوع کیا ہے۔ اگر استعمال اس کا انہیں معنوں میں ہو۔ تو حقیقی کہلائیگا جیسے حاتم بولیں اور حاتم ہو۔ وہی مراد لیں۔ اس سے جب لفظ نبی کا استعمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگا۔ تو وہ حقیقی معنوں میں ہوگا۔ اور یہی منشاء واضع کا ہے اور اس جگہ لفظ حقیقی اسی مطلب کے اظہار کے لئے موضوع کیا گیا ہے۔ اور اگر کسی دوسرے معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا۔ تو اس دوسرے معنی کو مجازی کہینگے جیسے حاتم بولیں اور مرد سخی مراد لیں۔ اسلئے جب لفظ نبی کا استعمال حضرت مسیح موعود کے لئے ہوگا تو وہ مجازی معنوں میں ہوگا۔ اور اس سے مراد کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہوگا۔ اور یہی منشاء واضع کا ہے اور اس جگہ لفظ مجازی اسی مطلب کے اظہار کے لئے موضوع کیا گیا ہے۔

سوال نبی حقیقی کے پاس کیا انعام ہے نبی حقیقی کو کثرت سے شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہے۔ سو ایسا ہی انعام کثرت سے شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبی مجازی کو بھی حاصل ہے۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہی نبوت ہے جیسے قرآن مجید گواہ ہے عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول اور کسی نبی کا شریعت لانا۔ براہ راست ہونا کسی دوسرے نبی کا تبع نہ ہونا وغیرہ یہ امور مندرجہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ سے ثبوت نہیں۔ ان خصائص میں جتنی باتیں سب انبیاء میں متحقق نہیں بلکہ بعض میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں ثابت نہیں۔ واجبات پر توریت کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۲۲ میں یوں لکھا ہے۔ "تو جہاں کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر"۔

سوال۔ مانا کہ انعام نبوت ایک ہی قسم سے ہے۔ مگر ایک حقیقی نبی اور دوسرا نبی مجازی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی جمیل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے شخص ہیں۔ جن کو انعام نبوت حاصل ہوا ہے۔ اسلئے یہ ماننے کہ جن کو پہلے انعام نبوت حاصل ہوا ہے۔ وہ تو نبی حقیقی کہلائے۔ اور بعد کا دوسرا شخص انعام نبوت پانے والا نبی مجازی کہلاتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ پہلے کو حاصل ہوا ہے۔ وہی کچھ بعد میں دوسرے کو حاصل ہوا ہے۔ اور یہ ایسا ہے۔ جو کہ پہلے کی پیروی اس دوسرے کو حاصل ہوا ہے۔ اور یہی انعام کے اندر ہے۔ جو کچھ کہ پہلے کو حاصل ہو چکا ہے۔ اسلئے بعد کا ایسا دوسرا شخص نبی مجازی ہوگا۔ ہاں اگر بعد میں دوسرے کو پہلے سے بڑھ چڑھ کر انعام نبوت حاصل ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ بعد میں کا دوسرا شخص بھی انہی معنوں میں نبی کہلاتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "حضرت مسیح نے حضرت یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو مجازی طور پر یعنی بروزی طور پر ایلیا نبی قرار دیا" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲۔

ناظرین! جب ہم حضرت یحییٰ کو حضرت الیاس کا بروز مانتے ہیں۔ تو کیا اہل علم کے نزدیک حضرت یحییٰ محدث تھے یا نبی؟

دوم۔ آخری زمانہ کے موعود کا انتظار تو غیر مسلم اقوام میں بھی ہے۔ ان سے پوچھو دیکھو وہ موعود کو کس منصب پر بٹھلاتی ہیں

سوم۔ کیا نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے۔ نہ حَکَم۔ فتدبر۔

الراقم

محمد یوسف الدین احمدی سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیروزپور

احمدی مستورات کی انجمنیں

اس سے پیشتر میں نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جو کہ ۱۰ر نومبر کے الفضل میں شائع ہو کر ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں عاجزہ نے ہر جگہ انجمن مستورات احمدیہ قائم کرنے کی التجا کی تھی۔ مگر افسوس اب تک [illegible] نے اس کو [illegible] پسند نہیں فرمائی۔ مہدی آخر الزمان کی پیرو ہو کر اس قدر سستی ؎

پا سکینگے جس کو نفس کی قید [illegible] ہیں ہم
وہ چیز ڈھونڈتے ہیں [illegible] بھول میں ہم

یہ عام مقولہ ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کہ جو بو دو گے کاٹینگے۔ اس کا صلہ پائینگے۔ جو عورتیں [illegible] وہ بڑی مزدوری کا اجر خود خدا سے پائینگی۔

کیا ہمارا دل چاہتا ہے۔ کہ ہمارے وقت کے مرد خلد بریں کے وارث بنیں۔ اور ہماری دینی حالت ویسی ہو جو کہ بوقت سوانح حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی۔

پیاری بہنو! نیک کاموں کی ریس کرو۔ جس طرح کسی کا عمدہ زیور کپڑا دیکھ کر ہمارا دل بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور بڑی مشکل اور تنگی سے ویسا ہی بنوانے کی کوشش کرتی ہو اسی طرح نیک بیبیوں سے نیک کاموں کی ریس کرو۔ حضور خلیفۃ المسیح صاحب نے اپنے خطبے میں فرمایا ہے کہ ہم احمدیوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے۔ گویا خدا کی فوج میں نام لکھوایا ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو خدائی فوج کا سپاہی سمجھنا چاہیئے۔ جب ہم نام کے احمدی بنیں اور کام کے نہ بنیں تو یہ احمدیت ہمیں ہرگز سودمند نہیں ہو سکتی۔ اے احمدیہ مستورات اپنی کوشش خدمت دینی ایثار اور قربانیوں سے خلق خدا کو بتلا دو۔ دکھا دو۔ کہ نبی کے نام لیوا ایسے ہوتے ہیں ؎

احمد نبی کے فیض سے فرزانگی ملی
اک عمر تک پڑے رہے نادانیوں میں ہم

اسی ایثار کی بدولت اسلام کا ایک ایک خادم شہروں اور ملکوں کے لئے رہنما ہوا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ولایت میں کل کی مسلمان ہونے والی بہنیں برابر اپنے حلقہ مستورات میں تبلیغ کر رہی ہیں۔ اور اپنے باقاعدہ چندے دے رہی ہیں۔ مگر ہم ابھی غفلت کے لحافوں میں پڑی سوتی ہیں اپنے سلسلہ کی بے انتہا ضروریات پر غور کرو۔ کہ کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے۔ غریب جماعت چندوں سے گھبرا نہ سکے قول بے فائدہ ہوتا ہے عمل کر کے دکھلا دو کہ ہمارے دلوں میں قومی ضروریات کا احساس مردوں سے کم نہیں۔ آپ کی تھوڑی تھوڑی آمدنیوں اور کوششوں سے چندوں میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ بعض تو اتنی امیر اور متمول بہنیں ہیں۔ جو کہ بہت سا چندہ دے سکتی ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ اگر زندگی نے وفا کی۔ تو دوسرے خطوں میں نزدیک کے سب شہروں میں دورہ کر کے انجمن احمدیہ مستورات بنانے کی سب بہنوں کو ترغیب دوں۔ اگر دس بیس بہنیں بھی شہر میں نکلیں۔ تو ذکر تبلیغ کا خرچ صرف مستورات کے چندہ سے ہی چل سکتا ہے۔

اس سرائے فانی کو غنیمت جانئے۔ اس جہان کے لئے زاد اکٹھی کرنی چاہئے۔ جہاں سے پھر واپسی نہیں۔ دیکھو ولایت والیاں مذہبی میدان میں آگے بڑھی جاتی ہیں ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

راقمہ بہنوں کی خادمہ
اہلیہ ملک کرم الٰہی ضلعدار

رپورٹ الفضل ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء

ماہ دسمبر میں ۴۲ خریدار بڑھے۔ افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر صرف ۱۳ خریدار بنے۔ حالانکہ الگ اشتہار تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کا خرچ بھی ان خریداروں سے زیادہ ہوا۔

اس مہینے میں تخمیناً ۲۳ اخبار بند ہوئے گویا صرف ۱۹ خریدار بڑھے۔ جو بہت سست رفتار ہے۔ توسیع اشاعت میں کوشش کرنے والوں کے یہ نام ہیں۔

(۱) جناب سید بشیر حسین صاحب پٹیالہ ۱ خریدار (۲) شیخ چراغ دین صاحب سیالکوٹ ۱ خریدار (۳) مولوی حافظ عبد العلی صاحب [illegible] ۳ خریدار (۴) جناب محمد شفیع صاحب انسپکٹر جالندھر ۱ (۵) منشی عبد [illegible] وڈالہ بانگر ۱ خریدار (۶) سید محمد شاہ صاحب گجرات ۱ (۷) سید اصغر علی شاہ صاحب گجرات ۱ (۸) بابو فضل احمد صاحب راولپنڈی ۱ (۹) میاں محمد اسمٰعیل صاحب ماڑی انڈس ۱ خریدار (۱۰) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن ۱ (۱۱) جناب محمد عالم صاحب ۱ خریدار

ان سب دوستوں کا شکریہ ہے خدا جزائے خیر بخشے کہ توسیع اشاعت میں کوشاں ہیں۔ (مینیجر الفضل قادیان)

تعلیمی کانفرنس کے تیسرے سالانہ جلسہ کی رپورٹ

تعلیمی کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۰ء بروز بدھ بوقت نو بجے رات تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں زیر صدارت حاجی غلام احمد صاحب منعقد ہوا۔ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب نے جو نائب ناظر تعلیم و تربیت ہیں جلسہ کی کارروائی باقاعدہ شروع کی۔ سب سے پہلے انہوں نے اس ترقی کا ذکر کیا جو صیغہ تعلیم و تربیت نے سال گذشتہ میں کی اور ۱۹۱۹ء کی کارروائی سے مقابلہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے ان نقائص کا ذکر کیا۔ جو سال گذشتہ میں دوران معائنہ میں اور انسپکٹر صاحب مولوی عبد العزیز خان صاحب نے معائنہ مدارس میں مختلف مدارس کی تعلیمی حالت میں پائے اور نیز تعلیم کے ان نقائص کے دور کرنے کی تدابیر کا بھی ذکر کیا۔ اسکے علاوہ مدارس [illegible] میں دینی تعلیم کو ترقی دینے کے لئے چند نہایت ہی مفید تجاویز پیش کیں۔ چنانچہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ موسمی یا فصلی تعطیلات کے دنوں میں جبکہ سکول تقریباً ایک ماہ کے لئے بند ہوتے ہیں۔ بعض مدرسین کو اسبات کا موقع دیا جائے کہ وہ قادیان میں آ کر اس عرصہ دینی کورس کو پورا کریں جو ان کیلئے مقرر کیا جائے گا۔ اور [illegible] صیغہ تعلیم کی طرف سے دیا جائے۔ اس طرح جب ان کو قادیان سال میں دو بار آنے کا موقع ملیگا تو ان کے اندر دینی ترقی ضرور پیدا ہوگی اور وہ اپنے علم میں اضافہ بھی کر سکینگے۔ (۲) ہر ایک مدرس [illegible] ہفتہ میں ایک [illegible] گاؤں کے احمدی لوگوں [illegible] دو گھنٹے [illegible] کے لئے [illegible] اور غیر احمدی [illegible] کرے اور حضرت [illegible] کی کوئی کتاب [illegible] شروع کرے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ سرمہ اور حضرت خلیفہ اول رضہ کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کما سکتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا ہے۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ کہ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"سرمہ برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی۔ اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ اصلی ممیرا عللہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی البصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

ممیرا اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء منافع صریح مشتہی طعام۔ قاطع بلغم در یارح و دافع بواسیر۔ غثیان و خفقان کرم شکم بمقنت ہیک گردہ و مثانہ مسلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دو نخود صبح کیوقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول عہ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

عزیزو! ﷲ

اپنی جان کو دھوکہ سے بچاؤ۔ اور کسی لائق طبیب کے علاج سے

تندرستی حاصل کرو

نامردی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ عورتوں مردوں کے خفیہ امراض اٹھرا یعنی اولاد کا نہ ہونا۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ذیابیطس۔ جریان۔ سوزاک۔ آتشک۔ بواسیر۔ پھوڑے پھنسی۔ سر کی چکر۔ دھند غبار۔ پھولا وغیرہ اور تمام کہنہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور سے کیا جاتا ہے۔ یعنی مستورات مرض بتانے کے لئے خود نہ آ سکیں۔ یا ایسے مریضوں کو ان کی حالت کے مطابق مجرب الوجوب نسخے بغیر کسی بخل کے لکھ کر مفت روانہ کئے جاتے ہیں۔ یا ان کی فرمائش پر بغیر تبدیلی تیار کر کے روانہ کی جاتی ہیں۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

پتہ حکیم عطا محمد (احمدی) قادیان دارالامان پنجاب

اسلام

میں ﷲ

اختلافات کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا وہ عظیم الشان لیکچر جو گذشتہ سال اسلامیہ کالج لاہور میں ہو کر مقبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے اب چھپ کر طیار ہے۔ احباب منگوالیں۔ قیمت ۱ار

پتہ

احمدیہ کتاب گھر قادیان

عالمگیر واچ ہاؤس ﷲ

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دوکان لودہیانہ میں جاری کی ہے جس میں ہر قسم کے کلاک۔ جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والی گھڑیاں۔ زنجیریں چوڑیاں ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت قلیل منافع پر فروخت کی جاتی ہیں احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر

ماسٹر قمرالدین۔ نورالٰہی واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لودہیانہ

ضرورت نکاح ﷲ

ایک احمدی نوجوان کو جو کہ قوم کے ستری ہیں پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان شاہ آباد ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ اور تقریباً تین روپے روز کی آمدنی ہے۔ اور نہایت نیک اور خوش خلق احمدی ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ خط و کتابت

معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

حقہ چھڑانے کی گولیاں ﷲ

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری جماعت میں حقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ احباب اسے چھوڑ دیں۔ سو جو صاحب حقہ چھوڑنے میں تکلیف محسوس کرتے ہوں۔ وہ ہم سے چالیس گولیاں منگوالیں۔ حسب ہدایت استعمال کریں۔ حقہ چھوڑنے سے کچھ تکلیف نہ ہوگی۔ قیمت صرف ۱۰؍ محصول ڈاک بذمہ خریدار

محمد اسمعیل کاٹھ گڑھی۔ قادیان ضلع گورداسپور

شباب اردو

دلچسپ قصوں اور اخلاقی افسانوں کا روح افزا مجموعہ علمی۔ ادبی خیالی۔ تاریخی اور سائنٹفک مضامین کا گنجینہ نیچرل اور خیالی نظموں کا خزینہ تمام ہندوستان میں نہایت مقبول ماہوار رسالہ ہے۔ طبقہ نسواں اور بچوں کیلئے یکساں مفید جس میں تمام ہندوستان کے مشہور مضمون نگاروں

اسکے متعلق ۶ جنوری ۱۹۲۱ء کے وکیل نے دو مختلف عنوانوں سے الفضل کو مخاطب کیا ہے۔ پہلا عنوان "الفضل کو چیلنج" لکھا ہے۔ اور اسکے تحت ان الفاظ کو نقل کر کے جن میں تمام علماء ہند سے سندی مدد حاصل کرنے کے لئے کہا گیا تھا یہ جواب دیا ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین احمد کا مضمون ایسا نہیں ہے کہ اس کا جواب لکھنے کے لئے کسی خاص شخص کی ضرورت ہو یا علماء پنجاب و ہند سے مدد لینی ضروری ہو خواجہ صاحب کی قابلیت اس سے بہت بلند اور ارفع ہے کہ وہ ایسے مضمون کے لئے کسی کی امداد حاصل کریں۔ اور ہم عنقریب دیکھیں گے کہ یہ چیلنج خواجہ صاحب کا رد جیسا چاہئے باللہ فضل کریگا"

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ وکیل کو خواجہ صاحب جیسے کی پہلے سے ہی رد یا مضمون کی حقیقت معلوم ہو چکنے کے بعد یہ الفاظ لکھنے کی کیونکر جرات ہوئی۔ ہم بھی منتظر رہے کہ خواجہ صاحب کی بہت بلند اور ارفع قابلیت کا وکیل کی وساطت سے ایک بار پھر نمونہ دیکھیں۔ اور اگر اہل علم اصحاب کے نزدیک قابلیت کے صحیح اندازہ لگانے میں کچھ کسر رہی ہے تو اب وکیل کی تکلیف سے دور ہو جائیگی۔

*

وکیل کی خوش فہمی

وکیل نے دوسرا عنوان "تحقیق حق یا زک پہنچانے کی کوشش" رکھ کر ہمارے اس خیال کا جواب دیا ہے۔ جو ہم نے وکیل کے ایڈیٹوریل سٹاف کے متعلق ظاہر کیا تھا۔ اگرچہ وکیل نے اپنی بجائے خواجہ صاحب کو ہی پیش کر کے ہمارے خیال کی پورے طور پر تصدیق کر دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی خوش فہمی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسٹر دلوی کے معاملہ میں "وکیل" کو جو زک ہوئی تھی اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "الفضل" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ تحقیق حق کی غرض سے نہیں۔ بلکہ زک پہنچانے کے لئے لکھا جاتا ہے۔"

لیکن کیا وکیل اتنا بھی نہیں جانتا کہ تحقیق حق کا لازمی نتیجہ ابطال باطل ہوتا ہے۔ اور حق کے مقابلہ میں باطل کو زک ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ ہماری غرض تحقیق ہی ہے۔ لیکن اسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں جو باطل کے سہارے کھڑا ہوتا ہے اسے زک ہوتی ہے اور اسی کے مطابق وکیل کا بھی انجام ہوا معلوم ہوتا ہے وکیل کی وہ زک ایسی غیر معمولی ہے کہ جب کبھی اس کا ذکر کرتا ہے بے اختیار اسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

کابل میں مہر کی حد بندی

کابل کے اخبار اتحاد مشرقی میں "نظامنامہ نکاح و عروسی" کے عنوان سے کچھ قواعد و احکام شائع ہوئے ہیں۔ جن کے متعلق لکھا گیا ہے کہ یہ اعلیٰحضرت امان اللہ خاں کی وہ تجاویز ہیں جو مبنی بر اصول شریعت ہیں۔ ان میں سے ایک قاعدہ یہ ہے کہ مہر۔

"خاندان شاہی کے لئے ۵۰۰ درانی اقوام کے لئے ۲۰۰ باقی عام لوگوں کے لئے ۳۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔" (وکیل ۲۲ دسمبر)

لیکن یہ قاعدہ نہ شریعت اسلامیہ کے موافق ہے اور نہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق کیونکہ شریعت اسلام نے مہر کا معاملہ مرد کی حیثیت پر چھوڑا ہے۔ اور اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مہر کی تحدید کرنی چاہی۔ تو ایک مسلمان خاتون نے کہا۔ جبکہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "وآتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا" ڈھیروں مال دینا جائز قرار دیتا ہے تو تم ہمارے مہر کی حد بندی کیوں کرتے ہو یہ سنکر حضرت عمر نے اپنی تجویز کو ترک کر دیا۔

پس یہ کوئی شریعت کا حکم نہیں۔ کہ مہر کی حد باندھی جائے بلکہ شریعت میں ایک قسم کی دست اندازی ہے۔ اور یہی دست اندازی ہے جو سخت نقصان دہ اور برے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کابل کا شاہی خاندان ۵۰۰ روپیہ مہر دیتا ہے۔ تو یہ عورتوں کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرنا نہیں ہے اور بعض حالتوں میں بعض شاہی خاندان کے لوگوں کے لئے ناقابل برداشت بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب شاہی خاندان کے لوگ ایک حیثیت کے نہیں ہوتے۔ اسی طرح نہ درانی ایک حیثیت کے ہونگے نہ ہو سکتے ہیں اور نہ عوام۔

ہر ایک قوم میں کئی درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض عوام تمول میں شاہی خاندان کے بعض ارکان کے برابر ہونگے اور بعض بالکل مفلس نان شبینہ کے محتاج۔ لہذا شریعت نے مہر کے معاملہ میں جو طریق تجویز کیا ہے وہی مناسب اور مفید ہے کہ ہر شخص کی حیثیت کے مطابق مہر ہو اسکی حد بندی کرنا نہ صرف کسی فائدہ کی موجب ہوگی بلکہ لوگوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیگی۔

جناب امیر صاحب [illegible] ظاہر ہے کہ وہ اپنی رعایا کی بہبودی کا خاص خیال رکھتے اور اس کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ مہر کی حد بندی کا رعایا کیلئے آرام نہیں بلکہ تکلیف کا موجب ہوگا۔ اگر اس میں کچھ بھی فائدہ ہوتا تو شریعت اسلام جو کامل شریعت ہے، وہ ضرور مہر کی حد بندی کر دیتی۔ مگر نہیں اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ جلالتمآب امیر صاحب کابل ضرور اس قاعدہ کو منسوخ کر دینگے۔

*

عدم تعاون کا نتیجہ

شروع سے ہی حامیان عدم تعاون اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس بات پر خاص طور سے زور دے رہے ہیں کہ یہ تحریک بالکل امن کے ساتھ ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کے جذبات فتنہ و فساد کی طرف منتقل نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں ایسے جذبات دبانے اور قابو میں رکھنے کا اعلیٰ ذریعہ بنایا جاتا ہے۔

اب تک اس کا اعادہ اور تکرار عدم تعاون کے موجدین کی طرف سے اور انکے پیروان اخبارات و مشتہرات کی طرف سے متعدد بار ہو چکا ہے۔ لیکن کیا فی الواقعہ یہ بات درست ہے۔ اور کیا فی الحقیقت عدم تعاون یعنی گورنمنٹ سے تعلقات قطع کرنے کی پالیسی ایسی ہے جس پر عمل کرنے سے ضبط النفس پیدا ہو اور خود بخود لوگوں میں اطاعت و گرمئ کو ایذا نہ پہنچاوے کیا امن پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ عدم تعاون کی پالیسی کا نتیجہ لازماً گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کے غصے کے جذبات کا بھڑکنا ہے اور اس حقیقت کو امام جماعت احمدیہ نے اسوقت دیکھا اور دوسروں کو آگاہ فرمایا تھا جبکہ ابھی اس کی ابتداء ہی تھی۔ چنانچہ خلافت کانفرنس الہ آباد میں جو مضمون حضور نے لکھ کر بھیجا۔ اس میں دیگر امور کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہوئے عدم تعاون کے متعلق لکھا کہ:-

"تیسری تجویز یہ ہے کہ گورنمنٹ سے قطع تعلق کیا جاوے۔ اس تجویز کے متعلق بھی میری یہ رائے ہے کہ قطع تعلق بھی ایک قسم مقابلہ کی ہے اور اس پالیسی پر بھی عمل کر کے ہندوستان میں امن قائم نہیں رکھا جا سکتا۔" (الفضل ۳ جون ۱۹۲۰ء)

لیکن اس پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ اور باوجود افسوسناک واقعات کے ظہور پذیر ہونے کے یہی کہا جاتا رہا کہ عدم تعاون کی تحریک امن و امان قائم کرنیوالی تحریک ہے۔ مگر اب وہ وقت آگیا ہے۔ جبکہ عدم تعاون کے حامیوں کے جذبات اس قدر مشتعل ہو چکے ہیں کہ ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور عدم تعاون کے بڑے بڑے حامی اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ جو امام جماعت احمدیہ نے قبل از وقت بتائی تھی۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے جنہوں نے کانگریس کے ناگپور اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے

[illegible]

خطبہ جمعہ

خدمت خلق کرو تا کہ خدا مل جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ اور آیت شریفہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ (سورہ نساء کی پہلی آیت) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بڑی عمر کے انسان

انسان کی زندگی ایک محدود چیز ہے زیادہ سے زیادہ عمر کے آدمی تاریخی طور پر ڈیڑھ دو سو برس کی عمر تک کے معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں بڑی عمر کے انسان کا ذکر ہے۔ مگر اس سے مراد ان کی قوم کی عمر ہے۔ پس آدمی کی بڑی سے بڑی عمر ڈیڑھ دو سو برس معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی شاذ و نادر ہے۔ ورنہ یوں انسان کی عمر ساٹھ ستر سال معلوم ہوتی ہے ✦

دنیا انسان کے لئے ہے یا انسان دنیا کے لئے

اس عمر میں وہ کیا کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ یہ ایسا سوال ہے جو ہمیشہ الجھن میں ڈالتا رہا ہے بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انسان ستاروں اور سیاروں کے اثرات کے ماتحت پایا جاتا ہے۔ جہاں اثر زیادہ پڑتا ہے وہاں زندگی کے آثار زیادہ ہوتے ہیں اور جہاں کم وہاں کم۔ اور جہاں جتنا اثر پڑتا ہے اس کے مطابق اثر ظاہر ہوتا ہے کہیں انسان اور کہیں نباتات اور جمادات۔ اس لئے انسانی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں۔ نہ اس کی پیدائش کی کوئی غرض ہے۔ نہ [illegible] یہ اپنے آپ کو آپ ہی بڑا سمجھتا ہے۔ اس کی دنیا سے بڑی [illegible] ہیں۔ جن کے مقابلہ میں دنیا ایک بالکل حقیر شے ہے۔ ان کے مقابل میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ تمام کائنات انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اگر انسان نہ ہوتا۔ تو کچھ نہ ہوتا۔ غرض ایک طرف یہ جاتے ہیں تو دوسرے دوسری طرف ✦

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص کو ایک انسان دیکھتا ہے کہ اس کے لئے ساری دنیا ہے۔ وہ سب کا ہمدرد اور سب کا بہی خواہ ہے۔ اور ساری دنیا اس کی محتاج ہے۔ اور وہ سب دنیا کو فیض پہنچا رہا ہے۔ تب وہ خیال کرتا ہے کہ ساری دنیا اسی کے لئے ہے۔ وہ نہ صرف انسانوں کا ہمدرد ہے بلکہ حیوانات تک اس کی ہمدردی کا اثر ہے۔ مگر دوسری طرف وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک انسان ہے وہ لمبی عمر بھی پاتا ہے مگر وہ دنیا سے بے تعلق ہے۔ اس کے وجود سے دنیا کو کوئی نفع نہیں۔ وہ اپنے محلہ والوں حتیٰ کہ اپنے رشتہ داروں۔ بہن بھائی اور بیوی بچوں سے بھی ہمدردی نہیں رکھتا بلکہ اس کو صرف اپنے نفس سے ہوتی ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے انسان کی غرض پیدائش کچھ بھی نہیں ✦

بعض کے لئے دنیا ہے اور بعض دنیا کیلئے ہیں

پس یہ ایک اختلافی سوال ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا کہ دنیا میں کئی حیثیت کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جب ایک شخص ایسے انسان کو دیکھتا ہے۔ جو دنیا کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ مثلاً وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساری دنیا اسی شخص کے لئے ہے۔ لیکن دوسری طرف جب وہ ایک زمیندار کو دیکھتا ہے۔ کہ اس کی بڑی سے بڑی خواہش کھیت میں کام کرنا اور کھانا اور سو رہنا ہے یا ترقی کی تو کبھی دوسرے زمیندار کی زمین اپنی زمین میں شامل کر لی یا اس سے ترقی کی تو کسی دوسرے زمیندار پر مقدمہ کر دیا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ انسان کی پیدائش سے کوئی غرض نہیں تو یہ اختلاف دراصل نظریہ کا اختلاف ہے۔ جس قسم کے آدمی نظر آتے ہیں۔ وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ جب ایک شخص کو [illegible] بیمار نظر آتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ دنیا بیماروں کے لئے ہے۔ اور جب تندرستوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ دنیا میں بیماری نہیں۔ لیکن یہ نتیجہ صحیح نہیں۔ کیونکہ جس طرح بیماری بھی ہے اور تندرستی بھی۔ اور کام کرنے والے بھی ہیں اور ناکارہ بھی اسی طرح آدمی بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ چاند سورج اپنی تمام خوبیوں کے باوجود ان کے فیوض کے آگے کچھ نہیں ہو سکتے۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ان کے جو علوم اور برکات ہیں وہ کسی چیز میں بھی نہیں۔ آسمان بھی ان علوم کے مقابلہ میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ تب وہ کہتا ہے کہ انسان کے لئے اس قدر وسعت ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ دنیا ایسے انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن جب وہ دوسری طرف ایک اور وجود ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کے فائدے کے مقابلہ میں اپنے ہی فائدہ کو مدنظر رکھتا ہے اور اپنے نقصان کو نقصان سمجھتا ہے اور کبھی دوسرے کے رنج و غم کو محسوس نہیں کرتا اور اس کی نظر کی حد اس کا وجود ہوتا ہے۔ کسی کو ننگا دیکھتا ہے تو اپنے پاس کپڑا رکھنے کے باوجود اس کو نہیں دیتا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ دنیا اس کے لئے نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا مسیح موعود یا جیسے موسیٰ ہوئے ان کے لئے بنی تھی۔ ایسا شخص کھاد کا کام دیتا ہے۔ اور ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دنیا نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی پھل کی طرح حفاظت نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کو کھاد کی طرح درخت کی غذا کے لئے اس کی جڑوں میں ڈالا جاتا ہے۔

تم پھل بنو نہ کہ کھاد

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے وجود کو ایک نفع اور کارآمد وجود بناؤ۔ کہ تمہاری پھل کی طرح حفاظت کی جائے۔ زندگی کا مقصد یہ ہو کہ انسان اپنے بنی نوع کی خدمت میں اسکو لگا دے ورنہ اپنی ذات میں زندگی کوئی چیز نہیں ہم اگر آج مر جائیں۔ تو دنیا کے لئے کوئی کمی کی بات نہیں۔ ہاں اگر ہماری زندگی کا دنیا کو بھی کسی قسم کا فائدہ ہے تب ہماری موت ایک نقصان دہ چیز ہے۔ ورنہ اگر ہم سے نفع نہیں تو خواہ ہم پچاس برس اور جئیں تو بھی کچھ نہیں۔ زندگی سے غرض کھانا پینا نہیں۔ یہ تو زندگی کے ساتھ ہے۔ مرنے کے بعد نہیں۔ مثلاً دیکھو۔ کوئی ریل میں سوار ہو اور جہاں اسکو جانا ہے وہاں پہنچ کر گاڑی سے نہ اترے اور کہے کہ میں اسلئے نہیں اترتا کہ مجھ کو چنے بیچنے والی اچھی ہوتی ہے۔ تو یہ اس کی نادانی ہے۔ کیونکہ

ہندوستان کی خبریں

مدراس میں خوفناک آتشزدگی مدراس ۶ جنوری۔ مدراس کی نمائش میں سے عظیم الشان پنڈال کو جس میں دس ہزار نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ تماشائیوں کی بے احتیاطی سے آگ لگ گئی۔ اور تمام سامان آرائش بجلی معہ قناتوں اور خیموں کے جل کر راکھ ہو گیا نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ تماشائیوں کے میدان میں تمام تماشائیوں میں کوئی بدحواسی نہیں پھیلی لیکن آگ لگ جانے والا آخر وقت تک [illegible] نقصان نہیں ہونے پایا۔

رائے بریلی میں کسانوں کا فساد رائے بریلی [illegible] جنوری دیہاتی [illegible] رائے بریلی کے جنوبی اور شمالی علاقہ میں ایک وسیع پیمانہ پر [illegible] ہو رہے ہیں۔ کسانوں کے جتھے [illegible] پھر رہے ہیں۔ زمینداروں کے مکان اور فصلوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ۵ جنوری کو دو ہزار کسانوں کا ایک گروہ تعلقدار کے مکان میں گھس گیا۔ پولیس افسر نے ان کے تین سرغنوں کو گرفتار کر کے جیل میں بھیج دیا۔

ہوم رول کے لیڈر جھنڈے میں لاش (دہلی ۹ جنوری) ہوم رول والنٹیر کور کے سارجنٹ پنڈت رام ناتھ کا گذشتہ رات نمونیہ سے انتقال ہو گیا۔ اس کی لاش کو ہوم رول کے جھنڈے میں لپیٹ کر جلایا گیا۔

سکھوں کا قبضہ گوردوارہ پر پچھلے دنوں سکھوں نے پنجہ صاحب (حسن ابدال ضلع راولپنڈی) کے گوردوارہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے خلاف گوردوارہ مذکور کے مہنت جو مر چکا ہے کے بھائی مہنت سنگھ نے مقدمہ دائر کیا۔ عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔ اب گویا اس پر قوم پسند سکھوں کا مستقل قبضہ ہو گیا۔

احمد نگر میں قحط احمد نگر کے قحط زدوں کی حالت نہایت ابتر ہے۔ دیہاتی گاؤں چھوڑ چھوڑ کر اپنی جانیں بچانے کیلئے بمبئی اور دیگر تجارتی شہروں کو جا رہے ہیں۔ چارہ کے نایاب ہونے کی وجہ سے بے شمار مویشی ذبح کئے جا رہے ہیں۔

دربار پنجاب ۸ جنوری ۱۹۲۱ء کو حسب قرار داد یونیورسٹی ہال میں دربار منعقد ہوا۔ ۹ بجے سے ہی لوگ آنے شروع ہو گئے۔ ترتیب وار درباری لوگ اور خطاب یافتہ صاحبان جمع ہو گئے۔ اور ۱۰ بجے تک والیان ریاست بھی آ گئے۔ ساڑھے دس بجے کے بعد گورنر صاحب تشریف لائے۔ پہلے والیان ریاست پیش ہوئے انہوں نے نذریں دکھلائیں۔ پھر پنجاب کے اول درجہ کے درباری پیش ہوئے۔ بعد میں گورنر صاحب نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ [illegible] چوہدری سلطان احمد [illegible] نے اس کا اردو ترجمہ بلند آواز سے پڑھا۔ ایک بجے دربار ختم ہو گیا۔

کلکتہ کے گداگروں وہ کمیٹی جو حکومت بنگال نے مقرر کی تھی گداگری کے متعلق مقرر کی تھی اس کی روک تھام کے انتظام نے سفارش پیش کی ہے کہ مندروں اور دوسرے مذہبی مقامات کے قرب میں مذہبی اور دوسری قسم کے گداگر خیرات مانگ سکتے ہیں۔ عام مقامات پر گداگری موقوف ہو۔ غرباء کو انجمن کی امداد ہونی چاہیئے۔ غرباء کے لئے اسپتال۔ خیرات خانے۔ ایک صنعت گاہ صنعتی مدرسہ ہونا چاہیئے۔

پوسٹ ماسٹر جنرل کا سرکلر پوسٹ ماسٹر جنرل نے اطلاع شائع کی ہے کہ پوسٹ مین اور ڈاکخانہ کے ادنیٰ ملازمین جو سٹرائک سے ۱۳ دسمبر تک واپس نہیں آئے ملازمت سے ہمیشہ کے لئے الگ کر دیئے گئے ہیں۔

ریفارم لیگ قائم ہو گئی الہ آباد ۷ جنوری تحریک عدم تعاون کا مقابلہ کرنے کے لئے جھانسی میں ایک ڈسٹرکٹ ریفارم لیگ بنائی گئی ہے۔ اس لیگ میں ہر فرقہ کے لوگ حتیٰ کہ یورپین بھی شامل ہیں۔

چاندنی چوک دہلی میں ڈاکہ دہلی ۸ جنوری کی شام کو چاندنی چوک دہلی میں ایک برف والے کی دکان پر ڈاکہ پڑا۔ چھ آدمی یکا یک دکان پر نمودار ہوئے۔ چار نے گھیرا ڈالا۔ دو نقاب پوش اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کسی کو آگے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جو نئے پیسے [illegible] لے گئے۔ ڈاکوؤں کے جو کچھ ہاتھ لگا لے گئے۔ دہلی میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے۔

یو۔پی میں چھٹی رسانوں کی ہڑتال کی تیاری ڈاکٹر سنہا جو یو۔پی کے چھٹی رسانوں اور آر۔ ایم۔ ایس کے ملازموں کی انجمن کے صدر ہیں۔ اطلاع دیتے ہیں کہ یو۔پی کے چھٹی رساں ہڑتال کیلئے تیار ہیں۔

مسٹر [illegible] سپور کی روانگی انگلستان بمبئی ۸ جنوری مسٹر [illegible] سپور اور [illegible] آج انگلستان کو روانہ ہو گئے۔

حکومت پنجاب حکومت کے جدید انتظام کی وجہ سے پنجاب سکرٹریٹ میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ مسٹر اے۔ جے۔ [illegible] ریونیو سکرٹری [illegible] کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ مسٹر جی۔ [illegible] ان کی جگہ ریونیو سکرٹری اور شیخ اصغر علی ایڈیشنل سکرٹری ہوم سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اسی طرح چیف سکرٹری اور مسٹر [illegible] فنانشل سکرٹری [illegible] گورنمنٹ کے پانچ سکرٹری مقرر ہوئے۔ مسٹر [illegible] معاملات کے کام کے انتظام پر فنانشل کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

اخبار اکالی کے پریس سے اکالی پریس بند ہوا تو سادھو پریس کا ڈکلریشن [illegible] دس ہزار روپیہ کی ضمانت مجسٹریٹ کی عدالت میں دیا گیا۔ اور دو ہزار ضمانت دی گئی۔ اکالی اس میں چھپنے لگا اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۸ ہزار کی ضمانت سادھو پریس سے طلب کی ہے۔

دہلی کے حلوائی کا اعلان دہلی کے مسٹر عبدالمجید حلوائی جو ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے مددگاروں کیلئے [illegible] اعلان کرتے ہیں کہ اگر ان کے [illegible] ممبری سے مستعفی ہو جائیں گے۔

ملک برکت علی کی درخواست ملک برکت علی ایم۔ اے [illegible] پچھلے دنوں شہر لاہور کے قصابوں کی طرف سے [illegible] کونسل کے اراکین [illegible] ہز آنر لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ہاں ایک [illegible]

[illegible]

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

کارک میں بم

لنڈن ۵۔ جنوری۔ ہر مقام کے قریب گذشتہ رات کارک میں ایک بم پھینکا گیا۔ جس سے پولیس کے چھ آدمی زخمی ہوگئے۔ فوراً اسی وقت بندوقیں اور کلدار توپیں لے کر نکل آئی۔ جو گلیوں اور [illegible] میں چلائی گئیں۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

گورنمنٹ اور سِن فینوں کے درمیان کانفرنس

لنڈن ۔ ۵ر جنوری ۔ آئرلینڈ میں [illegible] جیسا سمجھا جاتا ہے اس سے بھی اب حالات ترقی پذیر قرائن ہیں کہ گورنمنٹ اور سِن فین لیڈروں کے درمیان اہم کانفرنس ہونیوالی ہے۔ جس سے بہت کچھ نتیجہ ہونے کی توقع ہے۔

صدر جمہوریہ آئرلینڈ کی آمد آئرلینڈ میں

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ صدر جمہوریہ آئرلینڈ ڈی ویلرا آئرلینڈ میں آگیا ہے۔ اور تخمین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ڈبلن میں ہے۔ اگرچہ اس کی جائے قیام کو بہت ہی مخفی رکھا گیا ہے۔

ہوم رول ایکٹ کی نظر ثانی

ڈبلن کی خبر ہے۔ ڈی ویلرا نے جنہوں نے اعتدال پسند جماعت کی لیڈری اختیار کی ہے۔ جن کا خیال ہے کہ پرامن تصفیہ ہوجائے۔ اور انتہا پسندوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ نہ صرف ڈی ویلرا کو حفظ جان کی ضمانت دینے بلکہ اس سے براہ راست سلوک کرنے کو تیار ہے۔ یہ قیاس ہے کہ گفت و شنید ہوم رول ایکٹ کی نظر ثانی کے اصول پر ہوگی۔ اس اثنا میں جنوبی آئرلینڈ گورنمنٹ کے پیش کردہ فوائد سے ہوشیار ہوتا جاتا ہے گورنمنٹ کو توقع ہے۔ کہ تین مہینے کے اندر شمالی پارلیمنٹ بنجائے گی۔ اور امیدواروں کا ابھی انتخاب ہونا ہے خیال ہے کہ سر جیمز کریگ پہلا وزیر اعظم ہوگا۔ سر ایڈورڈ کارسن اشتراکی حکومت میں کوئی عہدہ نہیں لینگے۔ بلکہ انہوں نے ریٹائر ہوجانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

بولشویک

سمرقند میں بالشویکی دور

دہلی ۔ ۱۹ر جنوری۔ سمرقند میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تمام مستورات قومی خدمت کے لئے اپنے اپنے نام درج رجسٹر کرائیں۔ مسلمان خاتونوں کے نقاب زبردستی اتارے جاتے ہیں۔ بولشویک مستورات وہاں کی عورتوں کو یہ کہتی ہیں کہ اپنے شوہروں کو کہدیں۔ کہ اگر وہ انہیں آزاد خیال نہیں بنائینگے تو وہ ان سے طلاق لے لینگی۔ ایک ہندی تاجر جو وہاں سے بچ کر یہاں پہنچا ہے بیان کرتا ہے۔ کہ افغانوں کو لوٹ لیا۔ تین ازبکوں کا بیان ہے۔ کہ بولشویک [illegible] کے باشندوں کو جبراً بھرتی کر رہے ہیں۔ بعض علاقہ کے مسلم مدارس پر قبضہ کر لیا۔ طلباء نے تعلیم چھوڑ دی۔ عام باشندوں کے خیالات ان کے خلاف ہیں۔

متفرق خبریں

ڈیلی ٹیلیگراف اور انڈیا

لنڈن ۔ ۲ر جنوری۔ ڈیلی ٹیلیگراف ایک لیڈر میں لکھتا ہے کہ [illegible] کی تجویز زیادہ تر گرم ہوا کی مانند تھی۔ حکومت ہند انہیں سیفٹی ولو کے اصول پر برداشت کرتی رہی۔ اہل ہند نے ہنوز سیاسی کھیل نہیں سیکھا۔ بعض لوگ ان تقریروں سے زیادہ متاثر ہوئے ہونگے۔ بعض ہندوستانی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ حکومت اپنی تذلیل و نافرمانبرداری کیوں گوارا کر رہی ہے۔ جبکہ وہ اہل ہند کو انتظام میں زیادہ حصہ دے رہی ہے۔ مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے تمام تجویز اصلاحات کو ناکام بنانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں مگر ہم صاف طور پر کہتے ہیں کہ شورش پسندوں کو اپنے مقصد میں قطعاً کامیابی نہ ہوگی۔ خود مختاری تو کیا ہندوستان کو ہوم رول بھی نصیب نہ ہوگا۔ ہم اس ملک کی ذمہ دار حکومت ہیں۔ ہم کب اپنے مفوضہ کام کو چھوڑنے کا گناہ لیتے ہیں۔ ننانوے فیصدی ہندوستانی اس قسم کی ایجی ٹیشن کا خیر مقدم کرینگے۔ حکومت ہند کو وسیع اختیار حاصل ہیں۔ کہ اس قسم کے معاندانہ مظاہروں کو روکنے کے لئے بلا امتیاز شخصیت ان کا استعمال کرے۔

لنڈن میں بیکاروں پر پولیس کے فائر

لنڈن میں بیکار آدمیوں کی ایک جماعت کو جس کی تعداد [illegible] اسلنگٹن کی لائبریری کی [illegible] پولیس نے لائبریری سے بے دخل کر دیا۔ لائبریرین کا بیان ہے کہ یہ لوگ ناقابل ملازمت ہیں۔ دوبارہ ایک گروہ نے اسی لائبریری پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن پولیس نے ان پر گولیاں چلائیں۔ اور انہیں منتشر کر دیا۔

مثنوی اسرار خودی کا انگریزی ترجمہ

کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر نکلسن جو علوم مشرقیہ کے ماہر اور اسلامی تصوف کی کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال کی کتاب مثنوی اسرار خودی کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ ولایت کے لوگوں نے اس کے مطالب کو پسند کیا۔

ایک ہسپانی جہاز کی غرقابی اور بھاری نقصان جان

میڈرڈ ۳ر جنوری ایک ہسپانی جہاز جزیرہ سالورا کے قریب [illegible] صبح کے وقت چٹانوں پر ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۲۴۴ مسافر علاوہ ملاحوں کے سوار تھے۔ صرف ۷ ۸ کس جن میں اکثر ملاح ہیں۔ بچے۔ باقی مسافر غرق و تباہ ہوگئے۔

برطانی سفارت کابل

جلال آباد کا ۱۲ر جنوری کا پیغام مظہر ہے کہ امیر صاحب کے افسر خزانہ اور دیگر افسروں نے سر ہنری ڈابس اور ممبران کابل مشن کا سرحد پر مکمل فوجی اعزاز یعنی سلامی توپ اور بینڈ کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اسی طرح جلال آباد میں ان کا احترام کے ساتھ استقبال ہوا۔ گورنر اور دیگر افسران نے ممبران سفارت کی پرتکلف مہمان نوازی کی۔ افغان افسر بڑے تپاک اور سرگرمی کے ساتھ مہمانان سفارت کی آسائش کی خاطر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ سفارت ۱۴ر جنوری کو جلال آباد سے کابل کو روانہ ہونیوالی تھی۔ اور ۱۶ر جنوری کو کابل پہنچ گئی ہوگی۔

اتحادیوں کے خفیہ معاہدے

ممالک متحدہ امریکہ نے برطانیہ کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں سابق ترکی علاقوں کے حصے بخرے کرنے کے لئے اتحادیوں کے خفیہ معاہدوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر [illegible] شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ واللہ واسع

دین کی اشاعت کے لئے اک کمال [illegible] | [illegible] | [illegible] مقام [illegible] | اب کیا وقت ہے [illegible] فضل کا نیک دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

نمبر ۵۸ | مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق [illegible] جمادی الاول ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل رہی۔ اسی وجہ سے حضور نماز جمعہ نہ پڑھا سکے۔ اور جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ جمعہ اور نماز پڑھائی۔ اب حضور کو آرام ہے۔

۱۳-۱۴ جنوری کی درمیانی رات کسی قدر بارش ہوئی۔ مرض انفلوئنزا کی شکایت پائی جاتی ہے۔ احباب بیماروں کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

میاں عبداللہ احمد صاحب۔ میاں عبدالرحمٰن ابن مستری محمد الدین صاحب۔ اہلیہ صاحبہ میاں رحیم بخش صاحب اور اہلیہ مولوی عطار محمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

نظم

تو اپنے درد ہی سے درد کا درمان پیدا کر

(از جناب منشی برکت علی صاحب لائق احمدی)

مصائب آشنا رہ نت نیا ہیجان پیدا کر
تو اپنے درد ہی سے درد کا درمان پیدا کر

خمارِ تیغ کا ہی وجہ صد آلام ہے غافل
تو اپنے شیشۂ دل ہی سے عرفان پیدا کر

ہوا بگڑی ہوئی بازار عالم میں ہے اخلاق
جہاں یہ جنس ہو اچھی کوئی دکان پیدا کر

مہیا ہیں ہزاروں آشتی کے تعاون میں
مگر اے مدعی اک دوسرا قرآن پیدا کر

کہیں عائد نہ ہو تجھ پہ بھی فتویٰ لاتعاون کا
نہ للہ مومنوں میں اسطرح عدوان پیدا کر

ادھر تقدیر سیدھی ہو ادھر تدبیر ہو سیدھی
مگر یہ شرط ہے تو مومنوں کی آن پیدا کر

نہ چھوڑو علم کو گو دین میں جانتے ہے تم کو
حدیث مصطفےٰ کی مدرسوں میں شان پیدا کر

جلا دے نونہالوں کو نہ برق خرمن ہستی
حفاظت کے لئے فقط کچھ سامان پیدا کر

عمل خیر کرتے ہیں کشت آرزو اپنی
اثر ایسا ہے جو ان کو نہ وہ طوفان پیدا کر

تری انجمن ترقی کل الہو بر حکومت سے
کوئی کاری سی ضرب دل پر میری جان پیدا کر
دل مقصود سے کان ہمال بھر دو ترانوں سے
مٹے لا تقنطوا کا پاس و ایمان پیدا کر
رضائے یار پر قربان تا گردن رہے ہر دم
دل بیمار زود تیر بیناؤ مل ارمان پیدا کر
دو شنکے باغ کو شاداب کر انشائے ندامت سے
پریشانی کے بدلے دل میں اطمینان پیدا کر
جلا ڈالے خس و خاشاک کو شعلہ فشاں ہو کر
دل ناقص میں ایسی آگ یا رحمٰن پیدا کر

امریکہ میں اشاعت اسلام

جناب مفتی صاحب کی تازہ چٹھی

دو اور نو مسلم | اللہ پاک غفور الرحیم کے فضل سے عاجز بخیریت ہے۔ اور احباب کرام کیواسطے دعا کرتا ہے۔ جلسہ کیواسطے جو مضمون میں نے بکڑ کر بھیجا تھا وہ امید ہے کہ وقت پر پہنچا ہوگا اور دوستوں نے جلسہ میں سنا ہوگا یا اخبار میں پڑھا ہوگا۔ اسکے بعد دو اور عیسائیوں کو اللہ کریم کے فضل سے قبول اسلام کی توفیق ہوئی۔ ایک صاحب کا نام مسٹر رسل تھا۔ اسلامی نام رسول رکھا گیا۔ اور دوسرے بزرگ کا نام مسٹر ہیمن سن ہے۔ انکا اسلامی نام محمد علی تجویز ہوا ۔

ہفتہ وار جلسہ | ہر اتوار کو تین بجے عام جلسہ ہوتا ہے۔ جس کا اشتہار پہلے سے روزانہ اخباروں میں کر دیا جاتا ہے۔ ایک اشتہار ایک اخبار میں ایک دفعہ کیواسطے دس روپیہ میں شایع ہوتا ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہوتے ہیں :-

سلسلہ احمدیہ
ہر اتوار کو ۳ بجے مکان نمبر ۴۴۳۰ ایس آرٹیسین میں مفتی محمد صادق صاحب احمدی مشنری دین اسلام اور مشرقی مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ داخلہ بلا ٹکٹ
دعوت عام۔ سوالات کی اجازت۔ مضمون آئندہ
یکشنبہ۔ اسلامی بائبل القرآن۔

یہاں کے روزانہ اخبار کئی لاکھ روزانہ چھپتے ہیں۔ اور دن میں کئی ایک ایڈیشن چھپتے ہیں۔ اخبار ڈیلی نیوز کے دن بھر میں ۱۲ ایڈیشن شایع ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر صفحات سب میں وہی ہوتے ہیں۔ صرف خبروں اور تاروں کے صفحات میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ۔

۲۱ر نومبر کے جلسہ میں صدیقہ انصار (مسز گاربر) نے ایک نظم اور مختصر مضمون اسلام اور احمدیت کی تعریف میں میرے لیکچر کے بعد پڑھا۔ یہ مضمون رسالہ ریویو انگریزی میں درج ہونے کے واسطے قادیان بھیجا گیا ہے۔

مضامین | چند ہفتوں میں حسب ذیل مضامین پر لیکچر ہوئے:

۷ر نومبر ۱۹۲۰ء - قرآن شریف کی خوبیاں
۱۴ر نومبر ۱۹۲۰ء - سوانح حضرت احمد نبی اللہ
۲۱ر نومبر ۱۹۲۰ء - دین اسلام کی خوبیاں
۲۸ر نومبر ۱۹۲۰ء - مسلم طریقہ نماز
۵ر دسمبر ۱۹۲۰ء - اسلامی بائبل - القرآن

دعا کا اثر | ۲۸ر نومبر کے لیکچر کے بعد جو سوالات ہوئے۔ ان میں سے ایک لیڈی کا سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے آج کے سامعین کو بھی کسی دعا میں شامل کیا تھا۔ میں اس دعا کا اثر محسوس کرتی رہی۔ یہ سچ تھا کہ میں نے قبل جلسہ علیحدگی میں جا کر دعا کی تھی۔ اور اس میں سامعین لیکچر کے واسطے بھی دعا تھی ۔

تبلیغی کارڈ مبارکباد | اس ملک میں دستور ہے۔ کہ سال نو کی مبارکباد میں کارڈ چھپے ہوئے بھیجتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے میں نے بھی ایک تبلیغی کارڈ چھپوا کر مشہور آدمیوں کو بھیجا ہے۔ اور کارڈ کے ساتھ کچھ لٹریچر بھی سب کو روانہ کیا گیا ہے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
۲ر دسمبر ۱۹۲۰ء

اخبار احمدیہ

بیعت خلافت | بنام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام

بعد سلام مسنون نہایت ادب سے گذارش ہے کہ حضور کی آخری ملاقات کے بعد جو سٹیشن بٹالہ پر اس عاجز کو نصیب ہوئی آج تک یہی سوچتا رہا کہ اختلاف در بارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام میں کس پہلو کو اختیار کرنا چاہیے۔ بنابریں میں نے چند مسئلات کی بنا پر پہلے غیر مبایعین کیطرف چند سوالات بطور حل طلب پیش کئے۔ جن کا موضوع یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب کو رسول من اللہ ماننے والا کیونکر کافر نہیں اور ان کے منکر کے اعتراضات جو کہ بنا بر البعثت فی الاسلام میں بھی جاتے ہیں قرآن کی بحث سے غلط ثابت کیا اور جیسا کہ ہر ایک اعتراض قرآن شریف کے تحت رد ہوتا جاتا تھا ویسا ہی مسیح موعود کی صداقت کا نقشہ میرے دل پر جمتا جاتا تھا۔ یہانتک کہ جب ۱۲ سوال وضع کر کے تو یہ سوال مسیح موعود کی عظمت کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ دل کے نہاں در نہاں گوشے بھی اس آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو گئے۔ حضرت اقدس کی صداقت کا علم علم الیقین ہے۔ تعلیق محال کے طور پر کہنے کو تیار ہوں کہ شاید نصف النہار کا انکار کرنا ممکن ہے لیکن مسیح موعود کے آفتاب صداقت کا انکار ممکن نہیں۔

پھر جب میں حضرت مسیح موعود کی تعریف میں آگے بڑھا یعنی چاہا کہ آپ کا دنیا کیلئے رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کروں تو قرآن کریم کا ہر ایک کلمہ اس بات پر شاہد ہوتا جاتا تھا کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ وہی زمانہ ہے۔ جو آنحضرت صلعم کی بعثت کا تھا یعنی ضلال مبین بلکہ بلحاظ کثرت مذاہب اور کثرت مادہ پرستی اور کثرت بداخلاقی کے اس سے بھی زیادہ تاریکی کا ظہور۔ گویا قرآن کریم دنیا میں از سر نو نازل ہوا ہے اور جس بات سے نازل ہوا۔ وہ آپ کی وحی مبین ہے جس نے قرآن مجید کے حقائق اور معارف کو از سر نو روشن کیا۔

پھر میں نے مسئلہ خلافت پر نظر ڈالی۔ تو حضور کی بزرگی اور عظمت کا ایسا اثر ہوا جیسے سمندر کو کشتی نوح بنا کر دارالامان قادیان میں لگی بھی میرے ذہن میں آپکے کمترین خادموں میں تصور کیا۔

عنقریب بشرف بارگاہ عالی پا کر وہ باتیں عرض کرونگا جو تاریکی کے غاروں کی طرح میری سد راہ تھیں اور جن کو عبور کرنے کا خیال وہم و گمان میں بھی نہ آتا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نور وحی کی شمع ایک مرتبہ دیدی تو میں تمام ظلمات اور تاریکیوں کو پھاڑتا ہوا دارالاسلام میں داخل ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اب آخر حضور کے قیمتی وقت کا پاس ادب بر نگاہ رکھ کر اس سے زیادہ نہیں چاہتا کہ یہ خط شایع ہو کر دوسروں کو

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۷ر جنوری ۱۹۲۱ء

اہلحدیث کا ناپاک الزام

اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء میں امام جماعت احمدیہ کے متعلق یہ افترا پردازی کی گئی تھی ۔ کہ آپ نے [illegible] مرزا احمد جان ہمشیرزادی کو ایک سپاہی کے ذریعہ مولوی ثناء اللہ کو ہلاک کرنے کے لئے کہا ۔ اس کے جواب میں ۲۳ جنوری کے الفضل میں [illegible] اہلحدیث سے مرزا احمد جان کے احمدی ہونے اور امام جماعت احمدیہ سے تعلق [illegible] کا ثبوت مانگا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس افترا پردازی کی قلعی کھول دی ۔ تو اب ۷ جنوری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے [illegible] کو [illegible] ثابت کرنے کے متعلق تو صرف یہ لکھ دینا کافی سمجھا ہے کہ :-

"اس جھگڑے کا جواب دینا تو صاحب حال کا کام ہے"

اور اس ذمہ داری کے متعلق جو اس الزام کو شائع کرنے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتی ہے ۔ اور جس سے کئی لاکھ کے واجب الاطاعت امام پر نہایت ناپاک الزام لگا کر جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کی سخت دل آزاری کی گئی ہے ۔ لکھا ہے کہ :-

"اس مضمون کو ہم نے قابل تحقیق لکھا تھا قابل تصدیق نہیں ۔ اسلئے خلیفہ قادیان سے بطور سوال اور استفسار کے لکھا تھا کہ میاں محمود جواب دیں کہ کیا سچ ہے"

اور پھر اپنے حسب ذیل الفاظ پیش کرکے کہ "ہمیں ایک ثقہ سلسلہ [illegible] پہنچی ہے ۔ جو بغرض استفسار درج ذیل ہے" لکھا ہے کہ "اس کلام میں استفسار کا لفظ صاف دلالت کرتا ہے کہ ہم نے اس مراسلت کو نہ تصدیق کرکے لکھا نہ صحیح جان کر ۔ بلکہ میاں محمود سے استفہام کیا ۔ کہ اس قصے کی اصلیت کیا ہے"

لیکن ہر ایک سمجھدار شخص جانتا ہے کہ کسی الزام اور پھر قتل کے سے خطرناک الزام کی تحقیق کرنے کا یہ طریق نہیں ہے کہ اسے اخبار میں شائع کرکے ہزارہا لوگوں میں پھیلا دیا جائے ۔ بلکہ اس کا طریق یہ ہے ۔ کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ اس خبر کا لانے والا کون ہے ۔ اور پھر اس سے اس کی صداقت کا کیا ثبوت ہے ۔ اگر اس کے بیان میں کوئی حقیقت معلوم ہوتی ہو ۔ تو پھر جس شخص پر الزام لگایا گیا ہے ۔ اس سے دریافت کیا جائے ۔ صاحب اہلحدیث مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ سے استفسار کیا ہے ۔ اگر ان کی غرض حق جوئی تھی ۔ تو کیوں انہوں نے پہلے یہ تحقیق نہیں کی ۔ کہ اس خبر کو جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔ وہ ایسا واقعہ بھی ہے یا نہیں ۔ اور پھر بھی وہ [illegible] احمدی بھی ہے یا نہیں ۔ اور اس کی تحقیق کے بعد اگر کوئی شبہ پیدا ہوتا تھا ۔ تو کیوں پہلے امام جماعت احمدیہ سے اس کے متعلق دریافت نہ کیا ۔ اور جھٹ اخبار میں شائع کر دیا ۔ ان کا فرض تھا ۔ کہ جب وہ ایک الزام کو تحقیق طلب سمجھتے ہیں ۔ تو پہلے اس کی تحقیق کر لیتے ۔ اور پھر اخبار میں درج کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اخبار میں شائع کرکے لکھ دیا ۔ کہ تحقیق کے طور پر شائع کیا گیا ۔ حالانکہ تحقیق کے لئے اخبار میں شائع کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت ہی نہ تھی ۔ کیونکہ تحقیق کا تعلق سوائے امام جماعت احمدیہ کے اہلحدیث کے پڑھنے والوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ذرہ بھی نہیں تھا ۔ اور امام جماعت احمدیہ سے اس کے متعلق استفسار کرنے کے ایسے طریق موجود تھے ۔ جن سے کام لیتے ہوئے غیر متعلق لوگوں تک اس بات کو پہنچانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی ۔ لیکن مولوی ثناء اللہ نے کسی ایسے طریق سے ہرگز کام نہیں لیا ۔ اور جھٹ اس ناپاک الزام کو اپنے اخبار میں درج کرکے مشہور کر دیا ۔ اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے اسکے متعلق دریافت کرتے ۔ اور انہیں کوئی جواب نہ ملتا ۔ یا ایسا جواب ملتا ۔ جو ان کی تسلی کا موجب نہ ہوتا ۔ تو پھر ان کا حق تھا کہ اس کو اپنے اخبار میں جگہ دیتے ۔ لیکن موجودہ صورت میں تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ ان کی اصل غرض افترا پردازی کی اشاعت سے صرف یہی تھی کہ کئی لاکھ کی معزز جماعت کے واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے خلاف عوام میں ناپاک خیالات پیدا کریں ۔ اور استفسار و تحقیق غرض بتانا محض ایک ایسا بہانہ ہے ۔ جو بالکل لغو اور بیہودہ ہے اور ان کے سے کیرکٹر والے لوگ اس بہانہ کو ہمیشہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں ۔

پھر ہم کہتے ہیں ۔ اگر اخبار میں شائع کرنے کی غرض تحقیق اور استفسار ہی تھی ۔ تو کیا مولوی ثناء اللہ نے وہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے پاس براہ راست بھیجا ۔ تاکہ آپ اس کا جواب دیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے پاس اس پرچہ کا بھیجنا تو الگ رہا ۔ ہمارے دفتر میں بھی جہاں تبادلہ میں باقاعدہ اہلحدیث آیا کرتا ہے ۔ بعد از وقت رسالہ گیا ۔ اور ہمیں بھی دوسری جگہ سے لیکر پڑھنا پڑا ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس الزام کو شائع کرنے کی غرض تحقیق اور استفسار بتانا محض بہانہ ہے ۔ اصلی غرض صرف یہ تھی ۔ کہ یہ افترا لوگوں میں پھیلا دیا جائے ۔ اور جو جواب ہماری طرف سے دیا جاویگا ۔ چونکہ وہ اہلحدیث کے خریداروں تک تو پہنچیگا نہیں ۔ اسلئے لوگوں میں یہ خیال رائج ہو جاویگا ۔ کہ واقعہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قتل کے متعلق امام جماعت احمدیہ نے کوئی سازش کی تھی ۔ کیا ہی عجیب بات ہے کہ اس افترا پردازی کو شائع کرنے کی غرض تو مولوی ثناء اللہ یہ بتلاتے ہیں ۔ کہ امام جماعت احمدیہ سے اسکے متعلق تحقیق کرانا منظور تھا ۔ لیکن اخبار کو شائع کرکے ادھر ادھر تو پھیلا دیا جاتا ہے ۔ مگر آپ کو اطلاع تک نہیں دی جاتی ۔ اور پرچہ کی شکل تک نہیں دکھائی جاتی ہے ۔ اس صورت میں کون شخص ہے ۔ جو مولوی ثناء اللہ کی اس بات پر اعتبار کریگا کہ انہوں نے اس گندے الزام کو تحقیق اور استفسار کے طور پر شائع کیا تھا ۔ کیونکہ اس کے لئے ضروری تھا کہ سب سے پہلے وہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجا جاتا نہ کہ دوسرے لوگوں میں تو اسے شائع کر دیا جاتا ۔ اور آپ کو اس کی خبر بھی نہ پہنچائی جاتی ۔

پھر ہم پوچھتے ہیں ۔ جبکہ مولوی ثناء اللہ نے اس الزام کو شائع کرتے ہوئے اس کی نسبت اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ :-

"یہ اس قسم کی باتیں عموماً راز میں ہوا کرتی ہیں"

تو پھر انہوں نے کس عقل و فکر کے رُو سے یہ خیال کیا کہ ایسی راز کی بات کے متعلق اخبار میں استفسار کرنے سے انہیں جواب مل جائیگا۔ رازداری کی باتوں کے متعلق اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہوتا ہے۔ تو رازدارانہ طریق سے ہی پوچھا جاتا ہے۔ اور رازدارانہ رنگ میں ہی اُسے بتایا جاتا ہے نہ کہ ایسے امور کے متعلق اخباروں میں استفسار شائع کئے جاتے ہیں۔

پس اس الزام کو راز کی بات سمجھ کر اخبار میں اس کا درج کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کی غرض تحقیق یا استفسار کرنا نہیں تھی۔ بلکہ اس راز کو افشا کرنا تھی۔ اور شائع کرنیوالا اس راز افشائی کو بڑا کارنامہ سمجھ رہا تھا۔ اور اب اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ

"ہم نے اس معاملہ کو نہ تصدیق کر کے لکھا نہ صحیح جان کر"

بالکل بیہودہ بات ہے۔ اگر فی الواقع انہوں نے اس کو صحیح جان کر نہیں شائع کیا تھا تو کیوں اس رازدارانہ بات کی تحقیق انہوں نے راز میں ہی نہ کی۔ اور کیوں اسے عوام تک پہنچا دیا۔ ان سب امور پر نظر کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس الزام کو عوام میں پھیلانے اور شہرت دینے کی غرض سے شائع کیا گیا تھا اور گو مولوی ثناء اللہ صاحب غالباً خود بھی جانتے تھے۔ کہ یہ بات محض جھوٹ ہے۔ مگر ایسا طریق اختیار کیا گیا۔ جس سے لوگ یہ خیال کریں کہ یہ خبر واقعہ میں کچھ حقیقت رکھتی ہے۔

اگرچہ مولوی ثناء اللہ نے ۱۴ر جنوری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں اس جھوٹے الزام کو شائع کرنے کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ لیکن جہاں ان کی یہ سب کوشش فضول ہے۔ وہاں اس مضمون سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ الزام غلط نہیں ہے۔ بلکہ درست ہے چنانچہ اپنے مضمون کے اخیر میں حسب ذیل نوٹ لکھتے ہیں۔

"سید احمد قنوجی توجہ کر کے مرزا احمد جان سے ان کی سابقہ مرزائیت کا ثبوت دلا دیں۔ ورنہ ان کی روایت بے ثبوت رہیگی"

یہاں مولوی ثناء اللہ نے یہ نہیں لکھا کہ اگر سید احمد قنوجی نے احمد جان کی سابقہ مرزائیت کا ثبوت نہ دیا۔ تو اس کی روایت جھوٹی ثابت ہوگی۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ "ان کی روایت بے ثبوت رہیگی" گویا بات تو سچی ہے۔ گو اس کا ثبوت مہیا نہیں ہو سکتا۔

کیا اس قسم کے الفاظ کی موجودگی میں بھی مولوی ثناء اللہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ لوگوں کے دلوں پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت درست ہے۔ اور کیا وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہو سکتے ہیں۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے اس الزام کو ایسے طریق سے شائع کیا ہے۔ جس سے لوگوں پر یہ اثر ہو۔ کہ یہ روایت درست ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے متعلق ناپاک خیال پیدا کرنے کے لئے شائع کیا ہے اسکے سوا اس کی اور کوئی غرض نہ تھی۔ اور ان حالات میں جبکہ وہ اسکے خلاف ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ ہمارا حق ہے کہ ہم کہیں کہ اس افترا پردازی میں وہ خود بھی شامل ہیں۔ اور وہ قائل حدیث ہیں کیا ان کو یہ حدیث بھول گئی ہے کہ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اسقدر ہی کافی ہے۔ کہ وہ ہر سُنی سنائی بات کو آگے دوسروں کو سُنا دے۔ تو پھر ان سُنی سنائی بیان کرنیوالے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فتویٰ ہے۔ تو اس شخص کا کیا حال ہے۔ جو ایسے خطرناک الزام کو اخبار میں شائع کرتا ہے۔

کلمہ میں رسول کریم کے نام کی شمولیت

اخبار پرکاش لاہور ۹ر جنوری میں "مہاراجہ گوالیور کو اسلام کی دعوت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مہاراجہ نے اسلام کی دعوت دینے پر جو سوال کئے تھے ان میں سے سب سے بڑا زبردست سوال یہ تھا کہ

"اگر محمد کو انسان کہتے ہو تو میں مانتا ہوں بیشک انسان تھے اور بڑے عقلمند اور مدبر شخص تھے لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان کو خدا بنا کے بٹھایا ہوا ہے"

اس کی تائید پر پرکاش لکھتا ہے۔

"اس میں شک نہیں کہ اسلام اصولی طور پر آنحضرت محمد کو انسان کا درجہ دیتا ہے لیکن عملی طور پر انھیں انھوں نے خدا کا درجہ دے رکھا ہے۔ اسلام کے کلمہ میں خدا کے ساتھ حضرت کا نام شامل ہے کوئی انسان توحید پرست نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ حضرت کو خدا کا رسول تسلیم نہ کرے"

یہ بجا اور درست ہے۔ کہ اسلام اصولی طور پر آنحضرتؐ کو انسان مانتا ہے۔ بلکہ فرعی طور پر بھی۔ مگر یہ غلط اور سراسر غلط ہے۔ کہ عملی طور پر مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا یا خدا کا شریک سمجھتے ہیں۔ پرکاش نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کلمہ شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا شامل ہونا بتایا ہے۔ لیکن یہ اسکی جہالت اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ کلمہ کے معنی جانتا۔ تو ہرگز ایسی بے ہودہ بات نہ لکھتا۔ کیونکہ کلمہ جو اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی الٰہی صفت منسوب نہیں کی گئی۔ جس سے آپ کا خدا ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ بلکہ کلمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ "الٰہ" یعنی معبود جس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ صرف ایک ہی ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اپنے بے نظیر کمالات ذاتیہ و صفاتیہ و اضافیہ کے محض "عبدہٗ" یعنی اسکے بندے ہیں۔ اب ہر ایک شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے۔ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ کلمہ میں رسول کریمؐ کو خدا یا خدا کا شریک نہیں قرار دیا گیا۔ بلکہ تو ایسا ہی اعلیٰ طریق سے اس خطرہ کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دیا گیا ہے کہ کوئی آپ کو اسی طرح معبود نہ قرار دے لے جس طرح اور کئی انسانوں کو بعد میں آنیوالوں نے قرار دے لیا۔ کیونکہ خدا کے ایک ہونے اور رسول کریم کے خدا کا بندہ ہونے کا اقرار ہر ایک مؤمن کے لئے ضروری رکھا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ جو خدا کو ایک مانتا ہے اور رسول کریمؐ کو خدا کا بندہ سمجھتا ہے وہ ہرگز اس جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا کہ رسول کریمؐ کو خدا بنا کے بٹھائے کیونکہ خدا اور بندے کا فرق ظاہر و باہر ہے ان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں عبودیت کے ساتھ ایک اور صفت یہ ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ اور جس طرح کوئی کسی کے بھیجے ہوئے کو اصل نہیں [illegible] نہیں دے دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو ایک انسان کو خدا کا بھیجا ہوا یعنی رسول مانتا ہے وہ بھی اس رسول کو خدا نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسکے متعلق یہ کہنا کہ وہ چونکہ ایک شخص کو خدا کا رسول مانتا ہے اسلئے وہ اسے خدا یا خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ سخت نادانی ہے۔ باقی رہا یہ کہ جب تک رسول کریم کی رسالت پر کوئی ایمان نہ لائے۔ اسوقت تک توحید پرست نہیں ہو سکتا۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ خدا کے حسن و جمال قوت و شوکت

[illegible]

کلام الامام

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کے خطبہ نکاح پر حضور نے بعد تلاوت آیات ماثورہ فرمایا۔

خدا تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی بخششیں اتنا وسیع حلقہ رکھتی ہیں کہ ان کو حلقہ نہیں کہنا چاہیئے کہ حلقہ حد بندی پر دلالت کرتا ہے کوئی بھی انسان ان کی حد بندی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کا فضل کسی بندہ پر ہوتا ہے۔ تب تک خدائی حملوں سے انسان انکار نہیں کرتا۔ خدا اس بندہ کو پوشیدہ نہیں کرتا۔ اسکی خدمات پر اگر نظر کی جائے۔ تو حیرت آتی ہے۔ کیونکہ [illegible] سے [illegible] کرتا ہے۔ انسانی مدد میں انسانی نظر میں محدود ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ دنیا میں لوگوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن ان کی خوشی کی علامت خیر لوگوں کو نہیں پہنچتی۔ انعامات ایسے محدود ہوتے ہیں اور نتائج ایسے خراب کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ خزانوں میں لوگ شامل سمجھے۔ خوشیاں منائیں۔ قربانیاں ہوئیں مگر کیا نتیجہ نکلا۔ ہزاروں لاکھوں انسان جو مر گئے گورنمنٹ برطانیہ ان کو کیا انعام دے سکتی ہے۔ بہت بڑی قدر دانی کی تمغہ منظور کیا۔ مرنے والا مر گیا۔ اب یہ تمغہ اسکے کس کام۔ مگر جو خدا کے ہو جاتے ہیں۔ ان کے اوپر جو خدا کی برکتیں ہوتی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلتی ہیں۔ اور کوئی حد بندی ان کی نہیں ہوتی۔

نادان کہتا ہے کہ محدود اعمال کے نتائج غیر محدود کیوں ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ محدود کے نتائج غیر محدود نہیں بلکہ غیر محدود ہستی کی طرف سے غیر محدود انعام ملتے ہیں۔ معترض انسان کو دیکھتا ہے۔ دینے والے کو نہیں دیکھتا۔ دو آدمیوں کا معاملہ ہو۔ تو بڑے کی جانب نظر کی جاتی ہے۔ پس جب خدا اور بندے کا معاملہ پیش ہو تو نادان یہ کیوں نہیں دیکھتا کہ بندے کے ساتھ معاملہ کرنے والا خدا ہے۔ وہ خود بھی غیر محدود اسکے انعامات بھی غیر محدود۔ کوئی نعمت ایسی نہیں۔ جس کی نسبت خدا نے فرمایا ہو کہ میں یہ نہیں دونگا۔ دنیا کے بادشاہوں کی طرف سے ایسی تقسیم اور حد ہوتی ہے۔ مگر خدا کی طرف سے کوئی حد نہیں۔ صرف یہ ہے کہ انسان قابلیت اور اہلیت رکھے۔ بادشاہت کی ضرورت ہے۔ بادشاہت دیگا۔ اگر علم کی ضرورت ہے علم دیگا۔ اگر غیب کی ضرورت ہے تو اسے بھی اس موقعہ پر حوالہ کر دیتا ہے۔ جتنے غیب کی ضرورت پیش آئے۔ اتنا اس وقت دے دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں سب ہم میں موجود ہیں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کتنے لوگوں نے مخالفت کی۔ مگر مخالفت کا نتیجہ کیا ہوا۔ حضور کی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی۔ عالم مقابل پر کھڑے ہوتے۔ اور حضرت صاحب کو جاہل کہا۔ خدا نے فرمایا اگر یہ جاہل ہے تو [illegible] علم [illegible] ہیں اب آؤ اس کا مقابلہ کر لو۔ چنانچہ حضور نے انعام پر انعام مقرر کر کے کتابیں لکھیں۔ اور تحدی کی کہ ان کی مثل لاؤ مگر ان مدعیان علم سے کوئی مقابلہ پر نہ آ سکا۔

کچھ عرصہ ہوا۔ [illegible] آیا۔ میں نے اسے پوچھا کہ مشاہدہ بڑی چیز ہے یا قیاسی بات۔ کہنے لگے مشاہدہ۔ اسے میں نے کہا۔ معجزات پر آپ کو شک ہے۔ اگر ان کا مشاہدہ آپ کو ہو جائے۔ تو پھر آپ کو ماننا پڑیگا۔ اسپر وہ کہنے لگے۔ کیا قرآن میں جو کچھ ہے۔ اس کا مشاہدہ ہو سکتا ہے کیونکر ہو سکتا ہے۔ قرآن کیا معجزہ ہے۔ کہ اسکے مقابلہ میں کوئی کلام نہیں لا سکتا۔ یہ معجزہ اس زمانہ میں بھی دکھایا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا۔ اور علماء پر اتمام حجت کے لئے اپنی کتاب کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔ چنانچہ وہ کتابیں اب بھی لاجواب پڑی ہیں۔ آپ کو بھی عربی دانی کا دعویٰ ہے۔ آپ ہی ہمت کریں۔ یہ ایک خزانہ تھا کون ان خزانوں کی حد بندی کر سکتا ہے۔ کیا کسی بندے کو کوئی بادشاہ یہ علم دے سکتا ہے وہ تو اپنے لئے بھی نہیں لا سکتا۔ بادشاہ جرنیلوں کو بھیجتے ہیں۔ اور وہ میدان جنگ میں مارے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندے کو بھیجتا ہے اور ساتھ ہی اعلان فرماتا ہے کہ بچایا جائیگا۔ چنانچہ وہ بندہ باوجود معاندین کی سخت مخالفتوں اور کوششوں کے ان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

مولوی عمر الدین صاحب ہماری جماعت کے نہایت جوشیلے اور مبلغ ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے میں مولویوں کا مداح تھا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے تعلق تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور عبدالرحمن سیاح آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ مرزا صاحب کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو۔ عبدالرحمن نے کہا اس کا بتاتا ہوں۔ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں مباحثہ نہیں کرونگا اب انہیں مباحثہ کا چیلنج دیدو۔ اگر تو وہ تیار ہو گئے۔ تو انہیں ان کا قول یاد دلا کر نادم کیا جائے۔ کہ ہم پبلک کے سامنے یہ دکھا سکتے ہیں کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں۔ اور اگر مباحثہ سے انکار کیا تو ہم اعلان کر دینگے کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کی جرأت نہیں۔ میاں عمر الدین نے کہا۔ مجھ کو [illegible] معاملہ ابھی ختم ہو جائے۔ اسپر وہ کہنے لگے تمہیں کیا معلوم۔ ہم سب تدبیریں کر چکے ہیں۔ کوئی بھی کارگر نہیں۔ یہ سنتے ہی مولوی عمر الدین کہتے ہیں کہ میرے دل پر حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اثر ہو گیا۔ کون دنیا کا بادشاہ ہے جو کسی کی نسبت تو کجا اپنی نسبت بھی تحدی کے ساتھ اعلان کر سکے کہ میں بچایا جاؤنگا۔ مگر خدا اپنے بندے کی زبان سے لوگوں کو چیلنج دیتا ہے۔ کہ تم فرادیٰ فرادیٰ اور پھر اکٹھے میرے خلاف منصوبہ بازی کر لو اور میرے گھر کے لوگ بھی میرے خلاف ہو جائیں۔ مگر میں بچایا جاؤنگا۔ واللہ یعصمک من الناس۔ والله یعصمک من الناس۔ الناس میں سب ہی شامل ہیں۔ اپنے بیگانے گھر کے لوگ۔ گھر سے باہر کے لوگ۔

غرض خدا کی نعمتوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ دیکھو انسان کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس کی باتیں مانی جائیں اور مقبولیت حاصل کریں۔ مگر یہ کوئی انسان دنیا میں اپنے زور اور قوت سے نہیں کر سکتا۔ ہاں دکھاوا ظاہری جسم پر قبضہ ہوگا۔ مگر دلوں پر قبضہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا اپنے رسول کو اس الہام سے بھی ممتاز کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

کئی باتیں ہوتی ہیں۔ جو دنیا کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ مگر رسم و رواج کے خلاف ہوتی ہیں۔ اسلئے پہلے انکار ہوتا ہے۔ لیکن آخر لوگ مان جاتے ہیں۔ مثلاً سر سید احمد خان نے کہا کہ انگریزی پڑھنی چاہیئے۔ ابتداء میں بے شک بعض لوگوں نے مخالفت کی۔ لیکن یہ وہ بات تھی جس کی تائید میں زمانے کے حالات تھے۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہمارے ہمعصر انگریزی پڑھ کر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ملازمت بھی بغیر انگریزی پڑھنے کے نہیں مل سکتی تو آخر سر سید کی بات مان لی۔

اب یہ کامیابی جو ہے ۔ معجزہ نہیں ۔ شک نہیں یہ کامیابی پانے والا زیادہ سے زیادہ اچھا دماغ رکھ سکتا ہے ۔ جس نے دنیا کے خیالات کو پہلے پڑھ لیا ۔ خدا کی طرف سے وہ بات معجزہ کہلائیگی ۔ جو لوگوں کے خیالات اور رسم و عادات کے خلاف ہو ۔ دوسرے ۔ اسکے لئے لوگ تیار نہ ہوں ۔ اور خدا اسکے مطابق اسکے نتائج پیدا کرے ۔ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ جاری ہے ۔ یہ وہ بات ہے جس کے مسلمان بھی قائل نہ تھے ۔ اور دوسرے مذاہب والے تو اس سے پہلے وحی کا سلسلہ بند کر چکے تھے ۔ پھر آپ نے کہا ۔ کہ مسیح ناصری کشمیر میں فوت ہو چکے ہیں ۔ اسی طرح الہام کی صحیح اور سچی تعبیر اور خواب و رؤیا کو سچا ہونا ثابت کیا ۔ کہ بعض لوگوں کو خواب [illegible] دکھائی دیا ۔ [illegible] ان خیالات کے حضرت صاحب نے ثابت کر دیا ۔ کہ الہام و وحی کا سلسلہ جاری ہے ۔ اور وہ دماغی اختراع سے بالا تر ہے ۔ غرض ساری کی ساری دنیا ادھر چلے ۔ اس کے مقابل چلتے ہیں ۔ وفات مسیح کا منوانا حضرت صاحب کا بڑا کام نہیں ۔ بلکہ مسیح کا [illegible] بہت مشکل تھا جو آپ نے کئی لاکھوں کی جماعت سے منوا لیا ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ مرزا صاحب نے کونسا بڑا کام کیا ۔ وفات مسیح تو سرسید بھی مانتا تھا ۔ اور اس کے ہمخیال اس کی بہت سی تعداد مانتی ہے ۔ ہم کہتے ہیں ۔ وفات مسیح تو آپ کی راہ میں درمیانی روک تھی ۔ [illegible] آپ کا کام تھا ۔ اور آنحضرت کے بعد نبوت کا اجرا ہے جو آپ نے کیا ہے ۔

الغرض خدا تعالےٰ کی رحمتیں بہت وسیع ہوتی ہیں اس کے انعامات کی کوئی حد نہیں ۔ اس لئے تمام کاموں میں انسانوں کی نظر خدا ہی پر پڑنی چاہیئے ۔ کیونکہ سب چیزیں زوال پذیر ہیں ۔ مگر خدا کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے ۔ بعض لوگوں کو اپنے علم پر غرور ہوتا ہے ۔ بعض کو دولت پر ۔ مگر کیا معلوم کہ شام کو ایک شخص دولتمند ہو کر سوئے اور صبح غریب ہو ۔ ابھی ایک عالم فاضل سمجھا جاتا ہے تقریر کر رہا ہو ۔ اور دوسرے روز پاگل ہو جائے ۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں میں نے ایک رؤیا میں دیکھا ۔ کہ ایک بڑا شخص ہے اس کی شکل مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی سے ملتی جلتی ہے ۔ اور وہ پاگل ہو گیا ہے ۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ ابلیس حملہ کرتا ہے ۔ میں بار بار لاحول پڑھتا ہوں ۔ وہ رکتا نہیں ۔ آخر اعوذ پڑھا ۔ تو وہ دور ہو گیا ۔ اس وقت کسی کو معلوم تھا کہ سید محمد احسن کی یہ حالت ہو جائیگی ۔ غرض علم وغیرہ ایک دم جاتے رہتے ہیں ۔ البتہ جس کی نظر خدا پر ہو اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا ۔ دیکھو ہندوستان [illegible] تھوڑا تھوڑا [illegible] خزانے سے ملا اور وہ ہر روز اسی خزانے سے حصہ پاتے تھے ۔ پس خوب یاد رکھو ۔ کہ یہ علم بھی برکت ہو سکتا ہے ۔ کہ خدا پر نظر ہو ۔ یہی ایک چیز محفوظ رکھنے والی ہے ۔

تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے [illegible] آپ نے ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور آخر میں الحمد للہ ۔ تا اول و آخر خدا پر نظر رہے ۔ دنیا میں سب سے خرابی کرنے والی دو چیزیں ہیں ۔ ایک قوی کا زور یعنی شہوت ۔ دوم غضب ۔ دونو موقعہ پر رسول اللہ نے تعلیم دی ۔ کہ خدا کا نام لو ۔ اسی طرح سے طاقت و حفاظت چاہو ۔

یہی شادی و بیاہ کا معاملہ ہے ۔ اس میں کس کو الہام کیا معلوم ۔ ممکن ہے ۔ انسان جسے رحمت سمجھتا ہو ۔ وہ زحمت ہو جائے ۔ جسے لعنت خیال کیا وہ نعمت بن جائے ۔ اس موقعہ پر بھی یہی تعلیم دی کہ خدا پر نظر رکھو ۔ اور اسی کی حمد کرتے ہوئے اسی سے استقامت و استعانت چاہو اور اے لوگو تقویٰ کرو ۔ کس کا ؟ رب کا ۔ کیوں ؟ وہ ربوبیت کرنے والا ہے ۔ رب بھی تمہارا رب جس نے تم کو بھی پیدا کیا ۔ اور تمہارے بڑوں کو بھی اور پھر آئندہ بھی وہی خالق ہے ۔ نکاح میں تین باتیں ہیں ۔

(۱) تمہاری قوتیں اس قابل ہوں کہ نکاح کرو ۔ اور اس خاص عورت سے نباہ کر لو ۔

(۲) بیوی کی قوتیں نکاح کے قابل ہیں ۔ اور وہ تمہارے ساتھ نباہ کر سکتی ہے ۔

(۳) دونو کے ملاپ سے جو نتیجہ نکلیگا ۔ وہ بابرکت ہوگا ۔

اب یہ تین چیزیں ہیں ۔ کس کو معلوم ہے ۔ کہ اس وقت کیا نتیجہ نکلیگا ۔ انسان سمجھتا ہے ۔ کہ میں نے سب کچھ دیکھ بھال لیا ہے ۔ مگر نتیجہ کچھ اور نکلتا ہے ۔ بعض اوقات دوسرے کی نسبت غلطی ہوتی ہے ۔ اور بعض اوقات خود اپنی نسبت یعنی انسان اپنے آپ کو [illegible] سمجھتا ہے اور دراصل نہیں ہوتا ۔ وہ سمجھتا ہے میں یہ کام کر سکتا ہوں اور کر کچھ بھی نہیں سکتا ۔ اسی طرح بعض عورتیں [illegible] سلیقہ بھی ہے ۔ مگر نکاح کے بعد [illegible] ہو جاتی ہیں یا کوئی اور نقص نمایاں ہو جاتا ہے ۔ یا [illegible] نہیں نکلتیں ۔

اور بعض وقت یوں ہوتا ہے ۔ کہ میاں بیوی کا عاشق اور بیوی میاں پر قربان ۔ مگر اولاد خراب ہو جاتی ہے جس کا علاج سوائے اس کے کیا ہے ۔ کہ خدا ہی سے مدد چاہی جائے ۔ اور اسی پر بھروسہ رکھیں ۔ اور اسی [illegible] نظر ہو سکے وہ سب نقصوں کو دور کرے ۔ اور [illegible] نکالے اسی لئے ان آیات میں یہ تعلیم دی ۔ کہ جن باتوں کی نسبت تمہیں اندیشہ ہو سکتا ہے ۔ وہ تینوں خدا کے قبضہ میں ہیں ۔ اس نے تمہیں بھی پیدا کیا ۔ (خلقکم من نفس واحدة وخلق منہا زوجہا) اور پھر اولاد کو (وبث منہما رجالا کثیرا ونساء) پس اسی خالق کے سامنے جھکو ۔ وہی سب کام [illegible] بنا دیگا یہ نہایت اعلےٰ درجہ کی تعلیم ہے ۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی ۔

یہ آیات بظاہر کس قدر مختصر ہیں ۔ مگر ان میں وہ خزانے مخفی ہیں ۔ کہ میں نے دیکھا ہے ۔ جب میں خطبہ نکاح کیلئے کھڑا ہوں ۔ نئے سے نیا مضمون سوجھا ہے ۔ اگر کوئی غور کرنیوالا ہو ۔ تو یہی معجزہ اسلام کی سچائی کیلئے زبردست ثبوت ہے تین آیتیں رسول کریم نے مجھ پر [illegible] ۔ اور ان تین آیتوں کی تفسیر ختم نہیں ہو سکتی ۔

اسکے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا ۔ [illegible]

الفضل اعلےٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر

الفضل کا موجودہ کاغذ بعض احباب کو پسند نہیں ۔ مگر اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے مجبوری ہے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ چھ روپے کا کاغذ لگایا جائے ۔ اعلےٰ درجہ کے سفید کاغذ پر الفضل چھاپا جا سکتا ہے ۔ بشرطیکہ خریدار موجودہ سے دگنے ہو جائیں ۔ فی الحال تو جتنے خریدار ہیں ان کی آمد خرچ سے [illegible] جو نہایت کفایت کیا جاتا ہے ۔

[illegible]

نامۂ صادق از امریکہ

چونکہ جناب مفتی محمد صادق صاحب کا حسب ذیل مضمون سالانہ جلسہ پر سنانے کے لئے بھیجا ہوا ۲۶ دسمبر کو سنا دیا گیا ۔ (ایڈیٹر)

خلافت محمودیہ میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ کی [illegible] [illegible] میں نے اپنی عمر کو اللہ کی راہ میں بسر کرنے کا ارادہ کیا ۔ آج آپ سے دور ہوں اور وطن اور بال بچوں سے ہزاروں میل دور ہوں کہ اگر سورج آپ کے ہاں طلوع ہوتا ہے تو یہاں رات ہے ۔ اور اگر آپ پر رات ہے تو یہاں دن ہوتا ہے ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی [illegible] کہ تبلیغ اسلام پر بھی سورج غروب نہیں ہوگا ۔ اگر ہندوستان کے مبلغین پر رات آتی ہے تو امریکہ کے مبلغین مصروف تبلیغ ہوتے ہیں اور جب امریکہ کے مبلغین اپنا کام ختم کرتے ہیں ۔ تب مشرق کے مبلغین لیکچروں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ۔ کبھی غروب نہ ہونے والا سورج باواز بلند خلافت محمود کی تصدیق کر رہا ہے ۔ صداقت کی اشاعت کے واسطے محمد کا صادق مغرب پر چمک رہا ہے ۔ سوچو اور غور کرو ۔ کیا آیات الٰہی کے بغیر خدمت دین اسلام کسی کو حاصل ہو سکتی ہے ۔

میں کیوں قادیان سے باہر ہوں

میں تو قادیان میں بہت قادیان میں رہنے کا [illegible] مسیح موعود کے قدموں میں دفن ہونے کی خواہش رکھتا تھا ۔ اور پہلے کئی سالوں میں قادیان سے اتنا دور ہوا ہوں ۔ میری کچھ سمجھ میں بھی نہ آتا تھا کہ کوئی شخص کس طرح قادیان سے باہر رہ سکتا ہے ۔ میں ان لوگوں کو بعض اوقات ملامت کرتا تھا جو قادیان میں نہ رہتے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی سزا ہو ۔ مگر تسلی ہے ۔ تو اس امر میں کہ جس کی خاطر قادیان میں رہتا تھا ۔ اسی کی خاطر قادیان سے باہر آیا ہے ۔ گویا آیت شریفہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ۔ کی عملی تفسیر اس عاجز کی زندگی میں ظاہر ہو رہی ہے فالحمد للہ علی ذالک ۔

انگلستان کی رہائش

تین سال کا عرصہ عاجز ملک انگلستان میں رہا ۔ اور اس عرصہ میں جو کچھ کام بجا لایا گیا ۔ وہ سب رپورٹوں میں چھپتا رہا ہے ۔ اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں ۔ اللہ پاک کے حضور میں [illegible] اس زندگی کی نیکیاں قبول ہوں اور بدیاں معاف ہوں ۔ وھو خیر الغافرین ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہوں ۔ کہ لندن مشن کی بنیاد ایسی مستحکم ہو چکی ہے کہ وہاں کا کام انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز ترقی کرے گا ۔ اور کبھی تنزل نہ ہو گا ۔

گو ابتداء لندن کے وقت میں بہت سی تکلیف [illegible] کے زمانہ میں آیا [illegible] سفر کیا تھا ۔ کہ [illegible] تمام دوست [illegible] ظاہر کرتے تھے ۔ اور لندن کی زندگی ایسی تھی ۔ کہ ہر شب دشمنوں کے ہوائی جہازوں کے بم گرنے کا خطرہ رہتا تھا ۔ لیکن اب جب میں لندن کی سہ سالہ زندگی کی طرف نگاہ کرتا ہوں ۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایام بہت آرام اور راحت کے ساتھ گذرے ۔ اس راحت کے عطا کرنے میں بہت سا [illegible] اور مخلص رفیق کی قابل قدر رفاقت کا تھا ۔ قاضی عبداللہ صاحب علاوہ تبلیغی کاموں کے تمام انتظام خانہ داری کی کرتے ۔ اور چونکہ وہ مجھ سے قبل ایک عرصہ سے انگلستان میں رہتے تھے ۔ ان کی واقفیت تمام امور میں بڑی بھاری تھی ۔ جس سے مجھے مدد ملی ۔ اور میں بے فکری کے ساتھ تحریر کے کام میں باہر اور ملاقاتوں میں مصروف رہتا ۔

لندن میں میرا سردی سے ایسا نقصان تھا کہ موسم سرما میں کسی ایسے شہر کو چلا جاتا تھا ۔ جہاں سردی کم پڑتی ہو ۔ اور قاضی صاحب کی رفاقت کے سبب یہ امر میرے واسطے آسان ہوتا تھا ۔ کیونکہ میرے باہر جانے کے زمانہ میں وہ لندن کے کام کو سنبھالے رہتے تھے ۔ علاوہ اس کے لندن میں خود [illegible] رہائش رکھنے کے سبب ہر طرح کی آزادی حاصل تھی ۔

انگلستان سے روانگی کے وقت ایک بڑی تعداد دوستوں کی میری جدائی پر چشم پرآب تھی ۔ اور ان کے محبت بھرے ایڈریس اور خطوط اب تک میرے پاس ہیں ۔

انگلستان سے نکلنا میرے لئے تکالیف کا آغاز تھا ۔ اور آج کہ انگلستان سے نکلے ہوئے مجھ کو نو ماہ گذرے ہیں ہنوز وہ آرام مجھے حاصل نہیں ہوا ۔ جو وہاں تھا ۔ میں اس پر شاکی نہیں ۔ ہر حال میں خوش ہوں ۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی زندگی بسر کرنے کو طیار ہوں ۔ بارہا اس راہ میں میں اپنے لئے موت کو اختیار کر چکا ہوں ۔ اور اب بھی ہر وقت مرنے کو تیار ہوں ۔ مگر بقول خلیل صادق شاید ہمارے خون ایسے خوش رنگ نہیں کہ شہادت کا شرف ہمیں حاصل ہو ۔

ذکر حبیب

اگر ان باتوں کا تذکرہ ہے تو صرف احباب کی اطلاع کے لئے اور آئندہ مشنریوں کی واقفیت بڑھانے کے لئے ۔ ورنہ اپنے لئے تو آرام اور تکلیف اس راہ میں یکساں ہو چکے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

وہ پیارے مسیح کی مقدس مجلسوں اور پاک صحبتوں کی لذت جب میرے لئے باقی نہیں رہی ۔ تو وہ کونسا آرام اور خوشی ہے جس کی خواہش مجھ میں ہو ۔ مجھ سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہے ۔ جس نے خدا کے پاک مسیح نبی اللہ کے یعنی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرلطف صحبتوں کو حاصل کیا ۔ حضر میں اور سفر میں ۔ مسجد میں اور بازار میں ۔ آبادی میں اور جنگل میں ۔ [illegible] اور اکثر میں اس کی دلدار باتوں کو سنا ۔ اس کے [illegible] احسان کے کلمات [illegible] دیا ۔

مفتی صاحب آپ میرے ساتھ اندر چلئے ۔ میں نے آپ کے واسطے آموں کا ٹوکرا منگوایا ہے ۔ گرمی ہے دودھ کا بھرا ہوا لوٹا لانا ۔ اور ایک گلاس بھرا ہوا مجھے دینا اور فرمانا ۔ یہ آپ پی لیں ۔ میں اور دیتا ہوں ۔ کبھی وقت کھانے کے سینی خود دست مبارک سے اٹھائے ہوئے لا کر میرے آگے رکھنا اور فرمانا کہ آپ کھانا شروع کیجئے میں اندر سے پانی لاتا ہوں ۔ بعض دفعہ مجھے اندر بلایا اور فرمایا میں ضروری مضمون لکھتا ہوں ۔ آپ نقل کرتے جائیں آپ کا خط پاکیزہ ہے ۔ تمام رات بیٹھے ۔ مضمون لکھتے لکھتے فجر کی اذان ہو گئی ۔ تب معلوم ہوا ۔ کہ رات گذر گئی ۔ میری

والدہ مرحومہ ہو گیا ہے وغیرہ فرمایا کہ ماں کو بیٹا بہت پیارا ہوتا ہے۔ مگر پیارو تم سے بڑھ کر جس قدر تم کو پیارا ہے۔ اس سے بڑھ کر مجھے پیارا ہے" اللہ اکبر۔ کیا حسن اخلاق کا یک نمونہ تھا۔ بے نظیر انسانوں میں ملنی مشکل ہے۔ [illegible] ایسی اخلاق کا ظہور اسکے وجود سے تھا۔

میں کیا لکھنے لگا تھا۔ اور ذکر حبیب کے ذوق میں کدھر نکل گیا۔ میرا مطلب اس ذکر سے صرف یہ ہے کہ مسیح موعود کی پاک صحبتوں کے بعد کسی دنیوی لذت کی کوئی قدر مجھے نہیں رہی۔ آرام یا تکلیف میں باقی کے دن جیسے بھی ہیں گذر جائینگے۔ ان حالات کا ذکر صرف احباب کے تجربہ اور فکر کے بڑھانے کے واسطے ہے۔

امریکہ کا سفر جہاز کی سواری بالخصوص ایسے ایام میں کہ ہوا تیز ہو میرے واسطے ایک مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ [illegible] مجھے جہاز ایسا ملا جس نے بعض سرکاری ضرورتوں کی خاطر ادھر ادھر کے بندرگاہوں میں اتنے چکر لگائے کہ پانچ روز کا سفر انیس روز میں طے ہوا۔ ہوا تیز تھی۔ اس واسطے جہاز کی حرکت سے سر کا چکرانا۔ جی متلانا۔ قے ہونا اور کئی قسم کی تکالیف ہوئیں۔ کئی دن بستر سے سر اٹھانا مشکل ہو گیا اول تو کچھ کھانے کی خواہش نہ ہوتی۔ اور جو کچھ تھوڑا بہت کھایا جاتا۔ وہ بھی لیٹے ہی لیٹے۔ اس سے بڑھ کر دوسری تکلیف [illegible] تھا۔ اس میں سے گوشت اور [illegible] کی ہوئی [illegible] یا شوربا وغیرہ سب چھوڑنی پڑتیں۔ کیونکہ وہ مشکوک تھیں۔

احمدیہ جہاز ان سب حالات کو دیکھ کر اور پھر اسکے ساتھ بیماری کی تکالیف کو پا کر مجھے بارہا خیال آیا کہ ہمیں ایک اپنا احمدیہ جہاز بنانا چاہیئے جو ہمارے مشنریوں کو مختلف ممالک میں پہنچائے۔ اور احمدیوں کو حج کے واسطے بمبئی سے جدہ لیجائے۔ اور حسب گنجائش احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسافر بھی [illegible] ہوں۔ یہ جہاز بڑے سائز کا ہونا چاہیئے تاکہ اس میں جنبش کم ہو۔ اور آج تک جس قدر ترقیات جہاز سازی میں ہو چکی ہیں۔ وہ سب اس میں شامل ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ ایسا جہاز تیار ہو جائے۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام جب سے کہ عاجز انگلستان سے جہاز پر سوار ہوا ہے۔ اسوقت تک [illegible] بالغین مرد و زن دین اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور ان کے علاوہ دس مسلمان سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو احباب عیسائیت سے مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کو براہ راست احمدی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ نہ کہ پہلے مسلمان۔ اور پھر کسی دوسرے زمانہ میں احمدی۔ ایسا ہی جو اصحاب یہودیت سے مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کو بھی براہ راست احمدی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ نہ کہ پہلے عیسائی۔ پھر مسلمان۔ اور پھر احمدی۔ ان نومسلموں میں سے مندرجہ ذیل اصحاب خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

(۱) مسٹر راخ فورڈ۔ یہ صاحب پیشتر زمانہ [illegible] میں کنارہ سمندر پر رہتے تھے۔ کتاب ٹیچنگز آف اسلام پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ اور اسقدر شوق اسلام کا ان کو ہو گیا تھا کہ انہوں نے ارادہ کیا۔ کہ جس شہر میں عاجز تبلیغ کا کام کریگا۔ اسی میں وہ اپنا کاروبار کرینگے۔ اور مجھ کو تبلیغ میں مدد دینگے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض قانونی پیچیدگیوں کے سبب انہیں داخلہ ملک کی اجازت نہ ہوئی۔ مگر ان کے خطوط برابر آتے ہیں۔ اور اب تک ان کی خواہش ہے۔ کہ جب ان کو موقعہ ملیگا۔ اپنے آپ کو اشاعت اسلام کے کام کے واسطے وقف کر دینگے۔

(۲) مسز سو لیوسکی۔ جس کا اسلامی نام فاطمہ مصطفےٰ عاجز نے اپنی ایک خواب کو پورا کرنے کے واسطے رکھا۔ یہ معزز خاتون اپنی محنت کی کمائی میں سے ہفتہ وار چندہ دیتی ہے۔ اس ملک میں تنخواہیں ہفتہ وار ملتی ہیں۔ ساری نماز عربی میں یاد کر چکی ہے۔ اور باقاعدہ نماز پڑھتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں دو دفعہ پانچ پانچ ڈالر روانہ کر چکی ہے۔ اور حضور کی ایک خواب کے پورا ہونے میں وہ نذرانہ بھی شامل تھا۔ یہ معزز بہن بیمار ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس کی شفا کیواسطے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] فوری شفا حاصل ہو۔ ہو الشافی۔

(۳) مسٹر جیمز صادق۔ یہ نوجوان [illegible] ایک عرصہ سے اس ملک میں بستے ہیں۔ [illegible] فرصت کے اوقات میں ہر روز کچھ نہ کچھ خدمت سلسلہ کرتے ہیں۔ اور ہفتہ وار جلسہ کا انتظام سب انہی کے سپرد ہوتا ہے۔ شوق کے ساتھ عربی اور اردو زبان سیکھ رہے ہیں تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا خود مطالعہ کر سکیں۔

(۴) سیدہ صدیقۃ النساء۔ یہ معزز خاتون نماز کا ایک حصہ یاد کر چکی ہے۔ جو حصہ مکان کا روبار سلسلہ کے واسطے لیا گیا ہے۔ اس کی تمام سجاوٹ اس نے اپنے ہاتھ سے کی ہے۔ اور کلب میں ایک اسلام پر لیکچر بھی دی ہے۔

(۵) مسٹر موزز جانسن (اسلامی نام موسیٰ) یہ نوجوان [illegible] شہر بالٹیمور میں ہے۔ اسے تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ ایک شخص اس کی تبلیغ سے داخل اسلام ہو چکا ہے۔

نومسلموں کے خاص ذکر کو پانچ کے نمبر پر ختم کرتا ہوں۔ اور نومسلموں اور دیگر اصحاب کے خطوط سے چند اقتباسات لکھتا ہوں:۔

(۱) مس ولسن زیر تبلیغ "مجھے اس خط و کتابت پر بڑی خوشی ہے۔ کہ آپ بہشت کے عطا کرنے والے خدا کے حضور میں ایسے صادق ہیں۔"

(۲) مسز گریفن نیویارک (زیر تبلیغ) "مجھ کو صدمہ ہے۔ کہ آپ کے نیویارک سے چلا جانے پر میں آپ کے عجیب اور مفید لیکچروں سے محروم ہوں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہندوستان چلی جاؤں۔"

(۳) مسٹر لوکیس لائر (اسلامی نام احمد مصطفیٰ) "میں اسی فکر میں ہوں۔ کہ یہ نور جو مجھے آپ کی معرفت عطا ہوا ہے اس کی خبر اپنے دوستوں کو بھی کروں اور ان کو اپنے ساتھ ملاؤں۔"

(۴) ابراہیم فنچ "آپ ایک نور کے روشن ستارے تھے اور آپ کی جدائی کا ہم کو بڑا صدمہ ہے۔"

خط اور بھی ہیں۔ مگر سر دست اتنے پر کفایت کرتا ہوں اور ہندوستان سے برادران کرام کے کئی خطوط سے جو ہفتہ وار عاجز کو خوش کرتے ہیں۔ اور موجب روحانی تقویت ہوتے ہیں۔ چند کلمات درج کرتا ہوں:۔

لہ جلسہ میں دعا کی گئی۔

ہندوستان کے برادرانِ اسلام کے خطوط

(۱) مولوی غلام اکبر خان صاحب حیدرآباد دکن۔ آپ کا تیر [illegible] ہر وقت ان کے سینہ میں خلش رہتی ہے۔ [illegible] کمیشن کا [illegible] اور آپ کا کمیشن ہے۔

(۲) مولوی [illegible] صاحب [illegible] دہلوی [illegible]

(۳) [illegible] سے اور ہم ضرور [illegible] صادق کا [illegible] ۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] وقت [illegible] ایک مسلمان ہو سکے۔

(۴) اسد اللہ خان صاحب [illegible] آپ نے وہ کام کیا۔ جو حضرت عمر کے زمانہ میں نہ ہو سکتا تھا۔

(۵) مکرم عبد المجید خان صاحب کپورتھلہ۔ آپ حقیقت میں کئی قوموں کی تعلیم کو [illegible] کانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

(۶) مولوی محمد عثمان صاحب [illegible] لکھنؤ۔ [illegible] آپ نے وہ کام کیا کہ [illegible] دنیا [illegible] اسلام [illegible] یادگار رہیگا۔

(۷) بابو فتح دین [illegible] صاحب نوشہرہ۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جس کیلئے آپ کو اور بھی شکر گذار ہونا ضروری ہے۔ یہ بات میں نے کسی خاص ذوق اور نمایاں فرق کو مدنظر رکھ کر لکھی ہے۔

(۸) مولوی محمد ابو الحمید صاحب دکن۔ جی تو یہ چاہتا ہے۔ کہ سارا امریکہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ اللّٰھم آمین۔

(۹) نواب بہادر شیخ محمد حسین صاحب پنشنر۔ آپ کو مبارک ہو۔ کہ امریکہ میں کامیابی کا بیج آپ کے ہاتھوں بویا جا رہا ہے۔

(۱۰) سید عزیز اللہ شاہ صاحب رئیسہ۔ حضرت آپ کے لئے کون احمدی [illegible] ہوگا۔ جو دل سے دعائیں نہ کرتا ہو گا۔ اور خصوصیت سے میرے والدین جنکی ہر وقت آپ کے لئے محبت و ہمدردی سے بھری ہوئی دعائیں پورے سوز و گداز سے نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

دعاء صادق

خطوط بہت ہیں۔ اور بعض کے اخلاص و محبت کے الفاظ ایسے پڑھ کر مجھے بیانہ [illegible] ہیں۔ کہ میں ان کو ظاہر بھی نہیں کر سکتا۔ اب اپنی ایک دعا لکھتا ہوں۔ جو بعض خاص ضرورتوں کے وقت کی گئی۔ شاید کہ کسی کے واسطے مفید ہو۔ اور کسی کی اُس پر آمین میرے لئے مفید ہو۔

اے میرے پروردگار۔ میرے محسن۔ میری بگڑی بنانے والے۔ میری اُلجھن کو سیدھا کرنے والے۔ رب الافواج۔ رب السماوات والارض۔ رب کل شیء۔ میرے بخشنہار۔ میرے ستار۔ میرے غفار۔ سبھی کچھ تیرے اختیار میں ہے۔ اور تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی تجھ سے پوچھنے والا نہیں۔ اور سب تیرے ماتحت ہیں۔ تو میرا خالق۔ تو میرا مالک۔ تو میرا بخشنہار۔ تو میرا [illegible]۔ تو میرا آسرا۔ تجھ پر میرا بھروسہ۔ تجھ پر میرا فخر۔ تجھ پر میرا ناز۔ تجھ سے میری قوت۔ اور تجھ سے میری طاقت۔ تیرے در کا میں سوالی۔ تیرا ہو کر گدا گر ہوا۔ تیرے حضور میں منگتا۔ تو میرا داتا۔ بخش ہمارے گناہوں کو۔ مٹا دے ہماری غلطیوں کو۔ اے قدیر محو کر ہماری بدیوں کو۔ مٹا دے ہماری بدکرداریوں کو۔ ہر بدی سے بچا۔ اور ہر ذلت سے بچا۔ ہر دکھ سے بچا۔ اور ہر مصیبت سے بچا۔ ہر فتنہ کو جو ہمارے خلاف ہو۔ دبا دے۔ اور مٹا دے اور محو کر دے۔ ہمارے دشمنوں کو ذلیل کر اور فنا کر۔

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

تو نے ہمیشہ مجھ پر رحم کیا۔ مجھ پر کرم کیا۔ اور مجھ پر بخشش کی۔ مجھے معاف کیا اور میری پردہ پوشی فرمائی۔ ہر موقعہ اور ہر میدان میں تو میری مدد کو آیا۔ اے میرے رب الافواج اب بھی تو میری مدد کو آ۔ مجھے اپنی پناہ میں لے۔ مجھ کو اور میرے محبین کو اور میرے دوستوں کو۔ میرے ساتھیوں کو۔ میرے [illegible] کو میرے لئے دعا کرنے والوں کو۔ میرے اہل و عیال کو۔ میرے خیر خواہوں کو۔ اور ان کے اہل و عیال کو۔ ہاں اے رب کریم۔ ہم سب کو اپنی پناہ میں لے۔ ہر حال میں دستگیری فرما کہ تیرے سوا کوئی دستگیری کرنے والا نہیں۔

اللّٰھم ایدنا بنصرک وھب لنا من لدنک رحمۃ وحسن المآب۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا۔ انک انت الغفور الرحیم۔ اللّٰھم یا رب انک انت سمیع الدعا۔ اللّٰھم امکر لنا ولا تمکر علینا وانصرنا ولا تنصر علینا وانت خیر الناصرین۔ واھدنا ویسر الھدیٰ لنا انت خیر الھادین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

خط و کتابت کا کام

علاوہ لیکچروں اور دیگر تبلیغی کاموں کے صرف خط و کتابت کا کام اس قدر ہے کہ ماہ مئی میں خطوط کی آمد قریباً دو سو اور روانگی قریباً چار سو تھی۔ ماہ جون میں آمد خطوط قریباً ۳۰۰ اور روانگی قریباً [illegible]۔ جولائی میں آمد قریباً ۲۹۰ اور روانگی ۹۰۰ تھی۔ روانگی میں رپورٹ بھی شامل ہے۔

اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ یہاں آئے دن جس قدر جرائم ہوتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے ہندوستان بسا اوقات بدرجہا امن اور آرام کی حالت میں ہے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ کہ ایک دو قتل کشت و خون اور سینہ زوری کی خبر اخباروں میں نہ چھپتی ہو۔ عین سر بازار لڑکیاں جبراً اٹھائی جاتیں۔ اور موٹروں میں بھگائی جاتیں اور پھر سراغ نہیں لگتا۔ کیا ہوٹل [illegible] بم کے سبب گرا۔ اور بیس آدمی [illegible] ہو گئے۔ بنک لوٹے جاتے ہیں۔ نقب زنی سے نہیں۔ بلکہ لٹیرے بنک میں گھس کر ملازموں سے زبردستی روپیہ چھین کر لیجاتے ہیں [illegible] مگر یہ دیکھا ہوگا جو پچھلے ہفتہ میں اس ملک میں ہوا۔ کہ ایک ٹرین کی ٹرین چوری ہو گئی۔ مال گاڑی تھی۔ جیسے جنگل میں چور حملہ آور ہوئے۔ ٹرین کو کھڑا کیا۔ گارڈ اور ڈرائیور کو اتار دیا۔ خود انجن چلا کر ٹرین لے گئے۔ چند میل کے فاصلہ پر جنگل میں کھڑا کر کے جو مال قیمتی تھا۔ موٹروں پر لاد کر لے گئے۔ اور ٹرین کو جنگل میں چھوڑ گئے۔ غرض جس قدر واقعات اور حادثات بے امنی کے یہاں ہوتے ہیں۔ ان کے مقابل اہل ہند کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ حکومت برطانیہ کے [illegible] میں ہیں۔

میرے کام یہاں بہت ہیں اور بہت سے دوستوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ کاش کہ چند احباب تجارت یا تعلیم کی غرض سے اس ملک کو تشریف لادیں۔

بالآخر جمیع احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو تبلیغی کاموں میں کامیاب کرے۔ اپنی پاک رضا مندی دے۔ سب مرادیں اُسکے لئے ہوں اور سب مرادیں پوری ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۲۰ء

4334 Ellis Avenue
Chicogo Ill
U.S. Amrica

(اشتہار)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے ۔ ایڈیٹر الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا تجویز کیا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے ۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک ممیرا کے ساتھ سرمہ مبارک پیش کیا گیا ۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا ۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں ۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کرایا ۔ خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور خود بھی نفع اٹھایا [illegible] میں اس سرمہ اور [illegible] نسخہ [illegible] ہوں ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے ۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں ۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں ۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں ۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند جالا پھولا ۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے ۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول [illegible] فی تولہ اصلی [illegible] ۔ یہ سرمہ [illegible] جب ۔ الناس کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے ۔ خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

نیپال سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع [illegible] ۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر [illegible] قاتل کرم [illegible] سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول وسیلان منی و یبوست [illegible] و مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں

قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر سرمہ ممیرا قادیان گورداسپور

فہرست مضامین قادیان کا گائیڈ

۱ ۔ قادیان
۲ ۔ سیرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳ ۔ نسب نامہ حضرت مسیح موعود
۴ ۔ جماعت کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم
۵ ۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی دس شرائط
۶ ۔ احمدی جماعت کا فرض
۷ ۔ حضرت مرزا صاحب کس قدر کتابوں کے مصنف تھے
۸ ۔ حضرت مسیح موعود نے [illegible] کیا
۹ ۔ [illegible] احمدیہ کا فرض
۱۰ ۔ سلسلہ احمدیہ کا انتظام
۱۱ ۔ اہل بیت
۱۲ ۔ واردان قادیان
۱۳ ۔ ریلوے سٹیشن
۱۴ ۔ منارۃ المسیح
۱۵ ۔ درس تدریس
۱۶ ۔ قادیان سے نکلنے والے اخبارات و رسالے
۱۷ ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول
۱۸ ۔ مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۹ ۔ مدرسۃ البنات قادیان
۲۰ ۔ محترمہ اہلیہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری
۲۱ ۔ صدر انجمن احمدیہ
۲۲ ۔ بہشتی مقبرہ
۲۳ ۔ فہرست مدفونان مقبرہ بہشتی قادیان
۲۴ ۔ محکمہ جات نظارت
۲۵ ۔ درزی خانہ قادیان
۲۶ ۔ صادق لائبریری
۲۷ ۔ مساجد احمدیہ قادیان
۲۸ ۔ [illegible] قادیان
۲۹ ۔ قادیان کے تاجر [illegible]
۳۰ ۔ لنگر خانہ مسیح موعود
۳۱ ۔ احمدی کتب خانہ قادیان
۳۲ ۔ دارالسلام
۳۳ ۔ کتب فروشان قادیان
۳۴ ۔ کمپنی [illegible] قادیان
۳۵ ۔ ڈاکخانہ قادیان
۳۶ ۔ باغ حضرت صاحب
۳۷ ۔ نیا قبرستان
۳۸ ۔ دارالضعفاء
۳۹ ۔ اطباء قادیان
۴۰ ۔ مولوی فاضل قادیان
۴۱ ۔ مبلغین قادیان
۴۲ ۔ حفاظ قرآن کریم
۴۳ ۔ مشہور ڈاکٹر و اطباء
۴۴ ۔ [illegible] قادیان
۴۵ ۔ دفاتر سلسلہ عالیہ احمدیہ
۴۶ ۔ احمدیہ [illegible] قادیان
۴۷ ۔ [illegible] خانہ قادیان
۴۸ ۔ نور ہسپتال
۴۹ ۔ محلہ دارالعلوم
۵۰ ۔ محلہ دارالفضل
۵۱ ۔ محلہ دارالرحمت
۵۲ ۔ مالکان مکانات
۵۳ ۔ احمدی تاجران قادیان
۵۴ ۔ قابل قدر نوٹ
۵۵ ۔ [illegible] دارالامان
نظم
۵۶ ۔ [illegible] دارالامان

یہ کتاب اعلیٰ سفید چکنے کاغذ پر جیبی تقطیع پر چھاپی گئی ہے ۔ ۱۲۰ صفحہ پر ختم ہوئی ہے ۔ قیمت فی جلد ۷؍

مؤلف خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب رضی

حب اکسیر البدن ۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف [illegible] درد کمر و زانو ۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں ۔

تاثیرات [illegible] میاں [illegible] صاحب [illegible] ہے ۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا ۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے مطلقاً آرام ہو گیا [illegible] قیمت [illegible] دو ہفتہ [illegible]

سرمہ نور نظر ۔ جالا پھولا ۔ دھند پڑبال ۔ سرخی چشم ابتدائی نزول الماء ضعف بصر کیلئے مفید ہے ۔ تولہ [illegible]

اکسیر بواسیر خونی ۔ بواسیر جو نہایت درد کرتی ہے یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے ۔ اور مسوں کی تمام تکلیف رفع ہو جاتی ہے ۔ سالہا سال کا تجربہ ہے ۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ایل ایم ایس انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت وسیع کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے یکساں مفید ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے ۔ [illegible] ہو ۔ مجلد [illegible] ۔ غیر مجلد [illegible] محصول [illegible] کتاب [illegible] ۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے ۔

لاہور میں احمدی دواخانہ

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات مثلاً [illegible] فروش [illegible] خواتین [illegible] بڑی تعداد میں منگوائی گئی ہیں ۔ اور موزوں قیمت پر فروخت ہو رہی ہیں ۔ ضرورتمند احباب ضرور منگوائیں ۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے

ہندوستان کی خبریں

جدید وائسرائے ہند (دہلی ۹ جنوری) سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے۔ کہ مسٹر روفس ڈینیل آئزک۔ پی۔ سی۔ جی۔ سی بی۔ کے۔ سی۔ وی۔ او۔ ارل آف ریڈنگ لارڈ چیمسفورڈ کی جگہ وائسرائے و گورنر جنرل ہند مقرر ہوگئے ہیں ؛

جدید وائسرائے کے حالات زندگی ۶۰ سال کا عرصہ گذرا کہ وہ لنڈن کے ایک تاجر کے گھر پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی سکول اور کالج میں اور بر اعظم کی دوسری یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی بیرسٹری کی سند حاصل کرنے سے پہلے وہ ہنڈیوں کی دلالی کرتے تھے بیرسٹر کی حیثیت سے ان کی پریکٹس بہت جلد بڑھ گئی اور تھوڑے زمانہ کے نامور ترین مقننوں کے زمرہ میں شمار ہونے لگے ۱۹۰۴ء میں لبرل ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں داخل ہوئے۔ اور ۱۹۱۰ء میں سولیسٹر جنرل مقرر ہو کر اسی سال اٹارنی جنرل کے منصب پر ترقی یاب ہوئے۔ اور ۱۹۱۲ء میں کیبنٹ وزراء میں نشست حاصل کی ۱۹۱۳ء میں لارڈ چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ اور لارڈ کا خطاب ملا اسی عہدہ پر رہتے ہوئے دو مرتبہ وہ امریکہ کو نہایت اہم سفارتوں پر گئے۔ اول ۱۹۱۵ء میں مالی معاہدہ کے متعلق اور ۱۹۱۸-۱۹ء میں غیر معمولی سفیر کی حیثیت سے۔ دونوں موقعوں پر جو کامیابی حاصل کی۔ اس کے متعلق کسی کو شک نہ تھا ۱۹۱۶ء میں انہیں وائیکونٹ کا خطاب ملا۔ بعد ازاں آخر سفارت کی خدمات کے صلہ میں ارل بنا دئے گئے ؛

پنڈت بشن دت شکل کا انتقال ناگپور کے مشہور کانگریسی لیڈر پنڈت بشن دت شکل ۱۱ جنوری کی رات کو انفلوئنزہ سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے ؛

موسیو کلیمنشو اور شیر کا شکار گوالیار ۸ جنوری موسیو کلیمنشو ۳ جنوری کو مہاراجہ بیکانیر کے ہمراہ گوالیار پہنچے۔ اور مہاراجہ سندھیا کے مہمان ہوئے۔ انہوں نے یہاں دو جوان شیروں کا شکار کیا۔ اور تیسرے شیر کا مہاراجہ بیکانیر نے کیا ؛

ڈیڑھ سو گھوڑے چھوٹ گئے (بمبئی ۸ جنوری) پرنس گودی سے پانسو گھوڑے شہر کے اصطبلوں کی طرف جا رہے تھے کہ انفنسٹن پل پر ڈیڑھ سو گھوڑے چھوٹ کر شہر میں پھیل گئے۔ چھ گھوڑے چھکڑوں یا گاڑیوں سے ٹکرائے۔ جن سے گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ دو آدمی بھی زخمی ہوئے۔ ایک گھوڑا سندھرسٹ روڈ کے سرے پر مردہ پایا گیا۔ بعض گھوڑے دور دراز حصوں میں ملے۔ بعض ابھی تک بے تحاشا بھاگتے پھرتے ہیں ؛

مصیبت زدگان سمرنا کی اعانت (بمبئی ۱۰ جنوری) مرکزی خلافت کمیٹی نے ۲۹ دسمبر کو ۵ ہزار پونڈ نیشنل بنک کی معرفت ہزاکسلنسی غالب کمال بے کی خدمت میں بتوسل بنکوڈی روما روانہ کر دیئے ہیں جن سے سمرنا کے مسلم مصیبت زدگان کی دستگیری کی جائیگی ؛

فسادات رائے بریلی انڈی پنڈنٹ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ رائے بریلی کے مجسٹریٹ نے سلون۔ رائے بریلی اور لالگنج میں ہر قسم کے جلسوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو اس وقت وہاں پہنچے۔ جب پولیس گولیاں چلا رہی تھی پنڈت صاحب نے لوگوں کو منتشر ہونے کے لئے کہا۔ پنڈت موتی لال نہرو نے ہسپتال میں زخمیوں کا معائنہ کیا جو دس ہیں سرکا کا پٹیا جو ایک بڑا زمیندار ہے۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اس وقت تک چھ سو آدمی جیل میں بھیجے گئے ہیں مگر ما بعد حال کو ضمانت سے چھوڑ بھی دیئے گئے ؛

سرکاری عمارتوں کو آگ لگ گئی یکشنبہ کو ۸ بجے کلکتہ کی فنانس اور شعبہ تجارت کی سرکاری عمارتوں کی طرف سے شعلے نمودار ہوئے معلوم ہوا۔ کہ عمارت کو خوفناک آگ لگ گئی ہے۔ اسی وقت آگ بجھانے کا انجن طلب کیا گیا۔ آتشزدگی سے سرکاری کاغذات اور میزیں اور کرسیاں دروازے اور کھڑکیاں تک جل گئیں۔ خیال ہے۔ کہ آگ برقی روشنی سے لگ گئی ؛

مدراس میں ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری (مدراس ۱۰ جنوری) صبح کے ساڑھے دس بجے جہاز ملایا بندرگاہ سے نظر آیا۔ اور ایک میل کے فاصلہ پر ٹھیر گیا۔ ہز رائل ہائینس معہ جماعت ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ ۳۱ توپوں کی سلامی سر ہوئی ساڑھے چار بجے بعد ڈیوک آف کناٹ بندرگاہ پر تشریف لائے۔ جہاں لارڈ ولنگڈن اور ان کی لیڈی صاحبہ اور دیگر ہندوستانی وزراء ممبران انتظامیہ کونسل اور دیگر سول اور فوجی حکام کی معیت میں ہز رائل ہائینس کا استقبال کیا۔ بعد ازاں شاہی جلوس گورنمنٹ ہوس کی طرف گیا۔ راستہ میں لوگوں نے حقیقی مسرت سے ہز رائل ہائینس کا خیر مقدم کیا۔ جلوس ساڑھے پانچ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچ گیا ؛

ایک مصنوعی چیف انجینیر مسٹر جیمس ولیم ایمڈن نے بنگلور میونسپلٹی کو اسسٹنٹ انجینیری کی جگہ کیلئے درخواست بھیجی تھی۔ اس میں ایک سرٹیفکٹ انگلستان کی سول انجینیرنگ انسٹیٹیوٹ کا بھی تھا تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ سرٹیفکٹ جعلی تھا پولیس نے مسٹر ایمڈن کو جعل سازی کے الزام میں ماخوذ کیا۔ مسٹر مذکور ڈیڑھ ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا۔ مقدمہ زیر سماعت ہے ؛

سر مائیکل اڈوائر اور آریہ سماج ٹیلیگراف میں سر مائیکل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے [illegible] ہے۔ کہ ۱۹۰۷ء کی جلاوطنی سے واپسی پر لالہ لاجپت رائے نے آریہ سماج کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دی جس کے اثر سے مسلمانان پنجاب کی بغاوت میں نمایاں حصہ لیا تھا ؛

مسلمان اور انکے علماء قصبہ ریدہ تحصیل چکوال ضلع جہلم سے کچھ دن ہوئے رنڈیوں کے ناچ اور گانے پر ایک سو روپیہ لال [illegible] زمیندار نے خرچ کیا۔ اور وہاں کی ایک مسجد کے امام صاحب نے بھی بھری مجلس میں۔ ایک روپیہ رنڈی کو دیا ؛

اوسط درجے کے انگریز اور کالے آدمی میں فرق لکھنؤ کے لاٹ پادری نے کرائسٹ چرچ لکھنؤ میں وعظ کرتے ہوئے کہا۔ کہ کسی اوسط درجہ کے انگریز کیلئے کالے رنگ کے آدمیوں کو شوشل طریق پر یا ذہانت میں اپنے مساوی سمجھنا سخت ہی مشکل ہے۔ اور پھر کسی انگریز کیلئے کسی ہندوستانی کے ماتحت۔ کام کرنا تو اور

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سن فین کو صلح کا پیغام نہیں بھیجا گیا ہے لنڈن ۱۲ جنوری۔ ڈی ویلرا کا ایک عرضی ڈبلن میں پہنچ گیا جس میں [illegible] انکار کیا ہے کہ سن فین کو صلح کیلئے پیغام بھیجے ہیں۔ بلکہ کہا کہ گورنمنٹ کی نیت ہے [illegible] نہیں کریگی۔ [illegible] کا انحصار آئرلینڈ کے لئے ایک آزاد حکومت کے تسلیم کرنے پر [illegible]

فوجی حکم کے مکانوں کی تباہی لنڈن ۱۵ جنوری۔ گذشتہ رات [illegible] (کارک) میں دو فوجی لاریوں پر گولی چلائی گئی۔ [illegible] حسین [illegible] کے دو پاس [illegible] سابق [illegible] فوجی لاریوں [illegible] فائر کئے۔ چونکہ [illegible] بندوقیں استعمال کر رہے تھے۔ ساز و سامان حرب چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان کا نقصان جان بہت بھاری ہوا۔ فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اسپر فوجی گورنر کے حکم سے [illegible] میں پانچ گھر تباہ کر دئیے گئے۔ جہاں سے حملہ آور فائر کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔

ڈبلن آئرلینڈ کی [illegible] وصولی مسلح سن فین [illegible] کونٹی کونسل کے [illegible] کے مکانوں پر گئے۔ اور انہیں مجبور کیا کہ کم از کم دس ہزار پونڈ کے چیکوں پر دستخط کردیں۔ اور جب تک چیکوں کا روپیہ وصول نہ کرلیا گیا۔ [illegible] کو قید کئے رکھا۔

متفرق خبریں

پیرس میں ایک مسجد کی تعمیر لنڈن ۱۰ جنوری۔ پیرس سے [illegible] کے نام ایک تار مظہر ہے کہ خاص پیرس میں ایک بڑی مسجد کی تعمیر کی اسکیم تکمیل ہے۔ پارلیمنٹ نے اسکے ۵ لاکھ فرانک کے مصارف منظور کئے گئے ہیں۔ الجیریا، مراکش اور تیونس کے مسلمانوں سے یہ خواہش کی گئی ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک ملک کی طرف سے ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک اسکے لئے بطور عطیہ دیں۔ یہ مسجد [illegible] ہوٹل [illegible] بھی تعمیر ہوگی۔ اور اس کا نام [illegible] مسلمان [illegible] انگلستان [illegible]

فلسطین کمیشن مسٹر وی [illegible] کی کشش لنڈن ۱۵ جنوری۔ سر ہربرٹ سیموئل نے [illegible] کے نامہ نگار سے فلسطین کے مستقبل کے متعلق بیان کیا کہ اس طور پر ملک کی جدید تعمیر ہونی چاہیئے۔ انہوں نے فلسطین میں [illegible] آبادی قائم کرنے کے لئے خصوصاً [illegible] یہودیوں کی سرگرمی اور جوش کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ [illegible] سے یہودی اوکریں سے زیادہ [illegible] کے ساتھ فلسطین پہنچے ہیں۔ جب تک کہ ایک جدید آبادی کے لئے [illegible] ہوسکے۔ [illegible] کا مشکلات کا سامنا ہے۔ سر ہربرٹ نے کہا کہ [illegible] مذہبی کلا [illegible] مشکلات کا خیال نہیں کیا۔ بیشتر [illegible] سے عرب اور یہودیوں میں کاروباری تعلقات قائم ہیں۔ اور [illegible] ترقی پذیر ہوگا۔ آبادی بڑھتی جائیگی۔ تمام ذمہ دار یہودی لیڈر عربوں سے مواخات کرنے کے [illegible] مند ہیں۔

برطانی وفد کابل میں دہلی ۱۰ جنوری۔ سرکاری خبر ہے کہ کل بعد دوپہر برطانی وفد کابل پہنچ گیا۔

افغانستان کے راستہ ایک جرمن کی آمد پشاور میں سول ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ سات اجنبی جن میں ایک جرمن ایک [illegible] اور [illegible] شامل تھے۔ افغانستان کی طرف سے ہوتے ہوئے ۱۳ دسمبر کو پشاور پہنچے۔ سوائے جرمنی کے باقی جنگی قیدی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ جہاز پر [illegible] کر رہے تھے۔ جہاں وہ جہاز سے بھاگ [illegible] کابل میں دو ماہ قید رہے۔ اب پشاور پہنچ گئے ہیں۔

سوڈریٹ پارٹی اور ڈیلی ٹیلی گراف کانگرس کے متعلق جو رائے لنڈن کے اس اخبار نے ظاہر کی تھی۔ وہ قبل ازیں درج ہوچکی ہے۔ سوڈریٹ پارٹی کے متعلق یہی اخبار لکھتا ہے کہ مدراس کی کانگرس بھی ایسی ہی سرکش تھی۔ جیسی کہ ناگپور کی۔ کیونکہ مدراس کانگرس کے صدر مسٹر چنتامنی اگرچہ جدید کونسل کے ایک ایک [illegible] کے بزرگ مقرر [illegible] ہیں۔ مگر [illegible] انتظامی جماعت کا یہ ممبر ناگپور کے سرگرم لیڈر ہیں۔ دلی [illegible] برطانوی اقتدار کو مذموم قرار دیتا ہے۔ اور ان کی طرح وہ بھی امید رکھتا ہے کہ برطانوی اقتدار ختم ہو جائیگا۔

عرب میں اندیشہ جنگ لنڈن ۱۰ جنوری۔ ابن سعود امیر نجد اور سلطان حجاز کے مابین سنہ ۱۹۱۹ء میں جو تنازعہ ہوا تھا۔ [illegible] ہے کہ وہ پھر عود کریگا۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] سے سلطان حجاز کے علاقہ میں داخل ہو کر طائف اور مدینہ کے مابین بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ طائف کو کمک اور [illegible] بھیجا گیا ہے۔

تپدار سرکاری بیماری لنڈن ۱۰ جنوری۔ برسلز کا ایک پیغام [illegible] کی معلومات [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے بہت [illegible] کا نشانہ ہو گیا۔

برلن پارلیمنٹ میں بم لنڈن ۱۰ جنوری۔ برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ برلن اعظم کی جدید دیہاتی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں کمیونسٹ لوگوں نے پبلک گیلری سے بم پھینک کر اجلاس منتشر کردیا۔

مرض دق کا ٹیکا لنڈن ۱۰ جنوری۔ پیرس کی خبر ہے کہ [illegible] تجربے کرنے کے بعد ڈاکٹر [illegible] نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے مرض دق کے انسداد کا ٹیکا دریافت کر لیا ہے۔ جس کی نسبت امکان غالب ہے۔ کہ نوع انسان کیلئے مفید ثابت ہوگا۔

ایران سے انگریزوں کی واپسی طہران ۱۰ جنوری۔ چونکہ یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ ایرانی سرحد سے تمام انگریز فوجیں ہٹالی جائیں۔ اسلئے طہران سے فروری میں تمام یورپین عورتیں اور بچے روانہ کر دئیے جائینگے۔

مسٹر میکل اوڈوائر کی تنبیہ لنڈن ۱۰ جنوری۔ ڈیلی ٹیلی گراف میں ایک [illegible] کے ذریعہ سر مائیکل نے مسٹر گاندھی۔ علی برادران اور لالہ لاجپت رائے کے متعلق گورنمنٹ کی روش پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گورنمنٹ کمزوری کی وجہ سے ایسی تحریکات کے حقیقی محرکین پر ہاتھ نہیں ڈالتی جو برطانوی گورنمنٹ کو منقلب کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے لیکن چھوٹے لوگوں کے خلاف کارروائی اختیار کر رہی ہے سر مائیکل اوڈوائر نے آئرلینڈ کی موجودہ حالت کا حوالہ دیا ہے۔ جہاں غیر منضبط مسلک اختیار کرنے سے تباہی بخش صورت پیدا ہو گئی ہے۔

سمرنا کے خلاف کمال پاشا کی تیاریاں لنڈن ۱۰ جنوری۔ قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ بروسہ کے علاقہ میں [illegible]

[illegible] پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible] میں چھپکر مالکان [illegible] شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

اخبار الفضل قادیان

مدینۃ المسیح

کلام الامام

حضرت مولانا جلال الدین رومی اور مسئلہ نبوت

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق سوال اور اس کا جواب

کیا حضرت مسیح آسمان پر ہیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ مہر محمد خان

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ

نمبر ۵۴ | مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

صاحب مدرس
ضلع انبالہ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک مجمع میں شادی متعلقہ فرمائی۔ جس میں مختلف صیغہ جات کے افسر اور بعض دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔

۱۸ جنوری ۱۹۲۱ء کو جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے خلف جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے ہاں فرزند متولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور خاندان کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

خدا کے فضل سے انفلوئنزا کی شکایت رو بہ تنزل ہے۔

نظم

خیر مقدم

از جناب [illegible] ماسٹر [illegible] سکول [illegible]
(نظم) وہ نظم جو ۲۶ دسمبر کے اجلاس میں بحضور حضرت خلیفۃ المسیح پڑھی گئی

جس کا زباں پہ یارب فرخ یہ نام آیا
کون آج بزم گہ میں فخر انام آیا
محمود میرزا سے عالی مقام آیا
تاروں کی انجمن میں ماہ تمام آیا
ابر بہار بنکر مشک تتار بن کر
وہ نوجوان سندر وہ میرا شام آیا
خورشید بنکے چمکا کہ ماہتاب بنکر
گر صبح دم نہ نکلا تو وقت شام آیا
خلوت کدہ سے نکلا بیٹھے ہے انجمن میں
تاروں سے ماہ انور لینے سلام آیا
آمد سے اس کی گلشن میں کھل رہی ہیں کلیاں
لالہ بھی آج حاضر ہے لیکے جام آیا
سرو سہی نے اٹھ کر خود تالیاں بجائیں
چلکر جو سوئے گلشن وہ خوشخرام آیا
منہ پر گلال چہرہ کا صبح مراد بولی
سبز اشتہار والا بنکر امام آیا

ظاہر ہوئے ہیں معجزے تیرے اثر سے ہیں
مشرق سے لیکے قاصد کیا خوش پیام آیا

از بہر دست بوسی حاضر ہوئے ہیں قدسی[1]
محمود آج بہر دیدار عام آیا

پنجاب سے دکن سے بنگال و بمبئی سے
جو کوئی بھی ہے آیا ہو شاد کام آیا

چلتا ہے دور ساقی کیا میکدے میں تیرے
دیکھو جسے وہ بہر شرب مدام آیا

گوہر ترا شنا گر رشید لئے ہوئے اور
تحفہ یہ نظم لے کر بہر سلام آیا

[1] ملائکہ سے حضرت اقدس کے صحابہ [illegible] کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

[2] مجوزہ [illegible] لوگ۔ جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں حضرت خلیفۃ اول کے کشف کی طرف اشارہ ہے۔

اخبار احمدیہ

مردم شماری کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سرکاری مردم شماری جو ماہ [illegible] میں ہونیوالی ہے۔ ہماری [illegible] کے سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو مطلع کر دیں کہ وہ مردم شماری کے وقت مذہب کے خانہ میں اپنا مذہب احمدی لکھا دیں۔ اور خیال رکھیں کہ شمار کنندہ غلطی سے کچھ اور اندراج نہ کردے۔

ناظر امور عامہ قادیان

امریکن رسالہ کیلئے امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب مفتی صاحب نے جو رسالہ امریکہ میں جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کی امداد کے لئے عاجزہ بھی دس روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ آپ جب چاہیں منگوا لیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھائی بہنوں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ عاجزہ اہلیہ [illegible] احمدی۔ مولوی عالم عرف غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ آف فارسٹ [illegible] علاقہ ریاست خیرپور میرس سندھ

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

جناب سیکرٹری صاحبان انجمنہا احمدیہ سے خاص گذارش ہے کہ جب تبلیغی ٹریکٹ یا اشتہار مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع فرمائیں۔ تو کچھ مناسب تعداد بعینہ بیرنگ خادم کو مفت تقسیم کرنے کے لئے [illegible] فرما کر ثواب حاصل کریں۔ محمد شفیع احمدی [illegible] اسسٹنٹ [illegible]

ولادت

میرے گھر اللہ تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۰ء کو لڑکا دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام محمد سلیم رکھا ہے۔ سب احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز دے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ راقم بندہ محمد شفیع احمدی سب اوورسیئر نہر ڈاکخانہ [illegible] حقیقی برادر [illegible] محمد [illegible] احمدی [illegible]

اعلان نکاح

[illegible] ضلع لائل پور کا نکاح میاں سلطان احمد احمدی [illegible] کے ساتھ دو سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۹ دسمبر کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے موجب برکات کرے۔ آمین۔ محمد اللہ داد [illegible] مدرس اول [illegible] کلاں تحصیل [illegible]

۲۷ جنوری کو [illegible] محمد صاحب کا نکاح مریم بی بی بنت احمد صاحب احمدی سے ۱۰۰ روپیہ مہر پر مولوی [illegible] صاحب نے پڑھا۔ بندہ حامد احمدی [illegible]

احمدیان ضلع گجرات کے لئے اطلاع

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیہات کے احمدی احباب کو گجرات شہر میں رات کو ٹھہرنے کے لئے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ابھی تک کوئی خاص ان کی رہائش کے لئے انتظام نہیں۔ ہمارے والد کے وقت ضلع گجرات کے دیہاتوں یا اور جگہ سے جو احمدی آیا کرتے تھے۔ ہمارے پاس ہی مقیم ہوا کرتے تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد بھی اکثر اصحاب آتے رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض بھائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا ان احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جو بھی گجرات کے [illegible] دیہاتوں سے آیا کریں وہ انہیں راستہ کی خبر میں [illegible] پاس آ جایا کریں۔ والسلام شیخ عبدالغفور ولد شیخ رحیم بخش تاجر کتب گجرات

درخواست دعا

مسٹر محمد زین العابدین آف شاہکوٹ [illegible] ایک سال سے [illegible] میں [illegible] یہاں [illegible] گئے ہیں۔ شاہکوٹ میں پہلے تبلیغ نہیں ہوئی۔ زین العابدین صاحب درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ اور مخالفین کے شر سے بچائے۔ (امام احمدی [illegible])

مولانا محمد عبداللہ صاحب ایم اے [illegible] فاضل [illegible] میں علیل ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے (محمد حنیف [illegible])

[illegible] میرے چھوٹے بھائی کو [illegible] اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں (عبدالغفور ولد شیخ رحیم بخش گوجرانوالہ)

بندہ کے دو بھانجے دو بھائی ایک فضل الہی دوسرا محمد یوسف سخت بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسمٰعیل پنجاب موٹر سرور ڈیرہ دون) میرا لڑکا [illegible] ملازم ہوا ہے۔ بعض مشکلات کی وجہ سے ملازمت کا اندیشہ ہے۔ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں (محمد صدیق ریلوے گارڈ سیالکوٹ)

عاجز کے چچا زاد بھائی میاں دین محمد صاحب [illegible] ہیں ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے (غلام محمد اختر [illegible] ماسٹر)

بندہ بیماری [illegible] سے بیمار ہے [illegible] اخبار میں درخواست دعا شائع کردی جائے۔ [illegible] (لفٹننٹ کرنل [illegible] خان [illegible])

موضع [illegible] پیڑی [illegible] میرا بھائی [illegible] بیمار ہے۔ اسکی صحت کیلئے دعا کی جائے (سید میر احمد ہوشیارپور)

نماز جنازہ

حسین خان صاحب جو حضرت اقدس کے پرانے خادم اور حضور کے تین سو تیرہ اصحاب میں سے تھے جن کا شمار [illegible] فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (امیر الدین [illegible] الہ آباد) میرا چھوٹا بھائی مسعود عالم احمدی فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ درخواست ہے کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے (محمد اسلم احمدی [illegible]) میرا لڑکا [illegible] جلسہ سے گھر واپس آکر بخار میں مبتلا ہوا اور دوسرے دن فوت ہو گیا۔ مرحوم نے [illegible] برس کی عمر پائی اور ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی۔ [illegible] ضلع گوجرانوالہ [illegible] میری [illegible] صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ احباب جنازہ پڑھیں۔ مرحومہ نیک [illegible] تھیں۔ [illegible] نظامی احمدی [illegible] لکھنؤ [illegible] منشی اصغر علی خان صاحب [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء

گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً روکنے کی کوشش

ریفارم اسکیم کے ماتحت جو کونسل آف سٹیٹ (شاہی مجلس) بنی ہے۔ اس میں پیش ہونے والے ریزولیوشنز میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ صوبجات کی گورنمنٹوں سے کہا جائے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ گائے کے ذبح کرنے کو بذریعہ قانون ممنوع قرار دے دیں اس ریزولیوشن پر دوسرے ریزولیوشنز کے ساتھ ۵۔ فروری ۱۹۲۱ء کو بحث ہوگی۔ اور جو نتیجہ نکلیگا وہ تو بعد میں معلوم ہوگا۔ لیکن کیا اس ریزولیوشن کے پیش کرنے سے یہ ظاہر نہیں ہے۔ کہ برادران وطن کی طرف سے ابتداء میں ہی مسلمانوں کو ایک مذہبی اجازت سے فائدہ اٹھانے سے قانوناً روکنے کی سعی شروع کر دی گئی ہے۔ اور ریفارم سکیم کے رو سے بنی ہوئی کونسل آف سٹیٹ میں پہلا وار مسلمانوں کے مذہب پر ہی کیا گیا ہے۔

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر سیلف گورنمنٹ حاصل کر لینے پر انہیں نہ صرف ہر قسم کی آزادی حاصل ہو جائیگی۔ بلکہ اس ذریعہ سے وہ ان علاقوں کو بھی خالی کرا سکینگے۔ جو مسلمانوں کے قبضہ سے نکلکر عیسائی طاقتوں کے پاس چلے گئے ہیں۔ کیونکہ سیلف گورنمنٹ نہیں۔ معمولی اصلاحات ہونے پر ہی جبکہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی شروع کر دی گئی ہے۔ اور اسلام کی دی ہوئی ایک اجازت کو قانون کے ذریعہ ممنوع قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو جب سیلف گورنمنٹ حاصل ہو جائیگی۔ اسوقت اہل ہنود اپنی کثرت اور طاقت کے بل بوتے پر کیا کچھ نہ کرینگے۔ اور کیا کیا ستم نہ توڑینگے۔

کونسل آف سٹیٹ میں گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً ممنوع قرار دینے کا ریزولیوشن پیش کرنے والے ممبر نے کسی امید اور بھروسہ پر ہی اسے پیش کرنے کی جرأت کی ہوگی۔ اور عنقریب ظاہر ہو جائیگا کہ آپ کا بھروسہ کس قدر درست تھا۔ لیکن ہوشیار اور تجربہ کار ہندوؤں کے نزدیک ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جبکہ گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً بند کرنے کے لئے آواز اٹھائیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں گورنمنٹ انگریزی کا انتظام [illegible] ہے۔ اور گورنمنٹ یہ کبھی گوارا نہیں کریگی۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کرنے کی انہیں اجازت دے۔ مسلمان بھی گورنمنٹ کی رعایا ہیں۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ان کے مذہبی احساسات کا بھی اسی طرح لحاظ رکھے۔ جس طرح ہندوؤں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں کی اسے کرنی چاہئے۔ پس اگر ہندو اس وقت مسلمانوں سے قانوناً گائے کے ذبح کرنے کو چھڑانے کی کوشش کرینگے تو لازمی بات ہے۔ کہ اسکے خلاف مسلمانوں کی صدائے احتجاج پر گورنمنٹ کو توجہ دینی پڑیگی۔ اور ہندو اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکینگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ہندو صاحبان جو میدان سیاست کے خوب ماہر اور ہندوؤں کے زبردست لیڈر ہیں۔ موجودہ حالات میں ہندوؤں کو یہی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ابھی اس سوال کو نہ چھیڑا جائے۔ کیونکہ اس کے حل کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ بلکہ اس کو اس وقت تک کے لئے اٹھا رکھا جائے۔ جب تک کہ سیلف گورنمنٹ نہ حاصل ہو جائے چنانچہ ناگپور میں کانگریس کے پہلو بہ پہلو دسمبر کے آخری ایام میں گئو رکھشا کانفرنس کا جو جلسہ ہوا۔ اسمیں لالہ لاجپت رائے صاحب نے بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"جب تک سوراجیہ (سیلف گورنمنٹ) حاصل نہیں ہوتا۔ تب تک گئو رکھشا کا سوال حل نہیں ہو سکتا۔"

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ زیادہ ہوشیار اور زمانہ شناس ہندو نہ صرف خود یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی یہی سمجھاتے ہیں کہ گائے کی حفاظت کا سوال اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیلف گورنمنٹ حاصل نہ ہو جائے۔ اور سیلف گورنمنٹ کیسی؟ نہ وہ جو کانگریس شروع سے زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ چاہتی رہی ہے۔ بلکہ وہ جو ناگپور کے جلسہ میں تجویز کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ سے کسی قسم کا تعلق اور واسطہ نہ رہے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے ہی [illegible] کی حسب ذیل قرارداد کی تائید میں کہ

"تمام جائز اور پر امن طریقوں کے ذریعہ حصول سوراج ہندوستانیوں کا منتہائے مقصود ہے"

تقریر کرتے ہوئے جہاں پر امن طریق کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا کہ:

"میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جن کے یقین کے مطابق یہ ہر قوم کا جبلی حق ہے کہ حسب موقع ایک جابر اور مطلق العنان حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کی جائے" (زمیندار ۷ جنوری)

وہاں سوراج کی ضرورت اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہندوستان کو کبھی برطانوی مدبر پر بھروسہ نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ایسی آزاد حکومت ملے جو ہماری خواہشات کے مطابق ہو"

پھر اسی تقریر میں کہا کہ:

"ہمیں کامل آزادی دے دی جائے۔ ہم برطانیہ کے زیر نگین رہنا ہرگز پسند نہیں کرتے"

یہ ہے وہ سوراجیہ جو ہندو صاحبان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے حاصل ہو جانے کے بعد وہ گائے ذبح کرنے کے سوال کو حل کر سکینگے۔ کیونکہ اسوقت نہ انہیں کوئی پوچھنے والا ہوگا۔ اور نہ کسی کی [illegible] اور ان کی کثرت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو اف [illegible] کی جرأت تک نہ ہوگی۔ اور اگر [illegible]

ان کی شنوائی والا نہ ہوگا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سیلف گورنمنٹ ملنے پر برادران وطن مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا مسلمان اس سوراجیہ کے حصول کے لئے ہندوؤں کا ساتھ دینے کیلئے آئیگا۔

جس وقت تک ہندو مسلمانوں میں مذہبی رواداری نہ پیدا ہو جائے اور وہ ایک دوسرے کے مذہبی احساسات کا خیال نہ رکھیں۔ اس وقت تک سیلف گورنمنٹ کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کی بجائے سخت مشکلات کا موجب ہوگی۔ اور افسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ مذہبی رواداری کی تاحال بہت کمی ہے جیسا کہ آئے دن کے واقعات اور حالات سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

◆

پیرس میں مسجد ہو اور لندن میں نہ ہو

اس عنوان سے روزنامہ پیسہ اخبار ۱۲ جنوری ۱۹۲۱ء میں لکھتا ہے کہ:-

"پیرس میں ایک مسجد تعمیر ہونے والی ہے۔ کیونکہ انگلستان کی طرح فرانس کے ماتحت بھی بہت سی مسلمان رعایا آباد ہے۔ لیکن فرانس کی مسلمان رعایا کے مقابلہ میں انگلستان کی مسلمان رعایا بہت زیادہ ہے۔ جو دس کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ فرانس کی مسلمان رعایا شاید دو کروڑ بھی مشکل ہوگی۔ مگر اسپر بھی گورنمنٹ فرانس پانچ لاکھ فرانک اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کریگی۔ اور ڈیڑھ لاکھ فرانک مسلمانان الجیریا۔ مراکش اور ٹیونس سے لیکر لگائیگی۔ لندن میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے انگلستان کو کم از کم اس سے پانچ گنا زیادہ خرچ کرنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔"

[illegible] ہے کہ مسلمان مسجد بنانے کے لئے کیوں گورنمنٹ پر نظر رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ فرانس اگر مسجد بنانے لگی ہے۔ تو اچھا کام ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ برطانیہ نہیں بناتی۔ تو مجرم نہیں۔ کیونکہ یہ اس کا فرض نہیں۔ فرض تو مسلمانوں کا ہے۔ لیکن ان میں یہ شوق کہاں؟ جبتک مسلمان دوسروں کی مدد پر بھروسہ کئے رہینگے۔ کچھ نہیں کر سکینگے۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ خود کچھ کرنا شروع کریں۔ مگر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ خود مسجد بنانا تو الگ رہا۔ جماعت احمدیہ جو لندن میں مسجد کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ حالانکہ احمدی حکومت تو کیا کسی مسلمان کو چندہ دینے کے لئے بھی مجبور نہیں کرتے۔ وہ صرف خدا کے فضل پر بھروسہ رکھ کر اپنی محنت کی کمائی سے لندن میں مسجد بنانا چاہتے ہیں ؎

◆

کیا ہم برطانیہ پرست ہیں؟

زمیندار کے سابق ایڈیٹر مسٹر ظفر علی خان نے ہمیشہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے خلاف زہر افشانی کی اور ہمیشہ منہ کی کھائی۔ اب ان کے نقش قدم پر چلتا ہوا موجودہ ایڈیٹر زمیندار نمک حلال بننے کے لئے کبھی کسی جماعت کو ہمنوا بناتا ہے اور کبھی خود امام جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی کرتا رہتا ہے۔

چنانچہ ۱۴ جنوری کے زمیندار میں کلیمی دہلی کی بابو لال کے عنوان سے مولوی بشیر الدین احمد خلف مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی کو برا بھلا کہتے ہوئے ان کے ساتھ ہمارے امام کا ذکر بھی کیا ہے چنانچہ لکھا ہے:-

"آپ (مولوی بشیر الدین احمد دہلوی) کا کیا قصور ہے اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال قادیان میں موجود ہے۔"

مولوی بشیر الدین احمد دہلوی کے متعلق زمیندار نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا جواب تو وہ خود دے سکتے ہیں۔ ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر نام کی کسی قدر مشابہت کی وجہ سے "زمیندار" کو اس حملہ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ تو کیا وہ یہی حق بانی زمیندار کے متعلق ان کے کسی ہم نام کو سامنے رکھ کر استعمال کرنے کے لئے بھی تیار ہے جناب قاضی سراج الدین احمد صاحب کا نام زمیندار کو خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ چونکہ ان کو "برطانیہ پرست" سمجھنے میں بھی زمیندار کو کوئی شک نہیں۔ اسلئے کیا وہ یہ لکھنے کے لئے تیار ہے کہ:-

"آپ (قاضی سراج الدین احمد صاحب) کا کیا قصور ہے۔ اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال . . . میں موجود ہے۔"

ہم نام کی مشابہت کی وجہ سے صفات کی مشابہت کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص میں جو بات پائی جائے۔ وہ اس نام کے دوسرے شخص میں ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن "زمیندار" اس کا قائل ہے اسلئے اسے مذکورہ بالا الفاظ کو درست قرار دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔

اب رہی یہ بات کہ امام جماعت احمدیہ "برطانیہ پرست" ہیں یہ الزام کوئی ایسا شخص آپ پر ہرگز نہیں لگا سکتا جسے صداقت اور راست بازی سے کچھ بھی حصہ ملا ہو۔ اور جس نے آپ کی ان تحریروں کو پڑھا ہو۔ جو گورنمنٹ کے متعلق آپ نے تحریر فرمائی ہیں۔ یہاں ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اس تقریر سے جو آپ نے جماعت احمدیہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر فرمائی چند الفاظ درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم پر گورنمنٹ کا کوئی خاص احسان نہیں کہ ہم اسکی خوشامد کریں کوئی بھی نہیں۔ دنیا کی کوئی حکومت نہیں جو ہمارا سر اپنی طاقت اور قوت کے زور سے اپنے آگے جھکا سکے مومن کا سر کسی دنیاوی طاقت کے آگے کبھی نہیں جھک سکتا اگر جھکتا ہے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے ہی جھکتا ہے۔ چونکہ ہمیں خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس حکومت میں رہیں۔ اس میں امن قائم رکھیں اور فتنہ نہ پھیلائیں۔ اسلئے ہم گورنمنٹ کی وفاداری کرتے ہیں۔ نہ کہ گورنمنٹ سے کوئی فائدہ اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے۔ اگر ہمیں گورنمنٹ دکھ بھی دیگی۔ تو پھر بھی ہم وفاداری کرینگے۔ اور جبتک اسکے علاقہ میں رہینگے۔ فتنہ و فساد کی طرف قدم نہ اٹھائینگے۔ خواہ وہ ہم پر ظلم ہی کیوں کرے اور ہمیں دکھ ہی کیوں نہ دے۔ اگر ایسی حالت ہو جائیگی۔ کہ ہمارا اس علاقہ میں رہنا مشکل ہو جائے تو بھی ہم ملک میں فساد نہیں کرینگے بلکہ اس ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے جائینگے پس ہم خوشامدی نہیں۔ وہ لوگ جو ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں یا در حقیقت جہاد وغیرہ کا دعویٰ کرتے ہیں ہم ان سے زیادہ جری ہیں اور ہم نے یہ عمل سے دکھا دیا ہے۔ کہ جہاں ہمیں دین کے معاملہ میں دوسروں کا خطرہ پیدا ہوا عمل ہم نے اپنی کوئی پرواہ نہیں کی۔"

یہ چند الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ہر ایک سمجھدار انسان ... نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ ہم ہرگز گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں ہیں اور نہ ہم برطانیہ پرست ہیں۔ بلکہ حقیقی طور پر ہم خدا پرست ہیں ؎

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق

سوال اور اس کا جواب

(۱)

ڈاکٹر عبدالحکیم سخت اپنی زندگی کے آخری سال ایسی گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں بسر کئے کہ عوام کی یاد سے بالکل اتر گیا۔ لیکن اس کی موت کے اعلان نے بعض لوگوں کو اس کی طرف پھر متوجہ کر دیا ہے۔ اور وہ اس کے متعلق سوال کرنے لگے ہیں۔ جیسے کہ ایک شخص نے دریافت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۲۲ و ۴۲۳ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اسکی مدد کریگا۔"

چونکہ ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی مرزا صاحب کی وفات کے متعلق ہے۔ اور مرزا صاحب اس پیشگوئی کے متعلق انہی صفحات میں یہ فرماتے ہیں:۔

"مگر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اسکو ہلاک کریگا اور میں اسکے شر سے محفوظ رہونگا۔"

ایسکے متعلق سوال ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب سچے تھے۔ تو انکی وفات ڈاکٹر صاحب کے بعد واقع ہوتی۔ لیکن مرزا صاحب پہلے فوت ہوگئے۔ اور ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کے بعد ہیں۔ تو سچا کون ہوا؟

ڈاکٹر کے الہامات

قبل اسکے کہ میں اس سوال کا جواب لکھوں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم اور اسکے الہامات کے متعلق کچھ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ سو ناظرین کو واضح رہے۔ کہ مرتد ہونے سے پہلے یہ شخص ۲۰ سال تک حضرت مسیح موعود کے مریدین میں شامل رہا۔ اور حضرت مسیح موعود کے صادق و راستباز ہونے پر اپنے الہامات و خوابات بھی بیان کرتا رہا۔

ڈاکٹر کے مرتد ہونے کی وجہ

اسکے مرتد ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے بعض ایسے عقائد اختراع کئے جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف تھے۔ جیسے کہ ان عقائد میں سے ایک اس نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ نجات پانے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جائے بلکہ ایسے لانے بغیر بھی نجات ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ذکر الحکیم خاتمہ کے اس خط میں کہتا ہے۔ جو ڈاکٹر نے حضرت مسیح موعود کی طرف لکھا تھا کہ:۔

"تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے۔ اور توحید ذات و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ تیرا ایمان لانے کو یا کسی پر۔ اگر کہیں (خلاف اسکے قرآن میں) لکھا ہو۔ تو وہ آیت متشابہ ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد خدا پرست اور نیک سے نیکوکار ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لائیں۔"

اسپر حضرت مسیح موعود نے اس کی طرف خط لکھا اور سمجھایا کہ یہ عقیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ مگر اس نے اسکا جواب دیا۔

"اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ اتباع محمدی نجات کا آسان رستہ ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اس سے ذات باری کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان (محمد صلعم) کے زیر تابع ہو گئے۔" (الذکر الحکیم ص۸ حاشیہ)

پھر حاشیہ ص۹ میں لکھا۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خدا پرست اور نیک چلن ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانینگے۔ تو نجات نہیں پائینگے۔"

جب خدا کے پیارے مسیح نے دیکھا کہ اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اور وہ دن بدن شوخی میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور عقائد فاسدہ کو نہیں چھوڑتا تو آپ نے ۳ مئی ۱۹۰۶ء کو اخبار بدر اور الحکم کے ذریعہ عبدالحکیم کو اپنی جماعت سے خارج کرنے کا حسب ذیل اعلان کیا۔

"میں اپنی جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ عبدالحکیم سے بکلی قطع تعلق کریں۔ اسکے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں۔"

اس اعلان کو پڑھکر ڈاکٹر مذکور آگ بگولا ہوگیا۔ اور بجائے اسکے کہ اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کرتا۔ اور زبان بگاڑ گیا۔ اور حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کرنے شروع کئے۔ اور حد سے زیادہ بدزبانی اور دشنام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

عبدالحکیم کا ایک اعتراض اور اس کی مشابہت

سب سے بڑا اعتراض جو اس نے حضرت مسیح موعود پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا۔ کہ لوگوں سے روپے لیتے ہیں۔ اور جس طرح چاہتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی کتب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے۔ جیسے کہ الذکر الحکیم ۴ کے صفحہ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۲۵ و ۴۰ و ۴۳ و ۸۳ و ۸۴ وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ اپنی کتابوں کے شائع کرنے کے لئے چندے جمع کرتے ہیں۔ اور جس طرح ہو سکتا ہے۔ مکر و فریب کر کے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں۔ اور اسے جس طرح چاہتے ہیں۔ جا و بیجا صرف کرتے ہیں۔ کوئی حساب وغیرہ نہیں۔

ایسا اعتراض نبی کریم پر پہلے ہو چکا ہے۔

ناظرین یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ ہمیشہ انبیاء پر ان کے مخالفین ایسے اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نبی کریم پر بھی یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ آپ مال کو تقسیم کرنے میں عدل نہیں کرتے۔ جیسے حدیث مسلم اور بخاری میں وارد ہے۔

عن جابر ابن عبداللہ قال اتی رجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ منصرفہ من حنین وفی ثوب بلال فضۃ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقبض منہا یعطی الناس فقال یا محمد اعدل قال ویلک ومن یعدل اذا لم اکن اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل. فقال عمر ابن الخطاب دعنی یا رسول اللہ فاقتل ھذا المنافق فقال معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون منہ کما یمرق السہم من الرمیۃ۔

(مسلم جلد ۱ مطبوعہ مصر ص۲۹۱)

[illegible]

of Jesus Christ

[illegible] Atonement the [illegible]

upon the witness.

The Confession [illegible]

[illegible]

کیا حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں؟

ایک بہن نے مولوی سید ممتاز علی صاحب ایڈیٹر تہذیب نسواں کو لکھا کہ میرے بھائی فرماتے ہیں۔ آسمان کچھ نہیں۔ صرف نگاہ کی کمزوری ہے۔ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ کیا یہ سچ ہے یا غلط؟ اگر سچ ہے تو پھر اللہ میاں کہاں بستے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کہاں ہیں۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے جنت اور دوزخ کو چھوڑ کر آسمان کے متعلق تو یہ لکھا کہ "آسمان کوئی سخت اور ٹھوس چیز نہیں۔ ورنہ جو چیز صریحاً سامنے موجود ہو۔ اس کا کون انکار کر سکتا ہے۔" اور خدا کے آسمان پر ہونے کی نسبت ایک جگہ یہ لکھا کہ "خدا میاں کی ذات ایسی انوکھی ہے کہ اس کے لئے زمان و مکان یعنی وقت اور جگہ کی ضرورت نہیں۔ نہ کبھی تو کوئی جگہ نہیں رہتا۔ گو سب جگہ ہے۔ اس نے فرمایا ہے نحن اقرب الیه من حبل الورید۔ یعنی ہم انسان سے اس قدر قریب ہیں۔ کہ اس کی جان بھی اتنی قریب نہیں۔ پس وہ اگر آسمان پر ہوتا۔ تو اس قدر قریب کس طرح ہوتا۔" اور دوسری بات یہ تحریر فرمائی۔ "یہ سب کو معلوم ہی ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ اور اس کے چاروں طرف آسمان گھرا ہوا ہے۔ اور زمین پر ہر طرف آبادی بھی ہے پس جو آسمان ہمارے سر پر ہے۔ وہ امریکہ والوں کے پاؤں کے نیچے ہے۔ اور جو آسمان امریکہ والوں کے سر پر ہے۔ وہ ہمارے پاؤں کی طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ معاذ اللہ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے۔"

ان دونوں باتوں سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے نزدیک خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں کیونکہ اگر خدا آسمان پر ہو۔ تو نحن اقرب الیه من حبل الورید کی آیت درست نہیں رہتی۔ اور دوسرے چونکہ زمین گول ہے۔ اور آسمان اس کے چاروں طرف گھرا ہوا ہے۔ اور زمین کے ہر طرف آبادی ہے۔ اسلئے اگر خدا تعالیٰ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے۔ گویا خدا کے آسمان پر ہونے کی وجہ سے اس کی بے ادبی ہو گی۔

اب میں ان باتوں کو پیش کر کے ان لوگوں سے جو حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ یہ پوچھتی ہوں کہ اگر حضرت عیسیٰ سچ مچ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو کیا ان کی اس طرح بے ادبی نہیں ہوتی۔ کہ کبھی تو نعوذ باللہ ہمارے پاؤں کے نیچے آ جاتے ہیں۔ اور کبھی امریکہ والوں کے نیچے۔

جناب مولوی سید ممتاز علی صاحب نے آسمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے متعلق بھی بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے لکھ دیا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ جب خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ اور اس کا آسمان پر ہونا قرآن کریم کی آیت نحن اقرب الیه من حبل الورید کے خلاف ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آسمان خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے لئے ہی بنایا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

دیکھو اب نہ تو قرآن شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ اور نہ کسی حدیث میں۔ قرآن شریف میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی۔ اے عیسیٰ میں تجھ کو وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اس میں آسمان پر اٹھانے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ چونکہ خدا نے کہا ہے کہ میں عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھاؤں گا اور خدا آسمان پر ہے۔ اسلئے خدا نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اسکے رد میں اور بہت سی دلیلیں ہیں۔ لیکن میں اس وقت صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ خدا جب خود آسمان پر نہیں۔ جیسا کہ مولوی سید ممتاز علی صاحب نے لکھا ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے۔

وہ لوگ جو اپنی باتوں کے مقابلہ میں قرآن شریف کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ کہہ دینگے۔ کہ ہم مولوی ممتاز علی صاحب کی بات کو نہیں مانتے۔ خدا آسمان پر ہی ہے۔ اور آسمان پر ہی خدا نے حضرت عیسیٰ کو اٹھا لیا ہے۔ مگر کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ضرور ہی آسمان پر لے جانا تھا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتا جو سب نبیوں کے سردار تھے۔ اور سب نبیوں پر جن کو فضیلت حاصل تھی۔ کیا ان سے زیادہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر جانے کا حق تھا۔ افسوس لوگوں کے دلوں میں رسول کریم کی محبت نہیں رہی۔ ورنہ کیا [illegible] کی محبت کے ہوتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ تو فوت ہو کر زمین میں دفن ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ ابھی تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ وہ ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوے کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ حضرت عیسےٰ اسی طرح فوت ہو گئے ہیں جیسے اور نبی فوت ہوتے چلے آئے۔ لیکن غیر احمدی مولوی سمجھتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور پھر دوبارہ دنیا میں آئینگے۔ یہ کیسی کچی بات ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نیا انسان نہیں بنا سکتا۔ جو اس نے ان کو سنبھال رکھا ہے۔ کہ جب دنیا میں نبی کی ضرورت پیش آئیگی تو ان کو بھیج دونگا۔ کیونکہ میں اور تو بنا نہیں سکتا۔

یہاں میں ایک مثال لکھتی ہوں۔ دیکھو جو غریب ہوتا ہے۔ وہ ایک وقت کے کھانے میں سے دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑتا ہے لیکن جو امیر ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ وقت کے وقت تازہ بتازہ تیار کرا سکتا ہے۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ آج کل کے مولویوں کی ایسی حالت ہو گئی ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو ایک فقیر کی حالت سے بھی زیادہ حقیر کر رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور جلد ان کی آنکھیں کھول دے اور وہ دیکھ لیں کہ خدا کا نبی جو آنا تھا وہ آ گیا اور جنہوں نے اسکو مانا وہ دنیا کی آگ سے بھی اور آخرت کی آگ سے بھی بچ گئے۔ اور ان پر خدا کی برکتیں نازل ہونے لگیں۔ اور جنہوں نے خدا کے نبی کا انکار کیا۔ وہ ذلیل اور خوار ہو رہے ہیں۔ والسلام

خا ــــــ ار

احبہ از قادیان دار الامان

نبی یا محدث

(از)
مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ نبی یا محدث میں مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کے مضمون مندرجہ میں نبوت تشحیذ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کا ذکر کیا ہے۔ ناظرین مولوی محمد احسن صاحب کے مضمون کو پڑھ چکے ہیں۔ اس میں یہ لکھا ہے۔

"کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء گذرے وہ تمام اس نبوت یعنی شرائط نبوت غیر تشریعی کے ساتھ ممتاز کئے گئے۔ کیونکہ نبوت اسلام کی [illegible] تمام تورات پہ ختم ہوگئی تھی۔ × × × سلسلہ نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کا ہرگز ہرگز بند یہ سلسلہ نہیں۔ تمام قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس کی مثبت ہیں۔ حضرت موسیٰ صاحب شریعت کے بعد جس قدر انبیاء ہوئے وہ غیر تشریعی نبی تھے"

یہ خلاصہ ہے سید صاحب کے مضمون کا جو مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو باطل ٹھہراتا ہے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے بمقام وہی نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس طریق حصول نبوت سے انکار کیا ہے اور کس وہبی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور یہ بھی خوب معلوم ہے۔ کہ مکفرین نے کن باتوں کو مدنظر رکھ کر فتویٰ کفر دیا تھا۔ فتویٰ مکفرین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ الزام مکفرین نے حضرت مسیح موعودؑ پر لگائے۔ ایک الزام کی نسبت مکفرین لکھتے ہیں۔ "اس افترا کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول یہ کہ ہرچند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے۔ × × × پہلے عذر کا جواب یہ ہے۔ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے۔ کہ مجھے نبوت کا اس کو دعویٰ ہے۔ اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے نبوت کا وہ مدعی ہے۔ مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے۔ کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہوسکتا۔ اس کی عام وقت توضیح مرام × × × جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی تعریف ہے۔ جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے۔ × × × اس دعویٰ × × کرنے کا زمانہ آئندہ آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے۔ تو وہی نبوت تھی اور جیسی کہ جس کے اب آپ مدعی ہیں۔ آپ کے دجال ہونے کے لئے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعویٰ نبوت کرے (محدث یا کچھ نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔" صفحات ۲۶، ۲۷ فتوے مکفرین

اس تحریر نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مکفرین کے فتویٰ کی بنا محدثیت کے معنے اور اس کی حقیقت کی تشریح پر ہے۔ سو نہ تو ہم کو ان معنی اور اس کی تشریح سے انکار ہوا ہے۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود نے کبھی انکار کیا ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے۔ باطل ثابت ہوتا ہے۔

آخر پر میرا یہ مطالبہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب سنہ ۱۹۰۸ء تک جماعت کے کسی ایک فرد کی تحریر سلسلہ کے اخباروں میں دکھادیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ غیر نبی تھے۔ اور ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۴ء تک جماعت احمدیہ کا یہ مذہب تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ امتی نبی۔ مجازی نبی۔ بروزی نبی۔ غیر شریعت جدیدہ کے تھے۔ فقط۔

الراقم محمد سیف المین المحمدی۔ سابق سکرٹری احمدیہ انجمن [illegible]

نظم

نہ ہو

(از جناب منشی عبد الخالق صاحب۔ سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر گڑھ)

عقل دی ہے تجھے اللہ نے ناداں نہ ہو
ہوش کر بہر خدا جا کے انجان نہ ہو

مان لے بات مری منکر قرآن نہ ہو
کرکے تکذیب کہیں دیکھ پشیمان نہ ہو

کیا مسلمان ہے گر عاشق قرآن نہ ہو
مورد لطف عطا حضرت رحمان نہ ہو

دل وہ پتھر ہے کہ جس دل میں سوز دھیان نہ ہو
خانہ ویران ہے وہ جس میں کہ مہمان نہ ہو

سینہ حسرت ہے اگر پھر بھی ہے قلاش فقیر
دل کے گنجینہ میں گر دولت ایمان نہ ہو

بادۂ عشق سے لبریز ہو قلب مضطر
سینہ صد چاک ہو پھر چاک گریبان ہو

دردِ دل۔ سوز جگر آہ و بکا جوش جنوں
چشم پرنم ہو مگر شکوۂ جاناں نہ ہو

ہیچ ہے جبہ و دستار و عصا ریش دراز
[illegible] وقت پہ اسے شیخ گر ایمان نہ ہو

دیکھ لے گلشن احمد کو اگر تو زاہد
جنت الخلد کی خواہش تجھے اک آن نہ ہو

تیس آیات سے ثابت ہے وفات عیسیٰ
ہم نوا ہو کے مسیحی کا کرستان نہ ہو

حسن یوسف کو اگر دیکھ سکے چشم یعقوب
یاد بھولے سے اسے یوسف کنعان نہ ہو

منکر دین خدا ہو تو نہ کیوں خوار و ذلیل
دور از رحمت حق کس لئے شیطان نہ ہو

کیوں نہ محبوب خدا عزت و عظمت پائیں
دشمنوں کے لئے کیوں خانہ زندان نہ ہو

بات یہ ہے کہ بڑے کام کا انجام بُرا
سوچ کر کام کرو تاکہ پشیمان نہ ہو

خشک باتوں سے نہیں فائدہ عبد الخالق
ساغر قلب میں جب تک مئے عرفان نہ ہو

مکتوبات امام

(مرسلہ مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قائم مقام [illegible])

نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ نماز کی پابندی کرانے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو مرد دانستہ نماز باجماعت میں غفلت کرے۔ ایک آنہ جرمانہ ادا کرے۔ اور جو عورت دانستہ نماز میں غفلت کرے۔ وہ دو پیسے ادا۔ جو نماز جمعہ میں دانستہ غفلت کرے۔ اس سے چار آنہ جرمانہ لئے جائیں۔

اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھوایا۔

"جوش تو اچھا ہے۔ اور قابل قدر۔ مگر جرمانہ بدعت ہے۔ یہ [illegible] ہو سکتی ہے۔ جس کے ادا کرنے میں اگر کسی قسم کی سستی ہو جائے۔ تو خود ہی اس پر جرمانہ کرے۔ نماز کی غفلت روح کی قربانی سے دُور ہو سکتی ہے۔ پیسوں کی قربانی سے نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز باجماعت کے متعلق ہی فرمایا ہے۔ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے شخص کا گھر جلا دوں۔ گویا کہ کلی نماز کا تارک ہو۔ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور ہر ایک نماز اس کی جماعت سے رہ جاتی ہے۔ اور اس کے لئے سخت دکھ اور صدمہ کا باعث نہیں ہوتی۔ اس شخص کے دل میں درحقیقت اسلام داخل ہی نہیں۔ اس کا ظاہری علاج نصیحت ہے۔ اور باطنی علاج دُعا ہے۔ جو اس سے بھی نہ سمجھے۔ خلیفۂ وقت سے اجازت لیکر اُسے اپنی جماعت سے الگ سمجھنا چاہیئے۔ نماز اسلام کا ایک رُکن ہے۔ فوج میں لنگڑے آدمی نہیں رکھے جاتے۔

والسلام

مصائب آنے کا باعث

"بلائیں اور مصیبتیں دو ہی وجہ سے آیا کرتی ہیں یا نبیوں کے انکار سے یا شریعت کے انکار سے جبکہ اسکے ساتھ ظلم بھی شامل ہو۔ انکار شریعت سے کبھی عذاب نہیں آتا۔ ان علاقوں کے لوگ احمدی ہیں۔ احمدی ہوکر انہوں نے آپس میں تفرقہ کیا۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں فساد کو ایسا طول دیا کہ [illegible]۔ مگر ان کی سمجھ میں بات نہ آئی۔ ابھی کیا ہوا ہے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

جب تک کہ اس علاقہ کے احمدی کہلانے والے لوگ جھگڑوں اور لڑائیوں کو ترک نہیں کرینگے۔ ان کے سر سے یہ مصیبتیں بھی نہیں ٹلینگی۔ اس علاقہ کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کو کافر کہہ کر اور بڑے بڑے چندے دیکر تمام ذمہ داریوں سے بچ گئے ہیں۔ نہ دوسروں کو کافر کہہ کر وہ خدا کو خوش کر سکینگے۔ اور نہ چندوں میں دوسری جماعتوں سے بڑھکر۔ جب تک وہ اخلاق نہیں سیکھیں گے۔ اور شورش نہیں چھوڑینگے۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک ان سے نہیں بدلیگا۔ خدا تعالیٰ درندوں کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں دیتا۔

میرا یہ خط دوسروں کو بھی سُنا دیں۔

تزکیہ روحانی سلسلہ میں داخل ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا ہے۔ کہ میں تاحال احمدیت سے مشرف نہیں ہوا۔ مگر اس فرقہ میں شامل ہونے کی آرزو مدت سے بے چین کر رہی ہے۔ میری اس فرقہ میں تاحال شامل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں مدت سے افعال شنیعہ کا مرتکب ہوں۔ اور ان افعال کی موجودگی میں سلسلہ احمدیہ جیسے پاک مذہب کو اختیار کرنا اس کو دھبہ لگانا چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جواب دیا کہ۔

"مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر کوئی شخص علانیہ احکام شریعت کو توڑتا ہے۔ اور اپنے طریق کو ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو بیشک ایسے شخص کا سلسلہ میں داخل ہونا اس کا سلسلہ کو بدنام کرنا ہے۔ لیکن اگر انسان یہ نیت رکھتا ہو۔ کہ وہ اپنے گناہوں سے چھوٹنے کی پوری کوشش کریگا۔ اور علی الاعلان شریعت کے احکام کی ہتک نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا اس دن کی انتظار میں بیعت نہ کرنا جس دن وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جائے۔ ایک وہم ہے کیونکہ اگر روحانی سلسلوں سے باہر رہ کر بھی کوئی شخص کلی طور پر پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے تو پھر ان سلسلوں کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ روحانی سلسلوں کے دو ہی کام ہوتے ہیں۔ ایک تزکیہ۔ دوسرا تقدیس۔ اگر انہیں سے ایک حصہ باہر رہ کر بھی حاصل ہو سکتا ہے تو دوسرا بھی ہو سکتا ہے پھر اس صورت میں ان کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ والسلام

ہر ایک احمدی مبلغ ہے

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

"آپ کا خط آیا۔ چاہئے تھا ہوتے۔ آپ اپنے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہیں۔ یہاں سے کسی مبلغ کے بھیجے جانے کی انتظار میں نہ رہیں کیونکہ ہر ایک احمدی مبلغ ہے۔ اسلام اپنے ابتدائی زمانہ میں علماء کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ جب دل میں جوش ہو تو زبان میں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیدیتا ہے۔ دلائل تو ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ مگر صداقت ہر زمانہ میں نہیں پھیلتی۔ بلکہ اس زمانہ میں پھیلتی ہے کہ جب ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جن کے دلوں میں سوز و گداز ہو۔ اور جو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک ترقی کر جاتے ہیں کہ اس کی مخلوق کی تباہی ان سے ایک منٹ کیلئے بھی دیکھی نہیں جاتی۔ تب انکے دلوں سے روحانی شعاعیں نکل کر ان کے ساتھ ملنے والے لوگوں کے دلوں پر [illegible] ہوتی ہیں۔ اور بغیر اسکے کہ وہ ایک لفظ بھی کہیں۔ ان [illegible] دلوں میں اصلاح شروع ہو جاتی ہیں۔ پس دل میں بنی نوع کی سچی ہمدردی [illegible] لوگوں کو [illegible] سے [illegible] ہو [illegible]

کلام الامام

استخارہ کس طرح ہوتا ہے

یہ خطبہ نکاح حضور نے ۳۰ دسمبر کو عصر کے وقت پڑھا۔
جبکہ حضور خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے لگے تھے۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نکاح کے متعلق جو ہدایات ہوتی ہیں۔ ان کا مختصر ذکر مختلف دنوں میں کرتا رہا ہوں۔ چونکہ اب جمعہ کا وقت ہے۔ دوستوں نے واپس جانا ہے۔ اس لئے میں انہی نصیحتوں کی طرف ان کو جن کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ اور پھر ایک دفعہ اپنی جماعت کو ادھر متوجہ کرتا ہوں۔ کہ تم نکاحوں کے معاملات درست کرو۔ اس درستی کے لئے اخلاص اور دعا اور استخارہ سے کام لو۔ تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔ اور ہماری نسلیں نیک ہوں۔ دعا سے پہلے کوئی فیصلہ مت کرو۔ بلکہ دعا اور استخارہ کرتے وقت اپنی تمام راؤں اور فیصلوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم فیصلہ کرنے کے بعد دعا اور استخارہ کروگے۔ تو وہ بابرکت نہیں ہوگا۔ استخارہ اور دعا وہی بابرکت ہوگی۔ جس میں تمہاری رائے اور فیصلہ کا دخل نہو۔ تم خدا پر معاملہ کو چھوڑ دو۔ اور دل اور دماغ کو خالی کر لو۔ اور اس کے حضور میں عرض کرو۔ کہ خدایا۔ جو تیری طرف سے آئے گا۔ وہی ہمارے لئے بابرکت ہوگا۔ اور ہماری بہتری کا موجب ہوگا۔ یہ نصیحت میں پھر خاص طور پر کر دیتا ہوں۔ اس وقت دو نکاح ہیں۔

(۱) فضل بی بی بنت مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا نکاح ۲۰۰ سو روپیہ مہر پر عبد الحمید احمدی پسر کرم بخش جالندھری سے۔

(۲) خورشید بیگم بنت محمد الدین صاحب کا نکاح ۵۰۰ سو روپیہ مہر پر ظہور الدین دھرم کوٹی سے۔

مولوی عمر الدین صاحب بہت مخلص ہیں اور تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی لڑکی کیلئے بالخصوص دعا کریں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی اور مسئلہ نبوت

صداقت ہر زمانہ میں صداقت ہے۔ اگرچہ ظاہر پرست دنیا اس کی تہ کو نہ پہنچ سکے۔ خدا کے وعدوں کے مطابق مسیح موعود کا نزول ظہور ہو گیا۔ مگر الفاظ پرست ابھی تک اُسے نہیں سمجھے ہیں۔ مسیح موعود کی تعلیم حقیقی قرآنی تعلیم ہے۔ لیکن محروموں کو اس سے نفرت ہے ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

اس کی وجہ صرف خودبینی اور غفلت ہے۔ جو نادانوں کو گستاخی و بے ادبی سکھا کر ہلاکت میں ڈال دیتی ہے ؎

ہمسری با انبیاء برداشتند ۔ اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد ۔ کم کسے ز ابدالِ حق آگاہ شد

مسیح موعود کی تشریح فرمودہ قرآنی صداقتیں جدید یا انوکھی نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی ناداں ان سے منہ پھیرے ہوئے بھاگے جاتے ہیں۔

آج ہم تعلیم مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست گواہ دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ جس کے آگے عموماً تمام اسلامی دنیا اور بالخصوص اہل تصوف سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی معنوی عالم اسلام میں ایک عظیم الشان بزرگ ہیں۔ میں نے آپ کی مثنوی معنوی از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ بلکہ سبقاً سبقاً بھی کچھ پڑھی ہے۔ اس مثنوی میں جس قدر احمدیت کی تائید ہے۔ وہ بڑی تفصیل کو چاہتی ہے۔ میں نمونہ کے طور پر بعض ایسی باتیں یہاں بیان کروں گا۔ جو کھلے کھلے اور واضح طریق سے عقائد احمدیہ کے لفظ بہ لفظ مطابق ہیں۔

اجرائے نبوت کے متعلق غیر احمدی علماء بڑی بڑی بحثیں کرتے ہیں۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں سے مسئلہ کو بہت پیچیدہ بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن مولانا روم اس کو اس قدر واضح اور نہایت صاف طور پر بیان کرتے ہیں۔ جس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ فرماتے ہیں ؎

مظہرِ حق است ذاتِ پاکِ او ۔ زو بجو حق را و از دیگر مجو

یعنی انسان کامل جو مظہر حق ہے۔ اسی کے ذریعہ سے خدا کی تلاش کرو۔ نہ اور ذریعے سے۔ ؎

ہر خیال و حیلہ کم کن تا ترا ۔ [illegible]

اپنے خیالات اور حیلہ و بہانہ چھوڑ دے کیونکہ خدا نے غنی مختار انسان کو بہت کم مہلت دیا ہے۔

مکر کن تا وا رہی از مکر خود ۔ مکر کن تا فرد گردی از جسد

مکر کن یعنی تدبیر (یعنی ایسی تدبیر کر کہ تو اپنے نفس کے مکر سے چھوٹ جائے۔ اور ایسی تدبیر کر کہ تو جسد سے بچ کر یکتا ہو جائے۔ اور پہلے کے دو شعروں کے درمیان ایک شعر ہے۔ جو مسئلہ نبوت کو نص صریح خوب صاف کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے ۔ تا نبوت یابی اندر امتے

نیکی کی راہ میں ایسی تدبیر کر۔ کہ تو امت میں رہ کر نبوت حاصل کر لے۔ یہ شعر بہت صاف ہے۔ اور اس میں کوئی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ مولانا صاف طور پر کہتے ہیں۔ اور ترغیب دیتے ہیں کہ دینی خدمت کرو۔ تاکہ تم امت میں رہ کر نبوت حاصل کرلو۔ اب اس سے زیادہ صاف مضمون کیا ہوگا۔

تائید مزید شاید بعض لوگوں کو خیال ہو کہ اس شعر کی تشریح گذشتہ شارحین نے کچھ اور کی ہوگی اس لئے ہم وہ حاشیہ کا نوٹ بھی لکھ دیں۔ جو مثنوی کے ساتھ اس شعر کی تشریح کے لئے شارحین نے لکھا ہے جس سے اور بھی ہمارے عقیدے کی تائید ہو جاتی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "تحقیق دریں مقام آنست" یعنی اس شعر کی تحقیق اور اس کی مراد یہ ہے۔ کہ ہرگاہ انبیاء مامور تا آخر غیر تشریعی است نیں این نبوت عامہ است۔ زیرا کہ نبوت عامہ اولیا می رسد و ایشان را انبیاء الاولیاء گویند۔ و ایں انبیاء اولیاء را لازم است۔ کہ تابع نبی مشرع باشند۔ یعنی اگر تشریعی نبوت ہو۔ تو اس کو نبوت عامہ کہتے ہیں۔ اور اس نبوت پر اولیاء پہنچتے ہیں۔ اور ان کو الانبیاء والاولیاء کہتے ہیں۔ (جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے امتی نبی کے لفظ

[illegible]

ہندوستان کی خبریں

محاصل ریلوے میں غیر معمولی اضافہ شملہ ۱۴ جنوری۔ یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے یکم جنوری ۱۹۲۱ء تک ریلوں کی خالص آمدنی سالگذشتہ ۱۹۱۹ء کے اسی عرصہ کی نسبت دو کروڑ انچاس لاکھ چھیانوے ہزار چار سو ستانوے روپے زیادہ ہے۔

کلکتہ کے کالجوں کا بائیکاٹ کم و بیش دو ہزار طلباء نے کلکتہ اور مضافات کے کالجوں سے انقطاع کر لیا ہے۔ اور طلباء کا بیشتر حصہ عدم تعاون کی تحریک کی وسعت میں مصروف ہے۔ کلکتہ کے جن کالجوں سے منقطع کیا گیا ہے۔ وہ آٹھ ہیں۔

جنوبی افریقہ سے ڈیڑھ سو ہندوستانیوں کی واپسی بمبئی ۱۴ جنوری۔ الفا کا نامی جہاز تجویز واپسی کے ماتحت جو ایک سو پچاس ہندوستانی مرد عورتیں۔ اور بچے جنوبی افریقہ سے واپس ہوئے تھے وہ بمبئی پہنچے ہیں۔ پولیس ان کی نگران ہے۔ یہ لوگ عنقریب وطن کو جائینگے۔ بالعموم یہ مدراس کے صوبہ کے باشندے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ ان کو بغیر کرایہ کے سفر کی اجازت ملی۔ اور توقع ہے۔ کہ اندرون ملک کیلئے بھی ریل کا کرایہ ملیگا۔ جن لوگوں کے پاس روپیہ تھا۔ انہیں ۵ پونڈ لینے کی اجازت ملی۔ جس کا بقایا ادا ہونے والا ہے اور جن کے پاس کچھ روپیہ نہ تھا۔ انہیں دو پونڈ ملے۔

لالہ لاجپت رائے کا پیغام ۱۶ جنوری کے بندے ماترم میں لالہ صاحب کا ایک پنجاب کے طلباء کے نام مفصل پیغام پنجاب کے کالجوں کے طلباء کے نام شائع ہوا ہے۔ جس میں لالہ صاحب فرماتے ہیں کہ ڈگریوں کی امیدواری سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور کالج چھوڑ دو۔ یونیورسٹی امتحانات کو بائیکاٹ کر دو۔ اور کالجوں کو سونا کر دو۔ اور ایک سال کے لئے اپنی خدمات قوم کو وقف کر دو۔

کولمبو میں طوفان باد و باراں کولمبو ۱۰ جنوری۔ شنبہ کی شب کو ایک زبردست طوفان باد و باراں ہوا۔ تمام شاہراہوں پر پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ بڑے بڑے درخت اپنی جڑوں سے اکھڑ کر زمین پر آرہے۔ تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ غریب لوگ بے خانماں ہو گئے۔ کئی بار برداری کے جہاز اور دو والی کشتیاں بالکل الٹ گئیں۔

کونسل کے نئے نائی اور میوہ فروش امیدوار لاہور ۱۱ جنوری۔ لاہور کے غیر مسلم حلقہ انتخاب کی جو نشست مسٹر گنپت رائے کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے خالی ہو گئی ہے۔ اس کے لئے [illegible] رائے بہادر لالہ موہن لال اور سیٹھ [illegible] لاہور کے وائس صدر۔ رائے بہادر ملک رام کے علاوہ مسٹر رام چند حجام۔ مسٹر خوشحال چند حلوائی۔ مسٹر [illegible] میوہ فروش امیدوار ہیں۔

جدید کونسلوں کے وزراء کی تنخواہوں کا سوال الہ آباد ۱۰ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے مجوزہ بلکہ کی رو سے جدید کونسلوں کے ہر ایک وزیر کی (؟) تنخواہ ہونی چاہیئے۔ جو ایک کونسل کے انتخابی ممبروں کو ملا کر لی ہے۔ وزراء [illegible] نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ممالک متحدہ کی ایجنسی میں ذیل کی قرار داد پیش کرینگے۔ کہ اس کونسل کے خیال میں جدید کونسلوں کے وزراء کو جو تنخواہ ملنی چاہیئے۔ وہ تین ہزار سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

لالہ لاجپت رائے کا خط بنام لالہ ہنسراج صاحب لالہ لاجپت رائے صاحب نے ۱۵ جنوری کے بندے ماترم میں لالہ ہنسراج صاحب کے نام کھلی چٹھی لکھی ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے گورنمنٹ اور یونیورسٹی کی پسندیدگی حاصل کرنے کی غرض سے بہت حد تک اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے اور شری سوامی جی مہاراج کی سپرٹ کو کچل دیا ہے۔ ہمارا صوبہ آپ کی بے نظیر قربانی کا از حد مشکور ہے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ گذشتہ ۱۹۰۷ء کے بعد آپ نے سماج اور کالج کی پالیسی کو دوسروں کیلئے ایسا بدل دیا۔ کہ آج اس سے برے نتائج ہمارے سامنے دکھائی دے رہے ہیں۔ آپ نے جو کچھ کیا۔ نیک نیتی سے کیا۔ کالج اور سماج کے بھلے کیلئے۔ مگر اس کا الٹا اثر ہوا۔ نہ تو سماج اور کالج ہی اپنے اصولوں پر قائم رہے۔ اور نہ گورنمنٹ ہی خوش ہوئی۔ ایسی صورت میں کیا میں آپ سے اپیل کر سکتا ہوں۔ کہ آپ اپنے ضمیر کی آواز سن کر یا تو لوگوں پر یہ اعلان کریں۔ کہ آپ نے اپنے اصول بدل دیئے۔ اور یا ان اصولوں کے مطابق اور نیز عام رائے کے مطالبہ کی وجہ سے دیانند کالج کو فوراً یونیورسٹی کے کنٹرول سے نکال کر ایک آزاد دیانند یونیورسٹی کی شکل میں تبدیل کر دیں۔ اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو۔ کہ آمدنی فیس کی کمی کی وجہ سے اپنے سٹاف کو کم کرنا پڑیگا۔ تو میں گذشتہ دو سال میں جو اوسط آمدنی فیسوں سے رہی ہے۔ اس سے جس قدر کمی آئندہ دو سال میں واقع ہوگی۔ اس کو پورا کر دونگا۔

پانیر کے خلاف درخواست نامنظور دہلی ۱۳ جنوری۔ مسٹر شلورتھ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے لونیہا شاہزادہ کے مقدمہ کے ملزموں کی درخواست جو انہوں نے پانیر الہ آباد انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڑھ اور مشرق گورکھپور کے خلاف ہتک عزت کے لئے کی تھی نامنظور کر دی ہے۔

چیف کمشنر سرحد رخصت پر دہلی ۱۳ جنوری۔ صوبہ سرحدی و شمالی کے چیف کمشنر سر ہملٹن گرانٹ ماہ مارچ میں رخصت پر جائینگے۔ سیاسی محکمہ کے مسٹر کیتھی ان کی جگہ کام کرینگے۔

ریاست پٹیالہ میں فوج کی تنخواہ میں ترقی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سپاہی کی تنخواہ بجائے گیارہ کے ۱۷ روپیہ ماہوار مقرر کر دی ہے۔ اور تین روپیہ انعام نیک چلنی اس کے علاوہ ہے۔

نواب کناٹ کے استقبال کے لئے راولپنڈی میں راولپنڈی میں نواب کناٹ کے استقبال کیلئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سڑکوں پر جھنڈے نصب کئے جا رہے ہیں جہاں نواب کناٹ بعد اپنے عملہ کے فروکش ہونگے۔ کیمپ لاؤس میں زائد فوج کے ٹھیرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ ڈیوک آف کناٹ کی

ممالک غیر کی خبریں

ہمالیہ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش لندن ۔ ۱۴ جنوری ۔ رائل جغرافیکل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کو اجازت مل گئی ہے کہ وہ ہمالیہ کی تحقیقاتی مہم بھیج سکے ۔ کیونکہ جو سیاسی روکاوٹ درپیش تھی ۔ یہ کام رائل جغرافیکل سوسائٹی اور الپائن کلب کے متعلق ہوگا ۔ ہمالیہ پر چڑھنے کا کام مشکل ہے ۔ مشکلات کو نظرانداز کرکے یہ دیکھنا ہے ۔ کہ اس بلندی پر انسان کہاں تک قائم رہ سکتا ہے ۔ پہلے ان راہوں کی تلاش ہوگی ۔ جو بلند چوٹی تک باسانی لے جائیں ۔ جماعت تجسس ۱۹۲۱ء میں ہندوستان آسکے گی ۔ اور سب انتظام ٹھیک کرکے ۱۹۲۲ء میں تبت کی راہ لیگی ۔

۶ ہزار بیکار اشخاص لندن ۔ ۱۰ جنوری ۔ کل ابرڈین میں چھ ہزار بیکار لوگ بیکاری کا وظیفہ لینے کو جمع ہوئے ۔ وہاں ان کو دیر تک انتظار کرنا پڑا ۔ کئی عورتیں بھوک کی وجہ سے غش کھا کر گر گئیں ۔ ایک بالشویکی مقرر نے مشورہ دیا کہ ہوٹل پر حملہ کرو ۔ مگر مجمع نے [illegible] انسپکٹر صاحب چلدئے ۔

ایران پر موسم بہار میں حملہ ہوگا خبر ہے کہ بالشویکوں نے ایک بہت بڑا لشکر باکو کی جانب جمع کیا ہے ۔ اور ان کا ارادہ ہے ۔ کہ تیس ہزار آدمیوں کی جمعیت سے موسم بہار میں حملہ کریں ۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ برطانیہ کے مالیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایران کو بالشویک بننے سے روکنے کے لئے ایک بہت ہی خطرناک قسم کی ذمہ داریوں میں پڑنا انتہا درجہ کا پاگل پن ہوگا ۔ ایرانیوں کو اتنا ضرور مشورہ دینا چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں ۔ اور بخارا کا حشر زیر نظر رکھیں ۔ جہاں بالشویکوں نے تمام مسلمان آبادی کو وحشیانہ طریق پر غلام بنالیا ہے ۔

یونان کے لئے خطرہ جدید لندن ۱۱ جنوری ۔ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یونان میں پھر خطرہ کی تجدید ہو گئی ہے ۔ موسیو راس کی حکومت کو مالی اختلال کے باعث تباہی کا سامنا ہے ۔ کاروبار بالکل بند پڑا ہے ۔

نہر سویز کا پل گرا دیا جائیگا لندن ۱۱ جنوری ۔ نہر سویز کو عبور کرنے کے لئے دوران جنگ میں پل بنایا گیا تھا ۔ وہ عنقریب گرا دیا جائیگا اور اس کی جگہ نہر کے نیچے زمین دوز راستہ بنایا جائیگا ۔

جدید وائسرائے ہند کی ہندوستان سے لاعلمی لندن ۔ ۱۱ جنوری ۔ لارڈ ریڈنگ کے وائسرائے مقرر ہونے پر جب کسی نے مبارکباد دی تو جواب میں لارڈ موصوف نے کہا کہ ان کی سمجھ میں کوئی وجہ نہیں آتی ۔ کہ انہیں کیوں وائسرائے منتخب کیا گیا ہے ۔ جبکہ انہیں ہندوستان کا علم بھی نہیں ۔ آپ صرف ہندوستان اس غرض سے آرہے ہیں ۔ کہ انصاف کریں ۔ اور انہیں یقین ہے ۔ کہ وہ اس میں ناکام نہیں رہ سکتے ۔

برطانوی وفد کی باریابی پشاور ۔ ۱۳ جنوری ۔ خبر ہے کہ تخت نشینی سے قبل امیر صاحب نے وفد کو استقبال کے لئے بلایا [illegible] کیا ۔ امیر صاحب روشن ضمیر ۔ خوش طبع ۔ خوشرو جوان ہیں ۔ وفد کو کابل میں دیکھ کر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ۔ برطانوی وفد کی حکومت کابل نے جو عزت و حرمت کی ہے اہل ملک پر اس کا بہت اثر ہوا ہے

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش لندن ۱۱ جنوری ۔ ایشیائے کوچک کے یونانی جنرل سٹاف کی ایک سرکاری اطلاع ترکان احرار کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے علاوہ دو سو ترکی قیدی اور سامان حرب کی ایک مقدار گرفتار کرنے کا بھی دعویٰ کرتی ہے جبکہ مرمرہ کے مشرق میں ایک مقابلہ ہوا ۔ اور دشمن کی ہزیمت سے پسپا ہونے پر اس کا خاتمہ ہو گیا ۔ اور کبیسی کے سٹیشن واقعہ بغداد لائن پر قبضہ کر لیا گیا ۔

فرانسیسی وزارت کا استعفا لندن ۱۱ جنوری ۔ چونکہ سینیٹ نے کثرت آراء سے موسیو لیگ کی مالی پالیسی سے بد اعتمادی ظاہر کی اسلئے وزارت مستعفی ہو گئی ہے ۔

آسٹریا کی حالت زار لندن ۱۱ جنوری ۔ ویانا سے اطلاع ملی ہے کہ [illegible] آسٹریا کی حالت نہایت ابتر ہو گئی ہے ۔ اور اب حکومت اپنے ذرائع پر مطلق بھروسہ نہیں کرسکتی ۔ ۱۵ جنوری کو آسٹریا کی حکومت استعفا سپرد کر دیگی ۔ اور اتحادی کمیشن [illegible] ملک کا انتظام و انصرام حوالہ کر دیا جائیگا ۔

امریکہ میں نئی نہر کی تجویز لندن ۱۲ جنوری ۔ واشنگٹن کی خبر ہے کہ نکاراگوا میں ایک نئی نہر کی تعمیر کی تجویز ہو رہی ہے ۔ جو نہر پنامہ سے [illegible] ہو کر موجودہ نہر پنامہ کے سلسلہ میں نکالی جائیگی ۔ ڈیلی کرونیکل نے اس تجویز کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ آئندہ دس سال میں نہر پنامہ دنیا کی تجارتی ضروریات کے لئے ناکافی ہوگی ۔ مسٹر [illegible] نے یہ بھی ظاہر کیا ہے ۔ کہ امریکہ کے جو جہاز ۱۹۲۳ء میں بنکر تیار ہونگے ۔ وہ ایک سو پانچ فٹ چوڑے ہونگے ۔ اور نہر پنامہ صرف ایک سو دس فٹ ہی چوڑی ہے ۔

آسٹریا میں گرانی اشیاء لندن ۔ ۱۱ جنوری ۔ ویانا کی خبر ہے کہ آسٹریا میں ضروریات زندگی کے گراں ہونے کا ثبوت اس امر سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ سے اس معاملہ کے متعلق تحقیق شروع ہو گئی ہے ۔ پولیس کمشنر نے اس موقعہ پر بیان کیا ۔ کہ قومی کونسل کے سامنے بازار کے نرخ کے لئے ایک قانون بہت جلد پیش کیا جائیگا ۔ کہ جو لوگ گراں فروش ہیں ۔ ان کو پانچ سال کی قید اور پچاس لاکھ کراؤن جرمانہ کیا جائیگا ۔ عوام مزدور محنت کرتے ہیں ۔ مگر پھر بھی اشیائے خوردنی کافی مقدار میں حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تبادلہ قائم کیا جائے ۔ اور غیر ممالک سے بڑے بڑے قرضوں کے ذریعہ پیداوار کو بڑھایا جائے ۔ مزدور پیشہ جماعت کے نمائندے نے گراں فروشوں کے متعلق کہا کہ ان کو پھانسی اور دیگر سزائیں بھی دی جائیں ۔

فرانسیسی انتہا پسندوں کی شکست لندن ۔ ۱۲ جنوری ۔ پارلیمنٹ فرانس میں جو ضمنی انتخابات ہوئے ہیں ان میں وزارت کے پانچ ممبر کامیاب ہوئے ۔ انتہا پسندوں کی طرف سے ۱۱ امیدوار کھڑے تھے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کمپنی شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی

نمبر ۵۵ | مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

الفضل قادیان رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بخدمت منشی شاہنواز صاحب مدرس
... سکول تحصیل ... ضلع انبالہ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ اور خاندان مسیح موعودؑ اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

مجلس مشاورت جسکا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ کو بھی منعقد ہوئی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فٹ بال ہاکی اور کرکٹ کی ٹیم ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ میں شامل ہونے کے لئے گورداسپور گئی تھی جہاں سے [illegible]

موسم ابر آلود ہے۔ اور کسی وقت تھوڑا تھوڑا تقاطر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔

فارسی نظم

مولانا مولوی عبدالماجد صاحب احمدی پروفیسر کالج بھاگلپور کی وہ نظم جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی

اے اولو العزم چہ اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بشہاں بود تو آساں کردی

لاجرم فضل عمر مصلح موعود ہستی
کہ بدور خود رخ اسلام درخشاں کردی

راست آمد ز دعائت خبر ختم رسل
کز مغرب تو طلوع خور تاباں کردی

در جگر گاہ یورپ یعنی زمین لندن
مسجدے ہمچو اقصیٰ تو ہی ساماں کردی

اے امام و خلف صادق مہدی و مسیح
رحمت حق بتو باد اگر چہ احساں کردی

منکر آں نبی سیرت محمود مکن
این حسد چیست کزاں سینہ تو بریاں کردی

پنبۂ وسوسہ از گوش بروں کن خواجہ
بشنو آں ذکر کہ سر گفتی و پنہاں کردی

باز بیعت بکن اے خادم قبر و گنا
کانچہ کردی تو خطا کردی و عصیاں کردی

[illegible] سلام [illegible]

[illegible] ان [illegible]

احمدی [illegible]

[illegible]

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۱ء)

چار نو مسلم

قبول اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ دنوں میں ذیل کی سعید ارواح اسلام قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔

(۱) مس میج کینیڈی (Miss Madge Kennedy) اسلامی نام زہرہ۔ اعلیٰ خاندان [illegible] صاحب علم خاتون ہے۔ عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔

(۲) مس مارگریٹ ایڈیسن (Miss Margaret [illegible]) اسلامی نام صالحہ۔ نہایت ذہین اور [illegible] عیسائیت سے [illegible] پارک کا وعظ سنا اور دو ہفتہ تک بائبل کی آیات پیش کر کے مختلف سوالات کرتی رہی۔ اور پادریوں سے تسلی چاہی۔ مگر آخر کار اللہ نے اسے توفیق بخشی کہ وہ اسلام میں داخل ہوئی۔ اور اب کہتی ہے کہ میرے قلب کو پورے طور پر اطمینان ہو گیا ہے۔

(۳) مسز [illegible] رائٹ (Mrs. [illegible]) اسلامی نام [illegible]۔ ایک اعلیٰ طبقہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہے۔ [illegible] ہونے کے لئے تیار تھی۔ مگر اب اسلام قبول کر کے خیالات میں تبدیلی کر رہی ہے۔ کہتی ہے کہ میرا نام رویاء میں [illegible] دکھایا گیا ہے۔ اسی نام سے مجھے پکارا جائے۔

(۴) مسٹر کے۔ سی۔ بینرجی (K. C. Bannerjee) اسلامی نام خالد۔ بنگالی۔ عالی خاندان اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ [illegible] سے تحقیق حق میں مصروف تھے۔ [illegible] ان کا اطمینان [illegible] اور [illegible] قبول اسلام کر لیا ہے۔

ان کے علاوہ [illegible] ایرانی [illegible] احمدی [illegible] درخواست بیعت [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دی گئی ہے۔

کرم دین مدرسہ احمدیہ کا سابق طالب علم کرم دین [illegible] ایک جہاز [illegible] کے ذریعہ [illegible] لنڈن پہنچ گیا ہے۔ اور [illegible] ہے۔ اس بچے کو انگریزی نہیں آتی [illegible] ایک انگریز خاتون نے دریافت کیا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ اس نے جواب دیا:

To make all christian muslim. تم سب کو مسلمان کرنے کے لئے۔

احباب دعا فرماویں کہ [illegible] خدا اس کے لئے کوئی سامان پیدا کرے۔ کیونکہ [illegible] بہت خطرات سے پر ہے۔

چوہدری مولا بخش صاحب اخویم چوہدری مولا بخش صاحب سابق سٹیشن ماسٹر [illegible] مع اہل و عیال بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری کی غرض تبلیغ اسلام کے علاوہ تعلیم ہے۔ آپ کی [illegible] ہیں۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف کو سلسلہ عالیہ کی بہتری کا درد اور تبلیغ کا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ احباب دعا فرماویں کہ وہ اپنے [illegible] میں کامیاب ہوں۔

میرا سفر نائجیریا اس عاجز کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم آیا ہے۔ کہ میں مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی جگہ مغربی افریقہ میں تبلیغ حق کے لئے جاؤں۔ اور میں اس حکم کی تعمیل میں اپنا چارج مولوی مبارک علی صاحب کو سپرد کر رہا ہوں۔ احباب اس ناتوان نالائق ضعیف خادم مسیح موعود کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ میں انشاء اللہ ۹ جنوری کو [illegible] سال [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] مخلوق [illegible] ہوں۔ میری خواہش ہے کہ [illegible] دوست [illegible] محبت رکھتے ہیں [illegible] سے اطلاع [illegible]۔ اور اپنی دعاؤں کا [illegible] ابھی میرا پتہ [illegible] لنڈن ہو گا۔

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح خاکسار (غلام محمد ولد امام الدین صاحب احمدی) [illegible] ساکن قادیان) کا نکاح [illegible] غلام فاطمہ بنت چوہدری رحیم خان صاحب [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] نے پڑھا۔ اسی خوشی میں ایک روپیہ [illegible] الفضل میں بعنوان "احباب کی توجہ کے قابل" [illegible] کا نکاح ہوا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بطور خوشی [illegible] اس واسطے دیں کہ جس سے غرباء اور مستحقین [illegible] دیا جائے۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد [illegible] قادیان۔

(۲) [illegible] جنوری ۱۹۳۲ء کو [illegible] نور الدین صاحب [illegible] کا نکاح [illegible] بیگم [illegible] حکیم غلام غوث صاحب امرتسری [illegible] ایک ہزار روپیہ مہر پر [illegible] مولانا سید [illegible] شاہ صاحب نے خطبہ نکاح پڑھ کر اعلان کیا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا (۱) مولوی عبد الحق صاحب [illegible] مولوی [illegible] موضع [illegible] کے مخالفوں سے [illegible] ہے۔ احباب ان کی خلاصی کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) مولوی [illegible] احمد صاحب [illegible] مدرسہ احمدیہ میں چار سال [illegible] اور دو سال [illegible] ابھی تک بیمار ہیں [illegible] ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار غلام احمد (مولوی فاضل) قادیان۔

(۳) میرا برادر حقیقی اور والدہ صاحبہ [illegible] بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم جلد ان کو صحت بخشے۔ [illegible] بخش احمدی

نماز جنازہ عزیزہ [illegible] ۲۱ جنوری ۱۹۳۲ء کو [illegible] فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔ [illegible] احمدی [illegible] (۳) [illegible]

[illegible]

ہندوستان کی خبریں

[illegible] مرزا [illegible] [illegible] [illegible] شہنشاہ [illegible] [illegible] [illegible]

کونسل آف سٹیٹ کے [illegible] ممبر

دہلی [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] کونسل آف سٹیٹ کے [illegible] [illegible] مدراس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سنگھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سر [illegible] [illegible] [illegible] ممبر [illegible] [illegible] [illegible] گیا ہے ۔

ایک امریکن کی [illegible] بازی

بمبئی [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پولیس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الزام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لاہور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی سماعت کریگا ۔

[illegible] کا فیصلہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کونسل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دس ہزار روپیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۔

مجلس وضع قوانین

[illegible] مجلس وضع قوانین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

صوبہ متوسط کا [illegible] انتقال

[illegible] [illegible] [illegible] فوت ہو گئے ۔

یوپی کے [illegible] فسادات

فیض آباد [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] [illegible] کی خبر آئی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] املاک کو نقصان پہنچایا گیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] ۔

لاہور کی [illegible] میونسپلٹی

لاہور کی [illegible] میونسپلٹی کیلئے [illegible] [illegible] [illegible] کا انتخاب ہوگیا ۔ اس کے [illegible] دونوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اپنے نام کے بعد [illegible] بڑھا دیا ہے ۔

مسلم یونیورسٹی کا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے [illegible] [illegible] [illegible] ۔

[illegible]

بمبئی [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سزا دی جائے [illegible] [illegible] [illegible] ۔

گائے کے ذبح کو روکنے کے خلاف جلسہ

مسلم لیگ امرتسر نے اپنے جلسہ منعقدہ ۱۵ جنوری [illegible] [illegible] ریزولیوشن پاس کیا ہے [illegible] [illegible] مسلم لیگ امرتسر کی رائے میں [illegible] [illegible] [illegible] قانون سے متعلق [illegible] [illegible] [illegible] سکھ [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بنارس میں نیشنل یونیورسٹی کی تجویز

الٰہ آباد [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یونیورسٹی قائم ہو گئی [illegible] [illegible] [illegible] قائم ہو چکی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قائم کیا جائے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک ہزار روپیہ ماہانہ [illegible] [illegible] گیا ہے ۔

وزیر ممبروں کے مشورے سے [illegible] کئے جائیں

کلکتہ [illegible] جنوری - بنگال کی [illegible] کونسل کے اجلاس میں [illegible] ریزولیوشن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible] ہے ۔

ایڈیٹر [illegible] کے مقدمہ کا فیصلہ

کراچی [illegible] جنوری - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک ایک سال کی قید [illegible] [illegible] سزا [illegible] [illegible] [illegible] ۔

ڈیوک آف کناٹ کے ہمراہی [illegible] پنجاب میں

معلوم ہوا ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لاہور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لاہور [illegible] دعوت دی گئی ہے ۔

طلباء [illegible] کا فیصلہ

مسٹر گاندھی نے بمبئی کے طلباء کے نام ایک پیغام بذریعہ تار بھیجکر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے اصول [illegible] [illegible] کے ساتھ پابند [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

کاؤنٹی میو میں شورش لنڈن ۱۳ جنوری۔ [illegible]

[illegible]

انڈیپنڈنٹ لنڈن ۱۵ جنوری۔ [illegible]

[illegible] گرفتاری عمل میں آئی۔

متفرق خبریں

ترکی قوم پرست اور یونانیوں کی جنگ لنڈن ۱۳ جنوری۔ رائٹر کو یونانی سفیر [illegible] اطلاع ملی ہے۔ یونانی گورنمنٹ [illegible]

[illegible]

لنڈن ۱۴ جنوری۔ [illegible]

[illegible]

جرمنی نے [illegible] تجارتی جہاز [illegible]

[illegible]

فرانسیسی [illegible]

[illegible] کو چھوڑ دیا۔

مردم شماری کے اعداد و شمار جل گئے [illegible] ۱۱ جنوری۔ [illegible] ۱۹۱۱ء [illegible] مردم شماری کی تمام [illegible] جل گئی ہیں۔ البتہ سنہ ۱۹۲۱ء کی [illegible] محفوظ ہیں۔ مردم شماری کے ہیڈ [illegible] کا بیان ہے کہ تلف شدہ اعداد و شمار اب کہیں سے نہیں مل سکتے۔

ایک خاتون بیرسٹر لنڈن ۱۳ جنوری۔ مسز [illegible] بیرسٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس نے قانون [illegible] قانون [illegible] ساتھ ہی اخبار "انڈیا" کی ایڈیٹر تھی۔ [illegible] کرنا چاہتی ہے۔

میکسیکو میں جنگ [illegible] ۱۲ جنوری۔ [illegible] کی افواج نے زیر کمان جنرل [illegible] پر ریاست [illegible] پر حملہ کیا۔ لیکن [illegible] کر دیا گیا۔

بالشویکوں کے خلاف تحریک [illegible]

[illegible]

[illegible] لنڈن ۱۲ جنوری۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] جنوری۔ [illegible]

[illegible]

مصطفیٰ کمال پاشا میدان جنگ میں لنڈن ۱۰ جنوری۔ [illegible]

ایک [illegible] کی تیاری کر رہے ہیں [illegible] شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش [illegible] مصطفیٰ کمال پاشا [illegible] ایک اہم مرکز [illegible]

[illegible]

لنڈن ۱۵ جنوری۔ [illegible]

[illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible] الاسلام [illegible] قادیان [illegible])

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست [illegible]

ایڈیٹر: غلام نبی — اسسٹنٹ: [illegible]

جلد ۸ | [illegible] | مورخہ [illegible] جنوری ۱۹۲۱ء | مطابق [illegible] جمادی الاول [illegible] | نمبر [illegible]

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۲۱ جنوری کو پنڈت راجا رام صاحب سنسکرت پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ اور تھوڑی دیر تک گفتگو بھی ہوئی۔ نوٹ: اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

جناب خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ چند دن کی رخصت پر گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ مکرم مولانا سید سرور شاہ صاحب اسسٹنٹ جنرل سکرٹری کا کام کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ کرتے ہوئے ارادہ کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ ڈائری جس میں بیشمار حقائق اور معارف ہوتے ہیں اور جن سے ہماری جماعت بہت بڑا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ باقاعدہ مرتب کر کے اخبار میں شائع کی جایا کرے انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ یہ نہایت مشکل اور بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے [illegible] اس لئے [illegible] خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم [illegible] کی توفیق عطا فرمائے۔ [illegible] یہی عرض ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری غلطیوں اور فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں اور اپنی [illegible] معذرت سے ان کی اصلاح کر دیا کریں۔ [illegible] عرض ہے کہ [illegible] سمجھتے ہیں تو [illegible] حضور پر [illegible] جایا کریگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے [illegible] جاتی ہے۔ بغیر نظر ثانی [illegible] کوئی بات ہماری کم فہمی سے [illegible] تو اس کی تمام ذمہ داری ہم پر رہے گی۔

(ایڈیٹر و اسسٹنٹ ایڈیٹر)

(۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی گفتگو سنسکرت کے ایک مشہور عالم سے

سنسکرت کے مشہور فاضل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبول کرکے آخرت [illegible]

[illegible] دنیا کی خواہشات [illegible] آخرت [illegible] مقدم

[illegible] آخرت [illegible]

[illegible]

پروفیسر صاحب ۔ [illegible]

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ [illegible]

[illegible] قبول [illegible] جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب ۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق اور پوری نیک نیتی سے جن باتوں کو مانتا ہو [illegible] اس کی سمجھ میں نہ آئیں [illegible] نیک نیتی سے [illegible] لوگوں کے متعلق کیا ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ کسی صداقت کا جو شخص انکار کرتا ہے [illegible] لوگوں کے متعلق [illegible] دوبارہ موقع دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب ۔ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ [illegible]

پروفیسر صاحب ۔ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ قرآن کی طرف [illegible] اور احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں اسکی تشریح موجود ہے۔ اور اسلام نے تو یہاں تک رکھا [illegible] اگر [illegible] سامان [illegible] ان کے زیادہ ہونے کی وجہ سے [illegible] جسکے پاس کم تھے اُسے اُن کی کمی کی وجہ سے کم دیا جائیگا۔ [illegible]

پروفیسر صاحب ۔ کیا جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے وہ ہمیشہ اس میں رہینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ آپ کو یہ سوال اس لئے کرنا پڑا ہے کہ آپ ہمارے عقیدہ سے واقف نہیں ہیں۔ ہم یہ نہیں مانتے اور نہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے وہ ہمیشہ [illegible] لوگ اسلئے ڈالے جائینگے کہ ان کی اصلاح ہو اور جب اصلاح ہو جائیگی تو نکال دئیے جائینگے۔

پروفیسر صاحب ۔ [illegible] تو اصلاح کا یہ طریق ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں آنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ [illegible] کہ انسان کو سزا کے طور پر [illegible]

[illegible]

پروفیسر صاحب ۔ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ۔ آپ نے [illegible] یہ باتیں آپ کو کہاں [illegible]

[illegible] قوم [illegible] آتے ہیں ۔ [illegible] مسلمان [illegible] آجکل گر رہے ہیں اور ان پر بڑے بڑے مصائب آ رہے ہیں اسلئے ان کی توجہ اسلام کی طرف نہیں رہی ۔ اور وہ اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں ۔ اور اسلام کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ ہم نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے۔

پروفیسر صاحب ۔ میں آپ کو ایک مقدس انسان سمجھتا ہوں اور آپ کی عزت میرے دل میں بہت زیادہ ہے ۔ [illegible] عرض کرتا ہوں کہ آپ نے جو دوبارہ [illegible] کے متعلق فرمایا ہے ۔ اگر اس کا [illegible] جائے ۔ تو بہت مہربانی ہوگی۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم اول)

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۲۸ جنوری [illegible]

مولوی ثناء اللہ کی [illegible] کاذبی

مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible]
کی چالبازیوں اور [illegible]
[illegible] ان [illegible]
اور [illegible]
شائع ہیں۔

[illegible]

خدا کی شان وہ مولوی ثناء اللہ جن کا عقیدہ ہے کہ
جائز بول لینے سے [illegible]
[illegible]
مولوی ثناء اللہ [illegible]
وقت جھوٹ بول کر ہزاروں لوگوں میں پھیلا سکتے ہیں تو
وہ کذاب نہیں ہوگا۔ [illegible] مولوی ثناء اللہ جن کا
خدا وہ ہے کہ قرآن کا کوئی حکم [illegible] بھی منسوخ
ہو سکتا ہے۔ اور [illegible]
ہیں۔ تو وہ [illegible] ہو سکتا ہے۔ [illegible]
متعلق نہایت دیدہ دلیری سے اپنے [illegible]
کے پرچہ میں لکھتا ہے [illegible] ان کے ہاں جھوٹ کوئی
چیز نہیں [illegible] اس سے بڑھ کر [illegible]
کی مثل کی اور کیا تصدیق ہو سکتی ہے۔ ہم تو جھوٹ کو جھوٹ
ہی سمجھتے ہیں۔ اور اس کو استعمال میں لانے والے کو
کذاب کہتے ہیں۔ وہاں اس شخص کے نزدیک جھوٹ

کوئی چیز نہیں [illegible] سامنے
[illegible]
[illegible] تو وہ کذاب نہیں ہوگا
[illegible]

[illegible]

مولوی ثناء اللہ نے لکھا

[illegible]
[illegible] الفضل [illegible]
[illegible]
[illegible]
مرزائیوں کو [illegible] الفضل

[illegible] الفضل [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک مضمون لکھا [illegible] مولوی

نے بیان دیا تھا۔ نمبر، تاریخ اجراء، تاریخ فیصلہ، نام مجسٹریٹ۔ غرضکہ سب کچھ درج کر کے بالمقابل وہ فیصلے بھی پیش کر دئے۔ جو ہم نے اپنے پیغام کے مضمون میں درج کئے تھے۔ جب یہ ثبوت دیا گیا۔ تو مولوی صاحب نے اقرار کر لیا تھا۔ ایسے خاموش ہو گئے کہ اس کے متعلق ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ اور اس طرح الفضل نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ اور جس کو ثابت کرنے کا مطالبہ انہوں نے بڑے زور شور سے کیا تھا۔ اسے درست اور صحیح تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ اعتراف ان کی خاموشی سے ہی ثابت نہ ہوا۔ بلکہ انہوں نے علی الاعلان اقرار کر لیا۔

چنانچہ چند ہی دن ہوئے "پیغام" کے ایک مضمون میں ان کے متعلق جب وہی الفاظ نقل کئے گئے۔ جو ہم نے درج کئے تھے۔ اور "الفضل" سے لیکر ہی نقل کئے گئے۔ تو مولوی ثناء اللہ نے دروغگو را حافظہ نباشد کا پورا پورا مصداق بنکر اس بات کو بھول کر کہ چند ہی دن پہلے وہ کیا لکھ چکے ہیں۔ لکھا کہ "پیغام نے جو میرے الفاظ نقل کئے ہیں وہ بالکل صاف ہیں مگر نتیجہ جو نکالا ہے۔ وہ حیا و شرم سے بالاتر ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ میں نے شہادت میں کہا تھا اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا جائے اور ہر بار اسی پھیلایا گیا ہے۔ اور دروغگو جعلساز بہتان۔ افتراء باندھنے والا دغا دینے والا ایک معنی سے مشتق ہے بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو" ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں۔ مگر قادیانیوں نے پچھلے علم دین کے علاوہ علوم ادبیہ کو بھی جواب دے رکھا ہے۔ اسلئے یہ لوگ لفظی تحقیق جاننے سے بری ہیں۔" اور اپنے بیان کی تاویل یہ کی کہ "میں نے علم صرف کے مطابق جواب دیا کیونکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ایک دو دفعہ فعل کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ ان اردو کہو تو یہ پوچھنے کہ ایک دفعہ جھوٹ بولنے والا کذاب ہے یا نہیں تو میں جواب دیتا ہے شک ہے" (اہلحدیث ۱۷ دسمبر ۲۲ء)

اس بات سے قطع نظر کرکے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے الفاظ کی جو تاویل کی ہے۔ وہ درست ہے یا غلط؟ ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اب انہوں نے جن الفاظ کو "میرے الفاظ" کہہ کر درج کیا ہے۔ اور جن کے متعلق انہیں صاف اعتراف ہے کہ "ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں" کیا بعینہ یہی الفاظ "الفضل" نے اپنے ۲۶ اگست والے مضمون میں درج نہیں کئے تھے۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین کے متعلق بھی بیہودہ سرائی کی تھی۔ اور بڑے زور و شور سے ان الفاظ کو ثابت کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم الفضل کے ۲۶ اگست ۱۹۲۲ء کے مضمون کا وہ حصہ جس کے متعلق ہم سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ ابتداء میں نقل کر آئے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جن الفاظ کو اپنے الفاظ قرار دیا اور ان کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی اوپر آ چکے ہیں۔ ان کا الفضل کے مضمون سے مقابلہ کر کے ناظرین کرام دیکھیں۔ کہ جن الفاظ کا اقرار کیا گیا ہے۔ پہلے الفضل کے پیش کرنے پر کس چالبازی سے ان کا انکار کر دیا گیا۔ اور کتنے زور سے ان کو ثابت کرنے کے لئے "الفضل" سے مطالبہ کیا۔

لیکن اب خود تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ الفاظ انہی کے ہیں۔ اور بالکل درست ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ پہلے جب مولوی صاحب نے ان الفاظ کے ثبوت کا مطالبہ کیا تھا۔ اسوقت وہ جانتے نہ تھے۔ کہ کبھی ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ اور بعد میں انہیں معلوم ہو گیا ہرگز نہیں۔ وہ پہلے ہی جانتے تھے۔ کہ الفضل نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وہ انہی کے ہیں۔ لیکن چونکہ ساتھ حوالہ نہ تھا۔ اس لئے انکار کرتے ہوئے ثبوت کا مطالبہ کر دیا۔ اور ساتھ انعام بھی رکھ دیا۔ اس سے بڑھ کر بے باکی اور دھوکہ بہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک بات کا جانتے بوجھتے انکار کر دیا جائے۔

ناظرین غور فرماویں۔ یہ اس شخص کی حالت ہے۔ جو اپنی مولویت اور دینداری کے گھمنڈ میں احمدیت کا سب سے بڑا دشمن کہلاتا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے متعلق آئے دن بیہودہ سرائی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کیا اگر اس میں ذرہ بھی دیانتداری کا مادہ ہو تو ہمارے مقابلہ میں اس قسم کے دھوکا و فریب سے کام لے۔ کاش لوگ اس مولوی کی علم و فضل کی اس قسم کی کارروائیوں کو بنظر غور دیکھیں اور سوچیں کہ ایسا دشمن احمدیت کس قماش کا انسان ہے

اہلحدیث کی ایک اور غلط بیانی

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کا طرز عمل ہمارے متعلق جس قدر شرافت اور متانت سے گرا ہوا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی خبر خواہ کیسی ہی غلط اور سراپا جھوٹ کیوں نہ ہو۔ اگر ان تک پہنچ جائے۔ تو وہ اسے جھٹ شائع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری سمجھتے ہوئے صرف خبر بھیجنے والے پر اس کی ساری ذمہ داری ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ کیا بلحاظ مذہب اور کیا بلحاظ اخلاق ان کا فرض ہے۔ کہ جو اطلاع یا خبر ہمارے خلاف پہنچے اس کے صحیح ہونے کی تحقیقات کرلینے کے بعد شائع کریں۔ نہ کہ ہر ایک خبر کے غلط ہونے اور بھیجنے والے کی شخصیت کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے بھی درج کر دیا کریں۔ اور پھر سمجھ لیں۔ کہ اس کی ذمہ داری صرف بھیجنے والے پر ہی پڑے گی۔ انہیں اس سے بالکل بری سمجھا جائیگا۔ کیا اگر ہم ان کے بچپن کے ایسے حالات جن سے اوائل عمر کی اوباشانہ زندگی کا ثبوت ملتا ہو۔ کسی کے لکھے ہوئے شائع کر دیں۔ تو جناب ذمہ دار ہمیں نہیں سمجھیں گے۔ اور ہم پر تو اعتراض نہ ہوگا۔ یا اگر ہم کسی کی پہنچائی ہوئی یہ خبر شائع کر دیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ ولد الزنا ہیں۔ ان کے باپ کا کوئی پتہ نہیں چلتا وغیرہ وغیرہ تو وہ ہمیں معذور سمجھیں گے۔ ہم تو ایسی خبروں کا درج کرنا جن سے کسی انسان کی ذات یا کام پر خطرناک حملہ ہوتا ہو۔ بغیر تصدیق اور تحقیق کے ایک بے حیایانہ فعل سمجھتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے اسے بے حیا سمجھتے ہیں لیکن مولوی ثناء اللہ جو اس بات کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ انہیں تو اس قسم کی خبروں کے درج کرنے پر جن کا نمونہ ہم نے اوپر پیش کیا ہے۔ کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر اعتراض ہوگا۔ تو وہ کیوں آئے دن ہمارے خلاف ایسی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن کی صحت کا ذمہ دار صرف بھیجنے والوں کو قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بالکل الگ سمجھتے ہیں۔

حال ہی میں انہوں نے "سید احمد قنوجی" کے نام سے امام جماعت احمدیہ کے متعلق جو ایک الزام شائع کیا

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسی کے سوانح حیات

دفتر میں ایک مفصل مضمون منشی صاحب مرحوم کی سوانح کے متعلق آپ کے بیٹے منشی محمد حسن صاحب تحسن نے لکھ کر بھیجا ہے۔ جس میں سے چند فقرات اختصار و دیگر ترمیمات بھی کی گئی ہیں۔ ہم اسے چھوڑ کر اصل مضمون درج ذیل کرتے ہیں۔ منشی صاحب لکھتے ہیں:-

میرے والد مولوی گلاب الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی نیک اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے بلکہ ولی اللہ کی طرح مانے جاتے تھے۔ آپ کی قابلیت اور دیانت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ مجالس محرم و مولود میں سوز خوانی اور نعت نامور شعراء کے علاوہ اپنے مصنفات بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری شرف الدین تھا۔ اپنی قوم میں سب سے پہلے آپ نے مڈل اور نارمل کے امتحان پاس کر کے محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی۔ آپ کو تعلیم نسواں سے خاص دلچسپی تھی۔ رہتاس کے مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ اپنے مکان پر مستورات کو قرآن شریف اور دیگر کتب دینی اردو و فارسی پڑھاتے تھے۔ ایک وقت میں آپ کو رہتاس کے زنانہ مدرسہ میں مدرس مقرر کیا گیا۔ ضلع جہلم میں یہ پہلا سکول تھا جس سے بہت سی پرائمری پاس لڑکیاں نکلیں جو زنانہ مدارس میں معلمات بنائی گئیں۔ ایک زمانہ دراز کے بعد جب زنانہ معلمات کا انتظام ہو گیا۔ تو آپ کی خدمات مردانہ مدارس کی طرف منتقل کی گئیں۔ افسران بالا نے آپ کے کام کو ہمیشہ اچھا لکھا۔ اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ آپ کی ملازمت کا زمانہ قریباً پچاس برس ہے۔ اور ضلع ہذا کا ہر ایک مدرس مرد ہو یا عورت یا تو آپ کا براہ راست شاگرد ہے یا شاگرد کے شاگرد کا شاگرد۔

آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ شاعری و ادب، احادیث و تفاسیر اور تصوف کی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی تھیں۔ قرآن کریم کے تراجم حضرت شاہ ولی اللہ و حضرت شاہ رفیع الدین آپ کے مطالعہ میں ابتداءً بہت رہے۔ تصوف میں کیمیائے سعادت اور منطق الطیر اور حضرت امام حسین کی تعریف ... اور حضرت ... آپ کی عزیز کتابیں تھیں۔ ان کتب کے علاوہ مکمل سلسلہ تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھا۔ ... آپ نے ... ہر قسم کا کلام لکھا اور ... جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لکھا۔ یہ تمام کلام ... کلیات غیر مطبوعہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ ... کے اشلوک ... کے متوالے ... تھے۔ ایک دفعہ ایک سادھو آیا جس سے لوگوں نے بات چیت کرنا چاہی۔ ... آپ نے اس سے یوں خطاب کیا:-

ایک گھڑی یا آدھ گھڑی یا آدھی کا بھی آدھ
اپنی سنگت ساد کی کٹے کوٹ اپرادھ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا بھی گناہ کو دور کرتا ہے۔ اس پر وہ فقیر باتیں کرنے لگا۔ آپ ہر مذہب کے جلسوں، حلقوں میں جاتے اور سنتے تھے۔ علماء و اصفیا کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ بغرض استفادہ حضرت مولانا نور الدین (خلیفۃ المسیح اول رض) کے پاس بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے عربی کی تعلیم کچھ خود شوق سے، کچھ مولانا ... الدین مرحوم جہلمی سے حاصل کی تھی۔ دین کی خدمت بلا معاوضہ ہمیشہ کرتے تھے۔ چنانچہ رہتاس کی مسجد میں اذان دیتے اور امامت کرتے تھے۔ مسجد کو ادنیٰ حالت سے درست کرا کر عمدہ بنوایا۔

آپ کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ مرحوم نے جو جہلم کی کچہری ... میں ملازم تھے۔ آپ کو ایک اشتہار اور دو کتابیں حضرت مسیح موعود کی مطالعہ کے لئے بھیجیں کہ غور سے ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ مصنف کس شان کا شخص ہے۔ اثناء مطالعہ میں آپ جب یہاں پہنچے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح کی آمد ثانی یا نزول سے مسیح ناصری ابن مریم اسرائیلی نبی کا آسمان پر بجسد عنصری جانا اور صدیوں کے بعد حضرت خیر الرسل خاتم النبیین کی خیر الامم امت کی اصلاح کے لئے آنا مراد ہے۔ سراسر غلط اور قرآن شریف کی تعلیم صحیحہ کے سخت خلاف ہے۔ چونکہ آبائی عقیدہ اس کے خلاف رکھتے تھے۔ اور اس کا دفعۃً چھوڑنا مشکل تھا۔ اسلئے آپ اپنے ایک دوست میاں اللہ دتا کے پاس گئے۔ جو نا خواندہ ہونے کے باوجود ذہن دانا اور نیک بخت انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ مقام تعجب نہیں۔ بلکہ اس شخص کے راست باز ہونے کی دلیل ہے۔ جو موروثی غلطیوں کی درستی کرنا چاہتا ہے۔ آپ صبر سے کام لیں کہیں جلدی کے باعث صادق کا انکار نہ ہو جائے۔ اس پر آپ کچھ عرصہ خاموش رہے۔ پھر ستمبر ۱۸۹۲ء میں حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوئے۔ آپ کا نمبر کتاب مبائعین میں ۲۵۳ تھا اور آپ کے دوست کا ۲۵۶۔ قبولیت بیعت کے لئے حضرت اقدس نے حسب ذیل خط انہیں لکھا تھا:-

مضمون خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

محبی عزیزی منشی گلاب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ موازی ۴ ... پہنچ گئے۔ اور آپ کا نام کتاب مبائعین میں درج کیا گیا ہے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع رکھیں۔ اور حتی الوسع اس کے حکموں کو بجا لاتے رہیں۔ رجسٹر مبائعین کے نمبر ۲۵۲ میں آپ کا نام ہے۔ والسلام

۸ ستمبر ۱۸۹۲ء خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

بیعت کے بعد آپ میں بہت قوت پیدا ہو گئی۔ امر حق کی تبلیغ اپنے احباب کو کرنا شروع کی۔ بعض لوگ الگ ہو گئے۔ اور بعض باتیں سنتے رہے۔ ابھی چونکہ ابتدا ہی تھی۔ اسلئے ... آپ کو ... کیا گیا ...

ہمیں آپ مرثیہ ان کو سنائیں اسلئے مجبوراً آپ نے اس وقت ایک آدھ دفعہ ان کی مجالس میں مرثیہ پڑھے۔ آخر ان کی فرمائشوں سے بچنے کے لئے محرم میں قادیان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی حضرت مسیح موعود ؑ کے حضور ان کی آمد پر ظاہر کی۔ قادیان سے واپس آنے کے بعد پھر کبھی شیعوں کی کسی مجلس میں شریک نہ ہوئے۔

اپریل ۱۹۱۹ء میں آپ کو [illegible] انعام ملا۔ مدت مدید سے آپ کے جسم میں چنبل کا مادہ تھا۔ جون ۱۹۲۰ء میں اس نے شدت پکڑی اور تکلیف بڑھ گئی۔ جس سے نومبر تک بستر پر رہے۔ اس بیماری کی شدت میں شکوہ و شکایت کی بجائے سبحان اللہ۔ الحمد للہ آپ کی زبان پر رہتا تھا۔ حضرت اقدس کے فرمان الوصیت کی تعمیل ہوش و حواس میں خود کی اور جہلم سے اسسٹنٹ سرجن کو لایا۔ انھوں نے جلد میں پچکاری سے دوائی داخل کی۔ پھر آپ کو جہلم ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ۱۳ نومبر سے ۲۲ تک حالت اچھی رہی ۲۳ کو دفعۃً حالت نازک ہو گئی۔ اور اسی روز دن کے ۲ بجے آپ کا ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ جہلم سے آپ کا جنازہ جہلم اور رہتاس کے احباب کے ذریعہ رہتاس میں آیا۔ اور مولوی عبد المغنی صاحب پسر مولانا برہان الدین صاحب مرحوم نے جنازہ پڑھا۔ قلعہ رہتاس کے دروازہ خواص خانی کے باہر آپ دفن کئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ٭

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب احمدیوں اور تحقیق کرنے والے غیر احمدیوں کی درخواستیں اخبار مفت بھیجنے کی آتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ خاص کر فنڈ میں اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ ایسے ناظرین کو اخبار مفت جاری ہو سکے اسلئے بہت سی درخواستیں نامنظور کرنی پڑتی ہیں۔ قبل ازیں ایک ایسا فنڈ کھولنے کی تحریک کی گئی تھی۔ جس سے غرباء اور [illegible] کے نام اخبار جاری کیا جائے۔ لیکن چند احباب کے سوا کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر احباب تھوڑی تھوڑی رقم بھیجکر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تو کئی متلاشیان حق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور کئی غریب احمدی بھائی اسکے ذریعہ [illegible] نہیں لے سکتے ہیں۔ اس فنڈ کے متعلق ایک خاص تجویز پیش کی جاتی ہے [illegible]

نامہ لندن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۰ء)

سال نو مبارک

برادران! اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ آپ کے ارادوں کو کامیابی کا تاج پہنائے۔ اور آپ کو دینی و دنیوی اموال سے مالا مال کرے۔ آمین۔

ہم سنہ ۱۹۲۰ء میں آخری خط لکھ رہے ہیں وقت سنہ ۱۹۲۱ء کے لئے آپ کو دلی شوق کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ جیسا کہ سال گذشتہ میں آپ نے نہ صرف لنڈن مسجد کی زمین خرید کی ہے۔ بلکہ امریکہ میں بھی ایک احمدیہ مشن قائم کر دیا ہے۔ اسی طرح سال نو میں آپ نہ صرف براعظم سیاہ یعنی افریقہ میں پیام مسیح کی سفید روشنی پہونچائیں گے بلکہ دنیا کے اور ممالک کی طرف بھی آپ کی توجہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس احباب کرام! مسافر نیر کی طرف سے سال نو مبارک۔

میرا سفر اور درخواست دعا

میں انشاء اللہ حسب ارشاد امام عالی واجب الاطاعت [illegible] جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کی طرف لورپول سے ۹ فروری ۱۹۲۱ء کو جہاز ایلمینا ([illegible]) کے ذریعہ روانہ ہوں گا۔ میرے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں۔ غیر مبائعین نے اپنا وہاں لٹریچر بھیجا ہوا ہے۔ غیر احمدیوں کے خطوط جا چکے ہیں۔ مسیحی ہر طرح اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس قدر دشمنوں کے مقابل میں جہاں تک اسباب کا تعلق ہے۔ لکڑی کی تلوار کے ساتھ جاتا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود کی غلامی کے باعث اس دشمن کا سر کاٹ سکوں گا۔ مجھے یقین واثق ہے۔ کہ فتح ہماری ہے۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے ارشاد میں آخرین سے ہم بھی شامل ہیں۔ اسی لئے حضرت جری اللہ فرماتے ہیں ؎

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

لیکن مجھ نالائق گنہگار کو حضرت امام اور آپ

سب بزرگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خدا کے لئے غافل نہ ہوں۔ خوب دعائیں کریں۔ مجھے ہندوستان کی خبریں اور قادیان کے اخبارات دو ماہ بعد ملا کرینگے۔ اسلئے روحانی تعلقات کی تار سے برقی کے توسط سے مجھے پیغام پہنچاتے رہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دعاؤں میں بڑی طاقت ہے۔

معذرت اور التماس

جن احباب کے خطوط بغرض جواب مجھے پہنچے ہیں۔ ان کی خدمت میں بوجہ مصروفیت تیاری سفر جواب نہ لکھ سکنے کا عذر پیش کرتا ہوں۔ وہ براہ غریب نوازی منظور فرمائیں۔ اور مکرر التماس کرتا ہوں کہ میرے تمام دوست جو اللہ کے لئے مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے میری غیر حاضری میں میرے عیال کے ساتھ اظہار محبت و سلوک کیا ہے۔ مجھے اپنی خیریت سے ضرور مطلع فرمائیں۔ وہ میرے جواب کا انتظار کئے بغیر ایسا کرتے رہیں۔ میں انشاء اللہ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ بعض احباب نے ایک سال سے کوئی خط نہیں لکھا۔ ان کا مجھے شکوہ ہے۔

مستقل دار الدعوۃ احمدیہ

مسجد کی زمین میں مبلغین کی رہائش کے لئے جو مکان ہے۔ اس کی ضروری مرمت اور اس میں ضروری سامان مہیا کئے جانے کا سامان کرا دیا گیا ہے۔ اور ۲۹ دسمبر سے مبلغین اس میں تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے۔ کہ اب آئندہ کے لئے جماعت احمدیہ کا مستقل اپنا مکان اور مستقل مرکز دار التبلیغ قائم ہو گیا۔ روز روز نقل مکان کی تکلیف سے رہائی ہوئی۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوگا ٭

سابقہ دار التبلیغ کو سردست بطور شاخ رکھا ہوا ہے۔ عاجز ابھی اسی جگہ قیام رکھتا ہے۔ میرے چلے جانے کے بعد جب لوگوں کو مرکزی دار الدعوۃ سے شناسائی ہو جائیگی۔ تو اس جگہ کی شاخ کے قیام یا عدم قیام کا فیصلہ کیا جائیگا۔ مرکزی دار الدعوۃ کا پتہ حسب ذیل ہے۔

Ahmadia movement
The Limes Mehose Rd
Putney
London

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ (ایڈیٹر الفضل)

جواہرات کوڑیوں کے مول

(ہر ایک احمدی کو یہ اعلان سنا دو)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامات میں سے ایک بڑی علامت قرآن و حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں اخبارات و رسالہ جات و کتب تمام دنیا میں پھیلائے جائینگے یعنی اشاعت اسلام کے لئے مسیح موعود کو خدا تعالیٰ اس قدر سامان اشاعت عطا فرمائیگا۔ کہ زمانہ کی نظیر ابتدائے دنیا سے اب تک کسی زمانہ میں نہ پائی جائیگی۔ اعلیٰ قسم کا کاغذ۔ اعلیٰ لکھنے والوں کی کثرت۔ اعلیٰ چھپائی کے لئے پریس اور مشینیں۔ تار اور ریل اور ڈاک خانہ اس خدمت پر مامور ہو گا۔ چنانچہ زمانہ ان تمام سامانوں کو مسیح موعود کی بعثت کے وقت مہیا کر کے حاضر ہو گیا۔ اسوقت جو جو سامان اشاعت دین کے لئے موجود ہیں وہ

خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں

دور کیوں جاؤ۔ اگر قادیان دارالامان کو دیکھو۔ جو خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس غیر معروف گاؤں کو کس طرح پریس اور ریل و ڈاک کے ذریعہ سے شہرہ آفاق کر دیا۔ اسوقت قادیان میں خدا کے فضل سے پانچ پریس ہیں۔ ایک ضیاء الاسلام پریس۔ ایک انوار احمدیہ پریس ایک میگزین پریس۔ ایک فاروق پریس۔ ایک نور الاسلام پریس۔ یہ پانچوں پریس اشاعت سلسلہ کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور صرف احمدی جماعت کے ہی یہ پریس ہیں۔ ان میں اشاعت اسلام کے لئے اخبار چھپتے۔ رسالے نکلتے۔ کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ کوئی تجارتی کام یہ نہیں کرتے ناول نہیں چھاپتے۔ قصہ کہانیوں کی کتابیں نہیں لکھتے تھیٹروں اور بائیسکوپوں اور دیگر لغو اشتہارات شائع نہیں کرتے۔ بجز خدمت اسلام کے اور کوئی کام ان پریسوں میں نہیں چھپتا۔ یہ خدا کا فضل ہے جو اس سلسلہ پر ہو رہا ہے۔

اب میں آپ کو ایسے جواہرات کا پتہ بتاتا ہوں۔ جو ان پریسوں کے ذریعہ دنیا میں اشاعت دین کے لئے عجیب کرشمے ہیں۔ یہ وہ جواہرات ہیں۔ جو جان دیکر بھی اگر لینا چاہیں۔ تو کہیں سے بجز اس ایک مقام کے نہیں مل سکتے۔

مبارک ہے۔ وہ قوم اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پا رہے ہیں اور بابرکت ہیں وہ ذرائع جن سے یہ جواہرات دنیا کو حاصل ہو رہے ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ انسان جو ان کو لے کر مخلوق خدا کو پہونچا رہے ہیں۔ پس لے

احمدی قوم تو ہی وہ جماعت ہے جس کا قدم منار بلند پر

پہونچا ہے۔ اور ترقی ہی تجھ سے پیچھے ہے۔ اٹھ اور ان بے بہا جواہرات کو لیکر خدا کی مخلوق میں پہنچا۔ اور اشاعت اسلام و خدمت سلسلہ احمدیہ بجا لے یہ انمول موتی میں تیرے آگے ڈالتا ہوں۔ ان کو چن لے۔

تبلیغ رسالت

اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] وہ تمام اشتہارات جمع کئے گئے ہیں جن سے گورنمنٹ [illegible] آپ کی ماموریت اور رسالت کی سچی [illegible] عیسائی [illegible] یہود [illegible] برہمو۔ آریہ۔ سکھ۔ جینی۔ خاص و عام۔ اعلیٰ و ادنیٰ۔ عورت۔ مرد۔ امیر۔ غریب۔ ملازم۔ تاجر غرضیکہ ہر فرد بشر کو دی ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا بڑا زبردست کارنامہ ہے۔ جو کہ تھا کہ زمانہ موجودہ اور آئندہ کی نظروں سے پوشیدہ رہتا۔ اگر اس کو اسوقت نہ محفوظ کر لیا جاتا۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو آج اگر تلاش کرنے لگو۔ تو سینکڑوں ان میں سے دستیاب ہی نہ ہونگے ۱۸۸۴ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات اس مجموعہ میں محفوظ کر لئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک اشتہار ہزار روپیہ سے بڑھ کر قیمتی ہے۔ جو محض خدا کے فضل سے پریس کے ذریعہ چند پیسوں میں آج مل سکتا ہے۔ اس مجموعہ کا جمع ہونا نہ صرف موجودہ احمدی قوم کی خوش نصیبی کا موجب ہے۔ بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو جامع اشتہارات کا ممنون احسان رکھیگا۔ یہ مجموعہ دس جلدوں میں مکمل ہوگا اسوقت تک اس کی تین جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ اور اس گوہر بے بہا اور نایاب کے ۲۳۱ مستقل خریدار ہو چکے ہیں۔ جن کو یہ تین جلدیں بھیجدی ہیں۔ اور باقی جیسے جیسے چھپتی جائینگی۔ ویسے ان کو بھیجی جائیگی۔ اب صرف ۲۶۹ خریداروں کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہ مجموعہ بوجہ ضخیم ہونے کے چونکہ بہت اخراجات کے صرف سے طبع ہو سکتا تھا۔ صرف ۵۰۰ کی تعداد میں طبع ہوا ہے۔ قیمت مکمل مجموعہ کی [illegible] اور فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جن بہن بھائیوں و احباب کو اس کی خبر نہیں تھی۔ وہ آج اس اشتہار کے ذریعہ سنکر فوراً ہی مستقل خریداری کا خط لکھ دیں اور موجودہ تین جلدیں بقیمت [illegible] مع محصول ڈاک منگا لیں اگر آپ نے منگانے میں دیر کی تو پھر افسوس کے ساتھ آپ کو اس سے محروم رہنا پڑیگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مرقع ثنائی

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کے نام سے ہمارے احباب بخوبی واقف ہیں کہ یہ شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانی دشمن پوری یادگار ہو رہا ہے۔ اس کی خدمت اس کے مناسب حال خدا کے فضل سے خاکسار مشتہر نے ایسی کی ہے۔ جس کو دنیا کبھی

[illegible]

بھو نیلی اس موقع پر ان کا وہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل [illegible] سے بطور سند نقل کیا ہے جس میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت مباہلہ سے انکار کر کے جھوٹے کی اپنی زندگی میں موت کا نشان مانگا تھا اور جب یہ پرچہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے ایسا ڈرتا تھا جس طرح کوئی پھانسی سے ڈرتا ہے۔ پہلی دفعہ گذشتہ سال یہ رسالہ طبع کیا تھا وہ بالکل ختم ہو گیا۔ اب دوبارہ اعلیٰ کاغذ پر درخواستوں پر قلیل تعداد میں چھپوایا ہے۔ جلد منگالو۔ قیمت فی نسخہ ۴ر فی درجن [illegible] محصولڈاک ایک سے چار تک ۱ر صرف ہو گا۔ ایسا کوئی دوست بطور تحفہ منگالیں تو محصولڈاک کا فائدہ رہے گا۔ [illegible] خواہ اس کو آپ بڑا فائدہ سمجھیں یا تھوڑا کوئی [illegible] احمدی بلکہ ہر ایک احمدی گھر اس حربہ سے خالی نہ رہے سب کے پاس یہ حربہ دشمن کش جو دشمن سے بچاتا ہے کہ ہم لوگ نہیں ہیں موجود۔ ہمارا نہایت ضروری ہے اس کے علاوہ سند رہے ذیل کتابیں اس قلیل تعداد اب صرف ایک ایک سو سے زیادہ نہیں رہیں۔ منگالیں۔ ان میں سے جو کتاب بعد ملاحظہ ناپسند ہو واپس بھیج دیں۔ ان کی اصل قیمت وصول شدہ آپکو فوراً دیدی جائیگی۔

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ قیمت ۲ر

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی۔ قیمت ۱ر

ثنائی ہزار روپئی ۶ر چودہویں صدی کا یہودی ۵ر

صداقت کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۱۰ر

فیصلہ ندوی بر مسلمات ثنائی۔ ۶ر

علماء خلف ۳ر مکالمات یہود ۲ر ثنائی چکر ۲ر

یہ سب کتابیں ثناء اللہ کے رد میں ہیں جو خاکسار ایڈیٹر فاروق کی قلم سے نکلی ہوئی ہیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

النبوۃ فی خیر الامۃ ۸ر ختم نبوۃ کی حقیقت ۸ر

النبوۃ فی الالہام مسیح موعود علیہ السلام ۶ر

النبوۃ فی الاحادیث ۶ر

حق الیقین بحث خاتم النبیین۔ [illegible]

ان پانچوں کتابوں میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور بزرگان امت کے اقوال سے اعتراضات [illegible] اور معترضین کے حقیقی اور سچے جوابات نہایت مفصل اور مدلل اور آیت خاتم النبیین کی زبردست بحث اور اس کے معنی اور تمام اعتراضوں کا حل خوب کھول کر بیان کر دیا گیا ہے نبوت کی بحث کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کافی ہو کہ پھر کسی مخالف کی پیش نہیں جا سکتی۔ جو ان کتابوں کے عالم کے سامنے ٹھہر سکے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

بلعم ثانی

اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کی ان پیشگوئیوں کی حقیقت بتائی گئی ہے۔ جو مرتد نے حضور مسیح موعود علیہ السلام کی موت کے متعلق کی تھیں۔ قابل دید مصنفہ خاکسار ایڈیٹر فاروق

قیمت ۴ر علاوہ محصولڈاک۔

بحر حقیقت

مونگھیری مخالف سلسلہ کی یاوہ گوئی دیکھنی ہو تو یہ رسالہ دیکھو

قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک۔

اخبار فاروق

جو ہر جمعہ کو بارہ صفحہ پر بڑا شستہ اور لکھائی چھپائی کا خاص اہتمام رہتا ہے۔ ایک [illegible] ہے جس میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے عموماً اور مرتدین اہلحدیث کے خصوصاً ترکی بہ ترکی دندان شکن جواب چھپتے ہیں۔ قیمت سالانہ چار روپیہ معہ محصولڈاک ہے۔ چونکہ استطاعت احباب سے تین تین ماہ کا پیشگی ایک ایک روپیہ لیکر بھی وصول کر لیا جاتا ہے تاکہ ہر طبقہ کے دوست خرید سکیں۔ کم از کم سہ ماہی کیواسطے جاری کرا کر تجربہ کر لیں

ازہاق الباطل

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر غیر مبایعین کے جدید عقائد و نئے مذہب کا مدلل اور مفصل نقلی اور عقلی رد جو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قیمت ۲ر علاوہ محصول

الواح الہدیٰ

حضرت امیر المومنین فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا [illegible] پیغام نوجوانان جماعت کے نام معہ تشریح حواشی کاغذ پر اعلیٰ چھپائی سے چار رنگ کا قطعہ طبع کیا گیا ہے تاکہ اس کا [illegible] نظر کے سامنے لٹکا رہے۔ فی لوح [illegible] اور لوح الہدیٰ نمبر ۲ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے نام جس پر عمل کئے بغیر کوئی شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ کاغذ لکھائی چھپائی سے [illegible] طبع کیا ہے۔ قیمت فی لوح ۲ر۔ محصولڈاک ایک سے چار تک ۲ر ہے یہ لوحیں ہر ایک احمدی کو منگانی ضروری ہیں۔ تھوڑی تعداد رہ گئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

احمدیہ سلسلہ کی ہر قسم کی کتابیں خواہ کسی کی تصنیف ہوں۔ خواہ کسی شخص کے پاس ہوں وہ تمام فاروق بک ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں۔ جو کتاب فرمائش کے مطابق تیار نہ ہوگی وہ تلاش کر کے بہم پہنچائی جائیگی۔

نیز

فاروق پریس

میں خدا کے فضل و کرم سے چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ اسلئے ہمارے دوست اپنا کام فاروق پریس میں بھیجکر ایک مرتبہ ضرور آزمائش کریں۔ جو واجبی نرخ اور وقت پر کر کے دیا جاتا ہے۔

المشتہر

مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

ہے۔ اس کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کا جب ہماری طرف سے مطالبہ ہوا۔ تو انہوں نے کہہ دیا کہ میں [illegible] جواب دینا صاحب حال کا کام ہے۔ الحمدللہ کہ ہم صاحب حال کی ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر بس کا ہے۔ جس نے [illegible] کو شہرت دی ہے۔ مگر وہ اس کا ثبوت ہم پہنچا سکے۔

انہی دنوں ایک اور خبر ہمارے خلاف مولوی ثناء اللہ نے کسی بے نام کی طرف سے ۱۳ دسمبر ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں یہ شائع کی کہ:۔

"تمام ہائی سکول قادیان کے احمدی طلباء نے اکٹھا کر کے سٹرائک کر دی ہے۔ جو اب تک جاری ہے"

اسکے متعلق چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول خبر بھیجنے والے کا نام معلوم کرنے کے بعد باقاعدہ کارروائی کرنا چاہتے تھے۔ اسلئے ہم نے کچھ نہ لکھا۔ مگر اسکے بعد ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں بغیر کسی کا نام درج کرنے کے یہ چھپا کہ

"میاں محمود خلیفہ قادیان نے کہا تھا کہ مسٹر گاندھی کئی ماہ تک یہاں لیکچر دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہو۔ اس کے ثبوت میں خدا نے قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال کرا دی"

ہائی سکول میں ہڑتال ہونے کی خبر کے متعلق سکول کے ڈسپلن آفیسر خود کارروائی کر چکے۔ اور اس غلط بیانی اور دروغ بافی سے انہیں جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی وہ آپ کرائینگے۔ اسوقت ہم اہلحدیث کو اس امر کے متعلق چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ کب۔ اور کہاں۔ اور کونسے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ کہا کہ "مسٹر گاندھی کئی ماہ تک یہاں لیکچر دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہو"

یہ بات اگر کہی گئی ہے۔ تو کسی ایسی خفیہ مجلس میں کہی گئی ہوگی۔ جہاں اہلحدیث کو خبر پہنچانے والا "طالب علم" تو پہنچ جائے۔ اور کوئی دوسرا نہ پہنچ سکے۔ اگر "طالب علم" کا نام ظاہر کر دیا جاتا۔ تو ہم اس کی حقیقت اور حالات سے اندازہ لگا سکتے۔ کہ اسے کیونکر کسی خاص مجلس میں داخل ہو کر یہ بات سننے کا موقع ملا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اسلئے ہم اہلحدیث سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ بتائے۔ جس نے اس کے پاس مذکورہ بالا خبر بھیجی ہے۔ آیا اس نے خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے سنی ہے یا کسی اور سے سنی ہے۔ اگر خود سنی ہے تو کب اور کس مجلس میں۔ اس مجلس میں اور لوگ بھی تھے۔ ان میں سے کسی کے نام [illegible] یاد ہوں تو [illegible] اور اگر اس نے خود نہیں سنی۔ بلکہ کسی اور سے سنی ہے۔ تو اس کا نام ظاہر کرے تاکہ اس کو بھی دیکھا جائے۔ اور تحقیق کی جائے۔

اگر ان باتوں کا ثبوت نہ دیا گیا۔ اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ نہیں دیا جائیگا۔ تو ناظرین کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ بھی منجملہ ان بیہودہ ہرزہ سرائیوں اور غلط بیانیوں کے جو اہلحدیث میں احمدیہ کے خلاف درج ہوتی رہتی ہیں۔ ایک ہے اور مولوی ثناء اللہ اس جھوٹ کو ہزاروں میں پھیلانے کے مجرم ہیں۔

نیز ہم امید کریں کہ مولوی ثناء اللہ آئندہ ہمارے خلاف کوئی خبر درج کرتے ہوئے اس کے صحیح اور درست ہونے کا علم حاصل کر لیا کرینگے۔ اور ہر ایک جھوٹی اور غلط بات کو یونہی درج نہ کر دیا کرینگے۔ کہ یہ دیانت سے بالکل گرا ہوا طریق ہے۔

* * *

کوڑھ کے علاج کا چشمہ

انجیل میں ایک حوض کا قصہ لکھا ہوا ہے کہ اس میں نہانے سے مجذوم اچھے ہو جاتے تھے۔ یسوع مسیح کی حیثیت جو انجیل سے [illegible] کی ہے۔ اسے [illegible] ہمارے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حوض پر بھی بحث کی تھی۔ اور بتایا ہے کہ [illegible] کی حیثیت [illegible] حوض سے کچھ بڑھی ہوئی [illegible] [illegible] تھی [illegible] بعد جو انجیل [illegible] [illegible] [illegible] مسیح کے معجزات کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ اس حوض کے معجزات تھے۔

مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ۱۴ جنوری کے اخبار میں ایک مضمون بعنوان "سیر عراق" شائع کیا ہے [illegible] مضمون [illegible] میں ذکر [illegible] [illegible] [illegible] لئے [illegible] جاتے ہیں اور صحت پاتے ہیں یہ تو قدرتی ہے [illegible] نام علی کہا جاتا ہے"

ان الفاظ پر وہ لوگ غور کریں۔ جو حضرت مسیح کے متعلق بڑے طمطراق سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کوڑھی کو اچھا کرتے تھے۔ اور اسے ان کا خاص معجزہ قرار دیتے ہیں۔ گویا ایک نبی کا یہ کام تھا کہ وہ جسمانی کوڑھیوں کو اچھا کرتے پھرتے تھے۔ تو پھر اس چشمہ پر جس کا ذکر اہلحدیث نے کیا ہے انہیں کیا فضیلت حاصل تھی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جس طرح دوسرے انبیاء جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے نہیں۔ بلکہ روحانی عوارض کو دور کرنے کے لئے آتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی اسی کام کے لئے آئے اور انہوں نے روحانی اندھوں اور روحانی برصوں کو شفا دی۔ جن کے متعلق نادانی سے سمجھ لیا گیا ہے کہ جسمانی مریضوں کا ذکر ہے۔

* * *

لفظ "قرآن" اور "معجزہ" کا بے جا استعمال

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ [illegible] امرتسر نے ان اخبارات کے خلاف جو [illegible] اردو کے عنوان [illegible] کرتے تھے اس [illegible] [illegible] سمجھ [illegible] قرآن شریف کے ترجمہ [illegible] اور [illegible] ترکیب قرآن [illegible] ترجمہ کے [illegible] بنائے جاتے ہیں [illegible] "کتابی اردو" [illegible] ۲۲ جنوری ۱۹۲۱ء کے "وکیل" میں ایک اردو [illegible] [illegible] طرز تحریر سے [illegible] کہ اس میں ترجمہ کی شناخت [illegible] جاتی تھی وہ خود اسلام کے [illegible] مقدس الفاظ کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "نقاد ادب و روحانیت کا قرآن ہے۔ اور نقاد دیگر اس کے پیغمبر + نقاد ادب ایڈیٹر"

[illegible]

خطبہ جمعہ

مقابلہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مقابلہ کی روح تمام دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک دوڑ ہو رہی ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے رنگ میں بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ مدرسہ کے طالب علم بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں اچھا پڑھ کر سناؤں۔ اور اچھے نمبر پاؤں۔ [illegible] ہوگا۔ مگر اس مقابلہ میں ایک بھائی دوسرے کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ جہاں فائدہ کا سوال ہوگا۔ وہاں قربانی کرے گا۔ مگر مقابلہ میں ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے گا۔

کھیلوں میں مقابلہ یہی بات کو چھوڑ کر کھیل کو دیکھئے۔ اس میں بھی یہی رنگ نظر آتا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بچے نہیں بادشاہ ہیں۔ اور ان کے سامنے کھیل نہیں موت و حیات کا سوال ہے۔ ایک کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ گرتا ہے۔ تو اس کی پارٹی کے پکارتے ہیں۔ کہ پروا نہ کرنا۔ شاباش بڑھے چلو۔ فٹ بال کھیلتے دیکھا۔ گرتے ہیں۔ بعض کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ [illegible] کھیلنے میں وہ ایسے منہمک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت [illegible] وہ پروا نہیں کرتے۔ [illegible] پروا کرتے ہیں۔

قوموں میں مقابلہ پھر ہم اقوام کے مقابلہ کو دیکھتے ہیں ان میں بھی عجیب رنگ نظر آتا ہے یہ آریہ انجمن ہے۔ یہ سیدوں کی ہے۔ یہ مغلوں کی ہے اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ بڑھ جائیں۔ کوئی خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم سب آدمی ہیں۔ بلکہ اس جھوٹے فرق کا لحاظ کرکے یہ سید ہیں یہ مغل ہیں۔ یہ پٹھان ہیں یہ راجپوت ہیں یہ فرق ایک نمائشی فرق ہوتا ہے۔ جس کے لئے طاقت خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ محض نمائشی بات ہوتی ہے۔

ایک ہی سکول کے لڑکوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ آپس میں بھائی سمجھتے ہیں۔ مقابلہ میں ان کی دشمنوں کی طرح سانس پھولتی ہے۔ دم اکھڑ جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو شکست دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر جب کھیل ختم ہو جاتا ہے تو وہی لڑکے آپس میں بانہیں ڈال کر چلے پھرتے ہیں سارا جوش رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ ایک بناوٹی مقابلہ کے لئے تھا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے پہلے یہ نظارہ نہ دیکھا ہو۔ تو جب وہ انہی لڑکوں کو کھیل کے میدان میں دیکھیگا۔ تو خیال کرے گا۔ کہ یہ آپس میں دشمن ہیں۔ اور پھر جب کھیل کے بعد ان کو دیکھیگا۔ کہ وہی لڑکے آپس میں بھائیوں کی طرح جا رہے ہیں۔ تو وہ یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ جائیگا۔ اسی طرح جب ایک ناواقف شخص سید۔ شیخ۔ مغل۔ پٹھان۔ راجپوت وغیرہ اقوام میں مقابلہ دیکھیگا۔ تو وہ ضرور حیران ہوگا۔ کہ یہ ایک سے لوگ ہیں۔ ان کے کان آنکھ ناک سب یکساں ہیں۔ مگر ان میں یہ تقسیمیں کیوں ہیں۔ اور ان کے دائرے محدود کیوں ہیں۔ اور یہ کیوں سب کے فائدہ کا خیال نہیں کرتے۔

یہ مقابلہ کی روح کس لئے ہے یہ روح مقابلہ کی اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھی تھی۔ کہ جہاں سچا فرق ہے۔ وہاں کیا کرنا چاہیئے ایک خدا پرست ہے۔ وہ سکول میں دیکھے کہ بھائی سے بھائی پڑھائی میں بڑھنا چاہتا ہے۔ اور [illegible] میں ایک ہی سکول کی دو جماعتیں ہیں۔ مگر وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں۔ پھر قوموں کو دیکھے کہ ہر ایک قوم دوسری قوم کے مقابلہ میں اپنے فوائد کو مقدم کر رہی ہے۔ اس وقت اس کو معلوم ہوگا۔ کہ سب سے جھوٹا [illegible] ہے۔ یہ جو کچھ فرق تھا۔ جھوٹا تھا۔ نمائشی تھا۔ مگر اس کے لئے اتنی جد و جہد ہو رہی ہے۔ مگر مجھ میں اور دہریہ جو خدا پرست نہیں ہے میں سچا فرق ہے۔ مگر تو آرام سے گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ جھوٹے اور نمائشی فرق کے لئے لڑ رہے ہیں۔

یہ روح تو اس لئے پیدا ہوئی تھی۔ کہ اس مقابلہ کی روح سے اصل مقابلہ سیکھتے۔ اور اس میں بھی جوش و خروش اور جد و جہد سے کام لیں۔ جھوٹے مقابلہ میں تو کس جوش سے کام کیا جاتا ہے۔ اور سچے میں ہتھیار ڈال دیئے جاتے ہیں جھوٹی آگ بجھاتے ہیں۔ اور حقیقی آگ کے لئے ایک ڈول تک پانی کا نہیں ڈالتے۔ یہ ایک عجیب بات نظر آتی ہے اصل مقابلہ کی بات میں سستی دکھاتے ہیں۔ اور جہاں مقابلہ اصل نہیں وہاں خوب جوش و خروش سے کام کرتے ہیں۔ جہاں لڑائی کی ضرورت ہے۔ وہاں خاموش ہیں۔ جہاں ضرورت نہیں وہاں لڑتے ہیں۔

یہ مقابلہ اصل مقابلہ کے لئے بطور تحریک۔ تحریص اور تحریض کے تھا۔ مگر اسی کو اصل بنا لیا۔ اور اصل کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ مدرسہ میں پڑھاتے ہوئے تصویر ایک جانور کی دکھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کو ہماری زبان میں اونٹ انگریزی میں کیمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں۔ اب طالب علم بجائے اس کے کہ تصویر سے اتنا ہی کام لیتا۔ جتنا کہ اس سے مقصود تھا۔ وہ تصویر کے نقش و نگار اور رنگوں میں پڑ جاتا ہے۔ اور یہ بھول جاتا ہے کہ یہ اونٹ سمجھانے کیلئے [illegible] یہی حال جھوٹی ترقی اور کامیابی کا ہے۔ کہ یہ اصل میں اس اصل کامیابی کے لئے ہے۔ لیکن اس کے لئے نہ محنت کی ضرورت سمجھی جاتی ہے نہ حرکت کی۔ اس کے لئے ان میں کوئی جوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے دل برف کے ڈلے ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ گویا کہ وہ جمادات کی طرح ہو جاتی ہے۔ مگر مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ وہ ہر ایک بات میں امتیاز کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ کہاں مجھ کو لڑنا چاہیئے۔ اور کہاں لڑنا ہے۔ مومن ظالم نہیں ہوتا۔ مومن کے معنے ہی ہوتے ہیں۔ امن میں آیا ہوا۔ اور امن پہنچانے والا۔ پس امن میں آنے والے غور کریں۔ کہ کیا ان میں حق کی تبلیغ کیلئے وہ جوش و خروش ہے۔ جس کی ضرورت ہے۔ اور ان کے دل میں کیسی تڑپ ہے۔ کہ اس راہ میں جان و مال کو قربان کر دیں۔ کیونکہ اصل کامیابی یہی ہے۔ کہ خدا کے لئے ہم ہوں اور ہماری ہر ایک کوشش خدا کے لئے ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح بعد ازاں بڑی خوشی سے ہم آپ کو حوالہ دے سکتے ہیں۔ اسوقت تو دیر ہو گئی ہے۔ (مغرب کی اذان ہو چکی تھی) صبح آپ کو وہ حوالہ پہنچا دیا جائیگا۔

اس قدر گفتگو کے بعد پروفیسر صاحب رخصت ہونے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی اٹھ کھڑے ہوگئے پروفیسر صاحب نہایت تعظیم کے ساتھ حضور کے آگے جھک کر آداب بجا لائے۔ اور رخصت ہوگئے۔

دوسرے دن حوالہ ان کے پاس پہنچا دیا گیا۔ اور احباب کے فائدہ کے لئے ذیل میں بھی اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

حدثنا محمد بن عبد الاعلى قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة عن ابي هريرة قال اذا كان يوم القيامة جمع الله تبارك وتعالى نسم الذين ماتوا في الفترة والمعتوه والاصم والابكم والشيوخ الذين جاء الاسلام وقد خرفوا ثم ارسل رسولا ان ادخلوا النار فيقولون كيف ولم يأتنا رسول وايم الله لو دخلوها لكانت عليهم بردا وسلاما ثم يرسل اليهم فيطيعه من كان يريد ان يطيعه قبل قال ابو هريرة اقرؤا ان شئتم وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔

(تفسیر ابن جریر ص ۴۳ پارہ نمبر ۱۵)

زیر آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ جمع کریگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحیں جو مر گئے فترۃ میں اور ان کی جو دیوانے یا بہرے یا گونگے اور ایسے بوڑھے جو بدحواس ہو گئے تھے۔ اسوقت جبکہ اسلام آیا۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول کہ آگ میں داخل ہو جاؤ پس وہ کہیں گے کیوں۔ حالانکہ ہم میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔ اور قسم ہے۔ اللہ کی اگر وہ داخل ہو جاتے آگ میں۔ پس وہ ہو جاتی ان پر ٹھنڈی اور سلامتی بخش۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول۔ پس اطاعت کریگا۔ اس کی وہ جس نے ارادہ کیا تھا اطاعت کرنے کا پہلے۔ اور ابوہریرہ نے کہا اگر چاہو تو پڑھو۔ ما کنا معذبین الآیۃ۔

ہندوستان کی خبریں

آغا خان کی آمد بمبئی بمبئی ۔ ۲۰ر جنوری ۔ معہ بیگم ۔ ہز ہائینس آغا خان ۔ نواب سالار جنگ آج فیصل جہاز سے پہنچے ہیں۔

گریجوایٹ خواتین کی ایک علمی مجلس بمبئی ۔ ۲۰ر جنوری ۔ احاطہ بمبئی کی گریجوایٹ عورتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تعلیم یافتہ عورتوں کی وہ ایک علیحدہ قومی مجلس قائم کریں۔

وزیر اعظم کے صاحبزادے کا عزم ہند خبر ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ کے صاحبزادے مع اپنی لیڈی کے ہندوستان آ رہے ہیں۔

کلکتہ کے تمام مدارس کلکتہ کے تمام طلباء نے مقاطعہ کر رکھا ہے۔ تمام مدارس بند پڑے ہیں۔ مسٹر بپن چندر پال نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو تلقین کی۔ کہ وہ کلکتہ ہی میں رہیں۔ اور اپنے جذبات اور سیاسیات پر قابو رکھیں۔

عدم تعاون کے مخالفین کی گشتی چٹھی پٹنہ ۔ ۲۰ر جنوری ۔ جو اشخاص کہ عدم تعاون کے مخالف ہیں اور جنہوں نے کانگریس میں یہ کوشش کی تھی کہ عدم تعاون کی قرارداد کسی طرح منظور نہ ہو۔ انہوں نے پٹنہ سے ایک گشتی چٹھی شائع کی ہے جسمیں عدم تعاون کی شدید مخالفت کی ہے۔ یہ چٹھی مسٹر سنہا۔ حسن امام۔ پی سین نواب سرفراز حسین خان وغیرہ کی طرف سے ہے۔

فنون لطیفہ کی حفاظت و ترقی بنارس ۲۱ر جنوری۔ فنون ہند کی حفاظت و ترقی کے لئے تمام ہندوستان کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کا صدر مقام بنارس ہے۔ اور سر رابندر ناتھ ٹیگور انجمن جماعت فنون ہند اس کے مربی ہیں۔ اس نے علم موسیقی و نقاشی کی تعلیم کے لئے جماعتیں کھولدی ہیں۔ اور قدیم ہندوستانی نقاشی کا ایک عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے۔

طلباء اور سیاسیات کلکتہ ۲۱ر جنوری۔ کلکتہ کے طلباء کی ہڑتالوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گرد و نواح کے سکولوں پر بھی اس کا اثر ہو گیا ہے۔ اور عام جوش کی بنا پر بعض مقامات کے طلباء نے پڑھائی بند کر دی ہے۔

دہلی کا مقدمہ اہانت تدفین دہلی ۲۱ر جنوری: یہ مقدمہ آج پھر مسٹر ڈزورتھ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر ذکر الرحمن وکیل ملزم اسحاق نے دوسرا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ کہ وہ ایک اور ہفتہ تک عدالت میں حاضر ہونے کے ناقابل ہے۔ اسکے بعد عدالت نے خرچے اور ضمانتوں کے متعلق حکم دیا کہ ضمانتوں کی رقم وہی رہے۔ لیکن دونوں ملزم علیحدہ علیحدہ ضمانتیں دیں۔ خرچہ گواہان صفائی کے متعلق عدالت نے حکم دیا کہ چونکہ ملزم عبد اللہ نے ۱۸ر تاریخ کو ۲ بجے تک گواہان کا خرچہ جمع نہیں کیا۔ اور صاف کہدیا تھا کہ میں خرچہ ادا نہیں کروں گا۔ اس لئے اپنے حقوق دوبارہ طلبی گواہان زائل کر چکا ہے لہذا اب عدالت صرف انہی گواہان کو طلب کریگی۔ جن کو عدالت انصاف کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ اسپر مسٹر رؤف علی نے اعتراض کیا۔ لیکن عدالت نے حکم بحال رکھا آئندہ پیشی ۲۸ر تاریخ کو ہوگی۔

فسادات بہار کلکتہ ۲۱ر جنوری۔ یوروپین ایسوسی ایشن کی بہار برانچ کے سالانہ اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ یہ ایسوسی ایشن عدم تعاون کی تحریک کو اندیشہ ناک سمجھتی ہے۔ جو شمالی بہار میں شروع ہے۔ اور جو نام نہاد طور پر غیر مفسدانہ ہے۔ تاہم چونکہ یہ روز بروز وسعت اختیار کر رہی ہے۔ اسلئے وہ یورپین جو اپنے بال بچوں کے ساتھ ضلع کے اندرونی حصہ میں رہتے ہیں۔ اس سے بہت خائف ہیں۔ اور آثار و قرائن سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ گورنمنٹ کوئی کارروائی کرنے والی ہے۔ لہذا یہ ایسوسی ایشن گورنمنٹ کو مطلع کرتی ہے کہ اگر اس بدامنی کا سد باب نہ کیا گیا۔ تو خطرناک نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز ہز ایکسیلنسی گورنر بہار و اڑیسہ سے درخواست کی جائے۔ کہ ایسوسی ایشن مذکورہ کے وفد کو شرف باریابی کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہز ایکسیلنسی کے روبرو ان اضلاع کی نازک حالت بیان کر سکیں۔

دیانند کالج کے طلباء اور عدم تعاون ڈی اے۔ وی کالج لاہور کے اب تک ۳ طلباء ترک موالات کے سلسلہ میں کالج چھوڑ چکے ہیں

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

مسلح افسروں کے حملے

لنڈن ۲۰ جنوری۔ [illegible] پولیس کی [illegible] میں خونریزی کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ جہاں پر مسلح [illegible] نے گذشتہ شب لنڈن میں متعدد حملے کئے [illegible] گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ مگر چند دستاویزات [illegible] ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر کانسٹیبل کیری میں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ فوجی پولیس نے مسلح موٹر کاروں میں سوار ہو کر شہر کارک کے راستے بند کر لئے۔ دو مکانات تباہ کر ڈالے گئے جن سے پولیس پر ۱۸ جنوری کو گولیاں چلائی گئی تھیں بہانہ سر پر مسلط [illegible]۔

متفرق خبریں

زار روس کی لڑکی کی لاش

لنڈن ۱۸ جنوری۔ [illegible] رائٹر دیو [illegible] جہاز میں جو اس ہفتہ مصر پہنچنے والا ہے۔ دو لاشیں ہیں۔ جن کی بابت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک گرینڈ ڈچس اولگا کی اور دوسری اس کی خادمہ کی ہے۔ جو ایکٹرنبرگ میں سے نکلوا کر [illegible] چوری چھپے لائی گئیں۔ کہ فلسطین میں انہیں دوبارہ دفن کیا جائے۔

سات سو مشکوک آدمیوں کی گرفتاری

لنڈن ۱۸ جنوری۔ پیرس کی خبر ہے کہ وہاں ایک [illegible] کے خلاف ایک نہایت سرگرم تیاری کی جا رہی ہے۔ مختلف جگہوں میں شب خون واقع پذیر ہو رہے ہیں۔ اور مشکوک اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ جن کی تعداد ۷۰۰ ہے۔ ان کے متعلق شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے لئے بالشویکی پروپیگنڈا (اشاعت مقاصد) مرتب کر رہے تھے۔ صوبجات میں پولیس سرگرم کار ہے۔

وزارت فرانس کا کھلاڑی وزیر

لنڈن ۱۹ جنوری۔ پیرس کی خبر ہے۔ کہ پرائم منسٹر کی کابینہ میں جسمانی تعلیم اور کھیلوں کے متعلق ایک نیا وزیر لیا ہے۔ یہ سابق فٹ بال کے مشہور کھلاڑی اور فرانس کی کھیل کود کی انجمن کے صدر ایم [illegible] نئے عہدہ منصب وزارت پر متعین کئے گئے ہیں۔

میکسیکو میں طغیانی

لنڈن ۱۹ جنوری۔ میکسیکو شہر کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے کہ پاچوکا میں پانی کے روکنے کا بند ٹوٹ گیا۔ اور تمام شہر میں طغیانی آ گئی۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں چاندی کی کانیں ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایک سو آدمی غرق ہو گئے اور متعدد مویشی بہہ گئے۔ اور ایک ہزار بے خانمان ہو گئے ہیں۔

ہندوستان پر حملے کی تیاریاں

اس امر کے روز افزوں ثبوت موجود ہیں کہ ماسکو میں وہی پرانی روح جنگ موجود ہے۔ بعض ہمسایہ ملکوں کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ محاذ ترکستان کے سفیر نے اعلان شائع کیا۔ جس سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے متعلق سازش کا طریق ترک نہیں کیا۔ اس اعلان میں سرخ پوش فوجوں کو مخاطب کیا ہے۔ کہ جاؤ شمالی ہند کی حریت خواہ اقوام میں انقلاب پھیلاؤ۔ اور برطانی امراء اور مہاجنوں کے کارندوں کی غلط بیانیوں اور بیہودہ سرائیوں کا جو طومار باندھ رکھا ہے۔ اس کی تردید کرو۔

مسٹر بونر لا اور عہد نامہ ترکی

لنڈن ۲۲ جنوری۔ مسٹر بونر لا نے بیان کیا کہ ترکی عہد نامہ صلح کے تغیر میں اسلئے تعویق ہو رہی ہے۔ کہ امریکہ اس سے پہلو تہی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو یورپ کی بین الاقوامی حالت پر آ پڑا ہے۔ اسلئے حالت بہت ہی خراب ہو گئی ہے۔

جرمنی کی قلعوں کے متعلق صدائے احتجاج

لنڈن ۱۹ جنوری۔ برلن کی نیم سرکاری خبر ہے۔ کہ حکومت جرمن نے اتحادی وزراء کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ جو کونسل کے سفیروں نے جرمنی کے قلعوں، بندرگاہوں کے متعلق اختیار کیا ہے۔ اور اسے روکنا چاہتا ہے۔ جرمنی نے اسبات پر رضامند ہوا ہے۔ کہ [illegible] صلح کی رو سے اسے حق حاصل ہے۔ کہ قلعوں، بندرگاہوں پر دوبارہ [illegible]۔

ضروریات زندگی کی قیمتوں میں تخفیف

لنڈن ۱۹ جنوری۔ سرکاری اعلان میں جو ضروریات زندگی موجودہ اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ میں گیارہ [illegible] اشیاء کی قیمتوں میں تخفیف ہوئی ہے۔ اور آئندہ بھی مزید تخفیف کی امید کی جاتی ہے۔

مہاراجہ بڑودہ کی مراجعت

لنڈن ۱۹ جنوری۔ مہاراجہ گائکواڑ اور مہارانی بڑودہ ۲۸ جنوری کو مارسیلز سے جہاز مالوہ پر ہندوستان واپس آنے کے لئے سوار ہونگے۔

افغانستان میں غلاموں کی آزادی

امیر امان اللہ خان صاحب والئے کابل نے خاص فرمان جاری کیا ہے۔ کہ غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دیا جائے۔ اور تاریخ معینہ کے بعد جو شخص غلام یا لونڈی فروخت کریگا اس پر دو ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جائیگا۔ کابل میں اس کی تعمیل کے لئے ایکٹ، اور بیرونی علاقوں میں اس کی نقلیں بھیجی گئی ہیں۔

قوم پرست ترکوں کو آرمینیا کا الٹی میٹم

لنڈن ۱۸ جنوری۔ بولشویکوں کی مشرق کی طرف قوم پرستوں کی پیشقدمی سے جو خطرات تھے وہ طفلس کی اس خبر سے ظاہر ہوتے ہیں کہ آرمینیا کی بولشویک گورنمنٹ نے ترکوں کو الٹی میٹم دیدیا تھا۔ جس کی وجہ سے ترکوں کو الیگزینڈروپول خالی کرنا پڑا۔

مردوں اور عورتوں کی عدالت

لنڈن ۱۸ جنوری۔ مردوں اور عورتوں کی مشترکہ عدالت نے کل پہلا فیصلہ صادر کیا اور ایک شخص کو جس کا نام [illegible] کو اس جرم میں موت کی سزا دی گئی۔ کہ اس نے اپنی بیوی کو زہر دیکر مار ڈالا۔

ترکوں اور یونانیوں کی جنگ

ایتھنز ۱۹ جنوری۔ ایشیائے کوچک میں یونانیوں کی شکست کے متعلق ایک سرکاری اعلان ہے کہ یونانی لشکر کی نقل و حرکت کا مقصد پورا ہو گیا یعنی دشمن کی فوج جو سمرنا پر حملہ کرنے کے لئے جا رہی تھی۔ منتشر کر دی گئی ہے۔ اسلئے یونانی فوج اب واپس آ گئی ہے۔ دشمن کسی جگہ اس کو نقصان نہ پہنچا سکا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر [illegible]

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء [illegible]

[illegible] عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا [illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

[illegible]

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست
مدینۃ المسیح [illegible]
[illegible]
مجلس مشاورت
حضرت خلیفۃ المسیح کے درس [illegible] ۵
اشتہارات ۹
ہندوستان کی خبریں ۱۱
[illegible] ۱۲

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ [illegible]
دفتر اخبار الفضل قادیان [illegible] رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۸
[illegible]
ہر سوموار اور جمعرات [illegible]

ایڈیٹر — غلام نبی (بلا) اسسٹنٹ — [illegible]

نمبر ۵۸ | ۲۳ جنوری ۱۹۲۲ء | دوشنبہ | مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ) نے [illegible] ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب [illegible] لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے ۱۰ جنوری کو بعد نماز [illegible] ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں [illegible] معاملات میں تبلیغ کرنے کے متعلق [illegible] گئیں۔ یہ مجلس [illegible] کے [illegible] منعقد ہوئی۔ انشاء اللہ [illegible] کا [illegible] صاحب [illegible] کی امید [illegible]

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے متعلق تجویز

احباب کو معلوم ہے کہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن مجید کے نوٹ چھاپنے کے لئے ابتدا سے کوشش ہوتی رہی ہے۔ لیکن ابھی تک جو حالت ہے یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکا۔

اب پھر یہ پختہ ارادہ کیا گیا ہے کہ حضور کے درس قرآن مجید سے بیرونجات کے اصحاب بھی مستفید ہوں۔

سو اس کے لئے میں اپنے حالات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ الفضل کل بارہ صفحے ہے۔ اس میں سے پہلے دو صفحے تو مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ۔ نظم۔ اور کچھ اور لیڈر کی قسم کی [illegible] کے لئے مخصوص ہیں۔ اور صفحہ ۱۱ و ۱۲ خبروں کے لئے اور مستورات و اشتہارات کے لئے باقی ۶ صفحے رہ گئے۔ لیڈنگ آرٹیکل۔ اخباری نوٹ۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب۔ مراسلات۔ متفرق باتیں ہیں۔ جن کے لئے یہی صفحات ہیں۔ پھر ہفتہ میں ایک بار خطبہ جمعہ بھی چھاپنا ہوتا ہے۔ جو عموماً تین اور بعض اوقات چار صفحوں پر آتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اخبار کے موجودہ حجم میں کس قدر کام کی گنجائش ہے۔ خریداروں کا مذاق جدا جدا ہے ہو سکتا ہے بعض احباب کے نزدیک ایک بات بالکل غیر ضروری ہو۔ اور دوسرے دوستوں کے خیال میں وہی نہایت ضروری ہو۔ اسلئے اخبار والوں کو ہر مذاق کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ گنجائش رکھنی چاہئے اور رکھنی پڑتی [illegible] مثلاً خبروں [illegible] صفحات ہیں۔ بعض ایسے دوست [illegible] جو ان کی کچھ ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ [illegible]

ہیں ماہوار دو شمارہ اخبار دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اکثر حصہ ایسا ہے جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی یہ خواہش [illegible] اخبار سے پوری ہو۔ خصوصاً اس لئے کہ بعض غیر احمدی اخبارات میں بعض اوقات سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف ہتک آمیز مضامین بلکہ کھلی کھلی گالیاں چھپ جاتی ہیں۔ جن کو ایک غیور احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ پچھلے دنوں سادات منصوری کو ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ باایں ہمہ درس قرآن مجید سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس کے لئے اخبار میں کافی حصہ ہونا چاہیئے۔

اس کے لئے ایک تو یہ صورت ہے۔ کہ موجودہ صورت کو زیادہ اہتمام سے قائم رکھا جائے۔ یعنی جس اخبار میں خطبہ جمعہ نہ ہو۔ اس میں دو صفحے درس کے ہوں۔ اور دو [illegible] خلاصہ نظم و نثر ہوں۔ جیسا کہ آج کل دستور ہے [illegible] صورت یہ ہے۔ کہ حضور کا درس لفظ بہ لفظ زیادہ تفصیل کے ساتھ چھپے۔ اور اخبار کا حجم بڑھا کر ۱۶ صفحہ کر دیا جائے اور ہر اخبار میں ۴ صفحے درس کے ہوں تاکہ [illegible] صورت میں محفوظ کیا جا سکے۔ جیسا کیا جاتا ہے۔ تو مقصد [illegible] کا بڑا حصہ پورا ہو سکے [illegible]

۱۔ ایک درس لکھنے والے کی خدمات حاصل کی جائیں۔ جو درس لکھ کر صاف کرے۔ اور [illegible]

۲۔ ایک کاتب الفضل میں زائد رکھا جائے۔ کیونکہ موجودہ کاتب ہفتہ میں ۱۶ کاپیاں نہیں لکھ سکتا۔

۳۔ مطبع میں ایک انجن منگوایا جائے۔ کیونکہ اب مشین پر صرف دو آدمی کام کرتے ہیں۔ اور دو اخبار بھی مشکل سے چھاپتے ہیں۔

۴۔ کاغذ خاص قسم کا سفید منگوایا جائے۔

۵۔ مینیجر کے اشاف میں کچھ زیادتی ہو۔ کیونکہ کام بڑھ جائیگا۔ نہ صرف اخبار کے [illegible] بلکہ درس کے خریداروں کا حساب کتاب الگ رکھنا پڑے گا۔ ان کو اخبار الگ بھیجنا ہوگا۔

اس تمام خرچ کا اندازہ یہ ہے۔ لکھوائی ۔۔۔ ۳۰۰ چھپوائی ۔۔۔ ۵۰۰ ۔ کاغذ ۔۔۔ ۱۷۳۰ خرچ عملہ زائد ۔۔۔ ۳۰۰ ۔ کل میزان ۲۸۳۰ روپے یہ تین ہزار روپے کا خرچ ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ موجودہ خریداران الفضل میں سے ایک ہزار خریدار بشرح [illegible] سالانہ الفضل کا چندہ [illegible] دیا کرے۔ اس صورت میں اخبار کا حجم ان اصحاب کے لئے جو درس قرآن مجید کے ضمیمہ کے خریدار ہوں۔ ۱۶ صفحے ہوگا۔ باقی دوستوں کو ۱۲ صفحے بغیر ضمیمہ درس ملا کریں گے۔ سو اگر یہ تجویز پسند ہے۔ تو معزز خریداران الفضل اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ بشرطیکہ ایک ہزار درخواست جمع ہو جائیگی۔ فوراً یہ سلسلہ جاری ہو گا۔ یا ایک ہزار کے ماسوا وہ جو خریدار ہیں وہ لکھ بھیجیں کہ ہمیں ضمیمہ درس کی خریداری منظور نہیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ موجودہ صورت میں ہی سلسلہ درس زیادہ اہتمام کے ساتھ قائم رہے۔ اور اسی حجم میں جتنا [illegible] لایا جائے۔ اور خلاصہ ہی چھپے جیسے موجودہ ایڈیٹوریل سٹاف تیار کرتا ہے۔ اب معاملہ خریداران الفضل کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں سے جو صاحب [illegible] فرمایا کرتے ہیں کہ آپ درس مفصل اور [illegible] وہ نہیں چھپتے۔ [illegible] خریدار کا انتظام فرما دیں۔ اور تین ہزار روپیہ بھجوا دیں ہم فوراً یہ سلسلہ شروع کر دینگے۔

اب یہ موقعہ ہے۔ بعد میں پھر ہم پر کوئی افسوس نہ کیا جائے۔ اور اگر کثرت رائے یہ ہو۔ کہ فضول سے اخباری مضامین چھوڑ کر صرف درس قرآن مجید ہی چھاپا جایا کرے تو یہ امر بھی ہماری سعادت دارین کا موجب ہے۔ اس کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔ مگر وہ بھی اخباری ضرورتوں کے سرانجام کا بندوبست بھی سوچ لیا جائے۔

جواب کا امید وار

مینیجر الفضل قادیان

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ کیلئے امداد جو رسالہ اس نئی دنیا (امریکہ) میں حضرت مفتی صاحب نے [illegible] اسلام کی روشنی ڈالنے کے لئے جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ بہت سے برادران اسلام بلکہ غیر بھی حصہ لے رہے ہیں۔ بعض نے [illegible] دیکھ کر [illegible] آگے بڑھ [illegible] چاہتے ہیں۔ الحمد [illegible] اپنے [illegible] کا [illegible] رہوں [illegible]

اتنا کافی روپیہ نہیں [illegible] کہ [illegible] اخراجات [illegible] پورا کر سکوں۔ مگر [illegible] اخراجات کم کر کے [illegible] ضرور [illegible] کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو توفیق عطا کرے۔ تا میں اچھے ثواب کا [illegible] سے بڑھ کر حصہ لیا کروں۔ آمین ثم آمین۔ مبلغ ایک روپیہ [illegible] ۱۹۲۱ء کے آخر تک [illegible] کر سکتا ہوں۔ آپ [illegible] جیسے چاہیں۔ [illegible] والسلام۔

خادم دین۔ محمد احسان صدیقی [illegible] پنجاب [illegible] کالج لاہور

افریقہ میں [illegible] ایسے صاحب کو جو یہاں [illegible] دوست [illegible] کے لئے آنا چاہتے [illegible] دوست یہاں آ [illegible] کریں۔ [illegible] اور [illegible] آنا چاہیں۔ وہ پہلے خط و کتابت کر لیں۔ والسلام

ملک [illegible] حسین احمدی ۔ از نیروبی۔ افریقہ

تلاش عزیز نذیر احمد ولد مستری ابراہیم [illegible] ساکن [illegible] عمر قریباً دس گیارہ سال۔ رنگ گندمی [illegible] ۔ آنکھ سیاہ۔ درمیانہ قد قریباً تین [illegible] سفید [illegible] کرتہ [illegible] شلوار [illegible] ہوگی۔ [illegible] جوتی [illegible] ۔ انگریزی [illegible] اگر کسی صاحب کو اس لڑکے کی کچھ خبر ہو یا دیکھا ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ اور اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو [illegible] مجھے خبر دیں یا اس کو [illegible] میرے پاس پہنچا دیں۔ میں آنے جانے کا خرچ دونگا۔ اور نہایت ہی ممنون ہوں گا۔ والسلام

خاکسار بشیر احمد [illegible] مولوی فاضل عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول [illegible]

سالگ چند کی بجائے محمد امین سب بھائیوں کو معلوم ہو کہ چند سال ہوئے جب میں نے لنڈن میں اسلام قبول کیا تو نام ہندو ہی رہنے دیا تھا۔ لیکن اب میں نے ہندو نام سالگ چند کو قطعاً ترک کر دیا ہے۔ اور اس کی بجائے اپنا نام محمد امین رکھا ہے اور یہی اب میرے بورڈ پر بھی لکھا جائیگا۔ کیونکہ میں نے ہائیکورٹ سے اجازت لی ہے۔ پس آئندہ میرا ڈاک کا پتہ یہ ہوگا "مسٹر محمد امین بیرسٹر ایٹ لاء معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب لاہور" اور [illegible] کا پتہ "مسٹر محمد امین [illegible] گلشن بوٹ ہاؤس۔ نزد [illegible] منڈی [illegible] انار کلی لاہور"

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دار الامان ۳۱ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

مجلس مشاورت

جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ اور عمل کو دیکھے

خدام دین کہاں ہیں؟

دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے کب اٹھیں گے؟

وہ مجلس مشاورت جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمائی۔ ۳ دن کئی کئی گھنٹے اجلاس کرنے کے بعد ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو ختم ہوئی۔

اس مجلس میں اصل سوال تو دو ہی درپیش تھے۔ ایک سلسلہ عالیہ کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات کا پورا کرنا۔ اور دوسرے کارکن آدمیوں کا مہیا کرنا۔ لیکن ان سوالات کی تفصیلات اس قدر وسیع تھیں کہ بیسیوں باتیں زیر بحث آئیں۔ اور ان کے حل کے متعلق غور اور مشورہ کرنے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہوئے۔

پہلے دن (۲۰ر جنوری) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین کو جنہیں مختلف صیغہ جات کے افسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پرانے صحابہ بھی تھے۔ ارشاد فرمایا کہ ہمیں مالی ذمہ داری کے عہدوں کے لئے جن میں نظارتوں کے افسران کے نائب، افسر ڈاک، محاسب انجمن، سیکرٹری اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر شامل ہیں۔ ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف قابلیت رکھتے ہوں اور عمدگی کے ساتھ اپنے کام کو چلا سکیں بلکہ مغز اسلام سے واقف ہوں اور جماعت کو غلط رستے پر چلنے سے بچا سکیں۔ کیونکہ ان کے ذمہ جماعت کے عقائد و اعمال کی نگرانی ہے۔

پھر اسکے علاوہ مبلغین ایسے لوگ ہونے ضروری ہیں جو خود روحانی قوت رکھتے ہوں۔ اور لوگوں کو مغز اسلام سے واقف کر کے ان کے اندر روحانیت پیدا کر سکیں اور مشورہ طلب کیا کہ ایسے لوگ کس طرح مہیا کئے جائیں اور بڑھتے ہوئے اخراجات کو کس طرح پورا کیا جائے۔ اسکے بعد حاضرین کی درخواست پر غور و فکر کے لئے ایک دن کی مہلت دی گئی۔

دوسرا اجلاس ۲۱ر جنوری کو ہوا۔ اس روز باوجود قریباً سارا دن اجلاس ہونے کے سب احباب اپنی اپنی آراء پیش نہ کر سکے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ انہوں نے ۲۲ر جنوری کے اجلاس میں پیش کیں۔ اسکے بعد حضور نے افتتاحی تقریر کا مختصر طور پر اعادہ فرمایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ہمارے صیغہ جات کے کلرکوں بلکہ چپڑاسیوں میں بھی جب تک عرفان الٰہی نہ پیدا ہو گی۔ ہمارا کام عمدگی سے جاری نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا آدمی بھی دین سے واقف ہو۔ اور عرفان رکھتا ہو۔ چونکہ ہمیں ہر ایک صیغہ میں کام کرنے کے لئے ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اسلئے جوں جوں ہمارے کام بڑھتے ہیں۔ ہمارے لئے آدمیوں کے مہیا کرنے کا سوال مشکل ہوتا جاتا ہے۔ اسلئے اس کے متعلق ہمیں بہت سوچنا ہے۔

مالی سوال کے متعلق حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اسپر جو رائیں دی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بالعموم ایسے لوگ ہیں۔ جو خواہ کیسی ہی ادنیٰ حالت میں ہوں لیکن اگر انہیں موقعہ دیا جائے۔ تو مفید باتیں نکال لیتے ہیں۔ چنانچہ مالی سوال کے حل کے متعلق بہت سی مفید باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور باوجود اسکے کہ یہ مجلس اپنی قسم کی پہلی کوشش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلحاظ نتیجہ کامیاب رہا۔

اسکے بعد حضور نے ان تجاویز پر جو احباب کی طرف سے کارکن آدمیوں کے مہیا کرنے اور مالی مشکلات کے حل کرنے کے متعلق پیش کی گئی تھیں۔ نہایت تفصیل کے ساتھ ریویو فرمایا۔ اور ہر ایک تجویز کے حسن و قبح کو ظاہر کیا۔ اور آخر میں ان اصحاب کے نام بتلائے۔ جنہوں نے اس مشاورت کے سلسلہ میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔

اسکے بعد نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعہ کے معاً بعد کام کرنا مناسب نہیں۔ اسلئے عصر کے بعد پھر کارروائی شروع ہوگی۔

عصر کے بعد جو اجلاس شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ان مشوروں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو پیش شدہ سوالات سے تو تعلق نہ رکھتے تھے۔ لیکن نہایت مفید تھے۔ اسکے بعد مالی سوال کے متعلق فرمایا کہ ایک کمیٹی بیٹھے گی۔ جو سب تجاویز پر غور کر کے ان کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریگی۔

اور کارکن آدمیوں کے متعلق فرمایا کہ ایک تو فوری ضرورت ہے کہ کچھ ایسے آدمی ہوں۔ جنہیں اسی وقت کام پر لگایا جا سکے۔ اور ایک ایسی ضرورت ہے۔ جو دو تین سال کے بعد آنیوالی ہے۔ اس کے لئے آدمی تیار کئے جائیں۔ فوری انتظام کے لئے حضور نے ۹۔ آدمیوں کی ضرورت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ کس کس کام کے لئے ان کا مہیا کرنا ضروری ہے۔ اور ارکان مجلس سے دریافت فرمایا کہ ان کاموں کے لئے کس کس کو موزوں سمجھتے ہیں۔

اسپر بہت غور و فکر کے ساتھ مختلف اصحاب کے نام پیش ہوتے رہے۔ اور جسے جس کام کا اہل سمجھا گیا۔ اسے اس کام کے لئے نامزد کیا گیا۔

جس غور و فکر۔ تردد۔ اور تجسس کے بعد ان ۹۔ آدمیوں کا انتخاب ہوا۔ اس کا پورا پورا اندازہ تو وہی اصحاب لگا سکتے ہیں۔ جو اس مجلس میں موجود تھے۔ لیکن اس امر کو دیگر احباب بھی کسی قدر سمجھ سکتے ہیں کہ عصر سے لے کر عشاء کی نماز تک جو معمول سے بہت زیادہ دیر سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی معہ دوسرے احباب کے صرف ۹ آدمیوں کے انتخاب میں ایک لمحہ بھی کسی اور طرف خیال کئے بغیر مصروف رہے۔ اور تب جا کر بڑی مشکلوں اور دقتوں سے انتظام ہو سکا۔ ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا دعویٰ

ہے کہ وہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائیگی۔ اور جو مدعی ہے۔ اس بات کی کہ تمام دنیا پر اسلام کی صداقت ظاہر کریگی۔ یہ بات نہایت ہی شرم اور ندامت کا موجب ہے۔ کہ اس کا مقدس خلیفہ ایدہ اللہ اس کے چیدہ افراد فوری اور ناگزیر کاموں کے لئے جب اپنی جماعت پر نظر ۔ آدمیوں کے لئے نظر انتخاب ڈالتے ہیں تو فکر و تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکلوں سے دو آدمیوں کو کھینچ کھانچ کر نکالتے ہیں۔ کیا ساری دنیا کو صداقت کے ذریعہ فتح کرنے والی اور سارے جہان پر اسلام کا پرچم لہرانے کا دعویٰ رکھنے والی جماعت کی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ یہی حقیقت ہونی چاہیئے۔ یہی اوقات ہونی چاہیئے۔

برادران! اپنے اپنے دل میں غور کرو اور سوچو کہ تمہارے دعوے کیا ہیں۔ اور ان دعووں کے مقابلہ میں تمہارے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت کس قدر ہے۔ اگر تم میں سے ہر ایک دین کی راہ میں اپنے آپکو نکالے۔ خدمت دین اپنا سب سے بڑا فرض سمجھے اور دین کے مقابلہ میں دنیا اس کی نظر میں بالکل ہیچ ہو جائے تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارا دعویٰ سچا ہے۔ اور تم اس کو ضرور پورا کرکے دکھا دوگے۔ لیکن جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ اور جب تک خدمات دین کے لئے آدمی مہیا کرنے میں اسقدر مشکلات درپیش ہیں۔ اسوقت تک جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

ساری دنیا پر۔ کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا افریقہ اور کیا امریکہ کیا جزائر اور کیا اندرونی ممالک ہر ایک جگہ حق کی بجائے باطل نے قبضہ کر رکھا ہے۔ نور کی بجائے ظلمت جاگزین ہے۔ صداقت کی بجائے بطالت قابض ہے۔ اس بات کو اپنے ذہنوں میں لاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ اس باطل اس ظلمت اور اس بطالت کو دور کرنے کے علمبردار بنکر تم نے کیا کیا ہے۔ اس کے لئے تم نے کس قدر سامان مہیا کئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کس قدر آدمی مقرر ہوئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کتنوں نے اپنے آرام و آسایش کو چھوڑ کر دین کے لئے اپنی جانوں کو [illegible] جواب مجھ سے نہ سنو۔ خود سوچو۔ اور بتاؤ۔ کیا وہ آدمی اور صرف وہ آدمی بھی اتنے بڑے کام اتنی بڑی مہم اتنے بڑے مقابلہ۔ اور اتنے بڑے جنگ میں کچھ حقیقت اور طاقت رکھتے ہیں جو ہمارے لئے درپیش ہی نہیں۔ بلکہ جنہیں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ پھر کیا یہ دو آدمی بھی آسانی اور سہولت سے مل سکتے۔ جن کی تلاش میں کوئی وقت نہ ہوئی۔ ان کے انتخاب کے لئے کوئی کد و کاوش نہ کرنی پڑی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس انتخاب کے لئے اس پاک وجود کو جو منٹوں اور سیکنڈوں میں بڑے بڑے اہم اور پیچیدہ سوالات کو حل کرکے رکھ دیتا ہے۔ منٹوں نہیں گھنٹوں غور و فکر کرنا پڑا۔ اور اکیلے نہیں بلکہ سلسلہ کے مدبر اور صاحب علم اصحاب کو ساتھ لے کر غور کرنا پڑا۔ کیوں؟ اسلئے کہ کام بہت ہیں اور کام کرنے والوں کی قلت ہے اور جن کا وہ اصل فرض ہے۔ کہ کام کریں۔ انہوں نے اپنے آپکو باوجود یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنے کے ابھی تک پیش نہیں کیا۔ جب ایسی حالت ہو۔ تو کیوں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو کارکن آدمیوں کے انتخاب میں مشکلات نہ پیش آئیں۔ اور کیوں نہیں گھنٹوں سوچنے اور انتخاب کرنے میں مصروف نہ رہنا پڑے۔ لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہ اس جماعت کے لئے نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ جو ساری دنیا پر حق کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری یہی حالت رہی۔ ہمارے لئے دین کی خدمت کرنیوالوں کا ایسا ہی کال رہا۔ تو ساری دنیا کیا صرف ہندوستان اور ہندوستان کیا صرف پنجاب میں بھی ہم پوری طرح تبلیغ نہ کرسکینگے۔ جیسا کہ اسوقت تک کے حالات سے ظاہر ہے۔ اسی پنجاب میں ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں اس وقت تک ہمارا کوئی مبلغ نہیں پہونچا اور نہ کسی احمدی نے وہاں تبلیغ کی ہے۔

بے شک ساری دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہ ہوگی اور اگر ہوگی۔ تو شاذ ہی ہوگی۔ جہاں حضرت مسیح موعود کا نام نہ پہنچا ہو۔ لیکن سچ بتاؤ۔ اس میں ہماری کوشش اور سعی کا بھی کوئی دخل ہے؟ یا خدا تعالےٰ نے بغیر ہماری کوشش کے خود پہنچا دیا۔

ابھی تک بلحاظ نسبت کہ ہماری سستی اور کوتاہی کی وجہ سے احمدیت کو۔ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے تہائی صدی کے قریب ہو چکا ہے۔ صرف پنجاب میں بھی پورے طور پر تبلیغ نہیں ہوسکی۔ پھر کس طرح کہا جائے۔ کہ انہی وجوہ و غفلت میں پڑے پڑے ہم ساری دنیا کو تبلیغ اسلام کرسکینگے۔ اور اپنے دعویٰ کو پایہ ثبوت تک پہنچا سکیں گے۔

برادران! اس غرض کو دیکھو جس کے لئے تم کھڑے کئے گئے ہو۔ اور پھر اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ کیا وہ اس غرض کو پورا کرنے کے قابل ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اس کے قابل بنانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور ایسی صورت پیدا کرو کہ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کو ضرورت پڑنے پر اپنے لئے چند آدمیوں کی تلاش میں اسقدر تکلیف نہ اٹھانی پڑے بلکہ ایسا ہو۔ کہ تمہاری درخواستیں اس کثرت سے حضور کے پاس جمع رہیں۔ کہ تمہیں کام پر لگانے کی باری نہ آئے۔ اور تم ہر وقت منتظر ہو کہ کب وہ مبارک گھڑی آئے گی جب ہمیں کسی خدمت دین پر لگایا جائیگا۔ اور اس طرح ہم اپنی زندگی کی اصل غرض کو پورا کرسکینگے۔

برادران! بہت دن غفلت میں گذر چکے۔ اور بہت وقت بے فائدہ ضائع ہو چکا۔ اب بھی وقت ہے کہ آنکھیں کھولو۔ اور اپنے فرض کو پہچانو۔ دنیا کے دھندوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا کے دین کی اشاعت کے لئے نکل کھڑے ہو۔ اور اپنی اس چند روزہ زندگی کو خدمت دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور وقف کرکے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرلو۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنی زندگیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور خدمت دین کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اور حضور کو اختیار دیدیا ہے کہ جس طرح حضور چاہیں ہم سے کام لیں۔ اور مبارک ہونگے وہ جنہوں نے ابھی تک اس طرف قدم نہیں بڑھایا مگر اب بڑھائینگے۔

میں کچھ دن ہوئے مجلس مشاورت کی روئداد۔ مگر اس مجلس میں اس فکر اور بوجھ سے جو کہ آدمیوں کے آسانی کے ساتھ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پر تھا۔ احباب کو آگاہ کرنے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ ذرا تفصیل [illegible]

جماعت سے خطاب کیا جائے۔ تاکہ اس کا ہر ایک فرد جس قدر بھی خدمت کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر دے۔ امید ہے کہ ہماری جماعت بہت جلد اس طرف توجہ کریگی۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جانفروش میدان میں نکل آئینگے

۲۴ جنوری کو بعد نماز ظہر مجلس پھر منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے آخری تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا کل میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہماری موجودہ فوری ضروریات کے لئے ۹۰ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ان کا انتظام سوچا گیا۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا تھا یہ ۹۰ آدمی تو ایسے ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا کام رک جاتا ہے ورنہ موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اب اگر ہمیں فی الحال کام چلانے کے لئے ۹۰ آدمی مل گئے ہیں۔ تو اس پر تسلی سے بیٹھ نہیں رہنا چاہیئے۔ [illegible] بیٹھ رہینگے۔ تو کل دوستوں نے دیکھ ہی لیا ہے ۹۰ آدمیوں کا مہیا کرنا کس قدر مشکل تھا۔ چار گھنٹہ کی گفتگو اور سوچ و فکر کے بعد ۹۰ آدمی ملے ہیں۔ اسلئے ہمیں مستقل انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ کام کرنیوالے آدمی پیدا ہوتے رہیں۔ ایسے آدمی پیدا کرنے کے لئے سب سے اول حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ قادیان کے رہنے والوں کو نمونہ بننا چاہیئے اپنے اندر پوری اصلاح کریں اور اپنے قلوب کو بالکل صاف کر لینا چاہئے۔ تاکہ قادیان میں ایک ایسا جوش پیدا ہو جائے کہ جو بھی یہاں داخل ہو۔ اسپر ایسا اثر پڑے کہ وہ اپنی جان و مال سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور کسی بات کی بھی دین کے مقابلہ میں پروا نہ کرے۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین [illegible] وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بھی [illegible] کر رہا ہوں۔ اور اسکے متعلق [illegible] کے بچوں کو ایسی [illegible] چاہتا ہوں [illegible] اپنے بچوں کو [illegible] نہیں ہوں۔ [illegible] اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں کہ وہ دین [illegible] کے لئے تیار ہوں۔ بڑے لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے۔ یونہی قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں۔

تو دین کے لئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور خود کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو۔ اور دین کی خدمت نہ کرے۔ نعمت نہیں بلکہ لعنت سمجھتا ہوں۔ اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں۔

مجھے تو اس وقت جبکہ کوئی ایسی بات پیش آتی ہے۔ کہ فلاں جگہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں کوئی مبلغ جانیوالا نہیں ملتا۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے۔ کاش! میرا کوئی جوان بچہ ہوتا۔ اور میں اسے وہاں بھیجتا۔ پھر اگر اسکے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی۔ تو دوسرے کو بھیجتا۔ اسی طرح سب کو بھیجتا۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا۔ جو خود اپنی اولاد کے لئے پسند نہیں کرتا۔ اسلئے زندگی وقف کرنیوالوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے۔ اور دوسروں کو اسبات کی تحریک کرنی چاہیئے۔

اسکے بعد حضور نے احباب کو ایسی نصائح فرمائیں۔ جن پر عمل کرنے سے دین کے خادم پیدا ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جن اصحاب کو اس مجلس میں حصہ لینے کا موقع ملا ہے اونہوں نے دیکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دین کی اشاعت کا کس قدر فکر ہے۔ اور آپ دن رات اسکے لئے کیسی مصروفیت اور مشغولیت سے تجاویز سوچنے اور انہیں کام میں لانے میں لگے رہتے ہیں۔

حضور کی مشغولیت کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید آپ کے ساتھ ہے۔ کہ آپ نے اس قدر بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ ورنہ مجرد انسانی طاقت اور قوت قطعاً اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔

جن اصحاب نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں انہیں سے بعض کو حضرت خلیفۃ المسیح نے کام پر لگانے کی تجویز فرمائی۔ اور بعض کو انتظار کرنے کا ارشاد فرمایا امید ہے کہ اور احباب اس مضمون کو گہری نظر سے [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(۲۳ جنوری ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

نماز عصر سے فارغ ہوکر جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں بیٹھے۔ اور احباب گرداگرد جمع ہو گئے۔ تو حضور نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مخاطب کرتے فرمایا۔ اس جگہ تو ترقی ہے۔ آپ کے وطن میں سستی ہے۔ جماعت بڑھ نہیں رہی۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور جب میں وہاں رہتا تھا۔ دیہات میں پھرتا تھا۔ لوگ مخالفت کرتے تھے۔ مناظروں کا موقع بھی ملتا تھا۔ اس وقت یہ حالت نہ تھی اور میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جہاں تبلیغ ہو۔ وہاں مخالفت بھی ہوتی ہے۔ اور جہاں مخالفت ہو۔ وہاں جماعت میں جوش بھی ہوتا ہے۔ آپس میں اتفاق بھی رہتا ہے۔ لیکن جہاں تبلیغ نہ ہو۔ وہاں مخالفت نہیں رہتی۔ اور جماعت کے اتفاق و محبت میں بھی کمی آجاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اصل میں وہ محبت جو دشمن کی مخالفت کے وقت آپس میں ہو۔ جھوٹی محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ دشمن سے لڑائی کے وقت تو ہر جگہ اور ہر قوم و مذہب کے لوگ جمع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور اپنی عداوتوں اور رنجشوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اصل محبت وہ ہوتی ہے۔ جو امن میں بھی رہے۔ گذشتہ سال سیالکوٹ میں میں نے اس کے متعلق ایک تقریر بھی کی تھی اور بتایا تھا کہ سچی محبت کونسی ہوتی ہے اور جھوٹی کونسی۔ یہ تقریر الفضل میں چھپ گئی تھی۔

مولوی غلام رسول صاحب نے عرض کی کہ حضور کی یہ تقریر ایسی ضروری اور اہم ہے۔ کہ علیحدہ چھپوا کر ہر ایک احمدی کو دی جائے۔ اور اپنی جماعت میں کثرت سے تقسیم کی جائے۔ اسی ضمن میں سیالکوٹ کا بھی ذکر آیا اور فرمایا کہ وہاں شہر میں اب کوئی ذی اثر آدمی نہیں۔ جو سب کو جمع رکھے۔ اسوجہ سے وہاں بڑی کمزوری آگئی ہے۔ ارادہ ہے کہ وہاں کوئی مبلغ رکھا جائے۔ البتہ دیہات میں اچھے [illegible] آدمی ہیں۔ جو گاؤں کی جماعتوں کو اچھی طرح سنبھالے ہوئے ہیں۔ غلط حریت اور مساوات بھی برے نتیجے پیدا کرتا

ہے۔ اگر ایک شخص یہ کہے۔ کہ میں کسی کی بات کیوں مانوں مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں تو ایک ابتری پھیل جائے جب تک کوئی ایسا آدمی نہ ہو۔ جس کی سب مانیں۔ اسوقت تک اتفاق رہ ہی نہیں سکتا۔

ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں سے ایک کے لوگوں کے متعلق فرمایا۔ وہاں کے احمدیوں میں ناچاقی رہتی تھی۔ پہلے سیالکوٹ میں ان کو نوٹس دیا تھا کہ اگر وہ صلح نہیں کرینگے۔ تو میں جماعت سے خارج کر دونگا۔ اب انمیں اتفاق ہوگیا ہے۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے ڈاک کے جواب طلب خطوط سنانے شروع کئے۔ ایک خط کے جواب میں جسمیں اولاد ہونے کے دعا کی درخواست کی گئی تھی لکھوایا کہ میں دعا کروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے متعلق وثوق نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس سے سوال کا [illegible] کا کام ہے اور غلاموں کا کام عرض کرنا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے آپ بھی دعا کریں۔ میں بھی کروں گا۔ اور یہ مت سمجھیں کہ چونکہ اب تک کچھ نہیں ہوا اسلئے دعا چھوڑ دی جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ انسان ایسے وقت میں دعا چھوڑتا ہے۔ جب قبولیت کے قریب ہوتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ کوئی شخص کنواں کھودنے لگے۔ اور اسوقت ہمت ہار کر چھوڑ دے جب پانی قریب ہو۔ بعض دعائیں جس رنگ میں کی جاتی ہیں۔ اس رنگ میں ان کا قبول کرنا اس شخص کے لئے خدا تعالیٰ مناسب نہیں سمجھتا۔ اور دوسرے رنگ میں قبول فرما لیتا ہے۔ جو انسان کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسلئے وہ دعائیں بھی ضائع نہیں جاتیں۔ اور یہ بھی بات ہے۔ کہ دعا کبھی نامنظور نہیں ہوتی۔ مگر اس کی قبولیت کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔

ایک شخص کے متعلق خط پیش ہوا کہ وہ لکھتا ہے۔ میں نے کسی اور کی بیعت کی ہوئی ہے۔ اب آپ کی بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ میرے گذارہ کا بندوبست ہو جائے۔ فرمایا۔ ایسی شرط پر بیعت کرنے والے کی ہمیں ضرورت نہیں۔

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کی قادیان میں ہجرت کرنے کی نیت ہے۔ ان کی کچھ زمین ہے۔ جسے فروخت کرکے گذارہ کرینگے۔ کیونکہ ان کو اور کوئی کام نہیں آتا۔

حضور نے فرمایا۔ زمین بیچ کر اگر یہاں مکان بنا لیں تو کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ مکان بھی جائداد ہی ہے۔ مگر روپیہ بیچ کر اس سے گذارہ کرنا درست نہیں۔ وہ پہلے یہاں آکر چند دن رہ کر دیکھ لیں۔ کہ ان کے مناسب کوئی کام یہاں مل سکتا ہے یا نہیں۔ اگر گذارہ کی صورت ہو جائے۔ تو ہجرت کریں۔

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ سرجن کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کا کچھ روپیہ بنک میں جمع ہے۔ جس کا سود ملتا ہے۔ کیا کیا جائے۔

فرمایا کہ اگر واپس کر سکتے ہیں تو کر دیں۔ ورنہ اگر لینا ہی پڑتا ہے۔ تو لیکر اشاعت اسلام کی مد میں دیدیں۔

ایک احمدی بھائی کا خط پیش ہوا کہ میں (عرب کے) جس علاقہ میں ہوں۔ وہاں میلاد ہوتا ہے۔ جس میں قصیدے وغیرہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔ کیا میں ان میں شامل ہو سکتا ہوں۔

فرمایا۔ ایسی مجالس میں شامل نہ ہوں۔

ایک موقعہ پر اس قسم کے لوگوں کے ذکر کے دوران میں جو لوگوں کی بہو بیٹیوں کے متعلق جھوٹی باتیں بنا لیتے ہیں۔ فرمایا۔ یہ بڑی کمینگی ہے۔ ایسی بات میں تو شریر بھی ڈر جاتا ہے۔ مگر بعض لوگ نہیں ڈرتے۔ فرمایا۔ انسانی دماغ کے اس حصہ پر غور کرتے ہوئے حیرت ہوتی ہے۔ کہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ملازم افریقہ جنہوں نے حال ہی میں دارالامان میں مکان بنایا ہے حضور نے پوچھا۔ کیا افریقہ میں پریکٹس اچھی ہوتی ہے؟ اور کن لوگوں میں۔

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ وحشیوں میں تو ہوتی نہیں ان کا تو علاج مفت کیا جاتا ہے۔ البتہ دوسرے لوگوں میں اچھی ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کی وہاں کمی ہے۔ کمپونڈر جائے۔ تو ابتدائی تنخواہ ۸۰ روپیہ ماہوار پاتا ہے۔ وہاں کے وحشی لوگوں کے متعلق حضور نے سوال فرمایا کہ ان میں چوری کی عادت تو نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بکری گائے بیل اور کھانے کی چیزیں چراتے ہیں۔ زیور وغیرہ نہیں چراتے۔ فرمایا تعجب ہے پہلے وحشی ان عیوب سے پاک ہوتے تھے۔

لنڈن کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ پہلا مکان بدل لیا گیا ہے اور دوست مسجد والے مکان میں آ گئے ہیں۔ پھر مولوی رحیم بخش صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ مسجد لنڈن کے متعلق کہاں کہاں سے نقشے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے چند نام عرض کئے۔

آریوں کا ذکر چلا۔ اور جناب پنڈت راجا رام صاحب پروفیسر سنسکرت دیانند کالج لاہور سے جو مختصر گفتگو حضور کی ۲۲ جنوری کو ہوئی تھی۔ اور جو درج ہو چکی ہے۔ اس کا تذکرہ ہوا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں تحریک ہوئی ہے۔ کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کروں کہ چونکہ اتفاق و اتحاد کی ہوا چل رہی ہے۔ اور صحیح اتفاق اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ایک دوسرے کے مذہب سے صحیح واقفیت نہ ہو۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ آریہ صاحبان اپنے میں سے طالب علم یا جنہیں وہ مناسب سمجھیں۔ ہمارے پاس بھیجدیں۔ ان کا خرچ بھی ہم برداشت کرینگے۔ اور ان کو قرآن شریف بھی پڑھا دینگے۔ اسکے مقابلہ میں آریہ صاحبان ہمارے صرف دو آدمیوں کو پوری سنسکرت پڑھا دیں۔ اور ویدوں کا ماہر بنا دیں۔ ان کا خرچ بھی ہم خود دینگے اور یہ اعلان بطور اپیل ہوگا۔ جسمیں آریہ لیڈروں سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ اسپر غور کریں۔ اور یہ مضمون غیر احمدی اخباروں میں بھی بھیجا جائے۔ جن کو امید ہے کہ وہ درج کر دینگے۔ کیونکہ اس تجویز کی غرض ہندو مسلمانوں کا اتحاد اور اتفاق ہوگی۔ جس کو وہ بھی پسند کرتے ہیں۔

اس کے بعد پروفیسر رام دیو صاحب کے اعتراضات کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ آج میں نے جواب لکھنے کے لئے پرکاش وغیرہ پرچے منگوائے ہیں۔ سید امیر علی صاحب کے ایک حوالہ کے متعلق فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ وہ سید صاحب کا قول نہیں۔ بلکہ انہوں نے معترضوں کا قول نقل کیا ہے۔

کفر و اسلام کے مسئلہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ حقیقۃ الوحی کا ذکر آیا۔ فرمایا کہ بابو عبد الحق صاحب لکھنوی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم بتاؤ کہ جو شرائط حضرت اقدس نے لگائی ہیں۔ وہ کوئی غیر احمدی پوری کر سکتا ہے۔ میں نے کہا۔ اب تو نہیں کیونکہ

ممکن ہے۔ آیندہ پوری کرسکے۔ میں نے کہا۔ آیندہ کا سوال نہیں۔ یہ بتاؤ۔ کہ کیا ممکن ہے کہ کوئی ایسا فرد تمہیں پایا جائے جسمیں یہ شرائط پوری ہوں۔ تو اس کو ماننا پڑیگا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت اقدس نے جو لکھا ہے کہ میں نے پہلے کافر نہیں کہا۔ یہ بھی بات درست ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی درست ہے کیونکہ یہیں حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب انہوں نے مجھے کافر بنایا۔ پھر وہ بنے۔ جہاں پہلے اور پیچھے کا سوال ہے۔ یہ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ خواہ وہ پہلے کہیں یا بعد میں۔ وہ تھا تو کافر ہی۔

فرمایا۔ کہ یہ لوگ غیروں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ان کو کہا کرتے ہیں کہ یہ (یعنی ہم احمدی) تو تمہیں (غیر احمدیوں کو) کافر کہتے ہیں۔ اور ہم نہیں کہتے۔ غیر احمدی افسر کے سامنے احمدی کو مخاطب کرکے کہینگے کیوں جی! تم ان کو کیا کہتے ہو۔ مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یا تو مرعوب ہوکر حق چھپائے۔ ورنہ افسر کی دشمنی خریدے گا۔

اسی ضمن میں مولانا راجیکی صاحب نے عرض کیا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور میں مقیم تھے تو دو مولوی آئے۔ اور حضور سے انہوں نے سوال کیا کہ آپ کا انکار کیسا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنے والے مسیح کا انکار آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنے والے کا منکر کافر ہے۔ آپ نے فرمایا میرا بھی دعویٰ ہے کہ آنے والا میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھ گئے۔

اسکے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

۲۴ جنوری ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر
مسجد مبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر فرمایا کہ آج میں نے پروفیسر رام دیو کے متعلق مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے بعد تو امید ہے ان کا مضمون دیکھا جائیگا۔

فرمایا کہ خدا نے ہم میں کیا طاقت بخشی ہے کہ جو ہم سے ٹکراتا ہے بدلنے لگتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی، علماء دیوبند۔ ان سب کی یہی کیفیت ہوئی۔ عوام ہندیوں کو بار بار یاد دلا کر لی گئی تھی۔ مگر وہ خاموش ہی رہے۔ حالانکہ یہ لوگ بڑے دعووں سے نکلے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ حق کے مقابلہ میں کیسے کچے دلائل ہوتے ہیں یا تو دنیا داروں کی سمجھ نہیں ہوتی یا جن دلائل سے وہ کوئی بات ثابت کرنا چاہتے وہ خود ثابت شدہ نہیں ہوتے۔ پھر فرمایا کہ حق پر ہونے سے کیا اطمینان ہوتی ہے کہ کبھی مخالفوں کے مقابلہ میں دل نہیں گھبراتا۔

پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے میرے مضمون کا خلاصہ اپنے مضمون میں نہیں دیا میرا ارادہ ہے کہ مخالف کے مضمون کا تمام خلاصہ دے دیا کروں پھر جواب لکھتا ہوں۔

پھر لالہ جیت رائے کے موجودہ رویہ کا ذکر آیا۔ جو انہوں نے دیانند کالج کے ارباب حل وعقد کے نام یونیورسٹی سے الحاق توڑنے کے متعلق شروع کیا ہے۔ اسی ضمن میں میں (نائب ایڈیٹر) نے عرض کیا کہ پرکاش نے ۲۳ جنوری کے پرچہ میں "دیانند کالج پر دھاوا" کے عنوان سے مفصل مضمون لکھا ہے۔ اور آخر میں تجویز پیش کی ہے کہ:-

"آریوں کی پرتی ندھی سبھا کی فوراً میٹنگ ہونی چاہئیے جسمیں ان سوالات پر غور کرکے آخری فیصلہ کر دینا چاہئیے اس سوال کے دونوں پہلو ہیں کہ کیا آریہ سماج ہر ایک پولیٹیکل لیڈر کے پیچھے چلیگا آج [illegible] کا ارادہ ہے نوکل تعاون کی پابندی سکتی ہے۔ کیا آریہ سماج فٹ بال ہی بنا رہیگا۔ دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماج نے اس دلدل میں رہنا اور اس دنیا کے ساتھ ہر کام کرنا ہے۔ تو وہ موجودہ لہر سے کس طرح بچ کر بھاگ سکتا ہے" (۲۳ جنوری کا پرکاش)

اسکے متعلق فرمایا کہ ہم پر خدا کا فضل ہے کہ اسوقت جب لوگوں کو اپنی حالت پر غصہ آرہا ہے۔ ہمارے لئے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ وہ ہر دفعہ اور ہر حالت میں نئی پالیسی بنانے کی فکر میں ہیں۔ اور ہمارے لئے ہر حالت اور ہر وقت کے مطابق پالیسی مقرر شدہ ہے۔ اور پھر ہم زمانہ سے پیچھے نہیں رہتے۔ بلکہ آگے ہی رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ کس کے پیچھے چلیں۔ ہمیں یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون ہیں۔ وہ آگے کی طرف دیکھتے ہیں کہ آگے کوئی ہو۔ تو اس کے پیچھے چلیں۔ اور ہم پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون آرہا ہے۔ وہ آگے چلنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور ہم پیچھے چلنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔

پھر کالجوں سے عدم تعاون کے باب میں جو جوش دکھایا ہے۔ اس کا ذکر آیا۔ فرمایا کہ وہ سب [illegible] ہیں کئی کالج خالی ہیں۔ لاء کالج کے طلباء نے ہڑتال کی۔ اور دروازوں کے سامنے جا کر لیٹ گئے۔ بعض لوگ جوش میں ان پر سے گذر گئے۔ اور بعض ممتحن وغیرہ ان کو اس طرح کچلا جاتا دیکھ کر روتے ہوئے واپس گئے۔ اور جو لیٹے ہوئے تھے ان میں سے بعض کو زخم بھی لگے۔

فرمایا۔ کہ اسوقت جوش ہے۔ مگر یہ مدھم ہو جائیگا۔ چنانچہ علی گڑھ کے بعض طلباء جو نیشنل یونیورسٹی میں داخل ہوگئے تھے۔ ان میں سے کتنے ہی اب پہلے کالج میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ فرمایا کہ اسوقت تو جوش میں یہ کہتے ہیں۔ کہ قربان ہونگے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یہ بات نہیں رہیگی۔ کیونکہ کچی قربانی دو طرح ہی ہوا کرتی ہے یا پکے اخلاص سے یا کسی ضرورت سے۔ جیسے کہ واقعی نقصان ہو۔ اسوقت انسان قربانی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ مگر ابھی کوئی نقصان ان کا نہیں ہوا۔ اسلئے سچی قربانی نہیں ہوسکتی۔ دوسرا پہلو پکا ایمان ہوتا ہے۔ اس میں انسان ایمان کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کر گذرتا ہے۔

فرمایا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کا کثیر حصہ جو ملازمت میں جاتا ہے۔ ان کالجوں کی تعلیم چھوڑ کر ان کو ملازمت نہیں مل سکیگی۔ عجیب بات ہے۔ کہ میڈیکل تعلیم کو انہوں نے اپنے پروگرام سے خارج کیا ہوا ہے حالانکہ یہی ایک شاخ تھی۔ جس کو یہ اپنے قابو میں کرکے ابھی شروع چلا سکتے تھے۔ جس طرح طبیب ہیں کہ بغیر سرکاری اسناد کے بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ اور پبلک علاج کراتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ تعلیم دیتے۔ اور سرکاری سند کی پروا نہ کرتے۔ اور کہتے کہ جس طرح طبیب علاج کرتے ہیں۔ تم بھی کرو۔ لیکن اسی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔

۲۵ر جنوری ۱۹۳۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز ظہر)

ظہر کے فرضوں کے بعد حضور سے عرض کیا گیا کہ گذر کا رستہ ہے۔ جب دروازے کے پاس آئے۔ تو ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یونہی کھڑا کیا کر رستہ ہے۔ جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے۔ ان صاحب کے فارغ ہونے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

قبل اس کے کہ حضور اندر تشریف لے جائیں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں سرگودھے سے بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا کہ عصر کے بعد بیعت کرنا۔

(بعد نماز عصر)

عصر کی نماز کے بعد جب حضور بیٹھے۔ تو مولوی عبداللہ صاحب سنوری سے دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ الحمد للہ اچھا ہوں۔

اسکے بعد تین مہمانوں نے ملاقات کی۔ اور حسب ذیل پانچ شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) علم دین ساکن چک نمبر ۴۔ جنوبی سرگودھا (۲) مراد (۳) اللہ دتا (۴) حسین (۵) محمد دین ساکنان رشیوکھا ضلع گوجرانوالہ۔

بیعت کے بعد حضور نے دعا کی اور پھر پنجابی میں ان اصحاب کو مندرجہ ذیل نصیحت فرمائی۔

تقریر سے پہلے حضور نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے وطن بتلائے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ:۔

بیعت جو ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں بیچ دینا۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ ہمارا تھا وہ خدا کا ہے جیسے ہم اپنی بولی میں کہتے ہیں۔ فلاں شخص نے اپنی فلانی چیز یا فلاں چیز بیچ کر دی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز دوسرے کے قبضہ میں دے دی جاتی ہے۔ بہت سے بندے ایسے ہوتے ہیں۔ خدا کو بھول جاتے ہیں۔ چونکہ وہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے اس کو یاد نہیں رکھتے۔ ان بھولے ہوئے بندوں کو خدا کی یاد دلانے کے لئے خدا کی طرف سے اسکے پاک بندے آتے ہیں۔ اور جو لوگ ان بندوں کے ذریعہ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی یاد کرنے کو بیعت کہتے ہیں۔ بیعت کوئی رسم نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے پیر کہتے ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر جو چاہو کرتے پھرو۔ بلکہ جب بیعت کر لی۔ تو ہمارا کچھ نہ رہا۔ وہ سب خدا کا ہو گیا۔ اور اب چاہیئے کہ جس طرح خدا کہے۔ اسی طرح ہم کریں۔ نہ کہ اس طرح جس طرح ہمارا دل چاہے۔ خواہ اس سے خدا ناراض ہو۔

خدا کو یاد کرنے کا اقرار بیعت ہے۔ جب انسان خدا کو بھول جاتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو یاد کرایا جاتا ہے اور وہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے اسکے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو خدا کے نبی اور نبیوں کے خلیفے اسکو یاد کراتے ہیں۔ اور اسکو ہوشیار کرتے رہتے ہیں۔

جب کوئی شخص ایک دفعہ اقرار کرتا ہے اور اسکو توڑ دیتا ہے۔ تو اس کو معذور بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ جو دوسری دفعہ اقرار کر کے توڑتا ہے وہ بہت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اور دوسری دفعہ اقرار کرنے سے بہت ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر دوسری دفعہ اقرار کرنے کے باوجود بھی اس میں فرق پیدا نہ ہو۔ اور پہلے کی طرح ہی رہے۔ تو گویا اس نے اقرار کو توڑ دیا۔ اور بیعت کوئی نہیں کی۔ اگر تم پہلے نمازیں پڑھتے تھے یا نہیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے یا نہیں رکھتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ صلح و صفائی رہتے تھے یا نہیں رہتے تھے۔ حسن معاملہ کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے۔ تو اب بیعت کرنے کے بعد اس میں تغیر کرو۔ اور اپنے کو پہلے کی نسبت نمایاں کر کے دکھا دو۔ اور اپنی ہر ایک حالت کو درست کرو۔ اگر پہلی حالت میں اور اب کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تو جانا جائیگا کہ تم نے بیعت نہیں کی۔ یا فرضی بیعت کی تھی اور یہ ایسا ہی ہوگا جس طرح لوگ سرکار کے قانون سے بچنے کے لئے اپنی جائداد اپنی بیوی یا بچوں یا کسی اور رشتہ دار کے نام کر دیتے ہیں اور عمل کے لحاظ سے اسپر پہلے کی طرح ہی متصرف اور قابض رہتے ہیں۔ پس یہ بیعت تمہاری فرضی بیعت اور نام کی بیعت نہ ہو۔ بلکہ کام کی اور اصلی ہو اور جب تم ان لوگوں میں جا کر رہو۔ جن سے کہ تم جدا ہو کر آئے ہو تو وہ تم میں نمایاں تغیر پائیں اور جان جائیں کہ واقعی تم نے بیعت کی ہے۔ اگر تم پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یا پڑھتے تھے مگر ناغہ کرتے تھے یا بے توجہی سے۔ تو اب باقاعدہ ادا کرو۔ اور اگر روزے ناقص ہوتے تھے۔ تو ان کو پورے اور کامل کرو۔ کیونکہ نمازیں اور روزے خدا کے فائدہ کے لئے نہیں بندے ہی کے فائدہ کے لئے ہیں۔ ہم جتنا نمازوں کو درست کر کے پڑھینگے اور صحیح طریق پر پڑھینگے۔ اتنا ہی ہمارا اس میں فائدہ ہوگا۔ دیکھو جو شخص کچھ بیع کرتا ہے۔ وہ کچھ دیکر کچھ لیتا ہے۔ اگر تم نے بیعت یعنی بیع کی اور کچھ دیا نہیں تو تمہاری بیعت فرضی ہے [illegible] نقص ہے۔ جو چیز بیچ کر [illegible] کیا بدلہ کچھ لیکن اگر تم اپنی کوئی چیز دوسرے کو [illegible] تو خریدار سے کچھ تو لینا نہیں چاہیئے۔ کہ وہ تم کو کچھ دیگا۔

پس جب تم جاؤ تو اس حالت میں جاؤ کہ لوگ دیکھیں کہ انہوں نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں دیا۔ بلکہ فائدہ اٹھایا ہے۔ اپنی زندگی میں تغیر کرو۔ اور اپنے عمل کو درست کرو۔ اور اپنے معاملات کو ٹھیک بناؤ۔ اگر تم میں تغیر نہیں ہوگا تو یہ سودا کے لئے روک بن جاؤ گے۔ اور اگر کرو گے دیکھیں گے کہ تم نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں پایا۔ تو وہ بھی یہ سودا کرینگے۔ کیونکہ ہر ایک سودا روحانی ہو یا جسمانی۔ نفع کے لئے کیا جاتا ہے۔

پس اب اپنے وطن میں جاؤ۔ اور ہر ایک کام کو شریعت کے مطابق بناؤ۔ لڑائی دنگے سے بچو۔ خیانت نہ کرو۔ گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ ناجائز غصہ نہ دکھاؤ۔ چوری چکاری سے بچو۔ فسق و فجور کے پاس نہ جاؤ۔ لوگوں کے کھیتوں اور فصلوں کا نقصان نہ کرو۔ غریبوں کا خیال رکھو۔ ان سے ہمدردی کرو۔ اور ہمسائیوں کا بھلا چاہو۔ لوگوں سے محبت سے ملو۔ ناحق مقدمہ بازی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ کی عادت کو چھوڑ دو۔ جب تم یہ کرو گے۔ تو پھر تم اپنی اس بیعت سے فائدہ اٹھاؤ گے۔

۲۶ر جنوری ۱۹۳۱ء - بعد نماز ظہر

ایک صاحب نے بیعت کیلئے عرض کیا۔ فرمایا۔ عصر کے بعد۔ کیونکہ اسوقت حضور کی تقریر مدرسہ احمدیہ کے دارالاقامہ میں تھی۔ جسمیں مبلغین جماعت احمدیہ جو یہاں موجود تھے۔ مبلغین کی کلاس کے طلباء۔ مدرسہ احمدیہ کی

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا معمول ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رض کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول ممیرا اور یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ ”برائے امراض چشم بسیار مفید است“ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ اصل ممیرا للعہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر بلغمی و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ سلسل البول و سیلان منی و بیوست مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کو ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر۔ احمد نور تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل عہ

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب [illegible]

صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت وسیع کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضروری ہو۔ مجلد عہ غیر مجلد للعہ۔ محصول بذمہ خریدار۔ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے۔

عالمگیر واچ ہاؤس ؏

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دکان لودھیانہ میں قائم کی ہے جس میں ہر قسم کے کلاک۔ ٹائم پیس۔ جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والی گھڑیاں۔ زنجیریں۔ چوڑیاں۔ ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت تسلی بخش طور پر فروخت کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر

ماسٹر قمر الدین نور الٰہی واچ اینڈ کلاک میکرز چوڑا بازار لدھیانہ

بنارسی تحفے ؏

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ مشجر۔ کاسنی۔ سلک۔ سوزنے۔ سلکا۔ گوٹہ۔ لچکے۔ بیزی۔ بنارسی پان دان۔ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ضرورت نکاح ؏

ایک احمدی نوجوان جو کہ قوم کے ستی ہیں پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان متاہل ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں اور تقریباً تین سو روپیہ ماہوار آمدنی ہے اور صاحب جائیداد اور جوشیلے احمدی ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

کلکتہ میں احمدیہ ایجنسی ؏

جن صاحب کو جس قسم کا مال درکار ہو سٹیشنری یا الیکٹرک آرٹیکل یا کپڑے بنارسی کی چیزیں۔ غرض جس چیز کی ضرورت ہو مثلاً بوٹ اینڈ شوز میری معرفت منگا سکتے ہیں اور آرڈر سے پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں تھوڑی کمیشن پر مال جلدی بھیجا جائیگا۔

سلیمان احمدی

C/o Gul Baksh [illegible]
[illegible]
Calcutta

دو نئی کتابیں

گلزار معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی نظموں کا مجموعہ۔ اس میں حضرت صاحب کی ”نونہالان جماعت“ والی نظم بھی ہے۔ قیمت ۵؍

اسلام میں اختلافات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو گذشتہ سال اسلامیہ کالج لاہور میں ہو کر مقبول عام و خاص ہوئی۔ قیمت ۱؍

اس کے علاوہ دارالامان میں تمام قسم کی دینی کتب ہماری معرفت مل سکتی ہیں ایک جگہ آرڈر دینے سے محصول میں کفایت رہیگی۔

کتاب گھر قادیان

ہماری ادویات کا استعمال

سینکڑوں انسانوں کو ہلاکت سے بچا رہا ہے

شرطیہ اثر دکھانے والی ادویات

چند مختصر سرٹیفکیٹ

ہمسائے آپ کا سفوف منگوا کر فروخت کرایا۔ اس کو اب آرام ہے۔ عبدالرحمن

حب اکسیر اور روغن اکسیر جو منگوایا تھا۔ اس کے استعمال سے ایک مردہ کو چند دن میں ہی فائدہ ہو گیا۔ اب یا دو [illegible] بھیج دیں۔
فضل الرحمن سیکرٹری سامانہ

حب اکسیر و نمک سلیمانی جو منگایا تھا۔ خاکسار کی چند یوم میں ہی شکایت رفع ہو گئی۔ دائمی قبض کی وجہ سے صرف ایک وقت کھانا کھایا کرتا تھا۔ اب کھانا دو وقت بخوبی کھا لیتا ہوں اور اب طبیعت اچھی رہتی ہے۔ دوائیں واقعی بے نظیر ہیں۔
منشی فتح محمد سامانہ

روغن کا اثر ہوا ہے۔ [illegible] لاہور

[illegible] فرما دیں
بشیر احمد گوجرات

بے نظیر — **سرمہ نور** — لاثانی

اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی سرخی اور دیگر تمام شکایات دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ نظر کا کم ہو جانا وغیرہ دور کر کے آئندہ اچانک پیدا ہو جانے والی امراض سے شرطیہ محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

نہایت عمدہ — **اصلی نمک سلیمانی** — خوشگوار

یہ خوشگوار چورن نہایت اعلیٰ اجزا سے مرکب ہے۔ ہاضم طعام۔ مقوی معدہ اور درد معدہ وغیرہ کو دور کر کے قلب کو فرحت بخشتا ہے۔ اور اشتہا کو بے انتہا پیدا کرتا ہے۔ بلکہ یہ کہ دافع تبخیر بھی ہے۔ قیمت صرف ۴؍

مجرب — **مقوی اعصاب گولیاں** — سریع الاثر

پٹھوں کو اعصاب کو نئے سرے سے دوبارہ زندگی بخشتی ہیں۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ واپس لے آتی ہیں۔ اس کے تمام مقویات سے بڑھ کر ہیں۔ قیمت دو ہفتہ کی خوراک صرف ایک روپیہ (عـہ)

آزمائش شرط ہے — **روغن اکسیر** — ضرور استعمال فرماویں

پٹھوں کی [illegible] اور [illegible] کو یقیناً شرطیہ حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیتا ہے قیمت عہ

اس کے علاوہ تمام کہنہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور سے کیا جاتا ہے۔

(جواب کے لئے جوابی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ آنا چاہئے)

چند مختصر سرٹیفکیٹ

بفضل خدا آپ کی دوائی سے کوئی دس بارہ دن کے اندر صحت ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی [illegible] ارسال فرما دیں۔
منشی عبداللہ وزیر آباد

میں تصدیق کرتا ہوں کہ آپ کا نسخہ [illegible] کے لئے نہایت مفید کارآمد ہے۔
عبدالغنی انبالہ۔

آپ نے جو نسخہ برائے دفعیہ امراض معدہ ارسال کیا تھا۔ بفضل اللہ امید سے بڑھ کر کامیاب ہوا بلکہ اکسیر ثابت ہوا۔
گوہر۔ پونچھ

سرمہ نور مفید ثابت ہوا ہے براہ مہربانی ایک تولہ اور ارسال فرما دیں۔ احمد اللہ بلوچستان

سنا ہے آپ اللہ کے فضل سے کامل صحت ہے۔ آپ کے شربت سے بہت فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے۔
نور محمد خان

ادویات ملنے کا پتہ:- حکیم عطاء محمد پروپرائیٹر شفاخانہ رفیق حیات قادیان (گورداسپور) پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی مسلمانوں کا ایک [illegible]

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کی [illegible] عام جلسہ [illegible] [illegible]

تقسیم ہند اور ہندوستانی [illegible]

قانون [illegible] ہونے کے بعد [illegible] ہندوستان [illegible] مستقل [illegible] تمام [illegible] کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ [illegible] کہ ہندوستان میں [illegible] کی [illegible]

دو ہزار عورتوں نے کام ترک کر دیا

[illegible] تقریباً دو ہزار عورتوں نے تمام [illegible] کی [illegible] ہڑتال کر دی۔

ضلع جالندھر [illegible] شہر قرار دیا گیا کی رو سے گورنر پنجاب [illegible] کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں ضلع جالندھر [illegible] شہر قرار دیا گیا۔

عراق سے ہندوستانی فوجوں کی واپسی دہلی ۲۳ جنوری۔ حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے [illegible] فوجوں کا پہلا [illegible] عراق سے ہندوستان پہنچ کر روانہ کانپور ہو گیا۔ [illegible] بٹالینوں کو برطرف کرنے کے احکام جاری ہوئے ہیں۔ [illegible] دوران جنگ میں قائم کی گئی تھی۔ [illegible] ۵۲ پنجابی بٹالین۔ ۳/۱۵۳ بٹالین۔ ۳/گورکھا بٹالین۔ ۲۴/۳ [illegible] ۲/۲ پنجابی اور ۱/۱۵۱ سکھ بٹالین

آگرہ کا قاتل گورہ سارجنٹ رہا کر دیا گیا الٰہ آباد۔ ہائیکورٹ الٰہ آباد میں [illegible] آگرہ کے [illegible] ایک سارجنٹ کا مقدمہ [illegible] سارجنٹ پر الزام تھا کہ اس نے [illegible] مذکور کو [illegible] اتفاقیہ تصور قرار دیا اور رہا کر دیا۔

[illegible] کی رفتار دہلی ۲۳ جنوری۔ ہفتہ مختتمہ [illegible] میں ہندوستان [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کئے گئے [illegible] متعلق احکام جاری کئے [illegible]

[illegible] کی رعایت [illegible] کو [illegible] پہنچینگے۔

مرکزی [illegible] ایک جلسہ کر کے [illegible] کیا ہے [illegible] لوگوں سے اپیل کی [illegible]

[illegible] کراچی [illegible] گورنر [illegible] کیا کہ [illegible] ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ ورنہ وہ کام موقوف کر دینگے۔

پنجاب یونیورسٹی سپورٹس گزشتہ [illegible] تقسیم انعامات کے موقعہ پر جسٹس [illegible] لیڈی [illegible] تقسیم کر رہی تھی۔ طلباء کی طرف سے مسٹر گاندھی کی جے کے نعرے بار بار بلند ہوتے تھے۔ اور کبھی کبھی [illegible] کی آواز سننے میں آتی تھی۔ جب انعامات تقسیم ہو چکے تو ایک میاں صاحب نے لیڈی صاحبہ کے نام پر چیئرز دینے کی تجویز بلند آواز سے پیش کی۔ مگر کسی طالب علم نے چیئرز نہیں دیا۔

اخبار ٹریبیون کی معافی کراچی کے واقعہ کے متعلق لفٹنٹ ہیوٹ کی طرف سے ایڈیٹر ٹریبیون پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں ایڈیٹر ٹریبیون نے غیر مشروط معافی مانگ لی۔ اور دو ہزار روپیہ مقدمہ کے اخراجات اور دو ہزار روپیہ بطور ہرجانہ کے پیش کئے

کلکتہ میں طوفان کلکتہ ۲۰ جنوری۔ سمندر میں طوفان سے بہت سی کشتیاں الٹ گئیں۔

لارڈ سنہا کی [illegible] کو تسلی پٹنہ ۲۰ جنوری۔ مظفر [illegible] اور چمپارن کے [illegible] کو جواب دیتے ہوئے لارڈ سنہا نے ظاہر کیا۔ کہ ان کی گورنمنٹ ان خطرات سے آگاہ ہے۔ جو ترک موالات کی تحریک سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور وہ اس تحریک کو بالکل [illegible] اور وہ فساد اور [illegible] کو فرو کرنے [illegible] اور جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام جائز [illegible] استعمال کرنے میں تامل نہ کرینگے۔ [illegible] ایسوسی ایشن [illegible] زبردست جوش و خروش سے [illegible] کی ضرورت کو تسلیم کر لیا۔

اچھوتوں کا ترک موالات [illegible] [illegible] ۲۵ جنوری۔ اچھوتوں کی ایک کانفرنس بمقام [illegible] ہوئی۔ جس میں استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین نے ظاہر کیا کہ اچھوت ذاتوں کے [illegible] معاملات نہیں کرینگے۔ اگر ہندوؤں نے انہیں اچھوت [illegible]

رائے بہادر موہن لال کا انتقال [illegible] صاحب منشی [illegible] رائے بہادر موہن لال کا [illegible] کے روز انتقال ہو گیا۔ لاہور غیر مسلم حلقہ کی نشست کے لئے پنجاب کونسل کے امیدوار بھی ہوئے تھے۔ مگر [illegible] کے مقابلہ میں ان کو ناکامی ہوئی۔

مشن کالج کے طلباء نے سٹرائک کر دی ہے۔ اور پرنسپل کو باقاعدہ نوٹس دیدیا گیا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر الٰہ آباد یونیورسٹی سے اپنا الحاق توڑ لیں۔

دیانند کالج میں سٹرائک سناتن دھرم کالج کے طلباء کی پیروی میں آخر دیانند کالج کے طلباء نے بھی سٹرائک کر دی۔ خبر ہے۔ کہ قریباً پندرہ میں [illegible] آج مورخہ ۲۰ جنوری کو کالج میں حاضر ہوئے۔

دیال سنگھ کالج میں ہڑتال خبر ملی ہے کہ دیال سنگھ کالج کی [illegible] اور [illegible] بھی ہڑتال [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لنڈن ۲۳ جنوری

آئرلینڈ میں تین گھنٹہ تک شدید جنگ [illegible] مسلح سپاہیوں نے پولیس اور فوج کی ایک لاری پر حملہ کیا لیکن تین گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد انہیں پسپا کر دیا گیا۔ مخالفین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ ایک [illegible] ہلاک ہوا۔

متفرق خبریں

لنڈن ۲۴ جنوری۔ سرکاری طور پر

مسٹر چرچل وزیر نوآبادی اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل لارڈ ملنر کی جگہ وزیر نوآبادیات ہو گئے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ پیرس سے [illegible]

کانفرنس کا آغاز تاوان جنگ [illegible] کے متعلق گفت و شنید کا آغاز ہو چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس نے پانچ سالانہ اقساط اور کل [illegible] مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ [illegible]

لارڈ ریڈنگ [illegible] مارچ کو لنڈن سے اور [illegible] مارچ کو مارسیلز سے روانہ ہونگے۔

برلن ۲۲ جنوری۔ سیالکوٹ کا

ایک سیالکوٹی حلوائی کی موت ایک ہندو حلوائی [illegible] سنگھ جو ۱۹۱۵ء سے یہاں مقیم تھا۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ بظاہر اس کی موت گلا گھونٹنے سے ہوئی ہے۔

قسطنطنیہ ۲۳ جنوری۔ حکومت نے

مداخل و مصارف کا انتظام ایک [illegible] پر دستخط کر دئیے ہیں۔ جس کی رو سے مداخل و مصارف پر دول متحدہ کا [illegible] قائم ہو گئی ہے۔

ترکی کا نیا قرضہ [illegible] مجلس نے اس طلائی کی کفالت پر جو عثمانی بنک میں امانت ہے [illegible] ۳ لاکھ ترکی پونڈ قرض دے دئیے ہیں۔ خزانہ عثمانیہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔

امداد کے لئے [illegible] ولی عہد نے اڑھائی لاکھ پونڈ بطور [illegible] ہے۔ بر روایت عثمانیہ نے عثمانی بنک میں جمع ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ دول متحدہ نے یہ رقم [illegible] کے حوالے کر دی ہے۔ [illegible] لاکھ پونڈ [illegible] دیگا۔

عثمانیہ قرضہ کی مقدار تشویشناک ہے سرحدی [illegible] کی حالت ہنوز [illegible] ان کا اندازہ پچاس لاکھ پونڈ ہے۔ جو گذشتہ تین ماہ سے فوجی اور شہری حکام سے متعلق ہے اور دیگر واجبات [illegible] سے ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ برلن کا

ہوائی جہاز کس طرح تباہ ہوا ایک پیغام مظہر ہے کہ اس زیپلین کو جو پچھلے دنوں اتحادیوں کے حوالے کیا گیا تھا [illegible] ایک زیپلین شیڈ میں اترتے ہوئے بری طرح نقصان پہنچا۔ [illegible] اس جہاز کی مرمت کرنے [illegible] جرمنوں نے [illegible] دوبارہ [illegible] سے انکار کر دیا [illegible] اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوائی جہاز کو ٹکڑے کر دیا جائے۔ اہل جرمن خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ ان جہازوں کا جو برطانیہ عظمیٰ کے [illegible] ہی حشر ہوگا۔

پیکن ۲۳ جنوری۔ قحط کے انسداد

چین میں سخت قحط کے لئے چینی گورنمنٹ کو چالیس لاکھ [illegible] قرضہ دینے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

رنگون ۲۳ جنوری۔ لفٹننٹ گورنر برما کو برٹش ہوم ریلیف کمیٹیوں کی طرف سے حسب ذیل برقی پیام موصول ہوا ہے:۔

چین میں ہولناک قحط پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔ موجودہ سرمایہ بالکل ناکافی ہے۔ حالت اب یاس انگیز ہے۔ روپیہ کی سخت ضرورت ہے ایک پونڈ سے ایک زندگی بچتی ہے۔ اخراجات سخت نگرانی میں ہوتے ہیں۔ براہ مہربانی برما میں زبردست کوشش کریں تاکہ لوگ اس سرمایہ میں دل کھول کر امداد دیں۔ [illegible]

لنڈن ۲۲ جنوری۔ تجارتی [illegible]

انگلستان میں بیکاری [illegible] بدتر ہوتا جاتا ہے اور بیکاری بڑھتی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ سٹاک ہوم کے

جرمنی میں شاہی حکومت قائم کرنے کی تجاویز اخبار [illegible] کے نامہ نگار مقیم برلن کے قول کے مطابق [illegible] پولیس نے ولیعہد جرمنی کے خاص خادم کو گرفتار کیا ہے جو دستاویزات لے کر [illegible] سے واپس جرمنی آ رہا تھا۔ جن سے [illegible] ہے کہ جرمنی شاہی خاندان پھر جرمنی میں اپنی حکومت قائم کرنے کی منصوبہ بازیاں کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ [illegible] طہران

بالشویک سپاہ میں [illegible] معلوم ہوا ہے کہ رشت میں بالشویک نے اپنے [illegible] کو بڑھا کر [illegible] کر لیا ہے۔ لیکن ان میں سے [illegible] ایرانی آدمی ہیں۔ جن کو فوجی تربیت کوئی [illegible] نہیں۔ [illegible]

لنڈن ۲۴ جنوری۔ مسٹر

برطانیہ صرف بصرہ پر قابض رہیگا چرچل نے عزم ظاہر کیا ہے۔ [illegible] عراق عرب [illegible] اور صرف [illegible] بصرہ کے قریب و جوار پر قابض [illegible]

لنڈن ۲۶ جنوری

ترکی اور یونانی نمائندے لنڈن میں اتحادی کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ترکی اور یونانی نمائندے بہت جلد لنڈن بلائے جائیں۔ تاکہ مشرق کے تمام امور کے متعلق فیصلہ ہو جائے۔

نیویارک ۲۵ جنوری۔ [illegible]

قصبہ [illegible] میں آتشزدگی [illegible] کاروباری حصہ کے تین محلے آگ کی نذر ہو گئے۔ [illegible] لاکھ پونڈ کا نقصان بتایا جاتا ہے۔ خدا جانے یہ آگ کہاں سے آئی۔

روما ۲۵ جنوری

بدنصیب آسٹریا کیلئے اسقف اعظم کی اپیل اسقف اعظم نے سکریٹری آف سٹیٹ کارڈینل گیسپری کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں [illegible] کیلئے کہ آسٹریا کی قوم اس وقت بالکل بیکسی کی حالت میں ہے۔ خالق نے انسانی ہستی کے لئے جو وسائل پیدا کئے ہیں [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر [illegible] شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

الفضل

[illegible]

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہر حال پیشگی سالانہ [illegible]

نمبر ۵۹ مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۲۱ء دوشنبہ مطابق ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ جلد ۸

mank pur

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۳۔ فروری بعد نماز ظہر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نصاب عصبی کی بناوٹ اور اس کے کام پر مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے طلباء۔ طلباء مبلغین کلاس۔ مبلغین اور دیگر معزز احباب کے سامنے معہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لیکچر دیا۔ جو نماز عصر تک جاری رہا۔

جناب میر صاحب نے نہایت آسان اور شستہ طریق سے تصاویر کے ذریعہ اعضاء انسانی کی بناوٹ اور ان کی حرکت سمجھائی چونکہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اسلئے کئی لیکچروں میں ختم ہوگا۔

۳۔ فروری کو خانصاحب غلام محمد صاحب نے اپنے مکان پر تقریباً ایک سو مہمانوں کو چائے کی دعوت دی۔ جزاہ اللہ۔

ایک نہایت ضروری اعلان

جب کوئی شخص سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اسی لئے کہ وہ اس حق کو پا لیتا ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دنیا پر ظاہر کیا ہے۔ اس حق کے مقابلے میں رسم و رواج کی زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ پہلی سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو جاتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اب میں وہ نہیں جو پہلے تھا۔ غرض وہ خوش ہوتا ہے کہ اس نے ایک لعل بے بہا حاصل کر لیا۔ گو دنیا اسکے اس فیصلے پر ہنستی ہے اور طرح طرح سے مطعون کرتی ہے۔ لیکن وہ دنیا کی نادانی اور غفلت پر [illegible] کہ کیوں وہ اس نور کو [illegible] ازلی۔ جو آج دنیا میں نازل ہوا ہے سامنے دیکھ کر کوشش کرتا ہے۔ کہ ہر ایک آدمی کو اس نور سے متمتع کرے۔ اسی کا نام تبلیغ ہے۔ پس تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ جس کے بغیر ایک مومن اپنے اخلاص اور جوش ایمان کی وجہ سے ایک لمحہ بھی گذارہ نہیں کر سکتا۔ لیکن پچھلے سالوں میں ہماری تبلیغی رفتار بہت سست رہی ہے۔ اسلئے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں اور سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ اس سال اس قدر سرگرمی سے کام کیا جائے کہ تمام ہندوستان میں شور پڑ جائے اور احمدیت کا نام اکناف ہند تک پہنچا دیا جائے۔ کوئی بستی ایسی نہ رہے۔ جہاں ہمارے مبلغ نہ پہنچیں۔ کوئی فرد بشر چھوٹی قوم کا ہو یا بڑی قوم کا ہر ایک۔ نہ اس نور سے واقف کر دیا جائے۔ جو اس زمانے میں نازل ہوا۔

پس تمام احباب کو چاہئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ تبلیغی جلسے کرائیں۔ اور اپنے شہر کے گرد و نواح کے علاقے

میں اپنے دوستوں اور دیگر لوگوں کو تبلیغ کرنے کے [illegible] چھوڑ دیں اور اطلاع کر دیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری ہے کہ مختلف جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان دفتر تالیف و [illegible] کو یکم اپریل سنہ ۱۹۲۱ء تک مطلع فرما دیں [illegible] یہاں جلسہ کرانے کا انتظام کر سکتے ہیں [illegible] سے اطلاعیں آجائیں گی۔ تو [illegible] لیکچراروں کو مختلف جگہوں [illegible] ہم اس ذریعہ سے جو ہم [illegible] ہو سکیں گے۔ پس [illegible] صاحبان کو خصوصاً [illegible] توجہ دلاتے [illegible] مقرر کر کے دفتر ہذا کو جلد اطلاع [illegible] نہیں ہو سکنے سے [illegible] جلسوں پر کی [illegible] فیصلہ کرے۔ کہ [illegible] دوسرے [illegible] اور [illegible] آپ لوگوں کے سپرد کی گئی ہے۔ اسکو [illegible] پہنچاؤ۔ اور پیشتر اسکے کہ وہ وقت آئے۔ کہ تم یہاں سے [illegible] جاؤ۔ اپنا معاملہ خدا سے صاف کر لو۔ تاکہ تم اس کے آگے کہہ سکو۔ کہ ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا تھا۔ اور جو صداقت تو نے ہم کو دی تھی۔ اس کو ہم نے نہ صرف خود قبول کیا۔ بلکہ دوسروں تک بھی پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہمراہ ہو اور اپنے فرض کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ والسلام

خاکسار رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

ایک فتویٰ اور اس کا جواب

کیا ایک شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے۔ کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔

غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی خدا تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ لیکن نہ ملی۔ پس [illegible] سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق مغفرت کی دعا [illegible] سلسلے کی توہین ہے۔ جس جس شخص نے ایسا کیا۔ اسے اس بات سے توبہ کرنی چاہیئے۔

روشن علی۔ محمد سرور۔ قادیان

ناظر تعلیم و تربیت

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کو ایک سال کے لئے [illegible] حاصل کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسلئے ان کو تعلقات تعلیمیہ کے کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اب ان کی جگہ ناظر تعلیم و تربیت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہونگے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

سالانہ جلسہ کے انتظامی امور کے متعلق اعلان

انتظام جلسہ کے متعلق اگر کسی بھائی کو نقص معلوم ہوا ہو۔ یا اس انتظامی نقص کیوجہ سے کسی کو کچھ تکلیف پہنچی ہو۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی تکالیف اور انتظامی نقص جو انہیں معلوم ہوں۔ دفتر امور عامہ میں لکھ کر بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی ان نقائص کا تدارک جو ان کے خیال میں آیا ہو۔ وہ بھی مشورہ کے طور پر لکھ بھیجیں تاکہ غور کر کے آئندہ ان نقائص کی اصلاح کی جائے۔ اس قسم کے مشورے اور نقائص جو احباب بھیجینگے وہ کانفرنس میں پیش کر کے ان کا فیصلہ کیا جاویگا انشاء اللہ۔ اسلئے احباب کو چاہیئے کہ اس قسم کے مشورے جو بھیجنے ہوں جلد بھیجیں تا کانفرنس میں پیش کئے جائیں۔

ناظر امور عامہ

موصیوں کے متعلق اعلان

عموماً وصیت کنندگان کو یہ غلط فہمی لگی ہوئی ہے کہ وہ وصیت کرنے کے بعد اس پر عمل اس وقت سے کرتے ہیں کہ جب ان کے پاس سارٹیفکیٹ پہنچ جائے جو درست نہیں ہے۔ وصیت پر اس تاریخ سے عمل ہونا چاہیئے۔ جس تاریخ سے کہ وصیت کی جائے۔ سارٹیفکیٹ کا انتظار کرنا سخت غلطی ہے۔ سارٹیفکیٹ کے اجراء میں دیر ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان موصیان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے عشر آمد داخل کرانے کی وصیت کی ہے کہ وہ تاریخ وصیت سے اپنی آمد کا عشر اگر سابق داخل نہ کرایا ہو۔ تو اب داخل کرا دیویں۔ علیحدہ علیحدہ

[illegible] لکھنے میں با وجود دقت ہوگی۔ اور صرف جو ہوگا وہ علاوہ ہوگا۔

افسر بہشتی مقبرہ۔ قادیان

ان کا مالک کون ہے؟

جلسہ میں سند جر ذیل گمشدہ اشیاء دفتر امور عامہ میں آئی ہیں۔ جن صاحب کی ہوں۔ دفتر امور عامہ سے طلب کر لیں۔ چادر کھدر مستعمل ایک۔ تولیہ مستعمل ایک۔ گلوبند اونی بنات خاکی مستعمل ایک۔ [illegible] بچے کے پاؤں کا نقری زیور جس کا نام [illegible] ہے۔ حمائل شریف مترجم۔ اس پر حمائل والے کا نام کریم بخش لکھا ہے۔ لیکن پتہ نہیں ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ۔ قادیان دارالامان

کم از کم پانچ پانچ شخص احمدی بناؤ

خادم نے گذشتہ دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں ایک عریضہ لکھا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک تجویز پیش کی تھی کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اگر کم سے کم پانچ دوستوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے تو [illegible] فرمایا ہے [illegible] خادم نے اس تحریک [illegible] خادم اپنی کارگذاری [illegible] دل میں سوچ لیا۔ کہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے محض فضل نے ایک [illegible] دکھلائے۔ [illegible] دوست جن کو میں تقریباً چھ ماہ سے برابر سمجھاتا تھا۔ سلسلہ میں آج داخل ہوئے۔ اور خدا سے امید ہے کہ حضور کی دعاؤں کے طفیل عاجز اپنی کارگذاری پھر دکھلائیگا۔ اخبار الفضل دوستوں کی ترغیب کے لئے شائع کر دے۔ کیا عجب ہے کہ ہمارے دوسرے بھائی اس سے متاثر ہو کر راہ خدا میں لگیں اور حسنات دارین حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ عاجز درخواست دعا کرتا ہے۔ والسلام

خاکسار حضور کا جان نثار خادم فدا حسین [illegible]

نماز جنازہ

چودھری اللہ دتا صاحب نمبردار [illegible] ضلع سیالکوٹ کے حقیقی بھائی چودھری فتح محمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام۔

خاکسار غلام محمد مولوی فاضل [illegible]

خاکسار کی دختر مسماۃ رمضان بی بی بعمر ۸ ماہ کل بروز ہفتہ بتاریخ ۲۹ [illegible] وفات پا گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد یامین از موضع ویلاسنگھ تحصیل [illegible] ضلع [illegible]

ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک احمدیوں کا گاؤں بستی رندان ہے [illegible]

الفضل   قادیان دارالامان ۷ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء   ن

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کونسا مذہب دنیا کی تسلی کا موجب ہو سکتا ہے؟

پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کا جواب

(از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

احباب کرام کو یاد ہو گا۔ کہ پروفیسر رام دیو صاحب کے ایک لیکچر کے متعلق جو انھوں نے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دیا تھا۔ اور جسمیں انھوں نے ویدک دھرم کی فضیلت دوسرے مذاہب پر ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے ایک مضمون لکھا تھا جو ۳۰ دسمبر کے "الفضل" میں شایع ہو چکا ہے۔

پروفیسر صاحب کے مضمون کا خلاصہ

پروفیسر رام دیو صاحب نے اس مضمون کا جواب پرکاش کے ۲۳ جنوری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں شایع کرایا ہے جسمیں انھوں نے اول تو اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے کہ ان کے مضمون پر سنجیدگی اور متانت سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پھر ہندو مسلم اتحاد پر میرے خیالات کی تائید کی ہے۔ آگے چل کر وہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے غلط فہمی سے پروفیسر صاحب کی طرف یہ بات منسوب کر دی ہے کہ انھوں نے اسلام کے خلاف یہ دلیل دی ہے کہ مسلمانوں کا رنگ کالا ہے۔ اسلئے وہ یورپ کی تسلی نہیں کر سکتے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بات انھوں نے عیسائیوں کے متعلق بطور مذاق کہی تھی۔ اور بندے ماترم میں شایع شدہ خلاصہ تقریر سے اس قسم کی غلط فہمی کا ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ پھر وہ تحریر فرماتے ہیں کہ مسٹر سید امیر علی صاحب اور مسٹر خدا بخش کی کتابوں سے اقتباسات جس غرض سے پروفیسر صاحب نے پیش کئے تھے۔ اس کا مطلب بھی میں غلط سمجھا ہوں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ کسی مذہب کے پیرو کا اس مذہب سے منکر ہو جانا لازمی طور پر اس مذہب کے غلط ہونے کی دلیل نہیں۔ لیکن اگر کسی مذہب کا پرجوش واعظ اور حامی اس کتاب میں جو اس نے اس مذہب کی حمایت میں لکھی ہو۔ اس کے کسی مسائل کو زمانہ کے لحاظ سے ناقابل حمایت تسلیم کرے تو یہ ان مسائل کی کمزوری کا ثبوت ضرور ہے۔ اگر ایک مقدمہ میں ایک فریق کا وکیل ہی خاص امر پر زور نہ دے یا اپنی کمزوری مان لے اور موکل اس کے نمائندہ ہونے سے انکار نہ کرے۔ تو عدالت کے لئے ناممکن ہے کہ ان امور کے متعلق اس فریق کے حق میں فیصلہ کرے۔ سید امیر علی نہ مرتد تھے نہ معمولی مسلمان بلکہ انھوں نے یہ کتاب ہی اس غرض سے لکھی تھی۔ کہ یورپ میں اشاعت اسلام ہو پس جب ایک مسلمان عالم دنیا کو اسلام کی طرف کھینچنے کے لئے ایک کتاب لکھتا ہے اور اسمیں یہ بتاتا ہے۔ کہ اس کے بعض مسائل وحشیوں کے لئے تو مناسب تھے۔ لیکن اب غیر ضروری ہیں تو اگر کوئی غیر مذہب کا واعظ اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ کسی مسلمان سے بھی اس روشنی کے زمانہ میں اسلام کے چند مسائل کی حمایت نہیں ہو سکتی۔ تو اس کا کیا قصور ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ اسکے دو جواب ہو سکتے تھے یا یہ کہ سید امیر علی مرتد ہیں یا یہ کہ حوالے غلط ہیں۔ مگر سید صاحب کو کسی نے کافر نہیں قرار دیا۔ اور ان حوالوں کو کسی نے غلط ثابت نہیں کیا۔ پس ان مسائل کا اسلام کی کمزوری کی دلیل ہ

پیش کرنا بالکل درست تھا۔ یہ میری دلیل تھی ہی اور اسے ہی [illegible] باوجود [illegible] کے امر۔ کہ بعض مسائل کی حمایت نہ کرنا اس مذہب کا لامذہبی کی دلیل ہے ۔

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ ہندو صاحبان کے جو حوالے میں نے پیش کئے تھے وہ [illegible] دعاوی کو ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔ مثلاً لالہ لاجپت رائے صاحب کے اقوال اول تو کچھ ثابت ہی نہیں کرتے۔ اور اگر ثابت کریں۔ تو وہ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ پھر انکا صرف یہ کہہ دینا کہ پندرہ سو برس سے بعض حماقتوں کی وجہ سے ہندو مذہب ہماری تباہی کا موجب ہو رہا ہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ اسکے [illegible] ہندو قائل ہیں۔ لالہ منشی رام صاحب بھی آریہ سماج کے مذہبی نمائندہ نہیں ہیں۔ اور انکے خیالات سے آریہ سماج کے دونوں فریق اختلاف ظاہر کر چکے ہیں۔ ڈاکٹروں نے [illegible] سماج کی حمایت میں کبھی کوئی کتاب لکھی ہے۔ آریہ گزٹ نے اگر [illegible] کے لئے ودھوا بیاہ کی اجازت دیدی ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ [illegible] دیانند صاحب نے بھی شودروں کے لئے ودھوا بیاہ جائز قرار دیا ہے۔ [illegible] کا کوئی نمائندہ آریہ اصول سے منحرف نہیں ۔

پھر لکھتے ہیں کہ ہندو مذہب میں اختلاف [illegible] کی موجودگی ویدک دھرم کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم ہندو [illegible] نہیں۔ بلکہ ایک عالمگیر دھرم ہے۔ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور جن کو [illegible] اپنا نمائندہ تسلیم نہیں کیا۔ اور جنہوں نے ویدک دھرم کی تائید میں کوئی کتاب [illegible]۔ ان کا ویدوں کے خلاف لکھنا ویدک دھرم پر کوئی حرف نہیں لاتا ۔

آخر میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو چیلنج ان کو دیا ہے کہ سید امیر علی صاحب نے اسلام کے جن مسائل کو ترک کر دیا ہے ان کے متعلق وہ مجھ سے بحث کر سکتے ہیں۔ وہ اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور اگر مجھے اعتراض نہ ہو تو سب سے پہلے قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف دلائل پیش کرنے کے لئے وہ تیار ہیں وہ مضامین پہلے اخبارات میں شائع ہو جاویں پھر کتابی صورت میں شائع ہو جاویں ۔

رنگت کا سوال مذاق تھا

پروفیسر صاحب کے اس لیکچر کا خلاصہ جو انہوں نے آریہ سماج کے جلسہ پر دیا تھا۔ اخبارات میں یہ دیا گیا تھا کہ اسلام آئندہ دنیا کا مذہب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک تو مسلمانوں کا رنگ سفید نہیں۔ دوسرے خود بعض مسلمان مصنف اسلام کے بعض مسائل کو غلط اور ناقابل تسلیم تصور کرتے ہیں۔ ان دونوں سوالات میں سے پہلے سوال کے متعلق تو اپنے تازہ مضمون میں پروفیسر صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے کہ وہ غلط فہمی سے پیدا ہوا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق مزید بحث فضول ہے۔ دوسرا سوال باقی رہ جاتا ہے جسے انہوں نے پھر پیش کیا ہے۔ اور اسکی صحت پر زور دیا ہے۔ پس میں اسی کے متعلق مزید روشنی ڈالوں گا۔ مگر پیشتر اسکے کہ میں ان باتوں کا جواب دوں۔ جو پروفیسر صاحب نے اپنے دعویٰ کی تائید میں بطور تشریح یا بطور دلیل پیش کی ہیں۔ میں یہ امر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ امر میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ پروفیسر صاحب نے سوال اول کے متعلق غلط فہمی کو میری طرف کس طرح منسوب کیا ہے۔ غلط فہمی کے تو یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ کسی عبارت کا جو اصل مطلب ہو۔ اسکے خلاف دوسرا مطلب سمجھ لیا جائے۔ اور یہ بات یہاں اس جگہ درست نہیں۔ کیونکہ میں نے جو مفہوم "بندے ماترم" کا لکھا ہے۔ اسکے سوا اور کوئی مطلب اس کا نکل ہی نہیں سکتا۔ پس اگر غلط فہمی تھی تو اس کا مرتکب "بندے ماترم" ہے نہ کہ میں۔ "بندے ماترم" نے ان کی تقریر کا خلاصہ ان الفاظ میں لکھا ہے "مگر یہی سب کچھ نہیں کہ مسلمانوں کا رنگ سفید نہیں۔ اسلئے یورپ کی مشکلات کا حل ان سے نہیں ہو سکتا"

پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات مسیحیوں کے متعلق مذاق کے طور پر کہی تھی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسیحیوں سے مذاق کرنا تھا تو وہ اس حصہ لیکچر میں ہونا چاہئے تھا۔ جو مسیحیوں کے متعلق تھا نہ کہ اس حصہ میں جو مسلمانوں کے متعلق تھا۔ اور پھر اگر مذاق ہی کرنا تھا۔ تو انہوں نے کیوں یہ نہ کہا کہ ویدک دھرم سے بھی اس مشکل کا حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسکے پیرووں کا رنگ سفید نہیں۔ اور یا تیسری قوم کو کیوں بیچ میں لے آئے۔ مگر چونکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ مذاق تھا۔ اسلئے میں بھی اسکو مذاق ہی تسلیم کرتا ہوں

اب رہا دوسرا سوال جو یہ ہے۔ کہ چونکہ اسلام کے بعض پیرو اسکے بعض مسائل کو ضرورت زمانہ کے مطابق نہیں بتلاتے۔ یا غلط قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اسلام اس زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ اسکے متعلق اپنے تازہ مضمون میں پروفیسر صاحب نے کچھ تشریحات کی ہیں اور کچھ شرائط لکھی ہیں۔ اور اس بات پر مصر ہیں کہ یہ دلیل میری درست تھی۔ پروفیسر صاحب کے تازہ بیان کے مطابق اگر کسی مذہب کا مصنف پیرو جو اس مذہب کی حمایت کے لئے کھڑا ہو۔ اور وہ اس مذہب کے بعض مسائل کو ناقابل حمایت ظاہر کرے۔ اور دوسرے لوگ اسکو مرتد قرار نہ دیں۔ تو اس شخص کا یہ اقرار ضرور اس مذہب کے ان مسائل کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور دو صورتوں میں سے ایک ضرور اختیار کرنی ہو گی۔ یا اس شخص کو مرتد ثابت کرنا ہو گا یا حوالہ جات کو غلط ثابت کرنا ہو گا ۔

تصنیف کسی کو راہ نما یا نمائندہ نہیں بنا دیتی

میرے نزدیک پروفیسر صاحب نے جو تشریح اپنی دلیل کی اب کی ہے اس سے بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ اور جو حوالے انہوں نے دئیے ہیں وہ بھی درست نہیں ہیں۔

پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ تصنیف کسی کو رہنما اور مسلم لیڈر نہیں بنا دیتی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے سے بڑے رہنما دنیا میں گذرے ہیں۔ لیکن انہوں نے خود کوئی تصنیف نہیں کی۔ اور بعض ایسے لوگوں نے جو [illegible] تصانیف کر دی ہیں۔ تصنیف تو اپنی مذاق یا جوش قلب پر دلالت کرتی ہے۔ یا شہرت و نمود کی خواہش کی علامت ہے۔ پس سید امیر علی صاحب کا یا اور کسی کا کوئی کتاب لکھ دینا اسبات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمانوں کے مسلم لیڈر ہیں۔ مسلم لیڈر تو وہ تبھی ہو سکتے ہیں۔ جب کوئی جماعت مسلمانوں کی ایسی موجود ہو جو اپنے آپ کو ان کی رائے سے متفق ظاہر کرتی ہو۔ اور ان کی اتباع کی مدعی ہو یا کم سے کم ان کو مذہبی طور پر کوئی رتبہ دیتی ہو۔ مثلاً مذہبی مسائل میں ان کی رائے کو وقعت دیتی ہو۔ ان سے مذہبی امور میں مشورہ لیتی ہو۔ مگر یہ بات ہرگز ثابت نہیں نہ سید امیر علی صاحب۔ نہ مسٹر خدا بخش صاحب نہ مسٹر [illegible] صاحب۔ جن لوگوں کے اقوال یا تحریریں پروفیسر صاحب نے نقل کئے ہیں [illegible] سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ۔

خلاف منشور متعلقہ ہو سکتے ہیں۔

پروفیسر صاحب کا پیش کردہ قاعدہ غلط ہے

سو قت تک تو میں نے یہ بتایا ہے کہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو اصل پروفیسر رام دیو صاحب نے قائم کیا ہے وہ درست ہے۔ تب بھی جن لوگوں کے اقوال سے پروفیسر رام دیو صاحب نے استدلال کیا ہے۔ انہی کے اقوال خود انہی کے قائم کردہ اصل کے مطابق اسلام کے خلاف حجت نہیں۔ مگر اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پروفیسر رام دیو صاحب نے جو قاعدہ بتایا ہے وہی غلط ہے۔ اوّل دلیل اس کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ یہ بات ہی ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایک تعلیم کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی بھی مانے۔ اور پھر اس کے بعض حصوں کو کمزور بھی سمجھے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کو مانتا ہے۔ اور الہامات پر بھی ایمان رکھتا ہے کہ وہ بندوں کی ہدایت کے لئے کلام بھی کرتا ہے۔ اور بعض خاص بندوں کو اپنا مرضی بتانے کے لئے چن لیتا ہے۔ اور پھر ایک خاص تعلیم پر یقین رکھتا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اس نے خود نازل فرمائی ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے واجب العمل ہے۔ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے بعض حصوں کو وہ رد کر دے اور کہے۔ یہ ناقابل عمل ہیں کیونکہ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے زیادہ جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے قانون سے بہتر قانون تجویز کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کا ادعا تجویز کرنا عقل کے خلاف ہے۔ کوئی عقلمند آدمی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو صدق دل کے ساتھ ایسا دعویٰ کر سکے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا ہے۔ تو وہ ضرور یا تو پاگل ہوگا یا مجنون کہ وہ اپنے دعوے کے بالبداہت باطل ہونے کو سمجھ ہی نہیں سکتا یا فریبی ہوگا۔ کہ ظاہر میں اپنے آپ کو ایک مذہب کا پیرو قرار دیگا۔ لیکن باطن میں اس کی بیخ کنی کرنے کے درپے ہوگا۔ اور دوست بنکر اس سے دشمنی کرنا چاہیگا۔ اور ان دونوں صورتوں میں ایسے قول کو دوسروں پر حجت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ پاگل ہے۔ تب بھی اس کی بات کسی پر حجت نہیں۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے۔ تب بھی اس کی بات کسی کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ نمائندہ نہیں۔ بلکہ دشمن ہے۔ اور دشمن کا قول کسی پر حجت نہیں ہوا کرتا۔ پس ان شرائط کا آدمی فرض کرنا جو پروفیسر صاحب نے پیش کیا ہے۔ محال ہے اور ناممکن ہے۔ اور جب ایسا آدمی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو پھر اس قسم کے آدمی کا وجود فرض کر کے اس کے قول کو حجت قرار دینا ایک غلط راہ ہے۔ کیونکہ جب بنیاد ہی مفقود ہے تو اس پر عمارت کیونکر کھڑی کی جا سکتی ہے۔

عدالتی وکیل اور مذہبی نمائندہ میں فرق

پروفیسر صاحب نے عدالتی مقدمات پر قیاس کر کے فرض کر لیا ہے۔ کہ مذاہب کی جنگ میں بھی ایسے آدمی کا وجود ممکن ہے۔ حالانکہ مقدمات میں وکیل خود فریق مقدمہ نہیں ہوتا بلکہ ایک تیسرا شخص ہوتا ہے۔ جو وکالت کسی اپنے یقین اور وثوق پر نہیں کرتا۔ بلکہ روپیہ لیکر بطور مزدور کے کام کرتا ہے اور مذاہب کے وکیل ایسے نہیں ہوتے۔ بلکہ کسی مذہب کے وکیل ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ سب سے زیادہ اس مذہب پر یقین رکھتا ہے۔ اگر وہ یقین رکھتا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بعض مسائل کو غلط قرار دیتا ہے۔ اور اگر وہ بعض مسائل کو غلط قرار دیتا ہے۔ تو پھر وہ اس مذہب کا وکیل نہیں کہلا سکتا۔ ہاں یہ بیشک ہو سکتا ہے کہ ایک مباحثہ ہو۔ اور اس میں ایک شخص کسی مذہب کی طرف سے وکیل ہو کر پیش ہو۔ اور دوران بحث میں اسکو اپنے دعویٰ کا بطلان ثابت ہو جائے۔ اور وہ اقرار کرے کہ جس مذہب پر میں تھا وہ باطل تھا۔ مگر یہاں کسی بحث کے بعد اقرار کر لینے کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ سوال ہے کہ ایک شخص اپنے طور پر کتاب لکھنے لگا ہے اور اس میں لکھتا ہے۔ کہ جس مذہب پر میں ہوں۔ اس کے بعض مسائل کمزور ہیں۔ جب یہ شخص پہلے سے ہی اس مذہب کی کمزوری کا یقین رکھتا تھا۔ تو پھر اس کی طرف سے وکالت کرنے کے لئے کس طرح کھڑا ہو گیا تھا۔ اور ایسے شخص کو کوئی عقلمند اس مذہب کا وکیل کہہ سکتا ہے۔

دوسرا فرق مقدمات کے وکلاء اور مذہبی وکلاء کے درمیان یہ ہوتا ہے کہ مقدمات کے فریق انسان ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسبت امکان ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بولیں یا غلطی کر دیں۔ اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ کچھ حصہ ان کے بیان کا غلط یا جھوٹ ہو اور کچھ حصہ درست اور سچا ہو اور یہ ممکن ہے کہ ایک وکیل پر دوران مقدمہ میں اپنے موکل کے بیان کے کسی حصہ کی کمزوری ثابت ہو [illegible] اس کا اقرار کرے۔ لیکن جس تعلیم کی بنیاد اس پر ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے کسی حصہ کے رد کر دینے کے معنے یہ ہیں کہ وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹا ہے۔ پس جو شخص کسی مذہب کے بعض حصوں کو رد کرتا ہے وہ حقیقتہً اس سارے مذہب کو رد کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مذہب کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے وکیل کیونکر کہلا سکتا ہے۔ پس مقدمات پر مذہبی وکالت کا قیاس کرنا بالکل غلط اور خلاف عقل ہے۔

مذہب کے کسی حصہ سے انکار اس مذہب سے نکلنا ہے

کسی تعلیم کے بعض حصوں کو رد اور بعض حصوں کو تسلیم اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس کو انسانی قرار دیا جائے۔ جیسے کہ فلسفیانہ خیالات کے پیرو ہوتے ہیں کہ وہ بعض اوقات جماعت فلاسفہ میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے بعض خیالات کے منکر ہوتے ہیں اور ان سے اُن پر خلاف عقل کام کرنے کا الزام نہیں آ سکتا۔ کیونکہ وہ ان خیالات کو انسانی سمجھتے ہیں اور اکثر کو مان کر کچھ حصہ کا انکار کر کے بھی اس حلقہ میں داخل رہ سکتے ہیں۔ لیکن مذہب میں یہ بات ناممکن ہے۔ مذہب کے ایک گوشہ کو بھی اگر کوئی شخص یہ کہکر رد کرتا ہے کہ یہ مذہب کا جزو ہے لیکن غلط ہے تو وہ عقلاً اسی وقت اس مذہب سے نکل جاتا ہے اور اس مذہب کا وکیل نہیں کہلا سکتا اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ وہ اس مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تصانیف کریگا۔

مذہب کو بطور تمدن ماننے والے

ہاں ایک اور صورت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگ اپنے مذہب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ لیکن اس تمدن کے عادی ہونے کے سبب جو اس مذہب کے ارد گرد جمع ہو گیا ہے یا بعض اور دنیاوی اغراض سے ماتحت ظاہر میں اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس تمدن کے عادی ہونے کے سبب جو اس مذہب کے پیروان میں قائم ہو چکا ہے اس نظام کا ٹوٹنا بھی پسند نہیں کرتے اور دیکھ کر کہ اگر اس مذہب کو کوئی نقصان پہنچا تو یہ تمدن بھی ٹوٹ جائیگا جو اس کا جزو اور حصہ ہو چکا ہے وہ مذہب پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ کر اس مذہب کی حمایت بھی شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن اس سے انکی غرض مذہب کا بچانا نہیں ہوتا بلکہ اس تمدن کا بچانا ہوتا ہے جسے وہ انکی اصل شکل میں یا ایک قلیل تغیر کے ساتھ وہ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی جماعت بیشک چونکہ بہت سے امور میں متحد ہوتی ہے اس سبب سے مضبوط ہوتی ہے۔ انکی باتوں میں اختلاف اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس مذہب کو خدا کی طرف سے یقین نہ کر کے اس کی اصل شکل کا قیام ان کے نزدیک ضروری نہیں ہوتا وہ اس کو صرف ایک نام سمجھتے ہیں جس نے ایک خاص جماعت کو دوسرے لوگوں سے علیحدہ کر کے ان کی ہستی کو ایک خاص تمدن کے ساتھ قائم رکھا ہوا ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایسے لوگ کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ بڑا سبب تعلیم یافتہ بھی ہوتے ہیں اور عیسائیت پر حملہ کے وقت یا دہریوں کے ساتھ مقابلہ پر جاتے ہیں اور دوسرے مذاہب کو مٹانے میں ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان کو عیسائیت سے کوئی عناد نہیں ہوتا نہ وہ اسکو سچا یقین کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ صرف ان کے اتباع کے میلوں میں ایک خاص تمدن پیدا ہو گیا ہے جس کے وہ عادی ہو چکے ہیں۔ اگر عیسائیت تباہ ہوئی اور اس کی جگہ کوئی دوسرا مذہب قائم ہوا۔ تو وہ اپنا تمدن ساتھ لائیگا۔ اور ان کی سوسائٹی کی زندگی پر بھی اثر پڑیگا یا اسی سبب سے نہیں۔ بعض اور اسباب بنیادی کے سبب [illegible] کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ باوجود اس کے کہ مذہب سے متنفر ہیں سوسائٹی کو [illegible] کے لئے عیسائیت کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے نہ کہ کسی مذہبی تعصب کے سبب سے۔ ایسے لوگ ترکوں کے خلاف یا دہریوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ان کو مذہب سے محبت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسلام کا جو خاص تمدن ہے ان کے تمدن کے ساتھ ٹکرا سکتا ہے وہ اسے ناپسند [illegible] ہیں اس کو مٹانا چاہتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ مسلمانوں میں بھی ہیں اور ہندوؤں میں بھی ہیں۔ صرف ایک ہی جماعت ایسی ہے کہ جس میں ایسے لوگ یا تو بالکل نہیں یا بالکل شاذ ہیں۔ اور وہ بھی ایسے نہیں کہ جو علمی یا عملی حصہ میں کوئی وقار رکھتے ہوں ۔

ایک مثال

مجھے اس قسم کی ایک مثال یاد آگئی جب ۱۹۱۲ء میں میں مصر گیا تھا۔ راستہ میں جہاز پر ہم سفر ہندوستانیوں میں سے ایک ہندو صاحب لاہور کے باشندہ تھے۔ جو اب شاید ایک کامیاب بیرسٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب اس وقت بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور چند ماہ کے لئے گھر آئے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ دو مسلمان طالب علم بھی تھے۔ کہ وہ بھی ہندوستان رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے تھے۔ اور کچھ تو تعلیم سے فارغ ہونیوالے تھے۔ ہمارے جہاز میں ایک پادری صاحب بھی تھے۔ ان کے ساتھ ان ہندو صاحب کی ایک دن بحث ہو گئی۔ اور ان صاحب نے خوب زور سے پادری صاحب پر یہ بات ثابت کرنی چاہی کہ ہندو مذہب ہی مکمل مذہب ہے۔ اور مسیحیت اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس کے ایک یا دو دن کے بعد انکی مجھ سے گفتگو ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا تمسخر آمیز طریق پر انکار کیا۔ میں نے ان کو وہ گفتگو یاد دلائی جو انہوں نے پادری سے کی تھی۔ تو وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ وہ تو ایک مقابلہ کی صورت تھی۔ پادری میرے مذہب پر حملہ کرتا تھا جس کے ماننے والے میرے آباؤ اجداد تھے اور جس کی طرف میں منسوب ہوں۔ اسلئے میں اس سے بحث کرتا تھا۔ ورنہ ہمیشہ اسکے لئے تیار نہیں مگر اس وقت تو ویسی گفتگو ہے۔ [illegible] تو ذرا ماننے کو ہرگز نہیں تھا۔ میرا مذہب ہے۔ تو ہستی [illegible]

ان مذاہب نے ہماری ترقی کو روک دیا ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ مسلمان صاحبان بھی اسی خیال کے آدمی تھے گو جہاز سے میرے اترنے سے پہلے پہلے میں سمجھتا ہوں ان میں سے بعض نے ذکر بھی کیا۔ انکے خیالات میں ایک حد تک اصلاح ہو چکی تھی۔

غرض ہر قسم کے آدمی ہو سکتے ہیں اور ان مذاہب کے مقابلہ میں حصہ بھی لے لیتے ہیں لیکن وہ اس مذہب کی نمائندہ ہرگز نہیں کہلا سکتے اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ کوئی شخص بعد قبول کرنے کے جس کو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور پھر اس کے بعض حصوں کو ناقص یا باطل کہے۔

صرف کسی کے کہدینے سے کوئی مسئلہ رد نہیں ہو سکتا

دوسری دلیل اپنے مذہب پر الزام [illegible] ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ غلط ہونے کی یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض محال یہ ان کی بات مان لی جائے کہ نمائندہ بھی ایک ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو اس مذہب کے بعض مسائل کو غلط قرار دے۔ اور عام فہمی طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ کہ یہ بات ممکن ہے۔ یا یہ شخص کسی الہامی کتاب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی مانتا ہو۔ اور پھر اسکے بعض حصے نہ مانتا ہو تو بھی فرضی آدمی کے بعض مسائل کو رد کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ مسائل بھی غلط اور بودے ہیں۔ کیونکہ دوسرے کا قول اس جگہ کسی امر کو مشتبہ کیا کرتا ہے۔ جہاں وہ چیز نظروں سے پوشیدہ ہو۔ مثلاً کچھ تاجر کسی جگہ سے مویشی لادیں۔ اور یہ ظاہر کریں کہ فی مویشی ان کو دو دو سو روپیہ پر پڑا ہے۔ لیکن انہیں سے کوئی شخص یا ان کی دکان کا خریدار سے کہے کہ اصل خرید تو سو روپیہ فی مویشی کی ہے تو گو ممکن ہو کہ کسی مخفی غرض سے اپنے ساتھیوں یا اپنے مالکوں کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ بول رہا ہو۔ لیکن سننے والے کو شک پڑ جاتا ہے کہ شاید یہ بات سچ ہی ہو۔ لیکن وہ حصہ دار یہ نیچر اگر مثلاً ایک بیل کی نسبت یہ کہدے کہ میاں یہ بیل نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو گھوڑا یا گدھا ہے۔ تو کیا پھر بھی خریدار کو شک پڑ جائیگا۔ اور وہ کہیگا۔ کہ یہ ایک حصہ دار کی رائے ہے یا اسکی بتائی ہوئی بات ہے ضرور کوئی بات ہوگی۔ اس شخص کا ایسی بات کہنا دو حال سے خالی نہ ہوگا یا کہنے والا پاگل ہوگا یا دوسرے کو پاگل سمجھتا ہوگا۔ پس شہادت اس امر کے متعلق ہوا کرتی ہے جو بات نظروں سے اوجھل ہو۔ نمائندہ ہو یا غیر نمائندہ۔ اسکی بات تبھی قابل سماعت ہوگی جب کسی ایسے امر کے متعلق کہے۔ جو نظروں سے اوجھل ہو۔ لیکن جو بات عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ثابت کی جاتی ہے اس کے متعلق کہنا کہ فلاں شخص یوں کہتا ہے کس قدر عجیب بات ہے۔ ایسی باتیں یا تو معقولات سے ہیں۔ اور جن کی صداقت یا بطلان دلائل عقلیہ سے ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ روایت سے۔ انکے متعلق تو دس کروڑ انسان بھی کہدیں کہ وہ غلط ہیں تو ان کے کہنے کا کچھ اثر انکی صداقت پر نہیں پڑ سکتا۔ اگر کوئی شخص ان کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کا ایک ہی فرض ہے کہ وہ دلائل و براہین سے ان کو غلط ثابت کر دے۔ ایسے امور میں دوسروں کے اقوال پر اپنی دلیل کا انحصار رکھنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بیوہ ہو جانے پر اسلئے یقین کر لیا تھا کہ [illegible] خبر دینے والا اسکے پاس پہنچا تھا کہ تیری بیوی بیوہ ہو گئی ہے۔ جن مسائل کو بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے۔ عقلی ہیں۔ تو ان کے غلط یا صحیح ہونے کا یہ طریق ہے کہ دلائل کے ساتھ

انکو غلط ثابت کیا جائے نہ کہ زید و بکر کے قول سے اگر صداقت جھوٹ بھی ہو جائے۔ صداقت ساری دنیا کے انکار سے صداقت ہی رہیگی اور جھوٹ ساری دنیا کی تصدیقات سے بھی جھوٹ ہی رہیگا۔ پس کسی بات کے جھوٹا ثابت کرنے کا ایک ہی حقیقی ذریعہ ہے کہ دلائل سے اسکے جھوٹا ہونے کو ثابت کر دیا جائے۔

پروفیسر صاحب کے پیش کردہ حوالے

تیسرا جواب پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کا یہ ہے کہ انہوں نے چار مسلمانوں کے اقوال پیش کئے ہیں۔ سید امیر علی صاحب۔ خدا بخش صاحب۔ یوسف علی صاحب اور مسٹر مظہر الحق صاحب۔ یوسف علی صاحب تو کوئی ایسی شہرت کے آدمی نہیں اور ان کا فقرہ ایسا مہمل ہے کہ اس سے تو کوئی نتیجہ ہی نہیں نکلتا۔ مسٹر مظہر الحق صاحب نے گوشت کو غیر قدرتی غذا کہا ہے اور یہ خود ایک مبہم فقرہ ہے۔ کیونکہ انسان کی کوئی خاص غذا نہیں ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کن معنوں میں یہ فقرہ استعمال کیا ہے۔ اور اگر ان کے فقرہ کے سخت سے سخت معنی کئے جاویں تو بھی ایسے مسئلہ میں زیادہ انکو وقعت نہیں دی جا سکتی اور اسکے سوا [illegible] سمجھا جا سکتا ہے [illegible] مذہب کی نمائندگی نہیں۔ اور [illegible] اسلام کے زیادہ [illegible] کا [illegible] تھا۔

اب دو شخص باقی رہ جاتے ہیں۔ ایک سید امیر علی صاحب۔ دوسرے مسٹر خدا بخش صاحب۔ مسٹر خدا بخش صاحب کی جس کتاب میں قرآن کریم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈائری قرار دیا گیا ہے وہ اس وقت چونکہ پروفیسر رام دیو صاحب نے [illegible] اس لئے میں اسکے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام کے جن تین حوالوں کو انہوں نے پیش کیا ہے ان کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ درست نہیں ہیں۔

رسول کریم کے متعلق سید امیر علی صاحب نے نہیں لکھا کہ آپ نے بتوں کو مان لیا

ایک حوالہ سپرٹ آف اسلام سے پروفیسر رام دیو صاحب نے دیا ہے یہ ہے کہ سید امیر علی صاحب نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے کہا کہ وہ اسکے تین بتوں کو مان لیں تو وہ بھی انکے خدا کو مان لینگے۔ تو آپ نے کچھ دن کے لئے بتوں کو مان لیا۔

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سید امیر علی صاحب پر یہ اتہام ہے۔ ان پر اور ہزار الزام لگ سکتے ہوں۔ مگر یہ الزام ان پر نہیں لگ سکتا۔ انہوں نے ہرگز اپنی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے کہنے پر بتوں کو مان لیا تھا۔ بلکہ اس مضمون پر انہوں نے اپنی طرف سے کچھ لکھا ہی نہیں۔ یہ واقعہ جس کی طرف پروفیسر رام دیو صاحب نے اشارہ کیا ہے سپرٹ آف اسلام کے پہلے باب میں مندرج ہے۔ سید امیر علی صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کرتے کرتے بیان کرتے ہیں کہ "اس دوران میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جسے پیغمبر صاحب کے مسیحی سوانح نویس اور مسلمان مؤرخ مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔" اس کے آگے انہوں نے پہلے تو اسلامی محدثین کی روایت نقل کی ہے اور بعد میں مسیحی مؤرخوں کا وہ بیان نقل کیا ہے جس کی طرف پروفیسر رام دیو صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اور جسے انہوں نے سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اپنی طرف سے سید صاحب نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ چنانچہ سید صاحب لکھتے ہیں کہ "مسیحی مؤرخین کے نزدیک اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم کے دل میں ایک قلیل عرصہ کے لئے یہ خواہش پیدا ہو گئی تھی۔ کہ وہ مخالفین کے ساتھ جو جنگ ہو رہی تھی۔ کسی سمجھوتہ کے ذریعہ ختم کر دیں۔" اور آگے انصاف سے مسیحی مؤرخین کے دونوں گروہوں کے خیالات نقل کئے ہیں۔ ان کے بھی جو سب سے بڑھ کر مخالف ہیں اور ان کے بھی جو غیر متعصب ہیں۔ جیسے لین پول وغیرہ۔ پس مسیحی مؤرخین کے خیالات کو سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کرنا ایک ظلم عظیم ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ایک قابل آدمی کی زبان سے اس قسم کی غلطی کی اشاعت ہو۔ اور ایسے اہم مضمون کے بیان کرتے وقت جس میں وہ گویا [illegible] قوم اور مذہب [illegible] مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہو۔

فرشتوں کے متعلق حوالہ بھی غلط پیش کیا گیا

دوسرا حوالہ فرشتوں کے متعلق ہے۔ پروفیسر رام دیو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سید امیر علی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ قرآن میں فرشتوں کا جو ذکر ہے۔ وہ صرف محمد صاحب کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی تھی۔ ورنہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس حوالہ کے بیان کرنے میں بھی پروفیسر صاحب نے غلطی کی ہے۔ اور بلحاظ دیانت سے کام نہیں لیا۔ سید امیر علی صاحب نے اپنی کتاب سپرٹ آف اسلام میں ہرگز یہ نہیں لکھا کہ فرشتوں کے متعلق جو کچھ قرآن میں ہے وہ صرف محمد صاحب کا وہم تھا۔ اور نہ یہ لکھا ہے کہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں ہیں۔ خود پروفیسر صاحب نے جو فقرہ سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کیا ہے وہی اپنی تردید کا آپ [illegible] ہے۔ پروفیسر صاحب سید امیر علی صاحب کی طرف یہ فقرہ منسوب کرتے ہیں۔ کہ فرشتے محمد صاحب کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی کا نتیجہ ہیں۔ اب ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہم اور شاعرانہ نازک خیالی دو مخالف باتیں ہیں۔ کیونکہ وہم کسی ایسی چیز کے خیال کو کہتے ہیں جس کا وجود نہ پایا جاوے۔ لیکن کوئی شخص غلطی سے اس کے وجود کا قائل ہو۔ اور شاعرانہ نازک خیالی اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز تو موجود ہو۔ لیکن اس کا ذکر استعارہ اور مجاز میں نظم یا کلام کو خوبصورت بنانے کے لئے کر دیا جاوے۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی متضاد ہیں۔ کہ جس چیز کو ہم وہم کہیں اسے شاعرانہ نازک خیالی نہیں کہہ سکتے۔ اور جس کو شاعرانہ نازک خیالی کہیں۔ اسے وہم نہیں کہہ سکتے۔ وہم یہ ہے کہ ایک چیز موجود نہیں۔ اور ہم اس کو موجود خیال کرتے ہیں۔ اور شاعرانہ نازک خیالی یہ ہے کہ ہمیں علم تو ہے۔ کہ فلاں بات کس طرح ہے۔ لیکن کلام کو پُر اثر بنانے کے لئے ہم ایک خاص رنگ میں اسے بیان کر دیتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جیسے ایک شخص چھلاوے کے وجود کا قائل ہو۔ جس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔ کہ کبھی آدمی بن جاتا ہے کبھی گھوڑا۔ کبھی بکرا۔ کبھی نیولا۔ کبھی کوئی بے جان شے۔ غرض منٹ منٹ میں وہ کئی شکلیں بدل لیتا ہے۔ اس شخص کے اس خیال کو تو ہم وہم کہیں گے کیونکہ جو شے واقعہ میں موجود نہیں ہے۔ اسے بلا کسی ثبوت کے یہ خیال کر لیتا ہے کہ اسی طرح ہے۔ لیکن ایک شاعر جب شمع کی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ ساری رات روتی رہی تو اسے ہرگز وہم نہیں کہیں گے۔ کیونکہ شاعر یہ یقین نہیں رکھتا۔ کہ شمع واقعہ میں روتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے قلب کے نقشہ کو اس رنگ میں بیان کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ میرا عشق ایسا [illegible] ہے کہ [illegible] سے جو گھل رہی ہو۔ مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا میری طرح محبوب کے عشق میں رو رہی ہے اور گھلتی جا رہی ہے۔ اگر کوئی

شخص واقعہ میں ایسا ہے جیسے کہ انکو معلوم دیتی ہی ہے تو پھر یہ شاعرانہ نازک خیالی نہ رہیگی۔ بلکہ وہم ہو جائیگا ؎

پس شاعرانہ نازک خیالی اور وہم دو مخالف چیزیں ہیں۔ اور ایک شخص کا وہم اسی شخص کی شاعرانہ نازک خیالی نہیں کہلا سکتا۔ کسی کی نازک خیالی وہم کہلا سکتی ہے۔ بس پروفیسر رام دیو صاحب کا یہ فقرہ کہ سید امیر علی صاحب کے نزدیک فرشتوں کا وجود محمد صاحب کا وہم یا شاعرانہ نازک خیالی ہے۔ اپنی آپ ہی تردید کر رہا ہے ؎

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ سید صاحب نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ فرشتوں کا ذکر جو قرآن میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم تھا۔ انھوں نے صرف یہ لکھا ہے کہ بدر کی جنگ میں فرشتوں کے اترنے کا جو واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ اسکی عبارت شاعرانہ رنگ کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں "قرآن کریم کے وہ چند سادہ بیان جو اس شاعرانہ رنگینی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو فرشتوں کے خدا کی طرف سے [illegible] کے خیال میں پوشیدہ ہے۔ اپنی شان اور دل آویزی میں زبور کے فصیح ترین فقروں سے بھی کم نہیں ہیں۔ یقیناً ان دونو بیانوں میں شاعرانہ رنگ نظر آتا ہے"۔ ان فقرات سے ایک تو یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسٹر سید امیر علی صاحب فرشتوں کے وجود کے متعلق نہیں بلکہ ان کے لڑائی میں شامل ہونے کے متعلق یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اس میں شاعرانہ رنگینی پائی جاتی ہے۔ دوسری بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ فرشتوں کے وجود کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم نہیں بناتے۔ بلکہ فرشتوں کے لڑائی میں شامل ہونے کے ذکر کو شاعرانہ رنگ کا کلام ظاہر کرتے ہیں۔ جسکے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہ وہ فرشتوں کے لڑائی میں شامل ہونے کے منکر نہیں بلکہ اس عبارت کی رنگینی اور فصاحت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور زبور کے بہترین مضمونوں کو جن پر اسے ناز ہے اس کا مقابلہ کر کے اس کی خوبی مضمون پر ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسجگہ فرشتوں کے لڑنے سے قرآن کریم کی مراد واقعہ میں لڑنا نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نصرت کو اس شاعرانہ کلام کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے اور مجاز اور استعارہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور کیا پروفیسر صاحب اس امر کے قائل نہیں کہ خود ان کی اپنی مذہبی کتب میں مجاز اور استعارہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اور کیا کوئی شخص اگر اہل ہنود کے اس کلام سے کہ ان کی مذہبی کتب میں مجاز اور استعارہ کا جو حسن کلام کی اعلیٰ صنعتوں میں سے ہیں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ معنے لے کہ اہل ہنود کے نزدیک انکی مذہبی کتب میں بہت سی وہمی باتیں بیان ہو گئی ہیں تو اہل ہنود اس کی عقل پر ہنسینگے یا نہیں۔ اسی طرح اہل دانش پروفیسر صاحب کے اس بیان پر کہ مسٹر امیر علی صاحب کے نزدیک قرآن کریم میں جو فرشتوں کا ذکر آیا ہے وہ محمد صاحب کا وہم ہے۔ زیر لب تبسم ہیں۔ اور پروفیسر صاحب کی اس جلد بازی پر حیران ہیں۔ جس سے انہوں نے اس حوالہ کے درج کرنے میں کام لیا ہے۔

اگر پروفیسر صاحب اس فقرہ کے ساتھ کے اگلے فقرات پڑھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ مسٹر امیر علی صاحب صرف یہ کہ فرشتوں کے ذکر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم اور خیال نہیں بتاتے۔ بلکہ ان کو اس امر میں بھی شک ہے کہ فرشتوں کا ذکر مجازی ہے یا واقعہ میں بھی کوئی ایسا وجود ہے۔ غرض وہ فرشتوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم نہیں بتاتے۔ بلکہ اسکے متعلق جو اس زمانہ کے خیالات ہیں ان کے مطابق غیر یقینی ہونے کا خیال ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اس فقرہ کے ما بعد جس سے پروفیسر صاحب نے غلط نتیجہ اخذ کیا ہے۔ تحریر کرتے ہیں "غالباً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کی طرح ایسی روحانی امداد کے جو ملائکہ اور جبرائیل کی صورت میں پیغام رسان ہوں قائل تھے۔ اس زمانہ میں فرشتوں کا انکار کیا جاتا ہے وہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے ہمارے آباء کے جو خیالات فرشتوں کے متعلق تھے۔ انکی نسبت انکار کیا جائے۔ ہمارا انکار اسی طرح وہم کہلا سکتا ہے جس طرح ان کا یقین۔ فرق صرف یہ ہے ایک میں نفی کا پہلو ہے تو دوسرے میں اثبات کا۔ جس چیز کو ہم اس زمانہ میں اصول طبعی خیال کرتے ہیں وہ ان کو فرشتہ اور آسمانی کارپردازان خیال کرتے تھے۔ آیا جس طرح لاک کا خیال ہے خدا اور بندے کے درمیان کوئی اور وجود بھی ہیں۔ جس طرح انسان اور ادنیٰ حیوانات کے درمیان اور وجود ہیں؟ یہ ایک ایسا باریک سوال ہے۔ کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی"۔

ان فقرات سے صاف ثابت ہے کہ مسٹر امیر علی صاحب فرشتوں کے وجود کو محض استعارہ قرار دینے کو بھی جائز نہیں سمجھتے ان کا خیال ہے کہ فرشتوں کا انکار کرنیوالے اگر فرشتوں کے وجود کو ماننے کا نام وہم رکھتے ہیں تو ان کے فرشتوں کو نہ ماننے کا نام بھی وہم رکھا جا سکتا ہے اور یہ کہ فرشتوں کے وجود کا مسئلہ ایسا باریک مسئلہ ہے کہ انسانی عقل اسکی تہ تک نہیں پہنچ سکتی جسکے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہیں کہ ان کے متعلق ہم بحث نہیں کر سکتے۔ ان کے متعلق بحث کرنا آسمانی کتب کا کام ہے۔ پس باوجود مسٹر امیر علی صاحب کے ایسے صریح بیان کے پروفیسر رام دیو صاحب کا یہ بیان فرمانا کہ مسٹر امیر علی صاحب قرآن میں جو فرشتوں کا ذکر ہے اسے محمد صاحب کا وہم قرار دیتے ہیں ایک نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے ؎

سید امیر علی صاحب اور کثرت ازدواج۔

تیسری بات جو پروفیسر رام دیو صاحب نے سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کی ہے یہ ہے۔ کہ کثرت ازدواج زنا کاری ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ حوالہ بھی ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ پچھلے دو حوالے۔ سید امیر علی صاحب نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ کثرت ازدواج زنا کاری ہے۔ اور یہ کہ اس امر کے متعلق اسلام کی تعلیم ناقص ہے۔ ہاں یہ کوئی شک نہیں کہ سید امیر علی صاحب کی کتاب میں ایسے فقرات ملتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کثرت ازدواج مہذب ممالک کے لوگوں کے لئے درست نہیں۔ اور قابل اصلاح ہے۔ مگر انکی کتاب پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساتھ ہی یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ پس انھوں نے جو کچھ بھی کثرت ازدواج کے خلاف لکھا ہے وہ گو غلط ہو مگر اسلام پر حملہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ اسے اسلام کا ہی حصہ قرار دیتے ہیں۔ سید امیر علی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے نزدیک نکاح کے متعلق اسلام کی دو تعلیمیں ہیں ایک تعلیم تو غیر تعلیم یافتہ زمانوں اور ملکوں کے لئے یا بعض مجبوریوں کو جو انسان کو پیش آجاتی ہیں۔ مد نظر رکھ کر دیگئی ہے اور ایک تعلیم تہذیب کے زمانہ کے لئے اور مہذب ممالک کے لئے ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس باب کو جسمیں عورتوں کے متعلق اسلام کی تعلیم بیان کی ہے۔ شروع ہی اس فقرہ سے کیا ہے۔ "تمدنی ترقی کے بعض رجحا

جس کو تمام فرقہائے اسلام نے الگ نسبت کسی ایک فرقہ نے بھی کبھی ایک مذہبی عالم و واقف شریعت اور ماہر تسلیم کیا ہو۔ مثلاً سید امیر علی صاحب ہیں۔ انکی تمام تر عزت و شہرت انکی قانونی قابلیت کی وجہ سے ہے یا سیاسی کی وجہ سے۔ اور اب تو مسلمان ان کو سیاسی لیڈر بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور مسٹر خدا بخش صاحب کو کبھی کسی رنگ میں بھی مسلمانوں میں کوئی عظمت حاصل نہیں ہوئی۔ اور دوسرے صاحبان جن کے آپ نے نام لکھے ہیں۔ وہ خود آپکے معیار کے مطابق کما حقہ پورے نہیں اترتے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی تاریخ میں کوئی کتاب نہیں لکھی پس اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ کسی مذہب کے کسی معتقد عالم کا قول اس مذہب کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے تو بھی ان لوگوں کے اقوال اسلام کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ لوگ مذہبی عالم کبھی بھی تسلیم نہیں کئے گئے۔ اور کبھی بھی مذہبی امور کے تصفیہ میں ان سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ اگر انہیں سے بعض نے اسلام کے متعلق کتب بھی لکھی ہیں۔ تو اس سے بھی یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ یہ اسلام کے علماء سیاسیہ ہیں اور اس کے نمائندہ ہیں۔ نمائندہ تو وہ دوسروں کے تسلیم کرنے سے ہوتا ہے نہ کہ کتاب لکھ دینے سے۔ اگر کوئی شخص آریہ مذہب کے متعلق کوئی کتاب لکھ دے۔ تو کیا وہ اس کا نمائندہ کہلانے لگ جائیگا۔ کسی قوم کا نمائندہ تو وہی ہے جس کو وہ قوم خود اپنا نمائندہ مقرر کرے۔ یا تسلیم کرے۔ ان لوگوں کو کب مسلمانوں نے اپنا مذہبی نمائندہ تسلیم کیا کہ ان کا قول اسلام کے خلاف حجت ہو۔

یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ان صاحبان کو اسلام کی تائید میں کتب لکھنے کے لئے اہل اسلام نے نہیں کہا کہ یہ کتب اہل اسلام کی طرف سے سمجھی جاویں نہ ان کی کتب کے شائع ہونے پر ان کو اسلام کی صحیح ترجمانی کرنے والا قرار دیا گیا ہے پس صرف اس وجہ سے کہ کسی شخص نے اسلام کی تائید میں کتاب لکھی ہے۔ اس شخص کو اسلام کا نمائندہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ اس کی کتاب کو اسلام کی صحیح ترجمانی کہا جا سکتا ہے جو آریہ سماج میں بیسیوں مصنف ہیں۔ پروفیسر صاحب کبھی جائز نہیں رکھینگے کہ ان میں سے ہر ایک کو آریہ سماج کا نمائندہ قرار دیا جائے یا ان کی ذاتی رائے کو مدنظر رکھ کر آریہ سماج پر حملہ کیا جائے۔ رائے اسی شخص کی حجت ہو سکتی ہے جو کسی مذہب کا بانی ہو۔ یا کسی جماعت نے خود اسکو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہو یا اسکے رائے ظاہر کرنے کے بعد سب نے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق کی ہو۔

کسی بات کی تردید نہ کرنا اسکو صحیح تسلیم کرنا نہیں ہوتا

پروفیسر صاحب کا یہ (بھی) کہنا کہ لوگوں نے اسکی تردید کیوں نہ کی۔ پس تردید نہ کرنا اور اس شخص کو مرتد نہ قرار دینا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اسکو صحیح تسلیم کر لیا گیا۔ درست نہیں ہر مخالف رائے کا رد کرنا ضروری نہیں ہوتا نہ ہر بات جس کا رد نہ کیا جائے صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اگر ہر ایک مخالف رائے کا رد کرنا ضروری ہو تو دنیا میں اندھیر پڑ جائے۔ اور اسقدر فضول تصنیف کرنی پڑے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیا پروفیسر صاحب کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج میں ہر اس بات کا جو ان کا کوئی ممبر غلطی سے کہہ بیٹھے۔ رد کیا جاتا ہے۔ اور اخبارات کے ایک ایک مضمون کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ دعویٰ دنیا کا کوئی انسان بھی نہیں کر سکتا کہ اسکے افراد میں سے ہر ایک نے جو خیالات ظاہر کئے ہوں۔ ان کا باقاعدہ رد کیا جاتا ہے۔ بیسیوں باتیں کئی وجوہ سے ناقابل التفات خیال کی جاتی ہیں۔ اور بیسیوں تحریریں ان لوگوں کی نظر سے جو جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہیں پوشیدہ رہتی ہیں۔ پس انکار نہ کئے جانے کو ان کے مسلم ہونے کی دلیل قرار دینا بالکل غلط بات ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس دلیل کی تائید میں ایک مثال دی ہے کہ اگر کسی شخص کا وکیل عدالت میں کوئی بات بیان کرے۔ اور پھر موکل اس کا انکار نہ کرے۔ تو عدالت کے نزدیک وہ بات موکل کی طرف سے سمجھی جائیگی۔ لیکن یہ مثال غلط ہے۔ کیونکہ وکیل تو اس غرض کے لئے موکل مقرر کرتا ہے۔ اور خود اسے اپنا کیس سمجھاتا ہے۔ پھر اپنی بجائے کسی معتبر کی موجودگی میں اس سے کام لیتا ہے۔ یہاں انمیں سے کونسی بات پائی جاتی ہے۔ اگر مسلمانان عالم نے سید امیر علی صاحب یا کسی دوسرے مصنف کو اپنی طرف سے باقاعدہ مقرر کیا ہوتا۔ تو تب بیشک اسکے شر و فساد ان پر لازم آتا اور ان کی ہر ایک بات کو جو ان کے منشاء کے خلاف ہوتی رد کرتے۔ لیکن جب یہ بات ہی نہیں تو پھر اس مثال سے پروفیسر صاحب کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

سید امیر علی صاحب کی کتاب کی تردید کیوں نہ ہوئی

پروفیسر صاحب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کتاب انگریزی میں ہے۔ اور جس وقت یہ کتاب لکھی گئی ہے اس زمانہ میں مختلف فرقوں کے وہ لوگ جو مذہب سے واقف تھے۔ اس زبان سے ناواقف تھے۔ اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان تک پہنچی تھی پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب یا اسی قسم کی اور کتب جو انگریزی میں لکھی گئیں ان کی تردید نہ ہونا یا ان کے لکھنے والوں کے اسلام کے نمائندہ ہونے سے انکار نہ کیا جانا اس امر کا ثبوت نہیں قرار پا سکتا کہ ان کا مضمون درست ہے یا یہ کہ وہ شخص ان لوگوں کا نمائندہ ہے۔

پروفیسر صاحب کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مسلمان ہمیشہ سے ان عقائد کے مخالف ہیں۔ اور اس قسم کی کتب کے چھپنے کے بعد بھی مخالف رہے ہیں۔ پس جب وہ مخالف خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ تو پھر کسی اور تردید کی انکو کیا ضرورت تھی۔ ہر ایک عقلمند انسان خیال کر سکتا تھا کہ جب ان میں اسقدر اختلاف رائے ہے۔ تو ایک دوسرے کا نمائندہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خود مصنف کتاب نے اپنے نمائندہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ تو پھر باوجود مسلمانوں میں مخالف خیال کی موجودگی کے اسکی نمائندگی کا انکار کرنا ایک حماقت نہ ہوتی تو اور کیا ہوتا۔ اگر کوئی شخص ان کی نمائندگی کا انکار کرتا تو کیا سید امیر علی صاحب اس امر پر ہنستے یا نہ ہنستے۔ اور کیا جواب میں یہ نہ کہتے کہ میں نے کب تمہارا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

مسلمانوں کا نمائندہ ہونے سے سید امیر علی صاحب کا انکار

مجھے تعجب ہے۔ کہ پروفیسر صاحب سید امیر علی صاحب کو مسلمانوں کا نمائندہ قرار دے رہے ہیں۔ اور سید امیر علی صاحب اپنی کتاب میں اس عہدہ سے انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ متعدد جگہ لکھتے ہیں کہ اس وقت مسلمان اسلام کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور صحیح اسلام ان میں نہیں پایا جاتا اور یہ کتاب جیسا کہ وہ خود اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو بزعم خود حقیقی اسلام سمجھانے کے لئے لکھی ہے نہ کہ ان کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے۔ چنانچہ وہ

لکھتے ہیں۔ "یہ کتاب جناب کی پہلی کتاب کا دوسرا ایڈیشن کہنا غلط ہوگا۔ خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے" پھر لکھتے ہیں۔ "یہ کتاب انہوں نے اس امید سے لکھی کہ ہندوستان کے مسلمان اس بڑی بھاری طاقت کے زیر نگرانی دوبارہ عقلی اور اخلاقی زندگی حاصل کریں" یہ عجیب قسم کا وکیل ہے۔ جو اپنی تقریر مخالف مذہب کی بجائے وکیل کو بتاتا ہے۔ سید صاحب یہ فقرات شائع کرکے اپنے آپ کو خود تائید مذہب خیال کرتے ہیں۔ نہ کہ مسلمانوں کا وکیل۔

سید صاحب کی نمائندگی کا انکار کیا گیا۔

یہ بات بھی درست نہیں کہ سید صاحب کی نمائندگی سے انکار نہیں کیا گیا۔ کبھی اُن کا نام لیکر اُن کو مخاطب کیا گیا ہو۔ مگر ان کے جن مضامین کی طرف پروفیسر صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اس کا رد واقعہ گذاران اسلام کی طرف سے کچھ عرصہ سے ہر سال سے ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ پس جب ان مضامین کو رد کیا جاتا رہا ہے تو یہی سید صاحب کے مذہبی نمائندہ ہونے کا رد ہے۔ ان مضامین سے ایک بھی مضمون نہیں جس کا رد نہ کیا گیا ہو۔

مگر میں پروفیسر صاحب کے اس مطالبہ کو بھی کہ خاص اس کتاب کو مدنظر رکھ کر سید صاحب کی مخالفت کی گئی ہو۔ پورا کئے بغیر آگے نہیں جانا چاہتا۔ اور سید صاحب کی اپنی شہادت اس بارہ میں پیش کرتا ہوں۔ اور یہ ان کا وہ فقرہ ہے جو انہوں نے کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے دیباچہ میں انہوں نے لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "وہ مخالفت جو اس کتاب کی ہوئی ہے۔ اس سے یہ فائدہ بھی ہوا ہے۔ کہ وہ خیالات جو اس کے ذریعہ سے اگلی نسلوں میں پیدا کرنے مدنظر تھے ان کا اثر اور بھی بڑھ گیا ہے" اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب کی اس کتاب پر مخالفت کی گئی تھی۔ پس پروفیسر صاحب کا یہ خیال بھی غلط گیا۔ کہ سید صاحب کی نمائندگی کا انکار کیوں نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ سید صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ ان کی کتاب کے شائع ہونے ہی سے ان کے غلط خیالات کو رد کیا جاتا رہا تھا۔ پس ان کی نمائندگی کا انکار ہو چکا ہے۔ سید صاحب کے اس فقرہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب بحیثیت نمائندہ اہل اسلام نہیں لکھی تھی۔ بلکہ اپنے چند خیالات کو پھیلانے کے لئے یہ کتاب لکھی تھی۔ اگر پروفیسر صاحب کہیں کہ تمام اہل اسلام نے بالاتفاق ان کے نمائندہ ہونے سے انکار نہیں کیا تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا لالہ مولراج صاحب کے اقوال کا رد ویدک دھرم کے ہر ایک ماننے والے نے بلا استثناء کیا ہے۔ انکار کیلئے اسی قدر کافی ہوتا ہے کہ بعض لوگ اپنے اصل عقائد کا اظہار کر دیں۔ اور مخالف خیالات سے اپنی براءت کر دیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر فرد ان کا انکار کرے۔ اور یہ بات سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام کے متعلق خود ان کے اپنے بیان سے مطابق ہو چکی ہے۔

پروفیسر صاحب ایک اور دھوکے میں

پروفیسر صاحب ایک اور بہت بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ وہ ایک شخص کی غلطی سے تمام لوگوں پر حجت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خواہ کوئی شخص کسی قوم کا نمائندہ بھی ہو اس کی بات کا اثر اس سے مخالف خیال کے لوگوں پر نہیں ہو سکتا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ جو شرائط پروفیسر صاحب نے بتائی ہیں وہ جس میں پائی جائیں اس کی بات اسکے ہم مذہبوں پر حجت ہوتی ہے تو بھی پروفیسر صاحب کی دلیل بالکل بے وزن ہے۔ کیونکہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اس وقت بیسیوں فرقے ہیں۔ جس طرح ویدک کی طرف منسوب ہونے والے بیسیوں فرقے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ایک قوم کا نمائندہ بھی ہو۔ تب بھی اس شخص کا قول زیادہ سے زیادہ اس کی قوم پر حجت ہوگا۔ نہ کہ اس مذہب کے تمام پیروؤں پر خواہ وہ اس سے اختلاف ہی کیوں نہ رکھتے ہوں۔ چنانچہ خود پروفیسر صاحب اپنے مضمون میں اس امر پر ناز دیتے ہیں کہ کوئی آریہ سماج کا نمائندہ آریہ سماج کے اصول سے منحرف نہیں ہے۔ اور ہندو مذہب میں اختلافات ویدک دھرم کے خلاف دلیل نہیں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے سوا دوسرے ہندوؤں کے اقوال کو ویدک دھرم کے خلاف حجت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ وہ لوگ بھی وید کو مانتے ہیں۔ پس اگر وید کے ماننے والے مختلف فرقوں میں سے بعض لوگوں کا یہ تسلیم کرنا کہ وید سے بڑھ کر اور علوم بھی ہیں۔ جن کو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ ویدک دھرم کے خلاف اسلئے دلیل نہیں کہ ان کا کہنے والا پروفیسر رام دیو صاحب کا ہم خیال نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ پھر کس سبب ایک ایسے شخص کا خیال جو زیادہ سے زیادہ اسلام کے کسی ایک فرقہ کا لیڈر کہلا سکتا ہے اسلام کے خلاف حجت قرار دیا جائے۔ اگر اس کا قول حجت ہوگا۔ تو پھر وید کے ماننے والے فرقوں میں سے کسی ایک بڑے آدمی اور شخص کا قول بھی ویدک دھرم اور ویدک دھرم کے تمام ماننے والوں کے خلاف حجت ہوگا۔ اگر پروفیسر رام دیو صاحب کے نزدیک مسٹر تلک، پنڈت درگا دت جوشی اور راؤ بہادر وید ویاس نایک صاحبان جیسے ویدک دھرم کے پیروؤں کے اقوال جو ویدک دھرم کے بعض اصول کی کمزوری پر دلالت کرتے ہیں، صرف اس وجہ سے قابل سند نہیں ہیں کہ یہ لوگ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ تو میں پروفیسر صاحب سے سوال کرتا ہوں۔ کہ کیوں سید امیر علی صاحب اور مسٹر خدا بخش صاحب کے ایسے اقوال جو اسلام کے خلاف ہوں۔ اسلام کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں بھی ویدک دھرم کے ماننے والوں کی طرح کئی فرقے ہیں۔ کیا ہم بھی پروفیسر صاحب کی طرح نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلام کا کوئی شخص اسلامی اصول سے اختلاف نہیں رکھتا۔ کیونکہ احمدیوں میں سے کوئی شخص اسلامی اصول سے اختلاف ظاہر نہیں کرتا۔ پروفیسر صاحب کے مضمون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج اور ویدک دھرم میں امتیاز نہیں کر سکتے اور اسی طرح اسلامی فرقوں اور اسلام میں امتیاز نہیں کر سکے۔

غرض اگر پروفیسر صاحب کی بیان کردہ دلیل کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی وہ اسلام کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نہ تو وہ لوگ جن کے حوالہ جات پروفیسر صاحب نے نقل کئے ہیں اسلام کے مذہبی نمائندہ ہیں۔ اور نہ ان کو مسلمانوں نے کبھی مذہبی علماء میں شامل کیا ہے نہ ان لوگوں نے مسلمانوں کی طرف سے مذہبی نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ان کے مذہبی خیالات کو مسلمانوں نے کبھی صحیح تسلیم کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ ان کے خلاف عقیدہ رکھتے رہے ہیں۔ اور ان کے خیالات کی عام طور پر بھی اور ان کی کتب کو مدنظر رکھ کر بھی تردید ہوتی رہی ہے پس ان لوگوں کا بیان انہی کے خلاف تو دلیل ہو سکتا ہے باقی مسلمانوں یا اسلام کے خلاف کسی صورت میں بھی حجت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ان کا قول باوجود تمام مذکورہ بالا وجوہ کے اسلام کے خلاف حجت ہو سکتا ہے تو پھر بعض ہندو صاحبان کے وہ اقوال بھی جو میں اپنے مضمون میں لکھ چکا ہوں۔ ویدک دھرم کے

میں ایک مرد کا بہت سی عورتوں سے تعلق ایک ایسا فعل ہے جس سے بچا نہیں جا سکتا۔" اسی باب میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "اس امر کو ہمیشہ زیر نظر رکھنا چاہئے کہ کثرت ازدواج حالات پر منحصر ہے جاہل زمانوں اور سوسائٹی کی بعض حالتوں میں عورتوں کو فاقہ کشی اور تباہی سے بچانے کے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے۔" پھر وہ لکھتے ہیں کہ "جس جگہ ایسے ذرائع جن سے عورتیں اپنا گذارہ آپ کر سکتی ہیں مفقود ہوں۔ وہاں کثرت ازدواج ضرور قائم رہیگی۔" ان فقروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سید امیر علی صاحب اگر ایک طرف بعض ممالک اور بعض زمانوں کے لئے کثرت ازدواج کو ناپسند قرار دیتے ہیں تو دوسری طرف بعض ممالک اور بعض حالات میں اسکو ضروری بھی قرار دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ وہ کثرت ازدواج کو زناکاری قرار دیتے ہیں ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ گو سید امیر علی صاحب نے کثرت ازدواج کو بعض حالتوں میں جائز رکھا ہو مگر جبکہ ان کے نزدیک بعض حالتوں میں یہ تعلیم ناپسندیدہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے نزدیک اسلام کی تعلیم ناقص ہے کیونکہ وہ صرف بعض زمانوں کے لئے اور بعض ممالک کے لئے محدود ہو گئی یہ سوال سید امیر علی صاحب پر ضرور پڑ جاتا اگر یہ ثابت ہو سکتا کہ ان کے نزدیک اسلام کا صرف یہی حکم ہے کہ کثرت ازدواج ضرور کیا کرو یا یہ کہ انکے نزدیک اسلام کی رو سے ہر حالت میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنی ہی پسندیدہ ہوں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا یہ عقیدہ نہیں وہ اگر مہذب ممالک میں ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا حکم دیتے ہیں تو اس کا یہ باعث نہیں کہ وہ اس تعلیم کو اپنی عقل کی رو سے درست سمجھتے ہیں اور قرآن کریم کی تعلیم میں نقص نکالتے ہیں بلکہ اس کا باعث جیسا کہ خود انکی تحریر سے ظاہر ہے یہ ہے کہ انکے نزدیک اسلام ہی یہ تعلیم دیتا ہے کہ کثرت ازدواج کا حکم وقتی ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہر حالت اور ہر زمانہ کے مطابق ہے۔ اور اسی کی تائید میں وہ ایک کثرت ازدواج کا مسئلہ بھی پیش کرتے ہیں جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے مناسب حال تعلیم دی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ احکام کی وسعت ان کے مفید اور نفع رساں ہونے کا بہترین ثبوت ہوتی ہے۔ اور یہ قرآن کریم کے احکام کی خصوصیت ہے۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے" چنانچہ وہ ایک بیوی پر اکتفا کرنے کو قرآن کریم سے ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "چونکہ احساسات کے معاملہ میں کامل عدل ناممکن ہے اسلئے قرآن کریم کا فتویٰ کثرت ازدواج کے متعلق قریباً حرمت کا ہی حکم رکھتا ہے" ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک اگر ایک بیوی پر اکتفا کرنا بعض حالتوں میں ضروری ہے تو اسے بھی وہ قرآن کریم کا ہی حکم ثابت کرتے ہیں

مذکورہ بالا خیال کی تائید میں ان کے یہ حوالجات بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ "وہ کثرت ازدواج کی رسم کے قانوناً روکے جانے کی خواہش کرتے ہوئے لکھتے ہیں" لیکن یہ منسوخی صرف حقیقت پر نگاہ رکھنے اور رسول کریم کی تعلیم کے صحیح معنے سمجھنے کا ہی نتیجہ ہو سکتی ہے۔" اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ "یہ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی ایک عام مجلس علماء اسلام کی فیصلہ کر دیگی کہ غلامی کی طرح کثرت ازدواج بھی اسلامی قوانین کے خلاف ہے" ان حوالجات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید امیر علی صاحب (۱) کثرت ازدواج کو بلا شرط برا نہیں کہتے۔ بلکہ بعض حالتوں میں اسکو ضروری قرار دیتے ہیں (۲) اگر وہ ایک بیوی پر اکتفا کرنیکو مہذب سوسائٹی میں ضروری سمجھتے ہیں اور کثرت ازدواج سے اس جگہ برا سمجھتے ہیں تو اس سے اسلام کی کسی تعلیم کو ناقص نہیں قرار دیتے۔ بلکہ انکے نزدیک یہ بھی اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ کثرت ازدواج اصل میں بری ہے فقط خاص حالات میں جائز ہے۔ پس ان حوالجات کی موجودگی میں پروفیسر صاحب کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ سید امیر علی صاحب کے نزدیک اسلام کی تعلیم کے خلاف کثرت ازدواج زناکاری ہے۔ وہ نہ تو کثرت ازدواج کو ہر حالت میں برا کہتے ہیں اور نہ ایک بیوی پر اکتفا کرنیکو قرآن کریم کی تعلیم سے جدا ہو کر مستحسن قرار دیتے ہیں۔ انکی تحریر کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم ناقص ہے۔ اور ہر زمانہ کے لئے نہیں بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے ہر زمانہ کے مطابق حال تعلیم دی ہے۔ اور یہ دونوں مضمون ایک دوسرے کے ایسے ہی مخالف ہیں۔ جیسا کہ نور اور ظلمت۔ پھر معلوم نہیں کہ پروفیسر صاحب نے دونوں باتوں کو ایک کیونکر سمجھ لیا۔

تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب کو سید امیر علی صاحب کی اس تحریر میں کہ اسلام نے مختلف حالات کے مناسب مختلف احکام دئے ہیں۔ یہ بات تو نظر آگئی کہ وہ اسلام کے بعض احکام کو ناقص سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کا خیال ادھر نہیں گیا۔ انہوں نے خود ایسی ہی بات آریہ سماج کی نسبت اپنے مضمون میں بھی ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ آریہ گزٹ نے اگر یہ لکھ دیا کہ گرے ہوئے لوگ دو ہواہ بیاہ کر سکتے ہیں تو اس سے آریہ سماج کے کسی عقیدہ کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی۔ بھگوان دیانند نے بھی شودروں کے لئے دو ہواہ دواہ جائز قرار دیا ہے۔ اب وہ بتائیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اگر پنڈت دیانند صاحب لکھ دیں کہ دو ہواہ دواہ بعض قوموں کے لئے جائز ہے۔ اور بعض کیلئے نہیں۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پنڈت دیانند صاحب کے نزدیک ویدک تعلیم میں نقص ہے لیکن اگر سید امیر علی صاحب یہ تحریر کریں کہ اسلام نے مختلف حالات کے مناسب حال تعلیم دیکر اپنی تعلیم کو ہر حالت اور ہر زمانہ کے لئے مکمل کر دیا ہے۔ تو سید امیر علی صاحب کی یہ تحریر انکی اسلام پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اسلام کے بعض احکام کو ناقص قرار دیتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ناواقف کون ہے؟

اب میں پروفیسر صاحب کے اصل مضمون کا جواب لکھتا ہوں۔ لیکن میں اپنے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے پروفیسر صاحب کے ایک اور اعتراض کا بھی جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ چونکہ لالہ لاجپت رائے صاحب کے اس قول سے کہ بعض ہندو اصول چند سو برس سے ہندوؤں کی تباہی کا موجب ہیں جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ہندو مذہب کے اصول سے انکو مخالفت ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مجھے ہندو مذہب سے ناواقفیت ہے کیونکہ لالہ لاجپت رائے ہی نہیں تمام آریہ سماج اس امر کا قائل ہے کہ ہندو مذہب کی موجودہ حالت قابل رشک نہیں۔ پروفیسر رام دیو صاحب کے اس اعتراض کے متعلق میرے لئے اسی قدر کہہ دینا کافی ہے کہ میری تحریر سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مجھے ہندو مذہب سے واقفیت نہیں۔ لیکن پروفیسر صاحب کی تحریر سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ پروفیسر صاحب کو اس تحریر سے بھی ناواقفیت ہے جس کا وہ جواب لکھنے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ نہ لالہ لاجپت رائے صاحب کا وہ قول ہے۔ جو پروفیسر صاحب بیان کرتے ہیں اور نہ میرا وہ استدلال ہے۔ جس پر پروفیسر صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے صاحب کا یہ قول نہیں کہ ہندو مذہب کے بعض خیال چند سو سال سے ہماری تباہی کا موجب ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہ قول ہے۔ کہ خواہ پرانے زمانہ کی نسبت یہ اعتراض درست نہ ہو کہ ہندوستانی قدرت کی طاقتوں سے مرعوب ہیں مگر چند سو سال سے تو ضرور یہ خیال ہماری تباہی کا موجب ہو رہا ہے اور میرا یہ

استدلال درست کہ لالہ اجیت سنگھ صاحب ہندوؤں کی موجودہ حالت کو ناقابل تسلی سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ تھا کہ وہ موجودہ حالت ہی کو ناقابل تسلی نہیں سمجھتے۔ بلکہ پچھلی حالت کی نسبت بھی ان کو شکایت ہے۔

لالہ اجیت سنگھ صاحب نے اس فقرہ میں خواہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور خواہ کا لفظ ہمیشہ دو ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جب غرض مخالفت ہو اور اس کے قول کی تردید کرنی ہو تو اس جگہ اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس بحث کو میں ابھی چھیڑنا نہیں چاہتا اور جب اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ لفظ استعمال کیا جائے اور کسی قول کی تردید نہیں۔ بلکہ تصدیق مد نظر ہو۔ تو اس جگہ اس لفظ کے معنے شائستگی کے ہوتے ہیں۔ اور لالہ اجیت سنگھ صاحب نے اس فقرہ میں پچھلی صورت میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ انکے نزدیک یہ بات ثابت شدہ مسلم ہے کہ کسی پچھلے زمانہ میں ہندو لوگ قوانین قدرت کے استعمال کرنیوالے اور سائنس کے موجد تھے اور یہ کہ یہ تمام علوم کا سرچشمہ ہیں ۔

قرآن کریم پر اعتراض کرنے کی اجازت اور بعض ضروری امور

پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں اس بات کی بھی اجازت چاہی ہے کہ وہ قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق کچھ اعتراضات شائع کریں۔ جن کا جواب میں شائع کروں یا پھر وہ مضامین کتابی صورت میں شائع کئے جاویں۔ مجھے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ پروفیسر صاحب نے میری تحریر کے مطابق اس طریق کو اختیار کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے اور یہی بات ہے کہ کسی مذہب کی تحقیق اسی طریق پر ہو سکتی ہے کہ اس کے صدق و کذب کو مشاہدہ یا دلائل کے ذریعہ سے دیکھا جائے نہ اس طرح کہ زید و بکر کے اقوال کو سند لیا جائے۔ زید و بکر کے اقوال سند نہیں ہوتے۔ ہاں کبھی بطور تائیدی دلائل کے استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اس کام کو شروع کریں بعض امور کا تصفیہ ضروری ہے۔ تا کہ بات شروع ہو کر ضائع نہ ہو جائے۔ اور وہ امور سوال و جواب اور ان کی اشاعت کے طریق کے متعلق ہیں۔ میں اس جگہ اپنی رائے ظاہر کر دیتا ہوں۔ اگر ان میں کوئی ایسی بات ہو جو نا واجب ہو یا مثلاً ایک فریق کو اس سے کوئی خاص فائدہ پہنچتا ہو تو وہ اس کی نسبت تحریر فرما دیں۔ اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ میری رائے یہ ہے ۔

۱۔ چونکہ اعتراضات کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا ہے کہ ان کا ختم ہونا ہی نا ممکن ہے۔ کیونکہ اعتراض ہر ایک شے پر ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ کو نا واجب طوالت سے بچانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف جو اعتراض رکھتے ہوں۔ انہیں سے تین اعتراض جو ان کے نزدیک سب سے مضبوط اور لاینحل ہوں۔ چن لیں اور انہی کو پیش کریں۔ یہ نہیں کہ سوال کے بعد سوال کا سلسلہ شروع ہو جائے ۔

۲۔ بعض سوال بھی وسیع ہوتے ہیں۔ اور ان کی جزئیات سینکڑوں ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق بھی یہ قاعدہ رہنا چاہیئے۔ کہ جزئیات بھی تین سے زیادہ نہ پیش کی جاویں۔ مثلاً یہ کہ قرآن کریم پر یہ اعتراض ہو کہ اس میں بعض باتیں خلاف قانون قدرت کے ہیں۔ تو اس اعتراض کی مثالیں انتخاب کرتے وقت بھی یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ سب سے صاف اور واضح تین مثالیں چن لی جائیں۔ تا کہ ایک مختصر مضمون میں سلسلہ اعتراضات کا شروع ہو جائے۔ کیونکہ جب سب سے زیادہ واضح اعتراض کا جواب ہو گیا۔ تو دوسری مثالوں کا جواب بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ موجود ہی ہو گا۔ اور یہ طریق وقت کو بچانے کے لئے ایسے سلسلہ تحریرات میں مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے جیسے ایک فریق کا کام صرف اعتراض کرنا اور دوسرے کا کام صرف جواب دینا ہو ۔

۳۔ اگر یہ طریق آپ کو منظور نہ ہو۔ تو پھر یوں کیا جائے کہ ایک سوال میری طرف سے [illegible] الہامی ہونے پر اعتراضات ہوں۔ اور آپ کی طرف سے قرآن کریم کے الہامی ہونے پر ہو گا اور ایک فریق پر برابر کی ذمہ داری رکھی جائے ۔

۴۔ سوال و جواب کا طریق یہ ہو کہ معترض اپنا اعتراض کسی وضاحت اور تشریح کے ساتھ شائع کر دے پھر اس کا جواب شائع کرا دے پھر معترض اس جواب پر جرح شائع کرا دے۔ اس کے بعد مجیب اس جرح کا جواب شائع کر دے۔ اور اس مسئلہ کو ختم سمجھا جائے ۔

۵۔ تین اعتراضات جو کئے جاویں۔ ان کی نسبت فیصلہ کر لیا جائے کہ آیا ایک ہی دفعہ سب کے سب پیش کئے جاویں یا علیحدہ علیحدہ۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہو گا کہ پیش ایک ایک کئے جاویں۔ اور ان کے جواب بھی علیحدہ علیحدہ دئے جاویں۔ جیسا کہ اگر جواب [illegible] پھر اس کا جواب شائع ہو جائے پھر دوسرا پیش کیا جائے [illegible]

۶۔ یہ انتظام کیا جائے کہ دونوں فریق کے مضامین ایک آریہ اخبار میں شائع ہوں اور ایک مسلمان اخبار میں بھی۔ اپنی طرف سے میں "الفضل" پیش کرتا ہوں۔ "الفضل" میرے مضامین کے علاوہ پروفیسر صاحب کے ان مضامین کو جو اس سلسلہ میں نکلیں گے۔ مکمل طور پر شائع کر دیا کرے گا۔ اور پروفیسر صاحب بھی آریہ اخبار میں اپنے مضامین شائع کرائیں اس کے علاوہ یہ انتظام بھی کر دیں کہ وہ میرے مضامین کو بھی جو اس سلسلہ میں نکلیں بتمامہ شائع کر دیا کرے۔ اگر کسی اخبار کو یہ خیال ہو کہ ان کے صفحات میں اس سلسلہ مضامین کے شائع ہونے کی گنجائش نہیں یا کوئی اور اعتراض ہو تو پھر یہ انتظام کیا جائے کہ ایک ضمیمہ طبع کرا کے اخبار کے ساتھ شائع کرا دیا جائے۔ اور یہ مضامین بھی پہلے طور پر شائع ہوں۔ اور [illegible] ضمیمہ کا خرچ [illegible] دائرہ یا کوئی ایسی جماعت جسے اس مذہبی تحقیق سے دلچسپی ہو ۔

۷۔ اگر کتابی صورت میں مضامین شائع کئے جاویں تو کسی کو اختیار نہ ہو گا کہ مضامین کے متعلق اپنی طرف سے کچھ لکھے یا مضامین میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرے اس صورت میں بھی بہتر ہو گا کہ وہ دونوں فریق کے مقررہ انتظام کے ماتحت مضامین شائع کئے جاویں اور دونوں فریق خرچ کے برابر کے حصہ دار ہوں۔ اور بعد میں کتب کو تقسیم کر لیا جائے ۔

۸۔ مضامین کی تحقیق کا یہ طریق ہو گا کہ کسی کلام کے معنے کرتے وقت یا خود اس کلام کا سیاق حجت ہو گا یا اس کتاب کا محاورہ یا لغت یا قواعد صرف و نحو اور معانی یا محاورہ زبان یا ایسے علوم جو تمام دنیا میں تسلیم ہوتے ہیں۔ مثلاً تاریخ جغرافیہ ہندسہ وغیرہ۔ اور ان علوم کی بات اسی طرح پر قابل سند ہو گی جس طریق پر کہ علوم عقلیہ کی باتیں سند ہوتی ہیں ۔

۹۔ کسی مضمون کا جواب تین مہینے تک [illegible] شائع ہوا [illegible] تو وہ سلسلہ ختم سمجھا جائے گا ۔

میرے نزدیک تو یہ امور ایسے بدیہی اور ظاہر ہیں کہ ان پر پروفیسر صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہے تو وہ اسے پیش کر دیں۔ اور اگر کوئی بات قابل اعتراض نہیں تو پھر کسی اخبار کا انتظام کر کے اپنے اعتراضات قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق شائع کرا دیں۔ پھر میں ان کا جواب انشاء اللہ شائع کرا دوں گا ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

[illegible] دفتر الفضل [illegible] شائع ہوا۔

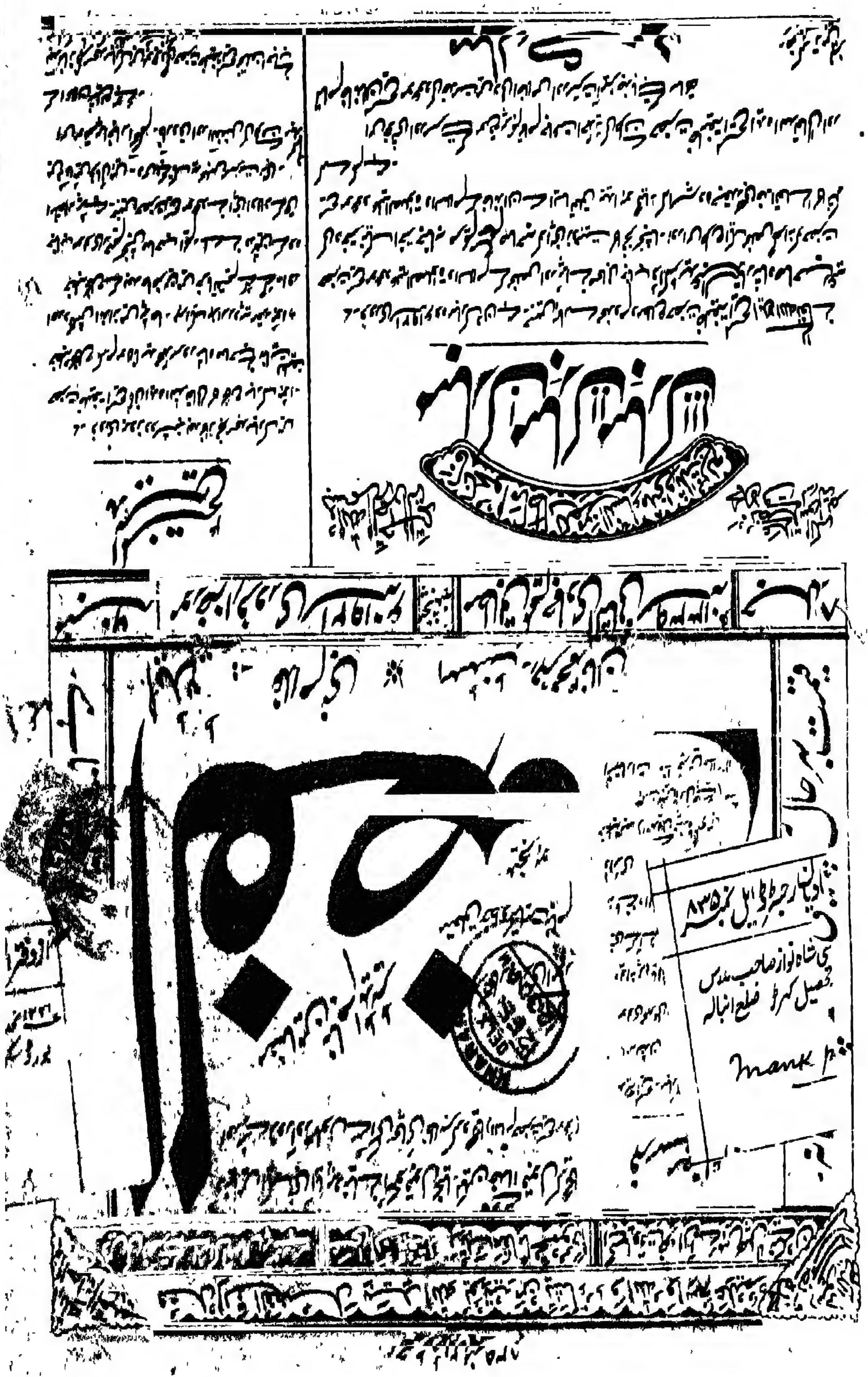

اودیا رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

پی شاہ نواز صاحب مدرس
تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ

Mank

جناب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب اور ان کے تمام خاندان کو ساری جماعت کی طرف سے

پیغام تہنیت

پیش کرتے ہیں۔

اس ساعت سعید کے متعلق نائب ایڈیٹر الفضل نے حسب ذیل نظم موزون کی۔

نغمہ شادی

بوقت صبح ہاتف نے ندا دی
کہا ابن مسیحا کی ہے شادی
مبارک باد اے ابن مسیحا
مبارک [illegible] دنیا کے [illegible]
محمد مصطفیٰ کی پاک سنت
جو مردہ تھی وہ اب تو نے جلا دی
[illegible] شادی یہ شادی نصف دین
حرافوں سے کہہ لیتے ہے رو سوا دی
میں کہہ سکتا ہوں کیا اس کے سوا او
ہوا کر گئے جس کی منادی
انہیں یا تم ہمارے گھر ہے شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا ہے

کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے تمام جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے مبارک کرے اور

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام۔

"تری نسلاً بعیداً"

اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو۔ آمین

دعا گو

کارکنان "الفضل" قادیان دارالامان

نامہ لنڈن

رپورٹ از یکم تا ۵ار جنوری ۱۹۲۱ء

(واستہ چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا کام بدستور جاری ہے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نائیجیریا جانے کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے سیکرٹری کا کام اب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کر رہے ہیں۔ پبلک اور پرائیویٹ لیکچر بدستور جاری ہیں۔ جس میں بھائی عزیز الدین احمد اور مولوی مبارک علی صاحب زیادہ تر حصہ لیتے ہیں۔ بدھ، جمعہ اور اتوار مولوی مبارک علی صاحب نے پبلک میں تین لیکچر دیئے جو لوگوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنے۔ لیکچروں کے بعد عجیب سوال و جواب ہوئے۔ جس میں احمدی مبلغین کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کامیابی دیتا ہے۔

اتوار کے دن مسٹر گورڈن جو ایک حق کے متلاشی انگریز ہیں نے سود خواری پر ایک تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سود یورپ کو تباہ کر رہا ہے۔ اور اگر اسلامی اصول پر عمل کیا جائے۔ تو نجات ہو سکتی ہے۔ لیکن صاحب موصوف نے سود کے ساتھ مکانوں کے کرایہ اور زمین کے مالیہ کے خلاف بھی کہا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ کرایہ اور مالیہ کو نہیں روکا۔ حالانکہ سود خواری اور زمین کے مالیہ اور مکان کے کرایہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس پر خاکسار نے بیان کیا کہ سود اور مکان کے کرایہ میں فرق ہے۔ اور قرآن شریف کی آیت کریمہ ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا پڑھ کر بتایا کہ دنیا کو یہی بات دھوکہ دے رہی ہے کہ وہ بیع یعنی خرید و فروخت کے منافع اور سود کو ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ اس کے لئے اسلام نے دو اصول قائم کئے ہیں تاکہ دھوکہ نہ لگے۔ اول تبادلہ جنس بجنس نہ ہو۔ دوسرا نفع اور نقصان دونو کا احتمال ہو۔ ایک شخص جو سو روپیہ سود پر دیتا ہے بشرح دس فیصدی۔ گویا وہ ایک سو روپیہ بیچتا ہے۔ ایک سو دس روپیہ کے عوض میں۔ اور یہ ایک صریح لغو بات ہے۔ ایک دوسرا شخص ایک سو روپے کا مکان بنا کر کرایہ پر دیتا ہے۔ دس فیصدی سالانہ کے حساب پر۔ اس دوسری صورت میں روپیہ کا تبادلہ مکان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو دوسری بات ہے۔ ممکن ہے کہ مکان کی مرمت کرانی پڑے یا مکان بالکل گر جائے۔ اس لئے مالک کو نقصان کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح زمینوں کا منافع بھی ظاہری ہے ورنہ میں خود زمیندار ہوں اور خطرات اور مصائب کو جانتا ہوں جو مالکان زمین کو ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قوم کا ہوشیار نرم حصہ تجارت کی طرف زور کرتا ہے۔ اور محنت اور خطرات کو برداشت کرنے والا حصہ زمین کی طرف توجہ کرتا ہے۔

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ قریباً چار ماہ ہوئے لنڈن میں ایک مکان اور مسجد کے لئے جگہ خرید لی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مکان کی مرمت ہو چکی ہے۔ اور اب سے تبلیغ کا مرکز یہ مکان ہوگا۔ اس لئے آئندہ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہئے۔

63. Melrose Road.
London S.W. 18

میلروز روڈ نمبر ۶۳ - لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸

مکان کی مرمت، تبدیلی اور نیا سامان خریدنے میں بہت سا وقت اور روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تمام احباب اللہ تعالیٰ سے بالحاح التجا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو اسلام اور اسلامیوں کے لئے بابرکت کرے۔

سٹار سٹریٹ نمبر ۴ کو بطور برانچ مشن کے قائم رکھا گیا ہے اس میں کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا۔ کیونکہ تبلیغ کے کام کے لئے صرف ایک کمرہ رکھا گیا ہے۔ اور باقی کمرے کرایہ پر بعض دوستوں کو دیئے ہیں۔ اس کرایہ سے تمام خرچ ادا ہو جاتا ہے۔

نئے مرکز کی شہرت کے لئے لوگوں کو خط لکھے جا رہے ہیں اور ۶ ۵ اخباروں میں اشتہار دیا ہے۔ جو تین ہفتہ متواتر نکلتا رہے گا۔ اس کے علاوہ دوستوں کو واقفوں کو خط بھی لکھے جا رہے ہیں۔ اور ایک افتتاحی جلسہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ جس کی تاریخ ۱۳ فروری مقرر کی گئی ہے۔ احباب خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان تاریک ممالک میں حقیقی اسلام کی روشنی کو پھیلائے۔ والسلام

الفضل
(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب اور ہم

(۱)

بھلاتا لاکھ ہوں لیکن وہ اکثر یاد آتے ہیں
الٰہی ترک الفت پر وہ کیونکر یاد آتے ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے پریزیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اپنے ہفتہ [illegible] ۲۳ دسمبر میں بعنوان "جماعت کا مقام" ایک تقریر فرمائی جو ۹ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پیغام صلح میں شائع ہوئی ہے۔ جناب مولوی صاحب کی اس تقریر کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں انہوں نے اپنے مخاطبین کو مال کی محبت چھوڑ دینے کی تلقین کی ہے دوسرا حصہ وہ ہے۔ جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے پیروؤں کے عقائد کے متعلق غضب آمیز لہجہ اور دلآزار طریق سے ذکر کیا گیا ہے اور اسی کے متعلق ہمیں کچھ عرض کرنا ہے۔ تیسرا حصہ میں مولوی صاحب نے ان لوگوں کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے ان کی ایک لاکھ کی تحریک پر انہیں روپیہ دیا ہے۔

جس حصہ مضمون کے متعلق ہمیں اظہار خیالات منظور ہے وہ ہم اقتباس کر کے جناب مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"(۱) تمہیں جو دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سکھایا گیا ہے۔ یعنی ہم کو ان لوگوں کا رستہ دکھا اور اس صراط مستقیم پر چلا۔ جو منعم علیہم لوگوں کا رستہ ہے۔" (۲) کیا یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ ہمیں اچھا اچھا کھانے دینا اور عمدہ عمدہ لباس عطا کر۔ آرام و آسائش کے سامان عطا کر۔ ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں تو دہریوں اور کفار کو بھی حاصل ہیں۔ تو پھر گویا نئی راہ پر چلنے کی دعا کرتے۔ ؟

(۳) قرآن کریم نے اس کی تشریح دوسری جگہ اور رنگ میں یہ کر فرمایا۔ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ —

ان لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو نبی صدیق شہید اور صالح لوگوں کی راہ ہے۔ —

دعا کی تشریح یہ ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر۔ (۴) دین کی اشاعت میں اسوقت کئی مشکلات ہیں۔ ایک طرف خود حضرت صاحب کی جماعت کا ایک گروہ غلو میں [illegible] دور نکل گیا۔ اور وہ اسلام جس کی [illegible] اسلام میں ایک خطرناک تفرقہ اس گروہ نے پیدا کر دی کہ مسیح موعود کو نہ ماننے والا مسلمان اور ان سب دنیا کافر اس گروہ کے غلو سے ساری جماعت بدنام ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ اور عام لوگ متنفر ہو رہے ہیں کہ [illegible] اور سلسلہ کی مخالفت ترقی کر رہی ہے۔"

میاں صاحب نے کافرانہ فتویٰ دے کر جماعت کو دکھ میں ڈبویا اور ساتھ ہی سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی"

پہلے تین فقروں میں سورہ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم کو پیش کر کے مولوی صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اس میں عمدہ کھانے اور اچھے لباس کے لئے دعا نہیں سکھائی گئی۔ بلکہ ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو نبی صدیق [illegible] شہید ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جب ہم ان میں شامل ہونے کی دعا کرینگے۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ کیا ہم ان میں شامل ہونگے یا نہیں۔ اگر ہونگے یعنی ہم میں نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح ہونگے۔ تو پھر مولوی صاحب کا یہ خیال باطل ہو جاتا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور اگر ہمیں ان مدارج اربعہ میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ یعنی ہماری حیثیت بطور رایگاں تماشائی کے ہو گی۔ نہ بطور صاحب حال کے تو نعوذ باللہ یہ دعا فضول ٹھہرتی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے دولتمندی اور دیگر دنیاوی عیش و آرام کے سامان کو تو اس دعا سے خارج کر کے بتایا ہے۔ کہ اس میں یہی روحانی مدارج حاصل کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب اس دعا کی یہ غرض [illegible] تمام مسلمانوں کو [illegible] حاصل ہوں۔ ہم کہتے ہیں۔ [illegible] اگر دولتمندی اور عمدہ لباس کی دعا ہوتی۔ تو وہ [illegible] اس کا کیا نتیجہ ہوتا کہ یہ نہ ہوتا کہ ہم بھی دولتمند بنتے۔ پس جب روحانی درجوں کے ساتھ ہونے کی دعا کا نتیجہ یہ ہو کہ ہم اپنی سعی کے مطابق ان میں سے حصہ پاتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان میں شمولیت کی دعوت دیکر اور دعا سکھا کر ان مدارج اربعہ میں سے ایک نبی خارج ہو۔ اس سے رد کیا جائے۔

فقرہ نمبر ۴ میں جناب مولوی صاحب نے [illegible] اسلام میں تفرقہ ڈالنے کا [illegible] سوال یہ ہے۔ کہ جناب والا وہ کونسا اسلام تھا جسمیں ہم نے [illegible] ڈال دیا۔ اگر آپ کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر اعتراض [illegible] مسلمان کہلانے والوں کے اسلام کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ [illegible] حالت بیان کی گئی ہے۔ تو ان مسلمانوں سے [illegible] احادیث [illegible] کو دیکھئے۔ ان میں [illegible] کے ساتھ افتراق [illegible] مسلمانوں میں [illegible] اسلام سے بلکہ دور ہو چکے ہیں۔

پھر مسیح موعود کی آمد سے قبل مسلمان [illegible] بٹے ہوئے تھے۔ اور ان کی آواز [illegible] ان میں فرقہ بندی اور کفر بازی اور کفر سازی کا دور دورہ تھا ان میں مخالفوں سے زیادہ اپنے آپ میں رو تلواریں نہیں چلا کرتی تھیں۔ کیا ان تفرقوں کے باعث ان کے گھر بار عزت ناموس اور سلطنت و حکومت تک غیروں کے ہاتھ میں نہیں چلی گئی تھی۔ کیا علماء کے فتوے لعنت کی طرح [illegible] ایک دوسرے پر روزانہ نہیں پڑتے تھے۔ اگر یہ سب کچھ تھا اور ضرور تھا۔ تو پھر وہ کونسا اسلام تھا جسمیں آپ اتحاد بتلاتے ہیں اور وہ کونسا اسلام تھا۔ جو ایک سطح پر ٹھہرا تھا جسمیں ہم نے تفرقہ ڈال دیا۔ جب کہیں ایسا اسلام ہی نہ تھا بلکہ مسلمانوں کا تفرقہ اور فساد ہی باعث تھا کہ خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے۔ اور وہ خدا کا مامور آیا۔ اور اس نے اسی طرح پر جس طرح کفار عرب میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ نے

ایک ایک جماعت بنائی۔ اسی طرح اس نے مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک جماعت بنائی۔ اور جب پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر و پریشان لوگوں کو جمع کرنے کیلئے ہمارا خدا حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا کہ ان ظالموں نے جو خود پریشان اور خانہ جنگیوں میں مبتلا اور ہر وقت باہم دست و گریبان رہا کرتے تھے کہہ دیا کہ اس نے محمد نے قوم میں فتنہ ڈال دیا۔ اسی طرح آج وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہم خانہ جنگی سے بہت تنگ ہیں۔ جب ان کو جمع کرنیوالا ایک مرد خدا آیا۔ تو ان مخالفین وطنوں نے کہہ دیا کہ آنے والے نے تفرقہ ڈال دیا۔ اور افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی جو [illegible] مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بھی اسی اعتراض کو ہمارے خلاف دہراتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالفین کی طرف سے ہوتا چلا آیا ہے۔

مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے عقائد نے سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس سے آپ کیوں گھبرائے جاتے ہیں۔ اگر لوگ ناراض ہیں تو آپ کی بلا سے۔ اگر جماعت [illegible] گذر رہی ہے۔ تو آپ خوش ہوں۔ کیونکہ نہ آپ سے لوگ ناراض ہیں نہ آپکے لئے دہکتے ہوئے انگارے۔ آپ تو اپنے عقائد کی بنا پر کہہ رہے ہیں کہ لوگ مرزا صاحب کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ پھر آپ کو کسی کی مخالفت سے کیا تعلق۔ آپ اپنا کام کیجئے۔ اور جو لوگ مرزا صاحب کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں منوائیے۔ ہاں اگر باوجود ان تبدیلیوں کے جو آپ نے غیروں کی مخالفت کے خوف اور ان کو ساتھ ملا لینے کی امید پر کی ہیں۔ لوگوں کی مخالفت برداشت کرنا پڑی ہے۔ تو یہ آپ کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ مسیح موعود کو بھی چھوڑا۔ اور لوگ بھی خوش نہ ہوئے۔ اس کشمکش سے نکلنے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح موعود کا جو اصلی درجہ ہے وہ آپ انہیں اور لوگوں پر ظاہر کریں۔ اس صورت میں اگر آپ کو تکالیف پہنچیں تو آپ خوش ہو کر ان کو برداشت کریں اور کہیں ؎

بجرم عشق تو ام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

لیکن اگر بزدلی نے آپکی ہمت کو توڑ دیا ہے اور ایمان کی پونجی کو ضائع کر دیا ہے۔ تو یہ رہا سہا تعلق بھی چھوڑ دیجیئے۔ کیونکہ جب آپ اپنی زبان سے مسیح موعود کے متعلق ایک نبی کا لفظ بھی کہہ [illegible] لوگ آپ سے خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ آپ کو منافق سمجھنے پر مجبور ہیں۔ [illegible] کہ ایک شخص کسی [illegible] کا ذکر ہے۔ [illegible]

غرضیکہ دو ہی راہیں آپ کے سامنے ہیں۔ ان میں سے ایک پسند کیجیئے [illegible] اور مردانہ وار قدم [illegible] کیجیئے۔ [illegible] یاد رکھیے کہ [illegible] فائدہ ہے اور دوسرے میں دنیا کا [illegible]۔

ٹائمز کے مشہور نامہ نگار

دیوانہ پن یا اثر الہام

سر ویلنٹائن چرول نے ہندوستان کی موجودہ حالت کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جسمیں انہوں نے عدم تعاون کے علمبردار مسٹر گاندھی اور مسٹر تلک کا ایسے الفاظ میں تذکرہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ مگر اس رنگ میں جس سے وہ خوبیاں خوبیاں نہ رہیں۔ مگر ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہم ان ایک فقرہ جو مسٹر گاندھی کے متعلق نامہ نگار موصوف نے لکھا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق چند الفاظ کہیں۔ نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ:۔

"شاید مغرب کا کند ذہن باشندہ مسٹر گاندھی کو دیوانہ سمجھ کر خاطر میں نہ لائے۔ لیکن مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الٰہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ ہے۔" (پیسہ ۲۹ر جنوری)

ان الفاظ میں جہاں اہل مشرق کے عقل و فہم پر حملہ کیا گیا ہے وہاں ان مقدس ہستیوں کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے سرزمین مشرق سے منتخب کر کے اپنے الہام سے مشرف کرتا رہا ہے اور موجودہ زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق سے ہی خدا نے برپا کیا ہے۔ پھر لطف یہ کہ اہل مغرب جس برگزیدہ کو خدا مان رہے ہیں اسکی پیدائش کا شرف بھی مشرق کو ہی حاصل ہے۔ کیا حضرت مسیح اور انکے حواری مشرق ہی کی سرزمین میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ کیا ان کا گوشت پوست مشرق میں ہی تیار نہیں ہوا تھا ان کے مشرق میں پیدا ہونے۔ مشرق میں ہی رہنے اور مشرق میں ہی ساری عمر گذار دینے کی ناقابل انکار حقیقت کو پیش کر کے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ "مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الٰہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ" مشرقی لوگوں کی عادات اور خصائل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ تو مشرقی لوگوں میں مسیح اور ان کے حواری بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور ان کے متعلق کیا خیال جاتا ہے۔

ہمیں مغرب کے "کند ذہن" کا مشرق کے الہام یافتوں کو [illegible] کی نشانی قرار دینے سے کوئی تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اہل مغرب ہی اسقدر "کند ذہن" نہ ہوتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ ایک انسان کو خدا کا بیٹا [illegible] اپنے گناہوں کے بدلے اسکے مصلوب ہو جانے کا خیال کر کے اپنے تئیں نجات یافتہ سمجھ لیتے۔

نبی کے آنے پر ماننے اور نہ ماننے والوں کی علیحدگی

مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف جو باتیں بڑے زور کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں اور جن کے ذریعہ عوام کے جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے اخبار وکیل نے حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا تھا۔ کہ انہوں نے "شیرازہ قومی کی پراگندگی میں خاص طور پر مدد دی" اسکے متعلق "وکیل" کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ چونکہ کسی نبی کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پاک اور ناپاک الگ الگ ہو جائیں۔ اور ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اسلئے یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ نادانی اور جہالت سے پہلے انبیاء پر بھی کیا جاتا رہا ہے۔

اب ۴ر فروری کے "وکیل" میں ایک جلسہ کی جو روئداد شائع ہوئی ہے اسمیں درج ہے کہ صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ:۔

"جو تمہارے اسلاف نے جب اس ندا کو سنا تو دل و جان سے لبیک کہا۔ اتباع شریعت میں باپ نے بیٹے کی اور بیٹے نے باپ کی پروا نہ کی۔ اعلاء کلمۃ الصدق میں جانیں لڑا دیں"

کیا ان الفاظ سے وہی بات ظاہر نہیں ہوتی۔ جو بطور اعتراض حضرت مرزا صاحب کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ باپ کا بیٹے کی اور بیٹے کا باپ کی پروا نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان میں تفرقہ پڑ گیا تھا اور

مگر مجھے رؤیا میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلاں شہر کے فلاں آدمی کو لٹا کر اس کی گردن پر چھری پھیر کر اسپر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جائیگی۔ اور جسوقت وہ یہ رؤیا سنا رہے تھے ساتھ ہی اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس نظارہ کی نقل بھی کرتا ہے۔ میں نے اسکو کہا کہ ان بعض حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا۔ اسوقت میں نے اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگایا۔ انھوں نے کہا کہ میں اسوقت خواب دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ انھوں نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ پلنگ پر بیٹھے ہیں۔ اتنے میں آپ پر غنودگی طاری ہوئی۔ اور آپ لیٹ گئے ہیں اور ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہے۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اسوقت ان کو آواز نہ دینا۔ یہ خواب دیکھ رہے ہیں گویا اس خواب کی تصدیق بھی ہو گئی۔

فرمایا۔ میں اس شہر اور اس شخص کو جانتا ہوں۔ جس کا اس میں ذکر ہے۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ وہ پیغامی ہے۔

۴ - فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک گاؤں سے ایک نام نہاد مولوی کا رقعہ پیش ہوا جسمیں مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس کے جواب کے لئے حضور نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ لکھ دیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔ آپ چلے نہ جائیں کہ ہمارے آدمی کو آپ کی تلاش کرنی پڑے۔ اور یہ بھی کہ اگر آپ چلے گئے تو جہاں جائینگے۔ وہیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔

فرمایا یہ شخص جو رقعہ لایا ہے۔ اس سے دستخط لے لئے جائیں کہ میں نے اس مضمون کا رقعہ وصول کیا۔ کیونکہ عموماً یہ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ باوجود جواب دینے کے مشہور کر دیا کرتے ہیں کہ ہمیں جواب ہی نہیں دیا گیا۔

فرمایا۔ مباحثہ کے لئے ہماری طرف سے فلاسفر [illegible] الدین صاحب المعروف فلاسفر جائے اور لوگ بھی ساتھ چلے جائیں۔ ہماری طرف کو جو بعد میں بیہودہ اعلان کرتے ہیں کہ بجائے جید عالم کے تم نے پیش کیا۔ ہم انکے مقابلہ میں فلاسفر کو پیش کرتے ہیں کیونکہ

خطبۂ جمعہ

احمدیوں سے چندہ مانگنے میں ہمت نہ ہارنی چاہیئے

از حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ فروری ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ اور آیت شریفہ یٰبنی اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (سورہ یوسف رکوع ۱۰) کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:

یوسف ابن یعقوب حضرت یعقوب کے بیٹے جو خود بھی نبی تھے حضرت یوسف کا واقعہ قرآن میں ہے۔ کس طرح ان کے بھائیوں نے گھر سے نکالا۔ اور ان کو کنوئیں میں ڈالا۔ اور کنوئیں سے جب وہ نکالے گئے۔ تو قافلہ والوں کے ہاتھوں ان کو بھائیوں نے بیچا اور پھر قافلہ والوں نے ان کو مصر جا کر بیچ دیا۔ پھر اسی میں بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کو ترقی دی۔ اور عزت کے عہدہ پر ان کو سرفراز کیا۔ اور حکومت کا ان کو وزیر بنا دیا۔ اور پھر کس طرح ان کے دل کی تڑپ پر نظر فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائیوں کو ان کے پاس پہنچا دیا۔ پھر یہ ظاہر کیا کہ کس طرح بھائیوں نے جھوٹ بولتے باپ کو ان کی موت کا یقین دلانے کے لئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ لیکن یعقوب علیہ السلام خدا کی دی ہوئی اطلاع کی بناء پر جانتے تھے۔ کہ یہ ان کا بیان غلط ہے۔ اور اس واقعہ پر سالہا سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔ مگر یعقوب پھر بھی انکو گمشدہ بچہ کے لئے کہتا ہے۔ کہ جاؤ اسکو تلاش کرو۔ یہ اتنی مدت ہے۔ کہ اس میں انسان گمان کر سکتا ہے کہ ممکن ہے۔ وہ مر گیا ہو۔ یا خدا جانے اس عرصہ میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہو۔ لیکن یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ اگرچہ بیس پچیس سال کا عرصہ ہی گذر گیا ہے۔ تم تلاش کرو۔ اور اس سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا کافر قوم کا کام ہے۔ مومن کیسے ہی حالات ہو جائیں۔ کبھی بھی اپنے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا خدا کی ذات ایسی کامل ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی کام کی نسبت نہیں گمان کیا جا سکتا ہے کہ اس میں مایوسی ہے

رجوع موتیٰ کیوں ناممکن ہے مُردوں کے زندہ کرنے کے متعلق خدا نے عہد کیا ہے کہ مُردوں کو اس جہاں میں دوبارہ زندہ نہ کرے۔ پس ہم جو کہتے ہیں کہ خدا یہاں مُردہ زندہ نہیں کرتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کہتا ہے۔ کہ وہ یہاں مُردہ زندہ نہیں کرتا۔ ورنہ اگر اس کا عہد نہ ہوتا۔ اور یہی بات نہ کہتا۔ تو ہم کبھی نہ کہتے کہ وہ مُردے زندہ نہیں کرتا۔ پس خدا کو مانتے ہوئے کسی بات کی نسبت کہنا کہ ناممکن ہے۔ درست نہیں۔ یعقوب علیہ السلام کا قول نقل فرمایا۔ کہ انھوں نے کہا کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا۔ مگر کافر۔ جب تک سنت اللہ کے خلاف نہ ہو کسی بات کو ناممکن کہنا سراسر غلطی ہے۔

قرآن کا لفظ لفظ ہدایت ہے یہ واقعہ تھا جو گذر گیا۔ لیکن خدا کی کتاب قصہ کی کتاب نہیں۔ بلکہ انسانوں کی ہدایت کیلئے ہے۔ پس خدا نے یہ یوسف کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جس طرح یہ تمام قرآن مجموعی صورت میں انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور یہ آیت جو اس تمام سورۃ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک ہدایت ہے جس طرح تمام قرآن مجید ہدایت ہے۔ اسی طرح اس کی ہر سورۃ بھی ہدایت ہے۔ اور ہر ایک سورۃ کا ہر ایک رکوع اور ہر ایک رکوع کی ہر ایک آیت اور ہر ایک آیت کا ہر ایک لفظ بھی ہدایت ہے۔ اور یہ مختلف سلسلے ہوتے ہیں۔ اور انہیں سے ہر ایک سلسلہ ہدایت ہے۔

یوسف کا واقعہ آنحضرتؐ کے لئے بطور پیشگوئی ہے یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی ایک شکل ہے۔ اور ہدایت ہے۔ اور یہ تمام واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ اور یہاں مسلمین کو ان کے پچھلی اولاد کا ایک واقعہ یاد دلایا ہے۔ کہ تمہارا بھی ایک یوسف ہے جس کو تم کھو رہے ہو۔ اور وطن سے نکال رہے ہو۔ اسلام

ان کو ان کے چچا یعقوب کی نصیحت یاد دلائی کہ جاؤ اور تم بھی اس یوسف کی تلاش کرو۔ اگرچہ تمہاری شرارت سے یوسف گم ہو گیا۔ مگر جب تم اس کو تلاش کرو گے۔ تو اس کو پاؤ گے۔ چنانچہ مکہ والوں نے جب اس یوسف کو تلاش کیا۔ تو اس کو پا لیا۔

ہر ایک شخص کا ایک یوسف ہوتا ہے

پس یہ یوسف کا تمام واقعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتا ہے۔ مگر یہ آیت اپنی ذات میں حکمت اور ہدایت ہے۔ یعقوب کا یوسف گم ہو گیا تھا یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ تم اس کی تلاش میں گھبرا مت جانا۔ ایسے ہی ہر انسان کا بھی ایک یوسف ہوتا ہے۔ اور ہر ایک شخص کا جو مدعا ہوتا ہے۔ وہی اس کا یوسف ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص کا پیارا اس کا یوسف ہوتا ہے۔ یوسف کیا تھا یعقوب کا پیارا تھا۔ ہر کام جو انسان کرتا ہے۔ وہ اس کا یوسف ہوتا ہے۔ جب اس کام میں مشکلات آ جاتے ہیں۔ اور مقصد دور ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ یوسف گم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ شخص ان مشکلات سے گھبرا کر کام چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ یوسف کو پانے سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر وہ گھبراتا نہیں۔ تلاش و جستجو اور کوشش جاری رکھتا ہے۔ تو اس کا یوسف مل جاتا ہے۔ اور اس کا وہ کام ہو جاتا ہے اور وہ اپنے مدعا کو پا لیتا ہے ؎

یعقوب اور اخوان یوسف صفت بھائی

کام کرنے میں بہت سے شخص یوسف کے بھائیوں کی طرح مایوس ہو کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد کو نہیں پا سکتے۔ مگر جو یعقوب صفت لوگ ہوتے ہیں۔ وہ آخر دم تک کوشش جاری رکھتے ہیں۔ اور ہمت نہیں ہارتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے مقصد کو ضرور پا لیتے ہیں۔ کئی ہوتے ہیں۔ جو اپنے مقصد اور مدعا کے حصول میں یوسف کے بھائیوں کی طرح مشکلات سے گھبرا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کئی ہوتے ہیں۔ جو یعقوب کی طرح مایوسی سے بچ کر کام کرتے ہیں۔ اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہیں اور آخر کامیاب ہو جاتے ہیں ؎

اثر پذیری کے لحاظ سے لوگوں کے درجے

میں یہ نظارہ روز دیکھتا ہوں کہ لوگ تھوڑی سی ناکامی پر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کسی کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتا۔ تو مایوس ہو کر اس کو نصیحت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے بہت کو دیکھا ہے کہ اگر کامیابی کے رستہ میں ذرا سی بھی مشکل آ جائے۔ تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان پر کسی نصیحت کا اثر دیر میں ہوتا ہے ہدایت بھی دیر سے۔ دیکھو۔ بعض لوگ مخالف ہوتے ہیں۔ اور شدید مخالف۔ مگر آخر مان لیتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے عہد مبارک کے ایک صحابی عمرو ابن العاص کا واقعہ بہت عجیب ہے اسلامی جرنیل تھے۔ وہ اٹھارہ سال تک آنحضرت کے سخت مخالف رہے۔ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ مخالفت کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قابل نفرت انسان مجھے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ مگر جب میں مسلمان ہوا تو میری یہ حالت ہوئی۔ اور آپ کی محبت میرے دل میں اتنی پیدا ہوئی۔ اور آپ کو جو خداداد حسن ملا تھا۔ اس کا مجھ پر اتنا رعب پڑا۔ کہ میں مسلمان ہونے کے بعد کبھی آنکھ اٹھا کر آپ کو نہیں دیکھ سکا۔ اب اگر آپ کا حلیہ کوئی شخص مجھ سے دریافت کرے۔ تو میں نہیں بیان کر سکتا۔

اگر ہم لوگوں میں تلاش کیا جائے۔ تو کم لوگ موجود ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس کی بیعت کی ہوگی۔ پھر ان سے زیادہ وہ ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں بیعت کی ہوگی۔ پھر اسی طرح اور وہ بہت ہونگے۔ جنہوں نے خلیفہ اول رض کے وقت میں بیعت کی۔ اور اسی طرح میرے وقت میں۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے۔ تو بہت سے بتائیں گے۔ کہ وہ بیعت کرنے سے پہلے احمدیت کے سخت دشمن تھے۔ اور احمدیت کے مٹانے کے درپے رہتے تھے۔

اب اگر وہ لوگ جو ایسے لوگوں کو سمجھانے کے پیچھے پڑے رہے۔ ان کی اس مخالفت کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے۔ تو کیا یہ لوگ سلسلہ میں داخل ہو جاتے۔ مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ ان کے پیچھے لگے رہے آخر انہوں نے ہدایت پائی ؎

اسی طرح دوسرے کاموں میں بھی ہوتا ہے۔ ایک زمانہ ہندوستان میں مسلمانوں پر ایسا تھا۔ کہ انگریزی پڑھنا کفر خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن پھر ایسا تغیر آیا کہ جو انگریزی نہ پڑھتے تھے۔ ان کو "قل اعوذیئے" "دقیانوسی اور دو ہزار سال پہلے کے" وغیرہ۔ اسی قسم کے بیسیوں نام دیئے جاتے تھے۔ لیکن اب پھر اس کے خلاف ایک رو چلی ہے۔ اور اب انگریزی پڑھنے کو قابل نفرت اور یونیورسٹیوں کو لعنت قرار دیا جا رہا ہے۔

پس ہر ایک کام کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی ہے۔ کہ جو کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ جب تم نصیحت سے باز نہ آؤ گے تو آخر تمہاری فتح ہوگی۔ اور اگر چھوڑ بیٹھو گے۔ تو اپنی کمزوری ثابت کرو گے۔ جو شخص اپنی کمزوری کو دوسروں کے سر تھوپتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ یعنی نصیحت کرتا ہے یا کوئی اور کام کرتا ہے۔ مگر لوگ اس کی نصیحت کو نہیں مانتے یا اس کا ساتھ نہیں دیتے۔ تو وہ ان کو برا کہتا ہے۔ یہ اس کی غلطی ہے۔ اصل میں یہ اس کی کمزوری ہے۔ کہ اس نے نصیحت اور وہ اچھا کام چھوڑ دیا۔ ایسی باتوں سے انتظام کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو ایک آدھ دن میں مانتے ہیں۔ اور ایک وہ جو ایک آدھ مہینہ میں۔ بعض دو مہینہ میں۔ بعض سال میں دو سال میں۔ بعض دس بیس تیس سال میں۔ بعض اس سے بھی زیادہ مدت میں مانتے ہیں پس جو کسی شخص کو نصیحت اسلئے چھوڑتا ہے۔ کہ اس کی مانتا نہیں۔ وہ غلطی کرتا ہے کیونکہ جس وقت اس شخص نے ماننا تھا۔ اسوقت تک اس نے نصیحت نہیں کی۔ جب اتنی نصیحت نہیں کی تو وہ کیسے مان لیتا ؎

حضرت خلیفہ اول ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی سنا ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاء کے ایک شاگرد جو بعد میں ان کے خلیفہ بھی ہوئے۔ اپنی پہلی زندگی میں وہ ایک جگہ شراب پی رہے تھے۔ اتفاق سے حضرت نظام الدین بھی ادھر سے گذرے۔ دیکھا تو فرمایا کہ چراغ! یہ کیا وہ مسکرائے۔ اور ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے فسق نے آپ کے زہد سے کمی نہ کی۔ یعنی یہ حالت فسق ابھی بڑھی ہوئی ہے۔ آپ کے زہد کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہمت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جتنی ادھر سے سختی

ہو۔ اتنا ہی ادھر سے چستی اور ہمت ہو۔ تب وہ مانتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص کی سستی کی وجہ سے کام چھوڑتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بہت نادان ہے۔ اور یہ سستی کرتا ہے۔

چندے کے محصل میں نے ابھی جو پہلے دنوں مشورہ کیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا۔ اور جو باہر سے رپورٹیں آتی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندہ میں بہت سے لوگ شامل نہیں ہوتے۔ اگر پورا چندہ لیں۔ تو ہمیں زائد چندے کرنے پڑیں اور ہماری مالی مشکلات دور ہو جائیں۔ اگر ان لوگوں سے جو چندہ نہیں دیتے۔ چندہ نہ دینے کے اسباب معلوم کئے جائیں۔ تو معلوم ہوگا۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ چندہ کے محصل کوشش کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص کچھ نہیں دیتا تو اس کو سست اور بے پروا یا کچھ اور کہکر چھوڑ دیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ بجائے ان لوگوں کو جو ان کے دو چار دفعہ جانے سے چندہ نہیں دیتے سست ثابت کرنے کے خود ثابت کرتے ہیں کہ یہ سست ہیں۔ کیا وہ اپنے آپ کو بھول گئے۔ کہ انہیں سے کئی سالہا سال تک حضرت مسیح موعود کے مخالف رہے تھے۔ اور بہت عرصہ کے بعد ان کو ہدایت حاصل ہوئی تھی۔

پس چاہیئے کہ جب تک کوئی شخص احمدیت کا دعویٰ کرتا ہے مرتے دم تک ہر ماہ بغیر ناغہ چندہ کے لئے اس کے پاس جانا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو منوایا۔ بلکہ تم سے محض یہ سوال ہوگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو حق سنایا۔ پس ہمارا کام محض حق سنانا ہے اور ہمیں اس سے باز نہیں آنا چاہیئے۔

ایک اور بزرگ کا قصہ حضرت خلیفہ اول رضہ سنایا کرتے تھے کہ ان کا ایک مرید ان کو ملنے کو آیا۔ اور انکے پاس ٹھیرا۔ ان بزرگ نے رات کو دعا کی۔ انکو جواب ملا کہ تیری دعا قبول نہوگی اس شخص نے بھی یہ آواز سنی پہلے دن تو وہ خاموش رہا دوسرے دن بھی ان بزرگ سے یہی معاملہ ہوا۔ انہوں نے دعا کی مگر جواب ملا کہ تیری دعا نامنظور ہے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ تب وہ شخص نہ رہ سکا۔ اور اس نے کہا کہ جب آپکو تین دن سے یہ جواب مل رہا ہے۔ پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ نادان تو نہیں جانتا کہ میرا کام صرف مانگنا ہے اس کا کام ہے کہ چاہے تو دے چاہے نہ دے۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو تین دن میں گھبرا گیا۔ میں بیس برس سے یہ جواب سن رہا ہوں۔ جب ان بزرگ نے یہ جواب دیا تو ان کو الہام ہوا۔ کہ ہمیں تیرا یہ جواب پسند آیا ہے تو نے اس بیس برس کے عرصہ میں جس قدر دعائیں کی ہیں وہ سب منظور ہ

اپنا فرض آخر دم تک ادا کرو۔ نادان ہے۔ جو کوشش کو چھوڑتا ہے۔ کوشش کرنا ہمارا کام ہے۔ منوانا ہمارا کام نہیں۔ پس میں تمام قادیان والوں اور باہر والے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ چندہ مانگنے سے باز نہ آئیں۔ جب تک کہ ایک شخص احمدی کہلاتا ہے۔ خواہ وہ پندرہ سال تک چندہ نہ دے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کی برکت سے اس شخص پر بھی رحم کرے اور یہ اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی یہی ہے کہ وہ شخص چندہ دینے لگے۔

چندہ کیلئے انتظام جس طرح میں نے پہلے جمعہ میں تبلیغ کے لئے کہا تھا۔ کہ انجمنیں بنائیں اور نظام قائم کریں۔ اسی طرح میں مالی حالت کے متعلق کہتا ہوں کہ باقاعدہ اور مسلسل کوشش ہونی چاہیئے۔ اور چندہ لینے والا کو ہر ایک شخص کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ اور ساری عمر فوت ہونے تک پہنچنا چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری بات نہیں مانتا تو خدا کے حضور جواب دہ ہوگا۔ اور اگر تم سستی کروگے اور ہمت ہار دوگے۔ تو اس ہمت ہارنے کا تم سے سوال کیا جائیگا۔ پس مایوس مت ہو۔ کہ مایوسی دین کے کام میں کفر تک پہنچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ واری ادا کریں اور اپنی ذمہ واری ادا کرنے میں دوسرے کے سستی کرنے سے سست نہ ہو جائیں۔ ہمارے ہر گھڑی خدا کی رضا مدنظر نہ ہو۔ اور ہمارا ہر قدم اسکو خوش کرنے کے لئے ہو۔ اور ہمارا ہر قدم آگے بڑھے۔

جب یہ خطبہ شروع ہوا تھا۔ بارش کسی قدر ہو رہی تھی مگر آخری حصہ میں زور ہو گیا تھا۔ تب حضور دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا:۔

"اگر آج مسجد کے منتظمین سائبانوں کا انتظام کر دیتے تو لوگوں کو مقیدہ تکلیف نہ ہوتی" یہ فرماکر حضور کچھ دیر تک کھڑے رہے۔ جب تک کہ تمام لوگ مسجد کے چھتاؤ میں نہ داخل ہو گئے۔ اور کچھ دروازہ کے پاس کے حصہ میں نہ چلے گئے۔ اور صفیں بہت تنگ بنائی گئیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدہ کیا ۔

۱۷ جنوری کا اخبار نور

پروفیسر رام دیو صاحب نے آریہ سماج لاہور کے گذشتہ جلسہ پر دیگر مذاہب کے ساتھ اسلام پر جو اعتراض کئے تھے ان کے جواب میں مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے اپنے اخبار مورخہ ۱۷ جنوری میں ایک مفصل مضمون لکھ کر ثابت کیا ہے۔ کہ اعتراض کرنے کا جو رنگ پروفیسر صاحب نے اختیار کیا ہے اسکے رو سے سب سے زیادہ قابل اعتراض مذہب ویدک دھرم ہی قرار پاتا ہے۔ اسکے ثبوت میں آریوں کی کتب اور ان کے مانے ہوئے لیڈروں کے حوالجات پیش کئے گئے ہیں۔ ہر ایک اعتراض پر الگ الگ روشنی ڈالی گئی ہے۔ احباب ۲ر فی کاپی کے حساب سے اس پرچہ کو منگوا کر مستفیض ہوں اور آریوں میں تقسیم کریں۔

صیغہ تعلیم و تربیت کا اعلان

دفتر ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت ناظر یا نائب ناظر یا کلرک کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ صرف ناظر تعلیم و تربیت لکھ دینا کافی ہے ورنہ جواب میں دیر ہوکر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

خاکسار

ناظر تعلیم و تربیت قادیان دارالامان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بیاض نور الدینؓ

میرے والد ماجد حضرت خلیفہ اولؓ کی طبی معلومات ایک دفعہ مجربات نور الدین کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بیاض جو اس وقت پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد کی لکھی ہوئی اور حضرت قبلہ کے آخری سالوں کی محنت ہے۔ اور اب تک کئی دفعہ اس کے چھپوانے کا ارادہ ہوا۔ لیکن کچھ حالات ایسے پیش آتے رہے کہ کام پورا نہ ہو سکا۔ اب خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ اس کام کو باقاعدہ شروع کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ "رفیق حیات" میں باقاعدہ ۸ صفحات پر شائع ہوتی رہے گی۔ چونکہ حضرت والد ماجد کی بیاض میں بعض جگہ خاص طبی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ اس لئے فائدہ عام کے لئے حکیم غلام محمد صاحب شاگرد خاص حضرت والد ماجد اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے مختصر نوٹ بھی شامل کئے گئے ہیں۔ میں حکیم صاحب اور مولوی صاحب دونوں کا مشکور رہوں گا۔

عبد السلام ابن نور الدین اعظم

رسالہ رفیق حیات

قیمت سالانہ پیشگی [illegible]

ماہ فروری سے یہ رسالہ خاص شان سے نکلے گا۔ علاوہ بیاض مذکورہ بالا کے علمی اور ادبی مضامین نہایت دلچسپ اور بہترین شائع ہونگے۔ مکرم فاضل اجل میر محمد اسحاق صاحب کے مضمون **اسرار حدیث** کا ایک سلسلہ بھی اس میں شروع کیا گیا ہے۔ جس میں کلام نبوی صلعم کی حکمت اور فلسفہ بیان ہوگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ دس فروری سے پہلے درخواستیں خریداری معہ قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ بعد میں نامکمل جلد کی تکمیل مشکل ہوگی۔

محمد فخر الدین ملتانی مینیجر رسالہ رفیق حیات۔ قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ہاؤس سرجن انچارج
صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب ہے جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد ۱۲؍ غیر مجلد للعہ محصول ۴؍ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے۔

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے زنانہ مردانہ ساڑھیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاشی سلک سوزنی۔ سلک۔ گوٹہ۔ لچکے۔ بہتری بنارسی پائیدار۔ قینچی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری تسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ تسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بقصد تجارت روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمدورفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہار میں لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا ہے۔ صحیح اور سچے واقعات کی طرح ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر۔ عبد الحکیم احمدی مالک کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔ تازہ شہادت میاں صفدر علی صاحب قادیان میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں مطلقاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا قیمت فی ڈبیہ [illegible]

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑبال۔ سرخی چشم۔ ابتداء نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ [illegible]

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان
ضلع گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

بیعت

دو افغانوں [illegible] نے بیعت کی جن کے نام یہ ہیں (۱) دوست محمد صاحب علاقہ خوست (۲) [illegible] چونکہ یہ دونوں اردو زبان نہیں جانتے تھے۔ اسلئے بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کہتے جانے کے ساتھ مولوی غلام محمد صاحب افغان کہتے گئے۔

۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

ہندوؤں میں تبلیغ

ہندوؤں میں تبلیغ کے ذکر پر فرمایا اب ان میں سلسلہ تبلیغ شروع ہوگیا ہے۔ [illegible] (سابق [illegible]) [illegible] کے بعد دو تین [illegible] میں مسلمان ہوئے۔ مدراس میں دو ہندو مسلمان ہوئے۔ ایک ایف اے کا طالب ہے اور ایک کارخانہ دار۔ طالب علم نے اپنا نام محمدی خلیل احمد رکھا ہے۔ کیونکہ حکیم خلیل احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک اس نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کے والد عیسائی ہو گئے تھے۔ یہ معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

(بعد نماز عصر)

احمدی بچوں کی بیعت

شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی نے بعض لڑکوں کو جن کے والدین احمدی ہیں۔ بیعت کرنے کے لئے پیش کیا کیونکہ انہوں نے خود بیعت نہیں کی تھی۔

فرمایا۔ احمدیوں کے بچے آپ ہی بیعت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ احمدی کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وقت ان کی بیعت ہو جاتی ہے۔

یکم فروری سنہ ۱۹۲۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز عصر)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک نے جوابطلب خطوط سنانے شروع کئے۔ جنمیں سے پہلا خط ایک صاحب کا تھا جسمیں انہوں نے اپنا ایک خواب لکھکر دریافت کیا تھا کہ میری یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔

اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

رحمانی اور شیطانی خواب کی پہچان

یہ تو اللہ جانتا ہے کہ یہ خواب شیطانی ہے یا رحمانی؟ اس کی پہچان دو طرح ہوتی ہے۔ ایک پہچان ایسے شواہد سے ہوتی ہے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعنی اسمیں آیندہ کی خبر بتائی جاتی ہے۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے یا کوئی علم بتایا جاتا ہے جو انسانی کوشش سے باہر ہوتا ہے۔ دوسرا ذریعہ رحمانی خواب کے پہچاننے کا وہ ملکہ ہوتا ہے جو ان لوگوں کے قلب کو حاصل ہوتا ہے۔ جو روحانیت کے رستہ پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ اپنی ابتدائی منازل میں ہی وہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں۔ تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب انکی رحمانی ہے یا نفسی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں تو انکو معلوم ہوتا ہے کہ انکی رؤیا رحمانی ہے یا طبعی۔ پھر اور ترقی کرتے ہیں تو انکی رؤیا رحمانی رہ جاتی ہے گو ممکن ہے بعض حالات میں طبعی بھی ہو۔ یہی دو ذریعہ ہیں جن سے رؤیا کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ آپکی رؤیا میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے پہچانا جائے کہ رحمانی یا شیطانی یا نفسی ہے یا طبعی۔ پھر آپ کے قلب کا حال بھی معلوم نہیں۔ جس سے پتہ لگے کہ آپ کی رؤیا کیسی ہے۔ اسکو آپ ہی اپنے قلب کی حالت سے سمجھ سکتے ہیں۔ پس اس سوال کا جواب میرے علم و طاقت سے بالا ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب

ایک صاحب کا سوال پیش ہوا کہ اصحاب کہف غار میں زندہ رہے یا مردہ؟ فرمایا وہ زندہ تھے اور وہاں رہنے کی مدت چار سال سے زیادہ نہ تھی۔

ایک شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ آپنے فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے بعض لوگ احباب پر مجھ سے ناراض ہیں کہ یہ میری شکایات کی وجہ سے ہوا ہے (مفہوم)

اسکے جواب میں لکھوایا کہ ... کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ تو وہ آپ کی کسی شکایت کی بناء پر نہیں بلکہ اس خط کی بناء پر ہے جو انہوں نے ذیل میں خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی طرف لکھا تھا۔ اسکے بعض فقرات یہ ہیں کہ

"قادیان شریف کی گدی کی خلافت روز بروز ترقی پر رہیگی اور حضرت صاحب کو ظلی نبی سے مستقل اور مجازی نبی سے حقیقی نبی منوا کر امید ہے کہ اسی قرن کو دسواں شارع نبی بنا دیا جائیگا اور پھر بعید نہیں کہ مسجد اقصیٰ اور قادیان شریف مسجد حرام اور کعبہ کی جگہ نہ لے لیں کیونکہ میاں صاحب لکھ چکے ہیں کہ حج کا مطلب یہاں پورا ہو جاتا ہے اور [illegible] کی موجودہ رسم سے قادیان اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔ اس جلسہ پر اگر میاں صاحب اعلان کر دیں کہ قادیان کو قبلہ اور نیا کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جاویگا۔ تو آنیوالی نسلوں کے غلو کرنے میں رکاوٹ کا کافی ذریعہ ہوگا۔"

ان فقرات سے ثابت ہوتا ہے کہ انکے نزدیک ہم لوگ حضرت صاحب کو مستقل اور حقیقی نبی بنا رہے ہیں اور ۲۵-۳۰ سال تک تشریعی نبی بنا دینگے اور مسجد اقصیٰ اور قادیان کو کعبہ کی جگہ دیدی جائیگی اور یہ کہ ان کے نزدیک اس امر کی ضرورت ہے کہ میں یہ اعلان کروں کہ قادیان کو قبلہ اور کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جائیگا۔

کوئی شخص کسی ایسے شخص کی بیعت میں نہیں رہ سکتا جبکہ اسکی دیانت کی نسبت اسکے ایسے خیالات ہوں جیسے ان فقرات کی وجہ سے اس بات کے مستحق نہیں ہیں کہ ہماری جماعت کے مستقل امام ہوں جب تک وہ اگر اور کچھ نہیں تو اس شخص کو جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی ہے ایک معمولی دیانتدار شخص کا رتبہ نہ دیں۔

خدمت دین کے لئے لڑکا وقف

کپتان عبدالکریم صاحب کا خط پیش ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میرا ارادہ ایک لڑکے کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے حضور نے لکھوایا آپکے ارادہ سے خوشی ہوئی۔ لڑکا وقف تو تب ہوگا جب بالغ ہوگا۔ اس وقت آپ اسے اسلامی تربیت کریں کہ وہ بڑا ہو کر دین کی خدمت کے قابل ہو اور اگر اس کا ارادہ آپکے ارادہ کے موافق ہو جائے تو اسکو خدمت دین کرنے میں کسی قسم کی [illegible]

دار الامان میں ہجرت کر کے آنا

ایک صاحب کا خط [illegible] پیش ہوا کہ قادیان میں آکر آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ پہلے استخارہ کریں اور پھر دیکھیں کہ اگر موافق حالات ہوں یا نہیں کوئی کام ہے یا نہیں گذارہ کی صورت ہو جاتی ہے اور استخارہ کے بعد شرح صدر بھی ہو تو ہجرت کر سکتے ہیں۔

مباہلہ کھیل نہیں

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ ان کا قریبی رشتہ دار [illegible] گالیاں دیتا ہے اور احمدیت کے متعلق مباہلہ کرنا چاہتا ہے۔ اسکے جواب میں لکھوایا کہ مباہلہ معمولی چیز نہیں۔ انکو کہو کہ خدا کے حضور دعا کریں۔ مباہلہ بڑی چیز ہے اور اسکی بڑی اغراض ہوتی ہیں۔ یہ کہ جس سے بحث ہوئی اس سے مباہلہ کر لیا۔ اگر اسی طرح ہر ایک کرنے لگے اور اللہ کا غضب نازل ہونے لگے تو دنیا تباہ ہو جائے۔ مباہلہ تب ہوتا ہے جب دنیا کو کسی قسم کا اس سے فائدہ پہنچنے کی امید ہو۔

بیقراری دل کا علاج

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ دل بیقرار رہتا ہے اور ہر وقت [illegible] بنا رہتا ہے۔ اس کا کوئی نسخہ بتایا جائے۔ فرمایا:۔ کہ علاج کرائیں یہ کمزوری کا نتیجہ ہے۔

ایک پادری سے مباحثہ

جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی حال مقیم دہلی کا خط پیش ہوا جس میں انہوں نے ایک پادری سے مباحثہ کا حال لکھا تھا ۔ حضور نے لکھوایا ۔ کہ آپ نے اس کا جواب لکھا اچھا کیا ۔ اگر وہ خاموش رہا ۔ تو خیر اور اگر جواب دیا ۔ تو میں آپ کو بتاؤنگا کہ کس طرح اس کو پکڑنا چاہیئے ؂

تعویذ گنڈے کا دفعیہ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا ۔ کہ ان کی سوتیلی ماں تعویذ کرتی رہتی ہے جن سے تکلیف ہوتی ہے ۔

حضور نے لکھوایا ۔ کہ سوتے وقت سورۃ قل ھو اللہ ۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کے جسم پر مل لیا کریں ۔ اور آیت الکرسی اگر شروع میں پڑھ لیں ۔ تو اور بھی اچھا ہے ؂

اس پر خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے عرض کیا ۔ کہ آیا یہ سورتیں پڑھ کر کپڑوں کے اوپر سے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیئے یا کپڑوں کے نیچے سے ۔ فرمایا نہیں کپڑوں کے اوپر ہی ۔

کرب نہ ہو

ایک صاحب کا خط پیش ہوا ۔ کہ مصائب ہیں اور گھبراہٹ ہے دعا فرمایئے ؂

حضور نے لکھوایا ۔ کہ میں دعا کرونگا ۔ آپ اپنے دل میں بھی یقین پیدا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ دور کر دیگا ۔ گھبراہٹ اور کرب کے نتیجہ میں کبھی امن نہیں ہوتا ۔ خدا تعالیٰ نے خشوع کو پسند کیا ہے ۔ کرب کو نہیں کیونکہ کرب اپنے اندر مایوسی رکھتا ہے ؂

پھر لکھوایا ۔ کہ کرب سے میری مراد ایسی گھبراہٹ ہے جس سے انسان کی ہمت پست ہو جاتی ہے ؂

کشف سنانا

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ (۱) کیا دوستوں کو اپنا کشف سنانا جائز ہے (۲) اور کیا غیر احمدیوں میں تبلیغ کے وقت اگر کوئی ان کے متعلق انذاری بات معلوم ہو بتانی درست ہے (مفہوم)

فرمایا کہ (۱) پسندیدہ نہیں ۔ اس طرح بعض انسان کے دل میں عجب پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ کام ان کے لائق ہے ۔ جو اخلاقی رذیلہ کے حملوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں ۔ یا ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں ۔ کہ دنیا ان کو اور گزند نہیں دے سکتی ۔ (۲) خواب جس میں انذار ہو ۔ عام طور پر سنائی جا سکتی ہے ۔ بشرطیکہ اس پر زور نہ دیا جائے ؂

معانی قرآن کی صحت معلوم کرنے کے طریق

ایک صاحب کا خط پیش ہوا ۔ کہ جو معنے قرآن کریم کے دل میں آتے ہیں ۔ اور وہ دل کو صحیح بھی معلوم ہوتے ہیں ۔ ان کی صحت معلوم کرنے کا کیا طریق ہے ۔ حضور نے لکھوایا ۔ کہ صحت کے معلوم کرنے کے تین ذرائع ہوتے ہیں ۔ (۱) ان علوم سے پرکھا جاتا ہے جن کے ذریعہ سے کلام کی صحت یا غلطی معلوم کی جاتی ہے ۔ (۲) یا عالم سے پوچھا جاتا ہے ۔ (۳) یا قلب سلیم ملا ہوا ہوتا ہے ۔ جو خود آگاہ کر دیتا ہے ۔ اگر کسی اور نے وہ معنے کر دیئے ہیں ۔ اور وہی قلب کے اندر ہیں ۔ تو وہ صحیح ہیں ؂

ترک حقہ اور حقہ چھڑانے والی گولیاں

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ انہوں نے حضور کی جلسہ کی تقریر کے بعد حقہ چھوڑ دیا ۔ حضور نے فرمایا ۔ کہ کئی لوگوں نے چھوڑا ہے ۔ میں (نائب ایڈیٹر) نے عرض کیا ۔ کہ حضور اب تو حقہ چھڑانے کی گولیاں بھی اشتہاروں میں نظر آتی ہیں ۔ فرمایا ۔ کہ ہاں میں نے بھی وہ اشتہار دیکھا ہے ۔ یہ نامناسب ہے ۔ ایسی دوائیاں فضول ہوتی ہیں ۔ ہزار میں ایک آدھ ایسا شخص ہوتا ہوگا ۔ جو بیماری کی وجہ سے پیئے ۔ ورنہ عموماً لوگ یہ عادت یونہی ڈال لیتے ہیں ؂

پھر مولوی رحیم بخش صاحب سے فرمایا ۔ کہ مینیجر الفضل کو ہدایت کر دی جائے ۔ کہ ایسے اشتہار نہیں چھپنے چاہئیں ۔

ایک عجیب رؤیا

حضور نے اپنی ایک رؤیا سنائی ۔ جو حضور کی نظر ثانی کے بعد درج ذیل کی جاتی ہے ۔ فرمایا ۔

پرسوں ایک عجیب رؤیا دیکھی ۔ کہ گویا میں باہر سے آیا ہوں ۔ اور خیال کرتا ہوں کہ شملہ سے آیا ہوں ۔ یہ نہیں معلوم کہ ریل کی سواری ہے یا کس چیز کی ۔ مگر وہ گاڑی گذر رہی ہے ۔ میں حیران ہوں ۔ کہ قادیان کی سڑک تو کچی ہے ۔ پھر اس پر یہ گاڑی کیسے چل رہی ہے ۔ میں نے جو نیچے نظر کی تو معلوم ہوا ۔ کہ بڑی چوڑی اور پختہ سڑک نیچے ہے ۔ حیران ہوا کہ کب یہ سڑک بن گئی ۔ جب آگے بڑھے تو دیکھا ۔ کہ بہت سی گاڑیاں جو کئی قسم کی ہیں چل رہی ہیں ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ گویا جلسے کے ایام ہیں ۔ جس گاڑی میں میں سوار ہوں وہ موٹر ہے یا کیا ہے ۔ جب میں آگے آیا ۔ تو بہت سی دوکانیں نظر آئیں ۔ اور آگے شہر میں آیا تو بہت سے آدمی نظر آئے ۔ اور ایسا معلوم ہوا ۔ کہ بڑا چوڑا بازار ہے اور لوگ دوکانوں سے نکل نکل کر کھڑے ہو رہے ہیں ۔ میری گاڑی پاس سے چلتی جاتی ہے ۔ اس کو روکتا ہوں ۔ کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے ۔ شہر بھی پختہ ہے ۔ اور ہجوم بڑھتا جاتا ہے ۔ اور میں سب کو سلام علیکم السلام علیکم کہتا جاتا ہوں ۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے ہم اپنے چوک میں آ گئے ۔ لیکن اس کی موجودہ شکل نہیں ۔ بلکہ بہت بدل گئی ہوئی ہے ۔ اس جگہ ایک مکان کوٹھی کی شکل کا بنا ہوا ہے ۔ اور اس کے آگے عمدہ اور خوبصورت صحن ہے ۔ اور مکان کے سامنے ایک وسیع میدان ہے ۔ وہاں والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنین) اور ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی ہیں ۔ میں نے وہاں پانی منگایا ۔ کہ وضو کر لوں کیونکہ عصر کا وقت معلوم ہوتا ہے ۔ پھر ذرا نظارہ بدلا اور ایسا معلوم ہوا ۔ کہ وہیں ایک شخص مخالفین کی نسبت سخت الفاظ کہتا ہے ۔ میں اس کو کہتا ہوں ۔ کہ نرمی مدنظر رکھنی چاہیئے ۔ اور پھر اس کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں ۔ اور کہتا ہوں ۔ کہ دیکھو ۔ میرا ان لوگوں سے یہ سلوک ہے ۔ کہ میں نے ایک دفعہ دو مخالفوں کو دیکھا ۔ کہ وہ ایک ایسی جگہ پر پڑے ہیں جو بہت ڈھلوان ہے اور خطرہ ہے ۔ کہ وہ ذرہ سی حرکت سے ایک عمیق غار میں جا گرینگے ۔ اور ان تک پہنچنے کا راستہ بھی خطرناک ہے ۔ اور گویا وہاں تک جانے میں نوے فیصدی ہلاکت کا احتمال ہے ۔ مگر میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہاں گیا ۔ اور ان دونوں کو بچا لایا ۔ رؤیا میں ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ دونوں آدمی پیغامی ہیں ۔ جس وقت میں یہ واقعہ اس شخص کو سنا رہا ہوں ۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جس جگہ کا میں نقشہ کھینچ رہا ہوں ۔ اس کا نظارہ اس کوٹھی کے سامنے برآمدہ کے نیچے پیدا ہو گیا ہے ۔ اس نے مجھ کو کہا ۔ کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں ۔ وہی طریق ہوگا

ہندوستان کی خبریں

دہلی میں چار مسلمانوں کی افسوسناک موت

دہلی ۲۸ جنوری کو جامع مسجد کے قریب ایک خوفناک فساد وقوع پذیر ہوا جس میں چار آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اس تنازعہ کا یہ سبب ہے کہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان غیر معمولی طریقہ پر نماز پڑھنے کے متعلق بحث و تمحیص شروع ہوئی۔ اور کہتے ہیں کہ فریقین نے ایک دوسرے کے عقائد پر بدکلامی کی۔ پہلے تو یہ جوش و خروش زبانی ہی رد و کد تک محدود رہی۔ لیکن جلدی دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ اور اسکے بعد بڑے بڑے چاقو استعمال کئے گئے۔

مسٹر گاندھی کے پیرو

مسٹر گوپال اور پانچ دوسرے آدمی بعدالت سیشن جج جھانسی ایک ڈاکہ کے معاملہ میں ماخوذ ہوئے تھے۔ اور انہیں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی تھی۔ اب الہ آباد ہائی کورٹ نے ان کا مرافعہ مسترد کر دیا ہے۔ ملزمین نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ وہ مسٹر گاندھی کے پیرو ہیں۔ اور ان کی خواہش تھی کہ حکومت کو خوفزدہ کر کے اپنے ملک کی خدمت کریں۔ چنانچہ انہوں نے بہار میں ٹیلیگراف اور شہر کے ٹیلیفون کا تار کاٹ دیا۔ ارادہ تو یہ بھی کیا گیا تھا کہ یورپین فوج کی سپیشل ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیں اور خزانہ لوٹ لیں۔ لیکن اس ارادے میں کامیابی نہ ہوئی۔ لہذا انہوں نے ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے۔

کنانور

(کالیبار) سے خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مسجد سے چند موپلوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ یہ لوگ مسجد میں جوا کھیل رہے تھے۔ ایک جواری نے سپرنٹنڈنٹ کو مار ڈالنے کا قصد کیا جس پر صاحب بہادر نے تمنچہ سے فائر کیا۔ جواری زخمی ہو کر ہسپتال بھیجا گیا۔

مسٹر ہادی کو ایک سال کی سزا

مسٹر محمد ہادی سیکرٹری خلافت کمیٹی جھانسی کا مقدمہ ۳ فروری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھانسی کے سامنے پیش ہوا۔ عدالت نے مسٹر محمد ہادی کو ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

غلط نویس ڈپٹی مجسٹریٹ

حال میں سر گرم وڈ میرس چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ کے دوران میں فرمایا کہ اس مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ کا جو فیصلہ داخل کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۳۴ انگریزی املا کی غلطیاں ہیں۔ اور ۱۲ ایسے جملے ہیں جن کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔

لارڈ سنہا کا پہلا دورہ

ہز اکسیلنسی لارڈ سنہا گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ اپنے صوبہ کے دورہ پر ۱۶ فروری کو روانہ ہونگے۔ مونگیر اور بھاگلپور تشریف لے جائیں گے۔ ان مقامات میں ہز اکسیلنسی کا ورود پبلک ہوگا۔

ترن تارن میں ہنگامہ

گوردوارہ ترن تارن میں انتظامی کمیٹی اور وہاں کے پجاریوں کے درمیان ایک شدید ہنگامہ ہوا جس میں کئی آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن اب فریقین سرکاری عدالت میں استغاثہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری حکام بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر کچلو۔ مسٹر بھولا ناتھ اور لالہ گردھاری لعل صاحبان بھی معاملہ کی تحقیقات کے لئے موقع واردات پر پہنچے تھے۔ انہوں نے اس حادثہ کے متعلق مفصل بیان شائع کیا ہے۔

یورپین فوجی سپاہیوں کی بے حیائی

لکھنؤ یکم فروری۔ ہمعصر اخبار انڈیپنڈنٹ کا خاص نامہ نگار لکھنؤ سے رقمطراز ہے کہ ۲۷ ماہ جنوری کو ایک نہایت ذی عزت ہندو پردہ نشین خاتون صبح کے گیارہ بجے یکہ سے اتر کر جب گھر کے اندر جانے لگی۔ تو اس وقت کچہری کے عین بالمقابل ۱۹ لانسر کے دو یورپین فوجی سپاہیوں نے بیچاری کو خواہ مخواہ زد و کوب کرنا شروع کر دیا۔ سول انجینئر کے دفتر کا ایک چپراسی عورت کی امداد کے لئے بھاگا۔ فوجی اسے آتا دیکھ کر فرار ہو گئے۔ مسٹر پی۔ سی بھٹاچاریہ چارجی بھی بار ایسوسی ایشن سے اس عورت کو دن دہاڑے سر عام ظلم سے بچانے کیلئے بھاگے ان سپاہیوں کا تعاقب کر کے ایک کا پتہ لگا لیا۔ ان کا نام و پتہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس حادثہ سے تمام شہر میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

اخبار حق بند ہو گیا

۶ فروری۔ [illegible] سرکاری اخبار حق بند ہو گیا گورنمنٹ [illegible] نئے انتظام کے ماتحت گورنمنٹ اس اخبار کے جاری رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

مین پوری ڈاکہ کا مقدمہ

(الہ آباد ۳ فروری) مین پوری کے سیشن جج نے ڈاکہ کے مقدمہ کے ایک ملزم اپیارے کو ۱۰ سال قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ اس ڈاکہ کے باقی ملزمین کو عمر بھر کی قید کی سزا ملی تھی گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے سیشن جج کے اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جس نے ۱۰ سالہ سزا کو بڑھا کر عمر قید کر دی۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

دہلی ۳ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ کا آج پہلا اجلاس ہوا۔ پبلک کے آدمی بہ نظارہ دیکھنے بہت تھوڑے گئے۔ وائسرائے موجود نہیں تھے۔ ہر ایک ممبر وفاداری کا حلف اٹھانے کے بعد صدر کی کرسی کے پاس جا کر جھک کر اس سے مصافحہ کرتا تھا۔ اور پھر اپنا نام رجسٹر میں لکھ دیتا تھا۔ نواب سر بہرام خان نے حلف اردو زبان میں لیا تھا۔

بنگالی اخبار کے دفتر میں آتشزدگی

کلکتہ ۲ فروری۔ بنگالی اخبار کے دفتر میں آج بعد دوپہر آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ آگ پہلے کاغذ کے گودام سے شروع ہوئی۔ مگر زیادہ پھیلنے سے روک دی گئی۔ نقصان کا اندازہ چار ہزار کیا جاتا ہے۔

کراچی کے طلباء کی ہڑتال

کراچی ۲ فروری۔ میڈیکل سکول حیدرآباد سندھ کے تمام طلباء نے یورپین نرسوں کے اہانت آمیز رویہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں مارشل لا کے اشتہارات (۱) ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مکان کے بیرونی دروازے کے اندرونی حصہ پر اس مکان میں رہنے والوں کے نام جنس عمر اور پیشہ درج کر کے ایک فہرست لگا رکھے۔ ہوٹل والوں پر بھی یہی پابندی عائد کی گئی ہے ۔

(۲) جس شخص کے پاس ہتھیار ہوں ۔ وہ فوراً اس کی اطلاع دے ورنہ اسپر مقدمہ چلایا جائے گا ۔ (۳) کوئی شخص کسی باغی کو کسی طریق پر مدد نہ دے ۔ بلکہ اگر کسی باغی کی نسبت علم ہو ۔ تو اس کی خبر بلا تاخیر حکام کو پہنچائے ۔ ورنہ اسپر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا ۔ (۴) جو شخص غیر جانبدار رہیگا وہ مستوجب سزا سمجھا جائے (۵) مقامی انسپکٹر پولیس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص خفیہ یا کوڈ کے طریق سے تار نہ بھیجے ۔ اور نہ بے تار برقی اور کبوتروں سے کام لے ۔ ہر قسم کے جلسے ممنوع ہیں ۔ جہاں ۶ آدمی اکٹھے ہونگے ۔ وہ جلسہ سمجھا جائیگا

شمالی آئرلینڈ کا پہلا وزیر اعظم لنڈن ۔ ۲۷ جنوری ۔ سر جیمز کریگ نے السٹر پارلیمنٹ کی رہنمائی منظور کرلی ہے ۔ اسلئے بہت اغلب ہے ۔ کہ شمالی آئرلینڈ کا وہ پہلا وزیر اعظم ہوگا ۔

سن فینیوں نے بارود کی سرنگ استعمال کیا لنڈن ۔ ۲ فروری ۔ پہلی مرتبہ بیلی ان (علاقہ لانگفورڈ) میں سن فینیوں نے شاہی فوجوں پر بارود کی سرنگ اڑائی جس سے دو سپاہی ہلاک اور نو زخمی ہوئے ۔ ابھی کل چار سپاہی اس آتشزدگی میں ہلاک اور سات مجروح ہو گئے ۔

انگریزی سفیر امریکہ کی بیوی کو دھمکی لنڈن ۲ فروری ۔ مسٹر گیڈس کی غیر حاضری میں سن فینن بذریعہ خطوط مسز گیڈس کو دھمکیاں دے رہے ہیں ۔ کہ وہ ان کے بچوں کو زخمی کر دینگے یا اڑا کر لیجائینگے ۔ پولیس خاص انتظام کر رہی ہے ۔

متفرق خبریں

ترکی کی شرکت لنڈن ۔ ۲۸ جنوری ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ترکی رضامند ہو گیا ہے ۔ اور مشرق قریب کی کانفرنس میں بمقام لنڈن شریک ہوگا ۔ اس خبر کا قسطنطنیہ پر نہایت اچھا اثر پڑا ہے ۔

یونان کی شرکت ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ مسیو رالیس یونان کی طرف سے اس کانفرنس میں شریک ہونگے ۔

مقدمہ بدکاری کی سماعت میں خواتین کی موجودگی لنڈن ۲۵ جنوری ۔ شاہی عدالت میں عدالت طلاق نے عورتوں کو جیوری میں بیٹھنے کی اجازت دیکر شہرت اولیت حاصل کیا ہے ۔ چنانچہ آج کی جیوری میں چھ مرد اور چھ عورتیں ۔ ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک عورت اور اس کے خاوند پر جرم بدکاری عائد تھا ۔ مارشل ہال نے کہا کہ بدقسمتی سے آج مشترکہ جیوری کے سامنے ایسا مقدمہ پیش ہوا ہے ۔ لیکن جج صاحب نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ۔ خواتین اس مقدمہ کی سماعت میں حصہ لیں ۔

اٹلی میں بد امنی لنڈن ۔ ۲۷ جنوری ۔ اٹلی کے صوبہ فلورنس میں عام ہڑتال ہے نہ روشنی ہے نہ کوئی گاڑی چلتی ہے نہ کوئی اخبار نکلتا ہے ۔ اور نہ کوئی سکول کھلا ہے ۔ کیونکہ قوم پسندوں نے سوشلسٹوں کے ایک روزانہ اخبار کے دفتر کو جلا دیا ہے ۔ خبر ہے کہ [illegible] سینما پر قوم پسندوں کے ایک گروہ نے حملہ کیا ۔ ہجوم نے فائر کیا ۔ گیارہ جانوں کا نقصان ہوا ۔ روما کا ایک پیغام مظہر ہے ۔ کہ قوم پسندوں اور ان کے بعض ہم جلیسوں کے درمیان پولیس نے مداخلت کی ۔ جس پر جھگڑا ہوا اور اسلحہ کے ورک اور شاپ کے کام کرنے والوں نے ہڑتال کر دی ہے ۔

اہل امریکہ سے جنرل ڈائر کی ہمدردی لنڈن ۲۷ جنوری ۔ ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ جنرل ڈائر ۳ فروری کو اپنی پنجابی مہم بابت ۱۹۱۹ء کے متعلق تقریر کرینگے [illegible] یہاں اس سلسلہ کی پہلی تقریر ہے

اس سے جو آمدنی ہوگی ۔ وہ ان ہندوستانیوں کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں تقسیم کی جائیگی ۔ جو امرتسر میں انکے ہاتھوں قتل ہوئے ۔

مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل لنڈن ۲ فروری ۔ اگرچہ مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل ہمیشہ ہی تمرد آمیز رہا ہے ۔ لیکن پھر بھی ان کے مطالبہ کے برعکس لنڈن میں جو ترکی مشن بھیجا جائیگا ۔ اسکے صدر عزت پاشا ہونگے ۔ جو حال ہی میں قسطنطنیہ کی ترکی گورنمنٹ کی طرف سے انگورہ گئے تھے تا کہ مصطفےٰ کمال پاشا سے گفتگوئے مصالحت کریں ۔ برطانوی گورنمنٹ کو ترکوں کے پولیٹیکل اختلافات سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ اسکو یقین ہے ۔ کہ ترک سب کے سب ملکر لنڈن میں متفق طور سے اپنے مطالبات کو پیش کرینگے ۔ تازہ ترین اطلاعات کے بموجب مصطفےٰ کمال پاشا کی فوج اسوقت پچاس ہزار سے زیادہ نہیں ہے ۔ اس کی بھی تصدیق ہوگئی ہے ۔ کہ حال میں ۲ ہزار ترکی قوم پرست فوج نے یونانیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدئیے ۔

ولنا کا مسئلہ کشمکش میں لنڈن ۲ فروری ۔ پولینڈ اور لتھوینیا میں مسئلہ ولنا کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ اب منقطع ہوگئی ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ لتھوینیا نے استصواب عامہ کا بند ہونے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس انکار کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ ولنا میں ابھی تک جنرل زیلیگوسکی کی فوجیں موجود ہیں ۔ جن کا ووٹ پر برا اثر پڑیگا ۔

شرائط تاوان اور امریکن اخبارات لنڈن یکم فروری ۔ نیویارک کا تار مظہر ہے کہ امریکہ کے اخبارات اور مشہور ارباب سیاست عام طور پر جرمنی سے تاوان لینے کی شرائط پر نکتہ چینی کر رہے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ تاوان جرمنی کی حیثیت سے زیادہ ہے ۔ اور غالباً امریکہ میں اس کا بری طرح رد عمل کیا جائے ۔

جرمنی تاوان ادا کر سکتا ہے [illegible] نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ جرمنی مطلوبہ تاوان ادا کر سکتا ہے ۔ اور اسکے تاوان ادا کرنے سے دنیا کی تجارتی حالت کو بہت نفع پہنچیگا ۔

انگریزوں پر بالشویک حملہ لنڈن ۳ فروری ۔ طہران کے ایک تار میں مرقوم ہے ۔ کہ ۲۸ جنوری کو شمالی مغربی ایران میں بالشویکوں نے ایک انگریزی لاری [illegible] ۔ انگریزی فوج کو کوئی جانی نقصان نہیں پہنچا ۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

الفضل
دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول ...
... حملوں سے اسکی سچائی ...
متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو
قیمت بہر حال پیشگی ... سالانہ

ایڈیٹر غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ظہور محمد خان

نمبر ۶۳ | مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ فروری کو بمبئی سے تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثانی کی صحت کے لئے احباب دعا فرماویں۔ ابھی تک انکی طبیعت ناساز ہی ہے۔

۱۸ کو خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے نائب ناظر تالیف و اشاعت ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے دربار راولپنڈی میں جو ۱۰ تا ۱۲ ماہ حال رہا۔ بطور قائم مقام الفضل شریک ہونے کے لئے گئے۔

اخبار احمدیہ

ہدایات متعلق مردم شماری

مردم شماری کے متعلق ہدایات دی جا چکی ہیں۔ اب مزید ایک امر کے متعلق جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس صوبہ کے فارم مردم شماری میں فرقہ کا خانہ الگ رکھا گیا ہو۔ وہاں فرقہ کے خانہ میں فرقہ "احمدی" لکھوا دیا جائے۔ اور جن جگہ فرقہ کا خانہ الگ نہ ہو یا الگ اندراج نہ کیا جاتا ہو۔ وہاں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھوا دیا جائے۔ یعنی مسلمان احمدی۔ ہم نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ فرقہ لکھنے کی اجازت دی جائے۔ پس سوا پنجاب و صوبہ سرحدی دیگر ہر صوبہ کے لوگ ہر ضلع سے جہاں جہاں ہوں۔ افسر مردم شماری صوبہ کی خدمت میں اپنی اپنی درخواستیں اندراج کرنے کے اجازت و ہدایت کے لئے بھجوا دیں۔ سیکرٹری صاحبان دستخط کروا کر درخواستیں بھجوائیں۔ یہ خاص کام ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان۔

احمدی مستورات گکھیانہ کا چندہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی مستورات میں دینی جوش پیدا کرنے اور خدمت دین میں لگانے کے لئے خاص کوشش کرتی رہتی ہیں۔ گکھیانہ میں ان کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات کی ایک انجمن قائم ہے۔ جو وعظ و تبلیغ کے علاوہ تبلیغ ولایت کے لئے ماہوار چندہ بھی جمع کرتی ہے۔ ماہ فروری کا بارہ روپیہ چندہ اس انجمن نے بھیجا ہے۔ ہر جگہ کی احمدی مستورات کو اس قابل تعریف مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری مرکزی بہنوں نے جن پر بیرونی بہنوں کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسوقت تک ابھی کوئی انجمن نہیں بنائی

اور مستورات میں تبلیغ کرنے کی بابت اور کوشش نہیں کی گئی [illegible] محترمہ مریم صدیقہ النساء اور دوسری بیبیاں خواتین کو تحریک کی گئی اور اپنی تبلیغی کوششیں [illegible] بہنوں سے [illegible] میں تحریک پیدا کرنے کیلئے [illegible] مطلع فرماتی [illegible]۔ اہلیہ صاحبہ یہ [illegible] کہ ہم اپنی بہنوں سے اپنی صحت کے ساتھ دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔

بیاض نور دین کے متعلق اطلاع

صاحبزادہ میاں عبدالسلام خلف الصدق حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بیاض جس کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ تحقیق [illegible] میں چھاپنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ اب وہ رسالہ مذکورہ میں تو نہیں مگر بصورت کتاب علیحدہ انشاء اللہ چھپیگی۔ والتوفیق الا باللہ۔ راقم خاکسار غلام محمد۔ قادیان

افریقہ میں جانیوالے بھائیوں کے لئے اطلاع

احمدی احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ جو صاحب برائے ملازمت برٹش ایسٹ افریقہ تشریف لانا چاہیں۔ وہ یہاں آنے سے پیشتر شارٹ ہینڈ [illegible] اور [illegible] ضرور سیکھ لیں۔ ایسی صورت میں انکو ملازمت کا ملنا آسان ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ورنہ موجودہ حالت میں یہاں بیکاری کی کثرت اور ملازمت کی قلت کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ والسلام

عاجز عبدالکریم احمدی۔ کلنڈینی برٹش ایسٹ افریقہ

اعلان نکاح

مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۱ء بمقام [illegible] مسمی قمر الدین قوم کشمیری احمدی ساکن گوجرہ کی لڑکی مسماۃ سکینہ بی بی کا نکاح ہمراہ محمد دین ولد [illegible] قوم کشمیری ساکن [illegible] ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ غلام احمد صاحب [illegible] نے پڑھا۔ راقم عبدالعزیز سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

شیخ غلام محمد صاحب احمدی ٹھیکیدار کے ہاں دو لڑکے توام پیدا ہوئے ہیں۔ ناظرین اخبار ان کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اسی خوشی میں مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] ہمراہ رقم چندہ ناظر بیت المال صاحب کے پاس روانہ کرینگا

محمد حسین نائب سیکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔

(۲) مولوی محمد حسین صاحب [illegible] مولوی فاضل [illegible] الحمد [illegible] مشکل کامیابی سے [illegible] ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا [illegible] کے ساتھ خادم دین بنائے آمین۔ والسلام۔ عبدالحکیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

الفضل

ولادت اور نکاح کا اعلان کرانے والے احباب کو مطلع کیا گیا تھا کہ اس کے ساتھ چندہ بھی [illegible] بھیجا کریں۔ جس سے غرباء کے نام الفضل جاری کیا جاسکے۔ افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ آئندہ اس بات کو ضرور یاد رکھیں ۔

درخواست دعا

میں [illegible] ولایت [illegible] صاحب جہاز پر سوار ہونے کو ڈاکیارڈ پر آیا ہوا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ میرے لئے یہ سفر مبارک ہو۔ شیخ احمد اللہ احمدی (۳ فروری)

(۳) میں نے [illegible] کا امتحان [illegible] دیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میری کامیابی کیواسطے دعا کی جائے۔ خاکسار عبدالکلیم خان احمدی [illegible]

(۴) اس خاکسار کو [illegible] تکالیف درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ نور حسین ٹھیکیدار از جہلم

(۴) میں امسال انٹرنس کے امتحان میں داخل ہونیوالا ہوں۔ احمدی احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد اسحق احمدی [illegible] کلاس [illegible] مسلم ہائی سکول [illegible]

(۵) احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھ پر اپنے فضل کرے اور میری مشکلات کو دور کرے۔ اور مخالفین کے شر اور تکلیف سے بچائے۔ خاکسار غلام محی الدین از [illegible]۔ گلگت۔

(۶) حاجی عبداللہ صاحب [illegible] شاہجہانپور علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حبیب احمد ۔ احمدی شاہجہانپوری۔

نماز جنازہ

بندہ کا بھائی احمدی [illegible] مخلص تھا ۔ قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی بھائی اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد عبداللہ احمدی از فرید کوٹ ریاست۔

(۲) ۱۸ جنوری کو شیخ گلزار احمد [illegible] کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے مغفرت عطا فرمائے۔ احمدی صاحبان مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔

[illegible] شیخ لقا محمد گلزار محمد احمدی۔ آگرہ۔

(۳) میرے بھائی خدا بخش مرحوم کی اہلیہ غلام فاطمہ بقضاء الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ الفضل میں اس کے جنازہ پڑھنے کی تحریک کی جائے۔ عبداللہ احمدی۔ سیالکوٹ۔

(۴) فتح الدین مستری [illegible] سلسلہ کے پرانے مخلص احمدی بتقدیر الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مستری صاحب کے لئے دعائے مغفرت کریں اور ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ عبدالغنی از [illegible] ضلع بجنور

(۵) جناب [illegible] شیخ نعمت علی صاحب احمدی سلطانپوری پنشنر [illegible] بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد ظہور الدین [illegible]

(۶) میرا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ نور علی از [illegible]۔ (۷) میاں مہر الدین صاحب [illegible] تحصیل [illegible] کے واحد احمدی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار فقیر علی [illegible] احمدی۔ سٹیشن ماسٹر [illegible]۔

(۸) مسماۃ حسین بی بی زوجہ حسن محمد ترکھان ساکن سعد اللہ پور ضلع گوجرات فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے التجا ہے۔

خاکسار غلام علی مدرس مدرسہ سعد اللہ پور۔ ضلع گوجرات

(۹) میری اہلیہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا بخش [illegible]

(۱۰) میرے ماموں محمد خان بروز جمعرات اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ متوکل اور نماز روزہ کے پابند تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام۔ خاکسار علی احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۱۱) مورخہ ۳ فروری ۱۹۲۱ء بوقت صبح مستری بدر الدین احمدی قوم ترکھان وفات پاگیا ہے۔ مرحوم بڑا مخلص اور جوشیلا احمدی تھا۔ احباب سے نماز جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ محمد عبدالحی نائب سیکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی [illegible]

(۱۲) برادرم برخوردار کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ التماس ہے کہ برادران [illegible] اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔ بندہ [illegible]

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۲ر فروری ۱۹۲۱ء

تم مبلغ بنو خدا کے لئے

گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو احباب آگئے تھے۔ انھوں نے براہ راست اور جو نہیں آئے تھے۔ انھوں نے بذریعہ اخبار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افسوس سے آگاہی حاصل کرلی ہوگی۔ جو حضور نے گذشتہ سال کی تبلیغی کوشش کے نتائج سال ماسبق کی نسبت کم نکلنے پر ظاہر فرمایا تھا۔ فی الواقعہ یہ بات نہایت رنج اور اندوہ کا باعث ہونا چاہئیے تھی۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو ساری دنیا کو نور اور ہدایت دینے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اور جس کا کام گمراہ اور راہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے رستہ پر لانا ہے۔ اس کا پچھلا سال پہلے سال کی نسبت نتائج کے لحاظ سے پیچھے رہنے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہمارا قدم پہلے کی نسبت زیادہ زور اور قوت کے ساتھ نہیں اٹھ رہا۔ بلکہ اس میں سستی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ جو کہ ہمارے مدعا ہمارے مقصد اور عظمت دعوے کے لحاظ سے نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ ہمارا مدعا ساری دنیا کو ہدایت دینا۔ ہمارا مقصد تمام جہان میں صداقت اسلام کا ڈنکا بجانا۔ ہمارا دعویٰ ہر ملک اور ہر دیار میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ لیکن اگر ہم ابھی سے تھک کے بیٹھ رہیں یا ابھی سے اپنی رفتار کو بجائے تیز کرنے کے سست کر دیں۔ جبکہ ہماری منزل مقصود بہت ہی دور ہے۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم نے بدقسمتی سے اس غرض کو بھلا دیا جس کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے اور جس کا سر انجام دینا ہمارا فرض تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے۔ اور جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہوتا ہے۔ گویا مومن کا دوسرا دن پہلے کی نسبت اسے کامیابی اور کامرانی کے زیادہ قریب لانیوالا ہوتا ہے۔ لیکن جس کا دوسرا دن پہلے دن کے برابر ہو بلکہ اس سے پیچھے ہے۔ وہ کس قدر نقصان میں ہوگا ظاہر ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے توفیق اور نصرت چاہتے ہوئے اپنی کوشش اور سعی سے ہر روز اس بات کا ثبوت دینا چاہئیے۔ کہ ہمارا قدم ہر گھڑی اور ہر آن آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دینا بعض افراد کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا عہد کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک جماعت کے تمام افراد ایسا نہ کریں اسوقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ جماعت کا قدم آگے کی طرف اٹھ رہا ہے۔ بلکہ یہی کہا جائیگا کہ بعض افراد آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ پوری کامیابی کے لئے کافی نہیں ہوسکتا؛

اسوقت تک ہماری ترقی کیوں اسقدر نہیں ہو رہی جسقدر کہ ہونی چاہئیے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہماری جماعت ساری کی ساری مجموعی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر رہی۔ صرف چند لوگ ہیں۔ جو دوسروں میں تبلیغ کرتے اور ان کو سلسلہ میں شامل کرنے کی سعی میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس میں کوشاں رہے۔ تو نتائج نہایت عظیم الشان نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقانیت اسلام کے اور آپ کی صداقت کے ایسے زبردست دلائل اور براہین مہیا کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو لیکر جو شخص کھڑا ہو جائے اسے کسی جگہ نیچا نہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ پتھر دل بھی موم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ایسے لوگ داخل ہیں جو کسی وقت سخت مخالفت اور کینہ ور دشمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن آخر انہیں قوت صداقت کے آگے جھکنا اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہونا ہی پڑا۔ پس جو ہتھیار حضرت مسیح موعود نے ہمارے ہاتھ میں دئے ہیں۔ ان کے کارآمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جو کوئی ان کو استعمال کریگا وہ ضرور کامیابی کا منہ دیکھیگا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنی استعداد اور قوت کے مطابق کوئی جلد ان کا اثر دیکھ لیگا۔ اور کوئی ذرا دیر میں۔ اسلئے اگر کوئی شخص اپنی تبلیغی کوشش کے نتائج جلدی نکلتے نہیں دیکھتا۔ اسے اپنی باتوں کا اثر ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ تو وہ اس سے یہ نہ خیال کرلے کہ صداقت احمدیت کے دلائل کمزور ہیں۔ اور ان میں لوگوں پر اثر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھے۔ کہ اثر نہ ہونے کی وجہ میری اپنی کمزوری ہے اسلئے جہاں وہ اپنی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں تبلیغ کو بھی جاری رکھے۔ کہ ایک کمزور ہاتھ بھی لگاتار جس چیز کو کاٹنے میں مصروف رہتا ہے اُسے کاٹ لیتا ہے؛

پس ہر ایک احمدی کو چاہئیے کہ جہانتک اس سے ہوسکے احمدیت کی تبلیغ میں لگا رہے۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملنے والوں کو صداقت احمدیت کے دلائل سناتا اور سمجھاتا رہے۔ جب ہر ایک احمدی اس کوشش میں لگ جائیگا تو انشاء اللہ نہایت خوشکن نتائج پیدا ہونگے خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔

اسکے ساتھ ہی یہ بھی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عام مجمعوں میں تبلیغی لیکچر کرانے کا جو بھائی انتظام کرسکیں وہ دفتر تالیف و اشاعت کو یکم اپریل تک مطلع کر دیں جب مختلف مقامات سے اس کے متعلق اطلاعیں آجائینگی تو ایک پروگرام مرتب کر کے مبلغین کو بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ تقریریں کریں۔

مبلغین کی تقریروں سے ایک ہلچل سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عام لوگوں کی توجہ سلسلہ کی طرف پھر جاتی ہے۔ اسوقت مقامی لوگوں کے لئے تبلیغ کرنے میں آسانی اور کئی مواقع نکل آتے ہیں۔ پس احباب اپنے ہاں مبلغین کے لیکچر کرانے کا ضرور انتظام کریں؛ اس کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت کو اطلاع دیں۔

خاکسار
رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت

بھائی کو بھائی سے جُدا کرنے کا اعتراض

ہم نے "وکیل" کو اس کے اس سوال کا جو اس نے شایع کردہ الفاظ کی بنا پر بنایا تھا کہ اس نے ہم پر جو یہ اعتراض کیا تھا کہ قادیانی تحریک نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا ہے۔ یہی اعتراض اب اس کے الفاظ سے خود اسلام پر پڑتا ہے۔ اس کے جواب میں "وکیل" نے اپنے ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں اول تو عجیب قسم کی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے ہمارے اگلے جواب کو جو ہم نے اسی وقت دیدیا تھا۔ جبکہ "وکیل" نے یہ لغو اعتراض شایع کیا تھا۔ کسی پچھلے کی بات کا جواب ۱۰ فروری ۱۹۳۱ء کے الفضل میں قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ دُرافشانی کی ہے کہ

"قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رہنے والے اور ایک ہی مذہب رکھنے والے بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے۔ بخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کیا۔ اور کافروں اور ملحدوں سے موحدوں اور خدا پرستوں کو الگ کیا"

ان الفاظ میں "وکیل" نے اس بات کا تو اعتراف کر لیا ہے کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو وہ کافروں اور موحدوں کو خواہ بھائی بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔ الگ الگ اور جُدا کر دیتا ہے اور یہی ہم کہتے ہیں۔ شکر ہے کہ "وکیل" نے خود اس بات کا اعتراف کر لیا ہے۔

مسیح موعود اور پہلے انبیاء کے متعلق بے ہودہ فرق

اب رہی یہ بات کہ قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رہنے والے میں۔ لیکن انبیاء باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کرتے رہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ فرق کس علم و عقل کی بنا پر قرار دیا ہے۔ کیا انبیاء علیہم السلام جن لوگوں کے پاس آتے رہے ان کا پہلے ایک ہی مذہب نہ ہوتا تھا۔ اور الکفر ملة واحدة کے مطابق سب کے سب ایک ہی مذہب کے پابند نہ ہوتے تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ تو پھر جب بھی کوئی نبی آیا۔ اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ اس نے ایک ہی ملت و مشرب کے لوگوں کو جدا جدا کیا۔ اور یہی انبیاء کا باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کرنا ہوتا ہے۔ پھر کیا کفار مکہ رسول کریم کے متعلق یہی بات نہیں کہہ سکتے تھے جو "وکیل" حضرت مسیح موعود کے متعلق کہہ رہا ہے کہ ہمارا سب کا ایک ہی مذہب تھا۔ مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آکر ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور اسلام نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔ اس کے متعلق "وکیل" جو جواب رکھتا ہے وہی ہماری طرف سے سمجھ لے۔

لیجئے مثال

ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ:-

"کیا الفضل کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی نبی نے ایک ہی مذہب کے پیروؤں میں جدائی ڈالی ہو"

یہ مطالبہ جسقدر لغو ہے۔ اسی قدر قابل افسوس بھی ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے "وکیل" اور مدعی اخبار کو انبیائے کرام کی نسبت اتنا بھی معلوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہر ایک نبی انہی لوگوں کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ جو سارے کے سارے ایک ہی مذہب و مشرب کے پیرو تھے۔ اور پھر انہی میں ہر ایک نبی نے جدائی ڈال کر حق کے ماننے والوں کو باطل پرستوں سے جدا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام مذاہب کے لئے آئے تھے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ الکفر ملة واحدة کے ماتحت آپ کے سامنے بھی ایک ہی مشرب کے لوگ تھے۔ اور ان میں آپ نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے جدا کر دیا۔

پس جو حالت پہلے انبیاء کے وقت ہوئی۔ بعینہٖ وہی حضرت مرزا صاحب کے وقت ہوئی ہے۔

پھر اگر اس فقرے سے "وکیل" کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا۔ کہ جو خود جس مذہب کا پیرو ہو اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اسی کے ماننے کے دعویداروں کو ایک دوسرے سے جدا کر دے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی کافی ہے وہ اسی مذہب کی تجدید کے لئے آئے۔ جو حضرت موسیٰ لائے تھے۔ اور جس کے ماننے والے بنی اسرائیل تھے۔ لیکن انھوں نے اپنی الگ جماعت بنائی۔ اور اپنے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے بالکل علیحدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ کوئی نیا مذہب نہیں لائے تھے۔ کیا یہ مثال "وکیل" کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر وہ سمجھ لے کہ حضرت مرزا صاحب کی بھی یہی مثال ہے۔

افسوس مذہب کی واقفیت سے کورے ہو کر انبیاء کو پرکھنے کے لئے ایسے اصول گھڑنے کی جرأت کر لی جاتی ہے جو بالکل غلط اور نادرست ہوتے ہیں۔ اور جن کو صحیح قرار دینے کی صورت میں پہلے انبیاء کو جواب دینا پڑتا ہے۔

کیا "وکیل" اب حضرت عیسیٰ پر بھی اسی رنگ میں یہ اعتراض کرے گا۔ جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتا ہے کہ انہوں نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔

"وکیل" کی دیانتداری

"وکیل" نے اپنے اسی پرچہ میں ہمارے اس نوٹ پر جو ہم نے اس کے ایک ماہوار رسالہ کو "قرآن" اور اس کے ایڈیٹر کو "پیغمبر" قرار دینے کے متعلق لکھا تھا۔ چیں بجبیں ہو کر لکھا ہے۔ کہ اس غلطی کی جب ایڈیٹر وکیل نے اصلاح کر دی۔ تو "الفضل" نے کیوں اس کا اعلان نہیں کیا۔

ہماری بڑی غرض اس نوٹ کے لکھنے سے وکیل کو اس کی غلطی پر متنبہ کرنا اور اس سے اصلاح کرانا تھی۔ اور جب اس نے اصلاح کر دی۔ تو ہمیں ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کے متعلق کچھ لکھتے۔ لیکن "وکیل" نے اپنی غلطی کے اعتراف کا اعلان الفضل میں نہ دیکھ کر اس کو راست بازی صداقت شعاری دیانت و ایمانداری کے خلاف قرار دیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا "وکیل" کو اسی اس دیانت داری پر فخر ہے۔ جس کا تازہ نمونہ ہم گذشتہ پرچہ کے ایک نوٹ میں پیش کر چکے ہیں کہ رویٹر کی خبر کا ایک خاص حصہ جس میں ہماری جماعت کا ذکر تھا اڑا دیا گیا۔ اگر یہی "اخبار نویسانہ دیانتداری" ہے۔ تو "وکیل" کو مبارک ہو۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا "وکیل" نے جناب منشی محمد صادق صاحب کی بھیجی ہوئی ایک مراسلت بنام اخبارات میں سے دوسرے کوائف کو چھوڑ کر صرف بیوی کو طلاق دیکر سالی کے ساتھ شادی کر لینے والی بات شائع کی تھی۔ یہ بھی اس کے نزدیک اخبار نویسانہ دیانتداری میں داخل ہو گی۔

دوسروں کی دیانت پر اعتراض کرنے سے قبل "وکیل" کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لینا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا

خطبہ نکاح نکاحوں کے معاملہ میں ہمارے ملک میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ بہت فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اگر لوگ شریعت کے احکام کی پابندی کریں تو فتنے نہ ہوں۔ ہماری جماعت جو بہت قلیل ہے۔ اس کو بہت ہی اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک قوم نہیں۔ بلکہ متفرق لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں میں آپس میں رشتہ داری ہوتی ہے۔ ایک دوسرے پر سابقہ رشتہ داری اور ایک قوم و خاندان ہونے کی وجہ سے جو زور اور دباؤ ہوتا ہے وہ یہاں نہیں ہوتا کیونکہ یہ لوگ ایک قوم سے نہیں۔ بلکہ مختلف قوموں سے آئے ہیں اسلئے ہمارے لئے اتحاد رکھنا مشکل ہے۔ ہر ایک شخص دوسرے سے اجنبی ہے۔ ان سب لوگوں کو جمع کرنے والی ایک احمدیت ہی ہے۔ یہ عموماً ایسی مضبوط نہیں۔ کیونکہ یہ اخلاص کو چاہتی ہے۔ اور قربانی مانگتی ہیں۔ سابقہ رشتہ داریوں میں عموماً لوگ قربانی کرتے ہیں۔ جو مجبوری سے ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایمان و اخلاص سے قربانی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات لوگوں میں اس کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے اتحاد کا قیام مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر غلطی ہو جائے تو پھر سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض لوگ نیک نظر آتے ہیں۔ مگر جب شادیوں وغیرہ کے معاملہ میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ تو کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت چھوڑتے ہیں۔ جب تک شادی کا سوال نہ تھا ان پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ مگر اس میں آکر پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اور ان کے اخلاص کا پتہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔

پس ہماری جماعت کے لئے رشتہ داری کے معاملہ میں غور و فکر کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ اس میں فتنہ نہ پڑیں۔ ہمارے ملک میں رشتہ داری کو ایک دوسرے کے خلاف بطور گالی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کو سمجھایا جاتا ہے۔ کہ آتے ہی اس پر رعب ڈالنا۔ اور لڑکی والے سمجھاتے ہیں۔ کہ پہلے ہی تمہارا اثر قائم ہو۔ اس طرح دونوں طرف سے فتنہ کی بنیاد رکھی ہوتی ہے۔

اس لئے اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ رشتہ داری میں تقویٰ مد نظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آپس میں فساد نہ ہو۔ نئے رشتے اگر ٹوٹ جائیں۔ تو جوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اس میں پرانی رشتہ داریاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس لئے اس دفعہ پھر اگر جانبین شریعت کی پابندی کریں۔ تو فتنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس خطبہ کے بعد میاں چراغ پسر اللہ دتا صاحب کے نکاح کا سیدہ بی بی بنت محمد دین صاحب کے ۵۰ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

(بعد عصر)

ایک افغان سید فقیر محمد خان نے بیعت کی

اس کے بعد حضور نے خطوط کے جواب لکھائے

ترک رسوم ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کے گاؤں کے لوگ رسمیں نہیں چھوڑتے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ سمجھاؤ۔ اصلاح کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ سمجھاؤ اور بار بار سمجھاؤ۔

الہام کی خواہش ایک صاحب کے متعلق خط پیش ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی صداقت کیلئے الہام چاہتے ہیں۔ لکھوایا کہ ان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدایا جو حق ہے۔ اس کیلئے شرح صدر ہو جائے۔ الہام کی شرط ٹھیک نہیں۔ یہ آقا کا امتحان ہے۔ اور امتحان غلام نہیں لیا کرتے۔

دعا میں شرط نہ ہو ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ انہوں نے دعا کی کہ خدایا مسیح موعود کا دامن نہ چھٹے۔ چاہے ملازمت چھٹ جائے یا اولاد چھٹے یا کوئی تکلیف ہو۔ ایسی مصیبت میں دعا فرمایئے۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ خدا کے حضور شرط نہ کرنی چاہیئے۔ آپ یہ دعا مانگتے۔ کہ خدایا مسیح موعود کا دامن بھی نہ چھوٹے۔ اور میری دوسری رحمتیں بھی نہ چھوٹیں۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز مغرب)

تعویذ ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ تعویذ جو لوگ کراتے ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ میرے نزدیک تعویذ ایک تحریری دعا ہے۔ اور دعا کا اثر مضر نہیں ہو سکتا۔ باقی مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ جو کسی کے خلاف اثر ڈالے جاتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کے لئے انسان دعائیں پڑھ کے سو رہے۔ تو کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔ اور اگر انسان یہ توجہ کرلے کہ میں ایسا اثر قبول نہیں کرونگا۔ تو اس پر اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ انسانی اثر ہوتا ہے۔ اور انسانی اثر کو انسان روک سکتا ہے اور چونکہ دفاعی طاقت زیادہ ہے۔ اس لئے اثر نہیں ہو سکتا جن لوگوں میں روحانی طاقت ہوتی ہے۔ ان پر مسمریزم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

درس قرآن کریم کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ درس قرآن کریم کو مفصل شائع کرنے کے لئے ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں جو تجویز شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق احباب جلد اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ کہ ہر اخبار میں بطور ضمیمہ چار صفحے درس کے شائع کئے جائیں۔ اور مع ضمیمہ اخبار کی قیمت ۵ روپے رکھی جائے۔

اگر اس کی تائید میں کافی آرا نہ آئیں۔ تو پھر درس کے مفصل شائع نہ ہونے کا الزام ہم پر نہیں آئے گا۔ بلکہ احباب پر آئیگا۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ تاکہ کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔

مرتد پٹیالوی کی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی

اور

اُس کی حقیقت

(نمبر ۳)

اب میں اس سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق مرتد پٹیالوی کو شیطان نے کس طرح بہکایا۔ اور کس کس طرح اس کے دماغ کو چکرایا۔ اور کس طرح نئے نئے وساوس ڈال کر اسے سرگردان پھرایا۔

جب مرتد مذکور جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گیا۔ اور مسیح موعود کی مخالفت شروع کی۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کی۔ جس میں اپنی وفات کے متعلق خبر دی کہ اب میری عمر تھوڑی رہ گئی ہے

چنانچہ حضور الوصیت صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ سو چند ہیں اس مقدس وحی کے الہامات بتاتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے پر تحریک کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ قرب اجلک المقدر۔ قل میعاد ربک۔ جاء وقتک قریب ما توعدون۔ تیری اجل قریب آ گئی ہے۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور جو وعدہ کیا گیا ہے ..... پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت [illegible] میں جیسے فرمایا کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔"

علاوہ ازیں حضور نے اپنی وفات کے متعلق اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ جو انہی دنوں ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔

"ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفا اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ آب زندگی"

یہ رؤیا بھی صاف ظاہر کر رہی تھی۔ کہ آپ کی عمر دو تین سال رہ گئی ہے۔ چنانچہ پورے اڑھائی سال کے بعد آپنے وفات پائی۔

جب مرتد پٹیالوی نے دیکھا۔ کہ الہام تواتر سے اپنی وفات کے متعلق شائع کر دیئے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو تین سال کے عرصہ تک فوت ہو جائینگے۔ اس لئے اس نے سوچ سمجھ کر اور ایک خاص خبر کی بنا پر شوخی کی کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود کے خلاف یہ پیشگوئی شائع کی۔ کہ

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے" (کانا دجال صفحہ ۵)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو "خدا سچے کا حامی ہو" کے عنوان سے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ نے عبدالحکیم کے متعلق لکھا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق وکاذب انت تری کل مصلح وصادق"

تین سال والی پیشگوئی منسوخ

اس کے بعد مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات رسائل و اخبارات میں دیکھے۔

(۱) ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ کہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ اور انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا۔ (چنانچہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی)

(۲) انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ یہ تو بیماری مگر خدائی امتحان کرنیکو

(۳) انت منی وانا منک انت الذی طار الیّ روحہ اعجبہم ان تموتوا۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ صفحہ [illegible])

جب یہ الہامات شائع ہوئے۔ اور دو تین گھونٹ آب زندگی کا الہام تو پہلے ہو چکا تھا۔ تو مرتد پٹیالوی کو یہ فکر پڑی کہ معلوم تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات کی میعاد ان پیشگوئیوں کے لحاظ سے اکتوبر ۱۹۰۸ء تک پوری ہو جاتی ہے۔ اور میری سہ سالہ پیشگوئی کی میعاد جولائی ۱۹۰۹ء تک ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی کیجائے جو ان الہامات کے رنگ میں رنگین ہو۔ اس لئے مرتد پٹیالوی نے دوسری پیشگوئی شائع کی اور لکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے مرزا کی (شوخیوں) اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوتی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے ہیں۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا۔ کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔" (اعلان الحق صفحہ [illegible])

یہ پیشگوئی اس نے آپ کے ان الہامات کی بنیاد پر کی جو پہلے ریویو مارچ ۱۹۰۷ء میں شائع ہو چکے تھے۔ اور اس کی آخری میعاد ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک تھی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ کے نام سے اشتہار دیا۔ اور اس میں لکھا۔

"اپنے دشمن سے کہدے۔ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا۔ اور میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

اور پھر ایک امر یہ کہ اختیار نہیں ہے (تبصرہ) اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بشارات جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی ہیں۔ یہ اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کی بنا پر ہیں۔ کہ اگر یہ چودہ ماہ والی پیشگوئی پر قائم رہا۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھا دیگا۔ تا جھوٹے اور سچے میں فرق ہو۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود کی عمر بڑھائی گئی۔ اور اگر نہیں بڑھائی گئی تو کیوں؟

چودہ ماہ کی پیشگوئی کی تنسیخ

سو جاننا چاہیئے۔ کہ پیشگوئی کی غرض تو یہی تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے میں یوں امتیاز کیا۔ کہ مرتد پٹیالوی اپنی چودہ ماہ والی پیشگوئی پر بھی قائم نہ رہا۔ اور اسکو بھی منسوخ قرار دیدیا۔ جبکہ اس نے مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات کو پڑھا

(۱) ۷ نومبر ۱۹۰۷ء۔ موت قریب ہے۔ ان اللہ عجیل، کل حسل۔

(۲) ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔ اللہ خیر و ابقیٰ۔ خوشیاں منائینگے۔ وقت رسید!

اسپر مرتد پٹیالوی کو پھر شیطان نے استراق سمع کر کے خبر دی۔ کہ چودہ مہینے کی پیشگوئی بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے کچھ کم کرنا چاہئے۔ اسلئے اس نے ۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو الہام شایع کیا۔ کہ مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہو جائیگا!

اس الہام کو مرتد پٹیالوی نے اخباروں میں طبع نہیں کرایا بلکہ قلمی لکھ کر لوگوں کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ اس کے ایک خط سے ظاہر ہے۔ جو اس نے ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نام بھیجا۔ جو پیسہ اخبار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۸ء میں شایع ہوا۔ وہاں یوں لکھا ہے۔

۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔ ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ تک مرزا ہلاک ہو جائیگا اسی طرح پر یہ الہام میری قلم سے لکھا ہوا میرے رسالہ عشیر الالہامات پر موجود ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوا دیا گیا تھا۔ جو ۱۶ فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ ایسے رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب و مرزا صاحب و شیخ یعقوب علی و حکیم فضل الدین صاحب بھیجے گئے تھے۔ ان پر اسی طرح قلمی درج تھا:

چنانچہ اس کا وہ الہام جو ۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو ہوا تک کے لفظ کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے چشمہ معرفت میں نقل کیا اور لکھا:۔

"ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبد الحکیم خان ہے۔ اور اس کا دعویٰ ہے۔ کہ میری آنکھوں کے سامنے زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا ......
لیکن خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا اور خدا اسکو ہلاک کریگا۔ اور میں اسکے شر سے محفوظ رہوں گا!"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴ اگست کے اندر اندر فوت ہو جاتیں تو آپ جھوٹے ہیں۔ اور اگر اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴ اگست تک فوت نہ ہوں۔ تو سچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسمیں یہ نہیں لکھا کہ یہ میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ بلکہ آپ نے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ ہلاک اور تباہ ہوگا۔ اور اس کا کوئی سلسلہ نہیں چلیگا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔ (سو ایسا ہی ہوا)۔ اور مصیبتیں اور تکالیف اٹھا کر ہلاک ہوا۔ پس تیرہ جو حضرت مسیح موعود نے اس کی ہلاکت کے متعلق لکھا تھا وہ چودہ (۱۴) ماہ والی پیشگوئی کی بنا پر لکھا تھا۔ لیکن جب اس نے وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ تو وہ بات بھی اذا فات الشرط فات المشروط کے ماتحت منسوخ ہو گئی۔

۴ اگست تک والی پیشگوئی کا منسوخ ہونا

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود اس کی ۴ اگست تک والی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ یا وہ اسکو بھی منسوخ قرار دیتا ہے۔ غور سے سنئے۔ کہ اس کا شیطان اس کے دماغ کو کس طرح چکر دیتا ہے اور کس طرح اس کی الہامی پیشگوئی کو بدلواتا ہے

جب حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے متعلق مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔

(۱) ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ ماتم کدہ۔ اسکے بعد لکھا کہ جنازہ آتا ہے

(۲) ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء۔ مباش ایمن از بازیٔ روزگار۔

(۳) ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء۔ [illegible]

ان الہامات کے پڑھنے کے بعد پھر مرتد کے استاد نے اسے ورغلایا۔ اور اس سے ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اخباروں میں یہ الہام شایع کرایا۔ کہ مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا!

جیسا کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کو مرتد پٹیالوی لکھتا ہے۔

"مکرم بندہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا قادیانی کے متعلق ہیں اپنے اخبار میں شایع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآرا عورت مر جائیگی۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان [illegible] پٹیالہ۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء

(روزنامہ پیسہ اخبار ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء [illegible])

پھر اسی طرح اس پیشگوئی کو اہلحدیث میں بھی شایع کرایا۔ جیسا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے۔

"ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے متعلق میرے مندرجہ ذیل الہامات شایع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکۃ الآرا عورت مر جائیگی۔ (اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء)

پس اس کی اس پیشگوئی میں جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے کی۔ لفظ "تک" نہیں ہے۔ جیسا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی تاریخ موت مقرر نہ کر دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا مریگا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزنامہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چسپاں ہو گیا ہے۔ کہ ۲۱ ساون کو کی بجائے

۲۱ ساون تک فوت ہوتا تو خوب ہوتا۔"

پس ان تمام اختلافات سے صاف طور سے کل واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ۱۰ فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کو جو تک کے لفظ کے ساتھ تھا منسوخ قرار دیا ہے۔ اور ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء کا الہام جو تک کے لفظ کے ساتھ ہے اس کا ناسخ ہے۔ کیونکہ پہلے الہام اور بعد کے الہام میں صرف [illegible] کے ساتھ مرنے کا ذکر ہے اور فروری کے الہام میں سرخی کا ذکر نہیں اور یہ کس سے بعید ہے۔

پس تتمہ معرفت میں جو حضرت صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ ۲۰ فروری کے الہام کو [illegible] پہلے۔ لیکن مرتد پٹیالوی نے اسکو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) تب جھوٹے قرار دیئے جاتے۔ اگر آپ ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوتے لیکن آپ تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوئے جیسا کہ افسوسناک خبر آئی اور استقبال [illegible] لاہور [illegible] ہوئے کے مطابق آپ ۲۶ مئی کو لاہور میں فوت ہوئے۔ اور الہام ۲۷ کو ایک کے مطابق ۲۷ مئی کو قادیان پہنچ گئے۔ پس دیکھو خدا تعالیٰ نے کیسا سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق ظاہر کر دکھایا اور کیسا مرتد پٹیالوی کو رسوائی اور روسیاہی کا مزہ چکھایا اور کیسا اسکے شیطان نے اسے اوہام میں سرگردان پھرایا۔ پس یہ مصداق ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر اشتہار میں لکھی تھی۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت ترى كل مصلح و صادق۔

مذکورہ بالا تحریر سے یکے از کوہاٹ کا یہ سوال کہ
ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی مقررہ میعاد نے کو ذلت اور [illegible] کی موت قرار دیا اور پھر اسی میعاد میں اپنے دعاوی اور رسوائی کی موت کے خواب دیکھتے دیکھتے مر گئے۔"

جو اہلحدیث مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔ تو ہو گیا نیز مولوی ثناء اللہ صاحب کا سوال جو انہوں نے اس پیشگوئی۔ اہلحدیث مطبوعہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں کیا ہے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ باوجود اسبات کو جانتے ہوئے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی جو انہوں نے ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء کو کی تھی۔ اسمیں الفاظ کو بہت تنگ نہیں۔ اور وہ اسکو خود اہلحدیث مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع کر چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جو چشمہ معرفت میں لکھا ہے کہ وہ اسکے فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کے مطابق لکھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد مولوی موصوف اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے خلاف لکھ چکے ہیں پھر نہ معلوم کہ اب کیوں انکی پیشگوئی کے مطابق وفات [illegible]

دلچسپ نوٹ

(از مسٹر [illegible])

ہندوؤں کی چالاکی

چند سال ہوئے۔ لالہ لاجپت رائے نے ہندوؤں کی سوشل ہٹ دھرمی پر ایک لیکچر دیا تھا جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ بہت سے مجھے خیال ہندو نلکے کا پانی پینے سے انکار کرتے ہیں۔ کہ نالیوں میں ربڑ کا چھلا لگا ہوتا ہے اور ربڑ چمڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسلئے ہمارے لئے نلکے کا پانی پینا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان کو [illegible] کی (شراب) پیش کی جائے تو غٹاغٹ پی جاتے ہیں۔

لیکن ہندوؤں کی پولیٹیکل چالاکی ان کی سوشل چالاکی سے کہیں زیادہ ہے۔ حال ہی میں جب میں نے لاہور میں بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) کا ممبر بننے کی کوشش کی تو ہندو وکلا نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مجھے ایسا کرنے سے روکا۔ چنانچہ میں ایک مشہور ہندو وکیل کے مکان پر اس لئے ملنے گیا۔ کہ وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے سامنے بالکل بے تعصب ظاہر کرتا ہے۔ لیکن میرے سامنے اس نے مسلمانوں اور ان کے پاک رسول کو بے تکی گالیاں دیں۔ اور کہا تمام مذاہب میں سے خراب مذہب اسلام ہے۔ اور مجھے رائے دی کہ اگر میں دل سے اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم ظاہری طور پر ہندوؤں کے حلقے میں رہوں۔ (اور یہ بات تو مجھے کئی تعلیم یافتہ ہندوؤں نے کہی۔ کہ تم بیشک گھر میں چھپ کر نماز پڑھو یا روزہ رکھو یا قرآن شریف کا مطالعہ کرو۔ لیکن ظاہرا ہندو بنے رہو) وکیل صاحب نے فرمایا کہ لاکھوں ہندو ہر سال قحط یا پلیگ سے مر جاتے ہیں۔ پھر ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہم میں بہت بڑی کمی نہیں ہو جائیگی۔ لیکن بدنامی یہ ہے کہ ایک معمولی ہندو کے مسلمان ہو جانے سے اس قدر حرج نہ ہوتا۔ لیکن ایک تعلیم یافتہ خاندانی بیرسٹر ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہندوؤں کی سخت بدنامی ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ جب تک تم ہندو نہ ہو جاؤ گے تمہارے برخلاف تعصب کم نہیں ہو گا۔

ایک ہندو [illegible] نے

کرنل ویجوڈ کو ایک سونے کا تمغہ دیا۔ ایک دن [illegible] میں ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھ سے کہا۔ کیا تم ابھی تک مسلمان ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں چونکہ اس نے اسلام کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور یہ خیال کر کے کہ خواجہ کمال الدین نے مجھے مسلمان بنایا ہو گا۔ خواجہ کمال الدین اور ووکنگ کے مسلمانوں پر تہمت سے ملزم ٹھہرائے۔ میں نے کہا آپ اپنے خیالات کو اگر اس طرح ظاہر کرتے پھریں گے تو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچیگا۔ اور مسلمان سوراجیہ حاصل کرنے میں شاید تمہاری مدد نہ کریں۔ ہندو لیڈر نے جواب دیا۔ کہ میں مسلمانوں کی خاطر اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔

چند دن کے بعد میری ملاقات اس سے آنریبل فضل حسین بیرسٹر کی کوٹھی میں ہوئی۔ جہاں وہ مسلمانوں کو اپنی نیشنل یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لئے نہایت ذلیل طور پر چاپلوسی کر رہا تھا۔ میں نے کہا۔ آپ یہاں! کیا آپ اسلام سے نفرت نہیں کرتے؟ فرمایا۔ بالکل نہیں۔ میں فارسی دان ہوں اور ہر روز قرآن پڑھتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر پولیٹیکل چالبازی اور کیا ہو سکتی ہے۔

لاہور میں ایک رائے بہادر کا مکان میں نے کرایہ پر لیا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو فوراً مکان خالی کرا لیا۔ اور کہا ہم مسلمان کو تو ایک لاکھ روپیہ پر بھی کرایہ نہیں دینگے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں ہندوؤں کا راج ہو گیا۔ تو کیا بدقسمت مسلمان ہجرت کر جائینگے۔

تبلیغ اسلام

یہ زمانہ کفر اور اسلام کے سخت مقابلے کا ہے۔ اب یا تو خدانخواستہ کفر اسلام کو کھا جائے گا یا اسلام کفر کو مٹا دیگا اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اسلام کی روحانی تلوار کو میان سے باہر نکال کر کافروں پر پل پڑے۔

دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے اسلام کو کھول کر دکھا دینا کافی ہے۔ کہ یہ خود بخود لوگوں

سکھوں کو فتح کر لیگا۔ زبردستی بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تلوار کی ضرورت تو باطل مذاہب کو ہوا کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی مت یورپ میں بذریعہ تلوار پھیلا۔ اور بدھ مذہب کو ہندوستان سے ہندوؤں نے ایک بڑی حد تک بذریعہ شمشیر ملک بدر کیا۔ لیکن حضرت رسول کریم نے تلوار کو تو صرف سیف ڈیفنس یعنی اپنے بچاؤ میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جب کہ مسلمان تھوڑے تھے۔ اور کافر بہت اور وہ معاذ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ کیا آج کل کے مسلمان اپنے فرض کو پہچانینگے۔ اور جو روحانی جہاد آج کل اسلام اور کفر میں ہو رہا ہے۔ اس میں دل کھول کر حصہ لینگے؟ آج کل روحانی جہاد تو یہی ہے۔ کہ یورپ۔ ایشیا امریکہ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں کو بتائی جائیں۔ اور مسلمان خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں۔ کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے سامنے مدد کا ہاتھ پسارنا ہمارے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ آؤ ہم ان سب کو مسلمان بنالیں۔ پھر نہ تو ہم پر کسی کا خوف طاری ہوگا۔ اور نہ ہم آزردہ خاطر ہونگے۔"

مسٹر ہیوز کی غلط بیانیوں کی تردید

۳ جولائی ۱۹۲۰ء کو راقم الحروف اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک احمدی جلسہ کی تقریب پر موضع سلطانپور ریاست کپور تھلہ میں وارد ہوئے تھے۔ اور اس جلسہ پر مسٹر ہیوز معہ اپنے رفقا اور معاونین کے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس جلسہ پر ریویو کرتے ہوئے چند بے سروپا باتوں کو اپنے رسالے کرسچن انڈیور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۸ درج کیا ہے۔ افسوس کہ بوجہ نہ ملنے وقت پر رسالہ ہذا کے جواب میں دیری ہوئی ہے۔ مسٹر موصوف کو چاہیے تھا کہ وہ ایک رسالہ میرے نام ارسال کر دیتے۔ تا جواب فوراً دیا جاتا۔

مسٹر ہیوز نے اور غلط بیانیوں کے ساتھ میرے متعلق لکھا ہے۔ منشی چراغ الدین صاحب جو ہمارے ماتحت بطور معلم ہائی سکول میں پہلی دوسری جماعت کو پڑھایا کرتے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ زمانہ عیسائیت میں راقم سکاچ مشن [illegible] کی طرف سے واعظ تھا جس کی میرے پاس سندات بھی ہیں کیا مسٹر ہیوز کے پاس بھی میرے مدرس ہونیکا کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے پیش کریں۔ میں نے کبھی ہائی سکول میں مسٹر ہیوز کے ماتحت کام نہیں کیا۔ بلکہ ایک طرح سے مسٹر ہیوز میرے ماتحت تھے۔ یعنی کرسچن انڈیور [illegible] کا میں پریذیڈنٹ اور سکرٹری رہ چکا ہوں اور مسٹر ہیوز اسکے صرف ایک معمولی ممبر تھے۔

دوسرا جھوٹ میرے متعلق یہ بولا گیا ہے۔ کہ جب میری اہلیہ مر گئی تو میں نے قادیان شریف کا رخ کیا۔ حالانکہ خاکسار جس وقت مشرف باسلام ہوا اس وقت میری اہلیہ زندہ تھی۔ [illegible] میں ہم سب مشرف باسلام ہوئے اور اکتوبر ۱۹۱۳ء کو [illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نکاح ثانی کی خوشی میں

مندرجہ ذیل رعایت صرف ایک ماہ کیلئے

	اصل	رعایتی
درمکنون نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	عمر	۱۰؍
درثمین مکمل اردو جو حال میں طبع ہوئی۔ مجلد کپڑا	۱۰؍	۸؍
ملفوظات احمد۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری ۱۹۰۱ء	۵؍	۴؍
[illegible] حضرت مسیح کا آخری لیکچر	۱؍	سہ

	اصل	رعایتی
بحر العرفان۔ قبولیت دعا پر حضرت صاحب کی تقریریں	۶؍	۵؍
رہنمائے خاتون۔ حضرت صاحب کا عورتوں کو دلچسپ مفید وعظ	۲؍	لہ؍
تصدیق النبی۔ حضرت صاحب کا ایک پرانا دلچسپ عیسائیوں کی تردید میں	۵؍	لہ؍
پیغام احمد حضرت مسیح موعود کا لیکچر لاہور ۱۹۰۸ء	۸؍	۷؍
احمدی تبلیغی جنتری	۲؍	[illegible]
خطبہ عید الفطر حضرت مسیح موعود	۱؍	[illegible]
احمدی شمائل شریف مجلد	[illegible]	[illegible]
اسلام میں اختلاف کا آغاز۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر لاہور	۱۱؍	۹؍
گلزار معرفت حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظموں کا مجموعہ	۵	۴؍
گلدستہ حقانی۔ لطیف نظمیں	۳؍	۲؍
طریق النجات۔ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم	۴؍	۳؍
چیلنج درباره امام الزمان	۳؍	۲؍
[illegible] بیان حصہ اول پنجابی نظمیں	۲؍	۱؍
گلزار احمدی۔ لطیف پنجابی نظمیں	۲؍	۱؍
چرخہ احمدی	۲؍	۱؍
مسدس در وفات مسیح	۱؍	۱
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵؍	۴؍
معارف القرآن خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے نوٹ	۱۰؍	۷؍
براہین العقائد	۱۰؍	۷؍

مندرجہ بالا کتب کے عہ روپیہ کے خریدار کو محصولڈاک بھی معاف کیا جاوے گا۔

ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی تمام کتب اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان

[illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے (منیجر الفضل)

میں ممیرے کے سرمہ کی قیمت بڑھانا چاہتا ہوں

کیوں؟

اس لئے کہ سرمہ میں بہت سی قیمتی دوائیوں کے علاوہ ممیرے کا جزو ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں ممیرا جو خرچ آتا تھا۔ اس کے مطابق میں نے یہ قیمت دو روپے تولہ رکھی تھی۔ اب وہ دوائیاں چوگنی قیمت سے ملتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہوگیا۔ کہ میں کم از کم سرمہ

دو روپیہ کی بجائے تین روپے تولہ

کردوں۔ پس جو صاحب دو روپیہ کے حساب سے لینا چاہیں۔ وہ فوراً اس مہینہ میں خرید لیں۔ پھر قیمت بڑھا دوں گا۔ خالص ممیرا کی قیمت نصف کرتا ہوں

یعنی دس روپے تولہ کی بجائے پانچ روپے تولہ۔ یہ رعایت صرف دو ماہ کیلئے ہے جو صاحب چاہیں۔ خرید لیں۔ ممیرے بالکل خالص ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی تصدیق حضرت مسیح موعود خلیفہ اول نے فرمائی ہے۔

ست سلاجیت

یہ خالص سلاجیت عہ تولہ قسم اول اور جو نرم ہے۔ وہ عہ فی تولہ ہوگی۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری اور کلاہ میری معرفت مل سکتی ہیں

المشتہر

سید احمد نور کابلی مہاجر قادیان (پنجاب)

آٹا پیسنے کی چکی

بالو ہے کا خراس آہنی بلکہ بیلنے والا اور بیلنہ [illegible] ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر فولادی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع ایران فیکٹری بٹالہ گورداسپور

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو خوشخبری

جو دوست ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء تک روپیہ دیدینگے۔ وہ بیع سلم کے حقدار ہیں۔ جس میں خاص رعایت ہے [illegible] بھٹے سے جو کچھ نکلے ۱۵ روپے ہزار۔ دس فیصدی ناقص میں نو ۱۶ روپے ہزار۔ خالص اینٹ ۱۷ روپے ہزار اینٹ طول ۹ انچ عرض ۴ انچ موٹی ۲ انچ قالب کی ہوگی درمیانی اینٹ کا نرخ اسوقت قادیان میں [illegible] روپے ہزار [illegible]

المشتہر محمد عبد الرحمن [illegible] احمدیہ قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو۔ اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوگئے دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہوگئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے سب اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی جس کے داخلے کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے ہمارے سکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارکس لکھے سکول میں اسوقت نہایت قابل و تجربہ کار سٹاف کام کر رہا ہے [illegible] روپیہ کا سامان ڈرائنگ سروینگ [illegible] وغیرہ کا کام موجود ہے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے [illegible] وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت [illegible] بہم پہنچا سکتے ہیں غرض یہ سکول پبلک [illegible] کی [illegible] قدردانی اور امداد کے [illegible] تفصیل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ [illegible] مل سکتے ہیں۔ المشتہر

سید احمد حسن [illegible] انجینئر پرنسپل

دواخانہ احمدی بنگہ کلاں ضلع امرتسر

یادگار حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ مقوی دماغ کی گولیاں ۸۸ عدد [illegible] کمزور دماغ۔ نزلہ طالب علم اور واعظ کیلئے مجرب ہیں۔ چکر و دوران سر۔ بخار نزلہ درد سر ہر قسم پر مجرب [illegible] بہار زندگی۔ ایک ہی دوائی [illegible]

المشتہر [illegible] رحمت اللہ احمدی حکیم

نصیر ایجنسی قادیان سے منگائیں

قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین [illegible] جلد [illegible] تصدیق مبلغین [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] نونہالان جماعت [illegible]

مکتوبات امام [illegible] رسالہ عظمۃ القرآن [illegible]

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ کو [illegible] کھرل کرکے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں جب قرص اچھی طرح خشک ہو جاوے تو قرص مذکور پر سات تولہ سوت [illegible] لپیٹ کر محفوظ [illegible] جگہ میں [illegible] ایک کوئلہ [illegible] عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا کشتہ [illegible] ایک تولہ مومیائی [illegible] تولہ دونوں کو [illegible] ادرک میں کھرل کرکے [illegible] برابر گولیاں بنائیں [illegible] درد کمر۔ درد پشت۔ ضعف کے لئے اکسیر ہیں۔ راقم کا معمول اور تجربہ ہے۔ قیمت [illegible] ایک آدمی کیواسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبد اللہ [illegible] ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ڈیوک آف کناٹ کو راولپنڈی میں ایڈریس ڈیوک آف کناٹ کو راولپنڈی کے ہندو، مسلم اور سکھ باشندوں کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس دیا گیا (راولپنڈی ۹ فروری بمقام [illegible] راولپنڈی)

حضور والا

ہم باشندگان قسمت راولپنڈی کی طرف سے حضور کا دلی اور وفادارانہ خیر مقدم کرتے ہیں۔

حضور ہندوستان یا راولپنڈی میں ایک اجنبی کی حیثیت سے نہیں آ رہے۔ بلکہ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب حضور راولپنڈی میں کمانڈر تھے۔ اور ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے۔

ہمیں اس یقین پر ناز ہے۔ کہ حضور اس وقت سے لے کر اب تک اس ملک کے معاملات میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اور ہماری نہایت ہی خوش قسمتی ہے کہ ہمارا [illegible] معظم [illegible] جب پنجاب کو ہندوستان [illegible] خدا کے فضل سے ہم باشندگان راولپنڈی کو اپنی وفاداری اور اخلاص کے اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو ہمیں حضور ملک معظم سے ہے۔ دوران جنگ میں کسی نے ہماری وفاداری میں شک نہیں کیا۔ اور اب امن و امان کی حالت میں بھی ہماری وفاداری پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔

ہماری عاجزانہ خواہش ہے۔ کہ حضور از راہ کرم ہماری اس دلی عقیدت کا جو ہمیں تاج برطانیہ اور حضور ملک معظم کی ذات خاص سے ہے۔ بادشاہ سلامت کے حضور اظہار فرماویں۔

خادمان باشندگان قسمت راولپنڈی

(الہ آباد ۱۰ فروری) پایونیر

بھینس کی وجہ سے ریل پٹڑی سے اتر گئی کو اطلاع ملی ہے کہ ۱۱ تاریخ کو نمبر ۱ اپ کالکا ٹرین ایک بھینس پر سے گذری۔ اور پٹڑی سے اتر گئی۔ یہ واقعہ [illegible] سٹیشن پر ہوا۔ ۸ تھرڈ کلاس مسافر مر گئے۔ اور ۱۶ زخمی ہوئے۔

نواب خیرپور سندھ کا انتقال - ہز ہائینس سر [illegible] نواب [illegible] کا لیجیوری سی۔ آئی۔ ای۔ والئے ریاست خیرپور [illegible] کا ۲۶ برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس سوالات و جوابات - دہلی ۱۴ فروری - آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس زیر صدارت مسٹر [illegible] پریزیڈنٹ کونسل منعقد ہوا۔ ایک گھنٹہ میں کوئی ۷ سوالات کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ کونسل نے باقی سوالات اگلے اجلاس پر ملتوی کر دئے۔ اور وائسرائے کا پیغام پڑھا جس میں گورنمنٹ کو ہدایت تھی۔ کہ سالانہ بجٹ یکم مارچ کو پیش کیا جاوے۔

جان محمد جونیجو بیرسٹر جان محمد صاحب جونیجو بیرسٹر [illegible] سرحدی سے اخراج - ایسٹ [illegible] کو جو آج کل پشاور میں مقیم ہیں قانون تحفظ ہند کے رو سے حاکم صوبہ سرحد نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ امن عامہ میں مخل ہیں۔ اس لئے صوبہ سے نکل جاویں۔

دہلی ۱۵ فروری - ذیل کی سرکاری خبر ہے **فوجی قیدی رہا کر دیئے گئے** کہ فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کی تقریب میں ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ فوجی ایکٹ دفعہ ۱۸۲ کی رو سے مجھے یہ حق حاصل ہے۔ کہ میں ان ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جن کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ اور دوران جنگ میں انہیں سزا دی گئی تھی ساتھ نرمی کروں۔ چنانچہ اس قانون کو پیش نظر رکھ کر ۱۸۴ فوجی قیدی سپاہیوں کو رہا کیا جاتا ہے۔ اور ۲۲۵ کی سزاؤں میں تخفیف کی جاتی ہے۔

لندن کانفرنس میں صدر خلافت کمیٹی کی شرکت سیٹھ حاجی میاں جان محمد چھوٹانی صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کو آئندہ اتحادی کانفرنس منعقدہ لندن کی شرکت کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح آئندہ شنبہ کو ولایتی ڈاک کے جہاز سے انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سیٹھ یعقوب حسن صاحب بی۔ اے [illegible] بحیثیت سیکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب [illegible] سفر میں سیٹھ صاحب کی رفاقت کریں گے۔

انبالہ ڈویژن کا ہندوستانی کمشنر دیوان [illegible] چند صاحب انبالہ ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت قابل افسر ہیں۔

مسٹر حسن امام ولایت کو روانہ ہو گئے ہیں چہار شنبہ کے روز مسٹر حسن امام بمبئی سے انگلستان جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ تاکہ وہ مشرق قریب کی کانفرنس میں شامل ہوں۔ اسٹیشن پر ان کے بہت رفقاء جن میں مسلمانوں کی ایک تعداد شامل تھی۔ انہیں رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔

ڈیوک آف کناٹ کا جواب باشندگان قسمت راولپنڈی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب ڈیوک نے ان کے دلی خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا انہوں نے راولپنڈی سے اپنے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ اور ان کے لئے خراج تحسین ادا کیا۔

جناب ڈیوک نے کہا کہ بحیثیت مجموعی پنجاب کی ترقی حیرت انگیز ہے دوران جنگ میں پنجابی کا نام مشہور عالم ہو گیا۔ [illegible] پنجاب کے آدمیوں کی تعداد کی وجہ سے جو لڑائی میں شامل ہوئے۔ بلکہ ان عالی شان جنگی صفات کی وجہ سے بھی مشہور ہوا۔ جو ان سے بہت سی زبردست لڑائیوں میں ظاہر ہوئیں۔

مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد لاہور میں ۱۷ فروری کو بروز جمعرات بمبئی سے مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد میانمیر شرقی کے ریلوے سٹیشن پر اترے۔ اور موٹروں پر سوار ہو کر لاہور آئے اور چودھری رام بھجدت صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے۔

کتنے آدمیوں نے خطابات ترک کئے ہیں لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۷ فروری کو بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔ سوالات کی فہرست میں ۲۹۰ اہم سوالات درج تھے۔ ایک سوال کا گورنمنٹ نے جو جواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ماہ اگست سے اب تک ۵ ہزار خطاب یافتگان میں سے صرف ۱۲ نے خطابات واپس کئے ہیں گورنمنٹ نے عدم تعاون کی ایجی ٹیشن کے متعلق ہندوستان کا کوئی اخبار بند نہیں کیا۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

فوجی سپاہیوں پر قاتلانہ آتشبازی

لنڈن ۱۶ فروری ۔ جونہی کہ میلو سٹیشن سے ٹرین جس میں علاوہ مسافروں کے ۱۰ فوجی سپاہی بھی تھے ۔ کلارنی کو روانہ ہو رہی تھی ۔ دو آدمی پستول لے کر انجن پر جا چڑھے ۔ ڈرائیور وغیرہ کو دھمکایا ۔ جب ٹرین آہستہ ہو گئی ۔ تو اس گاڑی کو جس میں سپاہی تھے ۔ دونو طرف سے ۵۰ آدمیوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا ۔ آدھ گھنٹے تک ہوتا رہا ۔ ایک سارجنٹ مارا گیا ۔ اور ایک افسر معہ ۵ سپاہیوں کے زخمی ہوا ۔ ان مفسدوں نے رائفلیں اور سامان پر قبضہ کر لیا ۔

ڈبلن کی بندش کا اعلان

ڈبلن کا اعلان ہے ۔ کہ اس قسم کے واقعات کے دوبارہ ہونے پر ان زمینوں سے گھروں کی بندش کی جائیگی ۔ جہاں [illegible] ہے ۔

سن فین لیڈر گرفتار

لنڈن ۱۴ فروری ۔ مسٹر جیرالڈ جوسن فینیوں کے محکمہ اشاعت کا سرگروہ ہے ۔ ڈبلن میں گرفتار کر لیا گیا ۔

سن فائنروں کے ہاتھوں نقصان جان

لنڈن ۔ ۱۱ فروری ۔ جنوری ۱۹۱۹ء سے لے کر ۵ فروری ۱۹۲۱ء تک سن فائنروں نے ۷۰ کچہریاں تباہ کیں ۔ اور ۵۸۸ پولیس بارکیں ۔ ۴۲ پولیس مین مارے گئے اور ۹۶ مجروح ہوئے ۔ ۵۷ فوجی مارے گئے اور ۱۳۴ زخمی ہوئے ۔

مانچسٹر میں آتشزدگیاں

لنڈن ۱۳ فروری ۔ مانچسٹر کے علاقہ میں چند آتشزدگیاں وقوع میں آئی ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ یہ سن فینیوں کی کارروائی ہے ۔ چار مقامات پر آگ ایک ہی دفعہ لگی ۔ [illegible] کے کارخانہ کی کھڑکیوں سے آگ نمودار ہوئی ۔ اور [illegible] تیل کے کارخانے کو بھی آگ لگ گئی جس سے ایک بجے زور کا دھماکا ہوا ۔ وقت پر آگ بجھانے والا انجن بھی پہنچ گیا ۔ آگ کو زیادہ بھڑکنے نہیں دیا گیا ۔ دو آتشزدگیاں اولڈہم اور راک ہیڈل میں وقوع میں آئیں ۔ اور رول کے کارخانہ کو بہت نقصان پہنچا ۔ اولڈہم میں دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔ دوسرے لوگوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں ۔

عراق عرب

عراق عرب میں امن

(لنڈن ۱۵ فروری) وزیر جنگ کا اعلان ہے ۔ کہ جو

مہمات کا خاتمہ

مہمات عراق میں شورش کی وجہ سے اختیار کی گئی تھیں ۔ ان کا کامیابی کے ساتھ خاتمہ ہو گیا ۔ اسلحہ کی فراہمی تسلی بخش طریقہ سے ہو رہی ہے ۔ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ [illegible] عراق کی حال کی رپورٹوں میں صرف ان فوجوں کے ہٹانے کا ذکر ہے ۔ جو گذشتہ سال ہندوستان سے بطور کمک روانہ کی گئی تھیں ۔

متفرق خبریں

پیرس میں بیکاروں کی تعداد

پیرس ۱۲ فروری ۔ ایوان میں بیکاری کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر عمال نے کہا ۔ کہ بیکاروں کی تعداد جنہیں امداد کی ضرورت ہے [illegible] ہے جن میں سے ۳۰۰۰۰ پیرس میں ہیں ۔ وزیر نے ظاہر کیا ۔ کہ مزدوری کے گھنٹوں میں تخفیف غیر ضروری اور غیر ملکی مزدوروں کی واپسی اور صنعتی حلقوں میں مزدوروں کا اجتماع امدادی تدابیر ہوں گی ۔

امریکن اخبار نویسوں کا اظہار افسوس

لنڈن ۔ ۱۱ فروری ۔ امریکن اخبارات میں سر آکلینڈ گیڈس کے بیان کی بنا پر اس مطلب کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں ۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے ۔ ان کے متعلق یونائیٹڈ پریس نے جس کی معرفت امریکہ کو یہ خبریں گئی تھیں سر آکلینڈ گیڈس سے معافی مانگی ہے ۔ لنڈن کے امریکن نامہ نگاروں نے سر آکلینڈ گیڈس کو اظہار افسوس کی چٹھی لکھی ہے ۔

جارجیا میں طوفان

نیویارک ۱۱ فروری ۔ [illegible] واقع جارجیا سے آمدہ ایک تار مظہر ہے ۔ کہ اوکون کے قریب پانی کا طوفان آیا ۔ ۴۰ گورے اور تیس حبشی ہلاک ہوئے ۔ اور ۱۰۰ زخمی ۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں ۔

مصطفےٰ کمال پاشا کو بولشویکوں کی طرف سے رعایتیں

قسطنطنیہ ۱۱ فروری ۔ بولشویکوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کو بہت سی اہم رعایتیں دی ہیں ۔ تاکہ کمال پاشا اتحادیوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کریں [illegible] کہ جیسے بعد لنڈن میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرونگا ۔

یونانیوں کو شکست فاش

قسطنطنیہ سے ایک تار مظہر ہے ۔ کہ [illegible] اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے ۔ کہ یونانی فوجیں جو [illegible] کے محاذ پر [illegible] سے برسر پیکار تھیں [illegible] نقصان ہوا ہے ۔ اس کی تفصیل کے مطابق یونانی فوجوں اور مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں کی تین دن تک نہایت خونریز لڑائی ہوتی رہی ۔ بالآخر یونانیوں کو میدان کارزار سے صاف بھاگنا پڑا ۔ اور فتح مصطفےٰ کمال پاشا کو ہوئی ۔

شرف باریابی

لنڈن ۱۴ فروری ۔ آج ملک معظم نے مسٹر ماسنگو کو شرف باریابی بخشا ۔ آج ملک معظم نے سر علی امام کو بھی شرف باریابی بخشا ۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے ۔

روس میں کوئلہ کی چوری

ماسکو کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ روسی ریلوے پر کوئلہ کی چوری کے باعث حالت بہت خراب ہو رہی ہے ۔ کوئلہ کی کانوں سے کافی مقدار میں کوئلہ بھیجا جاتا ہے ۔ لیکن راستے میں ٹرین کی ٹرین غائب ہو جاتی ہے ۔ ہر طبقے کے لوگ حتیٰ کہ بولشویک کمشنر بھی رہزنی میں شریک ہوتے ہیں ۔

(باہتمام [illegible] قادیان پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | [illegible] | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا" حضرت مسیح موعود

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
نظم
ایڈیٹر
خطبہ
حقیقۃ الرؤیا
اشتہارات
ہندوستان کی خبریں
ممالک غیر کی خبریں

ایڈیٹر۔ غلام نبی ◆ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خاں

نمبر ۷۲ | مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۳۔ رجب ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بروز جمعہ (۱۱ مارچ) اسوقت تشریف لائے۔ جبکہ احباب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں جمع ہو چکے تھے۔ حضور آتے ہی مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھا۔

اسی دن بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم میر محمد اسحٰق صاحب نے وفات مسیح پر لیکچر دیا۔

قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا باقاعدہ انتظام ہو رہا ہے۔ ضلع کے گاؤں کی فہرست بنا کر علیحدہ علیحدہ آدمی مقرر کر دئے گئے ہیں جو ہر گاؤں میں جاکر تبلیغ کریں۔

مکرم خانصاحب منشی فرزند علی صاحب جو رخصت لیکر دارالامان آئے ہوئے تھے اور دینی کاموں میں حصہ لے رہے تھے [illegible] ضروری تار پر واپس [illegible]

نظم
تہنیت نامہ

یہ نظم حضور سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی کے ولیمہ پر بتاریخ [illegible] پڑھی گئی

بادل سرور و عیش کے اُمڈ اُمڈ کر آئے ہیں
خوشی کے شُشدرے پانی کی وہ شکلیں بھر کے لائے ہیں
مسرتوں کی بوندیاں برسینگی اب چمن چمن
ہو جائینگے حقیقۃً ابھی یہ سب چمن چمن
بادل کا سینہ کھل گیا جھالے برسنے لگ گئے
پنجاب رحمت بول اٹھا "فضلاں دے ڈلّے لگ گئے"
سبزے نے فرش مخملی دل کھول کر بچھا دیا
پھر جا بجا گلاب کا اک خط واں رکھا دیا
کلیاں وفور جوش سے چٹکتی ہیں مہکتی ہیں
پپیہے شور کرتے ہیں تو بلبلیں چہکتی ہیں
بشاش ہیں سب اہل دل سرور سا تماشہ ہے
تقریب ہے ولیمہ کی جو سنت ابراہی ہے
اس شاہ کا ولیمہ ہے جو دین حق کا شاہ ہے
جس کے مرید ہادی ہیں جسکا عدو گمراہ ہے
جو حسن اور احسان میں مسیح کی نظیر ہے
فقیر ہے امیر ہے۔ نذیر ہے بشیر ہے
فرزند ہے دلبند ہے ذاتی ارجمند ہے
وہ مظہر حق و علا۔ اللہ کو پسند ہے
وہ راز دان حمد ہے محمود خاص و عام کا
یہ نام ہے اور کام بھی مقام بھی انجام بھی
خود فضل ہیں یہ فضل عمر اور مظہر قدیر ہیں
معین ہیں نصیر ہیں۔ علمی کے دستگیر ہیں

محفوظ الحق علمی (مولوی فاضل)

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر مالیر کوٹلہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے لاہور سے مالیر کوٹلہ جاتے ہوئے سٹیشن امرتسر پر بعض احباب نے ملاقات کی۔ لدھیانہ کی جماعت سٹیشن پر موجود تھی۔ اور اسی نے شام کی دعوت کا انتظام کیا۔ کھانا ویٹنگ روم میں کھلایا گیا جو پُر تکلف تھا۔ مالیر کوٹلہ کے سٹیشن پر جناب نواب محمد علی خان صاحب اور ان کے صاحبزادے اور مولانا ثاقب شیخ صاحب، اوگان اور منصب علی خان صاحب اور دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ حضور بذریعہ موٹر شیروانی کوٹ پہنچے۔

۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو سیکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر کا اعلان ہوا۔ جلسہ گاہ جناب نواب محمد علی خان صاحب کا شہر والا مکان تجویز ہوا تھا۔ تین آدمیوں کا ایک وفد افغانان مالیر کوٹلہ کے پاس بھیجا گیا کہ وہ لیکچر میں شامل ہوں۔ مخالف مولوی صاحبان کی طرف سے پوری کوشش کی گئی۔ کہ کوئی شخص جلسہ وعظ میں شامل نہ ہو۔ خانہ بخانہ کوچہ بکوچہ اور مسجد بمسجد مولوی صاحبان کے کارندے گئے۔ کہ اس وعظ میں مت آئیں۔ تاہم مجمع ہماری توقعات سے زیادہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مالیر کوٹلہ مختلف وجوہات سے ایک مردم خیز شہر ہے اور وہاں کی پبلک نہایت ہی اعلیٰ حالت میں ہے۔ پٹیالہ۔ نابھہ۔ سنگرور۔ لدھیانہ اور ارد گرد کے اور مقامات سے احمدی ڈیڑھ سو کی تعداد میں آگئے تھے۔ مالیر کوٹلہ کے لوگوں میں جو جلسہ میں تھے ان میں معلوم ہوا ہے کہ ہندو زیادہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز بھی مسجد احمدیہ میں ہی پڑھائی۔ اور اس کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کو باقاعدہ چلانے کے لئے جناب نواب محمد علی خان صاحب نے خان محمد احسان علی خان صاحب بخشی مالیر کوٹلہ کو صدر تجویز کیا۔ جس کی تائید مولانا محمد نواب خان صاحب ثاقب نے کی۔ صدر جلسہ نے کہا کہ۔

صاحبان! جیسا کہ مشتہر ہو چکا ہے اس وقت حضرت جناب مرزا صاحب سرگروہ جماعت احمدیہ آپ کے سامنے تقریر فرمائیں گے جس کا موضوع صداقت اسلام ہو گا پہلے تلاوت کلام پاک ہو گی۔ پھر ایک نظم پڑھی جائیگی پھر تقریر ہو گی۔ جن صاحبان کو اس کے متعلق کچھ پوچھنا ہو وہ صبح شیروانی کوٹ جا کر دریافت کر سکتے ہیں۔

جناب صدر کے بیٹھنے کے بعد جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے سورہ بنی اسرائیل کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا۔ اور کہا کہ جناب پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا ہے کہ جن صاحبوں نے کچھ پوچھنا ہو وہ صبح شیروانی کوٹ تشریف لا کر پوچھ لیں۔ لیکن ممکن ہے بہت سے لوگ دوری کے عذر سے وہاں نہ جا سکیں۔ اسلئے میں حضرت صاحب کی اجازت سے جناب صدر صاحب کے بیان پر اتنا اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو صاحب وہاں جا سکیں وہ وہاں ملاقات کریں۔ لیکن جو صاحب وہاں نہ جا سکیں ان کی آسانی کے لئے حضرت نے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت اور اس طرح عطا فرمایا ہے کہ حضور ایک بجے یہاں تشریف لے آئینگے۔ اور ڈھائی بجے تک یہاں ملاقات کرینگے۔

اسکے بعد بابا فضل کریم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نظم ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

پڑھی۔ اور پونے آٹھ بجے حضرت اقدس کی تقریر شروع ہوئی۔ سورہ نور کا پانچواں رکوع از ابتدا تا انتہا تلاوت فرمایا اور بتایا کہ کس طرح تمام مذاہب میں اختلاف ہے۔ خدا کے وجود سے لیکر دیگر تمام امور ایمانیہ اور عملیہ میں کتنا تفرقہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کہتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ لوگوں نے مذہب پر غور نہیں کیا۔ ہر ایک شخص اسلئے کسی مذہب کا پیرو ہے۔ کہ وہ ماں باپ سے سنتا آیا ہو۔ کہ وہ ہندو یا مسلمان ہے۔ اور اسی پر لڑنے کو تیار ہے مگر اپنے مذہب کو نہیں جانتے۔

پھر فرمایا۔ اسلام بھی سچا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا ثبوت دیتا ہے۔ اس پر حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے بیان کئے۔ اور اسی ضمن میں مسٹر گاندھی اور آنحضرت صلعم کا مقابلہ کیا۔ پھر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا۔ پھر سوال کیا کہ کیا قرآن کے اصول کے مطابق مسلمان سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور اس مقام پر آپ نے حضرت اقدس کی صداقت کو پیش کیا اور کہا کہ قرآن کے بتلائے ہوئے اصول سے مسلمان سچے نہیں ٹھہرتے وہی راہ ہیں۔ یا تو آپ کو ماننا ہو گا قرآن کو سچا ثابت کیا وہ حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر صداقت اسلام کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔ تقریر کا آخری حصہ بڑے ہی جوش کا تھا۔ دو گھنٹے تک یہ تقریر ہوئی۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن جب حضور ایک بجے کے بعد تشریف لائے تو دو صاحب آئے۔ ایک صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ ابن مریم کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے مختصر تقریر فرمائی جو پھر درج ہو گی۔ وہاں سے حضور سٹیشن پر پہنچے۔ آج جس گاڑی میں حضور نے لدھیانہ آنا تھا۔ وہ گھنٹہ سوا گھنٹہ لیٹ ہو گئی۔ عاجز (مہر محمد خان) کے والد افضل محمود خان صاحب جاگیردار اور عاجز کے نانا جناب خان صاحب قادر بخش خان صاحب (جناب مولانا ثاقب صاحب کے والد ماجد) نے سٹیشن پر ملاقات کی۔ سٹیشن پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور ان کے صاحبزادے اور دیگر احمدی احباب بھی حاضر تھے۔ لدھیانہ کی جماعت نے استقبال کیا۔ شب کی دعوت جناب ماسٹر قادر بخش صاحب کے ہاں تھی۔ وہاں پر مستورات نے بیعت بھی کی۔ قیام حضور کا سٹیشن کے متصل رہا۔ صبح پانچ بجے لدھیانہ سے ڈاک میں سوار ہو کر امرتسر پہنچے۔ دو گھنٹہ تک سٹیشن پر قیام رہا۔ جماعت کے احباب نے بعد میں حاضر ہو کر ملاقات کی اور پھر ۹ بجے بٹالہ سے سوار ہو کر سب سے پہلے حضور کا تانگہ قادیان میں پہنچا۔ اور حضور نے خطبہ جمعہ پڑھ کر نماز پڑھائی۔ فالحمد للہ ۔

سیدوالہ میں احمدیہ جلسہ

ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ مارچ کو منعقد ہو گا۔ احباب احمدیہ تحصیل جڑانوالہ تحصیل اکاڑہ کے خصوصاً اور باقی صاحبان عموماً جلسہ ہذا میں تشریف لا کر جلسہ کو بارونق بنانے کی کوشش فرماویں۔

الراقم نیاز مند نور محمد سکرٹری انجمن احمدیہ
سیدوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

اچھے اخلاق بناؤ

آخر میں ایسے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ساری دنیا میں کام کرنے والی چیز اخلاق ہے۔ اچھے عادات اور اخلاق کو انسان ہر جگہ عزت اور فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ ہندو دکانداروں کو دیکھا گیا ہے۔ گاہک کو دور سے ہی آتا دیکھ کر بلانے لگ جاتے ہیں۔ آئیے جی۔ آئیے جی۔ مگر مسلمان دکاندار گاہک کے ساتھ سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں سے تجارت نکل کر دن بدن ہندوؤں کے ہاتھ جا رہی ہے۔ کیونکہ گاہک انہی دکانداروں کے پاس جاتے ہیں۔ جو اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ اسی طرح وکیلوں اور دیگر پیشہ وروں کا حال ہے۔ انہی کے پاس زیادہ لوگ جاتے ہیں۔ جن کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ تم اچھے اخلاق بناؤ۔ تاکہ تمہارے اپنے دل میں اطمینان پیدا ہو۔ اور لوگوں کے دلوں میں تمہاری قدر اور عزت ہو۔

پھر دنیاوی ترقیات بھی اخلاق پر ہی منحصر ہوتی ہیں۔ لڑنا جھگڑنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری اور بددیانتی کرنا یہ سب بری باتیں ہیں۔ انسان ان سے بدنام ہو جاتا ہے۔ اور بدنام انسان کوئی مفید اور اعلیٰ درجہ کا کام نہیں کر سکتا۔ تم تمام بری باتوں سے بچو اور اچھی باتیں حاصل کرو ۔

پھر اپنی طبیعتیں خوش بناؤ۔ رنجیدہ اور پژمردہ مت بناؤ۔ خود خوش رہو۔ اور دوسروں کے ساتھ خوشی اور اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر تم ان باتوں کو یاد رکھو گے۔ تو بہت فائدہ اٹھاؤ گے ۔

ذکر فان الذکری تنفع المومنین

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کی بہت ضرورت ہے۔ اب پھر بطور یاد دہانی یہ چند الفاظ معروض خدمت ہیں۔

اس درخواست کی طرف احباب کی فوری توجہ درکار ہے۔ یکم اپریل کو مدرسہ کا نیا سال شروع ہوگا۔ جن دوستوں نے بچوں کو بھیجنا ہو وہ ضرور یکم اپریل تک بھیج دیں۔ اور اگر بعض مدارس میں چہارم پرائمری کا امتحان یکم اپریل تک ختم نہ ہوتا ہو تو ہمیں اطلاع دیں تاکہ ہم کچھ دن اور بڑھا دیں۔ والسلام۔ خاکسار عبدالرحمن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان ۔

حقہ نوشی

ایک صاحب منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حقہ ترک کرنے کی کوشش میں ہوں مگر جسمانی تکالیف بہت ہوتی ہیں۔ اور نیز مشکل یہ ہے کہ حقہ چھوڑ کر ذرا بیمار ہوتا ہوں تو تمام لوگ جو آتے ہیں وہ مجھ کو حقہ پینے کی ترغیب دیتے ہیں یا حقہ لا کر آگے رکھ دیتے ہیں۔

ان صاحب اور ایسے دیگر صاحبان کے جواب میں عرض ہے کہ۔

(۱) یہ تمام جسمانی تکالیف عارضی ہیں۔ چند دن صبر سے کام لیں۔ انشاء اللہ سب جاتی رہیں گی۔

(۲) دوسرے یہ کہ کچھ عزم کی بھی ضرورت ہے۔ خصوصاً جوان آدمی کے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ کہ صبح عزم کرے اور شام کو یا دو تین دن کے بعد پھر فسخ کر دے۔ آپ لوگ اولوالعزم انبیاء کے پیرو اور اولوالعزم خلیفہ کے مرید ہیں۔ اگر آپ نے بھی ذرا ذرا سی بات پر عزم توڑ دیا۔ تو بہت ہی رنج و افسوس کی بات ہوگی۔

(۳) تیسرے وہ لوگ جو عمر رسیدہ ہیں۔ اور حقہ کم کرنا چاہتے ہیں یا جو جوان مگر ضعیف ہمت ہیں وہ یہ عہد کریں کہ ہم حقہ مجلس یا کسی شخص کے ساتھ مل کر نہیں پئیں گے۔ اگر بہت خواہش ہوئی۔ تو گھر میں جا کر خود اپنے ہاتھ سے بھر کر تنہائی میں پئیں گے۔ اس طرح امید ہے کہ حقہ کی عادت بہت کم ہو جائیگی۔ مجلس میں جب پیش کیا جائے۔ تو صاف کہہ دیں کہ ہم نے عہد کیا ہے کہ کسی کے ہمراہ یا کسی کے سامنے نہ پئیں گے اور جب ضرورت ہوگی۔ تو گھر میں تنہائی میں پی لینگے ۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگرچہ بوقت ضرورت وہ کچھ حقہ نوشی کر لینگے مگر زیادہ نہیں پی سکیں گے۔ کیونکہ حقہ کیلئے لازمی شرط ہے اور بعض آدمی تو پی ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ اور دوست انکے ساتھ شریک نہ ہوں۔ اس طرح صرف اشد ضروری حصہ تمباکو نوشی کا رہ جائیگا اور باقی سب اسراف نکل جائیگا۔ پھر امید کیجاتی ہے کہ چند دن اس طرح پینے سے کسی دن طبیعت تنگ آ کر اتنی عادت بھی جاتی رہیگی۔ ان دو شرطوں کو یاد رکھو کہ اگر پینا بھی ہو تو ایک تو کسی سے حتی کہ ملازم سے بھی ہرگز نہ بھروایا جاوے۔ دوسرے ہمیشہ تنہائی میں پیا جائے۔ اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ المعلن خاکسار ناظر تعلیم و تربیت قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں اصلی موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں۔ خوشنمائی اور زیبائش انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ چاندی اور چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بے احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کے ساتھ چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت ایک مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار بنانے۔ کنٹھا پرونے۔ بالیوں میں ڈالنے اور پھولوں وغیرہ میں پہننے کے لئے معمولی موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ نفیس رنگ اور خوبصورتی کے لحاظ سے بطور ایک بیش بہا تحفہ کے مستورات کو دینے کے لئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی۔ قیمت تین روپیہ فی درجن۔ ہماری صداقت اور ان زیورات کی شان بڑھانے کیلئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن ضرور ہی طلب فرماویں۔ ملنے کا پتہ :- شیخ محمد انوار الدین پانی پت۔

خوبصورت مورنما مقراض

ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی مقراض جو بند ہو کر خوبصورت مور بن جائے۔ اور کھلی ہوئی قینچی کا کام دے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ لہذا اگر آپ جدید ہندوستانی کاریگری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہیں تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

قیمت نہایت واجبی ہے۔

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت

بہشتی مقبرے کے لئے زمین فروختنی ہے

دار الضعفاء العینی و مکانات جو حضرت میر ناصر نواب صاحب مقبرہ بہشتی کے پاس غرباء کے لئے بنوائے ہیں) کے ملحق جانب جنوب ایک زمین مالکی قابل فروخت ہے۔ اہل حاجت احباب کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ مجھ سے جلد خط و کتابت کریں۔ اسی زمین کے ساتھ ایک حصہ ملکیت حافظ روشن علی صاحب مولوی شادی خان صاحب کی ہے۔ رجسٹری انہی کے پاس ہے۔

سید احمد نور کابلی ۔ قادیان

(اشتہار)

بشارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل رض کا بنایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کما سکتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نسبت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ:۔ ”برائے امراض چشم بسیار مفید است“

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول [illegible] فی تولہ۔ اصلی ممیرا [illegible] فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع یختنی المعاصر قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ سلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

المشتہر۔ احمد نور تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

ھوالشافی ھوالشافی

[illegible]

مجرب المجرب ادویات

(مکمل فہرست کارڈ لکھ کر طلب فرماویں)

سرمہ نور

برسوں کی دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ دنوں کے استعمال سے پرانی سرخی چند دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ غرض اس کا استعمال آنکھوں کو روشن اور دیگر تمام شکایات دور کر کے آئندہ اچانک پیدا ہونے والی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف ایک روپیہ

حب اکسیر

یہ بفضل تعالیٰ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لے آتی ہے۔ اس کے سامنے تمام مقویات ہیچ ہیں غرض یہ بوڑھوں کو دوبارہ زندگی بخشتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ۔

روغن اکسیر

یہ پٹھوں کو درست اور اعصاب کو شرطیہ حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیتا ہے۔
قیمت صرف ۲ روپیہ

سفوف جار

یعنی مدد کرنے والا۔ اگر بدن نحیف آنکھیں اندر کو گڑی ہوئی ہوں۔ جب ذرا دوڑے تو دم پھول گیا۔ دائمی نبض کی شکایت۔ معدہ میں فتور۔ مادے کا اخراج۔ تمام اعضاء رئیسہ کمزور جسم میں سستی۔ کمر میں درد وغیرہ وغیرہ ہو تو یہ سفوف انشاء اللہ ضرور تندرستی کا منہ دکھا دیگا۔ قیمت صرف دو روپیہ

ملنے کا پتہ
حکیم عطا محمد قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۲۱ء میں صرف سب اوورسیئر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال ۸۰ طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء سے اوورسیئر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہو چکے جنوری ۱۹۲۳ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر بہت اچھے ریمارک لکھے اسکول ہذا میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ، ڈرافٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کے لئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر:- سید احمد حسن منیجر و الہ سنگھ پال انجینئر پرنسپل

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ دودھ آک ایک پاؤ میں مسلسل کھرل کر کے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں جب قرص اچھی طرح خشک ہو جائے قرص مذکور کو سات تولہ سوت دیسی میں لپیٹ کے محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کونڈہ [illegible]۔ بہت عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائے گا۔ کشتہ ہذا ایک تولہ مومیائی درجہ اوّل ۱/۴ تولہ دونوں کو پھر [illegible] میں کھرل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ بوڑھے اصحاب ضعف اعصاب درد کمر۔ درد پشت ضعف کے لئے اکسیر ہے۔ راقم کا معمول اور مجرب ہے۔ قیمت [illegible] خوراک [illegible] جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر مفتی محمد عبداللہ ضیاسی نروٹ جیمل سنگھ
ضلع گورداسپور (پنجاب)

بات یہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا وہ کہتا ہے اگر ہو تو میں اس طرح کر دوں۔ طالب علموں کے پاس بھی چونکہ کچھ نہیں ہوتا اسلئے وہ کہتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کچھ ہوگا تو ہم سب کچھ قربان کر دینگے۔ لیکن جب وقت آتا ہے۔ تو کچھ بھی نہیں کرتے۔ سب سے پہلے تو طالب علم جس فرد اور جس قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق کہتا ہے کہ لوگ اس کے لئے کیوں سب کچھ قربان نہیں کر دیتے۔ مگر جب اس پر بوجھ پڑتا ہے تو وہ ان سے بھی گیا گذرا ہو جاتا ہے۔ جن پر ہنستا تھا۔

خیالی پلاؤ پکانیوالے

تم کالج سے نکلنے والے ہو۔ تمہارے دل میں بھی کئی خیال ہونگے۔ اور تم نے بھی بڑے بڑے ارادے کئے ہونگے۔ مگر یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ اصل اسی وقت کہی جائیگی جب تم عملی زندگی میں ان کو اختیار کرو گے۔ اور ان کو پورا کر کے دکھاؤ گے۔ ورنہ یاد رکھو۔ جو شخص خیالی پلاؤ زیادہ پکانے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ زیادہ ناکام ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ ایسے شخص دماغ سے زیادہ کام لیتے ہیں اور جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ عملی طور پر بہت کم کام کرتے ہیں۔

خیالی پلاؤ نہ پکاؤ

پس پہلی نصیحت میں تم کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمہارے لئے موت اور زندگی آنے والی ہے۔ موت تو اس حالت سے نکلنا ہے جس میں اب تک تم رہے ہو۔ اور زندگی دوسری حالت ہے جس میں تم خواہ ملازمت کرو یا کالج میں داخل ہو جاؤ۔ یا کوئی اور کاروبار کرو۔ اس کے لئے تم خیالی پلاؤ نہ پکاؤ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اس سے یا تو ایسا زنگ لگ جائیگا کہ تمہیں عملی طور پر کام کرنے کی توفیق نہ ملیگی۔ یا پھر تم مایوس ہو کر ناکام ہو جاؤ گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ آج کل چونکہ اکثر طالب علم خیالی پلاؤ پکاتے ہیں اور بڑے بڑے منصوبے باندھتے ہیں۔ جنہیں گورنمنٹ پورا نہیں کر سکتی۔ اور اگر ان کی اپنی گورنمنٹ ہوتی۔ تو وہ بھی پورا نہ کر سکتی۔ اسلئے وہ اپنے منصوبوں سے مایوس ہو کر سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہماری دشمن ہے۔ اور ہماری ترقی کو روکنا چاہتی ہے۔ اگر طالب علم خیالی پلاؤ نہ پکائیں۔ تو انہیں عملی زندگی میں آکر مایوسی نہ ہو۔ اور نہ وہ گورنمنٹ کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے خلاف ہو جائیں ؎

اپنے لئے آپ انعام تجویز نہ کرو۔

تمہیں آئندہ زندگی کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور خوب زور کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ لیکن اپنے لئے انعام تجویز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جس طرح روحانی زندگی کا انعام دینے والا خدا ہی ہے اسی طرح اس زندگی کا انعام دینے والے دوسرے ہیں۔ انسان کا اپنا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو تیار کرے۔ نہ کہ اپنے لئے انعام بھی خود تجویز کرے۔

پس میری ایک نصیحت یہ ہے کہ اپنے ذہنوں سے ایسے خیالات نکال دو۔ اور پھر آئندہ زندگی کے لئے تیاری کرو اور موجودہ حالت کی فکر رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ ٹھیک ہے یا نہیں ؎

مرکز سے تعلق قائم رکھو

دوسری نصیحت میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں تم نے جو تعلیم حاصل کی ہے۔ تمہیں آنیوالی زندگی میں اسے خرچ کرنے کا موقع ہوگا۔ تم نے یہاں تعلیم کے دوران میں روحانی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ اس کے متعلق بھی تمہارا امتحان ہوگا۔ کئی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ جب تک یہاں رہتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن باہر جا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں رہ کر سلسلہ سے بڑا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن باہر جا کر اس تعلق کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جس طرح حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا کہ جہاں کے لوگ تمہاری بات نہ سنیں۔ وہاں کی گرد بھی اپنے پاؤں سے جھاڑ آنا۔ اسی طرح وہ کرتے ہیں۔ تم بھی یہ غور کرو کہ یہاں کی زندگی تمہارے لئے بیج کی طرح ہوگی۔ جو آگے بڑھتی رہے گی اور اس کے شگوفے نکلتے رہینگے۔ اگر ردی کی طرح ہے تو تم جانے کے وقت جھاڑ کر جاؤ گے۔ اگر بیج کی طرح ہے۔ تو بیج کی طرح ہی اس کی حفاظت کرنے سے تمہیں زندہ و پھل ہو سکے گا۔ ورنہ نہیں۔ اور بیج کے رکھنے کا یہی قاعدہ ہے کہ اسے انسان تر و تازہ رکھے۔ اور گھن نہ لگنے دے۔ تمہارے لئے اس بیج کو محفوظ رکھنے کا یہ طریق ہے کہ مرکز سے تعلق رکھو۔ اس وقت تمہاری حالت اس کونپل کی طرح ہے۔ جو باڑ کے اندر ہو۔ اور جسے کوئی جانور نہ کھا سکتا ہو۔ اگر تم باڑ کے اندر رہو گے۔ تو محفوظ رہو گے۔ اور اگر تم فیصلہ کر لو کہ جو چیز تمہیں یہاں ملی ہے۔ وہ تمہارے لئے مفید ہے۔ تو تمہیں اس کی حفاظت کرنے کا بھی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ اور حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ مرکز سے تعلق مضبوط رکھو۔ اور اس میں کبھی کمزوری نہ آنے دو۔ اگر تم اس طرح کرو گے۔ تو جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے وہ نہ صرف محفوظ رہیگا۔ بلکہ اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جائیگا اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

دل صاف کر کے جاؤ

اسکے بعد میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جہاں انسان رہتا ہے۔ وہاں کے لوگوں سے چونکہ اسے تعلق پیدا ہو جاتا ہے اسلئے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان سے تکلیفیں بھی پہنچتی ہیں اور فائدے اور آرام بھی پہنچتے ہیں۔ لیکن لوگوں کا قاعدہ ہے کہ آرام کو بھول جاتے ہیں اور تکالیف کو تازہ رکھتے ہیں۔

یہاں جو تم دو تین چار یا سات آٹھ سال رہے ہو۔ ان میں جن لوگوں کے ساتھ تمہارا تعلق رہا ہے۔ ان کی نسبت ممکن ہے تمہارا یہ خیال ہو۔ کہ فلاں وقت یہ تکلیف پہنچی تھی۔ اور فلاں وقت یہ۔ اور اس قسم کی باتیں تم نہیں بھولو گے یاد رکھو۔ جہاں سے متعلق ایسی باتیں جو لوگ اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ وہاں سے ان کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ شریف انسانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اچھی باتوں کو یاد رکھتے۔ اور تکلیف دہ باتوں کو بھول جاتے ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ لوگ اچھے سلوک زیادہ کرتے ہیں۔ اور تکالیف کم لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں۔ مگر لوگ چونکہ تکالیف کو زیادہ یاد رکھتے ہیں اور سلوک کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں۔ اسلئے تکالیف زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ ایک شخص کسی جگہ رہتا ہے۔ اور روزانہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔ وہ اگر ایک دن بھوکا رہے۔ تو اسے یہ بات یاد رہے گی۔ اور ہر روز کا کھانا بھول جائے گا۔ تو تکالیف کو یاد رکھنا ہے۔ اور یہ یاد رکھنا عیب ہے کمزوری ہے۔ مگر اس تکلیف دینے والی بات میں۔ اثر ہوتا ہے کہ زیادہ درستی ہے۔ اگر انسان اس کے خلاف طبیعت بنائے۔ یعنی نیک سلوک کو یاد رکھے۔ اور تکلیف کو بھلا دے۔ تو اسے اچھی باتیں ہی یاد رہینگی اور ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں اچھی باتیں ہی یاد رہتی ہیں۔

اور ایسی باتیں جن سے انہیں تکلیف پہنچی ہو۔ بھول جاتی ہیں تو تکلیف دہ باتوں کو یاد رکھنے سے قلب اور دماغ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ سخت خراب نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ سخت ناشکری کی بات ہے کہ تکلیفوں کو جو کم ہوتی ہیں۔ یاد رکھا جائے۔ اور آراموں کو جو زیادہ ہوتے ہیں بھلا دیا جائے۔ کئی لوگ معمولی معمولی باتوں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ تکلیف تو یاد رکھتے اور آرام کو بھول جاتے ہیں۔ اور کسی سے ناچاقی کی وجہ سے مرکز سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر کسی آدمی سے ان کی لڑائی ہو تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ جس سے اس کا تعلق تھا وہ بھی بُرا ہے مگر لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ جس سے لڑائی ہو۔ اس کی قوم اسکے مذہب تک کو گالیاں دینے لگتے ہیں۔ حالانکہ کوئی قوم ایسی نہیں جو ساری کی ساری بُری ہو۔ مغل، پٹھان، سید، قوم میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ اسی طرح کوئی مذہب ایسا نہیں جو سارے کا سارا بُرا ہو۔ ہاں ایک مذہب ایسا ہے جو سارے کا سارا اچھا ہے اور وہ اسلام ہے۔ مگر سارے کا سارا کوئی مذہب بُرا نہیں۔

پس اگر کسی انسان سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس ایک کی وجہ سے ساری قوم، مذہب اور سلسلہ پر حرف نہیں آ سکتا۔ خواہ کوئی انسان کتنا بڑا ہو تو بھی وہ بُرائی اسی سے تعلق رکھیگی سلسلہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ تمہارے دلوں میں اگر استادوں، ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کے متعلق کوئی شکایت ہو۔ تو اسکو یہاں سے جانے سے پہلے نکال دو۔ تاکہ وہ ایک خار پیچ کی طرح تمہارے ساتھ نہ جائے۔ تم اچھی باتوں کو یاد رکھو۔ اور سب بُری باتوں کو بھلا دو۔

قادیان آنے کی کوشش کرو

اسکے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہیں بار بار قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص گھر سے مال لیکر ڈاکوؤں میں جائے۔ تم گھر سے اسی طرح جا رہے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے مال کی حفاظت کرو۔ اور اس عمدگی سے کرو کہ ڈاکو بھی تمہارے ساتھ ہو جائیں اور بجائے تم سے مال چھین کر تمہیں نقصان پہنچانے کے تمہارے مددگار بن جائیں اور ہو سکتا ہے کہ تم اس کی حفاظت نہ کرو اور گھر سے نکل کر دو ہی قدم چلنے پر تم سے چھین لیں۔ اگر تم یہ خیال کرو گے۔ کہ تمہیں ایسے شخصوں میں جانا ہے۔ جو تم سے تمہارا مال چھیننے کی کوشش کریں گے۔ اور تمہیں احتیاط کرنے کی ضرورت ہے تو ۹۹ فیصدی امید ہے کہ حفاظت کر سکو گے۔ اور اگر اسکے خلاف کرو گے تو ۹۹ فیصدی خطرہ ہے کہ تم لوٹ لئے جاؤ گے۔ کیونکہ جو چوکس رہتا ہے وہ اپنی حفاظت کرتا ہے اور جو غافل ہو جاتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ تم اگر خطرہ کو محسوس کرو گے تو چوکس رہو گے۔ اور جب چوکس ہو گے۔ تو دشمن کے وار سے محفوظ رہو گے۔ لیکن اگر غافل ہو جاؤ گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔

ہم کیوں سیاست میں حصہ نہیں لیتے

پھر ایک بات یہ دیکھو کہ ہم نے اس گورنمنٹ کو اور کسی اور گورنمنٹ کے عیب سمجھے ہیں۔ عیب ہر گورنمنٹ میں ہوتے ہیں۔ اس میں بھی ہیں۔ وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس گورنمنٹ میں کوئی نقص نہیں۔ ان کے سامنے جو نقائص پیش کئے جاتے ہیں تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس گورنمنٹ میں کوئی عیب نہیں۔ اسلئے ہم اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے۔ بلکہ ہمیں گورنمنٹ کے عیب دوسروں کی نسبت بہت زیادہ معلوم ہیں۔ اور ہم بہت زیادہ زور کے ساتھ ان کے خلاف آواز اٹھا سکتے ہیں مگر گورنمنٹ کے عیب کی نسبت ساری دنیا میں جو عیب ہے وہ چونکہ بہت بڑا ہے اسلئے ہم اپنی ساری طاقت اس کے دُور کرنے میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور ہمارے کام کرنیوالے کم ہیں۔ اگر ہمارے سارے آدمی گورنمنٹ کے پیچھے پڑ جائیں۔ تو اصل کام کرنے سے رہ جائینگے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان عاجل ہے یعنی جلدی حاصل ہونیوالے نفع کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور یہ صاف بات ہے۔ کہ سیاسیات کے متعلق چونکہ انسان سمجھتا ہے کہ ابھی کوئی عہدہ مل جائیگا۔ اس لئے اپنی ساری کوشش اسی میں صرف کر دیتا ہے۔ اور دوسری طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے۔ کہ سیاسیات میں پڑنے والے سب لوگوں کو عہدے نہیں مل جاتے۔ لیکن عہدوں کی امید پر ہی لوگ جوش میں ہوتے ہیں۔ اور اس میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوسری طرف توجہ نہیں کر سکتے۔

ہمارے سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی اور بھی وجوہ ہیں مگر یہ بڑی وجہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں۔ ہماری ساری کی ساری جماعت اپنی ساری قوت اور سارا زور اشاعت اسلام پر لگا دے۔ کوئی پیشہ ور ہے تو اپنے پیشہ میں۔ اگر کوئی تاجر ہے تو اپنی تجارت میں۔ اگر کوئی ملازم ہے تو اپنی ملازمت میں اسی بات کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے لئے کوشش کرتا رہے پس سیاسیات میں حصہ لینے سے رکنے کی وجہ ہماری یہ ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر ہماری جماعت سیاسیات میں پڑ گئی۔ تو اصل کام کو بھول جائے گی۔

تمہیں اگر کوئی گورنمنٹ کے نقص اور عیب بتائے۔ تو تم کہو۔ ہم پہلے ہی ان باتوں کو جانتے ہیں۔ مگر چونکہ ان سے بڑا کام ہمیں درپیش ہے اس لئے ان میں دخل نہیں دیتے۔ ہم ان لوگوں سے زیادہ گورنمنٹ کے عیبوں سے واقف ہیں۔ جو شور مچا رہے ہیں۔ مگر ہمیں چونکہ فرصت نہیں۔ اسلئے ادھر توجہ نہیں کر سکتے۔ دیکھو اگر کسی کا بیٹا مر رہا ہو تو کیا اسے یہ فکر ہو سکتا ہے۔ کہ گھر کا پلستر اکھڑ گیا ہے۔ اسے درست کراؤں۔ اسے تو بیٹے کی بیماری کا اور اس کے علاج کا ہی فکر ہوگا۔ اسوقت اسلام کے خلاف یورش ہو رہی ہے۔ اسلام کو بُرے سے بُرے رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام سے لوگوں کو متنفر کیا جا رہا ہے۔ اور اسلام کے مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسوقت ہمیں اگر کوئی فکر ہے۔ تو یہی کہ اسلام کی صداقت دنیا پر ثابت کریں۔ اسلام کی عزت اور وقعت لوگوں کے دلوں میں قائم کریں۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلائیں۔ پس ہم اس کام کو چھوڑ کر اور کسی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔

تمہارے سامنے گورنمنٹ کے نقص پیش ہونگے اگر تمہارا یہ خیال ہوگا۔ کہ اس میں کوئی نقص نہیں تو جب تم کو لوگ نقائص سنائینگے۔ تم حیران رہ جاؤ گے۔ لیکن اگر تمہارا یہ خیال ہوگا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں مگر چونکہ فرصت نہیں اسلئے ان باتوں میں نہیں پڑتے۔ تو تم پر کسی کی بات کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تمہیں دین کی خدمت اور اس کی اشاعت کرنی ہے۔ تم اگر سیاست میں پڑ جاؤ گے تو ادھر سے بالکل رک جاؤ گے۔

ہے۔ پس دنیا کی تمدن بتاتی ہے کہ اس کا پیدا کرنیوالا کوئی ہے۔ اور پیدا کرنے میں اس کی کوئی غرض ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے پیدا کر کے یونہی چھوڑ دیا۔ اتفاق کے معنی ہوتے ہیں جس کام میں سلسلہ نہ ہو۔ لیکن جس میں سلسلہ ہو وہ اتفاق نہیں کہلاتا ؛

مذہب کی ضرورت کا احساس کس طرح ہو سکتا ہے

غرض انسان کی پیدائش کی غرض ہے۔ اور مذہب انسان کے فائدے کے لئے ہے مگر بعض ضرورتیں فوراً محسوس نہیں ہوتیں۔ مثلاً جب ریل نہ تھی تو ہمیں اس کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوتی تھی۔ لیکن آج جب ریل ہو گئی ہے تو جس گورنمنٹ میں نہ ہو۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ ضرورت کی چیز اس میں نہیں یا ڈاک کا جب ایسا انتظام نہ تھا تو اس کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوا تھی مگر جب ہوا تو جہاں نہ ہو وہاں اعتراض ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تک خدا نہیں ملتا اس وقت تک اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن جب مل جائے۔ تو پھر انکار نہیں ہو سکتا اور انسان اس کے بغیر اپنی زندگی کو اچھی طرح نہیں گذار سکتا۔ پس مذہب کی ضرورت کا سوال خدا کی ہستی سے وابستہ ہے۔ اگر خدا ہے تو مذہب کی بھی ضرورت ہے ؛

خدا کی ہستی کا ثبوت

اب سوال ہوتا ہے کہ خدا کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کے ثبوت کا بدیہی اثر یہ ہے کیونکہ یہ بات مسلّمہ ہے کہ ہر چیز کا اثر لازمی ہے۔ اور خدا کا بھی اثر ہونا چاہئے۔ چنانچہ ایک امریکن سائنسدان نے لکھا [illegible] اگر [illegible] ہے تو اسکو ماں باپ سے زیادہ مہربان [illegible] ہم پر ماں باپ سے زیادہ مہربانی کا اظہار کرنا چاہئے۔ [illegible] ہو گئے [illegible] یہ نتیجہ فطرتی مطالبہ تھا۔ پس اگر خدا ہے اور ہم نے اس کو پسند کیا ہے۔ تو ہمیں اس کا ثبوت بھی ملنا چاہئے [illegible] یہ ثبوت [illegible] اس کی عبادت سے معلوم ہوگی [illegible] کہ میں پہلے بتا چکا ہوں [illegible] تعلق رکھنے والوں کو عام دنیا [illegible] ان کو مزا دیتا ہے [illegible] مذاہب [illegible] کہ ان کے خدا نے مکالمہ کیا [illegible]

اور دیگر مذاہب والے اپنے بزرگوں کو۔ گو سب نے اپنے گذشتہ بزرگوں کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمان بھی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا نے کلام کیا۔ اور مسلمان مانتے رہے کہ خدا اپنے پیاروں سے باتیں کرتا ہے مگر تھوڑے عرصہ سے ان میں یہ غلطی آگئی ہے کہ انہوں نے سمجھ لیا۔ خدا نے اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔

اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر

سب مذاہب کے پیرو دعویٰ کرتے ہیں کہ مذہب کی ابتدا میں ایسا انسان [illegible] کہ خدا کلام کرتا تھا۔ اور اب اس سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ مذاہب اپنی اصل حالت پر نہیں رہے۔ لیکن اسلام اب بھی وہ بات پیش کرتا ہے جو مذہب کا مغز اور تمام مذاہب کا طغرائے امتیاز رہا ہے یعنی مکالمہ الٰہیہ۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا نے اپنا کلام دنیا میں پیش کیا۔ اور آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کے فضل سے جاری ہے ؛

مکالمہ الٰہیہ کی ایک مثال

میں اپنا واقعہ پیش کرتا ہوں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر [illegible] کالج سے عراق میں بھیجے گئے تھے۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے اور سرکاری طور پر خبر آئی۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ [illegible] اس سے تھوڑا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے۔ جو بہت بیٹھ کر گئے۔ مجھے خیال تھا۔ کہ [illegible] ماں باپ کا اکیلا بیٹا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ [illegible] بھائی ہیں۔ ماں باپ کا ایک بیٹا ہونے کے خیال سے اور اسکے باپ کے بوڑھا ہونے سے مجھے قلق ہوا۔ ادھر ہمارے میڈیکل سکول کے لڑکوں کو جب اس کی موت کی اطلاع معلوم ہوا۔ تو انہوں نے کہا وہ ملٹری خدمت کرنے سے [illegible] مجھے [illegible] بے حسی پیدا ہونے کے خیال سے [illegible] قلق ہوا [illegible] میں نے صبح کے وقت اپنے بھائی کو یہ بتایا۔ اور انہوں نے اس کے رشتہ دار کو بتایا اور یہ خبر عام ہو گئی۔ اس سے کچھ دنوں کے بعد خبر آئی کہ وہ زندہ ہے دشمن کے قبضہ میں آگیا تھا غلطی سے مردہ سمجھ لیا گیا۔

کیا انسانی دماغ اس خبر کو وضع کر سکتا تھا۔ اگر دماغی اثرات کے ماتحت اس خبر کو رکھا جائے۔ تو ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ دماغ خیالات کے الٹ نہیں دکھایا کرتا۔ حالات اور خیالات کے خلاف کسی امر کا رؤیا میں معلوم ہونا اور پھر اس کا پورا ہو جانا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جن بندوں کا خدا سے تعلق ہوتا ہے انکو خدا خود باتیں بتاتا ہے اور غم و فکر سے انہیں نجات دیتا ہے جیسے دل کو جو اس خبر سے صدمہ ہوا تھا وہ میرے خدا نے اس طرح دور کر دیا۔ اور ہماری جماعت میں سینکڑوں ایسے آدمی ہیں جن سے خدا باتیں کرتا ہے اور ان کو عزت دیتا اور ان کے مخالفوں کو ذلت پہنچاتا ہے اور پہلے مدد کا وعدہ کر کے پھر ایفاء کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کی اگر ساری دنیا بھی مخالف ہو جائے تو ناکام رہتی ہے اور وہ کامیاب ہوتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں خدا کی ہستی کا ثبوت ہیں

حضرت مسیح موعود نے جب دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ تو اپنے بیگانے سب آپکے مخالف ہو گئے اسی لاہور میں آپ پر پتھر پھینکے گئے۔ امرتسر میں ایک موقعہ پر عوام نے [illegible] پھر مولویوں نے آپ پر اقدام قتل کے مقدمے کرائے اور بڑے بڑے ملکر آپکے خلاف زور لگایا۔ لیکن خدا نے آپ کو ان فتنوں کے متعلق قبل از وقت اطلاع دے دی تھی کہ یہ سب [illegible] دور ہو جائینگے۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچا سکینگے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اسی طرح ہوا۔ دنیا آپ کی جماعت کو مٹانا چاہتی تھی۔ مگر کچھ نہ کر سکی۔ اور آپ کی جماعت دن بدن بڑھتی گئی [illegible] نے کہا کہ میں ایک معمولی آدمی ہوں کوئی دنیاوی عزت و وجاہت نہیں رکھتا۔ طاقت و شوکت نہیں رکھتا۔ لیکن خدا نے مجھے بتایا ہے کہ مجھے عزت ملیگی اور تمام دنیا میں میرے ماننے والے پھیل جائینگے۔ اب دیکھو یہ بات کس طرح پوری ہو رہی ہے۔

اسی طرح آپکو خبر دی۔ طاعون آئیگی اور ملک میں پھیلیگی اور قادیان میں بھی آئیگی مگر میرا مکان محفوظ رہیگا چنانچہ اس مکان کے ارد گرد طاعون پڑی [illegible] اس مکان کو [illegible] خدا نے [illegible] کے ذریعہ [illegible] اور دنیا کے [illegible] آئندہ [illegible] نہیں کہ [illegible] ضرورت [illegible] صحیح طریق سے جو اسے [illegible] اور دنیا میں بھی جو خدا سے تعلق [illegible] آئندہ بھی ان کو انعام ملینگے ؛

الفضل

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء

ضرورتِ مذہب

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

۱۸ فروری کی صبح کو لاہور میں جن طلباء کالج نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ ان کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا۔ کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ اس سے کوئی فائدہ ہے۔ ہاں لوگ اگر اسکو بعض ظاہری فوائد حاصل کرنے کے لئے اختیار کرلیں تو برا نہیں۔

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ضرورت دو طرح کی ہوتی ہے (۱) ایک چیز میں ذاتی فوائد انسان کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ مجھے اس کے قبول کرنے میں کچھ فائدہ ہوگا (۲) اپنے نفع کا خیال نہیں ہوتا محض اس چیز کی ذاتی خوبی ہوتی ہے۔ جیسے ماں باپ کا تعلق۔ جوان ہو کر انسان ان کی خدمت کسی فائدہ کے خیال سے نہیں کرتا۔ جو کچھ اسے لینا ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی لے چکتا ہے۔ اس وقت ان کی خدمت کسی فائدہ کے لئے نہیں کی جاتی بلکہ محض ان کے ماں باپ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ساتھ ہی بعض اوقات یہ اخلاق کا خیال ہوتا ہے۔

اب ہم مذہب کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اول اس سے ہمیں کیا فائدہ ہے۔ دوم یہ کہ قطع نظر اس سے اس میں کوئی ذاتی کشش ہے؟ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ تو مذہب میں یہ دونوں باتیں پاتے ہیں۔ یعنی ایک تو اس میں ہمارے لئے موجودہ اور آئندہ کے فوائد ہیں۔ اور دوسرے اس میں ذاتی دلکشی اور خوبیاں بھی ہیں۔ جن کی وجہ سے مذہب سے محبت ہونی چاہیئے۔

مذہب سے لاپرواہی کی وجہ

میرے نزدیک مذہب سے لاپرواہی کی وجہ یہ ہے کہ مذہب پر غور کرتے ہوئے محدود نظر سے کام لیا جاتا ہے۔ لوگ ایسے کام تو کرتے ہیں۔ جو بظاہر ان کے لئے مال حاصل ہونے کا ذریعہ نظر آتے ہیں لیکن مذہب میں چونکہ یہ بات نظر نہیں آتی۔ اسلئے گو اس کو مانتے ہیں۔ مگر محض اسلئے کہ وہ ماں باپ سے سنتے ہیں پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذہب کے لئے بہت دفعہ ان کو مال قربان کرنا پڑتا ہے اسلئے اس زمانہ میں کہ لوگوں کی طبیعتیں مادیت کی طرف مائل ہیں مذہب سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مذہب میں فائدہ نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ مذہب کو استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔ یا اگر استعمال کیا ہے تو غلط طریق سے۔ پس جب مذہب کے استعمال ہی نہ کریں۔ اور اپنی ناواقفیت اور نادانی سے اسے چھوڑ بیٹھیں۔ تو اس کا فائدہ کیا ہو۔ عقلمندی یہ ہے کہ جس چیز کا فائدہ ثابت ہو اسے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ دیکھو بہت سی اشیاء تھیں جن کا استعمال کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔ مگر جب سائنس نے ان کا فائدہ ثابت کردیا تو ان کو قبول کر لیا گیا۔ چنانچہ ہم طب میں ہی دیکھتے ہیں کہ اسبغول یونانی اطباء مدتوں سے استعمال کرتے تھے۔ اور پیچش میں مفید بتاتے تھے۔ مگر ڈاکٹروں نے اس کے ان فوائد کا انکار کر دیا۔ لیکن جب ان کو فوائد معلوم ہوئے۔ تو انھوں نے دوبارہ استعمال شروع کر دیا۔

جو لوگ مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ مگر ان کے عمل کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا۔ ان کا طریق عمل غلط ہوتا ہے۔ تاہم وہ اگر چھوڑتے ہیں۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اپنی طرف سے کوشش کرنے کے بعد انھوں نے چھوڑا ہے۔ لیکن جو لوگ مذہب کو غلط جان کر اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ وہ قابل عزت نہیں ہو سکتے۔ اور اگر دیکھا جائے۔ تو ایسے ہی لوگ بکثرت اہل مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔

طریق استعمال کو دیکھنا چاہیئے

ہر کسی چیز کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا طریق استعمال تو غلط نہیں۔ اگر صحیح طریق کے باوجود نتیجہ برا نکلے تو وہ چیز خراب ہے۔ اور اگر غلط طریق استعمال سے برا نتیجہ ہو تو وہ چیز بری نہیں ہوگی۔ [illegible] اگر موجودہ تجارب میں دیکھا اس کی خوبی کا کوئی انکار [illegible] کرتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بہت سی چیزیں [illegible] ردی سمجھ کر ضائع کیا جاتا تھا۔ مگر یورپ نے ان سے فوائد اٹھائے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں [illegible] کے چھلکے جو ہوتے ہیں۔ جو کہ ضائع ہی جاتے تھے لیکن یورپ نے ان سے کاغذ بنایا اور عمدہ طریق سے استعمال کر کے فائدہ اٹھایا۔

کارخانہ عالم انتظام منتظم کو چاہتا ہے

اب ہم انسان کی حالت پر غور کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ ایسا ہے۔ جیسا سمندر میں حباب۔ اور حباب میں مختلف رنگ جو فوراً مٹ جاتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ اور عالم ہیں۔ دیگر ستاروں کے متعلق تو یقینی تحقیق نہیں مگر [illegible] مریخ کے متعلق خیال ہے کہ اسمیں آبادی ہے۔ انسان کے متعلق جیسا خیال کرتے ہیں تو اس کی پیدائش لغو معلوم نہیں ہوتی۔ اور پھر اسکے لئے جو سامان ہیں وہ کیسے اکمل اور ابلغ ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا۔ دمدار ستارے کے متعلق ایک امریکن ہیئت دان نے شائع کیا تھا کہ وہ زمین سے ٹکرائیگا۔ اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ اس خیال سے بہت سے لوگوں نے یورپین ملکوں میں خودکشیاں کر لی تھیں بعض نے کہا کہ ٹکرائیگا تو نہیں مگر ایسی گیسیں پیدا ہونگی جن سے دم گھٹ جائینگے۔ لیکن وہ دن آیا اور گذر گیا معلوم ہوا۔ وہ ایسے خفیف ذرے تھے۔ کہ زمین پر ان کا کچھ اثر نہ تھا۔ پھر ستاروں کے متعلق یہی مانا جاتا ہے کہ جب وہ زمین کے برابر آتے ہیں۔ تو فوراً اپنا رستہ بدل لیتے ہیں۔ پس یہ تغیرات بتاتے ہیں کہ اتفاقی نہیں بلکہ کوئی ہستی ہے۔ جو اپنے ارادے کے ماتحت تغیرات کرتی ہے۔ فرض کرو۔ کوئی اینٹ گری پڑی ہو۔ اس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتفاق گر گئی ہے۔ ہوا نے گرا دی۔ مگر عمارت کے متعلق یہ نہیں کہا جائیگا کہ اتفاقاً تیار ہو گئی ہے۔ یا اگر سیاہی گر جائے۔ تو ممکن ہے کہ اس سے آنکھ کی سی شکل بن جائے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ آنکھ بنے۔ ناک چہرہ اور انسان کی مکمل تصویر سیاہی گرنے سے بن جائے اور پھر انسان کے [illegible] خوشی و ملامت بھی اس سے ظاہر [illegible] ہوگی۔ تو اس سے پتہ لگیگا کہ [illegible] ہے [illegible] کیا ہے۔ اسی طرح [illegible] تو وہ [illegible] انتظامات [illegible] اور یہ اتفاقی نہیں [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
کی
طلباء کو نصائح

۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء بعد نماز جمعہ طلباء ففتھ ہائی کلاس ہائی سکول قادیان جو امتحان دینے کیلئے جانیوالے تھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں معہ ہیڈ ماسٹر صاحب حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کو مخاطب کر کے حسب ذیل نصائح فرمائیں۔

تم میں دو قسم کے لڑکے ہیں۔ ایک وہ جو آئندہ پڑھائی جاری رکھینگے۔ اور ایک وہ جو پڑھائی بند کر کے عملی کاروبار میں لگ جائیں گے میں دونو کو نصیحت کرتا ہوں۔

موت تغیر عظیم کا باعث ہوتی ہے

دنیا میں کوئی عظیم تغیر موت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ عام لوگ موت سے اس لئے گھبراتے ہیں۔ کہ انہیں آئندہ کے حالات نظر نہیں آتے۔ اگر انہیں وہ حالات نظر آجائیں۔ تو اس طرح نہ گھبرائیں۔ دراصل موت اسی زندگی کو دوسری شکل میں منتقل کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ ایک عظیم الشان تغیر واقع ہوتا ہے۔ دنیا میں بھی وہی لوگ بڑا عظیم تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ایک حالت پر موت وارد کر کے دوسری حالت پیدا کرتے ہیں۔

لوگوں کی حالتیں

دنیا میں کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ بہت کچھ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں لیکن ان کی ساری عمر ملازمت کے لئے عرضیاں دینے میں ہی گذر جاتی ہے۔ لیکن ایک وہ ہوتے ہیں جن کی عمر کا بیشتر حصہ کھیل کود میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ بہت معمولی تعلیم حاصل کئے ہوتے ہیں۔ لیکن اعلے درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو انٹرنس پاس کر کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ اور تعلیمی زندگی سے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ وہ لکھ پڑھ تو لینگے۔ کیونکہ اس قدر علم کا مٹانا اور زوائل کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ کہ سب کچھ فراموش کر دیں۔ مگر جو تعلیم انہوں نے حاصل کی ہوتی ہے۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ تعلیم چھوڑ کر اسی جڑ سے جا ملتے ہیں۔ جس سے کاٹ کر انہیں الگ کیا گیا تھا۔

ایک اور لوگ ہوتے ہیں۔ جو دنیاوی کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ مگر علم میں بھی ترقی کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اچھے عالم ہو جاتے ہیں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو انٹرنس تک پڑھے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی قابلیت بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس جتنی ہوتی ہے۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔

یہ سب اقسام کے لوگ اپنے دل میں نقشے کھینچتے ہیں۔ مگر ان میں سے بعض کے نقشے بہترین ہوتے ہیں۔ بعض کے بدترین اور بعض کے درمیانہ درجہ کے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جتنے آدمی ہوتے ہیں اتنے ہی درجوں کے نقشے کھینچتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کا نقشہ الگ الگ ہوتا ہے۔ بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں آئندہ زمانہ کا خیال ہی نہیں ہوتا۔ وہ پڑھنے لکھنے کی طرف چنداں توجہ ہی نہیں کرتے۔ لیکن ان میں سے پھر بعض بہترین انسان نکل آتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو دن رات پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ اپنی آئندہ زندگی کے متعلق بڑے بڑے منصوبے باندھتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے۔ تو کچھ بھی نہیں نکلتے۔ ان کی مثال شیخ چلی کی کہانی کی ہوتی ہے۔ کہانی مشہور ہے۔ کہ شیخ چلی کو کہیں سے چند پیسے مل گئے۔ اس نے ان سے انڈے خرید لئے۔ اور خیال کرنے لگا کہ ان سے بچے نکلواؤنگا پھر ان کو بیچ کر اور خرید لونگا۔ حتی کہ اسی طرح بڑا دولتمند بن جاؤنگا۔ وزیر کی لڑکی سے شادی کر لونگا۔ جب وہ آئیگی تو اس پر رعب جمانے کیلئے اس سے بات نہیں کرونگا۔ اور جب وہ منانے لگے گی۔ تو یوں اسے لات مارونگا۔ یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہوئے اس نے لات ماری اور سارے انڈے توڑ دیئے۔

طالب علموں کی حالت

طالب علم یہ قصہ سنتے اور ہنستے ہیں۔ حالانکہ ان کی اپنی حالت اسی قصہ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم یوں کرینگے۔ پھر یوں کرینگے اور یہ ہو جائیگا۔ عجیب عجیب خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ لیکن جب عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔ تو صبح سے شام تک بیوی بچوں کے فکر میں ہی پڑے رہتے ہیں۔ پہلے تو طالب علم سمجھتا ہے۔ کہ میں کسی کا محتاج نہیں ہوں سب میرے محتاج ہیں۔ لیکن جب طالب علمانہ حالت سے نکلتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سب کا محتاج پاتا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جس کو کوئی احتیاج نہ ہو۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اور جب اسی کو احتیاج پیدا ہو جائے۔ تو پرواہ نہیں کرتے۔ اسی قاعدہ کے ماتحت طالب علمی کی حالت میں چونکہ طالب علم کو لوگوں سے کوئی احتیاج نہیں ہوتی۔ اس لئے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جب وہ اس حالت سے نکلتا ہے۔ اور اسے ملازمت حاصل کرنے یا اور کوئی ذریعہ معاش پیدا کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ تو اس کی ویسی عزت نہیں کرتے جیسی پہلے کرتے تھے۔ جس کے پاس جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کسی مطلب کیلئے ہی آیا ہے۔ اس وقت اس کو اپنی اصل حالت کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو دوسروں کا محتاج پاتا ہے۔ اور طالب علمی کی زندگی میں جتنے منصوبے اس نے باندھے ہوتے ہیں۔ عملی زندگی میں آکر ان سب سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو تعلیم پانے کے زمانہ میں بڑے بڑے ارادے کرتے ہیں۔ لیکن جب ان ارادوں کے پورا کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو بالکل بھول جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اشارتاً ایک شخص کا ذکر آتا ہے۔ کہ کوئی شخص تھا جو کہا کرتا تھا۔ کہ وہ لوگ جن کے پاس مال ہے۔ وہ کیوں اسلام کے لئے نہیں دیتے۔ اگر میرے پاس ہو۔ تو میں دیدوں مگر جب خدا نے اسے مال دیا۔ تو اس نے زکوٰۃ دینا بھی چھوڑ دی۔

دوسری بات کسی چیز کے متعلق اس کی ذاتی خوبیاں ہیں۔ سو یہ امر واضح ہے۔ کہ اسلام میں ذاتی خوبیاں بھی اتنی اور ایسی ہیں۔ جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ اس وقت مسلمان کہلانے والوں کے اعمال کے جو برے نتائج نکل رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے اسلام پر الزام نہیں آسکتا۔ کیونکہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے خلاف چلنے سے ایسا ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حسب ذیل سوالات ہوئے۔

اول یہ کہ دیگر مذاہب میں بھی بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ پھر اسلام کی یہ خصوصیت نہ رہی۔

دوم حضرت مرزا صاحب کے سلسلہ کا پھیلنا ان کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ کیونکہ روس میں لینن کو بھی بڑی کامیابی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود اور دوسرے لوگوں کی پیشگوئیوں میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ بعض مذاہب کے لوگ پیشگوئی کے منکر ہیں مگر کبھی کبھی لوگ پیشگوئیاں شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ ہمارے مذہب کی تعلیم اور خصوصیت ہے بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا علم یہ کہتا ہے۔ نجوم یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے علم کی بنا پر پیشگوئی کرتے ہیں۔ خدا کی طرف سے نہیں کہتے۔ یورپ کے جو لوگ اس علم کے ماہر ہیں۔ وہ اپنے آپ کو کسی مذہب کا قائمقام نہیں بتاتے۔ بلکہ پیشگوئی کرنے کو نتیجہ علم بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جو اس طرح مشق کرے گا اور اس علم کو جان لے گا۔ وہ خواہ کوئی بھی ہو اور کسی بھی مذہب کا ہو پیشگوئی کر سکیگا۔

پھر ایسے لوگ جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اور جو پوری ہو جاتی ہیں۔ وہ ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے حالات پیدا شدہ ہوتے ہیں مثلاً ایک طالب علم روز پڑھتا ہے بہت ہی ہوشیار ہے۔ اس کا واقف اگر کہتا ہے کہ یہ پاس ہو جائیگا۔ اور وہ پاس ہو بھی جائے۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں یہ قیاس ہے۔ اور قیاس بھی بعض اوقات درست ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایسی بات جس کے حالات پیدا شدہ نہ ہوں بلکہ مخالف ہوں۔ مثلاً ایک بیمار لڑکا جو اسکول نہ جاتا ہو۔ اس کے متعلق کہا جائے کہ پاس ہوگا۔ اور وہ پاس ہو جائے۔ تو یہ پیشگوئی ہوگی پھر ایک خبر کے دو یا تین یا چار پہلو ہوں۔ مگر اس کا ایک پہلو معین کر دیا جائے۔ اور وہی پورا ہو۔ تو یہ پیشگوئی ہوگی۔ اور بعض پیشگوئی میں سینکڑوں پہلو بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سو آدمی دوڑیں۔ اور ایک کے متعلق کہا جائے۔ کہ وہ سب سے آگے نکلیگا۔ اور وہ نکل بھی جائے۔ تو یہ ایسی پیشگوئی پوری ہوگی۔ جس کے سو پہلو تھے۔ منجم جو پیشگوئی کرتے ہیں۔ اس کے پہلو نہیں ہوتے۔ اور وہ اپنے متعلق بھی نہیں بتا سکتے کہ اس خبر کے پورا ہونے کا ان پر کیا اثر ہوگا بسا اوقات وہ زلزلہ کی خبر دیتے ہیں۔ یا بیماری کی خبر دیتے ہیں مگر خود بھی اسی کے ذریعہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن نبیوں کی پیشگوئی میں یہ بات نہیں ہوتی۔ وہ مخالف حالات میں ہوتی ہے۔ اور اس کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں۔ اور اس میں ایک شوکت پائی جاتی ہے۔ اور حاکمانہ اقتدار ہوتا ہے۔ مثال کے لئے حضرت مسیح موعود کی بنگال کے متعلق پیشگوئی دیکھئے تقسیم بنگالہ کے متعلق جب پارلیمنٹ فیصلہ کر چکی تھی کہ بنگالہ تقسیم ہو۔ اور بنگالی مایوس ہو چکے تھے۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر خبر دی کہ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی" اس خبر کو بنگالیوں نے کس قدر حیرت اور تعجب سے سنا۔ کہ ایک بنگالی اخبار نے لکھا کہ گورنمنٹ تو بار بار کہہ رہی ہے۔ کہ جو حکم جاری کیا گیا ہے۔ وہ فیصل شدہ ہے اور [illegible] اب کسی قسم کی ترمیم نہیں ہو سکتی لیکن یہ ایک پاگل کی آواز آتی ہے۔ کہ اس کے متعلق بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی مگر باوجود ان فیصلوں کے خدا کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا۔ اور بنگالیوں کی دلجوئی کے لئے اس حکم میں ترمیم کی گئی۔ پھر بعض دفعہ پیشگوئی میں کئی کئی مرکب پہلو ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت مولوی نورالدین صاحب کا جب ایک لڑکا فوت ہوا۔ تو مخالفوں نے اس پر ہنسی اڑائی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا سے علم پا کر پیشگوئی کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو [illegible] سال کی عمر کو پہنچیگا۔ چنانچہ غلام کا لفظ اس کے لئے آیا تھا پھر وہ موٹا ہوگا۔ آنکھیں اس کی بڑی بڑی ہونگی۔ خوش رنگ ہوگا۔ اس کی ٹانگوں پر پھوڑوں کے نشان ہونگے۔ اس وقت مولوی صاحب کی عمر قریباً ساٹھ سال کی تھی۔ اس سلسلہ میں تو اس میں مولوی صاحب کی عمر کی پیشگوئی تھی۔ دوسرے بچے نہیں بچتے تھے اور کمزور ہوتے تھے۔ لیکن خلاف بتایا گیا کہ وہ زندہ رہیگا اور برخلاف دوسروں کے مضبوط ہوگا۔ چنانچہ وہ بچہ ہوا۔ اور جس قدر علامات بتائی گئی تھیں۔ وہ ساری اس میں پائی گئیں۔ پھر آپ نے زلزلہ کی پیشگوئی کی۔ اور فرمایا کہ میری جماعت کی اس سے ترقی ہوگی۔ اس زلزلہ سے دھرمسالہ میں تباہی آئی۔ وہاں ایک احمدی پر جھوٹا مقدمہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود کو دعا کیلئے لکھا کرتا تھا۔ اور آپ اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ جب زلزلہ آیا۔ تو مجسٹریٹ وکیل۔ مدعی سب دب کر مر گئے۔ مگر احمدی کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ کیا یہ خدا کا تصرف نہیں تھا۔ اور یہ کہنا کہ فلاں نے بھی چونکہ ترقی کی ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کی ترقی ان کی صداقت کی علامت نہیں غلطی ہے۔ کیونکہ اگر کسی اور نے ترقی کی ہے تو اس کا قبل از وقت دعویٰ نہ تھا۔ کہ نتیجہ کامیابی حاصل ہوگی اگر وہ کامیاب نہ ہوتا تو اس کی ذات پہ کوئی اثر نہ پڑتا لیکن حضرت مرزا صاحب کا تو قبل از وقت دعویٰ موجود ہے۔ اور اس کے مطابق آپ کو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کی ایسی مثال ہے۔ جیسے چند لڑکے دوڑیں ان میں سے کسی نے تو آگے نکلنا ہی ہے مگر حضرت مرزا صاحب کی مثال ایسی ہے۔ جیسے دوڑنے والوں میں یہ کہے میں سب سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ اور اپنے خلاف حالات ہونے کے باوجود وہ آگے بڑھ جائے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کی لاہور کے جلسہ مہوتسو میں تقریر پڑھی گئی جس کے متعلق قبل از وقت آپ نے اشتہار کے ذریعہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ یہ مضمون سب پر بالا رہیگا چنانچہ جس قدر مضمون اس جلسہ میں پڑھے گئے ان سب پر بالا رہا۔ اور مخالفین نے اس بات کا اعتراف کیا کیا۔ کسی کے

ہندوستان کی خبریں

مسٹر تاج الدین کی رہائی یکم مارچ۔ مسٹر تاج الدین ایڈیٹر اخبار الصلح کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اور مجسٹریٹ نے ان کو بالکل بری کر دیا۔

ترپورہ میں ترک موالات کے شگوفے مدراس ۳ مارچ۔ اخبار ہندو نے اپنے نامہ نگار کالی کٹ کے مراسلات شائع کئے ہیں۔ جن میں بسلسلہ خلافت اور ترک موالات ترپورہ کے ہندو مسلمانوں کے ایک طرف اور عیسائیوں کے دوسری طرف شدید اختلاف کے باعث جو مشکل درپیش ہے۔ اس کی مفصل تفصیل دی گئی ہے۔ تمام سرکاری دفاتر اور انسٹی ٹیوشن بند ہیں۔ پرائیویٹ مکانات خالی ہو گئے ہیں۔ لوٹ اور غارتگری کے نشانات ہر جگہ دیکھے جاتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے۔ کہ یہ خبریں ان دو صاحبان سے حاصل کی گئی ہیں۔ جنہیں کالی کٹ کی خلافت اور کانگریس کمیٹیوں نے حالات کے دیکھنے کے لئے ترپورہ بھیجا ہے۔

انسداد گاؤکشی کا ریزولیوشن مسترد کونسل آف سٹیٹ کے جلسہ میں آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ کا ریزولیوشن انسداد گاؤکشی کے متعلق ۱۰ موافق اور ۲۰ مخالف رایوں سے مسترد ہو گیا۔

ایک عورت کو تقریر کرنے کی ممانعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ستیاپور نے شریمتی ستیہ دتی دیوی کو ستیاپور میں کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی ممانعت کی ہے۔

کوکوں کی پابندیاں ہٹا دی گئیں حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے کوکوں کے فسادات کے بعد [illegible] میں اس فرقہ کے لیڈروں کی حرکات و سکنات پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ اور بھینی گاؤں میں جو ضلع لدھیانہ میں ان کا صدر مقام ہے۔ ایک پولیس چوکی بٹھائی تھی۔ ان قیود میں یہ بات بھی شامل تھی۔ کہ لیڈر اپنی نقل و حرکت کی رپورٹ دیں۔ ڈائری پر نگرانی اور افسروں کی منظوری کے بغیر جلسوں کو انعقاد کی ممانعت اب حکومت پنجاب نے ان تمام پابندیوں کو دور کر دیا ہے اور کوکوں کے پنت کو باقاعدہ اطلاع دی ہے۔ پولیس چوکی کے بھی اٹھائے جانے کا سوال زیر غور ہے۔

مسٹر گاندھی اور ننکانہ صاحب کے قاتل مسٹر گاندھی نے اپنے تازہ مضمون میں جس کا نام ”سکھوں کے نام پیغام“ رکھا ہے لکھا ہے کہ میں اپنے سکھ بھائیوں کو نصیحت کرونگا کہ وہ اپنے آئندہ طرز عمل کو ضروریات کے مطابق شکل و صورت دیں۔ قاتلوں کے خلاف انصاف حاصل کرنے کے لئے موجودہ طریقہ یہ ہے۔ کہ انصاف حاصل کرنے کے لئے کوشش نہ کی جائے۔ جن لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ خواہ وہ سکھ ہوں یا پٹھان یا ہندو وہ ہمارے ہموطن ہیں۔ ان کو سزا دلانے سے شہید دوبارہ زندہ نہ ہونگے۔ میں ان لوگوں سے جن کے دل زخمی ہو رہے ہیں۔ درخواست کرونگا کہ وہ قاتلوں کو معاف کر دیں۔

کلکتہ میں ڈکیتیاں کل کلکتہ میں تین اور ڈکیتیاں ہوئیں۔ ایک بنگالی انسپکٹر پولیس کو چھرا دکھا کر اس سے کل نقد رقم لے لی گئی۔ ایک ہندوستانی بیرسٹر کے مکان پر حملہ کر کے اس سے تین ہزار روپیہ چھین لئے۔ اور ایک کلرک کو راستہ میں پکڑ کر اس سے ایک سو روپیہ چھین لیا۔

جنوبی ہند میں فساد مدراس ۳ مارچ۔ زمینداری سے جو چودہ کا علاقہ ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مذہبی تہوار کے منانے پر سخت فساد ہونے کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ دو آدمی ہلاک اور تقریباً تیس سخت مجروح ہوئے ہیں۔

عازمان حج کے لئے اطلاع حکومت پنجاب نے عازمان حج کو مشورہ دیا ہے۔ کہ جس قدر کم ہو سکے سونا اپنے ساتھ لے جائیں۔ کیونکہ اس ملک سے اس کی برآمد کی اجازت نہیں۔ اور انہیں [illegible] ہندوستانی کرنسی نوٹ [illegible] لے لئے جائیں گے۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی کانفرنس کمیٹی کی دعوت پر پراونشل کانفرنس نے اپنا آئندہ اجلاس راولپنڈی میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اپریل کے آخری ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگی۔

کانگریس خلاف ورزی قانون کا حکم دے کلکتہ ۳ مارچ۔ میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے مسٹر سی آر داس کو جو نظربندی کا حکم دیا ہے اس کے متعلق وہ پریس کو لکھتے ہیں۔ کہ کوئی مجسٹریٹ جس کو قانون سے تھوڑی بہت واقفیت بھی ہے۔ اس قسم کا حکم نافذ نہیں کر سکتا۔ اس حکم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک ہر قسم کے ناانصافانہ احکام جاری کر دینا ایک معمولی سی بات ہے۔ اس حکم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم محض غلام ہیں۔ تاوقتیکہ ہندوستان کو کامل سوراج نہ ملے۔ ایک ہندوستانی کی زندگی اس کے لئے سوہان روح ہے۔ علاوہ بریں اس حکم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جدید کونسلیں محض لغو ہیں۔ اور ہمیں کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ جیسی حالت ہماری پہلے تھی۔ ویسی ہی ہے۔ کیونکہ ان کونسلوں کے ہوتے ہوئے ایک مجسٹریٹ اپنی من مانی کاروائی کر سکتا ہے۔ چونکہ کانگریس نے ابھی ملکی احکام کے خلاف ورزی کا حکم نہیں دیا۔ اس لئے میں اس ناانصافانہ حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اس قسم کے احکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگریس کو چاہیئے کہ فوراً قانون خلاف ورزی کا حکم دے دے۔

مسٹر سی آر داس کے خلاف حکم کی تنسیخ میمن سنگھ ۵ مارچ۔ میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے مسٹر سی آر داس کو جو امتناع داخلہ کا حکم دیا تھا۔ وہ آج شام کو منسوخ کر دیا۔

مہاراجہ کشمیر کے اختیارات کی بحالی کیمپ وائسرائے جموں ۵ مارچ۔ آج جموں میں ہز ہائنس مہاراجہ کشمیر کے پورے اختیارات کی بحالی کے موقع پر ایک پر رونق دربار منعقد کیا گیا۔ حضور وائسرائے نے ایک لمبی تقریر فرمائی۔ [illegible] تقریر کے اختتام پر ہز ہائنس مہاراجہ کشمیر کو حکمرانی کے پورے اختیارات عنایت کئے۔

ممالک غیر کی خبریں

جرمنی سے چھیڑ چھاڑ

جرمنی کا دم خم برلن ۱۵ مارچ۔ مسٹر لائڈ جارج نے جرمنوں کی معاہدانہ تجاویز کے جواب میں جو تقریر کی تھی۔ جرمنی پارلیمنٹ میں اسے پڑھ کر سنانے کی کوشش کی گئی۔ مگر حاضرین کے جوش کا یہ عالم تھا کہ کسی نے اسے سننا گوارا نہ کیا۔ سابق چانسلر ہرملر نے اس سے اتفاق کیا کہ پیرس میں جو قرار دیا گیا ہے۔ اس کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ چانسلر نے ظاہر کیا کہ حکومت تمام حالات میں مضبوط رہیگی۔ اور مسٹر لائڈ جارج نے جو مطالبہ کیا ہے کہ پیرس کے فیصلوں کے مطابق تجاویز پیش کی جائیں۔ اسپر بحث نہیں ہو سکتی۔ چانسلر نے پارلیمنٹ کے اندر کہا کہ [illegible] کر چکی ہے۔ کہ کسی ایسی قرارداد پر دستخط نہ کرے۔ جو پوری نہیں ہو سکتی۔

جرمنی کا جواب اتحادیوں کو لنڈن ۱۲ مارچ۔ [illegible] نے کانفرنس کے روبرو اپنے بیان میں [illegible] کو پیش کرتے ہوئے اتحادیوں کو فہمائش کی۔ کہ جرمنوں سے زیادہ لینے کی کوشش نہ کریں۔ [illegible] معاہدہ صلح کی رو سے درست نہیں۔

اتحادیوں کی فوجی تیاریاں لنڈن ۱۱ مارچ۔ ڈیلی نیوز کا بیان ہے۔ کہ دفتر جنگ نے بعض محفوظ سپاہیوں کو تہدیدی نوٹس بھیجے ہیں کہ اپنی ڈیوٹی کو جانے کے لئے تیار رہیں۔

اتحادی فوج کی روانگی جرمنی کو لنڈن ۱۲ مارچ۔ [illegible] نے جرمنی کو مطلع کیا ہے کہ سزا فی الفور نافذ کی جائیگی۔ فوج کا [illegible] ہو گی۔

برطانی و فرانسیسی فوج کی نقل و حرکت لنڈن ۸ مارچ۔ پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ فرانسیسی سپاہ ڈوسلڈورف کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے۔ اس خاص [illegible] کی منزل پر پہنچ گئی ہے۔ جسپر قبضہ کرنا مقصود ہے۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ کولون سے برطانی فوج [illegible]

جرمن شہروں پر قبضہ سپیش ۸ مارچ۔ فرانسیسی اور بلجیمی سپاہ نے آج سویرے ڈوئسبرگ دریائے رائن کے کنارے اور روہرورٹ پر قبضہ کر لیا ہے

ڈوسلڈورف پر قبضہ کی کیفیت پیرس ۸ مارچ علی الصبح اتحادی افواج نے ڈوسلڈورف پر قبضہ کر لیا ہے۔ رات بھر فوج موٹر لاریوں اور دریائی کشتیوں میں روانہ ہوتی رہی۔ برطانی جمعیت ایک رسالہ اور زرہ پوش موٹروں پر مشتمل تھی۔ بلجیمی جمعیت میں صرف ایک پیادہ بٹالین تھی۔ فرانسیسی فوج رسالہ۔ پیدل سپاہ۔ انجینیروں۔ توپخانے اور مسلح موٹروں پر مشتمل تھی۔

جونہی بلجیمی دستے نے رائن کا پل عبور کیا تو برطانی اور فرانسیسی فوجیں کولون کے مورچہ بندی سے دریائے رائن کے دائیں کنارے قدم بقدم گئیں اور جنوب مشرق کی طرف سے ڈوسلڈورف میں داخل ہو گئیں۔

جرمن پارلیمنٹ میں پرجوش تقریر برلن ۱۰ مارچ۔ ہر فیرنباخ نے آج جرمن پارلیمنٹ میں پرجوش تقریر کی جسپر خوب تالیاں پیٹی گئیں۔ پارلیمنٹ کے ارکان کی تعداد بھی پوری تھی۔ مقرر نے تعزیری کارروائیوں کو جبر و تشدد قرار دیا اور کہا کہ اتحادیوں کی شرائط جبری طور پر عاید کی جا رہی ہیں۔ اسلئے حق و صداقت کے اصول کو اسمیں کوئی دخل نہیں۔

جرمنی کو دم لینے کی فرصت بھی نہیں دیجاتی لنڈن ۸ مارچ۔ مانچسٹر گارڈین ویسٹ منسٹر گزٹ اور سٹار نے ڈیلی نیوز کے ساتھ ہم آواز ہو کر اتحادیوں کے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے کہ جرمنی کو دم لینے کی بھی فرصت نہ دیجائے۔

جرمن نمائندوں کی واپسی آج جرمن نمائندے برلن کو واپس لوٹ گئے۔

جرمن سفیر کی روانگی جرمن سفیر کو بھی آج برلن بلایا گیا ہے کہ وہ حقیقت حال سے آگاہ کرے۔

ناقابل تکمیل شرائط جرمن مدبر سمجھتے ہیں کہ ہم پر ایسی شرائط عاید کی گئی ہیں جنکو [illegible] سے بھی پورا نہیں کیا جا سکتا۔

شورش آئرلینڈ

پل کو اڑا کر شہر کا سلسلہ قطع ٹرالی (آئرلینڈ) کے نزدیک [illegible] نے [illegible] پل اڑا کر شہر کا سلسلہ آمد و رفت قطع کر دیا جس کے باعث اہل شہر سامان نہیں منگا سکتے۔ [illegible]

سڑک اڑا کر فوج تباہ ۵۰۰ [illegible] سے [illegible] سڑک کا [illegible] اڑا دیا جس سے پانچ میں سے دو موٹر کاریاں [illegible]

متفرق خبریں

مصطفے کمال کا قبضہ باطوم پر لنڈن ۱۵ مارچ۔ قسطنطنیہ کا ایک [illegible] تار مظہر ہے کہ مصطفے کمال نے باطوم پر قبضہ کر لیا ہے۔

پیٹروگراڈ پر گولہ باری ہیلسنگفورس کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ باغیوں نے پیٹروگراڈ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ پیٹروگراڈ خاموش ہے۔ لیکن فن لینڈ کی خلیج پر [illegible] قلعہ کے مورچے [illegible] کا جواب گولے [illegible] پیٹروگراڈ میں ہر جگہ غضبناک آتش زدگی کے خوفناک شعلے بلند ہو رہے ہیں

نئے پریزیڈنٹ امریکہ کی مسند نشینی واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ آج مسٹر ہارڈنگ کو جمہوریہ امریکہ کی صدارت پر متمکن کیا گیا۔ مسٹر ہارڈنگ بہت کمزور تھے۔ خفیہ پولیس کے کارندوں کو مسٹر ہارڈنگ کے پاؤں پکڑ پکڑ کر زینوں پر رکھنے پڑے۔ ۲ بجنے کے بعد مسٹر ہارڈنگ نے حلف لیا۔ اور ایک تقریر کی۔

مسٹر ولسن کی علیحدگی واشنگٹن ۵ مارچ۔ مسٹر ولسن اپنے مکان واقع ضلع واشنگٹن میں پہنچ گئے ہیں۔ ہزار ہا اشخاص نے ایک [illegible] مکان کے [illegible] ان کا خیر مقدم کیا اور [illegible] تقریر کی درخواست کی۔ مسٹر ولسن نے مکان کی کھڑکی میں سے نفی میں سر ہلا دیا۔

ولیعہد جاپان کا سفر یورپ لنڈن ۱۰ مارچ۔ ٹوکیو کا تار مظہر ہے کہ شاہزادہ ولیعہد جاپان براہ کولمبو یورپ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

ہسپانی وزیر اعظم کا قتل میڈرڈ ۹ مارچ۔ ہسپانیہ کے وزیر اعظم [illegible] پارلیمنٹ سے موٹر میں واپس آتے ہوئے قتل کر دئے گئے۔ ان پر [illegible] سی گولیاں چلیں۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا)

نمبر ۷ جلد ۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

[illegible]

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح امریکہ میں تبلیغ اسلام ۱
معراج نبوی اور مولوی ثناء اللہ
بدوصول اخبار [illegible] ۲
مشکلات کا اثر اخلاق
لیڈروں کے عیسائی ہونے
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۳
خط لندن
کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں ۶
قائلین حیات و نزول مسیح ابن مریم
چند سوالات صفحہ ۸
اشتہارات صفحہ ۱۰
خبریں صفحہ ۱۱-۱۲

قیمت بہرحال پیشگی [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۷۲ | مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۷ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ جب سے یہاں احمدیوں کا جلسہ ہوا ہے۔ قریباً ہر روز کئی آدمیوں کی بیعت ہوتی ہیں۔

مکرم میر قاسم علی صاحب نے غیر احمدیوں کے [illegible] اور ان مولویوں کی جو اس جلسہ پر آئے تھے حقیقت بتلانے کے لئے چوک میں لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے لیکچر نہایت دلچسپی سے سنے جاتے ہیں۔

[illegible] سکول کا امتحان ختم ہو گیا ہے۔ جو صاحب اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرنا چاہیں وہ اپریل تک بھیج دیں۔ تاکہ ابتدا سے ہی پڑھائی میں شریک ہو جائیں۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ نمبر ۹

قبول اسلام

خدائے پاک کا شکریہ [illegible] امریکی صاحب بنام مسٹر [illegible] نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے انشراح کے ساتھ دین حق قبول کیا ہے [illegible] نومسلموں میں ایک اور قابل قدر اضافہ کر دیا ہے۔ ایک [illegible] کے ماتحت جو خاکسار راقم کو دیا گیا تھا۔ صاحب موصوف کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے اور دوسروں کیلئے موجب ہدایت ہوں۔ ان کی نوجوان اولاد جو [illegible] ہے زیر تبلیغ ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو [illegible] اسلام جیسی حق اور صداقت کے ساتھ داخل ہونے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

ان کے علاوہ چند اور معزز اصحاب بھی زیر تبلیغ ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ۔

کام کی مختصر رپورٹ

ماہ دسمبر اور جنوری میں ۱۲ لیکچر ہوئے [illegible] میں ۹ [illegible] اسلام پر لیکچر ہوئے۔ ایک سپرچولسٹ سوسائٹی میں۔ اسکے علاوہ ایک عیسائی واعظ بنام مسٹر برڈل سے نبوت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مباحثہ ہوا۔ [illegible] نے بائبل سے چار ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں پیش کئے جن میں سے ایک لفظ محمد کا بائبل میں موجود ہونا تھا۔ عیسائی واعظ لاجواب ہوئے۔ اور حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس ملک کے مختلف

شہروں کو تبلیغی رسائل بھیجنے اور خطوط لکھنے سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ [illegible] ۱۹۰ [illegible]۔ ۹۰ سے [illegible] ہندو [illegible] بھی [illegible] ہے۔ مگر اگر نصرت الٰہی [illegible] ہے۔

نو مسلموں کی مذہبی حالت نو مسلم فاطمہ مصطفیٰ [illegible] پڑھتی ہے۔ شیخ عبد اللہ (مسٹر [illegible]) صدیقہ النساء (مسز [illegible]) نصف عربی نماز پڑھ چکے ہیں۔ اور غلام رسول (مسٹر رسل) اور محمد یعقوب (مسٹر [illegible]) کو بھی عربی سکھانے کا شغل ہے۔ لیکچروں کے علاوہ درس قرآن شریف شروع کیا گیا ہے۔ جو ہر جمعرات کو ہوتا ہے۔

اخراجات لیکچروں اور درس کے بعد حاضرین کو سوال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ [illegible] کیا جاتا ہے۔ یہ تمام مختلف کام بہت فروغ پا سکتے [illegible] اس ملک میں [illegible] کہاں ہے۔ حجام کی دوکان پر جا کر معمولی سادہ حجامت [illegible] اور اگر سر کے بال بھی کٹوانے ہوں تو تین روپیہ۔ [illegible] کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ جس کرسی پر [illegible] بنا ہے وہ مبلغ تین سو روپیہ میں آئی ہے۔ غرض یہاں اخراجات کا سوال اہم ہے۔ ہمدردان اسلام کو اشاعت دین کے کام کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تمام اسلامی ترقی ظاہری اور باطنی دراصل اسی پر منحصر ہے کہ ہم خود مسلمان بنیں اور دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ اگر یورپ اور امریکہ خدا کا مسلم ہو جائے۔ تو سب جھگڑے یکدم طے ہو سکتے ہیں۔

موسم آجکل یہاں برف کا دور دورہ ہے۔ چاروں طرف زمین اور چھتیں سفید براق چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ سردی خوب ہے۔ مگر ایسی نہیں جیسی عموماً ہوا کرتی ہے۔ کہتے ہیں گذشتہ چالیس سال میں کبھی ایسا نرم جاڑا شکاگو میں نہیں ہوا۔ جب یہ عاجز انگلستان پہنچا تھا۔ تو وہاں بھی پہلے سال [illegible] جاڑا بہت نرم ہوا تھا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

ڈاکٹری کی ڈگری شکاگو جنرل یونیورسٹی شکاگو نے عاجز کی خدمات برائے بہبودی خلق اللہ [illegible] علمی لیاقت کا تسلیم کر کے مجھے ڈاکٹر آف لٹریچر (ڈی۔ لٹ۔ D. Lit.) کی ڈگری اعزازی عطا کی ہے۔

اپنے رسالہ کی ضرورت یہاں کے اخبارات میں جو مضامین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شائع ہوتے ہیں۔ ان کے جواب کے واسطے اپنے ایک رسالہ کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک سال [illegible] دو سو ڈالر ماہوار کی ضرورت ہے۔ پھر انشاء اللہ رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیگا۔ لیکن جس قدر رقم ہو سکے اور جلد ہو سکے بھیجی جائے۔ تاکہ تیاری فوراً شروع ہو جائے۔

شاہ بلجیم سب سے پہلے تبلیغی خط اور لٹریچر کے جواب میں شاہ بلجیم سے شکریہ کا خط [illegible] پریذیڈنٹ [illegible] نے شکریہ کا تار بھیجا ہے اور پریذیڈنٹ [illegible] نے شکریہ میں اپنا مبارکباد سال نو کا کارڈ بھیجا ہے۔

والسلام۔ یکم فروری ۱۹۲۱ء شکاگو۔ امریکہ
محمد صادق عفا اللہ عنہ

اخبار احمدیہ

وصولی چندہ کیلئے دورہ کرنیوالے حسب ذیل احمدی بہ مستقل فنڈ اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے روپیہ وصول کرنے کے واسطے دورہ کر رہے ہیں۔ احباب ان کے کام میں ہر طرح سہولت پیدا کریں۔ اور حتی المقدور انہیں روپیہ دے کر ان کے دورہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

چوہدری نصر اللہ خان صاحب
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی } ضلع سیالکوٹ میں

چوہدری حاکم علی صاحب
مولوی محمد علی صاحب } ضلع شاہ پور اور لائل پور میں

سید محمد اشرف صاحب۔ بٹالہ سے پشاور تک ریلوے لائن کے شہروں کی احمدیہ انجمنوں کے لئے۔

قبلہ میرزا محمد نواب صاحب
بابا محمد حسن صاحب } ضلع منٹگمری ڈیرہ غازیخان

حافظ سید عبد الوحید صاحب۔ ہندوستان میں۔

مدرس کی ضرورت ایک [illegible] کی ضرورت ہے [illegible] ضلع سیالکوٹ کے لئے۔ درخواستیں [illegible] آنی چاہئیں۔ [illegible] احمدی [illegible] غیر احمدی یا غیر مذہب [illegible]
ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

الفضل نمبر ۷۱ [illegible] [illegible]

امریکن رسالہ کیلئے امداد مفتی امریکہ کے [illegible] رسالہ حضرت مفتی محمد صادق سلمہ اللہ تعالیٰ [illegible] جناب مولوی [illegible] صاحب نے مبلغ تین سو روپیہ نقد چندہ دیا۔ اور حکیم رحمت اللہ صاحب نے مبلغ ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔
خاکسار محمد حسین [illegible] سیکرٹری جماعت احمدیہ بٹالہ

[illegible] کا جلسہ
غیر احمدیوں کے جلسہ کی کارروائی اور عجیب و غریب حالات انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مفصل درج کئے جائینگے
ایڈیٹر

اعلان نکاح [illegible] احمدی [illegible] کا نکاح ۲۶ فروری کو [illegible] بعوض مہر [illegible] روپیہ عبد الصمد ولد مولوی [illegible] احمدی [illegible] سے [illegible] (۲) [illegible] احمدی [illegible] کا نکاح [illegible] مہر پر میاں محمد عبد اللہ پسر حکیم [illegible] سے ۲۵ فروری کو پڑھا گیا۔ الراقم۔ خاکسار رحمت اللہ [illegible] احمدی [illegible]

وی پی آتے ہیں

جن احباب کی قیمت الفضل ماہ مارچ میں ختم ہوتی ہے ان کے نام اپریل کے پہلے ہفتہ میں وی پی کئے جائینگے جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت دینا چاہیں۔ وہ جلد روانہ [illegible]۔ وی پی پہنچیگا۔ اور واپسی کی صورت میں اخبار کا محصول قیمت [illegible] ہے۔

مینیجر الفضل قادیان

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

معراج نبوی اور مولوی ثناء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ جسمانی معراج نہ تھا بلکہ روحانی تھا۔ یعنی یہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اٹھایا گیا تھا بلکہ کشفی رنگ میں آپ کو وہ تمام واقعات دکھائے گئے تھے جن کا معراج سے تعلق ہے تو مخالفین نے اس عقیدہ کو بھی اسلام کے خلاف بتا کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ لیکن خدا کی شان ہے اب حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ اس صداقت اور حقیقت کو وہ لوگ پیش کر رہے ہیں۔ جو آپ کے اشد ترین مخالف اور دشمن ہیں۔ چنانچہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے "اہلحدیث" میں زیر عنوان "فتویٰ" جو باتیں درج ہیں۔ ان میں سے ایک سوال و جواب معراج کے متعلق ہے جو بہت دلچسپ ہے۔ سائل دریافت کرتا ہے کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ:۔

"اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا۔ بلکہ روحانی ہوا"

اس کے جواب میں اہلحدیث کے ایڈیٹر "ثناء اللہ امرتسری یوں ارقام فرماتے ہیں:۔

"مسئلہ معراج تو زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے حضرت عائشہ اور ان کے زیر اثر بعض دیگر لوگ بھی معراج جسمانی کے منکر تھے۔ اہلحدیث کی طرف یہ نسبت غلط ہے۔ اہل حدیث کا مذہب تو وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے"

اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ:۔

(۱) مسئلہ معراج نبوی زمانہ رسالت سے ہی اختلافی مسئلہ ہے۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ اور ان کے زیر اثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کے منکر تھے۔

(۳) اہلحدیث کا مذہب وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے۔

امر اول کے متعلق گذارش ہے کہ جب یہ مسئلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے ہی اختلافی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رض اور ان کے زیر اثر لوگ بھی اسی وقت جسمانی معراج کے منکر تھے۔ تو پھر جب حضرت مسیح موعود نے جسمانی معراج کا انکار کیا تو مولویوں نے کیوں آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور کیوں یہ کہہ کر دنیا کو گمراہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب معراج کے منکر ہیں۔ حالانکہ معراج کے متعلق آپ کا اور آپ کے پیرووں کا وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت عائشہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کا تھا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے جواب میں خود اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

پس کیا وہ مخالف جو حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ آپ نے جسمانی معراج کا انکار کر دیا اور اس وجہ سے آپ کو (نعوذ باللہ) دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ غور کریں کہ اگر آپ کے جسمانی معراج کا انکار کرنے پر آپ پر کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے۔ تو پھر حضرت عائشہ جن کا شرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہونے کے لحاظ سے بڑا۔ تفقہ فی الدین کے لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا درجہ ہے۔ ان پر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ پر بھی وہی فتویٰ [illegible] اور پھر محدثین اور ان مفسرین قرآن پر بھی [illegible] تو ان کے مقابلہ میں یہ لوگ خدا اور رسول کے ارشادات پر ترجیح دینے سے بھی باز نہیں رہتے۔ انہیں بھی اسی زمرہ کے [illegible] ہیں۔ کیونکہ وہ بھی جسمانی معراج کے منکر ہیں۔

ذیل میں ہم معراج کے متعلق احادیث اور تفاسیر کی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج اس جسم خاکی کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ روحانی تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۷ اور تفسیر ابن جریر جلد ۱۵ صفحہ ۱۳ میں درج ہے کہ:۔

قال ابن اسحٰق حدثنی بعض ال ابی بکر ان عائشہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اللہ اسری بروحہ۔ کہ ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے آل ابی بکر میں سے کسی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رض فرماتی تھیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم پوشیدہ نہیں ہوا تھا۔ بلکہ آپ کا اسریٰ صرف روح کے ساتھ ہوا تھا۔

پھر معاویہ بن ابو سفیان کے متعلق آتا ہے۔ ان معاویۃ ابن ابی سفیان انہ کان اذا سئل عن مسری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت رؤیا من اللہ صادقۃ۔ کہ ان سے جب رسول کریم کے اسراء کے متعلق پوچھا جاتا تو کہتے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا صادقہ تھی۔

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ معراج جسمانی نہیں تھا۔ بلکہ رؤیا تھی۔ اس کی تائید بخاری کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو کتاب التوحید میں ہے۔ اور جس میں یہ بتلاتے ہوئے کہ معراج کس طرح ہوا۔ اور کیا کیا نظارے دکھلائے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ فاستیقظ وھو فی المسجد الحرام۔ یعنی پھر آپ بیدار ہو گئے اور آپ اس وقت مسجد الحرام میں ہی تھے۔

یہ حوالہ [illegible] ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دکھایا گیا وہ رؤیا میں دکھایا گیا۔ کیونکہ سب کچھ دیکھنے کے بعد آپ جاگ اٹھے۔

جسمانی معراج کے خلاف ایسے واضح ثبوت کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح [illegible] جاتا ہے۔ اور [illegible] کس ظلم و تعدی [illegible] حضرت مسیح موعود کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے

یہ اور اسی قسم کی اور حدیثیں ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] کی تصدیق [illegible] ہوتی ہے کہ [illegible] معراج جسمانی [illegible] [illegible] مولوی ثناء اللہ جیسا مخالف [illegible] کرنے پر [illegible]

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ مجلس احمدیہ سے مسئلہ اس کا قائل ہے۔ کیونکہ اہل حدیث کہلانیوالے اس بات کے سخت منکر ہیں چنانچہ "اہلحدیث" کے نام سے ہی دہلی سے ایک ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے اسکے ماہ فروری بابت ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں مجھے خود ہے اسبات کی تردید کی گئی ہے کہ "اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا۔ بلکہ کشفی ہوا" چنانچہ لکھا کہ:۔

"اہلحدیث کا یہ اعتقاد ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ وہ معراج جسمانی کے معاذ اللہ منکر ہوں بلکہ اہلحدیث کا یہ مسلم اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی حالت بیداری میں قبل از ہجرت بلاشک اور ضرور ہوا ہے"

ان الفاظ سے معراج کے متعلق اہل حدیث کا عقیدہ ظاہر ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے اہل حدیث ہوکر اسکا انکار کرتے ہوئے اس صداقت اور حقیقت کا اعتراف کرلیا ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے۔

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس [illegible] اور فیصلہ کو جو حضرت مسیح موعود نے ایک ایسے مسئلہ کے متعلق دیا۔ جو بالفاظ مولوی "ثناء اللہ" زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے" اسے مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔ اور اس کو مان کر "اہلحدیث کے مسلم اعتقاد" کو اس نے ٹھکرا دیا ہے۔

◆

بااصول اخبار نویسی کا نمونہ

اخبار "وکیل" امرتسر کو بااصول اخبار نویسی کا بڑا دعویٰ ہے لیکن اس دعویٰ کو پرکھنے والوں کے لئے یہ نمونہ نہایت حیرت انگیز ہوگا کہ یہی "وکیل" ہے جس نے گذشتہ ایام میں امام جماعت احمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف بالکل بے سروپا اور جھوٹی باتیں اپنے کالموں میں درج کی تھیں۔ اور ان کی تردید چھاپنے سے انکار کر دیا تھا اسی نے مجوزہ امرتسر میونسپلٹی کے ایک ممبر کو مد نظر رکھ کر حسب ذیل الفاظ لکھے کہ:۔

"یہ انبساط نشاط اور وجہ تفریح اور فاحشہ عورتوں جن کا پیشہ لوگوں کے اخلاق کو تباہ کرنا ہے کمیٹی کی کرسی پر ہماری [illegible] بیٹھے"

[illegible] "کیسری" لاہور کے مطالبہ پر بھی اس ممبر کا نام بتانے کی جرأت نہیں کرسکا۔ حالانکہ کیسری نے حسب ذیل موثر اور جذبات شرافت کو ابھارنے والے الفاظ میں مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"وکیل قوم اور ملک کی واقعی بڑی خدمت کریگا اگر وہ اس شخص کا نام اور پتہ بھی لوگوں کو بتادے جس کی طرف اس کا اشارہ ہے"

اگر وکیل نے جو کچھ لکھا وہ درست ہے۔ اور اس کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ "امرتسر کا کون ہے جو اس نامور شخصیت کو نہیں جانتا" تو پھر کیوں وہ اس ممبر کا نام ظاہر کرکے [illegible] قوم کی "بڑی خدمت" نہیں کرتا۔ اور کیسے اخبار نویسی کے اصل کے ماتحت اس مطالبہ سے پہلو تہی کرتا ہے۔

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ "وکیل" کو جہاں گرفت کا ڈر ہو۔ وہاں سچی بات ظاہر کرنیکی بھی ہمت نہیں پڑتی۔ اور جہاں یہ ڈر نہ ہو وہاں جھوٹی باتوں کو شایع کردینا بھی ضروری سمجھتا ہے۔ یہ بااصول اخبار نویسی "وکیل" کو مبارک ہو۔

◆

مسکرات کا اثر اخلاق پر

قرآن کریم نے مسکرات سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے مختصر مگر جامع مانع الفاظ میں ان کے جن نقصانات کو بیان کیا ہے۔ آج دنیا اور وہ دنیا جو سب سے زیادہ مسکرات کا شغل رکھتی اور پانی کی طرح استعمال کرتی ہے کھلے طور پر اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہورہی ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم فرماتا ہے فیھما اثم کبیر۔ شراب وغیرہ میں بہت گناہ پائے جاتے ہیں۔ یعنی اس کا استعمال کرنے والے بڑی بڑی بدکاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ۔ یہ ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو۔

اس آیت میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ مسکرات وغیرہ [illegible] ہے۔ وہاں شیطانی کام [illegible]

ذیل میں ایک انگریزی مصنف کی رائے درج کی جاتی ہے جس نے اس صفائی سے مذکورہ بالا صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ [illegible]

"نشہ کی چیزوں سے اخلاق پر جو اثر ہوتا ہے اس کے اندر اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہے [illegible] ۔ انصاف اور رحم کے انسانی جذبات کمزور ہوتے ہیں۔ گویا انسان [illegible] اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ [illegible] کے بعد وہ بڑا چڑچڑا اور جھگڑالو ہو جاتا ہے بات بات پر جھگڑتا ہے۔ اس کے [illegible] شخصی عزت اور پاکیزگی کی [illegible] ہو جاتی ہے اور ان کی بجائے وحشت اور سرکشی [illegible] بے اعتباری کی جھلکنے لگتی ہے۔ وہ شخص جو کبھی [illegible] خیال رکھتا تھا۔ وہ اسکے استعمال [illegible] کے بعد ایسا عظیم تغیر پاسکتا ہے کہ وہ ظالم بدمعاش [illegible] قاتل سب کچھ بن سکتا ہے"

(میونسپل گزٹ ۵ مارچ ۱۹۲۱ء)

یہی وہ اثم کبیر اور عمل الشیطن ہے جو اب معلوم کیا گیا ہے اور جس کی طرف [illegible] قرآن کریم نے نہایت مختصر الفاظ میں اشارہ کیا ہے

◆

فسخ نکاح کیلئے عیسائی ہونا

لیجسلیٹو کونسل پنجاب میں ایک ہندو ممبر نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا گورنمنٹ کو اطلاع ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کئی مسلمان عورتوں نے عیسائی ہوکر اپنے نکاح فسخ کرا لئے اور پھر مسلمان ہوکر دوسروں سے نکاح کرلئے۔ اور ایسا کرنے سے ان عورتوں نے [illegible] ایک قاعدہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا گورنمنٹ اس ناجائز فسخ نکاح کو روکنے کے لئے کوئی قانون پاس کریگی۔ سرکاری ممبر نے اس کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کریگی۔ مگر قانون بنانے کے سوال پر کونسل کے مسلمان ممبروں کو غور کرنا چاہیئے۔

فسخ نکاح کے جس طریق کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی ہے وہ واقع نہایت تکلیف دہ اور شرمناک ہے۔ مسلمان ممبروں کو چاہیئے کہ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱؍ مارچ ۱۹۲۱ء ۔ بعد عصر)

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

خطبہ نکاح چونکہ اسوقت درس کا وقت ہے میں تھوڑی دیر کے لئے صرف اسی قدر نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ تمام دنیا کی نظر ہماری جماعت پر پڑتی ہے ۔ لوگ تکتے ہیں کہ ایک ہی عمل کر کے دیکھیں کہ ہم میں اور ہمارے غیروں میں کیا فرق ہے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمارا دعویٰ ہو کہ ہم خدا کے ایک نبی کے پیرو ہیں لیکن اسکے قدم پر ہمارا قدم نہ ہو تو ہم پر الزام آسکتا ہے کیونکہ اگر کوئی مدعی ہو اور وہ سچا بھی ہو مگر جو لوگ اسکو ماننے والے ہوں انکی عملی حالت اچھی نہ ہو تو انکا ماننا اگر نہ ماننے کے برابر نہیں تو کم از کم استحقاق سے ہمیں اس کی طرف توجہ نہیں ہوسکتی ۔ ورنہ ظاہر حالت ہم انکی طرف متوجہ نہیں ہوسکتے ۔ یہی حال اور ان کے متعلق ہے ۔ کہ جب تک لوگ ہم میں اور ہمارے غیروں میں عملی فرق نہ دیکھ لیں ۔ اسوقت تک ادھر توجہ نہیں کرسکتے یہی وجہ ہے کہ آج تک ہماری ترقی نہیں ہوئی ۔ لوگوں کو عموماً ہم میں اور اپنے سے غیروں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا ۔ وہ ہمیں غیروں سے ممتاز نہیں دیکھتے ۔ اسلئے جب تک ہمارا ہر ایک کام میں خاص رنگ نہ ہو ۔ ہم ترقی نہیں پاسکتے یہی حال نکاح کے معاملہ کا ہے ۔ اگر لوگ دیکھیں کہ احمدی لڑکے اپنے رشتہ داروں سے جو بیوی کے رشتہ داروں اور احمدی بیوی لڑکے کے رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں ۔ اور ان کے آپس میں کیسے اچھے تعلقات ہوتے ہیں تو لوگوں کو ادھر توجہ ہوسکتی ہے ۔ ورنہ اگر اس معاملہ میں ہم میں اور غیر میں کچھ فرق نہ ہو تو لوگ ہم میں اور غیروں میں کوئی تمیز نہ کرینگے ۔ اگر ہمارے آپس میں تعلقات اچھے ہونگے ۔ تو ہم بھی امن میں زندگی بسر کرینگے ۔ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائینگے ۔ اور اس طرح وہی مثال صادق آئیگی کہ ”ایک پنتھ دو کاج“ ۔

اسکے بعد حضور نے محمد اسمٰعیل صاحب ولد نظام الدین کے نکاح کا مریم بنت محمد عبد اللہ صاحب سے مبلغ [illegible] روپیہ مہر پر اعلان فرمایا ۔

نامہ لنڈن

انگلستان میں تبلیغ اسلام

دار التبلیغ کا افتتاح

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

* * *

ایام زیر رپورٹ (۵ تا ۱۲ فروری) کا اہم واقعہ ہمارے نئے مقام تبلیغ کا افتتاحی جلسہ ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے کامیاب ہوا ۔ یہ جلسہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے ۔ ۶ ؍ فروری کو تھا ۔ قریباً دو ہفتہ پہلے سے اس کے لئے تیاری شروع تھی ۔ اور لنڈن اور انگلستان کے اسلام اور اسلامی امور میں دلچسپی لینے والے لوگوں کو مدعو کیا گیا ۔ اور انگلستان کے معروف ہندوستانی ہندو اور مسلمان اصحاب کو بھی دعوت دی گئی ۔ ستر اور اسی کے درمیان مہمان تشریف لائے ۔ بعض مشہور اخباروں کے نمائندے ۔ بعض سوسائٹیوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ ۔ پروفیسر لیون جو ایک بوڑھے اور پرانے مسلمان ہیں ۔ سر ٹی ڈبلیو آرنلڈ جو مشہور کتاب پریچنگ آف اسلام کے مصنف ہیں ۔ اور اسلامی امور میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں ۔ مسٹر خالد شیلڈریک نو احمدی مسلمان تھے ۔ ان تمام احباب کے علاوہ چیف الوا آف لیگاس کی تشریف آوری خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔ چونکہ یہ جلسہ برادرم نیر صاحب کے لئے الوداعی جلسہ بھی تھا ۔ اسلئے چیف مذکور نے اپنی تقریر میں ان کو مخاطب کرکے فرمایا ۔ کہ آپ میرے آگے چلیں ۔ اور جہاں تک ہوسکے ۔ میں وہاں آپکی مدد کرونگا ۔ ان احباب کے علاوہ پروفیسر براؤن آف کیمبرج جن کی تحقیقات اور تصنیف نے بابی مذہب کی رفتار یورپ اور امریکہ میں سست کردی ہے ۔ اور لارڈ الفاروق ہیڈلے صاحب کی طرف سے معذرت کے خطوط آئے کہ کثرت شغل کی وجہ سے نہیں آسکے ۔

صدر نشین کی تقریر پروفیسر ہارون مصطفےٰ لیون نے جو صدر نشین تھے ۔ اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ میں احمدی جماعت کا باقاعدہ ممبر نہیں ہوں ۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ اسوقت جس انتظام اور اہتمام سے احمدی جماعت کام کررہی ہے ۔ اس کی نظیر اسلامی بلاد میں مشکل سے ملتی ہے ۔ اور یہ کہ میں مدت سے اس سلسلہ سے واقف ہوں ۔ اور میں اس سلسلہ کے بانی کو ایک بہت بڑا ولی اللہ اور خادم اسلام جانتا ہوں ۔

احمدی مبلغ کی تقریر اسکے بعد میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام بنی نوع انسان کا حقیقی مذہب ہے اور صلح اور امن اور سلامتی کی راہیں اسلام سے ہی کھلتی ہیں ۔ اسلئے اسلام باقی تمام مذاہب کا نمائندہ اور ان کی اغراض کا پورا کرنیوالا ہے ۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم باقی تمام انبیاء کے نمائندے اور ان کی اغراض و مقاصد کو دنیا میں پورے کرنیوالے ہیں اور آجکل احمد علیہ السلام اسلام کا زندہ نمونہ ہیں اور آپکے ذریعہ منکروں پر حجت پوری ہوئی ۔ اور اس کا عملی نمونہ احمدیہ جماعت میں نظر آتا ہے ۔ ہندوستان ۔ انگلستان اور دیگر تمام اقوام دنیا کی مشکلات آجکل اسلامی اصول پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کے ذریعہ سے حل ہونگی ۔ جیسا کہ عربوں کے اختلافات اور مشکلات اخوت اسلامی کی وجہ سے دور ہوگئے تھے ۔

اسکے بعد احمدی جماعت کے انتظام کا ذکر کیا کہ کس طرح یہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایک خلیفہ کے ماتحت کام کررہی ہے ۔

مولوی نیر صاحب کی تقریر اسکے بعد نیر صاحب نے اپنی الوداعی تقریر فرمائی ۔ اور ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا ۔ جو جوان سے ان کی رہائش لنڈن کے زمانہ میں مہربانی سے پیش آئے اور کہا کہ میرا اس ملک میں آنا میرے لئے خوشی کا موجب تھا ۔ میرے لئے یہاں کی رہائش بھی خوشی کا موجب ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کا خوب موقع ملا ۔ اسی طرح میں اس ملک کو اور یہاں کے احباب کو خوشی سے الوداع کہتا ہوں ۔ تاکہ دیگر ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کرسکوں ۔

اسکے بعد برادرم خالد شیلڈریک کی

تقریر کی۔ اور برادرم محمد الاول اکنشو چینو الوا نے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب [illegible] نے۔ [illegible] کے مسلمانوں کی طرف سے خوش آمدید [illegible] کی۔ اور اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

اس جلسہ میں عموماً اعلیٰ جماعت کے لوگ شامل تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر واپس گئے۔

اور ان میں سے بعض نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ ان کی رائے اب اسلام کے متعلق بالکل بدل گئی ہے۔ اور آئندہ مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔

اخبارات کی رائیں مندرجہ ذیل الفاظ میں لندن کے مشہور اخباروں میں اس جلسہ کا ذکر چھپا ہے۔

اخبار وانڈزورتھ [illegible] میں ایک مسجد کے عنوان سے لکھتا ہے۔ اتوار کے دن نمبر ۶۳ میلروز روڈ میں ایک مسجد کے لئے افتتاحی جلسہ ہوا۔ جس میں ہندوستانی۔ فارسی۔ نائجیرین۔ اور یورپین مسلمانوں نے حصہ لیا جو سب اپنے قومی لباس پہنے ہوئے تھے جگہ اور مکان جو اب اسلامی اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت نے خریدا ہے۔ جس کا صدر مقام قادیان ہندوستان میں ہے۔ مکان کے ساتھ ایک ایکڑ زمین ہے جس میں اصل مسجد تعمیر کی جائیگی۔ اتوار کے روز جلسہ کے موقع پر علاوہ دوسرے لوگوں کے مندرجہ ذیل اصحاب حاضر تھے۔ سر ٹی ڈبلیو آرنلڈ مصنف پریچنگ آف اسلام۔ چیف ایمو آف نائیجیریا۔ پروفیسر لیون۔ خالد شیلڈریک۔ مولوی فتح محمد سیال۔ مولوی عبدالرحیم نیر۔ اور مولوی [illegible] سیکرٹری جماعت احمدیہ لنڈن۔

ٹائمز آف لنڈن یوں لکھتا ہے۔ لنڈن کی احمدیہ جماعت کے امام مشنریوں اور ممبروں نے کل ایک مکان کے افتتاحی جلسہ پر لوگوں کو دعوت دی۔ یہ ایک بڑا مکان ہے [illegible] باغیچہ [illegible] جماعت [illegible] نے ابھی ابھی خریدا ہے۔ یہ جگہ [illegible] ایک [illegible] مسٹر عبدالرحیم نیر [illegible] ایک [illegible] لیون اور ایمو آف نائیجیریا موجود تھے۔

روزانہ باتصویر اخبار گرافک ۴ اکتوبر کے پرچہ میں بعنوان لندن کے مضافات میں اسلام لکھتا ہے۔ کل بروز اتوار ایک نئے اسلامی مشن کے افتتاحی جلسہ پر افریقہ اور ہندوستان کے لوگ اپنے زرق برق لباس میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان انگریز مرد و عورت بھی موجود تھے۔ لندن کی جماعت نے ایک مکان اور وسیع جگہ تبلیغ اسلام کے لئے خریدے ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ جلدی یہاں ایک اسلامی مسجد کھڑا کریں۔ جس میں اسلامی طرز پر نمازیں پڑھینگے۔ اسلام کے مشہور پیرو لوگ جو اس ملک میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک لارڈ ہیڈلے ہے۔ کل کے تقریر کرنے والوں میں سے مولوی فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ نے کہا۔ کہ احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہندوستان اور انگلستان میں اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔

مارننگ پوسٹ "مذہب اسلام انگلستان میں" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ احمدیہ اسلامیہ کے افتتاحی موقع پر نمبر ۶۳ میلروز میں کل ایک جلسہ کیا گیا۔ احمدیہ سلسلہ کی بنیاد قریباً چالیس سال ہوتے ہیں۔ کہ قادیان۔ پنجاب ہندوستان میں ڈالی گئی تھی۔ احمدیہ سلسلہ کے بانی احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آف قادیان نے مسیح اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مکان کے ساتھ جو زمین ہے۔ اس میں تجویز ہے۔ کہ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جائے۔

مہمانوں کے استقبال کے بعد پروفیسر ہاروی مصطفیٰ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ قریباً چالیس سال گذرے ہیں۔ کہ پہلے انگلستان میں تبلیغ اسلام کی گئی۔ اس کی ابتدا لیورپول میں ہوئی۔ اسلام میں کوئی پروہت نہیں ہوتے۔ بعض آدمی اس کام کے لئے منتخب کر لئے جاتے ہیں۔ لیکن ہر ایک آدمی اپنی نجات حاصل کرنے کا خود ذمہ وار ہوتا ہے۔ مولوی فتح محمد سیال نے کہا کہ وہ اس لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ لوگوں کو اسلام اور احمدیہ اسلام کی طرف بلائیں۔ ان کا ایمان ہے۔ کہ اسلام تمام مذہبوں کا مجموعہ ہے۔ اور [illegible] اس کے علاوہ [illegible] ایک تصویری [illegible] ہے۔ اس میں فوٹو شائع ہوئے ہیں۔

اس جلسہ اور اخباروں میں ذکر ہونے سے ہمارا دارالتبلیغ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام لندن اور انگلستان میں مشہور ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک خط اس جلسہ پر غیر احمدی ہندوستانی مسلمان بھی موجود تھے۔ ان میں ایک صاحب جو لنڈن یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں جلسہ سے واپس جا کر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

پیارے بھائی صاحب۔ پیشتر اس کے کہ میں اور تحریر کروں۔ میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ میں کل شب گذشتہ کے لیکچر سے بہت متاثر ہوا ہوں یہ میرا پہلا موقعہ نہیں تھا۔ کہ مجھے آپ کا لیکچر سننے کا اعزاز ملا تھا میں قریباً تمام لیکچروں میں جو ہائڈ پارک میں ہوتے ہیں حاضر ہوتا ہوں۔ مگر بدقسمتی سے مجھے آپ کے ساتھ انفرادی طور ملاقات کرنے کا موقعہ پہلے نہیں ملا تھا۔

بھائی صاحب! آپ بہت سے میرے جیسے [illegible] کے لئے ستارۂ رہنمائی ہیں۔ اور میں بلا تامل آپ کے سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ میں پیدائش کی وجہ سے مسلمان ہوں مگر بوجہ لمبی جلاوطنی کے میں اپنے آپ کو سچے معنوں میں مسلمان خیال نہیں کرتا۔ متواتر کی تکالیف اور مایوسیوں نے جو مجھے اپنی زندگی میں ہوئیں میرے ایمان کو پاش پاش کر دیا ہے۔ لیکن اب تو میں اپنے خالق سے معافی کا خواستگار رہوں۔ اور تمنا ہے کہ اللہ میری زاری کو قبول فرمائے۔

کیا آپ مہربانی کر کے اس ہفتہ میں مجھے ملاقات کا موقعہ دیں گے۔ کیونکہ میں مختلف مضامین کے بارہ میں آپ کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی وقت [illegible] کے اوقات میں مقرر کریں۔ میں محمد خان بی۔ اے۔ [illegible] صاحب کو جو آپ سے ملنے کے بہت خواہشمند ہیں ساتھ لاؤنگا۔ مکرر آنکہ میں یہاں [illegible] کرتا ہوں کہ میں انگلستان [illegible] اور فرانس میں تبلیغ کرنے کیلئے [illegible] قائم [illegible] میں [illegible] مشکور ہونگا [illegible]

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کے لئے تیار ہیں؟

حسب ذیل اشتہار ہماری طرف سے شائع کیا گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو انکی جائے قیام پر جاکر مکرم میر قاسم علی صاحب نے [illegible] لیکن انہوں نے کچھ بھی جواب نہ دیا

(ایڈیٹر)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ اس سوال کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۰ء میں یہ دیتے ہیں کہ۔

"آیت (مباہلہ) پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں ما فدا۔ ہم ایسے مباہلہ کیلئے جو آیت مرقومہ (مباہلہ والی) سے ثابت ہوتا ہے۔ طیار ہیں۔" (صفحہ ۴ کالم اول)

لہذا سوال مندرجہ عنوان تو فیصلہ شدہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اب ہم عوام کی آگاہی کیلئے آیت مباہلہ مع اسکے ترجمہ تفسیری کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کی تفسیر سے نیچے نقل کر دیتے ہیں۔

"فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم و نساءنا و نساءكم و انفسنا و انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين۔ یعنی تو ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سمجھیں۔ کہدے کہ آؤ ہم اپنے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی اور تمہاری بیٹیاں۔ اپنے اور تمہارے بھائی بند بلائیں پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ دنیا میں ہی کر دیگا۔ جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہوگا وہ دنیا میں ہی برباد اور مورد غضب ہوگا۔" (تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

یہ ہے وہ "آیت مرقومہ" جس کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ فریق کاذب پر دنیا میں ہی بربادی اور تباہی ہوتا ہے اور کسی خاص عذاب کی وہ تعیین بھی نہیں کرتے۔ اور نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا کا کام ہے کہ جو عذاب چاہے نازل کرے لیکن وہ ایسے مباہلہ سے قبل مباحثہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ کوئی شخص بے سمجھے بوجھے اور بغیر اتمام حجت ہونے کے جلد بازی سے مباہلہ نہ کر بیٹھے۔ اور درحقیقت ایسی صورت میں جبکہ فریقین ایک دوسرے کے دعاوی اور دلائل سے پوری واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے کو واقف کرکے بخوبی سمجھا دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے۔ پس میں ایسے مباہلہ کیلئے بالکل طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ (بالا) سے ثابت ہوتا ہے۔"

سو ہم مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بشارت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے مسلمہ و منظور کردہ مباہلہ کے مطابق ہی آپ سے مباہلہ کرنے کو تیار میدان میں کھڑے ہیں۔ اب آپ انہیں ما و رائے اسی طرح بغیر کسی قیل و قال کے ہم سے مباہلہ کرلیں البتہ اسقدر گذارش ہے۔ کہ مباہلہ سے قبل جس غرض کیلئے مباحثہ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے خیال میں بوجہ اتم پوری ہو چکی ہے فریقین عرصہ دراز کی گفت و شنود کے بعد علی وجہ البصیرت ایک دوسرے کے کاذب ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے متعلق اپنے ایمان و ایقان کا بالفاظ ذیل بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ:۔

"میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔ خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتا اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں۔ وہ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا بے حیا۔ بڑا فریبی۔ بڑا مکار۔ بڑا اہل فریب۔ بڑا غدار۔ بڑا مفتری علی اللہ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔ اسکو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہ تھا!"

(اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء و ۱۲ جون ۱۹۰۸ء و ۲۶ مارچ و ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ تو وہ بصیرت ہے۔ جو آپکو سالہا سال کے بحث و مباحثہ سے حاصل ہو چکی ہے۔ اسکے خلاف ہم علی وجہ البصیرت ان سب الفاظ کا حقیقی مصداق آپ کو جانتے و مانتے ہیں ایسی بصیرت کے ہوتے ہوئے جو علی وجہ الکمال فریقین کو حاصل ہو۔ مباہلہ سے قبل مباحثہ کرنا بے سود اور تحصیل حاصل ہے۔ اب تو صرف مباہلہ ہی باقی ہے۔ جس سے آج تک آپ پہلو تہی کرتے رہے۔ لہذا اب مباہلہ ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ باہم بصیرت و یقین پھر بھی مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہی ضروری خیال کرتے ہیں۔ تو ہم کو اس سے بھی انکار نہیں۔ تاکہ پھر آپ اسی حیلہ کو آڑ بناکر مباہلہ مسلمہ خود سے بھی نہ گریز کر جائیں۔ پر بھی ہم منظور کرتے ہیں۔ کہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ۔ چار گھنٹہ تک آپ آپ اپنے وہ دلائل جو بکذیب مرزا صاحب آپ میں ایسے ہوں کہ اس سے پہلے آپ ہم کو بذریعہ تحریر و تقریر نہیں سنا چکے تو بے شک سنا لیں۔ اور ہم بھی اگر ضرورت ہوگی تو اسی قدر وقت میں جو بعد آپ لینگے۔ مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل آپ کے سامنے پیش کر دینگے۔ اس کے بعد حسب آیت مرقومہ بالا آپ کا مسلم اور منظور کردہ مباہلہ ہوگا۔ مگر ایسا نہ ہوگا کہ بعد مباحثہ آپ مباہلہ سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ مباحثہ محض آپ کی حجت توڑنے کی نیت سے اسلئے منظور کیا جائیگا کہ آپ اس کے بعد مباہلہ کریں۔ ورنہ مباحثہ کی ضرورت نہیں۔ اور مباہلہ ان الفاظ میں ہوگا:۔

"اے خدائے قادر ذوالجلال ہم سب جو تیرے حضور کھڑے ہیں۔ تیری ذات وحدہ لاشریک کی قسم کھاکر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تیرا برگزیدہ رسول اور مسیح موعود اور مامور من اللہ ہے۔ اور اس کی تمام پیشگوئیاں اور جملہ الہامات تیری طرف سے اور تیرا کلام ہیں۔ اور ہم اسپر کامل ایمان رکھتے ہیں مگر مولوی ثناء اللہ مرزا صاحب کو مفتری علی اللہ اور کاذب و دجال کہتا ہے۔ پس اگر ہم اپنے کہنے میں جھوٹے ہیں۔ تو ہم کو اور اگر مولوی ثناء اللہ اس کہنے میں جھوٹا ہے۔ تو اسکو لعنت اللہ على الكاذبين کی آیت کے ماتحت لاکر مورد عذاب بنا۔ آمین!"

اس دعا پر آپ سب لوگ آمین کہیں اور اس کے بعد آپ یہ دعا کریں کہ:۔

"اے ذوالجلال والاکرام عزیز ذوانتقام میں تیری ذات کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد مفتری علی اللہ کذاب اور دجال تھا۔ اس کا دعویٰ مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا انسانی اور نفسانی افترا تھا۔ اس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور مفتریٰ علی اللہ ہیں نہ اسکو سچے خدا پر ایمان تھا۔ نہ اسلام سے تعلق۔ اور میں اسپر علی وجہ البصیرت

یقین رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے کہ وہ مقابل اسکو مامور من اللہ اور رسول اللہ اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ پس اگر میں خلاف واقعہ [illegible] حقیقتاً [illegible] پاتا ہوں۔ اور ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو مجھے۔ اور اگر فریق مقابل جھوٹا ہے تو اسکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت لاکر موردِ غضب بنا۔ آمین ؎

اسپر ہم سب کی [illegible] الدعا ختم ہوگا۔ آپ کو یہ بھی اختیار ہے۔ کہ آپ اگر چاہیں تو اپنے بھائی چند موجودہ مولوی صاحبان کو اور جو شخص بھی اس کاروائی میں آپ کا ساتھ دینا چاہیں۔ ان کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔ اور یہ ہماری عین خواہش ہے کہ [illegible]۔ اگر آپ مباہلہ پر ایمان اور مرزا صاحب کے کذب پر یقین رکھتے ہیں۔ تو آپ کے شریک حال ہو کر نیا نمونہ دکھائیں۔

اب ہم امید کرتے ہیں کہ ایسے مباہلے سے [illegible] بقول خود اب آپ سے تیار ہیں۔ اور آپ کے مسلمات کے خلاف ہم نے ایک انچ بھی ادھر ادھر کو نہیں جانا۔ کوئی نیا حیلہ بنا کر کے گریز کی راہ نہ اختیار کرینگے۔ اور فوراً میدان مباہلہ میں جو اسی جگہ اسی مقام پر ہوگا۔ نکل آئینگے۔ اب آخری بار بھی فرار کا بدنما داغ پہلے سے اپنی پیشانی پر لگا کر [illegible] اور کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون کے وعید سے خوف کھائینگے۔

پس گواہ رہ تو اے زمین اور گواہ رہ تو اے آسمان اور شاہد ہو تمہارے یہاں کے بسنے والے ہندو اور مسلمانو! اور یاد رکھو تم کہ باہر سے آئے ہوئے مخالف مولویو اور غیر مولویو! جو شخص اب اس قرآنی مباہلہ سے انکار کرے اور تکذیب و تکفیر سے بھی باز نہ آئے۔ تو اسپر خدا تعالیٰ اور رسول اور ملائکہ اور کل جہان کے لوگوں کی لعنتیں ہوں۔ اور تم سب لوگ کہو۔ آمین ؎

المنتظرین

(۱) شیر علی عفا اللہ عنہ بی اے (۲) سید محمد اسمٰعیل (۳) سید محمد اسحٰق (مولوی فاضل) (۴) سید محمد سرور (۵) حافظ روشن علی۔ (۶) محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل منشی فاضل) (۷) عبد الرحمٰن مصری (مولوی فاضل) (۸) رحیم بخش ایم اے (۹) عبد المغنی (۱۰) خانصاحب فرزند علی عفا اللہ عنہ (۱۱) جلال الدین (مولوی فاضل) (۱۲) [illegible] رحمت علی (مولوی فاضل) (۱۳) غلام احمد (مولوی فاضل) (۱۴) [illegible] (مولوی فاضل) [illegible]

[illegible]

قائلین حیات و نزول مسیح ابن مریم سے

چند سوالات ؎

[illegible] اشتہاروں کے ایک حسب ذیل اشتہار غیر احمدیوں کے جلسہ پر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اور علماء کو خاص طور پر پہنچایا گیا۔ مگر ان سوالات میں سے کسی ایک کا جواب بھی "جمعیۃ العلماء" میں سے کسی سے نہ بن پڑا۔ اور کوئی ایک لفظ اس کے جواب میں لکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اب بھی ہم دعوت دیتے ہیں کہ اگر ہمارے مخالفین کسی میں ہمت ہے تو ان سوالات کا جواب دے۔ (ایڈیٹر)

تمام ہندوستان اور پنجاب کے غیر احمدی علماء اور سجادہ نشین صوفیائے و مقلدین و غیر مقلدین دیوبندی اور گنگوہی۔ بریلوی و سہارنپوری۔ امرتسری یا کوئی سے اور ان کے ہمخیال تعلیم یافتہ خواندہ ہمخیالوں سے عموماً مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث سے خصوصاً اور حاضر الوقت غیر احمدی علماء سے بالخصوص ان سوالوں کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی جواب ان سوالات کا نہ دیا تو دنیا جان لیگی۔ کہ ان کا عقیدہ نزول مسیح صرف زبانی ہے جس کی کوئی دلیل و برہان ان کے پاس نہیں ؎

(۱) لفظ نزول جو احادیث میں مسیح موعود کی نسبت وارد ہے اس لفظ سے کیا معنے اور مراد لی گئی ہے؟

(۲) لفظ رجوع اور نزول میں کیا فرق ہے؟

(۳) کوئی شخص گیا ہوا اگر لوٹ کر آوے۔ تو اس کیلئے عربی۔ فارسی اور اردو میں کونسا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی رجوع اور واپسی اور بازگشت یا نزول۔ جواب مع نظیر اور مثال محاورہ زبان ہونا چاہیئے ؎

(۴) لفظ بعثت اور خروج اور نزول میں فرق باہمی کیا ہے؟

(۵) مسیح ابن مریم کیواسطے بعث اور دجال کیواسطے لفظ نزول بھی احادیث میں آیا ہے یا نہیں؟

(۶) مسیح ابن مریم کا نزول کہاں سے ہوگا زمین سے یا آسمان سے؟

(۷) اگر زمین سے ہوگا تو [illegible] اور اگر آسمان سے ہوگا۔ تو آسمان کی قید کس لفظ سے ثابت ہے؟

(۸) اور یہ نزول بجسم خاکی ہوگا یا محض روحانی۔ اگر قالب خاکی کے ساتھ ہوگا تو یہ کس لفظ سے مفہوم ہوتا ہے؟

(۹) کس حیثیت اور ہیئت سے ان کا نزول ہوگا یعنی کسی سواری کے ذریعہ اُترینگے یا اڑ کر تشریف لائینگے یا کسی اور طرز سے۔ جواب مفصل ہو۔

(۱۰) کس وقت یہ نزول رات یا دن میں ہوگا؟

(۱۱) کس مقام پر نازل ہونگے آیا کسی مکان خاص پر یا فرش زمین پر؟

(۱۲) اور یہ شان نزول کوئی شخص بچشم خود بھی دیکھیگا یا نہیں؟

(۱۳) اہل زمین کو ان کے ٹھیک وقت نزول کا پتہ قبل از نزول ہو سکیگا یا نہیں تاکہ وہ استقبال کیلئے جائے نزول [illegible]

(۱۴) اگر ہو سکیگا تو کیا ہند و پنجاب۔ ایران و جاپان و روم اصفہان چین و افغانستان۔ یورپ ترکستان وغیرہ کے سب مسلمان جائے نزول پر جمع ہو جائینگے یا کسی خاص شہر یا مقام کے لوگ ہی وہاں پہنچیں گے۔

(۱۵) اگر نہیں ہو سکیگا تو پھر جن لوگوں نے اس طرح ان کا نزول نہیں دیکھا۔ وہ کس طرح ان کی تصدیق کریں کہ انکو آسمان سے اترتا تسلیم کر لینگے۔ خصوصاً علی گڑھ وغیرہ کے کالجیٹ اور امرتسر کا مولوی فاضل؟

(۱۶) جن دو فرشتوں کے ذریعہ وہ اُترینگے وہ فرشتے دوسرے لوگوں کو بھی نظر آئینگے یا نہیں؟

(۱۷) وہ فرشتے اپنی اصلی شکل میں ہونگے یا متمثل بشکل دیگر۔ اور دیگر شکل کیا ہوگی؟

(۱۸) اگر اصلی شکل میں ہونگے تو کیا سوائے انبیاء کے فرشتوں کی اصلی شکل بھی ہر ایک انسان کو نظر آ سکتی [illegible]

(۱۹) اگر متمثل بشکل دیگر ہونگے تو ان کے فرشتے ہونے کا اطمینان کیونکر یقین ہوگا؟

(۲۰) وہ فرشتے مسیح کے ساتھ رہینگے یا صرف زمین پر پہنچا کر واپس چلے جائینگے؟

(۲۱) وہ زندہ جاوید [illegible] مسیح ابن مریم بوقت صعود زمین سے اوڑھ کے گئے تھے آسمان پہ [illegible]

آسمان سے جدید لیکر آئینگے یا وقت نزول زمین والے ان کیلئے رنگوا کر نذر کرینگے۔

(۲۲) بعد نزول تا وفات ان کا عربی یا انگستانی جبہ دریں لباس رہیگا یا دوسرا لباس تبدیل کرینگے؟

(۲۳) ایک اسم کا اطلاق دوسرے شخص پر بوجہ کسی اشتراک فی الاوصاف کے جائز ہے یا نہیں؟

(۲۴) کیا مشابہت اور مماثلت کیلئے الفاظ مثل یا مانند یا مشابہ یا کلمات تشبیہ یا کہ وغیرہ کا بیان بھی ضروری ہے؟

(۲۵) کوئی مثیل اصل سے افضل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۲۶) نبی اور رسول کس کو کہتے ہیں۔ معنے لغوی اور اصطلاحی معنے کیا ہیں۔ اصطلاح شرعی ہونی چاہیئے جو شارع سے منقول ہو؟

(۲۷) نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا ہر دو ایک ہی ہیں یعنی ہر نبی کو رسول اور ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور نبوت کیلئے رسالت لازمی ہے یا رسالت کیلئے نبوت؟

(۲۸) امام اور نبی اور محدث اور ولی میں کیا ما بہ الامتیاز ہے؟ آیا ہر نبی، امام اور محدث اور ولی ہوتا ہے یا ہر محدث نبی اور ولی اور امام ہوتا ہے یا ہر ولی محدث اور امام ہوتا ہے۔

(۲۹) نبوت کے لوازمات کیا کیا ہیں۔ جن سے تحقق نبوت ہو ایسا ہی بصورت تفریق نبوت و رسالت۔ رسالت کے لوازمات کیا کیا ہیں؟

(۳۰) وہ لوازمات کسی حالت یا زمانہ میں انبیاء و رسل سے منفک بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں تو کن حالتوں میں؟

(۳۱) وحی غیر نبی کی طرف بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو وہ کس قسم کی وحی کہلاتی ہے۔ یعنی وحی نبوت یا رسالت یا وحی ولایت یا کچھ اور نام اس وحی کا اصطلاح میں رکھا گیا ہے؟

(۳۲) وحی نبوت اور وحی ولایت (یا جو کچھ اس دوسری وحی کا نام ہو) میں بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے کیا فرق ہے سوا بوجہ غیر نبی کی طرف وحی ہونے کے کیا فرق ہے؟

(۳۳) انبیاء اور خدا تعالیٰ کے درمیان پیغام رسانی کیلئے جبرئیل ہی واسطہ ہے یا کوئی اور بھی۔ اور کبھی غیر نبی کو بھی جبرئیل پیغام الٰہی پہنچاتا ہے یا کوئی دیگر طریق ان کیلئے ہے؟

(۳۴) بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی نبوت تا قیامت بواسطہ جبرئیل منقطع ہو گئی ہے یا ممکن ہے کہ پھر جاری ہو جائے۔ اور جس پر وحی نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ باوجود نزول وحی نبوت ختم نبوت کا حامی ہو یا نہیں؟

(۳۵) آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر اُمتیں گذری ہیں کسی نبی کی اُمت یا انکی اُمت کا کوئی فرد کسی نبی سے افضل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو وہ فضیلت کلی ہے یا جزوی؟

(۳۶) کوئی نبی ایسا بھی گذرا ہے۔ جس کی نبوت کا درجہ اُمت محمدیہ کے افراد سے باوجود نبی اللہ ہونے کے کم ہو۔ اور اسکی خواہش ہو کہ وہ اُمت محمدیہ کا ایک امتی بنایا جائے تاکہ وہ نبوت سے افضل درجہ حاصل کرے۔

(۳۷) ایک ہی وقت اور ایک جگہ اور ایک ہی زمانہ میں دو امام مفترض الطاعۃ امت محمدیہ کے لئے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳۸) مہدی اور مسیح ابن مریم کے فرائض یکساں ہونگے یا الگ دیگر؟

(۳۹) ہر دو کی موجودگی میں امت محمدیہ کس کی اطاعت سے مکلف ہوگی۔ اور ان میں سے حاکم کون ہوگا اور محکوم کون؟ یا مہدی و مسیح ایک ہی شخص ہوگا؟

(۴۰) دونوں کے بعثت و نزول کا ایک ہی وقت ہوگا یا آگے پیچھے ظاہر ہونگے۔ اگر آگے پیچھے ہونگے تو کتنے عرصہ کا ایک دوسرے کا فاصلہ ہوگا۔

(۴۱) ان دونوں میں سے افضل کون ہوگا اور مفضول کون؟ اور نبی انہیں سے کون ہوگا اور امتی کون؟

(۴۲) مسیح ابن مریم کی نبوت بوقت نزول سابقہ نبوت (جو اسرائیلی تھی) ہوگی۔ یا جدید نبوت الی کافۃ للناس سے مشرف ہو کر یا نبوت سے معطل ہو کر آئینگے۔

(۴۳) ان میں سے پہلے کس کا انتقال ہوگا۔

(۴۴) ہر دو کی وفات تک کوئی مذہب غیر اسلام روئے زمین پر نہ رہیگا یا کچھ لوگ غیر مذاہب کے پیرو بھی باقی موجود رہینگے۔

(۴۵) تمام مذاہب غیر کو مہدی و مسیح بذریعہ تلوار و جہاد مشاکر بجبر داخل اسلام کرینگے یا محض تبلیغ وغیرہ سے۔

(۴۶) مسیح کی بابت جو لکھا ہے۔ کہ وہ فوت ہونگے۔ اور مسلمان انکے جنازہ کی نماز پڑھینگے اس سے کیا مراد ہے۔ کیا ہم مسلمانوں کا جنازہ مسلمان ہی نہیں پڑھا کرتے۔ یا ہندو یا عیسائی پڑھا کرتے ہیں جو یہ عجیب خبر دی گئی ہے۔ آخر اسمیں مہدی یا مسیح کی کیا خصوصیت اور کونسی فضیلت ہوئی کہ مسلمان ان کا جنازہ پڑھینگے؟

(۴۷) اور یہ جو لکھا ہے کہ مسیح کو بعد وفات آنحضرت صلعم کی قبر میں دفن کرینگے۔ کیا مسیح کیلئے حضور انور کا قبہ مبارک گرا کر اور معاذ اللہ قبر کھود کر دو نعشیں ایک قبر میں دفن ہونگی یا باہر کی جانب سے سرنگ لگا کر مسیح کی نعش کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ڈالینگے۔ یا ایک قبر کی جگہ روضہ مبارک میں پہلے سے رکھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ بعض عوام الناس اور جہلا کا خیال خام ہے۔ جنہوں نے روضہ مبارک دیکھا نہیں کہ وہاں کسی قبر کی جگہ نہیں ہے یا قبر سے مراد مقبرہ ہے جو کسی لغت سے ثابت نہیں مفصل جواب دیں۔

(۴۸) مہدی و مسیح کسی حکم قرآنی یا مسئلہ شرعی کو منسوخ کر سکینگے یا نہیں؟

(۴۹) مسیح ابن مریم کا دعویٰ بعد نزول اپنی نسبت کیا ہوگا۔ نبوت و رسالت کا یا امتی ہونے کا۔

(۵۰) کوئی نبی اپنی نبوت سے کسی حالت یا زمانہ میں معزول ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۵۱) ہر نبی اور امام اور خلیفہ اور مامور من اللہ پر اپنے منصب کا اعلان فرض ہے یا اخفاء منصب ضروری ہے۔

(۵۲) قرآن مجید اور احادیث کا علم مسیح کو کس طرح حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہ عربی زبان ہے۔ اور مسیح کی مادری و اصلی زبان عبرانی یا سریانی ہے اسلئے یا تو وہ علماء زمانہ سے سبقاً سبقاً پڑھینگے یا آسمان سے ہی پڑھکر تشریف لائینگے یا دوبارہ نزول قرآن بذریعہ وحی ان کی زبان میں ہوگا۔ بس وہ ذریعہ بتا دیجئے۔

(۵۳) مسیح کے نزول کے بعد اور وفات سے قبل اور وفات کے بعد قیامت تک آیات ذیل (جو حیات اور نزول مسیح کیلئے آپ کے زعم میں نصوص صریحہ ہیں) کے کیا معنے لوگ کرینگے اور خود مسیح بوقت تلاوت کیا معنے کرینگے (ا) یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک (ب) بل رفعہ اللہ الیہ (ج) وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (د) یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ھ) ولم یجعلنی جبارا شقیا۔

(۵۴) مسیح کس عمر میں مامور و رسول بنی اسرائیل کیطرف ہوئے تھے اور کتنے سال انہیں رسالت کرتے رہے اور کس عمر میں آسمان پر چلے گئے تھے اور کس عمر میں نازل ہونگے؟

(۵۵) بعد نزول مسیح اگر کوئی وحی منجانب اللہ مسیح پر نازل ہوگی تو اس وحی پر مسلمانوں کو ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں؟ اور وہ وحی

[illegible]

(اشتہارات)

ہمارا اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کا پہلا اور مکمل
قرآن کریم مترجم مع تفسیر احمدی

جس میں حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹ نہایت عمدگی سے مرتب فرمائے ہیں۔ ترجمہ با محاورہ ہے جو تمام مخالفین اسلام و مختلف فرقہائے اسلام کے اعتراضات اور شبہات کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے علاوہ تفسیری نوٹوں کے مشکل مقامات کا لغوی طور پر بھی حل حاشیہ پر لکھا گیا ہے۔ غرضیکہ قرآن کریم کا علم اور فہم حاصل کرنے کے لئے

یہ تفسیر نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ ذریعہ ہے

جلد نہایت خوبصورت کرائی گئی ہے۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت صرف سوا چار روپے (للعہ) احباب جلد منگالیں۔

احمدیہ کتاب گھر۔ قادیان

علمی ادبی طبی اور خواتین کا دلچسپ رسالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے
طبی مجربات
جو

گذشتہ ماہ سے رسالہ رفیق حیات میں شائع ہونے شروع ہوئے ہیں۔ یہ ایک نہایت

مفید اور کارآمد ذخیرہ ہے

جو اب صرف رفیق حیات کے ذریعہ ہی میسر آسکتا ہے۔ علاوہ ازیں مستند اہل قلم علماء و بزرگان و خواتین سلسلہ کے لطیف مضامین درج ہوتے ہیں۔ بلحاظ لکھائی و چھپائی وغیرہ کے بھی نہایت خوبصورت بنایا گیا ہے۔

قیمت سالانہ عہ

خریداری کے لئے جلد درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

مینیجر رفیق حیات قادیان

خوبصورت مور نما مقراض

ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی مقراض جو بند ہو کر خوبصورت مور بن جائے اور کھلی ہوئی قینچی کا کام دے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ مثلاً اگر آپ جدید ہندوستانی کاریگری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہیں۔ تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت نہایت واجبی ہے۔

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت۔

ضروری اطلاع

ہمارے ملک سے ایجاد کا مادہ تو قریباً اٹھ گیا ہے۔ نقال بہت موجود ہیں۔ چنانچہ عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ اللہ کے فضل سے اس عاجز نے ذو ایجاد مشین سیویاں ایجاد کی تھی۔ جس کی مقبولیت کو دیکھ کر اب نقالوں کو حسد لگا ہے۔ جو کہ اپنے فائدہ کیلئے پبلک کا نقصان کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اعلیٰ کاریگر کسی کی نقل نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کو ایجاد ہی کے کام سے فرصت نہیں ہوتی۔ ہمارے کارخانہ کی مشین کے ہینڈل پر یہ پتہ ہے۔ ایم فضل کریم عبدالکریم قادیان

المشتہر۔ مستری فضل کریم موجد مشین سیویاں قادیان

انجنیرنگ سکول لدھیانہ

صرف ۲ سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں کل ۸۰ طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس تک پہنچی۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس میں اسوقت ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۳ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے۔ جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ سرکاری انجنیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزار ہا روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور ماڈلنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کے لئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد مع نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر و لالہ سکھ دیال انجنیر پرنسپل

آٹا پیسنے کی چکی

یہ چکی بالکل آہنی ہلکا چلنے والا اور پیسنے والے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ و صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

ملنے کا پتہ:۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

نصیر بک ایجنسی

مفت

آجکل جبکہ قرآن بلکہ حمائل شریف معمولی [illegible] کو ملتی ہے۔ ایسے وقت اگر قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب کا مل جائے۔ جو پسندیدہ حضرت خلیفہ اول کا ہے اور جس کو جلد پر اصحاب بیت [illegible] لکھتے تھے۔ اگر وہ [illegible] کر مجلد [illegible] نہیں [illegible] کیا ہے۔ ہر قسم کے قاعدے [illegible] قرآن کریم و سلسلہ عالیہ کی کل کتب کے ملنے کا پتہ:۔

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان۔

ہندوستان کی خبریں

قانون مجالس باغیانہ کی حمایت
۱۸ مارچ کے اجلاس پنجاب کونسل میں سردار [illegible] نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ [illegible] لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں پیش ہونے والے سوالات پر بحث کرنے کی غرض سے جو جلسے کئے جائیں وہ گورنر صاحب کے حکم سے قانون مجالس باغیانہ کی زد سے باہر سمجھے جائیں۔ پنجابی کونسل کے ۲۱ ممبروں نے اس کے خلاف رائے دے کر اسے گرا دیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد
لکھنؤ ۱۹ مارچ آج سر ہارکورٹ بٹلر گورنر صوبجات متحدہ نے لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔

گورنمنٹ نے پبلسٹی کمیٹی کو بند کر دینے کا فیصلہ کر دیا
پنجاب کونسل کے اجلاس ۱۸ مارچ میں مسٹر [illegible] مالی سکرٹری نے بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے محکمہ اشاعت کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور ۱۹ مارچ کو گورنمنٹ کونسل کے روبرو پبلسٹی کمیٹی کے حساب کتاب کو بیباق کرنے کے لئے ۲۵ ہزار کا ایک ضمنی مطالبہ پیش کرے گی۔

کرپان سے قتل
سرکاری اطلاع ہے۔ ضلع گورداسپور میں کرپان سے ایک شخص نے اپنی بھتیجی اور اس کی ماں کو قتل کر دیا ہے۔ یہ پہلا مقدمہ ہے۔ جس میں کرپان کو بطور آلہ قتل استعمال کرنے کی خبر ملی ہے۔

امتحان میں عمر کی قید گھٹا دی گئی
الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ سینٹ میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی یہ تحریک پاس ہو گئی۔ کہ امتحانات مٹریکولیشن، انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے کے امیدواروں کی قید میں ایک سال کی کمی کر دی جائے۔

جدید دہلی کی تعمیر
[illegible] کروڑ روپیہ [illegible] خرچ کیا گیا ہے۔

لاہور میں سکھوں کا مچلکہ دینے سے انکار
۲۱ مارچ کو مسٹر [illegible] مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں [illegible] کے الزام میں سردار گوربخش سنگھ وغیرہ اور سکھوں کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ عدالت نے ملزموں کو کہا۔ کہ مقدمہ کسی اور تاریخ کو سماعت ہوگا۔ اب ملتوی تاریخ پر حاضری کے لئے ضمانتیں دے دیں۔ لیکن ملزموں نے ضمانتیں دینے سے انکار کیا۔ عدالت نے کہا۔ کہ اچھا آپ مچلکے دیدیں۔ سردار گوربخش سنگھ نے کہا۔ کہ مچلکہ بھی نہیں دے سکتے۔

پنجاب خلافت کانفرنس
خلافت کانفرنس پنجاب کا پہلا اجلاس بمقام راولپنڈی منعقد ہوا۔ پنڈال میں تقریباً ۱۵-۲۰ ہزار اصحاب کی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۹ قراردادیں پاس کی گئیں۔

جدید وائسرائے کی آمد
لارڈ ریڈنگ ۵ اپریل کو دہلی [illegible] پہونچینگے۔ ۷ اپریل کو بمبئی سے [illegible] تشریف لیجائینگے۔ اور ۲۰ اپریل کو [illegible] پہونچینگے ۞

مسٹر شاستری امپیریل کانفرنس میں
آنریبل مسٹر سری نواس شاستری کو وائسرائے نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ آئندہ جون میں ولایت جا کر امپیریل وزارت کے جلسہ میں شریک ہوں۔ مسٹر شاستری نے اس دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے ولایت تشریف لے جائیں گے۔

فیض آباد میں ایک ہزار گرفتار
ضلع فیض آباد میں تقریباً ایک ہزار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر فیض آباد جیل میں رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد ان لڑکوں کی ہے۔ جو مقامی تھانوں میں زیر حراست ہیں۔ بہت سے لوگ بوجہ [illegible] مقدمات بری کئے گئے ہیں۔

پنجاب قومی کالج کا افتتاح
پنجاب قومی کالج [illegible] کھل جائیگا۔ جس میں اقتصادیات، ریاضیات، دیسی زبانوں [illegible] کا کام سکھایا جائے گا۔

شیعہ مجتہد کا فتویٰ
مولوی سید یوسف حسن جو مشہور شیعہ عالم ہیں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں عدم تعاون کے حق میں [illegible] معاملات کا مقابلہ کرنے کے لئے [illegible] ہتھیار عدم تعاون ہے۔ اور یہ کہ یورپین سلطنتوں کی خود غرضانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے تمام شیعہ لوگوں کو عدم تعاون پر عمل کرنا چاہیئے۔

خالصہ کا الٹی میٹم
۲۰ مارچ کو [illegible] ایک دیوان اکالیوں کا [illegible] سردار [illegible] سنگھ صاحب رام گڑھیا کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر قراردادوں کے حکومت کو یہ الٹی میٹم دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر دس اپریل تک ہمارے تمام اکالی بھائی جو گوردواروں پر قبضہ کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ رہا نہ کر دیئے گئے۔ اور ہمارے گوردواروں کی متعلقہ جاگیروں کا قبضہ ہمیں نہ دے دیا گیا۔ تو ہم گرو گرنتھ صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم ستیاگرہ کریں گے۔ اور جیل خانوں کو بھر دیں گے ۞

چار ہزار روپیہ کی افیون پکڑی گئی
پنجاب میل کے ہوڑہ اسٹیشن پر پہونچنے کے [illegible] پولیس نے ایک پشاوری کا ٹرنک کھلا۔ تو اس میں ایک من افیون نکلی۔ جس کی قیمت ۴ ہزار روپیہ ہے۔ مگر پشاوری آنکھ بچا کر نکل گیا۔

ماڈریٹوں کی کانفرنس
ماڈریٹوں کی کانفرنس ۹ و ۱۰ اپریل کو ہوگی۔ ۱۰ اپریل کے اجلاس میں ملیریا۔ بخار، ہیضہ، چیچک، شیر خوار بچوں کی موت کے علاجوں اور انسدادی تدابیر پر بحث کی جائے گی۔ اس دن کا اجلاس حفظ صحت عامہ کی کانفرنس کہلائے گی ۞

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لنڈن کے قریب آتشزدگیاں لنڈن ۱۸ مارچ ۔ گذشتہ شب لنڈن کے قرب و جوار میں سات جگہ ایک ہی وقت میں آگ لگ گئی ۔ اور بیش بہا مال بڑی مقدار میں جل گیا ۔ یہ سن فینوں کی کارروائی بتائی جاتی ہے ۔

السٹر کا وزیر اعظم لنڈن ۱۹ مارچ ۔ سر جیمس کریگ نے السٹر کے عہدۂ وزیر اعظم کا چارج لینے سے قبل امارت بحری کے پارلیمنٹری سیکرٹری کے منصب سے استعفا دیدیا ہے ۔

متفرق خبریں

مسٹر بونرلا کا استعفا لنڈن کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر بونر لا نے خرابی صحت کی وجہ سے استعفا داخل کر دیا ہے ۔

ہندوستان کے جدید وائسرائے کی لنڈن سے روانگی لنڈن ۱۷ مارچ ۔ لارڈ ریڈنگ آج لنڈن سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ یہاں پہنچ کر وہ وائسرائے کا چارج لینگے ۔

روسی بغاوت کا خاتمہ لنڈن ۱۸ مارچ ۔ ہلسنگفورس کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ کرونسٹاٹ کی انقلابی کمیٹی مع آٹھ سو فنی سپاہیوں کے فن لینڈ پہنچ گئی ہے ۔ یہ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ کرونسٹاٹ نے بالشویکوں کی اطاعت قبول کر لی ۔

جرمنی مشرق میں لنڈن ۱۸ مارچ ۔ برلن کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ جرمن تجار اتحادیوں کی گرفت سے بچنے کے لئے مشرق کی جانب رجوع کر رہے ہیں اپنے مال تجارت کی بازاریں تلاش کر رہے ہیں ۔

دو اور شہروں پر قبضہ لنڈن ۱۸ مارچ ۔ بلجیم کے ایک تار میں مرقوم ہے ۔ کہ فرانسیسی اور بلجین فوجوں نے شہر [illegible] کے مغربی حصہ کے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ۔ ڈوئسبرگ کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ اتحادی فوجوں نے ڈوئسبرگ کے ریلوے اسٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے ۔

معاہدہ روس و پولینڈ پر دستخط ہو گئے وارسا ۱۸ مارچ ۔ کل شام ریگا میں روس و پولینڈ کے مابین آخری معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔ یہ ان جلسوں کا نتیجہ ہے جو ماہ نومبر سے پیہم منعقد کئے جا رہے تھے ۔

امیر افغانستان کی دادی کا انتقال کابل میں اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ امیر حبیب اللہ خان کی والدہ ماجدہ موجودہ امیر صاحب کی دادی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے ۔

جرمنی اور پولینڈ لنڈن ۱۹ مارچ ۔ بالائی سلیشیا میں کل استصواب عامہ ہونے والا ہے ۔ یہ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ اس موقع پر پولوں اور جرمنوں میں سخت تصادم ہو گا ۔ علاقہ زیر استصواب کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ۲۵ لاکھ ہے ۔ فریقین آخری اشاعتی کام سخت جد و جہد کے ساتھ کر رہے ہیں ۔

طلعت بے کا قاتل لنڈن ۱۷ مارچ ۔ نامہ نگار برلن سے رقمطراز ہے کہ ایک شخص مسمی تہلیرین ارمنی نے طلعت بے کو قتل کرنے کے جرم کا اقبال کر لیا ہے ۔

یونان فوجی تیاریاں کر رہا ہے ایتھنز ۲۰ مارچ ۔ یونان نے اپنی سنہ ۱۹۱۲ء و سنہ ۱۹۱۳ء اور سنہ ۱۹۱۵ء والی فوج کی بھرتی شروع کر دی ہے ۔ تاکہ اناطولیہ بھیجی جائے ۔ عوام سڑکوں پر کھڑے یونان کو ترکان احرار کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مبارکباد دے رہے تھے ۔ شاہ یونان نے اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے ۔

افغانستان اور بالشویکوں کے تعلقات لنڈن ۱۸ مارچ ۔ وزیر خارجہ کو اطلاع ملی ہے کہ افغانستان اور بالشویکوں کے درمیان معاہدہ صلح ہو گیا ہے ۔ حکومت افغانستان نے اس معاہدہ میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ وہ انگلستان سے سیاسی اور فوجی کسی قسم کا تعلق نہ رکھے گی ۔ بالشویک حکومت امیر امان اللہ خان کو دس لاکھ روبل سالانہ دیا کریگی ۔ اور اس امر کا معاہدہ ہو گیا ہے کہ کابل اور [illegible] کے درمیان تار کا سلسلہ قائم کیا جائے ۔ علاوہ بریں یہ سلسلہ ہرات اور کشک کے درمیان بھی قائم کیا جائیگا ۔ روسی قونصل خانے تمام افغانستان میں [illegible] اور افغانی قونصل خانے روس اور وسط ایشیا میں [illegible]

عراق میں ہندوستانی ملازم لنڈن ۲۲ مارچ ۔ مجلس عوام میں بیان کیا گیا ہے کہ عراق میں جو ہندوستانی گذشتہ دسمبر میں مزدوروں کے علاوہ کام کرتے تھے ۔ انکی تعداد ۳۰ ہزار تھی ۔ دریاؤں میں باربرداری کے صیغہ میں ۱۰ ہزار تھے ۔ اور ریلوے میں ۱۹ ہزار تھے ۔ ہندوستانی گذشتہ سال اگست میں سول محکموں میں ملازم تھے ۔ مگر اسکے بعد ان کی تعداد میں تخفیف ہو گئی ہے ۔

صلح کانفرنس

برطانیہ اور سلطنت آل عثمان کے تعلقات لنڈن ۱۸ مارچ ۔ مسٹر بکر سامی بے بحیثیت [illegible] لنڈن سے انگورہ کی طرف روانہ ہوا ۔ تاکہ ترکی شرائط صلح کے متعلق تمام معاملات ترکان احرار کی پارلیمنٹ میں پیش کرتے جائیں ۔ یہ وفد وسط اپریل میں انگورہ پہنچے گا ۔ کیونکہ سفر کا کچھ حصہ انہیں بذریعہ گاڑیوں کے طے کرنا ہو گا ۔ وسط اپریل میں ترکان احرار کی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہو گا ۔ اور معاہدہ ترکی کی ترمیم کے متعلق کل احساس اجلاس میں پیش کئے جائینگے ۔ بکر سامی بے ایک نہایت روشن خیال اور زبردست ترک ہیں ۔ برطانیہ نے معاہدہ ترکی میں جو ترمیم کی ہے ۔ اس سے بکر سامی بے خوش ہیں ۔

بکر سامی بے نے ڈیلی ایکسپریس کے نمائندے سے دوران ملاقات میں کہا کہ مجھے امید ہے ۔ کہ مصطفی کمال پاشا اس ترمیم کو بصورت منظور کرینگے ۔ ہماری جو خاطر و مدارات یہاں پر کی گئی ہے ۔ اسکے لئے ہم برطانیوں کے ممنون ہیں ۔ مسلمانان عالم کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح سے برطانیہ اور سلطنت آل عثمان کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں ۔ اگر ایسا ہوا تو

ہندوستان کی خبریں صفحہ [illegible] پر

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر [illegible] لاہور [illegible] سے چھپ کر [illegible] سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ [illegible]

[illegible] | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | [illegible]

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

اخبار ریاست و ستارہ ہند پرکاس
دشمن کی زبان سے معجزہ شق القمر کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کامیابی کا اعتراف
لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج
گاؤکشی کے انسداد کا ریزولیوشن نامنظور
خطبہ جمعہ (ہمارے لئے ایک ہی دروازہ کھلا ہے)
غیر احمدی کی نماز جنازہ
مسیحی عورت اور مسیحی مرد
فہرست نو مبایعین ۔ اشتہارات

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خان

قیمت ہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

نمبر ۷۴ [illegible] ۱۹۲۱ء پنجشنبہ مطابق [illegible] رجب ۱۳۳۹ھ جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔

مولوی محفوظ الحق صاحب مولوی فاضل علاقہ بنگال میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ہیڈکوارٹر کلکتہ ہو گا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے سالانہ امتحان شروع ہیں۔ فقعتہ ہائی کے طلبار امتحان دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے اور جماعت کے دوسرے امتحان دینے والے طلبار کے پاس ہونے کی دعا کی جائے۔

احمدیہ مشن امریکہ

نامۂ صادق نمبر ۱۲

دلچسپ حالات

حضرت مسیح کے صلیب پر فوت ہونے کے متعلق پادریوں سے مباحثہ

تین لاکھ اشتہار شہر نیویارک سے ایک مشہور رسالہ جنتری چھپتی ہے۔ جو کہ تمام امریکہ میں کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ اور سب کتب خانوں، مدرسوں اور دفتروں میں رکھی جاتی ہے۔ اس میں سلسلہ حقہ احمدیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ یہ جنتری ۲۰ جنوری کو [illegible] لاکھ کی تعداد میں شائع

ہوئی ہے۔ یہ کتاب نو سو صفحہ کی ہے۔ ہر ہر قسم کے معلومات اس میں درج کئے ہیں۔ [illegible] کے قیمت [illegible] نصف ڈالر ہے۔ اشتہار والے دیباچہ سے [illegible] یہ عنوان ہے۔ اس کا نام یہ ہے The [illegible] Almanac [illegible] Encyclopedia. 1921

دی ورلڈ المانک اینڈ انسائیکلوپیڈیا۔

شکاگو میں صحت حفظان صحت کے افسر نے [illegible] رپورٹ شائع کی ہے۔ اور اخبارات نے چھاپا ہے کہ شکاگو [illegible] ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ بلحاظ آبادی کے حال [illegible] انفلوئنزا۔ بخار اور جیچک وغیرہ [illegible] ہیں۔ اور موٹر کاروں کے نیچے آ کر مرنے والے بھی اور [illegible] کی نسبت یہاں کم ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے [illegible] ۱۹۲۰ء میں [illegible] کاروں سے [illegible]

والوں کی تعداد دس ہزار ہے۔

پادریوں سے مباحثہ

دو پادری ایک دن مکان پر آئے جن سے گفتگو ہوتی رہی۔ بہر پہلے لاجواب اور خاموش ہو گئے۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر مرنے کا ذکر آیا۔ میں نے کہا اس کا صلیب پر نہ مرنا خود انجیل سے ثابت ہے ❋

صادق۔ فرمائیے کیا مسیح نے رات بھر دعا کی تھی یا نہ کی تھی کہ صلیب پر موت کا پیالہ ٹل جائے۔

پادری صاحبان۔ بیشک دعا کی تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ خدا کی مرضی ہو۔ نہ کہ میری ❋

صادق۔ یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ خدا کی مرضی والا فقرہ تو ہر دعا کرنے والے کی دعا کے ساتھ در اصل ہوتا ہے جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔ خدا کو مجبور کر کے کوئی اس سے کچھ کرا نہیں سکتا۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ مسیح نے دعا کی بھی یا نہ کی تھی۔ اگر کی تھی تو وہ دعا قبول ہوئی تھی یا نہ ہوئی تھی۔ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ دعا تو اس نے کی تھی۔ اب رہا قبولیت کا مسئلہ۔ اس کے واسطے آپ ملاحظہ فرمائیں۔ انجیل کتاب عبرانیاں باب ۵ آیت ۷ [illegible] نے اپنے جسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو کر اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں اور تقویٰ کے سبب اس کی سنی گئی۔

صادق۔ اب فرمائیے یہاں کس کا ذکر ہے؟

پادری صاحب۔ یسوع کا۔

صادق۔ کیا سوائے شب صلیب کے کہیں اور بھی موت سے بچنے کی دعا مانگنے کا ذکر ہے

پادری صاحب۔ اور تو کہیں نہیں۔

صادق۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ دعا قبول ہوئی ؟

پادری صاحب۔ ہاں یہاں تو لکھا ہے۔ مگر متی وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس نے جان دے دی۔ اور تیسرے دن لکھا ہے کہ مُردوں سے جی اٹھا

صادق۔ وہ بھی درست ہے۔ اس نے ظاہری طرف سے جان دے دی تھی۔ اور دیکھنے والوں نے بھی ایسا سمجھا کہ مر گیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حالت بیہوشی میں اسے موت سے بچا لیا [illegible] تو عام محاورہ ہر زبان میں ہے کہ کوئی سخت بیماری سے صحت پاتا ہے تو اسے بھی لوگ کہتے ہیں کہ دوبارہ زندگی پائی ❋

لیکچر

۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء کو ماجو کے ہال میں لیکچر ہوئے اور ۲۴ جنوری کو دو لیکچر ہوئے۔ ہر دو میں آدمیوں کی تعداد معقول تھی۔ لیکچر کے بعد سوال وجواب بھی ہوئے۔ لیکچر کے دن کے علاوہ بھی لوگ آتے ہیں اور سوالات کرتے ہیں۔ اور سلسلہ حقہ کے حالات دریافت کرتے ہیں۔

پریزیڈنٹ برازیل کا نامہ

جنوبی امریکہ میں برازیل ایک بہت بڑا ملک ہے۔ وہاں کے پریزیڈنٹ کو میں نے سال نو کی مبارکبادی کا کارڈ اور کچھ رسالے سلسلہ حقہ کی تبلیغ کے بھیجے تھے۔ جس کے جواب میں پریزیڈنٹ کی طرف سے شکریہ کا نامہ آیا ہے جو اسپینش زبان میں ہے۔ ایک امریکن عالم جو نو مسلم ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کر دیا۔

شاہ بلجیم کا خط

ایسا ہی شاہ بلجیم کی طرف سے جن کو تبلیغی رسالے بھیجے تھے جواب میں شکریہ کا خط آیا ہے جو فرانسیسی زبان میں ہے۔ فرنچ کونسل سے اس کا ترجمہ کرایا گیا۔ ۲۴ جنوری ۱۹۲۱ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ
4334. Ellis Avenue
Chicago Ill
U. S. Amrica

اخبار احمدیہ

آگرہ میں احمدیہ انجمن

شہر آگرہ کے مختلف حصص میں مختلف مقامات پر چند ایک احمدی رہتے تھے۔ اور انہیں سے بعض کو بعض کا علم نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان مہیا کر دیا کہ اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۵ فروری ۱۹۲۱ء بعد نماز جمعہ ایک باقاعدہ انجمن قائم کی گئی ہے اور ہر فرد سے ماہوار چندہ وصول کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے

اقبال محمد خان سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] آگرہ

کالکا میں احمدی

حکیم دین محمد صاحب احمدی [illegible] نمبر ۱۰ - سیال کوٹ کالکا کی طرف سے درخواست ہے کہ کالکا میں جو احمدی بھائی ہوں۔ وہ آن کر ملا کریں۔ اور امیر جماعت شملہ و امیر جماعت انبالہ ہر دو صاحبان میں سے جن کے علاقہ میں کالکا ہے۔ حکیم صاحب موصوف کو اپنے زیر علاقہ سمجھ کر ان سے مناسب کام لیں۔ اور سیکرٹری تبلیغ متعلقہ ان سے کام لیں۔ عبدالغنی احمدی از لاہور

ولادت

بندہ کو مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ برخوردار [illegible] کی سعادت مندی اور درازی عمر کیلئے احباب دعا فرمادیں۔ اس خوشی میں [illegible] روپیہ الفضل کے غریب فنڈ میں بھیجتا ہوں۔ محمد ثناء اللہ۔ اکھنور

ایک معزز نو مبائع

چودھری الٰہ بخش صاحب پنشنر سپروائزر پلٹن نمبر ۲۰ پنجاب ساکن موضع [illegible] بدکھیاں ضلع امرتسر حضور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر گذشتہ اپریل ۱۹۲۰ء میں سیالکوٹ اور امرتسر میں سنے۔ اور مولوی عطاء اللہ وغیرہ کی حرکتیں حضرت خلیفۃ المسیح کے امرتسر کے لیکچر کے وقت دیکھیں۔ گذشتہ جلسہ سالانہ قاد [illegible] کو آئے یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں سنیں [illegible] ہو گئے۔ جناب چودھری [illegible] در

لوگوں کو حق [illegible] کی توفیق دے۔ نیز میرے لئے اور ایک بھائی بنام رشید محمد ساکن [illegible] کے لئے دعا کی جاوے خدا تعالیٰ ہمیں دینی اور دنیوی کامیابی عطا کرے۔

نیاز مند۔ ابراہیم از جزیرہ [illegible]

اعلان نکاح

مسمی غلام محمد ولد نیک محمد افغان ساکن نکودر ضلع [illegible] کا نکاح مسماۃ مصباح النور بنت قاضی فیض اللہ مرحوم ساکن نکودر کے ساتھ بمبلغ دو صد ۲۰۰ مہر پر [illegible] کو حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست اخبار

میں پہلے بصرہ میں ملازم امام مسجد رہا ہوں۔ وہاں جناب حوالدار صاحب نور الدین سے پرچہ الفضل دیکھتا رہا۔ مگر اب ضعیف ہونے والدین کے نام کٹا کر گھر آ گیا ہوں۔ مگر اب یہاں الفضل نہیں ملتا۔ عارض ہوں کہ کسی ذریعہ فی سبیل اللہ میرے نام پرچہ مبارک جاری کیا جاوے۔ عرض بندہ حافظ الٰہی بخش

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۷ / مارچ ۱۹۲۱ء

اخبار "سیاست" اور "ستیارتھ پرکاش"

ہمارے مسلمان بھائی ہندوؤں کی رفاقت اور تائید حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے یہ بات نہایت حیرت اور افسوس کے ساتھ سنی کہ ایک مسلمان اخبار کے "سید" ایڈیٹر صاحب نے تحریک کی ہے کہ ہندو مسلمان سکھ اپنے علیحدہ علیحدہ سکول توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنا لیں جس میں ہندو، سکھ اور مسلمان لڑکے تعلیم پائیں۔ اور ان کی مذہبی تعلیم کے لئے قرآن شریف وید منتر، گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش رکھی جائے۔

[illegible] اسلئے ہم [illegible] کسی قدر دیر ہوگئی ہے۔ لیکن چونکہ خطرہ ہے۔ کہ مسلمان کہیں ناواقفیت کی وجہ سے اس تحریک کے شکار نہ ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کو خوش کرنے کی خاطر یہ "ستیارتھ پرکاش" کا سکولوں میں پڑھانا منظور کر لیں۔ اسلئے درج کیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں اسلام اور بانی اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انہیں سے چند ایک بطور نمونہ درج کر دیں۔

سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تماشہ گر۔ بدنیت۔ مطلب پرست۔ جھوٹا۔ غیر معتبر۔ عورتوں مردوں کو لالچ دیکر اور لڑکوں کو جال میں پھنسانے والا۔ خونی۔ بے حیا۔ شہوت پرست۔ جنگلی آدمی۔ چالاک۔ ایذا رساں۔ بدچلن وغیرہ الفاظ نعوذباللہ بڑی جرأت اور دلیری سے استعمال کئے ہیں۔ اسلام، قرآن کریم اور مسلمانوں کے دوسرے عقائد کے متعلق سخت درشت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انہی کی طرف ہمارے مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اشارہ کیا ہے۔ ایسی کتاب کو سکولوں میں داخل کرنے کی تحریک کا ایک مسلمان کی طرف سے ہونا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ مسلمانوں کو اس کی زور سے مخالفت کرنی چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست اپنے اخبار مورخہ ۲۶ جنوری کے صفحہ ۲ پر برادران جلال چہت الثمن کہتے ہیں کہ انکی تقریر اور تحریر پر عمل کر کے ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان جلال پور اپنے اپنے علیحدہ قومی سکولوں کو توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنالیں۔ اور اس مشکل کو کہ مذہبی تعلیم کس طرح ہو۔ ایڈیٹر صاحب جیسے مدبر درباره تعلیم اس طرح حل کرتے ہیں کہ ایک گھنٹہ مذہبی تعلیم کا مقرر ہو۔ جس میں ہر ایک لڑکے کو اس کے مذہب کی تعلیم دیجانی چاہیئے۔ [illegible] اور قرآن شریف۔ وید گرنتھ اور ستیارتھ پرکاش کی تعلیم دی جائے۔

ایڈیٹر صاحب [illegible] مشہور روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ان جیسا واقف کار ایڈیٹر ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ سے ناواقف ہو گا جس میں اسلام پر ناجائز نکتہ چینی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ قرآن شریف۔ ملائکہ اور دیگر اسلامی اصول پر نہ صرف سب و شتم کیا گیا ہے۔ بلکہ نہایت سخت گالیاں اور فحش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

اس قسم کا ستیارتھ پرکاش کا ایک پورا باب ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس طرح ایک مسلمان ایڈیٹر ایسی کتاب ایک ایسے قومی سکول میں پڑھانے کے قابل سمجھتا ہے۔ جسمیں مسلمان طلباء بھی تعلیم پاویں۔ شاید ایڈیٹر صاحب کا یہ خیال ہو۔ کہ اسوقت جب ستیارتھ پرکاش کا سبق شروع ہو۔ مسلمان طلباء سے کہدیا جاویگا کہ وہ ذرا فاصلہ پر تشریف لیجائیں۔ کیونکہ اسباق کے خدا، رسول اور قرآن شریف کو غلیظ گالیاں دی جاویں گی۔ جن کے سننے سے ان کو جوش آویگا۔ لیکن کیا کوئی باغیرت مسلمان طالب علم اپنے ہندو بھائی کی اس درخواست کو خوشی سے قبول کریگا۔ اور پھر منتظر ہوگا کہ کب میرا بھائی میرے خدا، رسول، اور ان کے پاک کلام کی توہین کرنے سے فارغ ہو۔ اور پھر میں ایسی ان کے پاس جاؤں۔ کیا یہ صریح دینی بے غیرتی نہیں؟ افسوس!

ہم منتظر تھے کہ ایڈیٹر صاحب "سیاست" جہاں اپنی دیگر تقریروں میں گاؤکشی کے خلاف مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں وہاں اس کے صلہ میں ہندو برادران وطن سے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو جسمیں اسلام کے خلاف زہر اگلا گیا ہے خارج کرنے کی درخواست کرینگے لیکن بجائے اس کے اس کو قومی سکول میں پڑھائے جانے کی تحریک کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ ترک قوم اور خلیفۃ المسلمین کی ہمدردی صرف ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور انہی کی خاطر گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ لیکن جس کی وجہ سے ترکوں اور خلیفۃ المسلمین سے تعلق ہے یعنی اسلام اور وجود پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے متعلق اسقدر بے پروائی مقام حیرت ہے۔

اسموقع پر میں چند اور باتیں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جن پر امید ہے کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائیگا۔

اپنے خلیفہ کی حمایت اور ان کی عزت اور وقار قائم رکھنے میں کس قدر جوش و خروش ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی جان و مال تک فدا کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن [illegible] جب غور کرتے ہیں۔ تو حیران ہوتا ہے۔ کہ عملی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اسوقت ہندوستان میں لاکھوں کا روپیہ خلافت فنڈ اور دیگر قومی کاموں کے لئے وصول ہوا اور وصول کیا جا رہا ہے خلافت ڈیپوٹیشن بھی جاری ہے۔ لیکن کیا یہ تمام روپیہ صرف لیڈران کے سفر خرچ اور اخراجات ہوٹل کے لئے ہی وقف ہے۔ مالی پہلو سے سلطان ٹرکی کی حالت اسوقت سخت نازک ہے۔ چار ماہ کی تنخواہ فوج اور سول کے ملازمین کی چڑھی ہوئی ہے۔ فوجی افسر مظاہرہ کر رہے ہیں اور بھوکے مر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسلمین اور ان کی سلطنت کے خزانہ میں ایک پیسہ نہیں۔ جو تنخواہ کے بل اور کئے جاویں۔ کیا ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان اور ان کے بیس کروڑ ہندو بھائی ایسے نازک وقت میں صرف ایک کروڑ روپیہ بھی اپنے خلیفۃ المسلمین کو بطور امداد پیش نہیں کر سکتے۔ جب کہ ہندوستان نے کئی کروڑ روپیہ جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کو دیا [illegible] اور اس سے ان کے خلیفہ کی حالت بہت بہتر

ہو سکتی ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اس بارے میں مسلمان کیا کچھ کرنیوالے تھے۔

ہندوستان کے مسلمان گذشتہ پانچ سال کی جنگ میں خلیفۃ المسلمین سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار عملی طور پر جس طرح کر چکے ہیں۔ وہ ان کے خلیفہ صاحب کو عرصہ دراز تک یاد رہیگا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ سلطنت ٹرکی نے ہندوستان کے مسلمانوں کی پچھلی محبت کا نمونہ دیکھ کر عالم اسلام سے مالی امداد کی کوئی اُمید رکھنے کی بجائے اتحادیوں سے ہی کچھ روپیہ قرض لینے کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ یہی وہ اتحادی ہیں جن کو ٹرکی کا دشمن ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا حال ہے لیکن تعجب ہے۔ کہ ہمارے ہندو برادران وطن جو بہت عقلمند اور دور اندیش ہیں۔ وہ بھی جلیانوالے باغ کے واقعہ کو بار بار دُھرا کر اور اس کو انسانیت اور شائستگی کے خلاف اور سنگین ظلم ظاہر کر کے خود اپنے مذہب کی روایات اور حضرت رام چندر علیہ السلام کی توہین کر رہے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ جب [illegible] سیتا جی کو راون بھگا کر لے گیا۔ اور حضرت رام چندر جی نے اس پر حملہ کر کے لنکا کو فتح کیا۔ تو صرف اکیلے راون کے قصور پر جو اس سے سرزد ہوا تھا۔ تمام لنکا کو سنگین ترین سزا دی۔ اور اس کو تباہ کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اسکو آگ لگا دی۔

ہم حضرت رام چندر کو بزرگ انسان سمجھتے ہوئے ان کے کسی فعل پر نکتہ چینی نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو بھی اس وقت کی مصلحت کے موافق جائز ہی کہتے ہیں۔ لیکن جلیانوالے باغ کا واقعہ بار بار دُہرانے والے ذرا غور کریں۔ کہ گورنمنٹ کے بعض افسر جو [illegible] روحانیت میں حضرت رام چندر کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تھے۔ ان سے اگر ایسا فعل سرزد ہو گیا تو وہ اسقدر کیوں مورد لعنت و ملامت کئے جا رہے ہیں۔ کیا یہ در پردہ حضرت رام چندر پر حملہ تو نہیں ہو رہا۔

یہ سطور درد دل سے لکھی گئی ہیں۔ اُمید کہ بجائے بُرا منانے کے ان پر غور کیا جاویگا۔ اور ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیا جائیگا کہ جن واقعات اور حالات کی بناء پر گورنمنٹ کے خلاف آواز اُٹھائی جاتی ہے۔ اسی رنگ کے دوسرے واقعات کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے ۔

دشمن کی زبان سے معجزہ شق القمر کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کامیابی کا اعتراف

حکیم ابو تراب عبد الحق صاحب ایڈیٹر اہلسنت امرتسر ایک ہندو کے اس اعتراض کا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس معجزے تھے یا نہیں" حسب ذیل جواب دیتے ہیں۔

"حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جیسے قرآن مجید خود معجزہ عطا کیا۔ ویسے دیگر معجزات بھی عطا فرمائے تھے جیسے معجزہ شق القمر جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مناظرہ پنڈت مرلیدھر سے ہوا تھا جسکی تفصیل "سرمہ چشم آریہ" میں موجود ہے۔ اور پنڈت جی لاجواب ہو گئے تھے۔ اور شکست اٹھائی تھی"

(اہلسنت ۱۲ فروری و یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

ابو تراب صاحب کی اس عداوت اور دشمنی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انہیں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے سلسلہ سے ہے۔ شق القمر کے معجزہ کے متعلق مناظرہ میں آپکی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کا اعتراف کرنا ایسا امر ہے۔ جو الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا پورا پورا ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ دشمن کو بھی حضرت مرزا صاحب کے ان دلائل اور براہین کی پختگی اور مضبوطی کا اقرار ہے۔ جو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے۔ اور آپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات اور نشانات کو ثابت کرنے کی قوت اور استعداد تھی۔ جن کا دنیا انکار کر چکی تھی۔ اور جن کا ثبوت دینے سے مسلمان کہلانیوالے عاجز اور درماندہ تھے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا یہ حضرت مرزا صاحب کا ایسا کارنامہ نہیں، جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہے اور جیسا کہ خود اعتراف کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ تو کیوں مسلمان کہلانیوالے اس کی قدر نہیں کرتے اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اگر ہمارے مخالفین عناد و تعصب سے علیحدہ ہو کر غور و فکر سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ حضرت مرزا صاحب نے [illegible] کے مقابلہ میں اسلام کی بے نظیر طریق سے صداقت ثابت کر دی ہے ۔

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

اخبار بندے ماترم لاہور میں [illegible] صاحب

آریہ سماج کی موجودہ حالت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

"موجودہ آریہ سماج جو پبلک سپرٹ کے خیال سے جسکے نام پر کام کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ وہ سوامی دیانند کی آریہ سماج بھی نہیں۔ جس سماج نے سوامی دیانند کے نام سے [illegible] کے پیچھے ڈاکٹر سکولوں اور کالجوں کو اپنے ایمان کا جزو بنا لیا۔ وہ آریہ سماج سوامی دیانند کی آریہ سماج نہیں ہے"

پروفیسر رام دیو صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ یا تو لالہ جی کی مذکورہ بالا رائے کو درست تسلیم کر لیں۔ کہ "موجودہ آریہ سماج نے سوامی دیانند کے بتلائے ہوئے دہرم کو [illegible] ڈال دیا ہے" یا ان سے تقریر یا تحریر کے ذریعہ فیصلہ کر لیں کہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔ ورنہ اسی اصل کے ماتحت جو پروفیسر صاحب نے اسلام کے متعلق گھڑا ہے۔ انہیں لالہ لاجپت رائے کی مذکورہ بالا رائے کی رو سے ماننا پڑیگا کہ اصل آریہ سماج اب موجود نہیں ہے اور جو کچھ موجود ہے وہ کچھ اور ہی ہے ۔

گاؤکشی کے ریزولیوشن

ہم اپنے خیالات مختصر [illegible] انگریز ممبران کونسل کے اختلاف سے مسترد ہو گیا۔ اگرچہ ریزولیوشن کثرت رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے نامنظور ہو گیا ہے لیکن مسلمان ممبروں نے اپنی تقریروں میں کہا تھا کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جو ہندو و مسلمانوں کے باہمی مشورہ اور مصالحت سے طے ہونا چاہیئے اور اس کیلئے قانون بنوانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ لالہ صاحب کا ریزولیوشن کو واپس نہ لینا ظاہر کرتا ہے کہ ہندو لیڈر کہاں تک مسلمانوں کے ساتھ باہمی مصالحت اور مشورہ سے کسی امر کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

ہندو اخبارات نے جو خاص رسوخ اور اثر رکھتے ہیں۔ اس ریزولیوشن کے مسترد ہونے پر ناراضی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہندو اخبارات مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے ۔

ساتھ دیا۔ تو میں بھی لمبائی کے ساتھ ہوگا۔ اس سے بڑھکر مدینہ والوں کے لئے اور کیا فضیلت ہو سکتی تھی ۔

اسوقت دنیا جیسے بڑے منصوبے کر رہی ہے اور لوگ کہتے ہیں ہم یہ کرینگے اور وہ کرینگے۔ ہم کہتے ہیں اگر تم کامیاب بھی ہوگئے۔ تو دنیا کا مال و دولت ہی حاصل کروگے جاؤ کہ جس طریق پر چل رہے ہو یہاں نہیں تمہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہوگا مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر تم اس میں کامیاب بھی ہو جاؤ۔ تو بھی تمہارا کام [illegible] لئے چاروں طرف سے مدد و [illegible] ہمیں [illegible] کی طرف لیجا رہے ہو جس سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہے

ہماری جماعت موقع سے فائدہ اٹھائے

اسوقت میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے ایمان کو حسن دیں، جیسے فضل نازل ہو رہے ہیں اور بڑھائے۔

یاد رکھو دنیا کی چیزیں اگر کافی طور پر بھی ملیں تو کوئی چیز نہیں۔ لیکن اگر خدا ملے۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ مل جاتا ہے۔ جب خدا مل جائے۔ تو دنیا کی سب چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگر ان کا [illegible] اگر کوئی شخص کبھی [illegible] دنیا ملیگا [illegible] سے تعلق پیدا کرنا کہ دنیاوی چیزیں حاصل ہوں۔ قلبی ہے۔ اور مومن کبھی کمینہ نہیں ہو سکتا۔ تمہیں بھی دنیاوی چیزوں کا خیال نہ چاہیئے۔ ہاں یہ تمہیں ملینگی ضرور۔ اگر دنیا تلوار اور زور سے ہمارا مقابلہ کریگی۔ تو چاہے خدا تعالیٰ حکومتوں کو ہمارے ساتھ کردے۔ چاہے ہمیں طاقت دیدے۔ ہم تلوار اور زور سے مقابلہ کرینگے۔ اور اگر دنیا دلائل سے مقابلہ کریگی۔ تو ہم دلائل سے مقابلہ کرینگے اور کامیابی خدا تعالیٰ ہمیں دیگا۔ دنیاوی مشکلات اور تکلیفیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں یہ سب انبیاء کی جماعتوں کو آتی رہی ہیں۔ اگر ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیگی اور اس عہد پر قائم رہیگی جو مسیح موعود سے اس نے کیا تو یقیناً اسے کامیابی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے ۔

غیر احمدی کی نماز جنازہ

۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پیغام میں ایک کارڈ کا عکس چھپا ہے جو ہمیں یوں لکھا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

مکرمی [illegible] السلام علیکم خط آیا۔ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا تفصیل [illegible] درست ہے۔ آپ کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست ہے۔ [illegible] والسلام

قادیان ۲۰ اپریل۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

بخدمت میاں محمد اسمٰعیل صاحب احمدی معرفت حکیم محمد اکرم سیالکوٹ

ڈاک خانہ [illegible] دکھایا گیا ہے کہ یہ مسئلہ [illegible] ہے۔

اس کارڈ کو ہم پر بطور حجت ملزمہ پیش کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ تم لوگ جو غیر احمدیوں کی نماز جنازہ ناجائز بتلاتے ہو۔ تو اس فتویٰ کی موجودگی میں کہاں تک درست ہے۔ ہم یہ مضمون قابل اعتنا نہیں سمجھا تھا۔ کیونکہ بارہا اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر دوستوں کے خطوط بکثرت موصول ہوئے ہیں۔ ان میں لکھا ہے خط صادق [illegible] سب مبارک [illegible] اسلئے ہمیں کچھ عرض کرنا پڑا۔

اول تو یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ گوؤں کی نسبت کیا ارشاد تھا جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں تھے۔ سو ان لوگوں کے متعلق ہیں جو مکفر اور مکذب ہوں۔ فریقین (مبایعین وغیر مبایعین) کا اتفاق ہے کہ وہ کافر ہیں اور ان کا جنازہ کسی مسلمان کے نزدیک بھی جائز نہیں۔

پس اگر اس کارڈ میں غیر احمدی کا جنازہ درست ہے، اگر عام ہے اور جنازہ سے مراد نماز جنازہ ہے تو یہ فتویٰ صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبایعین کے بھی خلاف ہے پس جو جواب وہ اس کا دینگے۔ وہی یا ویسا ہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں ۔

دوم۔ جب حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں بصراحت تمام فرماتے ہیں کہ۔

(ا) نہ ماننے والے اور کافر کہنے والے ایک ہی ہیں۔

(ب) ایک کفر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ایک کفر یہ کہ مسیح موعود کا انکار۔ اور درحقیقت یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم ہے ۔

(ج) جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور مجھے نہیں مانا وہ مسلمان نہیں۔

(د) دوسرے لوگ جو کافر نہیں اگر کفر کا فتویٰ دینے والوں کو نام بنام کافر کہیں اور اشتہار دیدیں اور اپنے اندر کوئی شائبہ نفاق نہ رکھتے ہوں۔ اور خدا کے کھلے کھلے نشانوں کے منکر نہ ہوں۔ تب میں انہیں مسلمان سمجھونگا۔

تو ان حوالوں کی موجودگی میں نماز جنازہ کی نسبت سوائے شک کے [illegible] ہوسکتا ہے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ کا یہ مسئلہ تو مسلمہ فریقین ہے کہ کافر کا جنازہ جائز نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کا ایسا فتویٰ الگ دکھانے کی ضرورت نہیں جس میں لکھا ہو کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں کیونکہ جب آپ سلسلہ احمدیہ سے باہر رہنے والوں کو کافر قرار دے چکے تو وہ تمام احکام ان پر جاری ہونگے۔ جو کفر کے لوازمات میں سے ہیں۔

سوم۔ حضور نے غیر احمدی کے جنازے سے منع فرمایا ہے یہ امر دوسروں سے بھی ثابت ہے اور خطوط سے بھی۔ پس نص صریح قرآن مجید و احادیث نبوی و تحریرات مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف۔ اگر کوئی تحریر کسی [illegible] دکھائی جائیگی تو ہم اس کی غلط فہمی کہینگے یا اس کی کوئی دلیل لینگے جس سے وہ اصل فتویٰ کے خلاف نہ ہو۔

پس ہم اس کارڈ پر نظر کرتے ہیں۔ تو کہاں وہ مفہوم جو غیر مبایعین کی طرف سے بیان کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف لیتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ [illegible] معنے لئے جائیں اور اس خط کے لکھنے والے کی پوزیشن [illegible]

(الف) یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ خط "مفتی محمد صادق صاحب کا ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء کا میاں حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کے نام لکھا ہوا" بالکل غلط ہے۔ یہ خط حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ پیر افتخار احمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور حضرت مفتی صاحب کے صرف دستخط ہیں۔

(ب) اس خط میں یہ نہیں لکھا گیا کہ "حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں غیر احمدی کا جنازہ درست ہے" بلکہ اپنے طور پر یہ خط لکھا گیا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ ہر خط کا جواب [illegible] لکھا جاتا تھا ۔

(ج) حضرت مسیح موعود کا یہ فتویٰ اور حکم شائع ہو چکا تھا کہ غیر احمدی کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ تو یہ کیونکر ممکن تھا کہ اس کے خلاف ایک فتوے سے باہر سمجھا جاتا۔

اصل مطلب بات صاف ہے کہ اس فقرہ کی مراد یہ ہے کہ غیر احمدی جب فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین جائز ہے یعنی اس کی تدفین کے لئے قبر کھدوانا۔ نہلانا۔ کفن پہنانا۔ قبر تک پہنچانا اور ایسے امور جن کو عام طور پر جنازہ کرنا کہتے ہیں منع نہیں۔

چونکہ نماز جنازہ کی ممانعت سے بعض لوگوں کو یہ شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ جب نماز جنازہ غیر احمدی کی نہیں پڑھی جائیگی۔ تو اب اسے غسل دینا۔ کفن پہنانا قبر تک پہنچانا بھی جائز نہیں۔ اسلئے یہ بتایا گیا۔ کہ یہ باتیں منع نہیں بلکہ غیر احمدی اگر احمدی امام کی اقتدا میں کسی احمدی کا جنازہ پڑھے یا کسی احمدی کو غسل دے۔ کفن پہنائے۔ قبر تک پہنچائے۔ تو یہ بھی منع نہیں۔ اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور بھی احمدی کے لئے حلال ہے۔ جیسا کہ دیگر اہل کتاب کا۔ اس فقرہ کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ "یہ جنازہ درست ہے" میں سے "نماز" کو مستثنیٰ دوسرا فتویٰ کر رکھا ہے مگر اگر تجہیز کا لفظ استعمال کرتا۔ تو یہ غلط فہمی نہ ہوتی۔ مگر اسوقت چونکہ اس قسم کے مباحثات نہ تھے۔ اسلئے زیادہ احتیاط نہ کی گئی۔ اور ایسے الفاظ نہ لکھے گئے۔ جن سے دوسرا مطلب نکالنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ (الفضل)

متبرک انگوٹھی

دو عجیب تحفے کے عنوان سے جن انگوٹھیوں کا اشتہار الفضل میں چھپ رہا ہے۔ ان میں سے جیسا اول انگوٹھی ہم نے دیکھی ہے۔ سورۃ فاتحہ نہایت باریک حروف میں محدب کی جگہ رکھ کے اوپر سفید شیشہ جڑ دیا گیا ہے۔ جسکے نیچے سے الفاظ بخوبی پڑھے جا سکتے ہیں۔ انگوٹھی چاندی کی منقش ہے۔ بلحاظ نفیس قابل قدر اور لائق خرید ہے قیمت عام ہے۔ اور اس قسم کی انگوٹھی کی قیمت جس پر حضرت مسیح موعود کا الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کھدوایا گیا ہو۔ [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پانی پت

مسیحی عورت اور غیر مسیحی مرد

کیا ازروئے کتاب مقدس مسیحی عورت غیر مسیحی مرد کے ساتھ رشتہ مناکحت رکھ سکتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب کتاب مقدس یہ دیتی ہے۔

"میں کہتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کی جورو بے ایمان ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو۔ تو وہ اسکو نہ چھوڑے۔ اور جس عورت کا شوہر بے ایمان ہو۔ اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اسکو نہ چھوڑے کیونکہ جو شوہر با ایمان نہیں۔ وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے۔"

(پولوس رسول کا خط بنام اہل کرنتھس ۱ باب ۷)

اسکی تفسیر میں ریورنڈ جے جے لوکس صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس امر کی نسبت کبھی کچھ تعلیم یا حکم نہیں دیا۔ اور نہ اس نے اپنے شاگردوں کو باہر والوں یا بے ایمانوں کے ساتھ بیاہ کرنے کی نسبت کچھ کہا۔ بلکہ پولوس ایسے بیاہ کے حق میں رسول ہو کر اور خدا سے اختیار پا کر خود یہ حکم دیتا ہے۔ ان دنوں میں ایسے لوگ جو مسیح پر ایمان لانے سے پہلے بیاہ کر چکے تھے۔ جب مسیحی ہوئے۔ تو انکی عورتیں ان کے ساتھ مسیحی نہ ہوئیں۔ سو پولوس انکو سمجھاتا ہے۔ کہ ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ یہ طلاق دینے اور جورو کے چھوڑنے کی کافی وجہ نہیں۔ اگر غیر مسیحی عورت اپنے مسیحی شوہر کے ساتھ یا غیر مسیحی مرد اپنی مسیحی عورت کے ساتھ رہنے پر راضی ہو۔ تو وے جدا نہ ہوں۔ بلکہ پیار کے ساتھ جیسا خاوند اور عورت کو مناسب ہے آپس میں رہیں۔

اگر خاوند مسیحی ہو۔ تو اس کے سبب اسکی غیر مسیحی جورو پاک ہے۔ یعنی اگر جورو یا خاوند میں سے ایک بھی مسیح کے ساتھ زندگی رکھے۔ تو اس کی وجہ سے اس دوسرے کو جو مسیحی نہیں ہے۔ فائدہ پہنچتا ہے اور صرف غیر مسیحی جورو اپنے مسیحی شوہر سے یا غیر مسیحی شوہر اپنی مسیحی جورو سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ انکی اولاد بھی ان سے فائدہ اٹھاتی ہے۔"

اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیاہ جو کہ ایک رشتہ ہے اسکو بہت جلد بغیر کسی وجہ کافی کے توڑنا مناسب نہیں۔ غیر مسیحی کے ساتھ کسی مسیحی کا رشتہ رکھنا ایسے کام میں اس کے ساتھ شریک ہونا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مسیح کے شاگرد دنیا کے نمک اور نور ہیں۔" (دیکھو تفسیر خط مذکورہ مطبوعہ ۱۹۲۳ء)

اب جبکہ مقدس رسول پولوس اور مسیحی محقق مفسر نے بتلا دیا۔ کہ اگر کوئی مسیحی مرد غیر مسیحی ہو جائے۔ اور اسکی عورت مسیحی ہی رہے۔ تو وہ آپس میں زن و شوئی کے تعلقات بطرز سابق بدستور رکھ سکتے ہیں کیونکہ بقول پولوس "اے عورت کیا جانے کہ تو اپنے خصم کو بچا لے اور اے مرد کیا جانے کہ تو اپنی جورو کو بچا لے" (آیت ۱۶) اور "کہ خدا نے ہمیں ملاپ کے لئے بلایا ہے" (آیت ۱۵) تو مناسب ہے۔ کہ جس طرح مسیحی کلیسیا اپنے نو مرید مسیحیوں کی بیویوں کو مسیحی احاطہ میں لا کر ان کے مسیحی خاوندوں کے ہمراہ رکھنا نہایت ضروری خیال کرتی ہیں۔ اسی طرح مسیحی زن یا مرد جب کسی دوسرے [illegible] تو عورت کی حالت [illegible] اس کے خا[illegible] مذہب [illegible]

ایک مسیحی [illegible] کرنتھیوں کے خط! "مذکورہ باب میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسیحی مذہب ترک کرکے مرتد ہو جاویں۔ ان کا نکاح بھی رہ سکتا ہے۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عیسائی ہو جائے۔ تو غیر مسیحی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عورت مسیحی ہو جائے۔ تو وہ غیر مسیحی سابقہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے امید ہو سکتی ہے۔ کہ شاید دوسرا بھی مسیحی ہو جائے۔ پر مرتد کے ساتھ رہنا مسیحیت کی رو سے ناجائز ہے۔ اور نکاح نہیں رہ سکتا۔" (تفسیر جوزف صاحب)

یہ خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ کوئی معمولی خواندہ بھی [illegible] مذکورہ پڑھ کر اس نتیجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن ہم [illegible] کی زبردستی کو قبول کرکے ان سے دریافت کرتے ہیں کہ [illegible] فرض ہے۔ کہ اول آپ انجیل کا کوئی ایسا حوالہ دکھلا دیں

جس میں لکھا موجود ہو کہ مرتد کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا مرتد زوجہ کا نکاح کسی مرتد کے ساتھ نہیں رہتا ۔

دوم ۔ یہ کہ جب پطرس رسول نے جو آپ کے نزدیک اعظم الحواریین ہیں مسیح سے انکار کر دیا تھا۔ اور ایک بار انکار نہیں کیا تھا بلکہ ثالوث مقدس کے اعداد کو مد نظر رکھ کر سہ بار انکار کیا تھا۔ (متی ۲۶ باب ۷۴) تو پھر اس کی زوجہ کا نکاح قائم رہا تھا یا نہیں۔ اور یہ ثبوت بھی آپ کے ذمہ ہے کہ پطرس نے کس کلیسا میں کون سے پاسبان یا خادم الدین کے روبرو پھر مسیح کا اقرار کیا تھا۔

مقدس تواریخ ہمکو بتلاتی ہے کہ پطرس رسول کی زوجہ تھی۔ جیسا کہ متی ۸ میں انکی بیوی کے گھرانے کا ذکر موجود ہے۔

کیا میں امید رکھوں کہ مسیحی اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب اخبار مسیحی ۔ ای پنجاب کچھ رسالہ کے نوجوان ایڈیٹر مسٹر نور [illegible] اس بارے میں ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کر کے ایک سچی اور پکی بات پر لوگوں کو پہنچا کر سبکدوش ہونے کی کوشش فرماوینگے ۔

محمد اسحاق نو مسلم ۔ [illegible]
قادیان ۔

[illegible]

(۲۱)

جن صاحبان نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت حقہ پینا چھوڑ دیا ہے۔ ان کے نام الفضل نمبر ۶۹ میں شایع ہو چکے ہیں۔ اب بقیہ فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اطلاع دینگے۔ ان اصحاب سے ہر ماہ کے بعد بذریعہ خطوط کے دریافت کیا جائیگا کہ آیا وہ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ (ناظر تربیت)

(۸) سید گلاب [illegible] صاحب منیجر جنگ سنگھ مشین کمپنی سیالکوٹ (۹) بہادر علی شاہ صاحب احمدی قصور کوٹ [illegible] ۔ (۱۰) عزیز اللہ ولد بہادر علی احمدی شوری علاقہ دھرم تحصیل پنڈ دادنخان (۱۱) سلام اللہ صاحب [illegible] محمود [illegible] ڈاکخانہ اکالگڑھ (۱۲) بشارالحق صاحب سیالکوٹ (۱۳) مولا بخش صاحب [illegible] پھیلاں ڈاکخانہ منڈا جوڑہ ہوشیارپور (۱۴) اللہ دتا صاحب موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد گوجرانوالہ (۱۵) محمد حسین صاحب [illegible] کلکتہ (۱۶) علی محمد صاحب نو مبایع [illegible] ضلع گوجرانوالہ (۱۷) عبد الغنی صاحب [illegible]

فہرست نومبایعین

یہ فہرست ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتی ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض بذریعہ خط بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی وجہ سے رہ جاتے ہیں۔ سو دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شایع کر دیا جاتا ہے۔ اور ابھی یہ نمبر شایع ہے۔ (ایڈیٹر)

ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

۱ ۔ فضل کریم صاحب گوجرانوالہ
۲ ۔ شیخ برکت علی صاحب ضلع [illegible]
۳ ۔ اہلیہ " " "
۴ ۔ سبحان علی پسر " "
۵ ۔ اہلیہ [illegible] "
۶ ۔ آمنہ بنت علم الدین " "
۷ ۔ شیخ آدم [illegible] کالی کٹ
۸ ۔ حیات بی بی ۔ ضلع گوجرانوالہ
۹ ۔ غلام محی الدین صاحب " گورداسپور
۱۰ ۔ صابرہ " "
۱۱ ۔ ماہن کولمبو
۱۲ ۔ خان صاحب چوہدری محمد خان گجرات
۱۳ ۔ خدا بخش صاحب ضلع جہلم
۱۴ ۔ عبد اللہ خان صاحب " "
۱۵ ۔ سید راحت حسین صاحب [illegible]
۱۶ ۔ مفتی محمد باقر صاحب گوجرانوالہ
۱۷ ۔ محمد علی صاحب لکھنؤ
۱۸ ۔ محمد الحسن صاحب "
۱۹ ۔ منظور النساء "
۲۰ ۔ نثار فاطمہ "
۲۱ ۔ شاکرہ النساء "
۲۲ ۔ صدیقہ خاتون لکھنؤ
۲۳ ۔ فضل رحمت "
۲۴ ۔ فاطمہ "
۲۵ ۔ محمد حیات صاحب برہما
۲۶ ۔ برکت علی صاحب ضلع شاہپور
۲۷ ۔ فضل حق صاحب " [illegible]
۲۸ ۔ مہر شہاب الدین صاحب " "
۲۹ ۔ فضل الدین صاحب " "
۳۰ ۔ سردار محمد صاحب " "
۳۱ ۔ غلام نبی صاحب نمبردار " "
۳۲ ۔ حسن محمد صاحب " امرتسر
۳۳ ۔ نور الٰہی صاحب " "
۳۴ ۔ روشن الدین صاحب " گوجرانوالہ
۳۵ ۔ [illegible] محمد بیگ صاحب " گورداسپور
۳۶ ۔ عبد اللہ صاحب " جہلم
۳۷ ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب لاہور
۳۸ ۔ اہلیہ صاحبہ عبد الکریم [illegible]
۳۹ ۔ محمد عبد الجلیل صاحب [illegible]
۴۰ ۔ محمد رمضان صاحب لاہور
۴۱ ۔ فضل احمد صاحب ضلع گورداسپور
۴۲ ۔ نوح علی شاہ صاحب " گجرات
۴۳ ۔ اہلیہ صاحبہ [illegible] صاحب ضلع گورداسپور
۴۴ ۔ غلام علی صاحب " "
۴۵ ۔ سردار علی صاحب " "
۴۶ ۔ برکت علی صاحب " "
۴۷ ۔ حاجی خدا بخش صاحب " جھنگ
۴۸ ۔ والدہ صاحبہ صفدر حسین صاحب " لکھنؤ
۴۹ ۔ اہلیہ ملک نثار محمد صاحب ضلع جہلم
۵۰ ۔ علم دین صاحب " [illegible]
۵۱ ۔ اللہ دتا صاحب " گوجرانوالہ
۵۲ ۔ حسین صاحب " "
۵۳ ۔ محمد دین صاحب " "
۵۴ ۔ مراد " "
۵۵ ۔ فضل کریم صاحب " " "
۵۶ ۔ چوہدری مولا بخش صاحب ضلع جالندھر
۵۷ ۔ اہلیہ مولا بخش صاحب " "
۵۸ ۔ غلام محمد خان صاحب " "
۵۹ ۔ منشی غلام حیدر صاحب شیخوپورہ
۶۰ ۔ زینب بی بی ۔ ضلع سیالکوٹ
۶۱ ۔ شیخ عبد السلام صاحب [illegible]
۶۲ ۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب [illegible] سیالکوٹ
۶۳ ۔ غلام حیدر صاحب " "
۶۴ ۔ غلام حسن صاحب " "
۶۵ ۔ غلام حیدر صاحب " گجرات
۶۶ ۔ سید محمد حسین شاہ صاحب " گورداسپور
۶۷ ۔ شاہ دین صاحب " [illegible]
۶۸ ۔ غلام محی الدین صاحب " سیالکوٹ
۶۹ ۔ برکت علی صاحب " شاہ پور
۷۰ ۔ اہلیہ صاحبہ حکیم [illegible] لاہور
۷۱ ۔ [illegible] بخش صاحب ضلع ملتان
۷۲ ۔ ملک غلام حسین صاحب "
۷۳ ۔ مستری محمد بخش صاحب شاہجہانپور
۷۴ ۔ اہلیہ صاحبہ محمد ادریس میرٹھ
۷۵ ۔ خیر صاحب " "
۷۶ ۔ قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۷ ۔ علم الدین صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۷۸ ۔ ولایت خان صاحب " جہلم
۷۹ ۔ خیر محمد صاحب " جالندھر
۸۰ ۔ محمد خان صاحب " گجرات
۸۱ ۔ برکت علی صاحب " سیالکوٹ
۸۲ ۔ محمد صدیق صاحب " گجرات
۸۳ ۔ علی بخش صاحب " ہوشیارپور
۸۴ ۔ میاں اللہ رکھا صاحب " لائلپور
۸۵ ۔ نور الدین صاحب " گورداسپور
۸۶ ۔ ابراہیم صاحب " "
۸۷ ۔ چوہدری محمد دین صاحب " سرگودھا
۸۸ ۔ جیوان بیگم " ہوشیارپور
۸۹ ۔ رکن الدین صاحب " گوجرانوالہ
۹۰ ۔ غلام محمد صاحب " شیخوپورہ
۹۱ ۔ ماسٹر فضل کریم صاحب جھانسی
۹۲ ۔ اہلیہ صاحبہ شیخ [illegible] سکھر
۹۳ ۔ مسماۃ بیگم بی بی ضلع سیالکوٹ
۹۴ ۔ زینب بی بی " "
۹۵ ۔ بیگم صاحبہ نقیر بیگم کشمیر
۹۶ ۔ تاج الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۷ ۔ مسماۃ صاحب بی بی " جھنگ
۹۸ ۔ سید [illegible] اللہ شاہ صاحب [illegible]
۹۹ ۔ اہلیہ صاحب " "
۱۰۰ ۔ جنتا " " " "
۱۰۱ ۔ شادی صاحب " ہوشیارپور
۱۰۲ ۔ محمد الدین صاحب " لائلپور
۱۰۳ ۔ محمد امین صاحب " ملتان
۱۰۴ ۔ مستری فیض اللہ خان صاحب [illegible] راولپنڈی
۱۰۵ ۔ غلام حسین صاحب ضلع شاہ پور
۱۰۶ ۔ مسماۃ ستان " "
۱۰۷ ۔ مسماۃ مبارک [illegible] " "
۱۰۸ ۔ مسماۃ راجاں " "
۱۰۹ ۔ چوہدری شیر محمد صاحب " [illegible]
۱۱۰ ۔ اللہ دتا صاحب " "

(باقی ہے)

[illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے (ایڈیٹر الفضل)

بنارسی تحفے ۸/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے ۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں گلے ۔ کمخواب ۔ چھتان ۔ کاسی ۔ ململ ۔ موتے سلک گوٹہ کپڑے ۔ بیچھری بنارسی پائیدار نفیس چوڑیاں ۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ اور کفایت سے مول مل سکتے ہیں ۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کا خانہ مفت طلب فرمایئے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس [illegible] سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۱۰ دسمبر سے بفضل تعالیٰ جاری کردی ہے ۔ مسلمان احباب کی خدمت میں خاص طور پر التماس ہے ۔ جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی کرکٹ یا فٹ بال کا شوق رکھتے ہوں اپنا آرڈر کام میں لاکر ہماری برانچ سے ارسال فرماویں قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے پر خرچ ہوتا ہے ۔ بلکہ بہت سستا ہو جاویگا ۔ مال عمدہ اور دیرپا ہوگا خط لکھنے پر لسٹ مفت کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جاویگی ۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر B ۹۰

Main Street Poona camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۶/۱۲

نہایت مال ہوتی ہے ۔ ٹسری کپڑے بھاگلپور [illegible] تمام نہیں چھتے ۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا بہت زیادہ اہتمام ہے ۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے ۔ بشرطیکہ ناپسند ہو جانے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں ۔ جس میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے ۔ اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا ۔ صحیح واقعات کی اطلاع ہر جو ایک مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر ۔ عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت عجیب و متبرک بھی ہے ۔ کیونکہ اسکے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے ۔ کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جائے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے ۔ حالانکہ صرف چند بار یک لکھا ہوا ہے مگر ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے ۔ قیمت معاف انگوٹھی ۔ [illegible]

اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوانا چاہے تو [illegible]

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں ۔ انکے خوبصورت نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پیارا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت [illegible] فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو [illegible] ۔ ضروری نوٹ انگوٹھی کے نگینہ پر نہیں لکھا بلکہ نیچے کاغذ پر لکھا ہے (نمبر ۱) پتہ [illegible]

خوشخبری تریاق چشم خوشخبری

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا اور چھپروں سے سوزش کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے خارش کے واسطے اکسیر ہے ۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں ۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل آئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں [illegible] نکلتی ہوں یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو ۔ یا گرد وغیرہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں) کے چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو ۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے ۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں ۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے کئی صاحب احمدی وغیر احمدی دیکھنا جب والوں نے منگا کر تجربہ کیا ۔ اور اکسیر پایا ۔ بعض یونانی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے ۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہو گئے تھے ۔ بعض نے علاوہ ازیں تین تین دفعہ تریاق چشم منگوایا ۔ اور بعض نے تحریر فرمایا کہ اگر پانچ روپیہ تولہ کے بجائے پچیس روپیہ تولہ قیمت ہو تو بھی کم ہے جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل احباب سے دریافت کر لیویں ۔

(۱) خان شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گوجرات (غیر احمدی) (۲) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر گوجرات (غیر احمدی) (۳) مولوی عبد الحق صاحب مہتمم دفتر فارسی گوجرات (غیر احمدی) (۴) مفتی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرات (غیر احمدی) (۵) مرزا محمود دین صاحب ہیڈ [illegible] لالہ ودیا دھر صاحب سب جج درجہ اول گوجرات (غیر احمدی) (۶) لالہ کرپا رام صاحب محرر چوکی تحصیل پھالیہ گوجرات (۷) بابو امام الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر [illegible] جلال پور جٹاں ضلع گوجرات (۸) چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات (احمدی) (۹) بابو فقیر محمد صاحب [illegible] ریلوے ضلع گیا [illegible] چھاؤنی دانا پور [illegible] پیرزادہ فاضل خان (احمدی) (۱۰) مفتی [illegible] عبد اللہ خان [illegible] تحصیل [illegible] ضلع ڈیرہ غازیخان (۱۱) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد موضع [illegible] ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (احمدی) (۱۲) چوہدری عبد الغنی صاحب ساکن [illegible] ڈاکخانہ [illegible] سیالکوٹ (احمدی)

قیمت فی تولہ (عہ) پانچ روپیہ محصول وغیرہ ذمہ خریدار ۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو ہم علیم خدا کی قسم کھا کر عہد کرتے ہیں ۔ کہ تریاق چشم (باقیماندہ) واپس آنے پر قیمت فوراً واپس کر دیں گے ۔ بشرطیکہ وہ حلفیہ قسم کھا کر تحریر کریں ۔ کہ فائدہ نہیں ہوا ۔

خاکسار

میرزا حاکم بیگ احمدی گڑھی شاہدولہ صاحب
گوجرات پنجاب

[illegible]

خطبۂ جمعہ

ہمارے لئے ایک ہی دروازہ کھلا ہے
اور
وہ خدا کی رحمت کا دروازہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ر مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

واقعاتِ دنیا کی تقسیم دنیا میں جتنے واقعات ہوتے ہیں وہ دو اقسام میں منقسم ہوتے ہیں بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ انسان سوچ بچار کر نیت اور ارادہ سے کرتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے کرنے کے لئے حالات مجبور کر دیتے ہیں۔ ارادہ و نیت [illegible] بھی شامل ہوتا ہے [illegible]

ہندو مسلمانوں کا اتحاد [illegible] کے تغیرات نے ان دو قوموں کو جو سالہا سال سے ایک دوسرے کے خون کی پیاسی تھیں جس طرح اکٹھا کر دیا ہے۔ ہندو مسلمانوں کی نسبت کہا تو یہ جاتا تھا کہ ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مگر یہ دونوں قومیں کبھی ایک مسئلہ پر اکٹھی نہ ہو سکی تھیں۔ ہر معاملہ میں انکی رائیں مختلف ہوتی تھیں۔ مگر اب حالات ایسے پیدا ہو گئے [illegible]ت اور ارادہ بھی ساتھ شامل ہے۔ کہ ہندو ایک طرف مسلمانوں سے صلح کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور مسلمان دوسری طرف ان سے صلح کے لئے مجبور ہو گئے۔ ہندوؤں نے دنیا کی مالی ترقی دیکھ کر لوگوں کے جاہ و حشم کو دیکھ کر اور ان کی طاقت و قوت کو دیکھ کر خود بھی ویسا ہی بننے کی کوشش شروع کی۔ پہلے کبھی انہوں نے ہندوستان سے نکلکر دوسرے ممالک کے حالات کو نہ دیکھا تھا کیونکہ ان کے ہاں آیا ہے کہ اگر کوئی سمندر پار چلا جائے۔ تو اپنے مذہب سے مرتد ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اسکے ابھی جبکہ انھوں نے غیر ممالک کی سیر کر کے وہاں کے لوگوں کو دیکھا۔ امریکہ۔ جاپان۔ انگلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں گئے۔ اور معلوم کیا کہ کس قدر انہوں نے ترقی کر لی ہے۔ ادھر یہ دیکھا کہ وہ علوم میں ترقی کر چکے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ تعداد میں ۳۰ کروڑ کے قریب ہیں۔ جو کہ یورپ کے بڑے سے بڑے ملک کی بھی آبادی نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ یورپین ممالک کی دولت ان ممالک کی وجہ سے ہے جنہیں وہ تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں۔ اس سے انہیں خیال پیدا ہوا کہ جب دوسرے ممالک ہمارے ذریعہ دولت عزت اور طاقت حاصل کرتے ہیں۔ تو ہم خود کیوں نہ ان باتوں کو حاصل کریں اور انہی کی طرح نہ بنجائیں۔

اس میں ان کے سامنے ایک چیز روک تھی۔ اور وہ یہ کہ جہاں عزت۔ دولت۔ رتبہ کا سوال آیا۔ ہندوؤں نے کہا ہمیں ملے۔ اور مسلمانوں نے کہا ہمیں۔ اس کشمکش میں کسی کو بھی نہ ملتی۔ لیکن اب انہیں خیال آیا اور ان کی نظر اس طرف پڑی۔ کہ اگر ایک مسلمان کو عزت ملجائے وہ بھی اپنے ملک میں ہی رہیگی۔ باہر کے آدمی کو تو نہ ملیگی۔ اس پر انہوں نے مسلمانوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ ان کی عزت وہ اپنی عزت سمجھیں گے۔ اور کسی قسم کی شکایت نہ پیدا ہونے دینگے مگر مسلمانوں کو ان کے متعلق برا تجربہ تھا۔ کئی سالوں میں انہوں نے دیکھا تھا کہ ہندوؤں نے ان سے معاہدے کئے اور توڑ دئے۔ اسلئے وہ مطمئن نہ ہو سکتے تھے۔ اور ہندو انہیں اس سے بڑھ کر یقین بھی کیا دلا سکتے تھے۔ کہ کہہ سکتے تھے۔ ہم تم سے برا سلوک نہ کرینگے۔ لیکن مسلمان ان کے بہت سے وعدے دیکھ چکے تھے۔ اسلئے وہ ان کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ اور باوجود ہندوؤں کے اصرار کرنے کے کہ مسلمان ان سے ملکر غیر ملک کے لوگوں کو ہندوستان سے نکال دیں اور اس کیلئے بھائی بھائی بنکر کوشش کریں۔ پھر بھی مسلمان ان کی بات کو قبول نہ کرتے تھے۔ مگر زمانہ میں ایسے تغیرات ہوئے کہ ٹرکی جنگ میں شامل ہو گئی۔ اور جسطرح ہمیشہ سے شکست کھانے والی سلطنتیں اٹھاتی ہیں۔ اُس نے بھی نقصان اٹھایا۔ فاتحین نے ٹرکی سے جو معاہدہ کیا۔ وہ مسلمانوں کی امیدوں کے خلاف تھا میرے نزدیک اس کے بعض حصے درست ہیں۔ اور بعض فی الواقعہ ظالمانہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کے مطالبات ایسے تھے کہ کوئی بھی فاتح ان کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا۔ کہ جنگ میں ہم نے بھی حصہ لیا ہے۔ ہم نے بھی اپنے مسلمان بھائیوں پر گولیاں چلائی ہیں۔ ہم نے بھی اسلامی علاقے فتح کرنے میں جانیں دی ہیں۔ اسلئے صلح کے وقت ہم سے بھی پوچھا جائے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہمارے مطالبات کو بھی پورا کیا جائے۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ بلجیم۔ انگلینڈ وغیرہ ممالک کے لوگ بھی لڑے۔ ان کے آدمی بھی مارے گئے۔ ان کی صلح کے وقت باتیں سن لیں۔ لیکن ایک بات ہماری بھی ترکوں کے معاملہ میں سن لیں۔ اپنی قربانیوں کے لئے باقی سب کچھ لے لیں۔ لیکن ہماری قربانیوں کے بدلے ترکوں کو چھوڑ دیں۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ ان کی یہ بات نہ مانی گئی۔ اسوقت انہوں نے دیکھا کہ ٹرکی تباہ ہو گئی ہے۔ اور ٹرکی کی تباہی کے ساتھ اسلام کی تباہی ہے۔ گو واقعہ میں یہ بات نہ تھی۔ بلکہ اسلام کی ترقی اس میں مرکوز تھی۔ کہ مسلمان چاروں طرف سے مایوس ہو جاتے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے۔ مگر وہ نہ سمجھے۔ کہ اس میں اسلام کی تباہی ہے۔ اسوقت انہوں نے کہا کہ چاہیے ہم پس جائیں۔ اور ہندو ہمیں پیس ڈالیں۔ مگر ہم ان کو نہیں چھوڑینگے۔ جنہوں نے ترکوں کو تباہ کیا ہے۔ ان حالات کے ماتحت وہ تمام پرانی دشمنی اور عداوت بھول گئے اور ہندوؤں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا اور کہا ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ چہ ہر دو اُو برہم۔

تو ایک تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو ارادہ اور نیت کے ماتحت پیدا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص شہر میں رہتا ہے اسکو اختیار ہو کہ زید کو تعلق پیدا کرے یا بکر سے۔ لیکن بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی خاص شخص کو دوست بنانے کیلئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ میں نے بتایا ہے کہ حالات نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے مجبور کر کے ملا دیا۔ اگر یہ حالات نہ پیدا ہوتے تو ممکن تھا کہ انہیں سے کوئی فرانس سے یا جاپان سے اور کوئی امریکہ یا انگلینڈ سے تعلق قائم کر لیتا لیکن حالات نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ آپس میں تعلق پیدا کریں۔

تو دو قسم کے کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ ایک وہ جو انسان مجبوری سے کرتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو اپنی مرضی اور ارادہ سے کرتا ہے۔

دینی امور میں انسان کی حالت

یہی حال دین کے معاملہ میں ہے۔ ہر انسان کا کام ہے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرے۔ خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے خدا تعالےٰ سے انس پیدا کرے۔ لیکن ہر انسان اس کے لئے آزاد ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ کہ خدا کو چھوڑ کر شیطان سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر حکومت سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر دولت سے پیار کرے۔ مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کو مجبور کر کے خدا کی طرف لایا جاتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کے متعلق ہوتا ہے جو اپنے اندر صلاحیت اور قبولیت کا مادہ رکھتے ہیں جن کے نفس میں ایسی نیکی اور خیر ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت نہیں چاہتی کہ وہ ضائع ہوں۔ ان کو خدا تعالےٰ کھینچ کر اپنی طرف لے آتا ہے۔

ہماری جماعت کی حالت

اس قسم کی جماعتیں بہت گذری ہیں اور اس زمانہ میں ایسی جماعت تم لوگ ہو۔ بیشک خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا انسان کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر ہماری جماعت اگر غور کرے۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت اسے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اس تعلق کو مضبوط کرنے کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے تعلق کے سوا باقی تمام تعلقات کاٹے جا رہے ہیں۔ ہر قوم جو دنیا میں بستی ہے۔ ہماری جماعت کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ اور نہ صرف حقارت سے دیکھتی ہے۔ بلکہ ہمیں مٹانا چاہتی ہے۔ ہمارے مقابلہ میں عیسائی ہندوؤں سے ہندو عیسائیوں سے مسلمان عیسائیوں سے اور عیسائی مسلمانوں سے اور ہندو مسلمانوں سے مل جاتے ہیں۔ اور کوئی قوم نہیں جو ہمارے مقابلہ میں دوسری قوموں کے ساتھ متفق نہ ہو۔ گویا دنیا کا کوئی ایسا دروازہ کھلا نہیں۔ جس کی طرف دیانت اور ایمانداری کو قائم رکھ کر جا سکتے ہوں۔ ہم ہندوؤں کی طرف نہیں جا سکتے۔ جب تک ہم اپنی محبوب ترین چیز ایمان کو قربان نہ کر دیں۔ اسی طرح ہم غیر احمدیوں۔ سکھوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ غرضیکہ کسی قوم سے دیانت داری کے ساتھ صلح نہیں کر سکتے۔ دنیا اس وقت منافقت چاہتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ اگر سودا نہیں تو ایمان کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمارے ہاتھ فروخت کرو۔ تب صلح ہو سکتی ہے۔ مگر ہم نے چونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے ایسا نہیں کر سکتے۔

ایمان کوئی چھین نہیں سکتا

پس ہماری جماعت مگر پہلے اس عہد پر پکی ہے۔ اگر اس نے یہ عہد سچے دل سے کیا ہے۔ اور اگر وہ اس کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ تو پھر تم دنیا سے صلح نہیں کر سکتے کیونکہ دنیا تمہارا یہ عہد توڑنا چاہتی ہے۔ تم یہی کر سکتے ہو۔ کہ جاؤ ہماری جان۔ مال۔ بیوی۔ بچے۔ جائداد سب کچھ لو۔ مگر ہمیں ان سب سے پیارا ایمان ہے۔ وہ ہم تمہیں نہیں دے سکتے۔ اور نہ کسی کی طاقت ہے۔ کہ وہ ہم سے چھین سکے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس کا چھیننا کسی کے قبضہ اور اختیار میں رکھا ہی نہیں۔ ظالم جان لے سکتا ہے۔ مال چھین سکتا ہے۔ وطن سے بے وطن کر سکتا ہے۔ جائداد تباہ کر سکتا ہے۔ مگر ایمان نہیں چھین سکتا۔ چونکہ یہ سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کی ذمہ واری خود لی ہے۔ اگر انسان خود ہی نکال دے تو نکال دے۔ مگر کوئی اس سے ہرگز نہیں چھین سکتا۔

تم اگر اس عہد پر قائم ہو۔ تو پھر کسی قوم کے ساتھ دیانت داری سے صلح نہیں کر سکتے۔ ہندو مسلمانوں سے اس لئے صلح کر سکتے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ یہ مردہ ہے ہم سے کچھ چھین کر نہیں لے جا سکتے۔ اسی طرح سکھ ہندوؤں سے مل سکتے ہیں۔ مگر احمدیوں سے ملنے کیلئے کوئی قوم تیار نہیں۔ وجہ یہ کہ وہ جانتے ہیں۔ اگر ہم ان سے ملے۔ تو ان میں جذب ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ ہم سے دور دور بھاگتے ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے چاروں طرف سے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ اور صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کا دروازہ ہے۔

ہمارے لئے بہت بڑی نعمت

پس جہاں یہ زمانہ ہمارے لئے مشکلات کا زمانہ ہے۔ وہاں خدا کی رحمتوں کا بھی ہے کیونکہ ساری دنیا ہمیں گھیر گھیر کر خدا تعالےٰ کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور سارے دروازے بند ہو کر ہم ایک ہی دروازہ کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ نعمت ہمیں اور کیا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور مال و دولت نو مسلموں میں تقسیم کر دیا۔ تو انصار میں سے کسی نوجوان کو خیال پیدا ہوا۔ کہ فتح تو ہم نے کی ہے۔ اور خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ لیکن مال رسول کریم نے اپنے رشتہ داروں کو دیا ہے۔ انصار کا اس نے اظہار بھی کر دیا۔ مکہ والے رشتہ دار بن گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بات سنی۔ تو سب کو جمع کیا۔ اور ذکر کیا کہ تم نے یہ کہا ہے۔ سمجھدار انصار تھے۔ انہوں نے اس سے انکار نہ کیا۔ لیکن ساتھ یہ کہا۔ کہ ایک جاہل اور نادان نے یہ بات کہی ہے۔ اور یہ وہ شرمندہ ہے۔ آپ اس کا کچھ خیال نہ فرماویں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار ایک بات تھی۔ جو نکل گئی۔ تم اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو۔ کہ جب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وطن والوں نے نکال دیا اور دکھ دیتے تھے۔ اس وقت ہم نے [illegible] اور [illegible] آور تھے۔ اور ہمارے ذریعہ [illegible] ۔۔۔ اور [illegible] کو اپنے سر [illegible]

فی الواقع یہی عظیم الشان نعمت تھی جو انصار کو ملی ہوئی۔ انصار نے بڑی معذرت کی۔ اور کہا مال و دولت کیا چیز ہے۔ ہمیں سب سے بڑی نعمت حاصل ہے۔

درحقیقت مال و دولت کچھ بھی حقیقت نہ رکھتا تھا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ وآلہ وسلم نے جو مکہ فتح کیا تھا بلحاظ عقیدہ والے تو پہلے بھی تھے۔ وہ کیوں نہ مکہ فتح کر سکے۔ مکہ آپ ہی کے ذریعہ فتح ہوا تھا۔ پھر ہو سکتا تھا۔ کہ جب رسول کریم کا اپنا شہر فتح ہو گیا تھا۔ تو آپ اسی جگہ رہتے۔ کیونکہ یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بسایا ہوا آپ کے باپ دادا کا وطن تھا۔ اور کس کو اپنے وطن سے محبت نہیں ہوتی۔ مگر رسول کریم نے کہا وفاداری یہی ہے۔ کہ مدینہ والوں نے جب تکلیف اور مشکلات کے وقت میرا

ہندوستان کی خبریں

ننکانہ صاحب میں ایک اور گوردوارہ پر سکھوں کا قبضہ لاہور - ۱۱ مارچ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ننکانہ صاحب سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ کل شام سردار کرتار سنگھ ساکن جھبر نے دسمبر کانفرنس جو گذشتہ سے پیوستہ سنیچر کے روز مقامی حکومت اور گوردوارہ کمیٹی ننکانہ صاحب کے نمائندوں کے درمیان ہوئی تھی - ۱۰ مسلح سکھوں کی ایک جماعت ہمراہ لے کر ننکانہ صاحب میں کیارا صاحب کے گوردوارہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کمشنر - ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کو ساتھ لے کر ضروری کارروائی کے لئے موقعہ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

سکھ گوردواروں کے متعلق سرکاری اعلان لاہور ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ ننکانہ کے گردونواح [illegible] نے جو [illegible] قبضہ کیا ہے [illegible] جائیگا اور گوردوارہ کمیٹی نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے - کہ جو جتھے وہاں ہیں - انہیں ہٹا دیا جائیگا - اور نئے جتھوں کو آنے سے روکا جائیگا - لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ صوبہ کے بعض اور شہروں گوردواروں پر حملے نہ ہوں اور ایسا بھی نہ ہو - کہ ان حملوں کا سختی سے مقابلہ کیا جائے - ان حالات سے گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی ہے - کسی گوردوارہ یا مندر کے متعلق باہمی جھگڑے سے نقص امن کا اندیشہ ہو - تو انہیں زیر دفعہ ۱۴۵ ضمنی ۴ ضابطہ فوجداری اس مقام پر جس کی نسبت جھگڑا ہو - فیصلہ ہونے تک قبضہ لینا چاہیئے - آنند پور میں ہولے کے میلہ پر بہت لوگ جمع ہوا کرتے ہیں - لیکن چونکہ سکھ پارٹیوں میں باہم کشمکش ہے - اس لئے گورنمنٹ یہ میلہ بند کرنے کے فکر میں ہے - مکتسر ضلع فیروزپور میں حکام اس بات کی کوشش کر رہے ہیں - کہ امن شکنی نہ ہو - یہاں بھی قیام امن کے لئے فوجوں سے کام لیا جائیگا - اس میں گورنمنٹ یہ سوچ رہی ہے - کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے رو سے صوبہ میں سکھ گوردواروں کی پوزیشن صاف کیجائے گی۔

۱۴ سکھوں کی گرفتاری لاہور کے اکالی دل نے دہرم سالہ بھائی سادھو سنگھ پر قبضہ کر لیا - اس قبضہ کے بعد سکھوں نے بہت سی دکانیں کو وقف کر کے اپنے آدمی گرنتھ صاحب کی سیوا کے لئے مقرر کر دیئے - ۱۱ مارچ کی صبح کو صاحب ڈپٹی کمشنر معہ کمانڈ پولیس افسر کے وہاں پہنچے - ان کے ساتھ دو تین سو پولیس کے سپاہی بھی تھے - انہوں نے حکم دیا کہ جو سکھ دہرم سالہ میں ہیں - وہ وہاں سے چلے جائیں - مگر سکھوں نے جانے سے انکار کیا - اس پر ۱۴ آدمیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بھیج دیا گیا - ان میں سے [illegible] بوجہ کرایہ دار ہونے کے چھوڑ دیئے گئے ساب [illegible] جیل بھیجے ہیں -

کسی کو ۴ آنہ سے زیادہ کے کارڈ لفافہ نہ دیئے جائیں ڈائریکٹر ڈاکخانجات و تار کا حکم ہے - کہ ایک پیسہ والے کارڈ نہ دیئے جائیں تنہا پوسٹ کارڈوں اور جوابی پوسٹ کارڈوں اور آدھ آنہ والے چھوٹے - تجارتی اور مربع لفافوں کی بکری کو ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں محدود کیا جائے - معمول سے زیادہ مانگ کی ڈاکخانے تعمیل نہ کریں - کسی ایک شخص کو ایک دن میں مذکورہ بالا کارڈ اور لفافے چار آنہ سے زیادہ کے نہ دیئے جائیں - اس ماہ میں حد سے زیادہ سٹاک ان چیزوں کا کسی ڈاکخانہ

مسٹر محمد علی کی زبان بندی - علیگڈھ ۱۲ مارچ مسٹر محمد علی پرنسپل مسلم یونیورسٹی علیگڈھ اور مسٹر شیروانی سیکرٹری قومی یونیورسٹی کو قانون ضابطہ فوجداری کی بند دفعہ ۱۴۴ کے تحت میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ علیگڈھ کے ضلع میں کسی جا پبلک میں کوئی تقریر نہ کریں۔

جالندھر میں لڑکیوں کا قومی کالج لڑکیوں کی قومی یونیورسٹی قائم کرنیکے متعلق جو دوسری کانفرنس جالندھر میں ہوئی تھی - اس نے یہ فیصلہ کیا تھا - کہ قومی یونیورسٹی جالندھر ہی میں قائم کی جائے - میٹنگ میں فیصلہ ہوا - کہ جالندھر میں فی الحال عورتوں کا ایک کالج ایسٹر کی تعطیلات میں قائم کیا جائے - جس کے لئے کماری لجاوتی صاحبہ ۲۰ ہزار روپیہ فراہم کریں گی -

وفد خلافت کو داخلہ کی ممانعت صوبجات متحدہ کا وفد غازی پور جانے کے لئے جب [illegible] ریلوے سٹیشن پر پہنچا - تو اسے پولیس ملکیسر کا زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم ملا - کہ وہ غازی پور ایک ماہ تک نہ جائے - جب وفد اعظم گڈھ گیا - تو ان کو اسی دفعہ کے مطابق نوٹس ملا - کہ وہ دو ماہ تک وہاں کوئی تقریر نہ کریں - گورکھپور اور بستی میں وفد کے جلسوں کی ممانعت کے نوٹس پیشتر ہی جاری ہو چکے ہیں - جب وفد میرٹھ جا رہا تھا - تو اسے غازی آباد سٹیشن پر دفعہ ۱۴۴ مذکورہ کے مطابق یہ نوٹس ملا - کہ وہ غازی آباد میں داخل نہ ہوں -

ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنیکا سوال بمبئی صوبہ کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی ہے - کہ بجٹ پاس ہو جانے کی صورت میں ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنے کے سوال پر غور کرنے کیلئے کانگرس کا ایک خاص اجلاس بلایا جائے۔

رنگون میں آتشزدگی رنگون - ۱۱ مارچ - آج ایک زبردست آگ لگی - جو کینیڈی سٹریٹ کے ایک چائے خانہ سے شام کے چار بجے شروع ہوئی اور ۱۲۰ مکانات کو خاک سیاہ کر کے ۱۸ سو آدمی خانماں برباد کر گئی - نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے۔

آئندہ قیدی کالے پانی نہ بھیجے جائیں گے دہلی - ۱۱ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی میں سر ولیم ونسنٹ نے اعلان کیا کہ حکومت نے جزائر انڈمان کے جیل کو بند کرنے کا تہیہ کر لیا ہے - اب وہاں صرف وہی قیدی آئیں گے جو خوفناک جرائم کے مرتکب ہوئے ہونگے - موجودہ سیاسی قیدی اور [illegible] عورتیں وہاں سے واپس بلا لی جائیں گی اور غالباً کوئی نیا قیدی وہاں نہیں بھیجا جائیگا۔

ممالک غیر کی خبریں

صلح کانفرنس

معاہدہ سیورے کی ترمیم لنڈن ۱۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ ترکی کے تصفیہ کا جو نقشہ اتحادیوں نے تجویز کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

اتحادیوں کا قسطنطنیہ سے افواج اٹھا لینے کے بعد سمرنا پر سلطان کی نگرانی۔ تھریس میں بین الاقوامی ہو۔ گیلی پلی یونانیوں کے قبضہ میں رہے۔ سمرنا میں حکومت خود اختیاری ہو۔ تاہم اس کی حکومت میں یونانیوں کا اقتدار ہو اور سمرنا ترکی تجارت کے لئے آزاد ہو ؞

تجاویز ترکوں اور یونانیوں کے حوالے لنڈن ۱۲ مارچ۔ پرائم منسٹر کونٹ سفورزا اور لارڈ کرزن اور مسٹر لائڈ جارج نے یونانیوں کے پاس روانہ کیں ؞ ترک یونانی دونوں نے غور و خوض کرنے کے لئے مہلت چاہی ہے۔

نمائندگان انگورا کے جائز مطالبات پورے ہونگے لنڈن ۱۰ مارچ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا فرانسیسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ نمائندگان انگورا کے ساتھ گفتگو کے درمیان برطانی حکومت کے نمائندوں نے ظاہر کیا کہ اگر ترکی کے جدید لیڈر امن تصفیہ قبول کرنے پر راضی ہیں تو ان کے ہر جائز مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک کوشش کی جائیگی۔

سمرنا کی تقسیم مثلاً سمرنا کا شہر ایک خود مختار ریاست ہو سکتا ہے اور اس کے گرد و نواح کا ملک ترکی نگرانی میں دیا جا سکتا ہے۔

قسطنطنیہ کا تخلیہ قسطنطنیہ میں جو اتحادی سپاہ ہے اس کو وہاں سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ اور آبنائے کے نام نہاد علاقہ کو اتنا کم کیا جا سکتا ہے کہ قسطنطنیہ اس سے خارج ہو جائے۔

یونانی سفارت نے منظوری دیدی لنڈن ۱۰ مارچ۔ یونانی وفد نے بروئے تجاویز کو بعض ترمیمات کی شرط پر منظور کر لیا ہے۔ یونانی وفد ایتھنز اور وزیر اعظم واپس چلے گئے ہیں۔ ان کا تار مجلس اعلیٰ کو اطلاع دے رہا ہے [illegible] تصفیہ کی [illegible]

سمرنا اور تھریس کی مردم شماری لنڈن ۱۲ مارچ۔ سلطان ترکوں نے لندن کانفرنس میں ایک تجویز پیش کی کہ تھریس اور سمرنا میں ترکی اور یونانی مردم شماری کا جو کچھ بھی نتیجہ ہو اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کانفرنس نے منظور کیا کہ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن یونانیوں نے صاف انکار کر دیا ؞

اہل فرانس اور تخلیہ سلیشیا لنڈن ۱۱ مارچ۔ ۱۳ مارچ کو اتحادی یونانیوں اور ترکوں کے پاس اپنی تجاویز پیش کرینگے۔ فرانسیسیوں اور ترکوں کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے جس کے رو سے اہل فرانس سلیشیا کو خالی کر دینگے ؞

عراق عرب

دارالسلام میں بحث سیاسیہ لنڈن ۹ مارچ۔ پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا گیا کہ عراق، عدن اور ارض مقدس کے علاوہ کون کون سے عرب کے علاقے حکومت انگریزی کے احاطہ اثر کے اندر شامل ہیں۔

مسٹر بونرلا نے جواب میں کہا کہ عرب کے مختلف حکمرانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ الگ الگ معاہدہ کیا ہے۔

عدن کو صیغہ خارجہ کے ساتھ ملحق کر دینے سے جو بوجھ خزانہ عامرہ پر پڑنے والا ہے۔ اس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

روس میں انقلاب

جمہوریہ روس کی فوجوں میں کشمکش لنڈن ۱۰ مارچ۔ روس سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ وہاں بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ بولشویکوں کی ایک فوجی جماعت نے برفانی کرانسٹڈیوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن وہ پسپا کر دئیے گئے خلیج فن لینڈ کی بندرگاہوں سے کرانسٹڈیوں پر جو گولہ باری ہو رہی تھی۔ اس فوج نے اب پیٹروگراڈ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کوسلوسکی ایسے توپخانہ کی گولہ باری کے بعد پیٹروگراڈ پر جا کر حملہ آور ہوا۔ باغیوں نے کرکون کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ پیٹروگراڈ اور ماسکو والی ریلوے لائن کا انقطاع ہو گیا ہے ؞

ماسکو میں بالکل امن **فوجوں کا لڑنے سے انکار** لنڈن ۱۰ مارچ۔ ایک آخری بالشویکی اطلاع معتبر ذرائع سے ملی ہے کہ ماسکو میں بالکل امن چین ہے۔ لیکن ماسکو کی بہت سی فوجوں نے انقلاب پسندوں کے ساتھ لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔

موسیو ژانسکی اور موسیو زونوف نے [illegible] صدارت قائم کر لیا ہے۔ اور جرنیل بروسلاف کو باغی فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے۔

اُڈیسہ میں جبر و تعدی کا دورہ دورہ لنڈن ۱۰ مارچ۔ روس میں بالشویکی حکومت کے خلاف جو شورش برپا ہو رہی ہے۔ اسکے حالات کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے مگر ماسکو سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اشتراکیہ کی طرف سے جبر و تعدی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ اور یہودیوں کی گرفتاریاں حکومت کے ایما سے عمل میں آ رہی ہیں [illegible]

[illegible] محاصرہ [illegible] شائع ہوئی ہے [illegible] مدت چھ ماہ میں [illegible] نے ۲۶۹ خفیہ جماعتوں کا سراغ لگایا۔ اس میں ۱۱۴ کو توڑ دیا گیا۔ ۴۰۵ انقلاب پسندوں کو قتل کر دیا گیا اور ۲۰۴۰ آدمیوں کو جیل میں بھیجدیا گیا ؞

پیٹروگراڈ باغیوں کے بس میں پیرس ۱۰ مارچ۔ پیٹروگراڈ اسوقت بالکل باغیوں کے قبضہ میں ہے۔ روسی صلیب احمر کے دفتر کشنے مسٹر [illegible] سے اشیائے خوردنی کے لئے اپیل کی ہے ؞

متفرق خبریں

افغانستان و بالشویکوں میں معاہدہ لنڈن ۹ مارچ۔ ڈاک ماسکو سے ایک برقی پیام موصول ہوا ہے کہ سوویٹ اور افغانستان کے درمیان ۲۸ فروری کو معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
افریقہ میں
غیر احمدیوں کا جلسہ
اشتہارات

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی ⁂ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

مارچ سنہ ۶ | پنجشنبہ | مطابق ۲۰ رجب ۱۳۳۹ ہجری | جلد

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ درس حسب معمول دیتے ہیں۔

۱۸ مارچ کی مردم شماری کے رو سے قادیان کی آبادی بلحاظ مذہب حسب ذیل اعداد میں پائی گئی۔ احمدی ۲۳۵۲۔ غیر احمدی ۱۲۰۴۔ ہندو ۴۹۱۔ سکھ ۱۶۷۔ چوہڑے ۲۲۳۔ عیسائی چوہڑے ۱۸۔ سانسی ۴۔ پربھئے ۵

احمدیوں میں قریباً ایک سو بیرونی مہمان شامل ہیں۔ اور غیر احمدیوں میں ڈیڑھ سو کے قریب باہر کے لوگ ہیں جو جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ غیر احمدیوں کے جلسہ کا منتظم اور سکرٹری قاضی عنایت اللہ بھالی اپنی دکان کا اسباب گرو رکھ کے گیا ہے۔

افریقہ میں احمدیت کی عظیم الشان فتح

چار ہزار آدمی احمدیت میں داخل ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے جماعت کو خوشخبری

برادران! السلام علیکم

تمام احباب جماعت کو یہ بات سنکر خوشی ہوگی کہ مغربی افریقہ میں جو ماسٹر عبدالرحیم صاحب کو برائے تبلیغ بھیجا گیا تھا۔ وہاں ان کو خاص کامیابی ہوئی ہے۔ اس ملک میں مسیحیوں نے لاکھوں آدمیوں کو مسیحی بنالیا ہوا ہے۔ اور ایک تہائی سے زیادہ آدمی مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور کچھ لوگ ابھی اپنے پرانے مذہب بت پرستی پر قائم ہیں۔ اور کچھ مسلمان ہیں۔ پادریوں نے مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے ایک مدت سے یورپ کے اخبارات میں یہ شور مچا رکھا ہے۔ کہ افریقہ کے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں لیکن اصل میں یہ بات محض دھوکہ تھی۔ یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور کل نواب صاحب نے ایک سے مسیحیت اختیار کر چکے ہیں اور مغربی افریقہ جہاں اب ماسٹر صاحب تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہاں کی آبادی میں سے سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۳ (ترپن) فیصدی مسلمان تھے لیکن ۱۹۱۱ء میں کل ۴۹ (انچاس) فیصدی مسلمان رہ گئے۔ گویا کل دس سال کے عرصہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ عیسائی ہو گیا۔ مسیحی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس حساب سے اگر مسیحیت کی ترقی جاری رہے۔ تو ستر اسی سال میں کل ملک کے مسلمان

صاحب مدرس

ضلع انبالہ

Man

مفقود ہو جائینگے۔ اور سب ملک عیسائی ہو جائیگا۔ بت پرست آبادی میں اس سے بھی زیادہ جلدی جلدی عیسائیت پھیل رہی ہے۔

غرض یہ ملک جس کی آبادی ۲۰ لاکھ کے قریب ہے اسلام سخت خطرہ میں تھا۔ اور اس امر کو معلوم کرنے پر میں نے ماسٹر عبدالرحیم صاحب کو جو پہلے لنڈن میں احمدی مشنری تھے۔ وہاں تبلیغ کے لئے بھجوا دیا تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اسلام کو خاص طور پر غلبہ ہوگا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ بھی قبائل کی طرح قبائل میں تقسیم ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ ایک آدمی کے حق قبول کرنے سے ہزاروں آدمی حق کو قبول کرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آج ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کی طرف سے یہ خوشخبری بذریعہ تار موصول ہوئی کہ وہاں چار ہزار غیر مسلم نے اسلام قبول [illegible] وہ بیعت کی درخواست کرتے ہیں۔ پس [illegible] کے لئے اور تحریک دعا کے لئے [illegible] کرتا ہوں۔ احباب کو چاہیئے [illegible] لئے خاص طور پر دعا کریں [illegible] بڑھتے ہوئے کام کے لئے حسب استطاعت [illegible] اپنے اموال میں سے حصہ نکالیں۔ کہ اس سے بڑا کار ثواب کام آج کل کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے غلبہ کے سامان اپنے پاس سے کرے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۹ مارچ ۱۹۲۱ء
قادیان

اخبار احمدیہ

احمدیہ مشن لنڈن کا پتہ تمام برادران کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آئندہ مشن کی تمام خط و کتابت نئے پتہ احمدیہ مسجد نمبر ۶۳ میلروز روڈ وانڈزورتھ لنڈن

Ahmadia Mosque. 63 Melrose Road, London S.W.18

پر بھیجنی چاہیئے۔ اور تاروں کے لئے صرف

Islamabad London.

لکھنا کافی ہے۔ والسلام۔
دعا کا خواستگار:۔ فتح محمد سیال۔

جناب مفتی صاحب کا پتہ میرا تو ارادہ تھا کہ امریکہ کے کسی مرکزی شہر میں بیٹھ کر کوشش کرتا کہ ایک جماعت بن جائے۔ مگر اسباب ایسے ہی پیدا ہوئے کہ فلاڈلفیا سے نیویارک آنا پڑا۔ وہاں سے شکاگو اور وہاں سے ہائی لینڈ پارک۔ اب ہر طرف سے لیکچروں کے واسطے دعوتیں آرہی ہیں۔ اسلئے یہاں ایک مرکزی دفتر قائم کر کے ملک میں گشت لگاتا ہوں انشاء اللہ۔ تاکہ تبلیغ کا بیج سب جگہ بویا جاسکے۔ تو خط و کتابت کے واسطے پتہ یہ ہوگا۔ ۱۸۔ فروری ۱۹۲۱ء

پتہ
Dr. Mufti Mohammad
Sadiq. 74 Victor Avenue
Highland Park, Mich.
U. S. America

اگلے اخبار میں

غیر احمدی مولویوں کی آپس میں جوتی پیزار — مطالبہ حلف پورا کرنے پر انعام حاصل کرنے میں ناکام و نامراد رہنا اور دوسرے عجیب و غریب حالات شائع کئے جائینگے۔ احباب منتظر رہیں۔ اس جلسہ کی روئداد کی غیر احمدیوں میں اچھی طرح اشاعت کریں۔

(ایڈیٹر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا نیا تعلیمی سال برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بڑی خوشی سے آپ کو اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا تعلیمی سال خیر و خوبی کے ساتھ خدا کے فضل سے ختم ہو چکا ہے۔ طلباء امتحان دے چکے ہیں۔ اور ۲۵ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۲۱ء تک سکول بند رہیگا اور ۲ اپریل سے جماعت بندی شروع ہوگی۔ آپ کے بچے خدا کے فضل اور رحم کے ماتحت دینی اور دنیوی ہر دو رنگ میں ترقی کر رہے ہیں۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت تعداد طلباء میں بھی دس فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ مدرسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا ہے۔ اور حضور اس مدرسہ سے کیا امیدیں رکھتے تھے میں حضور کے الفاظ میں ہی آپ کو بتا دیتا ہوں۔ جنہوں نے فرمایا ہے:۔

"میں اس سلسلہ کے جو افراد لوگ جن سے میں ہر طرح امید رکھتا ہوں کہ وہ میری اس التماس کو ردی کی طرح نہ پھینک دیں اور پوری توجہ سے اس پر کاربند ہوں۔ میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے۔ میں نے خوب سوچا ہے اور بار بار مطالعہ کیا ہے۔ میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے۔ تو بڑی برکات کا موجب ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آسکتی ہے۔"

احباب کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ [illegible] یہ امید اور آرزو خدا کے فضل سے [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible]

تو اب میں شامل ہونے کے واسطے اپنے [illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرائیں۔ ۲ اپریل سے جماعت بندی ہوگی۔ لہٰذا اپنے بچوں کو جلد دارالامان بھیجنے کی کوشش کریں اور پانچویں جماعت کا داخلہ ۱۵ اپریل کے بعد بند ہو جائیگا اسلئے اس جماعت میں داخل کرنے والے طلباء کو ضرور جلد پہنچ جانے چاہئیں۔ والسلام

خاکسار ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نکاح کی خوشی میں مفت اخبار میرا نکاح ایک غیر احمدی قریبی رشتہ دار کے ہاں مورخہ ۲۴ و ۲۵ مارچ کی درمیانی رات کو ہوا ہے۔ احمدی احباب سے ملتمس ہوں کہ میرے سسرال اور بیوی کے احمدی ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ اس خوشی میں ایک ایسے احمدی کے نام چھ ماہ کیلئے اخبار جاری کرنا چاہتا ہوں جس کی سفارش ستائی [illegible] یا کوئی اور مستحق بھائی ایڈیٹر صاحب الفضل کے پاس کرے۔ خاکسار [illegible] محمد سکرٹری انجمن احمدیہ سیدوالہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

غیر احمدیوں کا جلسہ

غیر احمدیوں کے جلسہ کی مختصر کارروائی ہم گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں درج کر چکے ہیں۔ اب تفصیل کے ساتھ حالات بیان کرتے ہیں۔

اس نام نہاد "جمعیۃ العلماء" نے جس کی حقیقت [illegible] اعلان جلسہ میں یہ بیان کی گئی کہ اسلامی اختلافات [illegible] ان میں ایک دوسرے کو کافر کہنے والے بھی موجود ہیں۔ بٹالہ ٹھہر کر متعدد لیکچروں میں عوام الناس کو [illegible] الفاظ میں قادیان چلنے کی تحریک کی۔ اور [illegible] کے ساتھ نہیں بلکہ حصہ اور ساز [illegible] مسلمانوں کو [illegible]

مولوی ثناء اللہ کا لیکچر

دو بجے کے قریب لیکچر شروع ہوئے۔ اور پہلا لیکچر مولوی ثناء اللہ نے دیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کے بعض کشوف اور رؤیا کو پیش کر کے کہا کہ علماء کے سر سینگ نہیں آئے کہ وہ یونہی لڑتے پھرتے ہیں۔ یہ حوالے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمیں [illegible] ضرورت پیش آئی ہے۔ اور ہم حکام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے یہاں جلسہ کرنے کی اجازت دی۔

جمعیۃ العلماء اور ترک موالات

جلسہ کی اجازت دینے یا نہ دینے کو چھوڑ کر کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ ایک طرف تو "جمعیۃ العلماء" جس میں ہندوستان کے تمام عالم شامل ہیں۔ گورنمنٹ کے متعلق ترک موالات کا فتویٰ دیتی ہے۔ اور جو گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد حاصل کرے اسے کافر قرار دیتی ہے اور دوسری طرف "جمعیۃ العلماء" کے نام سے قادیان آنے والے مولویوں کا نمائندہ مولوی ثناء اللہ اجازت لینے پر حکام کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کیا اجازت لینے کی درخواست کرنا اور پھر حکام کی منت گذار ہونا ترک موالات کے فتویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن جب ہمارے خلاف کوشش کرنے کے لئے ایک دوسرے کو کافر کہنے والے ایک جگہ جمع ہونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ تو ترک موالات کے فتویٰ کی خلاف ورزی کرنا ان کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی بے ہودہ سرائی

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اس لیکچر میں پہلے تو حضرت مسیح موعود کو حضرت نبی کریم کی برابری بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ بیان کیا۔ پھر ابن اللہ ہونے کے علاوہ خالق السموات والارض کا دعویٰ کرنے والا دکھانا چاہا۔ اور اپنی اس مزورانہ تقریر سے لوگوں کے جذبات کو خوب خوب بھڑکا کر جب دیکھا کہ ان کی قوت فیصلہ ممیزہ بالکل مر گئی ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کی اپنی عمر کے متعلق تحریروں میں اختلاف ثابت کرنے کے لئے نہایت دھوکہ اور فریب سے کام لیا۔ اور اصل الفاظ کو بگاڑ بگاڑ کر کچھ کا کچھ نتیجہ نکالا۔ اور پانچ چھ برس کم یا پانچ چھ برس زیادہ میں لفظ "یا" پر بہت ہنسی اڑائی۔ اور بار بار کہا کہ خداوند عالم الغیب والشہادۃ کو کیا شک تھا۔ جو یا کہا۔ اور اس آیت کا ترجمہ ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے یوں کیا۔ تمہارا پرماتما انتریامی ہے۔ مولوی ثناء اللہ اتنا [illegible] کہ ہم پر کرتا تھا۔ مگر دراصل لوگوں کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کے لئے اکسانا تھا۔ جس میں اسی عالم الغیب نے "أو" کئی بار فرمایا ہے۔

اس لیکچر کے متعلق ہم نے ۲۰ تاریخ کو ایک اشتہار چھپوا کر ان کے جلسہ گاہ کے دروازہ پر تقسیم کر دیا۔ تاکہ اگر کوئی حق پسند اور سمجھدار انسان ہو تو اس پر حق ظاہر ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود کی عمر کے متعلق ہمارا اشتہار

اشتہار حسب ذیل ہے۔

حضرت مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

کل بتاریخ انیس ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے لیکچر میں یہ بات بیان کی تھی کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ ان کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ لیکن یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم تمام حق پسند اصحاب کو مطلع کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کرنا سراپا غلط ہے۔ اور واقعات کے خلاف ہے۔ بلکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی گواہی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر اس پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے۔ جو آپ نے اپنے متعلق کی تھی۔

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے چونتیس سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ آپ کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ "جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔" اس وعدہ کے مطابق آپ چوہتر سال سے چھیاسی سال تک کسی وقت بھی فوت ہوتے تو پیشگوئی پوری ہو جاتی۔ اب ہم [illegible] کہ حضرت مسیح موعود کی عمر کیا تھی۔ آپ اپنی [illegible] جس میں یہ پیشگوئی شائع کی ہے [illegible] "میری عمر ستر برس کے قریب ہے [illegible] گذر گئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح [illegible] کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔" یہ کتاب سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع میں لکھی گئی ہے۔ اور آپ سنہ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے ہیں پس اس تحریر کے بعد آپ تین سال کے قریب زندہ رہے ہیں اور اس حساب سے وفات کے وقت آپ کی عمر تہتر سال بنتی ہے۔ لیکن قمری حساب سے پچھتر سال کے قریب عمر بنتی ہے۔ اسی طرح آپ امریکہ کے جھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۰۲ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ "میں ایک آدمی ہوں۔ جو پیرانہ سالی تک پہنچ چکا ہوں میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال سے بھی کچھ زیادہ ہے۔" اس تحریر کے مطابق بھی آپ کی عمر وفات کے وقت ۷۲ سال سے کچھ اوپر بنتی ہے۔ اور قمری حساب سے چوہتر سال کی ہوتی ہے۔ جو بالکل مطابق پیشگوئی کے ہے۔

یہ گواہی تو خود حضرت مسیح موعود کی ہے۔ اب ہم دوسری شہادتوں کو درج کرتے ہیں۔ مسٹر ظفر علی خان صاحب

کے والد نے اپنے اخبار زمیندار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ایک مضمون لکھا تھا۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں: "مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اسوقت آپکی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔" یہ شہادت مسٹر ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کے والد کی ہے۔ جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متقی اور صالح بزرگ ہونے کی چشم دید شہادت دیتے ہیں۔ بلکہ آپ کی عمر کا بھی اندازہ بیان کرتے ہیں۔ جس کو مدنظر رکھ کر بھی قمری حساب سے حضرت مسیح موعود کی عمر ۷۴ سال بنتی ہے

تیسری شہادت ہم ملک محمد دین صاحب افسر انہار ریاست بہاولپور کی پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء کے بعد [illegible] میں وہ دہلی میں حضرت مرزا صاحب کو ملے تھے اور انہوں نے آپ سے آپ کی عمر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا تھا کہ [illegible] اس واقعہ کے سترہ سال بعد [illegible] حساب سے آپ کی عمر اکاسی [illegible] ہے۔

[illegible] مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں کہ "۱۹۰۵ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ستر سال کا ہوں۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر ...... پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں بالکل بچہ تھا جب وہ مجھے پڑھایا کرتے تھے۔ مجھ سے آٹھ یا نو سال بڑے ہونگے۔" مولوی محمد حسین صاحب جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے استاذ الاستاذ تھے۔ انکی شہادت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وفات کیوقت حضرت مسیح موعود کی عمر اسی سال کی تھی۔ یہ شہادت تو ایک معزز غیر احمدی صاحب کی بیان کردہ ہے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود کی نسبت لکھتے ہیں کہ "۶۶ برس کا تو وہ ہو چکا ہے" اس تحریر کے بعد آپ چودہ سال اور زندہ رہے۔ جس حساب سے آپکی عمر اسی سال کی بنتی ہے۔

مگر شاید مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے سب سے پہلے دشمن اور اپنے استاذ الاستاذ کی شہادت کو بھی قبول نہ کریں۔ اسلئے ہم ان کے سامنے خود ان کی اپنی شہادت پیش کرتے ہیں۔ وہ اہل حدیث مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء میں تحریر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب "کہہ چکے ہیں کہ میری عمر قریب اسی سال کی عمر کے یا کچھ اوپر ہے۔ جس کے سب آپ غالباً طے کر چکے ہیں۔" مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اسی سال کے قریب ہو چکی تھی۔ پھر یہ کیا لطیفہ ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں ایک سال کے بعد جب آپ فوت ہوئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آپکی عمر ستر سے بھی کم ہو گئی۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر میں جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی عمر اسوقت ستر سے متجاوز تھی (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۰۴) چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تحریر کے نو سال بعد حضرت مسیح موعود فوت ہوئے ہیں۔ اسلئے انہی کے بیان کے مطابق حضرت مسیح موعود کی عمر وفات کے وقت اناسی سال کی ہوئی۔ جو الہام کی بتائی ہوئی عمر کے عین مطابق ہے۔

ان تمام شہادتوں سے جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی عمر چوہتر سے بیاسی سال تک کی تھی۔ اور جبکہ پیدائش کی تاریخ محفوظ نہ ہو اتنی لمبی عمر کے متعلق اس قسم کا اختلاف ہو جانا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ مگر بہرحال دوست و دشمن بلکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنی شہادت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر چوہتر سال یا اس سے زیادہ تھی۔ اور یہی بات الہام میں بتائی گئی تھی۔ پس یہ الہام سلسلہ کے شدید ترین دشمنوں کی شہادت سے سچا ثابت ہوا۔ اور ہر ایک اس شخص کیلئے جس نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہیں باندھی ہوئی۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ ایک شخص چالیس سال کی عمر میں علی الاعلان خدا تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھے۔ کہ وہ اسی سال کے قریب عمر پائیگا۔ اور پھر خدا تعالیٰ اسے چالیس سال کے قریب اور عمر دے۔ اور باوجود دشمنوں کی خفیہ تدبیروں کے وہ اپنے شائع کردہ الہام کے مطابق عمر پاکر فوت ہو۔

ایسی زبردست شہادت کے بعد جسمیں خود مولوی ثناء اللہ صاحب کا بھی حصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یا پہلے شائع کردہ بیانوں کے خلاف مولوی ثناء اللہ صاحب کا نہایت چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر یہ بیان کرنا کہ عمر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اظہار حق مدنظر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت مدنظر ہے ورنہ کیا سبب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی بتائی ہوئی عمر دوسرے بے تعلق لوگوں کی شہادت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت کے خلاف اب ایک اور بات بیان کر رہے ہیں۔ [illegible] کہ باوجود حضرت مسیح موعود کی کتب کے [illegible] طور کا دعویٰ کرنے کے مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] علیہ السلام کی زندگی میں تو ان کی عمر اسی [illegible] کے بعد [illegible] عمر ان [illegible] نہیں [illegible] گئی تھی۔ غلط ہوگئی۔ کیا یہی وجہ نہیں [illegible] ڈرتے ہیں۔ کہ لوگ اس زبردست نشان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے مصدق ہو جائینگے۔ اور مولوی صاحب کا مشن ناکام رہے گا۔

المشتہر

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان دارالامان

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے لیکچر میں حضرت مسیح موعود کی عمر کے متعلق جس تزویر سے کام لیا۔ اور لیتا رہتا ہے اس کا رد مندرجہ بالا اشتہار کے ذریعہ کر دیا گیا۔

مولوی ثناء اللہ کی عجیب باتیں

مولوی ثناء اللہ نے دوران لیکچر میں جو باتیں اور حرکات کیں۔ انمیں سے بعض درج ذیل کی جاتی ہیں۔

لیکچر دیتے ہوئے جب اسے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی بھی آیا ہے۔ تو کہا کہ مولوی صاحب رات کو نماز روزہ پر وعظ

کرینگے۔ روائی جھگڑے انہوں نے ہمارے گلے ڈال دئے ہیں کہ جاؤ لڑتے پھرو۔ اور اپنے لئے سچی سچی اور اچھی باتیں رکھلی ہیں۔ ان کا وعظ توحید اور سنت کی پھلجڑیاں ہونگی۔ گویا مولوی محمد علی نے جھوٹی اور لغو باتیں مولوی ثناء اللہ کے گلے ڈال دی ہیں۔ مگر پہلے سے بلا پڑی کہ کیا حقیقت ہے یہ تو اس کے نفس کی ہی کارروائی ہے ٭

دوران لیکچر میں شور و شر پر کئی بار ثناء اللہ نے کہا کہ اگر آپ لوگ نہیں سنتے۔ تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ اور دو ایک دفعہ تو میز پر چڑھ کے بیٹھ ہی گیا۔ اسپر اعلان کیا گیا کہ جب تک سب لوگ خاموشی کے ساتھ بیٹھ نہ جائینگے۔ مولوی صاحب وعظ نہ کرینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی بچپن کی سعادتمندی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا کہ وہ بدولت ایک دفعہ بیمار ہوکر کسی حکیم کے پاس لے گئے۔ (اگر سرپرست کا نام [illegible] تو ممکن تھا کہ کوئی ایسی باتیں روشنی میں آجاتیں [illegible] میل آرہی ہیں) اگرچہ عمر بہت چھوٹی [illegible] سعادت بڑی ہوئی تھی۔ اسلئے حکیم صاحب [illegible] بتانے پر آپ مصر ہوگئے۔ کہ پوچھ [illegible] والدین سرپرست کے بار بار سمجھانے پر بھی [illegible] رشتہ لئے حکیم صاحب نے دال بدلی بتائی ہے۔ مگر بار روٹی ہی لیکے ٹلے۔

نہ معلوم مولوی ثناء اللہ کو اپنا یہ کارنامہ بیان کر کے اپنے مہربان سرپرست کی یاد کو تازہ کرنا منظور تھا یا کیا۔ لیکن ایک سمجھدار تو اس سے یہی نتیجہ نکالیگا کہ جناب والا پیدا ہوتے ہی بڑے کج بحث اور ضدی فطرت کے واقع ہوئے تھے اور پھر سرپرستوں کی بیجا ناز برداریوں نے ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا کی مثل بنا دیا۔ اور اب دینی اور مذہبی امور میں بھی کج بحثی سے کام لینے پر مجبور ہیں۔ اور یہ بات آپ کی فطرت ثانیہ ہو چکی ہے ٭

مولوی عبدالسمیع دیوبندی

مولوی ثناء اللہ کے بعد بکار دیرینہ واقف مولوی عبدالسمیع دیوبندی کھڑے ہوئے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور جس ہیئت کذائی میں آپ نمودار ہوئے۔ وہ کبھی نہ بھولیگی۔ اس کا نقشہ ہم الفاظ میں کھینچنے سے معذور ہیں۔ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ایک معزز شخص نے "گنجڑا" اور "بنیا" کے دو جامع مانع الفاظ ان کی شان والا کے متعلق بے اختیار ارشاد فرمائے۔

آپ نے اٹھتے ہی فرمایا جس طرح مجھے یہاں کی انجمن نے بلایا ہے۔ اسی طرح ایڈیٹر الفضل نے خط کے ذریعہ بلایا ہے۔ اور میں یہاں آگیا ہوں۔ اور موجود ہوں۔ یہ کہکر عجیب و غریب حرکات اور زیر و بم آواز کے ساتھ ایک بے سر و پا لیکچر شروع کر دیا ٭

بے سر و پا اسلئے کہا کہ کوئی خاص مقصد کا اثبات مد نظر نہ تھا۔ اور طوالت یا وہ گوئی سے کہ انتہائی مدرجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔

مولوی عبدالسمیع کی تقریر

آپ کا طرز تقریر یہ تھا۔ بھائیو! لقد جاءکم رسول من انفسکم تمہاری طرف۔ آگیا خیال شریف میں۔ آیا رسول۔ آگیا خیال شریف میں۔ اجی کون رسول وہ رسول۔ آگیا خیال شریف میں۔ کیا کہنے ہیں اس رسول کے۔ کیا بتاؤں میں شان اس رسول کی۔ آگیا خیال شریف میں۔ بس جناب رسول ایسے ہوتے ہیں۔ آگیا خیال شریف میں۔ نہ وہ جو کبھی خدا ہونے کا دعویٰ کریں۔ کبھی کرشن کا کبھی عیسےٰ کبھی اپنے آپ کو [illegible] آگیا خیال شریف میں۔ اور کبھی کہیں کہ میں کسی کے کوچے کی خاک ہوں۔ آگیا خیال شریف میں۔

مولوی عبدالسمیع کی حرکات

یہ تو زبانی عمل تشانی تھی اور انکی حرکات کا عمل ملاحظہ فرمائیے۔ پہلے پگڑی اتاری۔ پھر اس سے ٹوپی نکالی۔ وہ سر پر رکھی پھر آستینیں چڑھا لیں [illegible]۔ پیچ و تاب کھاتے ہوئے کبھی میز پر اوندھے منہ لیٹ گئے۔ کبھی پبلک کی طرف سے منہ موڑ کر دیوار کی جانب وعظ کہنے لگے۔ غرض عجیب عجیب حرکات تھے۔ جو انجناب سے صادر ہوئے۔ اور عجیب عجیب الفاظ تھے۔ جو بے سوچے سمجھے منہ سے نکلے۔

مولوی عبدالسمیع ہماری تائید میں

آپ اپنی تقریر کی رو میں ایسے بہ گئے کہ مسئلہ نبوت بیان کرتے ہوئے ہماری تائید کرنے لگے۔ ایک مثال بیان کی کہ کنوئیں میں پانی ہو۔ تو مٹکے میں پانی آئے گا۔ پھر لوٹے میں۔ پھر آبخورے میں۔ لیکن اگر کنوئیں میں پانی نہ ہو۔ تو پھر پانی نہ ملیگا۔ اسی طرح نبوت محمدیہ سرچشمہ ہے تمام انبیاء کی نبوت کا۔ اگر نبوت محمدیہ میں کچھ نہیں تو اور انبیاء میں بھی کچھ نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آسمان نبوت کے آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء ستارے۔ جناب محمدؐ کے نور نے سب نوروں کو مات کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہمیں بھی مسلم ہیں۔ کہ آپ میں نبوت کے کمالات انتہائی درجہ کے موجود تھے۔ اور یہ نبوت اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ اور فیضان نبوت کا کمال یہی ہے کہ اس کی پیروی کی برکت سے نبی پیدا ہوں۔ اور اگر سلسلہ نبوت بند مانا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ چشمہ نبوت میں پانی نہیں رہا۔ کیونکہ جیسا کہ لیکچرار نے کہا کہ جب تک اس چشمہ میں پانی تھا۔ دوسروں تک بھی پانی پہنچتا رہا۔ جب تک وہ نور رکھتا تھا۔ دوسروں کو بھی اس نور سے حصہ ملتا رہا۔ اب اس سلسلہ کی بندش بتاتی ہے۔ کہ چشمہ [illegible] گیا۔ حالانکہ یہ باطل ہے ٭

رُخ پلٹا

آخر مولوی عبدالسمیع صاحب [illegible] گئے۔ کیونکہ صدر نے کچھ سرگوشی [illegible] تو دیوبند کے عقائد کے خلاف وعظ کر رہا [illegible] اپنا رخ پلٹا۔ اور کہا کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ نماز بھی پڑھینگے۔ روزے بھی رکھینگے۔ جو نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لا الہ الا اللہ کے منکر ہیں۔ اور ان کا حشر فرعون و ہامان کے ساتھ ہوگا۔ یہ قول بھی ہمارا ہی مؤید تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی بندوں پر کھلے الفاظ میں فتویٰ لگا دیا کہ تم لا الہ الا اللہ کے منکر اور کافر ہو۔ لا الہ الا اللہ کے معنے بیان کرتے ہوئے یہ بات بھی کہی کہ اگر اللہ کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ تو اس کی نفی بھی اس میں ہے۔ اسی طرح لا نبی بعدی میں ہر قسم کے نبی کی نفی ہے۔ خواہ وہ برحق ہے ٭

معمّا

یہ معمّا ہم آج تک نہیں سمجھ سکے کہ اللہ کے سوا معبود برحق کیسا؟ اور لا نبی بعدی میں ہر قسم کے نبی کی نفی سے حضرت عیسیٰ بن مریم نبی اللہ جو نبی تھے کیونکر مستثنیٰ ہو گئے۔ پھر ایک طرف کہا کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پھر دوسری طرف کہا کہ بھائیو اگر کوئی ایسا نبی ہو جیسا میں نے بیان کیا تو ہم

ماننے کو تیار ہیں ۔

کیا رسول کریم سب کو جنت میں لیجائینگے کیا ہی اپنے متعلق کہا کہ سچے نبی نے کہا کہ میں چند سو آدمی ساتھ لیکر جنت میں نہیں جاؤں گا۔ بلکہ سارے جہان کو لے کر جاؤں گا۔ اس کا مطلب بھی ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ حضرت خاتم النبیین نے کب فرمایا کہ میں سارے جہان کو ساتھ لے کر جنت میں جاؤں گا۔ کیا ابوجہل عتبہ اور قادیان کے ملاوامل بڈھے شاہ کو بھی لیکر یا صرف اپنے ماننے والے سچے متبعین کو ۔

حضرت عمرؓ اور بڑھیا پھر آپ نے حضرت عمرؓ کا ایک قصہ سنایا کہ ایک بڑھیا کے خاندان کو بھوکا پاکر اس کے لئے آٹے وغیرہ کی گٹھڑی خود اٹھا کر لے گئے۔ اور جب غلام نے اصرار کیا کہ میں اٹھاتا ہوں۔ تو فرمایا کہ کیا حشر کے دن جب اس بڑھیا کے گناہ عمر کے سر پر رکھ دئے جائینگے۔ تو تم وہ گٹھڑی اٹھاؤ گے۔ کیا مولوی صاحب اس روایت کو مع اس کے آخری الفاظ کو شریعت محمدیہ کے مطابق سمجھتے ہیں ۔

مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں لو کان بعدی نبیا لکان عمر اور والعاقب الذی لیس بعدہ نبی کو پیش کیا۔ اور کہا یہ صحیح احادیث ہیں۔ کیا مولوی صاحب اپنے قول پر قائم ہیں یا جوش جنون میں یہ سب کچھ کہہ گئے ۔

عجیب تلفظ مولوی صاحب کے لیکچر میں ایک خاص تلفظ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ امرتسر کو بار بار "امرِتسر" ارشاد فرماتے رہے۔ اور اس کی داد سٹیج پر بیٹھے ہوئے بعض آدمی ہنسی سے دیتے رہے ۔

پتے کی بات مولانا نے خاتمہ پر مولویوں کے متعلق ایک پتے کی بات کہی۔ اور وہ یہ کہ ہم رسول کریم کے نام کے وارث ہیں۔ اور جو کام کرتے ہیں۔ وہ بھی نام کا ہی کرتے ہیں۔

اس حق بر زبان جاری پر ہم بھی صاد کرتے ہیں ۔

ہمارا انتظار ہم منتظر رہے۔ کہ ایڈیٹر الفضل نے اخبار میں جن باتوں کا ان سے مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی کچھ ارشاد ہوگا۔ لیکن خدا کے بندے نے ایک لفظ بھی تو نہ کہا ۔

مباہلہ کے متعلق ہمارا مطالبہ ہاں آخری دن جب ہم نے دیوبندیوں کے مباہلہ سے فرار کا اشتہار دیا۔ اور جواب کا مطالبہ کیا تو مولوی حبیب الرحمن دیوبندی نے آخری تقریر میں کہا کہ ہم نے قادیانی جماعت کے اشتہار کا جس کو شائع ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ ہو چکا ہے ابتک جواب نہیں دیا کہ ہمارا اشتہار نیہ اسلم سمجھا جائے۔ اب ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ جو ایڈیٹر الفضل کو بھیجا ہے۔ جو پہنچ گیا ہوگا یا پہنچ جائیگا۔

یہ منطق ہماری تو سمجھ میں نہیں آتی۔ اور نہ کبھی کسی اور کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک جواب شائع نہ کرسکنے پر کسی پہلے اشتہار کے مسلم ہو جانے کا کیا مطلب؟ باقی رہی یہ بات کہ اب جواب بھیجدیا گیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیں ۲۴ مارچ کو یعنی جلسہ سے ایک دن پیچھے جبکہ دیوبندی وغیرہ مولویوں کا کوچ ہو چکا تھا۔ ایک پیکٹ ملا ہے۔ جس میں ایک چھوٹا سا اشتہار ہے۔ جو نہایت سراسیمگی اور پریشانی کی حالت کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بجائے اسکے کہ مباہلہ کے تصفیہ کے متعلق کچھ ہوتا۔ اعتراض کرنے کی نئی راہ نکالی گئی ہے۔ جو مباہلہ سے فرار کا مزید ثبوت ہے۔ اور مباہلہ سے جان بچاتے ہوئے اب تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہیں رہی ۔

دیوبندیوں کے متعلق ہمارا اشتہار دیوبندیوں کے اس فرار کے متعلق ہم مفصل انشاء اللہ پھر لکھینگے۔ یہاں وہ اشتہار درج کرتے ہیں۔ جو ہم نے جلسہ پر تقسیم کیا اور جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ وہو ہذا۔

"قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

حق کے مقابلہ سے باطل بھاگ گیا

دیوبندی علماء کا مباہلہ سے کھلا کھلا فرار

مباہلہ حق و باطل صداقت و کذب میں کھلا کھلا امتیاز کر دینے والا ایک ایسا حربہ ہے۔ کہ باطل پرست اس کا نام ہی سنکر تھراتے اور کانپنے لگتے ہیں۔ ان کی طاقتیں سلب ہو جاتی۔ ان کو قوتیں جواب دے بیٹھتی ہیں۔ ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے اور وہ ناکام و نامراد ہو کر ہمیشہ کے لئے تیرہ و تار گوشے میں جا پڑتے ہیں۔

اس نظارہ کو دنیا نے سب سے اول اسوقت دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب ذیل باطل کش الفاظ میں اعلان فرمایا۔ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (آل عمران)

پھر اس زمانہ میں ملاحظہ کیا۔ جبکہ آپ کا بروز اتم حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مبعوث ہوا۔

دنیا جانتی ہے۔ اور خوب اچھی طرح جانتی ہے کس بلند آہنگی سے تمام ہندوستان کے علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ کون کھڑا ہوا؟ کوئی بھی نہیں۔ پھر کیا یہ کھلا عظیم الشان ثبوت نہیں ہے۔

[illegible]

اب تو خلیفہ [illegible]

کل کی بات ہے۔ کہ علماء دہلی [illegible] مباہلہ سے بھاگ گئے۔ پھر ان کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب آئے۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر جان لینے کی دھمکی دی۔ لیکن جب انہیں اسلامی طریق پر مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ مگر ان سب سے بڑی اور خطرناک ہزیمت مباہلہ کے متعلق جن لوگوں کو اٹھانا پڑی وہ علماء دیوبند ہیں ۔

مدرسہ دیوبند کے مہتمم مولوی حبیب الرحمن صاحب نے جب ایک معمولی سی بات پر اپنے معترضین کو علماء دیوبند کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دی تو ہم نے علماء دیوبند سے کہا کہ جب ان کے نزدیک مباہلہ کرنا جائز ہے۔ اور کسی امر کا فیصلہ کرنے کیلئے وہ اسپر عمل کرنیکے لئے تیار ہیں تو کیوں ہمارے مقابلہ پر بھی اسی ذریعہ سے اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے نہیں کھڑے ہوتے جسکی وجہ سے ہم انکو اور وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

ہمارے اس زبردست چیلنج پر علماء دیوبند میں جب کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی۔ تو اشتہارات کے ذریعہ انہیں خواب گراں سے بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو کامیاب ثابت ہوئی۔ اور ایک شخص عبدالسمیع ان کا قائم مقام بنکر سامنے آیا لیکن آخر کار ہوا وہی جو ہم نے چیلنج دیتے وقت بتلا دیا تھا۔ اور جسکو دیوبندی قائم مقام نے اپنے اشتہار میں ہمارے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے خود اس طرح لکھ دیا تھا کہ:۔

"جیسے کہ مرزائی جماعت کی عادت ہے۔ ما بنا لیقین بھی ظاہر کر دیا کہ علماء دیوبند مباہلہ کیلئے تیار نہ ہونگے اور انواع و اقسام کے حیلوں سے مباہلہ کو ٹالینگے"

(دیکھو سب سے پہلا دیوبندی اشتہار)

اب دنیا دیکھ لے اور حق پسند اصحاب ملاحظہ کریں۔ کہ ہمارا یہ یقین جسے قدرت خداوندی نے دیوبندی اشتہار میں ثبت کرا دیا۔ کس طرح روز روشن کی طرح حرف بحرف پورا ہوا۔ کہ ایک عرصہ تک انواع و اقسام کے حیلے بہانے کرنے کے بعد علماء دیوبند نے بالکل سکوت اختیار کر لیا اشتہار جسپر ۲۵ر جنوری ۱۹۳۰ء کی تاریخ ثبت تھی انہی دنوں ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا کہ ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر [illegible] بذریعہ اخبار الفضل اس سے جواب [illegible] مطالبہ بھی کیا گیا۔ غیرت بھی دلائی گئی لمبے چوڑے دعوے یاد دلا کر ان کے شرم اور ندامت کے جذبات کو بھی اپیل کیا گیا۔ لیکن انہیں نہ بولنا تھا نہ بولے اور اس طرح مباہلہ سے کھلا کھلا فرار اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک اور ثبوت ٹھہر گئے۔

حق پسند اصحاب کیلئے حضرت مرزا صاحب کے صادق اور راستباز ہونے کا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے پس اے وہ لوگو! جو حق کے جویاں ہو۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنی عاقبت سنوار لو۔ ہم نے علماء دیوبند کو علی الاعلان کہدیا تھا۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہم ہر وقت خدا کے فضل و کرم سے اور اسی کی توفیق سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں کیونکہ ہمارے قدم صداقت کی اس مضبوط چٹان پر قائم ہیں جہاں سے کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور کوئی نہیں ہے۔ جو ہمارے مقابل پر کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ علماء دیوبند اگر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے اگر ان کے پاس صداقت ہوتی۔ اگر ان میں مباہلہ کیلئے سامنے آنے کی جرأت ہوتی۔ تو وہ کیوں بھاگتے اور کیوں راہ فرار اختیار کرتے۔

اگر آپ لوگوں کو ان کے فرار میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو۔ تو مولوی عبدالسمیع صاحب۔ دیوبندی سے بالمشافہ پوچھ لیجئے کہ انہوں نے بحیثیت قائم مقام علماء دیوبند کیوں ہمارے اس اشتہار کا جواب شائع کر کے ہمیں نہیں بھیجا جسے ان کے پاس پہنچے ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس سوال کا جواب ان کے پاس سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ علماء دیوبند مباہلہ سے بھاگ گئے ہیں۔

اب کیا ان علماء کا اس طرح بھاگنا حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے۔ بیشک نشان ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جس طرح خالی ہاتھ آئے ہو۔ اسی طرح خالی ہاتھ نہ چلے جاؤ۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور مرنے کے بعد ہمیں اس احکم الحاکمین کے حضور پیش ہونا ہے۔ جس نے حضرت مرزا صاحب کے مخالفین کی طاقتیں اور حیلے سلب کر کے تمہارے فائدہ اٹھانے کے لئے اس قسم کے نشان مہیا کر دیئے ہیں۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔"

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر

عصر کے بعد مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر ہوا۔ اسوقت بہت سے لوگ ادھر ادھر کھڑے تھے۔ اور بار بار درخواست کرنے پر بھی نہ بیٹھتے تھے۔ کہ اعلان ہوا۔ مولوی صاحب ناراض ہو گئے ہیں۔ بیٹھ جاؤ ورنہ لیکچر نہیں دینگے اسپر ایک شخص نے تجویز پیش کی۔ کہ جس طرح لڑکے کھیلتے ہوئے سب کو بٹھانے کے لئے گالی دیا کرتے ہیں۔ کہ جو نہ بیٹھے وہ ایسا ہو۔ اسی طرح یہاں کیا جائے۔

آخر خدا خدا کر کے مولوی صاحب نے لیکچر شروع کیا جو حیات مسیح کے متعلق تھا۔ مگر نہایت حسرت کے ساتھ کہا۔ یہ مجمع کافی نہیں کہ میں کھلے دل سے خیالات کو ظاہر کروں مجمع زیادہ ہونا چاہیئے تھا۔ پھر مولوی صاحب نے اعتراف کیا کہ قرآن سے حیات مسیح کا ثبوت دینا بہت مشکل کام ہے۔ اور یہ میدان بہت تنگ ہے۔ تاہم جو کچھ ہو سکیگا قرآن کریم ہی سے پیش کروں گا۔ یہ دعویٰ کرنے کو تو کر دیا۔ مگر پھر اخیر تک کوئی آیت نہ پڑھی۔ اور انجیل ہی کے حوالے پیش کرتا رہا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا قرآن مجید یہی انجیل تھی۔ کیوں نہ ہو۔ آخر آپ مسیح اسرائیلی کی گاڑی کے کھینچنے والے ہیں۔

مولوی ابراہیم کی انگریزی دانی

مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات یہ تھی کہ تقریر تو پنجابی میں تھی۔ مگر انجیل کے حوالے انگریزی میں سناتا تھا۔ اس کی انگریزی خوانی جہاں قابل مضحکہ تھی۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور تھی۔ کہ سامعین جن کے اچھی طرح اردو بھی نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جا رہی تھی [illegible] پنجابی میں بھی ۶، ۵ کو ۰، ۶ اور ۷ دو علیحدہ علیحدہ [illegible] سمجھایا جا رہا تھا۔ ان کے سامنے کیوں [illegible] پڑھے جاتے تھے۔ کیا یہ صرف اسلئے تھا [illegible] کہ انگریزی دانی سے آگاہ ہو جائیں۔

دوران لیکچر میں جب مولوی ابراہیم نے ایک [illegible] پڑھی۔ تو پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے اصلاح کی۔ تو بجائے اسکے کہ اس کا مشکور ہوتا۔ الٹا اسکے گلے پڑ گیا۔ اور چھٹتے ہی پوچھا۔ کیا تم حافظ ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ کہنے لگا۔ پھر حافظ کو تم کیا لقمہ دے سکتے تھے بات تو اس نے صحیح کہی تھی۔ مگر جناب کو اپنا حافظ ہونا جتانا تھا۔

مولوی ابراہیم کا چیلنج

لیکچر کے خاتمہ پر مولوی ابراہیم نے چیلنج دیا۔ کہ مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے متعلق اسی جلسہ گاہ میں مجھ سے سوال کئے جا سکتے ہیں۔ اسپر سٹیج سے روکا گیا۔ تو کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ انجمن کا کیا انتظام ہے۔ میں شخصی طور پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور میں سیالکوٹ یہ کہکر آیا ہوں کہ میں یہاں ہی حضرت مسیح کو آسمان پر نہیں چڑھاتا۔ بلکہ قادیان میں جاکر بھی چڑھاؤں گا۔ اور حضرت عمرؓ کی طرح یہی کہکر آیا ہوں

کہ میں نے اپنی بیوی ماندا وغیرہ کے تیمم کرلئے ہوں آئے اور مجمع کے روبرو میں عام اعلان کرتا ہوں۔ کہ جس نے آنا ہے آئے ابراہیم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری ثابت کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور یہاں سے نہیں جائیگا۔ جب تک ثابت نہ کر لیگا ۔

اس چیلنج کی طرف ہم نے منتظم افسروں کی توجہ دلائی۔ کہ ہم منظور کرنے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مباحثہ کی اجازت نہیں ہے۔ ورنہ ہم یہ چیلنج ان کو واپس کراتے ہیں۔ اسپر اعلان کیا گیا کہ یہ چیلنج مولوی ابراہیم کا ذاتی ہے۔ اس جلسہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے مباحثہ بعد میں ہوگا۔

اس کا جواب ہم جلسہ عام میں دینا چاہتے تھے کہ افسروں نے کہا کہ مولوی ابراہیم کا ذاتی چیلنج ہم واپس کرا دینگے۔ آپ کو اس کے جواب میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تو قف۔ اور یہ قسم ان مولوی ابراہیم کی اپنی زبانی چیلنج کے سر پہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ نے باوجود یہ اقرار کرنے کے کیا مولوی ابراہیم سے اس کی زبانی چیلنج واپس کرا دیا یہ اقرار کو پورا نہ کیا۔ اور مولوی ابراہیم کی جگہ سے چیلنج تو دبا لیا گیا تھا۔ ہم اسی جگہ ذکر کرتے ہیں کہ دوسری جگہ مباحثہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ۔

ہماری طرف سے چیلنج کی منظوری

کسی دوسری جگہ مباحثہ کرنے کے چیلنج کو منظور کرنے کا بھی ہم اعلان کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس کا ہمیں موقعہ نہ دیا گیا۔ اور نہ پولیس نے موقعہ دلایا۔ اسلئے ہم نے حسب ذیل اشتہار چھپوا کر شایع کر دیا ۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر علماء کو چیلنج مباحثہ منظور

کل انیس تاریخ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے احمدیوں کو وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ اور گو پیشتر اسکے کہ ہم اس کا جواب دیتے پہلے تو تمام نیابت انجمن اسلامیہ کے عہدہ داروں نے اور پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی ابراہیم کی طرف سے اس چیلنج کو واپس لے لیا بلکہ دفن کر دیا ہے لیکن چونکہ اسکے ساتھ ہی ان کی طرف سے اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ وفات و حیات مسیح پر کسی اور مقام پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور چونکہ اس چیلنج کے جواب کی قبولیت کا اعلان کرنے کا جب ہم نے ارادہ کیا تو انہوں نے ہم کو موقعہ نہ دیا اسلئے ہم اشتہار کے ذریعہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم

علماء میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ وفات حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کرنیکے لئے تیار ہیں لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ علماء اس پیالہ کے پینے کے لئے کبھی تیار نہونگے۔

کیونکہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے ہمیشہ جی چراتے ہیں اور حتی الوسع جی چراتے رہینگے۔ اگر یہ چیلنج سچے دل سے دیا گیا ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ علماء اب اپنے دعویٰ کو واپس نہ لینگے۔ شرائط کے متعلق ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ایک دو غیر احمدی علماء اپنی طرف سے مقرر کر دیں اور ایک احمدی جماعت کا قائم مقام ہو۔ یہ دونو قائم مقام تحریری طور پر شرائط مباحثہ کا تصفیہ کر لیں اور اسکے مطابق لاہور کے مقام پر مباحثہ ہو جائے لیکن اگر اسی علاقہ میں مباحثہ منظور ہے تو پھر گورداسپور میں مباحثہ ہو ۔

یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت کی طرف سے خلیفہ یا اس کا قائم مقام بحث کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کے خلیفۃ المسلمین یا ان کے قائم مقام بحث کرنیکے لئے آوینگے۔ تو اسوقت احمدی جماعت کے خلیفہ یا ان کے مقرر کردہ قائم مقام بھی بحث کرنے کے لئے آجاوینگے۔ یہ بات صرف ہم اسلئے لکھتے ہیں کہ اس کو بطور شرط پیش کیا گیا ہے ورنہ یہ بات ممکن ہے کہ

جو شخص ہم میں سے بحث کیلئے کھڑا ہو۔ اسکو ہمارے امام اپنی نیابت کی سند لکھ دیں

ہم امید کرتے ہیں کہ حاضر الوقت اصحاب ان علماء کو مجبور کرینگے کہ اس مسئلہ کے فیصلہ سے جی نہ چرائیں۔

خاکساران

(۱) قاضی محمد ظہور الدین اکمل (ایڈیٹر تشحیذ الاذہان) (۲) میر قاسم علی (ایڈیٹر فاروق) (۳) منشی غلام نبی (ایڈیٹر الفضل قادیان)

ہمارے اس اشتہار کے جواب میں نہ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اور نہ مولوی ابراہیم نے کوئی جواب دیا جس سے ان کے چیلنج مناظرہ کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ صرف عوام میں اپنی شیخی جتانے کے لئے انہوں نے بڑ ہانک دی۔ ورنہ ان میں ہرگز جرأت نہیں کہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام کے متعلق مباحثہ کر سکیں۔

پیر بخش لاہوری کی بدزبانی اور بے ہودہ سرائی

۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء - پیر بخش لاہوری نے اپنا ایک چھپا ہوا ٹریکٹ پڑھنا شروع کیا۔ وہ جو ناظرہ پڑھنے کے بار بار زبان لغزش کھاتی اور اہل علم کو اپنے پر ہنساتی تھی۔ ایک فقرہ پڑھکر پھر اس کی تشریح بہت ہی بھونڈی معلوم ہوتی تھی۔ اور اس شخص کی جہالت پر افسوس آتا تھا۔ جو علماء میں تبرک ہو کر دوں کی سے بدرہا تھا۔

ایک دلیل یہ دی کہ مسیح نے آخری سلام واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو السلام علیکم کہا۔ اے بھائیو! کبھی روح بھی السلام علیکم کہتی ہے۔ دوسری دلیل یہ دی۔ کہ مسیح کو بدلی نے اٹھا لیا سے ظاہر ہے کہ مسیح مع الجسم اٹھایا گیا۔ میں لکھا جس طرح ہم کسی چیز کو بچشم خود نہ دیکھ کر اسی طرح ان لوگوں نے مسیح کے زندہ بالغیب کی نعمت سے محروم اسی اثر میں لکھا ہے رسول اللہ ان عیسیٰ نعیہ اسعد بھی نہ تھی۔ پھر یہ عربی فقرہ جو غلط پڑھا۔ تو ہنسی والوں نے کہا کہ صرف ترجمہ پڑھیں۔ اسپر آپ ذرا ناراض ہونے لگے۔ تو ایک شخص نے کہدیا۔ اسلئے کہ وقت کم ہے۔ صرف ترجمہ ہی پڑھیں۔ پھر اپنی علمیت جتلانے کے لئے کہا کہ انجیل بتاتی ہے کہ واقعہ صلیب کے متصل ہی رفع ہو گیا۔ اور اپنے اس نکتہ کی داد چاہی۔ پیر بخش نے نہایت بدتہذیبی سے یہ بھی کہا کہ مرزا صاحب کو دھوکا ہو گیا اسپر پریذیڈنٹ نے روک دیا ۔

مولوی ثناء اللہ اور طاعون

مولوی ثناء اللہ نے اپنے لیکچر میں بڑا زور اسبات پر خرچ کیا۔ کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئیگی اور یہاں کبھی کسی کو طاعون نہ ہوگی۔ خواہ چوہڑا۔ چمار۔ سوہریہ۔ جنید۔ آریہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر آئی اور کئی آدمی مرے۔ اسطرح پیشگوئی جھوٹی نکلی ۔

اس کے جواب میں ہماری طرف سے جو لیکچر ہوا۔ اس میں دیگر اعتراضات کے ساتھ اس مغالطہ اور دھوکہ کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیا جیسے ہم اپنے جلسہ کی کارروائی میں شائع کرینگے۔ فی الحال یہی لکھنا کافی ہے کہ کشتی نوح میں صاف لکھا ہے۔ کہ کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عملی یا اس عقیدہ یا کسی اور وجہ سے جو خدا تعالیٰ کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر کسی جماعت میں بھی کہیں طاعون ہو جائے سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے [illegible] دیکھیں یہاں سے۔

ثناء اللہ و ابراہیم و مرتضیٰ حسن

مولوی ثناء اللہ کے بعد مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے حضرت عیسیٰ کے رفع کے متعلق لیکچر دیا۔ خاتمہ پر مولوی ثناء اللہ نے اسکے متعلق کہا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں مولوی صاحب کی تائید میں ایک شعر پڑھوں۔ لیکن ڈرتا ہے کہ مولوی مرتضیٰ حسن ناراض نہ ہو جائیں کیونکہ انہوں نے ان کی تعریف میں کچھ نہیں کہا۔ وہ المیزان [illegible] میں ان کی تعریف کیا کرونگا۔ کیونکہ ان کا لیکچر سننے کی [illegible] ہیں۔ مگر ناظرین یہ سنکر تعجب کرینگے کہ مرتضیٰ حسن [illegible] اور دونوں ہی ثناء اللہ کے [illegible] مرتضیٰ حسن [illegible] کئی دفعہ کہا مولوی ثناء اللہ [illegible] لیکچر کے آخر میں مولوی ثناء اللہ امرتسری [illegible]

تناسخ پر لیکچر بند کیا گیا

مولوی ابراہیم کے لیکچر کے بعد بٹالہ کے ایک شخص مظہر الحق نے جو جلسہ کا منتظم بنا ہوا تھا۔ اعلان کیا کہ مولوی ابراہیم نے جو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا وہ ہم واپس لیتے ہیں اور مباحثہ بٹالہ یا کسی اور جگہ ہو۔

مرتضیٰ حسن کا لیکچر

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی نے اپنے لیکچر میں جو گالیوں اور بدزبانیوں کا مجموعہ تھا اور جسمیں استہزاء کا کوئی پہلو باقی نہ چھوڑا۔ نہ دل آزار اور اشتعال دلانے والے الفاظ اور کہاوتوں میں کچھ کمی تھی۔ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ مرزا صاحب نے پہلے رسول کریم کی بڑی تعریف کی۔ اسلام کی خدمت کا دعویٰ کیا اور لکھا کہ اسلام کی صداقت کے لئے آریوں عیسائیوں وغیرہ سے مباحثہ کروں گا۔ تو ہم نے انہیں اپنا سردار مان لیا۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ انہوں نے اسی طرح کیا ہے جس طرح چور چوری کرتے وقت گھر کے محافظ کتے کو لقمہ ڈالتا ہے تاکہ وہ شور نہ مچائے۔ اسی طرح انہوں نے لقمہ ڈالا ہے تو ہم لوگ مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے۔

مولویوں کو کتے قرار دینا

اس کے بعد خود ہی سوال اٹھایا کہ کتا کون بنا۔ اور خود ہی سٹیج پر بیٹھے ہوئے مولویوں کو مخاطب کرکے یہ کہا۔ اے علماء کرام میں اور آپ سب کتے ہیں۔ جب رسول کریم کا دین لٹنے لگا تو ہم نے شور مچانا شروع کر دیا۔

دربھنگوی کا یہ خطاب آپ کے علماء کو اور ہمارے خلاف شور مچانے والوں کو مبارک ہو۔

مولوی ثناء اللہ نے تناسخ پر کیوں نہ لیکچر دیا

اس دن مولوی ثناء اللہ نے اعلان کیا کہ مجھے ایک اشتہار پہنچا ہے۔ جس میں چار سو روپیہ انعام رکھا گیا ہے اسکو پڑھ کر جواب میں پھر دوں گا۔ آخر میں تناسخ پر لیکچر دونگا لیکن عصر کے بعد اس نے اعلان کر دیا کہ چونکہ امن والوں نے کہا ہے۔ کہ یہاں تناسخ پر لیکچر دینا مناسب نہیں اسلئے مجھے روک دیا گیا ہے۔ میں نے وعدہ خلافی نہیں کی میں اب بھی تیار ہوں۔

اس مناسبت سے کہنے کی حقیقت یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے اعلان دینے کے بعد وہ لوگ جن کو بیرونی لوگوں سے یہاں اہلحدیث نے بلایا تھا۔ ہندوؤں کے پاس گئے۔ اور جا کر کہا کہ آپ لوگ [illegible] اور جانتے ہیں کہ تناسخ پر لیکچر ہو۔ ہندوؤں نے یہ بات کو ان کی مرضی پر چھوڑا۔ کہ جس طرح چاہو کرو۔ آخر ہندوؤں کی ناراضگی کے خیال سے لیکچر بند کر دیا گیا۔ اور ایک سکھ صاحب نے بتایا کہ تناسخ کے متعلق صرف اسلئے لیکچر نہیں ہوا۔ کہ جلسہ کرنیوالے جانتے ہیں۔ جس جگہ جلسہ کر رہے ہیں وہ آریوں کی جگہ ہے اگر ان کے پاس جلسہ کرنے کے لئے اپنی جگہ ہوتی تو نہ رکتے۔

تناسخ کے متعلق لیکچر دینے کا اعلان کرکے پھر نہ دینا اور یہ کہنا کہ مناسب نہیں۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہاں جلسہ کرنے کی غرض محض ہمارے خلاف بے ہودہ گوئی اور بکواس کرنا تھی۔ نہ کہ اسلام کی حمایت جس کا انہیں دعویٰ ہے یہی وجہ ہے کہ سارے جلسہ میں ہمارے خلاف شورانگیزی سے کام لیا جاتا رہا۔ اور غیر مسلموں کے عقائد باطلہ کے خلاف ایک حرف نہ کہا۔

دربھنگی کی بدزبانی

ہمیں بہت ہی افسوس ہے کہ دربھنگی مولوی نے نہایت ہی شرانگیزی سے کام لیا۔ اور یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح کا حلم اور انتظام تھا۔ جو خیر گذری۔ ورنہ اس نے فساد برپا کرنے میں کسی قسم کی کسر نہ رکھی۔ اعجاز المسیح کی فصیح و بلیغ عربی تفسیر کا ذکر تک نہ کیا۔ اسکے ٹائٹل پیج کی ہنسی اڑانی شروع کی۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کی عربی تو ایسی ہے۔ جیسے ایک ہندی عورت نے اپنی عربیت یا شیخ ھذا لی بی کا پوت مرا میں جتائی اور کہا کہ جنت تو بڑی وسیع ہے۔ ہم علماء کرام اور ان کے متبعین تو سب کے سب کافر ہیں۔ اب مرزا صاحب اور ان کے چند مرید جنت میں کبڈیاں کھیلیں۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کے معجزے تو مسیلمہ کی طرح ہیں جس نے ہاتھ رکھا پھوٹی ہوئی آنکھ پر اور دوسری بھی پھوٹ گئی اور جوش میں کہا کہ اگر خود جبرئیل بھی آ جائے تو ہم علماء کرام اس کی بات نہ مانینگے۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم کا ابھی تم نے کیا دیکھا ہے۔ [illegible] یعنی قادیان کی طرف منہ کرکے یہ پڑھو

واتخذوا من مقام ابراھیم [illegible]

ہے۔ نماز پڑھو مرزا صاحب کے مقام [illegible] استہزاء کرتے ہوئے کہا کہ یہ منارہ جو نظر آتا ہے بنوایا۔ اس سے تعجب نہ کرو معمولی بات ہے استنجا بھی کریں اور پاخانہ بھی کر لیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحب ۱۵۰ نشان بمشکل لکھ سکے ہیں مگر کہتے ہیں۔ ۳ لاکھ سے زیادہ دکھائے ہیں [illegible] کہانیاں سنائیں کہ ایک لڑکے نے اپنی ماں سے کہا آج میں نے ۳۰ ہزار گیدڑوں کا مقابلہ کیا۔ بعد میں خود ہی مان لیا کہ [illegible] پھر کہا وہ جس کے گھر خدا اترا جس کے گھر خدا کا بیٹا موجود ہے وہ کہتا کہ اونٹ بیکار ہو گئے۔ میں تیس اونٹ مجھے بھی عنایت ہو جائیں۔

سیالکوٹی کی بیہودہ سرائی

اسکے بعد ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ اسمیں یہ سیالکوٹی صاحب نے [illegible] پڑھی۔

یاایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یجعل لکم نورا تمشون بہ۔ اور پھر کہا کوئی حافظ مجھے یہ آیت قرآن مجید میں نکال دے اور اس پر بہت ہنسی اڑائی۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ دو آیتیں ایک جا لکھی ہیں اور اسی آئینہ کمالات میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ دونوں کا حاصل مطلب لکھا گیا۔ باوجود صحت نامہ کے اس پر زور دینا اور کہنا کیا۔ شخص حافظ قرآن مجید ہو سکتا ہے کس قدر [illegible]

دیوبندی مدرس کی شر انگیزی

اس کے بعد دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی محمد انور شاہ صاحب نے تقریر کی ظاہری شکل و شباہت دیکھ کر ہم نے ازراہ حسن ظن یہ خیال کیا۔ کہ آپ کچھ شریفانہ رویہ اختیار کریں گے۔ مگر آپ نے چھوٹتے ہی کہا جب اس (مرزا صاحب) نے ہمیں یہود کہا۔ تو ہمیں اسے دجال کہنے کا حق ہے۔ جس نے اپنی کتاب میں لعنت لعنت کئی بار لکھا۔ اسے خود اس کا مورد کہیں تو بجا۔ مگر ہم اپنا حق چھوڑ سکتے ہیں۔

اس کے بعد اذ قال اللہ سورہ مائدہ کا اخیر پڑھ کر کہا۔ کہ قال کو ماضی بتانا جہالت ہے۔ اور جس کی عربی دانی اس حد تک ہے۔ اسے نبی پیغمبری سے ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔

مولوی شاہ صاحب کو یاد نہ رہا۔ کہ کئی مفسرین نے بھی ایسا لکھا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے اسلاف مفسرین کو جاہل و اجہل کہہ رہا ہوں۔ پھر اس بات کا بین جواب تحفہ [illegible] ہم نے دوسرے دن دیا۔ کہ خود حضرت مسیح موعود نے گولڑویہ - دیوبند کے مدرس و طلباء کے سامنے رکھی بتایا ہے۔ کہ یہ قیامت کے دن کے [illegible] شاہ صاحب تو اسی پر خوش ہو گئے۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے انہیں سر محفل شرمندہ کیا اور بتایا کہ تم جس کے مقابلے کے لئے اٹھے ہو اس کے لٹریچر سے اس حد تک جاہل ہو۔ یہ دراصل علماء دیوبند پر بہت بڑا حملہ تھا۔ شاہ صاحب کی تقریر مجمع میں سنی نہیں گئی۔ کیونکہ ایک تو تقریر مہمل دوسرا طرز بیان نہایت ژولیدہ۔ تیسرے آواز ناک سے نکلتی تھی۔ ہم قریب تھے اس لئے نوٹ کر لی۔ ہمیں بہت افسوس ہوا۔ کہ دیوبند کے علماء محقق کہلانا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر سے ایسے ناواقف اور جاہل ہیں۔ کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم وفات مسیح ناصری کا استدلال کیونکر کرتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے ایک دوست کا خیال درست ہو۔ کہ معلوم تو تھا۔ مگر چونکہ اس کا جواب نہ آتا تھا۔ اس لئے یہ بتایا۔ کہ گویا معلوم نہیں۔ اسی تقریر میں شاہ صاحب نے القادیان ما القادیان وما ادراک ما القادیان کو حضرت مرزا صاحب کا الہام بتایا۔ اور اس پر بہت پھبتیاں اڑائیں کہ یہ تو وہی مثل ہے۔ الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل۔ مرزا صاحب کو یہ الہام کیوں نہ ہوا۔ والحائضات حیضاً والطاہرات طہراً۔ یہ باتیں صرف علماء دیوبند کی تہذیب اور مبلغ علم اور واقفیت سلسلہ احمدیہ دکھانے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

بدر الاسلام کی ظلمت فشانی

۱۴ مارچ کو پہلا لیکچر بدر الاسلام نام ایک نوجوان میرٹھی کا ہوا کیا بیان کروں اس شخص کی تقریر کیا تھی۔ زبان کیا تھی۔ ایک قینچی تھی۔ جو رخت ایمان کو کاٹتی چلی جاتی تھی۔ انجام آتھم ہاتھ میں لے کر کہا۔ صاحبو! یہ وہ کتاب ہے جسے مرزائیوں نے زمین میں دفن کر دیا۔ تا کہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) مگر بندہ درگاہ بھی اسکو کہیں سے نکال ہی لایا ع

ہم سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

پھر لوگوں سے کہا۔ دیکھو میں تمہیں سچے مسیح کا نشان بتاتا ہوں۔ وہ اتنا مال تقسیم کرے گا۔ کہ کوئی نہ لے گا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے معارف مال ہیں۔ واہ صاحب اچھا مال ہے۔ انہیں قل ھو اللہ پڑھنی نہیں آتی۔ اور یہ قرآن کو مال بتا رہے ہیں پھر کہا۔ ایک دجال تو وہ ہے۔ جو لوگوں کو مار کے پھر جلائے گا زندہ کرے گا یعنی خدا ہوگا۔ دوسرا کانا ہوگا۔ یہ دو نشان یاد رکھو۔ اور مرزا صاحب کے دام میں نہ آؤ۔

گورنمنٹ کے متعلق

پھر کہا۔ مرزا صاحب انگریزوں کو دجال بتلاتے ہیں۔ (بالکل جھوٹ۔ راقم) اور کہا کہ گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں اور نہایت افسوس کرتے ہوئے ذکر کیا۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ انگریزوں کے لئے دعا کرو۔ ان کی گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ حالانکہ اس گورنمنٹ نے جو ظلم ہم پر کیا وہ ظاہر ہے۔ آپ کچھ اور بھی کہنا چاہتے تھے۔ مگر سٹیج پر سے کسی نے آہستہ سے روکا مگر پھر بھی رکے نہیں۔ اور گورنمنٹ کے حق میں بہت کچھ کہہ گئے۔ اور نہایت حسرت سے کہا۔ کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی تعریف میں اتنا کچھ لکھا ہے۔ کہ اگر جمع کیا جاوے تو ۸۰۰ صفحے کی کتاب بن جائے۔ یہ ہے مسلمانو تمہارا مسیح تمہارا مہدی جس نے اسلام کو کفر پر غالب کرنیکے لئے آنا تھا۔ جس کی زبان کفر کی خوشامد کرتے کرتے خشک ہوئی جاتی تھی۔ یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے کوئی معجزہ نہیں جس کا انکار نہ کر دیا ہو۔

پھر دربھنگی پھکڑ

اس کے بعد پھر دربھنگوی پھکڑ مرتضیٰ حسن نام اٹھا۔ اس شخص نے اپنی آتش بیانی سے پھر اپنے نامہ اعمال کو جلانا شروع کیا چھوٹتے ہی کہا کسی شخص نے زمزم میں پیشاب کر دیا تھا۔ کہ نام تو ہوگا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ پھر کہا میں نے مرزا صاحب کی نسبت قرآن مجید سے فتویٰ پوچھا اس نے بتایا۔ کذاب رسول کریم سے پوچھا۔ اس نے کہا کذاب علماء کرام سے پوچھا۔ تو باوجود اختلاف باہمی ایک دوسرے کو کافر کہنے کے انہوں نے مفتری بتایا۔ پھر خود مرزا صاحب سے پوچھا۔ تو انہوں [illegible] میں جھوٹا ہوں کذاب ہوں ملعون ہوں بدذات ہوں۔ پھر بڑے زور سے کہا۔ کہ یہ جملہ [illegible] نے اپنے لئے تجویز کئے ہیں [illegible] کر دیا۔ [illegible] قلب [illegible] یہ وہ کیا نامعقول ہے۔ کہ اس [illegible] کس قدر دل آزاری سے کام لیا)

اس کے بعد ایک مونگھیری اشتہار کا خلاصہ سنانا شروع کر دیا۔ جس میں مشتہر نے بزعم خود اٹھارہ بیس جھوٹ حضرت مسیح موعود کی ذات قدسی صفات کی طرف منسوب کئے ہیں۔ اس پر ایک قصہ سنایا۔ کہ ایک شخص نے ملازم رکھا اور کہا۔ مجھے جھوٹ کی عادت ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے سچا ثابت کر دو۔ ملازم نے کہا بہت اچھا۔ مگر ایک جھوٹ مہینہ بھر میں مجھے بھی بولنے کی اجازت ہو جسے آپ سچا ثابت کر دیا کریں۔ رئیس نے مان لیا۔ ایک روز رئیس نے بیان کیا۔ کل ہم نے کبوتر کو چھرہ جو مارا۔ تو اس کے کباب بن کر دستر خوان پر آ پڑے۔ نوکر نے کہا بالکل درست کبوتر کے پوٹے میں چقماق تھا۔ چھرہ جو لگا تو آگ

پیدا ہو گئی۔ اس سے کبوتر چھوٹ گیا۔ گرا تو ایسی جگہ جہاں مصالحہ پیسا جا رہا تھا۔ اس طرح بنا بنایا چٹپٹا کباب میاں کے دسترخوان پر آگیا۔ اب آئی نوکر کی باری۔ میاں مسافرت پر گئے۔ تو وہیں جا کہا کہ آپ کا لڑکا کنکوا اڑاتے کوٹھے سے نیچے گر گیا۔ ادھر بیوی سے کہا کہ میاں گھوڑے سے گر کر مر گئے۔ صف ماتم بچھ گئی۔ آخر نوکر نے کہا لائیے میرا انعام اور یہ جھوٹ سب وعدہ پورا کیجئے۔ اس نے کہا کم بخت تمہارا جھوٹ سچا ثابت کرنے کے یہ معنے ہیں کہ میں بھی جان سے جاؤں۔ اور میرا بیٹا بھی بیٹی خود بھی مردوں اور مقطوع النسل بھی ہو جاؤں۔ صاحبو! یہ شخص غلام احمد اس غلام سے بڑھکر نکلا۔ اس نے نہ صرف خود ایسے جھوٹ بولے نہ زمین میں سمائیں نہ آسمان میں۔ بلکہ کہتا ہے کہ تم انہیں سچا مانو۔ ان کے سچ ہونے [illegible] دو۔ اور دین و دنیا میں رو سیاہ ہو جاؤ۔

۔الہام پڑھکر جس کی نسبت حضرت اقدس نے
کے معنے نہیں کھلے۔ یہ سنایا۔ دیو بند
تھا۔ استاد نفضل نے یہ شعر پڑھا۔
ا۔ حجام شوق رکھتا ہے [illegible]
سر [illegible] معنے تو کہا ایسی معنو

دیکھئے یہ [illegible] اور یہ [illegible] کا مذاق لو

یہ ہے ان کی تہذیب وہ سوچیں۔ کہ یہ حملہ حضرت مسیح موعود پر ہے یا قرآن مجید کے مقطعات اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر۔ اسکے بعد نہایت مزورانہ طریق پر ضمیمہ انجام آتھم سے وہ حصہ پڑھنا شروع کیا۔ جو بر مسلمات عیسائیاں یسوع کی نسبت ہے یا یہودیوں کے اقوال منقول ہیں۔ اور بات بات پر لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی، اور چور اور کیا کیا کچھ کہتے ہیں۔ ان کی دادیوں نانیوں کو بدکار بتاتے ہیں۔ وغیر ذالک۔ جس سے سننے والوں کی طبیعت میں بہت جوش آگیا۔ آخر ہماری طرف سے بذریعہ پولیس کہلایا گیا کہ حوالے مکمل پڑھو۔ اور یہ یہودیوں کے اقوال ہیں۔ جو کچھ بیان ہوا وہ وہی ہے۔ جو خود یسوع کے پیرووں کی تحریروں سے نکلتا ہے۔ اور بطور الزام بیان ہوا ہے۔ تو کہہ دیا۔ میں سب باتوں کا جواب دوں گا۔ مگر پھر کچھ جواب نہ دیا۔ اخیر میں یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب قیامت کے منکر ہیں۔ ایک شخص نے حوالہ پوچھا تو کہا۔ اجی ایسے بیسیوں حوالے میرے ناخنوں میں رکھے ہیں۔ پھر ایک شخص نے ازالہ اوہام دیدیا۔ اور اس سے وہ مقام پڑھکر سنایا جہیں قیامت کے برحق ہونے کا ذکر تھا۔ لیکن ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ حوالہ پڑھتے جاتے۔ اور کہتے دیکھا؟ یہ ہے قیامت کا انکار۔ اسی سلسلہ میں کہا یہ ہیں احمدیو تمہارے سلطان القلم جو اردو کی صحیح فقرہ لکھنے سے بھی عاری ہیں اور یہ ہیں تمہارے سلطان السیف جو ڈھیلے لئے بیت الخلا سے باہر نکلتے تھے۔ بتاؤ تو سہی یہ لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق تھا۔ یا وہ جسمیں مکر و فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ غرض بدزبانی میں تفضل حسین دیو بندی نے ثناء اللہ کو بھی پیچھے ڈال دیا۔ اور اتنا واہی تباہی بکا کہ میں سچ کہتا ہوں۔ اگر خلیفۃ المسیح نے اپنے مریدوں کو جلسہ گاہ میں جانے سے نہ روکا ہوتا۔ اگر ہمیں (جو چند نفوس حسب الحکم جلسہ گاہ میں موجود تھے) یہ ہدایت نہ ہوتی کہ خاموش رہنا تو اسی جلسہ میں خون خرابا ہو جاتا۔ پولیس اور حکام کی موجودگی میں اس قدر بکواس کی جرأت حیرت انگیز تھی۔ علماء کو غالباً یہ غلط فہمی تھی کہ پولیس اسلئے ہے کہ ہم بااطمینان تمام گالیاں دے سکیں بہرحال ہمارا صبر باوجود پوری قوت کے اور ہماری خاموشی اعجاز سے کم نہیں۔ جو محض حضرت مسیح موعود کے انفاس طیبہ کی طفیل اور ان کی تعلیم کا اثر تھی ؛

ست گوہی کی بکواس اسکے بعد نواب الدین ستگوہی کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ نہرے (سنئیں) کہ کے بتھوڑا سا وقت لیا ہے۔ پھر لوگوں کو اشتعال دینا شروع کیا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ میں پیغمبر کے ارشاد کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہوں۔ اور اس کا حوالہ دیا۔ ازالہ صفحہ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ اور کہا مرزا صاحب مسیح کا باپ یوسف کو قرار دیتے ہیں۔ اور کتاب البریہ میں خدا ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور زمین و آسمان بنانے کا ادعا۔ اسی سلسلہ میں کہا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

گویا احد اور احمد ایک ہی ہیں۔ یہ مشرکانہ عقیدہ ملا اتنا کہا تھا۔ جو سٹیج پر سے علماء بول اٹھے۔ گویا حنفیوں اور اہل حدیث نے کی جان کا خلف ہوا۔ جبیہ آپ کو بٹھا دیا گیا۔

ثناء اللہ پھر مولوی ثناء اللہ نے وقت لیا اور محمدی بیگم مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی اور متفرق باتیں بیان کیں۔ لیکن اکثر میں میر قاسم علی صاحب کے اشتہار تھے۔ اسلئے جوابات کہنا تھا۔ اکھڑی ہوئی۔ آخر کہا کہ اشتہار بعد کا جواب سننا ہے یا یہ بات جو کہہ رہا ہوں سننی ہے۔ لوگوں نے کہا اشتہاروں کا جواب۔ تب اس طرف متوجہ ہوا۔ اس کا ذکر آگے آئیگا۔

عبدالشکور گندہ دہن مولوی عبد الشکور لکھنوی مشہور مناظر بھی پہنچ گیا۔ ظاہری شکل و لباہت سے مجھے شبہ ہوا کہ اس کا بیان شریفانہ ہو گا۔ یا کم پر مزاج تھا مگر زبان جو کھولی تو گندے سے بھری ہوئی۔ کہا کہ مرزا صاحب کے متعلق یہ بحث کیوں کی جاتی ہے وہ نبی یا مجدد تھا یا نہیں۔ وہ تو بھلا آدمی بھی نہ تھا۔ اس نے توہین انبیاء کی۔ اور اسکی پیشگوئیاں سب کی سب جھوٹی نکلیں۔ اس کذاب کی غلط بیانیوں کا کچھ شمار نہیں۔ قرآن مجید کا حوالہ دیتا ہے تو غلط۔ صحیح البخاری کا حوالہ دیتا ہے تو غلط۔ آپ لوگ دیکھیں جس نے نبی کریم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ یقیناً دجال اور وہ بلاشک کذاب ہے۔ مرزا صاحب کا منشا بہت سا مال جمع کرنا تھا وہ بہت سا مال چھوڑ گیا جو اسکے بیٹوں میں تقسیم ہوا۔ پھر بھی کہا کہ وفات مسیح ناصری پر بحث کیسی۔ مسیح کے مرنے سے مرزا کا مسیح ہونا کیونکر ثابت ہو گیا۔ کیا ایک حبشی جب یہ خبر سنائے کہ آج ہمارا بادشاہ مر گیا تو اس سے وہ حبشی بادشاہ ہو جائیگا۔

اس طرح یہاں گندہ ناتراش نے ہمارا دل دکھایا۔ ہماری طبیعتوں کو سخت مشتعل کیا۔ مگر کیا کرتے خلیفۃ المسیح کے حکم سے مجبور تھے ؛

ہماری حالت کیا ہم ایسے ہی بے غیرت ایسے ہی بزدل تھے کہ یہ لوگ ہمارے گھر میں آکر ہمارے مرکز میں پہنچ کر ہمارے ہی سامنے ہمارے آقا ہمارے مقتدا ہمارے پیشوا ہاں اس مقدس وجود کو جسے کل نبیوں کے سردار حضرت خاتم النبیین نے سلام بھیجا جسکی تحمید عرش عظیم سے خداوند سموات والارض کرتا ہے اسکو اس قدر گالیاں دیں اور بار بار کہیں کہ وہ بدتر سے بدتر گمراہ ملعون۔ کذاب اور دجال تھا وہ چور تھا اسمیں مکر و فریب کے سوا کچھ نہ تھا الی غیر ذالک! اور ہم ٹھنڈے دل سے سنیں حضرت خلیفۃ المسیح! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ ہی کے حضور میں اُنکی شکایت کروں اور سخت شکایت کروں ؎

شاد و خرم کی اجازت ہے سوالی ہی بھی نہیں؟ تاک میں ہم ہیں دیار شوق کے دستور سے

آپ نے ہمارے مونہوں پر مہر لگا دی ہمارے ہاتھوں کو باندھ دیا ہمارے پاؤں کو توڑ دیا اور فرمایا کہ چپ چاپ بیٹھے سنو ؎

[illegible]

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل ایڈیٹر

ضروری اعلان

(از دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان دارالامان)

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ جملہ تصانیف اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کی موجودہ تصانیف بندہ کی تحویل میں رہتی ہیں۔ آرڈر آنے پر تعمیل کی جاتی ہے (۲) قادیان میں جس قدر ایجنسیاں ہیں۔ جملہ کتب حضرت مسیح موعود و بک ڈپو ریویو آف ریلیجنز وغیرہ کی کتابیں میری معرفت فروخت ہوتی ہیں۔ اور وی پی کے ذریعہ منگانے والے دوستوں کو باہر بھیجی جاتی ہیں۔ (۳) میری اپنی چھپوائی ہوئی کتابوں پر تاجر صاحبان کیلئے اور جو دوست زیادہ تعداد میں خریدیں کمیشن فی روپیہ ۴ آنے کے حساب مقرر ہے۔ (۴) سنہ ۱۹۱۶ء سے احمدی جنتری سالانہ نکلنا شروع ہوا اور اب سنہ ۱۹۲۱ء میں بحمد اللہ جنتری کا چھٹا سال شروع ہو گیا ہے۔ باہر والے دوست اپنے مفید اور کارآمد مضامین اور تاجر لوگ اپنے اشتہار اندراج جنتری کیلئے تحریر فرما کر روانہ کر سکتے ہیں۔ مضامین بشرط قابلیت مفید ہونے کے مفت درج کئے جاوینگے۔ اور اشتہار کیلئے قلیل اجرت لی جاتی ہے۔ (۵) سکرٹری صاحبان بیرونجات کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کے چیدہ چیدہ سالانہ اہم واقعات جو تبلیغ کے رنگ میں مخلوق کے لئے مفید ہوں مجھ کو لکھ بھیجا کریں۔ تاکہ میں ہر سال کی احمدی جنتری میں ان کو چھاپ دیا کروں (۶) اگر کوئی احمدی یا غیر احمدی یا غیر مسلم صاحب ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کم یاب کتاب نئی یا پرانی فروخت کرنا چاہیں۔ مجھ سے خط و کتابت کریں میں قیمتاً خرید لونگا (۷) احباب اپنے خطوط میں نام معہ سکونت خوشخط حروف میں لکھا کریں (۸) جن دوستوں کو وصول شدہ کتب میں کوئی ناپسند آئے وہ واپس کر سکتے ہیں (۹) کتب کمیشن پر نہیں دی جاتی ہیں۔ قیمت نقد آنے پر یا وی پی کے ذریعہ بھیجی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک خانہ بذمہ خریدار ہوتا ہے۔ (۱۰) کسی دوست کو بلا طلب کوئی نئی یا پرانی کتاب نہ بھیجی جاتی ہے۔ اور نہ وی پی کیا جاتا ہے۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

خضاب لاجواب

اس خضاب کے استعمال سے بال کالے بھنور ہو جاتے ہیں۔ رنگ پختہ اور سیاہی پائیدار ہوتی ہے رنگ مثل قدرتی سیاہ بالوں کے ہوتا ہے۔ ایکدفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے۔

بال پیدا کرنے کا جوہر

جہاں بال نہ اگتے ہوں اور اگانے مطلوب ہوں اس جوہر کو لگائیے آگ آنے لگینگے بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ۵/

سرمہ مقوی البصر

اس سرمہ کے استعمال سے بصارت چشم کو قوت پہنچتی ہے دائمی استعمال سے بڑھاپے تک نظر قائم رہتی ہے۔ دماغی محنت کرنیوالے لوگوں کیلئے بیحد مفید اور دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ کوتاہ نظری وغیرہ امراض کا علاج ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ محصول ۵/

اکسیر دمہ۔ دمہ۔ کھانسی اور بگڑے ہوئے زکام کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ پہلی خوراک حلق سے اترتے ہی بفضلہ تعالےٰ اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ۵/

معجون مسیحائی مقوی دل۔ دماغ معدہ و جگر ہونے کے علاوہ پہلے درجہ کی مصفی خون ہے۔ امراض جلدیہ میں بھی کارآمد ہے۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ کے ازالہ کیلئے بحکم شافی مطلق اکسیر کا حکم رکھتی ہے چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتی ہے۔ فی بکس دو روپے محصول ۵/

معجزہ قرآن۔ جس پر فاضل ایڈیٹر الفضل اور دو دیگر اخبارات و رسائل نے زبردست ریویو کئے ہیں۔ موجودہ طرز تقسیم میراث کی غلطیاں دکھا کر کلام مجید سے ایک صحیح اور با اصول طریق تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے۔ فی جلد ۸/ محصول ۱/ رسالہ کیمیائی۔ اصول حفظان صحت پر کیمیائی طریق زبردست و معقول بحث کی گئی ہے۔ مہر کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

حکیم مولوی علم الدین باجوہ مالک شفاخانہ مسیحائی گجرات

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے۔ (زنانہ مردانہ) ساڑیاں جوڑے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسنی۔ سلک۔ سوسی۔ سلک گوٹہ پلے۔ تیتری بنارسی پشمینہ اور فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۱۰ دسمبر سے جاری کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں التماس ہے جو جنوبی ہند میں کرکٹ، ہاکی، فٹبال وغیرہ کا سامان کام میں لا کر ہماری بنی ہوئی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ دیرپا ہوگا۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر ۹۰۵
Main Street Poona Camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ جو ناپسند ہونگے ہم بخوشی واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری لفافیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہونا چاہئے۔

المشتہر عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ نتھنگر بھاگلپور

پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الہام حضرت مسیح موعود

تمام کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✽ اسسٹنٹ۔ مہر خان

قیمت بہر حال پیشگی

نمبر ۷۴ | مورخہ ۴ اپریل ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۴ رجب ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء کو مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نماز میں نہ آسکے ◆

گورنمنٹ کے خلاف عوام کو بھڑکانے اور [illegible] کرنے کے لئے ان دنوں جو لوگ پھر رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک گذشتہ دنوں یہاں آئے۔ اور ہندوؤں کے ذخیرہ میں ایک شخص مرزا ارشد بیگ کی صدارت میں گورنمنٹ کے خلاف لیکچر دیا۔ مکرم میر قاسم علی صاحب نے اسکے جواب میں تقریر کی۔ لیکن پھر ان کے مشورے اور لیکچر پوشیدہ طور پر ہوتے رہے۔ ان کے متعلق میر صاحب موصوف نے اپنے پبلک لیکچر کے سلسلہ میں خوب روشنی ڈالی ◆

نظم

نفس امارہ سے!

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

پھر وہی بات! او نادان! [illegible] کیوں!
صحبت قدسیاں میں رہ کر یہ گنہگاری کیوں؟
میں تو حیران ہوں تجھے روز یہ ہوتا کیا ہے
جانتے بوجھتے۔ افسوس یہ سرشاری کیوں
دیکھ تو اپنی طرف! اور یہ کرتوت بھی دیکھ!!
عزت و جاہ پہ منظور ہوئی خواری کیوں
ہے کہاں عزم ترا۔ وہ ترا عہد کے فقیر
چھوڑ بیٹھے کہ بری چیز سے ہو یاری کیوں
اپنا سر آپ ہی الجھن میں دیا جب تو نے
بت کافر سے شکایت ستمگاری کیوں
چھوڑ کر لعل و گہر بت کے پیچھے پڑنا
یا حماقت پہ بھی دعویٰ ہشیاری کیوں
چھوڑنا ہو جسے بس چھوڑ ہی دینا اس کو
بات ایمان کی ہے پھر یہ رواداری کیوں
کام کرنے کے بہت سے ہیں جو کرنا ہو تو پھر
ہاتھ چلتے ہوں تو پھر شکوہ بیکاری کیوں
جو جفا پیشہ ہوں الفت کے نئے تیشے ہوں
ایسے لوگوں سے ہو امید وفاداری کیوں
اپنا گھر بار لٹا کر ہوا دلدار کے ساتھ
ہو رہ عشق میں حائل ہمیں دشواری کیوں
عہد آغاز محبت میں بہت سادہ تھا
آگئی تجھ میں اب اے شیخ! یہ عیاری کیوں
بات کہنی ہے مگر کہنے سے ڈرتا بھی ہوں
تو تو دلدار ہے پھر میری دل آزاری کیوں

ملک [illegible] دو لفظ [illegible]
رقیب [illegible] اٹھیگا بندہ [illegible]
خون دل [illegible]
وہ [illegible] ہماری [illegible]
ہم اگر بندہ [illegible] تو ہمارا [illegible]
ہی گھرانے سے چلی جائیگی [illegible]
سر چھپنے [illegible] آگے [illegible] ناممکن ہے
ایسی ذلت میں [illegible] یار کی کیوں
جو گلدار تی ہوئی ہمنے سر پہ بٹھائے ان کی
وہ بھلا آکے ترے بیٹھینگے مری غمخواری کیوں
ہوش باقی ہے رقیبوں کو گلا ہوتا ہے
مستی شوق میں یہ حسن فسوں کاری کیوں
پارسائی کا جوانی میں تجھے دعوی تھا
اب بڑھاپے میں [illegible] روز یہ میخواری کیوں
آجکل شہر میں چرچا ہے کہ اکمل [illegible]
بن رہا آپ [illegible] مجرم اقراری کیوں

[illegible] بنام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام [illegible] دعا

[illegible] بابو [illegible] ایک روپیہ [illegible] میں دیا۔

اخبار احمدیہ

مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے والے طلباء ۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء سے مدرسہ احمدیہ کے نئے سال کی پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس تاریخ سے قبل یہاں بھیجدیں۔ تاکہ وہ ابتداء سے پڑھائی میں شامل ہو سکیں۔ لڑکا کم از کم چوتھی پرائمری پاس ہونا چاہیئے۔

عبد الرحمن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

تقریب ولادت بابو نور محمد صاحب سب اوورسیر سیکرٹری انجمن احمدیہ پوڑانوالہ ضلع گوجرانوالہ کو خدا نے تیسرا لڑکا عنایت کیا۔ جس کا نام عبد الجبار رکھا گیا۔ خدا تعالے مولود مسعود کی عمر میں برکت دے۔ اس خوشی میں انہوں نے پانچ روپے غرباء کے نام اخبار جاری کرنے کے فنڈ میں بھیجے ہیں۔ منیجر الفضل۔

(۳) ۳۰ مارچ کو خدا تعالے کے فضل سے بابو فخر الدین صاحب [illegible]

درخواست دعا بابو [illegible] صاحب ساکن [illegible] لکھتے ہیں [illegible] احباب دعا [illegible] خدا تعالی [illegible] اور دنیا دین کی کامیابی عطا کرے۔

نیازمند ابراہیم خان [illegible]

اعلان نکاح میرے بھائی [illegible] اللہ بخش احمدی [illegible] کا نکاح ہمراہ بھولی بنت رحمت علی [illegible] ضلع ہوشیارپور سے ۲۳۰ روپیہ مہر پر ۱۰ مارچ کو پڑھا گیا۔

خاکسار میر محمد محرر الفضل قادیان

نماز جنازہ میرے سب سے بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب جو ہمارے کنبہ میں سب سے پہلے احمدی ہوئے [illegible] مارچ ۱۹۳۱ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ جنازہ غائب پڑھ دیں۔ خاکسار [illegible] اللہ از قادیان

رپورٹ الفضل ماہ فروری مارچ ۱۹۳۱ء بوجوہات میں فروری کی رپورٹ نہ دے سکا۔ اب فروری مارچ کی رپورٹ ارسال ہے۔ دو ماہ میں کل ۷۶ خریدار بڑھے۔ اور واپسی وی پی کی وجہ سے ۴۶ بند ہوئے۔ جنمیں سے کچھ جاری بھی ہو گئے ہیں۔

بہر حال یہ رفتار بمقابلہ اخراجات کثیرہ بہت کم ہے مہربانی فرما کر لیے الفضل کی توسیع اشاعت میں ساعی ہوں۔

منیجر الفضل قادیان۔

اصلاح الفضل کے نمبر ۷۶ میں جہاں کرتارپور کے گورو صاحب کا ورود قادیان میں کا ذکر ہے وہاں غلطی سے یہ لکھا گیا تھا کہ اورنگ زیب کے ذریعہ چندو لعل کی شرارت کا ذکر آیا۔ جو اس نے دسویں گورو صاحب سے کی تھی۔ دسویں گورو کی بجائے پانچواں گورو سمجھنا چاہیئے۔

احمدی مستورات کا جلسہ ہوئے مسجد احمدیہ لاہور میں احمدی عورتوں کا ایک جلسہ ہوا۔ [illegible] بیٹھے ہوئے شریک جلسہ ہوئیں۔ عورتوں کی تعداد [illegible] کو دیکھا جائے تو یہ ایک بڑی تعداد تھی۔ مسجد میں پردہ کا کافی انتظام تھا۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پردہ کے باہر کھڑے ہو کر ایک گھنٹہ وعظ فرمایا۔ اور ان کو قومی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ عورتیں وعظ سے بہت خوش ہوئیں۔ وعظ کے بعد میری بیوی اور اہلیہ پہلوان کریم بخش صاحب نے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ خدا کے فضل سے عورتوں نے بڑی خوشی سے چندہ دیا۔ تیس روپے چار آنہ اور ایک جوڑہ [illegible] نقد وصول ہوئے۔ اور تیس روپے کے وعدے ہوئے جو قریباً وصول ہو چکے ہیں۔ بعض عورتوں نے ماہانہ چندہ بھی ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

لاہور میں یہ پہلا جلسہ تھا۔ جو عورتوں کے لئے خاص طور پر کیا گیا۔ انشاء اللہ تعالے آیندہ بھی ایسا انتظام کیا جایا کرے گا [illegible] ہوتا ہے۔ اس جلسہ کے بعد چند عورتیں جمعہ میں آنے لگیں۔ جن کے لئے مسجد کے ایک حصہ میں پردہ کر دیا جاتا ہے۔

خاکسار عبد الحمید ریلوے آڈیٹر۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور

احمدی مستورات گھمیانہ کا ماہواری چندہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات جھنگ گھمیانہ کی انجمن بنی ہوئی ہے۔ جو احمدی مستورات سے باقاعدہ ماہوار چندہ اشاعت اسلام کے لئے وصول کرتی ہے۔ اس انجمن نے حال میں [illegible] روپے چندہ بھیجا ہے۔ دیگر مقامات کی احمدی مستورات کو بھی خدمت دین کے لئے اپنی ان بہنوں کی تقلید کرنی چاہیئے ؏

غریب فنڈ
غلام محمد صاحب باورچی قادیان بتقریب نکاح عہ/
غلام احمد صاحب وکیل پاکپتن بتقریب نکاح عہ/
محمد رشید خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر دیوریا۔ لڑکے کی پیدائش پر [illegible]
ثناء اللہ صاحب بھلوری۔ ڈیرہ گوپی پور " " عا/
نور محمد صاحب سب اوورسیر پوڑانوالہ " " صہ/
شیخ [illegible] الدین صاحب سکندر آباد ۔ ۱۰ عانت صہ/
بابو [illegible]

[illegible]

بھی بڑے بڑے عالم موجود ہیں۔ وہ نہیں روکتے۔ تو یہ الّو کا پٹھا کون ہے۔ جو مجھے روکتا ہے۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ ہم نے لیکچر کے لئے وقت مانگا تھا تو کہنے لگے۔ تم اسی علاقہ کے رہنے والے ہو۔ چلو گاؤں میں بہت آسانی ہے [illegible] میں نے پھر خیال کیا کہ اپنے علاقہ میں یہاں بولا تو کہاں بولوں گا۔ اسلئے پھر وقت مانگا۔ اور بڑی مشکل سے رات کا وقت ملا۔ مگر اب یہ مولوی لوگ مجھے لیکچر نہیں دینے دیتے۔ اور کہتے ہیں اشعار کیوں پڑھتے ہو۔ حالانکہ مجھے سارے علماء اور سب لوگوں نے کہا ہے کہ اشعار پڑھو۔ اگر میں ان کا انکار کرتا تو مجرم ہوتا۔ لیکن اب یہ مجھے بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ تو شر پر شر کرتے ہیں۔ اور انجمن والے بھی کہتے ہیں کہ [illegible] روکو۔ [illegible] مجرا نہیں ہے۔ (ایڈیٹر پیغام [illegible])

اسپر پھر شور ہوا۔ اور نواب دین نے منتظمین کو مخاطب کر کے کہا کیا آپ لوگ اس کو نہیں دیکھتے میرا لیکچر بند کراتا ہے۔ ایک شخص۔ اس آدمی کے حواس درست نہیں۔ آپ کوئی پرواہ نہ کیجئے۔

نواب دین۔ اگر اسکے حواس درست نہیں تو آپ نے اس کو سٹیج پر کیوں لا کر بٹھایا ہوا ہے۔ کیا پاگل کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے۔

دوسرا شخص۔ مولوی صاحب۔ آپ اس کی باتوں سے برا نہ منائیں اسکے حواس درست نہیں ہیں۔

نواب دین۔ اسکے حواس تو درست ہیں۔ آپ لوگوں نے شرارت کی ہوئی ہے۔ اور اب کہتے ہو یہ پاگل ہے۔ مگر یہ پاگل نہیں۔ میں ہی پاگل ہوں۔ جو اس قدر ذلت کے باوجود کھڑا ہوں۔ (یہ کہہ کر مولوی نواب دین بیٹھ گیا)

اسکے بعد گورداسپور کے ایک شخص نے وعظ شروع کیا۔ جو بعض راگ اشعار بھی پڑھتا رہا۔ اور آیات بھی غلط۔ لیکن اس کو کسی نے نہ ٹوکا۔ اور وہ اطمینان کے ساتھ اپنا لیکچر ختم کر کے بیٹھا۔ جس سے ظاہر ہے کہ بیچارہ نواب دین یہ کہنے میں حق بجانب تھا کہ میرے خلاف شرارت کی ہوئی ہے۔

احمدیت سے مرتد ہونیوالوں کی حقیقت

یہ رنگ برنگ مولویوں کا مجمع اور ان کے ساتھی جب یہاں سے سب سے زیادہ مشتاق پائے جاتے تھے۔ وہ یہ تھی کہ کسی احمدیت سے مرتد ہونے والے کی نمائش کریں۔ اگرچہ الٰہی سلسلہ اول سے ارتداد کوئی نئی بات نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو بھی پورا نہ ہونے دیا۔ بڑے بڑے وعدوں اور دعووں سے۔ بڑی عاجزی اور فروتنی سے درخواستیں کی گئیں۔ بڑی ہمدردی اور خیر خواہی جتائی گئی پھر افسوس ہے [illegible]۔ لیکن اس کا جو نتیجہ ہوا وہ یہ تھا کہ بہت ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے شخص کو کھڑا کر سکے جس کا کام سوائے آوارہ گردی کے اور کچھ نہیں۔ اور جو اپنے [illegible] چلن کی وجہ سے جو سب کا خاص طور پر مشہور [illegible] ہے۔ [illegible] ہو کر کہا۔ پہلے [illegible] آیا تھا کچھ دن رہا۔ اور پھر لاہوری پارٹی کے پاس چلا گیا۔ [illegible] سے بھی چلا آیا ہوں۔ [illegible] کے ساتھ ہی مولوی [illegible] نے [illegible] اور آدمی [illegible] واپس [illegible] سے کچھ کہا [illegible] دوسرے سے [illegible] اعلان کر دیا کہ وہ [illegible] پیش [illegible] ہم نے پہلے [illegible] لیکن آخری وقت تک ان [illegible] آدمیوں میں سے کوئی بھی نہ پیش کیا گیا۔ دوسرے دن ایک [illegible] کو کھڑا کیا جو پھیری کا [illegible] پھیرنے والا تھا۔ اور جس کا جماعت سے سابقہ کوئی تعلق نہ ہوا۔ [illegible] کبھی اسنے [illegible] اور کام [illegible] لیا۔

یہ تھی ان لوگوں کی ساری کمائی۔ جو بڑے شور و شر کے ساتھ آئے تھے۔ اور یہ تھا ان جبہ پوشوں اور سبز عمامے والوں کا کارنامہ جو دور دراز سے آئے تھے۔ [illegible] اور دور [illegible] ہمارے خلاف چیخ چیخ کر گلا پھاڑتے اور فریب [illegible] کرتے کرتے تھک گئے۔ لیکن آخر [illegible] مرتد (۱۹) کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ [illegible] سامنے کہ مولوی لوگ اپنی [illegible] شانے کے لئے اور [illegible] اور [illegible] ۵۰۰ مرتد ہوئے [illegible] حالانکہ ایک شخص بھی ان مولویوں کے جلسہ کے وقت تک احمدیت سے مرتد نہیں ہوا۔ [illegible] فقیر محمد [illegible] تو خود بیان کرتا تھا کہ میں ایک جگہ جما نہیں۔ کچھ دن قادیان رہا۔ پھر لاہور پیغام بلڈنگس میں چلا گیا۔ دوسرا شخص محبوب عالم [illegible] بڑھا سا تھا۔ وہ پہلے ہی جماعت میں داخل نہ تھا۔ [illegible] کا ایک طبیب بھی اٹھا تھا۔ مگر اس نے یہ بیان کیا کہ میں کسی [illegible] میں [illegible] سے الگ ہو چکا ہوں۔ احمدیت کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اس کے علاوہ ہرگز کوئی شخص پیش نہیں کیا گیا۔ اور یہ [illegible] جھوٹ اور سیاہ جھوٹ ہے کہ ۲۰۰ یا ۵۰۰ آدمی مرتد ہوئے۔

ان دنوں میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیوالے

اسکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ماتحت ۱۹ مارچ سے ۲۲ مارچ تک ۲۲ آدمیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کے نام مع مفصل پتہ کے درج کئے جاتے ہیں:

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۱) [illegible] محمد صاحب [illegible] ضلع گجرات (۲) [illegible] دین صاحب [illegible] ضلع گجرات

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۳) میاں [illegible] صاحب (۴) میاں [illegible]

(۵) میاں [illegible] صاحب [illegible] ضلع گورداسپور

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۶) [illegible] صاحب [illegible] ضلع گورداسپور

(۷) میاں غلام محمد صاحب [illegible] ضلع گورداسپور

(۸) میاں [illegible] صاحب [illegible]

۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۹) [illegible] صاحب [illegible]

(۱۰) میاں غلام محمد صاحب [illegible] ضلع گورداسپور

(۱۱) میاں عمر دین صاحب [illegible] ضلع امرتسر

(۱۲) میاں خدا بخش صاحب [illegible] ضلع گورداسپور

(۱۳) میاں [illegible] ضلع گورداسپور

(۱۴) میاں عبداللہ صاحب [illegible] " "

(۱۵) میاں عبدالعزیز صاحب کشمیری [illegible] کشمیر

(۱۶) [illegible] امرتسر

۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۱۷) [illegible] ضلع گورداسپور

(۱۸) [illegible] ضلع گورداسپور

(۱۹) [illegible] خان پور " "

(۲۰) کریم بخش صاحب [illegible] " "

(۲۱) قادر بخش صاحب [illegible] " "

(۲۲) محمد بخش صاحب [illegible] " "

(۲۳) میاں جھنڈو صاحب۔ ساکن تشکار۔ ضلع گورداسپور
(۲۴) میاں کریم بخش صاحب۔ تھکالوالی " "
(اس شخص نے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ مگر پھر سستی آگئی تھی۔ اب پھر تجدید بیعت کی ہے)
۳ مارچ ۱۹۲۱ء (۲۵) چوہدری گلاب صاحب ساکن [illegible] ضلع [illegible]
(۲۶) محمد شفیع صاحب نواں پنڈ پہلے والا۔ ضلع گوجرانوالہ
(۲۷) خیر الدین صاحب ساکن ننگل۔ ضلع گورداسپور
(۲۸) عبد الخالق صاحب۔ لکھنریاں ضلع گجرات
(۲۹) جلال الدین صاحب افغان ساکن [illegible] علاقہ خوست افغانستان

ان کے علاوہ قادیان کے بعض لوگ بھی بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ جو خوش قسمتیں ہیں۔ مگر حضور نے انکی بیعت ابھی قبول نہیں فرمائی۔ ان کے متعلق تحقیق ہو رہی ہے کہ مذہب کو ہی مذہب سمجھ کر بیعت کرتے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے۔ ہمارے مخالف اس تعداد کو دیکھیں۔ اور بتائیں کہ ناکامی اور نامرادی کس کو ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید کس کے شامل حال رہی۔ ان بیعت کرنے والوں میں زیادہ تعداد قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔ جن کے لئے یہ جلسہ کیا گیا تھا۔ یہی ایک ایسی بات ہے کہ جس سے ہمارے مخالفین کی ناکامی اظہر من الشمس ہو رہی ہے۔ اور جلسہ کرنیوالے بھی اس کو خاص طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے مختلف افواہیں مشہور کر رہے ہیں۔ اور پانچ سو تک بیعت فسخ کرنے والوں کے مختلف اعداد بتائے جا رہے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ ہے۔ بیعت فسخ کرنے والوں کی حقیقت ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ اور ان ایام میں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے غیر احمدیوں سے نکلکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ ان کے نام مع مفصل پتوں کے درج کر چکے ہیں۔ کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ اعداد کو جھٹلا سکے۔ اور جو اعداد مشہور کئے جا رہے ہیں ان کا ثبوت پیش کر سکے۔ ہرگز نہیں

مولوی ثناء اللہ کا لیکچر

۲۱ مارچ۔ قبل اسکے مولوی ثناء اللہ جلسہ میں آئے۔ مکرم میر قاسم علی صاحب نے بذات خود اس کی جائے قیام پر جہاں دوسرے مولوی بھی موجود تھے۔ وہ اشتہارات اُسے دئیے جن میں خاص طور سے اُسے مخاطب کیا گیا تھا۔ اور وہ بھی جن میں سارے علماء مخاطب تھے۔ جلسہ میں آکر مولوی ثناء اللہ نے پہلے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے متعلق بیہودہ سرائی اور تلبیس سے کام لیا۔ اور محمدی بیگم کے متعلق کہا کہ تھوڑے سے ہی دن ہوئے۔ وہ امرتسر آکر ہمارے محلہ میں رہتے تھے۔ اور مجھ کو بھی اس کی زیارت نصیب ہوئی تھی۔ اسکے دس بارہ بچے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک سو روپیہ انعام کا اشتہار

اور پھر کہا کہ اب میں ان اشتہارات کا جواب دیتا ہوں۔ جو مجھے پہنچے ہیں۔ پہلے میں ایک سو روپے والے اشتہار کو لیتا ہوں۔ اسمیں کہا گیا ہے۔ کہ توفی کے معنی بتاؤ۔ اور سو روپیہ انعام لو۔ میں اسکے لئے تیار ہوں۔ مگر فیصلہ کی کیا صورت ہوگی۔ روپیہ کسی کے پاس امانت رکھ دو۔ اور کوئی منصف مقرر کر لو۔ جو میرا بیان سنکر فیصلہ کرے۔ جب کوئی منصف مقرر ہو جائیگا۔ اسوقت میں اپنا بیان دونگا۔ اس وقت اسکو چھوڑتا ہوں۔

اس سو روپیہ والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ کو خاص طور پر نہیں بلکہ تمام علماء کو مخاطب کیا گیا تھا۔ لیکن اس نے چونکہ منصف وغیرہ کی تعیین کے متعلق جھگڑا ڈالکر اپنی جان بچا سکتا تھا۔ اسلئے سب سے پہلے اس نے اسی کو لیا۔ اور منصف کے مقرر ہونے تک اس کو ملتوی کر دیا۔ حالانکہ منصف وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ تھی جو مطالبہ کیا گیا تھا۔ اُسکو اگر پورا کر دیتا۔ اور جو ثبوت مانگا گیا تھا وہ بہم پہنچا دیتا۔ تو اسی وقت نقد بنقد روپیہ وصول کر سکتا تھا لیکن منصف کے تقرر کی آڑ لیکر اس نے اپنی جان بچائی۔ مذکورہ بالا اشتہار حسب ذیل تھا:۔

لفظ توفّی کے لئے
ایک سو روپیہ انعام

تمام لوگوں پر واضح ہو کہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول بنی اسرائیل بمطابق آیۃ فیھا تحیون وفیھا تموتون زمین پر ہی اپنی جسمانی زندگی کے دن بسر کر کے فوت ہو چکے ہیں لیکن باایں ہمہ بعض علماء کو اس بات پر سخت غلو ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم فوت نہیں ہوا۔ بلکہ زندہ ہی آسمان کی طرف اُٹھایا گیا اور حیات جسمانی و دنیوی کے ساتھ آسمان پر موجود ہے۔ اور نہایت بے باکی اور شوخی کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ جو قرآن کریم میں مسیح کی نسبت آیا ہے۔ اس کے معنے وفات دینا نہیں۔ بلکہ پورا لینا ہے۔ یعنی یہ کہ روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا۔ مگر ایسے معنے کرنا ان کا سراسر افترا ہے۔ جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے۔ اور زبان عربی جاری ہوئی ہے۔ کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ توفّی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں کہیں توفی کے لفظ کو خدا تعالےٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے نہ کہ قبض جسم کے معنوں میں۔

اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے میں بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو مبلغ

ایک سو روپیہ نقد انعام دونگا

کوئی ہے جو لفظ توفی کے معنے بجز قبض روح اور وفات کے قبض جسم ثابت کر کے انعام مذکورہ بالا حاصل کرے۔

المشتہر
مسیح موعود کا ادنیٰ غلام خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ
حلقہ قادیان ضلع گورداسپور

اس اشتہار میں کیسا صاف مطالبہ کیا گیا تھا۔ اگر اس کو پورا کرنے کی مولوی ثناء اللہ میں طاقت ہوتی تو وہ روپیہ کے سوال کو الگ رکھ کر عوام کے اطمینان

اور تسلی کے لئے بھی اس کا ثبوت بہم پہنچا دیتے۔ اور ثابت کرتا۔ کہ توفی کے معنے روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا ہیں۔ تاکہ حضرت عیسٰی کے بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ ہونے کا ثبوت ملتا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ اور نہ وہ یا کوئی اور صاحب ایسا کر سکتا ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو سامنے آئے۔ اور اس اشتہار کے مطابق پورا کر کے جہاں لوگوں پر یہ ثابت کرے کہ حضرت عیسٰی کو جسم خاکی سمیت آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا تھا۔ وہاں دو سو روپیہ انعام بھی حاصل کرے۔

دو سو (۲۰۰) روپیہ انعام کے اشتہار پر مولوی ثناء اللہ کی گھبراہٹ

اس اشتہار کے بعد مولوی ثناء اللہ نے کہا۔ اب میں دو سو روپیہ انعام والے اشتہار کو لیتا ہوں۔ روپیہ کسی معتبر آدمی کے پاس رکھ دو۔ اور میں قسم کھانے کے لئے تیار ہوں کہ میں حضرت عیسٰی کو زندہ آسمان پر سمجھتا ہوں۔ اور مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔

دو سو روپیہ مجسٹریٹ صاحب کے پاس رکھ دیا گیا۔

اس پر ہماری طرف سے کہا گیا کہ قسم کے جو الفاظ اشتہار میں ہیں۔ ان کے مطابق اور مندرجہ شرائط کے ماتحت آپ کو قسم کھانی ہے۔ یہ نہیں کہ الفاظ آپ کے ہوں۔ اور روپے ہم دیں۔ یہ دو سو روپیہ ان الفاظ میں قسم کھانے پر دیا جائیگا۔ جو ہم نے پیش کئے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ۔ پہلے روپے کسی کے پاس رکھ دو تاکہ step by step (درجہ بدرجہ) کارروائی ہو۔

میر قاسم علی صاحب۔ لو یہ دو سو (۲۰۰) روپے میں ڈپٹی صاحب کے پاس رکھتا ہوں۔ اشتہار کے مطابق قسم کھا کر لے لو۔

یہ کہکر مکرم میر صاحب نے دو سو روپے جناب پنڈت سری کرشن صاحب ای۔ اے۔ سی مجسٹریٹ علاقہ کو جو کہ جلسہ میں موجود تھے۔ دیدئے۔

ثناء اللہ۔ ڈپٹی صاحب آپ کے پاس دو سو روپے آگئے ہیں۔

ڈپٹی صاحب۔ ہاں میرے پاس دو سو (۲۰۰) روپے آگئے ہیں۔

مطالبہ حلف پورا کرنے سے فرار

ثناء اللہ۔ یہ روپے میرے الفاظ پر آپ کو سونپے گئے ہیں۔ اور آپ تا فیصلہ ان روپوں کو واپس نہیں کر سکتے۔ میں الفاظ عرض کر رہا ہوں۔ ان کے مطابق قسم کھا سکتا ہوں۔

ڈپٹی صاحب کی طرف سے ایک سب انسپکٹر صاحب نے کہا۔ نہیں مولوی صاحب۔ آپ اشتہار کے مطابق قسم کھائیں۔ اور فیصلہ کی سبیل مقرر کریں۔

ثناء اللہ۔ ابھی پانچ منٹ میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور میں قسم اپنی الفاظ میں کھاؤں گا۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اشتہار میں میری بیوی بچوں کو بھی لعنت میں شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ میرا عقیدہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ بیوی بچوں کو اس سے کیا تعلق؟ اپنے عقیدہ کا میں خود ذمہ دار ہوں۔ اچھا میں اپنے الفاظ میں جو سنا چکا ہوں۔ قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

سب انسپکٹر صاحب۔ (سید دلاور علی شاہ) نہیں مولوی صاحب میں آپ کو اشتہار کی عبارت سناتا ہوں۔ اس کے مطابق قسم کھائیں۔ اشتہار میں لکھا ہے کہ۔

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ دو صد (۲۰۰) روپیہ انعام محض اتنی سی بات کا بلا کسی شرط کے دینے میں۔ کہ وہ مسجد میں کھڑے ہو کر ہمارے سامنے اپنے اس عقیدہ پر مندرجہ ذیل الفاظ پر قسم کھالیں اور انعام پالیں۔ قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن مجید سے صرف چند آیات معہ ترجمہ پڑھکر مولوی صاحب کو سنا دیگا جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔"

آگے جو الفاظ ہیں۔ ان میں آپ کو قسم کھانی چاہیئے۔ تب دو سو روپیہ ملیگا۔

ثناء اللہ۔ میں نے جو الفاظ بیان کئے ہیں۔ ان میں قسم کھا سکتا ہوں۔

سب انسپکٹر صاحب۔ نہیں مولوی صاحب۔ اشتہار کے الفاظ میں قسم کھانے پر انعام رکھا گیا ہے۔

ثناء اللہ۔ ان الفاظ میں میں قسم نہیں کھا سکتا۔

سب انسپکٹر۔ تو روپے ہم واپس کرتے ہیں۔

اس پر ڈپٹی صاحب نے روپے میر قاسم علی صاحب کو واپس کر دئے۔ اور مولوی ثناء اللہ جو روپیہ نہ واپس کرنے کی بڑی تاکید میں کرتا تھا۔ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا کہ کیوں واپس کرتے ہو۔ جس سے اس نے خود تسلیم کر لیا کہ چونکہ اس نے مطالبہ پورا نہیں کیا۔ اسلئے روپیہ لینے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔

کیا ثناء اللہ نے قسم کھالی

روپیہ واپس ہو جانے پر جب لوگوں میں ہلچل پیدا ہوگئی اور سب کھسر پھسر کرتے ہوئے ثناء اللہ کی طرف دیکھنے لگے۔ تو اس نے مولوی ابراہیم کی بار بار تحریک سے اپنے منگھڑت الفاظ میں حلف اٹھائی۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسٰی زندہ آسمان پر ہیں۔ اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔

اس حلف میں اور اس حلف میں جس کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مولوی ثناء اللہ کا نہ صرف اپنا عقیدہ ہی دریافت نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ بتانا تو یہ تھا کہ مسیح بن مریم کا زندہ بجسدہ العنصری اٹھایا جانا اور اب تک زندہ رہنا قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ ثناء اللہ نے جو قسم اٹھائی اس قسم کی حلفوں کے متعلق تو خود مولوی ثناء اللہ کا بیان ہے کہ "یہ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے۔" (اہلحدیث ۱۵ اپریل ۱۹۲۱ء)

بس اس قسم کی حلف مطلوبہ حلف کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ گو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ قسم بھی جو مولوی ثناء اللہ نے کھا کر پبلک کو دھوکہ دینا چاہا یا کم از کم پیچھا چھڑایا اپنے نتائج دیگی۔ اگر مولوی ثناء اللہ میں جرأت اور ہمت تھی۔ تو کیوں اس نے وہ حلف نہ اٹھائی جو اس کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ اور کیوں دو سو روپیہ نقد وصول نہ کر لیا۔ اسکے مقابلہ میں ہم نے اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور حضرت عیسٰی کے وفات پانے کے انہی الفاظ میں جو مولوی ثناء اللہ کے سامنے پیش کئے گئے تھے حلف اٹھائی ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ کو بھی اپنے عقیدہ پر دل سے ایمان ہوتا تو وہ کیوں نہ اسطرح حلف اٹھاتا جو کچھ وہ اپنے بیوی بچوں کے متعلق بیان کرتا تھا وہ بھی کہہ سکتے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم نے بلا مطالبہ حلف اٹھائی اور اس نے انکار کیا صاف ظاہر ہے کہ اسے ایمان نہیں اور ہمیں ایمان ہے۔

ذیل میں ہم وہ اشتہار درج کرتے ہیں۔ جس میں مولوی ثناء اللہ سے دو سو روپیہ انعام میں [illegible] حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا [illegible]

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے دو سو روپیہ انعام

ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اہلحدیث مفسر قرآن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ناصری حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا نے بجسم عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ جو اب تک آسمان پر بجسم خاکی زندہ ہے۔ اور آخری زمانہ میں وہ آسمان سے دنیا میں آئے گا۔ اسوقت تمام یہود و نصاریٰ اس کو اللہ کا رسول مان لینگے۔ چنانچہ یہ سب کچھ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۱ اور صفحہ ۲۱۹ میں لکھا ہے۔ اس لئے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ دو صد روپیہ انعام محض اتنی بات کا بلا کسی شرط کے دیتے ہیں۔ کہ وہ مسجد میں کھڑے ہو کر ہمارے سامنے اپنے اس عقیدہ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھا لیں۔ اور انعام پا لیں۔ قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن مجید سے صرف چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی صاحب کو سنا دیگا۔ جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔

”میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرا ایمان اور دلی یقین یہ ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسولؑ اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہوگا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے۔ اور حضرت عیسےٰ بن مریم زندہ آسمان میں نہیں۔ بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر نازل ہو تا دوسرے لوگوں کیلئے باعث عبرت ہو۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کیلئے ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین“

دیکھو کیسا سوال ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہو کر آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا۔ اس پر اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر واقعی تیرا یہ ایمان ہے۔ تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے۔ اگر وہ اس پر قسم نہ کھائے تو اے عقلمند انسانو! خدا سے ڈر کر سچ کہو۔ کہ اس کو کیا سمجھا جائیگا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوگا۔ کہ وہ اس عقیدہ کے بیان کرنے میں منافق ہے۔ دل میں اس کے یہ ایمان اور یقین نہیں جبھی تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے کانپتا اور اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے۔ پس اگر امرت سری فاضل اس پر قسم نہ کھائے تو خوب جان لو کہ وہ یقیناً اس عقیدہ کے زبان سے کہنے کا مدعی ہے۔ اور دل سے اس کا منکر۔ جس کے کھلنے کے ڈر سے اور ذلت اٹھانے کے ڈر سے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم نہ کھائیں۔ تو ان دیگر نو وارد مولوی صاحبان میں سے کوئی جو مندرجہ بالا قسم کھا لیں۔ ان کو بھی [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور ۲۵ روپیہ ان کی عدوانہ حیثیت کے مطابق انعام مل سکتا ہے۔ مگر دو صد روپیہ خاص فاضل امرتسری کیلئے ہی مقرر ہے۔ اور انعامی رقم قسم کھانے سے پیشتر وہ اپنی تسلی کیلئے کسی معتبر شخص کے پاس ہم سے جمع کرا لیں۔ اور سنیئے۔ ہم بلا کسی انعام کے اپنے عقیدہ پر پہلے حلف اٹھاتے ہیں۔ اور ایک پیسہ نہیں لیتے سنیئے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح آچکا جو مرزا غلام احمد قادیانی (الف الف علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور خدا تعالےٰ کی تازہ وحی سے ثابت ہے۔ اور ہمارا یہی ایمان اور یقین ہے۔ اگر ہم نے اس میں جھوٹ کہا ہے۔ یا اصل حقیقت کو دل میں چھپا لیا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ہم کو اور ہمارے بیوی بچوں کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے نیچے دردناک عذاب کرے۔ آمین۔

الداعی الی الخیر

مسیح موعود کا ادنیٰ خادم خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ قادیان
ضلع گورداسپور

پچاس روپے والا اشتہار

مذکورہ بالا اشتہار پر جب مولوی ثناء اللہ کو سخت ذلیل اور رسوا ہونا پڑا۔ تو باقی اشتہارات کو چھوڑ کر لیکچر شروع کر دیا۔ اس پر کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب پچاس روپے انعام والا اشتہار رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق تو آپ نے کل بھی اعلان کیا تھا۔ کہ سوچ کر جواب دونگا اس کا جواب دیجئے۔

ثناء اللہ نے کہا۔ روپیہ داخل کیجئے۔ مکرم میر قاسم علی صاحب نے جھٹ روپے ڈپٹی صاحب کے ہاتھ میں دے دیئے لیکن ثناء اللہ نے اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ اور لیکچر شروع کر دیا۔ لیکچر کیا تھا۔ ثناء اللہ کی حواس باختگی کا پورا پورا مرقع تھا۔ کبھی آپ فرماتے۔ میں انور شاہ صاحب دیوبندی کے لیکچر پر مرزا صاحب کے [illegible] کراتا ہوں۔ کبھی آپ پنجابی کا وہ شعر پڑھتے۔ جو کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ کہ آسمان سے چار آتا بول۔ کے ساتھ پانچواں ڈنڈا بھی اترا ہے۔ مرزا صاحب کے پاس یہ ڈنڈا نہیں تھا۔ اس لئے ہم ان کو نہیں مان سکتے حضرت عیسیٰ ڈنڈا لے کر آئیں گے۔ اور سب لوگ ان کو مان لینگے۔ کبھی اپنی حالت زار پر آنسو بہانا شروع کر دیتا۔ کہ ہم تو پہلے ہی آسمان بگڑا ہوا تھا۔ مرزا صاحب آئے تو ہم لوگ پہلے سے بھی زیادہ گہرے ذلت کے گڑھے میں گر گئے۔

پھر یاد دہانی

غرض اسی طرح کی اکھڑی اکھڑی باتیں کہتے ہوئے۔ جب مولوی ثناء اللہ نے اعلان کر دیا۔ کہ میں اب رخصت ہوتا ہوں۔ تو اس پر ہماری طرف سے پھر کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب پچاس روپے والا اشتہار رہ گیا۔ روپے ڈپٹی صاحب کے ہاتھ میں دیئے جا چکے ہیں۔

ثناء اللہ۔ اس کا جواب تمہارے وطنی مولوی ابراہیم صاحب دینگے

ابراہیم سیالکوٹی اور انعامی اشتہار

یہ کہہ کر مولوی ثناء اللہ تو بیٹھ گیا۔ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی کھڑا ہوا۔ لیکن پچاس روپے والے اشتہار کے متعلق کچھ کہنے کی بجائے پھر اس نے دو سو روپے کا ذکر چھیڑ دیا۔ اور کہا۔ یہ کہتے ہیں۔ ہم قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن قسم میں یہ شرط لگائی ہے بیوی بچوں پر لعنت آئے۔ یہ ضروری نہیں۔ [illegible] تو یہ کرنی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا عقیدہ کیا ہے۔ اس کے لئے اگر

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان ۔ ۴ ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

غیر احمدیوں کا جلسہ

گذشتہ پرچہ میں مخالف مولویوں کی بے ہودہ سرپیوں وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اب بعض ایسی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے ان کی عبرتناک حالت، ان کی حق کے مقابلہ میں ناکامی و نامرادی اور بعض دیگر امور کا ثبوت ملتا ہے

ایک مولوی دوسرے کی مخالفت میں

غیر احمدی مولویوں کو اپنے خیالات میں ایک دوسرے کے ساتھ جس قدر اتفاق و اتحاد ہے۔ اس کا ثبوت تو آئے دن ملتا رہتا ہے۔ اس وقت ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس حالت میں جبکہ وہ اپنے اختلاف و انشقاق کو سینوں میں دبا کر ہمارے مقابلہ میں آئے تھے۔ اس وقت بھی وہ ایک دوسرے کے خلاف کہنے سے باز نہ رہے۔ چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں اس بات پر بہت ہی زور دیا۔ کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ ہی سب باتوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور کہا یہ مسئلہ اس جلسہ کی جان ہے۔ اور روز مرہ کے مباحثات کی جان ہے۔ پھر کہا۔ یہ مسئلہ بہت ہی ضروری ہے۔ اور فریقین (احمدی غیر احمدی) اسی کو سب سے اہم جانتے ہیں۔ لیکن اس کے خلاف مولوی دربھنگی نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اور بڑے زور سے کہا کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ محض دھوکہ ہے۔ تم جاہل لوگ ہو۔ تمہیں کوئی ادھر سے بناتا ہے۔ کوئی ادھر سے۔ کسی کی بات نہ مانو۔ اور اسی بات پر دیوبندی ندوی نے اور مولوی عبد الشکور نے جو آخری دن پہنچا تھا زور دیا۔ معلوم نہیں سننے والوں نے مولوی ابراہیم کو سچا سمجھا۔ یا دربھنگی وغیرہ کو۔ اور ثناء اللہ جو ہمیشہ حیات و وفات مسیح کو ایک جزوی بات قرار دیا کرتا ہے۔ اب کیا کیا کریگا۔ خصوصاً جبکہ ہمیں مباحثہ کا چیلنج بھی حیات و ممات مسیح پر ہی دیا تھا ؛

قادیان کا کٹھن سفر

ایک اور بات جو ان مولویوں کے منہ سے نکلی وہ یہ تھی کہ قادیان کا سفر بہت ہی کٹھن ہے۔ بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور مرتے مرتے بچے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ راستہ میں دو دفعہ یکہ الٹا دوسرا ٹوٹا ایک حافظ صاحب مرتے مرتے بچے۔ یہاں آنے میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن قادیان ہمیں کھینچ کر لائی ہے۔ اسی طرح مولوی ابراہیم نے کہا۔ کہ قادیان کا سفر بڑا کڑا سفر ہے۔ اگر قادیان کا یہ حال نہ ہوتا۔ اور میری طرف اتنے لوگوں کا رجوع ہوتا جتنے لوگوں کا مرزا صاحب کی طرف ہے۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قادیان سے بٹالہ تک پکی سڑک بنوا دیتا اور گورنمنٹ کو کچھ نہ کہتا۔ میں تو اپنے ساتھیوں کو راستہ میں یہی کہتا آیا ہوں کہ مرزا صاحب نے قادیان میں پیدا ہو کر ہم لوگوں کو مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اگر بٹالہ میں ہوتے تو آرام رہتا ؛

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا پورا ہونا

مخالفین اور اشد ترین مخالفین کا یہ اعتراف کہ قادیان آنا خالہ جی کا گھر نہیں ایک طرف رکھو اور دوسری طرف ان بے شمار لوگوں کو جو سالہا سال سے قادیان آتے رہے اور آ رہے ہیں۔ رکھ کر دیکھو کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی یأتون من کل فج عمیق کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے ؛

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی مخالفین نے پوری کی۔

پھر قادیان کے سفر کو کٹھن بتانے والے مولوی سوچیں کہ باوجود شدید مخالفت و بغض کے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھوں سے پورا کرنیوالے ہوئے۔ اور آخر ان کو بھی یہاں آنا ہی پڑا۔ اور نہ صرف آنا پڑا۔ بلکہ اپنے منہ سے اقرار کیا کہ ہم باوجود جذبہ نفرت و حقارت اپنے سینوں میں رکھنے کے آئے اور نہ صرف آئے بلکہ گویا اپنی زبان سے اپنے عمل سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر مہر لگا دی ؛

اسی سلسلہ میں مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے ایک ایسے [illegible] صداقت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو بہت [illegible] نہیں ہوتا۔ بلکہ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کو خطاب کر کے کہا کہ خوب یاد رکھو نبی جب آتا ہے تو تنزل میں آتا ہے ؛

حضرت مسیح موعود کی دعویٰ سے پہلی زندگی کے اعلیٰ ہونے کا اعتراف

ایک خاص بات جو ان مخالف مولویوں کے منہ سے بے اختیار نکل گئی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زندگی کا پاک و صاف ہونا تھا۔ چنانچہ مولوی ابو تراب عبد الحق نے اپنے لیکچر میں کہا کہ مرزا صاحب ایک بزرگ انسان تھے۔ ان کی پہلی زندگی بہت اچھی رہی۔ مگر ان کو غلطی لگ گئی کہ انہوں نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اگر اس غلطی سے رجوع کر لیتے تو ہم ان کو بزرگ مانتے۔ مولوی دربھنگی نے کہا جب مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ نکلی۔ اس وقت میں طالب علم تھا۔ جب [illegible] ہوا۔ تو میں نے ان کی کتابیں دیکھیں۔ اور مجھ کو ان سے حسن ظن ہو گیا۔ میں سمجھا یہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ اور دین کی بڑی خدمت کرنے والے ہیں۔ مگر جب دعویٰ کیا۔ میں ہٹ گیا ؛

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے براہین کا ایک حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ اور نہایت صاف اور واضح الفاظ میں کہا کہ مرزا صاحب کی پہلی زندگی ہمارے اور تمہارے نزدیک بھلے اور بزرگ آدمیوں کی زندگی تھی۔ اس وقت کی [illegible] سب کو مان لینی چاہیئے ؛

مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے پہلی زندگی کے پاک و صاف ہونے کی یہ شہادت فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کے معیار صداقت کے رو سے آپ کے برگزیدہ خدا ہونے کا ایسا ثبوت ہے۔ جو مخالفین نے خود بہم پہنچایا ہے کیا کوئی دانا اور عقلمند ہے۔ جو اس پر غور کر کے فائدہ اٹھائے۔

استخفاف شریعت اور مولوی۔

حضرت مسیح موعود کے خلاف [illegible] اور [illegible] لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود خود اس الزام کی بڑے زور سے تردید [illegible]

[illegible] مولوی ثناء اللہ [illegible] دیانت کی [illegible] تو کبھی [illegible] سے [illegible] جا سکتی ہے۔ چنانچہ [illegible] لکھتے ہیں

[illegible] مسیح موعود تھا۔ وہ [illegible] مسیح موعود ہوں۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں [illegible] ثناء اللہ ہوں۔ [illegible] وہ شخص جو مجھے کہتا ہے [illegible] کی عزت نہیں کرتا ۔

باوجودیکہ مولوی [illegible] نے [illegible] نالائق [illegible] انتہا [illegible] کہ حضرت مسیح موعود پر [illegible] لگانے والوں کے منہ سے ایسے الفاظ نکل رہے تھے۔ جو سخت بے ہودہ اور اسلام کی ہتک کرنیوالے تھے۔ چنانچہ دربھنگی مولوی جس نے سب سے زیادہ اس الزام پر زور دیا کہا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں جو شخص بیعت میں داخل ہو جائے وہ بخشا [illegible] کیا حضرت عیسیٰ کو پارسل کر کے جنت کو بھیج دینگے۔ اور [illegible] نہیں دینگے۔ اس قسم کا استخفاف شریعت [illegible] کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مولوی وعظ کہتا تھا تو دوسرا کہتا [illegible] یہ تو الہام ہے۔ وہ جواب دیتا۔ الہام کیوں نہ ہو [illegible] قادیان [illegible] اس طرح پر وہ سلسلہ احمدیہ [illegible] تھے۔ لیکن نہیں سمجھتے تھے۔ کہ لفظ الہام پر تمسخر [illegible] اپنے نخل ایمان کو بیخ و بن سے اکھاڑ رہے تھے [illegible] ثناء اللہ [illegible] نے خطبے میں کہا تھا کہ تم [illegible] کے دن روپے اور [illegible] نہیں دیتے۔ تو [illegible] بلا وضو ہی پڑھایا کروں گا [illegible] بے ایمان ہو کے [illegible]

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے آیت لا تحسبن اللہ الخ کے متعلق کہا۔ خدا فرماتا ہے۔ ہم [illegible] سے جھوٹا وعدہ [illegible] اس آیت کو پڑھتے وقت ہم نہیں سمجھ سکتے تھے [illegible] تقیہ پڑھنے کی کیا ضرورت تھی اور ابراہیم سیالکوٹی نے کہا۔ انا [illegible] اس انا میں جو [illegible] لگایا گیا ہے۔ اسے دیکھئے۔

[illegible] دربھنگی کا حضرت عیسیٰ کو پارسل بنانا اور مولوی ثناء اللہ کا قرآن کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں اتنا موٹا نون [illegible] دیا ہے۔ یہ اسلام کی ہتک اور بے ادبی نہیں ہے [illegible] حضرت مسیح موعود پر جھوٹا الزام لگانیوالے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں ؎

مولویوں کی حضرت عیسےٰ سے بیجا امیدیں

ایک اور بات جسے مولوی ثناء اللہ دیوبندی۔ مولوی [illegible] دربھنگی۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی مولوی [illegible] اور [illegible] کی خبر دے کر [illegible] زور دیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ حضرت عیسیٰ جس وقت دوبارہ آئینگے اسوقت تمام مذاہب مٹا دینگے۔ اور صرف اسلام ہی باقی رہیگا دیگر مذاہب کا کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رہیگا۔ یا تو وہ مسلمان ہو جائینگے یا قتل کر دئیے جائینگے۔ اور مولوی ثناء اللہ نے عجیب انداز سے ایک ڈنڈا فرضی طور پر مہیا کر کے دونوں کندھوں پر رکھا اور اسکے سروں پر اپنے بازو رکھ دئیے۔ اور ٹھاک ٹھاک کر کے سٹیج پر گھومتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

چار کتاباں عرشوں آئیاں پنجواں آیا ڈنڈا
تے ڈنڈے باہجوں سیدھا ناہیں بے دینی اکنڈا

اور کہا حضرت عیسیٰ اس کے مصداق ہونگے۔ ان کے ہاتھ میں ڈنڈا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب مذاہب والے اسلام قبول کر لینگے۔ یا قتل کر دئیے جائینگے۔ ذرا یہ استخفاف شریعت ملاحظہ ہو کہ جس طرح پر انجیل توریت زبور۔ اور قرآن مجید عرش اعظم سے اترے ہیں اسی طرح ڈنڈے کا آنا بیان کیا۔ کیا ایک دیندار اور پھر مولوی جو اپنے آپ کو عماد الدین سمجھتا ہے۔ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جیسے قرآن مجید جبریل کی معرفت نازل ہوا۔ اسی طرح ڈنڈا عرش الہ العالمین سے اترا ؎

کیا حضرت عیسیٰ جبراً سب کو مسلمان بنائینگے

جن لوگوں کے یہ خیالات ہوں ان کی حالت پر جس قدر افسوس کیا جائے۔ کم ہے۔ یہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ قرآن میں جو لا اکراہ فی الدین کا ارشاد ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ آکر اس کو منسوخ کر دینگے۔ اور یہودیوں و عیسائیوں کے متعلق جو یہ ارشاد ہے۔ القینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔ قیامت تک ان کی عداوت اور دشمنی رہیگی۔ جس سے ثابت ہے کہ وہ قیامت تک رہینگے۔ اسکے خلاف کیونکر ان کو مٹا کر یا مسلمان بنا کر عیسائیت اور یہودیت کو دنیا سے محو کر دینگے ؎

پھر وہ یہ تو بتائیں کہ حضرت عیسیٰ نے پہلی دفعہ کیا کیا تھا۔ کہ اب آکر تمام لوگوں کو مسلمان بنا لینگے ؎

اگر کوئی انسان ذرا بھی عقل و فکر سے کام لیکر سوچے تو بسہولت واضح ہو جائیگا۔ کہ اس قسم کے خیالات محض لغو اور بے ہودہ ہیں۔ لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے۔ کہ ان باتوں کو مخالفین ہمارے مقابلہ میں پیش کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ بہرحال ہم خوش ہیں۔ کہ مولوی لوگ اپنے دلوں میں گورنمنٹ وغیرہ کی نسبت جو خیالات چھپائے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح پر خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ انہیں حکام اور پولیس نے اپنے کانوں سے سن لیا۔ بدر الاسلام میرٹھی نے کچھ کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ ثناء اللہ نے اسکو اور بھی واضح کر دیا ؎

پیسے بٹورنے کا طریق

جلسہ میں چندہ جمع کرنے کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ لیکچر دیتے ہوئے ایک آدھ بات بیان کر کے کہا جاتا تھا کہ یہ ساری اسوقت بیان کی جائیگی جب کچھ دو گے۔ اور جب کوئی دینے پر آمادہ نہ ہوتا تو کئی قسم کی منتوں سماجتوں سے کام لیا جاتا۔ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ بھائیو! ہم سب اس جگہ اسی طرح جمع ہوئے ہیں جس طرح رسول کریم نے ایک دفعہ صحابہ کو اپنے ولیمہ کے لئے جمع کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اپنا اپنا کھانا گھروں سے لے آؤ۔ اور اکٹھے مل کے کھاؤ۔ میں بھی کہتا ہوں۔ جو کچھ لاتے ہو۔ پیش کر دو یہ ہم سب کا ولیمہ ہے۔ جو کچھ کسی کے پاس ہے یہاں رکھ دو ؎

ایک دفعہ جب مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں سامعین سے کہا۔ میں نے بڑی محنت سے مار مار کے کھوئے کا پیڑا تیار کر کے دیا ہے۔ اس کی اچھی طرح قدر کرو۔ تو ایک شخص نے لیکچر روک کر کہا کہ میں اس پیڑے کی قیمت لینا چاہتا ہوں۔ مولوی ابراہیم نے کہا۔ بیٹے پیڑا دیا ہے۔ میں ہی قیمت بھی لونگا۔ اور اعلان کر دیا کہ جو کچھ کوئی دے سکتا ہے دے ؎

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے ایک دو بار لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ اگلی بات تب بتاؤں گا کہ کچھ کھلاؤ گے۔ اور دودھ پلاؤ گے ورنہ نہیں۔ اور جب کوئی دینے کے لئے تیار نہ ہوتا تو کہا جاتا۔ اچھا تم نہیں سننا چاہتے تو میں بھی نہیں سناتا۔ اسپر ادھر ادھر سے زور دیا جاتا۔ کہ کچھ دو۔ ورنہ مولوی صاحب لیکچر بند کر دینگے۔ جب کچھ روپے ہاتھ میں آجاتے۔ تو پھر

لیکچر شروع ہوا۔ چندہ جمع کرنے کا تو یہ ڈھنگ تھا مگر اسکے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی کتابیں بیچنے کا یہاں تک خیال تھا کہ اپنے ہر لیکچر کے ابتداء اور اخیر میں یہ کہہ دیتا۔ کہ کتابیں میں ساتھ لایا ہوں۔ وہ مجھ سے مول لے لو۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے بھی تفسیر ثناء القرآن کے متعلق سفارش کرائی کہ اسے خرید لو۔

بھابڑی کے مولوی میر محمد نے اپنے لیکچر میں چندہ کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کرنے والوں کے ذمہ بہت سا قرض ہو گیا ہے۔ اور بہت سا روپیہ قرض لیکر خرچ کیا گیا ہے۔ آپ لوگ انجمن کی مدد کریں۔ معلوم نہیں۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔ لیکن جو کچھ دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کئی بوریاں آٹے کی اور دوسری چیزیں بھی بک رہی ہیں۔ جو ان لوگوں کے کام آئینگی جن کے پاس ہیں ۔

ایک دوسرے کو کافر قرار دینے والوں کا اجتماع

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اپنے لیکچر میں بیان کیا کہ ہم سب علماء جنہیں اگرچہ اہلسنت اہلحدیث وغیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ دہلی دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اور دیوبندی وہابیوں پر۔ مقلد غیر مقلدوں کو مسجدوں میں داخل نہیں ہونے دیتے اور غیر مقلد مقلدوں کو۔ اس طرح ہر فرقہ کے علماء دوسرے فرقہ کے علماء کو کافر کہتے ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کے مقابلہ میں سب متفق ہیں۔ اور سب ملکر ان کے خلاف کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ یہاں ہم لوگ کر رہے ہیں۔

مولویوں میں جوتم پیزار

اگرچہ ایک دوسرے کو کافر و مرتد قرار دینے والوں کا حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اکٹھا ہونا الکفر ملۃ واحدۃ کے ماتحت کوئی عجیب بات نہ تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسی جگہ اور اسی موقع پر جہاں یہ دعویٰ کیا گیا اپنی قدرت کاملہ سے دکھا دیا کہ یہ لوگ تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتیٰ کے پورے پورے مصداق ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف وہ وہ حرکات کیں کہ جن کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند اور شریف انسان انکی حالت پر افسوس اور ماتم کر رہا تھا

بوپڑی کی گت

۲۴ تاریخ رات کو مولوی [illegible] بوپڑی سے جلسہ میں تہذیب و شرافت اور علم و فضل کا جو نمونہ ان لوگوں نے دکھایا۔ اسمیں سے کسی قدر نمونہ کی آگاہی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بوپڑی صاحب نے خوب عجیب و غریب انداز میں [illegible] بہت سے [illegible] کر دیا۔ تو ایسا [illegible] مولویوں نے جن کا [illegible] اپنے [illegible] لیکچر بند کرانا چاہا۔ بوپڑی صاحب کو کہا گیا کہ آپکا وقت ختم ہو گیا ہے لیکچر ختم کر دیں۔

بوپڑی۔ مجھے یہاں سیکرٹری اور پریزیڈنٹ نے وعظ کہنے کے لئے بلایا ہے۔ میں ابھی ختم نہیں کر سکتا۔

سٹیج پر سے آوازیں۔ اب بھی سیکرٹری اور پریزیڈنٹ ہی آپکو روک رہے ہیں۔ آپ رک جائیں ۔

بوپڑی۔ مجھے مولوی ثناء اللہ نے کہا تھا کہ رات کا وقت تمہارا ہے اور تمہیں اختیار ہے کہ جتنی دیر چاہو بیان کرتے رہو۔ اسلئے میں بند نہیں کرونگا ۔

روکنے والے۔ آپ کو جلسہ کے منتظم کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ لیکچر بند کر دیں ۔

بوپڑی۔ میں حضرت عیسیٰ کا حال بیان کر رہا تھا کیا وہ آپ لوگوں کو برا لگا ہے۔ کہ روکتے ہو۔ اگر کسی کو برا لگا ہے تو بتائے میں نے کیا غلطی کی ہے۔ یہ کہہ کر مولوی صاحب نے پھر اپنا لیکچر شروع کر دیا ۔

سامعین میں سے۔ مولوی صاحب۔ یہاں دور دور سے علماء آئے ہیں اور ہم سب کا مزہ چکھنا چاہتے ہیں۔ آپ لیکچر ختم کر دیں۔

بوپڑی۔ علماء ہیں یا حبشی کہ آپ ان کا مزہ چکھنا چاہتے ہیں۔ میں قرآن حدیث سنا رہا ہوں یہ کیوں نہیں سنتے۔ اس سے بڑھکر علماء اور کیا سنائینگے۔ ہاں سنو (لیکچر شروع)

سٹیج پر سے۔ مولوی صاحب۔ آپ کیوں وعظ بند نہیں کرتے۔ لوگ اٹھکر جا رہے ہیں

بوپڑی۔ اگر لوگ چلے جائینگے تو چلے جائیں میں اکیلا ہی بیان کرتا رہونگا۔ میں [illegible] واعظوں کی طرح نہیں۔ میں باسند واعظ ہوں۔ مجھے کون روک سکتا ہے۔ تم بھی سنو (لیکچر شروع)

سٹیج پر سے۔ مولوی صاحب۔ آپکو بار بار کہا گیا ہے کہ آپکا وقت ختم ہو گیا۔ آپ وعظ بند کریں آپ کیوں نہیں مانتے۔

بوپڑی۔ میرا وقت نہیں ختم ہو سکتا۔ میں جتنی دیر چاہونگا بیان کرونگا۔ جاؤ مولوی ثناء اللہ سے پوچھ لو۔ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں یہ اگر [illegible] کریں۔ [illegible]

سٹیج پر سے۔ مولوی صاحب آپ بہت [illegible]

بوپڑی۔ جب میں بھی بیان کر رہا ہوں [illegible] قرآن اور حدیث بیان کر رہا ہوں [illegible]

جب آپ بوپڑی سے [illegible] سے لیکچر دینا شروع کیا تو مولوی نواب دین [illegible] کے بعد تھا اور وہ وقت [illegible]

مولوی صاحب مسلمانوں کے تمام کام وقت کی پابندی کے ساتھ ہیں مسلمانوں کی نماز مسلمانوں کے روزے مسلمانوں کا حج مسلمانوں کی زکوٰۃ سب وقت کی پابندی سے ہوتی ہے پھر آپ کیوں وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ اور کیوں وعظ بند نہیں کرتے۔

بوپڑی۔ ہم کو مولوی ثناء اللہ نے وقت دیا ہے

نواب دین۔ آپکا وقت ختم ہے بس کریں۔

بوپڑی۔ میں نہیں بس کرونگا۔ مولوی ثناء اللہ کو جا کر کہو۔

نواب دین۔ یہ مولوی ثناء اللہ کا حکم ہے۔ کہ آپکا وقت ختم ہے آپ وعظ بند کریں

سٹیج پر سے۔ مولوی صاحب اب بس کریں۔

ممکن تھا کہ بوپڑی اب بھی کسی کی نہ سنتا اور برابر وعظ جاری رکھتا لیکن معلوم ہوتا ہے ایک [illegible] (نواب دین) کو اپنے سامنے کھڑا آمادہ پیکار دیکھ کر اور ادھر اپنی پیری پر نظر کر کے بصد حسرت و یاس یہ کہنا پڑا کہ اچھا اگر آپ لوگ قرآن اور حدیث نہیں سنتے تو میں جاتا ہوں ۔

یہ کہکر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور سٹیج سے چلا گیا لیکچر روکنے والوں کے جواب میں بوپڑی کے بار بار مولوی ثناء اللہ کا نام لینے اور یہ کہنے سے کہ انہوں نے مجھے کہا جتنی دیر تمہاری مرضی ہو وعظ کرتے رہو ظاہر ہے کہ اس بیچارے کے ساتھ جو کچھ کرایا مولوی ثناء اللہ نے کرایا۔

اسکے بعد مولوی نواب دین نے لیکچر شروع کرتے ہوئے کہا ہم نے مولوی (بوپڑی) صاحب کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کیا۔ ان کا وقت ختم ہو گیا تھا اسلئے ہم نے صرف ان کا لیکچر ختم کرایا ہے۔ کیونکہ سب کے لئے وقت ملنا چاہیئے۔ اور یہاں ایسے ایسے لوگ آئے ہوئے ہیں کہ ان کو صرف دیکھنے سے نجات ہو جاتی ہے ۔

غالباً بوپڑی صاحب سے کوئی جھگڑا نہ کرنے سے مولوی نواب دین کی مراد یہ ہوگی کہ اس سے دست و گریبان نہیں ہوا جسکے لئے وہ بالکل تیار تھا ورنہ جو سلوک بوپڑی صاحب سے کیا گیا وہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور سننے والوں نے سنا۔ اور امید ہے بوپڑی صاحب اسے کبھی نہ بھولینگے ۔

لیا یہ کہ بوپڑی صاحب کا لیکچر اس لئے بند کر دیا گیا کہ ایسے لوگ آئے ہوئے تھے۔ جن کے دیکھنے سے ہی نجات ہو سکتی تھی۔ اور ان کو وقت دینا ضروری تھا اس کا مصداق غالباً مولوی نواب اپنے آپ کو ہی سمجھتا تھا۔ کیونکہ اس نے وقت لیا۔ اس کے متعلق ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف دیکھنے سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اور کون ہے۔ جس کے دیکھنے سے نجات مل سکتی ہو۔ کیا ابوجہل۔ عتبہ شیبہ وغیرہ کفار نے رسول کریم کو نہیں دیکھا تھا۔ کیا ان کو مولوی نواب دین نجات یافتہ مانتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو اور کسی کے متعلق یا اپنے متعلق یہ کہنا کس قدر بے ہودگی اور بے شرمی کی بات ہے۔

نواب دین کا لیکچر

پھر خدا خدا کر کے جب مولوی نواب دین نے لیکچر شروع کیا۔ تو درمیان میں آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ "یہ جو کچھ کہتا ہے۔ جھوٹ ہے"۔ "یہ غلط کہہ رہا ہے"۔ "اس کو چپ کرا دو"۔ مگر باوجود اس قسم کے آوازوں کے نواب دین نے اپنا لیکچر جاری رکھا۔ اور اسی نواب دین نے جس نے بوپڑی صاحب کا لیکچر بند کراتے وقت کہا تھا۔ کہ مسلمانوں کا ہر ایک کام وقت کی پابندی سے ہوتا ہے۔ اپنے لیکچر کو اس قدر طول دیا۔ کہ سامعین گھبرا گئے۔ کئی جلسہ گاہ میں ہی لمبی تان کر سو گئے۔ اور لیکچر بند کرنے کے لئے بار بار تقاضا ہونے لگا۔ مگر نواب دین نے کہدیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ میں اپنا لیکچر ختم کر کے ہی چھوڑونگا۔ آخر جب لوگ سخت بد دل ہو گئے اور سننے سے انکار کرنے لگے۔ تو نواب دین نے یہ کہکر اپنا لیکچر ختم کیا۔ کہ یہ بڑی بے شرمی کی بات ہے۔ کہ لوگ نہ سنیں اور میں سنانا چاہوں۔ اب چونکہ نہیں سننا چاہتے۔ اس لئے میں اپنا لیکچر بند کرتا ہوں۔

میر محمد کا لیکچر

اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ ۱۹ کی رات کا جلسہ ختم ہوا۔ اور ۲۰ کی رات کو جو کچھ ہوا۔ وہ اس سے بڑھ کر تھا۔ اس رات پہلا لیکچر میر محمد بھانبڑی والے کا تھا۔ دوران لیکچر میں کئی بار اسے ٹوکا گیا۔ آخر اس نے جھلا کر ایک شخص کو جو سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور جس نے کسی غلطی پر اسے متنبہ کیا تھا کہا اگر تم کو میرا وعظ پسند نہیں۔ تو یہاں سے نکل جا دفع ہو جا۔ اس طرح کئی بار اسے کہنا پڑا۔ ادھر لوگوں نے اسے مجبور کرنا شروع کیا۔ کہ لیکچر ختم کرو۔ آخر اس نے کہدیا۔ کہ مجھے اپنی بات تو ختم کر لینے دو۔ مجھ سے یہی سلوک کرنا تھا۔ تو کھڑا ہی کیوں کیا تھا۔ اور اس طرح ذلیل ہو کر اسے بیٹھنا پڑا۔

نواب دین کی گت

اس کے بعد وہی مولوی نواب دین اٹھا۔ جس نے پہلی رات بوپڑی صاحب کو نیچا دکھایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کا شعر ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولے سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

پڑھ کر لیکچر شروع کیا۔ لیکن پہلی رات جس طرح مولوی بوپڑی کو اس نے ذلیل کیا تھا۔ اسی طرح اس رات اس کو ذلیل ہونا پڑا۔ بات بات پر اسے ٹوکا اور روکا جانے لگا۔ غلط آیات پڑھنے پر تنبیہ ہونے لگی۔ بطرز راگ مثنوی کے اشعار پڑھنے پر لعنت برسنے لگی۔ ابتدا میں تو چند بار اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے تنبیہ کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح ان سے پیچھا چھڑانا چاہا لیکن وہ کہاں چھوڑنے والے تھے۔ آخر ان کے بار بار ٹوکنے پر مجبور ہو گیا۔ اور اپنے جوہر دکھانے لگ گیا۔ اس کیفیت کو بھی ہم اسی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جس رنگ میں پہلے لکھ چکے ہیں۔

ایک آواز۔ مولوی صاحب قرآن بہت غلط پڑھتے ہیں

دوسری آواز۔ طعنہ کیوں دیتے ہو آرام سے بیٹھو

ایک اور آواز۔ ہم طعنہ نہیں دیتے۔ قرآن غلط نہیں پڑھنا چاہیئے۔ صحیح پڑھنا چاہیئے۔

نواب دین۔ غلطی بتلانے والے صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چپ ہو جاؤ۔ لیکچر سنو (لیکچر شروع)

شعر پڑھتے۔ ایسے شخص کی باتیں نہ سنو۔ جو قرآن کی بے ادبی کر رہا ہے۔ شریعت کے خلاف کر رہا ہے۔

نواب دین۔ (مارنے کے لئے تیار ہو کر) پریذیڈنٹ صاحب مجھے اجازت ہے۔ میں اس کو چپ کراؤں۔ یہ کون الو کا پٹھا ہے۔ اسے کیوں کرسی پر بٹھا رکھا ہے۔ شریروں نے میرے خلاف شرارت کر رکھی ہے۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ اب اگر اس الو کے پٹھے نے شرارت کی۔ تو میں اٹھا کر سٹیج سے نیچے پھینک دونگا۔ میں اپنا لیکچر شروع کرتا ہوں (لیکچر شروع)

وہی شخص۔ یہ شعر پڑھتا ہے۔ اسے کیوں نہیں بٹھا دیتے۔

نواب دین۔ یہ الو کا پٹھا پھر بولا ہے۔ مجھے انجمن والوں نے اور سارے علماء نے جو دور دور سے آئے ہیں۔ کہا ہے۔ کہ آپ شعر و اشعار پڑھیں۔ آپ کی آواز بہت اچھی ہے۔ اور میں لوگوں کی ضیافت طبع کے لئے اشعار پڑھتا ہوں۔ مگر یہ الو کا پٹھا کہتا ہے۔ کہ میں کیوں شعر پڑھتا ہوں۔ اسے کوئی کیوں یہاں سے اٹھا نہیں دیتا۔ اگر تم لوگ اٹھا نہیں سکتے۔ تو پولیس کو کہو۔

ایک شخص۔ (پولیس مین کو مخاطب کر کے) جمعدار صاحب! جمعدار صاحب!! اس کو یہاں سے اٹھا دو۔ اس کو نیچے اتار دو۔

دوسرا شخص۔ نہیں یہ اسی جگہ بیٹھینگے۔ ان کو کوئی نہیں اٹھا سکتا۔

نواب دین۔ اگر اس جگہ بیٹھنا ہے۔ تو آرام سے لیکچر سنے۔ ورنہ میں اسے نیچے پھینک دونگا۔

یہ کہہ کر اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

وہی شخص۔ سب گناہ گار ہو رہے ہیں۔ جلدی اس کو بند کرو۔ ہٹا دو۔

نواب دین۔ (پھر مارنے کے لئے تیار ہو کر) کیا اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں روکوں۔ (دوسروں نے مولوی نواب دین کو ہٹا دیا) دیکھو کیا غضب ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں دیوبندیوں کا مرکز اول دیوبند ہے۔ وہاں کے مدرس اعلیٰ مولوی انور شاہ صاحب موجود ہیں اور

قسم مبنی ہو۔ تو تیار ہیں۔ بیوی بچوں کو کیوں ساتھ رکھا جاتا (۱) مرزا صاحب نے ایک اشتہار میں بیوی بچوں کو ساتھ نہیں رکھا اس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر نہ رکھا جائے۔ تو بھی ٹھیک ہے پس اب مولوی صاحب پر بسبب کا کیوں زور دیا جاتا ہے۔ پھر عذاب کیوں رکھا جاتا ہے۔ اس کو دور کردو۔ تو اگر دور نہیں کرسکتے۔ تو پھر مقرر کردو کہ کونسا عذاب آئیگا میں قسم کھانے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ عذاب کی تعیین کردی جائے یا عذاب کی قید اٹھا دی جائے۔ اور یہ بتا دیا جائے۔ کہ قسم کھانے پر مجھے کیا دیا جائیگا ٭

میر قاسم علی صاحب۔ کیا میرے جواب کا انتظار ہے میں جواب دوں ٭

ابراہیم۔ اگر ڈپٹی صاحب اجازت دیتے ہیں تو جواب دیں

میر قاسم علی صاحب۔ ڈپٹی صاحب سے میں نے اجازت لے لی ہے ٭

ابراہیم۔ پھر بتاؤ مجھے کیا دوگے؟ اگر میں قسم کھاؤں تو

میر قاسم علی صاحب۔ آپ اشتہار پڑھ کر دیکھ لیں۔ مولوی ثناء اللہ کے سوا باقی مولویوں کے لئے چار گریڈ [illegible] [illegible] ۲۵ مقرر ہیں۔ ان میں سے جس کے آپ مستحق ہونگے وہ دیا جائیگا۔ آپ کو زیادہ سے زیادہ ہم [illegible] دے سکتے ہیں۔

ابراہیم۔ ہم (ابراہیم اور ثناء اللہ) میں آج تک کسی نے دوئی نہیں ڈالی۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ میں جہاں جہاں بھی ہم گئے ہیں۔ لوگ اسی بات پر جھگڑتے رہے ہیں۔ کہ ثناء اللہ کون ہے اور ابراہیم کون؟ یہاں بھی لوگ یہی کہتے ہیں۔ پھر یہاں ہم میں دوئی نہ ڈالو ٭

میر قاسم علی صاحب۔ آپ کے لئے تو ۲۵ ہی مقرر ہیں۔ وہی آپ کو دیئے جاسکتے ہیں ٭

ابراہیم۔ مولوی ثناء اللہ کو دو سو اور مجھے پچیس اتنا بڑا فرق۔ کچھ تو خیال کرو۔ میرے لئے بہت تھوڑی رقم ہے ٭

میر قاسم علی صاحب۔ اس حلف کے متعلق تو آپ کو پچیس روپے ہی ملینگے۔ باقی ایک سو روپیہ کا اشتہار ہے۔ ایک پچاس روپے کا ہے۔ ان کے مطالبات پورے کرکے وہ [illegible] بھی وصول کرلو۔ اس طرح دو سو کے قریب قریب تمہاری رقم بھی ہو جائیگی ٭

ابراہیم۔ عذاب کی شرط کو دور کردو۔ تو قسم کھاؤنگا۔ [illegible] تھے۔ تو قسم کے ساتھ عذاب کو لازم [illegible] سمجھتے تھے۔ ان کی باتوں سے صاف دکھائی دیتے تھے۔ [illegible] سمجھتے ہیں کہ اگر قسم کھائی اور ادھر عذاب آ گیا۔ [illegible] تو بھولے کدھر گئے سب کے

میر قاسم علی صاحب۔ یہ عذاب [illegible] ہے۔ جس کی تعیین ہم [illegible] نہیں ہو سکتا۔ یہ سنکر مولوی ابراہیم بیٹھ گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کھڑا ہوا ٭

ثناء اللہ۔ یہ عذاب مقرر نہیں کرتے۔ پھر ہم قسم کس طرح کھائیں۔ کل کسی کی آنکھیں دکھیں۔ تپ چڑھ گیا۔ کسی پر دیوار گر گئی۔ مر گیا تو یہ کہدینگے۔ عذاب آگیا۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ عذاب کی تعیین کردیں ٭

میر قاسم علی صاحب۔ مولوی صاحب آپ لکھ چکے ہیں کہ آیت فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین کے ماتحت جو حلف ہو۔ اس کے عذاب کی تعیین کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر اب عذاب کی تعیین کیوں کراتے ہو۔ اگر مولوی ابراہیم کو قسم کھانی منظور ہو۔ تو ہمارے الفاظ میں کھائیں۔ انکو پچیس روپے انتہائی گریڈ دیا جائے گا۔ اور آپ کو دو سو روپیہ۔ کیا آپ دونوں اس کے لئے تیار ہیں ٭

اس موقع پر مولوی ثناء اللہ اور ابراہیم دونوں کی ترکی تمام ہوگئی۔ اور ہمارے مطالبات کو پورا کرنے سے بالکل عاجز ہو گئے۔ اس حالت میں جب انہوں نے دیکھا کہ لوگوں میں ان کے خلاف گفتگو ہو رہی ہے۔ اور چہروں پر افسوس اور ندامت کے آثار ظاہر ہیں۔ اور سب ان کے منہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی ناکامی اور نامرادی پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے گھڑے ہوئے الفاظ میں قسم اٹھالی۔ اور جن الفاظ کے ماتحت ہم نے قسم کا مطالبہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک بھی پوری نہ کرسکے۔ پچاس روپے والا اشتہار جس کے متعلق بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود بھی مولوی ثناء اللہ نے ایک لفظ تک نہ کہا۔ اور نہ مولوی ابراہیم جو اس کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اس نے کچھ کہا۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ کے کہنے پر روپے کو ڈپٹی صاحب کے ہاتھ میں دیئے گئے تھے۔ جو آخیر وقت تک اپنے ہاتھ میں رکھے رہے۔ اس اشتہار کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے پچاس روپیہ انعام

امرتسری فاضل اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ جب یہودیوں نے مسیح اسرائیل حضرت عیسیٰ ابن مریم کو پکڑ کر صلیب دینا چاہا۔ تو خداتعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو بھیجا کہ وہ مسیح کو اٹھا کر آسمان پر لے آئے۔ چنانچہ جب یہودا نامی [illegible] یہودا اسکریوطی مسیح کے مرتد حواری کے ذریعہ مسیح کو ایک مکان کے اندر سے پکڑوانا چاہا۔ تو فوراً جبرائیل نازل ہوئے۔ اور مسیح کو اس مکان کی چھت کے سوراخ سے نکال کر آسمان پر اڑا لے گئے۔ اور خدا نے یہودیوں کی خاطر کہ وہ خالی ہاتھ نہ جائیں۔ ایک دوسرے شخص کو مسیح کا ہو بہو ہمشکل بنا کر پکڑوا دیا۔ اور اسی ہو بہو کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکا دیا۔ یہ فسانہ عجائب اور حیرت افزا کہانی فاضل امرتسری نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۷۰ پر بیان کی ہے۔ پس ہم اس تعجب خیز داستان پر مولوی ابوالوفا امرتسری ڈبل مفسر قرآن کو مبلغ پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت انعام دیتے ہیں۔ اگر وہ مسجد میں کھڑے ہو کر اس انوکھی حکایت کی تصدیق کریں۔ تو ہم انعام موعودہ بلا کسی شرط کے قسم کھاتے ہی ان کو دینگے۔ قسم کھانے سے پیشتر ایک شخص صرف قرآن مجید کی چند آیات مع ترجمہ مولوی صاحب کو پڑھ کر سنا دیگا۔ جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔

"میں خداتعالیٰ عزوجل کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں میرا ایمان ہے کہ قرآن مجید کی آیت ولکن شبہ لہم سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیح کی بجائے کوئی غیر مسیح حضرت عیسیٰ کا ہمشکل بنایا جا کر صلیب پر لٹکایا گیا تھا اور مسیح کو جبرائیل اٹھا کر آسمان پر لے گیا تھا اگر میں اس بیان میں دل ایمان و ایقان کے خلاف کہتا ہوں اور اصل حقیقت کو مخفی رکھتا ہوں تو خداتعالیٰ مجھ اور میری بیوی بچوں کو

لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے نیچے [illegible] عذاب کے آمین

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں شرم [illegible] اور حیا باقی ہے [illegible] بعض لوگوں کو [illegible] دوسرے مولوی ابھی یہ جرأت [illegible] کر سکتے۔ دیکھو ہم آپ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے اعتقاد کو بلا کسی انعام کے [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح اسرائیلی کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے [illegible] واللہ خیر الماکرین [illegible] صلیب پر نہیں [illegible] لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ماتحت عذاب نازل کر۔ آمین

دیکھو مولوی صاحب اور صاحبان! یہ ہے ایمانی جرأت۔ کیا امرتسری مولوی بھی ایسی ایمانی جرأت اپنے اعتقاد پر دکھا سکتا ہے۔ دیدہ باید

المشتہر
مسیح موعود کا ادنیٰ غلام [illegible] قاسم علی افسر تبلیغ
حلقہ قادیان ضلع گورداسپور

مولویوں کا حلف سے گریز

حق پسند اور انصاف جو اصحاب بتائیں کہ کیا ان میں کسی ایسی بات پر حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جو مولوی ثناء اللہ وغیرہ اپنے عقیدہ کے طور پر پیش نہیں کرتے ہرگز نہیں اشتہار میں جو کچھ لکھا گیا وہ وہی تھا جسے یہ لوگ [illegible] سے پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی ابراہیم [illegible] اسی جلسہ میں [illegible] حضرت عیسیٰ کی بجائے کسی اور شخص کو ان کا ہمشکل بنا کر صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ لیکن جب [illegible] حلف کا سوال [illegible] تو باوجود [illegible]

[illegible]

مولوی ثناء اللہ اور ابراہیم کو جو ذلت اور رسوائی قادیان [illegible] اشتہارات کے مقابلہ میں ہوئی۔ جن میں انعام رکھا گیا تھا اور جو دوسرے اشتہارات تھے۔ اور جن میں جو مطالبات کئے گئے تھے ان کا نہ دونوں اور نہ کوئی دیوبندی [illegible] جواب [illegible] اور [illegible] ذلیل و رسوا [illegible] ظاہر ہو گیا۔

کیا یہ [illegible] ثبوت نہیں ہے کہ گو [illegible] جمعیت العلماء کے [illegible] بڑے بڑے زور شور کے ساتھ اس لئے آئے تھے کہ [illegible] مسائل کا تصفیہ اور [illegible] کا سد باب کر دیں۔ انہیں سے کسی کو بھی ہمارے کسی ایک مطالبہ کو پورا کرنے کی بھی ہمت نہ ہوئی۔ [illegible] ان میں سے کوئی ایک بھی وہ نقد انعام حاصل نہ کر سکا۔ جو مجسٹریٹ صاحب کے پاس رکھوا دیا گیا تھا۔ اس سے بڑھ کر نامرادی اور ناکامی شاید ہی ان لوگوں کو کبھی ہوئی ہو۔ حق سے پیار اور صداقت سے محبت رکھنے والے اصحاب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور سارے ہندوستان کے علماء کا ہمارے خلاف مجموعی حملہ [illegible] و نامراد رہنے سے سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی تائید ہمارے ہی ساتھ ہے کہ ہم باوجود تھوڑے ہونے کے کثیر التعداد دشمنوں پر ہر جگہ اور ہر میدان میں فتح پا رہے ہیں۔ بڑی بڑی تیاریوں اور کوششوں کے ساتھ یہاں جمع ہونے والوں کو اپنے تمام ارادوں اور منصوبوں میں جس طرح ناکام ہونا پڑا ہے۔ وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔ اگر انہیں کچھ بھی شرم و حیا باقی ہو تو اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ [illegible] اسی منہ الٹے پاؤں ناک اڑاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ فبئس للظالمین بدلا

(اشتہارات)

[illegible]

اشتہار بحکم صاحب سب جج [illegible]
مولوی محمد نعمان خان صاحب سب جج
(اشتہار بموجب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)

[illegible] مدعی
[illegible] مدعا علیہ

دعویٰ [illegible] مبلغ [illegible] کلدار [illegible]

بنام رتن سنگھ [illegible] مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان [illegible] مدعا علیہ [illegible] جاری ہو [illegible] لیکن تعمیل [illegible] ہوئی [illegible] رپورٹ تعمیل کنندہ سے معلوم ہوا کہ مدعا علیہ لاپتہ ہے [illegible] لہذا تم کو بذریعہ اشتہار [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ [illegible] حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرو ورنہ [illegible] تمہارے برخلاف کارروائی [illegible] ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء

دستخط [illegible] خان [illegible]

از محکمہ صاحب سب جج [illegible]
(اشتہار بموجب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)

[illegible] سنگھ ولد [illegible] سنگھ [illegible] سکنہ موضع فیروز پور تحصیل [illegible] مدعی
[illegible] سنگھ ولد [illegible] سنگھ قوم جٹ سکنہ ایضاً مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ [illegible] کلدار

بنام [illegible] سنگھ ولد [illegible] سنگھ جٹ سکنہ فیروز پور مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں تم مدعا علیہ [illegible] ہوا اور تعمیل [illegible] جیسا رپورٹ تعمیل کنندہ سے ظاہر ہے۔ لہذا تم کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ [illegible] اپریل ۱۹۲۱ء حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء

دستخط محمد نواب خان ثاقب

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی [illegible] پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر [illegible] شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آ

دفتر الفضل قادیان

۱۲/ [illegible]
بورڈ سکول

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست
مدینۃ المسیح [illegible]
پروفیسر رام دیو [illegible]
صداقت [illegible]
پیشگوئیوں سے اصول
صداقت زندہ مذہب
مسئلہ وفات مسیح

مضامین بنام ایڈیٹر
تار و بار [illegible] امور
متعلق خط و کتابت بنام
منیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

[illegible] صاحب مدرس
[illegible] ضلع انبالہ

نمبر ۷۵	مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء	پنجشنبہ	مطابق ۲۷ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایام زیر رپورٹ میں نزلہ اور حرارت سے علیل رہے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔

۳ - اپریل۔ افریقہ میں چار ہزار احمدی ہونے کی خوشی میں مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں تعطیل کی گئی۔ اور عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب حافظ روشن علی صاحب جلسہ ہوا جسمیں مختلف احباب نے نظمیں پڑھیں اور تقریریں کیں ۔

برادرم مسٹر محمد امین (ساگر چند) بیرسٹر ایٹ لا تشریف لائے۔ صاحب موصوف احباب سے اپنے ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں ۔

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

نامۂ صادق

شہر ڈی ٹرائٹ میں تبلیغ

*

شہر ڈی ٹرائٹ یہ شہر ملک امریکہ میں موٹر کار بنانے کے کارخانوں کے سبب مشہور ہو رہا ہے۔ اس میں پندرہ مختلف کارخانے ہیں۔ ہر کارخانے کی موٹر اپنی بناوٹ میں جدا گانہ ہے۔ سب سے زیادہ مشہور کارخانہ مسٹر ہنری فورڈ کا ہے۔ جسمیں پچاس ہزار آدمی ملازم ہیں اور ہزاروں موٹر کار ہر سال بنتے اور فروخت ہوتے ہیں جن گاڑیوں کو ہندوستان میں موٹر کار کہتے ہیں اُسے یہاں اس ملک میں آٹو موبیل کہتے ہیں۔

شہر ڈی ٹرائٹ کا رقبہ اسی مربع میل اور آبادی دس لاکھ ہے۔ اس شہر میں ایک یونیورسٹی۔ چھ کالج۔ ۲۰۰ بڑے اسکول۔ تین سو گرجے۔ چار ریلوے اسٹیشن۔ چالیس پبلک باغات۔ گیارہ شفاخانے۔ ستاون آگ بجھانے کے اسٹیشن پندرہ مفت کتبخانے۔ دس تھانے۔ پانچ بڑے مارکیٹ ہیں۔ شہر میں ٹریم کار بجلی سے چلتا ہے۔ اور بجلی ہی روشنی ہوتی ہے۔ ٹریم کار کا کرایہ ۶ پیسے ہے۔ ایک دفعہ سوار ہو کر خواہ چند قدم پر اتر جاؤ۔ خواہ میلوں چلے جاؤ۔ ایک ہی کرایہ لگتا ہے۔ یہ شہر بلحاظ رقبہ و آبادی اس ملک میں تیسری درجہ کا ہے۔ اور بلحاظ کارخانجات موٹر کار اوّل درجہ کا ہے۔ اس شہر میں آٹھ اخبار روزانہ شایع ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک ہفتہ وار و ماہواری۔ اخبار فری پریس ہر روز [illegible] سے زائد شایع ہوتا ہے۔ اس میں میری تصویر [illegible]

کئے تبلیغی مضمون بھی روزانہ شائع ہو چکے ہیں۔ اس شہر کا حصہ کنارہ دریا پر واقع ہے وہ کئی میل لمبا ہے تین ہزار موٹر کار روزانہ فروخت کے واسطے طیار ہو کر باہر نکلتے ہیں۔ مزدور کو چھ ڈالر یعنی [illegible] روزانہ مزدوری ملتی ہے۔ ایک ڈالر قریباً تین روپیہ کا ہوتا ہے جب مزدور چھ ڈالر روز کماتا ہے۔ تو اس سے وہ اخراجات کو ادا کر سکتا ہے۔ جو شخص یہاں کما کر اور ہندوستان جا کر کھاوے۔ وہ بے شک فائدہ میں رہیگا مگر جس کا روپیہ میری طرح ہندوستان سے لے کر یہاں خرچ ہووے۔ اس کے لئے بڑی مشکلات ہیں۔ مگر مومن کے مشکلات اللہ تعالیٰ جلد آسان کر دیتا ہے۔ آخر فتح اسی کی ہے۔ ان دنوں [illegible] انشاء اللہ [illegible] بیرونی ممالک کے مشنوں کیواسطے [illegible] میں تین ہزار کا [illegible] اور ایک شلنگ [illegible] موٹر کاروں کے مختلف [illegible] حجام کی دکان پر جا کر حجامت کرائیں تو تین روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اپنے مکان پر بلائیں تو صرف چھ روپے دینے پڑتے ہیں۔ کپڑے دھلوانے وغیرہ کا بہت خرچ ہے۔ [illegible] ہفتہ میں ایک دفعہ حجام کی دکان پر جانا ہوتا ہے۔ جو حجامت بنانے وقت دنیا بھر کے پولیٹیکل مسائل پر گفتگو کرتا رہتا ہے میں اسے اسلام کی تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ہوٹل میں ایک [illegible] بوٹ پالش کرنیوالا صاحب [illegible] ہے۔ ایک روپیہ کی [illegible] دو آنہ لگتی ہے۔ جو شخص گھر میں کتا رکھے اسے چار روپیہ محصول دینا ہوتا ہے۔ کتیا کے واسطے آٹھ روپے۔ گلیوں میں کوئی کتا آوارہ نہیں پھرتا۔ کوئی کتا آوارہ ہو جائے تو پکڑ کے بھجوا دیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں کسی شہر کے گلی کوچوں کی صفائی اگر دیکھنی ہو جس دن لاٹ صاحب نے وہاں سے گذرنا ہو [illegible] کبھی [illegible] کہ اس شہر کے گلی کوچے ہر روز صاف رہتے ہیں کسی شخص کو اجازت نہیں کہ اپنے مکان کا کوڑا کرکٹ گلی میں پھینکے یا گھر کا گندا پانی نالیوں کے ذریعہ سے گلی یا شہر کی نذر کرے۔ گندا پانی زیر زمین [illegible] نالیوں میں چلا جاتا ہے اور کوڑا کرکٹ میونسپلٹی والے [illegible] لیجاتے ہیں۔ صفائی کا نہایت عمدہ انتظام ہے۔ [illegible] ذبح [illegible] ہر دوکان [illegible] چھوٹا [illegible]

گذشتہ جمعہ [illegible] اور چند لیکچر [illegible]

ہے جنہیں کہ ایک لیکچر [illegible] یہاں ایک پادری صاحب کے ساتھ پہلے خط و کتابت تھی [illegible] ہوئی [illegible] اس وقت سے یہاں چند لوگوں سے واقفیت تھی ایک صاحب نے مجھے شکاگو لکھا کہ آپ اگر چند روز کیواسطے یہاں آئیں تو اسلام پر چند لیکچروں کا انتظام کیا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے ایک [illegible] میں ۵ فروری کو شکاگو سے یہاں پہنچا۔ ۷ فروری کی شام کو لیکچر ہوا۔ ایک [illegible] ہال مردوں اور عورتوں سے پر تھا

پادریوں کو چیلنج

میں نے اپنے لیکچر میں [illegible] کے حسن اخلاق کو بیان کرتے ہوئے عیسائیوں کے [illegible] کا ذکر کیا تھا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لوگوں نے جگہ طلب کی تھی تو آنحضرت نے انہیں اپنی مسجد دیدی تھی [illegible] بیان کرنے کے بعد میں نے چیلنج دیا کہ کیا [illegible] جنہیں [illegible] اور احسن اخلاق رکھنے کا دعویٰ ہو کوئی ایسا ہے۔ جو کبھی اپنا گرجا جمعہ کے دن اسلامی نماز کیواسطے دیدے۔ لیکچر میں شہر کے روزانہ اخبار کے رپورٹر بھی موجود تھے انہوں نے فوراً اس چیلنج کی خبر اپنے اخبار کے دفتروں میں پہنچا دی۔

اس ملک کے اخبار

اس ملک کے اخبارات پبلک کی خدمت کے واسطے ہر رنگ میں کوشش کرتے ہیں ہر ایک اخبار کے متعلق ایک دفتر معلومات ہوتا ہے جسکو Information Bureau کہتے ہیں۔ کوئی سوال علمی طبی قانونی وغیرہ لکھو۔ وہ فوراً جواب اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ اور ساتھ ٹکٹ دار لفافہ بھیجو تو تحریری جواب بھی دیتے ہیں۔ علاوہ اسکے پبلک کی دلچسپی کیواسطے ہر قسم کے کام اخبار والے کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً شکاگو میں ایک اخبار والے نے یہ سلسلہ جاری کیا کہ وہ ہر صبح اپنے دفتر کا ایک رپورٹر پچاس ڈالر [illegible] دیکر شہر میں بھیجتا ہے۔ یہ رپورٹر [illegible] پبلک کا کام کرنیوالوں مثلاً گاڑی بان۔ پولیس مین۔ ٹکٹ کلرک [illegible] ایسے لوگوں کے پاس جاتا جن کو عام لوگوں سے واسطہ پڑتا۔ اور یہ تجربہ کرتا کہ ان میں سے کون شخص سب سے بڑھ کر پبلک کے ساتھ اخلاق سے برتاؤ کرتا ہے اور جو سب سے زیادہ خلیق ثابت ہو اسکو پچاس ڈالر انعام دیکر شام کے اخبار میں تمام رپورٹ چھاپ دیتا۔ کہ کون شخص پبلک کی خدمت سے گھبراتا نہیں۔ اور سب سے میٹھا بولتا ہے اور حکومت نہیں جتلاتا۔ بلکہ سب سے ہنس کر بولتا ہے۔ غرض اخبار والے پبلک کی دلچسپی اور بہبودی میں بہت حصہ لیتے ہیں۔

پادریوں کے جواب

میرے چیلنج کے سنتے ہی ایک اخبار نے اپنے دفتر سے ایک رپورٹر بھیجا کہ شہر کے مشہور پادریوں کے پاس جائے۔ اور ان سے میرے چیلنج کا جواب طلب کرے۔ وہ رپورٹر سب پادریوں کے مکان پر گیا۔ بالاتفاق سب نے انکار کیا کہ ہم اپنا گرجا کسی کو نہیں دے سکتے کہ وہ اس میں نماز پڑھے یا خطبہ پڑھے۔ ایک پادری نے کہا مسلمان کو گرجا دینا ایسا ہوگا جیسا جرمن کو اپنا قلعہ دینا کہ وہ اس میں بیٹھ کر ہم پر گولے چلاوے [illegible] ایک پادری صاحب نے کہا کہ ہم [illegible] اپنی کمیٹی کے ساتھ مشورہ کرینگے شاید کہ وہ مان لیں۔ یہ سب رپورٹیں دوسرے روز کے اخبار میں چھپ گئیں۔ اسکے بعد یونی ٹیرین چرچ کے ایک پادری [illegible] تشریف لائے کہ ہماری جماعت آپکا لیکچر اپنے گرجا میں سننا چاہتی ہے۔ ۲۷ فروری کو شام [illegible] بجے ان کے ہاں لیکچر قرار پایا ہے۔

جواب الجواب

بعض پادری صاحبان نے اپنے جواب میں شائع کیا کہ اسلام عیسائیت کا دشمن مذہب ہے۔ اور عیسائیت کے راہ میں ایک بڑا بھاری خطرہ ہے اسواسطے ہم کسی مسلمان کو اپنے گرجے میں جگہ نہیں دے سکتے۔ اس کا جواب میں نے جو مضمون اخبار میں شائع کرایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں عیسائیت کا دشمن نہیں۔ بلکہ خیرخواہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتا ہوں اور موجودہ عیسائیوں سے بڑھ کر اس سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ عیسائی اسے ملعون مانتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہمیشہ مبارک تھا۔ مگر فرض کرو کہ میں عیسائیت کا دشمن ہوں تو کیا تم گرجوں میں وعظ نہیں کرتے کہ دشمن سے محبت رکھو [illegible] تعلیم دیتے ہو۔ اس پر خود تمہارا عمل نہیں اور یہ بات میں تمہارے منہ سے کہلوانا چاہتا تھا۔ سو تم نے کہہ دی۔ اب تم سن رکھو کہ مجھے تمہارے گرجوں کی ضرورت نہیں۔ ورنہ تمہارے گرجوں کی ساخت اور فرنیچر ایسی ہے کہ وہاں اسلامی نماز ہو سکے۔

اخباروں میں مضامین

یہاں کے اخباروں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] اسلام میں بہت سے مضمون شائع ہوئے ہیں۔ تین مختلف اخباروں میں میری تصاویر کے ساتھ مضامین شائع ہوئے ہیں۔ انہیں میں ایک اخبار جس کا نام فری پریس ہے۔ روزانہ ۳۲ صفحہ پر شائع ہوتا ہے اور اتوار کے دن ۸۰ صفحات پر۔ اس کا ایڈیٹر مجھے ملنے آیا۔ تین گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اور اسلامی تعلیم پر ہر پہلو سے اس نے سوال کئے۔ اور میرے جوابات کو اپنے لمبے چوڑے اخبار کے کئی کالموں میں میری تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ شہر میں ایک شور پڑ گیا۔ بڑے بڑے لوگ ملاقات کیواسطے آتے ہیں۔ بعض معززین نے [illegible] دعوتوں کا انتظام کیا اور شہر کے شرفاء اور چیف آف پولیس۔ کئی ایک وکیل اور بنکوں کے مینیجر شامل ہوئے۔ اور اسلامی خوبیاں سنکر خوش ہوئے۔

خواجہ عیسائی

ایک شامی مسلمان کے مکان پر میں بیٹھا تھا۔ عیسائیت اور اسلام کے مقابلہ پر کچھ گفتگو تھی اتنے میں ایک صاحب انکی ملاقات کے واسطے آ گئے۔ انہوں نے میرے ساتھ ملاقات کراتے ہوئے کہا کہ یہ خواجہ لوئیس ہیں۔ اور شام کے رہنے والے ہیں۔ بعد ملاقات گفتگو پھر شروع ہوئی۔ میں نے عیسائیت کی حسب معمول بہت خبر لی۔ سب خاموش

[illegible]

Kessub House, 74 Hilton Avenue, Highland Park, Mich

۲۰۴

الفضل
قادیان دار الامان ۷- اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

پروفیسر رام دیو صاحب اور صداقت اسلام

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کو معلوم ہوگا کہ پروفیسر رام دیو صاحب اور میرے درمیان انکے ایک لیکچر کے متعلق تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے آخری جواب میں تحریری مباحثہ کا جو طریق میں نے پیش کیا اسکو قریباً منظور کر لیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس طریق بحث سے اچھا نتیجہ نکلیگا۔ پروفیسر صاحب نے سید امیر علی صاحب کے عقائد کے متعلق پھر بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ ان کا قول اسلام کے خلاف حجت ہے اور یہ کہ ان کا وہی عقیدہ ہے جو پروفیسر صاحب نے بیان کیا تھا۔ مگر چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے پہلے ہی ان کے مضمون کا جواب لکھنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اسلئے میں سر دست مباحثہ کے متعلق جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کا جواب دیتا ہوں اور چند روز تک ان کے مضمون کے دوسرے حصہ کا جواب بھی انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔

میں نے طوالت بحث سے بچنے کے لئے اور آسانی سے فیصلہ ہو سکنے کی غرض سے اپنے مضمون کے آخر میں کچھ شرائط لکھی تھیں۔ اور پروفیسر صاحب سے ان کے متعلق رائے دریافت کی تھی۔ پروفیسر صاحب نے اپنے جواب میں ان کے متعلق اپنی رائے دی ہے لیکن چونکہ انہوں نے جن شرائط کی تصدیق کی ہے۔ ان کے متعلق صرف منظوری کا ہی اعلان نہیں کیا بلکہ میرے مضمون کو اپنے الفاظ میں دہرایا ہے۔ اور بعض جگہ بعض الفاظ رہ گئے ہیں اسلئے [illegible] دور کرنے کے لئے کہ وہ الفاظ غلطی سے رہ گئے ہیں یا انکو اسپر اعتراض ہے میں یہ شرائط دوبارہ درج کرونگا کہ جن شرائط کو میرے نزدیک انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ ان کے متعلق میں یہ تحریر کرونگا کہ پروفیسر صاحب نے ان کو منظور کر لیا ہے۔ اگر میری رائے غلط ہو تو پروفیسر صاحب میرے اس مضمون کے جواب میں اس حصہ کے متعلق جس سے ان کو اختلاف ہو اپنے خیالات کا اظہار کر دیں ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ ان کو اس سے اختلاف نہیں ہے ؛

میں نے پہلی بات موجودہ بحث کے متعلق یہ لکھی تھی کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف تین اعتراض جو انکو سب سے زبردست معلوم ہوں چن لیں۔ کیونکہ بحث کو محدود کرنے کے لئے اعتراضات کو محدود کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر صاحب اس امر کو منظور کرتے ہیں

۲- میں نے لکھا تھا کہ ہر ایک اعتراض با مثال محدود ہوں۔ کیونکہ بعض اعتراض ایسے ہو سکتے ہیں کہ انکی مثالیں بیسیوں کی تعداد تک پہنچ جائیں۔ اور اگر معترض کا عام اعتراض کرکے ایک تائید میں بیسیوں مثالیں لکھ جائے۔ تو ان کا جواب بہت طویل عرصہ اور سینکڑوں صفحات کا محتاج ہو گا۔ پروفیسر صاحب کو اسپر اعتراض ہے۔ اور وہ اس امر کو حد بندی کرنا چاہتے۔ میرے نزدیک اس امر میں بھی حد بندی مناسب و ضروری ہے۔ کیونکہ سوال کرنا ایک شخص کے اختیار میں ہے اور دوسرے فریق کا کام صرف جواب دینا ہے پس اسکے حقوق شرائط کے ساتھ محفوظ ہو جانے ضروری ہیں۔ ہاں اگر پروفیسر صاحب کو تین مثالیں ان اعتراض کی تشریح کیلئے کم معلوم ہوتی ہیں تو تین کی بجائے پانچ مثالوں کی حد مقرر کر لی جائے۔ مگر حد ضرور مقرر ہونی چاہیئے

۳- میں نے لکھا تھا کہ ایک طریق یہ بھی ہے کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے پر اعتراض کریں۔ اور میں ان کے جواب دوں۔ اور میں وید کے الہامی ہونے پر اعتراض کروں۔ اور وہ [illegible] جواب دیں۔ پروفیسر صاحب اسکو منظور کرتے ہیں۔ لیکن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایک مذہب کے جھوٹا ثابت ہونے سے دوسرا کیونکر سچا ثابت ہو جائیگا۔ میرے [illegible] ان کے [illegible] کہی جا سکتی ہے کہ آپکا مضمون تو دنیا کے آئینہ مذہب پر تھا اگر اسلام جھوٹا ثابت ہو تو ویدک دھرم کیونکر سچا ثابت ہو جائیگا۔ لیکن چونکہ وہ اسکو پسند نہیں [illegible] اس سوال کو چھوڑتے [illegible]

۴- میں نے لکھا تھا کہ سوال و جواب کا طریق یہ ہو کہ پہلے معترض اپنا اعتراض پیش کرے پھر مجیب [illegible] پھر معترض اسپر تنقید کرے۔ اور پھر مجیب اس کا جواب [illegible] اور اسکے بعد بحث [illegible]

پروفیسر صاحب اسکے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ اگر بحث [illegible] پھر یہ فیصلہ [illegible] کہ آخری موقعہ ایک [illegible] فریق کو ملے ؛

میں پروفیسر صاحب کی توجہ اس طرف [illegible] صرف ایک [illegible]

اسلئے ماننا ضروری ہے کہ اعتراض کرنے کا موقعہ صرف ایک فریق کو ملتا ہے یہ بات بالکل سوالی ہے کہ جس نے جواب دینا ہوگا وہ تو آخر میں ہی بولیگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اعتراض کرے اور دوسرا جواب دے [illegible] تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک سوال کے متعلق آخری فقرہ بولنے [illegible] اب میں بولنے دونگا کیونکہ آخری فقرہ بولنے کا موقعہ مجھے ہی ملنا چاہیئے جس کی حیثیت مجیب کی ہوگی۔ اسکو آخر میں لازماً بولنا پڑیگا ورنہ وہ جواب کس طرح دیگا۔ دوسرے فقرہ بولنے کا موقعہ تو محض مزید وضاحت کیلئے رکھا گیا ہے۔ ورنہ اصل کیفیت تو یہ ہے کہ آپ سوال کرینگے میں ان کا جواب دونگا۔ جب سوال آپ کی طرف سے ہوگا۔ اور جواب میری طرف سے تو بہرحال میرا مضمون آخری ہوگا۔ کیونکہ جواب ہمیشہ سوال کے بعد ہوتا ہے۔

اگر آپ نے آخر میں بولنے کا مطالبہ محض اسلئے کیا ہے تو آپکی یہ بھی رضامندی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ [illegible] شروع ہو جس میں [illegible] کے الہامی ہونے پر اعتراض [illegible] جواب [illegible] اور آخر میں آپ [illegible] کے متعلق اپنے جوابات بیان کردیں۔ اس صورت میں ایک بحث میں آپ کو بھی [illegible] تو [illegible] کے خلاف ہے کہ سائل بھی آپ ہوں اور جواب کا آخری موقعہ بھی آپ [illegible] تو بہرحال جواب [illegible]۔ اگر سوال کرنیوالا آخر میں [illegible] تو بحث کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا۔ پس اگر آخر میں بولنے کا آپ کو خاص خیال ہے۔ تو دو بحثوں کو [illegible] قرآن کریم کے الہامی ہونے پر [illegible] اعتراض کرنا ہے تو پھر آخری موقعہ مجھے جس نے جواب دینا ہے ملنا ضروری ہے ؛

علاوہ ازیں پروفیسر صاحب [illegible] بیان کیا ہے [illegible] انصاف نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں موقعے ان کو ملتے ہیں۔ اور دو مجھے ملتے ہیں [illegible] پہلے وہ اپنے اعتراض کو مدلل اور با دلائل بیان کرینگے۔ پھر میں ان کے اعتراض کا جواب دونگا اور جس امر پر ان کا اعتراض ہوگا اسکی حقیقت بیان کرونگا۔ پھر دوسری دفعہ وہ میرے بیان پر [illegible] کرینگے۔ اور [illegible] دوسرا موقعہ ملیگا۔ اور میں [illegible] کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرونگا۔ پس دو موقعے انکو ملے اور دو مجھے۔ لیکن اگر ان کی بات تسلیم کیجائے کہ بعض دفعہ ان کو آخری موقعہ دیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انکو دو موقعے ملینگے۔ اور مجھے ایک۔ کیونکہ سب سے پہلی دفعہ [illegible] سائل یا معترض ہونے کے انہیں موقعہ ہوگا۔ اسکے بعد مجھے پھر ان کو۔ پس ان کو دو موقعے ملینگے اور مجھے ایک اور یہ بات انصاف کے خلاف ہے کہ ایک امر کی بابت [illegible] اعتراض کی نسبت [illegible] اور [illegible] ہو جائے ؛

پروفیسر صاحب نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ معترض تینوں اعتراضات اکٹھے شائع کردے بلکہ [illegible] سوال [illegible] جواب دے۔ اور [illegible] جواب دے۔ [illegible] پروفیسر صاحب نے یہ جو سہولت رکھی ہے [illegible] اور [illegible] سہولت پر ان کا ممنون ہوں [illegible] کے لئے تیار ہوں [illegible] اس قدر خواہش تھی کہ تینوں سوالات ایک ساتھ بیان ہو جائیں تا اعتراضات کا حلقہ جواب دیتے وقت مدنظر رہے اور مجیب اپنے وقت اور فرصت کا خیال رکھ سکے ؛

یہ بات بھی ضروری نہیں کہ تینوں سوالات کو پہلی ہی دفعہ مشرح اور واضح کرکے دلائل بیان کیا جائے۔ بلکہ یہ بھی اجازت ہوگی کہ جس سوال کا جواب پروفیسر صاحب پہلے لینا چاہیں اسکے متعلق پوری تشریح سے اپنے سوال کو معہ ان دلائل کے جن کی بنا پر ان کو وہ اعتراض پیدا ہوئے ہیں شائع کرادیں۔ اور دوسرے سوالات کو مجملاً بیان کردیں۔ اور پھر انکی باری پر انکی تشریح کردیں ؛

آگے چل کر یہ بھی لکھا ہے کہ مناسب سمجھتا ہوں کہ سوال [illegible] میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ پروفیسر صاحب صرف سوال ہی لکھ دیں۔ بلکہ ان کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ اپنے اعتراض کو زور دار بنانے کے لئے جسقدر چاہیں وضاحت کر کے مدلل کریں۔ اور وہ وجوہات بہ تفصیل بیان کریں جنکی بنا پر انکو وہ اعتراض پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اسکے بعد اگر اس مسئلہ کو [illegible] اعتراض کرینگے۔ وہ قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف سمجھتے ہیں۔ گویا ان کا [illegible] اعتراض پر [illegible] ہوگا [illegible] اس مسئلہ کو بنا رکھتے ہوئے وہ قرآن کریم کے غیر الہامی ہونے کے خلاف بحث کرینگے۔ یہ تو ان کے حقوق کی حد ہے۔ آگے ان کا یہ حق نہیں ہے کہ صرف سوال ہی پیش کردیں۔ اور میرے جواب پر [illegible] کہنے پر ہی اکتفا کریں ؛

میں اسجگہ پروفیسر صاحب کی اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کردینا چاہتا ہوں کہ الزامی جوابات کی اجازت نہ ہوگی میرے کسی حصہ مضمون میں یہ بات نہیں آئی کہ الزامی جوابات کی اجازت نہ ہوگی۔ مجیب کے دائرہ جواب کو محدود نہیں کیا جاسکتا اگر وہ ایسے الزامی جواب دیگا جس سے یہ معلوم ہو کہ اگر اس کا مذہب جھوٹا ہے تو معترض کا بھی جھوٹا ہے۔ تو خود اسے نقصان پہنچیگا۔ لیکن اگر وہ سائل کو یہ بات سمجھانے کے لئے کہ جس بات کو وہ صداقت کے خلاف سمجھتا ہے وہ صداقت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ [illegible] وہی بات یا اس سے بڑھ کر کوئی بات اس کے مذہب میں موجود ہے جسے وہ سچا سمجھتا ہے۔ تو اس کو اس امر سے روکنا انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ الزامی جواب ہمیشہ کمزوری پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ بسا اوقات ایک صداقت کو منوانے کے لئے سب سے عمدہ راستہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی انسان پر یہ اعتراض کرے۔ کہ تو شریف آدمی نہیں [illegible] شریف آدمی ہوا۔ کیونکہ تو فلاں کام کرتا ہے اور وہ کام شرافت کے خلاف ہے۔ اور وہ شخص جس پر اعتراض ہوا ہے۔ آگے سے یہ جواب دیدے۔ کہ یہی کام تو تم بھی کرتے ہو تو اسے کوئی الزامی جواب [illegible] نہ کہیگا۔ یہ جواب تو سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگا۔ اور بہت جلد دوسرے آدمی کی سمجھ میں آجاویگا۔ کہ میری غلطی تھی۔ الزامی جواب اسی وقت کمزور ہوتا ہے جبکہ وہ بات جس پر اعتراض کیا گیا ہو۔ واقعہ میں بری ہو۔ اور مجیب اپنے عیب کو اس پردہ میں چھپانا چاہے کہ دوسرا بھی اسی قسم کے عیب میں مبتلا ہے

غرض الزامی جواب کو کلی طور پر منع نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کی بعض اقسام حقیقی جواب ہی کی طرح مناسب ہوتی ہیں۔ اور تصفیہ کی صورت پیدا کرنے میں بہت ممد ہوتی ہیں اسجگہ ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ الزامی جواب [illegible] جب مجیب کو الزامی جواب دینے کی اجازت ہوگی۔ تو گویا اس حصہ میں مجیب سائل ہو جائیگا۔ اور سائل مجیب ہو جائیگا

اور یہی بے انصافی کا سوال آ جائیگا کہ آخری پرچہ کس کا ہوگا۔ سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اس بے انصافی کے دور کرنے کے لئے یہ صورت کی جا سکتی ہے کہ جیسے پہلے پرچہ میں جو الزامی جوابات آئیں۔ انکے جواب [illegible] لے تو اس حصہ کی بحث وہیں ختم سمجھی جائے۔ البتہ آخری پرچہ میں ان الزامی جوابات کا ذکر مجیب کرے۔ ہاں یہ ضروری ہوگا کہ مجیب کے جواب پر یہ نوٹ دیا جائیگا کہ اسے ان الزامی جوابات کا جواب [illegible] دینے کی اجازت نہ تھی۔

اخبارات میں اس بحث کی اشاعت کے متعلق پروفیسر صاحب نے پسند کیا کہ انکے سوالات اور میرے جوابات اور پھر جواب الجواب اور بعد اس کا جواب بطور ضمیمہ کے اہلحدیث اور الفضل میں شائع ہو جائیں۔ [illegible] اہلحدیث کے ضمیمہ کا خرچ [illegible] ذمہ ہوگا۔ اور الفضل کے ضمیمہ کا خرچ میرے ذمہ۔ میرے نزدیک بہتر یہ تھا کہ بجائے الگ ضمیمہ شائع کرنے کے دونوں اخبارات کے ان نمبروں میں جنمیں ہمارے سوال و جواب چھپیں صفحے بڑھا دئے جایا کریں لیکن اگر یہ بات ممکن ہو تو یہ ضرور ہو۔ چاہیئے۔ کہ الفضل و اہلحدیث دونوں کے ایڈیٹران سرداری کر اٹھائیں کہ وہ خود اطمینان کر لیا کریں کہ تمام خریداروں کو ضمیمہ مجلد ملا ہے الفضل کی طرف سے میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ اسمیں اسی نسبت سے پروفیسر صاحب کے اور میرے مضامین شائع ہونگے اور بصورت ضرورت اخبار کے صفحات بڑھا دئے جایا کرینگے۔ پروفیسر صاحب نے اس امر کو بھی منظور کیا کہ انتہا کرنے پر اس مباحثہ کے سب مضامین بلا کم و کاست [illegible] انتظام کے ماتحت کتابی صورت میں بھی شائع کرائے جائیں۔ اور [illegible] تقسیم کر لی جائیں۔

کلام کے معانی کرنے کے متعلق پروفیسر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ سیاق و سباق اور صرف و نحو اور بیان و معانی اور محاورہ زبان و لغت [illegible] کا محاورہ حجت ہوگا یا سند کے طور پر علاوہ ان کے کوئی [illegible] شرائط کے ساتھ ان شرائط کے ساتھ انکی تسلیم کی جاتی ہو پیش کیا جا سکیگا۔

یہ بھی پروفیسر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کسی مضمون کا جواب تین ماہ سے زائد عرصہ میں شائع نہ ہوگا اگر کسی فریق کی طرف سے اس عرصہ میں جواب شائع نہ ہو تو بحث کا خاتمہ سمجھا جائیگا اور اسی صورت میں [illegible] مضامین شائع کر دئے جاویں۔

چونکہ سوائے چند باتوں کے جنپر پروفیسر صاحب کو اعتراض تھا باقی سب امور طے شدہ ہیں۔ اور چونکہ ان کے متعلق بھی میں نے وضاحت کر دی ہے اسلئے اگر پروفیسر صاحب میری اوپر کی تحریر سے اتفاق کر کے ان تین اعتراضات کو بتا دیں جنکی بنا پر قرآن کریم کو الہامی نہیں سمجھتے اور ان اعتراضات کو وضاحت سے بیان کر دیں [illegible] مضمون کے شائع ہونے پر میں ان کا مضمون الفضل میں شائع کرونگا اور اپنا جواب بھی شائع کراونگا اور [illegible] سلسلہ [illegible] شرائط طے ہو جائیگا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

پیشگوئیوں کے اصول

میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر

غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ۴ مارچ ۱۹۲۱ء کو جو جلسہ ہوا اسمیں مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب نے پیشگوئیوں کے اصول کے متعلق حسب ذیل تقریر فرمائی۔

جو مضمون حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ہے۔ اور اس میں [illegible] پیشگوئیوں کا [illegible] تفصیل اسکی یہ ہے کہ میں ان پیشگوئیوں کا تذکرہ کروں جو [illegible] وہ پیشگوئیاں جنپر مخالفین کو اعتراض ہے۔ اور میں ان کا جواب دونگا۔ پہلے پیشگوئیوں کے متعلق اصول اور فیصلہ کن باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور چونکہ ہمارے مخالفین قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ اسلئے ہم قرآن و حدیث کو حکم بناتے ہیں اور وہ فیصلہ کرتے ہیں اسکے مطابق تصدیق یا تکذیب کو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول کہ اگر تم میں جھگڑا ہو تو اللہ و رسول کی طرف فیصلہ کیلئے رجوع کرو۔

پس ہم اگر حضرت مسیح موعود کی تصدیق یا تکذیب کرتے ہیں تو قرآن کریم کے اصول کے مطابق تصدیق کی جانی چاہیئے اور اگر ہمارے مخالف حضرت اقدس کی کسی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں تو قرآن کریم کے پیش کردہ اصول کے مطابق اعتراض کرنے چاہئیں۔

اب ہم قرآن کریم سے پیشگوئیوں کے متعلق اصول پیش کرتا ہوں

پہلا اصل پہلی بات اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (پارہ ۲۹ ع ۱۱) الغیب کا جاننے والا خدا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے رسول کو۔ وہ بات جو انسانی قیاس و علم سے بالا ہے اور جس کا انسان کو [illegible] خدا کے سوا کسی کو علم نہیں۔ اگر کسی انسان کی زبان سے ایسی بات نکلے جو پوری ہو جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے وہ باتیں جو قانون قدرت کے ماتحت ہیں مثلاً رمضان ۲۹ کا ہوگا یا [illegible] یہ [illegible] غیب نہیں۔ غیب سے مراد وہ باتیں ہیں جو انسانی قیاس سے بالا ہوں۔

دوسرا اصل [illegible]

قرار پائیگا اسکے لئے میں قرآن کریم سے ہی آیات پیش کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں جاتے ہیں وہاں ایک مباحثہ ہوتا ہے آل فرعون میں سے ایک شخص جو مخفی مومن تھا ایک اصل پیش کرتا ہے اور وہ اصل اسکو بعینہ خدا نے کلام مجید میں نقل کیا ہے جو میں پڑھتا ہوں فرمایا۔ وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (پارہ ۲۴ ع ۹) اگر یہ مدعی جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی کو نقصان دیگا اور اگر سچا ہے تو بعض وہ [illegible] تمہیں [illegible] جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے۔

اس اصل کے مطابق [illegible] اور رسول [illegible] پیشگوئیاں کرتے ہیں [illegible] قرآن کریم فرماتا ہے اگر بعض بھی پوری ہوں [illegible] وہ سخت غلطی پر [illegible] ساری پیشگوئیاں پوری ہوں تب کوئی سچا ثابت ہوتا ہے قرآن کریم کی رو سے یہ درست نہیں [illegible] قرآن کریم [illegible] بعض پوری ہوں تو بھی پیشگوئی کرنیوالا سچا [illegible] سکتے ہیں [illegible] پیش کرتا ہوں اور [illegible] جو ہمارے مخالف سمجھتے ہیں وہ [illegible] اگر یہی بات درست ہو کہ جب تک کسی [illegible] تمام پیشگوئیاں پوری نہ ہوں [illegible] ثابت نہیں ہو سکتا تو کوئی نبی بھی سچا ثابت نہیں ہوتا [illegible] ہر ایک نبی نے وعدہ دیا ہے اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی [illegible] کہ مومنوں کو بہشت ملیگی اور اسمیں حور و قصور و غلمان ہونگے اور [illegible] نعمتیں ملینگی [illegible] اصول [illegible] پیشگوئیاں [illegible] قیامت [illegible] ظاہر ہونے [illegible] موقوف ہیں [illegible] پیشگوئی [illegible] ماننے والوں [illegible] نبی کی صداقت [illegible] ہو سکتی۔

پھر حدیث [illegible] کے متعلق پیشگوئی [illegible] نہیں ہوئی [illegible] پوری ہوئی [illegible] آنحضرت [illegible] اس وقت [illegible] کا اصول [illegible] نہیں [illegible] اگر سب پیشگوئیاں پوری [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] ابوبکر [illegible]

پس قرآن کریم نے کسی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بعض پیشگوئیوں کا پورا ہونا لازمی ٹھہرایا ہے اور جب ہم بعض پوری ہوتی دیکھ لیں۔ تو مان لیں اور اسی کے ہم مکلف ہیں۔ سب کے لئے ہم مکلف نہیں مگر وہ چند باتیں "الغیب" والی ہونی چاہئیں ؂

دوسرا اصل قرآن نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وما نرسل بالآیات الا تخویفا (پارہ ۱۵۔ ع ۶) ہم نشانیاں نہیں بھیجتے مگر خوف دلانے کے لئے۔ نشانیوں کی غرض ڈرانا ہے۔ اگر کسی نبی نے کسی کے مرنے کی پیشگوئی کی ہے۔ لیکن وہ ڈر جاتا ہے۔ اور اس طرح موت سے بچ جاتا ہے تو پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کیونکہ وہ غرض پوری ہو گئی۔ جس کے لئے پیشگوئی تھی اور جب تائب ہو جائے تو سزا کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ بات عقلاً بھی سوچنی چاہیئے۔ کہ اگر کوئی نبی اپنے کسی مکذب کی موت کی پیشگوئی کرتا ہے۔ لیکن وہ توبہ کرتا ہے۔ اب باوجود توبہ کرنے کے وہ مر جائے۔ تو ایمان بے فائدہ ٹھہرتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک طبیب کسی کے لئے کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے۔ اور وہ شخص بغیر نسخہ کے استعمال کئے ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اب کیا وہ طبیب اس مریض پر خفا ہوگا کہ تم نے میرا نسخہ ضائع کر دیا۔ جب لکھوایا تھا۔ تو کیوں نہ استعمال کیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ خوش ہوگا۔ کہ جو غرض تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ اس لئے نسخہ کی ضرورت ہی نہ رہی۔ پس جب ایک انسان توبہ و رجوع کرتا ہے۔ تو خدا اس کو کیوں ہلاک کرے۔

تیسرا اصل پیشگوئیوں کے لئے ایک اور اصول اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے و اذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ و اللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر (پارہ ۱۴ ر ع ۲۰) اور جب ہم ایک آیت کی بجائے دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور اللہ اس چیز کو جو وہ اتارتا ہے خوب جانتا ہے۔ تو مخالفین کہتے ہیں۔ کہ یہ تو مفتری ہے۔ نبی ایک پیشگوئی کرتا ہے۔ اور جو وہ کہتا ہے وہ ایک اخفا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو آیت کہا گیا۔ مگر خدا اس کی بجائے ایک دوسرا مخفی ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ پیشگوئی تو اصل خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ اس کے مطلب کو خوب جانتا ہے۔ جو وہ نازل کرتا ہے۔ اور اسی کے مطابق پیشگوئی کا ظہور ہوتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے۔ تو قالوا انما انت مفتر۔ مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کا ہے۔ آپ نے کچھ اور سمجھا اور مخالفین کچھ اور سمجھے۔ مگر خدا تعالےٰ نے جس کا کلام تھا۔ وہ اصل حقیقت و مطلب سے واقف تھا۔ اس نے جب اس کے مطابق کیا۔ تو مخالفین نے جھٹ آپ پر فتویٰ افترا لگا دیا۔ حالانکہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کا اپنا قول نہ تھا۔ خدا کا قول تھا۔ اگر حضرت مرزا صاحب اس سے کچھ اور مطلب سمجھے تو پیشگوئی میں کوئی نقص نہیں آسکتا۔ کیونکہ کلام ان کا نہیں۔ خدا کا ہے۔ اور خدا جو اس کا صحیح مطلب جانتا ہے۔ اس نے اس کی حقیقت کے مطابق اسے پورا کر دیا۔ اس پر جہلا نے کہہ دیا۔ کہ یہ جھوٹا ہے ؂

اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیویوں نے پوچھا۔ کہ جب آپ فوت ہو جائینگے۔ تو سب سے پہلے کونسی بیوی آپ سے ملیگی۔ حضور نے فرمایا اسرعکن لحوقاً بی اطولکن یداً تم میں سب سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی۔ جس کے سب سے لمبے ہاتھ ہیں۔ حضور کی بیویوں نے سرکنڈے کا ٹکڑا منگوایا اور ناپنے لگیں۔ تو حضرت سودہ کے ہاتھ سب بیویوں سے لمبے نکلے۔ رسول کریم کے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور آپ خاموش دیکھتے رہے۔ لیکن جب آپ کا انتقال ہوا۔ تو آپ کے بعد بجائے سودہ کے حضرت زینب کا انتقال سب بیویوں سے پہلے ہوا۔ اس وقت فیصلہ کیا گیا۔ کہ لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھوں کی لمبائی نہیں۔ بلکہ اس سے مراد سخاوت ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ پہلے سمجھا گیا۔ وہ نہ ہوا۔ بلکہ جو کچھ خدا کے نزدیک تھا۔ وہ ہوا۔

اسی طرح محمدی بیگم کے متعلق جو اعتراض ہیں۔ وہ فضول ہیں۔ کیونکہ خدا نے جس نے وہ کلام نازل کیا تھا۔ جس طرح درست تھا۔ اسی طرح کیا۔ اس لئے اس پر کوئی بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پھر ایک اور مثال ہے۔ حضرت نوح کو الہام ہوتا ہے۔ کہ اب تمہاری قوم میں سے اور لوگ ایمان نہیں لائینگے ان پر غم مت کرو۔ ہاں ایک کشتی بناؤ۔ اور ظالموں کے بارے میں ہم سے مت خطاب کرو۔ انہوں نے کشتی تیار کی خدا کے وعدے کے مطابق پانی کا طوفان اٹھا اور نوح نبی کو حکم ہوا۔ کہ اپنے اہل و عیال اور متبعین وغیرہ کے ساتھ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ سوار ہو گئے۔ آخر طوفان تھم گیا۔ ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے۔ جن میں حضرت نوح کا بیٹا بھی ہلاک ہو گیا۔ اس وقت حضرت نوح نے جو کچھ کہا اور اس کے متعلق جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے یہ ہے و نادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین۔ قال یٰنوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین (پارہ ۱۲ ع ۴) ۔ اس وقت کسی اور نے نہیں خود حضرت نوحؑ نے ادب سے پوچھا۔ اور عرض کیا۔ کہ اے خدا تیرا وعدہ تھا۔ کہ میرے اہل بچائے جائینگے۔ اور میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا۔ وہ نہیں بچا۔ آپ کا وعدہ تو سچا ہے۔ اور آپ بہتر فیصلہ کرنیوالے ہیں۔ لیکن یہ بات کیا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ حضرت نوح کو جواب دیتا ہے۔ کہ اے نوح بیشک ہمارا وعدہ تھا۔ کہ تیرے اہل کو بچائیں گے۔ مگر تیرا بیٹا تیرا اہل نہ تھا۔ کیوں اہل نہ تھا۔ اس لئے کہ وہ تیرے خلاف تھا۔ اور اس کے اعمال غیر صالح تھے۔ پھر فرمایا مت پوچھ مجھ سے وہ باتیں جن کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے وعظ کرتا ہوں کہ تو جاہلوں سے مت ہو۔

اب دیکھو حضرت نوح سے وعدہ تھا۔ کہ ان کے اہل بچائے جائیں گے۔ وہ اس سے ظاہری اہل سمجھے اسی لئے اپنے بیٹے کے ہلاک ہونے پر خدا کو اس کا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ مگر خدا جس نے نوح کو وعدہ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ جب اپنی سمجھی ہوئی بات کے مطابق حضرت نوح نے پوچھا۔ تو خدا نے

بتایا کہ ہم نے کب کہا تھا کہ تیرے ظاہری اہل بچائے جائینگے۔ وہ تیرا بیٹا تیرا ظاہری اہل تھا۔ ہمارا اس کی حفاظت کا وعدہ نہ تھا۔ اسلئے وہ ہلاک ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ تو کفار کا طریق ہے کہ بدلنا آیۃ مکان آیۃ کی حقیقت کو نہ سمجھیں۔ آپ نبی ہیں آپ کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے ۔

چوتھا اصل ایک اور بات پیشگوئیوں کے متعلق اللہ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا۔ (پارہ اول رکوع ۱۳) ہم کسی نشان کو منسوخ نہیں کرتے۔ مگر لاتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسا کوئی اور۔ پیشگوئیوں میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ ہم کسی کو دس روپے دینے کا وعدہ کریں اور دس کی بجائے پندرہ دیدیں تو وعدہ جھوٹا نہیں کیا گیا۔ بلکہ بڑھ کر پورا کیا گیا اس کی مثال قرآن کریم میں یوں آئی ہے۔ وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (پارہ ۹ ع ۷)

وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا اور پورا کیا ہم نے اسکو ساتھ دس کے۔ پس خدا کا وعدہ چالیس رات میں پورا ہوا۔ کیا کسی کو حق ہے کہ خدا پر نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام لگا سکتا ہے کہ تیس رات کا وعدہ چالیس میں پورا کیا۔ خوشی نہیں اسلئے کہ خدا کی ملاقات کے لئے اگر تیس رات کی بجائے چالیس رات صرف ہوں۔ تو یہ عین خوشی کی بات ہے ۔

پانچواں اصل ما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ لکل اجل کتاب ۔ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (پارہ ۱۳ ع ۱۲)

کوئی رسول نہیں جو بغیر اللہ کے اذن کے کوئی نشان لائے ہر ایک وعدے کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اور اصل کتاب اس کے پاس ہے ۔

خدا تعالیٰ کے نبی خدا کی وحی سے پیشگوئی کرتے ہیں اپنے پاس سے نہیں کرتے۔ اور ہر ایک وعدہ کیلئے خدا نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ اور ان وعدوں میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ اصل علم اسی کے پاس ہے۔

اس کی مثالیں یہ ہیں۔ حضرت موسیٰ کی قوم سے وعدہ تھا۔ اور پختہ وعدہ تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے الفاظ قرآن کریم میں یہ ہیں کہ یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ۔ (پارہ ۶ ع ۸)

اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ یہ خدا نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ مگر باوجود اس حکم کے وہ نہ داخل ہو سکے کیونکہ جب قوم نے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت نہ کیا اور کہدیا کہ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (پارہ ۶ ع ۸) تو وہی ارض مقدسہ جو ان کیلئے لکھ دی گئی تھی اسکے متعلق صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض (پارہ ۶ ع ۸) کہ وہی ارض مقدسہ جو بنی اسرائیل کے لئے لکھ دی گئی تھی۔ ان کیلئے حرام کر دی گئی ہے۔ چالیس سال تک جنگلوں میں بھٹکتے پھریں۔ دیکھو ادھر تو فرمایا کہ وہ تمہارے نام لکھ دی گئی جاؤ اور قابض ہو جاؤ اور ادھر کہدیا گیا کہ حرام کر دی گئی ۔

حضرت مسیح موعود کا دعائیہ اشتہار حضرت مسیح موعود نے دعائیہ اشتہار مولوی ثناء اللہ کے متعلق شائع کیا۔ مولوی ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کے ماننے سے انکار کیا۔ اب مولوی ثناء اللہ کہا کرتے ہیں کہ میرے انکار سے کیا ہوتا تھا۔ خدا کو چاہیئے تھا کہ اپنے نبی کی دعا سنتا میں خواہ اس طریق فیصلہ کو نہ مانتا۔ تب بھی مجھے مرزا صاحب سے پہلے مرنا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ انکی بات غلط ہے۔ اور قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر کسی کے انکار کا کچھ اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ تو ضرور قوم موسیٰ کو ارض مقدسہ ملنی چاہیئے تھی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ قوم موسیٰ کے انکار سے چالیس سال تک کے لئے ان پر حرام کر دی گئی۔ غرض انکار کا اثر ضروری ہے۔ ایک ایسا مثال احادیث میں بھی ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ مجھے قیصر و کسریٰ کے خزائن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ سب جاننے والے جانتے ہیں کہ حضور کو یہ کنجیاں نہیں ملیں بلکہ حضرت عمر کو ملیں۔ اسلئے ہو سکتا ہے کہ نبی کے ساتھ جو وعدہ ہو اس کا ایفاء بھی اس کے متبعین میں سے کسی کے ساتھ کیا جائے ۔

حضرت مسیح موعود کی عمر پر اعتراض حضرت مسیح موعود کی عمر پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ یہاں تو مولوی ثناء اللہ مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت عمر کو اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے بخاری میں آتا ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تلوار کھینچ لی اور کہا کہ جو کہیگا کہ آپ مر گئے ہیں میں اس کو مار دونگا۔ کیونکہ ابھی تو آپ نے منافقوں کے ناک کان کاٹنے ہیں۔ سو حضرت ابوبکر صدیق نے انکو سمجھایا تب انہوں نے اپنی تلوار نیام میں کی (بخاری باب فضل ابی بکر)

اسی طرح یہاں بھی اعتراض ہوتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک (۲۴-۱۹)

پس مسیح موعود پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جاتا جو پہلوں پر نہ کیا گیا ہو ۔

صلح حدیبیہ کی مثال اسی طرح ایک اور مثال ہے صلح حدیبیہ کی۔ آنحضرت صلعم نے بمعہ ساز و سامان کے ساتھ ایک خواب کی بنا پر کئی ہزار فوج لے کر مکہ کی طرف کوچ کیا۔ لیکن کفار نے روک دیا اور تمام لوگوں کو ابتلا آ گیا اور حضرت عمر کو سخت ابتلا آیا۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کے پاس جا کر کہا کہ کیا آپ خدا کے رسول نہیں اور کیا ہم حق پر نہیں آپ نے فرمایا بیشک میں خدا کا رسول ہوں اور ہم حق پر بھی ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کیا آپ نے ہمیں نہیں کہا تھا کہ لتدخلن المسجد الحرام ۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہو گا اس پر وہ پھر ابوبکر صدیق کے پاس گئے۔ انہوں نے سمجھایا۔ تب تسلی ہوئی۔ پھر رسول کریم کو مقام حدیبیہ سے لوٹنا پڑا مگر نتیجہ جو سمجھا وہ نہ نکلا بلکہ اور نکلا۔

یہ ہیں اصول پیشگوئیوں کے دیکھنے کے ۔

اس تقریر کا باقی حصہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو جناب مولوی صاحب نے حسب ذیل بیان کیا :-

صداقت مسیح موعود

محکمات و متشابہات آپ نے آیت شریفہ ھو الذی انزل علیک الکتب منہ آیت محکمت ھن ام الکتاب واخر متشبھت فاما الذین فی

فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (پ ۳ ر ۹)

میری تقریر کے دو حصے ہیں۔ اول وہ پیشگوئیاں جن پر اعتراض ہے۔ دوم جو بنا صداقت ہیں۔ جنمیں گنجائش اعتراض نہیں۔

مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ۔

سب سے پہلے میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق جو حضرت اقدس کا اشتہار ہے وہ لیتا ہوں۔ اس کا عنوان ہے۔ مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ۔ اس میں حضرت اقدس نے خدا سے دعا کی تھی کہ خدایا جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔ بعد یہ مضمون مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیجا کہ آپ اس کو اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں۔ یہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جب یہ مضمون مولوی ثناء اللہ کے پاس گیا تو اس نے اپنے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہلحدیث میں درج کیا۔ اور اسکے نیچے لکھا کہ:-

"آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے :"

"سنو من کان فی الضلالة فلیمدد له الرحمن مدا اور انما نملی لهم لیزدادوا اثما اور یمدهم فی طغیانهم یعمهون وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہیں"

اور سنو! بل متعنا هؤلاء وآباءهم حتی طال علیهم العمر جس کے صاف معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں" وغیرہ۔

دوسرے تو حضرت اقدس نے یہ طریق فیصلہ پیش کیا اور دعا کی جو کسی الہام و وحی کے ماتحت نہ تھی۔ بلکہ محض ایک دعا تھی۔ غیر کے سمجھوتے کا طریق فیصلہ تھا۔ جو ثناء اللہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر ثناء اللہ نے اسے مندرجہ بالا الفاظ لکھے چونکہ حجت مولوی ثناء اللہ پر کرنی تھی۔ اور وہ اسی کے منشاء سے ہو سکتی تھی اس لئے جو طریق اس نے پسند کیا اسی کے مطابق خدا نے حضرت مسیح موعود کو وفات دیکر اس کو نافرمان مفسد اور بدکار ثابت کیا (مطابق اصول پیش کردہ اخبار اہلحدیث) لیکن ایک اور بات بھی ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ پر لکھا تھا کہ

" واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے "

دوسرا نشان یہ ہے کہ :-

" ۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے "

یہ ایک پیشگوئی تھی جو سنہ ۱۹۰۲ء میں کی گئی۔ مگر دیکھو سنہ ۱۹۰۷ء میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ طریق فیصلہ مجھے منظور نہیں کہ کاذب صادق کے پہلے مرے۔ اسلئے خدا نے اس کو زندہ رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود کو وفات دیدی ۔

قادیان میں طاعون کی پیشگوئی۔

دوسری پیشگوئی قادیان میں طاعون کے متعلق تھی۔ مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے تسلیم کیا تھا کہ قادیان میں مطلق طاعون نہیں آئیگی۔ مگر یہ غلط ہے۔ حضرت اقدس ؑ کا کوئی الہام نہیں۔ جسمیں لکھا ہو کہ قادیان میں مطلق طاعون نہیں آئیگی۔ ہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ قادیان میں طاعون جارف یعنی جھاڑو پھیر دینے والی طاعون نہیں آئیگی۔ اور ایسی نہ ہوگی جو انسانی برداشت سے باہر ہو۔ سو ایسا ہی ہوا۔

دیکھو حضرت صاحب نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپ کے گھر میں اور آپ کے خاک و خشت کے گھر میں رہنے والے کلیتہً اس ہلاکت سے بچائے جائینگے۔ چنانچہ آج تک کہ بیس بائیس سال طاعون کو آئے ہوئے گذر گئے۔ ایک کیس بھی طاعون کا اس مکان میں نہیں ہوا۔ درآنحالیکہ ارد گرد طاعون آتی رہی۔ لیکن یہ بالکل محفوظ رہا۔ خدا تعالیٰ نے نوح نبی کی کشتی کو دنیا کے لئے حضرت نوح ؑ کی صداقت کا نشان ٹھہرایا۔ حالانکہ سیلاب سے بچنے کا سامان کشتی ہی ہوتی ہے مگر یہ دنیا میں کوئی ذریعہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ طاعون سے بچنے کا ذریعہ کوئی گھر ہو۔ پس کس طرح اس نشان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا نشان نہ مانا جاوے۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے قرآن کریم سے بتایا تھا کہ وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ یہ نشان بھی انذاری تھا۔ وہ لوگ بے دین تھے۔ ان کے لئے یہ نشان ظاہر کیا۔ اس پیشگوئی کی دو ٹانگیں تھیں (۱) یہ کہ اگر محمدی بیگم کا والد احمد بیگ حضرت مسیح موعود سے نکاح اس کا نہ کریگا۔ تو تین سال میں فوت ہو گا۔ چنانچہ احمد بیگ تو ابھی چند ہی مہینے محمدی بیگم کے نکاح پر گذرے تھے۔ ہوشیارپور میں فوت ہو گیا۔ اور سلطان محمد نے اپنی حالت سے رجوع کیا۔ اور خوف کھایا۔ اسکو اس سے عذاب ٹل گیا۔ اگر کہا جائے۔ کہ سلطان محمد بیعت میں داخل ہونا چاہیئے تھا۔ تب ہم اس کا رجوع مانینگے یہ غلط ہے۔ کیونکہ رجوع کے لئے بیعت میں داخل ہونا شرط نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ (پ ۲۵ ع ۱۱)

اور ضرور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ پس موسیٰ نے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ پس جب انکے پاس ہماری نشانیوں کے ساتھ آیا۔ وہ اس سے ہنستے تھے ہم ان کو کوئی نشان نہ دکھلاتے تھے مگر وہ جو پہلے سے بڑا ہوتا تھا۔ اور پکڑا ہم نے ان کو عذاب کے ساتھ تاکہ وہ رجوع کریں۔ مگر انکا رجوع کیسا تھا۔ اس کے لئے فرمایا وہ کہتے تھے کہ اے جادوگر ہمارے لئے دعا کر اس چیز کے ساتھ جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔ ہم اس سے ہدایت پائینگے۔ پس جب ہم نے عذاب دور کر دیا۔ وہ اپنے عہد سے پھر گئے۔

اب یہاں دیکھو کہ ان کے رجوع کا حال بیان کیا کہ ان کا رجوع یہ تھا کہ انہوں نے موسیٰ سے دعا کرائی۔ اگرچہ جادوگر ہی کہتے تھے وہ ایمان نہیں لائے تھے۔ بیعت نہیں کرتے تھے۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ رجوع کے لئے ایمان لانا شرط نہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں نے رجوع کیا۔ اپنی بدزبانی سے رک گئے۔ بلکہ آپ کے متعلق

تھا کہ پھر ان کو نیست نابود کر دے اور اسلام کا نام مٹا دے اور پہلے بھی اور اب بھی کہتے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت تھی۔ تو خدا نے ان پر سے عذاب کو ٹال دیا۔ جب حضرت صاحب کا اعلان کر کے وہ پھر شوخی کرنے لگے تو مورد عذاب ہو گئے۔

اب میں صداقت کی چند دلیلیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر کے صفحہ [illegible] علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کے مسلمات سے مسیح موعود کی صداقت

نظام عالم میں جہاں اور بہت سی باتیں ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی الہام کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جلد تباہ اور مارا جاتا ہے۔

اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ جو شخص قتل ہو وہ جھوٹا ہے کیونکہ نہیں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی یہ مطلب نہیں کہ جیسا کوئی شخص جو شخص زہر کھاتا ہے وہ مر جاتا ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ جو مر جاتا ہے اس نے زہر کھائی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائیگا وہ ضرور مریگا۔ اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے۔ ہاں یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانیوالا بچ رہے۔"

پھر لکھتے ہیں کہ:

"حالانکہ بقول اہل کتاب پیغمبر اسلام کاذب تھے معاذ اللہ پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ آپ کے گلے پر تلوار نہ پھری اور نہ ہوا تو کیا جو اس (قانون الٰہی) کے مطابق حضور اقدس مارے گئے۔ اگر یہ کلام سچ ہے تو آپ کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔" (تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۶-۱۷)

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مسلمات میں قرآن کریم کے رو سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جھوٹا نبی مارا جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نبی مانتے ہیں۔ مگر یہ قانون بجائے آپ کو مجرم ثابت کرنے کے سچا ثابت کرتا ہے۔ اب میرا سوال مولوی ثناء اللہ سے ہے۔ کہ جب وہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا مدعی نبوت مانتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کے بیان کردہ قانون الٰہی کے مطابق وہ مارے نہیں جاتے۔ پس ان کے مسلمات کے رو سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

معجزانہ کلام

قرآن کریم کہتا ہے۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ (پ ۱۲ ع ۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ باندھ لیا تو کہہ دے کہ تم اسکی مانند دس سورتیں ہی جھوٹی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اوروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ اگر یہ نہ لا سکیں تو جان لو کہ یہ اللہ نے علم سے نازل کیا ہے۔

اس کے مطابق حضرت مسیح موعود نے اعجاز المسیح اور [illegible] کے متعلق کتابیں لکھیں اور تمام دنیا کے علماء کو چیلنج کیا مگر وہ جواب نہ لا سکے اس سے ثابت ہے کہ وہ خدا کے علم سے لکھی گئی ہیں اور یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے۔

پھر آپ نے خدا سے علم پا کر پیشگوئیاں شائع کیں جو ایسی ہیں کہ انسانی قیاس میں آ ہی نہ سکتی تھیں۔ ان میں سے دو یہ ہیں:

تقسیم بنگالہ

لارڈ کرزن نے بنگالہ تقسیم کیا بنگالیوں نے بہت شور مچایا جس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ پارلیمنٹ تک میں اسکے متعلق فیصلہ کر دیا گیا کہ فیصلہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اگر ظاہری قیاس سے کوئی بات کہی جا سکتی تھی۔ تو یہی کہ اب اس معاملہ کو یہیں چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس میں کچھ ترمیم نہیں ہو سکتی۔ مگر آپ نے خدا سے خبر پا کر شائع کی کہ بنگالیوں کے متعلق جو حکم پہلے شائع کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی کی جائیگی۔ ان کی دلجوئی اسی وقت ہو سکتی تھی کہ تقسیم میں ترمیم کر دی جائے۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء بادشاہ دلی میں آیا اور اس نے ترمیم کر دی اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ پارلیمنٹ میں اعتراض ہوا مگر پھر اس معاملہ کو چھوڑ دیا گیا۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی دلیل نہیں؟

حضرت عبد الرحمن و عبد اللطیف کی شہادت

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے براہین احمدیہ میں خدا سے علم پا کر پیشگوئی کی کہ شاتان تذبحان۔ علم تعبیر سے ثابت ہے کہ جو شخص ظلم سے مارا جائے اور وہ کچھ مقابلہ نہ کرے۔ اسکی موت بکری کی موت ہوتی ہے جب آپ نے دعویٰ کیا افغانستان سے دو شخص آپ کے سلسلہ میں ابتداءً داخل ہوئے اول میاں عبد الرحمن صاحب اور دوسرے شاہزادہ عبد اللطیف صاحب اور دونوں شہید کئے گئے اور دونوں نے ظالموں کا کچھ مقابلہ نہ کیا اور بکری کی طرح ذبح کئے گئے۔

رسول کریم نے بھی دیکھا تھا کہ کچھ گائیں ذبح ہوئی ہیں اور اس سے مراد صحابہ تھے۔ اب دونوں پیشگوئیوں میں حکمت یہ ہے کہ مسیح موعود کے دو صحابی تو بغیر مقابلہ کے مارے گئے اور یہی انکی حالت بتائی گئی تھی مگر آنحضرت کے صحابہ کو گائے کی شکل میں دکھایا گیا۔ اور گائے مارتی بھی ہے اور مرتی بھی ہے چنانچہ انہوں نے قاتلوا و قتلوا کے ارشاد کے ماتحت دشمنوں کو مارا بھی اور مرے بھی گئے۔ یہ ہے عظیم الشان پیشگوئی کہ جسے کوئی شخص اٹکل سے نہیں کہہ سکتا۔

مسئلہ وفات مسیح

(خلاصہ تقریر حافظ روشن علی صاحب)

۲۰ مارچ کی شب کو میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر کے بعد مکرم حافظ صاحب نے مسئلہ وفات مسیح کے متعلق جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

ہر ایک نزاع کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آئینگے اور ان سے انکی بہت سی امیدیں وابستہ تھیں اب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور آ کر انکو ان کے اعتقاد جھوٹے ثابت ہوئے اس لئے وہ مخالفت کرتے ہیں اور بجائے حضرت مسیح ناصری کی زندگی ثابت کرنے کے حضرت مسیح موعود سے عداوت رکھتے ہیں۔

اس وقت حضرت مسیح کی وفات کے دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر حیات ثابت ہو جائے تو تمام نزاع کا فیصلہ ہو جاتا ہے اس وقت میں ان دلائل کو لیتا ہوں جو حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ما قتلوہ وما صلبوہ کا مطلب

سب سے پہلی آیت یہ ہے۔ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (پارہ ۶ رکوع ۲) کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کی کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا یا صلیب پر مار دیا تردید کی ہے اسلئے مسیح نہیں مرا بلکہ کوئی اور مرا۔ قتل اور صلب مارنے کے سامان ہیں۔ مگر کسی کو کوئی مار نہیں سکتا۔ جو لوگ کسی کو مارنا چاہتے ہیں وہ اسکے لئے موت کے اسباب مہیا کر دیتے ہیں مگر موت اللہ تعالیٰ ہی کسی پر وارد کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا [illegible] کوئی جان نہیں مر سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اور اس کا اندازہ وقت مقرر کیا ہوا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ (پ ۷ ع ۱۴)

اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر غالب ہے وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے رسول اسکی جان قبض کرتے ہیں اور کمی نہیں کرتے

پس کوئی انسان کسی کو نہیں مار سکتا۔ ہاں اسباب موت جمع کر سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کا وقت آچکا ہوتا ہے۔ تو وہ مر جاتا ہے۔ ورنہ وہ اسباب بے اثر ہو جاتے ہیں۔

چونکہ یہود نے دعویٰ کیا۔ کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور سولی پر چڑھا کر مار دیا۔ اور یہ غلط تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کی تردید کی ہے۔ قتل کہتے ہیں القتل اخراج الروح عن البدن۔ یعنی بدن سے روح کے نکال لینے کو قتل کہتے ہیں۔ فرمایا انہوں نے اسباب قتل تو جمع کئے۔ مگر روح کو جسم سے نہ نکال سکے۔ اور اسی طرح صلیب کے متعلق آتا ہے۔ الصلب القتلة المعروفة۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نہ انہوں نے قتل کیا نہ صلیب پر چڑھا کر مارا۔ یہاں صلیب پر چڑھانے کی تردید نہیں۔ صلیب پر مارنے کی تردید ہے۔

کیا مسیح کی بجائے کوئی اور مارا گیا

اسی کے متعلق ایک اور بات بھی جایا کرتی ہے۔ کہ مسیح کو تو یہود نے نہیں مارا۔ البتہ مسیح کا ایک ہمشکل اسی وقت بنایا گیا۔ اور مسیح کی بجائے اس کو مارا گیا۔ اب ہم اس کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے (۱) اس شخص کا جو ذکر کیا جاتا ہے [illegible] مصنف [illegible] بتایا جاتا ہے۔ قرآن [illegible] جب [illegible] قرآن کریم کی [illegible] ہے۔ تو [illegible] بھی قرآن کریم [illegible] دوسری جانب [illegible] سے ایک بات [illegible]

(۲) اگر خدا نے مسیح کو بچانا تھا تو [illegible] کی کیا ضرورت تھی۔ کیا نعوذ باللہ یہ خوف تھا کہ یہود زمین آسمان پر کبھی نہ چڑھ جائیں۔ اور دنیا [illegible] کا اتفاق نہ کریں۔

(۳) یہ کہ اس شخص کو یعنی حلیہ بدل کر ایک دوسرے شخص کو مروانے میں کوئی حکمت نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ بعید ہے۔ کہ کسی لغو کام کو اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ۔ (پارہ سترہ ۲۴) کہ ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔

(۴) وہ کون شخص تھا۔ جس کو مسیح کا ہمشکل بنایا گیا اس میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ کوئی کسی کا نام بتلاتا ہے کوئی کسی کا۔ اگر یہ واقعہ ہے۔ تو اس میں زمین و آسمان کے فرق کی کیا ضرورت تھی۔

(۵) ایک یہ بھی سوال ہے۔ کہ کیا یہود سے خدا کو اتنی محبت تھی کہ ان کی خاطر خدا نے کسی اور کو مسیح کا ہمشکل بنا کر ان کو خوش کر دیا۔

(۶) یہ اعتراض ہے۔ کہ مسیح کو خدا نے بنی اسرائیل کی طرف رسول و نبی بنا کر بھیجا تھا۔ مگر مسیح کو خدا نے چھپا لیا۔ اور اس کی بجائے ایک اور شخص کو مسیح کا ہمشکل بنا کر سولی پر چڑھا دیا۔ تو جب وہ شخص مسیح کا ہی ہمشکل تھا۔ اور مسیح ان کے سامنے نہ تھا۔ تو یہودی کس طرح مجرم ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو ان کو نعوذ باللہ جھوٹا نبی جانتے تھے۔ وہ اپنے توراۃ کے معیار کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے انہوں نے دیکھا۔ کہ ہم جس کو مارتے ہیں۔ وہ مسیح بن مریم ہی ہے۔ اس کا غیر نہیں۔

جب وہ مسیح کا ہمشکل بنا۔ تو وہ اس کے علم کا بھی وارث ہوا۔ اور علم کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کہ حصول الافق مع مطابقة [illegible]۔ پس جب مسیح کا شخص اس پر آگیا تو اس کا دعویٰ بھی جھوٹا نہیں اور خدا تعالیٰ ان کو مجرم نہیں قرار دے سکتا۔

(۷) حضرت عیسیٰ خدا کے پیارے ہیں اور وہ شخص جس کو منافق یا مرتد یا دشمن مسیح کہا جاتا ہے۔ بہرحال ایک بدتر شخص ہوگا۔ اور ہونا چاہیئے۔ [illegible] ملعون شخص کو خدا کے پیارے مسیح کی شکل [illegible] کی کیا وجہ اور اس سے اس کو کیا سزا ملی۔ کیونکہ وہ خدا کے پیارے کا ہمشکل ہو گیا۔ نیز خدا جن پر غصہ ہوا کرتا ہے۔ ان کو اپنے پیاروں کی شکل نہیں دیا کرتا بلکہ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور لعنت فرماتا ہے۔ ان کی حالت کیا ہوتی ہے۔ فرمایا۔ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ (پارہ ششم ع ۱۳) کہ جن پر اللہ تعالیٰ غضب نازل کرتا ہے۔ ان کو سؤر بندر اور عبد الطاغوت بناتا ہے۔ پس چاہیئے تھا۔ کہ اس ملعون کو گدھا یا سؤر یا کتا یا اور کوئی ایسی ہی شکل بنا دیتا۔ نہ یہ کہ الٹا اپنے قاعدہ کے خلاف اپنے پیارے کی ہی شکل بنا دی۔ جو لوگ قائل ہیں۔ کہ خدا کسی کا حلیہ بدل کر دوسرے کا حلیہ اس کو دے دیتا ہے۔ ان کو اس بات میں غور کرنا چاہیئے۔

(۸) خدا تعالیٰ نے مسیح کو رسولاً الی بنی اسرائیل کہا ہے۔ اور ان کے متعلق مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ تین سال پہلے زمین پر رہے اور چالیس سال اور آکر رہیں گے کل ۷۳ سال بحیثیت نبی کے وہ زمین پر رہیں گے۔ اور انیس سو سال تو ان کو ابھی آسمان پر گئے ہوئے ہو گئے ہیں۔ اور ابھی نہیں معلوم کتنے وقت تک اور ان کو آسمان پر رہنا ہوگا۔ اس لئے چاہیئے تھا۔ کہ قرآن کریم میں ان کو بجائے رسولاً الی بنی اسرائیل کے رسولاً الی اهل السماء کہا جاتا۔

(۹) ایک اور بات ہے۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح کو تکلیف کے وقت خدا آسمان پر لے گیا۔ وہ خدا کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس سے ثبوت دیتے ہیں۔ کہ مسیح کو تمام دیگر انبیاء پر فضیلت حاصل تھی۔ کیونکہ تمام نبیوں پر مصیبت کے وقت آتے۔ مگر کسی کو آسمان پر نہ لے گیا۔ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا۔ خدا ان کو آسمان پر نہیں لے گیا۔ بلکہ آگ کو حکم دیا۔ کہ ٹھنڈی ہو جا۔ اسی طرح یہاں بھی چاہیئے تھا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ جب یہود نے چاہا۔ کہ مسیح کو صلیب پر مار دیں۔ خدا نے صلیب کو کہا۔ کہ اے صلیب میرے بندے مسیح کو مت نقصان پہنچا۔

پس مسیح کی بجائے کسی دوسرے کو صلیب پر چڑھانے سے خدا کی خدائی پر حرف آتا ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ باطل ہے۔

کیا حضرت مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا گیا

دوسری دلیل حیات مسیح کے بارے میں یہ دی جایا کرتی ہے۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے بل رفعه الله الیه۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ نے مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اس کے متعلق چند باتیں

گذارش ہے (۱) اس آیت میں لفظ آسمان نہیں ہے۔ یہ زائد لفظ کہاں سے آگیا ۔

(۲) عربی زبان میں "طرف" کے معنوں میں دو لفظ ہیں۔ (۱) الیٰ (۲) لقاء ۔

ان دونوں لفظوں میں فرق ہے۔ لفظ "لقاء" عام "طرف" کے معنوں میں آتا ہے اور لفظ "الیٰ" انتہا غایت کے لئے۔ جیسا کہ فرمایا ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پ ۲ ع ۷) پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔ کیا معنے کہ جب رات آجائے۔ تب روزے کو ختم کرو۔ پس اسی طرح یہاں بھی آیت بل رفعه الله اليه میں لفظ "الیٰ" وارد ہے۔ اور اس کا تقاضا ہے کہ مسیح عرش کے پاس پہنچیں۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ان کو چوتھے آسمان پر ہی بٹھایا جاتا ہے پھر قرآن کریم میں تو آیا ہے کہ وهو الله فى السموات فى الارض ۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے مسیح کو آسمان پر لیجانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیز جب کوئی مسلمان مرتا یا فوت ہوتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ انا لله وانا اليه راجعون کیا وہ مردہ اور ہم سب مع الجسم آسمان پر خدا کے پاس چلے جاتے ہیں۔

(۳) چاہیئے کہ مسیح کو آسمان پر لیجانے والے خدا کیلئے کوئی جہت مقرر کریں۔ اگر خدا کی جہت مقرر کرینگے۔ تو ان کو ماننا پڑے گا کہ خدا باقی دوسری طرفوں میں نہیں ہے ۔

(۴) یہاں اللہ کا اٹھانا ہے اور اٹھانا کئی قسم کا اور کئی قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ خدا کے اٹھانے کا کیا طریق ہے ۔ باپ بھی بیٹے کو اٹھاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ گود میں یا کندھے پر چڑھا لیتا ہے۔ اگر مسیح کو خدا نے گود یا کندھے پر اٹھایا ہے تو مسیح خدا کا بیٹا ہوا۔ اور عیسائی مذہب سچا ثابت ہوا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومنوں کا رفع کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ ۲۸ ع ۲) اللہ تعالیٰ مومنوں کو اٹھاتا ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں کہ خدا آسمان پر لے جاتا ہے۔ بلکہ یہ کہ ان کو اپنا قرب عطا کرتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں بل رفعه الله اليه کے۔

کہ یہود اپنے زعم میں چاہتے تھے۔ کہ وہ مسیح کو دربار الٰہی سے دھتکارا ہوا ثابت کریں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں وہ ہمارا درباری ہے۔ اور یہی مومنین مخلصین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

مندرجہ بالا تقریر ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کی ۱۰ بجے دن کے ہوئی۔

رات میں نے بتایا تھا۔ کہ اگر مسیح کی بجائے کوئی اور شخص سولی پر چڑھا کر مارا گیا تو کیا کیا اعتراض ہوتے ہیں۔ اور پھر چند باتیں رفع کے متعلق بھی بتائی تھیں۔ اب میں وہ باتیں بیان کرونگا۔ جو بعض غیر احمدی علماء کے نزدیک مسیح کی حیات کا زبردست ثبوت ہیں۔

حیات مسیح کے دلائل پر تنقید

مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ اگر مسیح کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ تو پھر خواہ وہ زندہ ہی اتر آئیں۔ یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ (پارہ ۷، ع ۵) کہ یاد کر اس وقت کو جب بنی اسرائیل کو میں نے تجھ سے روک دیا۔ جبکہ تو ان کے پاس بینات کے ساتھ آیا اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت صادق نہیں آسکتی جب تک کہ یہ نہ ہو کہ مسیح کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے اور وہ سولی سے بچائے جائیں۔ مگر یہ خیال مولوی ابراہیم کا قرآن کریم میں تدبر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جس طرح یہ لوگ توفی کا لفظ جہاں غیر مسیح کے لئے آئے تو قبض روح معنے لیتے ہیں اور جب مسیح کے لئے آئے۔ تو قبض روح والجسم لیتے ہیں۔ اسی طرح لفظ کف کا اوروں کیلئے بھی قرآن کریم میں آتا ہے۔ مگر وہاں یہ معنے نہیں لیتے جو مسیح کے لئے لیتے ہیں۔ چنانچہ یہی لفظ آنحضرت کے لئے اور مومنوں کیلئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے۔ سورہ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱) اور لوگوں کے ہاتھوں تم سے روکا تاکہ مومنوں کیلئے نشان ہو ۔

لیکن کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کو تکالیف برداشت کرنا نہیں پڑیں۔ نبی کریم نے زخم نہیں کھائے جب باوجود یہاں کف ایدی الناس کے یہ نظارہ موجود ہے۔ تو مسیح علیہ السلام کے لئے جو "کففت" کا لفظ ہے اس سے یہ کیسے نکل آیا کہ ان کو یہود نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ان لیکر بات ہے اور وہ یہ کہ وہ صلیب پر مارنا چاہتے تھے۔ خدا نے مارنے نہیں دیا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تو ان کے پاس آیا تب بینات کا۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کے لئے ان کو روک دیا تھا۔

مسیح کے آسمان پر جانے کی دوسری دلیل

مولوی ابراہیم نے اپنے لیکچر میں کہا کہ مسیح کی پیدائش چونکہ ہوا سے تھی اسلئے وہ آسمان پر اڑ گیا کہ ہوائی جسم اس کا تھا۔ مگر آدم تو ڈبل ہوائی ہونا چاہیئے۔ اس کا کیا جواب ہے۔ بلکہ آدم تو بقول ان کے آسمان سے نیچے آیا۔ چہ جائے کہ نیچے سے آسمان پر جاتا ۔

یہ غلط ہے کہ مسیح کی پیدائش ہوائی تھی۔ بلکہ جیسا کہ لفظ نفخ روح کا مسیح کے لئے ہے آدم اور بنی آدم کے لئے بھی ہے۔ چنانچہ بنی آدم کے لئے ہے کہ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ (پ ۲۱ ع ۱۴) پس چاہیئے تھا کہ آدم اور تمام بنی آدم بھی آسمان پر جاتے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ ہر انسانی قالب میں نفخ روح کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے۔

پھر جو لوگ نبی کریم کا جسمانی معراج مانتے ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ آپ کی پیدائش ماں اور باپ سے تھی۔ حضرت مسیح ماں سے تھی۔ اور بقول ابراہیم ہوائی نہ تھی۔ لیکن آپ مسیح سے بھی اوپر گئے۔ اسلئے ان کا قاعدہ کہاں رہا۔

لفظ رفع کے متعلق اعلان

میں نے رفع کے متعلق رات بعض باتیں بیان کی تھیں۔ مگر میں ایک اصول پیش کرتا ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توفی کے معنے جب اللہ فاعل اور ذی روح مفعول ہو۔ سوائے قبض روح کچھ اور ثابت کرنے والے کے لئے انعام مقرر کیا ہے اور کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا اسی طرح ہماری طرف سے اعلان ہے۔ کہ جب رفع کا فعل انسان کے لئے آئے اور خدا تعالیٰ فاعل ہو تو سوائے عزت دینے کے اور کوئی معنے نہیں۔ اگر کوئی اس کے خلاف دکھائے تو ہم انعام دینے کے لئے تیار ہیں ۔

تمام انبیاء کا ایمان لانا

اب میں وہ آیت لیتا ہوں جس سے عام مفسرین اور عام مولوی صاحبان حیات مسیح کا ثبوت نکالتے ہیں۔ اور وہ آیت اذ [illegible] من [illegible] الکتاب

لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح کی موت سے پہلے سب یہودی مسیح پر ایمان لائینگے۔ مگر یہود چونکہ اب تک ایمان نہیں لائے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مسیح ابھی فوت نہیں ہوئے

لیکن اس آیت کے ان معنوں پر چند اعتراض ہیں (۱) اس آیت میں مسیح کا کوئی نام نہیں۔ ضمیریں ہیں۔ جن کو جمع کیا گیا ہے۔ اور لیؤمنن بہ کی ضمیر کس طرف آتی ہے۔ اس میں بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض مسیح مراد لیتے ہیں۔ بعض قرآن کریم۔ بعض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعض خدا کی طرف پھیرتے ہیں۔ (۲) اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ فلا یؤمنون الا قلیلا نہیں ایمان لائینگے مگر تھوڑے۔ پس خدا کے اس فیصلہ کے ہوتے ہوئے کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسیح پر سب ایمان لے آئینگے۔

(۳) اگر یہود حضرت مسیح پر ایمان لائیں گے۔ تو یہ ایمان لانا ان کا نیکی ہے۔ لیکن اس تمام رکوع میں یہود کی بد اعمالیوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اور اس آیت کے آگے پیچھے بھی یہود کی بد اعمالیوں اور بدکاریوں کا ذکر ہے۔ یہ درمیان میں نیکی کیسے آگئی۔ اگر کہا جائے۔ کہ جو ان میں نیکی تھی۔ اگر اس کا ذکر کر دیا۔ تو کیا ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کی نیکیوں اور نیکوں کو لٰکن الراسخون فی العلم میں کیونکر اس فہرست کے بعد الگ ذکر کیا ہے۔

(۴) قرآن کریم تو کہتا ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کا وجود قیامت تک رہیگا۔ پھر جب وہ سب ایمان لے آئے۔ تو ان کا وجود کہاں رہا۔ (۵) اس کو واقعات رد کرتے ہیں۔ سب اہل کتاب ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ بہت سے مر گئے اور مر رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ جب یہودی مرنے لگتا ہے تو وہ فوراً پہلے سے مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کر لیتا ہے۔ مگر یہ بچوں کو خوش کرنے والی باتیں ہیں۔

(۶) دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی علماء ہونگے۔ ان کو مسیح قتل کرے گا۔ حالانکہ اس آیت کے ساتھیوں کے پیش کردہ معنوں کے رو سے ان کو بھی ایمان لا کر مرنا چاہیے تھا۔ لطیفہ ہے۔ مرنے کو کس کا دل چاہتا ہے۔ اسلئے یہود مسیح پر ایمان نہیں لائینگے۔ کہ جب تک ایمان نہ لائیں ان کے لئے موت نہیں (۷) مسیح ان کو ایمان نہیں لانے دینگے۔ کیونکہ وہ کہینگے۔ کہ جب تک تم ایمان نہ لاؤ گے میں زندہ رہونگا۔ اگر کہا جائے۔ کہ مسیح کے وقت کے یہود مراد ہیں۔ تو اس کی لفظ اجازت نہیں دیتے۔

صحیح مطلب

اب سوال ہوتا ہے کہ اس آیت کے معنے کیا ہیں۔ کیونکہ قرآن کا اصل مطلب ابھی یہ سو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ایمان دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جھوٹا ایمان ایک سچا۔ جھوٹا ایمان زندگی تک رہتا ہے۔ اور سچا ہمیشہ تک۔ اس بات کے ثبوت میں کہ ایمان جھوٹا بھی ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ ہو۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ (پارہ پنجم ع ۶) پس اس آیت کا یہ مطلب ہوا۔ کہ بنی اسرائیل اپنی زندگی بھر تو اپنے اس قول پر ایمان رکھینگے۔ کہ ہم نے مسیح کو مار دیا۔ مگر پھر ان کا یہ ایمان ختم ہو جائیگا۔ مسیح ان کے خلاف قیامت کو گواہی دیگا۔

یہاں تک ان دلائل پر بحث تھی جو حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے۔ اب ہم وفات مسیح کے دلائل کو لیتے ہیں۔ مسیح کی وفات قرآن کریم سے کئی طرح ثابت ہوتی ہے۔ (۱) تو مسیح علیہ السلام کے منہ سے ان کی وفات کا اقرار کرایا گیا۔ (۲) اگر وہ رسول ہیں تو ان کی بحیثیت رسول کے وفات ثابت کی ہے (۳) اگر وہ انسان ہیں۔ تو ان کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ (۴) اگر وہ مسیحیوں کے خدا ہیں تو ان کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح کا اپنی موت کے متعلق اقرار

(۱) پہلے مسیح کا اقرار ملاحظہ ہو۔ سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں مسیح کا سوال و جواب درج ہے۔ جو خواہ قرآن کے نزول سے پہلے ہو چکا یا قیامت کو ہو۔ حضرت مسیح سے سوال ہے۔ کہ کیا تم نے لوگوں کو اپنی خدائی کا سبق دیا ہے۔ وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ما قلت لهم الا ما امرتنی به ... فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔ میں نے ان کو سوائے آپ کے حکم کے کچھ نہیں کہا۔ جب تک میں ان میں رہا۔ ان کا نگہبان تھا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو ہی نگہبان تھا۔

حضرت مسیح کہتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کا ان کو خدا ماننا انکی وفات کے بعد کا واقعہ ہے۔ اگر عیسائی بگڑ چکے ہیں۔ تو وفات مسیح ثابت اگر نہیں تو مسیح زندہ ہیں۔

حضرت مسیح کا بحیثیت نبی وفات پانا

(۲) ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یہی الفاظ مسیح کیلئے بھی ہیں۔ [illegible] مسیح سے پہلے نبیوں کی وفات کا ذکر ہے۔ اور ان میں آنحضرت سے پہلے نبی ہیں۔ لہذا اس آیت کی رو سے مسیح وفات یافتہ ہیں۔

حضرت مسیح کا بحیثیت معبود وفات پانا

(۳) اگر مسیح کو معبود من دون اللہ کا درجہ دیا جائے۔ تو بھی ان کی وفات ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّہُمْ یُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (پارہ ۱۴ ع ۸) جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کب مبعوث کئے جائینگے۔

اگر مسیح خدا کے سوا معبود بنائے گئے ہیں جیسا کہ واقعہ ہے کہ بنائے گئے ہیں۔ تو قرآن میں ان کی موت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کا بحیثیت عام انسان وفات پانا

(۴) اگر وہ صرف انسان ہوں تو ان کے لئے یہ قانون ہے۔ فیها تحیون وفیها تموتون ومنها تخرجون کہ زندگی موت اور بعث بعد الموت سب انسانوں کا زمین سے ہوگا۔

اب سوال ہو کہ کیا مسیح یہاں آسکتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ نہیں کیونکہ دو ہی باتیں فیصلہ طلب ہیں۔ (۱) کیا وہ اپنے سابقہ درجہ سے ترقی کر کے آئینگے (۲) یا تنزل کر کے۔ اگر ترقی کر کے آئینگے تو رسول کریم سے بڑھ جائینگے اور رسول کریم کی بجائے وہ قیامت تک کیلئے نبی ہونگے اور نبی کریم کی خصوصیت کو توڑنے والے ہونگے جو یہ ہے کہ آپ تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ سے پہلے یہ شان کسی نبی کو نہیں ملی۔ دوسرا اگر تنزل کر کے آئیں تو بغیر قصور کے ان کو اپنے سابقہ عہدہ سے معزول کیا جائیگا۔ تیسرے یہ کہ موجودہ حالت میں آئیں تو وہ رسول بنی اسرائیل کے ہیں کتاب ان کی انجیل ہے اس صورت میں آئیں تو بعد قرآن کے ایک ایسی کتاب پر عمل ہے۔ اور [illegible]

یدفن معی فی قبری کا مطلب

مولوی ابراہیم نے ایک حدیث بھی پیش کی ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح یدفن معی فی قبری [illegible] کہ میرے مقبرہ میں حضرت عیسیٰ دفن ہونگے

لیکن یہ [illegible] سوال ہے۔ اول تو اس حدیث کی [illegible] [illegible] یہ بتاتا ہوں کہ [illegible] قبر [illegible] اور [illegible] قبر [illegible] اور پھر اس کے اندر حضرت عیسیٰ کو [illegible] [illegible] [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے	عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا	اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی ✕ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۷۶، ۷۷	مورخہ ۱۱/۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء	دو شنبہ و پنجشنبہ	مطابق ۲/۵ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

[illegible] اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

فہرست

مدینۃ المسیح ۔ اخبار
حضرت خلیفۃ المسیح کی غیر احمدیوں کے جنازہ کے متعلق تقریر
خطبہ جمعہ ازالہ سلسلہ احمدیہ کے
اشتہارات ۱۶

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے۔ ۹ اپریل کو حضور کو بخار رہا۔ اللہ تعالیٰ شفا کامل بخشے۔

۶ و ۷ اپریل کی درمیانی شب میں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان میں چوروں نے نقب لگایا اور قریباً تمام کپڑوں کے ٹرنک خالی کر گئے۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے۔

اسی رات ڈاکٹر نور بخش صاحب کے مکان کی قفل شکنی بھی ہوئی۔ روپیوں کی صندوقچی چور لے گئے۔ جس میں ساڑھے ایک سو روپیہ تھے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

مولوی علی احمد صاحب ایم اے بھاگلپوری حسب الحکم امام وارد دارالامان ہو گئے ہیں۔ عنقریب آپ ایک لمبے سفر تبلیغ پر روانہ ہوں گے۔

اخبار احمدیہ

ہمارا ایک اور مبلغ لنڈن میں

تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی نوشہرہ بغرض تبلیغ بخیریت لنڈن میں پہونچ گئے ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔

ہمارا مبلغ کلکتہ میں

مولوی محفوظ الحق صاحب علمی (مولوی فاضل) کا خط آیا ہے۔ کہ وہ ۵ مارچ کو کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب کا دورہ

حضرت میر صاحب موصوف مع بابا محمد حسن واعظ [illegible] سے ہوتے ہوئے ضلع منٹگمری و ضلع ملتان و ضلع ڈیرہ غازی خان میں حضرت امام کے ارشاد کے ماتحت دورہ میں مصروف ہیں ان اضلاع کی انجمنوں کو آپ کے مفوضہ کام میں مدد کرنی چاہیئے۔

افریقہ میں نیر

احباب منتظر رہیں۔ اگلے پرچہ میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا پہلا خط افریقہ سے درج ہوگا جو اپنے اندر بہت سی خوشخبریاں رکھتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ادنیٰ ذاتوں میں تبلیغ

کیلئے ایک اور مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگی خدمت اسلام کی خاطر وقف کرے۔ اور تمام ادنیٰ اقوام کو صراط مستقیم کی طرف لانے کی کوشش کرے۔ گذارہ کیلئے مبلغ دس روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ سفر خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں بنام ناظر تالیف و اشاعت آویں۔

۲۱ مارچ کا الفضل

بعض احباب ۲۱ مارچ کا الفضل طلب کرتے ہیں حالانکہ وہ شائع نہیں ہوا۔ البتہ ۲۲ مارچ کو الفضل نکلا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ صرف یہ دیکھا کریں کہ نمبر مسلسل ہے یا نہیں۔ بجائے تاریخ کے نمبر کے لحاظ سے اخبار طلب فرمایا کریں۔ مینیجر

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۸/۲۸ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
کی
غیر احمدیوں کے جلسہ کے متعلق
پُرشوکت و جلال تقریر

یہ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۱ و ۲۲ مارچ کی درمیانی شب کو ۹ بجے سے قریباً گیارہ بجے تک مکرمی صاحبزادہ مرزا نظام الدین صاحب متوفی کے مکان کے صحن میں فرمائی۔ جو حضور کے ملاحظہ کے بعد شائع کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تمہید میں آج آپ لوگوں کے سامنے پہلے تو وہ اسباب بیان کرونگا۔ جن کی وجہ سے وہ انتظام کرنا پڑا ہے جو خلاف معمول یہاں نظر آرہا ہے۔ اس کے بعد ان لیکچروں کے متعلق کچھ بیان کرونگا جو ان دنوں میں غیر احمدیوں کے یہاں ہوئے۔ اور پھر وہ باتیں بتاؤنگا۔ جو صداقت کا نشان ہوتی ہیں۔

ہم نے حفاظت کے لئے یہ سامان کیوں کئے قادیان دارالامان ہے۔ لیکن یہاں ایسا انتظام تھا۔ جو فوجی انتظام کے مشابہ تھا۔ ہم میں سے ہر ایک کسی خاص کام پر مقرر تھا۔ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کاموں پر مقرر تھے۔ جو اپنے متعلقہ کام [illegible] سے [illegible] مقبروں اور [illegible] بیٹھے [illegible] کی گورنمنٹ کے ماتحت جو ایک بااَمن گورنمنٹ ہے اس انتظام پر بعض لوگوں کو تعجب ہوتا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ جو لوگ آئے ہیں کسی کام پر لگائے گئے۔ ان کو خیال ہو کہ کیا وجہ تھی۔ جس کے باعث ہمیں یہ انتظام کرنا پڑا۔ اور یہ ضرورت کیوں پیش آئی۔ قادیان میں پہلے بھی جلسے ہوئے۔ آریوں کے جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ سکھوں کے جلسے بھی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ غیر احمدیوں کا جلسہ بھی پیچھے دو تین سال ہوتے رہے۔ ہوا تھا۔ اور ان کے علماء آتے رہتے ہیں اور وعظ کرتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں مولوی نور احمد صاحب ساکن لکھو کے یہاں آئے۔ ان کے ساتھ ہمارے بعض دوستوں کا برسر بازار مباحثہ بھی ہوا تھا۔ پیچھے جو باقاعدہ جلسہ غیر احمدیوں کا ہوا تھا۔ اس میں ان کے اور مولویوں کے علاوہ مولوی ثناءاللہ بھی آئے تھے۔ مگر ان مواقع میں سے ہم نے کسی موقعہ پر کوئی ایسا انتظام نہیں کیا تھا۔ پھر اس دفعہ کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ یہ انتظام کیا گیا۔

ہمارے دشمنوں کے ناپاک ارادے اس لئے یاد رکھو کہ ہم یہ کرتے۔ مگر ہماری آنکھوں نے بعض خاص باتیں دیکھیں اور ہمارے کانوں نے سنیں۔ اس لئے ہمیں حفاظتی انتظام کرنا پڑا۔ ہم جو مہینے سے ان کے جلسہ کے متعلق سن رہے تھے۔ مگر ہمیں اس کے متعلق کچھ خیال نہ تھا۔ نہ ہم نے اس کے لئے باہر اپنے آدمیوں کو اطلاع دی تھی۔ نہ ہمیں کسی تدبیر کا خیال تھا۔ لیکن چند ہی دن ہوئے جبکہ مجھے ایک ایکشن کی شہادت کے لئے لاہور جانا پڑا تو ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایک دوست نے بتایا۔ کہ لاہور کے تمام بڑے بازاروں میں قریباً ہر دس بیس گز کے فاصلہ پر ایک بڑا اشتہار چسپاں ہے۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ۔

"قادیانی جماعت کے کافر السامعین کے خلاف مذہبی مسائل کا تصفیہ اور اختلاف کا سدباب کرنے کے لئے علماء ہند کا ایک عظیم الشان جلسہ" ہوگا۔ (اشتہار بعنوان جمعیۃ العلماء اور مرزائی جماعت قادیانی")

اسی وقت ایک دوست نے ایک اخبار کا کٹنگ دکھایا۔ جس میں لکھا تھا کہ خلافت کے بارے میں چونکہ احمدی لوگ عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے اقوال و افعال کا سدباب کرنے کے لئے علماء قادیان جائینگے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کی مدد کریں۔ (پیسہ اخبار)

اب یہ ظاہر ہے کہ افعال کا سدباب دلائل سے نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ شبہات کا جواب دلائل ہوتی ہیں۔ اور افعال کا افعال سے ہی۔ افعال کے سدباب کی نیت سے جو قوم چلی تھی۔ اس کی غرض فتنہ کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ اور یہ جلسہ ہندوستان کے مسلمانوں کا قادیان میں جمع ہوکر علماء کی مدد کرنے سے سوائے اسکے اور کیا مطلب ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی فتنہ اٹھایا جائیگا۔ اگر علماء نے محض مسائل بیان کرنے تھے۔ تو ہندوستان کے عوام ان کی کیا مدد کر سکتے تھے۔ ہاں جب علماء کی نیت فتنہ ڈلوانے کی تھی۔ اس وقت ضرورت تھی۔ کہ لوگ ان کی مدد کرتے۔

امرتسر میں مولویوں کی حرکتیں ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ان کی نیت اچھی نہ تھی۔ ساتھ ہی جبکہ ہم ان علماء کہلانے والوں میں سے بعض کی وہ حرکتیں دیکھ چکے تھے۔ جو پچھلے سال امرتسر میں ہمارے لیکچر کے دوران میں انہوں نے کی تھیں۔ تو ہمارے دلوں میں ان پر حسن ظنی کرنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہتی تھی۔ امرتسر میں جو کچھ ان لوگوں نے کیا۔ جن لوگوں نے اسکو دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس طرح بعض مولوی کہلانے والوں نے عقلمند علماء کی سی حرکتیں کیں۔ کس طرح وہ اچھلتے تھے اور آگے پیچھے کودتے پھرتے تھے۔ اور صفحہ صفحہ سطر سطر اور مطبع مطبع پوچھتے تھے۔ اس وقت پولیس والے ان کو سمجھاتے تھے۔ مجسٹریٹ ان کو روکتے تھے۔ مگر وہ نہیں رکتے تھے۔ حالانکہ صفحہ سطر کی بحث تب ہوتی۔ جب کوئی ایسی کتاب ہوتی جسے وہ نہ جانتے تھے یا کوئی غیر معروف حوالہ ہوتا۔ بلکہ ایک ایسی کتاب جس کو ہم خود نہ جانتے تھے۔ اور جو درسوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اسکے متعلق اس قسم کا مطالبہ پھر لیکچر کے دوران میں نہایت ہی تہذیب سے گری ہوئی بات تھی۔ اگر وہ لوگ اس حدیث کے وجود ہی کے منکر ہوتے۔ تب بھی ان کا سوال حق بجانب ہوتا۔ مگر وہ لوگ یہ جانتے ہوئے کہ ایسی حدیث موجود ہے یہ شور مچانا ان کی گری ہوئی حالت کا شاہد تھا۔ اس نظارہ کے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ کبھی وہ کرسی پر چڑھ بیٹھتے تھے۔ کبھی نیچے اترتے تھے۔ اور شور کرتے تھے کہ ہمارا خون ہو جائیگا۔ تب ہم بولنے دینگے۔ اور وہ چند

[illegible] اسوقت [illegible] ہندو [illegible]

[illegible]

[illegible] تھا کہ [illegible] وہ سلوک کریں [illegible] ہوگا۔ بلکہ [illegible] اگر [illegible]

مقدس مقامات کے بارہ میں لکھ دیا تھا کہ قادیان میں ہمارے مقدس مقامات ہیں۔ اور ہمارے لئے قادیان کے بعض مقامات ویسے ہی مقدس ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نزدیک اور دوسرے انبیاء کے ماننے والے لوگوں کے نزدیک ان انبیاء کے مقامات مقدس ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ان مقامات کے خلاف کوشش کریگا۔ اور کوئی فتنہ برپا کرنے کی سعی کریگا۔ تو ہم پہلے ظاہر کر دینگے۔ تب وہ ان مقامات کی طرف قدم بڑھا سکیگا۔ افسروں نے تسلیم کیا تھا کہ قانوناً جو شخص فتنہ کھڑا کرتا ہے۔ وہی مجرم ہے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ ایک فریق نے دوسرے کے حملے سے بچنے کے لئے مقابلہ کیا تھا۔ تو وہ قابل سزا نہیں۔ اور حکام نے فتنہ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

ہماری فکر و تشویش غرض ہم نے قبل از وقت حکام کو بھی اطلاع دے دی۔ اور خود بھی اپنا انتظام کیا۔ اور ہم نے قادیان کے وہ حصے مخصوص کر کے جن میں ہم [illegible] آبادی [illegible] صرف وہ گھر [illegible] کے ہیں [illegible] مقامات پر [illegible] اور اپنے پہرے [illegible]

[illegible]

کہا جاتا ہے ہم بزدل ہیں [illegible] ان لوگوں نے ہم پر بزدلی کا الزام لگایا ہے [illegible] بزدل کہیں گے۔ مگر ان کو [illegible] کہنا چاہتا ہوں کہ اگر [illegible] ہمارا اصول معلوم کر سکا اپنی حفاظت کے لئے پولیس [illegible] اور اپنی جان دینے کے لئے تیار رہنے کا ہی نام ہے۔ تو ہم بزدل ہیں۔ لیکن وہ اس کا کیا نام رکھیں گے کہ [illegible] انہوں نے ہمارے مقدس [illegible] کے شہر [illegible] کی [illegible] وہ ثابت کر دیں [illegible]

ہم نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں۔ ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا ہم کسی پر زبانی حملہ بھی نہیں کرتے۔ بلکہ اگر ہمیں کوئی گالیاں دے تو صبر کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے مقدس مقام پر اور ہمارے مقدس مقاموں پر کوئی حملہ کرنا چاہے۔ اور ہم صبر کر کے بیٹھ جائیں۔ یا اسوقت خود حفاظتی کی تیاری کریں۔ جب دشمن کا حملہ ہو ہی جائے۔ ایسی صورت میں ہم پر شریعت۔ اخلاق اور قانون فرض کرتے ہیں کہ حفاظت کریں۔ اگر ہم ایسے وقت میں خاموش رہیں تو ہم مومن نہیں فاسق ہونگے۔

مخالفوں کا حضرت مسیح موعود کی قبر مبارک کھودنے کا ناپاک ارادہ بہرحال اگر یہ خبریں جو ہمیں ملیں محض افواہیں ہوں جو دشمنوں نے ہمیں ڈرانے کے لئے مشہور کی ہیں (جو بات کسی طرح واقعہ نہیں ہے) تو بھی ہمارا کوئی نقصان اس انتظام سے نہیں ہوا۔ ہمیں [illegible] اس کام کی مشق ہو گئی۔ اگرچہ ہمارے پاس کافی وجوہ ہیں کہ دشمن کا ارادہ بد تھا۔ ان کے اشتہار اس امر کے شاہد تھے۔ مختلف مقامات سے [illegible] اطلاعات آ رہی تھیں۔ پٹیالہ۔ لدھیانہ [illegible] دیہات میں چرچا [illegible] اور دیکھینگے [illegible] تھے [illegible] ہم کو ستی سے [illegible] لوگوں کو [illegible] ان سے دنیا میں گمراہی پھیلتی ہے۔ لاش کو مٹی کے کھانے کے اعتراض کا جواب تو میں [illegible] میں بتاؤں گا کہ یہ اعتراض فضول ہے۔ مگر ہم کو ایسی خبریں پندرہ سولہ جگہوں سے پہنچیں۔ اسلئے ہم نے اپنے پہرے کا بندوبست کیا۔ اگر یہ لوگ کہیں کہ ہم نے جان بچائی۔ اور گھروں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ تو یہ ان کی عقل کی کوتاہی ہے۔ کیونکہ ہمیں جان کی پرواہ نہیں۔ اور یہ جو کچھ تھا یہ اسلئے تھا کہ ہم اپنی جان کو ان چیزوں کی حفاظت کے مقابلہ میں کچھ نہیں سمجھتے۔

قادیان کی حفاظت کیلئے [illegible] مجھے بزدلی سے طبعاً نفرت ہے۔ میں نے پچھلے سال جب امرتسر میں لیکچر دیا۔ اور [illegible]

[illegible]

بعض دوستوں نے گھبرا کر مجھے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں۔ اور لیکچر نہ دیں۔ تو میں نے ان کو جھڑک دیا کہ کیا تم مجھے بزدل جانتے ہو۔ یہ شور ہوتے ہیں۔ میں لیکچر ختم کر کے بیٹھوں گا۔ ہمارے مخالفوں کی واقعہ میں بھی غلطی تھی۔ پس ہمیں جان کی پرواہ نہیں۔ بلکہ قادیان ہمارا مقدس مقام اور اس کی تقدیر ایسی ہی ہے۔ جیسے دوسروں کے مقدس مقاموں کی۔ پس ہم یہ پسند کرینگے کہ ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کو کاٹ کاٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔ مگر ہم اس امر کو ہرگز پسند نہ کرینگے۔ کہ ان مقامات کی بے حرمتی کی جائے۔ پس اب دشمن تو بظاہر ہم پہنچے۔ مگر اس کا دل رو رہا ہے کہ وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہا۔

رعایت اسباب بعض دوستوں نے ذکر کیا ہے کہ جب میں امرتسر میں لیکچر دے رہے تھے۔ تو کسی مولوی نے کہا تھا کہ ہائے افسوس وہ لیکچر دیکر یہاں سے زندہ واپس چلا گیا۔ تو ہم خدا کے فضل سے وہاں بھی ان کے شر سے محفوظ رہے۔ اور یہاں سے

بھی یہ ذلت کے ساتھ واپس ہوئے۔ اور خدا نے ہمیں محفوظ رکھا ان کا فعل اصحاب فیل کے مطابق تھا۔ خدا مومن کا محافظ ہوتا ہے۔ مگر اسباب کی رعایت ضروری ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے متعلق بھی ایک خاص قسم کی افواہیں مشہور ہوئی تھیں۔ تو مسلمانوں نے فوراً اس کی حفاظت کا سامان کر لیا تھا۔ پس گو مومن مقامات کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کا نزول بندوں کی اپنی کوشش پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ سوائے ان مقامات کے کہ جن کی حفاظت کا انہوں نے خاص طور پر وعدہ فرمایا ہو۔ پس گو اگر ہم کوشش نہ کرتے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ خود حفاظت کا سامان کرتا۔ مگر ہمارا فرض بھی تھا کہ ہم اپنے ایمان کا ثبوت دیتے۔ پس خوب یاد رکھو۔ مومن بہت ہوشیار ہوتا ہے۔ اور وہ فوراً احتیاط کی راہ اختیار کر لیتا ہے ؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں افواہ کی بنا پر حفاظت۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اطلاع ملی تھی کہ مدینہ کے دو سو میل کے فاصلہ پر ایک عیسائی حکومت تھی۔ اس کا ارادہ ہے۔ کہ مدینہ پر حملہ کرے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس حکومت نے کبھی بھی مدینہ پر حملہ نہیں کیا۔ لیکن اس خبر کی بنا پر صحابہ خاص طور پر تیار رہتے تھے۔ بلکہ ایک دفعہ معمولی سے شور پر تمام صحابہ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور کوئی کدھر کو چل دیا اور کوئی ادھر کو۔ کچھ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی جو مسجد میں آ گئے۔

خود حفاظتی مومن کا فرض ہے۔

پس گو مومن فتنہ سے بچتا ہے۔ اور خود کوئی ایسا موقعہ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ جس سے وہ فتنہ کرے یا کسی پر حملہ کرے لیکن جب کوئی اس پر حملہ آور ہو۔ تو وہ شریعت اخلاق اور قانون کی طرف سے مجاز ہے۔ کہ اس حملہ کے دفاع کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ بلکہ بعض اوقات اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو وہ ایمان سے باہر ہو جائیگا۔

ہم ہر ممکن طریق سے امن کے قیام کے حامی ہیں

پس ہم نے جو کچھ کیا۔ ان حالات کے ماتحت کیا۔ میں نے اسلئے بتایا ہے۔ کہ کسی کو حیرت نہ ہو۔ کہ یہ کیا انتظام تھا۔ وہ ہم سے دیکھیں فساد کیا۔ فساد کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے۔ یہاں ہر قوم کا جلسہ ہوتا ہے۔ مگر کبھی کوئی فساد نہیں ہوا۔ حالانکہ ابھی پچھلے دنوں میں آریوں کا جلسہ ہوا۔ اور ان کے بعض لیکچراروں نے اسلام پر حملہ کیا اور گالیاں دیں۔ اور ہمارے بعض لوگوں نے بھی سُنا۔ مگر وہ خاموش رہے۔ حالانکہ میں نے ان کو کہا کہ یہ درست نہیں کہ جہاں کوئی گالیاں دے۔ ہم اس کی گالیاں سنتے رہیں۔ بہتر ہوتا کہ وہ وہاں سے آ جاتے۔ یہ ہماری ہی جماعت ہے جو گالیاں سُننے کے باوجود صبر سے کام لیتی ہے۔ ورنہ اگر باہر ایسا واقعہ ہوتا۔ تو کشتوں کے پشتے لگ جاتے۔

ہم دین کے لئے جان دینے سے پرہیز نہیں کرتے

ابھی ہمارے چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹر لاہور سے آ رہے تھے۔ تو ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان جا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ نہ جائیں۔ وہاں فساد ہوگا۔ چودھری صاحب نے جواب دیا کہ ہماری جماعت فساد نہیں کریگی۔ اُسنے کہا۔ کون روکیگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا خلیفہ ہے جو فساد کو روک دیگا۔

ہمارے مخالفوں کو معلوم نہیں۔ کہ اگر ہم دین کے لئے جان دینے کو کہیں۔ تو ہماری جماعت کے لوگوں کو جان دینے سے بھی عذر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ محض ظنی بات نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ برطانیہ کی کابل سے جنگ ہوئی۔ ہمارے نزدیک چونکہ برطانیہ حق پر تھی۔ اور اسوقت تک کابل کی حکومت ہمارے مذہب کو جبراً مٹانا چاہتی تھی۔ اسلئے ہمارا برطانیہ کی مدد کرنا مذہبی فرض تھا۔ میں نے اپنی جماعت میں اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے اعلان کیا۔ اور باوجود اسکے کہ ہمارے بہت سے لوگ جرمن کی جنگ کے وقت بھرتی ہو چکے تھے۔ پھر بھی ایک قلیل عرصہ میں پندرہ سو درخواستیں آ گئیں ؎

پس ان لوگوں نے گالیوں کو سُنا۔ اور برداشت کیا۔ کیونکہ میرا حکم تھا کہ فساد سے بچو۔ ورنہ بعض ہمارے ایسے تھے۔ جو گھنٹے بیٹھے روزانہ واقعات سُنکر جوش میں آ رہے تھے۔ ان کو فساد سے روکنے والی بات محض شریعت اور میرا حکم تھا

ہم نے اپنی حفاظت کا سامان خود کیا

اگر ہمارے آدمی ان کے جلسہ میں چلے جاتے۔ اور ان کی بد زبانی سُنتے۔ اور ان کی طرف سے فساد ہوتا۔ تو ہمارے حق میں بھی یہ کوئی گواہی نہ دیتی تھی۔ عدالت ہمارے لوگوں کو ہی مجرم ٹھہراتی۔ کیونکہ یہ قوم ہماری دشمن ہے۔ دنیا تو منافقت چاہتی ہے۔ اور ہم میں منافقت نہیں۔ اگر فساد ہوتا تو سوائے خدا کے کوئی ہمارا گواہ نہ ہوتا۔ اور گورنمنٹ کے حکام ہم کو ہی الزام دیتے۔ پس یہ ہماری احتیاط کا نتیجہ تھا کہ دشمن اپنے جس ارادہ سے آیا تھا۔ وہ اس کو اپنے ساتھ ہی لے گیا۔ اور کوئی کسی قسم کا فساد نہیں ہوا۔ فساد کے نہ ہونے اور دشمن کے اپنے ارادوں میں ناکام رہنے میں گو گورنمنٹ کے حکام کی موجودگی کا بھی دخل تھا۔ مگر انہوں نے عملی طور پر اس کام میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور انہیں روک زیادہ تر ہماری احتیاط ہی تھی۔ اور اسی طرح ہمارا یہ حکم کہ ہمارے آدمی بلا اجازت جلسہ میں نہ جاویں ؎

ان کو ہم پر غصہ ترکوں کی خلافت کے باعث ہے

اب سوال ہوتا ہے کہ ان کو ہم پر خفگی کی وجہ کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے اشتہارات میں بھی ظاہر کیا ہے۔ ان کو ہم سے خلافت کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم ان کی خلافت کے بارے میں مدد نہیں کرتے۔ مگر ان کا یہ اعتراض کم فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ کسی کو مجبور کرنا کہ وہ ان کا ہم خیال ہو جائے۔ ایک بہت ہی بُرا اور گندہ فعل ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ترکوں کے بادشاہ خلیفہ رسول اللہ ہیں۔ اور برخلاف اس کے ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ مسلمان خراب ہو گئے۔ ان کی اصلاح کے لئے حضور رسول اللہ کا ایک غلام مسیح اور مہدی بنا کر مبعوث کیا گیا۔ اب خلیفہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو مسیح موعود کا غلام ہو۔

پس وہ ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں جو ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ اگر ہم ان کی خاطر اپنے مذہب کو چھپا کر سلطان ترکی کی خلافت کے مسئلہ میں ان کے ہم خیال ہونے کا اظہار کریں۔ تو ہم منافق ہونگے۔ اور منافقوں کو اپنے ساتھ ملا کر ان کو کیا نفع ہوگا۔ بلکہ ہمارا ملنا ان کے لئے مضر ہوگا۔ کیونکہ اگر ہم ان کے ساتھ اس مسئلہ میں مل جائیں۔ تو ہندوستان میں منافقت بڑھ جاتی۔ اور اس [illegible]

پہلے ہی تمام چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ اور ضرورت ہے کہ [illegible] تفرقے سے اور صداقت کو قائم کیا جائے۔ ان لوگوں کا بھی اتفاق اختیار کرنے پر مجبور کرنا اچھے ثمرات نہیں پیدا کر سکتا تھا۔ ہم سلطان ترکی کو خلیفہ نہیں مان سکتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک خلیفہ (وہی) ہو سکتا ہے۔ جو مسیح موعود کا متبع اور جانشین ہو۔

باوجود بے تعلق ہونے کے ہم نے ترکوں کیلئے کیا کیا

وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ان کے شورشوں پھیلانے میں کیوں شریک نہیں ہوتے۔ لیکن جب ہمارے نزدیک شورشوں میں حصہ لینا مذہباً ناجائز ہے تو ہم کیوں اپنے مسلک اور اپنے مذہب کو چھوڑیں۔ ہاں ہم نے باوجود بے تعلق اور علیحدہ رہنے کے پھر بھی معاہدہ ترکی کے بارے میں اتحادیوں سے جو غلطیاں ہوئی تھیں۔ ان سب کے متعلق گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ ان کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ان مشوروں کے مطابق ایک حد تک تھریس اور سمرنا کے معاملہ میں پچھلے معاہدہ میں اصلاح بھی کی گئی ہے۔

ہمارا عربوں کی آزادی کے متعلق مشورہ۔

ہم نے عربوں کے معاملہ میں لکھا کہ وہ غیر قوم اور غیر زبان رکھتے ہیں۔ وہ آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ ملک کو ترکوں کے ماتحت رکھا جائے نہ اتحادی ان کو زیر ماتحت رکھیں۔ بوجہ اس کے کہ لوگ اپنے لئے تو یہ قاعدہ بناتے ہیں۔ کہ انگریزی سلطنت سے آزاد ہوں مگر ان کو یہ بات پسند نہیں۔ کہ عرب بھی آزاد ہوں۔ گویا جو چیز یہ خود ناپسند کرتے ہیں۔ عربوں کو اس کے پسند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پس ہمارے مطالبات کی صحت کا انکار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسکو تسلیم کر کے موجودہ وقت میں جو اصلاح کی گئی۔ اس کو منظور رکھا گیا۔ مگر جو کچھ یہ خلافتی لوگ مطالبہ کرتے تھے۔ وہ پورا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ درست نہ تھا۔

ہماری ترکوں کے لئے عملی کوششیں۔

پس ہم سے جس قدر ہو سکتا تھا ہم نے کیا۔ رسالے ہم نے لکھ کر شائع کئے۔ چٹھیاں ہم نے گورنمنٹ کو لکھیں۔ اور جو غلطیاں ہم نے گورنمنٹ کو بتائیں۔ گورنمنٹ نے خوشی سے ان میں سے بعض کو تسلیم کیا۔ اور ان کی اصلاح کے متعلق کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ ہم نے خود ایک مبلغ کو ترکی کے مرکز میں بھیجا۔ ہم نے [illegible] کو بھی لکھا [illegible] اپنے مبلغین کو ترکوں سے ہمدردی اور انصاف کرنے کے متعلق تحریک کرنے کے لئے ہدایت کی۔ امریکہ میں اپنا مبلغ بھیجا کہ علاوہ تبلیغ اسلام کے ترکوں کے متعلق جو غلط فہمیاں ان لوگوں میں مشہور ہیں۔ ان کو دور کرے۔ چنانچہ وہ وہاں علاوہ تبلیغ اسلام کے یہ کام بھی کر رہا ہے۔ اور کئی اخبارات میں ترکوں کی تائید میں آرٹیکل لکھے گئے ہیں۔

غرض ہماری طرف سے باوجود ترکوں سے بے تعلق ہونے کے محض اسلام کے نام میں شرکت رکھنے کے باعث ان کی [illegible] ہو چکی ہے۔ مگر ترکوں نے ہمارے لئے کیا کیا۔ جب ہمارے بعض آدمی ان کے علاقے میں گئے تو ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ تو یہ لوگ کس قدر ناشکر گذار ہیں کہ باوجود اس قدر کوشش کے پھر ہمارے خلاف ایسے ایسے منصوبے کرتے اور اس قدر بد ارادوں کے ساتھ اٹھتے ہیں۔

ہمارے مخالفوں کا بے اصولا پن

ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی خاطر گورنمنٹ سے بگاڑ لیں اور عدم تعاون کریں مگر یہ [illegible] عدم تعاون جو ساری دنیا کو عدم تعاون کیلئے مجبور کرتا اور ہمارے خلاف اسقدر جوش میں اندھے ہو جاتے ہیں کہ ہم عدم تعاون نہیں کرتے۔ خود اس قسم کے ارادوں کے ساتھ تعاون کے باوجود اپنے جلسہ میں جب سرکاری مجسٹریٹ اور پولیس کو دیکھتے ہیں تو ان کی تعریف کرتے کرتے ان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔ ہم عدم تعاون کو خلاف اسلام خیال کرتے ہیں۔ اسلئے ہم پولیس وغیرہ سے اگر مدد لیں۔ تو ہمارے مذہب کی رو سے ناجائز نہیں۔ مگر یہ جو عدم تعاون کے قائل ہیں ان کا تو فرض تھا کہ مجسٹریٹ اور پولیس کو اپنے جلسہ میں قدم نہ رکھنے دیتے اور کہتے کہ جاؤ ہم اپنا انتظام آپ کرینگے۔ یہاں تو عدم تعاون پر یہ زور اور جلسہ میں ان کی تعریف اور خوشامد کی جائے۔ حالانکہ ان سے تعاون ان کی شریعت کے رو سے حرام ہے۔ پس مجسٹریٹ اور پولیس کا ان کے جلسہ میں ہونا ان کے لئے کلنک کا ٹیکا تھا تو وہ جن ارادوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان میں سخت محرومی کے ساتھ وہ یہاں سے واپس گئے۔ اور یہ خدا کا عین فضل اور کرم ہے۔

ظالم گورنمنٹ کے مقابلہ میں ہمارا رویہ

ہم بغاوت کیلئے نہ کبھی تیار تھے نہ ہیں نہ ہونگے۔ اگر ہمارے نزدیک گورنمنٹ ایسی ظالمانہ ہو جائیگی جس کا ظلم ناقابل برداشت ہو گا تو ہم اس کا ملک چھوڑ دینگے۔

کیا ہم گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں

ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم اس گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ اس گورنمنٹ سے ہمیں کونسا زائد فائدہ ملتا ہے۔ جتنا کہ باوجود مخالفت کے مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی و شوکت علی اٹھا رہے ہیں۔ گورنمنٹ سے جو ایک ایکسٹریمسٹ فائدہ اٹھا رہا ہے وہی میں بھی اٹھاتا ہوں۔ اسلئے میں کیا خوشامد کروں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو میں بعض اوقات نقصان اٹھاتا ہوں۔ اور مسٹر محمد علی و شوکت علی نہیں اٹھاتے۔ اسلئے کہ گورنمنٹ میری نسبت خیال کرتی ہے کہ اسکے ساتھ تھوڑے سے آدمی ہیں۔ اور محمد علی اور شوکت علی کے ساتھ زیادہ ہیں۔ وہ ان سے ڈر جاتی ہے۔ لیکن ہمارے حقوق کو بعض اوقات پامال کر دیتی ہے۔ پس ہمیں کوئی زائد فائدہ نہیں مل رہا۔ جس کے لئے ہم خوشامد کریں۔ ہمیں گورنمنٹ کے حکام سے بھی بعض اوقات نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ آخر ہندو یا مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے خیالات انکو نئے معلوم ہوتے ہیں۔ طبعاً وہ ان سے نفرت کرتے ہیں

پس ہم جو گورنمنٹ کی تائید کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی خاص نفع نہیں۔ بلکہ ہمیں خواہ اس سے نقصان پہنچے۔ ہم اس کی تائید کرینگے۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں۔ اس کی اطاعت کریں۔ اگر وہ ظلم کرے۔ تو ہم اس کے ملک میں رہکر اسکے خلاف کچھ نہیں کرینگے۔ بلکہ اس کے ملک سے نکل جائینگے۔ اور اس کا ملک چھوڑ دینگے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ احمدی کچھ دنوں بعد دیکھیں گے۔ کہ گورنمنٹ ان سے کیسی غداری کرتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جب ہماری وفاداری کی بنیاد گورنمنٹ سے امید پر ہے ہی نہیں تو گورنمنٹ ہم سے کیا غداری کریگی۔ اب وہ ہمیں کیا زائد نفع پہنچاتی ہے۔ جو آئندہ نہ پہنچائیگی۔

اگر ذاتی طور پر دیکھا جائے۔ تو بھی معلوم ہوگا کہ ہمارے خاندان کو گورنمنٹ سے خاص فائدہ نہیں پہنچا۔ بلکہ نقصان پہنچا ہے۔ ہمارا خاندان اس علاقہ کا حاکم اور مالک تھا

[illegible] کہا تھا کہ جب انھوں نے ہمارے [illegible] ملازمت [illegible] ہمارے [illegible] حکومت کو [illegible] تھا جب انگریزوں [illegible] ان کو [illegible] تھا [illegible] کرنا تھا یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ [illegible] نہیں [illegible] پنجاب [illegible] وہ کسی وقت قانون کا ہے ۔

غلطیاں ہر گورنمنٹ سے ہو سکتی ہیں ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ قوی ہی ہے اخلاقی ہے۔ اور اسی وجہ سے قانون کی رعایت رکھتی ہے اور اس کی یہ صفت بڑی خوبی ہے۔ اس سے غلطیاں ہو سکتی ہیں اور ہونی چاہییں کیونکہ یہ اخلاقی حکومت ہے مگر اسلامی حکومت ہو تو اس سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں ۔

ہم موجودہ صورت میں عدم تعاون کو غلط سمجھتے ہیں

اسلئے ہم مذہبا عدم تعاون کے طریق پر کاربند نہیں ہو سکتے لیکن یہ لوگ ہم سے زیادہ مجرم ہیں کہ باوجود یہ طریق اختیار کرنے کے پھر تعاون کرتے ہیں۔ [illegible] پچھلے دنوں کالج چھوڑ دئے۔ مدرسے چھوڑ دئے۔ اور ہمارے [illegible] کو مارنے کی دھمکیاں [illegible] اور [illegible] لاہور کالج کی جماعت کے پریزیڈنٹ کو خط لکھا گیا کہ یا تو آپ کالج چھوڑ دیں ورنہ ہم ان کو مار دینگے۔ لیکن ہمارے طلباء جو کہ اس مسئلہ کو غلط جانتے ہیں۔ اسلئے وہ ان کے ساتھ اس غلطی میں شامل ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔ اگرچہ ان میں سے بعض کے ساتھ بہت برا سلوک بھی کیا گیا۔ مگر چند روز کے بعد وہ جوش ٹھنڈے ہو گئے۔ اور وہی جو دوسروں کو مار مار کر مجبور کرتے تھے کہ کالج چھوڑیں خود واپس آ گئے۔ اور پھر [illegible] کے ساتھ دعوتیں بھی کرنے لگے۔ تو ہم نے جو کچھ کیا وہ یہی تھا حالانکہ یہ جو کچھ انھوں نے کیا۔ یہ ایسا تھا کہ اگر یہ نہ کرتے تو بہت اچھا تھا۔ انھوں نے جو کارروائی کی۔ اس نے ان لیڈروں کو ذلت پہنچائی۔ اور اس تحریک کو بے وزن کر دیا

ہمارا اور ان کا نقطہ نگاہ

اصل بات یہ ہے کہ ہمارا نقطہ نگاہ ان کے نقطہ نگاہ سے الگ ہے۔ ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ دین پھیل جائے۔ اور ان کا مقصد یہ خیال ہے۔ کہ دنیا ان کو مل جائے۔ ہمیں [illegible] اسلام [illegible] ہوا تھا [illegible] کی طرف [illegible] کچھ نہیں [illegible] ملک کے [illegible] میں یہ خیالات پھیلے ہوئے تھے [illegible] مسلمانوں [illegible] کی طرح [illegible] سلطان [illegible] اگرچہ [illegible] تھے۔ یعنی اس سے ملک کی آبادی بھی [illegible] اور اس قسم کی شان و شوکت کے خیالات میں مست تھے [illegible] آنحضرت [illegible] اسلام [illegible] کا جامہ پہنے ہوئے تھے۔ اور صلیبوں پر کھڑے ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے تھے۔ اور صرف ہندوستان میں مسلمانوں میں سے قریب پانچ لاکھ کے لوگ عیسائی ہو چکے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر آج سے چالیس برس پہلے ایک خدا کے مرد نے کھڑے ہو کر آواز دی اور کہا کہ مسلمانو ہوشیار ہو۔ اب بھی وقت ہے کہ تم غفلت چھوڑ دو۔ اور اسلام کی حفاظت کی فکر کرو۔ مگر مسلمانوں نے اس آواز کو [illegible] اسلام [illegible] سلطنت [illegible] نہیں [illegible] لیکن ان کا خیال تو جب [illegible] پورا ہو گا [illegible] کہ جو کچھ ان کے پاس تھا۔ اسے بھی کھو رہے ہیں۔ اور ہم اپنے ارادے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارا یقین ہے اور سچا یقین ہے۔ کہ جب یورپ مسلمان ہو گا تو اس کی حکومتیں بھی مسلمان ہونگی۔ ہم گویا ایک پتھر سے دو شکار کر رہے ہیں اور یہ ایک پتھر کو یونہی ہوا میں اچھال رہے ہیں۔

پس ہمارا اصل [illegible] حکومت نہیں۔ [illegible] مذہب [illegible] واسطہ نہیں حکومت چاہتے ہیں۔ مگر ہم اپنے کام سے [illegible] کہ وہ لیڈر جو اسلام کا دشمن کہا جاتا ہے اور [illegible] ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو [illegible] جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

حکومت اعلیٰ اخلاق سے ملتی ہے

پس ہم کہتے ہیں کہ جو اعلیٰ مقصد ہے۔ اس پر چلو۔ مگر یہ [illegible] مقصد کی طرف [illegible] رہے ہیں۔

حکومت [illegible] اخلاق [illegible] ہے [illegible] اخلاق ہیں۔ پھر [illegible] کہاں [illegible] ہو جائے۔ تو ان کی [illegible] بغیر اخلاق کی [illegible]

ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت

[illegible] ہندو مسلم [illegible] ہیں۔ [illegible] کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر میں اتفاق و اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے [illegible] کے انگار [illegible] ہو رہے ہیں۔ ہم نے بعض مسلمانوں سے جو [illegible] اتحاد کے حامی ہیں۔ کہا کہ یہ تو بتاؤ جب انگریز نکل گئے۔ تو [illegible] ہندوؤں [illegible] ہندو ہیں ان سے [illegible] ہیں۔ اسلئے بعض خیالات ہم پر ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۲۲ کروڑ ہیں۔ انگریز جائیں پھر ہم ان مسلمانوں کو قابو کر لینگے۔

پس جو صلح کرتے ہیں۔ اور اس [illegible] کرتے ہیں۔ جو [illegible] ہاتھ [illegible] ہیں۔ اور [illegible] وہ اپنے [illegible] کامیاب [illegible]

تمام دنیا سے صلح کرو

[illegible] اس صلح کے باوجود پھر جنگ ہی رہی۔ کیونکہ آپس میں تو صلح کرنا چاہتے ہیں۔ مگر انگریزوں سے جنگ کرتے ہیں۔ مگر جب تک دنیا میں یہ صورت رہیگی کہ ایک قوم دوسری سے صلح اسلئے کریگی کہ تیسری سے جنگ [illegible] اس وقت تک کبھی امن نہ ہوگا۔ جرمن و فرانس کی جنگ اسی لئے ہوئی۔ جب ایک طرف دھڑا بندی ہوئی۔ تو دوسری طرف بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ طریق امن کے بحال کرنے کا غلط ہے۔ ہم لوگ ساری دنیا سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ ہم [illegible] پامال کرنے کے لئے دوسروں سے صلح نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم سب سے صلح چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ساری دنیا سے اتحاد و صلح کرو [illegible]

پنجاب کے ایک مشہور پیر صاحب کے خیالات اصولا یہی ہیں ۔

یہاں لوگوں کا [illegible] اصول [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] یہ حالت [illegible] سیاسی [illegible] نہیں۔ [illegible] پنجاب کے ایک مشہور پیر صاحب [illegible]

ہیں ایک مقام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر تھا۔ انھوں نے احمدیوں سے کلام کرنیوالے اور جو ان کے لیکچر میں جائے۔ اسکے نکاح کے ٹوٹنے کا فتویٰ دیدیا تھا۔ باوجود اسکے بہت سے لوگ لیکچر میں گئے اور کہا کہ نکاح تو ساڑھے تین روپیہ میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ موقعہ تو پھر شاید ملے یا نہ ملے۔ غرض ان پیر صاحب کا یہ فتویٰ تھا۔ مگر اس فتویٰ کے خلاف خود ان کی حالت یہ تھی۔ کہ حضرت خلیفہ اول کے وقت میں مجھ کو کسی کام کے لئے لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ میں جب واپس آرہا تھا۔ تو لاہور کے سٹیشن پر میرے ساتھ میاں محمد شریف صاحب بھی تھے جو آجکل امرتسر میں ای اے سی ہیں۔ اور اور دوست بھی تھے۔ جب ہم گاڑی کے قریب گئے تو ایک گاڑی میں سر پر سبز کپڑا ڈالے وہ پیر صاحب بیٹھے تھے۔ ارد گرد کے پاس کچھ لوگ جمع تھے۔ میاں محمد شریف صاحب نے مجھے کہا کہ میرے خیال میں یہ فلاں پیر صاحب ہیں۔ اگرچہ میں نے ان کو کبھی دیکھا تو نہیں مگر قرائن سے سمجھتا ہوں کہ وہی ہیں۔ انھوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ ہمارے بہت معتقد ہیں اسلئے بہتر ہو کہ آپ دوسرے کمرے میں جا بیٹھیں۔ مجھے ان کی یہ بات پسند نہ آئی۔ مگر تاہم انہوں نے اور کمرا دیکھا۔ اور چونکہ اور کوئی کمرا اس درجہ کا نہ تھا۔ اسی لئے میں اسی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی چلنے سے پیشتر لوگوں نے کہا پیر صاحب کچھ کھانا حاضر کریں۔ پیر صاحب نے کہا کہ نہیں مجھے بالکل اشتہا نہیں لیکن جب گاڑی چلی تو اپنے نوکر سے کہا کہ کچھ کھانے کو ہے۔ تو مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ مجھ سے تو بھوک برداشت نہیں ہوسکتی۔ اس نے کہا کہ میاں میر تک صبر کریں۔ وہاں کھانے کا بندوبست کر دونگا۔ پیر صاحب نے کہا کہ مجھ سے وہاں تک بھی برداشت نہیں ہوسکتی۔ میں انکی اس بات پر حیران ہوا کہ جب اتنی بھوک تھی اور لوگ کھانا لانے کو کہہ رہے تھے۔ تو اس میں شرم کی کونسی بات تھی۔ مگر ان کو تو کہا کہ مجھے بالکل بھوک نہیں اور گاڑی چلتے ہی بیقراری کا اظہار کرنے لگے۔ آخر اس کو کہا کہ کچھ خشک میوہ ساتھ تھا وہ ہے اس نے کہا کہ ہاں ہے۔ پیر صاحب نے کھڑکی کے راستہ میوہ کا رومال نوکر سے لے لیا اور رومال کھولکر کھانا شروع کیا۔ ساتھ ہی مجھ سے باتیں کرنے لگے کہ آپ کا اسم مبارک۔ میں نے نام بتایا۔ کہا کدھر چلے۔ میں نے کہا قادیان۔ کہا آپ مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ کہا۔ آپ رہنے والے کہاں کے ہیں۔ میں نے بتایا کہ قادیان کا رہنے والا ہوں۔ پوچھا کہ کیا آپ کا مرزا صاحب سے رشتہ بھی ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ پوچھا کیا؟ بتایا کہ ان کا بیٹا ہوں۔ پیر صاحب نے کہا اچھا آپ ان کے بیٹے ہیں۔ مجھے تو آپ سے ملنے کا بہت ہی اشتیاق تھا۔ یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھکر میرے سامنے آ بیٹھے۔ اور میوہ کا رومال میرے سامنے رکھ دیا کہ آپ بھی کھائیں۔ اگرچہ غیرت بھی تقاضا نہیں کرتی تھی۔ لیکن مجھے زکام تھا۔ اسلئے میں نے کہا۔ مجھے زکام ہے میں یہ نہیں کھاؤں گا کیونکہ اس میں ترش میوہ تھا۔ پیر صاحب نے کہا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں جو کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ آپ کھائیں تو سہی۔ میں نے کہا کہ اوہو پیر صاحب آپ سے بڑی غلطی ہوئی کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا کہ یہ بات آپ کو لاہور کے سٹیشن پر کہنی چاہیئے تھی۔ آپ بھی نہ ٹکٹ لیتے اور میں بھی نہ لیتا۔ پھر خدا نے قادیان پہنچانا ہوتا تو پہنچا دیتا اور آپ کو امرتسر کم از کم پہنچے تو پہنچتے۔ کہنے لگے۔ آخر یہ تو اسباب کی رعایت ہے۔ میں نے کہا۔ اسی طرح یہ بھی رعایت اسباب ہے۔ تب پیر صاحب بولے کہ ہاں یہی میرا مطلب تھا۔ مگر کھانے کے لئے پھر اصرار کرتے رہے۔ تو انھوں نے کہا کہ ان خشک انجیروں کا تو کچھ حرج نہیں۔ آخر میں نے بھی اس خیال سے کہ پیر صاحب کی مجھ سے باتیں کرنے کی علامت میرے پاس رہے۔ انہوں نے جو دو انجیر دیئے تھے وہ میں نے جیب میں ڈال لئے۔ جو ایک احمدی نے مجھ سے لے لئے کہ پیر صاحب کی یہ بات یاد دلائیں۔ لیکن میں حیران تھا کہ آخر پیر صاحب میں یہ اتنا تغیر کیسے آگیا۔ اور نکاح کے ٹوٹنے کے فتوے جو انہوں نے دئے ہوئے ہیں وہ ان کو فراموش کیوں ہو گئے۔ اتنے میں پیر صاحب کہنے لگے۔ کہ ایک دین کے معاملہ میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا فرمایئے کہا کہ ایک احمدی اور ایک شخص کا مقدمہ ہے۔ آپ احمدی کو کہیں کہ وہ اسمیں صلح کرلیں۔ کیونکہ عدالت میں فریقین کو جھوٹ بولنا پڑیگا۔ میں نے کہا کہ احمدی اگر واقعی احمدی ہے تو وہ جھوٹ بولیگا نہیں باقی رہا میرا اسکو خط لکھنا۔ سو جب تک مجھے خود معلوم نہ ہو کہ واقعات کیا ہیں میں خط کیسے لکھ سکتا ہوں۔ انھوں نے بڑا زور دیا کہ آپ لکھ دیں۔ میں نے کہا کہ جب تک میں جا کر حالات معلوم نہ کرلوں اسوقت تک میں خط لکھنے کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جب میں یہاں آیا اور معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ دوسرا فریق مقدمہ پیر صاحب ہی تھے۔ غرض ان لوگوں کا یہ بے اصولا پن ہے کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اور ان کے اعمال میں کوئی ترتیب نہیں۔ ایسی صورت میں ہم کب ان سے اشتراک کر سکتے ہیں۔ یہ بے اصولا پن تو انہی کو مبارک رہے۔

ہمارے ساتھ غیر احمدیوں کی بدسلوکیاں

لوگ کہتے ہیں کہ انگریز ظلم کرتے ہیں۔ ہم انگریزوں کی غلطی کو صحیح نہیں کہہ سکتے۔ اگر انگریز کوئی غلطی کرتے ہیں تو ہم انکو بتاتے ہیں۔ ہم ان کے مذہب پر اصولی طور پر اعتراض کرتے ہیں اور ہم نے اس بارے میں اصولاً سخت سے سخت ان کو لکھا۔ لیکن باوجود حکومت کے کبھی انھوں نے جوش نہیں دکھایا۔ مگر ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ باوجودیکہ ان کے پاس کوئی حکومت نہیں۔ انھوں نے بارہا اور مختلف مقامات پر ہم پر سختی اور ظلم کیا ہے۔ ایسی صورت میں ہم تو یہی کہینگے کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ انھوں نے قصور میں ہمارے ساتھ کیا کیا۔ احمدیوں کے گھروں میں پانی دینے سے سقے بند کردیئے۔ کنوؤں پر پہرے بٹھائے۔ اور بچوں کو پانی سے پیاسا تڑپا دیا۔ اور وہ کربلا کا واقعہ جسپر مسلمان ہرسال رونے میں لگے رہتے ہیں ہمارے لئے قصور میں انھوں نے تازہ کردیا۔ اور کئی کئی دنوں تک ہمارے آدمیوں کو پانی نہ دیا۔ کیا یہ ظلم نہیں۔ پھر کنگ میں۔ ایک احمدی کی لاش کو انہی غیر احمدی لوگوں نے قبر سے نکالکر کتوں کے آگے ڈالدیا۔ اور احمدیوں کے دروازوں کے سامنے کھڑے ہو گئے کہ کوئی نکلے تو سہی کس طرح نکلتا ہے اور لاش کو دفن کرتا ہے۔ قریب تھا کہ کتے لاش کو پھاڑ ڈالیں کہ پولیس کو کسی بھلے مانس نے اطلاع دی اور پولیس نے آکر دفن کرائی۔ مقدمہ ہوا کسی شخص نے گواہی نہ دی اور صاف کہدیا کہ ہم موجود نہ تھے۔ ایسی حرکتیں کئی دفعہ مختلف مقامات پر ہوتی رہتی ہیں۔ پس اس صورت میں ہم ان سے کسی انسانیت کے سلوک کے کس طرح متوقع ہوسکتے ہیں۔

کوئی نبی اور کوئی بات نہیں جسپر اعتراض نہ کیا گیا ہو

دوسرا اختلاف انکو ہم سے حضرت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ہمارا مذہب برباد کر دیا۔ نبیوں کی ہتک کی اور کہتے ہیں یہ ان ہدایت سے اعراض ہیں۔ پچھلے سال میرا لیکچر اسلامیہ کالج میں ہوا کہ اسلام میں فتنوں کا آغاز کیسے ہوا۔ اسی مضمون پر علی التواتر دو سال میری وہاں تقریریں ہوئیں۔ پہلے حضرت عثمانؓ کے عہد کے واقعات پر اور دوسرے سال حضرت علیؓ کے واقعات پر۔ جب پچھلے سال میں تقریر کرنے کھڑا ہوا۔ تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اور باتیں تو بعد میں ہونگی۔ پہلے ساتھ ہی اس مسئلہ کا تصفیہ کرو کہ زمین چلتی ہے یا [illegible]۔ یہ ایک

طے شدہ اور صاف مسئلہ ہے۔ لیکن تمام ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنکے نزدیک ابھی تک یہ بھی حل شدہ نہیں ہے پس دنیا میں کوئی مسئلہ اور کوئی شخص ایسا نہیں۔ جس پر اعتراض نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر فلاں اعتراض پڑتا ہے فلاں اعتراض پڑتا ہے۔ مگر میں ان کو کہتا ہوں کہ وہ دنیا میں ایک تو ایسا شخص پیش کریں۔ جس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ پس بعض اعتراضات پر کسی مسئلہ کی تحقیق کی بنیاد رکھنا جہالت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں کئے گئے۔ کیا عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں کرتے۔ کیا یہود کو حضرت مسیح پر اعتراض نہیں تھے اور نہیں ہیں۔ گویا ہر ایک پر اعتراض [illegible] ہیں۔ [illegible] ہندو [illegible] کے مقدس رامچندر جی اور کرشن جی پر اعتراض [illegible] فرعون اور [illegible] قوم نے حضرت [illegible] پر اعتراض کئے [illegible] ایران کے بزرگ زرتشت پر اعتراض [illegible] کئے گئے۔ [illegible] کوئی شخص [illegible] ایسے [illegible] نہ ہوا ہو۔

[illegible] کا مشہور [illegible] اگر اعتراض [illegible] [illegible] چاہیئے۔ [illegible] غلطی [illegible] کو [illegible] چھوڑ دینا چاہیئے۔ [illegible] کوئی مسئلہ [illegible] خیالات [illegible] دلائل سے ثابت [illegible] اعتراض [illegible] [illegible] لیکن [illegible] ہماری غلطی [illegible] اسلئے بعض اعتراضات [illegible] ہوگی ہے۔

غیر احمدی قیت اصلاح کے ذرائع نہیں جانتے

غیر احمدیوں کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو [illegible] کہا لیکن انکو معلوم نہیں۔ کہ وہ جہاں ہیں۔ دنیا [illegible] بہت آگے نکل [illegible] اپنا سرمایہ [illegible] چند فرسودہ کتابوں کو سمجھتے ہیں [illegible] سمجھتا [illegible] حقیقت نہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ انسان کا دماغ کہاں سے کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ دہریت اب کہاں تک جا پہنچی ہے۔ وہ اپنے اسی پرانے رٹے ہوئے [illegible] ذخیرے پر خوش ہیں اور اسی کی بنا پر دنیا کو کافر و فاسق و فاجر بنا کر خوش ہو لیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اسلام مٹ رہا ہے۔ لیکن اگر ان کا اسلام نہ مٹے۔ جس کے ایسے تنگ دل محافظ ہوں تو کیا ہو۔ یہی وہ بیہودہ خوشی ہے کہ ہم نے کسی پر اعتراض کر دیا اور سننے والے خوش ہو گئے۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ تحقیق و تنقید کے اب کیسے کیسے ذرائع معلوم ہوئے ہیں۔ جنکے مقابلہ میں یہ لوگ دم نہیں مار سکتے۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ واقعات کی سند کدھر سے لی جاتی ہے۔ اور ان کو معلوم ہی نہیں کہ کسی چیز کی صداقت معلوم کرنے کے کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ اعتراض تو ہر چیز پر پڑتے ہیں۔ مگر موازنہ کیا جاتا ہے۔ کہ اعتراض کتنے ہیں اور معقول ہیں یا نہیں۔ اور اصول کے مطابق جو پہلو زیادہ ہیں انہیں۔ جدھر کثرت ہوتی ہے اسکو تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ہنسی کرتے ہیں۔ مگر یہ نئی تحقیق کی بات ہے۔ گورنمنٹ نے زراعت کا محکمہ بنایا ہے اس کی طرف سے بارش کے متعلق اطلاع قیاس ہوتی ہے۔ اس میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] اعتراض کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں مسئلہ ارتقاء کی

مگر قرآن کریم [illegible] ساتھ وابستہ [illegible] سورۃ عمر الدہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آیا [illegible] نے بھی [illegible] اب لوگ خوش ہوتے ہیں کہ مرزا صاحب پر اعتراض ہو گیا۔ لیکن وہ بتائیں کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں ہوا۔ حضرت عیسی پر سخت سے سخت اعتراض نہیں ہوئے۔ حضرت موسیٰ پر اور دیگر انبیاء پر اعتراض نہیں ہوئے۔ پس جب تک اصولی طور پر کسی صداقت کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ اس کی صداقت کبھی ثابت نہیں ہو سکتی۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

اصل سوال تو یہ ہے کہ اب کسی موعود کے آنے کی ضرورت تھی یا نہیں۔ دنیا خراب ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کی حالت سخت درجہ بگڑ چکی ہے یا نہیں۔ اگر دنیا کی حالت بھی خراب ہے اور اگر مسلمانوں کی حالت بھی بگڑی ہوئی ہے تو کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ کیا میل خانوں میں مسلمانوں کی کثرت نہیں۔ کیا لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان شراب بدمست نہیں ہوتے۔ کیا بداخلاقی میں تمام اقوام سے مسلمان بڑھتے نہیں جاتے ہیں۔

ایک لطیفہ ہے کہ ایک جگہ کوئی ہندوستانی عورت بیٹھی تھی۔ سردی کا موسم تھا۔ اس پر جو چادر تھی۔ وہ کسی شخص نے اتار لی۔ عورت نے کہا بچہ حاجی میری چادر دیدے۔ اس نے چادر تو دیدی مگر پوچھا کہ مائی تو یہ بتا کہ تجھے یہ معلوم کیسے ہوا کہ میں حاجی ہوں۔ عورت نے کہا کہ مجھے نظر تو آتا نہیں۔ بیٹا تجھے دیکھ کر کسی علامت سے پہچان لیا ہو تا۔ میں یہ جانتی تھی کہ ایسے نیچ کے کام تو حاجی ہی کیا کرتے ہیں۔ میں نے خود حج کے ایام میں دیکھا کہ ۹۹ فیصدی حاجی اس قسم کے [illegible] ہیں۔ جو حج کی اصل غرض سے محض ناواقف ہوتے ہیں۔ ایک ہندوستانی کو میں نے دیکھا کہ عرفات کو جاتے ہوئے جبکہ لوگ زور سے لبیک کہتے تھے۔ اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک۔ اسوقت وہ اردو کے عاشقانہ شعر پڑھ رہا تھا۔

میں پوچھتا ہوں کیا مسلمانوں کی حالت کسی مصلح کے آنے کی [illegible] [illegible] [illegible] رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا رحیم کریم انسان [illegible] [illegible] فرماتا ہے۔ جو لوگ عشاء اور [illegible] کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔ میرا دل چاہتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] کروں اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر ان کو جلا دوں۔

دیکھو۔ اسوقت کے منافقوں کی یہ حالت تھی کہ وہ نماز تو پڑھتے تھے۔ مگر ان میں اتنی سستی تھی کہ وہ عشاء اور صبح کی نماز کیوقت [illegible] حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ آجکل زمانہ کے مومن کہلانے والوں میں کتنے ہیں۔ جو پانچوں نمازوں میں سے ایک بھی مسجد میں نہیں۔ گھر پر پڑھتے ہوں۔ پھر کیا یہ لوگ اسلام پر دھبہ نہیں لگاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اسلام کو اپنے افعال سے ذلیل کرتے ہیں۔ اور مومن کہلا کر اسلام کے لئے عار ہیں۔ کونسی بدی اور بدکاری ہے اور کونسی بداخلاقی ہے جس میں یہ مبتلا نہیں۔ رشوتیں یہ لیتے ہیں۔ جھوٹ یہ بولتے ہیں۔ سرحدی مسلمان سرحدی ہندوؤں کو لوٹتے ہیں۔ ایک دوست نے لطیفہ سنایا کہ ایک غیر احمدی شخص انکو ایک غیر احمدی مولوی کے پاس لے گیا۔ اور کہا مولوی صاحب مجھے ایک ملازمت ملتی ہے جسمیں [illegible] روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر میرا خاندان بہت بڑا ہے اسمیں میرا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تنخواہ کے علاوہ اوپر کی

آمدنی نہ ہو تو یہ ہے۔ کیا میں یہ ملازمت اختیار کر لوں۔ کوئی گناہ تو نہیں۔ ادھر ساتھ ہی ایک روپیہ نذر کا پیش کیا۔ مولوی صاحب نے روپیہ لیکر جواب دیا کہ کیا ہرج ہے کر لو معقول آمد ہے۔

نکاح پر نکاح پڑھنے کا پنجاب میں عام طور پر رواج ہے۔ ایک مولوی سے ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح نے پوچھا کہ تم نے یہ نکاح کیوں پڑھا۔ اس نے کہا مولوی صاحب [illegible] کس طرح نکاح پڑھا ہے۔ مجھ پر بڑا ظلم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تو آپ کو رحم آ گیا۔ کسی مجبوری سے ؟ کہا ان لوگوں نے ایسا کیا ہوگا۔ پوچھا کیا ہوا تھا [illegible] ان لوگوں نے [illegible] روپیہ میرے سامنے رکھ دیا۔ مجبوراً نکاح پڑھ [illegible] کرنا [illegible] علماء [illegible]

مفتیوں کا ایک جواب از شیخ الاسلام

یہ تو ہمارے ملک کی [illegible] مصر میں دیکھا گیا ہے [illegible] شیخ الاسلام [illegible] مفتی [illegible] مولوی [illegible] کا ایک [illegible] واقف ہو گیا تھا [illegible] جب [illegible] صاف کہا کہ [illegible] مخفی غلطی اور کمزوری اور گناہ [illegible] دل [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] اس طرح [illegible] ہم پر دلالت نہیں کرتا کہ ان کے [illegible] اسلام [illegible] [illegible] دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کہتے۔

کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں

ایسے خطرناک [illegible] علماء اور عوام غربا اور امراء سب نے [illegible] کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں [illegible] سوال یہ ہے اول یہ کہ کیا [illegible] کی موجودہ حالت [illegible] محتاج ہے [illegible] اگر محتاج ہے تو وہ مصلح [illegible] کام نہیں چل سکتا۔

خدائی نصرت مسلمانوں کے ساتھ نہیں

ہم اس زمانہ میں دیکھتے ہیں [illegible] خدا کے [illegible] ہے۔ کیونکہ خدا [illegible] قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کہ خدا تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمتوں کو واپس نہیں لیا کرتا جب تک کہ وہ قوم

ناشکری کر کے اس نعمت کو رد نہ کر دے۔ اب اس وقت کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھو کیا وہ خدائی نعمتیں پا رہے ہیں یا مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ کیا مسلمانوں کو نصرت الٰہی مل رہی ہے یا ان پر خدا کا غضب ٹوٹ رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی مردم شماری کا حکم فرمایا تو صرف کل سات سو مسلمان نکلے تھے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو خیال ہے کہ اب جبکہ ہم سات سو ہو گئے ہیں [illegible] ان کے حملوں سے [illegible] [illegible] غالب ہو گئے [illegible]

قرآن کریم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

اب سوال ہوتا ہے کہ ان کی حالت کو درستی [illegible] وہ [illegible] اگر خدا نے ان کے لئے کوئی چارہ کار تجویز کیا ہے تو کیا۔ اگر [illegible] اسلام [illegible] حالت سے خدا نے ان کے لئے کوئی سامان نہیں دیا تو معلوم ہوا یہ دعویٰ درست ہے کہ اسلام سچا مذہب نہیں۔ اور اگر اسلام سچا ہے تو ضروری ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی حالت کو سدھارنے کے لئے اور نیز اسلام کی حقیقت پر قائم کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمایا جائے۔

اعتراضات کے جواب

اب میں ان مولویوں کے ان چند اعتراضات کا ذکر کرتا ہوں [illegible] ان کے جواب [illegible]

نبی کی لاش کا صحیح و سالم رہنا

پہلا اعتراض جو قادیان میں نہیں بیان کیا گیا۔ مگر راستہ بھر میں جس کا تذکرہ ہوتا آتا تھا یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو ان کی قبر نعوذ باللہ من ذالک اکھاڑ کر دکھائی جائے۔ کیونکہ نبی کی علامت یہ ہے کہ اس کی لاش کو مٹی نہیں کھاتی [illegible] کیا قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو پھر قرآن کریم کے سوا [illegible] تصدیق [illegible] حدیث [illegible] صداقت کے ثبوت کی محتاج ہے [illegible] چونکہ قبر کا کھودنا ایک ناشائستہ فعل ہے۔ اور اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ضرورت یقینی طور سے ثابت نہ ہو [illegible] ہم کہتے ہیں کہ [illegible] حدیث صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ کیونکہ [illegible] خدا کے فضل سے [illegible] [illegible]

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ نعوذ باللہ

حضرت مسیح موعود کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

حضرت مسیح موعود جھوٹ بولتے تھے [illegible] معترض [illegible] اسلام نہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہہ کر ان کی صداقت [illegible] کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر نبی کو جھوٹا کہا گیا۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نہیں کہا گیا۔ کیا ان کے متعلق یہ نہیں کہا گیا کہ ان کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی اور فلاں پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ پس جھوٹ سے کونسا نبی بری ہے۔ کیا ابراہیم علیہ السلام پر ان کی کتابوں میں جھوٹ کا الزام نہیں۔ کیا ان کے نزدیک ابراہیم نے تین جھوٹ نہیں بولے۔ حدیثوں اور تفسیروں میں ان کے تین جھوٹ لکھے ہیں۔ کہتے ہیں۔ بیوی کو بہن کہا جھوٹ بولا [illegible] کہا بیمار ہوں جھوٹ بولا۔ بتوں کو خود توڑا اور جھوٹ بول کر دوسرے [illegible] پر الزام لگایا۔ صحیح احادیث میں [illegible] جو کچھ ہے۔ ہم اس کی تاویل کر لیتے ہیں۔ اور باقی تفسیروں کے بیان کو رد کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کتب

ہیں جن کی یہ وحی من السماء کی طرح مانتے ہیں۔ حضرت ابراہیم جھوٹ بولے گئے ہیں۔ پس جب ایک شخص ان کے نزدیک تین جھوٹ بول کر نبی ہو سکتا ہے اور بہت بڑا نبی ہو سکتا ہے تو حضرت مرزا صاحب بھی اگر بفرض محال جھوٹ بولا۔ تو اس سے وہ جھوٹے کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ابراہیم کے مثیل ثابت ہونگے جیسا کہ ان کا دعویٰ بھی ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب پر جھوٹ کا الزام لگانیوالے ابراہیم اور دیگر نبیوں کی نبوت کو پہلے رد کریں۔ اور جو الزام ان کی تفسیروں میں موجود ہیں انکو دور کرنے کیلئے اپنی تفسیریں پھاڑ دیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کریں۔ جب تک یہ تفسیریں اور ان کے یہ اعتقاد موجود ہیں۔ انکو ہرگز یہ حق نہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔ ورنہ وہ جھوٹ کے الزام کے باوجود ان کے اپنے اعتقاد و مسلمات کی رو سے نبی ہیں اور انپر یہ کوئی اعتراض نہیں کرسکتے۔

غلطی اور جھوٹ میں فرق

دراصل یہ چھوٹی بات ہے۔ غلطی اور جھوٹ میں بہت فرق ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اصل بات یاد ہوتی ہے لیکن لکھتے یا بولتے وقت حوالہ دینے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ فرض کرو کہ کوئی قرآن کریم کی ایک آیت پڑھے۔ جو سورۂ نساء کی ہو اور اسکی زبان سے نکل جائے یا لکھا جائے کہ آل عمران میں یہ آیت ہے تو کیا اسکو کوئی عقلمند جھوٹ کہیگا۔ جھوٹ تو تب ہوتا۔ کہ اس آیت کا قرآن کریم میں وجود ہی نہ ہوتا۔ اسی طرح حدیث کے حوالے میں اگر حضرت مسیح موعودؑ نے مسلم کی بجائے بخاری یا کسی اور کتاب کا نام لکھ دیا۔ تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی غلطی عموماً ہو جاتی ہے۔ اور بہت دفعہ ایک حدیث کے بہت سے اجزا ہوتے ہیں۔ جو متفرق مقامات اور متفرق کتب میں ملتے ہیں یا ان کی شرحوں میں کوئی بات ایسی ہوتی ہے جسے سمجھنے میں اصل کتاب کا یا ایک کتاب کا نام لے دیا جاتا ہے۔ بخاری کے متعدد ابواب اس قسم کے ہیں کہ ان کے نیچے جو حدیثیں درج ہیں۔ ان کا عنوان سے کچھ تعلق نہیں۔ شارحین اسکی تاویلیں کرتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ امام بخاری باب کی عبارت اس حدیث کے ایسے ٹکڑوں کی بنا پر لکھ دیتے ہیں جو اس جگہ انہوں نے درج نہیں کئے ہوتے۔ اسی طرح اگر حضرت مرزا صاحب نے اگر کسی صحیح حدیث کو لکھ کر اس کتاب کی بجائے کسی دوسری کتاب کا نام لکھا گیا۔ تو ان پر جھوٹ کا الزام بددیانتی اور بیہودگی ہے۔ ہم اسکو سنت بخاری کہہ سکتے ہیں پھر وہ کیا اعتراض کرینگے۔

حضرت مسیح موعود پر نبیوں کی ہتک کا جھوٹا الزام

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے نبیوں کی ہتک کی اور حضرت عیسیٰ کو گالیاں دیں۔ لیکن اس سے زیادہ ان کی کیا کم فہمی ہو سکتی ہے کہ حضرت اقدس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے کا الزام لگایا جائے۔ کیا دنیا میں کوئی شخص جس کا مثیل ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے متعلق یہ کہے۔ کہ میں اس جیسا ہوں۔ وہ اسکو گالیاں دے سکتا۔ اور اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ کیا ان بے خبر اور معترضوں کو علم نہیں کہ جب عیسائیوں کی زبان اور قلم سے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ میں گندہ خرافات بکا جانے لگا۔ اور انھوں نے گندی سے گندی اور ناپاک سے ناپاک گالیاں دینا اپنا شیوہ بنا لیا اسوقت حضرت مسیح موعود نے انکو یہ محسوس کرانے کے لئے کہ یہ طریق غلط ہے۔ انجیل کے پیش کردہ یسوع کو اور اس کی انجیلی حیثیت کو سامنے رکھکر سختی سے جواب دیا۔ اس طریق نے عیسائیوں کے قلموں کو توڑ دیا۔ اور ان کی زبان کو بند کر دیا۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے یہ طریق اختیار کر کے آنحضرتؐ کی ایک خدمت نہیں کی۔ اور آپ کو دشمنوں کی بدزبانیوں سے نہیں بچایا۔ پھر حیرت ہے۔ کہ ان کو کیوں غصہ آتا ہے کہ عیسیٰ کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ جائیں یہ عیسائی ہو جائیں۔ ہم محمدی ہیں۔ ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت ہے۔ اگر آپ پر اب بھی کوئی اس طریق سے حملہ کریگا۔ تو ہم پھر وہی طریق اختیار کرینگے۔ ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی انسان سے محبت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مرزا صاحب نے جو طریق اختیار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عیسائیوں نے اپنا طریق عمل بدل دیا۔ اور گورنمنٹ کو بھی ایک قانون بنانا پڑا۔ پس یہ کیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنیوالے لوگ ہیں۔ کہ جس طریق سے آپ کی عزت کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اسی کو برا کہتے ہیں۔ اور اس کو گالیاں قرار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح پر دعویٰ الوہیت کا الزام

پھر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے الوہیت کا دعویٰ کیا اور ثبوت یہ کہ انھوں نے کہا کہ میں نے آسمان بنایا اور زمین بنائی۔ لیکن ان معترضوں کو معلوم نہیں کہ یہ خواب اور کشف کی بات ہے۔ اور خواب اور کشف سے [illegible] حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک کشف بیان کیا ہے اور کشف میں انسان کا اپنا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کشف اور خواب پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو احادیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے کشف دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو کڑے ہیں۔ کیا کوئی ان مولویوں جیسا بے خبر اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک عورتوں کی طرح زیور پہنا کرتے تھے۔ پھر یہ مولوی صاحب جنھوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے۔ غالباً انہی کے پیر مولوی محمد علی مونگھیری نے اپنی ایک خواب بیان کی ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی ماں سے جماع کر رہے ہیں کیا یہ ایک گندا خواب نہیں۔ پھر شیشے کے مکان میں بیٹھنے والے ہم پر کیوں پتھر پھینکتے ہیں۔ آسمان و زمین کا بنانا خواب میں دیکھنا تو برا نہیں۔ مگر ماں سے جماع کرنا کہاں کی خوبی ہے۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ انھوں نے اپنے پیر مولوی فضل الرحمٰن صاحب سے بیان کیا۔ اور انہوں نے تعبیر اسکی یہ بتائی ہے۔ کہ آپ کو بڑا درجہ ملیگا۔ اسپر ہمارے ایک دوست نے لکھا تھا کہ ان پیر صاحب کے مرید اس بڑے درجے کے حصول کے لئے آنکھیں بند کر کے ماں کے ساتھ جماع کرنے کا تصور کر کے بیٹھ جاتے ہونگے اور اس طرح روحانی منازل طے کرتے ہونگے۔ یہ ان مولویوں کی تہذیب ہے۔ اور یہ انکی واقفیت ہے۔ اور اسی پر یہ خوش ہیں یہ دوسرے کو شرک کا الزام دیتے ہیں۔ اور خود خدا بننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ عالم رؤیا پر حکومت کرنی چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

علم تعبیر والوں نے لکھا ہے کہ جو خواب میں دیکھے کہ پاخانہ جمع کرتا ہے۔ وہ مال جمع کریگا۔ کیا یہ علم کے وارث مولوی جس کی اس قسم کی خواب سنینگے۔ اسپر یہ الزام لگائینگے۔ کہ وہ نہایت گندہ اور غلیظ ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس خواب کے مطابق آئے ہوئے مال سے ایسا شخص ان مولویوں کی دعوت کرے۔ تو یہ اس کا کھانا کھانے سے انکار کریں۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

ایک اعتراض محمدی بیگم کے متعلق ہے لیکن یہ خدا کی حکمت ہے۔ کہ اس نے آج اس مکان کو جس میں تقریر ہو رہی ہے۔ اس

پیشگوئی کے حل کرنے کے لئے چنا گیا ہے۔ کیونکہ اس مکان کو اس پیشگوئی سے خاص تعلق ہے [illegible] ایک عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ [illegible] مکان میں [illegible] کے ساتھ وابستہ تعلق پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔

اس پیشگوئی میں انذار تھا۔ [illegible] توبی توبی فان البلاء علی عقبک [illegible] تب اگر عذاب یا تیرے پیچھے ہے۔ [illegible] کا دور کا رشتہ دار تھا۔ اور حضرت اقدس [illegible] خاندان میں مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے۔ [illegible] پہلے پنڈت پروہت بھی اسی طرح [illegible] اور ہمارے خاندان کی ریاست [illegible] سے ہی تھی۔ [illegible] کوئی کلمہ لینے کو آیا۔ اور اس سے کہا [illegible] واگورو جی کی فتح۔ اسی طرح انہوں نے بھی یہی الفاظ [illegible] ان کے والد اندر چلے گئے۔ [illegible] اب یہ ریاست سلامت نہیں رہیگی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ عقائد اور ہندوانہ رسومات آگئی تھیں۔ اور اس وقت سے برابر یہ مرض خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آ رہا تھا۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت اقدس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں۔ تا شاید اس قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ اور ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہو جائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بہن لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی آپ کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ یہ جائز ہے۔ ایک عورت نے کہا کہ انہوں نے بھی اپنی بہن ہی سے نکاح کیا۔ (نعوذ باللہ من ذلک۔) چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ [illegible] کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا۔ اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور الہام ہوا۔ کہ اس گستاخی کی سزا میں اب ان کے لئے [illegible] مقرر کی جاتی ہے۔ کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپ سے کریں۔ اور اگر نہ کرینگے۔ تو پھر اس طرح کا عذاب نازل ہوگا۔ اور اسی [illegible] یہ الہام بھی ہوا۔ کہ توبی توبی فان البلاء علی عقبک [illegible] اے عورت توبہ توبہ کر کیونکہ بلا تیرے پیچھے آ رہی ہے۔ [illegible] کی گئی۔ [illegible] عظمت کے اظہار کے لئے کی گئی۔ مگر مولوی [illegible] نہیں [illegible] کہ آپ کی عظمت ظاہر ہو [illegible] تب [illegible] کے معنی [illegible] تب مقصد [illegible] رسول کریم کی ہتک ہو۔ غرض جب [illegible] حضرت [illegible] پیشگوئی شائع فرمائی۔ کہ اگر [illegible] نہ ہو۔ تو اس لڑکی کا خاوند اڑھائی سال میں اور [illegible] تین سال میں فوت ہو نگے۔ چنانچہ نکاح کے [illegible] باپ مر گیا۔ اور اس کے [illegible] اور سلطان محمد بھی [illegible] آپ کی [illegible] نہیں لیا۔ اور جب یہ خوف طاری ہوا۔ تو انہوں نے اس طرح [illegible] بالکل علیحدگی رکھی۔ [illegible] دوسرے لوگ خاندان کے [illegible] رہے تھے۔ بلکہ یہ کہا [illegible] مرزا صاحب کو نیک اور [illegible] اسلام سمجھتا ہوں۔ تو پھر خدا اسکو کیوں سزا دیتا۔ پیشگوئی [illegible] غرض ان میں خدا کا خوف پیدا [illegible] خیالات ہندوانہ [illegible] جن میں وہ مبتلا تھے۔

اور یہ بات پیشگوئی کے بعد حاصل ہوئی۔ لڑکی کا باپ جب نے [illegible] سے توبہ نہ کی۔ ہلاک ہو گیا۔ لڑکی کا خاوند [illegible] خائف ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود کے متعلق اظہار حسن ظنی کرتا رہا۔ پھر سب سے بڑھکر یہ کہ جن لوگوں نے یہ کہا تھا کہ اس قسم کے رشتوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اپنے خیالات کو ایسا چھوڑا۔ کہ اپنی ایک لڑکی حضرت مسیح موعود کے ایک بیٹے کو (ان سے بھی رشتہ رکھتی تھیں۔ جو کہ بہی بیگم حضرت مسیح موعود کی تھیں) بیاہ دی۔

جب حالات ایسے بدل گئے۔ اور جب وہ لوگ جو مخالفت کر رہے ہوتے [illegible] گئے۔ تو پھر کوئی وجہ نہ تھی کہ ان کو عذاب ملے۔ اور اسکو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ اگر باوجود اصلاح کرنے کے سزا ملے۔ تو یہ تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ والا معاملہ ہوگا۔ جن لوگوں نے انہیں سے سرکشی کی۔ وہ سب ہلاک [illegible] عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس پیشگوئی کا ایک حصہ یہ بھی تھا [illegible] اس گھر کو (جہیں آج تقریر ہو رہی ہے) بیواؤں سے بھر دونگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر وہ لوگ زندہ ہوتے۔ تو بیواؤں کا [illegible] کیسے ملتا۔

یہ پیشگوئی تھی کہ اس گھر میں [illegible] کچھ جسمانی سے اور جسمانی [illegible] چنانچہ خدا کی تلوار نے اس خاندان [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible]

پس [illegible] تو [illegible] عذاب ٹل گیا۔ اگرچہ دونوں [illegible] حضرت مرزا صاحب [illegible] ہمیشہ ان کا ذکر آتا ہے [illegible] اعلان کرتا ہوں کہ [illegible] مرزا سلطان محمد [illegible]

حضرت صاحب کی عمر کے متعلق اعتراض

ایک اعتراض حضرت صاحب [illegible] کیا گیا ہے [illegible] اشتہار کی

حضرت مسیح موعود [illegible] آپ کی زندگی میں [illegible] اور [illegible] اس پیشگوئی کے متعلق کہ آپ کی عمر اسی سال کی یا چند سال کم یا چند زیادہ ہوگی۔ لکھتے رہے ہیں۔ کہ آپ ان تمام منزلوں کو [illegible] مگر جب آپ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ تو آپ کی عمر مولوی ثناء اللہ کے نزدیک ستر سال سے بھی کم ہوگئی۔ کیا یہ مولوی ثناء اللہ کی چالاکی نہیں۔ جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپکی عمر چوہتر سال کے قریب تھی۔ اور جبکہ دوسرے لوگ جو آپ کے واقف تھے انکی شہادت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپکی عمر اسی مدت کے قریب تھی۔ اور جبکہ آپ کے ایسے دشمنوں کی شہادت سے جو بچپن سے آپ سے واقف تھے۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کی عمر اسی [illegible] اور جبکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] ہے۔ کہ ان کے علم میں بھی حضرت مسیح موعود کی عمر اسی مدت کے قریب تھی۔ بعض ایسے حوالوں کی بنا پر جو اسقدر شہادتوں کے

خلاف نکلا ہے یوں یا نہ پیشگوئی پر اعتراض کرنا شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔ پرانے زمانہ میں پیدائش کے رجسٹر لکھے نہ اس طرح حساب رکھے جاتے تھے۔ پس بعض اوقات اگر حضرت مسیح موعود کے متعلق سرسری طور پر کوئی ایسی بات بیان کی گئی ہے جس سے کچھ کم عمر ثابت ہو۔ تو اس کو حجت نہیں پکڑا جا سکتا۔

طاعون کی پیشگوئی

پھر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑیگی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ حضرت صاحب نے کبھی ایسی پیشگوئی نہیں کی۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑیگی۔ وہ اس کا ثبوت دیں۔ اور وہ الہام پیش کریں۔ ہاں حضرت صاحب نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ میرے گھر میں طاعون نہیں آئیگی۔ اور میرے گھر میں کوئی طاعون کا کیس نہیں ہوگا۔ دراں حالیکہ آپ کے گھر میں سو کے قریب مرد و زن رہتے تھے۔ مگر ایک دفعہ بھی نہ آپ کے اس گھر میں طاعون کا کیس نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ چوہا بھی نہیں مرا۔ اور آپ کے مکان کے گرد اس طرح طاعون پھیلتی رہی ہے جس طرح جنگل میں آگ۔ اور اس گھر میں جس میں اس وقت تقریر کر رہا ہوں۔ طاعون پڑی۔ اور اس سے موتیں ہوئیں۔ مگر آپ کا گھر جو اس سے دیوار بدیوار ملحق ہے۔ ہر طرح محفوظ رہا اور محفوظ ہے۔

مدعی کی پرکھ کیلئے تین باتیں درکار ہیں

پس یہ اعتراض لغو ہیں۔ اور ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہاں اصولاً یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مدعی کی صداقت کے معلوم کرنے کے لئے قرآن کریم کیا معیار پیش کرتا ہے اور وہ کونسی باتیں ہیں جو سچے مدعی میں پائی جانی چاہئیں۔ میں اس جگہ تین موٹی موٹی باتیں جو قرآن کریم نے اصول کے طور پر ہر ایک مدعی کے صدق یا کذب کے معلوم کرنے کے متعلق پیش کی ہیں۔ بیان کرتا ہوں۔ (۱) ماضی کا نقشہ (۲) حال کی حالت (۳) مستقبل کے متعلق جس میں یہ تینوں باتیں اچھی ہونگی۔ وہ صادق اور راستباز ہوگا۔

مدعی کا ماضی

اول ماضی کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (پارہ ۱۱ ع ۷)۔ فرمایا اگر تم ایسے مدعی کی دعوی سے پہلے کی زندگی کی طرف دیکھو۔ فرمایا کہ محمد رسول اللہ نے تم میں چالیس سال تک زندگی بسر کی۔ کیا اس چالیس سال کے لمبے زمانہ میں جس میں جوانی کی امنگوں کا زمانہ بھی شامل ہے۔ کوئی اس کی زندگی پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ پس جب جوانی اور جوشوں اور امنگوں کے زمانہ میں اس نے انسانوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو کیا بڑھاپے میں وہ خدا پر جھوٹ بولیگا۔ بلکہ اب تک تم اس کو امین کے لقب سے ہی یاد کرتے رہے ہو۔ پس اب جبکہ کل تک تم اس کو صادق اور راستباز سمجھتے تھے۔ یہ کیا ہو گیا۔ کہ یہ صبح کو بگڑ گیا۔ اور راتوں رات اس کی قلب ماہیت ہوگئی۔ ہر ایک بدی بتدریج پیدا ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ ایک شخص رات کے وقت صادق سوئے۔ اور صبح کو بدترین جھوٹ کا مرتکب ہو کر بیٹھے۔ تو انسانوں پر بھی جھوٹ نہ بولتا تھا۔ اور اب خدا پر جھوٹ بولنے لگا۔

مسیح موعود کا ماضی

اس کے مطابق ہم حضرت مرزا صاحب کی دعوی سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار باعلان فرمایا۔ کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو۔ مگر کسی کو جرات نہ ہوئی۔ بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا۔ اس نے اپنے رسالہ میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی۔ اور مسٹر ظفر علیخان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی۔ کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا۔ اور اس کی زندگی پاکبازانہ رہی۔ وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا۔ اور بگڑ گیا علماء نفس نے مانا ہے۔ کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے۔

مدعی کا حال

دوسری بات کسی مدعی کا حال دیکھنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد (پ ۲۴ ع ۱۱) فرمایا کہ ہم اپنے رسول اور ایمان لانیوالوں کی نصرت فرماتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس جو خدا کا رسول ہو۔ اس کے ساتھ خدا کی نصرت ہوتی ہے۔ اگر نصرت نہیں۔ تو وہ خدا کا مرسل اور رسول نہیں۔ لوگ قریب ہوتا ہے۔ کہ اسکو ہلاک کر دیں۔ مگر خدا کی نصرت آتی ہے۔ اور اسکو کامیاب کرتی ہے۔ اور اس کے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا حال

یہی معاملہ حضرت مسیح موعود سے ہوا۔ آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ ایسے پرشعین ہوئے جن کا علم ہو گیا۔ اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔ مقدمہ آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا۔ اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا۔ کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے مقرر کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعوی کے ساتھ آیا تھا۔ کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں۔ میں پکڑونگا۔ مگر جب مقدمہ ہوتا ہے۔ وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار کہتے ہیں۔ کہ سادہ لوح اس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا۔ اور اس نے بتا دیا کہ مجھے ... عیسائیوں نے سکھایا تھا۔ اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔ اسی طرح ہماری جماعت کے پُرجوش مبلغ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے ہیں۔ وہ سناتے ہیں۔ کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے۔ کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے کہا۔ کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کرونگا۔ ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں گے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کریں گے۔ اور اب مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے ۔ ... ۔ اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ تو ہم شور مچا دیں گے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے۔ اس پر مولوی عمر الدین صاحب نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں اور جا کر انکو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم۔ یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب

کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ کہ جبکہ خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے۔ وہ ضرور اسی کی طرف سے ہوگا۔ انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اسٹیشن پر ملے اور کہا کدھر سے آئے؟ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ کہا تو بہت نقصان ہوا میں تیرے باپ کو لکھونگا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہوا ہے جو کچھ ہے۔

پس مخالف اسکو مارنا چاہتے ہیں وہ بچایا جاتا ہے۔ خدا اسکی ایسے سامانوں سے نصرت کرتا۔ اور ہر میدان میں اسکو عزت دیتا ہے۔

جھوٹے مدعی کو لمبی مہلت نہیں ملتی [illegible] کو تیئیس سال کی عمر نہیں دیتا جیسا کہ فرمایا۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ جھوٹے مدعی کو تباہ کر دیا جاتا ہے اور ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی اسکو لمبی مہلت نہیں ملتی۔ پس ہمارے مخالف کسی جھوٹے مدعی کو ۲۳ سال دعوے کے بعد زندہ رہتا ہوا دکھائیں۔ وہ نہیں دکھا سکتے۔ ان کو مدعی کی اپنی تحریر دکھانی ہوگی۔ یہ نہیں کہ مخالف کی بات دکھائیں۔ کیونکہ مخالف کیا کچھ نہیں کیا کہتے۔ مثلاً حضرت صاحب ہی کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ نعوذ باللہ۔ پس ضروری ہے کہ مدعی کا اپنا بیان دکھائیں۔

مدعی کا استقبال تیسری بات مدعی کے استقبال کے متعلق ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یہ بات اللہ تعالیٰ نے لکھ لی ہے۔ فرض کر دی ہے کہ خدا اور اس کے رسول ہی غالب ہونگے۔ اور خدا اور خدا کے رسول ہی فاتح ہونگے یہانتک کہ اور آئندہ بھی ہونگے۔

حضرت مسیح موعود کا استقبال ہم حضرت مرزا صاحب کے آئندہ زمانہ کے متعلق آپ کے حال سے قیاس کرتے ہیں۔ آپ کمزور تھے۔ اور آپ اکیلے تھے۔ مگر تمام دنیا آپکی دشمن تھی۔ عیسائیوں کو آپ سے بغض ہندوؤں کو آپ سے عناد اور سکھوں کو اگرچہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ان کو بھی آپ سے غصہ تھا۔ اسلئے کہ آپ نے ست بچن میں بابا نانک صاحب کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہوئے ان کے مسلمان ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اور مسلمان جن کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ کے لئے عیسائیوں سے زیادہ جوش اور محبت ہے۔ وہ بھی آپ کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔

پھر گورنمنٹ بوجہ مہدویت اور مسیحیت کے دعویٰ کے آپ سے بدظن تھی خفیہ پولیس کے آدمی باقاعدہ یہاں ڈیوٹی پر بیٹھے رہتے اور غالباً اب بھی ہونگے۔ اور ایک پولیس مین تو یہاں رہتا ہے۔ ہمارے مہمانوں کی فہرست اتار کر گورنمنٹ کے ہاں جاتی ہے۔ لیکن ان تمام موانع اور روکوں کے باوجود آپ کے سلسلہ کو ترقی ہوئی آپ اکیلے تھے۔ مگر اب سینکڑوں سے لاکھوں ہو گئے۔ کیا حضرت مرزا صاحب اپنی فتح کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ مخالفوں کی موجودگی میں آپ نے اعلان کیا کہ دنیا [illegible] اور منتشر ہو جائینگے۔ وہ سب میرے ساتھ تھا [illegible] ہو جائینگے۔ اور ان کو اپنے ساتھ ملا لونگا۔ اور آپ نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ لوگوں نے کہا [illegible] میں جو ہیں عیسائی ہو جائیں۔ مگر احمدی نہیں۔ لیکن پھر بھی لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ اور کثرت سے ہو رہے ہیں۔ کیا یہ آپ کی فتح نہیں

قادیان کی ترقی کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ کہ بیاس تک آبادی چند سال میں ایک میل تک قادیان پھیل گئی ہے۔ اور اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ عنقریب بیاس تک اسکی آبادی پہنچ جائیگی فرمایا تھا۔ یأتون من کل فج عمیق۔ لوگ قادیان میں دور سے آئینگے۔ اور راستے گھس جائینگے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ خود ان مولویوں کا آنا بھی ایک نشان ہے۔ مولوی آئے اور راستہ کی خرابی کی شکایت کی۔ مگر یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت ہے کہ وہ لوگ یہاں آئے اور خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

آئندہ کیلئے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں۔ حضرت صاحب نے آئندہ کیلئے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ آئندہ آپ ہی کا سلسلہ رہ جائیگا۔ اور باقی فرقے بالکل کم تعداد اور کم حیثیت رہ جائینگے۔ اور ہم اسکے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور اسکا کچھ اور حصہ ہم اپنی زندگی میں دیکھینگے۔ ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ ان کی کثرت کو قلت سے بدل دیا جائیگا۔ اور ان کی کثرت جیسے کہ پہلے پیارے سکوڑی جائیگی۔ اور وہ قلت جو آج ہمارے لئے قابل نفرت خیال کی جاتی ہے۔ کل انکو ذلیل کریگی ہم تھوڑے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں زمانہ ختم نہیں ہوگا اور قیامت نہیں آئیگی۔ جب تک حضرت مرزا صاحب کے ماننے والے ساری دنیا پر نہ پھیل جائیں۔ یورپ میں احمدیت پھیلیگی امریکہ میں احمدیت ہوگی۔ چین و جاپان عرب و ایران شام۔ غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ ان سب ممالک کو خدا کا کلام سنایا جائیگا۔ اور ایک دن وہ ہوگا کہ خدا کا سورج احمدیوں ہی احمدیوں پر چڑھیگا۔ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکیں۔ یہ تو عام پیشگوئی ہے لیکن ایک ملک کے متعلق ایک خاص پیشگوئی بھی ہے جو میں سناتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ زار روس کا عصا مجھے دیا گیا۔ اور امیر بخارا کی کمان آپ کو ملی پس ہم امید کرتے ہیں۔ روس کی حکومت عنقریب ہماری ہوگی۔ زار کی سلطنت مٹ چکی ہے جس سے زار روس کا عصا چھینا جا چکا ہے اور آدھا حصہ پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے۔ اور دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ پورا ہوگا اور دنیا [illegible] انکی صداقت کو دیکھ لیگی۔

کیا یہ شاندار مستقبل [illegible] لا الہ ہو گئے اور ایک لکھتا ہے نوے کی جگہ بیسیوں ہو سکتے ہیں۔ کیا ان اصول کے مطابق آپ کی صداقت میں شک کیا جا سکتا ہے۔ تینوں کے تینوں زمانے آپ کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔

غرض ثبوتوں اور اصولوں کو دیکھنا چاہیئے۔ بعض اعتراض پر بگڑ رہنا کوئی بات نہیں یہ ایک لغو بات ہے۔ قرآن جو اصول بتاتا ہے اسکے رو سے آپکی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ اور فیصلہ کیلئے اصول ہی ہیں۔ جب تک کسی اصول کے ماتحت گفتگو نہ ہو دنیا میں کوئی مسئلہ نہیں حل ہو سکتا۔

جماعت کو نصیحت اب میں اپنی جماعت کو بھی ایک نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ تمہارے دشمن تمہیں پامال کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر تم ایمان سے نمونہ رکھتے ہو۔ تو وہ تمہیں پامال نہیں کر سکتے آپ اپنے اقوال افعال۔ عقائد اخلاق اور معاملات کو درست کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم چلو۔ کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو۔ تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے۔ بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے۔ تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے یہ نہیں ہو سکتا جب تک تم بد اخلاقی کو نہ چھوڑ دو۔ بد معاملگی کو نہ چھوڑ دو اور نماز روزہ اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی اختیار کرو۔ کوشش کرو کوشش کرو کہ فتح پاؤ۔ تمہیں سچی فتح ہوگی اور دشمن کی جھوٹی فتح بھی اس کیلئے سوگواری کا موجب ہوگی اور دشمن تم سے اسطرح بھاگیگا جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔ اگر تم اس تمام علاقے کو احمدی بنا چکے ہوتے۔ تو آج دشمن کو اتنا بھی موقعہ نہ ملتا۔ کیونکہ مولویوں کی قوم بزدل قوم ہے اور انکو ظاہری سامانوں پر ہی بھروسہ ہے وہ ان قوتوں اور طاقتوں کے خزانے سے غافل ہیں جو خدا سے ملتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک اپنے فرض منصبی کو سمجھے اور ان لوگوں کو احمدی بنانے کے درپے ہو جائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ دشمن کیلئے ہماری کامیابی ماتم کا موجب ہوگی ❊ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے۔ ہماری حالت کو درست بنائے۔ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ اور [illegible] آمین

خطبہ جمعہ

الٰہی سلسلے اور اُن کے دشمن

مخالفوں کی زبان سے مسیح موعود کی صداقت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

ہر بڑی چیز کی ابتداء چھوٹی ہے

جتنی باتیں دنیا میں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ [illegible] بڑی [illegible] ہے۔ وہ در حقیقت چھوٹی ابتداء رکھتی ہے۔ اشیاء کی حقیقت کو دیکھیں تو ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑے درخت جو ہمیں نظر آتے ہیں ان کے بیج چھوٹے ہوتے ہیں۔ [illegible] ہوتا ہے۔ بیج کا کام [illegible] درخت [illegible] کا خواہ [illegible] کا ہو خواہ [illegible] کا۔ اس میں ایک ذرہ ہوتا ہے جس سے اتنے بڑے درخت کی پیدائش ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان کی پیدائش بھی ایسی ہی ہے۔ اگر درخت کی گٹھلی کو دیکھیں تو وہ بھی ساری ایسی ہونے کے باوجود کچھ بڑی چیز نہیں ہوتی۔ بعض جتنے بڑے [illegible] ہیں تمام کی ابتداء نہایت ادنیٰ حالت سے ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت ہوتی ہے کہ انسان کی ننگی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی بلکہ اعلیٰ درجہ کی خوردبین سے نظر آتا ہے۔ بظاہر دیکھنے والا اور حقیقت سے ناآشنا [illegible] آم اور بڑ کے درخت کو دیکھ کر ان کے بیج کو دیکھے [illegible] نہیں کہہ سکیگا کہ اس [illegible] بیج سے اتنا بڑا درخت پیدا ہو گیا۔ [illegible] قطرہ [illegible] حرکت کرتا ہوا دیکھتا [illegible] ناواقف [illegible] کہ اس سے انسان پیدا ہو گیا۔ [illegible] گا۔ اور اُن کو پاگل بتائیگا۔ حالانکہ وہ خود جاہل ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہر بڑی چیز کی ابتداء باریک نظر سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ پاگل اپنے پاگل پن کے باوجود دوسرے پر ہنسی کرے گا اور یہ شخص قابل رحم ہوتا ہے۔ اس کے دماغ کی کل بگڑ گئی۔ وہ اپنی [illegible] کو چھوڑتا اور مٹی کے چند ڈھیلوں پر خوش ہوتا ہے اس کو ایک بڑی چیز نظر آتی ہے۔ اسی طرح ناواقف شخص قابل رحم ہے جو انکار کرتا ہے کہ چھوٹے بیج سے درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی حقیقت ہے کہ [illegible] چھوٹے بیج [illegible] سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

آسمانی سلسلوں کی ابتداء

یہی حال آسمانی سلسلوں کا ہوتا ہے۔ یہ سلسلے بھی چھوٹے بیج سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ بیج اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کو ننگی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ جس طرح درختوں کے بیج کا اثر [illegible] خوردبین سے نظر آتا ہے۔ الٰہی سلسلوں کا بیج بھی خاص نگاہوں سے نظر آتا ہے۔ جس طرح ایک دانا آدمی ایک بیج کو دیکھ کر سمجھ لیتا ہے کہ اس میں وہ قوت ہے جس سے ایک بڑا درخت پیدا ہوگا۔ اور بڑھ کر پھیل جائیگا۔ اور [illegible] پرند اس میں بسیرا لینگے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو بصیرت ملی ہوتی ہے الٰہی سلسلوں کے بیجوں کو [illegible] حالت [illegible] دیکھ کر مان لیتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کو کیسے مانا

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص نے [illegible] حضرت ابوبکرؓ کے پاس ذکر کیا۔ تو آپ نے محض یہ خبر سنکر ہی آنحضرتؐ کے دعویٰ کی تصدیق کی اور ایک لحظہ کے لئے بھی شک نہیں کیا۔ جس طرح ڈاکٹر بیج کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی خوردبین رکھنے والے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ تمام ہونے والا ہے۔ جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ نے اس وقت تصدیق کی جبکہ ابھی اس نے سر بھی نہیں نکالا تھا۔ [illegible] شگوفہ محض ابھی گویا بیج تھا۔ جس وقت لوگوں نے ہنسی کی۔ اس وقت ابوبکر نے پہچان لیا۔ یہی حال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ہوا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوا تو آپ خود لرزاں تھے۔ کہ کہیں خدا کی طرف سے ابتلاء نہ ہو۔ اس وقت خدیجہؓ نے کہا۔ کہ آپ ایک نیک [illegible] موجود ہیں۔ خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہی حال حضرت علیؓ کا ہوا۔ انہوں نے بھی ابتدا ہی میں آپ کی تصدیق کی اگرچہ لوگوں نے ہنسی اڑائی کہ ایک لڑکا۔ اور بیوی اور بھائی کی تصدیق کر گویا یہ بڑے ہو گئے۔ مگر جو کچھ ان تینوں کو پہلے نظر آیا تھا وہ چند عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ لوگوں کو نظر آنے لگا۔ مگر پہلے وہ ہنسی میں اڑاتے تھے۔ لوگوں نے بعد میں کہا۔ اور اب بھی کہتے ہیں۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک ہوشیار آدمی تھے۔ اس لئے دنیا اُن کے ساتھ ہو گئی۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ تمہارے باپ دادا جو آپ کے مخالف تھے۔ وہ تو ابتدا میں اس بات کے ماننے کیلئے تیار نہ تھے۔ وہ تو ہنستے تھے۔ اگر انسانی کوشش اور انسانی چالاکی [illegible] کام ہو جانے والے تھے۔ تو تمہارے باپ دادوں نے کیوں نہ اس کو مان لیا۔ وہ تو پاگل ہی بتاتے تھے۔ غرض جتنے سلسلے بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال تو تاریخی ثابت اور واضح طور پر ملتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا۔ تو یہود نے آپ پر ہنسی اڑائی۔ موسیٰ علیہ السلام کے واقعات تو قرآن کریم میں ملتے ہیں۔ آپ پر فرعون ہنسی اڑاتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اس شخص کو کیا ہو گیا۔ یہ ہماری روٹیوں پر پلا۔ اس کی قوم ہماری غلام ہے۔ ہم اُن کے لڑکوں کو مارتے اور اُن کی عورتوں کی بے حرمت کرتے ہیں۔ کیا ایسی ذلیل قوم کا ایک فرد ہم پر عزت پا لے گا۔ مگر موسیٰ علیہ السلام کے چند مخلصین تھے۔ جو اس مخالفت کے زمانہ میں آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ کو [illegible] تھے۔ وہ فرعون کی دھمکیوں کی حقیقت کو جانتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ یہ اس کی گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ اور وہ اس کی فوجوں کو چیونٹی کے [illegible] سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم سمجھتے تھے۔ وہ کیا بات تھی۔ یہی کہ انہوں نے موسیٰ میں وہ بات دیکھ لی تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ موسیٰ میں وہ بات ہے۔ اور یہ وہ بیج رکھتا ہے۔ جس میں بڑھنے کی قوت ہے۔ اور وہ اتنا بڑھیگا۔ کہ جس کی [illegible] نہیں۔ اس سے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ لوگ [illegible] اس کے نیچے بیٹھیں۔ ہم [illegible] ہو جائیں۔ اور دکھاویں [illegible] کہ سب سے پہلے ہمارا حق ہو۔

ہمارا زمانہ میں الٰہی سلسلہ

ہمارے زمانہ میں بھی بیج ظاہر

سے ظاہر ہوا۔ اس کی مخالفت ہوئی۔ دوربین نگاہ رکھنے والوں نے اسکو پہچان لیا۔ اور وہ جن کو چشم بصیرت نہیں ملی تھی۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور ماننے والوں کو دکھ دینے لگے۔ حتی کہ ان کے رشتہ دار تک ان کی جان کے دشمن ہو گئے۔ اور مولویوں۔ ملاؤں۔ پیرزادوں۔ گدی نشینوں نے اسکے مقابلہ میں اپنی پوری قوت صرف کرنی شروع کی۔ لیکن وہ بیج بڑھنے لگا اور اپنی کونپلیں نکالنے لگا۔ مگر ان کی مخالفتیں بیکار ثابت ہوئیں۔ اور اس سلسلہ نے ترقی شروع کر دی۔ اب جو مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس بزدل کی سی ہے۔ جو فوج میں شامل ہوا۔ وہاں جو لگا تیر اور خون بہنے لگا۔ تو بھاگتا بھی جائے۔ اور خون کو دیکھتا جائے۔ اور یہ بھی کہتا جائے کہ خدایا خواب ہو۔ اسی طرح تمام مخالفتوں کے باوجود خدا کا قائم کردہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ اور یہ دیکھ بھی رہے ہیں مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ خدایا جھوٹ ہی ہو۔ اب کیسے خواب ہو سکتا ہے جبکہ ان میں سے اب یہ کہنے والے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ہوشیار آدمی تھے۔ اسلئے ان کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ان کے باپ دادا تو پہلے مخالف تھے اور اس بات کے منکر تھے۔ اور آپ پر اور آپ کے سلسلہ پر ہنستے تھے۔ اور مخالفین کے بڑے مولوی محمد حسین نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا صاحب کو بڑھایا ہے اور میں ہی ان کو خاک میں ملا دونگا۔ مگر دیکھ لو کون مٹ گیا۔ اور کس کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور کس کا سلسلہ دمبدم ترقی کر رہا ہے +

مخالف کی زبان سے مسیح موعود کی صداقت

ان لوگوں کا جلسہ ہوا اسمیں ایک مولوی نے بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب اور ہماری مثال تو چور اور کتے کی ہے مرزا صاحب چور کی طرح آئے اور ہم مولوی جو محافظ شریعت تھے۔ کتے کی طرح ان کے پیچھے پڑے۔ ان نے انہیں ٹکڑے ڈال کر غافل کیا۔ اور خود مال اٹھانے کے قابض ہو گیا +

اس نے جو مثال بیان کی اس کے کئی حصے سچے ہیں اور کئی جھوٹے۔ اس نے حضرت مسیح موعود کو چور کی طرح آنیوالا قرار دیا۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ مسیح کی آمد چور کی طرح ہوگی۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو چور کہہ کر مان لیا۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں اور اس نے مولویوں کو کتا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بھی بدتر۔ کیونکہ اس نے روٹی جو غذا ہے۔ وہ ڈالی۔ اور انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اور مسیح کے پاس آسمانی غذا تھی انہوں نے روٹی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ آسمانی غذا سے انکار کیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام نے کہا تھا کہ بچوں سے روٹی لیکر کتوں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ یہ مسیح نے اسلئے کہا تھا کہ اس کے پاس روٹی تھوڑی تھی۔ مگر یہ مسیح جو بہت غذا رکھتا ہے۔ اور اسی لئے اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ خزانے لٹائیگا۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب نے جو مسیح موعود تھے۔ کتوں کے آگے بھی وہ غذائیں ڈالیں۔ مگر کتوں نے چھوڑ دیا اور اگر یہ کھاتے۔ تو مر جاتے۔ کیونکہ ان کو روحانیت سے لگاؤ نہ تھا۔ باقی رہا یہ کہ اس نے کہا کہ وہ بہت بھونکتے رہے اور بھونکتے رہے۔ سو ان کا بھونکنا بے اثر ہو گیا۔ کیونکہ وہ بھونکتے ہی رہے۔ اور وہ چار لاکھ انسان کو ان سے چھین کر اپنی طرف لے آیا۔ ان کا بھونکنا تب موثر کہا جا سکتا تھا۔ جب وہ اکیلا رہتا +

پس اس نے اگرچہ مسیح موعود کو چور کہہ کر آپ کی ہتک کرنا چاہی۔ لیکن اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو مسیح ناصری نے کی تھی۔ اور اس نے اپنے اور اپنے ساتھی دیگر مولویوں کے لئے کتے کا خطاب تجویز کیا۔ اور اپنے آپ کو بھونکنے والا بتایا۔ سو یہ بھی سچ ہے۔ کہ ان کا سوائے بھونکنے کے اور کوئی کام نہیں۔ اور اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ سوائے اسکے کہ جو کبھی پاس آئے۔ اسکو بھونک پڑے۔ مسیح موعود نے خزانے معارف و حقائق کے لٹائے۔ مگر کتے جو نجاست خور تھے۔ انہوں نے وہ غذا نہ کھائی۔ بلکہ بھاگ گئے۔ ان کا کام ہڈیاں چبانا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ [illegible] احمدیوں نے بیعت فسخ کی۔ اول تو یہ جھوٹ ہے۔ دوسرے اگر درست بھی ہو تو کیا ہوا۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے پرے پھینک دیا۔ بات تو تب بنتی۔ جب کسی ایسے شخص کے متعلق یہ ہو کہ [illegible] پھر ان کی کامیابی کہی [illegible]

بات در اصل یہ ہے۔ [illegible] ادھر جوں جوں بڑھتا جاتا ہے۔ [illegible] سلسلہ بیج کی مانند تھا۔ چند آدمیوں نے مانا۔ اور جوں جوں بڑھتا گیا۔ لوگ اپنی استعداد کے مطابق قبول کرتے گئے اور قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اور قبول کرینگے۔ اور جب پورے درخت کی شکل اختیار کریگا۔ اسوقت جو انکار کریگا۔ وہ اندھا ہو گا۔ اور کون ہو سکتا ہے +

کیا مخالفوں کا ہماری مسجد کے پاس سے گذرنا انکی کامیابی ہے

وہ بہت خوش ہیں کہ ہماری مسجد اقصیٰ کے پاس سے نعرے مارتے ہوئے گذر گئے۔ اور یہ انہوں نے بڑی فتح حاصل کی۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ تو خود مانتے ہیں۔ کہ کعبہ پر گولے برسائے گئے۔ پس نعروں سے کیا ہوا۔ اگر کعبہ پر گولوں کا برسنا اس کی عظمت پر حرف نہیں لاتا۔ تو اگر وہ مسجد اقصیٰ کے پاس سے نعرے مارتے ہوئے گذر گئے۔ تو کیا ہو گیا۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ یہ بیج نشوونما رکھتا ہے کہ نہیں۔ اس کا تو انکار نہیں ہو سکتا۔ بیج بڑھا اور بڑے درخت کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور آس پاس کے درختوں کو خشک کر رہا ہے پھر کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اس درخت کی خدا حفاظت کر رہا ہے۔ اگر کوئی اب بھی انکار کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں +

دوستوں کا فرض

اسوقت میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ہر ایک حالت میں اصلاح کریں۔ اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ نہ دیں۔ اور مخالفین کے خاموش کرانے کے لئے صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ تم ہمارے سلسلہ کو ناپاک اور جھوٹا اور کیا کچھ نہیں کہتے۔ لیکن یہ جو کچھ بھی ہے تیس سال سے ہندوستان اور یورپ میں امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ اور تم جو پاک بنے بیٹھے ہو۔ وہ دن بدن تنزل میں ہے۔ اور تم لوگ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے قبل پادریوں سے چھپتے پھرتے تھے۔ اور تم میں لاکھوں انسان عیسائی ہو گئے تھے۔ پس تمہارا سچا اسلام تنزل پاتا رہا اور پا رہا ہے۔ اور ہمارا "گندہ" اسلام دن بدن دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اس سے کیا صاف طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں۔ اسکے آگے گردنیں جھکتی ہیں اور وہ اسلام جو تم پیش کرتے ہو۔ اس سے نفرت کی جاتی ہے +

مگر میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرونگا کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں تاکہ ہماری ترقی سرعت سے ہو۔ اور دشمن جو [illegible] الغرض [illegible] وہ جس پودے کو جلانا چاہتے تھے۔ وہ بڑھ گیا اور باقی [illegible]

[illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا نسخہ کا بنایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کرایا الحمد للہ کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھندلا پھولا پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل باوجود خرچ لگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا ۸ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے۔

سرمہ سلاجیت

مجربہ اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع جنون [illegible] قطع بلغم و دردسر و دفع بواسیر فساد بلغم رقاق کرم شکم۔ سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی و بہت و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دو رتی خورد ہمیشہ کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اوّل [illegible] فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

پہلی ستمبر ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اس وقت تک ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آئی ہیں۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر صاحب بہادر نے سکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھی رپورٹ لکھی۔ سکول میں اس وقت علاوہ تجربہ کار انجینئروں کام کرتے ہیں ہزاروں پروفیسران ڈرائنگ سروینگ اور نقشہ وغیرہ کا کام ہوتا ہے۔ انجینئرنگ کے پیشہ میں [illegible] طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ بغرض امداد سکول پبلک اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے قابل قدر انعام دئے جاتے ہیں۔ سکول کے مفصل حالات [illegible] اردو انگریزی منگا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن منیجر لالہ سکھ دیال انجینیر پرنسپل

آٹا پیسنے کی چکی

بالمبے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور سستا ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دار الامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے (یعنی پانچ سو مربع گز) قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار

سید عزیز الرحمن مالک عزیز ہوٹل قادیان دار الامان

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور خوبصورت ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور بہترین تحفہ ہے کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی سی جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی باریکی اور صفائی کے ساتھ لکھی ہے کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اور خوردبین سے دیکھنے پر [illegible] باوجود اسقدر باریک لکھنے کے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عام انگوٹھی [illegible] معہ شیشہ کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی کھدوائے تو [illegible]

انگوٹھی نمبر ۲۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ۔ ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ کھدا ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت [illegible] فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر کھدوائے تو [illegible]

پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت۔

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ اصلی موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں۔ دلفریبی، خوشنمائی اور نفاست انہیں کٹ کٹ کر بھری ہوئی ہے۔ چاندنی چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بے احتیاطی سے خواہ کیسے ہی میلے ہو جانے پر دوبارہ صفائی کے ساتھ چمکدار اور اصلی ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت ایک سی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار، ہنسلی، کنٹھا، پہونچی، بالیوں، ٹوپیوں وغیرہ میں استعمال کرنے کے لئے موتیوں کی طرح [illegible] نفیس سبک اور خوبصورت زیورات [illegible] عجیب چیز ہیں بچوں کے [illegible] کو پہننے کے لئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی قیمت تین روپے [illegible] ہماری صداقت آزمانے اور ان زیورات کی نمائش دیکھنے کے لئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر [illegible])

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروبار کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست

مدینۃ المسیح ۔ نامہ لندن
اخبار احمدیہ
افریقہ میں چار ہزار
چار ہزار نئے احمدی
مولوی ابراہیم کے گھر میں ... کا ...
وفات مسیح پر مباحثہ کا چیلنج
مولوی ثناء اللہ کی افتراء پردازی
نامہ نگار صفحہ ... ایکسپایت
خطبہ جمعہ صفحہ اعلانات امور عامہ
لڑکوں کو وقف کرو
... [illegible]

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۸ | مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح نے جمعہ کے خطبے میں فرمایا کہ میری طبیعت ابھی تک بدستور خراب ہے۔ روزانہ بخار چڑھتا ہے اور سوت بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عاجلہ و شفا کاملہ بخشے۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ناظر تالیف و اشاعت کو سفر تبلیغ کی تیاری کا حکم ملا ہے۔ اور ان کی جگہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت مقرر ہوئے ہیں۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور و جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کراچی سے واپس تشریف لے آئے۔ ہمارے علماء کا ایک وفد مالیر کوٹلہ مباحثہ کے لئے گیا ہے اور امروز فردا واپس آنے والے ہیں۔

نامہ لندن

(از ۲۰ فروری لغایت ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے لندن مشن کا کام حسب معمول ترقی پر ہے اور اس عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ سلسلہ کا کام سٹار سٹریٹ اور پٹنی والے مکان دونوں جگہوں پر جاری رہا اور اتوار کو دونوں مکانوں پر لیکچر ہوتے۔ پٹنی والے مکان میں ½۳ بجے شام سے لیکر ۵ بجے تک تقریریں ہوتی ہیں اور سٹار سٹریٹ والے مکان پر ½۶ سے لیکر ½۸ بجے تک چونکہ لندن بہت بڑا شہر ہے اس لئے ایک علاقہ کے لوگوں کے لئے دوسری جگہ جانے میں وقت اور روپیہ کا خاصہ خرچ ہوتا ہے یہ دونوں مکان ایک دوسرے سے قریباً ایک گھنٹہ کے ریلوے سفر پر واقع ہیں اور آنے جانے میں ایک روپیہ چار آنہ خرچ ہوتا ہے اسلئے مصلحتاً دونوں مرکزوں کو قائم رکھا گیا ہے

ملاقاتیں اس عرصہ میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی گئی۔ ہندوستانی امراء جو یہاں آئے ہوئے تھے ان سب نے یہی عذر کیا کہ آپ لوگ فرقہ بندی کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو دو جواب دیئے اول یہ کہ فرقہ بندی اسلام میں احمدیہ جماعت سے پہلے موجود تھی اسلئے یہ الزام تمام ان اسلامی جماعتوں پر لگتا ہے جو احمدیہ سلسلہ سے پہلے موجود تھے دوسرا جواب یہ تھا کہ اصل مصیبت جو اسلام اور مسلمانوں پر ہے وہ فرقہ بندی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک عالمگیر سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہے جو ہر ایک اسلامی فرقہ میں پائی جاتی ہے یہ مصیبت اسلئے نہیں کہ لوگ سنی یا شیعہ یا وہابی ہیں بلکہ اسلئے ہے کہ سنی سنی نہیں رہے اور شیعہ لوگ شیعیت سے دور چلے گئے اور وہابی فرقہ کے لوگ وہابیت سے غافل ہیں ایمان چونکہ زندہ ایمان نہیں ہے اسلئے تبلیغ اسلام کے لئے بھی دل میں تڑپ نہیں رہی

عیسائیوں میں بھی فرقہ بندی ہے لیکن اس فرقہ بندی نے عیسائیت کے تبلیغی جوش کو زیادہ کر دیا ہے نہ کہ کم اور اگر جماعت احمدیہ کو علیحدہ کر دیا جائے تو دنیا کے تمام مسلمان ملکر اشاعت اسلام کے لئے اتنا بھی نہیں کر رہے جتنا کہ عیسائیوں کا ہر ایک فرقہ علیحدہ علیحدہ کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ نیگروں کے وفد کے ممبروں سے میری گفتگو کی گئی اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ان میں سے اکثر لوگ احمدیہ جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں اس کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ بعض لوگ ہندوستان میں کہا کرتے ہیں کہ نیگرو لوگ حضرت صاحب کی بعثت کا علم نہیں اسلئے وہ لوگ کبھی یکساں معذور ہیں

نو مسلم اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لندن میں تین نئے ممبروں کا اضافہ ہوا ان میں سے برادرم کیپل قابل ذکر ہیں جو ہوشیار نوجوان تعلیم یافتہ اور لنڈن کے [illegible] میں اور آجکل مانچسٹر میں رہتے ہیں فوجی ملازمت میں وہ ترک ہندوستان رہے ہیں اور اردو اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ دوسرے ابراہیم کپاڈا حبشی النسل سالٹ پانڈ کے باشندے ہیں علاوہ [illegible] کے تعلیم یافتہ اور تمام یورپ [illegible] کا سیر کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک نیک فال ہے کہ برادرم عبدالرحیم نیر صاحب کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کا ایک تعلیم یافتہ باشندہ احمدیت میں داخل ہوا یہ صاحب قریباً ایک مہینہ لندن سے کہ امریکہ [illegible] لائے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ امریکہ میں ایک گروہ حبشی اسلام کی تبلیغ کے لئے تیار ہے ان لوگوں میں قومی جوش بہت ہے عیسائیت کی منافقت ان لوگوں پر پوری طرح واضح ہو چکی ہے لہذا ان لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسلام کو مطالعہ کر کے مسلمان ہو جائیں اور وہی مذہب اختیار کریں جو ان کے بھائی ہندوں کا فرقہ ہے۔ ابراہیم کپاڈا نے جو حالات بیان کئے ہیں اس کی تصدیق امریکہ کے ان رسالوں کے مطالعہ سے بھی ہوتی ہے جو وہاں کے حبشی لوگ شائع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دن قریب ہے جب ہم اس قومی دین اسلام کو دنیا کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ حضرت مفتی صاحب جواب [illegible] میں ہیں اگر ان لوگوں کی طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اکثر امریکن حبشی لوگ ایمان لے آویں۔

خطوط

ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کا سیرالیون سے خط آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اب تک سالٹ پانڈ پہنچ چکے ہونگے۔ سیرالیون میں ہمارے پرانے دوستوں میں سے خیرالدین صاحب ہیں جو ایک تعلیم یافتہ اور افریقی نوجوانوں کے مغربی باشندوں میں سے ہیں میرا ان سے ساتھ ان کی قریباً ۸ سال سے خط و کتابت ہے حضرت قاضی عبداللہ صاحب اور مفتی صاحب سے بھی ان کی خط و کتابت رہی ہے اسکے علاوہ یہ صاحب [illegible] بھی اچھی طرح پڑھ چکے ہیں اور احمدی اختلافات سے بھی اچھی طرح واقف ہیں لیکن بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے ان کو خیال تھا کہ احمدی جماعت نے کوئی نئی طرز کی نماز اور روزہ وغیرہ بنایا ہے ماسٹر صاحب کے وہاں جانے اور لیکچر وغیرہ دینے سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ احمدی جماعت نے کوئی بدعت جاری نہیں کی اسلئے بڑے جوش سے اپنے دوستوں میں احمدیت کی تبلیغ کرنی شروع کر دی ہے اور مجھے خط لکھا ہے کہ مبلغ کے لئے قادیان میں تار دوں چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق تار دیدی گئی۔ حضرت مفتی صاحب کی طرف سے متواتر کامیابی اور خوشی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ حاجی صوفی حسن موسیٰ خان جو آسٹریلیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں دائم المرض ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں۔ یہاں تمام احباب خیریت سے ہیں اور لندن میں سے ہر ایک صاحب اپنے اپنے رنگ میں میری مدد کر رہے ہیں عزیز علی محمد صاحب خلف رشید سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور شیخ عبدالحمید صاحب کی کوشش [illegible] ہمارا خیریت سے ہے شیخ صاحب [illegible] اور [illegible] مضبوط ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر دے۔ لیکچروں کا سلسلہ متواتر جاری ہے۔ والسلام فتح محمد سیال

اخبار احمدیہ

افسر ڈاک کی تبدیلی مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے موجودہ افسر ڈاک کو چونکہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی جگہ ولایت بھیجنے کا حضرت صاحب نے ارادہ فرمایا ہے اسلئے ان کو اس کام سے فارغ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کو افسر ڈاک مقرر کیا گیا ہے۔ خط و کتابت متعلقہ ڈاک حضرت صاحب [illegible] ماسٹر علی محمد صاحب کے نام احباب بھیجیں۔

بغداد میں انجمن احمدیہ کل احمدی احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے جو کہ بغداد یا اس کے قریب و جوار میں مقیم ہیں کہ بغداد میں انجمن احمدیہ باضابطہ قائم ہو گئی ہے اور اس کے حسب ذیل ممبر تجویز ہوئے ہیں
منشی عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر سول ٹرانسپورٹ بغداد پریزیڈنٹ
منشی برکت علی صاحب سب اوورسیر ڈی۔ ڈبلیو۔ ورکس بغداد
منشی جعفر صادق صاحب کلرک ڈی۔ ٹی۔ ایس آفس بغداد ویسٹ محاسب

اسواسطے ہر ایک بھائی کو چاہئیے کہ یا تو بذریعہ خط اپنے پتہ کی اطلاع دیں اور خود تشریف لا کر مندرجہ بالا احباب سے ملاقات کریں اور باضابطہ انجمن میں شامل ہوں اور ہر ایک قسم کی چندہ کو اور نیز ضابطہ کے ماتحت کسی نہ کسی انجمن کی معرفت بھیجنی چاہئیے اسواسطے نہایت ضروری ہے کہ ہر ایک صاحب جو کہ بغداد کے قریب و جوار میں مقیم ہیں انجمن احمدیہ بغداد کی معرفت چندہ وغیرہ ارسال فرمایا کریں علیحدہ علیحدہ چندہ ارسال کریں۔ نیز احباب تک دیگر تحریکات آسانی سے پہنچ سکیں۔ احباب مہربانی فرما کر اپنے پتہ و نشان سے مندرجہ بالا احباب میں سے کسی ایک کو اطلاع دیدیں۔ والسلام
کمترین ڈاکٹر وارث علی

دھوکہ سے بچو جناب حامد حسین خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے پاس ایک کارڈ پہنچا جس کے بھیجنے والے کا یہ نام لکھا ہے پیرزادہ حاجی سید محمد عثمان نمبر ۲۱۱ محلہ القائم مقام سیالی ضلع سرہند [illegible] جب قبلہ [illegible] مولوی انوار حسین خان صاحب کے ذریعہ تحقیقات کرائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص اس قسم کی تحریرات بھیجنے کا عادی ہے جس میں اپنا حال زار بتا کر اظہار احمدیت کے بہانے امداد نقد کی طلبی ہوتی ہے اسلئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جب تک ذاتی طور سے کسی شخص کے واقف نہ ہوں اس قسم کے خطوط ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا کریں مگر ہے اسکے بعد کسی اور نام سے مغالطہ میں ڈالا جائے

درخواست دعا عبدالکریم صاحب جو کلکتہ میں موٹر کا کام سیکھنے کے لئے وارد ہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں [illegible] محمد اسحاق صاحب [illegible] بابو [illegible] کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

حضرت مسیح موعود کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی

حق پسند صاحبان کے لئے فائدہ اٹھانے کا موقع

افریقہ میں چار ہزار احمدی

یوں تو ہر وہ شخص، جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی اور حضرت مسیح موعود کی فتح یابی کا ایک نشان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ان تمام بندشوں کو توڑ کر اور ان سب روکاوٹوں کو عبور کر کے آتا ہے۔ جو دنیا کے لیڈروں اور اسلام سے پیار کرنے والوں کی طرف سے اس کے سامنے ڈالی جاتی ہیں اور اس طرح وہ ثابت کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کے آگے ساری دنیا کے مخالفین کی طاقتیں ہیچ ہیں۔ لیکن اب وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فوجوں کی فوجیں صداقت اور روشنی کے اس جھنڈے کے نیچے لا رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے بلند کیا۔ اور گروہ کے گروہ اس دین میں داخل کر رہا ہے۔ جس کو قائم کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔

ناظرین کرام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ اعلان پڑھ چکے ہوں گے۔ جو حضور نے افریقہ میں چار ہزار اشخاص کے احمدی ہونے کے متعلق ارقام فرمایا ہے۔ یہ اعلان یہ خوشخبری یہ نوید مسرت ایسی ہے۔ کہ ہماری جماعت اس کے متعلق جس قدر بھی خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے کم ہے۔ اور جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائے، تھوڑے ہیں۔ یہ اتنی بڑی فتح اور اتنی بڑی کامیابی ہماری کسی کوشش اور سعی کا نتیجہ نہیں۔ ہم اپنی طاقت اور قوت سے اپنی کوشش اور سعی سے خوب واقف ہیں۔ اور اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس کی کیا حقیقت ہے پھر خدا تعالیٰ کا یہ فضل یہ کرم محض اس کی بندہ نوازی نہیں تو اور کیا ہے۔ پس اس موقع پر ہم جس قدر بھی خدا تعالیٰ کی تحمید و تقدیس کر سکیں۔ کرنی چاہیئے۔

لیکن یہ موقع ان لوگوں کے لئے بھی حق و باطل میں امتیاز کرنے کے نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے۔

حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ جس سے ظاہر ہے کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت خدا تعالیٰ کا یہ کلام پورا ہوا تھا۔ اسی طرح اب حضرت مسیح موعود کے وقت بھی پورا ہوگا اور فوجوں کی فوجیں خدا کے دین میں داخل ہوں گی۔ اور یہ چار ہزار افراد کا یک دم داخل سلسلہ ہونا اسی الہام اور اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ اور آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے بے شمار نشانات کے ہوتے ہوئے پھر بھی کوئی خاص نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا کرتے ہیں۔ ان کا مطالبہ اگر نیک نیتی اور حق کو پانے کے لئے ہوتا ہے۔ تو وہ اس تازہ نشان پر غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مذکورہ بالا الہام کس صفائی کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور وہ خدا جس کی طرف سے مبعوث ہونے کا حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا۔ آپ کی کیسی مدد اور نصرت فرما رہا ہے۔ اور ایسی حالت میں فرما رہا ہے۔ جبکہ دنیا میں آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اگر آپ کے خلاف آواز اٹھانے والا کوئی نہ ہوتا اگر آپ کے راستہ میں روکاوٹ ڈالنے کی کوئی کوشش نہ کرتا اگر آپ کی طرف آنے والوں کو کوئی نہ روکتا۔ تو اور بات تھی لیکن اب جبکہ ساری دنیا اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اس دین کو مٹانے کے درپے ہے۔ جسے قائم کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب آئے تھے۔ حتیٰ کہ مسلمان کہلانے والے اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے بھی اپنی ساری قوت اور پورا زور آپ کے خلاف لگا رہے ہیں ایسی حالت میں تو ایک کے قبول کر لینا بھی آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دکھا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا نشان ہو سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو حق کے طالب اور راستی کے جویاں ہیں۔ انہیں ایسی باتوں سے قطع نظر کر کے جو علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کی بیہودہ سرائیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔ اور جنہیں وہ مکر و فریب اور تلبیس وغیرہ سے اس قدر پیچیدہ بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہ انہیں حقیقی اور اصلی رنگ میں نہ دیکھ سکیں۔ اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ اگر آپ خدا کے برگزیدہ اور راستباز نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے ہیں۔ جیسے مخالفین کہتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کیوں آپ کے سلسلہ کو دن بدن ترقی دے رہا ہے۔ اور آپ کے جھنڈے کے نیچے فوجوں کی فوجیں لا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ کی یہ نصرت اور یہ تائید ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور اسی کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور خدا ہی آپ کے سلسلہ کی مدد کر رہا ہے۔ اور یہ اتنی موٹی بات ہے۔ کہ ہر ایک شخص اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اگر ہمارے پاس ظاہری ساز و سامان ہوں۔ دنیاوی طاقت اور شوکت ہو۔ دولت اور مال ہو۔ تو کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ چیزیں لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچ کر لا رہی ہیں۔ لیکن اس بات کا تو ہمارے دشمنوں کو بھی اقرار ہے۔ کہ ان مرغوبات دنیا میں سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور اس بات کو وہ بڑے زور شور کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے۔ اور معترض ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایسے کمزور ناتواں اور اس قدر دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے تہیدست ہیں۔ یہ سب کچھ ٹھیک۔ مگر کوئی اتنا تو بتلائے۔ کہ ہماری اس کمزوری اور ناتوانی۔ اس بے کسی اور بے سروسامانی کے باوجود یہ کامرانی اور کامیابی کیوں؟ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی اور ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا جو تمام طاقتوروں سے زیادہ طاقتور۔ اور وہ خدا جو ہم

سامانوں کا خالق ہے۔ اس کی مدد اور تائید ہمارے ساتھ شامل ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہم کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے۔ ہماری کامیابی کی۔ دشمن ہماری کمزوری اور بے سروسامانی پر ہنسی اُڑاتا۔ اور اس طرح اپنے خیال میں ہم پر بہت بڑا اعتراض کرتا ہے مگر ہم کہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی شرم کی بات نہیں۔ اور ہم خود اس کا اقرار کرتے ہیں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی ہم مخالفین کو یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی اس تائید اور نصرت کو بھی دیکھو جو ہمارے شامل حال ہے۔ ہم دنیا کی تمام شوکتوں اور عظمتوں کو اس کمزوری اور ناتوانی کے مقابلہ میں اور سارے جہان کی دولت اور مال کو اس غربت اور افلاس پر ترجیح دیتے ہیں۔ جو خدا کے فضل و رحم اور اس کی بندہ نوازی کو جذب کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ کاش! ہمارے مخالفین بھی اس پر غور کریں اور فائدہ اٹھائیں ؛

اس مضمون میں ہم نے افریقہ میں ایک کثیر جماعت کے حق قبول کرنے پر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا جو عظیم الشان ثبوت ملا ہے۔ اس کی طرف مخالفین کو توجہ دلائی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ یہ بتلائیں گے۔ کہ اس اتنے بڑے نشان کے ظاہر ہونے پر ہماری جماعت کے فرائض میں کس قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اسے اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے ؛

چار ہزار نئے احمدی

اخبار وکیل اپنے ۶۔ اپریل ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے :۔

"مسیحی پادری افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی کے متعلق غلط بیانات شایع کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ افریقہ کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن تازہ بیان کے ایک اشتہار میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ سب بیانات غلط ہیں۔ یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور تمام نواب سوائے ایک کے مسیحیت اختیار کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۳ فیصدی مسلمان تھے سنہ ۱۹۱۱ء میں کل ۴۹ فیصدی رہ گئے۔ گویا دس سال کے وقفہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ مسیحی ہو گیا۔ جس ملک کی آبادی صرف ۳۰ لاکھ ہو۔ اس کا اس حساب سے مذہب عیسائی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے چلے جانا ایک خطرناک حقیقت ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے نہ تو اصلیت کے دریافت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور نہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے لئے کچھ کیا گیا۔ اب اشتہار مذکور میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماسٹر عبد الرحیم کی سعی موفور سے وہاں چار ہزار غیر مسلم احمدی ہو گئے ہیں۔ ہم کو امید ہے۔ کہ دور اندیشی و دانش مندی رفتہ رفتہ اختلافات باہمی کو مٹا دیگی۔ اور یہ چار ہزار احمدی کسی زمانہ میں اسبات پر فخر کر سکیں گے۔ کہ وہ فرقہ بندیوں کی الجھنوں سے نکل کر نرے سچے مسلم بن گئے ہیں۔ اور احمدی و غیر احمدی کی تمیز ان میں نہیں رہی۔

اہل قادیان کا ذوق و شوق تبلیغ لائق داد و قابل تحسین ہے ؛"

خط کشیدہ الفاظ میں "وکیل" نے جو امید ظاہر کی ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کس بنا پر ہے۔ یہ چار ہزار وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے "نرے سچے مسلم" تھے۔ اور پھر عیسائیت کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے تھے۔ جہاں سے "احمدیت" نے انہیں نکالا ہے۔ اور "احمدی" بن کر وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ عیسائیت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار سکیں۔ اب کیا "وکیل" یہ امید رکھتا ہے۔ کہ وہ پھر اسی قسم کے "مسلم" بن جائینگے۔ جن کو عیسائیت ہڑپ کر گئی تھی۔ "وکیل" کی یہ امید بالکل بے جا ہے۔ اسے ہرگز یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام جو عیسائیت کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور جس کا تلخ تجربہ ان لوگوں کو ہو چکا ہے۔ پھر اسی کو اپنی جائے پناہ قرار دینگے۔ بلکہ وہ خدا کے فضل سے اسی اسلام کے نام لیوا ہونگے جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور جس کا امتیاز احمدی اور غیر احمدی کہلانے سے ہوتا ہے کیونکہ وہ اس اسلام کا کافی تجربہ کر چکے ہیں۔ جو احمدیت کے سوا اس زمانہ میں پیش کیا جاتا ہے مگر وہ ان کی تسلی کا باعث نہ ہو سکا۔ اگر اس کو لیکر وہ عیسائیت کا مقابلہ کر سکتے۔ تو پہلے ہی اس سے دست بردار کیوں ہوتے۔ اور کیوں عیسائیت کے سامنے ہتھیار ڈال کر سر تسلیم خم کر لیتے ؛

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے گھر میں عبرتناک واقعہ

مولوی عطاء اللہ امرتسری کو گرفتار کر کے زیر دفعہ ۱۲۴ الف (بغاوت) امرتسر کی عدالت میں جو مقدمہ چلایا گیا ہے اس میں ۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو ایک شخص مسٹر عبد اللہ فوق نے شہادت دیتے ہوئے بیان کیا۔ کہ مولوی عطاء اللہ نے اپنی تقریر میں (جس کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا) مشنری لیڈیوں کے متعلق یہ بتاتے ہوئے کہ ان کی وجہ سے مسلمان لڑکیوں پر ایسا اثر پڑتا ہے۔ کہ وہ اوروں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ "مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا ذکر کیا۔ کہ وہ ایک شخص کے ساتھ بھاگ گئی تھی ۔" (وکیل ۳۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

جن دنوں یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور اس کی اطلاع ہمیں ملی تھی انہی دنوں ہم نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اب جبکہ مولوی عطاء اللہ نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ تو اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ اور جب تک مولوی ابراہیم بھی اس کی تردید نہ کریں اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

جب ہمیں مذکورہ بالا واقعہ کا علم ہوا تھا۔ اسی وقت یہ بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ عدالت نے ضمانت لیکر ایک مقررہ تاریخ تک لڑکی کو مولوی ابراہیم کے حوالہ کر دیا تھا۔ کہ وہ اُسے سمجھا بجھا لیں۔ اور اس کے شکوک رفع کر کے اُسے عیسائی ہونے سے بچا لیں۔ لیکن مقررہ تاریخ پر لڑکی نے عدالت میں پہنچ کر کہدیا کہ چونکہ اس کے اعتراضات کا اسے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اسلئے وہ عیسائی ہونے سے باز نہیں رہ سکتی۔ اور برقعہ اتار کر مولوی صاحب کے حوالہ کر دیا ؛

اس اندوہگین واقعہ کو مد نظر رکھ کر جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ مولوی ابراہیم وہ شخص ہے۔ جو حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ چڑھانے کے لئے بڑا زور لگایا کرتا ہے۔ چنانچہ غیر احمدیوں کے جلسہ میں جس کا گذشتہ نمبروں میں مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے اسی بات پر زور دیا۔ تو اس واقعہ کا

ذمہ وار مشنری لیڈروں سے بڑھکر اس کو قرار دینا پڑتا ہے اور بصورت صحت واقعہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس جرم کی عبرتناک سزا ہے جس کا ارتکاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین میں مدفون سمجھنے اور حضرت عیسےٰ کو زندہ آسمان پر قرار دیکر سے کیا جاتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کے اسی عقیدہ نے بہت سوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائیت کی گود میں ڈالدیا۔ مگر وہ پھر بھی باز نہ آئے۔ اب خدا ان کے گھروں میں ایسے عبرتناک واقعات دکھا کر رہا ہے اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں۔ تو ان کی مرضی ۔

وفات مسیح پر مباحثہ کے چیلنج کا

مولوی ثناء اللہ کی افترا پردازی

مولوی ثناء اللہ کا ہم [illegible] بارہا [illegible] کہ وہ [illegible] واقعات سے [illegible]

منکرات واقعات سے اپنی مطلب برآری کرنا اور سچوں کو جھوٹا ٹھہرانے کی ذلیل کوشش کرتا رہتا ہے۔

اصحاب الفیل اور حرم میں آئے۔ اور ذلیل ہو کر ہوگئے ان تیراندازوں میں سے ایک مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے یہ تیر پھینکا۔ کہ اس سے وفات مسیح پر مباحثہ کیا جائے۔ جب اس نے چیلنج دیا۔ تو اول انجمن والوں نے اس چیلنج کو واپس لے لیا۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جلسہ گاہ ہی میں مولوی ابراہیم کی طرف سے کھڑے ہو کر نہ صرف اس چیلنج کو واپس لیا۔ بلکہ وہیں دفن بھی کر دیا۔ اور ہم لوگوں نے جو کھڑے اجازت چاہی۔ کہ ہم اس کا جواب دیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم مولوی ابراہیم کی زبان سے ہی یہ چیلنج واپس کرائینگے لیکن ۱۹ تاریخ کو مولوی ابراہیم نے چیلنج دیا۔ اور ۲۰ تاریخ کو ہماری طرف سے چیلنج کی منظوری کا اشتہار بعنوان "مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر علماء کا چیلنج مباحثہ منظور" شائع ہوگیا۔ اور اسی دن ان مولوی صاحبان کو دیدیا گیا۔ یہ اشتہار ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء کے الفضل کے صفحہ ۸ پر شائع ہو چکا ہے۔

مگر مولوی ثناء اللہ کی بے ایمانی اور واقعات فراموشی اور افترا پردازی دیکھنے کے قابل ہے کہ ۸۔ اپریل کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی ابراہیم کے مضمون کے نیچے ایڈیٹوریل لکھا ہے کہ۔

"مسئلہ وفات مسیح پر مرزائیوں کو بہت ناز ہے اور ہم سے اسے بے مطلب اور بے تعلق جا کر دیجاتی تھی۔ مگر قادیان میں اس کی بابت اعلان کیا گیا کہ قادیان کے جلسہ میں تو افسران مقررہ کی اجازت نہیں۔ بٹالہ میں چلکر اسی مسئلہ پر بحث کر لیں۔ اہلحدیث نے بڑے زور سے چیلنج دیا۔ لیکن مرزائیوں کی طرف سے قبولیت نہ ہوئی۔ اب آئندہ ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کی خواہش کریں!!"

کیا اس سے بڑھکر ثناء اللہ کے یہودی ہونے کا کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے منظوری کا اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ جو قادیان ہی میں ان کو دیا گیا۔ اور پھر اخبار میں درج ہو چکا۔ مگر ڈھٹائی یہ کہ ایک ہفتہ ہمارے اشتہار کے اخبار میں شائع ہونے کے بعد کہتا ہے کہ انھوں نے جواب نہ دیا۔ ہمارا اعلان موجود ہے۔ کیا ثناء اللہ اب بحث کرنے کو تیار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی روزانہ ڈائری

(۱۶۔ اپریل ۱۹۲۱ء ۔ بعد نماز عصر)

قربانی کی سپرٹ

حضور نے شیخ عبد الرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ہمارے طالب علموں میں یہ روح پیدا کرنی چاہئے۔ کہ وہ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کریں۔ اور دنیاوی وجاہت کا خیال نہ کریں ۔

پھر فرمایا۔ کہ ہمارے مبلغین جس ملک کا بھی لباس پہنیں وہ ان کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں اسلام آیا ہے اسلئے ہر جگہ کا جو لباس ہے۔ وہ اسلام کا لباس ہے اگر فقیرانہ لباس پہنیں۔ جیسا کہ صوفیا نے پہننا شروع کیا تھا تو وہ دنیا کا کام خوب کر سکتے ہیں ۔

ہمارے مبلغوں کا لباس

پھر فرمایا۔ کہ اب ہمیں اس قسم کے لوگوں کی بکثرت ضرورت ہے۔ جو کم سے کم گذارہ پر نہایت زندگی بسر کر کے دین کی خدمت کریں۔ اور وہ خود بخود بھی آپ ہی ہم پہنچائیں ۔

احمدی نوجوانوں کیلئے قربانی کا نمونہ

اسی ضمن میں حضور نے مدرسہ احمدیہ کے سابق طالب علم میاں کرم دین کا ذکر کیا۔ یہ نوجوان ابھی اندازاً انیس سال کی عمر کا ہے۔ اس نے جو قربانی کی ہے اس کے متعلق فرمایا کہ:۔

اس نے ہمارے نوجوانوں کے سامنے بہت بڑا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور وہ ہمارے طالب علموں کے لئے بطل احمدی ہے (ahmadi hero) اسکی شادی قریب ۳ تھی اپنے گھر والوں کو خبر نہیں دی۔ مجھ سے بھی نہیں پوچھا۔ اس خیال سے کہ روک دیں (اگرچہ یہ غلطی تھی کیونکہ امام سے پوچھنا ضروری ہوتا ہے) نہ خرچ کی فکر کی بمبئی میں گیا۔ اور وہاں جماعت کے لوگوں سے بھی نہیں ملا۔ بلکہ کوئی کام تلاش کرتا رہا۔ ادھر گھر والے حیران کہ وہ کدھر گیا آخر اسکو جہاز پر ملازمت مل گئی۔ اور وہ اس طرح وہاں لنڈن پہنچا۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ تو کہاں۔ نہیں معلوم۔ اس نے کس تکلیف سے یہ سفر ختم کیا ہوگا۔ مگر یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ اب وہ مبلغین کی خدمت کرتا۔ اور مسجد میں پانچ وقت اذان کہتا۔ اور محنت کا کام کرتا ہے۔ کسی کام سے اسکو عار نہیں۔ پھیری والے کا لائسنس مل گیا ہے۔ لکڑی کا کام سیکھتا ہے۔ اور مجھے اس نے لکھا ہے۔ کہ میں یہاں کچھ عرصہ کے بعد جاپان چلا جاؤنگا۔ کیونکہ ہمارا کوئی مبلغ ابھی تک وہاں نہیں گیا ۔

چونکہ وہ اذان بلند آواز سے کہتا ہے۔ ایک عورت دوڑتی ہوئی آئی۔ کہ یہ شور خلاف قانون ہے۔ اس نے کہا میں تو شور نہیں مچاتا۔ اس نے کہا کہ پانچ وقت جو شور مچاتا ہے اس سے تو قید ہو جائیگی۔ اس نے کہا اگر میں لوگوں کو ایک خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ اور اگر میں جیل میں بلایا گیا۔ تو وہاں بھی اذان کہونگا۔ ایک دفعہ ریل میں جا رہا تھا۔ کہ اس کی داڑھی پر ایک انگریز ہنسا۔ اور دوسرے کو بھی دکھایا۔ اس نے کہا کہ میں کوئی عورت ہوں جو داڑھی منڈاؤں۔ یہ سنکر انگریز دوسرے کا منہ سرخ ہو گیا اور عورتیں بھی اس پر ہنسنے لگیں۔ اس انگریز کو غصہ آیا۔ اور [illegible] تھا۔ کہ میں [illegible]

نامہ نمبر ۲

تین انگریز، دو افریقی نو مسلم اور ایک انگریز افسر کا اسلام

(تختہ جہاز بروٹیہ سے لکھا گیا)

لورپول سیرالیون میں نے گذشتہ خط اور سفر مغربی افریقہ کا نامہ اول جہاز ایبی پر سے لکھا تھا خط لکھتے وقت میں اچھا تھا۔ مگر خلیج بسکے نے دوسرے دن بحر ظلمات کے خطرات کی یاد دلائی۔ اور مرض بحری نے کمزور بستر کو آدبایا۔ کمزوری اور بستر بیماری یا مرض بحری کے ساتھ ہی دانتوں کو بھی آ گھیرا۔ اور بائیں جبڑے میں درد شدید ہوا۔ مگر چار روز کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت بالکل اچھی ہو گئی۔ اور سیرالیون پہنچنے تک اللہ کی عنایت صحت لندن کی سی معلوم ہونے لگی۔ جہاز ایبی پر خدا کے فضل سے کام کا خوب موقعہ ملا۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ مسافروں سے خوب تبادلہ خیالات ہوا۔ اور بہت لوگ دین حق کا پیغام سن کر اسلام کے ساتھ محبت و انس کے جذبات لیکر گئے۔

بیماری اور نومسلمین اتفاق سے ۳۰ یورپین جن میں ایک باشندہ سوئٹزرلینڈ اور باقی انگریز تھے۔ حلقہ احباب میں شامل رہے۔ اور مختلف امور پر ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ان میں سے تین اس قدر قریب آ گئے۔ کہ انہوں نے عملی نام لینا اور عربی ناموں سے پکارے جانے کی استدعا کی۔ ان ہمدردان اسلام کے اسما حسب ذیل ہیں۔

(1) Sergeant W. Habeeb
سارجنٹ ڈبلیو حبیب مورل۔ Murrell
(2) Mr. S. Mahbub
مسٹر ایس محبوب رینڈشا Reindshaw
(3) Mr. A. Mohibb
مسٹر محب فورمین Foreman.

ان عزیزوں میں سے اول الذکر بہت سعید الفطرت نوجوان ہے۔ اور اپنے دوستوں سے پہلے ڈائننگ روم میں کہنے لگا۔

I am no longer William Herbert Murrell. I have been now christened Habeeb. Call me by that name.

اب میں ولیم ہربرٹ مرل نہیں۔ اب میرا نام حبیب ہے مجھے اس نام سے پکارا کرو۔

حبیب نمبر ۲ و ۳ کو اپنے دوست پر رشک ہوا۔ اور انہوں نے بھی مسلم نام لینے کی درخواست کی جو دیے گئے۔ اور انشاء اللہ انہیں ایک دن ہمدرد سے سچا ہمدرد اور حقیقی ہمدرد اسلام بننے کی توفیق ملیگی۔

ان کے علاوہ پانچ افریقی مسیحی بائیبل کی پیشگوئیاں سن کر سچے تسلی دینے والے۔ روح حق مثیل موسیٰ اور سچے مسیح مہدی پر ایمان لائے۔ ان کی درخواستہائے بیعت حضور خلافت مآب میں بھجوا دی ہیں۔ ان کے اسما حسب ذیل ہیں:

(۱) مسیحی نام۔ جان مکالے۔ John Macauley۔ اسلامی نام عبدالرحیم سکنہ سیرالیون (۲) مسیحی نام رید۔ ٹی۔ اوونز Reed T. Owens. اسلامی نام عبدالرحمٰن سکنہ باتھرسٹ گیمبیا (۳) مسیحی نام ٹامس پیٹر Thomas Peter اسلامی نام عبداللہ سکنہ سیرالیون (۴) مسیحی نام ٹامس ولسن اسلامی نام عبدالعزیز سیرالیون (۵) مسیحی نام جیک ٹامس Jack Thomas اسلامی نام عبدالحی سیرالیون

سیرالیون میں چار لیکچر۔ مسلم ٹرنشپ جہاز ایبی پر جو الڈر ڈمپسٹر لائن کے بہترین جہازوں میں سے ایک ہے آلہ بے تار پیام رسانی موجود تھا۔ اس خدمتگار مبلغ اسلام سے کام لے کر جہاں عاجز نے حضرت امام المتقین کے حضور دعا کی درخواست بھیجی۔ وہاں ایک پیغام مسٹر خیرالدین افسر تعلیم مسلمانان سیرالیون کے نام بھی ارسال کر دیا۔ مسٹر موصوف نے اس پیغام کی حتی الوسع اشاعت کی۔ اور مختلف اقوام کے سردار و امام ایک درجن کی تعداد میں اپنے زرق برق کے لباس اور عبا و عمامے پہنے (ایک وزلی نفری) ڈھول بجاتے ہوئے تختہ جہاز پر اس غریب کے استقبال کے واسطے آ گئے۔ علیکم سلیکم۔ اہلاً و سہلاً مرحباً۔ پہلے گفتگو عربی میں ہوئی اور الحمد للہ کہ تختہ جہاز پر سوڈانی و طرابلسی مسافروں کے ساتھ عربی زبان میں گفتگو کا اتفاق ہونے کے باعث عربی میں کلام کرنے کی مشق ہو گئی تھی۔ اس لئے کوئی وقت پیش نہ آئی۔ اور خدا کے مسیح کا ایک نشان یہ بھی ہے۔ کہ وہ مختلف زبانوں میں کلام کرینگے۔ اس کے مطابق اس نے مجھے ایسی توفیق دی۔ کہ میں اسیر ہو جو حیران تھا۔ کنارہ بحر پر موٹریں موجود تھیں۔ انہیں سوار کرا جلوس نکال مجھے ایک خوبصورت مسجد میں پہنچایا گیا۔ جہاں ۱۵ ہزار مسلمانوں کے قائمقام موجود تھے۔ میں نے اپنے مشن کی اغراض زبان انگریزی میں بیان کیں۔ مستقبلین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اخویم خیرالدین نے اس کا نقلی انگریزی میں کبوتر انگریزی Pigeon English کہلاتی ہے۔ ترجمہ کر کے حاضرین کو میرا مطلب سمجھایا۔ اس کے جواب میں چیف امام یعنی لوشے نامی امام نے میری آمد کو رسول اللہ کے بیان المصلحین و مجددین کی آمد کے وعدے سے مطابقت دیکر میرا شکریہ ادا کیا۔ یہ ۱۹ فروری کی صبح تھی۔ ایک عالیشان انگریزی وضع کی فرودگاہ میں مجھے اتارا گیا۔ اور ہر قسم کے آرام کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ ۲۰ فروری کو تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ اور اس کے لئے اطلاعات شائع کی گئیں۔ مساجد آراستہ کی گئیں۔ سرکاری اسلامیہ مدارس میں جھنڈیاں وغیرہ لگا کر ان کو مزین کیا گیا۔ اور اپنے رنگ میں مسلمانوں نے اظہار خوشی کیا۔ پہلے ایک مسجد میں ۱۰ بجے پھر دوسرے مدرسہ میں ۲ بجے۔ پھر شام کو تیسرے مدرسہ میں ۶ بجے تین تقریریں کی گئیں۔ پہلے دو میں اخویم خیرالدین ترجمان تھے۔ اور مرد و عورتوں نے ادب و احترام و محبت سے ان تقاریر کو سنا۔ تقریر سے اول ایک نوجوان نے نہایت سریلی آواز سے نعتیہ اشعار عربی میں پڑھے۔ ہر چار اشعار کے بعد ایک مصرع سب حاضرین ایک آواز سے پڑھتے تھے۔ عجیب سماں تھا۔ ان مجالس میں رکشا کی سواری پر جانا ہوا۔ سرخ عبا والے امام رکشا کے آگے اور سفید عبا پوش لوگ رکشا کے پیچھے۔ نوجوان طلباء دو رویہ صف بستہ کھڑے نظر آتے تھے۔ جس نے اپنی

تقریر دلسائیں بنابر مسیح پاک کی آمد کا ذکر کیا۔ الحمد للہ کہ سوا کوئی آواز مخالف نہیں سنی۔ مالکی امام کو علیحدہ تبلیغ کی اور اس نے اقرار ایمان کیا۔ شام کی تقریر بڑی لوگوں کے لئے تھی۔ اور وہ توجہ سے سنی گئی۔ چونکہ سیرالیون میں دو مسیحی کالج ہیں۔ وہ دلچسپ رہتے ہیں۔ الحمد ۱۱۸ پادری قیام رکھتے ہیں اس لئے مسیحی مجمع تعلیم یافتہ افریقیوں کا تھا۔ تقریر کے بعد سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا۔ اور مسلمان خوش تھے کہ مسیحی ساکت نظر آئے ۔

۱۲ فروری مسیح کو حکام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف سرکار کو توجہ دلائی۔ اور میں خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ حکام بالادست نے میری حوصلہ افزائی کی۔ خدا کی قدرت کہ قادیان کے مدرسہ کا پڑھا ہوا مدرس" اول عبدالرحیم بہار اسلم ... کے نام سے مشہور ہوا۔ کیا یہ شان محمود نہیں کہ چھوٹے بڑے کر دئے گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

سیرالیون سے روانگی

مسلمانان سیرالیون کی خواہش تھی کہ میں اور ٹھہروں۔ مگر جہاز ام ریم کو تیسرے پہر روانہ ہونا تھا اسلئے

احمدیت کا بیج

ٹھہرنا ممکن نہ تھا۔ جہاز والی کمپنی کے منیجر نے فوری کوشش سے جہاز بردو ٹو فسٹ کلاس میں انتظام کر دیا۔ اور میرے مہربان مسلمانان سیرالیون کی ایک جماعت مجھے تختہ جہاز پر چھوڑنے آئی۔ جزاہم اللہ۔

میری روانگی سے قبل اخویم خیرالدین نے جو کئی برس سے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ مگر بیعت نہ کی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور اس طرح سیرالیون کا واحد اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان احمدی ہو گیا۔ الحمد للہ۔ بہت سے اور نوجوان تیار ہیں جو اپنے وقت پر مسیح موعود کی فوج میں داخل ہو کر خدمت اسلام کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہاں سے لوگ خوب خدمت اسلام کریں گے۔ عیسائیت کی اشاعت اب تعلیم یافتہ گروہ میں بند ہو جائیگی۔ بلکہ مسیحی مسلمان ہونے لگیں گے۔ (انشاء اللہ)

نیاز جہاز بدلو اور ایک افسر کا اسلام

جہاز ابھی جیسر میں لورپول سے آیا تھا۔ ڈاک کا جہاز اور تو ساٹھ ہزار ٹن کا بڑا جہاز تھا۔ لیکن بدو ٹو نسبتاً چھوٹا یعنی ۵ ہزار ٹن کا اور بار برداری کا جہاز ہے۔ خدا نے مجھے اس پر بہت آرام دیا ہے۔ کپتان مسٹر نیلسن بہت خلیق اور خندہ پیشانی والا انگریز ہے۔ مجھے نہایت عزت و آرام سے رکھا گیا۔ ایک یونانی سوداگر۔ ایک انگریز ... سپرنٹنڈنٹ آف ... اور خود کپتان زیر تبلیغ ہیں۔ افسر ... جو ... بولتے ہیں۔ اور علاوہ تحقیقات بحری پاس کرنے کے سینئر کیمسٹ ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان کا اسم گرامی اب احمد فرینک بوان (Ahmad Frank Bowen) ہے۔ مسٹر احمد کو امید ہے کہ ان کی اہلیہ جو بیٹسن میں ہیں انشاء اللہ ضرور اسلام لے آئیں گی۔ اسلئے انہوں نے اپنی بیوی کا نام "عقیلہ بدلت" تجویز کیا۔ اور بیٹے کا نام مبارک احمد رکھوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

دعا

مسافر ہندوستان سے ۹ ہزار میل دور کمزور تنہا نیز۔ احباب کرام سے دعا کا خواستگار ہے ۔

محبوبیہ گرلز سکول حیدرآباد میں ڈراما

ہم نے یہ خبر وکیل ۲۵ مارچ میں نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی کہ محبوبیہ گرلز سکول کے انعامات کی تقسیم کا جلسہ جب ہوا تو طالبات نے مرچنٹ آف وینس کے تماشے کا وہ منظر دکھلایا جس میں سود خوار یہودی پر مقدمہ چلایا جاتا ہے لڑکیوں سے ڈراما نہایت معیوب بات ہے ۔

انگلستان میں قانون طلاق

ویسٹ منسٹر چرچ ہاؤس میں چرچ آف انگلینڈ نیشنل اسمبلی کے اجلاسوں میں یہ مسئلہ درپیش تھا۔ کہ آیا طلاق صرف زنا کاری کی صورت میں جائز ہے یا دنیا حاضرہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے مزید آسانیاں بہم پہنچائی جا سکتی ہیں یعنی آیا عیاشی شرابنوشی یا کسی دوسرے جرم کو میاں بیوی کے لئے وجہ طلاق قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔

گو یہ تجویز فی الحال رک گئی ہے لیکن پھر کسی وقت قانون طلاق دیوان خاص میں زیر بحث آئیگا۔ اور سرکار عالیہ کو طلاق کے متعلق قانوناً زیادہ مراعات منظور کرنی پڑینگی ۔ (وکیل ۲۶ مارچ)

ایک وہ وقت تھا کہ اسلام کے حکم طلاق پر ہنسی اڑائی جاتی تھی [illegible]

صرف ایک بات

مولوی عزیز بخش سے!

آپ ۲۰ مارچ کے اخبار پیغام صلح میں لکھتے ہیں:۔ "جہاں جہاں آپ نے (حضرت مسیح موعود نے) اپنی نسبت نبی یا رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے اگر وہاں محدث سمجھ لیں۔ تو نہ کوئی تناقض واقع ہوتا ہے نہ ناسخ و منسوخ کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔"

اسکے جواب میں عرض ہے کہ جو تناقض اور نسخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں خود تسلیم فرمایا ہے۔ اس کی نسبت آپ کا یہ دعویٰ کہ کوئی تناقض نہیں۔ کوئی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۰ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ پر لکھا ہے کہ "اسی جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے۔ کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے اور ریویو صفحہ ۴۷۸ پر لکھا ہے کہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے" پھر حضور لکھتے ہیں کہ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے ۔"

اسکے جواب میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔ "رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔"

پھر فرماتے ہیں "اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا

مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

دیکھئے مولوی صاحب! آپ یہی الزام دیتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کے کلام میں تناقض ثابت کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود خود تناقض تسلیم کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ تمام شان میں بڑھکر ہونا نبی ہونے سے مخصوص ہے۔ یعنی کسی نبی سے تمام شان میں بڑھنے کا دعویٰ ایک نبی ہی کر سکتا ہے۔ غیر نبی اس کا مجاز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نبی سے تمام شان میں بڑھکر قرار دے۔

تیسری بات یہ بھی معلوم ہوگئی۔ کہ تریاق القلوب کی تصنیف کے زمانہ میں حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔ مگر زمانہ حقیقۃ الوحی میں اپنے آپ کو نبی قرار دیتے تھے۔ اور یہ کہ امتی نبی کا مفہوم آپکے نزدیک غیر نبی کا نہیں۔ ورنہ مسیح کی نسبت تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ نہ فرماتے۔ کیونکہ ایک غیر نبی کسی صورت میں بھی ایک نبی سے فضیلت کلی کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات اپنی طرف سے نہیں بلکہ تریاق القلوب سے ثابت ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں۔ کہ جزوی فضیلت غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ یہ فقرہ وہی ہے۔ بتا رہا ہے کہ باوجود کئی ایک امور فضیلت کے ظاہر ہونے کے آپ (مسیح موعود) جو مسیح ابن مریم سے بکلی بڑھکر ہونے کا دعویٰ نہ کرتے تھے۔ تو اسلئے کہ غیر نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ نبی سے فضیلت کلی کا دعویٰ کرے۔ البتہ اس کے بعد جب خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی۔ اور صحیح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا تو باوجود ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہونے کے آپ اس عقیدہ پر قائم نہ رہے کہ میں غیر نبی ہوں اور کہ میری فضیلت مسیح ابن مریم پر جزوی ہے بلکہ تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ کیا۔

لفظ اوائل کا مفہوم بھی واضح ہوگیا۔ کہ یہ زمانہ تصنیف تریاق القلوب تک ممتد ہے۔ لہٰذا میں مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

کہ ہم تو حضرت مسیح موعود کے متبع ہیں۔ اور ہم اسی کو مقدم سمجھتے ہیں۔ جو حضور نے فرمایا۔ حضور نے ارشاد کیا۔ کہ میرے اس کلام میں تناقض ہے۔ ہم نے کہا آمنا و صدقنا۔ حضور سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ کا نام محدث رکھتے تھے۔ ہم نے تسلیم کیا۔ اسکے بعد حضور نے اس کا نام نبوت رکھا۔ ہم ایمان لائے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ اس طرح حضرت کو "بے سمجھ نبی" قرار دیا جاتا ہے میں کہتا ہوں۔ ہم [illegible] سے کچھ کہیں۔ تو کہیں [illegible]۔ مگر بارہ برس تک باوجود وحی کے آپ اپنے کو مسیح موعود نہ سمجھے۔ اور مسیح کے آسمان سے آنے کے قائل رہے [illegible] مسیح موعود قرار دینے والے [illegible] تو ہم کیوں [illegible] بات سے بے سمجھ نبی قرار دینے والے بنیں گے۔ کہ پہلے ایک مفہوم کا نام حضور محدث رکھتے تھے۔ پھر نبی رکھنے لگے۔ اسی [illegible] آپ [illegible] اس اعتراض کا کہ محدث پہلے [illegible] کیا گیا تھا۔ کیونکہ جو اصل مفہوم حضور کو تھا۔ وہ تو یہی ہے کہ آپ کثرت مکالمہ مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے۔ یہ دعویٰ ابتدا سے آخر تک ایک ہی رہا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ صرف اس مفہوم کا اصطلاحی نام رکھنے میں تبدیلی ہے۔ یعنی پہلے اسے محدث کہتے تھے۔ پھر اسے نبی فرمانے لگے۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد محدث کا لفظ چھوڑ دیا

چنانچہ ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے درجے حضور کی شان کو لفظ محدث ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ اسلئے یہ لفظ چھوڑ دیا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں حضور نے لفظ نبی استعمال کیا ہے۔ وہاں محدث سمجھ لیں۔ حضرت کس طرح سمجھ لیں۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل دو حوالوں میں نبی کی بجائے محدث پڑھ دیں۔

حوالہ اوّل۔ "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

اب یہاں نبی کی بجائے محدث پڑھ کر اس عبارت کو بامعنی ثابت کیجئے۔ کیا وہ ہزارہا اولیاء محدث نہ تھے۔ کیا حضرت عمر محدث نہیں۔ تو پھر اسکے کیا معنے ہونگے۔ ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے۔ اور محدث بھی۔" کیا وہ ہزار اولیاء امتی نہیں تھے۔ کیا وہ محدث نہ تھے۔

حوالہ دوم۔ "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط انمیں پائی نہیں جاتی۔"

کیا آپ یہ عبارت یوں پڑھ سکتے ہیں کہ:۔

"محدث کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

اگر آپ ایسا پڑھیں گے۔ تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ جس قدر اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں۔ وہ محدث کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ ان اولیاء میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ آپکے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ تو اس امت میں بیسیوں سینکڑوں محدثوں کے قائل ہیں۔ جو کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے۔

بالآخر مولوی عزیز بخش صاحب سے عرض ہے کہ وہ اس مضمون کے جوابات لکھیں۔ تو اصل مبحث سے اِدھر اُدھر نہ جائیں اور جو بات میں نے کہی ہے۔ اسپر جرح کریں۔

(اکمل)

بہت جلد ضرورت ہے

محکمہ ریلوے کیلئے میسوپوٹامیہ میں دس ایسے کلرکوں کی ضرورت ہے جو کہ اکونٹس اور سٹاک [illegible] اور بکنگ کا کام جانتے ہوں۔ جو صاحب ان اسامیوں کے لئے اپنے آپ کو قابل سمجھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنی اپنی درخواستیں بنام ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر لاہور بمعہ نقول

Technical Recruiting officer
Lahore

خطبہ جمعہ

مسیح موعودؑ کی غرض بعثت پورا کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سورہ فاتحہ تیرہ سو سال گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے نے خدا کے حکم سے امت اپنی امت کو ایک دعا سکھائی تھی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے بار بار پڑھنے کی تاکید کی۔ پھر معمولی تاکید نہیں۔ بلکہ ہر نماز میں اس کے پڑھنے کو لازمی کر دیا۔ اور صرف فرض کے علاوہ سنتوں اور نوافل میں بھی مقرر کیا۔ حتیٰ کہ یہ فرمایا کہ جو نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔ وہ شخص جس نے یہ دعا سکھائی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور وہ دعا سورۃ فاتحہ ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اسکو ہر نماز میں ہر رکعت میں پڑھنی پڑتی ہے۔ فرائض میں بھی۔ سنتوں اور نوافل میں بھی۔ قرآن کریم کی دوسری سورتوں کی نماز میں تلاوت بدلتی رہتی ہے۔ تسبیح و تحمید کے الفاظ بدلتے رہتے ہیں۔ اور دیگر دعائیں بدلتی رہتی ہیں۔ مگر ایک سورہ فاتحہ ہے۔ جو بدلتی نہیں۔ قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں۔ جو اس کی بجائے پڑھا جاسکے۔ اگر قرآن کریم سارے کا سارا پڑھا جائے۔ اور نماز میں فاتحہ کو چھوڑ دیا جائے۔ تو سارے قرآن کریم کا اس کی بجائے پڑھنا کافی نہیں۔ حالانکہ یہ کتنی مختصر سورۃ ہے۔ صرف سات آیتیں ہیں۔

سورہ فاتحہ کے مضامین اب غور کرنا چاہیئے کہ کیا چیز ہے اسمیں جسکی بنا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقدر زور دیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا پہلا حصہ ثنا و حمد ہے۔ اور دوسرا حصہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے طور پر ہے۔ حمد و ثنا بھی عام ہے اور دعا بھی عام ہے۔ کوئی ضرورت اور کوئی حاجت نہیں۔ جو اس سے باہر ہو۔ لیکن سب سے زیادہ مستحق توجہ وہ بات ہے۔ جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ میں اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہود و عیسائی بننے سے بچانے کے لئے ہے۔ گو ساری دنیا کے مطالب اسمیں آ گئے ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امت محمدیہ میں یہودی و عیسائی نہ ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر میں بیان فرمائی ہے۔ اسی کو سب سے اہمیت حاصل ہے۔ جبھی حضورؐ نے خصوصاً اس بات کی تصریح فرمائی ۔

یہودی کی حقیقت اب سوال ہوتا ہے کہ یہودی کیسے بنتے ہیں۔ خود لفظ یہودی تو برا نہیں۔ اسلئے کہ اسکے دو معنے بنتے ہیں۔ اول یہوداہ کی نسل سے آنے والا جسے یہودی کہلاتے ہیں۔ اور یہ کوئی برا شخص نہ تھا۔ بلکہ یہوداہ وہ شخص تھا۔ جس کے ساتھ وعدہ تھا کہ اس کی نسل سے انبیاء آئینگے۔ پس یہ نسبت بری نہیں۔

یہوداہ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے۔ یہ بھی نہیں کہ وہ کوئی برے شخص ہوں۔ بلکہ ان کی ذات سے نبی ہوئے۔ ابوجہل بھی حضرت ابراہیم کی نسل سے تھا۔ مگر وہ بدعمل اور نالائق انسان تھا۔ اسلئے باوجود نسل ابراہیم ہونے کے آج کوئی شخص ابوجہل کی اولاد سے کہلانے کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو گالی خیال کرتا ہے ۔

دوسرے یہودی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہوتے ہیں۔ اور ہدایت یافتہ ہونا بھی برا نہیں۔ اگر یہودی سے مراد وہ قوم لی جائے۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے انعام پائے۔ یہ بھی بری بات نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ فرمایا کہ مومنوں کو امت محمدیہ کو وہ انعامات ملینگے۔ جو یہودیوں نے پائے تھے۔ پس ان میں سے کوئی بات بھی بری نہیں جس کی وجہ سے یہ کہا گیا ہو۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ وہ یہودی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا انکار و مخالفت کی تم ایسے نہ ہو ۔

عیسائی کی حقیقت اسی طرح عیسائی بھی برے نہ تھے۔ قرآن کریم حواریوں کی تعریف کرتا اور مومنوں کو تاکید کرتا ہے۔ کہ انکی پیروی کریں۔ گو انجیل ان کے متعلق کہتی ہے۔ کہ ضرورت کے وقت وہ مسیح سے الگ ہو گئے تھے۔ مگر قرآن کریم ان کی تعریف کرتا ہے پس اس سے مراد وہ عیسائی ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں غلو کیا۔ اور ان کی طرف وہ صفات منسوب کیں جو خدا سے مختص ہیں۔ مثلاً پیدا کرنا۔ زندہ کرنا۔ پس انہی عیسائیوں کے سے بننے سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے ۔

مسیح موعودؑ کی آمد اور مسلمانوں کی حالت اب سوال ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں بھی ایک مسیح آیا۔ جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ اور اسی طرح جنہوں نے مسلمانوں میں سے مسیح کی شان میں غلو کیا۔ اور اسکو زندہ آسمان پر چڑھا دیا۔ اور زمین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تجویز کیا۔ کہ وہ مر گئے۔ اور زمین کے نیچے مدفون ہیں۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ایک حقیقت کا اظہار کرتا ہے لیکن اگر کوئی حضرت مسیح کے متعلق کہے کہ وہ فوت ہو گیا تو ان کے منہ میں غصہ سے جھاگ آ جاتی ہے۔ اور وہ جس بات میں رسول کریم کی ہتک نہیں خیال کرتے ہیں کہ مسیح کی ہتک ہو گئی ۔

مسیح موعودؑ کے انکار کا اثر پس اب سوال ہوتا ہے۔ کہ آنیوالے مسیح کا انکار کرنا خدا کے نزدیک بڑی ہی بری بات ہوگی۔ جس سے بچنے کی تیرہ سو برس سے دعا کرائی جا رہی ہے۔ اور اس کا ماننا بہت ہی بڑے انعام کا موجب ہوگا۔ یہی زور دینا اس کی اہمیت بتلاتا ہے۔ کہ یہ خاص ہی بات ہے۔ اور بڑی ہی اہم ہے اگر کوئی خاص بات نہ ہو۔ تو یہ زور دینا بے معنی ہو جاتا ہے۔

اس دعا کی حکمت اب میں اپنی جماعت سے پوچھتا ہوں کہ یہ دعا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے اور ابوبکرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ عمرؓ بھی مانگتے تھے۔ عثمانؓ و علیؓ بھی مانگتے تھے۔ اور دیگر مجددین

امت بھی یہ دعا مانگتے تھے ۔ اور دیگر صاحبان امت بھی یہی دعائیں کرتے تھے ۔ پس اس پر اتنا زور دینا کوئی خاص حکمت ضرور رکھتا ہوگا ۔ اگر یہ بات نہ ہو ۔ تو یہ دعا اکارت جاتی ہے ۔ اور یہ کوشش اور اہتمام لغو معلوم ہوتا ہے ۔

بے شک ہر ایک بات کے کئی پہلو ہوسکتے ہیں ۔ اور کسی امر کو کئی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ یہ سچ ہے کہ یہ بھی بڑی بات ہے ۔ کہ ایک شخص ایک خدا کے مامور کو ماننے والا ہے ۔ اور ایک اس کا منکر ہے ۔ نہ ماننے والے کافر کہلائینگے اور ماننے والے مومن ۔ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا ۔ کہ جب مکہ فتح ہوا ۔ اور مال غنیمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے نومسلموں میں تقسیم کیا ۔ تو انصار میں سے بعض نوجوانوں کی زبان سے نکل گیا ۔ کہ تلواروں سے ہماری خون ٹپکتا رہا ہے ۔ مال لے گئے مکہ والے ۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا ۔ تو آپ نے انصار کو طلب کیا ۔ اور ان سے پوچھا ۔ انہوں نے عرض کیا ۔ حضور ۔ بعض نادان نوجوانوں کی زبان سے نکلا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ اے انصار بے شک تم یہ کہہ سکتے ہو ۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اکیلا تھا ۔ مکہ والوں نے اس کو نکال دیا ۔ اور ہم نے اس کو جگہ دی ۔ اور فتحمند ہو کر مال اس نے مکہ والوں کو دیا ۔ اور ہمیں کچھ نہ دیا ۔ اور اے انصار دوسری طرف تم یہ بھی کہہ سکتے ہو ۔ کہ جب مکہ والے اونٹ لے گئے ہم خدا کے رسول کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹے ۔ پس کئی نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں ۔ ایک نقطۂ نگاہ سے تو یہ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ خدا کا ایک مامور آیا دنیا نے اس کو نہ مانا ۔ لیکن چند لوگوں نے اس کو مانا ۔ اور دنیا کی مخالفت کو اپنے سر لیا ۔ اور ہر قسم کی گالیوں اور ذلتوں کو اس کے لئے برداشت کیا ۔ اس لئے ایسے شخص کے مومن ہونے میں کیا شک ہے ۔ اور اسی طرح ایک شخص خدا کی نعمت کو رد کرتا اور فضل کو ٹھکراتا ہے ۔ اور اس کے رحمت کے دروازے کو بند کرتا ہے ۔ وہ مومن کیسے کہلا سکتا ہے لیکن یہ ایک نقطۂ نگاہ ہے ۔ اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ۔ بلکہ یہ دعا بہت بڑی دعا ہے ۔ اور کوئی بہت بڑا مقصد ہے ۔ جس کے حصول کے لئے یہ دعا کی جاتی ہے ورنہ اگر ماننا اور نہ ماننا ہی ہوتا ۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ۔ نہ مانے تو کیا ہوا ۔ اور نہ مانتے تو کیا ہوتا ۔ وہ کوئی خاص پیغام لائے ہیں جس کے قبول کرنیوالے کے لئے انعام ہے ۔ اور منکروں کے لئے لعنت ہے ۔

کیا ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو پورا کر رہے ہیں

پس ہم سے ہر ایک کو اپنے کو ٹٹولنا چاہیئے ۔ اور تلاش کرنا چاہیئے ۔ کہ ہم میں وہ بات ہے کہ نہیں ۔ جو مسیح موعود کی غرض بعثت ہے ۔ اور جس کے ماننے پر انعام اور نہ ماننے پر سزا ہے اگر ہم میں وہ بات نہیں ۔ تو یہ دعا نعوذ باللہ اکارت گئی ۔ جو تیرہ سو برس سے مانگی جا رہی ہے ۔ اور آئندہ قیامت تک مانگی جاتی رہیگی ۔ جس کا مطلب ہوگا ۔ کہ خدایا ہمیں مسیح موعود کا جو آچکا ماننے والے بنا ۔ اور جو اس کے منکر ہیں ۔ اور ضال ہیں ان میں سے نہ بنا ۔ پس ہمیں وہ امتیاز حاصل کرنا چاہیئے ۔ اگر ہم میں وہ خاص بات ہے ۔ تو ہم مبارک ہیں ۔ اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ اور اگر نہیں ۔ تو اس کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے آپ میں دوسروں سے امتیاز پیدا کرنا چاہیئے ۔ اور جس کو دشمن بھی دیکھ کر ماننے کے لئے مجبور ہو ۔ وہ دیکھیں ۔ کہ ہم اپنے عقاید میں اعمال میں ۔ اخلاق میں عبادت و روحانیت میں معاملات قرابت و لین دین میں رشتہ داروں کے ساتھ سلوک میں کچھ امتیاز رکھتے ہیں ۔ اگر وہ چیز ہمیں مل گئی ۔ تو ہم مبارک اور اگر نہیں تو ہمیں اس کی تلاش کرنے کی فکر کرنی چاہیئے ۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے ۔ کہ ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو سمجھیں اور اس غرض کو حاصل کریں ۔ اور ان امور کو قایم کریں ۔ اور اپنی نسلوں تک اور وہ اپنی نسلوں تک اور اسی طرح ایک بڑے سلسلہ تک ہم اس کو پہنچائیں

آمین

اعلانات ضروریہ

(۱)

ہمارے پاس بعض ایسے احمدی دوستوں کی ملازمت کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں ۔ جو پہلے چرم کی فرموں میں ملازمت کر چکے ہیں ۔ حساب کتاب وغیرہ کے کام میں اچھے ماہر ہیں ۔ مڈل تک تعلیم ہے ۔

ایسے آدمیوں کی اگر ہمارے احمدی تجار و ٹھیکیداران کو ضرورت ہو ۔ تو وہ امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں ۔ والسلام

(۲)

چاوہ سیٹلمنٹ کیلئے دو دفعداروں کی ضرورت ہے تنخواہ دس روپیہ اور الاونس اڑہائی روپیہ کل ۱۲/۸ ماہوار ملینگے ۔ تنخواہ گورنمنٹ سے ملیگی ۔ جو صاحب پلٹن یا پولیس میں رہ چکے ہوں ۔ اور پنشن یافتہ ہوں وہ بھی درخواست کرسکتے ہیں ۔ احمدی کو ترجیح دیجاویگی جو صاحب یہاں ملازمت کرنا چاہیں ۔ بہت جلد امور عامہ میں درخواست بھیجدیں ۔ والسلام

(۳)

ہمارے چند احمدی موٹر ڈرائیوری کے کام سے واقف ۔ بیکار ہیں ۔ کسی احمدی بھائی کو اگر کسی موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو ۔ یا کہیں ملازم کرا سکتا ہے ۔ تو براے مہربانی مجھے اطلاع دیں ۔ والسلام

(۴)

ایک لڑکا جس کا نام ثناء اللہ ولد نواب قوم جٹ سکنہ گگھالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ عمر تقریباً بیس بائیس سال قد درمیانہ ۔ کسی قدر لمبا ۔ رنگ گندم نما ۔ منہ موٹا سامنے کا ایک دانت گھسا ہوا ۔ ایک پنڈلی پر داغ پھوڑا عرصہ چار سال سے کہیں چلا گیا ہے ۔ پہلے گوجرانوالہ میں پڑھتا تھا ۔ اب کوئی پتہ نہیں ۔ احمدی برادران کی خدمت میں عرض ہے ۔ کہ اس حلیہ کا لڑکا اپنی اپنی جگہ تلاش کریں ۔ اگر کسی کو پتہ لگے ۔ فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں ۔ اور ہمارے جواب آنے تک اسے اپنے پاس ٹھہرائیں ۔ والسلام

ناظر امور عامہ

لڑکوں کو دین کیلئے وقف کرو

اسلام کی اشاعت کیلئے جہاں اس وقت مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ وہاں ان لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو اپنے بچوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف کر کے اس کیلئے وقف کریں۔ کیونکہ اگر مال ہو۔ اور اسلام کے حقیقت سے واقف کار لوگ نہ ہوں۔ تو اشاعت بالکل ناممکن ہے۔ بچوں کو دین کے لئے وقف کرنے کے متعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اس تقریر سے جو حضور نے گذشتہ ایام میں مجلس مشاورت میں فرمائی تھی چند فقرات درج کرتا ہوں۔ تاکہ احباب پر اس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جائے۔ اور تا احمدی جماعت اپنے امام کے منشاء کو معلوم کر کے اس کو جلد پورا کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ وہ درج ذیل ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین کے لئے وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں کئی دفعہ اس کے متعلق تحریک کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں دوسروں کے بچوں کو ایسی جگہ لے جانا چاہتا ہوں جہاں اپنے بچوں کو لے جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں۔ کہ وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہیں۔ بڑے لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے یوں قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں۔

پس تو دین کے لئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور خود کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو۔ اور دین کی خدمت نہ کرے۔ لعنت سمجھتا اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں۔ مجھے تو اس وقت جبکہ کوئی ایسی بات پیش آتی ہے کہ فلاں جگہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں کوئی مبلغ جانے والا نہیں ملتا۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے۔ کاش میرا کوئی جوان بچہ ہوتا۔ اور میں اسے وہاں بھیجتا۔ پھر اگر اسکے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی۔ تو دوسرے کو بھیجتا۔ اسی طرح سب کو بھیج دیتا۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا۔ جو خود اپنی اولاد کیلئے پسند نہیں کرتا۔ اس لئے زندگی وقف کرنے والوں کا حصہ بڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو اسبات کی تحریک کرنی چاہیئے۔"

ان الفاظ سے احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے کس قدر خواہاں ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے امام کی پیروی کر کے اپنے بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مدرسہ احمدیہ میں فوراً بھیجدیں کیونکہ [illegible] سال کی پڑھائی [illegible] تاریخ سے شروع ہو گی [illegible]۔ پس جہاں تک ہو سکے جلد [illegible] کو روانہ فرمادیں۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

عطاء اللہ امرتسری کو حدیث کا حوالہ مل گیا

گذشتہ ماہ اپریل کا ذکر ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اسلام کی صداقت بمقابلہ عیسائیت پر تقریر فرما رہے تھے تو سید عطاء اللہ شاہ نے اپنی شوخی [illegible] اور بے پروائی طبیعت سے مجبور ہو کر لیکچر روکنے کی کوشش کی اور حوالہ حوالہ صفحہ صفحہ سطر سطر کی صدا [illegible] بلند کی۔ چونکہ ان لوگوں کے جھوٹ باتوں کی [illegible]۔ خدا تعالیٰ نے اس شخص کو عملی طور پر حدیث کا مضمون سمجھا دیا۔ کہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے خاص بندے ایسے ہی پیارے ہوتے ہیں جیسے ماں کو اپنا بچہ اور وہ اطفال اللہ کہلانے کے حقدار ہیں جب کوئی ان کے مقابلہ پر اٹھتا ہے اور ان کو دکھ دیتا ہے۔ تو وہ زور سے کہتا ہے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ للحرب۔ یہ ایک ابھی پورا سال بھی نہیں گذرا۔ کہ خدائے غیور نے اپنے بندے کے لئے غیرت دکھائی اور سید عطاء اللہ کو حکومت وقت نے بے انصافی کا [illegible] تین سال کیلئے جیل میں بھیجدیا جو اس دنیا میں جہنم ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔

ملک

ماہ اپریل کا تشحیذ

ماہ مارچ کا تشحیذ جس میں ختم نبوت پر بحث از روئے قرآن و حدیث جناب سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل و حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ درج تھا۔ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض احباب کو شکایت ہے کہ انہیں [illegible] نہیں ملا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ آپ کیوں اپنے نام پر [illegible] کیونکہ [illegible] کوئی ایسا کارآمد مضمون ہوتا ہے جو اپنے اندر ایک مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] اپریل کے رسالہ میں ایک مضمون بعنوان حقیقت دجال [illegible] حکیم خلیل احمد صاحب [illegible] زبان [illegible] ہیں [illegible]۔

منیجر تشحیذ قادیان

اشتہار ضرورت

[illegible] کام سے واقف لوگوں کی ضرورت ہے۔ [illegible] کلرک۔ کلرک [illegible] جو صاحب [illegible] سمجھتے ہوں [illegible] درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ بنام

Chief Engineer Works,
Directorate Baghdad,
Mesopotamia.

[illegible] اگر کوئی [illegible] درخواست [illegible]۔ والسلام

[illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہوگا نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بنارسی تحفے ۔

ہر قسم کے بنارسی کپڑے ۔ دوپٹے ۔ زنانہ مردانہ ساڑیاں عمامے ۔ کمخواب ۔ تھان ۔ کاسی ململ ۔ موتی کے مکٹ گوٹہ لچکے ۔ چتری بنارسی پائیدار خوبصورت چوڑیاں ۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں ۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے ۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاونی

پونہ میں سیالکوٹ ۔

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس باسم نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں بھی قائم کر دی ہے ۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی جگہ ملازم ہیں ۔ جو ہاکی ۔ کرکٹ ۔ فٹ بال ۔ بیڈمنٹن وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس کو کام میں لا کر ہماری برانچ سے سامان منگوائیں ۔ قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے پر خرچ ہوتا ہے ۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی ۔ مال عمدہ رہیگا ۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مع اجرت ارسال کی جائیگی

نظام اینڈ کو شاپ نمبر ۲۰

main Street Poona Camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۔

یہ بات مانی ہوئی ہے ۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور کے سوا کہیں تیار نہیں ہوتے ۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں ۔ بالخصوص لنگیوں ۔ ورمالوں نیز گاؤن کے کپڑوں کا یہاں خاص اہتمام ہے ۔ سال بھر ہر جگہ چھپا فہرست بشرط ناپسند ہونے کے ہم خرچہ کر کے واپس بھی لے لیتے ہیں ۔ والی ہر وقت خریدا ریوں کا بڑا اشتہار بالفاظ پیش کرتے ہیں ۔ ہر کام نہیں لیا گیا سچ اور سچے واقعات کے الفاظ میں ۔ جو کہ مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر عبدالحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

خضاب لاجواب ۔

اس خضاب کے استعمال سے بال کالے سیاہ ہو جاتے ہیں ۔ رنگ پختہ اور سیاہی پائیدار ہوتی ہے رنگ مثل قدرتی سیاہ بالوں کے ہوتا ہے ۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۔

بال پیدا کرنے کا جوہر

جہاں بال نہ نکلتے ہوں اور اگانے مطلوب ہوں ۔ اس جوہر کو لگائیے اگ آئینگے ۔ بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں ۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول علاوہ

سرمہ مقوی البصر

اس سرمہ کے استعمال سے بصارت چشم کو تقویت پہنچتی ہے دائمی استعمال سے بڑھاپے تک نظر قائم رہتی ہے ۔ دماغی محنت کرنے والے لوگوں کیلئے نہایت مفید اور ضروری ہے ۔ پڑبال پھولا کوتاہ نظری وغیرہ امراض کا علاج ہے فی تولہ ایک روپیہ محصول علاوہ

اکسیر دمہ ۔ دمہ کھانسی اور بگڑے ہوئے زکام کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے سل خونی سے تعلق ہے ۔ استعمال کرتے ہی نفع دیتی ہے اپنا اثر دکھاتی ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ محصول علاوہ

معجون مسیحائی ۔ مقوی دل ۔ دماغ ۔ معدہ ۔ جگر ہونے کے علاوہ پیدا کرنے والی خون ہے ۔ امراض سینہ میں بھی کارآمد ہے ۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ کے ازالہ کے لئے بحکم شافی مطلق اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتی ہے ۔ فی بکس دو روپیہ نمونہ مفت علاوہ ۵ر

معجزہ قرآن جس پر الفضل ایڈیٹر الفضل اور دو درجن دیگر اخبارات و رسائل نے زبردست ریویو کئے ہیں ۔ موجودہ طرز تقسیم کی غلطیاں دکھلا کر کلام مجید سے ایک صحیح اور با اصول طریق تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے ۔ فی جلد ۶ر محصول ۳ر پائی کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں ۔

رسالہ کیمیائی اصول حفظان صحت پر کیمیائی طریق سے زبردست اور معقول بحث کی گئی ہے ۔ ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرماویں ۔

حکیم مولوی علم الدین (باخدا) مالک شفاخانہ مسیحائی گکھڑ خزانہ امرتسر

خوبصورت موزنما مقراض ۔

ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے جس سے بہت ایک مقراض جو بند ہوکر خوبصورت موزن بن جاتی ہے اور کھل کر دو کام دیتی ہے ۔ آپ نے نہ دیکھی ہوگی پسند آئیگی اگر آپ ہندوستانی کاریگری کا عمدہ نمونہ دیکھنا چاہیں تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں ۔ قیمت نہایت واجبی ۱۲ر

المشتہر ۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار ۔ بانی پت

خطبۂ نکاح

(۱)

ایک کنوارے لڑکے کیلئے جو جوان عمر اور مدرسہ احمدیہ کا مدرس ہے ۔ رشتہ کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت چوہدری محمد حسین صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ

(۲)

عمر تیس سال قوم جٹ کاہلو ۔ تجارت پیشہ ملازمت کا سہنے والا اب تک شادی نہیں ہوئی ۔ رشتہ کا خواہشمند ہے ۔ قومیت کا کوئی لحاظ نہیں ۔ دیندار عورت ہو ۔ خط و کتابت بنام نبی بخش احمدی معرفت ڈاکخانہ اوکاڑہ ۔ ضلع منٹگمری ۔

(۳)

عمر ۲۲ سال ۔ قوم جٹ رئیس ۔ پیشہ طبابت ۔ ملکیت ہے ہر جگہ رشتہ کا خواہشمند ۔ خط و کتابت معرفت

مینیجر الفضل

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ میدہ کی سویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے ۔

جواب ۔ اس لئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائیگاں جانے سے بچا دیا ہے ۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے ۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں ۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکالتی ہے ۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے ۔ دوسری مشینوں کی طرح ڈنڈا بھی نہیں لگانا پڑتا اور اس میں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے ۔ کہ جتنا چاہو نکالو ۔ دو روپیہ قیمت بھی صرف [illegible] اور تین پاؤ میدہ سے ۱۱ر [illegible] خرچہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ [illegible] فضل کریم عبدالکریم ۔ قادیان [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

فضل قادیان

قل ان الفضل بید الله یؤتیہ من یشآء و الله واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی صور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خ[illegible]

الفضل

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (امام حضرت مسیح موعود)"

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۹ | مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

فہرست

- مدینۃ المسیح
- احمدی کے فرائض
- خدا کے لئے [illegible]
- مولوی [illegible]
- مولوی ثناء اللہ [illegible]
- مولوی ابراہیم کی [illegible]
- خطبہ جمعہ
- مولوی ابراہیم سے مباحثہ
- خواجہ حسن نظامی صاحب کا خط
- اشتہارات

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ ۱۷ تاریخ حضور کو حلق کی تکلیف سے کسی قدر افاقہ ہوا۔ تو حضور نے درس قرآن کریم دیا۔ ۱۸ تاریخ خطوط کے جواب لکھوائے۔

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب نے مسجد مبارک میں درس شروع کر دیا ہے۔ جو کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی طرف سے قریباً روزانہ ایک مختصر سی نصیحت بورڈ پر لکھ کر احمدیہ چوک میں آویزاں کیجاتی ہے جس کا مقصد لوگوں کو شریعت کے ضروری احکام کی طرف توجہ دلانا ہے۔ امید ہے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

نظم

احمدی کے فرائض

احمدی دیکھ ذرا سوچ فرائض اپنے
شرک [illegible] کو دنیا سے بدر کرنا ہے
مسئلہ توحید کا بھولا ہے ہر اک اے یار
فتح سب دنیا کو بے تیغ و تبر کرنا ہے
بحر و بر جہان کے ہر فرد بشر سے ملکر
آمد مہدی و عیسیٰ کی خبر کرنا ہے
شرق سے غرب تلک دیکھ وہ تو ہی جس نے
گورے کالوں کو بہم شیر و شکر کرنا ہے
شمع اسلام کی تو ہی تو ہے سوزش سے نڈر
کام بس تیرا تو جل جل کے سحر کرنا ہے
تیرے ہوتے رہے مشغول ضلالت دنیا
تو جو پارس ہے تو فولاد کو زر کرنا ہے
تو نے گر مد نظر دین و دیانت کو رکھا
تیرا میدان ہے اور تو نے ہی سر کرنا ہے
امن اب ہوگا فقط تیرے ذریعے قائم
دور اب تو نے ہی یہ فتنہ و شر کرنا ہے
تو نے اے احمدی اسلام کی خاطر قربان
جان و اولاد و وطن دولت و زر کرنا ہے
چشم احباب میں عزت ہو تیری تو کیا ہے
دل میں دشمن کے مگر تو نے تو گھر کرنا ہے
بوجھ بھاری کڑی منزل ہے میاں تھوڑا سا
کام جو ہو سکے وہ کر بھی اگر کرنا ہے
ہے تو گندہ تو یہی ہے تیرا ہی بندہ
تو نے منظور کو منظور نظر کرنا ہے

[illegible]

M. Irani, A. A. Momin Buildings [illegible] Muslim Association Hall, Near Parry [illegible] Byculla Post [illegible] Bombay.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں
اور
ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انسان پرستی کو کوئی عزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

خدا کے وعدے پُورے ہو رہے ہیں۔ فرشتوں کی آواز نیک طبیعتیں سُن رہی ہیں۔ اور سعید روحیں خدا کے ملائکہ کی تحریک سے اثبات کو قبول کر رہی ہیں۔ جیسے دنیا میں خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مندرجہ بالا اشعار سے ہویدا ہے۔ آسمان کے ساکنوں میں دعوتِ حق کے لئے جوش و خروش ہے۔ اور خدا کے فرشتے خدا کا پیغام لے کر نازل ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کو ضلالت کی ظلمتوں سے نکال کر صداقت کے انوار کی طرف لا رہے ہیں۔ یورپ کی مادہ پرستیاں ختم ہو رہی ہیں۔ صلیب ٹوٹ رہی ہے۔ تثلیث کی سحر سامانیاں ختم ہو رہی ہیں۔ دینِ حق کے رخ میں ہوا آ رہی ہے۔ دنیا کا رنگ بدل رہا ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ وقت کہ تثلیث کی زمین کو توحید سے پُر کر دیا جائے۔ اور اعلان ہو جائے۔ کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

وہ یوسف جسکو اپنوں نے گم کر دیا۔ وہ پھر بھول گئے۔ یعقوب نے اس کے پیراہن کی خوشبو سونگھ پائی۔ اور ہمیں قبل از وقت بتا دیا تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن آئیگا۔ چنانچہ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یوسف کنعان کی طرف آ رہا ہے۔ اور اس کے قافلہ کی گرد اڑتی ہوئی ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ نظارہ جو تیرہ سو سال قبل دنیا نے دیکھا تھا۔ اور جس کا دوبارہ وعدہ ہمیں دیا گیا تھا ہم خوش نصیب ہیں۔ کہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہونے لگ گیا اور افریقہ میں چار ہزار افراد کا ایک دم اسلام قبول کرنا اس وعدہ کی ایک قسط ہے۔ جو ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں اور بہت سی قسطیں دیگا۔ اور وہ بس نہیں کریگا جب تک کہ دنیا کو ادھر سے اُدھر نہ کر دے۔ کافر کو مومن نہ بنا دے۔ تاریکی کو روشنی سے نہ بدل دے اور باطل کو پامال کر کے حق کی حکومت نہ قائم کر دے۔

کیا کوئی ہے جو اس کا انکار کر سکے۔ جبکہ وہ آثار ہی نہیں بلکہ واقعات دیکھ رہا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور احمدیت دنیا کے دلوں میں بیٹھ رہی ہے۔ کوئی نہیں کوئی نہیں سوائے اس کے جو آفتاب کے وجود کا نصف النہار کے وقت انکار کر دے۔

خدا کے وعدے سچے اور بلا ریب حق ہیں۔ وہ پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اور ہونگے اور ہوتے رہینگے۔ مگر سوچئے تو! دوستو اور عزیزو ہمارا اتنا ہی کام نہیں کہ ہم ان خوشخبریوں سے خوش ہو لیں اور بیٹھ جائیں نہیں نہیں!! خدا کی قسم نہیں۔ ہاں ہمارے فرائض دم بدم بڑھ رہے ہیں۔ ہماری ذمہ واریاں ساعت بساعت نازک سے نازک ترین ہوتی جا رہی ہیں۔ اتنا ہوتا پہلے ہی ہمارے بوجھ بہت تھے بوجہ اخراجات کے ہیں۔ لیکن دن بدن ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے بوجھوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مشکلات اور خطرات میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اور الجھنیں بڑھ رہی ہیں۔

سنو! جس قوم میں سے ہزار ہا آدمی ایک دن میں نکل کر ہمارے احمدیت کے نیچے آ گئے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ خاموش بیٹھ رہے گی۔ اس میں ہلچل نہ پیدا ہو گئی ہوگی۔ اور اسکو احمدیت ایک کھا جانیوالے شیر کی طرح نظر نہ آ رہی ہوگی۔ اور وہ اپنے بچاؤ کی راہ نکالنے کے لئے کوئی کوشش اور سعی نہ کرے گی۔ نہیں بلکہ اس کے سامنے ایک خطرناک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے سامنے موت اور زندگی کا سوال ہوگا۔ اور وہ اس سیل کے سدباب کے لئے بدرجہ سرگرم عمل ہو گئی ہوگی۔ اب غور کرو اور سوچو کہ کتنا بڑا خطرہ اور مقابلہ ہمیں درپیش ہے اور چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے سے ہمارا کام کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اور ہمیں کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اب اگر ہم ان لوگوں کی تعلیم و تربیت اور تہذیب و شائستگی کے لئے کوشش نہ کرینگے۔ اور ان کو اسلامی تعلیم سے پورا پورا واقف نہ کرینگے۔ تو سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کے حضور کس قدر جوابدہ ہونگے۔ اس وقت افریقہ میں ہمارا صرف ایک آدمی ہے۔ لیکن اتنے بڑے کام کے مقابلہ میں وہ کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ وہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کریگا یا ان کو دعوت حق دیگا۔ اگر وہ انکی تعلیم و تربیت میں لگ جائے۔ تو آگے ترقی بند ہو جائیگی۔ اور اگر اور لوگوں کو تبلیغ کرتا جائے اور مسلمان بناتا جائے۔ مگر تربیت کی فکر نہ کرے۔ تو پھر کیا فائدہ۔

پھر ہمارے سامنے افریقہ ہی کا میدان نہیں۔ ایشیا کے ممالک بھی ہم سے مبلغ مانگتے ہیں۔ خدا کے وعدے بخارا اور روس کی طرف ہمیں اشارہ کر رہے ہیں۔ ایران اپنا حق مانگتا ہے۔ عرب ہمیں اپنے احسان یاد دلا رہا ہے

[illegible] کی خدمت کیلئے پیدا ہوئے ہیں ۔ [illegible] آپ اس خیال میں ہیں ۔ چند حضرات مبلغوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا ۔ یہ فرض کفایہ نہیں جو اول چند نفوس کے ذمہ ادا ہو جائے ۔ بلکہ یہ ان سب لوگوں کا فرض ہے ۔ جنہوں نے مسیح موعود کو دیکھا اور مانا اور خوب پہچان لیا ۔ جس طرح ہمیں ذکر کیا گیا مسیح ناصری کی بیعت سے بھول گئے کہ انہوں نے اپنے غلبہ [illegible] کو زمین کا تماشا بنا دیا تھا جس طرح ہم لوگ بھی دنیا کا تماشا ہیں ۔ الغرض دنیا اس تماشا کی محتاج ہے ۔ یہ وقت ہمیں جلد سے جلد جو کچھ کرنا چاہیئے وہ یہ ہے ۔ کہ اول جو کچھ بھی کی سخت ضرورت ہے ۔ اسلئے مبلغوں کی کثرت کر کے ہمیں مہیا کر دیں ۔ تاکہ مبلغ کا کوئی کام بند نہ ہو جائے ۔ اس کے متعلق اسی اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا فرمودہ خطبہ چھپ رہا ہے ۔ احباب نہایت غور اور توجہ سے اسے پڑھیں ۔ اور جس قدر تحریک کا اس میں اظہار کیا گیا ہے ۔ اسے محسوس کریں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر حضرت امام [illegible] زندگیاں [illegible] چاہیں ۔ ہمیں تبلیغ دین کے [illegible] سلسلہ پر نہ ہو ۔ اگر ہم تاجر ہیں ۔ تو ہمیں تجارت سے پیٹ پالنا اور خدمت دین کرنا چاہیئے ۔ اگر ہم طبیب ہیں ۔ تو دنیا کو فائدہ جسمی پہنچا کر روحانی فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں ۔ اور اپنی معیشت بھی پیدا کر سکتے ہیں ۔ اگر ہمیں کوئی اور فن آتا ہے ۔ تو اسی ذریعہ سے پیٹ بھی پالنا چاہیئے اور خدمت دین بھی کرنی چاہیئے ۔ اور اگر اس قسم کا کوئی کام نہیں کر سکتے تو ہم نوکری تو اٹھا سکتے ہیں ۔ برتن دھو سکتے ہیں ۔ خدمتگاری کر سکتے ہیں ۔ اور اس طرح روٹی کما کر مائدہ روحانی دنیا کو کھلا سکتے ہیں ۔ ہمارے لئے کسی ایسے کام کے کرنے میں شرم نہیں ۔ جو خلاف شریعت نہیں ۔ پس ہم کیوں بیٹھے رہیں ۔ اور کیوں مجاہدانہ حالت اختیار نہ کریں ۔ اور کیوں دین کی خدمت میں کوئی بات ہمارے لئے سنگ راہ ہو ہمارا فرض ہے کہ ان اسلام کے پیاروں کو رستہ سے ہٹا دیں ۔ اور مشکلات کو دھکے دیدیں ۔ اور خدا کے رستہ میں خدا کی زمین پر خدا کا نام لیکر نکل پڑیں ۔ ہم مجبور کے نہیں رہیں گے ۔ خدا ہمارے ساتھ ہو گا ۔ ایسے سرفروشوں کے لئے میدان کار موجود ہے ۔ طالب علم مبلغوں کی مثال موجود ہے کہ ان نے کن حالات میں اور کس طرح اپنی خدمت دین کے لئے گھر سے قدم نکالا ۔ اور خدا تعالیٰ نے کس طرح اس کی مدد کی ۔ اس نوجوان کے حالات ہم انشاء اللہ عنقریب شائع کریں گے ۔ جن کو پڑھکر ناظرین معلوم کر لیں گے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اس شخص کا حامی اور ناصر ہو جاتا ہے ۔ جو اس کا نام لیکر اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے ۔

اگر ہم میں بہت سے ایسے سرفروش پیدا ہو جائیں اور ہر ایک کی سرفروشی پہلے سے پہلے سرفروشوں سے بڑھکر ہو ۔ تو تھوڑے سے ہی عرصہ میں احباب دیکھیں گے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ کس قدر زور اور شان کے ساتھ نظر آتا ہے ۔ ٭

مولوی عطاء اللہ کی شرافت

مولوی عطاء اللہ کی تہذیب اور شرافت کا اندازہ ہمیں نے [illegible] تو ہمیں انہی اچھی طرح [illegible] [illegible] کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا لیکچر نہ سننے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن اب وہ اصحاب جن کی نظر سے اس کی مسجد خیر دین والی تقریر متعدد گواہوں کی زبانی گذری ہو گی ۔ ان پر خوب اچھی طرح واضح ہو گیا ہو گا ۔ کہ اس علم دین کے مدعی اور اسلام کے فدائی نے اخلاق اسلامی سے کس قدر حصہ پایا ہے ۔

مسٹر گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ نے کہا انگریز اپنی ہی گھر میں اس "شوکو" کو دیکھ نہیں سکتی ۔ اور پنجابی لفظ شوکو کہتے ہوئے مسجد میں ۔ منبر رسول کریم پر کھڑے ہو کر اس آل رسول کہلانے والے نے نہایت فحش اور مکروہ اشارہ کے ساتھ اس کی تشریح کی ۔

(بیان گواہ استغاثہ [illegible])

ہم [illegible] یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اسلام نے اپنے پیرووں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ خانہ خدا میں کھڑے ہو کر اس قسم کے فحش اور گندے اشارات سے کام لیں ۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے اپنی راہ نمائی اور اسلام کی حفاظت کی کیا امید ہو سکتی ہے ۔ جو اسلامی اخلاق کا شائبہ بھی اپنے اندر نہیں رکھتے ۔ ٭

مولوی عطاء اللہ کی غلط بیانیاں

[illegible]

انکا بعض غلط بیانیوں کا ذکر کیا ہے ۔ جو یہ ہیں ۔

(۱) انہوں نے کہا کہ [illegible] اس کو گولی ماری [illegible] کی پرستش کی گئی ہے ۔ اس غلط بیانی [illegible] نفرت و بدظنی پھیلائی جائے ۔

(۲) وہ کہتا ہے کہ مسلمان عورتیں شہوت رانی کے لئے [illegible] کر دی جاتی ہیں ۔ چونکہ ملزم یہ باتیں عدالت میں [illegible] پیش نہیں کر سکا کہ [illegible] قابل [illegible] بیان کی جاتی ہے ۔

(۳) پھر اس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورنمنٹ [illegible] ہندوستانیوں کا [illegible] یعنی انہیں [illegible] کیلئے فوج میں بھرتی کرتی ہے ۔ جلیانوالہ باغ میں کشت و خون کا بازار گرم کرتی ہے ۔ [illegible] روپیہ سے محروم کر دیتی ہے ۔ یہ باتیں بھی غلط بیانیاں ہیں ۔

[illegible]

کہ مولوی عطاء اللہ نے اس کی ذرا بھی پروا نہ کی ۔ ٭

مولوی ابراہیم کی بھتیجی

عدالت نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کے متعلق مولوی عطاء اللہ کا بیان [illegible] نقل کیا ہے ۔ [illegible] یہ ہے کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا حال دیکھو کہ اس نے برسر عدالت برقع اتار کر اپنے باپ کے منہ پر مارا ۔ اس واقعہ کی مزید [illegible] تصدیق ہے ۔ جس کا ہم گذشتہ پرچہ میں ذکر کر چکے ہیں ۔

مولوی ابراہیم نے بعد از ۱۲ اپریل [illegible] بھتیجی [illegible] جانے کے متعلق [illegible] کیا ہے کہ [illegible] پانچ بھتیجیاں [illegible] ہے اور چار بڑی شادی شدہ اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں ۔

غالباً مولوی ابراہیم نے پانچ کی تعداد ان بھتیجیوں کی [illegible] ان کے سگے بھائیوں کی لڑکیاں ہیں ۔ لیکن یہ [illegible] رشتہ کی بھتیجی ہے ۔ کیا اس سے وہ انکار کر سکتا ہے ۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ کوئی اس قسم کا واقعہ نہیں ہوا تو مولوی عطاء اللہ کی ایک اور غلط بیانی ہو گی ۔ جسے اگرچہ عدالت نے [illegible]

[illegible]

خطبہ جمعہ

ہماری ذمہ واریاں
اور
ہماری مشکلات

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
{ حضرت خلیفۃ المسیح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۸ - اپریل ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میرے دل میں تو آج [illegible] کے متعلق بعض ضروری باتیں آج کے خطبہ میں بیان کروں ۔ لیکن صبح سے میرے گلے اور حلق میں تکلیف ہے ۔ اسلئے آج میں اگرچہ تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا [illegible]

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے ۔ ہماری ذمہ واریاں دوسروں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں ۔ ہماری مثال اس ڈاکٹر کی سی ہے ۔ جس کو علاج کے لئے ایک بڑی جماعت پاگلوں کی سپرد کی جائے ۔ ایک سرکاری پاگل خانے ہوتے ہیں ۔ ان میں ڈاکٹر پر بوجھ نہیں ہوتا ۔ وہاں وہ اپنے فرض کو حکومت کا خیال کرتے ہیں ۔ [illegible] بھی لیتے ہیں ۔ ضرورت ہوئی تو دو اور بھی ہوتے ہیں مگر ان کے علاوہ ایک اور پاگل خانے یورپ اور امریکہ میں ہوتے ہیں ۔ جہاں امراء اپنے پاگل رشتہ داروں کو علاج کے لئے رکھتے ہیں ۔ اور وہ پاگل خانے تجارتی طور پر ہوتے ہیں ۔ وہاں ڈاکٹروں کو معقول مشاہرہ ملتا ہے ۔ مگر ڈاکٹروں کی ذمہ واری نازک ہوتی ہے ۔ کیونکہ جتنے مریض شفا پائیں ۔ ان کی شہرت کا مدار ان پر ہوتا ہے ۔

چونکہ ایسے مریض کی عقلی حالت اچھی نہیں ہوتی ۔ اسلئے اگر اس کو دوا دیں ۔ تو وہ کہتا ہے ۔ کہ تندرست ہوں ۔ مجھے بیمار کون کہتا ہے ۔ وہاں ایک شرط یہ بھی علاج میں ہوتی ہے کہ اگر مریض کو یقین دلایا جائے ۔ کہ وہ بیمار نہیں تندرست ہے ۔ جب ڈاکٹر کا یہ بھی فرض ہو ۔ تو مریض کو دوا کیسے دی جائے ۔ دوا دی جائے تو وہ کہتا ہے ۔ مجھے بیمار کہتے ہو ۔ اور اگر نہ دیں ۔ تو علاج کیسے ہو ۔ وہاں بڑی محنت اور ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے ۔ یہی حال ہمارا ہے ۔ پھر ایک اور فرق ہوتا ہے ۔ کہ ان کو مریض کے رشتہ دار تمام خرچ دیتے ہیں یہاں ہمیں اپنے پاس سے ہی خرچ کرنا پڑتا ہے ۔ تو ہماری مثال تو ایسے ڈاکٹر کی ہے ۔ جس کو کمرے میں بند کر دیا جائے ۔ اور مریضوں کا [illegible] مقرر کیا جائے ۔ اور ساتھ ہی حکم ہو کہ ان کا علاج کرو ۔

پس ہماری ذمہ واریاں بڑی ہوئی ہیں ۔ ہمارے پاس سامان کم اور طاقت بھی بہت کم ہے ۔ ذمہ واری کے مطابق نہ سامان ہے نہ طاقت ۔ پھر باوجود اس حالت کے جو سامان بھی ہمیں میسر ہیں ۔ انہیں سے کوئی ایک کام اگر ہم ترک کر دیں تو ہمیں [illegible] کی کیا امید ہو سکتی ہے ۔

ہماری [illegible] ہے ۔ کہ [illegible] بعض وقت ہم پر [illegible] [illegible] [illegible] آرام [illegible] ۔ [illegible] کے لئے [illegible] تکلیف نہیں ۔ اگر ہر وقت اس کی ایک سی تکلیف رہے ۔ تو وہ فوراً مر جائے ۔ اسے تکلیف وقفہ وقفہ کے ساتھ آتی ہے ۔ اور اس طرح ایک مریض لمبے عرصہ تک زندگی پاتا ہے ۔ اسی طرح ہم پر جو اوقات آتے ہیں ۔ وہ بعض دفعہ اس قسم کے آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہمیں پامال کر دینگے ۔ لیکن پھر بیچ میں آرام کا وقفہ دیا جاتا ہے ۔ یہ وقفہ دو طرح کا ہوتا ہے ۔ یا تو ہماری طرف سے ہوتا ہے ۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہم کام کرتے کرتے تھک گئے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خیال فرماتا ہے ۔ کہ اب ہم کام کرتے کرتے اس حد پر پہنچ گئے ہیں ۔ کہ ہمیں آرام کی ضرورت ہے ۔ [illegible] کسی طرف سے جو آرام ہمیں ملتا ہے ۔ وہ سانس لینے کے لئے وقفہ ہوتا ہے ۔ پھر جس کو تکلیف کا وقت کہتے ہیں ۔ وہ اصل ذمہ واری کا وقت ہوتا ہے ۔ ایسے ہی وقت میں سے ہم آجکل گذر رہے ہیں ۔ کیونکہ ایک طرف کام کی حالت بڑی نازک ہے ۔ اور ایک رو ہے جو چل رہی ۔ اور طبائع میں ایک جوش ہے ۔ جو لوگوں کو ہماری طرف [illegible] کھینچ رہا ہے اور ہندوستان کے ایسے طبقہ میں جوش ہے جس میں پہلے نہ تھا ۔ اور اسی طرح غیر ممالک میں بھی ایک لہر چل رہی ہے باہر سے جو خطوط آتے ہیں ۔ ان سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔ امریکہ سے ایک حبشی ولایت میں آیا ہے ۔ وہ افریقہ کا باشندہ ہے ۔ اور اس نے اپنی تمام قوم میں دورہ کیا ہے وہ مذہباً عیسائی تھا ۔ اور ولایت میں آکر مسلمان ہو گیا ہے ۔ امریکہ میں حبشیوں کی بہت سی آبادی ہے ۔ جو دو کروڑ کے قریب یعنی پنجاب کی آبادی کے برابر ہے ۔ جب یورپ کے لوگوں نے امریکہ میں نو آبادیاں قائم کیں ۔ ان کو مزدوروں کی ضرورت پڑی ۔ تو سفید رنگ کے مزدور چونکہ زیادہ مزدوری لیتے تھے ۔ اسلئے مزدور بہم پہنچانے کا یہ طریق اختیار کیا گیا کہ زبردستی افریقہ کے حبشیوں کو پکڑ لاتے تھے ۔ اور ان سے [illegible] کی طرح جو کام چاہتے تھے لیتے تھے ۔ اور [illegible] یہ ہوتا تھا کہ [illegible] ہونے لگے ۔ اور پکڑنے والوں کو [illegible] کہ وہ طاقتور تھے ۔ ان غلاموں پر بڑے بڑے [illegible] ایک ناول لکھا ۔

[illegible] کو بچوں سے اور بچوں کو ماں باپ سے جدا کیا جاتا ہے ۔ اور کس طرح ان کو مارا اور زخمی کیا جاتا ہے ۔ چونکہ اس میں جذبات کو اپیل کی گئی تھی ۔ کئی لاکھ کاپی اس کی چند دنوں میں نکل گئی اور آخر اس کو قانوناً روکنا پڑا ۔ مگر چونکہ وہ اپنا اثر کر چکا تھا اسلئے ملک میں دو پارٹیاں ہو گئیں ۔ ایک وہ جو غلامی کے خلاف تھی ۔ اور ایک تائید میں ۔ دونوں میں جنگ شروع ہو گئی ۔ اور بڑے لمبے عرصہ تک یہ جنگ رہی جس میں غلامی کے حامی ہار گئے ۔ اور مخالف جیت گئے ۔ اور اس طرح ان غریب حبشیوں کو امریکہ میں آزادی ملی ۔ انہیں میں سے ایک شخص افریقہ سے گیا ۔ جو اپنی قوم کی فلاح کی تدبیریں سوچتا ہے ۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ سب لوگ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہونے کو تیار ہیں ۔ یہ تو یقینی نہیں کہ سب ان میں سے ہو جائیں ۔ مگر یہ بعید از قیاس بھی نہیں ۔ یہ کروڑوں کا میدان ہے ممکن ہے کہ جلد ہی لاکھوں اسلام میں داخل ہوں ۔ اس کے لئے آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ اور ضروری ہے جا ہتا ہے کہ اس میں آدمی بھیجے جائیں ۔ تبھی وہ پیشگوئیاں پوری ہونگی

جو وباؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی ہیں۔ کیونکہ ہر ایک پیشگوئی میں ایک حصہ انسان کا ہوتا ہے۔ اور ایک خدا کا۔ انسان جب اپنا کام کرتا ہے۔ تو باقی کا حصہ خدا خود پورا کر دیتا ہے۔ زار کا عصا چھینا جا چکا ہے۔ ہمارے امیر کی آہ ان پڑی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ ہمارا آدمی جائے۔ اور اپنے شکار میں مصروف ہو۔

لیکن ہماری موجودہ حالت یہ ہے کہ تیس ہزار کے بل واجب الادا دفتر بیت المال میں پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار روپیہ لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور بعض لوگوں کو چار چار مہینے کی تنخواہ نہیں ملی۔ اور تنخواہ نہ ملنے سے کئی لوگوں پر فاقہ کی نوبت گذر رہی ہے اور ان کی تنخواہ ماہوار اتنی ہے کہ جو باقاعدہ ملے۔ تو ان کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم باہر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ یہ ان تاریک وقتوں میں سے ایک ہے جن کیلئے حافظ نے کہا ہے۔ ع

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل

چاروں طرف ظلمت ہے۔ لیکن ادھر دنیا ہمیں بلا رہی ہے۔ یہ ایک صدمہ ہے۔ اور نہایت دردناک حالت ہے اس وقت ہماری ایسی حالت ہے۔ کہ بچہ مصیبت میں ہے ماں کو بلاتا ہے۔ مگر ماں مجبور ہے۔ نہ اس کی مدد نہیں کر سکتی۔ اس حالت سے ایک خوشی بھی ہوئی ہے۔ اور ایک صدمہ بھی ہے۔ خوشی اس سے ہے۔ کہ بچہ ماں کو پہچانتا ہے۔ اور رنج اس کا کہ ماں مدد نہیں کر سکتی۔ یہ بھی ظلمت ہے۔ کہ ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ اور لوگوں کی مخالفت کا طوفان بھی ایک ظلمت ہے۔ غرض ظلمت پر ظلمت ہے۔ اگرچہ یہ گھبراہٹ کی بات نہیں لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اس وقت یہ سوال ہمارے لئے موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اسمیں شبہ نہیں۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ لیکن جب تک بندہ اپنا کام نہ کرے۔ اس وقت تک خدا اپنا کام نہیں کیا کرتا۔ دو کام خدا کے ہوتے ہیں۔ پہلے خدا اپنا کام کرتا ہے۔ پھر انسان کا کام آتا ہے۔ اگر یہ اپنا کام کرے۔ تو خدا دوسرا اپنا کام کر دیتا ہے۔ اس بات پر قرآن میں اتنا زور دیا گیا ہے۔ جس کی حد نہیں۔ قرآن کریم کی ہر سورۃ کے ابتدا میں اسی مضمون پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہ اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو پہلے اپنی رحمانیت کے ماتحت کام کر کے ہمیں ہر قسم کے سامان عنایت کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہمیں مسیح موعود دیا ہمارے لئے علم کے دروازے کھول دیئے ہمیں ہدایت دی۔ یہ اس کی رحمانیت ہے آگے رحیم ہے۔ اس صفت کا تقاضا ہے۔ کہ جب ہم اس کے ماتحت خوب کام کریں گے۔ تو پھر وہ ہمارے لئے کام کرے گا۔ پہلا کام اس کی طرف سے ہو چکا اب اگر ہم اس اپنے کام کو نہ کریں۔ تو وہ اپنا دوسرا کام نہیں کرے گا۔ سورہ فاتحہ کی ابتداء میں بھی اسی مضمون پر زور ہے۔ اور تمام قرآن میں بھی اسی مضمون پر زور دیا گیا ہے۔

ہم میں اگر کرب ہوگا ہم اگر اس کی طرف رجوع کریں گے۔ اور اس کے حضور گریں گے۔ تو وہ ہمیں اٹھا لیگا لیکن اگر ہم مطمئن ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضلوں کا جاذب نہ بنائیں۔ تو پھر ہم انعام نہیں پا سکتے۔ اور خدا اپنا کام جو ہمارے متعلق ہے نہیں کریگا کیونکہ وہ ہمیں اہل نہیں پائیگا۔

ہمارے اس کرب سے خدا کے علم میں اضافہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تو جانتا ہے۔ بلکہ وہ دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور ہماری حالت سے خود ہمیں مطلع کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ماں بچے کو مٹھائی دینے کیلئے ہاتھ بڑھاتی ہے۔ بچہ لینے کو لپکتا ہے۔ وہ ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔ اگر بچہ مٹھائی لینے کیلئے ضد کرتا اور روتا ہے۔ تو دیدیتی ہے۔ اگر وہ ہاتھ نہ بڑھائے بلکہ اور طرف متوجہ ہو جائے تو وہ نہیں دیتی۔ کیونکہ جان لیتی ہے۔ کہ اس کو ضرورت نہیں۔ پس ہمیں کرب پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے حضور گر گر کر طلب کرنا چاہیئے۔ تب اس کی مدد آئے گی۔

مسلمانوں سے یہی غلطی ہوئی۔ کہ وہ خدا کے حضور نہ جھکے۔ اور ان پر مصائب اور مشکلات کے وقت کرب پیدا نہ ہوا۔ ہمیں اس غلطی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک مسلمانوں کا پہلا حصہ اس حال میں رہا۔ کہ جب دشمن کی طرف سے اسلام پر حملہ ہوا اور حالت نازک ہوئی۔ تو وہ لوگ خدا کے حضور گرے تو خدا نے سنبھالا۔ اور ایسا بار ہا ہوا۔ لیکن آخر میں مسلمانوں نے گمان کر لیا۔ کہ خدا تو اسی طرح کیا کرتا ہے۔ اور اسلام کو بچا ہی لیا کرتا ہے۔ وہ مطمئن ہو گئے۔ اور اسلام انکے سامنے ڈوب گیا۔ اور انہوں نے خبر نہ لی۔ جب طوفان اٹھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ اور بچاؤ کی فکر نہ کی۔ جہاز گرداب میں پڑا۔ پھر انہوں نے توجہ نہ کی آخر ڈوبنے لگا۔ وہ ہنس پڑے۔ کہ کیا ہوا ہم مطمئن ہیں کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ آخر جب وہ ذرا اس سے مس نہ ہوئے۔ تو جہاز ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہو گیا اور انہوں نے کچھ نہ کیا۔

اس وقت ہم مشکلات میں ہیں۔ ہماری ذمہ واریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ اور تیس ہزار کے بل پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار روپیہ قرض ہے۔ اور باہر مبلغوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جب تک خاص جدوجہد نہ کریں گے۔ کام درست ہوتا نظر نہیں آتا۔ لیکن ہمیں ضرورت بہت دعاؤں کی ہے۔ اور بہت کوشش کی ہے۔

میں اس وقت مختصر بولنا چاہتا تھا۔ مگر پھر بھی بہت بول گیا۔ اور میرے حلق میں تکلیف بڑھ گئی ہے مگر آخر میں دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ تکالیف اور مصائب ہر طرف ہیں مگر ہمیں امیدیں بھی بہت ہیں۔ اور ہم کامیابی کو بھی گھر کے دروازے پر دیکھتے ہیں۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ یہ محض لالچ ثابت نہ ہو۔ بلکہ خدا ہمیں ان کامیابیوں کے حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

"ترک موالات اور احکام اسلام"

کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اور لوگ مانگتے ہیں اسلئے اگر احباب چاہیں۔ کہ اسے دوبارہ چھپوایا جائے۔ تو درخواستیں بہت جلد بھجوا دیں۔ یہ رسالہ کی پہلی اشاعت جسقدر مفید ثابت ہوئی ہے۔ اسکو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ اس کو کثرت سے شائع کیا جائے۔ پس امید ہے کہ احباب ہمت اور کوشش سے کام لیں گے کافی درخواستیں

مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ

کولوانوالے ضلع سیالکوٹ میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ہیں جو بحالت ملازمت اکثر باہر ڈیوٹی پر رہتے ہیں گو بجائے جیسا کہ بعض ذکر میں آتے ہیں۔ تو احمدیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سلسلہ جنبانی شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دو تین نئے احمدی وہاں ہوئے ہیں جنہوں نے بابو صاحب موصوف کی عدم موجودگی میں غیر احمدیوں سے مباحثہ کی ٹھان لی۔ اور عدم ایفاء وعدہ پر دوسرے روز مباحثہ رکھا گیا۔ بابو صاحب موصوف کو اطلاع ہوئی انہوں نے قادیان خط لکھا۔ اور خاکسار کو ان سے حاضر ہونے کا حکم ہوا ٭

زیر بحث مسئلہ بر ازروئے قرآن گفتگو فریقین میں مباحثہ کا موضوع یہ مسئلہ قرار پایا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں

چنانچہ پہلا مسئلہ حیات وفات مسیح کا زیر بحث قرار پایا اور خاکسار نے یہ امر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عام پبلک کے اچھی طرح گوش گذار کر دیا کہ متنازع فیہ مسئلہ پر قرآن کریم کی رو سے فریقین کو روشنی ڈالنی چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ کلام الٰہی کے فیصلہ سے جو روگردانی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر ہیں۔ اور دوسری کتابیں چونکہ غیر محفوظ ہیں جس کی وجہ سے انمیں بکثرت اختلاف پایا جاتا ہے اسلئے قرآن کریم جیسی محفوظ کتاب کو چھوڑ کر فیصلہ کی بنیاد دوسری کتابوں پر رکھنا سراسر غلطی ہے ٭

وقت کی تعیین اسکے بعد وقت کی تعیین پر اختلاف ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب نے کہا کہ میں تو اپنے مضمون کو پانچ منٹ میں بخوبی ادا کر سکتا ہوں میں نے کہا۔ آپ اگر اتنے وقت میں اپنے خیالات کو بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ تو میں آپ کو زیادہ وقت لینے پر مجبور نہیں کرتا۔ مگر میں چونکہ اپنے خیالات کے اظہار کے لئے اتنا وقت کافی نہیں سمجھتا۔ اسلئے مجھے اتنا تنگ وقت منظور نہیں میں کم از کم ایک گھنٹہ وقت لونگا۔ اور اگر آپ چاہیں تو آپ بھی لے سکتے ہیں۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ مولوی صاحب دس منٹ اول اور دس منٹ آخر حیات مسیح پر تقریر کرینگے۔ اور درمیان میں خاکسار کی ایک گھنٹہ تقریر ہوگی ٭

مولوی ابراہیم کی تقریر مولوی صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں حیات مسیح کے ثبوت میں حدیث یدفن معی فی قبری پیش کی اور کہا کہ حضرت عیسیٰ نے چونکہ زمین کی طرف نازل ہونا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی قبر کے ساتھ دفن ہونا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہوں۔ (اس حدیث کے متعلق ایک حدیث کا مضمون لکھ کر خاکسار نے دیدیا ہے جو عنقریب انشاء اللہ شائع ہو جائیگا)

وفات مسیح پر تقریر میں نے اپنی تقریر میں کلام الٰہی کی عظمت بتلا کر مولوی صاحب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ آپ کا فرض تھا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ حیات مسیح کو قرآن کریم سے ثابت کرتے یا کم از کم دعویٰ کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتے۔ اور تائید میں حدیثیں وغیرہ پیش کر سکتے تھے مگر آپ نے حدیثوں میں سے بھی اپنے دعویٰ کی بنیاد ایسی حدیث پر رکھی ہے۔ کہ جس کا صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نام تک نہیں پایا جاتا۔ اسلئے میں حسب وعدہ اپنے دعوے کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتا ہوں۔ اور ثابت کرتا ہوں کہ قرآن کریم ہمارے ساتھ ہے۔ جس سے آپ کی پیش کردہ حدیث کی اور بھی وقعت جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی حدیث قرآن کریم کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر وفات مسیح کے ثبوت میں ایک آیۃ یعنے فلما توفیتنی اور ساتھ ہی صحیح بخاری کی وہ حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کو اپنے اوپر چسپاں کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے۔ پیش کی۔ اور بخاری سے ہی توفی کے معنے موت کے بتلائے۔ جو کہ حضرت ابن عباس نے کئے ہیں اور قرآن کریم نے جو توفی کے تفصیلی معنے کئے ہیں۔ وہ یعنے آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ۔ کہ روح دو وقت قبض کی جاتی ہے۔ ایک موت کے وقت دوسرے نیند کے وقت۔ موت کے وقت جو روح قبض کی جاتی ہے۔ اسکو خدا روک لیتا ہے۔ واپس نہیں کرتا۔ اور جو نیند کے وقت قبض کی جاتی ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ پھر واپس بھیج دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی روح ایسی قبض کی نہ جسم کو ٭

وفات مسیح کی ایک دلیل **آیۃ فلما توفیتنی کی تشریح** میں نے یوں کی کہ اس آیۃ میں حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کو یہ جواب دیتے ہیں کہ الٰہی میری موجودگی میں میری قوم نے مجھے خدا نہیں بنایا بلکہ وہ موحد تھے۔ جیسا کہ واشھد بانا مسلمون کہکر انہوں نے مجھے اپنے ایمان پر گواہ بنا لیا تھا۔ پس جب تک میں انمیں رہا۔ میں ان کے ایمان کی گواہی دیتا ہوں لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو پھر بعد کا مجھے علم نہیں ٭

اسمیں وہ اپنی قوم کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد بتلاتے ہیں نہ کہ آسمان پر جانے کے بعد۔ پس عیسائیوں کا بگڑنا اور ان کا حضرت عیسیٰ کو خدا کہنا اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔

دوسرے اس آیت میں وہ اپنے دو زمانے بتاتے ہیں ایک زمانہ جو انہوں نے اپنی قوم میں گذارا۔ اور دوسرا وہ زمانہ جسمیں قوم سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور وہ ان سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ قوم سے جس چیز نے انکو جدا کیا۔ اور کس طرح علیحدہ ہوئے۔ اسکے متعلق وہ خود فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی وفات کے ذریعہ قوم سے الگ ہوا ہوں نہ کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے ذریعہ سے۔ پس اسوقت حضرت عیسیٰ کی اپنی قوم سے علیحدگی اس بات کی کافی شہادت ہے۔ کہ وہ زندہ نہیں بلکہ وہ فوت ہو گئے ہیں ٭

دوسری دلیل دوسری آیت وفات مسیح کے ثبوت میں میں نے بل رفعہ اللہ الیہ پیش کی۔ اور اس کی تشریح میں نے یوں کی کہ جب اس

آیت کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اُٹھا لیا تو سوال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کہاں ہے جدھر حضرت عیسیٰ اٹھائے گئے۔ اس کا جواب دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے جو دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ وھو اللہ فی السموات وفی الارض۔ کہ خدا آسمان پر بھی ہے اور خدا زمین میں بھی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ آسمان میں بھی ہے۔ اور زمین میں بھی ہے۔ تو آیۃ بل رفعہ اللہ الیہ میں مطلق اپنی طرف اُٹھا لینا کیوں فرمایا۔ اگر خدا کے نزدیک حضرت عیسیٰ کے اُٹھائے جانے کی کوئی طرف معین ہوتی۔ تو وہ آسمان کی یا زمین کی تعیین کر دیتا مگر ایسا نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ یہاں اُٹھائے جانے کے کوئی ایسے معنے ہیں۔ جو دونوں طرف لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خدا نے تعیین نہیں کی پس وہ معنے اس طرح تو ہو نہیں سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بھی اور زندہ زمین میں بھی ہوں۔ اسلئے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کے دو حصے بنائے ہیں۔ ایک جسم۔ دوسرا روح۔ پس روح آسمانی چیز ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف آسمان میں اُٹھا لیا۔ کیونکہ خدا آسمان میں بھی ہے۔ اور جسم جو کہ زمینی چیز تھی۔ اسکو خدا تعالیٰ نے اُٹھا کر زمین میں دفن کرا دیا۔ کیونکہ خدا زمین میں بھی ہے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ کا روح اور جسم علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ اور اسی کا نام موت ہے۔ چونکہ روح ایک لطیف چیز ہے۔ اس کے اُٹھانے کے واسطے بھی خدا تعالیٰ نے لطیف وجود مقرر کئے ہیں۔ یعنی ملائکہ۔ اور جسم چونکہ کثیف اور مادی چیز ہے اسکے اٹھانے کے واسطے خدا نے مادی وجود مقرر کئے ہیں یعنی انسان اُٹھا کر دفن کر آتے ہیں۔ پس یہود کہتے تھے۔ کہ انا قتلنا المسیح۔ کہ مسیح کے جسم سے روح کو ہم نے الگ کیا (القتل ازالۃ الروح عن الجسد) خدا تعالیٰ نے ان کے خیال کی تردید فرمادی۔ کہ ان کے جسم سے روح میں نے الگ کی۔ یعنی وہ طبعی موت سے مرے ہیں۔ پس جس طرح تمام انبیاء کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا سے اُٹھا لیا۔ اسی طرح اس نے حضرت عیسیٰ کو بھی اس دنیا فانی سے اُٹھا لیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا۔ مگر اسوقت اختصار لیا ہے ۔

مولوی ابراہیم کی دوسری تقریر

میری تقریر کے بعد مولوی ابراہیم صاحب نے جو دیکھا کہ آخری وقت ہے اور میں تو بعد میں اس کے متعلق کچھ بول نہیں سکتے۔ تو جو منہ میں آیا۔ وہی کہہ گئے۔ اپنے روحانی باپ مولوی ثناء اللہ کی اقتدا میں کچھ شعر پڑھ کر یوں تردید کرنا شروع کیا کہ میں نے کیا کہا۔ اور حافظ صاحب کدھر چلے گئے۔ ان کو چاہئے تھا کہ میری پیش کردہ بات کی تردید کرتے (حالانکہ میرا قرآن کریم سے وفات مسیح کا ثبوت دینا ہی ان کے حیات مسیح کے خیال کی کافی سے بڑھکر تردید تھی۔)

پھر لوگوں سے کلمہ پڑھوایا۔ اور کہا کہ اگر مصری کی حدیث کو نہیں مانتے۔ تو محمد کا نام کلمہ سے کاٹ دو۔ (حالانکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کلمہ میں محمد کا نام خدا کے نام کے بعد ہے۔ اسلئے ہر بات میں کلام الٰہی مقدم ہونی چاہئے۔ مگر عوام کالانعام کو دھوکہ دینا چاہا) اور آیت فلما توفیتنی کے متعلق یہ در افشانی کی کہ چونکہ یہ جواب حضرت عیسیٰ نے قیامت کے روز دینا ہے۔ اس لئے ان کا اسوقت یہ کہنا۔ کہ میری قوم میرے مرنے کے بعد بگڑی ہے۔ یا میں موت کے ذریعہ ان سے الگ ہوا ہوں صحیح ہے۔ اور انکی حیات کے منافی نہیں ہے۔ (سبحان اللہ کیا ہی عقل اور سمجھ ہے۔ جب قیامت کو وہ یہ جواب دینگے۔ کہ میری قوم میری موت کے بعد بگڑی ہے تو کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ اسوقت ان کی قوم بگڑی ہوئی نہیں۔ انہوں نے مسیح کو خدا نہیں بنایا ہوا جب یہ بات درست ہے۔ تو پھر ان کی موت بھی یقینی ہے اور اسی طرح وہ قیامت کو یہ جواب دینگے۔ کہ میں بذریعہ موت قوم سے علیحدہ ہوا ہوں)۔ پس اس وقت ان کا قوم میں موجود نہ ہونا انکی وفات کا بین ثبوت ہے۔ ہاں اگر خلاف واقعہ یہ تسلیم کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ اپنی قوم سے اسوقت علیحدہ نہیں بلکہ قوم میں موجود ہیں تو پھر ان کی حیات کی امید ہو سکتی ہے مگر کوئی دانا اس کو مان نہیں سکتا۔ ورنہ ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑیگا کہ مسیح کی قوم بھی ابھی تک نہیں بگڑی۔ اسی اثناء میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا الہام کان اللہ نزل من السماء پیش کرکے کہا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ مجھ کو الہام ہوا ہے۔ کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ (سو کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بے خبر ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مومن نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی میں ترقی کرتے کرتے اس مرتبہ پر پہنچتا ہے کہ خدا اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے خدا اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بولتا ہے اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ خدا اس کے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ تو کیا اس سے وہ یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ وہ مومن خدا یا خدا کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس اس الہام کا بھی تو یہی منشا ہے۔ کہ وہ لڑکا عین مرضی خدا کے مطابق چلنے والا ہو گا۔ اور اس کے کاموں کا خدا خود متکفل ہو گا۔ جیسا کہ اس کے متعلق الہام میں آیا ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور دین اسکے ذریعہ دنیا میں اشاعت پکڑیگا۔ وغیرہ۔

مولوی ابراہیم سے مطالبہ

تقریر کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ نے اپنی دونوں تقریروں میں کونسی آیت حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اس سے یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں قرآن کریم کس کا ساتھ دیتا ہے۔ اسپر پھر گفتگو شروع ہو گئی ۔

رفعہ اللہ کا مطلب

مولوی صاحب نے کہا کہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ سے مسیح کی حیات ثابت ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب اسکے معنے کیا ہیں۔ کہا اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کیا حضرت نبی کریم کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا سے نہیں اٹھا لیا۔ جس طرح جو اس دنیا میں آیا۔ خدا نے اس کو اس دنیا سے اُٹھا لیا اسی طرح خدا نے حضرت عیسیٰ کو بھی اُٹھا لیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ نبی کریم کو خدا نے اس دنیا سے نہیں اُٹھایا میں نے کہا خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو۔ کہا ہاں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آنحضرت صلعم دعا فرمایا کرتے تھے ۔

الّٰلھم ارفعنی ۔ کہ الٰہی مجھے بھی اٹھا لے کیا آنحضرت صلعم کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں ہوئی ۔ جواب دیا کہ قبول ہوئی ۔ میں نے کہا جھوٹ کی سزا اسی بحث میں آپ کو خدا نے دیدی ۔ کہ ابھی تھوڑے سے ابھی آپ نے انکار کیا تھا ۔ اسی منہ سے آپ کو اقرار کرنا پڑا ۔ کہ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اٹھائے گئے ۔ آسمان اور زندگی کا لفظ مسیح کے متعلق آتا ہے ۔ نہ آنحضرت صلعم کی دعا میں وہ الفاظ ہیں ۔ اسپر مولوی صاحب کو مشکل پیش آئی ۔ اور اس کا کچھ جواب نہ دیا ۔

مولوی ابراہیم کی جائے قیام تک

دوسرے روز صبح کیقدر ۔ غیر احمدی ہمارے پاس آئے ۔ کہ ہم نے ترجیح بھی کیا ۔ اور فیصلہ کچھ نہ ہوا ۔

ہمارے مولوی صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ اگر حافظ صاحب یہاں تشریف لے آویں ۔ تو میں صرف قرآن سے ہی حیات مسیح ثابت کروں گا ۔ کچھ گفتگو کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کے آدمی آپ کے ارشاد کے مطابق اس خیال سے مجھے آپ کے پاس لائے ہیں کہ آپ قرآن کریم سے حیات مسیح ثابت کرینگے ۔ اس شوق میں میں بھی بکوشش حاضر خدمت ہو گیا ہوں ۔ بس آپ کوئی ایک آیت ہی ایسی پیش کریں ۔ جسمیں حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہو ۔ زندگی کا لفظ ہو ۔ دوسرے آسمان کا ۔ تو پھر میں اپنے آپ کو غلطی پر سمجھنے کے لئے تیار ہوں ۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک طالب علم سے کہا کہ جاؤ تفسیر کبیر نکال لاؤ ۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو اب مولوی صاحب وعدے کے مطابق قرآن منگوانے لگے ہیں ۔ مفسر کی تفسیر پڑھکر کہا ۔ کہ دیکھو ان کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہے ۔ میں نے کہا ۔ مولوی صاحب آپ کیوں ان بے علم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ آپ قسم کھائیں کہ یہ الفاظ جو آپ نے پڑھے ہیں یہ قرآن کے الفاظ ہیں ۔ کہا کہ یہ مفسر اتنا بڑا عالم ہے کہ آپ سے اور مجھ سے بڑھکر جانتا ہے ۔ میں نے کہا کہ آپکا وعدہ تو یہ تھا کہ آپ قرآن کے الفاظ بتائینگے نہ کہ تفسیر کے ۔ اسی سلسلہ میں آیۃ وھو اللّٰہ فی السمٰوات وفی الارض پر بحث آگئی ۔ مولوی صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم اسکی ترکیب کرو ۔ میں نے کہا صاف آپ کیوں نہیں کہتے کہ آپکے پاس کوئی جواب نہیں ترکیب کی آڑ میں کیوں آپ پناہ لیتے ہیں ۔ جو ترکیب اس آیۃ کی میرے نزدیک تھی ۔ اس کی رو سے تو میں نے اسکے معنے کر دئے اگر آپکے نزدیک اس کی کوئی اور ترکیب ہے ۔ تو اس کے لحاظ سے آپ معنی کر دیں ۔ پھر دیکھینگے ۔ کہ آپکے معنوں اور میرے معنوں میں کیا فرق ہے ۔ کہا کہ حافظ صاحب ! آپ نے اللّٰہ کو مبتدا سمجھ لیا ہے ۔ حالانکہ یہ ھُو کی خبر ہے میں نے کہا کہ آپ بتلائیں کہ ھو کا مفہوم کیا ہے ۔ کیا یہ اشارہ اللّٰہ کی طرف نہیں ۔ پہلے تو انکار کیا ۔ پھر کہا ہاں اس کا اشارہ اللّٰہ کی طرف ہے ۔ تب میں نے کہا کہ جو مفہوم خبر کا ہے ۔ وہی مفہوم جب مبتدا کا ہے ۔ تو پھر آپکو اسکے پیش کرنے کی کیا ضرورت پڑی ۔ کہا کہ آپ وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کا جواب دیں ۔ میں نے کہا ۔ پہلے آپ اقرار کریں کہ آپ نے ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ گورکھ دھندا پیش کرنا چاہا تھا کہا کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا ۔ میں نے کہا کہ پھر آپ اس آیت کو چھوڑتے کیوں ہیں ۔ آیت وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کو مولوی صاحب اس ثبوت میں پیش کرنا چاہتے تھے ۔ کہ خدا زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے ورنہ خدا آسمان میں ہی ہے (اسلئے مسیح آسمان میں ہی اٹھائے گئے) زمین میں نہیں ۔ حالانکہ اگر وہ زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے ۔ تو پھر آسمان میں بھی تو بحیثیت معبود ہونے کے ہے ۔ اسلئے معلوم ہوا ۔ خدا نہ آسمان میں ہے کہ حضرت عیسیٰ ادھر اٹھائے جاتے اور نہ وہ زمین میں ہے ۔

اسکے بعد مولوی صاحب جوش میں آگئے ۔ اور حضرت مرزا صاحب کی شان میں سخت الفاظ کہنے لگے جس کے جواب میں میں نے ان کا مشہور واقعہ عائشہ بی بی کا یاد دلایا ۔ اور کہا کہ آپ تو منہ دکھانے کے قابل نہیں ۔ چہ جائیکہ مرزا صاحب پر آپ کوئی الزام لگا سکیں ۔ تم نے بہت بڑی بے حیائی کی کہ گھر پر بلا کر ایسا ناجائز سلوک ہمارے ساتھ جائز رکھا خدا تعالیٰ سادہ لوح لوگوں کو ایسے عالمان بے عمل کی کرتوتوں سے پوری طرح متنبہ کرے ۔ اور انکے پھندے سے جلد چھڑائے

خاکسار جلال احمد قادیان

افریقہ کے چار ہزار احمدیوں متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام خواجہ حسن نظامی صاحب کا خط

لائق احترام جناب میرزا محمود احمد صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ۔ ایک مطبوعہ اشتہار میرے نام پہنچا ۔ جس کے آخر میں آپ کے دستخط ہیں اس کے مرسل کا نام معلوم نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ مطبوعہ اشتہار آپ کی جانب سے ہے ۔ اسلئے میں آپ ہی کے نام اسکی رسید بھیجتا ہوں ۔

مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھکر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمد للّٰہ نکلا ۔ (افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی ۔ بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو ۔

میں آپ کے عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہو رہا ہے ۔ اس کا اعتراف کرنا اور اسکے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں ۔

اللّٰہ تعالیٰ جلشانہ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے ۔ نیاز مند قدیمی حسن نظامی ۔ ۲۸ ۔ رجب ۱۳۳۹ھ

ناظر صاحب تالیف و اشاعت

چونکہ چودھری فتح محمد صاحب ایم اے انگلستان سے واپس آئینگے ۔ انکی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللّٰہ بنصرہ نے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کو تجویز فرمایا ہے اسلئے انکو نظارت تالیف و اشاعت سے فارغ کر دیا گیا ہے اور انکی جگہ چودھری صاحب کے آنے تک میر زین العابدین ولی اللّٰہ شاہ صاحب ناظم تجارت کو قائم مقام ناظر تالیف و اشاعت مقرر فرمایا ہے ۔ والسلام خاکسار ناظر اعلیٰ

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب
کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا
سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور [illegible] کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے کچھ سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا اور خدا کا فضل ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو محض اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور سرمہ حضرت خلیفہ اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے [illegible] حفاظت چشم چاہتے ہوں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔

حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ اصلی جالا پھولا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ لگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا [illegible] یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع [illegible]۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و فساد بلغم [illegible] جنگ گردہ و مثانہ سلس البول [illegible] و سوزش [illegible] مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود [illegible] دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول [illegible] تولہ

المشتہر

احمد نور [illegible] مہاجر ۔ قادیان ۔ گورداسپور

انجینیرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف ایک اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال [illegible] طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہو گئی اور [illegible] سے اوورسیر کلاس بھی کھولی گئی ہے جس میں اس وقت تک ستر طلباء داخل ہو چکے ہیں جنوری ۱۹۲۲ء سے [illegible] کلاس بھی طلباء کی [illegible] بہت سی [illegible] میں اکثر انجینیر و احباب نے سکول کا معائنہ فرمایا۔ نہایت اچھے ریمارک [illegible] سکول میں اس وقت نہایت قابل اور تجربہ کار انجینیر کام کر رہے ہیں [illegible] کا سامان [illegible] ڈرائنگ [illegible] انجینیرنگ [illegible] گورنمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت [illegible] غرض یہ سکول پبلک و گورنمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ سکول کے مفصل [illegible] پراسپکٹس آدھ آنہ کے ٹکٹ [illegible] مل سکتے ہیں۔

المشتہر سید احمد حسن منیجر [illegible] انجینیر پرنسپل

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ ۔ خاص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریق سے بہت ہی باریک حروف میں [illegible] ذرا سی جگہ میں تمام سورہ فاتحہ شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے۔ [illegible] لکھا ہونے کے [illegible] پڑھا جاتا ہے۔ قیمت [illegible] فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے [illegible] اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو [illegible]

انگوٹھی نمبر ۲ ۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھی خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں [illegible] نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا [illegible] الہام "الیس اللہ بکاف عبدہ" ایسی صفائی۔ باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible] اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو [illegible]

پتہ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی ۔ پانی پت ۔

آٹا پیسنے کی چکی

[illegible] ہلکا ۔ چلنے والا [illegible] ہر قسم کا غلہ [illegible] تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر [illegible] کا کام [illegible] صفائی [illegible] بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری [illegible] ضلع [illegible]

ایک نادر موقعہ

اندرون قصبہ قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی [illegible] مربع گز قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار

سید عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

دوائی خانہ احمدی لنگا کلاں ضلع امرتسر

خضاب احمدی ۔ ۵ منٹ میں بال سیاہ اصلی رنگ ہو جاتے ہیں دھونے سے بھی رنگ سیاہی نہیں جاتا اگر بال سیاہ نہ ہوں تو قیمت واپس [illegible] فی شیشی [illegible] خضاب احمدی تیل [illegible] سے تیار کیا گیا ہے یہ قسم دوم ہے۔ اگر ہماری ترکیب کے مطابق اس تیل سے بال سیاہ نہ ہوں۔ تو قیمت واپس [illegible] انعام بھی [illegible]

حکیم رحمت اللہ احمدی [illegible] ضلع امرتسر [illegible]

مجرب المجربات ادویات

جن کا مفصل اشتہار [illegible] مارچ کے الفضل میں [illegible]

سرمہ نور [illegible] حب اکسیر مقوی [illegible] روغن اکسیر [illegible] علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی [illegible]

حکیم عطاء محمد ۔ قادیان ۔ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

[illegible] پنجاب [illegible] افسروں نے [illegible] گذشتہ [illegible] تشریف [illegible]

الہ آباد میں ڈاکہ

[illegible] ڈاکو [illegible] ہزار روپیہ نقد [illegible] لے کر بھاگ گئے۔ [illegible] کا اعلان ہے کہ

[illegible] گولہ باری اور یونانیوں کو مدد

[illegible] یونانیوں کو [illegible] امداد [illegible] مسلمانوں کو [illegible] جاری ہیں۔

دہلی میں آتشزدگی

دہلی ۱۳ اپریل [illegible] جنرل [illegible] آگ لگ گئی [illegible] لاکھ کا نقصان ہو گیا۔

[illegible] میں آتشزدگی

[illegible] کی شب کو [illegible] آندھی کی وجہ سے [illegible] آگ [illegible] ہو گیا [illegible]

کے قریب [illegible] وائسرائے بہادر [illegible] پنجاب و [illegible] انگریز افسروں [illegible] داخل ہوتے [illegible] گذرگاہ [illegible] تھے۔ مگر لوگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت [illegible] جاری تھی [illegible] دربار صاحب کو [illegible] دیکھتے جاتے تھے۔ اور [illegible] لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے جاتے تھے۔ [illegible] بجے [illegible] واپس لاہور ہو گئے۔

رنگون میں آتشزدگی

رنگون ۱۴ اپریل [illegible] کی ملکیت [illegible] چاولوں کا [illegible] کی شام کو [illegible] تقریباً [illegible] لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔

ریاست جموں میں اکالیوں کا داخلہ

[illegible] نے حکم دیا ہے کہ اکالی ریاست میں داخل نہ ہوں۔

ہندی تارکان وطن

شملہ ۱۶ اپریل [illegible] حکومت [illegible] کی طرف سے اطلاع [illegible] ہوئی ہے کہ ہندی مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے [illegible] جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ وہاں [illegible] کو حکومت کے خلاف اکساتے تھے۔

حاجیوں کی روانگی

بمبئی ۱۴ اپریل [illegible] حاجیوں [illegible] جہاز [illegible] جدہ کی طرف روانہ ہو گئی ہے۔

یہودی پناہ گزین

بمبئی ۱۶ اپریل [illegible] یہودی پناہ گزینوں کا ایک تازہ قافلہ وارد ہوا ہے [illegible]

ریاست کپورتھلہ [illegible] کرپانوں کی ضبطی

[illegible]

وہ اپنا نام لکھا دیں۔ ورنہ ان پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا حکم [illegible] ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ۹ انچ سے زیادہ لمبی [illegible] والے لائسنس حاصل کریں۔ ورنہ ان کی [illegible] ضبط کر لی جائیں گی۔

سکھ گوردواروں کے قانون کا التوا

سکھ گوردواروں کے قانون پر غور و خوض کرنے کے لئے ۱۶ اپریل کو پنجاب کونسل کا اجلاس ہوا۔ مسٹر ولیم [illegible] سرشادی لال اور [illegible] تمام [illegible] ملتوی کیا جائے [illegible] پیش ہو کر پاس ہو گئی۔ گورنر کے حکم سے کونسل کی نشست ختم کر دی گئی۔ آئندہ اجلاس [illegible] شروع ہو گا۔

ہندوستان کی آبادی میں اضافہ

مردم شماری کے [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی میں تقریباً [illegible] اضافہ ہوا ہے اور اگر انفلوئنزا یا [illegible] نہ ہوتے۔ تو یہ اضافہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ کا ہو جاتا۔

مولانا ظفر علی خاں کی جائداد کی قرقی

مولانا ظفر علی خاں کو پانچ سال قید [illegible] اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ انہوں نے جرمانہ کی ادائیگی سے انکار کیا تھا۔ اب خبر ہے کہ [illegible] ان کی جائداد [illegible] قرقی کر کے نیلام کیا جائے گا۔ [illegible] جرمانہ [illegible] سرکاری خزانہ [illegible] کیا جاوے گا۔

ہندو مسلم [illegible]

[illegible]

ممالک غیر کی خبریں

ایران کی حالت

حاکم خراسان کی گرفتاری لنڈن ۱۰ ۔ اپریل ۔ ٹائمز کا طہرانی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکومت نے حاکم خراسان اور اسکے حامیوں کا ایک دو شخص گرفتار کر لیا ہے ۔ جس سے جدید کابینہ وزارت کے ایک صوبہ کی بغاوت کا سد باب ہو گیا ہے ۔

قلاع اردبیل میں جنگ جبل اردبیل کے قلاع میں شدید جنگ جاری ہے ۔ جہاں اسمعیل آغا نے ترکوں کی مدد سے ایرانی کاسکوں کو سخت نقصان پہنچایا ۔

ترکی جمعیت کی حملہ آوری لنڈن ۔ ۱۲ ۔ اپریل : معلوم ہوا ہے کہ ڈیڑھ ہزار کی ترکی جمعیت جو گذشتہ ہفتہ ایرانی آذربائیجان پر حملہ آور ہوئی تھی ۔ اس کی مڈبھیڑ سو ایرانی کاسکوں سے ہو گئی ۔ کاسکوں کا کمانڈر بھاگ گیا ۔ اور اس کی جگہ دوسرا شخص مقرر ہو گیا ۔ کاسکوں کے جو اگلے دستے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا ۔ مگر باقی فوج صحیح وسالم اپنا کام کر کے تبریز چلی گئی ۔

متفرق خبریں

کان کنان انگلستان برطانیہ ۔ کے کان کنان نے پمپ [illegible] کے کام میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ لیکن گورنمنٹ پھر بھی خطرہ کے لئے تیاریاں کر رہی ہے ۔ اور بھرتی جاری ہے ۔ کام کرنیوالوں میں اختلافات رونما ہیں ۔ اکثروں نے احکام کی خلاف ورزی کا ارادہ کر لیا ہے ۔

سابقہ قیصرہ کا انتقال (پیرس ۱۱ ۔ اپریل) سابقہ قیصرہ ۱۱ ۔ اپریل کی صبح کو فوت ہو گئی ۔

ترکوں کا باطوم پر قبضہ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ جارجیا والوں نے ترکوں کو دعوت دی ہے کہ بالشویکوں کے آنے سے پہلے ہی وہ باطوم پر قبضہ کر لیں ۔ جارجیا کی افواج کو شکست فاش ہوئی اور بعد کو [illegible] خبر ہے کہ [illegible] اخبار [illegible]

مصائب آرمینیا بالشویکوں نے ایروان پر ۲ ۔ اپریل کو قبضہ کر لیا ۔ اور تقریباً کل آرمینیا پامال ہو چکا ہے

امریکہ لیگ اقوام سے الگ ہو گیا مسٹر ہارڈنگ پریسیڈنٹ نے پارلیمنٹ امریکہ کو پیغام بھیجا ہے جس میں [illegible] کے ریزولیوشن کے ذریعہ صلح کے حق میں تائید کی اور لیگ اقوام سے منہ موڑ لیا ہے

ترکی اور جاپان کا عہد و پیمان مسٹر صدر سوجی اوچیدا سابق جاپانی سفیر مقیم سٹاک ہالم مارسیلز سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ہے ۔ یہ ترکی میں پہلا جاپانی سفیر ہو گا ۔ خبر ہے کہ جاپان کا ارادہ ہے کہ ترکی حکومت ایک تجارتی معاہدہ کرے ۔

قسطنطنیہ اور انگورا کی ہم آغوشی کے آثار قسطنطنیہ ۱۵ ۔ اپریل ۔ انگورا اور قسطنطنیہ کی حکومتوں کے باہم سرکاری طور پر متحد ہو جانے کے راستے میں جو سب سے بڑی رکاوٹ حائل تھی وہ معلوم ہوتا ہے دور ہو گئی ہے ۔ کیونکہ سلطان المعظم جناب مصطفیٰ کمال کے ساتھ مصالحت کرنے کا خیال بھی نہیں رکھتے تھے ۔ انھوں نے ہلال احمر فنڈ میں ۱۰ ہزار لیرا چندہ دیا ہے ۔ اور حکم دیا ہے ۔ کہ جو سپاہی اناطولیہ کے میدان جنگ میں جان بحق ہوئے ہیں ۔ ان کے لئے مساجد میں دعائے مغفرت کی جائے ۔ حکومت انگورا کی قومی مجلس کے تسلیم کئے جانے کی توقع ہے ۔

ہمبرگ کی ناکہ بندی کی تجویز پیرس ۱۵ ۔ اپریل ۔ ایلیسی میں آج جلسہ ہوا ۔ جس میں غور کیا گیا کہ اگر جرمنی یکم مئی کو پھر معاہدہ وارسیلز کی پابندیاں پورا کرنے میں ناکام رہا ۔ تو پھر کیا کیا جائیگا ۔ اور یہ امر بھی زیر بحث لایا گیا ہے کہ ہمبرگ کی ناکہ بندی کر لی جائے ۔

چار ہزار جاپانی گھر آگ کی نذر ہاکوڈیٹ (جاپان) ۱۵ ۔ اپریل ۔ آتشزدگی نے چار ہزار گھر تباہ کر دئے ہیں ۔ جنمیں برطانوی قونصل خانہ ، عیسائیوں کی تین عمارتیں ۔ بنک ، ہسپتال ، مدارس ، تھیٹر اور سرکاری عمارات بھی ہیں ۔

برطانیہ کی غیر جانبداری لنڈن ۱۵ ۔ اپریل ۔ ماسکو کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تمام غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے یونان اور ترکی کو دوبارہ اطمینان دلایا ہے ۔ کہ یونانی و ترکی آویزش میں برطانیہ قطعاً غیر جانبدار رہیگا ۔

ایشیائی نوآبادکاروں کا زبردستی اخراج لنڈن ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۔ ساؤتھ افریقن لیگ کا ایک جلسہ ۱۳ ۔ مئی کو بمقام بلومفونٹین ہونا قرار پایا ہے جسمیں یہ قرارداد پیش کی جائیگی ۔ کہ ایشیائی نوآبادکاروں کا فوری اخراج عمل میں لایا جائے ۔ یہ قرارداد جنرل سمٹس کی خدمت میں ان کے انگلستان روانہ ہونے سے پہلے پیش کی جائیگی ۔

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش لنڈن ۔ ۱۴ ۔ اپریل ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ سمرنا سے جو یونانی خبریں موصول ہوئی ہیں ۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ ہزار ترکوں نے افیون قرہ حصار میں یونانیوں پر حملہ کیا ۔ مگر اسے کامل طور پر روکا گیا ۔ یونانیوں نے ۷ ہزار قیدی اسیر کر لئے ۔ اور پانچ توپیں اور ۱۲ کلدار توپیں چھین لیں

ایتھنز میں مارشل لا لنڈن ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۔ ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایوان کی ایک طوفان خیز بحث و تمحیص کے بعد مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔

امریکہ میں ایک نہایت خطرناک زہر کی ایجاد خبر ہے کہ امریکہ کے فوجی محکمہ کے کیمیاگروں نے جنگی ضروریات کے لئے ایک نیا اور سب سے خطرناک زہر ایجاد کیا ہے ۔ جس کے تین قطرے کسی انسانی جسم پر پڑنے سے فوراً اس کی موت واقع ہو سکتی ہے ۔ اگر اس زہر کو آئندہ کسی جنگ میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ استعمال کیا گیا ۔ تو وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ چڑھ کر تباہی لانے والی اور ہیبت ناک ہوگی ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ ص ۱
چار سو روپے انعام علماء دیوبند وغیرہ کو ص ۲
حضرت مسیح کی آمد ثانی ایک [illegible] عدالت میں ص ۲
مولوی نور محمد صاحب عدالت کی نظر میں ص ۹
خطبہ جمعہ ص ۳ ۔ ڈائری ص ۴
پیغام کے ایک مضمون کا جواب ص ۵
نیشنل نیوز ایجنسی + پیغام صلح کی عجیب غلطی ص ۸
فہرست مبایعین ص ۹
اشتہارات ص ۱۰
خبریں ص ۱۱-۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے
متعلق خط و کتابت بنام
منیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر : غلام نبی ✲ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸ | مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۶ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

قیمت بہرحال پیشگی سات روپے سالانہ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناسازی طبع کی وجہ سے ۲۲ اپریل خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضور مسجد میں رونق افروز تھے۔ نماز بھی مولانا موصوف نے پڑھائی ؂

۲۰ اپریل۔ درس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ جبتک حضور علالت کی وجہ سے درس نہ دے سکینگے۔ اسوقت تک مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیا کرینگے تاکہ درس کا سلسلہ باقاعدہ چلتا رہے ؂

دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے خطبہ جمعہ میں جو تحریک فرمائی تھی۔ اسپر کئی اصحاب نے اپنے آپکو پیش کیا ہے۔ بیرونی اصحاب کو بھی چاہیئے کہ جو اپنے آپکو

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ بھینی کا جلسہ

مورخہ ۲۶-۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو انجمن احمدیہ موضع بھینی شرقپور کا جلسہ بمقام کرم پور جلالی ڈاکخانہ ضلع شیخوپورہ میں کیا گیا لیکچرار حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تھے۔ اور ایک مضمون کمترین کا بھی تھا مضامین وفات مسیح و صداقت دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود و عام نصائح کے متعلق تھے۔ خدا تعالیٰ نے بڑی کامیابی بخشی چونکہ تمام اشتہار دئے ہوئے تھے۔ اسلئے مخالفین نے بھی ۲۷ مارچ اپنے علماء جمع کر لئے۔ اور بوقت دوپہر کتابوں کی گٹھڑیاں لادے ہوئے پہنچ گئے۔ اور مخالفین معتقدین کا انبوہ کثیر ہاتھوں میں لاٹھیاں پکڑے ہوئے ہمراہ خود لائے۔ ان کے اس اجتماع کی غرض فتنہ و فساد تھی۔ مخالفین کی طرف سے مولوی نذیر احمد صاحب اور ہماری طرف سے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مقرر ہوئے۔ ۱۵-۱۵ منٹ کی تقریر تھی جو قریباً ۲ گھنٹے تو شرائط مباحثہ میں ہی صرف ہو گئے۔ اسلئے مولوی نذیر احمد صاحب بار بار اس امر پر زور دیتے رہے کہ صحاح ستہ میں جسقدر احادیث آئی ہیں۔ اور جو روایات صحابہ سے مروی ہیں۔ وہ سب کی سب قابل عمل ہیں۔ لیکن جناب حافظ غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ صحیح حدیث کی تعریف یہ ہے کہ وہ نص قرآن شریف کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر کتب احادیث میں کسی صحابی کی روایت نص قرآن شریف کے خلاف پائی جاوے۔ تو ثابت ہوگا کہ کسی شخص نے صحابہ پر ناجائز الزام لگایا ہے۔ وہ صحابی کی روایت نہیں مانی جاویگی۔ بلکہ جعلی اور اختراعی بات ہوگی۔ جو صحابہ کے ذمہ لگائی گئی ہوگی مثلاً فرمایا کہ قرآن شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان

میں فرمایا گیا ہے کہ انہ کان صدیقا نبیا۔ بخاری کی جس کتاب میں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق تین جھوٹ لکھے گئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے جھوٹ نہ بولنے کی [illegible] ہے۔ اگر یہ ایک حدیث صحیح تسلیم کر لی جائے۔ تو پھر نعوذ باللہ اس حدیث کی رو سے حضرت ابراہیم کے جھوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ مگر حضرت ابراہیمؑ واقعی صدیق نبی تھے۔ اور یہ حدیث ان ظاہری معنوں میں تو افترا ہے۔ جو ان کو دیئے گئے ہیں۔ مطالبہ پیدا ہوا کہ کتاب شائع ہونے کا ذکر دیکھی۔ [illegible] مخالفین ہی سے کسی نے کی تھی۔ اسپر وہ [illegible] سے پاس [illegible] میں [illegible] سے دو سوال بھی [illegible] آگئے۔ ان کے آنے پر جلسہ میں [illegible] خاموش ہو گئے۔ اور جلسہ بڑے امن سے ختم ہوا۔ اگرچہ مخالفت والے صاحب نے مضمون مباحثہ وفات حیات کا [illegible] تسلیم کیا تھا۔ مگر [illegible] اس مسئلہ کی طرف نہ آئے۔ آخر حضرت حافظ صاحب نے وفات مسیح قرآن شریف سے مفصل ثابت کی۔ اور جلسہ برخاست ہوا اور خدا تعالیٰ نے بڑی کامیابی دی۔

المرسل: محمد عبد العزیز احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] شرقپور

[illegible] کے متعلق ضروری اشتہار

برادرم حافظ سخاوت علی صاحب [illegible] بھائیوں کی خدمت میں تجویز پیش کرتے ہیں کہ [illegible] الفضل میں [illegible] کا چیلنج کے عنوان سے مضمون شائع ہوا ہے۔ اور اسمیں دو اشتہار چھپے ہیں۔ ایک انعامی ۱۰۰۰ اور ایک انعامی ۵۰ روپے جن کے مطابق قادیان میں جمع ہونے والے مولویوں میں سے باوجود سخت دشمن ہونے کے کسی نے قسم نہ کھائی۔ در اصل یہ سچائی کی بہت بڑی فتح ہے۔ میرے نزدیک ان ہر دو اشتہاروں کی جو عبارت جس قسم کی تھی۔ ایک جگہ بعینہ الفاظ قسم بہت خوشخط ایک اشتہار میں چھپ جائیں۔ دو ورقہ [illegible] اور علاوہ اس ذکر کے کہ جمع ہونے والے کسی دشمن سلسلہ مولوی نے اس طور پر قسم نہیں کھائی۔ ایسے اشتہار کو لاکھوں کی تعداد میں [illegible] تقسیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ یونہی روز روشن کو شب تاریک کہتے پھریں۔ سب جگہ کی مقامی جماعتیں حسب ضرورت منگا کر اپنے شہر اور مضافات میں چسپاں کریں۔ اس کے ذریعہ صرف تمام تبلیغ ہو گی۔ بلکہ اشتہاروں سے [illegible] دور ہو کر ایک بیداری پیدا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں کم از کم پانچسو یا ایک ہزار اشتہار کی قیمت دونگا۔

ایڈیٹر۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت عمدہ ہے۔ اگر دوسرے احباب بھی آمادہ ہوں۔ اور اپنی آمادگی سے مطلع فرماویں۔ تو اشتہار تیار ہو سکتا ہے۔ مگر [illegible] بھیجنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اندازہ سے اشتہار چھاپا جائے۔ قیمت بحصہ اصل لاگت ہی رکھی جائیگی۔ اسلئے اس کی تعیین اس وقت نہیں کی جا سکتی۔ احباب بہت جلد مطلع فرماویں۔

احمدی جماعتوں کے امیر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے۔ دوسری جماعتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعت کے ان اشخاص کے نام منتخب کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں بھیج دیں۔ جن کو وہ امیر بنانا مناسب سمجھتی ہیں۔

(۱) بھینی شرقپور۔ چوہدری احمد دین صاحب۔
(۲) گوبراتہ۔ چوہدری [illegible] دین صاحب۔
(۳) سنور۔ چوہدری مہدی حسین صاحب۔
(۴) گوجرانوالہ۔ حکیم [illegible] دین صاحب (۵) امرتسر۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب۔
(۶) حیدرآباد دکن۔ مولوی میر محمد رشید صاحب۔
(۷) مردان۔ محمد یوسف صاحب (۸) لنڈن۔ پروفیسر [illegible] صاحب۔

مولوی میر محمد سعید صاحب عرب شریف کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سفر پر جانے کے بعد ان کی جگہ مولوی غلام اکبر خان صاحب قائم مقام امیر ہونگے۔

حقہ نوشی چھوڑنیوالے احباب

میں ان احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں جو کسی مجبوری سے حقہ نوشی کی عادت قابل ترک میں مبتلا ہیں۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل دو خطوط ملاحظہ فرماویں۔ جنمیں سے خط اول ایک [illegible] ساز بزرگ کا ہے جنہوں نے بتعمیل ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح حقہ پینا بالکل چھوڑ دیا ہے یہ [illegible] ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے آپ کو عمر رسیدہ سمجھ کر حقہ پینا چھوڑنے میں معذور گردانتے ہیں۔ وہ خط یہ ہے۔

جلسہ سالانہ پر حضور نے ترک حقہ کا ارشاد جماعت کو فرمایا تھا۔ اسی دن سے اسکو کم کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] اور حضور کی برکت سے یہ عادت [illegible] سے بالکل ترک کر دی ہے۔ گو عمر رسیدہ [illegible] حضور کے حکم میں کچھ رعایت جھلکتی تھی۔ اور [illegible] ذرا مشکل تھا۔ مگر [illegible] سے بہت بڑھ جائی کہ تعمیل حکم ہو جائے۔ [illegible] آپ بھی دعا فرماتے رہیں۔

نیازمند محمد ابراہیم [illegible]

دوسرا خط وہ احباب غور سے پڑھیں۔ جو [illegible] سے یہ سمجھ کر کہ حقہ چھوڑنے میں بڑی تکلیف ہو گی۔ حقہ [illegible] کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ وہ خط یہ ہے۔

خدا کے فضل سے حقہ چھوڑ دیا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ حقہ چھوڑنے پر [illegible] تکلیف ہوا کرتی ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ جب یہ کہا گیا کہ حضرت صاحب حقہ سے منع فرماتے ہیں۔ تو اپنے نفس کو کہا کہ اگر تم ایک معمولی سے حکم کی تعمیل نہ کر سکے۔ تو جب ایک بڑا حکم دیا گیا۔ تو پھر کس طرح عمل کرو گے۔ اسلئے میرے نفس نے [illegible] کر دیا۔ اور حقہ چھوڑنے پر کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ آپ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ کہ [illegible] حقہ چھوڑنے سے چند ایک فائدے بھی محسوس ہوئے ہیں جن کا [illegible] شکر گذار ہوں۔ والسلام

جلال الدین سپرنٹنڈنٹ [illegible] کمپنی [illegible] ضلع سیالکوٹ

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب ان دونوں نیک مثالوں کی پیروی کرینگے۔ نائب ناظر تربیت قادیان

امریکہ کے رسالہ کیلئے امداد

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے رسالہ کی امداد میں [illegible] کی طرف سے ایک روپیہ ماہوار ایک سال تک [illegible] ادا کرو کریگا۔ احباب میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس سے زیادہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد شریف احمدی کاتب اخبار المنیر [illegible]

کراچی میں احمدی

اگر کوئی احمدی شہر کراچی یا گرد و نواح میں قیام پذیر ہو۔ تو خاکسار کو اپنے پتہ سے مشکور کریں۔ اور کراچی میں آنے پر خاکسار کو ملنے کی کوشش کریں۔ [illegible] نوازش ہو گی۔ میں نو وارد ہونے کے سبب برادران [illegible]

خطبہ جمعہ

چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقاوت باشد (مسیح موعود)

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک کام کیلئے وقت ہر ایک ایسی چیز کا دنیا میں ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ اگر وہ اس کے کم وقت ادھر اُدھر ہو جائے۔ تو پھر اس کا نشو و نما پانا یا اپنے قائم مقام چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمام قدرت میں یہی قانون نظر آتا ہے۔ باریک در باریک فرق ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے اجتماع سے بعض چیزیں بعض موسموں میں ہی نشو و نما پاتی ہیں۔ ایک وقت گیہوں کے بونے کا ہوتا ہے۔ ایک بڑھنے کا ایک کاٹنے کا۔ اگر وقت پر نہ بوئیں۔ یا بڑھنے کے وقت اس کو پانی نہ ملے۔ یا دھوپ نہ ہو۔ یا کاٹنے کے وقت نہ کاٹیں۔ تو فصل ضائع ہو جائیگی۔ اسی طرح علم کے پڑھنے کا ایک زمانہ ہوتا ہے۔ بچپن کا زمانہ محنت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اسوقت افکار اور غموں کا تسلط بچوں کے دماغ پر نہیں ہوتا۔ وہ ترقی کرتے ہیں۔ مگر جب بڑی عمر ہو جائے۔ تو افکار اور غموں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور تعلیم کے لئے جسقدر محنت کی ضرورت ہوتی ہے نہیں کر سکتا۔ اگر ایسے حالات میں کوئی شخص کامیاب ہو تو وہ مستثنا کی صورت ہوگی۔ ورنہ بچپن کے بعد جب انسان افکار میں گھر جاتا ہے۔ تو یہ ایسا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ انسان مال اور وقت کی قربانی کرکے عبادت کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔ مگر جب نکلتا ہے تو افکار کا بوجھ لیکر آتا ہے۔

پس پڑھنے کا زمانہ اور محنت کرنے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جوانی میں چاہے۔ کہ پڑھائی اس وقت شروع کرکے کامل تعلیم حاصل کرے۔ تو یہ مشکل ہوتا ہے۔ اور اس میں سوائے شاذ کے کامیابی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک زمانہ رائے کی پختگی کا ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں انسان بڑی غلطیاں کرتا ہے۔ اور دھکے کھا کر ایک اصل پر قائم ہوتا ہے۔ لیکن رائے کی پختگی میں بھی بعض استثنائی صورتیں ہوتی ہیں۔ پھر اسکے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ انسان اس اپنے پہلے مقام کو گویا بھول جاتا ہے۔ اس میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو اپنی بے عزتی خیال کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں تمام کیا کرایا ضائع کر دیتا ہے۔

غرض سب باتوں کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ایک کام دن کے ہونے کے ہوتے ہیں اور رات کے وقت نہیں ہوسکتے۔ اور جو رات کے ہونے کے ہوتے ہیں۔ وہ دن میں نہیں ہوسکتے۔ بعض پھل سورج کی گرمی میں پکنے والے ہوتے ہیں۔ بعض چاند کی روشنی میں۔ اگر ایسے درختوں کو جو سورج کی گرمی میں نشو و نما پاتے ہیں۔ اگر ایسی جگہ جا لگائیں۔ جہاں مہینوں سورج نہیں نکلتا۔ تو وہ وہاں پھل نہیں دے سکینگے ایسی چیزیں جو چاند کی روشنی میں پکتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں چاند مہینوں غائب رہتا ہے وہ پک نہیں سکتے۔

پس ہر ایک کام کا زمانہ اور وقت ہوتا ہے۔ اگر اسوقت اس کام کو نہ کیا جائے اور خیال کر لیا جائے۔ کہ اور وقت میں اس کام کو کر لینگے تو یہ نادانی ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔

ہمارا کام اور اس کا وقت ہم نے بھی ایک کام شروع کیا ہے اس کام کے لئے بھی ایک وقت ہے اور وہ وقت یہی ہے۔ جسمیں ہم موجود ہیں اگر اسوقت میں یہ کام نہ کیا جائے۔ تو پھر نہیں ہوسکیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اگر دنیا چاہتی تو نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا وہ وقت نہ تھا۔ اسوقت اگر لوگ دنیا سے الگ ہوتے بھی تھے۔ تو دنیا کے لئے نہ کہ دین کے لئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک۔ لیکن [illegible] تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیرے سوا کوئی ٹھکانا نہیں اسی طرح وہ لوگ دنیا کو چھوڑتے تھے۔ اسلئے کہ دنیا کی گند میں پھنس جائیں۔ جیسا انہوں نے کتنی فوج بنائی۔ جو بظاہر دنیا سے الگ ہوئی۔ مگر دنیا کے حصول کا ایک ذریعہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے وقت میں یہ بات پوری ہوئی کہ ایسے لوگوں کی جماعت تیار ہو گئی۔ جو خدا کیلئے دنیا کو چھوڑنیوالی اور خدا کے لئے مالوں اور وقتوں کو قربان کرنیوالی ہے۔ اگر اس وقت اس کام کو انجام نہ دیا جائے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور خیال کر لیا جائے۔ کہ کسی آئندہ زمانہ میں زور دیکر کام کرینگے۔ تو پھر یہ کام نہیں ہوسکیگا۔ حضرت مسیح موعود کا زمانہ بیج بونے کا زمانہ تھا۔ اور آپ کی وفات کے قریب نشو و نما کا زمانہ تھا۔ اور یہ زمانہ جو ہے جس میں ہم ہیں اس فصل کے کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ زمانہ سستی میں گذر گیا۔ تو پھر ہمیں کامیابی نہ ہوگی۔ پس سوچ کر اور اس فرصت کو غنیمت سمجھو اور یہ مت سمجھو کہ کبھی کر لینگے کیونکہ خدا نے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت رکھا ہوا ہے۔ اگر اسوقت کام نہ کیا جائے۔ تو وہ کام نہیں ہوسکتا۔

عارضی ذرائع ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض فائدہ کے لئے آنی حوادث بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض پھلوں کو پیدا کرنے کے لئے عارضی ذرائع سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے وہ درخت پھل لاتے ہیں۔ اگر ان عارضی ذرائع کو بھی دور کر دیا جائے۔ تو پھل نہیں پک سکتے۔ یہ پختہ بات ہے۔ کہ ان عارضی ذرائع سے گرمی کے پھل سردی میں پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ اور سردی کے گرمی میں۔ غرض خواہ طبعی ذرائع سے کام لیا جائے یا غیر طبعی سے۔ نتیجہ مفید ہو سکتا ہے۔ اگر طبعی یا غیر طبعی ذرائع کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر وہ بات حاصل نہیں ہوسکتی۔

حوادث عالم ان قواعد کو دیکھکر جب ہم ملک کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ زمانہ بھی کام کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جب کسی قسم کے حوادث ہوں۔ مثلاً ہم نے اگر ایک کلا اکھیڑنا ہو۔ تو ہم ایک دفعہ دائیں سے بائیں کو اور ایک دفعہ بائیں سے دائیں کو ہلائینگے۔ اور تیسری دفعہ اُوپر کو جھٹکا دیکر کھونٹے کو نکال لینگے۔ لیکن اگر دائیں بائیں کو ہلا کر چھوڑ دیں۔ اور سمجھیں کہ چند روز کے بعد آکر نکال لینگے۔ تو

ہمیں پہلے سے بہت ہی زور لگانا پڑیگا۔ کیونکہ اس میں جو کمزوری پیدا ہوگئی تھی۔ وہ اب چند دنوں کے وقفہ سے دور ہوگئی اور اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اسی طرح ہم دنیا کو دیکھتے ہیں کہ حوادث ارضی و سماوی سے خوب ہلا دی گئی ہے اگر ہم اسوقت تھوڑی سی بھی کوشش کریں۔ تو اپنے کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اگر ہماری طرف سے سستی رہی۔ تو خدا تعالے ہمیشہ اپنے بندوں کو مصیبت میں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ مصیبتیں اسلئے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں اور وہ خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اگر ہمارے کام میں سستی ہوئی۔ تو خدا اپنے بندوں کو عذاب سے ہلاک نہیں کریگا۔

اسلام کا پہلا اور پچھلا کام۔

ہم اسلام کی طرف دیکھتے ہیں۔ اسلام نے ترقی کی۔ اور اس زمانہ میں جوش و خروش سے کی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں جہاں جہاں مسلمان گئے۔ قوموں کی قومیں مسلمان ہوتی چلی گئیں۔ ایران میں مسلمان گئے۔ تمام ایرانی قوم مسلمان ہوگئی اور صرف پانچ سات لاکھ پارسی بچ گئے۔ جن کا وجود اب تک چلا آتا ہے۔ ساری قوم کے مقابلہ میں ان کی کتنی کم تعداد تھی۔ مگر ساری قوم اتنے تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہوگئی تھی لیکن وہ تھوڑے سے لوگ جو بچ گئے۔ اور جن کی تعداد چند لاکھ تھی۔ وہ آج تک اسی اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ اسی طرح مصر میں قبطی ہیں۔ جو فرعونی نسل سے ہیں۔ جو ایک وقت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ ان کی قوم کا بیشتر حصہ ابتدا میں مسلمان ہو گیا۔ مگر جو باقی ہیں وہ اب تک عیسائی ہی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں جب اسلام آیا جو لوگ قبیلوں کے قبیلے مسلمان ہوگئے۔ اسوقت ہو گئے مگر آج ایک ہندو کو بھی اسلام منوانا مشکل ہے ٭

پس ہر ایک کام کا ایک موسم ہوتا ہے۔ اسی موسم اور زمانہ میں جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان حوادث سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے ورنہ خدا رحمٰن رحیم ہے وہ دنیا کو دیر تک غفلت میں نہیں رکھیگا ہمیں اسوقت کوشش کرنی چاہیئے اور ممکن سے ممکن ذرائع سے کام میں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے اور خدا تعالے سے دعا کرنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی روزانہ ڈائری

۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء
(بعد نماز ظہر)

مسلمانوں نے مذہبی رعب کھو دیا

فرمایا۔ جس طرح ترکوں نے جنگ میں شامل ہو کر اپنا رعب کھو دیا ہے اسی طرح مسلمانوں نے اپنے مذہب کے نام سے دھمکیاں دے کر اپنا مذہبی رعب جو تھا وہ بھی ضائع کر دیا۔ پہلے ترکوں کے متعلق یورپ کا خیال تھا۔ کہ ان سے جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ میدان میں آئے تو تمام دنیا کے مسلمان ان کی طرف سے اٹھ کھڑے ہو جائینگے۔ یہ ترکوں کا رعب تھا۔ اگر ترک شامل نہ ہوتے۔ تو یہ قائم رہتا۔ مگر یہ میدان میں آئے۔ اور مسلمانوں نے بجائے انکی طرفداری کے انہی کے خلاف تلوار چلائی۔ اسی طرح مسلمانوں کا رعب تھا کہ مذہب کے نام پر جان دینگے۔ مگر اسکو مسلمانوں نے ضائع کر دیا۔ کیونکہ مذہب کے نام سے آگے بڑھکر پیچھے ہٹ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کو معلوم ہوگیا۔ کہ مذہب کے لئے بھی انہیں حمیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعد نماز عصر

ڈاک کے بعض خطوط کے جواب حضور نے لکھائے۔

رشوت اور ترقی

ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ ہمارے محکمہ میں جو لوگ رشوت دیں۔ انکو ترقی مل جاتی ہے۔ میں رشوت نہ دینے کے باعث ترقی سے جس کا مستحق ہوں محروم ہوں (مفہوم) فرمایا۔ رشوت ناجائز ہے۔ افسران بالا سے ملکر کوشش کرنی چاہیئے۔ (مفہوم)

خواب میں کہ قبر میں دفن ہونا

بابو محمد افضل صاحب گوجرانوالہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنے آپ کو مردہ دیکھے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا۔ مردہ دیکھنے کی کئی تعبیریں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بڑی عمر پانا۔ مرتد ہو جانا۔ بابو صاحب نے کہا کہ اگر کوئی دیکھے کہ وہ مر گیا ہے۔ اور صندوق میں ڈالکر قبر میں رکھا گیا ہے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوگی۔ فرمایا۔ اسکے معنے ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ بابو صاحب نے کہا چند دن ہوئے۔ میں پیغام بلڈنگ میں گیا تھا۔ وہاں مولوی محمد علی صاحب درس دے رہے تھے۔ انہوں نے او کالذی مر علیٰ قریۃ کی تفسیر کرتے ہوئے سامعین کے اس استفسار پر کہ اپنے ہی متعلق مرنے کی خواب کس طرح بھی آسکتی ہے کہا کہ یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ میں نے خود کئی بار اپنے آپ کو خواب میں مردہ دیکھا ہے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں مر گیا ہوں اور لوگ مجھے صندوق میں بند کر کے قبر میں دفن کر آئے ہیں ٭

شرطیہ بیعت

ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ میں بیعت کرنیکو تیار ہوں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں بیعت کرنے کے باعث میں خدا کے حضور گرفتار ہوا۔ تو آپ کو پیش کرونگا (مفہوم)

حضور نے لکھوایا۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ مسیح موعود کو ماننا کوئی جرم ہے۔ تو سب سے بڑا مجرم میں ہونگا۔ کیا مجرم بھی مجرم کا کفارہ ہوتا ہے۔ کوئی شخص کسی کی سزا کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ہر شخص اپنے نفس کا آپ ذمہ وار ہے۔ ہاں ہر ایک وہ شخص جو دوسرے کو گمراہ کرتا ہے اپنے گناہ کے علاوہ اسکے گناہ کی سزا بھی اسکو ملتی ہے۔ لیکن گمراہ ہونیوالا سزا سے محفوظ نہیں ہو سکتا ٭

دیدار الٰہی اور انشراح صدر کس طرح حاصل ہوتا ہے

ایک صاحب کے دو سوال پیش ہوئے۔ (۱) دیدار حق عبادت سے حاصل ہوتا ہے یا خدا کے فضل سے۔ (۲) انشراح صدر مکالمہ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یا دیدار الٰہی سے۔

حضور نے لکھوایا (۱) عبادت خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ اور پھر فضل سے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ ایک حرکت بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ایک خدا کی طرف سے۔ بندہ کی حرکت عبادت اور محبت الٰہی ہے۔ اور خدا کی حرکت فضل الٰہی ہے (۲) دیدار مکالمہ میں داخل ہے۔ اور مکالمہ اپنی بعض صورتوں میں دیدار کہلاتا ہے۔

تحریک سودیشی

سودیشی کے متعلق فرمایا۔ کہ جب ایسی صنعت مقابلہ میں ہو تو سودیشی مفید۔ لیکن موجودہ طریق غلط ہے۔ اسلئے کہ تمام ہندوستان سے یہ توقع کہ سودیشی اختیار کرے۔ نہ پوری ہونیوالی توقع ہے۔ اور ملک کے لئے نقصان رساں ہے۔ کیونکہ اس طریق سے جتنا کپڑا اس سال میں اگر کامیابی ہو تو ہو سکتی ہے۔ بہتر طریق

یہ ہے کہ پہلے یہ صناع پیدا کریں۔ پھر ملک میں اللہ کی صنعت کی قدر ہو سکتی ہے۔ ورنہ بغیر ویسی صناعوں کے صنعت کے لوگ اسکے لئے تیار نہیں ہو سکتے ؛

اسکے بعد ایک صاحب سیٹھ [illegible] ابن عبد الکریم صاحب سکنہ جوڑیا جام نگر نے بیعت کی ؛

۲۶ر فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک پادری تعدد ازدواج کا شیدا

عصر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مفتی صاحب کا خط آیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک پادری نے ان کا شائع شدہ مضمون پڑھکر پادریوں میں اس مسئلہ کی خوبی پر لیکچر دینے شروع کر دیئے ہیں ؛

مدعی نبوت سے مباحثہ

پھر فرمایا کہ وہاں ایک نبوت کا مدعی پیدا ہوا ہے۔ اس سے مفتی صاحب کا مباحثہ ہوگا (وہ مدعی نبوت کس کو کہتے ہیں اور اسکے کیا شرائط ہیں) فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ لوگ روحانیت کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کو کچھ چیز سمجھتے ہیں۔ گو یورپ میں تو ایسے مدعی پیدا ہوتے ہیں جن کے معنے ہیں کہ وہ خدا کو کچھ نہیں جانتے اور یہ لوگ نبوت کے مدعی ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ نبوت کی ان کے نزدیک کچھ قدر ہے۔

فرمایا۔ امریکہ کے ایک سائنسدان نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے [illegible] (لائف اینڈ ڈیسٹنی) اس میں اس نے اپنے خیال کے مطابق سائنس سے دلائل دیئے ہیں کہ خدا کی ضرورت نہیں۔ ان سب دلائل کے بعد اس نے لکھا ہے کہ میں نے [illegible] کا خیال تھا کہ تم خدا کو اس باپ سے زیادہ مہربان جانتے ہو لیکن اس باپ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب بچہ تکلیف میں ہو تو وہ بے صبر ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا نہیں [illegible] بہت کہتے ہو۔ ہم اسکو پکار سکتے ہیں وہ کیوں جواب نہیں دیتا۔ اگر تم کہو کہ تو سیاہ دل ہے اسلئے تیرے ساتھ [illegible] تعلق نہیں تو تو سیاہ دل [illegible] کی قسم سے ہی کہو کہ خدا مجھ سے [illegible] ترتیب [illegible] کہ وہ [illegible] دلائل [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible]

ایک مطالبہ کا جواب

مولوی نذیر احمد صاحب لکھنوی کے جس مطالبہ کا مکرم مولوی غلام رسول صاحب نے جواب رقم فرمایا ہے اسپر چند ہی دن ہوئے کہ جناب حافظ روشن علی صاحب مولوی نور احمد صاحب سے جو اپنے دارالامان آگئے تھے کامیاب مباحثہ کر چکے ہیں۔ میں اس گفتگو کو مرتب کرنے ہی کو تھا کہ مجھے معلوم ہوا تشحیذ الاذہان میں اسے لکھوایا جا رہا ہے۔ اسپر میں نے اپنا ارادہ فسخ کر دیا۔ احباب تشحیذ کے مذکورہ بالا مضمون کو پڑھکر سمجھ لینگے کہ مولوی نور احمد صاحب جن کی اہل حدیث میں خاص طور پر تعریف کیگئی ہے محض عقل و علم سے کورے ہیں۔ ان کا مطالبہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ البتہ اب مولوی غلام رسول صاحب کا مختصر مضمون درج کرتا ہوں ؛

(ایڈیٹر)

۱۹۔ فروری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں مولوی نور احمد صاحب ساکن لکھنو کی طرف سے ایک سوال شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "قادیانی دست جواب سے" مولوی نور احمد صاحب اپنے پاس ہی مشہور سوال لکھا کرتے ہیں اور جہلاء کیلئے مشہور کر دیتے ہیں کہ آج تک کسی احمدی کی طرف سے جواب نہیں ملا۔ اور اہلحدیث میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔ حالانکہ ہر وقت سوال پیش کرنے پر جواب دیا گیا۔ ہاں زبانی دیا گیا۔ شاید مولوی صاحب کے نزدیک ان کے [illegible] زبانی جواب جواب نہیں۔ اس لئے [illegible] کو توڑنے کے لئے اب تحریری جواب دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے تھے (۱) یہ کہ میں تجھے ماروں گا (۲) اٹھاؤں گا اپنی طرف (۳) پاک کروں گا تجھے کافروں سے (۴) جو لوگ تیرے تابع ہیں ان کو منکروں پر غالب رکھونگا ثابت کرو۔

اب سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ وعدے قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے پورے ہو چکے ہیں یا آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائیں گے۔ اگر پہلے پورے ہو چکے تو کس آیت سے ثابت ہوا۔ اور اگر آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائینگے تو کس آیت شریفہ سے معلوم ہوا ؛

جواب واضح ہو کہ یہ چاروں وعدے قرآن کریم کے نزول سے پہلے اور نزول کے ساتھ نیز بعد ہی احاطۂ مشاہدہ میں آ چکے ہیں۔ چنانچہ پہلا وعدہ جو متوفیک سے ظاہر ہے۔ اس کا ایفاء فلما توفیتنی والی آیت سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رافعک الی والا وعدہ بل رفعہ اللہ کی تصدیق سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور ومطہرک من الذین کفروا والا وعدہ کا ایفاء ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم کی آیت سے ظاہر ہے۔ اور جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کے وعدہ کا تعلق چونکہ واقعات اور مشاہدہ کے ساتھ ہے۔ اسلئے حضرت عیسیٰ کے متبعین کو قرآن کے نزول سے پہلے ہی یہود پر جو کافر تھے غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ پس واقعات اور مشاہدہ سے تصدیق ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت کے زمانہ اور موجودہ وقت کے عیسائیوں کو جو صرف ادعائی متبع ہیں۔ انکو بھی غلبہ حاصل ہوا۔ اور قیامت کے وعدہ کے لحاظ سے آنحضرت کے متبعین جو آنحضرت کی اتباع کی وجہ سے حقیقی مصدق اور متبع ہیں۔ ان کا غلبہ کبھی یہود پر نہ ہوا۔ غلبہ بالدلائل بھی اور غلبہ بالسیاست والشوکت بھی۔ پس یہ مختصر جواب ہے۔ امید ہے مولوی صاحب موصوف اسے غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

خاکسار ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔

پیتل کا منقش سر قبہ

پچھلے دنوں [illegible] ایک سر قبہ پہنچا ہے جو اپنی بناوٹ و نقوش کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہے [illegible] اور دونوں [illegible] ہیں اور [illegible] پایا جاتا ہے [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] کیا [illegible] کی قیمت [illegible] مناسب سمجھا [illegible] احباب کو [illegible] قیمت [illegible] ظلال [illegible] اور [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ایم بی بی ایس ریزیڈنٹ انچارج

صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد للعہ غیر مجلد للعہ محصول الگ منی آرڈر آنا ضروری ہے کتاب وی پی نہ ہوگی کتاب مصنف سے ملیگی

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے زنانہ مردانہ صافے عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کامی۔ سلک۔ دوزے ساڑی گوٹہ ٹھپے۔ بڑی بنارسی پائیدار جیبی جوتیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمایئے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرطیکہ ناپسند ہو ایک ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں بشرطیکہ محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہو۔ ناظرین اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح پتہ و قیمت کی اطلاع پر جو ایک کارڈ کا کام ہے فقط۔

المشتہر عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور بیش قیمت بھی ہے کیونکہ اس کے نگینہ پر قرآن شریف کی نہایت باریک حروف میں صرف اتنی تھوڑی سی جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف لکھی گئی ہے۔ کاریگری اور صفائی کا ایسا نمونہ ہے کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آسکے۔ باوجودیکہ باریک لکھا ہوا ہے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے قیمت فی انگوٹھی۔ محصول ڈاک کے علاوہ اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوانا چاہیں تو لکھا جائیگا۔

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ اپنی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت فی انگوٹھی۔ خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوا سکتے ہیں۔

پتہ۔ شیخ محمد اسماعیل احمدی پانی پت

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ اصل موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور صفائی انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائیداری چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کے ساتھ چمکدار اور اجلے ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت ایک مالی حیثیت رکھتے ہیں ہار بنانے کنٹھا پرونے بالیوں میں ڈالنے اور تعویذ وغیرہ میں پہننے کیلئے معمولی موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں نفیس مسکراتے خوبصورت زیور بطور ایک عجیب عمدہ تحفہ کے مستورات کو دینے کیلئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی قیمت تین روپیہ فی درجن ہماری صداقت آزمانے اور اپنے زیورات کی شان بڑھانے کیلئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

شیخ محمد نور الدین پانی پت

شرکت فی التجارت

میں اپنی دوکان کا کاروبار بڑھانا چاہتا ہوں۔ جو صاحب تجارت پر روپیہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے معاملہ کر لیں۔ روپیہ کل آپ کا اور کام میرا۔ منافع نصفا نصفی سال میں دو بار حساب ہوگا۔ جو شرط وہ پیش کریں گے مطابق شریعت منظور ہوگی۔ اسی دریافت طلب مجھ سے بذریعہ خط و کتابت طے کر لیں۔

(۲) دور اقتصاد کے پاس ایک مربع زمین کا ٹھیکہ دینا چاہتا ہوں اس کا بھی جلد فیصلہ کر لیں۔

سید احمد نور کابلی مہاجر تاجر قادیان پنجاب

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۱۱ دسمبر سے قائم کر دی ہے اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور پر التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی۔ کرکٹ یا فٹبال کلب سے تعلق رکھتے ہوں سپورٹس کا سامان ہماری برانچ سے ہی منگوالیں۔ قیمتیں وہی ہونگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ دیا جائیگا۔ خط لکھتے وقت پتہ اشیا کارخانہ و قیمت صاف لکھیں۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر 908

Main Street Poona Camp

نو ایجاد عمدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

نمبر ۱ قیمت مشین پیتل قلعی شدہ چھید چھلنی ۸۱ چھ روپے

نمبر ۲ ، ، سوراخ پیتل ، ، چار روپے

نمبر ۳ ، ، ، ، ساڑھے تین روپے

نمبر ۴ ، ، پیتل قلعی شدہ ۲۵۰ ساڑھے ۱۰ روپے

معہ اپنے پرزہ کے جہاں چاہیں لگالیں

ہر آرڈر کے ساتھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ اور درجن یا زیادہ کے خریدار کو سوا چھ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے پتہ صرف یہ کافی ہے

ایم فضل کریم عبد الکریم قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

وفد ملازمین ریلوے شملہ ۱۸ اپریل۔ ریلوے بورڈ نے ملازمین ریلوے کے وفد سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جو اپنی شکایات پیش کرنے جا رہا تھا۔

سید حسن امام کا ورود ہند بمبئی ۲۰ اپریل۔ مسٹر سید حسن امام پی اینڈ او کمپنی کے جہاز "اسٹریلیا" سے آج ہندوستان بمبئی پر پہنچے۔ اسی دن۔ پنجاب میل سے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ میں نے مسئلہ خلافت کے متعلق جو کچھ بھی کہا ہے۔ اس کی عوام میں تشہیر نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ اس قدر ضرور کہوں گا کہ میں نے اہل ہند کے جذبات۔ ان کی خواہشات اور مطالبات برطانوی وزیر اعظم اور اس کی کابینہ و وزراء کے سامنے بلا کم و کاست کھول کر رکھ دیئے تھے۔ وزیر اعظم کے موجودہ طرز عمل سے کوئی توقع نہیں۔ کہ وہ مسئلہ خلافت کے متعلق مسلمانان ہند کے پورے مطالبات کو تسلیم کرے۔

آسام کے چاء کے باغات کے قلیوں کا فیصلہ تیج پور ۲۰ اپریل۔ ڈپٹی کمشنر نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں ۱۸ قلی اس جرم کی پاداش میں گرفتار کئے گئے تھے۔ کہ انہوں نے مسٹر رابنسن کو جو آسام کے چاء کے باغات کا منیجر ہے۔ خوب زد و کوب کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے ان ۱۸ قلیوں کو مختلف سزائیں دی ہیں۔ ان میں سے کسی ملزم کو چار سال سے کم قید کی سزا نہیں دی گئی۔ دو ملزم بری کر دیئے گئے۔

ریاست بہاولپور کی فیاضی دوران جنگ میں ریاست بہاولپور کو امپیریل سروس ٹروپس کی جمعیت زیادہ کرنی پڑی تھی۔ جس پر ۲ لاکھ ۸۴ ہزار ۳۰۱ روپیہ کے قریب خرچ ہو گیا۔ یہ رقم حکومت کے ذمے واجب الادا تھی۔ مگر اب ریاست بہاولپور اسکو حکومت سے وصول نہیں کرنا چاہتی۔ حکومت نے اس فیاضی کو شکر گذاری سے قبول کیا ہے۔

جاپان کے جہازوں کی روانگی۔ ٹرنر ماریسن کمپنی کے جہاز "[illegible]" ۲۲ اپریل جہاز "کوبیتہ" ۵ مئی اور جہاز "جدہ" ۱۵ مئی کے لگ بھگ بمبئی سے جدہ کو روانہ ہوں گے۔ جدہ تک کی مسافت ۱۶ یا ۱۸ روز میں طے ہو گی۔ اس میں کامران کے قرنطینہ کا مجوزہ قیام بھی شامل ہے۔

بمبئی میں طاعون اور چیچک کا زور بمبئی ۲۰ اپریل۔ بمبئی کے محکمہ حفظان صحت سے اطلاع ملی ہے۔ کہ شہر میں آج کل چیچک اور طاعون کا زور ہے۔ بہ نسبت گذشتہ ہفتہ کے اموات میں نمایاں زیادتی ہوئی ہے۔

جوڈیشل کمشنر سے ایک ملزم کی استدعا حیدرآباد سندھ ۱۹ اپریل۔ سنیورہ کے قتل مقدمہ میں ملزم نے پولیس کے ایما سے جوڈیشل کمشنر سے استدعا کی کہ میرا مقدمہ نواب شاہ کی عدالت سے تبدیل کر دیا جائے۔ اور حیدرآباد سندھ میں کسی یوروپین حاکم عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ مسلمان مجسٹریٹ مسٹر حمید علی پر مجھے بھروسہ نہیں۔ کہ وہ میرے مقدمہ میں انصاف کریں گے۔

دارجلنگ میں طوفان باد دارجلنگ ۱۵ اپریل۔ سلیگوڑی کے قریب میں زبردست طوفان آیا۔ جس سے بہت سے درخت اور مکانات اکھڑ گئے۔ اور ڈاک گاڑی کئی گھنٹہ دیر سے پہنچی۔

ایک ہزار روپیہ انعام بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سردار موتا سنگھ کی گرفتاری کیلئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

پنجاب میں فصلوں کی حالت پنجاب میں فصلوں کی روئداد کا ملخص ۱۱ اپریل تک حسب ذیل ہے۔ دامن کوہ کے چند اضلاع کو چھوڑ کر عام طور پر موسم خشک ہے۔ چاہی فصلوں کی حالت کچھ تسلی بخش نہیں ہے۔ گیہوں وغیرہ کاٹے جا رہے ہیں۔ گنا روئی۔ اور چری بوئی جا رہی ہے۔ مگر آگے سے کم۔ چارہ کی کمی کی وجہ سے جانور بالعموم کمزور ہیں۔ قیمتیں بدستور ہیں۔ اور راولپنڈی میں ۵ سیر فیروزپور میں ۶ سیر انبالہ میں ۶ سیر۔ لائلپور میں ۶ اور لاہور میں ۷ سیر گندم فی روپیہ ملتی ہے۔

سنٹرل جیل لاہور میں آتشزدگی ۱۹ اپریل کو لاہور کے سنٹرل جیل کے دکان کی اشیاء اور پروسس ڈیپارٹمنٹ میں آگ لگ گئی۔ میونسپل فائر بریگیڈ تھوڑی ہی دیر کے بعد پہنچ گیا۔ لیکن جس حصے میں آگ لگ چکی تھی۔ وہ نہ بچ سکا۔ البتہ اس کو بڑھنے سے روکنے میں کامیابی ہوئی۔ اور ۲ گھنٹے کے قریب آگ بالکل بجھا دی گئی۔ تقریباً ۲۰ ہزار کا نقصان ہوا۔

موٹر کے ذریعہ ڈاکہ کلکتہ ۱۹ اپریل۔ لائنس رینج میں چارٹرڈ بینک کا ۹۵۰۰۰ روپیہ بذریعہ موٹر چھین لیا گیا تھا۔ جس میں سے ۳۴۰۰۰ روپیہ برآمد ہو گیا ہے۔ احمد خاں اور اس کی بیوی اس مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کے ضمانت پر نہ چھوڑے جانے پر مجسٹریٹ سے جواب طلب کیا گیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے نئے جج لاہور ہائی کورٹ کے ججوں میں موسم گرما کی وجہ سے کچھ عارضی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ اور مسٹر ریکنل رخصت پر روانہ ہو گئے ہیں۔ اور مسٹر لیرل جونیئر بہت جلد جانے والے ہیں۔ رائے صاحب لالہ موتی ساگر وکیل اور ... کو عارضی طور پر ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

راولپنڈی میں پولیس نے رام نومی کا جلوس روک دیا راولپنڈی میں رام نومی کا جلوس ہر سال سندر کمیٹی کی طرف سے نکالا جاتا تھا۔ مگر پولیس نے بغیر لائسنس حاصل کرنے کے نکالنے کی اجازت نہ دی کارکنان نے لائسنس نہیں لیا۔

سکھ گوردواروں کے مقدمات ننکانہ صاحب کے مقدمہ کی سماعت پھر ۱۹ اپریل کو شروع ہوئی۔ ڈیرہ صاحب لاہور کے مقدمہ کی سماعت ۹ مئی پر ملتوی ہو گئی۔

قانون مجالس مفسدانہ کی توسیع گورنمنٹ پنجاب نے گورنمنٹ ہند کی منظوری سے لائلپور۔ امرتسر۔ لاہور۔ شیخوپورہ میں ۲۰ اپریل سے ۶ ماہ کیلئے قانون مجالس مفسدانہ نافذ کر دیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

ترکی قیدیوں کا جہاز یونان کے قبضہ میں لنڈن ۱۹ - اپریل۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے۔ کہ ایک جاپانی جہاز اسپہانہ کی زیر کی سائبیریا سے قسطنطنیہ جا رہا تھا۔ مگر ایک یونانی تارپیڈو کشتی نے اسے جزیرہ مستی میں روک لیا۔

جاپان کی صدائے احتجاج اسپر حکومت جاپان نے زبردست احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یونان حکومت عثمانیہ سے برسرپیکار نہیں۔ اسلئے قسطنطنیہ کی طرف جانیوالے جہاز کو روک نہیں سکتا۔

امیر فیصل کو تخت عراق کی پیشکش لنڈن ۱۹ - اپریل۔ مارننگ پوسٹ کو قاہرہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امیر فیصل نے دوران بیانات میں کہا۔ کہ میں اپنے خاندان کی ایک مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کو مکہ معظمہ جا رہا ہوں۔ مجھے غیر سرکاری طور پر تخت عراق پیش کیا گیا تھا۔ مگر اس کی منظوری یا عدم منظوری کا میرے خاندان کے فیصلے اور خواہشات پر منحصر ہے۔ عربوں نے برطانی مہمان نوازی کا بے حد شکریہ ادا کیا ہے۔ امیر فیصل نے یہ بھی کہا کہ اہل عراق برطانی مدد کے خواہاں ہیں۔

آئرلینڈ میں دو سرکاری فوجوں کی مٹ بھیڑ لنڈن - ۱۹ - اپریل بمقام کیسل کونن (لیاک) کے ایک ہوٹل میں دو سرکاری جمعیتوں کے درمیان غلط فہمی سے لڑائی ہو گئی۔ یہ فوجیں شہری کپڑوں میں ملبوس تھیں ہر ایک نے دوسری کو سن فینروں کی جمعیت سمجھا۔ بس پھر کیا تھا۔ ادھر اُدھر سے پستول چلنے لگے۔ تین اشخاص ہلاک ہوئے۔ جنمیں ہوٹل کا مالک بھی شامل تھا۔ کئی اشخاص سخت مجروح ہوئے۔

وزیر داخلہ کا بغداد سے اخراج الہ آباد - ۲۰ اپریل۔ پاؤنیر کے نامہ نگار مقیم بغداد نے ذیل کا تار بھیجا ہے:- سید طالب پاشا وزیر داخلہ حکومت عراق کو اپنے عہدہ سے الگ کر کے بغداد سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

پناما کے خلاف جنگ کی تیاریاں لنڈن ۱۸ - اپریل - واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وسط امریکی یونین نے جسمیں گواٹیمالا۔ ہنڈوراس سالویڈور کی سلطنتیں شریک ہیں کوسٹاریکا کے ساتھ شامل ہو کر پناما کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی ٹھان لی ہے۔ بشرطیکہ کوسٹاریکا اپنی سرحد کے جھگڑے میں جنگ ضروری سمجھے۔

ریاستہائے متحدہ کا دخل لنڈن ۱۸ - اپریل - واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ریاستہائے متحدہ کبھی گوارا نہ کریگی کہ پناما اور کوسٹاریکا میں پھر جنگ چھڑ جائے۔

جرمن مال پر پچاس فیصدی محصول پیرس ۱۵ - اپریل - ایک قانون بنام تریے پریتن قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی سے فرانس میں اشیاء درآمد پر زیادہ سے زیادہ پچاس فیصدی محصول لیا جائیگا۔

انگلستان میں ایک ہوائی اخبار کا اجراء انگلستان میں ایک اخبار ہوائی ڈاک کے نام سے جاری کیا گیا ہے جو ہوائی جہازوں میں تیار کر کے شائع کیا جائیگا۔ انگلستان سے براعظم کی جدید ترین سیاسی مالی اور عام خبریں جو روانگی کے وقت اور دوران پرواز میں بذریعہ تار لاسلکی حاصل کی جائینگی۔ شائع ہونگی۔ یہ لون اون۔ لنڈن اور پیرس کے واسطے علیحدہ علیحدہ ایڈیشن ہونگے۔ پیرس سے چھوٹنے والے جہاز انگریزی میں اور لنڈن سے روانہ ہونیوالے جہاز فرانسیسی میں اخبار چھاپینگے۔

ایران سے انگریزی سپاہ کی واپسی طہران۔ وزیراعظم نے ایرانیوں کے نام ایک اعلان میں برطانی فوجوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور اس نے ملک کو مبارکباد دی ہے۔ کہ اب کام اس کے درپیش ہے انگریزوں نے جو جو جگہیں خالی کی تھیں۔ ایرانی کاسکوں نے ان پر قبضہ کر لیا ہے۔

دول متحدہ کی غیر جانبداری لنڈن ۱۹ - اپریل - دارالعوام میں لفٹننٹ کرنل آبرے ہربرٹ کے جواب میں مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے اپنے حلیفوں سمیت فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ترکی و یونانی آویزش میں غیر جانبدار رہینگی۔ اس میں قسطنطنیہ بھی شامل ہے جس پر آجکل اتحادیوں کا قبضہ ہے۔

جنرل رینگل مشکلات میں لنڈن ۱۸ - اپریل - پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فرانس نے جنرل رینگل سے کہا تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو منتشر کر دے۔ اس نے تجویز کو نہیں مانا۔ اسلئے فرانس نے اُسے ایک چبھتا ہوا نوٹ بھیجا ہے۔ اس یادداشت میں جنرل رینگل پر ناشکرگذاری کا الزام لگایا گیا ہے۔ کیونکہ فرانس اب تک ۳۰ کروڑ فرانک قربان کر چکا ہے۔ اب فرانس نے فوجوں کو خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جو بیکاری کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

ہندوستان کا ذکر پارلیمنٹ میں لنڈن ۱۹ - اپریل - دیوان عام میں میجر لئے گلسن کے سوال کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے ظاہر کیا کہ حکومت ہند کی طرف سے انہیں ایک برقی پیغام موصول ہوا ہے۔ جسمیں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس خبر میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے۔ کہ ایک سکھوں کی رجمنٹ سرکشی اور عدول حکمی کی وجہ سے امرتسر میں منتشر کر دی گئی ہے۔

ایک جدید جنگ کا امکان لنڈن - ۱۸ - اپریل - چین کے چیف جسٹس نے کہا کہ انگریزی جاپانی معاہدے کی تجدید ایک جنگ کا موجب ہوگی۔ جسمیں چین اضلاع متحدہ (امریکہ) کی طرف سے شریک ہوگا۔

جرمنی اور تاوان لنڈن ۱۸ - اپریل - برلن سے ایک تار میں مرقوم ہے کہ وہاں اس خبر سے سخت برہمی اور سنسنی پیدا ہو گئی ہے کہ معاوضہ کے کمیشن نے جرمن گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ یکم مئی تک ریشبنک کا محفوظ سرمایہ طلا جلد اس علاقہ میں بطور ضمانت بھیجدیا جائے جو دول متحدہ کی فوجوں کے قبضہ میں ہے تاکہ اسکے بعد اتحادیوں کو یہ اطمینان ہو سکے کہ جرمنی عہدنامہ صلح کے [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان نے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

الفضل قادیان رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بخدمت منشی شاہ نواز صاحب مدرس
[illegible] تحصیل کہروڑ ضلع انبالہ
Manak pur

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ ۱
مسٹر گاندھی اور الہام ۲
پرکاش کا [illegible] ۳
خطبہ جمعہ ۵
انڈیپنڈنٹ ۶
تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۷
[illegible] در جواب [illegible] بنام ۸
[illegible] غلام [illegible] ۹
مذہب [illegible]
اشتہارات
[illegible] ۱۱

قیمت [illegible] سالانہ پیشگی سات [illegible]

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۱ | مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۹ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں بعض اوقات خفیف بخار ہو جاتا رہا۔ جو پہلے کی نسبت کم تھا۔

مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے قرآن کریم کا روزانہ درس سورہ فاتحہ سے شروع کر دیا ہے

مولانا قاضی امیر حسین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مدرسہ احمدیہ سے فارغ کر کے مہمانوں کی دینی تعلیم پر مقرر کر دیا گیا ہے

ہمارے علماء حافظ روشن علی صاحب۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ میر قاسم علی صاحب جو مالیر کوٹلہ مناظرہ کی غرض سے گئے تھے۔ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کو واپس تشریف لے آئے ہیں

اخبار احمدیہ

احمدیوں کا مالیر کوٹلہ میں ثناء اللہ اور دوست محمد سے مباحثہ

مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے آخری ہفتہ میں مولوی ثناء اللہ سے مولانا حافظ روشن علی صاحب کا مالیر کوٹلہ میں ایک پرائیویٹ مباحثہ ہوا جس پر بعض ذی اثر لوگوں نے خواہش کی کہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کو مولوی ثناء اللہ اور احمدیوں کے درمیان پبلک مباحثہ ہو۔ احمدیوں کی طرف سے بخوشی اس دعوت کو قبول کیا گیا۔ اور ۴ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کو قادیان سے شرائط مباحثہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام بھیجے گئے اور ساتھ ہی یہ لکھ دیا کہ اگر [illegible] ان کے متعلق [illegible] تک اطلاع نہ ملی تو ہم ۱۲ اپریل کو مالیر کوٹلہ پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ جب کوئی اطلاع نہ آئی۔ تو ۱۱ اپریل کو یہاں سے علماء روانہ ہو کر ۱۲ اپریل کی صبح کو مالیر کوٹلہ پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے خان [illegible] خان صاحب مباحثہ کے ذمہ دار ہوئے تھے۔ مگر خان صاحب موصوف نے بعض حالات سے متاثر ہو کر مباحثہ سے پہلو تہی کرنا چاہی۔ لیکن چونکہ احمدی علماء مالیر کوٹلہ پہنچ گئے تھے اسلئے غیر احمدیوں نے بغیر خان صاحب موصوف کے مشورہ کے ثناء اللہ کو تار دیا۔ اور وہ بھی آ گیا۔ [illegible] خان صاحب موصوف کے [illegible] شرائط [illegible] تھے۔ اور ۱۰ اپریل سے ۱۱ اپریل [illegible] اور ایک [illegible] صاحب صدر حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب اور [illegible] مولوی محمد خلیل صاحب سابق مفتی مالیر کوٹلہ تھے۔ [illegible]

پریزیڈنٹ خان احسان علی خان صاحب نے مضمون تجویز کئے تھے (۱) مسئلہ [illegible] (۲) مدعی مولوی ثناء اللہ (۳) صداقت اور مخالفوں کے معیار (۳) پیشگوئیوں کے معیار (۴) صداقت مسیح موعود۔ ان چاروں مضامین میں مدعی ہم تھے (۵) بحث ثناء اللہ سے آخری فیصلہ تھا اس میں مدعی ثناء اللہ تھا۔ [illegible] تقریریں تھیں۔ ہماری طرف سے مناظر مکرم شیخ عبد الرحمن صاحب مصری تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مباحثہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔

شیخ صاحب نے معیار صداقت قرآن کے پیش کئے جنکو ثناء اللہ نے تسلیم کئے۔ [illegible] ان کی تفسیر ثنائی کے مقدمہ سے لو تقول کے ماتحت پیش کیا گیا تھا۔ [illegible] صداقت مسیح موعود کے ثبوت میں تمام [illegible] شیخ صاحب نے حضرت اقدس پر چسپاں کئے اور ثناء اللہ ان میں سے [illegible] توڑ سکا۔ اسی طرح پیشگوئیوں کے [illegible] پیش کئے گئے تھے۔ ثناء اللہ ان کی تردید میں بھی ناکام رہا۔ صداقت مسیح موعود کے ثبوت میں علاوہ معیار کے چسپاں کرنے کے فلا یظہر علی غیبہ کے ماتحت حضور کی [illegible] زبردست پیشگوئیاں جو بغیر کسی قسم کے تاویل کے پوری ہوئی تھیں بیان کی گئیں اور آخر میں آتھم اور محمدی بیگم والے معاملہ کو معیاروں کے مطابق اعتراض سے مبرّا ثابت کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مباحثہ نہایت خوبی سے ختم ہوا۔

آخر میں [illegible] ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب مناظر تھے۔ نتیجہ ہمارے حق میں بہت اچھا رہا۔ دو شخصوں نے بیعت کی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ صوفی عبد الرحمن صاحب [illegible] بن صوفی عبد الرحیم صاحب اور حاکم علی خان صاحب۔ اول الذکر نے مباحثہ گاہ میں [illegible] اقدس امر کی صداقت کو مانا۔ اور اس کا اظہار کیا ؛

۲۱ اپریل کو عصر کے بعد خان ذوالفقار علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے مکان پر رؤساء مالیر کوٹلہ کی مستورات میں مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تقریر کی۔ اور ۲۲ و ۲۳ اپریل [illegible] شب میں [illegible] کے بعد خان احسان علی خان صاحب کے مکان پر وعظ کیا۔ احمدیوں کے علاوہ اور بعض شخص بھی وعظ سننے کے لئے آتے تھے۔

۲۳۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو ہم [illegible] مالیر کوٹلہ سے روانہ ہوئے ؛

ایک [illegible] مبلغ حلقۂ بیعت میں

بحضور جناب سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھے جو بعض شکوک خلافت کے بارے میں تھے وہ اللہ کے فضل و کرم سے رفع ہو گئے ہیں۔ اور میں نے یقین کر لیا ہے۔ کہ آپ برحق خلیفہ ثانی ہیں۔ پس میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنی بیعت میں قبول فرما کر دعائے استقامت فرماویں۔ نیز میرے واسطے دعا متعلق خیرات دنیوی و عقبیٰ فرماویں۔

دعا کا طالب۔ خاکسار غلام حسن خان پولیٹکل تحصیلدار [illegible]

تحصیل پھالیہ کے احمدیوں کو اطلاع

خادم کا تبادلہ پھالیہ ضلع گوجرات کے ڈسٹرکٹ [illegible] اسپیشل میں ہو گیا ہے۔ پھالیہ کے گرد و نواح کے احمدی بھائی خادم سے ملیں۔ تا کہ اس جگہ تبلیغی کام [illegible] کیا جاوے۔ اس جگہ پہلے کبھی تبلیغ نہیں ہوئی ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ ارد گرد کے بھائیوں کی مدد سے اس جگہ مباحثہ کرا کر حجت تمام کرائی جائے۔ مضافات کے احمدی بھائی ضرور مجھ سے ملیں۔ احباب دعا فرماویں کہ میرا لڑکا جو بیمار ہے اسے صحت ہو

محمد شفیع احمدی ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ۔ پھالیہ

ولادت

برادرم عزیز احمد صاحب زرگر لاہور کے ہاں ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور [illegible] بیداری کے لئے دعا کریں ؛

برادرم [illegible] محمد ایوب صاحب بی اے کے ہاں ۲۰ اپریل کو خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ [illegible] الرحمن نام رکھا گیا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود کو والدین کے لئے مبارک بنائے۔ اور لمبی عمر پا کر دین کا خادم ہو۔

درخواست دعا

بندہ بفضلہ تعالیٰ اور برکت رسول کریم اور برکت مسیح موعود اور دعا خلیفہ [illegible] صاحب اور کل جماعت کے [illegible] ۱۲ کو ذیلدار مستقل مقرر ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے واسطے اور [illegible] کے واسطے بھی [illegible] کرے اور مفید کرے اور مرضی مولا کے ماتحت چلنے کی توفیق ہو اور ہمدردی مخلوق کا باعث ہو اور مسیح موعود کا تہ دل سے پیرو کار ہوں اور خدمت گذار ہوں۔ اگر کوئی غریب ہو اور کسی اخبار کی ضرورت ہو تو میں [illegible] دینے کو تیار ہوں ؛

الٰہی بخش خان ذیلدار [illegible]

ایک احمدی بھائی ساکن [illegible] ضلع [illegible] کو تکالیف میں ہیں۔ ان کی مشکل کشائی کے واسطے خود دعا کریں اور دوسروں سے کرائی جاوے۔ وہ درخواست دعا کرتے ہیں

ناظر امور عامہ قادیان

میڈیکل سکول امرتسر کے احمدی طلباء عنقریب امتحان میں شامل ہونگے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں

خاکسار عبد الرحمن احمدی، فورتھ ایئر کلاس

میں ان تمام حضرات سے جن کے ساتھ میرا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہوا ہے نہایت عجز سے عرض کرتا ہوں۔ کہ خدا وند کریم کی بارگاہ میں [illegible] برادران ناچیز کے لئے درد دل سے دعا فرماویں تا کہ وحدہٗ لا شریک اپنا فضل کرے۔ والسلام خاکسار عبد القدوس انجوالی ضلع [illegible]

میرا ایک مقدمہ فوجداری شروع ہے۔ اس کی کامیابی کے واسطے جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں نہایت انکساری سے دعا کا خواستگار ہوں۔ والسلام

یوسف علی احمدی پٹواری چک نمبر ۱۳۷ ضلع ملتان

نماز جنازہ

چودھری اللہ دتا صاحب احمدی نمبردار [illegible] ضلع سیالکوٹ اور ان کا پوتا عزیز عبد الرحمن دونوں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کیلئے نماز جنازہ ادا فرما کے عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد مولوی فاضل۔ قادیان

ایک احمدی مسمی جلال قوم کھرل [illegible] موضع [illegible] فوت ہو گیا ہے احباب اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔

غلام محمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] پور

پتھر کے دانت

مجھے کسی احمدی بھائی کی جو پتھر کے دانت وغیرہ بنانے کا کام جانتا ہو ضرورت ہے اور وہ یہ کام دوسرے بھائی کو سکھلانے میں عار نہ کرتا ہو [illegible] جس کو اس کام کا شوق ہے۔ [illegible] مہربانی فرما کر مجھ سے خط و کتابت کریں

شوقِ شے افتادہ چوں اندر جہاں اکنوں کہیں
آمدہ عیسیٰ نبی اللہ از چرخ بریں
تا مدہ مرد منافق طبع را بروے یقیں
قوم مسلم ترک کردہ میوہائے ایں زمیں
اہل یورپ را پسند آمد ثمار قادیاں
تا لبیکے در خواب غافل چادرے از سر کشی
تا کہ از برکات بیعت فضل رحماں کشی
ہاں بگو مداری بجود برما کہ تخجیر کشی
اے برادر عمر خود ضایع مکن در سرکشی
ہمچو مسکیناں فرود آ در جوار قادیاں
گرچہ در لاہور رفتہ از دیار قادیاں
تیرہا بارد ہمیشہ بر حصار قادیاں
آتشے افروخت در لاہور خوار قادیاں
نور عرفاں میدہد ایں طرفہ نار قادیاں
صورت گل انتشار است خار قادیاں
چلہ بد گشتند غائب از کنار قادیاں
خطہ لاہور شد دار الشعار قادیاں
دور شد تاریکی شر از جوار قادیاں
لمعہ ہائے انوار بینم روز گار قادیاں
فیض مہر و مہ دہد لیل و نہار قادیاں

خاکسار ۔ محمد بہاء الدین خاں حیدرآبادی

وی پی آتے ہیں

جن احباب کی قیمت الفضل ۱۵ اپریل میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام مئی کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا۔ وصولی فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر بذریعہ منی آرڈر احباب قیمت بھیج دیا کریں۔ تو ۵ر زائد خرچ سے بچے رہیں۔

(مینیجر الفضل)

خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑانی کا مذہب

دربارہ مسئلہ وفات مسیح

جناب خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف کے ملفوظات و مکالمات جو ان کی اپنی زندگی میں بطور روزنامچہ کے قلمبند ہوتے رہتے ہیں۔ اور انکی عبارات صاحب موصوف کو روزانہ سنا کر صحیح کرائی جاتی رہیں۔ اسوقت پانچ حصوں میں ہیں۔ پہلے تین حصے مطبوعہ ہیں۔ اور آخری دو حصے قلمی ہیں۔ جو ان کے مریدوں کے پاس بکثرت موجود ہیں۔ مجھے ملفوظات فریدی حصہ چہارم مملوکہ مولوی امام بخش صاحب سکنہ جام پور کا جو کہ قاضی دین محمد صاحب سکنہ جام پور کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴ پر ذیل کی عبارت بتائید مسئلہ وفات مسیح درج ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ کی بحث احمدیوں کے لئے ایک باسی مضمون ہے۔ اور اس مسئلہ کی بحث پر احمدی جماعت کے بڑے بڑے مشاق معاند بھی مقابلہ میں آنے سے کترا گیا۔ کیونکہ قرآن شریف حدیث شریف اقوال صحابہ اقوال ائمہ و معتبر مفسرین و خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات کی رو سے وفات مسیح کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہے۔ تاہم ایسے اصحاب کی دلچسپی کیلئے جو خواجہ غلام فرید صاحب سے حسن اعتقاد رکھتے ہیں یہ عبارت نقل کر کے شائع کی جاتی ہے :۔

"مقبوس شصتم بوقت زوال روز یکشنبہ بستم ماہ ذو القعدہ یک ہزار و سہ صد و شانزدہم ہجری المقدس دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادت و سعادت بہتر ازیں نیست۔ دہ سخن در رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام افتادہ۔ یکے از حضار عرض کردہ کہ قبلہ! حضرت عیسیٰ بایں جسم عنصری مرفوع شدہ یا بعد موت عرفی روح پاک اوشاں مرفوع گردیدہ است؟"

اسکے جواب میں اولاً حضرت ممدوح نے عیسائیوں کا عقیدہ اس بارے میں ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد ان کا اپنا عقیدہ یوں مذکور ہے :۔

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاء اللہ تعالیٰ ببقائہ فرمودند۔ کہ یک تعویذ ہست برائے دفع تپ غب نوشتہ میشود۔ وآں اینست کہ ولد عیسیٰ ادریا کوریا۔ عروج عیسیٰ ادریا کوریا۔ رفع عیسیٰ ادریا کوریا۔ پس ازیں تعویذ انچنیں فہم مے آید کہ مراد از ولد عیسیٰ تولد جسمی حضرت عیسیٰ ام از بطن عفت حضرت بی بی مریم است۔ و مراد از عروج عیسیٰ خروج اوشاں از قبر است بعد از دفن شدن۔ و مراد از رفع عیسیٰ رفع روح مطہر اوشاں است بہ آسمان۔"

(منقول از ملفوظات فریدی قلمی صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور قبر میں دفن کئے گئے۔ اور تائید الٰہی سے قبر سے زندہ سلامت نکل کر چلے گئے۔ اور اپنی طبعی موت سے ہمچو دیگر انبیاء کے فوت ہوئے۔ اور ان کا رفع بھی ہمچو دیگر انبیاء کے روحانی طور پر ہوا۔ اور یہی مذہب حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔

خاکسار ۔ دوست محمد حجانہ ۔ جام پور

اسلام کی پہلی کتاب پر ریویو

مڈل اور انٹرنس کے طالب علموں کو واضح ہو کہ منشی ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی کتاب اسلام کی پہلی کتاب کے ہر سہ حصہ (حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ) دیکھے ہیں۔ جن میں حضرت امام مہدی اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کافی تحقیقات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ رسالہ کے مطالعہ سے مخالف مولویوں کے قریباً تمام اعتراضوں کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ہر ایک دعویٰ اور جواب کو ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدی علماء کو خاموش اور شرمندہ کر سکتے ہیں۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں بڑی بڑی کتابیں نہیں پڑھ سکتیں وہ اسے دیکھیں۔ قیمت ہر سہ حصہ صرف ۱۵ر

[illegible]

مشتہرات
ہر ایک مشتہر کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اس میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی چھاپوں میں نہیں ہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ کسی قسم کی چکناہٹ نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نوکر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک گھنٹہ میں سو ساٹھ کاغذ بہت خوشخط اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے۔ کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور جب چاہیں مضمون لکھکر چھاپ کر شائع کر لیں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے:۔ کارڈ سائز ۵ ۔ لیٹر سائز ۱۰ ۔ فولس کیپ سائز [illegible] سائز [illegible] سیاہی فی شیشی ۸ ۔

محمد عادل مالک کارخانہ اعجازی پریس۔ قادیان پنجاب

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱۔ اس معمولی چاول پر تمام سورہ قل ھو اللہ نہایت باریک حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ اور بغیر دیکھے یقین نہیں آتا بڑی عجیب حیرت انگیز اور متبرک چیز ہے۔ قیمت ۸ فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲ ۔

عجیب چاول نمبر ۲۔ اس پر عمدگی اور خوبصورتی کیساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا گیا ہے دوستوں کو بطور تحفہ اور غیر احمدیوں کو بطور تبلیغ دینے کے لئے عمدہ اور مفید تحفہ ہے۔ قیمت چار آنے فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۶ ۔

عجیب انگوٹھی یہ حیرت انگیز انگوٹھی فن فوٹوگرافی کا بہترین نمونہ اور اہل یورپ کی صناعی کا اعلیٰ کرشمہ ہے جس میں ایک بہت ہی چھوٹا سا شیشہ لگا ہوا ہے جسکو ایک آنکھ سے لگا کے دیکھیں تو مکہ شریف و مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور [illegible] قیمت [illegible] فی انگوٹھی

پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال ۱۰ طلبا داخل ہوئے۔ دوسرے سال تعداد طلبا ایک سو بیس ہو گئی اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلبا داخل ہو چکے ہیں جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جسکے واسطے بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں۔ ڈائریکٹر انجینئرنگ صاحب پنجاب نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل و تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں ہزارہا روپیہ کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور لیولنگ وغیرہ کا تمام موجود ہے۔ انجینئرنگ [illegible] کے [illegible] کو ملازمت کیلئے ابھی سے طلب فرمایا کرتے ہیں [illegible] پبلک اور گورنمنٹ کی کافی قدر [illegible] اسکول کے مفصل [illegible]

المشتہر سید احمد حسن [illegible] انجینئر پرنسپل

آٹا پیسنے کی چکی

یہ لوہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنے کے ہر قسم کا [illegible] تیار رکھتے ہیں [illegible] آٹا عمدہ صاف تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

مستری غلام حسین محمد شفیع [illegible] فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے [illegible] قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کر لیں

خاکسار

سید عزیز الرحمن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف آپنے بہت سے اور ہر قسم کے دیکھے ہونگے مگر جو اب ہمارے [illegible] قرآن مجید [illegible] وہ آپنے شاید ہی کہیں دیکھا ہو۔ یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورق پر نہایت عمدگی کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ باوجود باریک لکھا ہونیکے صاف طور پر بغیر آلہ کے [illegible] پڑھا جاتا ہے [illegible]

قاعدہ یسرنا القرآن

نیا چھپ کر آگیا ہے

[illegible] سابقہ فرمائشوں کی تعمیل کی جا رہی ہے [illegible] صاحب کو ضرورت ہو [illegible] قیمت [illegible]

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے طلب کریں

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام مع نقول اسنادات آنی چاہئیں ۔

افسر ہائی سکول قادیان

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں۔

مینجر شور احمدیہ قادیان پنجاب

ان کو حکم ہوا تھا۔ کہ جو لوگ تمہارے راستہ میں روکیں ہیں۔ ان کو ہٹا دو گے۔ تو ہم دونوں سلطنتوں کے وارث کریں گے۔ اب صحابہ اس حکم کو بجا لائے۔ انہوں نے مال بھی جنگ میں خرچ کئے۔ اور لڑائیاں کیں۔ آج کل کی طرح نہیں۔ کہ تنخواہ لے کر لڑتے تھے۔ انہوں نے مال اور جانیں قربان کیں۔ اور اپنے خونوں کو اس طرح بہا دیا۔ کہ دوسرا پسینے کو بھی اس آزادی سے نہیں بہاتا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ یہی کہ جو وعدہ رسول کریم ؐ نے خدا کی طرف سے ان سے کیا تھا۔ کہ قیصر و کسریٰ کے ملکوں کے تم کو بادشاہ بنا دیں گے۔ وہ پورا ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کے وقت یہ جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت جب وہ بلاتے تھے۔ کہ فلاں علاقہ میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت ہے چلو۔ سننے والے لوگوں سے کوئی کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ میں جاتا ہوں۔ اس کو سردار بنا دیتے اور کہتے کہ دس بیس آدمی چن لو۔ اور پھر کہتے۔ کہ خدا نے جن دو ملکوں کا مسلمانوں کو دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس میں سے کس موعود ملک میں تم جانا چاہتے ہو۔ وہ جس علاقہ میں جانا چاہتا کہہ دیتا۔ کہ فلاں ملک میں جانا چاہتا ہوں۔ اس طرف کی اجازت دی جاتی۔ دیکھو ان صحابہ نے جب فرمانبرداری کی تو پھر اس عظیم الشان کامیابی کو حاصل کیا۔ جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی۔

اب جس شخص نے یہ نظارہ دیکھا ہو۔ اس کے دل پر خدا کی محبت اور بڑائی ہو گی یا نہیں۔ اگر اس کے سامنے سلطنت کے خزانے آجائیں۔ تو بھی بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کی محبت اور جلال اس کے سامنے ہوں گے۔ اور اسے کھینچ کر لے جائیں گے۔ اسی طرح دوسری بات یہ ہوئی۔ کہ امت کو نبی کے ذریعہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ دعائیں کرو۔ جوں جوں کثرت سے اور بڑے امور میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا کی محبت ان کے دل میں بڑھتی جاتی ہے اور اس قدر گڑ جاتی ہے۔ کہ پھر نکل نہیں سکتی۔ کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے۔ کہ ایسی شان اور عظمت والے خدا نے میری بات مان لی ہے۔ تو اس کے دل میں کتنی عظمت بیٹھتی ہے۔ مگر یہ اپنی ذاتی ضرورتوں اور خواہشوں کے متعلق حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جہاد فی سبیل اللہ اور خدا کی شان و شوکت دنیا میں قائم کرنے کے متعلق ہو۔ تب ایسا ہو گا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے یہ معنی نہیں۔ کہ تلوار سے لڑائی کی جائے۔ بلکہ کوشش کرنا ہے خدا کی راہ میں۔ اور ہمارے امام نے بتایا ہے۔ کہ اب تلوار سے نہیں۔ بلکہ قلم اور زبان سے کوشش کرنے کا زمانہ ہے۔

یہ دو باتیں ہیں۔ جن پر عمل کرو۔ تاکہ خدا کی عظمت اور محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ اور تم نیکیوں پر قائم رہ سکو۔ اور بدیوں سے بچ جاؤ۔ خدا تعالےٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق دے۔

کلام امام

(نوشتہ مسٹر محمد امین (ساگر چند) بیرسٹر ایٹ لا لاہور)

انشورنس کرانا بندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے عرض کی۔ کہ چٹھیوں کو ڈاکخانہ میں انشور کرانا جائز ہے؟ فرمایا۔ ہاں چٹھیوں کا پہنچا دینا ڈاکخانہ کا فرض ہے۔ لیکن کسی اور سے جس کا یہ فرض نہ ہو۔ انشور کرانا جوئے کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔

فرمایا۔ ریل یا جہاز کی معرفت جو مال بھیجا جائے۔ اس کا ریل یا جہاز کی کمپنی سے انشور کرانا جائز ہے۔ لیکن اس آگ وغیرہ جس کا فرض اسباب کو پہنچا دینا نہیں۔ اس سے انشور کرانا ناجائز ہے۔

زندگی کا بیمہ کرانا فرمایا زندگی کا بیمہ کرانا جائز نہیں۔ مکانوں کو انشور کرانا بھی جائز نہیں۔ بندہ نے عرض کی۔ کہ حضور پچاس یا سو آدمی مل کر ایک قسم کا فنڈ بنا لیں کہ جس میں سب چندہ دیا کریں۔ تاکہ اگر ان میں سے کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو اس کی مدد کی جائے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا۔ کہ ہندوستان میں بہت سی کوآپریٹیو سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ جن کا مقصد لوگوں کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر لوگ مل کر ایک سوسائٹی اس مقصد کیلئے بنائیں۔ کہ سب چندہ دیا کریں۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کا کچھ نقصان ہو جائے۔ جو کہ اسکی غفلت کا نتیجہ نہ ہو۔ تو اسکے ایسا ثابت کرنے پر اس کی مدد کی جائے تو یہ جائز ہے۔ لیکن یورپ میں بہت سے لوگ اپنے مال کو انشور کرا کے خود اپنا نقصان کر لیتے ہیں۔ تاکہ بیمے کا روپیہ حاصل ہو جائے۔ بندہ نے لنڈن کے ایک مشہور امیر آدمی کا نام لیا۔ جو کہ اسی طرح امیر ہو گیا۔ کہ جب اس کی دوکان اسباب سے بھری ہوئی ہوتی۔ تو اس کا بیمہ کراتا اور سال کے آخر میں جب قریباً تمام مال بک گیا ہوتا۔ تو ہر سال آگ لگا کر کہیں چلا جاتا اور تمام اسباب کے بیمہ کا روپیہ وصول کر لیتا۔

مختصر نوٹ

حضور کی دعاؤں کا اثر پہلے یہ بات کئی دفعہ مشاہدہ ہوئی اور غور کیا ہے۔ کہ جب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کیلئے خط لکھتا ہوں تو بسا اوقات خط کے ڈاک میں ڈالتے ہی جس بات کیلئے دعا کیواسطے لکھا تھا کہ وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اس سے میرے دل پر یہ بات نقش ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ جو کہ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے ہماری نیتوں کے بھی پھل دیدیتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ جو خط ہم حضرت اقدس کو لکھیں وہ ڈاکخانہ کی غفلت یا کسی اور سبب سے حضرت صاحب کو نہ بھی پہونچے۔ لیکن حضرت کو خط لکھتے وقت انکا جو خیال کیا جاتا ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کے بھی انعام مل جاتے ہیں۔

یہاں مفتی صاحب کا ایک خط الفضل میں پڑھ کر بہت خوش ہوا کہ جس میں انہوں نے اپنا ایک ایسا ہی تجربہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے امریکہ سے حضرت اقدس کو دعا کیلئے لکھا اور خط کے لکھتے ہی انکو فائدہ ہونا شروع ہو گیا۔ جن احمدی بھائیوں نے حضرت اقدس کی دعاؤں کے معجزے دیکھے ہوں۔ اگر وہ انکا ذکر گاہے بگاہے الفضل میں چھپواتے رہا کریں۔ تو اس سے ایک دوسرے کا ایمان بڑھے گا۔

قادیان میں آنا جیسا کہ حضرت اقدس نے سالانہ جلسہ میں فرمایا تھا کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ بار بار قادیان آیا کریں۔ اس پر عمل کرتا ہوا میں اب ہر مہینہ میں دو تین دفعہ قادیان جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور سب بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے مجھے بہت فائدہ روحانی اور دنیاوی لحاظ سے پہنچ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ زمین قادیان اب محترم ہے۔ پس خواہ کسی کو محسوس ہونے کی وجہ سے اس کا اثر نہ بھی معلوم ہو۔ لیکن قادیان جانے سے روح ایک خاص اثر لیکر آتی ہے جس سے انسان کے اندر ہی اندر تبدیلیاں

خطبہ جمعہ

بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کا طریق

از مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب۔

(۲۲- اپریل ۱۹۲۱ء)

پارہ ۲۴ رکوع ۴ کی آیات پڑھکر فرمایا:۔

وعظوں میں عموماً دو قسم کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ پہلا حصہ تو یہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں کام نہ کرو۔ دنیا میں مضر ہے یا آخرت میں۔ یا دونوں میں مضر ہے۔ اس سے بچو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ شرک نہ کرو۔ حرام خوری نہ کرو۔ بدنظری نہ کرو شراب نہ پیو۔ یہ پہلی بات ہوتی ہے۔ جو انسان کو خدا کو راضی کرنے کے لئے اختیار کرنی پڑتی ہے۔ گویا بُری باتوں کا چھوڑنا پہلا قدم ہے خدا کی طرف جانے کا۔ یہ وعظ کا پہلا حصہ ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اچھے اعتقاد اور خیال بتائے جاتے ہیں۔ کہ ان پر قائم ہو جاؤ۔ مثلاً خدا کو واحد ماننا۔ رسولوں۔ فرشتوں۔ خدا کی کتابوں کو ماننا۔ پھر اس جہان کے بعد اور جہان کو ماننا جس میں اس جہان کے اعمال کی جزا سزا ہوگی۔ بہشت دوزخ کو ماننا۔ اسی طرح کچھ اچھے اخلاق ہوتے ہیں۔ جن پر کاربند ہونے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اسی طرح نیک اعمال ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ ہمسائیوں سے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا وغیرہ۔

لیکن غور کرکے دیکھنے سے ان وعظوں کے متعلق نظر آتا ہے کہ بہت دل تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں پہلے حصے کے چھوڑنے اور دوسرے حصے کے کرنے کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ خیال تو پیدا ہوتا ہے۔ مگر عزم نہیں ہوتا۔ کہ کرلیں۔ پھر کچھ ایسے ہوتے ہیں اور بہت تھوڑے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کاموں سے منع کیا جاتا ہے ان کو چھوڑتے ہیں۔ اور جن کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ کرتے ہیں۔ ہزاروں وعظوں اور بہت سی نصیحتوں کے بعد ایسا خیال ان کے دل میں پیدا ہوتا ہے مگر ان میں سے بھی بہتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ مسجد میں سے جب وعظ سنکر نکلے تو اسی وقت ان کا ارادہ ٹوٹ گیا۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ گھر جاکر توڑ دیتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے۔ کہ ہفتہ عشرہ تک قائم رہتے ہیں لیکن پھر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور بعض تو ایسے دیکھے ہیں کہ قسمیں کھاتے ہیں کہ فلاں فعل نہیں کرینگے۔ مگر پھر اس قسم پر قائم نہیں رہتے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کونسی بات ہے؟ کہ ایسا نہ ہو۔ اور جو کوئی عزم کرے۔ اس پر قائم رہے۔ رسُول کریم ؐ کی حدیث ہے کہ کوئی شخص ایسی سختی دین پر نہیں کریگا۔ کہ دین اس پر غالب ہو جائیگا۔ یعنی اس میں کمزوری آجائیگی۔ اسلئے کہا کہ سداد اختیار کرو۔ سداد کے یہ معنے ہیں کہ درمیانی حالت اختیار کی جائے۔

دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک تو انبیاء کہ خدا کی نافرمانی ان سے سرزد ہی نہیں ہوتی۔ اور دوسرے اولیاء اللہ ان سے بدی سرزد تو ہو سکتی ہے۔ مگر خدا ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ خاص لوگوں کا حال ہے۔ عام کیلئے نہیں ہو سکتا اسلئے یہی عام کو کرنا چاہیئے۔ کہ سداد اختیار کریں۔ اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی کمزوری ہو جاتی ہے۔ مگر کثرت سے فرمانبرداری ہی ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا فرماتا ہے ۔ لیس لک علیھم سلطان ان پر شیطان کا قبضہ نہیں ہو سکتا۔

قرآن اور احادیث اور اولیاء اللہ کی کتابوں کے پڑھنے سے مجھے جو سمجھ میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔ یا کم از کم ایک کا ہونا ضروری ہے جب یہ آجائیں۔ تو انسان نیکیوں پر قائم رہ سکتا ہے اور برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ (۱) خدا کی محبت (۲) خدا کا جلال اگر محبت نہیں تو جلال ہو۔ اور اگر جلال نہیں تو محبت ہو۔ ایک نہ ایک ضرور ہو۔ جب یہ ہو۔ تو انسان کم از کم عادت کے طور پر برائی اور بدی نہیں کرتا۔ شاذ و نادر ہو جائے تو اور بات ہے۔ بات یہ ہے کہ جس کی دل میں محبت ہو۔ اس کے خوش کرنے کے لئے انسان وہی کرتا ہے۔ جو وہ پسند کرے۔ اسی طرح جلال رُعب اور ڈر کی وجہ سے بھی انسان اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے اور اسمیں شک نہیں۔ کہ اگر محبت کوئی چیز ہے۔ تو حقیقی طور پر خدا ہی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ محبت حسن اور احسان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حسن وہ خوبیاں ہیں۔ جو اس ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور احسان وہ خوبیاں ہیں۔ جن کا فائدہ دوسروں کو پہونچے۔ یہ دونو قسم کی خوبیاں بدرجہ اتم خدا ہی میں پائی جاتی ہیں۔ پس اس جیسا کوئی محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔

عظمت اور جلال طاقت سے دل میں بیٹھتا ہے۔ اور اسمیں بھی شک نہیں۔ سب بڑائیاں اور طاقتیں اسی کا حصہ ہیں۔ اور جیسا جلال اسمیں پایا جاتا ہے۔ اور کسی میں قطعاً نہیں پایا جاتا۔ تو یاد رکھو جس میں خدا کی محبت اور جلال ہوگا۔ اس میں اطاعت خدا بھی ہوگی۔ اور جس میں یہ نہ ہونگی یا ان میں سے ایک نہ ہوگی۔ وہ برائیوں میں بڑھا ہوا ہوگا۔ ان آیات میں خدا نے یہی بات بیان کی ہے فرماتا ہے کیا وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں شرک آیا۔ آگے بتایا۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ انہوں نے اللہ کے قدر کو نہیں پہچانا۔ اسی طرح سب بدیاں خدا کی عظمت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر دل میں خدا کی عظمت ہو۔ تو انسان بدی کے قریب نہ جائے۔ پہلے عظمت کو کھوتا ہے۔ پھر بدی کرتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ دو باتیں یعنی محبت اور عظمت خدا کی کس طرح پیدا ہو۔ اس کا طریق حصول جب سے دنیا بنی ہے۔ یہ رہا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنی طرف سے بھیج دیتا ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ انسان جس قدر اس کی زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری کریگا۔ اسی قدر خدا کی محبت اور عظمت بڑھتی جائیگی۔

مثال سے بات کھل جاتی ہے اسلئے بیان کرتا ہوں صحابہ کچھ بادیوں سے لئے گئے تھے۔ کچھ بھیلوں سے کچھ اہل کتاب سے۔ کچھ کفار اور مشرکین سے آئے تھے انکو رسُول کریم نے احکام دیئے۔ جن کی انہوں نے فرمانبرداری کی۔ پھر دیکھو کس طرح خدا کی عظمت اور محبت انہیں پیدا ہو گئی۔

ابھی دنوں اخبار بندے ماترم وغیرہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ۱۶ اپریل کو لاہور ہندو یونیورسٹی کے ہال میں جہاں ایف اے کا امتحان ہو رہا تھا۔ یکایک ایک لنگور آ گیا جس نے طلباء کے پرچے لے لئے اور انہیں لوٹنے لگا۔ پانچ ہی منٹ میں اس نے بہت سے دوات الٹ دیئے۔ دو میں توڑ دیں۔ ایک لڑکی جو امتحان دے رہی تھی۔ اس کی گھڑی کا شیشہ توڑ ڈالا۔ اور سارے کمرہ میں ہلچل مچا دی۔ آخر طالب علموں کی کوشش سے وہ لنگور بھگا دیا گیا۔ بعض طلباء کہنے لگے کہ یہ مہاتما گاندھی کی روح (فاسد) ہے جو نصیحت کرنے آیا ہے کہ دیش کی خدمت میں فوراً کمربستہ ہو جاؤ اور امتحان نہ دو۔

لنگور کے اس فعل اور ایم بلیغ کے دفتر سے جو نتائج نکالے گئے ہیں۔ انہیں کس قدر معقولیت کو دخل ہے۔ یہ دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ یہ نتائج اخذ کرنے والے کون لوگ ہیں۔ روزانہ اخبار کا ایڈیٹر اور یونیورسٹی کے امتحان دینے والے نوجوان۔ جب ایسے لوگوں کی طرف سے اس قسم کے خیالات مسٹر گاندھی کے متعلق شائع ہونے لگیں۔ تو عوام کو ان کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کے سوا کیا چارہ ہو گا۔

ہندوؤں کے تسلیم رکھنے اور سمجھنے کی طبعی طرف پر کوشش بتا رہی ہے کہ مسلمان اسلامی احکام تک تو مسٹر گاندھی کے مطیع ہو چکے ہیں۔ اس کو وہ کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو وہ پہلا قدم قرار دیکر اور آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور ایسے رنگ در رنگ میں مسٹر گاندھی کو پیش کر رہے ہیں۔ کہ ان کو مسلمانوں کے تمام مذہبی عقائد اور خیالات پر اقتدار حاصل ہو جائے۔

اس کا جو کچھ نتیجہ ہو گا۔ اسے دور بین آنکھیں قبل از وقت دیکھ رہی ہیں۔ اور دور اندیش دل ابھی سے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس سے مسلمان کہلانے والوں کے دلوں سے اسلام کی رہی سہی محبت اور الفت بھی نکل جائیگی۔ اسلام کو وہ خشک اور بے ثمر شجر سمجھینگے۔ اسلامی عقائد اور اعمال ان کے نزدیک بے حقیقت ہو جائینگے۔ اور اس کی بجائے وہ مسٹر گاندھی کے مذہبی خیالات اور اعمال کے دلدادہ ہو جائینگے۔ کیونکہ جب انہیں ایک طرف مسٹر گاندھی کی فرضی اور بناوٹی کرامات سنائی جائینگی۔ اور دوسری طرف یہ کہا جائیگا کہ وہ اس زمانہ میں خدا سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں تو طبعاً ان میں خیال پیدا ہو گا کہ اسلام میں بھی کوئی ایسا آدمی ہے یا نہیں۔ اور جب انہیں نہ تو فرضی کرامتوں کا غلط اور نادرست ہونا بتایا جائیگا۔ اور نہ کسی ایسے انسان کا پتہ دیا جائیگا۔ جس نے مسلمان ہو کر خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کیا۔ اور جو الہام پاکر دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا۔ بلکہ یہ کہا جائیگا۔ کہ اسلام میں الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اور کوئی شخص اسلام میں رہ کر ملہم نہیں ہو سکتا۔ اور جو الہام کا دعویٰ کرے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق جو تھوڑی بہت محبت ہے۔ وہ بھی فنا ہو جائیگی۔ اور اگر وہ علی الاعلان مسٹر گاندھی کے مذہب میں داخل نہ ہو جائینگے۔ تو اس میں شک نہیں کہ اسلام سے وہ اس سے بہت زیادہ دور ہو جائینگے جتنے کہ اب ہیں۔

مسلمانو ہیں اسلام کی محبت اور الفت کا دعویٰ کرنے والے اور اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا ادعا کرنے والو دیکھو اور غور کرو کہ مسٹر گاندھی کو کس حیثیت اور پوزیشن میں پیش کیا جانے لگا ہے۔ اس کو اگر عوام نے تسلیم کر لیا۔ تو پھر جس اسلام کا انہیں دعویٰ ہے۔ وہ کہاں رہ سکے گی۔

افسوس صد افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں سے غور و فکر کا مادہ اٹھ گیا۔ وہ اپنے نفع و نقصان کے سمجھنے سے قاصر ہو گئے۔ درست اور نادرست میں تمیز کرنے سے عاری ہو گئے۔ ورنہ وہ انسان جسے خدا نے اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اسلام کے احکام پر چلنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری کرنے کی وجہ سے الہام سے مشرف کر کے بھیجا۔ اس کو قبول کرتے۔ اور مخالفین اسلام کی خواہشات کا ہدف بننے سے بچ جاتے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے مسلمان اس بات کو تسلیم کر لیں کہ الہام الٰہی کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے۔ اور یہ شرف صرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور آپ کا متبع ہو۔ اور اس کا ثبوت حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود ہے۔ جن کے بیشمار الہام قبل از وقت شائع ہو کر پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔

لیکن اگر مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول نہ کیا۔ اور اسی بات پر اڑے رہے کہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص الہام پاکر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جو مخلوق کی اصلاح کرے تو یاد رکھیں کہ وہ ایسے حالات میں گذرنے والے ہیں جو ان کا نام و نشان مٹا دینگے۔

پرکاش کا دل آزار رویہ

بعض آریہ اخبارات کو جب ہماری طرف سے ترکی بہ ترکی جواب دیا جاتا ہے تو وہ چیخنے چلانے لگتے ہیں کہ احمدی اخبارات انکی دل آزاری کرتے اور درشتی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن ہماری جوابی تحریروں اور مدلل و معقول اعتراضات پر شور مچا نیوالے ہمارے متعلق جس شوخی اور تہذیب کا ثبوت دیتے ہیں اس کا اندازہ ان کے لمبے چوڑے گندے اور دل آزار مضامین کو چھوڑ کر ایک چھوٹی سے چھوٹی تحریر سے بھی لگایا جا سکتا ہے

۲۴۔ اپریل کا پرکاش "احمدی مشنری ممالک غیر کو" کے عنوان سے ہمارے باہر جانے والے مبلغین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"یہ ایک بات ہے جس میں آریہ لوگ احمدیوں سے سبق لے سکتے ہیں۔ وہ دھرم کے لئے جوش ہے۔ ہم انکی تنگ دلی اور کمینہ پن کو پسند نہیں کرتے لیکن اپنے خیالات کے پرچار کے لئے جس جوش کا وہ اظہار کرتے ہیں۔ اس کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتے"

چونکہ اس موقع پر تنگ دلی اور کمینگی کا بیجا الزام لگانا الزام لگانیوالے کی اپنی کمینگی اور بے حیائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ہم آریہ اخبارات سے استفسار کرتے ہیں۔ کہ دل آزاری اور شرارت انگیزی کے جرم کا مجرم کون ہے۔

اسی پرچہ میں "قادیان کے مرزائیوں کی کمینہ حرکت" کے عنوان سے اس مختصر مضمون کو درج کر کے جو چوہدری عطاء اللہ کے متعلق الفضل میں شائع ہو چکا ہے پرکاش نے اپنی شرافت کا مزید ثبوت دیا ہے۔ اگر کسی دشمن اور بدترین دشمن کے متعلق اظہار حقیقت "کمینہ حرکت" ہے تو وید و پران اور مہابھارت نے دشمنوں کے تباہ و برباد اور خوشیاں منانے کے متعلق جو دعائیں سکھائی ہیں انکو کمینہ ترین حرکت قرار دینا پڑیگا۔ کیا پرکاش اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء

مسٹر گاندھی اور الہام

مسلمانوں کے لئے خطرہ کا مقام

الہام کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے

لالہ جپت رائے جی نے ۶۔ اپریل کو بمبئی میں جو لیکچر دیا۔ اس میں مسٹر گاندھی کو ملہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ۔

"قوموں کے اتہاس (تاریخ) میں ایسے سمے (وقت) آیا کرتے ہیں۔ جب پرماتما کی طرف سے کسی نہ کسی کو الہام ہوتا ہے۔ وہ الہام ۱۹۱۹ء میں مہاتما گاندھی کو ہُوا۔ اور انہوں نے شاید ہزاروں سینکڑوں یا کم سے کم ۱۵۰ برس کے بعد ایک ایسی چیز کو پھر جنم دیا جس سے دیش بغیر کسی ہتھیار کے یہ ظاہر کر سکتا ہو۔ کہ وہ سب متفقہ طور پر کسی خاص چیز کے برخلاف ہے۔ یہ طریقہ ۶ اپریل کو ہڑتال کے ذریعہ استعمال کیا گیا۔"

(بندے ماترم ۱۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

گویا ۶۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو مسٹر گاندھی نے ہڑتال کی جو تحریک کی تھی۔ وہ ان کی اپنی طرف سے نہ تھی۔ بلکہ اس کا انہیں خدا کی طرف سے الہام ہُوا تھا۔

قطع نظر اس سے کہ مسٹر گاندھی نے اس وقت تک الہام کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان جو مسٹر گاندھی کو نہ صرف ملکی بلکہ اپنے مذہبی معاملات میں امام بنائے ہوئے ہیں۔ اور انہی کے ارشاد پر ۶۔ اپریل کی ہڑتال میں شامل تھے وہ لالہ جی کے اس نئے انکشاف کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور کہاں تک اس کی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ لالہ صاحب جیسے ذمہ دار شخص کی نسبت یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ انہوں نے بطور خود اور اپنے پاس سے گھڑ کر مسٹر گاندھی کی منشاء کے خلاف اس بات کو بیان کر دیا۔ بلکہ مسٹر گاندھی کے پیش رو ہوں [illegible] کرنا چاہئے۔ کہ اب انہیں [illegible] ان میں سے اور ان کے [illegible] کو [illegible] خدا کی طرف سے [illegible] صاحب وہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں۔

احکام اسلام کو پس پشت ڈالنے والوں اور ایک مشرک کو اپنا مذہبی راہ نما تسلیم کرنے والوں سے کوئی عجب نہیں کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ اسلام میں اب کسی کو خدا کی طرف سے الہام نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے کوئی ملہم نہیں بن سکتا۔ مسٹر گاندھی کو ملہم مان لیں اور ان کو مورد الہام الٰہی یقین کر کے اسلام پر مشرکانہ عقائد کو فضیلت دے دیں۔ کیونکہ جب اس نہایت نازک زمانہ میں ان کے نزدیک اسلام میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہُوا۔ اور نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو دنیا کی اصلاح کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر کھڑا ہو۔ بلکہ اس منصب کو مسٹر گاندھی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جو ہندو مذہب کے پیرو اور عقائد کے لحاظ سے اسلام کے سخت مخالف ہیں۔ اور اسلام کو خدا کی طرف سے سچا مذہب یقین نہیں کرتے۔ تو صاف بات ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کے مذہبی عقائد اور خیالات کو اسلام سے برتر اور اعلیٰ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالیٰ کو وہی عقائد اور وہی اعمال پسند ہیں۔ جن کی تلقین مسٹر گاندھی کے مذہب میں کی گئی ہے۔ اور اسلامی عقائد اور اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے بالکل خلاف ہیں۔ کیونکہ مسٹر گاندھی کو اپنے مذہب کے مطابق اعتقاد اور اعمال رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنا محبوب بنا لیا اپنے کلام سے مشرف کر دیا۔ اور دُنیا کی ہدایت کیلئے منتخب کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں میں سے نہ کسی کو یہ رتبہ اور یہ مرتبہ حاصل ہُوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔

دراصل مسلمانوں نے مسٹر گاندھی کی پیروی کا فخر حاصل کرنے کے شوق میں اسلامی عقائد اور احکام کو جس بے دردی سے پاؤں کے نیچے روندنا شروع کیا ہے۔ اس سے ہمارے ہندو دوستوں کو یہ جرأت ہو گئی ہے کہ مسٹر گاندھی کو ایک ملکی لیڈر اور سیاسی رتبہ کے درجہ سے بڑھا کر ایک مذہبی مصلح کی حیثیت سے پیش کریں۔ تاکہ ان کی اسلامی احکام میں کھلی کھلی دست اندازی بلکہ پامالی کو مسلمان گوارا کر سکیں۔

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ مسٹر گاندھی کی طرف عجیب و غریب باتیں بطور معجزہ کے منسوب کی گئی تھیں۔ مثلاً مشہور کیا گیا کہ اعظم گڈھ میں مسٹر گاندھی کے روحانی تصرف نے ایک گیہوں کے کھیت کو تل میں بدل دیا۔ اور گورکھپور میں دو گرے ہوئے درخت مسٹر گاندھی کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی طرح یہ کہ وہ مُردہ لڑکوں کو زندہ کر دیا۔ اور جگن ناتھ کے مندر سے آواز آئی ہے۔ کہ گاندھی کی اطاعت کرو۔ اس قسم کی کرامات اور معجزوں کو مسٹر گاندھی کی طرف منسوب کر کے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شایع کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ عوام کے دلوں میں مسٹر گاندھی کی ایسی عزت اور وقعت قائم کر دی جائے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے مذہبی احساسات اور جذبات پر قابو پالیں۔ اور پھر جس طرح چاہیں۔ انہیں تغیر و تبدل کر سکیں۔

کرامات گاندھی کا یہ سلسلہ اسی حد تک ختم نہیں ہو گیا بلکہ دن بدن زیادہ زور کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اور اب تو اس کی آبیاری ان حلقوں میں کی جا رہی ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کے دلدادہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں لاہور کے آریہ اخبار پرتاپ نے ایم کلیمنشو سابق وزیر اعظم فرانس کی طرف سے جو گذشتہ ایام میں سیر و سیاحت کے لئے ہندوستان آئے تھے۔ لکھا ہے کہ۔ "انہوں نے گوالیار میں صرف دو شیروں کا شکار کیا۔ اگرچہ میں چار دن اور چار رات ایک غار میں پڑا رہا یہ جانور جب انہیں کسی یورپین کی بو آتی ہے۔ تو بھاگ جاتے ہیں؟ اور اس نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس جواب سے ظاہر ہے کہ یہ جانوروں تک بھی یورپینوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے۔"

گویا آجکل کی عدم تعاون جو مسٹر گاندھی کی ایجاد ہے۔ انسانوں سے گذر کر حیوانوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور وہ جان کے خوف سے کسی شکاری کے سامنے سے نہیں بھاگ رہے ہوتے۔ بلکہ عدم تعاون کر رہے ہوتے ہیں۔

غالباً پرتاپ نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے اس بات کا بھی پتہ لگایا ہوگا کہ جب کوئی عدم تعاون کا حامی اور دلدادہ شکار کیلئے نکلتا ہوگا۔ تو جانور دوڑ دوڑ کر اس کے پاس آتے اور اس کے سامنے لیٹ جاتے ہونگے۔

ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا اثر آخر اسے ظاہر ہو جاتا ہے۔

پس میں سب پنجابی بھائیوں کو یہ نیک مشورہ دیتا ہوں کہ اگر تو ہر ہفتہ اتوار کا روز یا کم از کم ہر ماہ کے آخری ہفتہ اور اتوار کی تعطیلوں کو قادیان میں گذارنے کی کوشش کیا کریں۔ اس سے بہت سے مختلف مقامات کے احمدیوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع بھی ملیگا۔ اور آپس میں محبت بھی بڑھیگی۔ اور ہم سب ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ لینگے۔

حضرت اقدس کے خطبے مجھے حضرت اقدس نے اجازت دی کہ جس قدر خطبے حضور کے چھپ چکے ہیں۔ میں انکو جمع کرکے چھپواؤں۔ چونکہ اللہ کے فضل سے حضور کے خطبے بہت ہیں۔ میرا ارادہ انکو مختلف جلدوں میں شایع کرانے کا ہے۔ چھپائی وغیرہ کا کام منشی فخر الدین صاحب احمدی ملتانی (مالک کتاب گھر قادیان) نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ احباب پہلے سے درخواستیں بھیجدیں۔ یہ بہت ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ حضور کے خطبوں میں وہ علم بھرا ہوا ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور نے ہر مسئلہ پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ اور یورپ امریکہ وغیرہ میں مبلغوں کے لئے تو حضور کے خطبے علم کے لاجواب خزانے ہیں۔ بہت دفعہ انگلستان میں میں نے حضور کے خطبوں سے خیالات لیکر انکو انگریزی جامہ پہنا کر نہایت تعلیم یافتہ انجمنوں کے سامنے پیش کیا جن کو سنکر وہ ہمیشہ کے لئے اسلام پر فریفتہ ہو گئے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ ان کا ترجمہ جلد انگریزی۔ فرنچ۔ اسپینش۔ عربی۔ فارسی اور پشتو وغیرہ زبانوں میں بھی ہو جائے۔ اللہ تعالے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ارسی دار سروتہ

یہ نہایت خوبصورت پیتل کا سروتہ شیخ محمد محی الدین صاحب پیتلی سروتہ فیکٹری بابی بٹ کہاں سے ملتا ہے۔ جس میں عمدہ نقش و نگاری کے علاوہ بہ جدت سستا کر کمانی کے ذریعہ خود بخود کھلتا ہے۔ اور پھل پر چھوٹی سی آرسی لگائی گئی ہے۔ دار بخت لیئے کی ہے۔ اہل مذاق نے اسے بہت پسند کیا ہے اور قیمت وہ بھی تبادلی ہو۔ بجٹے کی رقم اور خرچ کی کم ہے۔ امید ہے جو صاحب منگوائینگے۔ وہ دیکھ کر خوش ہونگے ٭

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

میں تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ جس غرض کے لئے ہائی سکول کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس طرف سے اب معلوم ہوتا ہے کہ توجہ ہٹتی جا رہی ہے جسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ بورڈران کی تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے اور بھی ہوں۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ کہ احباب نے حضرت مسیح موعود کے فرمان کو بھلا دیا ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد ڈالتے ہوئے حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ اس سے نوجوان آئندہ بد زمانے کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہینگے۔ بلکہ قادیان کی پاک آب و ہوا میں رہ کر اپنے اندر وہ پاک روحانی، اخلاقی، دینی تبدیلی پیدا کرینگے۔ کہ وہ دنیاوی حالت میں دوسرے سکولوں کے طالب علموں سے ہم پلہ رہکر بھی دین کے خادم ہونگے۔ آج تک یہ غرض اس مدرسہ کے قیام سے کہاں تک پوری ہوئی۔ اس کے بتانے کیلئے دو جلسے کی ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسی سکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام صاحبزادوں کو اسی سکول میں سکول کی آخری جماعت تک تعلیم دلائی۔ اور حضور کے نقش قدم پر چلکر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی اپنے بچوں کو اسی سکول میں داخل فرمایا۔ پھر اسوقت اطراف و اکناف دنیا میں اگر احمدی مبلغ ملینگے تو اسی سکول کے طالب علم ہونگے یا قادیان میں جن کی زندگی کا بہت سا حصہ اسی سکول کی تعلیم و تربیت میں گذرا۔ مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ مولوی غلام محمد صاحب بی اے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ یہ تو اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ پھر مولوی شیر علی صاحب اور منشی محمد دین صاحب کی زندگی کا بہترین حصہ اسی سکول میں کام کرتے گذرا۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی بھی اسی سکول میں کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب اور سید قاضی امیر حسین صاحب کا بہترین اولین زمانہ اسی سکول کے ساتھ گذرا۔ یہ صرف مختصر طور پر ہے۔ ورنہ دنیا کے مختلف شعبوں میں ہائی سکول کے احمدی فرزند جس طرح کام کر رہے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اگر کسی نے تربیت کا اثر دیکھنا ہو تو وہ دیکھ لے کہ ہائی سکول کے طالب علم جو اب مختلف کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے سٹرائکوں وغیرہ میں کس طرح احمدیت کے جھنڈے کو نمایاں طور پر کھڑا رکھا۔ اور کس جوش و مستعدی سے وہ احمدیت کے پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ مثال کے طور پر شیخ عبد الرحمن صاحب سابق سنگھ بنگہ ہیں۔ جو اس سکول کے طالب علم ہیں۔ یہیں حالت طالب علمی میں انہوں نے اسلام اختیار کیا۔ اب وہ بہت سے طالب علم سینکڑوں سکول کے احمدیت میں لا چکے ہیں۔ حضرت سید میر محمد اسحق صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے نام سے کون واقف نہیں۔ وہ بھی اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ مصنف اختیار الاسلام کے نام سے کون ناواقف ہے۔ جن کو احمدیت کی دھن دن رات لگی رہتی ہے۔ وہ اسی سکول میں ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور جن کی خدمات آریہ سماج اور سکھوں کے متعلق سب پر روشن ہیں۔ اسی سکول میں بہت دیر تک کام کرتے رہے ہیں۔ نتائج اور کھیلوں کے لحاظ سے احباب پر روشن ہے کہ کس طرح یہ سکول دوسرے سکولوں کے دوش بدوش ہی نہیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر قدم مار رہا ہے۔ اس حالت میں احباب کا ہائی سکول کی طرف توجہ نہ کرنا قابل افسوس امر ضرور ہے۔ حضرت مسیح موعود کا صریح ارشاد موجود ہے کہ قوم اپنے بچوں کو یہاں بھیجے۔ تاکہ احمدیت کی فوجیں یہاں سے طیار ہو کر نکلیں۔ جیسا کہ کئی ایک سا جرا یہ سورمے نکل چکے ہیں۔ کونسا وہ احمدی ہے۔ جس کا دل نہیں چاہتا۔ کہ حضرت ؑ کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھے۔ اخراجات کا سوال راستہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گھروں میں رہکر بھی اتنا ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کون ہے جو اپنے بچوں کی فیسیں ادا نہیں کرتا۔ کھانے اور کپڑوں پر خرچ نہیں کرتا۔ کتابیں اور کاپیاں نہیں خریدتا۔ یہی خرچ یہاں ہیں۔ ممکن ہے زیادہ سے زیادہ ایک دو روپے کا

کا فرق ہو۔ لیکن وہ بھی وہی ہے۔ ورنہ گھروں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور انسان اسکو خرچ تصور نہیں کرتا بلکہ اس سے کم خرچ کو خرچ تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اٹھا دینا پڑتا ہے بورڈروں کی تعداد بھی زمانے میں حد تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن اب ترقی کرتے کرتے تعداد اسی ہے اور صرف بورڈنگ ہاؤس کی ہے۔ جس میں بیرونی طلبا آکر قادیان کی برکتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ ورنہ سکول میں طلبا کی کمی نہیں۔ جو پہلے سے کہیں زیادہ ہیں لیکن وہ کہتے ہیں۔ اور پڑھکر اپنے گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ جن کا کثیر حصہ ہندوؤں۔ سکھوں اور غیر احمدیوں کا ہوتا ہے۔ لیکن ہم تو اپنوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ غیر تو نفل کے طور پر ہیں۔ اصل غرض جماعت احمدیہ کے بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ جو ابھی تک اس سے بہت حد تک قابل افسوس غفلت میں ہے۔ جہاں لوگ اور قربانیاں کرتے ہیں۔ خدا کے لئے یہ قربانی بھی اپنے ذمہ لیں۔ امید ہے۔ احباب گذشتہ کمی کی تلافی فرما کر مشکور ہونے کا موقعہ دینگے۔

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ علاوہ رواجی تعلیم کے سکول میں قرآن شریف کا ترجمہ مع تفسیر ابتدا سے انتہا تک ختم کروایا جاتا ہے۔ حدیث کی کتابیں اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ رواجی تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں ہے۔ وہی کتابیں ہیں جو کہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔

خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

ضروری اصلاح

اخبار الفضل نمبر ۸۰ میں ضمیمہ کی اجرت بالمقطع پانچ روپے لکھی ہے۔ یہ اجرت دس روپے سمجھی جائے۔ اور ۲ صفحے سے زائد فی صفحہ آٹھ آنے (۸؍)

(مینیجر الفضل)

مخمس در جواب نظم پیغام

میرا ایک فارسی قصیدہ بعنوان "در مدح خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ" اخبار الفضل نمبر ۶۴ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء میں شائع ہوکر بہ نظر ناظرین ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں ایک نظم پیغام صلح مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۱ء میں کسی گمنام کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ میرا روئے سخن اس نادی لشکین محبوب الحقیقۃ کی جانب نہ تھا۔ مگر بقول کسیکہ "دیوانہ را ہوئے بس است" ناظم پیغام آپ چراغ پا ہوگئے ہیں۔ اور بعنوان "در شمار کہ چون آید شمار قادیان" ارشاد فرماتے ہیں کہ بیچ غالباً بہ سلک عالم اسلامی میں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس عالم اسلامی سے عالم مجازی پیغامی یا عالم حقیقی اغیار مراد ہے۔ میرے متعلق جو چاہیں فرماویں لیکن ان کا فتویٰ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کیا ہوگا جبکہ آپ سیرۃ الابدال کے صفحہ پر فرما چکے ہیں "جماعت قادیان کا اعتقاد صحیحہ و بلدۃ ہذا لا مین" بازی بازی باریش بابا ہم بازی۔ یہ دست درازیاں ٹھیک نہیں۔

بہرحال ہم اس مختصر جواب دینے کے بعد ایک مخمس میں نظم مذکور کا جواب دیتے ہیں:۔

احمدیت باغ ہست از احمد آخر زماں
لیک احمد گفتہ شاخ خشک برد باغباں
زیں سبب آمد بشیر الدین خلیفہ در میاں
نہر کوثر شد رواں از آبشار قادیاں
آب حیواں درس قرآں مدیار قادیاں

چوں یکے گردید از یناں مرد کی گندم نمائے
ذرۂ اسکے دیگر شدہ ہر دو سمائے
گشت تاریکی فزوں تاریک گشتہ ہر سرائے
نور قرآں چوں نگردد مشعل ظلمت زدائے
پا نہادہ چوں مسیحا بر منار قادیاں

گفت یحیی را مسیح تو ایلیائی در کماں
مصلح موعود گفتم ابن مہدی را ستاں
[illegible] محمود جلال
اے دل آشفتہ دریاب چہ شنگی جمال
مصلح موعود بین در عہد اقبال
قادیاں را گر گفتہ کردہ ام من گر خطا
تاچہ فتوی میدہی بر مہدی بدر الدجی

طرب دانی نیست عالم مظہر حق و علا
مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار کہ چون آید شمار قادیاں

دشمن دین متیں را روز تیرہ مے کند
بر شریراں ناتواں را دست چیرہ میکند
بس نفوس مظلمہ را مستنیرہ مے کند
دیدہ ام برکشے انفی چشم خیرہ مے کند
ہستے معمول مہر او بر کوہسار قادیاں

چوں یکے با غیر پیوستہ ز ما گشتہ جدا
دم ز آزادی زناں منکر ز حکم مقتدی
پس فرستادہ ازینجا چند نا مرد خدا
حامی دین متیں شیر خدا نور ہدیٰ
تا بہ لندن کرد جاری جوئبار قادیاں

اے برادر تا بکے خواہی شنود اہل ریشخند
تلبکے از جاہی برآتشے ہمچو اں سپند
منظر آں حسن و احسانست پور ارجمند
اہل امریکہ برائے دیدن روئش طلبند
در دل ایشاں شد مکیں عشق نگار قادیاں

کعبہ را بلد الامین گفتہ مسیحائے زمن
قادیاں دار الاماں گشتہ مقر پنجتن
تاقیامت ہست از اصحاب پیلاں در امن
رحم باید کرد ملایاں بجان خویشتن
بخدا جنگ است یورش بر حصار قادیاں

فتنہ ہا برپا شد و ہر شہر شد چوں بے اماں
دین حق مجروح شد از طعنہ ہائے دشمناں
سید ہر پیغام جنگے صلح خواہ دشمناں
بوستان دیں کہ پژمردہ است از باد خزاں
برگ و بار خود دید از بہار قادیاں

ہندوستان کی خبریں

کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ ۱۳۔ اپریل کو کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ کیا گیا۔ دو ہندوستانی سپاہی ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

ایک سکھ فوجی دستہ پر سرحدیوں کا حملہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۳۔ اپریل کو ۲۶ ویں سکھ پلٹن کے ایک دستہ پر جو بلاک پوسٹ کو جا رہا تھا۔ بنوں سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر سرحدیوں کے ایک گروہ نے جو قریباً ۸۰ ملاؤں پر مشتمل تھا۔ حملہ کیا۔ ۸ سکھ سپاہی ہلاک ہوئے۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کے صدر کا فیصلہ راولپنڈی میں ہونے والی پنجاب پراونشل کانفرنس کا صدر حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کو منتخب کیا گیا ہے۔

ایک قلی کو گولی مارنے کا مقدمہ یورپین ملزم کی گرفتاری کچھ عرصہ ہوا لکھنؤ کے ایک یورپین کاشتکار مسٹر ریڈ نے ایک قلی کو اس کی لڑکی پر بیجا دست درازی کے سلسلہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور عدالت نے اسے بری کر دیا تھا۔ آخر کار کلکتہ ہائی کورٹ نے اس پر دوبارہ مقدمہ چلائے جانے کا حکم دیا تھا۔ اب خبر ملی ہے۔ کہ ۱۸ اپریل کو ملزم ڈپٹی کمشنر چیپار کی عدالت میں پیش ہوا اور اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ اور ضمانت نامنظور کی گئی۔

دریائے ستلج سے آبپاشی دریائے ستلج سے آبپاشی کرنے کی جو سکیم گورنمنٹ نے تجویز کی ہے اس سے جس قدر علاقہ کی آبپاشی ہوگی۔ اس میں ۳۰ لاکھ ایکڑ ریگستانی علاقہ شامل ہے اس سکیم کی تکمیل میں حسب ذیل رقوم کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ریاست بہاولپور ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ روپیہ بیکانیر ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ۔ برٹش ۵ کروڑ ۹۱ ہزار۔

بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج گوالیار میں مرہٹہ علماء کی جو کانفرنس ہو چکی ہے۔ اس میں اس مطلب کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ گورنمنٹ پر زور ڈالا جائے۔ کہ وہ ہندوستان میں بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج کھولے اور لازمی تعلیم کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے۔

مقدمہ ننکانہ صاحب مقدمہ کی کارروائی تا حال جاری ہے۔ گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

نوآبادیوں سے آنیوالے ہندوستانیوں کی امداد کلکتہ میں مسٹر ڈبلیو آر گورلے کی زیر صدارت سر اسٹوکس، چودھری، مسٹر سی ایف اینڈریوز، مسٹر شیخ سہروردی، پنڈت بنارسی داس، ڈاکٹر [illegible] کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جو نوآبادیوں سے آنیوالے ہندوستانیوں کی امداد کریگی۔

سردار نرنجن سنگھ پبلشر اکالی کو سزا سردار نریندر سنگھ "اکالی" لاہور نے سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی کے مقدمہ میں حلفیہ شہادت دینے سے انکار کیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اسے دو مرتبہ شہادت دینے کو کہا۔ سردار صاحب نے دونوں مرتبہ انکار کیا۔ آخر ڈپٹی کمشنر نے پولیس سے سردار صاحب کی جامہ تلاشی کرائی۔ کوٹ کے نیچے سے ایک کرپان برآمد ہوئی۔ پولیس نے سردار صاحب کو ہتھکڑی لگائی۔ اور اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کر دیا۔ عدالت نے پوچھا۔ کہ تم ضمانت پر رہا ہونا چاہتے ہو۔ ملزم نے اس سے بھی انکار کیا۔ آخر سردار صاحب کو چار ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

مہتر ایسوسی ایشن کا قیام بمبئی میں بھنگیوں یعنی مہتروں کی ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے۔ جو مہتروں کے معاشرتی، شہری اور اقتصادی مفاد کی نگہداشت کریگی۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو مدرسوں میں داخل کریں گے۔ شراب سے پرہیز کریں گے۔ اور مقدمات کے انفصال کیلئے اور شادیوں کے درج رجسٹر کرانے کے لئے باقاعدہ پنچائتیں قائم کریں گے۔

عدم تعاون میں نیا شاخسانہ الہ آباد سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ سوامی ستیہ دیو ساکن الموڑہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان کے خلاف جو حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جاری کیا گیا ہے۔ وہ یکم مئی کو اس حکم کی خلاف ورزی کرنے کا قصد کئے ہیں۔

پہلا پنچا وکیل مسٹر این سوراج ہائی کورٹ کے پہلے پنچا وکیل ہوئے ہیں۔ پنچا قوم جنوبی ہند میں اچھوت سمجھی جاتی ہے۔

مردم شماری کے اندر غلط اندراج کی وجہ سے ایک قتل آگرہ ۱۶ اپریل لفٹننٹ کرنل این۔ اے۔ گوڈون چھاؤنی مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں دو ملزمان کی پیشی ہوئی۔ جن پر ایک زمیندار کے قتل کا الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ملزمین کو مردم شماری کے فارموں میں چمار درج کیا گیا تھا۔ اس لئے ان کے اور مقتول زمیندار کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ چنانچہ کنہیا ملزم نے اسے پکڑے رکھا۔ اور مراری ملزم نے اسے مار دیا۔

سندربن میں ڈاکہ اور دو قتل سندربن میں تیس کے قریب ڈاکو نیرن سہا کے مکان میں رات کے وقت آن گھسے۔ اور اس کو اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔

شراب نوشی کا انسداد کرنیوالوں کو سزا ناگپور ۱۷۔ اپریل۔ ۱۱ اشخاص کے خلاف شراب کی ایک دوکان توڑنے جانے کے سلسلہ میں ڈاکہ کا مقدمہ چل رہا تھا۔ ان ۱۱ اشخاص میں سے ۶ کو بری کر دیا گیا باقی پانچ کو ۶ ماہ سے لے کر ۲ سال تک قید کی سزا دی گئی ہے۔ فیصلہ میں لکھا ہے۔ ناگپور میں تحریک عدم تعاون کی وجہ سے بہت سنسنی پھیل رہی ہے۔

ممالکِ غیر کی خبریں

ترکی و یونان

یونانی سرگرمیوں کا از سرِ نو آغاز لنڈن ۲۱ - اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونانی فوج نے بروسا کے محاذ پر پھر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ مگر ۱۲ - اپریل سے ترکوں کی زبردست جمعیتیں اوچاک کے محاذ پر یونانیوں سے جھگڑ رہی ہیں۔ اوچاک کے محاذ پر اب تک یونانی اپنے مورچوں پر قائم ہیں۔

یونانی بیڑا بحیرہ مرمورا میں لنڈن ۲۲ اپریل قسطنطنیہ کا اطلاع مظہر ہے کہ بابِ عالی نے دول متحدہ کے پاس احتجاج کیا ہے کہ یونانی بیڑا بحیرہ مرمورا اور دردانیال میں جنگی کارروائیاں انجام دے رہا ہے ۔

سربرآوردہ ترکوں کا اخراج سمرنا کا ایک پیام مظہر ہے کہ یونانیوں نے کئی سربرآوردہ ترک جلا وطن کر کے ایتھنز بھیج دیئے ہیں۔

ترکی سپاہ کے جہاز کی گرفتاری لنڈن - ۲۲ - اپریل - قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے ۔ کہ ایک یونانی جنگی جہاز نے بحیرہ مرمورا میں ایک بلغاری جہاز گرفتار کیا ہے ۔ جو ترکی سپاہ ایشیائے کوچک کو لے جا رہا تھا۔ یہ جہاز پریمس میں لایا جائے گا ۔ اور ترکی سپاہ اتار کر نظر بند کر لی جائے گی ۔

برطانی افسروں کی کوئی شرکت نہیں قسطنطنیہ ۲۱ - اپریل ۔ برطانی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ایشیائے کوچک میں یونان کی جنگی کارروائیوں میں برطانی افسروں کی شرکت [illegible] ہے ۔

بولشویکی کارروائیاں

ایرانی مورچوں پر بولشویکی جمعیت کی بلا وجہ گولہ باری الٰہ آباد - ۲۲ - اپریل - پاینیر کا طہرانی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بولشویکی جمعیت نے رشت سے ایرانی کاسکوں کے مورچوں پر گولہ باری کی تھی۔ جب ایرانی وزیر اعظم نے روسی وزیر کو جو اس وقت پایہ تخت ایران سے چند منزل کے فاصلے پر ہے تار دیا ہے ۔ کہ جب تک مذکورہ بالا واقعہ کی توجیہ نہ کی جائے آپ آگے نہ بڑھیں ۔ ماسکو سے بھی اسی قسم کا احتجاج کیا گیا ہے ۔

روسی وزیر کو داخلہ طہران کی اجازت الٰہ آباد - ۲۳ - اپریل - پاینیر کا طہرانی نامہ نگار ۲۳ اپریل کو تار دیتا ہے ۔ کہ روسی وزیر کو طہران آنے کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ کیونکہ اس نے ایرانی سپاہ پر گولہ باری کی معذرت پیش کی تھی ۔ حکومت ایران نے یہ بھی کہا ہے ۔ کہ اگر اس قسم کا واقعہ پھر پیش آیا ۔ تو روسی وزیر کو تسلیم نہ کیا جائے گا ۔ بولشویک سپاہی روسی وزیر کا سامان لے کر طہران میں پہلے ہی پہنچ گئے ہیں ۔

سرزمین انگلستان پر بولشویکی خطرہ کے دلائل لنڈن - ۲۰ - اپریل - سر جے ایل بیرڈ نے مسٹر شورٹ کی جانب سے دار العوام میں بیان کیا کہ حکومت سرزمین برطانیہ پر بولشویکوں کی تحریک کو بغور دیکھ رہی ہے ۔ یہ تحریک تین قسموں پر منقسم کی جا سکتی ہے ۔ اول اشتراکی ملازموں کو تنخواہ جو ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ فی ہفتہ ہے ۔ دوم ۔ انتہا پسند اخبارات کو وظائف ۔ سوم ۔ باغیانہ کتب و رسائل کی مفت تقسیم ۔ مسٹر شورٹ کے خیال میں کم از کم ۳۳ ہزار پونڈ ماہوار اس تبلیغ و اشاعت پر صرف ہوتا ہے ۔

متفرق خبریں

ہندوستانی ڈاک کا ایک حصہ خراب ہو گیا لنڈن - ۲۱ - اپریل - جنرل پوسٹ آفس کا اعلان ہے کہ ہندوستان کو مشرق بعید کی ڈاک کا ایک حصہ جو ۲۰ اپریل کو لنڈن پہنچا ہے ۔ بحیرہ روم میں طوفان باد سے سخت نقصان پہنچا ہے ۔ ڈاک کا اکثر حصہ تو تقسیم کر دیا جائیگا ۔ لیکن بعض کے عنوان پڑھے نہیں جاتے ۔

سن فینوں کی طرف سے سخت سزا کی دھمکی لنڈن - ۲۰ - اپریل - سن فینوں نے اعلان شائع کیا ہے کہ جمہوریہ آئرلینڈ کے باشندوں کے لئے آئرلینڈ چھوڑنے کی ممانعت کر دی ہے ۔ اور جہاز ران کمپنیوں کو منع کیا ہے کہ نہ کسی سے کرایہ کا روپیہ وصول کریں اور نہ کسی کو ٹکٹ دیں ۔ ایسی خلاف ورزی کی پاداش میں سخت سزا کی دھمکی دی ہے ۔

وفد افغانیہ انگورا میں لنڈن ۲۱ - اپریل - انگورا کا مقیم قسطنطنیہ نامہ نگار رقمطراز ہے کہ دولت افغانستان کا سفارتی وفد انگورا میں پہنچ گیا ہے ۔ رئیس وفد جناب سلطان احمد خان نے ایک تقریر کی جو انگریزوں کی مخالفت میں تھی نیز کہا کہ تمام دنیائے اسلام کا فرض ہے کہ ترک احرار کو مدد دے ۔

شیخ سنوسی کا عزم موصل لنڈن ۲۱ - اپریل شیخ سنوسی موصل کی طرف سفر کر رہے ہیں ۔

فیض کی بجائے کلپاک قسطنطنیہ - ۲۲ - اپریل - انگورا کی قومی مجلس نے قرار دیا ہے کہ فیض کی جگہ کلپاک ٹوپی استعمال کی جائے ۔ اور یہی ترکوں کی قومی ٹوپی متصور ہوگی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلپاک ملک میں بہت ارزاں تیار ہو سکتی ہے ۔ اور فیض آسٹریا سے بنکر آتی ہے ۔

سابق قیصرہ کی تدفین برلن - ۲۰ - اپریل - سابقہ قیصرہ جرمنی کی تدفین کے ساتھ عجیب و غریب اظہار اطاعت ہوا ۔ پوٹسڈم تک جنازے کا جلوس دیکھنے کو تیس ہزار لوگ جمع تھے ۔ قیصرہ کی تدفین اس ٹمپل میں ہوئی ۔ جو زمانہ قدیم کی یادگار ہے ۔ اس ماتمی جلوس میں وزراء ۔ خاندان ہوہنزولرن کے سابق فرمانروا ۔ شہزادے ۔ سابق شاہ فرڈینینڈ والئی بلغاریہ ۔ مارشل وان ہنڈنبرگ ۔ جنرل لوڈنڈورف ۔ جنرل میکنسن ۔ جنرل وان کلک اور امیر البحر وان ٹرپٹز نے شرکت کی ۔ یہ بھی قابل ذکر ہے ۔ کہ تدفین کے بعد مجمع نے وان ہنڈنبرگ کے خیر مقدم میں غلغلہ انداز نعرے بلند کئے ۔

سکندریہ میں طاعون لنڈن ۲۱ - اپریل - سکندریہ میں طاعون نمودار ہوا ہے ۔

(باہتمام [illegible] عبدالرحمن صاحب [illegible] پرنٹر [illegible] میں چھپکر [illegible] سے شائع ہوا)

[illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین تمام ایڈیٹر کے
کاروباری امور
مینیجر

ایڈیٹر غلام نبی
اسسٹنٹ مہر محمد خان

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ نامہ نیر
رمضان المبارک
مسٹر گاندھی کیسے خدا
عدم تعاون کے ہیرو
مولوی عطاء اللہ اور
خطبہ جمعہ (اتحاد کے
جہلم میں غیر مبائعین کی
استہاریات ۹
ہندوستان کی خبریں
غیر ممالک " " ۱۲

جلد ۸ | مطابق ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | پنجشنبہ | مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

کئی روز سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حضور کی توجہ عالی آجکل بیرونی ممالک کی تبلیغ کی طرف ہے۔ اور حضور جماعت کے نوجوانوں میں سادگی جفاکشی اور رضاکاری کی روح پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت ام المومنین کے کان اور داڑھ میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ احباب توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے۔

مبلغین کلاس جس میں قریباً تمام مولوی فاضل پاس اور فارغ التحصیل نوجوان ہیں۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کے زیر تربیت اپنے کورس کو جلد جلد پورا کر رہی ہے۔

[illegible] کے قریب کسی قدر انتظار ہوا۔

نامہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

(نوشتہ از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

معزز روسا سے ملاقات

مبلغ اسلام کی آمد پر خوشی کا اظہار

سیرالیون سے سالٹ پانڈ

۲۱ فروری کو ۵ بجے شام روانہ ہو کر جہاز برولو ۲۸ فروری کو ۴ بجے شام سالٹ پانڈ پہنچا۔ راستہ میں نصف کے قریب مانرو ویا پایہ تخت لائبیریا کے پانیوں میں لنگر انداز ہوا۔ لائبیریا آزاد شدہ حبشی غلامان امریکہ کی جمہوری ریاست ہے۔ میری خواہش تھی کہ یہاں اتروں۔ اور پریذیڈنٹ اور ارکین جمہوریت کو پیغام حق دوں۔ مگر کپتان جہاز برولو نے کہا کہ وقت نہیں۔ اسلئے کنارہ پر نہ جا سکا۔ مانرو ویا کے بعد [illegible] ۲ روز جہاز بندر سکنڈی میں ٹھہرا رہا۔ احمدی مسلمان تختہ جہاز پر ملاقات کے لئے آئے۔ ان کو تبلیغ کی اور مسیح موعود کی آمد سے آگاہ کیا۔ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے زمانہ کو پہچاننے کی نعمت کی ان کی خواہش تھی کہ میں ان کے ہاں ٹھہروں۔ مگر حالات نے اجازت نہ دی۔ تختہ جہاز پر چونکہ میں اول درجہ میں تھا۔ اسلئے فرسٹ کلاس کے معزز مسافروں کو تبلیغ کا خوب موقع ملا۔ اور نوجوان افسران جہاز

رمضان المبارک میں درس قرآن

احباب کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اب کے بھی رمضان المبارک میں جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ قرآن کریم کا درس دیا کریں گے اور کوشش کریں گے کہ سارا قرآن کریم رمضان میں ختم کر دیا جائے۔ بیرونجات سے جو صاحب اس نعمت سے مستفید ہونا چاہیں تشریف لے آئیں۔

بود سالٹپانڈ جا بر زور تبلیغ ہے۔ ایک نوجوان انگریز کیپٹن کا آرکو بہت اچھا اثر ہے کر گیا ہے۔ عزیز بانو کو احمدی بارن نہ صرف خود اسلام لائے ہیں۔ بلکہ وہ دوسرے افسران جہاز کو بھی تبلیغ کرتے ہیں اور کتب اور احکام اسلام سیکھنے میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں الحمدللہ۔

بیروتو کو الوداع جہاز بیروتو کو ۵ بجے شام ۱۷ مارچ کو اور کشتی پر جو کنارہ پر مجھے لینے آئی تھی۔ سوار ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جہاز سے اترتے وقت میں اجنبی نہ تھا۔ عزیز بارنسٹ جو افسر ثانی جہاز بیروتو تازہ نو مسلم کی حیثیت سے افسران جہاز کی صف میں رومال ہلانے والوں میں نمایاں امتیاز رکھتی تھی۔ یہ نوجوان برابر ایک تختے سے دوسرے تختہ پر دوڑ کر اسلئے آتا رہا کہ مجھے آخری وقت تک دیکھے۔ مجھ سے چند بیعت فارم اس لئے لئے کہ اور لوگوں سے بھی تبلیغ دستخط کرا سکے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر اور نیک ارادوں میں برکت [illegible] سے رومال ہلا کر آخری سلام کر رہے تھے۔ اس جہاز پر کپتان اور افسران جہاز نے جو احترام سلوک کیا۔ وہ سالٹ پانڈ اترتے وقت دل میں تازہ اور محرک دعا تھا اللہ تعالیٰ ان سعید انگریزوں کو نور اسلام سے منور کرے آمین

میزبان اور کمشنر پولیس قصبہ میں میری آمد کی پورے طور پر اطلاع نہ تھی تاہم مسٹر پینڈرو میرا میزبان ساحل بحر پر موجود تھا۔ کشتی بھنور کے قریب اسوقت پہاڑ کی مانند چھتیں۔ ان کو دیکھ کر خوف آتا تھا آخر صحیح سلامت کنارہ پر اترا۔ میزبان سے ملاقات کی اور الحمدللہ کہا۔

ساحل پر سلام کرنے والوں میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس تھے۔ جنہوں نے کمشنر صاحب پولیس کا سلام دیا اور کہا کہ وہ قریب ہی دفتر میں آپ کا انتظار کرتے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ یہ انگریز نوجوان افسر سیدھا! کمشنر [illegible] سلام کے بعد میں نے اپنے کاغذات پاسپورٹ۔ صاحبزادہ [illegible] احمد صاحب۔ کا خط اور لندن مشن کی رپورٹ اور اپنا کارڈ دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات بتائیں۔ لوا کے مشن کی فوری حفاظت و اشاعت اسلام ظاہر کی۔ کمشنر صاحب سے سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ الحمدللہ۔

سالٹ پانڈ یہ قصبہ گولڈ کوسٹ کے وسطی ضلع کا صدر ہے۔ آبادی قریباً ۷۰۰۰ ہے۔ اصل باشندے سب عیسائی ہیں۔ مسلمان نائیجریں اور کالا لوگ ہیں۔ نائیجریا کے نائیجیرین مسلمانوں میں دو تین احمدی نوجوان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی دو مسجدیں ہیں۔ اس قصبہ میں تین مشن ہیں۔ کیتھولک۔ ویزلین۔ جس کا مشن پہلے دونوں فرقوں کے گرجا اور مدرسہ الگ الگ ہیں۔ فرقہ سوم کے چند ممبر ایک مکان میں مل کر عبادت کرتے ہیں۔ تمام علاقہ عیسائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمان خال خال ہیں یہاں کنوؤں کا پانی میسر نہیں۔ تالاب ہے۔ دودھ مکھن شکر روغن چاول تمام اشیائے خوردنی و پوشیدنی ولایت سے آتی ہیں۔ ضلع میں تجارت کا مرکز ہے پام آئل۔ ربڑ۔ جنگل کا چمڑا یہاں سے باہر بھیجا جاتا ہے گھوڑے یا بار برداری کے جانور دکھائی نہیں دیتے۔ صرف چھوٹی سی بکریاں ملتی ہیں۔ اخراجات لندن سے زیادہ ہیں۔ کوئی سیر گاہ یا تفریح کا مقام نہیں۔ اسلام کی تبلیغ کرنے اور ایمان کی پاک شراب سے مخمور ہو کر وقت گذارنے کا خوب موقع ہے۔ روزانہ کونین اور جلاب اور دوائی کھانا ضروری ہے۔

امیر فینٹی اس علاقہ میں اصل باشندے جو فینٹی کہلاتے ہیں۔ قریب تین ہزار مسلمان ہیں جو قریب و جوار سالٹ پانڈ میں بستے ہیں۔ ان کو ہوسا لوگوں سے نفرت ہے۔ اور ہوسا لوگ سوزی ہیں امیر فینٹی کا نام مہدی ہے۔ اس نے ۳۳ سال ہوئے تبلیغ اسلام شروع کی تھی۔ اب بوڑھا ہے۔ اس کی خواہش تھی کہ اسلام کو اپنی قوم میں زیادہ کرے اور کوئی مبلغ بلائے۔ اس لئے اس نے کیپ کوسٹ کے ایک شامی سے جو لیکر لندن مشن میں مفتی صاحب کو خط لکھوایا۔ اور روپیہ بھیجا۔ اب تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مگر ان کے دو سردار اور ایک نقیب خاص میری آمد کی تصدیق کرنے کیلئے آ چکے ہیں۔ اور امیر صاحب خود چند ایک روز میں آنے والے ہیں۔ کیا عجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ امیر مہدی کو حضرت امام مہدی کا حلقہ بگوش بنا دے۔ جو عرصہ سے ان کا منتظر ہے۔

ہوسا اور یوروبا نائیجیریا کی دو قومیں اسلام میں داخل ہیں ہوسا عرب [illegible] ہیں۔ یوروبا حبشی نسل ہیں۔ یہاں کے ہوسا لوگوں کی لڑکیاں صحرائی گیت اس وقت گا رہی ہیں اور ایک لڑکی [illegible] پڑھتی ہے۔ باقی سب [illegible] ہیں صبح و شام بچوں کے لئے آگ جلاتے ہیں۔ اور آگ کی روشنی میں بچے قرآن کریم تلاوت کرتے ہیں۔ ہوسا لوگ قدیم کے مسلمان ہیں۔ کوئی جدید تبدیلی ان کے لئے بدعت ہے۔ تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ان کی مسجد میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ یوروبا لوگ مذہب میں تجارت کا شغل رکھتے ہیں۔ ان کا ایک وفد میری ملاقات کو آیا۔ میری مختصر تقریر کا جواب امیر وفد نے جو دیا۔ اس کا ایک فقرہ یہ تھا۔

"آج تک یہ ہم پر بہت شبہ تھا کہ سفید آدمی مسلمان نہیں۔ الحمدللہ آج White man وائٹ مین مبلغ اسلام ہو کر یہاں آ گیا ہے"

دعا کا محتاج احباب کرام! غریب مسافر سلفین ہے سب سے دور مغربی افریقہ غیر مہذب لوگوں کے درمیان اپنی تنہائی کا احساس کرتا ہوا دعا کا خواستگار ہے۔ خدا کے مسیح علیہ السلام کا رویا میں جمال باعث تسکین اور ایمان سے پیدا ہونے والا اطمینان ثابت ہے۔ عزیز ناظرین! خدا حافظ۔ دعا دعا دعا۔

میرا پتہ مجھے سب دوست خط لکھیں۔ اور سلسلہ کی خبریں بتائیں۔ ہندوستان کی خبریں لکھیں کیونکہ میں اخباری دنیا سے باہر ہوں۔ میرا موجودہ پتہ یہ ہے

C/o Post Master Salt Pond
Gold Coast W. Africa.

درخواست دعا میں خدا کے فضل و کرم سے بیمار ہو گیا ہوا ہوں اور غیر احمدیوں کا میرے برخلاف اپیل کیا ہوا ہے تمام بھائیوں سے التماس ہے کہ میرے واسطے دعا فرمائیں [illegible]

جل جاتا ہے۔ اسوقت اس کی حالت ہوتی ہے وہ خدا کی جلال اور بڑائی کو دیکھ کر تمام جہان سے الگ ہوتا ہے۔ اور اس کے احسانات کو دیکھ کر اللہ اکبر پکار اٹھتا ہے اور اسوقت زبان سے کہتا ہے۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ کہ میں اپنی تمام تر توجہ کو اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا خالص اسی کے لئے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یہاں انسان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا کی عظمت کے آگے تمام جہان کی عظمت کو بھول جاتا ہے۔ اور سب جہان کے تعلقات سے دست بردار ہوتا ہے

پھر وہ دربار میں چلا جاتا ہے یا مومن کو معراج حاصل ہوتا ہے۔ اور صلوٰۃ مومن کا معراج ہے۔ پھر وہ خدا کے حضور میں عرض معروض کرنے لگتا ہے۔ اور معراج انبیاء کا بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ ان کو دربار الٰہی میں خاص خاص معروضات پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خدا کی ثنا و حمد شروع کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین سب تعریفیں اس ذات واحد کیلئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پھر الرحمٰن الرحیم۔ وہ رب بے مانگے دیتا اور مانگنے پر اچھے سے اچھے بدلے عنایت کرتا ہے۔ اور پھر وہ کہتا ہے۔ مالک یوم الدین کہ وہ رحم ہی رحم نہیں۔ بلکہ شرارتوں کے بدلے میں سزا و عتاب بھی دے سکتا ہے۔

یہاں تک تو اس کی تعریف اور حمد تھی۔ پہلے اسکی عظمت کا اقرار دنیا سے بے تعلقی تھی پھر اسکی تعریف ہوئی مگر صیغہ غائب میں۔ آگے پھر عرض شروع ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسکو دیکھتے ہو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو کم از کم اس طرح کہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔ اس کے مطابق گویا انسان خدا کے سامنے ہوتا ہے۔ اور رو در رو عرض کرتا ہے کہ ایاک نعبد اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اسوقت وہ اپنی کو تمام جہاں کی حالت کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے کو کل زمین اشیاء میں سے سمجھتا ہے۔ پھر خدا کی عبادت کا اقرار کرتا اور اس سے استعانت چاہتا ہے۔

پھر اس مقام سے آگے قدم رکھتا ہے اور مانگنا شروع کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ اے خدا ہمیں ہمارے تمام اعلیٰ مقاصد میں کامیاب کر اور تمام بھلائیوں سے حصہ وافر دے۔ وہ بھلائیاں جو تو نے پہلے کسی اپنے پاک گروہ کو دی ہیں۔

اگر ہم آگے رکوع اور سجدے اور التحیات اور سلام تک کی حالت اور عبارت پر غور کریں تو یہی حالت نظر آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔

جو شخص اس طرح کی نماز پڑھے وہ کبھی بدی اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھر وہ ایک مُردہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے قبضہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے نئی زندگی پاتا ہے۔ جو شیطان کے تصرف سے باہر ہوتی ہے اور یہی حالت اس کے معراج کی ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا معراج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو بلاتا ہے۔ اور ان کی معروضات کو سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے ایسا ہی مومن کا معراج نماز ہے اس میں جو معروضات انسان کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ سنتا اور قبول فرماتا ہے

حدیث قدسی حدیث قدسی میں آتا ہے کہ بندہ جب الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کہتا ہے۔ تو اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حمدنی عبدی۔ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا بینی و بین عبدی پھر یہ حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ کبھی بادشاہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ مانگو جو چاہتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ جب انسان کہتا ہے۔ ایاک نستعین اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولعبدی ما سئل میرے بندے کیلئے ہے جو وہ مانگتا ہے۔ ایسی نماز ہے۔ جس کے لئے کہا گیا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

نماز میں ذکر الٰہی دوسری بات نماز میں یہ ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولذکر اللہ اکبر۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد آ جاتی ہے۔

دُعا اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق دے جیسی کہ نبیوں اور پیاروں نے پڑھی۔ اور اس سے وہ مقصد حاصل ہو۔ جو نماز سے اصل مقصد ہے۔ ہماری نماز محض ٹکریں نہ ہوں۔ بلکہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصل کے مطابق ہر قسم کی بدی اور ناپسندیدہ بات سے روکنے والی ہو۔ اور خدا کی یاد ہمیں اس سے حاصل ہو۔ آمین ٭

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے متعلق کچھ

موضع گھٹیالیاں کے مباحثہ میں مولوی ابراہیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر علیحدہ علیحدہ بحث کرنے پر زور دیتے ہوئے یہ بات بھی کہ چلو ہم عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے کے مسئلہ میں جھوٹے ہی سہی پھر جب اس سے یہ کہہ دینے کو کہا گیا تو ٹال گیا۔ گویا اس طرح سے اس نے ایک جھوٹ تو ضرور ہی بولا۔

(۲) ایک اور بات جو اس کے منہ سے جوش میں نکل گئی وہ یہ تھی۔ کہ حضرت رسول کریمؐ کا رفع الی اللہ نہیں ہوا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ اس پر سب کے سب حیران رہ گئے۔ حافظ جمال احمد صاحب نے کہا قسم کھا کر کہو تو اس نے کہدیا کہ ایمان سے کہتا ہوں یہ ہماری مزید حیرانی کا سبب ہوا اور اسی حیرانی میں جب حافظ صاحب ایک لمحہ کیلئے خاموش ہو گئے تو بیہودوں کا یہ گروہ ہنس پڑا جب حافظ صاحب نے کہا کہ کیا رسول کریم کی وہ دُعا یعنی ورفعنی جو ہر روز مانگتے تھے پوری نہیں ہوئی تو اس پر وہ سخت گھبرایا اور ناچار اسکو ماننا پڑا کہ وہ قبول ہوئی۔

(۳) بیہودے بیہودوں کیطرح جب کئی بار لوگوں نے تالیاں بجائیں اور اس پر مولوی ابراہیم کو متوجہ کیا گیا تو اس نے اپنے بجانے والوں کو ان کے منہ پر جاہل لوگ کہا۔

(۴) مولویصاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے ۱۹۲۰ء کے جلسہ کے دوران تقریر میں کہا تھا کہ جب قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ سے نکل جائیگا تو اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ لیکن اب اتحادی مدت سے قابض ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں اترے کیا وجہ؟ ایک دعا بھی مولویصاحب کی تھی کہ خداوند مجھے (مولوی ابراہیم) اسوقت زندہ نہ رکھنا۔ جب قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ سے نکلے۔ مگر یہ بھی قبول نہ ہوئی۔ خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل احمدی، سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی ٭

جہلم میں غیر مبایعین کا جلسہ

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۳ء میں جہلم کے مجلس میں ایک اجتماع عظیم اور حضرت مولانا صدرالدین صاحب کا لیکچر بابو عبدالحق صاحب سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام کی ایک مراسلت چھپی ہے۔ اس سے ہم کو غرض نہیں۔ کہ آیا وہ اجتماع عظیم اور اژدہام کثیر تھا یا معمولی مجمع۔ اور حاضرین پر وجد کا عالم طاری تھا یا کہ لیکچر کے اختتام پر بہت سے غیر احمدیوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کہ مرزا صاحب کا دعوئی نبوت نہ تھا۔ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب کا دعوی نبوت تھا۔ لاہوری پارٹی بھی مانتی رہی ہے۔ مگر غیر احمدیوں سے چندے وصول کرنے کی خاطر کہہ دیتی ہیں کہ دعوئی نبوت نہ تھا۔ بابو عبدالحق صاحب نے جن کی عمر ماشاءاللہ پچاس سال کے لگ بھگ ہے۔ وہ سنت نبوی اور شعائر اسلام کی یہ عزت کہ ہر روز کارخانہ جلٹ کا تیز دھار استرہ اپنے چہرہ صاف کرتا ہے۔ تاکہ ٹھوڑی پر اتنا بال بھی نہ ہو جتنا کہ کرکٹ گراؤنڈ میں گھاس۔ اس نے چونکہ خواہ مخواہ ہمارا ذکر کیا ہے۔ اسلئے مجھے بھی لکھنا پڑا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت پر مولوی صدرالدین صاحب کا لیکچر بابو عبدالحق مذکور نے محض اسلئے رکھا کہ احمدیوں سے خفا غیر احمدیوں کو بھڑکایا جائے۔ اور اشتعال دلایا جائے۔ اور اس بات کا انہیں اس قدر شوق تھا کہ مولوی صدرالدین سے بھی اس نے دریافت نہ کیا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اٹھتے ہی کہا جو ختم نبوت کا مضمون میرے لئے رکھا گیا ہے۔ اگر مجھ سے دریافت کیا جاتا تو میں ہرگز اس پر لیکچر نہ دیتا۔ اب چونکہ مضمون رکھا جا چکا ہے۔ اور مشتہر بھی ہو چکا ہے اسواسطے میں اسکو نباہوں گا۔

اس مضمون کے متعلق مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں جو حقائق بیان کئے۔ انپر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مولوی صاحب نے کہا۔ رسول کریم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اس کے ثبوت میں آیۃ خاتم النبیین پیش کی۔ لیکن اس آیت سے نفی نبوت کا استدلال غلط تھا۔ کیونکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت سے یہ مطلب نہیں سمجھتے تھے کہ میں نبیوں کو ختم کرنے آیا ہوں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آیۃ خاتم النبیین کے نزول کے قریب پانچ برس بعد حضور کے ہاں ایک صاحبزادہ پیدا ہوا۔ جس کا نام حضور نے ابراہیم رکھا۔ جو پیدائش سے کچھ عرصہ بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ رسول کریم نے اس کا جنازہ پڑھتے وقت فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا یعنے اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اب اگر آیت خاتم النبیین کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ نبیوں کو بند کرنیوالے ہیں۔ تو کیا وجہ کہ آپ باوجود آیت کی موجودگی کے فرماتے ہیں۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ پس رسول کریم کا یہ فرمانا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا اس صریح ہے۔ اس بات پر کہ رسول کریم ؐ کے نزدیک آیۃ خاتم النبیین کسی نبی کے آنے کی مانع نہیں۔

دوسری بات مولوی صاحب نے یہ کہی کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ رسول کریم ؐ کے بعد کسی نبی کی آمد میں روک ہے۔ کیونکہ دین کامل ہو گیا۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ استدلال بھی غلط تھا۔ کیونکہ اس میں نبی کا تو ذکر ہی نہیں۔ بلکہ اس میں تو صرف اسلام کے کامل ہونے کا ذکر ہے۔ اگر قرآن مجید نے یہ بتایا ہوتا۔ کہ نبی اسلئے آتے ہیں۔ کہ نیا دین لادیں۔ تب بے شک اس آیۃ سے استدلال ہو سکتا تھا۔ کہ چونکہ نبی آتے ہی اسلئے ہیں کہ نیا دین لادیں۔ اور آیۃ اکملت لکم دینکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب نئے دین کے آنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اسلئے معلوم ہوا کہ اب کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔ لیکن قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ نبی کی غرض دین جدید کا لانا ہے۔ اور جب قرآن کے نزدیک نئے دین کا لانا نبی کی بعثت کے لئے ضروری نہیں تو اسلامی دین کا کامل ہونا کسی نبی کی آمد کے امکان کو باطل نہیں کرتا۔

تیسری بات مولوی صاحب نے یہ پیش کی کہ لا نبی بعدی میں رسول کریم ؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر مولوی صاحب کا اس حدیث کو نفی نبوت میں پیش کرنا بھی غلط تھا۔ کیونکہ ساری حدیث سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم جب جنگ تبوک پر تشریف لے گئے تو حضرت علی کو مدینہ کا حاکم مقرر کر گئے۔ حضرت علی نے کہا کیا حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا کہ میرا تجھے اس جگہ چھوڑنا اسی طرح ہے جس طرح موسیٰ کا ہارون کو۔ ہاں ہارون موسیٰ کے بعد ان کی جماعت میں نبی تھا۔ مگر میری غیر حاضری میں نبوت نہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ یہاں پر بعدی سے مراد وفات کے بعد نہیں بلکہ بعدی سے مراد غیر حاضری ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تین دلائل ختم نبوت پیش کئے تھے جن کی بابت لکھا جاتا ہے کہ مولانا نے ایسے عالمانہ اور محققانہ نکات بیان فرمائے۔ کہ سامعین سکتے کی حالت میں تھے۔ مولانا کے لیکچر کا بہت سا حصہ ترکوں کی تعریف وغیرہ میں خرچ ہوا تھا۔ جس کے اس جگہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم کو صرف مسئلہ ختم نبوت سے غرض ہے جس کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔

کیا بابو عبدالحق صاحب بتلائینگے۔ کہ اگر مولوی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر ایسی روشنی ڈالی تھی کہ ہر مخالف اور موافق کے منہ سے بے اختیار مرحبا اور جزاک اللہ نکلتا تھا۔ تو پھر آپ کو کس بات کا ڈر تھا کہ میرزا احسن بیگ صاحب سیکرٹری احمدیہ کے بار بار تکرار اور اصرار پر احمدیوں کو وقت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے تو بہت دفعہ کہا تھا کہ ختم نبوت بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اگر فریقین یکے بعد دیگرے اسپر روشنی ڈالیں گے تو اس سے سامعین کو فائدہ ہوگا۔ اور وہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکینگے۔ مگر آپ انکار پر ہی اڑے رہے۔ اور ہمارے دلائل سننے کی تاب نہ لاسکے۔

خاکسار شاہ عالم احمدی از جہلم

عفو گناہ کے متعلق مسیح موعود کا ارشاد

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں ۔

الفضل کی ماہوار رپورٹ

ماہ اپریل میں ۴۴ خریدار الفضل کے گھٹے ہیں اور گھٹنے کی وجہ وی پی کی واپسی ہے۔ احباب جو نئے نام الفضل جاری کرا چکے ہیں۔ وہ باوجود الفضل کی قدر سمجھنے کے بعض تنگدستی یا بے احتیاطی سے وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اخبار بند ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح یہ اخبار جسکے خریدار اس تعداد سے کم ہیں جو برداشت اخراجات ماہواری کے لئے کم از کم ہونی چاہیئے۔ تاہم میں ان احباب کا مشکور ہوں۔ جو الفضل کی خریداری بڑھانے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) چوہدری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ ایک خریدار (۲) جناب سراج الدین صاحب فیروزپور ۱ خریدار (۳) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد ضلع گوجرانوالہ ۱ خریدار (۴) سید عبدالرحیم صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر ۱ خریدار۔ (۵) مولوی شیر علی صاحب قادیان ۱ خریدار (۶) حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری سیلنگ ۲ خریدار (۷) مسٹر فضل کریم صاحب علی گڑھ ۱ خریدار (۸) جناب [illegible] صاحب [illegible] ۱ خریدار (۹) منشی عبدالخالق صاحب گوجرانوالہ [illegible] ۱ خریدار (۱۰) منشی محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازی خان ۱ خریدار (۱۱) خان بہادر عبدالحق خان صاحب پیلی بھیت ۱ خریدار

غریب فنڈ

۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء کے الفضل میں جو حساب شائع ہوا تھا اسکی میزان مبلغ [illegible] روپیہ ہے اسکے بعد یہ رقوم موصول ہوئیں۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب عہ میاں عزیز احمد صاحب ڈیرہ غازیخان عہ میاں ثناء اللہ صاحب لکھنؤ منشی محمد ابراہیم صاحب کلرک تعلیم و تربیت عہ میاں محمد اکبر صاحب پشاور۔ کل میزان [illegible]

تقریباً تمام روپیہ غیر مستطیع اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے میں خرچ کر دیا ہے۔ جنکے نام رجسٹر غریب فنڈ میں درج ہیں اب احباب کو توجہ فرمانی چاہیئے۔ خوشی کی تقاریب [illegible]

[illegible] کامیابی ترقی تنخواہ وغیرہ پر غریب اور غیر مستطیع بھائیوں کو یاد فرمایا کریں اس سے تبلیغ و اشاعت میں بڑی مدد ملتی ہے [illegible]
مینیجر الفضل

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں ہیں گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے کسی قسم کی جیلی کا جھنجھٹ نہیں ہے نہایت آسانی سے [illegible] اشتہار بھی چھاپنے کا کام کر سکتا ہے [illegible] تمام [illegible] حضرات کو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنے کیلئے یہ پریس بہت آرام دہ مفید ہے۔ مدارس اور پرائیویٹ چلانے والی انجمنوں اور تبلیغ کرنے کے شائقین کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس ضرور اپنے پاس رکھیں۔ اور ہر ہفتہ وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز [illegible] امپیریل سائز [illegible] فلسکیپ [illegible] سیاہی فی شیشی [illegible]

محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

عجائبات کا گھر

عجیب چاول نمبر ۱ ایک چاول پر سورہ قل ہو اللہ باریک حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے قیمت [illegible] فی چاول نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲/

عجیب چاول نمبر ۲۔ اسپر صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا ہے قیمت [illegible] فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو [illegible]

عجیب انگوٹھی۔ فن فوٹوگرافی کا بہترین نمونہ۔ اس میں ایک بہت ہی ذرا سا شیشہ لگا ہوا ہے۔ جس کو ایک آنکھ بند کر کے دیکھیں تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں قیمت [illegible] فی انگوٹھی

مرغیوں سے زیادہ انڈے لینے کی ایک نہایت ہی آسان ترکیب صرف [illegible] کے ٹکٹ بھیجکر ہم سے دریافت کریں۔

نوٹ:۔ کوئی چیز اشتہار کے مطابق نہ ہو تو واپس کر دیں محصول بذمہ خریدار

پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

انجینیرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۹ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جسمیں اسی سال اسی طلباء داخل ہو گئے دوسرے سال تعداد طلباء ۱۲۵ ہو گئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولی گئی ہے جسمیں اسوقت ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجنیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سرویئنگ اور رائٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

المشتہر سید احمد حسن منیجر [illegible] انجنیر پرنسپل

فہرست گھڑی

رمضان المبارک میں عموماً گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن دوستوں کو گھڑی منگانا ہو صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اس کے مطابق جو گھڑی چاہیں ہم سے منگوا لیں۔ اگر بہت جلدی ہو تو قیمت کی تعیین فرمادیں انشاء اللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیجدی جائیگی۔

المشتہر:۔ ایچ سخاوت علی احمدی واچ سیلر [illegible] بازار شاہجہانپور

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈماسٹر کے نام معہ نقول سندات آنی چاہئیں۔

افسر ہائی سکول قادیان

خوشخبری

تحفہ ہائے کشمیر

جملہ تاجران و حکیم و عطار
صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ
ہر قسم کی اشیاء کشمیر ہم سے حسب فرمائش منگوا سکتے ہیں

(۱) چند ادویات و جڑی بوٹیوں کی فہرست:۔ [illegible] اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ جدوار۔ ممیرا۔ [illegible] خطائی۔ زعفران اصلی۔ موسیائی مست۔ سلاجیت اصلی۔ کستوری اصلی۔ زیرہ سیاہ۔ [illegible] چینی۔ چائے خطائی۔ گاؤ زبان۔ افسنتین۔ گل نیلوفر۔ افتیمون۔ بید خشک۔ بید سفید۔ خرفہ۔ بابونہ۔ عنب الثعلب۔ بادرنجبویہ۔ [illegible]۔ اجوائن۔ گل لالہ۔ سوسن۔ ابریشم۔ خطمی۔ خبازی۔ عناب۔ تخم کونچ۔ دیودار۔ پودینہ پہاڑی۔ [illegible]۔ زرد آلو۔ [illegible]۔ [illegible] تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ خیارین۔ تخم ریحان۔ پیاز کشمیری۔ [illegible]۔ [illegible]۔ سنگھاڑہ۔ کھمبیاں۔ اخروٹ۔ بادام۔ گری خوبانی وغیرہ ہر قسم کی ادویات و جڑی بوٹی۔

(۲) ہر قسم ریشمی۔ اونی و پشمینہ کا مال:۔ میز پوش و پلنگ پوش۔ ریشمی کامدار وغیرہ وغیرہ دھسے۔ [illegible] مردانہ و زنانہ کامدار۔ سادہ۔ نمدے کامدار و سادہ۔ لوئیاں۔ پٹو۔ چار خانہ۔ دھاریدار وغیرہ۔ ہر قسم کا اونی مال کشمیری۔

(۳) سوٹ کیس چرمی۔ بیگ چرمی اعلےٰ قسم۔

(۴) جانوروں کے چمڑے مثلاً چمڑا لومڑی۔ چمڑا [illegible] لداخی۔ چمڑا۔ ریچھ وغیرہ۔

(۵) اخروٹ کی لکڑی پر دستکاری کے منقش سامان۔ [illegible] میز۔ شمعدان۔ [illegible] رحل وغیرہ۔

(۶) پیپر ماشی یعنی کشمیر کا سامان اعلیٰ قسم مثلاً [illegible] فوٹو فریم۔ شمعدان۔ قلمدان۔ جیولری بکس۔ رحل وغیرہ۔

(نوٹ) آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم بھیجنی ضروری ہے۔

محمد اسمٰعیل احمدی "احمدیہ سپلائنگ ایجنسی"
سرینگر کشمیر

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین [illegible] صاحب رئیس شاہ آباد کا ہے جنہوں نے بیس سال تجربہ کیا ہے۔ جو مرض سل میں بھی [illegible] مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانسی خشک اور جسم کو بڑھاتا ہے علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے بوقت تنگی جس کے صدہا شاہد موجود ہیں اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] [illegible]۔

المشتہر۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

عشق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجز نما خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے صحت کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ [illegible] سے سبقت لیگیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے جو صاحب خود بنانا چاہیں [illegible] ٹکٹ روانہ فرماویں اس کا نام ہم نے دو روپے بہار رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی [illegible] روپے۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں [illegible] سے قواعد تجارت طلب فرماویں۔ حکیم حسین علی صاحب احمدی ناظر صدر فرنیچر [illegible] اس کے علاوہ ہر قسم کا مال میز کرسی مسہری وغیرہ ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا جو اصحاب فرمائش کریں روانہ ہوگا۔ تاجروں کے واسطے بہ رعایت بالکفایت روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کے نام بلٹی وی پی روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے پیشگی روپیہ آنے پر۔ اس کی شاخیں۔ بالفعل قادیان۔ پشاور۔ بریلی۔ منصوری قائم ہوئی ہیں۔ [illegible] میرٹھ رہیگا۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف تو آپ نے بہت سے اور ہر قسم کے دیکھے ہونگے مگر [illegible] یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورقوں پر نہایت صفائی سے لکھا ہوا ہے۔ پھر خوبی یہ کہ باوجود باریک لکھا ہونے کے ہر لفظ صاف طور پر بغیر عینک کے بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے۔ [illegible]

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں۔

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس یعنی ہلکا چلنے والا اور بیلنے وغیرہ ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے [illegible] فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں [illegible]

خاکسار سید عزیز الرحمٰن [illegible] قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۵ - مئی سنہ ۱۹۲۱ء

رمضان المبارک

قبولیت دُعا کے ایام

وہ برکتوں اور سعادتوں کے دن جن کی شان میں خود خلاق زمین و زمان نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ ع ۲۳)

آ پہنچے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے یہ مہینہ پایا اور مبارک ہیں وہ جو ان ایام میں الٰہی رضامندی کے حصول کے لئے اپنی تمام جائز احتیاجات سے بھی دست بردار ہو جائینگے۔ اور اس گرمی کی شدت کے زمانہ میں بھوک اور پیاس کی سختیوں کو محض للہ برداشت کرینگے۔

یہ ماہ مبارک اپنے اندر بڑی بڑی فضیلتیں اور برکتیں رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں نہ ضرورت ہے نہ وقت۔ ہاں اس کی ایک ہی فضیلت جو ہزاروں پر بھاری اور اپنی شان میں خاص بلکہ اخص ہے یہ ہے کہ اس ماہ مبارک کو قبولیت دُعا سے خاص تعلق ہے یہی وہ ماہ مبارک ہے۔ جس کے ذکر کے دوران میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام میں اپنے مجیب الدعا ہونے کا یہ شان خاص اعلان فرماتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو دعوت دیتا ہے۔ کہ آؤ میرا دروازۂ فیض کھلا ہے اپنے دامنہائے مراد کو انوار و انعامات الٰہیہ سے پُر کرلو۔

پس اللہ تعالیٰ نے تو اس شان سے اعلان فرما دیا ہے لیکن جو اس پر بھی اس سے نہ مانگے۔ اس کے بدقسمت قطعی ہونے میں شائبہ و شک نہیں۔ اور جو شخص اس اعلان باری کے ہوتے ہوئے پھر دعا سے استغنا ظاہر کرے۔ گویا وہ اپنے آپ کو عبودیت کے حلقہ سے نکالتا اور عبد اللہ ہونے سے انکار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ رکوع ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جب تجھ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق۔ تو ان کو کہو کہ میں نزدیک ہوں (ثبوت یہ) کہ قبول کرتا ہوں دُعا اس کی جو دعا مانگے۔ پس بندوں کو چاہیئے میرے احکام قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھلائی پائینگے۔

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے جو رمضان المبارک کے ذکر کے دوران میں فرمایا گیا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس مہینہ کو قبولیت دُعا سے خاص تعلق ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ ہر وقت اور ہر زمانہ اور ہر حالت میں اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ لیکن یہ ایام وہ ہیں۔ جن کے متعلق اس کی طرف سے اعلان عام ہے کہ جو بھی عبودیت اختیار کر کے میرے حضور دست سوال دراز کریگا۔ اس کی سنی جائیگی۔ اور اس کے لئے برکات و بہبودی کے سامان کئے جائینگے۔

یہ اعلان تو عام ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانیوالے وہی خاص لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو تجربہ ہے۔ اور جو مادی امور کو اپنی حاجت روائی خدا ہی سے کرائیں۔ دوسرے وہ جنہیں خبر ہی نہیں۔ اور اس نعمت سے کبھی بہرہ اندوز نہیں ہوئے ان کو چونکہ اس عالم سے تعلق اور واسطہ ہی نہیں۔ اس لئے جس طرح وہ ہمیشہ غافل رہتے ہیں۔ اور کبھی خدا کے حضور نہیں گرتے۔ ان ایام کو بھی لہو و لعب اور غفلت و جمود ہی میں کھو دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے قبولیت دُعا کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کیلئے وہی نسخہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود نے رسالہ برکات الدعا میں تجویز فرمایا ہے کہ:۔

از دُعا کن چارۂ آزار انکار دُعا
چوں علاج مے زمے وقت خمار والتہاب

پس جس شخص کو دعا کی استجابت کا انکار ہو اسکو مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق یہی جواب دینگے کہ اس آزار انکار دُعا کا علاج یہی ہے کہ دُعا کرو۔ دُعا کرو پھر دعا کرو۔ اور کرتے رہو۔ آخر استجابت کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور پھر تم اس آزار انکار دُعا سے شفا پا جاؤگے۔

لیکن ہم تو وہ لوگ نہیں جو دُعا کے اثرات سے منکر ہوں۔ بلکہ ہم تو وہ ہیں۔ کہ جن کے امام و مقتدا کو استجابت دُعا کا معجزہ عطا ہوا تھا پھر ہم کس طرح ان ایام خاص کو غفلت میں گذار سکتے ہیں۔ اسکا تو وہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ یہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے محض اس ارشاد خداوندی کی تعمیل میں ہے کہ:۔

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین (سورۃ الذاریات ع ۳)

یاد دلاؤ کہ یاد دلانا مومنوں کے لئے نفع مند ہے۔ پس میں احباب کرام کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس وقت کتنی مہمات دینی ہمیں درپیش ہیں اور ہمارے راستہ میں کیا کیا مشکلات ہیں۔ جن کے حل کرنے کے لئے ہمیں اس مبارک مہینہ میں خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اول تو یہ کہ ہمارے سلسلہ کا مرکز اعظم یعنی حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے۔ قریباً تین ہفتہ سے روزانہ بخار ہو جاتا رہا۔ پہلے چند روز تو حضور کو نزلہ سے سخت تکلیف رہی تھی۔ گلے اور ناک سے خون آتا رہا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے خون آنا تو بند ہو گیا ہے۔ لیکن بخار کی شکایت ابھی باقی ہے۔ گو پہلے کی نسبت کم ہے۔

حضور کو دین کے لئے جس قدر فکر ہے۔ اور قیام دین کے لئے حضور جس قدر محنت و مشقت برداشت کئے ہوئے ہیں۔ اور ان نازک ترین ایام میں خدمت دین کا جس قدر بار آپ پر ہے۔ اس کے ایک قلیل حصہ کو بھی مدنظر رکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور کو خاص الٰہی قوت اور طاقت بخشی ہے۔ ورنہ انسانی قویٰ اس قدر بوجھ کو اٹھانے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کی طبیعت علیل اور ناساز رہتی ہے۔ اس کے متعلق ہمارا سب سے پہلا اور سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس مبارک ماہ میں نہایت الحاح و خضوع و خشوع سے دعائیں کریں۔ کہ مولا پاک اس وجود باجود کو تمام

قسم کی بدنی تکلیفوں اور عوارض سے شفاء کامل بخشے تاکہ اس کا یہ بندہ اس کے دین کی خدمت اور زیادہ جوش سے کر سکے۔ اے خدا تو اپنے دین پاک کی خدمت کے تصدق میں اپنے بندے کو صحت دے تاکہ وہ اپنی صحت کو تیرے ہی دین کی بیماریوں کے دور کرنے میں صرف کرے۔

دوستو یہ معمولی دعا نہیں یہ معمولی کام نہیں۔ اسلئے اس مبارک مہینہ میں اپنے امام کی صحت کے لئے دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ تاکہ خدا اسکو صحت دے۔ اور اپنے دین کو قوت بخشے۔ کہ دین ہی کے غم نے ان کی صحت کو شکستہ بنا رکھا ہے۔

دوسرا کام ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سپرد کیا گیا ہے وہ تبلیغ دین ہے۔ اور یہ خدائی امانت ہمیں اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ودیعت ہوئی ہے۔ اور ہم سے توقع کی گئی ہے۔ کہ ہم اس امانت خداوندی کو ساری دنیا میں پہنچا دینگے ہم نے اس امانت کا امین بنتے ہوئے عہد کیا ہے کہ اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دینگے۔ اور یہ عہد کرتے وقت ہم نے ان تمام دقتوں کا بھی اندازہ کیا تھا۔ جو ہمیں اس راہ میں پیش آنے والی تھیں۔ اور ہم نے اقرار کیا تھا کہ ہم بحالت عسر و یسر اس خدمت کو بجا لائینگے ہم خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم اس کے دین کی بہت کچھ خدمت کر رہے ہیں مگر اپنے [illegible] ابھی تک ہم اس راہ میں شہید اور کشتہ قتل کئے گئے۔ نہ ہم گھروں سے نکالے گئے نہ ہم پر کابل کی عافیت تنگ کی گئی نہ ہم سے دنیا نے اتنی دشمنی کی جتنی پہلی جماعتوں سے ہو چکی ہے نہ ہمارے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے نہ گڑھے کھودے گئے۔ یہ سچ ہے کہ ان تمام باتوں کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمیں ملا۔ لیکن نہ اس قدر جو ہمیں فتح و نصرت کے دروازے تک پہنچا دے۔ مگر یہ سامان ہو رہے ہیں۔ اور دنیا اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ ہمیں پیس ڈالے۔ اور ہمیں صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ اور ہمیں نیست و نابود کر دے۔ اور ہمارے نام کو حرف غلط کی طرح محو کر دے۔ اور دنیا کے فرزند ہم سے نفرت و حقارت و دشمنی و عداوت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں اور ہمارے رشتہ دار ہمارے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہنر ان کو بدترین عیب کی شکل میں دکھلائی دے رہے ہیں۔ پس یہ وہ ایام ہیں کہ ہم ہمہ تن اپنے مولا کی طرف جھک جائیں۔ اور اسکی دہلیز کو چھوڑیں نہیں اور ہمارا سر نہ اٹھے۔ جب تک اس کی نصرت ہمیں دنیا میں سرخرو نہ کرے۔ ان ایام میں یہ خصوصاً دعائیں مانگنی چاہئیں کہ اے خدا ہم تیرے دین کی عزت چاہتے ہیں تجھ سے عزت و غلبہ چاہتے ہیں اپنے نفس کے لئے نہیں۔ پس تو ہم پر رجوع برحمت ہو۔ دنیا اسوقت ضلالت کے انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ اور [illegible] ہماری طرف بڑھ رہی ہیں۔ مگر سانپ اور سانپوں کے بچے ہماری ایڑی ڈسنے کی فکر میں ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اے خدا تو ان زہریلے سانپوں کی گردنیں توڑ دے۔ اور اپنے بندوں کو اپنے نام پر فتح دے تاکہ ہم تیرا نام جسے بھولی ہوئی دنیا [illegible] کے کان میں ڈالدیں۔

اسوقت ہمارے سامنے مشکلات کے پہاڑ ہیں۔ جن کو ہم تفصیل سے افسوس ہے کہ بیان بھی نہیں کر سکتے۔ ان مشکلات کے پہاڑوں کو اپنے رستہ سے ہٹانے کے لئے ہمارے پاس بجز اس کے اور کوئی سامان نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ ہی سے دعا کریں۔ کہ وہ خود اپنے فضل و کرم سے ان پہاڑوں کو ہبا منثورا کرے۔ اور ہمارے لئے میدان کو صاف کرے۔

پھر ہمارا امام ہم میں سے بہت سے ایسے سرفروش چاہتا ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں پھیل جائیں۔ وہ آپ ہی کمائیں۔ اور آپ ہی کھائیں ان کے سر پر کفن ہو اور بغل میں قرآن۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جائیں۔ اور مسیح موعود کی آمد اور دین اسلام کی صداقت کے نعرے لگائیں۔ اور سعید روحوں کو سرچشمہ ہدایت کا پتہ دیں۔ ان کو سوائے اسلام کے نہ عزیز و اقارب کی نہ دوست و دشمن کی نہ مال و دولت کی۔ نہ آرام و آسایش کی۔ نہ [illegible] کی فکر ہو۔ دعا کرو کہ خدا ہم لوگوں کے دلوں میں ایسا ولولہ اور جوش ڈالے کہ ہم دنیا کی تمام قیدوں اور زنجیروں کو توڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی منشاء کے ماتحت اس میدان میں آن کھڑے ہوں۔

پھر اس دعا کی بھی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے کہ ہمارا سلسلہ بہت سی مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے جن مشکلات کو بھی خدا تعالیٰ ہی دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ مالی مشکلات کا سوال بھی اس قسم کا ہولناک سوال ہے۔ کہ بہت سے مفید کام جو دین کے لئے کئے جانے چاہئیں۔ محض مالی پہلو کی مشکلات کے باعث معرض وجود میں نہیں آ سکتے۔

علاوہ ازیں اسلام کے وہ فرزندان رشید جو اپنے اہل و عیال سے بہت دور بیٹھے ہیں۔ اور ہزاروں میل کے فاصلہ پر غیر زمین میں غیر زبان اور غیر لوگوں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں بیٹھے ہیں۔ اور دین کے لئے اپنی تمام قوتوں کو صرف کر رہے ہیں۔ اور آنے والوں کے لئے اپنی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی صحت و عافیت ان کے کام میں برکت پڑنے اور نیک نتائج برآمد ہونے کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو اور ان کی آپ تربیت کرے۔

غرض یہ موٹے موٹے چند مقاصد ہیں۔ جن کے لئے جمہور جماعت احمدیہ کو اس ماہ رمضان میں بالخصوص دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ رمضان ہمارے لئے اور دنیا کے لئے دینی لحاظ سے ترقیات کا موجب ہو۔ مخالفتوں کی آندھیاں بیٹھ جائیں۔ اور دشمنیاں اور دشمن مٹ جائیں۔ اور ان میں سے جو شقی ازلی نہیں۔ ان کو ہدایت نصیب ہو۔

پس اے برادران! میں کہاں تک لکھوں رمضان آ گیا۔ آپ اس کو رائگان نہ جانے دیں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے اور سلسلہ حقہ اور اسلام کی فتح و ظفر کے لئے۔ کیونکہ اگر اسلام سربلند ہو گا تو ہمارے سر فخر سے آسمان تک پہنچ جائینگے۔ اور اگر اسلام کے لئے خدانخواستہ عزت نہیں۔ تو ہم جو اس کے نام لیوا ہیں۔ ہمارے لئے کوئی عزت نہیں۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسلام کو معزز کرے اور خدام اسلام کو سرخرو اور فائز المرام کرے۔

مسٹر گاندھی کیسے خدا کے قائل ہیں

مسٹر گاندھی کے متعلق لالہ لاجپت رائے کے سے شخص نے کہنے کو تو یہاں تک کہدیا کہ ان کو پرماتما کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما یعنی خدا تعالیٰ کی جو قدر و منزلت مسٹر گاندھی کے دل میں ہے وہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

اخبار ایڈووکیٹ آف انڈیا میں مسٹر گاندھی کا ایک پیغام شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"میری دلی خواہش صرف یہ ہے کہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء کا یہ دن ہماری حالت غلامی میں آخری دن ہو۔ لیکن یہ بات میرے اختیار میں نہیں۔ بلکہ یہ خدا کے بھی اختیار میں نہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ پرماتما ہمیں سوراجیہ دیگا۔ جو سوراجیہ خود ضبطی یا اپنے آپ پر حکومت پر مشتمل ہو۔ واقعی اسے خدا بھی نہیں دے سکتا۔ یہ صرف تکالیف برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

(پرتاپ ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا الفاظ مختلف اخباروں میں "خدا بھی سوراجیہ نہیں دے سکتا" کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ "مہاتما جی" پرماتما کو کس قوت و طاقت کا مالک سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر انہیں کس قسم کا ایمان اور یقین ہے۔

معلوم ہوتا ہے "مہاتما جی" خدا کے دینے کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے پر جو چیز حاصل ہو وہ خدا دیتا ہے۔ اور جسے انسان کوشش اور سعی سے حاصل کرے۔ اس میں خدا کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ممکن ہے جس مذہب کے مسٹر گاندھی پیرو ہیں اسکی یہی تعلیم ہو۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کو ایسا ہی درجہ دیا گیا ہو کہ انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ اپنی کوشش سے حاصل کرتا ہے اور خدا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ اور نہ کوئی خدا پرست انسان ایک لمحہ کے لئے اسکو ماننے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ پر یقین اور ایمان رکھنے والا ہر شخص یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اُسے جو قوت یا طاقت حاصل ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اور اس کی ہر محنت اور کوشش کا نتیجہ خدا ہی مرتب کرتا ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو صرف دو لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم میں خدا تعالیٰ کی جو دو صفات (۱) رحمٰن اور (۲) رحیم بیان کی گئی ہیں۔ ان سے یہی بات بتانا مقصود ہے چنانچہ الرحمٰن کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ ہستی جس نے انسان کے ترقی کرنے اور فائدہ اٹھانے کی چیزیں بغیر انسان کی محنت اور کوشش کے پیدا کی ہیں۔ اور الرحیم کے یہ معنے ہیں کہ وہ ہستی جو انسانی کوشش اور محنت کے نتائج مرتب کرتی ہے۔ یعنی انسان جب صفت رحمانیت کے ماتحت حاصل شدہ طاقتوں اور چیزوں کو استعمال کرتا ہے تو خدا تعالےٰ صفت رحیمیت کے ماتحت ان کے نتائج پیدا کرتا ہے۔

اسلام کی یہ تعلیم ایسی اکمل اور اعلیٰ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب اپنی کیا اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کو اپنے مذہبی خیالات اور اعتقادات کی وجہ سے کہنا پڑا۔ کہ ممکن نہیں پرماتما ہمیں سوراجیہ دیگا۔ سوراجیہ صرف تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ حاصل ہوگا۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی مقصد کو پانے کے لئے تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی کچھ بھی قدر ہو۔ اس قسم کے الفاظ منہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کریگا کہ فلاں مقصد صرف تکالیف برداشت کرنے سے حاصل ہوگا۔ خدا کا اس سے کچھ تعلق اور واسطہ نہیں۔ کیونکہ وہ جانتا اور سمجھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اسی وقت وہ تکالیف کو برداشت کر سکیگا۔ جب برداشت کرنے کی طاقت اور ہمت اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ جو ہر ایک۔ خدا پرست انسان کا ہونا چاہیئے اور ہے۔

مسٹر گاندھی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے جہاں خدا کے متعلق ان کے اعتقاد کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کا مذہب خدا کو کیسی ادنیٰ حالت میں پیش کرتا ہے۔ اگر ایسے ہی خدا کی طرف سے ان کو الہام ہوتا ہے۔ تو ضعف الطالب والمطلوب الہام کرنے والے اور الہام پانیوالے کی حقیقت معلوم۔

کیا مسٹر گاندھی کی روحانیت کا ڈنکا بجانیوالے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ان کے مذکورہ بالا خیالات پر غور کرینگے؟

عدم تعاون کے قیدی

وقتاً فوقتاً ان قیدیوں کے متعلق جنہیں گورنمنٹ فتنہ و فساد پھیلانے کے جرم میں باقاعدہ مقدمہ چلا کر قید کی سزائیں دے رہی ہے۔ اخبارات میں اس قسم کی التجائیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے لئے جیل خانہ میں رہائش اور کھانے کا اور کپڑے کا خاص انتظام کیا جائے۔ اور ان کے آرام و آسائش کے تمام اسباب مہیا کئے جائیں۔ حال میں زمیندار نے اس غرض کے لئے اپنے دو پرچوں میں دراصل مسٹر ظفر علی کے لئے جو منٹگمری جیل میں ہیں اور ضمناً دوسروں کے لئے بہت کچھ لکھا ہے اور مسٹر ظفر علی کو ناز و نعم میں پرورش یافتہ قرار دیکر درخواست کی ہے۔ کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔

اسی طرح مولوی عطاء اللہ کے معاملہ میں لکھا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک وہ قیدی جس پر جیل میں بے جا سختی کی جاتی ہو۔ اس قابل ہے کہ حکام بالا کو اس کی تکلیف کے انسداد کی طرف توجہ دلائی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو عدم تعاون کے پیرو بن کر سرکاری حکام سے بات تک کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ اور جو حکام کے کسی سوال کا جواب دینا گوارا نہ کرتے ہوں۔ وہ جیل میں جانا اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوں۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے گورنمنٹ کے سامنے اس قسم کی التجائیں کرنا کہاں تک اصول عدم تعاون کے مطابق ہے۔

اخبار ذوالفقار لاہور ایسے لوگوں کے متعلق اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا ہوا۔ کہ کیوں حضرات نے اب عدم تعاون کو بالائے طاق رکھ کر گورنمنٹ سے اپنی آسائش کے واسطے لجاجت کے ساتھ التجائیں کی ہیں پوچھتا ہے۔ کہ کیا یہ لوگ جو بڑے شان سے جیلخانوں میں جانے کیلئے بیتاب تھے۔ یہ سمجھتے تھے۔ کہ قیدیوں کو گرمیوں میں شملہ کی ٹھنڈی پہاڑیوں پر بھیجا جائیگا۔ اور کسی قسم کی خفت لینے کی بجائے ان کیلئے اسباب عیش و عشرت مہیا کر دیئے جائینگے۔ اگر نہیں۔ تو اب کیوں اس قسم کی التجائیں کی جاتی ہیں۔

مولوی عطاء اللہ اور حضرت موسیٰ کی ہتک

ضمیمہ اخبار "ذوالفقار" لاہور کا خاص نامہ نگار "مولوی عطاء اللہ" کی عدالت کا حکم سنتے وقت کی یہ حالت بیان کرتا ہوا۔ کہ "حکم سن کر عطاء اللہ کا رنگ زرد ہوگیا۔ اور کہا کہ تین سال قید اور تین ماہ؟ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ "ہاں بھائی" لکھتا ہے۔ کہ عطاء اللہ نے ۲۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو بروز جمعہ مسجد خیر الدین مرحوم و رفیع امرتسر میں مسٹر گاندھی مشرک کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر گاندھی کو یہ شخص بالقوہ نبی مانتا ہوا۔ اس کے بعد سزا کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اپنی تقریر میں آخر تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مسٹر گاندھی سے اور انگریزی حکومت کو فرعون سے تشبیہ دیتا ہوا لوگوں کو اشتعال ریز اور نفرت انگیز الفاظ سے برانگیختہ کرتا رہا۔ خدا کو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی یہ ہتک منظور نہ تھی کہ ایک مشرک سے ان کا مقابلہ کیا جاتا اور مسلمانوں کو بد دین رستہ پر چلانے کی کوشش کی جاتی۔ اس واسطے مولوی عطاء اللہ صاحب اپنے کئے کی سزا کو پہنچ گئے ۱۵ اپریل ۱۹۳۱ء

مولوی عطاء اللہ نے جس بیباکی سے مسٹر گاندھی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دے کر گستاخی کی وہ فی الواقع ہر ایک سچے مسلمان کے دل کو دکھانے والی تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ نہ صرف عوام نے بلکہ علماء نے بھی اس کو محسوس نہ کیا۔ جس سے ان کے انبیاء پر ایمان

خطبہ جمعہ

نماز کے اسرار

از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۹ - اپریل ۱۹۳۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اس وقت کسی اور مسئلہ کے بتانے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن خدا ہی اپنی حکمت جانتا ہے۔ کہ جب آج حضرت صاحب نے مجھے خطبہ پڑھانے کیلئے ارشاد فرمایا۔ تو بغیر کسی میرے ارادے کے میرے دل میں گویا القا ہوا۔ کہ میں نماز کے اسرار کے متعلق کچھ بیان کروں۔ اس لئے میں آج نماز ہی کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

نماز کے فوائد

اوّل میں نماز کے لئے اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نماز بہت بڑی عبادت اور جامع عبادت ہے۔ اگر انسان اس کو ادا کرے۔ تو اس کے فوائد عظیم حاصل ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے دو فوائد کھلے کھلے بیان ہوئے ہیں۔ (۱) ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ اِنَّ کو وہاں لاتے ہیں۔ جہاں تاکید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ میں لوگ نماز تو پڑھیں گے۔ مگر ان پر نماز کے وہ اثرات جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ ظاہر نہیں ہونگے اسلئے اس آیت میں فرمایا۔ کہ نماز ضرور ضرور بدکاریوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روک دیتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان پر وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ طبیب دوا بتاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ ممکن ہے عطار نے دوا ہی وہ نہ دی ہو۔ بلکہ غلطی سے دوسری دوا دے دی ہو۔ دوسری یہ بات کہ ممکن ہے طریق استعمال میں غلطی کی ہو۔ تیسرے ممکن ہے۔ کہ طبیب سے غلطی ہوگئی ہو کہ مرض کے متعلق دوا نہ دی ہو۔ بلکہ کوئی اور دوا تجویز کر دی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے غلط طریق بتا دیا۔ نہ یہ کہ کچھ کا کچھ اور دوا یا کچھ۔ ہاں یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ خدا نے جو نسخہ بتایا ہم اس کو اس طریق کے مطابق استعمال نہ کریں۔ کہ جس طرح وہ نسخہ مطلوب ہے۔

لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی نماز بے اثر ہوتی ہے

پس یہ وجہ ہے۔ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کو [illegible] نہیں۔ میں نے بارہا پشاور کے ایک شیخ کا ذکر کیا ہے۔ کہ ایک دفعہ مذکور شاہ مجھ کو اس کے پاس لے گیا۔ اور اس کو کہا۔ کہ یہ سید ہیں۔ اور دو بچے [illegible] ہیں۔ ان کا مقدمہ ہے۔ اور سچا ہے۔ دوسرے گواہ [illegible] نہیں سکتے۔ آپ گواہ [illegible] دیں۔ وہ شیخ تسبیح پڑھ [illegible] اللہ اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔ ذکر کرتے [illegible] کہ [illegible] دو روپے [illegible] نہیں چار روپیہ۔ اور ساتھ ہی ذکر بھی کر رہا ہے [illegible] امتحان کیلئے گئے تھے۔ واپس آگئے۔ تو [illegible] ان لوگوں کی حالت جو ذاکر و شاغل اور نماز خواں ہیں۔ مگر ان کی نماز کا کوئی اثر نہیں۔ طبیب کی بتائی ہوئی دوائی میں غلطی ہوسکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے تجویز کئے ہوئے نسخہ میں غلطی نہیں ہوسکتی۔ نماز ضرور فواحش اور منکرات سے روکتی ہے۔ لیکن اگر پڑھی جائے۔

نماز کی ہر حرکت و عبارت پر حکمت ہے

اسلام روحانی فلسفہ ہے کوئی ڈھکوسلہ نہیں۔ اس کی ہر ایک عبارت جو نماز میں پڑھتے اور ہر ایک حرکت جو نماز میں کرتے ہیں۔ اس میں غور کریں۔ تو ایک خاص بات نظر آتی ہے۔ مثلاً جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو پہلے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اس کی تہ میں یہ بات ہے۔ کہ مثلاً جب کوئی شاگرد استاد کے پاس جاتا ہے۔ یا کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اس وقت اس پر ایک حالت رعب طاری ہو جاتی ہے۔ یا وہ مرہون احسان ہوتا ہے۔ تو اس وقت جذبات احسانمندی اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان خدا کے دربار

ہندوستان کی خبریں

ہڑتال کی جبریہ کوشش ڈپٹی مجسٹریٹ پالاکوٹ نے زیر دفعہ ۷۔ اعید نگر ضلع کے چند اشخاص کو تنبیہ کی ہے۔ جنہوں نے بعض دوکانداروں کو جو پبلک کی ضروریات زندگی فروخت کر رہے تھے فروخت کرنے سے باز رکھا تھا۔ اس قسم کا ایک نوٹس بہاولپور میں بھی جاری کیا گیا ہے۔ وہاں کچھ خریداروں کی مزاحمت کی گئی تھی۔

تشکرانہ انگلینڈ اور جذبات صبر کی ضبطی گورنمنٹ ممالک متوسط نے بحق ملک معظم تمام منقولہ رسائل تشکرانہ انگلینڈ اور جذبات صبر مصنفہ سید ابو صبیح بہاری و لاسید احمد حسین شاہجہانپوری مطبوعہ نشاط پریس بہار شریف ضبط شدہ قرار دئے ہیں۔

غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی ناگپور ۲۸ اپریل۔ ۲۸ مارچ کو ناگپور میں مجمع پر جو گولی چلائی گئی تھی۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اس کے صدر مسٹر جوزف بپٹسٹا ہیں۔

سوامی ستیانند پر مقدمہ الہ آباد ۲۹ اپریل اٹاوہ سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سوامی ستیانند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بغاوت کے الزام پر پیش کئے گئے۔ استغاثہ کی طرف سے گواہی دی گئی۔ کہ سوامی نے ۷۔ اپریل کو ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ جارج پنجم بادشاہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک ڈاکو ہے ملزم نے اس سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں انگریزی راج کا مخالف نہیں ہوں۔ یکم مئی کو فیصلہ سنا دیا گیا ۱۸ ماہ قید با مشقت سزا ملی۔

جموں سے اخبار نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی جموں کے ایک نوجوان گریجوایٹ جموں سے ایک اخبار نکالنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے حصول اجازت کیلئے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کی تھی۔ کہ مہاراجہ صاحب نے نوجوان کی یہ درخواست منظور نہیں کی۔ اور جواب دیا ہے۔ کہ دربار جموں اسے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کئے جانے کی درخواست کو منظور کرنا مناسب خیال نہیں کرتا"

امرتسر میں سوامی شنکر اچاریہ کو مذہبی لیکچر کی ممانعت شاردا پیٹھ کے جگت گورو شری سوامی شنکر آچاریہ گذشتہ سوموار کو گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے مدعو کرنے پر ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان چند اختلافات کو دور کرنے کی غرض سے امرتسر تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے وقت آپکا دھرم کے مضمون پر ایک لیکچر ہونا تھا۔ جس سے پہلے ایک جلوس بھی نکالنے کی تجویز تھی۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے سیکرٹری و ممبران سوراجیہ آشرم کے نام ایک حکم صادر کیا۔ کہ جلوس کی ممانعت کی جاتی ہے۔ اور ایک اور حکم سوامی شنکر آچاریہ۔ ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال اور لالہ گردھاری لال کے نام جاری کیا گیا جس میں جلسہ کی بھی ممانعت کی گئی۔ مگر جلوس بھی ایک حد تک نکلا اور لیکچر بھی ہوئے۔

تنسیخ قانون رولٹ کی توقع بنگال کے ایک ہمعصر کو معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ برٹش وزارت نے قانون رولٹ اور مطابع کی منسوخی کا حکم دیدیا ہے۔

راولپنڈی کی کانفرنس راولپنڈی پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۳۰ اپریل کو زیر صدارت حکیم محمد اجمل خاں صاحب شروع ہوا۔ حکیم صاحب کے خطبہ کا مفاد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے درد کا درمان سوراج ہے۔ ذرائع کامیابی میں اگر لوگوں کو اختلاف ہوگا تو ہے۔ لیکن یہ وہ مطالبہ ہے جس کی معقولیت کو خود شہنشاہ معظم بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ ملک کی موجودہ حالت کو گورنمنٹ اگر اسی نظر سے دیکھے تو اس میں اس کا بے حد فائدہ ہے۔

مولوی ظفر الملک سے زبردستی جرمانہ کی وصولی لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی ظفر الملک علوی ایڈیٹر الناظر کے کی اہلیہ سے جرمانہ وصول کیا گیا۔

مولوی سید سلیمان کی زبان بندی اعظم گڈھ کی خبر ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کیلئے مولوی سید سلیمان ندوی کی زبان بند کر دی ہے۔

پنڈت ارجن لال سیٹھی پھر گرفتار ہو گئے اجمیر ۲۷ اپریل۔ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو زیر دفعات ۱۲۴ و ۱۵۳ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے آدمی سیٹھی جی کو ہتھکڑی لگا کر سٹیشن پر لے گئے۔

زبردست ڈاکہ موضع کوٹ موہن ضلع جھنگ میں ۲۴ و ۲۵ اپریل کی درمیانی رات کو پچاس مسلح ڈاکو قصبہ میں داخل ہوئے۔ باوجود بہت شور و غل مچنے کے ڈاکو چار ہزار روپیہ نقد۔ دو ہزار کا زیور اور ایک عورت ساتھ لے گئے۔ دو عورتیں اور ایک آدمی زخمی کر گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

نمک ودیالہ الہ آباد کے ۶ طلباء کو سزائے قید الہ آباد ۲۹ اپریل۔ نمک ودیالہ۔ الہ آباد کے ۶ طلباء دیہات گاؤں میں پنڈت موتی لال نہرو کا ایک دستی اعلان تقسیم کرنے کے لئے گئے۔ اس اعلان کا عنوان کسانوں کے نام پیغام تھا۔ ان سے ضمانت طلب کی گئی۔ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو چھ ماہ قید کی سزا دے دی۔

فوجی پولیس کی آمد پلیڈروں اور دوکانداروں کی گرفتاریاں پٹنہ ۲۹ اپریل اخبار ایکسپریس اس بیان کا ذمہ وار ہے کہ گری ڈیہہ میں ایک والنٹیر عدم تعاون اور سب انسپکٹر پولیس کی ایک خادمہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا۔ والنٹیر مذکور کو مجرمانہ حملہ کے الزام میں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایک ہجوم مسٹر گاندھی کے جے کے نعرے لگاتا ہوا احاطہ عدالت میں جمع ہو گیا۔ [illegible] انسپکٹر پولیس اور کئی کانسٹیبلوں پر حملہ کیا۔ اور ان کو زخمی کر دیا۔ انہوں نے تھانہ اور پولیس [illegible] نے رپورٹ کی ہے۔ کہ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جن میں کئی پیشہ ور اور دوکاندار بھی ہیں۔ [illegible] احمد ریر شاہ آنج گری وغیرہ جا رہے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سرکاری نقصان جان لنڈن ۲۹ اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ آئرلینڈ میں ۱۰ اپریل سے ۲۳ اپریل تک سرکاری جمعیتوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ انہیں پولیس کے ۱۸ اور فوج کے [illegible] سپاہی ہلاک ہوگئے۔ پولیس کے ۳۰ اور فوج کے ۱۱ افسر مجروح ہوئے۔ [illegible] کے ۲۷ قیدی جنہیں باغی پکڑ کر لے گئے ہلاک اور ۳۲ مجروح اور ۹ اسیر ہوئے۔ جنوری سے اب تک [illegible] سے ۴۴ [illegible] اور ۱۵ زخمی کئے ہیں۔ اور تین کو قتل کر چکے ہیں ان نقصانات میں وہ نقصانات شامل نہیں۔ جو [illegible] موٹر لاریوں اور ریل گاڑیوں پر حملوں سے [illegible] گئے۔

سرکاری انتقام لنڈن ۲۸ اپریل۔ [illegible] میں [illegible] انتقام کے طور پر کئی گھر جلا دیئے گئے ہیں [illegible] کے قتل کا بدلہ لینا مقصود ہے۔

متفرق خبریں

مسئلہ مصر لنڈن ۲۷ اپریل۔ قاہرہ کی سیاسی حالت میں سخت مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ کیونکہ زاغلول پاشا نے وزارت کو [illegible] کہا ہے کہ وہ [illegible] کو موقوف کرے۔ [illegible] اور [illegible] میں جو وفد [illegible] جانے والا ہے۔ [illegible] زاغلول پاشا نے کہا کہ وہ [illegible] صرف اسی صورت [illegible] کر سکتے ہیں جبکہ ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ ممکن ہے کہ وزارت مستعفی ہو جائے۔ اور اس صورت میں پھر برطانیہ سے گفت و شنید کرنا پڑے گی۔

[illegible] میں بالشویکوں کا ہاتھ لنڈن ۲۰ اپریل۔ دارالعوام میں [illegible] کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر [illegible] نے بیان کیا کہ ہندوستانی اخبارات کی اس اطلاع کی صحت کے متعلق [illegible] بیان نہیں [illegible] کہ انگریزی بیڑے کے سپاہیوں پر [illegible] اس [illegible] بالشویکوں نے مالی امداد دی تھی۔ مگر اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

مہاراجہ نیپال کی پیرس کو روانگی لنڈن ۵ اپریل۔ مہاراجہ ادھیراج نیپال پیرس کو روانہ ہوگئے ہیں۔

تاوان جنگ کی گتھی پیرس ۲۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مجلس [illegible] رقم معاوضہ کی تعیین نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا ہے کہ معاوضہ کی رقم [illegible] ۱۳۲ ارب طلائی مارک مقرر کر دی جائے۔

فرانس مطمئن نہیں پیرس ۲۷ اپریل۔ امریکن حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ فرانس نے اپنے سفیر مقیم واشنگٹن کو اطلاع دی ہے کہ جرمن تجاویز قابل تسلیم نہیں۔

[illegible] حکومت انگورا لنڈن ۲۷ اپریل۔ قسطنطنیہ کے [illegible] کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اتحاد [illegible] بالشویکوں کے اعتراض [illegible] کے ساتھ جو [illegible] انگورا کے [illegible] اسمبلی پر نہایت سختی سے [illegible] کیا جاتا ہے۔ جہاں کہ انتہا پسندوں نے [illegible] مقام پر قوم پسندوں کی کامیابی کی وجہ سے اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ اسمبلی نے ماسکو کے [illegible] کو اختیار دیا ہے کہ وہ سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کرے۔ انگورا کے بالشویک [illegible] قسطنطنیہ اور انگورا کے [illegible] صلح کرنے کے لئے [illegible] سختی سے [illegible] ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible] بھی [illegible]

ترکوں کے [illegible] لنڈن ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی روانگی کے آغاز کی خبر غلط ہے۔ یونانی اخبارات [illegible] ہیں کہ اس خبر کا مقصد یہ ہے کہ ترکی [illegible] فتح و نصرت کے [illegible]

یونانی امیر البحر کی برطرفی ایتھنز ۲۸ اپریل۔ [illegible] کو [illegible] کا حکم ملا ہے۔ اپنے منصب سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

مزید سپاہیوں کی طلب لنڈن ۲۹ اپریل۔ [illegible] کا نامہ نگار مقیم [illegible] ہے کہ قسطنطنیہ کی چار اور [illegible] سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فوجی کمک ایشیائی محاذ پر بھیجی جائے گی۔ کیونکہ یونانیوں اور ان کے [illegible] کی کشیدگی کا اندیشہ ہے۔

کوئلہ والوں کی ہڑتال لنڈن ۲۳ اپریل۔ [illegible] عام طور پر [illegible] جاری ہے۔ [illegible] ریلوے ملازمین کو [illegible] حکم ملا ہے۔ کہ وہ [illegible] ممکن ہے [illegible] آدمیوں کو [illegible] کی تقسیم [illegible] کر دیا گیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ [illegible] ملازمین ان سے ہمدردی کے طور پر کام چھوڑ دیں۔

ولیعہد جاپان کا [illegible] لنڈن [illegible] اپریل۔ [illegible] جاپان سے [illegible] وقت [illegible] اور مشہور [illegible]

افغان [illegible] کی امداد پشاور ۲۸ اپریل۔ [illegible] کے رفقا [illegible] کی حرکات [illegible] وزیرستان کی حالت [illegible] اصلاح نہیں ہوئی۔ [illegible] افغان [illegible]

(باہتمام شیخ [illegible] صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا [illegible]

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فہرست مضامین
مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ
صداقت اسلام
غیر احمدیوں کے جلسہ پر
فسخ کرنیوالوں کی حقیقت
اشتہارات
خبریں
مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے
متعلق خط وکتابت بنام
مینیجر
ایڈیٹر - غلام نبی
اسسٹنٹ - مہر محمد خان
مورخہ ۹ مئی ۱۹۲۲ء
مطابق
قیمت بہرحال

مدینۃ المسیح

خطبہ جمعہ ۵ مئی ۱۹۲۲ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ حضور کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔

حضرت ام المؤمنین کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے خاص طور پر تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔

مکرمی میر قاسم علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائیگا۔

اخبار احمدیہ

انجمن کے قرضہ میں امداد

۱۱ اپریل کے الفضل میں ہماری ذمہ داریاں اور ہماری مشکلات کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ نیز خدا کے وعدے کیونکر پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں کے عنوان سے جو ایڈیٹوریل درد دل سے لکھا گیا ہے اس کے ماتحت خادم بطور ادائے قرض انجمن مبلغ چار روپیہ اور حضرت مفتی صاحب کے اخبار امریکہ کے واسطے ایک روپیہ ہمراہ انشاء اللہ دیگا۔ دوسرے بھائی بھی اسی طرح انجمن کی خدمت نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔

خادم محمد طیب [illegible] احمدی [illegible]

بذریعہ خواب بیعت کرنیوالے صاحب اپنا پتہ لکھیں

ایک صاحب جنہوں نے حال میں خواب کی بناء پر بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی ہے۔ خط میں اپنا پتہ لکھنا بھول گئے ہیں مہربانی کر کے وہ اپنے پورے پتہ سے حضرت اقدس کو اطلاع دیں۔ خط حسب ذیل ہے۔

"بخدمت شریف جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خواب میں میری شکل نظر آوے۔ وہ خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا مجھے خواب آئی تھی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلیفہ مہدی ہے۔ اور میں نے دیکھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا اور بعد اس کے منشی شہاب الدین سے وعظ کلام سنا تو زیادہ اعتقاد ہو گیا۔ میری بیعت قبول فرمائیے۔"

[illegible] کے مضمون کے متعلق ایک ضروری تحریک

اخبار الفضل [illegible] میں جو مضمون [illegible] شائع [illegible] ضروری ہے کہ اس کی کثرت سے اشاعت ہو۔ تاکہ اخبار الفضل کے ناظرین کے علاوہ بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر یہ تجویز منظور ہو جائے۔ تو میں دو سو روپیہ کے لئے دونگا۔ خاکسار شاہ عالم احمدی جہلم

(ایڈیٹر) دوسرے احباب بھی اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرما دیں۔

احمدی جماعتوں کے امیر

حضرت اقدس نے جماعت شہر سیالکوٹ و جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کے امیروں کا تقرر بطریق ذیل منظور فرمایا ہے۔

(۱) سید عبدالسلام صاحب بی اے۔ شہر سیالکوٹ، چھاونی سیالکوٹ اور جماعتہائے تحصیل سیالکوٹ [illegible] اور [illegible] وغیرہ۔

(۲) چوہدری محمد عبداللہ صاحب ساکن [illegible] ڈسکہ کی ان انجمنوں کے لئے جو ریلوے لائن وزیرآباد و نارووال جانب [illegible] واقع ہیں۔ بشمول [illegible]

(۳) چوہدری محمد حسین صاحب [illegible] باقی انجمنوں کے لئے جو امیر [illegible] کے علاقہ میں شامل نہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تلاش عزیز

عزیزی برادر محمد حنیف سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تم کو کچھ معلوم ہے کہ والدین کو تمہارے چلے جانے سے کس قدر صدمہ۔ غم اور پریشانی ہے۔ میں جب ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی شب کو باکی پور واپس آیا تو مجھے تمہارے غائب ہونے کی خبر ملی مجھے خیال ہوا کہ تمہاری طبیعت گھبرائی ہو گی۔ اسلئے مکان چلے گئے ہو گے۔ مگر صبح کو تمہارا ایک رقعہ میرے نام کا ایک کتاب کے اوراق میں ملا۔ تم لکھتے ہو کہ میں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ جو مجھ سے کہتے ہیں [illegible] اٹھ اور اپنے دل کو اللہ اور اسلام کی تلاش میں لگا۔ پھر لکھتے ہو کہ اس خواب کی بنا پر میں نے کہیں چلے جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ خواب نہایت مبارک ہے۔ اور اللہ رحمن اور رحیم تم کو توفیق عطا کرے کہ تم جان و دل سے اپنے رب کے ہو جاؤ اور مخلص [illegible] خادم اسلام [illegible] دین میں [illegible] تم کو ابھی علم نہایت کم ہے [illegible] علم [illegible] اور [illegible]

تم فوراً ہی مجھ کو خط لکھو کہ اب کہاں ہو۔ اب جلد اپنی خیریت سے ہم کو بتلاؤ۔ اور اپنی کل حالت سے مطلع کرو۔ ہم لوگ نہایت بے چین ہیں۔ آج والد صاحب کا خط آیا ہے۔ نہایت مضطرب اور صدمہ سے چور ہیں۔

تمہارا درد مند بھائی محمد یوسف از باکی پور

احباب ملاحظہ ہو نوٹ کریں

[illegible] محمد صاحب احمدی [illegible] نمبر ۳ [illegible] بوجہ تبدیلی سیول [illegible] از کلکتہ بمقام چھاونی جہلم اسی سیول کور نمبر ۳ کے ساتھ مورخہ [illegible] کو چھاونی جہلم جانے والے ہیں۔ احمدی احباب قریب جہلم ان سے ملیں۔ اور تبلیغی کوششوں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔

الراقم۔ عبدالغنی احمدی از کلکتہ۔

درخواست دعا

مہرالدین احمدی ساکن [illegible] کا بھائی حقیقی بعارضہ بخار عرصہ کا بیمار ہے۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس کی صحت کے واسطے خدا تعالیٰ سے درد دل سے دعا کریں۔ نیز فضل دین مستری احمدی و سلامت اللہ [illegible] احمدی و مہرالدین دکاندار احمدی سب بھائیوں سے دعا کے خواستگار ہیں کہ خدا تعالیٰ حوادث زمانہ سے امن میں رکھے۔ اور تا مرگ احمدیت کا نور سینوں میں رہے۔

خاکسار کی اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ اور مجھے خود چند مشکلات کے باعث دعاؤں کی از حد احتیاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبیداللہ احمدی۔ بٹالوی اسلام دین بلڈنگس، لاہور

میرے والد صاحب پیر حاجی احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خاکسار سید پیر احمد احمدی ہوشیارپور متصل مسجد [illegible]

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ اپریل شام کو میاں عبدالغفور کا نکاح پیر برکت علی صاحب نے دو صد مہر پر [illegible] بی بی سے پڑھا۔ والسلام

عزیز احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

حقہ چھوڑنے والوں کی فہرست

(۶۲) نظام مرتضیٰ صاحب (۶۳) [illegible] (۶۴) [illegible] (۶۵) پیر محمد صاحب (۶۶) [illegible] (۶۷) [illegible] صاحب ساکنان [illegible] (۶۸) [illegible] (۶۹) عبدالرشید صاحب [illegible] کوٹلہ ضلع گجرات (۷۱) [illegible] احمد صاحب [illegible] ضلع انبالہ (۷۲) شیخ [illegible] احمدی نے حقہ چھوڑ دیا۔ (۷۳) غلام محمد ولد [illegible] صاحب (۷۴) قادر بخش صاحب ولد فضل دین صاحب (۷۵) [illegible] ولد شاہ [illegible] صاحب (۷۶) غلام رسول صاحب ولد [illegible] ساکن [illegible] (۷۷) عبدالکریم صاحب [illegible] لاہور (۷۸) شیخ محمد بخش صاحب سیکرٹری جماعت [illegible] ضلع ہوشیارپور (۷۹) عنایت اللہ صاحب [illegible] (۸۰) محمد شفیع صاحب [illegible] (۸۱) عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر [illegible] (۸۲) محمد اکرم صاحب [illegible] (۸۳ تا ۹۰) [illegible] صاحب [illegible] (۹۱) شیخ غلام احمد صاحب [illegible] (۹۲) میاں محمد یعقوب صاحب (۹۳) میاں قادر دین صاحب ساکنان [illegible] (۹۴) چوہدری سردار محمد صاحب (۹۵) چوہدری [illegible] دین صاحب (۹۶) میاں غلام محمد صاحب (۹۷) میاں اللہ دتا صاحب ماچھی ساکن [illegible] (۹۸) مرزا بہادر بیگ صاحب فیروزپور (۹۹) غلام محمد صاحب میر (۱۰۰) محمد خضر صاحب میر (۱۰۱) غلام احمد صاحب میر (۱۰۲) عبدالقادر صاحب میر اور ان کی چار بیویاں (۱۰۷) شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۸) اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۹) شیخ عبداللہ صاحب [illegible] شیخ عبدالغفار صاحب دو عورتیں (۱۱۲) (۱۱۳) خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۴) اہلیہ خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۵) غلام محمد صاحب (۱۱۶) رمضان بٹ صاحب (۱۱۷) شیخ [illegible] ساکنان [illegible] کشمیر

نوٹ:۔ ۱۱۶ و ۱۱۷ یہ دو غیر احمدی ہیں اور احمدیوں کی تحریک پر حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

صداقتِ اسلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی تقریر

جو حضور نے ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء مالیر کوٹلہ میں فرمائی۔

تشہد سورہ فاتحہ اور سورہ نور کا رکوع پنجم تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

مذاہب میں اختلاف مختلف مذاہب جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے دعاوی میں بھی اور اعمال میں بھی بہت فرق نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑا عقیدہ خدا کی ذات ہے۔ لیکن اس عقیدہ کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ کوئی ایک خدا مانتا ہے کوئی دو کوئی تین۔ کچھ ہیں جو کہتے ہیں کہ ۳۳ کروڑ خدا ہیں بعض ہر چیز کا جدا جدا خدا مانتے ہیں۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اسپر تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔ لیکن اس بارے میں بھی تمام مذاہب کا اتفاق نہیں ۔

صفات الٰہی میں اختلاف پھر صفات الٰہی ہیں۔ ان میں بھی اختلاف ہے کوئی کہتے ہیں کہ ہر چیز بے محنت ملتی ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ عمل کے بغیر کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ گناہوں سے ہی یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ کچھ کرو۔ خدا کا تعلق ہی کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ خدا ہے۔ مگر گناہ نہیں معاف کر سکتا۔ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کو جزئیات کا علم نہیں صرف بڑی بڑی باتوں کا علم ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ارادے سے کام نہیں کرتا۔ جس طرح مشین کام کرتی ہے۔ اسی طرح خدا کرتا ہے۔ ایسے بھی انسان ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ جیسا کہ نیچریہ کہ خدا نہیں۔ چیزیں خود بخود پیدا ہوتی ہیں۔ کچھ اور ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ نیکی خدا سے آئی ہے اور بدی اہرمن سے۔ یہ پارسی لوگ ہیں۔ اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ نیکی اور کی طرف سے آئی ہے اور بدی اور کی طرف سے ۔

کلام الٰہی کے متعلق اختلاف غرض صفات یا اعمال الٰہی میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح خدا کے کلام میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں خدا کی طرف سے کلام آتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جو انسان کے دل میں خیال آتا ہے وہ وحی ہے۔ اسی کے ماتحت رسالت بھی آجاتی ہے۔ رسولوں کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ رسول محض چٹھی رساں ہوتے ہیں۔ ان کا چٹھی کے مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ گنہگار بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کی طرف عیب منسوب کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے وجود اور ہمارے وجود میں کوئی فرق نہیں۔ اور بعض کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ خدا ہی کا وجود ہو جاتے ہیں۔ اور بشریت کی کمزوریوں سے بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کی صفات ان میں آجاتی ہیں۔ یہی حال کتابوں کے متعلق ہے۔ ان کے منکر بھی ہیں اور قائل بھی ۔

فرشتوں کے متعلق اختلاف پھر فرشتوں کے متعلق اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں وہ بھی گناہ کرتے اور سزا پاتے ہیں۔ بعض فرشتوں کو شہوانی خیالات میں ملوث کرکے کہتے ہیں کہ اب تک سزا پا رہے ہیں۔ بعض ان کو مجسم قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کی اور انسان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔

بعث بعد الموت میں اختلاف اسی طرح بعث بعد الموت کا عقیدہ ہے۔ بعض اسکے قائل ہیں۔ بعض اسکے منکر۔ بعض کہتے ہیں کہ انسان کی روح ہمیشہ مختلف قالب اختیار کر کے اس دنیا میں آتی رہتی ہے بعض کہتے ہیں۔ نہیں وہ پھر یہاں نہیں آتی۔ بعض کلیۃً اسکے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان مر گیا۔ بس مر گیا۔ اسکے بعد کچھ نہیں۔ بعض کو اٹھنے کی کیفیت میں اختلاف ہے، بعض دوزخ و جنت کو مادی مقامات خیال کرتے ہیں بعض روحانی ۔

غرض مذاہب کی کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جسمیں اختلاف نہ ہو۔ خدا کی ہستی سے لیکر جنت و دوزخ تک میں اختلاف ہے ۔

دنیا کے مذاہب یہ غلط ہے جیسا کہ ہمارے ملک کے لوگ عموماً کہتے ہیں کہ مذہب صرف دو ہی ہیں ہندو اور اسلام۔ مذاہب کی اس قدر تعداد ہے کہ جن کا شمار نہیں اگر ان سب کے حالات لکھے جائیں تو بہت بڑا کتب خانہ تیار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یورپ والوں نے مذاہب کا انسائیکلوپیڈیا لکھنا شروع کیا ہے۔ جو اب تک اگرچہ مکمل نہیں ہوا۔ مگر جتنی اس کی جلدیں نکل چکی ہیں۔ ان میں ہزاروں مذاہب کے نام اور حالات جمع ہو چکے ہیں۔ اور ایک شخص ان حالات کو پڑھکر حیران ہو جاتا ہے کہ کس کو مانے اور کس کو چھوڑے ۔

اختلاف کی ابتدا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اختلاف اصل میں پیدائش سے شروع ہوتے ہیں جس گھر میں انسان پیدا ہوتا ہے۔ ان گھر والوں کے خیالات جیسے ہوتے ہیں۔ انہی خیالات میں وہ پرورش پاتا ہے اور وہی اس کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ قرآن کریم کو سمجھنا تو کجا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ کلمہ شہادت تک سے ناواقف ہوتا ہے۔ اور ساری عمر میں ایک آدھ دفعہ بھی کلمہ شہادت نہیں پڑھتا۔ مگر مسلمان کہلاتا ہے۔ اور اسلام کے نام پر دوسروں سے لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان مولوی اور ہندو پنڈت میں بحث ہو۔ تو مسلمان کو جھوٹا اور پنڈت کو سچا بتائیگا۔ اور پنڈت کے کہنے سے ہندو مذہب کے نام پر دوسرے کی جان کا دشمن ہو جائیگا۔ اور کہیگا کہ یہ مسلمان ہندو مذہب کی ہتک کرتا ہے۔ اور یہی حال مسلمان کا ہوگا۔ اگرچہ یہ دونوں مذہبی کتب کے شایع شدہ ترجمہ سے بھی ناواقف ہونگے اور اس طرح اپنے عمل سے اپنے مذہب کی ہتک کرتے ہونگے۔

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم ہندو یا مسلمان کیوں ہو تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکینگے۔ ہاں یہ کہہ دینگے

گویا کہ فلاں بات ہمارے مذہب کی کتاب میں ہے۔ اسکی سمجھ ہم نہیں یا مولوی صاحب یا پنڈت صاحب نے ہمیں یہی بتائی ہے۔ اسلئے ہم پابند ہیں۔

یہی حال ایک عیسائی کا ہوگا۔ وہ بھی تثلیث کے متعلق کچھ نہ بتا سکیگا۔ مگر اسکا جواب دینے سے انکار کریگا کہ وہ کیوں عیسائی ہوا۔ ہاں یہ کہدے گا کہ میرے ماں باپ عیسائی ہیں۔ ماں باپ سے سنا ہے کہ عیسائی مذہب سچا ہے اور ہم اس کے پیرو ہیں۔ اسلئے ہم بھی عیسائی چلے آتے ہیں۔ یہ جہالت اتنی پھیلی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

ایک بڈھے حاجی کی اپنے مذہب سے بیخبری

سنہ ۱۹۱۲ء میں جب زیارت کو مکہ معظمہ گیا تو ایک ہندوستانی بڈھا شیخ عبد الوہاب نام میرا ہمسفر تھا۔ حج کے بعد کہنے لگا کی دنیا چھوٹ پڑی۔ اور چونکہ مدینہ شریف کے حالات اطمینان بخش نہ تھے۔ اور میری صحت بھی اچھی نہ تھی۔ اسلئے میں نے ارادہ کیا کہ اس سال مدینہ شریف کی زیارت کو ملتوی کر دیا جائے۔ پھر انشاءاللہ تعالےٰ نے اگر موقعہ دیا تو کرینگے۔ وہ بڈھا عبد الوہاب بہت عمر رسیدہ نہایت کمزور تھا۔ اور اس کے پاس زاد راہ بھی نہ تھا۔ میں نے اسکو کہا کہ تم بھی لوٹ چلو۔ اس نے کہا کہ میں مدینہ ضرور جاؤں گا۔ کیونکہ میرے بیٹوں نے کہا تھا کہ مدینہ ضرور جانا۔ میں نے اسکو بتایا کہ جس حال میں تم ہو۔ اس حالت میں مدینہ شریف جانا شریعت کے رو سے ضروری نہیں۔ مگر وہ جانے کے لئے بہت مصر ہوا۔ اور چلا گیا۔ غالباً اسی سفر میں فوت ہو گیا ہوگا۔ میں نے اس سے پوچھا میاں عبد الوہاب تمہارا مذہب کیا ہے۔ کہنے لگا پھر بتا دونگا۔ میں نے کہا یہ سوال تو ایسا نہیں جو تم پھر بتانے کے لئے رکھ چھوڑو۔ ابھی بتا دو۔ اس نے کہا پھر بتا دونگا۔ میں اور حیران ہوا۔ پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ [illegible]۔ آخر [illegible] اصرار پر کہنے لگا۔ آپ سمجھ گئے ہونگے۔ میرا مذہب [illegible] ہے۔ حیران ہوا کہ یہ کونسا مذہب ہے۔ میں نے پوچھا یہ کونسا مذہب ہے۔ کہنے لگا سنتے تو ہو۔ وہ تین دفعہ کی بات کے بعد اس نے کہا۔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ میرا مذہب ہے۔ جس سے اسکا مطلب تو معلوم ہو گیا کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر اس کی تمام عمر [illegible] سے معلوم ہو گیا۔ کہ اس نے کبھی [illegible] ایسا سنا ہوگا۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔

مذہب سے بیخبری

اسی طرح میں نے ایک سوداگر تاجر کو اس وقت جبکہ حاجی لبیک لبیک کے نعرے لگا رہے تھے دیکھا۔ وہ گندے عشقیہ شعر پڑھ رہا تھا۔ میں نے بعد میں اس سے حج کی غرض پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہمارے ملک میں لوگ حاجی کا زیادہ اعتبار کرتے ہیں۔ اب میں یہاں سے جا کر اپنی دوکان پر بورڈ لگاؤنگا کہ حاجی فلاں۔ اس سے میری تجارت چمک جائیگی۔ یہ مسلمانوں ہی کی حالت نہیں۔ بلکہ میں نے ہندوؤں عیسائیوں۔ سکھوں کو اکثر ٹٹولا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جس مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس سے قطعاً ناواقف ہیں۔ وہ دلائل سے کسی مذہب کے پابند نہیں۔ بلکہ آبائی طور پر پابند ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماں باپ اسے یہودی یا مجوسی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ میں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمانوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کلمہ شہادت صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن مذہب کے لئے لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہم ایک معمار یا زمیندار یا سنار سے اس کے کام کے متعلق گفتگو کریں۔ تو وہ اپنے اپنے کام کی تشریح کر کے بتا دینگے۔ مگر ایک ہندو یا عیسائی یا مسلمان اپنے مذہب کی حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیوں؟

مذہب سے اتنی بیخبری کیوں ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ لوگ مذہب کو ماننے میں رسمی طور پیرو ہیں۔ ان کو ظاہری فائدہ کوئی نظر نہیں آتا۔ اسلئے وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر وہ غور کریں۔ اور ان لوگوں کی طرف توجہ کریں جو مذہب کا کچھ فائدہ بتاتے ہیں تو ان کو حقیقت معلوم ہو۔ مگر وہ جن کے پاس جاتے ہیں۔ وہ ان کو بتاتے ہیں کہ اگلے جہاں میں اس مذہب کے بدلے میں یہ ثواب ملیگا۔ اس زندگی میں مذہب کا کوئی نتیجہ نہیں۔ حالانکہ لوگوں کی نظروں میں اگلا جہان تو مشتبہ ہے۔ جب اگلے جہان پر لوگوں کو یقین نہیں معلوم ہوتا تو پھر اگلے جہان کے خیال پر کوئی شخص کسی مذہب کے لئے محنت اور دقت اٹھا نہیں سکتا ہے۔ پس کسی مذہب کو ماں باپ سے سنکر اپنا لینا انعام کا موجب نہیں جبتک انسان خود غور و فکر سے کام نہ لے۔ اگر لوگ ماں باپ سے سنے ہوئے پر کفایت نہ کریں۔ بلکہ تحقیق کریں کہ وہ کیوں مسلمان ہیں یا ہندو کیوں ہیں۔ عیسائی کیوں ہیں۔ تو جھگڑے بہت کم ہو جائیں۔ اختلاف بہت جاتا رہے۔ اور حقیقت ان کے قریب آ جائے۔ جب لوگ اس طرح غور کرینگے۔ تو ان کا جو جواب ہوگا وہ قابل توجہ ہوگا۔ لیکن لوگ ڈرتے ہیں۔ اسلئے کہ اگر ایک مسلمان انگریزی پڑھا ہوا آزاد خیال یہ سوال محلہ کی مسجد کے مولوی صاحب کے پاس لیجائے۔ تو وہ بجائے اس کو معقولیت سے سمجھانے کے پہلے اس کو کافر اور مرتد قرار دیگا اور کھانے کو دوڑے گا۔ اس صورت میں بھلا کونسا شخص کس طرح مذہب کی حقیقت کیطرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ اور یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں اور انکے پنڈتوں اور پادریوں کا ہے۔ [illegible] آزادانہ تحقیق کیلئے [illegible] لوگ اپنے اپنے مذہب سے ناواقف ہیں۔ اسی شہر کے لوگوں سے پوچھا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے کیوں پابند ہیں تو سو فیصدی ایسے نکلینگے۔ جو سوائے اس کے کچھ نہیں جواب دینگے۔ کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہمارے مولوی۔ پنڈت یا مہنت یہ کہتے ہیں۔ یا ہماری مذہبی کتابوں پر یوں لکھا ہے۔ اور وہ خیال کرینگے۔ کہ یہ ہمارا جواب درست ہے۔ حالانکہ یہ جواب غلط اور ناقابل التفات ہوگا۔

مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر سب سے پہلے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خدا ہے۔ تو اس کی تحقیق سب سے پہلے کرنی چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو ہندو مسلمان یا سکھ عیسائی سوسائٹی وغیرہ کے جھگڑے فضول ہیں۔

پہلا سوال کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے؟

پس اگر کوئی سوال سب سے پہلے حل کرنے کے قابل ہے تو یہی کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے۔ اور ہم کسی مذہب کو کیوں مانیں۔ اس کے متعلق

پتھر پر لگایا پڑا۔ اور اسمیں سے شعلہ نکلا۔ تو آپ نے بلند آواز سے کہا۔ اللہ اکبر صحابہ رضہ نے بھی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ دوسری دفعہ آپ نے کدال ماری۔ اور پھر شعلہ نکلا۔ پھر آپ نے بلند آواز سے کہا اللہ اکبر تو صحابہ رضہ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا۔ تیسری دفعہ پھر آپ نے کدال چلائی اور شعلہ نکلا۔ آپ نے زور سے اللہ اکبر کہا۔ اور صحابہ رضہ نے بھی کہا۔ پھر آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم نے کیوں اللہ اکبر کہا۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا کہ چونکہ حضور نے اللہ اکبر کہا اسلئے ہم نے بھی کہا ورنہ ہم نہیں جانتے۔ کیا بات ہے۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں نے پہلی دفعہ کدال ماری۔ اور شعلہ نکلا۔ تب مجھے دکھایا گیا کہ مجھے قیصر کے ملک پر فتح حاصل ہوئی۔ اور دوسری دفعہ معلوم ہوا۔ کہ کسریٰ کے ملک پر اور تیسری دفعہ حیرہ کے بادشاہوں کی حکومت زیر و زبر ہوتی دکھائی گئی۔ جب آپ نے یہ فرمایا۔ تو منافقین اور مخالفین نے ہنسنا شروع کر دیا۔ کہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ پاخانہ پھرنے کی تو ان کو اجازت نہیں اور کہا یہ جا رہا ہے۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ہمیں ملینگی اور ہم ان پر قابض ہونگے۔ لیکن ان کی ہنسی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ اور اس سے ثابت ہو گیا کہ اسلام سچا ہے۔ اور اس کی دلیل ہے۔ کہ یہ جن گھروں میں ہے وہ بلند کئے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خدا تعالے نے سورہ احزاب میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ زمین باوجود فراخی کے ان کے لئے تنگ ہو گئی تھی۔ اور دنیا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مسلمان اب پس جائینگے۔ اسوقت خدا ان کو بشارت دیتا ہے کہ تم مخالفین کو پیس دو گے اور دنیا کی حکومت تمہاری ہی ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد مبارک میں شام فتح ہوا۔ یہ ترقی اور یہ شان اور ادنیٰ حالت سے بلندی پر قدم کا پہنچنا ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام سچا ہے۔ کیونکہ خدا نے بتایا تھا کہ ایسا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ اور دشمن سے دشمن کو اقرار کرنا پڑا کہ ہاں اسلام نے ترقی کی۔ اور اس کی ترقی کی اسوقت پیشگوئی کی گئی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کو اپنے گھر میں بھی کوئی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔ مگر پھر حکومت آئی اور غریبوں اور فقیروں کو خدا تعالے نے حکومتیں دیں

حضرت ابوہریرہ رضہ کا واقعہ

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضہ کا واقعہ ہے کہ جب وہ ایک علاقہ کے گورنر بنائے گئے۔ اور ان کے پاس کسریٰ کا ایک رومال تھا۔ جب کھانسی آئی۔ تو انہوں نے اس رومال سے منہ صاف کیا۔ اور کہا بخ بخ ابوہریرہ۔ اس کے معنے ہیں واہ واہ ابوہریرہ۔ آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے مگر ایک وقت تو تیری یہ حالت تھی کہ تجھ پر دو دو فاقے گذرتے تھے۔ اور تو حضرت ابوبکر رضہ کے پاس جاتا تھا کہ وہ بڑے صدقہ کرنیوالے تھے۔ اور ان سے آیۃ صدقہ کے معنے پوچھتا تھا اور وہ بتاتے تھے۔ حالانکہ معنے مجھ کو بھی آتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضہ کے پاس جاتا۔ اور وہ بھی کچھ نہ کھلاتے۔ آخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا۔ اور آپ چہرہ سے ہی پہچان جاتے۔ اور پوچھتے۔ ابوہریرہ بھوک لگی ہے۔ اور پھر آپ دودھ کا پیالہ منگواتے۔ اور مجھ سے پہلے اور لوگوں کو پینے کو دیتے۔ اور میں خیال کرتا کہ مستحق زیادہ میں تھا۔ آخر مجھ کو ملتا اور میں سیر ہوتا۔ اسی طرح کئی فاقے گذر جاتے۔ اور لوگ مجھے مرگی زدہ خیال کرکے مارتے۔ لیکن آج یہ حال ہے کہ گردن کش بادشاہوں کے خاص درباری رومالوں میں تو تھوکتا ہے۔ یہ کامیابی یہ عروج یہ رفعت کوئی معمولی نہیں ہے

فرانس کا ایک مصنف لکھتا ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ جب میں یہ سوچتا ہوں کہ کھجور کے ایک سادہ درخت کے چھپر کے نیچے چند آدمی بیٹھے ہیں۔ جن کے جسم پر پورا کپڑا نہیں اور پیٹ بھی سیر نہیں۔ وہ باتیں کرتے ہیں۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو فتح کرینگے۔ اور وہ کرکے بھی دکھا دیتے ہیں۔

پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مذہب لائے وہ حق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جو نشان رکھا گیا تھا وہ پورا ہو گیا۔

مخالفوں کا اس دلیل پر ایک اعتراض

یہ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ لیکن اگر دشمن آج اس کو جھٹلاتے ہیں۔ اور کہدے کہ یہ مسلمانوں نے بعد میں قرآن کریم میں آئتیں ملا دی ہیں۔ جیساکہ مخالفوں نے کہا بھی ہے۔ اسلئے یہ اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ دیگر اگر یہ دلیل ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج جبکہ مسلمانوں کی تعداد بے شمار ہے۔ وہ دن بدن شکست کھا رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ مخالف کہہ سکتا ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں کو ترقی ملی۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اسلام نے یورپ میں برطانیہ کے کنارہ تک اپنا اثر پہنچایا۔ چنانچہ بعض آثار معلوم ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساحل تک اسلام پہنچ گیا تھا اور ادھر چین تک اس کا اثر تھا۔ غرض جتنی دنیا اسوقت مہذب کہلا سکتی تھی۔ اور معلوم تھی۔ اس تمام پر اسلام کا اثر تھا۔ مگر یہ اسلام کی ترقی اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمانوں نے جب ترقی پالی۔ تب اس کو پیشگوئی بنا لیا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب مسلمان اسوقت سے بہت زیادہ ہوتے ہوئے ذلیل سے ذلیل تر ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ صاحبان غور کریں اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔

دیکھو ایک وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردم شماری کرائی۔ تو مسلمانوں کی تعداد سات سو معلوم ہوئی۔ اسوقت مسلمانوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم ہلاک ہو جائینگے۔ اور دنیا ہمیں پامال کر دیگی۔ حالانکہ اب تو ہم سات سو ہیں۔ یا تو یہ حال تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ مسلمانوں کی تعداد کروڑ ہا ہے۔ مگر وہ ہر طرف شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کے دل اس طرح کانپ رہے ہیں۔ جس طرح پتہ ہوا میں اڑتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب

مخالفوں کے اس اعتراض کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔ یا تو ان کے اعتراض کو درست مان لیا جائے۔ اور کہدیا جائے کہ نعوذ باللہ یہ قرآن کا دعوے باطل ہے۔ اور یہ مسلمانوں نے واقع میں بعد میں ملا لیا یا مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ مسلمان جھوٹے ہیں۔ گویا یا تو مسلمان خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا بنائیں یا خود جھوٹے بنیں۔ ان دو صورتوں میں سے

تیسری کوئی صورت نہیں۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کو جھوٹا بنانے کی بجائے یہ کہیں گے۔ کہ مسلمان ہی مسلمان نہیں رہے۔ اگر مسلمانوں کی حالت ٹھیک ہوتی۔ تو وہ بلند کئے جاتے اور حکومت کے مقام ان کو مرحمت کئے جاتے۔ مگر مسلمانوں کو جس حالت میں دیکھتے ہیں۔ دنیا سے کمتر دیکھتے ہیں۔ دولت اور زمینداری ان کے پاس نہیں۔ اتفاق و اتحاد ان کے پاس نہیں۔ انتظام ان میں نہیں۔ تعلیم اور علم ان میں نہیں۔ ظاہری تعلیم کے لئے جس قدر اچھے کالج ہندوستان میں ہیں۔ وہ سب ہندوؤں اور سکھوں کے ہیں اور مسلمانوں کے کالج بدترین حالت میں ہیں دیگر معاملات میں بھی ان کی حالت بہت خراب ہے۔ پھر یہ کیا وجہ ہے۔ کیا اسلام خدا کا سچا مذہب نہیں۔ یا کیا خدا بدل گیا اور پہلے خدا کی بجائے کوئی اور خدا آگیا یا اس کی طاقت میں کمی آگئی ہے۔ نعوذ باللہ یا وہ اپنے وعدے بھول گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی سچا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی وہی ہے۔ اس کے وعدے بھی سچے ہیں۔ اس کی طاقت میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ اپنے وعدوں کو بھی نہیں بھولا بلکہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور ان عقائد سے پھر گئے۔ اور رسمی اسلام کے پرستار ہو گئے۔ پس جب انھوں نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔ تو خدا نے بھی انکو چھوڑ دیا۔ ابھی چند سال گذرے ہیں کہ عوام میں مشہور تھا۔ کہ قسطنطنیہ کے بادشاہ کے ساتھ یورپ کے بادشاہوں کے سفیر رکاب تھام کر چلتے ہیں۔ لیکن آج قسطنطنیہ کی زندگی اور موت یورپ کے لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کی حالت بگڑ گئی۔ جیل خانے ان سے بھر گئے۔ فواحش کی ان میں گرم بازاری ہو گئی۔

مسلمان اہل نہ رہے کہ خدا کے وعدے ان سے پورے کئے جائیں

پس ان حالات کی وجہ مسلمان خدا کے اس وعدے کے اہل نہ رہے۔ کہ ان کو بلند کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ان کے گھروں میں تسبیح و تحمید صبح و شام ہوگی۔ اور ذکر اللہ سے ان کی زبانیں تر اور سینے پُر ہونگے۔ مگر آج کتنے مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور کتنے ہیں جو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو اس مقصد سے واقف ہیں۔ جو نماز میں پوشیدہ ہے۔ وہ ثمرات جو خدا تعالیٰ نے رکھی تھیں۔ ان میں پائی نہیں جاتیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے کلام کی اور خدا کے اسلام کی اور خدا کی اور خدا کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کس طرح خدا کے وعدوں کو پا سکتے ہیں۔ مسلمان جب تک خدا کی قدر ۔ رسول کی اور اس کے کلام کی عزت نہیں کرینگے۔ ان کو کوئی عزت نہیں دی جائیگی۔

مسلمان آنحضرتؐ کی ہتک کر رہے ہیں

ایک موٹا مسئلہ ہے اور اسی میں مسلمانوں کی حالت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ کیسے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ مان لیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خاک کے نیچے مدفون ہیں۔ اور حضرت مسیح کو ذرا تکلیف پیش آئی۔ تو خدا نے ان کو آسمان پر کھینچ لیا۔ اور ان کے دشمنوں کو انہیں ہاتھ تک نہیں لگانے دیا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر آسمان پر رکھے جانے کا کوئی اہل تھا تو وہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن یہ لوگ اسکو پسند نہیں کرتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ مدفون زیر زمین ہیں۔ اور مسیح کے لئے بڑے پُر جوش قلب سے کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہیں۔ جب انھوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ہتک کی۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کو ذلیل کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ جس طرح یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھاتے ہیں اسی طرح ہم ان کو عیسیٰ کے نام لیواؤں کے مقابلہ میں گرا دینگے۔ اور خاک میں ملا دینگے۔ پس خدا کی غیرت نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہتک کو گوارا نہ کیا۔ اس لیئے اس نے ان مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ اور عیسائیوں کو ان پر غالب کر دیا۔ یہ لوگ جوش سے کہتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی بگڑی ہوئی اُمت کو مسیح ناصری سنوار دینگے۔ خدا نے کہا بہت اچھا ہم مسیح کے ماننے کے مدعیوں کو ہی تم پر مسلط کرتے ہیں۔ پس جو کچھ ان کے ساتھ ہو رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا نتیجہ ہے۔ اور جب تک یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرتؐ سے افضل سمجھتے رہینگے۔ ذلیل رہینگے۔ کیونکہ خدا نے ان کو یہ سزا دی ہے اسلیئے اس سزا میں ان کے گھروں کو عزت دینے کی بجائے ذلیل کیا جائیگا۔ اور برباد کیا جاویگا۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا۔ کہ وہ زندہ ہیں دکھاتے ہیں جیتے ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اور جانور پیدا کرتے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کیسے مدد کر سکتا تھا۔

قرآن کی حفاظت کے وعدے کا ایفاء

اب ایک اور سوال ہے کہ خدا نے یہ وعدہ کیا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ دیکھنا یہ ہے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت اور قرآن کریم کی حفاظت کا کیا سامان کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے تو سامان کیا ہے۔ مگر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ خدا انکو مجبور کریگا۔ کہ وہ ادھر متوجہ ہوں۔ خدا نے ایک شخص کو اسلام کی خدمت کے لئے اور اسکو تمام دنیا کے مذاہب کے مقابلہ میں بلند کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جن کو ہم مانتے ہیں کہ وہ آنے والے مسیح نبی اللہ اور مہدی ہیں۔ انہوں نے دعوے کیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرینگے۔ اور اس کے مخالفوں کے سر اس کے آگے جھکا دینگے۔ اور ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

خدا نے اسلام کے لئے کیا کیا

دنیا ان پر طرح طرح کے اتہام لگاتی ہے۔ مخالف ان کو دجّال۔ فریبی اور کاذب اور کیا کیا نام دیتے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ اسلام جو خدا کا پیارا مذہب ہے۔ وہ تو مٹ رہا تھا۔ اور ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں تھا۔ خدا تعالیٰ نے بجائے اس کی حفاظت کے ایک اور ایسا شخص بھیج دیا۔ جو اسکو مٹائے۔ اور اسکو نابود کر دے۔ کیا یہ خدا کی اسلام سے محبت کا ثبوت ہے۔ یا عداوت کا۔ اگر اسلام خدا کا پیارا مذہب ہے۔ جیسا کہ درحقیقت ہے۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس مصیبت اور آفت کے وقت میں خدا تعالیٰ اس کی خدمت اور حفاظت کیلئے کوئی پاک انسان مبعوث کرتا نہ کہ اُلٹا اسکو پاؤں سے تلے روندنے کے لئے نعوذ باللہ ایک اور دجال کو بھیجتا۔ حضرت

اخبار الفضل قادیان دارالامان - ۹ رمئی ۱۹۳۲ء نمبر ۱۳۲ جلد ۲۱

مرزا صاحب کو لوگ نہ مانیں۔ انہیں گالیاں دیں۔ انہیں بدتر سے بدتر ٹھہرائیں۔ مگر اتنا تو سوچیں کہ خدا نے اسلام سے یہ کیا کیا کہ جبکہ اسلام ڈوب رہا تھا ایک ڈوبنے والا بھیج دیا۔ محبت کا تو تقاضا یہ تھا کہ خدا اس کی حفاظت کے سامان کرتا اور اسے دشمنوں سے بچاتا۔

مہرِ مادری

مشہور قصہ ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور دو عورتیں جھگڑتی ہوئی آئیں۔ ان میں سے ایک عورت کے بچے کو بھیڑیئے نے کھا لیا تھا۔ وہ دوسری کے بچے کو اپنا بتاتی تھی اور کہتی تھی کہ اس کا بچہ مارا گیا ہے۔ اسوقت معاملہ بہت ٹیڑھا تھا۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ چھری لاؤ۔ میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں بچے کو کاٹ کر آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو۔ اسوقت جس عورت کا بچہ تھا۔ فوراً بے تاب ہو کر بول اٹھی۔ کہ یہ بچہ میرا نہیں اسی کا ہے۔ اسی کو دیدیا جائے۔ مگر دوسری خاموش رہی۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ یہ بچہ اسی کا ہے۔ جو کہتی ہے کہ میرا نہیں۔ کیونکہ اسکو اس سے ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور دوسری کو کچھ اثر نہ ہوا۔

پس مسلمان رسول اللہ ؐ کے بچے کہلاتے ہیں اور دین خدا کا ہے۔ مگر لوگ اس پر غالب آ رہے ہیں۔ اور دمبدم اس پر پتھروں کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں ایسی حالت میں بجائے پتھروں سے بچانے کے خدا ایک اور پتھر پھینکنے والے کو بھیجدیتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کیا یہ بات ہو سکتی ہے۔ اس خیال کے لوگوں سے تو ہندہ ابو سفیان کی بیوی ہی زیادہ سمجھدار رہی جب اور عورتوں کے ہمراہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے لگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک نہ کرنے کا اقرار کرایا تو وہ بے اختیار بول اٹھی۔ کہ کیا ہم اب بھی شرک کرینگے۔ حالانکہ ہم نے بتوں کی اس قدر مدد کی۔ مگر ان سے کچھ نہ ہو سکا۔ اور آپ اکیلے تھے۔ مگر آپ نے خدا سے اس قدر نصرت پائی۔ اگر یہ بت سچے ہوتے تو آپ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔

پس جب اسلام خدا کا پیارا ہے۔ اور اس کی نصرت وحفاظت کا وعدہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا بجائے اظہار محبت کے اسکو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرتا۔

عام مسلمان اور احمدی

آج وہ لوگ جن کی ساری عزت ہی رسول کریم ؐ کی اولاد ہونے کے باعث تھی۔ عیسائی ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی سے گندی گالیاں دیتے ہیں اور لاکھوں انسان عیسائی ہو چکے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کو کوئی حمایت اسلام کا خیال نہ پیدا ہوا۔ مسلمانوں کا ایک یہ خیال کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ یہی ایک ایسا خیال ہے۔ جو اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں ٹھہرنے نہیں دے سکتا۔ اور کوئی مسلمان واعظ عیسائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا عیسےٰ زندہ ہے۔ اور محمدؐ فوت ہو گئے۔ اسوقت مسلمانوں کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحبؑ نے ایسے وقت میں اسلام کی یہ خدمت کی۔ اور اپنے شاگردوں کو ایسا تیار کیا کہ ان کے آگے سے پادری اس طرح بھاگتے ہیں۔ جس طرح لاحول سے شیطان عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمارا ایک لڑکا چلا جائے۔ تو پادری گھبرا کر وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

احمدیت کا اثر

میں نے ایک دوست کو عربی کی تکمیل تعلیم کے لئے مصر بھیجا تھا۔ وہاں ایک مسلمان قریب تھا۔ کہ عیسائی ہو جائے۔ وہ ان کو ملا۔ انھوں نے اسکو وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ پھر وہ پادری کے پاس گیا اور گفتگو کی۔ وہ پادری بے اختیار بول اٹھا۔ انت من القادیان۔ اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو یا تو وہ وقت تھا۔ کہ یورپ امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے۔ یا اب ہمارے مبلغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں کے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں۔ یہاں تلوار نہیں طاقت نہیں محض خدا کی تائید ہے۔ جو اپنا کام کر رہی ہے۔ اب یورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نہیں رہ سکتے۔ جب تک کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر درود نہ بھیج لیں۔ اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکلکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ اب اسلام کی ترقی آپ کے ذریعہ دنیا میں ہوگی اور باقی مذاہب آہستہ آہستہ ہٹا کر اسلام ہی قائم کیا جائے گا۔ اب ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ میں نے حج کے دنوں میں آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دیکھا تھا۔ تب میں نے اسی حالت میں اپنے نانا صاحب کو۔ وہ بھی میرے ہمراہ حج میں تھے۔ کہا کہ وہ دیکھو اور پھر کہا آنے والے آئینگے۔ پس یہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔

اگر حضرت مرزا صاحب جھوٹے ہیں تو اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں

اگر حضرت مرزا صاحبؑ جھوٹے ہیں تو مسلمانوں کے پاس اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں۔ لوگ ان کو دجال اور جھوٹا وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں مگر وہ نہیں خیال کرتے کہ اگر آپ اسلام کے دشمن تھے تو آپ اسلام کی تائید میں سینہ سپر کیوں ہوتے۔ اور اسلام کے دشمنوں سے جنگ کیوں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا گیا کہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں تو شیطان کے خلاف وعظ کہتا ہوں کیا شیطان بھی شیطان کے خلاف وعظ کر سکتا ہے۔ پس اسی طرح جو لوگ حضرت مرزا صاحبؑ کو اسلام کا دشمن کہتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ کیا کوئی دشمن کی خدمت کے لئے اتنی کوشش کیا کرتا ہے

حضرت مرزا صاحب سے خدا کا وعدہ ہیں حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں لوگوں کو غور اور فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالٰے نے وعدہ دیا ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ اسلام کے انوار اب دوبارہ دنیا میں پھیلینگے۔ ایک وقت میں آپ اکیلے تھے۔ مگر آج کئی لاکھ کی جماعت آپ کے کام کو دنیا میں جاری کرنے کیلئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے اور وہ دن قریب ہیں۔ جو دنیا میں آپ ہی کی جماعت نظر آئے گی۔ لوگ مخالفت کرتے رہیں۔ آپ کو جسقدر بُرے ناموں سے یاد کر سکتے ہیں۔ کریں مگر ان کی تمام مخالفتیں بے اثر ہونگی۔ اور رفتہ رفتہ تمام دنیا میں عزت اور غلبہ دیگا خدا نے حضرت مرزا صاحب کو فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ لوگ تو شب و روز آپ کو جھٹلانے میں مصروف ہیں۔ مگر خدا اپنے زور آور حملوں سے آپ کی سچائی دنیا کے کناروں تک پھیلا رہا ہے۔

پس آج مسلمانوں کے پاس اسلام کی صداقت کا اگر ثبوت ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ ہی اوسنے ماننے سے خدا کے وعدے کے مطابق بلند کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ آپ کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ تو ان کے پاس اسلام کی صداقت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ وہ یا تو آپ کو قبول کریں۔ یا اگر آپ کو چھوڑتے ہیں۔ تو ان کو اسلام بھی چھوڑنا پڑے گا۔ کیونکہ صداقت اسلام کی جو دلیل تھی۔ وہ ان کے پاس نہیں۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعے نظر آ رہی ہے۔

دنیا کی حالت دنیا میں تغیرات آ رہے ہیں جنگوں نے دنیا کو بے حال کر رکھا ہے اور زلزلوں نے زیر و زبر کر دیا ہے۔ بیماریاں ہلاکت کے ہاتھ پھیلا رہی ہیں۔ اور یہ عذاب دنیا کا پیچھا نہیں چھوڑینگے۔ جب تک دنیا اصلاح کی طرف نہیں آئیگی۔ غور تو کرو۔ کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ پھر وہ کیوں اس قدر پر درد عذاب دنیا پر بھیج رہا ہے۔ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو۔ تو خدا کیوں اس کو مصیبتوں میں ڈالے۔ وجہ یہی ہے۔ کہ لوگ خدا کے مامور ہی کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ معمولی بادشاہ یا لیڈر کا حکم نہ ماننے سے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ پھر جب خدا کے ایک مامور کی ہتک ہو اور خدا کی نافرمانی ہو پھر دنیا کیسے امن میں رہ سکتی ہے۔ دنیا آج جن عذابوں میں مبتلا ہے۔ آج سے چالیس سال پہلے ان عذابوں کا نام و نشان نہ تھا۔ لیکن آج ایسے عذاب آ رہے ہیں۔ کہ لوگ حیران ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب میرا گھوڑا اڑتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے خدا کی نافرمانی کی ہے کیونکہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی نہ کرتا تو میرا جانور میری نافرمانی نہ کرتا۔ لیکن لوگ اسقدر نفس پرستی میں غرق ہیں اسقدر خدا کو بھولے ہوئے ہیں کہ عذابوں کے آنے سے نصیحت نہیں لیتے۔ خوفناک عذاب کے ہزاروں کوڑے پڑ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کیا لوگوں کے دل مر گئے۔ کیا ان کے کان میں کسی دردمند کی نصیحت کی آواز نہیں جاتی اور دل پر اثر نہیں کرتی۔

نصیحت میں آپ کو دردمند دل کیساتھ اور خیرخواہ قلب کیساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔ اور اپنی حالت پر غور کرو اپنے اعمال سے اسلام کی ہتک نہ کرو۔ اور اس کو جھوٹا ثابت نہ کرو۔ ذرا اپنی اصلاح کرو۔ خدا کی نشانیوں کو غور سے دیکھو۔ اسلام کیلئے شرم کا موجب نہ بنو۔ بلکہ فخر کا موجب بنو۔ اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔

اللہ تعالٰے آپ کو سمجھ دیوے۔ اسلام سچا ہے اسکی سچائی دنیا میں پھیلیگی۔ خدا سے توفیق چاہو کہ اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا موجب بنو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ تم اپنی موجودہ حالت میں اسلام کو جھوٹا ثابت کر رہے ہو۔ اس سے ثابت ہے کہ اسلام تم میں نہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اسلام تمہیں بلند نہ کرتا۔ تم اسلام کو مانتے

غیر احمدیوں جلسہ بیعت فسخ کرنیوالوں کی حقیقت

غیر احمدیوں کے اس جلسہ کا جو قادیان میں ہوا۔ بڑے سے بڑا نتیجہ یہ تھا کہ دو شخصوں کو بیعت فسخ کرنے والوں کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ گھر گھر میں جا کر ان علماء نے من حفت الحیۃ السماء کے مصداق مولویوں نے یہاں کئی ہتھکنڈوں سے کام لیا کہ بیعت فسخ کرنے والوں کی تعداد پچاس تک پہنچانی کی۔ اس کے متعلق ہماری طرف سے علیحدہ چیلنج دیا جا چکا ہے۔ جس کے متعلق ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ اسے قبول کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

مذکورہ بالا دو شخصوں میں سے ایک تو قادیان کے ذہیب کا ہی ہے۔ جس کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور مخبوط الحواس سا آدمی ہے۔ اور دوسرا شاہ آباد ضلع کرنال کا تھا۔ جس کو بڑے فخر سے پیش کیا گیا۔ اس کی حقیقت بھی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ حال میں اس کے متعلق ہمارے پاس اس کے وطن کے دو معزز آدمیوں کی شہادتیں پہنچی ہیں۔ جنہیں درج ذیل کرتے ہیں۔ ان سے اس کی حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائیگی۔ پہلی شہادت یہ ہے۔

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی خان پٹھان شاہ آباد ایک مراقی آدمی ہے۔ اس کی طبیعت پر استقلال نہیں ہے۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے۔ محمد صدیق خان نمبردار بقلم خود ساکن شاہ آباد ضلع کرنال۔

دوسری شہادت

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی واقعی مخبوط الحواس آدمی ہے۔ اور اس کا حواس تقریباً عرصہ ۵ یا ۹ سال سے ایسا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ کوئی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔

حکیم قاضی محمد صدیق ساکن شاہ آباد ضلع کرنال
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء

پس سب سے پہلے ہر ایک مذہب کے شخص کو یہی نصیحت کروں گا۔ کہ وہ غور کرے۔ کہ وہ جس مذہب کا پابند ہے کیوں وہ اسکو سچا اور دوسرے مذاہب کی تکذیب کرتا ہے۔ ہر ایک مذہب کے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ غور کریں اور غور کرنے کے بعد جس مذہب کو سچا پائیں اس کو قبول کریں۔ اور جس کو سچا نہ پائیں۔ خواہ وہ پہلے ان کی طرف منسوب ہو۔ اسکو رد کریں۔

میں نے چونکہ اس مسئلہ پر خود غور کیا اور اسلام میں بمقابلہ دیگر مذاہب کے خوبیاں پائیں۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ مذہب کی غرض کو یہی مذہب پورا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو قبول کیا اس لئے میں اس کی طرف سے کھڑا ہوا ہوں۔ میں یہی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے نزدیک ہر مذہب کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ اپنا دعوےٰ اور دلائل خود پیش کرے۔ یہ نہیں کہ دعوے وہ کرے اور دلیلیں کہیں اور سے اس کے لئے لائی جائیں۔

خدا اپنی ذات اور اپنے رسولوں کو خود منواتا ہے۔

اگر خدا ہے۔ تو اسپر حق ہے کہ وہ اپنے صفات آپ ظاہر فرمائے۔ اور ہم سے اپنی ذات منوائے اسی طرح اگر وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص اس کا رسول ہے۔ تو وہ دلائل اس کو دے۔ جس کے ذریعہ سے ہم اس کو مانیں۔ اور اسی طرح دیگر مسائل کے لئے ہے کہ وہ خود بتائے +

اسلام کا دعویٰ

پس اس عقیدے کے مطابق میں اسلام کی صداقت کے دلائل قرآن کریم سے ہی بتاتے ہوئے بیان کروں گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسلئے اس کی صداقت کے دلائل خود پیش کرتا ہے چنانچہ یہ رکوع جو میں نے پڑھا ہے۔ اس میں اللہ فرماتا ہے۔ اللہ نور السموات والارض کہ اللہ آسمان و زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک طاق ہو۔ اور اس کے پیچھے کوئی سوراخ نہ ہو۔ اس کے اندر چراغ ہو۔ ایسے طاق کے چراغ کی روشنی ایک طرف پڑتی ہو۔ اس سے روشنی محفوظ ہو کر جدھر پڑتی ہے۔ بہت زیادہ پڑتی ہے۔ اور چراغ ایک گلوب سے ڈھکا ہوا ہے اور گلوب بھی نہایت صاف اور اجلی ہے۔ جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے۔ اور اسکی روشنی تارے کی مانند صاف ہے۔ اور چراغ میں جو روغن ڈالا گیا ہے۔ وہ مبارک درخت سے نکالا ہوا ہے۔ ایسا درخت نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنے وہ ایسا درخت ہے۔ جس پر ہر طرف سے دھوپ پڑتی ہے۔ ایسے درخت کی نشو و نما خوب ہوتی ہے۔ اور وہ تیل بھی اپنی صفائی میں ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ بوجہ صفائی کے قریب ہے۔ کہ خود بخود اسکو آگ لگ جائے۔ جیسا کہ پٹرولیم ہوتا ہے۔

ایسا چراغ جس میں اتنے صفات ہوں۔ اسکی روشنی کا کیا کہنا۔ اسلئے فرمایا کہ نور علیٰ نور وہ نور ہے۔ اور پھر اسپر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک اور نور نازل ہوتا ہے۔ اور پھر جس کو چاہتا ہے۔ اللہ ہدایت دیتا ہے۔

اللہ نے لوگوں کے لئے اسلام کا دعویٰ پیش فرمایا ہے۔ کہ اسلام خدا کا نور ہے۔ اور سچا مذہب ہے۔ اور اس کی روشنی تمام مذاہب کی روشنیوں سے اعلیٰ ہے۔ اور اس کی تعلیمات سب سے اکمل اور اتم ہیں۔

صداقت اسلام کی دلیل

مگر یہ سارا بیان ایک دعویٰ کی صورت میں ہے۔ اسلئے آگے اس کی دلیل دیتا ہے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والاصال کہ یہ نور ایسے گھروں میں ہے۔ جو آج کس مپرس اور غریب اور ادنیٰ درجہ کے ہیں۔ مگر خدا نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ان کو اٹھایا جائیگا اور ان کو بلند کیا جائیگا اللہ کا ان مکانوں کو بلند کرنا اور عزت دینا ثبوت ہوگا اس امر کا کہ یہ مذہب اسلام خدا کی طرف سے ہے +

اسلام کی صداقت کیلئے یہ دلیل ہے کہ اسکے ماننے والے دنیا میں معزز و مکرم ہونگے۔ اور ان کو ایک روشنی دی جائے گی۔ جس کے مقابلہ میں دنیا میں تاریکی ہوگی اسلام کے گھر بلند کئے جائینگے۔ اور مخالفوں کے گھر ان کے مقابلہ میں نیچے کئے جائینگے۔ اور یہ اسلام کی صداقت کی دلیل ہزارہا ثبوتوں میں سے ایک ہے۔

آنحضرت صلعم کی حالت دعوے سے پہلے

اب ہم دعویٰ اور دلیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف دیکھتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اسوقت آپ کی دنیاوی حیثیت کوئی بڑی نہ تھی۔ ابھی آپ شکم مادر ہی میں تھے۔ کہ آپ کے والد فوت ہو چکے تھے۔ اور بہت چھوٹی عمر تھی کہ ماں فوت ہو گئی آپ کو کوئی بڑا ترکہ بھی نہیں ملا تھا اس کے بارے میں متفرق روایتیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ آپ کو ملا وہ ایک اونٹ اور پانچ بکریاں تھیں۔ آپ کی کوئی ذاتی تجارت نہیں تھی۔ بلکہ بڑی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہ رض کی تجارت کرنے لگے اور نفع ان کو دیتے تھے۔ اور وہ کچھ معاوضہ آپ کو دیدیتی تھیں۔ عرب میں کوئی حکومت نہ تھی۔ مگر مکہ والوں نے جو "دار الندوہ" قائم کر رکھا تھا۔ اس کے بھی آپ ممبر نہ تھے دنیاوی علوم آپ نے حاصل نہ کئے تھے۔ آپ کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا اس تمام ضعف اور کمزوری پر طرفہ یہ کہ جب آپ نے دعوے کیا تو تمام عرب مخالف ہو گیا۔ آپ وہ بات کہتے تھے جو جمہور عرب کے خلاف تھی اور عرب اسکے ماننے میں اپنی ہلاکت دیکھتے تھے +

آنحضرت صلعم اور مسٹر گاندھی

دنیا کی جانب جاتے [illegible] ہوتے [illegible] اور لوگ بھی [illegible] جن کے ساتھ [illegible] جاتے مثلاً آج ہمارے ہندوستان میں مسٹر گاندھی ہادی ہیں ان کی جے کے نعرے بھی آج ہندوستان میں لگائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ آنحضرت کے ساتھ اگر دنیا ہو گئی تو کیا ہوا۔ مسٹر گاندھی کے ساتھ بھی تو لوگ ہو ہی گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ آنحضرت عرب سے وہ بات منوا رہے تھے۔ جو عرب ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔ مگر مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں۔ جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کسی [illegible] چھپتے ہیں۔ وہ ہوتے نکالے کسی جگہ [illegible] یا کسی نے کہہ دیا کہ ایک شخص نے جو زمینداری کا ایک اوزار کھودا تھا لکھا ہے کہ اس کو [illegible] نے جب یہ بات سنی۔ کہا۔ کہ ہائے اس کی بات کوئی نہیں سنتا۔ تو وہ بات جو مسٹر گاندھی کہتے ہیں لوگوں کے مطلب کی اور ان کی منشا کے مطابق ہے اس لئے اس کو ماننے کیلئے تیار ہیں۔ ایک اور مثال ہے۔ جو اگرچہ فرضی ہے مگر حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے۔ ایک اونٹ کہیں جا رہا تھا۔ آگے سے چوہا ملا۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ اور جدھر اونٹ جا رہا تھا۔ ادھر ہی چل پڑا۔ تو اس نے دور جا کر چوہے نے خیال کیا۔ میں ہی اس کو چلا رہا ہوں۔ آخر ایک دریا پر پہنچے اور وہاں اونٹ ٹھہر گیا۔ چوہے نے کہا چلو۔ اس نے کہا۔ نہیں چلتا۔ [illegible] اب ڈر نہیں چاہتا۔ یہاں میں چلونگا۔ تو چونکہ ان لیڈروں کی زبان سے وہی نکل رہا ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر لوگ ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے چڑھاووں کی مخالفت نہیں کی۔ ان کے بتوں کی مخالفت نہیں کی جن پر چڑھاوے چڑھتے تھے اور جن سے ان کی گذران اوقات ہوتی تھی۔ بلکہ آپ نے ان کے اس چڑھاوے کے رزق کو بند کر دیا اور کہہ دیا۔ کہ ان خداؤں کو چھوڑ دو اور ایک خدا کو مانو۔ لیکن مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کی مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی گاڑی یا موٹر جدھر جا رہی ہو اُدھر چلی جائے۔ اور ایک شخص پیچھے ہاتھ [illegible] ہے۔ اور کہے کہ میں اس کو چلا رہا ہوں۔ لیکن آنحضرت نے جدھر گاڑی چل رہی تھی اُدھر سے اس کا رخ پلٹ کر دوسری طرف کو پھیر دیا۔ اور قریش جو خداؤں کے قائل تھے۔ آپ نے ان سے یہ عقیدہ چھڑوایا۔ عیسائی حضرت مسیح ناصری کو اپنے گناہوں کا کفارہ بنا کر اپنی نجات ان کی صلیبی موت میں جانتے تھے۔ اور اس پر بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ جو ان کے دینی حالات کو جڑ سے اکھیڑ کر گئی۔

قوم نے آنحضرت سے کیا سلوک کیا

آپ کی قوم آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہ تھی بلکہ آپ کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ اور تیرہ سال تک آپ کو بیشمار تکالیف دیتی رہی۔ پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہوتے۔ ان بیچاروں پر مظالم توڑے گئے۔ غلاموں کو رسیوں سے باندھ کر گھسیٹا گیا۔ گرم ریت پر لٹائے گئے۔ اور ان کو مارا گیا۔ اور اتنا مارا گیا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ اور جب ان کو ہوش آئی۔ بتوں کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا۔ مگر پھر بھی جب وہ خدا کا ہی نام لیتے۔ تو ان کو اور عذاب دیتے۔ اس فتنہ کا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری نے جب سنا کہ مکہ میں ایک شخص نے خدا کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو انہوں نے اپنے بھائی کو بھیجا۔ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اس کو پہنچنے نہ دیا۔ اور واپس چلا گیا۔ پھر وہ خود آئے۔ مگر کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی دیکھ لے۔ حضرت علی سے ملاقات ہوئی۔ تین روز کے بعد انہوں نے اپنا مقصد ظاہر کیا۔ کہ میں آنحضرت کو دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت علی نے ان کو کہا۔ کہ میرے پیچھے پیچھے چلو۔ جب کوئی غیر شخص نظر آئیگا۔ تو میں پیشاب کی طرح ہو کر بیٹھ جایا کرونگا۔ اور تم آگے نکل جایا کرو۔ اسی طرح حضرت ابوذر حضرت علی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچے۔ اور وہاں سے ایمان لے کر [illegible] باہر نکلتے ہوئے کلمہ شہادت زور سے پڑھا۔ اس پر کفار جمع ہو گئے۔ اور آپ کو مارنے لگے۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ بعض لوگوں نے آپ کو چھڑا دیا۔ اور اسی طرح ہوش آنے پر آپ نے پھر ایسا ہی کیا۔ لوگ پھر مارنے لگے۔

ایسی ایسی مصائب تھیں جو آنحضرت اور مومنوں کو پہنچائی گئیں۔ ان حالات میں آپ کے اصحاب کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اور کفار نے ان کا وہاں تک تعاقب کیا۔ مگر وہاں کے دربار میں جب مسلمان پیش ہوئے۔ اور انہوں نے صفائی سے اپنے عقائد بتائے۔ تو کفار کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔ لیکن ابھی مصائب کا خاتمہ نہیں ہوا تھا۔ آپ کو پھر تکالیف پہنچائی گئیں۔ اور آپ نے حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر مکہ سے ہجرت کی۔ پھر کفار نے پیچھا کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔

اس حالت میں کون کہہ سکتا تھا۔ کہ جس کے چند ساتھیوں کی جمعیت بھی منتشر ہو گئی۔ اور جس کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ وہ کبھی غالب ہوگا۔ جب آپ مدینہ میں پہنچے۔ تو ان لوگوں نے وہاں بھی آرام نہ لینے دیا۔ بار بار چڑھ کر گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ جنگ احزاب میں دس ہزار کی جمعیت لے کر مدینہ پر چڑھ آئے۔ اور آنحضرت صلعم کو مدینہ کے گرد خندق کھودنی پڑی۔ صحابہ کے ساتھ آپ بھی خندق کی کھدائی کے کام میں شریک تھے۔ احادیث و تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ جب آپ نے کدال چلائی اور ایک

پبلک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار [illegible] الفضل [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا
مصدقہ سرمہ نور اور حضرت خلیفہ اول رض کا مجوزہ
سرمہ ممیرا اور سنت سلاجیت

سرمہ ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] کے سامنے مسجد مبارک میں سرمہ ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے [illegible] میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ:۔

”سرمہ برائے امراض چشم بسیار مفید است“

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرید مہنگی کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا [illegible] فی تولہ۔ یہ سرمہ [illegible] آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

سنت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع ضعف معدہ [illegible] طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر بلغمی و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی و [illegible] درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

المشتہر
احمد نور [illegible] تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار ۱۰ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے)

جواہر نور۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے کیلئے اکسیر [illegible] حب اکسیر مقوی۔ پٹھوں کو دوبارہ زندگی دینے والی [illegible] روغن اکسیر پٹھوں کو درست و مضبوط کرنے والا [illegible] سفوف [illegible] کی کمزوری دور کرتا [illegible]

حکیم عطا محمد۔ قادیان۔ پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ سویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟ جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا لیا ہے۔ اور [illegible] بچہ بھی چلا سکتا ہے۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور [illegible] منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح [illegible] نہیں نکالنا پڑتا۔ اور اسمیں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے۔ کہ جیسی چاہو نکالو اور قیمت بھی صرف [illegible] بغیر [illegible] ہونے پر ایک روپیہ زیادہ

پتہ
فضل کریم۔ عبد الکریم۔ قادیان۔ پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے۔ بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال [illegible] بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے اشتہاری نقالیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر عبد الحکیم۔ [illegible] ڈاکخانہ ناتھ نگر۔ بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت نیز دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی۔ [illegible] خوشنمائی خوبصورتی۔ نفاست [illegible] پائیداری اور مضبوطی کی تعریف و تصدیق [illegible] سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصل موتیوں کی مانند گول۔ صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جائیں تو نہایت آسانی سے چمکدار اور مصفا ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ خوشنما چمکدار رہیں گے۔ [illegible] نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ [illegible] نتھوں اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کیلئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں۔ مگر موتی [illegible] پسند نہ ہوں۔ تو واپس فرما کر قیمت منگا لیں۔ قیمت معہ محصول صرف تین روپیہ فی درجن ہے۔ ملنے کا پتہ [illegible] نور الدین۔ پانی پت۔ محلہ انصار

مجرب دوائیں

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

روغن مقوی۔ اس روغن کے صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہر قسم کی کمزوری کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible]

بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کا مجرب علاج ہے۔ اور بادی بواسیر کو بھی نافع ہے۔ مسوں کو خشک کرتی ہے۔ بارہا تجربہ کیا گیا اور مفید پایا قیمت دو روپیہ۔

ہر قسم کی ادویات ملنے کا پتہ۔ احمدیہ شفاخانہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

بالخطبہ

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۵۰ اور ۱۰۰ روپیہ ماہوار [illegible] رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک۔ مقبول صورت ہوں۔ خط و کتابت۔ ایم۔ ایس۔ معرفت [illegible] عامہ قادیان ہووے

ناظر امور عامہ

ہندوستان کی خبریں

انتخاب میونسپل کا بائیکاٹ دہلی میں کانگرس کمیٹی نے میونسپل کمیٹی کے آئندہ انتخاب کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اور وہ لوگوں کو پرچیاں نہ دینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

میونسپل مظالم موضع چولا ضلع گنٹور (مدراس) کے باشندوں پر میونسپلٹی نے ٹیکس لگایا ہے باشندوں نے بطور احتجاج گاؤں خالی کر دیا ہے۔ تمام لوگ ساتھ کے دیہاتوں میں جا رہے ہیں۔ لوگ جو اسباب چھوڑتے جاتے ہیں میونسپلٹی اسکو قرقی کرنے والی ہے۔

شب برات کی آتشبازی سے آگ شب برات کے روز آتشبازی کی چنگاری سے حافظ محمد حلیم تاجر چرم کانپور کا گودام واقعہ [illegible] جل کر خاک ہو گیا۔

ضلع پرتاپ گڈھ میں مسٹر گاندھی سے بیزاری پرتاب گڈھ میں سینکڑوں چرخے جلا دیئے گئے ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کی جے کا نعرہ اب عام نہیں رہا۔ پچھلے دنوں پریاگ سمتی کے چند والنٹیر [illegible] ضلع الہ آباد میں ایک شفاخانہ قائم کرنے گئے تھے۔ ان کو ہجوم نے گھیر لیا اور دھمکی دی۔ کہ اگر تم گاندھی کے پیرو ہو۔ تو تمہاری مرمت کی جائے گی۔ ہجوم کو والنٹیروں نے یقین دلایا کہ ہمارا مسٹر گاندھی یا ان کی تحریک عدم تعاون سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم سیوا سمتی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسٹر ظفر علیخاں کا جرمانہ ۲۰۔ اپریل کو وزیر آباد کے تحصیلدار معہ اہلکاروں کے کرم آباد گئے۔ اور مسٹر ظفر علی خان کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے چار بھینس۔ دو گھوڑیاں چھ بیل اور گنے بیلنے کا ایک بیلن بطور قرقی قبضہ میں لے لئے۔

میونسپل بورڈ الہ آباد اور مسٹر گاندھی الہ آباد میونسپل بورڈ کے جلسہ میں تحریک ہوئی

پنجاب میں فصل کی حالت سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ تمام صوبہ کی زمین بغیر بارش کے خشک پڑی ہے۔ نہری فصل امید افزا ہے۔ مگر بارانی زمین سوکھی پڑی ہے۔ جانور چارے کے نہ ملنے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔ بعض اضلاع میں گندم کا نرخ بڑھ گیا ہے۔

مارشل لا کمپنسیشن کمیٹی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ان نقصانات کے معاوضہ کے متعلق فیصلہ کرے گی۔ جو اپریل ۱۹ء میں امرتسر۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے فسادات کے موقعہ پر ظہور میں آئے تھے۔

دختر شادی لال کی شادی آنریبل سر جسٹس شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کی دختر کی شادی آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ مظفرنگر کے صاحبزادے لالہ ہری راج سروپ کے ساتھ ۹ اپریل کو لاہور میں ہوئی۔

بازاری عورتیں کانگرس میں دہلی کی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے اراکین کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور سنا گیا ہے کہ چاوڑی بازار کی تمام بازاری عورتیں بھی اس سلک میں منسلک ہو گئی ہیں۔

حامیان عدم تعاون کا تشدد دربھنگہ میں تین مسلمانوں کو اس جرم میں سزا دی گئی ہے کہ انہوں نے پنچایت کر کے ایک شخص کو شکنجہ کی سزا دی اس سے دو سو [illegible] کر دیا۔ ملزمین کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ ہو گیا۔ مگر ان کو اپیل کے [illegible] رہا کر دیا گیا ہے۔

مہنت نرائن داس کا استغاثہ مہنت نرائن داس اور اسکے چیلا مہنت دیو داس نے ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کی عدالت میں گوردوارہ کمیٹی کے چند اراکین کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے کہ انہوں نے گوردوارہ کی اراضی پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔

گوردواروں کا قانون غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی پنجاب کے [illegible] گوردواروں کے متعلق نیا قانون بنانے کی تجویز [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

مصری وفد میں پھوٹ قاہرہ ۲۰ اپریل۔ [illegible] لنڈن کانفرنس [illegible] عدلی پاشا کے رویہ کے متعلق مصری وفد میں [illegible]

لارڈ کرزن پر جرمانہ ۲۴ [illegible] تیز چلانے کے قصور میں لارڈ کرزن ممبر پارلیمنٹ پر برائیٹن میں پانچ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ ایک کانسٹیبل نے بیان کیا کہ وہ ۳۰ سے ۳۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر لے جا رہے تھے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ ۲۳ سال سے میں موٹر چلا رہا ہوں۔ کبھی خطرناک رفتار کی بنا پر میری طلبی نہیں ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ گیارہ مرتبہ ان پر مقررہ رفتار سے بڑھ جانے کا الزام لگایا جا چکا ہے۔

مصر میں پھر ہنگامہ ہوا گورنر کی موٹر جلا دی گئی لنڈن یکم مئی۔ قاہرہ کے تار میں مرقوم ہے کہ طنطا کے مقام پر چند فسادی آدمیوں نے ایک عام مظاہرہ میں شریک ہو کر پولیس کا مقابلہ کیا۔ بعد کو مسلح پولیس نے مجمع پر گولیاں چلائیں۔ جس سے دو یا تین آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ جب ہنگامہ کے موقعہ پر گورنر نمودار ہوئے۔ تو مجمع کے لوگ بھاگ گئے۔ لیکن بعد کو ان کا موٹر جلا دیا گیا۔ اور ان کے محل کو لوگوں نے گھیر لیا۔ گورنر کی استدعا پر قاہرہ سے مصری فوج کے ایک سو آدمی بھیجے گئے ہیں۔

فلسطین میں ہنگامہ لنڈن ۲ مئی۔ یافہ کے نزدیک ایک ہنگامہ ہوا جس میں ۲۷ یہودی مارے گئے اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ بہت سی دکانیں لوٹ لی گئیں۔

روئی کے ذخیرہ میں سخت آتشزدگی اسکندریہ ۲۰ اپریل۔ [illegible] کے ذخیرہ روئی میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ اور روئی کے ۱۳ ہزار گٹھے خاکستر ہو گئے۔

ترکی شہزادہ کا فرار انگورا کو لنڈن یکم مئی۔ قسطنطنیہ سے ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ شہزادہ عمر فاروق آفندی خلف ولیعہد عبد المجید آفندی انگورا کو [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

نمبر ۸۶ صفحہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

[illegible] | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

مولوی [illegible] صاحب مدرس [illegible] ضلع [illegible]

Manu pur

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

از دفتر الفضل

مدینۃ المسیح - ۱
اخبار احمدیہ [illegible]
[illegible] چاہئیں
منافقوں سے [illegible]
اسلامی [illegible]
مولوی [illegible]
ایک [illegible]
مولوی [illegible] صاحب
مولوی عطاء اللہ صاحب کی [illegible]

اشتہارات [illegible]

ایڈیٹر - غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

قیمت بہر حال پیشگی سات روپے سالانہ

[illegible] شائع ہوتا ہے

نمبر ۸۶ | مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء | مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ خطبہ جمعہ (۱۵ر مئی) حضور کی بجائے مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ رمضان کے مبارک ایام میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۷۲ لڑکے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۶۱ پاس ہوئے۔

امسال جن اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ وہ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضروری اعلان

افریقہ کے تازہ آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تار کی غلطی سے پہلی تار کا مضمون غلط سمجھا گیا۔ شیخ صاحب کا تار تھا کہ 7 anti moslems نے حق قبول کیا۔ تار والوں نے الف کو اڑا کر anti moslems کر دیا جس کے معنے غیر مسلم کے ہو جاتے ہیں مگر جیسا کہ اس تفصیلی خط سے جو ہم اگلے نمبر میں شائع کرینگے اور اس کے بعد آنیوالے خطوں سے معلوم ہوتا ہے بیسیوں مسیحی اور بت پرست لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور چار ہزار فینٹی قوم کے لوگ جو نام کے مسلمان تھے۔ اور ختنہ تک نہ کراتے تھے۔ سلام کرنا نہ جانتے تھے۔ اور عیسائی ہونے پر آمادہ تھے انہوں نے نہ صرف مسیحیت کا ارادہ ترک کیا۔ بلکہ پوری طور پر اسلام پر عمل کرنے کا عہد کر کے احمدیت میں داخل ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں نے ہمارے مبلغ کے راستہ میں روکیں ڈالنی شروع کر دی ہیں۔ اور سخت مخالفت پر آمادہ ہیں ◆

اخبار احمدیہ

سیر کشمیر جو احباب اس سال کشمیر کی سیر کو تشریف لے جاویں۔ وہ یہ خاص خیال رکھیں کہ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کے پریذیڈنٹ میر غلام رسول صاحب کشمیری مخلص احمدیوں کی ہمدردی کے لئے چاہتے ہیں کہ جو بزرگ اس ملک میں جاویں۔ وہ اپنے وقت کا ایک حصہ ان کے مذہبی اور اخلاقی معاملات کی ترقی اور رخوت کے ہٹانے میں صرف فرمائیں۔ کشمیر جانیوالے احباب جس طرح وہاں کے مناظر اور سیر سے جسمانی نفع اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وہاں کی کمزور جماعتوں کو اس کے عوض کچھ روحانی فائدہ بھی پہنچایا کریں۔ والسلام۔ خاکسار ناظر تعلیم و تربیت

احمدی مستورات انبالہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مستورات جمعہ میں تقریباً ایک سال سے شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مسجد کے اندر ہی پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے علیحدہ مسجد تیار کی گئی ہے۔ جسمیں چندہ زیادہ تر مستورات کا ہے۔ ابھی اسپر چھت پڑنی باقی ہے۔ ماہواری چندہ تقریباً تمام مستورات باقاعدہ ادا کرتی ہیں ان کے چندہ کا رجسٹر علیحدہ ہے۔ وصولی چندہ کا کام خاکسار کی خالہ صاحبہ کرتی ہیں۔ گذشتہ سال کے خاتمہ پر جب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے ہمارے حسابات کی پڑتال کی۔ تو اسمیں مستورات کے چندہ کا رجسٹر ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔ اور تحریر دیا کہ میں نے بہت سی احمدی انجمنوں کے رجسٹروں کی پڑتال کی۔ اگرچہ اور کسی جگہ مستورات چندہ دیتی ہیں۔ مگر جو باقاعدگی مستورات کے چندہ کے متعلق یہاں دیکھی گئی ہے وہ اور کسی جگہ نہیں دیکھی۔ اور یہی بات میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہوئی ہے۔

خادم فضل الرحمن عفا اللہ عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ

درخواست دعا ڈاکٹر محمد عمر صاحب اسسٹنٹ سرجن سخت علیل ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے توجہ سے دُعا کریں۔ خاکسار محمد زبیر ناظر

احباب میرے بچہ احمد دین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکو بھی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار الٰہ دین موضع شکریاں۔ ڈاکخانہ جاتلی

ہم تین بھائیوں پر ایک ہندو نے جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس نے کچھ جھوٹ تو اس کا ثابت ہو گیا۔ مگر دُعا کی بہت ضرورت ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ خاکسار غلام حسید سکرٹری انجمن احمدیہ بڈھا گورائیہ ضلع گوجرانوالہ

میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں درد بھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے خوب الحاح کے ساتھ دُعا فرماویں کہ رب العالمین مجھے محض اپنے فضل سے خادم دین بنا دے۔ آمین"

عاجز سید صمصام الدین۔ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

نماز جنازہ خاکسار کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے انا للہ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

اقبال حسین احمدی برہ پور

مولوی ثناء اللہ کے متعلق تازہ اشتہار اس اخبار میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ یہ الگ بھی چھپا ہے۔ احباب اسے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے [illegible] روپیہ سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک کے حساب سے دفتر اخبار فاروق قادیان سے منگالیں۔

موصیوں کو اطلاع سماۃ عمر بی بی موصیہ ہمشیرہ میاں عمر الدین صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ کے فوت ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ نے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے سوال پر فرمایا کہ "جب تک وصیت ادا نہ ہو جائے کوئی لاش مقبرہ میں دفن نہ ہو۔" اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اسوقت تک کسی کی لاش دفن نہ کی جاوے گی۔ جب تک کہ وصیت کی ادائگی نہ ہو جایا کریگی۔ چاہیئے کہ زر وصیت وصول نہ ہو جایا کرے گا۔ کیونکہ واقعات ایسے ہو گئے ہیں کہ اسوقت وصیت کا پچاس ہزار کے قریب روپیہ موصیان کے ورثاء کے ذمہ ہے جو وصول نہیں ہوتا۔ زر وصیت یا تو زندگی میں ادا ہو جانا چاہیئے تاکہ ورثاء سے وصول کرنے کی نوبت نہ پہنچے یا یہ اسوقت تک کہ جس وقت تک زر وصیت کا ادا ہو جاوے میت کی امانتاً لاش کو کسی دوسرے قبرستان میں دفن کر دیا جاوے۔ آئندہ اسپر عمل کیا جایا کریگا۔

افسر بہشتی مقبرہ

نماز مترجم میں تصحیح نماز مترجم کے ساتھ ضروری احکام کے عنوان کے ماتحت چھپا ہے کہ:

"جو شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ یعنی غیر احمدی ہے۔ خواہ منکر ہے۔ مکذب ہے یا متردد ہے اس کے پیچھے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور ..... ایسے شخص کا بلکہ اس کے کسی بچہ کا بھی جنازہ پڑھنا درست نہیں"

جہاں نقطے ہیں۔ وہاں سے لفظ "نہ" رہ گیا ہے جو پتھر پر سے چھپتے ہوئے اڑ گیا۔ پچھلے ایڈیشن میں لفظ "نہ" موجود ہے۔ احباب اس غلطی کو درست کر لیں۔

محمد یامین نعیم خود تاجر کتب قادیان

ایک کارندے کی ضرورت خان بہادر محمد عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ پیلی بھیت کو ایک کارندے کی ضرورت ہے۔ جو اردو یا انگریزی مڈل پاس ہو۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار کے علاوہ کھانا مکان اور سواری بھی دینگے۔ جو صاحب جانا چاہیں ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ احمدی کو ترجیح ہو گی۔

اتالیق نمبر ۷ و ۸ جناب میر احمد حسین صاحب فرید آباد [illegible] نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اتالیق کے نام سے [illegible] تاریخ جو رسالہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کا نمبر ۷ و ۸ اکٹھا حال میں شائع کیا ہے۔ جس کے مضامین دلچسپ اور بچوں کے مذاق کے ہیں۔ مستقل خریداروں کو تو پہنچ چکا ہوگا۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ ۲ قیمت سے منگالیں۔ اور اپنے بچوں کے نام مستقل طور پر جاری کرا دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۲۱ء

ثنائی چالیں

مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانیاں

الفضل کے گذشتہ دو پرچوں میں غیر احمدیوں کے جلسہ کی جو مفصل روئداد شائع ہو چکی ہے۔ وہ چونکہ مرقع تھی چودھویں صدی کے "علماء" کی ایمانی علمی۔ اخلاقی اور انسانی حالت کے تنزل انتہا کا۔ اس لئے اس صدی کے ان علماء کا بروز مولوی ثناء اللہ جن کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شر من تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ خاموش نہ رہ سکا۔ مگر اس لئے ہیں جو کچھ اس کی زبان قلم سے نکلا ہے۔ وہ بجائے پردہ پوشی کے ان لوگوں کی اور زیادہ پردہ دری کا موجب ہے۔ کیونکہ باوجود اس روئداد کے جواب میں قلم اٹھانے کے مولوی ثناء اللہ ان متعدد امور کے متعلق جن کو نہایت مفصل طور پر پیش کیا گیا تھا ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا۔ اور ان کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اس نے ان کے صحیح اور ناقابل تردید ہونے کی تصدیق کر دی ہے مثلاً الفضل میں ان علماء کی آپس میں جوتی پیزار اور گالی گلوچ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کی نسبت وہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکا۔ کیوں اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ باوجود جھوٹ اور کذب اور افتراء اور زور کی عادت کے وہ ان واقعات پر ذرا بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ان دوسری باتوں کے متعلق اس کے لئے سد راہ تھی۔ جن کا اس نے ذکر تک نہیں کیا۔

۲۲ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مضامین کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں اول تو اپنی تعریف میں قصیدے پڑھے ہیں۔ اور پھر اس اشتہار کے متعلق بیہودہ سرائی کی ہے۔ جس میں ہماری طرف سے دو سو روپیہ انعام کے ساتھ ایک حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا یہ اشتہار الفضل ۴۔ اپریل میں درج ہو چکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اس اشتہار کا ذکر تو کیا مگر حلف کے الفاظ اور اس کے متعلق ابتدائی کارروائی کو بالکل ہضم کر گیا۔ جن الفاظ میں حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ یہ تھے کہ:۔

"میں ثناء اللہ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہوگا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے اور حضرت عیسےٰ ابن مریم زندہ آسمان میں نہیں بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی اور بچوں پر نازل ہو۔ تا دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر" اللہم آمین۔

اور اس حلف اٹھانے کا طریق یہ رکھا گیا تھا کہ ثناء اللہ مسجد میں کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھائے۔ اور قسم کھانے سے پیشتر [illegible] ایک شخص قرآن شریف سے چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی [illegible] کو سنا دیگا۔

اس طریق حلف اور مذکورہ بالا الفاظ حلف کو تو مولوی ثناء اللہ بالکل ہضم کر گیا۔ اور صرف [illegible] ذیل الفاظ کو لیکر

"دیکھو کتنی معمولی بات ہے کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہے۔ آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا اسپر اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر واقعی یہ تیرا ایمان ہے۔ تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے۔ اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے"

ان الفاظ کو لے کر جن میں مختصراً اسے شرم دلا کر غیرت دلائی گئی تھی۔ یہ نتیجہ نکالا ہے کہ:۔

"یہ قسم اس بات پر مطلوب تھی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور بس"

یہ الفاظ ثنائی چالوں کا ایک نمونہ ہے۔ اول تو جو عبارت پیش کی گئی ہے۔ اس کا بھی صرف یہ مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر جانے اور پھر آنے کا ذکر ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ جب حلف کے الفاظ معین کر دئے گئے تھے۔ تو پھر ثناء اللہ کو ان میں تغیر و تبدل کرنے اور اپنے پاس سے ان کا مطلب گھڑ کے بیان کرنے کا کیا حق ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہمارے اشتہار سے قسم کا وہی مضمون ثابت تھا۔ جو ثناء اللہ نے پیش کیا ہے تو اس نے کیوں مسجد میں اس بات کو تسلیم کر کے وہ دو سو روپیہ نقد وصول نہ کر لیا۔ جو ہماری طرف سے پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ اور جس کو دیکھ کر ثناء اللہ کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اصل میں اس وقت ثناء اللہ ایسا حواس باختہ ہو رہا تھا کہ اسے اپنے سر پیر کی بھی خبر نہ تھی اور تمام چالیں بھول گیا تھا اور اس [illegible] مجسٹریٹ کی طرف سے دریافت کرنے پر سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ میں پیش کردہ الفاظ پر حلف نہیں اٹھا سکتا۔ اور اسی پر انہوں نے کہا کہ پھر ہم روپیہ واپس کرتے ہیں۔ لیکن گھر جا کر اسے یہ چال بازی سوجھی ہے۔ جس سے سوائے اس کے کہ اس کی ذلت اور رسوائی میں اور اضافہ ہو۔ کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

اگر ثناء اللہ کو ابھی حسرت باقی ہے۔ تو ہم اسے بڑے زور کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ میدان میں

آئے۔ اور اب اس اشتہار کے متعلق جو دیا گیا ہی دوسری جگہ درج ہے۔ حقیقت کو خود سوچیں یا [illegible] کر لے۔ کیا وہ اس کے لئے تیار ہوگا؟ اپنی گلی میں اس شیر [illegible] رہیگا۔

دوسری بات جس پر مولوی ثناء اللہ نے ہنسی اڑائی ہے۔ وہ الفضل کا ان لوگوں کے قادیان آنے کو حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک نشان قرار دینا ہے۔ مولوی ثناء اللہ کتنا ہی [illegible] جائے مگر کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یاتون من کل فج عمیق اس وقت دنیا میں شائع ہوا جبکہ قادیان کو دنیا نہیں جانتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود بالکل گمنامی کی حالت میں تھے۔ پھر قادیان کا مقام بلحاظ اپنے محل وقوع اور اپنی شہرت اور حالت کے ایسے کشش کی کوئی بات نہ رکھتا تھا۔ جو لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو سکتی مگر جب مذکورہ بالا الہام شائع ہوا۔ تو اس کے بعد دنیا میں قادیان کی شہرت ہونے لگی۔ اور لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ پھر خواہ مصدق عقیدت اور خلوص سے یا مکذب عناد اور دشمنی سے آئے۔ لیکن آئے اور آپ کی وجہ سے آئے۔ اور آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ٹھہرے۔ اب بھی ہر ایک وہ شخص جو آپ کی وجہ سے آئے گا۔ آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہوگا۔ کیا مولوی ثناء اللہ اس بات سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی قادیان آنے کی وجہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نہیں تھا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لیکچرار جس نے [illegible] لب کشائی کی۔ اس کا موضوع کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہی تھی۔ اس لئے اگر کہا جائے کہ ان لوگوں کا قادیان آنا حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا کرنا ہے۔ تو یہ بالکل درست ہے۔ اگر یہ لوگ آکر حضرت اقدس اور آپ کے پاک سلسلہ کا تعلق ذکر نہ کرتے۔ تو اور بات تھی۔ لیکن [illegible] اور اگر سوائے حضرت مسیح موعود کی ذات کے آپ کے سلسلہ کے اور کوئی ایک لفظ نہ کہتا [illegible]

جب اس [illegible] کہ وہ [illegible] مسیح کی پیشگوئی کو پورا کیا۔

مولوی ثناء اللہ نے [illegible] کی ہے [illegible] کو [illegible] ہے۔ کہ الفضل نے [illegible] لیا ہے۔ [illegible] مسیح موعود کی [illegible] سے کام لیا ہے [illegible] الفاظ کو [illegible] جو حضور نے [illegible] کے حق میں استعمال کئے ہیں [illegible] خیالات حق کی [illegible] کے لئے جھوٹے [illegible] اور دینی غرض کے لئے جھوٹ [illegible] اور ان جھوٹ [illegible] میں پھیلایا۔ لیکن اگر وہ [illegible] نظر سے دیکھے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ [illegible] نے ان الفاظ میں اس قسم کے مولویوں کے حق میں کچھ بھی زیادتی نہیں کی۔ کیونکہ جیسا کہ [illegible] مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب ایسے مولویوں کو دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء [illegible] کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین اور شریر ترین مخلوق ہوں گے۔ پھر اگر مولویوں کے ایسے [illegible] کو اگر [illegible] فرقہ مولویاں حضرت مرزا صاحب نے [illegible] تو کیا غضب ہو گیا۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے ان کو پہلے ہی "شریر ترین فرقہ مولویاں" اور تمام جہان میں بدترین مخلوق فرقہ مولویاں کا خطاب مل چکا ہے۔

ایک اور بات جس پر مولوی ثناء اللہ بہت بگڑے ہیں وہ یہ ہے کہ الفضل نے مولوی ابراہیم صاحب کی حماقت کا ذکر بدیں الفاظ کیا تھا کہ

"مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات یہ تھی کہ تقریر تو پنجابی میں تھی۔ مگر انجیل کے حوالے انگریزی میں سناتا تھا۔ اس کی انگریزی خوانی جہاں بجائے خود مضحکہ خیز تھی۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور تھی کہ سامعین جن کے اچھی طرح اردو بھی نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جا رہی

[illegible] سے آگے ہو جائیں۔

اسکے متعلق مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ

"مولوی ابراہیم صاحب [illegible] تقریر و خطبہ پنجابی میں کئے [illegible] ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھ کر سنایا [illegible] انگریزی [illegible] لیکن مرزا صاحب نے جو براہین احمدیہ میں انگریزی الہام لکھا کہ زبان انگریزی [illegible] کوئی نہیں [illegible] یہ الہام ہے ترجمہ بھی لکھا جاتا ہے۔ اس سے ایسا [illegible] انگریزی سے جہالت کا اظہار [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ ثناء اللہ نے [illegible] ہے کہ بات اس میں جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ کیا وہ بتا سکتا ہے۔ کہ الفضل نے مولوی ابراہیم کے انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھنے کے متعلق کہاں لکھا ہے۔ اگر اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کرنے [illegible]۔ ہرگز اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکیگا۔ اور یہ الفاظ اس کے جھوٹے ہونے کی [illegible] ترین شہادت ہے۔

الفضل نے مولوی ابراہیم کی انگریزی خوانی کے متعلق جو کچھ لکھا تھا وہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انگریزی انجیل کے الفاظ بے ضرورت پڑھے گئے۔ کیونکہ جب اردو میں انجیلیں ہیں۔ تو انگریزی میں حوالے پڑھنا اور [illegible] ایسے [illegible] جس میں اکثر اردو دان بھی نہ ہوں۔ محض بے ضرورت [illegible] اور جہالت تھا۔

مانا کہ مولوی ابراہیم صاحب کو انگریزی آتی ہے مگر جاہلوں میں بے ضرورت اس کا اظہار محض جہالت اور [illegible] تو اور کیا ہے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ ہمارے سیدنا و مولیٰ حضرت مسیح موعود نے براہین میں انگریزی الہام

[illegible] کے وقت بیٹھ کر [illegible] کہ یہاں کوئی انگریزی دان نہیں۔ اس لئے [illegible] الہام [illegible] کرتا ہوں۔ انگریزی [illegible] کا اظہار کیا۔ مگر [illegible] دیا ہو۔ تو سمجھ جاؤ گے [illegible] نہیں بلکہ [illegible] جہالت کا اپنا [illegible] جیسے [illegible] اور کوتاہ عقل لوگوں [illegible] اللہ تعالیٰ نے کیا اور [illegible] زبان میں کیا۔ جس [illegible] ہے کہ [illegible] اس زبان کو [illegible] اظہار [illegible] داری [illegible] کا عملی ثبوت ہے۔ [illegible] کے مقابلہ میں انگریزی کی [illegible] والے [illegible] اور [illegible] انگریزی [illegible] ہے۔ [illegible] قابل [illegible] ہے۔ [illegible] کی عقل اس قدر [illegible] ہو گئی ہے کہ وہ ان دونوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔

آخر میں مولوی ثناء اللہ نے [illegible] پر بحث کے متعلق مولوی ابراہیم کے چیلنج کا ذکر کیا ہے۔ [illegible] تماشہ ہے کہ [illegible] اپریل کے [illegible] مولوی ابراہیم [illegible] اور اس مضمون میں [illegible] نے [illegible] اس اشتہار کا ذکر کیا ہے۔ جو مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔ ان ثناء اللہ لکھتا ہے

"مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیئے۔ پھر [illegible] ہو گا"

مگر اس میں بھی ثناء اللہ نے اپنی معمولی عادت کے مطابق [illegible] ہے [illegible] مولوی ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں ان کے جلسہ [illegible] شائع ہوا تھا۔ [illegible] گیا تھا۔ [illegible] نہیں کہ وہ تمام شرائط کا تصفیہ کریں [illegible] کے لئے مجبور کریں۔ مگر اس کے متعلق ان کی طرف سے [illegible] کا [illegible] ہوا۔ [illegible] کا مقام [illegible] تجویز نہیں کیا۔ اگرچہ [illegible] نہیں جلسوں کی مخالفت نہیں ہے کہ اس عذر کی بنا پر ثناء اللہ اپنی جان چھڑا سکے۔ بلکہ گورداسپور کو بھی تجویز کیا ہے۔ بہرحال ہم تو چیلنج منظور کر چکے ہیں۔ اب منتظر ہیں کہ مولوی ابراہیم یا ان کا دوست ثناء اللہ پہلے شرائط کا تصفیہ کرے۔ پھر جلسہ کے متعلق فیصلہ ہو۔ [illegible] مباحثہ کرے۔ مگر امید نہیں کہ ان میں سے کوئی [illegible] کر سکے۔ [illegible] گیدڑ بھبکیاں [illegible] ہیں۔ [illegible] مقابلہ کے سامنے آنا اور بات ہے ۔

مذاق کس سے کیا گیا

"مسٹر گاندھی اور اسلام" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ضمناً دو باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں سے ایک ایڈیٹر صاحب پرتاپ کی [illegible] افشانی تھی۔ کہ وہ جانوروں تک بھی یونینوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے۔ اور دوسری [illegible] کے طالب علموں کا لنگوٹ کو مسٹر گاندھی کا قاعدہ قرار دینا تھی۔ پہلی بات کے متعلق ایڈیٹر صاحب پرتاپ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ "اس میں محض مذاقیہ پیرایہ رکھا گیا ہے" اور دوسری کے متعلق فرماتے ہیں "یہ محض طالب علموں کی دل لگی تھی۔" اور اس کے ساتھ ہی آریہ تہذیب و شرافت کا مزید ثبوت بھی دیا ہے۔ ہم انہیں یہ شرافت سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنے میں تو معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس شخص کے نقش قدم پر چلنے کے دعویدار ہیں، جس کی شیریں زبانی کا ثبوت تو ستیارتھ پرکاش موجود ہے۔ ہاں ہم یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا مذکورہ بالا باتوں میں مسٹر گاندھی اور ان کی تحریک عدم تعاون کے متعلق مذاق اور دل لگی کی جا رہی تھی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے لوگوں کی تہذیب اور متانت کا اندازہ لگانے میں واقعی غلطی کی۔ جو عدم تعاون کے حامی ہو کر اور مسٹر گاندھی کو مہاتما اور لیڈر سمجھ کر ان سے مذاق اور دل لگی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن لوگوں کی شرافت اس درجہ گر چکی ہو۔ وہ کسی اور کے متعلق بیہودگی اور بیجا [illegible] کرنے میں بے شک معذور ہیں۔ اور اسی لئے ہمیں ایڈیٹر صاحب پرتاپ و پرکاش پر کوئی افسوس نہیں ۔

اسلامیہ کالج لاہور کا پرنسپل

اخبار الراعی نے اسلامیہ کالج لاہور کی جنرل کونسل کی مفصل جو روئداد شائع کی ہے۔ اس کا خلاصہ ہمعصر وکیل نے ان الفاظ میں دیا ہے کہ:۔

"کونسل میں بہت دیر تک اس بات پر بحث ہوتی رہی۔ کہ اب ایک انگریز یا ایک ہندوستانی یا ایک مسلمان پرنسپل کو مقرر کرنا چاہیئے کونسل کے تمام ممبر اس امر پر متفق تھے۔ کہ اگر ایک مسلمان پرنسپل انگریز پرنسپل کی نسبت کسی قدر کمتر لائق بھی مل جائے۔ تو اسے ترجیح دینی چاہیئے لیکن اگر ایسا لائق مسلمان نہ مل سکے جو علاوہ تعلیمی استعداد کے انتظامی قابلیت بھی رکھتا ہو۔ تو ان صفات سے متصف انگریز کو مقرر کیا جائے اس پر مسٹر ولسن کو پرنسپل مقرر کر لیا گیا۔" (وکیل [illegible])

ہم انگریز پرنسپل کے تقرر کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ حکمت اور علم جہاں کہیں سے پاؤ حاصل کرو۔ اسلئے اگر ایک انگریز کے پاس علم و حکمت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کے انگریز ہونے کے باعث اس سے حاصل نہ کریں۔ مگر وہ لوگ جو عدم تعاون کے جوش میں مسٹر مارٹن کو نکالنے کے درپے تھے۔ اور کالج کے احمدی طلباء کو اس لئے دکھ اور تکلیف دیتے تھے کہ وہ بھی کیوں ان کے ساتھ ایجیٹیشن میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ بتائیں کہ کیا مسٹر ولسن انگریز نہیں ہیں اور اسی قوم سے تعلق نہیں رکھتے جس سے مسٹر مارٹن رکھتے تھے پھر ایک کی بجائے دوسرے کے آنے سے کیا فرق واقع ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ کالجوں کے بائیکاٹ کی تحریک کس قدر

[redacted]

مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث امرتسری کو

ایک ہزار روپیہ انعام

باجازت حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار مورخہ [illegible] اپریل ۱۹۲۱ء میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہزار روپیہ انعام لو کر کوئی قادیانی [illegible] اسے اشتہار پر مباحثہ کرے۔ اس کے جواب میں گزارش ہے۔ کہ مباحثات تو کافی سے زیادہ آپ کے ساتھ ہو چکے ہیں۔ اب صرف وہی ایک طریق آپ کیلئے باقی ہے۔ جس سے آپ کو ہمیشہ انکار و حیلہ کر کے فرار کرنا پڑا ہے۔ اس لئے ہم آپ کو نہایت آسان طریق سے جس میں نہ فریقین کا جھگڑا نہ دنوں تک گفتگو کا بکھیڑا ہے۔ بلا خطرہ آپ کا دامن حرص ایک ہزار روپیہ سے پر کر دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ آپ بغیر کسی حیلہ و حوالہ اور ہیر پھیر کے مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھائیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام پائیں۔ الفاظ حلف میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہوگی۔ بعینہٖ انہی الفاظ میں قسم ہوگی۔ اور قسم سے پیشتر صرف [illegible] قرآنی [illegible] ہم پڑھ دینگے۔ جس کے بعد حلف ہوگی۔

"میں ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر [illegible] قہار و جبار و عزیز و منتقم قادر و توانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ مسیح ناصری کی بجائے ایک غیر شخص کو ان کا ہم شکل بنا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ اور عیسیٰ بن مریم کو جبرئیل [illegible] کے سوراخ سے اٹھا کر آسمان پر لے گئے جہاں وہ اب تک بجسد عنصری زندہ موجود ہے۔ اور وہی آخری زمانہ میں اسی خاکی جسم کے ساتھ زمین پر نازل ہو کر دجال کو جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ قتل کریگا اور تمام یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائینگے۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے اور [illegible] مسیح موعود و مہدی مسعود اور مامور من اللہ [illegible] محض شیطانی وساوس اور [illegible] ہیں۔ اور [illegible] فیصلہ [illegible] ثابت کرنے کے [illegible] کے واسطے جو خدا نے کیا تھا۔ اور تیرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا۔ [illegible] ایمان اور یقین رکھتا ہوں [illegible] اسی ایمان اور یقین پر [illegible] قرآن و حدیث [illegible] قائم ہوں۔ اور تمام [illegible] ہیں۔ [illegible] دلائل [illegible] ہیں وہ [illegible] اور آیات قرآنی کے [illegible] اور مفتری علی اللہ ثابت ہوتا ہے۔ [illegible] اے قادر توانا تو اصل حقیقت سے واقف ہے اگر میری یہ شہادت تیرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے۔ اور میں اصل حقیقت کو دل میں چھپا کر گواہی اس کے خلاف دیتا ہوں۔ اور مرزا واقعی تیرا مامور اور مسیح موعود ہے۔ تو مجھ اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر [illegible] لعنت و عذاب بنا۔ تاکہ دوسروں کے لئے یہ فیصلہ باعث عبرت ہو۔ اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین"

یہ حلف بلا کسی تغیر و تبدل و ترمیم کے مندرجہ بالا الفاظ میں بمقام امرتسر [illegible] جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تین بار اٹھانی ہوگی۔ جس کے آخر میں ہر بار ہم آمین کہینگے۔ اس کے بعد فوراً [illegible] آپ مسجد سے باہر نکلیں [illegible]

[illegible] آپ کی [illegible] اٹھائیں [illegible] عذاب [illegible] حلف وغیرہ [illegible] یا موت وغیرہ کے عذاب [illegible] باور کریں۔ کہ ساری دنیا احمق نہیں۔ عقل [illegible] کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ کہیں بھی قرآن و احادیث میں یا [illegible] کی کسی [illegible] کتب میں نہیں لکھا۔ کہ جب تک [illegible] حلف اٹھانے والا حلف کے [illegible] فریق ثانی سے ذکر کرنے [illegible] حلف نہ اٹھا سکے۔ [illegible] کہتے ہیں کہ کس آیت یا حدیث کی رو سے ہم کو [illegible] عذاب کیلئے مجبور کرتے یا موت وغیرہ کو عذاب [illegible] کرنے کا [illegible] قرار دیتے ہیں۔ آپ [illegible] کہ ہم [illegible] کو عذاب [illegible] قرار دیتے [illegible] نہیں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو اس سے آپ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ ہمارا ہی نقصان ہوگا۔ کہ ایک تو ہزار روپیہ ہمارا جائے گا۔ دوسرے دنیا [illegible] پہنچیگی۔ اور [illegible] آسانی سے کہہ سکے گی۔ کہ حق ان کے ساتھ نہیں ہے۔ پس یہ عذر آپ کا محض حیلہ ہے۔ ورنہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جھوٹی قسم کا عذاب [illegible] اسی ذات کی طرف سے ملتا ہے۔ جس کی عدالت میں [illegible] کا نام لے کر حلفیہ جھوٹی گواہی دی گئی ہے۔ کسی فریق قسم دلانے والے یا قسم اٹھانے والے کا حق نہیں۔ کہ وہ کوئی سزا معین کرے۔ یا کسی حادثہ کو سزا [illegible] لہذا یہ عذر [illegible] آپ واقف قرآن ہو کر کبھی نہ کریں [illegible] آپ کی [illegible] کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے عقائد مندرجہ حلف بالا کو یقینی نہیں سمجھتے۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ ہم نے حلف اٹھائی تو موت آئی۔ [illegible] تو آپ موت کو سزا

[illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] اپریل [illegible]

سے [illegible] کا کھسکنا ہی ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو ان عقائد میں بالکل وہ بصیرت قائم کر لیا ہے ۔ ورنہ کوئی علت انہیں نے ۔ کیونکہ موت یا خدا کا عذاب ہے اور دو نہیں ہو سکتی اگر آپ کے ہاں کوئی حلف اٹھانے کو تیار ہیں تو خدا شاہد ہے کہ اتباع کا کوئی حل قسم سے کھلا ہوا ہے ۔ یقیناً آپ بری الذمہ اور آپ کے بھائی ہوتے ہیں جن کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ۔ کبھی بات ہو ہی نہیں سکتی ہے ۔ جو ہزار دفعہ کی کرنی چاہیے ۔ تو آپ حلف کی لعنت [illegible] پھر بتائیے کہ ہم ایک ہی [illegible] ہوگی جس شخص سے [illegible] اس حلف کے مطابق [illegible] دیتے گئے ۔ اور آپ ہمیشہ جماعت سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ مگر یاد رہے کہ وقت آ رہا ہے کہ آپ کو خدا کے حضور [illegible] ہی ہے ۔

مکرم جناب خان احسان علی خان صاحب [illegible] کربلا کو خدا کا واسطہ اور سید الشہداء شہید کربلا کا واسطہ دیکر [illegible] ہوں کہ آپ جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] کو مجبور کر کے مباحثہ کرایا ہے اسی طرح ایک حلفی فیصلہ کیلئے [illegible] زیادہ وقت صرف ہوگا اور نہ کسی قسم کی الجھن ہے ۔ فقط [illegible] ہمارا پیش کردہ حلف [illegible] ہو کر [illegible] اپنی زبان سے بیان کر دینا ہے ۔ جس کے ساتھ [illegible] لکھا ہوا [illegible] ملتا ہے ۔ جو ہم آپ کے پاس [illegible] تعمیل ارشاد کریں گے ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو آمادہ کر کے [illegible] صداقت [illegible] اس فعل سے آپ عند اللہ ماجور ہونگے کہ آپ کے ذریعہ ایسا کھلا فیصلہ لوگوں کی ہدایت اور صادق و کاذب کی شناخت کا ہو جائیگا جس [illegible] مولوی ثناء اللہ [illegible] اور گریز کرتے رہے ہیں ۔

[illegible]

مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب تفضل سلمہ ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ جب سید عطاء اللہ صاحب کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا ۔ اور گواہوں کے بیانات شائع ہوئے ۔ تو میں نے ایک مضمون لکھا تھا جو حضرت مسیح موعود کے قول

[illegible] دل تو نیز خاطر ایشاں نگہدار
تا کافر گفتند دعوی [illegible] پیغمبرم

پرچہ [illegible] اخبار سیاست مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان سید عطاء اللہ شاہ اور قادیانی جماعت دیکھ کر تحریک پیدا ہوئی کہ یہ مضمون [illegible] تک پہنچا دیا جائے ۔ اور دیکھو کہ ایڈیٹر صاحب سیاست جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق حق بات لکھنے سے [illegible] ہو گئے ہیں ۔ انبیاء علیہم السلام کے لئے کس غیرت کا نمونہ پیش کرتے ہیں ۔

اب تو ایڈیٹر صاحب سیاست ہمارے ناصح مشفق بنگئے مگر اس وقت کہاں تھے ۔ جب کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے خدا کے پیارے ہمارے سردار کو اس لئے سب و شتم کیا کہ وہ اسلام کا علم بردار مسٹر لائڈ جارج کے پیغام کا [illegible] کہ جواب میں اسلام کا پیغام سنانے کے لئے امریکہ میں کھڑا ہوا تھا ۔ ہمیں سید عطاء اللہ صاحب کے قید ہونے کی کوئی خوشی نہیں ایسے نوٹ شائع کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس بات کو سمجھ لیں کہ :-

دنیا میں اگرچہ ہوتی سو قسم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بری ہی

ایک بات [illegible] مسلمان ہو اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے [illegible] دنیا ہوں کہ [illegible] حضرت موسیٰ کی مثال مسٹر گاندھی سے دیکر [illegible] ہزاروں [illegible] اور جب دنیا پیدا ہوئی [illegible] ایسا ہو [illegible] اسلئے خدا اپنے نبی کی عصمت قائم رکھنے کے لئے ان ظالموں [illegible] ہی کریگا ۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کی مولویت

آہ ایک ظالم نے مسیح اسلام کو جس کی آواز نے دشمنان اسلام کے دل ہلا دیئے ۔ جس کے خادم و نام لیوا اپنے ملک و مال اہل و عیال ۔ وطن سائی و اقربا ترک کر کے تمام دنیا کی روحوں کو فتح کرنے کے لئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچے ہوئے ہیں ۔ جس نے خدا کے حکم پا کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی موجودگی میں اعلان کیا کہ

چو کافر دستم بپرستد مسیح را
غیوری خدا بسرش کرد ہمسرم

اس کی نادانوں نے ہر رنگ میں مخالفت کی ۔ اور خدا کے اس مرسل خادم اسلام کو اسلام کے دائرہ سے خارج کہا ۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی تباہی کے خواہاں ہوئے ۔ آخر حق سے عداوت رکھنے کا لازمی نتیجہ جو ہونا تھا ۔ وہی ہوا ۔ ان لوگوں کا جو قدم اٹھا ۔ حضرت مسیح موعود کے حسب ذیل قول کی تصدیق کرنے والا تھا کہ :-

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

ذرا ایک عالم کی قرآن فہمی غیرت اسلامی اور خشیت اللہ کا نمونہ ملاحظہ ہو ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری کے مقدمہ میں گواہوں نے جو بیان دئے ۔ انہیں سے صرف چودھری عبد السبحان کی گواہی پر مولوی صاحب نے لعنت اللہ علی الکاذبین ۔ کہکر ظاہر کر دیا کہ یہ گواہ جھوٹ بول رہا ہے (ملاحظہ ہو اخبار زمیندار ۔ مورخہ ۲۰ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء) اور باقی گواہوں کے بیان جو زمیندار مورخہ ۵ ۔ اپریل میں شائع ہوئے ۔ ان پر خاموش رہکر تسلیم کر لیا کہ وہ سچ کہتے ہیں ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی گرفتاری امرتسر میں ہوئی ۔ اور ہر گواہ نے بتایا کہ مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی مثال مسٹر گاندھی سے دی ۔ اور ان کے کارناموں میں مماثلت

ان کے سامنے [illegible] حاصل کیا۔ [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کن الفاظ میں [illegible] کرتا ہے [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] اور اپنے بھائی ہارون نبی اللہ کو اپنا خلیفہ [illegible] بد قسمتی سے بنی اسرائیل میں [illegible] گوسالہ کی پرستش [illegible] سامری کی فریب سے گوسالہ کی پرستش کی طرف مائل ہو جاتے ہیں [illegible] اور شرک کا قلع قمع [illegible] والا انسان تو اپنے بھائی نبی اللہ کے [illegible] سختی سے پیش آتا ہے [illegible] کہ اے میری ماں کے بیٹے [illegible] (سورہ طٰہٰ ع ۴) [illegible] نہیں کرتا۔ جب [illegible] گوسالہ کو آگ سے [illegible] کر کے اس کی خاک [illegible]

مگر دوسری طرف [illegible] لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے [illegible] کر چکے ہیں۔ کہ میں [illegible] ہوں [illegible] کروڑ دیوتاؤں کا پجاری [illegible] امر کا اظہار بھی کیا۔ کہ میں [illegible] کروڑ ہندوؤں [illegible] زیادہ [illegible] ہوں اور [illegible] بھی جائز سمجھتا ہوں۔

ناظرین دنیا کے [illegible] پریشان [illegible] ایک معمولی [illegible] سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت دی ہے چنانچہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا اور مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] غور کر کے [illegible] اللہم صل علی محمد [illegible] اسلام [illegible] دعویٰ کرنے والوں کو [illegible]

بائبل کے تحفے اور ان کے فلسفے کی حقیقت

[illegible] قرآن [illegible] کے [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] پادری [illegible] عورت [illegible] جانتے [illegible] کا علم نہیں ہے۔

[illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible] کہ [illegible] عورت کی [illegible] گناہ [illegible] سے [illegible] پادری صاحب [illegible] کہ کیا اب عورت گناہ سے آزاد ہو گئی ہے [illegible] کا شوہر [illegible] کی طرف [illegible] وغیرہ (دیکھو [illegible] مجریہ [illegible] اپریل [illegible])

اس [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم پادری صاحبان کو صحیح بات بتا دیں۔ پادری [illegible] آپ پہلے پیدائش کے اس [illegible] کو پڑھیں۔ اور [illegible] سزا وغیرہ کی بابت غور فرما دیں۔ وہاں لکھا ہے کہ خداوند نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بڑھاؤں گا۔ اور [illegible] شوہر کی طرف تیرا شوق ہو گا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ (پیدائش [illegible])

اگر یہ قرآن غلط ہے۔ تو اس پر [illegible] ہونا چاہیئے۔ درد [illegible] اور قوانین [illegible] کے خلاف نہ ہو۔ اب ہم پادری صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ عورت کو [illegible] سے ہوتا ہے کہ اس نے شجرہ ممنوعہ کھایا تھا۔ جو خلاف حکم خدا تھا۔ مگر جانوروں اور پرندوں کی [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] جاتا ہے۔ کہ [illegible] کو [illegible] کے [illegible] وقت تکلیف [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہوتا ہے

آپ [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] اور انسان کا [illegible] عورت [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] عورت [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] کی [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] یہ بچے [illegible] نہیں۔ اور [illegible] عورت [illegible] ایسی [illegible] کیوں یہ [illegible] سزا [illegible] ہوتی

آخر میں ہم پادری صاحبان کی خدمت میں [illegible] صاحب [illegible] سے [illegible] ان [illegible] آپ لوگوں سے [illegible] اہل علم [illegible] کے خلاف اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] آپ [illegible] ہیں [illegible] دنیا کے جانوروں اور پرندوں کا ذکر [illegible] کے جانور [illegible] کا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی [illegible] کتاب میں لکھا ہے۔ کہ [illegible] کرتا ہے [illegible] نہیں۔ اسلئے وہ بھی [illegible] ہے۔ [illegible] پادری صاحبان [illegible] کہ [illegible] ذرا [illegible] کرنا ہے۔

عبد الخالق نو مسلم۔ تالیف و اشاعت قادیان

اعلان متعلقہ وصیت کنندگان

[illegible] وصیت [illegible] اپنا حصہ [illegible] وصیت [illegible] کہ [illegible] ایک [illegible]

ویدک دھرم اور عقل

آریہ معترض نے اسلام پر جو اعتراض کیا تھا کہ اس میں عقل کو دخل نہیں۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ یہ اعتراض دراصل ویدک دھرم پر عائد ہوتا ہے۔ اس میں واقعی اس قسم کی تعلیم ملتی ہے کہ وید کے پیرو دھرم میں عقل کو دخل نہ دیں۔ ایسا کرنے والے کو سخت سزا بھی دی گئی ہے ملاحظہ ہو منوسمرتی:

"پتری دیو منشیانام ویدش چکشو سناتنم۔
اشکیم چا پرمیم چا وید شاستر متی ستھتی۔"
(منو ۱۲/۹۴)

یعنی وید ایشور پرمیشور کا دیا ہوا اور دیوتاؤں کی آنکھ ہے۔ وید اور شاستر دونوں تنقید کے لائق نہیں ہیں اور نہ دلیل کرنے کے لائق ہیں۔ یہ شاستر کا حکم ہے۔

"شرتی تو ویدو وگیہ یو دھرم شاستر
تو وے سمرتی تے سروارتھیشو
امیمانسیے دھرمو ہی نربھبھو" (منو ۲/۱۰)

یعنی یقین کرکے شرتی وید کو جاننا چاہیئے اور یقین سے دھرم شاستر کو سمرتی جاننا چاہیئے۔ مذکورہ بالا دونوں (وید شاستر) ..... دلیل کرنے کے لائق نہیں انہیں دلیل کا کام نہیں۔ اندھا دھند ایمان لاؤ کیونکہ ان دونوں سے دھرم روشن ہے۔

اور دیکھئے:

"یو اومنیتیہ تے مولے ہیتو شاستر آشریا دوجا
سا سادھو بھر بہشکار یو ناستکو وید نندکا"

ترجمہ: جو عالم عقلی دلائل (ترک شاستر) سے مذکورہ بالا دونوں (وید اور دھرم شاستر) دھرم کی اصل جڑ شرتی (وید) سمرتی (شاستر) کا نرادر (ہتک بے عزتی) کرتا ہے۔ وہ ویدوں کا نندک (مذمت کرنیوالا) ناستک (دہریہ) ہے۔ اسلئے ویدک دھرمیوں کو اسے اپنی جاتی اور فرقے سے باہر نکال دیں۔

منو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو وید اور دھرم شاستر کو عقل سے پرکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ ویدوں کی ہتک کرنے والا ہے۔ اور دلیل سے کام لینے والے کو منو جی مہاراج دہریہ کا ڈگری دیتے ہیں (بہت خوب)۔

آریہ معترضو! تمہاری زبان سے اکثر یہی سنا جاتا ہے کہ اسلام میں عقل کو دخل نہیں۔ اب ذرا مذکورہ بالا شلوکوں کو دیکھ کر بتاؤ کہ تمہارے اعتراض کا مورد اسلام ہے یا ویدک دھرم۔ ہاں منصفو یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ خود وید بھگوان ایسے وید دھرم کے منکروں کے متعلق کیا احکام صادر فرماتا ہے۔

"استا بروشتو ما یدانی انیت رچھنتا ارتا
دوہانہ اندرسے اتا دُوو"
(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲۲ منتر ۸)

اس کا لفظی ترجمہ سوامی دیانند جی مہاراج نے بایں الفاظ لکھا ہے:۔

"جو کہ پرمیشور کی سیوا کو دھارن کئے ہوئے سب ودیا دھرم اور پرشارتھ میں ورتمان ہیں۔ تم ہی ہم لوگوں کے لئے سب ودیاؤں کا اپدیش کریں۔ اور جو کہ ناستک (دہریہ) نندک (مذمت کرنیوالا) دوہرت (ہٹیلے) آدمی ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان (جائے رہائش) سے دُور چلے جاویں۔ کنتو (بلکہ) نشچے کرکے (یقین کرکے) اور دیشوں (ملکوں) سے بھی دور ہو جائیں۔ یعنے ادھرمی (ویدک دھرم کے مخالف) آدمی کبھی بھی دیش (ملک) میں نہ رہیں۔"

دوستو! وید بھگوان ارشاد فرماتا ہے کہ جو وید کے نندک (اس کی شرح منو جی کر چکے ہیں کہ جو عقل سے وید پرکھتا ہے) اور ناستک ہیں وہ کبھی بھی جگہ نہ رہنے پاویں۔ پھر وید بھگوان کہتے ہیں:

"وجانی ہی آریان یے چہ دسیوا برہشمتے
رندھیہ شاسد ابرتان شاکی بھو یجمانسیہ
چودتا وشوا اِت تے سدھ مادیشو چاکن"
(رگوید منڈل ۱ سوکت ۵۱ منتر ۸)

اس منتر کا ترجمہ بھی بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب آریہ بھونے صفحہ ۱۴۳ پر یوں کیا ہے۔

"یہ جو برتوں کو ماننے والے الیشورا ..... اور جو ناستک (ایشور کی تعریف (ستتی) جو منہ سے بتائی ہے) ڈاکو۔ چور۔ وشواس گھاتی مورکھ وشے سیوت ہنسا آدی دوش یکت اُگر کرم میں اُدھم کرنے والے سوارتھی .... وید ودیا ورودھی (یعنی) اور ویدک علوم کے مخالف (عیسائی مسلمان وغیرہ) انارپہ (غیر آریہ) ..... ان سب دشٹوں کو آپ سمول سہت (جڑ دل سمیت) ناش (فنا) کر دیجئے۔"

مسلمانو! ہم تمہیں پھر متنبہ کرتے ہیں کہ ابھی سے بطور حفظ ما تقدم اپنے بچاؤ کی تدابیر سوچ لو۔ وہ دن سامنے کھڑا ہے۔ جب تمہیں تمہارے ہی یاران وطن حسب الارشاد وید بھگوان جڑ دل سمیت بانیست و نابود کرینگے۔ محض اس وجہ سے کہ تم ناستک اور نندک ہو۔ کیونکہ تم ویدوں پر ایمان نہیں لاتے اور وید کی کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو عقل کے خلاف ہو۔

مہاشہ صاحب بتلائیں کہ ان کا یہ اعتراض کہ "مسلمانوں کو حکم تھا کہ مذہب میں عقل کا دخل نہ ہونے دیں" قرآن حکیم کی عاقلانہ اور فلسفیانہ تعلیم پر عائد ہوتا ہے۔ یا ویدک دھرم کی سکشا (تعلیم) پر۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

وفات مسیح اس نام سے جناب سردار عبدالرحمن صاحب بی اے مدرس ہائی سکول قادیان سابق مہر سنگھ نے ایک مختصر رسالہ شائع کیا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تفاسیر اور انجیل کے حوالجات سے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق یہ نہایت مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۲/ سردار صاحب موصوف سے احباب منگا لیں۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کی ذمہ داری خود مشتہر پر ہے نہ کہ الفضل پر

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار [illegible] کے الفضل میں نکل چکا ہے)

سرمہ نور [illegible] اکسیر [illegible] حب اکسیر [illegible] روغن اکسیر [illegible] خوف [illegible] دور کرنے والا [illegible] کرتا ہے

حکیم عطا محمد ۔ قادیان پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ [illegible] کی سیویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟

جواب ۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت [illegible] سے بچا لیا ہے ۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے [illegible] مختصر اور مضبوط ہیں ۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے ۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے ۔ دوسری مشینوں کی طرح [illegible] بھی نہیں [illegible] جہاں چاہو لگا لو ۔ اور قیمت بھی صرف [illegible] اور [illegible] ہونے پر ایک روپیہ زیادہ ۔

پتہ ۔ فضل کریم عبد الکریم ۔ قادیان پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے کپڑے [illegible] جاتے ہیں ۔ بالخصوص لنگیوں [illegible] کا ہمارے یہاں خاص انتظام ہے ۔ مال [illegible] بھیجا جاتا ہے ۔ بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لینے میں [illegible] محصول آمد و رفت ذمہ خریدار رہتا ہے ۔ [illegible] اشتہار میں کام نہیں لیا گیا ۔ صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع [illegible] مسلمان [illegible] کا کام ہے ۔ فقط

[illegible] بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی

[illegible]

ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین ۔ پانی پت ۔ محلہ انصار

(قادیان کا مشہور و معروف علمی رسالہ)

تشحیذ الاذہان

جو ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو اپنے مقررہ حجم پر شائع ہوتا ہے ۔ اور جس کا ہر ایک مضمون مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے ۔ اور جس کے تازہ نمبر میں آریہ سماج کے ہر چہار بنیادی مسائل پر ایک زبردست اور فیصلہ کن مضمون نکلنے والا ہے ۔ عہ سالانہ پر منگو لیجیے ۔ آپ کو ہر مہینے اسلام اور احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں کافی اور زبردست لٹریچر ملیگا ۔

منیجر تشحیذ قادیان [illegible] خریدار بنئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا پسندیدہ اور حضرت خلیفۃ الثانی کا پسند کیا ہوا

سرمہ اکسیر اور ست سلاجیت

[illegible] ایک ایسی چیز ہے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور [illegible] سامنے [illegible] پیش کیا ۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے [illegible] حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد [illegible] اور رسالہ ریویو میں [illegible] شائع کر دیا ۔ اور خدا کا فضل ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا ۔ [illegible] فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

میں اس سرمہ اکسیر کو ہمیشہ اس نیت سے تیار کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے ۔ اور نسخہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ کردہ ہے ۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت [illegible] چشم [illegible] اس سرمہ کا استعمال کریں ۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ ۔

"[illegible] برائے چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ [illegible] اور سرخی اور [illegible] اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے ۔ قیمت سرمہ اکسیر [illegible] تولہ [illegible] اصل [illegible] ان کیلئے بہت مفید اور مقوی [illegible]

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ۔ جس کی [illegible] مقوی [illegible] مشتہی طعام [illegible] بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم [illegible] وسیلان منی [illegible] وغیرہ کیلئے بہت مفید [illegible] صبح کے وقت [illegible] استعمال کریں ۔

قیمت [illegible] فی تولہ

المشتہر

احمد نور [illegible] مہاجر ۔ قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

پنڈت ارجن لال سیٹھی کو سزا سیونی سے ایک مراسلہ [illegible] میں موصول ہوا ہے۔ جو مظہر ہے۔ کہ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف کے ماتحت ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پنڈت ارجن لال نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور بیان کیا تھا۔ کہ انہوں نے بغاوت کا وعظ نہیں کیا۔

الہ آباد میں لیڈروں کی گرفتاری اور پنڈت موتی لال نہرو الہ آباد میں ان دنوں کانفرنس ہو رہی ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت موتی لال نہرو کی لڑکی کی شادی ہے۔ ساتھ ہی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ علی برادران گرفتار ہونگے۔ بعض کا خیال ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو ان کے صاحبزادہ یا ان میں سے ایک ضرور گرفتار ہوگا۔ چنانچہ اسی بنا پر الہ آباد میں پولیس اور فوج معمول سے زیادہ جمع ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اہل شہر کے نام ایک پیغام شایع کیا ہے۔ جس میں لوگوں کو تلقین کی ہے۔ کہ ان گرفتاریوں سے کوئی اندیشہ نہ کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے مواقع پر مطمئن رہیں۔ یہ افواہ بھی مشہور ہے۔ کہ انگریزوں کو فساد کا اندیشہ ہے۔ اور وہ اپنے اہل و عیال کو قلعہ میں بھیجنے کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ تیسری افواہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگوں کا ارادہ ان دنوں دوکانیں لوٹ لینے کا ہے۔ پنڈت جی اپنے پیغام میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہوگی۔ کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر یہاں آئیں۔ اور اس مسرت افزا موقعہ پر لوگ اپنی دوکانیں بند رکھیں۔ کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہیئے۔

راجپور میں جلسوں کی ممانعت کا قانون توڑ دیا گیا ڈیرہ دون ۷ مئی۔ راجپور میں دفعہ ۱۴۴ توڑ دی گئی۔ سوامی وچار آنند سرسوتی نے ۷ مئی کو بوقت ۵ بجے شام راجپور میں کہ جو ڈیرہ دون اور مسوری کے درمیان واقع ہے۔ دفعہ ۱۴۴ توڑنے کیلئے ایک جلسہ کیا۔ اس مقام پر فوج اور پولیس کا خوب پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن سوامی جی نے نصف گھنٹہ تک ایک لیکچر دیا۔ حاضری تخمیناً تین ہزار تھی۔

ہندو یونیورسٹی بنارس کے ارکان معاصر لیڈر الہ آباد کی اشاعت مورخہ ۶ مئی میں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کا ایک اعلان نظر سے گذرا ہے۔ کہ یونیورسٹی کو مالی امداد دینے والوں نے مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے کو یونیورسٹی کے قواعد کے ماتحت کثرت رائے سے یونیورسٹی کی مجلس متعدین کے ارکان کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔

حکومت بنگال اور بالشویک کلکتہ ۱۰ مئی۔ حکومت بنگال نے مزید ایک سال کیلئے دو پولیس انسپکٹروں کو بنگال میں بالشویکوں کے مبلغین اور کتب کی اشاعت کی روک تھام کے لئے متعین کیا ہے۔

ایک چمار کو ایک لاکھ کا ہیرا مل گیا احاطہ مدراس کے ضلع بلاری میں پچھلے دنوں ایک بھاری ہیرا ملا ہے جو مستطیل کی شکل کا ہے۔ اوپر اور نیچے کی سطح میں کچھ ابھار ہے۔ اس کی اونچائی ۳/۴ انچ ہے۔ یہ ایک چمار کے ہاتھ لگ گیا۔ جب کہ واجرہ کرور کانوں میں ایک ہیرے پیدا کرنے والی زمین پر ہل چلا رہا تھا۔ اس چمار نے یہ ہیرا ایک ساہوکار کے پاس دو ہزار میں بیچ دیا۔ وہ ساہوکار اسے بنگلور میں لے گیا۔ اور اس کی چالیس ہزار قیمت مانگی ماہرین نے بتلایا۔ کہ اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ واجرہ کرور کانوں سے بڑے بڑے تاریخی ہیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

سٹیشن ٹباری پر شدید ریلوے ٹکر (لاہور ۱۰ مئی) آج صبح ۸ بجے سٹیشن ٹباری پر کہ جو لدھیانہ لائن پر ارنٹ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو مال گاڑیوں کی ٹکر واقع ہوئی۔ اطلاع ہے۔ کہ مال گاڑی کا گارڈ ڈیوس نامی مارا گیا۔ اور کئی گاڑیاں الٹ گئی ہیں۔ مستقل راستہ کو نقصان پہنچا ہے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

مالیگاؤں میں کارکنان خلافت و سوراج مالیگاؤں کے تمام کارکنان خلافت و سوراج کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چالیس کے قریب آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ اور ان کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی ہیں۔ خلافت کمیٹی کا دفتر پولیس کے قبضہ میں ہے۔ شہر کے ساتھ آمد و رفت کا تمام سلسلہ منقطع ہے۔ کوئی شخص شہر میں سے باہر نہیں جا سکتا۔

سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی نے معافی مانگ لی اکالی کے ایڈیٹر سردار پرتاب سنگھ بی اے پر ایک باغیانہ مضمون کی بنا پر جو اخبار اکالی میں شایع ہوا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں بغاوت کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اب انہوں نے سرکار سے معافی مانگ لی۔ لہذا سرکار نے مقدمہ واپس لے لیا۔

حیدر آباد دکن میں اصلاحات سکندر آباد ۹ مئی۔ حضور نظام نے عدالتی اور انتظامی محکموں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا فرمان شایع فرمایا ہے۔ ۱۵ لاکھ روپیہ قحط زدوں کی امداد کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس سے پینے کا پانی نیز دیگر ضروریات مہیا کی جائیں گی۔

نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا مقدمہ (کوہ آبو ۱۱ مئی) نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ۱۷ بری کر دیئے گئے۔ اور ۷ پر نواب اور گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے کی سازش کرنے کا جرم زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ ایک کو تو نواب نے فیصلہ سنانے سے پہلے معاف کر دیا۔ دو کو بری کر دیا گیا۔ اور سات سزایاب ہوئے۔ ان میں سے ایک کو ایک سال قید سخت اور دوسروں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ممالکِ غیر کی خبریں

افغانی معاہدے لنڈن ۶ مئی۔ دار العوام میں مسٹر ولسٹر و لیفرس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر ہارمسورتھ نے افسوس کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انگریزی افغانی اور ٹرکی افغانی معاہدات کی گفتگو کے متعلق ہمارے مفاد کو بنظر رکھ کر وہ کوئی خلاف نہیں کر سکتے۔

بالشویکوں کی رعایتیں انگریزوں کو کوپن ہیگن ۷ مئی۔ یہاں ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ حکومت بولشویکی نے [illegible] کے قبول ایسے شلع [illegible] کر انقدر رعایات دی ہیں جن [illegible] بیش قیمت جنگلات بھی [illegible] بولشویکی [illegible]۔ یہ بھی توقع ہے کہ پولیس خود مختار کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ لیکن جمہوری عملہ کا ایک معینہ حصہ روسی ہوگا۔

والسٹر اور آئرلینڈ کی ملاقات وزیر اعظم سے لنڈن ۷ مئی۔ دارالحکومت ڈبلن سے جو آئرلینڈ کے [illegible] مقرر کئے گئے ہیں جمعرات کی شام کو اور کل سرجیمز کو وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ غالباً اب تک حالات کا نشو و ارتقاء اس صورت تک پہنچا ہے کہ حکومت اور سن فین جماعت کے درمیان براہ راست گفت و شنید کی کوئی صورت نکالی جائے۔

مصنوعی موتی لنڈن ۸ مئی۔ ایک جاپانی کمپنی نے مصنوعی موتی اس خوبی و نفاست سے تیار کئے ہیں کہ لنڈن کے جوہری دنگ رہ گئے ہیں۔ جب ان موتیوں کی جانچ کی گئی تو ان کو اصلی موتیوں جیسا پایا گیا۔ اس نئی ایجاد سے جوہریوں کے طوطے اڑ گئے ہیں۔

بلشویک کے خلاف امریکہ بھی لنڈن ۸ مئی۔ واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو گیا فیصلہ کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل یا سفیروں کی کونسل میں کوئی سرکاری نمائندہ مقرر نہ کیا جائے۔ جرمنی کو معاوضہ وصول کرنیوالے کمیشن پر مسٹر رولینڈ بوئیڈن اسوقت پیرس میں امریکہ کے کمشنر ہیں۔ امریکہ کی طرف سے وہ انتظامی کرینگے۔

ایم برانڈ نے کہا اگر جرمنی نے جلد تجاویز کو منظور نہ کر لیا تو تاوان اسے جبراً عائد کیا جائیگا۔ ۱۲ مئی کو الٹی میٹم کے خاتمہ پر کوئی نئی گورنمنٹ نہ ہوگی اور اس دن وہ افواج جو روہر کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں چڑھائی کرینگی۔ بشرطیکہ اس سے پہلے یہ افواج مسدود نہ کی جائیں۔ تمام شرائط منظور کرائی جانی جائیں۔

یورپ سے براستہ ہندوستان آسٹریلیا تک شاہی ہوائی راستہ قائم کی تجویز۔ عراق عرب ایک خود مختار عرب ریاست بنایا جائیگا لنڈن ۹ مئی۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ مسٹر چرچل کے دورہ کا نتیجہ ہوا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ایک نئی پالیسی کا آغاز ہوگا۔ جس کے دو بڑے اصول یہ ہونگے (۱) یورپ سے براستہ ہندوستان آسٹریلیا تک ایک شاہی ہوائی راستہ قائم کیا جاوے۔ (۲) مشرق وسطیٰ کو خود مختار دیسی ریاستوں کی ایک زنجیر کی طرح ترتیب دیا جائے۔

عراق عرب کو ایک آزاد عرب ریاست بنایا جائیگا جس کا سردار ایک دیسی شہزادہ ہوگا۔ اس عہدہ کے لئے عربوں کے سامنے امیر فیصل کا نام پیش کیا جائیگا۔ سول بجٹ شاہی خزانہ کی امداد سے آزاد ہوگا۔ تاریں اور ریلیں جو کہ دوران جنگ میں تعمیر کی گئی تھیں۔ وہ غالباً ذاتی ہاتھوں میں سونپ دی جائینگی لیکن ان کو درست حالت میں لانے کے لئے سنہ ۱۹۲۱ء میں ساڑھے تین لاکھ پونڈ خرچ کئے جائینگے۔ جارڈن کے اس طرف علاقہ میں ایک علیحدہ خود مختار صوبہ بنایا جائیگا کہ جو برطانوی مشیروں کی امداد سے امیر عبد اللہ کی عارضی گورنمنٹ کے ماتحت ہوگا۔

دنیا میں سب سے بوڑھا آدمی ہیوارڈ خبر دیتا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک کرد رہتا ہے۔ جو اسوقت ڈیڑھ سو برس کی عمر کا ہے۔ ستر یا اسی برس ہوئے کہ یہ کرد حمال کا کام کرتا تھا۔ سال گذشتہ ترکی سینیٹ نے اس شخص کے لئے ایک خاص الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔

جنگ میں انگریزی نقصانات لنڈن ۷ مئی۔ آج دفتر جنگ کی طرف سے جو سرکاری اعداد و شمار جنگی نقصانات کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ میں انگلستان نے کل ۹۵ لاکھ فوج جمع کی تھی نقصانات کے اعداد یہ ہیں:-

۹ لاکھ ۳۰ ہزار ہلاک ہوئے۔ تقریباً دو لاکھ قید ہوئے ۲۱ لاکھ سپاہی زخمی ہوئے۔ اس طرح نقصانات کی کل میزان ۳۲ لاکھ ہوتی ہے۔

یونانیوں کی معاہدہ شکنی سمرنا ۱۰ اپریل۔ اگرچہ معاہدہ سیورے صریحاً یونانیوں کو منع کرتا ہے۔ کہ وہ عثمانی رعایا کو اپنی فوج میں بھرتی کریں۔ تاہم وہ ایسا کر رہے ہیں۔ اور یورپی سوداگر اتحادی ہائی کمشنروں کے پاس غضب آلود صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ سوداگر اپنے ملازمین کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔

جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا پیرس کا ایک تازہ تار مظہر ہے۔ کہ جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا ہے۔ ۲۲۱ رائیں حق میں اور ۱۷۵ مخالف تھیں۔

ولی عہد جاپان لنڈن میں لنڈن ۹ مئی۔ آج ولی عہد جاپان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ جب وہ بمعہ پرنس آف ویلز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچے۔ شاہ معظم ڈیوک آف یارک، ڈیوک آف کناٹ۔ جاپانی سفیر، مسٹر لائڈ جارج اور بہت سے دیگر سرکردہ اصحاب وہاں موجود تھے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

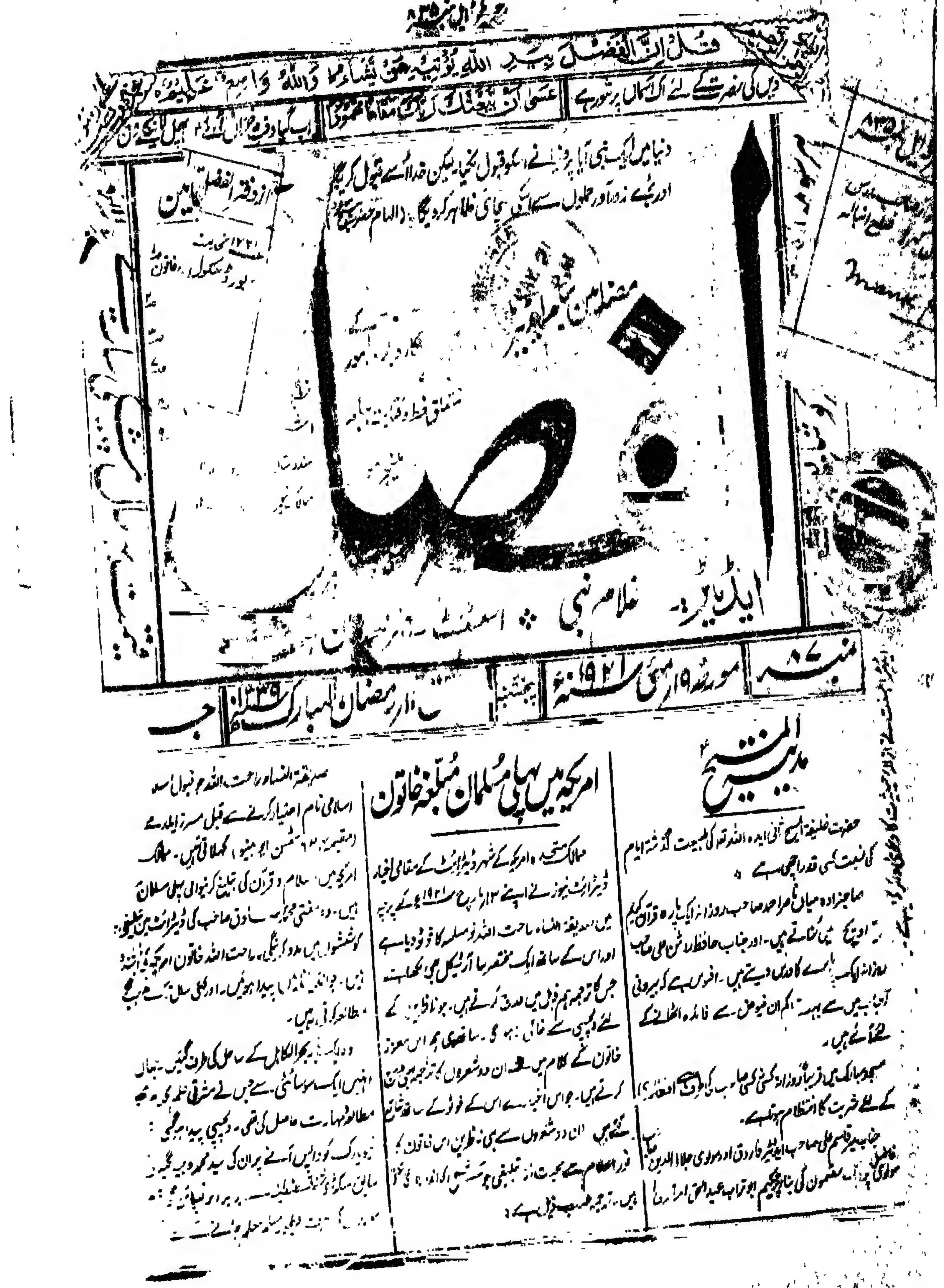

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دنیا کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی ✽ اسسٹنٹ ایڈیٹر [illegible]

نمبر ۸۷ | مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | ج

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گذشتہ ایام کی نسبت کسی قدر اچھی ہے۔

صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب روزانہ ایک پارہ قرآن کریم [illegible] سناتے ہیں۔ اور جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ ایک پارے کا درس دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بیرونی احباب میں سے بہت کم ان فیوض سے فائدہ اٹھانے کے لئے آئے ہیں۔

مسجد مبارک میں قریباً روزانہ کسی نہ کسی صاحب کی طرف سے افطاری کے لئے شربت کا انتظام ہوتا ہے۔

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور مولوی جلال الدین صاحب فاضل مولوی [illegible] مضمون کی بنا پر حکیم ابو تراب عبد الحق امرتسری [illegible]

امریکہ میں پہلی مسلمان مبلغہ خاتون

ممالک متحدہ امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ کے مقامی اخبار ڈیٹرائٹ نیوز نے اپنے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں صدیقۃ النساء راحت اللہ نو مسلمہ کا فوٹو دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک مختصر سا آرٹیکل بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ ساتھ ہی ہم اس معزز خاتون کے کلام میں سے ان دو شعروں کا ترجمہ بھی درج کرتے ہیں۔ جو اس اخبار نے اس کے فوٹو کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ ان دو شعروں سے ہی ناظرین اس خاتون کے نور اسلام سے محبت اور تبلیغی جوش [illegible] کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ترجمہ حسب ذیل ہے:

مسز صدیقۃ النساء راحت اللہ جو قبول اسلام اسلامی نام اختیار کرنے سے قبل مسز ایلا مے [illegible] کہلاتی تھیں۔ ممالک امریکہ میں اسلام و قرآن کی تبلیغ کرنیوالی پہلی مسلمان ہیں۔ وہ مفتی محمد صادق صاحب کی ڈیٹرائٹ میں تبلیغی کوششوں میں مدد دے رہی ہیں۔ راحت اللہ خاتون امریکہ کی باشندہ ہیں۔ [illegible] پیدا ہوئیں۔ اور کئی سال سے مذہب کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

وہ ایک [illegible] بحر الکاہل کے ساحل کی طرف گئیں۔ جہاں انہیں ایک سوسائٹی سے جس نے مشرقی علوم کا مطالعہ و مہارت حاصل کی تھی۔ دلچسپی پیدا ہو گئی۔ نیویارک کو واپس آنے پر ان کی سید محمود بیگ [illegible] سابق [illegible] سے [illegible]

تھے۔ واقفیت پیدا ہو گئی۔ چونکہ گیلانی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان کا احترام سے استقبال کیا۔ گیلانی صاحب [illegible] تین ہفتہ [illegible] کا انتقال ہو گیا۔

[illegible] صادق صاحب ہندوستان سے امریکہ آئے [illegible] مسز گاربر گیلانی [illegible] سے واقفیت کا علم ہونے پر انہوں نے [illegible] کتابت شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اپنے لئے صدیقہ نام پسند کیا جو عربی زبان میں سچی اور وفادار کو کہتے ہیں۔ اور رحمت اللہ کے معنے ہیں۔ جسے اللہ کا امن حاصل ہو۔

اپنی قبولیت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مسز گاربر بیان کرتی ہیں۔ کہ مسلمانان امریکہ نے میرے ساتھ ایسا ہمدردانہ سلوک کیا۔ اور مجھے ایسی تسلی بخش واقفیت اسلام کے متعلق حاصل ہوئی۔ کہ مذہب اسلام میں داخل ہونا میرے لئے آسان ہو گیا۔

مسز گاربر نے کئی ایک تبلیغی غزلیں اور گیت تصنیف کئے ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی امریکہ میں تبلیغی [illegible] میں لائی جائینگی۔ احمدیہ سلسلہ احمدی کی طرف [illegible] جاتا ہے۔ جو ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں ایک مدرسہ ایسے مسلمین کے لئے جو دنیا [illegible] میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ قائم کیا ہے۔ مسز گاربر جیسا کر [illegible] ہیں۔ مقامی تبلیغی کوششوں کے اختتام [illegible] سے ہندوستان بغرض تعلیم بطور معلمہ [illegible] سلسلہ احمدیہ جائینگی۔

ترجمہ اشعار:۔

(۱) میں اسلام کی خوب ورق کو تھامے جو اس کے چمکتے ہوئے نور کی [illegible] سے روشن ہے۔ رات میں لکھتی ہوں۔

(۲) رات کی ظلمت میں میں اس سفر میں چپکے آپ کو اس طرح لگے بہتے ہوئے پانی ہوں۔ [illegible] طرح دریا وادیوں میں [illegible] جیسے چکر لگاتا ہوا [illegible] جاتا ہے۔

اخبار احمدیہ

والی عہد صاحب کشمیر کا شکریہ

احمدیہ جماعت کو جنرل [illegible] سری نگر [illegible] کے سی۔ آئی۔ ای۔ ولیعہد بہادر ریاست کشمیر سے [illegible] عید میلاد [illegible] کی جاتی ہے۔ جو [illegible] نوشتہ [illegible] کے لئے [illegible] ہے جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ [illegible] ان کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں۔ چندہ کی [illegible] خواجہ کرم [illegible] صاحب [illegible] سنگھ کی طرف [illegible]

ناظر امور عامہ قادیان

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں خدا تعالیٰ کی صداقت کا نشان

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں ایک حافظ قرآن شریف ہے جس کا نام [illegible] ہے۔ آٹھ سال کا ہوا جبکہ یہاں چوہدری محمد حسین صاحب دفعدار [illegible] تھے۔ اور ڈاکٹر محمد رمضان صاحب [illegible] اسسٹنٹ سرجن تھے۔ ان دونوں احمدی احباب [illegible] مسجد کشمیریاں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حافظ صاحب [illegible] صاحبان کے ساتھ [illegible] ہمیشہ برسر پیکار رہتے تھے۔ [illegible] کوئی نہ کوئی بہانہ لڑائی کے لئے ڈھونڈتے رہتے تھے۔ ایک روز حافظ مذکور نے مسجد میں قفل لگا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا کہ مسجد میں قفل لگانے کی کیا وجہ ہے۔ جس پر حافظ غیض میں آ گیا۔ اور چوہدری صاحب و ڈاکٹر صاحب کو غلیظ گالیاں دینے لگا۔ آخر خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے آ گیا۔ اس وقت سے لیکر اب تک [illegible] جنون میں مبتلا ہے۔ اور قرآن شریف کلیۃً بھول گیا ہے۔ اور سورہ فاتحہ بھی نہیں جانتا۔ اب ایک نانبائی کی دکان پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور ہوا کو گالیاں نکالتا ہے اور درختوں کو ڈنڈے مارتا ہے۔ کیا کوئی سعید روح اس سے عبرت حاصل کریگی۔

نیازمند قائم الدین۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال

درخواست دعا

تمام [illegible] برادران [illegible] سے [illegible] بندہ کو [illegible] بندہ کے بھائی کو [illegible] ملازمت

[illegible] اسلام کی خدمت کا موقع بہت [illegible] مل سکے۔ [illegible] احمدی [illegible] اہلیہ عزیز حکیم ولی الدین [illegible] احباب [illegible] کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ عبد الغفار احمدی [illegible] کشمیر

نایاب کتابوں کی طباعت

دفتر تالیف و اشاعت حسب ذیل نایاب کتب چھپوا رہا ہے۔ ان کتب کی خریداری کیلئے جو احباب پیشگی [illegible] ارسال کرینگے۔ ان کو نصف قیمت کی رعایت دی جائیگی۔ کتب [illegible] احمدیہ کے لئے نادر [illegible] کا بہت اچھا موقع ہے۔ حسب ذیل کتابیں چھاپی جائینگی۔ جن کی قیمت کا سرسری اندازہ پیش کیا جاتا ہے

نام کتاب	سابقہ قیمت	قیمت [illegible]
(۱) حقیقۃ الوحی	[illegible]	[illegible]
(۲) ازالہ اوہام	[illegible]	[illegible]
(۳) سرمہ چشم آریہ	۱۲ر	[illegible]
(۴) حقیقۃ النبوۃ	۶ر	[illegible]

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

وی پی الفضل کے

میں ایک سے زیادہ دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ خریداران الفضل سے جن صاحب کی قیمت ختم ہو وہ بذریعہ منی آرڈر ایڈوانس قیمت بھیجا کریں۔ وی پی میں بہت [illegible] اس کے لئے ایک کلرک کو باقاعدہ رکھنا پڑتا ہے [illegible] اور [illegible] قیمت وصول نہیں ہوتی [illegible] بلکہ [illegible] جاری کیا ہوا [illegible] قیمت ختم ہونے [illegible] کارڈ [illegible] لکھ دیا کریں [illegible] جن احباب نے [illegible] کی بھی وی پی سے [illegible] مہیا کریں [illegible] لکھنا شروع کر دیا [illegible] مہینہ [illegible] اخبار جاری رکھیں [illegible] بلحاظ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

افریقہ میں احمدیت

چار ہزار احمدی

دار التبلیغ کے مستقل قیام کی تجویز

اصلاحات کا نفاذ

پہلی احمدیہ گولڈ کوسٹ کانفرنس عید الضحیٰ پر

سالٹ پانڈ ہندوستان سے ۱۴ ہزار میل کے فاصلہ پر افریقہ اعظم کے مغرب میں گولڈ کوسٹ کی نوآبادی کے اندر ایک چھوٹا سا قصبہ سالٹ پانڈ کے نام سے مشہور ہے۔ نوآبادی کے صوبہ وسطی کا صدر اور فینٹی قوم کا مرکزی مقام ہے۔ آبادی صرف ۳ ہزار نفوس ہے۔ مقامی مسلمان کوئی نہیں۔ بورنو سے آئے ہوئے ہوسا لوگ ڈیکوس کے باشندے مسلمان ہیں۔ جو بغرض تجارت یہاں بستے ہیں۔ ان لوگوں نے مسجدیں بھی بنائی ہیں۔ دو مسجدیں ہیں۔ اصل آبادی تمام عیسائی یا بت پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ [illegible] مدارس دو گرجا ہیں۔ انہیں سے ویزلین گرجا بہت شاندار ہے۔ تجارت کی وجہ سے یہاں کی رونق بڑھ رہی ہے نصف درجن سے زیادہ یورپین یہاں کام کرتے ہیں۔ جو ہر سال یا [illegible] کے بعد چھ ماہ کے لئے ولایت چلے جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک مشنری فرانسیسی ہیں۔ ویزلین ولایتی ہیں۔ [illegible] دو مشن اب اپنا خرچ آپ اٹھانے کے قابل ہیں۔ لیکن گرجا کے ممبر [illegible] اور جب [illegible] گرجوں کو چندہ نہ [illegible] کا [illegible] گرجوں کے چندوں میں حصہ لیتے ہیں۔ مسلمان مقامی وغیرہ مقامی سب [illegible]۔ ہمارا دوست مسٹر عبد الرحمن پیٹو جو لیگوس کا رہنے والا ہے۔ صرف ایک ہی پڑھا لکھا مسلمان ہے۔ اور ایسا ہی [illegible] مکان رکھتا ہے۔ جہاں میں عارضی طور پر ٹھہرا ہوا ہوں اور مسٹر [illegible] کا اپنے خرچ پر [illegible]

فینٹی مسلمان اور سفید مبلغ کی ضرورت علاقہ فانٹی میں ۱۸۸۷ سے اسلام شروع ہے اور اس وقت چار ہزار سے زیادہ فینٹی مسلمان ہیں۔ ان لوگوں میں ایک خاص نظام ہے۔ گو جاہل ہیں۔ مگر نظام کے پابند ہونے کے سبب ان کی ہستی قائم ہے۔ ہر مقام پر ایک امیر۔ ایک امام اور ایک مؤذن اور مسجد ہے۔ امیر [illegible] کہلاتا ہے۔ اور ان سب امیروں پر ایک امیر الامرا [illegible] ہے۔ اس وقت ان مسلمانوں کا امیر اعظم مہدی نام بوڑھا فینٹی چیف ہے۔ اس خدا پرست بوڑھے نے ۴۵ برس ہوئے اسلام قبول کیا۔ اور اس وقت سے برابر تبلیغ میں مصروف رہا۔ اور جس قدر فینٹی مسلمان ہیں۔ اس کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اس کی آنکھیں [illegible] ہو گئی ہیں اور بہت بوڑھا ہے۔ اسے فکر تھا کہ اس کے بعد یہ مسلمان جو جاہل ہیں۔ جن کو اسلام درست طور پر نہیں سکھایا گیا۔ کہیں مرتد نہ ہو جائیں۔ اور سفید عیسائی مشنریوں کے رعب میں آکر اسلام کو خیرباد نہ کہہ دیں۔ اس لئے اس کی سعید روح کو خیال ہوا کہ ایک White man (سفید مبلغ) بلایا جائے۔ کیپ کوسٹ سالٹ پانڈ [illegible] گولڈ کوسٹ میں اسکو ایک شامی مسلمان ملا جو [illegible] وہاں رہتا ہے۔ اس نے مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ دیا۔ اور چیف مہدی نے روپیہ جمع کرکے لنڈن بھیجا تا سفید مبلغ سیاہ فام لوگوں میں آکر تبلیغ اسلام کرے۔ خوب اسلام پھیلائے۔

[illegible]

[illegible] ہو گئی تھی اور [illegible] لگے تھے۔ [illegible] ہو گیا۔ کہ کوئی سفید آدمی نہیں آئے گا اور سفید آدمی [illegible] نہیں ہوتے۔ [illegible] انگلستان سے اپنی روانگی کی اطلاع [illegible] سے ایسا کر دیا۔ اور [illegible] ان لوگوں پر [illegible] اختیار نہ کیا گیا۔ جب میرے یہاں پہنچنے کی خبر ہوئی۔ تو خاص آدمی مختلف گاؤں سے خبر کی تصدیق کے لئے بھیجے گئے۔ [illegible] امیر کا نقیب آیا کہ مجھے دیکھ جائے۔ اس تسلی کے بعد ۱۲ مارچ کو اکرافل نام مقام میں جہاں امیر مہدی رہتے ہیں۔ جلسہ قرار پایا۔ اور میں مع ترجمان موٹر میں [illegible] اس ملک میں اور کوئی سواری نہیں۔ گھوڑے گدھے بیل مفقود ہیں۔ ساحل سے ۲۴ میل [illegible] گیا۔ اور میرا استقبال فینٹی [illegible] سے کرایا گیا۔

افریقہ کے ایک گاؤں میں غریب [illegible] لوگوں کا یہ مجمع قابل تذکرہ اور میرے سفر تبلیغ [illegible] ہے۔ امیر کے [illegible] مکان کے سامنے ایک مجمع تھا۔ اور بوڑھا مہدی بدوی لباس پہنے مجمع میں اپنے امراء کے حلقہ کے اندر بیٹھا تھا سامنے دوسری طرف میز لگایا گیا۔ میرا ترجمان [illegible] امام میرے اردگرد تھے۔ نقیب نے عصائے منصب ہاتھ میں لیکر امیر اور اس کے [illegible] کی طرف سے مجھے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد خود [illegible] نے تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا :- "۴۵ برس ہوئے میں مسلمان ہوا مجھے صرف اللہ اکبر آتا تھا۔ اور یہی [illegible] مسلمان [illegible] مسلمان جلسہ [illegible] اس وقت [illegible] لوگ [illegible] کے مسلمان باشندے [illegible] یہاں آئے تھے۔ یہ سب لوگ [illegible] آئے اور [illegible] انہیں اسلام سکھایا۔ ہم جاہل ہیں۔ اسلام [illegible] سفید آدمی مسیحیت سکھاتے [illegible] ہوں۔ مجھے فکر تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان [illegible]

خدا کا شکر کرتا ہوں کہ یہ [illegible] آ گئے اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں۔ انہیں انگریزی بھی سکھائیے۔ دین سکھایا جائے۔"

اس تقریر کا جواب میں نے تسلی آمیز الفاظ میں دیا اور بتایا کہ اللہ نے تمہاری دستگیری کی۔ اور تمہاری سعادت دیکھی۔ اور اس جماعت کی طرف کھینچ لایا۔ جو زندہ اسلام پیش کرتی ہے۔ اور جو اس زمانہ میں صحابہ کی مثیل جماعت ہے۔ میری آنکھوں نے مسیح موعود و مہدی مسعود کو دیکھا ہے کانوں نے اس کے مقدس منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو سنا ہے۔ ہاتھوں نے اس برگزیدہ [illegible] اسلام کے پاؤں کو چھوا ہے۔ مبارک ہو تم نے ہماری مدد کی۔ اور اب انشاء اللہ فینٹی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا کام احمدی جماعت کرے گی۔

خطبہ عربی میں چونکہ یہاں خطبہ جمعہ عربی میں پڑھنے کا رواج ہے۔ اور [illegible] کا کام ہے۔ اس لئے میں نے یہی مشورہ دیا کہ عربی ہی میں پڑھا جائے۔ انگریزی کی نسبت یہ لوگ فینٹی مسلمانوں میں زیادہ ہیں۔ [illegible] پڑھا گیا۔ اور اس میں دنیا کو مسیح موعود کی آمد سے اور اسلام کے اصول سے ان کو اطلاع دی گئی۔ میری زندگی میں یہ پہلا [illegible] ہے کہ میں نے عربی میں وعظ کیا۔ ترجمہ خود [illegible] اور توفیق کس طرح ملی۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

رؤساء کا نذرانہ رؤساء فینٹی نے عاجز کے اکرام میں نذریں پیش کیں۔ اور یہ نذریں اپنے حسب مراتب مشتمل تھیں۔ کوئی انڈے لایا۔ کوئی مرغی لایا۔ کوئی یام (دیسی خوراک) لیکر آیا۔ کوئی کیلے اور ناریل اور ایک بڑا آدمی بھیڑ لایا۔ جو اس ملک میں [illegible] روپیہ پر ملتی ہے۔ [illegible] کا گوشت [illegible] محبوب تھا۔

یہ سب تحائف شکریہ کے ساتھ قبول کر کے میزبان کے سپرد کئے گئے۔ اور لوگوں کا اخلاص دیکھ کر [illegible] اور آپ کے آقا پر درود بھیجا۔ اور ان غرباء کیلئے دعا کی۔

اکراول کو واپسی امیر مہدی نے درخواست کی کہ میں اکراول میں ایک ہفتہ ٹھہروں۔ اگرچہ میں ۲۹ [illegible] کی بے اطمینانی میری [illegible] طبیعت اجازت نہ دیتی تھی کہ ساحل سے دور چلا جاؤں مگر ان لوگوں کے اخلاص کو دیکھ کر میں نے منظور کر لیا کہ اچھا میں اس حالت میں بھی [illegible] سے واپس آ جاؤں گا۔ اس وعدہ کے مطابق جو ۲۳ مارچ کو اکراول واپس آیا اور ایک ہفتہ ٹھہرا۔ گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے [illegible] پڑھایا [illegible] تبلیغ کی اور تعلیم دی۔ [illegible] نوجوان تھے ایک بیرسٹر تھا۔ ملنے کے لئے آئے اور بائبل کی [illegible] اسلام کی تعلیم حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پیغام سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور پھر بھی آنے کا وعدہ کیا۔ کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد اسلام میں داخل کرے۔ مسلمان یہاں بھی عام طور پر غریب مفلس ہیں۔ مگر [illegible] اکثر [illegible] میں۔

تبلیغ کا کام سہل نہیں ہمارے بعض دوست خیال کیا کرتے ہیں کہ مبلغین کی زندگیاں راحت و آرام سے گذرتی ہیں۔ میں لندن میں بھی کثرت کام سے گھبرا کر [illegible] ہوتے اور جسم تھکان سے چور ہونے کی حالت میں اس خیال کی غلطی کا احساس کیا کرتا تھا۔ مگر افریقہ نے تو یہ امر ثابت کر دیا کہ تبلیغ جان جوکھوں کا کام ہے۔ اگر آپ میری خوراک پر نظر کریں تو آپ سادہ شوربا جسمیں گھی یا مکھن نہیں ملاحظہ کرینگے۔ پانی کی [illegible] جائے۔ اگر پی جائے تو خطرہ ہے کہ کہیں گنی ورم (Guinea worm) ایک قسم کا کیڑا اندر نہ چلا جائے۔ کیونکہ پانی ندی یا بارش کا ہے۔ دودھ کا نام نہیں۔ ڈبوں کے دودھ کا استعمال ہے اور ایک چھوٹا گلاس ۱۲ آنہ کو ملتا ہے۔ روزانہ ۵ گرین کونین اگر نہ کھاؤں تو بخار کی آمد کا خطرہ ہے۔ اگر فروٹ سالٹ نہ پیوں۔ تو قبض ہو جاتی ہے۔ بہت خوب ہندوستانی گولڈ کوسٹ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور ۳۰ یورپین پادریوں کی ہڈیاں افریقہ کے اس ساحل کی خاک میں مدفون ہیں۔ ہندوستانی سندھی سوداگر سات سال کے بعد اپنے آدمی [illegible] جو افریقہ سے [illegible] تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور یورپین

حکام و سوداگر و پادری ۱۸ ماہ بعد چھ ماہ کی رخصت پر ولایت چلے جاتے ہیں۔ غرض افریقہ کے اس ساحل پر تبلیغ کا کام جہاں تک جسمانی آرام کا تعلق ہے سہل نہیں۔ باوجود ان حالات کے میں نے اپنے میزبان امیر مہدی کی درخواست قبول کی۔ اور ۱۸ میل موٹر میں جاکر افریقہ کے چار میل مگر ہندوستان کا ۸ گھنٹہ کا راستہ جنگل میں سے پیدل چلکر طے کیا۔ سورج تیزی سے باتیں کرنی چاہتا تھا۔ پیاس مجھ سے جنگ کر رہی تھی۔ پیاس بجھانے کی گولیاں جو میرے دوست مسٹر سکواجی میتھر کا تحفہ اور یادگار تھیں پہلے ساتھ کر دی تھیں۔ اب کام نہ دیتی تھیں۔ قریباً غش کا سا عالم تھا۔ اور علاقہ ہمیرپور میں قصبہ راٹھ جاتے ہوئے کل پہاڑ نامی مقام پر جس طرح مجھے غش آیا تھا۔ اور جس طرح روپیہ سے واپسی پر [illegible] عبور کر کے راہوں [illegible] حالت تھی۔ وہی سماں تھا۔ مگر ہندوستان میں پانی مل سکتا تھا۔ شربت مہیا تھا۔ دودھ کی لسی میسر تھی۔ اور پھر محمد یوسف لڑکا ساتھ تھا۔ یہاں نہ کوئی میری [illegible] نہ میں ان کی سمجھوں۔ ترجمان He کی جگہ She اور She کی جگہ He بولتا ہے اور بعض اوقات پڑھنے پر مطلب نہیں سمجھتا۔ ایسی حالت میں غریب نیم برہنہ مسلمان مرد و عورتیں اخلاص سے اور گاؤں کے تمام برہنہ بچے اور نیم برہنہ صرف جسم کے نچلے حصہ کو کپڑا لپیٹے عورتیں سفید آدمی کے دیکھنے کی غرض سے جمع تھیں۔ میرا دل ایک طرف رونے کو چاہتا تھا اور دوسری طرف غریب مسلمانوں کی محبت پر خوشی سے پُر تھا۔ [illegible] پیاس سے مجبور ہو کر سڑا ہوا بدبودار پانی پینے پر آمادہ تھا کہ ایک مسلمان ناریل توڑ کر اس کا پانی لایا۔ اور میں نے اللہ کا شکریہ ادا کر کے پی لیا۔ اور راستہ میں دو تین ناریلوں کا تازہ پانی پی کر گذارہ کیا۔ غریب امیر کے صدر میں پہنچکر جب ملازم سے کہا کہ چائے بناؤ اور چند منٹ اس امید میں صرف کئے کہ اب چائے آتی ہے۔ مگر ملازم نے آکر جواب دیا

Tea no moira Salt Pand. صاحب! چائے نہیں۔ سالٹ پانڈ [illegible]

دی۔ اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ قلب کی کیا حالت تھی۔ اور کس طرح الحمد للہ کہتے رات ہوئی۔ صبح کو پیدل چل کے ایک گاؤں سے جانے کا جو سامان تیرہ روپے میں خرید کیا۔ اور پانی کی مشک بھی ہمراہ تھی ان اونٹوں کے ساتھ۔ اگر اس امر کو بھی شامل کر لیا جاتا کہ دال سے روٹی نہیں ہوتا۔ غرض یہ دیہاتی کام انتظام نہ ہونے کے باعث اخراجات برداشت نہیں ہو سکتے۔ غریب نشان سے زیادہ ہے۔ تو پھر پتہ لگے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور یہاں کا مسلمان نہیں۔ انسان یہ کہنا بھول گیا کہ یورپ کے مسلمان لوگ جو مسلمانوں سے ایک طرح مذہبی حکمران سمجھتے ہیں۔ یہودی آمد کے مخالف اور میرے مخالف ہیں۔

الحمد للہ کہ میں بہت خوش ہوں

باوجود ان مشکلات کے میں بہت خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر نازاں ہوں۔ سرد ملک و عشرت کے ملک سے رخصت ہو کر گرم سلطنت زندگی کی سرزمین میں کام کرنے پر رضامند ہو کر بطیب خاطر یورپ سے افریقہ آگیا اور اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس ناچیز قربانی کو قبول کیا۔ اور اس قلب کو جو اس امر پر رضامند ہے۔ کہ اگر جان بھی جائے تو کیا ہے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

دیکھ لیا۔ پہلے ان ایام میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اور پھر سیدنا مسیح پاک کو دیکھا۔ اور حضرت خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کی زیارت کی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ شیخ اسمٰعیل صاحب سرساوی اخویم قاضی عبد اللہ صاحب۔ عزیز الدین صاحب مرحوم اور عبد السلام خلف حضرت خلیفہ اول کو دیکھا اور ان سب کے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے۔ یہ سب رؤیا بشارت اور اس مشن کی قبولیت پر دال ہیں۔ والحمد للہ کہ میں اس عزت پر خوش ہوں +

دوسرے جلسے کی تیاری

۱۰ مارچ کو دوسرا جلسہ اکرا میں تیار پایا تھا۔ اور جمعہ کی شب سے جلوس تھے اور میرے مکان (جو شہر کے) سے دیہاتی طرز پر رات میرے مکان کے سامنے سے گزرنے شروع ہوئے ہر جلوس کے ساتھ ایک جھنڈا اور نعت پڑھنے والے ہیں۔ نعت پڑھنے والے صل علی محمد سیدنا محمد صل علی محمد سیدنا محمد پڑھتے ہیں اور عجیب طرح جسم ہلا کر پڑھتے ہیں مگر یہ منظر قابل دید اور شائستہ تھا۔ میرے تعجب میں تو تعریف الٰہی کی نہریں جاری تھیں میں اپنی سابقہ و موجودہ حالت پر غور کرتا۔ ایک شخص نے پوچھا اور آپ سے سوال کیا کہ آج صبح کو جلوس کس لئے ہیں؟ لوگ عمدہ عمدہ لباس پہن کر کیوں گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کیوں پڑھی جاتی ہے؟ ان سوالات کا جواب ایک نہایت دل لبھانے والی مذہبی دلربا آواز نے بالفاظ ذیل دیا۔

” تمہاری آمد کی خوشی پر “

میری آنکھ اِس ہاں تمہاری آمد پر آنسوؤں کی بوچھاڑ اور زبان کی تیز حرکت کے ساتھ مغرب سے طلوع ہونے والے نیر کے جلوس کے ساتھ صل علی محمد سیدنا محمد صل علی محمد سیدنا محمد پڑھا اور مسیح موعود اور اس کے مقدس خلفاء پر سلام بھیجے۔

ایک اور جلوس اور وردہ

یہاں یہ بھی دیکھنے کے قابل نہ ہو گا کہ راستہ میں ایک گاؤں کے مسلمان مردوں اور عورتوں نے نعتیہ جلوس نکالا اور مجھے حلقہ میں لے کر صل علی محمد پڑھتے اور ناچتے ہوئے اپنے گاؤں کے سردار کے پاس لے گئے۔ یہاں ترجمان کی مدد سے میں نے اس سردار کو تبلیغ کی۔ اور اس سردار نے اظہار اخلاص کے طور پر ملاقات بازدید کی اور ۵ شلنگ کی نذر پیش کی یہ چھوٹا سا واقعہ ہے۔ مگر ان مسلمانوں کی محبت کا اظہار کرتا ان کے قد بدن کی ضخامت بتاتا اور ان کے نیم برہنہ ہو کر گھاس نے اور ناچنے کی جانا قابل اصلاح رسم کا انکشاف کرتا ہے۔ یہ کام بہت وقت کا آدمی کیا چاہتا ہے۔ ہر جگہ خرچ کی ضرورت۔ دل چاہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا نام لینے والے یہ غریب اپنے پڑوسی عیسائیوں کی طرح تعلیم یافتہ خوشحال اور مہذب ہو جائیں۔

جلسہ تقریر اور خطبہ

۱۱ بجے صبح میرے مکان کے سامنے چوک میں قریباً ایک ہزار مخلوق خدا کا مجمع تھا۔ بعض ۱۵ اور ۲۰ میل سے چل کر آئے تھے نقیب کی آواز پر محمد رسول اللہ کے بروز مسیح موعود کا ادنیٰ غلام نیر گولڈی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہم رنگ لوگوں کے مجمع میں پیغام حق سنانے کے لئے اپنی فرودگاہ سے اترا اور سر جھکا کر با ادب کھڑے ہوئے۔ امراء و عوام کو السلام علیکم کہہ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور سورہ جمعہ کی تلاوت کر کے انبیاء و خلفاء کے کام بتا کر (جیسا کہ منصب خلافت میں ہے) مسیح موعود کی آمد اور خلیفہ ثانی کو پیر اللہ کے فضل کا اظہار کیا اور انکو دعوت دی کہ وہ اپنے کل متبعین جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ اور خلیفہ ثانی کا قائم مقام ہونے کی حیثیت سے میری جو اصلاحات چاہیں۔ اس پر توجہ کریں سوا ایک گھنٹے تک تقریر کی اور ترجمان نے خوب حق ترجمانی ادا کیا۔ جزاہ اللہ۔ اسکے بعد خطبہ جمعہ میں جو انگریزی میں پڑھا گیا۔ سلام کیا ترجمہ ترجمان نے ساتھ ساتھ کیا تقریر کو جاری رکھا گیا اور ضروری عمل کے ساتھ تبلیغ حق اور رسومات کی اصلاح اور سچے مسلمان بننے کی ہدایت کی +

مجوزہ اصلاحات

ان غریب مسلمانوں کی ہر بات قابل اصلاح ہے۔ نماز میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ عادات میں اصلاح کی ضرورت۔ شادی و مرگ کی رسومات قابل اصلاح ہیں۔ علم طرز زندگی بدلنے کے قابل ہے مگر یہ سب باتیں آہستگی کے ساتھ ہونگی اور میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اصلاحات تو بہت ہیں جو آپ لوگوں کو کرنی ہونگی مگر سردست میں ذیل کی چند باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) آپ لوگوں کے رخساروں پر جو علیحدہ کا نشان بچپن میں بنایا جاتا ہے جو چہرے کو خراب کرتا اور بد فعلی عیسائیت کی علامت ہے۔ اسے ترک کیا جائے اور آج کی تاریخ سے تمام فینٹی مسلمان کوشش کریں کہ چہرہ اس نشان سے پاک ہو (واضح رہے کہ مغربی افریقہ کی تمام سیاہ فام اقوام اپنی اپنی قوم کی علامت کسی جگہ پر بعض کے رخساروں پر بعض کے رخسار و پیشانی پر۔ اور بعض کے دوسری قسم کے نشانات بنائے جاتے ہیں) (۲) آئندہ تمام فینٹی لڑکوں کا ختنہ کیا جائے گا ورنہ ان کا رواج یہ ہے کہ ... (۳) عورتیں چھاتیاں ننگی نہ رکھیں (۴) مرد جسم کے چھپانے کو کافی لباس پہنیں (۵) آپس میں السلام علیکم اور وعلیکم السلام کے سوا اور سلام کی ضرورت نہیں (۶) گھٹنوں کے بل جھک کر آئندہ کسی کو سلام نہ کیا جائے +

امیر اور احمدی کا وعدہ اصلاحات کا نفاذ

تقریر کے خاتمہ پر میں نے [illegible] نے امیر اور ان کے رؤسا وغیرہ کو دعوت دی۔ کہ وہ بیعت کا تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجیں اور اصلاحات کے نفاذ کا فیصلہ کریں۔ نیز ایک ہزار پونڈ جمع کر کے سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ میں بچوں کی تعلیم کیلئے مدارس کھولیں۔ [illegible] اور آئندہ ہر شخص کچھ ماہوار چندہ مقرر کرے۔ [illegible] اس کا جواب میں اس نے کہا۔ کہ ہم مشورہ کر کے جواب دیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح کو Council of Elders مجلس کبراء نے فیصلہ کیا۔ کہ ہم سب لوگ اپنی خوشی سے بیعت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم [illegible] شکر گزار ہیں۔ ہم [illegible] کے متعلق [illegible] اسلام سکھلایا جائے۔ [illegible] تمام اصلاحات کے لئے حکم کی تعمیل کر سکتے ہیں [illegible] حسب الارشاد حتی الوسع چندہ جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔

میں نے اس فیصلہ پر امیر اور اس کے رؤسا کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے لئے دعا کی۔ اور مغربی افریقہ [illegible] کی طرف سے ایک خاص آدمی نو احمدیوں کی مردم شماری پر مقرر کر دیا۔ اور [illegible] کی طرف سے ختنہ کرنے والا آدمی بھی عنقریب انشاء اللہ مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک عربی دان لڑکے کو جو تھوڑی عربی بول سکتا ہے۔ دین سکھانے اور انگریزی پڑھانے کیلئے ساتھ لے لیا۔

احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ یہ سیدھے سادھے غریب نو احمدی ۲۰ ہزار دیگر [illegible] غیر مسلموں اور [illegible] گولڈ کوسٹ کے ۱۵ لاکھ باشندوں کیلئے راہ ہدایت دکھانے کا موجب ہوں۔

امیر مہدی سے رخصت ان کی ایک رویا

بوڑھا امیر مہدی مجھے رخصت کرتے وقت رویا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہماری غربت اور مفلسی ہمارے راستہ میں روک ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں۔ وہ کر نہیں سکتے۔ میں نے تسلی دی۔ اور کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح انشاء اللہ اس دور افتادہ جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے مناسب سامان کریں گے۔ اور احمدی جماعت اپنے ان افریقن بھائیوں کی دستگیری میں پوری کوشش کرے گی۔

یہ شخص با خدا آدمی ہے۔ اور جس قدر اسلام کے کام [illegible] میں موجود [illegible] وہ سب اسی کی [illegible] تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کے [illegible] شخص کو [illegible] لیا۔ اور [illegible] پہنچا دیا۔ اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق [illegible] وہ بہت خوش ہے۔ جس روز میں سالٹ پانڈ پہنچا۔ امیر مہدی بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے [illegible] میں دیکھا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔

رؤسا کے پیغام اور عیاسا میں قیام

اکرافل کے قریب ایک بڑا [illegible] عظیم [illegible] جو افریقن [illegible] اس کی طرف سے پیغام آیا۔ کہ جب آپ [illegible] دفعہ آئیں۔ تو مجھے بھی [illegible] عیاسا نام اکرافل کے قریب ہے۔ وہاں کے رئیس [illegible] اور سواری بھیج [illegible] اور چار آدمی [illegible] اٹھاتے ہیں۔ [illegible] اس گاؤں کے مسلمانوں نے [illegible] گیا تھا۔ کہ [illegible] چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور رئیس نے میرا استقبال کیا۔ اور بت پرست [illegible] مضبوط [illegible] تقریر سننے کیلئے آئے۔ میں نے اسلام کے اصول بیان کئے۔ مجھ سے درخواست کی گئی۔ کہ میں اوامر و نواہی بیان کروں۔ شادی غمی کے احکام سنائے۔ چنانچہ [illegible] گھنٹہ تک یہ سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا۔ اور وہاں کے سربرآوردہ لوگوں نے میرے پیغام کو توجہ سے سنا۔

چھ نو مسلم

اکرافل میں روانگی سے قبل [illegible] نے اسلام قبول کیا۔ اور عیاسا میں وہاں کے ایک رئیس نے جس کا مکان عالی شان اور جس کے مکان میں اندرون افریقہ کا ایک گاؤں تصور کرتے ہوئے۔ نہایت ہی پرتکلف اور اعلیٰ درجہ کا سامان فرنیچر۔ مسہریاں۔ لیمپ موجود تھا) سوالات کا جواب سننے کے بعد مجھے ایک رات اپنے مکان پر ٹھہرایا۔ اور قبول اسلام کیا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا تھا۔ [illegible] انگریزی بول سکتا ہے۔ میں نے [illegible] کا نام محمد عبد اللہ رکھا۔ اور عیاسا کے [illegible] ہو گیا [illegible] اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ [illegible] بھی انشاء اللہ اسلام قبول کرے گا۔ سالٹ پانڈ [illegible] ایک شخص نے اعلان اسلام کیا۔ اور اس کا نام بلال Bilal رکھا گیا۔ الحمد للہ [illegible]

بہت لوگ زیر تبلیغ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہے تو اس ملک میں مسلمان ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں روزانہ ہو گی۔

افریقہ میں اسلام اور مسیحیت کی جدوجہد

ہندوستان اور دنیا کے مسلمان اس شخص کی شہادت کو صحیح سمجھیں۔ جو [illegible] میدان عمل میں [illegible] اور واقعات پر نظر [illegible] چاہیے [illegible] کریں۔ کہ مسیحی مشنریوں [illegible] افریقہ میں [illegible] تمام [illegible] مسیحی ملک کوشش [illegible] اور روپیہ [illegible] اور مسلمانوں کو غفلت میں رکھنے کی غرض سے [illegible] اس حالت یہ ہے۔ کہ علم۔ عزت۔ دولت و ثروت سب کچھ [illegible] سب عیسائیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ہر گاؤں میں گرجا اور مسیحی واعظ اور مسیحی جماعت ہے۔ اور مبلغین [illegible] کے ذریعہ سے جاہل و تعلیم یافتہ بت پرست لوگ مسیحی بنا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے جن لڑکوں نے تھوڑی انگریزی پڑھی ہے۔ وہ سب عیسائی ہیں۔ سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں ایک بھی مسلمانوں کا ایسا مدرسہ نہیں۔ جس میں عربی و انگریزی کی تعلیم ہو۔ مسلمان تعلیم کی ضرورت کی طرف متوجہ نہیں۔ انگریزی کو وہ کافروں کی زبان سمجھتے ہیں۔ [illegible] کوئی بچہ بھی انگریزی کا پڑھے۔ اور جاہل رہ کر عیسائیوں کے مقابلہ پر ذلیل زندگی بسر کرے [illegible] اگر پڑھے۔ تو وہ بھی کافر ہو کر رہے۔ اور مسلمانوں کی جہالت بد رسومات اور افلاس ان کو نہ صرف عیسائیوں کی نظر میں ذلیل کر رہی ہیں۔ بلکہ [illegible] بت پرست بھی ان کو اور ان کے مذہب کو [illegible] کی نظر سے دیکھتے ہیں

یہ غلط ہے۔ کہ علماء افریقہ میں مشہور ہے کہ چھپایا ہے۔ بلکہ یہ تو تجربہ ہے کہ عیسائیت کا ہر جگہ غلبہ ہے۔ البتہ یہ امر بالکل صحیح ہے کہ نئی تعلیم تعلیم یافتہ ہی کو تلاش حق کا مشتاق بنا رہا ہے۔ اور تعلیم یافتہ گروہ افریقہ میں بھی یورپین ممالک کی طرح بہتر مذہب کا متلاشی ہے۔ خلاصہ یہ کہ افریقہ میں جو کچھ بھی اسلام ہے وہ خطرہ میں ہے۔ اس کی حفاظت ہم مسلمانوں اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے محبت رکھنے والوں کا اہم فرض ہے۔ اور اس حفاظت کے ساتھ اشاعت کے لئے بھی یہ وقت تعلیم یافتہ عیسائیوں اور ہر طبقہ کے بت پرستوں کے درمیان بہت بڑا میدان ہے۔

پس ضرورت ہے کہ سلسلہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے نوجوان جو یورپ کی [illegible] کی پروا نہیں [illegible] اللہ کے راستہ میں جان تک دینے میں دریغ نہ کریں افریقہ میں حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور درخواستیں بھیجیں۔

جو لوگ میری اس شہادت اور اپیل کے بعد باوجود استطاعت اس طرف توجہ نہ کریں گے وہ یاد رکھیں کہ روز قیامت وہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے ذمہ وار ہوں گے۔ اور ہر مسلمان بچہ جو مسلمان کہلا کر جاہل رہے گا اور بت پرستوں کی طرح بے ختنہ اور برہنہ پھرے گا اور ہر مسلمان تعلیم یافتہ جو عیسائی رہے گا یا ہر عیسائی جو باوجود اسلام کے قبول کرنے پر آمادہ ہونے کے اسلامی مشن کی کمزور حالت کے باعث اسلام نہ لائیگا ان سب کا عذاب ان کی گردن پر ہو گا۔ کاش دنیاویات کے انہماک کی نسبت نصف توجہ بھی اسلام کی طرف کی جاتی۔

سلسلہ سوال و جواب

میں جہاں جاتا ہوں فقہ کے مسائل شادی و مرگ کی رسومات و احکام اور حلال و حرام پر سوالات ہوتے ہیں۔ اور لوگ کہنے لگے ہیں۔ ہم کو صحیح اسلام نہیں سکھایا گیا۔ مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ غریب ہوسا لوگوں نے اخلاص و محبت سے جو کچھ جانتے تھے سکھایا۔ ان کا بھی شکریہ ادا کرو اور نیا علم جو آسمان سے خدا نے دوبارہ بھیجا ہے اسے سیکھو۔

ساحل سمندر اور دعا

اس دور دراز تنہائی میں جبکہ ایک طرف کام کا بوجھ کندھوں پر ہے۔ اور تفکرات کے اونچے پہاڑوں پر سے قدم مقصود بلند کر کے یہ لفظ آتا ہے۔ سوائے دعا کوئی سہارا نہیں۔ میں اکثر رات بارہ بجے گشت کر کے پھر جہاں شور ہی [illegible] اور چمکیلے ریتلے ساحل کے ساتھ [illegible] اور [illegible] اور جن کے کھیل کو گولڈ کوسٹ کے سیاہ فام [illegible] نیز [illegible] گاؤ کاسٹے دیوتاؤں کی طرح سمندری پریوں سے منسوب کرتے ہیں [illegible] ایک ان کے لئے [illegible] بھی ہم کرتے ہیں) جا بیٹھتا ہوں اور اپنے محسن اپنے عزیز اپنے احباب کو سمندر کے پار ہندوستان اور جزائر میں بسنے والوں کو یاد کر کے خیر کا سائل ہوتا ہوں۔ اور پیارے مولوی غلام رسول صاحب کی جھوک ایسی جگہ جہاں اسے کوئی نہیں سمجھتا عجیب مزا دیتی ہے۔ اور میں جو کچھ شوق سے اور رقت سے پڑھتا ہوں وہ حسب ذیل ہے:۔

کون کوئی ہووے جاوے دیس سناوے
حال سناوے جیہڑا اسے جھوک [illegible]
کرم دی نظر اک وار اس سرکار دی
میں بھی ہاں بندی اک اس دربار دی
سب گناہ [illegible] وڈی بدکار میں
حال نہ کوئی کوئیں سنگیاں دی یار میں
کون سی سیئو میرے دکھڑے ونڈے نی
درداں دے سول چبھن دکھاندے کنڈے نی
کوکاں پئی تتی میں تاں کنڈ ہمار دی
ہوئی اداس حسن میں کونج ہار دی
کھلیں بھانیاں کنڈے بیڑا ضرور دے
پار لنگھا دیں میلوں پہلڑے پور دے

دیرینہ بچھڑے کرتی عرض منظور دے

جھوک مہدی والی

خاکسار عبد الرحیم نیر از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ
مغربی افریقہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز مغرب)

تبلیغ کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت

عیسائی مشنریوں کی تبلیغی کوششوں کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ لوگ نہایت استقلال اور مستقل مزاجی سے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے کام کے نتائج کا بڑے صبر کے ساتھ لمبے عرصہ تک انتظار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو کچھ وقعت نہیں دی جاتی تھی۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ ان کی کون سنتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ چالیس لاکھ کے قریب عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور اگر ہندوستانیوں نے اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کی۔ بلکہ پہلے کی طرح چپکے بیٹھے رہے۔ تو بہت جلدی علاقوں کے علاقے ہو جائیں گے۔ عیسائیوں کو یہ کامیابی ان کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ جو کئی سال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بعض ممالک میں تو قریباً سو سو سال تک لگے رہے ہیں۔ اور پھر جا کر کوئی عیسائی ہوا ہے۔ تبت میں عیسائی مشنریوں کے جو حالات پڑھے ہیں انہیں جاوا کے متعلق لکھا ہے کہ وہاں سنہ ۱۸۱۸ء میں عیسائی مشنری گئے اور انہوں نے کوشش شروع کی۔ مگر سنہ ۱۹۰۸ء سے پہلے کسی ایک شخص نے بھی عیسائیت کو قبول نہ کیا اور سنہ ۱۹۰۸ء میں جا کر ایک شخص عیسائی ہوا جس کے بعد عیسائیت کا دروازہ کھل گیا۔ اس عرصہ میں وہاں کے مشنری جو رپورٹیں بھیجتے تھے انہیں یہی لکھتے تھے کہ بڑی کامیابی ہو رہی ہے اور وہ اس طرح کہ ابتداء میں لکھتے۔ اب لوگوں میں ہمارے متعلق پہلے کی نسبت کم نفرت رہ گئی ہے۔ پھر لکھتے اب لوگ ہم سے نفرت نہیں کرتے پھر لکھتے اس سال ایک یا دو آدمیوں نے ہماری باتیں سنی ہیں۔ اگلے سال اس سے زیادہ تعداد بتلاتے۔ پھر لکھتے کہ اتنے آدمیوں نے ہمارے ٹریکٹ لئے اور انکو پڑھا۔ اس قسم کی باتوں کو وہ اپنی عظیم الشان کامیابی بتاتے۔ اور مشن کی طرف سے ان کی بڑی تعریف

خطبۂ جمعہ

روزے کا فلسفہ

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۳؍ مئی ۱۹۲۱ء

آیات شریفہ از یاایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام (الخ) ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون (سورہ البقرہ رکوع ۲۳)

اللہ بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے

خداوند تعالیٰ حکیم خدا ہے اس کا کلام عجیب طرز پر شروع ہوتا ہے اور اس میں عجیب عجیب باتیں آتی ہیں۔ روزہ ایک ایسی چیز ہے جس کو مشکل چیز خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً آجکل گرمی شدید ہے۔ بے روزے شخص کو بھی پیاس بے حال کر دیتی ہے۔ مگر انسان کو روزے میں ایسی باتیں نہ بتائی جائیں۔ تو مشکل تھا کہ انسان روزے کا بوجھ اٹھاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے روزے کو فرض کرتے وقت [illegible] بات بتائی۔ کہ یرید اللہ بکم الیسر۔ اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اس میں عجیب فلسفہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ انسان کے اعمال کا اول مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدا کی ناراضگی سے بچے۔ دوسرا مقصد ہوتا ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور اس کے فوائد حاصل ہوں۔

انسان کی روح

نجات کیواسطے ایک کٹھن راستہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسکو حاصل کرنا مشکل ہے۔ قرآن میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا (الاحزاب رکوع ۹) ہم نے ایک امانت زمین و آسمان وغیرہ کے پیش کی انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے انسان نے [illegible] امانت کے اٹھانے کا [illegible] اٹھا لیا [illegible] کی دو وصف ہیں۔ اول یہ کہ انہ کان ظلوما [illegible] اپنی جان کو [illegible] حقیقی ہوں کے لئے اپنی جان اور تکلیف کا خیال نہ کیا۔ ان دونوں صفات کے باعث [illegible] جس کے اٹھانے سے دوسرے ڈرتے تھے یہ اسکو اٹھا لیتا۔

امانت کے اٹھانے میں حکم

اس امانت [illegible] کے متعلق یہ حکم ہے۔ ان تؤدوا الامانات الیٰ اہلہا۔ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا نے مختلف امانتیں دی ہیں۔ یہ اس کی امانتیں ہیں اور ان کے ادا کرنے کا عہد بھی کیا گیا ہے۔ امانت کی ادائیگی کے دو طریق ہیں۔ اول یہ کہ جب امانت دینے والا طلب کرے۔ اسوقت واپس کر دی جائے۔ دوم یہ کہ امانت دینے والا بتا دیتا ہے کہ کہاں کہاں اس کو صرف کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے جو امانت دی ہے۔ اس کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ ہم اس کو کہاں کہاں صرف کریں۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو خدا نے ہمیں دی ہیں۔ اپنے نفس پر بھی خرچ کر لیا کریں۔

انسان کے اخلاص کی شہادت

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لئے وہ مواقع نہیں۔ جو ہم خدا کی امانتیں پورے طور پر ادا کر سکیں۔ جیسا کہ آج ہم اپنی جانیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسے مواقع رکھے ہیں۔ جو گویا اس کا بطور شہادت کے ہوں گے کہ اس شخص کو اگر موقعہ ملتا۔ تو یہ جان و مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا۔ انہی مواقع میں سے ایک موقعہ روزہ بھی ہے۔ جو شخص خدا کیلئے روزہ رکھتا ہے اس کا یہ روزہ شہادت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا موقعہ اس شخص کو ملتا تو یہ ضرور دیتا۔

بقائے شخصی و نسلی

انسان کی شخصی بقا کے لئے کھانا پینا ضروری ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک خاص وقت تک انسان کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ گویا اس نے اپنے بقائے شخصی کو قربان کر دیا۔

کی جاتی۔ اور جب [illegible] کی ضرورت ظاہر ہوتی [illegible] کیا جاتا۔ آخر اس کا نتیجہ ہوا۔ کہ اب [illegible] لاکھوں عیسائی ہیں۔

لیکن ہم بہت جلدی گھبرا جاتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں کہ ایک آدھ آدمی کے مسلمان ہونے سے کیا ہو سکتا ہے [illegible] یا مثلاً نو مسلموں کی ابتدائی حالت کی وجہ سے کوئی کمزوری دیکھیں تو کہہ دیتے ہیں ایسے مسلمان بنانے کا کیا فائدہ؟ حالانکہ کام کی ابتدائی حالتیں جس قدر بھی کامیابی ہو رہی ہے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ اگر ہم ہمت اور استقلال سے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ [illegible] نتائج پیدا ہوں گے۔ میں [illegible] عیسائیوں کے مسلمان ہونے کی مثال یوں سمجھایا کرتا ہوں جو شطرنج ایجاد کرنے والے کی بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں جس نے شطرنج ایجاد کیا۔ وہ جب بادشاہ کے پاس اس ایجاد کو لے گیا تو بادشاہ بہت خوش ہوا کہا جو مانگنا چاہو مانگو میں تم کو دونگا۔ بادشاہ کا ارادہ [illegible] اگر نصف سلطنت بھی مانگے تو دیدونگا۔ مگر اس نے اور کچھ نہیں مانگا۔ آپ مجھے شطرنج کے خانوں پر اس طرح دانے رکھ کر دیں کہ ہر دوسرے خانے میں پہلے کی نسبت دوگنی تعداد ہو۔ بادشاہ نے سمجھا اس نے نادانی سے کچھ نہیں مانگا۔ اس لئے کہا کیا مانگتے ہو۔ کچھ اور مانگو۔ مگر اس نے اسی پر اصرار کیا۔ آخر بادشاہ نے کہا کہ جاؤ اور اسی طرح دیدو۔ خزانچی جا کر جب دانے دینے لگا۔ تو ابھی تھوڑے ہی خانوں کے حساب دیا تھا کہ خزانہ خالی ہو گیا۔ اور بادشاہ کو آ کر کہا کہ اب کیا دوں۔ اسپر بادشاہ کو بھی بہت تعجب ہوا۔ تو گو اسوقت ایک ایک دو دو آدمی مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن [illegible] ہی معلوم ہے۔ خدا کے فضل سے ایک دن ایسا آئیگا کہ دنیا دیکھ کر حیران رہ جائیگی۔ مگر اس کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے مبلغین اسی طرح استقلال سے لگے رہیں اور خواہ کتنے سال لگ جائیں وہ ہمت نہ ہاریں۔ اور ان کی امداد کی جائے تو بہت اعلیٰ نتائج نکل سکتے ہیں گو اسلام ایک ایسی صداقت ہے کہ اسکے لئے اسقدر جد و جہد اور انتظار نہیں کرنا پڑیگا جسقدر عیسائیت کیلئے کیا جاتا ہے تاہم اس کیلئے بھی ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔

دل سے حکم اذکر و شہادت ملتی ہے کہ اگر ہم کو اللہ کے لئے جان دینے کا موقعہ ملتا تو یہ ضرور دیدیتا۔ پھر نقار نسل کشی دینے کے لئے بھی تیار رہتا ہے۔ اس سے یہ بھی ایک خاص وقت تک ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے نفس اور نسل کو قربان کرنے کو تیار ہے۔ دوسری طرف نجات کے متعلق احکام کو دیکھو۔ اور دوسری طرف اس بات کو دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان احکام کے ادا کرنے کے موقع نکال دئے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ وہ جو کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے۔ وہ درست ہے۔ بظاہر روزہ رکھنا مشکل ہے۔ لیکن اگر اس کا مقابلہ کیا جائے کہ یہ روزہ جان دینے اور نسل خدا کی راہ میں قربان کرنے کا قائمقام ہے۔ تو کس قدر آسان معلوم ہوتا ہے۔

پہلے تو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ اس لئے روزے کی وقت مقرر کی۔ پھر دوسری بات یہ فرمائی کہ روزے پہلوں پر بھی فرض آتے تھے۔ اس احکام کو ادا کر لو۔ اب یہ بتایا کہ رمضان میں فوائد کیا ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ بتایا کہ۔

روزے کے اور فوائد شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان اس آیت کے معنوں میں مفسرین نے کئی باتیں بتائی ہیں۔ مگر میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان شریف میں شروع ہوا۔ اب بتایا کہ وہ کتاب جو رمضان میں نازل ہوئی وہ کیسی ہے۔ فرمایا۔ اول وہ جامع شریعت ہے اور دوسرے یہ کہ ہدایت کی کھلی باتیں ہیں۔ پس اس سے پتہ لگا کہ رمضان کا یہ خاصہ ہے کہ اسمیں الہام الٰہی نازل ہوتا ہے

وحی کا نزول وحی کے لئے صرف نیک اعمال ہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ صفائی قلب اور اعلیٰ درجہ کی فطرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ہر ایک پر قرآن کی طرح وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ ہاں محمد صلعم کی فطرت چونکہ اعلیٰ درجہ کی اور آئینہ قلب بہت صاف تھا۔ اسلئے ان پر قرآن نازل ہوا۔ ہاں جو شخص رمضان کے احکام پر خدا کیلئے عمل کریگا۔ وہ اپنی فطرت کے مطابق الہام الٰہی کی نعمت سے حصہ پاتا ہے۔

قبولیت دعا پھر بتایا کہ دوسری برکتوں میں ایک بڑی برکت دعا کی قبولیت کی ہے کہ وہ اس ایک خاص خصوصیت رکھتی ہے لیکن اسکے لئے بھی دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو شخص خدا سے بات سننا چاہتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ خدا کی باتیں مانتا ہو۔ خدا کی فرمانبرداری کرو۔ دوسرے یہ کہ ولیؤمنوا بی۔ یہ امید ایمان رکھے۔ حدیث میں ہے۔ انا عند ظن عبدی بی کہ اللہ کے متعلق اللہ کا بندہ جس قسم کا گمان رکھتا ہے۔ خدا اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود بار بار فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا کے جو برگزیدہ بندے ہوتے ہیں ان کا خدا بھی اور ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا بدل جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے خدا کا سلوک بدل جاتا ہے۔

پس جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی کر لیتا ہے۔ اور خدا کی باتیں مانتا اور کسب ایمان و یقین کرتا ہے تو اس کی دعائیں قبولیت کے لائق ہوتی ہیں۔

پس رمضان اول مومن کے لئے بطور ورثہ ہوتا ہے۔ وہ بتاتا ہے جیسے حضرت ابراہیم کا بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہونا ثبوت تھا اس امر کا کہ اگر حکم ہو تو وہ بیٹے کو ذبح کرنے میں دریغ نہ کرینگے اسی طرح مومن کے لئے روزے میں تمام جائز چیزوں سے باز رہنا شہادت ہوتا ہے۔ پھر خدا کی ہمکلامی کا شرف اپنی حیثیت کے مطابق ملتا ہے۔

بعض لوگ روزے کو ضائع کر دیتے ہیں حدیث میں ہے کہ لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ مگر ان کا روزہ روزہ نہیں ہوتا۔ بلکہ محض فاقہ کشی ہوتی ہے۔ ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہوتا۔ وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ منہ کا اور پیٹ کا روزہ ہوتا ہے مگر زبان اور کان اور آنکھ کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس لئے تمام مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں ممنوع ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو قبول کرے۔ اور ہمارے روزے محض پیٹ کے روزے نہ ہوں۔ بلکہ ہمارے ہر عضو کے روزے ہوں۔ جب دوسرا خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ آنحضرت ؐ رمضان میں جبرئیل سے دور کیا کرتے تھے اس مہینہ میں قرآن کی کثرت سے تلاوت ہونی چاہیئے جیسی ہمارے یہاں ہوتی ہے۔ دوسرے آنحضرت ؐ ان ایام میں بہت سخاوت فرماتے تھے اسلئے صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنی چاہیئے

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (اڈیٹر)

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ کسی قسم کی جلد بگڑنے کا خطرہ نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایسا کاپی لگا کر یکجا سائز کے کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ سکتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور انجمنوں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور ہفتہ وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھاپ کر تبلیغ کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے:-

کارڈ سائز تین روپے۔ لیٹر سائز عہ روپے۔ پیپر سائز عہ
فلسکیپ سائز للعہ سیاہی کی شیشی ۸ر

محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱۔ اس معمولی چاول پر تمام سورۃ قل ہو اللہ نہایت باریک حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے اور بغیر دیکھے یقین نہیں آتا۔ بڑی عجیب حیرت انگیز اور متبرک چیز ہے۔ قیمت ۸ر فی چاول۔ اپنا نام بھی لکھوائیں تو ۱۲ر۔

عجیب چاول نمبر ۲۔ اسپر صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا ہے دوستوں کو بطور تحفہ دینے اور اپنے کو بطور تبرک رکھنے کیلئے عمدہ اور مفید شے ہے قیمت ۸ر فی چاول اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۰ر نمونہ

عجیب انگوٹھی۔ یہ حیرت انگیز انگوٹھی فن فوٹوگرافی کا بہترین اور اہل یورپ کی صناعی کا اعلیٰ کرشمہ ہے اسمیں ایک چھوٹا سا شیشہ لگا ہوا ہے جسکو ایک آنکھ بند کرکے دیکھیں تو مدینہ منورہ اور گنبد شریف دونوں کے فوٹو نہایت صاف اور بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور جسم کے ذرا سے شیشے میں دیکھ کر آدمی کی عقل چکرا جاتی ہے قیمت ۱ر فی انگوٹھی

پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی [illegible] صاحب احمدی [illegible] جنہوں نے سالہا سال تجربہ کر کے [illegible] ثابت ہوا ہے [illegible] اس کے [illegible] اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible]

المشتہر - سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

عشق زرجام

اس نسخہ کو تمام حکما نے مانا ہوا ہے [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر - سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں [illegible] قواعد تجارت طلب فرمائیں [illegible] اس کے علاوہ ہر قسم کا مال [illegible] وغیرہ [illegible] قادیان میں موجود رہیگا - جو احباب فرمائش کریں [illegible] - تاجروں کے واسطے [illegible] روانہ کیا جاویگا - [illegible] وی پی روانہ ہوگی - [illegible] قادیان [illegible] قائم ہو گئی ہے [illegible]

المشتہر

سید عزیز الرحمٰن - قادیان دارالامان

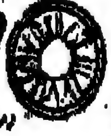

فہرست گھڑی

[illegible]

گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے - جن دوستوں نے گھڑی منگانا ہو صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں - اگر بہت جلدی ہو تو قیمت کی تعیین فرما دیں انشاءاللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیج دی جائے گی -

المشتہر

[illegible]

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہوگی - تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام مع نقول سندات آنی چاہییں

افسر ہائی سکول قادیان

الخطبہ

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۲۵ اور ۳۰ روپیہ ماہوار [illegible] ہے رشتہ کی خواستگاری ہے - لڑکیاں کنواری نیک اور قبول صورت ہوں -

خط و کتابت - [illegible]

ناظر امور عامہ

الخطبہ

سید قوم کی [illegible] لڑکیوں کے رشتہ کیلئے [illegible] کے نام درخواست [illegible]

ناظر امور عامہ

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف [illegible]

شیخ نور الدین پانی پت

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے [illegible] کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں - اپنے مشاہرہ سے یا دیگر [illegible] اطلاع بخشیں

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

[illegible] ہر قسم کا [illegible]

[illegible]

ایک نادر موقعہ

[illegible] قادیان دارالامان [illegible] محمد صادق صاحب [illegible]

[illegible] قادیان دارالامان

ہندوستان کی خبریں

[illegible] کے ایک افسر کا انتقال

[illegible] سرحد [illegible] کے [illegible] ساتھ جنگ افغانستان میں [illegible] پنشن لینے کے بعد [illegible] گذشتہ [illegible] انتقال ہوگیا۔

کلکتہ میں ریلوے مزدوروں کا باہمی فساد

ایسوسی ایٹڈ پریس ایجنسی کا ۱۳ مئی کا برقی پیغام کلکتہ سے مظہر ہے کہ مشرقی بنگال ریلوے کے کارخانوں میں [illegible] گذشتہ [illegible] سے جاری تھی۔ [illegible] فساد ہڑتالیوں کے درمیان [illegible] ایک بڑی تعداد جنہوں نے کام شروع کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ کارخانہ کی طرف جا رہی تھی [illegible] ہڑتالیوں نے جو کام پر جانے کو [illegible] حملہ کیا۔ جس میں کئی ہزار آدمی شامل تھے۔ اور ان میں [illegible] کے ۵ سے زیادہ آدمی مجروح ہوئے۔ [illegible] پولیس بلائی گئی۔ اور اس کی مدد سے [illegible] فسادیوں کو گرفتار کیا گیا۔

دفتر [illegible] میں آتشزدگی

پٹنہ ۱۱ مئی۔ آج [illegible] اخبار [illegible] کے [illegible] آگ لگ گئی۔ فائر انجن اور ہزاروں لوگوں کی جانفشاں کوششوں کے باوجود آگ فرو نہ ہو سکی۔ نقصان کا اندازہ ۲۰ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

سکھ ابھی ستیہ گرہ شروع نہ کریں

ستیہ گرہ کے متعلق سردار [illegible] سنگھ مسٹر گاندھی سے مشورہ لینے گئے تھے۔ انہوں نے یہ مشورہ دیا۔ کہ ابھی ستیہ گرہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ [illegible] کو مکمل طور پر [illegible] کرنا چاہئے۔ اور اپنی اندرونی کمزوریوں کو دور کرنا چاہئے۔

وائسرائے کی مفسدہ پردازوں کو نصیحت

الہ آباد ۲۰ مئی [illegible] وائسرائے کی تقریر پر جو [illegible] میں بمقام شملہ ہوئی تھی [illegible] نے ذیل کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے ان خطرات کی [illegible] [illegible] ہیں [illegible] اس تقریر [illegible] میں وہ استدعا کی ہے کہ [illegible] کے سرغنوں کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ پھر ان لوگوں کی صفوں میں شامل ہو جائیں جو اپنے سیاسی عقائد کی تبلیغ و اشاعت کیلئے وہ طریق کار برتتے ہیں۔ جو حکومت خود اختیاری کی فیاضانہ تجویز کے مطابق انہیں حاصل ہیں۔

حج اور حکومت ہند

شملہ ۱۰ مئی۔ سرکاری اعلان ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ [illegible] حاجیوں کو ہندوستان واپس لانے کیلئے [illegible] فنڈ کھولا جائے۔ جس کا انتظام غیر سرکاری [illegible] ہے۔

جرمنی میں تار و ٹیلیگراف کی [illegible]

شملہ ۱۰ مئی۔ جرمنی نے اطلاع دی [illegible] کوئی معمولی تار نہ بھیجا جا سکے گا۔

زمین زیر زراعت کے مسودات قانون

مسٹر [illegible] کشن لال [illegible] پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک مسودہ قانون حصول اراضی [illegible] بغرض مقاصد صنعت و حرفت پیش کرینگے۔ جس سے ان تکالیف کا سدباب ہو جائے گا۔ جو قانون [illegible] وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔

سوراج والوں کو اتنا چندہ نہیں ہوا۔ جتنا مخالفین کو

الہ آباد ۱۰ مئی [illegible] مظہر ہے کہ دو ہفتہ میں ان [illegible] مخالف انقلاب مجالس کے لئے اس سے بہت زیادہ چندہ جمع ہوا ہے۔ جتنا کہ گذشتہ چار ماہ میں تلک سوراج فنڈ کے لئے ہوا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن کی گرفتاری پر دو ہزار انعام

کالی کٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے [illegible] چند پولیس افسروں اور کانسٹیبلوں کو دو ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے منظور کیا ہے۔ جنہوں نے مسٹر یعقوب حسن وغیرہ کو گرفتار کیا تھا۔

مسٹر [illegible] کنگ کا اکالی کو نوٹس

مسٹر [illegible] سابق کمشنر لاہور نے اخبار اکالی کی [illegible] کو نوٹس دیا ہے کہ [illegible] شائع ہوا ہے جس میں [illegible] کی ذمہ داری مسٹر کنگ کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کے متعلق پانچ دن کے اندر اندر معافی مانگیں۔ ورنہ ہرجانہ کی نالش کی جائیگی۔

ریاست بھوپال میں شراب کی قطعی بندش

معلوم ہوا ہے کہ بیگم صاحبہ بھوپال نے ۱۰ مئی کے فرمان میں یہ حکم صادر کیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے حدود ریاست میں شراب قطعی فروخت نہ ہوگی۔

پنجاب میں تلک سوراج فنڈ کی فراہمی

[illegible] مئی تک [illegible] تلک سوراج فنڈ میں پنجاب سے ۲ لاکھ [illegible] ہزار [illegible] روپیہ آیا۔

مسٹر گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات

[illegible] مئی کو وائسرائے نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی [illegible] ۱۵ مئی دوپہر کے بعد [illegible] میں ایک بھاری جلسہ ہوا۔ مہاتما گاندھی [illegible] وائسرائے کے ساتھ آپ کی جو ملاقات ہوئی ہے اس کا نتیجہ بیان فرمائیں۔ مسٹر گاندھی نے فرمایا کہ میں پنڈت مدن موہن مالوی کی درخواست پر لارڈ ریڈنگ سے یہ خیال لے کر ملنے آیا تھا کہ عدم تعاون کا معاملہ ان کے سامنے پیش کروں۔ ایک سرکاری افسر کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرنے میں [illegible] کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ شملہ پہنچ کر میں نے وائسرائے کو ملاقات کیلئے چٹھی لکھی۔ ملاقات منظور کر لی گئی۔ وائسرائے کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے میرے خیالات کو بڑے تحمل سے سنا۔ میں نے یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ پیروان عدم تعاون کیا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف سے لارڈ ریڈنگ نے بھی حکومت کی مشکلات پیش کیں۔

ہندوستانی وفد کی مراجعت

بمبئی ۱۸ مئی۔ ڈاکٹر انصاری انگلستان کے سفر سے واپس ہو کر [illegible] جہاز [illegible] میں بمبئی پہنچے۔ ڈاکٹر انصاری نے [illegible] وفد کے سفر کا [illegible] بتایا ہے کہ [illegible] وفد [illegible] روانہ ہوا [illegible] جس افراتفری کے عالم میں انگلستان پہنچا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم وہ مفید کام انجام نہ دے سکے جو [illegible] ہندوستان میں [illegible] صلح کانفرنس میں شریک [illegible] وزیر ہند اور وزیر اعظم ہندوستان کی نازک حالت کو محسوس کرتے ہیں۔ وزیر اعظم کے خیالات اب اس قدر مخالفانہ نہیں رہے۔

ممالک غیر کی خبریں

سویڈن میں سزائے موت کی موقوفی لنڈن ۸ مئی۔ اسٹاک ہالم کا تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ سویڈن نے ایک مسودہ قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے سزائے موت منسوخ کر دی گئی ہے۔

افواج کی واپسی اخبار "باتوہیر" کا طہران کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ رومچل سے انگریز اور بولشویک دونوں اپنی فوجیں واپس بلا رہے ہیں۔

فوجوں کے ہنگامے کوئلہ کی کانوں کے متعلق تازہ خطرہ یہ ہے کہ فوجوں کا جس قسم کا ہنگامہ اپار مسلز میں ہوا تھا ویسے ہی ہنگامہ برونجسٹر اور ڈارکاسٹر میں ہو سکتے ہیں۔ جو کمیونسٹوں کی انجمنیں ناتجربہ کار ہیں۔

کوائف افغانستان سرحدی قبائل کے تقریباً جملہ [illegible] ماہ صیام کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ انگریزی اور افغانی معاہدہ کے متعلق ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ اور جہاں تک ان کو کابل میں سنی سنائی باتوں سے پتہ چل سکا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انگریزوں اور افغانوں کے درمیان معاہدہ صلح کا ہو جانا بہت اغلب ہے۔

انگریزوں کے ساتھ امیر کابل کی شرائط صلح اخبار [illegible] کو معلوم ہوا ہے کہ افغانستان نے انگریزوں کے سامنے عہدنامہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پیش کی ہیں:۔

(۱) گورنمنٹ ہند کے ذمے افغانستان کا جس قدر بقایا امدادی روپیہ ہے۔ ادا کر دیا جائے۔ نیز سابق امیر کے عہد میں انگریزوں نے جو روپیہ ادا نہیں کیا تھا۔ وہ بھی ادا کر دیا جائے۔

(۲) گورنمنٹ ہند ٹیکس کے بغیر اسلحہ اور گولہ بارود افغانستان کی طرف گذرنے دے۔

(۳) وزیرستان کو افغانستان سے ملحق کر دیا جائے۔

(۴) افغانستان کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ غزنی قندھار اور جلال آباد میں غیر ملکی سفیر رہیں۔ نیز اس حق کا احترام کیا جائے۔

ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہیں لنڈن ۱۱ مئی۔ دارالعوام میں اعلان کیا گیا ہے کہ اس کے ممبروں کی تنخواہیں بڑھا دی گئیں۔ سگلان پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جائیگا۔ اور ان کو لنڈن سے ان کے حلقہ تک موسم بھر کا سفری ٹکٹ دیا جائے گا۔

کردوں کے خلاف مہم ایتھنز ۱۱ مئی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کردوں نے مصطفیٰ کمال پاشا کی ایک رجمنٹ پکڑ لی ہے۔ جو نورالدین پاشا کی ماتحتی میں تھی۔ اس وجہ سے مصطفیٰ کمال پاشا نے [illegible] پاشا اور فوزی پاشا کو کردوں پر چڑھائی کے لئے بھیجا ہے۔ اور جیسا کہ [illegible] بھی اس میں مدد ہوگی۔

البانیہ میں بولشویزم ایتھنز ۱۱ مئی۔ البانیہ کی اخبارات سے ظاہر ہے کہ بالشویکی اور کمال ایجنٹ البانیہ میں اپنے خیالات کی اشاعت کر رہے ہیں۔

سیلیشیا میں جنگ عظیم کا اندیشہ لنڈن ۱۰ مئی۔ اپر سیلیشیا کی حالت نازک ہے۔ پولینڈ اور جرمنی کے درمیان ایک عظیم جنگ کے چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ ہزاروں مسلح جرمنوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔

قسطنطنیہ۔ دردانیال اور باسفورس کی غیر جانبداری لنڈن ۱۱ مئی۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دول متحدہ کے کمشنروں امرا البحر اور جرنیلوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں قرار پایا کہ قسطنطنیہ۔ باسفورس اور دردانیال کو یونانی اور ترکوں کی آویزش میں غیر جانبدار سمجھا جائے۔ چنانچہ یونانی۔ قسطنطنیہ کو اپنا فوجی مرکز نہ بنا سکینگے۔

ان کی فوجی انتہائی سرحد [illegible] دی جا چکی ہیں [illegible] کے جنگی جہاز تین میل پیچھے ہٹا دیئے۔

ہندوستانی پلٹنوں کی تعداد لنڈن ۱۰ مئی۔ [illegible] میں مسٹر مانٹیگو نے [illegible] ذکر کیا ہے۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کی پیادہ پلٹنوں کی تعداد اسی قدر رکھنے کی تجویز ہے۔ جس قدر کہ جنگ سے قبل تھی۔

جرمنی میں صورت معاملات کی نزاکت لنڈن ۸ مئی۔ عنقریب برلن میں ایک اہم سیاسی مسئلہ کا تصفیہ ہونیوالا ہے جس کا اثر یورپ کی سیاسی صورت حالات پر بہت گہرا پڑیگا۔ ہر سٹریسمن میر سفیر پیرس کو مجلس مصالحت مرتب کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ [illegible] تازہ ترین تجاویز کو رد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

نیروبی میں یورپین اور ہندوستانیوں کی بے نتیجہ کانفرنس لنڈن ۸ مئی۔ نیروبی کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ حق انتخاب حق ملکیت اراضی اور قانون علیحدگی کے متعلق جملہ مضامین پر غور کرنے کے لئے زیر صدارت جنرل نارتھے یورپین اور ہندوستانی نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس منعقد ہوئی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

ڈیوک کناٹ کے ہندوستانی دورہ کے متعلق متحرک تصاویر ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کے سابق شاہانہ اور دورہ ہند کے متعلق متحرک تصاویر انگلستان میں دکھائی جا رہی ہیں۔

عام ہڑتال کا اندیشہ لنڈن ۱۰ مئی۔ شمالی انگلستان میں اصلاع کی بیٹھکوں میں ریلوے یونین نے پاس کر کے کارکن حکام سے مطالبہ ہڑتال کیا ہے اس سے عیاں ہے کہ ملازمان ریل اور باربرداری کی انجمنیں ایک عام ہڑتال کی طرف جا رہی ہیں۔

یونان ترکی اور برطانیہ لنڈن ۱۱ مئی۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے معتبر ذرائع کی بنا پر پیرس کی اس اطلاع کو غلط بتایا ہے کہ برطانیہ ایتھنز اور حکومت انگورا کے مابین مصالحت کرانے کی غرض سے درمیانی شخص کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر بالکان کمیٹی سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | دیکھئے کے آسمان پر شور ہے

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ اخبار احمدیہ ۱
اعلانات ۲
مسیح موعود و جماعت [illegible] ۳
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ۴
مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت معنی رسول اللہ صلعم کا [illegible] ۷
مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط ۹
احمدی مستورات [illegible] ۹
اشتہارات ۹ [illegible] ۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

قیمت [illegible]

نمبر ۸۸ | مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

تاحال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اس قابل نہیں کہ حضور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔ اسلئے ۲۰ مئی کو خطبہ جمعہ مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

رمضان المبارک اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تمام دفاتر اور مدارس کے اوقات کم کر دئے گئے۔ گرمی نہایت سخت پڑ رہی ہے مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ روزہ داروں کو روزہ رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خاندان مسیح موعود کی دوسری خواتین مسجد اقصیٰ میں تراویح پڑھنے کے لئے تشریف لاتی ہیں اور بھی بہت سی مستورات ہوتی ہیں۔ اسی طرح جناب حافظ روشن علی صاحب کے درس قرآن کریم میں مستورات کافی تعداد میں حاضر ہوتی ہیں۔

اخبار احمدیہ

احمدی طلباء کو مشورہ اپنی جماعت کے ایسے نوجوان طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ جو آئندہ ایسی لائن مثلاً میڈیکل۔ انجنیئرنگ۔ ایگریکلچر وغیرہ میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں کہ جس لائن میں وہ جانا چاہتے ہوں۔ اس کالج یا سکول کے پراسپکٹس منگوا کر فوراً اپنی اپنی درخواستیں وہیں کالج متعلقہ میں بھیجدیں۔ اور اگر ہماری مدد درکار ہو۔ تو ہم کو فوراً لکھیں۔ امور عامہ ان دوستوں کو اپنی سفارش کے ساتھ آگے بھیجدیگا۔ ناظر امور عامہ قادیان

حیدرآباد میں درس قرآن حسب دستور قدیم امسال بھی رمضان سے ایک پارہ قرآن شریف [illegible]

ترجمہ و تفسیر کے ساتھ اخویم قاضی عبد الکریم صاحب [illegible] انجمن میں حسب الحکم حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب احباب کو سناتے ہیں۔

رات کو تراویح میں یادگیر کے حافظ غلام محمد صاحب دو پارہ سناتے ہیں۔

اس سال سکندرآباد چھاؤنی میں بھی بفضلہ تعالیٰ محسن وسخی اخویم مکرم سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب۔ علاؤالدین ابراہیم بھائی صاحب نے تراویح کی باجماعت نماز کا انتظام ہو گیا ہے چنانچہ علاؤالدین بلڈنگس میں جناب حافظ محمد اسحق صاحب ایک پارہ سنایا کرتے ہیں۔

خاکسار سید بشارت احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔

درخواست دعا چونکہ خاکسار کی والدہ اور میرے خالو صاحب حکیم محمد بخش احمدی کمال پور میں عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی [illegible]

لئے دعا کریں۔ نیز ہمارے ایک احمدی بھائی [illegible] آف [illegible] دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ خاکسار کرم بخش احمدی [illegible]

سب برادران احمدیت سے التماس ہے کہ اس عاجز کے لئے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ راقم کے علم اور ایمان میں زیادتی کرے۔ اور زندہ مذہب کا سچا خادم بنائے۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی کنجاہی۔ سب پوسٹ ماسٹر [illegible]

میں برابر ایک سال سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ اور اولاد نرینہ کا بھی خواستگار ہوں۔ ان ہر دو امور کے لئے احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام

بندہ خدا بخش احمدی۔ [illegible]

نماز جنازہ شیخ حاجی محمد حنیف صاحب احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون بتاریخ ۳ مارچ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

شیخ عبد الحمید احمدی۔ ڈیرہ دون

میرے برادر چودھری فیض احمد صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور قابل رشک احمدی تھے۔ دار الامان اور الفضل سے خاص محبت تھی۔ جوش تبلیغ بہت تھا۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیوے۔

خاکسار نذیر احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible]

الفضل کی پہلی جلد دس روپے میں

الفضل کی پہلی جلد حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کی ایڈیٹری میں نکلی تھی۔ اس میں یہ التزام تھا۔ کہ ہر پرچے میں ایک صداقت اسلام پر ہوتی تھی ایک نئے دلائل سے نئی طرز پر اسلام کی بیان کی جاتی۔ اسی طرح صداقت مسیح موعود پر ایک نئی دلیل پیش ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ بہت سے علمی اور مذہبی مضامین ہوتے تھے۔ صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود کے متعلق یہ شائع شدہ [illegible] کم قیمتی [illegible] جلد دس روپیہ میں [illegible] گی اور [illegible] جو احباب منگوانا چاہیں منگوا لیں۔ منیجر الفضل

اعلان ضروری

بخدمت جناب سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سلسلہ کے تمام اخراجات اور کام چندہ پر چل رہے ہیں۔ اور چونکہ یہ جماعت بحیثیت افراد کے دنیا میں بہت ہی چھوٹی جماعت ہے۔ اور نصب العین اس کے تمام جماعتوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے باوجود قلت اموال کے اس کے کام دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے مقدم کام تبلیغ کا ہے۔ اور اگر وہ حسب مراد باقاعدہ چلے تو موجودہ تمام چندے سے بیسیوں گنا چندہ صرف اس کام کے لئے درکار ہے۔

اموال کے معاملے میں جیسا کہ اوپر تحریر ہوا۔ ایک بڑی دقت یہ بھی آپڑی ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں کے بہت سے لوگ بلا زاد راہ کے یہاں آجاتے ہیں۔ اور بعض یہاں جب تک رہتے ہیں۔ ان کو خوراک کپڑوں اور دیگر ضروریات کا۔ اور جب واپس جانے لگتے ہیں۔ تو زاد راہ کا مطالبہ خزانہ سے کرتے ہیں اور انہیں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ پھر بعض لڑکے یہاں آ کر بصد ہوتے ہیں کہ وہ انگریزی مدرسہ کے قابل ہوتے ہیں نہ مدرسہ احمدیہ کے کسی سبق کے۔ یسرنا القرآن قاعدہ شروع کرنا چاہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے فلاں کتاب پڑھا دو۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے طب پڑھنی ہے۔ کوئی فقہ کے حصول کا مطالبہ کرتا ہے۔ غرض بہت سے آدمی مختلف قسم کے علوم کی تحصیل کیلئے یہاں آجاتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ان علوم کی ہوتی ہے۔ جن کے بعض اوقات وہ اہل نہیں ہوتے۔ یا ہمارے خیال میں وہ علم حاصل کرنا سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری نہیں ہوتا یا ہم ان کے لئے کوئی بندوبست کر نہیں سکتے۔ بعض اوقات ایسے آدمی بیکار مہینوں اور برسوں پڑے رہتے ہیں۔ اور ان کا وقت بہت سا ضائع بھی ہوتا ہے اور تمام وہ ان کا خرچ [illegible] اپنے جماعت کے [illegible] میں [illegible] علم پڑھنے کی نیت سے [illegible] آئے [illegible] جب تک کہ وہ پہلے خط و کتابت کر کے ایسے شخص کی یہاں رہنے کی بابت تسلی نہ کرلیں [illegible] اسی طرح وہ ایک شخص کو جو یہاں بطور مہمان آتے ہیں [illegible] دیں۔ کہ اپنا زاد راہ بھی کچھ ساتھ لائیں۔ اور کپڑے اور بستر وغیرہ ساتھ لے کر یہاں آئیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو گا۔ تو پھر وہ امر جو تبلیغ دین اور دیگر ضروری کاموں کے لئے احباب بھیجتے ہیں۔ وہ دوسرے غیر ضروری کاموں میں خرچ ہو جائیں گے۔ اور اس کا نتیجہ بہت سا نقصان ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کرم [illegible] اس معاملہ کو معقول [illegible] سمجھیں گے۔ اور آئندہ [illegible] قومی خزانہ پر سے ناجائز بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش میں ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔ والسلام

خاکسار ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

رمضان شریف میں اخبار

کوشش کی گئی تھی کہ رمضان المبارک میں بھی اخبار حسب معمول شائع ہوتا رہے۔ لیکن گرمی کی روز افزوں شدت جو روزہ دار کو سارا دن کام کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہے۔ اور برکات رمضان کا درس قرآن تلاوت قرآن۔ تراویح اسلئے پورے طور پر حاصل نہ ہو سکنے کی وجہ سے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ رمضان شریف کے بقیہ ایام میں اخبار ہفتہ میں ایک بار شائع ہو۔ جو ۱۲ صفحہ کی بجائے ۲۴ صفحہ کا ہوگا۔ امید ہے کہ احباب ہماری اس معذوری کو قبول فرمائیں گے۔ اور اتنی رعایت دینے میں دریغ نہ کریں گے۔ کیونکہ الفضل نے بجز کسی مجبوری کے کبھی چھٹی نہیں کی۔ اور نہ آئندہ کریگا۔ رمضان کے بعد انشاء اللہ اخبار حسب معمول شائع ہوا کریگا۔ احباب مطمئن رہیں۔

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء

مسیح موعود بعثت انبیاء میں شامل ہیں

([illegible])

۲۴۔ اپریل کا پیغام صلح [illegible] مضامین [illegible] [illegible] بتلا رہا ہے [illegible] [illegible] کا [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] ایک پیغام لایا ہے [illegible] [illegible]

آتا ہوں جب میں ان سے کبھی کبھی
کہتا ہوں [illegible] کو یہ بھی برا کہیں

سیٹھ صاحب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں جو لکھا ہے کہ مجھے نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ یہاں کونسی نبوت مراد ہے۔ اور کس آیت میں ایسی نبوت کا دعویٰ منع لکھا ہے۔

حضرت! میں کیا چیز ہوں اور میری ہستی ہی کیا ہے بلکہ میں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی اس اہم مسئلہ میں کہوں جس پر کفر و اسلام کا دار و مدار ہے۔ میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں کہ حضور (۱) خاتم النبیین کے کیا معنے فرماتے ہیں (۲) کس قسم کی نبوت بند مانتے ہیں۔ اور (۳) کس قسم کی نبوت جاری۔ اور (۴) پھر جو نبوت جاری ہے اسکو اپنے واسطے امت محمدیہ میں [illegible] پاتے ہیں یا کسی کی (۵) اس نبوت یا نبی کا درجہ بلحاظ حقوق نبوت کیا ہے۔

امر اول۔ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں۔

حاصل اس آیت (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے کسب انوار [illegible] ہو۔

(ریویو [illegible])

[illegible] چشمہ [illegible] [illegible] الخاتم [illegible] رسول اللہ وخاتم النبیین × × × مطلب یہ ہے کہ آپ پر ہر ایک نبوت اور رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] اور وحی الٰہی فیض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض بھی آپ کے ذریعہ ہی ہوگا [illegible]

امر دوم و سوم (یعنی کس قسم کی نبوت جاری ہے اور کس قسم کی بند) کا جواب بھی انہی دو حوالوں میں آ گیا۔ تاہم مزید اسکے عرض کرتا ہوں :-

"قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خداتعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو۔ اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی اور پوشیدہ امور پر اطلاع پاوے۔ تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہوں گے۔ اس پر کیا دلیل ہے۔ ہمارا مذہب ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعوےٰ ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے الگ ہو کر کیا جاتے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اسکو خداتعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے خلاف نہیں۔"

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱)

حوالہ دوم

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] خاص [illegible]

رکھتا [illegible] اس پر [illegible] ایمان لاتا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

حوالہ سوم۔ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کا نبی ہو سکتا ہے (اور نبی سے مراد صرف اسقدر ہے کہ خداتعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱) مگر وہی جو پہلے امتی ہو یعنی

"جب تک کوئی امتی کمال کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور حضرت محمدؐ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں۔ تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ (ریویو بر مباحثہ)

اور نیز کہ ایسا نبی کا نبی ہو کر امتی ہونا تو ممتنع ہے [illegible] کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملتا کہ آنحضرت کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے۔ جو امتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیضیاب نہیں۔"

([illegible] الوحی صفحہ ۲۶)

بلکہ ایک امتی کا نبی ہونا [illegible] نہیں۔ بلکہ [illegible] ایسا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس [illegible] اور کسی
اس کی امت کا [illegible] ہے: (حقیقۃ الوحی [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] کہ جس نام کی نبوت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ وہ آج تک سوائے مسیح موعود
کے کسی اور کو بھی نہ ملا۔ صرف حضرت اقدس ہی اس کے
مستحق ٹھہرے۔ اس کا جواب حضور ہی کے الفاظ میں
سنئے:۔

"پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص
کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق
نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں
شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور خود ہی فرماتے ہیں۔ دوسرے تمام لوگ
(اولیاء، صلحاء، مجددین امت) اس نام کے مستحق نہیں
کیوں؟ اسلئے کہ وہ کثرت وحی وکثرت امور غیبیہ سے
مشرف نہیں۔

آپ لوگ کہا کرتے ہیں کیا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ
ناقص تبع تھے۔ اور دیگر اولیاء امت کثرت مکالمہ سے
مشرف نہ تھے۔ جو ان کو نبوت نہ دی گئی۔ اور مسیح موعود
کو دیدی گئی۔ اس کا جواب حضرت اقدس نے خود ہی دیدیا ہے

"کیونکہ دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں
وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ
سے حصہ پالیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق
ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا
اسلئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو
اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روکدیا
تاجیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی
ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور نے یہ امر واضح کردیا ہے کہ دیگر مجددین۔
مجددین واولیاء امت نبی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں
امام کو نبوت کے طور پر کیا [illegible] آپ نہیں
کہہ سکتے کہ حضرت مسیح موعود جماعت محدثین ہی کی
ہیں۔ [illegible] کہا گیا۔ اور وہ محدثوں کو [illegible] گیا
بلکہ حضرت مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل ہیں اور
دوسرے مسلمان اس جماعت میں نہیں ہیں۔

پانچواں سوال۔ آپ یہ دکھائیے کہ حضرت مسیح موعود
کو جو نبوت ملی ہے۔ وہ باعتبار حقوق ووجوہ کے
انبیاء سابقین کی نبوت کے برابر ہے یا اس سے گھٹیا ہے
کیا [illegible]۔ جس پر [illegible] صاحب [illegible]
اختلاف [illegible] میں عرض کرتا ہوں۔

آپ کا حوالہ جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ سے [illegible]
کر ایں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو دیگر صلحاء
امت سے الگ کر دیا ہے۔ اور صاف کہدیا ہے کہ میں
اس جماعت (محدثین) سے بالاتر جماعت (انبیاء)
میں شامل ہوں۔ وہ سب اس نام کے مستحق نہیں
اور صرف میں اکیلا ہی اس نام (نبوت) کا مستحق ہوں۔ اس
بنا پر حضور نے متعدد مقامات پر اپنے آپ کو دیگر
مجددین واولیاء سے ممتاز کیا ہے۔ ورنہ جب وہ
بھی امور [illegible] اور کثرت مکالمہ سے مشرف۔ تو پھر
انکی جماعت سے الگ اپنے آپ کو کیوں دکھایا۔ دیکھئے
حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۔

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک
وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

پہلی ہزارہا اولیاء کا الگ نام لیا۔ اور اس شخص کے
وجود کا الگ۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اگر امتی
نبی محدث ہوتا ہے۔ اور اس کی نبوت۔ دیگر انبیاء کی نبوت
سے گھٹیا درجہ کی ہوتی ہے۔ تو پھر ایک وجود بھی کہکر
الگ دکھانے کی کیا ضرورت؟ اس حوالہ سے صاف
ظاہر ہے کہ امتی نبی۔ ایک ہی ہوا۔ اور اس کی نبوت
کوئی کم درجہ کی نہیں۔ اور اسے زمرہ محض اولیاء
میں داخل نہیں کر دیتی۔ اب میں اور حوالے پیش کرتا ہوں
جن سے آپ پر کھل جائے گا کہ حضرت مسیح موعود
کی نبوت [illegible]
[illegible]

۱۰۔ آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

[illegible] ہے کہ [illegible] کی
[illegible] نہیں ہے۔

حضور تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔
"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے
نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک
جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے"
(صفحہ ۱۵۷)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ ایک غیر نبی کو نبی پر جزئی
فضیلت ہو سکتی ہے۔ مگر کلی فضیلت کبھی حاصل
نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے صاف الفاظ
میں مسیح ناصری نبی اللہ پر کلی فضیلت کا دعویٰ فرمایا ہے
چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ پر فرماتے ہیں۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے
کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ
مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری
فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی
فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی
وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے
مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

فقرہ "مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے"۔
سے ظاہر ہے کہ پہلے حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے
تھے۔ اور مسیح پر جزئی فضیلت کے قائل بھی اسی وجہ
سے تھے۔ مگر پھر اس عقیدہ پر قائم نہ رہے یعنی مسیح ناصری
پر کلی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ جو اس امر کا ثبوت
ہے۔ کہ آپ اپنی نبوت اور اس کی نبوت میں باعتبار نفس
نبوت وحقوق نبوت کچھ فرق نہ سمجھنے لگے۔ اگر آپ
کی نبوت ویسی نبوت نہ ہوتی۔ جو اگلے انبیاء میں تھی تو
کبھی یہ نہ فرماتے۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو

جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء صفحہ ۲۰ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

کیونکہ آپ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں یہ بتلایا کہ مسیح ابن مریم کو نبی اور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھنے کی وجہ سے میں جزئی فضیلت کا قائل تھا۔ مگر خدا کی وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ پہلے حضور نبی کی ایک اور تعریف ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھتے تھے۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ والی نبوت کو محدثیت کی حد تک محدود رکھتے تھے۔ لیکن پھر کیا ہوا۔

" صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ (صفحہ ۱۵۰)

یہ حوالہ بھی بتا رہا ہے کہ امتی ہونا نبوت موہوبہ کے مرتبہ و حقوق کو کم نہیں کر دیتا۔ اب لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضور کو کم فہم قرار دیتے ہو۔ کہ انہیں خدا تو فرما رہا کہ تم نبی ہو۔ اور وہ کہیں میں نبی نہیں۔ پھر ان کو نبی کی تعریف بھی معلوم نہیں تھی۔ سو اس کے متعلق عرض کروں۔ حضور کے اپنے الفاظ آپ کے سامنے ہیں آپ پر سوال ہوتا ہے کہ پہلے آپ فرماتے تھے۔ مسیح ابن مریم سے جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور اب آپ فرماتے ہیں۔ مسیح موعود اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود یہ نہیں فرماتے۔ کہ تناقض کوئی نہیں۔ امت محمدیہ کے ایک فرد کو بنی اسرائیل کے نبیوں پر کلی فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔ یا میرا پہلا قول دعویٰ مسیح موعود سے پہلے کے متعلق ہے (کیونکہ تریاق القلوب مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں یہ فقرہ درج تھا۔ جبکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی تھا) اور نہ یہ جواب دیا کہ فضیلت کلی کا دعویٰ بہ اعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے (جو ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی آپ تھے) بلکہ تناقض تسلیم کیا:

" اب یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

پس ان دونوں فقروں میں توفیق کی کوئی صورت نہیں بلکہ تناقض موجود ہے۔ اور اس کو تسلیم فرما لیا۔ اب ہم کون ہیں جو حضور سے زیادہ فہیم، سمجھدار اور عقلمند بنیں۔ اور کہیں کہ تناقض نہیں۔ اور ۱۹۰۱ء سے پہلے اور ۱۹۰۱ء کے بعد تعریف نبوت کے متعلق ایک ہی مذہب تھا۔ ہرگز نہیں پہلے اس حقیقت (کثرت مکالمہ مخاطبہ) کا نام محدثیت رکھتے۔ پھر اس کا نام "نبوت" رکھنے لگے۔ پہلے آپ اپنی مجازی و بروزی (ظلی و امتی) نبوت کے حقوق محدثیت کے برابر قرار دیتے تھے۔ مگر بعد ازاں فرما دیا کہ نہیں میں جماعت محدثین (جو نبیوں سے قطعاً کلی فضیلت نہیں رکھ سکتے) سے بالاتر ہوں اور حقوق میں نبیوں کے برابر اور باعتبار درجہ کئی نبیوں سے بڑھ کر ہوں۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۲) مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ مجھ پر رحمت اور عنایت کی گئی۔ جو اس پر نہیں کی گئی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

(۳) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا نفس اس مسیح سے بڑھ کر زیادہ ہے۔ جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے جیسے آئینہ میں اس کا چہرہ زیادہ واضح طور پر منعکس ہوا جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا۔ (خطبہ الہامیہ اردو)

(۴) خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔"

غرض جو جو وجوہ فضیلت کسی دوسرے کو ہو سکتی ہیں حضور نے سب مسیح ابن مریم پر اپنے اندر ثابت کر کے اور اپنا نفس کو پیش کر کے چنانچہ فیصلہ دے چکا۔

پس سیٹھ صاحب مجھ کو فرمائیں کہ ان الفاظ کی موجودگی میں جو حضرت مسیح موعود کو راستباز، مامور من اللہ اور اپنا ہادی و مقتدا مانتا ہوں۔ کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ:

(ا) آپ (مسیح موعود) مدعی نبوت نہ تھے کہ حضور نے خود اپنے لئے یہ لفظ لکھا۔

" اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دو گرہن جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دو گرہن جمع نہیں ہوئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۶)

(۲) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۳) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(ب) پھر میں کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کو جس قسم کی نبوت ملی۔ وہ نبوت امت محمدیہ کے کسی اور فرد کو بھی اس سے پیشتر مل چکی ہے۔ جبکہ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا گیا اور یہ کہ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(ج) پھر میں یہ کیونکر کہوں۔ کہ آپ کی نبوت محدثین والی نبوت تھی۔ جب کہ آپ ایک طرف تو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ کلی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں پہلے ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔

میں امید کرتا ہوں۔ سیٹھ صاحب اور ان کے ہم خیال اس پر غور فرمائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود کے کلام یا قرآن و حدیث سے مجھے دکھائیں گے۔ کہ ایک غیر نبی نبی سے فضیلت کلی رکھ سکتا ہے۔

اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۵ مئی [illegible] بعد نماز عصر)

بچوں کے نام ایک شخص نے اپنے بچے کا نام [illegible] نام رکھنے کے لئے لکھا۔ حافظ روشن علی صاحب نے [illegible] ناموں کے متعلق یہ بھی [illegible] تو وہاں سے غلط آیا ہے [illegible] کا یہی نام ہے [illegible] معلوم ہوا ہے کہ کوئی خاص تعلق [illegible] ہے۔

قادیان ہجرت کر کے آنا قادیان ہجرت کر کے آنے کے متعلق ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ جو دفتر ناظر امور عامہ میں بھجوانے کے بعد فرمایا۔ ہجرت کرنے سے پہلے یہ سوچنا ضروری ہے کہ یہاں گذارہ کی کیا صورت ہوگی۔ مدینہ میں جب ہجرت ہوئی تھی حضرت علی [illegible] تو ضرورت پڑنے پر [illegible] سے [illegible] مگر یہاں اگر بعض لوگ اگر وطن میں یہ کام کر سکتے [illegible] اس کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے۔ فرمایا لوگوں [illegible] اس قسم کی [illegible] ضرورت ہے کہ محنت اور مشقت کی زندگی اختیار کر سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا دوبارہ حج کا ارادہ پھر حج کا ذکر ہوا۔ فرمایا اگر [illegible] اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو پھر حج کروں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ میں نے حضرت خلیفہ اول کے وقت میں دیکھا۔ کہ میں حج کو گیا ہوں۔ جب عرفات کے پاس پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ مجھے تو حج کرنا آتا نہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ انہوں نے [illegible] اور [illegible] آدمی سے پوچھا کہ حج کس طرح کرتے ہیں [illegible] ابن عباس کی [illegible] احرام باندھ لیتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے

[illegible]

[illegible] کی حالت حافظ روشن علی صاحب نے [illegible] حالات کے متعلق [illegible] فرمایا۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ انگریزوں کا حجاز کی حکومت پر [illegible] اور فیصل شاہ حجاز کا [illegible] ہے۔ شاہ حجاز کے بعد وہ عراق کو چھوڑ کر حجاز میں نہیں جا سکیگا۔ بلکہ عراق سے حجاز پر حکومت کرے گا۔ اور اس طرح انکا رسوخ حجاز میں بھی ہو جائیگا۔ اگرچہ وہ [illegible] میں [illegible] ہے۔ تو یہ ابھی [illegible] نہیں۔

[illegible] نہیں چاہئیے ایک نوجوان کو جس کا والد [illegible] وجہ سے تنگ کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خط لکھا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط [illegible] اس امر کو معلوم کر کے کہ آپ [illegible] بہت خوشی ہوئی۔ [illegible]

[illegible]

جواب۔ [illegible]

[illegible]

جواب۔ [illegible]

[illegible]

مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت جھوٹ

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث کے مختلف نمبروں میں بعنوان "کذبات مرزا" ایک سلسلہ مضمون قائم کیا ہے۔ جسمیں یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں فلاں فلاں جھوٹ لکھا ہے۔ حالانکہ آپ نے ایک بھی جھوٹ نہیں۔ چنانچہ ان منگھڑت جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ جو کہ مولوی صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا ہے ان الفاظ میں ہے:۔

"جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں"

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جنمیں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دیگئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئیگی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱"

اس قدر لکھنے کے بعد مولوی صاحب احمدیوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہیں:۔

"احمدی ممبرو۔ ہمت کے ہو درو۔ اگر تم مرزا صاحب کی نسبت افترا کا لفظ منسوب ہونا غلط جانتے ہو۔ تو اس حدیث کا صحیح بخاری میں دکھاؤ ورنہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو"

ہر معمولی سمجھ کا انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اگر بالفرض کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے۔ تو وہ سبقت قلم کہلائیگا نہ کہ لکھنے والے کا جھوٹ۔ لیکن مولوی ثناء اللہ جیسے کہ عمداً و بیجا مخاصمت کی وجہ سے اسے بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں۔ میں مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر واقعی ایسا سہو کسی مصنف یا مؤلف یا مضمون نگار کا جھوٹ ہی قرار دیا جائیگا۔ تو کیا وہ شخص جھوٹا اور کذاب کہلائیگا یا نہیں۔ جو اسی اخبار اہلحدیث کے صفحہ ۲ پر مسیح موعود کی کتاب کا غلط حوالہ دے کر یوں لکھتا ہے:۔

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گذر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو" سیرۃ الابدال"

کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں کہ مسیح موعود کی صفحہ ۱۹۳ والی سیرۃ الابدال کہاں ہے۔ جسمیں عبارت مذکورہ بالا درج ہے۔

اسکے بعد ہم مولوی صاحب کو بتاتے ہیں کہ مسیح موعود کی حدیث مہدی کے متعلق بخاری کا حوالہ دینا محض سبقت قلم ہے۔ ورنہ مسیح موعود اسبات سے بخوبی واقف تھے کہ بخاری میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ اور اسبات کا ثبوت بھی ہم مسیح موعود کی تحریر سے دیتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۸

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا۔ تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو ضائع نہ کرتے۔"

اس سے صاف ثابت ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن صفحہ ۴۱ پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا محض ایک سبقت قلم ہے۔ جو کہ ایک کثیر التصانیف بزرگ شخص سے سرزد ہونا بعید نہیں۔ لیکن ایک مولوی فاضل کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔

اب یہ سوال کہ حوالہ غلط سہی۔ مگر ہذا خلیفۃ اللہ المہدی کوئی حدیث موجود ہے یا نہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک یہ حدیث موجود ہے حوالہ کے لئے دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۶ "در روایتے آمدہ کہ فرشتہ باشد بر سرش۔ ندا کند هذا خليفة الله المهدى فاسمعوه واطيعوه اخرجه ابو نعيم"

محمد بہاء الدین خان حیدر آبادی
دفتر الیف و اشاعت قادیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ علیہم سودی لین دین کرنیوالو نکو

(نمبر ۲)

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

آجکل سود کا مجلس اور خبیث معاملہ روز بروز ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ پس جہاں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام مذاہب باطلہ کی سرکوبی کرے۔ ہاں اس جماعت کے وظائف میں سے ایک بڑا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عملی نمونہ سے دکھاوے کہ قرآن مجید کی عالمگیر تعلیم کبھی اور کسی زمانہ میں غلط نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اس زمانہ میں کاروبار اور لین دین اور تجارت اور زمینداری بغیر سود کے چل نہیں سکتیں۔ ۱۳۰۰ سال مسلمان دنیا میں حکومت اور تجارت اور زمینداری کے کام بڑے سے بڑے پیمانہ پر چلاتے رہے۔ اور بغیر سود کے چلاتے رہے۔ اب جبکہ اسلام کے کفر دنیا پر حاوی ہو چکا ہے اور وہ اس کوشش میں ہے کہ اسلام کے مسائل کی کمزوری دکھا کر دنیا سے اسکو مٹا دے۔ مگر ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس کفر کے مقابل اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ اس کے جھوٹے دعووں کو پاش پاش کرے۔ اور اس کے ادعائی دلائل کو پارہ پارہ کر کے دکھاوے۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کیونکہ وہ جو ہم کو خدا کی طرف سے ہدایت کرنے آیا تھا۔ اس کا یہ خصوصی امتیاز تھا۔ کہ يحيي الدين ويقيم الشريعة۔ یعنی دین کو زندہ کریگا۔ اور شریعت محمدی کو قائم کریگا۔ پس اس جماعت کا بھی یہی فرض منصبی ہے۔ کہ وہ اس کی اتباع میں دین کو زندہ کرے۔ اور شریعت کو قائم کرے۔ اللهم اجعلنا منهم۔

آجکل سب سے زیادہ سودی لین دین کے مرتکب جماعت دیکھا گیا ہے یا تو زمیندار ہیں یا تاجر پیشہ لوگ۔ پس ہماری جماعت میں سے خصوصاً ان لوگوں کو بہت ہی نیک

اور اعلیٰ نمونہ ان معاملات میں دکھانا چاہیئے۔ کہ غیر بھی دیکھ کر متاثر ہو جائے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے مخالفین ہماری عبادات اور ہماری روحانیات کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ انکی نظر سب سے پہلے ہمارے معاملات اور ہمارے اخلاق پر پڑتی ہے۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ اگر آج ہمارے مخالفین ہماری جماعت کے ایک فرد کے معاملات میں بھی سودی لین دین کا شائبہ پائینگے۔ تو ان کیلئے سلسلہ حقہ کی طرف آنے میں بڑی بھاری روک پیش آئیگی۔

گذشتہ نمبر میں میں نے کلام الٰہی سے یہ بات پیش کی تھی۔ کہ بموجب نص قرآن مجید سودی لین دین قطعاً حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے اسلام کی معرفت سود کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے۔ آج میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سود کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

(۱) صحیح مسلم میں ایک حدیث رسولؐ کی حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ جو یہ کہ آپ نے سود کھانیوالے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی۔ اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سب سے آخر آیت قرآن مجید کی جو رسولؐ پر نازل ہوئی وہ یہ تھی۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربٰوا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ..... وھم لا یظلمون۔ یعنے اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور باقی سود چھوڑ دو۔ اگر تم میں ایمان ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے۔ تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ .... الخ یہ آیت قرآن کے نزول کے وقت سب سے آخر تھی گویا مسلمانوں کو وصیت کے طور پر رسولؐ کے وصال کے قریب بتائی گئی تھی۔ اور موت کے وقت کی باتیں بہ نسبت دوسری باتوں کے اثر ان کے لئے زیادہ مؤثر ہونی چاہئیں خصوصاً جب اس شدومد سے نازل کی جائیں جیسا کہ آیت کا مضمون ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس آخری آیت کی وہی قدر و منزلت ہے جو ہونی چاہیئے؟

(۳) اسی طرح صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے۔ جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سود کھانے اور دوسرے کو سود کھلانے دونوں سے منع فرمایا ہے۔

(۴) پھر حدیث صحیح بخاری میں ایک کشف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ عالم روحانی میں مجھے دو شخص ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ پھر آگے (راستے میں)۔ کہ ایک جگہ ہم ایک نہر پر پہنچے جس میں بجائے پانی کے خون بہ رہا ہے۔ اور اسکے کنارے پر ایک مرد کھڑا ہے۔ جس کے آگے پتھر کے ڈھیر لگے ہیں۔ اور نہر کے اندر ایک دوسرا شخص ہے۔ جو باہر نکلتا ہے۔ اور جب وہ باہر نکلنا چاہتا ہے۔ تو باہر والا آدمی پتھر اسکے منہ پر اس طرح مارتا ہے۔ کہ اندر والا پھر اپنی جگہ واپس چلا جاتا ہے۔ آگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رفیق سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو جواب ملا کہ نہر میں کھڑا ہے۔ وہ سود خوار ہے۔ فقط۔ یہ کشف آپؐ کا دراصل سود لینے والے شخص کی ماہیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ یعنی سود خوار دراصل سود نہیں۔ بلکہ اپنے ابنائے جنس کا خون نچوڑتا ہے۔ اور اپنے بنی نوع کا خون نچوڑنے والا کس قدر نفرت کے قابل ہے!!! اور یہی فعل اس کا آخرت میں اس عذاب کی صورت میں متشکل ہو جائیگا۔ اللھم احفظنا۔

انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ میں عرض کرونگا کہ سود کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا فتویٰ ہے۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ سودی قرض کے لین دین سے اجتناب کریں اور اس کے پاس تک نہ جائیں۔ کیونکہ یہ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کرنا ہے۔

مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں [illegible] ان سے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے الہام پا کر کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہ پوزیشن نہ صرف ہندو اور [illegible] بلکہ بدقسمت مسلمانوں کے بعض لیڈر اور راہنما بھی ان کی اس پوزیشن کو [illegible] ہیں۔

ان حالات میں انجمن احمدیہ [illegible] کے پریذیڈنٹ نے اپنے تبلیغی فرض کو محسوس کرتے ہوئے ایک کھلا خط مسٹر گاندھی کے نام [illegible] شائع کیا ہے جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا فی الواقع انکو الہام ہوتا ہے۔ اور [illegible] سوالات کی تحریک آپ ہی کے [illegible] جاری کی ہے۔

اگر مسٹر گاندھی نے ان سوالات کا جواب صاف الفاظ میں دیدیا تو بات کھل جائیگی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ انہیں وہ درجہ دیا جا رہا ہے جسکے وہ خود مدعی نہیں ہیں۔ ہاں اگر مسٹر گاندھی ان سوالات کے جواب کی طرف متوجہ ہوں۔ تو لفظ "الہام" کا وہی مفہوم مد نظر رکھیں جو اسلام میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اسلامی اصطلاح ہے۔

ذیل میں ہم مذکورہ بالا خط کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

بخدمت مہاتما گاندھی صاحب!

جناب عالی احمدیوں اور عام پبلک کے متعلق مذہبی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک نہایت ہی ضروری سوال درپیش ہے۔ اور میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس ضروری مسئلہ کو بالکل صاف کیا جائے۔ اور اسکی نسبت آخری فیصلہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہم احمدی لوگوں کو کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (خدا تعالےٰ کی آپ پر رحمت ہو) کے پیرو ہیں۔ فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔

مولوی ایم۔ اے۔ ایم عبدالماجد صاحب [illegible]

میں بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ خدا نے ہی مہاتما گاندھی کو ہمارے زمانے کے لئے مصلح یا مذکر بنا کر بھیجا ہے۔ (مذکر ایک ایسی اصطلاح ہے۔ جو قرآن مجید میں صرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کی گئی ہے)

پھر مسٹر عبد المجید لکھنوی ایک ماہوار اردو رسالہ "صبح امید" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا یہ ایک مقرر کردہ قانون ہے۔ کہ جب کوئی قوم گمراہ ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو اپنے بندوں کے لئے بطور نجات دہندہ بھیجدیتا ہے۔

پھر لالہ لاجپت رائے نے اپنے لیکچر میں کہ جو انہوں نے بمبئی میں بتاریخ ۱۲- اپریل ۱۹۲۱ء کو دیا۔ صاف طور پر علانیہ بیان کیا۔ کہ گاندھی جی خدا تعالےٰ کے اس الہام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ کہ جو آپ کو ۱۹۱۹ء میں ہوا ہے۔

لہذا میں مہاتما گاندھی کی اعلیٰ ضمیر کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات سے مطلع کیا جائے۔

۱۔ کیا یہ حق بات ہے کہ مہاتما جی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ جو ہم سب کا خالق اور مالک ہے۔ کوئی الہام ہوا ہے؟

۲۔ کیا مہاتما جی کو خدا کی طرف سے براہ راست بذریعہ وحی یہ حکم ملا ہے کہ وہ خدا کا مقرر کردہ مصلح الزمان ہیں؟ اور کیا مسئلہ عدم تعاون کسی ایسی وحی الٰہی کے ماتحت اٹھایا گیا ہے؟

ہم احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ریفارمر اور انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس قسم کے انبیاء اور ریفارمروں کے ضروری کام اللہ تعالیٰ کی وحی اور منشاء کے تحت ہوتے ہیں۔ مہاتما جی کے پیرووں کے اس قسم کے بیانات نے ہمیں سخت حیرت میں ڈال دیا ہے۔

پس میں مہاتما جی سے مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں مذکورہ بالا سوالات کا ایک صاف جواب دیں تاکہ ہم آپکے اور آپکی تحریک کے متعلق کسی خاص نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

لطف الرحمٰن پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ کلکتہ

احمدی مستورات کی خدمت میں اپیل

عموماً ہماری احمدی بہنیں نور ہسپتال قادیان کے نام سے واقف ہونگی۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے دو سال سے دار الامان کی پر فضا زمین پر بنا رکھا ہے۔ اس ہسپتال سے روزانہ سینکڑوں مرد و زن فائدہ اٹھاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہسپتال میں رہ کر علاج کرانیوالے مریضوں کو بھی داخل کیا جاتا ہے اور ہر طرح ان کی آسائش کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں مردوں کے ٹھہرنے کے لئے تو وارڈ موجود ہیں۔ مگر ابھی تک زنانہ مریضوں کے قیام کیلئے کوئی وارڈ نہیں۔ چونکہ اس ہسپتال کی شہرت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ اور آنکھ اور دیگر ہر قسم کے اپریشنوں کی وجہ سے مریضوں کا زیادہ رجوع ہوتا ہے۔ اسلئے زنانہ مریضوں کی صورت میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ زنانہ کے لئے الگ وارڈ نہیں ہے اور زنانہ مردوں کے ساتھ ایک ہی وارڈ میں رکھی جا سکتی ہیں۔ اسلئے تجویز ہے۔ کہ ہسپتال کے اندر عورتوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک لمبا کمرہ مع برآمدہ و صحن کے بنایا جاوے۔ جس میں بارہ مریض ایک وقت میں بآرام رہ سکیں۔ اس پر میرے اندازہ میں کم سے کم چار ہزار روپیہ خرچ آویگا۔ اس رقم کے مہیا کرنے کے لئے میں احمدی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور جسقدر امداد ان سے ہو سکے۔ وہ اس کام کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہر احمدی عورت اپنی طاقت کے مطابق اس کام کے لئے چندہ دے تو جلدی ہی ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے اور تب ہم سرکار کو لکھ سکتے ہیں کہ ہماری جماعت کی عورتوں نے اسقدر رقم مہیا کی ہے باقی رقم سرکار اپنے خزانہ سے دے۔ امید ہے کہ بقیہ رقم سرکار کی طرف سے مل جائیگی اور یہ مکان تعمیر ہو سکیگا۔ چونکہ یہ کام محض عورتوں کے آرام کیلئے ہے۔ اسلئے ہماری بہنوں کو اسطرف بہت ہی توجہ کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ جماعت کے سکرٹری صاحبان اپنی جماعت کی عورتوں میں اس امر کی تحریک کرینگے اور جو رقم وصول ہوگی وہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال فرما دینگے اور محاسب صاحب کو لکھ دینگے۔ کہ یہ رقم نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کیلئے ہے۔ سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ صرف اس تحریک کے پڑھتے ہی چندہ وصول کر کے کام کو ختم نہ سمجھیں۔ بلکہ برابر اس فنڈ میں کچھ نہ کچھ بھیجتے رہیں۔ تا کہ چندہ میں کافی رقم ہو کر تعمیر کا انتظام کیا جاوے۔ والسلام۔ خاکسار حشمت اللہ

افسر نور ہسپتال قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم

بشارت (ماہ رمضان شریف تک قیمت آدھی کر دی گئی) بشارت

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا اور چہروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو مصفا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہ ترکیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہوں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ کئی اصحاب (احمدی وغیر احمدی و دیگر مذاہب والوں) نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ بعض تو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہو گئے۔ اور بعض نے تحریر فرمایا کہ اگر تریاق چشم کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ کی بجائے دس روپیہ تولہ ہو۔ تو بھی کم ہے۔ ان اصحاب کی فہرست اخبار الفضل ۱۰ دسمبر ۲۶ء و ۱۸ اپریل ۲۷ء میں شائع کر چکا ہوں۔ غرضیکہ حفظ ماتقدم کے طور پر بھی تریاق چشم کا ہر گھر میں رکھنا نہایت ضروری ہے ہم نے مخلوق خدا کی ہمدردی کو مد نظر رکھ کر اور ماہ رمضان شریف میں ثواب حاصل کرنے کے لئے آخیر ماہ رمضان تک قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے تین روپیہ فی تولہ کر دی ہے تا کہ عوام الناس اس سے فائدہ اٹھائیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گڑھی شاہ ولہ صاحب گجرات پنجاب

ماہ رمضان میں خاص رعایت

(۱۵ ماہ رمضان - ۱۵ ماہ شوال تک)

آج کل کی ناقابل برداشت گرانی کے باعث [illegible] رعایت نہیں [illegible] مگر بعض احباب [illegible] رعایت کی جاتی ہے [illegible] ضروری [illegible] قیمت [illegible] کرکے بھیجیں [illegible]

رعایتی	اصل	نام کتاب
[illegible]	[illegible]	[illegible] قرآن شریف مترجم
		قرآن شریف مترجم مع تفسیر [illegible]
[illegible]	[illegible]	حضرت خلیفہ اول جلد

تصانیف حضرت مسیح موعود

رعایتی	اصل	نام کتاب
۱۲ر	[illegible]	درثمین فارسی نظم
۹ر	۱۲ر	درثمین اردو مکمل صحیحہ
۵ر	[illegible]	بحر العرفان
[illegible]	۱۲ر	رہنمائے خاتون
۳ر	۵ر	ملفوظات احمد
[illegible]	۱ر	آخری لیکچر
۳ر	۵ر	تصدیق النبی
۳ر	[illegible]	لیکچر لاہور
[illegible]	۸ر	جنگ مقدس
[illegible]	[illegible]	[illegible] احمدیہ
۱ر	[illegible]	خطبہ عید الفطر

تصانیف حضرت خلیفہ ثانی

رعایتی	اصل	نام کتاب
۳ر	[illegible]	چشمہ توحید

رعایتی	اصل	نام کتاب
[illegible]	۱ر	ملائکۃ اللہ [illegible]
۹ر	۱۲ر	اختلافات اسلام [illegible] تبلیغ [illegible] لیکچر
۳ر	۵ر	[illegible]

تبلیغی رسائل

[illegible]	[illegible]	ایک [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲ر	تبلیغی [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
		[illegible] مسیح موعود [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] حضرت مسیح موعود
[illegible]	[illegible]	تبلیغ در بارہ امام الزمان
[illegible]	[illegible]	صداقت اسلام پیر [illegible]
۵ر	۶ر	النبوۃ فی القرآن
۳ر	۴ر	طریق النجات دعاؤں کا مجموعہ

پنجابی کتب

۱ر	۲ر	گلزار احمدی
۱ر	۲ر	پنج بیان اول
۱ر	۱ر	سہ حرفی در وفات مسیح
۱ر	[illegible]	دعوت احمدی
۱ر	۲ر	چرخہ احمدی
۳ر	۵ر	شہادت مولوی عبد اللطیف

احمدیہ کتاب گھر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک [illegible] چیز ہے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح اول [illegible] [illegible] حضرت خلیفہ [illegible] نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ [illegible]

[illegible] چشم [illegible]

یہ سرمہ [illegible] اور [illegible] سرمہ ممیرا قسم اول [illegible] فی تولہ [illegible] بہت مفید اور مقوی البصر ہے۔ خصوصاً طلبا کیلئے

ست سلاجیت

[illegible] جس کی عبارت یہ ہے [illegible] بہت مفید ہے [illegible] قیمت [illegible] فی تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر ممیرا - قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

[illegible] اور [illegible] فروشی رنگون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک نئے زیر دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ [illegible] لوگوں کا شراب کی دوکانوں کے سامنے پکٹنگ کرنے کے لئے ممنوع قرار دیا ہے جو شراب نوشی کا انسداد کرنا چاہتے ہیں۔

مہاراجہ [illegible] کی روانگی ہز ہائنس مہاراجہ [illegible] کی شرکت کے لئے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔

مہاراجہ گوالیار کی چوری کلکتہ ۱۲ مئی۔ مہاراجہ گوالیار کے بارکپور والے محل سے جہاں آپ قیام [illegible] سے گذشتہ پنجشنبہ کو تقریباً سترہ ہزار روپیہ کے جواہرات و نقدی کی چوری ہو گئی۔

گوردوارہ کمیٹی کے حق میں فیصلہ ننکانہ صاحب ۱۷ مئی۔ گوردوارہ جنم استھان کی زمین کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ آج گوردوارہ کمیٹی کے حق میں ہو گیا ہے۔ اس زمین پر کمیٹی کا قبضہ بحال رکھا گیا ہے۔

سیٹھ یعقوب حسن کو پولیٹکل کانفرنس کی صدارت مدراس ۱۷ مئی۔ مدراس پراونشل پولیٹکل کانفرنس جس کا اجلاس تنجور میں ہونے والا ہے۔ اس کی استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایک جلسے میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ مسٹر یعقوب حسن سیٹھ کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کیا جائے۔ وہ قید میں ہیں۔

جعلی ننکانہ آچاریہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فرضی [illegible] ہے جگت گورو ننکانہ آچاریہ سے [illegible] سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع ملی ہے کہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ایک شخص امرتسر اور دیگر مقامات میں فرضی جگت گورو ننکانہ آچاریہ شاردا پیٹھ کے نام سے تقریریں کر رہا۔ اصل ننکانہ آچاریہ [illegible] گذشتہ [illegible] کی نظر بندی میں ہیں کرتا ہے۔ یہ شخص ایک علاقی کرشن [illegible] نامی ہے کہ جسے ننکانہ آچاریہ کا لقب اختیار کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ٭

ترچناپلی کے جیل سے قیدیوں کا فرار مدراس ۱۶ مئی۔ اخبار ہندو کا نامہ نگار ترچناپلی رقمطراز ہے کہ ۱۳ مئی کو ترچناپلی کے سنٹرل جیل سے ۴۹ قیدی فرار ہو گئے۔

پنجاب کی پریس برانچ کا سپرنٹنڈنٹ خان صاحب شیخ عبد العزیز جائنٹ سیکرٹری پبلسٹی کمیٹی پنجاب سول سیکرٹریٹ کی پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ ہو گئے ہیں۔

کولمبو میں بارش کولمبو ۱۷ مئی۔ کولمبو میں گذشتہ [illegible] سے بارش کے چھینٹے پڑ رہے ہیں۔ مگر ابھی تک مسلسل بارشیں شروع نہیں ہوئیں۔ [illegible] کے سوا سب جگہ درجہ حرارت ترقی پر ہے۔

حضور وائسرائے سے لیڈروں کی ملاقات شملہ ۱۸ مئی۔ حضور وائسرائے نے کل صبح مسٹر گاندھی کو آج صبح لالہ لاجپت رائے کو اور کل سہ پہر پنڈت مدن موہن مالویہ کو شرف ملاقات بخشا۔

وزیریوں کی سرکوبی پشاور ۱۶ مئی۔ جن وزیریوں نے ہماری چوکیوں پر حملہ کیا تھا۔ ان کے خلاف تعزیری کارروائی شروع کر دی گئی ہے ان کے کئی ایک سرغنہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ ایک شخص گولی چلانے کی کوشش میں تھا۔ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ٭

لاہور چھاؤنی میں آتشزدگی لاہور ۱۸ مئی۔ سہ شنبہ کی شب کو سپلائی ڈپو (بی) گودام میں آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے۔ تقریباً ایک لاکھ روپے کے سگرٹ اور چائے کے ڈبے جل کر راکھ ہو گئے۔

بمبئی میں پراسرار ڈاکوؤں کی گرفتاری (بمبئی ۱۷ مئی) بمبئی کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو بہت سے ڈاکوؤں کے مقدمات پیش ہیں جنہیں قریباً چالیس آدمیوں کے قتل اور اس کے نواحی اضلاع میں پچاس سے زیادہ ڈاکے ڈالنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ گروہ احاطہ مدراس سے آیا تھا۔ اور اس کا تعلق ایک بے باک مجرم قوم سے ہے۔ ان کی عورتیں چرائے ہوئے سونے کے زیورات کو پراسرار طور پر ہضم کرنے کا ڈھنگ جانتی ہیں۔

مسٹر باورنگ کا اکالی کے خلاف مقدمہ مسٹر باورنگ سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی۔ پنجاب نے ایڈیٹر پبلشر اور کیپٹن گورمکھی اخبار "اکالی" کے خلاف ۱۰ ہزار روپیہ کی ہرجانہ کی نالش کی ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور میں تحقیقات ننکانہ کے متعلق ان کے خلاف الزامات لگائے گئے تھے۔

بمبئی میں طوفان شملہ ۱۸ مئی۔ بمبئی کے نواح میں طوفان کی وجہ سے تاروں کا سلسلہ بالکل درہم برہم ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر ہر سال یہ طوفان آیا کرتا ہے۔ لیکن چند گھنٹے سے زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔ امسال یہ طوفان .... دو دن سے جاری رہا ہے۔

بمبئی میں پانی کی قلت بمبئی ۱۷ مئی۔ شہر میں پانی کی بہت کمی ہے۔ یہاں تک کہ گورنر بمبئی نے گورنمنٹ ہوس میں پانی کا استعمال کم کر دیا۔

قانون انکم ٹیکس کی اصلاح معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی ترمیم و اصلاح کے سوال پر غور کرنے کے لئے حکومت پنجاب عنقریب ایک کمیٹی مقرر کریگی۔

سرحدی ڈاکو کی ہلاکت پشاور ۱۶ مئی۔ مشہور محمد عقیل ڈاکو [illegible] گولی سے مار ڈالا گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں آتشزدگی گوجرانوالہ ۱۸ مئی۔ سیالکوٹی دروازہ کے قریب [illegible] میں آگ لگ گئی۔ لاہور سے انجن پہنچا۔ دس دکانیں جل گئیں۔ ۲۰ ہزار کا نقصان ہوا ہے۔ ایک شخص کے ۱۵ ہزار روپیہ کے نوٹ جل گئے ٭

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ کے قیدی لیڈر کو چھڑانے کی کوشش

لنڈن ۱۳ مئی۔ آئرش ڈبلن میں باغیوں اور سپاہیوں کی ایک جھڑپ ہوئی۔ جسمیں ایک سپاہی مارا گیا۔ اور ایک زخمی ہوا۔

اسکے بعد سن فینر [illegible] جیل خانے کے دروازے پر جا پہنچے۔ اور سن فینر برطانی افسروں کی وردی پہنے موٹر سے اترے۔ اور اسناد دکھلانے پر جیل خانے کے اندر داخل کئے گئے۔ سن فینروں نے مسٹر [illegible] کو جو سن فینروں کا پریذیڈنٹ ہے۔ اور ۳۰ اور قیدی سن فینروں کو کوٹھڑیوں سے نکال کر دروازہ پر انہیں چھوڑ جانے پر مجبور ہوئے۔ اس کے بعد سپاہیوں کی بوچھاڑ میں دو ٹرک موٹر میں سوار ہو گئے۔ اور بچ کر نکل گئے۔

جرمنی نے اتحادی شرائط صلح منظور کر لیں

لنڈن ۱۱ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ورتھ نے اتحادی شرائط کے متعلق نہایت سنجیدگی سے تقریر کرتے ہوئے اور آخر میں کہا کہ جرمنی کے لئے اتحادی خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

ڈاکٹر ورتھ نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر وہ اتحادیوں کی مجوزہ شرائط کو مسترد کر دیں۔ تو اتحادی فی الفور رہور پر قبضہ کر لینگے۔ جس سے ہماری صنعت و حرفت کا بالکل خاتمہ ہو جائیگا۔ اور نہ صرف ہماری ہستی بلکہ آزادی خطرہ میں پڑ جائیگی۔ عقل اسی طرف رہبری کرتی ہے کہ اتحادیوں کی شرائط کو بجبر استطاعت قبول کر لیا جائے۔

پارلیمنٹ آئرلینڈ کے انتخاب میں سن فینروں کی کامیابی

لنڈن ۱۳ مئی۔ پارلیمنٹ جنوبی آئرلینڈ کے انتخاب میں سن فینر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ قوم پرستوں نے اپنا کوئی قائم مقام نامزد نہیں کیا تھا۔ قدامت پسندوں کو کوئی امید نظر نہیں آتی۔

ہندوستان کروڑوں پونڈ کا مقروض ہے

لنڈن ۱۳ مئی۔ ایک سفید کاغذ مظہر ہے۔ کہ انگلستان میں ہندوستان کے لئے جو قرضہ لیا جا رہا ہے۔ ۳۱ مارچ تک اس کی مقدار ۱۷۰۰۱۸۹۶۸ پونڈ تھی۔ حالانکہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو اس قرضہ کی مقدار ۱۷۰۹۸۱۹۳ پونڈ تھی۔

نئی ترکی جمعیت

قسطنطنیہ ۱۳ مئی۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ اتحادی آئندہ کیا فیصلہ کریں۔ لفٹنٹ جنرل ہیرنگٹن برطانی کمانڈر کے تحت ترکی جنڈارم کی دو کمپنیاں اور ترکی رسالہ کا ایک دستہ ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ قسطنطنیہ اور اسمڈ کے درمیانی علاقہ میں شورشوں کی سرکوبی کی جائے۔

سن فینن لنڈن میں

لنڈن ۱۵ مئی۔ لنڈن میں سن فینن بلوے کثرت سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ لورپول۔ بیڈسی اور ووبرج میں بھی اسی قسم کی بدامنی ہو رہی ہے۔ پانچ اشخاص گولی سے مار کر ہلاک کر دئے گئے۔ ایک زخمی کے جانبر ہونے کی امید منقطع ہو گئی ہے۔

ٹرکی اور جاپان

قسطنطنیہ ۱۵ مئی۔ حرم سلطان المعظم نے کونٹ یوشید الکشنر اعلیٰ جاپان کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس طرح ٹرکی اور جاپان کے درمیان سیاسی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی۔

باکر سمیع بے کا استعفا

باکر سمیع بے کے استعفیٰ کی تصدیق ہو گئی ہے جنرل فیوری حکومت انگورا کے وزیر خارجہ کی جگہ عارضی طور پر کام کرینگے۔

عہد نامہ ہند و افغانستان

لنڈن ۱۳ مئی۔ عہد نامہ ہند و افغانستان کے متعلق حالات اُمید افزا ہیں گورنمنٹ ہند کو گورنمنٹ انگلستان نے اس عہد نامہ کو انجام دینے کے لئے کامل اختیارات دیدئے ہیں۔

لارڈ ولنگٹن کا مشورہ

لنڈن ۱۸ مئی۔ ہندوستانی اور مشرقی نمایش منعقدہ [illegible] میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ولنگٹن نے کہا کہ انگریز ہندوستانیوں سے بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں شریک مقصد بنانے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

ٹیلیفون کے متعلق اہم تجربات

برلن ۱۲ مئی۔ ٹیلیفون سے جو تجربات حال ہی میں ہوئے ہیں۔ ان سے حیرت انگیز ترقی کی امید کی جا رہی ہے۔ ۱۲ مئی کے سو میل دور لنڈن اور زندوورٹ کے نامہ نگاران ٹیلیفون کے آلات کو لاسلکی اسٹیشن سے چسپاں کر کے ایک گھنٹہ متواتر اطمینان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ اس اثنا میں آواز نہایت صاف سنائی دیتی۔ مقامات میں سے اول الذکر مقام انگلستان کے ساحل پر اور موخر الذکر ہالینڈ کے ساحل پر واقع ہے۔

ایک ہفتہ میں چھ سو طلاق

لنڈن۔ گذشتہ ہفتہ میں ۶۰۰ مقدمات طلاق عدالت میں پیش ہوئے کہ جو سب سے زیادہ ہیں۔ ۱۵ اپریل کے بعد ۱۹۲۵ میں سے ۱۲۶۱ طلاق منظور کئے گئے ہیں۔

عراق عرب کی افواج میں تخفیف

لنڈن ۱۹ مئی۔ مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ یکم مئی کو عراق عرب میں تخمیناً ۱۲۰۰۰ برطانوی افواج تھیں۔ اس میں یکم جنوری کے بعد ۵۰۰۰ کی تخفیف کی گئی ہے۔ مزید تخفیف عنقریب کی جائیگی۔

ولایت میں ہندوستانی طلباء کی خبر گیری کے لئے کمیٹی کا تقرر

لنڈن ۱۲ مئی۔ مسٹر فشر نے ولایت میں تعلیم حاصل کرنیوالے ہندوستانی طلباء کے تمام مسائل کا امتحان کرنے اور یونیورسٹیوں میں انکو داخلہ کے متعلق جو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

دنیا کا امن خطرہ میں

مسٹر لائڈ جارج نے اپنی ایک تقریر میں [illegible] کا خصوصیت کے ساتھ الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اگر آئرلینڈ کے باغیوں کے ساتھ [illegible] سے کام [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر [illegible] شائع ہوا)

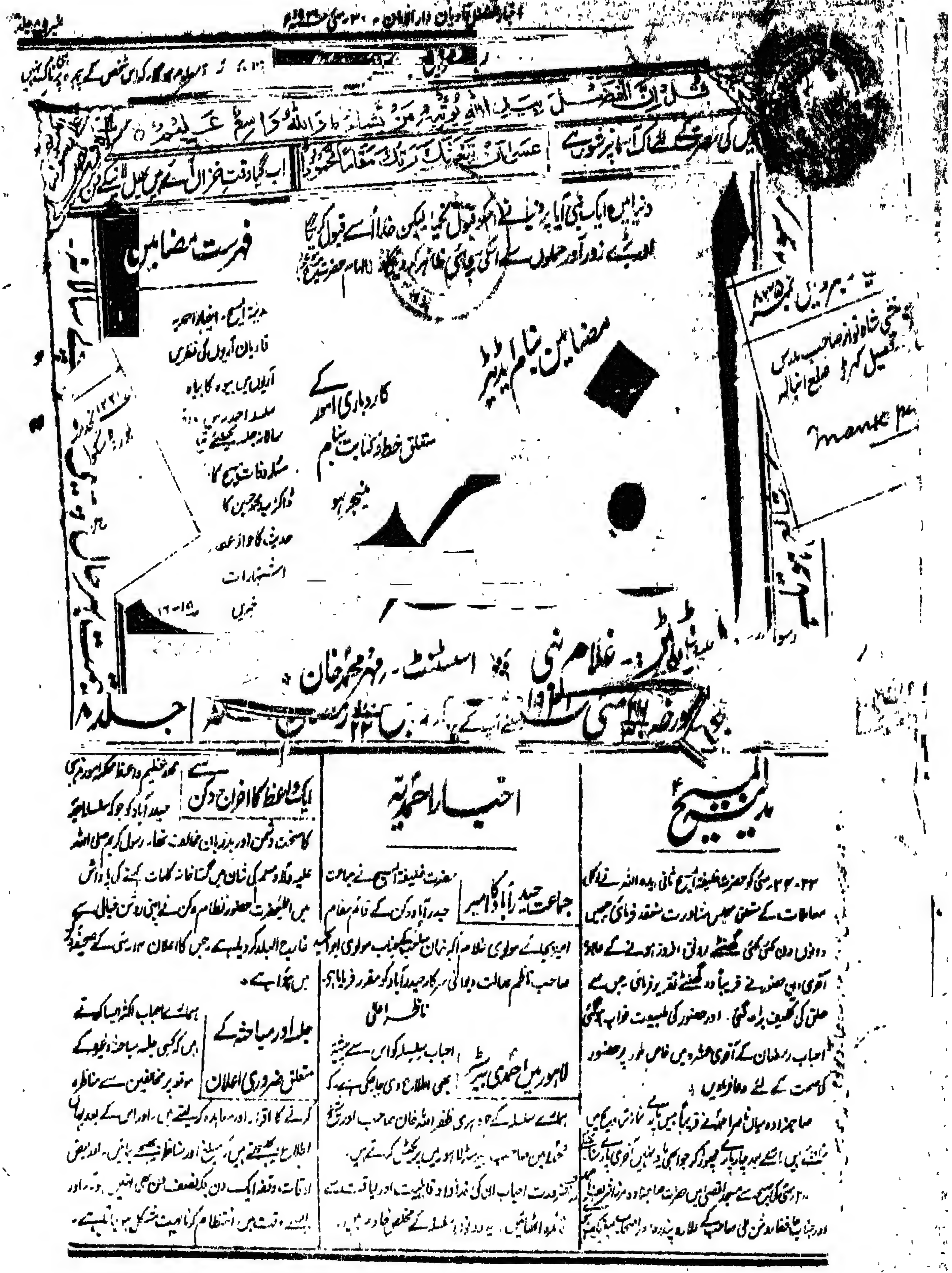

اخبار الفضل قادیان دار الامان ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

[illegible] کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ
قادیان آریوں کی نظر میں
آریوں میں بیوہ کا بیاہ
سلسلہ احمدیہ [illegible]
سالانہ جلسہ کیلئے چندہ
مسئلہ وفات مسیح کا
ڈاکٹر سید محمد حسین کا
حدیث کا [illegible]
اشتہارات
خبریں ۱۵-۱۶

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

مضامین بنام ایڈیٹر ہو

نمبر ۸۲۵
منشی شاہنواز صاحب مدرس
تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ
Manak pu

ایڈیٹر - غلام نبی
اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۸ | مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء | ۲۲ رمضان [illegible]

مدینۃ المسیح

۲۲-۲۳ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ملکی معاملات کے متعلق مجلس مشاورت منعقد فرمائی جس میں دونوں دن کئی کئی گھنٹے رونق افروز ہونے کے علاوہ آخری دن حضور نے قریباً دو گھنٹے تقریر فرمائی جس سے حلق کی تکلیف بڑھ گئی۔ اور حضور کی طبیعت خراب ہو گئی۔ احباب رمضان کے آخری عشرہ میں خاص طور پر حضور کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

صاحبزادہ میاں [illegible] قریباً بیس [illegible]

۲۰ مئی کو [illegible] مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا [illegible] اور جناب حافظ روشن علی صاحب کے علاوہ [illegible]

اخبار احمدیہ

جماعت حیدرآباد کا امیر

حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت حیدرآباد دکن کے قائم مقام امیر بجائے مولوی غلام اکبر خان صاحب کے جناب مولوی ابو [illegible] صاحب ناظم عدالت دیوانی سرکار حیدرآباد کو مقرر فرمایا ہے۔
ناظر اعلیٰ

لاہور میں احمدی بیرسٹر

احباب سلسلہ کو اس سے پیشتر بھی اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہمارے سلسلہ کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور شیخ [illegible] صاحب بیرسٹر لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت احباب ان کی [illegible] قابلیت اور دیانت [illegible] سلسلہ کے مخلص خادم [illegible]

ایک واعظ کا اخراج دکن سے

محمد عظیم واعظ محکمہ امور مذہبی حیدرآباد کو جو سلسلہ احمدیہ کا سخت دشمن اور بدزبان مخالف تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے کی پاداش میں اعلیحضرت حضور نظام دکن نے اپنی روشن خیالی سے خارج البلد کر دیا ہے۔ جس کا اعلان ۱۳ مئی کے صحیفہ میں ہوا ہے۔

جلسہ اور مباحثہ کے متعلق ضروری اعلان

ہمارے احباب اکثر ایسا کرتے ہیں کہ کبھی جلسہ مباحثہ وغیرہ کے موقعہ پر مخالفین سے مناظرہ کرنے کا اقرار اور معاہدہ کر لیتے ہیں۔ اور اس کے بعد یہاں اطلاع بھیجتے ہیں۔ کہ مبلغ اور مناظر بھیجے جائیں۔ اور بعض اوقات وقفہ ایک دن بلکہ نصف دن کا بھی نہیں ہوتا۔ اور ایسے وقت میں انتظام کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو مخالفین کو ایک گونہ خوشی کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے احباب [illegible] شائع کرنے میں انتظام نہیں کیا گیا۔

پس تمام احباب [illegible] وہ شائع کرنے سے پہلے [illegible] متعلق کسی سے مشورہ کریں۔ ضروری ہے کہ ہم سے دریافت کرلیا کریں۔ کہ [illegible] شائع ہونا چاہیئے یا نہیں۔ ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

رجسٹری ڈاک کا اعلان جملہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آجکل محکمہ ڈاک نے قانون پاس کردیا ہے۔ کہ جس لفافہ کا وزن چھ ماشے سے زیادہ ہو اسکو بیرنگ کردیا جاتا ہے۔ خواہ اس پر دو پیسے کے ٹکٹ چسپاں ہی کیوں نہ ہوں۔ چونکہ اکثر احباب کو اس قانون کا علم نہیں۔ اور لاعلمی کی وجہ سے بہت سے لفافے بیرنگ ہوکر آتے ہیں۔ اسلئے آئندہ احباب محتاط رہیں یا تو اوپر کے ٹکٹ [illegible] یا لفافہ کا وزن چھ ماشے سے بڑھنے نہ دیا جائے [illegible]

افسر ڈاک حضرت اقدس۔

ضرورت دو احمدی [illegible] کی ضرورت ہے ایک کھانا پکانے والا اور ایک [illegible] رکھنے کے لئے۔ لہذا جملہ سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بہت جلد دو ایسے احمدی مزدور سے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے گھر ملازمت کرنا چاہیں۔ ہوں اور معتبر بھی ہوں۔ پوچھ کر امور عامہ کو اطلاع دیں۔ کھانے کے علاوہ تنخواہ بھی ملیگی۔ عمر چالیس سال یا قریب اسکے ہو۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی فیروزپور میں احباب فیروزپور کی درخواست پر اس سال جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نماز تراویح میں روزانہ قرآن سنانے کے لئے فیروزپور بھیجے گئے۔

دعا ہمارے ایک بھائی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ طٰہٰ جو کہ سیلون [illegible] کے اول درجہ کے سرپرست ہیں۔ پانچ چھ ماہ ہو [illegible] میں کسی دقت ہو جانے کی وجہ سے ان کی تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔

کے۔ ایم۔ رحمٰن۔ طالب علم سیلونی۔ قادیان

بندہ ایک سال سے بیماری [illegible] میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

خاکسار عبد اللہ احمدی [illegible]۔ ملابار

میری ہمشیرہ اور سب سے چھوٹا لڑکا محمد اعظم اور برادرم ابو محمد منشی صاحب بیمار ہیں ناظرین ان کی صحت کے واسطے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ احمدی [illegible] منشی [illegible] سرگودھا

احباب عاجز کی والدہ و بھائی کی صحت کے لئے درگاہ باری تعالیٰ میں دعا فرمائیں۔

حکیم سراج الدین احمدی [illegible] شاہدرہ

نماز جنازہ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ [illegible] سل بیمار رہ کر آج ۱۶ [illegible] سے دار فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

دار الامان میں ماہ رمضان

آؤ پیارے دوستو! دار الامان میں
ماہ صیام خوب کٹے قادیان میں
دن رات ہے تلاوت قرآن بذوق و شوق
ہے تذکرہ حدیث کا پیر و جوان میں
درس حدیث دیتے ہیں قاضی امیر حسین
ہیں باخدا بزرگ ہمارے زمان میں
کیا رونقیں ہیں مسجد اقصیٰ میں آجکل
اک نور ہے عیاں [illegible]
مینار پر اذان کی صدائیں ہیں پانچ وقت
تکبیر ذوالجلال ہے ہر ایک کان میں
دیتے ہیں درس ظہر کو روشن علی سے مرد
اک حافظ علیم ہیں دور رواں میں
عالم بھی باعمل ہیں وہ حافظ بھی ہیں اجل
روشن ہے ان کا نام سب ہندوستان میں
بعد از نماز عصر [illegible] سیپارہ ایک روز
کرتے بیان [illegible]
کرتے ہیں کیا معارف آیات کے بیان
گویا نزول تازہ ہے یہاں [illegible]
ہوتا ہے [illegible]
[illegible] رمضان کی شان ہے
یا احمد و محمود [illegible] ابد
تازہ ہے بہار تیرے گلستان [illegible]
اس [illegible] سرور دل
ہے [illegible] بوستان میں
قرآن کا ایک پارہ سناتے [illegible]
شیریں [illegible] زبان میں
ہوگا ابھی یہ عمر میں دس سال کے قریب
ہر وصف [illegible]
ناصر تمہارا حافظ و ناصر خدا
[illegible]
ہیں باغ احمد [illegible]
پھولے پھلے [illegible] ہے جہاں میں
رحمت [illegible]
صلوٰۃ [illegible] آسمان [illegible]
آجائیں جنکو شوق ہے قرآن کے سننے کا
یہاں فرق کچھ نہیں ہے کسی میہمان میں
تقسیم ہو رہے ہیں فیوضات مہدوی
شہرہ ہے خاص و عام میں خورد و کلان میں
لیکن جو بے نصیب ہیں کہتے ہیں جاہل
کچھ اور ہی خیال ہیں ان کے گمان میں
افسوس ہے کہ دولت اصلی کو چھوڑ کر
نقل تلاش کرتا ہے جاہل نشان میں
کہدو مخالفوں کو کہ آجائیں راہ پر
کیوں [illegible] ہیں رمضان میں
کرلیں تشفی اسکے جو اہل شکوک ہیں
پائینگے نور دیں نہاں و عیان میں

[illegible]

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ پہلے انبیاء کی اُمّتوں میں جو ایسے لوگ پیدا ہوئے جن سے خدا تعالیٰ کلام کرتا تھا وہ محدث تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں نبی بھی ہوگا۔ جو اُمتی ہوکر نبی ہوگا۔ وہ نبیوں میں جاکر ان کی صف میں کھڑا ہوگا۔ اور بعض سے اپنی شان میں بڑھ کر بھی ہوگا۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہی ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ کالج کا ایک لڑکا چھوٹے مدارس کا خواہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہو جائے۔ لیکن جب کالج میں آئے گا۔ بحیثیت ایک شاگرد کے ہی ہوگا ۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے۔ کہ آپ کی شاگردی میں ایک انسان وہ درجہ حاصل کر سکتا ہے کہ بعض دوسرے انبیاء سے بڑھ سکتا ہے۔ اس کی مثال چاند کی ہے۔ جس کے سامنے ستارے ماند ہو جاتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال سورج کی ہے کہ آپ کے سامنے چاند بھی ماند ہے ۔

رسول کریم

پس ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں نبی ہو سکتے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے بتایا ایمان دنیا سے اُٹھ جائے گا اور علماء بدترین مخلوق ہو جائینگے۔ میری اُمت یہودیوں کے قدم بقدم چلیگی۔ یہاں تک کہ اگر یہودیوں میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا۔ تو ان میں بھی ایسے ہونگے اس وقت ان کی اصلاح کے لئے مسیح نازل ہوگا۔ اس کے لئے آپ نے نزول کا لفظ رکھا۔ جو احترام اور عزت کے طور پر آتا ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ وہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جو اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اور وہ اس درجہ پر فائز تھے۔ جو نبوت کا درجہ ہے۔ چنانچہ آپ نے بتایا ہے۔ کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کی خبر دی گئی تھی۔ اور میں ہی وہ مہدی ہوں۔ جس کے آنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ میں ہی وہ کرشن اور زردشت ہوں۔ جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا ۔

مسیح موعود کے مختلف نام

بات دراصل یہ ہے کہ وہ سب قومیں جنہیں نبی آئے۔ ان کو بتایا گیا۔ کہ آخری زمانہ میں تم میں ایک نبی آئیگا۔ ہر ایک قوم نے اس کا الگ الگ نام رکھا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ جس کے مختلف قوموں اور مذہبوں نے مختلف نام رکھے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ سب قوموں میں جو زمانہ موعود نبی کے آنے کا بتایا گیا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ پھر جو آثار بتائے گئے ہیں۔ وہ بھی آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ اور یہ آثار اس زمانہ میں پورے ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ممکن نہیں کہ سینکڑوں سال کی خبریں جو پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو خدا کے سچے اور پیارے بندوں نے دی ہیں۔ ان کے مطابق آنیوالے ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ فلاں زمانہ میں مسیح آئے گا۔ اور یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اس زمانہ میں کرشن آئے گا۔ یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اسی زمانہ میں زردشت آئیگا اور یہ سب علیحدہ علیحدہ وجود ہوں۔ جو آکر ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ بات یہی ہے کہ مختلف زبانوں میں یہ مختلف نام ہیں۔ اور آدمی ایک ہی ہے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے اسلئے آپ کے بروز میں بھی سب کمال پائے جائینگے اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے تھے کہ میں ہی آؤنگا۔ گویا سب کے کمال اس آنیوالے میں ہونگے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ میں کرشن ہوں میں زردشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے اسلئے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عکس تھے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جیسا انسان خود ہو۔ ویسا ہی اس کا عکس بھی ہوگا۔ اب جو انسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہوگا۔ اس میں وہ خوبیاں ہونگی۔ جو رسول کریم میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن اگر اس میں کوئی خوبی نہ پائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ گویا رسول کریم میں بھی وہ خوبی نہیں۔ دیکھئے اگر کوئی شخص شیشے کے سامنے کھڑا ہو۔ اور شیشے میں جو اس کا عکس نظر آ رہا ہو اس میں ناک نظر نہ آئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس شخص کے چہرہ پر ناک نہیں ہے۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکس ہیں۔ اور ان میں وہ خوبیاں بتوسط رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پائی جاتی ہیں۔ جو آپ میں ہیں ۔

احمدیت میں داخل ہونیوالے کے فرض

یہ اعتقاد ہیں۔ جن کو معلوم کرنے کے بعد بیعت کرنی چاہیئے۔ اور جب کوئی ان اعتقادات کو معلوم کر کے بیعت کرتا ہے۔ تو پھر اس کا فرض ہے۔ کہ ان ذمہ واریوں کو بھی اُٹھائے۔ جو بیعت کرنے کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ جو شخص فوج میں بھرتی ہوگا۔ اس کا فرض ہوگا کہ لڑائی کے لئے جہاں اسے جانا پڑے۔ جائے۔ اسی طرح مسیح موعود کے سلسلہ میں داخل ہونیوالے کا بھی فرض ہے۔ کہ جس طرح صحابہ کرام نے دین کے لئے اپنا مال اپنا وقت اپنا وطن اپنے رشتہ دار حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کر دی تھی۔ وہ بھی اس کے لئے تیار رہے۔ اور ایسا نمونہ بنکر دکھلائے۔ کہ دنیا دیکھے۔ اور معلوم کرے۔ کہ اس میں کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ہم میں نہیں ہے۔ پھر ایسے سلسلہ میں داخل ہونیوالوں پر ابتلا بھی آتے ہیں۔ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ تکالیف بھی پہنچتی ہیں۔ ان کو برداشت کرنا چاہیئے ۔

دشمنوں کے شبہات

پھر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دشمن اور فریبی لوگ طرح طرح کے اتہام لگایا کرتے ہیں۔ اور کئی رنگ گمراہ کرنے کے اختیار کرتے ہیں۔ اگر انسان بغیر تحقیقات کے اور بغیر دشمنوں کے اتہاموں سے واقف ہونے کے داخل ہو۔ تو جب اس قسم کی باتیں سُنے گا۔ تو اُسے ٹھوکر لگیگی۔ کہ یہ کیا ہو گیا ۔

ہر قوم میں نبی

مثلاً ایک ناواقف آدمی جب یہ سُنے کہ حضرت مرزا صاحب نے کرشن کا دعویٰ کیا ہے۔ تو کہیگا وہ تو ہندو تھا۔ لیکن مسلمان کیونکر ہو گیا۔ مگر جب اُسے یہ معلوم ہوگا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح اور قوموں میں نبی آتے رہے ہیں اسی طرح ہندوستان کے لوگوں میں بھی نبی آئے

ایک حضرت کرشن تھے۔ اور قرآن شریف بھی فرماتا ہے کہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نبی نہ آیا ہو اس آیت پر ایمان رکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں حضرت کرشن نبی آئے تھے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نے کرشن ہونے کا [illegible] ہے۔ تو ٹھیک اور صحیح ہے۔ اگر یہ دعویٰ [illegible] ہے۔ تو بھی سچے ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سب انبیاء کے کمال تھے۔ اسلئے آپ کے [illegible] میں حضرت کرشن کے کمال بھی ہونے چاہئیں

مسیح موعود اور مہدی ایک ہی ہیں

بعض مسلمان مسیح موعود اور مہدی معہود کو دو علیحدہ علیحدہ وجود قرار دیتے ہیں۔ مگر دراصل بات یہی ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] کو فرمایا امامکم منکم سے ہی ہو گا۔ بتایا ہے اور یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی نام ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

پھر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں ہیں۔ ان کے متعلق مخالفین شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اگر پوری تحقیقات حاصل کرکے انسان اس سلسلہ میں داخل نہ ہو۔ تو ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے۔ لیکن جب پہلے ہی پوری تحقیقات کرلے۔ تو پھر خواہ کتنے شبہات پیدا کئے جائیں۔ پھر ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ مثلاً جب کوئی شخص سورج کو دیکھ لے۔ تو پھر کسی وقت اندھیرا ہو جانے پر خواہ کوئی اسے ہزار بار کہے کہ سورج کا انکار کر دو۔ تو وہ نہیں کرے گا۔ ہاں یہ کہدیگا۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ اندھیرا کیوں ہے۔ اور اسکی کیا وجہ ہے۔ مگر سورج کا میں انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سورج کے ہونے کا میرے پاس کافی ثبوت ہے۔ تو کسی امر کے متعلق ایک ہوتے ہیں۔ اس کی صداقت کے ثبوت۔ اور ایک شبہات۔ شبہات سے صداقت کے ثبوت باطل نہیں ہو جایا کرتے۔ مثلاً ایک پتھر میں سے پانی نکلتا ہو۔ اور انسان اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ تو یہ نہیں کہیگا۔ کہ پانی نہیں نکلتا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیونکر نکلتا ہے۔

[illegible] انکار نہیں کر سکتا۔ یا مثلاً آگ ہے۔ [illegible] سے آگ جلتی ہے۔ لیکن کوئی کہے مجھے معلوم نہیں کہ اس میں جلانے سے بھی آگ جلتی ہے۔ اس کے سامنے آگ جلانے پر وہ نہیں کہہ سکتا کہ آگ نہیں۔ بلکہ کوئی ٹھنڈی چیز ہے۔ بلکہ وہ یہی کہیگا کہ گو مجھے یہ آگ [illegible] جلتی ہے۔ اسلئے میں یہ ہرگز نہیں مان سکتا کہ یہ آگ نہیں ہے۔ ہاں مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس کا [illegible] کیونکر آگ لگتی ہے۔

انبیاء کی صداقت کے معیار

یہی طریق انبیاء کے پہچاننے کا ہے۔ انکی صداقت کے کئی ثبوت ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ صداقت کی تحقیق کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر اس طرح نہ کیا جائے۔ تو کئی ایسی باتیں ہو سکتی ہیں۔ جن کو گمراہ کرنیوالے لوگ پیش کرکے دھوکا دے دیتے ہیں۔ لیکن جب انسان صداقت کو صداقت سمجھ کر مان لے۔ تو ایسی باتوں سے ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ اول تو کوئی شبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر پیدا ہو۔ تو انسان اس کے ازالہ کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن صداقت کو نہیں چھوڑتا۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جس شخص نے سمجھ سوچ کر مانا ہو۔ اور جو آپ کی صداقت کے دلائل اور براہین سے واقف ہو۔ اس کے دل میں اگر کوئی لاکھوں شبہات صداقت رسول کریم کے متعلق ڈالنا چاہے۔ تو وہ یہی کہیگا۔ کہ مجھے ان کی وجہ معلوم نہیں۔ یا میں ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر سکتا۔ کوئی شبہ ہو۔ میری کمی علم کا ثبوت ہو گا۔ رسول کریم سچے ہیں۔ کیونکہ آپ کی صداقت کے ثبوت میرے پاس ہیں۔ اب مسلمان کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی صداقت کے ثبوت انہیں معلوم نہیں۔ وہ چونکہ باپ دادا سے سنتے آئے ہیں۔ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم سچے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس خدا کے فضل سے رسول کریم کی صداقت کے ثبوت ہیں۔ اور اگر کوئی [illegible] دکھائے۔ تو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے متعلق میں شبہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں نے آپ کو اس طرح مانا ہے۔ جس طرح سورج کو مانا جاتا ہے۔ پس اول تو خدا کے فضل سے ہر ایک اعتراض کا جواب [illegible] لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کسی اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو اس سے رسول کریم کی صداقت کا انکار نہیں کیا جا سکیگا۔ کیونکہ ہم نے آپ کو یونہی نہیں مانا۔ بلکہ آپ کی صداقت کے دلائل کو دیکھ کر مانا ہے۔ اور پورا پورا یقین ہے کہ وہی دلائل ہیں۔ جو سچے نبی کے لئے [illegible]۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل

اسی طرح ہم حضرت مرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ آپ کی صداقت کے لئے نئے دلائل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ان کے لئے بھی وہی دلائل ہیں۔ جو رسول کریم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء کے لئے تھے۔ اب اگر کوئی ان دلائل کے ہوتے ہوئے آپ کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ تو اس طرح پہلے انبیاء [illegible] ان دلائل کی وجہ سے [illegible] ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کو بھی [illegible] جب کوئی شخص ان دلائل کو معلوم کرکے [illegible] واقف ہوکر آپ کو مانیگا۔ تو پھر اس کے دل میں کوئی شبہ نہیں پڑ سکیگا۔

رسول کریم کو ابوبکرؓ نے کیونکر مانا

دیکھئے حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس دلیل سے مانا تھا۔ اور پھر کبھی ان کے دل میں آپ کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور وہ ایک دلیل یہی تھی۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن سے دیکھا تھا۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی شرارت نہیں کی۔ کبھی گندی اور ناپاک بات آپ کے منہ سے نہیں نکلی۔ بس یہی وہ جانتے تھے۔ اس سے زیادہ نہ وہ کسی شریعت کے جاننے والے تھے۔ کہ اس کے بتائے ہوئے معیار سے [illegible]

سلسلہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک تقریر

۲۰ مئی بعد نماز مغرب ایک صاحب جو ناگڑھ (گجرات کاٹھیاواڑ) کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ چونکہ ان کو دار الامان آئے ہوئے دو تین ہی دن ہوئے تھے اور ایک ایسے علاقہ سے آئے تھے۔ جہاں احمدیت کے متعلق واقفیت رکھنے والے بہت کم لوگ ہیں اسلئے حضور نے بیعت لینے سے قبل انہیں مخاطب کر کے ایک تقریر فرمائی۔ جو اندھیرے میں جس قدر ضبط کی جا سکی۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب اس سے جہاں خود فائدہ اٹھائیں۔ وہاں غیر احمدیوں میں بھی اس کی اشاعت کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں کس طرح اور کن لوگوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

بیعت کا معاملہ چونکہ ایک اہم معاملہ ہے۔ اسلئے قبل اسکے کہ آپ بیعت کریں۔ میں چند باتیں آپ کو سنانا چاہتا ہوں:۔

سمجھ کر بیعت نہ کرنے کا نقصان

اگر آپ اسوقت پوری تحقیق کر کے سلسلہ میں داخل نہ ہوئے اور اچھی طرح سمجھ کر بیعت نہ کی۔ تو ممکن ہے۔ جب آپ مخالفین کی باتیں سنیں۔ تو اپنے اقرار پر قائم نہ رہ سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کے دل پر ایک زنگ لگ جائیگا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ تو اسلئے کہ آپ نے جلد بازی سے کام لیا۔ اور پوری تحقیق کئے بغیر اسکو اختیار کر لیا۔ اور اگر سچا ہے۔ تو اسلئے کہ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور رہ گئے۔

احمدیت میں داخل کرنے کی غرض

ہمارا یہ طریق نہیں ہے کہ لوگوں کو یونہی سلسلہ میں داخل کرلیں۔ بلکہ ہماری غرض لوگوں میں تقویٰ طہارت پیدا کرنا اور انہیں برائیوں اور فواحش سے بچا کر اسلام پر قائم کرنا ہے۔ اسلئے ہم ہر ایک کو یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ پہلے تحقیقات کرے اور اچھی طرح سمجھ لے۔ پھر احمدیت کو قبول کرے۔ اس میں جلد بازی نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ جلد بازی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور پھر ٹھوکر کھا کر سلسلہ سے علیحدہ ہوتا ہے تو ایک ایسا آدمی ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا جس کے آنے کی پہلے تو توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن اب اس کا آنا اگر محال نہیں۔ تو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مشکل ضرور ہو گیا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ درخت پر جب کچا پھل لگا ہو۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد پک کر ہاتھ میں آئے گا۔ لیکن اگر کچے کو ہی توڑ لیا جائے۔ تو پھر وہ نہیں پک سکیگا۔

ساری دنیا ہمارے لئے باغ ہے

چونکہ ہم ساری دنیا کو سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے باغ ہے اسلئے ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی پھل کچا توڑیں۔ ہم چور کی طرح نہیں کہتے کہ چلو کچا ہی سہی۔ تو کچا ہی سہی۔ کیونکہ خدا نے دنیا کو ہمارے لئے ہی بنایا ہے۔ اگر آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں۔ یا سال۔ دو سال یا دس بیس سال حتیٰ کہ ہزار دو ہزار سال تک آخر دنیا کو اسی سلسلہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور اسی کے قدموں میں گریگی جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی کچا پھل توڑ لیں اس لئے ہر ایک اس شخص کو جو سلسلہ میں داخل ہونا چاہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ خوب سمجھ سوچ لے۔ ہاں جب اسے سمجھ آجائے۔ تو پھر یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ ایک منٹ کی بھی دیر لگائے۔ کیونکہ کیا معلوم کب جان نکل جائے۔

یہ پہلی نصیحت ہے۔ جو میں آپ کو کرنا چاہتا ہوں اسکے بعد میں خلاصۃً سلسلہ کی تعلیم سناتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ آیا یہی باتیں آپ نے سمجھی ہیں یا انہیں کچھ کمی ہے۔ اور آپ کو مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

رسول کریم آخری نبی ہیں

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ کیا بلحاظ اسکے کہ آپ کی لائی ہوئی کتاب (قرآن کریم) کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ اور کیا بلحاظ اس کے آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں۔ لیکن اسی سے ہم ایک اور نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو چیز ہمیشہ رکھنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسمیں اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے۔ تو اس کی فوراً اصلاح کی جاتی ہے۔ مثلاً وہ کپڑا جو کئی سال پہننا ہو۔ اسمیں اگر سوراخ ہو جائے۔ تو فوراً رفو کرایا جاتا ہے۔ لیکن جو کپڑا اتار کر کسی کو دے دینا ہو۔ اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ پس چونکہ یہ شریعت آخری شریعت ہے۔ اسلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جب اسمیں کوئی رخنہ پڑے۔ فوراً خدا تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ اس شریعت نے قیامت تک چلنا ہے۔ اگر بدل جانا ہوتا۔ تو ایسی ضرورت نہ تھی۔ لیکن چونکہ یہ دین۔ یہ کتاب [illegible] کے لئے ہے۔ اس لئے [illegible] پیدا ہو جائیں ان کا دور کرنا [illegible] ماتحت ہمارا یقین ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ ایسے وقت کہ جب دین میں فتنہ پیدا ہو۔ ایسے لوگ ہوتے رہینگے۔ جو ان کی اصلاح کرینگے۔

رسول کریم کے غلام کی شان

اس کے ساتھ ہی ہم یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم درجہ عظمت اور عرفان میں سب انبیاء سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کے شاگردوں اور غلاموں میں سے جو لوگ دین کی اصلاح کے لئے کھڑے ہونگے۔ وہ پہلے انبیاء کی امتوں میں سے کھڑے ہونیوالوں سے بڑھ کر ہونگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ خدا ان سے کلام کرتا تھا۔ اس امت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے انبیاء کے ذریعے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات گذشتہ تمام انبیاء کے کمالات سے بڑھ کر ہیں۔ تو اسی وجہ سے

اور وہ [illegible] کا اظہار کر رہا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ برگزیدہ خدا جو قادیان میں مبعوث ہوا۔ اور جس کی اطاعت اور فرمانبرداری ہم دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس نے اپنے حلقہ اطاعت میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے جو شرائط رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

ہم میں سے ہر ایک شخص ان الفاظ پر کاربند ہونا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اور ان سے انحراف موجب خسران جانتا ہے۔ پس ہم نہ کسی کو کوئی ناجائز تکلیف دینا پسند کرتے ہیں اور نہ کسی کو ہم سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے تو ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ اس کا طرز عمل اس عہد کے مطابق [illegible] حضرت مرزا صاحب کو قبول کرتے وقت [illegible]

"ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

اس عہد کی پابندی جو ہر ایک احمدی کے لئے لازمی ہے بتاتی ہے کہ احمدی کسی کے خوف اور ڈر کا باعث نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر کوئی گروہ [illegible] اپنی کمزوری کو مد نظر رکھ کر ڈرتا اور خوف کھاتا ہے تو اس کی اس حالت کے لئے بے ہودہ اور بے سروپا شور مچانا کبھی مفید نہ ہوگا۔ بلکہ اپنے طرز عمل کی اصلاح مفید ہوگی۔ کیا آریہ گزٹ اپنے بھائیوں کو یہ مشورہ دینے کے لئے تیار ہے۔

آریہ گزٹ نے احمدیت کی [illegible] قادیان کی روز افزوں شہرت اور عظمت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ مخالفین احمدیت کا سب [illegible] حضرت مسیح موعود نے [illegible] دعویٰ کیا [illegible] برس گذرے ہیں [illegible] سال گذر گئے ہیں مقابلہ کر کے بتائیں کہ یہ خدا کی خاص نصرت اور تائید کا ثبوت نہیں ہے جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو حاصل ہوئی۔

ہمیں خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آریہ گزٹ کے مذکورہ [illegible] جن مخالفین احمدیت کی نظر سے گذرے ہونگے ان کے لئے [illegible] کا باعث ہوئے ہونگے۔ اور خاص کر غیر احمدی مولویوں کو اس سے سخت دکھ پہنچا ہوگا۔ مگر خدا کی شان ہے کہ ایک طرف تو وہ دن بدن مرکز احمدیت کو ترقی بخش رہا ہے اور دوسری طرف مخالفین سے اس بے نظیر ترقی کا اعتراف کرا رہا ہے۔ لیکن ابھی کیا۔ قادیان کو حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے ماتحت وہ ترقی اور عروج حاصل ہوگا۔ کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔ سمجھدار اور حقیقت شناس اصحاب کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اعتراف کریں اور اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سامان مہیا کریں۔

آریوں میں بیوہ کا بیاہ

۵ مئی کے آریہ گزٹ میں "ضلع مظفر نگر میں بدھوا وواہ" کے عنوان سے۔ سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ضلع مظفر نگر [illegible] کی ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جس میں اگروال قوم کی ایک بیوہ لڑکی کے نکاح ثانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ضلع مظفر نگر میں بدھوا وواہ (بیوہ کی شادی) کا رواج عام ہوتا جاتا ہے۔ کئی بیوہ گوڑ براہمنوں اور ویش اگروالوں میں کرائے جا چکے ہیں۔ اور یہ نہایت ہی موجب مسرت ہے کہ ان بیاہوں کی کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اس ضلع میں نہیں رہی۔ بلکہ برادری کے خاص و عام لوگ بڑی خوشی سے شریک ہوتے ہیں"

چونکہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے پنر بواہ (بیوہ کا نکاح ثانی) کی سخت مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "سب دوجوں میں پنر بواہ ایک سے زیادہ بار کبھی نہ ہونے چاہئیں" (ستیارتھ پرکاش ص ۱۳۰) اور اس کی بجائے نیوگ کا ارشاد فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ "اگر برہم چریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں" (صفحہ ۱۳۱)

اسلئے جب آریہ صاحبان کے اس طرز عمل کو ان کے مذہب کے خلاف بتایا جاتا ہے۔ تو وہ مجبور ہو کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ بیوہ کے نکاح کا رواج ادنیٰ اقوام میں رائج ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں پروفیسر رام دیو صاحب کے سامنے جب اس مسئلہ کو پیش کر کے دکھایا گیا کہ آریہ سماج اپنے عقائد سے پھسل رہی ہے تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا کہ:

"آریہ گزٹ نے اگر یہ لکھ دیا کہ گرے ہوئے لوگ دوبارہ بیاہ کر سکتے ہیں۔ تو اس سے آریہ سماج کے کسی عقیدہ کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی"

اگرچہ پنڈت دیانند صاحب نے گرے ہوئے لوگوں کی استثنا نہیں کی بلکہ سب کو رد کیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے لیکن آریہ گزٹ کا تازہ اقتباس جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ بتا رہا ہے کہ "گرے ہوئے لوگ" نہیں بلکہ اعلیٰ قوم کے لوگ بھی بیوہ عورتوں کی شادیاں کر رہے ہیں۔ اور بڑی خوشی سے انہیں شامل ہوتے ہیں۔ کیا پروفیسر صاحب اب بھی تسلیم نہ کرینگے کہ آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کے اس ارشاد کی کہ بیوہ بیاہ نہیں ہونا چاہیئے۔ خلاف ورزی کر کے اپنے اس عقیدہ کی کمزوری ثابت کر رہے ہیں۔

مسٹر گاندھی اور خلافت

حال ہی میں مسٹر گاندھی نے وائسرائے ہند سے درخواست کر کے ملاقات کی تھی۔ اس کے متعلق [illegible] کوئی [illegible] حاصل نہ تھی۔ اگرچہ خود مسٹر گاندھی [illegible] دریافت کرنے پر انہیں بتایا کیا گفتگو ہوئی اور کن امور پر بحث [illegible] لیکن [illegible] جو [illegible] شائع کئے ہیں ان میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ مسٹر گاندھی نے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی کچھ کہا ہو۔ [illegible] خلافت کے [illegible] مسٹر گاندھی پر سارا دارومدار رکھتے ہیں [illegible] ہو گئی ہے [illegible] مسٹر گاندھی جیسے عظیم الشان [illegible]

[illegible]

آریہ گزٹ کا خیال ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے "ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی"۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت مرزا صاحب کوئی نیا مذہب نہیں لائے۔ بلکہ آپ نے اصل اسلام کو جسے مسلمان کہلانے والے بھلا چکے تھے پیش کیا ہے۔ اور تمام عمر اس اسلام کی خدمت میں گذار دی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے چنانچہ اس کا ثبوت آپ کی تحریروں اور تقریروں سے نہایت وضاحت کے ساتھ مل سکتا ہے۔ اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیہ لٹریچر سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اسی اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنا جماعت احمدیہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

"آریہ گزٹ" نے مخالفین کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب کے کامیاب ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "آخر آپ قادیان میں اپنی گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے"۔ اگر یہاں "گدی" کا لفظ نادانستہ استعمال ہو گیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب باوجود مخالفین کی دراندازیوں کے ایک جماعت بنانے اور قادیان کو اس جماعت کا مرکز قرار دینے میں کامیاب ہو گئے تو خیر۔ لیکن اگر جان بوجھ کر حضرت مرزا صاحب کے سلسلہ کو اس قسم کی گدیوں سے مشابہت دی گئی ہے جو آجکل کے پیروں نے بنا رکھی ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ اور آریہ گزٹ کی ناواقفیت کا ثبوت۔ اور باتوں کو چھوڑ کر ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا آریہ گزٹ نہ صرف پنجاب۔ اور ہندوستان میں بلکہ تمام معمورہ دنیا میں کسی ایسی "گدی" کا پتہ بتا سکتا ہے جسمیں وہ نظم و نسق پایا جائے جیسا کہ جماعت احمدیہ میں خود اس نے تسلیم کیا ہے اور دنیا کی کوئی "گدی" وہ کام کر رہی ہو۔ جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی اور اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی پس اس صورت میں جماعت احمدیہ کو "گدی" کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ آریہ گزٹ کو یاد رہنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب نے کوئی گدی قائم نہیں کی۔ بلکہ ایسا سلسلہ اور ایسی جماعت قائم کی ہے۔ جو نہ صرف گدیوں کو بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کو نیچا دکھا رہی ہے۔ اور ان کی بجائے حقیقی اسلام کو قائم کر رہی ہے۔ اور اپنا مال و جان اسلام کی اشاعت میں لگا رہی ہے۔ اور دن بدن جس قدر کامیابی اور کامرانی اسے حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اعتراف آریہ گزٹ نے بھی کیا ہے۔ اب یا تو وہ کسی گدی کے ایسے کارنامے ثابت کرے یا سلسلہ احمدیہ کو گدی کہہ کر اپنے ہی الفاظ کی تردید نہ کرے۔

ایک اور بات آریہ گزٹ نے یہ لکھی ہے۔ کہ احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ یہ ہماری ریاست ہے۔ اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے"۔ اگرچہ اس کے متعلق یہ لکھ کر کہ "یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو" خود اس نے اس کو مشتبہ بنا دیا ہے لیکن اس بارے میں ہم اسقدر اصلاح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہوں یا نہ سنائی دیتے ہوں۔ وہ "حقیقت" جو آریہ گزٹ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ "اتنے انسٹی ٹیوشن۔ اتنی ملکیت۔ اتنا رسوخ ہوتے ہوئے خواہ مخواہ ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے"۔ وہی ہر ایک آریہ کے کان میں کہتی پھرتی ہوگی کہ خبردار یہ احمدیوں کی ریاست ہے اور کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اسمیں دخل اندازی کرے۔

آخری بات جس کے متعلق ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ آریہ گزٹ کا قادیان کی مردم شماری کے اعداد کے متعلق یہ لکھنا ہے کہ "ان شمار کے اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھدار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ہیں"۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ اگر کسی قوم یا فرقہ کی دوسروں کے مقابلہ میں تعداد کی کمی سے یہ ایک سمجھدار یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ کم تعداد لوگ کتنی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ تو کیا آریہ گزٹ اس سوال کو وسعت دیکر بتا سکتا ہے کہ آریہ ورت میں بیچارے مسلمان کیسی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ جہاں ان کے مقابلہ میں ہندوؤں کی تعداد تین گنا کے قریب ہے۔ اور پھر اسوقت ان کی کیا حالت ہو گی۔ جب ہندوستان کو "سوراجیہ" حاصل ہو جائیگا۔ اگر ایک چھوٹے سے قصبے میں آبادی کے تناسب کو پیش کر کے شور مچایا جا سکتا۔ اور ہندوؤں کے جذبات کو غلط طور پر بھڑکایا جا سکتا ہے۔ تو کیا اسی اصل کی بنا پر اگر ہندوؤں کے مطالبہ "سوراجیہ" سے علیحدہ رہنے کے لئے مسلمان آواز اٹھائیں۔ تو آریہ گزٹ کو ناگوار تو نہیں گذریگا۔ اور وہ اسے جائز اور ضروری قرار دیگا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اسوقت تک ہندوؤں کا اپنی کثرت کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک رہا ہے یا اب بھی باوجود ہندو مسلم اتحاد کے راگ گانے کے ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں بھی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ وہاں مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہونگے۔ جیسا کہ ہندو اس جگہ کے مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں۔ اور اسی وجہ سے آریہ گزٹ نے ہندوؤں کی بے کسی اور بے بسی کا ذکر کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے اس جماعت کے متعلق اپنا جو طرز عمل رکھا ہے۔ اور اب بھی جس پر وہ کاربند ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے ہمیشہ درگذر اور حسن سلوک سے ہی کام لیا گیا ہے۔ کوئی موقع جسے انہوں نے ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے لئے موزوں سمجھا ہے۔ کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور ہمارے خلاف زور آزمائی کرنے میں کبھی کمی نہیں کی۔ گذشتہ ایام میں ہی غیر احمدیوں نے جو ہمارے خلاف [illegible] کیا۔ اور جس میں ہمارے متعلق [illegible] کی۔ اسمیں یہاں کے ہندوؤں نے ہر طرح کی امداد دی اور بڑھ کر پورا حصہ لیا۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا سلوک دیکھئے کہ اب بھی ہمارے حکیم اور ڈاکٹر ان کا علاج کرتے اور ہمارے شفاخانوں سے وہ دوائیں لیتے ہیں۔ اور تمام وہ فوائد اٹھاتے ہیں۔ جن کی ان لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی۔

آریہ گزٹ اگر قادیان کے ہندوؤں کے اس طرز عمل کے نتیجہ میں جو ان کا ہمارے ساتھ ہے۔ خود بخود گھبرا اٹھتا

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان - ۳۰ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

قادیان آریوں کی نظر میں

چند ہی دن ہوئے - ہم نے "اخبار پرکاش" کے وہ الفاظ شائع کئے تھے - جو اس نے نئی مردم شماری کے شمار و اعداد کو مد نظر رکھ کر قادیان کے متعلق لکھے تھے اور مختصراً بتایا تھا کہ اب جس گاؤں کو "احمدیوں کی بستی" کہنے کے لئے مخالف سے مخالف مجبور ہو رہے ہیں - وہ وہی بستی ہے - جس میں ایک وقت بانی احمدیت اور احمدیوں کا رہنا محال تھا - مخالفین طرح طرح کے دکھ پہنچاتے اور ہر ممکن طریق سے ستاتے تھے - کہ ہم اس پودے کو اکھیڑ کر پھینک دیں - نتیجہ کیا ہوا - یہ کہ چند ہی سال کے اندر اندر احمدی نہیں بلکہ آریہ لوگ "احمدیوں کی بستی" کہنے لگ گئے ہیں -

یہ تغیر اور یہ انقلاب کوئی معمولی بات نہیں - بلکہ ایسا عظیم الشان ہے - کہ مخالفین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے - اور علی الاعلان وہ باتیں کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں - جن کے کہنے کے لئے ان کے دل تیار نہیں تھے -

"پرکاش" کے بعد "آریہ گزٹ" نے جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آرگن ہے - ۱۹ مئی کے پرچہ میں "کیا قادیان کا علاقہ چھوڑ دیا جائے" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے - جس کی اصل غرض تو آریہ سکول کی جو قادیان کی مندر میں ہے بہتر حالت کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ حاصل کرنا ہے - لیکن اس میں آریوں کو جوش دلانے کے لئے جہاں قادیان کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ:

"قادیان گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کے برابر اور جس سے بڑے اور بہت سے قصبے موجود ہیں - مگر باہر انہیں کوئی نہیں جانتا - لیکن قادیان ایک قسم کا قصبہ ہے - جو کہ نہ صرف اپنے علاقہ میں نہ صرف پنجاب میں نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی مشہور ہو چکا ہے - اور اس کی اہمیت و فضیلت بہت سے پُرشان اور بارونق شہروں اور دارالخلافوں سے بھی بڑھ چکی ہے اسکی ایک وجہ ہے - اور وہ یہ ہے - کہ سو برس کی ... مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے بنوں سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی - اس کے لئے ذلتیں ہم مذہبوں کے طعنے برداشت کئے - اور آخر آپ قادیان میں اپنی ایک گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے - اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قادیان جسے آج سے پچاس سال پہلے کوئی نہیں جانتا تھا - اب مذہبی لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے -

قادیان میں احمدیوں کا کام

قادیان میں احمدی گدی کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے جو سنٹر تیار کئے گئے ہیں - وہ بھی بڑے وسیع ہیں - چنانچہ اس وقت حسب ذیل انسٹی ٹیوشن احمدی جماعت کی طرف سے چل رہے ہیں -

(۱) ایک ہائی سکول جس میں قریباً پانسو طالب علم ہیں اور سو بورڈر ہیں -

(۲) ایک عربی کا کالج -

(۳) دینیات کا ایک سکول جس میں مذہبی پرچارک پیدا کئے جاتے ہیں -

(۴) ایک گرلز پاٹھ شالہ جس میں کافی تعداد لڑکیوں کی پڑھتی ہے -

(۵) ایک ہسپتال جس میں ہزاروں مریض ہر سال آتے ہیں

(۶) کئی پرائمری سکول جو قادیان کے گرد و نواح میں جاری کئے گئے ہیں -

(۷) پانچ اخبارات شائع ہوتے ہیں جن میں سے (۱) الفضل احمدی گدی کا خاص سرکاری گزٹ ہے (۲) نور سکھوں اور عیسائیوں کے خلاف مضامین نکالتا رہتا ہے (۳) الفاروق آریوں اور غیر احمدی مسلمانوں کے خلاف لکھتا ہے (۴) الحکم بھی آریوں کے خلاف لکھتا ہے -

(۸) احمدیوں کو دنیوی فائدہ پہنچانے کے لئے ایک کوآپریٹو سٹور کھلا ہوا ہے - جہاں سے ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہوتی ہیں - اور احمدیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی چیز کسی غیر احمدی سے نہ خریدیں -

(۹) احمدیوں کی اپنی کورٹ ہے - اور احمدیوں کا کوئی مقدمہ سرکاری عدالت میں نہیں جانے پاتا -

ان امور کے علاوہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیان میں کل زمین کے مالک احمدی گدی کے نیتا ہیں - اور کسی غیر احمدی کی کوئی زمین نہیں ان حالات کے ماتحت احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں - کہ یہ ہماری ریاست ہے اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں - کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے - یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو - لیکن یہ ایک حقیقت ہے - کہ اتنے انسٹی ٹیوشن - اتنی ملکیت - اتنا رسوخ ہوتے ہوئے خواہ مخواہ ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے - ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے - کہ قادیان میں سب سے زیادہ آبادی احمدیوں کی ہی ہے - چنانچہ مردم شماری کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں ۳۰۲۳ احمدی - ۱۱۰۰ مسلمان - ۱۵۱۴ ہندو ۲۴۷ سکھ - اور باقی رو سکے عیسائی وغیرہ ہیں - ان شمار و اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھدار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ہیں - کیونکہ ہندوؤں کی نہ صرف تعداد ہی تھوڑی ہے - بلکہ ملکیت بھی کوئی نہیں - ہندو عموماً غریب ہیں اور ساتھ ہی غیر تعلیم یافتہ اور بے روزگار بھی ہیں -"

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ آریہ گزٹ نے درج کیا ہے اس میں بعض ایسی باتیں بھی قلم بند کی ہیں جو صداقت سے بالکل خالی ہیں - اسلئے ان کے متعلق کچھ لکھنا

کیا کچھ تھا۔ وہ کسی قانون کے پیرو تھے۔ بلکہ شرک سے بھی انہیں کچھ معلوم نہ تھا کہ خدا کا رسول کیا ہوتا ہے۔ اور اس کی صداقت کے کیا دلائل ہوتے ہیں۔ وہ صرف یہ جانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کبھی نہیں بولا۔ وہ ایک سفر پر گئے ہوئے تھے جب واپس آئے۔ تو راستہ میں ہی کسی نے انہیں کہا کہ تمہارا دوست (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انہوں نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کہتا ہے۔ کہنے لگا۔ ہاں۔ انہوں نے کہا پھر وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کچھ کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے۔ کیونکہ جب اس نے کبھی بندوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا۔ جب اس نے انسانوں سے کبھی ذرا بد دیانتی نہیں کی۔ تو اب یہ ان سے اتنی بڑی بد دیانتی کس طرح کرنے لگا۔ کہ ان کی روحوں کو تباہ کر دے۔

صرف یہ دلیل تھی۔ جس کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانا۔ اور اسی کو خدا تعالیٰ نے بھی لیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ میں ایک عمر [illegible] اس میں میں نے تم سے کبھی غداری [illegible] اب خدا سے کیوں غداری کرنے لگا

یہی وہ دلیل تھی۔ جو حضرت ابوبکرؓ نے لی اور کہدیا۔ کہ اگر وہ کہتا ہے۔ کہ خدا کا رسول ہوں تو سچا ہے۔ اور میں مانتا ہوں۔ اس کے بعد نہ کبھی ان کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اور نہ ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش آئی۔ ان پر بڑے بڑے ابتلا آئے۔ انہیں جائدادیں اور وطن چھوڑنا اور اپنے عزیزوں کو قتل کرنا پڑا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں کبھی شبہ نہ ہوا۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی سے لین دین کا معاملہ تھا۔ اس کے متعلق رسول کریمؐ نے جو کچھ فرمایا۔ اسے سنکر صحابی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہی درست ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے کہا۔ یہ معاملہ تو میرے اور اس کے درمیان ہے تم کو کس طرح معلوم ہے۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہ درست ہے۔ صحابی نے کہا یا رسول اللہ جب آپ خدا کے متعلق باتیں بتاتے ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ سچی ہیں۔ تو اب جبکہ آپ ایک بندہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے جانتا ہے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں۔ درست ہے۔ یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے متعلق فرمایا۔ اس کا ایسا مقام ہے۔ کہ جہاں دو گواہوں کی شہادت کی ضرورت ہو۔ وہاں اس اکیلے کی ہی کافی سمجھی جائے۔

ان لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کیوں اس طرح گڑ گئی تھی۔ اور کیوں انہیں ذرا بھی کوئی شک و شبہ نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہیں رسول کریمؐ کی صداقت کے دلائل معلوم ہو گئے تھے۔

یہ بتلا کر حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ اور چند موٹی موٹی باتیں بتائی ہیں۔ اب آپ کی صداقت کے متعلق بیان کرتا ہوں۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی پہلی دلیل

فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کے سوا کوئی دیکھیں۔ اس زمانہ [illegible]

گاؤں میں ہندو اور غیر احمدی رہتے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب سے ملے اور آپ سے تعلق رکھتے تھے۔ انکو مخاطب کر کے آپ لکھتے ہیں۔ کہ بتاؤ میں نے کبھی کسی سے فریب۔ دھوکہ۔ دغابازی کی۔ کسی کا مال ناجائز طریق سے لیا۔ کسی پر کوئی ظلم اور سختی کی۔ کبھی جھوٹ بولا۔ اگر نہیں۔ تو پھر میں خدا پر کس طرح جھوٹ بولنے لگ گیا۔

پھر ایسے بھی لوگ موجود تھے۔ جو آپ کے دشمن تھے۔ آپ سے عداوت رکھتے تھے۔ اور آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ مگر کوئی سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ اور محمد حسین بٹالوی جس نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اس نے بھی اقرار کیا۔ کہ پہلی زندگی اچھی تھی۔ اس سے ہر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب پہلی زندگی اعلیٰ درجہ کی اور پاک تھی۔ تو دعویٰ کے بعد کیا ہو گیا۔ وہ زندگی کیوں نہ رہی۔

پھر خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک یہ معیار بیان فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین کہ اگر یہ ہم پر جھوٹ بولتا۔ تو ہم اسے تباہ کر دیتے۔ اور یہ بات عقلاً بھی درست ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ بولنے والے کو تباہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر افترا کرنیوالا بچ رہے تو کوئی پہچان ہی نہ رہ سکے۔ کہ فلاں خدا کی طرف سے نبی ہے دیکھو اگر کوئی شخص دنیاوی گورنمنٹ کا افسر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ تو گورنمنٹ اسے گرفتار کر لیتی ہے پھر جو شخص نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اسے خدا تعالیٰ کیوں نہ پکڑے۔ قرآن کریم نے اس دلیل کو رسول کریمؐ کے متعلق پیش کیا ہے۔ اور یہ صرف آپ ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ عام ہے۔ لیکن اگر اسکو صرف رسول کریمؐ کے لئے قرار دیا جائے۔ تو یہ دلیل ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر پہلے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اس دلیل کے ماتحت ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ تو رسول کریمؐ کے وقت بھی اسکو پیش کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اگر پہلے ہلاک نہیں ہوئے۔ تو پھر اس کا پیش کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ یہ ایسی دلیل ہے۔ کہ ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی رہی ہے۔ اسلئے رسول کریمؐ کے وقت بھی پیش کی گئی۔ اور اب حضرت مرزا صاحب کے وقت بھی پیش کی جا سکتی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کے بعد کتنی زندگی عطا ہوئی۔ اتنی اگر جھوٹے نبی کو بھی مل سکتی ہے۔ تو پھر یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے الہامات شائع کرنے سے لیکر قریباً تیس سال زندگی حاصل ہوئی۔ جو کہ رسول کریمؐ کی دعویٰ نبوت کے بعد کی زندگی سے زیادہ ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے اتنے عرصہ کے الہام اب بنا لئے ہیں۔ مگر آپ کی اُسوقت کی کتابیں گورنمنٹ کے ہاں موجود ہیں۔ اور انہیں [illegible]

دوسری دلیل پھر آپ کو جو الہام ہوئے۔ وہ نہایت شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ کو الہام ہوا کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا " اور یہ الہام پورا ہو رہا ہے۔ پھر آپ کو بتایا گیا۔ کہ تیرے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں پھیلا رہا ہے پھر آپ کو کہا گیا۔ کہ تیرے پاس لوگ دور دور سے آئینگے یأتون من کل فج عمیق۔ اب دیکھ لو آپ کے پاس کتنی دور دور سے آتے ہیں۔ یہاں دنیاوی لحاظ سے کوئی قابل کشش چیز نہیں ہے۔ کہ جسے دیکھنے کے لئے کوئی آئے۔ دوسرے مولوی کہتے ہیں کہ جو یہاں آئے گا اسلام سے خارج ہو جائیگا اور لوگوں کو روکنے کیلئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ باوجود اس کے حضرت مرزا صاحب کا الہام لوگوں کو کھینچ کھینچ کر یہاں لا رہا ہے۔ کوئی کچھ۔ یہاں لوگ سیر کے طور پر آ جاتے ہیں۔ مگر انہیں یہ بھی تو خطرہ ہوتا ہے کہ ایمان جاتا رہیگا۔ کیونکہ ان کے علماء نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ جو شخص احمدیوں سے ملتا جلتا ہے یا ان کی کتابیں دیکھتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے لوگ آتے اور آ رہے ہیں جو ثبوت ہے اس بات کا کہ یأتون من کل فج عمیق خدا کی طرف سے الہام ہے جو پورا ہو رہا ہے۔

تیسری دلیل ایک اور ثبوت انبیاء کی صداقت کا خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہماری ذمہ واری ہے کہ ہم رسولوں کو ان کے مخالفین پر غلبہ دیتے ہیں اور یہ ایسی سنت ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتی۔

اس ثبوت کے رو سے بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ کیونکہ ساری دنیا آپ کے مقابلہ پر آئی۔ اور آپ کی باتوں کو رد کیا جاتا۔ مگر آپ کا سلسلہ پھیل ہی گیا۔ اور دن بدن پھیل رہا ہے۔

تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے یہ ایسے معیار صداقت ہیں کہ جو سب انبیاء کیلئے مشترک ہیں۔ اور یہ سب حضرت مرزا صاحب کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر اور سمجھ کر جو شخص بیعت کریگا اسے اگر کسی امر کے متعلق شبہ پیدا ہوگا تو ایسی بات ہوگی کہ وہ کہیگا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہیں اسکے متعلق تحقیقات کروں گا کہ وہ صداقت کو سمجھ کر ماننے کیلئے تیار ہو چکا ہے پس اس شخص کا فرض ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہے کہ اسطرح سمجھ کر اور تحقیقات کر کے داخل ہو۔ اور جب داخل ہو جائے۔ تو پھر خواہ اسے کیسی ہی مصیبت کے آگے سینہ سپر کرنا پڑے۔ اب تو وہ مصیبتیں اور تکالیف نہیں ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت صحابہ کو برداشت کرنی پڑی تھیں۔ اسوقت تو عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے گاڑے گئے۔ تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ اونٹوں کو باندھ کر چیرا گیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ جو ہماری جماعت کو نہیں پہنچیں۔ مگر ہمارا ایمان ہو کہ اگر ہمیں وہی تکالیف آئیں۔ تو ہم ان کو اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ برداشت کریں۔ یہ خیال نہ کریں کہ ابھی اس قسم کی تکالیف کا زمانہ نہیں ہے اسلئے نہیں آئینگی۔ بلکہ یہ کہیں کہ گو زمانہ ویسا نہیں لیکن اگر کوئی ایسی تکلیف آئے۔ تو میں اسے برداشت کرنیکے لئے تیار ہوں۔ اگر میں وطن سے نکالا جاؤنگا۔ تو نکلونگا۔ اگر میرا مال چھین لیا جائیگا۔ تو پرواہ نہیں کرونگا۔ اگر قتل کیا جائیگا تو اس کیلئے بھی تیار ہونگا۔

اگرچہ ہم ابھی بیکس ہیں لیکن کابل میں ایسی مثالیں موجود ہیں جو اس قسم کی تکالیف کو برداشت کیا گیا۔ الہ آباد میں ہماری جماعت ابھی کم ہے۔ وہاں احمدیوں کی عورتوں کا جبراً دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔ جائدادیں چھین لیں اور بھی کئی جگہ طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں مگر احمدیوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

پس جب انسان صداقت کو قبول کرے تو اس طرح کرے کہ اس کے لئے ہر ایک چیز جو اسے قربان کرنی پڑے کرے۔ اور جب اپنے آپ کو اس بات کے لئے تیار پائے۔ تب بیعت کرے۔ ان باتوں کے سننے کے بعد اگر آپ بیعت کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی میں یہی نصیحت کرونگا کہ خوب سوچ سمجھ کر بیعت کریں۔ اور ان تکالیف اور مشکلات کو برداشت کرنے کیلئے اپنے آپکو تیار کرلیں جو انبیاء کی جماعتوں پر آتی ہیں۔

اسپر جب صاحب موصوف نے کہا کہ میں بالکل مطمئن ہوں اور بیعت کرنیکے لئے تیار ہوں تو بیعت لی گئی۔ اور اس کے بعد حضور نے تبلیغ کرنے اور سلسلہ سے زیادہ تعلق بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

حقہ نوشی چھوڑنیوالوں کیلئے بہترین موقعہ

رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ جو دوست حقہ نوشی کی عادت [illegible] بھی ایسا کر سکتے ہیں کہ [illegible] کیونکہ سارے دن تو روزہ رکھ کر [illegible] مجتنب رہتے ہیں۔ باقی [illegible] ایک سال کی بات ہے [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح نے [illegible] فرمایا تھا کہ ایک [illegible] ایمان ہوگا تو [illegible] تو وہ ٹل جائیگا۔ کیا آپ صاحبان ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواری ہو کر جس نے فرمایا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اتنا نہیں کر سکتے کہ حقہ پینا چھوڑ دیں۔ میں امید کرتا ہوں احباب ضرور توجہ فرمائینگے۔ اور عید الفطر تک سینکڑوں اسماء ایسے دفتر میں موجود پاؤنگا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الفضل ان کی فہرستوں کے چھاپنے۔

عید کارڈ

عید والے دن ایک دوسرے کو عید کارڈ بھیجنے کی ایک رسم ہوگئی ہے جو آجکل نوجوانوں میں خصوصیت سے رائج ہے۔ ہمارے مہربان [illegible] صاحب نے اس رسم سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ایک کارڈ پر عید الفطر اور روزہ کے مسائل نہایت خوشخط چھپوالئے۔ یہ ایک نہایت مفید تحفہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک کارڈ پر شرائط بیعت ایک صفحہ سلسلہ احمدیہ چھپوائے ہیں۔ ہمارے احباب کو چاہئیے کہ یہ کارڈ بہت سی تعداد میں خرید کر اپنے دوستوں اور دیگر اہل تعلق میں تقسیم کریں اور [illegible] تا کہ وہ ان ضروری مسائل سے واقف ہوں اور آگاہ ہو جائیں۔ صیغہ تربیت نے یہ کارڈ پسند کئے ہیں اس لئے تمام سیکرٹریان تبلیغ [illegible] جماعت احمدیہ کو [illegible] الناس [illegible] کر دوں کہ [illegible]۔ ناظر صیغہ تربیت

سالانہ جلسہ کے لئے تیاری

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء پر چندہ ہزار تین سو روپیہ خرچ آیا ہے۔ یہ خرچ ایسا نہیں جسے نظر انداز کیا جائے۔ اس تخفیف کی زیادہ ضرورت ہے کہ اشیاء بہت گراں خریدی گئیں۔ اور فوری طور پر خریدنے سے تمام اشیاء گراں خریدی پڑیں اس لئے یہ سوچ کر تجویز کیا ہے کہ ابھی سے اشیاء کی خرید شروع کی جائے۔ اور جو سستے بھی ہوں گذشتہ یاد ایک وہ چیز دال سکے جو پہلے سے تمہیں لی جاسکیں۔ تمام اشیاء ابھی سے جمع کرکے رکھی جاویں۔ انجمن نے اس ارشاد کی تعمیل میں میں تمام ضروری اشیاء کی فہرست شائع کرتا ہوں اور احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بطور نذرانہ یہ اشیاء بھیجیں یا ان کی قیمت ارسال فرماویں تاکہ ان سے خریدی جاویں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ جو صاحب کوئی چیز دینا چاہیں وہ پوری ہی پیش دیں۔ بلکہ جائز ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق پوری یا ایک حصہ اپنی طرف سے بطور امداد دیں۔ مثلاً مٹی کے تیل کے پچیس کنستر خرچ ہونگے ہیں۔ اب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پچیس کے پچیس دیں اور یہ بھی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ بہت سے شخص ایک ایک پیسہ لے لیں۔ میں اس فہرست کو شائع کرکے احباب کی توجہ کا منتظر ہوں کہ وہ اس کار خیر میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں علاوہ تمام احباب کی توجہ کے بالخصوص انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ یہ تحریک اپنی جماعت کے تمام افراد کو سنا دیں اور خود بھی تحریک کرکے اپنی جماعت کے افراد سے اس فہرست کی اشیاء کا انتظام فرماویں۔

بالآخر عرض ہے کہ جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ روپیہ یا اشیاء بھیجنے سے قبل اطلاع بذریعہ مجھے ایک خط کے ذریعہ اس امر کی اطلاع دیں اور میرے جواب آنے پر وہ رقم یا چیز ارسال فرمائیں۔

احباب کی توجہ اور جواب کا منتظر
سید محمد اسحٰق ۔ افسر جلسہ سالانہ

نام شے	شمار یا مقدار یا وزن	قیمت
آرد گندم	۲۰۰ من پختہ	۲۳۰۰ روپیہ
لکڑی	۲۰۰۰ " "	۲۰۰۰ "
دال ماش	۳۰ " "	۲۴۰ "
دال مونگ	۱۰ سیر "	۳ "
دال مسور	۴ من پختہ	۳۲ "
نمک	۱۲ من پختہ	۵۶ "
ہلدی	۲ من	۴۰ "
دھنیا پسا ہوا	۲ "	۴۰ "
چینی دانہ دار	۴ "	۱۶۰ "
گرم مسالہ		۵۰ "
چاول باسمتی	۵ من	۹۵ "
چاول ٹوٹا باسمتی	۱۵ من	۱۲۹ "
گھی	۱۰ من	۹۰۰ "
مرچ سرخ صدر بائیک پسی ہوئی	۳ من	۶۵ "
پیاز	۱۰ من	۴۰ "
لہسن	۲ من	۲۶ "
چھلکا جید		۱ "
چٹائیاں خورد کھجور کی	۶۰ عدد	۴۰ "
" کلاں " "	۲۰ عدد	۴۰ "
دوریاں سُتلی کی	۲۵ "	۱۱ر ۳۴ "
تنور	۳۰ "	۶۰ "
کپڑا کھدر موٹا	۱۰۰ گز	۲۵ "
کنالیاں	۳۵ عدد	۹ "
رنگ زردہ	۱ ڈبہ	۲ "
الائچی خورد		۲ "
الائچی کلاں		۲ "
زیرہ سیاہ اصل		۵ "
لونگ		۲ "
دار چینی		۲ روپیہ
مرچ سیاہ		۲ "
گھڑے مٹی کے	۳۰۰	۴۵ "
لوٹے مٹی کے	۵۰۰	۳۱ "
پیالے " "	۶۴۰۰	۱۰۰ "
آبخورے " "		۲۵ "
دستر خوان		۱۶۰ "
تیل مٹی	۲۵ کنستر	۱۳۰ "
چمنیاں بڑی لیمپ چمنیاں دیوار گیر ہر قسم		۱۰۰ "
تیل نکالنے والا نلکا		۱ "
پمپ تیل مٹی نکالنے والا		۱ "
دیا سلائی		۲ "
صابن سن لائٹ		۱ "
دوات	۵۰ عدد	۳ "
ہولڈر	۵۰ عدد	۱۔۸ر "
سیاہی	۲ عدد شیشی	۶ "
بلاٹنگ		۸ر
کاغذ سفید	۳ رم	۲۵۔۸ر "
پنسل	۲ درجن	۱۔۸ر "

تاگہ ۔ ۸ گولے ۱۲ر ۔ کیل آہنی ۲۰۰ ۔ ایک روپیہ
سادے لفافہ ۳۶ عدد ۔ عہ ۔ کارڈ ۴۴ عدد ۔ عہ
ٹوکریاں ۱۰ عدد ۔ [illegible] ۔ فنائل ۲ ٹین [illegible]
تجمیع [illegible] عدد ۔ [illegible] ۔ چائے دانی ۔ ۵ عدد ۔ [illegible]
پیالہ ۲ درجن [illegible] ۔ چمچیاں ۲ درجن ۔ [illegible]
چمچہ کلاں ۔ ۱ درجن [illegible] ۔ چمچہ خورد ۸ درجن [illegible]
قفل آہنی ۱۰۰ عدد [illegible] ۔ قینچیاں ۲ عدد [illegible]
بجرم ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۲۰ من [illegible]
چھٹے بنرہ [illegible] ۔ چائے پین ۲۰ ٹین [illegible] ۔ [illegible]
۲۰ من [illegible] ۔ شلغم ۲۰ من [illegible] ۔ کیسر ۔ [illegible]
ادرک ۴ من [illegible] ۔ کوئلہ [illegible] ۔ پختہ اینٹ [illegible]
قلعی گرکا بندوبست [illegible] ۔ لالٹین لیمپ ۲۰ عدد ۔ [illegible]
موم بتی بنڈل خورد و کلاں [illegible] ۔ رسہ مضبوط ۴ [illegible]
بالٹی ۸ عدد [illegible] ۔ کاپیاں ۲۰ عدد [illegible]

مضمونِ وفاتِ مسیح کا امتحان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ایک منشاء یہ بھی ہے کہ جس طرح سلسلہ وار کتب حضرت مسیح موعود کا امتحان ہر سال ہوا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ لیاقت والے لوگوں کا اور مبلغین بننے والے اصحاب کا ایک اور امتحان بھی اسی موقعہ پر اس قسم کا ہوا کرے۔ کہ اس میں صرف تمام کتابیں کورس میں داخل نہ ہوں۔ بلکہ ایک خاص مسئلہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق کا داخل امتحان ہو یعنی کسی ایک کتاب کے سب مضامین کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ سب کتب میں سے ایک خاص مضمون کا۔ اور مثلاً مضمون اس قسم کے ہونگے۔

وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ مسئلہ نبوت مسیح موعود۔ مسئلہ کفر و اسلام۔ صداقت اسلام عیسائیت و اسلام کا مقابلہ۔ آریہ مذہب و اسلام کا مقابلہ۔ مذہب کی ضرورت۔ پیشگوئیوں کے مقصد و اصول۔ وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ اس سال کے لئے حضور نے مسئلہ وفات مسیح ناصری کو امتحان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور اس مضمون میں امتحان دینے والوں کو حضرت صاحب کی جو کتب ہیں ان سے یہ مضمون جہاں جہاں ہے۔ تلاش کرکے یاد کرنے امتحان کے لئے [illegible] ہوگا۔ چونکہ تلاش کرنا اس ایک مضمون کا ہی بہت وقت چاہتا ہے۔ اسلئے امیدواروں کی سہولت کے لئے مفصلہ ذیل حوالجات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ہی عنایت فرمائے ہیں۔ تاکہ بجائے ہر کتاب کو اول سے آخر تک پڑھنے کے امیدواران ہر کتاب میں سے اس مضمون کو فوراً نکال لیں۔ ممکن ہے کوئی حوالہ رہ گیا ہو۔ اور اگر کسی دوست کو ملے۔ تو وہ مطلع فرما دیں کہ دوسرے احباب کی اطلاع کی خاطر اسے بھی شائع کر دیا جائے۔

امیدوار ایسے ہوں جو امتحان کتب کے لئے [illegible] ہو گئے۔ [illegible]۔ امتحان مثلاً [illegible] ہو گا۔ اور یہی دن ہو گا۔ جس روز حضرت صاحب کی کتب کا امتحان ہو گا۔ اگر کوئی دوست اس امتحان میں سے نہ نکلا ہو دوسرے میں شریک ہونا چاہے تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ایک وقت میں دو امتحان میں کوئی شخص شامل نہیں ہو سکتا۔ یا امتحان کتب مسیح موعود میں داخل ہو یا امتحان مسئلہ وفات مسیح میں۔

حوالجات حسب ذیل ہیں:۔

فتح اسلام ۱۳ حاشیہ۔ توضیح مرام ۵۔ [illegible] ازالہ اوہام [illegible]

[illegible]۔ آئینہ کمالات ۔ ۴۱ - ۸ ۲۶ - ۲۳۱ [illegible]

تحفہ بغداد ۷۔ اعجاز مسیح ۱۲۸ - ۱۸۱ - [illegible]

اربعین اول و دوم ۳۳۔ کتاب البریہ ۔ ۲۳۴ نوٹ

۱۷۲ حاشیہ۔ ۱۸۸ حاشیہ۔ انجام آتھم ۲۳ - ۸۳ - ۸۶ - ۱۱۸

۱۳۳ - ۱۳۸ - نوٹ ۱۵۳۔ ضمیمہ انجام آتھم ۔ ۷ ۔ ست بچن

۱۶۵ حاشیہ۔ حقیقت المہدی ۔ ۱۲۔ انوار الاسلام ۳۳

اعجاز احمدی ۱۳ - ۱۷ - ۲۲۔ لیکچر سیالکوٹ ۳۳ - ۵۰

حمامۃ البشریٰ ۱۵ - ۲۱ - ۲۹ حاشیہ - ۲۹ حاشیہ - ۱۳۱ - ۳۹

۵۷ حاشیہ۔ ایام الصلح ۳۸ - ۸۱ - ۸۸ - ۱۱۹ - ۱۲۸ - [illegible]

خطبہ الہامیہ ۱۰۳۔ تحفہ گولڑویہ ۱۵۔ کشتی نوح ۱۵ - ۶۹ -

مواہب الرحمن ۶۳ - ۶۹ - ۷۰۔ لاہور کی تقریروں کا مجموعہ ۱۲ - ۳۱

۳۵ - ۴۵ - ۵۳۔ آسمانی فیصلہ ۷۔ مباحثہ دہلی ۳۰ - ۴۰ - ۸۲

تذکرۃ الشہادتین ۱۸ - ۲۰۔ الوصیت ۱۳۔ تحفہ گولڑویہ ۳۰ - ۳۲

۱۳۶۔ تریاق القلوب ۲۶ - ۳۴ حاشیہ۔ لیکچر لاہور ۵۰۔ رسالہ [illegible]

۵۸۔ چشمہ مسیحی ۴ حاشیہ۔ ۹ حاشیہ۔ الہدیٰ ۴۳ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۰۹

۱۱۳۔ براہین احمدیہ ۳۰ - ۳۴۔ ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۱۹ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۹

[illegible] حاشیہ ۔ [illegible] ۔ ۱۵۳ - ۲۰۳ - ۲۳۴ - ۲۰۵ - ۲۰۹ - ۲۱۰ -

ریویو جلد سوم ۱۹۹۔ حقیقۃ الوحی ۳۰ - ۳۵ - ۵۹ حاشیہ - ۲۱۹ - ۲۲۰

۲۳۰۔ مجموعہ اشتہارات ۲۰۸۔ [illegible]

[illegible]

والسلام ۔ خاکسار [illegible]

ڈاکٹر سید محمد حسین [illegible] کی ہجرت

کابل میں

اخبار [illegible] میں کسی صاحب اقبال شیدائی [illegible] ہے۔ کہ آج کل کابل میں ہجرت کی [illegible] ہیں۔ آپ نے [illegible] [illegible] [illegible]

وہ [illegible] پرستار وطن ہے کے [illegible]
اپنے ہوئے اور [illegible] کر [illegible]
نظروں میں ذلیل کہے گئے۔ (دیکھو [illegible])

گویا بقول اقبال صاحب کی ذات والا صفات کے سب مہاجرین جو گھر بار [illegible] سے روانہ ہوئے تھے۔ وطن پرست اور مذہب کے [illegible] تھے۔ اور اپنے آبائی [illegible] کی نظروں میں ذلیل کر دیئے۔ خطابات ان صاحبان کو مبارک ہوں جو [illegible] لیڈروں کا اتباع کرتے ہیں۔ اور میں تو اپنے کرم معظم سید محمد حسین شاہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مرزا محمد اقبال شیدائی سیالکوٹی ہیں جو ایک عرصہ تک [illegible] کے شاہی [illegible] کرتے رہے ہیں۔ اور آپ کی اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی صحبت قدسی سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ اور ایک عرصہ دراز سے [illegible]۔ یہ شیدائی صاحب تو جہادی خیالات کے ہیں۔ تو آپ نے ان کا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] صحبت اسی لئے ہوئی ہے۔ جو ثابت کریں۔ شاید یہ اسی [illegible] قوت قدسیہ کا اثر ہے کہ [illegible] پنجاب کو چھوڑ کر کابل میں جا رہا [illegible]۔ [illegible] ہو سکتا ہے کہ شیدائی صاحب جیسے [illegible] اور آپ کے محسن ذی وقار سے بلا حصول اجازت چلے گئے ہوں اور [illegible] کوئی اختلاف ہوتا۔ [illegible]

[illegible] معلوم ہوتا ہے ۔ وہ کچھ خاص [illegible] الامر [illegible] اس کے مخالف [illegible] گئی ہیں ۔ آپ کے بہتر [illegible] معلوم کہ شیدائی صاحب نے [illegible] کی تحریک کا جواب [illegible] جماعت کا [illegible] امام [illegible] جس کے اثر دور [illegible] کے لئے [illegible] ہوگا ۔ باقی [illegible] پیغام صلح [illegible] ایک [illegible] ہے جو ایسی شائع کیا تھا جس میں عجیب و غریب رازداری کی باتیں تھیں ۔ اب حالات اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔ شیدائی صاحب کابل کی سرزمین آزادی میں بہ اطمینان ہیں ۔ اور وہیں سے اپنے ہم وطنوں پر آوازے کستے رہتے ہیں ۔ اور انہیں [illegible] پیسہ [illegible] کے بعد [illegible] اس لئے کہ مسلمانوں کو گمراہ کر کے کیوں بہکاتے ۔ لیکن شیدائی صاحب کی خدمت میں اگر کوئی [illegible] کرتے ہیں کہ حضرت ! آپ ابھی تو دوسری طلب فرما رہے ہیں ۔ چنانچہ [illegible] پنشن کمیٹی سے تین ہزار روپیہ [illegible] ہے اور کچھ منصوبہ [illegible] اور [illegible] بہتر ہے کہ کوئی [illegible] ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لے جائیں ۔ اور مجھے جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے روز افزوں ایثار سے توقع ہے کہ وہ اس خدمت کو بھی اپنے ذمہ لیں گے ۔ انشاء اللہ [illegible] کابل کے سب سے [illegible] تو پہلے ہی حضرت امیر [illegible] کے ساتھ ہیں ۔ اس جماعت کو بھی تقویت پہنچے گی ۔ اور اگر خدا نے توفیق دی تو جناب شیخ مولا بخش صاحب [illegible] اپنا کاروبار وہاں منتقل فرما لیں ۔ تو پھر اگر کوئی [illegible] نہ ہوگا ۔ تو کم از کم "فسخ بیعت" کا [illegible] ضرور [illegible] جائیگا ۔ [illegible] کہ میرے [illegible] انکی [illegible] شوق میں [illegible] ہوگا ۔ [illegible] اگر کوئی [illegible] صاحب [illegible] شیخ محمد [illegible] صاحب [illegible] اس سوال کی [illegible] آپ کے [illegible] فرمائینگے ۔ نیازمند محمد اکمل قادیان

حدیث کا حوالہ مولوی عطاء اللہ کو

کچھ عرصہ گزرتا ہے ۔ میں نے ایک نوٹ لکھا تھا [illegible] عطاء اللہ کو حدیث کا حوالہ مل گیا ۔ اسپر پیغام صلح نے [illegible] سے آئینہ تحریر میں اپنا چہرہ دیکھا ۔ اور کینہ [illegible] کہا ۔ اب میرے دوست [illegible] استاد نے کچھ ظاہر فرمانی فرمائی ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ میری تحریر کو اس کی اصلی سپرٹ میں نہیں دیکھا گیا ۔ میں نے ہرگز مولوی عطاء اللہ صاحب کے قید ہو جانے پر استہزا نہیں کیا ۔ میں نے تو یہ لکھا تھا ۔ کہ وہ جس حدیث کے حوالہ کیلئے اس قدر بے قرار تھے ۔ عملی طور پر ان کو سمجھا دیا گیا ۔ کہ واقع میں اللہ تعالیٰ کو اپنے بعض پاک بندے ایسے پیارے ہوتے ہیں جیسے ماں کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے ۔

ایڈیٹر صاحب استاد نے لکھا ہے کہ :-

"اگر مرزائی انا انزلناه قریبا من القادیان قرآن کی آیت کہیں ۔ اور کوئی پوچھ بیٹھے کہ قرآن میں کہاں ہے ۔ تو پھر اتفاق سے وہ مر جائے یا اس کے مکان کو آگ لگ جاوے تو پھر یہی حضرات کہیں گے ۔ اسکو قرآن کا حوالہ مل گیا ۔"

مگر یہ مثال درست نہیں ۔ کیونکہ نہ "مرزائی" انا انزلناه کو قرآن کی آیت کہتے ہیں ۔ نہ کسی کو پوچھنے کی ضرورت ۔ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ مطلق سوال یا اختلاف مذہبی پر کسی کو اس دنیا میں عذاب آتا ہے ۔ البتہ پاکان خدا کے مقابل میں شوخی و شرارت سے کام لینے پر ضرور اسی دنیا میں سزا ملتی ہے ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی نسبت آپ ہی ایمان سے کہہ دیجئے ۔ کہ آیا ان کا طرز عمل ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر میں شریفانہ اور موذیانہ تھا ۔

۱۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ لیکچر عیسائیوں کے خلاف تھا ۔ اور اسلام کی تائید میں اور قطعاً کوئی بات فیما بین اختلافی مسائل کے متعلق نہ تھی ۔

۲۔ کیا کسی کے لیکچر میں بولنا اور حوالہ حوالہ پکارنا باوجود یہ جواب دیا جانے کے کہ حوالہ لیکچر کے بعد دیا جائیگا (جبکہ مناظرہ بھی نہ ہو) شور مچانا اور گلا پھاڑنا اور آمادۂ فساد ہو جانا جائز ہے ۔

۳۔ آپ اپنے ایمان سے کہئے کہ جو حوالہ سید عطاء اللہ صاحب پوچھتے تھے ۔ وہ انکو معلوم تھا یا نہیں ۔ اگر معلوم تھا اور پھر بھی باصرار پوچھتے تھے تو یہ محض شرارت ہے اور فساد انگیزی ۔ اور لیکچر میں خواہ مخواہ دخل اندازی ۔ اور اگر معلوم نہیں تھا تو آپ کو اقرار کرنا پڑیگا کہ مولوی عطاء اللہ صاحب سخت جاہل ہیں اور علم دین سے کورے ۔ کیونکہ یہ حدیث متداول کتب حدیث میں موجود ہے ۔ اور ہمارے مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسکو جانتے ہیں ۔ کیونکہ ان کے سبق میں آ چکی ہے ۔ جو شق آپ مناسب سمجھیں ۔ اختیار کریں ۔

۴۔ باقی رہا یہ کہ ہم نے اسوقت حوالہ کیوں نہ بتا دیا ۔ اسکی وجہ اول تو ظاہر ہو چکی ہے تاکہ سید عطاء اللہ کی جہالت پورے طور پر ظاہر ہو جائے ۔ دوم اس لئے کہ پوچھنے والے کی نیت حق طلبی نہ تھی ۔ وہ محض فساد انگیزی چاہتا تھا اور لیکچر کو روکنا ۔ آپ خود ہی انصاف فرمائیے ۔ کیا کوئی شخص اسطرح لیکچر سن سکتا ہے ۔ اور حاضرین کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھ سکتا ہے ۔ جبکہ فقرہ فقرہ پر ٹوکا جائے ۔ جب ایک حوالہ دیدیا جاتا اور اصولاً اس بات کو مان لیا جاتا کہ ہم سوالات کا جواب لیکچر کے درمیان ہی میں دینگے ۔ تو پھر سوالات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا اور لیکچر نہ ہو سکتا ۔ اسلئے کہدیا گیا کہ لیکچر کے بعد حوالہ بتا دینگے ۔ آخر خداوند کریم نے فعلی رنگ میں حوالہ دیدیا ۔ اور ہم نے لیکچر کے بعد بذریعہ اشتہار مکمل حوالہ چھپوا دیا جس کے غلط ہونے پر تا حال کوئی تحریر آپ لوگوں کی طرف سے شائع نہیں ہوئی ۔ آپ یقین کیجئے کہ سید عطاء اللہ کے قید ہو جانے پر ایک دوسرے کو مبارکبادیں آپ لوگوں نے دی ہیں نہ کہ ہم نے ۔ ہمیں تو انکے قید ہو جانے کا رنج ہے کہ وہ خدا کے مامور کو نہ پہچان کر ہلاکت کی راہ پر چلے اور تکبر کی سزا پائی ۔ (اکمل)

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل [illegible]

روغن مسیحائی ۶؍

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی نور حسین صاحب [illegible] شاہ آباد کا ہے جنہوں نے ۲۰ سال تجربہ کیا ہے جو دردوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ [illegible] اور جسم کو [illegible] علاوہ اس کے [illegible] کا حکم رکھتا ہے۔ اس وقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ [illegible] مستورات میں [illegible] پایا جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible]

المشتہر۔ سید عزیز الرحمن قادیان دار الامان

عشق زردجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ [illegible] ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورتوں کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ [illegible] اس کے نام میں [illegible] ہم نے [illegible] رکھا ہے۔ قیمت [illegible]

المشتہر
سید عزیز الرحمن۔ قادیان دار الامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں اس پتہ سے قواعد تجارت طلب فرمائیں۔ خاکسار حسین خان صاحب احمدی [illegible] میرٹھ۔ اسکے علاوہ ہر قسم کا مال [illegible] کرسی [illegible] ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا۔ جو اصحاب [illegible] تاجروں کو اسکے براہ راست بکفایت روانہ کیا جاویگا [illegible] کے نام [illegible] وی پی روانہ ہوگی [illegible] اصحاب پیشگی روپیہ [illegible] شاخیں الفضل قادیان۔ پشاور۔ بریلی اور منصوری قائم ہوئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میرٹھ رہیگا۔

المشتہر۔ سید عزیز الرحمن قادیان دار الامان

آٹا پیسنے کی چکی ۱۲؍

[illegible] ہر قسم [illegible] تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر [illegible] کا کام ہر قسم کا عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ [illegible] فیصلہ کریں۔

المشتہر
مستری غلام حسین محمد شفیع [illegible] ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ ۲۲؍

اندرون شہر قادیان دار الامان نزد مسجد مبارک کے متصل [illegible] ایک قطعہ زمین [illegible] اندازاً ۱۰۰ مربع [illegible] قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں [illegible]

خاکسار عزیز الرحمن [illegible] قادیان دار الامان

چاندی کے عجیب موتی ۱۲؍

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور [illegible] کی قدیم صنعت [illegible] بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی عمدگی خوشنمائی خوبصورتی نفاست نزاکت چمک دمک پائداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق [illegible] جن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصل موتیوں کی طرح گول صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست [illegible] کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر نہایت آسانی سے چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں لہذا ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور گلوبند بنانے [illegible] اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کے لئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے قیمت منگا لیں۔ قیمت علاوہ محصول [illegible] ملنے کا پتہ۔ شیخ محمد انوار الدین [illegible]

ایک سوال

[illegible] ایجاد کردہ [illegible] مزدوری کیا ہے؟

جواب [illegible]

پتہ۔ فضل کریم عبد الکریم۔ قادیان۔ پنجاب

بھاگلپوری تسری کپڑا

یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تسری کا کپڑا بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتا۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے [illegible] روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں [illegible] مال [illegible] بھیجا جاتا ہے [illegible] جس [illegible] اطلاع [illegible] کا کام ہے۔ فقط

المشتہر۔ عبد الحکیم احمدی۔ ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

آریوں کے چار بنیادی مسائل

[illegible]

ایک [illegible] کی نظر تنقید

ماہ جون کے تشحیذ میں [illegible] بعنوان [illegible] چھپا ہے جو اصحاب خریدار نہیں [illegible] صرف [illegible] پڑھ سکتے ہیں [illegible] خریداروں کے لئے [illegible]

[illegible] تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

[illegible] ایکٹ کی [illegible] کلکتہ۔ ۱۵ مئی انسٹڈی انڈین ایسوسی ایشن نے مجلس قانون [illegible] کے [illegible] یادداشت بھیج کر قانون [illegible] اور قانون اخبارات مجریہ [illegible] کو منسوخ [illegible] کا مشورہ دیا ہے۔

[illegible] گورنمنٹ کا [illegible] شملہ ۲۲ مئی مسٹر جی۔ ایف ڈی ایل [illegible] سے گورنمنٹ پنجاب کے چیف سیکرٹری کے عہدہ کا چارج [illegible] ہے۔

[illegible] وفد کابل کے [illegible] سیکرٹری کا انتقال شملہ ۲۲ مئی۔ خبر آئی ہے کہ خان بہادر غلام محمد [illegible] پولیٹیکل اور اورینٹل سیکرٹری افغان مشن [illegible] حرکت رک جانے سے کابل میں انتقال ہو گیا۔

الہ آباد [illegible] مئی۔ [illegible] دیکھئے ٹ کرشنا کانت [illegible] جناب صوبجات متحدہ [illegible] مجلس [illegible] در پر جانا ہوا ہے۔ [illegible] یں۔ تحقیقاتی کمیشن بیٹھا تھا کمشنروں نے پنڈت صاحب [illegible] کو ناجائز قرار دیا ہے۔

[illegible] سے انکار حیدرآباد سندھ۔ ۲۲ مئی۔ مسٹر جے رام داس دولت رام اور [illegible] کے باعث جرمانہ بھائی گوبند جی کو بھی [illegible] کیا ہے کیونکہ انہوں نے حیدرآباد کی عدالت [illegible] میں بطور اسیسر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ [illegible] نے جرمانہ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا [illegible] اس لئے ان کی منقولہ جائداد کی قرقی کے وارنٹ [illegible] ہوئے ہیں۔

[illegible] الہ آباد ۲۱ مئی۔ پانیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی سے خبر [illegible] کا اجراء گذشتہ ہفتہ [illegible] نے یہاں [illegible] جلسہ میں [illegible] کا افتتاح کیا گیا۔

مسٹر تھامسن کی دفتر خارجیہ میں تقرری شملہ ۲۶ مئی معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی وائسرائے نے مسٹر تھامسن سابق پرائیویٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو دفتر خارجیہ میں خدمات سرانجام دینے کیلئے مقرر فرمایا ہے۔

شہنشاہ معظم کا یوم ولادت ہفتہ کے روز چار جون کو ہندوستان میں بادشاہ سلامت کی پیدائش کا دن منایا جائیگا۔

کالی داس کا مجسمہ کلکتہ ۲۱ مئی کل شہر میں چار بجے کو مشہور و معروف شاعر کالی داس کا سنگ مرمر کا ایک نہایت عمدہ مجسمہ نصب کیا گیا جس پر پانچ مختلف شکلیں منقش ہیں۔ مرکزی تصویر کالی داس کی ہے۔

مقدمہ قتل ننکانہ صاحب مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کو سیشن سپرد کر دیا۔ مہنت زیر دفعات کے ملزم سیشن سپرد ۳۰۲ و ۱۴۹ اور ۱۲۰ ب تعزیرات ہند اور زیر دفعات [illegible] تعزیرات ہند سکھوں کا ننکانہ صاحب کے گوردوارہ کے اندر یا باہر قتل یا ترغیب قتل کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ اور رنجیت سنگھ کو گولی مارنے اور شہادت کو لاشیں جلا کر پوشیدہ کرنے کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔ اِن پچاس ملزمین پر بھی اسی قسم کا الزام زیر دفعات مذکورہ لگایا گیا ہے۔ ان سب کو سیشن سپرد کر دیا گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا الاؤنس شملہ ۲۶ مئی وائسرائے نے لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا روزانہ الاؤنس ۱۵ روپیہ کے بجائے ۲۰ روپیہ کر دیا ہے۔

مسلمان لیڈران اور جدید وائسرائے معاصر ہمدم لکھتا ہے۔ ایک معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے کہ ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ بہادر نے جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور علی برادران سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور مسٹر گاندھی سے کہلوایا ہے کہ وہ ہز اکسلنسی کی اس خواہش سے مذکورہ صدر چاروں مسلمان لیڈران کو اطلاع دیدیں۔ اور ان کے شملہ آنے پر آمادگی ظاہر کرنے پر ملاقات وغیرہ کا تعین کرا دیں۔

مسز بیسنٹ ولایت کو مسز بیسنٹ اپنے اخبار نیو انڈیا میں لکھتی ہیں۔ کہ میں اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے ولایت جا رہی ہوں۔ پریوی کونسل پر اس مقدمہ کو دو مرتبہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب میں تیسری بار اس کے التوا کی درخواست نہیں کر سکتی۔

سرحد پر لڑائی شملہ ۲۵ مئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۳ رسالہ کے ایک دستہ پر دشمن نے ۲۱ مئی کو عیدک کے قریب حملہ کیا۔ دشمنوں کے آدمیوں کی تعداد قریباً ۸۰ تھی جو عیدک اور رسد کی سڑک تک پہنچنے پر فوراً پسپا ہو گئے۔ تین ہندوستانی سپاہی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ عیدک بنوں سے بجانب غرب ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اشتہار

عید کا تحفہ

قاعدہ ہے۔ کہ عید کے موقعہ پر لوگ بچوں کو آپس میں تحفے تحائف دیتے ہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے بڑی تقطیع پر سرخ و سبز رنگ کا نہایت خوبصورت قطعہ شرائط بیعت کا طیار کرایا ہے۔ کاغذ نہایت قیمتی اور چمکیلا ہے قیمت صرف [illegible] ہے۔ یکمشت منگانے والوں کو روپیہ کے چھ عدد دیئے جائینگے۔ ایک دو قطع منگانے والوں کو [illegible] کے حساب سے ٹکٹ بھیج دینے چاہئیں۔ وی پی کے زائد اخراجات سے بچیں۔

ملنے کا پتہ

احمدیہ کتاب گھر قادیان

ممالک غیر کی خبریں

مصر میں فساد

قاہرہ اور سکندریہ میں تازہ حالات قاہرہ ۲۰ مئی۔ [illegible] قریب ہی سخت فساد ہوا اس کی وجہ ظاہر ہے کہ انتہا پسند اس مصری وفد کو روکنا چاہتے ہیں۔ جو کہ عدلی پاشا وزیر اعظم مصر کی زیر صدارت لنڈن کو جا رہا ہے۔ تاکہ برٹش گورنمنٹ مصر کے ساتھ مستقبل متعلق بات چیت کرے۔ مظاہرہ کرنے والوں نے سوار پولیس پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کیا۔ اور بوتلوں میں ریت اور لوہے کے ٹکڑے بھر کر پھینکے۔ جن سے تین گھوڑے زخمی ہوئے۔ پولیس کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔ کیونکہ انہیں گولی چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ مصری علم برداروں نے مداخلت کر کے فساد فرو کیا۔ بلوائیوں میں سے ایک مارا گیا۔ کئی زخمی ہوئے۔

مصری رسالے کا دھاوا لنڈن ۲۱ مئی۔ جو بلوائی کل مارا گیا تھا۔ اس کے جنازے پر پھر فساد ہوا۔ لوگ پولیس پر برابر حملہ کرتے رہے تین گھنٹے بعد مصری رسالہ طلب کیا گیا۔ اس کے دھاوے میں تین آدمی مارے گئے۔ اور گیارہ زخمی ہوئے۔ پولیس کی خاموشی کی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔ یورپینوں پر پتھر پھینکے گئے۔ ریوٹر کا نامہ نگار بمشکل بچا۔ اسکندریہ میں تمام وفد زغلول پارٹی کی حمایت میں مظاہرے ہوئے۔ فساد بھی ہوا۔ جس میں کئی مارے گئے۔

مصر میں یورپینوں پر حملے لنڈن ۲۳ مئی۔ سکندریہ کا ایک پیام مظہر ہے کہ حالت خطرناک ہے۔ ایک افواہ پھیلی تھی۔ کہ کسی یونانی نے ایک مصری کو مار ڈالا ہے۔ اس پر مصری یونانیوں اور دوسرے یورپینوں پر پل پڑے۔ کہتے ہیں کہ بہت سے اشخاص مارے گئے۔ زخمیوں کی گاڑیاں رات بھر زخمیوں کو شفاخانے پہنچاتی رہیں۔

فساد فرو ہوگیا لنڈن ۲۳ مئی۔ سکندریہ کا ایک سرکاری پیام مظہر ہے۔ کہ فساد دب گیا ہے۔ کچھ بلوائیوں سے [illegible] گولیاں چلیں۔ سپاہ کو حکم ہے [illegible] مجمع کرنا چاہتے ہیں۔ ۳۰ اشخاص ہلاک اور ۴۳ مجروح ہوئے ہیں۔ کسی برطانوی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

یورپینوں کا نقصان سکندریہ ۲۳ مئی۔ حالیہ فسادات میں ۵ یورپین مقتول اور [illegible] مجروح ہوئے ہیں۔

امن قائم کر دیا گیا نظامت عامہ نے قرار دیا ہے کہ مصر میں امن و امان قائم کر دیا گیا ہے ۳۰ بلوائی سکندریہ میں اور تین قاہرہ میں ہلاک ہوئے۔ کل ۴۳ مصری سپاہی مجروح ہوئے تھے۔

اسکندریہ پر قبضہ برٹش افواج نے اسکندریہ شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یورپینوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

متفرق خبریں

حکومت افغانستان کو الٹنے کی کوششیں پشاور ۲۳ مئی۔ کابل کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ بخارا میں ایک افغانی انقلابی سوسائٹی بنی ہے جس کا مقصد افغانستان کی موجودہ حکومت کو الٹ دینا ہے۔

جرمنی نے شرائط پوری کر دیں لنڈن ۲۱ مئی۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے اپنی فوج کو غیر مسلح کرنے کے متعلق اتحادیوں کے الٹی میٹم کی شرائط پوری کر دی ہیں۔

فرانس کی یادداشت سلیشیا کے متعلق فرانس نے برطانیہ عظمیٰ کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ بالائی سلیشیا کی حالت بہت خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ جرمن فوجوں کو وہاں تک پہنچنے نہ دیا جائے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں [illegible] نہ ہو جائیں۔

پرتگال میں انقلاب لنڈن ۲۳ مئی۔ لزبن سے متعلق پرتگال سے آمدہ تار مظہر ہیں کہ وہاں پر امن انقلاب ہو گیا ہے۔ فوج نے وزارت کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ شاہی حکومت کو دوبارہ قائم کرنے سے اس تحریک کا کچھ تعلق نہیں۔

انگورا کی وزارت کا استعفا قسطنطنیہ ۲۳ مئی۔ انگورا کی وزارت نے استعفا دے دیا ہے۔ قوم پرست ترکوں کی گورنمنٹ کی پالیسی [illegible] بولشویکوں سے کچھ نہ کچھ اتحاد عمل کیا جائے گا۔

پولینڈ کی کمک برلن ۲۳ مئی۔ [illegible] کا ایک تار مظہر ہے کہ پولینڈ والوں کی ایک تازہ دم جمعیت نے بالائی سلیشیا پر یورش کر دی ہے۔ روزنبرگ کے نواح میں جنگ بھی ہوئی ہے۔

جرمنوں کی کامیابی جرمنوں نے اوڈر کے [illegible] حملہ کیا تھا اپنی ابتدائی کامیابی پر [illegible] روزنبرگ۔ [illegible] میں لڑائی ہوئی ہے جس میں بے شمار پولوں کا نقصان ہوا ہے۔

تین سمت سے پیشقدمی لنڈن ۲۳ مئی۔ جرمنوں نے اپنے شہر اوڈر پر سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ بیس ہزار سپاہ کی ایک فوج زرہ پوش گاڑیوں کے [illegible] روزنبرگ ریلوے پر ایک صنعتی بستی میں سے گلیوٹز پہنچنے [illegible] کر رہی ہیں۔ [illegible] حلقوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

جرمن جنگ عدالت میں لنڈن ۲۳ مئی۔ لیپزگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں جنگ کے مجرمین کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔ سب سے پہلا ملزم جو عدالت کے سامنے پیش ہوا اس کا نام سارجنٹ ہیمن ہے۔ اسیر جنگی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی روا رکھنے کا جرم عاید کیا گیا ہے۔

جمعیۃ الاقوام کی کونسل کا جلسہ جنیوا ۲۳ مئی۔ جمعیۃ الاقوام کی کونسل کا جلسہ ۱۷ جون سے [illegible] جون تک ملتوی ہو گیا ہے تاکہ بعض ممالک کے نمائندے جنہیں [illegible] جون کو ضروری مصروفیتیں ہیں۔ بعد میں آ کر شریک جلسہ ہوسکیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر [illegible] شائع ہوا)

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

[illegible] نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا [illegible] حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۹۶/۹۷ مورخہ ۲/۶ جون سنہ ۱۹۲۱ء ۔ ۲۵/۲۹ رمضان سنہ ۱۳۳۹ھ ۔ جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے باوجود ناسازئ طبع ۳ جون کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آپ کے صدقۃ الفطر فی نفس صاع غلہ کی قیمت ۴ اور پورے کی ۸ فی کس کے حساب سے وصول کی گئی ہے۔ اور عید سے قبل جمع کر کے مستحقین پر خرچ کی گئی۔

مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت ایک ضروری کام کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ اب واپس آگئے ہیں۔ دفتر تالیف سے جن احباب کو خطوط کا جواب توقف سے ملا ہو۔ وہ اس کی وجہ جناب سید صاحب کی عدم موجودگی خیال فرمائیں۔

گزشتہ اشاعت کے بعد مسجد اقصیٰ میں معتکفین کی تعداد ۲۹ تک پہنچ گئی تھی۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بیرونجات سے بہت سے احباب تشریف لائے۔

انشاء اللہ ۷ جون کو جناب حافظ روشن علی صاحب سارے قرآن کا درس ختم کریں گے۔

مسجد مبارک میں جہاں سحری کو نماز تراویح ہوتی تھی کئی دن سے قرآن کریم ختم ہو چکا ہے اور مسجد اقصیٰ میں ۵ جون کی رات کو ختم ہوگا۔ سورہ ق سے آخر تک صاحبزادہ میاں ناصر احمد نے قرآن سنایا۔

بیرونی احباب چاند دیکھ کر عید کریں۔ قادیان میں جس دن رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ اس کا حساب لگا کر عید منائیں۔

نامہ لندن

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء)

ایک اور نومسلم

ڈاکٹر ٹیگو سے ملاقات

میں قریباً ایک ماہ سے خط نہیں لکھ سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بیمار رہا ہوں۔ ایک قسم کا انفلوئنزا تھا جس کی وجہ سے قریباً دو ہفتہ تک طبیعت سخت خراب رہی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

نئے حالات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارا

نئے مکان پر کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ہمسایہ ملکوں سے تجارت بھی ہو چلا ہے۔ پچھلے دنوں ہمارے پرانے دو شہروں [illegible] کے علاوہ ایک [illegible] کے قریب قریب یورپ کے لوگ آئے۔ جو اس ملک کے لحاظ سے ایک خاص تعداد ہے ۔

ایک اور نومسلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے ایک اور نومسلم بھائی عطا کیا ہے۔ ان کا نام کاظمی [illegible] ہے اور آپ [illegible] کے رہنے والے ہیں۔ احباب انکی استقامت کیلئے دعا کریں ۔

ڈاکٹر ٹیگور بنگال کے مشہور شاعر آج کل لندن میں آئے ہوئے ہیں۔ ان سے مبلغ لنڈن نے ملاقات کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ آپ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان [illegible] سے مشرف فرمایا۔ کہ ایشیا بھی یورپ کی طرح ایک اجتماعی رنگ میں اپنے علوم و فنون کا اظہار کرے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ لوگ بھی اس یونیورسٹی میں ایک پروفیسر قائم کریں۔ تا آپ لوگوں کے خیالات سے بھی طالب علموں کو پوری پوری واقفیت ہو سکے۔ اور مجھے انہوں نے کہا کہ میں اب ہندوستان جا رہا ہوں۔ جب آپ واپس آئیں تو مجھے ضرور یونیورسٹی کے ہیڈ کوارٹر میں ملیں۔ اس گفتگو کے [illegible] عرض کیا کہ یورپ کے اتحاد کی اصل وجہ [illegible] ہے۔ اگرچہ یورپ میں کئی ایک فرقے ہیں لیکن [illegible] عیسائیت ہے یہی وجہ ہے کہ تمام یورپ [illegible] شہریت میں [illegible] جاتا ہے [illegible] اسلام ہندو دہرم اور بدھ مذہب کوئی ایسی طاقت [illegible] کہاں تینوں مذہبوں کو اکٹھا [illegible] مذہب کر دے۔ [illegible] ایشیا بھی ایسا ہی متحد ہو جائے۔ جیسا کہ یورپ ہے۔ مذکورہ بالا تینوں مذہبوں میں سے صرف اسلام ہی بین الاقوامی مذہب ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لہذا ہندو اور بدھ مذہب کے دونوں کو مسلمان ہو جانا چاہیے۔ اسپر ڈاکٹر ٹیگور صاحب نے فرمایا کہ بیشک مذہب اسلام کے خلاف کوئی تعصب نہیں۔ میں قرآن بھی بعض دفعہ پڑھتا ہوں۔ جب یونیورسٹی قائم ہو جائیگی۔ اور تمام ایشیا کے لئے ایک علمی مرکز قائم ہو جائیگا۔ تو پھر مذہب کے مسئلہ کا بھی فیصلہ ہو جائیگا ۔

تبلیغی لیکچر اپریل کے مہینہ میں ماسٹر صاحب اور [illegible] میں ہفتہ وار لیکچر جاری رہا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف سوسائٹیوں میں بھی لیکچر جاری رہے ہیں۔ تین قابل ذکر لیکچر ہیں ۔

۷ اپریل کو میرا لیکچر اسلامی قانون پر ہوا۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب شروع ہوئے۔ اور اس کے بعد پریزیڈنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری مرضی ہے کہ انگلستان میں بھی وہ قوانین جاری ہوں۔ جو اسلام کی طرح حق و حکمت پر مبنی ہوں۔ یہ لیکچر ۱۰ اپریل کو ہوا ۔

۱۸ اپریل کو سوسائٹی آف فلاسفی میں مولوی مبارک علی صاحب کا لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولانا خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حالات پر ہوا۔ جو کہ لوگوں نے پسند کیا اور ممبروں نے درخواست کی کہ اس مضمون پر ایک لیکچر دیا جائے ۔

۲۴ اپریل کو لوگوں کی ایک سوسائٹی نے جس کا مقصد یہ ہے کہ مشرق و مغرب میں اتحاد پیدا ہو جائے۔ مجھے ایک لیکچر کی شرکت کے لئے دعوت دی۔ وہاں بھی ان لوگوں کے سامنے اسلام کے روحانی فوائد پیش کرنے کا موقع ملا ۔

نور ہاسپٹل قادیان اور احمدی مستورات

الفضل نمبر ۸۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۶ء میں احمدی مستورات کی خدمت میں ایک اپیل [illegible] سے نور ہاسپٹل قادیان کیلئے ایک زنانہ کمرہ کی تیاری کے لئے چندہ کی تحریک کر چکا ہوں۔ چونکہ مجمل الفاظ میں سامنے آنیوالی تحریکیں دوسری تحریکوں کی نسبت جلد بھول جاتی ہیں۔ اسلئے میں اپنی بہنوں کو اس اپیل کی طرف پھر متوجہ کرتا ہوں۔ اور اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمدی سلسلہ کے مرکزی مقام میں جو کہ جسمانی امراض کیلئے اس زمانہ میں ایک ہی ہسپتال ہے امراض کیلئے شفاخانہ کا ایک اچھی حالت میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ لازمی ہے۔ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور مخلص دوست نور الدین [illegible] طبیب تھا ہی [illegible] اگر تسلیم ہوتا۔ اور لاکھوں انسانوں کیلئے نفع ہوتا۔ پھر [illegible] وجہ نہ تھی کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا خاندان علم طبابت کے ماہر ہونے اور ان کے ذریعہ [illegible] لاکھوں انسان فائدہ اٹھا رہے ہوتے۔ اور پھر [illegible] ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت طب کے ایک جدید طریق سے نافع الناس ہونے کا ارادہ کرتے ہیں۔ انکی ضرورت تھی۔ اور نہایت بڑی ضرورت تھی بلکہ لازمی تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی مختلف تقریروں اور تحریروں میں ظاہر فرمایا ہے کہ روحانی ترقی کیلئے جسمانی صحت لازمی ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ بہت سے گناہ محض جسمانی بیماریوں کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ جلسہ پر آنیوالی معزز بہنوں نے نور ہاسپٹل کی عمارت کو دیکھا ہوگا۔ اور انکو مسرت [illegible] ہوگی کہ مدرسہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ایک شفاخانہ بھی قائم ہو گیا ہے۔ مگر [illegible] مردوں کی بھی آمد و رفت [illegible] رہتی تھی۔ [illegible] دور دراز سے بڑے شوق سے جلسہ پر آیا ہوا بھائی جو اتفاقاً راستہ میں بیمار ہو گیا۔ شفاخانہ میں زیر علاج ہے۔ انہیں کوئی پنجابی ہے کوئی ہندوستانی اور کوئی بنگالی اور کوئی سیلونی۔ جو کم از کم تین چار روز جلسہ کے بغیر گذارہ ہی نہیں کر سکتے۔ پھر بہنوں نے دار الشفاء میں بیمار [illegible] بھائیوں کو شفاخانہ میں لیٹے ہوئے نہ دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر علاج سے مستفید ہو کر خدا کا شکر بجا لاتے ہیں۔ الغرض جو کچھ بھی ہے قابل شکر ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا بیمار صرف مرد ہی ہوتے ہیں اور کیا جسمانی امراض سے رہائی پاکر گناہوں سے بچنے اور روحانی ترقی حاصل کرنے کیلئے صرف مرد ہی مخصوص ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جہاں نور ہاسپٹل میں مردوں کیلئے قیام گاہ ہو۔ وہاں عورتوں کیلئے نہ ہو۔ [illegible] مردوں میں ایک [illegible] سلسلہ میں ہے جو [illegible] مردوں نے ان کی پسینہ کی کمائی میں سے پیسہ جمع کیا اور ایک [illegible] قائم کر دیا۔ جس سے اکثر مرد اور کم و بیش عورتیں بھی فائدہ اٹھا رہی ہیں کیا عورتوں میں کوئی کمی ہے۔ جو اس کام میں پیچھے رہ جائیں۔ [illegible]

مولوی ثناء اللہ کے من گھڑت جھوٹ

(۲)

دوسرا کذب جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ پہلے مولوی صاحب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۳ پر تذکرۃ الشہادتین کی مندرجہ ذیل عبارت اس طرح نقل کرتے ہیں:۔

"اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۶)

اور اس کے بعد احمدیوں سے ان الفاظ میں مخاطب ہوتے ہیں:۔

"یہ احادیث جن کا اشارہ حضرت اقدس نے یہاں حوالہ دیا ہے۔ کس کتاب میں ہیں؟"

ممکن ہے کہ ناظرین مولوی ثناء اللہ صاحب کا مطلب اچھی طرح نہ سمجھے ہوں۔ اسلئے میں مذکورہ بالا عبارت کی توضیح و تشریح بھی مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں کر دیتا ہوں۔ مولوی صاحب اپنے مطلب کی توضیح و تشریح اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"یعنی کسی حدیث میں دکھاؤ کہ واقعہ صلیب (جو بقول یہود و نصاریٰ ہے اور حسب اعتراف مرزا راز حقیقت صفحہ ۳) جو حضرت مسیح کو ۳۳ سالہ عمر میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد ۱۲۰ سال عمر حضرت ممدوح نے پائی۔"

پھر اسی اخبار میں لکھتے ہیں:۔

"راز حقیقت کو ہماری پیش کردہ عبارت مندرجہ اہلحدیث اخبار پرچہ سے ملا کر دیکھو تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ (بقول مرزا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساری عمر ۱۵۳ سال تھی۔ اس ۱۵۳ سال کے ثبوت کا ہم سے مطالبہ کیا گیا تھا۔"

مولوی صاحب کی مختلف عبارتوں کا لب لباب یہی نکلا کہ حضرت مرزا صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ واقعہ صلیبی حضرت عیسیٰ کو ۳۳ سالہ عمر میں پیش آیا تھا۔ اور باوجود اس اعتراف کے تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ "اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ۱۲۰ برس عمر پائی" یہ صاف دلالت کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب یہاں پر کسی ایسی حدیث کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہ جس میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ سال قرار دی گئی ہے۔ اس کے متعلق مولوی صاحب کا مطالبہ ہے۔ کہ مجھے اس حدیث کا پتہ دیا جائے کہ جس میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ سال بتلائی گئی ہو۔

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ کی عمر باختلاف روایات کہیں ۱۲۰ برس لکھی ہے۔ اور کہیں ۱۲۵ برس۔ لیکن کسی کتاب میں بھی آپ نے حضرت عیسیٰ کی عمر بحوالہ حدیث ۱۵۳ سال نہیں بیان کی۔ ثناء اللہ صاحب جن کو مسیح موعود کی کتابوں سے واقف ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور جنہوں نے لکھا ہے:۔

"بفضلہ تعالیٰ مدعی کے ہی کہنے سے ہم اتنے واقف ہیں کہ ہم کو کسی اور گواہ کی حاجت نہیں۔ اور نہ کبھی ہوئی۔ بلکہ نہ ہوگی۔ انشاء اللہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا جی کے مرید مرزائی ملفوظات کو ہم سے زیادہ نہ جانتے ہونگے۔"

(اہلحدیث مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء)

پھر نہ معلوم یہ ۱۵۳ سالہ حدیث کا حوالہ مولوی صاحب نے مسیح موعود کی کس کتاب میں پڑھا ہے کہ جس کی بنا پر یہاں ۱۵۳ سالہ عمر کا مفہوم نکال رہے ہیں۔ بہتر ہوتا۔ کہ پہلے ان کتابوں کو کسی احمدی سے پڑھ لیتے۔

اگر مولوی صاحب کہیں کہ یہ ۱۵۳ برس عمر والا مفہوم خود حضرت مرزا صاحب کی عبارت سے واضح ہے۔ تو اس کے جواب میں مولوی صاحب یاد رکھیں کہ یہ غلط مفہوم ہرگز عبارت مذکورہ بالا سے نہیں نکل سکتا۔ ہاں اس صورت میں نکل سکتا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کا تذکرۃ الشہادتین والا فقرہ یوں ہوتا "اور احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ۱۲۰ برس اور عمر پائی۔ لیکن جبکہ آپ کی عبارت میں لفظ "اور" نہیں۔ تو اس سے ۱۵۳ برس عمر کا مفہوم نکالنا بناء فاسد علی الفاسد ہے۔

رہا یہ کہ حدیث مذکور بیان کرتے ہوئے "اس واقعہ کے بعد" سے کیا مراد ہے۔ یاد رہے کہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود نے ایک وہم کے ازالہ کی غرض سے استعمال کئے ہیں۔ ممکن تھا کہ بعض لوگ حضرت عیسیٰ کی ۱۲۰ برس عمر والی حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے۔ کہ اس واقعہ کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی۔ اور بعد میں وہ آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ چنانچہ بعض غیر احمدی حضرات نے حدیث مذکور کے متعلق یہ لکھ بھی دیا ہے۔ دیکھو صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ صفحہ ۲۷۔

"جس وقت حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی۔ بعد نزول جو عمر آپ کی ہوگی۔ وہ اس میں محسوب نہیں ہے۔"

پس ضرور تھا کہ مسیح موعود حدیث مذکور بیان کرتے ہوئے اس وہم کا ازالہ بھی کر دیتے۔ جیسے آخر ایک نہ ایک روز ظاہر ہونا تھا۔

بالآخر ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کے سمجھانے کے لئے کہ حضرت عیسیٰ کی کل عمر ۱۲۰ برس ہوئی تھی۔ اور واقعہ صلیبی درمیان کا واقعہ ہے۔ اور مسیح موعود کے تذکرۃ الشہادتین والے فقرہ کا وہ مطلب نہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب سمجھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی ہی عبارت پیش کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ مولوی صاحب کو ایک احمدی استاد کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ مسیح موعود کی عبارتوں کو صحیح طور پر سمجھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب راز حقیقت میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ۱۲۰ برس کی عمر ہوئی تھی۔ لیکن تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ

پیش آیا تھا۔ جبکہ حضرت مسیح کی عمر صرف
۳۳ برس کی تھی۔ اس دلیل سے ظاہر ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضل تعالیٰ
نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گذاری تھی
(حاشیہ از حقیقت [illegible])

حوالہ مذکورہ بالا پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ باقی عمر سے واقعہ صلیبی کے بعد کے ۸۷ سال مراد ہیں جو ۱۲۰ برس پورا کرتے ہیں۔ نہ کہ صلیب کے بعد ۱۲۰ برس جیسا کہ مولوی صاحب نے خود غلط سمجھا ہے یا دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے۔

محمد بہاء الدین خان از دفتر تالیف و اشاعت قادیان

کشتہ امرتسری کا نرالا منطق

ہم نے الفضل میں ان لوگوں کو جو قادیان سے ناکام واپس جا کر یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ ۳۰۔ ۳۵ احمدیت سے مرتد ہوئے۔ یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ ایسے اصحاب کی ایک فہرست شائع کریں۔ جس میں ان کا نام اور پتہ درج ہو پھر یہ ثابت کیا جائے۔ کہ وہ پہلے احمدی تھے باقاعدہ چندہ دیتے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز قطعی حرام سمجھتے۔ اس کے جواب میں منشی مولا بخش صاحب کشتہ ایڈیٹر اتحاد رقمطراز ہیں کہ:۔

"اپنے تمام رجسٹر ۳ دن کے اندر اندر میرے پاس بھیجدیجئے۔ اور حلفیہ بیان دیجئے کہ کوئی رجسٹر باقی نہیں رکھا گیا۔ میں ان کا چندہ دینا ثابت کر دوں گا۔ جب چندہ دینا ثابت ہو گیا تو باقی باتیں خود ہی ثابت ہو جائیں گی"

میں بار بار ان فقرات کو پڑھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ میرے دوست کشتہ کو کیا ہو گیا۔ وہ کیوں اس قدر بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر مجھے سخت شرم آ رہی ہے۔

حضرت! پہلے آپ نام اور پتہ تو شائع کیجئے بلکہ چالیس آدمی کا شائع فرمایئے۔ جو غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقع پر احمدیت سے تائب ہوئے۔ اس کے بعد اگر شک ہوا۔ تو دیگر امور کا ثبوت بھی ہم سے لینا جب ایسے آدمی ہی آپ پیش نہیں کر سکتے۔ تو چندہ اور نماز پر گفتگو کی نوبت ہی کب آئیگی۔ پھر ایک نہایت نامعقول مطالبہ ہے۔ کہ صدر انجمن جو ایک رجسٹرڈ انجمن ہے۔ اس کے تمام رجسٹر غالباً بیس بیس سال کے آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ اور آپ نہایت اطمینان سے اپنے فارغ اوقات میں ان کا ملاحظہ فرماویں۔ اور اتنا عرصہ انجمن کے تمام کاروبار بند کر دئے جائیں۔ کیونکہ رجسٹر تو آپ کے پاس ہونگے کارکن کیا دفتر میں بیٹھے کیا کرینگے۔ پہلے تو سنتے آئے تھے کہ بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے مگر اب سودیشی عدالتوں کا اجراء ہے۔ اور اس کا پہلا نمونہ جناب الارشاد گاندھی صاحب بفتوی مولوی ثناء اللہ صاحب یہ قرار پایا ہے۔ کہ ثبوت مدعا علیہ پر۔ حالانکہ صاف بات ہے جو شخص آپ پیش کریں گے۔ اس کی نسبت ہم اگر عذر کریں گے۔ کہ یہ چندہ نہیں دیتا تھا۔ تو آپ صدر انجمن کی رسید۔ پیش کر سکتے ہیں۔ جو بدستی یا بذریعہ ڈاک ہر رقم پر دی جاتی ہے۔ ہمارے رجسٹر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر ایسی ضرورت پیش آنے پر آپ کے لئے سہولت بہم پہنچا دی جائیگی۔ فی الحال آپ صرف نام اور پتہ ہی شائع کریں۔ جو احمدیت سے غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقع پر قادیان میں احمدیت سے مرتد ہوئے۔ ورنہ بہتر ہے۔ کہ آپ خاموش رہیں۔ پہلے ہی بہت فضیحت ہو چکی ہے۔ اب اس سے زیادہ آپ اپنی پردہ دری کرا کے مجھے شرمسار نہ کیجئے۔

افسوس ہمارے مخالفین میں حق طلبی کا مادہ نہیں اور نہ وہ ہمارے مقابلہ میں استقلال و دلیری اور جرأت سے [illegible] بولیں۔ [illegible] اس طرح مصر نہ ہوں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں [illegible]

[illegible] قادیان

ایک ضروری درخواست

سب سے پہلے تو میں اپنی محترم اور مکرم بہنوں اور قابل احترام بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ناچیز جو کہ ایک سال کے عرصہ سے بیمار ہے [illegible] بیمار ہو گئی۔ ہر دو ٹانگوں میں ایسی تکلیف ہو رہی ہے کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی ہوں۔ رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں میری صحت کے لئے بہت بہت دعائیں فرمائی جاویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھ کو صحت کامل بخشے۔ نیز میں نے نذر مانی ہے۔ کہ زنانہ ہسپتال کے لئے چندہ احمدیہ مستورات سے وصول کر کے جلد پیش کروں۔ سو میری مخلص بہنیں اپنی اس قومی خدمت اور مفید تحریک پر لبیک کہیں۔ اور میری مرضی ہے کہ سب [illegible] بعض عزیز بہنیں جن کو نام بنام تحریک کرتی ہوں۔ وہ اپنے اپنے علاقہ کی مستورات سے چندہ وصول کر کے دفتر محاسب صدر انجمن میں بھجوا دیں اور مجھے ضرور اطلاع دیں تاکہ میں اخبار الفضل میں ایسی بہنوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اور اس طرح تحریک بھی ہو گی اور ہر ایک چندہ دینے والی بہن کو رسید بھی مل جائیگی۔ [illegible] اپیل چندہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی بیوی نے [illegible] ہو گی۔ سو میں [illegible] اور باقاعدہ کام کرنا چاہتی ہوں اور اپنی مفصلہ ذیل مکرم بہنوں کو [illegible] ہوں۔ کہ میری بہنیں کمر بستہ ہو کر یہ کام کریں گی۔ انشاء اللہ [illegible] پہلے [illegible] صاحب [illegible] امام بخش خان کوٹ قیصرانی [illegible] صاحب لاہور سے [illegible] اللہ بخش صاحب امرتسر سے ہماری اخلاص مند [illegible] بیگم حیدرآباد دکن سے [illegible] عبداللہ الہ دین سکندرآباد سے [illegible] بیگم لاہور سے۔ گجرات [illegible] سیالکوٹ۔ فیروزپور [illegible] ہندوستانی بہنیں اور [illegible] بیگم [illegible] بعض مخلص بہنیں ہیں۔ جن کے [illegible] واقف نہیں [illegible] میری اخلاص [illegible] شامل کریں [illegible] تاکہ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ جون ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک تقریر

پرکاش کے غیر معقول اعتراض

لوگ کیوں مسٹر گاندھی کے ساتھ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی مالیرکوٹلہ کی تقریر میں جو [illegible] مئی کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ بیان فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے جو لوگ آتے ہیں۔ ان میں اور جو خود بخود کھڑے ہو جاتے ہیں ان میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسٹر گاندھی کی مثال پیش کرکے فرمایا تھا۔

" دنیا میں بڑے بڑے فاتح ہوئے ہیں۔ اور لوگ بھی ہمیشہ بڑے آدمی کے ساتھ لگ ہی پڑے۔ مشہور آدمی ہے ہندوستان میں مسٹر گاندھی ہی ہیں۔ مگر ان کے نعرے بھی آج ہندوستان میں لگائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہہ دے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ اگر دنیا ہو گئی۔ تو کیا ہوا۔ مسٹر گاندھی کے ساتھ بھی تو لوگ ہو گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ لوگوں سے وہ باتیں منواتے تھے جو وہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ مگر مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔"

اس امر کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

" مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی گاڑی یا موٹر جدھر جا رہی ہو۔ ادھر چلتی جائے۔ اور ایک شخص پیچھے ہاتھ رکھ کے اور سمجھ کر میں اسکو چلا رہا ہوں۔ لیکن آنحضرتؐ نے جدھر گاڑی چل رہی تھی۔ ادھر سے اس کا رُخ پلٹ کر دوسری طرف کو پھیر دیا۔"

مذکورہ بالا الفاظ کے متعلق اخبار پرکاش اپنے ۱۵ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

" ہمارے خیال میں مرزا محمود احمد صاحب نے اچھا نہیں کیا۔ جو اس طرح مقابلہ کیا ہے۔ اول تو

Comparisons are always odious.

مقابلہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے۔ دوم ایک مردہ اور ایک زندہ شخص میں مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ سوم۔ دونوں کے کام کا دائرہ مختلف ہے۔ کئی آدمی ایسے ہوں گے۔ جو ایمانداری سے مہاتما گاندھی کو حضرت محمدؐ سے بہتر انسان سمجھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اس خیال کا اظہار کریں گے۔ تو حضرت محمدؐ کے متعلق مسلمانوں کی جو عقیدت [illegible]۔ وہ اس اظہار رائے کو برا منائیگی۔ مسلمانوں کے اندر حضرت کے متعلق کچھ اس قسم کی عقیدہ مندی ہے کہ خدا کے متعلق تو سب کچھ سن لیتے ہیں۔ لیکن حضرت محمدؐ کے متعلق ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں۔ عیسائیوں کی حالت مختلف ہے۔ وہ برا نہیں مناتے۔ اگر کسی شخص کا عیسیٰ سے مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ کئی انگریز اپنے مضامین میں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کر چکے ہیں۔ مگر مہاتما گاندھی کا حضرت محمدؐ سے مقابلہ کیا جائے۔ تو اندیشہ ہے کہ کئی مسلمان ناراض ہو جائیں۔ اسلئے مرزا محمود احمد صاحب کو آئندہ اس قسم کے مقابلے سے محترز رہنا چاہیئے۔"

پرکاش کو چاہیئے تو یہ تھا کہ جس امر کے متعلق مسٹر گاندھی کی مثال پیش کی گئی تھی۔ اس کی نسبت کچھ لکھتا۔ اور یہ ثابت کرتا کہ مسٹر گاندھی لوگوں سے کوئی ایسی بات منوا رہے ہیں۔ جسے وہ نہیں ماننا چاہتے۔ اور انہیں ادھر لئے جا رہے ہیں۔ جدھر چلنے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔ تا کہ مسٹر گاندھی کی طاقت اور قوت کا پتہ لگتا۔ اور معلوم ہو سکتا۔ کہ عوام کو اپنے پیچھے چلانے کی ان میں کس قدر قابلیت اور اہلیت ہے لیکن چونکہ پرکاش نے اس پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور اس بات کو لے بیٹھا ہے۔ کہ مقابلہ ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ "مقابلہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے" اسلئے ہم بھی پہلے اسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعد میں بتلائیں گے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسٹر گاندھی کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

پرکاش نے اپنے اس دعویٰ کی کہ "مقابلہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے" بنیاد ایک انگریزی مقولہ پر رکھی ہے۔ جس کے متعلق اول تو ہم کہتے ہیں۔ اس نے یہ کیونکر سمجھ لیا ہے۔ کہ اس مقولہ کو ساری دنیا صحیح اور درست سمجھتی ہو اور ہر زمانہ کے لئے حجت ہے۔ ہر قوم میں بیسیوں نہیں سینکڑوں مقولے مشہور ہیں۔ کیا ان سب کو ہر شخص درست سمجھتا ہے۔ اور ان کے خلاف کرنا ناجائز قرار دیتا ہے؟ نہیں تو اس کا کیا حق ہے۔ کہ ہمارے خلاف بطور دلیل کے ایک انگریزی قول کو پیش کرے۔

دوم۔ اس کا یہ لکھنا کہ "کئی انگریز اپنے مضامین میں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کر چکے ہیں" ثبوت ہے اس امر کا کہ جو انگریزی مقولہ پرکاش نے پیش کیا ہے۔ اسکو خود انگریز درست نہیں سمجھتے۔ اور اس کے خلاف کرنا ان کے نزدیک برا نہیں ہے۔ ورنہ وہ کیوں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کرتے۔ اس بات کو تسلیم کرکے پرکاش نے اپنی دلیل کو آپ رد کر دیا ہے۔

سوم۔ اہل مغرب کے نزدیک مقابلہ ہمیشہ برا ہو تو ہو۔ اہل مشرق تو کہتے ہیں۔ جب تک دو چیزوں کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ ایک کا حسن اور دوسری کا قبح پورے طور پر واضح نہیں ہو سکتا۔ اسی بات کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے فصیح و بلیغ کلام میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

[illegible] سے شعر [illegible] تفسیر [illegible] آشنا

روشنی را قدر از تاریکی است ہر گل

[illegible] عقل [illegible]

کیا ان اشعار میں جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس کا کوئی عقل مند انسان انکار کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ ایک چیز کا دوسری سے مقابلہ کرنا ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی قدرت کے اس قانون کو رد کر سکتا ہے جس کے ماتحت دن کے مقابلہ میں رات سکھ کے مقابلہ میں دکھ آرام کے مقابلہ میں تکلیف میٹھے کے مقابلہ میں کڑوا۔ گرمی کے مقابلہ میں سردی۔ عقلمند کے مقابلہ میں کم عقل۔ عالم کے مقابلہ میں جاہل اور اسی قسم کی سینکڑوں باتیں رکھی گئی ہیں تو اس کا اختیار ہے کہ "مقابلہ" کو ہمیشہ کے لئے برا کہہ دے یا اگر ان متضاد باتوں میں وہ کوئی فرق نہیں پاتا۔ تو بھی اس کا حق ہے۔ کہ جو لوگ مقابلہ کے ذریعہ انہیں فرق قرار دیتے ہیں۔ ان کے خلاف کھڑا ہو جائے۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو وہ مقابلہ کو برا بھی نہیں کہہ سکتا۔

چہارم۔ کیا مقابلہ کو ہمیشہ کے لئے برا قرار دینے والے پرکاش کو یہ یاد نہیں رہا۔ کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب ستیارتھ پرکاش میں اسی "مقابلہ" سے کام لیا ہے۔ اس کیلئے ہم ذیل میں ایک دو حوالے پیش کرتے ہیں:۔

پنڈت صاحب موصوف ہندوستان میں آریوں اور دوسرے لوگوں یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کی حکومت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب سے بدیشی گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گئو وغیرہ کے ذبح کرنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے بتدریج آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے"
ستیارتھ پرکاش طبع سوم صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳

پھر لکھتے ہیں:۔

"آریہ ورت میں بھی آریوں کا راج ہونے کے باعث آپس میں پھوٹ۔ اختلاف مذہب۔ برہمچریہ نہ رکھنا علم پڑھنا پڑھانا ...... وغیرہ بد عادات ہو گیا کا پرچار ہو گیا تو غیر ملکیوں نے کام بگاڑا" صفحہ ۲۹۲

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

"اب بد قسمتی آریوں کی سستی اور غفلت اور آپس کی پھوٹ کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا کامل آزاد خود مختار اور بے خوف راج نہیں۔ جو کچھ ہے وہ بھی غیر ملکیوں سے پامال کر رہے ہیں" صفحہ ۲۹۵

کیا ان حوالجات سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے آریوں کی گذشتہ زمانہ کی حکومت کا انگریزوں کی موجودہ حکومت سے مقابلہ کر کے اول الذکر کو ہر طرح اعلیٰ اور مفید قرار دیا ہے۔ اور موخر الذکر کو ہر قسم کی بری عادتوں اور برائی کے پھیلانے والی اور ہندوستانیوں پر ظلم و ستم کرنے والی بتایا ہے۔

اس بات کو چھوڑ کر کہ پنڈت صاحب موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے معلوم ہوا کہ چند باتوں اور خیالات کے ماتحت مقابلہ کیا گیا ہے ہم پوچھتے ہیں۔ کیا اس مقابلہ کو بھی پرکاش برا قرار دے گا۔ اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ اس کا خیال ہے کہ "مقابلہ ہمیشہ برا ہوا کرتا ہے"۔

دوسری بات پرکاش نے یہ لکھی ہے کہ "[illegible] شخص میں مقابلہ نہیں ہو سکتا" چونکہ پرکاش نے پہلے جہاں ایک انگریزی فقرہ سے استدلال کیا تھا۔ وہاں اب اتنا بھی نہیں کر سکا اور نہ اپنے دعوےٰ کی کوئی دلیل دے سکا ہے۔ اسلئے یہ بات قابل التفات ہی نہیں۔ اور اس کے جواب میں ہمارا اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ لیکن ہم کسی قدر وضاحت کئے دیتے ہیں کہ ایک انسان جس کے کارنامے صفحہ دنیا پر موجود ہوں اور جو پکار پکار کر اس کی عظمت اور شان کو ظاہر کر رہے ہوں

وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے منفرد نہیں کہلا سکتا اور اس کی برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے لئے کسی دوسرے شخص کے کام کی مقابلۃً حقیقت ظاہر کرنا [illegible] مقام بہت [illegible]

[illegible]

اول تو شہرت یافتہ شخص کی زندگی [illegible] کے بعد اس کے ساتھ [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] کے نزدیک یہ مناسب [illegible] اس وقت کیا جاتا۔ جب لوگ [illegible] ہو چکے [illegible] چکے ہیں۔ یا اس وقت ان کی شہرت کی اصل وجہ بیان کی جاتی ہے۔ جبکہ پرکاش کی زبان پر ان کا نام ہے۔ اگر پرکاش غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کسی وقت اس بات کے لئے مناسب اور موزوں تھا۔

تیسری بات پرکاش نے یہ لکھی ہے کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی کا مقابلہ مختلف ہے" یہ بالکل غلط ہے۔ مگر باوجود اس کے چونکہ ایسے نادان ہیں۔ جو بالمقابلہ [illegible] مہاتما گاندھی کو حضرت محمدؐ سے بہتر انسان سمجھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس صفات کی جو فضیلت حاصل ہے وہ ظاہر کی جائے۔ اور لوگوں کو اس غلط فہمی سے نکالا جائے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ دوسری یہ بات کہ مسلمان خدا کے متعلق تو سب کچھ سن لیتے ہیں۔ لیکن حضرت محمدؐ کے متعلق ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے وہ کیسے مسلمان ہیں۔ جو خدا کے متعلق سب کچھ سن لیتے ہیں۔ ایسے لوگ پرکاش کے نزدیک مسلمان ہوں گے۔ مگر اسلام ان کو مسلمان قرار نہیں دیتا۔ ہر ایک سچا مسلمان جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بھی نازیبا لفظ سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف بھی کوئی لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں باوجود یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ایک بھی نازیبا لفظ رسول کریم کے متعلق سننے کے لئے تیار نہیں پرکاش کے "سوامی" پنڈت دیانند صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق [illegible]

کیا ہے۔ اور دوست پرکاش کے چودہری صاحب میں ایسا کوئی موجود ہے۔ کیا وہ اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ آپ صاحبان جان بوجھ کر مسلمانوں کی سخت دل آزاری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان بڑے صبر سے کام لے رہے ہیں۔

پرکاش نے اپنی طرف سے جو کچھ لکھا تھا۔ اس کا جواب دینے کے بعد ہم اصل بات کی طرف آسکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں جو کچھ فرمایا تھا۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کامیابی ہوئی۔ وہ اس کی علامت تھی۔ کہ آپ نے لوگوں سے وہ کچھ منوایا جس کے ماننے کے لئے لوگ تیار نہ تھے۔ لیکن اور لوگ جن کو شہرت حاصل ہوئی۔ انھوں نے لوگوں کی خواہش اور منشاء کے ماتحت چل کر شہرت حاصل کی۔ اس بات کو مثال کے ذریعہ ثابت کرنے کے لئے آپ نے مسٹر گاندھی کو پیش کیا۔ کہ ان سے بڑھ کر اس زمانہ کے لئے واضح مثال اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور فرمایا۔ ان کے ساتھ لوگوں کے ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ اب اگر اس بات میں کسی کو شک ہو۔ اور وہ اسے درست نہ سمجھتا ہو۔ تو اس کا حق ہے۔ کہ اسے غلط ثابت کرے۔ اور ثبوت دے کہ مسٹر گاندھی لوگوں کو ایسی طرف لے جا رہے ہیں جس طرف جانے کے لئے وہ تیار نہ تھے۔ لیکن کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پرکاش نے اس بات کو چھوا تک نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسٹر گاندھی کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ وہ ایسا بدیہی ہے کہ غالباً اس کے ثبوت کا مطالبہ کرنے کی کسی کو ضرورت ہی نہ ہوگی۔ تاہم ہم اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

حال ہی میں مسٹر گاندھی نے والسرائے سے جو ملاقات کی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے شملہ کے اس جلسہ میں جس میں مسٹر گاندھی بھی موجود تھے۔ اپنی تقریر میں فرمایا۔ "سوا اس کے کوئی چارہ نہیں کہ میں یہ کہدوں۔ کہ ملک میں اس قدر جوش و خروش ہے۔ کہ اگر یہ ناممکن ممکن ہو جائے۔ اور مہاتما گاندھی گورنمنٹ سے کوئی سمجھوتہ کرکے سوراجیہ کے اصول کو چھوڑ دیں۔ تو ملک مہاتما جی کی تقلید نہیں کریگا"

(زمیندار۔ ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء)

لالہ لاجپت رائے جیسے مسلم لیڈر کے یہ الفاظ نہایت صاف اور واضح طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ ملک مسٹر گاندھی کی تقلید محض اس لئے کر رہا ہے کہ وہ اس کی منشاء اور مرضی کے مطابق چلکر سوراجیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ اس مطالبہ سے ذرا ادھر ادھر ہو جائیں۔ یعنی ملک کی منشاء کے خلاف ایک لفظ بھی کہیں۔ تو ملک ان کو چھوڑ دے گا اور ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کریگا۔ جو اس سے پہلے متعدد لیڈروں کے ساتھ محض اسی وجہ سے کر چکا ہے کہ انھوں نے حسب منشاء چلنے میں لیت و لعل کی۔

اب لالہ لاجپت رائے جی کے الفاظ کو سامنے رکھکر دیکھ لیا جائے۔ کہ یہ ان الفاظ کی کیسی صفائی کے ساتھ تصدیق کر رہے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسٹر گاندھی کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔

پھر یہی نہیں۔ خود ایڈیٹر پرکاش نے اپنے روزانہ اخبار پرتاپ ۲۶ مئی میں لالہ لاجپت رائے جی کے مندرجہ بالا الفاظ کو دوہراتے ہوئے لکھا ہے کہ "وہ ہمارے جیسے بے حیثیت شخص بھی لالہ جی کے ہمنوا ہو کر یہ کہنے کو تیار ہیں۔ کہ جس اصول پر گورنمنٹ کے ساتھ موجودہ جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر مہاتما گاندھی گورنمنٹ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرینگے تو ہم ان کی پیروی ہرگز نہ کرینگے"

کیا ان الفاظ سے ظاہر نہیں ہے کہ ایڈیٹر پرکاش جیسے بے حیثیت انسان بھی اسی وقت تک مسٹر گاندھی کی پیروی کر رہے ہیں۔ جب تک کہ وہ ملکی مرضی اور منشاء کے ماتحت چل رہے ہیں۔ اور جب ذرا ادھر ادھر ہونگے ایسے لوگ بھی فوراً ہٹ جائینگے۔

اب ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہی وہ بات نہیں ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بیان فرمائی ہے۔

عجیب بات ہے۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ الفاظ شائع ہوئے جنہیں بتایا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی کے پیچھے لوگوں کے چلنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کی خواہش اور مرضی کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور وہ بات کہہ رہے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ ادھر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ایک مسلم لیڈر کو کہنا پڑا کہ جس بات کا مطالبہ ہندوستان کر رہا ہے اگر مسٹر گاندھی اسکو چھوڑ دینگے۔ تو ملک بھی انکو چھوڑ دیگا۔ اور پھر یہی بات اس اخبار کے ایڈیٹر کو خود کہنی پڑی جس نے چند ہی دن قبل اسپر آنکھ بھوں چڑھائے تھے۔

کیا اب بھی ایڈیٹر پرکاش کہہ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے مسٹر گاندھی کے پیچھے لوگوں کے چلنے کی جو وجہ بتائی ہے وہ درست نہیں۔ اگر درست ہے۔ تو اس کے بیان کرنے میں کیا غضب آگیا جس کے لئے پرکاش کو [illegible] ہونا پڑا؟

ایڈیٹر صاحب وکیل کی معذرت

اخبار وکیل نے اپنے ۲۶ مئی کے پرچہ میں افریقہ کے [illegible] احمدیوں کے متعلق ایک ایسا ایڈیٹوریل شائع کیا تھا جو دیانت اور امانت کے خلاف ہونے کے علاوہ غلط بیانیوں سے بھی پُر تھا۔ مثلاً وکیل کا یہ لکھنا کہ "اتفاق سے کسی نے مفتی محمد صادق صاحب کو خبر کر دی۔ اور انھوں نے ماسٹر عبد الرحیم کو وہاں بھیجا جنہوں نے ان کا نام وہاں پہنچکر احمدی رکھ لیا" بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان کے رئیس اعظم نے خود کئی مبلغ بھیجنے کو لکھا اور [illegible] جناب مفتی صاحب کو بھیجے۔ اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ وہ لوگ پہلے عیسائی تھے بعد میں مسلمان ہوئے بلکہ پہلے وہ بت پرست تھے۔

"وکیل" کے اس مضمون کا مفصل جواب ہم شائع کرنے ہی کو تھے۔ کہ ۲۹ مئی کے اخبار میں یہ معذرت

کی گئی ہے کہ ۲۳ [illegible] کی اشاعت میں [illegible] فتوحات کی بناء پر دکھایا گیا تھا کہ افریقہ میں چار ہزار عیسائیوں کو احمدی بنانے کی جو خبر الفضل نے شائع کی تھی۔ وہ غلط تھی۔ وہ اصل میں لوگ مسلمان تھے۔ جن کا نام احمدی رکھ دیا گیا۔ [illegible] سمجھا [illegible] اس [illegible] ایک [illegible] کے ذریعہ بتاتے ہیں کہ [illegible] کی غلطی سے [illegible] کی بجائے [illegible] ہوگیا تھا۔ اور اسی لئے ایڈیٹر الفضل سے [illegible] یہ سمجھا کہ اسقدر عیسائی احمدی ہوگئے ہیں۔ [illegible] بھی ملتے ہیں کہ یہ حقیقت الفضل میں شائع ہوچکی ہے۔ جو افسوس ہے کہ ہماری نظر سے نہیں گذری۔ ورنہ [illegible] کہ وکیل میں بھی اس قسم کی تنقید شائع نہ کی جاتی۔ ہم [illegible] اپنی غلطی کو تسلیم کرتے اور اپنے خیالات کو واپس لیتے ہیں۔

اگرچہ وکیل کو چاہیئے تھا کہ [illegible] کا وہ مضمون شائع کرتا جس سے اسے اپنی غلطی پر اطلاع ہوئی۔ تاکہ وکیل کے ناظرین کو بھی مفصل طور پر حقیقت کا علم ہوجاتا۔ لیکن چونکہ وکیل نے اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے خیالات کو واپس لے لیا ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ اس بات پر اظہار حیرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ حقیقت جس کے علم سے [illegible] کا وکیل نے عذر کیا ہے۔ وہ جگہ ۱۴ [illegible] کے الفضل کے پہلے صفحہ پر بالفاظ جلی شائع ہوچکی ہے۔ اور الفضل باقاعدہ ایڈیٹر وکیل کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ کیوں نظر سے نہ گذری۔

◆

حضور نظام کی رعایا پروری

مملکت نظام کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام نے [illegible] قحط اورنگ آباد و [illegible] کے اضلاع میں ایک سال کے لئے مالگذاری کی معافی کا اعلان فرمایا ہے۔ اور صدر اعظم نے قحط زدہ علاقوں میں روزانہ مزدوری کی شرح اسقدر بڑھا دی ہے جس سے ایک مزدور کم از کم ۱۸ چھٹانک گیہوں خرید سکے۔

حضور نظام کا یہ عمل رعایا نوازی کی ایک نہایت عمدہ مثال ہے۔ اسی قسم کی باتیں رعایا کے دل میں اپنے ملک کے متعلق محبت و شکر گذاری اور جان نثاری کے جذبات پیدا کرتی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حضور نظام کو اپنی رعایا کے ہر طبقہ اور ہر گروہ کی بہبودی کا خیال رہے گا۔ اور ہر جماعت کی خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ جائز ضروریات اور حاجات کو پورا کرکے آپ [illegible] احسان فرماتے رہینگے۔

◆

فریدکوٹ کا فرضی مباحثہ

اخبار اہلسنت کے [illegible] ایڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار [illegible] میں لکھا ہے کہ۔

"فریدکوٹ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور [illegible] کا مباحثہ ہوا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ [illegible] کو شکست ہوئی ہے۔ اور حاضرین و سامعین پر حق ظاہر ہوگیا ہے۔"

نہیں معلوم کس معتبر راوی سے جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلسنت کو فریدکوٹ میں مباحثہ ہونے کی خبر ملی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہاں دنوں فریدکوٹ میں کوئی مباحثہ نہیں ہوا۔ اور جب کوئی مباحثہ ہی نہیں ہوا۔ تو وہاں شکست کے کیا معنے؟

معلوم ہوتا ہے۔ مخالفین اب ہماری فرضی شکستوں سے عوام کو دھوکہ دینا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھیں۔ یہ خوشی انہیں بہت مہنگی پڑیگی۔

✱

انعام دینا جوئے بازی نہیں

[illegible] کے پرکاش میں بعنوان "ایک ہزار روپیہ انعام" جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان کے اس اشتہار کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں ثناء اللہ کو الفاظ مشتہرہ پر حلف اٹھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام دینے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ پرکاش نے اس انعام کو جوئے بازی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"اس قسم کے اشتہارات سے لوگ دھرم کی سپرٹ [illegible] نہیں کرتے۔ بلکہ وہ غلط راستے پر [illegible] قوم [illegible] اپنے کام میں [illegible] کامیابی ہوئی ہے۔ یہ [illegible] کے اشتہارات کی [illegible] کی طرح [illegible] گئی تھیں۔"

اس کے جواب میں اسقدر [illegible] خیال کرتے ہیں کہ [illegible] اور [illegible] صاحب پرکاش ہی کا کام ہے۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش کا اس قسم کے اشتہاروں کو مذہبی سپرٹ کے خلاف قرار دینا [illegible] اور تعصب کی دلیل ہے کیونکہ مسلمان خدا کو [illegible] خدا کی [illegible] معطل نہیں مانتے۔ بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ [illegible] ہے۔ اور اپنے بندوں کی مدد کرتا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لئے اپنی [illegible] نشانوں سے کام لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible] احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے [illegible] فیصلہ [illegible] مخالفین کو بلاتے ہیں اور [illegible] جس [illegible] کے مذہبی جذبات پر [illegible] کیا گیا ہے [illegible] نقد [illegible] پیش کرتے ہیں تاکہ [illegible] وہ [illegible] کے لئے آمادہ ہوسکیں۔

باقی [illegible] کی کامیابی ہونے پر [illegible] کو جوا قرار دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کوئی کہے کہ [illegible] کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ [illegible] کی بدولت ہوئی ہے۔ [illegible] اور [illegible] میں جو [illegible] ہے۔ [illegible] سب [illegible] نہیں [illegible]۔

اگر پرکاش اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] جوئے بازی کی طرح [illegible] کرنے کا الزام لگانے کے جواب میں کچھ [illegible] کی ضرورت نہ سمجھیں گے۔ [illegible] بازی کی حقیقت بتلانے کے لئے اس [illegible] کی [illegible] توجہ دلائینگے۔ جس کا ذکر اس کی مقدس کتاب مہابھارت میں موجود ہے۔

خطبۂ جمعہ

تقوے

از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۷ مئی ۱۹۲۱ء

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفاسقون (پ ۲۸ ع ۶)

تقوی کا حکم

قرآن کریم میں جب حکموں سے یہ حکم بار بار دیا گیا ہے۔ وہ تقوی ہے۔ تقوی کا مطلب ہے۔ یہ کہ خدا کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ اور نجات حاصل کی جائے۔ یہ تقوی ہے اور اس کی دو شاخیں ہیں۔ اول وہ کام جن کے کرنے سے خدا تعالیٰ منع کرتا ہے۔ ان سے بچا جائے۔ (۲) وہ جن کا حکم دیتا ہے۔ کہ کئے جائیں۔ ان کو کیا جائے۔ قرآن کریم میں بار بار تقوی کرنے کا حکم ہے لیکن اب سوال ہوتا ہے۔ کہ تقوی کیسے پیدا کیا جائے

ہر ایک کام کے لئے ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے

سو اس کے لئے یاد رکھنا چاہئیے کہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے کرنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔ اگر کسی کام کا ارادہ نہ کیا جائے۔ خواہ ہزار اس کے متعلق وعظ سنے جائیں۔ کبھی اس کام کے کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ بعض امور میں ارادہ ہوتا بھی ہے۔ لیکن وہ قائم نہیں رہتا۔ یہی حال تقوی کا ہے کہ بہت لوگ قرآن میں اس کا حکم پڑھتے ہیں۔ مگر ان کا ارادہ نہیں ہوتا۔ بعض کا ارادہ ہوتا ہے مگر جلد وہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے۔ اسلئے تقوی کے پیدا کرنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ اول تقوی کا عشق والا ارادہ پیدا ہو جانا چاہئیے۔ دوسرے یہ کہ جو ارادہ ہو وہ قائم رہے [illegible] نہیں۔ تو کام بھی نہ ہو۔

تقوی ہر کام کیلئے ضروری ہے

تقوی ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک کام میں ضروری ہوتی ہے ہر وقت اور ہر کام کے وقت اس کا عزم چاہئیے۔ تو وہ رہ سکتا ہے۔ انسان صبح بیدار ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ نماز کا حکم ہے۔ وہ پاخانہ کے اور [illegible] کے لئے جس قدر احکام ہیں۔ ان سب کو پورا کرے۔ اگر تاجر ہے تو وہ جس قدر سودے کرتا ہے۔ ان کے متعلق جو خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ان سودوں میں ان احکام الٰہی کی پابندی کرے۔ گھر والوں سے تعلقات اور معاملات میں حاکم اور رعایا ہونے کی حیثیت میں کچھ احکام الٰہی ہیں۔ ان سب معاملوں میں ان خدا کے حکموں کی پابندی کرنا ہی تقوی ہوتا ہے۔ اگر انسان کا ارادہ ہوگا۔ تو وہ تقوی کر سکیگا اگر نہیں۔ تو پھر تقوی قائم نہیں رہیگا۔

تقوی پیدا کرنے کا پہلا ذریعہ

ان آیات میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تقوی کا ارادہ کیسے پیدا ہوتا ہے۔ پہلے فرمایا کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ خیال کرے اور سوچے کہ وہ کل کیلئے کیا کر رہا ہے۔ دیکھو زمیندار ایک وقت میں محنت کرتا ہے اسلئے کہ سال کے دوسرے حصہ میں اس کی محنت کام آئے۔ یا کوئی شخص تجارت کیلئے باہر جاتا ہے۔ وہ وہاں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ محنت کرتا اور تجارت میں تندہی سے کام لیکر روپیہ کماتا ہے۔ اسلئے کہ جب وہ وطن میں واپس آئے۔ تو یہ جو اس نے وطن سے باہر رہ کر کمایا ہے۔ اس کے کام آئے۔ اسی طرح انسان کا یہاں آنا محض کھانے پینے اور پہننے کے لئے نہیں۔ بلکہ انسان کا یہاں آنا عارضی ہے۔ اور اس نے جانا کسی اور جگہ ہے۔ جہاں اس نے ہمیشہ رہنا ہے۔ پس جس طرح ایک زمیندار سال کے اکثر حصہ کیلئے اور تاجر اپنی وطنی زندگی کے با آرام بسر کرنے کے لئے محنت کرتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا فرض ہے کہ اس جہان میں ایسے کام کرے جو اس جہان میں جہاں اس نے جانا ہے عزت و آرام پا سکے۔ پس ہر انسان دیکھے کہ اس نے کیا کمایا ہے۔ اسلئے چاہئیے کہ ہر روز انسان اس پر غور کرے کہ وہ کیا کر رہا ہے اسے کیا کرنا چاہئیے۔ اور کس کام کو چھوڑنا چاہئیے۔ جیسا کہ آیا ہے۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ کہ خدا کے حساب لینے سے پہلے اپنا روزانہ حساب خود لینا چاہئیے۔ [illegible] آتا ہے۔ کہ ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا (پ ۹ ع ۱۴) وہ لوگ جو متقی ہوتے ہیں۔ جب انکو کوئی جھکنا ہوتا ہے شیطان جگہ دیتا ہے یا وسوسہ آتا ہے تو فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ پس مومن پر اگر غفلت آئے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس غفلت کو دور کرے۔

تقوی پیدا کرنے کیلئے دوسری بات

دوسری بات جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون اللہ کا تقوی اختیار کرو (کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے۔ دیکھو بادشاہ کی موجودگی میں کوئی شخص ارتکاب جرم نہیں کرتا۔ لیکن جس شخص کو یہ یقین ہو گیا ہے۔ اور وہ میری حالت کو دیکھ رہا ہے۔ اور میری کوئی حرکت اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ کیسے خلاف تقوی امر کی جرأت کر سکتا ہے پس دوسری بات ضروری یہ ہے کہ دل میں یقین ہو کہ میں اور میرا ہر کام خدا کی نظر سے پوشیدہ نہیں جب یہ بات ہوگی تو انسان سے کوئی کام خلاف تقوی سرزد نہ ہوگا۔

تقوی پیدا کرنے کیلئے تیسری بات

تیسری بات اللہ تعالیٰ نے تقوی پیدا کرنے کی یہ فرمائی ہے۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر خدا نے اس جرم کی سزا دی کہ ان کے نفس انکو بھول گئے۔ جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں وہ شرک میں مبتلا ہو کر بہت ہی ذلیل ہو جاتے ہیں۔ شرک کیا ہے یہی کہ خدا کو اسکے درجہ سے گھٹا کر بتوں کے برابر لے آنا اور بتوں کو بڑھا کر خدا کے برابر کر دینا۔ یہی خدا کا بھلا دینا ہے اسکی سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ملتی ہے کہ ایسے لوگ اپنی عظمت کو بھول جاتے ہیں۔ اور اپنے آپکو انسانیت کے درجہ سے گھٹا ہوا خیال کرتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی عظمت کو سامنے رکھا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کبھی کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوگا جو تقوی کے خلاف اور خدا کی ناراضگی کا موجب ہو۔ خدا کی عظمت و بزرگی کو سامنے رکھنا ایسا ہے جیسا اعلیٰ درجہ کا صابن جس سے انسان کے اخلاقی۔ اعمالی یا اعتقادی گناہ دھوئے جاتے ہیں اگر ان تینوں باتوں پر عمل کیا جائے تو تقوی پیدا ہوتا ہے اور انکو ہمیشہ مد نظر رکھا جائے تو وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور وہی کام پسندیدہ ہوتا ہے جس کو دوام ہو جیسا کہ رسول کریم کی ایک حدیث بھی ہے۔

[illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ دربارۂ سود

(نمبر ۳)

(مکرم [illegible] صاحب [illegible] تربیت کلاس [illegible])

زمانہ [illegible] بنکوں سے جس کا رواج پا چکا ہے جب [illegible] وہ زمانہ [illegible] سود کی [illegible] کی وجہ سے [illegible] کرتے تھے۔ اب تو عام طور پر [illegible] بیاہ شادی [illegible] کے [illegible] سود کی وجہ سے دلوں کو [illegible] تو [illegible] حلت [illegible] کے مسائل [illegible] گئے اور تو جب مسلمانوں نے دیکھا کہ [illegible] ہو یا پرائیویٹ [illegible] سود کو روپیہ کا فائدہ [illegible] تو ان سے [illegible] تجارت کے [illegible] سود کے سوا [illegible] مشکل نظر آیا۔ تو سب احکام الٰہی اور ارشادات رسول کریمؐ پر پانی پھیر دیا۔ [illegible] سے فتاویٰ حاصل کئے گئے۔ سود کے جواز کی بڑی بڑی اور ایک ترکیبوں سے علماء کے سامنے پیش کی گئیں۔ حتیٰ کہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک حصہ مسلمانوں کا اس پر عمل کرنا قابل عمل بنا کر کھلم کھلا [illegible] ہو گیا۔ اور دوسرے نے شرع کی آڑ لیکر اسے جائز کیا۔ اور تیسرے نے خفیہ خفیہ اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

اور خیر امت کہلانے والوں کی وہی حالت ہوگئی۔ جو آج سے دو ہزار برس پہلے والی ایک امت کی ہو گئی تھی۔ کہ خدا نے انکو صراحتاً سود خوری سے منع کیا تھا۔ مگر باوجود منع کرنے کے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو پس پشت ڈال دیا۔ اور دنیا کے چند پیسوں کے بدلے انہوں نے اپنے محسن خداوند خدا سے ہمیشہ کے لئے روگردانی کرلی۔

ہمارے آقا حضرت مسیح موعود سے بھی یہ سود کا مسئلہ بار ہا بڑی بڑی ترکیبوں سے پوچھا گیا ہے۔ مگر کبھی بھی حضور نے کسی رنگ میں ایسے معاملات کے کرنے یا ایسے روپیہ کے لینے اور خرچ میں لانے کی اجازت نہیں دی۔ ذیل میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ہماری جماعت [illegible] کہ حضور نے [illegible] تھا۔

(۱) فرمایا: [illegible] سود [illegible] روپیہ [illegible] جا سکتا ہے۔

(۲) [illegible] سود کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنے فائدہ کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلائے گا۔

(۳) سوال ہوا کہ [illegible] سود [illegible] روپیہ [illegible]

حضرت مسیح موعود نے فرمایا: حرام ہے۔

(۴) سوال ہوا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سود کے بغیر کام نہ چل سکے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت تو مومن کے واسطے مقرر کی ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اسلام میں کروڑوں ایسے آدمی گذرے ہیں۔ جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے ہی تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سود نہ دو نہ لو۔ جو ایسا کرتا ہے۔ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شے ہے۔ الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ اگر اسے خیال ہو۔ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے؟ اس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شے ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر وہ خود ہی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتی ہے۔ تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے۔ کوئی گناہ نہیں چھوٹ سکتا جب تک خدا نہ چھڑوائے [illegible] وہ انسان [illegible] دکھا دیں۔ مسلمانوں کی [illegible] سمجھتے ہیں۔ [illegible] رشوت خوری کرتے ہیں اور [illegible] گناہ نہیں چھوٹا۔ [illegible] جاتے [illegible] یاد کرو [illegible] کے [illegible] کر رہا ہے۔ (فتاویٰ احمدیہ)

(۵) فرمایا: سود اپنے نفس کے لئے بیوی بچوں احباب، رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔

(۶) فرمایا: [illegible] مذہب یہ ہے کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ [illegible] شخص کے اپنے نفس پر خرچ کرنے اور کسی قسم کے [illegible] ذاتی مصارف میں خرچ کرنے بال بچے کو دینے یا کسی فقیر مسکین کو دینے یا کسی ہمسایہ کو دینے یا مسافر کو دینے سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا سب گناہ ہے...... اور قرآن شریف کا علم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے نفس عیال اطفال، دوست، عزیز کے واسطے اس سود کو خرچ نہیں کر سکتے بلکہ [illegible] ہے۔ اور اس کا کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ احمدیہ)

انشاء اللہ اگلے نمبر میں حضرات خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ اس کے بارے میں احباب کے سامنے پیش کروں گا۔

حقہ چھوڑنے والوں کی چوتھی فہرست

(۱۸۱) چوہدری نور دین صاحب (۱۹۱) [illegible] فضل [illegible] صاحب [illegible] صاحب (۲۲۱) رحمت علی صاحب (۲۲۲) [illegible] ساکنان [illegible] تحصیل [illegible] (۲۲۳) [illegible] منشی [illegible] الرحمن صاحب منشی حبیب الرحمن [illegible] صاحب [illegible] (۲۲۷) صادق محمد صاحب [illegible]

امرتسری کے اشتہار حلف کا جواب

(از حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی [illegible])

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا اشتہار بعنوان "تاویل خلیفہ کا جواب" میرے سے مقتدی کی ایک جماعت ہم تک [illegible] کے جواب میں [illegible] کو پہنچا [illegible] پڑھ کر مجھے تعجب ہوا کہ آپ نے [illegible] اپنے جاہلوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی ایسی کوشش کی ہے [illegible] خیال کرلیا ہے کہ شاید آپ کے مقتدی پڑھ کر [illegible] کہ جاہل [illegible] سمجھ نہیں سکینگے۔ اصل حقیقت سے جو [illegible] کا علم [illegible] آپ نے مخفی رکھنی چاہی ہے [illegible] یاد رہے کہ جہان عقلمند اور ذی شعور انسانوں سے خالی نہیں۔ جو آپ کی چالاکی بھی [illegible] ایسی حالت میں کہ آپ کا حریف جو آپ کی چالاکی کو آپ سے زیادہ سمجھتا ہے۔ کس طرح نباہ دیگا۔

مولوی صاحب! سنئے! میں نے آپ کو ایک ایسی حلف کی دعوت دی۔ جو آپ کے ایمان و عقیدہ کے متعلق آپ کی ہر تحریر و تقریر میں پائی جاتی ہے لیکن میں اسکو آپ کے نفاق پر بہ بناء واقعات صحیحہ محمول کرتا ہوں۔ اور یقیناً جانتا ہوں۔ کہ آپ کا علی وجہ البصیرۃ یہ ایمان و عرفان نہیں بلکہ لوگوں کو دھوکہ دینے کی نیت سے اقرار باللسان بغیر تصدیق قلبی ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ [illegible] آپ کی اندرونی حالت کا انکشاف کراؤں۔ اور ایک [illegible] آپ کو دیکر آپ سے ایسی حلف لوں جس سے آپ کا [illegible] آپ کے منافق ہونے پر عام فہم دلیل ہو جائے تا [illegible] آپ کے لئے وبال جان ہو [illegible] اس کے جواب کی دو ہی صورتیں آپ کے لئے ہیں۔ یا آپ بلا خوف بغیر حیلہ و بہانہ کے میری پیش کردہ حلف اٹھا کر ایکہزار نقد بلا شرط واپسی معاوضہ لیکر میری تکذیب کر دیں یا انکار کر کے راہ فرار لیکر اپنے نفاق پر مہر لگا کر میری تصدیق کریں۔ اس کے سوا کسی اور طرف جانا یا اپنی طرف سے بھی کوئی شرط لگا کر حلف پیش کر دینے گریز اور جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ نے اس اشتہار کو چھوڑ کر جس نے آپ کو [illegible] حلف پر ایکہزار روپیہ نقد انعام دینے کا اشتہار دیا ہے۔ اس کے پیشوا اور مقتدا کو جو [illegible] کیسے [illegible]؟ کیا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی [illegible] ایکہزار کی رقم بطور معاوضہ حلف دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو آپ نے ان کو جواب دیتے ہوئے [illegible] یہ معاوضہ دینا چاہا ہے؟ یہ بڑی افترا [illegible] آپ کو دعوت حلف دی۔ اور میری ہی آپ کو ایکہزار روپیہ کا معاوضہ دینا ہے۔ پھر امیر المومنین! [illegible] خلیفۃ المسیح ثانی کو جواب کیسا؟

دوم۔ آپ نے اپنی طرف سے جو بصورت عدم نزول عذاب [illegible] اور ہمارے امام کے لئے قسم کے اعلان کی شرط لگائی ہے۔ اس کا آپ کو کیا حق ہے؟ کیا آپ نے بھی کوئی رقم انعام یا معاوضہ دینے کے لئے اشتہار دیا تھا۔ جس سے آپ کو بھی بالمقابل کوئی حق کسی شرط کے پیش کرنے کا حاصل ہو چکا ہے؟ یہ بھی ظاہر ہے کہ آپ کا کوئی اعلان اپنے لئے کسی حلف پر معاوضہ وغیرہ دینے کا نہیں ہے۔ تو پھر آپ کو ہمارے اوپر کسی شرط کے واجب قرار دینے کا کیا حق ہے؟ اور طرفہ یہ کہ آپ اپنی شرط پیش کرنے کے انصافاً حقدار بنتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ "چونکہ آپ نے میری بربادی کے لئے ایک سال کی مدت لگائی ہے۔ اسلئے انصافاً میرا حق ہے کہ میں آپ سے مندرجہ ذیل اقرار شائع کرنے کا تقاضا کروں جو وجوباً آپ کو ماننا چاہیئے" سبحان اللہ [illegible]

برین فضیلت بباید گریست

حضرت فرمائے فضیلت آپ کے حواس درست نہیں ہے۔ یا خوف حلف سے ہوش رفو چکر ہو گئے ہیں۔ جو ایسی بات ہماری طرف منسوب کرتے ہیں جس کا ہمارے اشتہار انعامی ایکہزار میں بطور جملہ خبریہ کے ذکر تک نہیں۔ ورنہ امرتسری کی تکذیب بتانے کہ ہمارے اشتہار میں کس جگہ لکھا ہے۔ کہ ثناء اللہ ایک سال تک برباد ہو جائیگا۔ اور اگر جہالت سے حلف کے اندر جو امرتسری کی زبان سے ایک سال تک ورود عذاب کی درخواست [illegible] سے یہ لکھا ہے۔ تو فضیلت کی لٹیا ہی ڈبو دی۔ امرتسری نادان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ میعاد سال جو حلف میں لکھی گئی ہے۔ اس کی اپنی خواہش اور تحریر مشتہرہ کے مطابق لکھی ہے۔ جو اس نے [illegible] میں ظاہر کر دی تھی۔ کہ نتیجہ حلف کے لئے میعاد ایک سال ہونی چاہیئے۔ ہم تو نہ کوئی عذاب معین کرتے ہیں نہ کوئی میعاد اپنی طرف سے لگاتے ہیں۔ میعاد آپ کی اپنی تحریر کے مطابق ہے۔ اور عذاب منجانب اللہ معین ہوگا ہم نے تو بلا کسی شرط کے حلف مندرجہ اشتہار انعامی ایکہزار آپ کو دینی ہے۔ اور نتیجہ کو اللہ پر چھوڑا ہے خواہ وہ عذاب نازل کرے یا نہ کرے۔ ہمیں اس سے تعلق نہیں۔ اسی لئے تو ہم واپسی روپیہ کی کوئی شرط نہیں لگاتے۔ اگر ہماری طرف سے نزول عذاب میعاد ایک سال اس حلف کے نتیجہ میں بطور شرط قرار دیا جاتا۔ تو ہم اس طرح کرتے کہ اگر ایک سال کے اندر تم پر عذاب نازل ہو گیا۔ تو یہ ایک ہزار تم کو یا تمہارے ورثاء کو واپس دینا ہوگا۔ یا ایک سال تک یہ روپیہ امانت رہیگا اگر عذاب نازل نہ ہوا۔ تو پھر تم کو یہ روپیہ دیدیں گے۔ چونکہ ہماری طرف سے ایسی کوئی شرط ہی نہیں ہے بلکہ بلا شرط حلف اٹھاتے ہی ایک ہزار نقد آپ کو دیدینا ہے۔ اس لئے ہماری طرف کسی میعاد یا نوعیت عذاب کا منسوب کرنا نادانی ہے۔ پس آپ کا کوئی حق انصافاً نہیں کہ ہم پر کسی تقاضا کا وجوب لازم کریں۔ کیا ہی ظالمانہ جواب ہے۔ کہ چونکہ آپ نے مجھے حلف اٹھانے پر ایکہزار روپیہ معاوضہ دینا چاہا ہے۔ اسلئے انصافاً میرا حق ہے۔ کہ میں بھی کچھ زائد معاوضہ کا علاوہ ایکہزار روپیہ کے آپ سے تقاضا کروں۔ جو وجوباً آپ کو ماننا چاہیئے۔ کیوں جی امرتسری فاضل؟ ایسا تقاضا آپ ہم پر واجب کرتے ہیں۔ اس بھلے مانس کو اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ جو شخص [illegible] حلف کا معاوضہ ایکہزار روپیہ دیتا ہے۔ جس حلف کو بلا معاوضہ ادا

سو بار بھی اگر کوئی چاہے تو ایک ہی جواب کافی ہے [illegible] کہ کتنے ہیں [illegible] ایک مقابل ہی ہیں [illegible] کیا ہے؟ بہرحال [illegible] چاہیے نہیں۔ [illegible] ایک ہزار [illegible] علاوہ ازیں مباہلہ میں اس کا کوئی حق نہیں۔

البتہ ایک طریق ہے [illegible] تیار بیٹھے ہیں۔ [illegible] بالمقابل اعلان [illegible] نہیں۔ [illegible] کہ وہ حسب آیت مباہلہ ہم سے مباہلہ کریں [illegible] جس کو مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہمیشہ ہی ٹالتا رہا ہے۔ اور اس کے بعد [illegible] علیہ السلام کے خدام کے مقابلہ میں [illegible]

۱۰۔ جیسا کہ ۲۵ اکابرین سلسلہ کے دستخطوں سے قادیانی غیر احمدیوں کے جلسہ پر ہم نے انکو اور دیگر غیر احمدی مولویوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جس کو وہ آج تک زبان پر لانے سے گھبراتے ہیں۔ اور پھر ۱۹ اپریل کو مناظرہ مالیر کوٹلہ میں انکو بلایا۔ مگر انکو سانپ سونگھ گیا۔ اور ادھر منہ بھی نہ کیا۔ آج پھر ہم شرح صدر سے ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مباہلہ کر لیں۔ اور اگر ان کو خواہش ہو۔ تو یہ شرط لکھتے کہ جو فریق [illegible] کی ایک جماعت فریق مخالف کے لیڈر کو یہ لکھ کر دیدے۔ کہ اگر اس میعاد کے اندر فریق مخالف پر عذاب نہ آیا۔ تو ہم توبہ کر لینگے۔ اور دوسرے فریق کے مذہب میں داخل ہو جائینگے۔ جسقدر آدمی مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے [illegible] بات لکھ دینگے کہ اگر اس مباہلہ کے نتیجہ میں لعنت اللہ علی الکاذبین [illegible]

[illegible] ایک [illegible] اس [illegible] کو [illegible] لعنت اللہ علی الکاذبین [illegible] کے متعلق ایک [illegible] ہو [illegible] سے [illegible]

[illegible] آپکی خواہش اور [illegible] اخبار اہلحدیث [illegible] کے شائع کردہ [illegible] مباہلہ [illegible] طرف سے [illegible] ہونگے۔ جو [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] آپ [illegible] اعتقاد کے متعلق [illegible] آیندہ [illegible] ادیٹر فاروق [illegible] جو [illegible] کا [illegible] جس سے آپ کو [illegible] مسیح موعود علیہ السلام [illegible] امام [illegible] کی طرف [illegible] نہ کریں۔ [illegible] جماعت کے امام ہیں۔ مگر آپکی شخصیت اتنی بڑی ہے کہ مجھ سے سنبھالی نہ جا سکے۔

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم
بندۂ بارگاہ سلطانیم

لہذا میں اور آپ ایک ہی نشست میں [illegible] اور [illegible] ہر طرح اور ہر وقت ہر تمنا اور خواہش پوری کرنے کو بدل و جان آمادہ ہوں۔ اگر مجھ سے آپ کی ناز برداری نہ ہو سکے۔ تو پھر آپ دوسری جانب سمجھیں۔ اور ذرا سر پر برف رکھ کر جواب لکھا کریں۔ اور باقی جو کچھ [illegible] تحریریں آپ نے [illegible] سے بچنے کیلئے پیش کی ہیں۔ ان کا جواب علیحدہ حاضر خدمت کروں گا منتظر رہیں۔

خاکسار
قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

[illegible] تبلیغ

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] ضلع گجرات (۹) میاں [illegible] صاحب [illegible] (۱۰) [illegible] صاحب [illegible] (۱۱) [illegible] صاحب [illegible] (۱۲) مولوی غلام نبی صاحب [illegible] (۱۳) [illegible] صاحب [illegible] (۱۴) میاں [illegible] صاحب [illegible] (۱۵) چودھری غلام احمد صاحب [illegible] (۱۶) [illegible] صاحب [illegible] (۱۷) مولوی [illegible] (۱۸) [illegible] صاحب [illegible] (۱۹) میاں [illegible] صاحب [illegible] (۲۰) مولوی [illegible] صاحب [illegible] (۲۱) مولوی [illegible] صاحب [illegible] (۲۲) [illegible] صاحب [illegible] (۲۳) [illegible] صادق علی صاحب [illegible] (۲۴) [illegible] (۲۵) چودھری نور الدین صاحب [illegible] ضلع منٹگمری۔

بابو فضل محمد خان صاحب [illegible] مولوی غلام نبی صاحب اور [illegible] میاں محمد [illegible] اپنے [illegible] ادا کرنے میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] جزائے خیر دے۔

میں امید کرتا ہوں کہ باقی مقامات کے احباب بھی اسی طرح توجہ فرمائینگے تاکہ میں بہت جلد سکرٹریان تبلیغ کی مکمل فہرست شائع کرنے کے قابل ہو سکوں۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

احمدی مستورات اور دینی خدمات

ہماری بہنوں کی کوئی انجمن نہ تھی۔ جب [illegible] ہم یہاں کے [illegible] الفضل میں دیکھا کہ لاہور کی مستورات نے ایک جلسہ [illegible] سے شروع کیا۔ اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب [illegible] فرمایا [illegible] سلسلہ سے آگاہ [illegible] امرتسر۔ گجرات وغیرہ مقامات پر بھی احمدی خواتین چندہ جمع کر رہی ہیں۔

[illegible] حضرت مسیح [illegible] کے تشریف لے [illegible] سو [illegible] والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوری بینھم ومما رزقنھم ینفقون۔ حقیقی مومن کون ہو اس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ مبارکہ میں فرمائی ہے۔ کہ جو اپنے پروردگار کا حکم سنتے ہیں اور ان کے جتنے کام ہیں۔ آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دے رکھا ہے وہ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں گویا اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن بننے کے لئے چار باتیں بتائی ہیں (۱) خداوند کریم کے حکموں کے آگے سر تسلیم خم کرنا (۲) نماز پڑھنا (۳) جو کام کرنا آپس کے صلاح مشورے سے کرنا (۴) جو کچھ خدا نے دے رکھا ہے راہ خدا میں خرچ کرنا۔ یہ چاروں [illegible] ہماری باقاعدہ انجمن قائم ہونے سے پوری ہو سکتی ہیں [illegible] جب تک باقاعدہ [illegible] کے چندے کی وصولی کا اہتمام نہ کیا جائے۔ ہر جگہ کی مستورات کا ہفتہ وار یا ماہوار ایک جلسہ ہونا چاہیئے جس میں قومی ضروریات کی آگاہی ہو جایا کرے عورتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احساس کا مادہ موجود ہے۔ اگر ان کو قومی احمدی ضروریات سے پورے طور پر آگاہی ہوتی رہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ مردوں کی طرح اپنا استقلال [illegible] اور قربانی کا نمونہ دکھا سکیں ۔

وفات مسیح

پرچہ اہلسنت نمبر ۱۰ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان "ایک آریہ صاحب کے سوالات اور ان کے جوابات" شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے سوال "خدا کی مذہبوں کا ایک ہے یا الگ الگ" کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"اس معبود حقیقی کے سوا دوسرے کو ماننے والا مشرک کافر کہلاتا ہے۔ اللہ کا یعنی قرآن شریف اس کے [illegible] صفات اور اس کی عبادت کرنا بتلاتا ہے اور دیوتا یا فرشتوں وغیرہ کی پرستش سے نفرت دلاتا ہے۔ اس کا ذکر بہت سی جگہ پر موجود ہے۔ صرف بوجہ خوف طوالت صرف دو حوالے درج کئے جاتے ہیں جس میں مشرکوں کی سزا اور ان کے معبودوں کی حقیقت دکھلائی ہے۔ انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار۔ یعنی جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک کہے۔ تو اللہ جنت کو اس پر حرام کر چکا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ (پارہ ششم سورہ مائدہ ع ۱۰) دوسری جگہ ارشاد جو کہ مشرکوں کے معبودوں کی حقیقت دکھلائی گئی ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ یعنی اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ مردے ہیں۔ ان میں جان نہیں۔ اور انکو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جاویں گے (پارہ ۱۴ سورہ نحل ع ۲)"

میں پوچھتا ہوں جب یہی معبودان باطلہ کو اس آیت کی رو سے مردہ قرار دیا جاتا ہے۔ کیا اسی آیت کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کو مردہ قرار نہیں دیا جا سکتا جبکہ انکی نسبت قرآن مجید میں صریح طور پر وارد ہے۔ کہ

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم (سورہ مائدہ ع ۱۰)
اور لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ (سورہ مائدہ ع ۱۰)

کہ جو لوگ مسیح کو خدا یا تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں۔ کافر ہیں مسیح ناصری کو بھی معبود من دون اللہ مانا جاتا ہے۔ پس بذریعہ شکل اول ان دونوں آیات کے ملانے سے نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور شکل اول اس طرح ہے۔

صغریٰ۔ مسیح علیہ السلام معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں

کبریٰ۔ اور جس قدر معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں وہ مردے ہیں۔ انہیں جان نہیں۔ اور انکو معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جاوینگے۔

نتیجہ۔ یہ نکلا کہ مسیح علیہ السلام مردے ہیں انہیں جان نہیں اور انکو معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جاوینگے۔

صغریٰ اور کبریٰ مسلم فریقین ہیں۔ اسلئے نتیجہ بھی صحیح ہے کیا اہلسنت اسکو تسلیم کریگا۔

(جلال الدین شمس مولوی فاضل سیکھوانی)

[illegible]

رسالہ وفات

میں نے کتاب مذکور کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ اپنے اختصار اور سادگی تحریر کے لحاظ سے مجھے پسند آئی ہے۔ اس وقت بعض مبلغان تبلیغ جو نظارت تالیف واشاعت کے انتظام کے ماتحت مقرر ہوئے ہیں۔ اس قسم کے رسالے مانگ رہے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں ان کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک کتاب لکھوں۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ کتاب تیار ہو سکے۔ احباب مکرمی ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے کی کتاب سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کتاب میں تین غلطیاں ہیں:-

(۱) صفحہ ۳۱ پر۔ امام مالک کی بجائے مالک لکھا ہے۔

(۲) صفحہ ۳۲ پر۔ حوالہ نمبر ۵ کے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو عیسائیوں کی روایت ہے۔

(۳) اسی صفحہ پر حوالہ نمبر ۷ میں حقیقۃ الموت کی بجائے حقیقۃ الموت چاہیئے۔

چونکہ بڑی صاحبان تبلیغ اس رسالے کو لینا چاہیں مجبور نہیں [illegible] کوشش کروں گا کہ بجائے ۴ کے کم قیمت پر انکو دلوا دوں [illegible]

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ماہ رمضان میں خاص رعایت

صرف ۱۰ شوال تک

بعض احباب کے بار بار اصرار کرنے پر اس مبارک مہینہ کے احترام میں یہ رعایت کی گئی ہے۔ چونکہ محصول ڈاک [illegible] تاکہ احباب [illegible] کتب طلب کرتے ہوئے نقد قیمت [illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
انگریزی حمائل شریف مترجم	[illegible]	[illegible]
قرآن شریف مترجم مع تفسیر [illegible] حضرت خلیفہ اول جلد	[illegible]	[illegible]

تصانیف حضرت مسیح موعود

درثمین فارسی نظم	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
ملفوظات احمد	[illegible]	[illegible]
آخری لیکچر	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

تصانیف حضرت [illegible]

چشمہ توحید	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

تبلیغی رسائل

[illegible]	[illegible]	[illegible]
فتح اسلام (ٹریکٹ)	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
صداقت اسلام شہادت [illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرق

النبوۃ فی القرآن	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

احمدیہ کتاب گھر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور حضرت خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ [illegible] اور حضرت خلیفہ اول [illegible] کا بتایا ہوا

سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور [illegible] کے سامنے مسجد مبارک [illegible] پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جسے لوگ ہزارہا روپیہ [illegible] ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے سلسلہ کے اخبار بدر، الحکم اور رسالہ [illegible] میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"سرمہ ایں برائے چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ مصدقہ بالا [illegible] اور [illegible] اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود گرانی کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا [illegible] فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی رہتی ہوں ان کیلئے بہت مفید [illegible] حضور [illegible] کیلئے

ست سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء [illegible] بواسیر [illegible] کے لئے بہت مفید ہے [illegible] کے وقت [illegible] استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

احمد نور [illegible] تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

عجیب اور خوشنما نگینہ

چاندی کی [illegible] انگوٹھی [illegible] خوبصورت اور [illegible] نگینہ [illegible] ہے جس پر حضرت اقدس کا [illegible] الیس اللہ بکاف عبدہ [illegible] ایک خوشنما [illegible] حروف میں [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے [illegible] قیمت [illegible] دو روپیہ [illegible]

ملنے کا پتہ: شیخ محمد اسمٰعیل احمدی [illegible]

کشمیر کے مال کے متعلق

[illegible]

احمدیہ [illegible] ایجنسی [illegible] سرینگر کشمیر

[illegible] صاحب جج ریاست مالیر کوٹلہ
[illegible]

ملا یم ولد [illegible] قوم
مہاجن [illegible] سکنہ
علاقہ انگریزی [illegible]
[illegible] ولد [illegible]
مدعی

بنام [illegible] سنگھ [illegible]
سکنہ [illegible]
پرگنہ [illegible] علاقہ ریاست
مالیر کوٹلہ
مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے صہ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بنام [illegible] مدعا علیہ جواب [illegible] تعمیل سمن نہیں ہوئی اور رپورٹ تعمیل کنندہ سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور مفرور ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ پیشی ۱۲ جون اصالتاً یا وکالتاً مدعا علیہ حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔

۱۷ر مئی سنہ ۲۱ء
دستخط
(محمد نواب خان ثاقب)

اعلان

کھیوڑہ سالٹ مائن کیواسطے ایک سرویئر کی ضرورت ہے جو کھیوڑہ ویسٹ ڈرائنگ اور اسٹیمیٹ وغیرہ بخوبی جانتا ہو امیدوار ۲۵ سال کے قریب ہو۔ ملازمت پنشن ایبل ہے۔ تنخواہ ۹۰ روپیہ سے ۱۲۰ روپیہ تک کا سکیم ہے ۔ ۲۵۰ - ۵ - ۸۰ تک عنقریب ہو جائیگی۔ امیدوار ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔ قاضی عبد المجید سرویئر انسپکٹر کھیوڑہ سالٹ مائن کھیوڑہ ۔ ضلع جہلم ۔ ناظر امور عامہ قادیان

امرتسری مکذب کو جواب

[illegible] ثناء اللہ کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے [illegible] علیحدہ [illegible] بھی چھاپا گیا ہے [illegible]

ہندوستان کی خبریں

حکومت ہند اور علی برادران

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے اپریل کو فیصلہ کیا تھا کہ مسٹر شوکت علی اور مسٹر محمد علی پر ان تقریروں کی بنا پر مقدمہ دائر کیا جائے جو انہوں نے گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں [illegible] مقامات پر کی تھیں یہ تقریریں حکومت کے خیال میں لوگوں کو فساد پر آمادہ کرنے والی تھیں۔

جب حکومت استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ کر چکی تو اسے یقین دلایا گیا کہ اس کا مقصد بغیر عدالت میں چارہ جوئی کرنے کے حاصل ہو سکتا ہے۔ حکومت نے اسکو التوا میں ڈال دیا۔

اب حکومت نے مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی کے بیان کے شائع ہونے پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان تقریروں کے متعلق سردست کوئی استغاثہ دائر نہ کریگی۔ جب تک یہ دونوں اصحاب اپنے قول و اقرار پر قائم رہینگے۔

ہاں اگر کوئی وعدہ خلافی کی گئی۔ تو حکومت ہند اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ ان کو ان کی سابقہ تقریروں کی بنا پر گرفتار کرے۔

وائسرائے کے ڈنر میں مسز شفیع

ہمعصر ہمدم اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ایک ہفتہ سے زائد عرصہ ہوا۔ وائسرائے نے شملہ میں جو دعوت دی تھی۔ اس میں میاں محمد شفیع کے ساتھ مسز شفیع بھی رونق افروز دعوت ہوئی تھیں۔

لنکا میں بارش کی خوشخبری

کولمبو ۳۰ مئی موسم کا حال معمولی ہے۔ برسانی ہوا (مون سون) نہایت تیز ہے ہفتہ گذشتہ میں خوب بارش ہونے سے ندیوں میں سیلاب سا معلوم ہوتا ہے۔ ایک وسیع علاقہ سیراب ہو گیا ہے [illegible] کولمبو کی طرف بادل بڑھ رہے ہیں۔

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی بھی قدر ہونے لگی

مدراس ۲۸ مئی آل انڈیا سب اسسٹنٹ سرجنوں کی [illegible] ایسوسی ایشن کی پراونشل کانفرنس کے صدر میجر گرے نے دوران تقریر میں کہا کہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی کل تعداد کے ۱۵ فیصدی کو دس سال کی خدمت کے بعد اسسٹنٹ سرجن بنایا جائیگا۔

سرحدی قبائل کی آپس میں جنگ

پشاور ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا کہ کھردتی اور سنگالی میں سرحد پر جنگ ہوئی۔ سنگالیوں کی چند بکریاں برطانوی سرحد سے نزدیک چر رہی تھیں۔ کھردتی ان کو ہانک کر لے گئے۔ تو سنگالیوں نے گولیاں چلانی شروع کیں گولیوں کی آواز سنکر بہت سے قبیلے اکٹھے ہو گئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک کھردتی اور ایک افغان سپاہی مارے گئے

وزیر ہند کو نالش کا نوٹس

ایک بنگالی خاتون ریل میں سفر کر رہی تھی۔ منزل مقصود پر پہنچ کر جب وہ ٹرین سے اترنے لگی۔ تو گارڈ نے سیٹی دیدی۔ اور ریل چل دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معہ اپنے بچہ کے پلیٹ فارم پر گر پڑی۔ اور اس کے بڑی چوٹ آگئی۔ اب اس نے وزیر ہند کو نالش کا نوٹس دیا ہے۔

ڈائر اور اوڈوائر کی پنشن بند

بمبئی کرانیکل کا خاص نامہ نگار کسی [illegible] ملاقات کے بارہ میں لکھتا ہے کہ وائسرائے کی دعوت پر مسٹر گاندھی نے حامیان ترک موالات کے جملہ مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ اور انکو اگزیکٹو کونسل کی رائے کے ساتھ وائسرائے نے کابینہ برطانیہ کے پاس بھیجدیا ہے۔ اغلب ہے کہ پنجاب کے تعلق میں تمام اسیران مارشل لاء رہا کر دیئے جائینگے۔ اور ڈائر اور اوڈوائر کی پنشنیں بند کر دی جائینگی۔

بارش کی توقعات

بارش کے متعلق امید افزا خبریں چلی آ رہی ہیں۔ اور توقع ہے کہ جلد بارش شروع ہو جائیگی۔ شملہ پر شدید گرمی کے بعد ۲۰ مئی سے قبل کی شب میں خوب بارش ہوئی۔ اور شملہ کے جنگلات میں جو روزانہ آتشزدگیاں ہوتی تھیں۔ ان کا انسداد ہو گیا۔

آیندہ بقرعید اور صوبہ بہار

پٹنہ میں ہندو مسلمان کا ایک جلسہ ۲۹ مئی کو ہوا اس میں ریزولیوشن منظور کیا گیا کہ ہندو مسلمانوں کا ایک ثالثی بورڈ مقرر کیا جائے جو آیندہ بقرعید کے متعلق ہندو مسلم اختلافات کا فیصلہ

لکھنؤ میں بندر کا جنازہ

لکھنؤ [illegible] مئی۔ [illegible] رکھا تھا جس کا [illegible] شاندار جنازہ نکالا گیا [illegible] میں ایک بندر [illegible] لکھنؤ ریلوے کے ورکشاپ [illegible] کے تار سے ہلاک ہو گیا تھا۔ [illegible] آدمیوں نے چندہ کر کے اس بندر کی نہایت شاندار ارتھی اٹھائی اور جلوس کے ساتھ [illegible] گئے۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس [illegible] کے آخری ہفتہ میں بمقام کراچی منعقد ہوگا۔

کیا گورنمنٹ پشاور خالی

کابل کے اخبار امان افغان کا نامہ نگار [illegible] لکھتا ہے بعض کرنے پر غور کر رہی ہے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ سوچ رہی ہے۔ کہ اگر پشاور میں شورش کی یہی حالت رہی۔ تو اس سے یہی بہتر ہوگا کہ پشاور کو خود بخود خالی کر دیا جائیگا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ سرحدی افسروں نے گورنمنٹ سے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ یا تو اہل شورش اور فساد کا [illegible] انسداد کیا جائے۔ ورنہ سرحد کی حکومت باشندوں کے حوالہ کر دی جائے۔

میونسپلٹی کی امداد سوراجیہ فنڈ میں

مدراس۔ ۳۰ مئی۔ اخبار ہندو کو معلوم ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹی [illegible] نے تلک سوراج فنڈ میں ۵۰۰ روپیہ چندہ دیا ہے۔

قومی سکول گورنمنٹ کی نظر میں

سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جو قومی سکول جاری ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ انہیں ایسے پرائیویٹ سکول خیال کرتی ہے جنہیں محکمہ تعلیم نے تسلیم نہیں کیا۔ اور وہ سرکاری [illegible] کے طریق سے خارج ہیں۔

عازمان حج کیلئے اطلاع

شملہ ۳۰ مئی۔ سرکاری [illegible] عازمان حج کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حجاز حکومت کے تحت انہیں چاہئے اگر کوئی شکایت ہو تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے [illegible] سے شکایت کریں۔ [illegible] وقت [illegible] کے بعد ان کی شکایت کی شنوائی نہ ہوگی۔

ممالک غیر کی خبریں

قسطنطنیہ اور دردانیال

[illegible] ۔ ۹ مئی۔ حکومت یونان نے اتحادیوں کے غیر جانبدار [illegible] اعلان کے جواب میں کہ قسطنطنیہ اور [illegible] وغیرہ وغیرہ غیر جانبدار رہینگے لکھا ہے۔ کہ ایک جنگی کشتی کی یورپین ساحل سے ایشیائی ساحل کی طرف مصطفیٰ کمال کو کوئی فوجی کمک نہیں جا سکے۔ [illegible] کی بہم رسانی بھی اس طرح قطعاً بند ہونی چاہیئے۔

فوجی تحقیقاتی عدالت

لندن ۲۰ مئی۔ جرنیل الینبی نے سکندریہ کے فسادات کے لئے ایک فوجی تحقیقاتی عدالت قائم کی ہے۔ جس کے صدر کرنل [illegible] ہیں۔

سرکاری [illegible] کی آتشزدگی

سکندریہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ [illegible] کا سرکاری گودام جل [illegible] اور دس ہزار [illegible] کے جل جانے کا اندیشہ ہے۔

صوفیہ میں بم

[illegible] ۲۰ مئی۔ صوفیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ قومی دن کی تقریب میں اسکولوں کے بچے شاہی محل کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک بم پھینکا گیا۔ اور شاہ بالا خانہ میں کھڑے تھے۔ بچے اور عورتیں زخمی ہوئیں۔

سائلیشیا کے شہر روز نبرگ کی تباہی

لندن ۲۰ مئی۔ پولوں نے شہر روز نبرگ کی باقاعدہ تباہی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ انہیں جرمن حملہ کا اندیشہ ہے۔ بظاہر پول سمجھتے ہیں۔ کہ کہیں یہ شہر چھوڑنا پڑیگا۔ اس لئے وہ جرمنوں اور دنیا کو سبق دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر انہیں صنعتی علاقے سے بزور نکالا گیا۔ تو اس علاقہ کا کیا حشر ہوگا؟ ریلوے سٹیشن اور ریل کا بڑا پل بارود سے اڑا دئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک عمارت کو آگ لگا دی گئی ہے۔

[illegible] کے ساتھ [illegible] ہو رہا ہے

امریکہ کا [illegible]

لندن ۲۹ مئی۔ [illegible] ۲۰ لاکھ [illegible] ڈاکہ [illegible] گئے ہیں۔

ڈبلن میں [illegible]

کسٹم ہاؤس ابھی تک جل رہا ہے [illegible] آتشزدگی کو دیکھنا [illegible] بیشمار ہجوم [illegible] آئرلینڈ کے اخبارات [illegible] تشدد کی [illegible] کی امید [illegible] کرتے ہیں۔

۲۵ ہزار ریلوے ملازم برخاست

قاہرہ میں ریلوے ملازمین [illegible] ہڑتال کی جا رہی تھی۔ وہ [illegible] ۲۵ ہزار [illegible] کو برخاست کر دیا گیا ہے۔ اگر ان کو بحال بھی کیا گیا۔ تو ان کے حقوق بہت کچھ ضرور سلب کئے جائینگے۔

اسکندریہ کے فسادات کی وجہ

[illegible] پاشا نے [illegible] کہا ہے کہ اسکندریہ کے فسادات سیاسی نہیں۔ بلکہ ان کا باعث یہ ہے۔ کہ یونانیوں نے کمالی سپاہیوں پر فائر کئے ہیں۔

جیل خانے سے نکل کر وزیر اعظم

طہران۔ ۳۰ مئی۔ خراسان کا سابق گورنر کرم سلطان وزیر اعظم بننے کے لئے جیل سے نکل آیا ہے۔ اس اثناء میں مشہد میں اس کے حالات کی تحقیقات ہو گی وہ وثوق الدولہ کا بھائی ہے۔

مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کی نیابت

لندن ۲۷ مئی۔ ایک سفید کاغذ شائع کیا گیا ہے جس میں مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق مسٹر [illegible] اور حکومت ہند کی خط و کتابت شائع ہوئی ہے۔ حکومت ہند نے زور دیا تھا۔ کہ کونسل میں ہندوستانیوں کو مناسب نیابت دی جائے۔ ان کے لئے کسی [illegible] اصول پر حق قائم کیا جائے۔ اور نسلی امتیاز دور کیا جائے۔

باہتمام شیخ حبیب الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر [illegible] کے لئے شائع ہوا

ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم

مقاماً محمودا | اب گیارہ ترجمہ خواں لگے ہیں

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور اسکے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
اخبار احمدیہ
اخبار...
ملکی سیاست اور...
ہندو ہندو ہیں اور مسلمان مسلمان
ابن ظفر علی خان اور ذوالفقار
خطبہ عید الاضحیٰ (حقیقی عید کیا ہے)
خدا تعالیٰ کے...
اشتہارات

ایڈیٹر - غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۸ | نمبر ۹۶ | مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۳ شوال ۱۳۳۹ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ (۱۷ جون) کو لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت اور سفر لاہور کے متعلق مفصل ڈائری رپورٹ صفحہ ۲ پر درج ہے۔

خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ اور افریقہ میں دس ہزار بیعت کرنے والوں کی خوشخبری سنائی۔

مسجد اقصیٰ کے سامنے صحن کے لئے نہایت عمدہ اور خوبصورت سائبان بن کر آگئے ہیں۔ جن پر دو ہزار کے قریب روپیہ صرف ہوا ہے۔ جماعت فیروزپور نے ان کی تیاری میں بہت مدد دی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

ایک عظیم الشان بشارت

افریقہ میں دس ہزار نئے احمدی۔

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ احمدیت کی طرف سے ۲ ماہ حال کو حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لیگوس (افریقہ) سے بھیجا ہے۔
Khalifa-tulmasih Qadian. BATALA.
Recovered. Accept ten thousand Fanti Pray "NAYYAR."
جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میری صحت بحال ہو گئی ہے۔ دس ہزار آدمیوں کی بیعت قبول فرمائیے۔ اور دعا کیجئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے اس خاص فضل پر سجدات شکر بجالانے اور بہت بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان نئے بھائیوں کو سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ نیز مکرم نیر صاحب کو بھی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کا کام اور ان کی ذمہ داریاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت

احباب نے ۱۳؍جون کے الفضل میں حضرت خلیفہ ثانی کی علالت کا حال پڑھ لیا ہو گا۔ ۱۰ و ۱۱؍جون تک کے حالات تھے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت بالعموم اچھی رہی۔ اور میں نے بذریعہ خطوط و معرفت دفتر ڈاک بعض احباب تک ۱۳؍جون تک کے حالات پہنچانے کی کوشش کی۔ اس دن شام کو حضور ڈاکٹری مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ سفر اور دیگر ضروری مشاغل کی وجہ سے ۱۳؍جون سے بعد کے حالات ۱۶؍جون کے اخبار میں نہ چھپ سکے۔ اب اس اخبار میں مفصل حالات احباب تک پہنچاتا ہوں اگرچہ پرانے ہیں۔ مگر محبت رکھنے والے دوستوں کے لئے نئے ہوں گے۔

۱۴؍جون کو حضرت صاحب کو بخار سے بالکل آرام رہا۔ اور ۱۳؍جون کو زیادہ سے زیادہ حرارت [illegible] ہوئی۔ [illegible] جلد ہی درجہ صحت تک آگئی۔ مگر کمزوری بدستور رہی۔ اسی روز اتفاق سے ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر ملک عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو حال ہی میں ولایت سے تشریف لائے ہیں۔ حضور کو ملنے آئے۔ اور حضرت صاحب کا معائنہ کیا۔ اور کہا۔

میری رائے میں آپ کو ایک سال کے لئے تقریر بند کر دینی چاہئے۔ اور آج ہی پہاڑ پر چلے جانا چاہئے۔

حضور نے فرمایا۔

آپ نے جو کہا ہے کہ تقریر بند کر دوں آپ سے پہلے تمام کے تمام ڈاکٹروں نے بھی رائے دی ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں ڈاکٹر [illegible] صاحب کو جب گلا دکھلایا تو انہوں نے کہا کہ تقریر بند کر دینی چاہئے۔ [illegible] ہے۔ انہوں نے کہا۔ پھر میرے علاج سے زیادہ فائدہ کی توقع نہیں۔ مگر ایک کام کے

ضرورت کے [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تقریر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اسی روز لاہور سے اطلاع آئی کہ ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ۱۴؍جون [illegible] حضرت صاحب [illegible] لاہور [illegible] [illegible] [illegible] گاڑی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا کے فضل [illegible] ڈاکٹری معائنہ ہوا [illegible] اور چھاتی کے معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ [illegible] پر [illegible] اپریشن ہو چکا ہے [illegible] گلے میں پرانی Inflammation ہے اور [illegible] زخم [illegible] بالکل نہیں [illegible] چھاتی [illegible] [illegible] صحت افزا پہاڑ پر چلے جانا چاہئے اور ناک کی [illegible] Cauterise کروا [illegible] آرام آ جائے گا۔

چونکہ [illegible] تکلیف رہی [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] مشورہ [illegible] اپریشن [illegible] حالت موزوں نہیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو بھی اتفاق ہو گیا [illegible] حضور [illegible] جون کی شام کو واپس [illegible] پہنچے [illegible] بیٹھ کر امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے [illegible] مغرب [illegible] عشاء کی نماز خود پڑھائی اور اگلے دن جمعہ کا خطبہ بھی خود ہی پڑھا [illegible] شخص تھا [illegible] حضور کی [illegible] ہزار [illegible] سلسلہ میں داخل ہونے کی [illegible] جس طرح حضور

[illegible]

ولادت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عاجز کے گھر [illegible] تولد ہوا ہے۔ جس کا نام سلیم احمد [illegible] [illegible] الفضل کے لئے [illegible] احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار غلام قادر [illegible]

درخواست دعا احباب [illegible] [illegible] خیریت [illegible] ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ [illegible] [illegible] احباب میری صحت کے لئے [illegible] دعا فرمائیں [illegible]

نماز جنازہ میری دو لڑکیاں سید [illegible] اور [illegible] ۸ مئی اور ۳ جون ۱۹۲۲ء فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر دو کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ خاکسار قاضی فضل الٰہی [illegible]

آج بتاریخ ۱۷ [illegible] جناب والد بزرگوار منشی تاج الدین صاحب احمدی فوت ہو گئے۔ جو کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بہت پرانے مخلص خدام میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ سردار محمد خلف منشی تاج الدین صاحب

میری لڑکی غلام فاطمہ چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار محمد الدین [illegible]

چوہدری غلام حیدر [illegible] سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] علاقہ [illegible] کی والدہ اور بھائی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے چوہدری صاحب موصوف کی والدہ کو دین سے بہت پیار تھا۔ محمد علی [illegible] قادیان

ایڈیٹر کی ضرورت

شیخ محمود احمد صاحب ایڈیٹر الحکم کو چونکہ [illegible] سفر [illegible] درپیش ہے اس لئے الحکم کو چلانے کے لئے ایک ایڈیٹر کی ضرورت ہے [illegible] مضمون نویسی کا شوق رکھنے والے صاحب [illegible] درخواستیں بھیجیں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

دیوبندیوں کی زبانِ مباہلہ ذلت و رسوائی

مباہلہ و مناظرہ سے فرار کا اعتراف

اور

مضطربانہ حرکات

ہمارے مقابلہ میں علماء دیوبند کو جس قدر رسوائی اور ذلت اٹھانی پڑی ۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ہمارا ایک اشتہار ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو شائع ہوا۔ اور بذریعہ رجسٹری اسی وقت ان کو پہنچا دیا گیا۔ اس کے متعلق قلم اٹھانے کے لئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ تک انہیں توفیق نہ آئی۔ حالانکہ اس دوران میں ہماری طرف سے ایک بار نہیں، دو بار نہیں بلکہ تین بار پُرزور الفاظ میں جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ اسی اشتہار ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کے بعد ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کے الفضل میں "کہاں ہیں علماء دیوبند" کے عنوان سے دیوبند کے قریباً تمام کے تمام مولویوں کو نام بنام مخاطب کرتے ہوئے لکھا گیا:۔

"علماء دیوبند کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں۔ پردہ سے ظہور
جلوہ فرما ہوں۔ ہم مشتاق ہیں۔ منتظر ہیں۔ راستہ
تکتے ہیں۔ مگر آہ!
وہ تو غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
حضرات علماء دیوبند ہمارے آخری اشتہار کو پڑھیں
اور سب مل جل کر جواب مرحمت فرمائیں"

اسی مضمون کو جماعت احمدیہ میرٹھ نے بذریعہ علیحدہ اشتہار شائع کر کے خاص دیوبند اور نواح دیوبند میں بکثرت تقسیم کرایا۔ لیکن دیوبندیوں کی مدہوشی میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس کے بعد ۳ جون سنہ ۱۹۲۰ء کے الفضل میں "کیا علماء دیوبند ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے" ایک اور مضمون لکھا گیا۔ اور اسے بھی جماعت احمدیہ میرٹھ نے الگ چھپوا کر شائع کیا۔ اور دیوبند پہنچایا۔ اس میں دیوبندیوں کے وہ دعوے درج کر کے جو ان کی طرف سے گاہے گاہے بڑے زور شور کے ساتھ پیش ہوتے تھے۔ بتایا گیا کہ:۔

"شاید وہ لوگ جو ہمارے مقابلہ میں ہر کسی ناکس کی تحریر کو وقعت دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دیوبندی اشتہارات کے اس قسم کے فقرات کو بھی کچھ حقیقت سمجھتے ہوں۔ اور انہیں خیال ہو۔ کہ جب اس زور شور سے علماء دیوبند کی طرف سے مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی جا رہی ہے تو وہ ضرور مباہلہ کر کے ہی رہیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کو ہم نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ علماء دیوبند نے اپنے قول و قرار کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور اپنے ہوا خواہوں کی امیدوں کا خون کرتے ہوئے مباہلہ کے معاملہ میں بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ان کی تمام نعرہ بازیاں ختم ہو گئی ہیں۔ ان کا سارا جوش و خروش کافور ہو گیا ہے۔"

ہمارا یہ اشتہار بھی دیوبندیوں کی مہر خموشی کو نہ توڑ سکا اور انھوں نے ایک لفظ تک ہمارے جواب میں نہ لکھتے ہوئے مباہلہ سے فرار کو خود تسلیم کر لیا۔

اس کے بعد جب قادیان میں غیر احمدیوں کے جلسہ کا اشتہار شائع ہوا۔ اور اس میں شامل ہونے والے لوگوں میں مولوی عبدالسمیع کا نام ہماری نظر سے گذرا۔ تو ہم نے ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے "الفضل" میں "مولوی عبدالسمیع صاحب دیوبندی مطلع رہیں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا جس میں لکھا کہ:۔

"کیا ہم امید رکھیں کہ اگر مولوی عبدالسمیع صاحب نے قادیان آنے کی جرأت کی۔ تو ہمارے اشتہار کا جواب بھی لیتے آئیں گے۔ اور وہ وجوہات پیش کریں گے جن سے مجبور ہو کر انہیں مباہلہ سے فرار اختیار کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور اتنے عرصہ تک ہمارے اشتہار کا جواب نہ دیا"

اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا گیا تھا کہ:۔

"ہم مولوی صاحب کو قبل از وقت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ضرور ہمارے آخری اشتہار کا جواب لیکر آئیں۔ ورنہ اندازہ کر لیں۔ کہ انہیں کسقدر شرمندگی اور ندامت برداشت کرنی پڑیگی۔"

یہ مضمون بھی مولوی عبدالسمیع کو پہنچا دیا گیا۔ اس پر جب اُسنے اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ہمارے مواخذہ سے بچنے کا ان کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اور غیر احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت جس کے لئے نہ معلوم انھوں نے کیا کیا خیالی پلاؤ پکائے ہونگے۔ اور کیا کیا اُمیدیں باندھی ہونگی۔ ان کے لئے کوئی آسان بات نہیں ہے تو جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کا چھپا ہوا ایک رسالہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء میں ہمارے پاس بھیجدیا۔ اور اس سے اپنے دل کو تسلی دے لی۔ کہ شاید اس طرح مطالبہ جواب سے رستگاری حاصل ہو جائے۔ لیکن چونکہ یہ ہمارے اشتہار کا قطعاً جواب نہیں تھا جیسا کہ آگے چل کر ثابت کیا جائیگا۔ اس لئے ہم نے غیر احمدیوں کے جلسہ پر بذریعہ اشتہار بڑے زور کے ساتھ جواب کا مطالبہ کیا۔ اور لوگوں کو ان کے فرار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا کہ:۔

"اگر آپ لوگوں کو ان کے (دیوبندیوں کے) فرار میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو۔ تو مولوی عبدالسمیع صاحب دیوبندی سے بالمشافہ پوچھ لیجئے کہ انھوں نے بحیثیت قائم مقام علماء دیوبند کیوں ہمارے اس اشتہار کا جواب شائع کر کے ہمیں نہیں بھیجا۔ جسے ان کے پاس پہنچے ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس سوال کا جواب ان کے پاس سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ علماء دیوبند مباہلہ سے بھاگ گئے۔"

ہمارے اس اشتہار کے جواب میں یہاں نہ تو مولوی عبدالسمیع کو کچھ کہنے کی جرأت ہوئی۔ نہ مولوی انوار اللہ صدر مدرس دیوبند نے کچھ کہا۔ اور نہ مولوی حبیب الرحمن نائب مہتمم دیوبند

نے کچھ ارشاد فرمایا۔ مولوی صاحب کو ان کی تقریر کرنے کے لئے سب سے آخر کافی وقت ملا تھا۔ لیکن جب ہمارا اشتہار کو شائع ہوئے قریباً دو ماہ گذر چکے۔ تو ۵ مارچ ۱۹۲۲ء کو دیوبند سے شائع شدہ ایک اشتہار ہمیں پہنچا۔ جس میں مولوی عبدالسمیع نے اپنی بدزبانی اور گالی گلوچ کا کافی سے زیادہ ثبوت دیتے ہوئے ہم پر یہ مکاری۔ دھوکہ دہی عیاری اور حیلہ سازی کا الزام لگایا ہے۔ اور ثبوت یہ پیش کیا ہے کہ۔

"ناظرین خیال فرمائیں کہ ہمارا اشتہار نمبر ۱۲ جو مجلس قادیان کے آخری اشتہار نمبر ۱۱ کا جواب ہے۔ ۲ مارچ ۱۹۲۲ء کو دیوبند سے روانہ ہوا۔ مرزا محمود صاحب کے نام علیحدہ اور ایڈیٹر الفضل کے نام علیحدہ جوابی رجسٹری کی گئی۔ ۱۰ مارچ کو یہ دونوں رجسٹریاں دونوں کو وصول ہو گئیں۔ اور ساتھ ہی انجمن اسلامیہ قادیان میں یہ اشتہار بھیجے گئے۔ اور اس کے علاوہ ۱۹ مارچ کو ہم نے خود قادیان میں یہ اشتہار تقسیم کئے۔ اس حالت میں اعتراض یہ ہے کہ اس مضمون کا اشتہار شائع کرنا کہ مولوی عبدالسمیع صاحب نے ہمارے اشتہار کا جواب شائع کر کے ہمارے پاس کیوں نہیں بھیجا کیا جماعت قادیان کا صریح جھوٹ نہیں ہے اور کیا اس کا مقصود مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالنا نہیں ہے؟"

اس فضول گوئی سے مولوی عبدالسمیع کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اشتہار پر ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء کی جو تاریخ ثبت ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ ۱۰ مارچ کو اس کی طرف سے ہمارے آخری اشتہار کا جواب ہمیں مل گیا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ۱۰ مارچ کو جو کچھ ہمیں ملا۔ اور جسے مولوی عبدالسمیع نے ۱۹ مارچ کو خود تقسیم کرنے کا دعویٰ کیا۔ وہ ہمارے اشتہار کا جواب بھی ہے یا نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر یہ ہمارے اشتہار کا جواب تھا۔ تو کیوں اسوقت ہمیں بھیجا گیا۔ جبکہ ۹ مارچ ۱۹۲۲ء کے الفضل میں ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ پھر اسوقت کیوں نہ ارسال کیا گیا۔ جبکہ ۳۰ جنوری کے الفضل میں مکرر دریافت کیا گیا۔ اور اگر ۲۵ جنوری ۱۹۲۱ء سے لیکر (جبکہ ہمارا آخری اشتہار شائع ہوا) جنوری ۱۹۲۲ء تک (جو کہ دیوبندی اشتہار پر ثبت ہے) سال بھر دیوبندیوں کو ہمارے اشتہار کا جواب تیار کرنے میں مصروف رہنا پڑا۔ لیکن انہوں نے جنوری ۱۹۲۲ء میں جو اب لکھ کر گھر میں رکھ چھوڑا۔ اور ہمارے پاس نہ بھیجا۔ اگر وہ اسے ہمارے اشتہار کا کافی اور صحیح جواب سمجھتے تھے۔ تو کونسی وجہ تھی۔ کہ اسے ہم سے چھپائے رکھتے اور ہمارے پاس بھیجنے کی جرأت نہ کرتے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ ہماری طرف سے بار بار پر زور الفاظ میں جواب کا مطالبہ ہو رہا تھا۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ دیوبندیوں نے لکھنے کو تو ہم صفر کا رسالہ لکھ دیا۔ لیکن جو کچھ اس میں لکھا۔ اس کی حقیقت سے ناواقف نہ تھے۔ اور خوب اچھی جانتے تھے۔ کہ سوائے ادھر ادھر کی باتیں شائع کرنے کے ہمارے جواب میں ان سے کچھ نہیں بن پڑا۔ اس لئے اس رسالہ کو ہمارے پاس بھیجنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ لیکن جب غیر احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت کا شوق انہیں چرایا۔ اور ادھر ہماری طرف سے اطلاع دی گئی۔ کہ اگر آؤ تو جواب لیکر آنا۔ تو اپنی ندامت اور شرمندگی کو یہ کہکر مٹا سکنے کے لئے کہ ہم نے تو قادیانی اشتہار کا جواب مفصل و مبسوط سوا دو جزو میں دیدیا ہے۔ غیر احمدیوں کے جلسہ سے چند دن قبل وہی بوسیدہ رسالہ ہمیں بھیجا جو پہلے کسی تہ خانہ میں چھپائے بیٹھے تھے۔

پس جبکہ دیوبندیوں نے اپنے اس رسالہ کو غیر احمدیوں کے جلسہ پر آنے کے ارادہ اور اس موقعہ پر ہماری طرف سے مطالبہ سے قبل اسے ہمارے اشتہار کا جواب ہی نہیں سمجھا تھا۔ اور بطور جواب ہمارے سامنے پیش کرنے کی جرأت ہی نہیں کی تھی۔ تو پھر ہمارا اشتہار مشتہرہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو جس میں جواب کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کس منہ سے دھوکہ دہی قرار دے دیا گیا۔ ہم نے اسی لئے مذکورہ بالا اشتہار شائع کیا تھا کہ اسوقت تک دیوبندیوں سے ہمارے اشتہار کا کوئی جواب نہیں بن پڑا تھا۔ اور جو رسالہ اس موقعہ پر ہمیں دیا گیا تھا۔ وہ [illegible] کے لئے ایک حیلہ تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جس رسالہ کو ہمارے اشتہار کے جواب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کو خود دیوبندیوں نے باوجود ایک سال کی محنت اور مشقت کے بھی ہمارے پاس بھیجنے کے قابل نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ چھپوا کر اس کو گھر میں محفوظ رکھنا ہی مناسب قرار دیا تھا۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ رسالہ بھی اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ ہمارے اشتہار کا جواب نہیں ہے بلکہ مباہلہ سے کھلے کھلے فرار کا اقرار موجود ہے۔

وہ سب اصحاب جو شروع سے ہماری اور دیوبندیوں کی تحریروں سے واقف ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ ہم انہیں مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور وہ اس کے متعلق ایچ پیچ کرتے ہیں۔ کہ پہلے ان کا ہمارے ساتھ مناظرہ ہو۔ حالانکہ مباہلہ کے لئے اس قسم کے مناظرہ کی جو یا کر وہ پیش کرتے تھے کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر جب ان کی اس ہٹ کو بھی توڑ دیا گیا۔ اور مناظرہ اور مباہلہ کے متعلق شرائط پیش کئے گئے۔ تو وہ ان پر اڑ بیٹھے۔ اور نہایت بیہودہ اور لغو بحثیں شروع کر دیں۔ تاکہ نہ شرائط طے ہونگیں اور نہ مناظرہ۔ اور نہ مباہلہ کی نوبت آنے پائے۔ آخر جب ہم نے اس پہلو میں بھی ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور انکی بیہودہ سرائی کو پبلک میں واضح کر دیا۔ تو بالکل ساکت ہو گئے۔ اور ایک سال تک باوجود مطالبہ کرنے کے کچھ بھی نہ لکھ سکے۔ آخر جوں توں کر کے مجبوراً ایک رسالہ لکھا۔ جس میں اپنی مخلصی کے لئے مناظرہ اور مباہلہ سے فرار کا ثبوت یہ لکھ کر دیدیا کہ۔

"مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہ رہی۔ بلکہ مباہلہ سے جو غرض و غائت تھی۔ یعنی امتیاز حق و باطل بطلان مذہب قادیانی تھی۔ وہ حاصل ہو گئی۔ کیونکہ جماعت قادیان مباہلہ و مناظرہ تو مرزا صاحب کے نبی و مرسل من اللہ ہونے پر کرتے ہیں۔ اور جبکہ علامات کا قصر منہدم ہو گیا۔ تو اب مباہلہ کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔"

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ کیا جس رسالہ میں یہ الفاظ درج ہوں۔ وہ ہمارے اس اشتہار کا جواب کہلا سکتا ہے

جنہیں مناظرہ اور مباہلہ کی طرف لانے کی کوشش کی گئی ہو یا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار کا اقرار نامہ ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ مناظرہ اور مباہلہ سے فرار کا کھلا کھلا اعتراف ہے۔ پس اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد ہی ہمارا حق تھا کہ ہم اپنے اشتہار کے جواب کا انتظار کرتے اور اسی لئے ہم نے غیر احمدیوں کے جلسہ پر دیوبندیوں کے آنے کو غنیمت سمجھ کر ان سے ۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء کے اشتہار میں مطالبہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں وہ ایک لفظ بھی لکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور اب ایک عرصہ کے بعد جب اس ناکامی اور نامرادی کا بخار اترا۔ تو انہیں قادیان آنے پر لعیبہ ہوئی تھی۔ اور جس کا مفصل ذکر ہم غیر احمدیوں کے جلسہ کی روئداد مندرجہ الفضل میں شرح سے کر چکے ہیں۔ تو لگے باتیں بنانے۔

مولوی عبد السمیع نے سن لے۔ اور خوب اچھی طرح کان کھول کر سن لے۔ کہ ہمارا اشتہار کیا ہوا۔ دیکھو وہ اب یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے اشتہار کا قریباً سوا سال کے طویل عرصہ کے بعد جو اب دیا گیا ہے۔ وہ جواب نہیں ہے۔ بلکہ مناظرہ و مباہلہ سے فرار کی دستاویز ہے۔ جو اس نے سارے دیوبندیوں کی طرف سے ہمیں لکھ کر دی ہے۔ اس صورت میں نہ صرف ہمارا ۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء کو اشتہار شائع کرنا بالکل جائز اور درست تھا۔ بلکہ اب بھی ہمیں وہی کہنے کا حق حاصل ہے۔ جو اس اشتہار میں کہا گیا۔

باقی رہا اس کا یہ کہنا کہ "مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہیں رہی" کیوں اس لئے کہ "جو مباہلہ سے جو غرض و غایت تھی۔ یعنی امتیاز حق و باطل و بطلان مذہب قادیانی تھی۔ وہ حاصل ہو گئی" اور جبکہ "مرزائیت کا قصر منہدم ہو گیا۔ تو اب مباہلہ کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے"۔ اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیوبندیوں کو اس ذلت و رسوائی کے صدمہ نے بصیرت کے ساتھ بصارت بھی چھین لی ہے۔ اور وہ لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون کے پورے مصداق بن گئے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو دن بدن احمدیت کی صداقت اور حقانیت کے عظیم الشان ثبوت پیش کر رہا ہے۔ روز بروز سینکڑوں اور ہزاروں انسان احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور تمام دنیا میں احمدیت کا شور پڑ گیا ہے۔ لیکن دیوبند سے آواز آتی ہے۔ کہ انہیں "بطلان مذہب قادیانی" کی غرض حاصل ہو گئی۔ اور ان کے ذریعہ "مرزائیت کا قصر منہدم ہو گیا" کیا کسی مذہب کے بطلان کی غرض اسی طرح حاصل ہوا کرتی ہے۔ کہ اس کی ترویج اور اشاعت میں نہ صرف کسی قسم کی کمی نہ واقع ہو۔ بلکہ وہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا جائے۔ اور دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اس کا غلغلہ بلند ہوتا جائے۔ اگر اسی طرح حاصل ہوتی ہے۔ تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دیوبندیوں کو حاصل ہو گئی۔ پھر اگر کسی قصر کے منہدم ہونے کا یہ مطلب ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ روز بروز زیادہ بلند ہوتا جائے تو ہم مانتے ہیں۔ کہ دیوبندیوں کو اس میں کامیابی ہو گئی۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو جبکہ دیوبندی اپنی ساری قوت اور طاقت صرف کر دینے اور ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا دینے کے باوجود قصر احمدیت کی ایک اینٹ کو سر کا بھی نہیں سکے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ممالک غیر میں بھی احمدیت کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور ہزاروں آدمی اس کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ تو دیوبند کے شپرہ چشم مولویوں کی اس بکواس پر کون کان دھر سکتا ہے۔ کہ احمدیت کا قصر منہدم ہو گیا

دراصل مناظرہ اور مباہلہ سے بچنے کے لئے یہ ایک عذر تراشا گیا۔ لیکن یہ ایسا بدترین عذر ہے۔ کہ جس نے دیوبندیوں کی ذلت اور رسوائی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ احمدیت کی روز افزوں ترقی اور بے نظیر کامیابی کو دیکھ کر کوئی ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے بھی اس لغو ترین عذر کو تسلیم کرکے دیوبندیوں کو مباہلہ و مناظرہ سے فرار میں حق بجانب قرار دے سکے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اگر اس کے مقابلہ میں یہ کہا جائے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی وجہ سے دیوبندیوں کا گھانس پھونس کا چھپر جل کر راکھ سیاہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اس قدر سے کہ ان کا اپنا بھی صفایا نہ ہو جائے۔ مباہلہ سے بھاگ گئے ہیں۔ تو درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب دیوبند کی حالت ایسی عبرتناک ہو گئی ہے کہ جیسی اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ ہمارا خیال ہی خیالی بات نہیں۔ بلکہ دیوبندیوں کا اپنا بیان ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے مدرسہ دیوبند کے مہتمم کی طرف سے "دار العلوم دیوبند کی مالی حالت اور مسلمانان ہندوستان کی فوری توجہ کی ضرورت" کے دوہرے عنوان سے اخبارات میں ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس میں بہت کچھ رونا روتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ:۔

"دار العلوم دیوبند کی مالی حالت اس سال اس درجہ کمزور ہو گئی۔ کہ ۷۔۵ سال میں کبھی یہ نوبت نہ آئی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر دار الحدیث جیسی ضروری عمارت کو درمیان میں ملتوی کر دینا پڑا۔ لیکن اندیشہ یہ ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو شروع سال تعلیمی یعنی شوال میں داخلہ طلبا نہ ہو سکیگا۔"

(زمیندار ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ دیوبندیوں نے پیٹ پوجا کا جو ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہ اب کس حالت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ کیسے فکر اور تردد میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ چونکہ انہوں نے مباہلہ اور مناظرہ سے فرار اختیار کرکے ان لوگوں کو جو ان سے بڑی بڑی اُمیدیں رکھتے تھے۔ بددل کر دیا ہے۔ اور ان پر ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ یہ اپنے پیٹ کے ہی بندے ہیں۔ کسی کام آنے کے قابل نہیں ہیں اسلئے انہوں نے اس طرح "خیرات و صدقات" دینے بند کر دئے ہیں۔ جس طرح انہیں ۵۰ سال سے دیتے چلے آتے تھے۔ اور اب دیوبندیوں کا ناک میں

دم ہو رہا ہے۔ اسپر ہم اور درست طریق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیوبندیوں کو مباہلہ کی گفتگو نے دکھا دیا تماشہ گلی ڈنڈا کا"

"معلوم ہوتا ہے۔ دیوبندیوں نے اپنی کمزوری کی روایات سابقہ کو برقرار رکھا۔ اور عوام کو پہلے کی طرح ہی صدقہ خیرات دینے پر مائل کرنے کے لئے مباہلہ سے بھاگ کر پھر وہی اپنے بوسیدہ اور فرسودہ اعتراضات کو دہرانا شروع کر دیا ہے۔ جو قبل ازیں وہ اور دوسرے مخالفین پیش کرتے رہے۔ اور جن کے جواب ہماری طرف سے کافی اور شافی دئے جا چکے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ وہ مرد کے آگے ہو کے پر منہ مارنے کو وہ کیونکر اپنی خوبی سمجھتے ہیں۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی مضحکہ خیز اور بیہودہ حرکات نہ تو ان کی رسوائی پر پردہ ڈال سکتی ہیں۔ اور نہ ہمیں ان کے متعلق نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ ہم مباہلہ پر آمادہ کرنے کے لئے ساری تگ و دو کرتے رہے تھے۔ جس کا آخر کار یہ نتیجہ ہوا۔ کہ دیوبندیوں نے کھلا کھلا فرار اختیار کرکے اپنی پیشانیوں پر شکست کا ٹیکہ لگا لیا ہوا ہے اور شکست تسلیم کر لی ہے۔ اور نہ وہ دعوے ٹل سکتا ہے۔ اور اس طرح دنیا نے جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ دیکھ لیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مولوی ثناء اللہ کا خطاب اہالیان امرتسر سے

جس بات پر انسان خود عمل پیرا نہ ہو۔ اس پر کاربند ہونے کے لئے دوسروں کو تلقین کرنا ایک نہایت ہی مضحکہ خیز حرکت ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کون سمجھائے۔ جو جان بوجھکر صرف اپنی مولویت جتلانے کے لئے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حال میں مولوی ثناء اللہ نے اپنے شہر کے رہنے والوں کو ان کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے حیوان اور وہ بھی سینگ دار حیوان قرار دیتے ہوئے یہ تلقین کی ہے کہ:۔

"تم اپنے سینگ نیچے کرو۔ اور اعتدال پر آجاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری ان بیجا حرکات سے کسی کو یہ کہنے کا موقع ملے۔ کہ ہندوستانی ابھی ان اصلاحات کے لائق نہیں۔ جن کا دعویٰ کرتے ہیں"

اسپر "وکیل" نے لکھا ہے کہ:۔

"اگر دنیاوی امور میں اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ تو مذہبی معاملات میں اس کی بدرجہ اعلیٰ احتیاج ہے۔ مذہب میں رخنہ اندازی بہت زیادہ خراب نتائج کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اسلئے ہم عرض کرینگے۔ کہ اہلحدیث اور اہل فقہ وہابی اور حنفی شیعہ اور سنی احمدی اور غیر احمدی تمام اپنی اپنی جگہ پر سپر ڈال دیں۔ اور اشتہار بازی اور مناظرہ سازی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہدیں"

اور پھر خاص طور پر مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کرکے کہا ہے کہ:۔

"کیا ہم ان سے یہ استدعا کر سکتے ہیں کہ وہ سبقت کریں۔ اور خود اپنے پیش کردہ اصول کے ماتحت "اپنے سینگ کو نیچے کر لیں" ہم ان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ ایسا کرینگے۔ تو وہ قوم پر ایک بڑا بھاری احسان کرینگے"

اگرچہ "وکیل" نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق خطائے تو بلقائے تو پر عمل کرکے اپنا سچا رنگ نکال لیا ہے۔ لیکن اسے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ اس کی "استدعا" بھی قبولیت کا شرف حاصل کریگی۔ مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ دوسروں کے لئے لکھا ہے نہ کہ اپنے لئے۔ ورنہ وہ دوسروں کو سینگ نیچے کرلینے کی نصیحت کرنے سے قبل خود اپنے سینگ نیچے کر لیتا۔

ہم اور ہمارے مخالفین

یہی یہ بات کہ "وکیل" نے دوسروں کے ساتھ ہمیں بھی "سپر" ڈال دینے کے لئے کہا ہے۔ اس کے متعلق ہم صاف طور پر کہدینا چاہتے ہیں کہ اگر مخالفین ہمارے راستہ میں روک کا ڈھیر نہ ڈالیں۔ ہمارے خلاف غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں کرکے عوام کو دھوکہ نہ دیں۔ ہمیں دکھ اور تکلیف نہ پہنچائیں۔ ہمارے خلاف بدزبانی اور بیہودہ سرائی نہ کریں۔ تو ہم کبھی انکو مخاطب بھی نہ کریں۔ ہمارے سامنے کام کرنے کا نہایت وسیع میدان پڑا ہے۔ اور ہم اپنی ساری طاقت اور پوری قوت اسی میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب پیچھے سے ہمارے دامن کو پکڑ کر کھینچا جاتا۔ اور ہمیں آگے بڑھنے سے روکا جاتا ہے تو ہمیں مجبوراً ادھر متوجہ ہونا پڑتا ہے۔

چونکہ ہمارے مخالفین کو نہ اسلام کا خیال ہے۔ نہ مسلمانوں کی فکر ہے کہ اسلام سے دور ہو گئے ہیں نہ وہ اشاعت اسلام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اسلئے اگر ہمارے ساتھ نہ الجھیں۔ تو اور کیا کریں۔ مگر ہم یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں انکو مخاطب کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور ہم اطمینان اور تسلی کے ساتھ اشاعت اسلام کے مقدس فرض کو ادا کرتے رہیں۔

کیا "وکیل" جو خود ہمارے مخالفین میں سے ایک ہے۔ اسبارہ میں ہمارے دوسرے ساتھیوں کے کوئی نتیجہ خیز کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے یا صرف مولوی ثناء اللہ کو ملزم ٹھہرانے کے لئے اس نے ہمارا بھی ذکر کر دیا ہے کہ یہ مساوی ہے تو مولوی ثناء اللہ کی ناراضی کا نشانہ بننے سے بچ جائے۔

اخبارات پنجاب کا ذکر سرکاری رپورٹ میں

گورنمنٹ پنجاب کی تازہ انتظامی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء میں بیان ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں شائع ہونیوالے اخبارات و رسائل کی تعداد ۲۷۹ بتائی گئی ہے۔ جنمیں سب سے زیادہ لاہور سے۔ دوسرے درجہ پر امرتسر سے اور تیسرے درجہ پر ضلع گورداسپور سے شائع ہوتے ہیں۔ اس ضلع سے شائع ہونیوالے پرچوں کی تعداد ۱۰ لکھی ہے۔ جنمیں سے آٹھ قادیان سے شائع ہوتے ہیں۔ گویا ضلع گورداسپور کو پنجاب کے اخبارات کی فہرست میں تیسرا درجہ صرف ہمارے اخبارات کی وجہ سے حاصل ہے۔ پنجاب کے مشہور اخبارات کی ذیل میں "الفضل" کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔ جہانتک ہمیں علم ہے، سرکاری رپورٹ میں ہمارے اخبار کا اس طرح ذکر پہلی بار آیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

ایک کتاب کی ضبطی الہ آباد ۱۱؍ جون۔ گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ کتاب "ترانۂ حریت" ضبط کر لی گئی ہے اس میں مختلف شعراء کی سیاسی نظمیں درج ہیں۔ یہ کتاب خلافت کمیٹی جونپور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔

الہ آباد میں گرمی کی شدت الہ آباد ۱۱؍ جون۔ پچھلے دنوں الہ آباد میں گرمی کی شدت سے متعدد اموات ہو گئے۔

پرنسپل گڈوانی شکنجۂ قانون میں حیدرآباد (سندھ) ۱۱؍ جون۔ گجرات ودیاپیٹھ کے پرنسپل گڈوانی پر [illegible] میں تقریریں کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ چل رہا ہے۔

ایک نرملے سنت کی طرف سے ایڈیٹر لائل گزٹ کو نوٹس سنت [illegible] سنگھ نرملا [illegible] کے وکیل صاحب نے ایڈیٹر لائل گزٹ کو نوٹس دیا ہے کہ چونکہ انہوں نے ۵؍ جون ۱۹۲۱ء کے لائل گزٹ میں زیر عنوان "[illegible] سنگھ نرملا کی کرتوت" ایک ہتک آمیز بیان شائع کیا ہے اس لئے وہ ۱۰ روز کے اندر غیر مشروط معافی مانگیں۔ ورنہ ان کے خلاف مقدمات دائر کئے جائیں گے۔ اس پر ایڈیٹر لائل گزٹ نے جواب دیا ہے آپ جو کارروائی چاہیں کریں۔ میں جوابدہی کیلئے تیار ہوں۔

[illegible] کانگرس کمیٹی [illegible] کانگرس کمیٹی نے ستیہ آگرہ [illegible] مسٹر گاندھی اور آل انڈیا [illegible] کانگرس کمیٹی سے جو اجازت [illegible] آپ کی کمیٹی کے اجلاس [illegible] کے متعلق ورکنگ کمیٹی و آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی جب تک [illegible] کے منظوری نہ دے سرکاری احکام کی فرمانبرداری یعنی ستیہ آگرہ نہ کیا جائے۔

اکالیوں نے کھانا چھوڑ دیا ۱۰؍ جون کے ۱۲ اکالیوں کی گرفتاری کے متعلق خبر شائع ہو چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ سردار سنت سنگھ [illegible] کے مقدمہ کی پیشی پر لاہور آئے تھے [illegible] سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ [illegible] انہوں نے کھانا ترک کر دیا ہے۔

مولوی محرم علی چشتی ملک برکت علی وکیل لاہور نے جو درخواست مولوی محرم علی چشتی کے انتخاب کو ناجائز قرار دینے کیلئے دی تھی۔ اور جس میں شہادت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اور مولوی محرم علی صاحب کا انتخاب جائز رہا۔ اور تحقیقاتی عدالت نے مولوی صاحب کو ملک صاحب سے ۳۰۰ روپیہ دلائے جانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

ڈکہ میں [illegible] بالشویک انجینئر [illegible] ایک چھاؤنی کی تجویز کر رہے ہیں۔ کابل اور مزار [illegible] افغانی چھاؤنی کے درمیان ایک پختہ سڑک بنائی جائے گی تاکہ [illegible] نقل و حمل میں سہولت ہو۔

دو جہازوں کا تصادم [illegible] دوشنبہ کی رات کو برٹش انڈیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی کے جہازوں ایکاہ اور انگورہ میں تصادم ہو گیا۔ اول الذکر میں [illegible] کی ڈاک تھی۔ ایکاہ غرق ہو گیا۔ اور انگورہ کے اگلے حصہ پر ضرب آئی۔

[illegible] دمدار ستارہ کولمبو ۱۱؍ جون۔ سیلون میں طلوع ہونے والے دمدار ستارہ کے دیکھنے کے لئے خاص تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ یہ سیارہ ۲۵ جون کی رات کو طلوع ہوگا۔

لاہور میں گرم آندھی ۱۱؍ جون اور ۱۲؍ جون کی درمیانی رات لاہور میں گرم آندھی چلی۔ رات بھر لوگ اس کی تپش سے بے تاب و بے قرار رہے۔ محلہ [illegible] میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ تین چار مکان جل گئے۔

آگرہ میں پانی کا قحط آگرہ ۱۰؍ جون۔ دریا کے خشک ہو جانے سے آگرہ کے نلوں میں کئی دن سے پانی نہیں آیا۔ چنانچہ آگرہ کے باشندوں نے حکومت سے استدعا کی ہے کہ دریا کا تمام پانی نلوں میں نہ دیا جائے۔ اس پر حکومت نے ایک اعلان میں بیان کیا ہے کہ گرمی کی وجہ سے دریا کی تہ بالکل خشک ہو گئی ہے۔ اور جو پانی نلوں سے بچا کر اس میں بھیجا جاتا ہے وہ تمازت آفتاب سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ حکومت پرانی نہروں کو صاف کر کے ان کے ذریعہ پانی پہنچائے گی۔

موپلاؤں کا بائیکاٹ کالی کٹ ۱۳؍ جون۔ والوونادکی پولیس چند موپلاؤں کی ایک درخواست کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہم کو بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ اور ممبران خلافت نے ہمیں دق کیا ہے۔

مخالفت اور عدم تعاون کالی کٹ ۱۳؍ جون۔ ارناڈ اور والووناد میں خلافت اور عدم تعاون سے تعلق رکھنے والوں کے لائسنس اسلحہ منسوخ کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی میں دس انچ بارش بمبئی ۱۳؍ جون۔ جنوب مشرق کی برساتی ہوا جس سے بمبئی میں بہت بارش ہوئی ہے۔ بمبئی میں حالات امید افزا ہیں۔ کئی دن بارش ہوتی رہی۔ اور بارش کا اندازہ دس انچ لگایا گیا ہے۔

پنجاب میں بارش کے آثار شملہ ۱۳؍ جون۔ آج کی موسمی رپورٹ مظہر ہے کہ دونوں برساتی ہوائیں زور سے چل رہی ہیں۔ خلیج بنگال کی برساتی ہوا اب گنگا تک آ پہنچی ہے۔ مغرب کی برساتی ہوا کشمیر پر اثر کر رہی ہے۔ جو پنجاب اور صوبجات متحدہ میں بھی پھیل جائے گی۔

حکیم اجمل خاں اور [illegible] انڈی پنڈنٹ کے نامہ نگار کو حکیم اجمل خاں صاحب نے کہا ہے [illegible] گورنمنٹ انگورہ کے مطالبہ میں جو آگ کی چنگاری [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

مسٹر گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات لنڈن ۷ رجون [illegible] میں وسکونٹ کرزن نے ملاقات کے متعلق دیوان عام میں بحث اس امر کی تصدیق کی کہ مسٹر گاندھی نے عام طور پر بیان کیا ہے کہ لارڈ ریڈنگ کو [illegible] کی تحریک کے ساتھ ہمدردی ہے مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا۔ کہ ان کی نظر سے ایسا کوئی بیان نہیں گذرا۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کوئی شخص اسے یقین نہیں کر سکتا۔

لارڈ ریڈنگ و گاندھی کی ملاقات کا حال شائع ہونا چاہیئے وسکونٹ کرزن نے مسٹر مانٹیگو سے پُرزور لہجہ میں کہا کہ مسٹر گاندھی اور لارڈ ریڈنگ کی ملاقات کے متعلق حکام کی طرف سے اب مستند بیان شائع کر دیا جائے۔

مسٹر مانٹیگو نے اسے غیر ممکن خیال کیا۔ اور کہا کہ جب گورنر جنرل نے ایک خلاف دستور بحث و تمحیص کے لئے ملاقات کی ہے۔ تو اس کا شائع کرنا بھی خلاف دستور ہے۔ اگر لارڈ ریڈنگ اسے شائع کرنا چاہیں گے تو شائع کر دیں گے

مسٹر گاندھی نے شرائط کو پورا کیا وسکونٹ کرزن نے کہا کہ مسٹر گاندھی اس ملاقات کی غرض و غایت [illegible] حالات شائع کروا رہے ہیں۔ مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا کہ انہیں اس کے متعلق کچھ علم نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے انہوں نے سنا ہے کہ مسٹر گاندھی نے ان شرائط کو بہ احسن وجوہ پورا کیا ہے۔

انگورہ کے رویہ سے برطانیہ کی ناراضگی لنڈن ۸ رجون۔ کمال پاشا کے ساتھیوں کا رویہ برطانیہ کے بہت خلاف ہوتا جاتا ہے۔ انگورہ میں برٹش رعایا کے [illegible] کئی آدمی گرفتار کر لئے گئے مصطفےٰ صغیر کی موت کے متعلق انگورہ کی گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم کی علالت کے باعث ابھی انگورہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی تجویز نہیں ہوئی۔

ترکوں کو شکایات برطانیہ عظمیٰ سے برطانیہ عظمیٰ سے جو قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ انہیں ابھی قوم پسند لیڈر نہیں۔ دوسرے لنڈن کانفرنس میں مسئلہ تھریس کی نسبت خاص طور پر کام رکھا ہے۔ جو ترکی کے لئے سب سے زیادہ حیات بخش ہے۔ تیسرے برطانیہ عظمیٰ کے رویہ کے متعلق افواہات اور یونانی ممالک کی بحث پر برطانیہ عظمیٰ کا تعصب ہے۔

مشرق قریب میں جنگ کا خطرہ لنڈن ۸ رجون۔ بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ مشرق قریب میں جنگ کا نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان اخبارات نے لکھا ہے کہ یونانیوں کو کمال پاشا کے خلاف مدد دینے کے لئے برطانیہ کے جنگی جہاز قسطنطنیہ میں پہنچ گئے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ان خبروں کی تردید کی گئی ہے۔

یونانیوں کی زیادتیاں ثابت لنڈن ۸ رجون پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ ایشیائے کوچک میں مسلمانوں پر یونانیوں کی زیادتیاں ثابت ہو گئی ہیں۔ اور ان پر گورنمنٹ یونان کو توجہ دلائی گئی ہے

ہانگ کانگ میں بردہ فروشی ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ ہانگ کانگ میں علانیہ بردہ فروشی ہو رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں دلالوں کے ذریعے فروخت ہو رہی ہیں لڑکیوں کو قحبہ خانوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور جب مقامی قحبہ خانوں میں ضرورت نہ ہو تو دیگر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ لڑکوں سے گھروں میں مشقت لی جاتی ہے۔

امریکہ میں خطرناک طوفان پیوبلو ۸ رجون۔ یہاں طوفان آب اس قدر تندی سے آیا کہ سینکڑوں کے گھر تباہ ہو گئے۔ نقصان جان کا صحیح اندازہ نا[illegible]

[illegible]

سن فینوں کی سازش کا انکشاف لنڈن ۸ رجون [illegible] ایک خوفناک سازش کا شکار ہوتے ہوتے بچ گیا۔ سن فینوں نے انتظام کیا تھا کہ لنڈن اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پٹرول کے ذخیرے کو تباہ کر دیا جائے۔

کابل کا مشن جرمنی میں لنڈن ۳ رجون۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مظہر ہے کہ افغانی مشن جو ۱۰ اپریل کو برلن اس غرض سے پہنچا کہ امیر کی گورنمنٹ کے برسر حکومت آنے کا اعلان کرے اس مشن کی بہت آؤ بھگت کی گئی ہے۔ اس مشن کی التجا کے جواب میں کہا گیا کہ جرمنی افغانستان کو کوئی مالی امداد نہیں دے سکتا۔

کنوارے مردوں اور عورتوں پر ٹیکس سونانا (امریکہ) کی کونسل وضع آئین قوانین میں ایک مسودہ قانون پیش ہے جس کی رو سے ۲۱ اور ۵۰ کے درمیان تمام مرد اور عورتوں پر جو شادی کرنے سے انکار کریں۔ اور جن کا کوئی دوسرا عذر [illegible] ہو۔ [illegible] فی کس ٹیکس دینا پڑے گا۔ اور یہ روپیہ ریاست کی بیواؤں اور [illegible] کی امداد پر صرف کیا جائیگا۔

شاہ یونان سمرنا جا رہے ہیں ایتھنز ۸ رجون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ یونان معہ ولی عہد وزیر اعظم اور وزیر جنگ کے ہمراہ آج سمرنا جا رہے ہیں۔

مشرق قریب کی قلعہ گیر فوج لنڈن ۸ رجون [illegible] میں کرنل [illegible] نے بیان کیا۔ کہ اس وقت قسطنطنیہ میں ۲۰۰۰ انگریز [illegible] ہندوستانی مصر میں ۸۰۰۰ انگریز ۲۲۰۰۰ ہندوستانی فلسطین میں ۴۰۰۰ انگریز ۱۰۰۰۰ ہندوستانی اور [illegible] میں ایک ہزار انگریز اور [illegible] ہندوستانی [illegible]

ایرانی وفد انگورہ میں قسطنطنیہ [illegible] ہے کہ ایرانی [illegible] ترکوں کے ساتھ ایران کا اتحاد قائم کرنے کے سوال پر گفتگو کرنے کے لئے انگورہ میں پہنچ گیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

مدینۃ المسیح ۱
خلافت ترکیہ
کلام امام
حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں
ایک معزز [illegible] کا خط
اسلام نے دنیا کو کیا نفع پہنچایا ۸
فہرست نومبائعین صفحہ ۱۰
ہندوستان کی خبریں صفحہ ۱۱
ممالک غیر ,, ,, صفحہ ۱۲

قیمت بہر حال پیشگی سالانہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✦ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر [illegible] مورخہ ۲۷ جون سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حسب مشورہ کے مطابق ۵ جون کو بعد نماز جمعہ [illegible] کر کے ڈلہوزی تشریف لیگئے۔ ایک ہجوم کثیر حضور کو نہر کے باہر تک الوداع کہنے کے لئے آیا۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب، جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، جناب حافظ روشن علی صاحب اور چند اور خدام حضور کے ہمرکاب ہیں۔ حضرت ام المومنین مد ظلہا اور تینوں حرم حضرت خلیفۃ المسیح کی ساتھ تشریف لیگئی ہیں۔ نیز حضرت خلیفہ اول

حضور وائسرائے کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے جو اصحاب گئے تھے ۲۳ تاریخ واپس آگئے۔ ان کے ساتھ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد، جناب پیر بشارت احمد صاحب حیدرآباد، مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپور، میاں محمد یحییٰ صاحب۔ اور مولوی لطف الرحمٰن صاحب کلکتہ۔ چوہدری نصراللہ خان صاحب سیالکوٹ بھی تشریف لائے۔ نیز خان صاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے آئے۔

امسال مولوی فاضل کا امتحان [illegible] اللہ صاحب نے [illegible] دیا تھا۔ انہیں سے سب سے اول [illegible] پاس ہوئے ہیں (۱) مولوی غلام نبی صاحب محمود احمد صاحب بنگالی (۲) مولوی عبدالرحمن صاحب ہیڈ مدرس احمدیہ سکول (۳) مولوی عبداللہ صاحب بدوملہوی (۴) مولوی مبارک احمد صاحب (۵) حافظ [illegible] حسن صاحب۔

جماعت احمدیہ کا وفد
حضور وائسرائے کی خدمت میں

حضور وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ کے خیر مقدم کا وفد جماعت احمدیہ کی طرف سے بمقام شملہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۲۱ء کو گیارہ بجے وائسریگل لاج میں پیش ہوا۔ حاضر ممبران وفد کی تعداد بیس تھی۔ جو ہندوستان کے مختلف صوبجات سے آئے تھے۔ اور اپنے اپنے علاقے کے لباس پہن کر گئے تھے۔ چار فوجی افسران بھی اپنی وردیوں اور تمغوں میں موجود تھے۔ تمام جماعت فرودگاہ سے رکشوں میں بیٹھ کر وائسریگل لاج کی طرف روانہ ہوئی۔ رکشوں کی لائن قریباً ایک فرلانگ لمبی تھی۔ اس کا شہر والوں پر خاص اثر ہوا یعنی یہ بھی گویا ایک ذریعہ تبلیغ ہو گیا۔ کیونکہ سب دیکھ دیکھ کر پوچھتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا بات ہے۔ دروازہ پر استقبال کیلئے حضور وائسرائے کا اے ڈی سی کانگ حاضر تھا۔ جب سب ممبران وفد اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو حضور وائسرائے تشریف لائے۔ اور آپ کے پرائیوٹ سیکرٹری نے سب سے پہلے چوہدری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سکرٹری وفد کو انٹروڈیوس کرایا۔ بعد چوہدری صاحب نے ممبران وفد کا ایک ایک کرکے انٹروڈیوس کرایا۔ اور حضور وائسرائے صاحب کے ہاتھ ملانے کے بعد اپنی کرسی پر تشریف رکھی۔ اس کے بعد چوہدری صاحب موصوف نے ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں حضور وائسرائے کا سلسلہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود کے خاندان اور آپ کی تعلیم کا ذکر تھا۔ نیز مختصر طور پر سلسلہ کی خدمات برائے قیام امن کا تذکرہ تھا۔ اس کے بعد ہندوستان کی موجودہ حالت اور بے چینی کا ذکر تھا۔ اور اسی ضمن میں بعض باتوں کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ایڈریس ختم ہونے کے بعد حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے ایک کاسکٹ میں ایڈریس پیش کیا۔ اسکے بعد حضور وائسرائے نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور قریباً بیس پچیس منٹ تک تقریر فرمائی اور سلسلہ کی خدمات کا اعتراف اور ان پر گورنمنٹ کی طرف سے اظہار خوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمام حالات کے ماتحت گورنمنٹ آپ کی جماعت کی مدد پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ اور جن امور کی طرف حضور وائسرائے کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ان کا بھی سوائے ایک امر کے جس کا نام لیکر جواب میں ذکر نہیں آیا اپنے نقطۂ خیال سے مفصل جواب دیا۔ اور آخر میں پھر سلسلہ احمدیہ اور ممبران وفد کا شکریہ ادا کرکے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ ایڈریس اور اس کا جواب ہم انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں شائع کرینگے۔ حضور وائسرائے

[illegible]

اخبار احمدیہ

کلکتہ میں تبلیغ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہاں ہفتہ میں دو جگہ درس قرآن ہوتا ہے۔ ایک پنجاب موٹر ورکس مسکات اسٹریٹ میں دوسرے مولوی لطف الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کے ہاں اسمٰعیل اسٹریٹ میں۔ دو ٹریکٹ الدعوۃ اور البشارۃ شائع کئے گئے ہیں۔ اور چار ہزار کی تعداد میں چار ورقہ اشتہار بھی۔ پہلے جب ویلنگٹن اسکوائر میں سلسلہ تقریر شروع کیا گیا تو چند مولوی صاحبان نے بہت کچھ شور و شغب کیا۔ جمعہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ ہفتہ وار جلسہ بھی ہوتا ہے جس میں غیر احمدی صاحبان بھی آتے ہیں ✦

ابو محمد محفوظ الحق علمی احمدی مبلغ اسلام ۳۵ جعفر لین کلکتہ

احمدی بیرسٹر ملک محمد حسین صاحب بی اے جو ولایت بیرسٹری کے امتحان کے لئے گئے تھے صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اپنا آخری امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ یہ پڑھائی عام طور پر تین سال میں ختم کی جاتی ہے۔ اب وہ لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ مبلغین احمدیت لندن کے کام میں مدد دینگے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک نیک تحریک ناظر صاحب بیت المال کی جانب سے ایک اور عظیم الشان خوشخبری کی سرخی سے افریقہ میں دس ہزار افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع ملی۔ بیحد خوشی ہوئی۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔ عاجز یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ اس خوشخبری پر ہر احمدی ایک ایک روپیہ ضرور ہی دے۔ اگرچہ یہاں احمدی جماعت کے آدمی کم ہیں لیکن جتنے ہیں۔ ان سے ایک ایک روپیہ وصول کر کے اور بائیس روپے صدقہ کی رقم جو میرے پاس جمع تھی۔ ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں ارسال کر دیئے ہیں۔

نیازمند سید صادق علی فارسٹر۔ اسپاڑی - ضلع ڈیرہ دون

حقہ نوشی ترک کرنیوالوں کے نام (۱۳۱) چودھری علی محمد صاحب - (۱۳۲) چودھری محمد علی صاحب - (۱۳۳) میاں احمد صاحب (۱۳۴) چودھری برکت علی صاحب (۱۳۵) مہر غلام محمد صاحب ساکنان پھیرو چیچی بذریعہ مولوی سلطان علی صاحب سکرٹری (۱۳۶) اللہ جوایا صاحب (۱۳۷) سماۃ جیوان - (۱۳۸) فضل الدین صاحب (۱۳۹) فیض صاحب المعروف ... عیسائی (۱۴۰) فقیر محمد صاحب (۱۴۱) علی محمد صاحب (۱۴۲) سردار محمد صاحب (۱۴۳) عبد الرحمٰن صاحب بھٹی دربان حلقہ شرقپور (۱۴۴) مولا بخش صاحب (۱۴۵) بگا بخش صاحب (۱۴۶) صوبہ خان صاحب (۱۴۷) حسین صاحب (۱۴۸) رحمت اللہ صاحب (۱۴۹) علی محمد صاحب ساکنان محمود پورہ (۱۵۱) خیر الدین صاحب سیدوال (۱۵۲) غلام رسول صاحب بسرا ساکن چک ۹۹ سرگودھا (۱۵۳) سید دلاور شاہ صاحب لاہور -

ناظر تربیت قادیان

احباب مطلع رہیں کل بتاریخ ۱۹ بروز آیتوار عصر کے وقت ایک شخص جس نے اپنا نام شاہ محمد بتلایا۔ گورا رنگ قد درمیانہ داڑھی لمبی اپنا وطن ایبٹ آباد ظاہر کرتا ہے۔ آیا۔ اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کیا۔ رات کو ایک احمدی بھائی اسے گھر لے گیا۔ اور اچھی خدمت کی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ وہ درحقیقت احمدی نہیں محض احمدیوں کو فریب دیکر کچھ لینا چاہتا تھا۔ احباب اس سے مطلع رہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از ترگڑی

اعلان نکاح شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کا نکاح بابو فیروز علی صاحب اسٹیشن ماسٹر خیرآباد کی لڑکی مبارکہ بیگم سے ایک ہزار روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ بابرکت کرے ✦

درخواست دعا میری اہلیہ بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی للو پوکھر

تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب مولانا مولوی سید عبد الواحد صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے مغربی بنگال میں ہماری ایک بہت بڑی جماعت قائم ہوئی ہے۔ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ خاکسار ظل الرحمٰن بنگالی۔

بندہ آج کل سخت مشکلات میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم بندہ کی مشکلات کو دور فرمائے۔

محمد ثناء اللہ نظامی احمدی چودھری ... علاقہ جموں

سب برادران کی خدمت میں گذارش ہے کہ خاکسار کی دینی و دنیوی حسنات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

خاکسار بقا محمد مدرس مدرسہ سوہاوہ - ضلع جہلم

خاکسار کا امتحان ... ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنری کے لئے ہوا ہے۔ کامیابی کے لئے احباب سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔ محمد حسین ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسکول ...

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں عطا فرمائی تھیں۔ مگر بعد میں اس گنہگار کی شامت اعمال کی وجہ سے پانچوں لڑکے اور چار لڑکیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف واپس طلب فرما لئے۔ اب صرف ایک لڑکی زندہ باقی ہے سو وہ تقریباً ایک ماہ سے بیماری تپ و درد و وجع سر سے بہت بیمار ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا اسلئے نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس بیمار لڑکی کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔

خاکسار جھنڈے خان مدرس ... ضلع گوجرانوالہ

بندہ کی اہلیہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احمدی احباب دعا فرماویں کہ اہلیہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا کرے۔ نیازمند محمد دین از شاہدرہ

نماز جنازہ منشی سلطان عالم صاحب ساکن گڑیالہ کا بڑا لڑکا محمد شریف فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ✦

احباب جماعت احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض کتب حقیقۃ الوحی آئینہ کمالات اسلام۔ سرمہ چشم آریہ ازالہ اوہام وغیرہ ختم ہیں۔ بعض لوگوں نے اس موقعہ سے یوں فائدہ اٹھانا چاہا ہے کہ اصل قیمت سے دگنی سہ گنی چوگنی قیمت پر کتابوں کا بیچنا شروع کر دیا ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی بیس بیس روپے بلکہ پچیس روپے پر فروخت ہوئی۔ یہ طرز عمل حضرت خلیفۃ المسیح کے نوٹس میں آیا۔ تو حضور نے اسے سخت ناپسند فرمایا کیونکہ اس سے بدنیتی پائی جاتی ہے اسلئے ہماری جماعت کے پسندیدہ کوئی ایسا سودا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کسی صاحب کو کسی کتاب کی خاص طور پر ضرورت ہو اور جن صاحب کے پاس وہ کتاب ہو اسے الگ نہ کرنا چاہیں سادہ اور زیادہ قیمت لیکر دینا چاہیں تو اس قسم کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں اطلاع آنی چاہیئے۔ تاکہ مناسب فیصلہ کیا جائے۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان ✦

الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۲۱ء

"یدخلون فی دین اللہ افواجا"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام مسیح موعود)

سعادتمندوں کیلئے قبول حق کا موقع

باطل پرستوں کا بغض و حسد

ہمارے لئے مزید کوشش کرنے کا وقت

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وہ نظارہ جو آج سے تیرہ سو سال قبل دیکھا گیا تھا۔ آج پھر دنیا کے سامنے ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا کہ جب خدا کی نصرت اور فتح آئیگی۔ تو دین حق میں فوج در فوج لوگ داخل ہونگے۔ اور یہ وعدہ اپنے وقت پر پورا ہوا۔ اسی طرح اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ تیرے ساتھ بھی یہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تیرے ذریعہ بھی دنیا کو فتح و نصرت کے یہ نظارے نظر آئینگے۔ کیا اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ خدا کا وہ وعدہ محض اسی کے فضل سے آج ہمارے زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پورا ہو رہا ہے۔ اور دنیا کو نظر آ رہا ہے کہ سلسلہ حقہ احمدیہ میں فوج در فوج لوگ ٹھیک اسی طرح جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ داخل ہوا کرتے تھے۔ داخل ہو رہے ہیں۔

آج جبکہ اہل دنیا کا قبلہ مقصود صرف دنیا ہے۔ ایک اور صرف ایک ہی جماعت ایسی ہے جس کا قبلہ توجہ خدا اور اس کا دین ہے۔ دنیا کے لوگ اپنی محبوب چیز کے حصول کیلئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ لیکن یہ فرقہ قلیلہ جس نے اپنا مقصد خدا اور اس کا دین ٹھیرایا ہے۔ ساری دنیا سے الگ دین کی تبلیغ اور خدا کے نام کے بلند کرنے میں مصروف ہے۔ اور اس کی تمام کوششیں اور تمام قابلیتیں اور تمام ذرائع اسی ایک مقصد کے لئے خرچ ہو رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ اسکی طرف سے جو سلسلے ہوتے ہیں۔ انکی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی نے دعویٰ کیا ہو اور معاً دعویٰ سنتے ہی تمام دنیا نے اس کو تسلیم کر لیا ہو۔ دنیا تسلیم نہیں کرتی جب تک کہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور نہیں ہو جاتی۔ پہلے کوئی ایک آدھ شخص مانتا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ترقی ہوتی ہے جو مخالفین اور معاندین کی نگاہوں میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی اور جسے وہ قابل التفات ہی نہیں سمجھتے لیکن پھر وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ فوج در فوج لوگ داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسوقت خواب غفلت سے ماتوں کی بھی آنکھیں کھلتی ہیں۔

سلسلہ احمدیہ نے اسوقت تک جس قدر ترقی کی ہے وہ عظیم الشان ترقی ہے۔ کہ لاکھوں آدمی اس میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے گھروں سے نکلکر داخل ہو چکے ہیں۔ جو آٹھوں پہر احمدیت کے مٹانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ لاکھوں آدمی ایک ایک دو دو کی تعداد میں ان سے نکلے اور احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے احمدیت کی قوت اور اثر کو محسوس ہی نہیں کیا۔ مگر اب چونکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل اور کرم سے وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ گروہوں کے گروہ احمدیت میں داخل ہوں۔ اسلئے امید ہے کہ ان کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور انہیں سے جو سعید روحیں ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حق قبول کر لینگی۔ اور جو شقی ہیں۔ وہ بغض و کینہ کی آگ میں جلنے لگ جائینگی۔

احباب کرام افریقہ میں چار ہزار نفوس کے یکدم داخل سلسلہ ہونے کی خوشخبری سننے کے بعد گذشتہ [illegible] پیوستہ پرچہ میں دس ہزار اور افراد کے بیعت کرنے کی وحشت بخش خبر جو بذریعہ تار پہنچی ہے۔ پڑھ چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور یہ کرم ثبوت ہے اس بات کا کہ احمدیت کی عظیم الشان فتوحات کے دن آ گئے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کے نظارے رونما ہو رہے ہیں یہ وقت ہمارے لئے جہاں فسبح بحمد ربک کے ماتحت خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کا ہے۔ وہاں واستغفرہ کے ماتحت اپنی کمزوریوں۔ کوتاہیوں اور نقصوں کے متعلق بخشش مانگنے کا بھی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس نصرت اور فتح کی وجہ سے حق کے قبول کرنے اور باطل سے پیار کرنے والے دونوں گروہوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ وہ اپنی اپنی غفلت اور بے توجہی کو اب برقرار نہیں رکھ سکینگے۔ بلکہ اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کی طرف متوجہ ہونگے۔ اس لئے اس موقعہ کے لئے جہاں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ حق قبول کرنے والوں کے سامنے حق پیش کریں۔ اور انکی صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کریں۔ وہاں یہ بھی کام ہوگا۔ کہ مخالفین کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کا رد کریں۔ اور ان کی غلط بیانیوں اور دروغ بافیوں کو دور کریں۔ اس کے لئے جس قدر تیاری اور سامان کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔

مخالفین احمدیت کے لئے تو چار ہزار آدمیوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر ہی صاعقہ ثابت ہوئی تھی اب دس ہزار کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر تو ان کے لئے بالکل پیام موت ہی ہوگی۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۷ مئی میں "قادیانی گپ" کے عنوان سے چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے کی خبر پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہا تھا کہ:۔

"الفضل مورخہ ۱۶ مئی میں لکھا ہے کہ چار ہزار احمدیوں والے تار میں غلطی ثابت ہوئی۔ افریقہ میں ایک قوم ہے۔ جس کا نام فنٹی ہے۔ یہ لوگ مسلمان تھے سو اسلام سے ناواقف بالکل اس طرح ہونگے۔ جس طرح ضلع کانپور۔ مین پوری وغیرہ میں ٹھاکر لوگ

مسلمان کہلاتے تھے۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف۔ اس قوم میں منافق بھی ہوگا۔ جس طرح شاکرین دھکا جاتے ہیں۔ جیسے کرکے اسلامی احکام سنائے ہوگئے۔ انہی سے کسی ایک نے اپنی غفلت پہ شرمندہ ہوکر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا عہد کیا ہوگا۔ ممکن ہے۔ اثنائے گفتگو میں یہ بھی ذکر آیا ہو کہ قادیان میں ایک بزرگ گذرا ہے۔ جو اس کے قریب ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ عام قاعدہ ہے ایسے موقع پر کہا ہوگا۔ کہ ایسا بزرگ کبھی کسے ہم پر ہو بہت اچھا ہوگا۔ یہ ایک معمولی رسمی بات ہے جو بالکل قرین قیاس ہے۔ سو اس پر مرزائی مبلغوں نے نامزد کیا کہ پانچ سو مسلمان احمدی ہوگئے"۔

اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ نے بغض اور حسد سے جل بھن کر جس رنگ اور جس طرح سے بے ہودہ سرائی کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کی اس طرح کے سننے سے کیا حالت ہو گئی ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے شرارت کی اور کوئی صورت نہ دیکھ کر اپنے پاس سے ایک فرضی داستان گھڑلی کہ یوں ہوا ہوگا۔ اگر اس میں ذرا بھی حق پسندی کا مادہ ہوتا۔ تو اس طرح یاوہ گوئی نہ کرتا لیکن حق پسندی تو وہ جنس ہے۔ جس سے یہ لوگ بالکل تہی دست ہو چکے ہیں۔ پھر اس کو مد نظر کس طرح رکھیں مولوی ثناء اللہ نے افریقہ کے چار ہزار بیعت کرنے والوں کی وقعت کم کرنے کے لئے ان کی مثال ضلع کانپور اور جین پوری کے ٹھاکروں سے دی ہے۔ اول تو یہ اس کا زعم باطل ہے۔ لیکن اگر اسے درست بھی مان لیا جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کیا مولوی ثناء اللہ نے ان ٹھاکروں کو ان کی حالت کو جانتے ہوئے کبھی تبلیغ کی۔ ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا۔ اور ان سے "آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" کرایا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا اس کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ احمدیت کے مبلغ کی اس کوشش اور سعی کے متعلق کہ وہ ہزاروں کوس دور جا کر افریقہ کے گرم اور تپتے ہوئے ریگستانوں اور بیابانوں میں پھر کر قبول مولوی ثناء اللہ ان لوگوں کو جو "اسلام سے بالکل ناواقف" ہیں۔ "اسلامی احکام" سنائے گئے وہ ان احکام کو سن کر "اپنی غفلت پر شرمندہ" ہوگئے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس کی نسبت یہ کہتا ہے کہ "یہ ایک معمولی رسمی بات ہے"۔ اور پھر اس کی صداقت کو اس طرح اعتراف کرتا ہے کہ "یہ بالکل قرین قیاس ہے"۔ لیکن خود اس سے آج تک کبھی اتنا بھی نہیں ہوسکا۔ کہ ضلع کانپور اور جین پوری کے ٹھاکروں کی اس حالت کو جانتے ہوئے کہ "وہ لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف" ان کے پاس گیا ہو۔ ان کو "احکام اسلام" سنائے ہوں۔ اور "انہیں سے کسی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہوکر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہو"۔ حالانکہ کانپور اور جین پوری کے ضلع کسی دور دراز ملک کے ضلعے نہیں۔ بلکہ اسی ہندوستان کے ضلعے ہیں۔ جہیں مولوی ثناء اللہ رہتا ہے۔ اور وہ اپنے مطلب کے لئے ان سے زیادہ دور کا سفر کئی دفعہ کرچکا ہے۔

"اسلام سے بالکل ناواقف" ٹھاکروں کی مثال مولوی ثناء اللہ نے تو مبلغ احمدیت کی سعی تبلیغ پر پردہ ڈالنے کے لئے پیش کی ہے۔ لیکن اس نے ثابت کردیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اس کے ساتھی صرف باتیں بنانا جانتے ہیں۔ یہ مبلغین اسلام کہلانے میں رہ کر ان کا نام رہ اسلام سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔ اور اسلام سے ناواقف لوگوں سے کوئی غرض نہیں۔ ورنہ وہ کیوں آج تک ٹھاکروں کو "احکام اسلام" سے واقف کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے یا اب نہیں کرتے۔ اور کیوں ان سے "آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" نہیں لیا یا اب نہیں لیتے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں نہ اسلام کا درد ہے۔ نہ اسلام کی صداقت پر ایمان ہے۔ اور نہ احکام اسلام کی حقانیت ناواقف لوگوں کو سمجھانے کی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے غیر قوم کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرنا الگ رہا ان لوگوں کے سامنے بھی جو بقول ان کے مسلمان کہلاتے ہیں" اسلام کو پیش کرنا ان کے نصیب نہیں۔ اور یہ ہر وقت اس لئے بھی ہیں جو اسلام سے ناواقف ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا ہماری تبلیغی کوششوں پر چوٹ کرنا اور بالکل لغو اعتراض کرنا سراسر بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا اگر یہی بات مان لی جائے۔ جو مولوی ثناء اللہ کہتا ہے۔ کہ احمدی مبلغ نے افریقہ کے ان لوگوں کو جو اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ احکام اسلام سنائے اور ان سے آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا عہد کرایا۔ تو یہ کوئی ایسی بات ہے جسے "قادیانی گپ" کہا جاسکتا ہے۔ سمجھدار اور حق پسند اصحاب جانتے ہیں۔ اور خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام سے ناواقف لوگوں کو احکام اسلام سنانا اور ان کی پابندی کرانا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کام ہے۔ اور اگر تمام وہ مسلمان کہلانے والے اس پر کاربند ہو جائیں۔ تو ایک پل میں نہ صرف ان کی اپنی حالت بدل سکتی ہے۔ بلکہ دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے پس یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو معمولی کہہ سکتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اسے "ایک معمولی رسمی بات" کہہ دیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں وہ یہ کام کرکے تو دکھلائے۔ افریقہ کے مسلمان کہلانے والے مگر اسلام سے ناواقف لوگوں کو جانے دے۔ کانپور اور جین پوری کے ٹھاکروں کو چھوڑ دے۔ امرتسر کے ہی مسلمانوں کو جن کے متعلق اس کا اپنا یہ اقرار موجود ہے کہ وہ مسلمان اور سنی تعین مذہب ہی کو دو ہیں" ان سے کسی ایک سے اپنی "غفلت پر شرمندہ" ہونے کا اقرار کرالے۔ اور پابندی اسلام کا وعدہ لے لے۔ اگر وہ اتنا بھی نہیں کرسکتا اور ان لوگوں میں رہ کر نہیں کرسکتا۔ جنہیں وہ سالہا سال سے دیکھتا ہے۔ جو اس کے شہر والے ہیں۔ جن کی زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور پھر ان دونوں مخالفت کے جوش میں اسلام کے شیدائی سے عجز و ناتوانی سے اعتراض کرتا ہے۔ جبکہ ہمارا صرف ایک مبلغ جاکر بالکل ناواقف اور اجنبی لوگوں کو ایک غیر زبان

کو احکام اسلام سناتا ہے۔ اور ان کے آئندہ کیلئے پابندی اسلام کا عہد کر لیتا ہے ۔

مولوی ثناء اللہ جیسے دشمنان حق کے ان اعتراضات نے خدا کے فضل و کرم سے آج تک نہ ہمارا کچھ بگاڑا ہے۔ اور نہ آئندہ بگاڑ سکتے ہیں۔ ہمارا قدم روز بروز آگے بڑھ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ آگے ہی بڑھتا جائیگا لیکن اس قسم کے اعتراضات سے یہ تو ظاہر ہے کہ اس قماش کے لوگوں کے دلوں میں ہماری کس قدر عداوت اور دشمنی ہے۔ اور ان کے قلوب میں کتنا بغض اور کینہ ہے۔ اور ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ نصرت اور تائید دیکھ کر وہ کس طرح بڑھ رہا ہے ۔

ابھی ایسے لوگوں کی پہلی جلن ہی ٹھنڈی نہ ہوئی تھی کہ ایک شدید ضرب اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حاسد قلوب پر لگائی۔ اور دس ہزار نفوس کو داخل سلسلہ کر کے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دکھایا ہے دشمن خواہ کتنے ہی جلتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ اور تمام دنیا کو مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع کریگا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس کے لئے جماعت احمدیہ کا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت اپنا سارا زور اور اپنے سارے ذرائع صرف کر دے۔ اور اسوقت جبکہ خدا کی خاص فتح و نصرت اپنا جلوہ دکھلا رہی ہے۔ پوری پوری سرگرمی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں لگ جائے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور رحم ہے کہ وہ ہماری نہایت ہی حقیر کوششوں کو اس قدر بار آور کر رہا ہے کہ ہم اس کے فضلوں کی بارش کے آگے اپنے کسی فعل اور کوشش کو خواہ وہ کیسی ہی ہو کوشش کا خطاب نہیں دے سکتے۔ ہماری کوششیں ہمارے کام اور ہماری قربانیاں اتنی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات ہم پر ہوں مگر خدا تعالیٰ اپنی شان کے مطابق رحم اور فضل فرما رہا ہے۔ اور ہمیں وہ کچھ دے رہا ہے جس کے ہم اپنی کوششوں کے لحاظ سے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ پھر کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا کہ ہم اپنی حالت کے مطابق بھی اس کے دین کی خدمت میں مصروف نہ ہوں۔ اور اپنی ساری قوت اور پوری طاقت کو نہ صرف کر دیں پس اے برادران ملت اب سستی کا وقت نہیں۔ بلکہ اب ضرورت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی دعوت پر لبیک کہا جائے اور جماعت کے نوجوان اس میدان میں بڑھیں۔ اور دنیا کے تمام گوشوں میں ایک تہلکہ مچا دیں۔ یہ جو ہزاروں کی جماعت جو افریقہ میں بنی ہے اس کیلئے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر اکیلے کافی نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کے دست و بازو بنیں نوجوان ہوں جو ان کا اس اہم کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اسوقت ضرورت ہے کہ بکثرت ہماری جماعت کے نوجوان اور دیگر حضرات زندگی وقف کریں۔ اور دوسرے لوگ اپنے اموال کو خدا کیلئے اور اس کے دین کے لئے دیدیں۔ کیونکہ کام کرنیوالے آدمیوں کے ساتھ ہی تبلیغ کا کام بہت روپیہ کا محتاج ہے۔ پس آپ لوگ خدا کی راہ میں مستعدی سے کام لیں اور دنیا کا نقشہ بدل کر دکھا دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو +

خلافت کمیٹیوں کے کارندوں کی کارگذاری

دوسرے اخلاق و عادات کے ساتھ مسلمانوں میں امانت و دیانت کی صفت جس قدر بڑھی ہوئی ہے اس کا قیاس اس سے کیا جا سکتا ہے کہ نہ صرف مختلف مقامات کی خلافت کمیٹیوں کے حسابات کے متعلق کارکن لوگ نہ صرف خود بڑے بڑے الزام لگا رہے ہیں بلکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے کارندوں کو بھی ملزم بنایا جا رہا ہے۔

اسوقت تک اسبارے میں جو کچھ اخبارات میں آ چکا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) مولوی محمد داؤد غزنوی ثم امرتسری چھ ہزار روپیہ مسٹر شوکت علی سے لائے جس کو غزنوی صاحب نے "پرائیویٹ قرض کہتے ہوئے بتایا کہ اس کو پبلک فنڈ سے کوئی تعلق نہیں" (وکیل ۹ جون) لیکن جب مسٹر شوکت علی سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا! "مولوی محمد داؤد غزنوی صاحب کو روپیہ اشاعت و تبلیغ کے لئے دیا گیا تھا" (وکیل ۵ جون ۱۹۲۱ء) مگر مولوی محمد داؤد صاحب حساب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ان پر مقدمہ چلانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

(۲) خلافت کمیٹی امرتسر کے حساب کے متعلق جس کے سکرٹری مولوی محمد داؤد صاحب ہی ہیں۔ ڈاکٹر کچلو نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں جہاں یہ لکھا ہے کہ:۔

"رجسٹر تاریخوار حساب خلافت کمیٹی امرتسر بابت اکتوبر ۱۹۱۹ء سے لیکر دسمبر ۱۹۲۰ء یعنی پندرہ ماہ کا حساب تاریخوار درج ہے۔ مگر اس کو ایک ہی وقت میں ایک ہی قلم سے لکھا گیا ہے جس کو سکرٹری صاحب خود تسلیم کرتے ہیں"

وہاں اس حقیقت کا بھی انکشاف کیا کہ:۔

"پبلک جلسوں میں جو طلائی و نقرئی زیورات اور نقد رقوم وصول ہوئیں انکے متعلق کوئی باقاعدہ کیش بک یا رجسٹر موجود نہیں ہے.... فہرست زیورات سے یہ بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ زیورات کا کیا حشر ہوا وہ بطور امانت جمع ہیں یا فروخت کر دیئے گئے۔ اور اگر بطور امانت جمع ہیں تو کس کے پاس ہیں" (وکیل ۹ جون)

(۳) ڈاکٹر کچلو صاحب سے امرتسر کے ایک حکیم عبد الشانی نے حسب ذیل تین سوال کئے ہیں (۱) ڈاکٹر صاحب نے پنجاب خلافت کمیٹی سے جو چھ ہزار روپیہ ایجیٹیشن کمیٹی کیلئے لیا تھا۔ باوجود خلافت کمیٹی کے بار بار مطالبہ کے اس کا حساب کیوں نہیں دیا (۲) سوراجیہ آشرم کے حساب کس طریق پر رکھے جاتے ہیں اور یہ کس کی نگرانی میں ہیں۔ اخراجات کس کی منظوری سے ہوتے ہیں (۳) بزم اسلام جس کا روپیہ آپ کی تحویل میں ہے۔ اس کا کیا حساب ہے؟ (ہمدم ۲ جون)

(۴) مجلس خلافت پنجاب میں غبن بتایا جاتا ہے جس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ لیکن نتیجہ پردہ راز میں ہی ہے۔

(۵) پشاور خلافت کمیٹی کے صدر آغا مقبول شاہ صاحب کے متعلق پنجاب خلافت کمیٹی کی طرف سے اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے کہ ان کو کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔

(۶) خلافت کمیٹی گورکھپور کے متعلق اخبار مشرق لکھتا ہے کہ:۔ "گورکھپور میں بھی ایک خلافت کمیٹی ہے۔ یہاں بھی لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ چار ساڑھے چار ہزار کا حساب کتاب نہیں ملتا"

(۷) مرکزی خلافت کمیٹی پر اخبار مفید روزگار بھی اندھا دھند خرچ کا الزام لگا رہا ہے۔ اور اخبار وکیل مرکزی کمیٹی کے پریذیڈنٹ سیٹھ چھوٹانی کے انگلستان میں خلافت کمیٹی مقرر کرنے اور اس کیلئے ۹ ہزار کی رقم خلافت فنڈ سے دینے کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"قومی سرمایہ کے خرچ میں اس قسم کی خود روی ہرگز روا نہیں رکھنی چاہیئے یہ اسی خود روی کا نتیجہ ہے کہ جا بجا خلافت فنڈوں کے حسابات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں" (۵ جون) (بقیہ دیکھو صفحہ کالم)

کلام امام

خطبہ نکاح

◆

دو چیزوں کے ملنے کا نتیجہ

پچھلے دنوں ایک نکاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خطبہ پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ کہ دنیا میں اجتماع ہوتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے خواہ کیسی ہی اشیاء ہیں۔ ان کے ملنے کا نتیجہ تیسری چیز ہوگی خواہ وہ تیسری چیز نیا اور مستقل وجود اپنی ہو۔ خواہ ظاہر میں نہ ہو۔ مثلاً ہم دو چیزوں کو ملا کر رکھدیں۔ تو تیسری نئی چیز تو پیدا نہ ہوگی۔ البتہ شکل ضرور تیسری پیدا ہوگی جو دونوں کے الگ الگ رکھے ہونے سے نہیں ہو سکتی تھی۔

ہر خطبہ میں حمد الہیٰ

غرض اجتماع اپنے اندر ایک اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوئی اجتماع نہیں جس کا نتیجہ تیسری بات یا تیسری چیز نہ ہو۔ اسلئے شریعت نے اس طرف توجہ کو پھیر لیا ہے۔ کہ خطبہ عید ہو یا خطبہ جمعہ یا کوئی اور خطبہ یا جہاں اجتماع ہو۔ وہاں ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جن میں خدا کی حمد بیان ہو۔ نماز میں حمد رکھی۔ اور خطبہ بھی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ سے شروع ہوتا ہے۔ خواہ کوئی خطبہ ہو۔ اس میں حمد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ جب خزائن کی طرف نگاہ کی جائے۔ تو انسان اپنی احتیاج کے مطابق اس میں سے لے سکیگا۔ اگر خزائن معلوم نہ ہو۔ تو احتیاج کے باوجود لینے کیلئے ہاتھ نہیں بڑھا سکتا۔ بلکہ یونہی ٹکراتا پھرے گا۔ کسی کو جنگل میں پیاس لگے اول وہ پیاس کو دبائیگا۔ جب ناقابل برداشت ہوگی۔ تو ادھر ادھر دوڑتا پھرے گا۔ لیکن اگر پانی کا خزانہ معلوم ہو۔ تو تھوڑی سی پیاس پر بھی سیر ہوکر پانی پیئیگا۔

جب انسان کو خیال ہو۔ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائیگی۔ تو اس وقت وہ اس کے لینے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے حمد الہیٰ کو بیان کیا اور بتایا کہ تمام کمزوریوں کا خزانہ تو اللہ تعالےٰ ہے۔ اور چونکہ اجتماع کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے جس نتیجہ خیز چیز کی ضرورت ہو۔ وہ اس خزانے سے ہی مل سکتی ہے۔ جب معلوم ہے یہ نتیجہ خیز اجتماع ہے۔ کس کی عقل ماری گئی کہ اس کو چھوڑ دے۔

نکاح میں حمد الہیٰ کی طرف توجہ دلانیکی وجہ

نکاح کے موقعہ پر بھی حمد کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ ہی حمد والا ہے۔ اور دوسرے کی بھی حمد اس سے مل سکتی ہے۔ جو کچھ بھی تعریف ہوگی۔ وہ خدا سے آئیگی۔ جو خدا سے نہیں وہ جھوٹی ہے۔ بندے کو آگاہ کیا۔ کہ نکاح کے معاملہ میں توجہ سے کام لے۔ اور اللہ تعالےٰ سے حمد مانگے۔ اور یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ کیونکہ حمدوں کا خزانہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ بات اور یہ غرض بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ خطبہ کو رسم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نکاح میں جو تین آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس کا براہ راست نکاح سے تعلق ہو۔ نکاح صرف اعلان سے ہو جاتا ہے۔ اگر جانبین قبول کر کے اعلان کر دیتے ہیں۔ تو نکاح ہو جاتا ہے۔ ایجاب قبول ہی نکاح ہے اگر یہ آیات نہ پڑھی جائیں صرف ایجاب قبول کرا لیا جائے تو نکاح ہو سکتا ہے۔ ان آیتوں کے پڑھنے سے کوئی ٹونا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ان آیتوں کے پڑھنے کی غرض محض نصیحت ہے۔ ورنہ ان آیتوں اور خطبوں اور دعاؤں سے نکاح نہیں پڑھا جاتا۔ اس خطبہ میں محض نکاح کی فریقین کو غرض بتائی جاتی ہے۔ کہ نکاح کے بعد مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر اور دونوں کے رشتے داروں پر کیا حقوق عاید ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کمی ہو تو اس کو کیسے پورا کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے اور عام غیر احمدیوں کے نکاحوں میں فرق

ہمارے نکاحوں اور غیر احمدیوں کے نکاحوں میں ایک فرق ہے۔ عموماً ان کے نکاح بطور رسم کے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے نکاحوں میں ایک حقیقت ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے نکاح کے خطبے کو ٹونا سمجھا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس کو ٹونا نہیں سمجھتے۔ بلکہ جو اس کی غرض ہے۔ وہ پوری کرتے ہیں چونکہ وہ ٹونا سمجھتے ہیں۔ اور ہم اسے حمد کے خزانے کا قفل سمجھتے ہیں۔ اور ہم بتاتے ہیں کہ اس میں حمدوں کے خزانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو۔ وہ وہاں سے مل سکتی ہے۔ لوگوں نے اس امر کو بھلا دیا ہے۔ کہ توجہ دلائی۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس غرض کو پورا کرے۔ اس کا مجمل خلاصہ یہ ہے کہ حمد کا خزانہ خدا کے پاس ہے۔ اس سے مانگو جس نعمت کی تمہیں ضرورت ہے پھر تمہیں کبھی برائی نہیں ہو سکتا۔

ایک دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ کہ

اسلام میں ہر ایک کام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

یہ آیتیں اور یہ عبارت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے موقعہ پر ثابت ہے۔ ان میں نکاح کے احکام اور اس کی غرض بیان کی گئی ہے۔ میں اس وقت تفصیل سے نہیں بیان کر سکتا۔ مختصراً بتاتا ہوں۔ کہ اسلام نے سب کاموں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔ اور تقویٰ کی مثال ایک بیج کی ہے۔ جس سے آئندہ زندگی کا درخت تیار ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر کام میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک بات کے متعلق حکم بتانا مشکل اور ناممکن ہے۔ کیونکہ انسان کو بے شمار کام زندگی میں پیش آتے ہیں۔ اگر ہر ایک کام کے متعلق کہا جائے کہ یوں کرنا۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اس کے لئے ایک گر بتا دیا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب انسان اس گر کو اختیار کریگا تو اس کے سب کام درست ہو جائیں گے۔ خدا سے خلوص یہی تقویٰ ہے۔ سینکڑوں باتیں ہیں۔ کہ ان کے متعلق شریعت نے حکم نہیں دیا۔ اور ہر چیز کی تفصیل شریعت نے نہیں بیان کی۔ بلکہ ایک گر بتا دیا کہ تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھو۔ اور تقویٰ کے ذریعہ وہ روح پیدا کر دی۔ کہ اس کے ماتحت جو کام ہوگا۔ وہ درست ہوگا۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ سب دینی اور دنیاوی کام جو اس کے ماتحت ہونگے۔ وہ درست ہونگے باقی نہیں۔

تقویٰ کیا ہے

تقویٰ اس رستے کا نام ہے جس کے ماتحت انسان محض خدا کی رضا کے لئے اس کے خوف کو مدنظر رکھکر کام کرتا ہے۔ اور یہی خدا کے قرب کی راہ ہے۔ اور اسی گر کو نکاح کے خطبے میں بیان کیا ہے۔

شریعت کی اصولی تعلیم

شریعت نے ہر چیز کی تفصیل نہیں کی۔ میرے نزدیک ہر انسان کو روزانہ بیسیوں واقعات پیش آتے ہیں۔ اور ساری عمر میں کروڑوں اور اربوں ہو جاتے ہیں۔ اگر ان تمام واقعات کے متعلق احکام لکھے جائیں۔ تو وہ کتابیں تمام زمین پر پھیل جائیں اور بعض آسمان کی طرف کو اوپر چڑھا کر رکھی جائیں ایسی حالت میں ان احکام کا پڑھنا تو کہاں ممکن ہو انسان کے لئے رستہ پانا بھی مشکل ہو جاتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک گر بتا دیا کہ ہر ایک بات تقویٰ کے ماتحت رکھو۔ جو بات اس گر کے ماتحت ہو گی۔ وہی درست ہو گی۔ باقی غلط ۔

(بقیہ از صفحہ ۵ کالم ۳)

ان حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت کمیٹیوں کی کیا حالت ہے اور ان کے کارندے کیا کرتے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اخبارات کے ان اقتباسات کو بھی درج کر دیا جائے جنہیں خلافت کمیٹیوں میں کام کرنے والوں کی خدمات کی داد دی گئی ہو۔ اخبار وکیل اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے:۔

"خلافت کمیٹیوں کے ارباب حل و عقد اپنی مرضی سے بڑی بڑی رقمیں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ کی رقوم اٹھا کے غیر معتبر خود غرض اشخاص کے ہاتھوں میں دیدیتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ روپیہ کو یا تو نہایت بیدردی سے قومی کاموں کے بہانے صرف کرتے ہیں یا بالکل ہی ہضم کر جاتے ہیں"

اخبار مشرق لکھتا ہے۔ "کئی جگہ کا حال معلوم ہوا ہے کہ سکرٹری صاحب سرگرم کارکن چال چلن مشکوک ہے۔ کوئی صاحب سزا یافتہ ہے کوئی صاحب نمبر ۱۰ کے بدمعاش ہیں"

پنجاب خلافت کمیٹی کے ایک ممبر نے خلافت کمیٹی سے حساب کی صفائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہ لوگ کہتے ہیں کہ ارکان خلافت کی ایک جماعت کا یہ سمجھتی ہے کہ نصف لی و نصف لک ہذا قوم جاہلون"

ان واقعات اور حالات سے جہاں ارکان خلافت کی کارگزاری پر روشنی پڑتی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ جس قوم کے لیڈروں اور راہنماؤں کی یہ حالت ہو اسکی تباہی و بربادی میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں

ایک معزز نو مبائع کا خط

اور اس کا جواب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال ہی میں ایک بیرسٹر ایک معزز انگلش نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے۔ اور حضور نے اپنے قلم سے اس کا جواب دیا ہے۔ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ یہ سبق اہل دل اور اہل حال دوستوں کیلئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا اور سلوک کی منزلیں طے کرنے والوں کیلئے رہبر کا کام دیگا۔

والسلام۔ علی محمد۔ افسر ڈاک۔

مولانا جی۔ السلام علیکم۔ عرصہ سے دل میں طلب حق کی ایک تڑپ سی تھی جس نے بےچین کر رکھا تھا۔ آخر حصول مدعا کا وقت آ گیا۔ اگر اب تک مجھے تامل تھا تو محض اس قدر کہ اس پاک سلسلہ میں داخل ہونا ایک بڑی ذمہ داری سر پر لینا ہے اور یہ بھی اندیشہ تھا اور ہے کہ مجھ جیسے سیاہ کار اس سلسلہ میں داخل ہو کر اس کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ لیکن مجھے ہمیں خدا کی رحمتوں سے مایوسی کی جھلک نظر آئی اور اس پاک سلسلہ کی وسعت پاکیزگی پر بدگمانی کا شائبہ دکھائی دیا اس واسطے پہلے امر کو میں نے گنہ تصور کیا اور دوسرے امر کی نسبت مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھ جیسے چند تلخ قطرے اس آب زلال کے بحر زخار میں اگر شامل بھی ہو جائیں تو اسکو خراب نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ میں کیوں کہوں کہ یہ چند قطرے بحیثیت تلخ رہینگے یہ تلخی دور ہو گی اور انشاء اللہ ضرور دور ہو گی۔ میں آ رہا ہوں مگر تاخیر کے بعد پشیمان ہوا ہوں مگر دیر پر۔ لیکن اتنا اطمینان ہے کہ یہ سب کچھ سہی۔ میری پشیمانی بعد از وقت نہیں ہے میں اپنے میں عزم راسخ پاتا ہوں نفس لوامہ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔ اب اگر کوئی کسر ہے تو ایک نظر کیمیا اثر کی سو اب وہ مجھے مل رہی ہے۔ پس اے میرے محمود! آج میں احمدی سلسلہ میں تیرے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربانی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آمین

میں اپنے تحقیق خیال سے سلسلہ احمدیہ میں نہیں بلکہ حقیقتاً آج اصل اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ سید عبد المجید از کپورتھلہ

مکرمی سید صاحب! السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ بوجہ علالت جلد جواب نہ لکھ سکا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایک طویل عرصے کے بعد حق کے قبول کرنے کے لئے شرح صدر عنایت فرمایا۔ ذالک فضل اللہ۔

● احمدیت کے ساتھ بے شک ذمہ داریاں بھی ہیں اور اس کے ساتھ آسانیاں بھی ہیں۔ جب کوئی شخص حق کو قبول کرتا ہے فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد کیجاتی ہے۔ اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسے کہ نوزائیدہ بچہ سے کہ اس کی ہر ایک حرکت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ہر حالت میں اس کی خبرگیری کی جاتی ہے۔ تب ایسا شخص رحمانیت کا لطف اٹھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر آگاہ ہوتا ہے۔ اور اس کی عنایتوں سے واقف ہوتا ہے۔ اور اسکو ان فضلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جو اسکو رحیمیت کے ماتحت ملسکتے ہیں جو اس پہلی منزل میں رحمانیت سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ گو آخری منزل میں رحمانیت پھر غالب آ جاتی ہے۔ یہ وقت بہت نازک ہوتا ہے۔ اور بہت لوگ اس رحمانیت کے جلوے کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنا محتاج سمجھ کر آگے قدم اٹھانے سے رک جاتے ہیں۔ اور آخر ان کے منہ میں اس مٹھائی کا مزہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ جو صرف بطور نمونہ انکو چکھائی گئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ وہ بھی جاتا رہتا ہے اور ایسا شخص محروم ہو جاتا ہے۔ پس شروع میں جو سہارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ اور جو امداد غیب سے آئے اس پر کبھی توکل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مرحلے سے سلامت گذارے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا بھی موجب بنائے ۔

مرزا محمود احمد

اسلام نے دنیا کو کیا نفع پہنچایا

اسلام پر مخالفین کی طرف سے عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام نے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ یہ امر پیش کرنے کی بڑی بھاری وجہ تو مسلمانوں کی [illegible] تنزلی اور خراب حالت ہے۔ مخالفین اس سے اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کوئی نفع پہنچا سکتا۔ تو ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیوں ایسی حالت ہوتی۔ اور دوسری وجہ معترضین کی اسلام کے متعلق ناواقفیت اور بے علمی ہے۔ پہلی وجہ کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر مسلمان کہلانے والے اسلام کے پابند ہوتے۔ اور اسلام کے بتائے ہوئے احکام پر چلتے اور پھر ان کی ایسی ردی حالت ہوتی۔ تو اسلام پر اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب مسلمان خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ انہیں اسلام نہیں رہا۔ اور ان کے اقوال اور افعال ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اسلام سے وہ بیگانہ ہو چکے ہیں۔ تو پھر ان کی تنزل کی حالت کا اسلام کس طرح ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

دوسری وجہ کے متعلق ذیل میں بعض ایسے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ جنہیں مسلمانوں نے نہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے اہل علم اصحاب نے ان فوائد کا کھلے طور پر اعتراف کیا ہے جو اسلام کے ذریعہ دنیا کو پہنچے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے اس شخص کی رائے پیش کی جاتی ہے جو اسلام کے خلاف لکھنے میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ یعنی سر ولیم میور صاحب۔ یہ شخص بھی حسب ذیل الفاظ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ:۔

"اسلام نے ہمیشہ کے واسطے اکثر توہمات باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے عرب کے جزیرہ نما (بلکہ تمام دنیا پر۔ ناقل) پر چھا رہی تھی۔ کالعدم کر دیا۔ اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر جگہ محیط قدرت کا مسئلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معتقدین کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل میں تھا۔ مذہب اسلام میں سب سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی ہیں یہ ہے کہ [illegible] پورے طور پر خدا کے سپرد کر دینا چاہئے۔ معاشرت کے لئے اسلام میں [illegible] چنانچہ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ محبت کریں۔ زیر دستوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے۔ غلاموں کے ساتھ نہایت شفقت برتنی چاہئے۔ نشہ کی چیزوں کی ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے۔ جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔" (لائف آف محمد)

(۲) چیمبرز انسائیکلوپیڈیا میں ایک آرٹیکل لکھنے والا اسلام اور اسلامی تعلیم کی نسبت رقمطراز ہے:۔

"مذہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے۔ اور جس سے اس کے بانی کی اہلیت نہایت صاف صاف معلوم ہوتی ہے اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علم اخلاق سے ہے۔ ناانصافی، کذب، غرور، انتقام، غیبت، استہزاء، حرص، اسراف، عیاشی، بے اعتباری، بدگمانی نہایت قابل ملامت قرار دی گئی ہیں۔ اور فیاضی، حیا، تحمل، صبر، بردباری، کفایت شعاری، سچائی، راست بازی، ادب، صلح، نیکی، محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اس کی مرضی پر توکل کرنا۔ سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی قرار دی گئی ہے۔"

(۳) اسی مصنف نے یہ بھی لکھا ہے:۔

"ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے کیا کیا۔ لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک غور کیا جائے۔ تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسی (اسلام) کا حصہ تھا۔"

اسی پر بس نہیں اور بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

(۴) ایک یورپین فاضل مضمون نگار نے "اسلام ایک ملکی انتظام ہے۔ جو مشرق و مغرب میں جاری ہے" کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"اسلام نے ہر قسم کی بد اعتقادی جو اس زمانے میں دنیا کے ملک میں جاری تھی۔ گو عیسائی مذہب بھی اس کو روکتا تھا۔ مگر اسلام کے برابر کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلام نے لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا موقوف کر دیا۔ جو اس ملک کی پرانی جاہلیت کی رسم تھی۔ اسلام نے ملکی حقوق کو ہموار کر دیا۔ اور صرف انہی لوگوں کے حق میں انصاف نہیں کیا جو اس مذہب کے معتقد تھے بلکہ ان شخصوں کے ساتھ بھی برابر انصاف کیا۔ جو کہ اس کے ہتھیاروں (یعنی سچائی و صداقت کے ہتھیار) نے فتح کیا تھا۔ اسلام نے اس محصول کو جو سلطنت کو دیا جاتا تھا گھٹا کر صرف دسواں حصہ کر دیا۔ اسلام نے تجارت کو تمام محصولات اور مزاحمتوں سے آزاد کر دیا۔ اسلام نے مذہب کے معتقدوں کو اس بات سے کہ اپنے مذہبی سرگروہ کو مذہبی کام کا جبراً روپیہ دیں۔ اور تمام لوگوں کو اس بات سے کہ غالب مذہب کو ہر ایک قسم کا مذہبی چندہ (ٹیکس) دیں۔ بالکل بری کر دیا۔ اسلام نے فرقہ فتح مند کے تمام حقوق مفتوحہ لوگوں میں سے ان شخصوں کو دئیے۔ جو اس مذہب کے پابند تھے۔ ان کو ہر ایک قسم کی پناہ دی۔ اسلام نے مال کی حفاظت کی۔ سود لینے کو اور خون کا بدلہ بغیر عدالت کے لینے کو موقوف کر دیا۔ صفائی اور پرہیزگاری کی حفاظت کی۔ اور ان باتوں کی صرف ہدایت ہی نہیں کی۔ بلکہ ان کو پیدا کیا اور قائم کر دیا۔ حرام کاری کو موقوف کر دیا۔ غریبوں کو خیرات دینے اور ہر ایک شخص کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی۔"

(مقتبس از ایسیز آن دی لائف آف محمد)

(۵) مشہور عالم مسٹر کارلائل کا بیان بھی سن لیجئے:۔

"اسلام کا عرب کی قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا۔ عرب کا ملک پہلے ہی پہل اس کے ذریعہ زندہ ہوا۔ اہل عرب گلہ بانوں کی ایک غریب جماعت تھی۔ اور جب سے دنیا بنی تھی۔ عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتی تھی۔ اور کسی شخص کو ان کا خیال بھی نہ تھا

اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کام کے ساتھ جیسے وہ مشکل کرتے تھے بھیجا گیا۔ اب دیکھو جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا۔ وہ تمام دنیا میں مشہور و معروف ہو گئی۔ اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی۔ اس کے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہو گئی۔" (لیکچرز آن ہیروز)

(۴) پھر یورپین محقق ریورینڈ ڈبلیو آر ڈبلیو سٹیفنسن کیا فرماتے ہیں:۔

" محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ہم وطنوں یعنی عربوں میں اس خالص عقیدہ کو زندہ کیا جائے۔ جو ان کے جد اعلیٰ ابراہیم کا تھا جس طرح موسیٰ نے اپنے ہم وطنوں یعنی یہودیوں میں اسکو زندہ کیا تھا۔ اس مقصد میں آپ کو بہت بڑی حد تک کامیابی ہوئی۔ آپ نے بت پرستی کے ایک منتشر انبار کے عوض میں خالص توحید کا عقیدہ قائم کیا۔ اپنے ہم وطنوں کی بعض نہایت ہی بد عادتوں کو موقوف کرایا۔ اور بعض کو تبدیل کیا آپ نے لوگوں کے اخلاقی معیار کو بالعموم بلند کیا۔ اور انکی تمدنی حالت کو ترقی دی۔ اور ایک سنجیدہ اور معقول طریق عبادت جاری کیا۔ آخر کار آپ نے اس ذریعہ سے بہت سے وحشی اور آزاد قبیلوں کو جو بھوسی ذروں کی طرح ادھر ادھر اڑتے پھرتے تھے۔ باہم ملا کر ایک مضبوط ملکی جماعت کی شکل میں منتقل کر دیا ۔۔۔ قرآن بکرات اور مرات اور بڑے زور دار الفاظ میں ان فرائض کی بھی تاکید کرتا ہے۔ کہ ابن السبیل (مسافر) اور یتیم پر مہربانی کریں۔ اور غلاموں کے ساتھ اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ اسی عزت اور لحاظ کا برتاؤ کریں۔ جو مسلمانوں کے لئے سزاوار ہے۔ زکوٰۃ و صدقات پر عمل کرنے کا فرض بھی فراموش نہیں کیا گیا۔ اور یہ بات شکر گذاری سے قبول کرنی چاہیئے۔ کہ دین محمدی (اسلام) اور بدھ مذہب بھی بیماروں اور دیوانوں کے دار الشفا اور دار المساکین قائم کرنے کی عزت میں مذہب عیسوی کے ساتھ شریک ہیں۔

محمد (صلعم) کے زمانہ میں جو برائیاں عرب میں انتہائی کثرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ اور جن کو قرآن مجید نے نہایت ہی سختی سے قابل ملامت قرار دیکر ان کی ممانعت کی ہے۔ وہ یہ تھیں۔ شراب خوری۔ بے تعداد حرمیں گھر میں ڈال لینا اور کثرت ازدواج۔ دختر کشی۔ بیباکانہ قمار بازی۔ ظالمانہ سود خوری۔ سحر و کہانت (جادو ٹونا) کے فنون باطلہ۔ انہیں سے بعض بد رسموں کی موقوفی اور بعض کے اثر کی کمی عربوں کے اخلاق میں ایک بڑی ترقی تھی۔ اور مصلح (نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کے جوش کی اثر کی ایک معزز و مفتخر شہادت ہے۔ دختر کشی اور شراب خوری کا کلی انسداد آپ کے کام کی سب سے نمایاں فتح ہے۔"

(۶) یہی معزز مصنف لکھتا ہے:۔

" سب سے پہلے یہ بات آزادی کے ساتھ ضرور تسلیم کر لینی چاہیئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے بہت بڑے محسن تھے۔ آپ ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ جہاں ملکی نظام معقول اعتقاد اور خالص اخلاق سے لوگ ناواقف تھے۔ آپ نے ان تینوں باتوں کو وہاں رواج دیا۔ اور اپنی عقل کامل کی ایسی ہی کوشش سے اپنے ہم وطنوں کی ملکی حالت۔ مذہبی اعتقاد اور اخلاقی عادت کی اصلاح کر دی۔ بہت سے آزاد قبیلوں کی جگہ آپ نے ایک قوم چھوڑی۔ بہت سے معبودوں اور بہت سے خداوندوں کے باطل عقیدہ کی بجائے آپ نے ایک قادر مطلق مگر رحمان و رحیم خدا کا معقول عقیدہ قائم کیا۔ لوگوں کو تعلیم دی کہ وہ اس خیال کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ وہ وجود مطلق ہر دم ہمارا حافظ و نگہبان ہے۔ اسی کو نیکوں کا جزا دینے والا سمجھیں۔ اور اسی کو بدوں کا سزا دینے والا سمجھ کر اس سے ڈریں۔ بہت سی قابل نفرت اور وحشت انگیز رسمیں جو آپ کے زمانہ تک عرب میں رائج تھیں۔ ان پر آپ نے زبردست حملہ کیا۔ انکو تبدیل کیا۔ اور ان کا انسداد کیا۔ اوباشانہ بدکاری کی بجائے تعدد ازدواج کا ایک با احتیاط اور باضابطہ اصول منضبط کیا گیا۔ اور دختر کشی کی رسم کا کامل انسداد کیا۔ جب اسلام نے عرب کی حدود سے پرے رفتہ رفتہ اپنی فتوحات کو پھیلانا شروع کیا تو بہت سی وحشی قومیں بھی جن کو اسلام نے جذب کر لیا تھا۔ اسی طرح اس کی برکتوں میں شریک ہو گئیں۔

ترک۔ ہندوستانی۔ حبشی اور مور (افریقہ کے شمالی ساحل کے باشندے) اس بات پر مجبور ہو گئے۔ کہ اپنے بتوں کو اٹھا کر پھینک دیں۔ اپنے رندانہ رسم و رواج کو خیرباد کہدیں خدائے واحد کی پرستش شائستہ طرز عبادت اور ایک باقاعدہ طرز معاشرت کی طرف رجوع کریں۔ اہل فارس جو زیادہ تر مہذب و شائستہ تھے۔ ان کا عقیدہ بھی صاف اور خالص ہو گیا۔ اور انہوں نے اسلام سے یہ بات سیکھ لی کہ نیکی و بدی (یزدان و اہرمن) دو ہمسر قوتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حق و ناحق دونوں اسی حکیم اور قدوس کے یکساں زیر فرمان ہیں۔ جو آسمان و زمین کی تمام چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے۔"

(مسیحیت اور اسلام بائبل اور قرآن ۹۳ - ۱۰۴)

ہم اسی قسم کی اور بھی صدہا شہادتیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر اس جگہ انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

امیروں کا تقرر

ذیل کی جماعتہائے احمدیہ کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے امیر مقرر فرمایا ہے:۔

(۱) تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری (۲) کوہاٹ۔ سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ امیر مولوی صدر الدین صاحب قائمقام امیر ڈاکٹر صاحب کی غیر حاضری میں (۳) [illegible] ضلع ہوشیارپور [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] ناظر اعلیٰ قادیان

فہرست نو مبائعین

[illegible] جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے

بقیہ ماہ مارچ ۱۹۲۱ء

۳۹۴ رحمت خاں ولد [illegible] ضلع گجرات
۳۹۵ [illegible] 〃 〃
۳۹۶ بڈھا 〃 〃 〃
۳۹۷ محمد بخش 〃 〃 〃
۳۹۸ کرم دین 〃 〃 〃
۳۹۹ محمد دین 〃 〃 〃
۴۰۰ رمضان 〃 〃 〃
۴۰۱ اللہ دتا ولد کرم الٰہی 〃 〃
۴۰۲ کرم الٰہی 〃 〃
۴۰۳ زوجہ بابو برکت علی 〃 〃
۴۰۴ زوجہ الٰہی [illegible] صاحب 〃 〃
۴۰۵ شاہ محمد 〃 شاہپور
۴۰۶ کامل صاحب 〃 〃
۴۰۷ محمد دین صاحب 〃 〃
۴۰۸ رحمت خاں 〃 گجرات
۴۰۹ بوٹا صاحب 〃 گورداسپور
۴۱۰ سید برکت علی شاہ صاحب ضلع [illegible]
۴۱۱ سیاست بی بی 〃 شاہپور
۴۱۲ غلام [illegible] صاحب 〃 ہزارہ
۴۱۳ کرم الٰہی 〃 گورداسپور
۴۱۴ نور محمد خاں صاحب [illegible] بہاولپور

۴۱۸ محمود خاں صاحب ضلع لائل پور
۴۱۹ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۰ [illegible] بی بی 〃 〃
۴۲۱ زینب بی بی 〃 〃
۴۲۲ سراج دین صاحب 〃 〃
۴۲۳ نور دین 〃 گجرات
۴۲۴ زینب 〃 〃
۴۲۵ جنت 〃 〃
۴۲۶ اہلیہ حکیم قطب الدین صاحب 〃 〃
۴۲۷ اللہ رکھا 〃 سیالکوٹ
۴۲۸ بوٹا صاحب 〃 〃
۴۲۹ [illegible] بی بی 〃 〃
۴۳۰ حسین بی بی 〃 〃
۴۳۱ محمد دین صاحب 〃 گجرات
۴۳۲ احمد دین 〃 〃
۴۳۳ اللہ دتا 〃 〃
۴۳۴ حسین محمد 〃 〃
۴۳۵ اللہ جوائی 〃 〃
۴۳۶ عزیز بی بی 〃 〃
۴۳۷ محمد دین صاحب [illegible] ضلع سیالکوٹ
۴۳۸ شیخ نعمت اللہ صاحب 〃 راولپنڈی
۴۳۹ نور بیگم 〃 ملتان

ماہ اپریل ۱۹۲۱ء

[illegible] رحمت بی بی ضلع شاہپور
[illegible] رسول بی بی 〃 〃
[illegible] [illegible] بی بی ضلع گجرات
[illegible] علی محمد صاحب 〃 پٹیالہ

۴۴۱ محمد صاحب ضلع لائل پور
۴۴۲ مبارک خاں 〃 مظفر گڑھ
۴۴۳ عبد الرحیم 〃 〃
۴۴۴ مسماۃ [illegible] 〃 〃
۴۴۵ 〃 [illegible] 〃 〃
۴۴۶ رحمت بی بی ضلع گوجرانوالہ
۴۴۷ احمدی بیگم 〃 [illegible]
۴۴۸ پیر محمد 〃 شاہپور
۴۴۹ غلام حسین صاحب کشمیری ضلع سیالکوٹ
۴۵۰ چوہدری عبد اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۵۱ عبد الکریم صاحب 〃 〃
۴۵۲ سید واحد علی صاحب [illegible]
۴۵۳ اللہ دتا صاحب درزی قادیان
۴۵۴ محمد شفیع الحسن صاحب [illegible] کیری
۴۵۵ نواب دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۵۶ کریم خاں صاحب کالی کٹ
۴۵۷ احمدی بیگم 〃
۴۵۸ اصغر خاں صاحب 〃
۴۵۹ اکبر خاں 〃 〃
۴۶۰ مسماۃ بختاور بی بی ضلع ملتان
۴۶۱ عبد الغنی صاحب 〃 گجرات
۴۶۲ نصر اللہ خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۶۳ شاہ محمد صاحب 〃 گجرات
۴۶۴ محمد حیات 〃 〃
۴۶۵ فتح دین 〃 گجرات
۴۶۶ عمر [illegible] 〃 ہوشیارپور

۴۶۷ رمضان خاں صاحب بمبئی
۴۶۸ جعفر علی صاحب 〃
۴۶۹ شیخ محمد رضا حسین [illegible]
۴۷۰ وصیہ [illegible] شاہجہانپور
۴۷۱ چراغ دین صاحب ضلع گورداسپور
۴۷۲ غلام محمد صاحب 〃 سرگودھا
۴۷۳ جلال دین 〃 سیالکوٹ
۴۷۴ غلام حیدر 〃 〃
۴۷۵ ست نرائن صاحب بلوچستان
۴۷۶ احمد دین صاحب [illegible]
۴۷۷ محمد یعقوب صاحب لائل پور
۴۷۸ عبد الشکور صاحب ضلع میرٹھ
۴۷۹ محمد یعقوب صاحب سندھ
۴۸۰ دلاور علی خاں صاحب سندھ
۴۸۱ برکت علی صاحب ضلع گورداسپور
۴۸۲ [illegible] 〃 〃
۴۸۳ نذر محمد صاحب 〃 آگرہ
۴۸۴ [illegible] صاحب ولد احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۸۵ محمد بخش صاحب 〃 〃
۴۸۶ اللہ دتا صاحب 〃 〃
۴۸۷ کرم بی بی 〃 〃
۴۸۸ [illegible] بی بی 〃 〃
۴۸۹ کرم دین صاحب 〃 〃
۴۹۰ محمد دین صاحب 〃 〃
۴۹۱ بوٹا صاحب 〃 〃
۴۹۲ رحمت اللہ صاحب 〃 〃
۴۹۳ رحمت صاحب 〃 〃

۴۹۴ حیات [illegible] ضلع شیخوپورہ
۴۹۵ مولوی [illegible] ضلع شیخوپورہ
۴۹۶ عمر الدین صاحب [illegible]
۴۹۷ احمد دین صاحب درزی سرگودھا
۴۹۸ رحمت بی بی 〃
۴۹۹ سردار بی بی 〃
۵۰۰ اللہ بخش صاحب ضلع جہلم
۵۰۱ احمد دین صاحب 〃 〃
۵۰۲ محمد الدین 〃 〃 〃
۵۰۳ فقیر محمد صاحب [illegible] ضلع گورداسپور
۵۰۴ [illegible] صاحب 〃 [illegible]
۵۰۵ اللہ دتا صاحب کشمیری [illegible]
۵۰۶ غلام نبی صاحب [illegible]
۵۰۷ محمد [illegible] 〃 سید پور
۵۰۸ اہلیہ نواب دین صاحب ضلع لاہور
۵۰۹ حسن محمد صاحب 〃 لائل پور
۵۱۰ مسماۃ بندی 〃 ملتان
۵۱۱ بڈھا [illegible] 〃 〃
۵۱۲ محمد حسین صاحب 〃 سیالکوٹ
۵۱۳ اللہ بخش صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۱۴ محمد مراد 〃 جھنگ
۵۱۵ فتح بی بی 〃 لائل پور
۵۱۶ بخت بھری 〃 شاہپور
۵۱۷ عبد الکریم صاحب 〃 جالندھر
۵۱۸ ستار محمد صاحب 〃 〃

۵۱۹ سید محمد جعفر صاحب کشمیر
۵۲۰ عبد اللطیف محمد اسمٰعیل صاحبان ضلع گجرات
۵۲۱ شاہ محمد صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۲۲ [illegible] 〃 جہلم
۵۲۳ مستری نواب [illegible] صاحبان ضلع لائل پور
۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب 〃 گجرات
۵۲۵ شاہ محمد [illegible] گوجرانوالہ
۵۲۶ غلام قادر 〃 سیالکوٹ
۵۲۷ اہلیہ صاحبہ عبد الغفور صاحب ضلع راولپنڈی
۵۲۹ محمد الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۳۰ اے جی کمال صاحب سیلون
۵۳۱ مستری [illegible] ضلع 〃
۵۳۲ ابو صالح صاحب 〃
۵۳۳ سید محمد صاحب 〃
۵۳۴ اکبر علی 〃 〃
۵۳۵ سید عباس 〃 〃
۵۳۶ غلام محمد 〃 ضلع جہلم
۵۳۷ اہلیہ 〃 〃 〃
۵۳۸ لال بی بی 〃 〃
۵۳۹ [illegible] صاحب 〃 〃
۵۴۰ اہلیہ 〃 〃 〃
۵۴۱ چراغ بی بی 〃 〃
۵۴۲ شہاب الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۵۴۳ بابو [illegible] صاحب 〃 〃
۵۴۴ [illegible] 〃 〃

ماہ مئی ۱۹۲۱ء

۵۴۵ سلطان محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۴۶ غلام محمد صاحب ضلع جالندھر

ہندوستان کی خبریں

مغلیہ خاندان کے شہزادے کا انتقال

رنگون ۲۲ جون۔ شہزادہ جمشید بخت جو آخری بادشاہ دہلی کے خاندان سے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ جب جنازہ جا رہا تھا تو مسٹر اشت انجینئر میونسپلٹی موٹر میں۔ پاس سے گذرے۔ ان کو سخت زدو کوب کیا۔ اور ان کے منہ میں کیچڑ بھر دیا۔ حملہ کرنیوالے خلافت کا نشان پہنے ہوئے تھے ٭

سکھوں کو گاندھی کی پیروی نہ کرنیکا مشورہ

سردار سیلا رام سنگھ صاحب سکھوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سودائی دماغ کے سیاسی لیڈر یعنی مسٹر گاندھی کی پیروی نہ کریں ٭

پریس ایکٹ کمیٹی کی رپورٹ

الہ آباد ۲۲ جون۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ پریس ایکٹ اور دیگر ایسے قوانین پر غور کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی اسکی رپورٹ کو گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے۔ عنقریب شائع ہو جائیگی ٭

ہندوستانی فوجیوں کی تعلیم کا سکول

شملہ ۱۸ جون ہندوستانی فوجیوں کے لئے تعلیم کا جو سکول بلگام (بمبئی) میں قائم کیا گیا ہے۔ وہ پہلی جولائی سے کھلیگا۔ اسکول کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کی تعلیمی کور کے آدمیوں کو تربیت دی جائے ٭

ایک یورپین زمیندار کا بیس مزارعان پر مقدمہ

کلکتہ ۱۸ جون۔ ایک یورپین زمیندار مسٹر گرانٹ کے بیس مزارعان کے خلاف بلوہ مجمع ناجائز کے ممبر ہونے اور ضرب شدید لگانے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ سشن جج بھاگلپور نے اس کی سماعت ختم کردی ہے اسیسروں نے ملزمان کو بے قصور ٹھیرایا ہے۔ فیصلہ محفوظ۔

مسٹر گاندھی کا فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے سے انکار

مسٹر گاندھی نے فوجی ضروریات کی کمیٹی کو جو حال ہی میں اپنا اجلاس کرنے والی تھی۔ اور جس نے مسٹر گاندھی کو اپنے سامنے شہادت دینے کے لئے مدعو کیا تھا لکھ بھیجا ہے کہ بطور ایک حامی عدم تعاون وہ کمیٹی کے روبرو شہادت دینے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے سے معذور ہیں ٭

ہندو مسلمانوں کا فساد

ارگام ۱۳ جون۔ چینتاسنی متصل کورستے ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اسمیں پولیس کو فائر کرنا پڑا۔ ایک مسلمان مارا گیا۔ اور طرفین سے کئی زخمی ہوئے۔ جھگڑے کا باعث یہ تھا۔ ہندوؤں کی ایک برات مسجد کے پاس سے باجا بجاتی ہوئی گذری۔ ان کو ایسا کرنے سے روکا گیا۔ لیکن وہ نہ رکے۔ آخر دونوں پارٹیوں نے ہتھیار نکال لئے۔ جس سے پولیس کو مداخلت کرنے کا موقعہ مل گیا ٭

شہزادہ ویلز ہندوستان ضرور آئینگے

شملہ ۲۰ جون۔ اس خبر میں کوئی سچائی نہیں کہ شہزادہ ویلز کا دورہ ہندوستان ملتوی ہو گیا ہے۔ اعلان ہوا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز اگلے موسم سرما میں تشریف لائینگے۔ اور نومبر کی کسی تاریخ کو بمبئی اترینگے ٭

ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان

بمبئی ۲۰ جون۔ بلگام کی ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس نے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے جنگ کریگی۔ یا قوم پرست ترکوں کے خلاف یونانیوں کو مدد دیگی۔ تو ہم کو کانگریس کے مشورہ سے ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان کر دینا پڑیگا ٭

مسٹر پال فوجی کمیٹی میں شہادت دینگے

کلکتہ ۱۲ جون۔ بپن چندر پال نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے جاؤں گا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ مندرجہ ذیل تین وجوہات سے کیا ہے (۱) بیرونی حملہ کا معقول اندیشہ ہے (۲) جو لوگ گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں۔ وہ بھی غیر ملکی حملہ کے حق میں نہیں ہیں (۳) جن لوگوں کو اس کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کی دعوت دی گئی ہے۔ انکی نسبت فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ موجودہ بے چینی کو دور کرنے کے وسائل گورنمنٹ کو بتا سکتے ہیں ٭

بمبئی میں چار روز سے بارش

۲۰ جون۔ بمبئی میں لگاتار دو ہفتے سے مسلسل برسات کا موسم ہے۔ بارش لگاتار اور زور سے برس رہی ہے۔ خصوصاً اتوار کے روز بہت زور کی بارش ہوئی۔ خالی جگہیں چھوٹی چھوٹی جھیلوں کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ عام گذرگاہوں پر گھٹنے گھٹنے پانی کھڑا ہے اتوار کے روز کئی جگہوں پر آمد و رفت بند رہی ٭

روپیہ مہاجرین کو نہیں پہنچا

الہ آباد ۱۲ جون۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحد پار سے جو مہاجرین واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہمیں امداد کے لئے جو روپیہ بھیجا گیا تھا ہمیں نہیں پہنچا۔ ان میں سے بعض کا خیال ہے۔ کہ یہ روپیہ ہندوستان کی عارضی گورنمنٹ کو پہنچ گیا ہے جو سرحد کے پار کسی جگہ رہتی ہے ٭

واپس آمدہ قلیوں کو وطن میں مشکلات

سوامی درشنانند سیکرٹری لیبر ایسوسی ایشن رانی گنج جو چاندپور سے واپس آمدہ قلیوں کے ساتھ ان کے وطن میں گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ واپسی قلیوں کے لئے موت کا پیغام ہے میں نے ضلع جبلپور کے دیہات کا دورہ کیا ہے۔ دیہات کے لوگ ان واپس آمدہ قلیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ اسلئے ان قلیوں کو اسوقت تک واپس نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب تک ان کے لئے کام مہیا نہ کرلیا جاتا ٭

دن دہاڑے ڈاکہ

الہ آباد ۱۸ جون۔ آج ۳ بجے دن کو ایلجن روڈ پر چار ڈاکو ایک چپراسی سے دس ہزار روپے کے نوٹ چھین کر لے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ٭

مسٹر گدوانی کے خلاف مقدمہ واپس

بمبئی ۱۸ جون۔ الہ آباد کا ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ مدراس نے مسٹر گدوانی پرنسپل نیشنل یونیورسٹی احمد آباد کے خلاف انکی بیزواڑہ والی تقریر کی وجہ سے جو مقدمہ چلایا تھا وہ واپس لے لیا ٭

ممالک غیر کی خبریں

مشرق وسطیٰ میں امن کیلئے ٹرکی کے ساتھ صلح لازمی ہے۔ لنڈن ۱۴ر جون۔ ہوس آف کامنز میں مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی تقریر میں مسٹر چرچل نے اسبات پر زور دیا کہ شروع سے میری پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ عربوں اور برطانیہ کلاں اور اتحادیوں کے درمیان ٹھوس اشتراک مفاد قائم کیا جائے۔ لیکن ہماری یہ تمام کوششیں رائگان جائینگی۔ جب تک ہم ٹرکی کے ساتھ ایک پُر امن اور پائدار تصفیہ نہیں کر سکتے۔

سمرنا اور قسطنطنیہ پر قوم پرست ترکوں کی چڑھائی ترکوں اور یونانیوں کی جنگ اب شروع ہونیوالی ہے۔ زمانہ خاموشی میں فریقین نے خوب تیاریاں کرلی ہیں۔ اور اپنی فوجوں کی تعداد دوچند کرلی ہے روما پایہ تخت اٹلی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ بولشویک فوجیں اناطولیہ میں پہونچ گئی ہیں۔ اور اب ترکی اور روسی فوجوں نے پیشقدمی شروع کردی ہے۔ ان کی پیشقدمی کا مقصد سمرنا اور قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا ہے۔

عادلیہ سے اطالوی فوج کی واپسی پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ کہ اٹلی نے عادلیہ سے اپنی فوج ہٹالی ہے۔ سردست برٹش فوج کو باسفورس کے پاس کے علاقہ سے ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ نہ کوئی فوجی مہم اختیار کرنے کا ارادہ ہے۔

برطانیہ میں صنعت و حرفت پر تاریک بادل لنڈن ۱۵ر جون۔ کل جب انجینیر کام چھوڑ دینگے۔ ۵۵ لاکھ کاریگر بیکار ہو جائینگے۔ کپڑے کے مزدوروں کے ساتھ بھی گفت و شنید کچھ تسلی بخش نہیں ہے۔ حالانکہ فی پونڈ ۱ اپنس کا فرق ہے۔

کونٹ ٹالسٹائی کے مرید مسٹر گاندھی لنڈن ۱۵ر جون۔ ایک مضمون کے دوران میں جو مسٹر شاستری نے تحریک ترک موالات کے متعلق برنگٹن ہوس میں پڑھا تھا۔ انہیں مسٹر موصوف نے مسٹر گاندھی کو کونٹ ٹالسٹائی کا چیلہ بیان کیا۔ جس کا ایمان تھا۔ کہ ولایتی دنیا کی شیطنت کی انتہا یہ ہے کہ مغربی تہذیب انسانوں کو غلام بنانے کے لئے شیطان کی ایجاد ہے۔

مسٹر چرچل گھوڑوں کی ہلاکت پر لنڈن ۱۵ر جون۔ مشرق وسطیٰ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے بیان کیا۔ کہ عراق عرب میں جنگی گھوڑے ہلاک ہو کر ۸۰ ہزار سے ۱۷ ہزار رہ گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا واپس انگلستان لانا یا ہندوستان بھیجنا جہاں سے خرید کئے گئے تھے۔ کوئی ایسا نفع رساں نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ بجائے اس کے کہ انہیں وحشیوں (عربوں) کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے۔

انگلستان میں پانی کی قلت لنڈن ۱۴ر جون۔ پانچ ماہ سے انگلستان میں امساک باراں ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔ سفلک میں پانی ½ پنس فی کٹھیا فروخت ہو رہا ہے۔

عراق عرب کی حکومت کیلئے امیر فیصل کی امیدواری لنڈن ۱۳ر جون۔ عراق عرب میں عنقریب ایک خاص کانگرس ہونیوالی ہے۔ تاکہ لوگوں کے نمائندے کامل تحقیق و بحث کے بعد حکومت کی نوعیت کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرسکیں۔ حکمرانی کے لئے امیر فیصل کی امیدواری میں برطانی حکومت حائل نہ ہوگی۔ اور اگر وہ عراق کے لئے منتخب ہوگئے۔ تو انگریز انہیں مدد دینگے چنانچہ امیر فیصل عراق کو روانہ ہوگئے ہیں۔

فلسطین کا سوال مسٹر چرچل نے کہا کہ فلسطین کا سوال عراق سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے گذشتہ سال ۸ ہزار یہودی یورپ سے فلسطین گئے تھے۔ اس سے فلسطین کے عرب بھڑک اٹھے ہیں۔ انکا یہ خیال ہے کہ یہ سب تارکوں وطن کا ایک سیلاب فلسطین میں لایا جائیگا۔ لیکن یورپ سے صرف اسی قدر یہودی فلسطین میں جانے دئے جائینگے۔ جس قدر کے لئے وہاں گنجایش ہوگی۔

شاہ یونان سمرنا پہنچ گیا لنڈن ۱۴ر جون۔ ایتھنز کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ شاہ قسطنطین کی تقریب آمد پر سمرنا میں [illegible] کئے گئے۔ اور بندرگاہ یونانی جنگی جہازوں سے بھر گئی۔

وزارت ترکی لنڈن ۱۳ر جون۔ قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ وزارت کے تغیر و تبدل میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ عزت پاشا کو وزیر خارجہ اور صالح پاشا کو وزیر بحریات مقرر کیا جائے۔ [illegible] صفا بے کو وزیر زراعت۔ علی رضا پاشا کو وزیر محکمہ [illegible] و امور داخلہ بنایا گیا ہے۔

انگورا پارلیمنٹ میں جبری شادی کا قانون اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم [illegible] اس خبر کا راوی ہے کہ حکومت انگورا ایک خاص قانون نافذ کرنا چاہتی ہے۔ جس کی رو سے ۲۵ سال سے زیادہ عمر کے آدمی شادی کرنے پر مجبور ہونگے۔ جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے۔ ان سے ان کی آمدنی کا چہارم حصہ بطور جرمانہ وصول کیا جائیگا۔ یہ رقم ان کسانوں کی امداد کے لئے زراعتی بنکوں میں جمع کیجائیگی۔ جو شادی کرنے پر آمادہ ہیں۔ کسی کنوارے شخص کو سرکاری ملازمت نہیں دی جائیگی۔ شادی کرنیوالے لوگوں کو نہ صرف حکومت کی طرف سے زمین اور قرضہ دیا جائیگا بلکہ حکومت ان کے بچوں کی تعلیم کا بار بھی خود اٹھائیگی۔ جن ترکوں کی عمر پچاس سال سے کم ہے۔ وہ صاحب استطاعت ہیں۔ انہیں دو بیویاں رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تاکہ اس طریق سے آبادی کی کمی پوری کی جائے۔

افغانی وفد پیرس پہنچ گیا پیرس ۱۶ر جون۔ آج صبح موسیو برانڈ نے افغانی وفد کو باریاب کیا۔ موسیو برانڈ کو آج بعد دوپہر امیر افغانستان کا ایک خط ملنے والا ہے۔ جو ان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

فہرست
مدینۃ المسیح
احمدی
اخبار
خواجہ
مولوی
فلسطین میں یہودی حکومت [illegible] مسلمان کیا کرینگے
خطبہ [illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر
اشتہارات

قیمت بہرحال پیشگی سالانہ

ایڈیٹر :- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۹۹ | مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۳ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی بہ تاخیر تحریر بیت ۲۶ کی صبح کو ۱۱ بجے راول پنڈی پہنچنے کی اطلاع موصول ہوگئی ہے۔ آج (۲۸) انشاء اللہ حضور کشمیر پہنچ جائینگے۔ جہاں حضور کو خط لکھنے کا پتہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعد جماعت قادیان کا امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا

۲۷ کو کسی قدر بارش ہوئی جس سے آیندہ کے متعلق خوشگوار امید باندھی جاسکتی ہے۔

گذشتہ پرچہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق اطلاع نہیں دی جاسکی۔ وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں ؛

نومسلموں کے خطوط احمدی مبلغ کے نام

ذیل میں چند نومسلموں کے خطوط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ احمدیت کو انہوں نے لکھے ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے مغربی نومسلم بھائیوں اور بہنوں میں اسلام سے کس قدر اخلاص اور محبت ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے ایقان اور ایمان میں ترقی دے اور دوسروں کے لئے موجب ہدایت بنائے (ایڈیٹر)

(۱) حمیدہ سٹرز لکھتی ہیں:- دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو جو اسلام اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صدق کی طرف ابھی مردوں کی طرح غیر متوجہ ہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائے۔ انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گلہ میں واپس لائے اور یہ آپ کے توسط سے عمل میں آئے۔ ہاں آپ کے ذریعہ سے جنہیں اللہ نے [illegible] مغربی افریقہ میں آنحضرت صلعم کی مقدس بشریٰ کی اشاعت کے منصب پر ممتاز فرمایا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرونگی کہ میں پھر بھی آپکو دیکھوں۔ مجھے یقین ہے کہ [illegible] میں ان لوگوں کی کثیر تعداد جو اسلام کی تعلیم میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی کو احساس کریگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی نیکی کا دس گنا اجر دے۔ جو آپ نے انگریز احمدیوں اور [illegible]

(۲) مسز [illegible] صالحہ ایلیسن لکھتی ہیں:- آپ ایتوار

کی تبلیغ کو اپنے کام کے نتائج کی نسبت افسوس ظاہر معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اگر لوگوں نے آپ کی تعلیم قبول نہ کی ہو تا ہم وہ اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ اگر میں پبلک میں آپ کی تقریریں سننے سے آگے قدم نہ اٹھاتی۔ تو بھی جو کچھ میں نے سنا تھا میں اسے کبھی نہ بھولتی۔ میرا اس ملک میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی روحانی حالت کے متعلق گفتگو کرنے کے بہت خلاف ہیں مگر ان سے غالباً میری طرح بہت سے لوگ ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا نیکی کی ہے۔ مگر اپنے اعتراف خوبی کا اظہار کرنے کے قابل نہیں۔

(۳) مس گرین تحریر فرماتی ہیں:-

اے ہندوستانی بھائی! تم میرے لئے اور بہت سے دوسرے لوگوں کے لئے لنڈن میں روحانی مدد کا کام کرتے رہے ہو۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہارے کام کو بابرکت کرے۔

اب پیارے بھائی نیر! اور بقیہ میں اپنی صحت کا بہت خیال رکھیں۔ اور پبلک میں جانے سے پیشتر ضرور واپس آئیں میں خدا سے دعا کرتی رہونگی کہ وہ تمہاری مدد کرے اور تمہیں برکت دے ÷

(۴) جہاز ایس ایس بروڈو کے افسر نائی عزیزی اخویم احمد فرینک سی؟ وان جہاز پر سے لکھتے ہیں:-

محترم [illegible] اکا محبت ہے ہم صرف ۵ روز جہاز پر اکٹھے رہے کاش! ہم کچھ دن اور جہاز پر اکٹھے رہتے۔

میں اپنا قرآن ہر روز پڑھتا رہا ہوں۔ اور جس قدر زیادہ پڑھتا ہوں۔ اسی قدر زیادہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔ یہ لاریب الہام ربانی کی ایک عجیب کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا رحم کیا میں دیکھتا ہوں کہ قرآن درحقیقت ایک عجیب الہام ہے اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ میری تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ کیا یہ عجیب امر نہیں کہ ہم کس طرح کسی پوشیدہ طاقت کے ذریعے ایک دوسرے سے ملائے گئے ہیں۔ اگر تم مجھ سے کوئی خدمت لینا چاہو۔ تو ذرا بھی مجھے میں تامل نہ کرنا۔ جب سے تم گئے ہو میں تمہاری جدائی کا بہت احساس کرتا ہوں۔

(۵) مسٹر [illegible] زین الدین سیرالیون سے لکھتے ہیں:-

آپ وہم پر بھی نہیں لا سکتے۔ کہ آپ کے بعد عیسائیوں نے کس طرح آپ کی تلاش کی۔ جن سیکولوں سے میں ملا ہوں وہ شوق سے یہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کب یہاں واپس آئینگے۔ اور انہوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ اگر آپ واپس آئیں۔ تو انہیں سے بہت سے مسیحی مقدس دین اسلام قبول کر لینگے۔

اے بھائی نیر! واپس آؤ اور لوگوں کو کفر و شقاوت سے بچاؤ۔

کیا آپ یقین کرینگے کہ آپ کے باعث [illegible] میں ایک خلا ہو گیا۔ بہت سے مسیحی افسوس کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

اخویم نیر! واپس آیئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمان آپ ان کو چھوڑ چلے ہیں۔ اور بہت سے نوجوان آپ کے لئے اپنا خون بہانے پر تیار ہیں ÷

(۶) اخویم موسیٰ [illegible] فری ٹاؤن سے تحریر فرماتے ہیں:-

ہم کب تک آپ کا انتظار کریں۔ اے اللہ کے نوجوان! اگر خدا نے دستگیری نہ کی۔ اور اگر آپ نے دیر کی یا ہمارے پاس واپس ہی نہ آئے۔ تو یہاں کے پودے گل جائینگے۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو یا آپ جیسے کسی اور کو جلدی یہاں لائے ÷

اخبار احمدیہ

احمدی عازمان حج کو اطلاع ۸ جولائی اور ۱۲ جولائی کو حاجیوں کے جہاز روانہ ہونگے۔ اور ان تاریخوں کے بعد پھر پانچ پانچ روز کے بعد جہاز جدہ جائیگا۔ جو جانیوالے صاحب ہوں مقررہ تاریخوں سے چار پانچ روز پہلے ان کو بمبئی پہنچ جانا چاہئے اور پاسپورٹ کے لئے اپنے ہاں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں ہم بڑی آسانی سے پاسپورٹ دلا سکتے ہیں۔

خاکسار چودھری سردار علی سکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی
احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن سیمن بلڈنگ بمبئی۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نیا مکان۔ جناب چودھری صاحب نے مکان تبدیل کر لیا ہے۔ اور نئے مکان کا پتہ یہ ہے۔ "جہیشہ ہاؤس۔ ۲۳ لٹن روڈ۔ لاہور۔" یہ مکان دیال سنگھ کالج اور احمدیہ ہوسٹل کے نزدیک ہے۔ جناب چودھری صاحب موصوف سے ملنے والے احباب نئے مکان پر تشریف لے جائیں ÷

[illegible]

اسلام اور گورونانک صاحب جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم مہاجر نے حال میں اس نام کا ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں صرف گرنتھ صاحب کے حوالوں اور شبدوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ از روئے گرنتھ گورو نانک صاحب کا نماز روزہ کا پابند ہونا۔ آنحضرت کی پیروی کو مدار نجات ٹھہرانا۔ شفاعت انبیاء پر تکیہ کرنا ہندوؤں کی مشرکانہ رسومات اور تناسخ کی تردید کرنا ارواح اور مادہ کا حادث ماننا اور وید کو گمراہ کرنیوالی کتاب قرار دینا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر گورونانک کا دوسری شادی کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ آخری عمر میں مسلمان ہو گئے تھے۔ دائمی الہام پر گورو صاحب کا اعتقاد تھا جو اسلام کی جان ہے۔ جپ جی صاحب کے ورد کا حکم گرنتھ صاحب میں موجود نہیں۔ بلکہ اسلامی نماز پنجوقتہ کا تاکیدی حکم موجود ہے۔ جس پر چولہ صاحب گواہ ناطق ہے۔ اور جس پر ساری نماز درج ہے۔ خالصہ صاحبان پر دس زبردست اعتراضات جن کا بیس سال سے جواب ندارد۔ جگت کا [illegible] کا ثبوت۔ بحوالہ گرنتھ صاحب دکھایا گیا ہے۔ اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ اس ثبوت پر کہ گرنتھ صاحب کوئی نیا مذہب یا نئی شریعت قائم نہیں کرتا۔ بلکہ گورو صاحب نے قرآن و اسلام کو کافی سمجھا ہے۔

یہ رسالہ سکھ صاحبان میں تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ احباب خصوصاً تبلیغی سکرٹری صاحبان ماسٹر صاحب موصوف سے متعدد کاپیاں منگوا کر تقسیم کریں۔ قیمت ۴؍ ایک آدھ کاپی منگوانے والے

لگا کر اسکے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ [illegible] ہے وہ مقامات کی مقدسہ میں [illegible] گئی ہیں ۔ ہم کہتے ہیں ایسے کئی حالات میں [illegible] اور کئی ایسے حالات میں دیکھو اگر غلطی کی ہے تو اس کی اصلاح بھی کر دی گئی تھی ۔ لیکن اسکی اصلاح نہیں کی گئی ۔ حالانکہ اس کے بعد کا اخبار بھی شائع ہو چکا ہے ۔ پھر آپ لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب سے [illegible] لیتے ہیں ۔ اگر بار بار تصحیح کئے جانے کے روایت قابل قبول ہے ۔ تو یہ حرکت جس کی ناواقفی سے اصلاح نہیں کی گئی ۔ اور اب تک کا کئی [illegible] چھپ چکی ہے ۔ کیونکر قابل گرفت نہیں ہے ۔

ہمیں اس قسم کی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہر ایک وہ شخص جو کتابت اور طباعت سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے ۔ جانتا ہے کہ تحریروں میں کس طرح غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں ۔ لیکن ہمارے مخالفین جو اس قسم کی باتوں کو لیکر ہم پر اعتراض کرتے ہیں ۔ ان کے جواب میں ہمیں بھی بولنا پڑتا ہے تا ظاہر ہو جائے کہ جس امر کو وہ نہایت بددیانتی کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں ۔ اس کے وہ خود بھی مرتکب ہوتے ہیں ۔

* * *

فلسطین میں یہودی عورتوں کی سرگرمیاں

ملک فلسطین میں فرزندان اسرائیل کے گھرانوں کو آباد کرنے کی تجویز پر یورپ زبردست [illegible] سے کی جانب عمل جاری ہو رہا ہے ۔ دنیا کے ہر گوشہ سے یہود اپنے قدیمی وطن کی طرف واپس اور جمع ہونے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں تا کہ وہاں اس علاقہ کو یہ بدقسمت قوم جو صدیوں تک دربدر آوارہ ہو کر اپنے مخالفوں کے ظلم و جور [illegible] کے لئے دنیا میں زندہ تھی ۔ اور جس کی زندگی ان کے لئے ایک آفت تھی ۔ آباد ہونے کے لئے جمع ہو رہی ہے ۔ ان کے مرد ہی اپنے حقیقی و مقدس وطن کے لئے کوشش نہیں کرتے ۔ بلکہ عورتیں بھی اسی کوشش میں مشغول ہیں ۔ یہودی عورتیں [illegible] جس جوش اور عقیدت کا ثبوت دے رہی ہیں ۔ اس کا اندازہ لنڈن ٹائمز کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے ۔ جس کا ترجمہ "فلسطین کی موجودہ حالت" کے عنوان سے [illegible] میں شائع ہوا ہے ۔ مضمون نگار لکھتا ہے

"موسم بہار کی ایک صبح کو میں اپنی جائے رہائش سے کوہ کارمل پر گیا ۔ تو میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ۔ ایک چٹانی میدان کے وسط میں ایک نرم [illegible] عورت جو سیدھے کپڑے پہنے بیٹھی تھی ۔ وہ ایک خاکی کرتہ اور گھٹنے تک پہنے تھی ۔ پیروں میں موزے اور گھیلدار جوتے تھے ۔ اس کی [illegible] زلفیں لہرا رہی تھیں ۔ وہ [illegible] ایک ہتھوڑی تھا جس سے محنت کے ساتھ وہ پتھر توڑ رہی تھی ۔ اس کی شکل ایک مزدور پیشہ عورت جیسی نہیں تھی ۔ کسی قدر تامل کے ساتھ میں نے اس سے دریافت حال کیا ۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ دارالعلوم گلبنیا کی گریجویٹ ہے ۔ اور زمانہ جنگ میں بطور یہودی سفر [illegible] کے کام کرنے کے لئے آئی تھی ۔ اس کو یہاں مستقل قیام کی امید تھی لیکن پولینڈ اور اکرین سے تکلیف دہ سفروں کے بعد وہ اس کو بہر حال راحت سمجھتی تھی ۔

اس سرد مہری کے علاوہ اس کی اختصار طلبی کی وجہ سے میں نے اس سے کوئی اور بات دریافت نہیں کی ۔ اور اس کے ہتھوڑے نے بھی سیر کے سفر کی یاد تازہ کر دی میں اس سے رخصت ہو کر چلا آیا ۔ اس کے بعد جلیل میں بھی میں نے اسی طرح عورتوں کو دیکھا ۔ جن میں بعض کسانی میں مصروف تھیں اور بعض سڑکوں پر کام کر رہی تھیں ۔ اور باستثناء معدودے چند سب تعلیم یافتہ تھیں ۔ سب تندرست اور ہشاش بشاش نظر آتی تھیں ۔ اکثر عورتیں عبرانی زبان بولتی تھیں ۔ اور جوش کے ساتھ کام کرتی تھیں"

یہود کون ہیں ؟ وہ جو خدا کی کتاب میں مغضوب قرار دی گئی تو یہاں کی عورتوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے اس آبائی وطن کے آباد کرنے میں جس کے ساتھ ان کی مذہبی روایات وابستہ ہیں باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اس قدر محنت اور مشقت برداشت کر رہی ہیں لیکن مسلمان [illegible] مثال پیش کر کے کیا خدا کی مسلم جماعت کی عورتوں پر سوال ہی کیا نہیں کہ وہ اپنے گھروں میں بھی اپنے مقدس دین کے لئے کیا کر رہی ہیں ۔ عورتوں کو احمدیت سے آگاہ کرنے کے لئے کس قدر محنت اور مشقت برداشت کرتی ہیں ۔ وہ کس قدر اپنا اوقات راحت و آرام کو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف کرتی ہیں ۔ اور کس قدر مال خدا کی راہ میں دیتی ہیں ۔

اس کا جواب عملی طور پر ملنا چاہئے ۔ اور ہماری مستورات کو دین کے متعلق کچھ کر کے دکھانا چاہئے ۔

* * *

مسلمان کیا کرینگے ؟

اس وقت تک مسلمانوں نے جن حرکات سے اپنا بھرم گنوا لیا ہو گزری کراں ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مخالفین کو مرعوب کرنے کیلئے ایسی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں ۔ جنہیں عمل کر کے نہیں دکھا سکتے ۔ معاہدہ ترکی کے خلاف اظہار ناراضگی کے طور پر "ہجرت" کو کتنے جوش سے جاری کیا گیا ۔ پھر عدم تعاون کے سلسلہ میں کالجوں سے لڑکوں کو نکالنے کے لئے کس قدر طوفان مچایا گیا اسی طرح سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنے پر کتنا زور دیا گیا ۔ لیکن عملی طور پر جو کچھ کیا گیا وہ سب کو معلوم ہے اور اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کی جاتی ہے ۔ اب کمال پاشا کے یونانیوں اور گورنمنٹ برطانیہ کے تعلقات کشیدہ ہونے کی خبروں پر مسلمانوں کے لیڈر مولوی ابوالکلام صاحب اور مولوی عبدالباری صاحب گورنمنٹ کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر ترکوں سے جنگ کی گئی ۔ تو یہ اسلام کے ساتھ جنگ ہوگی ۔ اور ہم عدم تعاون پر کاربند نہ رہیں گے ۔ بلکہ کچھ اور کر کے دکھائیں گے یعنی جنگ کریں گے ۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے بھی مولوی ابوالکلام صاحب کے خیالات کی تائید کرنا ضروری سمجھا ہے ۔ اور حکومت برطانیہ کو جنگ کے خطرہ سے ڈرایا ہے ۔

ہمارے نزدیک اگر کوئی موقعہ آیا تو مسلمانوں کی اس دھمکی کا بھی وہی انجام ہوگا جو ان کی پہلی دھمکیوں کا ہو چکا ہے ۔ بہتر ہو کہ وہ اس قسم کی باتیں کر کے اپنی ہنسی کا موجب آپ نہ بنیں ۔ اور رہی سہی وقعت کو ضائع نہ کریں کیونکہ جس بات کا دعوٰی کیا جائے اسکو عملی طور پر پایہ ثبوت تک نہ پہنچانے والا سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کی ہر ایک بات کو بڑا سمجھ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے ۔

[illegible] اس موقعہ پر

طلباء مدرسہ احمدیہ کا سپاسنامہ

جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں

طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل سپاسنامہ جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر معززین پیش ہوا۔

جناب قاضی صاحب آپ کے فیوضات علمیہ سے اب براہ راست ہم مستفیض نہیں ہونگے۔ اس بات کا ہمیں بہت صدمہ ہے لیکن جب یہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا حلقہ تعلیم اب اور وسیع ہو گیا ہے۔ اور آپ کے فیوضات سے اب صرف احمدی جماعت کے بچے ہی نہیں بلکہ بڑے بھی مستفیض ہوا کرینگے۔ تو اس سے ایک خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خداوند جل علا آپ کا دائرہ فیض پہلے سے بھی زیادہ وسیع کرے۔ اور لوگوں کو توفیق بخشے۔ کہ وہ اس فیض سے مستفیض ہوں۔

جناب قاضی صاحب آپ کا ذاتی ایثار کہ وطن عزیز چھوڑ کر بمشاہرہ قلیل پر بہ رضا قبول کیا۔ پھر آپ کی محنت اور دیانتداری سے فرض منصبی کی ادائگی مسلم ہے۔ اور اگرچہ آپ کی ذات ستودہ صفات اس قسم کے اخلاق حسنہ پر مدح سرائی سے بے پرواہ ہے۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کا اعتراف اس بھری مجلس میں کریں۔ اور رب السموات والارض سے یہ دعا مانگیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ہمت عطا کرے۔

جناب قاضی صاحب آپ نے اپنے شاگردوں کو بڑی محبت اور ہمدردی اور جانفشانی سے پڑھایا۔ اس کا نقش لوح دل پر ایسے طور پر مرتسم ہے کہ وہ محو نہیں ہو سکتا آپ کی صاف گوئی آپ کی عملی [illegible] تشریح متعلق سے متعلق مسئلہ اور مضمون سے متعلق سوال کرو ان کو حل کر دیتے کہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہتا۔ پھر اس کے ساتھ ہر موسم ہماری [illegible] ہماری [illegible] تکلیف پر [illegible] آپ کا برتاؤ نہ صرف [illegible] کی دلیل ہے۔

جناب قاضی صاحب آپ کے [illegible] ہمیں [illegible] کی یادگار ہے اور گو اب آپ بظاہر براہ راست اس سے مستفیض نہ ہو سکیں گے۔ لیکن [illegible] مبارک ہو [illegible] نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور [illegible]۔

بالآخر ہم سب طلباء [illegible] اس بھری مجلس میں جناب قاضی صاحب کی ہمدردی فراخ دلی اور [illegible] کا اعتراف کرتے [illegible] طلباء [illegible] اس کے جاننے کے وقت مد نظر تھی۔ اور جس کی تلقین [illegible] ان بزرگوں [illegible] دعا [illegible] کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس غرض کے پورا کرنے کی توفیق بخشے اور جو نقص ابھی ہمارے اندر ہیں۔ انکو دور کر سکیں۔ اور ان بزرگوں کی سی [illegible] اور للّٰہیت کا نمونہ [illegible]۔

طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

مذکورہ بالا ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی:

ولایت میں قاعدہ ہے۔ کہ کسی جدا ہونے والے کو الوداع کہتے ہوئے جو اس سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں وہ ان کی صفات کو بیان کرتے ہیں۔ اس وقت میں بھی قاضی صاحب کے متعلق چند باتیں بتاتا ہوں۔

میں نے ان سے مدرسہ احمدیہ میں تو نہیں۔ البتہ ہائی سکول میں تعلیم پائی ہے۔ اس زمانہ کے متعلق میں ایک بات بتاتا ہوں۔ جو سب سے بڑی [illegible] لگی۔ اور جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

شروع شروع میں جب مدرسہ [illegible] قاضی [illegible] [illegible] اس وقت کی بات مجھے خوب یاد ہے۔ [illegible] پڑھتے تھے۔ وہ تو یاد رہتے۔ اور جو دوسروں سے پڑھے ہوئے تھے۔ وہ بھول گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا تھا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کو جوش اور خواہش ہوتی تھی کہ طلباء کو جو کچھ پڑھائیں۔ وہ یاد کرا دیں۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ ان کا پڑھایا ہوا یاد رہتا تھا۔

ہر ایک آدمی کے بولنے کا طریق الگ ہوتا ہے بعض اپنی تقریر کو بہت سجا کر اور فصاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور بعض سادہ طریق سے سادہ الفاظ میں قاضی صاحب بھی بہت سادہ طور پر بولتے ہیں۔ اور ان کے جو شاگرد ہیں۔ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔ مگر مجھے یہ بات محسوس ہوئی ہے۔ اور دوسرے لوگوں سے بھی پوچھا ہے۔ انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ قاضی صاحب کا پڑھایا ہوا سبق خوب یاد رہتا ہے۔

یہ میں نے اپنے تجربہ کی بات ہے۔ [illegible] بیان کی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ دوسرے استاد جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بعض استاد [illegible] ہوتے ہیں۔ جن کا [illegible] ہوتا ہے۔ پر خواہش نہیں ہوتی۔ کہ طالب علم [illegible] تعلیم کا اثر [illegible]۔ وہ [illegible] اور محنت سے پڑھاتے ہیں [illegible] طالب علم کے دل پر ایسا اثر نہیں ہوتا۔ جیسا ہونا چاہیئے۔

قاضی صاحب [illegible] سکول سے [illegible] [illegible] بیان کرنے [illegible]

[illegible] طالب علموں میں قاضی صاحب کا رعب بہت سمجھا جاتا تھا۔ یعنی طلباء سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب ہر حال میں سختی کرسکتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے لڑکوں کو ان سے محبت تھی۔ اور یہ محبت تھا اس بات کا کہ طالب علم سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب کی سختی کسی نفسانی غرض سے نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خیر خواہی کی وجہ سے ہوتی تھی۔ پیار بھی جو قاضی صاحب کو حاصل تھی۔ بہت کم استادوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ لڑکے قاضی صاحب کی سختی کو اپنی مجلسوں میں یاد کر کے ہنسا کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے۔

یہ وہ اثرات ہیں۔ جو اسوقت جبکہ میں پڑھا کرتا تھا مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر ہوا کرتے تھے۔ اور اس وقت میں نے ان کو اس لئے دہرایا ہے کہ یہاں استاد بھی بیٹھے ہیں۔ جو فائدہ اٹھا سکتے ہیں استادوں کو اپنے شاگردوں سے ایسا سلوک کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے ان کے دل میں محبت پیدا ہو۔ نہ یہ ہو کہ نفرت کرنے لگ جائیں۔ اور نہ یہ ہو کہ خراب ہی ہو جائیں۔ اسوقت بھی استادوں کی شکایتیں آتی تھیں۔ اور اب بھی آتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ استاد طلباء کے دل میں محبت پیدا نہیں کرتے۔ اگر ایسا کریں۔ تو طلباء ان کی سختی کو بھی خوشی سے برداشت کریں۔

[illegible] وہ امر جو پڑھانے کے وقت [illegible] اسی طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ استاد کی خواہش ہو کہ طلباء کو میں یہ سکھا دوں۔ نہ یہ کہ اپنا وقت پورا کر کے چلا جاؤں۔ میں کبھی کبھی چھوٹی عمر کے بچے سے سبق پڑھا کرتا ہوں۔ مجھے قاضی صاحب پڑھانے کے سبق کے اسباق کے الفاظ تک یاد ہیں۔ اسی طرح ایک اور استاد کی بات مجھے یاد ہے۔ بعض لڑکے مجھے ایک موقع پر نصیحت کی تھی میں ایک لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا انہوں نے علیحدہ لے جا کر کہا کہ ایسی بے تکلفی اچھی نہیں ہوتی۔ اسوقت ہم جس جا کھڑے تھے۔ وہ جگہ۔ وہ حالت کہ ہم نقشہ دیکھ رہے تھے۔ جس طرف مدرسہ تھا جس طرح مخاطب کیا گیا۔ یہ سب باتیں مجھے یاد ہیں۔ اسی طرح اور کئی باتیں اسوقت کی ایسی ہیں۔ جو مجھے یاد ہیں۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے ذرائع ہوسکتے ہیں۔ جن سے اگر کام لیا جائے۔ تو باتیں یاد رہتی ہیں۔ اور یاد کرانے کا یہی طریق نہیں ہے۔ کہ کتابیں پڑھائی جائیں۔

تاریخ کے متعلق ہی میں نے دیکھا ہے کہ میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے خود نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب مجھے سناتے جاتے تھے۔ اور میں سنتا تھا۔ اس بات کو سترہ سال کے قریب ہو گئے ہیں۔ مگر اسوقت کے بعض فقرے اب تک یاد ہیں۔

یہ باتیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہیں کہ استاد اگر توجہ اور کوشش سے کام لے۔ تو طلباء کے بہت زیادہ اوقات کو بچا سکتا ہے۔ اور تھوڑے وقت میں بہت کچھ سکھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ طلباء کی زندگی آئینہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو نقش چاہیں اس پر جما سکتے ہیں۔ اگر استاد یہ سمجھ کر پڑھائے۔ کہ طلباء کو فلاں بات سکھا دینی ہے تو جیسے وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتا ہو۔ اور خواہ کتنی ہی سادہ زندگی بسر کرتا ہو۔ اس کا پڑھانا بہت زیادہ مفید اور با اثر ہو گا۔

یہ باتیں میں نے قاضی صاحب کے متعلق خود تجربہ کی ہیں۔ اسلئے بتا دی ہیں۔

نمبر ۹۹ کے ساتھ جلد ہشتم کا اختتام

اس نمبر کے ساتھ خدا کے فضل و رحم سے الفضل کی آٹھویں جلد ختم ہوتی ہے۔ نویں جلد کا پہلا یا دوسرا پرچہ ان خریداران الفضل کے نام وی پی ہو گا۔ جن کی قیمت سالانہ ششماہی وغیرہ کو ختم ہوتی ہے (اور جنہوں نے اسکی قیمت اور کوئی ہدایت) نہیں بھیجی اس طرح وی پی واپس کر دی ہی گئی ہے۔ میں بہت [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول رض حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ سرمہ اور حضرت خلیفہ اول رض کا بتایا ہوا

سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی سرمہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور ایک بچے کے سامنے مسجد مبارک میں سرمہ پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کما سکتے ہیں۔ نیز حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

میں اس سرمہ کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ میرا قسم اول باوجود گرانی کے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا خالص فی تولہ۔ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و نقرس و فالج و کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سیلان البول و سیلان منی و جریان و درد سر و ضعف و غیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر قادیان [illegible]

نو ایجاد ۔ اکسیر داد ؏

ہر قسم داد و چنبل [illegible] ایک عجیب [illegible] اکسیر صفت [illegible] قیمت ایک [illegible] ملنے کا پتہ ۔ حکیم [illegible] احمد قریشی قادیان ضلع گورداسپور

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو مژدہ

ہم نے قادیان میں بھٹہ کا کام شروع کیا ہے [illegible] تیار ہیں ۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ بارعایت طے کریں ۔ اگر کوئی صاحب [illegible] کرنا چاہتے ہوں تو اس کا بھی تصفیہ کر لیں ۔

المشتہر ۔ عبدالحمید محمد فضل ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ؏

چاندی کی اسم منقش انگوٹھی کا خوبصورت [illegible] صنعت کے ساتھ [illegible] قیمت [illegible] انگوٹھی [illegible] ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

ہم ؏

میرٹھ کی مشہور قینچیاں ، چاقو [illegible] نہایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں [illegible] ایک مرتبہ [illegible] کر کے امتحان کریں ۔

مینیجر احمدی [illegible] میرٹھ یو پی

بنارسی کپڑے ؏

ہر قسم کے بنارسی کپڑے [illegible] ساڑیاں [illegible] طلب فرمایئے [illegible]

احباب اینڈ کمپنی بنارس [illegible]

بھاگلپوری تسری کپڑا ؏

[illegible] ہر قسم کے [illegible] ایک مسلمان کا کام ہے ۔ فقط

المشتہر ۔ عبدالحکیم احمدی [illegible]

پونز میں سیالکوٹ ؏

[illegible] سیالکوٹ [illegible] قیمت [illegible]

نظام اینڈ کمپنی [illegible]

Main & East [illegible] Camp

پیتل کے منقش برتن ؏

[illegible] پیتل کے منقش [illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ ۔ شیخ محمد ادریس [illegible] ۔ پانی پت ۔ محلہ انصار

عشق زدہ جام ؏

[illegible] مرد [illegible] عورت کے لئے بھی [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر ۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان ضلع گورداسپور

الخطبہ ؏

سید قوم کی [illegible] ترقی کے لئے [illegible] قوم سے سید ہوں [illegible] پٹھان ، قریشی [illegible]

ناظر امور عامہ قادیان

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۱ء

خواجہ پیغام کا حملہ ناکام

اس عیدالفطر کے خطبے میں خواجہ کمال الدین صاحب کو پچھلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا خوب موقع ملا ہے۔ آپ نے مرکز سلسلہ احمدیہ کے متعلق نفرت و حقارت کے جذبات پھیلانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنی سعی نافرجام میں حسب معمول ناکام رہے ہیں۔

میں جب اس تقریر کو پڑھتا ہوں۔ اور اس کو واقعات سے مطابق کرنا چاہتا ہوں۔ تو مجھے کہنا پڑتا ہے کہ یا تو صدر درجہ کی ڈھٹائی و بے شرمی ہے کہ باوجود ناکامی و نامرادی کے کامیاب ہونے کی رٹ لگائی جا رہی ہے۔ یا غالباً اس دماغی بیماری کا نتیجہ ہے۔ جس سے مجبور ہو کر خواجہ صاحب کو یکایک یعنی ووکنگ انگلستان سے روانہ ہونا پڑا۔ اس بیماری کا بھی عجیب قصہ ہے۔ خواجہ صاحب مطمئن و شاداں و عیش فراوان ووکنگ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام گذار رہے تھے۔ جو ناگاہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جا پہنچے۔ مفتی صاحب مکرم نے اپنا کام شروع کیا۔ اور نو مسلموں کی فہرستیں پرچہ الفضل میں شائع ہونے لگیں یا تو احمدیت کی فرقہ بندی کو "سم قاتل" بتایا جاتا تھا یا یہی آب حیات ثابت ہونے لگا۔ اور ووکنگ کی عروس شہرت بے نقاب ہو چلی۔ خواجہ صاحب جب ہفتوں گذر جانے پر ایک بھی نو مسلم پیش نہ کر سکے تو اپنی پردہ دری سے گھبرا کر انگلستان سے بھاگے۔ اور ایسے بدحواس ہوئے کہ بمبئی کے ساحل پر پہنچ کر بھی ان کی دماغی گھبراہٹ رہی۔ اور پھر مہینوں آپ اس قابل نہ ہوئے کہ کسی سے ملاقات کریں۔ اب اتنی مدت گذر چکی بات پرانی ہوگئی۔ اور مفتی صاحب امریکہ تشریف لے گئے۔ تو آپ بھی کچھ باتیں بنانے لگے ہیں۔ کس منہ زورانہ پیرایہ میں شرم و حیا بالائے طاق رکھ کر فرماتے ہیں :۔

"گدی پرست آثار پرست اسی طرح قادیان میں ہیں جس طرح مکہ مدینہ میں"۔

حضرت نے اپنے آقا و مرشد و ہادی کے مقدس مقام پر حملہ کیا۔ بلکہ پاک محمد مصطفےٰ اکمل نبیوں کے سردار کی قوت قدسیہ پر بھی الزام لگانے سے باز نہیں آئے۔ حالانکہ جہاں تک میں نے سنا ہے۔ کعبہ یا عزا کی پرستش قطعاً نہیں ہوتی اور مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ اس قسم کی پرستش سے برابر محفوظ ہے۔ اور ہزاروں حاجی اس کے شاہد ہیں۔ اور قادیان تو پنجاب ہی میں موجود ہے۔ اور لاہور سے چند گھنٹوں کا رستہ ہے۔ یہاں آکر دیکھا جا سکتا ہے کہ گدی پرستی آثار پرستی میں کون مبتلا ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح تو گذشتہ چھ سال میں چند مرتبہ روضہ اقدس پر تشریف لے گئے ہونگے۔ اور یہاں تو کوئی احمدی ایسی بات نہیں کرتا جسے بدعت بھی کہا جا سکے۔ چہ جائیکہ شرک۔ البتہ خود خواجہ صاحب کے متعلق بعض روایات ہمارے کانوں تک پہنچی ہیں۔ جو وقت پر بیان ہونگی۔ خواجہ صاحب اپنے مصدقہ خاندانی جرم کے الزام سے بچنے کے لئے فرماتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے خادم اسلام کی تاریخ دیکھو اس کے متبعین دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کے قدم پر چلکر اس کے کام کو پورا کرتے ہیں وہی اس کے خلیفے ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو آثار پرست ہوتے ہیں۔ وہ اس کی خانقاہ کو اس کی قبر کو اس کی اولاد کو پوجتے ہیں۔ اس کا مقام ایک گدی پرستی کا مقام ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنیوالے کہیں اور چلے جاتے ہیں۔

مطلب جناب کا یہ ہے کہ قادیان والے مسیح موعود کی قبر کو پوج رہے ہیں۔ اور اس کی اولاد پرستی سے نذر و نیاز و چڑھاوا ہو رہے ہیں۔ اور ہم لوگ باہر نکل کر اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ چہ خوش۔

عجب ہے ماجرا دیکھو کہ اک چڑی گنجی
حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی

خواجہ صاحب! ہم مسیحا کی قبر پر غلاف چڑھا کر چڑھاوا چڑھانے میں مشغول ہیں۔ تو فرمایئے۔ گذشتہ چھ سال میں جو چودہ پندرہ ہزار انسان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہے کیا یہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر ہوا ہے یا آپ کی مسلمانہ کوششوں کا نتیجہ ہے؟ انگلستان میں دو سو مرد و عورت جو حلقہ بگوش احمدیت و اسلام ہوئے ہیں۔ تو کیا یہ مولوی صدرالدین صاحب کی کارگذاری ہے؟ امریکہ میں ایک سو تک جو نو مسلموں کی تعداد پہنچی ہے تو یہ کون مبلغ ہے۔ جو وہاں کام کر رہا ہے۔ کیا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وہاں جا پہنچے ہیں۔ یا ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ پھر ماریشس میں کس کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور کس کی طفیل وہاں کئی سو احمدی ہو گئے! سیلون میں کس کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ مغربی افریقہ میں چار ہزار اور پھر اب دس ہزار احمدی کس نے بنائے۔ میرے بھول جانیوالے خواجہ! یہ انہی لوگوں کا کام ہے۔ جنہیں تم گدی پرست، آثار پرست اولاد پرست اور قبر شریف پر غلاف چڑھانیوالے بتاکر پبلک کی بینا آنکھ میں خاک جھونکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس قدر دیدہ دلیری بھی کیا ہو۔ کہ دن دہاڑے لوگوں کو یوں دھوکہ دیا جائے۔ ہمارے کام کچھ مخفی نہیں ظاہر ہیں۔ آپ کو تو پیسے پیسے کیلئے دربدر خاک چھاننی پڑی۔ مگر ہماری تبلیغی ضروریات تو وہی جماعت پوری کر رہی ہے۔ جس کی زرپاشی سے تم ابھی تک مرہون منت ہو۔ اور جس سے تمہیں جو کچھ ملا تھا اس سے فائدہ اٹھا کر اب بھی لاہور میں اپنے متعلقین کے بچے پال رہے ہو۔ اور کچھ نہ کر کے تم پر یہ کہتے ہو:۔

"دیکھو خدا تعالیٰ نے قرآن کے ترجمہ کی توفیق ان لوگوں کو بخشی۔ اور اس سجادہ نشین قادیان کو اس کے حوالی موالی سے دریافت کرو کہ آج سلطان القلم کا وارث کون ہے۔ تم یا ہم؟ تو سجادہ نشینوں کی طرح بنے ہوئے ہو یا ہم۔ وہ لنڈن کی مسجد کیا ہوئی۔ جس کیلئے ایک لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ اور یہ قلم کہاں گئی؟"

سلطان القلم

خواجہ صاحب! سنیئے [illegible] سلطان القلم کے وارث ہونے کا ہم [illegible] بلکہ [illegible] دنیا

کہہ سکتا ہے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ اگر کو یہ صداقت نظر نہیں آتی تو اپنی آنکھوں کا علاج کرائیے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ترجمۃ القرآن کو آپ کس منہ سے پیش کرتے ہیں۔ بہتر تھا کہ آپ اس کا نام نہ لیتے۔ یہاں ایک شخص ستار گاڑی کا بیٹھنے والا صوبہ میں نام رہتا تھا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کا باتنخواہ ملازم تھا۔ اس کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین کے فیوضات قدسیہ کو انگریزی کا لباس پہنائے۔ اور یہ کام وہ کئی سال تک کرتا رہا اور جیسا کہ پیغام صلح میں اعلان کیا گیا۔ حضرت خلیفہ اول کی وفات سے پہلے یہ ترجمہ سب قرآن کے ختم ہو چکا تھا۔ نہایت بدعہدی سے کام لے کر یہ شخص تمام بنا بنایا مسودہ اور کتابیں جو اس ترجمہ و تفسیر کے لئے منگوا کر دی گئی تھیں۔ اور جو انجمن کی جائیداد تھیں۔ لاہور لے گیا۔ اور وہاں یہ حضرت امیر ایدہ اللہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اب یہ حرکت ایک شریف سے اول تو سرزد ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہو جائے۔ تو چور ہمارا کا نام نہیں لیا جا سکتا لیکن دنیائے پیغام میں ساری دنیاؤں سے جدا ہے۔ کہ وہاں دوسروں کا مال چھیننے والے اور اس پر ناجائز تصرف کرنے والے امام اور پیشوا بنائے جاتے ہیں۔ ہمارا مقابلہ تم لوگوں سے سنہ ۱۹۱۴ء کے بعد شروع ہوا ہے۔ پس تم اپنا وہ کارنامہ پیش کرو۔ جو اس کے بعد کیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ تو پہلے کا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہی ہماری چیز۔ اسے اپنی طرف منسوب کس منہ سے کرتے ہو۔ کسی کا قیمتی مال ناجائز طور پر اپنے قبضے میں کر کے اس کی شکل بگاڑ دینے یا چند جواہرات نکال کر ان کی بجائے جھوٹے موتی لگا دینے سے اپنا نہیں ہو جاتا۔ نہ اصل مالک کی حقیقی ملکیت سے نکل جاتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ موجودہ مباحثات سے متاثر ہو کر بعض آیات کا ترجمہ اور تفسیر بگاڑ دی گئی۔ لیکن اس سے ہمارا وہ حق ملکیت باطل نہیں ہو سکتا۔ جو از روئے شریعت اسلام و قانون حکام ہمیں حاصل ہے۔ ہاں ایک یہ جدت جو دکھائی ہے۔ اس کا بھی مجھے اعتراف ہے۔ کہ آپ نے ہی لوگوں سے مخصوص ہے۔ یعنی اسے بچوں کی کہانی کے (The Coin) دی کوائن اور [illegible] کی کہانی ([illegible]) دی [illegible]۔ شاید یہی وہ بے مثال ذکاوت ہے جس کی نسبت خواجہ صاحب انہیں چیلنج کرتے ہیں۔

اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ اس کے مثل دوسری تصنیف کہ لیکن شرط ہے کہ حضرت اقدس کی تحریر نہ آنے پائے جو کہ حضرت مرزا صاحب میں [illegible] تھی۔ [illegible] انگریزی میں ہونا چاہیئے۔ ان چھ سالوں میں جو کچھ ہماری طرف سے لکھا گیا اس میں وہ باتیں [illegible] جو حضرت صاحب کی تصانیف میں نہ تھیں۔

اس کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ آنچہ خوب است آن نکوست

خواجہ صاحب!

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ بات ہی کفر ہے فسق ہے ضلالت ہے۔ [illegible] جو قرآن مجید، حضرت نبی کریم و مسیح موعود سے باہر کہی جائے۔ یہی وہ [illegible] ہے۔ جو آپ کی تباہی کی بنیاد ہے۔ آپ چند بوسیدہ اوراق پر ایسے نازاں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود سے جدت طرازی میں مقابلہ کرنے لگے۔ اور حال یہ ہے کہ آقا غلام سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ کجا مسیح موعود ایک اولو العزم رسول جبرائیل کا کلام سمجھنے کے لئے بھی خاص حل و فکر کی ضرورت ہے۔ اور کجا آپ سے قطعی نابعد انسان۔ جس کی کج فہمی بے یقینی کا یہ حال ہے کہ صلیب پرستی کا جوا اپنی گردن پر رکھنے لگا تھا۔ اور جس کا شغل کسی زمانے میں تاش اور ایک پیالہ بھنگ رہ چکا ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی وہ کونسی علمی تصانیف ہیں۔ جو آپ لوگوں نے کیں۔ ترجمہ قرآن کی حقیقت تو آشکارا کر چکا ہوں۔ نیز اگر ترجمہ و تفسیر شائع کرنا برتری کا نشان ہے۔ تو ڈاکٹر عبد الحکیم کو اپنا پیشوا تسلیم کرو کیونکہ اس معیار سے تو خود مسیح موعود اور وہ بھی اچھے تم بھی میرے مطابق اور ابوبکر صدیق لکھتے نکلے۔ اور امام و پیشوا [illegible] بیسیوں اور کتابیں [illegible] جمع قرآن اور مقام حدیث [illegible] لیکن خدا کے لئے کہیں [illegible] کیا یہ وہی مضمون نہیں۔ جو قادیان میں لکھے گئے۔ اور لکھوائے حضرت مولانا نورالدین نے [illegible] قادیان کی [illegible] ہے [illegible] ابھی تک وہ حجرہ مسجد مبارک کے ساتھ [illegible] نشست گاہ ہے۔ جہاں کہ مولوی محمد علی صاحب کو اور مجھ کو حضرت خلیفہ اول نے بٹھایا۔ اور اس مضمون کے نوٹ جناب خلافت مآب نے نہایت مہربانی سے لکھائے۔

میں ابھی تک حیران تھا کہ اس روز خاکسار کو مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے کیوں طلب فرمایا تھا۔ جب کہ نوٹ مولوی محمد علی صاحب کو لکھانے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ یہ بھی فضل تھا۔ اور خدا نے مجھ سے شہادت دلوانی تھی۔ پس یہ جمع قرآن اور مقام حدیث کا مضمون بھی آپ کے امیر کے ذہن رسا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خلیفہ اول کے فیوض قدسیہ سے ہے۔ اور صرف ان کو مرتب مولوی محمد علی صاحب نے کیا۔ اسی طرح عصمت انبیاء اور غلامی کے مضامین حضرت مسیح موعود کے ہیں۔ اور فرمائیے کونسی علمی کتاب ہے۔ جو آپ کو سلطان القلم کا وارث بناتی ہے۔ اگر نکات القرآن کے پانچ چھ پارے شائع کئے۔ تو ادھر سے معارف القرآن کے نام سے دس گیارہ پاروں کے نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک حمائل مترجم شائع ہوئی۔ جس کے حواشی ایسے قیمتی ہیں۔ کہ آپ سے قیامت تک یہ کام نہ ہو سکے۔ ایک قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر حیدرآباد سے نکل چکا ہے۔ پھر اگر مولوی محمد علی صاحب نے حقیقۃ المسیح نام ایک چھوٹا سا رسالہ کسی عیسائی کے جواب میں لکھا۔ تو اسی مضمون کا جواب خود بائبل کے حوالوں کی بناء پر اس سے زیادہ مکمل تشحیذ میں شائع ہو چکا ہے۔ چند مدت رسالہ آیۃ اللہ دو پیشگوئیوں کے متعلق پیغام بلڈنگس سے شائع ہوا تو اس سے زیادہ مفصل و مدلل رسالے انہی پیشگوئیوں کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ اور جو کچھ آپ کے امیر نے لکھا ہے۔ وہ بھی انہیں کی زلہ ربائی ہے۔ [illegible] مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی [illegible] بانی سے

بڑی کمالی بات ہے۔ جو مولوی محمد علی کے ذہن رسا کو سوجھی بلکہ کچھ کمزوری ہی دکھائی ہے۔ جس کی وجہ سے دشمن کو ہم پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ ایک اور رسالہ مسیح موعود کے نام سے شائع ہوا۔ مگر تحفۃ الملوک اس سے پہلے چھپ چکا ہے۔ جو ہر طرح اس سے بالا و برتر ہے۔ پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے الحجۃ البالغہ اور تصدیق المسیح لکھ کر نہ صرف غیر احمدیوں کے قلم توڑ دیئے۔ بلکہ آپ لوگوں کو بھی تعلیم دی۔ کہ کتاب یوں لکھا کرتے ہیں۔ اگر کچھ زعم ہے تو منصف مقرر کر کے فیصلہ کرا لو۔ میں انعام مقرر کرتا ہوں۔ اگر سیرت خیر البشر پر آپ کو ناز ہے۔ تو سیرت خاتم النبیین کے مقابل میں اس کا نام لینے کا بھی حق آپ کو حاصل نہیں۔ سیرت خاتم النبیین کا ایک ایک صفحہ علمی و تاریخی نکتہ نوازی کا بہترین نمونہ ہے۔ اور یورپ کے معترضین کا جواب اپنے اندر رکھتا ہے۔ سیرت خیر البشر میں تاریخی واقعات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اخلاق پر بحث ہے۔ اس سے ہزار گنا اچھا وہ سلسلہ مضامین ہے۔ جو صرف بخاری شریف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا تھا۔ یہ تو ہوئی آپ کے امیر کی تصانیف کی حقیقت۔ اب آپ کی باری ہے ۔

آپ نے کیا لکھا؟ براہین نیرہ۔ فرمایئے اس میں کونسی نئی بات ہے۔ میں حیران ہوں۔ اس بے بضاعتی علم و کم مائیگی معلومات کی موجودگی میں آپ کس منہ سے یہ دعویٰ فرماتے ہیں کہ سلطان القلم کے وارث ہم ہیں ۔

آپ ہماری براہین العقائد کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں ہستی باری تعالےٰ۔ ملائکہ۔ قرآن شریف کی حقانیت۔ اس کے بعد سلسلہ الہام کے اجراء۔ قیامت کے دلائل مرقوم ہیں۔ اور دلائل تمام قرآن مجید سے دیئے گئے ہیں ۔

دوسری کتاب آم[illegible] ہے۔ اس کا نام لینے سے بھی آپ کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمن (جو ابھی شائع نہیں ہوئی) کا سرقہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ایک بات بھی نہیں لکھ سکے۔ بلکہ بعض باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے بگاڑ دیا ہے۔ اور اپنی جہالت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ ایک فہرست اس کے ساتھ لگائی ہے۔ جو ۱۲ بڑی عربی ہم معنے ہم مخرج الفاظ کی ہے۔ وہ جن کتابوں سے نقل ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت ہم مہیا کر سکتے ہیں اور وہ قادیان ہی میں تیار ہوئی تھیں ۔

اس کے بعد اسلام اور علوم جدیدہ لکھا۔ چھوٹا سا رسالہ ہے۔ مگر ایسے ایسے بیسیوں رسالے حضرت خلیفہ موعود سیدنا محمود کے ایک ایک درس قرآن سے تیار ہو سکتے ہیں۔ باور ہو تو آ کر استفاضہ و استفادہ کر لو ۔

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ آپ کی یہ اباحتی زندگی پھیلانے والی تحریر ملحدین زمانہ حال کے لئے باعث انتشار یا موجب تقویت ہو سکتی ہے۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ۔

پس یہ ہے سب آپ کی کائنات۔ میں پوچھتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں کے مقابل میں آپ اپنی کونسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں ۔

حقیقۃ الرؤیا۔ جس میں فلسفہ یورپ کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقت رؤیا بتائی گئی ہے۔ معترضین کا جواب دیا ہے۔ اور یورپ کے مایۂ ناز علوم کی اصلیت دکھائی ہے ۔

ذکر الٰہی۔ جس میں ذکر الٰہی کے متعدد طریقے سکھائے ہیں۔ اور اس کی نسبت دعویٰ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے اولیاء و صلحاء نے وضاحت کے ساتھ ان تمام کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ یہ سب قرآن مجید و نبی کریم و مسیح موعود کے کلام سے مستنبط ہیں ۔

عرفان الٰہی:۔ اس میں عرفان کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر وہ معارف و حقائق رکھتی ہے کہ میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کو اور آپ کے امیر کو کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھے۔ اور آپ کا طائر فکر یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ روحانیات کے علوم صرف انہی کے لئے میسر ہوتے ہیں نہ کہ عجل جسد لہ خوار کے

تقدیر الٰہی۔ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس پر قلم اٹھاتے بدن کو لرزہ آ جاتا ہے۔ ہمارے امام نے اسے ایسے طرز پر حل کیا ہے کہ باید و شاید۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک سال تک یہ کتاب سبقاً پڑھیں۔ تب سمجھنے کے قابل ہوں ۔

ملائکہ کی حقیقت:۔ یہ جو کتاب اب شائع ہونے والی ہے۔ یہ سب قرآن مجید کی آیات سے مستنبط ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ تقریر جلسہ سالانہ پر ہوئی۔ آپ ایسے بیان نہیں کر سکتے۔ یہ صرف حضرت فضل عمر سے خاص ہے۔ پس آپ اس خصوص میں بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکیں گے۔ اگر کچھ ہمت ہے تو ان کتابوں کے مقابل میں اپنی تصانیف پیش کرو۔ تم سب کے سب جمع ہو کر بھی ان کتابوں کی مثل نہیں لا سکتے۔ اور میں تمہیں ایک سال کی مہلت دیتا ہوں اور یہ چیلنج کرتا ہوں کہ سلطان القلم کی وراثت پر اپنا حق ثابت کرو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ واقع میں بڑے بڑے علوم کا انکشاف حضرت مصلح موعود پر ہو رہا ہے۔ آپ تقریر میں یا تحریر میں جس طرح چاہتے ہیں۔ مقابلہ کر لیں۔ قرآن شریف کی بالمقابل تفسیر کا چیلنج پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور آپ لکھتے ہیں:۔

> "مولوی محمد علی صاحب اس نوجوان قادیان کے اس مطالبہ پر نہیں نکلے"

گویا تسلیم کر لیا۔ کہ اس مقابلہ کی ہمت نہیں۔ اب میں نے یہ کتابیں پیش کر دیں۔ اور آپ کی کتابوں کی حقیقت بھی کھول کر رکھ دی۔ اگر آپ کو اس قول کا پاس ہے

> "تو قلم اٹھاؤ۔ اور ان معارف و حقائق کو دنیا کے آگے پیش کرو۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ کرو۔ اس کا جواب لکھو یا اس کے مثل دوسری تصنیف کرو"

تو ان کتابوں کی مثل لاؤ۔ جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے؟ ابھی خطبات جمعہ و عیدین کا ایک بیش بہا مجموعہ اور مختلف تقریریں جو حضرت خلیفہ موعود نے حقانیت اسلام پر فرمائیں۔ اور اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ ان کا ذکر میں نے نہیں کیا۔ اور وہ کتاب بھی غیر مذکور ہے جو اسلام میں اختلافات کا آغاز چھپی ہے۔ جس کا خراج تحسین اس بہت بڑی شخصیت نے دیا ہے۔ جسے اپنی تاریخ دانی پر ناز تھا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ

مسجد لنڈن کا ایک واقعہ بذریعہ لکھا ہوا۔ جب روپیہ آپ نے اور آپ کے ہم خیالوں نے نہیں دیا۔ تو آپ کو ان کے پوچھنے کا کیا حق ہے۔ اور الوصیۃ میں صاف تقسیم کی مثال کیوں تازہ کرتے ہو۔ وہ [illegible] کہیں نہیں گیا۔ مکان خریدا جاچکا ہے۔ مسجد بننے والی ہے۔ تجارتی ایجنسی پر کیوں کٹ مرتے ہو۔ کیا تجارت گناہ ہے۔ یہ تو الوصیت کی تعمیل ہے۔ اور اگر اس طرح پر لنڈن مشن کے اخراجات چلیں۔ تو آپ کے سینے پر کیوں سانپ لوٹتے ہیں۔ جب حضرت [illegible] کے صحابہ کرام تجارت پیشہ تھے۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود کے پیرو کیوں اسی لائن پر نہ چلیں۔

خواجہ صاحب! اس طرح پر زبان درازی سے کچھ نہیں بن سکتا۔ خدا نے ہمارے مقابل پر آپ کو ہر میدان میں شکست دی۔ آپ کو اپنی سیاست دانی پر ناز تھا۔ مگر بہت جلد آپ کو اپنی حقیقت معلوم ہوگئی۔ گذشتہ چند سالوں میں واقعات کے انقلاب نے آپ کو کس قدر ٹھوکریں دلائیں۔ اور آپ کو کتنی بار جلد جلد اپنی پالیسی تبدیل کرنی پڑی۔ مگر بعد از ہزار رسوائی و [illegible] گرفتاری ہمارے امام نے قبل از وقت ایک پالیسی کا اعلان کیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا آپ کو اس پر کاربند ہوکر بالکل اسی میدان میں اترنا پڑا اور آپ کو بھی نادم ہوکر تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کا امام سچ کہتا تھا۔ آپ نے ہر مرحلہ پر منہ کی کھائی۔ گورنمنٹ کے معاملہ میں۔ ہجرت کے معاملہ میں۔ خلافت کے معاملہ میں۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو حوالے دیدوں۔ اور آپ ہی کے اخبار پیغام سے دوں تاکہ انکار بھی نہ ہوسکے۔

بالآخر خواجہ صاحب! میں آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ دین زبان کی چالاکی کا نام نہیں۔ اور دنیا ایسی احمق نہیں کہ حق کو باطل سے۔ سونے کو پیتل سے شناخت نہ کرسکے۔ خصوصاً واقعات کو مسخ نہیں کیا جاسکتا۔ ابھی وہ قدسی نفوس موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی ان آنکھوں سے وہ جمال ایزدی دیکھا۔ جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرنیوالا تھا۔ وہ [illegible] کو ہم نے کیا دیکھا جس سے [illegible] باتیں کیں [illegible] قرآن نہیں۔ وہ ہم نہیں بھول سکتے جو ان سے سنتے بیٹھتے [illegible] دی۔ وہ کتابیں ابھی نہیں [illegible] جو اسلام کا مفہوم بتلانے کو تھیں [illegible] نہیں ہوسکتیں جو اس نے اپنی زبان مبارک سے ہمیں سنائیں۔ وہ نشانات ہم نہیں بھولے۔ جو اس نے شناخت مسیح موعود کے لئے مقرر کئے۔ پس آپ مہربانی کرکے خلق خدا پر نہیں تو اپنی جان پر ہی رحم کریں کہ آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ یہ لسانی دھری کی دھری رہ جائیگی وہاں تو یہ عالم ہوگا۔ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمسا۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط آیا ہے۔ آپ ہمیں ترجمۃ القرآن کا طعنہ دیتے ہیں۔ حالانکہ جو ترجمہ آپ نے شائع کیا۔ وہ بھی ہمارا ہی ہے۔ جس میں کچھ تحریف و تبدیل کرکے آپ نے اسے قابل اعتراض بنا دیا ہے۔ پھر ہم بھی ترجمۃ القرآن شائع کرنے والے ہیں۔ پہلا پارہ آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اس کا مشن آپ کے تمام ترجمۃ القرآن سے بڑھ کر ہے۔ باقی آپ سے ہی نکل جائیں گے۔ قرآن کریم کی اشاعت کے متعلق جو سنت ہے۔ پاکباز اس سے الگ نہیں ہوسکتے۔ وقرانا فرقناہ لتقراہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا۔ اور دوسری جگہ لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کے جواب میں فرمایا۔ کذالک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا۔

اکمل قادیان

◆

مولوی ثناء اللہ آیت بناتے

۱۷ جون کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ایک مضمون درج کرتے ہوئے اس کے شروع اس طرح ایک آیت شائع کی ہے کہ:۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا

لیکن یہ قرآن کریم کی کسی سورہ کسی پارہ اور کسی رکوع کی آیت نہیں ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ اور ان کے دوست مولوی ابراہیم سیالکوٹی بتائیں گے کہ قرآن کریم میں یہ آیت کہاں ہے۔

ہم نے یہ مطالبہ اسلئے کیا ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا غیر احمدیوں کے جلسہ قادیان میں مولوی ابراہیم نے بڑے زور شور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ انہوں نے نیا قرآن بنالیا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ تھا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ آیت لکھی ہے۔ یا ایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون بہ۔ یہ آیت مجھے قرآن سے نکال کر دکھائی جائے۔ اور اسپر بہت تمسخر اڑایا تھا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ دو آیتیں ایک جگہ لکھی گئی ہیں اور اسی آئینہ کمالات اسلام میں یوں تصحیح کردی گئی ہے کہ یہ ان دونوں کا ترجمہ بطور حاصل مطلب لکھا گیا ہے۔ لیکن باوجود اسکے اسپر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور تصحیح کو نظر انداز کرکے نہایت بددیانتی اور بے ایمانی سے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے پاس سے آیتیں بنالی ہیں۔

چونکہ ہمارے مخالفین کو صداقت اور حقانیت سے کچھ غرض نہیں۔ اسلئے وہ ہمارے خلاف ہر قسم کی حرکات کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور جب تک انہیں وہ بات جس پر بددیانتی سے اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے گھر سے ہی نکال کر دکھائی جائے۔ اسوقت تک خاموش نہیں ہوتے اسوجہ سے ہم نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نے اپنے ۱۷ جون [illegible] کے اخبار کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر جو آیت درج کی ہے۔ اور جسے ہم اوپر نقل کرتے ہیں۔ بتلائے قرآن کریم میں کہاں درج ہے۔ اگر کہیں نہیں۔ تو کیا یہ اس کے قرآن کریم سے ناواقف اور جاہل ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔

ہندوستان کی خبریں

[illegible] بمبئی کے ایک گاؤں جربلی میں ایک گھر پر بجلی گری ۱۱ پارسیوں کا پورا خاندان جو اس میں سکونت پذیر تھا۔ یکایک ہلاک ہوگیا۔ اس مکان کے قریب ایک درخت کے نیچے ۱۰ ہندو پناہ گزین تھے وہ بجلی کے صدمہ سے مضروب ہوگئے۔

ایک ساتھ تین لڑکیاں بدایوں سے معلوم کا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ محلہ کھنڈساری میں ایک قصاب کے یہاں بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کو ایک ہی حمل سے تین اولادیں یعنی ایک لڑکا دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ آج تک معہ والدہ مولود زندہ سلامت ہیں۔

دیسی علماء کے مطالبات آنریبل میاں فضل حسین صاحب منسٹر تعلیم پنجاب نے پنجاب کے دیسی علماء کے وفد کی عرضداشت کا جواب دیتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ مقامی جماعتوں میں ان کی نمائندگی کے متعلق جو شکایات ہیں۔ ان کا تدارک کیا جائیگا۔ چنانچہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے قوانین میں جدید ترمیمات قانونی کونسل میں پیش ہونگی۔ یہ قوانین جلد ترمیم ہو رہے ہیں۔

ایک کانگرس کمیٹی کے دفتر کی تلاشی پولیس نے کانگرس کمیٹی [illegible] کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور کمیٹی کے کاغذات اٹھا کر لے گئی۔

مسٹر انز کی نازک حالت رنگون ۲۲ جون :- مسٹر انز ڈپٹی میونسپل انجنیئر کو شہزادہ جمشید بخت کے جنازہ کے پاس سے موٹر پر گذرتے دیکھ کر جنازہ کے ساتھ والوں نے زدوکوب کیا۔ ان کی حالت نازک ہوگئی ہے۔ کل وہ نہ تو پولیس والوں سے بات چیت کر سکے۔ نہ کسی اور شخص کے ساتھ۔ جن لوگوں نے مسٹر انز کو زدوکوب کیا تھا وہ ممبران خلافت نہ تھے بلکہ مولوی عبداللہ کے پیرو تھے۔

سکھ قیدی کی موت کا مقدمہ :- بورسٹل جیل لاہور میں ۲۴ مئی کو نند سنگھ نامی سکھ قیدی اچانک مرگیا۔ یہ مقدمہ ۲۳ تاریخ کو عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکٹر نے دوران شہادت میں بیان کیا کہ ۲۲ مئی کو قیدی کو شفاخانہ میں داخل کیا گیا۔ میں نے دوائی پلائی۔ ۲۴ مئی کو وہ مرگیا۔ اس کے ایک زخم بھی تھا جو ایک انچ گہرا تھا۔ ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء کو بطور سزا کے کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے مار پڑی تھی جس سے اس کی ایک پسلی ٹوٹ گئی تھی۔ اس شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔

گوردواروں کے مقدمات کی سماعت میں تیزی کیجائیگی گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے ججوں نے پنجاب کے ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ گوردوارہ اور مقدس عبادت گاہوں کے مقدمات کی سماعت کو مقدم درجہ دیا جائے۔ اور علاقہ متعلقہ میں ایسے مقدمات کی سماعت میں دیر نہ ہونے پائے۔

کابل کی گفت و شنید کا نتیجہ یہ یقین عام ہوتا جاتا ہے کہ کابل کی گفت و شنید میں کامیابی قریب ہے۔ اس کے نتیجہ کا خیر مقدم آزاد قبائل اور نیز ہند و افغانستان کے سرحدی قبائل بخوشی کرینگے۔

انسداد شراب نوشی حکومت پنجاب نے لالہ ہرکشن لال کی زیر صدارت فروخت شراب سے متعلق سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک مقامی اختیار کی کمیٹی قائم کی ہے۔

گورنمنٹ کا زر قرض ۱۶ جون تک حکومت ہند کے زر قرض کے متعلق چندوں کی کل رقم ۱۴،۸۵،۴۴،۰۰۰ روپے تک پہونچ گئی ہے۔

ڈاکٹری کا اعلیٰ امتحان پاس کرنیوالی پہلی ہندوستانی عورت معلوم ہوا ہے کہ مس ستیہ بریہ گھوش ایم۔ بی کلکتہ نے ڈپلومہ آف فیلوشپ آف دی کالج آف انگلینڈ (ایف۔ آر۔ سی۔ ایس) کا امتحان پاس کرلیا ہے۔ مس گھوش پہلی ہندوستانی خاتون ہے جس نے یہ اعلیٰ امتحان پاس کیا ہے۔

عورتیں بھی کونسل کی ممبر بن سکیں بمبئی لیجسلیٹو کے جولائی کے اجلاس میں مسٹر ہیرالال ڈیسائی یہ ریزولیوشن پیش کرینگے۔ کہ عورتوں کے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بننے میں جو روک ہے۔ وہ دور کی جائے۔

ایک اخبار نویس کی وفات افسوس ہے کہ مولوی محمد شجاع اللہ ایڈیٹر [illegible] ملت کا ۲۰ و ۲۱ جون کی درمیانی شب میں تپ محرقہ میں انتقال ہوگیا۔ جو مولوی انشاء اللہ خان ایڈیٹر وطن کے بھائی تھے۔

منسٹر تعلیم کا ڈنر وائسرائے کو آنریبل محمد شفیع اور انکی بیگم صاحبہ نے ہز ایکسیلنسی لارڈ و لیڈی ریڈنگ کو ۲۲ جون کی شب میں ایک شاندار ڈنر دیا۔

مغل اور مرہٹہ حکومتیں برطانوی حکومت سے بہتر مسٹر گاندھی "ینگ انڈیا" میں ایک صاحب کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا۔ کہ مغل اور مرہٹہ حکومتیں برطانوی حکومت سے بہتر تھیں۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں قوم مجموعی طور پر اس قدر بزدل اور مفلس نہیں تھی۔ اور ہم اس زمانہ کی طرح اچھوت نہیں سمجھے جاتے تھے۔

کرسچین ایسوسی ایشن میں ڈاکہ کوئٹہ کی اطلاع مظہر ہے کہ فوجی ینگ مین [illegible] ایسوسی ایشن کے دفتر میں مسلح چور داخل ہوئے۔ اور پندرہ ہزار قیمت کا سامان لے گئے۔ ایک آدمی نے ۸ سوئے ہوئے چوکیداروں کو ایک پستول کے ذریعہ سے قابو میں کیا تھا۔ اور اس کے بقیہ ساتھیوں نے مال پر قبضہ کیا۔ [illegible] میں اس قسم کا یہ تیسرا واقعہ ہے۔ اس سے قبل دو دکانوں میں اسی طرح ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔ جن کا کوئی سراغ نہ ملا۔

ضبطی چیف کمشنر دہلی نے اشتہار موسومہ ریلیشن منیکسر (مغلی بندر) جو مسٹر محمد نعیم خان آنریری جائنٹ سکرٹری کانگریس کمیٹی ہردوئی نے مرتب کیا ہے زیر قانون مطابع ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

شاہجہانی کے دو ہتوں کی نمائش

لنڈن ۱۷ جون۔ گورنمنٹ ہند نے انگلستان کے مشہور نیلام [illegible] تحفہ و عجائبات کو ایک معقول رقم ادا کر کے دو نادر تحفے زمرد [illegible] حاصل کر لیے ہیں۔ جنہیں سے ہر ایک زیور شاہجہان شہنشاہ دہلی کے لئے ایک ہی جوہر کو تراش کر تیار کیا گیا تھا۔ یہ پہلے شاہی خزانہ لاہور کا ایک حصہ تھے۔ اور لارڈ ڈلہوزی نے ان کو خرید لیا تھا۔ زمانہ جنگ میں بعض خلاف توقع صورتوں کے اندیشہ سے ان کو زمین میں دفن کر دیا گیا تھا۔ اب بغرض فروخت کرسٹی کے ہاں بھیجے گئے تو گورنمنٹ ہند نے [illegible] کہ [illegible] واپس لائے جائیں۔ [illegible] متاع نادر عنقریب اپنے وطن ہندوستان واپس آنیوالا ہے۔

پنجاب کے سابق حکام کی پنشنیں

دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں بتلایا گیا ہے کہ سر مائیکل اوڈوائر کو ایک ہزار پونڈ سالانہ مسٹر [illegible] کو ۹۰۰ پونڈ سالانہ اور جنرل ڈائر کو ۹۰۰ پونڈ سالانہ پنشن ملتی ہے۔

سنگر کا کارخانہ

لنڈن ۱۵ جون۔ کلائیڈ بنک کا سنگر سیونگ مشین کارخانہ ۲۴ جون کو بند کر دیا جائیگا۔ وجہ کوئلہ کی کمی بتائی جاتی ہے دس ہزار مزدور بیکار ہو جائینگے۔

سن فینوں کا حکم

سن فین پارلیمنٹ نے برطانیہ عظمیٰ کے آئرش باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مردم شماری میں اپنا نام نہ لکھائیں۔

یونانیوں کی جنگی تیاریاں

سمرنا کا ایک تار مظہر ہے کہ یونان کی جنگی تیاریوں کا سلسلہ بڑی سرگرمی سے جاری ہے۔

[illegible] چلی گئیں۔ انگورا کا ایک تار مظہر ہے کہ انگورا کی مجلس عالیہ میں مناقشہ کا رنگ اس قدر تیز ہو گیا کہ اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں میں جھڑپ ہو گئی اور دونوں نے ایک دوسرے پر فائر کئے۔

افغانی مشن کا مکالمہ ایم برائنڈ کے ساتھ

پیرس ۱۷ جون۔ ایم برائنڈ سے گفتگو کرتے ہوئے افغانی مشن کے سردار نے کہا کہ امیر کابل ایشیا کے اسلامی ممالک سے فرانس کی ہمدردی کو نہایت اہم سمجھتے ہیں جو وہ افغانستان و فرانس کے درمیان رابطہ اتحاد قائم کرنے کی غرض سے ظاہر کر رہا ہے۔

ایم برائنڈ نے کہا۔ انہیں شبہ نہیں ہے کہ یہ ہمدردی فرانس و افغانستان کے مابین تازہ [illegible] تعلقات کے آغاز میں بہت مدد دیگی۔

ریاست فلسطین

لنڈن ۱۷ جون۔ بیروت کا ایک تار مظہر ہے کہ [illegible] کی ملاقات کے نتیجہ کے طور پر فلسطین و شام کی سرحد کی تعیین کیلئے ایک انگریزی و فرانسیسی کمشن مقرر کیا جائیگا جس کی صدارت فرانس و برطانیہ کے کرنل کرینگے۔

شاہ ایران انگریزی ایرانی تعلقات پر

طہران ۲۳ جون۔ آج شاہ ایران نے بہارستان میں چوتھی مجلس کا افتتاح کیا۔ ڈپلومیٹک کور بالشویکی اور امریکن سفیر موجود تھے۔ شاہ نے اپنی تقریر میں تمام خارجی مسائل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انگریزی ایرانی معاہدہ کی شکست سے انگریزی و ایرانی تعلقات میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ افغانستان اور روس کی بھی تعریف کی گئی۔

روسی افواج ایران سے چلی گئیں

طہران ۲۳ جون۔ روسی افواج نے شمال ایران کو خالی کر دیا ہے۔ دو سو تاتاری باقی رہ گئے تھے۔ جو گیلان اور مازندران میں ایرانی باغیوں کے [illegible]۔ جس سے گورنمنٹ اب نامہ و پیام کی تجویز [illegible] ہے۔ باغیوں کو [illegible] گورنمنٹ [illegible] دی۔

بحیرہ اسود میں تاریکی۔ لنڈن ۱۷ جون۔ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی علاقوں پر [illegible] ہے۔ کہ بحیرہ اسود میں جتنے لائٹ ہاؤس [illegible] گل کر دیئے گئے۔

رابندر ناتھ ٹیگور کا ورود وائنیا

لنڈن ۱۷ جون۔ مسٹر ٹیگور [illegible] پہنچ گئے ہیں۔ [illegible] میں لیکچر دینگے۔ اور اس کے بعد [illegible] روانہ ہو جائینگے۔

ممالک متحدہ امریکہ اور لیگ اقوام

لنڈن ۱۶ جون۔ مظہر ہے کہ گورنمنٹ [illegible] لیگ اقوام کے اجلاس [illegible] جنیوا میں ہوگا شرکت [illegible]

لارڈ کرزن فرانس میں

پیرس ۱۷ جون۔ [illegible] خیال [illegible] کیوں [illegible] کرزن [illegible] کرنے آئے ہیں۔ کہ ترکوں اور یونانیوں کے صلح کرا دی جائے۔ اگر یونانی ان [illegible] نہ کریں۔ تو ان کو ان کی قسمت پر چھوڑ دیا جائے۔ [illegible] ان شرائط کو نہ مانیں۔ تو یونانیوں کو [illegible] پہنچائی جاوے۔ اس مشاورت میں اٹلی بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سمرنا کا ایک پیغام [illegible] کہ یونانی نہایت سرعت سے تیاری کر [illegible]

لنکاشائر کا قضیہ طے ہو گیا

لنڈن ۱۷ [illegible] لنکاشائر [illegible] کا جھگڑا طے ہو گیا ہے۔

بے روزگاروں کی کثرت

لنڈن ۱۷ جون۔ [illegible] طور پر اعلان [illegible] کہ ممالک متحدہ برطانیہ میں ۱۰ جون کو ۲۱ لاکھ بے روزگاروں کی تعداد تھی۔

ہندوستان اپنا بحری بیڑا بنائے

پارلیمنٹ [illegible] کانفرنس [illegible] ایک سرگرم بحث ہوئی۔ سرجان [illegible] نے اس امر پر [illegible] امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کو حق نیابت [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)